۷۸۶
۹۲

سنی حنفی احادیث کریمہ کی تاریخی کتاب

جامع

مداری شریف

مع

تشریحات قدیری

اُردو ترجمہ	جلد	ہندی ترجمہ
بصیرۃ العرفان	اول	سمنانی سمان

از

امیر اہلسنت مجدد دین وملت تاریخی شاعر دربار رسالت حضور مناظر اعظم محدث عظیم مفسر فہیم مترجم قرآن کریم
علامہ حافظ قاری مفتی سید محمد انتخاب حسین قدیری اشرفی مداری مدظلہ العبیر
بانی مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ، خطیب وامام ومتولی تخت والی مسجد، مالک وایڈیٹر ندائے اہلسنت ویکلی مرادآباد شریف

ملنے کا پتہ

کتب خانہ قدیریہ رشیدیہ
قدیری منزل محلہ کسرول مرادآباد شریف یوپی انڈیا۔فون:0591*2316405

یا قدیر

۹۱۷

۷۸۶

یا بصیر

جامع

مداری شریف

مع

تشریحاتِ قدیری

ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا وھدی للعلمین

یا قدیر

۹۱۷

۷۸۶

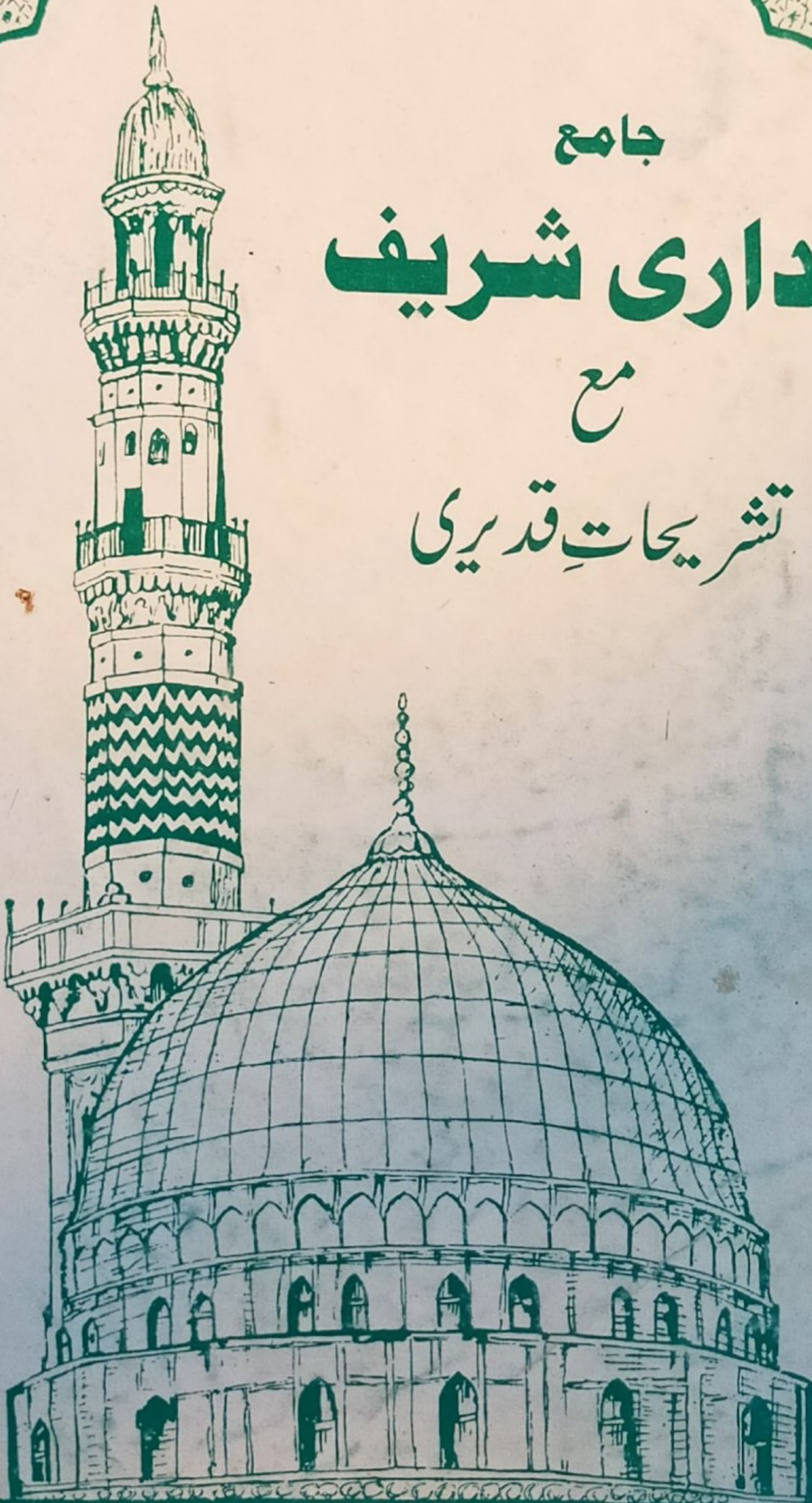
یا بصیر

جامع

مداری شریف

مع

تشریحاتِ قدیری





سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جایئے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

۷۸۶
۹۱۷

سنی حنفی احادیث کریمہ کی تاریخی کتاب

جامع

مداری شریف



تشریحات قدیری

اُردو ترجمہ
بصیرۃ العرفان

جلد
اول

ہندی ترجمہ
سمنانی سمان

از

امیر اہلسنت مجدد دین وملت تاریخی شاعر دربارِ رسالت حضور مناظر اعظم محدث عظیم مفسر فہیم مترجم قرآن کریم
علامہ حافظ قاری مفتی سید محمد انتخاب حسین قدیری اشرفی مداری مدظلہ البصیر
بانیٔ مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ، خطیب وامام ومتولی تخت والی مسجد، مالک وایڈیٹر ندائے اہلسنت ویکلی مراد آباد شریف

ملنے کا پتہ

کتب خانہ قدیریہ رشیدیہ

قدیری منزل محلّہ کسرول مراد آباد شریف یوپی انڈیا۔فون: 0591*2316405

قدیری کمپیوٹر مرکز، قدیری منزل محلّہ کسرول مراد آباد شریف

نام کتاب:

جامع مداری شریف (جلد اول)

صاحبِ کتاب:

سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت تاریخی شاعر دربارِ رسالت حضور مناظر اعظم محدث عظیم مفسر فہیم مترجم قرآن کریم علامہ حافظ قاری مفتی سید محمد انتخاب حسین قدیری اشرفی مداری مدظلہ البصیر بانی مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ مرادآباد شریف

تعداد:

گیارہ سو

اشاعت اول:

۱۶ جُمادی المدار ۱۴۲۹ھ مطابق ۲۲ مئی ۲۰۰۸ء جمعرات

کتابت:

قدیری کمپیوٹر مرکز، قدیری، منزل محلہ کسرول مرادآباد شریف

طباعت:

فرید بک ڈپو، پٹودی ہاؤس دریا گنج دہلی

ھدیہ:

/300 تین سو روپے

ناشرین:

مولانا حافظ قاری الحاج سید محمد انتساب حسین قدیری اشرفی مداری

قاری صوفی سید محمد فیضیاب حسین قدیری اشرفی مداری

مولانا حافظ قاری سید محمد مستجاب حسین قدیری اشرفی مداری

مولانا حافظ قاری سید محمد انشعاب حسین قدیری اشرفی مداری

حافظ قاری سید محمد المآب حسین قدیری اشرفی مداری

قاری سید محمد احتساب حسین قدیری اشرفی مداری

ملنے کا پتہ:

کتب خانہ قدیریہ رشیدیہ

قدیری منزل محلہ کسرول مرادآباد شریف یوپی انڈیا۔فون: 0591*2316405

احساس قدیری

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی حَبِیۡبِہِ الۡکَرِیۡمِ

تمام مدارس عربیہ میں عام طور پر جو کتب احادیث پڑھائی جاتی ہیں مثلاً: بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، ابن ماجہ شریف، ابوداؤد شریف، نسائی شریف، مشکوٰۃ شریف، یہ ساتوں کتابیں غیر احناف کی ہیں اور ان حضرات نے احادیث کریمہ کی ترتیب وترکیب میں اپنے اپنے مذہب کی رعایت کی ہے اور یہ ان کا حق بھی تھا۔

مشرق سے مغرب تک تمام ہی مدارس احناف میں شاذ ونادر ہی کوئی حنفی حدیث کی کتاب پڑھائی جاتی ہو، ختم ہوتا ہے تو ختم بخاری شریف، ختم مسلم شریف، ختم مشکوٰۃ شریف، اور یہ بات تو مشہور ہی ہے کہ قرآن کریم کے بعد بخاری شریف کا مقام ہے، حالانکہ یہ بات نہ تو قرآن کریم میں ہے اور نہ احادیث کریمہ میں۔ اب جب کوئی بخاری شریف وغیرہ میں وہ احادیث کریمہ پاتا ہے جو حنفی مسلک کے سراسر خلاف ہیں تو وہ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارےمیں خام خیالی کا شکار ہو جاتا ہے۔ آج کے زمانے میں تو وہابیوں نے اسے حربے کے طور پر استعمال کیا ہے۔ رفع یدین، آمین بالجہر وغیرہ مسائل میں وہ بخاری شریف کے تڑاتڑ حوالے پیش کرتے ہیں، اس وقت سنی حنفی عوام تو کیا سنی حنفی علماء کو بھی جواب دینے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آج مدارس احناف کے طلبہ کی بے بسی کا عالم یہ ہے کہ دیگر مذاہب کی حمایت کرنے والی احادیث کریمہ تو سامنے تپائی پر موجود ہیں اور حنفی مذہب کی حمایت کرنے والی احادیث کریمہ کے بارے میں استاذ بتاتا ہے کہ فلاں کتاب جو زینت المباری ہے اس میں ہے۔ یہ ایک ایسا شارٹ ہے جو سنجیدہ طلبہ کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتا ہے اور وہ پوری زندگی حنفیت کے بارےمیں تذبذب کا شکار رہتے ہیں۔

فقیر قدیری نے زمانۂ طالب علمی میں اس کسک اور کمی کو محسوس کیا اور اس وقت ہی طے کر لیا تھا کہ سنی حنفی احادیث کریمہ پر مشتمل ایک تفصیلی کتاب لکھوں گا مگر حدیث شریف کی کتاب لکھنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ فقیر قدیری نے کئی بار یہ کام شروع کیا، ایک بار تو ایک پوسٹر کی شکل بنکر رہ گیا۔ زمانۂ طالب علمی ہی میں ایک پوسٹر ''احادیث طیبہ'' کے نام سے ترتیب دیا جس میں چند احادیث کریمہ اور ان کا ترجمہ لکھا اور یہ پوسٹر پورے ملک میں تقریباً پچاس ہزار کی تعداد میں تقسیم ہوا، جگہ جگہ مساجد مبارکہ میں فریم کرا کر لگایا گیا۔ پھر ایک بار یہ جذبہ بیدار ہوا اور حدیث شریف کی کتاب لکھنے کیلئے خود کو آمادہ کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے حدیث شریف کی ایک کتاب ''فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب'' وجود میں آ گئی اور پوری دنیا کی مساجد اہلسنت میں پڑھی جانے لگی مگر ایک خاص جذبہ پھر بھی باقی رہا کہ ایک تفصیلی حدیث شریف کی کتاب ہو جس میں سنی حنفی احادیث کریمہ بڑی تعداد میں ہوں جو مدارس عربیہ میں داخل درس ہو کر سنی حنفی طلبہ کی تشنگی بجھا سکے اور حنفیت کا ایسا جام ہو کہ جو پیئے وہ مست ہو جائے اور پھر مستانہ وار پکار اُٹھے:

مسلک امام اعظم زندہ باد

چنانچہ وہ وقت بھی آ ہی گیا کہ جب ہندوستان میں اسلام کے پہلے مبلغ اعظم سیدنا حضور مدار العالمین سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار حلبی ثم مکنپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منسوب کرتے ہوئے مداری شریف کی جمع وتدوین، ترتیب وترکیب کا کام بتاریخ ۶ رشوال المکرم ۱۴۲۳ھ مطابق ۱۰ ردسمبر ۲۰۰۳ء بروز بدھ کو شروع کر دیا۔

پھر مداری شریف کو تاریخی بنانے کا خیال آیا تو اس ذات گرامی کے اسم مبارک نے رہنمائی فرمائی جسے دنیائے روحانیت میں سیدنا حضور قبلۂ عالم شیخ العرب والعجم مرشد محترم شبیہ سیدنا حضور غوث اعظم قطب دوراں حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبدالرشید میاں قبلہ دامت برکاتہم القدسیہ کے نام نامی سے جانا پہچانا جاتا ہے اور تاریخی نام نکل آیا ''مداری شریف رشید باللہ'' ۱۴۲۸ھ

ساتھ ہی ساتھ سیدنا حضور تاج العرفاء غوث زماں حضرت علامہ مولانا شاہ سید محمد عبد البصیر میاں عرف سرکار اللہ ہو میاں پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نسبت کرتے ہوئے اُردو ترجمہ ''بصیرۃ العرفان'' کا کام بھی شروع کردیا، پھر ذہن نے دستک دی کہ اس نام کو بھی تاریخی نام بنالیا جائے اور پھر دامنِ حضور قبلۂ عالم میں پناہ ملی اور تاریخی نام ''بصیرۃ العرفان رشیدی'' ۱۴۲۸ھ ہوگیا۔

سیدنا حضور غوث العالم مخدوم سید اشرف جہانگیر سمنانی ثم کچھوچھوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی نسبت کو اُجاگر کرتے ہوئے ہندی ترجمے کا نام ''سمنانی سمان'' رکھا۔ دل نے پھر انگڑائی لی کہ ہندی ترجمے ''سمنانی سمان'' کو بھی تاریخی نام بنالیا جائے تو مکنپور شریف کی مقدس دھرتی پر نگاہیں جمائیں تو شہرۂ آفاق بزرگ سیدنا حضور حکیم الامت شکوہ ملت حضرت علامہ مولانا حکیم سید ولی شکوہ میاں جعفری مداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری عظیم مدد فرمائی اور ''سمنانی سمان ولیٔ عظیم'' سے تاریخی نام نکل آیا ۱۴۲۸ھ۔

یہ ایک سچائی ہے کہ مجھے جو کچھ ملا اور جہاں سے ملا یہ سب نوازش ہے سیدنا حضور تاج الاولیاء قطب زماں حضرت علامہ مولانا الحاج شاہ سید محمد عبد القدیر میاں پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔ ان کی عطاؤں کو نذرانۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے اُردو تشریحات کا نام ''تشریحات قدیری'' رکھا اور تشریحات قدیری کو تاریخی نام بنانے کیلئے مجھے نور حق کی نعمتوں سے نوازنے والے کا کرم کام آیا اور تاریخی نام ''تشریحات قدیری نور حق'' کا انعام ملا ۲۰۰۷ء۔ چار سال انتھک محنت کرتا رہا عنایت ربانی رحمت محبوب یزدانی کی موسلا دھار بارش ہوئی اور اس رحمتوں بھرے ماحول میں سنی حنفی احادیث کریمہ کی کتاب وجود میں آگئی اور بتاریخ ۲۲؍رجب المرجب ۱۴۲۷ھ مطابق ۱۷؍اگست ۲۰۰۶ء جمعرات کو یہ تاریخی سعادت بھی نصیب ہوئی اور ''مداری شریف بصیرۃ العرفان سمنانی سمان اور تشریحات قدیری'' کا کام مکمل ہوگیا۔

۲۲؍رجب شریف یہ سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاریخ وصال شریف ہے۔ اس دن حضرت امیر معاویہ کی نیاز شریف پوریوں پر ہونا چاہئے تھی مگر دشمنان صحابہ نے اس کا رخ سراج خانوادۂ نبوت سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف موڑ دیا اور سنی مسلمان اس کو یکسر بھول گئے کہ ۲۲؍رجب کو نہ تو حضرت امام جعفر صادق کی پیدائش ہے اور نہ وصال شریف۔ لہٰذا ۲۲؍رجب شریف کو کونڈوں کی نیاز میں حضرت امیر معاویہ اور حضرت امام جعفر صادق دونوں کا نام لیں تاکہ معلوم ہوجائے کہ ہم صحابہ کے بھی غلام ہیں اور اہلبیت کے بھی غلام ہیں اور دشمنان صحابہ کا 'صحابہ دشمن منصوبہ' موت کے گھاٹ اُتر جائے۔

تقریباً چھ ہزار احادیث کریمہ مع حوالہ جات انکا اُردو ہندی ترجمہ اور ہر حدیث شریف پر علمی عوامی تبصرہ کیا تاکہ سنی حنفی عوام زیادہ سے زیادہ مستفیض ومستفید ومستنیر ہوسکیں۔ فقیر قدیری نے شرح اور ترجمے میں عوامی زبان کو سامنے رکھا ہے کہ انہیں بات سمجھنے میں کوئی تکلیف نہ ہو اور وہ آسانی سے حدیث شریف کے پیغام کو سمجھ لیں۔ مداری شریف میں ایک بہت ہی طویل مقدمہ لکھنا چاہتا تھا مگر ایک حادثہ کا شکار ہوگیا اور چالیس دن تک بستر علالت کی زینت بن گیا، نقاہت بڑھ گئی اور اعضاء تھک گئے لہٰذا اب طول طویل تو نہیں مگر ایک مختصر سا مقدمہ ضرور لکھ رہا ہوں۔

انشاء المولیٰ القدیر یہ مقدمہ سنی حنفی مسلمانوں کو بڑی جانکاری وبیداری سے نوازے گا۔ اس مقدمے سے منکرین حدیث کے طوطے اُڑ جائیں گے اور بستان اہلسنت کا ہر طوطی چہچہانے لگے گا۔ اس مقدمے میں چار (۴) ابواب ہوں گے، پہلے باب میں اطاعت واتباع نبوی اور خاصان خدا کے نقوش قدم کو چومنے کا بیان ہوگا۔ دوسرے باب مین احادیث کریمہ کی جمع وتدوین کی مختصر تاریخ ہوگی۔ تیسرے باب میں اقسام احادیث کریمہ کا بیان ہوگا۔ چوتھے باب میں فقیر قدیری کے تعلیمی سفر کی جھلکیاں ہوں گی۔

یارب العالمین بطفیل سیدنا رحمۃ للعالمین وسیدنا مدار العالمین اس عظیم وحسین کاوش کو شرف قبول عطا فرما اور صبح قیامت تک سنیت وحنفیت کے فروغ کا ذریعہ بنا۔ فقیر قدیری اور تمام امت مسلمہ کو اس کے فیضان سے مالا مال فرما۔

ابو الاِنتِساب سید محمد انتخاب حسین قدیری اشرفی مداری
عفاعنه البصير
۱۲؍ربیع الاول شریف ۱۴۲۸ھ اتوار

مقدمہ

اطاعت واتباع نبوی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْاَحَدِ الْحَمِیْدِ الْبَدِیْعِ الْوَهَّابُ. اَلْبَصِیْرِ الْقَدِیْرِ التَّوَّابُ. وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِیْبِهِ الْاَشْرَفِ الرَّشِیْدِ الْاِنْتِخَابُ. لَا نَظِیْرَ لَهٗ وَلَا مَثِیْلَ لَهٗ وَلَا مِثَالَ لَهٗ وَلَا جَوَابُ. وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَحْبَابِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْحِسَابِ. اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ۔

(ترجمہ) اے ایمان والو! حکم مانو تم اللہ کا اور حکم مانو تم رسول کا اور حکومت والوں کا جو تم میں سے ہیں۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۱۲ آیت ۵۹)

اس آیت کریمہ کی تفسیر وفوائد بھی ملاحظہ فرمائیں:

حدیث شریف حضور انور سید عالم ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی (بخاری شریف) حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی (بخاری شریف) اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مومن امراء وحکام کی اطاعت واجب ہے۔ جب تک وہ حق کے موافق رہیں اور اگر حق کے خلاف حکم کریں تو ان کی اطاعت نہیں۔ حاکم اسلام، بادشاہ یا اسکے صوبے دار یا قاضی یا سردار لشکر یا جو اور کسی کام پر مقرر ہو اسکی اطاعت لازم وضروری ہے۔ یہ دنیاوی حکومت والے ہیں۔ اور دینی حکومت والے جیسے عالم دین مفتی شرع، مرشد کامل، فقیہ، مجتہد، اسلامی بادشاہ، وحکام پر دینی امراء کی اطاعت لازم ہوگی مگر شرط وہی ہے کہ کوئی حکم قرآن کریم و حدیث پاک کے خلاف نہ ہو۔ حضور انور ﷺ کی اطاعت ہر حکم میں واجب ہے اگر چہ کسی قرآن کی آیت کے بظاہر خلاف ہی حکم دیں اسکے حق میں وہی نص ہے سیدنا حضرت علی کو سیدتنا فاطمہ کی موجودگی میں دوسرے نکاح کی اجازت نہ دینا حضرت خزیمہ انصاری کی ایک گواہی دو گواہوں کی برابر ہونا اور حضرات صحابہ کرام کا اکڑ کر چلنا سب اسی میں داخل ہے اس سے تقلید ائمہ کا ثبوت بھی ملتا ہے اور خلافت کا بھی۔ خلافت کاملہ تو زمانہ رسالت کے بعد تیس سال رہی مگر خلافت ناقصہ خلفاء عباسیہ میں بھی تھی۔ اور اب تو امامت بھی نہیں پائی جاتی کیونکہ امام کے لئے قریش میں سے ہونا شرط ہے اور یہ بات اکثر مقامات پر معدوم ہے لیکن سلطنت وامامت باقی ہے اور چونکہ سلطان و امیر بھی اولوالامر میں داخل ہیں اسلئے ہم پر ان کی اطاعت لازم ہے۔ بعض نام نہاد مسلمان کفار ومشرکین کو بھی اولوالامر میں داخل کرتے ہیں جو کھلی بے ایمانی ہے کیونکہ اس آیت کریمہ کا تعلق ایمان والوں سے ہے اور انھیں سے فرمایا گیا کہ اولوالامر جو تم میں سے ہیں تو اب کفار ومشرکین کا کیا سوال کہ وہ اس میں داخل وشامل ہوں۔ اور اے ایمان والو اگر کسی مسئلے میں تم میں اور حکام میں اختلاف ہو جائے تو اسے قرآن وحدیث سے سلجھاؤ معلوم ہوا کہ حضور انور ﷺ حاکموں کے حاکم اور بادشاہوں کے بادشاہ ہیں حضرات فقہاء کرام کی طرف رجوع کرنا بھی حضور انور ﷺ ہی کی طرف رجوع ہے کیونکہ حضرات فقہاء کرام بھی حضور انور ﷺ ہی کا حکم سناتے ہیں جیسے حضور انور ﷺ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے ایسے ہی عالم دین کی فرمانبرداری حضور انور ﷺ کی فرمانبرداری ہے ایمان کے دعوے کے ساتھ عمل ضروری ہے کہ ایمان دعویٰ ہے اعمال صالحہ اسکی دلیل ہے جو ایمان کا دعویدار ہے اور عمل کفار کے سے کرتا ہے اسکا دعویٰ ناقص و بے دلیل ہے۔ اور اگر کسی اختلافی مسئلے میں ایک نے کہا کہ شریعت کی طرف رجوع کریں دوسرے نے کہا کہ مجھے شریعت کی ضرورت نہیں یا میرا شریعت سے کام نہیں تو اسکا ایمان جاتا رہا۔ اگر چہ بعض احکام شرع نفس پر گراں ہیں جیسے زکوٰۃ و جہاد کا فرض ہونا سود کا حرام ہونا۔ لیکن انجام انکا اچھا ہے مسلم قوم سود لیکر فنا ہوگی زکوٰۃ دیکر زندہ رہے گی۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۲۱۳ آیت ۵۹)

ناظرین کرام: آپ کو اس آیت کریمہ اور اس کی تفسیر وفوائد سے سب کچھ معلوم ہو گیا ہو گا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور حضرات اولیاء کرام و علماء عظام و سلاطین و امراء اعلیٰ مقام کی اطاعت و فرمانبرداری لازمی و ضروری ہے اللہ تعالیٰ نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کو اپنی اطاعت و فرمانبرداری قرار دیا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے:

مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا۔

(ترجمہ) جو اطاعت کریگا رسول کی تو اطاعت کی ہے اس نے اللہ کی اور جس نے منھ پھیرا تو نہیں بھیجا ہم نے آپ کو ان کا ذمہ دار بنا کر۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۲۰ آیت ۸۰)

اس آیت کریمہ کی تفسیر وفوائد بھی ملاحظہ فرمائیں:

شان نزول۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی اسپر آجکل کے نمائشی مسلمانوں گستاخوں منافقوں کی طرح اس زمانے کے نمائشی مسلمانوں منافقوں نے کہا کہ محمد یہ چاہتے ہیں کہ ہم انھیں اللہ مان لیں جیسا کہ نصاریٰ عیسیٰ کو مانتے ہیں اسپر یہ آیت کریمہ نازل فرما کر حضور انور ﷺ کے کلام کی تصدیق فرمادی کہ بے شک جو اطاعت کریگا رسول کی تو اس نے اطاعت کی ہے اللہ کی۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۲۲۰ آیت ۸۰)

پھر اطاعت نبوی سے سرشار حضرات کو مژدہ سنایا۔ ارشاد رب قدیر ہے:

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۔

(ترجمہ) اور جو اطاعت کرے اللہ کی اور رسول کی تو یہی ہیں انکے ساتھ انعام فرمایا اللہ نے جن پر نبیوں میں سے اور صدیقین میں سے اور شہداء میں سے اور صالحین میں سے اور یہی اچھے ساتھی ہیں۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۱۸ آیت ۶۹)

اس آیت کریمہ کی تفسیر وفوائد ملاحظہ فرمائیں:

شان نزول۔ سیدنا حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور انور ﷺ کے عاشق صادق تھے انھیں یہ خیال آیا کہ جنت میں دیدار نبی کیسے نصیب ہو گا؟ حضور انور ﷺ اعلیٰ مقام پر ہوں گے آپکا رنگ اڑنے لگا آثار غم نمایاں ہونے لگے حضور انور ﷺ نے پوچھا کہ اے ثوبان تمھارا یہ کیا حال ہو رہا ہے دل کی کہدی تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (تفسیر خازن شریف، روح المعانی شریف، مدارک شریف، روح البیان شریف) بعض انصار نے عرض کیا کہ حضور انور ﷺ تو جنت میں حضرات انبیاء کرام کے ساتھ ہوں گے تو ہم صبر کیسے کریں گے اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (تفسیر کبیر شریف) ایک صحابی نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا آپ دولت سرائے اقدس میں تشریف لے جاتے ہیں تو میں گھر چلا جاتا ہوں آپ کی محبت میں نہ بیوی بچے اچھے لگتے ہیں اور نہ گھر بار اچھا لگتا ہے اب سوچتا ہوں کہ جنت میں کیسے گزرے گی چونکہ آپ تو اعلیٰ مقام پر رونق افروز ہوں گے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی حضور انور ﷺ کے وصال شریف کے بعد آپکو آپکے نور نظر نے اطلاع دی کہ حضور انور ﷺ کا وصال ہو گیا تو فرمایا کہ اے اللہ تعالیٰ مجھے نابینا کردے تاکہ مدینہ شریف تیرے محبوب سے خالی نہ دیکھوں آپ اسی وقت نابینا ہو گئے پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں ان کے ساتھ ہی رکھا (تفسیر کبیر شریف)۔ اس آیت کریمہ میں بتایا گیا کہ حضرات انبیاء کے مخلصین و متبعین جنت میں انکی صحبت و دیدار سے محروم نہ ہوں گے۔ حضرات انبیاء کرام وہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی وحی آئے اور وہ غیب کی خبریں رکھتے بھی ہوں اور غیب کی خبریں دیتے بھی ہوں صدیقین یہ وہ جماعت ہے جو بلا دلیل تصدیق کرے توحید و رسالت کی۔ صدیقین حضرات انبیاء کرام کے سچے متبعین کو کہتے ہیں جو اخلاص کے ساتھ ان کی راہ پر رہیں مگر اس آیت کریمہ میں حضور انور ﷺ کے افاضل اصحاب مراد ہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ شہداء وہ ہیں جنھوں نے راہ خدا میں اپنی جانیں قربان کردیں۔ صالحین وہ دیندار حضرات ہیں جو حق اللہ اور حقوق العباد دونوں ادا کریں۔ اور ان کے احوال و

اعمال ظاہر و باطن دونوں اچھے اور پاک ہوں۔ تفسیر روح المعانی شریف میں ہے کہ نبیین سے مراد امام الانبیاء حضور انور ﷺ ہیں اور صدیقین سے مراد حضرت صدیق اکبر ہیں اور شہداء سے مراد حضرت فاروق اعظم حضرت عثمان غنی حضرت مولا علی ہیں اور صالحین سے مراد تمام صحابہ کرام ہیں۔ حضور انور ﷺ کیساتھ جنت میں رہنا ایسا ہی ہوگا کہ جیسے بادشاہ کے ساتھ اسکے خدام۔ جنت میں حضور انور ﷺ کا قرب جنت کی بڑی نعمت ہوگی۔ کوئی شخص نبی کے ساتھ رہ کر نبی کی برابر نہ ہو جائے گا۔ آقا آقا ہی رہے گا غلام غلام ہی رہے گا۔ حضرات انبیاء کرام و صدیقین عظام شہداء ذوی احترام صالحین خوش مقام یہ انعام یافتہ جماعتیں ہیں ان کی صحبت، معیت، اطاعت، فرمانبرداری کا نام ہی صراط مستقیم ہے۔ شعر

شاہ دیں کے طریقے کو اپنایئے اور وفادار صدیق بن جایئے   دامن ہر شہید و ولی تھامئے خلد تک بس یہی اک سڑک جائیگی

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۲۲۰ آیت ۸۰)

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ہم خاکیوں کی انجمن میں جلوہ گری کا سبب یہی ہے کہ ساری مخلوق سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اطاعت واتباع کرے۔ ارشاد رب قدیر ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّٰهِ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَحِيمًا. فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا.

(ترجمہ) اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اسلئے کہ اطاعت کی جائے اس کی اللہ کے حکم سے اور اگر وہ جب ظلم کرلیا انہوں نے جانوں پر اپنی تو آئیں وہ آپ کی بارگاہ میں پھر معافی مانگیں وہ اللہ سے اور مغفرت چاہیں انکے لئے رسول، تو پائیں گے وہ اللہ کو بہت توبہ قبول فرمانیوالا بے انتہا رحم والا (۶۴) تو اے پیارے نبی قسم ہے آپکے مالک کی نہ ایمان والے ہوں گے یہاں تک کہ فیصلہ مان لیں وہ آپ کا اس بارےمیں جو اختلاف پھوٹ پڑا انکے درمیان، پھر نہ پائیں وہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی اس سے جو فیصلہ فرمایا آپنے اور مان لیں وہ ماننے کے طریقے سے۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۱۴ آیت ۶۴۔۶۵)

ان دونوں آیات کریمہ کی تفاسیر وفوائد ملاحظہ فرمائیں:

(۶۴) رسول کو دنیا میں اسلئے ہی بھیجا جاتا ہے کہ اسکی اطاعت کی جائے اور انکی اطاعت وفرمانبرداری فرض ہو عام انسانوں اور نبی و رسول کا دنیا میں آنا اپنے اندر بہت بڑا فرق رکھتا ہے ہم تم مطیع ہیں اور حضور انور ﷺ مطاع ہیں جہاز میں مسافر اور کپتان دونوں سوار ہیں مسافر پار لگنے کو اور کپتان پار لگانے کو مسافر کرایہ دیکر سوار ہوتے ہیں کپتان تنخواہ لیکر سوار ہوتا ہے۔ کشتیٔ اسلام میں ہم تم پار لگنے کو سوار ہیں اور حضور انور ﷺ ہم کو تمکو پار لگانے کے لئے سوار ہیں۔ حضور انور ﷺ کے ہر حکم وقول کی اطاعت اور ہر فعل کی اتباع کرنا چاہیے تو جو ان کے حکم سے راضی نہ ہوا اس نے رسالت ہی کو تسلیم نہ کیا وہ کافر ہے اور واجب القتل ہے۔ اس آیت کریمہ میں ظلم کے ساتھ کوئی قید نہیں ہے نہ زبان و مکان کی ہر قسم کا مجرم ہر زمانے میں کسی قسم کا جرم کرے کہیں جرم کرے وہ آپکی بارگاہ میں آجائے اور بارگاہ کے لئے مدینہ منورہ کی بھی قید نہیں ہے بلکہ انکی طرف توجہ کرنا یہ بھی انکی بارگاہ میں حاضری ہے۔ شعر

انوار محمد کا انمول خزینہ ہے   سینے میں مرے دل ہے اور دل میں مدینہ ہے

اگر مدینہ منورہ کی حاضری نصیب ہو جائے تو زہے نصیب۔ حضور انور ﷺ کی بارگاہ وہ شفا خانہ ہے جسمیں ہر بیماری کی دوا ہے۔ شعر

فیض در آقا ہے ہوتی ہے شفا سبکو   بیمار نہیں رہتے بیمار مدینے میں

اس بارگاہ کی تو یہ شان ہے کہ کوئی وہاں آنے والا خالی نہیں جاتا۔ شعر

بات ہی نرالی ہے ان کے آستانے کی   بھر رہی ہیں اس در سے جھولیاں زمانے کی

حضور انور ﷺ کا ہمارے پاس تشریف لانا اور ہے ہمارا حضور انور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونا کچھ اور ہے سورج کا ہم پر طلوع ہونا یہ ہے کہ وہ ہمیں اور ہمارے ماحول کو چمکا دے ہمارا سورج کے پاس آنا یہ ہے کہ ہم آڑ ہٹا کر اسکی دھوپ میں آجائیں۔ بارگاہ الٰہی میں حضور انور ﷺ کا وسیلہ وشفاعت کاربراری کا بہترین ذریعہ ہے تفسیر مدارک شریف میں ہے۔ حضور انور ﷺ کی وفات شریف کے بعد ایک اعرابی روضۂ اقدس پر حاضر ہوئے اور روضۂ انور کی خاک پاک اپنے سر پر ڈالنے لگے اور عرض کرنے لگے یارسول اللہ آپنے جو فرمایا وہ ہم نے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے تو میں نے بے شک اپنی جان پر ظلم کرلیا ہے اور میں آپکے حضور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہنے حاضر ہوا ہوں تو میرے لئے میرے رب سے گناہ کی بخشش کرایئے اعرابی کی اس گزارش پر قبر انور سے ندا بصورت جواب آئی کہ تیری بخشش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسکے مقبول بندوں کو وسیلہ بنانا ذریعۂ کامیابی ہے۔ اللہ والوں کی قبر پر حاضری دینا قرآن کریم کی آیت کریمہ کے مطابق ہے۔ چنانچہ شفا شریف کی حدیث شریف میں ہے کہ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت شریف میں ایک صحابیہ نے عرض کیا حضور انور ﷺ کی قبر شریف کو کھولدیجئے تو میں نے قبر شریف کو کھولا تو وہ صحابیہ رونے لگیں یہانتک کہ انکا وصال ہوگیا۔ اس حدیث شریف کی شرح فرماتے ہوئے سیدنا حضرت ملا علی قاری اور سیدنا حضرت علامہ احمد شہاب الدین مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے اس پردے کو اٹھا دیا جو قبر نبوی پر پڑا رہتا تھا لہٰذا جب ان صحابیہ نے پردے کے ہٹنے کے بعد قبر انور کو دیکھا تو رونے لگیں اور وہیں واصل بحق ہوگئیں۔ حضور انور ﷺ کی قبر شریف پر چادر شریف تھی لہٰذا قبروں پر چادر ڈالنا اس روایت کی روشنی میں درست ہے۔ بعد وصال اللہ والوں کو لفظ یا کے ساتھ ندا کرنا جائز ہے۔ اللہ والے بعد وصال مدد فرماتے ہیں اور انکی دعاء سے حاجت روائی ہوتی ہے۔ حضور انور ﷺ اپنی ظاہری حیات میں بھی اور پردہ فرمالینے کے بعد قیامت تک اور بعد قیامت بھی شفاعت فرمائینگے کوئی مجرم وگنہگار بغیر حضور انور ﷺ کی شفاعت کے نہیں بخشا جاسکتا۔

(۶۵) شان نزول۔ پہاڑوں سے آنے والا پانی جس سے باغوں میں پانی پہونچایا جاتا ہے اس بارےمیں ایک انصاری کا حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جھگڑا ہوگیا دونوں کے باغ ملے ہوئے تھے معاملہ حضور انور ﷺ کی خدمت عالی میں پہونچا حضور انور ﷺ نے فرمایا اے زبیر تم اپنے باغ کو پانی دے کر تم اپنے پڑوسی (انصاری) کی طرف پانی چھوڑ دو۔ یہ بات انصاری کو گراں گزری اسکی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ زبیر آپ کے پھوپی زاد بھائی ہیں باوجودیکہ حضرت زبیر کو فیصلے میں انصاری کے ساتھ احسان کی ہدایت فرمائی گئی تھی لیکن انصاری نے اسکی قدر نہ کی تو حضور انور ﷺ نے حضرت زبیر کو حکم فرمایا کہ اپنے باغ کو سیراب کر کے پانی روک لو انصافاً قریب والا ہی پانی کا مستحق ہے اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس آیت کریمہ کے معنی یہ ہیں کہ جب تک آپ کے فیصلے اور حکم کو صدق دل سے نہ مانیں مسلمان نہیں ہوسکتے۔ اس سے حضور انور ﷺ کی شان معلوم ہوتی ہے حضور انور ﷺ کے تمام حکم وفیصلے ہمارے لئے واجب العمل ہیں حضور انور ﷺ کے فیصلے پر زبان طعن دراز کرنا کفر وارتداد ہے اگر کوئی مجبوراً حضور انور ﷺ کا حکم مان لے اور دل سے راضی نہ ہو وہ بھی کافر ہے۔ اس وقت اس انصاری پر کفر وارتداد کا حکم نہ لگا ہوگا کیونکہ انکا یہ واقعہ اس قانون کے نافذ ہونے سے پہلے اور آیت کریمہ نازل ہونے سے پہلے کا ہے قانون کے احکام نفاذ قانون کے بعد جاری ہوتے ہیں اب اگر کوئی مسلمان ایسا کرے گا تو مرتد ہوجائیگا۔

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۲۱۶ آیت ۶۴۔۶۵)

ساری مخلوق کو اس سے قطعاً کوئی مفر نہیں کہ وہ دربار رسالت میں سرنگوں رہے اور سدا خود کو اطاعت رسول کیلئے مستعد وتیار رکھے۔ ارشاد رب قدیر ہے:

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ۔ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ

الْمُبِیْنُ۔ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔

(ترجمہ) بس ہے کہنا ایمان والوں کا جب بلائیں جائیں وہ اللہ اور اسکے رسول کی طرف تاکہ فیصلہ فرمادیں درمیان انکے یہ کہ کہیں گے وہ کہ سن لیا ہم نے اور حکم مان لیا ہم نے، اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں (۵۱) اور جو اطاعت کریگا اللہ کی اور رسول کی اسکے اور ڈریگا اللہ سے اور بچتے ہیں اسکی نافرمانی سے تو یہی لوگ کامیاب ہونگے (۵۲) اور قسم کھائی انہوں نے اللہ کی زور دکھاتے ہوئے قسموں میں اپنی، اگر آپ حکم فرمائینگے انکو تو ضرور نکل پڑینگے، آپ فرمایئے کہ نہ قسمیں کھاؤ، حکم ماننا ہی نیکی ہے، بیشک اللہ خوب باخبر ہے اس سے جو تم کرتے ہو (۵۳) اے پیارے نبی آپ فرمایئے حکم مانو تم اللہ کا اور حکم مانو تم رسول کا پھر اگر روگردانی کرو تم تو بس اس پر وہی ہے جو ذمہ داری دی گئی اور تم پر وہی ہے جو بوجھ تم لادے گئے ہو اور اگر حکم مانو تم رسول کا تو ہدایت پا جاؤ گے، اور نہیں ہے رسول پر مگر پیغام پہونچانا کھلا ہوا (۵۴) اور وعدہ فرمایا اللہ نے ان سے جو ایمان لائے تم میں سے اور اعمال کئے انہوں نے اچھے تو ضرور خلافت عطا فرمائیگا انکو زمین میں، جیسا کہ خلافت عطا فرمائی انہیں جو پہلے تھے ان سے اور جمادیگا انکے لئے دین کو انکے جسکو اللہ نے پسند فرمایا انکے لئے اور بدلے میں دیگا ان کو انکے خوف کے بعد امن، وہ عبادت کریں میری، نہ شریک کریں وہ میرے ساتھ کسی کو اور جس نے کفر کیا اس کے بعد تو وہ لوگ نافرمان ہیں (۵۵) اور قائم رکھو نماز کو اور ادا کرو زکوٰۃ کو اور حکم مانو رسول کا تاکہ تم رحم کئے جاؤ (۵۶)

(بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۵۲ آیت ۵۶/۵۵/۵۴/۵۳/۵۲/۵۱)

ان چھ آیات کریمہ کی تفاسیر وفوائد ملاحظہ فرمائیں:

(۵۱) ایمان والے پر یہ ادب لازم ہے جب انھیں اللہ ورسول کی طرف بلایا جائے تو نفع ونقصان سے بے نیاز ہوکر حکم مانیں۔ اس میں دونوں جہان کی کامیابی کا راز مضمر ہے۔ اللہ ورسول کے حکم میں عقل کو دخل نہ دو کہ اگر عقل قبول نہ کرے تو قبول نہ کرو۔ بلکہ جیسے بیمار خود کو حکیم کے سپرد کر دیتا ہے ایسے ہی تم خود کو ان کے سپرد کر دو۔ اگر اسپر عمل پیرا ہو گئے تو پھر دنیا وآخرت میں کامیاب ہو۔ کیونکہ ہماری آنکھیں ہماری عقل ہمارا علم جھوٹا ہوسکتا ہے مگر اللہ ورسول کی کسی بات میں جھوٹ کا شائبہ بھی نہیں ہوسکتا۔ (۵۲) اور جو فی الفور فرمانبردار ہو جائے گزشتہ گناہوں پر شرمندہ ہوکر اللہ تعالیٰ سے ڈر کر سچی پکی توبہ کرکے برے راستوں سے ہٹ بچ کر اللہ ورسول کے راستے پر چلے تو سعادت دارین کا مستحق ہوگا۔ قابل حکیم کی دوا فائدہ کرتی ہے مریض کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ ایسے ہی اللہ ورسول کے تمام احکام ہمارے لئے فائدہ مند ہیں ہماری سمجھ میں آئیں یا نہ آئیں۔ یہ مقام افسوس ہے کہ انگریزی دوا پر تو ہم اعتماد کرتے ہیں کہ بغیر اجزاء معلوم کئے دوا استعمال کرتے ہیں۔ مگر اللہ ورسول کے احکام میں چون وچرا اور ٹال مٹول کرتے ہیں۔ شعر:

سرکار دوعالم سے پیمان وفا کرلے　　یہ قصر معاصی پھر مسمار نظر آئے　　(یانبی)

(۵۳) منافقین جھوٹی قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے آپ حکم فرمائیں تو ہم گھربار چھوڑ کر جہاد میں نکل جائیں گے اور وقت آنے پر آنے بہانے کرکے کھسک جاتے تھے۔ اے پیارے نبی آپ ان منافقوں سے فرمایئے کہ جھوٹی قسمیں نہ کھاؤ اور جھوٹی قسموں سے عوام کو دھوکہ نہ دو۔ مسلمانوں کی طرح سچی وفاداری کرو۔ ضرورت سے زیادہ قسمیں کھانا اور اپنا اعتماد بحال کرنا منافقوں کا طریقہ ہے مومنوں کو زیادہ قسمیں کھانے کی ضرورت نہیں پڑتی اپنے قول کو اپنے عمل سے سچا کر دکھاتے ہیں۔ قسموں سے سچا کرنے کی جھوٹی کوشش منافقوں کی طرح نہیں کرتے۔ اللہ ورسول کی بارگاہ میں اخلاص کے ساتھ جو عمل کئے جاتے ہیں انکی قدر ہوتی ہے۔ زبانی کھکل دعووں کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی اللہ ورسول کے ہاں چالاکی سے کوئی کام نہ چلے گا۔ اللہ تعالیٰ ظاہر وپوشیدہ سبکو جانتا ہے۔ قیامت میں تمھارا تمام پردہ فاش فرمادے گا اور تمھاری جھوٹی قسموں کی قلعی کھولدے گا۔ (۵۴) اللہ ورسول کی مطلقاً اطاعت سچے دل سچی نیت سے کرو۔ ان کا ہر حکم بے چون وچرا

مانو۔ حضور انور ﷺ مطاع مطلق ہیں انکا ہر حکم بہر حال ماننا ضروری ہے۔ آپ کے سوا کسی بندے کی اطاعت مطلقا لازم نہیں بلکہ جائز حکم ہی قابل اطاعت ہیں۔ ناجائز حکم نا قابل اطاعت ہیں۔ اتباع کے معنی ہیں کسی کے سے اعمال کرنا ہم اللہ تعالیٰ کی اتباع نہیں کر سکتے۔ وہ دن رات ہزاروں کو موت دیتا ہے اگر ہم ایک کو مار ڈالیں تو مصیبت آجائے۔ حضور انور ﷺ کی ذمہ داری تھی اللہ تعالیٰ کا پیغام پہونچانا وہ آپ نے بدرجہ اتم پہونچا دیا۔ آپ کفار کی ہدایت کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ اگر تمام کفار کفار رہیں تو آپکا کچھ نہ بگڑے گا۔ اطاعت حضور انور ﷺ کی اطاعت پر منحصر ہے۔ صرف حضور انور ﷺ کی غلامی سے ہدایت مل سکتی ہے۔ اپنی بے ایمانی سرکشی کا خمیازہ خود کفار ہی کو بھگتنا ہوگا۔ حضور انور ﷺ تو اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ بر آ ہو چکے ہیں اپنے فرض منصبی کو پورا فرما چکے ہیں۔ (۵۵) شان نزول۔ حضور انور ﷺ نے وحی نازل ہونے سے دس سال تک مکہ مکرمہ میں مع اصحاب کرام کے قیام فرمایا۔ اور کفار و مشرکین کی ایذاؤں پر جو شب و روز ہوتی رہتی تھیں صبر فرمایا۔ پھر بحکم الٰہی مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی۔ اور حضرات انصار کے منازل کو اپنی سکونت سے سرفراز فرمایا مگر کفار قریش اسپر بھی باز نہ آئے روزمرہ ان کی طرف سے جنگ کے اعلانات ہوتے اور طرح طرح کی دھمکیاں دی جاتیں۔ حضرات اصحاب رسول ہر وقت خطرات و سنگین حالات میں رہتے اور ہتھیار ساتھ رکھتے۔ ایک روز ایک صحابی نے فرمایا کہ کبھی ایسا بھی زمانہ آئے گا کہ ہمیں امن میسر ہو اور ہتھیاروں کے بوجھ سے ہم سبکدوش ہوں اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے بشارت دی کہ بجائے کفار کے ایمان والوں کی فرمانروائی ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ جس جس چیز پر شب و روز گزرے ہیں ان سب پر دین اسلام داخل ہوگا۔ اور ایمان والوں کو ایسا ہی غلبہ عطا فرمائے گا جیسا کہ سیدنا حضرت داؤد و سیدنا حضرت سلیمان علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کو اور جیسی کہ مصر و شام کے جابروں کو ہلاک کر کے بنی اسرائیل کو خلافت عطا فرمائی ان ممالک پر ان کو مسلط فرمایا۔ یعنی دین اسلام کو تمام مذاہب پر غالب فرمائے گا۔ چنانچہ یہ وعدہ پورا ہوا اور سرزمین عرب سے مشرکین مٹا دئے گئے۔ مسلمانوں کا تسلط ہوا مشرق و مغرب کے ممالک اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے فتح فرما دئے اور اکاسرہ کے ممالک و خزانے ان کے قبضے میں آئے۔ دنیا میں انکا رعب چھا گیا۔ اس آیت کریمہ میں سیدنا امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر و سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم و سیدنا امیر المومنین عثمان غنی و سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علیٰ و سیدنا امیر المومنین حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی خلافتوں کی دلیل ہے۔ کیونکہ ان کے زمانوں میں فتوحات عظیمہ ہوئیں اور کسرہ وغیرہ ملوک کے خزانے مسلمانوں کے قبضے میں آئے اور امن و سلامتی اور جائیداد و جاگیریں اور دین کا غلبہ حاصل ہوا۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا خلافت میرے بعد تیس سال تک ہے پھر ملک ہوگا (ابو داؤد شریف ترمذی شریف) اسکی تفصیلات یہ ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق اکبر کی خلافت دو برس تین ماہ۔ اور حضرت عمر فاروق اعظم کی خلافت دس سال چھ ماہ اور حضرت عثمان غنی کی خلافت بارہ سال اور حضرت مولا علی کی خلافت چار سال نو ماہ اور حضرت امام حسن کی خلافت چھ ماہ ہوئی (تفسیر خازن شریف) یہ کل مدتیں ملا کر تیس سال مکمل ہو جاتے ہیں۔ خلافت سے مراد نیابت رسول پاک ہے۔ خلافت ظاہری و باطنی تو حضرات خلفاء راشدین کو عطا ہوئیں اور خلافت باطنی تمام حضرات اولیاء کرام کو حاصل ہے حضرات خلفاء راشدین صالحین و متقین ہیں کیونکہ خلافت دینے کا وعدہ متقیوں کو تھا۔ اور حضرات خلفاء راشدین کو دونوں ظاہری باطنی خلافتوں سے نوازا اس سے معلوم ہوا یہ کہ حضرات خلفاء راشدین اہل تھے۔ عہد صدیقی و فاروقی میں روم و فارس کے ممالک فتح ہوئے۔ اور مشرق و مغرب میں اسلام پھیل گیا۔ اور سارا ماحول امن و سلامتی سے بھر گیا۔ (۵۶) اگر تم بھی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے مستحق بننا چاہتے ہو تو انھیں مقبول بندوں کے رنگ میں رنگ جاؤ ایمان و یقین مضبوط کرو۔ نماز و روزہ حج و زکوٰۃ کا خود کو خوگر بناؤ اور غلامیٔ رسول کو اپنی زندگی کا نصب العین بناؤ۔ نماز و روزے زکوٰۃ و حج کے ساتھ حضور انور ﷺ کی اطاعت و اتباع بھی ضروری ہے۔ صرف ان اعمال پر بھروسہ کر کے حضور انور ﷺ سے بے نیاز نہ ہو جاؤ۔ حضور انور ﷺ کی اطاعت مطلقاً واجب ہے۔ حضور انور ﷺ کا حکم پاک عقل و قرآن کے مطابق ہو یا نہ ہو۔ اسی لئے حضور انور ﷺ نے خاتون جنت سیدتنا فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی موجودگی میں سیدنا حضرت مولا علی کو دوسرے نکاح سے منع فرما دیا۔ اور آپ اسکے

پابند وکار بندر ہے۔ سیدنا حضرت ابوخزاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اکیلے ایک گواہی دو کے برابر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا زمین پر اکڑ کر مت چلو حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ اکڑ کر چلو (ایک خاص موقع پر) تو آج تک تمام حجاج اس مقام پر حج کے دوران اکڑ کر چلتے ہیں اور اجر وثواب کماتے ہیں۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۸۵۴ آیت ۵۶/۵۵/۵۴/۵۳/۵۲/۵۱)

اطاعت رسول کرنے پر مژدۂ جانفزا سنایا گیا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے:

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

(ترجمہ) یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اطاعت کرے گا اللہ کی اور اسکے رسول کی، داخل فرمائے گا وہ اسکو ایسے باغات میں کہ بہتی ہیں اسکے نیچے نہریں، ہمیشہ رہنے والے ہیں اس میں اور یہ بڑی کامیابی ہے۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۹۴ آیت ۱۳)

اس آیت کریمہ کی تفسیر وفوائد ملاحظہ فرمائیں:

میراث کے مسائل میں قرآن کریم کیساتھ ساتھ احادیث کریمہ قبول کی جائینگی۔ کیونکہ میراث کے کچھ احکام قرآن کریم میں مذکور ہیں اور کچھ احکام احادیث کریمہ میں مذکور ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسائل میراث یہاں فرمانے کے بعد فرمایا کہ جو اطاعت کرے اللہ ورسول کی معلوم ہوا کہ باقی احکام میراث حضور انور ﷺ سے پوچھ لو وہ بتادینگے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۹۴ آیت ۱۳)

اور جو پیارے نبی ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری سے سرتابی کرے گا کہ اطاعت رسول سے انکار ہی کر بیٹھے اور کلیۃً اطاعت نبوی کا منکر ہو جائے تو پھر اس کی سزا بھی سنادی گئی۔ ارشاد رب قدیر ہے:

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ۔

(ترجمہ) اور جو نافرمانی کرے گا اللہ کی اور اس کے رسول کی اور باہر جائے گا اللہ کی مقرر کردہ حدود سے تو داخل فرمائے گا اللہ اسکو آگ میں، ہمیشہ رہنے والا ہے اس میں اور اسکے لئے سزا ہے رُسوا کرنے والی۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۹۴ آیت ۱۴)

اس آیت کریمہ کی تفسیر وفوائد ملاحظہ فرمائیں:

کل حدود سے تجاوز کرنے والا کافر ہے۔ اسلئے کہ مومن کیسا بھی گنہگار ہے ایمان کی حد سے نہ نکلے گا۔

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۹۴ آیت ۱۴)

پیارے نبی ﷺ کے نافرمانوں کیلئے ایک وعید شدید بھی ملاحظہ فرمائیں: ارشادِ رب قدیر ہے:

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا۔

(ترجمہ) اور نہیں جائز ہے ایمان والے کیلئے اور نہ ایمان والی کیلئے جب حکم فرمائے اللہ اور رسول اس کا، کسی کام کا، یہ کہ ہوا نکے لئے کوئی اختیار کام میں انکے اپنے، اور جو نافرمانی کرے گا اللہ اور رسول کی اسکے تو بلاشبہ بہک گیا وہ گمراہی میں کھلی ہوئی۔

(بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۲۴ آیت ۳۶)

اس آیت کریمہ کی تفسیر وفوائد ملاحظہ فرمائیں:

شان نزول۔ یہ آیت کریمہ سیدتنا ام المومنین حضرت زینب بنت جحش اسریہ اور انکے بھائی حضرت عبداللہ ابن جحش اور انکی والدہ حضرت امیمہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حق میں نازل ہوئی۔ حضرت امیمہ حضور انور ﷺ کی پھوپی تھی۔ واقعہ یہ تھا کہ سیدنا حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنکو حضور انور ﷺ نے آزاد فرمایا تھا اور وہ حضور انور ﷺ ہی کی خدمت میں رہتے تھے یہ زید عرب کے اعلیٰ خاندان سے تھے لیکن نوعمری میں کوئی ظالم انھیں پکڑ لایا اور غلام ظاہر کر کے مکہ مکرمہ میں بیچ گیا۔ سیدتنا ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خرید لیا اور کچھ دنوں کے بعد حضور انور ﷺ کو ہبہ کر دیا۔ جب یہ ہشیار ہوئے تو ایک تجارتی سفر کے دوران اپنے وطن کے

قریب سے گزرے وہاں انکے رشتہ داروں کو پتہ لگ گیا۔ آخر حضرت زید کے والد، چچا، بھائی حضور انور ﷺ کی خدمت عالی میں پہونچے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ زید کو معاوضہ قبول فرما کر ہمارے حوالے فرما دیجئے۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا کسی معاوضے کی ضرورت نہیں ہے اگر زید تمہارے ساتھ جانا چاہیں تو خوشی سے لے جاؤ انھوں نے حضرت زید سے پوچھا کہ کیا ارادہ ہے؟ حضرت زید نے فرمایا کہ اب مجھے حضور انور ﷺ کی خدمت ہی میں رہنا ہے اور کہیں نہیں جانا ہے۔ کیونکہ آپنے مجھے اتنا پیار عطا فرمایا ہے جو مجھے کہیں دوسری جگہ دنیا میں نہیں مل سکتا۔ حضور انور ﷺ نے انھیں آزاد فرما کر متبنیٰ (لے پالک، منہ بولا بیٹا) فرمالیا تمام صحابہ کرام میں یہ فخر و شرف صرف حضرت زید کو حاصل ہے کہ آپکا اسم گرامی قرآن کریم میں ہے۔ حضور انور ﷺ نے حضرت زینب کیلئے انکا پیام نکاح دیا۔ اسکو حضرت زینب اور انکے بھائی نے منظور نہیں کیا اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ حضرت زینب اور انکے بھائی اس حکم کو سنکر راضی ہو گئے۔ حضور انور ﷺ نے حضرت زید کا نکاح حضرت زینب کیساتھ کر دیا۔ حضور انور ﷺ نے انکا دین مہر دس دینار ساٹھ درہم ایک جوڑا کپڑا پچاس مد (یہ ایک پیمانہ ہے) کھانا تیس صاع (ایک کو بٹل تیس کلو کے لگ بھگ) کھجوریں دیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو حضور انور ﷺ کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے اور حضور انور ﷺ کے مقابلے میں کوئی اپنے نفس کا بھی مختار نہیں۔ حضور انور ﷺ کے حکم اور مشورے میں فرق ہے حکم پر سکو سر جھکانا پڑیگا۔ مشورے کے قبول کرنے یا نہ کرنے کا حق ہے۔ حضور انور ﷺ کے حکم ماننے میں اپنے ذاتی معاملات میں بھی مومن کو حق نہیں ہوتا اگر حضور انور ﷺ کسی کو انکی منکوحہ بیوی حرام فرمادیں تو وہ حرام ہو جائیگی جیسے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے ہوا۔ حضور انور ﷺ ہمارے دین و دنیا کے مالک ہیں۔ حضور انور ﷺ مومن کی جان و مال کے مالک ہیں۔ حضور انور ﷺ کا حکم ماں باپ کے حکم سے بھی اہم ہے۔ حضور انور ﷺ کا حکم پاک اللہ تعالیٰ کا حکم پاک ہے۔ اس میں تردد کرنا گمراہی ہے۔ عورت کو اپنے نفس کا اختیار ہوتا ہے کہ کسی سے اپنا نکاح کرے یا نہ کرے مگر حضور انور ﷺ کے حکم پر اسے اپنے نفس کا بھی اختیار نہیں۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۰۲۵ آیت ۳۶)

پیارے نبی کی اطاعت کیساتھ ساتھ اجماع امت بھی دلیل شرعی حجت اسلامی ہے۔ ایک مومن کو جہاں اطاعت نبوی کے جذبے سے سرشار ہونا ضروری ہے وہیں کتاب وسنت کی مخالفت سے احتراز و اجتناب بھی ضروری ہے۔ کیونکہ کتاب وسنت کی مخالفت جائز نہیں ایسے ہی اجماع امت سے انکار بھی جائز نہیں ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے:

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا۔

(ترجمہ) اور جو مخالفت کرے گا رسول کی، اسکے بعد کہ ظاہر ہو چکی اسکے لئے ہدایت اور چلتا ہے وہ ایمان والوں کے راستے کے خلاف تو ہم چلائیں گے اسکو اس راہ کی طرف جس سے وہ پھر گیا ہے اور ڈالیں گے ہم اسکو جہنم میں اور بہت برا ہے ٹھکانہ واپسی کا۔

(بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۳۶ آیت ۱۱۵)

اس آیت کریمہ کی تفسیر و فوائد ملاحظہ فرمائیں:

یہ آیت کریمہ دلیل ہے اسکی کہ اجماع حجت ہے اسکی ممانعت جائز نہیں جیسے کتاب وسنت کی مخالفت جائز نہیں (تفسیر مدارک شریف) اور یہ بھی ثابت ہوا طریق مسلمین ہی صراط مستقیم ہے حدیث شریف۔ جماعت پر اللہ کی رحمت ہے۔ حدیث شریف۔ بڑی جماعت کا اتباع کرو جو جماعت مسلمین سے جدا ہو وہ دوزخی ہے۔ حدیث شریف۔ میری امت گمراہی پر جمع نہوگی۔ جسکو اسلام کی دعوت نہ پہونچی ہو اسپر احکام شرعیہ لازم نہیں صرف عقیدۂ توحید کافی ہے کیونکہ اس نے رسول کی مخالفت نہ کی۔ جو بے علمی میں گناہ کر بیٹھے اسپر مخالفت رسول کا گناہ نہ ہوگا مخالفت رسول جب لازم آئیگی جب دیدہ و دانستہ حضور انور ﷺ کی نافرمانی کرے مخالفت رسول عقیدے میں کفر ہے اور عمل میں فسق ہے۔ تقلید ضروری ہے کہ یہ عام مسلمانوں کا راستہ ہے اسی طرح ختم فاتحہ محفل میلاد شریف اعراس بزرگان دین یہ بھی عام مسلمانوں کے معمولات ہیں اور مسلمان اسے اچھا سمجھ کر کرتے ہیں۔ حدیث شریف: جس کام کو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ تعالیٰ کے

نزدیک بھی اچھا ہے۔(مرقاۃ) مذہب اہلسنت و جماعت ہی حق ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۲۳۵ آیت ۱۱۵)
اطاعت نبوی سے سرتابی وسرکوبی کا بھیانک نتیجہ ہے۔اس آیت کریمہ میں دربار نبوی کا ادب واحترام بھی سکھایا گیا اور آپ کے مخالفین کو وارننگ بھی دی گئی۔ارشاد رب قدیر ہے:

لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ

(ترجمہ) نہ بناؤ تم پکارنے کو رسول کے آپس میں پکارنے کی طرح، بعض کا تمہارے بعض کو، بلاشبہ جانتا ہے اللہ ان کو جو کھسک جاتے ہیں تم میں سے آڑ کرکے، تو چاہیئے کہ ڈریں وہ جو مخالفت کرتے ہیں حکم رسول کی، یہ کہ پہونچی انکو کوئی آفت یا پہونچے انکو عذاب الم دینے والا۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۸۶۰ آیت ۶۳)

اس آیت کریمہ کی تفسیر وفوائد ملاحظہ فرمائیں:

حضور انور سید عالم ﷺ کی طلب وپکار کو ایک دوسرے کی طلب وپکار کی طرح نہ سمجھو کہ قبول کردیا نہ کروان کی طلب پر فوراً حاضر ہوجاؤ اگرچہ نماز ہی کیوں نہ پڑھ رہے ہو۔ کیونکہ جسکو حضور انور ﷺ طلب فرمائیں پکاریں اسپر قبول کرنا اور عمل کرنا واجب ہوجاتا ہے اور ادب واحترام کے ساتھ بارگاہ عالیجاہ میں حاضر ہونا لازم ہوتا ہے۔ اور قریب حاضر ہونے کے لئے بھی اجازت طلب کرے اور اجازت ہی سے واپس ہو۔ایک معنی حضرات مفسرین کرام نے یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ حضور انور ﷺ کو اگر ندا کرے تو آداب وتکریم توقیر وتعظیم کے ساتھ آپ کے معظم القاب سے نرم آواز سے متواضعانہ منکسرانہ لہجے میں۔حضور انور ﷺ کو نام لیکر عام لوگوں کی طرح یا محمد کہکر خطاب نہ کیا جائے بلکہ یارسول اللہ یا نبی اللہ یا حبیب اللہ جیسے تعظیمی القاب سے پکارنا چاہیے اور حضور انور ﷺ کو بھیا، ابا، چچا بشر وغیرہ کہکر نہ پکارو۔شعر:

آپکا ذکر جس میں نہ ہو یا نبی ایسا قرآن کا کوئی پارا نہیں　　پھر بھی یہ عظمتیں ہیں حضور آپکی نام لیکر خدا نے پکارا نہیں (یارسول)

شان نزول: منافقین پر جمعہ کے دن مسجد میں ٹھہر کر حضور انور ﷺ کا خطبہ جمعہ سننا گراں ہوتا تھا تو وہ چپکے چپکے آہستہ آہستہ حضرات صحابہ کرام کی آڑ لیکر سرکتے سرکتے مسجد سے نکل جاتے تھے۔اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ کہ ان نمائشی مسلمانوں کے لئے دنیا میں تکلیف یا قتل یا زلزلے یا اور ہولناک حوادث یا ظالم بادشاہ کا تسلط یا دل کا سخت ہوکر معرفت الٰہی سے محروم رہنا ہے یا پھر آخرت کا عذاب تو ان کے لئے تیار ہے جو ان کی چولیں ہلا کر رکھ دیگا۔حضور انور ﷺ کی مخالفت سے دنیا کے عذاب بھی آجاتے ہیں اور آخرت کا عذاب تو کمپلسری ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ صفحہ ۸۶۱ آیت ۶۳)

آج دنیا میں اطاعت رسول سے انحراف کرنے والے کل کف افسوس ملیں گے۔ارشاد رب قدیر ہے:

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَا اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا۔ وَقَالُوْا رَبَّنَا اِنَّا اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا۔

(ترجمہ) جس دن اوندھائے جائیں گے چہرے انکے آگ میں تو وہ کہیں گے اے کاش ہم نے اطاعت کی ہوتی اللہ کی اور ہم نے اطاعت کی ہوتی رسول کی (۶۶) اور کہیں گے اے مالک ہمارے بیشک ہم نے حکم مانا پرکھوں کا اپنے اور بڑوں کا اپنے تو بہکا دیا انہوں نے ہم کو راستے سے (۶۷)۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۴۰ آیت ۶۶/۶۷)

ان آیات کریمہ کی تفسیر وفوائد ملاحظہ فرمائیں:

کفار محشر میں کہیں گے کہ اگر ہم نے اللہ ورسول کا حکم مانا ہوتا دنیا میں تو آج اس سنگین وبھیانک عذاب میں گرفتار نہ ہوتے۔تمام کفار کو آخرت میں اپنے کفر پر شرمندگی وندامت ہوگی۔مگر وہ ندامت فائدہ مند نہ ہوگی کیونکہ توبہ وندامت کی جگہ دنیا ہے۔بیج بے وقت بونا

بیکار ہے اس سے پھل نہیں ملتا۔ (۶۷) اپنی قوم کے ٹھیکیداروں، سرمایہ داروں، بوڑھوں، اور اپنے گروہ کے ملاؤں کے بہکائے میں آگئے کہ انھوں نے ہمیں کفر کی تلقین کی۔ لہٰذا اے اللہ تعالیٰ تو ہمیں عذاب نہ دے بلکہ ان بہکانے ورغلانے والوں کو عذاب دے۔ اس آیت کریمہ میں کفر کے ٹھیکیدار مراد ہیں جو لوگوں کو کفر کی تلقین و تبلیغ کیا کرتے تھے۔ اس میں حضرات اولیاء کرام بزرگان دین کو داخل کرنا کھلی بے دینی ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ صفحہ ۱۰۴۱ آیت ۶۷/۶۶)

اطاعت نبوی سے انحراف وسرتابی کرنے والا نزع میں محشر میں کف اسوس ملے گا اور تمنا کریگا کہ کاش دنیا میں پیارے نبی ﷺ کا حکم مان لیا ہوتا تو آج ہم بھی ایمان والوں کی صف میں ہوتے اور انعامات الٰہیہ سے مستفیض ہو رہے ہوتے، ارشاد رب قدیر ہے:

ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین (ترجمہ) بہت تمنا کرینگے وہ جنہوں نے کفر کیا کہ کاش وہ ہوتے مسلمان۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۶۱۴ آیت ۲)

اس آیت کریمہ کی تفسیر وفوائد ملاحظہ فرمائیں:

یہ تمنائیں وقت نزع عذاب کے فرشتے دیکھ کر ہوں گی کہ جب کافروں کو معلوم ہوجائے گا کہ وہ گمراہی میں تھے یا آخرت میں قیامت کے شدائد ومصائب تکالیف واہوال اور اپنا انجام ومآل دیکھ کر اور مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ونعمت کے دروازے کھلے دیکھ کر تمنائیں کریں گے کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے اور انعامات الٰہیہ کے مستحق ہوتے مگر اب انکا یہ تمنا کرنا انھیں کوئی فائدہ نہ دیگا۔ اس آیت کریمہ میں کافر سے مراد تمام قسم کے کافر ہیں مشرک ہوں کہ منافق، یہودی ہوں کہ نصرانی وغیرھم۔ فقیر قدیری نے اپنی زندگی کی سب سے پہلی تقریر اسی آیت کریمہ پر کی تھی۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ صفحہ ۶۱۵ آیت ۲)

اطاعت رسول کیساتھ ساتھ اتباع نبوی لازمی وضروری ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ۔

(ترجمہ) اے پیارے نبی آپ فرمادیجئے اگر محبت کرتے ہو تم اللہ سے تو میری غلامی کرو، محبوب بنائے گا تم کو اللہ اور بخشدے گا تمہارے گناہوں کو اور اللہ بہت بخشنے والا بے انتہا رحم فرمانیوالا ہے۔ (۳۱) آپ فرمادیجئے حکم مانو تم اللہ کا اور رسول کا، پھر اگر تم نے منھ موڑا تو بیشک اللہ نہیں پسند فرماتا بے ایمانوں کو (۳۲)　(بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۳۴ آیت ۳۲/۳۱)

اس آیت کریمہ کی تفسیر وفوائد ملاحظہ فرمائیں:

(۳۱) شان نزول: سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور انور ﷺ قریش کے پاس ٹھہرے جنھوں نے خانہ کعبہ میں بت نصب کئے تھے اور انھیں سجا سجا کر انکو سجدہ کر رہے تھے حضور انور ﷺ نے فرمایا اے گروہ قریش اللہ کی قسم تم اپنے آباء حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کے دین کے خلاف ہوگئے قریش نے کہا کہ ہم ان بتوں کو اللہ کی محبت میں پوجتے ہیں تا کہ یہ ہمیں اللہ تعالیٰ سے قریب کردیں اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ایک مرتبہ حضور انور ﷺ نے مشرکین مکہ سے بت پرستی کی وجہ دریافت فرمائی تو وہ بولے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی محبت میں انکی پوجا کرتے ہیں۔ اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ مدینے شریف کے یہودی کہا کرتے تھے کہ ہمکو حضور انور ﷺ کی اتباع کی ضرورت نہیں ہم تو اللہ کے بیٹے اور اسکے پیارے ہیں اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس آیت کریمہ میں بتایا گیا محبت الٰہی کا دعویٰ حضور انور ﷺ کی غلامی کے بغیر قابل قبول نہیں۔ جو اس دعویٰ کا ثبوت دینا چاہے حضور انور ﷺ کی غلامی کرے اور حضور انور ﷺ نے بت پرستی کو منع فرمایا ہے تو بت پرستی کرنے والا حضور انور ﷺ کا نافرمان اور محبت الٰہی کے دعوے میں جھوٹا ہے حضور انور ﷺ کے سوا اب کوئی دوسرا اللہ تعالیٰ تک نہیں پہونچا سکتا اور کسی کی اتباع مطلقاً جائز نہیں حضرات اولیاء کرام وشیوخ عظام حضور انور ﷺ تک پہونچا سکتے ہیں اور حضور انور ﷺ اللہ تعالیٰ تک۔ تانگہ والا ممبئی تک نہ پہونچائے گا بلکہ ریل تک پہونچائے اور ریل ممبئی تک۔ ہر ایک کی اتباع صرف جائز کاموں میں ہوگی۔ اور حضور انور ﷺ جسکا بھی حکم فرمائیں وہ

اسکے لئے جائز ہی نہیں بلکہ واجب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت لازم مگر اسکی اتباع ناممکن مطلقاً اتباع صرف حضور انور ﷺ ہی کی ہوسکتی ہے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے اپنی اتباع کا حکم نہ فرمایا بلکہ اطاعت کا حکم فرمایا اور حضور انور ﷺ کی اطاعت واتباع دونوں لازم اس آیت کریمہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور انور ﷺ کی اتباع محبت والی چاہئے نہ کہ محض ظاہری یا خوف ولالچ والی۔ ایسی نمائشی اتباع تو منافقین بھی کرتے تھے۔ اسلئے اس مضمون کو محبت سے شروع فرمایا اور محبت پر ہی ختم فرمایا۔ لوگوں کا ایمان وعبادت اصلی بھی نقلی بھی۔ حضور انور ﷺ کی ذات کریمہ اصلی ونقلی ایمان وعبادت کی کسوٹی ہے۔ پھر حضور انور ﷺ کی جس درجہ کی اطاعت واتباع ہوگی اسی درجے کی محبوبیت حاصل ہوگی۔ دینے والا ایک ہے مگر لینے والے مختلف جیسے بجلی کا پاور یکساں آتا ہے مگر جس قوت کا بلب ہوگا اسی قدر روشنی حاصل کریگا۔ اتباع رسول سے محبوب خدا اسلئے بن جائے گا کہ اس میں محبوب کی محبوب ادائیں نظر آئیں گی۔

محبوب خدا آپ کے کردار کی رفعت اپنائے اسے جو، وہی محبوب خدا ہے (یانبی ﷺ)

اور حضور انور ﷺ کی اتباع کی برکت سے اللہ تعالیٰ پچھلے گناہ معاف فرمادے گا۔ اتباع ایمان کے ساتھ مشروط ہے اگر بے ایمان صبح سے شام تک شام سے صبح تک اتباع رسول کا ڈھونگ رچائے اور دل میں رسول پاک سے کڑھن رکھے تو یہ سب کچھ لغو وباطل ہے۔

(۳۲) یہی اللہ تعالیٰ کی محبت کی نشانی ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت حضور انور ﷺ کی اطاعت کے بغیر نہیں ہوسکتی حدیث شریف جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ترجمہ: جو اطاعت کرے گا رسول کی تو اسنے اطاعت کی ہے اللہ کی (بصیرۃ الایمان پارہ ۵) بعض وسیلے منزل پر پہونچ کر چھوڑ دئے جاتے ہیں جیسے ریل بعض وسیلے کبھی چھوٹ نہیں سکتے۔ جیسے روشنی کے لئے چراغ حضور انور ﷺ ایسے وسیلہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ تک پہونچکر بھی حضور انور ﷺ کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ اپنے پیارے نبی ﷺ کا ذکر فرمایا۔ حضور انور ﷺ سے سرتابی کرنے والا کافر ہے۔

(تفسیر قدری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ صفحہ ۱۳۴ آیت ۳۲/۳۱)

اتباع رسول اسلئے بھی ضروری ہے کہ پیارے نبی ﷺ کی سیرت طیبہ ایک خوبصورت نمونہ ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا۔

(ترجمہ) یقیناً ہے تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نمونہ بہترین، اسکے لئے جو امید رکھتا ہے اللہ سے اور روز آخرت کی اور ذکر کیا اللہ کا کثرت سے۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۱۶ آیت ۲۱)

اس آیت کریمہ کی تفسیر وفوائد ملاحظہ فرمائیں:

حضور انور سید عالم ﷺ کی پوری زندگی شریف تمام انسانوں کے لئے بہترین نمونہ ہے۔ جس میں انسانی زندگی کا کوئی گوشہ کوئی شعبہ باقی نہیں رہتا جسے بھرپور سیرابی وتابانی نہ عطا فرمائی گئی ہو۔ شعر:

صورت بھی نمونہ ہے سیرت بھی نمونہ ہے سرکار دوعالم کی خلقت بھی نمونہ ہے (یا حبیب)

یہ بھی مطلب ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور انور ﷺ کی زندگی شریف کو اپنی قدرت کا نمونہ بنایا۔ شعر:

وہ شمس کو لوٹائیں اور ٹکڑے قمر کردیں اس مظہر قدرت کی قدرت بھی نمونہ ہے (انتخاب قدری)

فنکار اپنی فنکاری اور کاریگر اپنی تمام کاریگری نمونے کی تیاری پر صرف کردیتا ہے۔ شعر:

اللہ نے یوں کھینچا ترے حسن کا نقشہ "اَكْمَلْتُ" کہا اور قلم چھوڑ دیا ہے، (یارسول)

کامیاب وکامران زندگی وہی ہے جو اس شاندار نمونے کے مطابق ہو جسے خود بنانے والے نے بہترین نمونہ فرمایا ہے۔ ہمارا جینا ہمارا مرنا ہمارا سونا ہمارا جاگنا سب اسی نمونے کے مطابق ہونا چاہیے۔ جسکی تعریف ہر خوبی والے نے فرمائی ہے۔ شعر:

خود بنانے والے سے اسکے حسن کو پوچھو خود بنانے والے کو جسکا حسن بھایا ہے (انتخاب قدری)

اگر تمام انسان اسی حسین نمونے کے سانچے میں خود کو ڈھال لیں تو یقیناً ہر انسان محبوب خدا بن جائے۔ شعر:

محبوب خدا آپ کے کردار کی رفعت اپنائے اسے جو، وہی محبوب خدا ہے (یا نبی)

نمونے میں پانچ چیزیں ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ نمونہ ہر طرح مکمل بنایا جاتا ہے۔ حضور انور ﷺ کو جس زاویے سے بھی دیکھا جائے آپ کامل واکمل ہیں۔ صورت بھی آپکی کمالی ہے اور سیرت بھی آپکی کمالی ہے۔ دوسرے یہ کہ نمونہ ہر کمی ہر نقصان ہر گرد و غبار سے پاک وصاف رکھا جاتا ہے حضور انور ﷺ کو بھی اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے گرد معصیت غبار گناہ سے پاک وصاف رکھا آپکی پوری حیات طیبہ بے گرد و غبار ہے۔ تیسرے یہ کہ نمونہ چھپایا نہیں جاتا بلکہ اسے دکھایا جاتا ہے تاکہ بنانے والے کا کمال ظاہر ہو۔ اور لوگ اسے دیکھ کر نمونہ کا رنگ ڈھنگ اپنانے کی کوشش کریں اور ان کی سیرت کے رنگ میں رنگ جائیں۔ چوتھے یہ کہ نمونے کی تعریف کرنے والے سے نمونے کا بنانے والا خوش ہوتا ہے۔ اسی لئے تمام انبیاء کرام نے حضور انور ﷺ کی تعریفیں کیں، تمام فرشتوں نے حضور انور ﷺ کی تعریفیں کی تمام صحابہ کرام واولیاء کرام وتمام مومنین نے حضور انور ﷺ کی تعریفیں کی اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی۔ شعر:

یہ کہتے ہیں جبریل کون ومکاں میں کسے میری نظروں نے دیکھا نہیں ہے فقط ایک ہے آمنہ کا دولارا کہیں اور کوئی انکے جیسا نہیں ہے

دھرتی کے سینے پر جتنے ایمان والے ہیں ان کا یہی کہنا ہے۔ شعر:

جہاں میں ہونے کو انجم کہ ماہتاب نہیں رخ حضور کا لیکن کوئی جواب نہیں (یا نبی)

پانچویں یہ کہ اس نمونے میں عیب ونقصان نکالنے والے سے نمونے کا بنانے والا ناخوش وناراض ہوتا ہے لہٰذا جس جس نے اس نمونے میں عیب نکالا تو وہ ابوجہل ہوگیا۔ کسی کو اللہ تعالیٰ نے زنیم فرماکر اسکی پول کھول دی۔ کسی کو مردود بارگاہ فرمادیا اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ بے نام ونشان کردیا۔ اللہ تعالیٰ کے اس نمونے کو حقارت سے دیکھنے والوں کو ذلیل ورسوا فرمادیا ان کی نسلیں ختم ہوگئیں کوئی انکا نام لینے والا چراغ جلانے والا نہ رہا۔ اس حسین وشاہکار نمونے کی خوب تعریف وتوصیف کرو ان کے کمالات بیان کرو ان کے حسن وملاحت کا چرچا کرو۔ ان کی صفات عالیہ کا اظہار کرو انھیں نہ چھپاؤ۔ ان کے محاسن بیان کرو ان میں عیب تلاش نہ کرو۔ اور ان کی اتباع وغلامی میں لگ جاؤ ان کے دین کی امداد وحمایت کرو۔ اور حضور انور ﷺ کا ساتھ نہ چھوڑو۔ مصائب پر صبر کرو حضور انور ﷺ کی سنتوں اور تعلیمات پر عمل کرو۔ حضور انور ﷺ کی ذات گرامی منبع برکات مخزن حسنات معدن خیرات، مرکز ہدایات ہے ہر دم، ہر آن، ہر سانس انھیں کی ادائیں اپنائیں۔ انھیں کے چال ڈھال میں خود کو چلائیں اور ڈھالیں۔ شعر:

اللہ جسے محبوب کہے مخلوق بھی جسکو خوب کہے سوچو تو قدیری قدرت کے شاہکار کا عالم کیا ہوگا (یا نبی)

اور ہر حال میں ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کا ذکر خوشی میں بھی۔ رنج وغم میں بھی تنگی میں بھی خوشحالی میں بھی۔ حضرات علماء کرام فرماتے ہیں کہ جس مومن میں یہ تین اوصاف جمع ہو جائیں تو وہ دنیا وآخرت مین عیش میں رہتا ہے ایک حضور انور ﷺ کی اتباع دوسرے ذکر اللہ کی کثرت۔ تیسرے اللہ تعالیٰ سے امید کرم۔ کیونکہ اس سے مصیبت میں صبر اور راحت میں شکر نصیب ہوتا ہے۔

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۰۱۷ آیت ۲۱)

ناظرین کرام: اتباع کے سلسلے میں ایک جنرل خدائی قانون ملاحظہ فرمائیں۔ ارشاد رب قدیر ہے:

وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ۔

(ترجمہ) اور پیروی کر تو راستے کی اسکے جو پہونچ گیا مجھ تک، پھر میری طرف لوٹنا ہے تمہارا تو میں بتادوں گا تم کو وہ جو تم کرتے تھے۔

(بصیرۃ الایمان صفحہ ۹۹۴ آیت ۱۵ آخری حصہ)

اب اس آیت کریمہ کی تفسیر وفوائد ملاحظہ فرمائیں:

حضرات انبیاء کرام واولیاء عظام مخلص بندوں کی راہ چل حضور انور رسید عالم ﷺ اور مخلص بندوں کی راہ کو مذہب اہلسنت وجماعت کہتے

ہیں۔ وہی دین سچا ہے جس میں اولیاء کرام ہوں آج تک اہلسنت و جماعت کے علاوہ کسی مذہب میں اولیاء نہ ہوئے۔ لہٰذا مذہب اہلسنت کی پیروی کرنی چاہیے۔ عموماً حضرات اولیاء کرام مقلد ہی ہوئے ہیں تقلید بھی حضرات اولیاء کرام کا طریقہ ہے۔ قرآن کریم واحادیث کریمہ کی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۹۹۵ آیت ۱۵ آخری حصہ)

حقیقت یہ ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ محبوبیت کے اس اعلیٰ مقام پر فائز ہیں جہاں آپ کی زبانِ فیض ترجمان سے نکلا ہوا ایک ایک کلمہ وحی الٰہی اور قانون الٰہی کا درجہ رکھتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىؕ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰىۙ

(ترجمہ) اور نہیں بولتے وہ اپنی خواہش سے (۳) نہیں ہے وہ مگر وحی، جو کی جاتی ہے (۴) (بصیرة الایمان صفحہ ۱۳۱۲ آیت ۴/۳)

ان آیات کریمہ کی تفسیر وفوائد ملاحظہ فرمائیں:

حضور انور ﷺ کے بہکنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حضور انور ﷺ کا بے راہ چلنا ممکن ومتصور ہی نہیں ہے کیونکہ آپ اپنی خواہش سے کوئی بات فرماتے ہی نہیں، آپ فنا فی اللہ کے درجے میں ہیں۔ نفس کا سب سے اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ وہ اپنی خواہش ترک کردے (تفسیر کبیر شریف) اور جب بندہ اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ کی مشیت وارادے میں فنا کر چکے تو بندہ اس مقام پر پہونچ جاتا ہے کہ اس سے خدائی کے کام سرزد ہونے لگتے ہیں کہ وہ بندہ خدائی طاقت سے کام کرتا ہے جیسے کوئلہ آگ میں فنا ہو کر آگ کا کام کرنے لگتا ہے۔ شعر

مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰیؕ اس بات پر گواہ خلاق کل کی بات ہے سرور تمہاری بات (یا نبی)

(۴) حضور انور ﷺ نے سیدتنا ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ نکاح ہم نے کرایا۔ حضور انور ﷺ نے کنکریاں پھینکیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے پھینکیں۔ حضرات صحابہ کرام حضور انور ﷺ کے دست حق پرست پر بیعت کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا انہوں نے مجھ سے بیعت کی۔ حضور انور ﷺ کے تمام کام وکلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ قرآن کریم و احادیث کریمہ سب وحی الٰہی ہیں البتہ قرآن کریم ظاہری وحی ہے اور احادیث کریمہ وحی خفی ہیں۔

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۳۱۳ آیت ۴/۳)

اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو ایک قانون کے بندھن میں باندھ دیا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے:

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔

اور جو کچھ عطا فرمائیں تم کو رسول تو لے لو تم اسکو اور وہ منع فرمائیں تم کو جس سے تو رک جاؤ اور ڈرو تم اللہ سے، بیشک اللہ سختی فرمانیوالا ہے عذاب میں۔ (بصیرة الایمان صفحہ ۱۳۷۶ آیت ۷ کا آخری حصہ)

اس آیت کریمہ کی تفسیر وفوائد ملاحظہ فرمائیں:

حضور انور ﷺ جو تمہیں حکم دیں اس کی اتباع کرو کیونکہ حضور انور ﷺ کی اتباع واطاعت ہر معاملے میں واجب ہے۔ حضور انور ﷺ کی مخالفت نہ کرو اور ان کے تعمیل ارشاد میں سستی نہ کرو۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۳۷۷ آیت ۷ کا آخری حصہ)

مذکورہ بالا آیات کریمہ وتفاسیر مبارکہ وفوائد عالیہ کو پڑھنے کے بعد یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ تمام عقائد واعمال کا سرچشمہ وبنیاد قرآن کریم واحادیث کریمہ ہیں۔ اجماع امت وقیاس کی شرعی حیثیت بھی قرآن کریم واحادیث کریمہ سے مستفاد ومستنبط ہونے پر ہے۔ قرآن کریم واحادیث کریمہ عقائد واعمال کے سلسلے میں برابری کا درجہ رکھتے ہیں۔ اچھی طرح ذہن نشیں رہے کہ احادیث کریمہ کو مانے بغیر دعوئ ایمان کھوکھلا ہے۔ مذکورہ بالا آیات کریمہ اور انکی تفاسیر وفوائد کے مطالعہ کے بعد یہ بات دل کی گہرائیوں میں اُتر جاتی ہے کہ ارشادات ربانی اطاعت یزدانی کے آگے سر تسلیم خم کرنا از حد ضروری ہے۔ اسی طرح سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا ہر فرمانِ پاک سر سے لگانے اور دل میں جگہ دینے کیلئے لازمی وضروری ہے۔ بنا رسول کے مانے خدا کو ماننا صرف اور صرف ایک ڈھونگ ہے جس کی نہ آج کوئی حیثیت

ہے اور نہ کل میدان قیامت میں کوئی قیمت ہوگی اور یہ ابلیسی توحید منہ پر ماردی جائے گی۔

یہ بات یوں بھی سمجھ میں آتی ہے کہ جانے کتنے احکام شرعیہ اور مسائل اسلامیہ ہیں جنکا صاف وصریح ذکر ہمیں قرآن کریم میں نہیں ملتا بلکہ انکی تصریحات وتفصیلات احادیث کریمہ میں ملتی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں یہ حکم بار بار پڑھنے کوملتا ہے: اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ (ترجمہ) قائم رکھوتم نماز کواور ادا کروتم زکوٰۃ کو۔ کیا دھرتی کے سینے پر کوئی ہے جو احادیث کریمہ کی مدد لئے بغیر ان احکام قرآنی پر عمل پیرا ہوسکے۔ بنا حدیث شریف کے سہارے نہ تو نماز پڑھی جاسکتی ہے اور نہ زکوٰۃ ادا کی جاسکتی ہے۔ نماز کتنے وقت کی ہے؟ ہر وقت کی نماز میں کتنی رکعات ہیں؟ کس کس رکعت میں کیا کیا پڑھنا ہے؟ کتنا کتنا پڑھنا ہے؟ زکوٰۃ کتنے مال پر کتنی ہے؟ ان سب کا پتہ ہمیں احادیث کریمہ سے ملتا ہے۔ قرآن کریم نے تو بس سُور کا گوشت حرام فرمایا ہے، کتے بلی گدھے اور سُور کی کلیجی وگردے یہ قرآن کریم کے حرام کردہ نہیں ہیں بلکہ انکی حُرمت احادیث کریمہ سے ثابت ہے۔ اذان کے الفاظ مبارکہ قرآن کریم میں ہمیں کہیں نہیں ملتے کہ یہ کلمات نماز پنجگانہ کیلئے پکارے جائیں۔ نماز جنازہ کے بارےمیں بھی ہمیں قرآن کریم میں صاف وصریح کوئی حکم نہیں ملتا حالانکہ نماز جنازہ فرض ہے اور اس کا ثبوت بھی احادیث کریمہ ہی سے ہے۔ نماز جمعہ کے خطبے کا ذکر کہیں قرآن کریم میں نہیں ملے گا اس کا ثبوت بھی احادیث کریمہ ہی سے ہے حالانکہ خطبۂ جمعہ عبادت ہے اور بلاشبہ عبادت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم ایک اجمال ہے اور اسکی تفصیل احادیث کریمہ ہیں، احادیث کریمہ کو چھوڑ کر محض قرآن کریم پر عمل کرنا جنون خالص ہے۔ خود سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا نماز پڑھو جیسے کہ تم دیکھو مجھے کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں۔ اس حدیث شریف میں کتنا واضح بیان موجود ہے کہ نماز پڑھنے کیلئے سیرت رسول سے اُجالا لینا ہی پڑیگا۔ یہی وجہ ہے کہ روز اول سے لیکر آج تک تمام امت مسلمہ نے قرآن کریم کیساتھ ساتھ احادیث کریمہ کو عقائد واعمال کے بارےمیں ان پر عمل پیرا ہونا لازمی وضروری یقین کیا ہے۔ یہود ونصاریٰ کے دلال نمائشی مسلمان احادیث کریمہ کا انکار کرتے ہیں انکی عظمتوں سے کھلواڑ کرتے ہیں اور قسم قسم کے اعتراضات و شبہات کا اظہار کرکے اپنے خبث باطنی کا اعلان کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں چند مردود اعتراضات وشبہات یہود ونصاریٰ کی ناجائز اولاد کی طرف سے سننے کو ملتے ہیں آپ انہیں بھی ملاحظہ فرمائیں اور انکے مسعود ومحمود جوابات سے بھی اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کریں:

سوال (۱) قرآن کریم مکمل دستور حیات ہے۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ۔ اس قرآن کریم میں ہر چیز کا روشن بیان ہے۔ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ اور قرآن فہمی بہت آسان کام ہے مشکل مسئلہ نہیں ہے، تو اس صورت میں حدیث شریف کی کیا ضرورت ہے؟

جواب (۱) بیشک قرآن کریم کامل واکمل اور مکمل دستور حیات ہے مگر اس کتاب سے لینے والا بھی کامل واکمل ومکمل شخصیت کا مالک ہونا چاہئیے اور وہ ذات گرامی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ دودھ سے گھی نکالنا ہر کس وناکس کا کام نہیں، سمندر سے موتی نکالنا للو پنجو کا کام نہیں بلکہ ماہر غوطہ زن وشناور کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم کا یاد کرنا ذکر کرنا تو آسان ہے کہ بچے بھی یاد کر لیتے ہیں مگر قرآن فہمی، قرآن کریم سے مسائل واحکام کا استدلال واستنباط واستخراج ہر جمعراتی خیراتی کا کام نہیں۔ اگر یہ کام اتنا ہی آسان ہوتا تو معلم کائنات سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو اس کی تعلیم کیلئے نہ بھیجا جاتا بلکہ سیدھے سیدھے کتاب آجاتی کہ پڑھو اور راہِ راست پر آجاؤ، بلکہ کتاب سے پہلے اور بہت پہلے کتاب کے ماسٹر کو بھیجا تاکہ وہ کتاب پڑھائے سمجھائے، اسکے اسرار ونکات اور رموز وتفصیلات سے بندگان خدا کے قلوب کو روشن فرمائے۔ چنانچہ جگہ جگہ قرآن کریم میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی یہ شان بیان فرمائی گئی کہ یہ لوگوں کو کتاب وحکمت سکھاتے ہیں۔

سوال (۲) پیارے نبی ﷺ کی حیثیت صرف قاصد وڈاکیے کی تھی کہ خدا کا پیغام اسکے بندوں کو پکڑا دیا، سکھانا سمجھانا بجھانا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ذمہ داری نہیں ہے۔ رسول تو صرف رسول ہیں، فرستادہ ہیں، اللہ تعالیٰ کے پیغام کو اسکے بندوں تک پہونچانے والے ہیں۔

جواب (۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول بھی ہیں معلم بھی ہیں اور مزکی بھی۔ یہ خبط محض ہے کہ وہ صرف پیغام رساں تھے اور کچھ نہ تھے۔ ارشاد رب قدیر ہے:

وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ

(ترجمہ) اور خوب پاک کرتے ہیں انکو اور سکھاتے ہیں انکو کتاب اور دانائی۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۰۷ آیت ۱۶۴)

اسکو اپنے ماحول میں آپ یوں سمجھ لیجئے جیسے کسی کارخانے سے کوئی مشین سپلائی کیجاتی ہے تو مشین کا استعمال سکھانے کیلئے کارخانے کی طرف سے ایک کتاب اور ایک مکینک بھیجا جاتا ہے تاکہ وہ کتاب کے ذریعہ مشین چلانا سکھادے۔ اسی طرح کارخانۂ قدرت کی طرف سے ہمیں جسم کی مشین عطا فرمائی گئی، اس مشینِ جسم کو ٹھیک ٹھاک چلانے کیلئے ہمیں ایک کتاب اور معلم بھی بخشا گیا ہے، کتاب قرآن کریم ہے اور معلم سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ذات ستودہ صفات ہے۔ آپ نے اپنے ارشادات عالیہ کے ذریعہ سبکی وضاحت فرمائی اور بنا آپکے قرآن کریم کو سمجھنا دشوار ہے اور مشین کا صحیح استعمال نہیں ہوسکتا۔

سوال (۳) ایک حدیث شریف میں ہے کہ قرآن کریم کے علاوہ میری کوئی حدیث شریف نہ لکھو اور لکھی ہو تو اسکو مٹا دو۔ (مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۴۱۴)

جواب (۳) حضرات محدثین کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسکے بہت سے جوابات تحریر فرمائے ہیں۔ (۱) یہ ممانعت نزول قرآن کریم کے وقت سے متعلق ہے کہ جب قرآن کریم نازل ہورہا ہو تو اس وقت صرف قرآن کریم لکھو اور کچھ نہ لکھو تاکہ قرآن کریم اور احادیث کریمہ میں خلط ملط نہ ہوجائے۔ (۲) ممانعت کا حکم پہلے تھا یعنی ابتدائی زمانے میں، بعد میں جب قرآن کریم اور احادیث کریمہ میں التباس کا خطرہ نہ رہا تو احادیث کریمہ لکھنے لکھانے کی اجازت دیدی گئی جیسے پہلے خواتین اسلام کو زیارت قبور سے منع فرمایا گیا کہ قبروں پر جاکر جزع فزع کریں گی، بعد میں جب یہ خطرہ ٹل گیا تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے خواتین کو قبورِ مومنین پر جانے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ (۳) یہ ممانعت بھی اسلئے تھی کہ لکھنے کے بعد حفظ کرنے سے بے نیاز نہ ہوجائیں اور صرف کتاب پر بھروسہ کر بیٹھیں گے، انہیں اسلئے لکھنے سے منع فرمایا کہ انہیں حفظ کرو۔ اور جن حضرات پر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو یقین تھا کہ یہ لکھنے کے بعد بھی حفظ کرنے میں قطعاً سستی نہ کرینگے تو انہیں لکھنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ (فتح الباری جلد ۱ صفحہ ۱۸۳)

سوال (۴) قرآن کریم میں جہاں جہاں لفظ رسول آیا ہے تو وہاں لفظ رسول سے مراد پیارے نبی کی ذات نہیں بلکہ رسول سے مراد خود قرآن کریم ہی ہے۔

جواب (۴) یہ بھی پیارے نبی کی اطاعت و فرمانبرداری سے گلوخلاصی کی ایک جرأت بیجا ہے اور حماقت خالصہ ہے، اس حماقت کے بھی بہت سے جوابات ہیں: (۱) اطاعت کیلئے حکم و فرمان کی ضرورت ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان تو قرآن کریم ہے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا فرمان احادیث کریمہ ہیں اور اگر منکرین حدیث کی بکواس کے مطابق رسول سے مراد قرآن کریم ہے یعنی حدیث شریف مراد نہیں بلکہ قرآن کریم مراد ہے تو پھر یہ بھی ثابت کرنے کی ضرورت ہوگی کہ قرآن کریم جو بذات خود اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالیشان ہے اس کا بھی کوئی فرمان ہو مثلاً: اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے کہ "قائم رکھو تم نماز کو" تو اس حکم ربانی کا بھی کوئی فرمان ہوگا جس کی فرمانبرداری سے رسول یعنی قرآن کریم کی اطاعت ہوگی کیونکہ یہ بات بالکل ہی ظاہر و باہر ہے کہ "مطاع" یعنی جسکی اطاعت کی جائے اسکے اور اسکے حکم و فرمان کے درمیان مغائرت ہوتی ہے تو یہ ہو نہیں سکتا کہ خود ہی مطاع ہو اور خود ہی فرمان ہو۔ یاد رکھئے فرمانروا اور ہے اور فرمانبردار اور ہے۔ اگر رسول سے مراد قرآن کریم ہی ہے تو قرآن کریم کی اطاعت و فرمانبرداری کیسے کروگے۔ قرآن کریم کا وہ کونسا فرمان ہے جو قرآن کریم کا مغائر ہے اور فرمان قرآن کریم ہے۔ قرآن کریم تو خود اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان ہے اس فرمان کا فرمان کیسے ہوسکتا ہے؟ لہٰذا آیات کریمہ میں جہاں جہاں لفظ رسول آیا ہے اور اطاعت کا حکم دیا گیا ہے وہاں رسول پاک ہی مراد ہیں اور انکے فرمانِ گرامی کو حدیث پاک کہتے ہیں جس کو ماننے سے اور اس پر عمل کرنے سے أَطِيعُوا الرَّسُولَ پر عمل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن کریم میں یہی حکم ہے کہ رسول یعنی پیارے نبی ﷺ کی فرمانبرداری کرو۔ قرآن کریم میں جہاں جہاں الرسول کی اطاعت کا حکم آیا ہے وہاں رسول سے مراد پیارے نبی ﷺ کی ذات ستودہ صفات ہی ہے۔ (۲) ان علم وعرفان سے کورے ایمان ویقین سے عاری منکرین حدیث کی نیا دو سوت بھی چلنے والی نہیں ہے۔ انکا بیڑا غرق

ہی ہونا ہے۔ قرآن کریم کی اک آیت پیش کرتا ہوں اور منکرین حدیث کی ارتھی بجی ملے گی۔ ارشاد رب قدیر ہے:

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِیْلِ

(ترجمہ) جو پیروی کرتے ہیں اس رسول کی جو ہے غیب کی خبریں رکھنے والا دینے والا مخلوق سے نہ پڑھنے والا، پاتے ہیں وہ جن کو لکھا ہوا اپنے پاس توریت میں اور انجیل میں۔ (بصیر الایمان صفحہ ۳۹۶ آیت ۱۵۷)

اس آیت کریمہ میں ایمان کی دولت سے سرشار ہونے والوں کے بارےمیں ارشاد ہوتا ہے کہ وہ اس رسول کی اتباع کرتے ہیں جو نبی بھی ہے اور امی بھی اور توریت شریف اور انجیل شریف میں انکا نام نامی اسم گرامی بھی آیا ہے۔

ناظرین: اس آیت کریمہ میں رسول سے مراد کیا قرآن کریم ہوسکتا ہے؟ کیا پیارے نبی ﷺ کے علاوہ کوئی اور مراد ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ اگر ان عقل کے اندھے لوگوں کی بکواس کے مطابق اس آیت کریمہ میں رسول سے مراد قرآن کریم ہے تو کیا قرآن کریم نبی اور اُمی ہوسکتا ہے؟ اس آیت کریمہ نے منکرین حدیث شریف کی ارتھی کو اگنی دکھادی کہ اس آیت کریمہ میں رسول سے مراد قرآن کریم نہیں بلکہ رسول کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات بابرکات ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی اطاعت وقتی اور میعادی بھی نہیں ہے یعنی کسی خاص زمانے کیلئے نہیں ہے بلکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اطاعت ہمیشہ ہمیشہ کی جائیگی۔ قرآن کریم میں جابجا اطاعت رسول کا حکم ہے اور یہ اطاعت کسی خاص زمانے سے مقید نہیں ہے کہ فلاں سن یا فلاں عہد میں یہ اطاعت منسوخ ہوجائے گی بلکہ ہر زمانے کی تمام مخلوقات پر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اطاعت لازمی وضروری ہے اور کسی کو بھی اطاعت رسول سے مفر نہیں۔ (۳) ناظرین کرام: قرآن کریم میں رسول سے مراد قرآن کریم ہے یہ فریب محض ہے اور رسول دشمنی کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ ان دشمنان رسول اور منکرین حدیث شریف کا ایک مرگھٹ اور بھی دیکھتے چلیں:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

(ترجمہ) بلاشبہ احسان فرمایا ہے اللہ نے ایمان والوں پر جبکہ بھیجا اللہ نے ان میں ایک رسول انہیں میں سے، جو تلاوت فرماتے ہیں ان پر اسکی آیتیں اور خوب پاک کرتے ہیں انکو اور سکھاتے ہیں انکو کتاب اور دانائی۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۱۷۴)

آپ دیکھیں کہ اس آیت میں کتنا صاف وصریح بیان ہے کہ رسول ایمان والوں میں سے ہیں۔ کیا اب بھی کوئی گنجائش ہے کہ یہ کہا جائے کہ قرآن کریم میں جہاں جہاں لفظ رسول آیا ہے وہاں رسول سے مراد قرآن کریم ہے؟ یہ صرف اور صرف ایک دیوانے کی بڑ ہے ایک پاگل کی بکواس ہے۔

سوال (۵) منکرین حدیث یہود ونصاریٰ کی نمک حلالی کرتے ہوئے یہ خبط بھی اُگلتے ہیں کہ: اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ (ترجمہ) نہیں ہے حکم مگر اللہ ہی کا۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۱۶) پھر اگر اطاعت رسول بھی فرض قرار دیجائے تو حکم صرف اللہ تعالیٰ کا نہ رہے گا بلکہ دو حکم ہوجائیں گے، ایک اللہ کا اور ایک رسول کا، تو حاکم دو ہوجائینگے اور دو حاکموں کی فرمانبرداری فرض ہوگی لہٰذا اطاعت رسول اس حکم خداوندی کے صریح خلاف ہے!۔

جواب (۵) خدا جب دین لیتا ہے تو عقلیں چھین لیتا ہے۔ ناظرین کرام: ایک بادشاہ اپنے وزیروں حاکموں کی فرمانبرداری کا حکم دیتا ہے اور دھرتی کے سینے پر ایک بھی ایسا شخص نہ ملے گا جو یہ کہے کہ اس ملک میں متعدد بادشاہ ہوگئے اور یہ وزراء وحکام بادشاہ کے شریک اور مستقل حاکم ہوگئے بلکہ وہ وزراء وحکام کے حکم کو بھی بادشاہ کا حکم مانتے ہیں۔ بلاتشبیہ وتمثیل سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مطاع دو جہاں ہیں اور انکی اطاعت وفرمانبرداری کو اہل ایمان بحکم الٰہی فرض سمجھتے ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ پیارے نبی ﷺ کا فرمان اللہ تعالیٰ ہی کا فرمان ہے۔ چنانچہ ارشاد رب قدیر ہے:

مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ۔

(ترجمہ) جو اطاعت کریگا رسول کی تو اطاعت کی ہے اُسنے اللہ کی۔ (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۲۰)

اس آیت کریمہ نے صاف وصریح انداز میں اعلان کر دیا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اطاعت وفرمانبرداری اللہ تعالیٰ کی اطاعت وفرمانبرداری ہے، اگر اللہ تعالیٰ کا مطیع بننا ہے تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا مطیع بننا ہی پڑیگا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا حکم اصل میں اللہ تعالیٰ ہی کا حکم ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اطاعت کرنے سے دو حاکم نہیں ہو گئے بلکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اطاعت اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت ہے۔

سوال (۶) حدیث شریف کی جوحیثیت باور کرائی جارہی ہے اس صورت میں تو قرآن کریم احادیث کریمہ کا محتاج ہو جائے گا اور قرآن کریم کے ناقص ہونے کا تصور دامن گیر ہوگا؟

جواب (۶) اگر اللہ تعالیٰ کھوپڑی کی چولیں درست رکھے تو یہ بات یوں کہی جائے گی کہ قرآن کریم احادیث کریمہ کا محتاج نہیں ہے بلکہ ہم قرآن کریم کو سمجھنے کیلئے احادیث کریمہ کے محتاج ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی معرفت کے بنا ناممکن ہے، اس کا یہ مطلب تو کوئی پرلے درجے کا بیوقوف ہی نکال سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی معرفت کرانے میں رسول کا محتاج ہے۔

یادرکھئے اللہ تعالیٰ اپنی معرفت کرانے میں رسول کا محتاج نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کیلئے ہم سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی معرفت کرانے کے محتاج ہیں۔ احادیث کریمہ کے بغیر ہمارے لئے قرآن کریم سمجھنا مشکل ہے اور بنا رسول پاک کی اطاعت واتباع کے دربار الٰہی تک رسائی ناممکن ہے۔

مومنو! مُصطفٰے کی اطاعت کرو

خیریت دوجہاں کی جو مطلوب ہو مومنو! مُصطفٰے کی اطاعت کرو
ایک ہو نیک ہو رب کے محبوب ہو مومنو! مُصطفٰے کی اطاعت کرو

اتباع نبی مغفرت کی سند چھوڑ دو بغض و کینہ جلن اور حسد
چاہتے ہو کہ عقبیٰ بھی ہو خوب ہو مومنو! مصطفٰے کی اطاعت کرو

زندگی میں ہمیشہ رہے بندگی، بندگی تم کو دیگی حسیں زندگی
نور قبر اور میزاں جو مطلوب ہو مومنو! مصطفٰے کی اطاعت کرو

طاعت کبریا طاعت مصطفٰے، طاعت اولیاء طاعت مصطفٰے
پھولنا پھلنا جگ میں جو مرغوب ہو مومنو! مصطفٰے کی اطاعت کرو

انتخاب قدیری سے پیغام لو دامن مصطفٰے، اولیاء تھام لو
اُس سے بچکے رہو جو بھی مغضوب ہو مومنو! مصطفٰے کی اطاعت کرو

باب نمبر (۲)

تدوین حدیث شریف

سوال: موجودہ احادیث کریمہ کا ذخیرہ نا قابل قبول اور ہرگز قابل اعتماد نہیں چونکہ یہ تو زمانۂ نبوی کے بعد اور بہت بعد معرض وجود میں آیا ہے، کیونکہ زمانۂ نبوی میں کوئی حدیث شریف کی کتاب نہیں لکھی گئی بلکہ امام اعظم ابوحنیفہ تابعی کی ولادت ۸۰ھ میں ہوئی اور عہد صحابہ میں مسند امام اعظم وجود میں بھی نہ آئی اور آپکے شاگرد رشید حضرت امام محمد نے مؤطا امام محمد اور آپکے بعد ۹۰ھ میں حضرت امام مالک پیدا ہوئے انہوں نے مؤطا امام مالک کے نام سے کتاب حدیث تدوین فرمائی اور باقی کتب حدیث تو ائمۂ اربعہ کے مقلدوں کی ہیں وہ تو بہت ہی بعد کی بات ہیں جیسے بخاری ومسلم ترمذی وابن ماجہ دارقطنی وابوداؤد وغیرہما۔

جواب: یہ اعتراض جہالت کی نوازش ہے۔ ان علم وعرفان، ایمان وفیضان سے کورے لوگوں کو تاریخ کتب حدیث ہی نہیں معلوم کہ حدیث شریف کی کتب کن کن حضرات نے کب کب تصنیف وتالیف فرمائیں۔ علم وآگہی سے نِل بٹانِل % درس نظامی میں داخل کتابوں ہی کو حدیث شریف کی کتابیں جانتے ہیں حالانکہ زمانۂ نبوی میں اور زمانۂ صحابہ میں تدوین حدیث شریف کا کام بہت زور وشور سے جاری تھا۔

عہد رسالت اور عہد صحابہ میں کتب احادیث کریمہ کی تدوین

(۱) سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سینکڑوں احادیث کریمہ جمع فرمائیں اور اس مجموعۂ احادیث کریمہ کا نام ''صادقہ'' رکھا (بخاری، اصابہ، طبقات ابن سعد)

(۲) سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث شریف کا ایک مجموعہ تحریر فرمایا۔ سیدنا حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ احادیث کریمہ کا املا کرایا کرتے تھے، جب لوگوں کی انکے پاس بھیڑ ہونے لگی تو وہ کتاب کے اوراق لیکر آئے اور لوگوں کے روبرو رکھ کر فرمایا یہ وہ احادیث کریمہ ہیں جنہیں میں نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول اللہ ﷺ سے سنکر تحریر کیا ہے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو پڑھکر سنائی بھی ہیں۔ (تفسیر العلم صفحہ ۹۵/۹۶۔ بخاری، تدریب الراوی)

(۳) سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احادیث کریمہ کو تحریر کرانے کا اہتمام فرمایا تھا اور یہ ذخیرۂ احادیث کریمہ انکے صاحبزادے کے پاس محفوظ تھا۔ (جامع بیان العلم)

(۴) سیدنا حضرت سعد ابن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کتاب میں احادیث کریمہ کو جمع فرمایا تھا اور اس کتاب کا نام ہی ''کتاب سعد ابن عبادہ'' تھا اور یہ کتاب کئی پشتوں تک انکے خاندان میں محفوظ رہی۔ (مسند امام احمد)

(۵) سیدنا حضرت سعد ابن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مجموعۂ احادیث کریمہ مرتب فرمایا تھا۔

(۶) سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دفتر کے دفتر احادیث کریمہ کے لکھے ولکھوائے تھے۔ (فتح الباری)

(۷) سیدنا حضرت ہمام ابن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صحیفہ جو سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انہیں دفتروں سے ترتیب دیا گیا ہے اب زیور طبع سے آراستہ بھی ہو گیا ہے۔ جس کی اکثر احادیث کریمہ بخاری شریف مسلم شریف مسند امام محمد میں جوں کی توں موجود ہیں۔ سیدنا حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اپنے مسند کے نمبر ۳۱۲ تا نمبر ۳۱۸ جلد میں نقل فرمایا ہے۔

(۸) سیدنا حضرت سمرہ ابن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مجموعہ حدیث شریف ترتیب دیا تھا۔ (تہذیب)

(۹) سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اس دوران کہ ہم سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول اللہ ﷺ کے ارد گرد جمع تھے اور ہم لکھ رہے تھے۔ (دارمی شریف صفحہ ۶۸)

(۱۰) سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارےمیں مروی ہے کہ وہ جب بازار تشریف لیجاتے تو نظر ڈالتے اپنی کتابوں پر، تاکیداً فرمایا راوی نے انکی کتابیں احادیث کریمہ کی تھیں۔ (الجامع الاخلاق الراوی، آداب السامع صفحہ ۱۰۰)

(۱۱) سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے چند صحائف مبارکہ تھے۔ طائف کے کچھ حضرات سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حضور انکے چند صحائف لیکر حاضر ہوئے تاکہ وہ ان حضرات کو انکی تحریری احادیث کریمہ پڑھکر سنائیں اس وقت حضرت عبداللہ ابن عباس کی بینائی مائل بہ ضعف تھی اور وہ اپنی تحریر پڑھ نہ سکے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس نے فرمایا کہ آپ حضرات ہی مجھے پڑھکر سنادیں آپ کا سنانا اور میر پڑھنا برابر ہے۔ (طحاوی شریف جلد ۲ صفحہ ۳۸۴۔ ترمذی شریف جلد ۲ صفحہ ۲۳۸)

(۱۲) سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بہت سی احادیث مبارکہ لکھی ہوئی تھیں جنہیں آپ تلوار کے پر تلے میں محفوظ رکھتے تھے اور لوگوں کو پڑھکر سنایا کرتے تھے۔ (مراۃ المناجیح جلد ۱ صفحہ ۴)

(۱۳) یارسول اللہ بیشک ہم سنتے ہیں آپ سے بہت سی چیزیں تو لکھ لیتے ہیں ہم انکو، فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے لکھ لیا کرو کوئی مضائقہ نہیں۔ (مجمع الزوائد جلد ۱ صفحہ ۱۰۵)

(۱۴) سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ کے آخری ایام میں اپنے عاملوں کے پاس بھیجنے کیلئے ایک کتاب لکھوائی جس کا نام ''الصادقہ'' تھا جس میں جانوروں کی زکوٰۃ سے متعلق احادیث کریمہ تھیں، لیکن ابھی اس کتاب کو عاملوں کے پاس بھیجنے کی نوبت بھی نہ آئی تھی کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا وصال شریف ہوگیا۔ پھر جب سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ منصب خلافت پر رونق افروز ہوئے تو انہوں نے اس کتاب ''الصادقہ'' پر عمل فرمایا۔ (ابوداؤد شریف جلد ۱ صفحہ ۱۵۶۔ ترمذی شریف جلد ۱ صفحہ ۷۹)

خود سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنی حیات ظاہری میں اپنے حکم سے بہت احکام ومسائل لکھوائے اور انکو اطراف واکناف عالم میں ارسال فرمایا۔ چند حوالے بھی ملاحظہ فرمائیں اور منکرین حدیث کے علمی افلاس پر ماتم کریں اور انکی جہالت کی ارتھی کو آگنی دکھائیں اور دشمنان رسول کی رسول دشمنی کی چتا کو جہنم سے پہلے جہنم کا مزہ چکھائیں:

(۱۵) جب مکۂ مکرمہ فتح ہوا تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے انسانی حقوق اور مکۂ مکرمہ کی حُرمت کے مسائل ارشاد فرمائے، اس پر ایک یمن کے رہنے والے صاحب نے خواہش ظاہر کی کہ یہ احکام لکھوا کر عنایت فرمائے جائیں۔ تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا یہ احکام ابوشاہ کیلئے لکھدو۔ (بخاری شریف، ابوداؤد شریف)

(۱۶) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے دِیَت یعنی خون بہا کے مسائل لکھوا کر بھجوائے۔ (مسلم شریف صفحہ ۴۹۵)

(۱۷) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے قبیلہ جہینہ کے پاس مُردہ جانوروں کے احکام لکھوا کر بھجوائے۔ (مشکوٰۃ شریف، ابوداؤد شریف)

(۱۸) ''کتاب الصدقہ'' کا مضمون وہ تھا کہ جو سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا تھا جبکہ انہیں بحرین کا عامل بنا کر بھیجا تھا۔ اس ''کتاب الصدقہ'' میں اونٹوں بکریوں اور سونے چاندی کی زکوٰۃ کے نصابوں کی تفصیلات تھیں۔ (بخاری شریف جلد ۱ صفحہ ۱۹۴)

(۱۹) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اہل یمن کے پاس ایک مکتوب گرامی سیدنا حضرت عمرو ابن حزم رضی اللہ تعالیٰ کے ذریعہ بھیجا تھا جسمیں فرائض وسنن اور دیات لکھے تھے۔ (مؤطا امام مالک صفحہ ۲۳۱۔ کنز العمال شریف جلد ۲ صفحہ ۱۸۶، طحاوی شریف جلد ۲ صفحہ ۴۱۷)

(۲۰) سیدنا حضرت ابوبکر ابن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ والیٔ بحرین کو زکوٰۃ کے احکام پر مشتمل ایک صحیفہ لکھوایا تھا یہ صحیفہ دیگر امراء کو بھی بھیجا گیا تھا۔ یہ مکتوب گرامی سیدنا حضرت عمر ابن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا حضرت ابوبکر ابن حزم سے لیا تھا۔ (دارقطنی شریف صفحہ ۴۵۱)

(۲۱) زکوٰۃ وصول فرمانیوالے عاملین کے پاس ''کتاب الصدقہ'' کے علاوہ اور بھی تحریرات تھیں۔ (دارقطنی شریف)

(۲۲) سیدنا حضرت عمرو ابن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا حاکم بناتے وقت فرائض، صدقات، دیات، طلاق، عتاق، نماز، قرآن کریم چھونے سے متعلق احکام پر مشتمل ایک تحریر لکھائی تھی۔ (مسند احمد شریف، مستدرک شریف، کنز العمال شریف)

(۲۳) سیدنا حضرت عبداللہ ابن حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ایک تحریر پُرتنویر تھی جس میں مُردہ جانوروں کے احکام تھے۔ (معجم صغیر، طبرانی شریف)

(۲۴) اُشیم نامی مقتول کی بیوی کو اپنے مقتول شوہر پر دیت دلانے کا فرمان عالی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے لکھوایا تھا، یہ فرمان عالی سیدنا حضرت ضحاک بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابیٔ رسول کے پاس تھا۔ (ابوداؤد شریف، دارقطنی شریف)

(۲۵) ترکاریوں سبزیوں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے یہ حکم نامہ لکھوا کر سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس یمن بھیجا تھا۔ (دارقطنی شریف)

(۲۶) سیدنا حضرت رافع ابن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابیٔ رسول کے پاس سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا ایک مکتوب گرامی تھا جس میں مندرج تھا کہ مدینہ شریف بھی مکہ شریف کی طرح حرم ہے۔ (مسند امام احمد شریف)

(۲۷) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے کچھ احکام لکھوا کر سیدنا امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دئے تھے جو انکے پاس تھے۔ (بخاری شریف جلد ا صفحہ ۲۱)

(۲۸) سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ کو تحریر فرمایا کہ آپنے جو کچھ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ سے سنا ہے وہ لکھ کر بھیجو۔ چنانچہ انہوں نے کچھ احادیث کریمہ لکھوا کر بھجوائیں۔ (بخاری شریف جلد ۲ صفحہ ۱۰۸۳)

(۲۹) سیدنا حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بارگاہ نبوی سے اپنے وطن جانے لگے تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے انکو خاص طور پر ایک گرامی نامہ لکھوا کر عنایت فرمایا جسمیں نماز، روزہ، سود بیاج، شراب کے متعلق احکام تھے اور بعض دیگر احکام بھی تھے۔ (طبرانی صغیر صفحہ ۲۴۲)

(۳۰) سیدنا حضرت حسن ابن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک حدیث شریف کی تلاش میں سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنے حجرۂ مبارکہ میں لیگئے تو دکھائیں انہوں نے ہم کو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول اللہ ﷺ کی بہت سی کتابیں۔ (فتح الباری جلد ا صفحہ ۱۴۸۔ جامع بیان العلوم)

اگر اسی طرح لکھا جائے تو مضمون طویل ہو جائے گا۔ یہ کہنا بکواس محض ہے کہ احادیث کریمہ قابل اعتبار و استناد نہیں ہیں چونکہ زمانۂ نبوی کے بہت بعد احادیث کریمہ لکھنے لکھانے اور جمع کرنے کا کام ہوا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان ہی تمام لکھے ہوئے صحیفوں کتابوں کو یکجا کر کے مشہور کتب احادیث کریمہ ترتیب دی گئی ہیں۔ حضرات صحابۂ کرام باقاعدہ احادیث کریمہ کو حفظ فرمایا کرتے تھے۔

باب نمبر ۳

اَقسام و تعریفات حدیث شریف

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ وحضرات صحابۂ کرام وحضرات تابعین عظام کے اقوال وافعال اور تقاریر کو حدیث، خبر اور اثر کہتے ہیں۔ یہ تینوں ہم معنیٰ ہیں۔ بعض حضرات نے حدیث واثر وخبر میں تھوڑا فرق بھی بیان فرمایا ہے:

قول: سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ حضرات صحابۂ کرام وحضرات تابعین عظام نے جو کچھ فرمایا۔

فعل: سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ حضرات صحابۂ کرام وحضرات تابعین عظام نے جو کچھ ارشاد فرمایا۔

تقریر: سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ حضرات صحابۂ کرام وحضرات تابعین عظام کے سامنے جو کچھ کیا گیا یا کہا گیا، یا ان حضرات نے جو

کچھ سنا اس پر منع وانکار نہ فرمایا بلکہ سکوت فرمایا۔
ان نو (۹) باتوں کو حضرات محدثین کرام کی اصطلاح میں حدیث شریف، خبر پاک اور اثر مبارکہ کہتے ہیں۔ مذکورہ تعریف کی بنیاد پر حدیث پاک، اثر پاک، اور خبر مبارکہ کی تین قسمیں ہیں:
(۱) حدیث مرفوع: وہ حدیث وخبر واثر ہے جو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ تک پہونچ جائے یعنی اس حدیث شریف میں یہ ذکر کیا گیا ہو کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ایسا فرمایا یا ایسا کیا یا لوگوں نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے سامنے ایسا کیا یا ایسا کہا، تو ایسی حدیث شریف کو حدیث مرفوع کہتے ہیں۔ حدیث شریف کا مرفوع ہونا کبھی صراحتاً ہوتا ہے جیسے کسی صحابی کا یہ فرمانا کہ میں نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا، یا یہ کرتے دیکھا، یا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے سامنے یہ کام کیا گیا یا یہ بات کہی گئی اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے منع یا انکار نہ فرمایا بلکہ خاموشی اختیار فرمائی۔ اور کبھی حدیث مرفوع ہونا حکماً ہوتا ہے کہ کوئی صحابی اس بات کی خبر دیں جو کتب سابقہ میں بھی نہیں اور اس خبر میں عقل کو بھی دخل نہو جسے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے سنے بنا نہ جانا جاسکتا ہو، یا صحابی کا یہ فرمانا کہ لوگ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے زمانۂ پاک میں ایسا کرتے تھے یا کسی صحابی کا یہ فرمانا کہ یہ سنت ہے، یہ بھی حکماً رفع ہے۔ ان تمام احادیث کریمہ کو احادیث مرفوعہ ہی کہا جائے گا۔
(۲) حدیث موقوف: وہ حدیث شریف، خبر پاک اور اثر مبارکہ ہے جو صحابی تک پہونچے یعنی اس میں یہ ذکر کیا گیا ہو کہ فلاں صحابی نے ایسا کیا یا ایسا کہا یا ایسا دیکھا اور سنا تو اسکو حدیث موقوف کہتے ہیں۔ صحابی وہ خوش نصیب مومن ہے جس نے ماتھے کی آنکھوں سے جمال رسول دیکھا ہو اور صحبت نبوی میسر ہوئی ہو اور ایمان پر خاتمہ نصیب ہوا ہو۔
(۳) حدیث مقطوع: وہ حدیث شریف، خبر پاک اور اثر مبارکہ ہے جو کسی تابعی ہی تک پہونچے یعنی اس حدیث شریف میں یہ بیان کیا گیا ہو کہ فلاں تابعی نے ایسا فرمایا یا ایسا کیا یا ایسا کرتے دیکھا یا ایسا کہتے سنا، اس حدیث شریف کو حدیث مقطوع کہتے ہیں۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہی ائمہ اربعہ میں تابعی ہونے کا شرف حاصل ہے، آپ کی بائیس حضرات صحابۂ کرام سے ملاقات ہے۔ تابعی وہ خوش نصیب مومن ہے جس نے بحالت ایمان کسی صحابی کو دیکھا ہو اور ایمان پر خاتمہ نصیب ہوا ہو۔

ناظرین کرام: اتنا جان لینے کے بعد احادیث مبارکہ سے متعلق چند اصطلاحات بھی ذہن نشیں فرمالیں تاکہ آپکو کتاب سمجھنے میں آسانی ہو۔
(۱) روایت کے معنیٰ ہیں حدیث شریف نقل کرنا۔ حدیث شریف بیان کرنا۔
(۲) راوی کے معنیٰ ہیں حدیث شریف نقل کرنے والا۔ حدیث شریف بیان کرنے والا۔
(۳) سند حدیث شریف کے معنیٰ ہیں حدیث شریف کو نقل کرنیوالے، بیان کرنیوالے، راویوں کا سلسلہ جیسے عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ ابْنِ رَفِیْعٍ عَنْ مُصْعَبٍ عَنْ سَعْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ۔ عام طور پر جامع مداری شریف میں سند کو چھوڑ دیا گیا ہے چونکہ اس کا عوام سے کوئی خاص تعلق نہ تھا۔ جنہیں حوالے کی ضرورت ہو وہ اصل حوالے کی طرف رجوع کریں۔ سند حدیث وہیں ذکر کی گئی ہے یا آخری راوی وہیں ذکر کیا گیا ہے جہاں راوی متن حدیث سے واضح طور پر جڑے ہوئے ہیں۔
متن حدیث شریف: جہاں پر سند ختم ہو جائے اسکے بعد کے الفاظ کو متن حدیث شریف کہا جاتا ہے۔ عام طور پر مداری شریف میں متن حدیث شریف پر قناعت کی گئی ہے۔ اس اعتبار سے کہ اصل حدیث راوی تک کس طرح پہونچی ہے اس کی چار قسمیں ہیں:
(۱) حدیث متواتر: یہ وہ حدیث شریف ہے جسکی روایت کرنیوالے ہر زمانے میں اتنے کثیر تعداد میں ہوں کہ انکا جھوٹ پر متفق ہونا عادتاً محال ہو۔
(۲) حدیث مشہور: یہ وہ حدیث شریف ہے جسکے راوی ہر دور میں دو سے زیادہ رہے ہوں، اس حدیث شریف کو "حدیث مستفیض" بھی کہتے ہیں۔
(۳) حدیث عزیز: یہ وہ حدیث شریف ہے جسکو ہر دور میں دو راوی بیان کرتے ہیں اور پوری سند میں کہیں بھی دو راویوں سے کم نہ ہوں۔
(۴) حدیث غریب: یہ وہ حدیث شریف ہے جسکے سلسلۂ سند میں کہیں صرف ایک راوی رہ گیا ہو۔ حدیث غریب کو خبر واحد بھی کہتے ہیں۔

وضاع الحدیث: جھوٹی حدیثیں گڑھنے والا۔ بدبخت سخت گنہگار ودوزخی ہے۔

حدیث موضوع: جھوٹے آدمی کی بیان کی ہوئی حدیث جسکا حدیث رسول ہونا ثابت نہو ایسی حدیث موضوع ہے اور قطعاً غیر معتبر ہے۔اس کو حدیث کہنا بھی مجازاً ہے حقیقت تو یہ ہے کہ یہ حدیث ہے ہی نہیں۔

محدثین کرام: علوم حدیث شریف میں مشغول رہنے والے حضرات کو محدثین کہتے ہیں۔

مؤرخین: گزرے ہوئے زمانے کی تواریخ وحالات بیان کرنیوالوں کو مؤرخین واخباری کہا جاتا ہے۔

راویان حدیث کے احوال کے اعتبار سے حدیث کی چار قسمیں ہیں:

(۱) صحیح لذاتہٖ: یہ وہ حدیث شریف ہے جسکے تمام راوی عادل تام الضبط ہوں اور اسکی سند متصل ہو، شذوذ نکارت ہر قسم کے عیوب ونقائص سے خالی ہو۔

(۲) صحیح لغیرہٖ: یہ وہ حدیث شریف ہے جسکے اندر صحت کے شرائط میں کچھ کمی ہو اور کثرت طرق سے اسکی تلافی ہوگئی ہو۔

(۳) حسن لذاتہٖ: یہ وہ حدیث شریف ہے جس کی خبر میں کچھ کمی ہو، بقیہ صحت کی تمام شرائط پائی جاتی ہوں اور اسکی تلافی نہ ہوئی ہو۔

(۴) حسن لغیرہٖ: یہ وہ حدیث شریف ہے جس کو حدیث ضعیف کہتے ہیں جس کی کثرت طرق سے تلافی ہوگئی ہو۔

حدیث ضعیف: یہ وہ حدیث شریف ہے جس میں صحت کی تمام شرائط نہ پائی جاتی ہوں اور اس کی تلافی بھی نہ ہوئی ہو۔اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) ضعیف بضعف قریب: یعنی ضعف اتنا کم ہو کہ اعتبار کے لائق ہے مثلاً: اختلاط راوی، سوئے حفظ تدلیس کی وجہ سے ہے تو یہ حدیث ضعیف متابعات شواہد کے کام آتی ہے اور باہر سے قوت پاکر حسن لغیرہٖ یا صحیح لغیرہٖ ہوجاتی ہے۔

(۲) یہ حدیث ضعیف وہ ہے جو ضعیف بہ ضعف قوی و دہن شدید ہے جیسے وہ حدیث جو راوی کے فسق وغیرہ قوادح کے سبب متروک ہو بشرطیکہ ابھی سرحد کذب سے علیحدگی ہو۔ یہ حدیث ضعیف احکام میں لائق احتجاج نہیں ہے البتہ فضائل میں مقبول ہے۔ ہاں کثرت مخارج اور کثرت طرق سے انجبار کے بعد باتفاق مقبول ہے۔

ناظرین کرام: آجکل عام طور پر حدیث ضعیف کو بُڑھیا حدیث، ریٹائرڈ حدیث نا قابل قبول اور جھوٹی حدیث کے مفہوم میں باور کرایا جاتا ہے۔ جہاں کہیں حضرات علماء اہلسنت نے انگوٹھے چومنے، نیاز وفاتحہ یا عظمت رسول کے سلسلے میں کوئی حدیث شریف پیش کی تو وہابی ٹولے کی طرف سے ایک واویلہ مچایا جاتا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کا یہ امپریشن ہوتا ہے کہ معاذ اللہ تعالیٰ یہ حدیث جھوٹی ہے بے اعتبار ہے اس کی کوئی اصل نہیں یہ قابل قبول نہیں۔ ہر وہابی اپنے اس پراگندہ ذہن کو تُرپ کے اِکّے کے طور پر استعمال کرتا ہے، مگر یقین جانئے کہ حدیث ضعیف حدیث شریف ہی ہوتی ہے۔ مگر وہابیوں کی تسلی کیلئے ان کے گھر کی گواہی پیش کرتے ہیں کہ شاید حق کی طرف پلٹنے کی سعادت ملے۔ لیجئے پڑھئے گھر کا حوالہ:

حدیث ضعیف ہے مگر ہے تو حدیث

ایک مرتبہ مولانا گنگوہی نے حاضرین مجلس سے کہا کہ مولانا محمد قاسم نانوتوی کو گلاب سے زیادہ محبت تھی، جانتے بھی ہو کیوں تھی؟ ایک صاحب نے عرض کیا کہ ایک حدیث ضعیف میں آیا ہے کہ گلاب جناب رسول اللہ ﷺ کے عرق مبارک سے بنا ہوا ہے۔ فرمایا 'ہاں' اگر چہ حدیث ضعیف ہے مگر ہے تو حدیث۔ (ارواحِ ثلٰثہ صفحہ ۲۷۲)

اب حلقۂ وہابیت کو حلقۂ گمراہی سے نکل آنا چاہئے اور حدیث ضعیف کے مذاق اُڑانے سے باز آجانا چاہیے، اسی میں خیریت وعافیت ہے۔ یہ بات ذہن نشیں رہے کہ حدیث ضعیف پانچ طریقوں سے قوی ہوجاتی ہے:

(۱) اگر کوئی حدیث ضعیف متعدد طریقوں سے مروی ہو اور عام طور پر حضرات محدثین کرام اس حدیث شریف کو لائق استدلال جانتے مانتے ہوں تو اس حدیث ضعیف کو صحیح لغیرہٖ اور حسن لغیرہٖ کا درجہ دیتے ہیں۔ (میزان الشریعۃ الکبریٰ)

متعدد طریقوں سے مراد یہ ہے کہ دو طریقوں سے بھی حدیث ضعیف کو قوت مل جاتی ہے۔(تیسیر)

(۲) اگر حضرات اہل علم کسی حدیث ضعیف پر عمل فرمائیں تو انکے عمل فرمانے سے حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے۔(مرقاۃ شریف)

(۳) اگر کسی ضعیف حدیث شریف سے کسی مجتہد نے استدلال فرمایا تو انکا یہ استدلال بھی اس حدیث ضعیف کے صحت کی دلیل ہے۔(ردالمحتار)

(۴) حضرات خاصان خدا کے عمل سے بھی حدیث ضعیف قوی ہو جاتی ہے۔"صلوٰۃ التسبیح" جس حدیث شریف سے ثابت ہے وہ حدیث شریف بھی ضعیف ہے مگر سیدنا امام بیہقی اور سیدنا امام حاکم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس حدیث شریف کو قوی بتایا ہے چونکہ اس حدیث شریف پر سیدنا حضرت عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل ہے اور حضرت عبداللہ ابن مبارک سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد رشید ہیں۔(الدرر المرفوعہ)

(۵) کبھی اللہ والوں کے کشف اور تجربہ سے بھی حدیث ضعیف کو قوت مل جاتی ہے۔(مرآۃ شرح مشکوٰۃ، شرح شفاء)

چنانچہ مولانا محمد قاسم نانوتوی نے لکھا ہے:

حضرت جنید کے کسی مرید کا رنگ یکا یک متغیر ہو گیا، آپ نے سبب پوچھا تو بروئے مکاشفہ اس نے یہ کہا کہ میں اپنی ماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت جنید نے ایک لاکھ یا پچھتر ہزار بار کلمہ پڑھا تھا یہ سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اسقدر کلمہ کے ثواب پر وعدۂ مغفرت ہے اپنے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کو اطلاع نہ دی۔ مگر بخشتے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ جوان ہشاش بشاش ہے، آپ نے پھر سبب پوچھا، اس نے عرض کیا اپنی ماں کو جنت میں دیکھتا ہوں۔ تو اس پر آپ نے فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفے کی صحت تو مجھے حدیث سے معلوم ہوئی اور حدیث کی تصحیح اس جوان کے مکاشفے سے ہوئی۔(تحذیر الناس صفحہ ۳۳/۳۴)

ایسے ہی ایک واقعہ سیدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی نقل فرمایا ہے:

سیدنا عارف باللہ حضرت محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھے حضور انور ﷺ کی یہ حدیث پاک پہونچی ہے کہ جس نے ستر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھا تو وہ مغفرت کر دیا جائے گا۔ میں نے اس مقدار میں کلمہ طیبہ پڑھ لیا تھا۔ مگر کسی کو ایصال ثواب نہ کیا تھا یہاں تک کہ میں ایک دعوت میں ایک جوان کے ساتھ شریک تھا جو مکاشفہ میں مشہور تھا تو اس نے کھانا کھاتے کھاتے رونا شروع کر دیا، میں نے رونے کی وجہ پوچھی تو اس جوان نے کہا کہ بذریعہ کشف میں نے دیکھا کہ میرے ماں باپ عذاب میں مبتلا ہیں۔ حضرت عربی فرماتے ہیں کہ میں نے دل ہی دل میں "ستر ہزار مرتبہ کلمہ شریف" کا ثواب نو جوان کے والدین کو بخش دیا تو وہ نو جوان ہنسنے لگا، میں نے جوان سے پوچھا تو اس نے کہا اب دونوں سے عذاب اٹھا لیا گیا تو میں نے حدیث شریف کی صحت اس جوان کے کشف سے پہچانی اور اس جوان کے کشف کی صحت حدیث شریف سے معلوم کی۔ (شرح ملا علی قاری حنفی جلد۲، ۳۹۹)

مذکورہ عبارات سے معلوم ہوا کہ حدیث ضعیف کی صحت مکاشفہ اور تجربے سے بھی ہو جاتی ہے۔ ان لوگوں کو درس عبرت لینا چاہئے جو حدیث ضعیف کے بارےمیں کچا خیال رکھتے ہیں اور حدیث شریف کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں۔

ناظرین کرام: تیجے کی فاتحے میں اسقدر کلمۂ طیبہ پڑھ کر مرنے والے کو ایصال ثواب کیا جاتا ہے تاکہ ہمارے مُردے کی مغفرت ہو جائے وہ حدیث شریف یہ ہے:

مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَرَّةٍ وَجَعَلَ الثَّوَابَ لِلْمَيِّتِ غُفِرَلَهٗ وَاِنْ كَانَ مُوْجِباً لِلْعُقُوْبَةِ. (ملفوظات مخدوم جہانیاں جلد۲ صفحہ ۱۶۷)

(ترجمہ) جو کلمۂ طیبہ ستر ہزار مرتبہ پڑھیگا اور بخشدیگا ثواب مرنے والے کو، وہ مرنے والا بخشا جائیگا اگرچہ سزا کے لائق ہی کیوں نہ ہو۔

ناظرین کرام: اب اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے حدیث شریف کی ۳۵ اقسام لکھ کر اس باب کو ختم کرتا ہوں۔

(۱) مرفوع: وہ حدیث شریف ہے جس کی اسناد سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ تک پہونچے اور صحابی فرمائیں کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا۔

(۲) موقوف: وہ حدیث شریف ہے جس کی اسناد صحابی تک پہونچے جیسے راوی کہے کہ فلاں صحابی نے فرمایا۔

(۳) مقطوع: وہ حدیث ہے جس کی اسناد تابعی تک پہونچے جیسے حضور امام اعظم فرمائیں کہ فلاں صحابی نے فرمایا۔

(۴) اثر: وہ حدیث شریف ہے جو کسی طریقے سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے منقول ہو۔

(۵) خبر: وہ حدیث شریف ہے جسمیں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ حضرات صحابۂ کرام اور حضرات تابعین عظام سے روایت ہو اور واقعہ تاریخی ہو۔

(۶) حدیث: وہ کلام ہے جسکی روایت سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور حضرات صحابۂ کرام اور حضرات تابعین عظام سے ہو اور کسی عمل کا ذکر ہو۔

(۷) مرسل: وہ حدیث شریف ہے جسکی اسناد میں صحابی کا ذکر رہ جائے اور تابعی کہے کہ یہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے۔

(۸) معضل: وہ حدیث شریف ہے جس کی اسناد کے درمیان میں دو یا تین راوی رہ جائیں۔

(۹) منقطع: جس کی اسناد میں چند جگہ سے ایک یا ایک سے زائد راوی رہ جائیں۔

(۱۰) مدلس: وہ حدیث شریف ہے جسکا راوی اپنے اس شیخ کا ذکر نہ کرے جس سے اس نے حدیث شریف سنی بلکہ اسکے اوپر کے راوی کا نام لے۔

(۱۱) مضطرب: وہ حدیث شریف ہے کہ جسکے متن یا اسناد میں راویوں کی کمی یا زیادتی ہو، یا آگے پیچھے ذکر ہو یا تبدیلی ہو جائے۔

(۱۲) عنعنہ: وہ حدیث شریف ہے جس کو صرف عن سے روایت کیا جائے۔

(۱۳) شاذ: وہ حدیث شریف ہے جس کا راوی غیر معروف ہو اور ثقہ راویوں کی روایت کے مخالف روایت ہو۔

(۱۴) محفوظ: وہ حدیث شریف ہے جس کے سارے راوی ثقہ ہوں مگر اسکے مقابل ثقہ حدیث ہو لیکن ترجیح اُس ثقہ حدیث کو ہو۔

(۱۵) معلل: وہ حدیث شریف ہے جسکی صحت میں بہت سے گہرے اور ہلکے اسباب اور صحتیں ہوں۔

(۱۶) متابعت: وہ حدیث شریف ہے جس کا راوی کسی دوسرے راوی کی حدیث کی مطابقت کرے۔

(۱۷) ضعیف: وہ حدیث شریف ہے جس کے راوی میں نہ عدل ہو نہ ضبط اور صحیح حدیث کی کوئی شرط اس میں نہ ہو۔

(۱۸) متروک: وہ حدیث شریف جسکے راوی پر دنیاوی کلام میں عام جھوٹ بولنے کا اتہام لگا ہو مگر روایت حدیث میں اسکا جھوٹ ثابت نہو۔

(۱۹) مبہم: وہ حدیث شریف جسکے راوی کا نام اور اسکی ذات اسکے حالات اس کا ثقہ ہونا معلوم نہ ہو سکے۔

(۲۰) غریب: وہ حدیث شریف صحیح جس کا ایک راوی مشہور ہو۔

(۲۱) عزیز: وہ حدیث شریف صحیح جس کے دو راوی معلوم ہوں۔

(۲۲) مشہور: وہ حدیث شریف ہے جس کے بہت سے راوی معلوم ہوں۔

(۲۳) متواتر: وہ حدیث شریف ہے جس میں اتنے زیادہ راوی ہوں کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے زمانۂ پاک سے لیکر آجتک جن کو جھوٹا نہ کہا جا سکے۔

(۲۴) متصل: وہ حدیث شریف ہے جس کا کوئی راوی سند کے درمیان سے رہ نہ جائے۔

(۲۵) معلق: وہ حدیث شریف ہے جس کی سند کے شروع میں سے کوئی راوی رہ گیا ہو۔

(۲۶) مدرج: وہ حدیث شریف ہے جس کا راوی اپنے یا اپنے غیر کے کلام کو صحابی یا تابعی کی طرف سے درج کر دے، کسی غرض کیلئے۔

(۲۷) حسن ذاتی: وہ حدیث شریف جس کے راوی میں ضبط بالکل نہ پایا جائے۔

(۲۸) حسن لغیرہ: وہ ضعیف حدیث شریف جس کی روایت کے راستے بہت سے ہوں اور اس کا ضعف ضروری ہو۔

(۲۹) صحیح: وہ حدیث شریف ہے جس کا راوی مکمل عدل وضبط اور یادداشت والا ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

(۳۰) صحیح لذاتہ: وہ حدیث شریف جس کا عدل اور ضبط کمال طور پر راوی میں موجود ہو۔

(۳۱) صحیح لغیرہ: وہ حدیث شریف جس کے راوی کا عدل وضبط کمزور ہو۔

(۳۲) مختلط: وہ حدیث شریف جس کے راوی کا حافظہ بڑھاپے یا نابینا ہونے یا اسکی کتابیں گم ہونے کی وجہ سے کمزور پڑ جائے۔

(۳۳) شاہد: وہ حدیث شریف جس کا راوی دو یا دو سے زیادہ راویوں کی مطابقت کرے۔

(۳۴) منکر: اگر کوئی ضعیف راوی اپنے سے بھی اضعف کے خلاف روایت کرے تو اضعف کی روایت کو منکر کہتے ہیں۔

(۳۵) معروف: ضعیف راوی کی روایت کو معروف کہتے ہیں۔

ناظرین کرام: احادیث کریمہ کی ۳۵ قسمیں ہیں اور سب کی سب احادیث ہی ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ ایک حدیث شریف کا نام صحیح ہے تو باقی ۳۴ اقسام غلط ہیں۔ حدیث شریف کی دنیا میں جب لفظ صحیح بولا جاتا ہے تو ۳۵ اقسام حدیث میں سے ایک قسم مراد ہوتی ہے۔ اسکو اچھی طرح ذہن نشیں فرمالیں۔

اَقسام کتب احادیث کریمہ

تدوین، ترکیب، ترتیب کی نوعیت کے اعتبار سے کتب حدیث شریف کی تیرہ (۱۳) قسمیں ہیں:

(۱) جامع: وہ کتابِ احادیث کریمہ ہے جسمیں یہ آٹھ مضامین ہوں: عقائد، احکام، تفسیر، سیر ومغازی، آداب، مناقب، فتن، اشراط و علامات قیامت۔ بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہ الاعلیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مداری شریف جامع ہے کہ اس میں آٹھوں مضامین موجود ہیں۔

(۲) سنن: وہ کتاب احادیث کریمہ ہے، جس میں فقہ کی ترتیب پر احکام سے متعلق احادیث کریمہ ہوں جیسے سنن مسلم شریف، سنن ابوداؤد شریف، سنن نسائی شریف، سنن ابن ماجہ شریف۔

(۳) مسند: جس کی ترتیب حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مراتب کے اعتبار سے ہو جیسے مسند امام احمد بن حنبل۔

(۴) معجم: وہ کتاب احادیث کریمہ ہے، جس کی ترتیب میں حضرات اساتذۂ کرام کے مراتب کا اہتمام کیا گیا ہو۔

(۵) جزء: جس کتاب احادیث کریمہ میں ایک ہی مسئلے سے متعلق احادیث کریمہ مذکور ہوں جیسے جزء قرأت۔

(۶) مفرد: جس میں ایک ہی شیخ کی روایت کردہ احادیث کریمہ جمع ہوں۔

(۷) غریبہ: وہ کتابِ احادیث کریمہ جس میں ایک ہی شاگرد کی مفردات مذکور ہوں۔

(۸) مستدرک: وہ کتابِ احادیث کریمہ جسمیں اُن احادیث کریمہ کا اندراج ہو جو کسی مصنف سے رہ گئیں ہوں جیسے "حاکم مستدرک علی الشیخین"

(۹) متخرج: وہ کتاب احادیث کریمہ جس میں کسی اور کتاب کی احادیث کریمہ کے ثبوت میں اُس کتاب کے مصنف یا شیخ یا شیخ کے شیخ کی دوسری سندوں کو بیان کیا جائے جیسے "متخرج لابی نعیم علی البخاری"۔

(۱۰) رسالہ: جس کتاب احادیث کریمہ میں جامع کتاب کے آٹھوں مضامین میں سے مخصوص عنوانات پر احادیث کریمہ بیان کیجائیں جیسے سیدنا حضرت امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب "الزہد والادب"۔

(۱۱) اربعین: جس کتاب احادیث کریمہ میں چالیس احادیث کریمہ ہوں جیسے "اربعین نووی"۔

(۱۲) امالی: جس کتاب احادیث کریمہ میں کسی شیخ کی لکھائی ہوئی احادیث کریمہ یا فوائد احادیث کریمہ ہوں جیسے "امالی امام محمد"۔

(۱۳) اطراف: وہ کتاب احادیث کریمہ جسمیں حدیث شریف کا کوئی ایسا جز بیان کیا جائے جو بقیہ حدیث شریف پر دلالت کرتا ہو۔ پھر اُس حدیث شریف کی تمام سندوں کو ذکر کیا جائے یا اسمیں کچھ مخصوص کتابوں کی سندیں بیان کیجائیں جیسے "اطراف الکتب الخمسہ لابی عباس یا اطراف المزیٰ"۔

باب نمبر ۴

فقیر قدیری کا علمی سفر

فقیر قدیری کی والدہ ماجدہ محترمہ سیدہ صغریٰ بیگم قدیری علیہا الرحمۃ والرضوان نے بار بار بیان فرمایا کہ ۱۲ ربیع الاول شریف ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۴۹ء بروز بدھ کو عین اس وقت جبکہ فقیر قدیری کے والد ماجد حضرت سید محمد الطاف حسین قدیری علیہ الرحمۃ والرضوان محلّہ کی مسجد میں اذان ظہر پکار رہے تھے اور آپ کی زبان پر شہادت ثانیہ میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا مبارک نام تھا، بس سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا نام نامی اسم گرامی سنتے ہوئے فقیر قدیری نے اس دنیا میں قدم رکھا۔

والد ماجد اور والدہ ماجدہ کا بیان ہے کہ ۱۹ ربیع الاول شریف ۱۳۶۹ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۵۰ء کو دو سرخ بکروں پر عقیقۂ مسنونہ ہوا اور اہل محلّہ و اہل قرابت کی ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔

حضرات والدین گرامی کے حسب الارشاد ۱۷ شوال المکرم ۱۳۷۰ھ مطابق ۲۲ جولائی ۱۹۵۲ء بروز اتوار رسم سنت ادا کی گئی۔

۱۶ رجب المرجب ۱۳۷۲ھ مطابق یکم اپریل ۱۳۵۳ء بدھ کو نئی بستی اسکول مراد آباد شریف میں داخلہ لیا۔ اسی دوران محلے کی مسجد کے امام مولوی محمد حسین بنگالی سے ناظرہ قرآن کریم پڑھا۔

۱۷ محرم الحرام ۱۳۷۷ھ قرآن کریم حفظ کرنے کی ابتدا ہوئی اور مدرسہ شاہی میں ۴ پارے حفظ کئے، بعدہٗ مدرسہ فلاح دارین میں حفظ کیا اور اختتام حفظ ۲۳ اکتوبر ۱۳۸۱ھ کو مدرسہ امدادیہ مراد آباد شریف میں کیا اور وہیں حفظ کی دستار بندی ہوئی۔ درجۂ حفظ کے ساتھیوں میں محسن اہلسنت جناب الحاج حافظ محمد مسلم صاحب اشرفی ایکسپورٹر سالار اُوور سیز کا نام قابل ذکر ہے۔

اسی دوران نعتیہ شاعری کا آغاز اور اکھاڑے میں کشتی کرنا شروع کی۔ ۲۳ اکتوبر ۱۹۶۱ء جمعرات کو بہت ہی پُر وقار اور شاندار طریقے پر تقریب ختم حفظ قرآن کریم منعقد ہوئی جس میں وعظ و میلاد شریف اور ضیافت کا اہتمام تھا۔

۱۴ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۳ نومبر ۱۹۶۱ء جمعرات کو سیدنا تاج الاولیاء قطب زماں حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبد القدیر میاں پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست حق پرست پر شرف بیعت حاصل کیا اور دونوں جہان کی نعمتوں دولتوں سے سرفراز کیا گیا۔

۲۰ شوال المکرم ۱۳۸۳ھ مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۶۳ء منگل کو لال مسجد میں داخلہ لیا اور فاضل ذیشان حضرت علامہ قاری شعبان علی صاحب حبابی مدظلہ العالی سے فارسی کتابیں پڑھیں۔ ۱۵ شوال المکرم ۱۳۸۴ھ مطابق ۲۹ فروری ۱۹۶۴ء کو جامعہ نعیمیہ مراد آباد شریف میں داخلہ لیا۔

یہاں یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ فقیر قدیری مشقی انجمن میں تقریر کی تو مراد آباد شریف کے مشہور صنعت کار ایکسپورٹروں کے والد گرامی جناب الحاج عابد حسین مرحوم جامعہ نعیمیہ میں موجود تھے، رات کے گیارہ بجے میں تقریر کر رہا تھا، جناب الحاج عابد حسین صاحب نے مفتیٔ جامعہ سے کہا کہ یہ بچہ تو دیسی معلوم ہوتا ہے؟ مفتیٔ جامعہ نے کہا کہ جناب الطاف حسین کارخانیدار کے صاحبزادے ہیں۔ جناب حاجی صاحب نے مجھے بلایا اور بڑی محبت کا اظہار فرمایا اور فرمایا کہ آپکی تقریر آئندہ جمعرات کو ہمارے غریب خانے پر ہوگی۔ چنانچہ حاجی صاحب نے اپنے مکان کو خوب آراستہ فرمایا اور جمعرات کو بعد نماز عشاء فقیر قدیری اپنے مخلص ساتھیوں کے ساتھ حاجی صاحب کے دولت خانے پر پہونچ گیا۔ قرآن خوانی نعت خوانی ہوئی اور پھر اخیر میں فقیر قدیری نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ صلوٰۃ وسلام ہوا قل شریف اور فاتحہ ہوئی۔

اخیر میں حاجی صاحب نے ایک سو روپیہ نذرانہ پیش کیا جو اس زمانے کے اعتبار سے بہت ہی خطیر رقم تھی اور صبح کو والد ماجد کے پاس آئے اور انہیں بہت ہی مبارکباد دی۔

۱۹۶۷ء میں انجمن اصلاح البیان جامعہ نعیمیہ کا صدر منتخب ہوا۔

۸/جنوری ۱۹۶۷ء کو انچولی ضلع میرٹھ میں بزمانۂ طالب علمی وہابی مولویوں سے وہاں کی جامع مسجد میں مناظرہ کیا اور انہیں شکست فاش دی۔
۱۹۶۷ء میں انجمن تبلیغ اہلسنت ونعیمی دارالمطالعہ کالائبریرین منتخب ہوا۔
۱۹۶۷ء میں کتبخانہ قدریہ میرٹھ ہاؤس محلہ نئی بستی میں قائم کیا۔
۲۰/دسمبر ۱۹۶۸ء کو سیدنا تاج الشرفاء شیخ العرب والعجم شبیہ سیدنا حضور غوث اعظم، حضور قبلۂ عالم قطب دوراں حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبد الرشید میاں قبلہ مدظلہ النورانی نبیرۂ سیدنا حضور اللہ ہو میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیلی بھیت شریف کے ذریعہ خلافت قدری سے سرفراز فرمایا گیا۔
۱۰/نومبر ۱۹۶۸ء کو بزمانۂ طالب علمی احادیث کریمہ پر مشتمل ایک پوسٹر ’’احادیث طیبہ‘‘ کے نام سے ترتیب دیا جو تقریباً پچاس ہزار کی تعداد میں بلا قیمت پورے ملک میں تقسیم ہوا۔
۲۸/جون ۱۹۶۹ء کو پہلی کتاب ’’مسائل انتخاب‘‘ بزمانۂ طالب علمی منظر عام پر آئی جو ایک لاکھ سے زیادہ چھپ کر سنی مسلمانوں کے ہاتھوں کی زینت بنی۔اس کتاب میں ایک سلگتے ہوئے مسئلے پر سیر حاصل گفتگو کی۔وہ مسئلہ یہ تھا کہ سنی مسلمانوں کو قبر پرست کہا جاتا تھا اور ان کا جرم یہ تھا کہ وہ قبروں کو چومتے تھے، وہابیوں نے اپنی حماقت سے اس چومنے کو پوجنے کا نام دیدیا تھا۔فقیر قدری نے چومنے اور پوجنے کا فرق بتایا اور قبر کو چومنے کے دلائل اپنی بساط کے مطابق خوب لکھے۔
۲۸/ستمبر ۱۹۶۹ء کو فقیر قدری کی کتاب ’’منازل انتخاب‘‘ بھی بزمانۂ طالب علمی منظر عام پر آئی۔اس میں وہابی تراجم کی کمزوریاں دکھائیں، یہ کتاب بھی ایک لاکھ سے زیادہ چھپ کر منظر عام پر آئی اور سنی مسلمانوں نے اس کی خوب پزیرائی کی۔
۲۳/نومبر ۱۹۶۹ء کو ایک گستاخ نے سرکار اللہ ہو میاں پیلی بھیتی کی عرفیت کو نشانہ بناتے ہوئے ایک کتابچہ دھر گھسیٹا۔فقیر قدری نے قلم برداشتہ جواب لکھا ’’دلائل انتخاب‘‘ اور دربار اولیاء کے گستاخ کو دن میں تارے دکھادئے کہ ۳۵ سال زندہ رہا مگر دلائل انتخاب کے دلائل کا سامنا نہ کرسکا جبکہ فقیر قدری نے جواب الجواب کا بھی اعلان کر دیا تھا۔
یکم جون ۱۹۷۰ء کو چوتھی کتاب ’’مشاغل انتخاب‘‘ منظر عام پر آئی، اس میں تیجہ دسوان چالیسواں وغیرہ کا اثبات تھا۔اس کتاب نے بھی ایک لاکھ سے زیادہ زیور طبع سے آراستہ ہوکر سنیت کے پرچار کا کام کیا۔ابتداءً یہ کتابیں فقیر قدری کے جلسوں میں بلا قیمت تقسیم ہوتی تھیں جب مانگ زیادہ بڑھ گئی تو فی کتاب دس پیسے ہدیہ مقرر کیا۔پھر جوں جوں کاغذ مہنگا ہوتا رہا قیمت میں اضافہ ہوتا رہا، کبھی پندرہ نئے پیسے فی کتاب اور کبھی بیس نئے پیسے فی کتاب اور کبھی پچیس نئے پیسے فی کتاب ہدیہ ہوتا رہا۔جو رقم گھٹتی وہ والد ماجد عطا فرماتے اور یہ تبلیغی مشن بہت زور وشور کیساتھ چلتا رہا۔
حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث مرادآبادی علیہ الرحمۃ والرضوان کیساتھ ایک جلسے میں خطابت کا موقع ملا، آپنے دریافت فرمایا کہ آپ کہاں سے فارغ ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ ابھی تفسیر کی جماعت کا طالب علم ہوں اور مرادآباد شریف محلہ نئی بستی کا رہنے والا ہوں۔حافظ ملت کی للچائی ہوئی نظریں مجھ پر پڑیں اور انہوں نے مجھے اشرفیہ لیجانے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔حضور حافظ ملت نے والد ماجد قبلہ سے رابطہ فرمایا، والد صاحب نے بادل ناخواستہ مبارکپور کے سفر کی اجازت دی چونکہ مرادآباد شریف میں والد ماجد کا برتن کا کارخانہ تھا اور اسکی دیکھ ریکھ بھی فقیر قدری کے ذمہ تھی۔۲۳/ستمبر ۱۹۶۹ء کو رخت سفر باندھ ہی لیا اور میں مبارک پور پہونچ گیا۔میرے پاس میرے مطالعہ کی پانچ بکس کتابیں بھی تھیں، مبارک پور میں شور مچ گیا کہ عجیب وغریب طالب علم آیا ہے جسکے ساتھ ایک پوری لائبریری ہے۔
حضور حافظ ملت نے جامعہ اشرفیہ میں امامت کی ذمہ داری مجھے عطا فرمائی۔تمام اساتذہ کرام میری اقتداء میں نماز پڑھتے اور خوش ہوتے۔ بستی کے لوگ بھی جامعہ اشرفیہ آکر نماز پڑھنے لگے۔فقیر قدری کئی وقت کا کھانا مرادآباد شریف سے لیکر گیا تھا۔میرے ساتھ میرے تین ساتھی اور بھی تھے حضرت علامہ مولانا محمد صدیق صاحب قدری خلیل آبادی، حضرت علامہ قاری محمد علاء الدین صاحب قدری بھاگلپوری علیہ الرحمۃ والرضوان، حضرت علامہ مولانا عبد الطیف صاحب التفات گنجوی۔تینوں طلبہ مدرسہ کا کھانا بھی لیتے تھے اور میرے ساتھ بھی شریک رہتے تھے۔لیکن مبارکپور میں پانی کی قلت اور گوشت کی خرابی کی وجہ سے میں دل برداشتہ ہوگیا۔پندرہ دن کے بعد ہی فقیر قدری

نے یہ فیصلہ کرلیا کہ یہاں کھانے پینے کی دشواری ہے لہٰذا مرادآبادشریف مراجعت کرلی جائے۔ چنانچہ میں نے اپنا سارا سامان باندھ لیا اور حافظ ملت قبلہ سے عرض کیا کہ میں مرادآبادشریف واپس جارہاہوں، یہاں نہ تو گوشت اچھا ملتا ہے اور پانی کی آسائش ہے۔ حضور حافظ ملت آبدیدہ ہوگئے اور فرمایا کہ اگر کوئی بات ہوتی تو میں اس کو پورا کرتا مگر یہ دونوں باتیں میری طاقت سے باہر ہیں۔ میں اجازت لیکر مرادآباد شریف واپس آگیا۔ مبارکپور میں ۱۵ یوم گزارے۔

اِدھر جامعہ حامدیہ اشرفیہ جامع مسجد سنبھل میں میرے چچا حضرت علامہ سید اختر حسین وارثی علیہ الرحمۃ والرضوان شیخ الحدیث تھے اور بے پناہ قابل تھے، انہوں نے والد ماجد سے عرض کیا کہ آپ بھتیجے کو مجھے دیدیں میں ان کی بھرپور تعمیر کروں گا۔ دوسال مسلسل صبح کو روزانہ سنبھل جانا اور دوپہر کو ایک بجے مرادآبادشریف واپس آنا۔

۱۸ ستمبر ۱۹۷۰ء کو ختم بخاری شریف ہوا جس میں سلطان المناظرین حضرت علامہ مفتی محمد حسین صاحب اشرفی سنبھلی، حضرت علامہ آلِ حسن صاحب اشرفی، حضرت علامہ حافظ قاری مفتی حامد حسن صاحب اشرفی، حضرت علامہ قاری احمد حسن صاحب اشرفی، حضرت علامہ قاری حبیب اشرف صاحب علیہم الرحمۃ والرضوان اور دیگر بہت حضرات علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ اس دوران کبھی مدرسے کا کھانا نہیں کھایا، اکثر دوپہر کا کھانا برادرطریقت شمس الاطباء حضرت الحاج حکیم محمد شکیل صاحب جعفری قدیری کے دولت سرائے اقدس ڈونگرسرائے میں کھاتا اور مرادآباد شریف چلا جاتا۔ تمام کتب تو حضرت علامہ اختر حسین وارثی سے پڑھیں مگر شرح عقائد نسفی اور سراجی حضرت علامہ قاری احمد حسن صاحب اشرفی سے پڑھیں۔ آپ سے جب سوالات کرتا تو بڑی ہی سنجیدگی سے جوابات سے نوازتے اور بار بار فرماتے کہ اگلے مجدد آپ ہی ہونگے۔

۲ راکتوبر ۱۹۷۰ء کو خود والد ماجد نے اپنے خرچ سے مرادآبادشریف محلہ نئی بستی میں ''جشن فراغت علوم دینیہ'' کے نام سے ایک عظیم الشان اجلاس رکھا جس میں فقیر قدیری کو دستار فضیلت سے نوازا جانا تھا، والد ماجد قبلہ نے فرمایا کہ چندے کے جلسے میں میرے بیٹے کی دستار بندی نہیں ہوگی۔ اس اجلاس میں حضرت علامہ الحاج شاہ محمد یونس صاحب مہتمم جامعہ نعیمیہ، حضرت علامہ اختر حسین صاحب وارثی، حافظ ملت حضرت شاہ عبدالعزیز محدث مرادآبادی، بحرالعلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب اعظمی، حضرت علامہ قاری حامد حسن صاحب اشرفی، حضرت علامہ قاری احمد حسن صاحب اشرفی اور بھی کئی درجن حضرات علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ حضرت علامہ قاری احمد حسن صاحب اشرفی اپنی طرف سے عمامہ شریف لائے اور تمام ہی اکابر نے مجھے دستار فضیلت سے نوازا۔ حضرت علامہ قاری حامد حسن صاحب قبلہ نے سند فراغت سے نوازا چونکہ جامعہ حامدیہ اشرفیہ جامع مسجد سنبھل کے بانی و مہتمم وہی تھے۔ والد ماجد قبلہ نے تمام ہی حضرات علماء کرام کو عمامے پیش کئے، سب حضرات نے اسٹیج پر عمامے زیب سر فرمائے اور اساتذۂ کرام کو شیروانیوں کے جوڑے بھی پیش کئے۔ یہ مرادآبادشریف میں تاریخی اجلاس ہوا۔ جامعہ نعیمیہ رہا تو وہاں اور سنبھل رہا تو وہاں ہمیشہ کبھی اعلیٰ درجے پاس ہوا اور کبھی اعلیٰ ممتاز پاس ہوا۔ دورۂ حدیث شریف کا امتحان لینے حضرت علامہ آل حسن اشرفی تشریف لائے اور انہوں نے بخاری شریف کا امتحان لیا۔ مجھ سے فرمایا کتاب کھولو! میں نے کتاب کھولی تو ''کتاب الجنائز'' نکلی، حضرت ممتحن صاحب نے فرمایا عبارت پڑھئے! میں نے عبارت پڑھی اور اتنا ہی پڑھا تھا کہ قُومُوا لِلْجَنَازَةِ فرمایا ترجمہ کیجئے! میں نے ترجمہ کیا کہ کھڑے ہوجاؤ جنازے کیلئے۔ ممتحن صاحب نے مجھ سے سوال کیا کہ جنازہ تو فاسق کا بھی ہوسکتا ہے اور فاسق کی تعظیم اس کی زندگی میں تو منع ہے اب مرنے کے بعد اس کی تعظیم کیا معنیٰ؟ میں نے بڑی تیزی سے جواب دیا کہ فاسق وفاجر کا جنازہ ہی سہی مگر اس کی تعظیم کی جائے گی اسلئے کہ وہ دیدار رسول کیلئے جارہا ہے۔ حضرت علامہ آل حسن اشرفی کھڑے ہوکر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے، فقیر قدیری بھی آبدیدہ ہوگیا اور ایک جذباتی کیفیت پیدا ہوگئی۔ حضرت علامہ حامد حسن قبلہ اور حضرت علامہ قاری محمد حسن صاحب قبلہ سے بھی نہ رہا گیا اور وہی جملہ ارشاد فرمایا کہ اگلے مجدد آپ ہی ہونگے۔ حضرت علامہ آل حسن قبلہ نے فرمایا کہ اس بچے کا کیا امتحان لیا جائے یہ بچہ تو بڑے تابناک مستقبل کا حامل ہے، یہ بچہ تو بہت کچھ بنے گا۔

''جشن فراغت علوم دینیہ'' کے دوسرے دن شام کو لال مسجد کے مدرسے کے مہتمم صاحب نے والد صاحب قبلہ سے لال مسجد کے مدرسے کے

تعلیمی نظام کو میرے حوالے کرنے کی گزارش کی جسے والد صاحب قبلہ نے میرے مشورے کے بعد قبول فرمالیا اور فقیر قدری یکم دسمبر ۱۹۷۰ء اتوار کو مدرسہ لال مسجد میں اعزازی طور پر صدر المدرسین کے منصب پر فائز ہوگیا اور فوراً تعلیمی اسٹاف مقرر کیا جسمیں حضرت علامہ لئیق احمد نیازی مرادآبادی، حضرت علامہ محمد صدیق صاحب قدری خلیل آبادی، حضرت علامہ قاری محمد نور الحسن صاحب نیازی مظفر پوری میری صدارت و نیابت میں تعلیمی خدمات میں مصروف ہوگئے۔ تقریباً چالیس طلبہ کے خورد و نوش کا انتظام کیا۔ محلہ لال مسجد، باڑہ شاہ صفا، محلہ فیل خانہ، محلہ نئی بستی اور کسرول میں طلبہ کے کھانے لگائے اور لال مسجد کا مدرسہ چمکنے لگا۔ اس وقت تک مدرسہ لال مسجد میں یہ رونق نہ تھی، نہ اتنے طلبہ تھے اور نہ اتنے مدرسین۔ مگر ایک ہاتھ سے تالی نہیں بجتی، فقیر قدری نے جب یہ دیکھا کہ یہاں کام کرنیکے حالات سازگار و استوار نہیں ہیں تو تقریباً تین ماہ بعد استعفیٰ لکھا اور اُس استعفیٰ پر تمام مدرسین نے بھی دستخط کردئے جسے لال مسجد کے مدرسے کے ذمہ دار نے بنا چون و چرا منظور کرلیا۔ اُن طلبہ کو لیکر فقیر قدری نے اپنے غریب خانے ”میرٹھ ہاؤس“ میں تعلیم و تدریس کا بندوبست کردیا چونکہ غریب خانہ کافی وسیع و عریض تھا۔ اس طرح سال پورا کردیا اور پھر مرکز اہلسنت جامعہ قدریہ کا منصوبہ بنایا۔

۲۱ مارچ ۱۹۷۱ء کو مرکز اہلسنت جامعہ قدریہ کا قیام عمل میں آیا اور فقیر قدری نے تخت والی مسجد کے اطراف میں جو خارج مسجد زمین تھی اس پر مرکز اہلسنت جامعہ قدریہ کی تعلیم کا آغاز کیا اور صدر المدرسین اعزازی اور مہتمم اعزازی بنا۔ صبح سے دوپہر تک حفظ و ناظرہ تجوید و قرأت کی تعلیم و تدریس کی خدمات انجام دیتا اور بعد نماز ظہر و عصر عربی فارسی کی تعلیم دیتا۔ ایک سال یوں ہی جامعہ چلا پھر ایک حافظ کو درجۂ حفظ میں مدرس رکھا، پھر حضرت علامہ محمد صدیق قدری کو عربی درجہ میں مدرس رکھا۔

۱۸ دسمبر ۱۹۷۱ء کو فقیر قدری نے ”قبائل انتخاب عرف نماز میں انگوٹھے چومنا“ نام کی کتاب مکمل کی جس نے بارگاہ رسالت کے گستاخوں کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کردیا، اس کتاب نے اہلسنت کو خوب مسرور کیا۔ یہ کتاب بھی ایک لاکھ سے زیادہ چھپی اور سنیت کی خدمات انجام دیں۔

۲۴ جنوری ۱۹۷۳ء کو مرکز اہلسنت جامعہ قدریہ کی اپنی عمارت کا سنگ بنیاد عمل میں آیا جس میں والد ماجد مرحوم نے پانچ ہزار اینٹیں دیں۔ پھر میرے محبین و مخلصین نے اہم کردار ادا کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے مرکز اہلسنت جامعہ قدریہ کی تین منزلہ بلڈنگ تیار ہوگئی۔ مرکز اہلسنت جامعہ قدریہ کی تعلیم و تعمیر ایک ساتھ چلیں اور فقیر قدری نے دونوں خدمات انجام دیں۔ پڑھاتے پڑھاتے ذہن تیار ہوا کہ تمام درسی کتب پر حواشی لکھے جائیں اور تراجم کئے جائیں لہٰذا یہ کام بھی شروع کردیا اور آمدنامہ پر حاشیہ لکھا، پھر حاشیۂ کریما لکھا، پھر حاشیۂ گلزار دبستاں لکھا، حاشیۂ پندنامہ لکھا۔ کسی نے میرے مؤخر الذکر دونوں حاشیے غائب کردئے جس سے دل بجھ گیا اور یہ کام موقوف ہوگیا۔

۳۱ جون ۱۹۶۹ء کو فقیر قدری کا پہلا نعتیہ مجموعہ ”شمائل انتخاب“ منظر عام پر آیا جس سے احباب کی خوشیوں کی انتہا نہ رہی اور حاسدین کی آتش حسد میں اور اضافہ ہوا۔

۲ فروری ۱۹۷۱ء کو دوسرا نعتیہ مجموعہ ”شمائل انتخاب حصہ دوم“ منظر عام پر آیا۔ محبین کو مسرت تھی اور معاندین کو حیرت تھی۔ میری نعت گوئی کا امتحان لیا گیا۔ فخر غزل حضرت قمر مرادآبادی مرحوم ایک مولوی صاحب کے یہاں رونق افروز تھے، اور بھی ایک شاعر صاحب وہاں موجود تھے۔ فوراً شاعر صاحب بولے کہ لو مسئلہ حل ہوگیا، میں نے کہا کہ کیا مسئلہ حل ہوگیا؟ شاعر صاحب بولے کہ بہت دیر سے ہم اصحاب ثلثہ ایک منقبت لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں مگر موڈ نہیں بن رہا ہے اشعار نہیں ہو پارہے ہیں۔ میں نے بھانپ لیا کہ یہ میرے امتحان کی تمہید ہے۔ میں نے کہا کہ کیا مصرع ہے؟ شاعر صاحب نے فوراً مصرع وضع کرکے دیدیا، فقیر قدری نے برجستہ دس منٹ میں نو شعر کہدئے جو یا نبی کے صفحہ ۳۴۹ پر ہیں۔ فخر غزل نے کمر تھپکی اور فرمایا کہ بیشک مولانا صاحب آپ زود گو شاعر ہیں، آپکے آنے سے پہلے یہ گفتگو چل رہی تھی کہ تھوڑے ہی دنوں میں دوسرا نعتیہ مجموعہ آگیا جبکہ کسی سے شعر و شاعری کے سلسلے میں شرف تلمذ بھی نہیں رکھتے ہیں۔ فخر غزل مرحوم فقیر قدری کی شاعری و دیگر صلاحیتوں سے کتنے متاثر تھے اسکا اندازہ انکی اُس تقریظ سے کیا جاسکتا ہے جو یا نبی کے صفحہ ۱۵ پر موجود ہے۔

۲۰ جنوری ۱۹۷۳ء کو فقیر قدری کی کتاب ”میزائل انتخاب“ منصۂ شہود پر آئی جس نے کھلے وہابیوں کو دن میں تارے دکھادئے۔ اس دوران

مناظرہ لنڈھورہ فتح کیا۔ بھگوانپور ضلع سہارنپور میں دارالعلوم گلزار صابری قائم کیا۔
۱۱ر نومبر ۱۹۷۶ء کو تیسرا نعتیہ مجموعہ ''شمائل انتخاب حصہ سوئم'' اہلسنت کے ہاتھوں کی زینت بنا۔
۱۵ر فروری ۱۹۷۷ء کو ''نماز قدیری'' کے نام سے ایک کتاب ترتیب دی۔
۷ر اکتوبر ۱۹۷۷ء کو کتاب ''تاریخ عید قرباں'' لکھ کر ایک ضرورت دینی کو پورا کیا۔ ۲۲ر جنوری ۱۹۷۷ء کو مناظرۂ کچنار ضلع سیتاپور کی صدارت کی اور وہابی سورماؤں کے چھکے چھڑادئے۔
۶ر مارچ ۱۹۷۷ء کو چوتھا نعتیہ مجموعہ ''شمائل انتخاب حصہ چہارم'' زیور طبع سے آراستہ ہوا۔
۲۲ر مئی ۱۹۷۸ء کو جھریا ضلع دھنباد کے مناظروں میں سے ایک مناظر منتخب ہوا اور اس مناظرے کو بڑی ہی خوبصورتی کیساتھ فتح کیا، جسکی تفصیلات ''روداد مناظرۂ جھریا'' مرتبہ اسد العلماء حضرت علامہ قاری محمد علاء الدین قدیری بھاگلپوری علیہ الرحمہ میں پڑھی جاسکتی ہیں۔ پورے جھریا کولفیلڈ علاقے میں فتح کے جلسے ہوئے جشن منائے گئے اور ''فاتح کولفیلڈ'' کا خطاب ملا۔
۱۲ر ستمبر ۱۹۷۸ء کو تبلیغی جماعت کے خلاف ایک پوسٹر لکھا ''نماز کے نام پر دھوکہ'' جس نے مرادآباد شریف میں ہونے والے تبلیغی اجتماع کی دھول اُڑادی۔
۱۵ر ستمبر ۱۹۷۸ء کو ایک پوسٹر ''وہابی مفتی کا یزیدی فتویٰ'' لکھا جس نے دنیائے وہابیت میں کہرام مچادیا۔ یہ پوسٹر کتاب ''شہید اعظم'' کے صفحہ ۷/۸/۹ ر پر ملاحظہ فرمایا جاسکتا ہے۔
۱۶ر ستمبر ۱۹۷۸ء کو تبلیغی جماعت کے خلاف فقیر قدیری نے مرادآباد شریف میں ایک تاریخی اجلاس منعقد کیا، مرادآباد شریف کی تاریخ میں ابھی تک اتنا بڑا مجمع دیکھنے کو نہیں ملا ہے۔ اس تاریخی عظیم الشان اجلاس میں اصلاحی جماعت کے قیام کا اعلان کیا اور اصلاحی نصاب کی تصنیف و تالیف کا اعلان کیا۔ چنانچہ ۱۵ر دسمبر ۱۹۷۸ء کو ''فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب جلد سوم'' کے نام سے ایک کتاب اصلاحی نصاب کے طور پر قوم کو پیش کی جس کو اندازے سے کہیں زیادہ مقبولیت ملی اور مساجد اہلسنت میں یہ کتاب پڑھی جانے لگی اور چند سالوں میں بہت سے ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ نکل گئے۔
۲۲ر اپریل ۱۹۷۹ء کو الجامعۃ القدیریہ بصیری یونیورسٹی مرادآباد شریف کیلئے سو بیگھہ زمین کا معاہدہ بیع رجسٹری کرایا۔ ۲۵ر اگست ۱۹۷۹ء کو الجامعۃ القدیریہ بصیری یونیورسٹی کی ایڈھاک کمیٹی تشکیل دی اور اس نے حلف راز و وفاداری لیا۔
یکم ستمبر ۱۹۷۹ء کو تخت والی مسجد کی تولیت تفویض ہوئی۔ ۱۵ر ستمبر ۱۹۷۹ء کو پہلا ریڈیو نعتیہ پروگرام ہوا۔
۲۴ر اکتوبر ۱۹۷۹ء کو بنالی گاؤں آسنسول میں کھلے وہابیوں سے مناظرہ بلبل بنگال حضرت علامہ محمد قمر الدین صاحب علیہ الرحمہ نے طے کیا اور اس کیلئے فقیر قدیری اور سلطان المناظرین حضرت علامہ مفتی محمد حسین صاحب اشرفی علیہ الرحمۃ والرضوان کو مرادآباد شریف آکر مدعو کیا اور ہر دو نے منظوری دی۔ جب ہم دونوں آسنسول اسٹیشن پہونچے تو سنی مسلمانوں کے جم غفیر نے شاندار استقبال کیا۔ ان میں وہابی بھی تھے جو یہ دیکھنے آئے تھے کہ سنی مناظرین آئے ہیں یا نہیں۔ جب انہوں نے بچشم سر دیکھ لیا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے دونوں شیر آگئے تو انکے طوطے اُڑ گئے کہ اب کیا ہوگا۔ چنانچہ یہ قافلہ بنالی گاؤں پہونچ گیا۔ اہلسنت نے اپنا اسٹیج سجایا مگر وہابیوں کی کوئی تیاری نہ تھی، جب رابطہ کیا گیا تو انہوں نے دوٹوک جواب دیدیا کہ ان دونوں کے علاوہ ہم ہر سنی عالم سے مناظرہ کرنے کو تیار ہیں۔ اہلسنت نے وہابی گروپ کی بے بسی دیکھکر بہت خوش و مسرت کا اظہار کیا اور پھر مناظرہ جلسے میں بدل گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فقیر قدیری کو وہ جلالت و ہیبت بخشی ہے کہ وہابی مناظرین نے فقیر قدیری کے سامنے آنا ہی بند کردیا۔
۲۰ر جنوری ۱۹۸۰ء کو مناظرۂ سیل پور ڈھکیا ضلع مرادآباد شریف طے ہوا تو فقیر قدیری اور سلطان المناظرین جمعہ کو سیل پور پہونچ گئے اور اہلسنت نے اپنا اسٹیج مناظرہ گاہ میں سجالیا مگر وہابی ندارد۔ اہلسنت کے اسٹیج سے خطابات ہو رہے تھے کہ پولس کی گاڑی آپہونچی اور انہوں

نے وہاں کے منتظمین سے کہا کہ کیسا جھگڑا ہے کیا ہورہا ہے؟ فقیر قدیری نے تاڑ لیا اور فوراً اسٹیج سے اُٹھا اور پولس سے ملا کہ کیا بات ہے؟ ایس او نے کہا کہ یہاں کے کچھ لوگ تھانے پہونچے ہیں اور انھوں نے کہا ہے کہ ہمارے اوپر حملہ ہوگیا ہے۔ میں نے پولس سے کہا کہ یہ حملہ ہورہا ہے یا جلسہ ہورہا ہے؟ میں نے پولس سے پوچھا کہ کون لوگ تھانے پہونچے ہیں تو انہوں نے کچھ چیف لوگوں کے نام بتائے جنھیں سنکرسی خواص جو وہاں کے ساکن تھے انہوں نے بتایا کہ یہ تو وہی لوگ ہیں جنھوں نے چیلنج مناظرہ دیا تھا۔ فقیر قدیری نے ان وہابیوں کی چیلنج مناظرہ کی تحریر پولس کو دکھائی تو پولس بھی محو حیرت رہ گئی اور اُن وہابیوں کی گالیوں سے خوب تواضع کی۔ بعد میں پتہ چلا کہ انکے مولویوں نے مناظرے سے صاف انکار کر دیا تھا کہ سنی مناظرین خصوصاً انتخاب قدیری کے سامنے جانے کی ہم میں سکت نہیں ہے۔

۲۹ راگست ۱۹۸۰ء کو میں نے کتاب ''خصائل انتخاب عرف تکبیر میں بیٹھنا'' لکھی اور وہ طباعت سے آراستہ ہوئی۔

۳۰ راگست ۱۹۸۰ء کو کتاب ''نوافل انتخاب عرف اذان واقامت کے درمیان تثویب'' لکھی۔ ان دونوں کتابوں نے دنیائے وہابیت میں مَری پھیلا دی۔

۱۸ رستمبر ۱۹۸۰ء کو مراد آباد شریف میں ہونے والے فساد اور مسلمانوں پر پولس کی زیادتی کی رپورٹ جسے کتابی شکل ملی ''۱۹۸۰ء کے فساد کا پہلا تفصیلی خط''۔ ۲ راکتوبر ۱۹۸۰ء کو دوسرا ریڈیو پروگرام ہوا۔

۱۳ راکتوبر ۱۹۸۰ء کو ۱۹۸۰ء کا فساد کا دوسرا تفصیلی خط کتابی شکل میں پیش کیا۔ کرفیو زدہ ماحول میں فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب جلد پنجم کی تصنیف وتالیف کا کام کیا اور یہ کتاب پوری آن بان شان کیساتھ بازار اہلسنت میں آئی اور خوب سے خوب پذیرائی ہوئی۔ اس حصے میں فضائل حج وزیارت اور درود وسلام کا تفصیلی بیان ہے۔

۶ رنومبر ۱۹۸۰ء کو ۱۹۸۰ء کے فساد پر تیسرا تفصیلی خط ہے جو کتابی روپ کا حامل ہے۔ اس میں بھی ۱۹۸۰ء کے فساد میں ظلم وزیادتی کی کہانی پوری دیانت کیساتھ مرقوم ہے اور یہ بھی کتابی روپ ہے۔ مراد آباد شریف میں پولس اور پی اے سی کی زیادتی اور بھیانک حالات لکھ کر اس وقت کی وزیر اعظم اندرا گاندھی کو بھیجے تھے۔

۱۹۸۰ء کو میں پہلی بار مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ میں بحیثیت شیخ الحدیث درس بخاری شریف دیا۔ اس میں حضرت علامہ عین الحق چشتی قدیری دمکاوی، حضرت علامہ محمد ہاشم قدیری پیلی بھیتی وغیرہما زیر درس تھے۔ سراج خانوادۂ اشرفیت حضرت علامہ سید سرفراز حسین اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمۃ والرضوان بانئ دار العلوم فیاضیہ جودھپور کی دعوت پر دوسال پورے دار العلوم کا سالانہ امتحان لیا۔ دورۂ حدیث کے طلبہ کا بھی امتحان لیا۔ اس زمانے میں دار العلوم فیاضیہ میں شیخ الحدیث کے منصب پر حضرت علامہ ریاض الحسن صاحب اشرفی علیہ الرحمۃ والرضوان رونق افروز تھے۔

۱۹۷۸ء کے لگ بھگ دار العلوم اشاعت الاسلام جھریا میں جلسۂ ختم بخاری شریف تھا اور ختم بخاری شریف کیلئے ایک مولوی کا نام پوسٹر میں دیا گیا تھا جس کا علم سے کوئی واسطہ نہ تھا بلکہ ''پدرم سلطان بود'' والا معاملہ تھا، یا یوں کہئے کہ ''اونچی دکان پھیکا پکوان'' والا معاملہ تھا۔ جب وہ مولوی صاحب میدان میں پہونچے تو انہوں نے اپنی جگہ نہ بیٹھنے کی کوشش کی اور اپنی جگہ فقیر قدیری کو بٹھانے کی کوشش کی، میں سمجھ گیا یہ ڈھول کا پول ہے۔ آخر کار انہوں نے بھرے مجمع میں فقیر قدیری کے نام کا اعلان کر دیا۔ بعد نماز ظہر ختم بخاری شریف ہونا تھا۔ فقیر قدیری نے بعد نماز ظہر عظمت حدیث شریف اور اقسام حدیث کے عنوان پر ایک تفصیلی خطاب کیا جس کی جھلک مداری شریف کے مقدمے میں دیکھی جاسکتی ہے۔ نماز عصر ادا کی گئی اور پھر ختم بخاری شریف کی محفل آراستہ ہوئی اور فقیر قدیری نے تقریباً ایک گھنٹہ بخاری شریف کی آخری حدیث شریف پر تفصیلی خطاب کیا اور حدیث شریف کے لطائف ونکات بیان کئے اور ختم بخاری شریف کرایا۔ اس ختم بخاری شریف میں علاقائی علماء کرام کی تعداد تقریباً اکیسو تھی۔ ۱۹۸۰ء سے ابتک مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ میں ختم بخاری شریف فقیر قدیری کے ذریعہ ہوتا ہے جسمیں مراد آباد شریف کے عوام وخواص اور حضرات علماء اہلسنت کی اچھی خاصی تعداد ہوتی ہے۔

۲۴رفروری ۱۹۸۱ءکوشیشہ باڑی ہاٹ مغربی بنگال میں بحیثیت مناظر پہونچا اور وہابی مناظر کو سر پر پاؤں رکھ کر بھاگنے پر مجبور کردیا۔ اور جاء الحق وزھق الباطل کی جلوہ نمائی ہوئی۔ اخیر میں تین گھنٹہ مسلسل ردوہابیہ کے موضوع پر قیامت خیز خطاب کیا۔

یکم اکتوبر ۱۹۸۱ء میں ''فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب جلد چہارم''، جسمیں فضائل رمضان وروزہ اعتکاف وشب قدر تھے، زیور طبع سے آراستہ ہوکر سنیوں کی آنکھوں کا نور بنا۔

۴راکتوبر ۱۹۸۱ء کوفقیر قدیری کی نعتوں منقبتوں کا پانچواں حصہ منظر عام پر آیا ''شمائل انتخاب حصہ پنجم''، جس نے اہلسنت کو مسحور ومسرور کردیا۔

مرادآباد شریف میں ایک فتنہ حمایت یزید کا برپا ہوا، یہ فتنہ پہلے سے بھی تھا کہ ہم یزید کو کافر نہیں کہیں گے، یزید پلید نے کچھ بھی کیا ہو لیکن ہے ہمارا بھائی۔ مگر اب اس فتنے نے کھلے وہابیوں کے اسٹیج سے سر اُبھارا اور مرادآباد شریف میں ایک کتاب چھاپی گئی جس میں یزید پلید کو امیر المومنین باور کرانے کی سعی مردود کی گئی۔ عاشقان حسینی میں کرب یقینی تھا، سب کی نگاہیں فقیر قدیری پر جمیں اور سنی مسلمانوں کے غول کے غول قدیری منزل آنے لگے کہ حضور! اس فتنے کی سرکوبی فرمائی جائے اس حق گوئی وحق نگاری کیلئے قدرت نے آپکا انتخاب فرمایا ہے۔ یکم نومبر ۱۹۸۱ء کو ''شہید اعظم عرف یزیدی محرم کا حسینی جواب'' لکھ کر اہل ایمان کی تسکین کا سامان فراہم کیا اور اس کتاب کا اثر یہ ہوا کہ اُس یزیدی مولوی کو مرادآباد شریف چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور ہونا پڑا۔

یکم فروری ۱۹۸۲ء کوفقیر قدیری کا چھٹا نعتیہ منقبتی مجموعہ منصہ شہود پر آیا یہ ''شمائل انتخاب چھٹا حصہ'' تھا۔

یکم مئی ۱۹۸۲ء کو وہابیوں کے ایک پوسٹر کے جواب میں فقیر قدیری نے قلم برداشتہ جواب لکھا ''وہابی دھرم میں جھوٹ کا مقام'' اس کتاب سے وہابیوں کے دل بجھ گئے دم گھٹنے لگا۔

۳رنومبر ۱۹۸۲ء میں فقیر قدیری نے ایک اور کتاب داغی ''آئینۂ وہابیت''، جس نے وہابیت کی دنیا میں ہلچل مچادی۔

۲ردسمبر ۱۹۸۲ء میں ''منازل انتخاب'' اور ''قبائل انتخاب'' گجراتی زبان میں شائع ہوئیں اور گجرات میں وہابیت کی ارتھی سجائی۔

۲۸راگست ۱۹۸۳ء اتوار کو بریلی میں غیر مقلدوں وہابیوں کا چیلنج مناظرہ قبول کیا اور تفصیلی تحریری مناظرے کی منظوری دیدی اور اُسی وقت مناظرے کیلئے محلہ سرائے خام پہونچا جہاں وہابی رہتے تھے۔ اس مناظرے میں بریلی کا کوئی مولوی میرے ساتھ نہ جاسکا۔ محلہ سوداگران میں مٹنگ تھی، سب مولوی صاحبان ایک ہی بات کہتے تھے کہ ان کے گھر میں جانا انکے محلہ میں جانا ٹھیک نہیں ہے۔ فقیر قدیری نے کہا کہ آپ حضرات قانون کا پالن کریں اور اس آڑ میں اپنی گیدڑ پالیسی کو پروان چڑھائیں اور میں چلا۔ بریلی کے مدرسوں کے طلبہ میرے ساتھ تھے، جب میں چلا اور میرے ساتھ طلبہ چلے اور بریلی کی عوام کو یہ پتہ چلا کہ سنی مناظر وہابیوں کے محلہ انکے گھر مناظرہ کرنے جارہے ہیں تو بریلی کی عوام کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر میرے ساتھ ہوگیا اور جب سرائے خام کے وہابیوں کو یہ معلوم ہوا کہ انتخاب قدیری مناظرہ کرنے ہمارے گھر آرہا ہے تو انہوں نے اپنے اپنے گھروں کو خیرآباد کہدیا اور گھروں میں تالے ڈال کر بھاگ گئے۔ جب میں پہونچا تو وہاں 'ہو' کا عالم تھا اور سرائے خام ویران ہوچکا تھا۔ انتہائی عزت وشان کیساتھ پھر لوٹ کر سوداگران آگیا، اب سارے مولوی صاحبان مبارکباد دینے لگے۔ اس کی اتنی دھاک بیٹھی کہ آج تک بریلی میں وہابی سرنہ اُٹھاسکے۔

۱۶رجولائی ۱۹۸۳ء اجمیر شریف بیت النور میں ایک مناظرہ ہوا جسمیں ایک طرف تو حضرات سلسلۂ عالیہ مداریہ تھے اور مداری مناظر شیر بیشۂ مداریت حضرت علامہ الحاج ڈاکٹر سید محمد مرغوب عالم جعفری مداری مکنپوری تھے جو بریلی میں اقامت پذیر ہیں۔ دونشستوں میں سلسلۂ عالیہ مداریہ کے سوخت ہونے پر مناظرہ ہوا، مداری مناظر نے سلسلۂ عالیہ مداریہ کے جاری وساری ہونے پر دلائل کے انبار لگادئے اور اپنے مخالف مناظر کے طوطے اُڑادئے۔ تیسری نشست میں بریلی کا حمایتی مناظر بنکر حضرات مداریہ کے مقابلے میں فقیر قدیری سامنے آیا مگر مَری ہوئی چوئیوں کو کہاں تک گوبر سنگھاتا اور غبارے میں پھونک کہاں تک رہتی۔ وقت ختم ہوجانے پر یہ مناظرہ اختتام کو پہونچا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے بصارت وبصیرت سے نوازا تھا، حقیقت مجھ پر منکشف ہوچلی تھی۔ حضرات مداریہ کے خلاف یکطرفہ ذہن تیار ہوا تھا۔ جب ان

حضرات کی سنی تو معلومات میں خوبصورت اضافہ ہوا اور حضرات مداریہ کے حق ہونے کا یقین ہو چلا۔ پھر حضرات مداریہ کی ایک کتاب منظر عام پر آئی جسکا نام تھا ''صاعقہ برخرمن رضویہ'' اس کتاب نے دودھ کا دودھ پانی کا پانی کر دیا۔ اور حضرات مداریہ کے خلاف میں نے جو کچھ لکھا تھا یا کہا تھا اس سے باقاعدہ توبہ کی اور لوازمات توبہ ادا کئے اور یہ توبہ نامہ ''ندائے اہلسنت ویکلی'' جس کا فقیر قدیری مالک و مدیر ہے اس میں چھاپا اور حضور مدار پاک کے دربار میں استغاثہ اور معذرت پیش کی۔ سیدنا حضور مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دامن کرم میں خصوصی جگہ عطا فرمائی اور اتنا نوازا اتنا نوازا جسکا بیان بھی میری طاقت سے باہر ہے۔

۱۳؍مارچ ۱۹۸۳ء کو قدیری دار العلوم سورت گجرات کیلئے زمین اپنے مرید قمر الدین قدیری مرحوم سے خریدی اور ۱۳؍مارچ کو اس کا سنگ بنیاد رکھا۔ اب وہ ایسی جگہ ہوگئی ہے کہ وہاں دار العلوم بنانا مصلحت کے خلاف ہے لہٰذا اسکو فروخت کر کے دوسری جگہ زمین خرید کر قدیری دار العلوم بنانا ہے۔

۲۱؍جنوری ۱۹۸۴ء کو ساتواں نعتیہ مجموعہ ''شمائل انتخاب حصہ ہفتم'' دلوں کی دنیا میں نور و رحمت بھرتا منظر عام پر آیا۔

۱۴؍جولائی ۱۹۸۳ء کو فقیر قدیری کی کتاب ''بدعت کی حقیقت'' نے دنیائے بدعت میں تہلکہ مچا دیا اور عقیدے کے بدعتیوں کی نقاب کشائی کی اور بہت ہی علمی انداز میں بدعتی عقیدے والوں کی مکروہ صورت دکھائی دینے لگی۔

۱۸؍جولائی ۱۹۸۴ء کو فقیر قدیری نے ایک کتاب ''مومن و منافق کا مکالمہ'' تحریر کی جس نے اہل باطل کی دنیا میں صف ماتم بچھا دی اور دنیائے وہابیت میں ہائے ہائے سنائی دینے لگی۔

۲۱؍اگست ۱۹۸۴ء کو پھر ایک کتاب ''سیف لطیفی عرف وہابیوں کا نیا دھرم'' وہابیوں کی دو کتابوں کے جواب میں لکھی اور جواب کا حق ادا کر دیا۔

۲۷؍اپریل ۱۹۸۵ء کو عالمی سنی کانفرنس ممبئی کی انتظامیہ کی صدارت کی ذمہ داری اور اسٹیج کی نظامت کی ذمہ داری ملی۔ یہ کانفرنس پہلی سنی کانفرنس تھی جس میں غیر ممالک کے حضرات علماء اہلسنت نے شرکت فرمائی۔ عرب ممالک سے آئے ہوئے علماء کرام سے عربی میں بات چیت فقیر قدیری کرتا تھا۔ اس موقع پر سیدنا حضور سرکار کلاں کچھوچھوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت اشرفیہ سے نوازا اور وہ تاج اشرفی جو صرف خاندان کے افراد ہی زیب سر فرماتے ہیں اگر کسی غیر خاندان والے کو یہ تاج بخشا گیا تو وہ فقیر قدیری ہی ہے، پھر یہ اشرفی تاج فقیر قدیری نے اپنے خلفاء کو بھی پہنایا۔

۲۰؍اگست ۱۹۸۵ء کو اذان ثانی کے موضوع پر کتاب لکھنا شروع کی اور میں اس مسئلے میں اُلجھ گیا اور میں نے کتاب اُٹھا کر رکھ دی اور اس مسئلے میں مزید کھوج کی۔ پھر ۱۲؍اگست ۲۰۰۳ء کو ''اذان ثانی کا فقہی حکم'' نام سے کتاب لکھی جس نے باہر اذان ثانی کہلوانے والوں کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی۔

نومبر ۱۹۸۵ء میں شمائل انتخاب کے ساتوں حصے اور باقی کلام جو ساتوں حصوں کے برابر تھا سب کو ملا کر ساڑھے چار سو منظومات پر مشتمل مجموعۂ کلام ''یا نبی'' منظر عام پر آیا اور ۲۸؍اکتوبر ۱۹۸۶ء کو مراد آباد شریف میں عظیم الشان ''جشن'' ہوا جس میں فقیر قدیری کے تاریخی نعتیہ مجموعے ''یا نبی'' کا اجراء عمل میں آیا۔

۱۳؍جولائی ۱۹۸۷ء کو فقیر قدیری نے ایک کتاب تحریر کی ''اے ایمان والو!'' یہ ابھی زیور طبع سے آراستہ نہ ہو سکی ہے، اب نئی سج دھج کیساتھ عنقریب آپکے ہاتھوں کی زینت ہوگی۔

یکم جون ۱۹۸۸ء کو بھوجا گاؤں بنگال میں بحیثیت مناظر پہونچا مگر وہابی مناظر میدان میں آنے کی خود میں سکت نہ پا سکے۔

۲۲؍نومبر ۱۹۸۸ء کو مراد آباد شریف قدیری منزل میں قدیری لیتھو پریس لگایا اور اس میں سب سے پہلا کام جشن حضور اللہ ہو میاں پیلی بھیت شریف کا پوسٹر تھا جس کا سائز 46-36 تھا۔

۲۰/۲۱/نومبر ۱۹۸۸ء جشن صد سالہ سرکار اللہ ہومیاں کی نظامت کا اہم فریضہ انجام دیا۔

۱۷/اگست ۱۹۸۹ء کو فقیر قدیری نے ایک کتاب "اللہ اور اسکا رسول" تحریر کی جو اپنے موضوع پر اچھوتی ہے مگر زیور طبع سے آراستہ نہ ہو سکی، انشاء المولی القدیر بہت جلد منظر عام پر آنے والی ہے۔

۲۷/ستمبر ۱۹۸۹ء کو مناظرۂ کلکتہ میں چھپے وہابیوں کو شرمناک شکست سے دوچار کیا اور ان چھپے رستموں کے چہرۂ مکروہ سے نقاب نوچ پھینکی جس کی تفصیلات ندائے اہلسنت میں چھپیں۔ اس مناظرے میں تمام ہی حضرات علماء وسادات کچھوچھہ شریف نے فقیر قدیری کو مناظر طے کیا۔ میرے ہمراہ حضرت علامہ نصرت الدین قدیری امروہوی علیہ الرحمہ اور حضرت علامہ مفتی محمد معین الدین اشرفی سنبھلی تھے۔

۱۶/اکتوبر ۱۹۸۹ء کو ہفت روزہ ندائے اہلسنت مرادآباد شریف کا اجراء عمل میں آیا جس نے دنیائے سنیت میں دھوم مچادی اور یہ اٹھارہ سال سے مکمل پابندی کیساتھ نکل رہا ہے اور پورے ملک میں بلا قیمت بھیجا جاتا ہے۔ یہ دنیائے سنیت میں پہلا اخبار ہے جسکو اتنی لمبی عمر نصیب ہوئی اور اس میں کسی قسم کا کوئی چندہ یا دھندہ بھی نہیں ہے۔ فقیر قدیری ہی اس کا مالک و مدیر ہے۔

یکم جنوری ۱۹۹۰ء کو پہلی مرتبہ "قدیری اشرفی مداری کیلنڈر" مارکیٹ میں آیا۔ فقیر قدیری نے اس کیلنڈر کو ہر طرح سے سنی بنایا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے پیر کو اوپر رکھا اور عیسائیوں کے اتوار کو نیچے رکھا، اسلامی تاریخ کو جلی، اوپر، داہنی سائڈ میں رکھا اور انگریزی تاریخ کو بائیں سائڈ اور اسلامی تاریخ کے مقابلے اسکو ذرا خفی رکھا۔ اس کیلنڈر کی ایک خوبی یہ بھی تھی کہ اسمیں جنم اشٹمی وغیرہ نہیں دکھائے گئے۔ اٹھارہ سال سے مسلسل نئی سج دھج کیساتھ ہر سال منظر عام پر آتا ہے اور دلوں کو موہ لیتا ہے۔ غالباً یہ پہلا کیلنڈر ہے جس میں سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانۂ پاک کا طغریٰ ہوتا ہے۔

۹/جولائی ۱۹۹۱ء کو آل انڈیا ریڈیو کی عالمی حج سروس سے تقریر نشر ہوئی جس کا موضوع تھا وابستگیٔ رسول۔

۱۴/اگست ۱۹۹۲ء کو خانقاہ قدیریہ اشرفیہ مداریہ میٹھی کھاڑی سورت گجرات کا سنگ بنیاد بدست فقیر قدیری عمل میں آیا۔ اس خانقاہ کا فقیر قدیری مالک ہے اور یہ سورت کے ایک بارونق بازار میں واقع ہے، اسکی تین منزلہ عمارت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

۱۵/دسمبر ۱۹۹۴ء کو خانقاہ قدیریہ اشرفیہ مداریہ محمدی لائن قلعہ گولکنڈہ حیدرآباد آندھرا پردیش کا قیام عمل میں آیا۔

۱۹/دسمبر ۱۹۹۴ء کو خانقاہ قدیریہ اشرفیہ مداریہ آکاش نگر عنبر پیٹ حیدرآباد آندھرا پردیش کا قیام عمل میں آیا۔

۶/مئی ۱۹۹۲ء کو سلیا شریف ضلع گیا بہار میں مسجد اللہ ہومیاں کا سنگ بنیاد بدست فقیر قدیری بموقعۂ عرس قدیری وزیری عمل میں آیا۔

۲/مارچ مدرسہ فیضان فضل احمد محلہ چوکی حسن خاں مرادآباد شریف کی نئی عمارت میں تعلیمی افتتاح بذریعہ فقیر قدیری ہوا۔

۲۵/مئی ۱۹۹۶ء کو موضع کہلن پور ضلع ہری دوار میں بحیثیت مناظر پہونچا مگر وہابی مولویوں نے کہا کہ انتخاب قدیری کے علاوہ ہم کسی سے بھی مناظرہ کرنے کو تیار ہیں اور وہابی مولوی فقیر قدیری کے سامنے سے دُم دبا کر بھاگے۔

یکم جنوری ۱۹۹۷ء کو خانقاہ قدیریہ اشرفیہ مداریہ مصطفےٰ آباد دہلی کا قیام عمل میں آیا۔

۶/جولائی ۱۹۹۷ء کو مدرسہ اہلسنت قدیریہ اشرفیہ کا افتتاحی جلسہ فقیر قدیری کی زیر صدارت ہوا۔

۲۹/نومبر ۱۹۹۷ء کو خانقاہ قدیریہ اشرفیہ مداریہ رمضان پورہ مالیگاؤں کے دو پلاٹوں کی خریداری۔ فقیر قدیری اس کا مالک ہے اور عنقریب انشاء المولی القدیر اسکی تعمیر ہوگی۔

۱۴/۱۵/جون ۱۹۹۹ء کو مرادآباد شریف میں عالمی سنی اصلاحی کانفرس کا انعقاد کیا جسمیں اصلاحی نصاب مکمل اور اصلاحی جماعت کی ترقی کی راہ ہموار کی گئی۔ اس موقع پر فقیر قدیری کا تاریخی نعتیہ مجموعہ "یا حبیب" منظر عام پر آیا۔

۲۷/مارچ ۲۰۰۰ء کو ڈاک پتھر ضلع دہرہ دون اترانچل میں فقیر قدیری کا نام سنکر کہ اہلسنت کے مناظر کی حیثیت سے انتخاب قدیری آرہا ہے وہابیوں نے ہتھیار ڈالدئے اور رفو چکر ہوگئے۔

یکم مئی ۲۰۰۰ء کو بیٹھی کھاڑی سورت گجرات میں عالمی سنی اصلاحی اجتماع کیا جس نے سورت کے وہابیوں کی صورت بگاڑ دی اور اہلسنت کا پرچم لہرایا۔

۱۸/۱۸ اکتوبر ۲۰۰۰ء کو مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ رشیدیہ مرادآباد شریف میں عرس حضور غریب نواز و حضور سرکار کلاں کچھوچھہ شریف کا انعقاد کیا جو ہر سال پوری آن بان شان کیساتھ ہوتا چلا آرہا ہے۔

۳۰/ستمبر ۲۰۰۱ء کو قرآن کریم کا اُردو ترجمہ ''بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی'' اور ہندی ترجمہ ''اشرفی ترجمۂ آیات قرآن'' مکمل کیا جس نے اپنی عظمت کالوہا منوالیا۔

۱۷/نومبر ۲۰۰۲ء کو ''تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ'' کو مکمل کیا جس کی افادیت اپنے وبیگانے سبکو مسلم ہے۔

۲۰/اگست ۲۰۰۳ء کو ''اذان ثانی کا فقہی حکم'' نامی کتاب لکھی جس نے جوتوں میں اذان کہلوانے والوں کے خواب چکنا چور کر کے رکھدئے۔

۱۷/جنوری ۲۰۰۴ء کو یزیدی نظریات کے تار و پود بکھیرتے ہوئے فقیر قدیری نے کتاب ''تعزیہ شریف کا شرعی حکم'' لکھی جس سے حسینیوں کی آنکھوں کو ٹھنڈک ملی۔

یکم اپریل ۲۰۰۵ء کو فقیر قدیری کا تیسرا تاریخی نعتیہ مجموعہ ''یارسول'' منصۂ شہود پر آیا اور اس موقع پر عظیم الشان ''جشن قدیری'' منعقد ہوا۔

۱۲/جنوری ۲۰۰۶ء کو فقیر قدیری نے ایک اور منحوس نظریئے کے پرانچے اُڑا دئے کہ 'مسلمانوں کی چار قومیں شریف ہیں باقی سب رذیل ہیں' اور کتاب ''معیار شرافت و رذالت'' لکھی، یہ کتاب کتابت کی منزل میں ہے اور عنقریب بازار سنیت کی زینت ہوگی۔ اس کتاب میں جم تھم دلائل کیساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ مسلمانوں کو رذیل کہنا طریقۂ کفار ہے۔

۲۳/مئی ۲۰۰۸ء کو سیدنا حضور مدار العالمین مکنپور شریف ۵۹۱ ویں عرس مبارک کے موقع پر فقیر قدیری کی معرکۃ الآراء کتاب، سنی حنفی احادیث کریمہ کا مجموعہ، ۶ ہزار احادیث کریمہ مع حوالہ جات جس کا نام ''جامع مداری شریف'' ہے۔ پھر انکا اُردو ہندی ترجمہ ''بصیرۃ العرفان وسمنانی سمان'' اور ہر حدیث شریف پر فقیر قدیری کا تبصرہ ''تشریحات قدیری'' کے نام سے ہے۔ انشاء المولیٰ القدیر اسکی پہلی جلد کا عرس مدار پاک میں اجراء عمل میں آئیگا اور اس کتاب کی تین جلدیں ہوں گی، ہر جلد تقریباً ڈیڑھ ہزار صفحات پر ہوگی، ان تین جلدوں کا وزن لگ بھگ بارہ (۱۲) کلو ہوگا۔

فقیر قدیری اپنی زندگی میں کبھی پوری رات نہیں سویا ہے۔ حفظ قرآن کریم کے زمانے میں رات دیر گئے تک قرآن کریم یاد کرنا، پھر درس نظامی کے زمانے میں رات کو دیر تک مطالعہ کرنا، پھر مقامی و بیرونی تقاریر و مواعظ کی وجہ سے شب بیداری اور پھر جو وقت ملا وہ تصنیف و تالیف میں گزارا۔ سفر میں عام طور پر دو مشغلے رہے ایک تو تلاوت کلام پاک یا پھر نعت و مناقب گوئی۔ میں نے اپنی زندگی کے لمحات کو بیکار نہیں ہونے دیا۔ یہ جو کچھ بھی لکھا ہے وہ بھی مشتے نمونہ از خروارے کے مصداق ہے۔ فقیر قدیری اپنی اولاد کا پیر و مرشد بھی ہے وہیں استاذ و مربی بھی ہے۔ ہندوستان میں فقیر قدیری کے شاگردوں کی بھی اک بڑی تعداد دینی خدمات میں مصروف ہے۔

اب یہی دعاء ہے کہ رب قدیر جس طرح ابھی تک زندگی دین متین کی ترویج و اشاعت اہلسنت میں گزری ہے بقیہ زندگی بھی اسی مَدْ میں گزرے اور یہ تیرا عاصی و خاطی بندہ تیرے اور تیرے محبوب کے حضور سرخرو حاضر ہو۔ آمین

بجاہ سیدنا سید المرسلین رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

ابوالانتساب

سید محمد انتخاب حسین قدیری اشرفی مداری

عفاعنہ البصیر

۱۲/ربیع الاول شریف ۱۴۲۸ھ مطابق یکم اپریل ۲۰۰۷ء اتوار

اَلاِھُدَاء

اس کے حضور جو ساری مخلوق کا مطاع ہے

وجہ خوشنودئ رب جس کا اتباع ہے

یکے از آل محمدی

شہزادۂ سیدنا حضور امیر کلال

سید محمد انتخاب حسین

قدیری اشرفی مداری

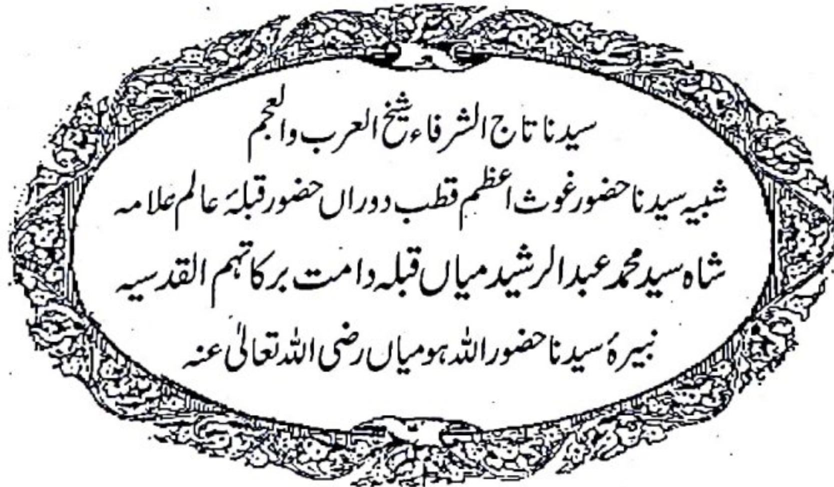
عفاعنه البصیر

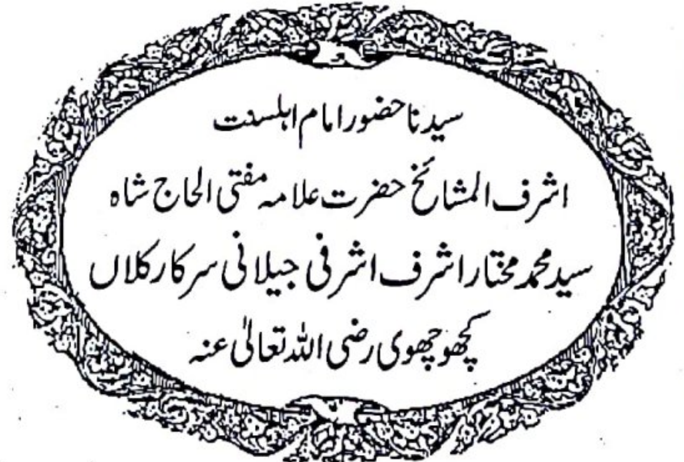
اعترافِ قدیری بعطاءِ قدیری

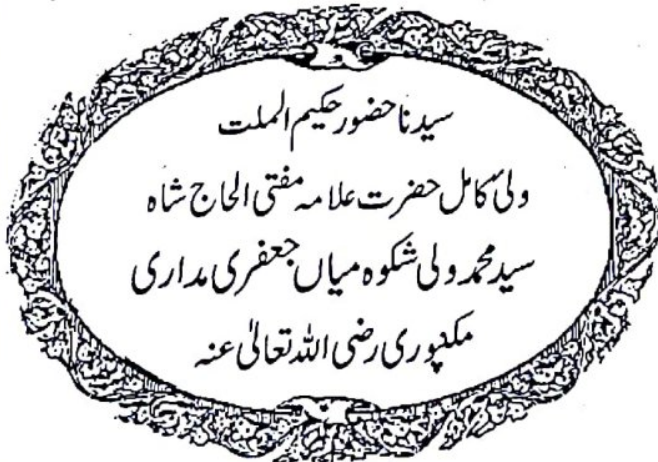
سیدنا تاج الاولیاء قطب زماں حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبدالقدیر میاں پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عطاؤں اور نوازشوں کے قرباں جنکے ذریعہ مجھے دربارِ الٰہی و دربارِ محبوبِ الٰہی سے سب کچھ ملا اور مل رہا ہے اور ملتا رہے گا۔ اسی عطائے قدیری کو زندگی بھر تقسیم کیا ہے اور یہی فیضان صبح قیامت تک دربارِ قدیری سے تقسیم ہوتا رہے گا۔

فقیر سید محمد انتخاب حسین قدیری اشرفی مداری عفا عنہ البصیر

نذرِ قدیری بحضور مرشدینِ قدیری







انتِساب حَسین

بھارت میں اسلام کے پہلے مبلغ سیدنا سرکارِ سرکاراں حضور مدار العالمین

سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار

حلبی ثم مکنپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام

جنہیں بارگاہِ رسالت سے خیر الناس ہونے کا تمغہ ملا ہے۔

حدیث شریف: ان رجلا قال یارسول الله ای الناس خیر قال من طال عمره وحسن عمله۔ (ترمذی شریف جلد۲ صفحہ۵۶)

(ترجمہ) بیشک ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! لوگوں میں کون زیادہ اچھا ہے؟ فرمایا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے کہ جس کی عمر زیادہ ہو اور عمل اچھے ہوں۔

حضور مدار العالمین کی ذات ستودہ صفات ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے ۵۹۶ سال کی عمر مرحمت فرمائی اور آپ نے تمام عمر عبادت و ریاضت اور تبلیغ دین میں صَرف فرمائی۔ ۵۷۶ سال کھانے، پینے، نہانے، دھونے اور لباس تبدیل کرنے کی بھی فرصت نہ ملی۔

انتِخابِ حُسین

۷۸۶
۹۱۷

قارئین جامع مداری شریف! آپ سے

مؤدبانہ گزارش

ہے کہ جب آپ جامع مداری شریف کے فیضانِ علمی وعرفانی سے مالا مال ہوں تو ہمارے والد ماجد عاشق رسول حضرت الحاج عبدالشکور قدیری علیہ الرحمۃ والرضوان کیلئے ضرور ایصال ثواب فرمائیں۔

گزارش کنندگان

الحاج محمد اسماعیل، الحاج غلام غوث، الحاج غلام مصطفیٰ

پسران

عاشق رسول حضرت الحاج عبدالشکور قدیری علیہ الرحمۃ والرضوان

نیو جعفر آباد، ویلکم۔ دہلی

۷۸۶ ۹۱۷

اہل علم سے گزارش

ناظرین کرام! جامع مداری شریف، بصیرۃ العرفان، سمنانی سمان، تشریحاتِ قدیری کی کتابت کی تصحیح میں فقیر قدیری کیساتھ ساتھ شیر بیشۂ اہلسنت حضرت علامہ حافظ قاری الحاج مفتی سید محمد انتساب حسین قدیری اشرفی مداری ناظم اعلیٰ مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ، فخر اہلسنت حضرت مولانا حافظ قاری سید محمد مستجاب حسین قدیری اشرفی مداری نائب ناظم اعلیٰ مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ، سلطان المقررین حضرت علامہ حافظ قاری مفتی سلطان احمد قدیری شیخ الحدیث مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ، مقرر ممتاز حضرت علامہ مولانا مفتی گلفراز احمد قدیری کشمیری مدرس عربی مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ، بدر اہلسنت حضرت مولانا حافظ قاری سید محمد انشعاب حسین قدیری اشرفی مداری منیجر کتب خانہ قدیریہ رشیدیہ نے بھرپور محنت کی ہے مگر پھر بھی بتقضائے بشریت کہیں کوئی کمی رہ گئی ہو تو فقیر قدیری کو مطلع فرمائیں، اسکو بشکریہ قبول کیا جائے گا اور انشاء المولیٰ القدیر آئندہ طباعت میں اس کا لحاظ رکھا جائے گا۔ اگر صحت نامہ چھاپنا ضروری ہوا تو وہ بھی چھاپا جائے گا۔
نیز اپنے مفید مشوروں سے بھی نوازیں تاکہ اگلی جلدوں میں ان کا خاطر خواہ خیال رکھا جائے۔

فقیر سید محمد انتخاب حسین قدیری اشرفی مداری عفاعنہ البصیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب میلاد النبی ﷺ ترجمہ: میلادالنبی ﷺ کا باب

(۱) حدیث شریف: عَنْ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ وَلَدْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفِيلِ قَالَ وَسَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَبَاثَ بْنَ اَشْيَمَ اَخَا بَنِيْ يَعْمَرَ ابْنِ لَيْثٍ اَنْتَ اَكْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكْبَرُ مِنِّيْ وَاَنَا اَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيْلَادِ وَقَالَ وَرَاَيْتُ خَذْقَ الطَّيْرِ اَخْضَرَ مُحِيْلًا (رواہ الترمذی)

ترجمہ: سیدنا حضرت قیس بن مخرمہ نے فرمایا کہ پیدا ہوا میں اور پیارے رسول اللہ ﷺ عام الفیل میں، سوال کیا حضرت عثمان بن عفان نے بنو یعمر کے بھائی قباث ابن اشیم سے پوچھا کہ آپ بڑے ہیں یا پیارے رسول اللہ ﷺ؟ تو انھوں نے فرمایا کہ پیارے رسول اللہ ﷺ بہت بڑے ہیں مجھ سے لیکن میں پہلے ہوں ان سے پیدائش میں اور فرمایا کہ دیکھی ہے میں نے ہاتھی کی لید ہرے رنگ میں بدلی ہوئی۔

(۲) حدیث شریف: قَالَتْ اٰمِنَةُ لَمَّا حَضَرَتْ وِلَادَةُ النَّبِيِّ ﷺ رَاَيْتُ الْبَيْتَ حِيْنَ وَقَعَهُ قَدِ امْتَلَاءَ نُوْرًا وَرَاَيْتُ النُّجُوْمَ قَدْ نُوْحَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهَا سَتَقَعُ عَلَيَّ (رواہ فی المواھب)

ترجمہ: فرمایا سیدتنا حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے کہ جب پائی ولادۃ النبی ﷺ تو دیکھا میں نے گھر کو جس وقت کہ جلوہ گر ہوئے پیارے نبی کہ بھر گیا نور اور دیکھا میں نے ستاروں کو کہ قریب ہو رہے ہیں یہاں تک کہ گمان کیا میں نے کہ ستارے گر پڑیں گے مجھ پر۔

(۳) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَتْ رُوْحُهُ نُوْرًا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالٰى قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ اٰدَمَ اَلْفَيْ عَامٍ يُسَبِّحُ ذٰلِكَ النُّوْرُ وَتُسَبِّحُ الْمَلَائِكَةُ بِتَسْبِيْحِهٖ فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ اَلْقٰى ذٰلِكَ النُّوْرَ فِيْ صُلْبِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَهْبَطَنِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَى الْاَرْضِ فِيْ

ترجمہ: سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ تھی پیارے نبی کی روح پاک، نور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبل حضرت آدم کی پیدائش کے دو ہزار سال اور تسبیح کرتا تھا یہ نور پاک اور تسبیح کرتے تھے فرشتے پیارے نبی کے نور پاک کی تسبیح پر پھر جب پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو تو رکھا اس نور پاک کو انکی پشت مبارک میں تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ اُتارا مجھے اللہ عزوجل نے زمین کی طرف

(1) मीलादुन्नबी का बाब

1 हदीस शरीफ़:– हज़रते कैस बिन मुख़रेमा ने फ़रमाया कि पैदा हुवा मैं और प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम आमुलफ़ील में, सुवाल किया हज़रते उस्मान बिन अफ़्फ़ान ने बनो यामर के भाई कुबास इब्ने अशीम से, पूछा कि आप बड़े हैं या प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम? तो उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम बहुत बड़े हैं मुझ से लेकिन मैं पहले हूँ उन से पैदाईश में और फ़रमाया कि देखी है मैंने हाथी की लीद हरे रंग में बदली हुई।

2 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया सय्येदतना हज़रते आमिना रज़ियल्लाहो अन्हा ने कि जब पाई विलादतुन नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तो देखा मैंने घर को जिस वक़्त कि जलवागर हुवे प्यारे नबी कि भर गया नूर और देखा मैंने सितारों को कि क़रीब हो रहे हैं, यहाँ तक कि गुमान किया मैंने कि सितारे गिर पड़ेंगे मुझ पर।

3 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी है कि थी प्यारे नबी की रूहे पाक नूर अल्लाह तआला की बारगाह में, क़ब्ल हज़रते आदम की पैदाइश के दो हज़ार साल और तस्बीह करते था यह नूरे पाक और तस्बीह करते थे फ़रिश्ते प्यार नबी के नूरे पाक की तस्बीह पर, फिर जब पैदा फ़रमाया अल्लाह तआला ने हज़रते आदम को तो रखा इस नूरे पाक को उनकी पुश्ते मुबारक में तो फ़रमाया प्यारे

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّيۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰى حَبِيۡبِهِ الۡكَرِيۡمِ

(۱) اس حدیث شریف میں جو واقعہ بیان فرمایا ہے اُسی سال کا ہے جس سال سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ پیدا ہوئے ''عام الفیل'' اُس سال کو کہتے ہیں جس میں ابرہہ بادشاہ نے ہاتھیوں کے ایک بڑے لشکر کے ذریعہ کعبہ شریف پر چڑھائی کا قصد وارادہ کیا تھا۔

یہ اندازِ ادب بھی خوب اور بہت خوب ہے کہ اگر چہ پیدائش میں مقدم ہی سہی مگر ادب مانع ہے کہ کہوں ''میں بڑا ہوں'' آج کے نادانوں والی فکر استعمال ہوتی تو وہ وہی بولی بولتے جو آج کے نادان بولتے ہیں کہ ''اس میں کیا شبہ ہے کہ میں بڑا ہوں اور آپ چھوٹے ہیں'' مگر ایمان والے ادب واحترام عقائد وایمان میں اپنا ممتاز مقام رکھتے ہیں اور بڑی صفائی سے فرمایا کہ بڑائی کے تمام رشتے تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ سے ہیں کہ کوئی غلام اپنے آقا سے کوئی فرع اپنی اصل سے کوئی بندہ اپنے مولا سے بڑا نہیں ہو سکتا۔ اور بڑا تو کیا معنیٰ برابر بھی نہیں ہوسکتا۔ آقا آقا ہوتا ہے غلام غلام ہوتا ہے بندہ بندہ ہوتا ہے مولا مولا ہوتا ہے فرع فرع ہوتی ہے اصل اصل ہوتی ہے۔ حضرت بنو یعمر اپنی عمر کا ایک اندازہ پیش کرتے ہیں کہ عام الفیل میں مجھے اتنا شعور آچکا تھا کہ ہاتھیوں کی لید کا سبز رنگ ہوجانا بھی میں نے دیکھا ہے اور مجھے وہ یاد بھی ہے۔

تقریباً بارہ سو سال پرانی حدیث شریف کی کتاب ''ترمذی شریف'' میں ''میلاد النبی ﷺ'' کا ایک باب ہی موجود ہے ''میلاد النبی ﷺ'' یہ لفظ آج اور کل کی پیداوار نہیں ہے بلکہ اسے ساڑھے بارہ سو سال قبل بھی لکھا گیا پڑھا گیا اور بولا گیا ہے۔ آج نہ جانے کیوں کچھ نادان لوگ اس لفظ ''میلاد النبی ﷺ'' سے چڑتے اور کڑھتے ہیں یہ بھی کھلی بدنصیبی ہے۔

(۲) ''ولادت النبی ﷺ'' یہ لفظ بھی اس پر دال ہے کہ پیارے نبی ﷺ کی ولادت طیبہ کو ایک خاص مقام حاصل ہے اور یہ تاریخی ولادت طیبہ ہے کہ ستارے جھک جھک سلامی پیش کررہے ہیں اور پورا کا پورا حضرت آمنہ کا گھر جگمگ جگمگ ہورہا ہے اس شان کی ولادت تاریخ کے دامن میں کسی کی نہیں۔ شعر

موسم ہے ولادت کا ماحول نرالا ہے
جس وقت ہوئے پیدا کل گھر میں اجالا ہے (انتخاب قدیری)

احادیث کریمہ میں ''ولادت النبی ﷺ'' ''مولود النبی ﷺ'' ''میلاد النبی ﷺ'' ''مولد النبی ﷺ'' جیسے الفاظ موجود ہیں جو مذہب اہلسنت کی مکمل تائید کرتے ہیں۔ اب احادیث کریمہ میں ذکر ولادت شریفہ ملاحظہ فرمائیں۔

(۳) سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا نور پاک موجود تھا اور تسبیح الٰہی میں مصروف تھا اور آپکی تسبیح دیکھکر فرشتے بھی جزبۂ اتباع نبوی سے سرشار ہوکر اسی تسبیح نور محمدی کی نقل کرتے تھے۔ پھر اس نور پاک کو حضرت آدم اور دوسرے حضرات انبیاء کرام کی اصلاب پاک سے گزارتے ہوئے حضرات والدین کریمین کو یہ امانت نور محمدی سونپ دی گئی اور آپکی ولادت طیبہ ہوئی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنے حضرات والدین کریمین کی پاک دامانی کا بھی اعلان فرمایا۔

(۴) ماہ رجب المرجب تھا شب جمعہ تھی پیارے نبی اپنی والدہ ماجدہ کے شکم اقدس میں جلوہ گر ہوئے جنت کے دروازے کھولدئے گئے۔ آپ مخزن رشد وھدایت معدن لطف و بشارت منبع خوف ونذارت کی شان لئے مدت حمل پوری فرما کر ارض گیتی پر جلوہ گستر ہوئے۔ شعر

ہر طرف سیاہی تھی یہ جہان کالا تھا
آپ جب ہوئے پیدا ہر طرف اجالا تھا (یاحبیب)

یہ ذکر ولادت طیبہ احادیث کریمہ میں آپ ملاحظہ فرمائیں۔

(۵) اس طرح کی بہت سی احادیث کریمہ میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ولادت مبارکہ کا ذکر شریف آیا ہے اور انھیں تمام حالات وکمالات پر مشتمل محفل میلاد شریف ہوتی ہے۔ اس حدیث شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی سرداری کا بھی اعلان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق کے پیارے نبی سردار ہیں گویا کہ پیارے نبی سید الاولین والآخرین سید الانبیاء والمرسلین

صُلْبِ اٰدَمَ وَجَعَلَنِیْ فِیْ صُلْبِ نُوْحٍ وَقَذَفَ بِیْ فِیْ صُلْبِ اِبْرَاهِیْمَ ثُمَّ لَمْ یَزَلِ اللّٰهُ تَعَالٰی یَنْتَقِلُنِیْ

حضرت آدم کی پشت میں، پھر رکھا مجھے حضرت نوح کی پشت میں، پھر رکھا مجھے حضرت ابراہیم کی پشت میں، پھر ہمیشہ اللہ تعالیٰ منتقل فرماتا رہا

مِنَ الْاَصْلَابِ الْکَرِیْمَةِ اِلَی الْاَرْحَامِ الطَّاهِرَةِ حَتّٰی اَخْرَجَنِیْ مِنْ اَبَوَیَّ لَمْ یَلْتَقِیَا عَلٰی سِفَاحٍ قَطُّ (رواہ فی الخصائص)

مجھ کو بزرگ پشتوں سے پاکیزہ ارحام میں یہاں تک کہ پیدا فرمایا مجھ کو میرے والدین سے کہ نہ پڑے دونوں کسی غلط راستے پر کبھی۔

(۴) حدیث شریف: لَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰی خَلْقَ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ اٰمِنَةَ لَیْلَةَ رَجَبٍ

ترجمہ: جب ارادہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے پیارے محمد ﷺ کو پیدا فرمانے کا پیارے نبی کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کے شکم اقدس میں تو رجب

وَکَانَتْ لَیْلَةَ جُمُعَةٍ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ تِلْكَ اللَّیْلَةِ رِضْوَانَ خَازِنَ الْجِنَانِ اَنْ یَّفْتَحَ

کے جمعہ کی رات تھی حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس رات میں حضرت رضوان خازن جنت کو یہ کہ کھول دے وہ

الْفِرْدَوْسَ وَیُنَادِیْ مُنَادٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَلَا اِنَّ النُّوْرَ الْمَخْزُوْنَ الْمَکْنُوْنَ الَّذِیْ یَکُوْنُ

جنت کو اور ندا دے ندا دینے والا آسمانوں اور زمین میں۔ خبردار! وہ نور جو خزانۂ الٰہی میں پوشیدہ تھا کہ جس سے ہوں گے

مِنْهُ النَّبِیُّ الْهَادِیْ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ یَسْتَقِرُّ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ یَتِمُّ خَلْقُهٗ وَیَخْرُجُ اِلَی الْخَلْقِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا (رواہ فی المواهب)

پیارے نبی ہدایت فرمانیوالے۔ اس رات میں جلوہ افروز ہوئے اپنی ماں کے شکم میں اور وہ اپنی مدت تخلیق پوری فرمائینگے اور تشریف لائینگے مخلوق کیطرف مبشر ہوکر اور نذیر ہوکر

(۵) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ اِنَّ اٰمِنَةَ کَانَتْ تُحَدِّثُ اِنَّهَا اُتِیَتْ حِیْنَ حَمَلَتْ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابن اسحاق سے مروی کہ سیدتنا حضرت آمنہ بیان فرماتی تھیں بے شک وہ جس وقت کہ حاملہ ہوئیں

بِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم قِیْلَ لَهَا اِنَّكِ قَدْ حَمَلْتِ بِسَیِّدِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَتْ مَا شَعَرْتُ بِاَنِّیْ حَمَلْتُ بِهٖ

پیارے نبی ﷺ کے وجود پاک سے تو کہا گیا حضرت آمنہ سے کہ بے شک تو حاملہ ہوگئی ہے اس امت کے سرور کی، فرمایا حضرت آمنہ نے میں نہ سمجھ سکی کہ میں حاملہ ہوگئی ہوں ان سے

وَلَا وَجَدْتُ لَهٗ ثِقَلًا کَمَا تَجِدُ النِّسَاءُ اِلَّا اِنِّیْ اَنْکَرْتُ رَفْعَ حَیْضَتِیْ وَاَتَانِیْ اٰتٍ وَاَنَا بَیْنَ النَّائِمَةِ

اور نہ پایا میں نے کوئی بوجھ جیسا کہ پاتی ہیں عورتیں، مگر یہ کہ میری ماہواری بند ہوگئی تھی، اور آیا میرے پاس ایک آنے والا جبکہ میں غنودگی کے عالم میں تھی

रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि उतारा मुझे अल्लाह अज़्ज़ा वजल ने ज़मीन की तरफ़ हज़रत आदम की पुश्त में, फिर रखा मुझे हज़रत नूह की पुश्त में, फिर रखा मुझे हज़रत इब्राहीम की पुश्त में, फिर हमेशा अल्लाह तआला मुन्तकिल फ़रमाता रहा मुझ को बुजुर्ग पुश्तों से पाकिज़ा अरहाम में, यहाँ तक कि पैदा फ़रमाया मुझको मेरे वालदैन से कि न पड़े दोनों किसी ग़लत रास्ते पर कभी।

4 हदीस शरीफ़:– जब इरादा फ़रमाया अल्लाह तआला ने प्यारे मोहम्मद सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को पैदा फ़रमाने का, प्यारे नबी की वालेदा माजेदा हज़रते आमिना के शिकमे अक़दस में तो रजब के जुमे की रात थी, हुक्म फ़रमाया अल्लाह तआला ने उस रात में हज़रते रिज़वान ख़ाज़िने जन्नत को यह कि खोल दे वो जन्नत को और निदा दे निदा देने वाला आसमानों और ज़मीन में। ख़बरदार! वे नूर जो ख़ज़ाना ए इलाही में पोशीदा था कि जिस से होंगे प्यारे नबी हिदायत फ़रमाने वाले, इस रात में जलवा अफ़रोज़ हुवे अपनी माँ के शिकम में और वो अपनी मुददते तख़लीक़ पूरी फ़रमाऐंगे और तशरीफ़ लाऐंगे मख़लूक़ की तरफ़ मुबश्शिर होकर और नज़ीर होकर।

5 हदीस शरीफ़:– हज़रते इस्हाक़ से मरवी कि सय्येदतना हज़रते आमिना बयान फ़रमाती थीं बेशक वो जिस वक़्त कि हामेला हुईं प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के वजूद से तो कहा गया हज़रते आमिना से कि बेशक तू हामेला हो गई है इस उम्मत के सरवर की, फ़रमाया हज़रते आमना ने मैं न समझी

ہیں سید الانس والجان ہیں سید الکونین ہیں سرور عالم ہیں۔

(۶) حضرات! سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ولادت طیبہ کی خوشی ''ثویبہ'' نے اپنے مالک ابولہب کو دی اور ابولہب نے میلا د النبی ﷺ کی خوشی میں اک ایثار کیا کہ اپنی لونڈی (ثویبہ) کو انگلی کے اشارے سے آزاد کر دیا تو ابولہب کو وہی انگلی چوسنے کو دی جاتی ہے جب وہ پیاسا ہو جاتا ہے پھر وہی انگلی چوسنے کو مل جاتی ہے اسطرح میلا د النبی ﷺ کی خوشی منانے اور اس میں کچھ خرچ کرنے کا یہ صلہ ملا کہ عذاب کے احساس میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ جب ایک کافر اور مستند کافر جسکی مذمت قرآن کریم کی سورۂ لہب پارہ ۳۰ میں موجود ہے، اس کو میلا د شریف کی برکتیں مل رہی ہیں تو سوچیں کہ وہ کافر ہم مومن' وہ دشمن ہم عاشق۔ اس نے بھتیجے کی خوشی منائی اور ہم پیارے رسول کی ولادت کی خوشی منا رہے ہیں اور تحفۂ وہدیۂ صلوٰۃ وسلام ایصال ثواب اور فضائل وکمالات بیان کر کے دوجہاں کی سرخروئی حاصل کر رہے ہیں تو ہم پر انعامات ربانی احسانات یزدانی کی مزید بوچھار ہوگی۔ اسی حدیث شریف کو بیان فرما کر سیدنا حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس واقعہ میں بڑی دلیل ہے مولود والوں کی۔ جو شب میلا د النبی ﷺ میں خوشیاں مناتے ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں۔ یعنی ابولہب جو کافر تھا جب میلا د النبی ﷺ کی خوشی میں اور لونڈی کے دودھ پلانے کی وجہ سے انعام دیا گیا تو اس مسلمان کی کیا شان ہوگی جو بھرا ہوا ہے محبت وخوشی سے اور میلا د النبی ﷺ میں مال خرچ کرتا ہے۔ لیکن چاہیئے کہ محفل میلا د النبی ﷺ عوام کی پیدا کردہ بدعات سیئہ یعنی ناجائز گانوں اور حرام باجوں اور غیر شرعی امور سے خالی ہو (مدارج النبوۃ شریف) آپنے اس حدیث شریف کی شرح میں حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی کا ارشاد گرامی ملاحظہ فرمالیا۔ میلا د النبی ﷺ میں خوشی منانا اور اس میں حسب حیثیت خرچ کرنا محبت کیساتھ۔ دونوں جہان کی رحمتوں برکتوں سعادتوں کا زرین ذریعہ ہے۔ اب ہم قرن اول سے لیکر موجودہ صدی سے پیشتر کے بزرگوں کے اقوال میلا د شریف کے بارے میں نقل کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ سیدنا حضرت علامہ قسطلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیشہ سے اہل اسلام میلا د النبی ﷺ کے مہینے میں محفلیں منعقد کرتے ہیں اور کھانے بناتے ہیں خوشی کے اور شب میلا د مبارکہ میں قسم قسم کے صدقات کرتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں خوشیاں اور نیکیوں میں اضافہ کرتے ہیں اور خوب اہتمام کرتے ہیں میلا د شریف پڑھتے ہیں تو ظاہر ہوتی ہیں میلا د شریف پڑھنے پڑھانے والوں پر اس کی برکتیں اور ہر فضل عظیم۔ اور میلا د شریف خصوصی مجربات میں سے ہے کہ وہ میلا د شریف پڑھنے پڑھانے والا مامون رہتا ہے اس سال میں۔ اور جلد ملنے والی خوشخبری حصول مراد کی حاجت روائی کی تو رحم فرمائے اللہ تعالیٰ ان میلا د پڑھنے پڑھانے والوں پر جنھوں نے بنالیا ہے مبارک میلا د النبی ﷺ کے مہینے کی راتوں کو ''عیدیں''۔ (مواہب لدنیہ شریف 'سیرت حلبی)

آپ اس عبارت میں دیکھیں کہ محافل میلا د شریف کو ''عیدیں'' فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت ابن حجر مکی رضی اللہ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ ''سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفۂ بلافصل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جسنے خرچ کیا ایک درہم میلا د النبی ﷺ پڑھوانے پر تو ہوگا میرا ساتھی جنت میں (نعمۃ الکبریٰ) سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا فرمان عالیشان ہے کہ ''جسنے تعظیم کی میلا د النبی ﷺ کی تو اس نے اسلام کو زندہ رکھا (نعمۃ الکبریٰ) سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کا ارشاد پاک ہے کہ ''جسنے خرچ کیا ایک درہم میلا د النبی ﷺ پڑھوانے پر تو گویا کہ حاضر ہوا معرکہ بدر وحنین میں (نعمۃ الکبریٰ) سیدنا امیر المومنین حضرت علی مشکل کشا رضی اللہ عنہ کا ارشاد عالی ہے کہ ''جس نے تعظیم کی میلا د النبی ﷺ کی اور بن گیا سبب اس (میلا د النبی ﷺ) کے پڑھوانے کا تو وہ نہیں نکلے گا دنیا سے مگر ایمان کیساتھ اور داخل ہوگا وہ جنت میں بنا حساب کے (نعمۃ الکبریٰ) سیدنا عارف یگانہ حضرت امام حسن بصری رضی اللہ عنہ کا قول مبارک ہے کہ ''مجھے محبوب ہے اگر ہو میرے پاس احد پہاڑ کی برابر سونا تو خرچ کر دونگا میں اسکو میلا د النبی ﷺ پڑھوانے پر۔ (نعمۃ الکبریٰ) سیدنا عارف کامل حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ کا قول شریف ہے کہ ''جو حاضر ہوا میلا د النبی ﷺ میں اور محفل میلا د شریف کی تعظیم

وَالْقَضَانَةِ فَقَالُ هَلْ شَعُرْتِ بِاَنَّكِ قَدْ حَمُلْتِ بِسَيِّدِ الْاَنَامِ (رواہ فی المواہب)

تو اس آنے والے نے کہا کیا تو نے سمجھا کہ تو حاملہ ہوگئی ہے ساری مخلوق کے سردار سے۔

(۶) حدیث شریف: قَالَ عُرْوَةُ وَثُوَيْبَةُ مُوْلَاةٌ لِاَبِیْ لَهَبٍ كَانَ اَبُوْ لَهَبٍ اَعْتَقَهَا فَاَرْضَعَتِ

ترجمہ: سیدنا حضرت عروہ نے فرمایا اور ثویبہ جو لونڈی تھی ابولہب کی کہ ابولہب نے آزاد کیا اس کو تو دودھ پلایا ثویبہ نے

النَّبِیَّ ﷺ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ لَهَبٍ اُرِيَهُ بَعْضُ اَهْلِهِ بِشَرِّ حِيْبَةٍ قَالَ لَهُ مَاذَا لَقِيْتَ قَالَ اَبُوْ لَهَبٍ

پیارے نبی ﷺ کو، پھر جب مرگیا ابولہب تو خواب میں دیکھا ابولہب کو اسکے کسی گھر والے نے بُری حالت میں، کہا ابولہب سے کیسی گزری؟ ابولہب بولا

لَمْ اَلْقِ بَعْدَكُمْ غَيْرَ اَنِّیْ سُقِيْتُ فِیْ هٰذِهٖ بِعَتَاقَتِیْ ثُوَيْبَةَ (رواہ البخاری)

نہ مل سکی مجھے تم سے الگ ہوکر کوئی بھلائی۔ میں پی لیتا ہوں اس انگلی شہادت کو کہ اس انگلی کے اشارے سے ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے۔

(۷) حدیث شریف: عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قُلْتُ

ترجمہ: سیدنا حضرت جابر ابن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا انہوں نے میں نے عرض کیا

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَخْبِرْنِیْ عَنْ اَوَّلِ شَیْءٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی قَبْلَ الْاَشْيَاءِ

یارسول اللہ میرے باپ آپ پر قربان اور میری ماں، خبر دیجئے آپ مجھے پہلی چیز کے بارےمیں کہ پیدا فرمایا اسکو اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں سے پہلے

قَالَ يَا جَابِرُ! اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْاَشْيَاءِ نُوْرَ نَبِيِّكَ مِنْ نُوْرِهٖ فَجَعَلَ ذٰلِكَ النُّوْرُ

فرمایا پیارے نبی نے اے جابر! بیشک اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا تمام چیزوں سے پہلے تمہارے پیارے نبی کے نور پاک کو اپنے نور پاک سے، یہ نور

يَدُوْرُ بِالْقُدْرَةِ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ فِیْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ لَوْحٌ وَّلَا قَلَمٌ وَّلَا جَنَّةٌ وَّلَا نَارٌ

سیر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت سے۔ جہاں چاہتا ہے اللہ تعالیٰ۔ اور نہ تھے اس وقت لوح اور نہ قلم اور نہ جنت اور نہ دوزخ

وَّلَا مَلَكٌ وَّلَا سَمَاءٌ وَّلَا اَرْضٌ وَّلَا شَمْسٌ وَّلَا قَمَرٌ وَّلَا جِنِّیٌّ وَّلَا اِنْسِیٌّ فَلَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّخْلُقَ

اور نہ فرشتہ اور نہ آسمان اور نہ زمین اور نہ سورج اور نہ چاند اور نہ جن اور نہ انسان۔ پھر جب ارادہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمانے کا

कि मैं हामेला हो गई हूँ उन से और न पाया मैंने कोई बोझ जैसा कि पाती हैं औरतें, मगर यह कि मेरी माहवारी बंद हो गई थी और आया मेरे पास एक आने वाला जबकि मैं गुनूदगी के आलम में थी तो उस आने वाले ने कहा, क्या तूने समझा कि तू हामला हो गई है सारी मख़लूक़ के सरदार से?

6 हदीस शरीफ़:– हज़रते अर्वा ने फ़रमाया और सौबया जो लोंडी थी अबूलहब की कि अबूलहब ने आज़ाद किया उसको, तो दूध पिलाया सौबया ने प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को, फिर जब मर गया अबूलहब तो ख्वाब में देखा अबूलहब को उसके किसी घर वाले ने बुरी हालत में, कहा अबूलहब से कैसी गुज़री? अबूलहब बोला न मिल सकी मुझे तुम से अलग होकर कोई भलाई, मैं पी लेता हूँ उस शहादत की उंगली को कि उस उंगली के इशारे से सौबया को आज़ाद करने की वजह से।

7 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर इब्ने अब्दुल्लाह अंसारी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! मेरे बाप आप पर कुर्बान और मेरी माँ, ख़बर दीजिये आप मुझे पहली चीज़ के बारे में कि पैदा फ़रमाया उसको अल्लाह तआला ने तमाम चीज़ों से पहले, फ़रमाया प्यारे नबी ने ऐ जाबिर! बेशक अल्लाह तआला ने पैदा फ़रमाया है तमाम चीज़ों से पहले तुम्हारे प्यारे नबी के नूरे पाक को अपने नूरे पाक से, यह नूर सैर फ़रमाता है अल्लाह तआला की कुदरत से, जहाँ चाहता है अल्लाह तआला। और न थे उस

کی تو کامیاب ہوگیا وہ ایمان میں۔ (نعمۃ الکبریٰ) سیدنا عارف باللہ حضرت معروف کرخی رضی اللہ عنہ کا قول حسن ہے کہ ''جس نے تیار کیا کھانا میلاد النبی ﷺ پڑھوانے کے واسطے اور جمع کیا مسلمان بھائیوں کو اور روشن کیئے چراغ اور نیا لباس زیب تن کیا۔ خوشبو اور عطر لگایا میلاد النبی ﷺ کی تعظیم کے لئے تو حشر فرمائے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت پہلی جماعت حضرات انبیاء کرام کیساتھ اور ہوگا وہ اعلیٰ علیین میں۔ (نعمۃ الکبریٰ) سیدنا فقیہ اجل حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کا فرمان عالیشان ہے کہ ''جس نے جمع کیا میلاد النبی ﷺ کیلئے مسلمان بھائیوں کو اور تیار کیا کھانا اور مکان کو خصوصی اہمیت دی اور اچھے کام کئے اور محفل میلاد شریف پڑھوانے کا سبب بنا تو اٹھائے گا اس کو اللہ تعالیٰ روز قیامت حضرات صدیقین اور شہداء اور صالحین کیساتھ اور ہوگا وہ نعمتوں والے باغات میں۔ (نعمۃ الکبریٰ) سیدنا عارف حق حضرت سری سقطی رضی اللہ عنہ کا قول مبارک ہے کہ ''جس نے ارادہ کیا ایسی جگہ کا کہ پڑھا جا رہا ہے جہاں میلاد النبی ﷺ تو یقیناً اس نے ارادہ کیا ایک باغ کا جنت کے باغوں میں سے۔ (نعمۃ الکبریٰ) سیدنا فخر المفسرین حضرت امام فخر الدین رازی رضی اللہ عنہ کا قول عزیز ہے کہ ''جس شخص نے پڑھایا میلاد النبی ﷺ نمک پر یا گندم پر یا کسی اور چیز پر جو کھانے والی چیزوں میں سے ہے تو ظاہر ہوگی ہر شئی میں برکت اور پہنچے گی اس کو یہ کھائے جانے والی چیز تو وہ نہ مضطرب ہوگا اور قرار پائے گا یہاں تک کہ بخشدے گا اللہ تعالیٰ اس میلاد شریف کے تبرک کھانے کی وجہ سے اور اگر پڑھوایا میلاد النبی ﷺ پانی پر تو جس نے پیا اس پانی سے تو داخل ہونگے اس کے دل میں ہزار نور و رحمت اور نکلے گا اس کے دل سے کینہ اور بیماری اور نہیں مریگا اس کا دل جس دن مریں گے دل۔ جس نے پڑھایا میلاد النبی ﷺ درہم سکوں پر چاندی کے یا سونے کے اور ملا دیا ان سکوں کو دوسرے سکوں میں تو نازل ہوگی ان سکوں میں برکت اور نہیں محتاج ہوگا وہ سکوں والا۔ (نعمۃ الکبریٰ) سیدنا رأس المحدثین حضرت علامہ سیوطی رضی اللہ عنہ کا ارشاد پُر رشاد ہے کہ ''نہیں ہے کوئی گھر یا مسجد یا محلہ کہ پڑھا جائے گا اس میں میلاد النبی ﷺ مگر چھا جائیں گے فرشتے اس مکان پر یا مسجد یا محلہ پر اور دعاء رحمت کریں گے فرشتے اس مکان والے پر اور عام فرما دیگا ان کیلئے اللہ تعالیٰ رحمت و خوشنودی کو نہیں ہے کوئی مسلمان جو پڑھوائے گا اپنے گھر میں میلاد النبی ﷺ مگر دور فرمادے گا اللہ سبحانہ تعالیٰ قحط کو وباء کو اور جلنے کو ڈوبنے کو اور آفات و بلیات کو اور بغض و حسد کو اور بری نظر اور چوری کو اس گھر والوں سے اور جب وہ مریگا تو آسان فرمادے گا اللہ تعالیٰ اس پر جواب منکر نکیر کا اور ہوگا وہ محفل میں سچائی کی بارگاہ میں ایسے بادشاہ کی جو قدرت والا ہے۔

حضرات! ''نعمۃ الکبریٰ'' کتاب کی یہ تمام عبارات و اقتباسات صفحہ ۸ تا صفحہ ۱۷ کے ہیں جنھیں پڑھنے کے بعد آپکو اس بات کا یقین ہو ہی گیا ہوگا کہ ''محافل میلاد النبی ﷺ کا انعقاد و اہتمام و انصرام ہمیشہ سے اہل ایمان کرتے چلے آئے ہیں اور تقریباً بارہ سو برس پہلے ترمذی شریف جیسی حدیث شریف کی کتاب میں میلاد النبی ﷺ کا ایک پورا باقاعدہ باب ہی رکھا گیا ہے۔ اور ہم نے یہ باب ترمذی شریف ہی سے لیا ہے۔

(۷) اس حدیث شریف کے مُخرج سیدنا حافظ احادیث کثیرہ حضرت علامہ عبد الرزاق ابو بکر ابن ہمام رضی اللہ عنہ ہیں اور سیدنا حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ کے شاگرد رشید ہیں سیدنا حضرت امام احمد ابن حنبل رضی اللہ عنہ کے استاذ محترم اور سیدنا حضرت امام بخاری اور سیدنا حضرت امام مسلم رضی اللہ عنہما کے دادا استاذ ہیں۔ اس حدیث پاک کی تمام تفصیلات فقیر قدیری نے یوں بیان کی ہیں

خدا کے نور سے میرے نبی کی ذات بنی
پھر ان کے نور سے یہ ساری کائنات بنی یا حبیب

سیدنا امام اہلسنت حضرت علامہ ابوالحسن اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نور ہے جو کسی نور کی مثل نہیں ہے۔ اور روح نبوت مقدسہ ایک چمک ہے اسی کے نور کی اور فرشتے جھڑے ہوئے ریزے ہیں انھیں انوار سے اور فرمایا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے سب سے پہلا جو پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرا نور پاک ہے اور میرے نور پاک سے پیدا فرمائی گئی ہے ہر چیز۔ (مطالع المسرات) یہ سب اللہ تعالیٰ کے نور کا جلوہ ہیں چمک ہیں روشنی ہیں۔ ایسا نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا نور ٹکڑے ٹکڑے ہوکر یہ تقسیم عمل میں آئی اور خدا کا نور

الْخَلْقَ قَسَمَ ذٰلِكَ النُّوْرَ اَرْبَعَةَ اَجْزَآءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْاَوَّلِ الْقَلَمَ وَمِنَ الثَّانِى اللَّوْحَ

مخلوق کو، تو تقسیم فرمایا اس نور کے فیض کو چار انداز پر، پھر پیدا فرمایا پہلے حصے سے قلم کو دوسرے حصے سے لوح کو

وَمِنَ الثَّالِثِ الْعَرْشَ ثُمَّ قَسَمَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ اَرْبَعَةَ اَجْزَآءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْاَوَّلِ حَمَلَةَ الْعَرْشِ

اور تیسرے حصے سے عرش کو۔ پھر حصہ فرمایا چوتھے حصے کو چار انداز پر۔ تو پیدا فرمایا پہلے حصے سے حاملین عرش کو

وَمِنَ الثَّانِى الْكُرْسِىَّ وَمِنَ الثَّالِثِ بَاقِى الْمَلَآئِكَةِ ثُمَّ قَسَمَ الرَّابِعَ اَرْبَعَةَ اَجْزَآءٍ فَخَلَقَ

اور دوسرے حصے سے کرسی کو اور تیسرے حصے سے باقی تمام فرشتے، پھر حصے فرمایا چوتھے کو چار انداز پر تو پیدا فرمایا

مِنَ الْاَوَّلِ السَّمَاوَاتِ وَمِنَ الثَّانِى الْاَرْضِيْنَ وَمِنَ الثَّالِثِ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ ثُمَّ قَسَمَ الرَّابِعَ

پہلے حصے سے آسمانوں کو دوسرے حصے سے زمینوں کو اور تیسرے حصے سے جنت اور دوزخ کو، پھر حصے فرمایا چوتھے کو

اَرْبَعَةَ اَجْزَآءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْاَوَّلِ نُوْرَ اَبْصَارِهِمْ وَمِنَ الثَّانِى نُوْرَ قُلُوْبِهِمْ وَهِىَ الْمَعْرِفَةُ بِاللّٰهِ

چار انداز پر، تو پیدا فرمایا پہلے حصے سے مومنوں کی آنکھوں کا نور، دوسرے حصے سے مومنوں کے دلوں کا نور اور وہ معرفت الٰہی ہے

وَمِنَ الثَّالِثِ نُوْرَ اُنْسِهِمْ وَهُوَ التَّوْحِيْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، ثُمَّ قَسَمَ الرَّابِعَ

اور تیسرے حصے مومنوں کی محبت کا نور اور وہ کلمہ توحید لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے، پھر حصے فرمایا چوتھے کو

اَرْبَعَةَ اَجْزَآءٍ فَخَلَقَ الشَّمْسَ مِنْ جُزْءٍ وَخَلَقَ الْقَمَرَ مِنْ جُزْءٍ وَالْكَوَاكِبَ مِنْ جُزْءٍ وَاَقَامَ

چار انداز پر۔ تو پیدا فرمایا ایک حصے سے سورج اور ایک حصے سے چاند اور ایک حصے سے تارے اور رکھا

الْجُزْءَ الرَّابِعَ فِىْ مَقَامِ الرَّجَاءِ اِثْنٰى عَشَرَ اَلْفَ سَنَةٍ ثُمَّ جَعَلَهٗ اَرْبَعَةَ اَجْزَآءٍ فَخَلَقَ الْعَقْلَ

چوتھے کو مقام رجاء میں بارہ ہزار سال، پھر بنائے اس نور کے چار حصے تو پیدا فرمایا عقل کو

مِنْ جُزْءٍ وَالْعِلْمَ وَالْحِلْمَ مِنْ جُزْءٍ وَالْعِصْمَةَ وَالتَّوْفِيْقَ مِنْ جُزْءٍ وَاَقَامَ الرَّابِعَ فِىْ مَقَامِ الْحَيَاءِ

ایک حصے سے اور علم کو اور حلم کو ایک حصے سے اور عصمت و توفیق کو ایک حصے سے اور مقیم رکھا چوتھے حصے کو مقام حیاء میں

वक़्त लौह और न क़लम और न जन्नत और न दौज़ख़ और न फ़रिश्ता और न आसमान और न ज़मीन और न सूरज और न चाँद और न इनसान। फिर जब इरादा फ़रमाया अल्लाह तआला ने पैदा फ़रमाने का मख़लूक़ को तो तक़सीम फ़रमाया उस नूर के फ़ैज़ को चार अंदाज़ पर, फिर पैदा फ़रमाया पहले हिस्से से क़लम को दूसरे हिस्से से लौह को और तीसरे हिस्से से अर्श को, फिर हिस्सा फ़रमाया चौथे हिस्से को चार अंदाज़ पर, तो पैदा फ़रमाया पहले हिस्से से हामलीने अर्श को और दूसरे हिस्से से कुर्सी को और तीसरे हिस्से से बाक़ी तमाम फ़रिश्ते, फिर हिस्से फ़रमाया चौथे को चार अंदाज़ पर तो पैदा फ़रमाया पहले हिस्से से आसमानों को दूसरे हिस्से से ज़मीनों को और तीसरे हिस्से से जन्नत और दोज़ख़ को, फिर हिस्से फ़रमाया चौथे को चार अंदाज़ पर, तो पैदा फ़रमाया पहले हिस्से से मोमिनों की आँखों का नूर, दूसरे हिस्सें से मोमिनों के दिलों का नूर और वो मआरफ़ते इलाही है और तीसरे हिस्से से मोमिनों की महब्बत का नूर और वो कलमा ए तौहीद **लाइलाहा इल्लल्लाहो मोहम्मदुर रसूलुल्लाह** है, फिर हिस्से फ़रमाया चौथे को चार अंदाज़ पर, तो पैदा फ़रमाया एक हिस्से से सूरज और एक हिस्से से चाँद और एक हिस्से से तारे और रखा चौथे को मक़ामे रज़ा में बारह हज़ार साल, फिर बनाए उस नूर के चार हिस्से तो पैदा फ़रमाया अक़्ल को एक हिस्से से और इल्म को और हिल्म को एक हिस्से से और असमत व तौफ़ीक़ को

گھٹ گیا ہو جیسا کہ بعض نادان پیارے نبی کو نور وحدت کا ٹکڑا لکھتے ہیں یہ نری جہالت وضلالت ہے اللہ تعالیٰ کا نور پاک ٹکڑے ہونے سے منزہ ہے۔ اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ دنیا میں آکر سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ للعٰلمین اور تمام حسینوں کے امام نہ بنے بلکہ جب آپکا نور پاک پیدا ہوا تب ہی آپ ان فضائل وکمالات سے نوازے گئے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس وقت منصب نبوت پر فائز تھا جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔ (رواہ فی الخصائص والمشکوٰۃ) سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علیٰ مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیشک سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں تھا حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے پہلے چودہ ہزار سال۔ (رواہ زرقانی) اللہ تعالیٰ نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے نور کو کب پیدا فرمایا اسکا حساب لگانا اندازہ کرنا بھی ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے سوال فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام سے کہ کتنی عمر بیت گئی تمہاری سالوں کے حساب سے عرض کیا حضرت جبریل نے اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں جانتا میں سوائے اسکے کہ اک ستارہ چوتھے حجاب میں ظاہر ہوتا تھا ہر ستر ہزار (۷۰۰۰۰) سال میں ایک مرتبہ، میں نے دیکھا ہے اس ستارے کو بہتر ہزار (۷۲۰۰۰) مرتبہ، تب فرمایا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اے جبریل امین! اپنے پالنہار کی عزت کی قسم میں ہی وہ ستارہ ہوں۔ (تفسیر روح البیان شریف ج ۳ ص ۵۴۳)

(۸) سیدتنا حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ولادت کی کیفیات کو بیان فرمایا کہ آپکی ولادت طیبہ کے موقعہ پر کتنا اہتمام وانتظام فرمایا تھا۔ سفید پرندے فضا میں اڑ رہے تھے جیسے آج کل ولادت نبوی کے موقعہ پر مختلف قسم کی سجاوٹیں کیجاتی ہیں۔ کچھ عورت مرد ہوا میں ہاتھوں میں برتن لئے تھے یہ بھی ڈیکوریشن ہی تھا۔ حضرت آمنہ کی آنکھیں روشن ہوئیں تو آپنے یہ منظر دیکھا کہ جھنڈے لگے ہوئے ہیں۔ جشن ولادت کے موقعہ پر اپنے گھروں میں جھنڈے لگانا سنت الٰہیہ ہے۔ بیت اللہ کی چھت پر جھنڈے کا لگانا اللہ تعالیٰ کے حکم پر ہی ہوا ہے۔ مشرق ومغرب میں جھنڈے، یہی تو جشن عید میلاد النبی ﷺ ہے۔ اسی لئے تو اہلسنت وجماعت بڑے دھوم دھام سے جشن عید میلاد النبی ﷺ مناتے ہیں۔

اپنے نبی کا جشن مناؤ جوجلتا ہے جلنے دو
نعرے لگاؤ نعت سناؤ جوجلتا ہے جلنے دو
جھنڈی لگاؤ راہ سجاؤ جوجلتا ہے جلنے دو
اہل سنن تم عید مناؤ جوجلتا ہے جلنے دو
بارہ ربیع الاول ہے اب آمد نور اول ہے
ذکر نبی کی بزم سجاؤ جوجلتا ہے جلنے دو
لب پہ نعتیہ نغمے آئیں اور ندائی نعرے ہوں
جھوم کے گاؤ کیف میں آؤ جوجلتا ہے جلنے دو یا نبی

آپنے بعد ولادت سجدے میں سر اقدس رکھا اور دست دعاء دراز فرمائے سیدنا حضرت علامہ اسماعیل حقی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''میلاد شریف کرنا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی تعظیم ہے۔ جبکہ نہوں اس میں بری باتیں''۔ فرمایا سیدنا حضرت امام سیوطی رضی اللہ عنہ نے ''مستحب ہے ہمارے لئے اظہار شکر کرنا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ولادت پر''۔ فرمایا ہے سیدنا حضرت علامہ ابن حجر ہیتمی رضی اللہ عنہ نے کہ ''بدعت حسنہ ہے، متیقن ہیں اس کے مستحب ہونے پر اور میلاد شریف کرنا اور لوگوں کا جمع ہونا اس کے لئے اسی طرح بدعت حسنہ ہے''۔ فرمایا سیدنا حضرت امام سخاوی رضی اللہ عنہ نے ''نہ کیا میلاد شریف کسی نے تینوں زمانوں میں، بس بعد میں ایجاد ہوا پھر ہمیشہ کرتے رہے اہل اسلام چاروں طرف اور ہر شہر میں اور صدقہ خیرات کرتے ہیں مختلف قسم کے صدقات وخیرات کے ذریعہ اہتمام کرتے ہیں میلاد شریف پڑھوانے کا اور ظاہر ہوتی ہیں میلاد کی برکتیں ان میلاد شریف پڑھوانے والوں پر اور بہت ہی بڑا کرم ہوتا ہے''۔ فرمایا سیدنا حضرت امام جوزی رضی اللہ عنہ نے ''میلاد شریف کی خاصیت یہ ہے کہ امن وامان رہتی ہے اس کی وجہ سے سال بھر اور جلد ملنے والی خوشخبری ہے مقصد براری اور مراد پوری ہونے کی۔ اور پہلا شخص جس نے ایجاد کیا محفل میلاد شریف بادشاہوں میں سے شاہ اربل

اِثْنَیْ عَشَرَ اَلْفَ سِنَةٍ ثُمَّ نَظَرَ اِلَیْهِ فَتَرَشَّحَ النُّوْرُ عَرَقاً فَقَطَرَ مِنْهُ مِاةَ اَلْفٍ وَّعِشْرُوْنَ اَلْفاً

بارہ ہزار سال تک پھر نظر قدرت فرمائی اس کی طرف تو جھڑا نور قطرے قطرے، تو ٹپکے قطرات اس سے ایک لاکھ چوبیس ہزار

وَاَرْبَعَةُ آلَافٍ قَطْرَةً فَخَلَقَ اللّٰهُ مِنْ کُلِّ قَطْرَةٍ نَبِیاً وَرَسُوْلاً ثُمَّ تَنَفَّسَتْ اَرْوَاحُ الْاَنْبِیَاءِ

تو پیدائے فرمائے اللہ تعالیٰ نے نبی اور رسول پھر سانس لیا حضرات انبیاء کرام کی ارواح مبارکہ نے

فَخَلَقَ اللّٰهُ مِنْ اَنْفَاسِهِمْ نُوْرَ اَرْوَاحِ الْاَوْلِیَاءِ السُّعَدَاءِ وَالشُّهَدَاءِ وَالْمُطِیْعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

پھر پیدا فرمائے اللہ تعالیٰ نے ان کے سانسوں سے حضرات اولیاء کرام سعداء عظام شہداء ذوی احترام اور اطاعت کرنے والے مومنین میں سے

اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ فَالْعَرْشُ وَالْکُرْسِیُّ مِنْ نُوْرِیْ وَالْکَرُوْبِیُّوْنَ وَالرُّوْحَانِیُّوْنَ مِنَ الْمَلَائِکَةِ

قیامت تک کے تو عرش و کرسی میرے نور سے ہے اور کر و بیان اور روحانیان فرشتے

مِنْ نُوْرِیْ وَمَلَائِکَةُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ مِنْ نُوْرِیْ وَالْجَنَّةُ وَمَا فِیْهَا مِنَ النَّعِیْمِ مِنْ نُوْرِیْ

میرے نور سے ہیں اور ساتوں آسمانوں کے فرشتے میرے نور سے ہیں اور جنت اور جو کچھ جنت میں ہے نعمتوں میں سے میرے نور سے ہے

وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالْکَوَاکِبُ مِنْ نُوْرِیْ وَالْعَقْلُ وَالْعِلْمُ وَالتَّوْفِیْقُ مِنْ نُوْرِیْ وَالْاَرْوَاحِ

اور سورج اور چاند اور تارے میرے نور سے ہیں اور عقل و علم اور توفیق میرے نور سے ہے اور ارواح

الْاَنْبِیَاءِ وَالرُّسُلِ مِنْ نُوْرِیْ وَالشُّهَدَاءَ وَالسُّعَدَاءَ وَالصَّالِحِیْنَ مِنْ نَتَائِجِ نُوْرِیْ ثُمَّ خَلَقَ اللّٰهُ

انبیاء و رسول میرے نور سے ہیں اور شہداء اور سعداء اور صالحین میرے نور کے نتیجے میں ہیں، پھر پیدا فرمائے اللہ نے

اِثْنَیْ عَشَرَ حِجَاباً فَاَقَامَ النُّوْرَ وَهُوَ الْجُزْءُ الرَّابِعُ فِیْ کُلِّ حِجَابٍ اَلْفَ سَنَةٍ وَهِیَ مَقَامَاتِ

بارہ حجاب، پھر رکھا نور کو اور وہ چوتھا حصہ تھا، ہر حجاب میں ایک ایک ہزار سال اور وہ مقامات

الْعُبُوْدِیَّةِ وَهِیَ اَحْجَابُ الْکَرَامَةِ وَالسَّعَادَةِ وَالزِّیْنَةِ وَالرَّحْمَةِ وَالرَّافَةِ وَالْحِلْمِ وَالْعِلْمِ

عبودیت ہیں اور وہ حجابات ہیں کرامت کے اور سعادت کے اور زینت کے اور رحمت کے اور نرمی کے اور حلم کے اور علم کے

एक हिस्से से और मुक़ीम रखा चौथे हिस्से को मक़ामे हया में बारह हज़ार साल तक फिर कुदरत की नज़र फ़रमाई उस की तरफ़ तो झड़ा नूर क़तरे क़तरे, तो टपके क़तरात उससे एक लाख चौबीस हज़ार तो पैदा फ़रमाए अल्लाह तआला ने नबी और रसूल, फिर साँस लिया हज़राते अंबियाए किराम की रूहों ने, फिर पैदा फ़रमाए अल्लाह तआला ने उनके साँससें से हज़राते औलियाए किराम सआदाए एज़ाम शोहदाए किराम और इताअत करने वाले मोमिनीन में से, क़यामत तक के, तो अर्श व कुर्सी मेरे नूर से हैं और करोबयान और रूहानियान फ़रिश्ते मेरे नूर से हैं और सातों आसमानों के फ़रिश्ते मेरे नूर से हैं और जन्नत और जो कुछ जन्नत में है नेमतों में से मेरे नूर से है, और सूरज और चाँद और तारे मेरे नूर से हैं, और अक़्ल व इल्म और तौफ़ीक़ मेरें नूर से है, और अरवाहे अंबिया व रसूल मेरे नूर से हैं और शोहदा और सआदा और सालेहीन मेरे नूर के नतीजे में हैं, फिर पैदा फ़रमाए अल्लाह ने बारह हिजाब, फिर रखा नूर को और वो चौथा हिस्सा था, हर हिजाब में एक एक हज़ार साल और वो मक़ामात उबूदयत हैं, और वो हिजाबात हैं करामत के और सआदत के और ज़ीनत के और रहमत के और नरमी के और हिल्म के और इल्म के और वक़ार के और सुकून के और सब्र के और सिदक़ के और यक़ीन के, तो इबादत की अल्लाह तआला की उस नूर ने हर हिजाब में एक एक हज़ार साल, फिर जब निकला वो नूर हिजाबों से तो रखा

ہے اور تصنیف کی شاہ اربل کے لئے ابن دحیہ نے ایک کتاب میلا دشریف کے بارے میں تو عطا فرمائیں شاہ اربل نے ابن دحیہ کو ایک ہزار اشرفیاں اور نکالی ہے میلا دشریف کی اصل سیدنا امام حافظ ابن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنت سے، ایسے ہی سیدنا حضرت علامہ حافظ سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور دھجیاں اڑادی ہیں میلا دشریف کے منکرین کی میلا دشریف کے انکار کرنے پر ان کے اس قول کے بارے میں کہ میلا دشریف کرنا بدعت مذمومہ ہے (تفسیر روالبیان پ ۲۶ سورۂ فتح آخری آیت کریمہ)

بعض نادانوں کا کہنا ہے کہ ہر سال میلا دشریف کرنا کنہیا کے جنم اور سوانگ کی طرح ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ نادان لوگ دولت ایمانی سے محروم ہیں اور علم وآگہی سے بھی انکا کوئی رشتہ نہیں ہے ورنہ اس بارے میں بھی حضرات محدثین کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ارشادات موجود ہیں۔ سیدنا حضرت شیخ محمد طاہر محدث رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں حکم فرمایا گیا ہے کہ ہر سال سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ولادت کی خوشی کیا کرو۔ سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر محدث نے فرمایا ہمیشہ کرتے رہے ہیں اہل اسلام ہر نئے سال میں اور اہتمام کرتے ہیں مولود شریف پڑھوانے کا اور ظاہر ہوتی ہیں ان پر میلا دشریف کی برکتیں اور بہت بڑا کرم۔ ان تمام عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ بڑے بڑے حضرات محدثین اور اولیاء کرام نے محفل میلا دشریف کو اچھا جانا ہے اور ساری دنیا کے مسلمان اسے اچھا ہی جان کر کرتے ہیں محفل میلاد شریف اگر ایک مرتبہ سال میں گھر میں کرلی جائے تو سال بھر اس گھر میں برکتیں برستی رہتی ہیں۔ وہ برکت ورحمت کا گہوارہ بن جاتا ہے اور محفل میلا دشریف کی برکتوں سے میلا دشریف کرانیوالے کو دونوں جہاں میں کامیابی ہوتی ہے۔ محفل میلا دشریف مقصد براری اور حصول برکات کا بہترین ذریعہ ہے۔

بخاری شریف کی ایک حدیث پاک میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا اور اس حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے نور پاک کو پیدا فرمایا۔ بظاہر ان دونوں احادیث کریمہ میں تضاد واختلاف معلوم ہوتا ہے اور دونوں احادیث کریمہ اپنی جگہ صحیح ہیں۔ ان میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ نور نبی والی حدیث شریف میں ابتداء حقیقی ہے اور قلم والی حدیث شریف میں ابتداء اضافی ہے۔ اسکا مطلب یہ ہوا کہ تمام مخلوقات میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے نور نبوی کو پیدا فرمایا اور پھر نور نبوی کے بعد تمام مخلوقات میں سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا۔ ابتداء دونوں احادیث کریمہ میں ہے مگر حقیقی اور اضافی کا فرق ہے۔ حقیقی ابتداء نور نبوی میں ہے اور اضافی ابتداء قلم میں ہے بلا شبہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نور اللہ ہیں۔ اشعار:

صبح کے میں ہوئی نکلا ہے تارا نور کا
جس طرف بھی دیکھئے بٹتا ہے صدقہ نور کا
سر ہے مخزن نور کا قاسم ہے تلوا نور کا
سر سے لیکر پاؤں تک ہر عضو ان کا نور کا
نور سے پیدا ہوئے ہیں سارا جلوہ نور کا
حق تعالیٰ نور ہے محبوب اسکا نور کا
سج گیا جسم منور پہ وہ جوڑا نور کا
ان کی کملی نور کی انکا عمامہ نور کا
سکے حصے میں تو آئے بچے زرداروں کے پر
حصہ لیکر چل پڑیں دائی حلیمہ نور کا
نور سر ہے نور سینہ نور پائے نازنیں
مصطفےٰ کا دیکھئے پیارا سراپا نور کا
نور دائیں نور بائیں نیچے اوپر بھی ہے نور
آمنہ کے لال کا ماحول بھی تھا نور کا
دیکھتے تھے جبرئیل اسکو کروروں سال سے
عرش پر تھا جلوہ گستر کیسا تارا نور کا
کیسے ہوتا سایۂ جسم محمد مصطفےٰ
کس نے دیکھا ہے زمانے بھر میں سایہ نور کا
راہ صدیوں کی ہوئی طے ایک پل میں مرحبا
یہ ہے معراج النبی میں آنا جانا نور کا
نور کی خیرات لیکر جارہے ہیں اہل دل

وَالْوَقَارِ وَالسَّكِيْنَةِ وَالصَّبْرِ وَالصِّدْقِ وَالْيَقِيْنِ فَعَبَدَ اللّٰهَ ذَالِكَ النُّوْرُ فِىْ كُلِّ حِجَابٍ اَلْفَ

اور وقار کے اور سکون کے اور صبر کے اور صدق کے اور یقین کے، تو عبادت کی اللہ تعالیٰ کی اس نور نے ہر حجاب میں ایک ایک ہزار

سَنَةٍ فَلَمَّا خَرَجَ ذَالِكَ النُّوْرُ مِنَ الْحُجُبِ رَكَّبَهُ اللّٰهُ فِى الْاَرْضِ فَكَانَ يُضِيْئُ مِنْهُ

سال، پھر جب نکلا وہ نور حجابوں سے تو رکھا اس نور کو زمین میں تو چمکتے تھے اس نور سے

بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ كَالسِّرَاجِ فِى اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ ثُمَّ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ مِنَ الْاَرْضِ وَرَكَّبَ

مشرق و مغرب کے درمیان جیسے روشن چراغ اندھیری رات میں، پھر پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو مٹی سے اور رکھا

فِيْهِ النُّوْرَ فِىْ جَبْهَتِهٖ ثُمَّ انْتَقَلَ مِنْهُ اِلٰى شِيْثَ وَلَدِهٖ وَكَانَ يَنْتَقِلُ مِنْ طَاهِرٍ اِلٰى طَاهِرٍ

حضرت آدم میں نورانکی پیشانی میں، پھر منتقل فرمایا حضرت آدم سے حضرت شیث کیطرف جو حضرت آدم کے بیٹے ہیں اور منتقل ہوتا تھا پاک سے پاک کیطرف

وَمِنْ طَيِّبٍ اِلٰى طَيِّبٍ اِلٰى اَنْ وَصَلَ اِلٰى صُلْبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ اَخْرَجَنِىْ

اور پاکیزہ سے پاکیزہ کی طرف، یہاں تک پہونچا وہ نور پاک سیدنا حضرت عبداللہ ابن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پشت پاک میں، پھر بھیجا مجھ کو

اِلَى الدُّنْيَا فَجَعَلَنِىْ سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَرَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ وَقَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ

دنیا کی طرف کہ بنایا مجھے رسولوں کا سردار اور انبیاء کا آخری اور تمام جہانوں کیلئے رحمت اور تمام چمکداروں کا قائد

هٰذَا كَانَ بَدْءُ نُوْرِ نَبِيِّكَ يَا جَابِرُ۔ (رواہ فی المصنف سیدنا عبد الرزاق)

یہ ہے تمہارے پیارے نبی کے نور پاک کی ابتداء اے جابر!

(۸) حدیث شریف: كَانَتْ آمِنَةُ تُحَدِّثُ وَتَقُوْلُ اَتَانِىْ آتٍ حِيْنَ مَرَّ بِىْ مِنْ حَمْلِ سِتَّةِ اَشْهُرٍ

ترجمہ: سیدتنا حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی تھیں اور کہتی تھیں کہ آیا میرے پاس ایک آنیوالا جس وقت گزرے میرے حمل شریف کو چھ ماہ

فِى الْمَنَامِ وَقَالَ لِىْ يَا آمِنَةُ اِنَّكِ قَدْ حَمَلْتِ بِخَيْرِ الْعَالَمِيْنَ فَاِذَا وَلَدْتِّهٖ سَمِّيْهِ مُحَمَّدً وَاكْتُمِىْ

خواب میں اور کہا اس آنے والے نے اے آمنہ آپ حاملہ ہوگئی ہیں خیر العالمین سے، تو جب جنیں آپ ان کو تو نام رکھنا ان کا محمد اور چھپانا

उस नूर को ज़मीन में तो चमकते थे उस नूर से मशरिक़ व मग़रिब के दर्मियान जैसे रोश चिराग़ अंधेरी रात में, फिर पैदा फ़रमाया अल्लाह तआला ने हज़रते आदम को मिटटी से और रखा हज़रते आदम में नूर को, उनकी पेशानी में, फिर मुंतक़िल फ़रमाया हज़रते आदम से हज़रते शीश की तरफ़ जो हज़रते आदम के बेटे हैं और मुंतक़िल होता था पाक से पाक की तरफ़ और पाकीज़ा से पाकीज़ा की तरफ़, यहाँ तक पहुँचा वो नूरे पाक सय्येदना हज़रत अब्दुल्लाह इब्ने अबुल मुत्तलिब की पुश्ते पाक में, फिर भेजा मुझको दुनिया की तरफ़ कि बनाया मुझे रसूलों का सरदार और अंबिया का आख़री और तमाम जहाँनों के लिये रहमत और तमाम चमकदारों का क़ाइद। यह है तुम्हारे प्यारे नबी के नूरे पाक की इब्तिदा, ए जाबिर!

8 हदीस शरीफ़:– हज़रते बीबी आमना रज़ियल्लाहो तआला अन्हा बयान फ़रमाती थीं और कहती थीं कि आया मेरे पास एक आने वाला जिस वक़्त गुज़रे मेरे हमल शरीफ़ को छे माह, ख़्वाब में, और कहा उस आने वाले ने ऐ आमेना आप हामला हो गई हैं खैरूल आलैमीन से, तो जब जनें आप उनको तो नाम रखना उनका मोहम्मद, और छुपाना अपने हाल को, फिर जब कि पकड़ा मुझे उस दरवाज़े ने जो पकड़ता है औरतों को तो ज़िक्र फ़रमाया हज़रते आमेना ने कि देखे उन्होंने अजायबात, उन में से देखे सफ़ेद परिंदों में से कि उनकी चोंचें ज़मरूर्द की थीं और उनके पर याक़ूत के थे, और कुछ मर्द औरतें हवा में जिने के हाथों में बरतन थे

نور کی برسات ہے کب دیکھا ٹوٹا نور کا
شق ہوا ہے چاند تو حیرت کی کوئی بات ہے
اپنے صدقے پہ نہ کیوں کر حکم چلتا نور کا
آسمانوں سے گزرنا ہے انھیں آسان تر
ہوتا ہے آسان شیشے سے گزرنا نور کا
اک طرف جن وبشر ہیں اک طرف شمس وقمر
سینکڑوں عنوان ہیں اور اک قضیہ نور کا
انکے در پر بٹ رہا ہے رات دن اور صبح وشام
نور کا انکے اتارا اور صدقہ نور کا
ہو نہیں سکتا عبادت میں بھی ان جیسا کوئی
ہیں ہزاروں' اور ہزاروں سالہ سجدہ نور کا
ناخنوں کو اپنے چوما اور لگا یا آنکھ سے
حضرت آدم کی سیرت میں ہے قصہ نور کا
اللہ اللہ آمدِ نورِ محمد مصطفےٰ
ہوگیا ظلمت کدوں پر آج قبضہ نور کا
خلق انکی انتخاب اور انتخاب انکی صفات
نور بار انکی ادائیں یہ ہیں جلوہ نور کا یارسول

اس حدیث شریف میں یہ تعلیم بھی خوب اور بہت خوب ہے کہ توحید اسلامی کا مطلب صرف اللہ تعالیٰ کو ایک جاننا ماننا نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کو ایک جاننے ماننے کیساتھ ساتھ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ بندہ اور سچا رسول اور محبوب بیمثال جانے۔ شعر:

توحید معتبر تری عشق نبی کیساتھ
دین محمدی کا یہ پیغام ہے صریح (یارسول)

(۹) سوال کا مقصد یا تو یہ تھا کہ پیر کے دن روزہ رکھنا کیسا ہے اور اسکا ثواب کیا اور کتنا ہے۔ یا یہ کہ یارسول اللہ آپ ہر پیر کو روزہ رکھتے ہیں اس دن کی کیا خصوصیت ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے پیر کے دن کی عظمتوں کو اجاگر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ پیر کے دن کو یہ عظمت وفضیلت ملی ہے کہ اس دن صاحب قرآن کریم اور قرآن کریم دونوں آئے ہیں۔ نزول قرآن کریم کی ابتداء غار حرا میں ۱۷ رمضان مبارک پیر سحر کے وقت پہلی وحی شریف ان پانچ آیات کریمہ سے ہوئی:

(ترجمہ): پڑھئے اے پیارے نبی نام سے مالک کے اپنے جس نے پیدا فرمایا ہے۔ پیدا فرمایا انسان کو جمے ہوئے خون سے۔ آپ پڑھئے اور مالک آپکا بڑے کرم والا ہے۔ جس نے لکھنا سکھایا قلم کے ذریعہ۔ سکھایا انسان کامل پیارے نبی کو وہ جو نہ جانتے تھے وہ۔
(بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۵۵۴)

پیر کے دن روزہ رکھنا بہتر ہے۔ اس حدیث شریف نے بہت سے حقائق کو اجاگر فرمایا ہے (۱) ''اوقات ومقامات'' اشرف واقعات سے اشرف ہو جاتے ہیں۔ جیسے ولادت نبوی اور نزول قرآنی سے پیر کا دن افضل ہوگیا۔ (مرقاۃ شریف) (۲) ''ولادت نبوی'' اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اسے بڑی نعمتوں میں شمار فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس نعمت عظمیٰ و کبریٰ پر احسان جتایا۔ ارشاد رب قدیر ہے:

(ترجمہ) بلاشبہ احسان فرمایا ہے اللہ نے ایمان والوں پر جبکہ بھیجا اللہ نے ان میں ایک رسول انھیں میں سے جو تلاوت فرماتے ہیں ان پر اس کی آیتیں اور خوب پاک کرتے ہیں ان کو اور سکھاتے ہیں ان کو کتاب اور دانائی اور اگرچہ تھے وہ پہلے ہی سے ضرور کھلی گمراہی میں۔
(بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۷۴) (۳) جس دن اہم واقعہ یا واقعات رونما ہوں اس دن کو یادگار کے طور پر منانا سنت سے ثابت ہے۔ (۴) یادگار میں کھیل تماشہ ہرگز نہیں ہونا چاہئیے۔ (۵) یادگار منانے کا طریقہ یہ ہے کہ اس دن عبادات کا اہتمام ہونا چاہئے وہ عبادات خواہ بدنی ہوں جیسے نماز روزہ تلاوت وعظ ومیلاد شریف درود وسلام وغیرہا۔ یا عبادات مالی ہوں جیسے صدقات وخیرات لنگر قل شریف نذر ونیاز وغیرہا۔ (۶) عید میلاد النبی ﷺ وعید معراج النبی ﷺ منانا صد فی صد درست ہیں۔ (۷) سیدنا حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس حدیث شریف کی روشنی میں پیر کا دن جمعہ سے بھی افضل ہے۔ (۸) سیدنا حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شب میلاد شریف شب قدر سے افضل ہے کیونکہ شب قدر میں قرآن کریم نازل ہوا ہے اور شب میلاد شریف میں خود صاحب قرآن کریم جلوہ افروز ہوئے ہیں۔

شَانُکِ قَالَتُ ثُمَّ لَمَّا اَخَذَنِی مَا یَاْخُذُ النِّسَاءَ وَذَکَرَتْ عَجَائِبَ مِمَّا رَأَتْ

اپنے حال کو، پھر جب کہ پکڑا مجھے اس دردزہ نے جو پکڑتا ہے عورتوں کو تو ذکر فرمایا حضرت آمنہ نے کہ دیکھے انہوں نے عجائبات۔ انمیں سے دیکھے

مِنَ الطُّیُوْرِ الْبِیْضِ مِنْہَا قُرْہَا مِنَ الزُّمُرُّدِ اَجْنِحَتُہَا مِنَ الْیَاقُوْتِ وَرِجَالٌ وَ نِسَاءٌ فِی الْہَوَاءِ بِاَیْدِیْہِمْ اَبَارِیْقُ

سفید پرندوں میں سے کہ ان کی چونچیں زمرد کی تھیں اور ان کے پر یاقوت کے اور کچھ مرد عورتیں ہوا میں جن کے ہاتھوں میں برتن تھے

مِنَ الْفِضَّۃِ کَشَفَ اللّٰہُ عَنْ بَصَرِیْ فَرَأَیْتُ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبَہَا وَرَأَیْتُ ثَلَاثَۃَ اَعْلَامٍ

چاندی کے، تو پردے اُٹھا دیئے اللہ تعالیٰ نے میری آنکھ سے تو دیکھ لیا میں نے زمین کے پوربوں کو اور زمین کے پچھموں کو اور دیکھے میں نے تین جھنڈے

مَضْرُوْبَاتٍ عَلَمًا بِالْمَشْرِقِ وَعَلَمًا بِالْمَغْرِبِ وَعَلَمًا بِظَهْرِ الْکَعْبَۃِ وَاَخَذَنِی فِی الْمَخَاضِ فَوَضَعْتُ

گڑے ہوئے، ایک جھنڈا مشرق میں ایک جھنڈا مغرب میں اور ایک جھنڈا کعبے شریف کی چھت پر، تو پکڑ لیا مجھے دردزہ کی شدت نے تو جنا میں نے

مُحَمَّدًا ﷺ فَنَظَرْتُ اِلَیْہِ فَاِذَا ھُوَ سَاجِدٌ وَقَدْ رَفَعَ اُصْبُعَیْہِ اِلَی السَّمَاءِ کَالْمُتَضَرِّعِ۔ (رواہ فی المواھب)

پیارے محمد ﷺ کو، تو دیکھا میں نے انکی طرف تو اس وقت سجدہ ریز تھے اور بلند فرمایا اپنی انگلیوں کو آسمان کی طرف گڑگڑا کر دعاء مانگنے والے کی طرح

(۹) حدیث شریف: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَیْنِ فَقَالَ فِیْہِ وُلِدْتُ وَفِیْہِ اُنْزِلَ عَلَیَّ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: پوچھا گیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے، پیر کے روزے کے بارے میں تو فرمایا اسی دن تو میری ولادت ہوئی ہے اور اسی دن نازل فرمایا گیا قرآن مجھ پر

(۱۰) حدیث شریف: قَالَ عِنْدَ اللّٰہِ مَکْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَ اِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِیْ طِیْنَتِہٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک میں لکھا ہوا ہوں سب نبیوں کا آخری اور بیشک حضرت آدم گندھے ہوئے تھے اپنے خمیر میں

وَسَاُخْبِرُکُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِیْ دَعْوَۃُ اِبْرَاھِیْمَ وَ بِشَارَۃُ عِیْسٰی وَرُؤْیَا اُمِّیَ الَّتِیْ رَأَتْ

اور میں خبر دیتا ہوں تم کو اپنے پہلے معاملے کی کہ دعاء حضرت ابراہیم ہوں اور بشارت حضرت عیسیٰ ہوں اور نظارہ ہوں اپنی والدہ ماجدہ کا جو دیکھا تھا انہوں نے

حِیْنَ وَضَعَتْنِیْ وَقَدْ خَرَجَ لَہَا نُوْرًا اَضَاءَ لَہَا مِنْہُ قُصُوْرُ الشَّامِ۔ (رواہ فی شرح السنۃ)

جس وقت کہ جنا تھا انہوں نے مجھ کو کہ ظاہر ہوا ان کیلئے ایک نور کہ چمک اُٹھے ان کیلئے اس نور سے ملک شام کے محلات۔

चाँदी के, तो पर्दे उठा दिये अल्लाह तआला ने मेरी आँख से तो देख लिया मैंने ज़मीन के पूरबों को और ज़मीन के पश्चिमों को और देखे मैंने तीन झंडे गड़े हुवे, एक झंडा मशरिक़ में एक झंडा मग़रिब में और एक झंडा काबे शरीफ़ की छत पर, तो पकड़ लिया मुझे दर्दे ज़ेह की शिद्दत ने, तो जना मैंने प्यारे मोहम्मद सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को, तो देखा मैंने उनकी तरफ़ तो उस वक़्त सजदा रेज़ थे और बुलंद फ़रमाया अपनी उंगलियों को आसमानों की तरफ़ गिड़ गिड़ा कर दुआ माँगने वालों की तरह।

9 हदीस शरीफ़:— दरयाफ़्त किया गया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से, पीर के रोज़े के बारे में तो फ़रमाया उसी दिन में तो मेरी विलादत हुई है और उसी दिन में नाज़िल फ़रमाया गया कुरआन मझ पर।

10 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि अल्लाह तआला के नज़दीक मैं लिख हुवा हूँ सब नबियों का आखरी, और बेशक हज़रते आदम गुंधे हुवे थे अपने ख़मीर में और मैं ख़बर देता हूँ तुम को अपने पहले मुआमले की कि मैं हज़रते इब्राहीम की दुआ हूँ और बशारते हज़रते ईसा हूँ और नज़ारा हूँ अपनी वालेदा का जो देखा था उन्होंने जिस वक़्त कि जना था उन्होंने मुझ को कि ज़ाहिर हुवा उनके लिये एक नूर कि चमक उठे उनके लिये उस नूर से मुल्के शाम के महल।

(۹) پیر کے دن اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ پیارے نبی ﷺ بھی اپنے میلاد شریف اور نزول قرآن کا شکرانہ ادا فرمایا کرتے تھے۔

(۱۰) یہ لکھا ہوا لوح محفوظ کا مراد نہیں ہے بلکہ یہ ایک اور تحریر مبارک ہے جو عالم ارواح میں پرچار کرنے کیلئے لکھی گئی تھی اس تحریر پر تنویر کی وجہ سے عالم ارواح میں ہی سب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو جانتے پہچانتے اور مانتے تھے۔ ابھی خمیر گوندھا جارہا تھا گویا کہ ابھی پتلا بھی نہ بنا تھا تو پھر پتلے کے سوکھنے کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے مبعوث ہونے کی دعاء فرمائی تھی جو قرآن کریم میں مذکور ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اے مالک ہمارے اور بھیجدے ان میں ایک رسول انھیں میں سے جو تلاوت فرمائیں ان پر تیری تمام آیتوں کو اور سکھائیں ان کو کتاب اور دانائی اور خوب پاک فرمادیں ان کو بیشک تو ہی بڑی عزت والا بڑی حکمت والا ہے۔ (بصیرۃ الایمان افادہ قادری معینی صفحہ ۵۶)

اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت ابراہیم وحضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی ذریت میں یہ دعاء سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کیلئے تھی کیونکہ تعمیر کعبہ کی فراغت کے بعد توبہ واستغفار کے بعد حضرت ابراہیم نے دعاء کی کہ نبی آخر الزماں کو ہماری نسل میں ظاہر فرما اور یہ شرف ہمیں عنایت فرما۔ یہ دعاء قبول ہوئی اور دونوں حضرات کی نسل میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے سوا کوئی نبی نہ ہوا۔ اولادِ ابراہیم میں باقی تمام انبیاء حضرتِ اسحاق علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنا ذکرِ میلاد شریف خود فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبین لکھا ہوا تھا جس وقت حضرتِ آدم علیہ السلام کا پتلا خمیر ہورہا تھا میں اپنے ابتدائے حال کی خبر دوں، میں دعاء ابراہیم ہوں بشارت عیسیٰ ہوں اپنی والدہ کے اس خواب کی تعبیر ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھا تھا ان کیلئے ایک چمک دار نور ظاہر ہوا تھا جس سے ملکِ شام کے ایوان وقصور ان کیلئے روشن ہوگئے۔ شعر:

واللہ وہ اللہ کا محبوب نرالا ہے
مکے میں ہوا پیدا گھر گھر میں اجالا ہے (یا نبی)

اس حدیث شریف میں دعاء ابراہیم سے یہی دعاء مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرتِ ابراہیم علیہ السلام کی دعاء قبول فرمائی اور انکی اولاد میں آخری نبی کو مبعوث فرمایا جب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ امتِ مسلمہ میں پیدا ہوئے تو آپکے آباؤ اجداد موحد ومومن تھے، اللہ تعالیٰ نے حضرتِ ابرہیم علیہ السلام کی دعاء قبول فرمائی اور آپ کے تمام اباؤ اجداد کو شرک وکفر اور زنا سے پاک وصاف رکھا۔ حضرتِ ابراہیم علیہ السلام نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے متعلق بہت سی دعائیں مانگیں جو اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائیں کہ حضورِ انور ﷺ مومن جماعت میں پیدا ہوں۔ حضور انور ﷺ مکہ معظمہ میں پیدا ہوں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ صاحب کتاب رسول ہوں حضور انور ﷺ کو کتاب کے علاوہ حکمت بھی عطا ہو حضور انور ﷺ تمام جہاں کے معلم ہوں کہ سب ان سے سیکھیں اور بجز پروردگار وہ کسی سے نہ سیکھیں حضور انور ﷺ کے پاس بیٹھنے والے سب پاک مومن ہوں کوئی فاسق نہ ہو۔ اب جو شخص حضراتِ صحابہ کرام کو فاسق کہے وہ دعاءِ ابراہیمی کی قبولیت کا منکر ہے۔ جس جماعت کو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ جیسا معلم اور مزکی ملے وہ جماعت کیسی پاک ہوگی۔ قرآن کریم آسان نہیں ورنہ اس کی تعلیم کیلئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نہ بھیجے جاتے۔ اور حکمت میں اشارہ ہے کہ قرآنِ کریم کے ساتھ حدیث شریف بھی ضروری ہے۔ روحانی ونفسانی طہارت نگاہِ مصطفٰے سے حاصل ہوتی ہے، جس کا اعلان وَ یُزَکِّیۡہِمۡ سے کیا گیا۔

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۵۷)

سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی تشریف آوری کی بشارت سے نوازا تھا یہ بشارت بھی قرآن کریم میں مذکور ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ (ترجمہ) اور جب کہا عیسیٰ نے جو بیٹے ہیں مریم کے اے اولاد یعقوب! بیشک میں رسول ہوں اللہ کا تمہاری طرف تصدیق فرمانے والا ہوں اس کی جو پہلے تھی مجھ سے توریت اور بشارت دینے والا ہوں ایک عظیم الشان

﴿باب الایمان﴾ ترجمہ: ایمان کا باب

(۱۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَھَادَۃُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے قائم کیا گیا ہے اسلام پانچ پر۔ گواہی دینا اسکی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور بیشک

مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءُ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجُّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ (رواہ البخاری و المسلم)

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اسکے بندۂ خاص اور اسکے پیارے رسول ہیں۔ اور قائم کرنا نماز کا اور ادا کرنا زکوٰۃ کا اور حج کرنا اور روزے رکھنا رمضان شریف کے

(۱۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَۃً فَاَفْضَلُھَا قَوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ایمان کی چند اور ستر (۷۰) شاخیں ہیں تو زیادہ فضیلت والا ان میں سے کہنا ہے کلمۂ طیبہ کا

وَاَدْنَاھَا اِمَاطَۃُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَآءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ۔ (رواہ البخاری و المسلم)

اور سب سے ادنیٰ ان میں سے ہٹا دینا ہے تکلیف دینے والی چیز کا راہ سے اور شرم وغیرت شاخ ہے ایمان کی۔

(۱۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کامل مسلمان وہ ہے سلامت رہیں مسلمان جس کی زبان سے اور ہاتھ سے

وَالْمُھَاجِرُ مَنْ ھَجَرَ مَانَھَی اللّٰہُ عنہ (رواہ البخاری)

اور مہاجر ہے جو چھوڑ دے ان کو منع فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے جن سے۔

(۱۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں مومن ہوسکتا کوئی تم میں سے جب تک نہ ہوجاؤں میں زیادہ محبوب اس کو

مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔ (رواہ البخاری و المسلم)

اس کے والدین سے اور اپنی اولاد سے اور تمام لوگوں سے۔

(۱۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ بِھِنَّ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے تین خصلتیں جس میں ہوں گی وہ پائے گا ان کے ذریعے چاشنی ایمان کی

---

(2) ईमान का बाब

– 11 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने क़ायम किया गया हैं इस्लाम पाँच पर: गवाही देना उसकी कि नहीं है कोई माबूद सिवाए अल्लाह तआला के और बेशक हज़रत मोहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम उसके बंदा ए ख़ास और उसके प्यारे रसूल हैं और क़ायम करना नमाज़ का और अदा करना ज़कात का और हज करना और रोज़े रखना रमज़ान शरीफ़ के।

12 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ईमान के चंद और सत्तर(70) शाख़ाऐं हैं तो ज़्यादा फ़ज़ीलत वाला उनमें से कहना है कलमए तय्येबा का और सबसे अदना उनमें से हटा देना हैं तकलीफ़ देने वाली चीज़ का राह से, और शर्म व ग़ैरत शाख़ है ईमान की।

13 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कामिल मुसलमान वो है सलामत रहें मुसलमान जिस की ज़बान से और हाथ से, और मुहाजिर है जो छोड़ दे उनको कि मना फ़रमाया है अल्लाह तआला ने जिन से।

14 हदीस शरीफ़:– फ़रमया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं मोमिन हो सकता कोई तुम में से जब तक न हो जाऊँ मैं ज़्यादा महबूब उसको उसके वालदैन से और अपनी औलाद से और तमाम लोगों से।

15 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तीन ख़सलतें जिस में होंगी

رسول کی جو تشریف لائیں گے بعد میرے، نام ان کا احمد ہے پھر جب تشریف لائے وہ ان کے پاس نشانیوں کے ساتھ تو کہا انہوں نے یہ جادو ہے کھلا ہوا (بصیرۃ الایمان افادہٗ قادری معنی صفحہ ۱۳۹۰)۔ اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:

میں توریت شریف ودیگر کتب آسمانی کی تصدیق فرمانے والا اور تمام انبیاء کرام کا ماننے والا ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے نبی ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ تمام عالموں کے رسول ہیں۔ حدیث شریف: سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے حکم سے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نجاشی بادشاہ کے پاس گئے تو نجاشی بادشاہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور یہ وہی رسول ہیں جنکی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی تھی اگر امور سلطنت کی ذمہ داریاں نہ ہوتیں تو میں خود حاضر ہو کر کفش برداری کی سعادت حاصل کرتا (ابو داؤد شریف) حدیث شریف: سیدنا حضرت عبد اللہ ابن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ توریت شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی نعت وصفت مذکور ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپکے پاس دفن ہوں گے سیدنا حضرت ابو داؤد مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ گنبد خضریٰ شریف کی چھاؤں میں ایک قبر شریف کی جگہ موجود ہے (ترمذی شریف)۔ حدیث شریف: سیدنا حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حواریوں نے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا یا روح اللہ! کیا ہمارے بعد بھی کوئی امت ہے؟ فرمایا ہاں احمد مصطفےٰ کی امت ہے وہ لوگ حکماء وعلماء ابرار واتقیاء ہیں اور فقہ میں نائب انبیاء ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ سے تھوڑے رزق پر راضی ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے تھوڑے عمل پر راضی ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ آخری نبی ہیں اسلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صرف آپکی بشارت دی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے علاوہ کوئی نبی نہیں آیا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا نام دنیا میں جلوہ گر ہونے سے پہلے ہی مشہور ہو چکا تھا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ولادت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پانچسو ستر برس کے بعد ہوئی آپ نے

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو احمد اسلئے فرمایا کہ قیامت میں حمد کا جھنڈا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے ہاتھ میں ہوگا۔ عالم ارواح میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ احمد کے نام سے مشہور تھے عالم اجسام میں محمد کے نام سے معروف ہوئے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ احد سے امکان کی میم سے ممتاز ہوئے۔ (تفسیر روح البیان شریف) شعر

عجب ہے ربط اے ہمدم احد میں اور احمد میں
کہ احمد ہیں احد والے احد احمد کا والی ہے (یا نبی)

ساری حمدیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں اسکے باوجود سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ محمد ہیں اور اللہ تعالیٰ محمود ہے کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کے محمد ہیں اور اللہ تعالیٰ سارے عالم کا محمود ہے۔ محمود کے معنیٰ خوبیاں بیان کیا ہوا اور محمد کے معنیٰ ہیں بہت خوبیاں بیان کیا ہوا۔ اللہ تعالیٰ جسکی حمد فرمائے وہ محمد ہے اللہ تعالیٰ کی حمد زیادہ ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۱۳۹۰)

اکثر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے لئے دعائیں مانگی ہیں۔ اور تقریبا تمام ہی حضرات انبیاء کرام نے آپکی تشریف آوری کی بشارتیں عنایت فرمائی ہیں۔ سیدتنا حضرت بی بی آمنہ خاتون رضی اللہ عنہا نے یہ نظارا وقت ولادت دیکھا بحالت بیداری دیکھا تھا کہ ایک نور چمکا اور اس نے ملک شام تک کے محلات کو روشن ومنور فرما دیا۔

واللہ وہ اللہ کا محبوب نرالا ہے
مکے میں ہوا پیدا گھر گھر میں اجالا ہے یا نبی

قرآن کریم کی مذکورہ آیات کریمہ اور اس حدیث پاک سے بھی ثابت ہوا کہ میلاد شریف پڑھنا سنت الٰہیہ اور سنت ملائکہ اور سنت رسول اور سنت صحابہ ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ منبر شریف پر رونق افروز ہو کر اپنا ذکر میلاد شریف خود ارشاد فرماتے ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے معجزات سات قسم کے ہیں (۱) بعض معجزات تو وہ ہیں کہ گزشتہ انبیاء کرام اور انکی امتوں نے دیکھے (۲) بعض معجزات وہ ہیں جو ولادت پاک سے پہلے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا اور دنیائے عرب وعجم نے دیکھے

مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْداً لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَكْرَهُ

جسکو ہونگے اللہ اور رسول اسکے زیادہ محبوب اسکو اللہ ورسول کے ماسوا سے اور جو محبت کرے کسی بندے سے نہ محبت کرے مگر اللہ تعالیٰ کیلئے اور جو ناپسند کرے

اَنْ يَّعُوْدَ فِى الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِى النَّارِ (رواہ البخاری و المسلم)

یہ کہ لوٹ جائے کفر میں بعد اسکے کہ بچالیا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے اس سے جیسا کہ بُرا جانتا ہے یہ کہ ڈالا جائے وہ آگ میں۔

(۱۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِىَ بِاللّٰهِ رَبًّا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ نے چکھ لیا اس نے مزہ ایمان کا جو راضی ہوگیا اللہ تعالیٰ کے رب ہونے سے

وَبِالْاِسْلَامِ دِيْناً وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلاً۔ (رواہ مسلم)

اور اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد مصطفےٰ علیہ کے رسول ہونے سے۔

(۱۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلٰثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ نے تین ہیں جن کیلئے دوگنا ثواب ہے، ایک شخص تو اہل کتاب ہے جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور

اٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَّالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ يَّطَاُهَا

ایمان لایا حضرت محمد پر، دوسرے وہ غلام مملوک جب حق ادا کرے اللہ تعالیٰ کا اور اپنے مولاؤں کا بھی، اور تیسرے ایسا شخص کہ ہے اسکے پاس ایک باندی کہ صحبت کرتا ہے اس سے

فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَادِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ (رواہ البخاری و المسلم)

پھر حسن ادب کی تعلیم دی اور اچھا علم سکھایا پھر آزاد کردیا اس کو پھر نکاح کرلیا اس سے تو اس کیلئے ڈبل ثواب ہے۔

(۱۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ نے جو نماز پڑھے ہماری نماز کی طرح اور منہ کرے ہمارے قبلے کی طرف اور کھائے ہمارا ذبح کیا ہوا

فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِىْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِىْ ذِمَّتِهٖ (رواہ البخاری)

تو وہ مسلمان ہے۔ اس کیلئے ذمہ ہے اللہ تعالیٰ کا اس کے رسول اعلیٰ کا، تو نہ توڑو تم اللہ تعالیٰ کے ذمے کو۔

वो पाएगा उनके ज़रिये चाश्नी ईमान की, जिसको होंगे अल्लाह और रसूल उसके ज़्यादा महबूब उसको अल्लाह व रसूल के मासिवा से, और जो महब्बत करे किसी बंदे से न महब्बत करे मगर अल्लाह तआला के लिये, और जो नापसंद करे यह कि लौट जाए कुफ़्र में बाद इस के कि बचा लिया है उसको अल्लाह तआला ने उस से जैसा कि बुरा जानता है यह कि डाला जाए वो आग में।

16 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने चख लिया उस ने मज़ा ईमान का जो राज़ी हो गया अल्लाह तआला के रब होने से और इस्लाम के दीन होने से और हज़रत मोहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के रसूल होने से।

17 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तीन हैं जिन के लिये दो गुना सवाब है, एक शख़्स तो अहले किताब जो अपने नबी पर ईमान लाया और ईमान लाया हज़रत मोहम्मद पर, दूसरे वो ग़ुलाम जब हक़ अदा करे अल्लाह तआला का और अपने मौलाओं का भी, और तीसरे ऐसा शख़्स कि है उसके पास एक बाँदी कि सोहबत करता है उस से फिर अदब की तालीम दी उसको और अच्छा इल्म सिखाया फिर आज़ाद कर दिया उसको फिर निकाह कर लिया उस से तो उसके लिये डबल सवाब है।

18 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो नमाज़ पढ़े हमारी नमाज़ की तरह और मुँह करे हमारे क़िबले की तरफ़ और खाए हमारी ज़िब्ह किया हुवा तो वो मुसलमान है, उसके

(۳) کچھ معجزات وہ ہیں جو بوقت ولادت دیکھنے میں آئے (۴) کچھ معجزات وہ ہیں جو عہد طفلی میں دیکھنے میں آئے (۵) بعض معجزات وہ ہیں جو ظہور نبوت سے پہلے دیکھنے گئے (٦) بعض معجزات وہ ہیں جو ظہور نبوت کے بعد سے وصال شریف تک ظہور میں آئے (۷) بعض معجزات وہ ہیں جو بعد وصال سے قیامت تک دیکھے جارہے ہیں اور دیکھے جاتے رہیں گے۔ اور اعلان نبوت سے وصال شریف تک کے پھر ہزار معجزات تو کتابوں میں منقول ہیں حقیقت یہ ہے کہ۔ اشعار

ہر روش معجزہ ہر ادا معجزہ
ہر صفت آپکی مصطفیٰ معجزہ
شان اعجاز محبوب رب دیکھئے
جو کہا معجزہ جو کیا معجزہ
خلق نوری ہو یا بعثت دنیوی
ابتدا معجزہ انتہا معجزہ (یاحبیب)

(۱۱) خیمۂ اسلام کے پانچ ستون ہیں جو ان میں سے کسی کا انکار کرے گا وہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

(۱۲) ''شعبہ'' ٹکڑے گروہ اور درخت کی شاخ کو کہتے ہیں اور اس حدیث پاک میں خصلت کے معنیٰ میں ہے اسلامی کام فرض ہو یا واجب سنت ہو یا مستحب کسی اسلامی خصلت کو نہ چھوڑے۔ کلمۂ طیبہ جہاں کہیں احادیث کریمہ میں لاالٰہ الااللہ آتا ہے وہاں پورا کلمۂ طیبہ لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ مراد ہوتا ہے یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ میں نے نماز کی پہلی رکعت میں پہلے سبحانك اللهم پڑھی پھر الحمد پڑھی اور پھر قل یا پڑھی اس کا صاف وصریح مطلب یہ ہے کہ پوری ثناء پوری سورۂ فاتحہ پوری سورۂ کافرون پڑھی۔ مسلمانوں کو اپنی زندگی میں عام طور پر کلمۂ طیبہ کا ورد رکھنا چاہیئے تیجے میں بھی یہی کلمۂ طیبہ پڑھا جاتا ہے اور نفل عبادت کا ثواب بھی افضل ہوتا ہے۔ شرم وغیرت سے مراد بھی ایمانی شرم وغیرت ہے جو گناہوں سے باز رکھے۔ نماز وغسل وغیرہ نیک کاموں سے شرمانا یہ شیطانی ونفسانی غیرت ہے وہ یہاں ہرگز مراد نہیں ہے یہاں چند اور ستر سے مراد کثرت ہے کہ ایمان کی بہت سی شاخیں ہیں۔

(۱۳) کامل مسلمان وہ ہے جو کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے گالی گلوچ اور طعنہ وچغلی نہ کرے اور بلا وجہ شرعی کسی کو نہ مارے اور نہ اس کے خلاف کچھ تحریر کرے یہ حدیث پاک اخلاق کی جامع ہے۔ نام نہاد مسلمانوں کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے انھیں تو منافق کہتے ہیں اور ان پر مسلمانوں کو سخت رہنا چاہیئے۔

(۱۴) محبت دل کے جھکاؤ کا نام ہے۔ محبت دو قسم کی ہوتی ہے طبعی اور عقلی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے دونوں قسم کی محبت ہونی چاہئیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ میں وہ تمام خوبیاں بدرجۂ اتم موجود ہیں جو محبت کے لئے ضروری ہیں۔ (۱) حسن وجمال (۲) فضل وکمال (۳) جود ونوال۔ ہر مومن کو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے محبت ایسی ہی ہونی چاہئے کہ سب کچھ ان پر نثار وقربان کردے حق یہ کہ: شعر

جب عشق محمد میں ہم خود کو مٹادیں گے
جینے کا قرینہ پھر دنیا کو سکھادیں گے (یانبی)

(۱۵) جس میں مذکورہ تین اوصاف ہوں گے وہ عبادات وطاعات اور دینی معاملات میں مشقتیں برداشت کرنے میں لذت پائے گا۔ دنیاوی غذاؤں میں بھی لذتیں ہیں اور روحانی غذاؤں میں بھی لذتیں ہیں جسے ایمان کی چاشنی مل جائے تو وہ جاڑوں کی نماز اور جہاد کے میدان میں خندہ پیشانی سے مصروف نظر آتا ہے۔ اس حدیث پاک کی عملی تشریح کربلا شریف میں آل رسول سیدنا حضرت امام حسین شہید اعظم رضی اللہ عنہ نے پیش فرمائی۔ اور یہ حلاوت ایمانی ہر مشکل کو آسان کرنے کا بہترین نسخہ ہے۔ اس حدث پاک سے معلوم ہوا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے اللہ والی محبت کرنا چاہیئے نہ کہ ماں باپ بیوی بچوں والی۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے اس لئے محبت کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے کوئی دنیاوی غرض اس میں شامل نہو۔ کفر اور کفار سے طبعی اور عقلی دونوں طرح نفرت کرے کفار سے ایسے بچے جیسے سانپ سے کیونکہ سانپ سے جان کو خطرہ ہے اور کفار سے ایمان کو شعر

دین کے مسائل میں دنیوی مراحل میں

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

(۱۹) حدیث شریف: وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ اَتیٰ اَعْرَابِیٌّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: سیدنا حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک دیہاتی آئے پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں

فَقَالَ دُلَّنِیْ عَلیٰ عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَیْئاً

تو انہوں نے عرض کیا کہ ہدایت فرمایئے مجھکو ایسے کام کی کہ جب میں اسکو کروں تو داخل ہو جاؤں جنت میں، پیارے نبی نے فرمایا اللہ کی عبادت کرو اور نہ شریک ٹھہراؤ اسکے ساتھ کسی کو

وَتُقِیْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّیْ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا

اور قائم رکھو نماز، زکوٰۃ فرض ادا کرو، روزے رکھو رمضان کے، عرض کیا انہوں نے قسم اسکی میری جان جسکے قبضے میں ہے کہ نہ

اَزِیْدُ عَلیٰ هٰذَا شَیْئاً وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وَلّیٰ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلیٰ رَجُلٍ

بڑھاؤں گا میں اس پر کچھ اور نہ کم کرونگا اس سے، پھر جب چلد یئے وہ تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے جسکو خوش کرے یہ بات کہ دیکھے وہ ایسے شخص کیطرف

مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْیَنْظُرْ اِلیٰ هٰذَا (رواہ البخاری و المسلم)

جو جنتی ہے تو چاہیئے کہ دیکھ لے اس شخص کی طرف۔

(۲۰) حدیث شریف: عَنْ سُفْیَانَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِیِّ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِّیْ فِی الْاِسْلَامِ

ترجمہ: سیدنا حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ فرمایئے مجھ سے اسلام کے بارے میں

قَوْلاً لَا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَداً بعدك وفی روایت غیرك قال قلت آمنت بالله ثم استقم. (رواہ مسلم)

ایسی بات کہ نہ پوچھوں میں اسکے بارے میں کسی سے آپکے بعد، فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہو ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر پھر جمے رہو۔

(۲۱) حدیث شریف: عن طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ رضی الله تعالیٰ عنه قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلیٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ

ترجمہ: سیدنا حضرت طلحہ ابن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ آیا ایک شخص پیارے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِیَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا یَقُوْلُ حَتّیٰ دَنَا

ﷺ کی بارگاہ میں نجد سے بال بکھیرے ہوئے، ہم سن رہے تھے سنسناہٹ اس کی آواز کی مگر سمجھتے نہ تھے اسکو کہ کیا کہتا ہے، یہاں تک کہ قریب ہوا

लिये ज़िम्मा है अल्लाह तआला का उसके रसूल का, तो न तोड़ो तुम अल्लाह तआला के ज़िम्मे को।

19 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा ने फ़रमाया कि एक देहाती आए प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ख़िदमत में तो उन्होंने अर्ज़ किया कि हिदायत फ़रमाइये मुझको ऐसे काम की कि जब मैं उसको करूँ तो दाख़िल हो जाऊँ जन्नत में, प्यार नबी ने फ़रमाया अल्लाह की इबादत करो और न शरीक ठहराओ उसके साथ किसी को और क़ायम रखो नमाज़, फ़र्ज़ ज़कात अदा करो, रोज़े रखो रमज़ान के, अर्ज़ किया उन्होंने क़सम उसकी मेरी जान जिसके क़ब्ज़े में है कि न बढ़ाउँगा मैं उसपर कुछ और न कम करूँगा उस से, फिर जब चल दिये वो तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिसको खुश करे यह बात कि देखे वो ऐसे शख्स की तरफ़ जो जन्नती है तो चाहिये कि देख ले उस शख्स की तरफ़।

20 हदीस शरीफ़:–हज़रते सुफ़ियान बिन अब्दुल्ला सक़फ़ी से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह फ़रमाइये मुझ से इस्लाम के बारे में ऐसी बात कि न पूछूँ मैं उसके बारे में किसी से आपके बाद, फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कहो ईमान लाया मैं अल्लाह तआला पर, फिर जमे रहो।

21 हदीस शरीफ़:– हज़रते तलहा इब्ने उबेदुल्लाह से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि आया एक शख्स प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में नज्द से, बाल बिख़रे हुवे, हम सुन रहे थे सनसनाहट उसकी

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

ہم نے ہر منافق کو مار آستیں دیکھا (یا نبی)

(۱۶) اللہ تعالیٰ سے راضی ہونا یہ ہے کہ بندہ دکھ میں سکھ میں اللہ تعالیٰ سے خوش رہے جیسے بیمار حکیم کی کڑوی دوا اور آپریشن سے راضی رہتا ہے اور اس میں اپنا فائدہ سمجھتا ہے اسلام کے دین حق ہونے پر راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دین اسلام کے تمام احکام خوش دلی سے قبول کرے کسی حکم کے خلاف لب نہ کھولے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے رسول ہونے سے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے آپکی سیرت وسنت اور آپکی اولاد امجاد اور آپکے شہر مبارک مدینہ منورہ سے محبت کرے حق یہ ہے کہ جس چیز کو بھی آپ سے نسبت ہو جائے اس سے محبت کرے۔

(۱۷) وہ حضرات جو پہلے اہل کتاب تھے بعد میں مشرف بہ اسلام ہوئے تو انھیں دونا ثواب ہے چونکہ وہ پہلے نبی ورسول پر بھی ایمان لائے اور پہلی کتب آسمانی پر بھی ایمان لائے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور قرآن کریم پر بھی ایمان لائے اور یہ حکم قیامت تک جاری وساری ہے۔ اسی طرح جو دنیاوی مولاؤں کی خدمات انجام دیتا رہا اور حقیقی مولا کے بھی احکام بجالاتا رہا وہ بھی دوہرے ثواب کا مستحق ہے۔ ایک تو ایک باندی کو ادب وتعلیم دینے اور آزاد کرنے کا ثواب دوسرے اسے اپنے نکاح میں لینے کا ثواب۔

(۱۸) اس حدیث پاک کو منافقین زمانہ بڑے دھوم دھام سے پیش کرتے ہیں اور مومنوں کو گمراہ کرنے کی سعی مردود کرتے ہیں۔ یہ بات اچھی طرح ذہن نشیں کر لیجئے کہ مومنوں کی علامات مختلف زمانوں میں مختلف رہی ہیں جیسے ایک زمانے میں اعلان نبوی ہوا ”جس نے کلمہ طیبہ پڑھ لیا تو وہ جنت میں داخل ہوگیا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ نماز وغیرہ فرض نہوئی تھی۔ پھر جب نماز وغیرہ احکام شرعیہ آگئے تو مومنوں کی علامات وہی بیان فرمائی گئیں جو مذکورہ حدیث شریف میں موجود ہیں۔ پھر وہ وقت بھی آیا کہ مدینہ منورہ میں منافقین بھی براجمان تھے وہ حکم نماز کا بھرپور اہتمام کرتے تھے تو اس وقت یہ ارشاد نبوی ہوا ”کہ تم میں کوئی مومن نہو گا جب تک میں اسکو اسکے والدین اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہو جاؤں۔ اس فرمان عالیشان میں مومنوں کی علامت ”محبت رسول“ کو فرمایا گیا۔ اخیر زمانے کے بارے میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے خبر دی کہ ایک ایسی قوم ہوگی جو تم سے زیادہ عابد وزاہد ہوگی مگر اسلام سے خارج ہوگی۔ ہر زمانے کی علامات مختلف رہیں آج کے زمانے میں حدیث شریف میں مذکور تمام کام تو قادیانی بھی کرتے ہیں کیا کوئی انھیں مومن ومسلمان کہے گا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی محبت بنا ساری تام جھام بیکار ہے۔ شعر

پہلے ایماں کو اپنے مکمل کریں عظمت سرور دیں پہ دل سے مریں

پھر نماز اور روزہ کو پورا کریں بعد ایماں یہ سب سے اہم فرض ہے

خیال رکھیں ایک طرف نمازیں پڑھیں ہمارا ذبیحہ کھائیں ہمارے قبلے کو منہ کریں اور دوسری طرف جی بھر کے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی توہین کریں ایسے گستاخ ہرگز ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتے۔ ایک یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی مدد اور آپکی پناہ لینا شرک نہیں بلکہ رکن ایمان ہے۔ پرہیز گار مومن کو ستانا فاسق معلن کو ستانے سے زیادہ برا ہے۔

(۱۹) اس حدیث پاک میں اس زمانے کے احکام مذکور ہیں جس زمانے میں جہاد وغیرہ کے احکام نہ آئے تھے اسلئے دوسرے احکام کا ذکر نہیں۔ چنانچہ اس حدیث پاک سے یہ لازم نہیں آتا کہ حج فرض نہو قربانی واجب نہو جب دوسرے احکام آگئے تو دوسری احادیث کریمہ میں انکا بھی ذکر آگیا۔ مذکورہ فرائض میں اپنی طرف سے کچھ نہ بڑھاؤں گا کہ فجر کی چھ رکعتیں کرلوں اور ظہر وعصر کی دو یا تین رکعتیں کرلوں رمضان شریف کے روزے بیس یا چالیس کرلوں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو یہ بھی معلوم ہے کہ کون جنتی ہے اور کون دوزخی ہے۔ اور نیک لوگوں کے دیدار سے سرور ایمانی ملتاہے بزرگوں کی زیارت باعث کیف وسرور ہے شعر

اب تک ہوں مست لذت کیف وسرور سے

دو چار ہوگئیں تھیں نگاہیں حضور سے (یا نبی)

(۲۰) اللہ تعالیٰ کو ماننے کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے اسلامی احکام کو دل وجان سے مانا جائے۔ اس میں توحید ورسالت حشر ونشر ملائکہ جنت ودوزخ سب کا ماننا داخل ہے۔ جسطرح کسی کو باپ ماننا اس بات کو لازم کرتا ہے کہ اس نے باپ کے باپ کو دادا مان لیا اور اسکی

مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا هُوَ يَسْئَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسُ صَلَوٰةٍ فِى الْيَوْمِ

پیارے رسول اللہ ﷺ کے، تب وہ سوال کرنے لگا اسلام کے بارے میں، پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ نمازیں ہیں دن

وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

اور رات میں، پھر اس نے کہا کیا میرے ذمہ اسکے علاوہ اور نمازیں بھی ہیں؟ پیارے نبی نے فرمایا مگر یہ کہ جو تو نفل نماز پڑھے، پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ قَالَ لَا اِنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهٗ

اور ماہ رمضان کے روزے ہیں، پھر اسنے کہا کہ میرے ذمہ ماہ رمضان کے روزوں کے علاوہ اور بھی روزے ہیں؟ پیارے نبی نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نفلی روزے رکھے۔ اور ذکر فرمایا اس سے

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ

پیارے رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ کا، پھر کہا اس نے کیا میرے ذمے زکوٰۃ کے علاوہ اور کچھ ہے؟ پیارے نبی نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تو نفلی صدقات دے، پیارے نبی نے فرمایا پھر اسنے پیٹھ پھیر لی

وَهُوَ يَقُوْلُ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْلَحَ الرَّجُلُ اِنْ صَدَقَ (رواہ البخاری والمسلم)

اور کہتا تھا کہ میں اس سے نہ زیادہ کرونگا اور نہ کم کروں گا اس سے، تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ کامیاب ہوگیا یہ نجدی شخص اگر سچا ہے۔

(۲۲) حدیث شریف: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: سیدنا حضرت عبادہ ابن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا

حالانکہ آپکے ارد گرد چالیس صحابۂ کرام کی جماعت مبارکہ تھی کہ مجھ سے اس پر بیعت کرو کہ نہ شریک کرنا تم اللہ تعالیٰ کیساتھ کسی کو

وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ

اور نہ چوری کرنا اور نہ زنا کرنا اور نہ قتل کرنا اپنی اولاد کو اور نہ لگانا تم بہتان کہ گڑھتے ہو تم اس کو اپنے سامنے

وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا

اور نافرمانی نہ کرنا کسی اچھی بات میں اور جو وعدہ پورا کریگا تم میں سے تو ثواب اسکا اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے، اور جو ان میں سے کچھ کر بیٹھے

आवाज़ की मगर समझते न थे उसको कि क्या कहता है, यहाँ तक कि क़रीब हुवा प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के, तब वो सवाल करने लगा इस्लाम के बारे में, प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया पाँच नमाज़ें हैं दिन और रात में, फिर उस ने कहा क्या मेरे ज़िम्मे इसके अलावा और नमाज़ें भी हैं? प्यारे नबी ने फ़रमाया मगर यह कि जो तू नफ़्ल नमाज़ पढ़े, प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया और माहे रमज़ान के रोज़े हैं, फिर उस ने कहा कि मेरे ज़िम्मे माहे रमज़ान के रोज़ों के अलावा और भी रोज़े हैं? प्यारे नबी ने फ़रमाया नहीं, मगर यह कि तू नफ़्ली रोज़े रखे और ज़िक्र फ़रमाया उस से प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ज़कात का, फिर कहा उस ने क्या मेरे ज़िम्मे ज़कात के अलावा और कुछ है? प्यारे नबी ने फ़रमाया नहीं, मगर यह कि तू नफ़्ली सदक़ात दे, फिर उस ने पीठ फैर ली और कहता था कि मैं इससे न ज़्यादा करूँगा और न कम करूँगा इससे, तो फ़रमाया रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि कामयाब हो गया यह नजदी शख़्स, अगर सच्चा है।

22 हदीस शरीफ़:– हज़रते उबादा इब्ने सामत से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हालाँकि आपके इर्द गिर्द चालीस सहाबा ए किराम की जमाअत थी कि मुझ से इस पर बैअत करो कि न शरीक करना तुम अल्लाह तआला के साथ किसी को और न चोरी करना

اولاد کو اپنا بھائی بہن مان لیا۔ اسکے بھائی، بہن کو چچا پھوپی مان لیا۔ اور جمے رہنے سے مراد تمام اعمال اسلامیہ پر سختی سے پابندی کرنا ہے۔

(۲۱) ''نجد'' ایک مقام ہے جو مکۂ مکرمہ اور عراق کے درمیان واقع ہے اس مقام کے لئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے دعاء خیر نہ فرمائی کیونکہ وہاں سے وہابی فرقے نکلیں گے۔ نجدیوں کا اعتبار نہیں ہوتا اس لئے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے مشروط و مشکوک طریقے سے کامیابی کا بیان فرمایا اگر صدق دل سے وعدہ کیا ہے تو کامیاب ہے۔ جبکہ اسی قسم کا سوال اس سے پہلے حدیث نمبر ۹ میں گزرا۔ تو اس سائل کو اسی قسم کے الفاظ پر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اسکے جنتی ہونے کا اعلان فرمادیا۔ نفل فرض پر زیادہ کرنے کو کہتے ہے۔ لہٰذا اس نفل میں نماز عیدین و وتر شامل ہیں یا پھر یہ کہ اس وقت تک عیدین و وتر نمازیں اسلام میں آئی نہ تھیں۔ اسی طرح زکوٰۃ کے بعد نفل کا بیان فرمایا تو اس میں فطرہ و قربانی داخل ہیں کیونکہ یہ بھی فرض کے علاوہ ہیں اور یہ لفظ نفل فطرے اور قربانی کے وجوب کے خلاف نہیں۔

(۲۲) حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی یہ بیعت، بیعت تقویٰ تھی چونکہ یہ حضرات بیعت اسلام و ایمان تو دست نبوی پر پہلے ہی کر چکے تھے۔ آجکل بزرگان اہلسنت کے مبارک ہاتھوں پر جو بیعت کی جاتی ہے یہ بیعت تقویٰ ہے اور اس بیعت تقویٰ کی اصل یہ حدیث پاک ہے۔ زنا سے گندی نسل تیار ہوتی ہے اور کفار قتل اولاد پر فخر کیا کرتے تھے اور اپنی زندہ بچیوں کو زمین میں گاڑ دیا کرتے تھے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ان جرائم کی ممانعت کی تاکید فرمائی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ، حضرات علماء کرام و مشائخ عظام، حکام وقت، والدین کریمین، مرشدین کرام جو بھی اچھی بات کا حکم فرمائیں اسے قبول کرو۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ جو بھی حکم فرمائیں وہ اچھا ہی اچھا ہے اگر آپ نماز چھوڑنے کا حکم فرمائیں تو اس وقت نماز پڑھنا حرام ہے آپ کا حکم ماننا واجب ہے البتہ آپکے مشورے اور رائے پر عمل کرنا بہتر ہے لازم و واجب نہیں آپکا ہر حکم مانا جائے گا باقی حضرات کے ہر حکم میں اطاعت نہ ہوگی صرف اچھے حکم پر اطاعت کی جائے گی۔

(۲۳) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ عیدین کی نمازیں جنگل میں ادا فرماتے تھے یہ دونوں نمازیں جنگل میں ادا کرنا سنت ہیں اگر چہ شہر میں بھی عیدین کی نمازیں پڑھنا جائز ہیں اب عام طور پر تمام عیدگاہیں شہروں میں آچکی ہیں ایسی حالت میں مسلمان عیدین کی نمازیں وہاں ادا کریں جہاں امام سنی صحیح عقائد والا ہو اور جس سنی امام میں زیادہ دینی کمالات ہوں اسکے پیچھے نماز پڑھیں۔ عیدگاہ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں عید کی نماز ہوتی ہے۔ جن مساجد میں عید کی نماز نہیں ہوتی وہ مسجدیں تو ہیں مگر عیدگاہیں نہیں ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے زمانۂ پاک میں حضرات خواتین اسلام عیدگاہ میں نماز عید ادا کرتی تھیں مردوں سے الگ بیٹھتی تھیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ بعد فراغت نماز خواتین اسلام میں تشریف لیجا کر مخصوص وعظ شریف فرماتے تھے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم خلیفۂ دوئم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بدلتے ہوئے حالات اور نزاکتوں کو محسوس فرماتے ہوئے حضرات خواتین اسلام کی عیدگاہ میں حاضری پر پابندی لگادی جو آج تک جاری و ساری ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے جہنم سے چھٹکارے کے لئے ایک نسخہ تجویز فرمایا کہ ''صدقہ دو'' اسلئے کہ صدقہ عذاب و قہر الٰہی کو دفع کرتا ہے اسلئے میت کی طرف سے صدقہ و خیرات کیا جاتا ہے جسے عرف عام میں تیجہ، دسواں، بیسواں، چالیسواں، چھمائی اور برسی کہتے ہیں اسکی مزید تفصیلات کے لئے فقیر قدیری کی یہ کتابیں ملاحظہ فرمائیں: (۱) مشاغل انتخاب عرف ثبوت ایصال ثواب (۲) اسلام میں ایصال ثواب اور مداری شریف کا باب ایصال ثواب۔ ابھی عورتیں جہنم میں گئی نہیں ہیں بلکہ جائیں گی مگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ابھی سے ملاحظہ فرما رہے ہیں یہ ہے آپکا علم غیب۔ آپ دوزخیوں اور جنتیوں کو ابھی سے پہچانتے ہیں۔ آپس میں لعن طعن کے سبب خواتین جہنم میں جائیں گی تو پھر ان کا کیسا برا حشر ہوگا جو حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر لعن طعن اور تبرا کرتے ہیں۔ نام لیکر لعنت اسی پر کی جاسکتی ہے جسکا کافر ہونا یقینی ہو۔ اس حدث پاک میں عورتوں کی تین کمزوریاں بیان فرمائی گئی ہیں (۱) عقل میں کمی (۲) دین پر عمل

فَعُوقِبَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذَالِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ

اور سزا دی گئی اس کو دنیا میں تو وہ سزا کفارہ ہے اس کیلئے اور جو ان میں سے کچھ کرے پھر چادر رحمت ڈال کر اس پر اس کو اللہ تعالیٰ چھپا لے تو وہ

اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَآءَ عَاقَبَهٗ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذَالِكَ۔ (رواہ البخاری و المسلم)

اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے اگر چاہے معاف فرمادے اسکو اور اگر چاہے سزا دے اسکو، تو بیعت کی ہم نے پیارے نبی کی اس پر۔

(۲۳) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابوسعید خدری سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تشریف لیگئے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید اضحیٰ میں یا عید الفطر میں

اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَآءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ

عیدگاہ تو گزرے مستورات کے پاس سے، تو پیارے نبی نے فرمایا اے جماعت خواتین! خوب خیرات کیا کرو کہ دکھائی گئی ہو تم مجھ کو اکثر دوزخی، انہوں نے عرض کیا

وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَارَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَذْهَبَ

یہ کیوں یارسول اللہ؟ فرمایا پیارے نبی نے کہ تم زیادہ کرتی ہو لعن طعن اور ناشکری کرتی ہو شوہر کی، نہیں دیکھا میں نے عقل و دین میں کمزور، مت کاٹ دینے والی

لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰىكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَلَيْسَ

عقلمند آدمی کی، کوئی تم سے زیادہ۔ مستورات نے عرض کیا کیوں کمی ہے ہمارے دین میں اور ہماری عقل میں یارسول اللہ؟ فرمایا پیارے نبی نے کیا نہیں ہے

شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذَالِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ اَلَيْسَ

عورت کی گواہی مثل آدھی گواہی کے مرد کی۔ مستورات نے عرض کیا ہاں۔ پیارے نبی نے فرمایا تو یہ کمزوری ہے انکی عقل کی۔ پیارے نبی نے فرمایا جب

اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذَالِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا۔ (رواہ البخاری و المسلم)

ناپاک ہوتی ہے عورت (حیض کے زمانے میں) نہ نماز پڑھ سکتی ہے اور نہ روزہ رکھ سکتی ہے۔ خواتین نے عرض کیا ہاں۔ پیارے نبی نے فرمایا یہ انکے دین کی کمی ہے۔

(۲۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُؤْذِيْنِيْ اِبْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انسان مجھے ناراض کرتا ہے کہ زمانے کو گالیاں دیتا ہے

और न ज़िना करना और न क़त्ल करना अपनी औलाद का और न लगाना तुम बोहतान कि गढ़ते हो तुम उसको अपने सामने और नाफ़रमानी न करना किसी अच्छी बात में और जो वादा पूरा करेगा तुम में से तो सवाब उसका अल्लाह तआला के ज़िम्मा ए करम पर है और जो उन में से कुछ कर बैठे और सज़ा दी गई उसको दुनिया में तो वो सज़ा कफ़्फ़ारा है उसके लिये और जो उनमें से कुछ करेगा फिर चादरे रहमत डालकर उस पर उसको अल्लाह तआला छुपा ले तो वो अल्लाह तआला के हवाले है अगर चाहे मुआफ़ फ़रमा दे उसको और अगर चाहे सज़ा दे उसको, तो बैअत की हमने प्यारे नबी की इस पर।

23 हदीस शरीफ़:- हज़रते अबू सईद खुज़री से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि तशरीफ़ ले गए प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ईदे अज़हा में या ईदुल फित्र में ईदगाह तो गुज़रे मसतूरात के पास से, तो प्यारे नबी ने फ़रमाया ऐ जमाअते ख़्वातीन! खूब ख़ैरात किया करो कि दिखाई गई हो तुम मुझको अक्सर दोज़ख़ी, उन्होंने अर्ज़ किया यह क्यों या रसूलुल्लाह? फ़रमया प्यारे नबी ने कि तुम ज़्यादा करती हो लआन तआन और नाशुक्री करती हो शौहर की, नहीं देखा मैंने अक़्ल व दीन में कमज़ोर, मत काट देने वाली अक़लमंद आदमी की, कोई तुम से ज़्यादा। ख्वातीन ने अर्ज़ किया, क्यों कमी है हमारे दीन में और हमारी अक़्ल में या रसूलुल्लाह? फ़रमाया प्यारे नबी ने क्या नहीं है औरत की ग़वाही आधी मर्द की गवाही

کرنے میں کوتاہی (۳) مردوں کو بیوقوف بنانا۔ یہ عام عورتوں کی حالت ہے اگر چہ بعض حضرات خواتین ان کمزوریوں سے پاک ہیں" لـلاکثـر حـکـم الکل "سیدتنا ام المومنین حضرت عائشۂ صدیقہ طیبہ طاہرہ وسیدتنا بنت رسول اللہ حضرت فاطمۂ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہم جیسے کروروں مردوں سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ عام حالات میں دوعورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہوتی ہے بعض صورتوں میں عورتوں کی گواہی مطلقاً مانی ہی نہیں جاتی جیسے حدود وقصاص میں۔ بعض صورتوں میں صرف ایک عورت کی گواہی معتبر ہے جیسے غبار کی حالت میں رمضان شریف کیلئے انتیس کے چاند کی گواہی میں یاعدت کی مدت گزارنے کی خبر میں۔ حیض ونفاس کے زمانے کی نمازیں مستورات کو بالکل معاف ہیں اور روزوں کی ادا معاف ہے مگر قضا واجب ہے۔

(۲۴) اللہ تعالیٰ دکھ درد تکلیف سے پاک ہے اسلئے ایذا سے مراد ناراض کرنا ہے، زمانہ اللہ تعالیٰ کا محکوم ہے اسے برا کہنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے تو محبوب اعظم کی برائی کرنے سے اللہ تعالیٰ کتنا ناراض ہوگا آپ خود غور فرمائیے۔ اس حدیث شریف میں دہر سے مراد زمانے کا چلانے والا ہے ورنہ اللہ تعالیٰ کو دہر کہنا درست نہیں اور نہ ہی دہر اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔

(۲۵) اس حدیث پاک میں صبر سے مراد حلم ہے اسی معنیٰ کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا نام صبور و صبار ہے۔ وہ والا صبر نہیں جو مجبوری کے باعث ہو۔

(۲۶) ایک جانور پر دو آدمیوں کا سوار ہونا اس وقت منع ہے جب سواری کمزور ہو۔ اس حدیث شریف کا ایک مطلب یہ ہے کہ کوئی کافر ومشرک مسلمان ہوا اور اسکے فوراً بعد مرگیا اور کسی عمل صالح کا اسے موقع نہ ملا اسکے لئے یہ بشارت ہے۔ کوئی مومن اعمال صالحہ سے بے نیاز نہیں ہوسکتا۔ عوام بشارت سنکر بے پرواہ ہوجاتے ہیں اور خواص بشارت پاکر اور زیادہ اعمال صالحہ میں لگ جاتے ہیں۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین خلیفۂ سوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا گیا تھا کہ تم جو چاہو کرو تم جنتی ہو چکے ہو تو انکے اعمال صالحہ میں اور اضافہ ہوگیا۔ نیز یہ حکم بشارت چھپانے کا اس وقت تھا جب نومسلم حضرات کی کثرت تھی اور حدیث شریف کے معانی تک پہنچنا ایکدم آسان نہ تھا پھر جب حالات بدل گئے اور دینی شعور راسخ ہو گیا ہے لہٰذا انھوں نے اس بشارت کو بھی اپنی زندگی کے آخری لمحات میں بیان فرمادیا۔

(۲۷) عام طور پر یہ چار کام نفسانیت کا شکار ہوجاتے ہیں اسلئے انکا خصوصیت کے ساتھ ذکر فرمایا گیا جب ان چاروں کاموں میں خلوص وللّٰہیت جلوہ گر ہوگی تو باقی کاموں میں تو اخلاص پیدا ہو ہی جائے گا۔ آج بھی آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے لئے دینے والے کم ہیں اور نام ونمود پر خرچ کرنے والے زیادہ ہیں۔ اخلاص مومنین کو صدیقین کے زمرے میں داخل کرتا ہے اخلاص کی پہچان یہ ہے کہ کافر بیٹا دشمن معلوم ہو اور اجنبی مومن محبوب لگے۔

(۲۸) اللہ تعالیٰ کے لئے محبت وعداوت جب ہی ہوگی جب اللہ تعالیٰ سے کامل محبت ہوگی۔ سیدنا حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر کوئی شخص باورچی سے اسلئے محبت کرے کہ اس سے اچھے کھانے پکوا کر فقراء وغرباء کو تقسیم کریگا تو یہ محبت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور اگر عالم دین سے اسلئے محبت کرے کہ اس سے علم دین سیکھ کر دنیا کمائے تو یہ محبت دنیا کے لئے ہے۔

(۲۹) امانت داری و پابندیٔ وعدہ کے بغیر دین وایمان کامل نہیں۔ مال وزر، عزت وآبرو، عفت وعصمت اور تمام اعمال صالحہ امانت میں داخل ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے عشق ومحبت بھی ایمان میں داخل ہیں۔ عہد میثاق، عہد بیعت، عہد نکاح کا پورا کرنا لازمی ہے اور جو جائز وعدہ دوست سے کیا جائے اسے بھی پورا کیا جائے۔ اور ناجائز وعدے توڑنا ضروری ہیں اگر کسی سے چوری، زنا، کفر وغیرہ کا وعدہ کیا تو ہرگز پورا نہ کرے یہ اللہ تعالیٰ کے عہد کے خلاف ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے جو وعدہ کیا ہے وہ ان سے دور ونفور رہنے کا ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے کیا ہوا وعدہ پورا کرے۔

(۳۰) کلمۂ شہادت کا پڑھ لینا گویا کہ تمام اسلامی عقائد کو قبول کرلینا ہے۔ جسکے عقائد درست ہوں وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی شفاعت کے سبب آگ سے محفوظ

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

وَاَنَا الدَّهْرُ بِيَدِىَ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔ (رواہ بخاری و مسلم)

حالانکہ زمانے کا چلانے والا میں ہوں زمانہ میرے دست قدرت میں ہے میں اولتا بدلتا ہوں رات کو اور دن کو۔

(۲۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَااَحَدُکُم اصبر علیٰ اذی یسمعه من الله

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کوئی زیادہ صبر کرنے والا اللہ تعالیٰ سے کہ ناراض کرنے والی بات کو سنتا ہے

يَدْعُوْنَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ۔ (رواہ البخاری و المسلم)

کہ لوگ دعویٰ کرتے ہیں اس کیلئے اولاد کا پھر بھی راحت دیتا ہے وہ ان کو اور رزق دیتا ہے انکو۔

(۲۶) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَعَاذٌ رَدِيْفُهٗ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَامُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ کی سواری فرمارہے تھے اور حضرت معاذ پیارے نبی کے پیچھے تھے۔ پیارے نبی نے فرمایا اے معاذ! انہوں نے عرض کیا حاضر ہوں

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَسَعْدَيْكَ

یارسول اللہ، پھر فرمایا پیارے نبی نے اے معاذ! انہوں نے عرض کیا حاضر ہوں یارسول اللہ۔ فرمایا پیارے نبی نے اے معاذ! انہوں نے عرض کیا حاضر ہوں یارسول اللہ،

ثَلٰثًا قَالَ مَامِنْ اَحَدٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ

تین مرتبہ پیارے نبی نے فرمایا ایسا کوئی نہیں ہے کہ گواہی دے وہ اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور بیشک حضرت محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں سچے دل سے

اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا قَالَ

مگر حرام فرمادیگا اسکو اللہ تعالیٰ آگ پر۔ حضرت معاذ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا نہ خبر دیدوں میں اسکی لوگوں کو کہ وہ خوش ہوجائیں۔ پیارے نبی نے فرمایا

اِذًا يَّتَّكِلُوْا فَاَخْبَرَبِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ تَاَثُّمًا۔ (رواہ البخاری و المسلم)

تب تو وہ بھروسہ کرلیں گے۔ پھر خبر دی اس کی حضرت معاذ نے اپنی وفات شریف کے وقت گناہ سے بچنے کیلئے۔

(۲۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے محبت کی اللہ تعالیٰ کیلئے اور عداوت کی اللہ تعالیٰ کیلئے اور عطا کیا اللہ تعالیٰ کیلئے

से? ख्वातीन ने अर्ज़ किया हाँ, प्यारे नबी ने फ़रमाया तो यह कमज़ोरी है उनकी अक़्ल की। प्यारे नबी ने फ़रमाया जब नापाक होती है औरत (हैज़ के ज़माने में) न नमाज़ पढ़ सकती है और न रोज़ा रख सकती है। ख़्वातीन ने अर्ज़ किया हाँ, प्यारे नबी ने फ़रमाया यह उनके दीन की कमी है।

24 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने कि अल्लाह तआला ने फ़रमाया इनसान मुझे नाराज़ करता है कि ज़माने को गालियाँ देता है हालाँकि ज़माने का चलाने वाला मैं हूँ ज़माना मेरे दस्ते कुदरत में है, मैं अदलता बदलता हूँ रात को और दिन को।

25 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं कोई ज़्यादा सब्र करने वाला अल्लाह तआला से कि नाराज़ करने वाली बात को सुनता है कि लोग दावा करते हैं इसके लिये औलाद का फिर भी राहत देता है वो उनको और रिज़्क़ देता है उनको।

26 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ऊँट की सवारी फ़रमा रहे थे, और हज़रते मआज़ प्यारे नबी के पीछे थे, फ़रमाया प्यारे नबी न ऐ मआज़! हज़रते मआज़ ने अर्ज़ किया हाज़िर हूँ या रसूलुल्लाह, फ़रमाया प्यारे नबी न ऐ मआज़! हज़रते मआज़ ने अर्ज़ किया हाज़िर हूँ या रसूलुल्लाह, तीन मरतबा फ़रमाया। प्यारे नबी ने फ़रमाया ऐसा कोई नहीं है कि गवाही दे वो इस बात की कि नहीं है कोई

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

رہے گا یا وہ شخص جو ایمان لاتے ہی فوت ہو گیا اور اعمال صالحہ کا موقع نہ ملا تو وہ بھی آگ سے محفوظ و مامون رہے گا۔

(۳۱) سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نسیم جمال محمدی نے بوئے محبوب عاشق صادق کے دماغ عشق والفت میں پہونچائی اور سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سمجھ لیا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اس باغ میں جلوہ آرا ہیں اور عشق مصطفےٰ میں وارفتہ تھے کہ دروازہ باغ کا موجود تھا مگر نظر نہ آیا اور نظر آئی تو نالی نظر آگئی۔ عشاق کی حالت عجیب ہوتی ہے۔ شعر: وقت وہ بھی عجیب ہوتا ہے

جب مدینہ قریب ہوتا ہے (یا نبی)

کسی کے باغ یا گھر میں بلا اجازت کسی نالی کے ذریعہ جانا قانوناً منع ہے مگر یہ عشق کا کرشمہ تھا جو قانون اس سے کوسوں دور ہے کیونکہ جو ہوش میں نہ ہو وہ کیا نہ کرے۔ اس حدیث شریف میں کلمۂ شہادت کے ساتھ ساتھ نعلین شریفین کا دینا اس بات کا غماز ہے کہ توحید اسکی معتبر ہے جو کفش بردار مصطفےٰ ہو۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا کفش بردار یقینی جنتی ہے۔ شعر

ہیں حامل عظمت پیارے نبی حسنین ترے حسنین ترے

بخشش کی ضمانت پیارے نبی نعلین ترے نعلین ترے (انتخاب قدیری)

اس حدیث پاک میں واضح اشارہ موجود ہے کہ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم خلیفۂ دوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنتی ہیں سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لاغر و کمزور تھے حضرت عمر کی تھوڑی سی حرکت دینے سے گر گئے۔ اگر مارا بھی ہو تو تب بھی کوئی قیامت نہیں کیونکہ حضرت عمر حضرت ابو ہریرہ کے لئے مثل استاد کے یا بڑے بھائی کے تھے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے ارشاد کی تعمیل مکمل ہو چکی کہ حضرت ابو ہریرہ نے حضرت عمر کو حدیث شریف سنا دی اب آگے اس کی عام اشاعت کی ضرورت نہیں۔

یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ شکایت وغیرہ میں ایک کی خبر بھی معتبر ہوتی ہے۔ کیونکہ آپ نے حضرت عمر سے نہ تو اقرار کرایا اور نہ حضرت ابو ہریرہ سے گواہی طلب فرمائی حضرت عمر نے بارگاہ نبوی میں ایک مشورہ پیش کیا۔ آپ نے حضرت عمر کا یہ مشورہ قبول فرما کر قیامت تک کے لئے ایک قانون دیا کہ اپنے چھوٹے کا مشورہ قبول کرنے میں بڑے کی کوئی توہین نہیں باپ بیٹے کا ماں بیٹی کا ساس بہو کا استاد شاگرد کا پیر مرید کا مشورہ قبول کر سکتا ہے اس میں اسکی کوئی ہتک نہیں ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے۔ (ترجمہ) اور مشورہ فرما لیا کریں آپ ان سے کاموں میں۔ (بصیرۃ الایمان ص ۱۷۴) اب اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔ یہ آیت کریمہ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفۂ اول وسیدنا حضرت عمر فاروق اعظم خلیفۂ دویم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارے میں نازل ہوئی کہ آپ اے پیارے نبی ان سے مشورہ فرما لیا کریں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے ابوبکر سے مشورہ لینے کا حکم فرمایا (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۱۷۳)۔ مشورہ کرنا سنت ہے۔ وہ نومسلم جو دینی اسرار و احکام سے ناواقف ہیں جو ابھی تک منشاء کلام سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے وہ ظاہری الفاظ بشارت سنکر اعمال حسنہ سے رشتہ توڑ بیٹھیں گے اور یہ سمجھ لیں گے کہ نجات کے لئے کلمۂ شریف پڑھ لینا کافی ہے اسلئے ہر کس و ناکس کو ایسی حدیث شریف نہ سنائی جائے۔ اس سے وہ لوگ سبق لیں جو علم سے کورے عقل سے پیدل اور براہ راست حدیث شریف پر عمل کرنے کے خبط میں مبتلا ہیں۔ آیات قرآنیہ پر بھی اندھا دھند گرنا حرام ہے ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اور وہ جب یاد دلائی جاتی ہیں آیتیں مالک کی ان کے تو نہیں گرتے وہ ان پر بہرے ہو کر اور اندھے ہو کر۔ (بصیرۃ الایمان افادہ قادری معینی ص ۸۸۰)

(۳۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے وصال شریف کے غم میں حضرات صحابۂ کرام کی یہ حالت ہو گئی تھی کہ ہر وقت اسی سوچ وفکر میں مبتلا تھے کہ اسلام کی بقا و ترقی کا کیا ہوگا۔ والئ اسلام دین کا قافلہ سالار عالم ظاہر سے چلا گیا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے وصال شریف کا رنج و غم سنت حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہے مگر چیخنا چلانا سینہ پیٹنا کپڑے پھاڑنا ماتم کرنا ممنوع ہے۔ حاکم کے سامنے شکایت کرنا بغرض اصلاح غیبت میں داخل نہیں بلکہ سنت حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہے بیٹھے ہوئے کو گزرنے والا السلام کرے۔ وہ چیز وہ بات ''دین اسلام'' ہے

وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيْمَانَ۔ (رواہ ابوداؤد)

اورمنع کیا اللہ تعالیٰ کیلئے تو کامل کرلیا اس نے ایمان۔

(۲۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الْحُبُّ فِى اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِى اللّٰهِ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین عمل محبت کرنا ہے اللہ تعالیٰ کیلئے اور عداوت کرنا ہے اللہ تعالیٰ کے لئے۔

(۲۹) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بہت کمی سے تھی یہ بات کہ ہمیں خطاب فرمایا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

اِلَّا قَالَ لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهُ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

مگر فرمایا اس کا ایمان نہیں جو امانت دار نہیں، اس کا دین نہیں جو پابند وعدہ نہیں۔

(۳۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے گواہی دی یہ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے

وَاَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ۔ (رواہ مسلم)

اور بیشک حضرت محمد اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں تو حرام فرمادی اللہ تعالیٰ نے اس پر آگ۔

(۳۱) حدیث شریف: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا قُعُوْداً حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا ہم لوگ پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے

وَمَعَنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِىْ نَفَرٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِنَا

اور حضرت ابوبکر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی محفل میں تھے، اچانک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کھڑے ہوئے ہمارے درمیان سے

فَاَبْطَأَ عَلَيْنَا وَخَشِيْنَا اَنْ يُّقْتَطَعَ دُوْنَنَا وَفَزِعْنَا فَقُمْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ اَبْتَغِىْ

اور واپسی میں دیر فرمائی، ہمیں خوف ہوا کہ کوئی تکلیف نہ پہونچے ہماری غیر حاضری کی باعث، تو ہم اُٹھے تو میں پہلا تھا انمیں جو گھبرا گئے تھے، تو میں نکلا کہ میں تلاش کر رہا تھا

माबूद सिवाए अल्लाह तआला के और बेशक हज़रत मोहम्मद अल्लाह तआला के रसूल हैं सच्चे दिल से, मगर हराम फ़रमा देगा उसको अल्लाह तआला आग पर, हज़रत मआज़ ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! क्या न ख़बर दे दूँ मैं इसकी लोगों को कि वो खुश हो जाऐं। प्यारे नबी ने फ़रमाया तब तो वो भरोसा करलेंगे, फिर ख़बर दी इसकी हज़रते मआज़ ने अपनी वफ़ात शरीफ़ के वक़्त गुनाह से बचने के लिये।

27 हदीस शरीफ़:– फ़रमया नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिस ने महब्बत की अल्लाह तआला के लिये और अदावत की अल्लाह तआला के लिये और अता किया अल्लाह तआला केलिये और मना किया अल्लाह तआला के लिये, तो कामिल कर लिया उस ने अपना ईमान।

28 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बहतरीन अमल महब्बंत करना है अल्लाह तआला के लिये और अदावत करना है अल्लाह तआला के लिये।

29 हदीस शरीफ़:– सय्येदना हज़रते अनस रज़ियल्लाहो अन्हो ने फ़रमाया बहुत कमी से थी यह बात कि हमें ख़िताब फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मगर फ़रमाया उस का ईमान नहीं जो अमानतदार नहीं, उसका दीन नहीं जो वादे का पाबंद नहीं।

30 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिस ने गवाही दी यह कि

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰى اَتَيْتُ حَائِطاً لِّلْاَنْصَارِ لِبَنِىْ النَّجَّارِ فَدُرْتُ بِهٖ هَلْ اَجِدُ لَهٗ بَاباً فَلَمْ اَجِدْ

پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں تک کہ میں آیا بنی نجار کے ایک احاطہ شدہ باغ، تو میں نے چکر لگائے باغ کے اردگرد تو نہ پایا میں نے اسکا کوئی دروازہ،

فَاِذاً رَبِيْعٌ يَدْخُلُ فِىْ جَوْفِ حَائِطٍ مِّنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ وَالرَّبِيْعُ الْجَدْوَلُ قَالَ فَاحْتَفَزْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

تو ایک نالی تھی باغ میں جاتی تھی بیرونی کنویں سے اور ربیع نالی ہے، حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں سکڑ گیا، پھر حاضر ہوا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں

فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَاشَانُكَ قُلْتُ

پیارے رسول نے فرمایا کیا ابو ہریرہ ہیں؟ تو میں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ، پیارے رسول نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا

كُنْتَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا فَقُمْتَ فَاَبْطَاْتَ عَلَيْنَا فَخَشِيْنَا اَنْ تُقْتَطَعَ دُوْنَنَا فَفَزِعْنَا

پیارے رسول ہمارے درمیان جلوہ گر تھے اچانک اُٹھ آئے تو واپسی میں دیر فرمائی ہماری محفل میں تو ہم نے خوف کیا یہ کہ نہ تکلیف پہونچے پیارے رسول کو ہماری غیر حاضری سے تو ہم گھبرا گئے

فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَاَتَيْتُ هٰذَا الْحَائِطَ فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ وَهٰؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَآئِىْ

تو پہلا میں ہی تھا ان میں جو گھبرا گئے تو میں احاطہ شدہ باغ کے پاس آیا اور سکڑ گیا میں جیسے سکڑتی ہے لومڑی اور لوگ میرے پیچھے ہیں

فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَاَعْطَانِىْ نَعْلَيْهِ فَقَالَ اِذْهَبْ بِنَعْلَىَّ هَاتَيْنِ فَمَنْ لَّقِيْكَ مِنْ وَّرَآءِ هٰذَا الْحَائِطِ

پیارے رسول نے فرمایا اے ابو ہریرہ! اور عطا فرمائیں مجھ کو اپنی نعلین شریفین، پھر فرمایا لیجاؤ ہماری نعلین شریفین، پھر جو ملے تم کو اس احاطہ شدہ باغ کے پیچھے

يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِناً بِهَا قَلْبُهٗ فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَكَانَ اَوَّلُ مَنْ لَّقِيْتُ عُمَرُ

گواہی دیتا ہے کہ نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے سوا، یقین کرتے ہوئے اسکا دل سے تو خوشخبری دیدو تم اسکو جنت کی، تو تھا میں پہلا جسکی ملاقات ہوئی حضرت عمر سے،

فَقَالَ مَاهَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ هَاتَانِ نَعْلَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَنِىْ بِهِمَا مَنْ لَّقِيْتُ

انہوں نے فرمایا یہ نعلین شریفین کیسے ہیں اے ابو ہریرہ؟ میں نے کہا یہ نعلین شریفین پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں، بھیجا ہے مجھے انکو عطا فرما کر کہ میں جس سے ملاقات کروں

يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِناً بِهَا قَلْبُهٗ بَشَّرْتُهٗ بِالْجَنَّةِ فَضَرَبَ عُمَرُ بَيْنَ ثَدْيَىَّ

یہ کہ وہ گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے یقین کرتے ہوئے اسکا دل سے کہ خوشخبری دوں میں اسکو جنت کی، تو ہاتھ مارا حضرت عمر نے میری چھاتیوں کے درمیان

नहीं है कोई माबूद सिवाए अल्लाह तआला के और बेशक हज़रत मोहम्मद अल्लाह तआला के सच्चे रसूल है तो हराम फ़रमा दी अल्लाह तआला ने उस पर आग।

31 हदीस शरीफ़:– सय्येदना हज़रत अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया हम लोग प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के इर्द गिर्द बैठे हुवे थे और हज़रते अबू बक्र हज़रते उमर रज़ियल्लाहो अन्हुमा भी महफ़िल में थे, अचानक प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम उठ खड़े हुवे हमारे दर्मियान से और हमारी महफ़िल की वापसी में देर लगाई, हमें ख़ौफ़ हुवा कि कोई तकलीफ़ न पहुँचे हमारी ग़ैर हाज़री के बाइस, तो हम उठ खड़े हुवे तो मैं पहला था उन में जो घबरा गए थे, तो मैं निकला कि मैं तलाश कर रहा था प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को यहाँ तक कि मै आया बनी नजार के एक बाग के पास, तो मैंने चक्कर लगाए बाग़ के इर्द गिर्द तो न पाया मैंने उस का कोई दरवाज़ा, तो एक नाली थी बाग़ में जाती थी बेरूनी कुँवें से और रबी नाली है, हज़रते अबू हुरैरा ने फ़रमाया कि मैं सुकुड़ गया, फिर हाज़िर हुवा प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में, प्यारे रसूल ने फ़रमाया क्या अबू हुरैरा हैं? तो मैंने अर्ज़ किया हाँ या रसूलुल्लाह, प्यारे रसूल ने फ़रमाया तुम्हारा क्या हाल है? मैंने अर्ज़ किया प्यारे रसूलुल्लाह हमारे दर्मियान जलवा गुस्तर थे अचानक उठ आए तो वापसी में देर फ़रमाई हमारी महफ़िल में तो हमने ख़ौफ़ किया

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

فَخَرَرْتُ لِاِسْتِیَ فَقَالَ ارْجِعْ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ فَرَجَعْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَجْهَشْتُ بِالْبُکَاءِ

تو گر گیا میں پیچھے کو، تو فرمایا حضرت عمر نے واپس جاؤ اے ابو ہریرہ! تو میں واپس ہوگیا بارگاہ میں پیارے رسول اللہ ﷺ کی اور میری چیخ نکل گئی رونے میں

وَرَکِبَنِیْ عُمَرُ وَاِذْ هُوَ عَلٰی اَثَرِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَالَکَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ قُلْتُ لَقِیْتُ عُمَرَ

اور سوار ہوگئی مجھ پر حضرت عمر کی ہیبت اور جب دیکھا تو وہ میرے پیچھے ہی تھے، تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کیا حال ہے ابو ہریرہ؟ میں نے عرض کیا میں نے ملاقات کی تھی حضرت عمر سے پس

فَاَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِیْ بَعَثْتَنِیْ بِهٖ فَضَرَبَ بَیْنَ ثَدْیَیَّ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِاِسْتِیْ فَقَالَ ارْجِعْ

پھر خبر دی میں نے ان کو اس بشارت کی جسکے ساتھ مجھے آپ نے بھیجا تھا تو ایسا ہاتھ مارا حضرت عمر نے میری دونوں چھاتیوں کے درمیان کہ میں گر گیا پیچھے کو،

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَا عُمَرُ حَمَلَکَ عَلٰی مَافَعَلْتَ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ

پھر فرمایا پیارے رسول نے واپس جاؤ، تب پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عمر! تمہیں کس خیال نے اُبھارا اس کام پر؟ حضرت عمر نے عرض کیا یارسول اللہ! میرا باپ میری ماں

اَبَعَثْتَ اَبَاهُرَیْرَةَ بِنَعْلَیْکَ مَنْ لَقِیَ یَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَیْقِنًا بِهَا قَلْبُهٗ

آپ پر قربان کیا آپ نے بھیجا ہے ابو ہریرہ کو اپنے نعلین شریفین کیساتھ کہ جس سے ملاقات کریں کہ گواہی دیتا ہے اس بات کی نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے یقین کرتے ہوئے اسکا اپنے دل سے

بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنِّیْ اَخْشٰی اَنْ یَّتَّکِلَ النَّاسُ عَلَیْهَا

کہ بشارت دیدیں اسکو جنت کی؟ پیارے رسول اللہ نے فرمایا ہاں، حضرت عمر نے عرض کی آپ ایسا نہ کیجئے اسلئے کہ میں خوف کرتا ہوں اس کا کہ بھروسہ کر بیٹھیں گے لوگ اس بشارت پر

فَخَلِّهِمْ یَعْمَلُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَخَلِّهِمْ۔ (رواہ مسلم)

تو آپ انہیں چھوڑ دیجئے کہ عمل کرتے رہیں، تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ اچھا تو چھوڑ دو۔

(۳۲) حدیث شریف: عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تعالیٰ عَنْهُ قَالَ اِنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ

ترجمہ: سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے نبی ﷺ کے بعض حضرات صحابۂ کرام

حِیْنَ تُوُفِّیَ حَزِنُوْا عَلَیْهِ حَتّٰی کَادَ بَعْضُهُمْ یُوَسْوِسُ قَالَ عُثْمَانُ وَکُنْتُ مِنْهُمْ

جب پیارے نبی نے وصال فرمایا اتنے غمگین ہوئے قریب تھا کہ بعض ان میں سے وہم میں مبتلا ہو جاتے، فرمایا حضرت عثمان غنی نے کہ میں بھی ان میں سے تھا،

यह कि न तकलीफ़ पहुँचे प्यारे रसूल को हमारी ग़ैर हाज़री से, तो हम घबरा गए तो पहला मैं ही था उनमें जो घबरा गए तो मैं बाग़ के पास आया और सुकड़ गया मैं, जैसे सुकुड़ती है लोमड़ी और लोग मेरे पीछे हैं, प्यारे रसूल ने फ़रमाया ऐ अबु हुरैरा! और अता फ़रमाइं मुझको अपनी नआलैन शरीफ़ैन, फिर फ़रमाया ले जाओ हमारी नआलैन शरीफ़ैन, फिर जो मिले तुमको उस बाग़ के पीछे कि गवाही देता हो कि नहीं है कोई माबूद अल्ला के सिवा, यक़ीन करते हुवे उसका दिल से तो खुशख़बरी देदो तुम उसको जन्नत की, तो था मैं सबसे पहला जिसकी मुलाक़ात हुई हज़रते उमर से, उन्होंने फ़रमाया यह नआलैन शरीफ़ैन कैसे हैं ऐ अबू हुरैरा? मैंने कहा यह नआलैन शरीफ़ैन प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के हैं, भेजा है मुझको यह नआलैन शरीफ़ैन अता फ़रमा कर कि मैं जिससे मुलाक़ात करूँ यह कि गवाही देता है इस बात की कि नहीं है कोई माबूद सिवाए अल्लाह तआला के यक़ीन करते हुवे उसका दिल से कि खुशख़बरी दूँ मैं उसको जन्नत की, तो हाथ मारा हज़रते उमर ने मेरी छातियों के दर्मियान, तो गिर गया मैं पीछे को, तो फ़रमाया हज़रते उमर ने वापस जाओ ऐ अबू हुरैरा, तो मैं वापस हो गया बारगाह में प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की और मेरी चीख़ निकल गई रोने में और सवार हो गयी मुझ पर हज़रते उमर की हैबत और जब देखा तो वो मेरे पीछे ही थे, तो फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने क्या हाल है अबू हुरैरा? मैंने अर्ज़

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ابو طالب کو ہمیشہ دین اسلام کی دعوت دی خصوصاً وفات کے وقت مگر ظاہراً ابو طالب نے اسلام قبول نہ کیا لہٰذا ابو طالب کو شرعاً مسلمان نہیں کہا جا سکتا۔ خیال رہے کہ ابو طالب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی حقانیت کے قائل تھے آپکی بڑی خدمات کی ہیں۔ گویا کہ دل سے اقرار تھا مگر زبان سے اسکا اظہار نہ کیا اور اظہار نہ کرنا بھی آپکی حفاظت کی وجہ سے تھا کہ کفار میرے ظاہری کفر کا لحاظ کریں اور آپ کو نہ ستائیں یہی وجہ ہے کہ آپ ابو طالب کی زندگی میں مکۂ مکرمہ ہی میں رہے اور ابو طالب کی وفات کے بعد ہجرت فرما کر مدینۂ منورہ جلوہ افروز ہو گئے۔ ابو طالب کے بارے میں فقیر قدیری کا پسندیدہ موقف یہی ہے کہ سکوت اختیار کیا جائے۔ یہ گوشہ بھی نظر میں رہے کہ سیدنا حضرت عثمان غنی ذوالنورین خلیفۂ سویم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دینی بات سننے کے لئے فرط مسرت وخوشی میں کھڑے ہو گئے۔ خوشی کی خبر سنکر کھڑا ہونا سنت عثمانی ہے اسی لئے اہلسنت محفل میلاد شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری ولادت کا ذکر خوشی سنکر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ شعر

جب آیا شہ دیں کا ذکر ولادت
کیا مومنوں نے قیام اللہ اللہ (یا نبی)

(۳۳) اس حدیث شریف میں روئے زمین سے مراد یا تو سرزمین عرب ہے اس صورت میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیشگوئی ہو چکی اور اگر روئے زمین سے مراد پوری دنیا کی زمین ہو تو یہ قرب قیامت میں ہوگا کہ تمام دنیا کے لوگ مسلمان ہو جائیں گے اور یہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سیدنا حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ظہور کے بعد ہوگا۔ معلوم ہوا اسلام وجہ عزت ہے اور ترک اسلام وجہ ذلت ہے۔ کسی مسلمان کو ذلیل ورذیل کہنا جائز نہیں۔

(۳۴) اس حدیث شریف میں ایک سوال کا جواب ہے کہ جب کلمۂ طیبہ جنت کی کنجی ہے تو اعمال صالحہ کی کیا ضرورت ہے۔ خبردار فرمایا گیا کہ کنجی میں جب تک دندانے نہ ہوں کنجی اپنا کام نہیں کرتی۔ اسی طرح مومنوں کے لئے ایمان کے ساتھ چاروں ارکان کی پابندی بھی لازمی وضروری ہے۔ قانون یہی ہے کہ بدعمل سزا بھگتنے کے بعد جنت میں جائیگا مگر اسکی رحمت جو چاہے کرے۔

(۳۵) اس حدیث شریف میں اس بات کی تعلیم ہے کہ تمام اسلامی عقائد کی دل سے تصدیق کرے اور زبان سے اقرار کرے ارکان اسلام احکام دین کو پوری طرح مانے اور ان پر عمل پیرا ہو۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) ''ہاں'' جس نے جھکا دیا اپنے چہرے کو اللہ کے لئے وہ نکوکار ہے تو اسکے لئے اسکا ثواب ہے اسکے رب کی بارگاہ میں اور نہ خوف ہے ان پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۵۰) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر نیکی کا ثواب کم سے کم دس اور زیادہ سے زیادہ سات سو تک ہے اور یہ قانون ہے جیسا عمل میں اخلاص ہوگا ویسا ہی ثواب عطا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل ورحمت کی کوئی حد نہیں ہے وہ جتنا چاہے دے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) جو لائے ایک نیکی تو اسکے لئے دس ہیں اس جیسی (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۳۵۲) مثال انکی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں اس دانے کی مثال کی طرح ہے جس نے اُگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ بڑھاتا ہے جسکے لئے چاہتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا خوب جاننے والا ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۱۰) یہ حدیث شریف دونوں آیات کریمہ کی طرف مشیر ہے۔ یہ ان نیکیوں کا ثواب ہے جو عام مقامات پر کی جائیں ورنہ مکۂ مکرمہ میں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ اور مدینۂ منورہ میں ایک نیکی کا ثواب پچاس ہزار ہے۔ یہ بھی ذہن نشیں رہے کہ مکۂ مکرمہ میں ایک گناہ ایک لاکھ گناہ کی برابر ہے مگر مدینے شریف میں ایک گناہ ایک ہی گناہ رہتا ہے۔

(۳۶) حدیث شریف میں یہ تعلیم ہے مومن کو اپنے مومن کامل ہونے کی پہچان کیسے ہو۔ ہر مومن کامل کی پہچان ارشاد فرمائی گئی۔ انسان تین قسم کے ہوتے ہیں ایک تو غافل کہ گناہ پہ خوش ہوتے ہیں اور نیکیوں پر غمگین ہوتے ہیں جیسے کفار یا بعض فساق وفجار۔ دوسرے عاقل کہ نیکی کو اچھا اور گناہ کو اپنی عقل سے برا جانتے مانتے ہیں مگر عملاً بے پرواہ ہوں۔ تیسرے کامل جس کا دل نیکی پر ایسا خوش ہوتا ہو جیسے تخت وتاج مل گئے اگر کبھی گناہ سرزد ہو گیا تو ایسے غمگین ہوتے ہیں جیسے مال واولاد تباہ وبرباد ہو گئے۔ اور یہ اونچی منزل ہے اللہ

فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ مَرَّ عَلَىَّ عُمَرُ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَشْعُرْ بِهٖ فَاشْتَكٰى عُمَرُ اِلٰى اَبِىْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْه

اس درمیان کہ میں بیٹھا تھا کہ حضرت عمر فاروق اعظم میرے پاس سے گزرے اور انہوں نے سلام کیا، میں نہ سمجھا تو حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے شکایت کی

تَعَالٰى عَنْهُمَا ثُمَّ اَقْبَلَا حَتّٰى سَلَّمَا عَلَىَّ جَمِيْعاً فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَاحَمَلَكَ اَنْ لَّا تَرُدَّ عَلٰى اَخِيْكَ عُمَرَ سَلَامَهٗ

پھر وہ دونوں تشریف لائے یہاں تک کہ دونوں نے سلام کیا مجھ کو پھر فرمایا حضرت ابوبکر نے کیا وجہ ہوئی کہ نہ جواب سلام دیا تم نے اپنے بھائی حضرت عمر کا،

قُلْتُ مَافَعَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ بَلٰى وَاللّٰهِ لَقَدْ فَعَلْتَ قَالَ قُلْتُ وَاللّٰهِ مَاشَعُرْتُ اَنَّكَ مَرَرْتَ وَلَا

میں نے کہا کہ میں نے تو ایسا نہ کیا تو حضرت عمر نے فرمایا ہاں خدا کی قسم تم نے ایسا ہی کیا ہے، حضرت عثمان غنی نے کہا کہ میں نے جواباً کہا کہ مجھے خبر بھی نہیں کہ آپ مجھ پر گزرے اور نہ

سَلَّمْتَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ صَدَقَ عُثْمَانُ قَدْ شَغَلَكَ عَنْ ذَالِكَ اَمْرٌ فَقُلْتُ اَجَلْ قَالَ مَاهُوَ

آپکے سلام کی، حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ حضرت عثمان غنی سچے ہیں مشغول کر دیا آپکو اس بارے میں کسی الجھن نے تو میں نے کہا ہاں، فرمایا حضرت ابوبکر نے وہ الجھن کیا ہے؟

قُلْتُ تَوَفَّى اللّٰهُ تَعَالٰى نَبِيَّهٗ ﷺ قَبْلَ اَنْ نَسْئَلَهٗ عَنْ نَجَاةِ هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قَدْ سَئَلْتُهٗ

میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی کو شرف وصال بخشا اس سے پہلے کہ ہم پیارے نبی سے پوچھتے اس چیز کی نجات کے بارے میں، حضرت ابوبکر نے فرمایا میں نے پوچھ لیا ہے پیارے نبی سے

عَنْ ذَالِكَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ وَقُلْتُ لَهٗ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ اَنْتَ اَحَقُّ بِهَا

اسکے بارے میں، تو میں آپکی بارگاہ میں کھڑا ہو گیا، اور میں نے کہا ان سے میرے باپ آپ پر اور میری ماں آپ پر قربان آپ زیادہ حقدار ہو اسکے پوچھنے کے

قَالَ اَبُوْبَكْرٍ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَانَجَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَبِلَ مِنِّى الْكَلِمَةَ

حضرت ابوبکر نے فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس چیز کی نجات کیسے ہوگی؟ تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو میری وہ بات مان لے

الَّتِىْ عَرَضْتُ عَلٰى عَمِّىْ فَرَدَّهَا فَهِىَ لَهٗ نَجَاةٌ (رواہ البخاری و المسلم)

جو میں نے پیش فرمائی تھی اپنے چچا کو تو انہوں نے رد کر دی تھی تو یہ بات اس کی نجات ہے۔

(۳۳) حدیث شریف: عَنِ الْمِقْدَادِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: سیدنا حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی بیشک انہوں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے

किया मैंने मुलाक़ात की थी हज़रते उमर से, फिर ख़बर दी मैंने उनको इस बशारत की जिसके साथ मुझे आपने भेजा था, तो ऐसा हाथ मारा हज़रते उमर ने मेरी दोनो छातियों के दर्मियान कि मैं गिर गया पीछे को, फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने वापस जाओ, तब प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया ऐ उमर ! तुम्हें किसी ख़्याल ने उभारा उस काम पर? हज़रते उमर ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! मेरा बाप मेरी माँ आप पर कुर्बान, क्या आपने भेजा है अबू हुरैरा को अपने नालैन शरीफ़ैन के साथ? कि जिस से मुलाक़ात करें कि गवाही देता है इस बात की, नहीं है कोई माबूद सिवाए अल्लाह तआला के यक़ीन करते हुवे इसका अपने दिल से कि बशारत देदें उसको जन्नत की? प्यारे रसूल ने फ़रमाया हाँ, हज़रते उमर ने अर्ज़ की आप ऐसा न कीजिये, इसलिये कि मैं ख़ौफ़ करता हूँ उसका कि भरोसा कर बैठेंगे लोग इस बशारत पर तो आप उन्हें छोड़ दीजिये कि अमल करते रहें, तो फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम अच्छा तो छोड़ दो।

32 हदीस शरीफ़:– हज़रते उस्माने ग़नी रज़ियल्लाहो अन्हो से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के कुछ सहाबा जब प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने विसाल फ़रमाया इतने ग़मगीन हुवे क़रीब था कि बआज़ उनमें से वोम में मुब्तिला हो जाते, फ़रमाया हज़रते उस्माने ग़नी ने कि मैं भी उन में से था, इस दर्मियान कि मैं बैठा था कि हजरते उमर फारूके आजम मेरे पास से गुज़रे और

تعالیٰ ہر مومن کو نصیب فرمائے آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔ اس حدیث شریف میں مومن کامل کی شان بیان کی گئی ہے کہ مومن کامل کا دل ہی گناہ وثواب میں فرق کر لیتا ہے۔ جیسے انسان زندہ مکھی نہیں نگل پاتا قے کر دیتا ہے ایسے ہی مومن کامل کو گناہ کی برداشت نہیں ہوتی۔

(۳۷) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اسلام میں آزاد جیسے سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفۂ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور غلام جیسے سیدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر قسم کے لوگ داخل ہیں اور اسلام کا دروازہ سب کیلئے کھلا ہوا ہے۔ اچھی باتیں اچھی عادتیں اور کمال اسلام یہ ہے کہ کلمۂ طیبہ اور دین کی تبلیغ کیجائے۔ لوگوں کو برائی سے روکنا نرم کلام کرنا۔ اللہ تعالیٰ اور اللہ والوں کا ذکر کرنا اسی میں محفل میلاد شریف مجالس ذکر شہادت بھی داخل ہیں۔ کھانا کھلانے میں مہمان نوازی' مسافروں اور فاقہ کشوں کا پیٹ بھرنا بچوں کو پالنا بزرگان دین کی نذر ونیاز'' تیجہ دسواں چالیسواں برسی چھمائی عرس وغیرہ سب داخل ہیں۔ کھانا کھلانا یہ کمال اسلام اور مومنوں کی عادت عامہ ہے اور آپ کو یہ صفت اہلسنت میں عام طور پر نظر آئے گی۔ ایمان یعنی اسکا انجام وآل صبر وسخاوت ہے۔ عبادت پر صبر ہمیشہ عبادت کرنا۔ گناہ پر صبر کبھی گناہ نہ کرنا۔ مصیبت میں صبر جیسے کربلا شریف میں سیدنا حضور امام عالی مقام شہید اعظم حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبر فرمایا۔ سخاوت میں علم کی سخاوت مال کی سخاوت دین کی سخاوت اولاد کی سخاوت جسکی واضح مثال کربلا شریف میں پیش فرمائی گئی۔ شعر

اپنی اولاد دی اپنا سر دیدیا راہ اسلام میں گھر کا گھر دیدیا (یانبی)
آپنے دین پر آنچ آنے نہ دی ایسے اسلام کے رہنما آپ ہیں

اس مسلمان کا اسلام بہتر ہے جسکی زبان اور جسکے ہاتھ سے بلا وجہ شرعی مسلمان نہ ستائے جائیں۔ اخلاق حسنہ اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ہیں اس سے خالق بھی راضی ہوتا ہے اور مخلوق بھی راضی رہتی ہے اخلاق حسنہ یہ ہیں اپنے معاملے میں تو درگزری اور معافی کی عادت بنائی جائے اور دین کے معاملے میں سخت گیری رکھے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو اخلاق حسنہ بطور معجزہ عطا ہوئے اور آپنے دنیا والوں کے اخلاق حسنہ سے دل جیت لئے۔ شعر

سرکار نے اخلاق سے دل جیت لئے ہیں
اٹھی ہو کبھی ظلم کی تلوار' دکھا دو! (یانبی)

ارکان نماز میں کونسا رکن یا اوصاف نماز میں کونسا وصف افضل ہے ارکان نماز آپس میں یکساں نہیں ہیں بعض ارکان کو بعض ارکان پر افضلیت حاصل ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک نماز میں رکن سجدہ افضل ہے اور بعض کے نزدیک قیام افضل ہے اور بعض حضرات کے نزدیک رات کی نماز میں لمبا قیام افضل ہے اور دن کی نماز میں سجدہ افضل ہے۔ سیدنا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک قیام افضل ہے ان کی دلیل یہی حدیث پاک ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد

یوں بھی سجدے کے مقابلے قیام میں مشقت زیادہ ہے اگر ایک گھنٹہ نماز نفل میں گزارنا ہے تو مختصر مختصر بیس رکعتوں سے لمبے لمبے قیام والی چار رکعتیں افضل ہیں۔ قنوت کے بہت سے معانی ہیں (۱) اطاعت (۲) عاجزی (۳) نماز (۴) خاموشی (۵) قیام۔ اس حدیث پاک میں آخری معنیٰ زیادہ ظاہر ہیں۔ ہجرت کی بہت سی قسمیں ہیں (۱) مکۂ مکرمہ سے حبشہ کی طرف (۲) مکۂ مکرمہ سے مدینۂ منورہ کی طرف (۳) کفرستان سے دارالاسلام کی طرف (۴) حصول علم کیلئے جہالت کی جگہ سے علم کی جگہ کی طرف (۵) گناہوں سے نیکیوں کی طرف (۶) کفر سے اسلام کی طرف۔ اس حدیث شریف میں فرمایا کہ جسے اللہ تعالیٰ ناپسند فرمائے اسکو چھوڑ دینا یہ بھی ہجرت ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ جسے ناپسند فرمائیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کا ناپسندیدہ ہے۔ چھوٹے بڑے تمام گناہوں کو چھوڑ دینا یہ ہجرت خوب اور بہت خوب ہے۔ اس مجاہد کا جہاد سب سے افضل ہے جسکی جان بھی راہ حق میں چلی جائے اور اسکا مال واسباب بھی لٹ جائے۔ جہاد میں جتنا ایثار اور محنت ومشقت زیادہ ہوا تنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ سیدنا حضور امام عالی مقام شہید اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میدان کربلا میں اپنی جان بھی دی اور سب سے زیادہ مال واسباب قربان کیا یہاں تک کہ اپنی اولاد واقرباء واعزاء کی

يَقُولُ لَا يَبْقَىٰ عَلَىٰ ظَهْرِ الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ

کہ وہ فرماتے ہیں کہ نہ باقی رہیگا روئے زمین پر کوئی اونی گھر اور نہ کچا گھر مگر داخل فرمادے گا اس میں اللہ تعالیٰ کلمۂ اسلام، عزت کے ساتھ

عَزِيْزٍ وَذُلِّ ذَلِيْلٍ اِمَّا يُعِزُّهُمُ اللّٰهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِّنْ اَهْلِهَا وَيُذِلُّهُمْ

عزت والوں کی اور ذلت والوں کی ذلت کیساتھ، یاتو اللہ تعالیٰ انہیں عزت عطا فرمائیگا کہ انہیں کلمۂ اسلام والا بنادیگا یا ذلیل کردیگا

فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا قُلْتُ فَيَكُوْنُ الدِّيْنُ كُلُّهُ لِلّٰهِ۔ (رواہ احمد)

تووہ اطاعت کرینگے کلمۂ اسلام کی، میں نے کہا تو ہوگا دین سب کا سب اللہ تعالیٰ کیلئے۔

(۳۴) حدیث شریف: عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قِيْلَ لَهُ اَلَيْسَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

ترجمہ: سیدنا حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ان سے کہا گیا کہ کیا کلمۂ طیبہ

مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ قَالَ بَلىٰ وَلٰكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ اِلَّا وَلَهُ اَسْنَانٌ فَاِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهُ اَسْنَانٌ

جنت کی کنجی نہیں؟ فرمایا ہاں ہے، اور لیکن نہیں ہے کوئی کنجی مگر اس کیلئے دندانے ہوتے ہیں تو اگر تم آؤ لیکر کنجی دندانے والی

فُتِحَ لَكَ وَاِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ۔ (رواہ البخاری فی ترجمۃ باب)

توتمہارے لئے دروازہ کھل جائیگا ورنہ نہیں کھل پائیگا تمہارے لئے۔

(۳۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهُ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب اچھا کرے کوئی تم میں سے اپنے اسلام کوتو ہرنیکی کہ کریگااس کوتو لکھی جائیگی اس کیلئے

بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلىٰ سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَّكُلُّ سَيِّئَةٍ يَّعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ۔ (رواہ البخاری)

دس گنا سے سات سو گنا تک اور ہر برائی کہ کریگا کرنے والا اسکو، تولکھی جائیگی اسکے مثل یہاں تک کہ ملے وہ اللہ تعالیٰ سے۔

(۳۶) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ

ترجمہ: ایک شخص نے پیارے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ایمان کیا ہے؟ فرمایا پیارے رسول نے جب خوش کرے تمہیں تمہاری نیکی اورناخوش کرے تمہیں

उन्होंने सलाम किया, मैंने कुछ न समझा तो हज़रते उमर ने हज़रते अबू बक्र से शिकायत की फिर वो दोनों तशरीफ़ लाए, यहाँ तक कि दोनों ने सलाम किया मुझको, फिर फ़रमया हज़रते अबू बक्र ने क्या वजह हुई कि न जवाब दिया सलाम का तुम ने अपने भाई हज़रते उमर के, मैंने कहा कि मैंने तो ऐसा न किया! तो हज़रते उमर ने फ़रमाया हाँ खुदा की क़सम तुमने ऐसा ही किया है, हज़रते उस्माने ग़नी ने कहा कि मैंने जवाब में कहा कि मुझ ख़बर भी नहीं कि आप मुझ पर गुज़रे और न आपके सलाम की, हज़रते अबू बक्र ने फ़रमाया कि हज़रते उस्माने ग़नी सच्चे हैं मशगूल कर दिया आपको इस बारे में किसी उलझन ने, तो मैंने कहा हाँ, फ़रमाया हज़रते अबू बक्र ने वो उलझन क्या है? मैंने कहा कि अल्लाह तआला ने प्यारे नबी को विसाल का शर्फ़ बख़्शा इस से पहले कि हम प्यारे नबी से पूछते उस चीज़ की निजात के बारे में, हज़रते अबू बक्र ने फ़रमाया मैंने पूछ लिया है प्यारे नबी से उसके बारे में प्यारे नबी से, तो मैं आपकी बारगाह में खड़ा हो गया और मैंने कहा उन से मेरे बाप आप पर और मेरी माँ आप पर कुर्बान आप ज़्यादा हक़दार हो उसको पूछने के, हज़रते अबू बक्र ने फ़रमाया मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह इस चीज़ की निजात कैसे होगी? तो फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो मेरी वो बात मान ले जो मैंने पेश फ़रमाई थी अपने चचा को तो उन्होंने रदद कर दी थी तो यह बात उसकी निजात है।

جانوں کا بھی نذرانہ پیش کیا۔ ان کا جہاد سب سے افضل ہے اسی لئے آپ شہید اعظم ہیں۔ شعر:

شہید اعظم قسم خدا کی چمک رہے تھے چمک رہے ہیں (یا نبی)
یزیدی گرگے زمانے بھر میں بھٹک رہے تھے بھٹک رہے ہیں

آخری تہائی رات کے تین حصے کئے جائیں اسکے درمیانی حصے میں نماز تہجد پڑھنا چاہیئے۔ اسی وقت سحری کھانا، استغفار کرنا، دعائیں مانگنا افضل ہے۔ اس وقت رحمت الٰہی بندوں کی طرف زیادہ متوجہ ہوتی ہے۔ اس وقت جاگنا نفس پر شاق ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ یہ سوال فرائض سے متعلق نہیں کیونکہ اسکے اوقات مقرر و معلوم ہیں یہ سوال صرف نوافل سے متعلق ہے۔

(۳۸) اس حدیث پاک میں مومنوں کو تعلیم ہے کہ وہ کسی سے دشمنی کریں تو اللہ و رسول کے لئے کریں اور کسی سے محبت کریں تو اللہ و رسول کے لئے کریں اور اس میں نفس و نفسانیت کا شائبہ نہ ہو اور آج تک یہی اہل ایمان کا دستور و مزاج رہا ہے۔ مومنوں کو چاہیئے کہ اپنی زبان ذکر الٰہی میں مشغول و مصروف رکھیں تاکہ زبان کی برکت دل کی دنیا تک پہنچے اور دل کی دنیا میں انوار و تجلیات کی ریل پیل ہو۔ جو زبان ذکر الٰہی سے تر رہے گی وہ دوزخ میں جلنے سے محفوظ رہے گی انشاء المولی القدیر۔ حضرات پیران عظام اور مقدس خانقاہیں اسی ذکر الٰہی کی تعلیم دیتی ہیں۔ سیدنا تاج الاولیاء حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبد القدیر میاں پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ **اللہ** کا ذکر کرنے سے دل کی سیاہی دور ہوتی ہے۔ سیدنا تاج الشرفاء حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبد الرشید میاں دامت برکاتہم نبیرۂ سیدنا حضور اللہ ھو میاں پیلی بھیت شریف نے فرمایا کہ اللہ کا ذکر کرنے والا اختلاج قلب اور ہارٹ اٹیک سے محفوظ رہے گا۔ اس حدیث پاک میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ایک ایسا ضابطہ عطا فرمایا اگر مسلمان اس پر عمل پیرا ہوں تو بھائی چارگی مودت و محبت کا ماحول پورے عالم میں قائم ہو جائے اور وہ یہ کہ آپ جو اچھی بات یا اچھی چیز اپنے لئے پسند کریں وہ ہی اپنے بھائی کے لئے پسند کریں اور جو بری بات یا جو بری چیز اپنے لئے ناپسند کریں وہ ہی اپنے بھائی کیلئے بھی ناپسند کریں۔ تمام مسلمانوں کو اس حکم نبوی پر پورے اخلاص کیساتھ عمل کرنا چاہیئے۔

(۳۹) کھانا کھلانا یہ بہترین اسلام ہے اور اس کھانا کھلانے میں عمومیت ہے امیر ہو یا فقیر، جان پہچان والا ہو یا انجان، انسان ہو یا حیوان یعنی ہر جاندار مخلوق کو کھانا کھلاؤ۔ یہ صفت بھی آپکو اہلسنت میں واضح انداز میں نظر آئے گی کہ بہت مواقع پر سنی مسلمان کھانے کا اہتمام کرتے ہیں کبھی بارھویں شریف کبھی سترھویں شریف کبھی گیارھویں شریف کبھی چھٹی شریف کبھی اٹھائیسویں شریف کبھی چودھویں شریف کبھی نیاز حسین کبھی اعراس مبارکہ کبھی تیجہ دسواں بیسواں چالیسواں چھمائی برسی۔ ایمان والوں کو سلام کرنے کے لئے جان پہچان ضروری نہیں ان کا مومن و مسلمان ہونا ہی کافی ہے۔ کفار و مشرکین یہود و نصاریٰ بدعقیدہ و گمراہ لوگوں کو سلام کرنا جائز نہیں اور نہ ہی انکے سلام کا جواب دینا جائز ہے۔ فاسق معلن کو بھی سلام کرنا منع ہے۔ سلام کرنے میں ہاتھ اٹھانا ضروری نہیں صرف زبان سے **السلام علیکم ورحمۃ اللہ** کہہ لینا ہی کافی ہے۔ کبھی کسی عمل کو افضل و خیر فرمایا گیا اور کبھی کسی عمل کو تو یہ اسلئے کہ جیسا موقع محل ہوا اور جیسے حالات ہوئے۔

(۴۰) ''انصار'' وہ حضرات صحابۂ کرام ہیں جنھوں نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی مدد کی۔ اللہ تعالیٰ نے انکی شان میں فرمایا۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اور جنھوں نے جگہ دی اور مدد کی یہی ہیں ایمان والے سچے انکے لئے بخشش ہے اور رزق ہے عزت والا۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۳۶) اب اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں: اور حضرات مہاجرین عظام کو مدینہ منورہ میں ایسا ٹھہرایا کہ اپنے گھر اپنے مال و متاع میں برابر کا شریک کر لیا اور انکی ہر طرح مدد کی۔ یہ سچے پکے مومن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی مدد حق ہے بزرگوں کی خدمت سچے ایمان کی علامت ہے تمام حضرات انصار کرام سچے مومن ہیں مہاجرین کی مدد کرنے کا بڑا مرتبہ ہے حضرات انصار کرام کی جماعت بڑی شان والی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے مدد لینا کفر و شرک نہیں بلکہ سنت انبیاء ہے اسی لئے اس جماعت کا نام انصار ہے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مددگاروں کا نام نصاریٰ تھا۔ اس آیت کریمہ سے

سَيِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا الْاِثْمُ قَالَ اِذَا حَاكَ فِىْ نَفْسِكَ شَئٌ فَدَعْهُ۔ (رواہ احمد)

تمہاری برائی تو تم مومن کامل ہو، عرض کیا یارسول اللہ تو گناہ کیا ہے؟ فرمایا پیارے رسول نے جب تردد پیدا کرے تمہارے دل میں کوئی چیز تو چھوڑ دو تم اسکو۔

(۳۷) حدیث شریف: عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ

ترجمہ: سیدنا حضرت عمرو ابن عبسہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں حاضر ہوا پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تو میں نے عرض کیا

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ مَّعَكَ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ حُرٌّ وَّعَبْدٌ قُلْتُ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ طِيْبُ الْكَلَامِ وَ

یارسول اللہ اس دینی کام میں آپکے ساتھ کون ہے؟ فرمایا پیارے رسول نے ایک تو آزاد دوسرے غلام، میں نے پوچھا اسلام کیا ہے؟ فرمایا اچھی باتیں کرنا

اِطْعَامِ الطَّعَامِ قُلْتُ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ قَالَ قُلْتُ اَىُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ

اور کھانا کھلانا، میں نے عرض کیا ایمان کیا ہے؟ فرمایا صبر وسخاوت، حضرت عمرو نے فرمایا میں نے عرض کیا کونسا اسلام بہتر ہے؟ فرمایا پیارے رسول نے

مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ قَالَ قُلْتُ اَىُّ الْاِيْمَانِ اَفْضَلُ قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ

سلامت رہیں مسلمان جسکی زبان سے اور جسکے ہاتھ سے، حضرت عمرو فرماتے ہیں میں نے پوچھا کونسا ایمان افضل ہے؟ فرمایا اچھی عادتیں،

قَالَ قُلْتُ اَىُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ قَالَ قُلْتُ اَىُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ

حضرت عمرو فرماتے ہیں میں نے عرض کیا نماز کونسی افضل ہے؟ فرمایا لمبے قیام والی، حضرت عمرو فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کونسی ہجرت بہتر ہے؟

قَالَ اَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ قَالَ فَقُلْتُ فَاَىُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ

فرمایا چھوڑنا اسکا جسکو ناپسند فرمائے تیرا مالک، حضرت عمرو فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کونسا جہاد بہتر ہے؟ فرمایا پیارے رسول نے کاٹ ڈالے جائیں

جَوَادُهٗ وَاُهْرِيْقَ دَمُهٗ قَالَ قُلْتُ اَىُّ السَّاعَاتِ اَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ۔ (رواہ احمد)

جسکے گھوڑے کے پاؤں اور بہادیا جائے اسکا خون، حضرت عمرو نے فرمایا میں نے عرض کیا ساعتوں میں کونسی ساعت بہتر ہے؟ فرمایا درمیانی حصہ آخری رات کا۔

(۳۸) حدیث شریف: عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ اَفْضَلِ الْاِيْمَانِ

ترجمہ: سیدنا حضرت معاذ ابن جبل سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے پوچھا پیارے نبی ﷺ کامل ایمان کے بارے میں،

---

33 हदीस शरीफ़:– हज़रते मिकदाद रज़ियल्लाहो अन्हो से मरवी बेशक उन्होंने सुना प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से वो फ़रमाते हैं कि न बाक़ी रहेगा ज़मीन पर कोई ऊनी घर और न कच्चा घर, मगर दाख़िल फ़रमा देगा उसमें अल्लाह तआला कलमा ए इस्लाम, इज़्ज़त के साथ इज़्ज़त वालों की और ज़िल्लत वालों की ज़िल्लत के साथ, या तो अल्लाह तआला उन्हें इज़्ज़त अता फ़रमाएगा कि उन्हें कलमा ए इस्लाम वाला बना देगा या ज़लील कर देगा तो वो इताअत करेंगे कलमा ए इस्लाम की, मैंने कहा तो होगा दीन सब का सब अल्लाह तआला के लिये।

34 हदीस शरीफ़:– हज़रते वोब बिन मुम्बा रज़ियल्लाहो तआला अन्हो से मरवी कि उन से कहा गया कि क्या कलमा ए तय्येबा जन्नत की कुन्जी नहीं? फ़रमाया हाँ है, और लेकिन नहीं है कोई कुन्जी मगर उसके लिये दंदाने होते हैं तो अगर तुम आओ लेकर कुन्जी दनदाने वाली तो तुम्हारे लिये दरवाज़ा खुल जाएगा, वरना नहीं खुल पाएगा तुम्हारे लिये।

35 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब अच्छा करे कोई तुम में से अपने इस्लाम को तो हर नेकी कि करेगा उसको तो लिखी जाएगी उसके दस गुना से सात सौ गुना तक और बुराई कि करेगा करने वाला उसको, तो लिखी जाएगी उसके मिस्ल यहाँ तक कि मिले वो अल्लाह तआला से।

36 हदीस शरीफ़:– एक शख़्स ने प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से पूछा, ईमान क्या है ?

تمام مہاجرین و انصار کا مومن صادق اور صاحب درجات ہونا معلوم ہوا۔ان میں سے کسی کے ایمان یا تقوے کا انکار قرآن کریم کا انکار ہے۔تمام حضرات صحابۂ کرام عادل ہیں کوئی فاسق نہیں۔اگر کسی سے بتقاضائے بشریت کوئی لغزش سرزد بھی ہوگئی ہو تو توبہ نصیب ہو جاتی ہے یہ اس لغزش پر قایم نہیں رہتے (تفسیر قدیری بدیعی مع فوئدرشیدیہ ص ۴۳۸) نفاق کا مطلب یہ ہے کہ زبان سے تو اسلام ظاہر کرنا اور دل میں کفر چھپائے رکھنا اور یہ بھی کفر ہے۔ ظاہری اسلام کوئی نفع نہ دیگا۔

(۴۱) اس حدیث شریف کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ زمانہ بہت جلد آنے والا ہے کہ گناہوں کا ایسا ماحول ہو جائے گا کہ دینداروں کو اس میں ایمانی گھٹن محسوس ہونے لگے گی اور وہ اس ماحول سے الگ تھلگ ہو جائیں گے اور گوشہ نشینی کو پسند کریں گے۔وہ انسان جس سے لوگ فائدہ اٹھاسکیں یا وہ خود دوسروں سے فائدہ اٹھاسکے ان دونوں کیلیۓ گوشہ نشینی ناجائز ہے لیکن وہ شخص جو نہ خود کسی سے فائدہ اٹھاسکے اور نہ دوسروں کو فائدہ پہونچا سکے اسکو گوشہ نشینی جائز ہے۔

(۴۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ حضرات صحابۂ کرام کو ان ہی کاموں کا حکم فرماتے تھے جنکو وہ آسانی اور پابندی سے کرسکیں اور ان پر بار نہوں۔اللہ تعالیٰ کی جتنی خشیت و معرفت ہوگی اتنا ہی بندے میں عبادت کا جذبہ ہوگا۔چونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ میں اللہ تعالیٰ کی خشیت و معرفت سب سے زیادہ ہے تو جذبۂ عبادت بھی سب سے زیادہ ہے۔اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ علم و عمل میں تمام بندوں پر فائق ہیں۔یہ گوشہ بھی نظر میں رہے کہ وہ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام علیہم السلام کے بعد تمام انسانوں میں سب سے افضل ہیں انکا فیصلہ یہ ہے کہ ''نہیں ہیں ہم آپکی طرح یارسول اللہ'' اب اگر نادان لوگ یہ کہیں کہ ہم رسول اللہ کی طرح ہیں تو راہ مستقیم سے بھٹک گئے ہیں اور انھوں نے راہ جحیم اختیار کرلی ہے۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ معصوم ہیں آپ سے کوئی گناہ سرزد ہو ہی نہیں سکتا۔شعر:

گناہوں سے معصوم ہیں میرے آقا
اڑھائی انھیں رب نے عصمت کی چادر (انتخاب قدیری)

(۴۳) وہ مومن جو گناہگار ہونگے جو اپنی بدکاریوں کی وجہ سے جہنم میں ڈالے جائیں گے انکا جہنم میں رہنا مستقل و دائمی نہ ہوگا۔ یہ جہنم سے کالے نکلیں گے مگر جب انھیں نہر حیات میں غوطہ دیا جائے گا تو پھر اصلی حالت پر آجائیں گے۔شعر:

اللہ بچائے ہم سب کو صدقے میں شفیع محشر کے
ایندھن ہوں جہاں انسان و حجر اس نار کا عالم کیا ہوگا (یا نبی)

جہنم میں دائمی قیام کفار و مشرکین اور منافقین کا ہوگا۔ایمان اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے ہر ایمان والا بہرحال جنت میں جائے گا اور جنتی نعمتوں سے محظوظ ہوگا۔

(۴۴) اسلام کی اشاعت و حفاظت کی خاطر مخالفین اسلام سے جنگ کرنا یہ جہاد اسلامی ہے۔حج مقبول کی علامت یہ ہے کہ حاجی حج کرنے کے بعد پہلے سے زیادہ دین دار ہو جائے۔جہادؑ حج سے اس صورت میں افضل ہوسکتا ہے جب دشمنان اسلام مسلمانوں کی کسی آبادی کو گھیر لیں تو ایسی صورت میں جہاد فرض عین ہو جاتا ہے اور اس وقت جہاد حج سے افضل ہو جاتا ہے۔عہد نبوی میں عام طور پر حج سے جہاد افضل ہوتا تھا۔بعض مواقع پر کہ حج فرض ہے اور جہاد فرض عین نہیں تو ظاہر ہیکہ جب جہاد فرض ہی نہیں اور حج فرض ہے تو حج ہی افضل ہے جیسا موقع محل ہوگا ویسا ہی حکم ہوگا۔

(۴۵) ہم نے ''عالم'' کا ترجمہ ''ہر مسلمان غیر فاسق'' کیا ہے۔ اگر کوئی بے علم کم سمجھ یہ کہے کہ حدیث شریف میں تو ''عالم'' ہے۔ عالم کا ترجمہ ہر مسلمان غیر فاسق کہنا کیسے درست ہوگا۔اسکا ترجمہ تو تمام دنیا ہوگا لہٰذا تمام کفار و مشرکین و منافقین کو بھی سلام کرنا درست ہوگا؟ تو فقیر قدیری کا جواب ہوگا کہ عالم ماسوی اللہ تعالیٰ کو کہتے ہیں تو پھر تمام جانوروں، پیڑوں، پودوں، مکانوں، دوکانوں کو بھی سلام کیا جائے۔جسطرح عالم کا ترجمہ اپنے خصوصی جذبے کی تسکین کے لئے انسان کرنے کی جرأت کررہے ہیں۔پورے اسلام اور اسکی تشریحات اور دیگر احادیث کریمہ کو سامنے رکھکر ترجمہ کیا جائے۔ چونکہ کفار و مشرکین اور فساق کو شریعت اسلامیہ میں سلام کرنے کی ممانعت ہے اسلئے ہم نے شریعت مطہرہ کی روشنی میں ''عالم'' کا ترجمہ ہر مسلمان غیر فاسق کیا ہے۔گویا کہ جس مسلمان میں یہ تین

قَالَ اَنْ تُحِبَّ وَتُبْغِضَ لِلّٰہِ وَتَعْمَلَ لِسَانَكَ فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ قَالَ وَمَاذَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

فرمایا پیارے نبی نے یہ کہ محبت وعداوت کرو اللہ تعالیٰ کیلئے اور مشغول رکھو اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں، عرض کیا حضرت معاذ نے اور کیا یا رسول اللہ؟

قَالَ وَ اَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَاتُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَکْرَہُ لَھُمْ مَاتَکْرَہُ لِنَفْسِكَ۔ (رواہ احمد)

فرمایا پیارے رسول نے کہ پسند کرو لوگوں کیلئے وہ جو پسند کرتے ہو اپنی ذات کیلئے اور ناپسند کرو لوگوں کیلئے وہ جو بُرا جانتے ہو اپنی ذات کیلئے۔

(۳۹) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ قَالَ تُطْعِمُ

ترجمہ: ایک شخص نے دریافت کیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کونسا اسلامی عمل سب سے اچھا ہے؟ فرمایا پیارے رسول نے کھلایا جائے

الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعرف۔ (رواہ البخاری)

کھانا اور سلام کیا جائے اس مومن کو جسے تم پہچانو یا نہ پہچانو۔

(۴۰) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ آیَۃُ الْاِیْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: سیدنا حضرت انس سے مروی وہ روایت فرماتے ہیں پیارے نبی ﷺ سے انہوں نے فرمایا ایمان کی علامت انصار کی محبت ہے۔

(۴۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُوْشِكُ اَنْ یَّکُوْنَ خَیْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بہت قریب ہے کہ بہترین مال مسلمان کا بھیڑ بکریاں ہوں گی

یَتَّبِعُ بِھَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ یَفِرُّ بِدِیْنِہٖ مِنَ الْفِتَنِ۔ (رواہ البخاری)

کہ چلا جائے گا ان کو لیکر پہاڑ کی چوٹیوں پر اور بارش کی جگہوں پر اپنے دین کو بچانے کیلئے فتنوں سے۔

(۴۲) حدیث شریف: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَمَرَھُمْ، اَمَرَھُمْ مِنَ الْاَعْمَالِ بِمَا یُطِیْقُوْنَ قَالُوْا

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب کوئی حکم فرماتے حضرات صحابہ کرام کو ان اعمال کا جنکی وہ طاقت رکھتے، حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا

اِنَّا لَسْنَا لَھَیْئَتِكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، اِنَّ اللّٰہَ قَدْ غَفَرَلَكَ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَیَغْضَبُ حَتّٰی

نہیں ہیں ہم آپ کی طرح یارسول اللہ بیشک اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا ہے آپ کو پہلے اور بعد کے گناہوں سے، آپکو جلال آگیا یہاں تک کہ

फ़रमाया प्यारे रसूल ने जब खुश करे तुम्हें नेकी और नाखुश करे तुम्हें तुम्हारी बुराई तो तुम मोमिने कामिल हो, अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह तो गुनाह क्या है? फ़रमाया प्यारे रसूल ने जब रूकावट पैदा करे तुम्हारे दिल में कोई चीज़ तो छोड़ दो उसको।

37 हदीस शरीफ़:– सय्येदना हज़रत अमर इब्ने अब्स रज़ियल्लाहो तआला अन्हो से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि मैं हाज़िर हुवा प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह इस दीनी काम में आपके साथ कौन है ? फ़रमाया प्यारे रसूल ने एक तो आज़ाद दूसरे गुलाम, मैंने अर्ज़ किया, इस्लाम क्या है? फ़रमाया प्यारे रसूल ने अच्छी बातें करना और खाना खिलाना, मैंने अर्ज़ किया, ईमान क्या है? फ़रमाया प्यारे रसूल ने सब्र व सख़ावत, हज़रत अमर ने फ़रमाया मैंने अर्ज़ किया, कौन सा इस्लाम बेहतर है? फ़रमाया प्यारे रसूल ने सलामत रहें मुसलमान जिसकी ज़बान से और जिसके हाथ से, हज़रत अमर फ़रमाते हैं मैंने अर्ज़ किया, कौन सा इस्लाम अफ़ज़ल है ? प्यारे रसूल ने फ़रमाया अच्छी आदतें, हज़रत उमरू फ़रमाते हैं मैंने अर्ज़ किया, नमाज़ कौन सी अफ़ज़ल है ? फ़रमाया प्यारे रसूल ने लम्बे क़याम वाली, हज़रत अमरू फ़रमाते हैं मैंने अर्ज़ किया, कौन सी हिजरत बेहतर है ? फ़रमाया प्यारे रसूल ने छोड़ना उसको जिसको नापसंद फ़रमाए तेरा मालिक, हज़रते अमर फ़रमाते हैं मैंने अर्ज़ किया, कौन सा जिहाद बेहतर है? फ़रभाया प्यारे रसूल ने काट डाले जाएं

خصلتیں ہوں گی اسکا ایمان کامل ہے۔ (۱) اپنے ساتھ انصاف کرنے کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ کفر و شرک منافقت اور کبیرہ صغیرہ گناہوں سے بچتا ہو، احکام خداوندی ارشاد نبوی پر پوری طرح کاربند ہو (۲) عام طور ہر غیر فساق مسلمانوں کو سلام کرتا ہو قطع نظر اسکے کہ وہ انھیں جانتا پہچانتا ہو یا نہ جانتا پہچانتا ہو۔ اس سے اسکی کوئی رشتہ داری ہو کہ نہو (۳) تنگدستی و غربت کے باوجود جتنا بھی بن پڑتا ہو راہ خدا میں خرچ کرتا ہو۔

(۴۶) لڑائی میں اگر دونوں مسلمان ناحق لڑ رہے ہوں اور لڑنے کا کوئی شرعی جواز دونوں کے پاس نہ ہو تو دونوں قاتل و مقتول جہنم کا ایندھن ہیں۔ اور اگر یہ لڑائی کسی شرعی وجہ سے ہے تو دونوں کو اس لڑائی پر اجر و ثواب ملے گا اور دونوں میں سے کوئی گناگار نہ ہوگا جیسے سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سیدنا امیر المومنین حضرت مولیٰ علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لڑائی۔ اگر ایک کے پاس وجہ شرعی ہے تو اسے اکیلے کو ثواب ملے گا اور اگر دونوں کے پاس وجہ شرعی ہے تو دونوں میں سے کوئی گناہگار نہیں ہوگا۔ سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان حدیث شریف کے ظاہری الفاظ کی وجہ سے تھا کہ جب یہ واضح نہو جائے کہ حق پر کون ہے تو دو لڑنے والے مسلمانوں میں سے کسی کا ساتھ نہیں دینا چاہئے۔ سیدنا حضرت احنف رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس ہو گئے اور جنگ جمل میں شرکت نہیں فرمائی۔ دو جنگیں ایسی ہوئی ہیں جن میں دونوں طرف سے ایمان والے تھے ایک تو جنگ جمل دوسری جنگ صفین۔ سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ و سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اجتہاد فرمایا جنگ کو ناگزیر سمجھا اور سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجتہاد فرمایا اوا پنے اجتہاد پر عمل فرمایا۔ دونوں طرف اجتہاد تھا۔ دونوں جماعتیں اپنے اپنے اجتہاد پر عمل پیرا تھیں۔ اگر مجتہد سے اجتہاد میں خطا ہو جائے تو مجتہد کو بھی اور اسکے اجتہاد پر عمل کرنے والوں کو بھی ثواب ہی ملتا ہے اگر چہ حقائق منکشف ہونے کے بعد یہ بات صاف ہوگئی کہ سیدنا حضرت مولا علی کا اجتہاد مبنی برحق تھا لہٰذا خطاء اجتہادی کی بنیاد پر کسی مجتہد کی توہین کرنا درست نہیں۔ بڑوں کے معاملات میں چھوٹوں کو گستاخانہ لب و لہجے سے احتراز لازم و ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرات صحابۂ کرام کی شان میں ارشاد فرمایا۔ (ترجمہ) اور سب سے وعدہ فرمایا اللہ نے سب سے اچھی چیز کا۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۲۲۸) اب اس آیت کریمہ کی تفسیر کا اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

حضرات صحابہ کرام سب عادل و ثقہ ہیں سب جنتی ہیں کوئی ان میں فاسق نہیں۔ فاسق سے جنت کا وعدہ نہیں فرمایا جاتا جو تاریخ سے کسی صحابی کا فسق ثابت کرے وہ جھوٹا ہے قرآن کریم سچا ہے سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابیٔ رسول ہیں انکی عظمت قرآن و حدیث سے ثابت ہے ان کے خلاف تمام الزامات تاریخی ہیں قرآن کریم و احادیث کریمہ کے مقابلے میں تاریخ کو ترک کر دیا جائے گا۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۲۲۹)

ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) راضی ہوا اللہ ان سے اور وہ راضی ہوئے اس سے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۷۴) اب اس آیت کریمہ کی تفسیر کا اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔ "جب اللہ تعالیٰ حضراتِ صحابۂ کرام کے پیروؤں (غلاموں) سے راضی ہے تو خود حضراتِ صحابۂ کرام سے کتنا راضی ہوگا۔ اگر کسی صحابی کے خلاف تاریخ سے کوئی الزام وارد ہوتا ہے تو وہ تاریخ مردود ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۴۷۵) یہ حقیقت ہے کہ کوئی مومن کسی بھی صحابی کی شان میں کوئی کلمہ تخفیف و تنقیص زبان و قلم سے نہیں نکال سکتا۔

(۴۷) "مقام زبدہ" مدینۂ منورہ اور عراق کے درمیان ذات عرق کے قریب ایک گاؤں تھا۔ اس حدیث پاک سے اسلامی مساوات کا صاف و شفاف مظاہرہ ہوتا ہے۔ جو لباس آقا زیب تن فرمائے ہوئے ہیں وہی لباس غلام بھی زیب تن کئے ہوئے ہے۔ حضرات صحابۂ کرام گالیاں نہ دیتے تھے بلکہ طنزیہ جملہ فرما دیتے تھے جس سے مخاطب کو عار محسوس ہو لہٰذا سیدنا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واقعہ کے مطابق سیدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "کلو کے لال" کہدیا تھا تو اسے بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے پسند نہ فرمایا اور نادانی قرار دیا۔ حقیقت میں بھی

يُعْرَفُ الْغَضَبُ فِىْ وَجْهِهٖ، ثُمَّ يَقُوْلُ اِنَّ اَتْقَاكُمْ وَاَعْلَمُكُمْ بِاللّٰهِ اَنَا (رواہ البخاری)

دیکھا گیا جلال کا اثر آپکے چہرۂ پاک پر، پھر فرماتے بیشک میں سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں تم میں سے اور زیادہ علم وعرفان والا ہوں تم میں سے اللہ تعالیٰ کا۔

(۴۳) حدیث شریف: عَنِ النَّبِىِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی ہے فرمایا پیارے نبی ﷺ نے داخل ہوں گے جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں،

ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَخْرِجُوْا مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ

پھر فرمائے گا اللہ تعالیٰ نکالو اس کو کہ ہے جس کے دل میں رائی کے دانے کی برابر ایمان

فَيُخْرَجُوْنَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوْا فَيُلْقَوْ ن فى نهر الحياء اوالحياة شك مالك فينبتون كما

تو نکالے جائیں گے لوگ اس میں سے کہ جل کر کوئلہ ہوگئے ہوں گے، پھر ڈالدیا جائے گا نہر حیات میں تو ہرے بھرے ہوجائیں گے جیسے

تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِىْ جَانِبِ السَّيْلِ اَلَمْ تَرَ اَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً. (رواہ البخاری)

اُگتا ہے سبزہ بہاؤ کے کنارے پر، کیا نہ دیکھا تم نے کہ نکلتا ہے پیلا لپٹا ہوا۔

(۴۴) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سُئِلَ اَىُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ فَقَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کونسا عمل بہتر ہے؟ تو فرمایا پیارے رسول نے ایمان اللہ تعالیٰ پر اور اسکے پیارے رسول پر،

قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ الْجِهَادُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ. (رواہ البخاری)

عرض کیا گیا پھر کیا؟ فرمایا پیارے رسول نے جہاد اللہ تعالیٰ کی راہ میں، عرض کیا گیا پھر کیا؟ فرمایا پیارے رسول نے حج مقبول۔

(۴۵) حدیث شریف: قَالَ عَمَّارٌ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثَلَاثَةٌ مَنْ جَمَعَهُنَّ فَقَدْ جَمَعَ

ترجمہ: فرمایا حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین ہیں جس نے جمع کرلیا ان کو تو اس نے جمع کرلیا

الْاِيْمَانَ الْاِنْصَافُ مِنْ نَفْسِكَ وَبَذْلُ السَّلَامِ لِلْعَالَمِ وَالْاِنْفَاقُ مِنَ الْاِقْتَارِ. (رواہ البخاری)

کمال ایمان کو، انصاف اپنے محسن کے ساتھ۔ اور مسلمان غیر فاسق کو سلام کرنا۔ راہِ خدا میں خرچ کرنا تنگدستی کی حالت میں۔

जिसके घोड़े के पाऊँ और बहा दिया जाए उसका खून, हज़रते अमर ने फ़रमाया मैंन अर्ज़ किया, साअतों में कौन सी साअत बेहतर है ? फ़रमाया प्यारे रसूल ने दर्मियानी हिस्सा आख़री रात का।

38 हदीस शरीफ़:– हज़रते मआज़ इब्ने जबल से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने पूछा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कामिल ईमान क़े बारे में, फ़रमाया प्यारे नबी ने यह कि महब्बत व अदावत करो अल्लाह तआला के लिये और मशगूल रखो अपनी ज़बान को अल्लाह तआला के ज़िक्र में, अर्ज़ किया हज़रते मआज़ ने और क्या या रसूलुल्लाह? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि पसंद करो लोगों के लिये वो जो पसंद करते हो अपनी ज़ात के लिये और नापसंद करो लोगों के लिये वो जो बुरा जानते हो अपनी ज़ात के लिये।

39 हदीस शरीफ़:– एक शख़्स ने दरयाफ़्त किया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से, कौन सा इस्लामी अमल सब से अच्छा है? फ़रमाया प्यारे रसूल ने खिलाया जाए खाना और सलाम किया जाए उस मोमिन को जिसे तुम पहचानो या न पहचानो।

40 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस रज़ियल्लाहो तआला अन्हो से मरवी वो रिवायत फ़रमाते हैं प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से, उन्होंने फ़रमाया ईमान की अलामत अन्सार की महब्बत है।

41 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बहुत क़रीब है कि बेहतरीन

یہ نادانی ہی تھی حضرت ابوذر کو یہ معلوم نہ تھا کہ کسی مومن کو عار دلانا جائز نہیں ہے۔ چنانچہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک سننے کے بعد حضرت ابوذر نے اپنا رخسار مبارک زمین پر رکھدیا اور حضرت بلال سے فرمایا کہ میں اپنا رخسار مبارک اس وقت تک زمین سے نہ اٹھاؤں گا جب تک تم اپنے قدموں سے میرے رخسار کو نہ روندو گے۔ چارو ناچار حضرت بلال کو حضرت ابوذر کے ارشاد کی تعمیل کرنا پڑی۔ شعر:

کیسے دے پاؤ گے کل بروز جزا جس کسی بھائی کا آپ پر قرض ہے

جس کا جو چاہئے آج کردو ادا یہ مسلمان کا مذہبی فرض ہے (یا نبی)

ایک مسلمان کی یہی شان ہونی چاہئے کہ وہ اپنے بھائی کا دل نہ دکھائے اسے عار نہ دلائے بلکہ کتنا ہی کمزور کیوں نہو اسے عزت دینی چاہئے آخر کار مومن ہے دینی بھائی۔

(۴۸) اس حدیث پاک میں دو آیات کریمہ ہیں ایک تو پارہ ۷ سورۂ انعام آیت ۸۲ اور دوسری آیت کریمہ پارہ ۲۱ سورۂ لقمان آیت ۱۳۔ ظلم کے معنیٰ ہیں کسی چیز کو اسکی جگہ نہ رکھ کر دوسری جگہ رکھدینا اور یہ لفظ ظلم ہر گناہ کے لئے بولا جاتا ہے تو قرآن کریم کی مذکورہ اول آیت کریمہ سنکر حضرات صحابۂ کرام کو گراں گزرا کہ ہم میں تو کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جس سے کوئی کسی قسم کا گناہ سرزد نہ ہوا ہو تو ان حضرات صحابۂ کرام کی طمانیت قلب کے لئے ارشاد فرمایا کہ اس آیت کریمہ میں ظلم سے مراد ظلم کی بدترین قسم شرک ہے اس پر دوسری آیت کریمہ سے اس شبہ کا ازالہ فرمایا کہ ظلم سے مراد یہاں کفر و شرک ہے جس سے حضرات صحابۂ کرام کا دامن پاک محفوظ ہے اور یہی ہم اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ حضرات صحابۂ کرام کی جماعت عادل و ثقہ اور گناہوں سے محفوظ ہے۔ اب یہ اک چبھتا ہوا سوال ذہن میں ضرور کھٹک رہا ہوگا کہ حضرات صحابۂ کرام نے خود اپنے آپ کو گناہگار کہا ہے تو اب حضرات صحابۂ کرام اقراری گناہگار ہوئے؟ فقیر قدیری جواباً عرض کرتا ہے کہ انکا یہ فرمانا ''ہم میں سے کون ہے جس نے ظلم نہیں کیا'' یہ فرمان یا تو تواضع اور انکسار کے طور پر تھا یا پھر یہ کہ ان باتوں کے ظلم ہونے کا انکو پہلے سے علم نہ تھا۔ پھر یہ کہ ان باتوں کا ناجائز و حرام ہونا نازل ہی نہ ہوا تھا وہ ان باتوں اور کاموں کو کیا کرتے تھے بعد میں انکی ممانعت نازل ہوگئی حضرات صحابۂ کرام نے انھیں سابقہ باتوں اور کاموں کو ظلم سے تعبیر فرمایا۔ یا پھر یہ کہ قیامت تک آنے والی امت محمدیہ کے لئے سوال کرلیا تاکہ آنے والی نسلوں کو بھی اس آیت کریمہ میں لفظ ظلم کی صحیح تعبیر معلوم ہو جائے۔ یا پھر یہ کہ ظلم سے مراد وہ چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں جو بلا ارادہ و اختیار ہو جائیں۔ بہر حال سب سے بڑا ظلم کفر و شرک ہے اور اسکا مرتکب جہنمی ہے تاوقتیکہ سچی پکی توبہ نہ کرلے۔ کسی مومن عاشق رسول کو مشرک کہنا بھی کفر ہے اللہ تعالیٰ اس لعنت سے بھی محفوظ فرمائے آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ و التسلیم۔ شعر:

طفیل مصطفیٰ یا رب ہدایت ان کو فرمادے

جو مشرک کہہ رہے ہیں رات دن ایمان والونکو (انتخاب قدیری)

(۴۹) اس حدیث شریف میں منافق کی تین علامتیں ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ ایک کا تعلق قول سے ہے جیسے جھوٹ بولنا دوسری کا تعلق عمل سے ہے تیسری کا تعلق نیت کی خرابی سے ہے۔ اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ جو جھوٹ بولے وہ منافق ہے بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ جو منافق ہوگا وہ جھوٹ ضرور بولے گا۔ اگر کسی مومن میں یہ تینوں علامات پائی جائیں تو مومن کو منافق کہنا جائز نہیں۔ نفاق کی دو قسمیں ہیں ایک عقیدے کا نفاق کہ دل میں کفر رکھے اور زبان سے ایمان کا ڈھنڈورہ پیٹے۔ دوسرے عمل کا نفاق کہ مومن ہے صاحب ایمان ہے مگر اعمال ایسے کرتا ہے کہ جو ہرگز ہرگز شایان ایمان نہیں تو وہ مومن بھی عملی نفاق کا مرتکب ہے مگر اس صورت میں بھی مومن کو منافق نہیں کہہ سکتے بلکہ اسے عملی نفاق کا مرتکب کہہ سکتے ہیں۔ مسلمانوں کو ان علامات سے مکمل اجتناب کی ضرورت ہے کیونکہ آدمی اپنی علامتوں اور نشانیوں سے پہچانا جاتا ہے۔

(۵۰) حدیث شریف نمبر ۴۹ میں نفاق کی تین علامتیں ارشاد فرمائی گئی تھیں۔ اس حدیث شریف میں ایک اور علامت کا اضافہ فرمادیا کہ عملی نفاق گالی بکنا بھی ہے کہ جہاں جھگڑا شروع ہوا گالیوں کی بوچھار چالو۔ یا پھر یہ کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنے زمانے کے نمائشی مسلمانوں کی پردہ دری فرمائی کہ صورت سے تو

(۴۶) حدیث شریف: عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ذَهَبْتُ لِاَنْصُرَ هٰذَا الرَّجُلَ

ترجمہ: سیدنا حضرت احنف ابن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا میں چلا اس لئے کہ مدد کروں اس مرد (حضرت علی) کی

فَلَقِيَنِىْ اَبُوْبَكْرَةَ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ، قُلْتُ اَنْصُرُ هٰذَا الرَّجُلَ، قَالَ اِرْجِعْ فَاِنِّىْ

تو ملاقات کی مجھ سے حضرت ابوبکرہ نے، تو انہوں نے کہا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ میں مدد کرونگا اس مرد (حضرت علی) کی، حضرت ابوبکرہ نے فرمایا لوٹ جاؤ اسلئے کہ میں نے

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ اِذَا الْتَقَا الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِى النَّارِ قُلْتُ

سنا ہے پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں جب لڑیں دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ تو قاتل و مقتول دونوں جہنمی ہیں، میں نے عرض کیا

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ؟ قَالَ اِنَّهٗ كَانَ حَرِيْصاً عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهٖ (رواہ البخاری)

یارسول اللہ! قاتل تو ہے مگر مقتول کیسے؟ تو فرمایا پیارے رسول نے بیشک وہ بھی للچایا ہوا تھا قتل پر اپنے مقابل کے۔

(۴۷) حدیث شریف: عَنِ الْمَعْرُوْرِ قَالَ لَقِيْتُ اَبَاذَرٍّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِالرَّبَذَةِ

ترجمہ: سیدنا حضرت معرور رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے ملاقات کی حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مقام ربذہ میں

وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلٰى غُلَامِهٖ حُلَّةٌ، فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَ اِنِّىْ سَابَبْتُ رَجُلًا

اور انکے اوپر چادر تھی اور انکے غلام (حضرت بلال) پر بھی چادر تھی تو میں نے سوال کیا ان سے اس بارے میں تو انہوں نے فرمایا بیشک میں نے ایک شخص (حضرت بلال) کو گالی دی تھی

فَعَيَّرْتُهٗ بِاُمِّهٖ فَقَالَ لِىَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَا اَبَاذَرٍّ اَعَيَّرْتَهٗ بِاُمِّهٖ اِنَّكَ اِمْرَءٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ

تو عار دلائی تھی میں نے انکو انکی ماں کیساتھ تو فرمایا مجھ سے پیارے نبی ﷺ نے اے ابوذر! کیا تو نے عار دلائی تھی اس (بلال) کو انکی ماں کیساتھ؟ بیشک تو ایسا شخص ہے کہ تجھ میں ابھی نادانی ہے

اِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ

تمہارے بھائی ہیں تمہارے غلام، بنادیا ہے انکو اللہ تعالیٰ نے ماتحت تمہارا، بس جو شخص کہ ہے اسکا بھائی اسکے ماتحت تو اُسے چاہیئے کہ اُسے کھلائے اسمیں سے جو خود کھائے

وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ۔ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ۔ (رواہ البخاری)

اور چاہیئے کہ پہنائے اسکو اسمیں سے جو خود پہنے اور نہ تکلیف دو تم انکو جو انکو دبالے پھر اگر تمہیں تکلیف دینے والا کام دو بھی تو مدد کرو انکی۔

माल मुसलमान का भेड़ बकरियाँ होंगी कि चला जाएगा उनको लेकर पहाड़ की चोटियों पर और बारिश की जगहों पर अपने दीन को बचाने के लिये फ़ितनों से।

42 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब कोई हुक्म फ़रमाते सहाबए किराम को तो हुक्म फ़रमाते उन आमाल का जिनकी वो ताक़त रखते, सहाबए किराम ने अर्ज़ किया नहीं हैं हम आपकी तरह या रसूलुल्लाह बेशक अल्लाह तआला ने महफ़ूज़ रखा है आपको पहले और बाद के गुनाहों से, आपको जलाल आ गया यहाँ तक कि देखा गया जलाल का असर आपके चहरा ए पाक पर, फिर फ़रमाते बेशक मैं सबसे ज़्यादा डरने वाला हूँ तुम में से और ज़्यादा इल्म व इरफ़ान वाला हूँ तुम में, अल्लाह तआला का।

43 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी है फ़रमाया प्यारे नबी ने दाख़िल होंगे जन्नती जन्नत में और दोज़ख़ी दोज़ख़ में, फिर फ़रमाएगा अल्लाह तआला निकालो उसको कि है जिस के दिल में राई के दाने के बराबर ईमान, तो निकाले जाएंगे उसमें से कि जल कर कोयला हो गए होंगे, फिर डाल दिया जाएगा नहरे हयात में तो हरे भरे हो जाएंगे, जैसे उगता है सब्ज़ा, बहाओ के किनारे पर, क्या न देखा तुम ने कि निकलता है पीला लिपटा हुवा।

44 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से पूछा गया, कौन सा अमल बेहतर

مسلمان مگر اسکے اندر یہ چار علامتیں موجود ہیں تو یقین کرلو کہ وہ مسلمانوں کے بھیس میں بے ایمان ہے کیوں کہ زمانہ نبوی میں جو مسلمان تھے وہ متقی و پرہیز گار رہتے اسی لئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرے تمام صحابہ تاروں کی طرح ہیں تم ان میں سے جسکی پیروی کروگے ہدایت پاجاؤ گے۔ نفاق کی علامتیں یہ صرف چار ہی نہیں ہیں بلکہ قرآن کریم واحادیث کریمہ میں اور بھی بہت سی علامات نفاق بیان فرمائی گئی ہیں جیسے نماز میں سستی، نماز مکروہ وقت میں پڑھنے کی عادت وغیرہما۔

(۵۱) حقیقت یہ ہے کہ دین اسلام آسان دین ہے اس میں کوئی عمل خلاف فطرت نہیں ہے جو کسی مسلمان پر گراں ہو۔ دین اسلام میں ٹھوسم ٹھاس بھی نہیں ہے ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) نہیں ہے زبردستی دین میں۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۰۶) البتہ یہ ضرور ہے کہ اگر کوئی یہ چاہے کہ دین میں جتنے قسم کے اعمال صالحہ ہیں میں سب پر عمل کرلوں اور اعمال صالحہ کی تمام اقسام کی تمام فہرستیں سر کرلوں تو یہ ناممکن ہے۔ انسان اعمال صالحہ کرتے کرتے تھک جائے گا مگر اعمال صالحہ کی فہرست اختتام کو نہ پہونچے گی۔ بس اعمال صالحہ کیئے جاؤ جہاں تک ممکن ہے اور نہ اس بات کی کوشش کی جائے کہ مشکل سے مشکل، سخت سے سخت عملیات کئے جائیں کہ آخر کار تھک ہار کے بیٹھ جائے گا۔ نوافل و مستحبات میں اتنا مبالغہ نہ کیا جائے کہ افضل کا ترک لازم آئے اور فرائض وواجبات چھوٹنے لگیں جیسے رات کو زیادہ دیر تک نوافل میں منہمک رہنا اور صبح کو فجر میں آنکھ کا نہ کھلنا اور نماز فجر کا قضا ہوجانا۔ نوافل و مستحبات میں اتنا غلو منع ہے اسی لئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ’’درمیانی روش کو اپناؤ‘‘ طاقت بھر اعمال صالحہ کرو پھر ان اعمال صالحہ پر بشارت دو کہ عمل نیک پر اجر وثواب عطا ہوگا چاہے وہ کتنا ہی تھوڑا کیوں نہ ہو جو مسافر منزل بہ منزل سفر کرتا ہے وہ اپنی منزل مقصود پالیتا ہے اور جو مسافر صبح وشام رات ودن چلتا رہے یا تو بیمار پڑ جائے گا یا پھر تھک ہار کر بیٹھ رہ جائے گا اسی لئے جہاں شریعت اسلامیہ نے رخصت دی ہے وہاں رخصت پر عمل کرنا انسب ہے جیسے بیمار کو بجائے غسل کے تیمم کی اجازت ہے تو زبردستی غسل کرکے بیماری کی زیادتی کو دعوت نہ دے۔ رخصت پر عمل کرنا شان مومنانہ ہے۔

(۵۲) اسلام اچھا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان بندے کا ظاہر و باطن یکساں ہو اور اسکی زندگی میں اعمال صالحہ کہ ریل پیل ہو وہ احکام شرعیہ، فرامین نبویہ کا خود کو عامل وحامل بنائے۔ قبول اسلام کی سعادت اسکے گزشتہ تمام گناہوں کو یکسر مٹادے گی اور اس بندۂ مومن سے کوئی مواخذہ نہ ہوگا ان گناہوں کے بارے میں جو اس نے زمانہ کفر میں کئے تھے۔ مومن کو اعمال صالحہ کی جزا کم سے کم دس اور زیادہ کی کوئی حد وشمار نہیں یہ اسکے کرم پر ہے چاہے جتنا نوازے۔ حدیث شریف میں جو سات سو گنا تک کی حد بندی فرمائی ہے یہ بھی کثرت کو بیان فرمانا ہے ورنہ قرآن کریم میں ارشاد رب قدیر ہے۔ (ترجمہ) اور اللہ بڑھاتا ہے جس کیلئے چاہتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا خوب جاننے والا ہے۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۱۰)

(۵۳) نفلی عبادات کثیرہ ہوں مگر پابندی سے نہ ہوں تو ناپسندیدہ ہیں اور نفلی عبادات قلیل و مختصر ہوں مگر پابندی کے ساتھ ہوں تو وہ پسندیدہ ہیں۔ مومن کو اعمال صالحہ بھی طاقت بھر کرنا چاہئیں ایسا نہ ہو کہ طاقت جواب دیدے اور تھک ہار کر بیٹھ جائے۔ اعمال صالحہ کے مختصر ہونے سے یہ سوچنا بالکل غلط وباطل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں کوئی کمی ہے یا وہ اعمال صالحہ کی جزا وثواب دینے سے تھک سکتا ہے وہ اس قسم کی تمام صفات ناقصہ سے پاک ہے۔ بندہ جتنا بھی عمل کریگا اللہ تعالیٰ اسکا ثواب خوب اور بہت خوب عطا فرمائیگا کہ شکوۂ کوتاہیٔ داماں ہونے لگے گا۔ نفل و مستحب عبادات پر مداومت کرنا پابندی کرنا ہمیشہ کرنا یہ بھی اللہ ورسول کو پسند ہے لہٰذا پابندی کے ساتھ میلاد شریف، سترھویں شریف، گیارھویں شریف، چھٹی شریف، اٹھائیسویں شریف، چودھویں شریف، اعراس مبارکہ، تیجہ دسواں بیسواں چالیسواں چھمائی برسی کرنا یہ سب بھی اس حدیث شریف کی روشنی میں درست ومحمود ومحبوب ہیں ان امور خیر میں پابندی اللہ ورسول کی پسندیدگی کا بہترین ذریعہ ہے وہ لوگ اپنی الٹی کھوپڑی کی اس حدیث شریف کی روشنی میں مرمت کریں جو یہ کہتے ہیں کہ نفل و مستحب کام کو پابندی کے ساتھ کرنے سے وہ کام فرض وواجب ہوجاتا ہے اس لئے نفل و مستحب کام میں پابندی نہیں کرنی

(۴۸) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِیْنَ آمَنُوْا

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب نازل ہوئی یہ آیت کریمہ "جو ایمان لائے

وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُوْنَ، قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

اور نہ ملایا انہوں اپنے ایمان کو ظلم کیساتھ یہی ہیں جن کیلئے امن ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں" (بصیرۃ الایمان ص ۳۲۶) اصحاب رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا

اَیُّنَا لَمْ یَظْلِمْ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ. (رواہ البخاری)

ہم میں کون ہے جس نے ظلم نہیں کیا؟ تو نازل فرمائی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ "بیشک شرک ضرور گناہ ہے بہت بڑا" (بصیرۃ الایمان ص ۹۹۴)

(۴۹) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ آیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثَةٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی ہے فرمایا انہوں نے کہ منافق کی علامتیں تین ہیں۔ جب بولے گا جھوٹ بولے گا اور جب وعدہ کرے گا

اَخْلَفَ وَاِذَا اُتُمِنَ خَانَ. (رواہ البخاری)

تو وعدہ خلافی کریگا اور جب امانت رکھی جائیگی تو خیانت کریگا۔

(۵۰) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِیْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَّمَنْ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا چار جس میں ہوں گی وہ خالص منافق ہے اور جس میں

كَانَ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰی یَدَعَهَا اِذَا اُؤْتُمِنَ كَانَ وَاِذَا

ہوگی ایک خصلت ان میں سے تو ہے اس میں ایک خصلت نفاق کی یہاں تک کہ چھوڑ دے اس کو۔ جب امانت رکھی جائے خیانت کرے اور جب

حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ. (رواہ البخاری)

بولے جھوٹ بولے اور جب عہد کرے تو پورا نہ کرے اور جب جھگڑے تو گالیاں بکے۔

(۵۱) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ لَنْ یُّشَادَّ الدِّیْنَ احد اِلَّا غَلَبَهٗ

ترجمہ: مروی ہے پیارے نبی ﷺ سے فرمایا کہ بیشک دین آسان ہے اور ہرگز نہ سختی اختیار کرے کوئی دین پر عمل کرنے میں مگر غالب آجائیگا دین اس پر

है ? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने ईमान अल्लाह तआला पर और उसके प्यारे रसूल पर, अर्ज़ किया गया फिर क्या? फ़रमया प्यारे रसूल ने जिहाद अल्लाह तआला की राह में, अर्ज़ किया गया, फिर क्या ? फ़रमाया प्यारे रसूल ने हज्ज मक़बूल।

45 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया हज़रते अम्मार इब्ने यासर रज़ियल्लाहो तआला अन्हो ने, तीन हैं जिसने जमा कर लिया उनको तो उस ने जमा कर लिया कमाले ईमान को, इंसाफ़ अपने मोहसिन के साथ और मुसलमान ग़ैरे फ़ासिक़ को सलाम करना, राहे खुदा में ख़र्च करना तंगदस्ती की हालत में।

46 हदीस शरीफ़:– हज़रते अहनफ़ इब्ने कैस से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैं चला इस लिये कि मदद करूँ उस मर्द (हज़रते अली) की तो मुलाक़ात की मुझ से हज़रते अबू बक्र ने, तो उन्होंने कहा कि कहाँ का इरादा है ? मैंने कहा कि मैं मदद करूँगा उस मर्द (हज़रते अली) की, हज़रते अबू बक्र ने फ़रमाया लौट जाओ इसलिये कि मैंने सुना है प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं जब लड़ें दो मुसलमान अपनी तलवारों के साथ तो क़ातिल व मक़तूल दोनों जहन्नमी हैं, मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! क़ातिल तो है मगर मक़तूल कैसे? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने बेशक वो भी ललचाया हुवा था क़त्ल पर अपने मुक़ाबिल के।

چاہئے۔ یہ حدیث شریف ان الٹی کھوپڑی والوں کے اس مرض کا علاج ہے اللہ تعالیٰ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے صدقے میں اس قسم کے تمام مریضوں کو شفائے کاملہ عاجلہ عطافرمائے آمین۔ (واقعہ) اللہ تعالیٰ نے فقیر قدیری کوشان مناظرانہ سے بچپن ہی سے نوازا تھا۔ زمانۂ طالب علمی ہی میں بہت سے مناظرے کئے۔ چنانچہ ۱۹۶۶ء میں فقیر قدیری کافیہ کی جماعت کا طالب علم تھا ایک بدعقیدہ لوگوں کے مدرسے میں پہونچ گیا۔ اس وقت وہاں کے شیخ الحدث حدیث شریف کی کتاب پڑھارہے تھے۔ انھوں نے مجھے دیکھکر جو پڑھارہے تھے وہ تو چھوڑ دیا اور ایک مسئلہ شروع کردیا کہ کسی بھی مستحب کام کو پابندی کے ساتھ کیا جائے تو وہ فرض وواجب بن جاتا ہے اور یہ گناہ ہے اور انھوں نے معمولات اہلسنت کے خلاف خوب لوچ لیا۔ اسی دوران فقیر قدیری نے جرأت کرکے کہا کہ اگر اجازت ہوتو میں کچھ پوچھ سکتا ہوں۔ پرانے جگادری نے بڑے ہی محبت آمیز لہجے میں کہا کہ دریافت فرمایئے۔ فقیر قدیری نے کہا کہ آپ بہت دیر سے یہ سمجھارہے ہیں کہ مستحب کام کو پابندی سے کیا جائے تو وہ فرض وواجب بن جاتا ہے مگر چودہ سوسال سے داہنا پاؤں پہلے اور بایاں پاؤں بعد میں دھویا جارہا ہے یہ چودہ سو برس میں فرض وواجب نہ ہوسکا چودہ سو برس پہلے بھی یہ مستحب تھا اور آج بھی مستحب ہے۔ آپکا بیان کردہ قاعدہ تو تار عنکبوت کی بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ شیخ الحدث ہکابکا رہ گئے۔

(۵۴) اس حدیث شریف میں اسلام کا بہت بڑا قانون موجود ہے وہ یہ کہ جس دن اللہ تعالیٰ بندے کو کوئی عظیم وکبیر نعمت سے نوازے اس دن کو بطور عید منانا جائز ہے۔ اگر سیدنا امیر المومنین حضرت فاروق اعظم خلیفۂ سویم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نظریہ یہ ہوتا کہ جس دن اللہ تعالیٰ کی کوئی بڑی نعمت ملے تو اس دن عید منانا ناجائز ہے تو بڑی صفائی کے ساتھ ارشاد فرمادیتے کہ اے یہودی یہ تیرا مذہب ہے اور تجھے مبارک ہو ہمارے یہاں تو صرف دو عیدیں ہیں تیسری عید کا کوئی تصور نہیں۔ بلکہ آپ نے فرمایا کہ ہم تو پہلے ہی سے اس دن عید مناتے ہیں اور وہ مقام بھی ہمارے لئے عید کا مقام ہے وہ تاریخ بھی عید کی تاریخ ہے اور وہ دن بھی عید کا دن ہے جب ایک آیت کریمہ کے نزول کا دن، مقام، تاریخ عید ہے تو جس دن جس تاریخ جس ماہ میں اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ نعمت کبریٰ ملی ہو اس دن کا عید ہونا اظہر من الشمس ہے اسی لئے تمام دنیا کے اہل ایمان ۱۲ ربیع الاول شریف کو پورے شرعی اہتمام سے ''عید میلاد النبی ﷺ'' مناتے ہیں۔ شعر:

پیدا ہوئے ہیں جس میں شہنشاہ دوجہاں
وہ سال وہ گھڑی وہ مہینہ پسند ہے (یا نبی)

(۵۵) اس حدیث شریف میں اس بات کا درس ہے کہ جلوس جنازہ کے شرکاء کو جنازہ کے پیچھے پیچھے چلنا چاہیئے۔ اسی میں تعمیل ارشاد نبوی ہے۔ اور یہی مسلک سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ مسلک امام اعظم زندہ باد

یہ بھی معلوم ہوا کہ جنازہ کے ساتھ ساتھ دفن میں بھی شرکت کرنا چاہیئے اور اگر کوئی شرعی مجبوری ہے تو ولی سے اجازت لیکر بعد نماز جنازہ بھی واپس آسکتا ہے۔ یہ حکم جلوس جنازہ کے شرکاء سے متعلق ہے لیکن خواص جو کلمۂ طیبہ شریف بلند آواز سے پڑھیں یا کوئی اور ذکر خیر کریں درودوسلام پڑھیں نعت خوانی کریں تو یہ درست ہے۔ سیدنا حضرت امام عبدالغنی نابلسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا'' لیکن بعض بزرگان دین نے جائز فرمایا بلند آواز سے ذکر کرنے کو کہ بلند کرے آواز کو تعظیم کے ساتھ جنازہ کے آگے اور جنازہ کے پیچھے تاکہ تلقین ہو اس سے مُردوں اور زندوں کو تنبیہ ہو غافلوں کو اور گناہگاروں کو اور دلوں کی سختی دور کرنے کیلئے اور ختم کرنے کیلئے جو محبت کرتا ہے دنیا سے اور اسکے دھن دولت سے'' (حدیقۂ ندیہ شرح طریقۂ محمدیہ) سیدنا حضرت امام شعرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا حضرت امام مدابغی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرمایا'' مسلمانوں نے جس کام کو اچھا سمجھ کر ایجاد کیا ہے وہ انکا پڑھنا ہے جنازہ کے آگے لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ یا یہ کہ ہمارا وسیلہ اللہ تعالیٰ کی بار گاہ میں روز قیامت لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ ہے اور اسکے مثل دوسرے اذکار خیر۔ (محمود المشائخ) عام لوگوں کے جنازہ کے پیچھے چلنا چاہیئے اور کلمۂ طیبہ بلند آواز سے پڑھنے والوں یا صلوٰۃ وسلام پڑھنے والوں یا نعت خوانوں کو جنازہ کے آگے آگے

فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغُدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ۔ (رواہ البخاری)

تو درمیانی روش کو اپناؤ اور قریب قریب رہو اور خوشخبری دیتے رہو اور مدد حاصل کرو صبح و شام اور کچھ رات میں۔

(۵۲) حدیث شریف: يَقُوْلُ اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُهٗ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ

ترجمہ: فرماتے ہیں پیارے رسول ﷺ جب اسلام لائے بندہ اور اچھا ہو اس کا اسلام تو مٹا دے گا اللہ تعالیٰ اس کے کل گناہ

كَانَ زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدَ ذَالِكَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ

جو کئے تھے اس نے اور ہوگا اس کے بعد حساب کتاب۔ ایک نیکی کا بدلہ دس نیکیوں سے سات سو گنا تک

وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا اِلَّا اَنْ يَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهَا۔ (رواہ البخاری)

اور ایک برائی کے بدلے ایک گناہ مگر یہ کہ معاف فرمادے اللہ تعالیٰ اسکو بھی۔

(۵۳) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ عَلَيْهَا

ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ بیشک پیارے نبی ﷺ تشریف لائے انکے پاس

وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ قَالَ مَنْ هٰذِهٖ قَالَتْ فُلَانَةُ (لَاتَنَامُ بِاللَّيْلِ) تَذْكُرُ

اور حضرت عائشہ کے پاس ایک عورت تھیں۔ پیارے نبی نے فرمایا یہ کون ہے؟ عرض کیا حضرت عائشہ نے کہ یہ فلاں ہے، جو نہیں سوتی رات کو ذکر کیا حضرت عائشہ نے

مِنْ صَلَاتِهَا قَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيْقُوْنَ (مِنَ الْاَعْمَالِ) فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوْا

اسکی نماز کا، فرمایا پیارے نبی نے چھوڑ دو اتنا ہی تم پر لازم ہے جس عمل کی تم طاقت رکھتے ہو اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں تھکے گا اللہ یہانتک کہ تم خود ہی تھک جاؤ گے

وَكَانَ اَحَبَّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَادَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهٗ۔ (رواہ البخاری)

پیارے نبی کو پسند وہ دینی کام تھا کہ ہمیشہ کرے اس عمل کو عمل کرنے والا۔

(۵۴) حدیث شریف: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ قَالَ لَهٗ

ترجمہ: سیدنا امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی شخص نے اُن سے کہا کہ

---

47 हदीस शरीफ़:– हज़रते मआरूर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने मुलाक़ात की हज़रते अबू ज़र गिफ़ारी रज़ियल्लाहो तआला अन्हो से मक़ामे ज़ेहदा में और उनके ऊपर चादर थी और उनके ग़ुलाम (हज़रते बिलाल) पर भी चादर थी तो मैंने सवाल किया उनसे इस बारे में तो उन्होंने फ़रमाया बेशक मैंने एक शख़्स (हज़रते बिलाल) को गाली दी थी तो आर दिलाई थी मैंने उनको माँ के साथ, तो फ़रमाया मुझ से प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐ अबूज़र! क्या तूने आर दिलाई थी, इस (बिलाल) को उसकी माँ के साथ? बेशक तू ऐसा शख़्स है कि तुम में अभी नादानी है, तुम्हारे भाई हैं तुम्हारे ग़ुलाम, बना दिया है उनको अल्लाह तआला ने मातेहत तुम्हारा, बस जो शख़्स कि है उसका भाई उसके मातेहत, तो उसे चाहिये कि उसे खिलाए उसमें से जो ख़ुद खाए और चाहिये कि पहनाए उसको उसमें से जो ख़ुद पहने और न तकलीफ़ दो तुम उनको जो उनको दबा ले फिर अगर तुम्हें तकलीफ़ देने वाला काम दो भी, तो मदद करो उनकी।

48 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद रज़ियल्लाहो तआला अन्हो से मरवी है उन्होंने फ़रमाया जब नाज़िल हुई यह आयते करीमा "जो ईमान लाए और न मिलाया उन्होंने अपने ईमान को ज़ुल्म के साथ, यही हैं जिने के लिये अमन है और यही हिदायत याफ़्ता हैं।" (बसीरतुल ईमान स0 326) अस्हाबे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अर्ज़ किया हम में कौन है जिसने ज़ुल्म नहीं किया? तो नाज़िल फ़रमाई

چلنے میں کوئی قباحت نہیں ہے

(۵۶) ایمان' عقائد کا نام ہے اور اسلام اعمال کا۔ یا ایمان باطن کا نام ہے اور اسلام ظاہر کا۔ ایمان لاکر آدمی اللہ تعالیٰ کے عذاب سے مامون ہوجاتا ہے۔ ان تمام عقائد واحکام کو ماننا ایمان ہے جو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے۔ ایمان محض ماننے اور تصدیق کرنے کا نام ہے۔ چنانچہ اس حدیث پاک میں ایمان اور اسلام کو الگ الگ بیان فرمایا گیا ہے۔ دوسری احادیث کریمہ سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ ایمان واسلام ایک ہی ہیں۔ ایمان کے لغوی معنیٰ ہیں امن دینا اور شریعت مطہرہ میں ایمان کے معنیٰ ہیں عقائد اسلامیہ کا دل سے تصدیق کرنا اور زبان سے اقرار کرنا۔ اسلام کے لغوی معنیٰ ہیں تابعدار ہونا اور شریعت مطہرہ میں اسلام کے معنیٰ ہیں دین اسلام کا پابند ہونا۔ احتیاط اسی میں ہے کہ جہاں جہاں قرآن کریم اور احادیث کریمہ میں ایمان یا ایمان کے مشتقات آئے ہیں وہاں ایمان ہی سے ترجمہ کرنا چاہیے اور جہاں اسلام اور اسلام کے مشتقات آئے ہیں وہاں اسلام کے ساتھ ہی ترجمہ کرنا چاہیئے مثلاً قرآن کریم میں ہے۔ **انما المومنون اخوۃ۔** (ترجمہ) بس تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۲۷۵) یہ ترجمہ کرنا مناسب نہیں ہے کہ مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ بارگاہ نبوی میں حاضر ہونے والے شخص حضرت جبریل امین علیہ السلام تھے جو بشر کی شکل میں آئے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ کوئی بے وقوف یہ پڑھکر کہ انہیں حدیث شریف میں انسان کہا گیا ہے لہٰذا حضرت جبریل امین علیہ السلام بھی ہمارے جیسے انسان وبشر ہیں۔ بلکہ ہمیں کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے یہ دیکھنا ہوگا کہ عقیدہ قرآن کریم اور احادیث کریمہ نے کیا دیا ہے عقیدہ یہ ہے کہ فرشتے نوری ہیں۔ اب انہیں اپنا جیسا بشر کہنا جہالت خالصہ ہوگی اسی طرح سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ قرآن کریم اور احادیث کریمہ کی روشنی میں عقیدہ یہ ہے کہ نور ہیں اور تمام فرشتے بھی پیارے نبی کے نور سے بنے ہیں تو پھر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو اپنے جیسا بشر کہنا یا محض بشر کہنا یا معمولی بشر کہنا اپنے ناری ہونے کے اعلان کے مترادف ہے۔ حضرت جبریل امین علیہ السلام کا بارگاہ نبوی میں بیٹھنے کا یہ انداز بالکل وہی ہے جیسے تشہد میں بیٹھا جاتا ہے۔ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے امت مسلمہ کو تعلیم دی کہ بارگاہ نبوی میں نماز کی طرح بیٹھنا یا کھڑا ہونا حرام وناجائز نہیں البتہ رکوع وسجدہ حرام ہے۔ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے پیارے نبی کو **یا محمد** کہکر پکارا یا تو یہ پکارنا حرمت سے پہلے تھا یا پھر یہ حکم فرشتوں کیلئے نہیں ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو ذاتی نام کے ساتھ پکارنا حرام ہے وصفی ناموں سے پکارنا چاہیئے جیسے یا مصطفیٰ **یا رحمۃ للعٰلمین**۔ ارکان اسلام پانچ ہیں (۱) اللہ ورسول کی گواہی دینا (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) رمضان شریف کے روزے رکھنا (۵) خانہ کعبہ کا حج کرنا۔ اس حدیث شریف میں اسلام کے پانچوں ارکان کا صاف وصریح ثبوت موجود ہے۔ ایمان کی جو تفصیلات بیان فرمائی گئی ہیں انہیں بزرگان دین نے "کلمۂ ایمان مفصل" میں جمع فرمادیا ہے۔ ایمان مفصل بھی اسی حدیث پاک سے ثابت ہے۔ دوسری احادیث کریمہ میں "خیرہ وشرہ" کے ساتھ ساتھ بعث وموت کا ذکر بھی ہے اسلئے بچوں کو یہ کلمہ "ایمان مفصل" یاد کرایا جاتا ہے ایمان مفصل یہ ہے۔

آمنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت۔

(ترجمہ) ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر اور اسکے تمام فرشتوں پر اور اس کی تمام کتابوں پر اور اسکے تمام رسولوں پر اور آخرت کے دن پر اور تقدیر کی اچھائی پر اور تقدیر کی برائی پر جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور دوبارہ زندہ ہونے پر مرنے کے بعد۔

یہ بھی یاد رہے کہ کلمۂ ایمان مفصل بھی بدعت ہے مگر بدعت حسنہ ہے اسکا پڑھنا یاد کرنا سب ثواب وعبادت ہے۔ اچھا کام بہرحال اچھا ہوتا ہے چاہے وہ سنت وفرض وواجب نہو۔ اللہ ورسول پر ایمان لانے کا مطلب پورے دین کو مان لینا ہے اس میں تمام عقائد اسلامی داخل ہیں۔ اعمال کے ترک سے مومن مومن ہی رہتا ہے کافر نہیں ہوتا۔ اس حدیث شریف میں چھ باتوں کا ذکر ہے (۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا (۲) اللہ تعالیٰ کے تمام فرشتوں پر ایمان لانا (۳) اللہ تعالیٰ کی تمام کتابوں پر ایمان لانا (۴) اللہ تعالیٰ کے تمام

يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ آيَةٌ فِىْ كِتَابِكُمْ تَقْرَأُوْنَهَا، لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا

اے امیر المومنین ایک آیت ہے آپ کی کتاب میں جسے آپ حضرات پڑھتے ہیں، اگر یہ آیت ہمارے یہودی گروہ پر نازل ہوتی تو بنالیتے ہم

ذَالِكَ الْيَوْمَ عِيْداً، قَالَ اَىَّ آيَةٍ؟ قَالَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ

اس دن کو عید، حضرت عمر نے فرمایا وہ کونسی آیت ہے؟ یہودی بولا'' آج کامل کیا میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو اور پوری فرمادی میں نے تم پر اپنی نعمت

وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْناً، قَالَ عُمَرُ قَدْ عَرَفْنَا ذَالِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِىْ

اور پسند فرمایا میں نے تمہارے لئے اسلام کو دین'' (بصیرۃ الایمان ص ۲۶۰)، حضرت عمر نے فرمایا خوب پہچانتے ہیں ہم اس دن کو بھی اور جگہ کو بھی

نَزَلَتْ فِيْهِ عَلَى النَّبِىِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ۔ (رواه البخارى)

نازل ہوئی جس میں مذکورہ آیت کریمہ۔ پیارے نبی ﷺ پر اور پیارے نبی کھڑے تھے عرفات میں جمعے کے دن۔

(۵۵) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةً اِيْمَاناً وَّاحْتِسَاباً

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص پیچھے پیچھے چلے جنازے کے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے

وَكَانَ مَعَهُ حَتّٰى يُصَلِّىَ عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ

یہاں تک کہ نماز پڑھی جائے اس کی اور فارغ ہوجایا جائے اس کے دفن سے تو بیشک وہ لوٹے گا ثواب لیکر دو قیراط کی برابر،

كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطٍ۔ (رواه البخارى)

ہر قیراط اُحد پہاڑ کی برابر ہے اور جس نے نماز پڑھی اسکی پھر لوٹ آیا اس سے پہلے کہ دفن کیا جائے تو بیشک وہ لوٹے گا ثواب لیکر ایک قیراط کا۔

(۵۶) حدیث شریف: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: سیدنا امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے

ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ

ایک دن، اچانک ایک شخص ہمارے سامنے ظاہر ہوئے جس کے کپڑے بہت سفید بال خوب کالے، نہیں دکھائی دیتا تھا ان پر سفر کا کوئی اثر

अल्लाह तआला ने यह आयते करीमा "बेशक शिर्क ज़रूर गुनाह है बहुत बड़ा" (बसीरतुल ईमान स0 499)

49 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी है फ़रमाया उन्होंने कि मुनाफ़िक़ की अलामतें तीन हैं:– जब बोलेगा झूट बोलेगा और जब वादा करेगा तो वादा ख़िलाफ़ी करेगा और जब अमानत रखी जाएगी तो ख़्यानत करेगा।

50 हदीस शरीफ़:– और बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया चार जिस में होंगी वो ख़ालिस मुनाफ़िक़ है और जिसमें होगी एक ख़सलत उनमें से तो है उसमें एक ख़सलत नेफ़ाक़ की, यहाँ तक कि छोड़ दे उसको, जब अमानत रखी जाए ख़्यानत करे और जब बोले झूट बोले और अहद करे तो पूरा न करे और झगड़े तो गालियाँ बके।

51 हदीस शरीफ़:– मरवी है प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से, फ़रमाया उन्होने कि बेशक दीन आसान है और हरगिज़ न सख़्ती इख़्तियार करे कोई दीन पर अमल करने में, मगर ग़ालिब आ जाएगा दीन उस पर तो दर्मियानी रविश को अपनाओ और क़रीब क़रीब रहो और ख़ुशख़बरी देते रहो और मदद हासिल करो सुबह व शाम और कुछ रात में।

52 हदीस शरीफ़:– फ़रमाते हैं प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ज़ब इस्लाम लाए बन्दा और अच्छा

رسولوں پر ایمان لانا (۵) روز آخرت پر ایمان لانا (۶) تقدیر کے اچھے برے ہونے پر ایمان لانا (۷) موت کے بعد اٹھنے پر ایمان لانا۔ یہ ساتویں بات اس حدیث شریف میں تو نہیں ہے مگر دوسری روایات مبارکہ میں مذکور ہے اور کلمۂ ایمان مفصل میں بھی مذکور ہے لہٰذا اسکو بھی تفصیلات بیان کرنے میں شامل کرلیا ہے ان ساتوں باتوں کا قدرے تفصیل کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے تاکہ روشنی ملے۔

(۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا یہ ہے کہ تمام عقائد اسلامی اور اسلامی احکام کو دل و جان اور زبان سے مانا جائے۔ (۲) اللہ تعالیٰ کے تمام فرشتوں پر ایمان لانا یہ ہے کہ تمام فرشتے اللہ تعالیٰ کے ایماندار عزت والے بندے ہیں کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے ہر قسم کے گناہوں سے پاک و معصوم ہیں انکے جسم نورانی ہیں نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ قدرت بخشی ہے کہ یہ جو شکل چاہیں اختیار کریں یہ جداگانہ کاموں پر مقرر ہیں کچھ جنت پر کچھ دوزخ پر کچھ انسانوں کے اعمال خیر و شر لکھنے پر کچھ روزی پہونچانے پر کچھ پانی برسانے پر کچھ شکم مادر میں بچے کی صورت بنانے پر کچھ انسانوں کی حفاظت پر کچھ روح قبض کرنے پر کچھ قبر میں سوالات کرنے پر کچھ عذاب پر کچھ دربار نبوی میں مومنوں کے درود و سلام پہونچانے پر کچھ بارگاہ نبوی میں درود و سلام کا نذرانہ پیش کرنے پر کچھ وحی لانے پر (یہ سلسلہ اب موقوف ہے) انکو اللہ تعالیٰ نے ایسی طاقت سے نوازا ہے جو کام لاکھوں انسان نہ کرسکیں یہ اکیلے کرلیں ان میں سے چار فرشتے بہت عظمت رکھتے ہیں حضرت جبرائیل حضرت میکائیل حضرت اسرافیل حضرت عزرائیل علیہم السلام۔ فرشتے سبکو نظر نہیں آتے مگر اللہ تعالیٰ جنہیں چاہتا ہے انہیں نظر آتے ہیں حضرات انبیاء کرام علیہم السلام نے فرشتوں کو عام طور پر دیکھا ہے ان سے کلام بھی فرمایا ہے۔ قبروں میں مُردے بھی فرشتوں کو دیکھتے ہیں۔ نیکی و بدی لکھنے والے اور رات و دن کے فرشتے الگ الگ ہیں انکی تعداد اللہ و رسول جانیں۔ فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت۔ کسی فرشتے کے ساتھ ادنیٰ گستاخی کرنا کفر ہے فرشتوں کا انکار کرنا بھی کفر ہے (۳) اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی رہنمائی کے لئے جتنی کتابیں اور صحائف (اوراق) اتارے ان پر یقین کامل رکھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہیں۔ کسی مخلوق کا کلام اللہ تعالیٰ کے کلام کے مثل نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت شریف اور سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور شریف اور سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل شریف اور سیدنا اعلیٰ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمۃ للعٰلمین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن شریف اور دوسرے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پر دوسری کتب و صحف کو نازل فرمایا وہ تمام کتب و صحائف حق ہیں ہمارا ان سب پر ایمان ہے مگر اگلی امتوں نے اگلی کتابوں میں تحریف و ترمیم و تنسیخ کر ڈالی جیسے یہود و نصاریٰ نے اپنی اپنی کتابوں میں اپنی مرضی سے اپنی آسانی کیلئے گھٹا بڑھا دیا اور کچھ کا کچھ کردیا وہ اصلی نہیں ملتیں موجودہ محرف توریت و زبور و انجیل پر ہمارا ایمان نہیں چونکہ وہ بدلی ہوئی ہیں۔ قرآن کریم کا محافظ و نگہبان خود اللہ تعالیٰ ہے کوئی اسے نہیں بدل سکتا وہ جیسا اترا ہے ویسا ہی ہے اور رہے گا۔ یہ کہنا کہ قرآن کریم کے چالیس پارے تھے دس غائب کردئے گئے یہ بھی کفر ہے کیونکہ یہ قرآن کریم کی توہین ہے یہ دین اسلام کی توہین ہے کہ اسلام نامکمل ہے اور اللہ تعالیٰ کی بھی توہین ہے کہ وہ حفاظت کے اعلان کے بعد بھی قرآن کریم کی حفاظت نہ فرماسکا۔ کتب سابقہ کی کوئی بات اگر ہمارے سامنے آئے اور وہ قرآن کریم کے مطابق ہے تو تصدیق کریں اور اگر مخالف ہو تو اسکو رد کردیں کہ یہ امم سابقہ کی تحریفی کارستانی ہے اور اگر موافقت و مخالفت کا علم نہ ہو تو نہ اسکی تصدیق کریں نہ تکذیب کریں بلکہ یوں کہیں کہ میں اللہ تعالیٰ پر اسکے تمام فرشتوں پر اسکے تمام رسولوں پر اسکی تمام کتابوں پر ایمان لایا (۴) اللہ تعالیٰ کے تمام رسولوں اور نبیوں پر ایمان لانے کا بیان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت و رہنمائی کیلئے انکے ذریعے اپنا پیغام بھیجا ہے۔ یہ بے مثل بشر ہیں انکے پاس اللہ تعالیٰ کی وحی (پیغام) آتی ہے یہ وحی کبھی فرشتے کے ذریعے اور کبھی براہ راست آتی ہے۔ حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام گناہوں سے پاک ہیں انکی عادات و خصلتیں انتہائی پاکیزہ ہوتی ہیں۔ انکا نام، جسم، قول و فعل سب اعلیٰ درجے کے

ہوتے ہیں نفرت انگیز باتوں سے پاک ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں عقل کامل سے نوازتا ہے۔ کوئی غیر نبی انکی عقل کونہیں پہونچ سکتا انہیں اللہ تعالیٰ غیوب پر مطلع فرماتا ہے جو حساب واٹکل سے معلوم نہ ہوسکیں۔ وہ رات ودن اللہ تعالیٰ کی عبادات میں مشغول ومصروف رہتے ہیں۔ کوئی عبادت وغیرہ سے مرتبۂ نبوت حاصل نہیں کرسکتا نبوت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہے اس نے جسے چاہا عطا فرمادیا اب یہ دروازہ بھی بند ہوچکا ہے۔ نبی کی اطاعت وفرمانبرداری فرض ہے حضرات انبیاء کرام تمام مخلوقات سے افضل ہیں انکی تعظیم وتوقیر فرض ہے اور انکی ادنیٰ توہین یا تکذیب کفر ہے بندہ جب تک تمام انبیاء کرام ورسولان عظام کو نہ مانے مومن نہیں ہوسکتا اللہ تعالیٰ کے دربار پاک میں تمام حضرات انبیاء ورسل کی بہت عزت وعظمت اور مرتبت ہے وہ اللہ تعالیٰ کے محبوب وپیارے بندے ہیں انکو چوڑے چمار سے زیادہ ذلیل بتانا کفر ہے۔ حضرات انبیاء کرام میں سے جو حضرات نئی شریعت لائے انکو رسول کہتے ہیں تمام حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام اپنی اپنی قبور پرُنور میں حیات وزندہ ہیں جیسے دنیا میں حیات وزندہ تھے۔ دنیا میں سب سے پہلے آنے والے نبی سیدنا ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام ہیں ان سے پہلے کوئی بشر نہ تھا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے بنا والدین کے انہیں پیدا فرمایا اور زمین میں اپنا خلیفہ بنایا۔ علم اسماء یعنی تمام ناموں کا علم عطا فرمایا۔ حضرات ملائکہ کرام کو انکے لئے سجدے کا حکم فرمایا انہیں سے بشریت چلی تمام بشر (انسان) انہیں کی اولاد ہیں اسی لئے انسانوں کو آدمی کہتے ہیں اور سب سے آخری نبی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ہیں اس درمیان بہت سے حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام دنیا میں تشریف لائے سب پر ہمارا ایمان ہے صحیح تعداد اللہ ورسول جانیں۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار یا دولاکھ چوبیس ہزار یا کم وبیش حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام تشریف لائے۔ قرآن کریم میں ۲۶ حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام کے اسماء گرامی موجود ہیں (۱) سیدنا حضرت آدم (۲) سیدنا حضرت نوح (۳) سیدنا حضرت ابراہیم (۴) سیدنا حضرت اسماعیل (۵) سیدنا حضرت اسحاق (۶) سیدنا حضرت یعقوب (۷) سیدنا

حضرت یوسف (۸) سیدنا حضرت زکریا (۹) سیدنا حضرت ہارون (۱۰) سیدنا حضرت شعیب (۱۱) سیدنا حضرت لوط (۱۲) سیدنا حضرت ہود (۱۳) سیدنا حضرت داؤد (۱۴) سیدنا حضرت سلیمان (۱۵) سیدنا حضرت ایوب (۱۶) سیدنا حضرت الیاس (۱۷) سیدنا حضرت الیسع (۱۸) سیدنا حضرت یحیٰ (۱۹) سیدنا حضرت عزیر (۲۰) سیدنا حضرت یونس (۲۱) سیدنا حضرت ادریس (۲۲) سیدنا حضرت ذوالکفل (۲۳) سیدنا حضرت صالح (۲۴) سیدنا حضرت موسیٰ (۲۵) سیدنا حضرت عیسیٰ (۲۶) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔ (لطیفہ) سیدنا تاج العرفاء حضرت علامہ سید عبدالبصیر میاں پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاریخ وصال بھی ۲۶ ربیع الاول شریف ہے۔ حضرات انبیاء کرام کے مراتب عالیہ میں فرق ہے بعض کے مراتب بعض سے اعلیٰ ہیں جماعت انبیاء میں سب سے بڑا مرتبہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا ہے۔ شعر

رسول ونبی ہر شہید وولی کے
مرے مصطفےٰ ہیں امام اللہ اللہ (یانبی)

اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبوت کا سلسلہ ختم فرمادیا ہے آپ خاتم النبیین ہیں آپکے زمانے میں یا آپکے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی جو شخص آپکے بعد کسی کو نبوت ملنا جائز سمجھے وہ کافر ہے۔ شعر

ہے مصطفےٰ پہ ختم نبوت کا سلسلہ
تاحشر اب رہے گا ولایت کا سلسلہ (یاحبیب)

تمام حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام کو جو مراتب وکمالات الگ الگ عنایت فرمائے گئے وہ تمام کے تمام مراتب وکمالات سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ذات گرامی میں جمع فرمادئے بلکہ حضرات انبیاء ورسل کو جو مراتب وکمالات عطا ہوئے وہ سب کے سب کمالات ومراتب محمدی کا صدقہ ہیں۔ شعر

انبیاء کی نبوت ہے فیض آپکا اور رسل کی رسالت ہے فیض آپکا
ہر ولی کی ولایت ہے فیض آپکا یہ حقیقت نہ کوئی بدل پائیگا (یارسول)

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے خصوصی کمالات بہت ہی زائد ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب اعظم ہیں۔ شعر

ہیں نبی کی مِلک میں دوجہاں یہ زمیں زماں وہ فلک جناں
جو خدا کا ہے وہ نبی کا ہے یہ محب حبیب کی بات ہے (یانبی)

اللہ تعالیٰ کی راہ نبی کے ہی ذریعہ ملتی ہے۔شعر

میں خدا کا پتہ بتا تا ہوں
کملی والے نبی کے دوارے جا (یارسول)

انسان کی نجات کا دارومدار انہیں کی فرمانبرداری میں ہے۔شعر

انتخاب آگیا ہاتھوں میں نبی کا دامن
اپنی بخشش کی یہی ایک ضمانت سمجھے (یانبی)

نبی صرف انسانوں میں ہوئے اور ان میں بھی فقط مرد۔کوئی عورت نبی ورسول نہیں ہوئی۔وحی صرف نبی ورسول کے پاس آتی ہے اور جو غیر نبی ورسول کے پاس وحی آنے کا قائل ہو کافر ہے۔حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام معصوم ہوتے ہیں ان سے گناہ ناممکن ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتے ہیں حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام کے علاوہ اور کوئی انسان معصوم نہیں ہوتا۔اللہ تعالیٰ حضرات اولیاء کرام کو اپنے فضل وکرم سے گناہوں سے بچاتا ہے انہیں محفوظ کہہ سکتے ہیں مگر معصوم صرف حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام اور ملائکہ کرام ہی ہیں۔معجزات حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام کی نبوت کی دلیل ہوتے ہیں معجزات دیکھکر انسانوں کے قلوب انکی سچائی کا یقین کر لیتے ہیں جنکے مقدس ہاتھوں ایسی ایسی حیران کن نشانیاں ظاہر ہوں کہ لوگ عاجز وحیران رہ جائیں ضرور وہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں۔معجزہ دیکھ کر دل یقین کر ہی لیتا ہے دانا وبینا خوش قسمت ایمان لے آتے ہیں اور ضدی، دشمن، بدبخت، ایمان کی نعمت سے محروم رہ جاتے ہیں۔کوئی جھوٹا دعویٰ نبوت کر کے معجزہ ہرگز نہیں دکھا سکتا کیونکہ قدرت اسکی تائید نہیں کرتی۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے معجزات بہت زیادہ ہیں چند معجزات ملاحظہ فرمائیں۔اشعار

ہر روش معجزہ ہر ادا معجزہ　ہر صفت آپکی مصطفیٰ معجزہ
لیکے آئے تھے سب انبیا معجزہ　بنکے آئے حبیب خدا معجزہ
فرش سے سوئے عرش ارتقاء معجزہ　پھر زمیں کیطرف لوٹنا معجزہ
جان بیجان لکڑی کو کردی عطا　سروردیں کا دست عطا معجزہ
مسکرائے نبی نور جھڑنے لگا　مسکرانا بھی ہے آپکا معجزہ
انکے جسم منور کا سایہ نہیں　ہیں سراپا مرے مصطفےٰ معجزہ
شان اعجاز محبوب رب دیکھئے　جو کیا معجزہ جو کہا معجزہ
ہیں حیات النبی میرے پیارے نبی　رات دن اور صبح ومسا معجزہ
میرے آقا کی معجز بیانی ہے یہ　جنبش لب ہوئی، ہوگیا معجزہ
جگمگاتے ہوئے چاند کو شق کیا　ایک انگلی سے صادر ہوا معجزہ
اک اشارے سے سورج کو واپس کیا　اک اشارے سے ظاہر ہوا معجزہ
سب نبی مقتدی اور امام آپ ہیں　یہ امامت بھی ہے آپکا معجزہ
مشک وعنبر سے افزوں ہے عرق بدن　جسم پاک حبیب خدا معجزہ
خلق نوری ہویا بعثت دنیوی　ابتداء معجزہ انتہاء معجزہ
انتخاب قدیری کا طرز سخن
یہ بھی ہے یانبی آپکا معجزہ (یاحبیب)

(۵) آخری دن سے مراد روز قیامت ہے اور روز قیامت پر ایمان لانا یہ ہے کہ قیامت کے دن جو ہولناکیاں، پریشانیاں اور شادمانیاں، خوشیاں ہوں گی ان پر ایمان لانا جیسے حساب وکتاب، وزن اعمال، پل صراط سے گزرنا، دخول جنت ودوزخ۔ہر چیز کی ایک عمر مقرر ہے جب اسکی عمر پوری ہوجاتی ہے تو وہ چیز فنا ہوجاتی ہے۔ایسے ہی دنیا کی بھی ایک عمر اللہ تعالیٰ کے علم میں مقرر ہے اسکے پورا ہونے کے بعد دنیا بھی فنا ہوجائیگی۔زمین، آسمان، چاند، سورج، ستارے، آدمی، جانور کوئی بھی باقی نہیں رہے گا۔اسکو روز قیامت ''آخری دن'' کہتے ہیں۔قیامت کی کچھ علامات بھی ہیں چند علامات قیامت بھی ملاحظہ فرمائیں (۱) قیامت کے آنے سے پہلے علم اٹھ جائے گا علماء باقی نہ رہینگے جہالت پھیل جائیگی (۲) بدکاری عام ہوگی (۳) بے حیائی زیادہ ہوگی (۴) عورتوں کی تعداد مردوں سے بڑھ جائے گی (۵) بڑے دجال کے علاوہ بیس دجال اور بھی ہونگے ہر ایک ان میں سے نبوت کا دعویٰ کریگا بعض دجال گزر چکے جیسے مسیلمۂ کذاب، طلیحہ بن خویلد، اسود عنسی، مرزا علی محمد بیگ، مرزا علی حسین بہاء اللہ، مرزا غلام احمد قادیانی بعض ابھی باقی ہیں وہ بھی ضرور ہونگے۔(۶) مال کی کثرت ہوگی۔(۷) عرب میں خوب کھیتی ہوگی۔(۸) عرب میں باغات خوب ہونگے۔(۹) عرب میں نہریں زیادہ ہوجائینگی۔(۱۰) دین پر قائم رہنا مشکل ہوگا۔(۱۱) وقت بہت جلد گزرے گا۔(۱۲) زکوٰۃ ادا کرنا لوگوں کو دشوار ہوگا۔(۱۳) علم کو

لوگ دنیا کے لئے حاصل کریں گے۔ (۱۴) مرد عورتوں کی اطاعت کریں گے۔ (۱۵) والدین کی نافرمانی زیادہ ہوگی۔ (۱۶) شراب نوشی عام ہوگی (۱۷) نااہل لوگ سردار بنائے جائیں گے (۱۸) نہر فرات سے سونے کا خزانہ نکلے گا (۱۹) زمین اپنے دفینے اگل دیگی (۲۰) امانت کو مال غنیمت سمجھا جائیگا (۲۱) مسجدوں میں شور وغل ہوگا (۲۲) فساق وفجار سرداری کریں گے (۲۳) فتنہ انگیزوں کی عزت کی جائیگی (۲۴) ناجائز گانے بجانے کی کثرت ہوگی (۲۵) پہلے بزرگوں پر لوگ لعن طعن کریں گے (۲۶) کوڑے کی نوک بات کریگی (۲۷) جوتے کے تسمے گفتگو کریں گے (۲۸) دجال نکلے گا (۲۹) دابۃ الارض نکلیں گے (۳۰) یاجوج ماجوج نکلیں گے۔ (۳۱) سیدنا حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہر ہونگے۔ (۳۲) سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائینگے۔ (۳۳) سورج مغرب سے طلوع ہوگا (۳۴) درتوبہ بند ہوجائے گا (۳۵) باندی اپنے مالک کو جنے گی (۳۶) مسجدوں میں نماز پڑھانے کیلئے امام نہیں ملیں گے (۳۷) لوگ اپنی اپنی مسجدوں پر فخر کریں گے (۳۸) امام کا قتل ہوگا (۳۹) حضرات علماء کرام قتل کئے جائیں گے (۴۰) حجر اسود کو اٹھالیا جائے گا (۴۱) آسمان کے تارے سروں پر گریں گے (۴۲) لواطت کو حلال سمجھنے لگیں گے (۴۳) ترکوں سے جنگ کی جائیگی (۴۴) قبیلۂ بنی ثقیف کا ایک کذاب (مختار بن عبید) پیدا ہوچکا (۴۵) قبیلۂ ثقیف کا ایک مہلک (حجاج بن یوسف) پیدا ہوچکا (۴۶) پڑوسیوں کے ساتھ بدسلوکی عام ہوگی۔ (۴۷) رشتہ داریوں کو عام طور پر کاٹا جائیگا۔ (۴۸) تلوار کا جہاد کیلئے معطل ہوجانا (۴۹) دین کے ذریعہ دنیا کمانا (۵۰) دریائے دجلہ کے پل پر جنگ عظیم ہونا (۵۱) حجاز کی زمین سے آگ کا نکلنا (۵۲) مدینے شریف کی آبادی کا اہاب گاؤں یا یہاب گاؤں تک پہونچ جانا (۵۳) مدینے شریف کا ویران ہوجانا۔ (۵۴) جب قیصر وکسریٰ کے خزانے راہ خدا میں خرچ کردئے جائیں (۵۵) ٹڈیاں ہلاک ہوجائیں گی (۵۶) قرآن کریم کے حروف اڑجائیں گے (۵۷) قتل وقتال بڑھ جائیگا۔ (۵۸) مسجدوں میں دنیا کی باتیں ہونے لگیں گی (۵۹) کعبہ کو ڈھانے والا پیدا ہوگا جو پتلی پتلی پنڈلیوں والا ہوگا (۶۰) لوگ قبروں کے اوپر لوٹیں گے (۶۱) قحطان (یمن) سے ایک شخص پیدا ہوگا جو تمام انسانوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا (۶۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا عالم ظاہر سے پردہ فرمانا (۶۳) فتح بیت المقدس (۶۴) وباء طاعون کا پکڑنا (۶۵) عرب کے گھر گھر میں فتنہ وفساد ہوگا (۶۶) عرب میں دوبارہ بت پرستی ہونے لگے گی۔ (۶۷) جزیرۃ العرب سے جنگ کرنے میں فتح (۶۸) فارس سے جنگ کرنے میں فتح (۶۹) روم سے جنگ کرنے میں فتح۔ (۷۰) دجال سے جنگ کرنے میں فتح (۷۱) بصرہ میں زمین کا دھنسنا (۷۲) پتھراؤ ہوگا (۷۳) زلزلہ ہوگا (۷۴) بصرے کی ایک قوم کا بندر ہوجانا (۷۵) کعبہ شریف پر حملہ کا اردہ کرنے والا لشکر مقام بیداء میں دھنسادیا جائیگا (۷۶) یہودیوں کا قتل عام ہوگا (۷۷) پہاڑ اپنی جگہ سے ٹل جائیں گے (۷۸) آدمی دوست کو قریب کریگا ماں باپ کو دور کریگا (۷۹) سرخ رنگ کی آندھی کا آنا (۸۰) نعرۂ تکبیر سے قلعہ کا فتح ہونا (۸۱) میراث تقسیم نہ کی جائیگی (۸۲) مال غنیمت ملنے پر خوشی منائی جائیگی (۸۳) قسطنطنیہ کا فتح ہونا سیدنا حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعے۔ (۸۴) دھواں ہونا (۸۵) یمن کی آگ جو لوگوں کو محشر کیطرف ہانک دیگی (۸۶) ایک ہوا چلے گی جس سے ہر ایمان والے کی وفات ہوجائیگی (۸۷) درندے، جانور آدمی سے بات کرینگے (۸۸) دنیا میں کافر ہی کافر ہوں گے۔ (۸۹) دجال، سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس کی خوشبو سے پگھلنا شروع ہوگا (۹۰) سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب توڑیں گے (۹۱) تمام اہل کتاب جو قتل سے بچ رہیں گے وہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائینگے (۹۲) تمام دنیا میں ایک ہی دین، دین اسلام ہوگا (۹۳) بچے سانپ سے کھیلیں گے (۹۴) شیر اور بکری ایک ساتھ چریں گے (۹۵) سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دنیا میں اقامت فرمائیں گے (۹۶) اور نکاح فرمائیں گے (۹۷) اور اولاد سے نوازے جائیں گے (۹۸) بعد وصال شریف گنبد خضریٰ شریف کی نورانی روحانی چھاؤں میں دفن ہوں گے (۹۹) تمام حضرات

اولیاء کرام سمٹ کر حرمین طیبین ہجرت فرما جائیں گے (۱۰۰) صرف حرمین شریفین میں اسلام رہے گا باقی تمام دنیا کفرستان ہوگی (۱۰۱) ایک انار کو ایک جماعت کھائے گی۔ (۱۰۲) دودھ کی ریل پیل ہوگی (۱۰۳) ہر کافر کی پیشانی پر ایک سیاہ دھبہ ہوگا اس سے کافر و مسلم کی پہچان ہوگی (۱۰۴) چالیس سال کا عرصہ ایسا گزریگا کہ کسی کے اولاد نہ ہوگی۔ اسکے علاوہ اور بھی علامات ہیں۔

(۶) تقدیر کے اچھے برے ہونے پر ایمان لانا یہ ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اور بندے جو کچھ نیکی و بدی کرتے ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کے علم ازلی کے مطابق ہوتا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کے علم پاک میں ہے۔ اور اسکے پاس لکھا ہوا ہے اب اسکے خلاف ہونا محال ہے۔ بندے کو اللہ تعالیٰ نے نیکی و بدی کرنے پر اختیار دیا ہے بندہ اپنے اختیار سے جو کچھ کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے یہاں لکھا ہوا ہے۔ بندہ مجبور محض نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے حالات جانے بنا جو چاہا تحریر فرما دیا ہم اس تحریر کی وجہ سے ویسا ہی کرنے پر مجبور ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو پتھروں کنکروں کی طرح بے حس و حرکت بے اختیار بھی نہیں بنایا بلکہ ایک طرح کا اختیار بھی عطا فرمایا کہ کسی کام کو چاہے تو کرے نہ چاہے تو نہ کرے اور اختیار کے ساتھ ساتھ عقل کی نعمت سے بھی نوازا کہ اچھے برے اور نفع نقصان کو بھی جان پہچان سکے گویا کہ ہر قسم کے اسباب جمع فرما دئے کہ جو چاہے کرے اسکا اختیار ہے اور اسی اختیار پر پکڑ ہوگی بندے کا اپنے آپکو بالکل مختار سمجھنا یا مجبور محض سمجھنا دونوں گمراہی ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے تقدیر کے منکر کو اس امت کا مجوس (آتش پرست) فرمایا ہے۔ تقدیر کے لغوی معنیٰ اندازہ کے ہیں۔ تقدیر کی تین قسمیں ہیں (۱) مبرم حقیقی جو اللہ تعالیٰ کے علم پاک میں کسی چیز پر معلق نہیں ہے (۲) معلق شبہ مبرم حضرات ملائکۂ کرام کے صحیفوں میں جسکا معلق ہونا مذکور نہیں ہے مگر وہ اللہ تعالیٰ کے علم پاک میں معلق ہے (۳) معلق، حضرات ملائکۂ کرام کے صحیفوں میں جسکا معلق ہونا ظاہر فرما دیا گیا ہے۔ مبرم حقیقی میں تبدیلی نہیں ہوسکتی تبدیلی ہونا محال ہے اگر خاصان خدا تقدیر مبرم حقیقی کے بارے میں دربار الٰہی میں کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں تو انہیں روک دیا جاتا ہے۔ معلق شبہ مبرم تک عام اولیاء کرام کی رسائی نہیں بلکہ حضرات اکابر اولیاء کرام کی اس تک رسائی ہے اور وہ انکی دعاء و توجہ سے بدل جاتی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضور غوث اعظم پیر پیراں میر میراں شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ”بے شک میں ٹال دیتا ہوں قضا کو اسکے بعد کہ وہ مبرم ہوتی ہے“ حدیث شریف میں ہے” بے شک دعاء ٹال دیتی ہے قضا کو بعد اسکے کہ وہ مبرم ہوتی ہے جیسے ابلیس کی عمر کہ خود اسکی دعاء سے بڑھ گئی۔ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کی دعاء سے سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام کی عمر شریف چالیس سال بڑھ گئی۔ ساٹھ سال تھی سو سال ہوگئی۔ تقدیر کے مسائل میں بحث و تمحیص سے بچنا چاہئے جب سیدنا امیر المومنین حضور ابوبکر صدیق اکبر اور سیدنا امیر المومنین حضور عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تقدیر کے بارے میں بحث فرمانے سے منع فرما دیا گیا تو ہم اور آپ کس شمار و قطار میں ہیں۔

(۷) مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان یہ ہے کہ ہر شخص کی عمر مقرر ہے نہ تو اس سے گھٹ سکتی ہے اور نہ بڑھ سکتی ہے جب وہ مقررہ عمر پوری ہوجاتی ہے تو حضرت ملک الموت علیہ السلام اسکی جان نکال لیتے ہیں۔ مرنے والے کے نزدیک فرشتوں کا ہجوم ہوتا ہے ایمان والوں کے نزدیک رحمت کے اور کفار و مشرکین و منافقین کے پاس عذاب کے فرشتے ہوتے ہیں۔ مومنوں کی روحیں عزت کے ساتھ اور کافروں کی روحیں ذلت و حقارت کے ساتھ لے جاتے ہیں۔ روحوں کے رہنے کے مقامات بھی مقرر ہیں نیکوں کے الگ بدوں کے الگ۔ روحوں کا تعلق جسموں سے بہر حال رہتا ہے جسم کو ایذا دینے سے روحوں کو تکلیف ہوتی ہے قبر پر آنے والوں کو دیکھتے اور انکی آواز سنتے ہیں یہاں تک کہ جب دفن کرنے والے واپس ہوتے ہیں تو مردے انکے جوتوں کی آوازے بھی سنتے ہیں۔ روح کسی دوسرے جسم میں جا کر واپس نہیں ہوتی یہ غیر اسلامی خیال ہے اسی کو” آواگون“ کہتے ہیں۔ روح کا جسم سے جدا ہونا یہی موت ہے۔ روح جسم سے جدا ہو کر فنا نہیں ہوتی۔ دفن کے بعد قبر مردے کو دباتی ہے مومنوں کو ماں کیطرح شفقت سے دباتی ہے اور کفار کو سختی سے دباتی ہے کہ کفار کی پسلیاں چٹ چٹ ہو کر اِدھر سے اُدھر

ہو جاتی ہیں۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو انکی قبور پُر نور نہیں دباتیں۔ دو فرشتے منکر نکیر ڈراؤنی صورت آنکھیں نیلی کالی زمین کو چیرتے پھاڑتے قبر میں آتے ہیں اور مردے کو اٹھا کر بٹھاتے ہیں اور تین سوال کرتے ہیں (۱) کون ہے تیرا رب (۲) کیا تھا تیرا دین (۳) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی طرف اشارہ کر کے پوچھتے ہیں تو انکے حق میں کیا کہتا تھا؟ ۔مومن ہے تو جواب میں کہے گا (۱) میرا رب اللہ تعالیٰ ہے (۲) میرا دین اسلام ہے (۳) یہ اللہ تعالیٰ کے پیارے سچے رسول ہیں۔ فرشتے کہیں گے ہمیں معلوم ہے کہ تو یہی جواب دیگا۔ مومن کی قبر روشن و کشادہ کر دی جاتی ہے آسمان سے ندا ہوتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا اسکے لئے جنتی فرش بچھاؤ اسے جنتی لباس پہناؤ جنت کیطرف دروازے کھولو جس سے جنت کی مست و خوشبودار ہوائیں آتی رہتی ہیں اور فرشتے اس سے کہتے ہیں سو جا جس طرح پہلی رات کی دلہن سوتی ہے۔ کافر مذکورہ سوالات کے جوابات میں کہے گا " افسوس افسوس میں نہیں جانتا "۔ آسمانی ندا ہوگی کہ یہ جھوٹا ہے اس کیلئے آگ کا بچھونا بچھاؤ آگ کا لباس پہناؤ اور دوزخ کی طرف کا دروازہ کھول دو کہ گرم گرم ہوا آتی رہے اور یہ چٹر پٹر ہوتا رہے۔ پھر اس پر عذاب کے فرشتے مقرر کر دئے جاتے ہیں جو لوہے کے گرزوں سے مارتے ہیں۔ حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام اور جمعہ مبارکہ و رمضان شریف میں مرنے والے مسلمانوں سے یہ سوالات نہیں ہوتے۔ قبر میں کفار ہمیشہ ہی عذاب میں گرفتار رہینگے۔ بعض گنہگار مسلمانوں پر بھی عذاب ہو سکتا ہے مگر دنیا میں رہنے والے مسلمانوں کے صدقات و خیرات' تلاوت و دعاء' درود و سلام اور کلمۂ طیبہ و دیگر اذکار خیر (جیسے قل شریف فاتحہ نذر و نیاز تیجہ دسواں بیسواں چالیسواں چھمائی برسی وغیرہا) سے یا تو عذاب میں تخفیف ہو جاتی ہے یا پھر اللہ تعالیٰ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے صدقے میں اپنے فضل و کرم سے اس گنہگار مسلمان سے عذاب قبر کو اٹھا لیتا ہے۔ مسلمان کی قبر سے عذاب شبِ جمعہ آتے ہی اٹھا لیا جاتا ہے۔ مرنے والا دفن ہو یا نہو اس سے سوالات بہر حال ہوتے ہیں اگر قابل عذاب ہے تو پھر عذاب بھی ہوتا ہے۔ جب حضرت اسرافیل

علیہ السلام صور پھونکیں گے تو سب کچھ فنا ہو جائے گا صور کی آواز پہلے تو نرم و پست ہوگی پھر بلند ہوتی جائے گی اور اتنی بلند ہو جائے گی کہ لوگ سنکر بے ہوش ہو کر گرینگے اور مر جائینگے زمین و آسمان سارا جہان فنا ہو جائیگا۔ پھر حضرت اسرافیل علیہ السلام دوبارہ صور پھونکیں گے پھر سب کچھ موجود ہو جائیگا مردے قبروں سے اٹھیں گے۔ نامہائے اعمال انکے ہاتھوں میں ہونگے اسی طرح میدان حشر میں آئیں گے وہاں حساب جزا و سزا کے لئے منتظر کھڑے ہونگے سورج سروں سے انتہائی قریب ہوگا اور اسکا رخ ہماری طرف ہوگا شدت گرمی سے کھوپڑیوں میں بھیجے کھولتے ہوں گے کثرت سے پسینہ آئے گا کسی کے ٹخنے تک کسی کے گھٹنے تک کسی کی کمر تک کسی کے گلے تک کسی کے منہ تک ہر شخص کے حسب حال یہ پسینہ ہوگا اور یہ پسینہ بھی بدبودار ہوگا۔ قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہوگا اسی حالت میں آدھا دن (پچیس ہزار برس) گزر جائے گا لوگ عرصۂ حشر میں سفارشی کی تلاش کریں گے جو شفاعت کر کے اس مصیبت سے نجات دلا دے اور جلد حساب کتاب شروع ہو۔ اس سلسلہ میں تمام انبیاء کرام کی بارگاہوں میں اہل محشر حاضر ہوں گے اور مصیبتیں دور کرنے کی اپیلیں کریں گے لیکن کام نہ ہوگا آخر کار سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی شافع محشر ساقی کوثر ﷺ کی بارگاہ عالی جاہ میں حاضر ہوں گے اور عرض گزار ہوں گے شفاعت کے خواستگار ہوں گے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ فرمائیں گے " میں اس کام کیلئے ہوں " اسکے بعد سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ بارگاہ ایزدی میں سجدہ ریز ہونگے اللہ تعالیٰ پیارے نبی سے فرمائیگا اے محمد اٹھائیے اپنے سر مبارک کو کہیئے آپکی سنی جائیگی مانگئے دیا جائے گا شفاعت کیجئے قبول کی جائیگی " ۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ایک شفاعت تو تمام اہل محشر کیلئے ہوگی جو شدت ہول درازیٔ خوف سے فریاد کر رہے ہوں گے کہ جلد سے جلد حساب ہو جائے اور فیصلہ فرما دیا جائے۔ اب حساب شروع ہوگا میزان عمل میں اعمال نامے تولے جائیں گے۔ اپنے ہی ہاتھ پاؤں اعضائے بدن اپنے خلاف گواہیاں دیں گے زمین بھی گواہی دینے کو تیار ہوگی۔ عجیب حیرانی و پریشانی اور کشمکش کا عالم ہوگا کوئی یار و مددگار حامی و غمگسار نہ

ہوگا نہ باپ بیٹے کے کام آئے گا اور نہ بیٹا باپ کے اور نہ ماں بیٹی کے کام آئیگی اور نہ بیٹی ماں کے۔ نفسی نفسی کا عالم ہوگا اعمال کی پرسش ہوگی زندگی بھر کا کیا سامنے ہے نہ تو گناہوں سے مکر سکتا ہے اور نہ کہیں سے نیکیاں مل سکتی ہیں اس بے بسی و بے کسی کے وقت میں دستگیر بیکساں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کام آئیں گے اور اپنے وفاداروں، نیازمندوں اور امیدواروں کی شفاعت فرمائیں گے اور کفار حسرت سے کف افسوس ملیں گے۔ پیارے نبی کی شفاعتیں بھی کئی طرح کی ہوں گی (۱) بہت سے لوگ تو آپکی شفاعت سے بے حساب جنت میں جائیں گے (۲) بہت سے لوگ جو دوزخ کے مستحق ہوں گے وہ آپکی شفاعت سے دوزخ میں داخل ہونے سے بچیں گے (۳) جو گناہگار مومن دوزخ میں جا چکے ہوں گے وہ آپ کی شفاعت سے دوزخ سے نکالے جائیں گے۔ (۴) اہل جنت بھی آپکی شفاعت سے درجات کی بلندی پائینگے۔ دیگر حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام، صحابۂ کرام شہدائے عظام علماء کرام اولیاء عظام اپنے اپنے ماننے والوں کی شفاعت فرمائیں گے۔ اہل محشر حضرات علماء کرام کو اپنی اپنی خدمات یاد دلا کر شفاعت کی درخواست کریں گے۔ اگر کسی نے دنیا میں کسی عالم دین کو وضو کے لئے پانی دیا ہوگا تو وہ اسکو یاد دلا کر شفاعت کی درخواست کریگا۔ حضرات علماء کرام اپنے اس عقیدت کیش کی شفاعت فرمائینگے۔ میدان حشر کی سختیاں پریشانیاں حضرات انبیاء کرام واولیاء عظام کو نہ پہونچیں گی وہ ان آفات ومشکلات سے محفوظ ہوں گے۔ قیامت کا پچاس ہزار برس کا دن جو انتہائی دشوار گزار ہوگا نہ کچھ کھانے کو ملے گا نہ کچھ پینے کو بدن لرزتے ہوں گے دل کانپتے ہوں گے لیکن خاصان خدا کیلئے یہ قیامت کا طویل دن ایک فرض نماز کے وقت سے بھی زیادہ ہلکا اور آسان ہوگا۔ آخر کار کل مومنین وکل مومنات جنت میں جائیں گے۔ تمام کافرین وکافرات، مشرکین و مشرکات، منافقین ومنافقات جہنم کا ایندھن ہوں گے اور یہ داخلہ ابدالاباد تک کیلئے ہوگا کوئی جنتی جنت سے اور کوئی جہنمی جہنم سے کبھی نکالا نہ جائیگا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو یا محمد کہہ کر پکارنا حرام ہے۔ ارشاد ربُ قدیر ہے۔ (ترجمہ) نہ بناؤ تم پکارنے کو رسول کے آپس میں پکارنے کی طرح بعض کا تمہارے بعض کو (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۸۶۰) اب اس آیت کریمہ کی تفسیر کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔ حضور انور ﷺ کو اگر ندا کرے تو آداب وتکریم توقیر وتعظیم کیساتھ آپکے معظم القاب سے نرم آواز سے متواضعانہ منکسرانہ لہجے میں۔ حضور انور ﷺ کو نام لیکر عام لوگوں کی طرح یا محمد کہکر خطاب نہ کیا جائے بلکہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ یا حبیب اللہ جیسے تعظیمی القاب سے پکارنا چاہیے اور حضور انور ﷺ کو بھیا، ابا، چچا بشر وغیرہ کہکر نہ پکارو۔ شعر:

آپکا ذکر جس میں نہ ہو یا نبی ایسا قرآن کا کوئی پارا نہیں
پھر بھی یہ عظمتیں ہیں حضور آپکی نام لیکر خدا نے پکارا نہیں (یا رسول)

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۸۶۱) اس حدیث پاک میں یا محمد مذکور ہے یا تو یہ مذکورہ آیت کریمہ کے نزول سے پہلے کی بات ہے یا حضرات ملائکۂ کرام اس آیت کریمہ کے حکم سے علیحدہ ہیں۔ (مرقاۃ شریف) فرشتے بھی انسانی، بشری روپ دھار کر دنیا میں آتے ہیں کوئی بے وقوف انکی یہ شان بشریت دیکھ کر انہیں اپنا جیسا بشر نہ کہے کیونکہ تمام فرشتے نوری ہیں۔ اسی طرح سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ظاہری بشریت کو دیکھکر یہ کافرانہ جسارت نہیں کرنی چاہیے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ صرف اور صرف ہمارے جیسے بشر ہیں بلکہ یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ وہ نوری بشر، بے مثال بشر، لاجواب بشر، بے نظیر بشر ہیں۔ احسان کے معنیٰ ہیں عمل میں کامل اخلاص کا ہونا۔ ظاہر بات ہے کہ اخلاص تب ہی پیدا ہوگا جب یہ عقیدہ راسخ ہوجائے کہ ہمارا مالک ومولا ہمیں دیکھ رہا ہے۔ اگرچہ یہ عقیدہ پوری زندگی پر محیط ہونا چاہیئے مگر عبادت میں تو خاص اس عقیدے کی جلوہ گری ہونا چاہئیے تاکہ دل خوف الٰہی خشیت ربانی کا گہوارہ بن جائے تو عبادت میں لطف ولذت بھی ملے گی اور عبادت آسان بھی ہوجائے گی اور بندے میں عجز و انکساری کا ظہور بھی ہوگا۔ آنکھیں بھی نم ہوں گی دل بھی بھر آئے گا نہ عبادت کے آداب وشرائط میں کوئی کمی واقع ہوگی اور نہ گناہوں کی جرأت ہوگی۔ عبادت میں اخلاص کامل کا ہونا یہ احسان ہے۔ عبادت میں احسان یہ ہے کہ بندۂ عابد اس بات کا یقین کرے کہ

میں اپنے رب کریم کو دیکھ رہا ہوں اور اگر یہ اونچا مقام میسر نہیں ہے تو پھر یہ یقین تو از بسکہ لازمی وضروری ہے کہ رب کریم ہمیں دیکھ رہا ہے۔ اور اس اخلاص کے ساتھ بندہ محو ومصروف عبادت ہو۔ عبادت کسے کہتے ہیں؟ سیدنا حضرت قاضی بیضاوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفسیر بیضاوی شریف میں عبادت کی یہ تعریف بیان فرمائی ہے" انتہائی درجے کی عاجزی وتذلل" انتہائی درجے کی حد متعین کرنا ہمارے لئے مشکل ہے اسکا تمام تر مدار نیت واخلاص پر ہے اگر عاجزی وتذلل کی نسبت اللہ تعالیٰ سے کردی جائے تو عبادت ہے اور اگر کسی بندے سے کردی جائے تو تعظیم ہے۔ سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام کو انکے والدین کریمین اور برادران ذوی شان نے جو سجدہ کیا وہ سجدۂ تعظیمی تھا جو اس شریعت میں جائز تھا ہماری شریعت میں حرام ہے شرک نہیں۔ نماز میں جو سجدہ کیا جاتا ہے وہ عبادت ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی غیر کو جائز نہیں بلکہ کفروشرک ہے۔ حضرت جبریل امین نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ اس سے بھی بات واضح ہوجاتی ہے کہ حضرت جبریل امین جانتے تھے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو علم قیامت ہے اگر یہ جانتے ہوتے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو قیامت کی خبر نہیں تو سوال عبث وبیکار ہوجاتا۔ سوال اسی سے کیا جاتا ہے جسکے بارے میں یہ یقین ہوتا ہے کہ اسے علم ہے۔ حضرت جبریل امین سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا امتحان لینے یا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے اظہار عجز کے لئے تو سوال کر نہیں رہے ہیں۔ بلکہ اس سوال کا مقصد اور جواب کے تیور یہ بتارہے ہیں کہ مقصود ہے کہ علم قیامت تو ہے مگر اس وقت اسکا اظہار مناسب نہیں ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے دوسرے مواقع پر اسکا اظہار بھی فرمایا ہے کہ ماہ محرم کی دسویں تاریخ جمعہ کا دن ہوگا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے حضرت جبریل امین سے یہ نہیں فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی بلکہ یہ فرمایا کہ قیامت کے بارے میں میں بھی جانتا ہوں اور تم بھی جانتے ہو۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ بھی جانتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی اور جبریل امین بھی جانتے

ہیں قیامت کب آئیگی۔ سیدنا حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی وسیدنا حضرت علامہ بدرالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے" عینی ج ا ص ۲۹۳ میں فرمایا۔ (ترجمہ) دونوں یہ جاننے میں برابر ہیں کہ قیامت کب آئیگی۔ تفسیر روح البیان شریف میں ہے کہ" سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پہچانتے تھے قیامت کے وقت کو اللہ تعالیٰ کے بتانے سے" تفسیر صاوی شریف میں ہے کہ" سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ دنیا سے تشریف نہیں لیگئے یہاں تک کہ مطلع فرمایا اللہ تعالیٰ نے انکو اس پر جو کچھ ہوچکا اور جو کچھ ہوگا اور جو کچھ ہونے والا ہے اور انہیں میں سے علم قیامت بھی ہے" چنانچہ حضرت جبریل امین نے اگلا سوال کیا کہ یارسول اللہ اگر اس راز کو صیغۂ راز میں رکھنا پسند ہے تو یہ فرمادیجئے کہ اسکی علامات کیا ہیں۔ اس سے بھی اس بات کا اشارہ ملتا ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو ہر خبر کی خبر ہے بعض خبریں چھپانے کی ہوتی ہیں انکو چھپالیا جاتا ہے۔ اس حدیث شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے تین علامتیں بیان فرمائی ہیں دوسری احادیث کریمہ میں بہت سی علامتیں ارشاد فرمائی ہیں۔ پہلی علامت قیامت بیان فرمائی گئی کہ" باندی اپنے مولا کو جنے گی" اسکا مطلب تو یہی ہے جو الفاظ سے ظاہر ہے کہ مالدار لوگ لونڈیوں، باندیوں کو بیوی کی طرح رشتۂ ازدواج میں منسلک کریں گے اور ان سے جو اولاد ہوگی وہ اپنی ان ماؤں کے ساتھ وہی سلوک روا رکھیں گے جو مولا اپنی باندیوں کے ساتھ رکھتا ہے۔ اور بادشاہوں مالداروں کی لونڈی (جو بیوی بنا کے رکھی ہے) کے پیٹ سے جو بچے پیدا ہوں گے ان میں بھی مالدار بادشاہ ہوں گے اور یہ مائیں انکی محکوم ورعایا ہوں گی یہ دونوں علامتیں ظاہر ہوچکی ہیں۔ شاہان بنی عباس میں سوائے امین کے سبھی لونڈی کی اولاد تھے۔ یا اسکا ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ لوگ اپنی حقیقی ماں کے ساتھ وہی برتاؤ کریں گے جیسا لونڈیوں کے ساتھ کیا جاتا ہے کہ ماؤں کو لونڈیوں کی طرح رکھیں گے۔ یا انکی نافرمانی کریں گے بیٹا ماں باپ کے ساتھ ایسا سلوک کریگا جیسے کوئی لونڈی کیساتھ کرتا ہے۔ تو گویا ماں اپنے مالک کو جنم دے گی۔ یا اولاد ماں کو تکلیف وایذا دیگی۔ اس حدیث پاک میں دوسری علامت قیامت یہ بیان

فرمائی گئی کہ ننگے جسم ننگے پاؤں، گونگے بہرے لوگ محلوں میں فخر کرتے ہونگے یعنی حکمران وسردار ہونگے اور اونچی اونچی کرسیوں پر براجمان ہونگے۔ یعنی ایسا انقلاب آئے گا کہ ذلیل لوگ عزت والے بن جائینگے اور عزیز لوگ ذلیل ہوجائینگے جیسا کہ آجکل عام طور پر دیکھنے میں آرہا ہے۔ سیدنا حضرت سکندر ذوالقرنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا تھا کہ کوئی پیشہ ور اپنا موروثی پیشہ نہیں چھوڑ سکتا تاکہ نظام عالم نہ بگڑ جائے۔ (اشعۃ اللمعات شریف) سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس تشریح سے معلوم ہوا کہ ذلیلوں، رذیلوں، کمینوں کو اپنا پیشہ چھوڑ کر اونچا بن جانا یہ بھی علامت قیامت ہے اور اس میں نظام عالم کی تباہی ہے۔ یہ اچھی طرح یاد رکھیں کہ کوئی مسلمان رذیل، ذلیل، کمین نہیں ہوسکتا۔ مسلمانوں کو رذیل کہنا خود رذیل ہونے کی علامت ہے۔ تفسیر مدارک شریف میں ہے'' کسی مسلمان کو رذیل کہنا جائز نہیں خواہ وہ کتنا ہی محتاج نادار ہو یا وہ کسی نسب کا ہو'' سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے تیسری علامت قیامت یہ بیان فرمائی کہ اونٹوں، بکریوں کے چرانے والے محلوں میں ہونگے اور اپنی شہنشاہیت وحکمرانی وسرداری پر محلوں میں فخر کرتے ہونگے'' جیسا کہ آجکل عرب حکمرانوں کو آپ دیکھیں انکی یہ شہنشاہیت بھی علامت قیامت ہے کہ انھوں نے یہود ونصاریٰ کی نمک حلالی کرکے کرسیوں پر قبضہ کیا اور شرفاء کا قتل عام کیا اور رذیل بدعقیدہ لوگ زبردستی'' بادشاہ'' بن بیٹھے۔ اور پوری پابندی کے ساتھ اپنی رذالت کا ثبوت دے رہے ہیں جسکی مثال عراق پر ان عرب حکمرانوں کی مدد سے امریکہ وبرطانیہ کے یہود ونصاریٰ کا حملہ اور تباہی جس پر پوری امت مسلمہ نے نفرین ولعنت برسائی ہے۔ سائل کے چلے جانے کے بعد سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے پیارے عمر سے فرمایا کہ اے عمر تم جانتے ہو کہ یہ سائل کون تھے؟ پیارے عمر نے کتنا پیارا جواب دیا اللہ ورسولہ اعلم (اللہ ورسول زیادہ جاننے والے ہیں) حضرات صحابۂ کرام ادب واحترام اور خوش عقیدگی کے پیکر تھے اور انھوں نے علم کو اللہ ورسول کے سپرد کردیا۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا ذکر پاک اللہ تعالیٰ سے ملا کر کرنا کفر وشرک نہیں بلکہ سنت صحابۂ کرام ہے۔ اگر اس میں کوئی شرعی قباحت ہوتی تو مصلح اعظم ﷺ اصلاح فرماتے کہ اے عمر! یہ تم نے کیا شرک کیا کہ علم میں مجھے اور خدا کو ملادیا مگر ایسا نہ ہوا۔ لہٰذا اب ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ ورسول جانیں، اللہ ورسول فضل وکرم فرمائیں، اللہ ورسول رحم فرمائیں، اللہ ورسول مدد فرمائیں، اللہ ورسول بھلا کریں۔ سب نے کچھ بھی سمجھا ہو مگر پیارے نبی کو معلوم ہے کہ یہ سائل جبریل امین ہیں اور انھوں نے پوچھ پوچھ کر حاضرین کو ان کا دین سکھا دیا یہ بھی انداز تعلیم ہے۔

(پانچ علوم) جنکا ذکر قرآن کریم کی مذکورہ آیت کریمہ میں ہے۔ اس آیت کریمہ سے دشمنان رسول یہ سند پیش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو اسکا علم نہیں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ نے انکا علم کسی کو دیا ہے اور نہ دے سکتا ہے اور اسی گندے عقیدے پر انکا یقین ہے اس سلسلے میں آپ اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمالیں آپ کو خود عرفان میسر آجائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کو مذکورہ پانچوں علوم سے نوازا ہے۔'' شان نزول۔ یہ آیت کریمہ حارث ابن عمرو کے بارے میں نازل ہوئی جس نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی خدمت پاک میں حاضر ہوکر قیامت کا وقت دریافت کیا تھا کہ میں نے کھیتی بوئی ہے آپ خبر دیجئے کہ مینہ کب آئیگا؟ اور میری بیوی حاملہ ہے مجھے خبر دیجئے کہ اسکے پیٹ میں لڑکی ہے یا لڑکا۔ مجھے یہ تو معلوم ہے کہ کل گزشتہ کیا کیا ہے آپ مجھے خبر دیجئے کہ کل آئندہ میں کیا کرونگا۔ اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ کہاں پیدا ہوا تھا اب آپ خبر دیجئے کہ کہاں مرونگا۔ اسکے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ درایت عقل وحساب اٹکل واندازے سے جاننے کو کہتے ہیں۔ علوم خمسہ یہ پانچ علوم ہیں جو عقل وحساب اٹکل واندازے سے معلوم نہیں ہوسکتے۔ صرف وحی الٰہی سے معلوم ہوسکتے ہیں۔ چونکہ اس قسم کی وحی کی عام اشاعت کرنے کی اجازت نہیں عوام کو یہ باتیں نہیں بتائی جاسکتیں۔ یہ آیت کریمہ شان نزول کے عین مطابق ہے۔ کوئی مخالفت نہیں۔ اس آیت کریمہ کے اخیر میں ہے کہ'' بے شک اللہ خوب جاننے والا اخبر دینے والا ہے۔'' اس قرآنی جملے کی تفسیر فرماتے ہوئے سیدنا

وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ

اور نہ پہچانتا تھا انکو کوئی ہم میں سے یہانتک کہ وہ بیٹھ گئے پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں، تو ملا دیا اپنے گھٹنوں کو پیارے نبی کے پیارے گھٹنوں سے اور رکھے اپنے دونوں ہاتھ

عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِسْلَامِ، قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اپنے دونوں زانوں پر اور عرض کیا یا محمد! بتائیے مجھ کو اسلام کے بارےمیں۔ فرمایا پیارے نبی نے اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو اسکی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں

وَاَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحِجَّ الْبَيْتَ

اور حضرت محمد مصطفٰی اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ہیں، اور قائم رکھو نماز کو اور ادا کرو زکوٰۃ کو اور روزے رکھو تم رمضان شریف کے اور حج کرو بیت اللہ شریف کا

اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْاَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ

اگر طاقت رکھتے ہو تم اسکی طرف راستے کی، عرض کیا سچ فرمایا آپنے، تو ہمکو تعجب ہوا ان (سائل) پر کہ سوال بھی کرتے ہیں پیارے نبی سے اور تصدیق بھی کرتے ہیں پیارے نبی کی

قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

عرض کیا پھر آپ بتائیے مجھ کو ایمان کے بارےمیں، فرمایا پیارے نبی نے کہ یقین کرو تم اللہ تعالیٰ پر اور اسکے فرشتوں پر اور اسکے رسولوں پر آخری دن پر

وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ، قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ

اور یقین رکھو تم تقدیر پر، اسکے اچھے ہونے اور برے ہونے پر، عرض کیا (سائل نے) سچ فرمایا آپنے۔ عرض کیا پھر آپ بتائیے مجھ کو احسان کے بارےمیں، فرمایا پیارے نبی نے

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ

کہ تم عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی اسطرح گویا کہ تم دیکھ رہے ہو اسکو، پھر اگر ایسا نہ ہو سکے کہ تم اسکو دیکھ رہے ہو تو بیشک وہ دیکھ رہا ہے تمکو۔ عرض کیا سائل نے پھر آپ بتائیے مجھ کو

عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَتِهَا

قیامت کے بارےمیں؟ پیارے نبی نے فرمایا کہ تم جس سے سوال کر رہے ہو وہ سائل سے زیادہ جاننے والا نہیں ہے۔ سائل نے عرض کیا پھر آپ بتا دیجئے مجھ کو قیامت کی کچھ نشانیاں؟

قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ

فرمایا پیارے نبی نے باندی اپنے مولیٰ کو جنے گی اور جب تم دیکھو کہ ننگے پاؤں ننگے جسم والے فقراء اور بکری کے چرانے والوں کو کہ فخر کر رہے ہیں محلوں میں

हो उसका इस्लाम तो मिटा देगा अल्लाह तआला उसके कुल गुनाह जो किये थे उस ने और होगा उसके बाद हिसाब किताब, एक नेकी का बदला दस नेकियों से सात सौ गुना तक और एक बुराई के बदले एक गुनाह मगर यह कि मुआफ़ फ़रमा दे अल्लाह तआला उसको भी।

53 हदीस शरीफ़:— सय्येदतना उम्मुल मूमेनीन हज़रते आयशा सिद्दीक़ा से मरवी कि बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ़ लाए उनके पास और हज़रते आयशा के पास एक औरत थी, प्यारे नबी ने फ़रमाया, यह कौन है? अर्ज़ किया हज़रते आयशा ने कि यह फ़लाँ है जो नहीं सोती रात को, ज़िक्र किया हज़रते आयशा ने उसकी नमाज़ का, फ़रमाया प्यारे नबी ने छोड़ दो! उतना तुम पर लाज़िम है जिस अमल की तुम ताक़त रखती हो, अल्लाह तआला की क़सम नहीं थकेगा अल्लाह, यहाँ तक कि तुम खुद ही थक जाओगे प्यारे नबी को पसंद वो दीनी काम था कि हमेशा करे उस अमल को अमल करने वाला।

54 हदीस शरीफ़:— सय्येदना अमीरूल मूमिनीन हज़रते उमर बिन ख़त्ताब रज़ियल्लाहो तआला अन्हो से मरवी है कि एक यहूदी शख्स ने उनसे कहा कि ऐ अमीरूल मूमिनीन एक आयत है आपकी किताब में, जिसे आप हज़रात पढ़ते हैं, अगर यह आयत हमारे यहूदी गिरोह पर नाज़िल होती तो बना लेते हम उस दिन को ईद, हज़रते उमर ने फ़रमाया, वो कौन सी आयत है? यहूदी बोला "आज कामिल किया मैंने

حضرت ملا احمد جیون جونپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "تم یہ بھی کہہ سکتے ہو ان پانچوں کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا لیکن جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء اور محبوبوں میں سے جسکو چاہے سکھائے اس ارشاد پاک کے قرینے سے کہ بے شک اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا خبر دینے والا ہے یہاں خبیر' مخبر کے معنیٰ میں ہے۔ (تفسیر احمدی شریف ص ۴۰۵) تفسیر احمدی شریف کے حوالے سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء اور اپنے محبوبوں میں سے جسے چاہے علوم خمسہ عطا فرمادے۔ اس آیت کریمہ میں جن پانچ چیزوں کے علم کی خصوصیت اللہ تعالیٰ کے ساتھ بیان فرمائی گئی ہے انہیں پانچ چیزوں کے بارے قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ (ترجمہ) جاننے والا ہر غیب کا تو نہیں اطلاع دیتا اپنے غیب پر کسی کو سوائے انکے جو پسندیدہ رسول ہیں۔ (بصیرۃ الایمان افادہٗ قادری معینی پارہ ۲۹) اللہ تعالیٰ کے بن بتائے ان چیزوں کا علم کسی کو نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں میں سے جسے چاہے بتائے اور اپنے پسندیدہ رسولوں کو بتانے کی خبر خود پارہ ۲۹ میں دیدی ہے۔ علم غیب ذاتی اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ حضرات انبیاء کرام واولیاء عظام کو علم غیب اللہ تعالیٰ بطریق معجزہ وکرامت عطا فرماتا ہے اور عطا فرمانا یہ اس اختصاص کے منافی نہیں۔ بہت سی آیات کریمہ اور احادیث کریمہ اسپر دلالت کرتی ہیں کہ حضرات انبیاء کرام واولیاء عظام نے انکی خبریں عطا فرمائیں۔ ملک الموت ہر شخص کی موت کی جگہ کو جانتے ہیں۔ حضرت سارہ وحضرت مریم کو حضرت جبریل امین نے فرزند کی خوشخبری دی اللہ تعالیٰ کے بتانے سے حضرت جبریل امین کو بھی معلوم تھا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے حضرت امام عالی مقام کی ولادت کی خبر دی کہ میری بیٹی فاطمہ کے یہاں لڑکا پیدا ہوگا تو حضرت امام حسین کی ولادت باسعادت ہوئی۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۷۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا کہ کل جھنڈا ایسے شخص کو دونگا کہ اسکے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائیگا۔ وہ اللہ ورسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ ورسول اس سے محبت فرماتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۳) جنگ بدر کے ایک دن پہلے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا یہ جگہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے۔ اپنا دست مبارک اس جگہ پر رکھ کر بتادیا۔ راوی نے فرمایا کہ وہ مرنے والا کافر دست مبارک سے بتائی ہوئی جگہ سے ہٹ نہ سکا (مواہب لدنیہ شریف ج ۱ ص ۷۹) اور اولیاء کرام سے بھی ان علوم خمسہ کا ظہور وصدور ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حکیم الملت حضرت علامہ سید ولی شکوہ صاحب قبلہ مداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکنپور شریف نے فقیر قدیری کی خلافت کا اعلان ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ عرس مداری مکنپور شریف میں فرمایا۔ فقیر قدیری اس سال حاضر عرس نہ تھا آپ نے اعلان فرمایا اگلے سال وہ ہوں گے تو ہم نہ ہوں گے ہمارا خلافت نامہ اور عمامہ شریف بطور امانت حفاظت سے رکھا جائے اور آئندہ سال جب وہ عرس میں آئیں تو انہیں اس خلافت نامہ اور دستار خلافت سے نوازا جائے وہ ہمارے آخری خلیفہ ہیں۔ چنانچہ ۲۲ شعبان المعظم ۱۴۱۳ھ کو آپ کا وصال شریف ہوا اور آئندہ سال ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۱۴ھ ۲ نومبر ۱۹۹۴ء بروز بدھ فقیر قدیری عرس مداری مکنپور شریف حاضر ہوا تو اس سند خلافت اور دستار خلافت سے نوازا گیا جو بطور امانت محفوظ تھی۔ سیدنا حضور قبلۂ عالم حضرت علامہ سید محمد عبدالرشید میاں قبلہ نبیرۂ سیدنا حضور اللہ ھو میاں پیلی بھیت شریف نے فقیر قدیری کے خلف خامس کی ولادت کی خبر اس وقت دی جب وہ تین ماہ کے شکم مادر میں تھے اور آپنے تحریری اجازت وخلافت سے بھی نوازا۔ تین ماہ ہندوستان رہ کر پاکستان تشریف لیگئے ٹھیک چھ ماہ کے بعد فقیر قدیری کے ہاں" سید محمد المآب حسین قدیری اشرفی مداری خلیفۂ حضور قبلۂ عالم کی ولادت ہوئی۔ آپ ہی نے ولادت سے چھ ماہ قبل یہ نام تجویز فرمایا جو آج بھی اسی خلافت نامے میں تحریر ہے اور اس خلافت کا اعلان باقاعدہ عرس قدیری پیلی بھیت شریف میں ہوا تھا۔ اور لوگوں کی نظریں لگی ہوئی تھیں کہ حضور قبلۂ عالم کا فرمان درست ہوگا۔ منافقین قطعاً اس سے بے خبر ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء اپنے محبوبوں کو علوم خمسہ کی خبر دیتا ہے۔ علوم خمسہ (۱) قیامت کب آئے گی (۲) بارش کب ہوگی (۳) ماں کے پیٹ میں کیا ہے (۴) کل کون کیا کریگا (۵) کون کہاں مریگا (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۱۰۰۱)

قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتَ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا عُمَرُ اَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

فرمایا راوی نے پھر چلے گئے وہ سائل۔ تو میں ٹھہرا رہا کچھ دیر، پھر فرمایا مجھ سے پیارے نبی نے اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ سائل کون تھے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اسکے رسول

اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرَئِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ، وَرَوَاهُ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَعَ اِخْتِلَافٍ

زیادہ جاننے والے ہیں، فرمایا پیارے نبی نے بیشک یہ جبریل تھے، آئے تمہارے پاس کہ سکھادیں تم کو تمہارا دین۔ حضرت ابو ہریرہ نے کچھ اختلاف کیساتھ روایت فرمائی

وَاِذَا رَاَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوْكَ الْاَرْضِ فِيْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَرَاَ

کہ جب تم دیکھو ننگے پاؤں ننگے جسم بہروں گونگوں کو زمین کا بادشاہ۔ قیامت ان پانچ میں سے ہے کہ نہیں جانتا جن کو بالذات کوئی سوائے اللہ تعالیٰ کے، پھر آپ نے تلاوت فرمائی

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ

"بیشک اللہ کہ اسکے پاس ہے علم قیامت کا اور نازل فرماتا ہے بارش کو اور جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے اور نہیں جانتی اٹکل سے کوئی جان کہ کیا کمائیگی

غَدًا وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ"۔ (رواہ البخاری و المسلم)

کل کو اور نہیں جانتی اٹکل سے کوئی جان کہ کس زمین میں مریگی، بیشک اللہ خوب جاننے والا خبر دینے والا ہے"۔ (بصیرۃ الایمان ص ۹۹۸)

(۵۷) حدیث شریف: يَقُوْلُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا

ترجمہ: فرماتے ہیں پیارے رسول اللہ ﷺ حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور حلال و حرام کے درمیان جو مشتبہ چیزیں ہیں کہ نہیں جانتے ہیں انکو

كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الْمُشْتَبِهَاتِ اِسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ

اکثر لوگ، تو جو بچا ان مشتبہ چیزوں سے تو اچھا کرلیا اپنے دین کو اپنی عزت کو اور جو پڑگیا ان مشتبہ چیزوں میں

كَرَاعٍ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُوَاقِعَهٗ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ

تو وہ اُس چرواہے کی طرح ہے جو چراتا ہے اپنے جانوروں کو شاہی چراگاہ کے چاروں طرف، کہ قریب ہے یہ جانور اس شاہی چراگاہ میں داخل ہو جائیں۔ خبردار! ہر بادشاہ کیلئے

حِمًى اَلَا اِنَّ حِمَى اللّٰهِ فِيْ اَرْضِهٖ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً

ایک شاہی چراگاہ ہے۔ خبردار! اللہ تعالیٰ کی شاہی چراگاہ اس کی زمین میں اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔ خبردار! بیشک جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے

तुम्हारे लिये तुम्हारे दीन को और पूरी फ़रमा दी मैंने तुम पर अपनी नेमत और पसंद फ़रमाया मैंने तुम्हारे लिये इस्लाम को दीन"(बसीरतुल ईमान स0 260), हज़रते उमर ने फ़रमाया खूब पहचानते हैं हम उस दिन को भी और जगह को भी, नाज़िल हुई जिस में मज़कूरा आयते करीमा, प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पर और प्यारे नबी खड़े थे अरफ़ात में जुमे के दिन।

55 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जो शख्स पीछे पीछे चले जनाज़े के ईमान के साथ सवाब की नियत से, यहाँ तक कि नमाज़ पढ़ी जाए उसकी और फ़ारिग़ हो जाया जाए उसके दफ़्न से तो बेशक वो लौटेगा सवाब लेकर दो क़ैरात की बराबर, हर क़ैरात उहद पहाड़ की बराबर है और जिसने नमाज़ पढ़ी उसकी फिर लौट आया उसके पहले के दफ़्न किया जाए तो बेशक वो लौटेगा सवाब लेकर एक क़ैरात का।

56 हदीस शरीफ़:— सय्येदना अमीरूल मूमिनीन हज़रते उमर इब्ने ख़त्ताब रज़ियल्लाहो तआला अन्हो से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में हाज़िर थे एक दिन, अचानक एक शख्स हमारे सामने ज़ाहिर हुवे जिसके कपड़े बहुत सफ़ेद, बाल खुब काले, नहीं दिखाई देता था उन पर सफ़र का कोई असर और न पहचानता था उनको कोई हम में से, यहाँ तक कि वो बैठ गए प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में, तो मिला दिया अपने घुटनों को प्यारे नबी के प्यारे घुटनों

(۵۷) اس حدیث پاک میں ''مشتبہات'' سے بچنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ مشتبہات کا کیا مطلب ہے اسکو سمجھ لیجئے تا کہ آپکو کوئی مغالطے میں نہ ڈال سکے۔ جن مسائل کے حرام یا حلال ہونے میں کوئی فیصلہ نہ ہو پاتا ہو جن کے بارے میں کسی نے بھی کوئی رائے قائم نہ فرمائی ہو اور تمام حضرات مجتہدین کرام متحد ہوں۔ انکو مشتبہات کہتے ہیں۔ اسکا یہ مطلب نہیں ہے جسکو کوئی ناجائز کہدے وہ مشتبہات میں داخل ہوگیا اور اسکا چھوڑنا لازم وضروری ہوگیا۔ اگر یہ اندھا قانون مان لیا جائے تو دین سے امان اٹھ جائے گا اور اکثر دینی مسائل کا کام تمام ہو جائے گا۔ چنانچہ جن مسائل میں حضرات مجتہدین کا اختلاف ہے تو ہر مقتدی ومقلد پر لازم ہے کہ وہ جس مجتہد کا مقلد ہے اسکی پیروی کرے اس میں شرعاً کسی قسم کی کوئی قباحت لازم نہیں آئے گی۔ البتہ دینی مسائل اور معمولات اہلسنت سے بدعقیدہ ملاؤں کا اختلاف یا انکا ناجائز کہنا امور خیر کو مشتبہات میں داخل نہیں کریگا چونکہ یہ بدعقیدہ ملا لوگ تو خود ہی اسلام وایمان سے خارج ہیں۔ چنانچہ معمولات اہلسنت امت مسلمہ کے اتفاقی مسائل ہیں ان میں خاصان خدا کے فیصل شدہ احکام ہیں اور بزرگان دین کے معمولات سے ہیں جیسے میلاد شریف نذر ونیاز، تعزیہ ومحفل سماع، اعراس وبعد نماز بآواز بلند کلمۂ طیبہ پڑھنا درود وسلام پڑھنا۔ نیز جن مسائل کے بارے میں کوئی فیصلہ نہ ہوسکا کہ یہ حلال ہیں یا حرام یا جس مجتہد کا مقلد ہے اس مجتہد نے اس مسئلے میں کوئی فیصلہ نہیں فرمایا وہ مشتبہات میں داخل ہے اس سے بچنا چاہئے۔ ''دل'' شکم مادر میں سب سے پہلے دل ہی کا نشان بنتا ہے اور پورا ڈھانچہ بن جانے اور روح پھونکنے کے بعد سب سے پہلے دل ہی میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور مرنے کے وقت بھی تمام اعضاء سے روح نکل جاتی ہے سب سے بعد میں دل سے روح نکلتی ہے اور دل ہی روح کا مرکز ہے اسی لئے وہ محاورہ ہے'' حرکت قلب بند ہونے سے انتقال ہوگیا '' دل کام کرتا ہے تو زندگی دکھائی پڑتی ہے اور یہ کام سے گیا تو انسان کام سے گیا۔ دل پر ہی زندگی کا مدار ہے۔ اسی سے پورے جسم کا پورا کاروبار ہے اور زندگی پُر بہار ہے۔ دل ظاہری اعضاء پر بھی حکومت کرتا ہے اور باطن پر بھی یہ حکومت کرتا ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا اگر دل ٹھیک ٹھاک ہے تو تو سب خیریت ہے اور اگر یہ بگڑا تو خیریت گئی۔ خیالات کو دل ہی جنم دیتا ہے اور وہیں سے یہ تمام اعضاء کو تقسیم ہوتے ہیں اور اعضاء ان خیالات کو عملی شکل دیتے ہیں۔ اسی لئے خاصان خدا خانقاہوں سے دل کی صفائی کا انتظام واہتمام فرماتے ہیں۔ دل کو سنوارنے سدھارنے چمکانے مہکانے کا بہترین طریقہ'' ذکر اللہ '' ہے۔ اس سے دل کی صفائی ہوتی ہے۔ ''ذکر اللہ'' میں تمام اذکار خیر داخل ہیں۔

(۵۸) ''شہر حرام'' سے چار مہینے مراد ہیں (۱) ماہ رجب المرجب (۲) ماہ ذوالقعدہ (۳) ماہ ذوالحجہ (۴) ماہ محرم الحرام۔ عرب والے ان چاروں مہینوں میں لڑائی بند رکھتے تھے۔ ناظرین کرام! ہم نے'' تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ'' میں بار بار یہ بات بتائی ہے کہ ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا یہ ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو بھی مانا جائے اور پورے دین کو مانا جائے۔ اس حدیث پاک میں بہت ہی واضح انداز میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے از خود ہی ارشاد فرمادیا۔ اور تفصیل کے ساتھ ارشاد فرمادیا کہ ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی رسالت کی گواہی نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ پورے دین کی گواہی دینا ہے۔ اس حدیث شریف میں پانچویں رکن اسلام'' حج مبارک'' کا ذکر نہیں ہے چونکہ حدیث شریف کا یہ واقعہ ۸ھ کا ہے اور حج مبارک ۹ھ میں فرض ہوا ہے۔ لہٰذا کوئی بے وقوف یہ نہ کہے کہ ارکان اسلام چار ہیں اور نادانی سے اس حدیث شریف کو سند بنائے۔ حضرات صحابۂ کرام عام طور پر یہ جملہ بولا کرتے تھے'' اللہ ورسولہ اعلم '' اللہ تعالیٰ اور اسکے پیارے رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ ورسول کے لئے ایک ہی صیغہ استعمال کرنا شرک وکفر ناجائز وحرام نہیں بلکہ سنت صحابۂ کرام ہے۔ جہاد فرض ہو چکا تھا اسلئے مال غنیمت میں پانچویں حصے کے نکالنے کا بھی ذکر فرمایا کہ یہ بیت المال میں جمع کیا جائے جس سے قومی وملی کام انجام دئے جائیں۔ قوم مسلم کو جہاد کے مواقع ملتے ہی رہتے تھے اور مال غنیمت بھی ہاتھ آتا ہی رہتا تھا اسلئے خُمس کا ذکر زیادہ فرمایا گیا۔

اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ، وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔ (رواہ البخاری)

جب یہ ٹھیک ہو تو ٹھیک ہوا اسکا پورا کا پورا جسم اور جب یہ بگڑا تو بگڑ گیا جسم پورا کا پورا۔ خبردار! اور وہ دل ہے۔

(۵۸) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَقْعُدُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَيُجْلِسُنِيْ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابوجمرہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں بیٹھا ہوا تھا حضرت ابن عباس کے پاس وہ بٹھاتے تھے مجھ کو

عَلٰى سَرِيْرِهٖ فَقَالَ اَقِمْ عِنْدِيْ حَتّٰى اَجْعَلَ لَكَ سَهْماً مِنْ مَالِيْ فَاَقَمْتُ مَعَهٗ شَهْرَيْنِ

اپنے تخت پر تو انہوں نے فرمایا کہ بیٹھے رہو تم میرے پاس تا کہ عطا فرمادوں میں تمکو کچھ حصہ اس میں سے جو مجھے مال ملے، تو میں ٹھہرا وہاں انکے پاس دو ماہ،

ثُمَّ قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ، قَالُوْا

پھر حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ بیشک عبدالقیس کا وفد جب آیا پیارے نبی کی بارگاہ میں تو پیارے نبی نے فرمایا کون لوگ ہیں یا فرمایا کونسا وفد ہے؟ تو انہوں نے جواباً کہا

رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَباً بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى، فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ

ربیعہ، پیارے نبی نے فرمایا "خوش آمدید" قوم یا وفد کو، رسوا ہوئے اور نہ شرمندہ، تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم طاقت نہیں رکھتے ہیں کہ

اَنْ نَاْتِيَكَ اِلَّا فِيْ شَهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ

آئیں آپکی بارگاہ میں سوائے "شہر حرام" کے حالت یہ ہے کہ ہمارے درمیان اور آپکے درمیان یہ قبیلہ کفار مضر کا ہے تو حکم فرمائیں آپ ہم کو واضح حکم کا

نُخْبِرُ بِهٖ مَنْ وَّرَائَنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَئَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ

کہ ہم خبر دیں اسکی اپنے پیچھے والوں کو اور داخل ہو جائیں ہم اسکی وجہ سے جنت میں اور انہوں نے سوال کیا مشروبات کے بارے میں تو پیارے نبی نے حکم فرمایا انہیں چار کا

وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ، قَالُوْا

اور منع فرمایا ان کو چار سے، حکم فرمایا پیارے نبی نے انکو ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا اور دریافت فرمایا کیا تم جانتے ہو ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا

اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ،

اللہ اور اسکے رسول زیادہ جاننے والے ہیں، فرمایا پیارے نبی نے گواہی دینا اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور بیشک حضرت محمد مصطفےٰ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں

से और रखे अपने दोनों हाथ अपने दोनों ज़ानों पर और अर्ज़ किया या मोहम्मद! बताइये मुझको इस्लाम के बारे में? फ़रमाया प्यारे नबी ने, इस्लाम यह है कि तुम गवाही दो इसकी कि अल्लाह तआला के सिवा कोई माबूद नहीं और हज़रत मोहम्मद मुस्तफ़ा अल्लाह तआला के प्यारे रसूल हैं और क़ाइम रखो नमाज़ और अदा करो ज़कात और रोज़े रखो तुम रमज़ान शरीफ़ के और हज करो बैतुल्लाह शरीफ़ का अगर ताक़त रखते हो तुम उसकी तरफ़ रास्ते की, अर्ज़ किया सच फ़रमया आपने, तो हमको तअज्जुब हुवा उन (साइल) पर कि सवाल भी करते हैं प्यारे नबी से और तस्दीक़ भी करते हैं प्यारे नबी की, अर्ज़ किया, फिर आप बताइये मुझको ईमान के बारे में? फ़रमाया प्यारे नबी ने कि यक़ीन करो तुम अल्लाह तआला पर और उसके फ़रिश्तों पर और उसके रसूलों पर, आख़री दिन पर और यक़ीन रखो तुम तक़दीर पर, इसके अच्छे होने और बुरे होने पर, अर्ज़ किया (साइल ने) सच फ़रमाया आपने, अर्ज़ किया फिर आप बताइये मुझको अहसान के बारे में? फ़रमाया प्यारे नबी ने कि तुम इबादत करो अल्लाह तआला की इस तरह गोया कि तुम देख रहे हो उसको, फिर अगर ऐसा न हो सके कि तुम उसको देख रहे हो तो बेशक वो देख रहा है तुमको। अर्ज़ किया साइल ने फिर आप बताइये मुझको क़यामत के बारे में? प्यारे नबी ने फ़रमाया कि तुम जिससे सवाल क़र रहे हो वो साइल से ज़्यादा जानने वाला नहीं, साइल ने अंर्ज़ किया फिर आप बता दीजिये मुझको क़यामत की कुछ

(۱) حَنْتَم چکنا گھڑا اس میں لوگ شراب بناتے تھے اور دوسری جگہوں سے شراب اس میں لایا کرتے تھے۔ (۲) دُبّا کھکل سوکھا کدو (۳) نقیر پیڑ کا کھکل تنا (۴) مُزَفَّت ایسا گھڑا کہ جس پر رال پوت دی گئی ہو مقبر بھی اسی گھڑے کو کہتے ہیں۔ مذکورہ برتنوں میں کھجور یا منقیٰ وغیرہ کو پانی میں بھگو دیا جاتا ہے جب انکے اثرات پانی میں آجاتے ہیں تو پھر انکا پھوکس پھینک دیا جاتا ہے اور صاف وشفاف میٹھا پانی پیا جاتا ہے اسکو نبیذ کہتے ہیں۔ نبیذ پینے سے دل کو فرحت طبیعت کو سرور ملتا ہے۔ نبیذ میں جب تک نشہ نہ آئے جائز ہے اور جب نبیذ میں نشہ پیدا ہو جائے تو حرام ہے۔ ان چار برتنوں کے استعمال سے بھی منع فرمایا گیا کیونکہ ان میں شرابیں بناتے تھے اور دوسرے مقامات سے ان میں بھر کر لاتے بھی تھے اور جن برتنوں کے استعمال کرنے سے شراب یاد آتی ہو اور دل ڈانواں ڈول ہونے لگے اور اس گندی لت کی طرف طبیعت مائل ہو جائے تو ان برتنوں کا بھی استعمال نہ کیا جائے جن سے شراب کا لگاؤ ہو یا جن برتنوں سے شراب یاد آئے لہٰذا فلمی طرز پر نعتیں پڑھنا بھی منع ہیں کہ بیٹھا ہوگا محفل نعت شریف میں اور دل وتوجہ دوسری جگہ لگ جائیں گے۔

(۵۹) (۶۰) ان دونوں احادیث کریمہ میں اس حقیقت کی طرف واضح انداز میں رہنمائی ہے کہ کارِ خیر' کارِ خیر ہی ہوتا ہے اور اس پر اجر وثواب ملتا ہے۔ کوئی بھی جائز ومباح کام بہ نیت خیر کیا جائے تو اس پر اجر وثواب ملتا ہے۔ ہر شخص اپنی بیوی اپنے بچوں کو پالتا ہی ہے انکے کھانے پینے کا انتظام کرتا ہی ہے لیکن اس میں نیت خیر کرلی جائے اور رضائے الٰہی خوشنودئ محبوب الٰہی کے لئے ہو تو بیوی بچوں کو کھلانے پلانے پر ثواب ملتا ہے اور یہ صدقہ ہے۔ غریب بھی اپنے بیوی بچوں کو کھلاتا ہے اور مالدار بھی اپنے بیوی بچوں کو کھلاتا ہے اور یہ کھلانا صدقہ ہے اور یہ صدقۂ نفل ہے۔ لہٰذا نفلی صدقہ غریب امیر دونوں کھا سکتے ہیں وہ نادان اپنی کھوپڑیوں کی مرمت کرائیں جو یہ کہتے ہیں کہ صدقہ غریبوں کا حق ہے اور انکے علاوہ کسی کو صدقہ جائز نہیں۔ ان نادانوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ وہ صدقۂ واجبہ ہے جو صرف اور صرف غریبوں کا حق ہے جیسے زکوٰۃ وفطرہ وغیرہ۔ صدقۂ نافلہ امیر و غریب سب کیلئے ہے لہٰذا تیجے دسویں چالیسویں برسی اعراس مبارکہ بارہویں شریف ستر ہویں شریف گیارہویں شریف چھٹی شریف چودہویں شریف کا کھانا غریب وامیر سب کھا سکتے ہیں۔

(۶۱) (۶۲) ہر مسلمان کو ہر مسلمان کیلئے خیر خواہی کے جذبے سے آراستہ ہونا چاہئے۔ سیدنا حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خیر خواہی کے جذبے سے ایسے سرشار تھے کہ آپکے ایک غلام نے گھوڑا خریدا۔ گھوڑا بہت ہی عمدہ تھا اور اسکی قیمت تین سو درہم دی۔ آپ نے جب گھوڑے کو دیکھا تو اسکے مالک کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ گھوڑا تین سو درہم سے زیادہ کا ہے اسے آٹھ سو درہم اور عنایت فرمائے اور فرمایا کہ میں نے پیارے رسول کے دست حق پرست پر ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنے کی بیعت کی ہے۔ چنانچہ آجکل دنیا بھر کے مسلمان مجاہد اعظم صدر سید صدام حسین کے خیر خواہ ہیں یہ اسی تعلیم کا اثر ہے جو حدیث شریف میں مذکور ہے۔ کفار کے ساتھ بھی خیر خواہی کرنا چاہئے۔ کفار کیساتھ خیر خواہی یہ ہے کہ انہیں دین اسلام کی دعوت دیجائے اور جہنم کے شعلوں سے بچایا جائے۔

(۶۳) گناہِ کبیرہ کی مختلف تعریفات فرمائی گئی ہیں (۱) جسکی ممانعت دلیل قطعی سے ثابت ہو (۲) جس پر شریعت مطہرہ نے کچھ سزا مقرر کی ہو (۳) جس سے دین کی توہین ہو (۴) ہر گناہ چھوٹے گناہ کے لحاظ سے کبیرہ ہے (۵) جس گناہِ صغیرہ پر ہمیشگی کیجائے (۶) ایک ہی کسی کیلئے صغیرہ ہو اور کسی کیلئے کبیرہ ہو' ابرار کی نیکیاں مقربین کے گناہ ہیں'' (۷) ایک کے لحاظ سے گناہِ صغیرہ ہو دوسرے کے لحاظ سے گناہ کبیرہ ہو عام مسلمان کی توہین گناہِ صغیرہ حضرات علماء کرام ومشائخ عظام کی توہین گناہِ کبیرہ' حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام' قرآن کریم' کعبہ شریف کی توہین کفر وگناہ کبیرہ ہے اور علامتِ نفاق میں عمومیت ایک حیثیت سے ہے۔ شرعاً بُری چیز کا نام گناہ ہے۔ گناہ کی چار قسمیں ہیں (۱) وہ گناہ جو بغیر توبہ کئے معاف نہو جیسے کفر وشرک (۲) وہ گناہ جو اعمال صالحہ کی برکت سے معاف ہو جائے جیسے صغیرہ گناہ (۳) وہ گناہ جسکی بغیر توبہ کئے بھی معافی کی امید ہو جیسے اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا نہ کرنا (۴) وہ گناہ جنکی معافی کیلئے توبہ کیساتھ ساتھ مخلوق کو بھی راضی کرنا ضروری ہو جیسے بندوں کے حقوق (مرقاۃ شریف) تمام

وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءُ الزَّکٰوۃِ وَصِیَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْغَنَمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ

اور قائم رکھنا نماز کا اور ادا کرنا زکوٰۃ کا اور روزے رکھنا رمضان شریف کے اور یہ کہ دیا کرو تم غنیمت میں سے پانچواں حصہ اور منع فرمایا چار سے، حنتم سے

وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ وَقَالَ اِحْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَائِكُمْ۔ (رواہ البخاری)

اور دباء سے اور نقیر سے اور مزفت سے، کبھی فرمایا مقیر سے اور فرمایا پیارے نبی نے خوب انکو یاد کرلو اور اپنے بعد میں آنیوالوں کو بھی یاد دہانی کرادینا۔

(۵۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلٰى اَهْلِهٖ يَحْتَسِبُهَا فَهِيَ لَهٗ صَدَقَةٌ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب خرچ کرے کوئی شخص اپنے اہل وعیال پر اور ثواب کی نیت کرے اس سے تو وہ اس کیلئے ثواب کا کام ہے۔

(۶۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں خرچ کیا تم نے کچھ بھی کہ تلاش کرتے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا،

اِلَّا اُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتّٰى مَاتَجْعَلُ فِيْ فَمِ امْرَاَتِكَ۔ (رواہ البخاری)

تو ثواب دیے جاؤ گے تم اس پر یہاں تک کہ ڈالو تم (کوئی لقمہ) منہ میں اپنی بیوی کے۔

(۶۱) حدیث شریف: عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَلَبِيْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَايَعْتُ

ترجمہ: سیدنا حضرت جریر ابن عبد اللہ حلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے بیعت کی

رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ (رواہ البخاری)

پیارے رسول اللہ ﷺ سے نماز قائم رکھنے پر زکوٰۃ ادا کرنے پر اور خیر خواہی کرنے پر ہر مسلمان کے ساتھ۔

(۶۲) حدیث شریف: عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ

ترجمہ: سیدنا حضرت زیاد ابن علاقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا حضرت جریر ابن عبداللہ

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَوْمَ مَاتَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جس دن وصال ہوا حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہ کا، وہ کھڑے ہوئے تو حمد کی اللہ تعالیٰ کی اور ثنا کی اللہ تعالیٰ کی اور فرمایا کہ

निशानियाँ? फ़रमाया प्यारे नबी ने बाँदी अपने मौला को जनेगी और जब तुम देखो कि नंगे पाऊँ नंगे जिस्म वाले फुक़रा और बकरी के चराने वालों को कि फ़ख़्र कर रहे हैं महलों में, फरमाया रावी ने फिर चले गए वो साइल, तो मैं ठहरा रहा कुछ देर, फिर फ़रमाया मुझ से प्यारे नबी ने ऐ उमर! क्या तुम जानते हो कि साइल कौन थे? मैंने अर्ज़ किया अल्लाह और उसके रसूल ज़्यादा जानने वाले हैं, फ़रमाया प्यारे नबी ने बेशक यह जिब्राईल थे, आए तुम्हारे पास कि सिखा दें तुम को तुम्हारा दीन। हज़रते अबू हुरैरा ने कुछ इख़तेलाफ़ के साथ रिवायत फ़रमाई कि जब तुम देखोगे नंगे पाऊँ नंगे जिस्म बहरों गूँगों को ज़मीन का बादशाह, क़यामत उन पाँच में से है कि नहीं जानता जिन को बिज़्ज़ात कोई सिवाए अल्लाह तआला के, फिर आपने तिलावत फ़रमाई "बेशक अल्लाह कि उसके पास है इल्म क़यामत का और नाज़िल फ़रमाता है बारिश को और जानता है जो कुछ रहमों में है और नहीं जानती अटकल से कोई जान कि क्या कमायगी कल को और नहीं जानती अटकल से कोई जान कि किस ज़मीन में मरेगी, बेशक अल्लाह खूब जानने वाला ख़बर देने वाला है।" (बसीरतुल ईमान स॰ 998)

57 हदीस शरीफ़:– फ़रमाते हैं प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हलाल ज़ाहिर है और हराम ज़ाहिर है और हलाल व हराम के दर्मियान जो मुश्तबह चीज़ें हैं कि नहीं जानते हैं उनको अक्सर लोग, तो जो बचा उन मुश्तबह चीज़ों से तो अच्छा कर लिया अपने दीन को अपनी इज़्ज़त को और जो पड़ गया उन

گناہوں میں سب سے بڑا گناہ کفر و شرک ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) بے شک شرک ضرور گناہ ہے بہت بڑا (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۹۹۴) عرب میں دستور تھا کہ لوگ خرچ و اخراجات کے خوف سے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو قتل کر دیتے تھے۔ کیونکہ اس قتل میں خواہ مخواہ بے وجہ بے قصور ایک جان کو قتل کرنا اور اپنے قرابت دار پر ظلم کرنا اور اللہ تعالیٰ کی شان رزّاقیت پر سے یقین اٹھ جانا۔ ایک نسل کا خون کرنا یہ چاروں پاپ اکھٹا ہو جاتے ہیں اسلئے اس حدیث شریف میں اس گناہ کا درجہ کفر و شرک کے بعد رکھا۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور نہ قتل کرو تم اولاد کو اپنی خوف سے غریبی کے ہم رزق دیتے ہیں انکو اور تمکو بے شک قتل کرنا انکو ہے خطا بہت بڑی۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۶۷۲) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں ’’شان نزول۔ زمانہ جاہلیت میں اہل عرب اپنی بچیوں کو زندہ زمین میں گاڑ دیا کرتے تھے۔ امیر یہ جرم اسلئے کرتے تھے کہ ہمارا کوئی داماد نہ بنے اور ہماری مونچھ نیچی نہ ہو جائے۔ غریب اسلئے یہ کام کرتے کہ ہم لڑکیوں کو جہیز کہاں سے دینگے۔ انھیں کہاں سے کھلائیں پلائیں پہنائینگے۔ ان کفار کو اُسی گھناونے کردار سے روکنے کے لئے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس قتل و غارت گری کی ممانعت فرمائی گئی اس آیت کریمہ میں خطا سے گناہ کبیرہ مراد ہے۔ کیونکہ یہ بے دردی و بے رحمی کی ذلیل حرکت نسل انسانی کو منقطع کرنے کا ذریعہ ہے اور ایسا کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی رزاقیت پر بھروسہ نہیں ہوتا۔ اس قسم کے احکام کافر و مومن سب پر جاری ہیں۔ لہٰذا کسی کافر کو قتل نفس کی اجازت نہ ہوگی۔ آج بھی نس بندی کرنے والوں کا یہی نظریہ ہے کہ بچے زیادہ ہو گئے تو کھانے کو کہاں سے آئے گا۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رزاقیت پر یقین رکھنا چاہیے۔ نس بندی بھی قتل نفس ہی کی ایک شکل ہے۔ نس بندی عورت مرد دونوں کو ناجائز ہے جو اللہ تعالیٰ اولاد عطا فرمائے گا وہ رزق بھی عطا فرمائے گا۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص۶۷۳) زنا خود بھی گناہِ کبیرہ ہے اور مزید یہ کہ اس میں پڑوسی کا حق بھی برباد کرنا لازم آتا ہے چونکہ ہر شخص اپنے پڑوسی پر اعتماد کرتا ہے اور اسکے جان و مال کی حفاظت کو اپنا فرض سمجھتا ہے۔

ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور نہ قریب جاؤ تم زنا کے بے شک وہ ہے بڑی بے حیائی اور برا ہے راستہ۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۶۷۲) مبادیات زنا اور اسباب زنا سے بھی احتراز کرو۔ بلا ضرورت شرعیہ غیر عورت کو دیکھنا، بدنظری، خلوت، بے پردگی وغیرہ سب حرام ہیں۔ بخار روکنے کیلئے نزلہ روکو طاعون سے بچنے کے لئے چوہوں کو ہلاک کرو۔ پردے کی فرضیت فحش گانے بجانے کی حرمت نگاہ نیچی رکھنے کا حکم یہ سب زنا کو روکنے کے لئے ہے۔ جب مبادیات و اسباب زنا ہی نہ ہوں گے تو پھر زنا کہاں ہوگا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا زنا کرنا تو بہت سخت گناہ ہے اسکے قریب بھی نہ جاؤ۔ زنا قتل سے بدتر جرم ہے۔ کیونکہ قتل کی سزا قتل ہے مگر زنا کی سزا سنگسار ہے۔ یا سو کوڑے مارنا ہے۔ کیونکہ زنا گناہ کبیرہ بھی ہے اور بے حیائی بھی اور نسل انسانی کا خراب کرنا بھی۔ حدیث شریف: ایک شخص نے حضور انور ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے زنا کی اجازت دیدیجئے بارگاہ رسالت میں موجودہ صحابۂ کرام نے اس شخص کو ڈانٹ پلائی۔ خبردار! چپ چاپ رہو حضور انور ﷺ نے فرمایا میرے پاس آؤ۔ وہ قریب آکر بیٹھ گیا تو حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو یہ حرکت یعنی کسی کا زنا کرنا اپنی ماں، اپنی بیٹی، اپنی بہن اپنی پھوپی اپنی خالہ کے ساتھ پسند کریگا؟ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ مجھ کو آپ پر قربان فرمائے ہرگز نہیں پسند کروں گا۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا دوسرے لوگ بھی اپنی ماؤں بہنوں بیٹیوں پھوپیوں خالاؤں کے لئے یہ فعل گوارا نہیں کرتے پھر آپ نے دعاء فرمائی یا اللہ اسکے گناہ کو معاف فرما اور اسکے دل کو پاک اور شرمگاہ کو محفوظ فرما۔ سیدنا حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور انور ﷺ کی اس دعاء کے بعد اس شخص کی یہ حالت ہوگئی کہ کسی عورت کی طرف نگاہ اٹھا کر نہ دیکھتا تھا۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص۶۷۳) اس حدیث شریف میں صرف چار گناہ کبیرہ بیان فرمائے گئے ہیں ضرورت اور موقع کے لحاظ سے ورنہ گناہِ کبیرہ کے اقسام ستر (۷۰) اور افراد سات سو (۷۰۰) ہیں (مرقاۃ شریف) ’’جس کو حرام فرمایا اللہ نے‘‘ اس آیت کریمہ میں مومن، کافر ذمی، مستامن چاروں مراد ہیں۔ ’’مگر حق کیساتھ‘‘ اس آیت کریمہ میں

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

عَلَيْكُمْ بِاتِّقَاءِ اللّٰهِ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَالْوَقَارِ وَالسَّكِيْنَةِ حَتّٰى يَاتِيَكُمْ اَمِيْرٌ، فَاِنَّمَا يَاتِيْكُمْ

تم پر لازم ہے ڈرنا اللہ تعالیٰ سے جو اکیلا ہے اور کوئی شریک نہیں اسکا وقار وسکون کیساتھ، یہانتک کہ آجائے تمہارے پاس کوئی امیر تو بس آئیگا وہ تمہارے پاس

الْآنَ ثُمَّ قَالَ اِسْتَعْفُوْا لِاَمِيْرِكُمْ فَاِنَّهٗ كَانَ يُحِبُّ الْعَفْوَ ثُمَّ قَالَ، اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم

ابھی، پھر فرمایا کہ دعاء مغفرت کرواپنے امیر کیلئے اسلئے کہ وہ پسند کرتے تھے معاف فرمانے کو، پھر فرمایا اسکے بعد سنو! کہ میں حاضر ہوا پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں

قُلْتُ اُبَايِعُكَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَشَرَطَ عَلَيَّ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فَبَايَعْتُهٗ

میں نے عرض کیا کہ میں بیعت کرونگا آپ سے اسلام لانے پر، تو پیارے نبی نے شرط لگادی مجھ پر اور ہر مسلمان کیساتھ خیر خواہی کرنے کی، تو میں نے بیعت کی پیارے نبی کی

عَلٰى هٰذَا وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ اِنِّيْ لَنَاصِحٌ لَّكُمْ، ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَنَزَلَ۔ (رواہ البخاری)

اس پر۔ اس مسجد کے رب کی قسم بیشک میں ضرور خیر خواہ ہوں تمہارا، پھر استغفار کیا اور اُتر آئے۔

باب الكبائر وعلامات النفاق ترجمہ: بڑے گناہوں اور نفاق کی نشانیوں کا باب

(۶۳) حدیث شریف: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ، قَالَ اَنْ تَدْعُوَ

ترجمہ: ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کونسا گناہ سب سے زیادہ بڑا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک؟ فرمایا پیارے رسول نے یہ کہ ٹھہراؤ تم

لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يطعم معك

اللہ کیلئے کوئی شریک اور اُسی نے پیدا فرمایا تمکو، اُسنے کہا پھر کونسا؟ فرمایا پیارے رسول نے یہ کہ تو قتل کردے اپنی اولاد کو اس خوف سے کہ کھائیگا وہ تیرے ساتھ

قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَهَا وَالَّذِيْنَ لَايَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ

اُس شخص نے کہا پھر کونسا؟ فرمایا پیارے رسول نے زنا کرے تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے تو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی اسکی تصدیق "اور جولوگ نہیں عبادت کرتے اللہ کیساتھ

اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَايَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَايَزْنُوْنَ (رواہ البخاری)

دوسرے معبودان باطلہ کی اور نہیں قتل کرتے کسی جان کو جس کو حرام فرمایا اللہ نے مگر حق کیساتھ اور نہ بدکاری کرتے ہیں اور جو کریگا یہ تو ملیگا وہ بڑی سزا ہے۔ (بصیرۃ الایمان ص ۸۷۶)

(۶۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْكَبَائِرُ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بڑے گناہ، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا اور ماں باپ کی نافرمانی اور جان کا قتل

मुश्तबह चीज़ों में तो वो उस चरवाहे की तरह है जो चराता है अपने जानवरों को शाही चरागाह के चारों तरफ़, कि क़रीब है यह जानवर उस शाही चरागाह में दाख़िल हो जाएं, ख़बरादार! हर बादशाह के लिये एक शाही चारागाह है। खबरदार! अल्लाह तआला की शाही चरागाह उस की ज़मीन में उसकी हराम की हुई चीज़ें हैं। ख़बरदार! बेशक जिस्म में गोश्त का एक लोथड़ा है जब यह ठीक हो तो ठीक हुवा उसका पूरा का पूरा जिस्म और जब यह बिगड़ा तो बिगड़ गया जिस्म पूरा का पूरा, ख़बरदार! और वो दिल है।

58 हदीस शरीफ़:– हज़रत अबू जमरा से मरवी है उन्होंने फ़रमाया कि मैं बैठा हुवा था हज़रते इब्ने अब्बास के पास, वो बैठाते थे मुझको अपने तख़्त पर तो उन्होंने फ़रमाया कि बैठे रहो तुम मेरे पास ताकि अता फ़रमा दूँ मैं तुमको कुछ हिस्सा उसमें से जो मुझे माल मिले, तो मैं ठहरा वोाँ उनके पास दो माह, फिर हज़रत इब्ने अब्बास ने फ़रमाया कि बेशक अब्दुल क़ैस का वफ़द जब आया प्यारे नबी की बारगाह में तो प्यारे नबी ने फ़रमाया कौन लोग हैं या फ़रमाया कौन सा वफ़द है? तो उन्होंने जवाब में कहा "रबीआ", प्यारे नबी ने फ़रमाया "खुशामदीद" क़ौम या वफ़द को, रूसवा हुवे और न शर्मिंदा, तो उन्होंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह हम ताक़त नहीं रखते हैं कि आएं आपकी बारगाह में सिवाए "शहरे हराम" के, हालत यह है कि हमारे दर्मियान और आपके दर्मियान यह क़बीला कुफ़्फ़ारे मिस्र का है तो हुक्म फ़रमाएं आप हम को,

يا مدار العالمين يا مدار العالمين يا مدار العالمين يا مدار العالمين

ان جرائم کی طرف اشارہ ہے جنکی سزا قتل ہے۔ معاذ اللہ تعالیٰ مرتد ہوجانا یا زنا کرنا۔ یا ظلماً قتل کرنا۔ اگر مومن ان تینوں جرائم میں سے کوئی جرم کریگا قتل کیا جائیگا۔

(۶۴) اس حدیث شریف میں پانچ بڑے گناہوں کا ذکر ہے۔ (۱) شرک (۲) والدین کی نافرمانی (۳) جان کا قتل (۴) جھوٹی قسم (۵) جھوٹی گواہی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اپنی عبادت کے بعد ماں باپ کی اطاعت وفرمانبرداری اور حسن سلوک کا حکم فرمایا ہے۔ ماں باپ کی نافرمانی بدترین جرم ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) ''اور حکم فرمایا مالک نے آپکے یہ کہ نہ عبادت کرو تم مگر اسی کی اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا اگر پہونچے وہ تیرے سامنے بڑھاپے کو ایک ان میں کا یا دونوں کے دونوں، اور نہ کہنا ماں باپ کو اُف اور نہ جھڑک تو ماں باپ کو اور کہہ تو ان دونوں سے بات تعظیم والی اور بچھادے ماں باپ کیلئے بازو عاجزی کے نرمی سے اور کہا کر اے میرے مالک تو رحم فرما ان دونوں پر جیسے کہ پالا تھا مجھے دونوں نے بچپن میں۔ (بصیرۃ الایمان افادہٗ قادری معینی ص ۶۶۸) انسان کو حقیقی وجود اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اور والدین اسکی ظاہری ایجاد کا ذریعہ ہیں۔ تمام رشتہ داروں میں ماں باپ کی اطاعت مقدم ہے۔ والدین کافر بھی ہوں جب بھی انکے حقوق ادا کرے۔ والدین کی مالی خدمات بھی کرے اور جسمانی خدمات بھی۔ عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی اور اطاعت اللہ تعالیٰ کی، پیارے نبی کی، حاکم اسلام کی، ماں باپ کی۔ ان دونوں آیات کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں'' اولاد کو حقیقی وجود اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور والدین اسکی ظاہری ایجاد کا ذریعہ ہیں۔ اس لئے متعدد آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت وعبادت کے ساتھ والدین کے حقوق کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت مخلوق کی اطاعت پر مقدم ہے۔ حضور انور ﷺ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی عبادت میں داخل ہے۔ تمام رشتہ داروں میں ماں باپ کی فرمانبرداری مقدم ہے۔ والدین کافر بھی ہوں جب بھی ان کے حقوق ادا کرے۔ والدین کی مالی خدمت بھی کرے اور جسمانی بھی۔ عبادت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی جائز نہ تھی نہ ہے نہ ہو۔ اطاعت اللہ تعالیٰ کی بھی ہوگی اور حضور انور ﷺ کی بھی اور والدین کی بھی۔ جس کام میں اللہ و رسول کی نافرمانی ہوتی ہو اس کام میں کسی مخلوق کی اطاعت نہ کی جائیگی۔ یوں تو ہمیشہ ہی والدین کی خدمت ضروری ہے۔ مگر ضرورت کے وقت اور بھی ضروری ہے۔ بلاضرورت ان کی خدمت مستحب ہے اور ضرورت کے وقت واجب ہے۔ لہٰذا بیماری، بڑھاپے، لاچاری میں والدین کی خدمت واجب ہے۔ جب والدین پر ضعف کا غلبہ ہو اعضاء میں قوت نہ رہے اور جس طرح بچپن میں تو ان کے پاس بے طاقت تھا اسی طرح وہ آخری عمر بڑھاپے میں تیرے پاس ہیں اور ناتواں ہیں تو اس وقت بھی اولاد کی زبان پر کوئی ایسا کلمہ نہ آئے جس سے یہ سمجھا جائے کہ والدین کی طرف سے طبیعت پر گرانی ہے۔ شعر:

ترش روئی سخت گوئی سے تو کر لے اجتناب
خندہ پیشانی سے پیش آ اور جناب وآپ کر (یا نبی)

حسن ادب کے ساتھ ان سے گفتگو کرنا۔ والدین کو نام لیکر نہ پکارا جائے یہ خلاف ادب ہے۔ اور اس میں ان کی دل آزاری ہے اگر وہ سامنے نہوں تو انکا ذکر نام لیکر کرنا جائز ہے۔ ماں باپ سے اسطرح گفتگو کرنا چاہیے کہ جیسے غلام وخادم ونوکر اپنے آقا سے بات کرتا ہے کہ نرمی وتواضع سے پیش آنا چاہیے۔ ماں باپ کے ساتھ نوکروں والا برتاؤ نہ کرے بیٹا والدین کو حقیر نوکر نہ رکھے۔ اور والدین کو نرم اور اچھے الفاظ سے پکارے۔ ڈانٹ ڈپٹ نہ کرے۔ ان کے بڑھاپے کی سخت گیری اور پھوپھاں کو برداشت کرے۔ کیونکہ بڑھاپے میں آدمی چڑچڑا ہوجاتا ہے۔ اور غصہ جلد آتا ہے۔ اور ان کے ساتھ تھکتی کے وقت میں عزت ومحبت اکرام واحترام کا برتاؤ کرنا چاہیئے انھوں نے تیری مجبوری کے وقت تجھے شفقت ومحبت سے پالا تھا اور اب تو انھیں عظمت ومحبت سے ان کے خورونوش لباس وعلاج کا اہتمام کر۔ اور جنکی انھیں ضرورت ہے وہ چیزیں ان پر بے دریغ خرچ کر۔ شعر:

ایک قطرہ دودھ کا بھی ہو نہیں سکتا جواب
اپنی خدمات عظیمہ دیکھ لینا ناپ کر (یا نبی)

کوئی شخص والدین کی کتنی ہی خدمات کرے مگر ان کے تمام حقوق ادا

وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ وَفِى رِوَايَةِ أَنَسٍ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ بَدَلَ الْيَمِيْنِ الْغَمُوسِ . (رواه البخاری)

اور جھوٹی قسم، سیدنا حضرت انس کی روایت میں ہے اور جھوٹی گواہی جھوٹی قسم کی جگہ۔

(٦٥) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ، قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بچو تم سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے، لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ

وَمَاهُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِى حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰو

وہ کیا کیا ہیں؟ پیارے رسول نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا اور جادو اور جان کا قتل جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام فرمادیا ہے مگر حق کیساتھ اور سود کھانا

وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّىْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ۔ (رواه البخاری)

اور یتیم کا مال اور بھاگ جانا جہاد کے دن اور بہتان لگانا ایسی پاکدامن ایمان والیوں کو جنہیں کچھ پتہ بھی نہیں۔

(٦٦) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَايَزْنِى الزَّانِىْ حِيْنَ يَزْنِىْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں زنا کرتا زنا کرنے والا جس وقت زنا کرے اور وہ ایمان والا ہو اور نہ

يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَايَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَايَنْتَهِبُ

چوری کرتا ہے چور کہ جس وقت چوری کرے اور وہ ایمان والا ہو اور نہیں پیتا شراب کو جس وقت پیتا ہے شراب کو اور وہ ایمان والا ہو اور نہیں ڈکیتی ڈالتا

نَهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسَ اِلَيْهِ فِيْهَا اَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَايَغُلُّ اَحَدُكُمْ حِيْنَ يَغُلُّ

ڈاکو کہ اٹھاتے ہیں (حسرت کیساتھ) لوگ اسکی طرف اسمیں اپنی آنکھوں کو یہانتک کہ ڈکیتی ڈالنے میں وہ ایمان والا ہو اور خیانت کریگا کوئی تم میں سے جس وقت خیانت کریگا

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاِيَّاكُمْ اِيَّاكُمْ۔ وَفِىْ رِوَايَةِ اِبْنِ عَبَّاسٍ وَلَا يَقْتُلُ حِيْنَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ

اور وہ ایمان والا ہو، تو بچو تم بچو تم۔ سیدنا حضرت ابن عباس کی روایت میں ہے کہ نہیں قتل کریگا کہ جس وقت قتل کریگا اور وہ ایمان والا ہو۔

قَالَ عِكْرَمَةُ قُلْتُ لِاِبْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ يُنْزَعُ الْاِيْمَانُ مِنْهُ قَالَ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے کہا کیسے چھن جائیگا ایمان اس سے، حضرت ابن عباس نے فرمایا ایسے اور ڈال لیا اپنی انگلیوں کو انگلیوں میں، پھر

साफ़ हुक्म का, कि हम ख़बर दें उसकी अपने पीछे वालों को और दाख़िल हो जाएं हम उसकी वजह से जन्नत में और उन्होंने सवाल किया मशरूबात के बारे में तो प्यारे नबी ने हुक्म फ़रमाया उन्हें चार का और मना फ़रमाया उनको चार से, हुक्म फ़रमाया प्यारे नबी ने उनको एक अल्लाह तआला पर ईमान लाने का और दर्याफ़्त फ़रमाया, क्या तुम जानते हो एक अल्लाह तआला पर ईमान क्या है? उन्होंने अर्ज़ किया अल्लाह और उसके रसूल ज़्यादा जानने वाले हैं, फ़रमाया प्यारे नबी ने कि गवाही देना इस बात की कि नहीं है कोई माबूद सिवाए अल्लाह तआला के और बेशक हज़रत मोहम्मद मुस्तफ़ा अल्लाह तआला के रसूल हैं और क़ाइम रखना नमाज़ का और अदा करना ज़कात का और रोज़े रखना रमज़ान शरीफ़ के और यह कि दिया करो तुम ग़नीमत में से पाँचवाँ हिस्सा, और मना फ़रमाया चार से, हन्तम से और दब्बा से और नक़ीर से और मज़फ़त से, कभी फ़रमाया मुक़ीर से, और फ़रमाया प्यारे नबी ने कि खूब उनको याद कर लो और अपने बाद में आने वालों को भी याद दहानी करा देना।

59 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब ख़र्च करे कोई शख़्स अपने अहलो अयाल पर और सवाब के नियत करे इससे तो वो उसके लिये सवाब का काम है।

60 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं ख़र्च किया तुम

نہیں کرسکتا۔ شعر:

تجھ کو سوکھے میں سلایا سو گئے گیلے میں خود
ٹھنڈ جب جاتی نہیں تھی آگ میں بھی تاپ کر　(یانبی)

حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں بہتر سلوک اور خدمت والدین میں کتنا بھی مبالغہ کیا جائے لیکن والدین کے احسان کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔ اسلئے بندے کو چاہیے کہ بارگاہ الٰہی میں ان پر فضل و رحمت فرمانے کی دعاء کرے کہ یا ربّ میری خدمات ان کے احسان کی جزا نہیں ہوسکتیں تو ان پر کرم فرما کہ ان کے احسان کا بدلہ ہو۔ والدین کے ساتھ احسان یہ ہے کہ زندگی میں جان و مال سے ان کی خدمات میں مصروف رہے دل سے تعظیم و محبت کرے اور جب انکا انتقال ہوجائے تو نماز جنازہ پڑھے قبر پر اذان دے یا دلائے ہر جمعہ کو ان کی قبروں کی زیارت کو جانا چاہیئے۔ ان کیلئے دعاء و استغفار کرے ان کے عہد تابہ مقدور پورے کرے ان کے دوستوں سے تعظیم و حسن سلوک سے پیش آئے ان کے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے، ان کیلئے خوب ایصال ثواب کرے تیجہ، دسواں، بیسواں، چالیسواں، برسی کرے کیونکہ یہ بھی ان کے حق میں دعاء خیر ہے ہر شب جمعہ، عیدین، عاشورہ اور ۱۴/ شعبان کو ایصال ثواب کا اہتمام کرے۔ حدیث شریف: سیدنا حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب یوم عید، یوم جمعہ، یوم عاشورہ یا شب برأت ہوتی ہے تو مُردوں کی روحیں اپنے اپنے مکانوں کے دروازوں پر کھڑے ہوکر کہتی ہیں کہ ہے کوئی جو ہمکو یاد کرے۔ ہے کوئی جو ہم پر ترس کھائے۔ ہے کوئی جو ہماری غربت کی یاد دلائے (خزانۃ الروایات) ایصال ثواب یہ سنت ہے اور حکم خداوندی کے مطابق ہے اور اس آیت کریمہ سے ثابت ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے فقیر قدیری کی کُتب مشاغل انتخاب عرف ثبوت ایصال ثواب اور اسلام میں ایصال ثواب کا مطالعہ فرمائیں۔ حدیث شریف: انصار میں جب کوئی فوت ہوجاتا تو وہ لوگ جمع ہوکر اسکی قبر کی طرف پہونچتے اور اسکے لئے قرآن شریف پڑھا کرتے (شرح الصدور ۱۳۰) حدیث شریف: حضور انور ﷺ نے فرمایا جس نے ستر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھا اور اسکا ثواب میت کو بخشدے تو وہ مُردہ بخشدیا جاتا ہے اور اگر چہ وہ مردہ سزا کے لائق ہی کیوں نہو (ملفوظات مخدوم جہانیاں ص ۱۶۷) حدیث شریف: حضور انور ﷺ نے فرمایا جس نے ستر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھا تو وہ بخشدیا جائیگا۔ (مرقاۃ ج۲ ص ۳۹۹) سیدنا حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میرے والد ماجد اور ہندوستان کے جلیل القدر بزرگ سیدنا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال شریف ہوا تو تیجے کے دن آدمیوں کی اتنی بھیڑ تھی کہ حساب سے باہر ہے، اکیاسی قرآن کریم کا ختم تو گن لیا اور اس سے زیادہ ہی ہوا اور کلمہ پڑھنے کی تو کوئی حد ہی نہیں (ملفوظات عزیزی ص ۸۰) یہ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ملفوظات عالیہ ہیں۔ تیجہ کرنا یہ تمام بزرگوں کا طریقہ ہے۔ جو قرآن کریم کی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ احادیث کریمہ (۱) وہ شخص خاک آلود ہو جس نے والدین کا بڑھاپا پایا اور انکی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی ہو (۲) جنت والدین کے قدموں تلے ہے۔ (۳) والدین کی رضا میں اللہ و رسول کی رضا ہے والدین کی ناراضگی میں اللہ و رسول کی ناراضگی ہے۔ (۴) والدین کا فرمانبردار جہنمی نہ ہوگا۔ اور انکا نافرمان کچھ بھی عمل کرے گرفتار عذاب ہوگا۔ (۵) والدین کی نافرمانی سے بچو اسلئے کہ جنت کی خوشبو ہزار برس کی راہ تک آئے گی اور نافرمان وہ خوشبو نہ پائے گا نہ قاطع رحم نہ بوڑھا زناکار نہ تکبر سے اپنے ازار (لنگی، پائجامہ پتلون وغیرہ) ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا۔ (۶) ایک شخص حضور انور ﷺ کی بارگاہ عالی میں حاضر ہوئے تو انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے یہ قسم کھائی ہے کہ جنت کی چوکھٹ کو بوسہ دونگا تو حضور انور ﷺ نے فرمایا اپنی والدہ کے قدم اور والد کی پیشانی کو چوم لے۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میرے والدین بقید حیات نہوں تو؟ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ والدین کی قبروں کو چوم لے۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے والدین کی قبروں کو نہیں پہچانتا حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ دو لکیریں کھینچ لے اور نیت کر لے کہ ایک لکیر ماں کی قبر ہے اور دوسری لکیر باپ کی قبر ہے پھر دونوں لکیروں کو چوم لے تیری قسم پوری

اَخْرَجَهَا فَاِنْ تَابَ عَادَ اِلَيْهِ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ وَقَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ

انگلیوں کو نکالا، تو اگر توبہ کرلے تو ایمان لوٹ آئیگا اسکے پاس، اسطرح لوٹ آتا ہے اور انگلیاں اپنی انگلیوں میں داخل کرلیں۔ اور حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا

لَايَكُوْنُ هٰذَا مُؤْمِناً تَامّاً وَلَايَكُوْنُ لَهٗ نُوْرُ الْاِيْمَانِ. (رواہ البخاری)

نہیں رہتے یہ (مجرمین) کامل مومن اور نہ ان کیلئے نورِ ایمان رہتا ہے۔

(٦٧) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ زَادَ مُسْلِمٌ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے منافق کی علامت تین ہیں، حضرت امام مسلم نے یہ زیادہ فرمایا" اگرچہ وہ روزہ رکھے یا نماز پڑھے

وَزَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ ثُمَّ اتَّفَقَا اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا ائْتُمِنَ خَانَ. (رواہ البخاری)

اور وہ گمان کرے کہ وہ مسلمان ہے، پھر اتفاق فرمایا بخاری ومسلم نے کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور امانت رکھی جائے تو خیانت کرے

(٦٨) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو گھومنے والی ہو دو بکروں کے درمیان،

تَعِيْرُ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَاِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً. (رواہ مسلم)

کبھی چکر لگائے اس بکرے کے پاس کبھی چکر لگائے اُس بکرے کے پاس۔

(٦٩) حدیث شریف: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِىَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهٖ

ترجمہ: سیدنا حضرت صفوان ابن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بولا ایک یہودی اپنے ساتھی سے

اِذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ لَاتَقُلْ نَبِيٌّ انه لَوْسَمِعَكَ لَكَانَ لَهٗ اَرْبَعُ اَعْيُنٍ

لے چل ہمکو اُس پیارے نبی کے پاس، تو ساتھی نے کہا اُس سے کہ انہیں نبی نہ کہہ، بیشک اگر وہ سن لیں گے تیری بات تو ہوجائیں گی انکی چار آنکھیں،

فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَسَئَلَا عَنْ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ

تو آئے وہ دونوں پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تو سوال کیا ان دونوں نے کھلی نشانیوں کے بارے میں تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے مت شریک کرو تم اللہ تعالیٰ کیساتھ

ने कुछ भी के तलाश करते उसके ज़रिये अल्लाह तआला की रज़ा, तो सवाब दिये जाओगे तुम उस पर यहाँ तक कि डालो तुम (कोई लुक़मा) मुँह में अपनी बीवी के।

61 हदीस शरीफ़:– हज़रते जरीर इब्ने अब्दुल्ला हलबी ने फ़रमाया मैंने बैअत की प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से नमाज़ क़ाइम रखने पर, ज़कात अदा करने पर और ख़ैरख्वाही करने पर हर मुसलमान के साथ।

62 हदीस शरीफ़:– हज़रते ज़्याद इब्ने अलाक़ा रज़ियल्लाहो तआला अन्हो से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना हज़रते जरीर इब्ने अब्दुल्लाह रज़ियल्लाहो तआला अन्हो से, जिस दिन विसाल हुवा हज़रते मुग़ीरा इब्ने शोबा रज़ियल्लाहो तआला अन्हो का, वो खड़े हुवे तो हम्द की अल्लाह तआला की और सना की अल्लाह तआला और फ़रमाया कि तुम पर जाज़िम है डरना अल्लाह तआला से जो अकेला है और कोई शरीक नहीं उसका, वक़ार व सुकून के साथ, यहाँ तक कि आ जाए तुम्हारे पास कोई अमीर तो बस आएगा वो तुम्हारे पास अभी, फिर फ़रमाया कि दुआ ए मग़फ़रत करो अपने अमीर के लिये, इसलिये कि वो पसंद करते थे मुआफ़ फ़रमाने को, फिर फ़रमाया उसके बाद, सुनो! कि मैं हाज़िर हुवा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में मैंने अर्ज़ किया कि मैं बैअत करूँगा आप से इस्लाम लाने पर, तो प्यारे नबी ने शर्त लगा दी मुझ पर और हर मुसलमान के साथ ख़ैरख्वाही करने की, तो मैंने बैअत की प्यारे नबी की इस पर, इस

ہوجائے گی۔ (کفایۃ الشعبی، مغفرۃ الغفور، نورالایمان، آداب الاخیار) ایک طرف تو والدین کی عظمت معلوم ہوئی دوسری طرف یہ بھی معلوم ہوا کہ قبر کو بوسہ دینا کفروشرک حرام وناجائز تو کیا بلکہ یہ تو حکم نبوی کے مطابق ہے۔ اور یہی تمام اہلسنت کا معمول ہے کہ حضرات اولیاء کرام کی قبروں کو بوسہ دیتے ہیں بعض نادان چومنے کو پوجنا اور بوسے کو سجدہ کہکر زبردستی عاشقان مصطفیٰ غلامان اولیاء کو قبر پرست مشرک، قبر پجا کہکر اپنی قبروں کو مزید تاریک اور اپنے لئے جہنم کے شعلوں کو مزید بھیانک بنارہے ہیں۔ اشعار:

قبر مومن کو سنی نے چوما اگر
نجدیو! کیسے یہ پوجنا ہوگیا
چومنا اور ہے پوجنا اور ہے
چومنا کیسے پھر پوجنا ہوگیا (یانبی)

اگر کسی کے والدین کافر ہوں تو ان کے لئے ایمان وہدایت کی دعاء کی جائے کہ یہی ان کے حق میں دعاء ہے۔ کفار ومشرکین کے لئے دعائے مغفرت وایصال ثواب قرآن خوانی کرنا ناجائز وحرام کفر انجام ہے۔ بعض جہلاء برائے ایصال ثواب قرآن خوانی کو بھی منع کرتے ہیں تو وہ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں 'شرح الصدور' والی حدیث پاک سے درس عبرت حاصل کریں۔ اشعار:

بھول کر بھی تو نہ دل آزاری ماں باپ کر
یہ بڑا ہے پاپ ہرگز تو نہ ایسا پاپ کر
یہ اگر راضی تو راضی ہیں خدا و مصطفیٰ
ساری دنیا کو مرا پیغام دید و چھاپ کر
تجھ کو غصے میں اگر وہ سخت باتیں بھی کہیں
پھر بھی رات ودن مسلماں خدمت ماں باپ کر
یہ خدا کی نعمت عظمیٰ ہیں ان کی قدر کر
اپنی بیوی اور بچوں سے کرا خود آپ کر
انتخاب اللہ کا فرمان ہے قرآن میں
اف نہ کہنا اور ہمیشہ خدمت ماں باپ کر (یانبی)

جب اولاد کا بچپن تھا تو والدین نے خون پسینہ ایک کر کے اولاد کو پالا پوسا اولاد کے لئے ہر ممکن راحت رسانی کی کوشش میں لگے رہے۔ آفات وحوادث سے بچانے کی فکر کرتے رہے۔ اے اللہ تعالیٰ میں نے اپنے والدین کی ہر ممکن خدمت وتعظیم کی لیکن حق ادا نہ کر سکا اسلئے اب تجھ سے درخوست کرتا ہوں کہ اس بڑھاپے میں اور بعد انتقال ان پر رحمتوں کی بارشیں فرما۔

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ٦٦٩)

دادی دادا' نانی نانا بھی ماں باپ کے حکم میں داخل ہیں۔ جھوٹی قسم اور جھوٹی گواہی دینا بھی گناہ کبیرہ ہیں۔ جھوٹی قسم ہزاروں گناہوں کی جڑ ہے۔ اس حدیث شریف میں پانچ کبیرہ گناہوں کا ذکر ہے تو تذکرہ سائلین کے حالات یا سوالات کے لحاظ سے ہے ورنہ فقیر قدیری نے حدیث شریف نمبر ٦٣ کی تشریحات قدیری میں بتادیا ہے کہ اقسام گناہ کبیرہ ستر ہیں اور افراد گناہ کبیرہ سات سو ہیں۔

(٦٥) اس حدیث پاک میں سات کبیرہ گناہوں کا تذکرہ ہے بعض پر گزشتہ احادیث کریمہ میں تبصرہ ہو چکا ہے۔ اس حدیث شریف میں بھی شرک سے مراد مطلقاً کفر ہے کیونکہ کوئی بھی کفر گناہِ صغیرہ نہیں ہوتا بلکہ سب کبیرہ ہی ہیں۔'' جادو'' کرنا بلاضرورت جادو سیکھنا دونوں کبیرہ گناہ ہیں۔ جادو کا اثر زائل کرنے کیلئے جادو سیکھنا جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہے۔ اگر جادو میں الفاظ کفریہ ہونگے تو جادوگر مرتد ہوجاتا ہے ورنہ مُفید ہوگا۔ دونوں قسم کے جادوگر واجب القتل ہیں۔ پہلی قسم کا جادوگر تو ارتدار وفساد کی وجہ سے اور دوسرا جادوگر صرف فساد کی وجہ سے۔ (اشعۃ اللمعات شریف) سود لینا' سود کھانا' سود کا پہنانا یا اور کسی کام میں لانا سب گناہِ کبیرہ ہے۔ سود کے متعلق قرآن کریم نے بڑی تفصیلات بیان فرمائی ہیں اسکے لئے سورۂ بقر کی آیت نمبر ٢٧٥ تا ٢٧٨ ملاحظہ فرمائیں اور ان آیات کریمہ کی تفسیر کیلئے تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ کا مطالعہ فرمائیں۔ یتیم کا مال مارنا اور ظلماً اس سے اسکا مال لینا گناہِ کبیرہ ہے کیونکہ یتیم تو خود قابل رحم ومدد ہے۔ اس پر ظلم وزیادتی بدترین گناہ ہے۔ کسی کا میدان جنگ سے بھاگنا افراتفری کا ماحول پیدا کرتا ہے اس سے غازیوں کے حوصلوں میں کمزوری آسکتی ہے اور یہ ایک گونا اسلام کی بھی توہین ہے۔ جہاد سے بھاگنا گناہِ کبیرہ اُن حالات میں ہے کہ بزدلی یا لالچ کی بنا پر ہو۔ اگر کفار کے جنگی دباؤ کی وجہ سے

شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيٍّ اِلٰى ذِىْ سُلْطَانٍ

کسی کو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور مت قتل کرو کسی جان کو جس کو حرام فرمایا اللہ تعالیٰ نے مگر حق کیساتھ اور مت لیجاؤ بے قصور کو حاکم کے پاس

لِيَقْتُلَهٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصِنَةً وَلَا تَوَلَّوْا لِلْفِرَارِ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ

کہ وہ قتل کردے وہ اس کو اور نہ جادو کرو اور نہ سود کھاؤ اور نہ بہتان لگاؤ پاکدامن بیوی کو اور نہ پیٹھ پھیرو بھاگنے کیلئے جہاد کے دن اور تم پر لازم ہے

خَاصَّةً الْيَهُوْدُ اَنْ لَا تَعْتَدُوْا فِى السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ

خاصکر یہود یہ کہ نہ حد سے آگے بڑھو ہفتے کے بارے میں، حضرت صفوان نے فرمایا توان دونوں یہودیوں نے پیارے رسول کے دونوں ہاتھ چومے اور انکے دونوں پاؤں چومے

وَقَالَا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِىٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِىْ قَالَ اِنَّ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَا رَبَّهٗ

اور دونوں نے کہا بیشک آپ نبی ہیں، پیارے نبی نے فرمایا کونسی چیز روکتی ہے تمکو اس بات سے کہ تم پیروی کرو میری، وہ بولے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے مالک سے دعاء کی تھی

اَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِىٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاكَ اَنْ يَّقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ. (رواہ ابوداؤد، النسائی و الترمذی)

کہ ہمیشہ رہا انکی اولاد میں سے نبی، بیشک ہم خوف کرتے ہیں کہ اگر پیروی کی ہم نے آپکی تو قتل کردیں گے ہمکو یہود۔

(۷۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثٌ مِنْ اَصْلِ الْاِيْمَانِ اَلْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے تین چیزیں ایمان کی بنیاد ہیں۔ زبان روکنا اس سے جو کہے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا نُكَفِّرُهٗ بِذَنْبٍ وَلَا نُخْرِجُهٗ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ وَالْجِهَادُ مَاضٍ مُذْ بَعَثَنِىَ اللّٰهُ

لا الٰہ الا اللہ کہ نہ کافر کہے اسکو صرف کسی گناہ کی وجہ سے اور نہ خارج سمجھے اس کو اسلام سے محض کسی عمل کی وجہ سے اور جہاد جاری ہے جب بھیجا مجھ کو اللہ تعالیٰ نے

اِلٰى اَنْ يُّقَاتِلَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الدَّجَّالَ لَا يُبْطِلُهٗ جَوْرُ جَائِرٍ وَّلَا عَدْلُ عَادِلٍ وَّالْاِيْمَانُ بِالْاَقْدَارِ. (رواہ ابوداؤد)

یہانتک کہ جہاد کرے اس امت کے آخری دجال سے نہیں باطل کریگا اسکو ظلم ظالم کا اور نہ انصاف منصف کا اور ایمان تقدیروں پر۔

(۷۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِيْمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب بندہ زنا کرتا ہے تو نکل جاتا ہے اس سے ایمان تو ہوجاتا ہے اس کے سر پر

मस्जिद के रब की क़सम बेशक मैं ज़रूर ख़ैरख़्वाह हूँ तुम्हारा, फिर इस्तग़फ़ार किया और उतर आए।

(3) बड़े गुनाहों और नफ़ाक़ की निशानियों का बाब

63 हदीस शरीफ़:– एक शख़्स ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कौन सा गुनाह सबसे ज़्यादा बड़ा है अल्लाह तआला के नज़दीक? फ़रमाया प्यारे रसूल ने यह कि ठहराओ तुम अल्लाह के लिये कोई शरीक और उसी ने पैदा फ़रमाया तुमको, उस ने कहा फिर कौन सा? फ़रमाया प्यारे रसूल ने यह कि तू क़त्ल कर दे अपनी औलाद को इस ख़ौफ़ से कि खाएगा वो तेरे साथ, उस शख़्स ने कहा फिर कौन सा? फ़रमाया प्यारे रसूल ने ज़िना करे तू अपने पड़ोसी की बीवी से तो अल्लाह तआला ने नाज़िल फ़रमाई उसकी तस्दीक़, और जो लोग नहीं इबादत करते अल्लाह के साथ दूसरे माबूदाने बातेला की, और नहीं क़त्ल करते किसी जान को जिस को हराम फ़रमाया अल्लाह ने मगर हक़ के साथ और न बदकारी करते हैं, और जो यह करेगा तो मिलेगा वो बड़ी सज़ा से।

64 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बड़े गुनाह हैं, अल्लाह तआला के साथ शरीक करना और माँ बाप की नाफ़रमानी और जान का क़त्ल और झूटी क़सम, सय्येदना हज़रते उन्स की रिवायत में है और झूटी गवाही झूटी क़सम की जगह।

مورچہ چھوڑنا پڑے تو یہ حکم نہیں ہے مگر پھر بھی ڈٹے رہنا اور شہید ہوجانا افضل ہے۔ اور پیچھے ہٹنا' مورچہ چھوڑنا تدبیر جنگی کی بنا پر ہے اور اسی میں حکمت' مصلحت اور منفعت ہے تو پیچھے ہٹ جانا ہی باعث ثواب ہے جہاد کے مسائل'' باب الجہاد'' میں آئیں گے۔ کسی پاک دامن مومنہ بی بی کو زنا کی تہمت لگانا صراحتاً ہو یا ضمناً ناجائز و گناہ کبیرہ ہے۔ نیک مرد اور پاک عورتوں کو زنا کی تہمت لگانا گناہ ہے مگر ایسی عورت کو جسے زنا کی خبر بھی نہ ہو وہ جانتی بھی نہ ہو کہ زنا کیا ہے زنا کی تہمت لگانا زیادہ گناہ جسکی سزا دنیا میں اسی (۸۰) کوڑے اور آخرت میں سخت عذاب ہے۔ ۱۷ گناہِ کبیرہ بہت سخت ہیں۔ ان میں سے چار تو دل کے ہیں (۱) کفر و شرک (۲) گناہ پر اڑے رہنے کی نیت (۳) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامیدی (۴) عذاب سے بے خوفی۔ چار زبان کے ہیں (۵) جھوٹی گواہی دینا (۶) پاک دامنوں کو تہمت لگانا (۷) جھوٹی قسم کھانا (۸) جادو۔ تین پیٹ کے ہیں (۹) یتیم کا مال کھانا (۱۰) سود کھانا (۱۱) شراب پینا۔ دو شرمگاہ کے ہیں (۱۲) زنا (۱۳) لواطت دو ہاتھوں کے ہیں (۱۴) چوری کرنا (۱۵) ناحق قتل کرنا۔ ایک پاؤں کا (۱۶) میدان جہاد سے بھاگنا۔ ایک سارے بدن کا ہے (۱۷) والدین کی نافرمانی کرنا۔ (مرقاۃ شریف)

(۶۶) ڈکیتی اسے کہتے ہیں کہ ڈاکو ظاہری طور پر مال لوٹے اور مال والا اپنے مال کو بچانے کی طاقت وقدرت نہ رکھتا ہو اور اپنے مال کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتا رہ جائے۔ اسطرح تین جرائم کے مجموعے کا نام ڈکیتی ہوا (۱) دوسرے کے مال پر زبردستی قبضہ (۲) ظاہری طور پر دوسرے کا مال چھین لینا (۳) مال والے کی آہ و پکار پر ترس نہ کھانا۔ یہ تین گناہوں کا مجموعہ ڈکیتی مومن کی شایان شان نہیں ہے۔ اس سے مومن کی عظمت ایمان کو نقصان پہونچتا ہے اور ان جرائم کے وقت مجرمین کے دلوں سے نور ایمان نکل جاتا ہے۔ حدیث شریف: سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا اے لوگوں مومن کی دانائی سے ڈرو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔ نور ایمانی مومن کے رگ و ریشہ میں سرایت کئے ہوتا ہے جیسے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دبائی جائیں اور ایک دوسرے سے مِل جُل جائیں۔ لیکن بندہ جب مذکورہ گناہوں میں ملوث ہوتا ہے تو نور ایمان اور کمال ایمان ان سے ایسا الگ ہو جاتا ہے جیسے دونوں کی انگلیاں الگ الگ ہوجائیں۔ حدیث شریف نمبر ۶۶ میں قتل سے مراد ظلماً اور جان بوجھ کر قتل کرنا ہے ورنہ مجرم کو قتل کرنا کبھی عبادت بھی ہوتا ہے۔ ہر گناہ کی توبہ الگ ہے۔ لہٰذا حقوق العباد میں گرفتار کی توبہ میں بندے کا حق ادا کردینا بھی شرط ہے۔ سیدنا حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس قسم کے مجرمین اچھے القاب وخطابات سے نہ پکارے جائیں اب انکے خطابات چور' ڈکیت' زانی' فاسق ہیں۔ (مرقاۃ شریف)

(۶۷) اس حدیث پاک میں منافق سے مراد منافق اعتقادی ہے'' نمائشی مسلمان'' کہ اوپر سے مسلمان دکھائی پڑتا ہو اور اندر سے بے ایمان ہو یہ تمام عیوب ونقائص ان منافقین کی علامات ہیں۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ منافق کے اندر یہ علامات ہونگی۔ اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ جس میں یہ برائیاں ہوں وہ منافق ہے۔ جیسے کوّے کی علامت سیاہی ہے مگر ہر کالی چیز کوا نہیں ہوتی کوّے میں سیاہی ضرور ہوگی۔ ایمان والوں کو ان جرائم سے بچنا لازمی وضروری ہے۔ یہ جرائم خود نفاق نہیں ہیں۔ سیدنا حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بھائیوں نے ان تینوں جرائم کا ارتکاب کیا تھا وہ نہ تو کافر ہوئے نہ فاسق۔

(۶۸) گزشتہ احادیث کریمہ میں بہت سی صفات رذیلہ کا بیان ہوا کہ منافق ان صفات رذیلہ کا حامل ہوتا ہے۔ ایک تو منافق اعتقادی ہوتا ہے دوسرا عملی منافق ہوتا ہے منافق اعتقادی کافر ہوتا ہے منافق عملی فاسق وفاجر ہوتا ہے۔ منافق عملی کا مطلب ہوگا منافقوں کے سے کام کرنے والا جیسے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی اس نے کافروں کا سا عمل کیا۔ بے نمازی ہونا کفر عملی ہے یعنی کافروں کا سا عمل' گالیاں تو فرعون' ہامان' قارون کو بھی نہیں دینا چاہئیں کہ اس میں اپنی ہی زبان گندی ہوتی ہے مگر کسی بدعقیدہ کو کافر مردود کہنا گالی نہیں یہ اسکا وصفی نام ہے جیسے کسی بے نمازی' چور' ڈکیت' زانی کو فاسق کہنا گالی نہیں یہ اسکا وصفی نام اور حکم شرعی ہے۔ اس حدیث شریف میں منافق کو ایسی گندی چیز سے تشبیہ دی گئی ہے تاکہ ایمان والوں کو نفاق ومنافقت سے گھن پیدا ہو آجکل یہ

كَالظُّلَّةِ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ ذَالِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ اِلَيْهِ الْاِيْمَانُ (رواه ابو داؤد و الترمذی)

شامیانے کی طرح تو پھر نکل جاتا ہے اس عمل سے تو لوٹ آتا ہے اسکی طرف ایمان۔

(۷۲) حدیث شریف: عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ

ترجمہ: سیدنا حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تاکیدی حکم فرمایا مجھے پیارے رسول اللہ ﷺ نے دس باتوں کا۔

قَالَ لَاتُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئاً وَّاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَاتَعُقَّنَّ وَالِدَيْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ

فرمایا پیارے رسول نے مت شریک کر تو اللہ تعالیٰ کیساتھ کسی کو اور اگر چہ تو قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے اور مت کر نافرمانی اپنے والدین کی یہ حکم دیں کہ نکل جا

مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَاتَتْرُكَنَّ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّداً فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّداً

اپنے گھر سے اور مال سے اور ہرگز مت چھوڑ فرض نماز کو جان بوجھ کر اس لئے کہ جس نے چھوڑ دیا نمازِ فرض کو جان بوجھ کر

فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْراً فَاِنَّهٗ رَاْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ وَّاِيَّاكَ وَالْمَعْصِيَةَ فَاِنَّ

تو جاتا رہا اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمۂ کرم اور ہرگز نہ پی تو شراب کو اسلئے کہ ہر برائی کی چیف ہے، اپنے آپ کو گناہ سے بچا کیونکہ

بِالْمَعْصِيَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ وَاِيَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ

گنہگاری لاتی ہے اللہ تعالیٰ کی ناراضی، اور ڈر تو جہاد میں بھاگنے سے اگر چہ لوگ ہلاک ہوجائیں اور جب پہونچے لوگوں کو (وبائی) موت

وَاَنْتَ فِيْهِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ عَلٰى عِيَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَاتَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ اَدَباً وَّاَخِفْهُمْ فِى اللّٰهِ۔ (رواه احمد)

اور تو انمیں سے ہے تو ثابت قدم رہ اور خرچ کر اپنے گھر والوں پر اپنی کمائی سے اور نہ اُٹھا ان سے اپنی تادیبی چھڑی کو اور ڈراتا رہ انکو اللہ تعالیٰ کے بارےمیں۔

(۷۳) حدیث شریف: عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِنَّمَا النِّفَاقُ كَانَ

ترجمہ: سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بس نفاق تھا

عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَمَّا الْيَوْمَ فَاِنَّمَا هُوَا الْكُفْرُ وَالْاِيْمَانُ۔ (رواه البخاری)

پیارے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لیکن آج بس وہ کفر تھا ایمان ہے۔

---

65 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बचो तुम सात हलाक करने वाली चीज़ों से, लोगों ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह, वो क्या क्या हैं? प्यारे रसूल ने फ़रमाया अल्लाह तआला के साथ शरीक करना और जादू और ज़ान का क़त्ल जिसको अल्लाह तआला ने हराम फ़रमा दिया है मगर हक़ के साथ और सूद खाना और यतीम का माल और भाग जाना जिहाद के दिन और बोहतान लगाना ऐसी पाकदामन ईमान वालियों को जिन्हें कुछ पता भी नहीं।

66 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं ज़िना करता ज़िना करने वाला जिस वक़्त ज़िना करे और वो ईमान वाला हो और न चोरी करता है चोर कि जिस वक़्त चोरी करे और वो ईमान वाला हो और नहीं पीता शराब को जिस वक़्त पीता है शराब को और वो ईमान वाला हो और नहीं डकेती डालता डाकू कि उठाते हैं (हसरत के साथ) लोग उसकी तरफ़ उसमें अपनी आँखों को यहाँ तक कि डकेती डालने में वो ईमान वाला हो और ख्यानत करेगा कोई तुम से जिस वक़्त ख्यानत करेगा और वो ईमान वला हो, तो बचो तुम, बचो तुम। हज़रते इब्ने अब्बास रज़ियल्लाहो तआला अन्हुमा की रिवायत में है कि नहीं क़त्ल करेगा कि जिस वक़्त क़त्ल करेगा और ईमान वाला हो। हज़रते अकरमा ने हज़रते इब्ने अब्बास से कहा, कैसे छिन जाएगा ईमान उस से? हज़रते इब्ने अब्बास ने फ़रमाया ऐसे और डाल लिया अपनी उंगिलयों

بیماری عام ہے بعض لوگ نفاق کو بھی کمال سمجھتے ہیں اور شعر:

ہے موقع جہاں جیسا بس کہنے لگا ویسا
ہم نے تو منافق سا مکّار نہیں دیکھا (یا نبی)

ایسے لوگوں کو اس حدیث شریف سے عبرت حاصل کرنا چاہئے اور اپنی حیثیت متعین کرنی چاہئے۔ سیدنا تاج الفقراء غوث الاغواث حضور حاجی شاہجی محمد شیر میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "یک نظرا خوش گزرا دو نظرا گیا گزرا۔" منافقت بھی ایک قسم کا تقیہ ہی ہے کہ تقیہ کر کے کافر مومن دونوں کو خوش کرنا اور دونوں سے نفع حاصل کرنا عبادت ہے یہ عبادت رحمانی نہیں بلکہ یہ عبادت شیطانی ہے اللہ تعالیٰ ایسی شیطانی عبادت سے بچائے۔ آمین

(٦٩) یہودی دل سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی حقانیت کے قائل تھے مگر ضد، ہٹ دھرمی اور مخلوق کے ڈر سے دولت ایمانی سے محروم تھے۔ سیدنا اعلیحضرت پیارے نبی ﷺ سے انہوں نے آیات بینات معلوم کیں آپنے دس آیات بینات ارشاد فرمائیں۔ نو (٩) کا تعلق تو تمام ادیان سے ہے۔ اور دسویں نشانی دین موسوی سے تعلق رکھتی تھی" ہفتہ کو شکار نہ کرنا" وہ بھی ارشاد فرما دی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ تمام ادیان سابقہ کے علوم سے بھی پوری طرح باخبر تھے۔ اور یہ بھی آپکی دلیل نبوت ہے۔ دونوں یہودی آپکے علوم کا بحر ذخار دیکھکر قدموں پہ گر پڑے۔ ان دو یہودیوں نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے پائے اقدس اور دستہائے مبارکہ کو چوما اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے انہیں اس پابوسی و دست بوسی سے منع نہیں فرمایا۔ لہٰذا بزرگوں کے ہاتھ پاؤں چومنا درست ہے اور پابوسی کیلئے سر کا جھک جانا سجدہ نہیں ہے اور صرف سر کا جھک جانا سجدہ ہوتا تو ضرور سیدنا اعلیحضرت پیارے نبی ﷺ منع فرما دیتے۔ ہر باعظمت ذی نسبت چیز کا چومنا درست ہے۔ جیسے قرآن کریم کا چومنا، سنگ اسود کا چومنا، بزرگوں کے دست و پا کا چومنا، والدین کریمین اور مرشدین کرام کے ہاتھ پاؤں چومنا، مزارات بزرگان دین کو چومنا۔ سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا اعلیحضرت پیارے نبی ﷺ کا پیارا منبر شریف چوما کرتے تھے۔ (شفا شریف) یہود و نصاریٰ کا تمام کاروبار جھوٹ پر ہوتا ہے چنانچہ ان یہودیوں نے حضرت داؤد علیہ السلام کی جس دعاء کا ذکر کیا ہے وہ کذب خالص ہے آپنے کوئی ایسی دعاء نہ فرمائی کہ نبوت میری اولاد بنی اسرائیل میں رہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ بنی اسماعیل سے ہیں۔ تمام انبیاء کرام نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی جلوہ گری کی پیشنگوئی فرمائی۔ بلکہ سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے تو آپکی آمد کی دعاء فرمائی۔ سیدنا حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی آمد کی بشارت دی۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) "اور جب کہا عیسیٰ نے جو بیٹے ہیں مریم کے اے اولاد یعقوب بے شک میں رسول ہوں اللہ کا تمہاری طرف تصدیق فرمانے والا ہوں اسکی جو پہلے تھی مجھ سے توریت اور بشارت دینے والا ہوں ایک عظیم الشان رسول کی جو تشریف لائیں گے بعد میرے۔ نام انکا احمد۔ پھر جب وہ تشریف لائے انکے پاس نشانیوں کے ساتھ تو کہا انہوں نے یہ جادو ہے کھلا ہوا" (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ١٣٩٠) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے تین اسمائے ذاتیہ ہیں آپکا زمینوں میں نام محمود ہے آسمانوں میں احمد ہے اور دنیا میں محمد ہے۔ شعر

نشان منزل مقصد محمد حامد و احمد
خدایا بم خدایا بم عطائے جوئے جانانہ (یا حبیب)

(٧٠) اس حدیث پاک میں ان تین چیزوں کا ذکر ہے جنکے بغیر کوئی انسان مومن نہیں ہوسکتا۔ لا الٰہ الا اللہ یہ کلمۂ طیبہ کا نام ہے جیسے قل ھو اللہ پوری سورت کا نام ہے اگر کوئی یہ کہے کہ میں نے دوسری رکعت میں قل ھو اللہ پڑھی تو اسکا صاف و صریح مطلب یہ ہوگا کہ پوری سورۂ اخلاص پڑھی ایسے ہی احادیث کریمہ میں جہاں جہاں لا الٰہ الا اللہ آیا ہے وہاں تمام دین اور کُل عقائد دینیہ اسلامیہ مراد ہیں۔ آدھا کلمہ مراد نہیں یہ بدعقیدگی کی علامت ہے کہ اس بہانے سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ذات گرامی سے گلو خلاصی حاصل کیجائے۔ اسی طرح سیدنا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے اسکا بھی صاف و صریح مطلب یہ ہے کہ جو اسلامی عقائد رکھتا

﴿باب الوسوسة ترجمہ: بُرے خیالات کا باب﴾

(۷۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِیْ مَاوَسْوَسَتْ بِہٖ صُدُوْرَھَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ معاف فرمادیا اللہ تعالیٰ نے میری امت سے دلی خطرات کو،

مَالَمْ تَعْمَلْ بِہٖ اَوْتَتَکَلَّمْ۔ (رواہ البخاری)

جب تک اس پر عمل نہ کرلیں یا کلام نہ کرلیں۔

(۷۵) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَآءَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: سیدنا حضرت ابو ہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ آئے کچھ لوگ پیارے رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام میں سے

اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَاَلُوْہُ اِنَّا نَجِدُ فِیْ اَنْفُسِنَا مَایَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا

پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو انہوں نے سوال کیا پیارے نبی سے کہ ہم پاتے ہیں اپنے دلوں میں وہ خیالات کہ بڑا گناہ جانتا ہے ہر کوئی ہم میں کا

اَنْ یَّتَکَلَّمَ بِہٖ قَالَ اَوْ قَدْ وَجَدْ تُمُوْہُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ ذَاکَ صَرِیْحُ الْاِیْمَانِ۔ (رواہ مسلم)

یہ کہ بیان کرے اسکو پیارے نبی نے فرمایا کیا تم نے پایا ہے اس کو۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا ہاں، پیارے نبی نے فرمایا یہ کھلا ہوا ایمان ہے۔

(۷۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَاْتِی الشَّیْطَانُ اَحَدَکُمْ فَیَقُوْلُ مَنْ خَلَقَ کَذَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ آتا ہے شیطان کسی کے پاس تم میں سے پھر کہتا ہے کہ کس نے پیدا کیا اس کو،

مَنْ خَلَقَ کَذَا حَتّٰی یَقُوْلَ مَنْ خَلَقَ رَبَّکَ فَاِذَا بَلَغَہٗ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ وَلْیَنْتَہِ۔ (رواہ البخاری و المسلم)

کس نے پیدا کیا اسکو یہانتک کہ کس نے پیدا کیا تیرے رب کو، تو جب پہونچ جائے وہ اس درجے کو تو چاہیئے کہ اعوذ باللہ پڑھ لے اور اس سے باز رہ

(۷۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَایَزَالُ النَّاسُ یَتَسَآءَلُوْنَ حَتّٰی یُقَالَ ھٰذَا خَلَقَ اللّٰہُ الْخَلْقَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ لوگ پوچھ گچھ کرتے رہیں گے یہاں تک کہ کہا جائے گا اس مخلوق کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا

فَمَنْ خَلَقَ اللّٰہُ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَالِکَ شَیْئًا فَلْیَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

تو کس نے پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ کو، تو جو پائے اسمیں سے کچھ بھی تو چاہیئے کہ کہے ایمان لایا میں اللہ تعالیٰ پر اور اسکے تمام رسولوں پر۔

को उंगलियों में, फिर उंगलियों को निकाला, तो अगर तौबा कर ले तो ईमान लौट आएगा उसके पास, इस तरह लौट आता है और उंगलियाँ अपनी उंगलियों में दाख़िल कर लीं और हज़रत अबू अब्दुल्ला ने फ़रमाया नहीं रहते यह (मुजरेमीन) कामिल मोमिन और न उनके लिये नूरे ईमान रहता है।

67 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मुनाफ़िक़ की तीन निशानियाँ हैं, हज़रते इमामे मुस्लिम रज़ियल्लाहो तआला अन्हो ने यह ज़्यादा फ़रमाया अगरचे वो रोज़ा रखे या नमाज़ पढ़े और वो गुमान करे कि वो मुसलमान है, फिर इत्तेफ़ाक़ फ़रमाया बुख़ारी व मुस्लिम ने कि बात करे तो झूट बोले और जब वादा करे तो पूरा न करे और अमानत रखी जाए तो ख्यानत करे।

68 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मुनाफ़िक़ की मिसाल उस बकरी की तरह है जो घूमने वाली हो दो बकरों के दर्मियान, कभी चक्कर लगाए इस बकरे के पास कभी चक्कर लगाए उस बकरे के पास।

69 हदीस शरीफ़:– हज़रते सफ़वान इब्ने असाल से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बोला एक यहूदी अपने साथी से ले चल हमको उस प्यारे नबी के पास, तो साथी ने कहा उस से कि उन्हें नबी न कह, बेशक अगर वो सुन लेंगे तेरी बात तो हो जाएँगी उनकी चार आँखें, तो आए वो दोनों प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम

ہو ہم اسے کافر نہیں کہتے اسکا یہ مطلب نہیں کہ وہ اہل قبلہ ہو قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتا ہو اور ہزار کفریات بکتا پھرتا ہو پھر بھی اسے اسلام وایمان کا لائسنس جاری کر دیا جائے کہ کتنے بھی کفریات بکے پھر بھی ہمارا بھائی ہی رہے گا چونکہ قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتا ہے تب تو عہد رسالت سے لیکر آج تک کے تمام منافقین کو ایمان کا لائسنس مل جائے گا قادیانیوں اور دیگر بدعقیدہ لوگوں کو اسلام وایمان کا لائسنس مل جائے گا جب کہ اسکا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں تہتر (۷۳) فرقے ہوں گے جن میں سے ایک جنتی ہوگا بہتر (۷۲) جہنمی ہوں گے۔بدعملی گناہ ہے کفر نہیں ہے۔بعض گناہ علامت کفر ہیں اسلئے حضرات فقہاء کرام انہیں کفر قرار دیتے ہیں جیسے زنار باندھنا' بت کو سجدہ کرنا' قرآن کریم کو گندی جگہ پھینکنا' سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی کسی بھی چیز کا مذاق اُڑانا۔فتاوۂ حدیثیہ میں ٹائی لگانے کو بھی کفر فرمایا ہے کیونکہ یہ نصاریٰ کی صلیب کی علامت ہے جبکہ دوسرے فقہاء کرام نے اسکو ناجائز وحرام فرمایا ہے۔کسی کی بدعملی کی وجہ سے نہ ہم اسکی تکفیر کرینگے اور اسے اسلام سے خارج کرینگے البتہ بدعقیدگی انسان کو خود ہی کافر بنا دیتی ہے اور وہ ناری وجہنمی ہو جاتا ہے۔کفر واسلام کے درمیان اور کوئی درجہ نہیں ہے۔جب سے جہاد فرض ہوا ہے اس وقت سے لیکر فتنۂ دجال تک جہاد جاری رہے گا۔سیدنا حضرت عیسیٰ اور سیدنا حضرت امام مہدی علیہما السلام اور مسلمانوں کی جماعت دجال اور اسکے گروپ سے جہاد فرمائیں گے اور تمام دنیا بے ایمانوں سے پاک ہو جائیگی۔پھر سیدنا حضرت عیسیٰ وسیدنا حضرت امام مہدی علیہما السلام کے دجال کے بعد پوری دنیا کفر اور کافروں کی آماجگاہ ہو جائیگی اسلئے دجال سے جہاد آخری جہاد ہوگا۔ہر عہد ہر قرن میں عادل ہو یا ظالم بادشاہ اسکے ساتھ ملکر جہاد کیا جائیگا۔قادیانی کذّاب نے جہاد کو منسوخ کر دیا تھا یہ اسکے بزدل اور پدّے ہونے کا (نمبر۳) ثبوت ہے جہاد نماز کی طرح قرآن کریم اور احادیث کریمہ سے ثابت اور نا قابل تنسیخ عبادت ہے۔جہاد کے بغیر قوم زندہ نہیں رہ سکتی۔جذبۂ جہاد ہی حوصلوں کو توانائی بخشتا ہے۔ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور تمہارے لئے خون کا بدلہ لینے میں زندگی ہے اے عقل والو! تاکہ تم ڈرتے رہو۔(بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۷۴) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:

''قصاص کے مقرر ہونے سے لوگ قتل سے باز رہیں گے اور جانیں بچیں گی۔کفار سے بدلہ لو اپنے نفس سے بدلہ لو ظالم مسلمان سے بدلہ لو اگر گناہ ہو جائے بعد میں نیکی کر لو اس میں دنیوی اور دینی زندگی کا راز مضمر ہے۔قصاص کے بغیر قوم مُردہ ہے۔(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص۷۵) تقدیر پر بھی ایمان لانا لازمی و ضروری ہے۔اتنا سمجھ لینا چاہئے کہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے علم اور اسکے ارادے سے ہے۔ہم اپنے اعمال کا سبب ہیں خالق اعمال نہیں ہے۔لہٰذا ہم گناہ کرنے میں مختار اور گناہ کے خلق کرنے میں مجبور ہیں۔گناہ کرنے پر نہ تو بالکل قادر مطلق اور نہ مجبور محض۔یہی مذہب اہلسنت وجماعت ہے۔

(۷۱) بندہ جب زنا جیسی بدکاری میں ملوث ہوتا ہے تو نور ایمان اور غیرت ایمانی اس سے الگ ہو جاتی ہے اور جب بندہ بدعملی سے سچی پکی توبہ کر لیتا ہے تو توبہ کی برکت سے نور ایمانی غیرت ایمانی پھر واپس ہو جاتی ہے اور بندۂ مومن نور ایمانی غیرت ایمانی سے آراستہ نظر آنے لگتا ہے۔اصل ایمان بدعملی سے بندۂ مومن سے نہیں نکلتا

(۷۲) اس حدیث پاک میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے دس چیزوں سے مکمل اجتناب کا حکم فرمایا ہے (۱) شرک (۲) ماں باپ کی نافرمانی (۳) ترک نماز فرض (۴) شراب (۵) جہاد میں بھاگنا (۶) وبائی امراض کی جگہ سے بھاگنا (۷) عیال پر خرچ نہ کرنا (۸) بچوں کو تادیبی کاروائی نہ کرنے سے (۹) اللہ تعالیٰ کا خوف نہ کرنے سے (۱۰) ہر گناہ سے۔کوئی مومن کبھی دل سے کلمۂ کفر وشرک زبان پر نہ لائے۔جان جائے تو جائے مگر کلمۂ کفر وشرک زبان پر نہ آئے۔اگر دل مطمئن ہو ایمان پر اور صرف جان بچانے کیلئے زبان پر بادل ناخواستہ کلمۂ کفر وشرک لانا پڑے تو جان بچانے کیلئے جائز ہے۔ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) جس نے کفر کیا اللہ کے ساتھ اپنے ایمان لانے کے بعد سوائے اسکے جو مجبور کیا گیا ہو اور دل اسکا مطمئن ہے ایمان کے

(۷۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَامِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں ہے تم میں سے کوئی مگر مقرر کردیا گیا ہے اس کے ساتھ اس کا ایک ساتھی

مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ قَالُوْا وَاِيَّاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ وَاِيَّايَ

جن میں سے اور اسکا ایک ساتھی فرشتوں میں سے، لوگوں نے دریافت کیا یارسول اللہ آپکے ساتھ بھی؟ پیارے نبی نے فرمایا میرے ساتھ بھی،

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلَا يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ۔ (رواہ مسلم)

اور لیکن اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی اس پر کہ وہ ایمان لے آیا، تو نہیں مشورہ دیتا وہ مجھ کو مگر اچھائی کا۔

(۷۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک گردش کرتا ہے شیطان انسان کے خون جاری ہونے کی جگہ میں۔

(۸۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَامِنْ بَنِيْ آدَمَ مَوْلُوْدٌ اِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں ہے اولادِ آدم میں کوئی ایسا بچہ مگر چھوتا ہے اس کو شیطان

حِيْنَ يُوْلَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخاً مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

جس وقت وہ پیدا کیا جاتا ہے، تو روتا ہے بچہ زور زور سے شیطان کے چھونے سے سوائے مریم کے اور ان کے بیٹے کے۔

(۸۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے چیخنا بچے کا ولادت کے وقت شیطان کے کوکھ میں انگلی مارنے کی وجہ سے ہے۔

(۸۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَآءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک ابلیس بچھاتا ہے اپنا تخت پانی پر، پھر بھیجتا ہے اپنے لشکروں کو

يُفْتِنُوْنَ النَّاسَ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا

کہ فتنے میں ڈالیں لوگوں کو تو زیادہ مقرب انمیں وہ ہوتا ہے منزلت کے اعتبار سے جو زیادہ بڑھا ہوا انمیں فتنہ گری میں تو آتا ہے انمیں کا ایک تو بکتا ہے کہ کیا میں نے ایسا

की बारगाह में तो सवाल किया उन दोनों ने खुली निशानियों के बारे में तो फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मत शरीक करो तुम अल्लाह तआला के साथ किसी को और न चोरी करो और न ज़िना करो और मत क़त्ल करो किसी जान को जिसको हराम फ़रमाया अल्लाह तआला ने मगर हक़ के साथ और मत ले जाओ बेक़सूर को हाकिम के पास कि वो क़त्ल कर दे उसको और न जादू करो और न सूद खाओ और न बोहतान लगाओ पाकदामन बीवी को और न पीठ फेरो भागने के लिये जिहाद के दिन और तुम पर लाज़िम है ख़ासकर यहूद यह कि न हद से आगे बढ़ो हफ़्ते के बारे में, हज़रते सफ़वान ने फ़रमाया तो उन दोनों यहुदियों ने प्यारे रसूल के दोनों हाथ चूमे और उनके दोनो पाऊँ चूमे और दोनों ने कहा बेशक आप नबी हैं, प्यारे नबी ने फ़रमाया कौन सी चीज़ रोकती है तुमको इस बात से कि तुम पैरवी करो मेरी? वो बोले कि हज़रते दाउद अलैहिस्सलाम ने अपने मालिक से दुआ की थी कि हमेशा रहे उनकी औलाद में से नबी, बेशक हम ख़ौफ़ करते हैं कि अगर पैरवी की हम ने आपकी तो क़त्ल कर देंगे हमको यहूद।

70 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तीने चीज़ें ईमान की बुनयाद हैं। ज़बान को रोकना उस से कि जो कहे **लाइलाहा इल्लल्लाह** न काफ़िर कहे उसको सिर्फ़ किसी गुनाह की वजह से और ख़ारिज समझे उसको इस्लाम से महज़ किसी अमल की वजह से और जिहाद जारी

ساتھ، اور جس نے کھل کر کفر کیا دل سے تو ان پر غضب ہے اللہ کی جانب سے اور انکے لئے عذاب ہے بہت بڑا۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۶۵۶) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں: شان نزول: یہ آیت کریمہ سیدنا حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔ انھیں اور انکے والد سیدنا حضرت یاسر اور انکی والدہ سیدتنا حضرت سمیہ، سیدنا حضرت صہیب، سیدنا حضرت بلال، سیدنا حضرت خباب، سیدنا حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پکڑ کر کفار نے سخت سخت ایذائیں دیں تاکہ وہ اسلام سے پھر جائیں لیکن یہ حضرات راہ حق سے نہ پھرے۔ تو کفار نے حضرت عمار کے والدین کو بہت بے رحمی سے قتل کیا اسلام میں سب سے پہلے یہی دو بزرگ شہید ہوئے۔ اور حضرت عمار ضعیف ونحیف تھے تیز چل نہیں سکتے تھے۔ انھوں نے مجبور ہو کر جب دیکھا کہ جان پر بن گئی تو بادل ناخواستہ کلمۂ کفر زبان پر لے آئے۔ حضور انور ﷺ کو خبر دی گئی کہ حضرت عمار کافر ہو گئے حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں۔ عمار سر سے پاؤں تک ایمان سے پُر ہیں اور انکے گوشت وخون میں ذوق ایمان سرایت کر چکا ہے۔ پھر حضرت عمار روتے ہوئے خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ کیا ہوا اے عمار؟ حضرت عمار نے عرض کیا کہ یارسول اللہ بہت ہی برا ہوا اور بہت ہی برے کلمے میری زبان پر جاری ہوئے۔ ارشاد فرمایا اے عمار اس وقت تیرے دل کا کیا حال تھا؟ عرض کیا کہ دل ایمان پر خوب جما ہوا تھا حضور انور ﷺ نے شفقت ورحمت فرمائی اور فرمایا کہ اگر پھر ایسا اتفاق ہو تو یہی کرنا چاہیئے، اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (تفسیر خازن شریف) حالت اکراہ ومجبوری میں اگر دل ایمان پر جما ہوا ہو تو کلمۂ کفر بولنا جائز ہے جبکہ آدمی کو اپنے جان یا کسی عضو کے تلف ہونے کا خوف ہو۔ مگر پھر وہاں نہ ٹھہرے موقع پاکر فوراً وہاں سے نکل جائے۔ اور پھر اپنے ایمان کا اعلان واظہار کرے۔ اگر اس حالت میں بھی صبر کرے اور قتل کر دیا جائے تو وہ مستحق اجر وثواب اور شہید ہوگا جیسا کہ سیدنا حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبر فرمایا اور وہ سولی پر چڑھا کر شہید کر دئے گئے۔ حضور انور ﷺ نے انھیں سید الشہداء فرمایا اور کربلا شریف میں سیدنا حضور شہید اعظم امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبر فرمایا۔ شعر:

اپنی اولاد دی اپنا سر دیدیا راہ اسلام میں گھر کا گھر دیدیا
آپ نے دین پر آنچ آنے نہ دی ایسے اسلام کے رہنما آپ ہیں (یا نبی)

جس شخص کو مجبور کیا جائے اگر اسکا دل ایمان پر جما ہوا نہ ہو وہ کلمۂ کفر زبان پر لانے سے کافر ہو جائے گا۔ اگر کوئی شخص بغیر کسی مجبوری کے تمسخر یعنی ہنسی مذاق کے طور پر یا جہالت سے کلمۂ کفر زبان پر جاری کرے کافر ہو جائیگا (تفسیر احمدی شریف) مرتد کی تمام نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں۔ اور یہ اصلی کافر سے زیادہ سخت ہے۔ یہاں ایمان بچانے کے لئے کلمۂ کفر زبان پہ آیا دل میں ایمان ہی جما رہا اور تقیہ میں دوسروں کو دھوکہ دینے کیلئے جھوٹ بولا جاتا ہے۔ شعر:

کٹایا سر لٹایا گھر مگر ثابت رہے حق پر
نہ فرمایا تقیہ، یہ حقیقت یاد آئے گی (یا نبی)

ماں باپ کی رضا میں اللہ ورسول کی رضا ہے ماں کی ناراضی میں اللہ ورسول کی ناراضی ہے والدین کے حکم پر بیوی کو طلاق دی جاسکتی ہے۔ سیدنا حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام نے اپنے والد ماجد سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا اشارا پاکر اپنی بیوی کو طلاق دی۔ مگر ماں باپ کے حکم پر اپنے اہل وعیال پر ظلم وستم نہ ڈھائے کیونکہ ظلم وستم ڈھانے سے بچنے کا حکم اللہ ورسول نے دیا ہے۔ اور انکا حکم ماں باپ کے حکم پر مقدم ہے۔ اگر والدین کفر ومعصیت کا حکم کریں تو اولاد اسکو ہرگز نہ مانے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور اگر کوشش کریں دونوں تجھ سے اس پر کہ شریک بنائے تو میرے ساتھ۔ نہیں ہے اسکا تجھے کوئی علم بھی۔ تو نہ اطاعت کر تو ان دونوں کی اور ساتھ دے تو ان دونوں کا دنیا میں شرعی قوانین کے مطابق اور پیروی کر تو راستے کی اسکے جو پہونچ گیا مجھ تک پھر میری طرف لوٹنا ہے تمہارا تو میں بتادونگا تمکو وہ جو تم کرتے تھے۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۹۹۴) علم سے تو کوئی اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرا ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا شریک محال ہے دوسرا خدا ہو ہی نہیں سکتا۔ اب جو کوئی بھی دوسرا خدا کہے گا یا مانے گا تو اسکی جہالت ہی ہوگی۔ اور لاعلمی سے ہی کسی چیز کے شریک ٹھہرانے کو کہے گا۔ ایسا اگر ماں باپ بھی کہیں تو ماں باپ کی بھی اطاعت نہیں کی

جائے گی۔ سیدنا حضرت امام نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ والدین کی اطاعت واجب ہے لیکن اگر وہ شرک کا حکم کریں تو انکی اطاعت نہ کر کیونکہ خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت روا نہیں ہے۔ ماں باپ کے کہنے سے کفر وشرک نہ کرے فرائض و واجبات اور عبادات نہ چھوڑے ماں باپ کی خدمت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کرے۔ حضرات انبیاء کرام و اولیاء عظام مخلص بندوں کی راہ چل، حضور انور سید عالم ﷺ اور مخلص بندوں کی راہ کو مذہب اہلسنت و جماعت کہتے ہیں۔ وہی دین سچا ہے جس میں اولیاء کرام ہوں آج تک اہلسنت و جماعت کے علاوہ کسی مذہب میں اولیاء نہ ہوئے۔ لہٰذا مذہب اہلسنت کی پیروی کرنی چاہیے۔ عموماً حضرات اولیاء کرام مقلد ہی ہوئے ہیں تقلید بھی حضرات اولیاء کرام کا طریقہ ہے۔ قرآن کریم واحادیث کریمہ کی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ نماز تمام عبادات میں اعلیٰ عبادت ہے۔ تفصیلات کیلئے فقیر قدیری کی کتاب فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب کا مطالعہ فرمائیں۔ مگر پھر بھی اتنا ضرور سمجھ لیں کہ بے نمازی اللہ تعالیٰ کے امن و امان میں نہیں رہتا۔ نماز کی برکتوں سے مومن دنیا کی آفتوں سے مرتے وقت خاتمے کی خرابی سے قبر میں سوالات کے جوابات میں فیل ہونے سے حشر میں مصیبتوں سے امن میں رہتا ہے۔ حضرات صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ تعویذات وعملیات کے فائدے اور برکتیں سمیٹنے کیلئے بھی نماز کی پابندی لازمی وضروری ہے۔ پیر ومرشد کا فیض لینے کیلئے بھی نماز کا پابند ہونا ضروری ہے اگر پیر ومرشد ہی بے نمازی ہو تو کچھ ملنے والا نہیں ہے۔ شراب آدمی کے ہوش وحواس کو خراب کر دیتی ہے عقل جاتی رہتی ہے تو بُرے اور بھلے کا احساس ہی مر جاتا ہے۔ شراب سے مراد ہر نشے والی چیز ہے ہر رقیق (پتلی) نشے والی چیز مطلقاً حرام ہے۔ انگوری شراب بھی حرام قطعی ہے۔ دوسری شرابیں حرام ظنی ہیں۔ جیسے افیون بھنگ۔ تمباکو اگر نشہ دے تو حرام ہے تمام بیڑی باز، حقے باز، سگرٹ باز تمباکو خور اسکا خیال رکھیں اور یہ تمام بازیاں چھوڑ دیں۔ سیدنا تاج العرفاء غوث زماں حضرت علامہ سید عبدالبصیر میاں عرف اللہ ھو میاں پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت سے ایسے بزرگوں سے ملاقات فرمائی جو حقہ کے عادی تھے تو آپنے انکے بارے میں اچھی رائے قائم نہیں فرمائی۔ شرابی نشے کی حالت میں پیشاب کو شربت روح افزا سمجھتا ہے۔ چھوٹے گناہ کو چھوٹا گناہ سمجھ کر مت کرو۔ چھوٹی نیکی کو چھوٹا جان کر مت چھوڑو۔ چھوٹا گناہ چنگاری کی طرح ہے جو کبھی دوکان، مکان، کھلیان کو جلا کر خاک کر دیتی ہے۔ معمولی نیکی تھوڑے پانی کی طرح ہے جو کبھی پیاس سے مرنے والے کی جان بچالیتا ہے۔ شیخ نجدی شیطان پہلے چھوٹے گناہ کراتا ہے پھر بُرے بڑے گناہ یہاں تک کہ کفر وشرک بھی کرا ڈالتا ہے۔ چھوٹے گناہ پر ہمیشگی کرنے سے وہ بھی بڑا بن جاتا ہے۔ اس حدیث پاک میں گناہ سے مراد ہر چھوٹا بڑا گناہ ہے اور بندۂ مومن کو ہر گناہ سے مکمل اجتناب کرنا چاہئے کیونکہ ہر گناہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے کوئی گناہ بالواسطہ کوئی گناہ بلا واسطہ۔ میدان جہاد سے بھاگنے میں اگر مصلحت ہے تو بھاگنا درست ہے اور اگر یہ بزدلی اور اسلام و مسلمانوں میں بھگدڑ مچانے کیلئے ہے تو پھر سنگین جرم ہے۔ موقع کی سنگینیت کو دیکھنے کے باوجود اگر میدان میں ڈٹا رہے اور جام شہادت نوش کرے تو یہ اجر وثواب کا مستحق ہے اگر بھاگ جاتا تو گناہ گار نہ ہوتا۔ (مرقاۃ شریف) جنگ احد میں جن حضرات صحابۂ کرام کے قدم اکھڑ گئے تھے وہ گناہ گار نہ تھے۔ خطاء اجتہادی ان سے ہوئی جو درّہ چھوڑ کر چلے گئے تھے قرآن کریم نے انکی بھی معافی کا اعلان فرمادیا۔ اب انکی شان میں گستاخی کرنا یہ قرآن کریم کو آنکھیں دکھانا ہے۔ جہاں وبائی بیماری پھیلی ہوئی ہو اور کوئی وہاں پہلے سے موجود ہے تو وہ وہاں سے نہ بھاگے کہ مردے بے گور وکفن رہ جائیں گے اور بیماروں کی تیمارداری نہ ہو سکے گی اور بیمار بے یارو مددگار رہ جائیں گے۔ البتہ جہاں بیماری پھیل چکی ہو وہاں جانے سے پرہیز کیا جائے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور نہ ڈالو تم اپنے آپکو اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۸۲) اولاد کی پرورش کیلئے محنت مزدوری کرنا یہ بھی عبادت ہے اور اسی جذبے سے سرشار ہو کر کمائی کرنا چاہئے تا کہ کمائی بھی عبادت بن جائے۔ اسلام میں گوشہ نشینی نہیں ہے اسلام ترک دنیا نہیں سکھاتا بلکہ کار دنیا کو عبادت بنانے کا طریقہ سکھاتا

ہے۔ ایسے ہی اپنے بیوی بچوں کی تربیت میں انتھک کوشش کرے اگر ضرورت پڑے تو چھوٹے بچوں کو مارے اور بڑے بچوں کو ڈانٹے پھٹکارے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا جب تمہارے بچے سات سال کے ہوں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب دس سال کے ہو جائیں تو مار مار کر انہیں نماز پڑھاؤ کیونکہ قیامت میں اللہ تعالیٰ باپ سے اہل وعیال کے بارے میں بھی سوال فرمائے گا۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اے ایمان والو! بچاؤ تم اپنے آپکو اور گھر والوں کو اپنے آگ سے کہ ایندھن اسکا انسان اور پتھر ہیں (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۴۱۲)۔

(۷۳) زمانۂ نبوی میں تین گروہ شمار کئے جاتے تھے۔ مومن' کافر' منافق۔ زمانۂ نبوی میں وقتی نزاکتوں کے پیش نظر منافقوں کا قتل نہیں کیا گیا تا کہ کفار ومشرکین خانہ جنگی سے فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ اگر چہ ان منافقوں میں علامات کفر ظاہر تھیں۔ ظاہری زمانۂ نبوی کے بعد اب نفاق ومنافقت کوئی چیز نہیں ہے اب یا تو کفر ہے یا ایمان واسلام۔ اگر کسی میں علامات کفر پائی گئیں اسے قتل کیا جائیگا چاہے کتنا ہی اُٹھک بیٹھک کرتا ہو گویا کہ کھلا کافر ہو یا چھپا کافر دونوں کا حکم ایک ہی ہے اور وہ ہے قتل کیونکہ یہ مرتد بھی ہے (لمعات شریف' مرقاۃ شریف) اب منافق کافر کے ہم معنیٰ ہے اور منافق کے ساتھ کوئی رو رعایت نہ کیجائیگی اور اسکی ظاہری ٹیپ ٹاپ اسے فائدہ نہ پہونچا سکے گی۔

(۷۴) اصطلاح شرع میں خیالات فاسدہ اور بُری فکر کو وسوسہ کہتے ہیں۔ اور خیالات حسنہ اور اچھی فکر کو الہام کہتے ہیں۔ وسوسہ شیطان کی طرف ہوتا ہے۔ غیر نبی کا الہام شرعی دلیل وحجت نہیں کیونکہ شُبہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ شیطانی وسوسہ ہو۔ (مرقاۃ شریف لمعات شریف) وسوسہ پر گرفت ومواخذہ نہیں ہے یہ اس امت مسلمہ کی خصوصیت ہے۔ گزشتہ امتوں کی وسوسوں پر بھی پکڑ تھی۔ برا خیال جو دل میں بے اختیار واچانک آ جاتا ہے اسے "ہاجس" کہتے ہیں یہ وقتی ہوتا ہے اِدھر آیا اُدھر گیا۔ یہ ہاجس پچھلی امتوں پر بھی معاف تھا اور اس امت مسلمہ پر بھی معاف ہے۔ لیکن جو خیالِ بد دل میں رہ جائے وہ بھی اس امت مسلمہ پر معاف ہے گزشتہ امتوں پر معاف نہ تھا۔ اور خیالِ بد دل میں رہ جائے اور اس خیالِ بد کے ساتھ دل کو فرحت وخوشی ملے اسکو "ھَم" کہتے ہیں اس پر بھی اس امت مرحومہ کی گرفت نہیں۔ اور اگر اس فرحت وخوشی کے ساتھ ساتھ اس خیالِ بد پر عمل پیرا ہونے کا قصد وارادہ بھی ہو تو "عزم" ہے اسکی پکڑ ہے۔ ارادۂ گناہ اگر چہ گناہ ہے مگر اس پر سزا نہیں۔ ارادۂ زنا گناہ ہے مگر زنا نہیں۔ ارادۂ کفر' کفر ہے۔ قولی گناہ میں کلام کا اعتبار ہوتا ہے اور فعلی گناہ میں کام کا اعتبار ہوتا ہے۔

(۷۵) حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم ایمان کے اس اعلیٰ مقام پر فائز تھے کہ وسوسہ پر عمل کرنا تو در کنار اسے بیان کرنے کو بھی برا جانتے تھے۔ اگر کسی مسلمان کے دل میں وسوسے آتے ہیں تو یہ اسکے کمال ایمان کی دلیل ہے کہ شیطان مومن کے فکر میں زیادہ رہتا ہے سیدنا امیر المومنین حضرت علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو نماز وسوسے سے خالی ہو وہ نماز یہود ونصاریٰ کی ہے (مرقاۃ شریف) وسوسوں کو برا سمجھنا عین ایمان ہے۔ کیونکہ کفار تو وسوسوں کو حق اور سچ مان کر ان پر یقین کر لیتے ہیں اور اپنی آخرت کی ارتھی سجا لیتے ہیں۔

(۷۶) اس حدیث پاک میں شیطان سے مراد یا تو ابلیس ہے کہ اسکی تمام دنیا پر نظر ہے اور وہ تمام دنیا میں مارا مارا پھرتا ہے اور اسکا یہی کام ہے اللہ تعالیٰ کے بندوں کو بہکانا ورغلانا۔ یا اس شیطان سے "قرین" شیطان مراد ہے جو ہر انسان کے ساتھ الگ الگ ایک شیطان ہوتا ہے جو اسکے ساتھ رہتا ہے اور برے خیالات کو اسکے دل میں ڈالتا رہتا ہے۔ یا اس شیطان سے مراد برا انسان ہے جو اس قسم کی بری باتیں کر کے لوگوں کو راہ راست سے بہکائے۔ "اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا" یہ شیطانی وسوسہ ہے یا تو ابلیس کی کارستانی ہے یا قرین کی کارگزاری یا انسان کی کارروائی۔ اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا۔ اسے کون پیدا کریگا۔ اور جو پیدا ہو گا ایک دن ناپید بھی ضرور ہو گا اور اللہ تعالیٰ پیدا ہونے اور ناپید ہونے دونوں سے مبرّا ومنزہ ہے۔ اگر اس قسم کے شیطانی وسوسے دل میں آئیں تو اسکے جواب سوچنے کی کوشش بھی نہ کی جائے بلکہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھکر شیطان کو بھگا دیا جائے۔ ورنہ وہ سوال پر سوال کئے جائیگا۔ ہر شیطانی بات کا جواب نہیں دینا چاہئے اللہ تعالیٰ نے شیطان کے سجدہ نہ کرنے پر

اسکے دلائل کا جواب نہ دیا بلکہ فرمایا'' نکل جا جنت سے کہ بے شک تو مردود ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۶۱۸) جاہل کی بکواس کا جواب نہ دینا سنت الٰہیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کی بکواس کا جواب نہ دیا۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۶۲۰)

(۷۷) اگر اس قسم کے کفریہ سوالات اگر شبہ کی بنیاد پر پوچھتا ہے تو سائل کافر ہو جائیگا اور اگر شبہ دور کرنے کیلئے اور جواب معلوم کرنے کیلئے پوچھتا ہے تو کافر نہ ہوگا۔ اللہ و رسول پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ میں نے بلا دلیل عقلی کے اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کو مان لیا ہے۔ یہ بھی علم غیب مصطفےٰ کی دلیل ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو اسکی خبر ہے کہ ہمیشہ ہی لوگ اس قسم کے کافرانہ سوالات کرتے رہیں گے۔ شیطان سے کسی خیر کی توقع عبث و بیکار بلکہ سبب عذاب نار ہوگی۔

(۷۸) جب جب انسان کا بچہ پیدا ہوتا ہے اسی کیساتھ ساتھ ابلیس کے یہاں بھی بچہ پیدا ہوتا ہے جسے فارسی میں ''ہمزاد'' عربی میں ''سواس'' کہتے ہیں۔ (مرقاۃ شریف، لمعات شریف) ظاہر یہی ہے کہ ابلیس کے ہاں ہر آن انگنت بچے پیدا ہوتے رہتے ہیں انسانی بچوں کی پیداوار کے مطابق۔ جیسے، مچھلی، کھٹمل، وغیرہ بیک وقت بڑی تعداد میں انڈے دیتے ہیں۔ اسی طرح طاغوتی جراثیم ہر آن بچے دیتے رہتے ہیں۔ جو فرشتہ ہر وقت سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے ساتھ رہتا ہے اسکا نام ملہم ہے اور ایک شیطان ہے۔ مگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی فیض صحبت اور نگاہِ کرم نے شیطان کو بھی مسلمان کر دیا۔ تمام عقلاء کا فیصلہ ہے کہ فطرتِ انسان نہیں بدلتی۔ شعر

ممکن ہے کہ ٹل جائے جبل اپنی جگہ سے
تبدیل کسی حال میں فطرت نہیں ہوتی

شیطان کی فطرت میں کفر داخل ہے اور صاحب ایمان و مسلمان ہو گیا۔ اس سے بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے اختیارات و تصرفات کو ماتھے کی آنکھوں سے دیکھا جا سکتا ہے۔ سارے جن ابلیس کی اولاد ہیں۔ اور جنّات کا ایمان لانا قرآن کریم کی سورۂ جن میں مذکور ہے۔

(۷۹) سدا شیطان انسان کو بہکانے میں کمال قدرت رکھتا ہے۔ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے فضل کے بنا شیطان کی شیطانیت سے نہیں بچ سکتا۔ اس حدیث پاک میں شیطان سے مراد شیخ نجدی ابلیس لعین ہے یا پھر وہ شیطان جو ہر وقت انسان کے ساتھ رہتا ہے جسکو قرین کہتے ہیں۔ شیطان ناری ہے آگ سے بنا ہے اسلئے وہ بآسانی انسان کی رگ و پے میں سرایت کر جاتا ہے یا پھر اسکے خیالات اور وسوسے انسان کی رگ رگ نس نس میں رچ بس جاتے ہیں۔

(۸۰) سیدنا حضرت آدم وسیدتنا حضرت حوا علیہما السلام کو شیطان مس نہ کر سکا چونکہ آپ'' بنی آدم'' یعنی آدم کی اولاد نہیں ہیں۔ اور اس حدیث شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ بھی داخل نہیں ہیں کیونکہ ایسے موقع پر کلام کرنے والا مستثنیٰ ہوتا ہے۔ اسکی تصدیق وہ دوسری روایات کرتی ہیں جن میں مذکور ہے کہ پیدائش کے وقت آپ نہ روئے چنانچہ سیدنا حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ'' تحقیق سے ثابت ہے کہ آپ روتے ہوئے پیدا نہ ہوئے۔ (اشعۃ اللمعات شریف) بلکہ آپ تو اپنی پیاری امت کو یاد کرتے ہوئے پیدا ہوئے **ربِّ هَبلی امتی** (ترجمہ، اے میرے مالک حوالے فرمادے میرے میری امت کو) فرماتے ہوئے پیدا ہوئے۔ شعر

جب ہوئے پیدا محمد یاد امت کو کیا
اسلئے ہم نے منائی عید میلاد النبی (یا نبی)

سیدتنا حضرت مریم وسیدنا حضرت عیسیٰ علیہما السلام کا شیطان کی کارستانی سے محفوظ رہنا تو اسی حدیث شریف میں ظاہر طور پر مذکور ہے۔

(۸۱) سیدنا حضرت عیسیٰ وسیدتنا حضرت مریم علیہما السلام کی پیدائش کے وقت بھی شیطان نے شیطانی حرکت کی اور آپ دونوں کی کوکھ میں انگلی مارنا چاہی مگر اللہ تعالیٰ نے ان حضرات اور شیطان کے درمیان پردہ حائل فرما دیا تو شیطان کی انگلی پردے سے ٹکرا کر رہ گئی اور یہ سیدتنا حضرت مریم کی والدہ حضرت حنہ کی دعاء کی قبولیت کا اثر تھا کہ سیدتنا حضرت مریم وسیدنا حضرت عیسیٰ علیہما السلام شیطان کی اذیت سے محفوظ رہے۔ اس دعاء کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ (ترجمہ) اور بے شک میں پناہ میں دیتی ہوں اسکو تیری اور اسکی نسل کو شیطان مردود سے۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۳۴)

پیدائش کے ساتھ شیطان بچے کی کوکھ میں انگلی اتنی زور سے مارتا ہے کہ بچہ چیخنے لگتا ہے اسی لئے سنت یہ ہے کہ بعد ولادت بچے کو فوراً غسل دیا جائے اور اسکے داہنے کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی جائے تاکہ ''پرانا امام'' بھاگ جائے۔ معلوم ہوا کہ اذان شیطان بھگانے کا بہترین نسخہ ہے۔ اسی لئے قبر پر بھی بعد دفن اذان دیجاتی ہے تاکہ یہ پرانا امام بھاگ جائے اور مردہ اسکے بہکانے سے محفوظ ہوجائے۔ بعض نادان اس اذان کا مذاق اُڑاتے ہیں غالباً انہیں یہی برا لگا کہ ہمارے امام وپیشوا کو کیوں بھگایا جاتا ہے۔

(۸۲) ابلیس لعین روزانہ صبح کو اپنا ابلیسی کام شروع کرتا ہے تو اپنا تخت سمندر پر بچھاتا ہے چونکہ یہ خود بھی آتشی ہے اور اسکا تخت بھی آتشی ہے اسلئے وہ سمندر میں نہیں ڈوبتا۔ آج کتنے جہاز اور کشتیاں' اسٹیمر سمندروں میں چلتے ہی رہتے ہیں مگر ڈوبتے نہیں۔ ابلیس نے بہت سی جماعتیں اور وفود بنا رکھے ہیں۔ ان وفود وجماعت کے نام بھی الگ الگ ہیں اور کام بھی الگ الگ مگر مشن ایک ہے چنانچہ وضو میں بہکانے والی جماعت کا نام ''ولہان'' ہے اور نماز میں ورغلانے والی جماعت کا نام ''خنزب'' ہے۔ اسی طرح مسجدوں' مدرسوں' بازاروں' شراب خانوں میں اسکی الگ الگ جماعتیں اور وفود رہتے ہیں۔ جو شیطان جتنا بڑا فتنہ اٹھاکے آتا ہے بارگاہ ابلیس میں اسے اتنا ہی تقرب حاصل ہوتا ہے جیسے آج کل جو جتنی زیادہ توہین نبی کرے اسے اتنا ہی بڑا خطاب دیا جاتا ہے۔ یہ بات ذہن میں رہے کہ میاں بیوی میں لڑائی کرانا یہ کار شیطانی ہے۔ وہ لوگ اس سے سبق لیں جو چند ٹکوں کی خاطر زوجین میں تفریق کرانے کے تعویذات وعملیات کرتے ہیں وہ بھی شیطان سے کم نہیں ہیں۔ ابلیس کیا کیا کرتا رہا ہے کیا کیا کررہا ہے اور کیا کیا کریگا اور اسکی ذریت کیا کیا کریگی یہ سب نگاہ مصطفےٰ میں ہے جب ہی تو سب کچھ بیان فرمارہے ہیں۔

(۸۳) عرب میں جو اہل ایمان ہونگے وہ کسی کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت وپرستش نہ کرینگے انکا ایمان سلامت رہیگا۔ اگر کوئی دولت ایمانی سے محروم ہے تو وہ کچھ بھی کرسکتا ہے۔ عرب کے مومنین شرک کی لعنت سے محفوظ رہیں گے۔ اور عرب شریف میں صلوٰۃ وسلام' میلاد شریف' عرس فاتحہ ختم وغیرہ' استمداد ووسیلہ سب کچھ جاری وساری ہے لہٰذا یہ تمام امور شرک نہیں چونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیشنگوئی ہے کہ جزیرۂ عرب کے اہل ایمان غیر خدا کی عبادت نہیں کرینگے۔ شیطان عرب کے مسلمانوں کو لڑاتا بھڑاتا رہے گا اور انہیں جنگ وجدال کیلئے اکساتا رہے گا۔

(۸۴) خاصان خدا کی یہی شان ہوتی ہے کہ انکی زبان پر وہ کلمات جاری نہیں ہوتے اور انکے بیان کرنے سے جل کر راکھ وکوئلہ ہونا پسند کرتے ہیں۔ وہ بات یہ ہے کہ دل میں بُرے بُرے خیالات آتے ہیں مگر چلے جاتے ہیں انہیں قرار وسکونت نہیں ملتی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی صحبت کا یہ فیضان تھا کہ حضرات صحابۂ کرام کے قلوب میں خشیت الٰہی کا سورج روشن تھا۔ یہ خوف خدا انکے کمال ایمانی کی روشن دلیل ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد فرمائی کہ اسنے ایسے پراگندہ خیالات ووسوسہ میں داخل فرماکر بندوں کو مواخذہ سے محفوظ ومامون فرمادیا۔

(۸۵) اس حدیث میں سورۂ بقرہ شریف کی آیت نمبر ۲۶۸ ہے اسکی تفسیر ملاحظہ فرمایئے: حدیث شریف کا مطلب خوب واضح ہوجائے گا۔ راہ خدا میں خرچ کرنے سے شیطان روکتا ہے اور یہ وسوسہ دل میں ڈالتا ہے کہ نادار ہوجاؤ گے۔ شیطان کسی طرح بخل کی خوبی ذہن نشیں نہیں کراسکتا اسلئے وہ یہی کرتا ہے کہ راہ خدا میں خرچ کرنے سے نادار ومفلس اور مال کے گھٹنے کا اندیشہ دلاکر روکے۔ آج کل جو نادان لوگ صدقہ' خیرات' ایصال ثواب' نیاز وفاتحہ روکنے پر اڑے ہوئے ہیں وہ بھی اس شیطانی حملے سے کام لیتے ہیں نیک کام میں خرچ کرنے میں فقیری کا خوف اور برے کاموں میں فراخی سے خرچ یہ شیطانی وسوسہ ہے۔ جو لوگ شادی' ختنہ وغیرہ برے مراسم میں پیسہ خرچ کرنے کا مشورہ دیں اور صدقات وخیرات سے روکیں وہ شیطان ہیں ان سے اور انکے مشورے سے دور رہیں۔ خیرات کرنے سے مال گھٹتا نہیں بلکہ بڑھتا ہے۔ آفات بھی دور ہوتی ہیں۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۱۱۵)

(۸۶) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے شیطانی وسوسوں کا علاج ارشاد فرمادیا کہ جب شیطانی وسوسے ستائیں تو تعوذ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھ لیا جائے تو شیطانی وسوسے

وَكَذَا فَيَقُولُ مَاصَنَعْتَ شَيْئاً قَالَ ثُمَّ يَجِيءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُولُ مَاتَرَكْتُهُ حَتىٰ فَرَّقْتُ بَيْنَهُ

اور ایسا تو ابلیس کہتا ہے کہ تو نے کچھ نہیں کیا فرمایا پیارے نبی نے پھر آتا ہے ایک ان میں کا تو کہتا ہے کہ میں نے اسکو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک میں نے نہ ڈالدی جدائی اسکے درمیان

وَبَيْنَ اِمْرَأَتِهٖ قَالَ فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ وَيَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ قَالَ الْاَعْمَشُ اَرَاهُ قَالَ فَيُدْنِيْهِ۔ (رواہ مسلم)

اور اسکی بیوی کے درمیان۔ فرمایا پیارے نبی نے کہ ابلیس اسکو اپنا مقرب بناتا ہے اور کہتا ہے کہ تو اچھا ہے۔ حضرت اعمش نے فرمایا کہ میں خیال کرتا ہوں کہ پیارے نبی نے فرمایا کہ ابلیس چمٹا لیتا ہے اسکو۔

(۸۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ مِنْ اَنْ يَّعْبُدَهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک شیطان مایوس ہو چکا ہے اس بات سے کہ عبادت کریں اس کی

الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ۔ (رواہ مسلم)

نمازی جزیرۂ عرب میں لیکن مایوس نہیں ہوا ہے انہیں آپس میں بھڑکانے سے۔

(۸۴) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم جَاءَهُ رَجُلٌ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی بیشک پیارے نبی کے پاس آیا ایک شخص

فَقَالَ اِنِّيْ اُحَدِّثُ نَفْسِيْ بِالشَّيْءِ لَاَنْ اَكُوْنَ حُمَمَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَتَكَلَّمَ بِهٖ

تو کہا اس نے کہ بیشک میں پاتا ہوں اپنے دل میں ایک بات کہ میں ہو جاؤں کوئلہ یہ محبوب ہے مجھ کو اس بات سے کہ بیان کروں میں اسکو،

قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اَمْرَهٗ اِلَى الْوَسْوَسَةِ۔ (رواہ ابو داؤد)

پیارے نبی نے فرمایا ہر خوبی اللہ تعالی کیلئے ہے جس نے پھیر دیا اس بات کو وسوسے کی طرف۔

(۸۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ آدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک شیطان کا اثر ہے آدم کی اولاد میں اور فرشتے کا بھی اثر ہے تو شیطان کا اثر

فَاِيْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ وَاَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَاِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِكَ

بُرائی کا وعدہ دینا ہے اور حق کو جھٹلانا ہے، اور فرشتے کا اثر وعدہ دینا ہے اچھائی کا اور حق کی تصدیق کرنا ہے، تو جو پائے یہ (بعد والا اثر)

है जब भेजा मुझ को अल्लाह तआला ने यहाँ तक कि जिहाद करे उस उम्मत के आख़ेरी दज्जाल से, नहीं बातिल करेगा उसको ज़ुल्म ज़ालिम का और न इंसाफ़ मुंसिफ़ का और ईमान तक़दीरों पर।

71 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब बन्दा ज़िना करता है तो निकल जाता है उस से ईमान, तो हो जाता है उसके सर पर शामियाने की तरह, तो फिर निकल जाता है उस अमल से, तो लौट आता है उसकी तरफ़ ईमान।

72 हदीस शरीफ़:– हज़रते मआज़ रज़ियल्लाहो तआला अन्हो ने फ़रमाया कि ताकीदी हुक्म फ़रमाया मुझे प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दस बातों का। फ़रमाया प्यारे रसूल ने मत शरीक कर तू अल्लाह तआला के साथ किसी को और अगरचे तू क़त्ल कर दिया जाए या जला दिया जाए और मत कर नाफ़रमानी अपने वालदैन की, यह हुक्म दे कि निकल जा अपने घर से और माल से और हरगिज़ मत छोड़ फ़र्ज़ नमाज़ को जानबूझ कर, इसलिये कि जिसने छोड़ दिया फ़र्ज़ नमाज़ को जानबूझ कर तो जाता रहा उस से अल्लाह तआला का ज़िम्मा ए करम और हरगिज़ न पी तू शराब को, इसलिये कि हर बुराई की चीफ़ है, अपने आप को गुनाह से बचा क्योंकि गुनाहगारी लाती है अल्लाह तआला की नाराज़ी, और डर तू जिहाद में भागने से, अगरचे लोग हलाक हो जाएँ और जब पहुँचे लोगों को (वबाई) मौत और

دفع ہو جائیں گے اور تعوذ پڑھنے سے پہلے اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھکارے کیونکہ شیطان بہکانے کیلئے اکثر بائیں طرف سے آتا ہے تعوذ کے فضائل "تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ" کے شروع میں ملاحظہ فرمائیں۔ شیطان حضرات علماء کرام کے دلوں میں عالمانہ وسوسے اور حضرات اولیاء کرام کے دلوں میں عاشقانہ وسوسے اور عام لوگوں کے دلوں میں عامیانہ وسوسے ڈالتا ہے جیسا شکار ویسا ہی جال پھینکتا ہے۔ حضرات صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح وشام ۲۱ مرتبہ **لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم** پانی پر دم کرکے پی لیا کرے وہ شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہتا ہے۔

(۸۷) اس حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ وسوسوں کی وجہ سے نہ تو نماز چھوڑی جائیگی اور نہ نماز لوٹائی جائیگی وسوسے تو آتے ہی رہیں گے۔ جب نفس وشیطان اپنی حرکات سے باز نہیں آتے تو تم اپنی نماز کیوں چھوڑتے ہو۔ مکھیوں کی وجہ سے کھانا نہیں چھوڑا جاتا۔ تم اللہ تعالیٰ کے بندے ہو دل کے بندے نہیں ہو۔ دل لگے یا نہ لگے نماز پڑھے جاؤ۔ نماز مکمل نہ ہونے کا وہم کافی نہیں ہے اور وہموں کا خیال نہ کرے نماز پڑھے جائے۔ آپ حضرات یہ بات ذہن میں رکھیں کہ سیدنا حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفۂ بلافصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں۔ اور آپ جلیل القدر تابعی ہیں۔ اور سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپکی پھوپی صاحبہ ہیں۔ حضرت قاسم سیدنا حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خسر محترم ہیں اور سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آپ جد کریم (نانا صاحب) ہیں۔ سیدنا حضرت صدیق اکبر کے حقیقی پوتے سیدنا حضرت قاسم سیدنا حضرت امام جعفر صادق کے نانا صاحب ہیں۔ اور آج کے تمام سادات کرام سیدنا حضرت امام جعفر صادق کی اولاد ہیں لہٰذا تمام سیدوں کے جد کریم حضور صدیق اکبر ہوئے کوئی سید اپنے جد کریم حضرت صدیق اکبر سے اپنا رشتہ نہیں توڑ سکتا۔

(۸۸) لوح محفوظ پر قلم نے بحکم الٰہی تمام حالات وواقعات ذرہ ذرہ ایک ایک لفظ لکھدیا۔ اور یہ لکھنا بھی اسلئے نہ تھا کہ معاذ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کو بھول جانے کا کوئی خطرہ تھا بلکہ اس لکھنے کا مقصد ومنشا یہ تھا کہ فرشتوں اور بعض محبوبوں کو اس پر مطلع کردیا جائے (مرقاۃ شریف) اللہ تعالیٰ کے بعض محبوب بندے اور فرشتے تمام حالات وواقعات عالم پر نظر رکھتے ہیں۔ اشعار

عرش پیش نظر فرش پیش نظر بلکہ ہر شئ پہ نور خدا کی نظر
کسکو دیکھا ہے نظروں نے سرکار کی کیمیا بن گئی مصطفےٰ کی نظر
میرا ایمان ہے آپ ہیں غیب داں آپ سے غیب اکبر نہیں جب نہاں
از سما تا سمک شرق سے غرب تک کیا ہے جس پہ نہیں مصطفےٰ کی نظر

عرش الٰہی کے پانی پر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ عرش وپانی کے درمیان کوئی چیز حائل نہ تھی۔ ورنہ عرش الٰہی تو تمام اجسام کے مقابلے میں بڑا اور بہت بڑا ہے۔ (اشعۃ اللمعات شریف) تقدیر کے تفصیلی مسائل حدیث شریف نمبر ۵۶ کے بصیرۃ العرفان میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۸۹) ہر انسان کا عجز وانکسار دانائی ونادانی سب علم الٰہی میں ہیں اسی کے علم کے اندازے کے مطابق سب کچھ لکھا گیا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور بیشک ہم نے ہر چیز کو پیدا فرمایا ہم نے اسکو ایک اندازے سے۔ (بصیرۃ الایمان افادہ قادری معینی ص ۱۳۳۰)

(۹۰) مذکورہ مناظرہ یا تو عالم ارواح میں ہوا یا پھر سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ پاک میں اور سیدنا حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی باطنی زندگی کے ساتھ یہ مناظرہ فرمایا۔ یا پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں یہ مناظرہ ہوا۔ چونکہ حضرات انبیاء کرام اپنی اپنی قبور میں زندہ ہیں اور کھاتے پیتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔ چنانچہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے شب معراج پاک تمام حضرات انبیاء کرام کی مسجد اقصےٰ میں امامت فرمائی۔ شعر

اقصیٰ کی بزم آج بھی شاہد ہے دوستو!
سب اسکے مقتدی ہیں وہ سب کا امام ہے (یاحبیب)

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی نگاہ پاک عالم ارواح پر بھی ہے کہ وہاں کے حالات ملاحظہ فرماتے ہیں اور لوگوں سے بھی بیان فرماتے ہیں۔ مذکورہ مناظرہ آپنے مشاہدہ فرمایا پھر بیان فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو سجدۂ تعظیمی کا حکم فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ سجدۂ تعظیمی غیر خدا کیلئے پہلی شریعتوں میں جائز تھا ہماری شریعت میں سجدۂ تعظیمی غیر خدا کیلئے ناجائز ہے۔ چومنے کو پوجنا اور بوسے کو

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

فَلْيَعْلَمْ اَنَّهُ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمِدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَّجَدَ الْاُخْرٰى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

تو جان لے کہ بیشک یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، تو چاہئے کہ حمد کرے اللہ تعالیٰ کی، اور جو پائے دوسرا اثر تو چاہئے کہ پناہ مانگے اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے،

ثُمَّ قَرَءَ الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَغْفِرَةً

پھر پیارے نبی نے آیت تلاوت فرمائی'' شیطان ڈراتا ہے تم کو محتاجی سے اور حکم دیتا ہے تم کو بے حیائیوں کا اور اللہ وعدہ فرماتا ہے تم سے بخشش کا

مِّنْهُ وَفَضْلًا، وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ۔ (رواه الترمذى)

اپنی طرف سے اور کرم کا اور اللہ بڑی وسعت والا خوب جاننے والا ہے۔ (بصیرۃ الایمان ص ۱۱۲)

(۸۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَايَزَالُ النَّاسُ يَتَسَآءَلُوْنَ حَتّٰى يُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ لوگ سوالات کرتے رہیں گے یہاں تک کہ کہا جائے گا یہ پیدا فرمائی اللہ تعالیٰ نے مخلوق

فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَاِذَا قَالُوْا ذَالِكَ فَقُوْلُوا اللّٰهُ اَحَدٌ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ

تو کسنے پیدا کیا اللہ تعالیٰ کو، تو جب لوگ یہ کہیں تو تم کہو وہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، نہ جنا ہے اسنے اور نہ جنا گیا ہے وہ،

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ثُمَّ لِيَتْفُلْ عَنْ يَّسَارِهٖ ثَلٰثًا وَّلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔ (رواه ابوداؤد)

اور نہیں ہے اس کیلئے برابری کرنے والا کوئی، پھر چاہئے کہ تھتکار دے اپنی بائیں طرف اور پناہ مانگے اللہ تعالیٰ کی شیطان مردود سے۔

(۸۷) حدیث شریف: عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ فَقَالَ

ترجمہ: سیدنا حضرت قاسم ابن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ان سے کسی شخص نے سوال کیا تو عرض کیا

اِنِّىْ اَهِمُ فِىْ صَلَاتِىْ فَيَكْثُرُ ذَالِكَ عَلَىَّ فَقَالَ لَهٗ اِمْضِ فِىْ صَلَاتِكَ فَاِنَّهٗ لَنْ يَّذْهَبَ

بیشک مجھے وہم لاحق ہوتا ہے اپنی نماز میں تو گراں ہوتا ہے یہ مجھ پر تو حضرت قاسم نے فرمایا اس سے پوری کرتا چلا جا اپنی نماز کو اسلئے کہ نہیں جائیگا

ذَالِكَ عَنْكَ حَتّٰى تَنْصَرِفَ وَاَنْتَ تَقُوْلُ مَا اَتْمَمْتُ صَلَاتِىْ۔ (رواه مالك)

یہ وسوسہ تجھ سے، یہاں تک کہ لوٹو گے تم اور تم کہہ رہے ہوگے کہ نہیں پوری ہوئی میری نماز۔

तू उनमें से है तो साबित क़दम रह और ख़र्च कर अपने घर वालों पर अपनी कमाई से और न उठा उन से अपनी तादीबी छड़ी को और डराता रह उनको अल्लाह तआला के बारे में।

73 हदीस शरीफ़:– हज़रते हुज़ैफ़ा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बस नफ़ाक़ था प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के ज़माने में लेकिन.आज बस वो कुफ़्र था और ईमान है।

(4) बुरे ख़्यालात का बाब

74 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मुआफ़ फ़रमा दिया अल्लाह तआला ने मेरी उम्मत से दिली ख़ुतरात को, जब तक उस पर अमल ने कर लें या कलाम न कर लें।

75 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि आए कुछ लोग प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के सहाबा ए किराम में से, प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो उन्होंने सवाल किया, प्यारे नबी से कि हम पाते हैं अपने दिलों में वो ख्यालात कि बड़ा गुनाह जानता है हर कोई हम में का यह कि बयान करे उसको, प्यारे नबी ने फ़रमाया, क्या तुमने पाया है उसको? सहाबए किराम ने अर्ज़ किया हाँ प्यारे नबी ने फ़रमाया, यह खुला हुवा ईमान है।

76 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि आता है शैतान किसी के पास तुम

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

سجدے سے تعبیر کرنا نری جہالت اور سوچی سمجھی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازش ہے۔ حضرت آدم کا جنت سے دنیا میں تشریف لانا عارضی تھا تاکہ زمین میں تربیت کا عمل شروع فرمائیں اور دنیا کو انسانوں سے آباد فرمائیں۔ سیدنا حضرت آدم نے خطاء اجتہادی فرمائی اور گندم کھالیا جسکے صلہ میں آپ جنت سے دنیا میں تشریف لائے اور آپکی نسل سے زمین آباد ہوگئی۔ اگر آپ دنیا میں تشریف نہ لاتے تو تمام انسان جنت ہی میں ہوتے۔ شعر

انسان ہوتا خلد میں قدسی کا ہم نشیں

دنیا میں آنا فیض ہے آدم کی بھول کا (یارسول)

تمام حضرات انبیاء کرام معصوم ہوتے ہیں کسی کی شان میں ایسا لفظ نہ بولا جائے جس سے انکی ہتک یا توہین لازم آئے اس سے ایمان چلا جاتا ہے۔ انکا رب انکے بارے میں جو چاہے فرمائے۔ بلا واسطہ فرشتہ زمین پر رہ کر اللہ تعالیٰ سے کلام کرنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خصوصیت ہے۔ اسی لئے آپکا لقب مشہور کلیم اللہ ہے۔ لامکاں میں پہنچ کر اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنا اور کلام کرنا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی خصوصیت ہے کیونکہ آپ حبیبُ اللہ ہیں۔ شعر

کلیم کیلئے فرمان لن ترانی تھا

حبیب کیلئے جلووں کو بے نقاب کیا (یانبی)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو زبرجد کی تختیوں پر لکی لکھائی توریت شریف عطا فرمائی گئی اور اس میں ہر چیز کا روشن بیان تھا مگر جب حضرت موسیٰ کے ہاتھ سے یہودیوں کی بچھڑا پرستی کی وجہ سے یہ تختیاں زمین پر گر جانے کے باعث توریت شریف سے ہر چیز کا روشن بیان یعنی علوم غیبیہ اٹھالئے گئے اور یہ باقی رہ گئیں۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور جب تھم گیا موسیٰ کا غصہ تو اٹھالیا تختیوں کو اور انکے مضامین میں ہدایت اور رحمت باقی تھی انکے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۳۹۴)۔ اس آیت کریمہ میں" ہر چیز کے روشن ہونے" کا بیان اب نہیں ہے۔ پہلے تھا مگر زمین پر گر جانے کے باعث اٹھالیا گیا۔ لیکن قرآن کریم میں تمام علوم غیبیہ ہیں ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور نازل فرمائی ہم نے آپ پر کتاب جو روشن بیان ہے ہر چیز کا اور ہدایت و رحمت اور بشارت ہے مسلمانوں کیلئے۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۶۵۰) شعر

علم موسیٰ اور ہے = علم مولا اور ہے (انتخاب قدیری)

کوئی انسان تقدیر کا بہانہ کر کے اپنے گناہوں سے بری نہیں ہوسکتا۔

(۹۱) صادق و مصدوق کی کئی تعریفات ہیں (۱) صادق وہ شخص جسکے تمام اقوال سچے ہوں اور مصدوق وہ شخص ہے جسکے تمام اعمال سچے ہوں (۲) صادق وہ شخص ہے ہوش سنبھالے تو سچ بولے مصدوق وہ شخص ہے جو پہلے ہی سے سچا ہو (۳) صادق وہ شخص ہے جو واقع کے مطابق خبر دے اور مصدوق وہ شخص ہے کہ جو اپنی زبان مبارک سے فرمادے واقعہ اسکے مطابق ہو جائے۔ اور تمام کمالات سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ میں بدرجۂ اتم موجود ہیں اور آپ مذکورہ تمام تعریفات کی روشنی میں صادق و مصدوق ہیں۔ چالیس کے عدد کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ رحمِ مادر میں مَنی چالیس دن تک اپنی حالت پر رہتی ہے پھر سرخ رنگ کے خون میں تبدیل ہوجاتی ہے اور چالیس دن تک خون رہتا ہے پھر چالیس دن بعد جم کر گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے۔ اسطرح انسان کے جسم کی تکمیل ہوتی ہے پھر بعد ولادت نفاس کا زمانہ بھی چالیس دن ہے۔ انسان کی عقل بھی چالیس سال میں کامل ہوتی ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے چالیس سال کی عمر شریف میں اعلان نبوت فرمایا اگرچہ آپ پیدائشی نبی ہیں۔ کاتب تقدیر فرشتہ ماں کے ارحام پر مقرر و معیّن ہے اور ایک ہی فرشتہ تمام حاملہ عورتوں کا نگراں ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو یہ طاقت و قوت بخشی ہے کہ تمام حاملہ عورتوں کے ارحام پر فریضۂ نگہداشت انجام دے تو فرشتہ تو نور محمدی سے بنا ہے اور پیارے نبی کے نور کا صدقہ ہے تو جب صدقہ کا یہ عالم ہے تو اصل کا کیا عالم ہوگا۔ اس سے بھی یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ حاضر و ناضر ہیں۔ وہ فرشتہ شکم مادر ہی میں تقدیر کی نیرنگیاں لکھدیتا ہے کہ شکم مادر میں معرض وجود میں آنے والا بچہ کیا کریگا' کہاں مریگا' کب مریگا' کیا کھائے گا' کیا پئے گا' اسکا خاتمہ ایمان پر ہوگا یا کفر پر ہوگا۔ اور یہ تمام باتیں علوم خمسہ سے تعلق رکھتی ہیں یہ تمام علوم فرشتہ اللہ تعالیٰ کے بتانے

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

باب الایمان بالقدر ترجمہ: تقدیر پر ایمان لانے کا باب

(۸۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے لکھیں اللہ تعالیٰ نے تقدیریں مخلوق کی، پہلے پیدا کرنے سے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ۔ (رواہ مسلم)

زمین و آسمان کے، پچاس ہزار برس اور تھی اس کی جلوہ گاہ پانی پر۔

(۸۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتّٰى الْعِجْزُ وَالْكَيْسُ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ہر چیز اندازے سے ہے یہاں تک کہ انکساری اور عقلمندی۔

(۹۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰى عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے مناظرہ کیا حضرت آدم اور حضرت موسیٰ نے اپنے مالک کی بارگاہ میں تو حضرت آدم، حضرت موسیٰ پر غالب رہے

قَالَ مُوْسٰى اَنْتَ اٰدَمُ الَّذِيْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ وَاَسْجَدَلَكَ مَلٰئِكَتَهٗ

حضرت موسیٰ نے کہا آپ آدم ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور پھونکی آپ میں اپنی روح اور کرایا سجدہ آپکو اپنے فرشتوں سے

وَاَسْكَنَكَ فِيْ جَنَّتِهٖ ثُمَّ اَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيْئَتِكَ اِلَى الْاَرْضِ قَالَ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَى الَّذِيْ

اور سکونت بخشی آپ کو اپنی جنت میں، پھر اُتار دیا آپ نے لوگوں کو اپنی خطاء اجتہادی سے زمین پر، حضرت آدم نے فرمایا آپ وہ موسیٰ ہیں جنہیں

اِصْطَفٰكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ وَاَعْطَاكَ الْاَلْوَاحَ فِيْهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَّقَرَّبَكَ نَجِيًّا

چنا اللہ تعالیٰ نے اپنی پیغام رسانی کیلئے اور اپنی ہم کلامی کیلئے اور عطا فرمائیں آپکو تختیاں جن میں کھلا بیان ہے ہر چیز کا اور قرب عطا فرمایا آپکو رازداری کیلئے

فَبِكَمْ وَجَدْتَّ اللّٰهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ قَالَ مُوْسٰى بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا قَالَ اٰدَمُ فَهَلْ

تو کتنی مدت پائی آپنے کہ لکھا اللہ تعالیٰ نے توریت کو میرے پیدا ہونے سے پہلے، حضرت موسیٰ نے کہا چالیس سال پہلے، حضرت آدم نے فرمایا تو کیا

وَجَدْتَّ فِيْهَا وَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَتَلُوْمُنِيْ عَلٰى اَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللّٰهُ

آپنے پایا اسمیں وعصیٰ آدم ربه فغوی حضرت موسیٰ نے کہا ہاں، تو کیا آپ ملامت کرتے ہیں مجھ کو اُس عمل پر جو میں نے کیا کہ لکھ دیا تھا اللہ تعالیٰ نے

में, फिर कहता है कि किस ने पैदा किया उसको, किस ने पैदा किया उसको, यहाँ तक कि किस ने पैदा किया तेरे रब को, तो जब पहुँच जाए वो उस दर्जे को तो चाहिये कि **आउज़ो बिल्लाह** पढ़ ले और उस से दूर रहे।

77 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हमेशा लोग पूछ गछ करते रहेंगे, यहाँ तक कि कहा जाएगा इस मख़लूक़ को अल्लाह तआला ने पैदा फ़रमाया तो किस ने पैदा फ़रमाया अल्लाह तआला को? तो जो पाए उसमें से कुछ भी तो चाहिये कि कहे ईमान लाया मैं अल्लाह तआला पर और उसके तमाम रसूलों पर।

78 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हि नहीं है तुम में से कोई मगर मुक़र्रर कर दिया गया है उसके साथ उसका एक साथी जिन में से और उसका एक साथी फ़रिश्तों में से, लोगों ने दर्याफ़्त किया या रसूलुल्लाह आपके साथ भी? प्यारे नबी ने फ़रमाया मेरे साथ भी, और लेकिन अल्लाह तआला ने मेरी मदद फ़रमाई उस पर कि वो ईमान ले आया, तो नहीं मशवरा देता वो मुझ को, मगर अच्छाई का।

79 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक गर्दिश करता है शैतान इनसान के खून जारी होने की जगह में।

80 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं औलादे आदम में कोई ऐसा बच्चा, मगर छूता है उसको शैतान जिस वक़्त वो पैदा किया जाता है, तो रोता है बच्चा ज़ोर ज़ोर

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

سے اپنے پاس رکھتا بھی ہے اور تقدیر میں لکھتا بھی ہے۔اب جب فرشتہ علوم خمسہ رکھتا ہے تو پھر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو علوم خمسہ اللہ تعالیٰ نے ضرور عطا فرمائے ہیں۔شعر

جو انہیں خدا نہ دے گا تو پھر اور کس کو دے گا

وہ ہے کیا جہاں میں حق نے جو انہیں دیا نہیں ہے (یا نبی)

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان زندگی بھر جنت کے کام کرتا ہے اور چلتے چلتے دوزخ کے کام کر جاتا ہے اور عاقبت برباد ہو جاتی ہے اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان زندگی بھر دوزخ کے کام کرتا ہے مگر چلتے چلتے اپنی عاقبت سنوار لیتا ہے اور خود کو جنتی بنالیتا ہے۔اللہ تعالیٰ بدعملی کے بغیر کسی کو جہنم مین نہیں بھیجے گا۔البتہ جنت اعمال خیر کے عوض بھی ملیگی اور اسکی محض عطا سے بھی ملیگی اور اس حدیث پاک میں اعمال خیر کے بدلے ملنے والی جنت کا ذکر ہے۔بندے کو چاہئے کہ اپنے حسن خاتمہ کی دعاء کرتا رہے اور سوءِ خاتمہ سے ڈرتا رہے اور سوءِ خاتمہ سے بچنے کی دعاء کرتا رہے۔لہٰذا کوئی متقی اپنے تقوے پر نہ پھولے اور نہ کوئی بدکار اللہ تعالیٰ اور پیارے نبی کی رحمت سے مایوس ہو۔

(۹۲) انسان کا مرتے وقت جو کردار و عمل ہوگا اور اسی کا اعتبار ہوگا اس پر ہی جزا و سزا کا معاملہ ہوگا۔اللہ تعالیٰ سیدنا اعلیحضرت پیارے نبی ﷺ کے صدقے میں حسن خاتمہ کی سعادت سے سرفراز فرمائے آمین۔

(۹۳) دنیا میں اعمال عام طور پر انجام و مآل کی علامت ہیں اہل جنت کو اعمال خیر آسان ہو جاتے ہیں اور گناہ بھاری بوجھ معلوم ہوتے ہیں۔اور دوزخی کو اعمال خیر بھاری بوجھ معلوم ہوتے ہیں اور اعمال بد آسان و بھلے لگتے ہیں۔آپ بھی اپنا محاسبہ مذکورہ حدیث شریف کی روشنی میں کیجئے۔کہ آپکو اعمال خیر آسان معلوم ہوتے ہیں اور اعمال بد بھاری لگتے ہیں یا نہیں اگر ہاں تو سبحان اللہ اور اگر نہیں تو پھر فوراً توبہ کیجئے اور اعمال خیر کا خود کو خوگر بنائیے۔مذکورہ آیت کریمہ اگرچہ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفۂ بلافصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہیں مگر اسکی عبارت عام ہے ہر جگہ فٹ ہو سکتی ہے قرینہ کے اعتبار سے۔

(۹۴) (۹۵) ہر آدمی کا اچھا یا برا ہونا لکھدیا جاتا ہے یہ قاعدہ اکثر یہ ہے کلیہ نہیں۔اس قاعدے میں حضرات انبیاء کرام داخل نہیں ہیں جو اس قاعدے میں حضرات انبیاء کرام کو مانے وہ بے دین ہے۔سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ زمانے کے حصے سے مراد اسباب زمانہ ہیں کیونکہ انسان میں شہوت اور عورتوں کی طرف میلان طبع پیدا فرمایا گیا ہے مگر اللہ تعالیٰ جسے چاہے معصیت سے بچائے۔غیر عورتوں پر پہلی نظر جو اچانک پڑ جائے فوراً ہٹ جائے معاف ہے اور جان بوجھ کر دیکھنے پر مواخذہ ہے اس حدیث شریف میں وہ نظر مراد ہے جو قصداً ہو جسے دوسری نظر کہتے ہیں۔اجنبی عورتوں کے حسن و جمال کی تعریف کرنا چٹخارے کیلئے زبان کا زنا ہے اور لذت سماعت کیلئے اسے سننا کان کا زنا ہے۔بعض عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ دوسری عورتوں کے ناز و انداز اور حسن کو اپنے شوہروں سے بیان کرتی ہیں۔یہ سخت جرم و گناہ ہے۔زنا اپنے دامن میں بہت دوسرے زنا بھی رکھتا ہے جنکا بیان حدیث مذکور میں ہے کہ آنکھ کا زنا کان کا زنا ہاتھوں کا زنا پاؤں کا زنا اسی لئے زنا کی سزا میں سنگسار کیا جاتا ہے تاکہ سبکو سزا مل جائے ورنہ زنا تو صرف عضو تناسل سے ہوا تھا اسی کو سزا دیجاتی اور عضو تناسل کاٹ دیا جاتا۔زنا سے تو انسان کو بچنا ہی چاہئے مقدمات زنا سے بھی بچنا چاہئے کہ نہ ہوگا بانس نہ بجے گی بانسری۔اجنبی عورتوں کو ناجائز خطوط لکھنا (پرچے بازی) یا پہونچانا انکی طرف کنکریاں پھینکنا اشارے بازی کرنا سب یہ ہاتھوں کے زنا میں داخل ہیں۔(مرقاۃ شریف) سنیما' ریڈیو اور ٹی وی پر فحش فلمی عریاں مناظر دیکھنا اور ناجائز عریاں گانے اور گیت سننا یہ بھی مقدمات و مبادیات زنا میں داخل ہیں۔ریڈیو' ٹیوی پر جائز مناظر دیکھنا اور جائز کلام سننا جائز ہے۔

(۹۶) تقدیر کی تحریر تو پہلے ہی ہوتی ہے جو علم الٰہی اور اندازۂ الٰہی کے مطابق ہوتی ہے لیکن اعمال نامے کی تحریر تو یقیناً عمل کر لینے کے بعد ہی ہوتی ہے۔ہمارے اعمال اس تحریر و تقدیر کے مطابق ہوتے ہیں۔نہ کہ بعد عمل تحریر و تقدیر ہوتی ہے۔

(۹۷) جو شخص حقوق زوجیت ادا کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہوا سے نکاح کرنا ممنوع ہے۔حقوق زوجیت میں قوت جسمانی اور قدرت مال بھی داخل ہے۔یعنی بیوی کے بستر کے حقوق اور بیوی کے نان و

عَلَیَّ اَنْ اَعْمَلَهٗ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَنِیْ بِاَرْبَعِیْنَ سَنَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَحَجَّ آدَمُ مُوْسیٰ۔ (رواہ مسلم)

میرے مقدر میں، یہ کہ کروں گا میں اُس عمل کو، میری پیدائش سے چالیس سال پہلے، فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ حضرت آدم حضرت موسیٰ پر غالب رہے

(۹۱) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: فرمایا سیدنا حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ بات بیان فرمائی ہم سے پیارے رسول اللہ ﷺ

وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْماً نُطْفَةً ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً

اور وہ صادق مصدوق ہیں، بیشک تم میں سے ہر ایک کا مادۂ پیدائش جمع کیا جاتا ہے اسکی ماں کے حمل میں چالیس دن قطرۂ منی، پھر ہوتی ہے خون کی پھٹک

مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكاً بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَمَلَهٗ وَاَجَلَهٗ وَرِزْقَهٗ

منی کی مقدار، پھر ہوتا ہے لوتھڑا منی کی مقدار، پھر بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ چار باتیں بتا کر، تو لکھتا ہے فرشتہ اس کے عمل، اسکی موت اور اس کا رزق

وَشَقِیٌّ اَوْ سَعِيْدٌ ثُمَّ يَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ فَوَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

اور بد بخت ہونا اور نیک بخت ہونا پھر پھونکتا ہے اس میں روح، تو قسم ہے اسکی کہ نہیں ہے جسکے سوا کوئی معبود بیشک کوئی تم میں کا عمل کرتا ہے اہل جنت کا عمل

حَتّٰی مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ

یہاں تک کہ نہیں رہتا اسکے درمیان اور جنت کے درمیان مگر ایک ہاتھ کا فاصلہ، تو اس کے سامنے آجاتا ہے تقدیر نامہ، تو وہ عمل کرتا ہے عمل اہل جہنم کے

فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰی مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ

تو وہ جہنم میں گھس جاتا ہے اور بیشک کوئی تم میں کا عمل کرتا ہے عمل اہل نار کا یہاں تک کہ نہیں ہوتا اسکے درمیان اور دوزخ کے درمیان مگر ایک ہاتھ کا فاصلہ

فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا (رواہ البخاری والمسلم)

تو اس کے سامنے آجاتا ہے تقدیر نامہ تو وہ عمل کرتا ہے اہل جنت کے تو داخل ہوتا ہے جنت میں۔

(۹۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک بندہ عمل کرتا ہے دوزخیوں کے سے عمل اور بیشک وہ ہے جنتیوں میں سے

से शैतान के छूने से सिवाए मरयम के और उनके बेटे के।

81 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने चीख़ना बच्चे का विलादत के वक़्त शैतान की कोख में उंगली मारने की वजह से है।

82 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक इब्लीस बिछाता है अपना तख़्त पानी पर, फिर भेजता है अपने लशक़रों को कि फ़ितने में डालें लोगों को, तो ज़्यादा मुक़र्रब उन में वो होता है मंज़िलत के ऐतबार से जो ज़्यादा बढ़ा हो उन में फ़ितना करने में, तो आता है उनमें का एक, तो बिकता है कि किया मैंने ऐसा और ऐसा, तो इब्लीस कहता है कि तूने कुछ नहीं किया, फ़रमाया प्यारे नबी ने कि फिर आता है एक उनमें का, तो कहता है कि मैं ने उसको उस वक़्त तक नहीं छोड़ा जबतक मैंने डाल दी जुदाई उसके दर्मियान और उसकी बीवी के दर्मियान, फ़रमाया प्यारे नबी ने कि इब्लीस उसको अपना मुक़र्रब बनाता है और बकता है कि तू अच्छा है। हज़रते आमश ने फ़रमाया कि ख्याल करता हूँ कि प्यारे नबी ने फ़रमाया कि इब्लीस चुमटा लेता है उसको।

83 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक शैतान मायूस हो चुका है इस बात से कि इबादत करें उसकी नमाज़ी जज़ीरा ए अरब में लेकिन मायूस नहीं हुवा है उन्हें आपस में भड़काने से।

نفقہ اور مہر ادا کرنے پر بھی قادر ہو۔ ہوسکتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیوی کے نان ونفقہ اور مہر ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں اسلئے انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض پیش کی کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ انہیں خصّی ہونے کی اجازت عطا فرمادیں تاکہ زنا کا کوئی احتمال ہی باقی نہ رہے۔ پیارے صحابی کا یہ انتہائی تقویٰ ہے کہ معصیت پر مصیبت کو ترجیح دیتے ہیں کہ خصّی ہوکر خود کو لذت دنیا سے الگ تھلگ کرلینا منظور مگر صف فساق وفجار میں شامل ہونا نامنظور۔ سیدنا اعلیٰحضرت پیارے نبی ﷺ کی خاموشی اسلئے تھی تاکہ جواب میں اہمیت پیدا ہو اور حضرت ابو ہریرہ اسے بغور سنیں یا پھر یہ خاموشی اسلئے کہ حضرت ابو ہریرہ اپنے سوال سے باز رہیں کہ خصّی ہونا تو درکنار اس قسم کا سوال بھی نہ کیا جائے۔ کاتب تقدیر کا قلم لکھکر سوکھ چکا ہے اگر تمہاری تقدیر میں گناہ لکھا ہے تو خصّی ہونے کے بعد بھی زنا کرلوگے اور اگر قسمت میں زنا کرنا نہیں لکھا ہے تو خصّی نہ ہوکر بھی زنا سے محفوظ رہوگے۔ اس حدیث شریف میں انتہائی خوبصورتی کے ساتھ خصّی ہونے سے روکا جارہا ہے۔ خصّی ہونا یہ جسم بگاڑنا صورت مسخ کرنیکے مترادف ہے جسے اصطلاح شرع میں ''مثلہ'' کہتے ہیں یہ اسلام میں حرام ہے۔ اس حدیث شریف سے نسبندی کی حرمت کو بھی بخوبی سمجھا جاسکتا ہے کہ نس بندی میں بھی یہی ہے کہ اگر بچے زیادہ ہوگئے تو کھانے کو کہاں سے آئیگا تو بندۂ مومن کو تقدیر پر یقین کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کی شان رزّاقیت پر ایمان رکھنا چاہئے اگر اس نے آپکی قسمت میں رزق لکھا ہے تو بہر حال ملے گا بچے کم ہوں یا زیادہ اور اگر فقر و فاقہ ہی آپکی قسمت میں لکھا ہے تو ایک ہی بچہ ہوگا تب بھی فاقہ ہوگا۔ مسلمانوں کو تقدیر پر یقین اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا چاہئے اور نسبندی جیسے حرام فعل کا مرتکب نہیں ہونا چاہئے۔ نسبندی مرد و عورت دونوں کیلئے ناجائز وحرام ہے۔

(۹۸) ''اولاد آدم میں'' تمام حضرات انبیاء کرام واولیاء عظام اور کل مومنین وکفار داخل ہیں کوئی اللہ تعالیٰ کے قبضہ واختیار سے باہر نہیں۔ احکام شرعیہ کی مکلف اولاد آدم ہی ہے اس لئے انکا ذکر فرمایا گیا ورنہ تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کے قبضہ واختیار میں ہے۔

اللہ تعالیٰ انگلیوں سے پاک ہے بلکہ وہ زمان و مکان اور جسم وجسمانیات سے منزّہ ومبرّہ ہے۔ یہاں صرف قبضہ مراد ہے۔ بندہ اپنے ارادے سے نیک یا بد اعمال کرتا ہے لہٰذا بندہ مجبور محض نہیں اسی لئے سزا وجزا کا مستحق ہوتا ہے۔ اختیاری اور غیر اختیاری افعال میں فرق ہوتا ہے۔ خدانخواستہ کسی کے ہاتھ میں رعشہ ہو تو اسکا ہاتھ بے اختیار ہلتا ہے اور لکھنے کے وقت بندے کا ہاتھ اختیار سے ہلتا ہے۔ اگر کتّے کے پتھر مارا جائے تو کتا پتھر کو نہیں بلکہ پتھر پھینکنے والے پر غرّاتا ہے اور کاٹنے کو دوڑتا ہے۔ حالانکہ کتّے کو پتھر ہی لگتا ہے مگر کتا جانتا ہے کہ پتھر مجبور وغیر مختار ہے پتھر مارنے والا مختار ہے۔ اگر ہم پتھر کی طرح خود کو مجبور سمجھیں تو جانور سے بھی بڑھکر بے وقوفی کا مظاہرہ کررہے ہیں۔ بہر حال غیر اختیاری افعال سے سزا متعلق نہیں ہوتی اور بندہ مختار مطلق بھی نہیں ہے اور مجبور محض بھی نہیں ہے۔ ایک گونہ مختار بھی ہے اور ایک گونہ مجبور بھی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے یہ دعاء تعلیم امت کیلئے فرمائی ہے اس میں امت دعوت امت اجابت دونوں داخل ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ معصوم ہیں گناہ کرہی نہیں سکتے انکے ساتھ ہدایت ایسی لازم ہے جیسے سورج کے ساتھ روشنی اور آگ کے ساتھ گرمی۔ انکی شان کا تو کہنا ہی کیا ہے انکے غلاموں کی شان یہ ہے اللہ تعالیٰ حضرات صحابۂ کرام کے بارے میں فرماتا ہے (ترجمہ) اور لازم فرمایا ان پر پرہیزگاری کی بات کو اور تھے وہ زیادہ حقدار اسکے اور اہل اسکے اور ہے اللہ ہر شئی کو خوب جاننے والا۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۱۲۷۲) تمام حضرات صحابۂ کرام اعلیٰ درجے کے متقی ہیں کسی صحابی کی توہین مومن سے متوقع نہیں جب ایمان میں کھوٹ ہوتا ہے تو صحابی کی توہین کرنے کی طرف میلان ہوتا ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ کے گستاخ اپنے انجام بد اور مآل خراب کا خیال رکھیں۔

(۹۹) ہر بچہ ہوش سنبھالنے تک دین وفطرت ''توحید وایمان'' پر قائم رہتا ہے۔ پھر وہ جیسا ماحول پاتا ہے اسی رنگ میں رنگ جاتا ہے۔ بچے کو پہلی آغوش پہلی صحبت والدین کی ملتی ہے لہٰذا بچے کیلئے پہلا مکتب و مدرسہ والدین کی آغوش ہوتی ہے اور وہی اسکے پہلے

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

وَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ۔ (رواہ البخاری و المسلم)

اور بندہ عمل کرتا ہے جنتیوں کے سے عمل اور ہے وہ جہنمیوں میں سے، پس اعمال کا اعتبار خاتموں پر ہے۔

(۹۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں ہے تم میں سے کوئی مگر لکھا ہوا ہے اس کا ٹھکانہ جہنم سے

وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اِعْمَلُوْا

یا اسکا ٹھکانہ جنت سے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ تو کیا ہم نہ بھروسہ کرلیں اپنے نوشتۂ تقدیر پر اور چھوڑ دیں ہم عمل کو، فرمایا پیارے رسول نے اعمال کئے جاؤ

فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ

کیونکہ سب آسان کیا گیا ہے اس کیلئے، وہ پیدا کیا گیا ہے جس کیلئے لیکن جو ہے نیک بختوں میں سے تو آسان ہوجاتا ہے نیک بختی کا عمل اور لیکن بدبختوں میں سے ہے

فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ

تو آسان ہوجاتا ہے عمل بدبختی کا، پھر پیارے نبی نے قرآن کریم کی تلاوت فرمائی "تو جس نے دیا اور ڈرا اور تصدیق کی سب سے اچھی بات کی تو ہم بھی سہولت دینگے اسکو

لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى، وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى، فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى۔ (رواہ البخاری و المسلم)

آسانی کی اور جس نے کنجوسی کی اور بے پرواہی کی اور جھٹلایا سب سے اچھی بات کو تو جلد مہیا فرمادینگے ہم اس کو مشکل" (بصیرۃ الایمان ص ۱۵۴۲)

(۹۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلٰى ابْنِ آدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مُحَالَةَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک اللہ تعالیٰ نے تحریر فرمادیا ہے آدمی پر اس کا حصہ زنا سے، پائے گا وہ اس کو یقیناً،

فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهٗ۔ (رواہ البخاری)

تو آنکھ کا زنا بدنظری ہے، زبان کا گناہ مغلظ بولنا ہے اور دل تمنا کرتا ہے اور چاہتا ہے اور شرم گاہ سچا کر دکھاتی ہے اسکو یا جھوٹا کردیتی ہے اس کو۔

(۹۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كُتِبَ عَلٰى ابْنِ آدَمَ نَصِيْبُهٗ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ لکھا جاچکا ہے آدمی پر اس کا حصہ زنا سے تو پانے والا ہے وہ اس کو یقیناً۔

---

84 हदीस शरीफ़:– हज़रते इब्ने अब्बास रज़ियल्लाहो तआला अन्हुमा से मरवी बेशक प्यारे नबी के पास आया एक शख़्स तो कहा उस ने कि बेशक मैं पाता हूँ अपने दिल में एक बात कि मैं हो जाऊँ कोयला यह महबूब है मुझको इस बात से कि बयान करूँ उसको, प्यारे नबी ने फ़रमाया हर खूबी अल्लाह तआला के लिये है जिस ने फेर दिया उस बात को वसवसे की तरफ़।

85 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक शैतान का असर है आदम की औलाद में और फ़रिश्ते का भी असर है, तो शैतान का असर बुराई का वादा देना है और हक़ को झुटलाना है और फ़रिश्ते का असर वादा देना है अच्छाई का और हक़ की तस्दीक़ करना है, तो जो पाए यह (बाद वाला असर) तो जान ले कि बेशक यह अल्लाह तआला की तरफ़ से है, तो चाहिये कि हम्द करे अल्लाह तआला की, और जो पाए दूसरा असर तो चाहिये कि पनाह माँगे अल्लाह तआला की शैतान मरदूद से, फिर प्यारे नबी ने आयत तिलावत फ़रमाई "शैतान डराता है तुमको मोहताजी से और हुक्म देता है तुम को बेहयाइयों का और अल्लाह वादा फ़रमाता है तुम से बख़्शिश का अपनी तरफ़ से और करम का और अल्लाह बड़ी वुसअत वाला खूब जानने वाला है। (बसीरतुल ईमान स॰ 112)

86 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि हमेशा लोग सवालात

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

استاد ہوتے ہیں لہٰذا کسی مسلمان کے گھر پیدا ہونے والا بچہ پیدائشی بھی مسلمان ہے اور ماحول بھی اسے اسلامی اور ایمانی ہی ملا ہے۔ اب کسی ایسے مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ یہ کہے کہ فلاں ملاّ جی نے ہمارے دل میں عظمت مصطفیٰ ڈالدی کیونکہ ہم یہ عظمت مصطفیٰ اپنے قلوب میں ڈلی ڈلائی پڑی پڑائی لائے اور پھر مومن والدین نے نہ صرف یہ کہ اسے باقی رکھا بلکہ پروان چڑھایا ایسے مسلمان کو یہ کہنا کہ فلاں ملاّ جی نے قلب میں عظمت مصطفیٰ ڈالدی یہ کھلا اقرار کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس قسم کے کفریہ جملے اور شعر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے تمام اس قسم کے کفریہ اشعار پڑھنے سے مکمل پرہیز رکھیں۔ چونکہ صحبت اثر انداز ہوتی ہے اسی لئے ضروری ہے کہ اپنی بچیوں کیلئے نیک شوہر اور اپنے بچوں کیلئے نیک بیویاں تلاش کرو تا کہ معاشرہ اچھا ہو اور بچے بھی نیک ہوں۔ شعر

بحکم مصطفیٰ صحبت اثر انداز ہوتی ہے

منافق کے قریں رہنا بھی تو اک سم قاتل ہے (یا نبی)

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اس ضابطے سے الگ ہیں آپ پر کسی کی صحبت اثر انداز نہ ہوئی بلکہ آپکی صحبت سب پر اثر انداز ہوئی۔ اس حدیث شریف میں یہودیت ونصرانیت سے مراد اصل دین نہیں بلکہ مسخ شدہ یہودیت ونصرانیت مراد ہے۔ کافر کے بچے کا میثاقی ایمان شرعاً معتبر نہیں ہے۔ اسی لئے کافر کا بچہ کافر ہی مانا جاتا ہے۔ نہ اسکی نماز جنازہ ہو نہ اسلامی کفن ودفن اور نہ اسے بعد میں مرتد کہا جائے۔

(۱۰۰) کھڑے ہو کر وعظ کہنا خطبہ دینا سنت ہے خطبۂ نکاح ہو یا خطبۂ جمعہ یہ بھی کھڑے ہو کر سنت ہے۔ نیند بھی ایک قسم کی موت ہے کہاوت ہے کہ سوتا مرا برابر ہوتا ہے اسی لئے جنت ودوزخ میں نیند نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ موت ونیند دونوں سے پاک ہے۔ نیز نیند تکان اتارنے کیلئے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تکان سے پاک ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ (ترجمہ) اور نہ چھوا ہمکو کسی تکان نے۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۲۹۲) ایک جاہل مقرر نے اپنی عوام کو پیغام دیتے ہوئے کہا کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ تمہاری بدعملی کو دیکھتے دیکھتے تھک گیا۔ شعر

آج جاہل بھی ہیں عالم کا لبادہ اوڑھے

اپنے سرمایۂ ایماں کو بچائے رکھنا (یا نبی)

اسی لئے غیر عالم کو وعظ وتقریر کرنا ناجائز وحرام ہے کہ انڈ سنڈ مارتا ہے اور جہالت کے غبارے اڑاتا ہے اور کفریات بکتا ہے۔ آج کل اکثر مدارس عربیہ سے جو نفن چھاپ نکل رہے ہیں نہ تو یہ عالم دین ہیں اور نہ نائب رسول یہ صرف روٹی روزی کا دھندہ کرنے والے ہیں۔ پلّے کو بلند ونیچا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو زیادہ رزق عطا فرماتا ہے کسی کو کم۔ یا یہ ایک ہی شخص کبھی غریب ہے کبھی امیر۔ کبھی مومن کبھی کافر کبھی متقی کبھی فاجر ہوتا ہے۔ کبھی ایک ہی قوم غالب ہوتی ہے کبھی مغلوب ہوتی ہے۔ کاتب اعمال فرشتے دو وقت بارگاہ ایزدی میں بندوں کے اعمال کی رپوٹنگ کرتے ہیں اور یہ رپوٹنگ اللہ تعالیٰ کی لاعلمی کی وجہ سے نہیں وہ عالم الغیب والشهادہ ہے جیسے فرشتے امت کا درود شریف بارگاہ نبوی میں پیش کرتے ہیں یہ اسلئے نہیں کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو خبر نہیں ہے بلکہ یہ بڑے درباروں کی شان ہوتی ہے کہ خدام آقا کی بارگاہ میں غلاموں کا روزنامچہ پیش کریں۔ خالق ومخلوق کے درمیان پردہ ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نور ہے لطیف ہے اور مخلوق کثیف ہے اسلئے ماتھے کی آنکھوں سے اسے نہیں دیکھ سکتی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے شب معراج دیدار الٰہی فرمایا کیونکہ آپ اس وقت نور ہی نور تھے (مرقاۃ شریف) آپکی بشریت کا وجود اصلاً نہ رہے اور غلبۂ انوار حق علی الدوام حاصل ہو (تفسیر عزیزی شریف) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے دعاء فرمائی کہ اے اللہ تعالیٰ ہمارے تو ہمکو نور۔ اور آپکی ہر دعاء مستجاب ہے [illegible] طرح بھی آپکا نور ہونا ثابت ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنی تجلّیات ذات کو بے پردہ فرمادے تو ساری مخلوق جل کر راکھ ہو جائے اور وہی سماں دیکھنے کو مل جائے جو کوہ طور کا ہوا تھا۔ سیدنا حضور مدار العالمین سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار مکنپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرۂ مبارک پر ہمیشہ سات نقاب پڑے رہتے تھے، کبھی ایک یا دو نقاب چہرۂ پاک سے آپکے ہٹ جاتے تو لوگ اپنے ہوش وخرد قربان کر بیٹھتے اور آپکے چہرہ پاک پر برسنے والے انوار دیکھ کر لوگ مشرف بہ اسلام ہو جاتے۔ چنانچہ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا'' آپ اکثر احوال چہرے پر نقاب ڈالے رہتے۔ کہتے ہیں جو کوئی

لَا مُحَالَةَ الْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ

آنکھیں کہ انکا زنا نظر بد ہے اور کان کہ انکا زنا، زنا کی باتوں کو جی لگا کر سننا ہے، اور زبان کہ اسکا گناشہوت انگیز گفتگو کرنا، اور ہاتھ کہ زنا ان کا عورت کو چھونا

وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطٰى وَالْقَلْبُ يَهْوِىْ وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهٗ۔ (رواہ مسلم)

اور پاؤں انکا زنا بدکاری کیلئے چلنا، اور دل چاہتا ہے اور تمنا کرتا ہے اور سچا کر دکھاتی ہے اس کو شرم گاہ یا جھوٹا کر دیتی ہے اس کو۔

(۹۶) حدیث شریف: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ قَالَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ: سیدنا حضرت عمران ابن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ دو شخص مزینہ کے کہ ان دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ

اَرَئَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ اَشَيْءٌ قُضِىَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ سَبَقَ

کیا رائے گرامی ہے آپکی اسکے بارے میں جو لوگ کر رہے ہیں آجکل اور مشغول ہیں اس میں، کیا ایسی چیز ہے کہ فیصلہ فرمایا جا چکا ہے ان پر اور گزر چکی تقدیر پہلے سے

اَوْفِيْهَا يَسْتَقْبِلُوْنَ بِهٖ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِىَ عَلَيْهِمْ

یا اسمیں سے ہے جو آئندہ کرینگے جو لائے انکے پاس انکے پیغمبر اور ثابت ہو چکی دلیل ان پر۔ فرمایا پیارے نبی نے نہیں بلکہ وہ ایسی چیز ہے فیصلہ فرمادیا گیا ان پر

وَمَضٰى فِيْهِمْ وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا۔ (رواہ مسلم)

اور تقدیر گزر چکی انمیں اور اسکی تصدیق اللہ عزوجل کی کتاب میں ہے" قسم ہے جان کی اور اسکی جسنے برابر کیا اسکو پھر سمجھ دی اسکو بدکاری کی اور اسکی پرہیزگاری کی۔ (بصیرۃ الایمان ص ۱۵۴۳)

(۹۷) حدیث شریف: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ رَجُلٌ شَابٌّ وَاَنَا اَخَافُ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرمایا انہوں نے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک میں جوان مرد ہوں اور میں خوف کرتا ہوں

عَلٰى نَفْسِىَ الْعَنَتَ وَلَا اَجِدُ مَا اَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ كَاَنَّهٗ يَسْتَاْذِنُهٗ فِى الْاِخْتِصَاءِ قَالَ فَسَكَتَ

خود پر زنا کا اور نہیں پاتا میں اسکو کہ نکاح کرلوں میں اسکی وجہ سے عورتوں سے۔ گویا کہ وہ اجازت مانگ رہے تھے حضور سے خصی ہونے کی۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ حضور خاموش رہے

عَنِّىْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّىْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّىْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ

میرے بارے میں۔ پھر میں نے عرض کیا اسی کی مثل تو خاموش رہے پیارے رسول میرے بارے میں۔ پھر میں نے عرض کیا اسی کی مثل۔ تو فرمایا

करते रहेंगे, यहाँ तक कि कहा जाएगा यह कि पैदा फ़रमाई अल्लाह तआला ने मख़लूक़, तो किसने पैदा किया अल्लाह तआला को, तो जब लोग यह कहें तो तुम कहो वो अल्लाह तआला एक है, अल्लाह तआला बेनियाज़ है, न जना है उस ने और जना गया है वो, और नहीं उसके है लिये बराबरी करने वाला कोई, फिर चाहिये कि थुतकार दे अपनी बाँई तरफ़ और पनाह माँगे अल्लाह तआला की शैतान मरदूद से।

87 हदीस शरीफ़:– हज़रते क़ासिम इब्ने मोहम्मद रज़ियल्लाहो अन्हुमा से मरवी कि उनसे किसी शख़्स ने सवाल किया तो अर्ज़ किया कि बेशक मुझे वोम होता है अपनी नमाज़ में तो गराँ होता है यह मुझ पर, तो हज़रते क़ासिम ने फ़रमाया उस से पूरी करता चला जा अपनी नमाज़ को इस लिये कि नहीं जाएगा यह वसवसा तुझ से, यहाँ तक कि लौटोगे तुम और तुम कह रहे होगे कि नहीं पूरी हुई मेरी नमाज़।

(5) तक़दीर पर ईमान लाने का बाब

88 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि लिखीं अल्लाह तआला ने तक़दीरें मख़लूक़ की, पहले पैदा करने से ज़मीन व आसमान के, पचास हज़ार बरस और थी उसकी जलवाहगाह पानी पर।

89 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि हर चीज़ अंदाज़े से है यहाँ तक कि इन्केसारी और अक़लमंदी।

آپکے جمال پر نظر ڈالتا بے اختیار سجدے کرتا۔ (اخبار الاخیار شریف) حضرت قطب ربانی غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی نے اپنے مکتوب'' کبرۃ الوحدت'' اور حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجری سلطان الہند نے اپنے مکتوب'' احدیۃ المعارف'' میں لکھا ہے کہ'' باللہ ثم باللہ ہم نے دیکھا کہ حضرت شاہ بدیع الدین کے نقاب احیاناً ایک یا دو اٹھ جاتے تو خلق اللہ سجدے میں گرنے لگتی تھی کیونکہ جسطرح آدم علیہ السلام مسجود ملائک تھے اسی طرح حضرت بدیع الدین مسجود الخلائق تھے اور یہ شرف انکو صرف دست اقدس حضرت سرور کونین سید عالم ﷺ کے چہرے پر مس کرنے سے ہوا تھا مگر آپ حجابات دبیز میں اپنا چہرہ مستور رکھتے تھے تا کہ شریعت سے باہر قدم نہ نکلے (تواریخ آئینۂ تصوف ص ۱۵۴)۔ شعر

مدار عالم کے نوری رخ پر نقابیں رہتی تھیں سات ہر دم

سرک گئی ان میں ایک بھی گر تو کرتی مخلوق اپنا سر خم (انتخاب قدیری)

یہ شان اللہ تعالیٰ نے سیدنا اعلیٰحضرت پیارے نبی ﷺ کو عطا فرمائی ہے کہ آپنے جمال ذات باری کو بے حجاب ملاحظہ فرمایا اور پلکیں بھی نہ جھپکیں۔ شعر

پلکیں بھی نہ جھپکیں اور انہیں غش بھی نہیں ہے

یوں خالق اکبر کی طرف دیکھ رہے ہیں (یاحبیب)

ارشاد رب قدیر ہے۔ (ترجمہ) نہ ہٹی نگاہ اور نہ پھسلی (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۳۱۲)

(۱۰۱) سورج کی روشنی، سمندر کا پانی اور بندوں کا علم خرچ کرنے سے نہیں گھٹتا تو پھر اللہ تعالیٰ کے خزانے خرچ کرنے سے کیسے گھٹ سکتے ہیں۔ پانی پر عرش الٰہی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ عرش اور پانی کے درمیان کوئی آڑ نہ تھی۔ مخلوق کا رزق اللہ تعالیٰ کے قبضہ و اختیار میں ہے جسکو جتنا چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شان کا کیا کہنا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی شان یہ ہے۔ شعر

ازل سے بانٹ رہے ہیں کمی نہیں پھر بھی

مرے حضور کا جود و نوال کیا کہنا (انتخاب قدیری)

(۱۰۲) اس حدیث شریف میں یہ فرمانا کہ اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے اسکو جو بھی مشرکین کی اولاد کرنے والی ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ بالغ ہو کر کافر ہوتے تو دوزخ انکا مقدر تھا اور اگر مومن ہوتے تو جنت انکی قسمت تھی۔ کفار کے بچوں کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ مگر صحیح یہ ہے کہ وہ ایسے جنتی ہیں کہ جنت میں مومنوں کے خدام ہونگے۔ (مرقاۃ شریف)

(۱۰۳) اس حدیث شریف میں جو اوّلیت مذکور ہے وہ دوسروں کے اعتبار سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عرش، پانی، ہوا اور لوح محفوظ کی تخلیق کے بعد اور باقی تمام اشیاء کی پیدائش سے پہلے جسکی تخلیق فرمائی وہ قلم ہے۔ اور جس حدیث شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اوّلیت کا ذکر ہے وہ حقیقی اوّلیت ہے پیارے نبی نے فرمایا سب سے پہلے جسکو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا میرا نور ہے اور ساری مخلوق کو میرے نور سے پیدا فرمایا اور میں اللہ تعالیٰ کے نور سے ہوں۔ (مدارج النبوت شریف) بعض حضرات بزرگان دین ارشاد فرماتے ہیں کہ حقیقت محمدیہ ہی قلم ہے۔ اس صورت میں تو اس حدیث شریف میں اوّلیت حقیقی ہے۔'' جو ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا ہے'' یہ پیارے نبی نے اپنے زمانۂ پاک کے اعتبار سے فرمایا ہے۔ ورنہ تقدیر جب لکھی جا رہی تھی تو سب ہونے ہی والا تھا کچھ بھی ہوا نہ تھا۔'' قلم کا بولنا'' یہ بھی کچھ بعید نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت بخشی ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ (ترجمہ) پاکی بیان کرتے ہیں اسکی آسمان ساتوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے۔ اور نہیں ہے کوئی چیز مگر پاکی بیان کرتی ہے اسکی خوبی کے ساتھ اور لیکن نہیں سمجھتے ہو تم انکی تسبیح کو بے شک وہ ہے بہت حلم والا بخشنے والا۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۶۷۶) سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہر زندہ چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے ہر چیز کی زندگی اسکے حسب حیثیت ہے۔ حضرات مفسرین کرام نے فرمایا دروازہ کھولنے کی آواز اور چھت کے چٹخنے کی آواز یہ بھی تسبیح کرنا ہے۔ ان سبکی تسبیح سبحان اللہ و بحمدہ ہے۔ حضور انور ﷺ کی انگشت مبارک سے پانی کے چشمے جاری ہوتے ہم نے دیکھے اور یہ بھی ہم نے دیکھا کہ کھاتے وقت میں کھانا تسبیح کرتا تھا (بخاری شریف) حدیث شریف: حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو میری بعثت کے زمانے میں مجھے سلام کیا کرتا تھا۔ (مسلم شریف) حضور انور ﷺ

النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَااَبَا هُرَیْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِّ عَلٰی ذٰلِكَ اَوْذَرْ۔ (رواہ البخاری)

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے ابو ہریرہ قلم سوکھ گیا دیکھ کر جو تم پانے والے ہو۔ تو خصی ہو اس پر یا چھوڑ دو اس کو۔

(۹۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ قُلُوْبَ بَنِیْ آدَمَ كُلَّهَا بَیْنَ اَصْبَعَیْنِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک دل تمام کی تمام اولاد آدم کے دو انگلیوں کے درمیان میں

مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ یُصَرِّفُهٗ كَیْفَ یَشَآءُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَللّٰهُمَّ

بیحد رحمت والی قدرت کی انگلیوں میں سے ایک دل کی طرح۔ پھیرتا ہے اس کو جیسے چاہتا ہے۔ پھر فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اللہ تعالیٰ

مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ۔ (رواہ مسلم)

پھیرنے والے دلوں کے پھیر دے ہمارے دلوں کو اپنی فرمانبرداری کی طرف۔

(۹۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَامِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ یُهَوِّدَانِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی بچہ مگر پیدا فرمایا جاتا ہے دین فطرت پر تو اسکے والدین یہودی بنادیں

اَوْیُنَصِّرَانِهٖ اَوْیُمَجِّسَانِهٖ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِیْمَةُ جَمْعَآءَ تُحِسُّوْنَ فِیْهَا مِنْ جَدْعَآءَ ثُمَّ یَقُوْلُ

اسکو یا نصرانی بنادیں اسکو۔ یا آتش پرست بنادیں اسکو۔ جیسا کہ جنتا ہے چوپایہ بے عیب چوپایہ۔ کیا محسوس کرتے ہو تم اسمیں کان کٹا۔ پھر تلاوت فرماتے

فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَاتَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

"بناڈالی ہوئی اللہ کی، کہ پیدا فرمایا لوگوں کو جس پر، کوئی تبدیلی نہیں بنانے میں اللہ کے، یہی دین ہے سیدھا۔ (بصیرۃ الایمان ص ۹۸۰)

(۱۰۰) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابو موسیٰ سے مروی فرمایا انہوں نے کہ قیام فرمایا ہماری بزم میں پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ باتوں کیلئے

فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَایَنَامُ وَلَا یَنْبَغِیْ لَهٗ اَنْ یَّنَامَ یَخْفِضُ الْقِسْطَ وَیَرْفَعُهٗ الیه

تو فرمایا پیارے رسول نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نہیں سوتا اور نہ اسکی شان کے لائق ہے سونا۔ جھکاتا ہے پلے کو اور بلند فرماتا ہے پلے کو۔ پیش کیے جاتے ہیں اسکی بارگاہ میں

---

90 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मुनाज़रा किया हज़रते आदम और हज़रत मूसा ने अपने मालिक की बारगाह में तो हज़रते आदम, हज़रते मूसा पर ग़ालिब रहे, हज़रते मूसा ने कहा आप आदम हैं, जिन्हें अल्लाह तआला ने अपने दस्ते कुदरत से पैदा फ़रमाया और फूँकी आप में अपनी रूह और कराया सजदा आप को अपने फ़रिश्तों से और सकूनत बख़्शी आप को आपनी जन्नत में, फिर उतार दिया आप ने लोगों को अपनी ख़ता ए इजतेहादी से ज़मीन पर, हज़रते आदम ने फ़रमाया आप वो मूसा हैं जिन्हें चुना अल्लाह तआला ने अपना पैग़ाम पहुंचाने के लिये और अपनी हमकलामी के लिये और अता फ़रमाई आपको तख़्तियाँ जिन में खुला बयान है हर चीज़ का और कुर्ब अता फ़रमाया आपको राज़दारी के लिये तो कितनी मुददत पाई आपने कि लिखा अल्लाह तआला ने तौरेत को मेरे पैदा होने से पहले, हज़रते मूसा ने कहा चालीस साल पहले, हज़रते आदम ने फ़रमाया तो क्या आपने पाया उस में वअसा आदमो रब्बेही फ़ग़वा हज़रते मूसा ने कहा हाँ, तो क्या आप मलामत करते हैं मुझको उस अमल पर जो मैंने किया कि लिख दिया था अल्लाह तआला ने मरे मुक़द्दर में, यह कि करूँगा मैं उस अमल को, मेरी पैदाइश से चालीस साल पहले, फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि हज़रते आदम हज़रत मूसा पर ग़ालिब रहे।

91 हदीस शरीफ़:— हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मसउद रज़ियल्लाहो अन्हुमा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बात

عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْكَشَفَهُ

رات کے عمل دن کے عمل سے پہلے اور دن کے عمل رات کے عمل سے پہلے۔ اس کا پردہ نور ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کھول دے اس کو

لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهٖ مَا انْتَهٰى اِلَيْهِ بَصَرُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ۔ (رواہ مسلم)

تو جلا ڈالیں گی اس کی ذات کی تجلیاں تاحد نظر اس کی مخلوق کو۔

(۱۰۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَدُ اللّٰهِ مَلَاٰى لَاتَغِيْضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ بِاللَّيْلِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا دست قدرت بھرا ہوا ہے کہ نہیں کم کرے گا اس کو خرچ۔ عطا فرمانے والا ہے رات

وَالنَّهَارِ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُذْ خَلَقَ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَغِضْ مَافِيْ يَدِهٖ

اور دن۔ کیا دیکھا تم نے کتنا خرچ فرمایا جب سے پیدا فرمایا ہے آسمان کو اور زمین کو۔ تو خرچ کرنے میں نہیں کمی کی اس میں جو اسکے قبضے میں ہے۔

وَكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ وَبِيَدِهِ الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ۔ (رواہ البخاری و المسلم)

اور ہے اس کی جلوہ گاہ پانی پر اور اس کے دست قدرت میں ہے ترازو کہ جھکاتا ہے اور بلند فرماتا ہے۔

(۱۰۲) حدیث شریف: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ

ترجمہ: سوال کیا گیا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں۔ فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے اسکو جو وہ کرنے والے تھے۔

(۱۰۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهٗ اُكْتُبْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک سب سے پہلا جس کو پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے قلم ہے۔ پھر فرمایا اس سے لکھ!

فَقَالَ مَا اَكْتُبُ قَالَ اُكْتُبِ الْقَدَرَ فَكَتَبَ مَاكَانَ وَمَاهُوَ كَائِنٌ اِلَى الْاَبَدِ۔ (رواہ الترمذی)

تو قلم بولا کیا لکھوں؟ تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے تقدیر لکھ! تو لکھا قلم نے وہ جو ہو چکا اور جو کچھ ہونے والا ہے ابد تک۔

बयान फ़रमाई हम से प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने और वो सादिक़ मसदूक़ हैं, कि बेशक तुम में से हर एक का माददा ए पैदाइश जमा किया जाता है उसकी माँ के हमल में चालीस दिन क़तरा ए मनी, फिर होती है खून की फटक मनी की मिक़दार, फिर होता है लोथड़ा मनी की मिक़दार, फिर भेजता है अल्लाह तआला एक फ़रिश्ता चार बातें बताकर, तो लिखता है फ़रिश्ता उसके अमल, उसकी मौत और उसका रिज़क़ और बदबख्त होना और नेक बख्त होना, फिर फूँकता है उसमें रूह, तो कसम है उसकी कि नहीं जिसके सिवा कोई माबूद बेशक कोई तुम में का अमल करता है अहले जन्नत का अमल, यहाँ तक कि नहीं रहता उसके दर्मियान और जन्नत के दर्मियान मगर एक हाथ का फ़ासला, तो उसके सामने आ जाता है तक़दीर नामा, तो वो अमल करता है अमल अहले जहन्नम के तो वो जहन्नम में घुस जाता है और बेशक कोई तुम में का अमल करता है अहले नार का, यहाँ तक कि नहीं होता उसके दर्मियान और दोज़ख़ के दर्मियान मगर एक हाथ का फ़ासला तो उसके सामने आ जाता है तक़दीर नामा तो वो अमल करता है अहले जन्नम के तो दाख़िल होता है जन्नत में।

92 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक बन्दा अमल करता है दोज़ख़यों के से अमल और बेशक वो है जन्नतयों में से और बन्दा अमल करता है जन्नतयों के से अमल

(۱۰۴) حدیث شریف: سُئِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ "وَاِذْ اَخَذَ
ترجمہ: پوچھا گیا سیدنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کریمہ کے بارے میں' اور اے پیارے نبی آپ یاد فرمائیں جب نکالا
رَبُّكَ مِنْ بَنِیْ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ، اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى
آپکے مالک نے اولاد آدم کو پشتوں سے انکی، نسل کو انکی، اور گواہ بنایا انکو خود ان پر، کیا نہیں ہوں میں تمہارا مالک، کہا انہوں نے ''ہاں''
شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ" قَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ
ہم سب گواہ بنے، کہیں کہنے لگو قیامت کے دن ہم تھے اس سے بے خبر۔ (بصیرۃ الایمان ص ۴۰۴) فرمایا حضرت عمر نے کہ سنا میں نے پیارے رسول اللہ ﷺ سے
يُسْاَلُ عَنْهَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ
کہ پوچھا گیا پیارے رسول سے اس آیت کے بارے میں، تو فرمایا پیارے رسول نے کہ بیشک اللہ نے پیدا فرمایا حضرت آدم کو، پھر پھیرا انکی پشت پر شان والا دست قدرت
فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ
تو نکلی اس سے اولاد، تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے بنایا میں نے ان کو جنت کیلئے اور وہ عمل اہل جنت کے کرینگے، پھر پھیرا انکی پشت پر
فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ فَقَالَ رَجُلٌ فَفِيْمَ الْعَمَلُ
تو نکلی اس سے اولاد، تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ جہنم کیلئے ہے، عمل اہل نار کے کریں گے، پھر ایک شخص نے عرض کیا کہ عمل کہاں گیا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اِسْتَعْمَلَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ
یارسول اللہ؟ تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک اللہ تعالیٰ نے جب پیدا فرمایا بندے کو جنت کیلئے تو لیتا ہے اس سے کام اہل جنت کے
حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلُهٗ بِهِ الْجَنَّةَ وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اِسْتَعْمَلَهٗ
یہانتک کہ مرتا ہے وہ ایسے عمل پر جو اہل جنت کے اعمال میں سے ہے، تو داخل فرماتا ہے اسکو اسکی وجہ سے جنت میں اور جب پیدا فرمایا بندے کو آگ کیلئے تو لیتا ہے اس سے کام
بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلُهٗ بِهِ النَّارَ۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد)
آگ والوں کے یہانتک کہ مرتا ہے وہ ایسے عمل پر جو آگ والوں کے اعمال میں سے ہے، تو داخل فرماتا ہے اسکو اسکی وجہ سے آگ میں۔

और है वो जहन्नमयों में से, पस आमाल का एतबार ख़ातमों पर है।

93 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं है तुम में से कोई मगर लिखा हुवा है उसका ठिकाना जहन्नम से या उसका ठिकाना जन्नत से, लोगों ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह तो क्या हम न भरोसा कर लें अपनी तक़दीर के लिखे पर और छोड़ दें हम अमल को, फ़रमाया प्यारे रसूल ने आमाल किये जाओ क्योंकि सब आसान किया गया है उसके लिये, वो पैदा किया गया है जिसके लिये, लेकिन जो है नेक बख़्तियों में से तो आसान हो जाता है नेक बख्ती का अमल और लेकिन बदबख़्तियों में से है तो आसान हो जाता है अमल बदबख्ती का, फिर प्यारे नबी ने क़ुरआने करीम की तिलावत फ़रमाई "तो जिसने दिया और डरा और तसदीक़ की की सबसे अच्छी बात की तो हम भी सहमल देंगे उसको आसानी की और जिसने कंजूसी की और बेपरवाही की और झुटलाया सबसे अच्छी बात को तो जल्द मुहय्या फ़रमा देंगे हम उसको मुश्किल" (बसीरतुल ईमान स॰ 1542)

94 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक अल्लाह तआला ने तहरीर फ़रमा दिया है आदमी पर उसका हिस्सा ज़िना से, पाएगा वो उसको यक़ीनन, तो आँख का ज़िना बदनज़री है, ज़बान का गुनाह गन्दी बातें बोलना है और दिल तमन्ना करता है और चाहता है और शर्मगाह

لکڑی کے ایک ستون شریف سے تکیہ فرما کر خطبہ فرمایا کرتے تھے جب منبر مبارک بنایا گیا اور حضور انور ﷺ خطبے کے لئے منبر مبارک پر جلوہ افروز ہوئے تو وہ ستون شریف رویا حضور انور ﷺ نے اس پر دست کرم پھیرا اور شفقت فرمائی اور تسکین دی (بخاری شریف)

حدیث شریف: حضور انور ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا کہ ان قبر والوں پر عذاب قبر ہو رہا ہے اور یہ عذاب کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہو رہا ہے بلکہ ایک تو پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلیاں کرتا تھا پھر حضور انور ﷺ نے کھجور کی تر شاخ لی اور پھر اسکو چیرا پھر گاڑ دیا ہر اک کی قبر پر۔ حضرات صحابۂ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے یہ کیا کیا! حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ جب تک یہ شاخوں کے ٹکڑے سوکھیں گے نہیں اس وقت تک ان قبر والوں پر عذاب ہلکا ہو جائے گا (مسلم شریف) اسکا صاف اور واضح مطلب یہ ہے کہ تر یعنی ہری شاخیں جب تک سوکھے نہیں وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہیں اور ان کی تسبیح سے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور قبر پر سبز و شاداب شاخ رہے گی تو اسکی تسبیح کی برکت سے اترنے والی رحمتوں سے عذاب قبر بھی ہلکا ہو جائیگا۔ قبروں پر تر و سبز پھول پتیاں ڈالنا سنت ہے گنہگاروں کی قبر پر ڈالنے سے عذاب ہلکا ہوگا اور خاصان خدا کی قبور پر نور پر ڈالنے سے انکے مراتب میں بلندیاں ہوگی اور انکا فیضان اور زیادہ برسے گا۔ ان تمام احادیث کریمہ سے جمادات و نباتات کا کلام کرنا اور تسبیح کرنا ثابت ہے۔ انکی تسبیحات کو عام لوگ اختلاف لغات اور سمجھنے کی دشواری کے باعث سمجھ نہیں پاتے۔ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق تسبیح الٰہی میں مشغول ہے مگر سبکی تسبیحات کی تاثیرات میں فرق ہے۔ سبزے کی تسبیح سے قبروں کے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے۔ اسی لئے قبروں پر پھول پتیاں ڈالتے ہیں۔ ولی اور غیر ولی کی تسبیحات کی تاثیرات میں فرق ہے۔

(۱۰۴) اللہ تعالیٰ جسم و جسمانیات سے پاک ہے اسی لئے فقیر قدیری نے عقیدے کی روشنی میں محتاط ترجمہ کیا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ ہاتھ پاؤں آنکھ ناک کان سے پاک و منزہ ہے۔ تو دائیں بائیں کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے۔ چونکہ مرد کی پشت میں نطفہ رہتا ہے اسلئے پیٹھ پر دست قدرت پھیرنے سے تعبیر فرمایا۔ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کے ہر بن مو یعنی ہر رونگٹے کی جڑ سے پسینے کے قطرات کی طرح ذریت آدم ظاہر ہوئی۔ اور یہ واقعہ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کے جنت میں جانے سے پہلے "کوہ نعمان" پر نزد عرفات شریف۔ یا مکۂ مکرمہ اور طائف کے درمیان ہوا۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ جنت سے تشریف لانے کے بعد یہ واقعہ معرض وجود میں آیا۔ ارواح مومنین سفید رنگ کی تھیں۔ اور ارواح کافرین کالے رنگ کی تھیں۔ حضرات انبیاء کرام کی ارواح تو خوب چمچما رہی تھیں۔ حضرت آدم کو اللہ تعالیٰ نے تمام ارواح انسانی کو انکی پشت پاک سے نکال کر بتا دیا دکھا دیا۔ جب انکے علم پاک کا یہ عالم ہے تو پھر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے علم پاک کی شان تو اور بھی اعلیٰ و بالا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی سے کچھ نہ چھپا رکھا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے بندے کی تقدیر میں وہی لکھا ہے جو اسے کرنا تھا۔ بندہ نہ تو مختار مطلق ہے اور نہ مجبور محض۔

(۱۰۵) اللہ تعالیٰ نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو تمام جنتیوں اور دوزخیوں کا تفصیلی علم عطا فرمایا۔ اس حدیث پاک میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے اس علم کی روشن دلیل موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو تقدیر معلق، تقدیر مشابہ معلق اور تقدیر مبرم اور ام الکتاب کا علم عطا فرمایا ہے۔ جنت میں ثواب کیلئے آدمیوں کے علاوہ کوئی نہ جائے گا۔ جنت سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کی میراث ہے انہیں کی اولاد کو ملے گی۔ برائے خدمت انسانی دیگر مخلوقات بھی جنت میں ہونگی جیسے فرشتے حور و غلمان وغیرہ۔

(۱۰۶) جیسے اللہ تعالیٰ نے بیماری مقرر فرما دی ہے ایسے ہی اسکا دور کرنا دواء و دعاء سے مقرر فرما دیا ہے۔ اسباب و وسائل بھی مقدرات سے ہیں یہ خلاف تقدیر نہیں ہیں۔ اگر کسی نے دواء کی یا دعاء کی اور فائدہ نہ ہوا تو جانے کے مقدر میں شفا نہ تھی۔ تعویذ، گنڈے، دم درود، جھاڑ پھونک اگر آیات قرآنیہ یا ادعیہ ماثورہ یا بزرگان دین کے معمولات سے ہوں یا اسماء الٰہی پر مشتمل ہوں اور مؤثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہی کو جانے تو جائز ہے ورنہ ناجائز ہے۔ جیسے بیماری دوا کے استعمال سے اور مضر چیزوں کے پرہیز سے یا جنگ میں آلات دفاع استعمال کرتے ہیں اس سے "توکل" کو کوئی

(۱۰۵) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ فِیْ یَدَیْهِ

ترجمہ: سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمرو سے مروی انہوں نے فرمایا تشریف لائے پیارے رسول اللہ ﷺ۔ اور پیارے رسول کے مبارک ہاتھوں میں

کِتٰبَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَاهٰذَانِ الْكِتَابَانِ قُلْنَا لَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ

دو کتابیں تھیں۔ تو پیارے رسول نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ کیا ہیں یہ دو کتابیں؟ ہم نے عرض کیا نہیں یارسول اللہ، مگر یہ کہ آپ خبر عنایت فرمائیں ہمکو تو فرمایا پیارے رسول نے

لِلَّذِیْ فِیْ یَدِهِ الْیُمْنٰی هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ فِیْهِ اَسْمَآءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَآءُ اٰبَآئِهِمْ

اس کتاب کے بارے میں جو حضور انور کے دائیں دست پاک میں تھی، یہ کتاب تمام جہانوں کے مالک کیطرف سے ہے، اسمیں نام ہیں اہل جنت کے اور نام ہیں انکے باپ داداؤں کے

وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰی اٰخِرِهِمْ فَلَا یُزَادُ فِیْهِمْ وَلَا یُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِیْ

اور انکے قبیلوں کے، پھر ٹوٹل لگا دیا گیا ہے انکے آخر تک کا، تو نہ زیادہ کیا جائیگا ان میں اور نہ کم کیا جائیگا ان سے کبھی، فرمایا پیارے نبی نے اسکے بارے میں

فِیْ شِمَالِهٖ هٰذَا كِتٰبٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ فِیْهِ اَسْمَآءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَآءُ اٰبَآئِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ

جو پیارے نبی کے بائیں دست مبارک میں تھی کہ یہ کتاب ہے تمام جہانوں کے مالک کیطرف سے، اسمیں نام ہیں آگ والوں کے اور نام ہیں انکے باپ داداؤں کے اور انکے قبیلوں کے

ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰی اٰخِرِهِمْ فَلَا یُزَادُ فِیْهِمْ وَلَا یُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُهٗ فَفِیْمَا الْعَمَلُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ

پھر ٹوٹل لگا دیا گیا ہے انکے آخر تک کا، تو نہ زیادہ کیا جائیگا ان میں اور نہ کم کیا جائیگا ان سے کبھی، تو حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا کہ عمل کہاں گیا یارسول اللہ

اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ یُخْتَمُ

اگر معاملہ ایسا ہے کہ فراغت ہو چکی ہے اس سے؟ تو پیارے رسول نے فرمایا سیدھے سیدھے چلو اور قرب حق حاصل کرتے رہو کیونکہ اہل جنت کا خاتمہ ہوتا ہے

لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَیَّ عَمَلٍ وَاِنَّ صَاحِبَ النَّارِ یُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ

اہل جنت کے عمل پر اور اگرچہ پہلے کوئی بھی عمل کیا ہو، اور بیشک آگ والوں کا خاتمہ ہوتا ہے آگ والوں کے عمل پر اگرچہ

عَمِلَ اَیَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِیَدَیْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ

پہلے کوئی بھی عمل کیا ہو، اشارہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پھر رکھدیا دونوں کتابوں کو، پھر فرمایا پیارے رسول نے

सच्चा कर दिखाती है उसको या झूटा कर देती है उसको।

95 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि लिखा जा चुका है आदमी पर उसका हिस्सा ज़िना से तो पाने वाला है वो उसको यक़ीनन, आँखें कि उनका ज़िना नज़रे बद है और कान कि उनका ज़िना, ज़िना की बातों को जी लगाकर सुनना है और ज़बान कि उसका गुनाह शहवत अंगेज़ गुफ़्तुगू करना और हाथ कि ज़िना उनका औरत को छूना और पाँऊ, उनका ज़िना बदकारी के लिये चलना और दिल चाहता है और तमन्ना करता है और सच्चा कर दिखाती है उसको शर्मगाह या झूटा कर देती है उसको।

96 हदीस शरीफ़:— हज़रते इमरान इब्ने हसीन से मरवी कि दो शख़्स मज़ीना के कि उन दोनों ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! क्या राय है आपकी उसके बारे में जो लाग कर रहे हैं आजकल और मशगूल हैं उसमें? क्या ऐसी चीज़ है कि फ़ैसला फ़रमाया जा चुका है उन पर और गुज़र चुकी तक़दीर पहले से या उसमें से है जो आइंदा करेंगे जो लाए उनके पैग़म्बर और साबित हो चुकी दलील उन पर? फ़रमाया प्यारे नबी ने नहीं बल्कि वो ऐसी चीज़ है फ़ैसला फ़रमा दिया उन पर और तक़दीर गुज़र चुकी उनमें और उसकी तसदीक़ अल्लाह तआला की किताब में है "क़सम है जान की और उसकी जिसने बराबर किया उसको फिर समझ दी उसको बदकारी की और उसकी परहेज़गारी की। (बसीरतुल ईमान स॰ 543)

نقصان نہیں پہونچتا تو پھر جھاڑ پھونک یا دم درود تعویذ گنڈوں سے عقیدہ توکل کیسے متاثر ہوسکتا ہے جبکہ مومنوں کا عقیدہ ہے کہ مؤثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے۔ دعاء ودوا سے علاج کرنا کرانا سنت رسول بھی ہے اور سنت صحابہ بھی اور تمام خاصان خدا کی سنت بھی ہے۔

(۱۰۷) مسئلۂ تقدیر اتنا اہم ہے کہ اس میں ہر کس و ناکس کو نہیں اُلجھنا چاہئے۔ کیونکہ عام انسان اس اہم مسئلے میں بحث کرنے کا مکلّف نہیں ہے اور نہ ہی یہ ایسا مسئلہ ہے کہ جسکے جزئیات کے متعلق میدان حشر میں کسی سے سوال ہوگا بلکہ تقدیر کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اچھا، برا ہونے پر یقین کرلینا کافی ہے۔ کم سمجھ لوگوں کا تقدیر کے بارے میں کج بحثیاں کرنا اور عوام کے دلوں میں شکوک و شبہات کی فضا بنانا حرام ہے۔ یہود و نصاریٰ کے بعض گروہ تقدیر کے مسئلے میں ٹا ک ٹیاں مار کر جہنم کا ایندھن ہوگئے۔ مسئلۂ تقدیر میں چوں چوں کرنا غضب الٰہی و غضب محبوب الٰہی کا سبب ہے اسلیئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے چہرۂ پاک سے مسئلۂ تقدیر میں چھیڑ چھاڑ کو سنکر آثار جلال ظاہر ہوگئے اور آپکا چہرۂ پاک سرخ ہوگیا۔ یاد رہے کہ یہ جلال نفسانی نہ تھا بلکہ تعلیم امت کیلئے تھا۔ مسئلۂ تقدیر میں الجھنا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو سخت ناپسند تھا۔ وقت ضرورت پیر اپنے مریدوں پر استاد اپنے شاگردوں اور والدین اولاد پر اظہار ناراضگی کرسکتے ہیں یہ بھی سنت ہے۔ مسئلۂ تقدیر کی حقانیت پر دلائل قائم کرنا اور معترض کے اعتراضات کا شافی ووافی جواب دینا یہ جھگڑا نہیں بلکہ تبلیغ دین ہے جو کار ثواب ہے۔ مگر یہ کام صرف حضرات علماء کرام و مفتیان عظام کا ہے عوام کا نہیں۔ عوام کو اس مسئلے میں بحث و مباحثہ کرنا سخت منع ہے۔

(۱۰۸) حضرت عزرائیل علیہ السلام نے ہر قسم کی زمین سے تھوڑی تھوڑی مٹی لی اور ہر قسم کے پانی سے گوندھا۔ حضرت عزرائیل نے زمین سے مٹی اٹھائی تھی تو جان نکالنے کا کام بھی انہیں کے سپرد فرمایا گیا تاکہ زمین کو زمین کی امانت وہی واپس کرے جس نے زمین سے امانت لی تھی۔ مٹیاں مختلف قسم کے رنگوں کی ہوتی ہیں اور مزاج بھی مختلف رکھتی ہیں اسلیئے انسانوں کی صورتیں اور سیرتیں بھی مختلف ہوتی ہیں۔ پاک مٹی سے بننے والے پاک ہوتے ہیں جیسے حضرت ابوبکر صدیق اکبر، حضرت عمر فاروق اعظم، حضرت عثمان ذوالنورین، حضرت مولا علی مشکل کشا، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ اور ناپاک مٹی سے ابوجہل و ابولہب وشمر ویزید وغیرہم۔

(۱۰۹) انسان وجنات وقت پیدائش نفسانی اور شہوانی اندھیریوں میں تھے اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے ایمان وعرفان اور نور بصیرت سے نوازا کہ تاریکیٔ نفسانی دور ہوا اور نور ایمان وعرفان ہمیں نصیب ہو۔ تقدیر اس اندازۂ قدرت کا نام ہے جو علم الٰہی میں بندہ کرنے والا تھا۔ لہٰذا ہم اس لکھے کے پابند نہیں ہیں۔ ہمیں اتنا اختیار ہے کہ ہم اپنے لئے راہ مقررہ متعین کریں اسی پر اجر وثواب ہے۔ مزید کرم باری یہ ہے کہ آپکو راہ حق کا سجھاؤ دینے کیلیئے اللہ تعالیٰ نے حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام کا مبارک ومسعود سلسلہ بھی قائم فرمایا۔

(۱۱۰) انسان کا دل گویا کہ ایک ''پر'' ہے اور دنیا گویا کہ ایک میدان ہے۔ اور انسانی صحبتیں تیز وتند ہواؤں کی مانند ہیں۔ اگر ''پر'' کسی بھاری پتھر کے نیچے آجائے تو پھر کیسی ہی تیز ہوائیں چلیں وہ ''پر'' کو متاثر نہ کرسکیں گی اور وہ ''پر'' ہواؤں کے تیز وتند جھونکوں کی زد سے محفوظ ومامون ہوجائیگا۔ اسی طرح اگر بندہ کسی شیخ کامل کی پناہ میں آجائے تو انشاء المولی القدیر وہ بدعقیدگی بدعملی کے تیز وتند جھونکوں کی زد سے محفوظ ہوجائیگا۔ آج بھی یہ دیکھا جارہا ہے جو مومنین مرشد کامل کے ہاتھوں میں ہاتھ دیدیتے ہیں وہ بدعقیدگی کے تھپیڑوں سے محفوظ ہوجاتے ہیں۔ خدائے بصیر وقدیر بطفیل اشرف ورشید علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ہر مسلمان کو شیخ کامل سے وابستگی کی سعادت سے مشرف فرمائے آمین۔

(۱۱۱) چار باتوں پر ایمان لانا از بسکہ ضروری ہے۔ (۱) اللہ ورسول پر ایمان (۲) موت پر ایمان (۳) بعد موت اٹھنے پر ایمان (۴) تقدیر پر ایمان۔ اس میں کیمونسٹوں (دہریوں) کا رد ہے کہ وہ شخصی موت کے قائل تو ہیں مگر عالم کے فنا ہونے کے قائل نہیں ہیں۔ بعد موت اٹھنے میں منکرین قیامت کا رد ہے کہ منکرین قیامت مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور جزا وسزا کے منکر ہیں۔ موت پر ایمان لانا یہ ہے کہ موت اللہ تعالیٰ کے حکم سے آتی ہے اسکا سبب جو چاہے بنے۔ اگر کوئی فساد و جھگڑے میں مرگیا تو یہ بھی بحکم خدا مرا ہے۔

فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ۔ (رواہ الترمذی)

کہ فارغ ہو چکا تمہارا مالک بندوں سے، ایک جماعت جنت میں ہے اور ایک گروہ بھڑکتی آگ میں۔

(۱۰۶) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَءَيْتَ رُقًى

ترجمہ: سیدنا حضرت ابوخزامہ سے مروی وہ راوی اپنے والد محترم سے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا رائے ہے آپ کی منتر کے بارے میں

نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ۔ (رواہ الترمذی)

جو ہم منتر کراتے ہیں اور دوا جو ہم کرتے ہیں اور پرہیز جو ہم کرتے ہیں کیا یہ بدل دیتی ہیں اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو کچھ بھی، فرمایا پیارے رسول نے یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہے

(۱۰۷) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَنَحْنُ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی فرمایا انہوں نے کہ تشریف لائے ہمارے پاس پیارے رسول اللہ ﷺ اور ہم

تَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتّٰى اِحْمَرَّ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّمَا فُقِئَ وَجْنَتَيْهِ حَبُّ الرُّمَّانِ

جھگڑ رہے تھے تقدیر کے بارے میں، تو ناراض ہوئے پیارے رسول، یہاں تک کہ سرخ ہو گیا انکا چہرۂ پاک، گویا کہ نچوڑ دیئے گئے ہیں پیارے نبی کے پیارے رخساروں میں انار کے دانے

فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا

تو فرمایا پیارے رسول نے کیا اسکا تم حکم دیئے گئے ہو یا اسی کیلئے میں بھیجا گیا ہوں تمہاری طرف۔ بس ہلاک ہو گئے جو تھے تم سے پہلے جب جھگڑ رہے تھے وہ

فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَتَنَازَعُوْا فِيْهِ۔ (رواہ الترمذی)

اس معاملے میں، میں قسم دیتا ہوں تم کو میں لازم کرتا ہوں تم پر یہ کہ نہ جھگڑو تم تقدیر کے بارے میں۔

(۱۰۸) حدیث شریف: يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَرْضِ فَجَاءَ بَنُوْ آدَمَ

ترجمہ: فرماتے ہیں پیارے رسول اللہ ﷺ بیشک اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا آدم کو ایک مٹھی سے جو لی گئی تھی تمام زمین سے تو آئی اولاد آدم

عَلٰى قَدَرِ الْاَرْضِ مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْيَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ۔ (رواہ احمد)

کل زمین کے موافق، کچھ ان میں سے سرخ اور و سفید اور کالے و درمیانے و نرم و سخت اور پلید و پاک۔

---

97 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा रज़ियल्लाहो तआला अन्हो से मरवी, फ़रमाया उन्होंने कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह बेशक मैं जवान मर्द हूँ और मैं ख़ौफ़ करता हूँ खुद पर ज़िना का और नहीं पाता मैं इसको कि निकाह कर लूँ मैं इसकी वजह से औरतों से? गोयाकि वो इजाज़त माँग रहे थे हुजूर से ख़स्सी होने की, हज़रते अबू हुरैरा ने फ़रमाया कि हुजूर ख़ामोश रहे मेरे बारे में, फिर मैंने अर्ज़ किया इसी की मिस्ल तो ख़ामोश रहे प्यारे रसूल मेरे बारे में, फिर मैंने अर्ज़ किया उसी की मिस्ल, तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐ अबू हुरैरा! क़लम सूख गया है देख कर जो तुम पाने वाले हो, तो खस्सी हो इसपर या छोड़ दो इसको।

98 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक दिल तमाम की तमाम औलादे आदम के दो उंगलियों के दर्मियान में बेहद रहमत वाली कुदरत की उंगलियों में से एक दिल की तरह, फेरता है उसको जैसे चाहता है, फिर फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐ अल्लाह तआला फेरने वालो दिलों के फेर दे हमारे दिलों को अपनी फ़रमांबरदारी की तरफ़।

99 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है कोई बच्चा मगर पैदा फ़रमाया जाता है दीने फ़ितरत पर तो उसके वालदैन यहूदी बना दें उसको या नसरानी बना दें उसको या आतिश परस्त बना दें उसको, जैसा कि जन्ता है चौपाया बेऐब चौपाया, क्या महसूस करते हो

(۱۰۹) حدیث شریف: يَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقَهٗ فِىْ ظُلْمَةٍ فَاَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِّنْ نُّوْرِهٖ

ترجمہ: فرماتے ہیں پیارے رسول اللہ ﷺ بیشک اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا اپنی مخلوق کو اندھیرے میں تو ڈالی ان پر اپنے نور کی شعاع

فَمَنْ اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ (رواہ احمد)

تو جسے پہونچا کچھ اس نور سے وہ ہدایت پا گیا اور جو محروم رہ گیا وہ گمراہ ہو گیا، اسی لئے تو میں کہتا ہوں کہ قلم سوکھ گیا اللہ تعالیٰ کے علم پاک پر۔

(۱۱۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْقَلْبِ كَرِيْشَةٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ يُقَلِّبُهَا الرِّيَاحُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ (رواہ احمد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے دل کی مثال میدانی زمین میں پر جیسی ہے کہ پلٹتی ہیں جس کو ہوائیں ظاہر و باطن ۔

(۱۱۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے مومن نہیں ہوگا کوئی بندہ جبتک نہ ایمان لائے چار پر، گواہی دے کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور

اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِىْ بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ (رواہ الترمذی)

بیشک میں برگزیدہ رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا کہ بھیجا ہے اس نے مجھ کو حق کیساتھ اور ایمان رکھے موت پر اور بعد موت اُٹھائے جانے پر اور ایمان رکھے تقدیر پر

(۱۱۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِىْ لَيْسَ لَهُمَا فِى الْاِسْلَامِ نَصِيْبٌ اَلْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے دو قسمیں میری امت میں ایسی ہیں نہیں ہے دین اسلام میں ان کیلئے کوئی حصہ، مرجیہ اور قدریہ،

(۱۱۳) حدیث شریف: يَقُوْلُ يَكُوْنُ فِىْ اُمَّتِىْ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَذٰلِكَ فِى الْمُكَذِّبِيْنَ بِالْقَدْرِ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرماتے ہیں پیارے رسول اللہ ﷺ ہوگا میری امت میں دھنسنا اور چہروں کا بگڑنا، اور یہ تقدیر کے جھٹلانے والوں میں ہوگا۔

(۱۱۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِنْ مَرِضُوْا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے قدری فرقے والے مجوس ہیں اس امت کے، اگر بیمار ہوجائیں وہ

فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ وَاِنْ مَّاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد)

تو تم انکی مزاج پرسی نہ کرو اور اگر مرجائیں وہ تو مت شریک ہو انکے جنازے کیساتھ۔

तुम उसमें कान कटा, फिर तिलावत फ़रमाते "बना डाली हुई अल्लाह की, कि पैदा फ़रमाया लोगों को जिस पर, कोई तब्दीली नहीं बनाने में अल्लाह के, यही दीन है सीधा। (बसीरतुल ईमान स॰ 980)

100 हदीस शरीफ़:— हज़रते अबू मूसा रज़ियल्लाहो अन्हो से मरवी, फ़रमाया उन्होंने कि क़याम फ़रमाया हमारी बज़्म में प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने पाँच बातों के लिये तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि बेशक अल्लाह तआला नहीं सोता और न उसकी शान के लाइक़ है सोना, झुकाता है पल्ले को और बुलंद फ़रमाता है पल्ले को, पेश किये जाते हैं उसकी बारगाह में रात के अमल दिन के अमल से पहले, उसका पर्दा नूर है, अगर अल्लाह तआला खोल दे उसको तो जला डालेंगी उसकी ज़ात की तजल्लियाँ ताहद्दे नज़र उसकी मख़लूक़ को।

101 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अल्लाह तआला का दस्ते क़ुदरत भरा हुवा है कि नहीं कम करेगा उसको ख़र्च, अता फ़रमाने वाला है रात और दिन, क्या देखा तुमने कितना ख़र्च फ़रमाया जब से पैदा फ़रमाया है आसमान को और ज़मीन को? तो ख़र्च करने में नहीं कमी की उसमें जो उसके क़ब्ज़े में है और है उसकी जलवागाह पानी पर और उसके दस्ते क़ुदरत में है तराज़ू कि झुकाता है और बुलंद फ़रमाता है।

102 हदीस शरीफ़:— सुवाल किया गया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मुशरेकीन के बच्चों के बारे में, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि अल्लाह तआला ज़्यादा जानने वाला है उसको जो वो करने वाले थे।

(۱۱۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاتُجَالِسُوْا اَهْلَ الْقَدَرِ وَلَاتُفَاتِحُوْهُمْ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت اُٹھو بیٹھو تم قدریوں کے پاس اور نہ پہل کرو ان سے بات چیت میں۔

(۱۱۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سِتَّةٌ وَلَعَنْتُهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُجَابُ الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ ہیں لعنت کی میں نے جن پر اور لعنت کی ان پر اللہ نے اور ہر نبی مقبول الدعاء ہے۔ زیادتی کرنے والا ہے اللہ کی کتاب میں

وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ مَنْ اَذَلَّهُ اللّٰهُ وَيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّهُ اللّٰهُ

اور اللہ تعالیٰ کے نوشتۂ تقدیر کا جھٹلانے والا، اور زبردستی قبضہ کرنے والا تا کہ عزت دے اسے جسے ذلیل فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور ذلت دے اُسے جسے عزت دی اللہ تعالیٰ نے

وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ۔ (رواہ احمد و ابوداؤد)

اور حلال سمجھنے والا اللہ تعالیٰ کے حرام کو، اور حلال سمجھنے والا میری اولاد کے بارے میں اسکو جسکو حرام فرمایا اللہ تعالیٰ نے، اور چھوڑنے والا میری سنت کو۔

(۱۱۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةً (رواہ احمد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فیصلہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کیلئے کسی زمین کے بارے میں تو نکالدیتا ہے اس کیلئے اس زمین پر جانے کی کوئی ضرورت

(۱۱۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْوَائِدَةُ وَالْمَوْءُوْدَةُ فِي النَّارِ۔ (رواہ ابوداؤد و الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وائدہ اور موؤدہ جہنم میں ہیں۔

(۱۱۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَغَ اِلٰى كُلِّ عَبْدٍ مِّنْ خَلْقِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ عز وجل کا فیصلہ اٹل ہو چکا بندوں کا اپنی مخلوقات میں سے

مِنْ خَمْسٍ مِنْ اَجَلِهٖ وَعَمَلِهٖ وَمَضْجَعِهٖ وَاَثَرِهٖ وَرِزْقِهٖ۔ (رواہ مسند امام احمد)

پانچ چیزوں کا۔ اسکی موت سے اور اسکے عمل سے اور اسکے رہنے کی جگہ سے اور اسکے پھرنے کی جگہ سے اور اسکے رزق سے۔

(۱۲۰) حدیث شریف: يَقُوْلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْقَدَرِ سُئِلَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ترجمہ: فرماتے ہیں پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو باتیں مٹھارے گا کچھ تقدیر کے بارے میں تو اس سے بازپرس کی جائیگی قیامت کے دن

---

103 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक सबसे पहला जिसको पैदा फ़रमाया अल्लाह तआला ने क़लम है, फिर फ़रमाया उस से लिख! तो क़लम बोला क्या लिखूँ? तो फ़रमाया अल्लाह तआला ने तक़दीर लिख! तो लिखा क़लम ने वो जो हो चुका और जो कुछ होने वाला है अबद तक।

104 हदीस शरीफ़:— पूछा गया सय्यदना हज़रत उमर बिन ख़त्ताब रज़ियल्लाहो तआला अन्हो से इस आयते करीमा के बारे में "और ऐ प्यारे नबी आप याद फ़रमाऐं जब निकाला आपके मालिक ने औलादे आदम को पुश्तों से उनकी, नस्ल को उनकी, और गवाह बनाया उनको ख़ुद उन पर, क्या नहीं हूँ मैं तुम्हारा मालिक? कहा उन्होंने "हाँ" हम सब गवाह बने, कहीं कहने लगो क़यामत के दिन कि हम थे उस से बेख़बर। (बसीरतुल ईमान स॰ 404) फ़रमाया हज़रते उमर ने कि सुना मैंने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि पूछा गया प्यारे रसूल से उस आयत के बारे में, तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि बेशक अल्लाह ने पैदा फ़रमाया हज़रते आदम को, फिर उनकी पुश्त पर शान वाला दस्ते क़ुदरत तो निकली उस से औलाद, तो फ़रमाया अल्लाह तआला ने बनाया मैंने उनको जन्नत के लिये और वो अमल अहले जन्नत के करेंगे, फिर फेरा उनकी पुश्त पर तो निकली उस से औलाद, तो फ़रमाया अल्लाह ने यह जहन्नम के लिये है, अमल अहले नार के करेंगे, फिर एक शख़्स ने अर्ज़ किया कि अमल कहाँ गया या रसूलुल्लाह? तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह

(۱۱۲) اس حدیث پاک میں امت سے مراد یا تو امت دعوت ہے جو مومنین' کافرین سب کو شامل ہے۔ یا پھر امت اجابت مراد ہے کہ تمام وہ لوگ جو کلمہ گو ہیں۔ جو مسلمان گنے جاتے ہیں۔ انہیں گنے جانے والے مسلمانوں کے بارے میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں ۷۳ فرقے ہونگے ۷۲ جہنمی ہونگے ایک فرقہ جنتی ہوگا۔ گویا کہ اس امت اجابت میں ۷۲ فرقے ایسے ہیں کہ انکا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ فرقۂ قدریہ والے انسان کو مجبور محض مانتے ہیں کہتے ہیں کہ جیسے کسی کافر کو کوئی نیکی فائدہ نہیں پہونچاتی ایسے ہی مسلمان کو کوئی گناہ نقصان نہیں پہونچاتا جو چاہے کرے۔ بعض جہلاء اس زمانے میں بھی ہیں کہ بس کسی فقیر کے ہو جاؤ پھر کوئی فکر مت کرو جو چاہو کرو۔ اور فرقۂ جبریہ والے تقدیر کا انکار کرتے ہیں اور خود کو قادر مطلق گردانتے ہیں۔ اسلام کے نام پر بہت سے ناری فرقے بھی ہیں سب کو حق بتانا یہ بھی ایک فرقہ ہے جو ۷۲ میں داخل ہے جنتی فرقہ صرف اور صرف اہلسنت و جماعت کا ہے باقی سب ۷۲ میں داخل ہیں۔

(۱۱۳) اس حدیث شریف میں جس ''خسف و مسخ'' کا ذکر ہے یہ قرب قیامت میں ہوگا اور ''خسف و مسخ'' میری امت کے اس فرقے میں ہوگا جو تقدیر کے منکر اور جھٹلانے والے ہونگے کہ بعض تو قارون کی طرح زمین میں دھنسا دئے جائیں گے اور بعض ایلہ والوں کے طرح بندر اور سور بنا دئے جائیں گے۔ اس حدیث کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ اگر میری امت میں مسخ اور خسف ہوتا تو قدریوں میں ہوتا (لمعات شریف) اس حدیث شریف کا ایک مطلب یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ قدریوں پر یہ عذاب قیامت میں ہوگا کہ میدان حشر میں انکے منہ کالے ہونگے اور پل صراط سے دھکیل کر جہنم میں دھنسا دئے جائینگے۔ (مرقاۃ شریف) یہ خسف و مسخ حقیقی معنیٰ میں ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی تشریف آوری کی برکت سے اس قسم کے عام عذاب قیامت تک کیلئے بند ہو گئے خصوصی عذاب آئیں گے۔

(۱۱۴) بدعقیدہ کسی قسم کا ہو اس سے نفرت و گھن ہونا یہ شان ایمانی ہے آج کے صلح کلی اپنی گندی ذہنیت کا علاج کریں۔ اگر صرف کلمہ گوئی ہی سب کچھ ہوتی ہے تو پھر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ان نمائشی مسلمانوں کے بائیکاٹ کا حکم کیوں فرمایا۔ اگر کوئی مدعیٔ ایمان ہے اور کسی بھی اسلام کے ضروری مسئلہ کا انکار کرتا ہے یا توہین کرتا ہے تو اسکا ایمان و اسلام سے رشتہ ٹوٹ گیا اب اسکی اٹھک بیٹھک' سعودیہ کا ٹور یا دن بھر بھوکا پیاسا رہنا کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ بدعقیدہ بیمار ہو تو لوگ تیمار داری وعیادت کو نہ جائیں مرجائے تو جنازے میں بھی شریک نہ ہوں یہ فرمان نبوی ہے۔ انکا بائیکاٹ کرنا ہو سکتا ہے کہ انہیں توبہ کرنے پر مجبور کردے اور یہ راہ راست پر آجائیں اور بدعقیدگی کا چولا اتار پھینکیں۔ جب تقدیر کے منکروں کا یہ انجام ہے تو پھر جو براہ راست جان ایمان سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ کے گستاخ اور انکی عظمت وشان کے منکر ہیں ان سے میل جول کب شیوۂ ایمانی ہو سکتا ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری تعلیم یہی ہے کہ بدعقیدہ لوگوں سے دور و نفور رہا جائے۔ ان سے قریب ہونے اور انکی صحبت اختیار کرنے سے ایمان کو خطرہ ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) تو نہ بیٹھیں آپ یاد آنے کے بعد ان لوگوں کے ساتھ جو ظلم ڈھانے والے ہیں۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۳۲۲) اس آیت کریمہ کی تفسیر و فوائد بھی ملاحظہ فرمائیں:

ایمان والوں کو کفار کی ہم نشینی ترک کرنا لازمی وضروری ہے۔ بے دینوں، بدمذہبوں، بدعقیدوں کی مجلس میں دین کا احترام نہیں کیا جاتا۔ مسلمانوں کو وہاں بیٹھنا جائز نہیں ایسے ہی ان کے جلسوں، کانفرنسوں، اجتماعات میں جانا جائز نہیں کہ یہ دین اور صاحب دین حضور انور ﷺ کے خلاف تقریریں کرتے ہیں ان میں شرکت کے لئے سننے کے لئے جانا جائز نہیں۔ اور جواب کے لئے جانا رد کرنے کے لئے جانا یہ ہم نشینی اور سننے کی شرکت نہیں بلکہ اظہار حق کیلئے ہے یہ ممنوع نہیں۔ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے دربار میں بھیجا گیا اسکی باتیں سننے کیلئے جذبۂ شرکت سے نہیں بلکہ اسکی تردید کیلئے۔ دنیاوی کاروبار کے لئے کفار کے پاس جانا ان کے پاس نشست و برخاست جائز ہے تبلیغ دین کے لئے ان کے پاس جانا جائز بلکہ ثواب ہے۔ اگر تم بھول کر کفار کے جلسوں میں چلے جاؤ تو

وَمَنْ لَّمْ يَتَكَلَّمْ فِيْهِ لَمْ يُسْاَلْ عَنْهُ۔ (رواہ ابن ماجہ)

اور جو نہیں بحث کریگا کچھ بھی تقدیر کے بارے میں تو نہ سوال کیا جائیگا اس سے۔

(۱۲۱) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ اَتَيْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ وَقَعَ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابن دیلمی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں آیا حضرت اُبی ابن کعب کے پاس تو میں نے کہا کہ واقع ہو گیا

فِيْ نَفْسِيْ شَيْءٌ مِنَ الْقَدَرِ فَحَدِّثْنِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُذْهِبَه من قلبي فقال لو ان الله عز وجل

میرے دل میں کچھ تقدیر کے بارے میں تو حدیث شریف بیان فرمائیں آپ مجھ سے شاید کہ اللہ تعالیٰ دور فرمادے اسکو میرے دل سے تو انہوں نے فرمایا اگر بیشک اللہ عز وجل

عَذَّبَ اَهْلَ سَمٰوٰتِهٖ وَاَهْلِ اَرْضِهٖ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهٗ خَيْرًا

عذاب کرے اپنے آسمان والوں کو اور اپنی زمین والوں کو کہ عذاب دے ان کو تو وہ ظالم نہیں ہے اور اگر رحمت فرمائے ان پر تو ہے اس کی رحمت بہتر

لَّهُمْ مِنْ اَعْمَالِهِمْ وَلَوْ اَنْفَقْتَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَاقَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ

ان کے اعمال سے اور اگر تو خرچ کرے احد پہاڑ کی برابر سونا اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو اللہ تعالیٰ قبول نہ فرمائے گا تجھ سے جبتک تو نہ ایمان لائے گا

بِالْقَدَرِ وَتَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَاَنَّ مَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ وَلَوْ

تقدیر پر اور جبتک نہ جان لے تو کہ جو کچھ تجھے پہونچا تو نہیں خطا کرتی وہ تجھ سے اور جو تجھ سے خطا کر گئی تو وہ تجھے نہ پہونچ سکتی تھی اور اگر

مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ اَتَيْتُ

تو مر گیا اس عقیدے کے علاوہ پر تو داخل ہوگا تو آگ میں، حضرت ابن دیلمی نے کہا کہ پھر میں آیا حضرت ابن مسعود کے پاس تو انہوں نے بھی فرمایا اسی کے مثل، پھر میں آیا

حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِثْلَ ذٰلِكَ۔ (رواہ ابوداؤد)

حضرت حذیفہ ابن یمان کے پاس تو انہوں نے بھی فرمایا اسی کے مثل، پھر آیا میں زید ابن ثابت کے پاس تو حدیث بیان فرمائی انہوں نے مجھ سے کہ مروی ہے پیارے نبی ﷺ سے اسی کے مثل

(۱۲۲) حدیث شریف: عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَتٰى اِبْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يَقْرَءُ عَلَيْكَ

ترجمہ: سیدنا حضرت نافع سے مروی بیشک ایک شخص آئے حضرت عبد اللہ ابن عمر کے پاس تو انہوں نے کہا کہ فلاں شخص کہتا ہے آپ کو

सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक अल्लाह तआला ने जब पैदा फ़रमाया बंदे को जन्नत के लिये तो लेता है उस से काम अहले जन्नत के, यहाँ तक कि मरता है वो ऐसे अमल पर जो अहले जन्नत के आमाल में से है, तो दाख़िल फ़रमाता है उसको उसकी वजह से जन्नत में और जब पैदा फ़रमाया बंदे को आग के लिये तो लेता है उस से काम आग वालों के यहाँ तक कि मरता है वो ऐसे अमल पर जो आग वालों के आमाल में से है, तो दाख़िल फ़रमाता है उसको उसकी वजह से आग में।

105 हदीस शरीफ़:- हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर रज़ियल्लाहो तआला अन्हुमा से मरवी, उन्होंने फ़रमाया तशरीफ़ लाए प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और प्यारे रसूल के मुबारक हाथों में दो किताबें थीं, तो प्यारे रसूल ने फ़रमाया कि तुम जानते हो कि, क्या हैं ये दो किताबें? हमने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह नहीं, मगर यह कि आप ख़बर इनायत फ़रमाएं हमको, तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने उस किताब के बारे में जो हुज़ूरे अनवर के दाएं दस्ते पाक में थी, यह किताब तमाम जहाँनों के मालिक की तरफ़ से है, इसमें नाम हैं अहले जन्नत के और नाम हैं उनके बाप दादाओं के और उनके क़बीलों के, फिर टोटल लगा दिया गया है उनके आख़िर तक का, तो न ज़्यादा किया जाएगा उनमें और न कम किया जाएगा उनसे कभी, फ़रमाया प्यारे नबी ने उसके बारे में जो प्यारे नबी के बाएं दस्ते मुबारक में थी कि यह किताब है तमाम जहाँनों के

یاد آتے ہی وہاں سے ہٹ جاؤ وہاں نہ ٹھہرو۔ بری صحبت سے بچنا بہت ضروری ہے۔ برا یار برے مار (سانپ) سے بدتر ہے۔ کہ برا سانپ جان لیتا ہے اور برا یار ایمان برباد کرتا ہے۔

(۱۱۵) پاس اٹھنا بیٹھنا محبت کی علامت ہے لہٰذا محبت وتعظیم کی بنیاد پر انکے پاس نہ اٹھا بیٹھا جائے۔ اگر ٹرین میں بیٹھا جائے تو اسکا یہ حکم نہیں۔ صحبت اثر انداز ہوتی ہے بدعقیدہ لوگوں کے پاس اٹھک بیٹھک رکھنے سے بدعقیدہ ہوجانے کا خطرہ رہتا ہے کہ ان کے برے عقائد دیکھ کر اپنا ایمان بھی تیاگ دوگے۔ ان بے ایمان بدعقیدہ لوگوں سے دور ونفور رہنے میں ہی سلامتی ہے۔ بدعقیدہ لوگوں کے پاس متصلب، راسخ العقیدہ اور علم میں ٹھوس حضرات علماء کرام کو جانا جائز ہے موجودہ زمانے میں قادیانیوں اور وہابیوں کے تمام اقسام کا بھی یہی حکم ہے۔ وہابیت کا بانی اسماعیل دہلوی ہے اور تمام وہابی اسماعیل دہلوی کے کافر نہ ہونے پر اتفاق رکھتے ہیں جو اسماعیل دہلوی کا حمایتی نظر آئے وہ ہی وہابی ہے پورب کا رہنے والا ہو یا پچھم کا اسماعیل دہلوی کے حمایتی کے سنی ہونے کا کتنا ہی ڈھنڈورہ کیوں نہ پیٹا گیا ہو۔ نہ انہیں اپنے کسی معاملے میں حکم وثالث بناؤ اور نہ ان سے مناظرہ اور بات چیت میں پہل کرو بلکہ انہیں نکو بنا کر چھوڑ دو تاکہ فتنہ دبا رہے۔ بدعقیدہ لوگوں کو سلام کرنا بھی ناجائز ہے۔ عام لوگوں کو انکی کتابیں پڑھنا انہیں از راہ محبت دعوتیں کھلانا سب ناجائز ہیں۔

(۱۱۶) لعنت کے معنیٰ ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور کرنے کی بددعاء کرنا۔ جب لعنت کرنے والا بندہ ہو اور جب لعنت کرنے والا خود اللہ تعالیٰ ہو تو لعنت کے معنیٰ رحمت سے دور کرنے کے ہوتے ہیں۔ کسی صاحب ایمان پر نام لیکر لعنت کرنا جائز نہیں ہے۔ اجمالی وصف کے ساتھ لعنت کرسکتے ہیں جیسے جھوٹوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت زانیوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔ ان کفار پر بھی لعنت کرنا جائز ہے جنکا کفر پر مرنا یقینی ہے جیسے ابوجہل وابولہب وغیرہما۔ فقیر قدیری یزید پلید کے کفر پر یقین کرتا ہے اور بہت وجوہ سے اسکا کفر ثابت ہے بایں وجوہ اسکا کافر ہونا بھی متعین اور اس پر لعنت کرنا بھی درست ہے۔ ''ہر نبی مستجاب الدعوات ہے'' یہ جملہ لعنت کی تاکید کو بیان کرنے کیلئے ہے کہ جس پر نبی لعنت فرمادیں اسکا ملعون ہونا مسلم ہے۔ (۱) اللہ تعالیٰ کی کتاب میں زیادتی کرنے والا اسطرح کے اپنی طرف سے کوئی ایسا لفظ بڑھادے یا ایسے معنیٰ بیان کرے جو اللہ تعالیٰ کے حکم پاک کے قطعاً مخالف ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں لفظی یا معنوی زیادتی کرنا یہ لعنت خداوندی اور لعنت نبوی کا سبب ہے وہ لوگ عبرت حاصل کریں کہ جنہوں نے قرآن کریم کے ترجموں اور تفسیروں کے نام پر بددینی گمراہی پھیلا رکھی ہے جو آج تک کسی مومن کے وہم وخیال میں بھی نہ تھی۔ اللہ تعالیٰ ایسے غلط ترجموں اور باطل تفسیروں سے ایمان والوں کو محفوظ رکھے آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

حضرات علماء کرام فرماتے ہیں کہ قرآن کی کریم کی شاذ قرأتیں اس حدیث پاک کے حکم میں داخل ہیں وہ قرآن نہیں ہیں اور نہ ان شاذ قرأتوں کی تلاوت جائز (مرقاۃ شریف) (۲) اللہ تعالیٰ کے نوشتۂ تقدیر کے خیر وشر ہونے کو جھٹلانے والے پر بھی اللہ ورسول کی لعنت ہے۔ (۳) ملک وحکومت پر قبضہ کرنا اپنے نفسانی خواہشات کے فروغ کیلئے ملک وقوم کو برباد کرنے کیلئے کافروں کو مومنوں پر، جاہلوں کو عالموں پر، منافقوں کو پرہیزگاروں پر تھوپتے ہیں اور خبثاء زمانہ کو عزیز رکھتے ہیں اور شرفاء زمانہ کو حقیر وذلیل گردانتے ہیں۔ اور عام پبلک کی مرضی کے خلاف زبردستی حاکم بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ آجکل دیکھا جارہا ہے۔ البتہ ملک وقوم کی حالت ابتر ہوجائے اور اسے سنبھالنے کیلئے کوئی میدان میں آئے زمام حکومت سنبھالے تو یہ سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام کی سنت ہے۔ (۴) مکۂ مکرمہ کے حدود میں فتنہ وفساد، شکار، درخت کاٹنا، وغیرہ وہ کام کرنے والا جو شریعت نے علی العموم یا وہاں حرام کیئے۔ (۵) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی آل پاک کی بے حرمتی ان پر ظلم وستم کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ اور پیارے نبی نے لعنت فرمائی ہے۔ اولاد رسول، اولاد سیدتنا خاتون جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے اور اولاد رسول کی تعظیم دین میں داخل ہے۔ جب قرب کعبہ کی وجہ سے حرم کی زمین کا احترام ہے تو قرب نبوی کی وجہ سے سادات کرام کا احترام لازم اور جز وایمانی ہے۔ اور اس جملے کے ایک معنیٰ یہ بھی ہوسکتے

السَّلَامَ فَقَالَ اِنَّهٗ بَلَغَنِیْ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّی السَّلَامَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ

سلام، تو حضرت عبداللہ ابن عمر نے فرمایا بیشک خبر پہونچی ہے وہ عقیدے کا بدعتی ہوگیا ہے اگر واقعی وہ عقیدے کا بدعتی ہوگیا ہے تو نہ کہنا اسکو میری طرف سے سلام، اسلئے کہ میں نے سنا

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ یَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ اَوْ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ اَوْ قَذْفٌ فِیْ اَهْلِ الْقَدَرِ ۔ (رواہ الترمذی)

پیارے رسول اللہ ﷺ سے وہ فرماتے ہیں کہ میری امت میں یا اس امت میں دھنسنا اور صورت کا بگڑنا اور پتھر کا برسنا ہوگا تقدیر کے منکروں میں

(۱۲۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَسَقَطَ عَنْ ظَهْرِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے نبی ﷺ نے جب پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اور پھیرا دست قدرت ان کی پشت پر تو ٹوٹ پڑیں انکی پشت سے

كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَجَعَلَ بَیْنَ عَیْنَیْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ وَبِیْصًا مِّنْ نُّوْرٍ

ہر جان والی وہ کہ پیدا فرمانے والا ہے ان کو حضرت آدم کی اولاد سے روز قیامت تک اور رکھدی ہر انسان کی آنکھوں کے درمیان نورانی چمک

ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰی آدَمَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَنْ هٰٓؤُلَآءِ قَالَ ذُرِّیَّتُكَ فَرَاٰی رَجُلًا مِّنْهُمْ فَاَعْجَبَهٗ

پھر پیش فرمایا انکو حضرت آدم پر تو حضرت آدم نے عرض کیا یہ کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپکی اولاد تو دیکھا حضرت آدم نے ایک شخص کو انمیں سے تو اچھی لگی حضرت آدم کو وہ چمک

وَبِیْصُ مَابَیْنَ عَیْنَیْهِ قَالَ اَیْ رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ دَاؤدَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ كَمْ جَعَلْتَ عُمْرَهٗ

جو اسکے آنکھوں کے درمیان تھی، حضرت آدم نے کہا اے مالک یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ داؤد ہیں، حضرت آدم نے عرض کیا اے مالک کتنی رکھی ہے انکی عمر؟

قَالَ سِتِّیْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمْرِیْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ساٹھ سال، حضرت آدم نے عرض کیا اے مالک زیادہ فرمادے تو اسکی عمر، میری عمر میں سے چالیس سال، فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

فَلَمَّا انْقَضٰی عُمْرُ آدَمَ اِلَّا اَرْبَعِیْنَ جَآءَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ آدَمُ اَوَلَمْ یَبْقَ مِنْ عُمْرِیْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً

جب پوری ہوئی حضرت آدم کی عمر چالیس سال کے علاوہ، آیا انکے پاس موت کا فرشتہ، تو فرمایا حضرت آدم نے کیا نہیں باقی ہیں میری عمر کے چالیس سال،

قَالَ اَوَلَمْ تُعْطِهَا اِبْنَكَ دَاؤدَ فَجَحَدَ آدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّیَّتُهٗ وَنَسِیَ آدَمُ

موت کے فرشتے نے عرض کیا کہ کیا نہ دیئے آپنے اپنی عمر کے چالیس سال اپنے بیٹے داؤد کو، تو انکار فرمایا حضرت آدم نے تو انکار کرنے لگی انکی اولاد اور بھول گئے حضرت آدم

मालिक की तरफ़ से, इसमें नाम हैं आग वालों के और नाम हैं उनके बाप दादाओं के और उनके क़बीलों के, फिर टोटल लगा दिया गया है उनके आख़िर तक का, तो न ज़्यादा किया जाएगा उनमें और न कम किया जाएगा उनसे कभी, तो हज़राते सहाबा ए किराम ने अर्ज़ किया कि अमल कहाँ गया या रसूलुल्लाह? अगर मुआमला ऐसा है कि फ़रागत हो चुकी है उस से, तो प्यारे रसूल ने फ़रमाया सीधे सीधे चलो और क़ुर्ब हासिल करते रहो, क्योंकि अहले जन्नत का ख़ात्मा होता है अहले जन्नत के अमल पर और अगरचे पहले कोई भी अमल किया हो और बेशक आग वालों का ख़ात्मा होता है आग वालों के अमल पर अगरचे पहले कोई भी अमल किया हो, इशारा फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अपने दोनों हाथों से, फिर रख दिया दोनों किताबों को, फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि फ़ारिग़ हो चुका तुम्हारा मालिक बंदों से, एक जमाअत जन्नत में है और एक गिरोह भड़कती आग में।

106 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू खुज़ामा रज़ियल्लाहो अन्हो से मरवी, वो रावी अपने वालिदे मोहतरम से, उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह, क्या राय गिरामी है आपकी मंत्र के बारे में? जो हम मंत्र कराते हैं और दवा जो हम करते हैं और परहेज़ जो हम करते हैं, क्या यह बदल देती हैं अल्लाह तआला की तक़दीर को कुछ भी? फ़रमाया प्यारे रसूल ने यह अल्लाह तआला की तक़दीर से है।

ہیں کہ جو میری اولاد ہو اور اللہ تعالیٰ کے حرام کو حلال جانے اس پر بھی اللہ و رسول کی لعنت ہے۔ جرم' جرم ہے مگر حضرات سادات کرام کیلئے اور بھی برا ہے۔ اس سے سادات کرام کو درس عبرت لینا چاہئے اور وہ اپنے اجداد کرام کا نمونہ بنکر اوروں کیلئے قابل تقلید نمونہ عمل بنیں۔ اگر چہ سید ہونے پر انکا فخر بجا ہے خوش عملی سونے پر سہاگہ ہے۔ سید کتنا ہی بدعمل ہو پھر بھی لائق تعظیم و تکریم ہے اور یہ نسبت کا احترام و اکرام ہے۔ (۶) سنت رسول کو حقیر جاننا اسکا مذاق اڑانا کفر ہے اور لعنت خداوندی لعنت نبوی کا مستحق ہے۔ یہ چھ مجرموں کی فہرست ہے جو لعنت خدا اور لعنت محبوب خدا کے مستحق ہیں۔ اور دونوں جہان میں خسران و نقصان کے اٹھانے والے اور پھٹکار و لعنت کے شکار ہونگے۔

(۱۱۷) جس زمین کے بارے میں فیصلہ' ربانی ہوتا ہے کہ بندہ فلاں زمین میں مریگا تو پھر وہ کیسے نہ کیسے اس زمین پہونچ جاتا ہے۔ کوئی دینی یا دنیوی ضرورت لاحق ہوتی ہے اور وہ رخت سفر باندھ لیتا ہے اور اس جگہ پہونچ جاتا ہے جہاں اسے زندگی کا آخری سانس لینا ہے۔ کتنے خوش نصیب ہیں کہ وہ زیارت قبر نبوی کیلئے مدینہ شریف یا حج بیت اللہ کیلئے مکہ شریف جاتے ہیں اور وہیں انکے زندگی کے آخری لمحات ہوتے ہیں اور دیار محبوب میں جا کر ابدی نیند سو جاتے ہیں۔ شعر

پہونچ جاتا ہے وہ کیسے نہ کیسے آپکے در پر
بلانا جس کسی کا آپکو منظور ہوتا ہے (یا نبی)

جو ضرورت مدینہ شریف یا مکہ شریف پہونچا دے وہ ضرورت بھی مبارک اور وہاں جا کر جو موت آجائے تو وہ موت بھی مبارک کہ بشکل موت وہ حیات ابدی کی نعمت ہے۔

(۱۱۸) وائدہ' بچے کو جنم دلانے والی دایہ جو بچی کو دفن کراتی تھی۔ موؤدہ' وہ ماں جسکی بچی اسکے حکم سے دفن کی گئی اور یہ دونوں اپنے اپنے کفر کی وجہ سے جہنم میں جائیں گی۔

(۱۱۹) ان پانچوں میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ موت کا وقت مقرر ہے۔ دنیا میں اعمال صالحہ و بد کیا کریگا اور کہاں رہے گا کہاں پھرے گا کہاں جائیگا کہاں دفن ہوگا یا نہ دفن ہوگا یہ سب لکھا ہوا ہے۔ تم ان باتوں کی فکر میں نہ رہو بلکہ اپنی زندگی شریعت مطہرہ کے مطابق گزارو تا کہ دونوں جہان میں سرخروئی ملے انکی فکر کر کے ناحق عمر ضائع مت کرو۔

(۱۲۰) لوگوں کو شکوک و شبہات کے دلدل میں پھنسانے کیلئے اور کم علم بے عقل لوگوں کے سامنے مسئلہ' تقدیر چھیڑنا جرم ہے اور اس حدیث شریف میں یہی مراد ہے۔ البتہ اہل علم کا برائے تحقیق شکوک و شبہات دور کرنے کیلئے مسئلہ' تقدیر میں بحث کرنا حق ہے اور باعث اجر و ثواب ہے۔ عوام کو چاہئے کہ مسئلہ' تقدیر میں بحث و مباحثہ نہ کریں بلکہ تقدیر کے خیر و شر پر ایمان رکھیں اور مسئلہ' تقدیر میں سکوت و خاموشی کو اختیار کریں اور اعمال صالحہ میں مشغول ہوں۔

(۱۲۱) سیدنا حضرت ابن دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو کہ تابعی ہیں) کے دل میں مسئلہ' تقدیر کے متعلق کچھ شکوک و شبہات بدعقیدہ لوگوں کی صحبت سے پیدا ہو گئے کہ جب ہر چیز لکھی جا چکی ہے اور وہ ہو کر رہے گی تو احکام شرع کیوں اور جزا و سزا کیوں؟ آپ اپنے شکوک و شبہات دور کرنے کیلئے حضرات صحابہ' کرام کی بارگاہوں میں حاضر ہوئے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ اگر بدعقیدہ لوگ دین و سنت کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کریں تو انکی گرہ نہ باندھ لیں بلکہ حضرات علماء اہل سنت سے جا کر معلومات کریں تا کہ انکے بھی شکوک و شبہات دور ہو جائیں۔ یہی خاصان خدا کا طریقہ ہے اور یہی حکم قرآن کریم ہے۔ (ترجمہ) تو پوچھو تم علم والوں سے اگر تم نہیں جانتے (بصیرۃ الایمان افادہ' قادری معینی ص ۶۸۷)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو جس حال میں رکھے وہ مالک ہے اسے ہر قسم کا اختیار کلی ہے وہ جسکے ساتھ جو چاہے کرے وہ ظالم نہیں۔ ہر مالک کو اپنی ملکیت میں ہر قسم کے تصرف کا حق حاصل ہے ہم بکری سے چاہیں دودھ لیں چاہے کاٹ کر گوشت کھا لیں ہم درختوں سے پھل کھائیں یا اپنے مویشیوں کیلئے چارہ حاصل کریں چاہیں تو کاٹ کر چولھے کا ایندھن بنا ڈالیں جب ہم اپنی مجازی ملکیت میں تصرف کر کے ظالم نہیں تو اللہ تعالیٰ اپنی حقیقی ملکیت میں تصرف فرمائے تو کون اسے ظالم کہہ سکتا ہے۔ حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام اس ضابطے سے الگ ہیں ان سے جنت کا وعدہ ہو چکا ہے ایسے ہی جنتوں سے بھی جنت کا وعدہ ہے اس گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سبکا مالک ہے جو چاہے کرے یہ الگ بات ہے کہ کفار کو لازمی طور پر جہنم میں ہی جانا

فَاَكَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَخَطَاَ آدَمُ وَخَطَأَتْ ذُرِّيَّتُهٗ۔ (رواہ الترمذی)

تو کھالیا درخت سے تو بھولنے لگی ان کی اولاد، اور خطا کی حضرت آدم نے تو خطا کرنے لگی ان کی اولاد۔

(۱۲۴) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ حِيْنَ خَلَقَهٗ فَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُمْنٰى

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے روایت ہے فرمایا انہوں نے کہ پیدا فرمایا اللہ تعالی نے حضرت آدم کو جس وقت پیدا فرمایا انکو تو مارا دست قدرت انکے داہنے کندھے پر

فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً بَيْضَاءَ كَاَنَّهُمُ الذَّرُّ وَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُسْرٰى فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً سَوْدَاءَ كَاَنَّهُمُ الْحُمَمُ فَقَالَ لِلَّذِيْ

تو نکالی اولاد چمکتی، گویا کہ وہ چیونٹیاں ہیں اور مارا اپنا دست قدرت بائیں کندھے پر تو نکالی کالی اولاد، گویا کہ وہ دھواں ہے، پھر فرمایا اللہ تعالی نے انکے متعلق

فِيْ يَمِيْنِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِيْ وَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى اِلَى النَّارِ وَلَا اُبَالِيْ۔ (رواہ احمد)

جو داہنے والے تھے کہ یہ جنت کیطرف ہیں اور مجھے پرواہ نہیں، پھر فرمایا اللہ تعالی نے انکے متعلق جو بائیں کندھے والے تھے یہ دوزخ کیطرف ہیں اور مجھے پرواہ نہیں

(۱۲۵) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ دَخَلَ عَلَيْهِ اَصْحَابُهٗ

ترجمہ: ایک شخص اصحاب نبی ﷺ میں سے کہا جاتا تھا انہیں ابو عبد اللہ، آئے ان کے پاس ان کے دوست

يَعُوْدُوْنَهٗ وَهُوَ يَبْكِيْ فَقَالُوْا لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ اَلَمْ يَقُلْ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

کہ عیادت کر رہے تھے وہ انکی اور وہ رو رہے تھے، تو ان دوستوں نے حضرت عبد اللہ سے کہا آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا نہ فرمایا تھا آپ سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے

خُذْ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ اَقِرَّهٗ حَتّٰى تَلْقَانِيْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ

کہ کتروائیں آپ اپنی مونچھوں کو، پھر اسی پر قائم رہو یہانتک کہ ملاقات کرو تم مجھ سے، انہوں نے کہا ہاں، اور لیکن میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں بیشک

اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ بِيَمِيْنِهٖ قَبْضَةً وَّاُخْرٰى بِالْيَدِ الْاُخْرٰى وَقَالَ هٰذِهٖ لِهٰذِهٖ

اللہ عزوجل نے اپنے دست قدرت کی مٹھی میں ایک جماعت لی اور دوسری جماعت دوسرے دست قدرت کی مٹھی میں اور فرمایا یہ اس کیلئے ہے

وَهٰذِهٖ لِهٰذِهٖ وَلَا اُبَالِيْ وَلَا اَدْرِيْ فِيْ اَيِّ الْقَبْضَتَيْنِ اَنَا۔ (رواہ مسند امام احمد)

اور یہ اس کیلئے اور مجھے پرواہ نہیں، اور میں انکل سے نہیں جانتا کہ دونوں مٹھیوں میں، میں کونسی میں تھا۔

---

107 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी, फरमाया उन्होंने कि तशरीफ़ लाए हमारे पास प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और हम झगड़ रहे थी तक़दीर के बारे में, तो नाराज़ हुवे प्यारे रसूल, यहाँ तक कि सुर्ख़ हो गया उनका चहरा ए पाक, गोयाकि निचोड़ दिये गए हैं प्यारे नबी के प्यारे रूख़सारों में अनार के दाने तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने, क्या इसका तुम हुक्म दिये गए हो? या इसी के लिये मैं भेजा गया हूँ तुम्हारी तरफ़, बस हलाक हो गए जो थे तुम से पहले कि झगड़ रहे थे वो इस मुआमले में, मैं क़सम देता हूँ तुमको, मैं लाज़िम करता हूँ तुम पर यह कि न झगड़ो तुम तक़दीर के बारे में।

108 हदीस शरीफ़:– फ़रमाते हैं प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम बेशक अल्लाह तआला ने पैदा फ़रमाया आदम को एक मुटठी से जो ली गई थी तमाम ज़मीन से तो आई औलादे आदम कुल ज़मीन के मवाफ़िक़, कुछ उनमें से सुर्ख़ और सफ़ेद व काले व दर्मियाने व नरम व सख़्त और पलीद व पाक।

109 हदीस शरीफ़:– फ़रमाते हैं प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम बेशक अल्लाह तआला ने पैदा फ़रमाया अपनी मख़लूक़ को अंधेरे में तो डाली उन पर अपने नूर की करन तो जिसे पहुँचा कुछ उस नूर से वो हिदायत पा गया और महरूम रह गया जो वो गुमराह हो गया, इसी लिये तो मैं कहता हूँ के क़लम सूख गया अल्लाह तआला के इल्मे पाक पर।

ہے اور مومنین کو بہر حال جنت ہی میں جانا ہے اگر چہ کچھ سزا کے بعد ہو۔ تقدیر کا انکار کفر ہے۔ اور اسکا منکر کافر ہے کافر کی کوئی نیکی قبول نہیں۔ جیسے بے وضو کی نماز درست نہیں۔ ہر راحت ہر مصیبت اللہ تعالیٰ کے حکم وارادے سے ہے کسی مسلمان کو یہ نہیں کہنا چاہئے کہ اگر بخار نہ آتا تو میں مرتا نہیں۔ اگر میں فلاں کام کر لیتا تو مجھے بخار نہ آتا کیونکہ موت ومرض سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

(۱۲۲) جن احادیث کریمہ میں بدعتی کیلئے وعید شدید اور سخت مذمت آئی ہے اس سے عقیدے کا بدعتی ہی مراد ہوتا ہے کیونکہ دین میں نیا عقیدہ ایجاد کرنا کار جرم ہے جیسے آجکل نئے عقیدے گڑھے جارہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے چوری کر سکتا ہے ڈکیتی ڈال سکتا ہے زنا کر سکتا ہے۔ نماز میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا خیال لانا گدھے گھوڑے کے خیال میں ڈوب جانے سے اور زنا کے وسوسوں میں مستغرق ہونے سے برا ہے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا علم شریف جانوروں پاگلوں بچوں جیسا ہے اور شیطان کا علم زیادہ ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا علم شیطان سے کم ہے یا جو پانچویں مسلک کو نہ مانے اور پانچویں امام کو نہ مانے وہ کافر ہے۔ بدعت اعتقادی یعنی نیا عقیدہ گڑھنا کفر ہے مگر بدعت عملی دین میں نیا کام نکالنے کا حکم یہ کام کی افادیت ومضرت پر منحصر ہے۔ اگر دین میں اچھا کام نکالا جائے تو نکالنے والے اور اس کام کے قیامت تک کرنے والوں کو ثواب ملے گا اور جس نے دین میں کوئی برا کام نکالا تو اس برے کام کے نکالنے والے کو اور اس پر عمل کرنے والے کو عذاب ہوگا۔ چنانچہ یہی بات حدیث شریف میں ارشاد فرمائی گئی ہے جسکی تفصیلات آپ فقیر قدیری کی کتاب ''بدعت کی حقیقت'' میں ملاحظہ فرمائیں۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم خلیفۂ دوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی تراویح کی باقاعدہ جماعت کو ایجاد فرمایا تو آپ نے فرمایا یہ کیا ہی اچھی بدعت ہے۔ دین میں اچھی بات نکالنا بدعت حسنہ ہے اور بری بات نکالنا بدعت سیئہ ہے۔ بدعت عملی کی یہ دو قسمیں ہیں مگر بدعت اعتقادی کی ایک ہی قسم ہے اور وہ ہے بدعت سیئہ۔ نادانوں کا طریقہ ہے کہ وہ عملی بدعات پر جو بدعات حسنہ ہیں اپنے ایک خاص جذبے سے بدعت اعتقادی والی احادیث کریمہ بے موقع سنا کر گمراہ کرتے ہیں اور اچھے معمولات سے قوم مسلم کو روک کر کار شر کرتے ہیں۔ عقیدے کے بدعتی کو نہ سلام کیا جائے گا اور نہ انکے سلام کا جواب دیا جائے گا۔

(۱۲۳) اہل ایمان کے چہروں پر فطرت سلیمہ کا نور نمودار ہوتا ہے۔ حضرت آدم کی اولاد کی چمک مختلف تھیں حضرت آدم کو حضرت داؤد کی چمک پسند آئی۔ مگر کوئی نادان یہ تکرم نہ فٹ کرے کہ حضرت آدم کی چمک سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی چمک سے زیادہ یا افضل ہو پسند آنا اور ہے اور واقعتاً حسن زیادہ ہونا یا افضل ہونا اور ہے۔ مجنوں کو لیلیٰ سارے زمانے میں پسند تھی اسکا یہ مطلب نہیں کہ واقعتاً بھی وہ پری پیکر اور عالمی حسن چمپئن بھی تھی۔ تاریخ داں بخوبی جانتے ہیں کہ لیلیٰ انتہائی کالی بدشکل بھدی وبھونڈی تھی مگر مجنوں کو وہی محبوب ومرغوب ومطلوب تھی۔ سیدنا حضرت آدم کو اللہ تعالیٰ نے انکی تمام اولاد دکھا بھی دی اور پہچان بھی کرادی اور انکے انجام ومآل سے بھی باخبر فرمادیا کہ فلاں جنتی ہے اور فلاں دوزخی ہے۔ اب ذرا وہ نادان اپنی شقاوت پر نظر ثانی کریں جو اس بدعقیدگی میں لتھڑے ہوئے ہیں کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو اپنے انجام کی خبر نہیں کہ جنت میں جائیں گے یا دوزخ میں۔ انکے لئے جہنم کے شعلے کتنے سخت انتظار میں ہونگے۔ حضرات انبیاء کرام کو اپنی عمروں کی بھی پتہ ہے کہ کب وصال فرمائینگے اور یہ بھی علوم خمسہ میں ہے جب حضرت آدم کو علوم خمسہ دئے گئے تو پھر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے علوم خمسہ کیسے راز میں رکھے گئے ہونگے۔ حضرات انبیاء کرام کی دعاء سے عمریں گھٹ بڑھ جاتی ہیں۔ شیخ نجدی شیطان لعین کی دعاء سے اسکی بھی عمر بڑھادی گئی اس نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا تھا۔ (ترجمہ) ابلیس نے کہا مہلت دے تو مجھکو اس دن تک کیلئے کہ اٹھائے جائینگے لوگ۔ اللہ نے فرمایا تو مہلت دئے جانے والوں میں سے ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۳۵۶) اب اگر کوئی یہ کہے کہ فلاں ملا جی نے شیخ نجدی کا سر کاٹ کر رکھدیا تو یہ اسکی کافرانہ ہمت ہے اس ہمت کافرانہ پر سلام نہیں بلکہ لعنت بھیجی جائیگی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شیخ

نجدی کو قیامت تک کیلئے مہلت دی اور چودھویں صدی کے ملاّ جی نے شیخ نجدی کی گردن کاٹ کر رکھدی تو معاذ اللہ خدا ہار گیا اور ملاّ جی جیت گئے لاحول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاء سے اپنے بندوں کی عمریں گھٹا بڑھا دیتا ہے۔ دعاء سے تقدیر پلٹ جاتی ہے ۔حضرت عزرائیل' حضرات انبیاء کرام کی بارگاہوں میں حاضر ہوکر انکی رضا واجازت سے روح قبض کرتے ہیں انکی وفات بھی اختیاری ہے۔حضرت آدم کو اپنی عمر شریف بھی معلوم تھی اور حضرت داؤد کی بھی عمر شریف معلوم تھی۔ یہ دونوں بھی علوم خمسہ میں سے ہیں۔حضرت آدم کو اپنی زندگی کے چالیس سال عطیہ کے طور پر حضرت داؤد کو مرحمت فرمائے مگر آپ کو اپنا عطیہ یاد نہ رہا۔ یہ یاد کا انکار ہے نہ کہ عطیہ کا۔حضرات انبیاء کرام کی بھول بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔جس میں بہت سی حکمتیں ہوتی ہیں۔

(۱۲۴) ایمان والوں کے چہروں پر نور ایمان کی چمک ہوتی ہے اور بے ایمان اس سے محروم ہوتے ہیں اور اگر بچپن میں چہرہ چمکدار ہو بھی تو بدعقیدگی کی وجہ سے یہ چہرے کی تابانی ختم ہوجاتی ہے اور مرتے وقت چہرہ بے نور ہوجاتا ہے۔اللہ والوں کے چہروں پر نور ایمان وعمل صاف دکھائی پڑتا ہے۔ بندوں کے جنتی یا دوزخی ہونے سے اللہ تعالیٰ کا کوئی نفع اور بندوں کے دوزخی ہونے سے اللہ تعالیٰ کا کوئی نقصان نہیں ہوتا خود بندوں کا اپنا ہی نفع ونقصان ہے۔اللہ تعالیٰ پر کچھ واجب نہیں اور نہ ہی کوئی اس سے پوچھ گچھ یا باز پرس کرسکتا ہے۔

(۱۲۵) سیدنا ابوعبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ رونا خوف خدا کے باعث تھا۔اور خوف خدا سے رونا خاص نعمت ورحمت ہے۔ داڑھی ایک مشت تک بڑھانا اور مونچھ کو کتروانا یہاں تک کہ اوپر کے ہونٹ کا پورا کنارا کھل جائے واجب ہے اور اسکی پابندی جنتی ہونے اور قرب نبوی ملنے کا زرین ذریعہ ہے۔ترک سنت کی عادت سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے دوری کا ذریعہ ہے۔اس حدیث پاک میں اٹکل سے جاننے کی نفی فرمائی گئی ہے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی بشارت کی وجہ سے انہیں اپنے جنتی ہونے کا علم یقینی تھا۔ آج حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم کے جنتی ہونے پر ہمارا ایمان ہے جوانکے جنتی ہونے میں شک کرے وہ بے ایمان ہے۔

(۱۲۶) تمام ارواح انسانی سے اللہ تعالیٰ نے آمنے سامنے ہوکر نعمان پہاڑ جو مکۂ مکرمہ اور طائف کے درمیان سے شروع ہوکر میدان عرفات تک پہونچتا ہے اپنی ربوبیت کا عہد لیا۔جن میں مومنین وکافرین' حضرات انبیاء ومرسلین بھی شامل تھے۔دوسرا عہد سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اتباع واطاعت اور اعانت و نصرت کا تھا جو حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام سے لیا گیا اور تبلیغ اسلام کا معاہدہ حضرات علماء بنی اسرائیل سے۔ان تینوں عہدوں کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔گویا کہ توحید سے ارواح انسانی کو پہلے آگاہ فرمادیا گیا ہے اور مزید یاددہانی کیلئے حضرات انبیاء ورسل کو مبعوث فرمادیا گیا اور آسمانی کتب کا نزول بھی فرمادیا گیا۔ اتنے اہتمام کے بعد اب بھی اگر کوئی توحید کا باغی ہے اور شرک کا داغی ہے تو اسکا کوئی عذر نہ سنا جائیگا۔عقیدۂ توحید کا قائل ہر شخص کو ہونا لازمی وضروری ہے اور شرک کا قاتل ہر شخص کو ہونا لازمی وضروری ہے۔

(۱۲۷) اس حدیث شریف میں '' جوڑے بنانے'' کا مطلب یہ ہے کہ نر اور مادہ' مومن وکافر سب کے جوڑے بنادئے۔اور انہیں وہ شکل دی گئی جس میں وہ دنیا میں ہوں گے یا اس وقت کافر کالے ہونگے' مومن گورے ہونگے اور انبیاء کرام نورانی ہونگے تا کہ حضرت آدم سبکو پہچان لیں۔تمام حضرات انبیاء کرام اپنی اپنی امتوں اور حضرت آدم اپنی تمام اولاد کے اعمال نیک وبد کی گواہی قیامت میں دیں گے۔حضرات انبیاء کرام ہماری ہر حرکت اور ہر سکون پر باخبر ہیں ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور ہوجائیں تم پر رسول نگہبان (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۶۲) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں: ''حضرات انبیاء کرام نے فرض تبلیغ کامل واکمل طریقے پر ادا فرمایا۔پھر حضور انور ﷺ سے آپ کی امت کے بارے میں دریافت فرمایا جائیگا تو حضور انور ﷺ ان کی تصدیق فرمائیں گے، حضور انور ﷺ میدان قیامت میں اپنی امت کے تقوے طہارت کی بھی گواہی دینگے کہ یہ میری امت گواہی کے لائق ہے فاسق نہیں۔ امت کی گواہی سنی سنائی ہوگی اور حضور انور ﷺ کی گواہی سنی سنائی نہ ہوگی چونکہ سنی سنائی گواہی تو مومنین دے چکے تھے حضور انور ﷺ نے تمام

انبیاء کرام کے حالات آنکھوں سے دیکھے ہیں اور اپنی امت کے ہر ظاہر وباطن حال کا مشاہدہ فرمارہے ہیں حضراتِ صحابۂ کرام جنتی ہیں کیونکہ حضور انور ﷺ نے ان کے جنتی ہونے کی گواہی دی مقدمہ کی تحقیقات حاکم کی بے علمی کی دلیل نہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں تحقیق کے بعد فیصلہ فرمائے گا۔ بعض صورتوں میں سن کر بھی گواہی دی جاسکتی ہے ہر نبی کو انکی امت کے اعمال پر مطلع کیا جاتا ہے تاکہ روز قیامت شہادت دے سکیں۔ حضور انور ﷺ کی شہادت عام ہوگی اس لئے کہ حضور انور ﷺ تمام امتوں کے احوال سے باخبر ہیں۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص۶۳) زمانۂ نبی اور زمانۂ نبوت میں فرق ہے۔ نبی کی ظاہری زندگی کا زمانہ "زمانۂ نبی" ہے اور انکے دین کے باقی رہنے کا زمانہ "زمانۂ نبوت" ہے لہٰذا صبح قیامت تک سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا زمانۂ نبوت ہے۔ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام اپنی تمام اولاد و اسماء واعمال واحوال سبکو جانتے پہچانتے ہیں تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے علم کی شان کیا ہوگی حضرت آدم کا علم سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے بحر علمی کا ایک قطرہ ہے بلکہ شعر

علوم دوجہاں کو انتخاب قادری ہم تو
نبی کے بحر علمی کا بس اک قطرہ سمجھتے ہیں

امیر وفقیر وحسین وغیرہ سے مراد دنیا کے مالدار ونادار شاہ وگدا اور دل کے مومن وکافر متقی وفاجر ہیں اور ایسے ہی خوب صورت وبدصورت ملاحظہ فرمالئے (مرقاۃ شریف) گویا کہ حضرت آدم اپنی تمام اولاد کے تمام احوال واعمال کو خوب اچھی طرح جان پہچان رہے تھے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ تو بہت پہلے ان تمام احوال و کوائف کو ملاحظہ فرمارہے تھے جیسا کہ احادیث کریمہ میں مذکور ہے اور کیوں نہ ملاحظہ فرماتے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے گواہ اعظم اور ساری مخلوق کے شاہد اکبر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں میں فرق وتفاوت اسلئے رکھا کہ ہر بندہ اپنے سے ادنیٰ کو دیکھکر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اے رب قدیر! تیرا ہزار ہزار شکر ہے کہ تونے مجھے اس سے بہتر بنایا ہے۔ مالدار نادار کی مفلسی دیکھ کر سجدۂ شکر بجالائے اور نادار مالدار کی مالداری اور اسکی الجھنوں دشواریوں اور حساب کتاب کی مشکلات دیکھ کر شکر خدا میں مصروف ہو۔ ایسے ہی حسین، بدصورت کی قباحت کو دیکھ کر شکر خدا کرے اور بدصورت حسن سے پیدا ہونے والی بلاؤں اور آفتوں کو دیکھکر حسن نہ ملنے پر شکر خدا کرے۔ بادشاہ رعایا کی دست نگری محتاجی کو دیکھ کر شکر خدا بجالائے اور رعایا بادشاہ کی مصروفیات اور امور سلطنت کی مشغولیات دیکھ کر شکر خدا کرے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی دولت وحکومت سے نجات عطا فرمایا نہ تو دن کو چین اور نہ رات کو آرام دن میں کام ضرورت سے زیادہ رات کو خطرات وفکرات کا ہجوم۔ یوں بھی شکر خدا اعلیٰ درجے کی عبادت ہے اور تمام عبادات کی اصل ہے۔

(۱۲۸) انسان کی دو حالتیں ہیں ایک ذاتی دوسری وصفی۔ وصفی حالات تو ادلتے بدلتے رہتے ہیں کافر مومن ہوجاتے ہیں فاسق متقی بن جاتے ہیں بخیل سخی ہوجاتے ہیں بزدل بہادر بن جاتے ہیں۔ ایسا کبھی بزرگان دین کی صحبت سے ہوتا ہے اور کبھی علم دین کی برکت سے کبھی یوں ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت وقدرت سے۔ مگر ذاتی حالت کبھی نہیں بدلتی اگر کبھی عارضی طور پر بدل بھی جائے تو اسے بقاء دوام نہ ہوگا کہ آگ پر پانی گرم ہوجاتا ہے مگر وہاں سے ہٹ نے کے بعد پھر تھوڑی دیر میں ٹھنڈا ہوجاتا ہے۔ اس حدیث شریف میں اسی ذاتی حال کا ذکر ہے اور جبلت سے مراد وہ خصلت ہے جو علم الٰہی میں ہے جس میں تغیر وتبدل ناممکن ہے۔

(۱۲۹) خیبر میں ایک یہودی نے زہر آلود گوشت سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور آپ کے بعض حضرات صحابۂ کرام کو کھلا دیا تھا اور حضرات صحابۂ کرام شہید ہوگئے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ محفوظ مامون رہے مگر ہر سال اس زہر کی کسک محسوس فرماتے تھے یہاں تک کہ وقت وصال شریف بھی آپنے اس زہر کی کسک محسوس فرمائی۔ خیبر جانا زہر کھانا یہ سب مقدر میں لکھا جاچکا تھا اگر کوئی نادان یہ کہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے زہر آلود گوشت تناول فرمایا اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپکو علم غیب نہیں تھا فقیر قدیری جواباً عرض کرے گا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو اسکا علم تھا کہ اس گوشت میں زہر ہے اور یہ بھی علم تھا کہ یہ زہر ہم پر خاطر خواہ اثر نہ کرے گا اور آپکو یہ بھی معلوم تھا کہ مرضی مولیٰ یہی ہے اور "مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ" ہے اور یہ بھی حکمت تھی زہر آلود

(۱۲۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ اللّٰهُ الْمِيْثَاقَ مِنْ ظَهْرِ آدَمَ بِنَعْمَانٍ يَعْنِيْ عَرَفَةَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ لیا اللہ تعالیٰ نے عہد پشت آدم کی ارواح سے نعمان یعنی عرفات میں،

فَاَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهٖ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَءَهَا فَنَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قُبُلاً قَالَ

تو نکالی انکی پشت سے تمام اولاد جنکو پیدا فرماتا تھا، پھر پھیلا دیا انکو حضرت آدم کے سامنے چیونٹیوں کی طرح، پھر کلام فرمایا ان سے آمنے سامنے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِيْنَ اَوْتَقُوْلُوْا اِنَّمَا

''کیا نہیں ہوں میں تمہارا مالک؟ کہا انہوں نے ''ہاں'' ہم سب گواہ ہے، کہیں کہنے لگو قیامت کے دن ہم تھے اس سے بے خبر، یا تم کہو بس

اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ. (رواہ احمد)

شرک کیا ہمارے باپ دادا نے پہلے سے اور تھے ہم نسل انکے بعد کی، تو کیا تو ہمیں ہلاک فرمائیگا اس وجہ سے جو کیا اہل باطل نے۔'' (بصیرۃ الایمان ص ۴۰۴)

(۱۲۷) حدیث شریف: عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابی ابن کعب سے مروی ہے اللہ عزوجل کے اس فرمان کے بارے میں ''اور اے پیارے نبی آپ یاد فرمائیں جب نکالا آپکے مالک نے اولاد آدم کو

مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ جَمَعَهُمْ فَجَعَلَهُمْ اَزْوَاجاً ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ فَتَكَلَّمُوْا ثُمَّ

پشتوں سے انکی نسل کو'' تو فرمایا جمع کیا انکو تو بنا دیا ان کو جوڑے، پھر صورت عطا فرمائی ان کو، پھر قوت گویائی سے نوازا ان کو، پھر وہ بولنے لگے، پھر

اَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاِنِّيْ اُشْهِدُ عَلَيْكُمُ

ان سے اقرار و عہد لیا، اور گواہ بنایا ان کو خود ان پر، کیا نہیں ہوں میں تمہارا مالک؟ کہا انہوں نے ''ہاں'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ گواہ بناتا ہوں میں تم پر

السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ وَاُشْهِدُ عَلَيْكُمْ اَبَاكُمْ آدَمَ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَمْ نَعْلَمْ بِهٰذَا

ساتوں آسمانوں کو اور ساتوں زمینوں کو اور گواہ بناتا ہوں میں تم پر تمہارے باپ حضرت آدم کو، یہ کہ کہو تم روز قیامت کہ یہ ہمیں معلوم نہ تھا

اِعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ غَيْرِيْ وَلَا رَبَّ غَيْرِيْ وَلَا تُشْرِكُوْا بِيْ شَيْئاً اِنِّيْ سَاُرْسِلُ اِلَيْكُمْ

جان لو تم کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے میرے اور نہیں ہے کوئی مالک حقیقی سوائے میرے اور نہ شریک ٹھہراؤ تم میرے ساتھ کسی کو، بیشک میں عنقریب بھیجونگا تمہاری طرف

---

110 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दिल की मिसाल मैदानी ज़मीन में पर जैसी है कि पलटती हैं जिसको हवाऐं ज़ाहिर व बातिन।

111 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मोमिन नहीं होगा कोई बन्दा जब तक न ईमान लाए चार पर, गवाही दे कि नहीं है कोई माबूद सिवाए अल्लाह तआला के और बेशक मैं बरगुज़ीदा रसूल हूँ अल्लाह तआला का कि भेजा है उस ने मुझको हक़ के साथ और ईमान रखे मौत पर और मौत के बाद उठाए जाने पर और ईमान रखे तक़दीर पर।

112 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दो क़िस्में मेरी उम्मत में ऐसी हैं कि नहीं है दीने इस्लाम में उनके लिये कोई हिस्सा, "मरजिया और क़दरिया"।

113 हदीस शरीफ़:– फ़रमाते हैं प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि होगा मेरी उम्मत में धंसना और चहरों का बिगड़ना और यह तक़दीर के झुटलाने वालों में होगा।

114 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कदरी फ़िरक़े वाले मजूस हैं इस उम्मत के, अगर बीमार हो जाऐं वो तो तुम उनकी मिज़ाज पुर्सी न करो और अगर मर जाऐं वो, तो मत शरीक हो उनके जनाज़े के साथ।

رُسُلِیْ یُذَکِّرُوْنَکُمْ عَهْدِیْ وَمِیْثَاقِیْ وَ اُنْزِلُ عَلَیْکُمْ کُتُبِیْ قَالُوْا شَهِدْنَا بِاَنَّكَ رَبُّنَا

اپنے رسولوں کو جو یاد دلائینگے تمکو میرا عہد واقرار اور نازل فرماؤنگا میں تم پر اپنی کتابوں کو، تو انہوں نے عرض کیا کہ ہم نے گواہی دی کہ بیشک تو ہمارا مالک ہے

وَاِلٰهُنَا لَارَبَّ لَنَا غَیْرُكَ فَاَقَرُّوْا بِذٰلِكَ وَرُفِعَ عَلَیْهِمْ آدَمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ فَرَأَی الْغَنِیَّ

اور ہمارا معبود برحق ہے، ہمارا کوئی مالک حقیقی نہیں تیرے سوا تو انہوں نے اقرار کیا اسکا اور بلند فرمایا ان پر حضرت آدم علیہ السلام کو کہ دیکھیں وہ انکو، تو دیکھا حضرت آدم نے ہر امیر کو

وَالْفَقِیْرَ حَسَنَ الصُّوْرَةِ وَدُوْنَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَبِّ لَوْلَا سَوَّیْتَ بَیْنَ عِبَادِكَ قَالَ

ہر فقیر کو حسن صورت والے کو اور اسکے علاوہ کو، تو عرض کیا حضرت آدم نے اے میرے مالک کیوں نہ برابری رکھی تو نے اپنے بندوں کے درمیان؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اِنِّیْ اَحْبَبْتُ اَنْ اُشْکَرَ وَرَأَی الْاَنْبِیَاءَ فِیْهِمْ مِثْلَ السُّرُجِ عَلَیْهِمُ النُّوْرُ خُصُّوْا بِمِیْثَاقٍ آخَرَ

کہ میں نے پسند فرمایا کہ میرا شکر ادا کیا جائے اور دیکھا حضرت آدم نے حضرات انبیاء کرام کو چراغوں کیطرح، ان پر نور ہے اور خاص فرمادیا گیا ان سے دوسرا عہد

فِی الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِلٰی واذ اخذنا من النبیین میثاقهم ومنك

رسالت ونبوت کے بارے میں اور وہ فرمان ہے اللہ تعالیٰ کا "اور آپ یاد فرمائیں اے پیارے نبی جب لیا ہم نے نبیوں سے مضبوط عہد انکا اور آپ سے

وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرَاهِیْمَ وَ مُوْسٰی وَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ کَانَ فِیْ تِلْكَ الْاَرْوَاحِ فَاَرْسَلَهٗ

اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور عیسیٰ سے جو بیٹے ہیں مریم کے۔ (بصیرة الایمان ص ۱۰۱۲) تھے حضرت عیسیٰ ان روحوں میں تو بھیجا اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو

اِلٰی مَرْیَمَ عَلَیْهَا السَّلَامُ فَحُدِّثَ عَنْ اُبَیٍّ اَنَّهٗ دَخَلَ مِنْ فِیْهَا۔ (رواہ احمد)

حضرت مریم علیہا السلام کیطرف تو بیان فرمایا گیا حضرت ابی ابن کعب سے کہ بیشک حضرت عیسیٰ داخل ہوئے حضرت مریم کے منھ کی جانب سے۔

(۱۲۸) حدیث شریف: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَتَذَاکَرُ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابودرداء سے مروی انہوں نے فرمایا اس درمیان کے ہم بارگاہ رسول اللہ ﷺ میں تھے اور ہم تذکرہ کررہے تھے

مَایَکُوْنُ اِذْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ زَالَ عَنْ مَکَانِهٖ فَصَدِّقُوْهُ وَاِذَا سَمِعْتُمْ

اس کا جو ہوگا، اس وقت پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم سنو کہ پہاڑ ہٹ گیا اپنی جگہ سے تو تم اسکی تصدیق کردو اور جب سنو تم

---

115 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मत उठो बैठो तुम क़दरियों के पास और न पहल करो उन से बात चीत में।

116 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने छे हैं कि लानत की मैंने जिन पर और लानत की उन पर अल्लाह ने और हर नबी ने। ज़्यादती करने वाला अल्लाह की किताब में और अल्लाह तआला के नविश्ता ए तक़दीर का झुटलाने वाला और ज़बरदस्ती क़ब्ज़ा करने वाला ताके इज़्ज़त दे उसे जिसे ज़लील फ़रमाया अल्लाह तआला ने और ज़िल्लत दे उसे जिसे इज़्ज़त दी अल्लाह तआला ने और हलाल समझने वाला अल्लाह तआला के हराम को और हलाल समझने वाला मेरी औलाद के बारे में उसको जिसको हराम फ़रमाया अल्लाह तआला ने और छोड़ने वाला मेरी सुन्नत को।

117 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब फ़ैसला फ़रमाता है अल्लाह तआला किसी बंदे के लिये किसी ज़मीन के बारे में तो निकाल देता है उसके लिये उस ज़मीन पर जाने की कोई ज़रूरत।

118 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने वाइदा और मौऊदा जहन्नम में हैं।

119 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक अल्लाह तआला का फ़ैसला अटल हो चुका बंदों का अपनी मख़लूक़ात में से पाँच चीजों का, उसकी मौत से और उसके अमल

بِرَجُلٍ تَغَيَّرَ عَنْ خُلُقِهٖ فَلَا تُصَدِّقُوْا بِهٖ فَاِنَّهٗ يَصِيْرُ اِلٰى مَاجُبِلَ عَلَيْهِ۔ (رواہ احمد)

کسی آدمی کے بارے میں کہ بدل گئی اسکی فطری عادت تو مت تصدیق کرو تم اسکی اسلئے کہ وہ لوٹ جائیگا اس فطری عادت کی طرف جس پر وہ پیدا ہوا ہے۔

(۱۲۹) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَايَزَالُ يُصِيْبُكَ فِىْ كُلِّ عَامٍ وَجْعٌ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ

ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت ام سلمہ سے مروی انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہمیشہ ہر سال آپکو وہ تکلیف پہنچتی ہے زہریلی بکری کی

الَّتِىْ اَكَلْتَ قَالَ مَا اَصَابَنِىْ شَئٌ مِنْهَا اِلَّا وَهُوَ مَكْتُوْبٌ عَلَىَّ وَآدَمُ فِىْ طِيْنَتِهٖ (رواہ ابن ماجه)

جو آپنے تناول فرمائی تھی (خیبر میں) فرمایا پیارے رسول نے نہیں پہونچی مجھ کو اس سے کچھ بھی مگر وہ جو لکھ دیا گیا ہے میری تقدیر میں جس وقت حضرت آدم اپنے خمیر میں تھے

﴿باب اثبات عذاب القبر ترجمہ: عذاب قبر کے ثبوت کا باب﴾

(۱۳۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَارَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں دیکھی میں نے دوزخ کیطرح کوئی شئی کہ سو جائے اس سے بھاگنے والا اور نہیں دیکھی میں نے جنت کیطرح کوئی شئی کہ سو جائے اسکا طالب

(۱۳۱) حدیث شریف: يَقُوْلُ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ اَنْذَرْتُكُمُ النَّارَ فَمَا زَالَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى لَوْ قَامَ

ترجمہ: فرماتے ہیں پیارے رسول اللہ ﷺ میں ڈراتا ہوں تمکو آگ سے، میں ڈراتا ہوں تمکو آگ سے، تو پیارے نبی فرماتے رہے اسی کو، اگر حضور کھڑے ہوتے

فِىْ مَقَامِىْ هٰذَا سَمِعَهٗ اَهْلُ السُّوْقِ وَحَتّٰى سَقَطَتْ خَمِيْصَةٌ كَانَتْ عَلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ۔ (رواہ الدارمی)

میری اس جگہ تو سن لیتے اسکو بازار والے، یہاں تک کہ زمین پر آ گری پیارے نبی کی کملی شریف جو تھی حضور انور پر، آپکے مبارک قدموں کے پاس۔

(۱۳۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَااَيُّهَا النَّاسُ اَبْكُوْا فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِيْعُوْا فَتَبَارَكُوْا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اے لوگو! خوب روو، تو اگر نہیں طاقت رکھتے ہو تم رونے کی تو تم رونے کی شکل بناؤ

فَاِنَّ اَهْلَ النَّارِ يَبْكُوْنَ فِى النَّارِ حَتّٰى تَسِيْلَ دُمُوْعُهُمْ فِىْ وُجُوْهِهِمْ كَاَنَّهَا جَدَاوِلُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ

اسلئے کہ دوزخی روئیں گے جہنم میں یہاں تک کہ بہہ جائیں گے انکے آنسو انکے چہروں پر، گویا کہ وہ نالیاں ہیں، یہاں تک کہ ختم ہو جائیں گے

الدُّمُوْعُ فَتَسِيْلُ الدِّمَاءُ فَتُقْرِحُ الْعُيُوْنَ فَلَوْ اِنَّ سُفُنًا اُزْجِيَتْ فِيْهَا لَجَرَتْ۔ (رواہ البغوی فی شرح السنه)

آنسو، پھر بہے گا خون تو زخمی ہو جائیں گی آنکھیں کہ کشتیاں چلائی جائیں اس میں تو چل جائیں۔

से और उसके रहने की जगह से और उसके फिरने की जगह से और उसके रिज़्क़ से।

120 हदीस शरीफ़:– फ़रमाते हैं प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जो बातें मठारेगा तक़दीर के बारे में तो उस से बाज़पुर्स की जाएगी क़यामत के दिन और नहीं बहस करेगा कुछ भी तक़दीर के बारे में, तो न सुवाल किया जाएगा उस से।

121 हदीस शरीफ़:– हज़र इब्ने देलमी से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि मैं आया हज़रते उबइ इब्ने कअब के पास तो मैंने कहा कि वाक़े हो गया मेरे दिल में कुछ तक़दीर के बारे में, तो हदीस शरीफ़ बयान फ़रमाई आपने मुझसे कि शायद अल्लाह तआला दूर फ़रमा दे उसको मेरे दिल से तो उन्होंने फ़रमाया अगर बेशक अल्लाह तआला अज़ाब करे अपने आसमान वालों को और अपनी ज़मीन वालों को कि अज़ाब दे उनको तो वो ज़ालिम नहीं है और अगर रहमत फ़रमाए उन पर तो है उसकी रहमत बेहतर उनके आमाल से और अगर तू ख़र्च करे उहद पहाड़ की बराबर सोना अल्लाह तआला की राह में तो अल्लाह तआला क़ुबूल न फ़रमाएगा तुझ से जब तक तू न ईमान लाएगा तक़दीर पर और जब तक न जान ले तू कि जो कुछ तुझे पहुँचा तो नहीं ख़ता करती वो तुझ से और जो तुझ से ख़ता कर गई तो वो तुझे न पहुँच सकती थी और अगर तू मर गया इस अक़ीदे के अलावा पर तो दाख़िल होगा तू आग में, हज़रते इब्ने देलमी ने कहा कि फिर मैं आया हज़रते

گوشت کھانے میں کہ وقت وصال شریف اس زہر کا اثر لوٹ آئے اور ہم کو موت بھی ملے تو شہادت کی موت ملے۔

(۱۳۰) انسانی فطرت یہ ہے کہ جس چیز سے خائف ہوتا ہے اس سے بھاگتا ہے، درندے، ظالم اور دشمنوں سے بھاگتا ہے اور ان میں سے کسی کو آتا دیکھے تو بھاگتا ہی رہتا ہے اور اس وقت تک بھاگتا ہے جب تک اسے اطمینان قلبی نہ ہو جائے نہ سوتا ہے نہ آرام کرتا ہے۔ ایسے ہی اپنی محبوب چیز کیلئے کوشش میں لگا رہتا ہے اور تلاش محبوب میں سرگرداں رہتا ہے اسکی نیند اڑ جاتی ہے دل کا سکون چلا جاتا ہے۔ مگر حیرت کی بات یہ ہے کہ دوزخ سے خوفناک جگہ کوئی نہیں اور جنت سے زیادہ کوئی آرام دہ جگہ نہیں مگر انسان ہے کہ دونوں کے بارے میں غفلتوں کا شکار ہے جہنم کے خوف سے نیند اُڑ جانی چاہئے تھی مگر خواب خرگوش میں پڑے ہیں۔ جنت کی طلب میں نیند اڑ جانی چاہئے تھی مگر خواب غفلت میں پڑے ہیں جبکہ عبرت کی بیداری ہونی چاہئے۔

(۱۳۱) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ جب جہنم کی آگ کا ذکر فرماتے تو خشیت ربانی سے آپ پر کچھ کیفیات طاری ہو جاتی تھیں اور دوسروں کو دوزخ کی آگ سے ڈراتے ہوتے تو خود آپ پر بھی اسکا اثر دکھائی پڑتا تھا۔

(۱۳۲) عذاب جہنم ایسا دردناک المناک ہوگا کہ آنکھیں روتے روتے اپنا آنسوؤں کا سرمایہ ختم کر دیں گی اور آنکھوں سے آنسوؤں کی جگہ خون بہنے لگے گا اور ان خونی آنسوؤں سے چہرے پر زخم ہو جائینگے۔ اچھا یہ ہے کہ خوف خداوندی کو دل میں جگہ دیکر یہاں آنسو بہالئے جائیں تا کہ جہنم میں آنسو اور خون کے آنسو رونے سے نجات ملے حدیث شریف میں ہے کہ جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئے گا وہ جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا۔ شعر

اللہ بچائے ہم سب کو صدقے میں شفیع محشر کے
ایندھن ہوں جہاں انسان و حجر اس نار کا عالم کیا ہوگا (بانی)

(۱۳۳) "عالم برزخ"، جسکی ابتدا ہر شخص کی موت سے ہوتی ہے اور انتہا قیامت پر ہوتی ہے۔ جو مردہ دفن نہ ہو بلکہ جل گیا ہو یا جلا دیا گیا ہو ڈوب گیا ہو یا ڈبو دیا گیا ہو یا اسے شیر نے پھاڑ کھایا ہو یا چیل کووں کی غذا بن گیا ہو یا زمین میں گل سڑ کر خاک ہو گیا ہو اسے بھی قبر کا حساب و کتاب عذاب و ثواب ہے۔ عذاب قبر کا ثبوت بہت سی آیات کریمہ و احادیث کریمہ میں مذکور ہے لہٰذا عذاب قبر کا منکر گمراہ ہے۔ قبر میں ایمان کا حساب ہوگا اور قیامت میں ایمان و اعمال دونوں کا حساب ہوگا۔ قبر کا حساب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے زمانہ پاک سے شروع ہوا پچھلی امتوں میں عذاب قبر نہ تھا اور نہ ہی ان سے قبر میں انکے نبی کی پہچان کرائی جاتی تھی۔ حساب قبر نو (۹) شخصوں سے نہیں ہوتا (۱) حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام (۲) حضرات شہدائے عظام (۳) جہاد کی تیاری کرنے والا (۴) طاعون میں مرنے والا (۵) طاعون میں صبر کرنے والا (۶) چھوٹے بچے (۷) جمعہ کے دن یا رات میں مرنے والا (۸) ہر رات سورۂ ملک پڑھنے والا (۹) مرض موت میں سورۂ اخلاص پڑھنے والا۔ حساب قبر اور عذاب قبر میں فرق ہے بعض لوگ حساب قبر میں کامیاب ہونگے وہ چوں کہ ایمان کا حساب ہوگا مگر بعض لوگ گناہوں کی وجہ سے عذاب قبر میں مبتلا ہونگے۔ کافر کو عذاب قبر دائمی ہوگا اور گناہ گار مومن کو عذاب ہو بھی تو دائمی نہ ہوگا بلکہ عارضی ہوگا۔ بعض لوگوں کا عذاب شب جمعہ آتے ہی ختم ہو جاتا ہے اسلئے دفن کے بعد سے شب جمعہ تک قبر کے پاس قرآن خوانی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ قبر کا عذاب اصل میں تو روح کو ہے اور جسم روح کے تابع ہے اسلئے جسم کو بھی تابع ہو کر عذاب قبر سے واسطہ پڑیگا مگر حشر کے بعد والا عذاب و ثواب روح و جسم دونوں کو ہوگا۔ قبر میں دو فرشتے آتے ہیں جن کا نام منکر اور نکیر ہے وہ قبر میں آکر مردے سے تین سوالات کرتے ہیں (۱) کون ہے تیرا رب (۲) کیا تھا تیرا دین (۳) کیا کہتا تھا تو اس شخص کے بارے میں۔ ان تینوں سوالوں کے ذریعے بندے کے عقیدۂ توحید و رسالت اور دین کے بارے میں امتحان لیتے ہیں اس حدیث شریف میں عام مومنوں کے جوابات مذکور ہیں مذکورہ آیت کریمہ میں آخرت سے مراد قبر ہے۔ قبر میں امتحانی سوالات میں کامیابی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ملے گی۔ مومنوں کو حیات ظاہری اور حیات برزخی میں کلمۂ شہادت پر ثابت قدم رکھنا یہ اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہے۔

(۱۳۳) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ الْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِی الْقَبْرِ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْآخِرَةِ۔ (رواہ البخاری و المسلم)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے انہوں نے فرمایا مسلمان سے جب قبر میں سوال کیا جائے گا تو وہ گواہی دے گا یہ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور بیشک حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول ہیں، تو یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "مضبوط فرماتا ہے اللہ انکو جو ایمان لائے مضبوط بات پر، دنیوی زندگی میں اور آخرت میں" (بصیرۃ الایمان ص ۶۰۶)

(۱۳۴) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ نَزَلَتْ فِیْ عَذَابِ الْقَبْرِ یُقَالُ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَیَقُوْلُ رَبِّیَ اللّٰهُ وَنَبِیِّیْ مُحَمَّدٌ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی فرمایا انہوں نے "مضبوط فرماتا ہے اللہ انکو جو ایمان لائے مضبوط بات پر" (بصیرۃ الایمان ص ۶۰۶) یہ آیت کریمہ نازل ہوئی عذاب قبر کے بارے میں، کہا جاتا ہے مُردے سے کہ تیرا رب کون ہے؟ تو مُردہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے اور میرے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

(۱۳۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰی عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اَنَّهٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَیُقْعِدَانِهٖ فَیَقُوْلَانِ مَاكُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَیَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ فَیُقَالُ لَهٗ اُنْظُرْ اِلٰی مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَداً مِّنَ الْجَنَّةِ فَیَرَاهُمَا جَمِیْعاً وَاَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَیُقَالُ لَهٗ مَاكُنْتَ تَقُوْلُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک بندہ جب رکھا جاتا ہے اپنی قبر میں، واپس ہو جاتے ہیں اسکے پاس سے اسکے ساتھی تو وہ مُردہ سنتا ہے آہٹ کو انکے جوتوں کی، آتے ہیں دو فرشتے اسکے پاس تو بٹھاتے ہیں دونوں فرشتے اس مُردے کو، پھر کہتے ہیں دونوں فرشتے کیا کہتا تھا تو اس مرد محمد کے بارے میں تو جو مومن ہے وہ کہتا ہے، میں گواہی دیتا ہوں بیشک یہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے اور اسکے پیارے رسول ہیں، تب اس مُردے سے کہا جاتا ہے دیکھ اپنا ٹھکانہ دوزخ کا کہ بدل دیا ہے اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے اس کو جنتی ٹھکانے سے تو وہ دیکھتا ہے ان دونوں کو لیکن منافق و کافر، پھر کہا جاتا ہے اس سے کیا کہتا تھا تو

इब्ने मसऊद के पास तो उन्होंने भी फ़रमाया इसी के मिस्ल, फिर मैं आया हज़रते हुज़ैफ़ा इब्ने ईमान के पास तो उन्होंने भी फ़रमाया इसी के मिस्ल, फिर आया मैं हज़रते ज़ैद इब्न साबित के पास तो हदीस शरीफ़ बयान फ़रमाई उन्होंने मुझ से कि मरवी है प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से इसी के मिस्ल।

122 हदीस शरीफ़:— हज़रते नाफ़े से मरवी बेशक एक शख़्स आए हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर के पास तो उन्होंने कहा कि फ़लाँ शख़्स कहता है आपको सलाम, तो हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर ने फ़रमाया बेशक ख़बर पहुँची है कि वो अक़ीदे का बिदअती हो गया है अगर वाक़ई वो अक़ीदे का बिदअती हो गया है तो न कहना उसको मेरी [illegible] सलाम, इसलिये कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से वो फ़रमाते हैं कि मेरी उम्मत [illegible] इस उम्मत में धंसना और सूरत का बिगड़ना और पत्थर का बरसना होगा तक़दीर के मुनकिरों में।

123 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब पैदा फ़रमाया अल्लाह तआला ने हज़रते आदम को और फेरा दस्ते क़ुदरत उनकी पुश्त पर तो टूट पड़ीं उनकी पुश्त से हर जान वाली वो कि पैदा फ़रमाने वाला है उनको हज़रते आदम की औलाद से रोज़े क़यामत तक और रख दी हर इनसान की आँखों के दर्मियान नूरानी चमक, फिर पेश फ़रमाया उनको हज़रते आदम पर तो हज़रते आदम ने अर्ज़ किया, यह कौन हैं? अल्लाह तआला ने फ़रमाया आपकी औलाद, तो देखा हज़रते आदम ने एक शख़्स

(۱۳۴) دنیا میں امتحانی سوالات کو چھپایا جاتا ہے تاکہ جواب نہ تیار کرلیا جائے لیکن سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے تمام سوالات ظاہر فرمادئے اور انکے جوابات بھی ارشاد فرمادئے۔ مگر قبر میں سوالات کے جوابات تائید غیبی عقائد کی درستگی اور ایمان پر خاتمہ کی برکت سے زبان پر جاری ہوں گے۔

(۱۳۵) یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ مُردے سنتے ہیں مُردوں کا سننا آیات کریمہ واحادیث کریمہ سے صراحتاً ثابت ہے۔ یہ حدیث شریف تو مُردوں کے سننے کے بارے میں صاف وصریح دلیل و ثبوت ہے۔ مُردوں کا یہ سننا ہمیشہ رہتا ہے اسلئے اسلامی قانون ہے کسی قبر یا قبرستان کے پاس سے گزرو تو سلام کرو اگر اپنی قبور میں مردے نہ سنتے تو یہ سلام فضول ہوجاتا۔ جن آیات کریمہ میں مُردوں کے نہ سننے کی بات ہے وہاں مردوں سے مراد دل کے مردے ہیں یعنی کفار ومشرکین ومنافقین اور نہ سننے سے مراد قبول نہ کرنا ہے۔ میت اپنے کفن دینے والوں نماز پڑھنے والوں جنازہ اٹھانے والوں اور دفن کرنے والوں کو جانتی پہچانتی ہے (مرقاۃ شریف) یہی وجہ ہے کہ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گنبد خضریٰ شریف میں سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دفن ہوجانے کے بعد پردے کے اہتمام کے ساتھ مزارات مبارکہ پر حاضری دیتیں اور فرماتی تھیں کہ میں حضرت عمر سے حیاء کرتی ہوں گویا کہ میت قبر کے اندر قبر پر آنے جانے والوں کو بھی دیکھتی ہے بعد موت مرنے والے کی قوتیں بڑھ جاتی ہیں کہ منوں مٹی میں دفن ہوجانے کے بعد اور کوئی روشن دان اور سوراخ بھی نہ ہونے کے باوجود میت لوگوں کے جوتوں کی آہٹ کو سن لیتی ہے۔ یہ عام میت کی شان ہے تو پھر حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام اور حضرات اولیاء ذوی احترام کی کیا شان ہوگی۔ (مرقاۃ شریف) حدیث شریف: ہر جمعرات کو میت کی روح اپنے عزیزوں کے گھر پہونچ کر ان سے ایصال ثواب کی درخواست کرتی ہے۔ (لمعات شریف) حدیث شریف: سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ جب یوم عید، یوم جمعہ، یوم عاشورہ، یا شب برأت ہوتی ہے تو مردوں کی روحیں اپنے اپنے مکانوں کے دروازوں پر کھڑے ہوکر کہتی ہیں کہ ہے کوئی جو ہم کو یاد کرے۔ ہے کوئی جو ہم پر ترس کھائے۔ ہے جو کوئی ہماری غربت کی یاد دلائے۔ (خزانۃ الروایات) حساب قبر جنازے کے تمام شرکاء کے دفن سے واپس آنے کے بعد ہوتا ہے۔ منکر نکیر کو اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت وقوت دی ہے کہ بیک وقت ہزاروں لاکھوں کروروں جگہ جاسکتے ہیں اور سبکی قبروں میں ایک ہی وقت موجود ہوکر سب مردوں سے سوالات کرسکتے ہیں تو جنکے نور سے یہ فرشتے ہی نہیں بلکہ سارے فرشتے بنے ہوں انکا ایک وقت میں اربوں کھربوں سنکھوں جگہ جلوہ گر ہونا کونسی دشوار بات ہے اور اس میں کونسا کفر وشرک گھس آیا۔ منکر نکیر مردے میں روح ڈالتے ہیں جس سے وہ زندہ ہوکر اٹھ بیٹھتا ہے اور کلام کرنے کی صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے۔ مگر عام انسانوں کو انکی یہ زندگی دکھائی نہیں دیتی جیسے ماں کے پیٹ میں بچہ فرشتہ بناتا ہے تقدیر لکھکر جاتا ہے مگر ماں یہ سارے کاروبار نہیں دیکھ پاتی۔ عالم امر کی ان چیزوں کو ماتھے کی آنکھوں سے نہیں دیکھا جاسکتا۔ حساب قبر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے نہیں لیا گیا کیونکہ آپ ہی کی پہچان کا نام تو حساب ہے پھر آپ سے حساب کیسا۔ قبر میں ہر مردے کو نزدیک سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی زیارت کرائی جاتی ہے جیسا کہ ''ھذا'' سے معلوم ہوا ''ھذا'' کے معنیٰ (یہ) ہیں اور (یہ) وہاں بولا جاتا ہے جہاں وہ چیز نظر آرہی ہو جسکی طرف ''ھذا'' یعنی لفظ ''یہ'' سے اشارا کیا جارہا ہو اور وہ چیز قریب بھی ہو۔ شعر

اسم اشارا ''ھذا'' اشارا قریب ہے
مرقد میں کرلو آج نظارا قریب ہے
مرقد میں خوب کرلو نظارا رسول کا
''ھذا'' بتارہا ہے اشارا قریب ہے (یاحبیب)

یہ بات چڑھتے سورج کی طرح روشن ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ایک ہی وقت میں بے شمار قبور میں جلوہ گر ہوسکتے ہیں یا سبکو بیک وقت نظر آسکتے ہیں۔ جیسے سورج کی جلوہ گری اور ہر جگہ سے سورج کا نظر آنا۔ جب صدقے کا یہ عالم ہے تو پھر اصل کا کیا عالم ہوگا۔ فرشتے قبر میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی

فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ لَااَدْرِیْ کُنْتُ اَقُوْلُ مَایَقُوْلُ النَّاسُ فَیُقَالُ لَهٗ لَادَرَیْتَ لَاتَلَیْتَ وَیُضْرَبُ

اس شخصیت کے بارے میں، تو وہ کہتا ہے کہ نہیں جانتا میں، کہتا تھا میں وہی جو عام لوگ کہتے تھے تو فرمایا جائیگا اس سے تو نے نہ جانا نہ قرآن کریم کی تلاوت کی اور پٹائی کی جاتی ہے

بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِیْدٍ ضَرْبَةً فَیَصِیْحُ صَیْحَةً یَسْمَعُهَا مَنْ یَلِیْهِ غَیْرُ الثَّقَلَیْنِ۔ (رواہ البخاری)

ہتھوڑوں سے لوہے کے جم کر پٹائی، تو چیختا ہے بری طرح سے چیخنا، سنتا ہے اسکی چیخ کو جو اس سے قریب ہے سوائے انسانوں اور جنوں کے۔

(۱۳۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَیْهِ مَقْعَدُهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی تم میں سے جب مر جاتا ہے پیش کیا جاتا ہے اس پر اس کا ٹھکانہ

بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِیِّ اِنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ کَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ

صبح و شام، اگر ہے وہ اہل جنت سے تو جنتی ہے اور اگر ہے اہل جہنم سے تو جہنمی ہے،

فَیُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُکَ حَتّٰی یَبْعَثَکَ اللّٰهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

پھر اس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ بھیجے گا اللہ تعالیٰ تجھ کو اسی کی طرف روز قیامت۔

(۱۳۷) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ یَهُوْدِیَّةً دَخَلَتْ عَلَیْهَا فَذَکَرَتْ

ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ ایک یہودی عورت حاضر ہوئی انکی خدمت میں، تو ذکر کیا اس نے

عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا اَعَاذَکِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

عذاب قبر کا تو اس نے حضرت عائشہ سے عرض کیا کہ محفوظ رکھے آپکو اللہ تعالیٰ عذاب قبر سے تو پوچھا حضرت عائشہ نے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

عذاب قبر کے بارے میں، فرمایا پیارے نبی نے ہاں عذاب قبر حق ہے، حضرت عائشہ نے فرمایا پھر نہیں دیکھا میں نے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

بَعْدُ صَلّٰی صَلٰوةً اِلَّا تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کبھی اس کے بعد کہ آپ نے نماز پڑھی ہو مگر پناہ مانگی اللہ تعالیٰ کی عذاب قبر سے۔

को उनमें से तो अच्छी लगी हज़रते आदम को वो चमक जो उसके आँखों के दर्मियान थी, हज़रते आदम ने कहा, ऐ मालिक यह कौन है? अल्लाह तआला ने फ़रमाया यह दाऊद हैं, हज़रते आदम ने अर्ज़ किया, ऐ मालिक कितनी रखी है इनकी उम्र? अल्लाह तआला ने फ़रमाया साठ साल, हज़रते आदम ने अर्ज़ किया, ऐ मालिक ज़्यादा फ़रमा दे तू इसकी उम्र मेरी उम्र में से चालीस साल, फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब पूरी हुई हज़रते आदम की उम्र चालीस साल के अलावा, आया उनके पास मौत का फ़रिश्ता, तो फ़रमाया हज़रते आदम ने, क्या नहीं बाक़ी है मेरी उम्र के चालीस साल? मौत के फ़रिश्ते ने अर्ज़ किया कि क्या न दिये आपने अपनी उम्र के चालीस साल अपने बेटे दाऊद को, तो इनकार फ़रमाया हज़रते आदम ने, तो इनकार करने लगी उनकी औलाद और भूल गए हज़रते आदम तो खा लिया दरख़्त से तो भूलने लगी उनकी औलाद और ख़ता की हज़रते आदम ने तो ख़ता करने लगी उनकी औलाद।

124 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से रिवायत है फ़रमाया उन्होंने कि पैदा फ़रमाया अल्लाह तआला ने हज़रते आदम को, जिस वक़्त पैदा फ़रमाया उनको तो मारा दस्ते क़ुदरत उनके दाहने कंधे पर तो निकाली औलाद चमकती, गोयाकि वो चियूंटियाँ हैं और मारा अपना दस्ते क़ुदरत बाऐं कंधे पर तो निकाली काली औलाद, गोयकि वो धुंवाँ है, फिर फ़रमाया अल्लाह तआला ने उनके

ﷺ کی زیارت کراتے ہیں۔ نہ کہ کسی فوٹو یا تصویر کی کیونکہ یہ فوٹو اور تصویر نہ تو "رجل" آدمی ہے اور نہ وہ محمد ہے اور نہ وہ نبی ہے تو جیسے پتھر کی مورتیوں کو خدا کہنا شرک ہے ایسے ہی کسی فوٹو یا تصویر کو نبی کہنا بھی کفر ہے۔ شعر

سہانی بہت قبر کی رات ہوگی
حبیب خدا سے ملاقات ہوگی　　(یانبی)

جس بندے کا ایمان پر خاتمہ ہوتا ہے اس نے اپنی ظاہری زندگی میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا دیدار کیا ہو یا نہ کیا ہو وہ نور ایمان سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو پہچان لیتا ہے اور پکار اٹھتا ہے کہ یہ وہی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ہیں جنکا میں نے زندگی بھر کلمہ پڑھا ہے دم بھرا ہے۔ دیدار مصطفےٰ کیلئے موت کی تمنا کرنا خوب اور بہت خوب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کے دو ٹھکانے رکھے ہیں ایک جنت میں ایک جہنم میں۔ کافر اپنے جہنمی ٹھکانے پر بھی قبضہ کرتا ہے اور مومن کے جہنمی ٹھکانے پر بھی۔ اور مومن جنت میں اپنے ٹھکانے پر بھی قبضہ کرتا ہے اور کافر کے جنتی ٹھکانے پر بھی قبضہ جماتا ہے۔ جنت و جہنم مردے کی قبر سے کروڑوں میل دور ہیں اور مردہ اپنی قبر سے جنت و دوزخ کو دیکھ لیتا ہے جب مردے کی تیز نگاہی اور دور بینی کا یہ عالم ہے تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ تمام کائنات کو ایک وقت میں ایک مقام سے ملاحظہ فرمائیں تو کونسی تعجب کی بات ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اپنے ہر امتی کا ہر حال ہر وقت سماعت و ملاحظہ فرمارہے ہیں اسی لئے دنیا بھر کے نمازی اپنی اپنی نمازوں میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو بصیغۂ خطاب سلام عرض کررہے ہیں

السلام علیك ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ

(ترجمہ) سلام ہو آپ پر اے غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اسکی برکتیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو قبر میں پہچاننا ایمان کی بنا پر ہوگا۔ پرانی دنیاوی جان پہچان یا محض رشتے داری کی بنا پر کوئی قبر میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو نہ پہچانے گا۔ بلکہ بے ایمان کی ایسی ہوا خراب ہوگی کہ دنیا کی اپنی بکواس بھول جائیگا کہ حضور تو ہمارے جیسے بشر ہیں دو ہاتھ انکے دو ہاتھ ہمارے، دو پاؤں انکے دو، ہمارے بلکہ کہے گا میں کچھ نہیں جانتا میں تو بس وہی کہتا تھا جا عام لوگ کہتے تھے۔ اتنا کہتا ہوگا کہ دھائیں دھائیں دھان کٹنا شروع ہوجائینگے اور چھٹی کا دودھ یاد دلادیا جائیگا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے بارے میں وہ کہتا تھا جو عام لوگ کہتے تھے اور تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو نہیں جانتا چیخے گا چلائے گا پچھتائے گا جنات اور انسانوں کے علاوہ تمام حیوانات اور پتھر درخت وغیرہم سب اس بے ایمان کی چیخ و پکار سنیں گے۔ انسانوں اور جنات سے یہ چیخ و پکار اس لئے پوشیدہ رکھی گئی ہے تا کہ یہ غیب شہادت نہ بن جائے اور انسانوں و جن غیب پر ایمان کی دولت سے مالا مال ہوں۔ ہر قبر میں دو فرشتے جاتے ہیں تا کہ وہ سوال بھی کریں اور گواہ بھی بن جائیں۔ مگر بے ایمان کی درگت بنانے والے فرشتے دوسرے ہونگے یعنی منکر نکیر کے علاوہ۔ ثقلین سے مراد جن وانس ہیں۔

(۱۳۶) اس حدیث شریف میں صبح وشام سے مراد ہمیشگی ہے یعنی مردہ اپنے جنتی یا دوزخی ٹھکانے کو دیکھتا ہی رہتا ہے۔ مومن مسرور و مخمور فرحاں و شاداں ہوتا ہے اور بے ایمان لرزاں و ترساں مغموم متہور ہوتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) آگ پیش کیجائیگی ان پر صبح وشام (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۱۰۸)

اہل جنت کو قبر میں جنت کی نعمتیں میسر آتی ہیں جنت کی خوشبوئیں ٹھنڈی ہوائیں مشروبات و ماکولات سب ملتے ہیں اور جنتی قبر میں جنت کی نعمتوں سے محظوظ ہوتا ہے۔ اسی طرح بے ایمان کو اسکی قبر میں دوزخ کی لو وہاں کی بدبو سانپ بچھو تمام عذابات پہونچتے ہیں اور وہ ان سے دردو کرب میں مبتلا رہتا ہے۔ قبر میں جنت کی راحت اور دوزخ کی مصیبت پہونچتی ہے مگر جسم کا جنت میں ثواب کیلئے پہونچنا بعد قیامت ہوگا البتہ حضرات شہدائے کرام کی ارواح مبارکہ فوراً جنت میں پہونچ جاتی ہیں جسمانی داخلہ حضرات شہدائے کرام کا بھی بعد قیامت ہوگا۔ مومن کی روح قبر یا کسی اور مقام پر مقید و محصور نہیں ہوتی بلکہ بعض ارواح تو عالم میں گھومتی ٹہلتی رہتی ہیں مگر ہیڈ آفس قبر ہی ہوتا ہے اور روح کا تعلق قبر سے ہر وقت رہتا ہے جیسے حالت خواب میں سیلانی روح کہاں کہاں گھومتی پھرتی ہے

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

(۱۳۸) حدیث شریف: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ حَائِطٍ لِبَنِى النَّجَّارِ

ترجمہ: سیدنا حضرت زید ابن ثابت سے مروی انہوں نے فرمایا ہمارے درمیان پیارے رسول اللہ ﷺ ایک باغ میں بنی نجار کے

عَلٰى بَغْلَةٍ لَهٗ وَنَحْنُ مَعَهٗ اِذْ جَادَتْ بِهٖ فَكَادَتْ تُلْقِيْهِ وَاِذَا اَقْبُرٌ سِتَّةٌ اَوْ خَمْسَةٌ

اپنے خچر پر تھے اور ہم پیارے رسول کی خدمت میں تھے اچانک بدکا پیارے نبی کا خچر، قریب تھا کہ پیارے نبی کو خچر زمین پر لے آتا، اور وہاں پانچ یا چھ قبریں تھیں

فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ اَصْحَابَ هٰذِهِ الْاَقْبُرِ قَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ فَمَتٰى مَاتُوْا قَالَ فِى الشِّرْكِ فَقَالَ

تو فرمایا پیارے رسول نے کہ کون پہچانتا ہے ان قبر والوں کو، ایک شخص نے عرض کیا "میں" فرمایا پیارے رسول نے تو کب مرے؟ عرض کیا زمانہ شرک میں، پھر فرمایا

اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِىْ قُبُوْرِهَا فَلَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

کہ یہ گروہ عذاب میں مبتلا کیے گئے ہیں اپنی قبروں میں، اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں دعا فرماتا اللہ تعالیٰ سے کہ سنا دے تمکو کچھ عذاب قبر سے

اَلَّذِىْ اَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ

وہ جسے میں نے سنا عذاب میں سے، پھر اپنے چہرہ پاک کو ہماری طرف فرمایا تو فرمایا پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی دوزخ کے عذاب سے، تو انہوں نے کہا کہ ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ کی

مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ

دوزخ کے عذاب سے، فرمایا پیارے رسول نے پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی عذاب قبر سے، انہوں نے کہا ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ کی عذاب قبر سے، فرمایا پیارے رسول نے

تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

پناہ مانگو تم اللہ تعالیٰ کی ان فتنوں سے جو ظاہر ہیں اور جو پوشیدہ ہیں، انہوں نے عرض کیا ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ان فتنوں سے جو ظاہر ہیں اور جو چھپے ہیں

قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. (رواہ مسلم)

فرمایا پیارے رسول نے پناہ مانگو تم اللہ تعالیٰ کی دجال کے فتنے سے، انہوں نے عرض کیا ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ کی دجال کے فتنے سے۔

(۱۳۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُقْبِرَ الْمَيِّتُ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب دفنائی جاتی ہے میت تو آتے ہیں اسکے پاس دو فرشتے کالے بھجنگ نیلی آنکھوں والے

मुतआल्लिक़ जो दाहने वाले थे कि यह जन्नत की तरफ़ हैं और मुझे परवाह नहीं, फिर फ़रमाया अल्लाह तआला ने उनके मुतआल्लिक़ जो बाएें कंधे वाले थे यह दोज़ख़ की तरफ़ हैं और मुझे परवाह नहीं।

125 हदीस शरीफ़:– एक शख़्स असहाबे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम में से कहा जाता था उन्हें अबू अब्दुल्लाह, आए उनके पास उनके दोस्त कि अयादत कर रहे थे वो उनकी और वो रो रहे थे, तो उन दोस्तों ने हज़रते अब्दुल्लाह से कहा, आप क्यों रो रहे हैं? क्या न फ़रमाया था आप से प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि कटवाऐं आप अपनी मूँछों को, फिर उसी पर क़ाईम रहो, यहाँ तक कि मुलाक़ात करो तुम मुझ से, उन्होंने कहा हाँ और लेकिन मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं बेशक अल्लाह अजूजल ने अपने दस्ते कुदरत की मुटठी में एक जमाअत ली और दूसरी जमाअत दूसरे दस्ते कुदरत की मुटठी में और फ़रमाया यह इसके लिये है और यह इसके लिये और मुझे परवाह नहीं और मैं अटकल से नहीं जानता कि दोनों मुटिठयों में, मैं कौन सी में था?

126 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि लिया अल्लाह तआला ने एहद, पुश्ते आदम की अरवाह से, नोमान यआनी अरफ़ात में, तो निकाली उनकी पुश्त से तमाम औलाद जिनको पैदा फ़रमाना था, फिर फैला दिया उनको हज़रते आदम के सामने चियूँटियों की तरह, फिर

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

مگر تعلق جسم ہی سے رہتا ہے کیونکہ قبر ہیڈ آفس ہے روح کا اسلئے زیارت قبور کیجاتی ہے اور میت کیلئے ایصال ثواب کیا جاتا ہے اور وہیں جا کر عرض معروض کی جاتی ہے۔

(۱۳۷) یہودی بھی عذاب قبر کے قائل ہیں اب جو اپنے مسلمان ہونے کا دعوے دار ہو اور ضرورت سے زیادہ لمبی داڑھی بھی رکھتا ہو مگر عذاب قبر کا منکر ہو تو وہ یہود سے بدتر ہے۔ عذاب قبر کا ذکر تمام کتب آسمانی میں تھا۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہودیہ کی بات کا اعتبار نہ فرمایا اس میں مسلمانوں کو تعلیم ہے کہ کبھی کفار و مشرکین اور منافقین کی باتوں پر اعتماد و اعتبار نہ کریں اور جو دینی مسئلہ معلوم نہ ہو اسے حضرات علماء کرام سے معلوم کر لینا چاہئے بعدہ اسکی تصدیق کریں اگر وہ صحیح ہو ورنہ تردید و تکذیب کر دیں۔ کفار سے کبھی عذاب قبر دور نہ ہوگا مگر گنہگار مومنوں پر یہ عذاب قبر بزرگان دین کی دعا سے سبزے کی تسبیحات سے اور ایصال ثواب وغیرہ سے کم یا ختم ہو جاتا ہے جیسا احادیث کریمہ سے ثابت ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے دو قبروں پر تر شاخیں نصب فرمائیں اسلئے مسلمان قبروں پر ہار پھول ہری پتیاں رکھتے ہیں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا صدقہ اہل قبور سے انکی گرمی کو میٹ دیتا ہے۔ (شرح الصدور) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پہلے تو ہر نماز کے بعد آہستہ آواز سے یہ دعا مانگا کرتے تھے حضرت عائشہ صدیقہ کے سوال کرنے کے بعد بلند آواز سے ہر نماز کے بعد اس دعا کا ورد فرماتے آپکا یہ عمل تعلیم امت کیلئے تھا ورنہ حضرات انبیاء کرام سے نہ حساب قبر ہے نہ عذاب قبر بلکہ انکی برکت سے لوگوں کی قبور سے عذاب دور ہو جاتے ہیں۔

(۱۳۸) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ جس خچر پر رونق افروز ہوں وہ بھی زمین کے اندر کی دیکھ لیتا ہے تو جس ولی پر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا دست کرم ہو اس پر کیا نہ روشن ہوگا اور پھر جب نسبت کے فیضان سے خچر کی روشن ضمیری کا یہ عالم ہے تو خود صاحب نسبت کی روشن ضمیری کی کیا شان ہوگی۔ جانور قبر والوں کی چیخ و پکار تو سن لیتے ہیں مگر عذاب قبر کا دیکھ لینا یہ نسبت نبوی کا فیضان تھا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے حضرات صحابہ کرام سے فرمایا کہ "کون پہچانتا ہے ان قبر والوں کو" اس سے بعض نادانوں کی رگ نادانی پھڑکے گی کہ اگر "آنحضرت صلعم" کو علم غیب ہے تو حضرات صحابہ کرام سے کیوں پوچھا؟ فقیر قدیری جوابا عرض کریگا کہ اس سوال کا مقصد لاعلمی کا اظہار نہیں بلکہ دوسرے کی زبان سے حالات سنوانا ہے ورنہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اپنے جاں نثاروں کی قبور بخوبی پہچانتے ہیں کیونکہ آپ سبکے دفن میں شرکت فرماتے تھے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ جب زیر زمین ہونے والے عذاب قبر کو ملاحظہ و مشاہدہ فرما رہے ہیں تو آپ ان سے کیسے بے خبر و ناواقف ہونگے۔ اس موقع کا اور اس جیسے دوسرے مواقع کا یہ الزامی جواب کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ "اور کیا ہے تمہارے داہنے ہاتھ میں اے موسیٰ؟ کہا موسیٰ نے یہ چھڑی ہے میری۔ ٹیک لگاتا ہوں میں اس پر اور میں پتے جھاڑتا ہوں اس سے اپنی بکریوں کیلئے اور میرے لئے اس میں کام ہیں دوسرے بھی" (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۲۴۶) سب نادان ملکر سوچیں کیا اللہ تعالیٰ بھی غیب داں نہیں ہے کہ حضرت موسیٰ سے سوال فرما رہا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ علیم و خبیر اور چھپی ڈھکی کا جاننے والا ہے۔ کسی سے سوال کرنے کا ایک ہی مطلب نہیں ہوتا کہ سائل لاعلم ہے بلکہ کبھی دوسرے مقاصد و مطالب بھی ہوتے ہیں۔ بے ایمان اعلان نبوت سے پہلے کا ہو یا بعد کا، بہرحال بے ایمان ہے اسے عذاب قبر ہوگا اور دائمی ہوگا۔ نہ تو اسکے لئے دعائے مغفرت کیجائے اور نہ ایصال ثواب جیسے مردے کو کوئی دوا مفید نہیں ایسے ہی کفار کو بعد موت کوئی دعا مفید نہیں اسی لئے ان بے ایمانوں کیلئے آپنے دعا نہ فرمائی اور نہ انکی قبروں پر کوئی سبزہ پھول پتیاں ڈالیں جیسا کہ گنہگاروں کی قبور پر آپنے کھجور کی ہری تر شاخیں نصب فرمائیں۔ کفار کی سمادھی پر پھول ڈالنا سخت ناجائز ہے جن مُردوں کو دنیا ہی میں جلا ڈالا جاتا ہے یہ بھی برزخی عذاب کی ایک قسم ہے تاکہ دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھ لے کہ اللہ و رسول کے دشمنوں کا مقدر دنیا میں بھی جلنا ہے اور پھر انہیں قبر میں بھی جلنا ہے۔ عذاب قبر ایسا حول ناک المناک دردناک ہے اگر عوام دنیا میں ماتھے کی آنکھوں سے دیکھ لیں تو ہیبت

يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَلِلْآخَرِ النَّكِيرُ فَيَقُوْلَانِ مَاكُنْتَ تَقُولُ فِى هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ هٰذَا عَبْدُ اللّٰهِ

کہا جاتا ہے ان میں سے ایک کو منکر دوسرے کو نکیر تو وہ دونوں کہتے ہیں تو کیا کہتا تھا اس شخصیت کے بارے میں تو وہ کہتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے

وَرَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلَانِ

اور رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں اسکی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور بیشک حضرت محمد اسکے پیارے بندے اور اسکے پیارے رسول ہیں، تو دونوں فرشتے کہتے ہیں

قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهٗ فِىْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعاً فِىْ سَبْعِيْنَ ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهٗ فِيْهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ

کہ ہم تو جانتے تھے کہ تو کہے گا یہی، پھر کشادگی کردی جاتی ہے اس کیلئے اسکی قبر میں ۷۰×۷۰ گز، پھر روشنی بھر دی جاتی ہے اس کیلئے قبر میں، پھر کہا جاتا ہے اس سے

نَمْ فَيَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِىْ فَاُخْبِرُهُمْ فَيَقُوْلَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِىْ لَا يُوْقِظُهٗ اِلَّا

سو جا تو، وہ کہتا ہے کہ مجھے واپس کردو میرے اہل و عیال کیطرف تو میں بتا دوں انکو، تو دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ سو جا پہلی رات کی دلہن کے سونے کیطرح، جسے نہیں جگاتا کوئی سوائے

اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ الله من مضجعه ذٰلك وان كان منافقاً قال سمعت الناس يقولون قولاً

اسکے پیارے شوہر کے، یہاں تک بھیجے گا اللہ تعالیٰ اُسکی اُس خواب گاہ سے، اور اگر ہے منافق تو کہے گا میں نے سنا عام لوگوں سے وہ جو بات کہتے تھے

فَقُلْتُ مِثْلَهٗ لَآ اَدْرِىْ فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَئِمِىْ عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ

تو میں بھی کہتا تھا اُسی کیطرح، میں نہیں جانتا، تو کہینگے دونوں فرشتے ہم جانتے تھے کہ بیشک تو کہے گا یہی، تو کہا جائیگا زمین سے اس پر تنگ ہوجا، تو تنگ ہوجاتی ہے اس پر

فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّباً حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَّضْجَعِهٖ ذٰلِكَ۔ (رواه الترمذى)

تو اِدھر کی پسلیاں اُدھر ہوجاتی ہیں، تو ہمیشہ اس عذاب میں گرفتار رہے گا یہاں تک کہ بھیج دے گا اسکو اللہ تعالیٰ اس کے اُس ٹھکانے سے۔

(۱۴۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے آتے ہیں مُردے کے پاس دو فرشتے، تو وہ دونوں فرشتے بٹھاتے ہیں مُردے کو تو دونوں فرشتے کہتے ہیں مُردے سے تیرا رب کون ہے؟

فَيَقُوْلُ رَبِّىَ اللّٰهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَادِيْنُكَ فَيَقُوْلُ دِيْنِىَ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلَانِ مَاهٰذَا الرَّجُلُ

تو مُردہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے، پھر دونوں فرشتے مُردے سے کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا تھا؟ تو مُردہ کہتا ہے میرا دین اسلام، پھر دونوں فرشتے کہتے ہیں یہ کون شخصیت ہیں

कलाम फ़रमाया उनसे आमने सामने, तो अल्लाह तआला ने फ़रमाया "क्या नहीं हूँ मैं तुम्हारा मालिक? कहा उन्होंने "हाँ" हम सब गवाह बने, कहीं कहने लगो क़यामत के दिन हम थे इस से बेख़बर या तुम कहा बस शिर्क किया हमारे बाप दादा ने पहले से और थे हम नस्ल उनके बाद की, तो क्या तू हमें हलाक फ़रमाएगा इस वजह से? जो किया अहले बातिल ने।" (बसीरतुल ईमान स॰ 404)

127 हदीस शरीफ़:– हज़रते उबइ इब्ने कअब से मरवी है अल्लाह तआला के उस फ़रमान क बारे में "और ऐ प्यारे नबी आप याद फ़रमाऐं जब निकाला आपके मालिक ने औलादे आदम को पुश्तों से, उनकी नस्ल को तो फ़रमाया जमा किया उनको तो बना दिया उनको जोड़े, फिर सूरत अता फ़रमाई उनको, फिर कुव्वते गोयाई से नवाज़ा उनको, फिर वो बोलने लगे, फिर उन से इक़रार व अहद लिया और गवाह बनाया उनको खुद उन पर, क्या नहीं हूँ मैं तुम्हारा मालिक? कहा उन्होंने "हाँ" अल्लाह तआला ने फ़रमाया कि गवाह बनाता हूँ मैं तुम पर सातों आसमानों को और सातों ज़मीनों को और गवाह बनाता हूँ मैं तुम पर तुम्हारे बाप हज़रते आदम को, यह कि कहो तुम रोज़े क़यामत कि यह हमें मआलूम न था, जान लो तुम कि नहीं है कोई माबूद सिवाए मेरे और नहीं है कोई मालिके हक़ीक़ी सिवाए मेरे और न शरीक ठहराओ तुम मेरे साथ किसी को, बेशक मैं अनक़रीब भेजुँगा तुम्हारी तरफ़ अपने रसूलों को जो याद दिलाएँगे तुमको मेरा अहद व इक़रार और

وحشت کے مارے پاگل اور دیوانے ہوجائیں اوراس حالت میں اپنے مُردوں کو دفن کرنا بھول جائیں۔ اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ لوگ مُردوں کو زمین میں دفن کرنا بند کردینگے کہ نہ دفن ہونگے اور نہ عذاب ہوگا۔ کھلے فتنے بداعمالیاں ہیں یعنی اعضاء وجوارح کے گناہ۔ ڈھکے فتنے بدعقیدگیاں ہیں یعنی دل کے گناہ۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری تعلیم یہ ہے کہ ان تمام برائیوں' پاپوں' گناہوں سے بچو جوعذاب دوزخ اور عذاب قبر کا سبب بنے۔ یہ دعا بھی تعلیم امت کیلئے ہے۔

(۱۳۹) حدیث شریف میں جن دو فرشتوں کا ذکر ہے یہ وہی فرشتے ہیں جو قبر میں حساب لینے پر مقرر ہیں ان فرشتوں کو دیکھ کر کافر گھبراجاتا ہے اور مومن مطمئن رہتا ہے۔ جب فرشتے میں ایک وقت میں ہزاروں جگہ موجود ہوجانے کی طاقت ہے تو پھر حضرات اولیاء کرام کا ایک وقت میں بہت سے مقامات پر پہونچنا بدرجۂ اولیٰ حق ہے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا حاضر وناضر ہونا تو احق ہے۔ فرشتے انسانی شکل میں بھی ہوجاتے ہیں اور کالے نیلے پیلے بھی ہوجاتے ہیں۔ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا جب سانپ بنتا تو کھانے پینے بھی لگتا تھا ہاروت و ماروت فرشتے جب شکل انسانی میں آئے تو وہ کھاتے پیتے اور صحبت بھی کرسکتے تھے۔ اب وہ نادان اپنی کھوپڑیوں کی مرمت کرلیں جو یہ کہتے ہیں'' اگر پیارے نبی نور تھے تو کھاتے پیتے کیوں تھے؟۔ جب یہ فرشتے کفار سے سوالات کرتے ہیں تو انکے نام منکر نکیر ہوتے ہیں اور جب یہی فرشتے مومنوں سے سوالات کرتے ہیں تو انکے نام مبشر اور بشیر ہوتے ہیں۔ (لمعات شریف) شکل مصطفےٰ ہر قبر میں جلوہ گر ہوتی ہے۔ (مرقاۃ شریف) بعض حضرات بزرگان دین نے فرمایا کہ قبر سے روضۂ انور تک زمین کے تمام پردے اٹھادئے جاتے ہیں جس سے میت بے تکلیف و بے تکلف سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے جمالِ جہاں آرا کا نظارا کرتی ہے۔ بعض حضراتِ خاصانِ خدا نے فرمایا کہ پھر مومن سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا جمال جہاں آرا تاقیامت غائب نہیں ہوتا۔ قبر میں محمد' احمد' محمود' رسول' نبی نہ فرمایا بلکہ'' رجل'' یعنی آدمی فرمایا تا کہ امتحان میں بندے کی قلعی کھل جائے کھرا ہے یا کھوٹا ہے۔ فرشتوں کے یہ سوالات لاعلمی کی بنیاد پر نہیں بلکہ قانونی فارمیلٹی پوری کرنے کیلئے ہے ورنہ فرشتوں کو سب معلوم ہے کہ یہ کونسی کمپنی کا ہے نیک بخت ہے یا بدبخت باایمان ہے یا بے ایمان۔ جب فرشتوں کے علم کی وسعتوں کا یہ عالم ہے تو جنہیں اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق میں سب سے زیادہ علم والا بنایا ہے بلکہ جسکو جو علم ملا ہے علم محبوب کا صدقہ ہے تو پھر آپکے علم پاک کی وسعتوں کو مخلوق میں کون سمجھ سکتا ہے علم دینے والا جانے یا علم لینے والا جانے۔ فرشتے قبر میں مومن کی میت کی پیشانی پر نور ایمان کی شعاعیں اور عبادات کا اثر اور سعادت کے آثار دیکھ لیتے ہیں کہ خوش عقیدہ کمپنی کا فرد ہے۔ میدان قیامت میں ہر شخص مومن کافر کو پہچان لیگا۔ صورت خود بتادیگی کہ یہ مال کونسی کمپنی کا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) جس دن چمک رہے ہونگے کچھ چہرے اور کالے پڑرہے ہونگے کچھ چہرے۔ تو جنکے کالے پڑرہے ہونگے انکے چہرے تو یا کفر کیا تم نے اپنے ایمان لانے کے بعد تو چکھو تم سزا اسکے بدلے جو تم کفر کرتے تھے اور جنکے چمک رہے ہونگے انکے چہرے تو وہ اللہ کی رحمت میں ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۵۴) ستر بائی ستر (۷۰/۷۰) یعنی ستر گز لمبی ستر گز چوڑی کُل رقبہ چار ہزار نو سو گز ہوا۔ یہ بھی وسعت کے بیان کیلئے ہے کہ مومن کی قبر خوب کشادہ ہوتی ہے اسکا یہ مطلب نہیں کہ اس سے ایک گز اور زیادہ نہوگی۔ بعض احادیث کریمہ میں آیا ہے کہ مومن کی قبر اتنی کشادہ کردیجاتی ہے جیسے گنبد خضریٰ شریف سے شہر بصرہ شریف۔ کچھ لوگوں نے دنیا ہی میں ضرورت سے زیادہ کشادہ قبریں بنوانا شروع کردی ہیں اور بڑے بڑے خوب صورت حیلے بہانے تراشتے ہیں۔ غالباً انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبر کی کشادگی کے بارے میں شک وشبہ یا مایوسی ہے قبر کی لمبائی چوڑائی گہرائی سنت کے مطابق ہونی چاہیئے باقی اللہ تعالیٰ کے رحم وکرم پر یقین رکھنا چاہیئے۔ قبر میں روشنی یہ نور الٰہی یا نور محبوب الٰہی کی روشنی ہوتی ہے۔ فرشتے قبر میں مومن سے کہتے ہیں تو سوجا۔ تو یہ مومن اس بات کی آرزو کرتا ہے کہ کاش میں اپنے گھر والوں کو جاکر اپنے ایمان کی کامیابی کی خبر

الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ فَیَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَیَقُوْلَانِ لَهٗ وَمَا یُدْرِیْكَ فَیَقُوْلُ قَرَأْتُ

جو مبعوث فرمائے گئے تم میں؟ تو مُردہ کہتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ ہیں، پھر دونوں فرشتے کہتے ہیں مُردے سے کیسے معلوم ہوا تجھ کو؟ مُردہ کہتا ہے میں نے پڑھا

کِتَابَ اللّٰهِ فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ "یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ

اللہ تعالیٰ کی کتاب کو تو میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ کی کتاب پر اور اُسے سچا جانا مانا، تو یہی فرمان ہے اللہ تعالیٰ کا "مضبوط فرماتا ہے اللہ انکو جو ایمان لائے مضبوط بات پر

فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ وَیُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِیْنَ وَیَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ" قَالَ

دنیوی زندگی میں اور آخرت میں اور گمراہی میں چھوڑتا ہے اللہ ظلم ڈھانے والوں کو، اور کرتا ہے اللہ جو چاہتا ہے" (بصیرۃ الایمان ۲۰۶) پیارے رسول نے فرمایا

فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِیْ فَافْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَی الْجَنَّةِ

پھر پکارنے والا پکارتا ہے آسمان سے یہ کہ سچا ہے میرا بندہ تو فرش بچھاؤ اس کیلئے جنت کا اور لباس پہناؤ اسکو جنت کا اور کھولدو اس کیلئے دروازہ جنت کی طرف

فَیُفْتَحُ قَالَ فَیَاْتِیْهِ مِنْ رَّوْحِهَا وَطِیْبِهَا وَیُفْسَحُ لَهٗ فِیْهَا مَدَّ بَصَرِهٖ وَاَمَّا الْکَافِرُ

تو دروازہ کھولدیا جاتا ہے، فرمایا پیارے رسول نے تو آتی ہے اسکے پاس جنت کی ہوا اور جنت کی خوشبو اور کشادگی فرمادیجاتی ہے اس کیلئے قبر میں تاحد نظر اور لیکن کافر

فَذَکَرَ مَوْتَهٗ قَالَ وَیُعَادُ رُوْحُهٗ فِیْ جَسَدِهٖ وَیَاْتِیْهِ مَلَکَانِ فَیُجْلِسَانِهٖ

تو ذکر فرمایا پیارے رسول نے اسکی موت کا، فرمایا پیارے رسول نے اور لوٹائی جاتی ہے اسکی روح اسکے بدن میں اور آتے ہیں دو فرشتے اسکے پاس تو بٹھاتے ہیں دونوں فرشتے مُردے کو

فَیَقُوْلَانِ مَنْ رَّبُّكَ فَیَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِیْنُكَ فَیَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ

تو کہتے ہیں دونوں فرشتے کون ہے تیرا رب؟ تو کافر کہتا ہے افسوس افسوس میں نہیں جانتا، پھر کہتے ہیں دونوں فرشتے کافر مُردے سے تیرا دین کیا تھا؟ تو کہتا ہے افسوس افسوس

لَا اَدْرِیْ فَیَقُوْلَانِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ بُعِثَ فِیْکُمْ فَیَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِیْ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ

میں نہیں جانتا، پھر کہتے ہیں دونوں فرشتے یہ کون شخصیت ہیں جو مبعوث فرمائے گئے تم میں؟ تو کافر مُردہ کہتا ہے افسوس افسوس میں نہیں جانتا، تو پکارتا ہے پکارنے والا

مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ کَذَبَ فَافْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَی النَّارِ قَالَ

آسمان سے یہ کہ جھوٹا ہے بے ایمان تو فرش لگادو اس کیلئے آگ کا اور لباس پہناؤ اسکو آگ کا اور کھولدو اس کیلئے دروازہ جہنم کیطرف، فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

नाज़िल फ़रमाउँगा मैं तुम पर अपनी किताबों को, तो उन्होंने अर्ज़ किया कि हमने गवाही दी कि बेशक तू हमारा मालिक है और हमारा माबूदे बरहक़ है, हमारा कोई मालिके हक़ीक़ी नहीं तेरे सिवा, तो उन्होंने इक़रार किया उसका और बुलंद फ़रमाया उन पर हज़रते आदम अलैहिस्सलाम को कि देखें वो उनको, तो देखा हज़रते आदम ने हर अमीर को हर फ़क़ीर को हुस्ने सूरत वाले को और उसके अलावा को, तो अर्ज़ किया हज़रते आदम ने ऐ मेरे मालिक! क्यों न बराबरी रखी तूने अपने बन्दों के दर्मियान? अल्लाह तआला ने फ़रमाया कि मैंने पसंद फ़रमाया कि मेरा शुक्र अदा किया जाए और देखा हज़रत आदम ने हज़रात अंबियाए किराम को कि चिरागों की तरह उन पर नूर है और ख़ास फ़रमा दिया गया उनसे दूसरा अहद रिसालत व नबुव्वत के बारे में और वो फ़रमान है अल्लाह तआला का "और आप याद फ़रमाऐं ऐ प्यारे नबी जब लिया हमने नबियों से मज़बूत अहद उनका और आपसे और नूह से और इब्राहीम से और मूसा से जो बेटे हैं मरयम के। (बसीरतुल ईमान स॰ 1012) थे हज़रत ईसा उन रूहों में तो भेजा अल्लाह तआला ने हज़रत ईसा को हज़रत मरयम अलैहिस्सलाम की तरफ़, तो बयान फ़रमाया गया हज़रत अबी इब्ने कआब से कि बेशक हज़रत ईसा दाख़िल हुवे हज़रत मरयम के मुँह की जानिब से।

128 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबूदरदा से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि इस दर्मियान कि हम बारगाहे रसूलुल्लाह

دیدوں اور وہ بھی ایمان پر قائم رہیں۔ قبر میں سونے کا مطلب آرام کرنا ہے کہ صبح قیامت تک تجھ تک کوئی آفت و بلا نہیں پہونچے گی پہونچے گی تو رحمت رب پہونچے گی جیسے دلہن کے پاس دولہا کے علاوہ کوئی نہیں پہونچتا۔ اس حدیث شریف سے عرس بھی ثابت ہوتا ہے چونکہ فرشتوں نے صاحب قبر کو "عروس" کہا ہے لہٰذا اس دن کا نام عرس ہے۔ موت مومن کی شادی اور کافر کی بربادی کا دن ہے کہ قبر میں سب کھائی پی نکل جائیگی۔ سب سے پہلا عرس سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفۂ بلا فصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا اور پورے اسلامی وقار کے ساتھ لنگر شریف کا اہتمام فرمایا جب اطراف و اکناف کے حضرات صحابۂ کرام مدینۂ منورہ پہونچے اور انہوں نے مدینے شریف میں زبردست لنگر شریف کا اہتمام دیکھا تو مقامی حضرات صحابۂ کرام سے پوچھا آج کیا معاملہ ہے جو اتنا زبردست لنگر ہو رہا ہے تو مقامی صحابۂ کرام نے جواب میں فرمایا اَلْیَوْمُ عُرْسُ رَسُوْلِ اللّٰہِ "اَلْیَوْمُ عُرْسُ رَسُوْلِ اللّٰہِ (ترجمہ) آج رسول اللہ کا عرس پاک ہے" آج رسول اللہ کا عرس پاک ہے۔ (تفسیر زاہدی شریف و رخ المعانی شریف) دائیں پسلیاں بائیں طرف کو نکل جاتی ہیں اور بائیں پسلیاں دائیں ترف کو نکل جاتی ہیں۔ یہ معاملہ بھی سر کی آنکھوں سے نہیں دیکھا جاتا۔ اگر ایک قبر میں خوش عقیدہ اور بدعقیدہ دفن ہوگئے تو ایک ہی قبر خوش عقیدہ کیلئے فراخ و کشادہ اور منور ہوگی اور بدعقیدہ کیلئے تنگ و تاریک ہوگی جیسے ایک بستر پر سونے والے دو شخص ہیں ایک اچھا خواب دیکھے دوسرا برا خواب دیکھے۔ خواب برزخ کی ایک مثال ہے خواب اکثر خیال ہوتا ہے برزخ حقیقت ہے۔ کفار کا عذاب دائمی نہ ٹلنے والا ہے نہ ہلکا ہونے والا ہے۔

(۱۴۰) بعد موت مومن و غیر مومن سب کی زبان، زبانِ محبوب "عربی ہوگی۔ (مرقاۃ شریف) البتہ مردہ اپنی دنیوی زندگی میں بولنے والی زبان بھی سمجھتا ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اپنی ظاہری زندگی میں تمام مخلوقات کی تمام زبانیں جانتے ہیں اور آپ اب بھی ہر زبان سے واقف ہیں۔ بارگاہ نبوی میں اب ہر حاضر ہونے والا اپنی زبان میں معروضہ پیش کرتا ہے اور وہ سب کی سنتے بھی ہیں اور سمجھتے بھی ہیں۔ اور وہاں کوئی ترجمان بھی نہیں ہے۔ شعر

کوئی مخلوق ہو دو عالم میں وہ تو سبکی زبان جانے ہیں

(انتخاب قدیری)

ایمان والا ہر سوال کا جواب صحیح دیگا اور نعمتیں اس پر برس پڑیں گی۔ اور کافر ہر سوال کے جواب میں ایک ہی رٹ لگائے گا ھاھا لا ادری (افسوس افسوس میں نہیں جانتا) جن بدبختوں نے دنیا میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے رشتۂ غلامی نہ جوڑا وہ قبر میں توحید بھی بھول جائیں گے دنیا میں کتنی اٹھک بیٹھک کی ہو یا بھوک ہڑتال کی ہو یا سعودیہ عربیہ کے کتنے ہی ٹور کئے ہوں سب بھول جائے گا چونکہ تمام اقسام کے کفار کا ایک ہی جواب ہوگا۔ بنا عشق محمد نہ شیطانی توحید کام آئیگی نہ دیگر اعمال۔ اور قبر میں سب بھول جائے گا کہ میں نے دنیا میں کس دھرم کو گلے لگایا تھا۔ بدعقیدہ لوگوں کو بھی قبر میں دیدار رسول ہوگا مگر وہ اپنی بدعقیدگی کی وجہ سے پہچان نہ سکیں گے۔ کیونکہ قبر میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پہچان بصیرۃ الایمان و بصیرۃ العرفان سے ہوگی۔ نابینا صحابہ نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو دیکھ لیا اور انکھیارے کہلانے والے کفار سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو نہ دیکھ سکے۔ اس حدیث پاک میں اندھے بہرے سے مراد سخت بے رحمی اور لاپرواہی ہے کہ وہ ان بدعقیدہ بے ایمانوں کی چیخ و پکار کو نہ سنیں گے اور نہ انہیں ان پر کوئی ترس آئیگا۔ (لمعات شریف) اندھا بہرا ہونا عیب ہے اور فرشتے عیوب سے پاک ہیں۔ اس حدیث شریف میں "ثقلین" سے مراد عوام جن و انس مراد ہیں۔ خاصان خدا یہ سب کچھ سنتے دیکھتے ہیں ان سے احوال قبر پوشیدہ نہیں۔ ہتھوڑے کی ایک ایک چوٹ پر جان نکلے گی اور پھر جان ڈالی جائیگی اور یہ سلسلۂ عذاب جاری رہے گا اور سارا بدعقیدگی کا نزلہ زکام جھڑتا رہے گا۔

(۱۴۱) سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ رونا مردے کی یاد میں نہ تھا بلکہ قبر کی ہیبت اور عذاب قبر کے خوف سے تھا۔ اگرچہ آپ عذاب قبر سے محفوظ تھے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری زبان پاک سے مژدۂ جنت پاچکے تھے۔ مگر خوف خداوندی، ہیبت قبر پھر بھی دل میں موجود تھی جو

فَیَأْتِیْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا قَالَ وَیُضَیَّقُ عَلَیْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰی یَخْتَلِفَ فِیْهِ اَضْلَاعُهٗ ثُمَّ

پھر آتی ہے اسکے پاس گرمی دوزخ اور گرم ہوا دوزخ کی اور تنگ فرمادی جاتی ہے کافر مردے پر اسکی قبر یہانتک کہ قبر میں اسکی پسلیاں ادھر کی ادھر ہو جاتی ہیں، پھر

یُقَیَّضُ لَهٗ اَعْمٰی اَصَمُّ مَعَهٗ مِرْزَبَّةٌ مِنْ حَدِیْدٍ لَوْضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَابًا فَیَضْرِبُهٗ

مسلط فرمادیئے جاتے ہیں کافر مردے پر اندھے بہرے فرشتے اسکے پاس ہتھوڑے ہوتے ہیں لوہے کے، اگر ماردیا جائے ان سے پہاڑ کو تو وہ بھی مٹی ہو جائے تو مارتے ہیں کافر مردے کو

بِهَا ضَرْبَةً یَسْمَعُهَا مَابَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ فَیَصِیْرُ تُرَاباً ثُمَّ یُعَادُ فِیْهِ الرُّوْحُ۔ (رواہ احمد)

اس سے سخت مار کہ سنتے ہیں اس مار کو وہ جو ہیں پورب وپچھم کے درمیان سوائے انسانوں اور جنوں کے، تو ہو جاتا ہے وہ کافر مردہ مٹی، پھر لوٹائی جاتی ہے اسمیں روح

(۱۴۱) حدیث شریف: عَنْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ کَانَ اِذَا وَقَفَ عَلٰی قَبْرٍ بَکٰی حَتّٰی یَبُلَّ لِحْیَتَهٗ

ترجمہ: سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی سے مروی بیشک وہ جب کھڑے ہوتے کسی قبر کے پاس تو روتے یہانتک کہ آپکی داڑھی تر ہو جاتی

فَقِیْلَ لَهٗ تَذْکُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْکِیْ وَتَبْکِیْ مِنْ هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ

تو آپ سے عرض کیا گیا جب ذکر کرتے ہیں جنت ودوزخ کا تو آپ نہیں روتے اور قبر کے پاس روتے ہیں تو حضرت عثمان غنی نے فرمایا کہ بیشک فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَیْسَرُ مِنْهُ وَاِنْ لَمْ یَنْجُ مِنْهُ

کہ قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منزلوں میں سے، پس اگر نجات پا گیا قبر سے تو جو قبر کے بعد کی منزلیں ہیں وہ آسان تر ہیں اس سے اور اگر نہیں نجات پائی قبر سے

فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَارَاَیْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ۔ (رواہ الترمذی)

تو پھر جو اسکے بعد کی منزلیں ہیں وہ زیادہ سخت ہیں قبر سے، فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے میں نے نہیں دیکھا کوئی منظر کبھی مگر قبر سخت تر ہے اس سے۔

(۱۴۲) حدیث شریف: عَنْ عُثْمَانَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَیِّتِ وَقَفَ عَلَیْهِ

ترجمہ: سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی نے فرمایا کہ پیارے نبی ﷺ جب فارغ ہوتے میت کے دفن سے تو ٹھہرتے قبر کے پاس

فَقَالَ اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْکُمْ ثُمَّ سَلُوْا لَهٗ بِالتَّثْبِیْتِ فَاِنَّهٗ الْاٰنَ یُسْئَلُ۔ (رواہ ابوداؤد)

پھر فرماتے پیارے نبی ﷺ دعاء مغفرت کرواپنے بھائی کیلئے، پھر دعاء مانگو اس کیلئے ثابت قدم رہنے کی، اسلئے کہ اب اس سے سوالات ہو رہے ہیں۔

सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम में थे और हम तज़करा कर रहे थे उसका जो होगा, उस वक़्त प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जब तुम सुनो कि पहाड़ हट गया अपनी जगह से तो तुम उसकी तसदीक़ कर दो और जब सुनो तुम किसी आदमी के बारे में कि बदल गई उसकी फ़ितरी आदत तो मत तसदीक़ करो तुम उसकी, इसलिये कि वो लौट जाएगा उस फ़ितरी आदत की तरफ़ जिस पर वो पैदा हुवा है।

129 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मूमेनीन हज़रत उम्मे सलमा रज़ियल्लाहो तआला अन्हा से मरवी, उन्होंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह हमेशा हर साल आपको वो तकलीफ़ पहुँचती है ज़हरीली बकरी की जो आपने तनावल फ़रमाई थी (ख़ैबर में), फ़रमाया प्यारे रसूल ने नहीं पहुँची मुझको उस से कुछ भी मगर वो जो लिख दिया गया है मेरी तक़दीर में जिस वक़्त हज़रते आदम अपने ख़मीर में थे।

(6) अज़ाबे क़ब्र के सुबूत का बाब

130 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं देखी मैंने दोज़ख़ की तरह कोई शय कि सो जाए उस से भागने वाला और नहीं देखी मैंने जन्नत की तरह कोई शय के सो जाए उसका तालिब।

131 हदीस शरीफ़:– फ़रमाते हैं प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मैं डराता हूँ तुमको आग से, मैं डराता हूँ तुमको आग से, तो प्यारे नबी फ़रमाते रहे उसी को, अगर हुज़ूर खड़े होते मेरी उस जगह

آپکے کمال ایمان کی روشن دلیل ہے۔ جب عذاب قبر سے محفوظ شخصیات کا یہ عالم ہے تو ہم جیسے گنہگاروں کو کتنا خوف خدا اور ہیبت قبر رکھنا چاہئے۔ کوئی نادان یہ نہ سوچے کہ سیدنا حضرت عثمان غنی کو بشارت نبوی پر یقین نہ تھا یہ ایسا ہی ہے جیسے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ آندھی کو دیکھتے تو آپکے چہرۂ پاک سے آثار خوف ظاہر ہونے لگتے۔ قبر کی منزل سے کامیاب گزرنے والا باقی تمام منازل سے بھی کامیاب گزر جائیگا۔ قبر کے بعد بھی بہت سے منازل ہیں۔ میدان حشر، حوض کوثر، میزان، پل صراط وغیرہم۔ گناہگار مومن کیلئے قبر کا عارضی عذاب اسکے گناہوں کا کفارہ ہوگا (مرقاۃ شریف) گویا کہ مومن گناہگار کیلئے قبر کی سختی بھی رحمت ہے۔ دنیا کی بڑی سے بڑی مصیبت بھی قبر کے معمولی عذاب سے آسان ہے۔ فرشتے دنیا میں عیش میں رہنے والے کفار سے جہنم کی گرم ہوا دینے کے بعد پوچھیں گے کہ کیا تونے کبھی دنیا میں عیش دیکھا تھا تو بے ایمان کہے گا میں جانتا بھی نہیں کہ عیش کیا چیز ہے عذاب قبر دیکھکر کافر کے طوطے اڑ جائینگے۔ دنیا میں انسان کتنا بھی مصیبتوں میں گرفتار ہو مگر مال، بلڈنگ، اولاد، اقرباء، احباء کو دیکھ کر اپنے غم غلط کر لیتا ہے اور کچھ سکون پالیتا ہے مگر قبر میں چاروں طرف عذاب ہی عذاب دکھائی دے گا کوئی یارومددگار مونس و غمخوار نہ ہوگا شیطان بھی فرار ہو چکا ہوگا۔

(۱۴۲) دفن کے بعد قبر کے پاس کچھ دیر ٹھہرنا اور میت کیلئے دعاء مغفرت کرنا اور قرآن کریم پڑھنا ایصال ثواب کرنا اس حدیث شریف کی روشنی میں درست ہے اور یہ تمام کام سنت ہیں بعد دفن قبر پر اذان دینا بھی اس حدیث شریف کی روشنی میں درست ہے کہ یہ بھی مردے کو تلقین اور ثابت قدم رہنے کی ایک اچھی کوشش ہے۔ چونکہ حدیث شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ تلقین کرو اپنے مردوں کو کلمۂ طیبہ کی۔ اس حدیث شریف سے بھی قبر پر اذان کا ثبوت ہوتا ہے۔ چنانچہ فقہ اور فتوے کی مشہور کتاب ''شامی'' میں ہے کہ اہلسنت کے نزدیک یہ حدیث شریف ''تلقین کرو اپنے مُردوں کو کلمۂ طیبہ کی'' اپنے حقیقی معنیٰ پر محمول ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپنے حکم فرمایا تلقین کا دفن کے بعد کہ کہے اے فلاں ابن فلاں تو یاد کر اپنے اس دین کو جس پر تو تھا۔ اور نہیں منع کرے کوئی تلقین سے دفن کے بعد کیونکہ اس میں نہیں ہے کوئی نقصان بلکہ اس میں فائدہ ہے اسلئے کہ انس ملتا ہے میت کو ذکر سے جیسا کہ وارد ہوا ہے احادیث کریمہ میں (شامی ج ا باب دفن) حدیث شریف اور فقہ و فتوے کی کتاب کی عبارت سے معلوم ہوا ہے کہ بعد دفن میت کو کلمہ شریف کی تلقین کرنا مستحب ہے اور اسکا دین اسے یاد دلانا مستحب ہے اور اس سے مردہ نکیرین کے سوالات کے جوابات بآسانی دیدیتا ہے چونکہ اذان میں بھی کلمہ شریف موجود ہے لہٰذا یہ اذان بھی تلقین کے حکم میں ہے اور مستحب ہے اور عموم سنت میں داخل ہے اور اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو اذان میں پوری تلقین ہے کہ قبر میں تین سوالات ہوں گے اور تینوں سوالات کے جوابات اذان میں موجود ہیں پہلے سوال کا جواب **اشھد ان لا الٰہ الا اللہ** اور تیسرے سوال کا جواب **اشھد ان محمدا رسول اللہ** اور دوسرے سوال کا جواب **حی علیٰ الصلوۃ** ہے کیونکہ اسلام کے علاوہ کسی دین و مذہب میں پانچ وقت کی نماز فرض نہیں ہے۔ (درمختار ج ا باب اذان) فقہ و فتوے کی مشہور کتاب میں ہے دس جگہ اذان دینا سنت ہے۔ ''شامی'' میں اسی کے تحت فرماتے ہیں۔ نماز کے علاوہ چند جگہ اذان دینا سنت ہے جیسا کہ (۱) بچے کے کان میں (۲) غمزدہ کے کان میں (۳) مرگی کے مریض کے کان میں (۴) غصے والے کے کان میں (۵) خراب عادت والے کے سامنے (۶) خراب عادت انسان کے سامنے (۷) افواج کے آمنے سامنے ہونے کے وقت (۸) آگ لگ جانے کے وقت (۹) میت کو قبر میں اتارتے وقت اسکی پیدائش پر قیاس کرتے ہوئے لیکن اسکا رد کیا ہے ابن حجر نے شرح عباب میں (۱۰) اور اجناء کی سرکشی کے وقت۔ اس فقہی عبارت سے معلوم ہوا کہ دفن کے بعد قبر پر اذان دینا حضرات فقہاء حنفیہ کے نزدیک سنت ہے۔ حضرت علامہ ابن حجر نے اس کا رد فرمایا ہے تو موصوف حنفی نہیں ہیں بلکہ شافعی ہیں اور ہم حنفی ہیں۔ لہٰذا تمام حنفی مسلمانوں کو اپنے نبی اور اپنے فقہائے احناف کے حکم پر عمل کرنا چاہئے۔ پیارے نبی ﷺ نے دوسرے مواقع پر بھی اذان دینے کیلئے حکم فرمایا ہے چنانچہ ''مشکوۃ شریف باب فضل الاذان'' میں

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

(۱۴۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِيْ قَبْرِهٖ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تِنِّيْنًا تَنْهَسُهٗ وَتَلْدَغُهٗ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ لَوْ اَنَّ تِنِّيْنًا مِنْهَا نَفَخَ بِالْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ خَضْرًا۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے مسلط کئے جاتے ہیں کافر پر اس کی قبر میں ننانوے (۹۹) سانپ، جو ڈستے رہینگے اسکو اور نوچتے رہینگے اسکو، یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائیگی، اگر ایک سانپ انہیں کا پھنکار مار دے زمین پر تو نہ اگائے وہ زمین کبھی سبزہ۔

(۱۴۴) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ فَلَمَّا صَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَوُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَسُوِّيَ عَلَيْهِ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَبَّحْنَا طَوِيْلًا ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ قَالَ لَقَدْ تَضَايَقَ عَلٰى هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهٗ حَتّٰى فَرَّجَهُ اللّٰهُ عَنْهُ۔ (رواہ احمد)

ترجمہ: سیدنا حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم چلے پیارے رسول اللہ ﷺ کی ہم رکابی میں، حضرت سعد ابن معاذ کی طرف جس وقت انہوں نے وفات پائی، پھر جب نماز پڑھی حضرت سعد پر پیارے رسول اللہ ﷺ نے اور رکھے گئے وہ اپنی قبر میں اور برابر کردی گئی مٹی ان پر، تو تسبیح پڑھی پیارے رسول اللہ ﷺ نے تو ہم نے بھی تسبیح پڑھی خوب لمبی، پھر پیارے رسول نے تکبیر پڑھی، تو ہم نے بھی تکبیر کہی، تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ کیوں تسبیح پڑھی آپ نے پھر تکبیر پڑھی آپ نے؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ تنگ ہوگئی تھی اس نیک بندے پر اس کی قبر یہاں تک کہ کشادہ فرمادیا اس کی قبر کو اللہ تعالیٰ نے۔

(۱۴۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا الَّذِيْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ وَفُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَشَهِدَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ۔ (رواہ النسائی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے یہ وہ ہیں جن کیلئے ہل گیا عرش اور کھول دیے گئے ان کیلئے دروازے آسمان کے اور حاضر ہوئے ان کیلئے ستر ہزار فرشتے، اور خوب چمٹائے گئے، پھر آسانی فرمادی گئی ان کیلئے۔

(۱۴۶) حدیث شریف: عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: سیدتنا حضرت اسماء بنت سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ کھڑے ہوئے پیارے رسول اللہ ﷺ

तो सुन लेते उसको बाज़ार वाले, यहाँ तक कि ज़मीन पर आ गई प्यारे नबी की कमली शरीफ़ जो थी हुज़ूरे अनवर पर, आपके मुबारक क़दमों के पास।

132 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐ लोगो! खूब रोओ, तो अगर नहीं ताक़त रखते हो तुम रोने की तो तुम रोने की शक्ल बनाओ, इसलिये कि दोज़ख़ी रोएँगे जहन्नम में, यहाँ तक कि बह जाएँगे उनके आँसू उनके चहरों पर, गोयाकि वो नालियाँ हैं, यहाँ तक कि ख़त्म हो जाएँगे आँसू, फिर बहेगा खून तो ज़ख्मी हो जाएँगी आँखें कि कश्तियाँ चलाई जाएँ उस में तो चल जाएँ।

133 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी है, उन्होंने फ़रमाया मुसलमान से जब क़ब्र में सवाल किया जाएगा तो वो गवाही देगा यह कि नहीं है कोई माबूद सिवाए अल्लाह तआला के और बेशक हज़रत मोहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम अल्लाह तआला के बरगुज़ीदा रसूल हैं, तो यही अल्लाह तआला का फ़रमान है "मज़बूत फ़रमाता है अल्लाह उनको जो ईमान लाए मज़बूत बात पर, दुनयवी ज़िंदगी में और आख़ेरत में" (बसीरतुल ईमान स॰ 606)

134 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी, फ़रमाया उन्होंने "मज़बूत फ़रमाता है अल्लाह उनको जो ईमान लाए मज़बूत बात पर" (बसीरतुल ईमान स॰ 606) जब यह बायते करीमा

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

ہے کہ پیارے نبی نے فرمایا کہ تم بلال کی اذان سے رمضان شریف کی سحری ختم نہ کیا کرو، ان کی وہ اذان تو لوگوں کو جگانے کیلئے ہے۔ گویا کہ سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے پیارے زمانے میں روزے داروں کو سحری میں جگانے کے لئے بھی اذان دی جاتی تھی لہٰذا سوتے ہوئے کو جگانے کے لئے اذان دینا سنّت ہے۔ قبر کے پاس بعد دفن اذان کے بہت سے فائدے ہیں (۱) ''تلقین'' جس کا بیان گذرا (۲) مشکوٰۃ شریف باب الاذان میں ہے کہ ''جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان ہوا چھوڑتا ہوا بھاگتا ہے یہاں تک کہ اذان نہیں سنتا۔'' ''نوادر الاصول شریف'' میں ہے سیّدنا حضرت امام محمد ابن علی ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب میت سے پوچھا جاتا ہے کون ہے تیرا رب تو اس میت کیلئے شیطان ظاہر ہوتا ہے تو اشارہ کرتا ہے شیطان اپنی ذات کی طرف کہ بیشک میں ہوں تیرا رب تو اسی لئے وارد ہوئی ہے ثابت رہنے کی دعا اس وقت جب کہ سوال کیا جائے۔ ان دونوں عبارات سے یہ بات معلوم ہوئی کہ شیطان اذان سے بھاگتا ہے اور شیطان قبر میں ظاہر ہو کر مردے کو بہکاتا ہے لہٰذا بزرگان دین نے ان دونوں روایات کی روشنی میں شیطان کے مردے کو بہکانے سے بچانے کے لئے یہ فارمولہ تجویز فرمایا کہ بعد دفن قبر کے پاس اذان دیدی جائے تاکہ شیخ نجدی شیطان لعین بھاگ جائے اور مردہ اس کے بہکانے سے محفوظ و مامون ہو جائے۔ (۳) اذان وحشت دور کرتی ہے جیسا کہ کہا ابونعیم ابن عساکر نے سیّدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ اترے حضرت آدم ہند میں تو ان کو وحشت ہوئی پھر اترے جبریل امین تو پکاری جبریل نے اذان۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ وحشت دور کرنے کے لئے بھی اذان دی جاتی ہے۔ چنانچہ سیّدنا حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ''اور میت بھی اس وقت اعزاء اقرباء سے الگ ہو کر تیرہ و تاریک گھر میں اکیلی پہنچتی ہے اور یہ سخت وحشت ہے اور وحشت کے وقت امتحان میں ناکامی کا خطرہ رہتا ہے، اذان سے دل کو اطمنان وسکون ملتا ہے اور جوابات درست دیگا۔ (مدارج النبوت شریف، ج ۱ ص ۶۲) حضرت شیخ کی عبارت نے تو معاملہ بالکل صاف فرما دیا کہ میت کی وحشت دور کرنے کیلئے قبر کے پاس اذان دینا صد فی صد درست ہے۔ (۴) اذان اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی ہے اور ذکر کی برکت سے اللہ تعالیٰ عذاب قبر دور فرماتا ہے اور قبر بھی کشادہ ہوتی ہے اور تنگیٔ قبر سے نجات ملتی ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے سیّدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیّدنا حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دفن کا واقعہ بیان فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا کہ سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح فرمائی پھر تکبیر فرمائی اور حضرات صحابۂ کرام نے بھی تکبیر پڑھی تو بعض حضرات نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تسبیح و تکبیر کیوں پڑھی؟ تو سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس مردِ صالح پر قبر تنگ ہوگئی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی قبر کو کشادہ فرما دیا۔ یہ بات ہر شخص جانتا ہے اور بولتا ہے کہ تکبیر کہہ دو تو اس تکبیر کہنے سے پوری اذان مراد ہوتی ہے نہ کہ یہ صرف اللہ اکبر کہہ دیا جائے اس حدیث شریف سے قبر مومن پر پوری اذان دینے کا واضح ثبوت موجود ہے۔ (۵) سیّدنا حضرت امام ابن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ صالحین کے ذکر کے وقت نزول رحمت پروردگار ہوتا ہے تو مومن مردہ فرشتوں کے سوالات کے جوابات ایسے ماحول میں دیگا کہ رحمتوں کا ساون برس رہا ہوگا اور ہمارا مومن مردہ جواب دے رہا ہوگا۔ حسابِ قبر جنازے کے شرکاء کے واپس ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ زندوں کی دعا سے مُردوں کو فائدہ پہنچتا ہے اسی لئے صدقات وخیرات، ایصال ثواب اور اذان کا اہتما کیا جاتا ہے۔ سیّدنا حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ دفن کے بعد قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ کہو کہ اے فلاں ابن فلاں اپنا وہ کلمہ یاد کر جسے تو نماز میں پڑھتا تھا۔ تیرا رب اللہ ہے، تیرا دین اسلام ہے، تیرے نبی حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ ہیں (لمعات شریف) قبر پر ختم قرآن کریم سنت ہے (مرقاۃ شریف) سیّدنا حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ بعد دفن قبر کے سرہانے سورۂ بقر کا پہلا رکوع اور پائینتی سورۂ بقر کا آخری رکوع پڑھنا مستحب ہے (بیہقی شریف) سیّدنا شیخ ابن حمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قبر کے پاس قرآن کریم پڑھنا اعلیٰ ہے۔ سیّدنا

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

خَطِیْباً وَذَکَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِیْ یُفْتَنُ فِیْهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَکَرَ ذٰلِكَ ضبح الْمسلمون ضبحة

وعظ شریف فرمانے کیلئے اور ذکر فرمایا پیارے رسول نے قبر کے فتنے کا کہ مبتلا کیا جائیگا جس میں ہر شخص، تو جب یہ ذکر فرمایا تو رونے لگے مسلمان چیخ مار مار کر

حَالَتْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ اَنْ اَفْهَمَ کَلَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا سَکَنَتْ ضَبْحَتُهُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِیْبٍ مِنِّیْ

حائل ہوگئی میرے درمیان اور میرے کلام رسول کو سمجھنے کے درمیان، جب چیخ و پکار ان کی ٹھنڈی ہوئی تو میں نے کہا ایک اپنے نزدیکی شخص سے

اَیْ بَارَكَ اللّٰهُ فِیْكَ مَاذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ آخِرِ قَوْلِهٖ قَالَ قَالَ

کہ برکتیں عطا فرمائے تجھے اللہ تعالیٰ کیا فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اپنے آخری ارشاد میں؟ تو وہ نزدیکی شخص بولے کہ فرمایا پیارے رسول نے

قَدْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ قَرِیْباً مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔ (رواہ النسائی)

کہ وحی فرمائی گئی ہے میری طرف کہ تم فتنوں میں ڈالے جاؤ گے قبروں میں، فتنۂ دجال کے قریب قریب۔

(۱۴۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُدْخِلَ الْمَیِّتُ الْقَبْرَ مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب داخل کی جاتی ہے میت قبر میں تو مشابہ کیا جاتا ہے اس کیلئے سورج

عِنْدَ غُرُوْبِهَا فَیَجْلِسُ یَمْسَحُ عَیْنَیْهِ وَیَقُوْلُ دَعُوْنِیْ اُصَلِّیْ۔ (رواہ ابن ماجہ)

غروب ہونے کے وقت کی طرح تو بیٹھتا ہے مُردہ کہ ملتا ہے اپنی آنکھوں کو اور کہتا ہے کہ چھوڑ دو مجھ کو کہ میں نماز پڑھ لوں۔

(۱۴۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْمَیِّتَ یَصِیْرُ اِلَی الْقَبْرِ فَیُجْلَسُ الرَّجُلُ فِیْ قَبْرِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب مُردہ پہونچتا ہے قبر کی طرف تو بٹھایا جاتا ہے وہ شخص اپنی قبر میں

غَیْرَ فَزِعٍ وَلَا مَشْغُوْبٍ ثُمَّ یُقَالُ فِیْمَ کُنْتَ فَیَقُوْلُ کُنْتُ فِی الْاِسْلَامِ فَیُقَالُ مَاهٰذَا الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ

نہ گھبرایا ہوا اور نہ خوفزدہ، پھر کہا جاتا ہے کس دین میں تھا تو؟ مُردہ کہتا ہے تھا میں دین اسلام میں، پھر کہا جاتا ہے یہ کون شخصیت ہیں؟ تو مُردہ کہتا ہے کہ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ جَآءَنَا بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَصَدَّقْنَاهُ فَیُقَالُ لَهٗ هَلْ رَاَیْتَ اللّٰهَ

محمد اللہ کے رسول ہیں، جو آئے ہمارے پاس نشانیوں کیساتھ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے، تو تصدیق کی ہم نے انکی، تو کہا جاتا ہے مُردے سے کیا تو نے دیکھا ہے اللہ تعالیٰ کو؟

नाज़िल हुई अज़ाबे क़ब्र के बारे में, कहा जाता है मुर्दे से कि, तेरा रब कौन है? तो मुर्दा कहता है कि मेरा रब अल्लाह तआला है और मेरे नबी हज़रत मोहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हैं।

135 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक बन्दा जब रखा जाता है अपनी क़ब्र में, वापस हो जाते हैं उसके पास से उसके साथी तो वो मुर्दा सुनता है आहट को उनके जूतों की, आते हैं दो फ़रिश्ते उसके पास,. तो बिठाते हैं दोनों फ़रितश्ते उस मुर्दे को, फिर कहते हैं दोनों फ़रिश्ते, क्या कहता था इस मर्द मोहम्मद के बारे में, तो जो मोमिन है वो कहता है मैं गवाही देता हूँ बेशक यह अल्लाह तआला के बरगुज़ीदा बंदे और उसके प्यारे रसूल हैं, तब उस मर्द से कहा जाता है देख अपना ठिकाना दोज़ख़ का कि बदल दिया है अल्लाह तआला ने तेरे लिये उसको जन्नती ठिकाने से, तो वो देखता है उन दोनों को लेकिन मुनाफ़िक़ व काफ़िर, फिर कहा जाता है उस से, क्या कहता था तू उस शख़्सियत के बारे में तो वो कहता है कि नहीं जानता मैं, कहता था मैं वोही जो आम लोग कहते थे, तो फ़रमाया जाएगा उस से, तूने न जाना न कुरआने करीम की तिलावत की और पिटाई की जाती है हथोड़ों से लोहे के, जम कर पिटाई, तो चीख़ता है बुरी तरह से चीख़ना, सुनता है उसकी चीख़ को जो उस से क़रीब है सिवाए इनसानों और जिनों के।

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر بعد دفن چند فقہی مسائل بیان کر کے اس کا ثواب میت کو پہنچایا جائے تو بہت اچھا ہے۔ (لمعات شریف)

(۱۴۳) چونکہ یہ بے ایمان، بدعقیدہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے ناموں اور سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے ننانوے ناموں کا منکر تھا لہٰذا ننانوے سانپ اس بے ایمان پر مسلط کئے گئے۔ یہ کہ اللہ تعالیٰ کی سو رحمتوں میں سے ایک دنیا میں اور ننانوے آخرت میں مومنوں پر ہوں گی اور بدعقیدہ بے ایمانوں پر ان رحمتوں کے عوض ننانوے سانپ مقرر ہوئے تاکہ ایمان و کفر اور مومن و کافر کا فرق یہ بے ایمان بھی ماتھے کی آنکھوں سے دیکھ لیں اور کف افسوس مَلیں۔ زہر کی آگ اور سوزش و تپش سے مٹی پک جائے گی اور قابل کاشت نہ رہے گی اور جب قابل کاشت نہ رہے گی تو سبزہ کیسے اُگے گا۔ آج جہاں ایٹم بم مار دیا جائے تو وہاں کی زمین بھی قابل کاشت نہیں رہتی سبزہ نہیں اگاتی۔ گویا کہ قبر کے سانپوں کا پھنکار مارنا مردے پر ایٹم بم گرانا ہے، اس کی ہولناکی، تباہی، بربادی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام ایمان والوں کو عذاب قبر سے محفوظ فرمائے۔

آمین بجاہ سیّدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

(۱۴۴) نماز جنازہ اور جلوس جنازہ میں شرکت کرنا سنت نبوی بھی ہے اور سنت صحابۂ کرام بھی۔ جنازے کو کندھا دینا عبادت ہے سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازے کو اٹھایا۔ چار اشخاص جنازہ اٹھائیں۔ بے ضرورت دو اشخاص کا جنازہ اٹھانا مکروہ ہے اور پوری سنت یہ ہے کہ پہلے داہنے سرہانے کندھا دے پھر داہنی پائینتی پھر بائیں سرہانے پھر بائیں پائینتی اور ہر کندھے کے ساتھ دس دس قدم چلے حدیث شریف میں ہے جو چالیس قدم جنازہ لے چلے اسکے چالیس کبیرہ گناہ مٹا دئے جاتے ہیں اور ایک حدیث شریف میں ہے جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دیگا اللہ تعالیٰ اسکی یقیناً مغفرت فرما دیگا۔ جنازے کو درمیانی چال سے لے چلنا چاہئے۔ عام لوگ جنازے کے آگے آگے نہ چلیں جنازہ لے چلنے میں سرہانا آگے ہونا چاہئے۔ جنازے کیساتھ دنیا کی باتیں نہ کریں اور نہ ہنسیں۔ سیّدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو جنازے کیساتھ ہنستا دیکھا تو فرمایا تو جنازے میں ہنستا ہے میں تجھ سے کبھی کلام نہ کروں گا۔ جنازے کے ساتھ ذکر بالجہر کر سکتے ہیں۔ پڑوسی، رشتے دار اور نیک شخص کے جنازے میں شرکت کرنا نفل نماز سے بہتر ہے۔ جو شخص جلوس جنازہ میں شریک ہوا اسے بنا نماز پڑھے واپس نہیں ہونا چاہئے اور بعد نماز بھی میت کے اولیاء سے اجازت لے کر واپس ہوسکتا ہے۔ بعد دفن اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے ایک نے بھی پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہو گئے ورنہ جس جس کو خبر پہنچی اور نماز جنازہ نہ پڑھی تو سب گناہگار ہوئے۔ نماز جنازہ کی فرضیت کا منکر کافر ہے قبر پر تسبیح و تکبیر اور وہ بھی دیر تک سنت ہے اس سے غذاب الٰہی دفع ہوتا ہے، لگی ہوئی آگ بجھ جاتی ہے اذان میں بھی تکبیر ہے اور خود اذان کو بھی تکبیر کہا جاتا ہے اور اذان میں تلقین بھی ہے اور یہ سب سنت ہیں۔ مومن کو ان کی قبر کا دبانا ایسا ہی تھا جیسے ایک ماں اپنے بچے کو انتہائی پیار میں چمٹاتی ہے، دباتی ہے۔ سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری نظر جیسا زمین پر دیکھتی ہے ایسا ہی زمین میں بھی دیکھتی ہے۔ سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا قبر کے پاس تسبیح و تکبیر فرمانا تعلیم امت کیلئے تھا نہ کہ دفع عذاب کیلئے۔

(۱۴۵) یہ واقعہ بھی سیّدنا حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازے کا ہے ان کیلئے آسمان کے دروازے کھلے اور فرشتوں نے انکی روح مبارک کا استقبال کیا اور انکی روح مبارک کے پہنچنے پر عرش اعظم بھی خوشی میں جھوم جھوم اٹھا آسمانوں سے فرشتے اور رحمتیں نازل ہوئیں یہ فرشتوں کی تعداد جلوس جنازہ میں شرکت اور میت پر رحمتوں کی بارش کرنے کیلئے آئی۔ حدیث نمبر ۱۳۲ کی تشریحات قدیری میں بتایا گیا کہ یہ تنگی عذاب قبر کی نہ تھی بلکہ قبر کے پیار کی تھی۔ بلی اپنے بچے کو بھی منہ میں دباتی ہے اور چوہے کو بھی مگر دونوں کو دبانے میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

(۱۴۶) مسجد نبوی شریف میں سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر وعظ شریف فرمایا۔ خطبۂ وعظ میں کھڑا ہونا سنت ہے۔ وعظ شریف میں شریک صحابۂ کرام قبر کی ہیبت سے رو پڑے

فَيَقُوْلُ مَايَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّرَى اللّٰهَ فَيُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ اِلَيْهِ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضاً

تو کہتا ہے مُردہ نہیں، لائق ہے کسی کے کہ دیکھے اللہ تعالیٰ کو، پھر کھولی جاتی ہے اس کیلئے کھڑکی جہنم کی طرف سے، تو دیکھتا ہے مُردہ اسکی طرف کہ بعض بعض کو توڑ رہی ہے

فَيُقَالُ لَهٗ اُنْظُرْ اِلٰى مَاوَقَاكَ اللّٰهُ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ اِلٰى زَهْرَتِهَا وَمَافِيْهَا

پھر کہا جاتا ہے دیکھو اس طرف، بچالیا تجھ کو جس سے اللہ تعالیٰ نے، پھر کھولی جاتی ہے کھڑکی جنت کی طرف تو پھر دیکھتا ہے وہ اسکی تروتازگی کیطرف وہ جو جنت میں ہے

فَيُقَالُ لَهٗ هٰذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الْيَقِيْنِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مُتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ

پھر کہا جاتا ہے مُردے سے یہ تیرا ٹھکانہ ہے تو یقین پر تھا اور اُسی یقین پر موت آئی اور اُسی یقین پر اُٹھایا جائے گا اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے اور

يَجْلِسُ الرَّجُلُ السُّوْءُ فِيْ قَبْرِهٖ فَزِعاً مَشْغُوْباً فَيُقَالُ لَهٗ فِيْمَ كُنْتَ فَيَقُوْلُ لَااَدْرِيْ فَيُقَالُ لَهٗ مَاهٰذَا الرَّجُلُ

اُٹھا کر بٹھایا جائیگا بُرا آدمی اپنی قبر میں حیران و پریشان، پھر کہا جائیگا اس سے تو کس دین پر تھا، تو کہے گا میں نہیں جانتا، پھر کہا جائیگا اس سے یہ کون شخص ہیں؟

فَيَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُهٗ فَيُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ اِلٰى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا

تو کہے گا کہ میں نے سنا لوگوں سے کہ کچھ کہہ رہے ہیں تو میں بھی وہی کہنے لگا، تو کھولی جائیگی کھڑکی اس کیلئے جنت کی جانب سے تو دیکھے گا اسکے باغ و بہار کیطرف اور جو کچھ جنت میں ہے

فَيُقَالُ لَهٗ اُنْظُرْ اِلٰى مَاصَرَفَ اللّٰهُ عَنْكَ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ اِلَى النَّارِ فَيَنْظُرُ اِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضاً

پھر کہا جائے گا اس سے دیکھ اس کی طرف جو پھیر دیا اللہ تعالیٰ نے تجھ سے، پھر کھولی جائے گی کھڑکی جہنم کی جانب سے تو دیکھے گا جہنم کو یہ بُرا آدمی کہ توڑ رہا ہے بعض بعض کو،

فَيُقَالُ لَهٗ هٰذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الشَّكِّ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مُتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (رواہ ابن ماجۃ)

تو کہا جائے گا اس بُرے آدمی سے یہ تیرا ٹھکانہ ہے کہ تو شک پر تھا، اُسی پر مَرا اور اُسی شک پر اُٹھایا جائے گا اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے۔

﴿باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ ترجمہ: قرآن کریم اور سنت کریمہ کو مضبوط پکڑنے کا باب﴾

(۱۴۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَالَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ۔ (رواہ بخاری ومسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو ایجاد کرے ہمارے دین میں وہ عقیدہ جو اُس دین سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔

(۱۵۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے حمد وصلوٰۃ کے بعد بیشک سب سے اچھی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے،

---

136 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कोई तुम में से जब मर जाता है, पेश किया जाता है उस पर उसका ठिकाना सुबह व शाम, अगर है वो अहले जन्नत से तो जन्नती है और अगर है अहले जहन्नम से तो जहन्नमी है, फिर उस से कहा जाता है यह तेरा ठिकाना है, यहाँ तक कि भेजेगा अल्लाह तआला तुझको इसी की तरफ़ क़यामत के दिन।

137 हदीस शरीफ़:– सय्येदतना उम्मुल मूमेनीन हज़रते आयशा सिददीक़ा रज़ियल्लाहो तआला अन्हा से मरवी कि एक यहूदी औरत हाज़िर हुई उनकी ख़िदमत में, तो ज़िक्र किया उस ने अज़ाबे क़ब्र का तो उस ने हज़रते आयशा से अर्ज़ किया कि महफ़ूज़ रखे आपको अल्लाह तआला अज़ाबे क़ब्र से, तो पूछा हज़रते आयशा ने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से अज़ाबे क़ब्र के बारे में, फ़रमाया प्यारे नबी ने हाँ अज़ाबे क़ब्र हक़ है, हज़रते आयशा ने फ़रमाया फिर नहीं देखा मैं ने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कभी इसके बाद कि अपने नमाज़ पढ़ी हो मगर पनाह माँगी अल्लाह तआला के अज़ाबे क़ब्र से।

138 हदीस शरीफ़:– हज़रते जैद इब्ने साबित से मरवी, उहोंने फ़रमाया हमारे दर्मियान प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम एक बाग़ में बनी नजार के अपनी खच्चर पर थे और हम प्यारे रसूल की ख़िदमत में थे, अचानक बिदका प्यारे नबी का ख़च्चर, क़रीब था कि प्यारे नबी को ख़च्चर ज़मीन पर ले आता और

اور بے اختیار چیخیں نکل پڑیں۔ خوفِ الٰہی سے آنسوؤں سے رونا ہی بہت کچھ ہے اور بے اختیاری میں چیخوں کا نکل جانا یہ بھی عبادت ہے۔'' حضرت اسماء نے اپنے قریب بیٹھے ہوئے ایک شخص سے پوچھا'' اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وقت ضرورت عورت اجنبی مرد سے پردے کے اہتمام کے ساتھ کلام کر سکتی ہے بشرطیکہ تمام گفتگو بھاری آواز سے کرے آواز میں کوئی لچک ولوچ نہ ہو۔ ارشادِ رب قدیر ہے'' اور جب مانگو تم ان سے کوئی سامان تو مانگو تم ان سے باہر سے پردے کے پیچھے یہ زیادہ پاک کرنے والا ہے دلوں کو تمہارے اور دلوں کو ان کے (بصیرۃ الایمان۔ ص۱۰۳۲) دعا دیکر کوئی بات پوچھنا اچھی بات ہے کہ جس سے پوچھ رہے ہو وہ خوش ہو جائے اور خوش ہو کر آپکی بات کا جواب دے۔ مومن کو خوش کرنا بھی عبادت ہے۔ دینی باتوں میں ایک نیک آدمی کی خبر بھی معتبر ہے گواہیوں کی ضرورت نہیں۔ فتنۂ قبر، فتنۂ دجال کی طرح بڑا ہی سنگین، ہولناک، خطرناک ہے۔ دجال کے شر و فساد سے وہی بچ سکے گا جسے اللہ تعالیٰ بچائے ایسے ہی فتنۂ قبر سے بھی وہی بچے گا جسے اللہ تعالیٰ بچائے۔ فتنۂ دجال و فتنۂ قبر سے محفوظ و مامون اور ثابت قدم رہنا اپنی بہادری سے نہیں بلکہ یہ سب کچھ رحمت پروردگار پر موقوف ہے۔

(۱۴۷) مردے کو یہ احساس نکیرین کے جگانے پر ہوگا۔ وہ مردہ کسی وقت بھی دفن ہوا ہو۔ نماز عصر کیلئے قرآن کریم میں خصوصی تاکید کا حکم ہے۔ اور غروب آفتاب نماز عصر جاتے رہنے کی دلیل ہے اسلئے میت کو نماز عصر کا اخیر وقت دکھایا جاتا ہے کہ اے فرشتو! تم سوالات بعد میں کرنا وقت عصر جانے کو ہے اور مجھے ابھی نماز عصر ادا کرنا ہے۔ یہ بات وہی کہہ سکتا ہے جو دنیا میں نماز عصر کا پابند ہوگا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس بیان پر چھٹکارا ملجائے اور سوالات و جوابات سے ہی محفوظ ہو جائے یا اگر ہوں بھی تو بڑی نرمی و آسانی کیساتھ صرف کورم پورا کرنے کیلئے کیوں کہ مومن مردے کی یہ گفتگو تمام سوالات کا جواب بن چکی ہے۔

(۱۴۸) مومن اپنی قبر میں حیران و پریشان نہ ہوگا اس نے تو دنیا ہی میں خوف خدا کے مزے لئے ہیں اب بے خوفی کا زمانہ آ گیا۔ بندے سے قبر میں سوال کیا گیا اس نے شافی جواب بھی دیدیا کہ میں دین اسلام پر تھا حالانکہ دین اسلام میں سب کچھ ہی آ گیا توحید و رسالت اور سارے عقائد آ گئے مگر پھر بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے بارے میں علیحدہ سے سوال کیا جا رہا ہے تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ کلمہ ختم ہو تو پیارے نبی کے نام پر نماز ختم ہو تو پیارے نبی پر درود و سلام سے قبر کا امتحان بھی مکمل ہو تو پیارے نبی کی پہچان پر کیوں کہ اوّل بھی وہی ہیں آخر بھی وہی ہیں۔ اوّلیت کا سہرا بھی انہیں کے سر ہے اور خاتمیت کا سہرا بھی انہیں کے زیب سر ہے۔ بندۂ مومن سے فرشتے خوش ہو کر کچھ اور باتیں بھی کرتے ہیں جیسے اے بندے تو یہ کہہ رہا ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کے پاس سے نشانیاں لائے ہیں تو کیا تو نے خدائے پاک کو دیکھا ہے، کیا تو نے اسے نبوت و رسالت دیتے ہوئے دیکھا ہے بندہ کہتا ہے دنیا میں ماتھے کی آنکھوں سے حالاتِ بیداری میں اللہ تعالیٰ کو کوئی نہیں دیکھ سکتا بلکہ اللہ تعالیٰ کو شبِ معراج انہیں سر کی آنکھوں سے دیکھنے والے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی زبان فیض ترجمان سے سنا ہے مجھے اُنکے فرمان پر اپنی آنکھوں کے دیکھے ہوئے سے زیادہ یقین ہے میری آنکھیں غلط دیکھ سکتی ہیں پیارے نبی کا مشاہدہ و ارشاد غلط نہیں ہو سکتا۔ مومن کو قبر میں جہنم کی آگ نظر آتی ہے مگر کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتی۔ ''توڑ رہا ہے بعض بعض کو'' اس عبارت کا مطلب یہ ہے یہ آگ اور اس کے شعلے و شرارے اتنے زیادہ ہوں گے کہ کبھی یہ شعلہ لپک رہا ہے کبھی وہ شعلہ لپک رہا ہے کبھی یہ شرارہ جھپٹ رہا ہے کبھی وہ شرارہ جھپٹ رہا ہے ایک شعلہ دوسرے شعلے سے گذر رہا ہوگا ایک شرارہ دوسرے شرارے کے درمیان سے گذار رہا ہوگا۔ مومن جنت کی کھڑکی کھلنے پر جنت کی نعمتوں سے محظوظ ہوتا ہے اور جہنم کی کھڑکی کھلنے پر وہاں کے عذاب سے کچھ لینا دینا نہیں۔ اور کافر جہنم کی کھڑکی کھلنے پر وہاں کے عذاب سے درد و کرب میں مبتلا ہوتا ہے اور جنت کی کھڑکی کھلنے پر للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتا ہے مگر حاصل حصول کچھ بھی نہیں۔ اس حدیث پاک میں ''انشاء اللہ تعالیٰ'' برکت کیلئے ہے نہ کہ شک کیلئے۔ نمائشی مسلمان اپنے بارے میں غور کریں جو سنی سنائی باتیں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے بارے میں اڑاتے پھرتے

وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔ (رواہ مسلم)

سب سے اچھا طریقہ، طریقہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہے اور کاموں میں سب سے بُری اس کی بدعتیں ہیں، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(۱۵۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے سخت ناپسندیدہ لوگ ہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں، تین، بے دینی کرنے والا حرم شریف میں

وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ دَمَهُ۔ (رواہ البخاری)

اور تلاش کرنے والا اسلام میں جاہلیت کے طریقے اور چاہنے والا امرِ مومن کے خون کو ناحق تاکہ بہادے اس کا خون۔

(۱۵۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے میری تمام امت داخل ہوگی جنت میں سوائے اس کے جس نے انکار کیا عرض کیا گیا

مَنْ اَبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى۔ (رواہ البخاری)

کس نے انکار کیا؟ فرمایا پیارے رسول نے جس نے میرا حکم مانا داخل ہوگیا جنت میں اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے انکار کیا ہے۔

(۱۵۳) حدیث شریف: جَآئَتْ مَلٰئِكَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا

ترجمہ: حاضر ہوئے فرشتے غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے ﷺ کی بارگاہ میں اور پیارے نبی محوِ خواب تھے تو فرشتوں نے کہا کہ بیشک تمہارے ان آقا کی

مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهُ مَثَلًا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ

ایک کہاوت ہے ان سے بیان کردو کہاوت، تو کہا انمیں سے کچھ نے کہ بیشک وہ تو محوِ خواب ہیں اور کہا کچھ نے انمیں سے انکی آنکھ سونے والی ہے اور دل

يَقْظَانُ فَقَالُوْا مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَّجَعَلَ فِيْهَا مَادُبَةً وَّبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ

جاگ رہا ہے، تو کہی انہوں نے کہاوت کہ پیارے نبی اُس شخص کی مانند ہیں جسنے بنایا گھر اور رکھے اسمیں دسترخوان اور بھیج دیا بلانیوالے کو تو جسنے قبول کی دعوت

الدَّاعِيَ يَدْخُلِ الدَّارَ وَ اَكَلَ مِنَ الْمَادُبَةِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَاكُلْ مِنَ الْمَادُبَةِ

دعوت دینے والے کی تو وہ گھر میں داخل ہوگا اور کھائیگا دسترخوان سے اور جس نے دعوت قبول نہیں کی تو نہ وہ گھر میں داخل ہوسکے گا اور نہ کھاسکے گا دسترخوان سے

वहाँ पाँच या छे क़बरें थीं, तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि, कौन पहचानता है इन क़ब्र वालों को? एक शख्स ने अर्ज़ किया "मैं", फ़रमाया प्यारे रसूल ने तो, कब मरे? अर्ज़ किया ज़मानए शिर्क में, फिर फ़रमाया कि यह गिरोह अज़ाब में मुब्तिला किये गए हैं अपनी क़बरों में, अगर यह बात न होती कि तुम दफ़्न करना छोड़ दोगे तो मैं दुआ फ़रमाता अल्लाह तआला से कि सुना दे तुमको कुछ अज़ाबे क़ब्र से वो जिसे मैं ने सुना अज़ाब में से, फिर अपने चहरा ए पाक को हमारी तरफ़ फ़रमाया तो फ़रमाया पनाह माँगो अल्लाह तआला की दोज़ख़ के अज़ाब से तो उन्होंने कहा कि हम पनाह माँगते हैं अल्लाह तआला की दोज़ख़ के अज़ाब से, फ़रमाया प्यारे रसूल ने पनाह माँगो अल्लाह तआला की अज़ाबे क़ब्र से, उन्होंने कहा हम पनाह माँगते हैं अल्लाह तआला की अज़ाबे क़ब्र से, फ़रमाया प्यारे रसूल ने पनाह माँगो तुम अल्लाह तआला की उन फ़ितनों से जो ज़ाहिर हैं और जो पोशीदा हैं, उन्होंने अर्ज़ किया हम पनाह माँगते हैं अल्लाह तआला की उन फ़ितनों से जो ज़ाहिर हैं और जो छुपे हैं, फ़रमाया प्यारे रसूल ने पनाह माँगो तुम अल्लाह तआला की दज्जाल के फ़ितने से, उन्होंने अर्ज़ किया हम पनाह माँगते हैं अल्लाह तआला की दज्जाल के फ़ितने से।

139 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब दफ़नाई जाती है मय्यत तो आते हैं उसके पास दो फ़रिश्ते काले भुजंग नीली आँखों वाले, कहा जाता है हि उन में से एक का

ہیں تو جہنم کے شعلے اور شرارے ان کیلئے تیار اور سراپا انتظار ہیں۔ منافقین! یہ سنی سنائی گپیں چھوڑ دیں اور سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے بارے میں وہ عقائد رکھیں جو یقینی ہیں اور یہ عقائد وہی ہیں جو اہلِ سنت و جماعت کے ہیں اور یہی مطلب ہے ماانا علیه واصحابی کا۔ عام طور پر کفار کو اپنے دھرم پر یقین نہیں ہوتا ذرا سی مصیبت و تکلیف میں اپنے دھرم کو چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ اور اگر کوئی رمق دکھائی بھی دے تو وہ بھی یقین نہیں کہ جھوٹی بات کو مان لینا یقین نہیں بلکہ حماقت ہے۔ یقین تو سچ کے سچ ہونے پر اطمنان واعتبار اور اعتماد کا نام ہے اور یہ نام نہاد یقین کی بھی مرتے ہی ارتھی سج جاتی ہے اور مرنے کے بعد اس جھوٹ کا بھانڈا پھوٹ جاتا ہے۔

(۱۴۹) دین میں دین کے خلاف نئے عقیدے ایجاد کرنا مردود ہونیکا ثبوت ہے۔ دین میں نیا عقیدہ نکالنا اپنے ایمان کا' کریا کرم' کرنے کے مترادف ہے۔ نئے عقائد جیسے اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے بلکہ بول چکا۔ یا نماز میں سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا خیال لانا زنا اور مجامعت بلکہ اپنے بیل اور گدھے کے خیالات میں ڈوب جانے سے بدتر ہے۔ پیارے نبی کا علم پاک جانوروں، پاگلوں، بچوں کے جیسا ہے۔ پیارے نبی کا علم کم ہے اور شیطان کا علم زیادہ ہے۔ پیارے نبی کے بعد کسی نئے نبی کا آنا ممکن جاننا۔ پیارے نبی کو اپنے جیسا بشر جاننا۔ پیارے نبی کی تعظیم صرف بڑے بھائی جیسی کرنا۔ سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ میری اُمت میں ۷۳ رفرقے ہوں گے ۷۲ رجہنمی ہوں گے اور ایک جنتی ہوگا ایک تو وہی ہوگا جو پیارے نبی اور پیارے صحابۂ کرام کے عقائد پر ہوگا اور ۷۲ رفرقے جو جہنمی ہونگے وہ وہی ہونگے جنکے عقائد پیارے صحابۂ کرام سے الگ ہونگے یعنی وہ غیر اسلامی عقائد کے نکالنے والے ہونگے اور ان ہی نئے عقائد نکالنے والوں کو عقیدے کا بدعتی کہا جاتا ہے اور یہ جہنمی و مردود ہوتے ہیں۔ اور اگر ایجاد کردہ عقائد نہ ہوں بلکہ اعمال ہوں تو پھر انکی دو صورتیں ہیں یا تو وہ سنت کی روشنی میں ہونگے اور ان سے اسلام اور مسلمانوں کو فائدہ ہوگا تو یہ بدعت حسنہ ہونگے اور ان پر اجر و ثواب ملے گا اور اگر یہ نئے اعمال کتاب وسنت کے مخالف ہوں جس سے سنت اٹھ جاتی ہو تو وہ دین میں نیا کام ایجاد کرنے والا بھی مردود اور وہ کام بھی مردود ہے جیسے اُردو میں خطبۂ جمعہ پڑھنا یا فارسی میں اذان دینا یا جیسے سر پر رومال رکھ کر اس پر صلیبی نشان پھانسی کا پھندہ سر پر باندھ لینا جیسا کہ آج کل نجدیوں کا طریقہ ہے۔

(۱۵۰) ''حدیث'' کے لغوی معنیٰ بات کے ہیں اس معنیٰ کے اعتبار سے قرآن کریم بھی حدیث ہے اور عام لوگوں کا کلام بھی حدیث ہے مگر شرعی اصطلاح میں صرف سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے فرمان اور کام کو حدیث شریف کہا جاتا ہے۔ اس حدیث شریف میں جو لفظِ حدیث آیا ہے وہ لغوی معنیٰ میں ہے۔ خالق کا کلام مخلوق کے کلام پر ایسا ہی فائق ہے جیسے خود خالق تبارک تعالیٰ اپنی مخلوق پر فائق ہے۔ ''ہدی'' کا لفظ بھی اس حدیث شریف میں وارد ہے اسکے معنیٰ ہیں اچھی عادت وخصلت سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ہر عادت وخصلت اور سیرت اچھی ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ عام انسانوں کے کام اور کلام نفسانی وشیطانی بھی ہوتے ہیں مگر سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے تمام اقوال وافعال رحمانی ہیں اسی لئے پیارے نبی کے کسی قول وفعل پر اعتراض کرنا کفر ہے۔ کیوں کہ وہ اللہ تعالیٰ پر اعتراض ہے کچھ لوگوں نے پیارے نبی کے ایک نکاح پر اعتراض کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا'' نکاح کرا دیا ہم نے آپکا'' (بصیرۃ الایمان۔ ص ۱۰۲۴) یہ فعل نبی کی شان ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے'' اور نہیں پھینکی آپنے کنکریاں جب کہ پھینکی آپنے اور لیکن اللہ نے پھینکی'' (بصیرۃ الایمان۔ ص ۴۲۰) قولِ نبی کی شان یہ ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے '' اور نہیں بولتے وہ اپنی خواہش سے۔ نہیں ہے وہ مگر وحی جو کی جاتی ہے'' (بصیرۃ الایمان۔ ص ۱۳۱۲) اس حدیث شریف میں ایک لفظِ مُحدِث جسکے معنیٰ ہیں نو پید وجدید اور یہاں اسکے معنیٰ ہیں وہ عقائد یا برے اعمال جو سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد دین میں ایجاد کئے جائیں۔ بدعت کے لغوی معنیٰ نئی چیز کے ہیں شرعی اصطلاح میں دو معانی ہیں (۱) نئے عقیدے کہ یہ بدعت اعتقادی ہیں اور یہ نری گمراہی ہیں (۲) وہ اعمال پیارے نبی کے وصال شریف کے بعد ایجاد ہوئے ہوں انکی بھی دو قسمیں ہیں۔

فَقَالُوا اَوِّلُوهَا لَهُ يَفْقَهُهَا قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ

پھرانہوں نے کہا کہ اس کا مطلب بھی ظاہر کرو دان کیلئے کہ سمجھ لیں وہ اسکو تو کہا کچھ نے ان میں سے بیشک وہ محو خواب ہیں اور کہا کچھ نے انمیں سے بیشک آنکھ سونے والی ہے

وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ فَقَالُوا الدَّارُ الْجَنَّةُ وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّداً فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

اور دل جاگ رہا ہے، تو انہوں نے کہا گھر تو جنت ہے اور دعوت دینے والے حضرت محمد ﷺ ہیں، تو جس نے حکم مانا حضرت محمد ﷺ کا تو حکم مانا ہے اس نے اللہ تعالیٰ کا

وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّداً فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمُحَمَّدٌ فُرِّقٌ بَيْنَ النَّاسِ. (رواه البخاری)

اور جس نے نافرمانی کی حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی تو اس نے نافرمانی کی ہے اللہ تعالیٰ کی اور حضرت محمد ﷺ خط فاصل ہیں لوگوں کے درمیان۔

(۱۵۴) حدیث شریف: جَآءَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْئَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ

ترجمہ: آئے تین افراد پیارے نبی ﷺ کی بیویوں کی بارگاہ میں، پوچھ رہے تھے وہ پیارے نبی ﷺ کی عبادت کے بارے میں

فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِهَا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ

پھر جب بتایا گیا انہیں پیارے نبی کی عبادت کے بارے میں تو انہوں نے گویا کہ کم سمجھا اُس عبادت کو، تو وہ بولے کہاں ہے ہمیں نسبت پیارے نبی ﷺ سے

وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّى اللَّيْلَ اَبَداً وَقَالَ الْآخَرُ اَنَا اَصُوْمُ

کہ چھپالیا ہے اللہ تعالیٰ نے اُنکی اگلی پچھلی بھول چوک کو، تو بولا ایک انمیں کا، میں تو نماز پڑھونگا رات کو ہمیشہ اور کہا دوسرے نے کہ میں روزہ رکھونگا

النَّهَارَ اَبَداً وَّلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْآخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَداً فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ

دن میں ہمیشہ اور کبھی افطار نہ کرونگا اور کہا تیسرے نے کہ میں الگ تھلگ رہونگا عورتوں سے کہ نہ شادی کرونگا کبھی، پھر تشریف لائے پیارے نبی ﷺ

اِلَيْهِمْ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهٗ لٰكِنِّىْ

انکے پاس تو فرمایا تم وہ ہو جنہوں نے ایسا ایسا کہا، خبردار! اللہ تعالیٰ کی قسم کہ میں زیادہ خوف رکھنے والا ہوں تم سے اللہ تعالیٰ کا اور تم سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اُس سے، لیکن میں

اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّىْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِىْ فَلَيْسَ مِنِّىْ. (رواه البخاری)

روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور شادی کرتا ہوں عورتوں سے، تو جسنے میری سنت سے منہ موڑا تو نہیں ہے وہ میری جماعت سے

मुनकर दूसरे को नकीर, तो वो दोनों कहते हैं, तू क्या कहता था इस शख़्सियत के बारे में, तो वो कहता है यह अल्लाह तआला के प्यारे बंदे और रसूल है, मैं गवाही देता हूँ इसकी कि नहीं है कोई माबूद सिवाए अल्लाह तआला के और बेशक हज़रत मोहम्मद उसके प्यारे बंदे और उसके प्यारे रसूल हैं, तो दोनों फ़रिश्ते कहते हैं कि हम तो जानते थे कि तू कहेगा यही, फिर कुशादगी कर दी जाती है उसके लिये उसकी क़ब्र में 70–70 गज़, फिर रोशनी भर दी जाती है उसके लिये क़ब्र में, फिर कहा जाता है उस से सो जा तू, वो कहता है कि मुझे वापस करदो मेरे अहलो अयाल की तरफ़ तो मैं बता दूँ उनको, दोनों फ़रिश्ते कहते हैं कि सो जा पहली रात की दुल्हन के सोने की तरह, जिसे नहीं जगाता कोई सिवाए उसके प्यारे शोहर के, यहाँ तक कि भेजेगा अल्लाह तआला उसकी उस ख्वाबगाह से, और अगर है मुनाफ़िक़ तो कहेगा, मैंने सुना आम लोगों से वो जो बात कहते थे तो मैं भी कहता था उसी की तरह, मैं नहीं जानता, तो कहेंगे दोनों फ़रिश्ते हम जानते थे कि बेशक तू कहेगा यही, तो कहा जाएगा ज़मीन से कि इस पर तंग हो जा, तो तंग हो जाती है उस पर, तो इधर की पसलियाँ उधर हो जाती हैं, तो हमेशा अज़ाब में गिरफ़्तार रहेगा, यहाँ तक कि भेज देगा उसको अल्लाह तआला उसके उस ठिकाने से।

140 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने आते हैं मुर्दे के पास दो

بدعت سیئہ اور بدعت حسنہ۔ بدعت سیئہ اُس بدعت پر ویسا ہی حکم لگے گا جیسی اس میں برائی ہوگی یہ تمام کی تمام بدعتیں بری ہیں کوئی اچھی نہیں۔ بدعت سیئہ کبھی کفر، کبھی حرام، کبھی مکروہ تحریمی، کبھی مکروہ تنزیہی، کبھی اساءت ہوتی ہے۔ بدعت حسنہ ہر وہ عمل ہے جو پیارے نبی کی حیات ظاہری کے بعد ایجاد ہوا ہو اور وہ سنت کی روشنی میں ہو اور اس سے اسلام اور مسلمانوں کو فائدہ ہو کسی سنت کے مخالف ومزاحم نہ ہو تو وہ بدعت حسنہ ہے بدعت حسنہ کبھی فرض ہوتی ہے کبھی واجب کبھی مستحب اور کبھی مباح وجائز۔ اس مسئلے کی مزید تفصیلات کیلئے فقیر قدیری کی کتاب ''بدعت کی حقیقت'' ملاحظہ فرمائیں۔ بعض نادان، عوام کو دھوکہ دینے اور اہل سنت کے معمولات کے خلاف بہکانے کیلئے یہ کہہ دیتے ہیں کہ ''جو کام بھی آں حضرت صلعم کے بعد ایجاد ہو وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے'' یہ جہالت خالصہ ہے چونکہ آج دنیا کا ہر شخص عملی بدعت کا مرتکب ہے چھ کلمے، قرآن کریم کے تیس پارے، علم حدیث، اقسام حدیث، فقہی کتب، طریقت کے سلاسل خمسہ: مداریہ، قادریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، چشتیہ۔ چاروں فقہی مسلک: حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، زبان سے نیت کرنا، ہوائی جہاز کا سفر، جدید ہتھیاروں سے جہاد، بریانی، زردہ، ڈاکخانے، ریلوے یہ سب سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد ہی ایجاد ہوئے ہیں سب کو حرام ہونا چاہئے حالانکہ انہیں خود نادان لوگ بھی ناجائز نہیں کہتے تو ان کا یہ کہنا خود غلط ہوگیا جو چیزیں حضور کے بعد ایجاد ہوئی ہوں وہ بدعت ہیں ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔ یہ نادان اپنی اس بدعت کی تعریف کی بنیاد پر خود جہنم کا ایندھن ہو جائیں گے۔ یاد رکھئے اور خوب یاد رکھئے جن احادیث کریمہ میں بدعت کے متعلق سخت وعیدیں آئی ہیں ان احادیث کریمہ میں بدعت سے مراد اعتقادی بدعات ہیں۔ یہی نادانوں کے پُرکھوں نے بھی لکھا ہے۔ نادان لوگوں نے بدعت کو ہوّا بنا رکھا ہے تو وہی بدعت ہوا ہے جو بدعت اعتقادی ہے جسکے یہ نادان لوگ خود مرتکب و مجرم ہیں۔ اللہ تعالیٰ عیاروں کی عیاری سے، مکاروں کی مکاری سے، دھوکے بازوں کی دھوکے بازی سے قوم مسلم کو محفوظ و مامون فرمائے۔ آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوۃ والتسلیم

(۱۵۱) الحاد کے لغوی معنیٰ جھکنے اور مائل ہونے کے ہیں۔ اصطلاح شرع میں باطل کی طرف مائل ہونے اور جھکنے کے ہیں۔ ملحد کے معنیٰ ہوئے باطل کی طرف جھکنے والا۔ بدعقیدہ اور بدعمل دونوں کو ملحد کہہ سکتے ہیں۔ بدعقیدہ کو ملحد فی العقیدہ اور بدعمل کو ملحد فی العمل کہتے ہیں۔ اس حدیث شریف میں دونوں معانی ہو سکتے ہیں۔ ''ملحد فی الحرم'' حرم شریف میں بد دینی کرنے والا یعنی حدود مکۂ مکرمہ میں گناہ کرنے والا یا گناہ پھیلانے والا یا بدعقیدگی اختیار کرنے والا یا بدعقیدگی رائج کرنے والا جیسا کہ آج کل کے نجدی حکمراں۔ اگر چہ یہ حرکتیں ہر جگہ بُری ہیں مگر حرم شریف میں اور بھی زیادہ بری ہیں اور عظمت و شان والے مقام کی اہمیت و رفعت کے بھی خلاف ہیں جیسے حرم شریف میں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ ہے ایسے ہی ایک گناہ کا عذاب بھی ایک لاکھ ہے۔ اسی لئے سیّدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکۂ مکرمہ چھوڑ کر طائف شریف میں قیام فرمایا۔ اسلام سے پہلے زمانے کو زمانۂ جاہلیت کہا جاتا ہے۔ زمانۂ جاہلیت کی مشرکانہ، کافرانہ، جاہلانہ رسوم کو پسند کرے اور ان کی ترویج واشاعت کرے جیسے سینا کوبی وغیرہ۔ ایک مردِ مسلم کا ظلماً قتل کرنا بڑا گناہ ہے، ہی ایک مسلم کے قتل کی کوشش کرنا یہ بھی جرم ہے۔ اور اسمیں وہ تمام لوگ داخل ہیں جو بے قصور کو قتل کریں یا قتل کرائیں یا قتل کا مشورہ دیں اور قتل کے بعد قاتل کی حمایت کریں اور اسے چھڑانے کی ناحق کوشش کریں۔ مسلمانوں کو ان تینوں کبیرہ گناہوں سے مکمل اجتناب کرنا لازم وضروری ہے کیوں کہ یہ اعمال خبیثہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہیں۔

(۱۵۲) امت کی دو قسمیں ہیں ایک امت دعوت دوسرے امت اجابت۔ امت دعوت تو ساری مخلوق ہے کہ آپنے سبکو ایمان کی دعوت دی ہے اور امت اجابت وہ مخلوق ہے جس نے سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی تبلیغ کو قبول کیا اور تہہ دل سے کلمۂ طیبہ پڑھ کر مشرف بہ اسلام وایمان ہوئے۔ پہلی تعریف پر جب تمام مخلوق پیارے نبی کی امت ہے اور اسمیں تمام کفار ومشرکین و

(۱۵۵) حدیث شریف: صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَيْئاً فَرَخَّصَ فِيْهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ

ترجمہ: کام کیا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کوئی، پھر اُس میں اجازت دیدی گئی پھر بھی بچے اس سے کچھ لوگ تو پہونچی

ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ مَابَالُ اَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ

یہ خبر پیارے رسول اللہ ﷺ کو تو خطبہ دیا پیارے رسول نے تو حمد فرمائی اللہ تعالیٰ کی، پھر فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ بچتے ہیں اُس چیز سے

اَصْنَعُهُ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهٗ خَشْيَةً. (رواہ البخاری والمسلم)

جسے میں خود کرتا ہوں، تو اللہ تعالیٰ کی قسم میں زیادہ جاننے والا ہوں اُن سے اللہ تعالیٰ کو اور میں زیادہ اللہ تعالیٰ کا خوف کرنے والا ہوں اُن سے۔

(۱۵۶) حدیث شریف: قَدِمَ نَبِيُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُؤَبِّرُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ

ترجمہ: تشریف لائے پیارے نبی ﷺ مدینہ منورہ میں، اور اہل مدینہ شادی کرتے تھے کھجوروں کی، تو فرمایا پیارے نبی نے

مَاتَصْنَعُوْنَ قَالُوْا كُنَّا نَصْنَعُهٗ قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْلَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْراً فَتَرَكُوْهُ فَنَقَصَتْ

یہ تم کیا کرتے ہو؟ اہل مدینہ نے کہا کہ ہم اسکو کرتے آئے ہیں، فرمایا پیارے نبی نے کہ شاید اگر تم ایسا نہ کرو تو بہتر ہے، تو انہوں نے کھجور کی شادی کرنا چھوڑ دی تو انہیں نقصان ہوگیا

قَالَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ دِيْنِكُمْ

راوی نے فرمایا ذکر کیا اس واقعہ کا پیارے نبی سے تو فرمایا پیارے نبی نے بس میں ایک انسان ہوں جب حکم فرماؤں میں تمکو کسی ایسی چیز کا جو تمہارے دین کے معاملے میں ہے

فَخُذُوْا بِهٖ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ رَّاْيِيْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ. (رواہ مسلم)

تو اُسے لیلو اور جب میں حکم فرماؤں کسی چیز کا اپنی رائے سے تو بس میں ایک انسان ہوں۔

(۱۵۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ مَابَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بس میری کہاوت اور اُسکی کہاوت کہ بھیجا ہے مجھ کو اللہ تعالیٰ نے جس کیساتھ اُس شخص کی کہاوت کی طرح ہے

اَتٰى قَوْماً فَقَالَ يَاقَوْمِ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّيْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ

جو آیا کسی قوم کے پاس تو کہا اُس نے اے میری قوم! بیشک دیکھا ہے میں نے ایک لشکر اپنی آنکھوں سے اور بیشک میں کھلا ڈر سنانے والا ہوں، تو نجات تلاش کرو نجات

फ़रिश्ते, तो वो दोनों फ़रिश्ते बैठाते हैं मुर्दे को तो दोनों फ़रिश्ते कहते हैं मुर्दे से, तेरा रब कौन है? तो मुर्दा कहता है कि मेरा रब अल्लाह तआला है, फिर दोनों फ़रिश्ते मुर्दे से कहते हैं कि, तेरा दीन क्या था? तो मुर्दा कहता है मेरा दीन इस्लाम, फिर दोनों फ़रितश्ते कहते हैं, यह कौन शख्सियत हैं जो मबऊस फ़रमाए गए हैं तुम में? तो मुर्दा कहता है यह अल्लाह तआला के प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हैं, फिर दोनों फ़रिश्ते कहते हैं मुर्दे से, कैसे मआलूम हुवा तुझको? मुर्दा कहता है मैंने पढ़ा अल्लाह तआला की किताब को तो मैं ईमान लाया अल्लाह तआला की किताब पर और उसे सच्चा जाना, तो यही फ़रमान है अल्लाह तआला का "मज़बूत फ़रमाता है अल्लाह उनको जो ईमान लाए मज़बूत बात पर दुनयवी ज़िंदगी में और आख़ेरत में और गुमराही में छोड़ता है अल्लाह ज़ुल्म ढाने वालों को और करता है अल्लाह जो चाहता है।" (बसीरतुल ईमान स॰ 606)। प्यारे रसूल ने फ़रमाया फिर पुकारने वाला पुकारता है आसमान से यह कि सच्चा है मेरा बन्दा तो फ़र्श बिछाओ इसके लिये जन्नतका और लिबास पहनाओ इसको जन्नत का और खोल दो इसके लिये दरवाज़ा जन्नत की तरफ़ तो दरवाज़ा खोल दिया जाता है, फ़रमाया प्यारे रसूल ने तो आती है उसके पास जन्नत की हवा और जन्नत की खुश्बू और कुशादगी फ़रमा दी जाती है उसके लिये क़ब्र में ताहद्दे नज़र और लेकिन काफ़िर तो ज़िक्र फ़रमाया प्यारे रसूल ने उसकी मौत का,

منافقین داخل ہیں اور دوسری تعریف پر تمام چور ڈکیت، شرابی، جواری، سنیارے، زانی، مغلم داخل ہیں۔تو دونوں تعریفوں کی بنیاد پر ہاتھ باندھ کر" ساری امت" پر لاکھوں سلام پڑھنا کفر ہے یا گناہِ کبیرہ۔ مسلمان اس کفرو جہالت سے خود کو الگ تھلگ رکھیں۔ اس حدیث شریف میں امت سے مراد امت اجابت ہے۔ امت اجابت کا ہر فرد سزا پا کر یا بنا سزا پائے بہر حال جنت میں داخل ہوگا گویا کہ مومن متقی اوّل نمبر پر ہی جنت میں داخل ہو جائیگا۔ اور جس نے اعمال صالحہ کا عملی انکار کیا تو وہ گناہگار ہے اوّل نمبر پر جنت میں داخل نہ ہوگا کہ فاسق وفاجر اس پہلے نمبر کے مستحق نہیں ہیں۔

(۱۵۳) سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا خواب بھی وحی ہوتا ہے وہ ہم سے سنکر اپنی امت کو یہ پیغام پہنچادیں اور اپنے منصب کی ذمہ داری سے عہدہ براہ ہوں۔ حضرات انبیاء کرام کی آنکھیں اگر بند بھی ہوں تو وہ بے خبر نہیں ہوتے کہ دل تو بیدار ہے اسی لئے حضرات انبیاء کرام کا وضو نیند سے نہیں ٹوٹتا۔ کسی موقع پر سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا فجر کے وقت نہ اٹھنا اور نماز فجر قضا ہو جانا غفلت و بے خبری کے باعث نہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو اپنی طرف متوجہ فرما کر نماز فجر قضا کرادی تاکہ امت مسلمہ کو قضا نماز کے مسائل واحکام معلوم ہو سکیں۔ سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے منحرف ہو کر نہ کوئی جنت میں جا سکتا ہے اور نہ جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو سکتا ہے۔ ماضی میں اسکی مثالیں تو ملتی ہیں کہ صرف پیارے نبی کو مان کر بغیر کسی عبادت کئے لوگ جنتی ہو گئے۔ ظہور اسلام سے ۱۳ ؍ سال تک یعنی معراج النبی ﷺ سے پہلے کوئی عبادت نہ تھی صرف پیارے نبی کو مان لینا ہی عبادت تھا اس زمانے میں دنیا سے تشریف لیجانے والے تمام حضرات صحابۂ کرام جنتی ہیں۔ ایسے ہی وہ شخص جسکی تمام عمر کفرو عصیان میں گذری اور آخری وقت دولتِ ایمانی سے مالا مال ہوا اور اسکے فوراً بعد دنیا کو خیر باد کہہ گیا دنیا سے جنتی گیا۔ مگر کسی زمانے میں کوئی ایسی مثال نہ مل سکے گی کہ سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی عظمتوں کا انکار اور آپکی رفعتوں سے کھلواڑ کر کے اور عبادت وریاضت کا باغ و بہار سجا کر کوئی جنتی ہو گیا ہو۔ سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو ماننے والا ہی مومن ہے اور آپکا منکر کافر ہے۔ توحید، جنت و دوزخ کا اعتقاد اور فرشتوں کو مان لینا ایمان نہیں کہ شیخ نجدی شیطان لعین بھی ان سب کو مانتا تھا مگر کافر ہوا۔ اسی طرح قومیت، برادری کا ایک ہونا یا الگ ہونا سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے ماننے اور نہ ماننے پر موقوف ہے۔ سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پر ایمان لانے والا ہمارا ہم قوم اور برادر و بھائی ہے ہماری برادری ہے اگرچہ ہم کسی خاندان، کسی ملک اور کسی علاقے کے ہوں۔ پیارے نبی کا منکر نہ ہماری قوم کا ہے نہ ہماری برادری کا ہے اگرچہ سگا بھائی ہی کیوں نہ ہو جس کا رشتۂ ایمان پیارے نبی سے ٹوٹا تو اس کا رشتہ تمام خلقت سے بھی ٹوٹا اور خالق سے بھی ٹوٹ گیا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔" بس تمام ایمان والے بھائی بھائی ہیں" (بصیرۃ الایمان۔ص ۱۲۷۸)

(۱۵۴) یہ تین افراد سیّدنا امیر المومنین حضرت علی مشکل کشا سیّدنا حضرت عثمان ابن مظعون اور سیّدنا حضرت عبد اللہ ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے اور سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی رات کی عبادت وریاضت کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کیلئے کسی ام المومنین کی خدمت عالی میں حاضر ہوئے اور انکا خیال رہا ہوگا کہ پیارے نبی تو رات بھر عبادت کرتے ہونگے سوتے نہ ہونگے مگر انہیں بتایا گیا کہ رات کو سوتے بھی ہیں اور جاگ کر عبادت بھی فرماتے ہیں۔ آپ تینوں حضرات کا یہ فیصلہ بغور پڑھیں کہ" کہاں ہے ہمیں نسبت پیارے نبی ﷺ سے" حقیقت یہ ہے کہ کسی امتی کو نبی سے کوئی برابری کی نسبت ہو ہی نہیں سکتی اگر نسبت ہو سکتی ہے تو غلامی کی ہو سکتی ہے وہ نادان عبرت لیں جو صبح وشام وظیفۂ ناحق جپتے ہیں کہ رسول اللہ تو ہمارے جیسے ہیں۔ تینوں حضرات کا یہ فرمانا کہ "میں ہمیشہ نماز پڑھوں گا یا میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا یا میں شادی نہ کروں گا" کا یہ مطلب ہے کہ جس وقت نماز پڑھنا حرام ہے اس وقت کے علاوہ اور جن دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے ان دنوں کے علاوہ۔ اور شادی نہ کرنے میں بھی ان کا دینی جذبہ شامل ہے کہ شادی کے بعد ہی دین سے غفلت اور دنیا میں انسان عام طور پر پھنس جاتا ہے، شادی کے بعد ہی کسب معاش اور طلب روزی کی

فَاَطَاعَهُ طَآئِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَادَّلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ

تو حکم مانا انکا ایک جماعت نے انکی قوم میں سے تو رات بھر چلے تو وہ چلے آسان راستے پر تو نجات پائی انہوں نے اور جھٹلایا ایک گروہ نے انکی قوم میں سے

فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذَالِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِىْ

تو صبح کی انہوں نے اپنی جگہ پر، تو صبح کو ٹوٹ پڑا ان پر لشکر تو ہلاک کر دیا انکو اور تہس نہس کر دیا انکو، تو یہ کہاوت انکی ہے جس نے حکم مانا میرا

فَاتَّبَعَ مَاجِئْتُ بِهٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِىْ وَكَذَّبَ مَاجِئْتُ بِهٖ مِنَ الْحَقِّ. (رواہ البخاری و المسلم)

پھر اتباع کی انکی جو میں لایا ہوں اور کہاوت انکی جس نے نافرمانی کی میری اور جھٹلایا اس کو جو لایا ہوں میں حق سے۔

(۱۵۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَثَلِىْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّآ اَضَآئَتْ مَاحَوْلَهَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاوت میری اُس شخص کی کہاوت کی طرح ہے جس نے روشن کی آگ پھر جب روشن کیا آگ نے اپنے ارد گرد کو

جَعَلَ الْفِرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِىْ تَقَعُ فِى النَّارِ يَقَعْنَ فِيْهَا وَجَعَلَ يَحْجِزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهٗ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيْهَا

تو بن گئے پروانے اور یہ جانور جو گرتے ہیں آگ میں گرنے لگے آگ میں اور روکنے لگا انہیں اور وہ جانور چھائے جا رہے ہیں آگ پر تو گرے جاتے ہیں آگ میں

فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلِىْ وَمَثَلُكُمْ اَنَا اٰخِذٌ

تو میں بچانے والا ہوں تمہاری کمر پکڑ کر آگ سے اور تم گرے جا رہے ہو اس میں، فرمایا پیارے نبی نے یہ میری کہاوت ہے اور تمہاری کہاوت ہے، میں بچانے والا ہوں

بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُوْنِىْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا. (رواہ البخاری و المسلم)

تمہیں تمہاری کمر پکڑ کر آگ سے، بھاگ آؤ آگ سے، بھاگ آؤ آگ سے، مگر تم مجھ پر غلبہ کرنا چاہتے ہو تم گرے جاتے ہو اس آگ میں۔

(۱۵۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَثَلُ مَابَعَثَنِىَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اس کی کہ بھیجا ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے جس کے ساتھ ہدایت اور علم میں سے،

كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيْرِ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ

اُس بہت سی بارش کی طرح ہے جو پہونچی زمین کو تو تھا اس کا کچھ حصہ اچھا کہ جذب کر لیا پانی کو تو اُگائی گھاس اور چارہ بہت

फ़रमाया प्यारे रसूल ने और लौटाई जाती है उसकी रूह उसके बदन में और आते हैं दो फ़रिश्ते उसके पास तो बैठाते हैं दोनों फ़रिश्ते मुर्दे को, तो कहते हैं दोनों फ़रिश्ते, कौन है तेरा रब? तो काफ़िर कहता है अफ़सोस अफ़सोस मैं नहीं जानता, फिर कहते हैं दोनों फ़रिश्ते काफ़िर मुर्दे से, तेरा दीन क्या था? तो कहता है अफ़सोस अफ़सोस मैं नहीं जानता, फिर कहते हैं दोनों फ़रिश्ते, यह कौन शख्सियत हैं जो मबऊस फ़रमा गए तुम में? तो काफ़िर मुर्दा कहता है अफ़सोस अफ़सोस मैं नहीं जानता, तो पुकारता है पुकारने वाला आसमान से यह कि झूटा है बेईमान तो फ़र्श लगा दो इसके लिये आग का और लिबास पहनओ इसको आग का और खोल दो इसके लिये दरवाज़ा जहन्नम की तरफ़, फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फिर आती है उसके पास गरमिये दोज़ख़ और गरम हवा दोज़ख़ की और तंग फ़रमा दी जाती है काफिर मुर्दे पर उसकी क़ब्र, यहाँ तक कि क़ब्र में उसकी पसलियाँ इधर की उधर हो जाती है, फिर मुसल्लत फ़रमा दिये जाते हैं काफ़िर मुर्दे पर अंधे बहरे फ़रिश्ते, उनके पास हथौड़े होते हैं लोहे के, अगर मार दिया जाए उन से पहाड़ का तो वो भी मिटटी हो जाए, तो मारते हैं काफ़िर मुर्दे को उस से सख़्त मार कि सुनते हैं उस मार को वो जो हैं पूरब व पश्चिम के दर्मियान, सिवाए इनसानों और जिनों के तो हो जाता है वो काफ़िर मुर्दा मिटटी, फिर लौटाई जाती है उसमें रूह।

زیادہ فکر ہوتی ہے مگر ان کا یہ جذبہ پیارے نبی کی بارگاہِ عالی جاہ میں قبولیت کی سند حاصل نہ کر سکا اور پیارے نبی نے فرمایا کہ اسلام میں رہبانیت نہیں ہے پیارے نبی نے ہمیں تارک الدنیا نہ بنایا بلکہ ہماری دنیا کو بھی دین بنا دیا۔ پیارے نبی کی ہر سنت عبادت ہے افطار بھی سنت ہے رات کو تہجد پڑھنا بھی سنت ہے اور سونا بھی سنت ہے نکاح کرنا بھی سنت ہے اور اولاد حاصل کرنا بھی سنت ہے، دنیوی کاروبار و تجارت کرنا بھی سنت ہے اور عبادت ہے جس پر بندوں کو دربار الٰہی سے ثواب عطا ہوتا ہے۔ جو کسی سنت کو بُرا جانے وہ اسلام سے خارج ہے اور جو بلا عذرِ شرعی ترک سنت کا عادی ہو جائے تو میرے امت کے پرہیزگاروں کی جماعت سے نکل گیا۔ نکاح کرنا اکثر سنت ہے اور کبھی فرض بھی ہوتا ہے اگر زنا کا یقین ہو کہ نکاح نہ کریگا تو زنا سرزد ہو جائیگا۔ اور کبھی نکاح کرنا واجب ہو جاتا ہے اگر شہوت کا غلبہ ہے کہ نکاح نہ کرے گا تو اندیشۂ زنا ہے اور مہر و نفقہ کی قدرت رکھتا ہے یا بدنگاہی سے نہ رک سکے گا یا استمناء بالید کریگا تو ان صورتوں میں نکاح واجب ہے اور کبھی حرام و مکروہ بھی ہو جاتا ہے اگر یہ اندیشہ ہو کہ نان نفقہ نہ دے سکے گا یا جو اور دوسری ضروری باتیں ہیں انہیں پورا نہ کر سکے گا تو نکاح کرنا مکروہ ہے اور اگر مذکورہ باتوں کا یقین ہو تو نکاح کرنا حرام ہے ایسے ہی نامرد کو نکاح کرنا منع ہے۔ سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ہر سنت پر عمل کرنا چاہئے۔ یہاں پر یہ نکتہ خاص طور سے نظر میں رکھنا چاہئے کہ جو اقوال و افعال پیارے نبی کی خصوصیات میں سے ہیں وہ سنت نہیں ہیں جیسے بیک وقت نو بیویاں نکاح میں رکھنا، اونٹ پر طواف کرنا، منبر پر نماز پڑھنا، انیّ رسول اللہ کہنا۔ اگرچہ یہ سب پیارے نبی کے اقوال و افعال ہیں لیکن امت کیلئے سنت نہیں ہیں کیوں کہ یہ پیارے نبی کی خصوصیات میں سے ہیں۔ ہر سنت کریمہ حدیث شریف ہے مگر ہر حدیث شریف سنت کریمہ نہیں ہے۔ ہر حدیث شریف پر عمل نہیں ہو سکتا اس لئے ہم اہل سنت ہیں کہ تمام سنتوں پر عمل کرتے ہیں ہم اہل حدیث نہیں کیوں کہ تمام احادیث کریمہ پر کوئی عمل نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی اہل حدیث ہو سکتا ہے۔ اسلام کے چار دلائل ہیں (۱) قرآن کریم (۲) سنت کریمہ (۳) اجماع امت (۴) قیاس مجتہد۔ کتاب و سنت اصل اصول ہیں اور اجماع و قیاس انکے بعد ہیں کہ اگر کوئی مسئلہ کتاب و سنت میں نہ مل سکے تو اجماع و قیاس کی طرف رجوع کیا جائے۔ اجماع و قیاس کا انکار بھی کفر ہے چونکہ یہ دونوں بھی کتاب و سنت سے ثابت ہیں۔ چاول اور باجرے میں سود حرام ہے مگر اس کا ذکر کتاب و سنت میں نہیں ہے اس کی حرمت قیاس سے ثابت ہے۔ خلافت صدیقی اور خلافت فاروقی اجماع امت سے ثابت ہے۔ ہر للو پنجو کا قیاس شریعت میں معتبر نہیں ہے۔

(۱۵۵) سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں ایک دنیوی مباح کام فرمایا جسکی وجہ سے وہ کام لوگوں کیلئے نہ صرف یہ کہ مباح بلکہ سنت ہو گیا۔ حدیث شریف میں اس کام کا ذکر نہیں ہے وہ کون سا کام تھا جو پیارے نبی نے کیا تھا شاید کہ روزے دار کے لئے بیوی کو بوسہ یا سفر میں روزۂ رمضان کا چھوڑ دینا تھا۔ پیارے نبی نے تو بیان جواز کیلئے اس پر عمل کیا مگر پھر بھی حضرات صحابۂ کرام نے اسے جائز جانتے ہوئے بھی پرہیز کیا کہ تقویٰ اسی میں ہے انکی اس سوچ پر قدغن لگا دیا کہ تقویٰ و پرہیزگاری میری اطاعت و اتباع میں ملے گی۔ رات کو خوفِ خدا میں رونا سنت اور عبادت ہے اور رات کو سونا بھی سنت و عبادت ہے کیوں کہ دونوں طریقے پیارے نبی کی سنت ہیں۔ تقویٰ و پرہیزگاری یہی ہے کہ پیارے نبی کی اطاعت و اتباع کے جذبے سے سرشار رہے۔

(۱۵۶) کھجور کے نر درخت کی شاخ کھجور کے مادہ درخت میں پیوند کر دینے کو کھجور کی شادی کہتے ہیں جس سے پھل اچھے اور زیادہ ہوتے ہیں۔ ہمارے ملک میں اس رسم و رواج کو درخت یا باغ کی شادی کہتے ہیں اس موقع پر باغ والے بڑی دھوم دھام سے خوشیاں مناتے ہیں۔ درختوں میں بھی نر و مادہ ہوتے ہیں۔ بعض درختوں کے نر و مادہ کو لوگ جانتے ہیں بعض کو نہیں جانتے۔ نر درخت کو جب ہوا چھو کر مادہ درخت کو لگتی ہے تو اس سے پھل درخت میں لگتے ہیں۔ سیّدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تخلیق سیّدنا حضرت آدم علیہ السلام کی باقی ماندہ مٹی سے کھجور کا درخت پیدا فرمایا گیا اس لئے اسمیں نر و مادہ کا اجتماع ضروری

وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا

اور تھا زمین کا کچھ حصہ سخت ٹھہرالیا اس نے پانی کو تو فائدہ دیا اللہ تعالیٰ نے اُس پانی کے ذریعے لوگوں کو تو پیا انہوں نے اور پلایا انہوں نے اور کھیتی کی انہوں نے

وَاَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَا يُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَاءً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقِهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ

اور پہونچا کچھ زمین کے دوسرے حصے میں کہ وہ چٹیل تھا، نہ روکے پانی کو اور نہ اُگائے گھاس کو تو یہ ہے مثال اسکی جسنے سمجھ حاصل کی اللہ تعالیٰ کے دین میں

وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا

تو فائدہ دیا اسکو اس نے کہ جسکے ساتھ بھیجا ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے، تو اس نے سیکھا اور اس نے سکھایا اور مثال اسکی جس نے نہ اونچا کیا اُس سے اپنے سر کو

وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ. (رواہ البخاری والمسلم)

اور نہ قبول کی اللہ تعالیٰ کی ہدایت جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں۔

(١٦٠) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم "هُوَ الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ

ترجمہ: سیدتنا ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تلاوت فرمائی پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "وہی ہے جس نے نازل فرمائی آپ پر کتاب

مِنْهُ اٰيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتَابِ وَاُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ

اس میں سے کچھ آیتیں صاف واضح معانی رکھتی ہیں وہ اصل کتاب ہیں اور دوسری وہ ہیں جن کے معانی ملتے جلتے ہیں تو جن کے دلوں میں ٹیڑھ ہے تو پیچھے پڑتے ہیں وہ

مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَاْوِيْلِهٖ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗ اِلَّا اللّٰهُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ

اسکے جو متشابہات ہیں، اُس سے تلاش کرتے ہیں فتنے کو اور تلاش کرتے ہیں غلط مطلب کو، اور نہیں جانتا اس کا صحیح مطلب سوائے اللہ کے اور پختگی رکھنے والے ہیں علم میں

يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَابِ" قَالَتْ

کہتے ہیں ہم ایمان لائے اس پر سب ہمارے مالک کیطرف سے ہے اور نہیں نصیحت قبول کرتے مگر عقل والے" (بصیرۃ الایمان ص ۱۲۴) فرمایا حضرت عائشہ نے کہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاِذَا رَاَيْتِ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ

فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تو دیکھے اور "مسلم شریف" میں ہے کہ جب تم دیکھو ان کو جو پیچھے پڑتے ہیں اسکے جو متشابہات سے ہیں

---

141 हदीस शरीफ़:– अमीरूल मूमिनीन हज़रते उस्माने ग़नी रज़ियल्लाहो तआला अन्हो से मरवी, बेशक वो जब खड़े होते किसी क़ब्र के पास तो रोते, यहाँ तक कि आपकी दाढ़ी भीग जाती, तो आप से अर्ज़ किया गया कि जब ज़िक्र करते हैं जन्नत व दोज़ख़ का तो आप नहीं रोते और क़ब्र के पास रोते हैं? तो हज़रते उस्माने ग़नी ने फ़रमाया कि बेशक फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि क़ब्र पहली मंज़िल है आख़ेरत की मंज़िलों में से, अगर निजात पा गया क़ब्र से तो जो क़ब्र के बाद की मंज़िलें हैं वो आसान हैं उस से और अगर नहीं निजात पाई क़ब्र से तो फिर जो उसके बाद की मंज़िलें हैं वो ज़्यादा सख़्त हैं क़ब्र से, फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मैंने नहीं देखा कोई मन्ज़र कभी, मगर क़ब्र ज़्यादा सख़्त है उस से।

142 हदीस शरीफ़:– अमीरूल मूमिनीन हज़रते उ़स्माने ग़नी रज़ियल्लाहो तआला अन्हो ने फ़रमाया कि प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब फ़ारिग़ होते मय्यत के दफ़न से तो ठहरते क़ब्र के पास, फिर फ़रमाते प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम दुआए मग़फ़रत करो अपने भाई के लिये! फिर दुआ माँगो उसके लिये साबित क़दम रहने की, इसलिये कि अब उस से सवालात हो रहे हैं।

143 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मुसल्लत किये जाते हैं काफ़िर पर उसकी क़ब्र में 99 साँप, जो डसते रहेंगे उसको और नोचते रहेंगे उसको, यहाँ तक कि क़यामत

ہے۔(مرقاۃ شریف) پیارے نبی نے انہیں اس شادی سے رک جانے کا مشورہ عنایت فرمایا کہ یہ بے وجہ تکلیف ومشقت ہے اور پھل جو اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمادیئے ہیں وہ بہر حال ملیں گے اور تمہیں توکل کرنے کا ثواب بھی ملے گا۔ حضرات علماء کرام نے فرمایا ان حضرات نے صبر وتحمل کا مظاہرہ نہ فرماتے ہوئے جلد شکایت کر دی اگر صبر وتحمل اور توکل فرماتے کچھ انتظار فرماتے تو پھر بڑی برکتیں دیکھنے کو ملتیں۔ پیارے نبی کی رائے گرامی بھی مبارک ہے۔ پیارے نبی کے فرامین دو قسم کے ہیں۔ شرعی احکام اور آپکی دنیوی رائے عالی۔ شرعی احکام پر تو عمل کرنا لازم وضروری ہے کہ وہاں نبوت ونورانیت کا لحاظ ہے مگر آپکی دنیوی رائے عالی کا قبول کرنا مستحب ہے۔ اور نہ ماننے کا بھی اختیار ہے مگر پیارے نبی کی دنیوی رائے کو حقیر جاننا یا برا جاننا یہ کفر ہے۔ یہی اہلسنت وجماعت کا عقیدہ ہے پیارے نبی کا اپنے آپکو بشر فرمانا یہ آپ کا کمال آپکی تواضع آپکی انکساری ہے۔ اگر کوئی پیارے نبی کو اہانت یا برابری کے دعوے وجذبے سے بشر کہے گا تو کافر ہو جائیگا۔ شیخ نجدی شیطان لعین اسی گھٹیا جذبے سے نبی کو بشر کہہ کر کافر ہوا۔ شیطان نے کہا، ”نہیں ہوں میں اسلئے کہ سجدہ کروں میں انسان کو“ (بصیرۃ الایمان ص ۶۱۶) سیّدنا حضرت یونس علیہ السلام نے اپنے آپکو ظالم کہا ”بے شک میں تھا بے باکی کرنے والوں میں سے“ (بصیرۃ الایمان ص ۷۸۶) اگر کوئی دوسرا شخص نبی کو ظالم کہے تو خود ہی ظالم ہو جائے گا بادشاہ اگر خود کو خادم کہے تو یہ اس کا کمال ہے عجز وانکسار ہے پسندیدۂ پروردگار ہے۔ لیکن اگر رعایا بادشاہ کو خادم ونوکر کہے تو لائق سزا ہے چنانچہ پیارے نبی نے تو خود کو بشر فرمایا مگر کسی امتی نے پیارے نبی کو بشر کہہ کر خطاب نہ کیا۔ نبی کو بشر کہنا طریقۂ کفار ہے۔ حکم اور مشورے میں فرق ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ”اور پڑھتے رہو نماز“ (بصیرۃ الایمان ص ۲۶) یہ حکم ربانی ہے اس کا تارک گناہگار ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ”اے ایمان والو جب لین دین کا معاملہ کرو تم ادھار کا وقت مقررہ تک کیلئے تو لکھ دو تم اسکو“ (بصیرۃ الایمان ص ۱۲۰) یہ قرآن کریم کا مشورہ ہے جس پر عمل نہ کرنا گناہ نہیں ہے۔ دنیوی بادشاہ بھی اپنی رعایا کو کبھی حکم دیتے ہیں کبھی مشورہ دیتے ہیں۔ احکام قرآنی میں اللہ تعالیٰ کی سلطنت وقدرت کی جلوہ گری ہے اور مشوروں میں اللہ تعالیٰ کی شانِ رحمت کی جلوہ افروزی ہے۔ کوئی منکرِ علم غیب رسول بغلیں نہ بجائے کہ پیارے نبی کو علم غیب نہیں تھا۔ پیارے نبی کو سب کچھ کا علم تھا مگر توکل کی تعلیم دینا مقصود تھی ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ باغ والوں کو تو علم ہو اور پیارے نبی کو علم نہ ہو جب کہ آپ اولین وآخرین میں سب سے زیادہ علم والے ہیں کہ دنیا والے تو جانیں اور پیارے نبی نہ جانیں یہ سوچ بھی کافرانہ ہے۔

(۱۵۷) اس کہاوت میں پیارے نبی نے اس حقیقت کو واضح فرمایا ہے کہ دنیوی واخروی تمام حالات ومعاملات کو پیارے نبی نے اپنی آنکھوں سے ملاحظہ ومشاہدہ فرمایا ہے اور آپکا خوش خبری دینا یا ڈرانا مشاہدے سے ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ”اے غیب کی خبریں رکھنے والے، دینے والے بیشک بھیجا ہم نے آپکو حاضر وناظر اور خوشخبری دینے والا اور ڈرسنانے والا“ (بصیرۃ الایمان ص ۱۰۲۸)

اس حدیث شریف میں دو طائفے بتائے گئے ہیں۔ ایک تو وہ جماعت ہے جس نے ڈرسنانے والے کا اعتبار کیا اور دشمن کے حملے سے پہلے ہی راتوں رات وہ نکل لئے فائدے میں رہے نقصان سے بچ گئے۔ اور دوسرا گروہ وہ ہے جس نے ڈرسنانے والے کا اعتبار نہ کیا اور وہ بے خبری کی نیند میں اپنی جگہ پڑے سوتے رہے تو انہیں دشمن کے حملوں سے دوچار ہونا پڑا اور نقصانات اٹھانا پڑے۔ تو جیسے دنیا میں نجات وہلاکت کا دارومدار اس ڈرسنانے والے کی تصدیق یا تکذیب پر ہے اسی طرح آخرت کے عذاب سے بچنے نہ بچنے کا دارومدار سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے ماننے اور نہ ماننے پر ہے۔ ان کہاوتوں میں عذاب الٰہی گویا لشکر ہے۔ موت سے پہلے توبہ کر لینا یہ ہر وقت خطرناک جگہ سے نکل جانا ہے اور آخر دم تک گناہوں پر اڑے اور ڈٹے رہنا پیارے رسول کو جھٹلانا گویا کہ خطرناک جگہ میں رہ کر دشمن کے ہاتھوں ہلاک ہو جانا ہے اللہ تعالیٰ عقل سلیم اور قبولِ حق کی توفیق رفیق بخشے۔

آمین بجاہ سیّدنا سیّد المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

(۱۵۸) اللہ تعالیٰ نے دنیا اور دنیا کی الجھنوں کو دین کا ذریعہ بنایا ہے مگر لوگوں نے ان کا غلط استعمال کر کے تباہی وہلاکت کا ذریعہ بنا

لیا اسکی مثال یوں سمجھ لیجئے کہ ایک شخص نے جنگل میں روشنی و رہنمائی کیلئے آگ جلائی مگر پتنگے اس آگ کو اپنی ہلاکت و بربادی کا سامان بنالیں اور پھر اس ہلاکت کو اپنی نجات سمجھنے لگیں۔ دنیا کی غیر شرعی لذتیں آگ ہیں اور نا سمجھ بندے پتنگے ہیں کہ اس کا غلط استعمال کر کے خود کو ہلاکت کی نذر کر رہے ہیں۔ دنیا بنانے والا اللہ تعالی ہے اور اسکے غلط استعمال سے بچانے والے پیارے رسول ہیں۔
پیارے نبی کا اپنی امت کو نرم و گرم انداز سے سمجھانا، بجھانا گویا کہ انکی کمر پکڑ کر جہنم کی آگ سے روکنا ہے اور یہ روکنے کا سلسلہ تا قیامت جاری و ساری رہے گا۔ حضرات علماء کرام و مشائخ عظام کا تبلیغ و ہدایت کا پیغام یہ پیارے رسول ہی کی تبلیغ اور پیغام ہے۔
پیارے نبی کی ہدایت کے بغیر محض اپنی کھوپڑی کی ایجاد کردہ مصنوعی عبادات سے خود کو جہنم کے شعلوں سے نہیں بچا سکتا اور نہ وہ بدمذہب جو ترک دنیا کرتے ہیں رہبانیت اختیار کرتے ہیں وہ سب بھی عباد و زہاد میں شمار ہوں جب کہ یہ سب فنافی النار ہیں۔

(۱۵۹) اس حدیث پاک میں اشارۃً یہ بات معلوم ہوئی کہ ہدایت و علم ایک نہیں ہیں کبھی علم ہوتا ہے ہدایت نہیں ہوتی جیسے بدعقیدہ مولوی۔ کبھی ہدایت نصیب ہو جاتی ہے مگر علم زیادہ نہیں ہوتا جیسے خوش عقیدہ سنی عوام جو علم کم رکھتے ہیں مگر دولت ایمانی سے مالا مال ہیں۔ کبھی ہدایت و علم دونوں جمع ہو جاتے ہیں جیسے علماء اہل سنت و جماعت۔ ہدایت علم سے افضل ہے اس کا پہلے ذکر ہوا۔
ہدایت و علم کتابوں سے بھی ملتا ہے اور حضرات عرفاء کی نظر سے بھی۔ پیارے رسول کے ہاں نہ ہدایت کی کمی ہے اور نہ علم کی تمام دنیا انکے بحر ہدایت و علم سے کتنا ہی فیض اٹھالے تو آپکا ہدایت و علم کم نہیں ہوتا اور اگر کوئی بدنصیب نہ لے تو بیکار پڑتا بھی نہیں ہے جیسے سورج کی روشنی۔ اس مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ پیارے رسول گویا ہدایت و علم کے بادل ہیں اور آپکے ظاہری و باطنی فیوض و برکات اور نورانی کلام بارش ہے اور انسانوں کے دل مختلف اقسام کی زمینوں کی مانند ہیں۔ مومن کا دل قابل کاشت زمین ہے جہاں اعمالِ صالحہ اور تقوے کے پودے اُگتے ہیں اور حضرات علماء کرام و مشائخ عظام کے قلوب تالاب کی طرح ہیں۔ اور ہدایت و انوار علمی کے ایسے گنجینے ہیں جن سے تا قیامت مسلمانوں کے ایمان کی کھیتیاں سرسبز و شاداب ہوتی رہیں گی۔ کفار کے دل بنجر زمین ہیں کہ نہ تو وہ پیارے رسول کے ہدایت و علم سے فائدہ اٹھا سکیں اور نہ دوسروں کو کوئی فائدہ پہنچا سکیں۔ زمین ہمیشہ بارش کی محتاج ہوتی ہے کتنا ہی اچھا بیج ہو بنا بارش و پانی کے بیکار ہے اسیطرح پوری دنیا پیارے رسول کی محتاج ہے اور ساری دنیا میں بہار پیارے رسول کے دم قدم سے ہے۔ شعر:

دم قدم سے آپ کے حضور
صحرا لالہ زار ہو گئے (یا نبی)

حضرات علماء کرام و مشائخ عظام ہدایت و علم نبوی کے تالاب ہیں تمام مسلمان ان کے حاجتمند ہیں کہ انکے دلوں کی کھیتیوں کی سیرابی انہیں علمی روحانی تالابوں سے ہوگی۔ تالاب چھوٹے بھی ہوتے ہیں بڑے بھی۔ زیادہ نفع دینے والے اور کم نفع دینے والے بھی۔ ایسے ہی حضرات علماء کرام و مشائخ عظام کے مراتب ہیں۔ بعض مجتہدین ہیں بعض مجددین ہیں، بعض کاملین ہیں بعض راسخین ہیں بعض محدثین ہیں بعض مفسرین ہیں۔

(۱۶۰) حدیث شریف میں آیت کریمہ کا ابتدائی اور آخری حصہ مذکور ہے ہم نے پوری آیتِ کریمہ کا ترجمہ لکھ دیا ہے۔ اب مذکورہ آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں: آیات محکمات سے شرعی احکام معلوم ہوتے ہیں اور مسائل فقہیہ کی یہی آیات دلیل ہیں انھیں پر عمل ہوتا ہے۔ اور آیات متشابہات کہ یا تو ان کے معنی سمجھ میں نہیں آتے جیسے حروف مقطعات جو قرآن کریم مین انتیس ہیں۔ یا ظاہری معنیٰ درست نہیں بیٹھتے جیسے آیات صفات کہ ید اللہ وجہ اللہ وغیرہما۔ آیات متشابہات کی تاویلات کرنا فساد کے لئے حرام ہے اور دفع فساد کے لئے جائز ہے جیسے بعض حضرات علماء کرام متشابہات کے کچھ معنیٰ بیان فرماتے ہیں مگر اسپر اعتماد نہیں کرتے تاکہ لوگ گمراہوں کی گمراہ کن تاویلات سے بچیں۔ متشابہات کا مطلب ذاتی طور پر صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے مگر اس کے بتانے سے پیارے نبی ﷺ بھی جانتے ہیں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ (ترجمہ) رحمٰن نے پیارے نبی کو سکھایا قرآن (بصیرۃ الایمان پارہ ۲۷) ظاہر ہے کہ تمام قرآن سکھایا اور تمام قرآن کریم میں آیات

متشابہات بھی داخل ہیں اگر متشابہات کا علم حضور انور ﷺ کو نہ دیا گیا ہوتا تو آیات متشابہات کا نازل فرمانا عبث ہوتا جیسے اردو جاننے والے سے عربی میں گفتگو کرنا جسے وہ سمجھ نہ سکے حق یہ ہے کہ متشابہات اللہ تعالیٰ اور حضور انور ﷺ کے درمیان راز و نیاز اور اسرار ہیں اور حضور انور ﷺ کے طفیل بعض حضرات اولیاء کرام کو بھی انکا علم دیا گیا۔ شرعی احکام کی وجہیں اور حکمتیں سمجھ میں آئیں یا نہ آئیں ایمان و عمل ضروری ہے۔ آیات متشابہات قرآن ہیں ان پر ایمان لانا لازمی ہے ان کی توہین و تخفیف کفر ہے۔ آیات متشابہات کو کتوں کے آگے ہڈیاں بتانا کفر ہے۔ آیات متشابہات کے معنیٰ سے حضرت جبریل امین بھی آگاہ نہیں۔ شعر:

اس راز کو بس راز ہی رہنے دو قدیریؔ
خالق نے رکھا راز میں جب رازِ محمد

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ ہدایت ملنا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور ہدایت پر رہنا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ ہر مومن کو چاہیے کہ وہ سوءِ خاتمہ سے ڈرتا رہے اور حسنِ خاتمہ کی دعاء کرتا رہے۔ جن ایمان والوں سے جنت کا وعدہ ہو چکا ہے انھیں یہ آیت پڑھنا ہماری تعلیم کے لئے ہے۔ راسخ فی العلم وہ ہیں جن میں چار صفتیں ہوں۔ (۱) اللہ تعالیٰ کا ڈر (۲) تواضع لوگوں سے (۳) زہد دنیا سے (۴) مجاہدہ نفس کے ساتھ۔ اور راسخ علم والے کو کہتے ہیں۔ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے تھے کہ میں راسخین فی العلم میں سے ہوں۔ سیدنا حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ سے مروی ہے کہ میں ان میں سے ہوں جو متشابہ کی تاویل جانتے ہیں۔ سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ راسخ فی العلم وہ عالم باعمل ہے جو اپنے علم کا متبع ہو۔ یہ آیت کریمہ دعاء بھی ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۱۲۶، ۱۲۷)

(۱۶۱) قرآن کریم میں اختلاف کی تین صورتیں ہیں (۱) قرآن کریم کو اپنی رائے کے مطابق کرنے کی کوشش کرنا (۲) قرآن کریم کی آیات کریمہ کے بارے میں جھگڑنا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے کہ نہیں (۳) قرآن کریم سے مسائل نکالنے میں اختلاف۔ پہلے دونوں قسم کے اختلاف حرام بلکہ کفر ہیں۔ اہل کتاب نے اپنی کتابوں کے بارے میں انہیں دونوں قسم کے جھگڑے کئے تھے کہ وہ تباہ و برباد ہو گئے۔ تیسری قسم کا اختلاف عبادت و رحمت ہے اور اس پر ثواب ملتا ہے۔ اور یہ تیسرے قسم کا اختلاف حضرات صحابۂ کرام کے مقدس زمانے سے چلا آ رہا ہے۔ آئمۂ مجتہدین میں بھی یہی تیسرے قسم کا اختلاف ہے جو محمود و مثاب ہے۔ فقہی مسائل کا اختلاف اور ہے اور بد عقیدگی کا اختلاف کچھ اور ہے بعض لوگ اپنی بدعقیدگی پر پردہ ڈالنے کیلئے عقیدے کے اصولی اختلاف کو فروعی اختلاف کہہ کر مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں مسلمان ایسے لوگوں سے ہوشیار و چوکنا رہیں۔

(۱۶۲) سوال دو انداز کے ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ معلومات کر کے ان پر عمل کیا جائے جیسا کہ ارشاد رب قدیر ہے۔ "تو پوچھ لو تم علم والوں سے اگر تم نہیں جانتے ہو" (بصیرۃ الایمان ص ۷۶۸) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔ "نہ جاننے والوں کو جاننے والوں سے پوچھنا لازم ہے۔ غیر مجتہدین کو حضرات مجتہدین سے پوچھنا پھر اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ غیر مجتہد کو خود اجتہاد کرنا حرام ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۱۷۷) اور دوسرے یہ کہ چھیڑ چھاڑ کیجائے وقت خراب کیا جائے اور کرید مچاتے رہیں۔ پیارے نبی کی بارگاہ سے حرام و حلال کے احکام جاری و ساری ہوتے ہیں اسلئے بار بار پوچھنا نہ چاہئے اور سوال کی بوچھار نہ کرنی چاہئے۔ ایک موقع پر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا حج فرض ہے۔ ایک صحابی نے پوچھا کیا ہر سال؟ تو پیارے رسول نے فرمایا اگر میں "ہاں" فرما دیتا تو ہر سال ہی حج فرض ہو جاتا۔ بنی اسرائیل نے گائے کے بارے میں سوالات کئے اور دونوں جہان کے نقصان میں پڑے۔ مضر سوالات کے نقصانات بھی ہوتے ہیں لہٰذا بزرگوں کی بارگاہ میں زیادہ سوالات نہیں کرنا چاہئیں اور کلے درازی اور ذہنی عیاشی سے مکمل اجتناب کرنا چاہئے اسی میں عافیت ہے۔ "اس چیز کے بارے میں پوچھ گچھ کرنا جو لوگوں پر حرام نہیں کی گئی ہے" اس عبارت سے یہ بات بخوبی معلوم ہوتی ہے کہ جس کو شریعت اسلامیہ نے حرام نہیں فرمایا اور شریعت اسلامیہ جسکے بارے میں خاموش ہے تو وہ چیز از روئے شرع شریف حلال و جائز ہوتی ہے۔ حرام وہی چیز ہوتی ہے جس کو شریعت مطہرہ حرام کر دے اور

فَاُولٰئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ. (رواہ البخاری و المسلم)

تو یہی ہیں وہ لوگ نام رکھا ہے ان کا اللہ تعالیٰ نے تو بچو تم ان سے۔

(١٦١) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ هَجَّرْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمًا

ترجمہ: سیدنا حضرت عبد اللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی انہوں نے فرمایا دوپہر کو گیا میں بارگاہ رسول اللہ ﷺ میں ایک دن،

قَالَ فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اِخْتَلَفَا فِیْ اٰيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُعْرَفُ

فرمایا کہ سنی پیارے رسول نے آوازیں دو آدمیوں کی کہ جھگڑ رہے ہیں کسی آیت کے بارے میں تو تشریف لائے ہمارے پاس پیارے رسول اللہ ﷺ کہ پہچانا جاتا تھا

فِیْ وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِی الْكِتَابِ. (رواہ مسلم)

پیارے رسول کے چہرۂ پاک میں جلال، تو فرمایا پیارے رسول نے کہ ہلاک ہوگئے وہ جو تم سے پہلے تھے اپنے جھگڑنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بارے میں

(١٦٢) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِيْنَ فِی الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بہت بڑا مسلمان مسلمانوں میں جرم کے اعتبار سے وہ ہے جو پوچھ گچھ کرے

عَنْ شَیْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ عَلَی النَّاسِ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْئَلَتِهِ. (رواہ البخاری والمسلم)

اس چیز کے بارے میں جو نہیں حرام کی گئی ہے لوگوں پر، پھر حرام کردی جائے اُس کے پوچھ گچھ کی وجہ سے۔

(١٦٣) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَكُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَاْتُوْنَكُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ہوں گے آخر زمانے میں جھوٹے دجال، لائیں گے وہ تمہارے پاس

مِنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَيُفْتِنُوْنَكُمْ. (رواہ مسلم)

احادیث وہ جو نہ سنی تم نے اور نہ تمہارے باپ دادا نے، تو دور رہو تم اُس سے اور دور رکھو تم انکو، نہ گمراہ کردیں وہ تمکو اور نہ فتنے میں ڈالدیں وہ تمکو۔

(١٦٤) حدیث شریف: كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَؤُوْنَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ

ترجمہ: اہل کتاب پڑھتے تھے توریت شریف کو عبرانی زبان میں اور تفسیر بیان کرتے تھے وہ اسکی عربی زبان میں مسلمانوں کیلئے

क़ाइम हो जाएगी, अगर एक साँप उन में का फुँकार मार दे ज़मीन पर तो न उगाए वो ज़मीन कभी सब्ज़ा।

144 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि हम चले प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ, हज़रते सअद इब्ने मआज़ की तरफ़ जिस वक़्त उन्होंने वफ़ात पाई, फिर जब नमाज़ पढ़ी हज़रते सअद पर प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने और रखे गए वो अपनी क़ब्र में और बराबर कर दी गई मिट्टी उन पर, तो तस्बीह पढ़ी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो हमने भी तस्बीह पढ़ी खूब लम्बी, फिर प्यारे रसूल ने तकबीर पढ़ी, तो हमने भी तकबीर कही, तो अर्ज़ किया गया या रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम, क्यों तस्बीह पढ़ी आपने फिर तकबीर पढ़ी आपने? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि तंग होगई थी इस नेक बन्दे पर इसकी क़ब्र यहाँ तक कि कुशादा फ़रमा दिया इसकी क़ब्र को अल्लाह तआला ने।

145 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यह वो हैं जिनके लिये हिल गया अर्श और खोल दिये गए इनके लिये दरवाज़े आसमान के और हाज़िर हुवे इनके लिये सत्तर हज़ार फ़रिश्ते और खूब चिमटाए गए, फिर आसानी फ़रमा दी गई इनके लिये।

146 हदीस शरीफ़:– हज़रते इस्मा बिन्ते सय्यदना हज़रते अबू बक्र सिददीक़े अकबर से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि खड़े हुवे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम वआज़ शरीफ़ फ़रमाने के लिये और

ممنوع وہی چیز ہوتی ہے جسکو شریعت مطہرہ منع کرے مگر اس زمانے میں نادان لوگوں نے الٹی گنگا بہا رکھی ہے کسی بھی نیک عمل کو بلا دلیلِ شرعی حرام کہہ دیتے ہیں اور کسی کام کے حلال و جائز ہونے کا ثبوت مانگتے ہیں کہ بتاؤ یہ نیک کام کرنا کہاں لکھا ہے خود نہیں بتاتے کہ حرام کہاں لکھا ہے۔ حلال کہنے والوں کے ذمہ ثبوت نہیں مگر ان سے ثبوت مانگا جاتا ہے اور حرام کہنے والوں کے ذمہ ثبوت ہے اور وہ ثبوت سے پیدل ہیں۔ مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اسلامی قانون یہ ہے کہ ''اصل اشیاء میں جائز ہونا ہے'' (نور الانوار) جب اصل یہ ہے کہ ہر چیز حلال و جائز ہے تو ثبوت کا مانگنا چہ معنیٰ دارد؟ اتنا ہی ثبوت کافی ہے کہ شریعت اسلامیہ نے اس کو ممنوع و مکروہ و حرام نہیں فرمایا۔ البتہ جو حرام کہے گا تو اسے حرام کی دلیل پیش کرنا پڑے گی مثلاً میلاد شریف، تعزیہ شریف، نیاز و فاتحہ، محفل سماع وغیرہ کو حرام کہنے والوں کو دلیل دینا چاہئے کہ قرآن کریم کی کس آیت کریمہ میں یا کس حدیث شریف میں ان کی ممانعت وارد ہے۔ صبح قیامت تک وہ ثبوت کوٹ نہ کرسکیں گے۔

(۱۶۳) حدیث گڑھنا اسلام میں جرم عظیم ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی حیات ظاہری کے بعد بہت منافقین میدانِ عمل میں اترے۔ چنانچہ بہت سے چھپے ہوئے منافقوں نے سیّدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب اور نقائص میں بہت روایات بنام حدیث گڑھیں۔ سیّدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانے میں اعلان فرمایا تھا کہ ہم وہی حدیثیں قبول فرمائیں گے جو زمانۂ فاروقی میں شائع ہو چکی ہیں۔ حبِّ علی اور بغضِ علی کے نام پر فرضی احادیث کو دنیا میں تیزی کیساتھ پھیلایا گیا جب ہی سے رفض و خروج کی بیماریاں مسلمانوں میں پھیلیں۔ حدیث گڑھنے والا بدترین مجرم ہے ''جھوٹے دجال'' کا خطاب یافتہ ہے۔ آخری زمانے مین بڑا دجال نکلے گا اور اس سے پہلے چھوٹے دجال ہوں گے۔ بدعقیدہ بدمذہب لوگوں سے نفرت وگھن کے ساتھ الگ تھلگ رہنا علامت ایمان اور لازمی وضروری ہے کیوں کہ ان بد مذہب بدعقیدہ لوگوں کی صحبت دین وایمان کے لئے سنگین خطرہ ہے۔

ارشاد رب قدیر ہے ''تو نہ بیٹھیں آپ یاد آنے کے بعد ان لوگوں کے ساتھ جو ظلم ڈھانے والے ہیں۔ (البصیرۃ الایمان ص۳۲۲) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں: ایمان والوں کو کفار کی ہم نشینی ترک کرنا لازمی وضروری ہے۔ بے دینوں، بدمذہبوں، بدعقیدوں کی مجلس میں دین کا احترام نہیں کیا جاتا۔ مسلمانوں کو وہاں بیٹھنا جائز نہیں ایسے ہی ان کے جلسوں، کانفرنسوں، اجتماعات میں جانا جائز نہیں کہ یہ دین اور صاحب دین حضور انور ﷺ کے خلاف تقریریں کرتے ہیں ان میں شرکت کے لئے سننے کے لئے جانا جائز نہیں۔ اور جواب کے لئے جانا رد کرنے کے لئے جانا ہم نشینی اور سننے کی شرکت نہیں بلکہ اظہار حق ہے وہ ممنوع نہیں۔ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرعون کے دربار میں بھیجا گیا اسکی باتیں سننے اور جذبۂ شرکت سے نہیں بلکہ اسکی تردید کیلئے۔ دنیاوی کاروبار کیلئے کفار کے پاس جانا انکے پاس نشست و برخاست جائز ہے تبلیغ دین کیلئے انکے پاس جانا جائز بلکہ ثواب ہے۔ اگر تم بھول کر کفار کے جلسوں میں چلے جاؤ تو یاد آتے ہی وہاں سے ہٹ جاؤ وہاں نہ ٹھہرو۔ بری صحبت سے بچنا بہت ضروری ہے۔ برا یار برے مار (سانپ) سے بدتر ہے۔ کہ برا سانپ جان لیتا ہے اور برا یار ایمان برباد کرتا ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ۔ ص۳۲۳)

(۱۶۴) اس حدیث شریف میں توریت کی وہ آیات مراد ہیں جن کا سچا ہونا جھوٹا ہونا ظاہر نہ ہوا اور اگر توریت کے نام سے کوئی ایسی آیت پڑھی جائے جس میں سیّدنا حضرت عیسیٰ و سیّدنا حضرت عزیر علیہما السلام کی الوہیت بیان کی گئی ہو تو انکی تکذیب لازمی وضروری ہے اب کتب آسمانی میں سے کوئی کتاب بھی تحریف سے محفوظ نہ رہ سکی اور ایک آیت بھی اسکی موجود نہیں ہے ان کتب ساوی کے تراجم ہرگز ہرگز کلام الٰہی نہیں ہوسکتے۔ یہ احتیاطی حکم بھی اسلام کے ابتدائی زمانے کے لحاظ سے تھا کہ اصل کتاب کا انکار نہ ہو جائے اور نہ غیر کتاب کا اقرار لازم آئے بعد میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے سیّدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو توریت پڑھنے سننے ہی سے منع فرمادیا اور فرمایا کہ میرے پاس کیا نہیں ہے جو تم توریت میں ڈھونڈتے ہو۔ اگر حضرت موسیٰ علیہ

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتُصَدِّقُوْا اَهْلَ الْكِتَابِ وَلَاتُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآاُنْزِلَ اِلَيْنَا

تب فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ تصدیق کرو تم اہل کتاب کی، نہ تکذیب کرو اہل کتاب کی، اور کہو تم ایمان لائے ہم اللہ پر اور جو نازل فرمایا گیا ہماری طرف

وَمَا اُنْزِلَ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ وَاِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَا اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَا اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ

اور جو نازل فرمایا گیا ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اولاد کی طرف اور اُس پر جو دیئے گئے موسیٰ اور عیسیٰ اور اُس پر جو دیئے گئے انبیاء

مِنْ رَّبِّهِمْ، لَانُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۔ (رواہ البخاری)

اپنے مالک کیطرف سے، نہیں فرق کرتے ہم ایمان لانے میں انمیں سے کسی ایک کے درمیان، اور ہم ہیں اُسکی بارگاہ میں سر تسلیم خم کرنے والے" (بصیرۃ الایمان ص ۵۱)

(۱۶۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَاسَمِعَ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کافی ہے آدمی کے جھوٹا ہونے کیلئے یہ کہ بیان کردے وہ ہر وہ بات جسے سنے وہ۔

(۱۶۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ نَّبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ اُمَّتِهٖ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ لَهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں ہے کوئی نبی کہ بھیجا اس کو اللہ تعالیٰ نے اس کی امت میں مجھ سے پہلے مگر تھے اس کیلئے

فِيْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَّاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ

اس کی امت میں مددگار اور صحبت میں رہنے والے جو اس کی سنت کو اختیار کرتے اور پیروی کرتے اس کے حکم کی، پھر آئے ان کے بعد ناخلف

يَقُوْلُوْنَ مَالَايَفْعَلُوْنَ وَيَفْعَلُوْنَ مَالَايُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ

کہ جو کہتے تھے وہ نہ کرتے تھے اور کرتے تھے وہ جسکا وہ حکم نہ دیئے جاتے، تو جو جہاد کرے ان سے اپنے ہاتھ سے تو وہ مومن ہے اور جو جہاد کرے ان سے اپنی زبان سے

فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ۔ (رواہ مسلم)

وہ مومن ہے اور جو جہاد کرے ان پر اپنے دل سے تو وہ مومن ہے اور نہیں ہے اسکے سوا رائی کے دانے برابر ایمان۔

(۱۶۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ دَعَا اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے بلایا ہدایت کی طرف تو ہے اس کیلئے ثواب اس کے ثوابوں کی برابر

ज़िक्र फ़रमाया प्यारे रसूल ने क़ब्र के फ़ितने का, कि मुब्तिला किया जाएगा जिसमें हर शख़्स, तो जब यह ज़िक्र फ़रमाया तो रोने लगे मुसलमान चीख़ मार मार कर, हाइल हो गई मेरे दर्मियान और मेरे कलामे रसूल को समझने के दर्मियान, जब चीख़ पुकार उनकी ठंडी हुई तो मैं ने कहा एक अपने नज़दीकी शख़्स से कि बरकतें अता फ़रमाए तुझे अल्लाह तआला, क्या फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अपने आख़ेरी इरशाद में? तो वो नज़दीकी शख़्स बोले कि फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि वही फ़रमाई गई है मेरी तरफ़ कि तुम फ़ितनों में डाले जाओगे क़बरों में, फ़ितना ए दज्जाल के क़रीब क़रीब।

147 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब दाख़िल की जाती है मय्यत क़ब्र में तो मुशाबा किया जाता है उसके लिये सूरज ग़रूब होने के वक़्त की तरह तो बैठता है मुर्दा कि मलता है अपनी आँखों को और कहता है कि छोड़ दो मुझको कि मैं नमाज़ पढ़ लूँ।

148 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब मुर्दा पहुँचता है क़ब्र की तरफ़ तो बैठाया जाता है वो शख़्स बपनी क़ब्र में न घबराया हुवा और न ख़ौफ़ज़दा, फिर कहा जाता है कि किस दीन में था तू? तो मुर्दा कहता है, था मैं दीने इस्लाम में, फिर कहा जाता है, यह कौन शख़्सियत हैं? तो मुर्दा कहता है कि मोहम्मद अल्लाह के रसूल हैं, जो आये हमारे पास निशानियों के साथ अल्लाह तआला

السلام بھی ہوتے تو میری پیروی کرتے ۔ اس حدیث شریف کے اخیر میں جو آیت کریمہ نقل ہے اسکی تفسیر ملاحظہ فرمائیں: اس آیتِ کریمہ میں مسلمانوں کو خطاب فرمایا جاتا ہے کہ وہ ان یہود و نصاریٰ سے کہدیں کہ ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل فرمایا گیا ہماری طرف اور مذکورہ حضراتِ انبیاء کرام پر اور انکی اولاد پر اور اس پر جو انہیں عطا فرمایا گیا ہم کسی پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور ہم ہی اس کی بارگاہ میں سرِ تسلیم خم کرنے والے ہیں۔ حضرت اسحاق، حضرت یعقوب پر الگ الگ صحیفے نہیں اترے بلکہ وہ صحفِ ابراہیمی کے پیرو تھے تمام اولادِ یعقوب نبی تھی اور حضرت یوسف کے تمام برادران بھی کیونکہ اللہ تعالی نے ان سبکو سلسلہ انبیاء میں گنایا ہے ۔سارے انبیاء کرام و رسولان عظام پر ایمان لائے تعداد مقرر نہ کرے کیونکہ حضراتِ انبیاء کرام کی تعداد کسی قطعی دلیل سے ثابت نہیں یوں کہے ایک لاکھ چوبیس ہزار یا دو لاکھ چوبیس ہزار یا کم وبیش حضراتِ انبیاء کرام پر ایمان ہے ۔ حضراتِ انبیاء کرام کے درجوں میں فرق ہے مگر نبوت میں فرق نہیں ۔بعض حضراتِ انبیاء کرام کو ماننا بعض کا انکار کرنا یہ سب ہی کا انکار ہے اور کفر ہے۔سارے نبی نبوت میں یکساں ہیں کوئی عارضی نبی نہیں بلکہ سب اصلی ہیں البتہ انکے مراتب میں فرق ہے بعض بعض سے اعلیٰ ہیں ارشادِ ربانی ہے (ترجمہ) یہ رسل ہیں فضیلت دی ہم نے انکے بعض کو بعض پر (بصیرۃ الایمان پارہ نمبر۳) مگر کوئی نبی ادنیٰ نہیں سبکے سب اعلیٰ ہیں۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ۔ص۶۰)

(۱۶۵) اگر کوئی شخص براہِ راست جھوٹ نہ بولتا ہو لیکن اس کا عادی ہو کہ جو بھی الم غلم سنے کہ "ہاتھی نے پاجامہ پہنا ہے" اسے بنا تحقیق نقل کر دے تو اسکے جھوٹے ہونے کے لئے یہی عادتِ بد کافی ہے اس لئے کہ کوئی بھی شخص جو کچھ سنتا ہے وہ سب سچ نہیں ہوتا آج کل رطب و یابس ہوتا ہی ہے۔اس حدیث شریف میں اس بات کی تعلیم ہے کہ بنا تحقیق کسی بات کو آگے نہیں بڑھانا چاہئے اور ہر ایرے غیرے نتھو خیرے کی ہر بات بنا چھان بین کے نقل نہیں کرنی چاہئے۔ حضرات محدثین کرام و فقہاء عظام کی ہر بات پر عوام کو اعتبار و اعتماد کرنا ہی ہوگا۔ارشاد رب قدیر ہے۔" اور تا کہ ڈرائیں وہ اپنی قوم کو جب لوٹیں وہ ان کی طرف تا کہ وہ پرہیز کریں" (بصیرۃ الایمان ص ۴۸۲) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں: سیّدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قبائل عرب میں سے ہر ہر قبیلے سے جماعتیں حضور انور ﷺ کے حضور حاضر ہوئیں اور وہ حضورِ انور ﷺ سے دین کے مسائل سیکھتیں اور **تفقہ فی الدین** حاصل کرتیں اور اپنے لئے احکام شرع دریافت کرتیں اور اپنی قوم کیلئے۔حضور انور ﷺ انہیں اللہ و رسول کی فرمانبرداری کرنے کا حکم دیتے اور نماز و زکوۃ وغیرہما کی تعلیم کیلئے انہیں انکی قوم پر مامور فرماتے جب وہ لوگ اپنی قوم میں پہونچتے تو اعلان کر دیتے جو اسلام لائے وہ ہم میں سے ہے اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا خوف دلاتے اور دین کی مخالفت سے ڈراتے یہاں تک کہ لوگ اپنے والدین کو چھوڑ دیتے اور حضور انور ﷺ انہیں دین کے تمام ضروری علوم تعلیم دیتے (تفسیر خازن شریف) یہ حضور انور ﷺ کا معجزۂ عظیمہ ہے کہ بالکل بے پڑھے لوگوں کو تھوڑی دیر میں دین کے احکام کا عالم اور قوم کا مبلغ و ہادی بنا دیتے تھے۔علم دین حاصل کرنا فرض ہے جو چیزیں بندے پر فرض و واجب ہیں اور جو اسکے لئے ممنوع و حرام ہیں اس کا سیکھنا فرض عین ہے اور اس سے زائد علمِ دین کا حاصل کرنا فرض کفایہ ہے حدیث شریف میں ہے علم دین سیکھنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے ۔ سیّدنا حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ علم دین سیکھنا نفل نماز سے افضل ہے۔ طلب علم کیلئے سفر کا حکم حدیث شریف میں جو شخص طلبِ علم کیلئے راہ چلے اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت کی راہ آسان کر دیتا ہے۔فقہ افضل علوم ہے حدیث شریف میں ہے حضور انور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس کیلئے بہتری چاہتا ہے اس کو دین میں فقیہ بنا دیتا ہے حدیث شریف میں حضور انور ﷺ نے فرمایا میں تقسیم فرمانے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرمانے والا ہے۔شعر:

خدائے پاک معطی اور محمد مصطفےٰ قاسم
ہر ایک نعمت خدا کی مصطفےٰ تقسیم کرتے ہیں (یا نبی)

حدیث شریف: ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے (ترمذی شریف) فقہ احکام دین کے علم کو کہتے ہیں اگر بستی میں

مَنْ تَبِعَهٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَیْهِ مِنَ الْاِثْمِ

جس نے اس کی ہدایت کی پیروی کی، نہیں کم کرے گا یہ ان کے ثوابوں میں سے کچھ بھی، اور جس نے بلایا گمراہی کی طرف تو ہے اس پر گناہ

مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَیْئًا. (رواہ مسلم)

برابر گناہوں کے اسکے، جس نے پیروی کی اسکی گمراہی کی، اور نہیں کم کریگا یہ اسکے گناہوں میں سے کچھ بھی۔

(۱۶۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَدَأَ الْاِسْلَامُ غَرِیْبًا وَسَیَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ فَطُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے شروع ہوا اسلام غریبوں سے اور عنقریب لوٹ جائیگا جیسے کہ شروع ہوا تو خوشخبری ہے غریبوں کیلئے

(۱۶۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَأْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِهَا. (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک ایمان ضرور سمٹ آئیگا مدینے شریف کی طرف جیسے سمٹتا ہے سانپ اپنے بل کی طرف

(۱۷۰) حدیث شریف: اُتِیَ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ فَقِیْلَ لَهٗ لِتَنَمْ عَیْنُكَ وَلِتَسْمَعْ اُذُنُكَ وَلِیَعْقِلْ

ترجمہ: حاضر کیا گیا پیارے نبی اللہ ﷺ کی بارگاہ میں (فرشتہ) تو کہا گیا پیارے نبی سے کہ سو جائیں آپکی آنکھیں اور سنتے رہیں آپکے کان اور سمجھتا رہے

قَلْبُكَ قَالَ فَنَامَتْ عَیْنَایَ وَسَمِعَتْ اُذُنَایَ وَعَقَلَ قَلْبِیْ قَالَ فَقِیْلَ لِیْ سَیِّدٌ بَنٰی دَارًا فَصَنَعَ

آپکا دل، فرمایا پیارے نبی نے تو سو گئیں میری آنکھیں، سنتے رہے میرے کان اور سمجھتا رہا میرا دل، فرمایا پیارے نبی نے پھر کہا گیا مجھ سے سید نے گھر بنایا، پھر تیار کیا

فِیْهَا مَادُبَةً وَّاَرْسَلَ دَاعِیًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِیَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَادُبَةِ وَرَضِیَ عَنْهُ

اسمیں دسترخوان اور بھیجا دعوت دینے والا، تو جس نے دعوت قبول کی دعوت دینے والے کی تو وہ داخل ہوا گھر میں اور کھایا اس نے دسترخوان سے اور راضی ہوا اس سے

وَمَنْ لَّمْ یُجِبِ الدَّاعِیَ لَمْ یَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ یَاْكُلْ مِنَ الْمَادُبَةِ وَسَخَطَ عَلَیْهِ السَّیِّدُ

اور جسنے دعوت قبول نہیں کی دعوت دینے والے کی وہ نہ گھر میں داخل ہوا اور نہ کھایا اس نے دسترخوان سے اور ناراض ہو گیا اس سے سید (صاحب خانہ)

قَالَ فَاللّٰهُ السَّیِّدُ وَمُحَمَّدٌ اَلدَّاعِیْ وَالدَّارُ الْاِسْلَامُ وَالْمَادُبَةُ الْجَنَّةُ. (رواہ الدارمی)

فرمایا پیارے نبی نے تو اللہ تعالیٰ سید ہے اور حضرت محمد ﷺ دعوت دینے والے ہیں اور گھر اسلام ہے اور دسترخوان جنت ہے۔

की बारगाह से, तो तसदीक़ की हमने इनकी, तो कहा जाता है मुर्दे से, क्या तूने देखा है अल्लाह तआला को? तो कहता है मुर्दा, नहीं लाइक़ है किसी के कि देखे अल्लाह तआला को, फिर खोली जाती है उसके लिये खिड़की जहन्नम की तरफ़ से, तो देखता है मुर्दा उसकी तरफ़ कि बअज़ बअज़ को तोड़ रही है, फिर कहा जाता है देख इसकी तरफ़, बचा लिया तुझको जिससे अल्लाह तआला ने, फिर खोली जाती है खिड़की जन्नत की तरफ़, तो फिर देखता है वो उसकी तरो ताज़गी की तरफ़ वो जो जन्नत में है, फिर कहा जाता है मुर्दे से यह तेरा ठिकाना है, तू यक़ीन पर था और उसी यक़ीन पर मौत आई और उसी यक़ीन पर उठाया जाएगा अगर चाहा अल्लाह तआला ने, और उठाकर बिठाया जाएगा बुरा आदमी अपनी क़ब्र में हैरान व परेशान, फिर कहा जाएगा उस से, तू किस दीन था? तो कहेगा मैं नहीं जानता, फिर कहा जाएगा उस से, यह कौन शख्स हैं? तो कहेगा कि मैंने सुना लोगों से कि कुछ कह रहे हैं तो मैं भी वोही कहने लगा, तो खोली जाएगी खिड़की उसके लिये जन्नत की जानिब से; तो देखेगा उसके बाग़ व बहार की तरफ़ और जो कुछ जन्नत में है, फिर कहा जाएगा उस से देख उसकी तरफ़ जो फेर दिया अल्लाह तआला ने तुझ से, फिर खोली जाएगी खिड़की जहन्नम की जानिब से तो देखेगा जहन्नम को यह बुरा आदमी कि तोड़ रहा है बअज़ बअज़ को, तो कहा जाएगा उस बुरे आदमी से यह तेरा ठिकाना है कि तू शक पर था, उसी पर मरा और

ایک بھی مکمل عالم دین ہو جائے تو سب کا فرض ادا ہو جائے گا۔ حاکم پر حکومت کرنے اور نوکر پر نوکری کرنے اور تاجر پر تجارت کرنے کے مسائل سیکھنا فرض ہیں۔ غیر عالم کو عالم کی اور غیر مجتہد کو مجتہد کی تقلید کرنا چاہئے۔ اب یہ چار اماموں کے چار مسلکوں میں محصور ہیں اور انہیں میں سے کسی ایک کے مذہب و مسلک کو اختیار کرنا چاہئے کسی نئے امام یا کسی نئے مسلک و مذہب کو قبول نہیں کرنا چاہئے پانچواں امام اور پانچواں مذہب و مسلک ماننا بدعتی اور جہنمی ہونے کی دلیل ہے (طحطاوی حاشیہ در مختار) مسلکِ امام اعظم زندہ باد۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۴۸۳ تا ۴۸۵)

(۱۶۶) اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب شریعت نبی و رسول کو عام صحابہ بھی بخشے اور خاص صاحب اسرار یار و مددگار صحابہ بھی بخشے۔ پیارے رسول کو اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار حضرات صحابۂ کرام کی مقدس جماعت بخشی جس میں سے بعض حضرات صحابۂ کرام خاص صاحبان اسرار ہیں جیسے خلفائے راشدین وغیرہم۔ حضرات صحابۂ کرام کے بعد ناخلف لوگ پیدا ہونگے جیسے پہلے حضرات انبیاء کرام کے صحابۂ کرام کے بعد بدعقیدہ لوگ پیدا ہوتے تھے۔ اس حدیث شریف سے بھی اس حقیقت کا انکشاف ہوا کہ پیارے نبی کے پیارے صحابۂ کرام بدعقیدگی سے پاک و صاف رہے۔ (۱) ہاتھ سے جہاد یہ ہے کہ حکام طاقت سے بدعقیدہ بدعمل مجرموں کو سزائیں دیں (۲) زبان سے جہاد یہ ہے کہ اہل علم انہیں وعظ و تقریر سے سمجھائیں بجھائیں (۳) دل سے جہاد یہ ہے کہ عام مسلمان ان بدعقیدہ لوگوں سے نفرت وگھن کریں اور ان سے دور و نفور رہیں اور یہ جہاد تا قیامت جاری رہے گا۔ اچھی طرح یاد رکھئے کہ کفر سے راضی ہونا بھی کفر ہے جو شخص باوجود طاقت کے ان مجرموں کو سزا نہ دے باوجود علم و زبان ہونے کے وعظ و نصیحت نہ کرے اور باوجود بدعقیدہ لوگوں کی بدعقیدگی پر مطلع ہونیکے انہیں دل سے بھی بُرا نہ جانے اور انکے بُرے عقیدوں سے راضی ہو تو یہ بھی انہیں کی طرح بدعقیدہ و بے ایمان ہیں لہٰذا ہر عالم دین پر فرض ہے کہ اپنی زبان اپنے قلم سے بدمذہبوں، بے دینوں، بدعقیدہ لوگوں سے نفرت دلائیں انکے گندے وگھناؤنے عقائد باطلہ بتائیں اور مضبوط دلائل سے انکی تردید کریں اور انہیں کسی رشتے داری کا لحاظ پاس نہ کریں۔ صلح کلیت بھی بدعقیدگی و بدمذہبی و بددینی کا دوسرا نام ہے۔

(۱۶۷) حدیث شریف مذکور میں بشارت سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور تمام صحابۂ کرام، حضرات ائمۂ مجتہدین، حضرات علمائے حقہ متقدمین و متاخرین سبکو شامل ہے۔ اگر کسی کی تبلیغ سے ایک لاکھ نمازی بنے تو اس مبلغ کو ہر وقت ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملے گا اور ان ایک لاکھ نمازیوں کو اپنی اپنی نمازوں کا پورا پورا ثواب ملے گا کسی کے ثواب میں کوئی کٹوتی نہ ہوگی۔ اب پیارے نبی کے ثواب کا کون حساب لگا سکتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ "اور بیشک آپ کیلئے ثواب ہے غیر محدود" (بصیرۃ الایمان ص ۱۳۲۲) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں: تبلیغ رسالت کا ثواب اظہار نبوت کا ثواب، خلق کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے کا ثواب کفار کی بیہودہ باتوں، افتراؤں اور طعنوں پر صبر کرنے کا ثواب، تمام امت کی نیکیاں کرنے کا ثواب آپ کیلئے ہے۔ کیونکہ یہ نیکیاں آپ نے سکھائی ہیں اور آپ کا دین منسوخ نہوگا لہٰذا آپ کا ثواب کبھی بند نہ ہوگا یا آپ کو جو ثواب ملے گا اس میں آپ پر کسی کا کوئی احسان نہیں بلکہ ساری مخلوق پر حضور انور علیہ ﷺ کا احسان عظیم ہے اے پیارے نبی آپ ان کفار کی بکواس سے رنجیدہ خاطر نہوں انکی اس بکواس سے بھی آپ کا اجر و ثواب بڑھتا ہے۔ آپکے ذریعہ شدہ ہدایت کے چشمے بہیں گے بے نور قاسم نور بنیں گے ہر جہان میں آپ کا پرچم لہرائے گا۔ شعر:

وہ ہوں عرشی کہ ہوں فرشی یہ سبھی جانتے ہیں
دونوں عالم پہ ہے لہراتا پھریرا تیرا (یا رسول)

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۱۴۲۴) ایسے ہی مبلغین و موجدین ضلالت کیلئے لمحۂ فکریہ ہے کہ انہیں ہر وقت بے شمار گناہوں کا ذخیرہ ملتا رہے گا اور ان کا نامۂ اعمال گناہوں کی کثرت سے متعفن ہوگا اور یہ انکے اپنے فعل تبلیغ شر کی سزا ہوگی۔ مسلمانوں میں عقائد حقہ اعمالِ صالحہ کے خلاف تبلیغ کرنا "ذخیرۂ پاپ" کا اہتمام کرنا ہے اللہ تعالیٰ ایسے مبلغین کے شر سے ایمان والوں کو محفوظ و مامون فرمائے۔

آمین بجاہ سیّدنا سیّد المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

(۱۷۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِيًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَاْتِيْهِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِيْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پاؤں میں تم میں سے کہ ٹیک لگائے ہوئے ہو مسہری پر کہ آئے اسکے پاس کوئی حکم میرے احکام میں سے

مِمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْنَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ مَاوَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اِتَّبَعْنَاهُ۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد)

جنکا میں نے حکم فرمایا ہے، یا نہ کرنے کا حکم فرمایا ہے میں نے جسکے بارے میں، تو وہ کہدے کہ نہیں جانتا میں نہیں پایا ہم نے اللہ کی کتاب میں کہ پیروی کریں ہم اسکی۔

(۱۷۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلَا اِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ اَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار! بیشک میں دیا گیا ہوں قرآن کریم اور اس کا مثل اسکے ساتھ، خبردار! قریب ہے ایک شخص

شَبْعَانٌ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْهُ وَمَا وَجَدْتُّمْ

پیٹ بھرا اپنی مسہری پر براجمان، بکواس کرے گا کہ لازم ہے تم پر یہ صرف قرآن، تو جو کچھ پاؤ تم اس میں حلال تو حلال جانو تم اسکو اور جو کچھ پاؤ تم

فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ وَاِنَّ مَاحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ اَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْاَهْلِيُّ

اسمیں حرام تو حرام جانو تم اسکو، حالانکہ بیشک جو حرام فرمایا پیارے رسول اللہ نے ویسا ہی ہے جیسا کہ حرام فرمایا اللہ تعالیٰ نے، خبردار! نہیں حلال ہوگا تمہارے لئے پالتو گدھا

وَلَا كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ يَّسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ

اور نہ کوئی کیل والا درندہ اور نہ عہد والے کافر کی گری ہوئی چیز، مگر یہ کہ بے پرواہ ہو اس سے اس کا مالک اور جو مہمانی کرے کسی قوم کی

فَعَلَيْهِمْ اَنْ يَّقْرُوْهُ فَاِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ فَلَهٗ اَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ۔ (رواہ البخاری)

تو اس پر لازم ہے کہ مہماں نوازی کریں اسکی، تو اگر نہ مہماں نوازی کریں تو اسکا حق ہے یہ کہ بدلہ لے ان سے مثل اپنی مہمان داری کے۔

(۱۷۳) حدیث شریف: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اَيَحْسَبُ اَحَدُكُمْ مُتَّكِيًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَظُنُّ

ترجمہ: قیام فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کیا گمان کرتا ہے کوئی تم میں کا ٹیک لگا کر اپنی مسہری پر،

اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا اِلَّا مَافِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ اَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ

بیشک اللہ تعالیٰ نے نہیں حرام فرمایا کسی چیز کو سوائے اسکے جو اس قرآن کریم میں ہے، خبردار! بیشک اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے احکام دیئے اور نصیحتیں فرمائیں اور منع فرمایا

उसी शक पर उठाया जाएगा अगर चाहा अल्लाह तआला ने।

(7) कुरआने करीम और सुन्नते करीमा को मजबूत पकड़ने का बाब

149 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो ईजाद करे हमारे दीन में वो अक़ीदा जो इस दीन से नहीं तो वो मरदूद है।

150 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हम्द व सलात के बाद वेशक सबसे अच्छी बात अल्लाह तआला की किताब है, सबसे अच्छा तरीक़ा, तरीक़ा ए हज़रत मोहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम है और कामों में सबसे बुरी उसकी बिदअतें हैं और हर बिदअत गुमराही है।

151 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि सख्त नापसंदीदा लोग हैं अल्लाह तआला की बारगाह में तीन, बेदीनी करने वाला हरम शरीफ़ में और तलाश करने वाला इस्लाम में जाहिलिय्यत के तरीक़े और चाहने वाला मर्दे मोमिन के ख़ून का नाहक़ ताकि बहा दे उसका ख़ून।

152 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मेरी तमाम उम्मत दाख़िल होगी जन्नत में सिवाए उसके जिसने इनकार किया, अर्ज़ किया गया, किसने इनकार किया? फ़रमाया प्यारे रसूल ने जिसने मेरा हुक्म माना दाख़िल हो गया जन्नत में और जिसने नाफ़रमानी की तो उस ने इनकार किया है।

(۱۶۸) اسلام میں داخل ہونے والی ابتدائی یہ تھوڑی جماعت اور اخیر میں یعنی قرب قیامت میں بھی ایمان والوں کی تھوڑی جماعت یہ دونوں جماعتیں بڑی مبارک ہیں تھوڑے مسلمان بہت سے کافروں پر غالب آتے رہیں گے۔ تھوڑا سونا بہت سے لوہے، تھوڑی سی مشک بہت سی مٹی پر غالب وفائق ہوتی ہی ہے۔ غریب و مسکین لوگ دین پر جمے ڈٹے رہتے ہیں۔ مال کا غریب ہونا بُرا نہیں ایمان کا مفلس ہونا بدنصیبی ہے۔ شعر:

انکو ہے پیار غریبوں سے امیروں سے مگر
پر پسندان کو زیادہ تو غریب آتے ہیں (یانبی)

(۱۶۹) یہ حال آخری زمانے میں فتنۂ دجال کے قریب ہوگا۔ جب کفار ومشرکین کے غلبے کی وجہ سے مسلمان کم ہونگے مسلمانوں کو کہیں امن نہیں ملے گی تو وہ اپنا ایمان بچانے کیلئے مدینے شریف کی طرف بھاگیں گے۔ مدینہ شریف پہلے سے بھی مسلمانوں کیلئے جائے امن وپناہ گاہ بنا ہوا ہے اور آئندہ بھی بنے گا کیوں کہ دونوں عالم کی پناہ پیارے نبی جلوہ فرما ہیں۔ ایمان کو سانپ کے ساتھ تشبیہ دینے میں اس طرف اشارہ ہے کہ جیسے سانپ کو ذریعہ تکلیف سمجھ کر کوئی پناہ دینے کو تیار نہیں ہوتا ایسے ہی لوگ اپنی نادانی وبیوقوفی سے ایمان واسلام کو سانپ کی طرح تکلیف دہ سمجھیں گے۔ سانپ سے تشبیہ کی ایک وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ سانپ بہ نسبت اور جانوروں کے بہت تیز اور زیادہ بھاگتا ہے اور بہت جلد سمٹ کر اپنے بل میں داخل ہوتا ہے اور پھر بل سے آسانی سے نہیں نکالا جاتا۔

(۱۷۰) ایک فرشتے نے بارگاہ نبوی میں کچھ ایسے کلمات کہے جس سے آپ پر نیند کی کیفیت طاری ہوگئی فرشتوں کے بعض کلمات ایسے بھی ہوتے ہیں جو ہم پر نیند کی حالت طاری کردیتے ہیں۔ ماں کی لوری سے بچے کو نیند آجاتی ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی نیند سے غفلت پیدا نہیں ہوتی اسلئے سونے سے آپ کا وضو نہیں جاتا آپکا سونا بھی سونا ہے وحی الٰہی ہے تو پیارے نبی پر ایمان لانا یہ سونے پر سہاگہ ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی بات مان لینے، دعوت قبول کرلینے میں تین واضح قسم کے فائدے ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کے گھر کی سیر (۲) جنت کی نعمتیں (۳) اللہ تعالیٰ کی خوشنودی۔ اور یہ ساری نوازشیں داعیٔ اعظم پیارے نبی ﷺ کا صدقہ ہیں۔ اسی طرح داعی اعظم پیارے نبی ﷺ کی دعوت قبول نہ کرنے والے اور بات نہ ماننے والوں کیلئے بھی تین قسم کے واضح نقصانات ہیں۔ (۱) دین ودنیا برباد (۲) جنتی نعمتوں سے محرومی (۳) اللہ تعالیٰ کی ناراضی۔ اللہ تعالیٰ کو سیّد بمعنیٰ مالک ومولیٰ کہنا جائز ہے۔ شعر:

سیّد خدا ہے اور حبیب خدا بھی ہے
سیّد علی ہے آل شہ دوسرا بھی ہے (انتخاب قدیری)

کوئی شخص صرف اعمال کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کو راضی نہیں کرسکتا جب تک پیارے نبی کی غلامی کا پٹا اپنی گردن میں نہ ڈالے۔ اسلام ہی ذریعہ نجات ہے۔ ہر نبی کا دین اسلام ہی رہا ہے۔ بعض نادانوں کا خیال ہے کہ جس دھرم میں رہ کر نیکیاں کرلی جائیں نجات ہوجائیگی انکی یہ بکواس اس حدیث شریف کے بھی خلاف ہے اور قرآن کریم کے بھی خلاف ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ''اور جو تلاش کریگا اسلام کے علاوہ کوئی دین تو ہرگز نہ قبول کیا جائیگا وہ اس سے اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہے'' (بصیرۃ الایمان ص ۱۵۰)

اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں: شان نزول: یہ آیت ان علماء یہود ونصاریٰ کے بارے میں نازل ہوئی جو حضور انور ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے لوگوں کو خوشخبریاں دیتے تھے حضور انور ﷺ کے طفیل دعائیں کرتے تھے مگر حضور انور ﷺ کی تشریف آوری کے بعد وہ آپکے مخالف ہوگئے۔ جب اللہ تعالیٰ کا دین (اسلام) مکمل طور پر آپہونچا تو کوئی جھوٹا یا نامکمل مذہب قبول نہیں کیا جاسکتا طلوع آفتاب کے بعد ماہتاب اور ستاروں کی روشنی تلاش کرنا حماقت ہے مقامی نبوتوں کا دور گزر چکا اب سب سے بڑی آخری عالمگیر ہدایت ونبوت سے روشنی حاصل کرنا چاہیے یہ تمام روشنیوں کا خزانہ ہے جسمیں پہلے کی تمام روشنیاں ضم ہوچکی ہیں۔ اور جو حضور انور ﷺ کے دامن کرم سے وابستہ نہیں ہے وہ تمام اجر وثواب اور کامیابی سے محروم ہے اسکی کوئی نیکی قبول نہ ہوگی کوئی گناہ معاف نہ ہوگا۔ اور یہ بڑا خسارہ ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ۔ ص ۱۵۱)

(۱۷۱) یہ حدیث شریف علم غیب مصطفےٰ کے خطبے پڑھ رہی ہے کیوں اور کیسے؟ اس کو خوب گہرائی وگیرائی سے پڑھیے۔ چکڑالوی

فرقہ جو خود کو اہل قرآن کہتا ہے اس کا بانی پنجاب کا ساکن تھا لنگڑا اور مالدار تھا اس نے چکڑالوی فرقے کو جنم دیا جس کا بنیادی فلسفہ یہی ہے کہ قرآن کریم میں سب کچھ ہے کسی حدیث شریف کی کوئی ضرورت نہیں ہے اس فرقے کے تمام چیلے چاٹے یہی بکواس کرتے پھرتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنے غیب داں ہونے کا اعلان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میں تم میں سے کسی کو ٹیک لگائے ہوئے مسہری پر نہ پاؤں۔ ٹیک لنگڑا لولا ہی لگاتا ہے چکڑالوی دھرم کا بانی لنگڑا تھا۔ ''مسہری پر'' یہ مالداری کی طرف اشارہ فرمایا گیا چکڑالوی مالدار تھا قارونی خزانے سے وافر حصہ ملا تھا۔ جو پیارے نبی نے اسکا ٹریڈ ارشاد فرمایا کہ وہ کہے گا میں کچھ نہیں جانتا ہم تو صرف اسی کی پیروی کریں گے جو ہم قرآن کریم میں پائیں گے۔ آج تمام چکڑالویوں کا یہی نعرۂ ناری ہے۔ مسہری پر ٹیک لگانے کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ آرام سے گھر میں پڑا رہے گا چنانچہ چکڑالوی زندگی بھر گھر ہی میں پڑا رہا کہیں باقاعدہ علم دین سیکھنے کے لئے سفر نہ کیا۔ صرف قرآن کریم کے ترجمے دیکھ کر اس نے ایک جہنمی فرقے کی بنیاد ڈالی۔ اور نہ جاننے کا مطلب بھی نہ ماننا ہے کہ ہم قرآن کریم کے سوا کسی حدیث شریف کے قائل نہیں ہیں۔ قرآن کریم میں سب کچھ ہے تو پھر حدیث شریف کی کیا ضرورت ہے؟ بلاشبہ قرآن کریم میں سب کچھ ہے قرآن کریم کامل واکمل ہے مگر انسان کا پانا ناقص ہے۔ قرآن کریم میں سب کچھ ہے مگر ملے گا اسی کو جسے پیارے نبی نکال کر عطا فرمائینگے۔ ہر شخص سمندر سے موتی حاصل نہیں کرسکتا موتی نکلتے تو سمندر سے ہیں مگر نکالنا غوطہ زن کا کام ہے اور ملتے ہیں جوہری کی دوکان پر۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنی زبان فیض ترجمان سے ''نام نہاد اہل قرآن'' چکڑالوی فرقے کے بانی اور اس کی ذریت کے چہرے سے چودہ سو سال پہلے ہی نقاب نوچ پھینکی اور اس کے جھوٹے گندے ناری نعرے کی نشاندہی بھی فرما دی۔ فرقۂ چکڑالوی کے افراد تین وقت کی نمازوں کے قائل ہیں اور پانچ وقت کی نمازوں کے منکر ومخالف ہیں جب کہ پانچ نمازوں کا ثبوت آیاتِ قرآنی، تفاسیر مبارکہ، احادیث کریمہ سے روز روشن کی طرح آشکار ہے۔ سونے پر سہاگہ کہ تمام خاصانِ خدا کا متواتر عمل بھی ہے مگر یہ یہود ونصاریٰ کے دلال تمام دلائل سے آنکھیں موند کر اپنی ہی راگ الاپتے ہیں۔ مسلمان کسی بھی نئے فرقے نئے مسلک کو قبول نہ کریں اسی میں عافیت دارین اور خیریت کونین ہے۔ اچھی طرح ذہن نشیں رہے کہ بلاشبہ قرآن کریم میں سب کچھ موجود ہے مگر بہت سے احکام ایسے ہیں جو واضح طور پر ہمیں قرآن کریم میں نہیں ملتے اور احادیث کریمہ میں ملتے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھئے کہ قرآن کریم اور احادیث کریمہ دونوں ہی ہمیں زبانِ رسول سے ملی ہیں۔ پیارے نبی نے جسے کلام خدا فرمادیا وہ کلام خدا ہے اور جسے اپنا کلام فرمادیا وہ حدیث شریف ہے۔ شعر:

قرآن کبریا ہوا حادیث مصطفٰے
دونوں ملے ہیں ہم کو زبان رسول سے (انتخاب قدیری)

(۱۷۲) حدیث شریف میں ''قرآن کریم اور اس کا مثل'' جو فرمایا گیا ہے تو مثل سے مراد احادیث کریمہ ہیں جو قرآن کریم کی طرح وحی الٰہی ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ''اور نہیں بولتے وہ اپنی خواہش سے۔ نہیں ہے وہ مگر وحی جو کی جاتی ہے (بصیرۃ الایمان۔ ص ۱۳۱۲) اور قرآن کریم کی طرح حدیث شریف کی بھی اتباع واجب ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ''اے پیارے نبی آپ فرما دیجئے اگر محبت کرتے ہو تم اللہ سے تو میری غلامی کرو۔ محبوب بنائیگا تمکو اللہ اور بخش دیگا تمہارے گناہوں کو اور اللہ بہت بخشنے والا بے انتہا رحم فرمانے والا ہے (بصیرۃ الایمان۔ ص ۱۳۴) اس حدیث شریف کی تائید قرآن کریم کی اس آیت کریمہ سے بھی ہوتی ہے ارشاد رب قدیر ہے'' اور سکھاتے ہیں انکو کتاب اور دانائی (بصیرۃ الایمان ص ۱۷۴) اس آیت کریمہ کے اس حصے کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں: ''کتب سے مراد قرآن اور حکمت (دانائی) سے مراد احادیث کریمہ ہیں۔ لہٰذا قرآن کریم کیساتھ ساتھ حدیث شریف بھی ضروری ہے (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۱۷۵) قرآن کریم کی عبارت بھی وحی ہے اور مضامین بھی اور حدیث شریف کا مضمون وحی ہے، الفاظ پیارے نبی کے ہیں۔ اسی لئے الفاظ احادیث کریمہ پر قرآن کریم کے احکام جاری نہیں کہ قرآن کریم کی طرح حدیث شریف کی تلاوت نماز میں نہیں ہوسکتی۔ قرآن کریم کو بے وضو نہیں چھوسکتا مگر احادیث کریمہ کو چھوسکتا

ہے۔ قرآن کریم کو وحی متلو اور حدیث شریف کو وحی غیر متلو کہتے ہیں۔ سیدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا'' حضرت جبریل امین حدیث شریف کو بھی لے کر اترتے تھے۔ (مرقاۃ شریف) پیارے نبی کا بار بار لفظ اَلَا (خبردار!) فرمانا منکرین احادیث کریمہ پر اظہار غضب کیلئے ہے۔ سیدنا امام اعظم حضور ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حدیث ضعیف کے ہوتے ہوئے قیاس جائز نہیں حدیث ضعیف کو قیاس قوی پر ترجیح ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حدیث ضعیف حدیث موضوع کی ایک قسم ہے۔ بعض لوگوں نے تو اپنے عوام کو حدیث ضعیف کے بارے میں یہ تصور دے رکھا ہے کہ معاذ اللہ حدیث ضعیف کا مطلب بڑھیا حدیث اور ریٹائرڈ حدیث ہے۔ جس سے ہر نادان بڑی صفائی سے کسی بھی حدیث شریف کو جو انکے دھرم کے خلاف پڑتی ہو اس کو حدیث ضعیف بتا کر دین کا خون کرتے ہیں۔ حدیث ضعیف کی تعریف آپ مداری شریف کے مقدمہ میں ملاحظہ فرمائیں مگر اتنا ضرور یقین رکھیں کہ حدیث ضعیف حدیث شریف ہی ہے اور مسلک امام اعظم میں اس کا درجہ قیاس قوی سے بھی زیادہ ہے۔ ''مسلک امام اعظم زندہ باد'' اور یہ تو تمام حضرات محدثین کرام نے فرمایا ہے کہ فضائل میں احادیث ضعیفہ قبول و معتبر ہیں اور ایک حدیث ضعیف ہی ہو مگر چند طرق سے آئی ہے تو وہ بھی حدیث صحیح کے حکم میں ہے۔ منکر حدیث چکڑالوی کی پیدائش تیرہ سو سال کے بعد ہوئی مگر غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے نے ارشاد فرمایا کہ '' قریب ہے ایک شخص پیٹ بھرا اپنی مسہری پر براجمان بکواس کریگا'' اور اس چکڑالوی منکر حدیث کی پہچان کرادی۔ کتنا بڑا ظلم اور جرم ہے کہ قرآن کریم کو اپنی کھوپڑی کے نام نہاد جالے میں سمجھ کر اور صاحب قرآن کی نورانی تعلیمات سے بیگانہ ہو جاؤ۔ یہ بات بھی نظر میں رہے کہ منکرین حدیث نے اپنے اوپر ٹائٹل '' اہل قرآن'' کا لگا رکھا ہے۔ جیسے دشمنان صحابہ نے اپنے اوپر شیعان علی اور محبان علی کا ٹائٹل لگایا ہے یا دشمنان رسول نے اپنے اوپر ''عاشقان خدا کا لیبل لگا رکھا ہے''۔ شعر:

بنالیا ہے سہارا خدا کی وحدت کو
مرے حضور کی توہین کی ہے کس فن سے (یانبی)

جسے پیارے نبی ﷺ نے حلال فرمادیا وہ حلال ہے جسے پیارے نبی ﷺ نے حرام فرمادیا وہ حرام ہے۔ یعنی حرام قطعی جس کا ترک کرنا واجب ہے۔ اسی لئے حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پیارے نبی کے فرمانِ عالی شان پر قرآن کریم کی طرح عمل فرماتے تھے ہم پر جیسے نماز فرض ہے ایسے ہی نماز کی تعداد اور مقدار یعنی پانچ وقت کی نمازیں اور ہر نماز میں مقررہ رکعات فرض ہیں۔ جنہوں نے پیارے نبی سے براہِ راست احادیث کریمہ سنی ان کیلئے احادیث کریمہ قرآن کریم کی طرح قطعی ہیں۔ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفۂ بلا فصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث شریف کی بنیاد پر پیارے نبی کی میراث تقسیم نہیں فرمائی۔ اب اگر کسی حدیث شریف کو ظنی کہا جاتا ہے تو اسکی وجہ وہ اسناد ہیں جن اسناد سے وہ حدیث شریف ہم تک پہنچی ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے منکرین کے حلقوم انکار پر چھرا چلادیا کہ گدھے کا پلاؤ بھی کھائیں اور کتے کی بریانی اور بلی کا قورمہ بھی کھائیں اور سرِ راہ کسی کی کوئی چیز گر جائے تو اسے بھی ہتھیالیں کہ ان میں سے کسی چیز کو قرآن کریم نے حرام نہیں کیا ہے بلکہ حدیث شریف نے حرام کیا ہے یہ چند چیزیں تو پیارے نبی نے حرام فرمادیں ورنہ ہزاروں چیزیں ایسی ہیں جن کا حکم قرآن کریم میں آدمی نہیں دیکھ پاتے اور اس کی حرمت و احکام صرف احادیث کریمہ میں انسان دیکھ سکتا ہے۔ گری پڑی ہوئی کوئی چیز مل جائے تو اسکے مالک کو تلاش کیا جائے اور مالک کو پہنچادی جائے وہ گری پڑی چیز چاہے مسلمان کی ہو یا کہ کسی ذمے والے کافر کی۔ حربی کافر کا مال بغیر دھوکہ دئے ملجائے تو حلال ہے جب مالک کے ملنے سے مایوسی ہو جائے تو خیرات کردی جائے اور اگر اٹھانے والا خود غریب ہے تو وہ خود بھی استعمال کرسکتا ہے۔ ابتدائی زمانۂ اسلام میں دیہاتی کفار سے یہ عہد لیا جاتا تھا کہ کوئی مسلمان یا مسلمانوں کا لشکر تمہارے گاؤں سے گزرے تو تم اس کو ایک دو وقت کا راشن دینا اس معاہدے کے تحت لشکر اسلام یا مسلمان کو یہ حق تھا کہ وہ ان دیہاتی کفار سے اپنا حق وصول کریں۔ حدیث پاک میں اسی مسئلے کا ذکر ہے یہ مسئلہ بھی قرآن کریم میں آپکو نہ مل سکے گا یہ مسئلہ بھی حدیث شریف میں ہی ملے گا۔ نیز اب بھی بعض ہنگامی حالات میں

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

عَنْ اَشْيَاءَ اِنَّهَا كَمِثْلِ الْقُرْآنِ اَوْ اَكْثَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَحِلَّ لَكُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ

بہت چیزوں سے، بیشک وہ چیزیں قرآن کی ممنوعہ چیزوں کے برابر ہیں یا اس سے بھی زیادہ، بیشک اللہ تعالی نے نہیں حلال فرمایا تمہارے لئے یہ کہ داخل ہو جاؤ گھروں میں

اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا بِاِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا اَكْلَ ثِمَارِهِمْ اِذَا اَعْطُوْكُمُ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ۔ (رواہ ابوداؤد)

اہل کتاب کے مگر اجازت سے اور بنا پٹائی کئے انکی عورتوں کے اور نہ انکے پھل کھانا جب دیدیں وہ تمکو وہ جوان پر واجب ہے۔

(۱۷۴) حدیث شریف: عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ

ترجمہ: سیدنا حضرت عرباض بن ساریہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نماز پڑھائی ہمیں پیارے رسول اللہ ﷺ نے ایک دن

ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ

پھر فرمایا ہماری طرف اپنا چہرۂ پاک، پھر فرمایا ہم سے وعظ شریف بلیغ کہ بہہ نکلیں اس سے آنکھیں اور ڈر گئے اس سے دل

فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّ هٰذَا مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ

تو کہا ایک شخص نے یارسول اللہ گویا کہ یہ وعظ ہے الوداع کہنے والے کا؟ تو آپ وصیت فرما دیں ہمکو، تو فرمایا پیارے رسول نے میں وصیت فرماتا ہوں تم کو اللہ سے ڈرنے کی

وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبْشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرَى اخْتِلَافًا

اور اپنے بادشاہ کی سننے اور حکم ماننے کی اور اگرچہ ہو وہ حبشی غلام، اس لئے کہ جو جئے گا تم میں سے میرے بعد تو وہ دیکھے گا بہت اختلاف

كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ

تو لازم ہے تم پر میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت اور جو ہدایت یافتہ ہیں، تو تم مضبوط پکڑ لو ان کو اور پکڑے رہو اس کو دانتوں سے

وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔ (رواہ احمد)

اور تم دور رہو نئے عقیدوں سے اس لئے کہ ہر نیا عقیدہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(۱۷۵) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطًّا ثُمَّ قَالَ

ترجمہ: سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی انہوں نے فرمایا کہ لکیر کھینچی ہمارے سامنے پیارے رسول اللہ ﷺ نے پھر فرمایا

---

153 हदीस शरीफ़:– हाज़िर हुवे फ़रिश्ते ग़ैब की ख़बरें रखने वाले देने वाले सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में और प्यारे नबी महवे ख़्वाब थे, तो फ़रिश्तों ने कहा कि बेशक तुम्हारे इन आक़ा की एक कहावत है अनसे बयान कर दो कहावत, तो कहा उनमें से कुछ ने बेशक वो तो सो रहे हैं और कहा कुछ ने उनमें से कि उनकी आँख सोने वाली है और दिल जाग रहा है, तो कही उन्होंने कहावत कि प्यारे नबी उस शख़्स की मानिंद हैं जिसने बनाया घर और रखे उसमें दस्तरख़्वान और भेज दिया बुलाने वाले को, तो जिसने क़ुबूल की दावत, दावत देने वाले की तो वो घर में दाख़िल होगा और खाएगा दस्तख़्वान से और जिसने दावत क़ुबूल नहीं की तो न वो घर में दाख़िल हो सकेगा और न खा सकेगा दस्तरख़्वान से, फिर उन्होंने कहा कि इसका मतलब भी ज़ाहिर कर दो उनके लिये कि समझ लें वो उसको, तो कहा कुछ ने उसमें से बेशक वो सो रहे हैं और कहा कुछ ने उनमें से बेशक आँख सोने वाली है और दिल जाग रहा है, तो उन्होंने कहा घर तो जन्नत है और दावत देने वाले हज़रत मोहम्मद सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हैं, तो जिसने हुक्म माना हज़रत मोहम्मद सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम का, तो हुक्म माना है उस ने अल्लाह तआला का और जिसने नफ़रमानी की हज़रत मोहम्मद सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की तो उस ने नफ़रमानी की है अल्लाह तआला की और हज़रत मोहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ख़त फ़ासिल हैं लोगों के दर्मियान।

یامدار العالمین یامدار العالمین یامدار العالمین یامدار العالمین یامدار العالمین

پولس یا فوجی لشکر کا خرچ بستی والوں پر ڈال دیا جاتا ہے۔ اب بھی اگر کفار سے یہ معاہدہ ہو جائے تو ان پر اس کی پابندی لازمی ہوگی۔

(۱۷۳) اس حدیث پاک میں خطاب قیامت تک کے مسلمانوں سے ہے۔ اسلام میں تیرہ سو سال تک انکار حدیث کے نام پر کوئی فرقہ وفتنہ پیدا نہ ہوا یہ خبیث فرقہ چودھویں صدی میں پنجاب سے رونما ہوا۔ قرآن کریم کی حلال وحرام فرمائی ہوئی چیزوں سے میری حلال وحرام فرمائی ہوئی چیزوں کی مقدار کہیں زیادہ ہے۔ قرآن کریم نے صرف سور کا گوشت حرام کیا ہے۔ سور کی کلیجی، گردے، ہڈی، چربی، بھیجہ سب پیارے نبی نے حرام فرمائے ہیں۔ اس کے علاوہ کتا، بلا بھی حدیث شریف ہی نے حرام کیا ہے۔ اس طرح بہت سے احکام شرعی کا ثبوت احادیث کریمہ ہی سے ہے۔ احادیث کریمہ کا انکار کر کے ان حرام چیزوں کی حرمت کہاں سے اور کیسے ثابت کی جائیگی۔ جب ذمی اہل کتاب جزیہ (ٹیکس) ادا کریں تو تم نہ انکے گھروں میں جاسکتے ہو نہ انکا مال کھا سکتے ہو نہ انہیں سزا دے سکتے ہو۔ یہ مسئلہ بھی آپکو قرآن کریم میں نہ ملیگا۔ یہ بھی حدیث شریف میں ہی ہے۔ اہل کتاب کی قید اسلئے لگائی گئی ہے کہ مشرکین عرب سے جزیہ (ٹیکس) قبول نہیں کیا جاتا انہیں مسلمان ہی ہونا پڑیگا۔ اگر ذمی جزیہ (ٹیکس) دینے سے انکار کردیں تو وہ بھی حربی ہو جائینگے پھر انکی جائیداد وسامان حکومت اسلامیہ ضبط اور انہیں قید کرسکتی ہے اسلئے جزیہ (ٹیکس) دینے کی قید لگائی گئی۔

(۱۷۴) وعظ بلیغ سے مراد پُر تاثیر وعظ شریف ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا ہر وعظ شریف پُر تاثیر ہوتا ہی تھا لیکن اس وعظ شریف میں عشق خدا خوف کبریا کا دریا کچھ زیادہ ہی موجیں مار رہا تھا۔ عشق سے آنسو بہے اور خوف سے دل ڈرے ''الوداع کہنے والے کا وعظ شریف'' کا مطلب یہ ہے کہ آج انداز وعظ شریف ایسا ہے اور وعظ شریف میں ایسی باتیں بیان فرمائی جارہی ہیں کہ جیسے کوئی رخصت ہونے والا کرتا ہے اور آپ بھی امت سے بیشک رخصت ہو رہے ہیں اور اب نصیحتیں فرمارہے ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنے جاں نثار صحابی کی تردید نہ فرمائی بلکہ انکی حسب منشا وصیت فرمائی کیوں کہ پیارے رسول ﷺ کا عالم ظاہر سے پردہ فرمانا واقعتاً قریب تھا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ جانتے تھے کہ اب وقت وصال شریف قریب ہے۔ پیارے نبی نے ایسی جامع وصیت فرمائی کہ اسمیں تمام دینی احکام آگئے وہ ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور اپنے بادشاہ کی سننے اور کہنا ماننے میں تمام سیاسی احکام آگئے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ''اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو تم رسول کا اور حکومت والوں کا جو تم میں سے ہیں پھر اگر جھگڑا ہو جائے تم میں سے کسی معاملے میں تو لوٹا دو اس کو اللہ ورسول کی طرف اگر ہو تم ایمان رکھتے اللہ پر اور آخری دن پر یہ بہتر ہے اور بہت اچھے نتیجے والا'' (بصیرۃ الایمان۔ ص ۲۱۲) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں: حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی (بخاری شریف) حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی (بخاری شریف) اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مومن امراء و حکام کی اطاعت واجب ہے۔ جب تک وہ حق کے موافق رہیں اور اگر حق کے خلاف حکم کریں تو ان کی اطاعت نہیں۔ حاکم اسلام، بادشاہ یا اسکے صوبے دار یا قاضی یا سردار لشکر یا جو اور کسی کام پر مقرر ہو اسکی اطاعت لازم و ضروری ہے۔ یہ دنیاوی حکومت والے ہیں۔ اور دینی حکومت والے جیسے عالم دین مفتی شرع، مرشد کامل، فقیہ، مجتہد، اسلامی بادشاہ، وحکام پر دینی امراء کی اطاعت لازم ہوگی مگر شرط وہی ہے کہ کوئی حکم قرآن کریم وحدیث پاک کے خلاف نہ ہو۔ حضور انور ﷺ کی اطاعت ہر حکم میں واجب ہے اگرچہ کسی قرآن کی آیت کے بظاہر خلاف ہی حکم دیں اسکے حق میں وہی نص ہے سیدنا حضرت علی کو سیدتنا فاطمہ کی موجودگی میں دوسرے نکاح کی اجازت نہ دینا حضرت خزیمہ انصاری کی ایک گواہی دو گواہوں کی برابر ہونا اور حضرات صحابہ کرام کا اکڑ کر چلنا سب اسی میں داخل ہے اس سے تقلید ائمہ کا ثبوت بھی ملتا ہے اور خلافت کا بھی۔ خلافت کاملہ تو زمانہ رسالت کے بعد تیس سال رہی مگر خلافت ناقصہ خلفاء عباسیہ میں بھی

هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطاً عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ

کہ یہ اللہ تعالی کی راہ ہے، پھر لکیریں کھینچی دائیں جانب اپنے اور بائیں جانب اپنے اور فرمایا یہ ایسی راہیں ہیں کہ ہر راہ پر

مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْا اِلَيْهِ وَقَرَءَ وَاِنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْماً فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ

اسکی ایک شیطان ہے اور بلا رہا ہے اسکی طرف اور تلاوت فرمائی یہ آیت کریمہ "اور بیشک یہ میرا راستہ سیدھا ہے تو چلو تم اس پر اور نہ چلو تم ایسے راستوں پر

فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ. (رواہ احمد والنسائی والدامی)

کہ ہٹا دیں تم کو اللہ کے راستے سے، یہ ہیں کہ وصیت فرمائی اللہ نے تم کو تاکہ تم متقی بن سکو" (بصیرۃ الایمان صفحہ ۳۵۰)

(۱۷۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعاً لِمَا جِئْتُ بِهٖ (رواہ فی شرح السنۃ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں مومن ہوگا کوئی تم میں سے یہانتک کہ ہو جائے اسکی خواہش تابع اسکے کہ میں لایا ہوں جس کو۔

(۱۷۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحْيَا سُنَّةً مِّنْ سُنَّتِيْ قَدْ اُمِيْتَتْ بَعْدِيْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے زندہ کیا سنت کو میری اس سنت میں سے جو چھوڑ دی گئی میرے بعد

فَاِنَّ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئاً وَمَنِ ابْتَدَعَ

تو بیشک اس کیلئے اجر ہے مانند انکے اجروں کے جو عمل کرینگے اس پر بغیر اسکے کہ کم کیا جائے انکے اجروں میں سے کچھ بھی، اور نکالی جس نے

بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا

گمراہی کی بدعت کہ نہیں پسند کرتے ہیں اس کو اللہ اور اس کے پیارے رسول تو ہے اس پر گناہ مانند گناہوں کے اس کے جس نے عمل کیا اس پر،

لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئاً. (رواہ الترمذی)

تو نہیں کم ہوگا اس میں ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی۔

(۱۷۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الدِّيْنَ لَيَارِزُ اِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَارِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک دین سمٹ آئے گا حجاز کی طرف جیسا کہ سمٹ آتا ہے سانپ اپنے بل کی طرف

---

154 हदीस शरीफ़:– आए तीन अफ़राद प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बीवियों की बारगाह में, पूछ रहे थे वो प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की इबादत के बारे में, फिर जब बताया गया उन्हें प्यारे नबी की इबादत के बारे में तो उन्होंने कम समझा उस इबादत को, तो वो बोले कहाँ है हमें निस्बत प्यारे नबी से कि छुपा लिया है अल्लाह तआला ने उनकी अगली पिछली भूल चूक को, तो बोला एक उनमें का, मैं तो नमाज़ पढ़ुँगा रात को हमेशा और कहा दूसरे ने कि मैं रोज़ा रखुँगा दिन में हमेशा और कभी इफ़्तार न करूँगा और कहा तीसरे ने कि मैं अलग थलग रहुँगा औरतों से कि न शादी करूँगा कभी, फिर तशरीफ़ लाए प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम उनके पास तो फ़रमाया प्यारे नबी ने तुम वो हो जिन्होंने ऐसा ऐसा कहा, ख़बरदार! अल्लाह तआला की क़सम कि मैं ज़्यादा ख़ौफ़ रखने वाला हूँ तुम से अल्लाह तआला का और तुम से ज़्यादा डरने वाला हूँ उस से, लेकिन मैं रोज़ा रखता हूँ और इफ़्तार भी करता हूँ और नमाज़ पढ़ता हूँ और सोता भी हूँ और शादी भी करता हूँ औरतों से, तो जिसने मेरी सुन्नत से मुँह मोड़ा तो नहीं है वो मेरी जमाअत से।

155 हदीस शरीफ़:– काम किया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कोई, फिर उस में इजाज़त देदी गई फिर बचे उस से कुछ लोग तो पहुँची यह ख़बर प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को तो खुत्बा दिया प्यारे रसूल ने तो हम्द फ़रमाई अल्लाह तआला की, फिर फ़रमया प्यारे रसूल ने क्या हाल

تھی۔ اور اب تو امامت بھی نہیں پائی جاتی کیونکہ امام کے لئے قریش میں سے ہونا شرط ہے اور یہ بات اکثر مقامات پر معدوم ہے لیکن سلطنت و امامت باقی ہے اور چونکہ سلطان و امیر بھی اولوالامر میں داخل ہیں اسلئے ہم پر انکی اطاعت لازم ہے۔ بعض نام نہاد مسلمان کفار ومشرکین کو بھی اولو الامر میں داخل کرتے ہیں جو کھلی بے ایمانی ہے کیونکہ اس آیت کریمہ کا تعلق ایمان والوں سے ہے اور انھیں سے فرمایا گیا کہ اولو الامر جو تم میں سے ہیں تو اب کفار و مشرکین کا کیا سوال کہ وہ اس میں داخل و شامل ہوں۔ اور اے ایمان والو اگر کسی مسئلے میں تم میں اور حکام میں اختلاف ہو جائے تو اسے قرآن وحدیث سے سلجھاؤ معلوم ہوا کہ حضور انور ﷺ حاکموں کے حاکم اور بادشاہوں کے بادشاہ ہیں حضرات فقہاء کرام کی طرف رجوع کرنا بھی حضور انور ﷺ ہی کی طرف رجوع ہے کیونکہ حضرات فقہاء کرام بھی حضور انور ﷺ ہی کا حکم سناتے ہیں جیسے حضور انور ﷺ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے ایسے ہی عالم دین کی فرمانبرداری حضور انور ﷺ کی فرمانبرداری ہے ایمان کے دعوے کے ساتھ عمل ضروری ہے کہ ایمان دعویٰ ہے اعمال صالحہ اسکی دلیل ہے جو ایمان کا دعویدار ہے اور عمل کفار کے سے کرتا ہے اسکا دعویٰ ناقص و بے دلیل ہے۔ اور اگر کسی اختلافی مسئلے میں ایک نے کہا کہ شریعت کی طرف رجوع کریں دوسرے نے کہا کہ مجھے شریعت کی ضرورت نہیں یا میرا شریعت سے کام نہیں تو اسکا ایمان جاتا رہا۔ اگر چہ بعض احکام شرع نفس پر گراں ہیں جیسے زکوٰۃ و جہاد کا فرض ہونا سود کا حرام ہونا۔ لیکن انجام انکا اچھا ہے مسلم قوم سود لیکر فنا ہوگی زکوٰۃ دیکر زندہ رہے گی۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۲۱۳)

مسلمانوں کا امیر اگر حبشی غلام بھی ہو جائے تو اسکے حسب ونسب، شکل و صورت پر نہ جاؤ بلکہ اس کا حکم سنو اور مانو۔ یزید پلید امیر بنا ہی نہ تھا اور سیّدنا حضور امام عالی مقام شہید اعظم حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسکی سننے اور ماننے کا سوال ہی کب پیدا ہوتا ہے۔ چونکہ کوئی بے ایمان، بدعمل، فاسق وفاجر مسلمانوں کا امیر نہیں ہو سکتا۔ یزید پلید کے تفصیلی رذائل و نقائص فقیر قدیری کی کتاب ''شہید اعظم'' میں ملاحظہ فرمائیں۔ مگر ایک حدیث شریف ضرور ملاحظہ فرمائیں تا کہ یزید کا پلید ہونا بزبان رسالت آشکار ہو جائے۔

حدیث شریف: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میری امت کا معاملہ ٹھیک ٹھاک چل رہا ہوگا یہاں تک کہ ہوگا پہلا شخص جو رخنہ اندازی کرے گا وہ بنی اُمیہ کا ایک شخص ہوگا جسکو کہا جاتا ہے یزید (صواعق محرقہ ص ۱۳۲) پیارے نبی کی پیشنگوئی کے مطابق آپکے پردہ فرمانے کے بعد سیاسی و مذہبی اختلاف نمودار ہوئے سیّدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت کے اخیر میں سیاسی اختلاف پیدا ہو گیا تھا اور سیّدنا امیر المومنین حضرت مولیٰ علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت میں سیاسی و مذہبی اختلاف منظر عام پر آچکا تھا۔ جبریہ اور قدریہ، رافضی اور خارجی فرقے وجود وظہور میں آگئے تھے۔ حضرات صحابۂ کرام میں بفضلہٖ تعالیٰ و بکرم حبیبہ الاعلیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کبھی دینی اختلاف نہ ہوا تمام حضرات صحابۂ کرام حق پر رہے۔

حدیث شریف: میرے تمام صحابۂ کرام تاروں کی طرح ہیں ان میں سے جن کی پیروی کرو گے تم ہدایت پا جاؤ گے۔ اچھی طرح یاد رکھیے کہ سیّدنا حضرت نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی ہیں اور ان کا بیٹا کنعان بے ایمان ہے۔ باپ پر بیٹے کی بے ایمانی کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یزید پلید بے ایمان ہے اور سیّدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابیٔ رسول اور کاتبِ وحیٔ ربانی ہیں اور اُم المومنین سیّدتنا حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد محترم ہیں۔ گویا کہ حضرت امیر معاویہ ساری اُمت کے نانا جان ہیں۔ یزید کے پلید ہونے سے حضرت امیر معاویہ کی صحت وصحابیت پر کوئی اثر نہ پڑیگا۔ ایمان والوں پر ہر صحابی کا احترام لازم وواجب ہے کسی بھی صحابی کی توہین دراصل بے ایمانی کا پتہ دیتی ہے۔ ہر صحابی کی محبت علامت ایمان، دلیل اسلام ہے۔ پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری سنت اور میرے خلفائے راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں ان کی سنتوں کو لازمی طور پر پکڑلو۔ ہر سنت کریمہ لائق اتباع ہے مگر ہر حدیث شریف لائق اتباع نہیں۔ چنانچہ پیارے رسول اللہ ﷺ کی خصوصیات، منسوخ احکام واعمال حدیث شریف تو ہیں مگر سنت کریمہ نہیں اسی لئے یہاں حدیث شریف لازم پکڑنے کا حکم نہ فرمایا

وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنَ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَّةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّيْنَ بَدَاَ غَرِيْباً وَّسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَاَ

اور جگہ پکڑیگا دین حجاز میں پکڑنے کی طرح پہاڑی بکری کے پہاڑ کی چوٹی کو بیشک دین شروع ہوا ہے غریب اور عنقریب لوٹے گا جیسا کہ شروع ہوا تھا

فَطُوْبىٰ لِلْغُرَبَاءِ وَهُمُ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ سُنَّتِيْ۔ (رواہ الترمذی)

تو خوشخبری ہے غریبوں کیلئے اور غرباء وہی ہیں جو درست کریں گے اسکو کہ بگاڑ دیا ہوگا میرے بعد میری جس سنت کو۔

(۱۷۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيَاْتِيَنَّ عَلىٰ اُمَّتِيْ كَمَا اَتىٰ عَلىٰ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ضرور آئے گا ایسا زمانہ میری امت پر جیسا کہ آیا زمانہ بنی اسرائیل پر،

حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتىٰ اُمَّهٗ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِيْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ

جوتے سے جوتے کی برابری کی طرح، یہانتک کہ اگر ہے کوئی ان میں سے جو آیا اپنی ماں کے پاس کھلم کھلا تو ضرور ہوگا میری امت میں جو کرے گا ایسا

وَاِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلىٰ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَّتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلىٰ ثَلٰثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ

اور بیشک بنی اسرائیل بٹ گئے تھے بہتر (۷۲) فرقوں میں اور بٹے گی میری امت تہتر (۷۳) فرقوں میں، ان میں کے سب

فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ۔ (رواہ الترمذی)

جہنم میں ہیں سوائے ایک فرقے کے، حضرات صحابۂ کرام نے عرض کیا وہ کون فرقہ ہے یارسول اللہ؟ فرمایا پیارے رسول نے وہ عقائد جن پر میں ہوں اور میرے اصحاب

(۱۸۰) حدیث شریف: عَنْ مُعَاوِيَةَ ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ

ترجمہ: سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی بہتر (۷۲) جہنم میں ہیں اور ایک جنت میں ہے

وَهِيَ الْجَمَاعَةُ وَاِنَّهٗ سَيَخْرُجُ فِيْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ تَتَجَارىٰ بِهِمْ تِلْكَ الْاَهْوَاءُ كَمَا

اور وہ بڑی جماعت ہے مسلمانوں کی اور عنقریب نکلیں گی میری امت میں سے قومیں کہ سرایت کر جائیں گی ان میں یہ بدعتیں، جیسا کہ

يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهٖ لَا يَبْقىٰ مِنْهُ عِرْقٌ وَّلَا مَفْصَلٌ اِلَّا دَخَلَهٗ۔ (رواہ البخاری)

سرایت کر جاتا ہے کتے کا زہر ہڑوالے کو (کاٹے ہوئے کو) کہ نہیں باقی رہی اسکی کوئی رگ اور نہ جوڑ مگر داخل ہو جاتا ہے اسمیں۔

है उन लोगों का? कि बचते हैं उस चीज़ से जिसे मैं खुद करता हूँ, तो अल्लाह तआला की क़सम मैं ज़्यादा जानने वाला हूँ अनसे अल्लाह तआला को और मैं ज़्यादा अल्लाह तआला का ख़ौफ़ करने वाला हूँ अनसे।

156 हदीस शरीफ़:– तशरीफ़ लाए प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मदीना ए मुनव्वरा में और अहले मदीना शादी करते थे खजूरों की, तो फ़रमाया प्यारे नबी ने, यह तुम क्या करते हो? अहले मदीना ने कहा कि हम इसको करते आये हैं, फ़रमाया प्यारे नबी ने कि शायद अगर तुम ऐसा न करो तो बेहतर है, तो उन्होंने खजूर की शादी करना छोड़ दी तो उन्हें नुक़सान हो गया, रावी ने फ़रमाया ज़िक्र किया इस वाक़ेए का प्यारे नबी से तो फ़रमाया प्यारे नबी ने बस मैं एक इनसान हूँ जब हुक्म फरमाऊँ मैं तुमको कसी ऐसी चीज़ का जो तुम्हारे दीन के मुआमले में है तो उसे ले लो और जब मैं हुक्म फ़रमाउँ किसी चीज़ का अपनी राय से तो बस मैं एक इनसान हूँ।

157 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बस मेरी कहावत और उसकी कहावत कि भेजा है मुझको अल्लाह तआला ने जिसके साथ उस शख्स की कहावत की तरह है, जो आया किसी क़ौम के पास तो कहा उस ने ऐ मेरी क़ौम! बेशक देखा है मैंने एक लश्कर अपनी आँखों से और बेशक मैं खुला डर सुनाने वाला हूँ, तो निजात तलाश करो निजात, तो हुक्म माना उनका एक जमाअत ने उनकी क़ौम में से, तो रात भर चले तो वो चले आसान रास्ते पर तो निजात पाई उन्होंने और

بلکہ سنت کریمہ کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم فرمایا۔ اس لئے ہم سنی مسلمان اپنے آپکو اہل سنت کہتے ہیں اہل حدیث نہیں کہتے۔ دنیا میں اہل حدیث کوئی نہیں ہوسکتا۔ حضرات صحابہؓ کرام کے اعمال و افعال بھی لغوی نقطۂ نظر سے داخل سنت ہیں۔ ان کی ایجادات بدعت حسنہ ہیں۔ سیّدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز تراویح کی باقاعدہ جماعت جاری فرمائی تھی اور اس کے بارے میں فرمایا نعمت البدعة هذه یعنی اچھی بدعت ہے یہ۔ بلاشبہ نماز تراویح کی جماعت کا باقاعدہ قیام بدعت ہے مگر بدعت سیۂ نہیں بلکہ بدعت حسنہ ہے کیوں کہ شرعاً بدعت ہے مگر لغۃً سنت ہے اور مسلمانوں کو اس پر عمل کرنا لازم ہے۔ جن احادیث کریمہ میں بدعت کے خلاف سخت وعیدیں ہیں ان سے عملی بدعت ہرگز ہرگز مراد نہیں بلکہ وہاں نئے عقیدے مراد ہیں اور اس کا اعتراف خود "بدعت بدعت" کی رٹ لگانے والوں کو بھی ہے۔ تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں فقیر قدیری کی کتاب "بدعت کی حقیقت"۔ چنانچہ اس حدیث شریف میں بھی بدعت سے مراد عقیدے کی بدعت ہے۔ کیوں کہ گمراہی عقیدے کی بدعت ہی میں ہوتی ہے نہ کہ اعمال کی بدعت میں۔ نئے نئے فرقے بدعات و گمراہی ہیں۔ اور اگر اس حدیث شریف میں بدعت سے مراد اعمال ہوں بھی تو پھر بدعات سیۂ ہی مراد ہونگی کہ ہر بری بدعت گمراہی ہے۔ بدعت حسنہ تو کبھی مباح و مستحب کبھی واجب و فرض ہوتی ہے۔

(۱۷۵) سیدھے راستے سے مراد اس حدیث شریف میں اور قرآن کریم کی مذکورہ آیت کریمہ میں دینِ حق ہے گویا کہ عقائد حقہ، اعمالِ صالحہ یہ اللہ تعالیٰ کی راہ ہے اور یہ ایک ہی راہ ہے اور اس کے علاوہ جتنی راہیں ہیں وہ جہنم کی طرف لے جاتی ہیں عقائدِ حقہ اور اعمالِ صالحہ کو دینِ حق راہِ حق مذہب حق مسلکِ حق "اہل سنت و جماعت" کہا جاتا ہے طریقت کے پانچ سلاسل عالیہ مداری، قادری، نقشبندی، سہروردی، چشتی۔ شریعت کے چار طریقے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی یہ راہِ مستقیم ہے۔ کیوں کہ سبکے عقائد یکساں ہیں۔ اعمال میں فروعی و تحقیقی اختلاف ہے اور اس اختلاف میں بہر صورت پیارے نبی نے اجر وثواب کی بشارت دی ہے۔ اہل سنت کے علاوہ جتنے بھی باطل فرقے ہیں سب نے نئے نئے عقیدے گڑھ لئے اور آڑے ٹیڑھے راستے اختیار کرلئے ہیں۔ اس حدیث شریف میں شیطان سے مراد یا توان جھوٹے دھرموں کے بانیان و موجدین ہیں جیسے اسمٰعیل دہلوی، غلام احمد قادیانی، عبداللہ چکڑالوی وغیرہم۔ راہِ حق، دین حق، مذہب حق، مسلک حق والے صرف اہل سنت و جماعت ہیں اور یہی ایک فرقہ جنتی ہے۔ اور جو دوسرے آڑے ٹیڑھے راستوں پر ہیں سب کے سب جہنمی ہیں اور یہ بہتر کے بہتر جہنم کی ڈاٹ ہیں۔ اس حدیث شریف نے صلح کلیت کی ارتھی سجادی ہے بلکہ انتم سنسکار بھی کردیا ہے۔

(۱۷۶) حقیقت میں مومن وہ ہے جس کا دل احکام نبوی کو پسند کرے اور اسکے علاوہ کو نا پسند کرے اور اسمیں قرآنِ کریم اور احادیث کریمہ کے تمام احکام داخل ہیں کیوں کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہیں۔ اور پیارے رسول لائے ہیں اگر واقعی کوئی دینی چیز کو بُرا جانے تو وہ کافر ہے۔ فساق وفجار گناہوں کو اچھا اور نیکیوں کو بُرا نہیں سمجھتے اسلئے وہ مومن ہیں کافر نہیں۔ بدعملی سے مومن گنہگار ہوتا ہے بداعتقادی سے سرمایۂ ایمان برباد ہوتا ہے۔ جب آدمی کا اعتقاد بھی اچھا ہو اور اعمال بھی اچھے ہوں تو وہ کدورت نفسانی کی قید سے آزاد ہوجاتا ہے اور صفاتِ نورانیہ سے اسکا وجود روشن و منور ہوجاتا ہے اور یہ شان حضرات اولیاءِ کرام کی پائی جاتی ہے۔

(۱۷۷) جو سنت کہ چھوڑ دی گئی ہو اسے رائج کرنا کہ خود بھی عمل کرنا اور دوسروں کو اس پر عمل کرنے کی رغبت دلانا جیسا کہ آج کے زمانے میں داڑھی رکھنا یہ سنت مسلمان چھوڑتے جارہے ہیں۔ مردہ سنت کو زندہ کرنے میں اجر وثواب کی وجہ یہ ہے کہ اسمیں لوگوں کے طعنے اور ہوٹنگ برداشت کرنا پڑتی ہے اور سنت کو زندہ کرنے کی خاطر سختیاں جھیلنا پڑتی ہیں تو یہ بھی ایک قسم کا جہاد ہے اور اس میں شریک بڑا غازی ہے جس بھلائی کے موجد کو ثواب ملتا ہے وہی بھلائی کے رائج کرنے والے کو بھی اجر وثواب ملتا ہے۔ اور یہ امتیازی شان اپنی جگہ کہ مردہ سنت پر عمل کرنے والے کو صرف اپنے عمل کرنے کا ثواب ملے گا مگر اس مردہ سنّت کو زندہ کرنے والے کو ان سبکے اعمال کی برابر ثواب ملے گا جو صبح قیامت تک مردہ سنّت پر عمل پیرا ہونگے اور اس

مردہ سنت کو زندہ کرنے والے کا نامۂ اعمال انتہائی تابناک اور اجر و ثواب کا عظیم اسٹاک ہوگا اور عمل کرنے والوں کے اجر و ثواب میں کچھ کمی بھی نہ ہوگی۔ سیدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بدعت ضلالہ کہنے کا مطلب بدعت حسنہ کو نکالنا ہے (مرقاۃ شریف) یہ حقیقت ایک بار پھر واضح ہوگئی کہ بدعت ضلالہ اور بدعت حسنہ یہ تقسیم حق ہے ہر بدعت پر ایک حکم نافذ نہیں کیا جاسکتا بدعت ضلالہ یا بدعت سیئہ کا موجد مجرم ہے جیسے اردو میں اذان دینا یا نماز پڑھنا یا خطبۂ جمعہ پڑھنا یا بُرے عقائد کو جنم دینا۔ اچھی بدعت (بدعت حسنہ) کا موجد ثواب کا مستحق ہے جیسے علم نحو و صرف کے موجد مدارس اسلامی، اعراس بزرگانِ دین، محافل میلاد شریف، مجالسِ ذکر شہادت، سترہویں شریف، گیارہویں شریف، چھٹی شریف، چودھویں شریف کے موجد۔ اس حدیث شریف میں بدعت کی تقسیم کا مسئلہ واضح انداز میں سمجھ میں آتا ہے کہ بدعت ایک نہیں بلکہ ایک سے زائد ہیں اور ہر بدعت کا حکم الگ الگ ہے۔

(۱۷۸) حجاز مقدس عرب شریف کا وہ صوبہ ہے جس میں مدینۂ منورہ، مکہ مکرمہ، طائف شریف وغیرہم ہیں۔ اخیر زمانے میں مسلمانوں کو جب کہیں پناہ نہ ملے گی تو وہ حجازِ مقدس میں جمع ہو جائیں گے اور پھر وہاں بھی امن نہ پائیں گے تو پھر صرف مدینۂ منورہ میں سمٹ آئیں گے مدینۂ منورہ ہی میں آفتاب نبوت غروب ہوا اور یہیں سے اسکی کرنیں یعنی شریعت مطہرہ غائب ہوگی۔ جس طرح پہاڑی بکریاں پہاڑ کی چوٹی پر سمٹ کر درندوں سے خود کو محفوظ کر لیتی ہیں اسی طرح اخیر زمانے میں دنیا بھر کی مسلمانوں کو آخری پناہ گاہ مدینہ شریف ہے۔ جس طرح سانپ کا اپنے سوراخ سے پہاڑی بکری کا پہاڑی کی چوٹی سے سدا رابطہ رہتا ہے ایسے ہی ایمان والوں کا رابطہ اپنی ایمانی پناہ گاہ مدینہ شریف سے ہمیشہ رہا ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ بعض نادانوں نے اس کا مطلب یہ سمجھ لیا ہے کہ قرب قیامت میں اسلام مدینۂ منورہ پہنچے گا اس سے پہلے اور جگہوں پر ایمان و اسلام ہوگا اور حجازِ مقدس یا مدینۂ منورہ میں نہ ہوگا یہ کھلی جہالت و ضلالت و گمراہی ہے۔ ابتداءِ اسلام میں بھی تھوڑے مسکین حضرات نے اسلام قبول کیا اور وہ اس پر پوری پامردی سے قائم رہے اور بڑے بڑے مظالم برداشت کرتے رہے اسی طرح قرب قیامت میں تھوڑے سے غریب مسلمان رہ جائیں گے اور دین اسلام پر پوری پامردی کے ساتھ ثابت و قائم ہونگے۔ باقی تمام دنیا میں کفر ہی کفر ہوگا۔ بعض نادانوں نے اس کا یہ مطلب سمجھ رکھا ہے کہ اسلام میں جو بھی نیا فرقہ جنم لے اور اسکے ماننے والے تھوڑے ہوں تو وہی حق پر ہونگے جیسا کہ بدعقیدہ لوگ عام طور پر خیال کرتے ہیں۔ پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی بڑی جماعت کے ساتھ رہو اور بفضلہ تعالیٰ و بکرم حبیبہ الاعلیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام وہ بڑی جماعت اہل سنت ہی کی ہے جو قرب قیامت میں تھوڑی رہ جائیگی اور مدینے شریف میں سمٹ جائیگی۔ شعر:

دلکش ہے بہت لوگو تحریر مدینے کی
چمک کی طرح پائی تاثیر مدینے کی (یا نبی)

(۱۷۹) یہ فرمانا کہ میری امت میں تہتر فرقے ہونگے یہ علم غیب رسول کی کھلی دلیل ہے اور میری امت میں بھی ایسے لوگ ہوں گے جو وہی کریں گے جو بنی اسرائیل نے کیا تھا یہ بھی علم غیب نبی کا روشن ثبوت ہے جیسے اپنے پاؤں کے دو جوتوں میں کوئی فرق نہیں ہوتا لمبائی چوڑائی، شکل و صورت میں یکساں ہوتے ہیں ایسے ہی میری امت کے بعض افراد کے اعمال و عقائد بنی اسرائیل کے اعمال و عقائد کی طرح ہو جائینگے یہ بھی علم غیب مصطفےٰ کی واضح برہان ہے۔ قیامت اور بعد قیامت تک کے تمام حالات و معاملات پیارے نبی کے پیش نظر ہیں اور کوئی چیز نگاہِ رسول سے پوشیدہ نہیں ہے۔ شعر:

اللہ نے محبوب کو وہ علم دیا ہے
رہتے ہیں مدینے میں زمانے کی خبر ہے (یا نبی)

آج بھی اس حدیث پاک کی جلوہ سامانیاں ہیں کہ کتنے نام نہاد مسلمان بنی اسرائیل کے چپل چاٹ رہے ہیں اور انکے رنگ میں رنگے جا رہے ہیں۔ شکل و صورت ہے تو بنی اسرائیل کی اعمال و کردار ہے تو بنی اسرائیل کا، اُنہوں نے داڑھیاں منڈائی تو اِنہوں نے بھی داڑھیاں منڈائیں اُنہوں نے موچھیں بڑھائیں تو اِنہوں نے بھی مونچھیں بڑھائیں۔ انہوں نے ٹائی کوٹ پتلون پینٹ شرٹ پہنی تو اِنہوں نے بھی یہی ریت اپنائی۔ بنی اسرائل میں (بہتر ۷۲) فرقے ہوئے اور سبکے سب گمراہ و جہنمی ہوئے مگر مسلمانوں

میں تہتر (۷۳) ہونگے بہتر جہنمی ہونگے اور ایک جنتی ہوگا جیسے بعض اسرائیلی حضرات انبیاء کرام کے دشمن ہیں ایسے ہی نام نہاد مسلمانوں میں بعض فرقے ہیں جو پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں جیسے بعض اسرائیلی بعض حضرات انبیاء کرام کو خدا اور خدا کا بیٹا مان بیٹھے تھے ایسے ہی بعض نام نہاد مسلمان دعوے دار جاہل و نادان پیارے رسول کو عین خدا یا جزءِ خدا مانتے ہیں اور اسے روحِ تصوف رمز طریقت جانتے ہیں۔ وہ لوگ اس حدیث شریف میں اپنے باطل دھرم کی ارتھی بھی دیکھ لیں جو تمام فرقوں میں تال میل دیکھنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں مسلمانوں میں فرقہ بندی نہیں ہونی چاہئے وہ نادان سوچیں کیا فرمانِ رسول غلط ہوسکتا ہے؟ ہاں سچائی یہ ہے کہ تہتر (۷۳) فرقے ہونا حق ہے بہتر کا جہنمی ہونا حق ہے اور ایک فرقے کا جنتی ہونا حق ہے اور وہ وہی فرقہ ہے جو پیارے نبی اور حضرات صحابۂ کرام کے عقائد پر ہو۔ ظاہر ہے کہ یہ عقائد صرف اور صرف اہل سنت و جماعت کے ہیں۔ اہل سنت و جماعت کے علاوہ جتنے بھی فرقے ہیں سب کے عقائد کفری ہیں۔ اگر ہم پیارے نبی اور حضرات صحابۂ کرام کے عقائد پر ہونگے تو ہماری عمر چودہ سو سال ہو جائے گی اور اگر ہم نے بعد میں جنم لینے والے کسی دھرم کو قبول کیا تو یہ جہنم کا ریزرویشن ہوگا۔ بہت سی احادیث کریمہ میں اور اس حدیث شریف میں بھی پیارے نبی نے اپنے آپکو اور اپنے پیارے تمام اصحاب پاک کو ایمان کی کسوٹی قرار دیا ہے وہ جنکا ایمان انکا سا ہوگا وہ ایمان والے ہیں اور جنکا ایمان انکا سا نہ ہو وہ بے ایمان ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ "اگر وہ ایمان لائیں اسطرح جس طرح تم ایمان لائے ہو دین پر تو یقیناً وہ ہدایت پا جائینگے (بصیرۃ الایمان ص ۵۸) عقائد اور اصولی اعمال یہ عقائدِ صحابہ کی طرح ہوں اور انکے اعمال کی اصل زمانۂ صحابۂ کرام میں موجود ہو۔ ما انا علیہ و اصحابی سے فروعی مسائل مراد نہیں ہیں کیوں کہ بیشمار فروعی مسائل ایسے ہیں جو زمانۂ صحابۂ کرام میں نہ تھے اور ان کے کرنے والے ہر گز دوزخی نہیں۔ حضرات صحابۂ کرام حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، اور مداری، قادری، نقشبندی، سہروردی، چشتی نہ تھے انہوں نے بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، ابو داؤد شریف، ابن ماجہ شریف، نسائی شریف، طحاوی شریف، مسند امام اعظم وغیرہ ہم نے لکھیں نہ انہوں نے دارالعلوم دارالافتاء اور مدارس اسلامی قائم کئے نہ ہوائی جہازوں اور راکٹوں سے جہاد کئے اور ہم یہ سب کچھ کرتے ہیں لہذا کوئی نادان اسکو اپنی گھٹیا اور گندے دھرم کیلئے دلیل نہ بنائے۔ اہل سنت و جماعت کے تمام عقائد وہی ہیں جو حضرات صحابۂ کرام کے تھے اور اعمال و معمولات اہل سنت بھی وہی ہیں جنکی اصل عہد صحابۂ کرام میں موجود ہے اسکو یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ درختِ اسلام عہد نبوی میں لگا اور عہد صحابۂ کرام میں پھولا پھلا اب قیامت تک اس پر پھل آتے رہینگے اے ایمان والو! کھاتے رہو۔ بس اسکا خیال رہے کہ پھل اسی درخت کے ہوں۔ وہ نادان بھی اپنی خرابیٔ عاقبت کا خیال کریں جو سیّدنا حضرت مولا علی، سیّدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کی بارگاہ میں گستاخی کے عادی ہو گئے ہیں اور وہ لوگ تو نادانی کی انتہائی منزل پر براجمان ہیں جو اُم المومنین (مومنوں کی ماں) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں گستاخیاں کرنے کو سعادتِ دارین سمجھ بیٹھے ہیں۔ اُم المومنین کی توہین حضرات صحابۂ کرام کی توہین ایمانی خودکشی کے مترادف ہے۔ اور انتہائی بے غیرت ہوگا جو اپنی ماں کی شان میں گستاخی کرے۔ اللہ تعالیٰ سیّدتنا اُم المومنین حضرت عائشۂ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صدقے میں تمام اُمہات المومنین ازواج مطہرات کی عزت و تکریم عظمت و تعظیم کی توفیق رفیق بخشے۔

آمین بجاہ رحمۃ للعلمین علیہ الصلوٰۃ و التسلیم۔

(۱۸۰) جنتی ہونے کیلئے دو چیزوں کی ضرورت ہے (۱) سنت کی پیروی (۲) مسلمانوں کی بڑی جماعت کے ساتھ رہنا۔ اسی حدیث شریف کی روشنی میں ہمارے فرقے کا نام اہلسنت و جماعت ہے۔ یہ فارسی ترکیب ہے۔ عربی ترکیب یوں ہوگی اھل السنۃ و الجماعہ بعض نادان اہل سنت والجماعۃ لکھتے ہیں اس جملے میں آدھی ترکیب فارسی ہے اور آدھی ترکیب عربی ہے جو از روئے قواعد غلط ہے یا تو مکمل فارسی ترکیب ہو یا مکمل عربی ترکیب ہو۔ بڑی جماعت مسلمین سے وہ فرقہ مراد ہے جسمیں حضرات فقہائے کرام، علماء عظام، مشائخ و صوفیائے اعلیٰ مقام اور اولیاء اللہ ہوں۔ یہ شرف بھی صرف

(۱۸۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ اُمَّتِىْ اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِى النَّارِ۔ (رواه الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ نہیں جمع فرمائے گا میری امت کو یا فرمایا پیارے رسول نے امت محمد کو گمراہی پر اور دست قدرت اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں کی بڑی جماعت پر ہے، جو مسلمانوں کی بڑی جماعت سے الگ رہا الگ ہی جائیگا آگ میں۔

(۱۸۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِى النَّارِ. (رواه ابن ماجۃ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیروی کرو تم مسلمانوں کی بڑی جماعت کی اس لئے کہ جو الگ ہوا وہ الگ ہی آگ میں جائیگا۔

(۱۸۳) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَا بُنَىَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِىَ وَلَيْسَ فِىْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ يَابُنَىَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِىْ وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِىْ فَقَدْ اَحَبَّنِىْ كَانَ مَعِىَ فِى الْجَنَّةِ۔ (رواه الترمذی)

ترجمہ: سیدنا حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا، کہ فرمایا مجھ سے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے میرے پیارے بیٹے اگر قدرت ہو تمہیں یہ کہ صبح کرو تم اور شام کرو تم اس حالت میں کہ نہیں ہو تمہارے دل میں کوئی کینہ کسی کیلئے تو کرو، پھر فرمایا اے میرے پیارے بیٹے اور میری سنت سے اور جس نے محبت کی میری سنت سے تو محبت کی اس نے مجھ سے، اور جس نے محبت کی مجھ سے تو ہوگا وہ میرے ساتھ جنت میں۔

(۱۸۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِىْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِىْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ۔ (رواه فی المشکوٰة وکتاب الزهد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے مضبوط پکڑا میری سنت کو میری امت کے بگڑنے کے وقت تو اس کیلئے ثواب ہے سو (۱۰۰) شہیدوں کا۔

(۱۸۵) حدیث شریف: عَنِ النَّبِىِّ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ اَتَاهُ عُمَرُ فَقَالَ اِنَّا نَسْمَعُ اَحَادِيْثَ مِنْ يَهُوْدٍ

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جس وقت حاضر ہوئے انکی بارگاہ میں حضرت عمر تو انہوں نے عرض کیا کہ بیشک ہم سنتے ہیں کچھ باتیں یہود کی

झुटलाया एक गिरोह न उनकी क़ौम में से तो सुबह की उन्होंने अपनी जगह पर, तो सुबह को टूट पड़ा उन पर लश्कर तो हलाक कर दिया उनको और तहस नहस करके रख दिया उनको, तो यह कहावत उसकी है जिसने हुक्म माना मेरा, फिर इत्तिबा की उसकी जो मैं लाया हूँ और कहावत उसकी जिसने नाफ़रमानी की मेरी और झुटलाया उसको जो लाया हूँ मैं हक़ से।

158 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कहावत मेरी उस शख़्स की कहावत की तरह है जिसने रोशन की आग, फिर जब रोशन किया आग ने अपने इर्द गिर्द को तो बन गए परवाने और यह जानवर जो गिरते हैं आग में, गिरने लगे आग में और रोकने लगा उन्हें और वो जानवर छाए जा रहे हैं आग पर तो गिरे जाते हैं आग में, तो मैं बचाने वाला हूँ तुम्हारी कमर पकड़ कर आग से और तुम गिरे जा रहे हो उसमें, फ़रमाया प्यारे नबी ने यह मेरी कहावत है और तुम्हारी कहावत है, मैं बचाने वाला हूँ तुम्हें तुम्हारी कमर पकड़ कर आग से, भाग आओ आग से, भाग आओ आग से, मगर तुम मुझ पर ग़ल्बा करना चाहते हो तुम गिरे जाते हो उस आग में।

159 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मिसाल उसकी कि भेजा है अल्लाह तआला ने मुझे जिसके साथ हिदायत और इल्म में से, उस बहुत सी बारिश की तरह है जो पहुँची

اور صرف اہل سنت و جماعت ہی کو حاصل ہے۔ اس فرقہ ناجی اہل سنت و جماعت کے علاوہ کسی ناری فرقے میں اولیاء نہیں ہیں۔ ناظرین! تہتر فرقے کون کون سے ہیں اسکی تفصیلات بزرگان دین نے اسطرح بیان فرمائی ہے کہ بڑے بڑے فرقے بنام اسلام آٹھ ہیں (۱) معتزلہ (۲) رافضی (۳) خوارج (۴) مرجئہ (۵) نجاریہ (۶) جبریہ (۷) مشبّہ (۸) ناجیہ۔ پھر انکے بعض میں بھی کچھ ذیلی فرقے ہیں جیسے معتزلہ میں بیس (۲۰) فرقے ہیں اور رافضیوں میں بائیس (۲۲) فرقے ہیں اور خوارج میں بیس (۲۰) فرقے ہیں اور مرجئہ کے پانچ اور نجاریہ کے تین فرقے ہیں اور جبریہ و مشبّہ کا ایک ایک فرقہ ہے اور فرقۂ ناجیہ اہل سنت و جماعت ہیں۔ فرقۂ وہابیہ خوارج ہی میں شامل و داخل ہے۔ اہل سنت کے حق ہونے کی کچھ دلیلیں تو آپ نے ملاحظہ فرمالیں ایک اور مضبوط دلیل ملاحظہ فرمائیں کہ یہ دین اسلام نقل کے ساتھ ہم تک پہنچا ہے محض عقل کے گھوڑے دوڑانا اس میں کافی نہیں ہے اور اس مین تواتر بھی قائم رہا ہے کہ تمام صحابۂ کرام اور تابعین عظام اسی مذہب اہل سنت و جماعت کے اعتقاد پر تھے اور یہ بعد میں پیدا ہونے والے دھرم تو یوں بھی باطل ہیں کوئی صحابی یا کوئی تابعی اس دھرم کا ممبر نہ تھا جب دھرم ہی نہ تھا تو ماننے والے کہاں سے ہونگے تمام محدثین، مفسرین، مجتہدین، مصنفین، فقہا، علماء، اولیاء سبکا مذہب اہل سنت و جماعت تھا اور ہے اور رہیگا۔ سلاسل طریقت اور تمام فقہائے شریعت اہل سنت و جماعت ہیں کیوں کہ عقائد سبکے ایک ہیں اصول سبکے نیک ہیں اور ان سب کا شمار ایک ہی فرقۂ ناجیہ اہل سنت و جماعت میں ہوتا ہے۔ برے عقائد و بدعت سیئہ ضلالہ کا سرایت کر جانے کو پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ کے کاٹنے سے تشبیہ نہ دی بلکہ پاگل کتے کے کاٹنے سے تشبیہ دی کیوں کہ سانپ کا کاٹا تو عام طور پر مر جاتا ہے وہ اوروں کو نہیں کاٹتا یعنی سانپ کا زہر متعدی نہیں ہوتا جس سے اوروں کی بھی موت ہو جائے جو گزرنا تھی اس پر گزر گئی مگر پاگل کتے کا کاٹا ہوا عرصے تک زندہ رہتا ہے یہ خود بھی پاگل ہو جاتا ہے اور یہ جسے کاٹ لے اسے بھی پاگل بنا دیتا ہے یہی مثال تمام بدمذہبوں، بدعقیدہ لوگوں کی ہے۔ بدعتی جہنمی ہر فرقے کی بنیاد "حسد" پر ہوتی ہے کوئی اللہ تعالیٰ سے حسد کر رہا ہے تو کوئی پیارے نبی سے کوئی ازواج مطہرات سے تو کوئی حضرات صحابۂ کرام سے، کوئی اہلبیت اطہار سے کوئی حضرات اولیائے کرام سے، کوئی حضرات شہدائے عظام سے، کوئی حضرات فقہائے کرام سے تو کوئی مجتہدین ذوی احترام سے۔ ان ناری فرقوں کی تعداد بھی پیارے نبی نے بہتر (۷۲) بتائی ہے اور لفظ حسد کے نمبر بھی بحساب ابجد بہتر (۷۲) ہی ہیں۔ شعر:

نبی کے جو ہیں دیوانے خرد تقسیم کرتے ہیں
بہتر فرقے دنیا کو حسد تقسیم کرتے ہیں (یارسول)

(۱۸۱) اس حدیث پاک کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا اجماع حق ہے جس مسئلے پر تمام حضرات اولیاء کرام و اولیاء عظام جمع ہو جائیں یعنی متفق ہو جائیں تو اس مسئلے پر بھی عمل کرنا ایسا ہی لازم و ضروری ہو جاتا ہے جیسا کہ قرآن کریم پر۔ اس حدیث شریف کی تائید قرآن کریم کی اس آیت کریمہ سے ہوتی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ "اور چلتا ہے وہ ایمان والوں کے راستے کے خلاف تو ہم چلائینگے اسکو اس راہ کی طرف جس سے وہ پھر گیا ہے اور ڈالینگے ہم اسکو جہنم میں اور بہت بُرا ہے ٹھکانہ واپسی کا" (بصیرۃ الایمان ص ۲۳۶) اجماع امت کا حق ہونا حجت شرعی ہونا یہ بھی امت محمدیہ کی خصوصیت ہے سیّدنا حضرت ابو بکر صدیق اکبر اور سیّدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت برحق ہیں کیوں کہ اس پر اجماع امتِ مسلمہ بھی ہو گیا تھا۔ مسلمانوں کی بڑی جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دست قدرت یعنی فضل و کرم ہے اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور رحمت اس پر سایہ فگن ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی بڑی جماعت کو غلطی اور دشمنوں کی ایذا سے بچائے گا اور اس پر سکینہ و طمانیت نازل فرمائے گا۔

(۱۸۲) ہمیشہ وہ عقائد اختیار کرنا چاہئیں جو مسلمانوں کی بڑی جماعت کے ہوں۔ آیاتِ کریمہ اور احادیث کریمہ کے جو معنی مسلمانوں کی بڑی جماعت نے سمجھے ہوں وہی معنی حق ہیں۔ اگر آج کوئی نئے معنی بتائے تو وہ جھوٹا ہے مثلاً خاتم النبین کے معنی آخری نبی ہیں اگر کوئی اس کے معنی اصلی نبی کے کرے تو وہ جھوٹا ہے ایسے

ہی مسلمانوں کی بڑی جماعت میلاد و قیام، درود و فاتحہ، قوالی و تعزیہ، ختمات و اعراس کرتی ہے اور اس کو اچھا جانتی ہے تو یہ کام ''اجماع'' سے بھی ثابت ہو گئے۔ حالانکہ ان تمام کاموں کے اچھے ہونے کے اور بھی دلائل ہیں۔ اگر چند مسلمان نما بے ایمان اچھے کاموں کو حرام کہیں تو جھوٹے ہیں مسلمانوں کی بڑی جماعت کبھی گمراہی پر متحد و متفق اور جمع نہیں ہو سکتی۔ مسلمانوں کی بڑی جماعت اللہ تعالیٰ کے زیر سایۂ کرم ہوتی ہے۔ پیارے رسول ﷺ نے فرمایا کہ جسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اچھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو بڑی شان بخشی ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ''اور اسی طرح بنایا ہم نے تمکو شاندار اُمت تا کہ ہو جاؤ تم گواہ لوگوں پر اور ہو جائیں رسول تم پر نگہبان'' (بصیرۃ الایمان ص ۶۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔ مسلمانوں کی بڑی جماعت تمام مسلمانوں کی معتبر ہے کہ کسی خاص جگہ اور کسی خاص وقت کی لہٰذا اگر کسی بستی میں ایک ہی سنی مسلمان رہ جائے باقی سب بے ایمان، نام نہاد مسلمان تو وہ اکیلا سنی ہے بڑی جماعت ہے کیوں کہ حضرات صحابۂ کرام سے لیکر اب تک کی جماعت کیساتھ ہے۔ اجتہادی مسائل میں بڑی جماعت کا اعتبار نہیں ہے۔ ایک مجتہد جمہور مجتہدین کے اجتہاد سے اختلاف کر سکتا ہے اور اس اکیلے کے اجتہاد پر عمل کرنا بھی جائز ہے۔ عام مسلمانوں کی بھی یہ حالت ہے اگر وہ بدعملی کا شکار ہو جاتے ہیں تو وہ اپنی بدعملی کو بدعملی ہی سمجھتے ہیں اور اپنی بدعملی کو گناہ ہی جانتے ہیں لہٰذا اب کوئی یہ دھوکہ بھی نہیں دے سکتا کہ مسلمانوں کی بڑی جماعت فلاں گناہ پر متفق ہو گئی ہے۔ کیوں کہ وہ اس گناہ کو کار ثواب نہیں جانتے بلکہ پاپ ہی سمجھتے ہیں، یہ بدعملی ہوئی اجماع نہ ہوا۔ جس نے مسلمانوں کی بڑی جماعت کے عقائد اختیار کئے تو وہ اس جماعت کے ساتھ جنت میں جائیگا اور یہ اونی پونی جماعتیں اور وفد لئے پھرنے والے جہنم کا ایندھن ہونگے۔ اگر مسلمان اپنے پیارے رسول کی بات مان لیں تو یہ اونی پونی جماعتیں اور وفود خود آپ اپنی موت مر جائینگے۔ یہ حدیث شریف بدمذہبیت اور نت نئے دھرموں سے بچنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

(۱۸۳) مسلمانوں کا اپنے مسلمان بھائی کی طرف سے دنیوی امور میں دل صاف ہو اور سینہ کینے سے پاک ہو تب اس میں انوار الٰہی و تجلیات محبوب الٰہی نظر آئیں گے۔ دھندلا آئینہ اور میلا دل قابل عزت نہیں ہوتا۔ مسلمانوں کو مسلمانوں کی خیر خواہی کرنا اسلامی فریضہ ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: ''بس تمام ایمان والے بھائی بھائی ہیں'' (بصیرۃ الایمان ص ۱۲۷۸) مگر کفار و مشرکین سے عداوت و نفرت اصلِ ایمان ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: ''آپ نہ پائیں گے لوگوں کو جو ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور یوم آخرت پر کہ دوست رکھیں گے وہ اسکو جنہوں نے مخالفت کی اللہ کی اور رسول کی اسکے اور اگر چہ ہوں وہ باپ دادا انکے یا بیٹے انکے یا بھائی انکے یا کنبے والے انکے یہی ہیں کہ لکھ دیا ہے اللہ نے دلوں میں انکے ایمان اور تائید فرمائی انکی روح کے ذریعے اپنی طرف سے اور داخل فرمائیگا انکو ایسے باغات مین کہ بہتی ہیں نیچے جنکے نہریں ہمیشہ۔ رہنے والے ہیں وہ اس میں راضی ہوا اللہ ان سے اور وہ اراضی ہوئے اللہ سے یہ جماعت ہے اللہ کی۔ خبردار! بیشک جماعت اللہ کی وہی کامیاب ہے'' (بصیرۃ الایمان ص ۱۳۷۲) ایسے ہی فاسق و فاجر مسلمان کی بدکاری و گنہگاری سے ناراض رہنا بھی عبادت ہے اعمال میں سنتوں کی پابندی کار ثواب ہے ایسے ہی دل صاف رکھنا اور اخلاق کا اچھا ہونا بھی سنت ہے جس سے قرب رسول نصیب ہوگا۔ پیارے رسول اللہ کی سنت کو دوست و محبوب رکھنا گویا پیارے نبی ہی کو دوست و محبوب رکھنا ہے اور اس دوستی و محبت کا مآل پیارے نبی کی جنت میں رفاقت و معیت کی صورت مین زیب تقدیر ہوگا۔ ہر مسلمان غور کرے کہ سنت سے محبت رکھنے کا کتنا اونچا مرتبہ ہے۔ دارین کی تمام نعمتیں ایک طرف اور یہ ایک نعمت ایک طرف۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اہل سنت و جماعت بنائے۔ آمین بجاہ رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔ آج کل بہت سے نام نہاد مسلمان اتباع سنت کا دعویٰ تو کرتے ہیں سینے کینے سے بھرے ہوئے ہیں حیرت بالائے حیرت یہ کہ پیارے نبی ﷺ کے امتی ہونے کے دعویدار پھر پیارے نبی ﷺ کی طرف سے سینوں میں کینے پل رہے ہیں انہیں کینہ پرور لوگوں کا یہ گندہ عقیدہ ہے کہ پیارے نبی ﷺ کو

اپنے انجام و مآل کی خبر نہیں کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ پیارے نبی ﷺ کیساتھ کیا معاملہ فرمائیگا جب کہ پیارے نبی ﷺ مالکِ جنت، قاسم جنت، شافع محشر، قاسم کوثر ہیں اور انکی سنتوں سے محبت کرنے والوں کو جنت میں رفاقت و معیت کی بشارت ہے۔

(۱۸۴) جب مسلمانوں میں بے عملی بدعملی کا دور دورہ ہو ایسے ماحول میں سنتوں پر عمل کرنا اور سنتوں کو رواج دینا بڑا ہی کٹھن معاملہ ہوتا ہے اور ایمان والوں کو بڑے دشوار گزار راستوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ شہید تو ایک بار تلوار کا گھاؤ کھاتا ہے اور پار ہو جاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے یہ مومن و مخلص بندے زندگی بھر بدعملوں بے عملوں کی زبانِ طعن کے شکار رہتے ہیں اور تیرِ ملامت کا نشانہ بنے رہتے ہیں اور اللہ و رسول کی خاطر سب کچھ برداشت کرتے ہیں حقیقت میں انکا جہاد جہاد اکبر ہے اس زمانے میں داڑھی رکھنا رکھانا سود سے بچنا بچانا بھی ایسا ہی ہے۔

(۱۸۵) اس حدیث شریف میں ایمان والوں کیلئے تعلیم ہے کہ وہ دینی تعلیم کیلئے کسی بدعقیدہ کے پاس نہ جائیں جیسے یہود و نصاریٰ علم و ہدایت کیلئے اپنی آسمانی کتب کو چھوڑ کر پادریوں، پوپوں اور جوگیوں کی پاس جایا کرتے تھے۔ یہ حدیث شریف دین و ہدایت کے بارے میں ہے اور جو دینِ اسلام کو کامل نہ جانے اور ناقص مانے وہ کافر ہے کیوں کہ اسلام کامل و اکمل دین ہے اسے چھوڑ کر دوسری جگہ جانا یہ دین اسلام کی توہین ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: ''آج کامل کیا میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو اور پوری فرمادی میں نے تم پر اپنی نعمت اور پسند فرمایا میں نے تمہارے لئے اسلام کو دین'' (بصیرۃ الایمان ص ۲۶۰) دین اسلام کامل ہونے اور پیارے نبی کے اکمل ہونے کے بعد کسی دوسرے دھرم کی طرف متوجہ ہونا اور اسکی بات کو سننا اور پسند کرنا یہ شاخِ نازک پر بیٹھنے کے مترادف ہے۔ شعر:

تیرا دین کامل ہے اور نبی ترے اکمل

تیرا شاخ نازک پر ہائے کیوں بسیرا ہے (یا نبی)

دنیوی چیزیں ہر جگہ سیکھی جاسکتی ہیں کیوں کہ پیارے نبی ﷺ کی پیاری تعلیم ہے کہ ''کلمہ حکمت مسلمان کی گمی ہوئی دولت ہے جہاں سے بھی ملے لیلو'' اس حدیث شریف مین ان لوگوں کیلئے غور و فکر کا مقام ہے جو بدمذہبوں بددینوں بدعقیدہ لوگوں کے جلسے میں جانے سے پرہیز نہیں کرتے جبکہ سیّدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے مثالی مومن کو اہلِ کتاب کے علماء کی صحبت سے پیارے نبی نے منع فرمادیا۔ دین اسلام ایسا دین ہے جسمیں نہ تو کوئی کمی ہے اور نہ کوئی پوشیدگی ہے پھر دوسروں کی طرف جانا رغبت کرنا غیر اسلامی اور نادانی کا عمل ہے۔ تمام بدعقیدہ لوگوں کے رسائل و اخبارات اور کتب پڑھنے سے اجتناب لازمی و ضروری ہے جب امیر المومنین منع فرمادئے گئے تو آج کے ٹرپونجئے کس کھیت کی مولی ہیں ''چہ پدی چہ شوربہ پدی''۔ شب معراج اللہ تعالیٰ نے تمام حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام سے پیارے نبی کی اتباع و پیروی اور ان پر ایمان لانے انکی نصرت کرنے کا وعدہ لیا تھا۔ ارشاد رب قدیر ہے: ''اور یاد فرمایئے اے پیارے نبی جب لیا اللہ نے عہد نبیوں سے کہ جب عطا فرماؤں میں تمکو کتاب اور حکمت پھر تشریف لائیں تم میں رسول جو تصدیق فرمانے والے ہیں اسکی جو تمہارے ساتھ ہے۔ ضرور ایمان لانا تم ان پر اور ضرور مدد کرنا تم انکی اللہ نے فرمایا کیا اقرار کرلیا تم نے اور لے لیا تم نے اس پر میرا بھاری ذمہ۔ انبیاء نے کہا اقرار کرلیا ہم نے۔ اللہ نے فرمایا تو آپس میں گواہ ہو جاؤ تم اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔ پھر جو پھرا اس اقرار کے بعد تو وہی ناپسندیدہ کام کرنے والے ہونگے (بصیرۃ الایمان ص ۱۴۸) جب حضرات انبیاء کرام مجھ پر ایمان لائے تو میرے ہوتے ہوئے ان نبیوں کی امتوں سے ہدایت لینے کیلئے جانا گویا کہ آفتاب کے ہوتے ٹمٹماتے ہوئے چراغوں سے روشنی حاصل کرنا اہلِ عقل سے بعید ہے۔ آج مسلمان اس غلطی کا بھی شکار ہیں کہ کفار و مشرکین کے اخلاقیات اور دیانت و امانت کی بھرے منہ تعریفیں کرتے ہیں جب کہ ایسا نہ چاہئے۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر حضرت موسیٰ بھی ظاہری حیات کیساتھ دنیا میں ہوتے تو وہ بھی میرے حلقے کے مطیع و اسیر ہوتے جیسا کہ قربِ قیامت میں سیّدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر آسمان سے نزول فرمائیں گے تو آپ نبی کی شان کے ساتھ نہ آئیں گے بلکہ امت محمدیہ کے منصب پر جلوہ افروز ہوں گے۔

(۱۸۶) جو شخص طیب و طاہر مال کھائے اور سنتوں پر عمل کرنے کا

تُعْجِبُنَا اَفَتَرىٰ اَنْ نَكْتُبَ بَعْضَهَا فَقَالَ اَمُتَهَوِّكُوْنَ اَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارىٰ

جو بھلی لگتی ہیں ہم کو تو کیا رائے ہے پیارے نبی کی؟ یہ کہ ہم لکھ لیا کریں کچھ باتوں کو، تو فرمایا پیارے نبی نے کیا تم متحیر ہو جیسا کہ متحیر ہیں یہود و نصاریٰ،

لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَاءَ نَقِيَّةً وَلَوْكَانَ مُوْسىٰ حَيًّا مَاوَسِعَهُ اِلَّا اِتِّبَاعِيْ۔ (رواہ احمد والبیھقی)

بلاشبہ لایا ہوں میں تمہارے پاس شریعت روشن اور صاف اور اگر ہوتے حضرت موسیٰ بقید حیات ظاہری تو نہیں تھی ان کیلئے کوئی گنجائش مگر میری پیروی کی۔

(۱۸۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَكَلَ طَيِّباً وَّ عَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ وَّاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو کھائے پاکیزہ اور عمل کرے سنت پر اور مامون رہیں لوگ اسکی زیادتی سے تو داخل ہوگا وہ جنت میں،

فَقَالَ رَجُلٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ لَكَثِيْرٌ فِي النَّاسِ قَالَ وَسَيَكُوْنُ فِيْ قُرُوْنٍ بَعْدِيْ۔ (رواہ الترمذی)

پھر ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ بیشک آج ایسے بہت ہیں لوگوں میں، فرمایا پیارے رسول نے اور بھی ہونگے زمانوں میں میرے بعد کے۔

(۱۸۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّكُمْ فِيْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَمَا اُمِرَبِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک تم ایسے زمانے میں ہو کہ جو چھوڑے تم میں سے دسواں حصہ اس کا حکم دیئے گئے ہو جس کا

هَلَكَ ثُمَّ يَاْتِيْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَبِهٖ نَجَا۔ (رواہ الترمذی)

تو ہلاک ہو جائے، پھر آئیگا ایک زمانہ کہ جو عمل کرے اس میں دسویں حصے پر اسکے حکم دیا گیا ہے جس کا تو نجات پائے۔

(۱۸۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوْا عَلَيْهِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں گمراہ ہوئی کوئی قوم ہدایت کے بعد مگر دھکیل دیئے گئے وہ جھگڑے میں

ثُمَّ قَرَءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الْاٰيَةَ "مَاضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلاً بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ۔ (رواہ الترمذی)

پھر تلاوت فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت کریمہ "نہیں بیان کیا انہوں نے اسکو آپ سے مگر جھگڑا کرنے کیلئے بلکہ وہ لوگ جھگڑالو ہیں"(بصیرۃ الایمان ص ۱۲۱۴)

(۱۸۹) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَيُشَدِّدَاللّٰهُ عَلَيْكُمْ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ نہ سختی کرو اپنی جانوں پر ورنہ سختی فرمائے گا اللہ تعالیٰ تم پر

ज़मीन को तो था उसका कुछ हिस्सा अच्छा कि जज़्ब कर लिया पानी को तो उगाई घास और चारा बहुत, और था ज़मीन का कुछ हिस्सा सख्त, ठहरा लिया उस ने पानी को तो फ़ायदा दिया अल्लाह तआला ने उस पानी के ज़रिये लोगों को, तो पिया उन्होंने और पिलाया उन्होंने और खेती की उन्होंने और पहुँचा कुछ ज़मीन के दूसरे हिस्से में कि वो चटयल था, न रोके पानी को और न उगाए घास को तो यह है मिसाल उसकी जिसने समझ हासिल की अल्लाह तआला के दीन में तो फ़ायदा दिया उसको उसने कि जिसके साथ भेजा है मुझे अल्लाह तआला ने, तो उसने सीखा और उसने सिखाया और मिसाल उसकी जिसने न ऊँचा किया उससे अपने सर को और न कुबूल की अल्लाह तआला की हिदायत जिसके साथ मैं भेजा गया हूँ।

160 हदीस शरीफ़:– सय्येदतना उम्मुल मूमेनीन हज़रते आयशा सिददीक़ा से मरवी, उन्होंने फ़रमया कि तिलावत फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने "वोही है जिसने नाज़िल फ़रमाई आप पर किताब उसमें से कुछ आयतें, साफ़ वाज़ेह मआनी रखती हैं वो असल किताब हैं और दूसरी वो हैं जिन के मआनी मिलते जुलते हैं तो जिनके दिलों में टेढ़ है तो पीछे पड़ते हैं वो उसके जो मुताशाबहात हैं, उस से तलाश करते हैं फ़ितने को और तलाश करते हैं ग़लत मतलब को और नहीं जानता उसका सही मतलब सिवाए अल्लाह के और पुख़्तगी रखने वाले हैं इल्म में, कहते हैं हम ईमान लाए उस पर, सब हमारे मालिक

عادی ہو اور اس کے اخلاقیات و معاملات اتنے اچھے ہوں کہ لوگ بھی اس سے اپنے آپ کو محفوظ سمجھتے ہوں ایسا شخص جنتی ہے۔ اس حدیث شریف سے اکل حلال کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ طیب وطاہر مال کھانے سے دخول جنت نصیب ہوگا۔ آج کل یہ بیماری پھیل گئی ہے کہ طیب و طاہر مال کو ناپاک بتایا جاتا ہے، یہ دین میں کھلی مداخلت ہے۔ نیاز و فاتحہ ایصال ثواب کا تبرک کھانا ناجائز بتایا جاتا ہے جبکہ خود پیارے نبی ﷺ نے اپنے نورِ نظر کی فاتحہ سوئم دیکر تبرک تمام صحابۂ کرام میں تقسیم فرمایا۔ سیّدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: پیارے نبی ﷺ کے فرزند ارجمند سیّدنا حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کا تیسرا دن تھا کہ سیّدنا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ خشک کھجور اور دودھ اسمیں جو کی روٹی تھی لیکر پیارے نبی کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور حضور انور ﷺ کے سامنے رکھا آپنے اس پر سورۂ فاتحہ شریف اور تین بار سورۂ اخلاص پڑھی یہاں تک کہ دعاء کیلئے دونوں ہاتھ اٹھائے اور پھر پھیرا اپنا ہاتھ اپنے چہرے پر آپ نے حضرت ابوذر کو حکم فرمایا اسے لوگوں میں تقسیم کردو اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اس کھانے کا ثواب اپنے بیٹے کو بخشا (فتاویٰ اوز جندی، ہدیۃ الحرمین باب ۱۳ ص ۶۸، ۶۹) اس روایت میں وہ تمام باتیں مذکور و موجود ہیں جنہیں نادان بڑے طمطراق سے منع کرتے ہیں اور بدعت بتاتے ہیں۔ (۱) تیسرا دن (۲) کھانا سامنے رکھنا (۳) کھانا سامنے رکھ کر قرآن کی سورتیں تلاوت کرنا (۴) کھانا سامنے رکھ کر ہاتھ اٹھانا (۵) بعد فاتحہ منہ پر ہاتھ پھیرنا (۶) تیجے کی فاتحہ کا تبرک لوگوں میں تقسیم کرنا (۷) تیجے کا مال غریبوں کا حق ہے اسے مالدار نہ کھائیں (۸) تیجے کا تبرک مالدار کھائینگے تو دل کالا ہو جائیگا (۹) ایصال ثواب بدعت ہے۔ فتاوی اوز جندی کی اس ایک حدیث شریف نے مذکورہ نو اعتراضات کے تار و پود بکھیر دئے ہیں ایک سوچی سمجھی اسکیم کے تحت نادانوں کے تمام گروپوں نے فتاوی اوز جندی کی اس حدیث شریف کو نقل کرنے سے آنکھیں موند لی ہیں۔ کیوں کہ اس ایک حدیث شریف نے نادانوں کے مذکورہ نو اعتراضات کی ارتھی سجادی ہے۔ تیجے کی فاتحہ کرنا تیسرے دن کرنا سنت ہے۔ جو تیجے کی فاتحہ کا منکر ہے وہ غیر سنی اور بدعتی ہے۔ کسی سنت کو معمولی سنت نہ سمجھے ہر سنت پر حتی الامکان عمل کرے اسی میں دونوں جہان کی سعادت ہے۔ طیب و طاہر مال کے کھانے کا اللہ تعالیٰ نے بھی حکم فرمایا ہے اور پیارے نبی ﷺ نے بھی۔ اب جو طیب و طاہر مال کو ناپاک کہے یا اسکے کھانے سے روکے وہ بدنصیب غیر سنی اور بدعتی ہے۔ بہت سے لوگ مرنے والے کے ہاں کھانے کو بھی منع کرتے ہیں انہیں بھی اپنی کھوپڑی کی مرمت کرانا چاہئے۔ مرنے والے کے ہاں دعوت طلب کرنا منع ہے۔ اگر مرنے والے کے اہلِ خانہ دعوت دیں تو قبول کرنا سنت ہے اور مرنے والے کے ہاں کھانا بھی سنت رسول اور سنتِ صحابۂ کرام ہے جیسا کہ ''باب القبور'' میں گزرا۔ حدیث شریف کا آخری حصہ علم غیب رسول کے خطبے پڑھ رہا ہے کہ غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے نے فرمایا ''اور بھی ہونگے زمانوں میں میرے بعد کے'' کل کیا ہوگا اسکی پیارے نبی خبر دے رہے ہیں اسی کا نام علم غیب ہے اور یہ ''پانچ علوم غیبیہ'' میں داخل ہے۔ بعض نادانوں کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا پابند ہے کہ وہ پانچ باتوں کا علم کسی کو دے بھی نہیں سکتا۔ یہ بدعقیدگی کا عروج ہے۔ اللہ تعالیٰ خوش عقیدہ سنی مسلمانوں کو ایسے بدعقیدہ نادانوں سے محفوظ رکھے۔

آمین. بجاہ سیّدنا سیّد المرسلین علیہ الصلوٰۃ و التسلیم۔

پیارے نبی کی ہر بات سچی پکی ہے کہ میرا فیضان میرے ظاہری زمانے کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ صبح قیامت تک میرا یہ فیضان جاری رہے گا اور جنتی لوگ پیدا ہوتے رہیں گے اور یہ امت کبھی نیکوں پرہیزگاروں سے یکسر خالی نہ ہوگی چنانچہ ہر زمانے میں نیکوں کی جماعت موجود رہی ہے اور آج بھی موجود ہے۔ البتہ جتنا زمانہ دور ہوتا چلا جائے گا نیک لوگوں کی تعداد کم ہوتی چلی جائے گی۔

(۱۸۷) یہاں حکم و احکام سے مراد تبلیغ و سنن و نوافل وغیرہم ہیں نہ کہ فرائض و واجبات چونکہ آج تبلیغ دین اور سنن و نوافل و مستحبات پر عمل کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے اب اگر کوتاہی کیجائے اور عمل نہ کیا جائے تو یہ خالص اپنا قصور ہے اور ہلاکت و بربادی دامن گیر ہوگی اور قرب قیامت میں آخر زمانے میں طرح طرح کی رکاوٹیں

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

فَاِنَّ قَوْماً شَدَّدُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَاللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَتِلْكَ بَقَايَاهُمْ فِى الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارِ

اسلئے کہ بیشک ایک قوم نے سختی کی اپنی جانوں پر تو سختی فرمائی اللہ تعالیٰ نے ان پر تو یہ باقی لوگ ہیں انکے گرجوں میں اور دیروں میں

رُهْبَانِيَّةً اِبْتَدَعُوْهَا مَاكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ ۔ (رواہ ابوداؤد)

کہ ترکِ دنیا کی بدعت نکالی انہوں نے ۔ نہیں فرض کیا اس بدعت کو ہم نے ان پر۔

(۱۹۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلٰى خَمْسَةِ اَوْجُهٍ حَلَالٍ وَّحَرَامٍ وَمُحْكَمٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اترا قرآن کریم پانچ اقسام پر، حلال اور حرام اور محکم

وَّمُتَشَابِهٍ وَّاَمْثَالٍ فَاَحِلُّوا الْحَلَالَ وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ وَاعْمَلُوْا بِالْمُحْكَمِ وَاٰمِنُوْا بِالْمُتَشَابِهِ وَاعْتَبِرُوْا بِالْاَمْثَالِ

اور متشابہ اور مثالیں ۔ تو حلال جانو حلال کو اور حرام جانو حرام کو اور عمل کرو محکم پر اور ایمان لاؤ متشابہ پر اور عبرت حاصل کرو مثالوں سے

(رواہ فی المصابیح) فَاعْمَلُوْا بِالْحَلَالِ وَاجْتَنِبُوْا الْحَرَامَ وَاتَّبِعُوا الْمُحْكَمَ ۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

تو عمل کرو تم حلال پر اور بچو تم حرام سے اور پیروی کرو تم محکم کی

(۱۹۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاَمْرُ ثَلٰثَةٌ اَمْرٌ بَيِّنٌ رُشْدُهٗ فَاتَّبِعْهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے حکم کے اعتبار سے چیزیں تین ہیں، ایک چیز کا حکم تو یہ کہ اسکا ہدایت ہونا ظاہر ہے تو پیروی کر اسکی،

وَاَمْرٌ بَيِّنٌ غَيُّهٗ فَاجْتَنِبْهُ وَاَمْرٌ اُخْتُلِفَ فِيْهِ فَكِلْهُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔ (رواہ احمد)

اور ایک چیز کا حکم کہ ظاہر ہے اسکا گمراہی ہونا تو پرہیز کر اس سے اور ایک چیز کا حکم ہے کہ اختلاف کیا گیا ہے اسمیں، تو سونپ دے تو اسکو اللہ عزوجل کو

(۱۹۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَاْخُذُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک شیخ نجدی شیطان آدمی کا بھیڑیا ہے جیسے بکریوں کا بھیڑیا، پکڑتا ہے

الشَّاةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ وَاِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ ۔ (رواہ احمد)

اُس بکری کو جو دور رہنے والی اور کنارے والی ہے اور بچو تم گھاٹیوں سے اور لازم کرلو اپنے اوپر مسلمانوں کی بڑی جماعت کو اور عامۃ المسلمین کو۔

की तरफ़ से है और नहीं नसीहत कुबूल करते मगर अक़्ल वाले।"(बसीरतुल ईमान स•124) फ़रमाया हज़रते आयशा ने कि फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब तू देखे और "मुस्लिम शरीफ़" में हैं कि जब तुम देखो उनको जो पीछे पड़ते हैं उसके जो मुताशाबहात से हैं तो यही हैं वो कि नाम रखा है इनका अल्लाह तआला ने, तो बचो तुम इनसे।

161 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्ला अमर से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि दोपहर को गया मैं बारगाहे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम में एक दिन, फ़रमया कि सुनी प्यारे रसूल ने आवाज़ें दो आदमियों की कि झगड़ रहे हैं किसी आयत के बारे में तो तशरीफ़ लाए हमारे पास प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि पहचाना जाना था प्यारे रसूल के चहरा ए पाक में जलाल, तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि हलाक हो गए वो जो तुम से पहले थे अपने झगड़ने की वजह से अल्लाह तआला की किताब के बारे में।

162 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बहुत बड़ा मुसलमानों का, मुसलमानों में, जुर्म के एतबार से वो है जो पूछगछ करे उस चीज़ के बारे में जो नहीं हराम की गई है लोगों पर, फिर करदी जाए उसके पूछगछ की वजह से।

163 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि होंगे आख़िर ज़माने में

يا مدار العالمين يا مدار العالمين يا مدار العالمين يا مدار العالمين يا مدار العالمين

ہوں گی قسم قسم کی مشکلات ہوں گی ایسے پراگندہ ماحول میں دین کے دسویں حصے پر عمل کرنا بہت ہی ہمت و دلیری کا کام ہوگا۔ تو ایسے کٹھن وقت میں فرائض و واجبات کے علاوہ اعمالِ صالحہ میں دس فیصد عمل کرنا بھی ذریعۂ نجات ہوگا۔ آج کے زمانے میں اسلامی جہاد، احکام قضا پر پورا پورا عمل کرنا ایک امر مشکل ہے کہ ہم چور کے ہاتھ نہیں کاٹ پاتے اور زانی وزانیہ کو سنگسار نہیں کر پاتے وغیرہما۔

(۱۸۸) جو لوگ مرتد ہو جاتے ہیں یعنی سچے دین سے بھٹک جاتے ہیں اور اپنے اختیار کردہ باطل دھرم کو پھیلانے کیلئے تعصب و عناد، فتنہ و فساد سے کام لیتے ہیں چونکہ وہ تائید الٰہی سے یکسر محروم ہو جاتے ہیں اور وہ قرآن کریم و احادیث کریمہ کو زبردستی اپنی خواہشات کیمطابق کرنا چاہتے ہیں اور خود کو قرآن کریم اور احادیث کریمہ کے سانچے میں ڈھالنا پسند نہیں کرتے۔ آج بھی بدعقیدہ بدمذہبوں کی یہی پالیسی اور طرز عمل ہے کہ وہ دھونس دباؤ سے اپنے باطل دھرم کو تھوپنا چاہتے ہیں جب قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: "ترجمہ: بیشک تم اور وہ جن کو تم پوجتے ہو چھوڑ کر اللہ کو، ایندھن ہیں جہنم کا تم اس میں جانے والے ہو (بصیرۃ الایمان ص ۷۸۸) تو کفار و مشرکین نے پیارے رسول ﷺ کی بارگاہ عالیجاہ میں عرض کیا کہ پھر تو حضرت عیسیٰ اور حضرت عزیر علیہما السلام بھی جہنم کی زینت ہونگے کیوں کہ اہل کتاب نے انکی پوجا کی ہے تب قرآن کریم کی وہ آیت کریمہ نازل ہوئی جو اس حدیث شریف میں مذکور ہے اور کفار و مشرکین کی علمی بے مائیگی اور جہالت کا بھانڈا پھوڑ کر رکھ دیا کہ لفظ مـا زبان عربی میں بے عقل کیلئے آتا ہے تو وہ بے عقل جن کی عبادت کی جاتی ہے جہنم میں جائینگے اسمیں کاٹ، پتھر اور دھات کے معبودان باطلہ کے جہنم میں جانے کی بات فرمائی گئی ہے نہ کہ عقل والے حضرات انبیاء کرام کے جہنم میں جانے کی بات فرمائی گئی ہے۔ آیت کریمہ میں حضرات انبیاء کرام کیسے داخل ہونگے مگر عادت ہے جھگڑے اور بکواس کی جھگڑا کئے جاتے ہیں اور بکے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اور پیارے نبی ﷺ نے احادیث کریمہ میں ان گمراہ لوگوں کی نقاب کشائی اور نشاندہی فرمادی کہ ان کا دھرم جھوٹا ہے اور یہ فتنہ و فساد کے ذریعے اپنی باطل بات اور ہٹ دھرمی کو منوانا چاہتے ہیں۔ ایسا ہی آج کل دیکھنے میں آرہا ہے۔ اسکی مثالیں بہت ہیں مگر ایک تازہ ترین مثال یہ ہے کہ فقیر قدیری پر ۲۰۰۲ء کو پانچویں مسلک والوں نے ٹرین میں زبردست حملہ کر دیا اور اپنے باطل دھرم کی کمزوریوں کو چھپانے کی مردود کوشش کی۔ سیّدنا حضرت شیخ سعدی شیرازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ شعر:

اذا یئس الانسان طال لسانہ

کسنور مغلوب یصول علی الکلب (گلستاں شریف)

ترجمہ: جب انسان مایوس ہو جاتا ہے تو دراز ہو جاتی ہے زبان اس کی مغلوب بلی کی طرح کہ حملہ کر دیتی ہے کتے پر۔ مگر وہ ظالم اپنے اس مشن میں ناکام رہے اس حملے کی تفصیلات فقیر قدیری کی ڈائری میں فقیر قدیری کی قلم سے محفوظ ہیں۔

(۱۸۹) خواہ مخواہ بندوں کو اپنے اوپر غیر ضروری عبادات کو لازم نہیں کر لینا چاہئے جیسے "صائم الدھر" ہمیشہ کے روزے رکھنا یا شب بیداری کرنا۔ شرعی مباحات کو اپنے اوپر حرام مت کرو جیسے نکاح اور لذیذ نعمتوں سے پرہیز کرنا۔ حلال چیزوں سے بچنے کا نام تقویٰ نہیں بلکہ حرام سے بچنے کا نام تقویٰ و پرہیز گاری ہے جیسا کہ بعض مسلمان گوشت سے تو پرہیز کرتے ہیں مگر غیبت سے نہیں بچتے۔ اپنے اوپر سختی کی مثال اس طرح سمجھ لیجئے کہ شب بیداری یا ہمیشہ روزے سے رہنے کی نذر مان لی تو اب نذر ماننے کی وجہ سے یہ دونوں چیزیں فرض ہوگئیں کہ اب انہیں نہ کریگا تو گنہگار ہوگا اس قسم کی نذروں سے بچنا چاہئے۔ بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے گائے کو ذبح کرنے کا حکم فرمایا تو وہ سیّدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھنے لگے کہ گائے کا رنگ کیسا ہو اور اس کی عمر کیسی ہو وغیرہ وغیرہ تو جوابات لیتے رہے اور سختیاں بڑھتی گئیں۔ اور عیسائیوں نے اپنے اوپر "رہبانیت" ترک دنیا کو لازم کر لیا اور اسے عبادت کا درجہ دیدیا پھر وہ اس سختی پر عمل پیرا نہ ہو سکے اور حرام کاری کے جال میں پھنس کر رہ گئے۔ اندھی عقیدت کے نشے میں دھت ہو کر رہ گئے اور رہبانیت ایجاد کی کہ عورتیں سیّدتنا حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام پر کنواری اور مرد سیّدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نام پر کنوارے گرجوں میں رہنے لگے پھر ان کنواریوں اور کنواروں نے

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

(۱۹۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ۔ (رواہ احمد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو جدا ہوا مسلمانوں کی بڑی جماعت سے بالشت بھر تو اُتار دی ہے اسلام کی رسی اپنی گردن سے۔

(۱۹۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَاتَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ۔ (رواہ فی المؤطا)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے چھوڑی ہیں میں نے تم میں دو چیزیں، ہرگز گمراہ نہ ہوگے جب تک مضبوط پکڑے رہوگے ان دونوں کو، اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنت اس کے پیارے رسول کی۔

(۱۹۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً اِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَةٍ۔ (رواہ احمد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں نکالی کسی قوم نے کوئی بدعت مگر اُٹھائی جاتی ہے اس کے مثل سنت سے تو سنت کو پکڑنا اچھا ہے بدعت کے نکالنے سے۔

(۱۹۶) حدیث شریف: عَنْ حَسَّانَ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِیْ دِيْنِهِمْ اِلَّا نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا ثُمَّ لَا يُعِيْدُهَا اِلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ (رواہ فی الدارمی)

ترجمہ: سیدنا حضرت حسان بن ثابت سے مروی فرمایا انہوں نے نہیں ایجاد کرتی کوئی قوم بدعت اپنے دین میں مگر اُٹھالیتا ہے اللہ تعالیٰ ان کی سنت سے اُسی کے مثل۔ تو نہیں واپس فرماتا اس کو ان میں روز قیامت تک۔

(۱۹۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ (رواہ البیہقی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے تعظیم کی عقیدے کے بدعتی کی تو یقیناً مدد دی اس نے اسلام کے ڈھانے پر

झूटे व दज्जाल, लाऐंगे वो तुम्हारे पास अहादीस वो जो न सुनी तुमने और न तुम्हारे बाप दादा ने, तो दूर हो तुम उस से और दूर रखो तुम उनको, न गुमराह़ कर दें वो तुमको और न फ़ितने में डाल दें वो तुमको।

164 हदीस शरीफ़:– अहले किताब पढ़ते थे तौरेत शरीफ़ को इबरानी ज़बान में और तफ़सीर बयान करते थे वो उसकी अरबी ज़बान में मुसलमानों के लिये, तब फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि तसदीक़ करो तुम अहले किताब की, न तकज़ीब करो अहले किताब की और कहो तुम ईमान लाए हम अल्लाह पर और जो नाज़िल फ़रमाया गया हमारी तरफ़ और जो नाज़िल फ़रमाया गया इब्राहीम और इस्माईल और ईस्हाक़ और याकूब और औलाद की तरफ़ और उस पर जो दिये गए मूसा और ईसा और उस पर जो दिये गए अंबिया अपने मालिक की तरफ़ से, नहीं फ़र्क़ करते हम ईमान लाने में उनमें से किसी एक के दर्मियान और हम उसकी बारगाह में सरे तसलीम ख़म करने वाले"(बसीरतुल ईमान स॰ 58)

165 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने काफ़ी है आदमी के झूटा होने के लिये यह कि बयान करदे वो हर वो बात जिसे सुने वो।

166 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं हैं कोई नबी कि भेजा उसको अल्लाह तआला ने उसकी उम्मत में मुझ से पहले मगर थे उसके लिये उसकी उम्मत में मददगार और

یامدار العالمین یامدار العالمین یامدار العالمین یامدار العالمین یامدار العالمین

کیا گل کھلائے وہ سب پر ظاہر ہے ''عیاں راچہ بیاں''۔ مذکورہ اس حدیث شریف کے اخیر میں قرآن کریم کی جو آیت کریمہ موجود ہے اس سے بھی اشارۃً معلوم ہوتا ہے کہ بدعت حسنہ پر اجر وثواب ملتا ہے کیوں کہ جن راہبوں نے اپنا ایجاد کردہ عہد نباہ دیا ان کے متقی ہونے پر اللہ تعالیٰ نے اجر وثواب دینے کا وعدہ فرمایا ہے اگر ہر بدعت جہنم میں گھسیٹ کر لے جانے والی ہوتی تو راہبوں کو انکی ایجاد کردہ بدعت پر عہد نباہ نے پر اجر وثواب کا وعدۂ الٰہی نہ ہوتا۔

(۱۹۰) اس حدیث شریف میں اور قرآن کریم میں پانچ اقسام کا یہ بیان اجمال کے طور پر ہے جیسا کہ ارشاد رب قدیر ہے: ''اور حلال فرماتے ہیں ان کیلئے پاکیزہ چیزوں کو اور حرام فرماتے ہیں ان پر گندی چیزوں کو'' (بصیرۃ الایمان ص ۳۹۶) اس آیت کریمہ میں بھی اجمالی طور پر تمام حلال وحرام اشیاء کا ذکر آ گیا ہے۔ (۱) حلال ہر وہ پاکیزہ چیز ہے جسے اللہ ورسول نے حرام نہ فرمایا ہو (۲) حرام ہر وہ گندی چیز ہے جسے اللہ ورسول نے حرام فرمایا ہو (۳) محکم کے اصطلاحی معنیٰ ہیں ''ناقابل نسخ آیات کریمہ'' مگر یہاں کھلی اور واضح آیات کریمہ مراد ہیں جن میں کوئی اشتباہ نہ ہو جیسے قرآن کریم میں ہے ''نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرو'' وغیرہما (۴) متشابہ، قرآن کریم کی وہ آیات کریمہ ہیں جن کے معنی یا مرادیں سمجھ میں نہ آسکیں اور خوب واضح نہ ہوں جیسے اللہ تعالیٰ کا ہاتھ انکے ہاتھوں پر اور جو کچھ متشابہ کی مراد ہے حق ہے اگر چہ ہمیں اس پر اطلاع نہیں ہے۔ (۵) امثال، سے امم سابقہ کے قصے اور مثالیں مراد ہیں جن کی وجہ سے امم سابقہ پر عذابات آتے رہے۔ وہ کردار وہ ادائیں تم چھوڑ دو۔ اس سے بھی قیاس شرعی کا ثبوت ہوتا ہے۔

(۱۹۱) احکام شرعیہ تین طرح کے ہوتے ہیں کچھ تو اعمال ایسے ہوتے ہیں جو یقیناً اچھے ہی اچھے ہوتے ہیں جیسے نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ وغیرہم۔ بعض ایسے ہوتے ہیں جو یقیناً بُرے ہی برے ہوتے ہیں جیسے کفار ومشرکین کی دھارمک رسومات اور انکے میلے ٹھیلے میں شرکت یا ان سے میل جول رکھنا۔ اور بعض ایسے ہیں جو ایک اعتبار سے تو اچھے بھلے لگتے ہیں اور ایک اعتبار سے برے لگتے ہیں مثلاً وہ جنکے حرام وحلال ہونے کے دلائل موجود ہیں جیسے گدھے کا جھوٹا پانی کہ اسے شریعت مطہرہ میں مشکوک کہا جاتا ہے یا قیامت کے دن کا تقرر اور کفار کے بچوں کا حکم وغیرہم۔ تو ان میں احتیاط کا دامن پکڑے رہے اور خاموشی اختیار کرے اور اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے۔ حرام سے مکمل اجتناب کرے اور حلال پر بے روک ٹوک عمل پیرا ہو۔ اس کا یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں ہے کہ ایک حلال چیز کو کوئی شخص اپنی رائے سے حرام کہہ دے تو وہ مشتبہ بن جائے تمام مسلمان میلاد النبی اعراس مقدسہ، نیاز وفاتحہ کو حلال جانیں اور ایک آدمی اسے حرام جانے تو یہ چیزیں مشتبہ نہ ہوں گی بلکہ بلا دلیل حلال کو حرام کہنے والا دین میں مداخلت بے جا کرنے کا مجرم قرار پائیگا۔ بلا دلیل شرعی حلال کو حرام کہنے والا اسلام میں بدترین مجرم ہے۔ اور اسکے اس قول کا رد کیا جائیگا۔ پھر اگر کوئی بدعقیدہ بے ایمان ان مستحب معمولات اہل سنت کو حرام کہے تو اسکا کوئی اعتبار نہیں ہے وہ تو بدعقیدگی کی وجہ سے غیر معتبر، فی النار والسقر ہے اس کا تو کوئی قول بھی معتبر نہیں ہے۔

(۱۹۲) دنیا گویا کہ ایک جنگل کے مثل ہے اور انسان اس میں مثل بکریوں کے ہے اور شیطان مثل بھیڑیئے کے ہے جو ہر وقت انسان کی تاک میں لگا رہتا ہے کہ انسان اکیلا مل جائے تو اسکے ایمان کو صفا چٹ کر جائے۔ لہٰذا جو مسلمان بڑی جماعت مسلمین سے کٹا اور عامۃ المسلمین کی شاہ راہ کو چھوڑا تو اس کا ایمان لقمۂ شیطان بن جاتا ہے۔ پہاڑیوں کے درمیان تنگ راستے کو گھاٹی کہتے ہیں اس میں کیڑے مکوڑوں چور ڈاکوؤں بلکہ جنات کا خطرہ رہتا ہے اور اس میں وہ تمام فرقے داخل ہیں جو اہل سنت وجماعت کے خلاف ہیں یہ سب فرقے ایمان کے لٹیرے اور دین کو نقصان پہنچانے والے ہیں۔ مسلمانوں کی بڑی جماعت کے عقائد اختیار کرو اور عامۃ المسلمین سے جڑے رہو اور نئی نئی ٹولیوں، گروپوں، گروہوں، وفدوں اور جماعتوں سے یکسر الگ ہو جاؤ اور سواد اعظم مسلمانوں کی بڑی جماعت اور عام مسلمانوں کی پیروی کرو۔ اور اس حدیث شریف کو بھی نظر میں رکھو کہ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جسکو عام مسلمان اچھا دیکھیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اچھا ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ و بکرم حبیبہ الاعلیٰ علیہ الصلوۃ والسلام ہمیشہ

سے اہل سنت و جماعت کی اکثریت رہی ہے اور بدعقیدہ لوگوں کی ٹولیاں ہمیشہ ہی اقلیت میں رہی ہیں اور عامۃ المسلمین مقلد رہے ہیں۔ احناف کو یہ شرف حاصل ہے انہیں تابعی کی تقلید کی سعادت نصیب ہے۔ سیّدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بائیس (۲۲) حضرات صحابۂ کرام سے ملاقات کا شرف حاصل ہے۔ عامۃ المسلمین اور جماعۃ المسلمین میلاد النبی، نیاز و فاتحہ، محفل سماع، تعزیہ شریف بعد نماز فجر صلوٰۃ و سلام بآواز بلند وغیرہ معمولات اہل سنت کو اچھا جانتے اور مانتے ہیں۔ باقی نام نہاد مسلمانوں کے جتنے بھی ٹولے ہیں وہ اہل سنت و جماعت سے چوتھائی بھی نہیں ہیں۔ لہٰذا اہل سنت و جماعت ہی اہل حق ہیں اور راہِ حق پر گامزن ہیں انہیں میں حضرات اولیاء کرام پیدا ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے جو اس جماعت سے الگ ہوگا شیطان کا شکار ہوگا۔

(۱۹۳) جو شخص اہل سنت و جماعت کے عقائد سے ایک ساعت کیلئے بھی الگ ہوگا یا کسی بھی عقیدے میں انکا مخالف ہوا تو آئندہ اسکے اسلام کے لئے خطرہ ہے۔ بکری وہی محفوظ رہتی ہے جسکے گلے میں رسی ہو اور کھونٹے سے بندھی ہو مالک کی بندش سے آزاد ہو جانا بکری کے ہلاک ہونے کی علامت ہے۔ بڑی جماعۃ المسلمین و عامۃ المسلمین پیارے نبی ﷺ کی گویا کہ رسی ہے جس میں ہر سنی مسلمان بندھا ہوا ہے کہ بڑی جماعۃ المسلمین و عامۃ المسلمین سے نکل بھاگے گا وہ لقمۂ شیطان بن جائیگا۔ یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ فرائض و واجبات کا انکار ہی خطرے کی گھنٹی ہے، کبھی مستحبات کا انکار بھی ہلاکت کا سبب بن جاتا ہے۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اونٹ کے گوشت اور اونٹنی کے گوشت و دودھ سے پرہیز فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اے ایمان والو! داخل ہو جاؤ تم اسلام میں پورے پورے اور نہ چلو تم نقوش قدم پر شیطان کے اس لئے کہ وہ تمہارا دشمن ہے کھلا ہوا'' (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۸۶)

(۱۹۴) کتاب اللہ سے مراد قرآن کریم کی وہ آیات کریمہ ہیں جو غیر منسوخ ہیں اور سنت رسول اللہ سے مراد وہ احادیث کریمہ ہیں جو امت کیلئے قابل عمل ہیں۔ منسوخ آیات کریمہ اور حادیث کریمہ اور پیارے رسول کی خصوصیات والی احادیث کریمہ پر عمل نہ ہوگا۔ دین کے اصل اصول دو ہیں (۱) کتاب (۲) سنت۔ چونکہ پیارے نبی ﷺ کے زمانہ پاک میں اجماع غیر ممکن تھا اور قیاس مجتہدین کتاب و سنت سے ملحق ہے کہ اگر آیت کریمہ پر قیاس ہے تو وہ قیاس قرآن کریم سے ملحق ہے اور اگر وہ قیاس سنت پر ہے تو سنت سے ملحق ہے اسلئے اجماع اور قیاس کا یہاں ذکر نہ ہوا۔ اچھی طرح ذہن نشیں رہے کہ ائمہ مجتہدین کی تقلید کتاب و سنت کے سمجھنے کیلئے ہے۔ کتاب و سنت چھوڑنے کیلئے نہیں ہے۔ اگر آیات کریمہ و احادیث کریمہ کو سمجھنے کے لئے علم نحو و علم صرف و علم لغت و علم ادب سے مدد لے سکتے ہیں تو اگر ہم قرآن و حدیث سمجھنے کیلئے فقہ کی مدد لیں تو کوئی قباحت نہیں ہے۔

(۱۹۵) اس حدیث شریف میں اس بات کی طرف واضح رہنمائی فرمائی گئی ہے کہ بدعت وہی بری ہے جو سنت کے خلاف ایجاد کی جائے کہ جس پر عمل کرنے سے سنت چھوٹ جائے جیسے عربی زبان میں اذان، خطبہ، نماز سنت ہے اب اردو، ہندی، انگریزی زبانوں میں خطبہ، اذان، نماز، ادا کرنا سنت کو مٹا دیگا کہ جو کام عربی میں سنت تھا اُسے دوسری زبان میں کر ڈالا کہ سنت مٹ گئی۔ ایسے ہی سر ڈھک کر بیت الخلاء (لیٹرین) جانا سنت ہے ننگے سر جانے والا سنت پر عمل نہ کرسکا یہ سنت کا اٹھ جانا ہے۔ یہ بدعت بری ہے کہ اس سے سنت اٹھ جاتی ہے یا مٹ جاتی ہے۔ چھوٹی بدعت ہو کہ بڑی بدعت وہ سنت کو اٹھا دیگی یا مٹا دیگی۔ بدعت حسنہ نہ تو سنت کو اٹھاتی اور نہ مٹاتی ہے بلکہ کبھی سنت کو رائج کرتی ہے کیوں کہ علم دین سیکھنا سنت ہے اب اس کیلئے کتابیں چھاپنا کورس بنانا مدرسے تعمیر کرنا اگر چہ یہ سب بدعت حسنہ ہیں کہ سنت کے معاون ہیں نہ کہ مخالف۔ بزرگان دین کی یادگاریں قائم کرنا سنت ہے اس کیلئے محافل میلاد شریف، مجالس ذکر شہادت اور اعراس مبارکہ قائم کرنا یہ سنت کی معاون ہیں نہ کہ مخالف۔ سیّدنا حضرت ملاعلی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ''بدعت حسنہ سنت سے ملحق ہے'' (مرقاۃ شریف) سنت کے مقابلے بدعت ایجاد کرنا ظلم و جہالت اور تاریکی ہے اس بدعت ضلالہ اور بدعت سئیہ کے مقابلے میں سنت پر عمل کرنا نور ہے روشنی ہے اُجالا ہے۔ بدعت کی مزید تفصیلات کیلئے فقیر قدیری کی

کتاب "بدعت کی حقیقت" ملاحظہ فرمائیں۔

(۱۹۶) بدعت ضلالہ یا بدعت سیۂ ہمیشہ دین ہی میں ہوں گی۔ دنیوی ایجادات کو بدعت سیۂ یا بدعت ضلالہ نہیں کہا جائیگا۔ بدعت کی جتنی برائیاں آئی ہیں وہ بھی سب ان بدعات کی ہیں جو دین میں ہوں اور سنت کو مٹانے والی ہوں۔ جو قوم بدعات سیۂ، بدعات ضلالہ کی خوگر ہوگئی تو پھر اس قوم کو سنت کی طرف پلٹنے کی توفیق بھی نہیں ملتی۔ سنت گویا کہ ایک درخت ہے اور بدعت سیۂ اور بدعت ضلالہ اسکا پھاوڑا ہے کہ جب درخت زمین سے اکھاڑ لیا جائیگا تو پھر اسکے جمنے، لگنے، پھلنے پھولنے کا سوال ہی کب پیدا ہوتا ہے۔

(۱۹۷) اس حدیث شریف سے مراد بھی وہی بدعت ہے جو دین میں نکالی جائے اور سنت کے مقابل و مزاحم ہو اور اس بدعت سیۂ بدعت ضلالہ کے مرتکب کی تعظیم و توقیر سے مراد بھی بلا ضرورت تعظیم و توقیر ہے ضرورت کے وقت اگر تعظیم بھی کر لی جائے تو معاف ہے۔ بے دینوں، بدعقیدوں کی تعظیم کرنا اسلام کو ویران کرنے کے مترادف ہے کیوں کہ اگر ہم ان اعتقادی بدعتیوں کی تعظیم کرینگے تو ہماری اس تعظیم کے باعث عوام کے دلوں میں ان کی عظمت و عقیدت پیدا ہوگی جس سے عوام اور عوام کا اسلام ان کا شکار ہو جائے گا۔ مسلمان کی تعظیم ثواب ہے بے دین کی توہین ثواب ہے کہ وہ دشمن ایمان و اسلام ہے۔ سیّدنا حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک بدمذہب قدری کے سلام کا جواب تک مرحمت نہ فرمایا آپکا یہ عمل اس حدیث شریف کی عملی تفسیر ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ تمام بدعقیدہ لوگوں سے دور و نفور رہیں اور ان سے سلام کلام بھی نہ کریں یہی سنت کی تعلیم ہے۔ اگر "بدعتی" لفظ کو عام کر دیا جائے اور اسے ہر بدعتی مراد ہو چاہے وہ بدعت حسنہ ہی پر عمل پیرا کیوں نہ ہو تو پھر کوئی شخص بھی دنیا میں قابل تعظیم نہ بچے گا کیوں کہ ہر شخص کسی نہ کسی بدعت حسنہ پر عمل پیرا ہے بلکہ ہر شخص بے شمار بدعات حسنہ پر عامل ہے کوئی شخص دنیا میں ایسا نہیں ہے جو بدعات حسنہ سے آراستہ نہ ہو۔ جو نادان مسلمانان اہل سنت کو ذرا ذرا سی بات پر بدعتی کہتے ہیں وہ بھی بے شمار بدعات کے جھمیلوں میں گھرے ہیں۔ اور ایک شخص بھی جنت میں جانے کا حقدار نہ ہوگا کیوں کہ ہر شخص بدعات میں گھرا ہوا ہے۔ حق یہی ہے کہ جن احادیث کریمہ میں بدعات و بدعتی سے متعلق سخت وعیدیں آئی ہیں وہاں عقیدے کا بدعتی مراد ہے جو تمام بدعقیدہ لوگوں پر صادق آتی ہیں۔

(۱۹۸) کتاب اللہ سیکھنے میں حفظ کرنا اس کے احکام سیکھنا، تجوید و قرأت سیکھنا سب داخل ہیں۔ فقہ اور اصول فقہ، حدیث اور اصول حدیث سیکھنا یہ بالواسطہ قرآن کریم سیکھنا ہے۔ قرآن کریم پر بھی عمل، احادیث کریمہ اور فقہ کی روشنی میں ہی کیا جائیگا۔ جو شخص قرآن کریم پر عمل احادیث کریمہ اور حضرات فقہائے کرام کی تحقیقات کے اجالے میں کریگا وہ منزل مقصود کو پائیگا۔ جو حضرات علمائے کرام قرآن کریم کی تبلیغ و اشاعت کا کام کر رہے ہیں وہ دونوں جہاں میں کامیاب و کامراں ہیں۔ مگر یہ وہی لوگ ہونگے جنہیں قرآن کریم کی صحیح فہم اور اس پر صحیح عمل نصیب ہو۔ احادیث کریمہ اور فقہ مبارکہ کے اُجالے کو چھوڑ کر اپنی کھوپڑی کی لالٹین کی ٹمٹماتی ہوئی روشنی میں جو پڑھے گا وہ ہدایت کی ڈگر سے بہت دور جا پڑیگا۔ ارشاد رب قدیر ہے "گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اسکی وجہ سے بہت سوں کو اور ہدایت فرماتا ہے اسکے ذریعے بہت سوں کو اور نہیں گمراہی میں پڑتے اسکی وجہ سے مگر نافرمانی کرنے والے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۲۲) اس حدیث شریف میں کتاب اللہ کا ذکر ہے اگر ہم اس حدیث شریف کی وجہ سے احادیث کریمہ سے بے نیاز نہیں ہو سکتے تو اس حدیث شریف کی وجہ سے اجماع اور قیاس سے بھی بے نیاز نہیں ہو سکتے۔ جس حدیث شریف میں صرف کتاب و سنت کا ذکر ہے۔ شعر:

قرآں کی حدیثوں کی اجماعوں قیاسوں کی
سچ جانئے مومن کو چاروں کی ضرورت ہے (انتخاب قدیری)

اہل سنت وہی ہے جو چاروں حضرات خلفائے کرام کو مانے چاروں شریعت کی دلیلوں کو مانے۔

(۱۹۹) یہ حدیث شریف، قرآن کریم نہیں ہے کیوں کہ یہ مضمون قرآن کریم میں نہیں آیا ہے۔ بلکہ حدیث قدسی ہے کہ پیارے رسول ﷺ پر وحی ہوا ہے اور اسے پیارے رسول ﷺ نے رب تعالیٰ کی طرف نسبت کرتے ہوئے اپنے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

(۱۹۸) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللّٰهِ ثُمَّ اتَّبَعَ مَافِيْهِ هَدَاهُ

ترجمہ: سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس نے فرمایا جس نے سیکھا اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پھر پیروی کی اسکی جو کچھ اسمیں ہے تو بچائیگا

اللّٰهُ مِنَ الضَّلَالَةِ فِى الدُّنْيَا وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سُوْءَ الْحِسَابِ وَفِى رِوَايَةٍ قَالَ مَنِ اقْتَدٰى

اللہ تعالیٰ اس کو گمراہی سے، دنیا میں اور محفوظ فرمائے گا اس کو روز قیامت حساب کی سختی سے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا جس نے پیروی کی

بِكِتَابِ اللّٰهِ لَايَضِلُّ فِى الدُّنْيَا وَلَا يَشْقٰى فِى الْاٰخِرَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَاىَ

اللہ تعالیٰ کی کتاب کی نہیں گمراہ ہوگا وہ دنیا میں اور نہ بد بخت ہوگا آخرت میں، پھر انہوں نے آیت کریمہ تلاوت فرمائی'' پھر جو اتباع کرے میری ہدایت کی

فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى۔ (رواہ رزین)

تو نہ گمراہ ہوا اور نہ الجھن میں پڑے (بصیرۃ الایمان ص ۷۶۲)

(۱۹۹) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مثال ارشاد فرمائی اللہ تعالیٰ نے سیدھے راستے کی

وَعَنْ جَنْبَتَىِ الصِّرَاطِ سُوْرَانِ فِيْهَا اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَةٌ وَعَلَى الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ مُّرْخَاةٌ وَعِنْدَ رَأْسِ الصِّرَاطِ

کہ راستے کے دونوں طرف دیواریں ہیں، ان میں دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے لٹکے ہوئے ہیں اور راستے کے سرے پر

دَاعٍ يَقُوْلُ اِسْتَقِيْمُوْا عَلَى الصِّرَاطِ وَلَا تَعْوَجُّوْا وَفَوْقَ ذٰلِكَ دَاعٍ يَدْعُوْا كُلَّمَا هَمَّ عَبْدٌ

ایک پکارنے والا کہہ رہا ہے کہ سیدھے چلو تم راستے پر اور ٹیڑھے نہ چلو اور اسکے اوپر ایک پکارنے والا ہے جو پکارتا ہے جبکہ ارادہ کرتا ہے کوئی بندہ

اَنْ يَّفْتَحَ شَيْئًا مِّنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ قَالَ وَيْحَكَ لَاتَفْتَحْهُ فَاِنَّكَ اِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ ثُمَّ فَسَّرَهٗ

یہ کہ کھولے کچھ اُن دروازوں میں سے تو منادی کہتا ہے کہ افسوس مت کھول اسکو، پھر اگر تو کھولیگا اسکو تو گھس جائیگا اسمیں، پھر تفسیر فرمائی پیارے نبی ﷺ نے اسکی

فَاَخْبَرَ اَنَّ صراط هُوَالْاِسْلَامُ وَاَنَّ الْاَبْوَابَ الْمُفَتَّحَةَ مَحَارِمُ اللّٰهِ وَاَنَّ السُّتُوْرَ الْمُرْخَاةَ

کہ بیشک راستہ وہ اسلام ہے اور بیشک کھلے ہوئے دروازے اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں اور بیشک لٹکے ہوئے پردے

सोहबत में रहने वाले जो उसकी सुन्नत को इख़्तियार करते और पैरवी करते उसके हुक्म की, फिर आए उनके बाद नाख़ल्फ़ कि जो कहते थे वो, न करते थे, और क़रते थे वो, जिसका वो हुक्म न दिये जाते, तो जो जिहाद करे उन से अपने हाथ से तो वो मोमिन है और जो जिहाद करे अनसे अपनी ज़बान से वो मोमिन है और जो जिहाद करे उन पर अपने दिल से तो वो मोमिन है और नहीं है उसके सिवा राई के दाने के बराबर ईमान।

167 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने बुलाया हिदायत की तरफ़ तो है उसके लिये सवाब उसके सवाबों के बराबर जिसने उसकी हिदायत की पैरवी की, नहीं कम करेगा यह उनके सवाबों में से कुछ भी और जिसने बुलाया गुमराही की तरफ़ तो है उस पर गुनाह, बराबर गुनाहों के उसके, जिसने पैरवी की उसकी गुमराही की, और नहीं कम करेगा यह उसके गुनाहों में से कुछ भी।

168 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने शुरू हुवा सलाम ग़रीबों से और अनक़रीब लौट जाएगा जैसे कि शुरू हुवा तो खुशख़बरी है ग़रीबों के लिये।

169 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक ईमान ज़रूर सिमट आएगा मदीने शरीफ़ की तरफ़ जैसे सिमटता है साँप अपने बिल की तरफ़।

170 हदीस शरीफ़:– हाज़िर किया गया अल्लाह तआला के प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की

اور یہی حدیث قدسی کی تعریف ہے کہ مضمون اللہ تعالیٰ کا ہو الفاظ پیارے رسول اللہ ﷺ کے ہوں۔ ''سیدھا راستہ'' یہ پیارے نبی کی نبوت کا راستہ ہے کہ اب اللہ تعالیٰ تک پہنچانے والا یہی قرآنی راستہ ہے جو بواسطۂ پیارے نبی ہو۔ کوئی شخص اب دین موسوی یا دین عیسوی میں رہ کر اللہ تعالیٰ تک نہیں پہونچ سکتا۔ پرانی جنتری گمراہ کرتی ہے۔ دنیا میں جھوٹ و سچ اور نقلی و اصلی دونوں ملے ہوئے ہیں مگر ان میں امتیاز کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے زبردست انتظامات فرمائے ہیں۔ ڈیری کا دودھ، سپریٹا دودھ اور خالص دودھ دونوں ہی سفید ہیں دیسی گھی اور بناسپتی گھی دونوں دیکھنے میں یکساں ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ان میں فرق کرنے کیلئے آلے بھی پیدا فرما دئے ہیں ایسے ہی دنیا میں اصلی نبی بھی ہیں اور نقلی نبی بھی، اصلی دین بھی نقلی دھرم بھی، اصلی کتابیں بھی نقلی کتابیں بھی، اصلی علماء اہل سنت بھی نقلی علمائے اہل سنت بھی۔ یہ دنیا امتحان گاہ ہے اب یہ بندے کی ذمہ داری ہے کہ اصلی و نقلی میں امتیاز کرے اور اللہ تعالیٰ نے اصلی و نقلی میں امتیاز کرنے کے انتظامات بھی فرما دئے ہیں۔ اصلی دین اسلام ہے کہ اس کے بغیر خدا رسی ناممکن ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: ''اور جو تلاش کریگا اسلام کے علاوہ کوئی دین تو ہرگز نہ قبول کیا جائیگا وہ اس سے اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہے'' (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۵۰) ''محارم اللہ'' جنھیں اللہ تعالیٰ نے جرم قرار دیا ہے جیسے بے ایمانی، ارتداد، چوری، زنا وغیرہم۔ ''محارم اللہ'' میں بدعقیدگی، بداعمالی دونوں داخل ہیں۔ ''حدود اللہ'' ان سے آگے بڑھنا جرم ہے حدود اللہ سے مراد اللہ تعالیٰ کے احکام و منہیات و ممنوعات ہیں بلکہ بعض جرائم پر سزائیں بھی مقرر ہیں جیسے ارتداد کی سزا قتل اور زنا پر سنگساری یا کوڑے ہیں چوری پر ہاتھ کاٹنا ہے۔ ''واعظ اللہ'' اللہ تعالیٰ نے بندے کی ہدایت کے واسطے دو نصیحت کرنے والے مقرر فرما دئے ہیں ایک ظاہر ظہور واعظ ہے وہ قرآن کریم ہے دوسرا واعظ پوشیدہ و خفیہ ہے اور یہ وہ فرشتہ ہے جو مومن کے دل میں اچھے خیالات اور برائیوں سے نفرت پیدا کرتا رہتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی شان رحیمی و کریمی ہے کہ اپنے بندۂ مومن کی حفاظت و صیانت اور رشد و ہدایت کیلئے کیسے کیسے عظیم الشان انتظامات فرما دئے ہیں۔ شعر:

ہم کو ہر اک نعمت دی تو ہے منعم اور جواد (یا نبی)

(۲۰۰) اس حدیث شریف میں حضرات تابعین کرام سے خطاب ہے کہ صبح قیامت تک جو کوئی سیدھی راہ چلنا چاہے وہ حضرات صحابۂ کرام کی اتباع و پیروی کرے۔ کہ خود قرآن کریم سے مسائل نہ نکالے بلکہ حضرات صحابۂ کرام کے نقوش قدم چومے۔ اسی لئے حضرات مجتہدین کرام و حضرات ائمۂ عظام سبکے سب حضرات صحابۂ کرام کے پیرو ہیں، اس کی تائید وہ حدیث پاک بھی کرتی ہے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرے تمام صحابہ تاروں کی طرح ہیں تم جس کی بھی پیروی کروگے ہدایت پا جاؤ گے۔ اور قرآن کریم میں ہے۔ ترجمہ: چلا تارہ ہم کو سیدھی راہ انکی انعامات فرمائے تو نے جن پر (بصیرۃ الایمان ص ۸) حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام کے بعد سب سے بڑے انعام یافتہ حضرات صحابۂ کرام ہیں کسی بھی صحابی کی توہین کرنا توہین مصطفےٰ ہے۔ بعض خود کو سنی کہنے والے بدعقیدہ لوگوں کے جھانسے میں آکر سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کرتے ہیں وہ اس حدیث شریف سے خصوصی درس عبرت حاصل کریں۔ سیدنا حضرت امیر معاویہ کے خلاف جتنے بھی الزامات ہیں وہ سب تاریخی ہیں اور آپ کا صحابی ہونا احادیث کریمہ سے ثابت ہے۔ لہٰذا جب تاریخ احادیث کریمہ کے مقابل ہو تو تاریخ کو رد کر دیا جائیگا اور حدیث شریف پر عمل کیا جائیگا۔ یوں بھی چچا تایا کے جھگڑے میں کسی کو حق نہیں کہ کسی ایک کے فیور میں دوسرے کو گالیاں دے یہ کھلی بدنصیبی ہوگی۔ اس حدیث شریف میں زندوں سے مراد موجود تابعین کرام ہیں کیوں کہ حضرات صحابۂ کرام سے اللہ و رسول کا وعدۂ جنت ہو چکا ہے اور ان کے کردار کے تحفظ کا اعلان قرآن کریم میں اس طرح فرما دیا گیا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: ''اور سب سے وعدہ فرمایا اللہ نے بہت حسین چیز کا'' (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۲۲۶) یہاں حسین چیز سے مراد جنت ہے۔ وصال فرمودہ حضرات سے مراد تمام حضرات صحابۂ کرام ہیں چاہے وہ بقید حیات ظاہری ہوں یا وصال فرما چکے ہوں۔ یہ جب کی بات ہے کہ اکثر صحابۂ کرام کا وصال ہو چکا تھا اور ''اکثر کو کل کا حکم

حُدُوْدُ اللّٰهِ وَاَنَّ الدَّاعِیَ عَلٰی رَاْسِ الصِّرَاطِ هُوَ الْقُرْآنُ وَاِنَّ الدَّاعِیَ مِنْ فَوْقِهٖ

اللہ تعالیٰ کی قائم فرمودہ حدیں ہیں اور بیشک پکارنے والا ہر راستے کے سرے پر وہ قرآن کریم ہے اور بیشک پکارنے والا اس کے اوپر سے

هُوَ وَاعِظُ اللّٰهِ فِیْ قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ. (رواہ رزین و احمد والبیهقی فی شعب الایمان)

وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصیحت فرمانے والا ہے جو دل میں ہے ہر مومن کے۔

(۲۰۰) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ

ترجمہ: سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی انہوں نے فرمایا جو سیدھی راہ جانا چاہے تو وہ راہ چلے ان کی جو وصال فرما چکے ہیں

فَاِنَّ الْحَیَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَیْهِ الْفِتْنَةُ اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم كَانُوْا اَفْضَلَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ

اس لئے کہ زندہ کو نہیں امن رہتی زندے پر فتنے کی۔ یہ وصال فرمودہ حضرات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے پیارے اصحاب ہیں جو بہت فضیلت والے ہیں

اَبَرَّهَا قُلُوْبًا وَّاَعْمَقَهَا عِلْمًا وَّاَقَلَّهَا تَكَلُّفًا اِخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِیِّهٖ

اس امت میں، بہت نیک دل ہیں اس امت میں اور بہت کامل تھے علم میں اور بہت کم تھے تکلف میں اور پسند فرمایا انکو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کی خدمت کیلئے

وَلِاِقَامَةِ دِیْنِهٖ فَاعْرِفُوْا لَهُمْ فَضْلَهُمْ وَاتَّبِعُوْهُمْ عَلٰی اٰثَارِهِمْ وَتَمَسَّكُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ

اور اپنے نبی کے دین کے قائم رکھنے کیلئے۔ اور پہچانو تم ان کیلئے انکی بزرگی کو اور چلو تم انکے نشانات قدوم پر اور مضبوط پکڑو تم اسکے ساتھ جتنی کہ تمہیں طاقت ہے

مِنْ اَخْلَاقِهِمْ وَسِیَرِهِمْ فَاِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَی الْهُدَی الْمُسْتَقِیْمِ. (رواہ رزین)

ان کے اخلاق کو اور ان کی سیرتوں کو اس لئے کہ بیشک وہ تھے سیدھی ہدایت پر۔

(۲۰۱) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَتٰی

ترجمہ: سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی بیشک سیدنا امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِنُسْخَةٍ مِّنَ التَّوْرٰةِ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ نُسْخَةٌ مِّنَ التَّوْرٰةِ فَسَكَتَ

پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں توریت کے ایک نسخے کے ساتھ تو عرض کیا یارسول اللہ یہ نسخہ ہے توریت کا، تو پیارے نبی خاموش رہے،

बारगाह में (फ़रिश्ता) तो कहा गया प्यारे नबी से के सो जाएँ आपकी आँखें और सुनते रहें आपके कान और समझता रहे आपका दिल, फ़रमाया प्यारे नबी ने तो सो गई मेरी आँखें, सुनते रहे मेरे कान और समझता रहा मेरा दिल, फ़रमाया प्यारे नबी ने कि फिर कहा गया मुझ से सय्यद ने घर बनाया, फिर तय्यार किया उसमें दस्तरख्वान और भेजा दावत देने वाला, तो जिसने दावत कुबूल की दावत देने वाले की वो दाख़िल हुवा घर में और खाया उस ने दस्तरख़्वान से और राज़ी हुवा उस से सय्यद (साहिबे ख़ाना) और जिसने दावत कुबूल नहीं की दावत देने वाले की वो न घर में दाख़िल हुवा और न खाया उस ने दस्तरख्वान से और नाराज़ हो गया उस से सय्यद (साहिबे ख़ाना) फ़रमाया प्यारे नबी ने तो अल्लाह तआला सय्यद है और हज़रते मोहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम दावत देने वाले हैं और घर इस्लाम है और दस्तरख़्वान जन्नत है।

171 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न पाऊँ मैं तुम में से कि टेक लगाए हुवे हो मसहेरी पर कि आए उसके पास कोई हुक्म मेरे अहकाम में से जिनका मैंने हुक्म फ़रमाया है, या न करने का हुक्म फ़रमाया है मैंने जिसके बारे में, तो वो कहदे कि नहीं जानता मैं, नहीं पाया हमने अल्लाह की किताब में कि पैरवी करें हम उसकी।

172 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ख़बरदार! बेशक मैं दिया

حاصل ہوتا ہے'' اس قانون کی روشنی میں ایسا فرمایا گیا۔ اسکا یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں ہے مردو کافروں کی اتباع کرنا چاہئے اور زندہ حضرات اولیاء کرام وعلماء عظام بلکہ حضرات صحابۂ ذوی احترام کی بھی اتباع نہیں کرنی چاہئے۔ سیّدنا حضرت ملاعلی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سیّدنا حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کلام تواضع اور انکساری کے طور پر فرمایا ہے کیوں کہ اس وقت آپ خود بھی اور بعض حضرات صحابۂ کرام بھی بقید حیات ظاہری جلوہ افروز تھے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ''اور لازم فرمادیا ان پر پرہیز گاری کی بات کو اور تھے وہ زیادہ حقدار اسکے اور اہل اسکے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۲۷۲) ارشاد رب قدیر ہے'' یہی ہیں جنہیں جانچ لیا ہے اللہ نے دلوں کو انکے پرہیز گاری کیلئے ان کیلئے مغفرت ہے اور ثواب ہے (بصیرۃ الایمان ص ۱۲۷۴)'' اور نفرت والا بنادیا تمہارے لئے کفر کو'' اس حدیث شریف میں تمام حضرات صحابۂ کرام کی عظمت وفضیلت کا بحر ذخار موجیں مار رہا ہے تمام مسلمانوں کے دلوں میں تمام حضرات صحابۂ کرام کی عقیدت و عظمت ہونا لازمی ہے اور یہ علامت ایمان ہے۔ صبح قیامت تک تمام امت میں جماعت صحابہ سب سے زیادہ بزرگی وفضیلت والی جماعت ہے کوئی غیر صحابی کتنا ہی بڑا ولی کیوں نہ ہو وہ حضرات صحابۂ کرام کی گرد قدم کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ کسی بھی صحابی کی توہین، توہین مصطفیٰ ہے۔ بعض حضرات صحابۂ کرام بعض حضرات صحابۂ کرام سے افضل ہیں۔ فتح مکہ سے پہلے ایمان لانے والے حضرات صحابۂ کرام فتح مکہ کے بعد ایمان لانے والے حضرات صحابۂ کرام سے افضل ہیں۔ تمام ہی حضرات صحابۂ کرام میں سیّدنا حضرت ابو بکر صدیق اکبر خلیفۂ بلافصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے زیادہ بزرگی وفضیلت والے ہیں۔ جیسا کہ خطبات جمعہ میں پڑھا بھی جاتا ہے اور سنا بھی جاتا ہے کہ افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق۔ بعدۂ سیّدنا حضرت امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر ان کے بعد سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپکے بعد سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ صحابی اس خوش نصیب مومن کو کہتے ہیں جو ایمان وہوش کی حالت میں پیارے نبی کا دیدار کرے سر کی آنکھوں سے جیسے عام صحابۂ کرام یا دل کی آنکھوں سے جیسے سیّدنا حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور ایمان پر ہی خاتمہ بھی نصیب ہو۔ اگر کوئی شخص پیارے نبی کی صحابیت میں داخل ہونے کے بعد کفر میں پلٹ جائے یعنی مرتد ہوجائے تو مرتد صحابی نہیں رہتا اور ارتداد سے صحابیت ختم ہوجاتی ہے۔ حضرات صحابۂ کرام کی صفات عالیہ کا بیان آپنے حدیث پاک میں ملاحظہ فرمایا کہ وہ سبکے سب ہر طرح سے پیارے نبی ﷺ کے مطیع وفرمانبردار ہوتے ہیں اور تمام علوم کے جامع ہوتے ہیں اور تصنع، ریا، اور بناوٹ، پھوں پھاں سے یکسر پاک وصاف اور منکسر المزاج ہوتے ہیں۔ وہ اپنی جگہ مفسر، محدث، فقیہ، قاری، صوفی، فرائض داں تھے۔ ان تمام اوصاف حمیدہ اور کمالات عظیمہ کے باوجود بڑی سادہ زندگی گزارتے اور اس میں فرحت وفخر محسوس فرماتے تھے۔ ننگے پاؤں چل پھر لیتے فرش خاک پر لیٹ بیٹھ اور سو رہتے معمولی کھانوں پر گزارا فرمالیتے کبھی بے علم فتوے نہ دیتے تھے۔ انکے اجسام فرشی تھے مگر انکی ارواح عرشی تھیں ظاہر میں خَلق کیساتھ رہتے تھے مگر باطن میں خالق کے ساتھ رہتے تھے گویا کہ گدڑی میں لعل تھے۔ پیارے نبی ﷺ کی صحبت پاک اکسیر کی تاثیر رکھتی ہے۔ اگر کوئی حضرات صحابۂ کرام کی توہین و تنقیص کرتا ہے تو گویا وہ پیارے نبی کے فیض صحبت کا منکر ہو کر توہین نبی کا مرتکب ہوا ہے۔ پھر اگر پیارے صحابۂ کرام بُرے ہوتے جیسا کہ بعض نام نہاد مسلمانوں کا کہنا ہے کہ صحابۂ کرام کی اکثریت بری تھی تو وہ اس بات کا علان کررہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کیلئے برے ساتھیوں کا انتخاب فرمایا جب کہ مہربان باپ بھی بیٹے کیلئے اچھے دوست اچھے یار اچھے مصاحب تلاش کرتا ہے۔ حضرات صحابۂ کرام کی برائیاں بیان کرنا یہ در پردہ توہین کبریا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کیلئے برے اور گھٹیا دوست چنے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ فیض صحبت نبوی نے انہیں ہیرا بنا دیا اور انتخاب رب نے انہیں گوہر آبدار ونایاب بنادیا ہے۔ یہ تو سبھی جانتے ہیں کہ موتی اچھے ڈبے اور بہترین بکس میں رکھے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی امانت اچھے، سچے، پاکیزہ سینوں میں

فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَوَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ

تو آپ پڑھنے لگے اور چہرہ پیارے رسول اللہ ﷺ کا بدلنے لگا، تب فرمایا سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ روئیں تمہیں رونے والیاں

مَاتَرٰى مَابِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَعُوْذُ

کہ نہیں دیکھ رہے ہو تم اسکو جو چہرے میں ہے پیارے رسول کے، تو دیکھا حضرت عمر نے چہرۂ رسول اللہ ﷺ کی طرف تو حضرت عمر نے کہا میں پناہ مانگتا ہوں

بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا

اللہ تعالیٰ کی اللہ تعالیٰ کے غضب سے اور غضب سے اسکے رسول کے، راضی ہوئے ہم اللہ تعالیٰ کی ربوبیت سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نبی ہونے سے

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الذی نفس محمد بیدہٖ لو بدالکم موسیٰ فاتبعوہ وترکتمونی

تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ قسم ہے اسکی کہ جان ہے محمد کی جسکے قبضے میں کہ اگر ظاہر ہو جائیں تمہارے لئے حضرت موسیٰ پھر پیروی کرو تم انکی اور چھوڑ دو تم مجھ کو

لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ وَلَوْ كَانَ حَيًّا وَّاَدْرَكَ نُبُوَّتِيْ لَاتَّبَعَنِيْ۔ (رواہ الدارمی)

تو ضرور بھٹک جاؤ گے تم سیدھے راستے سے، اور اگر ہوتے حضرت موسیٰ بقید حیات ظاہری اور پاتے میری نبوت کو تو ضرور اتباع کرتے وہ میری۔

(۲۰۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلَامِيْ لَا يَنْسَخُ كَلَامَ اللّٰهِ وَكَلَامُ اللّٰهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے میرا کلام نہیں منسوخ کرتا اللہ تعالیٰ کے کلام کو اور اللہ تعالیٰ کا کلام

يَنْسَخُ كَلَامِيْ وَكَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ بَعْضُهٗ بَعْضًا۔ (رواہ الدار قطنی)

منسوخ کرتا ہے میرے کلام کو اور اللہ تعالیٰ کا کلام کہ منسوخ کرتا ہے اس کا بعض بعض کو۔

(۲۰۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَحَادِيْثَنَا يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَنَسْخِ الْقُرْاٰنِ (رواہ الدار قطنی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک ہماری بعض احادیث کریمہ کہ منسوخ کرتی ہیں بعض انکا بعض کو جیسے منسوخ کرنا قرآن کریم کا

(۲۰۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک لازم فرمائے اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض تو ضائع نہ کرو تم ان کو

गया हूँ कुरआने करीम और उसका मिस्ल उसके साथ, ख़बरदार! क़रीब है एक शख़्स पेट भरा अपनी मसेहरी पर बिराजमान, बकवास करेगा कि लाज़िम है तुम पर यह सिर्फ़ कुरआन, तो जो कुछ पाओ तुम उसमें हलाल तो हलाल जानो तुम उसको और जो कुछ पाओ तुम उसमें हराम तो हराम जानो तुम उसको, हालाँकि बेशक जो हराम फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने वैसा ही है जैसा कि हराम फ़रमाया अल्लाह तआला ने, ख़बरदार! नहीं हलाल होगा तुम्हारे लिये पालतू गधा और न कोई कील वाला दरिंदा और न अहद वाले काफ़िर की गुमी हुई चीज़, मगर यह कि बेपरवाह हो उस से उसका मालिक और जो मेहमानी करे किसी क़ौम की तो उस पर लाज़िम हैं कि मेहमाँ नवाज़ी करें उसकी, तो अगर न मेहमाँ नवाज़ीं करें तो उसका हक़ है यह कि बदला ले उन से मिस्ल अपनी मेहमानदारी के।

173 हदीस शरीफ़:– क़याम फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने, फिर फ़रमाया क्या गुमान करता है कोई तुम का टेक लगाकर अपनी मसेहरी पर? बेशक अल्लाह तआला ने नहीं हराम फ़रमाया किसी चीज़ को सिवाए उसके जो उस कुरआने करीम में है? ख़बरदार! बेशक अल्लाह तआला की क़सम मैंने अहकाम दिये और नसीहतें फ़रमाईं और मना फ़रमाया बहुत चीज़ों से, बेशक वो चीज़ें कुरआन की ममनूआ चीज़ों के बराबर हैं या उस से भी ज़्यादा, बेशक अल्लाह तआला ने नहीं हलाल

رکھی۔ یہی حضرات صحابۂ کرام کاتبین وحی ربانی ہیں خصوصاً سیّدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ اور یہی حضرات صحابۂ کرام قرآن کریم اور احادیث کریمہ کے جمع فرمانے والے اور یہی حضرات صحابۂ کرام ہم تک دین متین کے پہنچانے والے اور یہی حضرات صحابۂ کرام دین اسلام اور بانی اسلام پر اپنی جانوں اپنے مالوں اپنی اولاد کو نچھاور کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کو معیار و کسوٹی قرار دیا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ''اگر وہ ایمان لائیں اس طرح جس طرح تم ایمان لائے ہو دین پر تو یقیناً وہ ہدایت پا جائیں گے اور اگر وہ منہ پھیریں تو بس وہ ہٹ دھرمی میں ہیں تو اب کافی ہوگا آپکو انکے بارے میں اللہ اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے'' (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۵۸) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں: اس آیتِ کریمہ میں یہ بتایا گیا کہ مومن وہ ہے جس کا ایمان حضراتِ صحابۂ کرام کی طرح ہو جو انکے خلاف ہو وہ کافر ہے۔ یہ حضرات ایمان کی کسوٹی ہیں۔ تمام دینی باتوں پر ایمان لانا ضروری ہے ایک کا انکار بھی ویسا ہی کفر ہے جیسے ساری باتوں کا انکار کفر ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ سیّدنا امیر المومنین حضور عثمانِ غنی خلیفۂ سوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب مصریوں نے شہید کیا تو پہلے آپکے ہاتھ پر تلوار ماری آپ قرآنِ کریم تلاوت فرما رہے تھے اسی آیتِ کریمہ پر خون گرا آپ قرآن کریم کو صاف کرتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ اللہ کی قسم پہلے اس ہاتھ نے قرآنِ کریم لکھا ہے۔ عرصے تک لوگ اس قرآنِ کریم کی زیارت کرتے رہے خون کے نشانات اس جگہ موجود تھے۔ اور بے ایمانوں میں طلب حق کا شائبہ بھی موجود نہیں ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ذمہ ہے کہ وہ حضورِ انور ﷺ کو غلبہ عطا فرمائے گا اور اس میں غیب کی خبر ہے۔ حاصل ہونے والی فتح وظفر کا اعلان واظہار فرمایا اور اسی میں حضورِ انور ﷺ کا معجزہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذمۂ کرم پورا ہوا اور یہ غیبی خبر صادق ہو کر رہی اور کفار و مشرکین کے حسد و انعام اور ان کے عقائد سے حضورِ انور ﷺ کو ضرر نہ پہنچا حضور انور ﷺ کی فتح ہوئی بنی قریضہ قتل ہوئے بنی نضیر جلا وطن کئے گئے یہود و نصاریٰ پر جزیہ (ٹیکس) مقرر رہا۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ۔ ص ۶۰) سورۂ توبہ کے نزول کے بعد پیارے نبی نے مخلصین و منافقین کے درمیان چھٹائی فرما دی اور مخلصین الگ اور منافقین الگ ہو گئے تھے ارشاد رب قدیر ہے: ''نہیں ہے اللہ کی شان کے چھوڑے ایمان والوں کو اس حالت پر کہ تم ہو جس پر یہاں تک کہ جدا کر دیگا اللہ ناپاک کو پاک سے (بصیرۃ الایمان ص ۱۷۸) یاد رکھئے جس طرح اللہ تعالیٰ کی اطاعت، اطاعت و اتباع رسول کے بغیر ناممکن ہے ایسے ہی پیارے نبی کی اطاعت واتباع بنا پیروئ حضرات صحابۂ کرام ناممکن ہے۔ پیارے نبی آئینۂ خدا نما ہیں اور حضرات صحابۂ کرام آئینۂ رسول خدا نما ہیں۔ شعر:

نبی آئینہ ہیں خدا کے قدیری
صحابہ بنے آئینہ مصطفےٰ کے (انتخاب قدیری)

حضرات صحابۂ کرام کی عظمتوں، فضیلتوں کا انکار در حقیقت فیض صحبت مصطفےٰ کا انکار ہے کہ معاذ اللہ تعالیٰ پیارے نبی نے ۲۳ سالہ زندگی کی شاندار و جاندار تبلیغ سے صرف چار پانچ مخلص صحابی بنائے اس سے بڑی بدعقیدگی اور توہین نبوی کیا ہوگی؟ پیارے نبی ﷺ کی آل ہو یا پیارے نبی کے اصحاب سب ہی عظمتوں کے برستے سحاب ہیں ایک کی توہین ایمان سے ہاتھ دھو لینے کے برابر ہے۔ اللہ تعالیٰ ایمانی سمجھ عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سیدنا سیّد المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔ ان حضرات صحابۂ کرام کی اتباع و پیری کرنے ہی میں دونوں جہان کی خیر و عافیت ہے۔

(۲۰۱) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی یہ خاموشی ناراضگی کے اظہار کیلئے تھی کہ حضرت عمر فاروق اعظم یہود کے پاس جاتے کیوں ہیں اور توریت کیوں پڑھتے ہیں اور یہ توریت میں کیا ڈھونڈتے ہیں لیکن حضرت عمر فاروق اعظم پیارے رسول ﷺ کی اس خاموشی کو اجازت سمجھے اور آپ نے توریت پڑھنا شروع کر دی اور آپکی نظر اوراق توریت پر رہی اور پیارے رسول ﷺ کے چہرۂ پاک پر جلالی آثار نہ دیکھ سکے سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق اکبر نے پیارے نبی ﷺ کے چہرۂ پاک پر آثار غضب دیکھے تو حضرت صدیق اکبر نے وہ کہا جو عرب شریف کے محاورے میں اظہار غضب و ناراضگی کیلئے بولا جاتا ہے نہ کہ اس سے کوسنا پیٹنا مقصود تھا

یا بصیر یا قدیر یا رشید یا احد یا مدار یا مغیث یا معین المدد

اور حضرت صدیق اکبر کو یہ ناراضگی اسلئے تھی کہ حضرت فاروق اعظم کا یہ فعل پیارے نبی ﷺ کی ناراضگی کا باعث تھا نہ کہ اپنے نفس کیلئے۔ اس سے کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ حضرات صحابۂ کرام آپس میں بغض وعناد رکھتے تھے اور ایک دوسرے کو کوستے پیٹتے تھے بلکہ یہ ایک رہنمائی تھی جو حضرت صدیق اکبر نے انجام دی۔ یہ حضور فاروق اعظم کی خطاء اجتہادی تھی کہ آپ نے خاموشی کو رضائے محبوب سمجھ کر توریت پڑھنا شروع کر دی اس میں کوئی دوسرا جذبہ نہ تھا۔ چنانچہ حضور صدیق اکبر کی رہنمائی پر حضور فاروق اعظم نے فوراً خود کو سنبھالا اور وہی کہنے لگے جو زندگی میں آپکا وظیفہ تھا ”ہم راضی ہوئے اللہ تعالیٰ کے رب ہونے سے اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے نبی ہونے سے۔ اس میں حضور فاروق اعظم نے اپنی وفاداری کا اعلان واظہار فرمایا کہ مجھ سے خطاء اجتہادی ہوئی ہے معاذ اللہ سرکشی سرتابی کا کوئی جذبہ نہ تھا ہم تو پرانے قدم بوس ہیں بندۂ بے زر ہیں۔ سیّدنا حضرت فاروق اعظم کی اس خطاء اجتہادی کی وجہ سے صبح قیامت تک کے انسانوں کو ایک اہم دینی مسئلے سے آگاہ فرما دیا کہ توریت کی بات کرتے ہو اگر حضرت موسیٰ بھی ہوتے تو وہ توریت نہ پڑھتے قرآن کریم پڑھتے اور انکی بحیثیت نبی اتباع نہ کی جاتی بلکہ بحیثیت امتی وہ میری اتباع کرتے اور اگر انکے سامنے کوئی مجھے چھوڑ کر ان کی اتباع کرتا اور قرآن کریم کو چھوڑ کر توریت پڑھتا تو گمراہ ہو جاتا کیونکہ اب میری نبوت کا زمانہ ہے جو صبح قیامت تک رہے گا اور ہدایت کیلئے قرآن کریم ہے دوسری کتاب کوئی نہیں سب منسوخ ہو چکی ہیں سب میں انکے ماننے والوں نے کام دکھا دیا ہے اب صبح قیامت تک ہدایت میری اطاعت واتباع اور غلامی میں منحصر ہے۔ اگر بالفرض اصلی توریت شریف وانجیل شریف مل بھی جائیں اور توریت وانجیل والے حضرات انبیاء کرام تشریف بھی لے آئیں تب بھی ہدایت پیارے نبی ﷺ کے پاس ہی ملے گی۔ کتب سابقہ پہلے ہدایت تھیں اب نہیں۔ چاند تارے اور چراغ رات کو روشنی دیتے ہیں دن کے اُجالے میں نہیں۔ جوان آدمی گھٹی اور ماں کے دودھ سے زندہ نہیں رہ سکتا۔ قرآن کریم اور احادیث کریمہ یا ان کی روشنی میں لکھی ہوئی کتابوں کے علاوہ دوسری کتابوں سے ہدایت حاصل کرنا ممنوع ہے۔ وہ لوگ درس عبرت لیں جو ہر بدمذہب کی کتابیں پڑھنے لگتے ہیں اور ہر جلسے میں جانے کے مریض ہیں اور انہیں منع کرو تو یہ کہتے ہیں کہ ہم سنتے پڑھتے سبکی ہیں اور کرتے اپنے من کی ہیں، من کی کرنے والی بات بعد کی ہے پہلے تو انکی سننا پڑھنا ہی جائز نہیں ہے جب سیّدنا حضور فاروق اعظم کو توریت پڑھنے کو منع فرما دیا گیا تو آج کا عامی کس شمار وقطار میں ہے۔ جب توریت کا پڑھنا باعث غضب نبوی ہے تو بدمذہبوں کی کتابیں پڑھنے سے ان کے جلسوں اور اجتماعات میں جانے سے پیارے نبی ﷺ کس درجے ناراض ہوں گے۔ سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ” یہ حضرت موسیٰ کی ظاہری حیات سے متعلق ہے ورنہ بباطن اور حقیقتاً تو وہ زندہ ہیں بلکہ تمام حضرات انبیاء کرام زندہ ہیں (مرقاۃ شریف) اب تمام حضرات انبیاء کرام کے ادیان منسوخ ہو چکے ہیں اسی لئے شب معراج تمام حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام علیہم السلام نے مسجد اقصیٰ شریف میں پیارے نبی ﷺ کی امامت مین نماز ادا فرما کر اپنے مقتدی ہونے کا اعلان فرما دیا۔

(۲۰۲) اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ حدیث شریف سے قرآن کریم کی کوئی بھی آیت تلاوۃً منسوخ نہیں ہو سکتی البتہ حکماً بہت سی آیات کریمہ احادیث کریمہ سے منسوخ ہیں۔ چنانچہ پیارے نبی نے فرمایا کہ وارث کیلئے کوئی وصیت نہیں ہے اس حدیث شریف سے وہ آیات کریمہ منسوخ ہیں جو وارث کیلئے جواز وصیت ثابت کرتی ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے کہ حضرات انبیاء کرام کی میراث نہیں بٹتی۔ یہ پیارے نبی کے حق میں آیتِ میراث کی ناسخ ہے۔ سجدۂ تعظیمی کا جواز قرآن کریم سے ثابت ہے مگر حدیث پاک سے منسوخ ہے۔ اور ”میرے کلام“ سے مراد یہ ہے کہ میرا اجتہادی کلام حکم قرآن کو منسوخ نہ کریگا۔ اچھی طرح یاد رکھئے کہ نسخ کی چار قسمیں ہیں۔ (۱) آیت کا نسخ آیت سے جیسے کفار کیساتھ نرمی کی آیت کریمہ آیات جہاد سے منسوخ ہیں (۲) حدیث شریف کا نسخ حدیث شریف سے جیسے زیارت قبور پہلے منع تھی پھر حدیث شریف میں اسکی اجازت دیدی گئی (۳) قرآن کریم کا نسخ حدیث شریف

سے جیسے سجدۂ تعظیمی (۴) حدیث شریف کا نسخ قرآن شریف سے جیسے بیت المقدس کا قبلہ ہونا حدیث شریف کی رو سے تھا اور پھر اس کا نسخ قرآن کریم سے ہوا۔ نسخ کے معنیٰ ہیں ایک حکم شرعی کا بدل دینا دوسرے حکم شرعی سے دین کے کاموں کی اصلاح کیلئے۔

(۲۰۳) جس طرح بعض احادیث کریمہ قرآن کریم کی آیات کریمہ کی ناسخ ہیں ایسے ہی بعض احادیث کریمہ بعض احادیث کریمہ کی ناسخ ہیں۔ منسوخ کا مطلب یہ ہے کہ مذکورہ حکم کا وقت آجتک تھا آج کے بعد نہیں۔ جیسے حکیم حاذق کا اپنا نسخہ بدلنا یہ نہیں کہ یہ نسخہ غلط تھا بلکہ یہ نسخہ اب تک کیلئے تھا آئندہ کیلئے دوسرا نسخہ ہوگا۔

(۲۰۴) فرض وہ ہے جس کا ثبوت وطلب دونوں یقینی ہوں قرآن کریم اور احادیث کریمہ سے ثابت ہوں ان پر عمل کرنا لازمی و ضروری ہے فرض کا تارک فاسق ہے اور فرض کا منکر کافر ہے۔ حرام کام کرنا تو بہت دور کی بات ہے حرام کام کے قریب بھی نہ جاؤ۔ ایک مومن کو حلال وحرام کی حدوں کو کبھی نہ توڑنا چاہئے۔ کہ نمازیں پانچ وقت کی فرض ہیں چار یا چھ وقت کی نہ مانو۔ مال زکوٰۃ چالیسواں حصہ فرض ہے کم وبیش پر ہرگز عقیدہ نہ رکھو۔ بیک وقت چار عورتوں تک نکاح جائز ہے پانچویں کو حلال اور چوتھی کو حرام نہ سمجھو۔ وغیرہم۔ بعض کے حرام وفرض ہونے کے بارہمیں قرآن کریم اور احادیث کریمہ خاموش ہیں کہ صراحتاً حرام یا فرض کا کوئی حکم نہیں ملتا انکی بحث میں نہ پڑھو وہ مباح ہیں ان پر عمل کئے جاؤ وہ معاف ہیں۔

(۲۰۵) یہاں علم سے مراد علم شرعی ہے جیسے علم القرآن، علم الحدیث، علم الفقہ وغیرہم۔ علم نورالٰہی ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عطا فرماتا ہے اگر یہ علم کسی انسان سے حاصل ہو تو کسبی ہے ورنہ علم لدنی ہے علم لدنی کے بہت سے اقسام ہیں وحی، الہام، فراست وغیرہم۔ وحی حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام علیہم السلام کے ساتھ خاص ہے۔ الہام حضرات اولیائے کرام کے ساتھ خاص ہے۔ فراست ہر مومن کو بقدر ایمان نصیب ہوتی ہے۔ الہام وفراست وہی معتبر ہے جو خلاف شرع نہ ہو اگر خلاف شرع ہو تو وہ وسوسہ ہے۔ آیت کے لغوی معنیٰ علامت اور نشان کے ہیں لغوی معنیٰ کے اعتبار سے پیارے رسول ﷺ کے تمام معجزات، احادیث کریمہ، احکام، قرآن کریم یہ سب آیتیں ہیں۔ اصطلاح میں قرآن کریم کی اس عبارت کو "آیت" کہتے ہیں جس کا کوئی مستقل نام نہ ہو۔ نام والی عبارت و مضمون کو "سورۃ" کہتے ہیں۔ اس حدیث شریف میں آیت سے مراد آیت کے لغوی معنیٰ ہیں جیسے کوئی مسئلہ یا حدیث شریف یا قرآن شریف کی آیت کریمہ۔ جو بھی یاد ہو دوسرے کو پہنچا دو۔ تبلیغ صرف حضرات علماء کرام پر ہی فرض نہیں بلکہ بقدر علم ہر مومن مبلغ ہے" "آیت" کے اصطلاحی معنیٰ مراد لئے جائیں تو یہ بھی درست ہے کہ آیت سے آیت کریمہ کے الفاظ مبارکہ اسکے معانی ومطالب اور احکام ومسائل سب مراد ہوں۔ جسے ایک آیت کریمہ حفظ ہو یا اسکے متعلق کچھ مسائل معلوم ہوں تو لوگوں تک پہنچادے جائیں۔ تبلیغ خود ایک عبادت ہے مگر یہ نہیں کہ بنا علم جہالت کے پھکنے اڑائے جائیں اور جو منہ میں آئے بک دیا جائے غیر علماء کو وعظ وتقریر کرنا حرام ہے آج کل جاہلوں کی جماعتیں اور وفود قائم ہیں اور وہ بشان جہالت دھڑادھڑ تقاریر کرتے ہیں اور جو منہ میں آتا ہے بکتے ہیں اور اگر انکی اصلاح کیجائے تو چڑتے ہیں اور آستینیں چڑھاتے ہیں یہ سب جہالت کی کرشمہ سازیاں ہیں۔ بنی اسرائیل سے قصے اور احکامات اور خبریں سن کر نقل کئے جاسکتے ہیں اگر وہ اسلام کے خلاف نہ ہوں۔ بنی اسرائیل سے قصے، حکایات، خبریں لی جاسکتی ہیں مگر توریت و انجیل کے احکام لینے کی ممانعت ہے۔ اس لئے کہ ان آسمانی کتابوں کے احکام منسوخ ہو چکے ہیں اور ان کتابوں کے ماننے والوں نے ان کتابوں میں دست اندازی بھی کرڈالی ہے۔ جھوٹی حدیثیں گڑھنے والا دوزخی ہے۔ حدیث گڑھنا گناہ کبیرہ بلکہ کبھی کفر بھی ہے کیوں کہ اس میں جھوٹ بھی ہے اور دین میں فتنہ پھیلانا بھی۔ حدیث موضوع (گڑھی ہوئی حدیث) اور حدیث ضعیف دونوں کے احکام الگ الگ ہیں۔ حدیث موضوع کہیں اور کبھی معتبر نہیں ہے مگر حدیث ضعیف فضائل اعمال میں معتبر ہوتی ہے حدیث ضعیف اگر چند طرق سے آجائے تو صحیح حدیث کے حکم میں ہو جاتی ہے۔ حضرات محدثین کرام نے انتھک محنت فرما کر موضوع احادیث کو چھانٹ کر الگ کر دیا ہے۔ اب احادیث کریمہ کے موجودہ ذخیرے پر شبہ کرنا اسلام دشمنوں کی سازشوں کے شکار ہونے کے مترادف ہے مسلمان اس

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْكِحُوْهَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَسَكَتَ
اور کچھ حرام فرمائے گئے ہیں محرمات تو نہ توڑو تم ان کی حرمتوں کو اور کچھ حدیں مقرر فرمائی ہیں تو نہ آگے بڑھو ان حدود سے اور خاموشی اختیار فرمائی
عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا. (رواہ الدار قطنی)
کچھ چیزوں سے بنا بھولے تو نہ چھیڑ چھاڑ کرو تم ان سے۔

﴿باب العلم ترجمہ: علم کا باب﴾

(۲۰۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰيَةً وحدثوا عن بنی اسرائیل
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے پہونچادو تم میری طرف سے اگر چہ ایک آیت کریمہ ہو کہ بیان کرو تم بنی اسرائیل سے
وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ. (رواہ البخاری)
اور نہیں ہے کوئی حرج اور جس نے جھوٹ بولا مجھ پر جان بوجھ کر تو چاہیے کہ بنالے اپنا ٹھکانہ آگ میں۔

(۲۰۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَدَّثَ عَنِّیْ بِحَدِيْثٍ يُرٰی اَنَّهٗ
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو بیان کرے میری جانب سے ایسی بات کہ دیکھتا ہے بیشک وہ
كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ. (رواہ مسلم)
جھوٹ ہے تو وہ ایک ہے جھوٹوں میں کا۔

(۲۰۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِی الدِّيْنِ
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو شخص، کہ ارادہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ بھلائی کا تو سمجھ دیتا ہے اس کو دین میں
وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِیْ. (رواہ البخاری والمسلم)
اور بس میں تقسیم فرمانے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔

(۲۰۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے لوگ کانیں ہیں سونے اور چاندی کی کانوں کی طرح

फ़रमाया तुम्हारे लिये यह कि दाख़िल हो जाओ घरों में अहले किताब के मगर इजाज़त से और बिना पिटाई किये उनकी औरतों के और न उनके फल खाना जब देदें वो तुम को वो जो उन पर वाजिब है।
174 हदीस शरीफ़:– हज़रते अरबाज़ बिन सारयाह से मरवी, उन्होंन फ़रमाया कि नमाज़ पढ़ाई हमें प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने एक दिन, फिर फ़रमाया हमारी तरफ़ अपना चहरा ए पाक, फिर फ़रमाया हमसे बलीग़ वाज़ शरीफ़ कि बह निकलीं उस से आँखें और डर गए उस से दिल तो अर्ज़ किया एक शख़्स ने या रसूलुल्लाह गोयाकि यह वाज़ है अलविदा कहने वाला का? तो आप वसिय्यत फ़रमा दें हमको, तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने मैं वसिय्यत फ़रमाता हूँ तुम को अल्लाह तआला से डरने की और अपने बादशाह की सुनने और हुक्म मानने की और अगरचे हो वो हब्शी गुलाम, इसलिये कि जो जियेगा तुम में से मेरे बाद तो वो देखेगा बहुत इख़तेलाफ़, तो लाज़िम हैं तुम पर मेरी सुन्नत और ख़ुलाफ़ाए राशेदीन की सुन्नत और जो हिदायत याफ़्ता हैं, तो मज़बूत पकड़ लो उनको और पकड़े रहो उसको दाँतों से और तुम दूर रहो नए अक़ीदों से इसलिये कि हर नया अक़ीदा बिदअत है और हर बिदअत गुमराही है।
175 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह बिन मसऊदी से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि लकीर खींची हमारे सामने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फिर फ़रमया कि यह अल्लाह तआला की राह है, फिर

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

سازش سے چوکنا رہیں۔ اگر کوئی بے خبری میں حدیث موضوع بیان کر جائے تو گناہگار نہیں ہوگا یہ حدیث شریف علم دین پھیلانے میں مسلمانوں کو رغبت دلاتی ہے۔

(۲۰۶) حدیث گڑھنا بھی گناہ اور جان بوجھ کر حدیث موضوع بیان کرنا بھی گناہ ہے بلکہ جس حدیث کے موضوع ہونے کا گمان غالب ہوا سے بھی بیان نہ کرے فقط موضوع ہونے کا وہم کافی نہیں البتہ اس کا موضوع ہونا بتا کر حدیث موضوع بیان کرنا جائز ہے تاکہ مسلمان حدیث موضوع سے بچیں۔ حدیث موضوع چونکہ جھوٹی، گڑھی ہوئی حدیث ہے لہٰذا اس کو بیان کرنا جھوٹ کو رواج دینا اور جھوٹ کو پھیلانا ہے۔ جس کا پاپ ہونا ظاہر و باہر ہے۔

(۲۰۷) دینی سمجھ، دینی علم، دینی دانائی یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتیں ہیں۔ دینی سمجھ یہ فقہ ظاہری شریعت مطہرہ اور فقہ باطنی طریقت و حقیقت سبکو شامل ہے۔ قرآن کریم و احادیث کریمہ کے الفاظ و تراجم رٹ لینا علم دین نہیں بلکہ قرآن کریم اور احادیث کریمہ کا سمجھنا یہ علم دین ہے اسی لئے حضرات فقہائے کرام کی تقلید کی جاتی ہے نہ کہ صرف حفاظ کرام کی۔ عام طور پر تمام حضرات محدثین کرام و مفسرین کرام، حضرات مجتہدین خوش مقام کے مقلد ہوئے بلکہ تمام اولیائے کرام بھی مقلد ہی ہیں چنانچہ سیّدنا حضور مدار العالمین سیّد بدیع الدین قطب المدار حلبی ثم مکن پوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حنفی تھے اور سیّدنا حضور غوث اعظم سیّد محی الدین عبدالقادر جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حنبلی تھے۔ ان سبکے باوجود یہ حضرات اپنی حدیث دانی پر نازاں نہ ہوئے۔ ارشاد رب قدیر ہے: ”دیتا ہے دانائی جسکو چاہتا ہے اور جسے دیدی گئی دانائی تو یقیناً دے دی گئی بہت بھلائی اور نہیں نصیحت قبول کرتے مگر عقل والے“ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۱۲) اس آیت کریمہ میں حکمت و دانائی سے مراد فقہ ہے۔ قرآن کریم کا ترجمہ ابو جہل بھی جانتا تھا صرف جاننے سے کچھ نہیں ہوتا دینی سمجھ ہونا یہ کمال ہے۔ عالم دین کی شان یہ ہے کہ زبان پر اللہ و رسول کے فرامین ہوں اور دل اللہ و رسول کے فیضان سے مالا مال ہوں۔ اللہ تعالیٰ معطی اور پیارے نبی ﷺ قاسم ہیں۔ یعنی دین و دنیا کی تمام نعمتیں علم و فقہ ایمان ہو کہ اسلام مال ہو کہ اولاد عظمت ہو کہ جنت سب کچھ اللہ تعالیٰ دیتا ہے مگر سب کو دست مصطفےٰ سے ملتی ہیں۔ اس میں نہ تو کوئی قید اللہ تعالیٰ کے عطا فرمانے میں ہے اور نہ پیارے نبی ﷺ کے تقسیم فرمانے میں ہے۔ بعض نادانوں کا خیال ہے کہ پیارے نبی صرف علم تقسیم فرماتے ہیں مگر یہی نادان لوگ اپنے ایک نادان کیلئے لکھتے ہیں اور بار بار لکھتے ہیں ”قاسم العلوم و الخیرات“ گویا پیارے رسول ﷺ تو صرف علم تقسیم فرماتے ہیں اور نادان علوم کے ساتھ ساتھ تمام بھلائیاں بھی بانٹتا ہے یہ ایمانی کنگالی کی بھدی مثال ہے۔ ایمان یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اسے پیارے نبی ﷺ تقسیم فرماتے ہیں۔ شعر:

وہ عزت و عظمت ہو یا دولت و جنت ہو
اللہ کی ہر نعمت محبوب خدا دیں گے (بانی)

اللہ تعالیٰ کی عطا اور پیارے نبی کی تقسیم یکساں ہے مگر لینے والوں کے لینے میں فرق ہے بجلی کا پاور یکساں آتا ہے مگر بلب اپنی بساط و طاقت بھر لیتے ہیں پھر بلب کا جیسا رنگ ہوتا ہے تو وہ ویسے ہی رنگ کی روشنی دیتے ہیں۔ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، مداری، قادری، نقشبندی، سہروردی، چشتی یہ سب بلبوں کے رنگ ہیں مگر سبکا پاور ایک ہی ہے یا یوں کہہ لیجئے کہ ایک ہی سمندر سے یہ تمام دریا نکلے ہیں مگر راہوں اور راستوں کی وجہ سے انکے نام الگ الگ ہو گئے ہیں یہ ان سینوں کے تعلق سے نام ہو گئے ہیں جن سینوں سے یہ فیوض و برکات آرہے ہیں۔

(۲۰۸) شکل و صورت میں تمام انسان یکساں ہیں مگر اخلاق و عادات، سیرت و صفات میں مختلف ہیں۔ جیسے ظاہری زمین یکساں ہے مگر کانیں اسمیں مختلف کہ کہیں سونے کی کان ہے کہیں چاندی کی کان ہے۔ نیک انسان سے نیکی کا ظہور و صدور ہوتا ہے اور بدوں سے بدی کا ظہور و صدور ہوتا ہے۔ جو لوگ اپنی دنیوی اچھے کردار و کیرکٹر کی وجہ سے سماج میں اچھے سمجھے جاتے تھے اور اپنے قبیلوں کے ٹھیکیدار تھے تو اگر وہ اسلام قبول کرنے کے بعد دینی علم و سمجھ حاصل کر لیں تو وہ مسلمانوں میں بھی سردار ہونگے کیونکہ اسلام سے عزت بڑھتی ہے عزت گھٹتی نہیں۔ یہ کفار پہلے کیچڑ میں لتھڑے ہوئے لعل تھے۔ مسلمان ہوئے علم و فقہ حاصل کیا تو صاف و شفاف لعل ہو گئے۔ نو مسلموں کو حقیر جاننا بہت برا اور غیر اسلامی عمل ہے چہ جائے کہ غریب

خِيَارُهُمْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِى الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوْا۔ (رواہ مسلم)

جو بہتر تھے ان میں جاہلیت کے زمانے میں تو وہ بہتر ہیں اسلام میں بھی جبکہ وہ دینی سمجھ رکھتے ہوں۔

(۲۰۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا حَسَدَ اِلَّا فِىْ اِثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں جائز ہے رشک کرنا مگر دو شخصوں کے بارے میں، ایک تو وہ شخص کہ عطا فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسکو مال

فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِى الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِىْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا۔ (رواہ البخاری)

تو توفیق دی اسکو اسکے خرچ کرنے پر راہ حق میں، اور ایک شخص وہ ہے کہ عطا فرمائی اسکو اللہ تعالیٰ نے دینی سمجھ کہ وہ اس سے فیصلے کرے اور لوگوں کو اسکو سکھائے

(۲۱۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب مرجاتا ہے مرد مسلمان تو موقوف ہوجاتے ہیں اس کے عمل سوائے تین کے

اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْا لَهٗ۔ (رواہ مسلم)

صدقۂ جاریہ یا وہ علم نفع پہونچتا رہے جس سے یا وہ نیک بچہ کہ دعاء کرتا رہے اس کیلئے۔

(۲۱۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَابِ الدُّنْيَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو دور کردے کسی ایمان والے سے کوئی تکلیف دنیا کی،

نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِى الدُّنْيَا

دور فرمادیگا اللہ تعالیٰ اس سے تکلیف روز قیامت کی تکلیفوں میں اور جو آسانی کریگا کسی پریشاں حال پر تو آسانی فرمادیگا اللہ تعالیٰ اس کیلئے دنیا

وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِىْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَاكَانَ الْعَبْدُ

وآخرت میں، اور جو پردہ پوشی کریگا کسی مسلمان کی تو پردہ پوشی فرمائیگا اس کی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ ایسے بندے کی مدد پر ہے کہ جو ہے بندہ

فِىْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقاً يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْماً سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ

مدد کرنے میں اپنے بھائی کی اور جو چلا راستہ کہ تلاش کرتا ہے اس راستے میں علم تو آسان فرمادیگا اللہ تعالیٰ اس طالب عالم کیلئے طلب عالم کی برکت سے

लकीरें खींची दायें जानिब अपने और बायें जानिब अपने और फ़रमाया यह ऐसी राहें हैं कि हर राह पर इसकी एक शैतान है और बुला रहा है उसकी तरफ़ और तिलावत फ़रमाई यह आयते करीमा "और बेशक यह मेरा रास्ता सीधा है तो चलो तुम इस पर और न चलो तुम ऐसे रास्तों पर कि हटा दें तुम को अल्लाह के रास्ते से, यह हैं कि वसिय्यत फ़रमाई अल्लाह ने तुम को ताकि तुम मुत्तक़ी बन सको।"(बसीरतुल ईमान स॰ 350)

176 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं मोमिन होगा कोई तुम में से यहाँ तक कि हो जाए उसकी ख्वाहिश ताबे उसके कि मैं लाया हूँ जिसको।

177 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने ज़िंदा किया सुन्नत को मेरी, उस सुन्नत में से जो छोड़ दी गई मेरे बाद, तो बेशक उसके लिये अज्र है मानिंद उनके अज्रों के जो अमल करेंगे उसपर, बग़ैर इसके कि कम किया जाए उनके अजरों में से कुछ भी और निकाली जिसने गुमराही की बिदअत कि नहीं पसंद करते हैं उसको अल्लाह और उसके प्यारे रसूल तो है उसपर गुनाह मानिंद गुनाहों के उसके जिसने अमल किया उस पर, तो नहीं कम होगा उस में उनके गुनाहों में से कुछ भी।

178 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक दीन सिमट आएगा हिजाज़ की तरफ़, जैसा कि सिमट आता है साँप अपने बिल की तरफ़ और जगह पकड़ेगा दीन हिजाज़

، دستکار، محنت کش، مسلمانوں کو حقیر ورزیل جاننا اور مسلمانوں میں شریف اور رزیل دوقومیں بنانا روحِ اسلامی کے سراسر خلاف ہے۔

(۲۰۹) اس حدیث شریف میں لفظ حسد لفظ غبطہ کے معنیٰ میں ہے۔ حسد کے معنیٰ ہیں کسی نعمت والے پر جلنا اور اسکی نعمت کا زوال چاہنا اور اپنے لئے اسکا حصول مطلوب ہونا۔ حسد مطلقاً حرام ہے جو بہت بڑا گناہ ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑا عیب بھی ہے۔ جس سے شیخ نجدی شیطان لعین مارا گیا۔ غبطہ کے معنیٰ ہیں دوسروں کی سی نعمت اپنے لئے چاہنا اسکو رشک بھی کہتے ہیں۔ غبطہ (رشک) دو جگہ جائز ہے: مالدار سخی جسے اللہ تعالیٰ نے اچھے کاموں میں خرچ کرنے کی توفیق دی اسی طرح عالم دین، مفتی شرع متین جس کے علم سے لوگ فائدہ اٹھائیں یہ دونوں حضرات سخی و عالم قابل رشک ہیں۔ بعض حضرات علمائے کرام کے علم سے اور سخی دولت مندوں کی دولت سے لوگ قیامت تک فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔ نیکی کی تمنا کرنے والا قیامت میں نیکوں کے ساتھ ہی ہوگا۔

(۲۱۰) ان اعمال کا سلسلہ منقطع اور موقوف ہو جاتا ہے جن پر ثواب ملتا ہے۔ اب اگر کوئی مقبول خدا قبر میں نماز پڑھ رہا ہے تو وہ ان اعمال میں سے ہے جس پر ثواب نہیں ملے گا۔ اسی لئے دنیا سے جانے والے مومنوں کیلئے دنیا میں رہنے والوں کی طرف سے ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے اور دنیا سے جانے والے دنیا میں رہنے والوں کی طرف سے ثواب کے پہنچنے کی تمنا کرتے ہیں۔ کیونکہ ثواب زندگی کے اعمال پر ہے۔ تین اعمالِ خیر ایسے ہیں کہ جنکا ثواب مرنے والے کی روح کو خود بخود پہونچتا ہی رہتا ہے کوئی ایصال ثواب کرے یا نہ کرے۔ صدقۂ جاریہ سے مراد اوقاف ہیں۔ جیسے مساجد مبارکہ مدارس عالیہ بنائے ہوں اور وقف کئے ہوں باغات کہ وقف کر دیئے ہوں جن سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہوں یا کوئی کنواں اور سبیل وقف کر گیا ہو۔ اسی طرح دینی تصانیف مبارکہ نیک شاگرد جن سے دینی فیضان پہونچتے رہیں۔ نیک بچہ سے مراد عالم حق عامل صالح بیٹا ہے۔ ''وہ بیٹا جو دعا کرتا رہے'' قید رغبت دلانے کیلئے ہے کہ بیٹے کو چاہئے اپنے والدین کریمین کو دعاء خیر میں یاد رکھے یہاں تک کہ نماز میں بھی پہلے اپنے والدین کریمین کو دعائیں دے بعدہٗ سلام پھیرے۔ اگر کوئی نیک بیٹا والدین کیلئے دعاء خیر نہ بھی کرے تب بھی والدین کو ثواب ملتا ہی رہیگا۔ اس حدیث شریف میں ان نادانوں کا کھلا رد ہے جو ایصالِ ثواب کے بالکل ہی منکر ہیں کہ جیسا کیا ہے ویسا بھرے گا یہ ان کا منحوس نظریہ ہے شعر:

لحد تک تو تیری تعظیم کر دی
اب آگے کو تیرے اعمال جانیں

بعد انتقال زندوں کی طرف سے جو ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے اس کا دنیا سے جانے والے کو بھرپور فائدہ پہنچتا ہے۔ اسکی تفصیلات کیلئے فقیر قدیری کی کتب ''اسلام میں ایصال ثواب اور مشاغل انتخاب عرف ثبوت ایصال ثواب اور مداری شریف کا باب ایصالِ ثواب مطالعہ فرمائیں۔ بفضلہ تعالیٰ و بکرم حبیبہ الاعلیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فقیر قدیری کو یہ تینوں سعادتیں حاصل ہیں۔ مراد آباد شریف میں مرکز اہل سنت جامعہ قدیریہ، تخت والی مسجد کے اطراف خارج مسجد تعمیر کیا اور وقف کیا الجامعۃ القدریہ بصیری یونیورسٹی مراد آباد شریف کیلئے ایک سو بیگہ زمین لے کر زمین وقف کرنے کا پروگرام ہے قدیری دار العلوم مسجد اللہ ہو میاں خانقاہِ قدیریہ میٹھی کھاڑی سورت اور خانقاہِ قدیریہ قدیری دار العلوم اور مسجد اللہ ہو میاں رمضان پورہ مالیگاؤں مہاراشٹر کی زمین خریدی اور وقف کی اور ایک سو سے زائد کتابوں کا سرمایہ قوم کے حضور پیش کیا قرآن کریم کا ترجمہ اور تفسیر اور یہ حدیث شریف کی کتاب مداری شریف قوم کو نذر کی اور اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹے عطا فرمائے۔ تین عالم حافظ قاری ہو چکے ہیں اور ایک بیٹا حافظ ہونے جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فقیر قدیری کی طرح تمام مسلمانوں کے بچوں کو دینی علم اور اعمالِ صالحہ اور عقل کامل کی دولت سے نوازے۔

آمین بجاہ رحمۃ للعلمین علیہ الصلوٰۃ و التسلیم۔

(۲۱۱) اگر کوئی مومن اس فانی دنیا میں کسی مومن کی فانی مصیبت دور کریگا تو اللہ تعالیٰ اس کی باقی مصیبت کو آخرت میں دور فرمادیگا۔ اگر مومن کسی مومن کو دنیا میں آرام پہنچائیگا تو اللہ تعالیٰ اخروی زندگی میں اس کو آرام پہونچائیگا۔ احسان کا بدلہ احسان ہے کسی مسلمان کے پاؤں سے کانٹا نکالنا بھی ضائع نہیں جاتا اس کا بھی اجر وثواب

طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِىْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ

ایک راستہ جنت کی طرف اور نہیں جمع ہوتی کوئی قوم کسی گھر میں اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کہ تلاوت کرتی ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور درس لیتے ہوں اسکا

بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَآئِكَةُ وذكرهم الله

آپس میں۔ مگر اترتا ہے ان پر دلوں کا چین اور ڈھانپ لیتی ہے ان کو رحمت اور گھیر لیتے ہیں انکو فرشتے اور یاد فرماتا ہے ان کو اللہ تعالیٰ

فِىْ مَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ۔ (رواه مسلم)

اس جماعت میں جو انکی بارگاہ میں ہے اور جو شخص کہ پیچھے کر دیا اسکو اسکے عمل نے تو نہیں بڑھا یگا اس کو اسکا نسب۔

(۲۱۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک سب سے پہلا لوگوں میں کہ فیصلہ فرمایا جائے گا جس پر قیامت کے دن

رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ فَاُتِىَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتَ

وہ ایسا شخص ہوگا جسے شہید کیا گیا ہوگا، تو لایا جائے اسکو تو اعتراف کرایا جائیگا اسکو نعمتوں کا تو اعتراف کریگا نعمتوں کا، تو اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ کیا عمل کیا تو نے

فِيْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اُسْتُشْهِدْتُّ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ

اسکے شکریے میں؟ تو وہ کہے گا قتال کیا میں نے تیرے بارے میں یہانتک کہ شہید کیا گیا میں، اللہ فرمائیگا کہ جھوٹ بولا تو نے اور لیکن قتال کیا تو نے اسلئے کہ

يُقَالَ جَرِىْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِىَ فِى النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ

کہا جائے بہادر تو کہا گیا وہ، پھر حکم فرمایا جائیگا اسکے بارےمیں تو گھسیٹا جائیگا اپنے منہ کے بل یہانتک کہ ڈالا جائیگا وہ آگ میں، اور ایسا شخص کہ سیکھا جسنے علم

وَعَلَّمَهٗ وَقَرَءَ الْقُرْآنَ فَاُتِىَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ

اور سکھایا علم اور پڑھا قرآن کریم، تو لایا جائیگا اسکو تو اعتراف کرایا جائیگا اللہ کی نعمتوں کا تو اعتراف کریگا وہ اللہ کی نعمتوں کا، اللہ فرمائیگا تو کیا عمل کیا تو نے

فِيْهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَءْتُ فِيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ

اسکے شکریے میں؟ کہے گا وہ عالم سوء میں نے سیکھا علم اور سکھایا میں نے علم اور پڑھا میں نے قرآن تیری راہ میں، اللہ فرمائیگا کہ جھوٹ بولا تو نے اور لیکن تو نے

में पकड़ने की रतह पहाड़ी बकरी के पहाड़ की चोटी को, बेशक दीन शुरू हुवा है ग़रीब और अनक़रीब लौटेगा जैसा कि शुरू हुवा था, तो खुशख़बरी है ग़रीबों के लिये और गुरबा वोही हैं जो दुरूस्त करेंगे उसको कि बिगाड़ दिया होगा मेरे बाद मेरी जिस सुन्नत को।

179 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ज़रूर आएगा ऐसा ज़माना मेरी उम्मत पर जैसा कि आया ज़माना बनी इसराईल पर, जूते से जूते के बराबर की तरह, यहाँ तक कि अगर है कोई उनमें से जो आया अपनी माँ के पास खुल्लम खुल्ला तो ज़रूर होगा मेरी उम्मत में जो करेगा ऐसा और बेशक बनी इसराईल बट गए थे बहत्तर (72) फ़िरक़ों में और बटेगी मेरी उम्मत तिहत्तर (73) फ़िरक़ों में, उनमें के सब जहन्नम में हैं सिवाए एक फ़िरक़े के, हज़राते सहाबा ए किराम ने अर्ज़ किया, वो कौन फ़िरक़ा है या रसूलुल्लाह? फ़रमया प्यारे रसूल ने वो अक़ाइद जिन पर मैं हूँ और मेरे अस्हाब।

180 हदीस शरीफ़:– सय्येदना अमीरूल मूमिनीन हज़रते अमीरे मआविया रज़ियल्लाहो तआला अन्हो से मरवी, बहत्तर (72) जहन्नम में हैं और एक जन्नत में है और वो बड़ी जमाअत है मुसलमानों की और अनक़रीब निकलेंगी मेरी उम्मत में से क़ौमें कि सरायत कर जाएँगी उनमें यह बिदअतें, जैसा कि सरायत कर जाता है कुत्ते का ज़हर ज़हर वाले को (काटे हुवे को) कि नहीं बाक़ी रही उसकी कोई रग और न जोड़ मगर दाख़िल हो जाता है उसमें।

ملتا ہے اگر کوئی مقروض کو مہلت یا معافی دے، یا غریب کی غربت دور کرے تو انشاء المولیٰ القدیر دارین میں اس کی مصیبتیں دور ہونگی مشکلات آسان ہونگی۔ سیدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس حکم میں مومن و کافر سب داخل ہیں کہ اگر کافر مصیبت زدہ کی مصیبت دور کرے تو اس پر بھی ثواب ملتا ہے۔ (مرقاۃ شریف) اس سے اسلام کی ہمہ گیری اور آفاقیت کا پتہ چلتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک رنڈی نے پیاسے کتے کو پانی پلایا اور کتے کی جان بچائی تو اللہ تعالیٰ نے اسکے اس عمل پر ہی اسے بخش دیا۔ ننگے کو کپڑے پہنا کر اسکا بدن چھپانا یا بندۂ مومن کے چھپے عیوب ظاہر نہ کئے جائیں البتہ اگر ان عیوب کے ظاہر نہ کرنے سے اسلام یا مسلمانوں کا نقصان ہو تو ضرور ظاہر کر دینا چاہئے۔ کفار کے جاسوسوں، خفیہ سازشوں کے رچانے والوں کو بے نقاب کرے۔ اگر دشمن نے کسی مسلمان کو قتل کرنے کا پروگرام بنایا ہے تو فوراً اس مسلمان کو خبر کر دیں۔ اخلاقیات و معاملات اور سیاسیات میں فرق ہے۔ بندے کی مدد کرنا اسمیں ہر قسم کی دنیا وی و دینی امدادیں شامل ہیں۔ مدد ہاتھ پاؤں سے ہو یا علم و مال سے۔ جو شخص علم دین حاصل کرنے کے لئے یا دینی فتوے حاصل کرنے کیلئے عالم دین کے گھر جائے بڑا سفر کر کے یا چند قدم چل کے تو اللہ تعالیٰ اس سفر کی برکت سے دنیا میں اس پر جنت کے کام آسان فرما دیگا۔ مرتے دم ایمان کیساتھ ہوگا قبر و حشر کے حساب میں کامیاب و کامراں ہوگا میزان پر نامۂ اعمال بھاری اور پل صراط پر آسانی عطا فرمائیگا کیونکہ یہ تمام چیزیں راہِ جنت میں داخل ہیں۔ وہ لوگ اپنی اپنی کھوپڑیوں کی مرمت کریں جو کہتے ہیں کہ تین مسجدوں کے علاوہ کہیں کا سفر کسی کام کیلئے جائز نہیں۔ یہ حدیث شریف بتا رہی ہے کہ تین مسجدوں کے علاوہ بھی دوسرے دینی مقامات اور دینی کاموں کیلئے سفر کرنا جائز ہے اسکا حکم بھی حدیث شریف ہی میں موجود ہے کہ حصول علم کیلئے سفر کرنا باعث اجر و ثواب ہے۔ سیّدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سیّدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام طلب علم کے جذبے سے آراستہ ہو کر سیّدنا حضرت خضر علیہ السلام کے پاس گئے۔ سیّدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک حدیث شریف کیلئے ایک ماہ کا سفر طے کر کے سیّدنا حضرت عبد اللہ ابن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچے۔ (مرقاۃ شریف) اللہ تعالیٰ کے گھروں سے مراد مسجدیں، دینی مدرسے، خانقاہیں ہیں جو علم دین و عبادات اور ذکر و فکر کیلئے وقف ہیں۔ یہود و نصاریٰ کے عبادت خانے اس سے خارج ہیں کہ وہاں تو مسلمانوں کو بلا ضرورت شرعیہ جانا بھی منع ہے۔ اس درسِ قرآن کریم میں قرآن کی تلاوت، تجوید، احکام سیکھنا شامل ہیں اور علوم قرآنی تک پہنچانے والے علوم جیسے نحو صرف، فقہ و حدیث، اصول فقہ و اصول حدیث، تفسیر و اصول تفسیر کے درس بھی شامل ہیں اسی لئے تلاوت کے بعد درس کا بھی ذکر فرمایا۔ ''سکینہ'' یہ اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے جسکے اترنے سے دلوں کو چین و سکون نصیب ہوتا ہے۔ کبھی ابر کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے اور دیکھی بھی جاتی ہے اسکی برکت سے غیر خدا کا خوف دلوں سے یکسر نکل جاتا ہے۔ اور رحمت سے مراد خاص رحمت ہے یہ خصوصی رحمت ذکر کے وقت ذاکر کو گھیر لیتی ہے۔ فرشتوں سے مراد سیاحین فرشتے ہین جو ذکر کی محافل مبارکہ کو تلاشتے رہتے ہیں ورنہ اعمال لکھنے والے فرشتے اور حفاظت کرنے والے فرشتے تو ہر وقت انسان کے ساتھ رہتے ہی ہیں۔ جہاں اجتماعی انداز سے ذکر اللہ ہو رہا ہو وہاں یہ تین خصوصی انعامات ہوتے ہیں۔ تنہا ذکر کرنے سے اجتماعی انداز سے ذکر کرنا افضل ہے۔ جماعت کی نماز کا درجہ اکیلے نماز پڑھنے سے زیادہ ہے کہ اگر ایک کی قبول ہوگئی تو سبکی قبول ہو جائیگی۔ حدیث شریف میں ہے جو اکیلے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی ایسا ہی فرماتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کا ذکر محفل و مجلس میں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا ذکر ملائکہ کرام کے اجتماع میں فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یاد فرمانے کا اثر یہ ہوتا ہے کہ مخلوق اس بندے کو یاد کرنے لگتی ہے۔ حضرات اولیاء کرام کے مزارات مبارکہ پر ایمان والوں کا ہجوم اس حقیقت کا مظہر ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو مخلوق انہیں یاد کر رہی ہے انہوں نے ذکر اللہ کیا تو آج انکے آستانوں پر ذکر اللہ کی دھوم ہے۔ کبھی محفل قرآن خوانی ہے تو کبھی محفل نعت خوانی، کبھی محفل میلاد شریف ہے تو کبھی محفل سماع شریف، کبھی محفل ختمات ہے تو کبھی محفل قل شریف، کبھی بزم درود و سلام ہے تو کبھی

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ اِنَّكَ عَالِمٌ وَقَرَءْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ

سیکھا علم اسلئے کہ کہا جائے تو کہ عالم ہے اور پڑھا تونے قرآن تاکہ کہا جائے کہ وہ قاری ہے تو کہا گیا ہے وہ، پھر حکم فرمایا جائیگا اسکے بارے میں تو گھسیٹا جائیگا

عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِىَ فِى النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ

اپنے منھ کے بل یہاںتک کہ ڈال دیا جائیگا وہ آگ میں۔ اور ایک شخص کہ کشادگی فرمائی اللہ تعالیٰ نے اس پر اور عطا فرمایا اسکو ہر قسم کے مالوں میں سے

فَاُتِىَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ

تو لایا جائیگا اسکو پھر اعتراف کرایا جائیگا اس سے نعمتوں کا تو وہ اعتراف کریگا نعمتوں کا، فرمائیگا اللہ تعالیٰ کہ کیا عمل کیا تو نے اس کے شکریے میں؟ تو کہے گا

مَاتَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ

کہ نہیں چھوڑا میں نے کوئی راستہ کہ پسند تھا خرچ کرنا اس راستے میں مگر خرچ کیا میں نے اس راستے میں تیری خاطر، اللہ فرمائیگا جھوٹ بولا تو نے اور لیکن کیا تو نے تاکہ کہا جائے

هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ بِهٖ علىٰ وجهه ثم القى فى النار۔ (رواه مسلم)

وہ شخص بڑا سخی ہے، تو کہا گیا وہ، پھر حکم فرمایا جائیگا اسکے بارے میں تو گھسیٹا جائیگا اسکو اسکے منھ کے بل، پھر ڈال دیا جائے گا آگ میں۔

(۲۱۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا يَّنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک اللہ تعالیٰ نہیں اُٹھائے گا علم کو کھینچ کر کہ کھینچ لے گا علم کو بندوں سے

وَلٰكِنْ يَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا

بلکہ اُٹھالے گا علم کو علماء کے اُٹھانے سے، یہاں تک کہ جب نہ باقی رہے گا کوئی عالم تو بنالیں گے لوگ پیشوا جاہلوں کو

فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا۔ (رواه البخارى والمسلم)

تو ان سے سوالات کئے جائینگے، پھر وہ فتویٰ دینگے بغیر علم کے تو وہ گمراہ ہونگے اور گمراہ کرینگے۔

(۲۱۴) حدیث شریف: عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يُذَكِّرُ النَّاسَ

ترجمہ: سیدنا حضرت شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعظ فرماتے تھے لوگوں کو

---

181 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक अल्लाह तआला नहीं जमा फ़रमाएगा मेरी उम्मत को या फ़रमाया प्यारे रसूल ने उम्मते मोहम्मद को गुमराही पर और दस्ते कुदरत अल्लाह तआला का मुसलमानों की बड़ी जमाअत पर है, जो मुसलमानों की बड़ी जमाअत से अलग रहा अलग ही जाएगा आग में।

182 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने पैरवी करो तुम मुसलमानों की बड़ी जमाअत की इसलिये कि जो अलग हुवा वो अलग ही आग में जाएगा।

183 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी उन्होंने फ़रमाया, कि फ़रमाया मुझसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि ऐ मेरे प्यारे बेटे अगर कुदरत हो तुम्हें यह कि सुबह करो तुम और शाम करो तुम इस हालत में कि नहीं हो तुम्हारे दिल में कोई कीना तो करो, फिर फ़रमाया ऐ मेरे प्यारे बेटे और मेरी सुन्नत से और जिसने महब्बत की मेरी सुन्नत से तो महब्बत की उसने मुझ से और जिसने महब्बत की मुझसे तो होगा वो मेरे साथ जन्नत में।

184 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने मज़बूत पकड़ा मेरी सुन्नत को, मेरी उम्मत के बिगड़ने के वक़्त, तो उसके लिये सवाब है सौ (100) शहीदों का।

185 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी कि जिस वक़्त हाज़िर हुवे उनकी बारगाह में हज़रते उमर, तो उन्होंने अर्ज़ किया कि बेशक हम सुनते हैं कुछ बातें यहूद की जो भली लगती हैं हमको तो,

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

ذکر شریف اور کبھی محفل وعظ شریف۔ نسب کی شرافت عمل کی کمی کو پورا نہ کر سکے گی۔ سیّدنا حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں کتوں اور بلوں کیلئے جگہ تھی مگر بے ایمان بدعمل بیٹے کنعان کیلئے کوئی جگہ نہ تھی۔ نسب کی عظمتوں کی بنیاد پر کوئی بھی شخص اعمال صالحہ سے بے پرواہ نہ ہو جائے۔ کوئی بدنصیب عوام کو یہ دھوکہ نہ دیدے کہ شرافتِ نسب کوئی چیز نہیں ہے۔ مومن کو نسب رسول ضرور فائدہ دیگا۔ تمام دنیا کی عورتیں سیّدتنا حضور خاتون جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قدم پاک کو نہیں پہونچ سکتیں۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ ''اور بیشک میں نے بزرگی دی تم کو تمام جہانوں پر تمہارے زمانے میں (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۲۶) بنی اسرائیل کو انکے زمانے کے تمام عالموں پر فضیلت ہونے کی وجہ یہی تھی کہ وہ حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام کی اولاد ہیں۔ اس زمانے میں کچھ نادان ایسے بھی پیدا ہو گئے ہیں جو بدعمل ملاؤں کو حضرات سادات کرام پر لادنا چاہتے ہیں انہیں اپنی عاقبت کے کالے ہونے سے ڈرنا چاہیئے۔ آل رسول کی فضیلت آپ بابِ فضائل آلِ رسول میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۲۱۲) ریاکاروں میں سب سے پہلے ریاکار شہید کے بارے میں فیصلہ کیا جائیگا۔ شہید اس مرد مومن کو کہتے ہیں جو راہِ خدا میں مارا گیا ہو۔ اگر بندۂ مومن کی نیت میں خلوص وللّٰہیت ہو تو لوگوں کی واہ واہ کرنے سے ثواب میں کمی نہیں ہوتی اگر خود اسکی اپنی نیت میں خودنمائی ہو اور جذبۂ حصول واہ واہ ہو تو ریاکاری ہے۔ آج تمام عالم میں پیارے نبی ﷺ اور حضرات صحابۂ کرام اور تمام اولیاء کرام کی واہ واہ ہو رہی ہے چونکہ انہوں نے سب کچھ اللہ تعالیٰ کیلئے پورے اخلاص کیساتھ کیا دنیا والوں کی واہ واہ ان کے اجر وثواب پر اثر انداز نہ ہوگی اور انکا ثواب ختم تو کیا کم بھی نہ ہوگا۔ آج پوری دنیا میں حضرات اولیاء کرام کی واہ واہ ہو رہی ہے ان کے اجر وثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی انہوں نے واہ واہ کیلئے کچھ نہ کیا بلکہ مرضیٔ خدا و مرضیٔ محبوب خدا کیلئے کیا تھا۔ اشعار:

مل گئی ہے مجھ کو کتنی اونچی قسمت واہ واہ
مشغلہ صبح ومسا ہے ان کی مدحت واہ واہ
تیری طالب ہو گئیں حورانِ جنت واہ واہ
بلبل باغ مدینہ تیری قسمت واہ واہ
طائران خلد میں ہیں تیرے چرچے چارسو
بلبل باغ مدینہ تیری قسمت واہ واہ
کوئی کیا جانے ہوئے کیا عرش پر راز ونیاز
یہ خبر ہے بخشوائی اپنی امت واہ واہ
ہے وہی محبوب میرا جو ہے محبوب خدا
مرحبا دفیض محبت عشق و الفت واہ واہ
ماہ کے سینے کو پھیرے مہر کو واپس کرے
آمنہ کے لال کا یہ حکم وقدرت واہ واہ
ہو تمہیں دوزخ مبارک دشمنان مصطفیٰ
ہم غلامان نبی نے پائی جنت واہ واہ
میں گدائے مصطفیٰ ہوں میں فدائے غوث ہوں
میری عظمت میری رفعت میری نسبت واہ واہ
دشمنوں کو ظلم کے بدلے دعائیں کیں عطا
رحمت عالم تمہاری شانِ رحمت واہ واہ
لامکاں کی خلوتوں میں ادن منی کی صدا
طالب ومطلوب کی بےمثل قربت واہ واہ
امتی ہونے کی جن کے تھی تمنائے رسل
ہم کو رب نے خود کیا ہے انکی امت واہ واہ
یہ بھی صدقہ نعت گوئی کا ملا ہے انتخاب
دونوں عالم کی ملی ہے تجھ کو عزت واہ واہ (یاحبیب)

فقط مال غنیمت دھن دولت یا جائداد وملک حاصل کرنے کیلئے جہاد کرنے کا بھی انجام یہی ہے جو حدیث شریف میں مذکور ہے۔ جہاد صرف اور صرف اللہ ورسول کی رضا کیلئے کرنا چاہیئے۔ یہ ریاکار لوگ جہنم کی آگ میں انتہائی ذلت کیساتھ مرے ہوئے کتے کی طرح ٹانگ پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے جہنم کے اوپری سرے سے نیچے کی طرف پھینک دئے جائینگے۔ جہنم کی گہرائی آسمان وزمین کے گیپ سے کروروں گنا زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم تمام ایمان والوں کو اس آگ سے محفوظ فرمائے۔ آمین بجاہ سیّدنا سیّد المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

فِی کُلِّ خَمِیْسٍ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُّ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا فِیْ كُلِّ یَوْمٍ قَالَ اَمَا اَنَّهٗ

ہر جمعرات کو، تو کہا ان سے ایک شخص نے اے ابو عبد الرحمٰن میری تمنا ہے کہ آپ وعظ فرمایا کریں ہم کو ہر دن، فرمایا کہ خبردار! بیشک

یَمْنَعُنِیْ مِنْ ذٰلِكَ اَنِّیْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ وَاِنِّیْ اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

منع کرتا ہے مجھکو روزانہ وعظ کہنے سے، بیشک میں ناپسند کرتا ہوں یہ کہ پریشان کردوں تمکو اور بیشک خیال کرتا ہوں تمہارا وعظ میں ویسا ہی جیسا کہ تھے رسول اللہ ﷺ

یَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّاٰمَةِ عَلَیْنَا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کہ خیال فرماتے ہمارا۔ وعظ شریف میں ہماری پریشانی کے خوف سے۔

(۲۱۵) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ ؓ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلٰثًا حَتّٰی

ترجمہ: سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تھے پیارے نبی ﷺ جب فرماتے کوئی بات تو دوہراتے اسکو تین مرتبہ تاکہ

تُفْهَمَ عَنْهُ وَاِذَا اَتٰی عَلٰی قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ سَلَّمَ عَلَیْهِمْ ثَلٰثًا۔ (رواہ البخاری)

خوب سمجھ لیا جائے پیارے نبی سے اور جب تشریف لاتے کسی قوم کے پاس پھر سلام فرماتے ان کو تو سلام فرماتے انکو تین مرتبہ۔

(۲۱۶) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا آیا ایک شخص پیارے نبی ﷺ بارگاہ میں، تو کہا اس نے

اِنَّهٗ اُبْدِعَ بِیْ فَاحْمِلْنِیْ فَقَالَ مَا عِنْدِیْ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَدُلُّهٗ

کہ نہیں مل سکی میری سواری تو مجھے سواری عطا فرمایئے۔ تو فرمایا پیارے نبی نے میرے پاس نہیں ہے۔ تو کہا ایک شخص نے یارسول اللہ میں نشاندہی کرتا ہوں اُس شخص کی

عَلٰی مَنْ یَحْمِلُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ۔ (رواہ مسلم)

جو سواری دیدے اسکو۔ تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو نشاندہی کرے کار خیر پر تو اس کیلئے ثواب ہے اس کے کرنے والے کی طرح۔

(۲۱۷) حدیث شریف: عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ كُنَّا فِیْ صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: سیدنا حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تھے ہم صبح سویرے بارگاہ رسول اللہ ﷺ میں

क्या राय है प्यारे नबी की? यह कि हम लिख लिया करें कुछ बातों को? तो फ़रमाया प्यारे नबी ने, क्या तुम हैरत में हो? जैसा कि हैरत में हैं यहूद व नसारा? बिलाशुबा लाया हूँ मैं तुम्हारे पास शरीअत रौशन और साफ़, और अगर होते हज़रते मूसा ज़ाहिरी हयात के साथ होते तो नहीं थी उनके लिये कोई गुंजाइश मगर मेरी पैरवी की।

186 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो खाए पाकीज़ा और अमल करे सुन्नत पर और महफ़ूज़ रहें लोग उसकी ज़्यादती से तो दाख़िल होगा वो जन्नत में, फिर एक शख़्स ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम बेशक आज ऐसे बहुत हैं लोगों में, फ़रमाया प्यारे रसूल ने और भी होंगे ज़मानों में मेरे बाद के।

187 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक तुम ऐसे ज़माने में हो कि जो छोड़े तुम में से दसवाँ हिस्सा उसका कि हुक्म दिये गए हो जिसका, तो हलाक हो जाए, फिर आएगा एक ज़माना कि जो अमल करे उसमें दसवें हिस्से पर उसके, हुक्म दिया गया है जिसका तो निजात पाए।

188 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं गुमराह हुई कोई क़ौम हिदायत के बाद मगर धकेल दिये गए वो झगड़े में, फिर तिलावत फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यह आयते करीमा "नहीं बयान किया उन्होंने उसको आप से मगर झगड़ा

اسی طرح ریا کار علماء سے فرمایا جائیگا کہ یہ تمام تگ و دو، چلت پھر خدمت دین اشاعت دین کیلئے نہ تھی بلکہ علم کے ذریعے عزت و شہرت اور مال ومنال کمانے کیلئے تھی اور وہ سب کچھ تو نے حاصل کرلیا اب ہم سے کیا چاہتا ہے۔ بعض حضرت خاصان خدا نے اپنی کتابوں پر اپنا نام تک نہ لکھا اور بعض حضرت خاصان خدا نے لکھا بھی ہے تو وہ ناموری اور نمائش کیلئے نہیں بلکہ قارئین کی دعاء حاصل کرنے کیلئے اور یہ جذبہ محمود ہے اور بعض حضرات نے اپنی کتابوں کے ٹائٹل پر اپنے القاب وخطابات بھی تحریر فرمائے تا کہ مخالفین پر انکی دھاک رہے اور یہ جذبہ محمود ہے۔ وہی نیکی جنت ملنے کا ذریعہ ہے جو اخلاص کی بنیاد پر کیجائے۔ ریا والی نیکی ذلت وجہنم کے حصول کا ذریعہ ہے۔ شعر:

ثمرہ اعمال کا کب ریا سے ملا

ثمرہ اعمال کا کبریا سے ملا (یا نبی)

اس حدیث شریف کی روشنی میں یہ بات خاص طور پر ذہن نشیں کرنی چاہئیے کہ ریا کار شہید، ریا کار عالم، ریا کار سخی جنھوں نے بہترین عمل کئے تھے اور یہ عمل ریا کی وجہ سے برباد ہو گئے تو پھر دوسرے اعمال کا ریا سے کیا حال ہوگا۔ ریا کی نماز وروزہ، حج وغیرہ کا بھی یہی حال ہے۔ ریا کاروں کی تین قسمیں ہیں (۱) بعض ریا کار وہ ہیں جو ریا کیلئے ہی اعمال کرتے ہیں اگر انکی تعریف نہ ہو تو وہ نیکیاں کرنا ہی چھوڑ دیں (۲) بعض ریا کار وہ ہیں جو لوگوں کے درمیان ریا کی خاطر اچھی طرح عمل کرتے ہیں خوب ٹیپ ٹاپ کرتے ہیں لمبا چوڑا وضو کرتے ہیں ایک وضو میں لوٹے پر لوٹے بہائے جاتے ہیں دعاؤں پر دعاؤں کی بھرمار کرتے ہیں تا کہ عوام پر انکا رعب عمل طاری ہو اور جب تنہائی و تخلیہ میں ہوں تو معمولی انداز میں وضو بھی کر ڈالا اور سٹا پٹ نماز بھی پڑھ ڈالی (۳) بعض وہ ہیں جو خلوت وجلوت میں اعمال صالحہ میں یکسانیت رکھتے ہیں جو انداز وضو جلوت میں وہی انداز وضو خلوت میں اور جو طریقہ ادائے نماز خلوت میں وہی جلوت میں مگر نام ونمود سے خوش ہوتے ہوں۔ اس حدیث شریف میں پہلے قسم کے ریا کار مراد ہیں باقی دو قسم کے ریا کار اصل نیکی کا ثواب تو پائینگے مگر کم۔ اس حدیث شریف میں قانون اور عمل کا ذکر ہے اللہ تعالیٰ کا فضل سب کچھ کر سکتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ ''مگر جس نے توبہ کی ایمان لایا عمل کیا اچھا تو یہی ہیں کہ بدل دیگا اللہ گناہوں کو انکے نیکیوں سے اور ہے اللہ بہت بخشنے والا بے انتہا رحم فرمانے والا'' (بصیرۃ الایمان ص ۸۸۰) شعر:

عدل فرمائے تو تھرتھرانے لگو

فضل فرمائے تو مسکرانے لگو (انتخاب قدیری)

مومن ریا کار کی تمام سزائیں اعلانیہ وکھلم کھلا نہ ہونگی بلکہ خفیہ و پوشیدہ ہوں گی۔ شعر:

رسوائی امت کو گوارا نہ کرے گی

نازک ہے بہت غیرت سرکار دوعالم (انتخاب قدیری)

امت محبوب کو اللہ تعالیٰ میدان حشر میں رسوائی سے بچائیگا ذلت و رسوائی تو صرف کافروں کا زیور ہے انہیں کی ان زیورات سے ٹیپ ٹاپ ہوگی۔ حضرات صوفیائے کرام فرماتے ہیں ریا کے خوف سے اعمال صالحہ نہ چھوڑے جائیں کہ کبھی اخلاص نصیب ہو ہی جائیگا مکھیوں کے ڈر سے کھانا نہ چھوڑو۔ یہ بات بھی نظر میں رہے کہ اگر کوئی سنی مناظر اہل باطل کو مرعوب کرنے کیلئے اپنے سچے کمالات بیان کرے تو یہ جائز ہے۔ تحدیث نعمت کے طور پر بھی اپنے کمالات بیان کئے جاسکتے ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے: ''اور جو نعمت ہے مالک کی آپکے تو خوب چرچا کیجئے اسکا'' (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری مینی ص ۱۵۴۶) پیارے نبی ﷺ نے فرمایا نعمت کا چرچا کرنا شکران نعمت ہے اور نعمت کا چرچا نہ کرنا کفران نعمت ہے (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۱۵۵۱)

(۲۱۳) آخر زمانے میں علم اٹھ جائیگا جہالت پھیل جائیگی، ایسا نہ ہوگا کہ لوگ پڑھا ہوا بھول جائینگے بلکہ حضرات علماء کرام وفات پاتے رہینگے اور نئے علماء کرام پیدا نہ ہونگے اور جاہلوں کی آؤ بھگت ہوگی کہ ''گھوڑے مر گئے گدھوں کا راج آ گیا'' آج بھی مسلمان دینی تعلیم سے گریز کر رہے ہیں دنیوی تعلیم کی طرف رواں دواں ہیں یہ قیامت کی فیلڈ بنانے کے مترادف ہے۔ اس حدیث شریف میں علم سے مراد علم دین ہے۔ دنیوی علم حاصل کرنا جرم نہیں ہے مگر علم دین چھوڑ کر صرف علم دنیوی حاصل کرنا بلا شبہ بُرا ہے۔ پیشوا سے مراد قاضی، مفتی، امام، شیخ ہیں جنکے ذمہ دینی کام ہوتے ہیں۔ یہ جاہل لوگ منصب علمی دینی گھیر لینگے جب ان سے مسئلہ وفتویٰ پوچھا جائے گا تو اپنی جہالت کے اظہار کو ناپسند و وجہ ذلت سمجھیں گے اور مسئلہ و

فَجَائَهُ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِی النِّمَارِ اَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِی السُّیُوْفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ

تو آئی ایک قوم ننگے بدن والی کہ لپٹے ہوئے کمبل یا عبا میں اور گلے میں ڈالنے والی تھی تلواروں کو، ان میں کے عام لوگ قبیلہ مضر کے تھے، بلکہ سب کے سب

مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا رَاٰى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ

قبیلہ مضر کے تھے، تو متغیر ہو گیا رنگ پیارے رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا، جب دیکھا پیارے رسول نے ان پر فاقے کو، پھر تشریف لئے پیارے رسول

ثُمَّ خَرَجَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ

پھر گھر سے باہر تشریف لائے، پھر حکم فرمایا پیارے نبی نے حضرت بلال کو تو انہوں نے اذان دی، پھر اقامت کہی، پھر نماز پڑھی، پھر وعظ فرمایا، تو فرمایا اے لوگو!

اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا

ڈرو تم اپنے مالک سے جس نے پیدا فرمایا تم کو ایک جان سے اور پیدا فرمایا اس سے اس کا جوڑا اور پھیلا دئے ان دونوں سے آدمی بہت سے

وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا. وَالْاٰیَةُ الَّتِیْ

اور عورتیں اور ڈرو تم اللہ سے جسکے واسطے سے مانگتے ہو تم جوڑا اور رشتے۔ بیشک اللہ ہے تم پر نگرانی فرمانے والا (بصیرۃ الایمان ص ۱۸۸) اور جو آیت کہ

فِی الْحَشْرِ اِتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ، تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِیْنَارِهٖ

سورہ حشر میں ہے کہ "ڈرو تم اللہ سے اور چاہئے کہ دیکھے ہر جان کہ کیا آگے بھیجا ہے کل کیلئے" (بصیرۃ الایمان ص ۱۳۸۰) صدقہ کرے آدمی اپنے دینار میں سے

مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ

اپنے درہم میں سے اپنے کپڑوں میں سے، اپنے گیہوں کے پیمانے میں سے اور اپنے کھجور کے پیمانے میں سے، یہاں تک فرمایا اور اگرچہ ایک ٹکڑا ہو کھجور کا

قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كادت كفه يعجز عنها بل قد عجزت ثم تتابع

حضرت جریر نے فرمایا تو آئے ایک شخص انصار میں سے ایک تھیلا لیکر۔ قریب تھا اسکا ہاتھ کہ تھک جائے اس سے بلکہ تھک ہی گیا، پھر پے در پے آئے لوگ

النَّاسُ حَتّٰى رَءَیْتُ كَوْمَیْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِیَابٍ حَتّٰى رَاَیْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَتَهَلَّلُ كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ

یہانتک کہ دیکھے میں نے دو ڈھیر کھانے اور کپڑے کے، یہانتک کہ دیکھا میں نے چہرہ رسول اللہ ﷺ کو جگمگا رہا تھا، گویا کہ سونا چڑھی ہوئی چاندی کا ٹکڑا ہے

करने के लिये, बल्कि वो लोग झगड़ालू हैं।"(वसीरतुल ईमान स॰ 1214)

189 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम फ़रमाया करते थे कि न सख़्ती करो अपनी जानों पर वरना सख़्ती फ़रमाएगा अल्लाह तआला तुम पर, इसलिये कि बेशक एक क़ौम ने सख़्ती की अपनी जानों पर तो सख़्ती फ़रमाई अल्लाह तआला ने उन पर, तो यह बाक़ी लोग हैं उनके गिरजों में और दैरों में कि दुनिया तर्क करने की विदअत निकाली इन्होंने, नहीं फ़र्ज़ किया उस विदअत को हमने उन पर।

190 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि उतरा कुरआने करीम पाँच अक़साम पर, हलाल और हराम और मोहकम और मुशावे और मिसालें, तो हलाल जानो हलाल को और हराम जानो हराम को और अमल करो मोहकम पर और ईमान लाओ मुताशाबे पर और इबरत हासिल करो मिसालों से, तो अमल करो तुम हलाल पर और बचो तुम हराम से और पैरवी करो तुम मोहकम की।

191 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हुक्म के एतबार से चीज़े तीन हैं, एक चीज़ का हुक्म तो यह कि उसका हिदायत होना ज़ाहिर है तो पैरवी कर उसकी और एक चीज़ का हुक्म कि ज़ाहिर है उसका गुमराही होना तो परहेज़ कर उस से और एक चीज़ का हुक्म है कि इख़तेलाफ़ किया गया है उसमें, तो सोंप दे तू उसको अल्लाह तआला को।

فتویٰ پوچھنے پر یہ نہ کہیں گے کہ ہمیں علم نہیں، معلوم نہیں بلکہ بغیر علم و تحقیق الم غلم بکیں گے غلط مسائل بتائیں گے، جھوٹے فتوے صادر کرینگے۔ بے علم طبیب مریض کی جان کا دشمن ہوتا ہے اور بے علم مفتی وخطیب ایمان برباد کرتے ہیں۔ آج کل وہ لوگ علامہ لکھے جا رہے ہیں جنہوں نے نہ فارسی کی ف پڑھی اور نہ عربی کی عین۔ اٹرم سٹرم بول رہے ہیں کفریات بک رہے ہیں کوئی پوچھنے والا نہیں۔ غیر عالم کو وعظ وتقریر کرنا حرام ہے ایسے جاہلوں کی تقریر میں بیٹھنا اور سننا ناجائز ہے ایسے جلسوں میں جانے سے ثواب نہیں بلکہ عذاب دامن گیر ہوتا ہے آج پورے ملک میں بنام سنیت جو مقررین ہیں ان میں اکثریت جاہلوں کی ہے اور یہ سب علامہ لکھے جاتے ہیں۔ شعر:

آج جاہل بھی ہیں عالم کا لبادہ اوڑھے

اپنے سرمایۂ ایماں کو بچائے رکھنا (یانبی)

(۲۱۴) اعمال صالحہ کیلئے دن مقرر کرنا سنت صحابۂ کرام ہے۔ ناجائز وحرام نہیں جیسا کہ نادانوں کا خیال باطل ہے۔ میلاد شریف اعراس مبارکہ، تیجہ، دسواں، چالیسواں وغیرہ کیلئے دن مقرر کرنا اس حدیث شریف کی روشنی میں درست ہے کہ صحابۂ کرام کی سنت ہے۔ مسلمانوں میں وعظ شریف، میلاد شریف، نیاز وفاتحہ اکثر جمعرات ہی کو ہوتی ہیں انکی دلیل یہ حدیث شریف بھی ہے۔ اتنا وعظ بھی نہ سنایا جائے کہ لوگ اُکتا جائیں اور ذوق وشوق جاتا رہے اور قوت سماعت بھی تھک جائے اور وعظ شریف کی بے قدری بھی نہ ہو اسلئے پیارے رسول علیہ السلام ﷺ بھی ہر وقت وہر روز وعظ نہیں سنایا کرتے تھے۔ پیارے نبی کی محافل طیبہ میں کبھی کبھی دنیوی تذکرے بھی ہوتے تھے۔

(۲۱۵) جس بات کا پیارے نبی علیہ السلام ﷺ کو زیادہ اہتمام کرنا منظور ہوتا یا یہ گمان ہوتا کہ لوگوں نے نہ سنی ہوگی تو اس موقع پر ایک جملے کو تین بار دہراتے ہونگے تا کہ لوگوں کی سمجھ میں پوری بات آجائے اور وعظ شریف کا مقصد بھی پوری طرح حاصل ہو۔ پیارے نبی علیہ السلام ﷺ تین سلام فرماتے ایک تو مکان میں داخل ہونے کی اجازت کی غرض سے دوسرا تحیت وملاقات کیلئے اور تیسرا رخصت کے وقت گھر میں داخلے کی اجازت کے لئے شور نہ مچایا جائے نہ دروازہ پیٹا جائے بلکہ دروازے کے پاس کھڑے ہوکر کہے کہ السلام علیکم آنے والا جانے والا ہی سلام کرے اگر چہ بڑا ہی ہو۔

(۲۱۶) اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ ضرورت کے وقت مانگنا جائز ہے۔ پیارے نبی علیہ السلام ﷺ سے تو ہر وقت ہر حال میں مانگنا چاہئے اور پیارے نبی علیہ السلام ﷺ سے مانگنا ہر موقع کیلئے باعث فخر ہے۔ شعر:

رحمتوں کا ہے مخزن محمد کا در نعمتوں کا ہے معدن محمد کا در

دامن عشق واخلاص پھیلا کے ہم لینے اب نعمتوں کے خزینے چلیں

پیارے نبی علیہ السلام ﷺ نے تعلیم امت کیلئے فرمایا کہ میرے پاس نہیں ہے تا کہ ہر امتی کو یہ بھی معلوم ہو جائے کہ سائل کو مانگنے پر قرض وادھار لیکر نہیں دینا چاہئے اور اس صورت میں نہ دینے والے کو بخیل نہیں کہا جاسکتا کیوں کہ قرض لیکر سخاوت نہیں کیجاتی۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں پیارے نبی علیہ السلام ﷺ سے زیادہ مالدار اور سخی داتا کون ہے۔ لہٰذا اس وقت منع فرمانا ایک مسئلے کے اظہار کیلئے ہے۔ ورنہ پیارے نبی علیہ السلام ﷺ نے ہمیشہ ہی عطا فرمایا ہے اور بن مانگے عطا فرما رہے ہیں۔ شعر

واہ کیا خوب کرم ہے شہ طیبہ تیرا

لا تو سنتا ہی نہیں ہے کبھی منگتا تیرا (یارسول)

پیارے نبی علیہ السلام ﷺ نے ایک قانون یہ بھی ارشاد فرمایا کہ بھلائی کی طرف نشاندہی کرنے والا نیکی کا مشورہ دینے والا نیک کام کرنے والا سب نیک کام کرنے والوں کے برابر ثواب کے مستحق ہوتے ہیں۔ لہٰذا سواری کی نشاندہی کی ہے تو تمہیں سواری دینے والے کی برابر ثواب ملے گا۔

(۲۱۷) قبیلۂ مضر کے مومنین اتنے غریب تھے کہ غربت کی وجہ سے انکے پاس پہننے کیلئے سوائے کمبل یا عبا کے کچھ نہ تھا مگر اس غربت وعسرت کے باوجود ان کے گلوں میں تلواریں آویزاں تھیں کہ پتہ نہیں کہاں عظمت اسلام اور ناموس مسلم کیلئے میدانِ جہاد میں اترنا پڑے، شوق شہادت ذوق جہاد نے انہیں ملبوسات کی طرف سے بے نیاز کر دیا تھا مگر وہ اسلحہ سے آراستہ تھے۔ شعر

اک ہاتھ میں تلوار ہے اک ہاتھ میں قرآں

امت میں محمد کی نہتہ نہیں کوئی (یاولی)

ان حضرات صحابۂ کرام کا یہ طرز عمل پوری ملت مسلمہ کیلئے نمونۂ عمل

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا

تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے ایجاد کیا اسلام میں اچھا طریقہ تو اس کیلئے اسکا اجر ہے اور اسکا بھی ثواب ہے جس نے عمل کیا اس نئے اچھے طریقے پر

مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَیِّئَةً كَانَ عَلَیْهِ

اسکے بعد۔ بغیر اسکے کہ کم کیا جائے ان کے ثوابوں میں سے کچھ بھی اور جس نے ایجاد کیا اسلام میں برا طریقہ تو ہے اس پر

وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَیْءٌ۔ (رواہ مسلم)

اسکے ایجاد کرنے کا گناہ اور گناہ اسکا جو عمل کرے گا اس پر اس کے بعد۔ بغیر اسکے کہ کم کیا جائے اسکے گناہوں میں سے کچھ بھی۔

(۲۱۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں قتل کی جاتی کوئی جان ظلماً۔ تو ہے پہلا بیٹا حضرت آدم کا

كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

حصے دار اسکے خون ناحق میں، اسلئے کہ وہ پہلا ہے جس نے نیا طریقہ نکالا قتل کرنے کا۔

(۲۱۹) حدیث شریف: یَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ طَرِیْقًا یَطْلُبُ فِیْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِیْقًا مِّنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ

ترجمہ: فرماتے ہیں پیارے رسول اللہ ﷺ جو چلا ایسا راستہ کہ تلاش کرتا ہے اس میں علم تو چلائیگا اللہ تعالیٰ اسکو راستہ جنت کے راستوں میں سے

وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِّطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ یَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ

اور بیشک فرشتے بچھاتے ہیں اپنے پروں کو طالب علم کی رضا کیلئے اور بیشک عالم کہ اس کیلئے دعاء مغفرت کرتی ہیں وہ جو آسمانوں میں ہیں

وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالْحِیْتَانُ فِیْ جَوْفِ الْمَآءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ

اور جو زمین میں ہیں، اور مچھلیاں جو پانی کے اندر ہیں، اور بیشک عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت

لَیْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰی سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَآءِ وَاِنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا

چودھویں رات میں تمام ستاروں پر اور بیشک حضرات علماء کرام وارث ہیں حضرات انبیاء کرام کے، اور بیشک حضرات انبیاء کرام نے نہیں وارث بنایا دینار کا

---

192 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक शेख़े नजदी शैतान आदमी का भेड़या है जेसे बकरियों का भेड़या कि पकड़ता है उस बकरी को जो दूर रहने वाली और किनारे वाली है और बचो तुम घाटियों से और लाज़िम कर लो अपने ऊपर मुसलमानों की बड़ी जमाअत को और "आम्मतुल मुसलैमीन" को।

193 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो जुदा हुवा मुसलमानों की बड़ी जमाअत से बालिश्त भर तो उतार दी है उसने इस्लाम की रस्सी अपनी गरदन से।

194 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने छोड़ी हैं मैंने तुम में दो चीज़ें, हरगिज़ गुमराह न होगे जब तक मज़बूत पकड़े रहोगे उन दोनों को, अल्लाह तआला की किताब और सुन्नत उसके प्यारे रसूल की।

195 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं निकाली किसी क़ौम ने कोई बिदअत, मगर उठाई जाती है उसके मिस्ल सुन्नत से तो सुन्नत को पकड़ना अच्छा है बिदअत के निकालने से।

196 हदीस शरीफः– हज़रते हस्सान बिन साबित से मरवी, फ़रमाया उन्होंने नहीं ईजाद करती कोई क़ौम बिदअत अपने दीन में मगर उठा लेता है अल्लाह तआला उनकी सुन्नत से उसी के मिस्ल, तो नहीं वापस फ़रमाता उसको उन में रोज़े क़यामत तक।

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

ہے جو لائق تقلید ہے۔ آج مسلمان سوٹ بوٹ نظر آرہا ہے مگر نہتہ ہے غیر مسلح ہے۔ تلوار تو ساتھ کیا ہوگی چھڑی بھی ہاتھ میں نہیں ہے جب کہ تلوار رکھنا چھڑی رکھنا پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنت ہے حضرات صحابۂ کرام کی سنت ہے۔ مسلمان صرف ہپی و ہیرو بن کر رہ گیا ہے تیجڑ گپی اور زیرو بنکے رہ گیا ہے۔ بھول گیا اسے کہ اسکے خالق و مالک نے کیا حکم فرمایا تھا۔ پڑھئے بغور پڑھئے اور عملی دنیا میں اتریئے۔ ارشاد رب قدیر ہے: "اے ایمان والو لے لو تم اپنے ہتھیار تو نکلو تم الگ الگ یا نکلو اکٹھے ہو کر" (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۲۱۸) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں: حذر آلۂ حفاظت کو کہتے ہیں اور تمام آلات واسلحہ جو حسب ضرورت زمانہ اپنی حفاظت اور دشمن کی مغلوبی کیلئے مطلب ہوں جیسے تلوار، سپر، بندوق، توپ، گولہ، بارود، جنگی جہاز، میزائل، پس ان کی فراہمی امام کے ذمہ واجب ہے اور دوسرے مسلمانوں پر مستحب ہے اقتضاء جنگ کی تعلیم اور قواعد بھی اس میں داخل ہیں۔ امام مختار ہے کہ جسطرح چاہے دشمن سے لڑے رات کو دن کو کھل کر چھپ کر دھوکے سے اعلان سے الگ الگ یا اکٹھے ہو کر۔ دشمن کے گھات سے بچو اور اسے اپنے اوپر موقع نہ دو اور بحکم الٰہی ایمان والوں کو ہتھیار ساتھ رکھنا چاہیے کم از کم عصا (چھڑی) تو اپنے ساتھ رکھیں اور یہ سنت بھی ہے۔ دشمن کے مقابلے میں اپنی حفاظت کی تدبیریں کرنا جائز ہیں اور یہ توکل کے خلاف نہیں ہیں کیونکہ حقیقی بھروسہ مومن کا اللہ تعالیٰ پر ہی ہوتا ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ۔ ص ۲۱۷) ارشاد رب قدیر ہے: "اور تیار کرو تم ان کیلئے وہ جو جمع کر سکتے ہو تم قوت سے اور گھوڑے باندھ کر رکھنے سے۔ ڈراؤ تم اسکے ذریعے دشمنوں کو اللہ کے اور دشمنوں کو اپنے اور دوسرے جو انکے علاوہ ہیں۔ نہیں جانتے تم انکو اللہ جانتا ہے انکو اور جو چیز تم خرچ کرو گے اللہ کی راہ میں پورا دیا جائیگا تمہیں اور تم ظلم نہ کئے جاؤ گے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۳۲) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں: جہاد کی طرح جہاد کی تیاری بھی عبادت ہے اور حسب موقع جہاد کی طرح فرض بھی ہے جیسے نماز کیلئے وضو۔ عبادت کے اسباب جمع کرنا ثواب اور گناہ کے اسباب جمع کرنا گناہ حج فرض کیلئے سفر کرنا فرض اور چوری کیلئے سفر کرنا حرام۔

جہاد کی تیاری کرنے والا مجاہد کی طرح عذاب قبر سے محفوظ ہوگا اور قیامت میں انشاء المولیٰ القدیر مجاہدین کیساتھ اُٹھے گا بلکہ جہاد کی صحیح تمنا بھی عبادت ہے۔ شعر:

اپنی زندگانی میں یہ تو کر گئے ہوتے
انکے نام پر جیتے ان پہ مر گئے ہوتے (یا نبی)

کفار کو ڈرانا دھمکانا اپنی قوت کا مظاہرہ کرنا اپنی بہادری بیان کرنا جائز ہیں غازی اپنی سفید داڑھی کو سیاہ بھی کر سکتا ہے کافروں پر رعب ڈالنے کیلئے ویسے خواہ مخواہ کالا خضاب کرنا منع ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے بندوں کا دشمن اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کے دشمن تھے اللہ تعالیٰ کو اپنا رب مانتے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا دشمن قرار دیا۔ مسلمانوں کے دو دشمن ہیں ایک چھپے ہوئے ایک کھلے ہوئے کھلے دشمن تو کفار و مشرکین ہیں اور چھپے دشمن منافقین ہیں جنہیں تم ابھی تک نہ پہچان پائے دونوں سے محتاط رہو تمہاری آستینوں کے سانپ۔ منافقین کہ کفار پر سختی کرنے سے انکے دلوں پر ہیبت چھا جاتی ہے۔ غازی کے گھوڑے کی آواز سے جنات کو خوف آتا ہے (تفسیر روح البیان شریف) جہاد وغیرہ میں خرچ کرنا برباد نہ ہوگا بلکہ اصل مع منافع کے ملیگی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرات صحابۂ کرام کو جہادوں کی برکت سے غنی کردیا۔ آخرت کا ثواب الگ ہے۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ جہاں تک ہو سکے سامانِ جہاد فراہم کریں۔ عہد نبوی میں گھوڑسواری شمسیر زنی تیراندازی کی مشق کرنا سامانِ جہاد میں سے تھا آج کے زمانے میں بندوق، توپ، ہوائی جہاز، آبدوز کشتیاں، میزائل، بم، اور بمبار اور مواصلاتی نظام اور اسکو تباہ کرنے والے سسٹم کا تیار کرنا اور استعمال کرنا اور فنونِ حربیہ کا سیکھنا اور ورزش کرنا سب سامانِ جہاد ہے ایسے ہی آئندہ جو آلاتِ حرب و ضرب تیار ہوں وہ اس آیتِ کریمہ کی منشا میں داخل ہیں۔ گھوڑے کے بارے میں حضور انور سیّد عالم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ جو شخص گھوڑا جہاد کی نیت سے پالتا ہے تو اسکے کھانے پینے بلکہ اسکے ہر قدم اُٹھانے پر اجر ملتا ہے اور اسکی خوراک وغیرہ تک قیامت کے دن میزان میں وزن کی جائیگی یہ ساری تیاری ایک ظاہری سبب ہے فتح وظفر کا اصلی سبب تو اللہ تعالیٰ کی مدد ہے اور جہاد کی تیاری میں جو کچھ

خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ اسکا پورا پورا بدلہ عطا فرمائے گا۔ (تفسیر قدیری بحق مع فوائد رشیدیہ۔ ص ۴۴۳) آج کے دور میں ضرورت ہے کہ مسلمان بیدار و چوکنا رہیں اور ہر قسم کی تیاری رکھیں۔ شعر:

مومنو! جاگئے اور جرأت و ہمت کیجئے
آج کے دور میں خود اپنی حفاظت کیجئے　(یارسول)

پیارے نبی ﷺ نے قبیلۂ مضر کے غریب صحابہ کو دیکھا تو خاطر اقدس پر گراں گزرا جسکے اثرات چہرۂ اقدس پر نمایاں ہو گئے۔ غریبوں کی غربت فقیروں کی فاقہ مستی غم والم میں مبتلاؤں کی امداد و اعانت وہ نہ فرمائینگے تو کون کرے گا۔ شعر:

امداد غریبوں کی فقیروں کی اعانت
یہ کام شہ دیں کے سوا کون کرے گا　(انتخاب قدیری)

ارشاد رب قدیر ہے: ''یقیناً تشریف لائے تمہارے پاس ایک رسول تمہیں میں سے گراں ہے ان پر وہ جو تکلیف پہنچے تمکو۔ بہت چاہنے والے ہیں تمہارے بھلے کے۔ ایمان والوں کیساتھ بیحد مہربان بے انتہا رحم والے ہیں (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۸۴) پیارے نبی ﷺ نے یہ وعظ شریف خیرات صدقات پر رغبت دینے کیلئے فرمایا اور آیات کریمہ تلاوت فرما کر ایمان والوں کو یہ حقیقت یاد دلائی کہ تمام امراء وفقراء آپس میں بھائی بھائی ہیں کیونکہ سب حضرت آدم کی اولاد ہیں لہٰذا ایک امیر بھائی کو چاہئے کہ وہ اپنے غریب بھائی کی مدد کرے۔ سورۂ حشر کی آیت کریمہ تلاوت فرما کر حضرات صحابۂ کرام کو یہ تعلیم دی کہ قیامت کی تیاری کرو اعمال صالحہ کرو خصوصاً صدقہ وخیرات کرو اور باخلاص کرو کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیجاہ میں خیرات کی مقدار نہیں لکھی جاتی بلکہ اخلاص نیت پر ثواب مرتب ہوتا ہے۔ غریب آدمی بھی اگر صدقہ و خیرات کرے تو کرسکتا ہے اور وہ ثواب پائیگا بشرطیکہ اہل وعیال اور اہل حقوق کا حق نہ مارا جائے اور بعد میں خود بھیک کا پیالہ ہاتھ میں نہ آجائے۔ ایک انصاری صحابی سب سے پہلے اتنا زیادہ تعداد میں غلہ لائے کہ وہ تھک گئے پھر آپکو دیکھ کر صحابہ میں ایک اور ولولہ پیدا ہوا اور سب نے غلے و کپڑے کے انبار لگا دیئے۔ قبیلۂ مضر کے مساکین کی پوری جماعت تھی اسلئے بڑی تعداد میں غلہ اور کپڑا جمع کیا گیا کہ سبکے تن بھی ڈھک جائیں اور شکم بھی بھر جائیں۔ وقت ضرورت چندہ کرنا سنت نبوی ہے۔ اور مسلمانوں کی بوقت ضرورت مدد کرنا یہ سنت صحابۂ کرام ہے۔ مسجدوں میں دوسروں کیلئے سوال کرنا بھی سنت ہے اور اپنے لئے مانگنا منع ہے۔ حضرات صحابۂ کرام کے صدقہ وخیرات سے پیارے نبی ﷺ خوش ہو گئے اور چہرۂ پاک خوشی سے چمچمانے لگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ صدقہ وخیرات سے رضائے الٰہی و رضائے محبوب الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ اس حدیث شریف کے اخیر میں پیارے رسول ﷺ نے نادان لوگوں کی نادانی کی ارتھی سجا دی جو ہر وقت مسلمانوں کو جہنم میں پہنچانے کیلئے جھوٹے حیلے بہانے تلاش کرتے ہیں یہ کام بدعت ہے وہ کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لیجانے والی ہے یہ تمام نادان اپنی نادانی کا خمار اتاریں اور یہ حدیث شریف پڑھیں اور اسلامی معمولات اور اہل سنت کے مراسم شرعیہ کو ہرگز ہرگز بدعت ضلالہ کہہ کر خود کو جہنم کا نوالہ نہ بنائیں۔ پیارے نبی ﷺ نے اپنی پیاری امت کو قیامت تک کیلئے یہ پیارا فارمولہ عطا فرمادیا کہ جو بھی شریعت اسلامیہ میں نیا اچھا طریقہ نکالے گا تو اسکو اس اچھی ایجاد کا بھی ثواب ملیگا اور جو اس ایجاد پر صبح قیامت تک عمل کرینگے انکی برابر بھی اس موجد کو ثواب ملیگا اور اس نئے طریقے پر عمل کرنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی بھی واقع نہیں ہوگی۔ انہیں اس نئے طریقے پر عمل کرنے کا پورا پورا ثواب ملے گا جیسے جلوس عید میلاد النبی، اعراس مبارکہ، مدارس مبارکہ وغیرہم۔ اس حدیث شریف میں بدعات حسنہ ایجاد کرنے کا ذکر ہے اور اسی پر اجر وثواب کا اعلان عام ہے نہ کہ چھوڑی ہوئی چھوٹی ہوئی سنتوں کو زندہ کرنے کا۔ اس حدیث شریف سے بدعت حسنہ کے اچھے ہونے کا ثبوت ماتھے کی آنکھوں سے دیکھا جا سکتا ہے۔ بدعت کی دو قسمیں ہیں (۱) بدعت اعتقادی اور بدعت عملی۔ بدعت اعتقادی تو ہمیشہ ہی سئیہ ہوتی ہے جسکے تمام بدعقیدہ نادان لوگ مرتکب ومجرم ہیں جہاں جہاں بدعت کے متعلق سخت وعیدیں آئی ہیں بدعت اعتقادی مراد ہے۔ باقی رہی بدعت عملی تو اس کی دو شقیں ہیں بدعت حسنہ بدعت سئیہ۔ اب اگر بدعت سنت کے مقابل و مزاحم نہ ہو اور اس سے

اسلام اور مسلمانوں کا فائدہ ہو تو وہ بدعت بدعت حسنہ ہے۔ دنیا کا کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو بدعت حسنہ سے بچا ہو یا بچ سکتا ہو اور اگر اس بدعت سے کوئی سنت ترک ہوتی ہو یا کسی سنت کے مقابل و مزاحم ہو یا اس سے اسلام یا مسلمانوں کو نقصان پہنچے تو وہ بدعت سیئہ ہے۔ اسکی مزید تفصیلات فقیر قدیری کی کتاب ''بدعت کی حقیقت'' میں ملاحظہ فرمائیں۔ یہ حدیث شریف واضح انداز میں بدعت کی دو قسمیں بتا رہی ہے بدعت حسنہ، بدعت سیئہ۔ اسمیں کسی قسم کی کوئی تاویل نہیں ہوسکتی۔ افسوس صد افسوس نادانوں پر کہ جنکے دل کی تو بند ہیں ہی انہوں نے ماتھے کی بھی بند کر رکھی ہیں اور اس حدیث شریف کے ہوتے ہوئے یہی راگ الاپ رہے ہیں کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لیجانے والی ہے جب کہ خود بیشمار بدعات کے مرتکب ہوتے ہیں۔ بری بدعت کی مثال جیسے گاندھی کیپ لگانا۔ مردے کی مسہری پر ترنگا جھنڈا ڈالنا۔ ہمارے مرادآباد شریف میں بڑے بڑے موٹے نادان مرے تو ان کی مسہریوں پر ترنگا ڈالا گیا یہ تین سیاسی مہاشے تھے اور ایک بہت بڑا دھرم گرو۔

(۲۱۸) قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو اپنی بہن اقلیمہ کے عشق میں دُھت ہو کر قتل کر ڈالا۔ اب جو کوئی کسی کو ظلماً قتل کرتا ہے تو یقیناً جتنا گناہ قاتل کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے اتنا ہی گناہ قابیل کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے کہ اس بدعت سیئہ کا موجد اور پہلا مرتکب وہی ہے۔ غیر مستحق قتل کو قتل کرنا یہ ظلماً قتل ہے۔ قاتل، مرتد، زانی، مفسد، جو واجب القتل ہیں حاکم وقت کا انہیں قتل کرنا ثواب ہے کیونکہ یہ مستحق قتل ہیں جیسے شہید ملت مجاہد اعظم حضرت سید صدام حسین علیہ الرحمہ نے ایک سو پچاس مفسدوں کو کورٹ کے فیصلے کے بعد قتل فرمایا۔ ان مفسدوں نے شہید ملت مجاہد اعظم صدر مملکت عراق کے قافلے پر جان لیوا بھیانک حملہ کیا تھا۔

(۲۱۹) ''مرقاۃ شریف'' میں ہے کہ سیدنا حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ علم دین کی طلب نفل نماز سے بہتر ہے کہ طلب علم فرض ہے اور نماز نفل ہے۔ طالب علم حصول علم میں مشغول ہوتا ہے تو اسکا کلام سننے کے لئے ملائکہ اترتے ہیں اور اس کا کلام سنتے ہیں۔ یا قیامت میں طالب علم کے قدموں تلے فرشتے اپنے پر بچھائیں گے۔ فرشتے طالب علم کیلئے اظہار نیازمندی کرتے ہیں اور طالب علم کی مشقتوں کو آسان کرتے ہیں۔ جن وانس اور دریائی جانور کا علماء دین کیلئے دعاء کرنا اسلئے ہے کہ انکی انتھک محنتوں، کاوشوں سے دین کی بہاریں باقی ہیں اور دین کی بقا سے عالم قائم ہیں۔ حضرات علماء کرام کے دم قدم کی برکتوں سے بارشیں ہوتی ہیں اور مخلوق کو رزق ملتا ہے۔ حضرات علماء کرام کے اٹھنے سے اسلام اٹھ جائیگا اور قیامت برپا ہوگی۔ حضرات علماء کرام دنیا کا تعویذ ہیں۔ سیدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس حکم میں علمائے شریعت وطریقت دونوں داخل ہیں بلکہ کوئی شخص علم کے بغیر اللہ تعالیٰ کا ولی نہیں بن سکتا اللہ تعالیٰ جاہلوں کو ولی نہین بناتا۔ ارشاد رب قدیر ہے: ''بس ڈرتے ہیں اللہ سے بندوں میں اسکے علماء'' (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۰۶۴) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں: اللہ تعالیٰ کی قدرت کی یہ رنگینیوں کا بیان ہے کہ جیسا کہ جمادات وحیوانات میں رنگ برنگے ہیں ایسے ہی انسانات میں بھی رنگ برنگی مخلوق ہے کوئی خوش رنگ ہے کوئی بدرنگ ہے۔ کوئی گورا ہے کوئی کالا ہے اور کوئی بھورا ہے۔ جیسے ظاہری رنگ مختلف ہیں ایسے ہی باطنی رنگ بھی مختلف ہیں کوئی مومن ہے کوئی کافر ہے۔ کوئی عالم ہے کوئی جاہل ہے۔ قیامت میں دلوں کے رنگ چہروں سے ظاہر ہوں گے۔ مومنوں کے منہ اجالے ہوں گے کافروں کے منہ کالے ہوں گے۔ بندوں میں ڈرنے والے بھی ہیں اور نڈر بھی۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے وہی ہیں جو اسکے صفات عالیہ کو جانتے ہیں۔ اور اسکی عظمت کو پہچانتے ہیں۔ جتنا علم زیادہ ہوگا اتنا ہی خوف خدا زیادہ ہوگا۔ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کا خوف اسکو ہے جو اللہ تعالیٰ کی طاقت وقوت اور اسکی شان وعزت سے واقف وباخبر ہے۔ حدیث شریف: حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جاننے والا ہوں اور سب سے زیادہ اسکا خوف رکھنے والا ہوں (بخاری شریف ومسلم شریف) جسمیں علم جس درجے کا ہوگا اس درجے میں وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے گا۔ جس میں خوف خدا نہیں حقیقت میں وہ عالم کہلانے کا مستحق نہیں۔ حضرات علماء دین

وَّلَادِرْهَماً وَّاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهُ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ۔ (رواہ احمد)

اور نہ درہم کا اور بس وارث بنایا انہوں نے علم کا، تو جس نے لیا علم تو لیا اس نے پورا حصہ۔

(۲۲۰) حدیث شریف: ذُكِرَ رسول اللّٰه ﷺ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَّالْاٰخِرُ عَالِمٌ فقال رسول الله ﷺ

ترجمہ: ذکر کیا گیا بارگاہ رسول اللہ ﷺ میں دو شخصوں کا، ایک ان دونوں میں کا عابد ہے اور دوسرا عالم ہے۔ تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائكته واهل السمٰوٰة

عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر۔ پھر فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے اور آسمانوں

وَالْاَرْضِ حَتّٰى النَّمْلَةَ فِىْ جُحْرِهَا وَحَتّٰى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ۔ (رواہ الترمذی)

اور زمین والے یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنے بلوں میں اور مچھلیاں خصوصی دعاء رحمت کرتی ہیں لوگوں کو اچھی باتیں سکھانے والے پر۔

(۲۲۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ وَّاِنَّ رِجَالًا يَّاْتُوْنَكُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک لوگ تمہارے پیرو ہیں اور بیشک بہت لوگ آئیں گے تمہارے پاس

مِّنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ يَتَفَقَّهُوْنَ فِى الدِّيْنِ فَاِذَا اَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْراً۔ (رواہ الترمذی)

زمین کے چاروں طرف سے کہ سمجھ حاصل کریں گے دین میں، تو جب آئیں وہ تمہارے پاس تو تاکید کرو تم ان کو بھلائی کی۔

(۲۲۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْحَكِيْمِ فَحَيْثُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے دانائی کی بات گمی ہوئی چیز ہے دانا کی، تو جہاں

وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا۔ (رواہ الترمذی)

پائے لے اس کو کہ وہ زیادہ حقدار ہے اس کا۔

(۲۲۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقِيْهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ ایک فقیہ زیادہ گراں ہے شیخ نجدی شیطان پر ہزار عابدوں سے

---

197 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने ताज़ीम की अक़ीदे के बिदअती की, तो यक़ीनन मदद दी उस ने इसलाम ढाने पर।

198 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास ने फ़रमाया जिसने सीखा अल्लाह तआला की किताब को, फिर पैरवी की उसकी जो कुछ उसमें है तो बचाएगा अल्लाह तआला उसको गुमराही से, दुनिया में और महफ़ूज़ फ़रमाएगा उसको रोज़े क़यामत हिसाब की सख़्ती से, और एक रिवायत में है कि फ़रमाया, जिसने पैरवी की अल्लाह तआला की किताब की, नहीं गुमराह होगा वो दुनिया में और न बदबख़्त होगा आख़ेरत में, फिर उन्होंने आयते करीमा तिलावत फ़रमाई "फिर जो इत्तिबा करे मेरी हिदायत की तो न गुमराह हो और न उलझन में पड़े''(बसीरतुल ईमान स• 762)

199 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया, मिसाल इरशाद फरमाई अल्लाह तआला ने सीधे रास्ते की कि रास्ते के दोनों तरफ़ दीवारें हैं, उनमें दरवाज़े खुले हुवे हैं और दरवाज़ों पर पर्दे लटके हुवे हैं और रास्ते के सिरे पर एक पुकारने वाला कह रहा है कि सीधे चलो तुम रास्ते पर और टेढ़े न चलो और उसके ऊपर एक पुकारने वाला है जो पुकारता है जबकि इरादा करता है कोई बन्दा यह कि खोले कुछ उन दरवाज़ों में से तो पुकारने वाला कहता है के अफसोस मत खोल

بہت مرتبے والے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خشیت وخوف کو اس مقدس جماعت میں منحصر فرمایا۔ جسے بھی خوف خدا کی دولت نصیب ہوگی وہ علماء حق کے ذریعہ سے ہوگی۔ العلماء اور علماء میں فرق ہے۔ العلماء وہ ہیں جو دین کا علم رکھتے ہوں۔ اور انکے عقائد و اعمال درست ہوں۔ حدیث شریف: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی خشیت رکھتا ہوں اور تم سے زیادہ متقی ہوں (تفسیر روح البیان شریف) حدیث شریف: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ہم میں سے کون زیادہ عالم ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تم میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا ہو کہ بس ڈرتے ہیں اللہ سے اسکے بندوں میں سے علماء۔ پھر عرض کیا گیا کہ ہم میں سے افضل کون ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمھارے سامنے ذکر اللہ کیا جائے اور ذکر اللہ تمھاری مدد کرے اور جب تم بھول جاؤ تو تمھیں یاد دلا دے۔ پھر فرمایا کہ ہم میں سے شریر کون ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمھارے سامنے ذکر اللہ کیا جائے تو وہ تمھاری اعانت نہ کرے اور جب تم بھول جاؤ تو وہ تمھیں یاد نہ دلائے پھر عرض کیا گیا کہ لوگوں میں شریر ترین کون ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ علماء کو معاف فرما جب عالم بگڑتا ہے تو لوگ بگڑ جاتے ہیں۔ (تفسیر ابو اللیث شریف) جیسے دہلوی بگڑا تو کتنے بگڑ گئے کوئی کھلی حمایت کر کے کوئی ڈھکی حمایت کر کے۔ اللہ تعالیٰ علماء سوء سے محفوظ رکھے اور زمرۂ علماء حق میں داخل فرمائے۔ آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۱۰۶۶) اس حدیث شریف میں عالم سے وہ عالم مراد ہے جو صرف ضروری اعمالِ صالحہ پر قناعت کرے اور بقیہ اوقات میں بجائے نوافل کے علمی خدمات انجام دے اور عابد سے وہ عابد مراد ہے جو صرف اپنے ضروری مسائل سے واقف ہو اور اپنے اوقات نوافل میں گزارے۔ بے دین، بدعقیدہ اور فاسق عالم اور نرا جاہل جٹ عابد اس جگہ مراد نہیں، سورج روشنی لیکر رات میں ساری دنیا کو جگمگاتا ہے ایسے علماء دین آفتاب رسالت ماہتاب نبوت سے روشنی لیکر پوری دنیا کو دینی اجالوں سے معمور کرتے ہیں۔ تارے خود روشن ہیں مگر چاند نور بخشنے والا ہے۔ عابد اپنے لئے اور عالم دین سارے عالم کیلئے روشنی کی کوشش کرتا ہے۔ کہ تمام انسانوں کے سینے انوار علوم دینیہ سے جگمگانے چمچمانے لگیں۔ عابد اپنی کشتی کو بچاتا ہے اور عالم دین ملت مسلمہ کی نیا کا کھویا ہے کہ پورے سفینۂ ملت بیضاء کو طوفان ظلم و جہل سے نکال لے جاتا ہے۔ جب مورث اتنے اعلیٰ ہیں تو وارث کتنے شاندار ہونگے۔ سیّدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرات علمائے مجتہدین حضرات رسولان عظام کے وارث ہیں اور حضرات علمائے غیر مجتہدین حضرات انبیاء کرام کے وارث ہیں (مرقاۃ شریف) حضرات علمائے اسلام پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث ہیں اور پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمام نبیاء کرام کی صفات کے جامع ہیں لہٰذا حضرات علمائے اسلام تمام ہی حضرات انبیاء کرام کے وارث ہیں۔ بعض حضرات انبیاء کرام تارک الدنیا تھے اور انہوں نے مالِ دنیا جمع نہ فرمایا جیسے سیّدنا حضرت یحیٰ علیہ السلام وسیّدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور بہت سے حضرات انبیاء کرام مال و دولت والے تھے جیسے سیّدنا حضرت سلیمان وسیّدنا حضرت داؤد وسیّدنا حضرت یوسف علیہم السلام۔ لیکن کسی نبی کی مالی میراث تقسیم نہ ہوئی انکا چھوڑا ہوا مال دین کیلئے وقف ہوتا ہے اور تمام امت کے علماء کرام انکے وارث ہیں۔ آپنے عالم و عابد کی تعریف پڑھ ہی لی ہے ان میں کس کا مرتبہ اونچا ہے وہ زبان حدیث شریف سے آپنے ملاحظہ فرما ہی لیا ہے۔ حدیث شریف میں یہ فضیلت ان حضرات علماء حق کی ہے جو واقعتاً عالم دین عالم حق ہیں آج کل جو عام طور پر علماء کہلائے جارہے ہیں ان میں نوے فیصد وہ ہیں جن پر عالم کی تعریف صادق نہیں آتی ہے وہ نوے فیصد اس حدیث شریف سے بغلیں نہ بجائیں۔ اللہ تعالیٰ صحیح معنیٰ میں عالم دین عالم حق عالم باعمل بنائے۔ آمین بجاہ سیّدنا رحمۃ للعلمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

(۲۲۰) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرات انبیاء کرام پر اور درجے کی فضیلت و بزرگی ہے اور حضرات صحابۂ کرام پر اور درجے کی فضیلت و بزرگی ہے حضرات اولیاء کرام و علماء عظام پر اور درجے کی فضیلت و بزرگی ہے اور عوام مسلمین پر اور درجے کی فضیلت و بزرگی ہے۔ ''تمہارے ادنیٰ پر'' میں اس آخری درجے کی

(۲۲۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَ وَاضِعُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ السلام نے تلاش علم دین فرض ہے ہر مسلمان پر اور رکھنے والا

الْعِلْمِ عِنْدَ غَیْرِ اَھْلِہٖ کَمُقَلِّدِ الْخَنَازِیْرِ الْجَوْھَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّھَبَ۔ (رواہ ابن ماجۃ)

علم کا علم کے نا اہل کے سامنے ایسا ہے جیسا کہ ہار پہنانے والا سوروں کو جواہرات اور موتیوں اور سونے کا۔

(۲۲۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم خَصْلَتَانِ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْہٌ فِی الدِّیْنِ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ السلام نے دو خصلتیں کہ نہیں جمع ہوتیں منافق میں۔ حسن اخلاق اور نہ دین میں سمجھ

(۲۲۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَرْجِعَ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ السلام نے جو نکلا تلاش علم میں تو وہ اللہ کے راستے میں ہے یہاں تک کہ وہ واپس آجائے۔

(۲۲۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ کَانَ کَفَّارَۃً لِّمَا مَضٰی۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ السلام نے جس نے تلاش کیا علم دین کو تو ہو گیا تلاش کرنا کفارہ اسکا جو گزرا گناہوں میں سے۔

(۲۲۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَنْ یَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَیْرٍ یَّسْمَعُہٗ حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَھَاہُ الْجَنَّۃُ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ السلام نے ہرگز سیر نہ ہوگا ایمان والا خیر سے کہ سنتا ہے وہ اسکو یہاں تک کہ ہوگی اس کی انتہا جنت۔

(۲۲۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَہٗ ثُمَّ کَتَمَہٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ (رواہ احمد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ السلام نے جس سے پوچھی گئی علمی بات جسکا اُسے علم ہے پھر چھپایا اسکو اُسنے تو لگام دی جائیگی اُسے روز قیامت آگ کی لگام۔

(۲۳۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِیُجَارِیَ بِہِ الْعُلَمَآءَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ السلام نے جس نے طلب کیا علم کو تاکہ مقابلہ کرے اس کے ذریعے علماء کرام سے

اَوْلِیُمَارِیَ بِہِ السُّفَھَآءَ اَوْیُصْرِفَ بِہٖ وُجُوْہَ النَّاسِ اِلَیْہِ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ النَّارَ۔ (رواہ الترمذی)

یا جھگڑا کرے اسکے ذریعے بیوقوفوں سے یا پھیرے اسکے ذریعے لوگوں کی توجہ کو اپنی طرف تو داخل فرمائیگا اسکو اللہ تعالیٰ آگ میں۔

इसको, फिर अगर तू खोलेगा इसको तो घुस जाएगा इसमें, फिर तफ़सीर फ़रमाई प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उसकी कि बेशक रास्ता वो इस्लाम है और बेशक खुले हुवे दरवाज़े अल्लाह तआला की हराम की हुई चीज़ें और बेशक लटके हुवे पर्दे अल्लाह तआला की क़ाइम की हुई हदें हैं और बेशक पुकारने वाला हर रास्ते के सिरे पर वो क़ुरआने करीम है और बेशक पुकारने वाला उसके ऊपर से वो अल्लाह तआला की तरफ़ से नसीहत फ़रमाने वाला है जो दिल में है हर मोमिन के।

200 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद से मरवी, उन्होंने फ़रमाया जो सीधी राह जाना चाहे तो वो राह चले उनकी जो विसाल फ़रमा चुके हैं, इसलिये कि ज़िंदा कि नहीं अमन रहती ज़िंदे पर फ़ितने की, यह विसाल फ़रमूदा हज़रात हज़रत मोहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के प्यारे अस्हाब हैं जो बहुत फ़ज़ीलत वाले हैं इस उम्मत में, बहुत नेक दिल हैं इस उम्मत में और बहुत कामिल थे इल्म में और बहुत कम थे तकल्लुफ़ में और पसंद फ़रमाया उनको अल्लाह तआला ने अपने प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ख़िदमत के लिये और अपने नबी के दीन के क़ाइम रखने के लिये और पहचानो तुम उनके लिये उनकी बुज़ुर्गी को और चलो तुम उनके क़दमों के निशानात पर और मज़बूत पकड़ो तुम उसके साथ जितनी कि तुम्हें ताक़त है उनके अख़लाक़ को और उनकी सीरतों को इसलिये कि बेशक वो थे सीधी हिदायत पर।

طرف اشارہ ہے۔ اس حدیث شریف میں حضرات علماء حق کی حضرات عابدین پر زبردست فضیلت وبزرگی کا اظہار ہے۔ اس حدیث شریف میں فرشتوں سے مراد حاملین عرش فرشتے ہیں۔ اور اہل سمٰوٰت سے باقی فرشتے مراد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صلوٰۃ سے اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اور بندوں کی صلوٰۃ سے خصوصی دعاء رحمت مراد ہے ورنہ عام رحمتیں اور عام دعائیں تو تمام مسلمانوں کیلئے ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے: ''وہی ہے جو درود بھیجتا ہے تم پر اور فرشتے اسکے تاکہ نکال دے تم کو اندھیروں سے اجالوں کی طرف اور ہے وہ ایمان والوں کیساتھ بے انتہا رحم فرمانے والا'' (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۰۲۴) ارشاد رب قدیر ہے: ''اور مغفرت مانگتے ہیں ان کیلئے جو ایمان لائے'' (بصیرۃ الایمان ص ۱۱۴۶) یہ حدیث شریف نہ تو قرآن کریم کیخلاف ہے اور نہ ہی یہ لازم آتا ہے کہ حضرات علمائے کرام پیارے نبی ﷺ کے برابر ہیں کہ پیارے نبی پر بھی اللہ تعالیٰ صلوٰۃ بھیجتا ہے اور حضرات علماء کرام پر بھی۔ مصرع:

نسبت بدل گئی تو معانی بدل گئے

(۲۲۱) اس حدیث شریف میں خطاب حضرات صحابۂ کرام سے ہے، خاص کر ان علماء عظام سے کہ تا قیامت مسلمان تمہارے اقوال وافعال، اخلاق واعمال کی پیروی کرینگے کیوں کہ حضرات صحابۂ کرام نے بلا واسطہ پیارے رسول ﷺ سے فیض لیا ہے۔ حضرات صحابۂ کرام نے اقوال رسول، احوال رسول، افعال رسول، اخلاق رسول، اعمال رسول کو قریب سے بچشم سر ملاحظہ فرمایا ہے اور گوش سر سے سماعت کیا ہے۔ تابعی کا لفظ بھی اس حدیث شریف سے لیا گیا ہے کہ حضرات صحابۂ کرام کی کامل اتباع کرنے والے۔ اس حدیث پاک میں حضرات صحابۂ کرام کی شان وعظمت کا روشن بیان ہے کہ بڑے بڑے کاملین تمہاری شاگردی کرنے مدینۂ منورہ کی طرف کھنچے چلے آئینگے تم انہیں بے تامل بے دریغ علم دین کے سمندر سے سیراب کرنا اعمال صالحہ کی رغبت دلانا، میں تم کو اس عظیم خدمت کی تاکید ووصیت کرتا ہوں۔ دینی طلبہ کی خدمات کرنا بہت ضروری ہے کیوں کہ وہ مہمانان نبوی ہیں اسلئے دینی طلبہ کی مسلمان بھی اور انکے اساتذۂ کرام بھی خوب خدمات کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی اس کار خیر کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

(۲۲۲) دانا وبینا آدمی کو جس سے اور جہاں سے دانائی کی بات ملے اسے لیلے یہ نہ دیکھے کہ کون کہہ رہا ہے بلکہ یہ دیکھے کہ کیا کہہ رہا ہے۔ جس طرح اپنی گمی ہوئی چیز جسکے پاس بھی مل جائے فوراً لے لی جاتی ہے یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کون ہے اور کیسا ہے۔ اس حدیث شریف میں ''دانائی کی بات'' سے مراد اسلامی فقہی مسئلہ ہے اگر دین کی بات کوئی فاسق آدمی کہے تو قبول کر لیجائے۔ پیارے رسول ﷺ نے حضرت فاروق اعظم کو توریت پڑھنے کو منع فرمایا کیوں کہ توریت منسوخ ہو چکی ہے اب اسکے احکام ومسائل دانائی کی بات تھے ہی نہیں اسی طرح اب ایمان والوں کو تمام بے ایمانوں کی ''دھارمک پستکوں'' کو دیکھنے کی بھی اجازت نہیں ہے اس لئے کہ ان کے پاس کلمۂ حکمت ہے ہی نہیں۔

(۲۲۳) بے علم عابد ہمیشہ شیطان کے نرغے میں رہتا ہے پتہ نہیں کہ کب اس کا شکار ہو جائے اور شیطان اس بے علم عابد کو اپنے کرتب کا گرویدہ بنالے کہ برائی کو اچھائی کفر کو ایمان اور گناہوں کو عبادت سمجھا ڈالے۔ عالم دین بفضلہ تعالیٰ و بکرم حبیبہ الاعلیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام علم دین کے ذریعے اچھے برے میں امتیاز کر سکتا ہے۔ علم، شیطان سے بچنے کا بڑا ذریعہ ہے۔ یہاں عالم سے مراد وہ عالم دین ہے جو فقیہ ہو یعنی دینی سمجھ خوب رکھتا ہو۔ یہ حدیث شریف بھی اگر چہ ضعیف حدیث شریف ہے مگر اعمال کے فضائل میں حدیث ضعیف معتبر ہے۔ سیّدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حدیث ضعیف چند سندوں سے مروی ہے تو قوی ہے کیوں کہ سندوں کا زیادہ ہونا حدیث ضعیف کو حدیث حسن بنا دیتا ہے۔ (مرقاۃ شریف)

(۲۲۴) طلب علم فرض ہے اور طالب علم سے مراد بقدر ضرورت شرعی مسائل سیکھنا ہیں۔ روزے نماز وغیرہ کے مسائل ضرور یہ ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض اور حیض ونفاس وغیرہما کے مسائل سیکھنا ہر عورت پر، تجارت کے مسائل سیکھنا ہر تاجر پر، حج کے مسائل کا سیکھنا ہر حج کے جانے والے پر عین فرض ہیں۔ پورے دین کا عالم بنا یہ فرض کفایہ ہے کہ اگر شہر میں ایک عالم دین ہو گیا تو سب اس

(۲۳۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ تَعَلَّمَ عِلْماً یُبْتَغیٰ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ لَا یَتَعَلَّمُهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے سیکھا علم کہ تلاش کی جاتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا۔ نہیں سیکھتا ہے اس علم کو

اِلَّا لِیُصِیْبَ بِهٖ عَرَضاً مِّنَ الدُّنْیَا لَمْ یَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَعْنِیْ رِیْحَهَا۔ (رواہ احمد)

مگر اس لئے کہ پہونچے اس کے ذریعے دنیا کا سامان۔ تو نہیں پائے گا وہ جنت کی عرف قیامت کے دن یعنی جنت کی خوشبو۔

(۲۳۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْداً سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدَّاهَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرسبز وشاداب رکھے اللہ تعالیٰ اس بندے کو جو سنے میرا کلام تو یاد رکھے اسکو اور خیال رکھے اسکا اور پہونچادے اسکو

فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَیْرُ فَقِیْهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰی مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ ثَلٰثٌ لَا یَغُلُّ عَلَیْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ

تو یہ بہت سے فقہ کے اُٹھانے والے غیر فقیہ ہیں اور بہت سے فقہ کے اُٹھانے والے اس طرف ہیں جو بڑا فقیہ ہے۔ تین ہیں کہ نہیں خیانت کرتا اس پر مسلمان کا دل

اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالنَّصِیْحَةُ لِلْمُسْلِمِیْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِیْطُ مِنْ وَّرَائِهِمْ۔ (رواہ فی المدخل)

خالص کرنا عمل اللہ تعالیٰ کیلئے اور مسلمانوں کی خیرخواہی کرنا اور ایمان والوں کی جماعت لازم طور پر پکڑنا تو بیشک انکی دعاء گھیر لیتی ہے انکے ماسواء کو

(۲۳۳) حدیث شریف: یَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَیْئاً فَبَلَّغَهٗ

ترجمہ: فرماتے ہیں پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرسبز وشاداب رکھے اللہ تعالیٰ اس شخص کو جس نے سنا ہم سے کچھ پھر پہونچادیا اسکو

کَمَا سَمِعَهٗ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی لَهٗ مِنْ سَامِعٍ۔ (رواہ الترمذی)

جیسا کہ سنا اس نے اسکو بہت سے پہونچائے ہوئے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں سننے والے سے۔

(۲۳۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِتَّقُوا الْحَدِیْثَ عَنِّیْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم میری حدیث روایت کرنے سے سوائے ان کے جنہیں تم نے جان لیا ہے۔

فَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّداً فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔ (رواہ الترمذی)

تو جس نے جھوٹ بولا مجھ پر جان بوجھ کر تو چاہیئے کہ بنالے وہ اپنا ٹھکانہ آگ کا۔

---

201 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर रज़ियल्लाहो तआला अन्हो से मरवी, बेशक अमीरूल मूमिनीन हज़रते उमर इब्ने ख़त्ताब हाज़िर हुवे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ख़िदमत में तौरेत के एक नुस्ख़े के साथ तो अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह यह नुस्ख़ा है तौरेत का, तो प्यारे नबी ख़ामोश रहे, तो आप पढ़ने लगे और चहरा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम का बदलने लगा, तब फ़रमाया अमीरूल मूमिनीन हज़रते अबू बक्र सिददीक़े अकबर रज़ियल्लाहो तआला अन्हो ने कि रोएँ तुम्हें रोने वालियाँ कि नहीं देख रहे हो तुम उसको जो चहरे में है प्यारे रसूल के, तो देखा हज़रते उमर ने चहरा ए रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की तरफ़ तो हज़रते उमर ने कहा मैं पनाह माँगता हूँ अल्लाह तआला की अल्लाह तआला के ग़ज़ब से और ग़जब से उसके रसूल के, राज़ी हुवे हम अल्लाह तआला की रूबूबियत से और इस्लाम के दीन होने से और हज़रत मोहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के नबी होने से, तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि क़सम है उसकी कि जान है मोहम्मद की जिसके क़ब्ज़े में कि अगर जाहिर हो जाएँ तुम्हारे लिये हज़रते मूसा फिर पैरवी करो तुम उनकी और छोड़ दो तुम मुझको तो ज़रूर भटक जाओगे तुम सीधे रास्ते से और अगर होते हज़रते मूसा हयाते ज़ाहिरी के साथ और पाते मेरी नबुव्वत को तो ज़रूर इत्तेबा करते वो मेरी।

فرض سے بری ہو گئے۔ "نا اہل کے سامنے علم رکھنا" یہاں علم سے مراد دقیق و باریک مسائل ہیں اور اونچے علمی نکات ہیں جنہیں عوام نہ سمجھ سکیں۔ جو عالم دین عوام کے سامنے ایسے دقیق و باریک اور اونچے مسائل رکھے یا قابل شرح آیات کریمہ و احادیث کریمہ پیش کرے تو وہ بھی ایسا ہی بیوقوف ہے جیسے موتیوں کا ہار سوروں، خنزیروں کو پہنانے والا۔ عوام ایسی باتوں کو سن کر انکار کر بیٹھتے ہیں اور ایمان سے ہاتھ دھونے کا بھی نمبر آ جاتا ہے اسی لئے سیدنا امیر المومنین باب العلم حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں سے ان کی عقلوں کے لائق و مطابق کلام کرو ورنہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کو جھٹلا دیں گے اور اس کا وبال تم پر بھی ہوگا۔

(۲۲۵) یہاں منافق سے مراد نمائشی مسلمان ہے کہ اوپر سے مسلمان دکھائی پڑتا ہو اور اندر سے یہود و نصاریٰ کا اتحادی ہو یہ اتحادی، نمائشی مسلمان اخلاق محمدی اور دین کی سچی سمجھ سے محروم ہوتا ہے۔ بلا وجہ شرعی معمولات اہل سنت کو شرک و بدعت اور فسق گردانتا ہے کہ ایک نادان نے تو دولہا کے سہرا باندھنا کفر و شرک میں گنایا ہے یہ دینی سمجھ سے محرومی کی روشن مثال ہے جب کہ سہرا باندھنے میں کسی کفر و شرک کا احتمال ہے ہی نہیں بلکہ سچائی یہ ہے کہ پیارے نبی ﷺ کو خوشبو پسند تھی لہٰذا خوشبو کے پھولوں کا سہرا عموم سنت میں داخل ہو کر مستحب ہے۔ شعر:

مہک پسند تھی سرکار دو جہاں کو قدیر
ہو یہ نیت تو ملے گا ثواب سہرے میں (انتخاب قدیری)

یہ اتحادی اور نمائشی مسلمان اخلاق محمدی اور دینی سمجھ سے یکسر محروم ہوتے ہیں کیونکہ اخلاق محمدی اور دینی سمجھ یہ دونوں نور ہیں ظلمت کیساتھ انکی کیسے پٹے۔ سیدنا حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس لئے کہ علم نور ہے اللہ تعالیٰ کی جانب سے بیشک نور نہیں دیا جاتا ہے پاپی کو۔ جس کا جتنا تقویٰ ہوتا ہے اس کو اتنا ہی علم و اخلاق کی دولت سے نوازا جاتا ہے۔

(۲۲۶) اگر کوئی شخص دینی مسئلہ پوچھنے کیلئے اپنے گھر سے کسی دار الافتاء یا مدرسے یا عالم دین کی بارگاہ کیلئے چلا یا علم دین کے حصول کیلئے اپنے وطن سے نکلا تو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ نمازی کی طرح ہے گھر لوٹنے تک کہ اس کا ہر وقت اور ہر حرکت صحیح عبادت میں شمار ہوگی۔ گھر واپس آنے کے بعد والا ثواب تو موقوف ہو جائے گا مگر پھر عمل کرنے اور تبلیغ کرنے کا ثواب شروع ہو جائے گا جو لامتناہی رہے گا۔

(۲۲۷) طالب علم دین سے بزمانہ طلب علم جو صغیرہ گناہ ہو جاتے ہیں وہ گناہ حصول علم کی برکت سے معاف ہو جاتے ہیں جیسا کہ نماز اور وضو سے بہت سے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس حدیث شریف کا یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں ہے کہ طالب علم چاہے کتنے کبیرہ گناہ کرے سب معاف ہے۔ یہ کبیرہ گناہوں کا لائسنس نہیں ہے۔ اس حدیث شریف کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان طلبۂ علم دین کو جو اچھی نیت سے حصول علم دین میں منہمک ہیں انہیں گناہوں سے بچنے اور گزشتہ گناہوں کے کفارہ لوٹا کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

(۲۲۸) علم دین کی حرص و لگن ایمان کی علامت ہے۔ ایمان جتنا اعلیٰ و قوی ہوگا اتنا ہی حرص و لگن میں اضافہ ہوگا۔ بڑے بڑے حضرات علماء کرام اپنے وسیع علوم پر بھی قناعت نہیں کرتے۔ حضرات صوفیائے کرام فرماتے ہیں "مہد سے لحد تک علم سیکھتے رہو" یہ کل کے حضرات صوفیائے کرام ہیں اور آج کے اکثر نام نہاد صوفیاء علم سے کورے ہیں، حصول علم کا نہ تو انہیں ذوق ہے اور نہ فکر، جب کہ بعد علم بھی صحیح عمل کرنا مشکل ہے۔ اس حدیث شریف میں علم کی حرص و لگن رکھنے والے کیلئے جنت کی بشارت ہے۔ علم دین کا متلاشی مرتے ہی جنتی ہے۔ حضرات خاصان خدا فرماتے ہیں کہ کسی کو اپنے خاتمے کی خبر نہیں سوائے عالم دین کے کہ ان کیلئے پیارے نبی ﷺ نے وعدہ فرمالیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جسکی بھلائی چاہتا ہے اسے دولت علم دین سے نوازتا ہے۔

(۲۲۹) اگر عالم دین، مفتی شرع متین سے دینی ضروری مسئلہ پوچھا جائے اور وہ بلا وجہ شرعی نہ بتائے تو قیامت میں وہ جانوروں سے بدتر ہوگا کہ جانور کے منہ میں چمڑے کی لگام ہوتی ہے اور اس کے منہ میں آگ کی لگام ہوگی۔ اس حدیث شریف میں علم سے مراد حلال و حرام فرائض و واجبات وغیرہم تبلیغی مسائل ہیں جن کا چھپانا جرم ہے۔ عالم دین مفتی شرع متین پر مسئلہ بتانا ضروری ہے نہ کہ لکھ کر دینا۔ لہٰذا مفتی فتویٰ لکھنے کی اجرت لے سکتا ہے کہ فتوے کوٹ کچہری میں بھی پیش

(۲۳۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ قَالَ فِی الْقُرْآنِ بِرَائِہٖ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَّنْ قَالَ فِی الْقُرْآنِ بِغَیْرِ عِلْمٍ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ السلام نے جس نے کہا قرآن کریم میں اپنی رائے سے تو چاہیئے کہ وہ بنالے اپنا ٹھکانہ آگ سے اور ایک روایت میں ہے جس نے کہا قرآن میں بنا علم کے تو چاہیئے کہ بنالے وہ اپنا ٹھکانہ آگ کا۔

(۲۳۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ قَالَ فِی الْقُرْآنِ بِرَائِہٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَأَ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ السلام نے جس نے کہا قرآن کریم میں اپنی رائے سے پھر ٹھیک بھی کہدے جب بھی خطا کی ہے اس نے۔

(۲۳۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمِرَاءُ فِی الْقُرْآنِ کُفْرٌ۔ (رواہ احمد و ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ السلام نے جھگڑا کرنا قرآن کریم میں کفر ہے۔

(۲۳۸) حدیث شریف: سَمِعَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم قَوْماً یَتَدَارَئُوْنَ فِی الْقُرْآنِ فَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهٰذَا ضَرَبُوْا كِتَابَ اللّٰهِ بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ وَّاِنَّمَا نَزَلَ كِتَابُ اللّٰهِ يُصَدِّقُ بَعْضُهٗ بَعْضًا فَلَا تُكَذِّبُوْا بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ فَمَا عَلِمْتُمْ مِّنْهُ فَقُوْلُوْا وَمَا جَهِلْتُمْ فَكِلُوْهُ اِلٰى عَالِمِهٖ۔ (رواہ احمد)

ترجمہ: سنا پیارے نبی علیہ السلام نے کچھ لوگوں کو کہ جھگڑ رہے قرآن کریم کے بارے میں تو فرمایا پیارے نبی نے کہ بس ہلاک ہوگئے وہ جو تھے تم سے پہلے اسی جھگڑنے کی وجہ سے کہ مارا انہوں نے کلام اللہ کو اسکے بعض کو بعض کیساتھ۔ بس جب اُترے کتاب اللہ کہ تصدیق کرے اسکا بعض بعض کی تو نہ جھٹلاؤ تم اس کے بعض کو بعض سے۔ تو جتنا تم جانو اس کو تو کہو تم اور جو نہ جانو تم تو سونپ دو اس کو اپنے عالم کی طرف۔

(۲۳۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ لِكُلِّ اٰيَةٍ مِّنْهَا ظَهْرٌ وَّبَطْنٌ وَّلِكُلِّ حَدٍّ مُّطَّلَعٌ۔ (رواہ فی شرح السنۃ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ السلام نے نازل فرمایا گیا قرآن کریم سات طریقوں پر۔ ہر آیت کیلئے اس میں سے ظاہر ہے اور باطن ہے اور ہر ایک کیلئے ایک حد ہے جہاں سے خبر ملے۔

---

202 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मेरा कलाम नहीं मंसूख़ करता अल्लाह तआला के कलाम को और अल्लाह तआला का कलाम मंसूख़ करता है मेरे कलाम को और अल्लाह तआला का कलाम कि मंसूख़ करता है उसका बअज़ बअज़को।

203 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक ह़मारी बअज़ अहादीसे करीमा कि मंसूख़ करती हैं बअज़ उनका बअज़ को जैसे मंसूख़ करना कुरआने करीम का।

204 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक लाज़िम फ़रमाए अल्लाह तआला ने कुछ फ़राइज़ तो ज़ाए न करो तुम उनको और कुछ हराम फ़रमाए गए हैं मोहर्रमात, तो न तोड़ो तुम उनकी हुरमतों को और कुछ हदें मुक़र्रर फ़रमाई हैं तो न आगे बढ़ो उन हदूद से और ख़ामोशी इख़्तियार फ़रमाई कुछ चीज़ों से बिना भूले तो न छेड़ छाड़ करो तुम अनसे।

(8) इल्म का बाब

205 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि पहुँचादो तुम मेरी तरफ़ से अगरचे एक आयते करीमा हो कि बयान करो तुम बनी इसराईल से और नहीं है कोई हर्ज, और जिसने झूट बोला मुझ पर जानबूझ कर, तो चाहिये कि बनाले अपना ठिकाना आग में।

ہوتے ہیں اور مفتی شرع کو کوٹ کچہری کی ہوا بھی کھانی پڑتی ہے۔
ارشاد رب قدیر ہے: ''اور نہ نقصان پہنچایا جائے کوئی لکھنے والا اور نہ گواہی دینے والا'' (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۲۰)

(۲۳۰) جو شخص دین برائے دین نہ سیکھے بلکہ شہرت وعزت، نام و نمود، حصول زر، دین میں فتنہ وفساد برپا کرنے کیلئے دین سیکھے تو وہ جہنم کا ایندھن ہے۔ وہ لوگ درس عبرت لیں جو صرف قرآن کریم کا ترجمہ پڑھکر اور چند حدیثیں پڑھ کر یا چند مصنوعی چلّے کر کے حضرات مجتہدین کرام وحضرات فقہائے عظام وحضرات علمائے اعلیٰ مقام کے منہ آتے ہیں انہیں اپنے برے انجام سے ڈرنا چاہیئے۔ حضرات علماء کرام کا مناظرہ اور ہے اور مقابلہ کچھ اور۔ مناظرے میں تحقیق حق کا جذبہ کارفرما ہوتا ہے اور مقابلے میں اپنی فوقیت و برتری کا مظاہرہ مقصود ہوتا ہے، بوقت ضرورت مناظرہ اچھا عمل ہے۔ مقابلہ بُرا ہے اس حدیث شریف میں مقابلے کی برائی مذکور ہے۔ مناظرے ائمۂ مجتہدین عظام اور حضرات صحابۂ کرام میں بھی ہوئے ہیں۔ کفار ومشرکین ومنافقین سے مناظرے احقاق حق اور ابطال باطل کیلئے ہوتے ہیں۔ فقیر قدیری نے پورے ملک میں دونوں قسم کے مناظرے کئے اور بفضلہ تعالی و بکرم حبیبہ الاعلیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام احقاق حق اور ابطال باطل کیا۔ مناظرۂ انچولی ضلع میرٹھ، مناظرۂ کچنار ضلع سیتاپور، مناظرۂ لنڈھورا ضلع سہارنپور، مناظرہ شیشہ باڑی ہاٹھ ضلع کشن گنج، مناظرۂ جھریا ضلع دھنباد، مناظرۂ نیوریا ضلع پیلی بھیت شریف، مناظرۂ کلکتہ، مناظرہ دہلی وغیرہم۔ راجدھانی کے اس مناظرے میں نادانوں کو شکست فاش دی اس مناظرے میں فتح وکامیابی پر سیّدنا حضور قبلۂ عالم قطب دوراں حضرت علامہ الحاج شاہ سیّد محمد عبدالرشید میاں قبلہ نبیرۂ سیّدنا حضور اللہ میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیلی بھیت شریف نے ''مناظر اعظم ہند'' کے خطاب سے نوازا جس پر ملک بھر کے جلیل القدر حضرات اکابر علماء ومشائخ نے تائیدی دستخط فرمائے خصوصاً سیّدنا حضور اشرف المشائخ ولیٔ کامل حضرت علامہ الحاج مفتی شاہ سیّد محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی سرکار کلاں کچھوچھوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔ ۱۹۸۸ء میں پیلی بھیت شریف میں صد سالہ تاریخی جشن اللہ میاں کے موقع پر پاکستانی علمائے اہل سنت کے وفد کے سربراہ عالم ذیشان حضرت علامہ مفتی عبدالسبحان قادری علیہ الرحمۃ و الرضوان نے فقیر قدیری کو ''مناظر اعظم ہند و پاک'' کے خطاب سے نوازا جسمیں تمام پاک علماء وشعراء وادباء نے دستخط فرمائے۔ اور کچھ مناظرے تو ایسے ہیں کہ نادانوں کو سامنے آنے کی جرأت وہمت ہی نہ ہوسکی جیسے مناظرۂ سیل پور ضلع مرادآباد شریف، مناظرۂ ڈھکیا تحصیل سنبھل ضلع مرادآباد شریف، مناظرۂ بنالی گاؤں ضلع آسنسول، مناظرۂ روناہی ضلع فیض آباد، مناظرہ بہیڑی شریف ضلع بریلی۔

(۲۳۱) علم دین رضائے الٰہی ورضائے محبوب الٰہی کیلئے حاصل کرنا چاہیئے، اسے صرف دنیا کمانے کا ذریعہ نہ بنایا جائے ''سامانِ دنیا'' سے روپیہ پیسہ اور دنیوی عزت وجاہ سب مراد ہیں۔ سیّدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ علم دین کے ذریعہ دنیا حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں (۱) یہ کہ دنیا ہی اصل مقصود ہو اور علم دین محض ایک وسیلہ ہو یہ سخت برا ہے (۲) یہ کہ علم دین ہی مقصود اصلی ہو مگر دوسرے نمبر پر تبعاً دنیا بھی حاصل کیجائے تاکہ فراغت سے خدمت علم دین ہو سکے یہ ممنوع نہیں ہے کیونکہ اب دین مقصود اصلی ہے اور دنیا اسکا وسیلہ وذریعہ ہے فقیر وغریب عالم کا وعظ دل پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ (مرقاۃ شریف) اس حدیث شریف میں حصول دین کی پہلی قسم مراد ہے۔ حضرات خلفاء راشدین نے خلافت پر تنخواہیں لی ہیں۔ جہاد کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر کوئی صرف حصول غنیمت کیلئے جہاد کرے تو برا ہے اور اگر تبلیغ دین اشاعت اسلام کیلئے ہے تو اچھا ہے اور اگر تبعاً ملک ومالِ غنیمت بھی ملجائے تو درست ہے۔

(۲۳۲) یہ حدیث شریف صبح قیامت تک پیدا ہونے والے حضرات محدثین کرام کیلئے بشارت عظمیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ حافظ حدیث شریف ومبلغ حدیث شریف کو دنیا میں پھولا پھلا رکھے گا اور آخرت کی تو بات ہی نہ پوچھو کہ اسکے چہرے پہ تر وتازگی جھوم جھوم کر برس رہی ہوگی اور وہ قرآن کریم کی ان آیات کریمہ کے مصداق ہونگے۔ ارشاد رب قدیر ہے: ''کچھ چہرے اس دن کھلے ہوئے ہونگے۔ مالک کی طرف اپنے دیکھنے والے ہونگے'' (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۴۷۰) ان آیات کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:

قیامت کے دن مومنوں کے چہرے اللہ تعالیٰ کے نعمت و کرم کے باعث تروتازہ ہونگے اور آثار مسرت نمایاں اور برسات انوار کی وجہ سے جگمگاتے ہونگے، ہشاش بشاش اور آنکھیں دیدار محبوب حقیقی کی وجہ سے روشن و تابناک ہونگی۔ قرآن کریم اور احادیث کریمہ سے یہ بات یقینی طور پر معلوم ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔ اور ایمان والوں کو دیدار الٰہی کی نعمت سے سرفراز فرمایا جائیگا اور یہ دیدار بے کیف و بے جہت ہوگا۔ گمراہ لوگ دیدار الٰہی کے منکر ہیں۔ کیونکہ یہ نعمت انکے نصیب میں ہے ہی نہیں جیسے شفاعت کے منکروں کے نصیب میں نعمت شفاعت ہے ہی نہیں۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۱۴۷) پیارے نبی ﷺ کی ہر دعاء قبول ہے۔ خدام حدیث شریف بفضلہ تعالیٰ و بکرم حبیبہ الاعلیٰ علیہ الصلوٰہ والسلام دین و دنیا میں شاد و شاداب رہینگے جیسا کہ تجربہ بھی بتارہا ہے۔ حدیث شریف کا یاد رکھنا یہ حفظ ہے اور خیال رکھنا یہ بھول نہ جانا ہے۔ بعض حضرات محدثین کرام قرآن کریم کی طرح احادیث کریمہ کو بھی یاد فرماتے تھے بفضلہ تعالیٰ و بکرم حبیبہ الاعلیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فقیری قدیری بھی حافظ قرآن کریم ہونے کیساتھ ساتھ حافظ احادیث کثیرہ بھی ہے۔ اس حدیث شریف میں اس حقیقت کی بھی صراحت موجود ہے کہ حضرات محدثین کرام براہِ راست احادیث کریمہ پر عمل نہ فرمائیں کہ دھوکہ کھا جائینگے بلکہ حضرات مجتہدین فقہ پر پیش کریں انکی تقلید کریں انکے بتائے ہوئے مطالب احادیث کریمہ پر عمل پیرا ہوں۔ فقیہ روحانی طبیب ہے اور محدث روحانی عطار۔ عطار اپنی دوکان کی دوائیں طبیب سے پوچھ پوچھ کر ہی استعمال کرتا ہے اسی لئے تقریباً تمام حضرات محدثین کرام مقلد ہیں اور وہ اسی حدیث پاک پر عامل ہیں۔ آج کل چند احادیث کریمہ کے ادنے پونے تراجم پڑھے انکا الٹا پلٹا مطلب سمجھا اور اپنے اہل حدیث ہونے کا ڈھنڈورا پیٹنے لگے اور تقلید کے منکر ہو کر حدیث شریف کے منکر ہو گئے۔ موجودہ زمانے میں جو بھی اپنے آپکو اہل حدیث کہتا ہے تو سمجھ لیجئے کہ یہ منکر حدیث ہے۔ ''اتحادی گروپ'' کا ممبر ہے۔ قرآن کریم اور احادیث کریمہ بحر ذخار ہیں خود چھلانگ نہ لگانا چاہیئے کسی امام کے تحقیقی بحری بیڑے میں بیٹھ کر بیخوف ہو کر پار اترنا چاہیئے۔ اس حدیث شریف میں فقہ سے مراد وہ حدیث شریف ہے جس سے احکام شرعیہ نکالے جاسکیں۔ پیارے نبی ﷺ کا مقصد گرامی یہ ہے کہ بہت دفعہ ایسا ہوگا کہ میری حدیث شریف یاد کرنے والے حدیث شریف سے مسائل نہ نکال سکیں گے اور جنہیں حدیث شریف پہنچے گی انہیں حدیث شریف سے مسائل نکالنے کی طاقت و قدرت نہ ہوگی لہٰذا کوئی محدث کسی حدیث شریف کو اپنے ذہن کے قید خانے میں ہی مقید کر کے نہ رکھ لے بلکہ حضرات فقہائے کرام کو پہنچا دے تاکہ وہ اس حدیث شریف سے مسائل نکال کر ملت مسلمہ کو پہنچا دیں۔ حدیث شریف کا مبدا پیارے نبی ﷺ کی پیاری ذات ہے اور منتہا حضرات فقہائے کرام ہیں۔ جس قلب مومن میں ان تین اعمال میں سے کوئی عمل آجائے تو اس قلب میں خیانت، کینہ، حسد نہیں رہتا۔ اور مسلمان کی پہچان یہی ہے کہ ان تینوں کاموں میں کوتاہی نہیں کرتا یہ تینوں اعمال قلبی بیماریوں کا مجرب علاج ہیں۔ اخلاص عمل یہ ہے کہ اعمال صالحہ نہ تو دنیا طلب کرنے کیلئے کئے جائیں اور نہ جنت پانے اور نہ دوزخ سے بچنے کیلئے بلکہ یہ سب رضائے الٰہی اور اتباع محبوب الٰہی کے جذبے سے ہونا چاہئیں۔ شعر:

مقصود ہے اطاعت محبوب کبریا
الجھائیے نہ مجھ کو عذاب و ثواب میں (یا نبی)

حتی المقدور مسلمانوں کی مدد کرنا اور جو اپنے لئے پسند نہ کرے اپنے مسلمان بھائیوں کیلئے پسند نہ کرنا یہ مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی ہے۔ اور عقائد حقہ اعمالِ صالحہ میں مسلمانوں کے ساتھ رہے اور خلوت پر جلوت کو ترجیح دے۔ اسی لئے اسلام نے جمعہ وعیدین وغیرہما میں جماعت کو لازمی وضروری قرار دیا۔ جماعت مسلمین کی دعاء مسلمانوں کو گمراہی اور شیطان کی دھوکہ دہی سے محفوظ رکھتی ہے جماعت سے الگ رہنے والا جماعت المسلمین کی دعاء سے محروم رہ جاتا ہے جماعت المسلمین کی دعاء حفاظتی قلعہ ہے۔

(۲۳۳) ''جس نے سنا ہم سے کچھ'' اس عبارت حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ پیارے نبی ﷺ سے یا پیارے صحابہ سے جو کچھ سنا جائے خواہ وہ عمل ہو یا قول وہ حدیث شریف ہے اس حدیث شریف کی

رو سے حدیث شریف کی چار قسمیں ہوئیں (۱) قول رسول (۲) فعل رسول (۳) قول صحابی (۴) فعل صحابی۔ ''پہنچا دو انکو جیسا کہ سنا'' الفاظ حدیث بھی روایت نقل کرنے میں نہ بدلیں اور معانی بھی نہ بدلیں تا کہ کسی قسم کا کوئی خطرہ نہ ہو۔ سیدنا حضرت وائل ابن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز کی آمین کے بارے میں فرمایا مد بھا صوتہ بعض راویوں نے اسے رفع بھا صوتہ سے روایت کیا وہ سمجھے مد اور رفع کے ایک ہی معنیٰ ہیں مگر بعد والوں کو دھوکہ لگ گیا کہ شاید اسکے معنیٰ ہیں بلند آواز سے آمین کہی جائے، حالانکہ مد بھا صوتہ کا ترجمہ تھا کہ الف کو کھینچ کر آمین کہی جائے اسی لئے پیارے رسول ﷺ نے فرمایا کہ جیسا سنے ویسا ہی پہنچائے کوئی دوسرے، ہم معنیٰ کلمے سے سنے ہوئے کلمے کو نہ بدلے اسی میں احتیاط ہے۔

(۲۳۴) حدیث شریف اس وقت نقل و بیان کرنی چاہیئے کہ جب یقین سے یا گمان غالب سے معلوم ہو جائے کہ یہ واقعی حدیث رسول ہے متواتر و مشہور احادیث کریمہ بے خوف وخطر روایت کی جائیں اور حدیث ضعیف کا ضعفِ سند بیان کر کے حدیث ضعیف بیان کی جائے۔ حدیث موضوع (گڑھی ہوئی حدیث) کو بیان ہی نہ کیا جائے البتہ لوگوں کو معلومات فراہم کرنے کیلئے بیان کیا جا سکتا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے۔ بعض حضرات محدثین کرام نے حدیث ضعیف کو روایت ہی نہ فرمایا اور بعض حضرات محدثین کرام نے ضعیف احادیث کریمہ کو بیان فرمایا مگر سند کا ضعف بیان کرنا بھی لازم فرما دیا۔ حدیث شریف بیان کرنے میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے کسی پر جھوٹ بولنا یا جھوٹ باندھنا گناہ ہے مگر پیارے نبی ﷺ پر جھوٹ بولنا اور جھوٹ باندھنا اور بھی سخت گناہ ہے کیوں کہ اس سے دین کے بگڑ جانے کا خطرہ ہے۔ ''جان بوجھ کر'' سے معلوم ہوا خطا اور بھول پر گرفت و پکڑ نہیں ہے اگر کسی حدیث کے موضوع ہونے کی خبر نہ ہو اور روایت کر دی تو راوی مجرم نہیں ہے۔

(۲۳۵) قرآن کریم کی تفسیر اپنی رائے سے کرنے والا جہنمی ہے کہ قرآن کریم کی بعض چیزیں نقل پر ہی موقوف ہیں بندے کی رائے کو اس میں کوئی دخل نہیں ہے جیسے شان نزول، ناسخ و منسوخ، تجوید کے قواعد انہیں اپنی رائے سے بیان کرنا حرام ہے۔ اس حدیث شریف میں یہی مراد ہے۔ بعض چیزیں شرعی عقل سے بھی معلوم ہو سکتی ہیں جیسے آیات کریمہ کے علمی نکات، اچھی اور صحیح تاویلیں، پیدا ہونے والے اعتراضات کے جوابات وغیرہم کہ ان میں نقل لازم نہیں۔ تفسیر بالرائے حرام ہے تاویل بالرائے حضرات علماء دین کیلئے باعث اجر و ثواب ہے۔ دوسری روایت مبارکہ سے اشارہ ملا کہ حضرات علمائے دین کو قرآنی تاویلات کی اجازت ہے، غیر علماء کو یہ بھی حرام ہے۔ اس سے وہ لوگ سبق لیں جو صرف قرآن کریم کے ترجمے سے غلط سلط مسائل نکال کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں بنا علم قرآن کریم میں دست اندازی کرتے ہیں اور اوندے پونے ہاتھ پاؤں مارتے ہیں۔ قرآن کریم و احادیث کریمہ کے تراجم بغیر فقہ و تفسیر کی روشنی کے عوام کیلئے زہر قاتل ہیں۔

(۲۳۶) اگر کوئی عالم دین قرآن کریم کی تفسیر اپنی رائے سے کرے یا کوئی غیر عالم اپنی رائے سے قرآن کریم کی تفسیر یا تاویل کرے اور وہ تفسیر یا تاویل درست بھی ہو جائے تب بھی دونوں گنہگار ہوں گے کیوں کہ انہوں نے ناجائز کام کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس پر دلیر ہو کر آئندہ غلطی بھی کر جائیں اگر مفسر قرآن تفسیری علوم میں مہارت رکھتا ہو اور تاویل قرآن میں چوک بھی ہو جائے تو اس چوک پر ثواب ملے گا۔ مفسر قرآن کیلئے پندرہ علوم میں مہارت کاملہ ہونا چاہیئے۔ وہ پندرہ علوم یہ ہیں: (۱) علم لغت (۲) علم نحو (۳) علم صرف (۴) علم اشتقاق (۵) علم معانی (۶) علم بیان (۷) علم بدیع (۸) علم قرأۃ (۹) اصول دین (۱۰) اصول فقہ (۱۱) اسباب نزول قصص (۱۲) ناسخ و منسوخ (۱۳) قرآن کے مجمل و مبہم کو بیان کرنے والی احادیث کریمہ (۱۴) فقہ (۱۵) علم وہبی یعنی علم لدنی۔ (الاتقان فی علوم القرآن، ج ۲) مجتہد کو خطا پر ایک ثواب اور صحت پر دو ثواب ملتے ہیں۔ تفسیر میں یقین ہوتا ہے جو نقل پر موقوف ہوتا ہے اور تاویل میں ظن غالب ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی وہ تاویل جو نقل کے خلاف ہو حرام ہے۔

(۲۳۷) قرآن کریم کے معانی میں ایسا جھگڑا کرنا جس سے لوگ شک و شبہ کا شکار ہو جائیں کفر کے قریب ہے کیوں کہ یہ لوگوں کے کفر کا ذریعہ ہوگا۔ آیات مشابہات کی تاویلات میں جھگڑنا کفران نعمت

(۲۴۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْعِلْمُ ثَلٰثَۃٌ اٰیَۃٌ مُّحْکَمَۃٌ اَوْ سُنَّۃٌ قَائِمَۃٌ اَوْ فَرِیْضَۃٌ عَادِلَۃٌ وَّمَاکَانَ سَوٰی ذٰلِکَ فَھُوَ فَضْلٌ۔ (رواہ ابو داؤد وابن ماجۃ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے علم تین ہیں۔ ظاہری آیت اور سنت قائمہ اور فضیلت عادلہ اور جو کچھ اس کے علاوہ ہے فاضل ہے۔

(۲۴۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَقُصُّ اِلَّا اَمِیْرٌ اَوْ مَامُوْرٌ اَوْ مُخْتَالٌ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں قصے سناتے مگر حاکم یا محکوم یا متکبر

(۲۴۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ اَفْتٰی بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُہٗ عَلٰی مَنْ اَفْتَاہُ وَمَنْ اَشَارَ عَلٰی اَخِیْہِ بِاَمْرٍ یَعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِیْ غَیْرِہٖ فَقَدْ خَانَہٗ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے فتویٰ دیا بغیر علم کے تو ہے گناہ اس کا اس پر جس نے فتویٰ لیا اُس بے علم سے اور جو مشورہ دے اپنے بھائی کو کسی ایسے معاملے کا کہ راستی اس کے علاوہ میں ہے تو خیانت کی اس نے اس کی۔

(۲۴۳) حدیث شریف: اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَھٰی عَنِ الْاَغْلُوْطَاتِ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے منع فرمایا معموں سے۔

(۲۴۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَاِنِّیْ مَقْبُوْضٌ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ سیکھو تم علم میراث اور قرآن کریم اور سکھاؤ تم لوگوں کو اسلئے کہ میری وفات شریف ہونے والی ہے۔

(۲۴۵) حدیث شریف: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَشَخَصَ بِبَصَرِہٖ اِلَی السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ ھٰذَا اَوَانُ یُخْتَلَسُ فِیْہِ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰی لَا یَقْدِرُوْا مِنْہُ عَلٰی شَیْءٍ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: سیدنا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم تھے پیارے رسول اللہ ﷺ کیساتھ تو اُٹھائی پیارے رسول نے اپنی نظر آسمان کی طرف پھر فرمایا یہ وہ وقت ہے کہ اُٹھالیا جائے گا اس وقت میں علم لوگوں سے یہانتک کہ نہ قادر ہونگے وہ اس میں سے کسی چیز پر

---

206 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो बयान करे मेरी जानिब से ऐसी बात कि देखता है बेशक वो झूट है तो वो एक है झूटों में का।

207 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो शख़्स, कि इरादा फ़रमाता है अल्लाह तआला उसके साथ भलाई का तो समझ देता है उसको दीन में, और बेशक मैं तक़सीम फ़रमाने वाला हूँ और अल्लाह तआला अता फ़रमाता है।

208 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने लोग कानें हैं सोने और चाँदी की कानों की तरह, जो बेहतर थे उनमें जाहिलयत के ज़माने में तो वो बेहतर हैं इस्लाम में भी जबकि वो दीनी समझ रखते हों।

209 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं जाइज़ है रश्क करना, मगर दो शख़्सों के बारे में, एक तो वाह शख़्स कि अता फ़रमाया अल्लाह तआला ने उसको माल तो तौफ़ीक़ दी उसको उसके ख़र्च करने पर राहे हक़ में और एक शख़्स वो है कि अता फ़रमाई उसको अल्लाह तआला ने दीनी समझ कि वो उस से फ़ैसले करे और लोगों को उसको सिखाए।

210 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब मर जाता है मुसलमान मर्दे तो मौक़ूफ़ हो जाते है उसके अमल सिवाए तीन के, सदक़स ए जारिया या वो इल्म कि

ہے۔ قرآن کریم کی آیت کریمہ اور آیات کریمہ کی قرأت متواترہ میں جھگڑا کرنا یہ کلام الٰہی ہیں یا نہیں ہیں، یہ کفر ہے۔ قرآن کریم کو اپنی رائے کے مطابق بنانے میں جھگڑا کرنا کہ ہرکس وناکس اپنی رائے اور اپنے ایجاد کردہ مذہب کے مطابق اس کا ترجمہ یا تفسیر کرے تو یہ بھی کفر ہے۔ حضرات مفسرین کرام و مجتہدین عظام کے علمی تحقیقی اختلاف سے اسکا کوئی تعلق نہیں ہے کیوں کہ وہ جھگڑا نہیں بلکہ تحقیق ہے۔

(۲۳۸) قرآن کریم میں جھگڑنے کی مثال یوں سمجھ لیجئے کہ ایک شخص اپنا قول ایک آیت کریمہ سے ثابت کر رہا ہے اور دوسرا شخص اسکے خلاف اپنے قول کو دوسری آیت کریمہ کے ذریعہ ثابت کر رہا ہے جس سے سننے والے شکوک وشبہات کی دلدل میں پھنس رہے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت کریمہ میں تطابق و یکسانیت نہیں ہے بلکہ تعارض و اختلاف ہے جیسے ایک شخص کہے کہ خیر وشر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: ''آپ فرمایئے سب اللہ کی طرف سے ہے'' (بصیرۃ الایمان ص ۲۳۰) اور دوسرا شخص کہے کہ خیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور شر ہماری طرف سے ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: ''جو پہنچی تجھے اے انسان بھلائی تو اللہ کی طرف سے ہے اور جو پہونچی تجھے اے انسان برائی تو تیرے نفس کی طرف سے ہے'' (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۲۳۰) یہ ہے قرآن کریم میں جھگڑا جو حرام بلکہ کبھی کفر بھی ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی آیات کریمہ میں کہیں کہیں تعارض وٹکراؤ دکھائی دے تو یہ ہماری کوتاہئ علم اور کم سمجھی ہے کہ ہم تاریخ سے بے خبر ہیں، ناسخ ومنسوخ کو نہیں پہچانتے یا پھر ہم آیات کریمہ کے معانی ومفاہیم کو صحیح نہ سمجھ سکے۔ یہود ونصاریٰ نے یہی گھٹیا کام کیا تھا کہ توریت شریف اور انجیل شریف کی آیات مبارکہ میں مطابقت نہ کر سکے اور بہت سے فرقے بنا بیٹھے اور ہر فرقہ اپنے من کے مطابق ان کتب آسمانی کی بعض آیات سے دلیل پکڑنے لگا اور ہلاک و برباد اور شکار فساد ہو گیا۔ قرآن کریم کی آیات کریمہ میں قطعاً کوئی تعارض نہیں ہے۔ جاہل کو کوئی حق نہیں ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر یا تاویل کرے۔ جب بے علم مریض کا علاج نہیں کرتا، انجن کی مشینری کو ہاتھ نہیں لگاتا بلکہ ناتجربہ کار حجام سر تک نہیں مونڈتا تو ہرایرے غیرے نتھو خیرے کو یہ حق کب پہونچتا ہے کہ وہ قرآن کریم کی تفسیر یا تاویل کرے۔ آجکل جہال کو مفسر قرآن اور مفسر اعظم ہند لکھا اور کہا جاتا ہے جو قیامت کی علامت ہے۔

(۲۳۹) ''سات طریقوں سے مراد یا تو عرب شریف کے سات قبیلوں سے کی لغات ہیں جو فصاحت و بلاغت میں مشہور تھے۔ (۱) قریش (۲) ثقیف (۳) بنی طے (۴) ہوازن (۵) ہذیل (۶) اہلِ یمن (۷) بنی تمیم۔ ان قبائل کی زبانوں میں قدرے فرق ہے۔ قرآن کریم کا نزول قریش کی زبان میں ہوا تو وہ دوسرے قبائل پر بھاری پڑا تو پیارے رسول ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیجاہ میں عرض کیا اس معاملے میں آسانی فرمائی جائے تو اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ ہر کوئی اپنی اپنی لغات میں پڑھے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ پاک تک عام طور پر یہ قرآن کریم قریش کی زبان میں اکثر پڑھا جاتا تھا اور دوسری لغات میں بھی پڑھا جاتا ہے۔ پیارے رسول ﷺ کے پردہ فرمانے کے بعد یہ اختلافِ لغات فساد کا باعث بننے کا خطرہ ہوا تو عہد عثمانی میں قرآن کریم کو کتابی شکل دی گئی تو لغات قریش کو ملحوظ رکھا گیا کیوں کہ زبان قریش ہی میں قرآن کریم کا نزول ہوا ہے باقی تمام قرأتیں اور لغات ختم کردی گئیں تا کہ ملت مسلمہ میں یہود ونصاریٰ جیسا اختلاف رونما نہ ہو۔ اس میں قرآن کریم کی کوئی تبدیلی نہ تھی بلکہ فتنہ وفساد کا دروازہ بند کرنا مقصود تھا جیسے مختلف طریقوں سے مختلف قبائل کی لغات میں ہے جیسے اُفٍّ کہ یہ لغات قریش ہے اور دوسرے قبائل کی لغات میں اَفٍّ، اِفٍّ، اَفّ، اَفِّ۔ نقطوں میں اور پڑھنے میں اتنا اختلاف ہے مگر معنی سب کے ایک ہیں۔ قرآن کریم کی قرأتیں سات ہیں جیسے مالك یوم الدین میں مالك، مَلِكِ وغیرہم۔ یا یہ معنیٰ ہیں کہ قرآن کریم سات معانی پر اترا: امر، نہی، مثالیں، قصے، وعدے، وعیدیں، نصیحتیں۔ یا سات چیزیں لیکر اترا تھا: عقائد، احکام، اخلاق، حرام، حلال، محکم، مشابہ۔ اس کی اور بھی بہت سی تفاسیر مبارکہ ہیں۔ قرآن کریم کی ہر آیت کی ظاہری مراد بھی ہے اور باطنی مراد بھی۔ ظاہری مراد اس کا لفظی ترجمہ ہے اور باطنی مراد اس کا منشا ومقصد ہے یا ظاہری مراد شریعت ہے اور باطنی مراد طریقت ہے۔ یا ظاہری مراد احکام ہیں

اور باطنی مراد رموز و اسرار ہیں۔ ظاہر وہ ہے جس پر حضرات علماء کرام مطلع ہیں اور باطن وہ ہے جس سے حضرات صوفیائے کرام مطلع ہیں۔ یا ظاہر وہ ہے جو نقل سے معلوم ہو باطن وہ ہے جو کشف سے معلوم ہو۔ جیسے ارشاد رب قدیر ہے: "اے ایمان والو جہاد کرو تم ان سے جو قریب رہتے ہیں تمہارے بے ایمانوں میں سے اور چاہیے کہ پائیں وہ تم میں سختی اور جان لو تم بیشک اللہ کی رحمت پرہیزگاروں کیساتھ ہے" (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۸۴)
اس آیت کریمہ کے ظاہری معنیٰ یہ ہیں کہ اپنے قریبی کافروں پر لوہے کی تلوار وغیرہ سے جہاد کرو اور باطنی معنیٰ یہ ہیں کہ اپنے نفس امارہ پر مجاہد کی تلوار سے اور اللہ تعالیٰ کی اعانت سے جہاد کرو۔ "حد مطلع" وہ اونچا مقام جہاں سے دور تک کی چیزیں دیکھی جا سکیں۔ قرآن کریم کے ظاہر و باطن کو جاننے کیلئے الگ الگ مقامات ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم کا ظاہر حضرات علماء کرام سے اور قرآن کریم کا باطن حضرات مشائخ عظام سے معلوم ہوتا ہے۔ یا ظاہر کتابوں سے اور باطن کسی صاحب نظر کی نظر سے۔ مشائخ و صوفیاء وہ حضرات ہیں جو شریعت و طریقت کے جامع ہوں۔ پیارے نبی ﷺ کے دیوانے ہوں۔ شمع توحید و رسالت کے پروانے ہوں، دین اسلام کے سچے مبلغ ہوں بالفاظ دگر کہیے کہ یہ علماء ہی کی دو قسمیں ہیں۔ حضرات علماء ظاہر اور حضرات علماء باطن۔ صوفیاء سے ہرگز ہرگز متصوفین، جاہل جٹ مراد نہیں جو فقط خاندانی صوفی ہیں یا صوفیوں جیسا روپ بنا رکھا ہے کہ نہ عقائد کی خبر اور نہ مسائل کا پتہ، نہ روزہ نماز کی پرواہ، یہ تو فساق و فجار کی ٹولی ہے صوفی ہونا بڑی عظمت و شان ہے مگر اصلی ہو۔

(۲۴۰) آیت محکمہ سے مراد کتاب اللہ یعنی قرآن کریم ہے۔ آیت محکمہ ہی اصل کتاب ہے اسلئے اس کا ذکر فرمایا اور آیات متشابہات کا ذکر نہ فرمایا کہ کتاب اللہ کو پڑھنے اور سمجھنے کا وسیلہ ہیں وہ بھی اسی میں داخل ہیں۔ "سنت قائمہ" سے مراد وہ احادیث کریمہ ہیں جو ثابت ہیں۔ "فریضۂ عادلہ" سے مراد اجماع اور قیاس ہے کیوں کہ یہ دونوں بھی کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہی سے نکالے گئے ہیں۔ اور اس کو فریضہ اسلئے بھی فرمایا گیا کہ اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ عادلہ کے معنیٰ بھی مثل و برابر کے ہیں۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اصول دین چار ہیں۔ (۱) کتاب (۲) سنت (۳) اجماع (۴) قیاس۔ اور ان چاروں کے علاوہ جو کچھ ہے وہ فاضل ہے جیسے چار مسلک اصل ہیں۔ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، باقی پانچواں مسلک فالتو لغو ہے۔ "فریضۂ عادلہ" میں فریضہ سے مراد علم الفرائض نہیں چونکہ وہ تو کتاب و سنت میں آ گیا۔ یہاں فریضہ سے مراد علم فقہ ہی ہے (مرقاۃ شریف)

(۲۴۱) اس حدیث شریف میں قصے سنانے سے مراد وعظ و نصیحت اور سچے واقعات و خبریں سنانا ہیں۔ عام طور پر یہ کام تین لوگ کرتے ہیں۔ ان میں سے دو کا تو حق ہے کہ انہیں یہ کام کرنا ہی چاہیے، ایک حاکم اور دوسرے جسے حاکم حکم دے۔ تیسرا متکبر کہ جاہل پھکڑ ہے اور الم غلم بکواس کرتا ہے جو منہ میں آتا ہے بکتا ہے۔ اس تیسرے کو ہرگز ہرگز وعظ نہیں کہنا چاہئے جو سراسر گناہ ہے۔ بادشاہ وقت یا حاکم وقت وعظ کہے کہ وہ مہربان ہوتا ہے اور امور سلطنت سے بھی واقف ہے اور رعیت کی اصلاح کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے اور بادشاہ علم کا حامل بھی ہوتا ہے۔ یا اس نے کسی عالم دین کو اس کام پر مامور کیا ہو۔ ایک معنیٰ تو محکوم کے یہ ہو گئے دوسرے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ وعظ گوئی کیلئے مامور ہو جیسے حضرات علمائے کرام و اولیاء عظام۔ جیسے سیدنا حضور مدار العالمین مکنپوری اور سیدنا حضور خواجہ غریب نواز اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہندوستان میں وعظ و نصیحت کی خدمات انجام دیں اور ہندوستان کو اسلام سے مالا مال فرما دیا۔ جاہل کو وعظ کہنا حرام ہے حرام ہے۔ میڈیا کے سہارے چودھویں صدی میں مجدد و محدث بننے والے نے اس حدیث شریف کا انکار کیا ہے کہ یہ حدیث نہیں بلکہ حضرت عمر فاروق اعظم کا قول ہے۔ نیز میڈیائی مجدد و محدث کا مبلغ علم یہ ہے۔

(۲۴۲) جو شخص حضرات علماء کرام کو چھوڑ کر جہلاء سے مسئلہ پوچھے اور وہ جہلاء مسئلہ غلط بتائیں تو پوچھنے والا بھی گنہگار ہوگا کہ وہ حضرات علماء کرام کو چھوڑ کر جہلاء کے پاس گیا ہی کیوں؟ نہ یہ پوچھتا اور نہ وہ جاہل غلط مسئلہ بتاتا۔ بنا علم کے شرعی مسئلہ بتانا سخت حرام ہے اور اگر ایک جاہل نے ایک عالم سے مسئلہ پوچھا اور عالم ہی نے مسئلہ غلط بتا دیا اور پوچھنے والے نے اسی غلط مسئلے پر عمل کیا

اور اس پر یہ نہ جانا کہ یہ مسئلہ غلط ہے تو گناہ عالم پر ہی ہوگا کہ اس نے غلط مسئلہ کیوں بتایا۔ اگر کوئی مسلمان کسی سے مشورہ کرے اور وہ دانستہ غلط مشورہ دے تا کہ وہ الجھنوں کا شکار ہو جائے اور مصیبتوں میں گرفتار ہو جائے تو وہ بڑا مشیر خائن ہے۔ خیانت صرف مال ہی میں نہیں ہوتی بلکہ راز، عزت، مشاورت سب میں ہوتی ہے۔

(۲۴۳) فقہی پہیلیاں، فقہی معمّے عوام پر پیش کرنا اور انہیں حل نہ کرنا اور حضرات علماء کرام کو ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش کرنا اور اپنی برتری ظاہر کرنے کیلئے فقہی معمّے پوچھنا جائز ہے کہ مومن کی خفت وایذاء کا سبب ہے۔ طلبہ کا ذہن تیز کرنے کیلئے استاد کا فقہی معمّہ پوچھنا جائز ہے۔ اگر کسی نے ایک سے فقہی معمّہ پوچھا پھر دوسرے نے اس سے بھی فقہی معمّہ پوچھا تو اب ناجائز نہیں لیکن وہ معمّہ جو بمعنیٔ جوا ہے وہ تو مطلقاً حرام ہی ہے چونکہ خالص جوا ہے جیسے آجکل لاٹری کہ یہ سرکاری جوا ہے۔ مسلمانوں کا اس حرام سے بچنا لازم وضروری ہے۔ چند فقہی پہیلیاں بھی ملاحظہ فرمالیں:

(۱) سوال: کس وقت بسم اللہ پڑھنا فرض ہے؟

جواب: ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھنا فرض ہے اگرچہ پوری پڑھنا فرض نہیں (طحطاوی علیٰ مراقی الفلاح ص۲)

(۲) سوال: بسم اللہ کس وقت پڑھنا حرام ہے؟

جواب: حرام قطعی کے ارتکاب کے وقت جیسے چوری، زنا، شراب نوشی وغیرہا (طحطاوی علیٰ مراقی الفلاح ص۳)

(۳) سوال: ایک شخص دل سے مذہب اسلام کو صحیح مانتا ہے اور زبان سے اقرار بھی کرتا ہے مگر کافر ہے؟

جواب: دل سے اسلام کو صحیح ماننے اور زبان سے اقرار بھی کرے مگر دین اسلام کو وہ اپنا مذہب قرار نہیں دیتا تو ایسا شخص کافر ہے (تفسیر خازن جلد۱ ص۳۱)۔

(۴) سوال: کون سی زمین ہر جگہ سے افضل ہے؟

جواب: زمین کا وہ حصہ جو سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے جسم پاک سے لگا ہوا ہے۔ (درمختار مع شامی ج۲، ص۲۵۷)

(۵) سوال: کب ننگے سر نماز پڑھنا کفر ہے؟

جواب: جب نماز کی تحقیر مقصود ہو۔ (ردالمحتار جلد۱، ص۴۲۱)

(۶) سوال: وہ بدعت کونسی ہے جسکا کرنا ضروری ہے اگر نہ کریں تو گنہگار ہوں؟

جواب: وہ بدعت ہے جو کبھی واجب بھی ہوتی ہے جیسے گمراہ فرقوں کے رد کے دلائل قائم کرنا اور وہ علوم جو قرآن کریم کے سیکھنے میں معاون ہوں جیسے علم نحو وصرف۔ (شامی ج۱ ص۳۷۶، اشعۃ اللمعات ج۱ ص۱۲۸)

(۷) سوال: وہ مخلوق کون سی ہے جسکا خالق اللہ تعالیٰ کو کہنا جائز نہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کو خالق خنزیر کہنا جائز نہیں ہے (نبراس ص۱۷۳)

(۸) سوال: ایسا شخص کون ہے جو کافر اصلی سے بھی بدتر ہے؟

جواب: وہ مرتد ہے۔ (الاشباہ والنظائر ص۱۹)

(۹) سوال: پانیوں میں کون سا پانی سب سے افضل ہے؟

جواب: جو پانی سیّدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری انگلیوں سے بطور معجزہ جاری ہوا۔ (الاشباہ والنظائر ص۳۹۴)

(۲۴۴) قرآن کریم کے تمام احکام خصوصاً علم میراث مجھ سے سیکھ لو اور تمہارے بعد والے پھر تم سے سیکھ لیں گے۔ چونکہ علم میراث سے سماج میں عدل وانصاف قائم ہے۔ تمام علوم کا تعلق زندگی سے ہے اور علم میراث کا تعلق موت سے ہے۔ قرب قیامت میں یہ علم دنیا سے اٹھ جائیگا اسلئے خصوصیت کیساتھ اسکے سیکھنے کی تاکید ووصیت فرمائی۔

(۲۴۵) قرب قیامت میں علم دین اٹھالیا جائیگا۔ مال بڑھ جائیگا علم دین گھٹ جائیگا بلکہ فنا ہو جائیگا کہ حضرات علماء کرام وفات پاجائینگے اور آگے کو حضرات علماء کرام پیدا نہ ہونگے۔ جہالت کا دور دورہ ہوگا۔ یہ علم مصطفیٰ کی شان ہے کہ ہزاروں سال بعد ہونے والے واقعات کو نگاہ مصطفیٰ ملاحظہ فرمارہی ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کیلئے معدوم وموجود کھلی چھپی سب یکساں ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے شب معراج دوزخیوں کے وہ عذاب بھی ملاحظہ فرمائے جو بعد قیامت ہوں گے۔ شعر

وہ ہوں موجود ومعدوم یہ شان ہے
مصطفیٰ کو ہیں معلوم یہ شان ہے (انتخاب قدیری)

(۲۴۶) میرے عالم ظاہر سے پردہ فرمانے کے بعد لوگ تلاش علوم دینیہ کیلئے سفر کرینگے اور مدینۂ منورہ میں ایک اتنا جید عالم دین ہوگا کہ اسکے مقابلے کا عالم مدینۂ طیبہ میں بھی نہو گا تو اور جگہ کیا ہوگا۔ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ واقعہ

(۲۴۶) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رِوَایَةً یُوْشِكُ اَنْ یَّضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک روایت کہ قریب ہے ماریں گے لوگ اونٹوں کے سینوں کو

یَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا یَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِیْنَةِ۔ (رواہ الترمذی)

تلاش کریں گے علم کو، تو نہ پائیں گے کسی کو زیادہ جاننے والا مدینے شریف کے عالم سے۔

(۲۴۷) حدیث شریف: عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا بیشک اللہ عز وجل بھیجتا ہے اس امت کے فائدے کیلئے

عَلٰی رَاْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا۔ (رواہ ابوداؤد)

شروع میں ہر سو سال کے اس کو جو تازہ کرے امت کیلئے امت کے دین کو۔

(۲۴۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلْفٍ عُدُوْلُهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے لینگے اس علم کو تمام پچھلوں میں سے نیک لوگ ان کے

یَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِیْفَ الْغَالِیْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِیْنَ وَتَاوِیْلَ الْجَاهِلِیْنَ۔ (رواہ فی المدخل)

کہ دور کرتے رہیں گے اس سے غلو کرنے والوں کی تبدیلیاں اور اہل باطل کی دروغ بیانیاں اور جاہلوں کا ہیر پھیر۔

(۲۴۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ جَآءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ یَطْلُبُ الْعِلْمَ لِیُحْیِیَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کہ آئے اسکو موت کہ وہ طلب کر رہا ہے علم کو تاکہ زندہ کرے وہ

بِهِ الْاِسْلَامَ فَبَیْنَهٗ وَبَیْنَ النَّبِیِّیْنَ دَرَجَةٌ وَّاحِدَةٌ فِی الْجَنَّةِ۔ (رواہ الدارمی)

اسکے ذریعے اسلام کو تو اسکے درمیان اور حضرات انبیاء کرام کے درمیان ایک درجے کا فرق ہوگا جنت میں۔

(۲۵۰) حدیث شریف: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ رَجُلَیْنِ كَانَا فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَحَدُهُمَا كَانَ

ترجمہ: پوچھا گیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے دو شخصوں کے بارے میں جو بنی اسرائیل میں تھے۔ ایک ان دونوں میں کا تھا

नफ़ा पहुँचता रहे जिससे या वो नेक बच्चा कि दुआ करता रहे उसके लिये।

211 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो दूर करदे किसी ईमान वाले से कोई तकलीफ़ दुनिया की, दूर फ़रमा देगा अल्लाह तआला उस से तकलीफ़ रोज़े क़यामत की तकलीफ़ों में से और जो आसानी करेगा किसी परेशान हाल पर तो आसानी फ़रमा देगा अल्लाह तआला उसके लिये दुनिया व आख़ेरत में और जो पर्दापोशी करेगा किसी मुसलमाना की तो परर्दापोशी फ़रमाएगा उसकी अल्लाह तआला दुनिया और आख़ेरत में और अल्लाह तआला ऐसे बंदे की मदद पर है कि जो है बन्दा मदद करने में अपने भाई की, और जो चला रास्ता कि तलाश करता है उस रास्ते में इल्म, तो आसान फ़रमा देगा अल्लाह तआला उस तालिबे इल्म के लिये तालबे इल्म की बरकत से एक रास्ता जन्नत की तरफ़ और नहीं जमा होती कोई क़ौम किसी घर में अल्लाह तआला के घरों में से कि तिलावत करती है अल्लाह तआला की किताब को और दर्स लेते हों उसका आपस में, मगर उतरता है उन पर दिलों का चैन और ढाँप लेती है उनको रहमत और घेर लेते हैं उनको फ़रिश्ते और याद फ़रमाता है उनको अल्लाह तआला उस जमाअत में जो उसकी बारगाह में है और जो शख़्स कि पीछे कर दिया उसको उसके अमल ने तो नहीं बढ़ेगा उसको उसका नसब।

212 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक सबसे पहला लोगों में

بھی قریب قیامت ہوگا جبکہ علم دین مدینہ منورہ میں محدود ہوجائیگا۔

(۲۴۷) اللہ تعالیٰ نے اس امت مسلمہ پر اس خصوصی فضل کی بارش فرمائی ہے کہ یوں تو اس امت مسلمہ میں ہمیشہ ہی حضرات علماء کرام و حضرات اولیاء عظام پیدا ہوتے ہی رہینگے لیکن ہر صدی کے شروع میں یا اخیر میں خصوصی مصلحین پیدا ہوتے رہینگے جو سنتوں کو پھیلائینگے، بدعتوں کو مٹائینگے، تاویلات باطلہ کا سد باب فرمائینگے اور صحیح و سچی تبلیغ فرمائینگے۔ تجدید دین سے مراد کتاب وسنت کی روشنی میں اس عمل کو زندہ کرنا ہے جو مٹ چکا ہے اور کتاب وسنت کے منشا کے مطابق حکم جاری کرنا ہے (سراج منیر) سنت کو بدعت سے، ہدایت کو ضلالت سے جدا و ممتاز کرنا، حاملین شریعت کی امداد کرنا، اہل بدعت وضلالت کی سرکوبی کرنا انہیں ذلیل وخوار کرنا یہی مجدد دین دین کا کردار اور منصب و معیار ہے۔ اس حدیث شریف کی روشنی میں بہت سے اہل علم وعرفاں حضرات نے اپنے خیالات کے اعتبار سے مجددین کی فہرست بھی ترتیب دی ہے ہم انکے اسماء گرامی مع سنہائے وصال لکھ رہے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ انکے علاوہ بھی مجددین ہوں:

پہلی صدی کے مجددین: حضرات صحابہ کرام۔

دوسری صدی کے مجددین: سیّدنا حضرت خلیفہ عمر بن عبدالعزیز ۱۰۱ھ سیّدنا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی ۱۵۰ھ

تیسری صدی کے مجددین:۔ سیّدنا حضرت امام شافعی ۲۰۴ھ۔ سیّدنا حسن بن ضیاد ۲۰۴ھ

چوتھی صدی کے مجددین: سیّدنا حضرت امام ابو الحسن اشعری ۳۰۳ھ۔ سیّدنا حضرت امام محمد بن جعفر طبری ۳۱۰ھ۔ سیّدنا حضرت قاضی ابوالعباس بن شریح شافعی۔

پانچویں صدی کے مجددین: سیّدنا امام ابوخالد الاسفرائنی ۴۷۱ھ۔ سیّدنا امام ابوبکر باقلانی، سیّدنا امام ابوطیّب صلعوکی۔

چھٹی صدی کے مجدد: سیّدنا حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی ۵۰۵ھ

ساتویں صدی کے مجدد: سیّدنا حضرت امام فخر الدین رازی ۶۰۶ھ

آٹھویں صدی کے مجدد: سیّدنا حضرات امام تقی الدین بن رقیق العبد ۷۰۲ھ

نویں صدی کے مجددین: سیّدنا حضرت حافظ زین الدین مدائنی ۸۶۸ھ، سیّدنا حضرت شمس الدین جوزی ۸۳۴ھ، سیّدنا حضرت سراج الدین بلقیتی ۸۶۸ھ۔ سیّدنا حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی ثم کچھوچھوی ۸۰۸ھ۔

دسویں صدی کے مجددین: سیّدنا حضرت خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی ۹۱۱ھ۔ سیّدنا حضرت امام شمس الدین سخاوی ۹۰۲ھ۔

گیارھویں صدی کے مجددین: سیّدنا حضرت ملا علی حنفی قاری ۱۰۱۴ھ۔ سیّدنا حضرت علامہ شمس الدین ابن شہاب الدین مکی۔ سیّدنا امام ربانی شیخ احمد فاروقی سرہندی ۱۰۳۴ھ۔ سیّدنا خاتم المحققین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ۱۰۵۲ھ۔

بارہویں صدی کے مجددین: سیدنا حضرت سلطان محی الدین اورنگ زیب عالمگیر ۱۱۱۸ھ۔ سیّدنا حضرت شاہ کلیم اللہ چشتی دہلوی ۱۱۴۳ھ۔ سیّدنا حضرت قاضی محب اللہ بہاری۔

تیرہویں صدی کے مجددین: سیدنا حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی ۱۲۳۹ھ۔ سیّدنا حضرت شاہ غلام علی دہلوی ۱۲۴۰ھ۔

چودھویں صدی کے مجدد: سیّدنا حضرت علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی۔

پندرھویں صدی کے مجدد: ....

بہت سے مفسدوں نے میڈیا کے سہارے اپنے آپکو مجدد کہا اور کہلوایا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے مجدد ہونے کا دعوہ کیا پھر اپنی جھوٹی نبوت کا علان مار دیا۔ اسی طرح ایک اور سورما نے پہلے پیارے نبی کے خاتم النبین ہونے پر ہاتھ صاف کیا کہ اگر حضور کے بعد بھی کوئی نیا نبی آجائے تو حضور کے خاتم النبین ہونے میں کوئی فرق نہ آئیگا مگر اس نادان نے فیلڈ سازی کی مگر قادیانی ہاتھ مار گیا۔ پھر ایک اور مجدد مارکیٹ میں میڈیا کے سہارے لنگوٹ کس کر میدان میں آیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس نے تمام خانقاہوں کو اور تمام سلاسل عالیہ کی پگڑی اچھالنا شروع کی اور براہِ راست خود تو نبوت کا اعلان نہ کیا مگر اسکے چیلے چپوٹوں نے اسکی نبوت سے کم کا اعلان بھی نہ کیا کہ جو اس مجدد کو نہ مانے وہ سنی نہیں جو اسکی اولاد کی عظمتوں کو نہ مانے وہ چاہے کتنا بڑا عالم دین متقی و پرہیز گار عاشق رسول ہو اسے ٹھوکر سے اُڑا دیا جائے۔ گویا کہ یہ چودھوی صدی کا مجدد نہیں بلکہ نبی ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ یہ تجدید واحیاء

عَالِماً يُصَلِّى الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَالْآخَرُ يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ أَيُّهُمَا

عالم کہ فرض نماز پڑھتا پھر بیٹھ جاتا، تو سکھاتا وہ لوگوں کو علم اور دوسرا ان دونوں میں کا روزہ رکھتا دن میں اور عبادت کرتا رات کو تو دونوں میں سے کون

أَفْضَلُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَضْلُ هٰذَا الْعَالِمِ الَّذِى يُصَلِّى الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ

افضل ہے؟۔ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے فضیلت اس عالم کی جو فرض نماز پڑھتا ہے پھر بیٹھتا ہے تو سکھاتا ہے لوگوں کو علم

الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِى يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ كَفَضْلِى عَلَى أَدْنَاكُمْ۔ (رواہ الدارمی)

اچھائی کا اس عابد پر جو روزہ رکھتا ہے دن میں اور عبادت کرتا ہے رات میں ایسی ہے جیسی میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر۔

(۲۵۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيهُ فِى الدِّينِ إِنِ احْتِيجَ إِلَيْهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بہت اچھا ہے وہ شخص جو سمجھ رکھنے والا ہو دین میں اگر ضرورت لائی جائے اس کی طرف

نَفَعَ وَإِنِ اسْتُغْنِىَ عَنْهُ أَغْنَى نَفْسَهُ۔ (رواہ رزین)

تو نفع دے اور اگر بے پرواہی ہو اس سے تو بے پرواہ رکھے وہ اپنے آپ کو۔

(۲۵۲) حدیث شریف: عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً

ترجمہ: سیدنا حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بیشک حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا وعظ بیان کرو لوگوں سے ہر جمعے کو ایک مرتبہ

فَإِنْ أَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَإِنْ أَكْثَرْتَ فَثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْآنَ وَلَا أُلْفِيَنَّكَ تَأْتِى

پھر اگر نہ مانو تو دو مرتبہ۔ پھر اگر بہت کریں تو تین مرتبہ کہ نہ اُکتا دو تم لوگوں کو اس قرآن کریم سے اور نہ پاؤں میں تم کو کہ آؤ تم

الْقَوْمَ وَهُمْ فِى حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ وَلٰكِنْ

کسی قوم میں اور وہ اپنی باتوں میں سے کسی بات میں مصروف ہوں تو وعظ کہنے لگو تم ان پر، اور کاٹ دو تم ان پر ان کی بات۔ تو اُکتا دو گے تم ان کو بلکہ

أَنْصِتْ فَإِذَا أَمَرُوكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُونَهُ وَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ

خاموش رہو تم، پھر جب وہ تم سے فرمائش کریں تو وعظ بیان کرو ان سے اور وہ بھی خواہش رکھتے ہو وعظ سننے کی، اور خیال رکھنا تم بجی ہوئی عبارت کا دعاء میں

कि फ़ैसला फ़रमाया जाएगा जिस पर क़यामत के दिन, वो ऐसा शख़्स होगा जिसे शहीद किया गया होगा, तो लाया जाएगा उसको तो एतेराफ़ कराया जाएगा उसको नेमतों का, तो एतेराफ़ करेगा नेमतों का, तो अल्लाह तआला फ़रमाएगा कि, क्या अमल किया तूने ? इसके शुक्रिये में? तो वो कहेगा लड़ाई की मैंने तेरे बारे में यहाँ तक कि शहीद किया गया मैं, अल्लाह तआला फ़यरमाएगा कि झूट बोला तूने और लेकिन लड़ई की तूने इसलिये कि कहा जाए बहादुर तो कहा गया वो, फिर हुक्म फ़रमाया जाएगा उसके बारे में तो घसीटा जाएगा अपने मुँह के बल यहाँ तक कि डाल दिया जाएगा वो आग में, और ऐसा शख़्स कि सीखा जिसने इल्म और सिखाया इल्म और कुरआने करीम, तो लाया जाएगा उसको तो एतेराफ़ कराया जाएगा उसको अल्लाह तआला की नेमतों का, तो एतेराफ़ करेगा वो अल्लाह तआला की नेमतों का, अल्लाह तआला फ़रमाएगा, तो क्या अमल किया तूने इसके शुक्रिये में? कहेगा वो आलिमे सू कि मैंने सीखा इल्म और सिखाया मैंने इल्म और पढ़ा मैंने कुरआन तेरी राह में, अल्लाह तआला फ़रमाएगा कि झूट बोला तूने, और लेकिन तूने सीखा इल्म इसलिये कि कहा जाए तू कि आलिम है और पढ़ा तूने कुरआन ताकि कहा जाए कि वो क़ारी है, तो कहा गया है वो, फिर हुक्म फ़रमाया जाएगा उसके बारे में तो घसीटा जाएगा अपने मुँह के बल यहाँ तक कि डाल दिया जाएगा वो आग में, और एक शख़्स कि कुशादगी फ़रमाई अल्लाह तआला ने उस पर

دین کا کام کبھی فرد واحد، اسلامی بادشاہ، عالم دین یا پھر جماعت کریگی۔ جماعت علماء، فقہاء، محدثین، مفسرین، کبھی صوفیاء و اغنیا اور کبھی حکام انجام دینگے۔ جو دین کی یہ خصوصی خدمات انجام دیگا وہ مجدد ہوگا۔ مگر اکثر حضرت اہل علم وعرفان نے فرمایا کہ اس حدیث شریف سے سمجھا جاتا ہے کہ ایک شخص پوری امت میں ممتاز ہوتا ہے اپنے زمانے میں کہ وہ دین کی ترویج واشاعت، احیاء ونصرت کرتا ہے اور بدعت کا قلع قمع کرتا ہے۔

(۲۴۸) اس حدیث شریف میں علم غیب رسول بول رہا ہے اور خوب بول رہا ہے کہ قیامت تک میری امت میں ایسے علمائے حق پیدا ہوتے رہینگے جو علم دین پڑھتے پڑھاتے رہینگے دین متین کی تبلیغ کرتے رہینگے رُخ اسلام سے گردوغبار صاف کرتے رہینگے۔ گذشتہ صالحین کرام کو سلف اور بعد کے صالحین کرام کو خلف کہتے ہیں۔ ہر جماعت صلحاء اگلوں کے اعتبار سے خلف اور پچھلوں کے اعتبار سے سلف ہوگی۔ مسلمانوں میں بھی جہلاء، علماء کے لبادے میں ظاہر ہونگے اور قرآن کریم اور احادیث کریمہ کی غلط تاویلات کرینگے قرآن کریم میں تحریف معنوی کے مرتکب ہونگے اور مسلمانوں کو مشرک، بدعتی اور فاسق، فاجر بنانے کی ڈیوٹی انجام دینگے تو یہ جماعت صلحاء ان تمام برائیوں کی ارتھی سجادیگی۔ بدر وحنین سے لیکر کربلا تک اور کربلا سے لیکر آج تک یہی ہورہا ہے اور آئندہ بھی ہوتا رہیگا۔ جماعت علماء وصلحاء کی سرپرستی نا تو کوئی حکومت کرتی ہے اور نہ جماعت اغنیا لیکن پھر بھی یہ جماعت علماء وصلحاء دین کے کام میں رواں دواں ہے اور خدمت دین میں صبح وشام سرگرم عمل ہے۔

(۲۴۹) اس حدیث شریف میں یا تو وہ طالب علم مراد ہے جو زمانۂ طالب علمی میں داعیٔ اجل کو لبیک کہہ کر دنیا سے رخصت ہوگیا یا پھر وہ حضرات علماء کرام ہیں جو عالم دین ہوکر بھی علم سے سیر نہیں ہوتے ہمیشہ انکا ذوق مطالعہ بیدار رہتا ہے اور مطالعۂ کتب دینیہ اور صحبت حضرات علمائے کبار سے اپنا علم بڑھاتے رہتے ہیں اور ہمیشہ اپنے آپکو جماعت طلبۂ علوم دینیہ میں شمار کرتے ہیں اور یہ تمام کچھ خلوص و للّٰہیت کی بنا پر کرتے ہیں گویا کہ ان شہداء علمی کو حضرات انبیاء کرام سے انتہائی قرب ونزدیکی نصیب ہوگی کہ اعلیٰ علیین میں حضرات انبیاء کرام ہونگے اور انکے نیچے ہی یہ حضرات شہداء علمی ہونگے۔ بعض مومنین جنت میں حضرات انبیاء کرام کیساتھ ہونگے مگر یہ ہمراہی ایسی ہوگی جیسے بادشاہ کیساتھ خدام، آقا کیساتھ غلام یا بالفاظ دیگر یوں کہیے کہ یہ شہدائے علمی حضرات انبیاء کرام کے خدام خاص ہونگے۔

(۲۵۰) یہ دونوں بنی اسرائیلی عالم تھے مگر دونوں کے معمولات میں فرق تھا ایک علم دین پھیلانے میں مصروف تھا دوسرا عبادت وریاضت میں مشغول رہتا تھا۔ علم دین فرض عین ہے یا فرض کفایہ مگر زیادہ عبادت کرنا صرف نفل ہے عالم کا نفع عالَم کو ہے اور عابد کا نفع اپنے آپکو ہے لہٰذا عالم، عابد سے افضل ہے۔ سیّدنا حضرت آدم علیہ السلام عالم ہیں اور فرشتے لاکھوں سال کے عابد مگر سجدہ عابدوں نے عالم ہی کو کیا۔

(۲۵۱) عالم دین کی شان یہ ہے کہ خود کو مخلوق کا محتاج نہ بنائے اور انکی یا انکی دولت کی طرف نہ جھکے اور مخلوق سے منفعت کا لالچ بھی نہ کرے اور مخلوق سے لاتعلق بھی نہ ہو کہ انکو علمی فوائد سے محروم کردے بلکہ اگر بستی اور علاقے میں وہی عالم دین ہے اور خواص وعوام اسکے دین میں محتاج ہیں تو انہیں علمی فائدے پہنچائے۔ اس خاطر لوگوں کے پاس آیا جایا کرے تو مضائقہ نہیں اور اگر لوگوں کو اسکی ضرورت نہ ہو اور اس عالم سے علمی استفادے کے خواہاں نہ ہوں بے پرواہ ہوں تو پھر عالم دین بھی ان سے بے پرواہ ہوکر مصروف عبادت اور مشغول مطالعہ ہوجائے اور دینی کتب کی تصنیف میں لگ جائے، تحریری طور پر دینی خدمات انجام دے جو صدقۂ جاریہ ہوں کہ آنے والی نسلیں اسکی دینی کتابوں کو پڑھ کر ہدایت کی شاہراہ پر گامزن ہوں۔ عالم دین نہ تو متکبر ومغرور بنے اور نہ لالچی ومحتاج بنے۔ لوگوں کی ضرورت دینی پر دل وجان سے حاضر ہوجائے اور جب لوگ اس سے کترائیں تو وہ ان پر نہ گرے۔ سیّدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ عالم باعمل کا چرچہ ملکوت میں ہوتا ہے فرشتے اسے "مرد عظیم" کہتے ہیں۔ جس عالم دین میں تین خوبیاں ہوں گی وہ زمانے میں سردار ہوگا۔ (۱) علم دین میں کامل (۲) قناعت واستغناء کا حامل (۳) نیکیوں کا عامل۔

(۲۵۲) اگر ماحول دینی ذوق وشوق رکھنے والوں کا ہو تو روزانہ وعظ کہا جاسکتا ہے اور اگر بد ذوق لوگ ہیں کہ اکتا جائینگے تو انہیں

فَاجْتَنِبُهُ فَإِنِّیْ عَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ۔ (رواہ البخاری)

کہ بچنا دعاء میں قافیہ پیمائی سے، تو بیشک میں نے زمانہ پایا پیارے رسول اللہ ﷺ کا اور انکے صحابۂ کرام کا نہیں کرتے تھے وہ ایسا۔

(۲۵۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَاَدْرَكَهُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے طلب کیا علم پھر پالیا اس کو تو اس کے لئے ڈبل حصہ ہے

مِنَ الْاَجْرِ فَاِنْ لَّمْ يُدْرِكْهُ كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِّنَ الْاَجْرِ۔ (رواہ الدارمی)

ثواب کا۔ پھر اگر نہ پایا علم کو تو ہے اس کے لئے سنگل حصہ۔

(۲۵۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک ان میں سے کہ پہونچتا رہتا ہے مومن کو اسکے عمل میں سے اور اسکی نیکیوں میں سے اسکے مرنے کے بعد

عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ اَوْ مُصْحَفًا وَّرَّثَهٗ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ اَوْ بَيْتًا لِاِبْنِ السَّبِيْلِ

علم ہے جسکو سکھایا اس نے اور پھیلایا اسکو اور نیک اولاد کہ چھوڑ گیا اسکو اور قرآن شریف کہ وارث بنایا اسکا یا مسجد کہ بنایا اسکو یا سرائے مسافروں کیلئے

بَنَاهُ اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَّالِهٖ فِیْ صِحَّتِهٖ وَحَيٰوتِهٖ تَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ۔ (رواہ ابن ماجۃ)

کہ بنایا اسکو یا نہر جاری یا صدقہ کہ نکالا اس کو اپنے مال سے، اپنی تندرستی اور اپنی زندگی میں پہونچتی ہیں یہ تمام کی تمام اسکو اسکے مرنے کے بعد۔

(۲۵۵) حدیث شریف: يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَوْحٰى اِلَیَّ اَنَّهٗ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ

ترجمہ: فرماتے ہیں پیارے رسول اللہ ﷺ بیشک اللہ عز وجل نے وحی فرمائی میری طرف بیشک جو چلے گا ایک راہ علم کی تلاش میں

سَهَّلْتُ لَهٗ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَلَبْتُ كَرِيْمَتَيْهِ اَثَبْتُهٗ عَلَيْهِمَا الْجَنَّةَ وَفَضْلٌ فِیْ عِلْمٍ خَيْرٌ

تو آسان فرمادونگا میں اس کیلئے جنت کی راہ اور جس سے کہ لےلوں میں اسکی دو پیاری چیزیں تو عطا فرماؤنگا میں اسکو ان دونوں پر جنت اور علم کی زیادتی کہ بہتر ہے

مِّنْ فَضْلٍ فِیْ عِبَادَةٍ وَمَلَاكُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ۔ (رواہ البیہقی فی شب الایمان)

عبادت کی زیادتی سے۔ دین کی جڑ بنیاد پرہیز گاری ہے۔

और अता फ़रमाया उसको हर किस्म के मालों में से तो लाया जाएगा उसको फिर एतेराफ़ कराया जाएगा उस से नेमतों का तो वो एतेराफ़ करेगा नेमतों का, फ़रमायेगा अल्लाह तआला कि क्या अमल किया तूने इसके शुक्रिये में? तो कहेगा कि नहीं छोड़ा मैंने कोई रास्ता कि पसंद था ख़र्च करना उस रास्ते में मगर ख़र्च किया मैंने उस रास्ते में तेरी ख़ातिर, अल्लाह तआला फ़रमाएगा झूट बोला तूने और लेकिन किया तूने ताकि कहा जाए वो शख़्स बड़ा सख़ी है, तो कहा गया वो, फिर हुक्म फ़रमाएया जाएगा उसके बारे में तो घसीटा जाएगा उसको उसके मुँह के बल, फिर डाल दिया जाएगा आग में।

213 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक अल्लाह तआला नहीं उठाएगा इल्म को खींचकर कि खींच लेगा इल्म को बंदों से बल्कि उठा लेगा इल्म को औलामा के उठाने से, यहाँ तक कि जब न बाक़ी रहेगा कोई आलिम तो बनालेंगे लोग पेशवा जाहिलों को, तो अनसे सवालात किये जाएँगे, फिर वो फ़तवा देंगे बिना इल्म के तो वो गुमराह होंगे और गुमराह करेंगे।

214 हदीस शरीफ़:– हज़रते शफ़ीक़ से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद वअज़ फ़रमाते थे लोगो को हर जुमेरात को, तो कहा अनसे एक शख़्स ने, ऐ अब्दुर्रहमान! मेरी तमन्ना है कि आप वअज़ फ़रमाया करें हमको हर दिन, फ़रमाया कि ख़बरदार! बेशक मना करता है मुझको रोज़ाना वअज़ कहने से, बेशक मैं नापसंद

روزانہ وعظ نہ سنایا جائے بلکہ حسب حال حسب موقع ہفتے میں ایک بار یا دو بار یا تین بار وعظ سنایا جائے۔ وعظ شریف بھی اتنے وقت ہو کہ لوگ سیر نہ ہوں بلکہ خواہش باقی رہے۔ بلا ضرورت بے موقع چار چار گھنٹے وعظ کہنے والے واعظین درس عبرت لیں کہ لوگ اونگ رہے ہیں بھاگ رہے ہیں مگر واعظ محترم ہیں کہ وعظ شریف فرماتے جارہے ہیں۔ حق یہ ہے کہ سامعین و حاضرین کے ذوق سماعت کو مدنظر رکھتے ہوئے وعظ شریف کہنا چاہئے چنانچہ ایک مرتبہ پیارے نبی ﷺ نے فجر سے مغرب تک وعظ شریف فرمایا آپ سناتے رہے اور سننے والے ایسے باذوق اور ذی شوق تھے کہ سنتے رہے محظوظ ہوتے رہے۔ جہاں لوگ محو گفتگو ہوں یا کسی کام میں منہمک ہوں تو انکے کلام و کام میں رخنہ اندازی نہ کیجائے کہ دھام سے وعظ شریف شروع کردیا جائے کہ انہیں بار خاطر ہو اور زبان سے کچھ نہ کہیں مگر دل میں تکلیف محسوس کریں کہ اسمیں علم دین اور عالم دین دونوں کی ہتک ہے۔ دعاؤں میں مقفیٰ عبارات کا اہتمام نہ کرے کیوں کہ اسکا دل عبارت سازی میں لگ جائیگا اور خشوع وخضوع رخصت ہو جائیگا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالی جاہ میں عجز وانکسار تڑپ دیکھی جاتی ہے نہ کہ زبان کا چٹخارہ۔ پیارے رسول ﷺ کی اکثر دعاؤں میں عبارات مقفیٰ ہیں مگر یہ تصنع یا بناوٹ سے نہیں بلکہ آپکی زبان سے جو جملہ نکلتا ہے وہ عربی زبان کا ہیرا ہوتا تھا کیوں کہ آپ افصح الفصحاء ابلغ البلغاء ہیں۔ اشعار:

ہر عبارت میں ہیرے ہی ہیرے جڑے
کتنا اعلیٰ بیان و ادب آپ کا
دست بستہ فصاحت بلاغت جہاں
وہ ہے دربار شاہ عرب آپ کا
بے بناوٹ مقفیٰ عبارت ڈھلے
دہر میں ہے کوئی ثانی ہے کب آپ کا
آخری حج میں اک ایسا خطبہ دیا
خطبہ پڑھتے ہیں دنیا میں سب آپ کا
علم میں حلم میں ساری مخلوق میں
کوئی ہمسر نہ جب تھا نہ اب آپ کا

عرش و فرش، جناں سارے کرو بیاں
بزم انساں میں جو کچھ ہے سب آپ کا
خلق میں کوئی استاذ ہے ہی نہیں
اس لئے جگ میں امی لقب آپ کا
آپ کا کیا نہ ہو رب کی مخلوق میں
یا نبی ہو گیا جب کہ رب آپ کا (یاولی)

(۲۵۳) علم طلب کرنا بھی عبادت وسعادت ہے اور علم کا پالینا بھی عبادت وسعادت ہے اسلئے ڈبل ثواب ملیگا اور زمانہ طالب علمی میں مر جائے یا ذہن اچھا نہ ہونے کے باعث تکمیل علم نہ کر سکے مگر لگا رہے تب بھی وہ سنگل ثواب کا مستحق ہوگا۔ اسی طرح مجتہد اگر اجتہاد میں صواب کو پہونچے تو دوہرا ثواب ہے اور اگر خطا کر جائے تو اکہرا ثواب ملیگا۔

(۲۵۴) اگر کوئی مومن اپنی زبان سے، اپنے قلم سے، اپنے شاگردوں سے اور دینی تصانیف سے چھوڑ گیا تو جب تک اہل ایمان اسکی ان دینی خدمات سے فائدہ اٹھاتے رہینگے اسکی روح کو برابر ثواب پہنچتا رہیگا اور برزخ میں اسے اسکا بھرپور فائدہ ملے گا چاہے اس نے خود اپنی اولاد کو نیک اور صالح بنایا ہو یا اسکے مرنے کے بعد اولاد خود نیک وصالح بن گئی ہو دونوں صورتوں میں اسے اولاد صالح کا ثواب ملتا رہیگا۔ مرنے والے نے اپنے ہاتھ سے قرآن کریم لکھا ہو یا ہدیہ لیکر چھوڑ گیا ہو اور یہی حکم تمام دینی کتب کا ہے۔ سرائے مسافروں کیلئے بنانا بھی کارثواب ہے اور جبتک مسافر اس سے فیض اٹھاتے رہینگے مسافر خانہ بنانے والے کو اجر وثواب ملتا رہیگا۔ یہی حکم مدرسوں مکتبوں، دارالعلوموں، خانقاہوں کا بھی ہے۔ تندرستی کے زمانے کی قید اسلئے ہے کہ مرض الموت میں صدقہ وخیرات کرنے کا ثواب آدھا ہے کیوں کہ اس وقت بندے کو اپنے مال کی حاجت نہیں رہتی۔ اس میں تمام صدقات کا بیان ہے اور صدقات جاریہ کی تمام قسمیں اسمیں آ گئیں۔ جیسے کنویں کھدوانا، نل لگوانا، ہسپتال بنوانا۔ بعض صدقات تو تا قیامت جاری رہینگے اور بعض اس سے کم۔ جس قدر صدقے کا بقا اسی قدر اس کا اجر وثواب ہوگا۔

(۲۵۵) اس حدیث شریف میں جس وحی کا ذکر ہے وہ وحی غیر متلو ہے جس کو وحی خفی اور حدیث قدسی کہتے ہیں یہ کبھی بطریقہ الہام یا بذریعہ

(۲۵۶) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِّنْ اِحْيَائِهَا. (رواہ الدارمی)

ترجمہ: سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی انہوں نے فرمایا درس دینا علم کا ایک گھڑی رات کو بہتر ہے شب بیداری کرنے سے۔

(۲۵۷) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِىْ مَسْجِدِهٖ فَقَالَ كِلَاهُمَا عَلٰى خَيْرٍ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ گزرے دو مجلسوں پر اپنی مسجد میں کہ دونوں بھلائی پر ہیں

وَاَحَدُهُمَا اَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهٖ اَمَّا هٰؤُلَاۤءِ فَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَيَرْغَبُوْنَ اِلَيْهِ فَاِنْ شَاۤءَ

اور ایک ان دونوں میں کی افضل ہے دوسری سے۔ لیکن یہ جو دعاء کررہے ہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اور رغبت کررہے ہیں اسکی طرف تو اگر چاہے

اَعْطَاهُمْ وَاِنْ شَاۤءَ مَنَعَهُمْ وَاَمَّا هٰؤُلَاۤءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ اَوِ الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ فَهُمْ

تو عطا فرمادے انکو اور اگر چاہے منع فرمادے انکو۔ اور لیکن یہ جو سکھارہے ہیں فقہ اور علم اور بے علموں کو علم دے رہے ہیں تو وہ

اَفْضَلُ وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ. (رواہ الدارمی)

افضل ہیں۔ اور بس میں بھیجا گیا ہوں معلم بنا کر، پھر بیٹھ گئے پیارے نبی ان میں۔

(۲۵۸) حدیث شریف: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِىْ اِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيْهًا

ترجمہ: پوچھا گیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ اس علم کی حد کیا ہے کہ جب پہونچے اس حد کو آدمی تو فقیہ ہوجائے۔

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِىْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فِىْ اَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا

تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے یاد کیں میری امت کے نفع کیلئے چالیس احادیث کریمہ انکے دین کے معاملے میں تو اُٹھائیگا اسکو اللہ تعالیٰ فقیہ

وَّكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَافِعًا وَّ شَهِيْدًا. (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

اور ہوجاؤنگا میں اس کیلئے روز قیامت شفاعت فرمانے والا اور گواہی دینے والا۔

(۲۵۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ اَجْوَدُ جُوْدًا قَالُوا اللّٰهُ وَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کیا تم جانتے ہو کہ کون ہے سب سے بڑا اسخاوت میں؟ حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور

करता हूँ यह कि परेशान कर दूँ तुमको और बेशक मैं ख़्याल करता हूँ तुम्हारा वअज़ में वैसा ही जैसा कि थे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि ख़्याल फ़रमाते हमारा वअज़ शरीफ़ में हमारी परेशानी के ख़ौफ़ से!

215 हदीस शरीफ़:– हज़र अनस से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि थे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब फ़रमाते कोई बात तो दोहराते उसको तीन मरतबा कि खूब समझ लिया जाए प्यारे नबी से और जब तशरीफ़ लाते किसी क़ौम के पास फिर सलाम फ़रमाते उनको तो सलाम फ़रमाते उनको तीन मरतबा।

216 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू मसऊद अंसारी से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि आया एक शख़्स प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में, तो कहा उस ने कि नहीं मिल सकी मेरी सवारी तो मुझे सवारी अता फ़रमाइये? तो फ़रमाया प्यारे नबी ने मेरे पास नहीं है, तो कहा एक शख़्स ने या रसूलुल्लाह! मैं निशानदही करता हूँ उस शख़्स की जो सवारी देदे इसको, तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो निशानदही करे कारेख़ैर पर तो उसके लिये सवाब है उसके करने वाले की तरह।

217 हदीस शरीफ़:– हज़रते जरीर रज़ियल्लाहो तआला अन्हो से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि थे हम सुबह सवेरे बारगाहे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम में तो आई एक क़ौम नंगे बदन वाली कि लिपटे हुवे कम्बल या इबा में और गले में डालने वाली थी तलवारों को, उनमें के आम लोग क़बीलए मिज़्र के थे, बल्कि

حضرت جبریل امین علیہ السلام ہوتی ہے۔قرآن کریم اور حدیث قدسی میں فرق یہ ہے کہ قرآن کریم کی عبارت و مضمون دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور حدیث قدسی میں مضمون اللہ تعالیٰ کا اور الفاظ پیارے نبی ﷺ کے ہوتے ہیں۔کسی بھی جائز ذریعے سے علم دین حاصل کرنا خواہ اس کیلئے سفر کرنا پڑے یا مطالعہ کتب دینی کرے تو اسے دنیا میں عبادت و معرفت وغیرہ جنت کے راستوں کی توفیق ملیگی یا قیامت میں پل صراط سے گزرنا اور جنت میں پہنچنا آسان ہوگا۔سیّدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا علم کے بغیر جنت کے تمام دروازے بند ہیں علم دین ان دروازوں کی چابی ہے (مرقاۃ شریف)''دو پیاری چیزیں'' یہ دونوں آنکھیں ہیں۔اللہ تعالیٰ جسکی دونوں آنکھوں کی روشنی لیلے اور وہ شخص نابینا ہو جائے اور وہ اس پر صابر و شاکر رہے اسے اس صبر کرنے پر جنت ملیگی۔دنیوی تکالیف اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا سبب ہیں بشرطیکہ ان تکالیف پر صبر و شکر کا کردار ادا کیا جائے۔سیّدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا علم کی تھوڑی سی زیادتی عبادت کی بہت سے زیادتی سے افضل ہے (لمعات شریف) زہد و تقویٰ سے ورع کا مقام افضل ہے۔حرام، شبہات، طمع اور ریا سے بچنا ہر قسم کی عبادت کرنا یہ ورع ہے۔اور صرف حرام سے بچنا یہ تقویٰ ہے۔غیر متقی آدمی اپنے دین کا نظام قائم نہیں رکھ سکتا۔

(۲۵۶) دن ہو کہ رات علمی مشغلہ تھوڑی دیر بھی کیا ہو تو وہ تمام دن رات کی نفلی عبادات سے افضل ہے۔ایسا ہر گز نہیں کہ فرائض چھوڑ کر درسیات میں مشغول ہو۔حضرات صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ عالم دین کا سونا بھی عبادت ہے۔حضرات علمائے کرام فرماتے ہیں کہ تلاوت قرآن کریم سے علم فقہ سیکھنا افضل ہے ان کی دلیل یہ حدیث شریف ہے۔عالم دین تھوڑی عبادت پر غیر عالم کی بڑی عبادت سے زیادہ اجر و ثواب حاصل کر لیتا ہے۔علم دین پڑھنا پڑھانا اور لکھنا لکھانا ایک ہی حکم رکھتا ہے۔

(۲۵۷) مسجد نبوی شریف میں حضرات صحابۂ کرام کی ایک جماعت نفلی عبادت اور تلاوت میں مشغول تھی اور دوسری جماعت مصروف علم تھی، پیارے رسول ﷺ نے دونوں جماعتوں کو ملاحظہ فرمایا اور فیصلہ صادر فرمایا کہ مجلس علم محفل عبادت سے افضل ہے کہ عابدوں کی عبادت اپنے فائدے کیلئے ہے جسکی قبولیت اور ثواب یقینی نہیں سب اللہ تعالیٰ کے کرم پر موقوف ہے اور حضرات علمائے کرام اپنے لئے کچھ نہیں مانگ رہے ہیں بس دین پھیلا رہے ہیں انکی علمی خدمات یقیناً قابل قدر و اجر اور لائق قبول ہیں۔مجلس علم کی اہمیت کا اندازہ اس سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ معلم کائنات ﷺ مجلس علم میں جلوہ افروز ہو گئے اور اب بھی پیارے رسول ﷺ مجلس علم ہی میں رہتے ہیں انہیں مجلس علم میں ڈھونڈو۔پیارے رسول ﷺ اوّل درجے کے عابد و زاہد بھی ہیں اور آپکی یہ عبادت و ریاضت بھی حقیقت میں عملی تعلیم ہے لہٰذا آپ عبادت کرتے ہوئے بھی معلم ہیں۔پیارے نبی ﷺ کی تشریف آوری کا مقصد بھی تعلیم ہے۔ارشاد رب قدیر ہے:''بلا شبہ احسان فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر جب کہ بھیجا اللہ نے ان میں ایک رسول انہیں میں سے جو تلاوت فرماتے ہیں ان پر اسکی آیتیں اور خوب پاک کرتے ہیں انکو اور سکھاتے ہیں انکو کتاب اور دانائی اور اگرچہ تھے پہلے ضرور کھلی گمراہی ہیں'' (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۷۴) بے عمل عالم اس اندھے کی طرح ہے جس اندھے کے ہاتھ میں چراغ ہے جو اپنے چراغ سے خود تو فائدہ نہیں اٹھا سکتا مگر دوسرے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔مگر غیر مقبول عبادت تو بالکل ہی بے سود ہے جس سے نہ خود کو فائدہ اور نہ دوسروں کو بے علم عالم ایسا ہی ہے جیسے بیمار حکیم کہ دوسروں کا تو علاج کرے اور اپنا علاج نہ کر سکے۔

(۲۵۸) چالیس احادیث کریمہ یاد کر کے مسلمانوں کو سنانا یا چھاپ کر مسلمانوں میں تقسیم کرنا یا ترجمہ و شرح کر کے مسلمانوں کو سمجھانا سب اس بشارت میں داخل ہیں۔پیارے نبی ﷺ چالیس حدیثوں کی تبلیغ کرنے والے کی خصوصی شفاعت فرمائینگے اور اسکے تقوے اور ایمان کی خصوصی شہادت حضور الٰہی دینگے۔عمومی شفاعت و شہادت تو تمام مسلمانوں کو نصیب ہوگی۔اگر محدثین کرام نے جہاں احادیث کریمہ کی بڑی بڑی کتابیں تحریر فرمائی ہیں وہیں الگ سے ''چہل حدیث'' بھی تحریر فرمائی ہیں۔فقیر قدیری بھی اس سعادت سے بہرہ ور ہوگا۔ انشاء المولی القدیر۔

(۲۵۹) یہ حضرات صحابہ کرام کا انداز ادب ایمانی ہے کہ عرض کیا

رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَجْوَدُ جُوْداً ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِىْ آدَمَ وَاَجْوَدُهُمْ

اسکے رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ فرمایا پیارے رسول نے اللہ سب سے بڑا جواد ہے پھر میں زیادہ سخاوت فرمانے والا ہوں اولاد آدم میں اور اولاد آدم میں

مَنْ بَعْدِىْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْماً فَنَشَرَهٗ يَاْتِىْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمِيْراً وَحْدَهٗ اَوْ قَالَ اُمَّةً وَّاحِدَةً۔ (رواه البخاری)

بڑا سخی میرے بعد وہ شخص ہے جو سیکھے علم پھر پھیلائے علم کو تو آئیگا وہ قیامت کے دن امیر ہو کر تنہا۔ یا فرمایا پیارے رسول نے ایک جماعت ہو کر۔

(۲۶۰) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْهُوْمَانِ لَايَشْبَعَانِ مَنْهُوْمٌ فِى الْعِلْمِ لَايَشْبَعُ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو حریص ایسے ہیں جو سیر نہیں ہوتے۔ علم میں حریص کہ نہیں سیر ہوتا

مِنْهُ وَمَنْهُوْمٌ فِى الدُّنْيَا لَايَشْبَعُ مِنْهَا۔ (رواه البیهقی فی شعب الایمان)

علم سے۔ دنیاوی حریص کہ نہیں سیر ہوتا دنیا سے۔

(۲۶۱) حدیث شریف: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ مَنْهُوْمَانِ لَايَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْيَا

ترجمہ: سیدنا حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا دو حریص ایسے ہیں جو سیر نہیں ہوتے۔ علم والا اور دنیا والا

وَلَايَسْتَوِيَانِ اَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزْدَادُ رِضًى لِلرَّحْمٰنِ وَاَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتَمَادٰى فِى الطُّغْيَانِ

اور دونوں برابر نہیں ہوتے۔ لیکن علم والا تو زیادہ کر لیتا ہے رضائے رحمٰن کو۔ اور لیکن دنیا والا بڑھ جاتا ہے سرکشی میں۔

ثُمَّ قَرَءَ عَبْدُ اللّٰهِ كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى

پھر تلاوت فرمایا حضرت عبد اللہ نے "ہاں ہاں بیشک انسان ضرور سرکشی کرتا ہے۔ یہ کہ سمجھ لیا ہے اُسنے اپنے آپ کو کہ غنی ہو گیا ہے۔ (بصیرۃ الایمان ص ۱۵۵۴)

قَالَ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (رواه الدارمی)

راوی نے کہا دوسرے شخص کے بارے میں حضرت عبد اللہ نے یہ تلاوت فرمایا "بس ڈرتے ہیں اللہ سے بندوں میں سے اسکے علماء (بصیرۃ الایمان ص ۱۰۶۴)

(۲۶۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اُنَاساً مِّنْ اُمَّتِىْ سَيَتَفَقَّهُوْنَ فِى الدِّيْنِ

ترجمہ: بیشک فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لوگ میری امت کے سمجھ حاصل کریں گے دین میں

सबके सब क़बीलए मिज़्र के थे, तो मुतग़य्यर हो गया रंग प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के चहरे का, जब देखा प्यारे रसूल ने उन पर फ़ाक़े को, फिर तशरीफ़ लेगए प्यारे रसूल, फिर घर से बाहर तशरीफ़ लाए, फिर हुक्म फ़रमाया प्यारे नबी ने हज़रते बिलाल को तो उन्होंने अज़ान दी, फिर इक़ामत कही, फिर नमाज़ पढ़ी, फिर वअज़ फ़रमाया, तो फ़रमाया ''ऐ लोगो! डरो तुम अपने मालिक से जिसने पैदा फ़रमाया तुमको एक जान से और पैदा फ़रमाया उस से उसका जोड़ा और फैला दिये उन दोनों से आदमी बहुत से और औरतें, और डरो तुम अल्लाह से, जिसके वास्ते से माँगते हो तुम जोड़ा और रिश्ते, बेशक अल्लाह तुम पर निगरानी फ़रमाने वाला''(बसीरतुल ईमान स॰ 188) और जो आयत कि सूरहे हश्र में है कि "डरो तुम अल्लाह से और चाहिये कि देखे हर जान कि क्या आगे भेजा है कल के लिये"(बसीरतुल ईमान स॰ 1380) सदक़ा करे आदमी अपने दीनार में से अपने दिरहम में से अपने कपड़ों में से, अपने गेहूँ के पैमाने में से और अपने खजूर के पैमाने में से, यहाँ तक कि फ़रमाया और अगरचे एक टुकड़ा हो खजूर का, हज़रते जरीर ने फ़रमाया तो आए एक शख़्स अंसार में से एक थैला लेकर, क़रीब था उसका हाथ कि थक जाए उस से बल्कि थक ही गया, फिर लगातार आए लोग, यहाँ तक कि देखे मैंने दो ढेर खाने और कपड़े के, यहाँ तक कि देखा मैंने चहरा ए रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि जगमगा रहा था, गोयाकि सोना चढ़ी हुई चाँदी

اللہ و رسولہ عالم اس انداز ادب و ایمان کو آج کے نادان کفرو شرک بتاتے ہیں جب کہ یہ حدیث شریف تمام ایمان والوں کو پیغام دے رہی ہے کہ ایک ہی صیغے سے اللہ و رسول کو ملا کر بولنے سے ایمان و یقین اور خوش عقیدگی کا پتہ چلتا ہے اور بد عقیدہ لوگوں کے خیالاتِ بد اور دھرم بد کی ارتھی سج جاتی ہے خود قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بھی یہی پیغام دیا ہے۔ارشاد رب قدیر ہے: ما اغناھم اللــہ و رســولــہ (ترجمہ: غنی کردیا انکو اللہ اور اسکے رسول نے، (بصیرۃ الایمان ص ۴۶۶) لہٰذا اس قرینے کی تمام عبارات کا استعمال جائز ہے تعلیم قرآن کریم و احادیث کریمہ کیمطابق ہے جیسے اللہ و رسول جانیں، اللہ و رسول بھلا کریں، اللہ و رسول نے انہیں غنی فرمادیا وغیرہم۔سخی عموماً اسکو کہتے ہیں جو خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے اور جواد وہ ہے جو خود نہ کھائے اوروں کو کھلائے اسلئے اللہ تعالیٰ کو سخی نہیں کہا جاتا کہ اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے پاک ہے۔سخی کے متابل بخیل بولا جاتا ہے جو خود کھائے اوروں کو نہ کھلائے اور جواد کے مقابل ممسک بولا جاتا ہے جو نہ خود کھائے اور نہ اوروں کو کھلائے۔اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتیں دینوی ہوں یا اخروی سب مخلوق کیلئے ہیں خود اس کیلئے نہیں۔پیارے نبی ﷺ نے بطور فخر نہیں بلکہ اظہار شکر کیلئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے بڑا سخی میں ہوں کیوں کہ انسان ساری مخلوق میں اشرف و اعلیٰ ہے اسلئے انسان کا ذکر فرمایا۔حدیث مبارک کی روشنی میں پیارے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے بڑے سخی ہیں اور سخاوت وہی کریگا جو مالک بھی ہو۔اور اس سخاوت میں کوئی قید بھی نہیں ہے۔پیارے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی ''جود'' کے مظہر کامل ہیں۔مخلوق کو تمام ظاہری و باطنی اللہ تعالیٰ کی نعمتیں پیارے نبی ﷺ کے دست کرم سے ملتی ہیں۔خود پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔حدیث شریف: اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور میں تقسیم فرمانے والا ہوں۔اب یہ عقیدہ بالکل واضح ہوگیا کہ پیارے نبی ﷺ تمام نعمتوں کے مالک بھی ہیں اور قاسم بھی ہیں، پیارے نبی ﷺ کی سخاوت کے بعد عالم دین کی سخاوت کا درجہ ہے کیوں کہ مال کی سخاوت سے علم کی سخاوت افضل ہے۔پیارے نبی ﷺ بحر علمی ہیں حضرات علمائے کرام اس بحر علمی کی علمی نہریں ہیں۔

حضرات علمائے کرام کی سخاوت میں علم کی قید ہے اور پیارے نبی ﷺ کی سخاوت میں کسی قسم کی کوئی قید و حد نہیں ہے۔میدان قیامت میں عالم دین حق امام ہوگا اور تمام شہداء، عبادت گزار نمازی روزے دار وغیرہم سب اسکے ماتحت ہونگے کیونکہ جس نے جو نیکی کی وہ عالم دین کے سکھانے بتانے سے کی۔ایک عالم دین حق کو تمام مسلمانوں کے برابر ثواب ملیگا اور سبکی عبادات میں اسکا بھی حصۂ اجر و ثواب ہو گا یہ مفہوم ہے ''اُمت واحدہ'' کے ایک امت ہونے کا۔

(۲۶۰) حرص کے معنیٰ ہیں زیادتی اور اضافے کی خواہش و طلب۔دنیاوی حرص بری ہے دینی حرص اچھی ہے عالم دین کو کبھی علم سے سیری نہیں ہوتی وہ ہمیشہ طلب علم ہی میں رہتا ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل خاص ہے۔ارشاد رب قدیر ہے: ''اور آپ فرمائیے کہ مالک میرے زیادہ فرمادے میرے علم کو'' (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۶۷) دنیادار کبھی دنیا سے سیر نہیں ہوتا۔

(۲۶۱) طالب علم اور طالب دنیا دونوں ہی حریص ہیں مگر دونوں کے انجام و مآل میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔حضرات صوفیاء کرام کے نزدیک دنیا وہ ہے جو دنیا والے سے غافل کردے۔منافقوں کی نماز دنیا تھی۔سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مال عینِ دین۔سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام کی حکومت سیدنا حضرت عثمان غنی کی دولت اور سیدنا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسے اہل ثروت کو دنیادار نہیں کہا جاسکتا کیونکہ انکی دولت رضائے رحمٰن اور رضائے محبوب رحمٰن کا زرین ذریعہ ہے سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر دو دعووں پر آیات کریمہ بھی تلاوت فرمادیں کہ یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ میری سپوٹ میں قرآن کریم ہے کہ دنیادار کے مال کو زیادتی طغیان و زحمت اور عالم دین کے علم دین کو زیادتی رحمت کا سبب فرمایا۔

(۲۶۲) اس حدیث شریف میں وہ مالدار مراد ہیں جو فُساق یا بے دین و بد مذہب ہیں۔بدعقیدہ' بددین' بدمذہب' فساق و فجار مالدار و حکام کے پاس بلاضرورت شرعیہ لالچ اور نفسانی خواہشات اور دنیاوی عزت و مال سمیٹنے کیلئے جانا اٹھنا بیٹھنا دین و ایمان کیلئے خطرناک ہے کہ وہ ان سے موقع بموقع اپنی مرضی کے مطابق فتوے لکھوائیں گے

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

وَيَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ يَقُوْلُوْنَ نَاتِى الْأُمَرَآءَ فَنُصِيْبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِيْنِنَا

اور پڑھیں گے وہ قرآن کریم کو۔ کہیں گے کہ جائیں گے ہم امیروں کے پاس۔ تو لے لیں گے ہم انکی دنیا سے اور بچالائیں گے ہم ان سے دین کو

وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ كَمَا لَا يُجْتَنٰى مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْكُ كَذٰلِكَ لَا يُجْتَبٰى مِنْ قُرْبِهِمْ

اور نہ ہوگا ایسا کہ نہیں چنا جاتا ہے کانٹے والے درخت سے مگر نقصان۔ ایسا ہی نہیں چنا جاتا ہے امیروں کی نزدیکی سے

اِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ كَاَنَّهٗ يَعْنِي الْخَطَايَا. (رواہ ابن ماجۃ)

مگر فرمایا سیدنا حضرت محمد بن صباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ گویا کہ وہ یعنی خطائیں ہیں۔

(۲۶۳) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ

ترجمہ: سیدنا حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اگر اہل علم محفوظ رکھتے علم کو

وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ اَهْلِهٖ لَسَادُوْا بِهٖ اَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوْهُ لِاَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوْا

اور رکھتے اسکو اسکے اہل کے پاس تو سردار ہو جاتے اس علم کی وجہ سے اپنے زمانے والوں کے۔ لیکن خرچ کیا انہوں نے اس علم کو اہل دنیا کیلئے تاکہ پہونچیں

بِهٖ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوْا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَّاحِدًا هَمَّ آخِرَتِهٖ

وہ اسکے ذریعے انکی دنیا کو، تو وہ بے وزن ہو گئے انکی نظروں میں۔ بیشک میں نے سنا پیارے نبی ﷺ سے کہ فرماتے ہیں کہ جس نے بنالیا غموں کو ایک غم اپنی آخرت کا غم

كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ اَحْوَالَ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ اَيِّ اَوْدِيَتِهَا هَلَكَ. (رواہ ابن ماجۃ)

تو کافی ہوگا اسکو اللہ اسکی دنیا کے غم سے اور جو شخص کہ پریشان کریں اس کو غم دنیا کے حالات کے تو نہیں پرواہ فرمائیگا اللہ کہ کون سے جنگل میں ہلاک ہو گیا۔

(۲۶۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ وَاِضَاعَتُهٗ اَنْ تُحَدِّثَ بِهٖ غَيْرَ اَهْلِهٖ. (رواہ الدارمی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے علم کی آفت بھول جانا ہے اور بربادی اسکی یہ ہے کہ بیان کرے تو اس کو اس کے نااہل سے۔

(۲۶۵) حدیث شریف: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِكَعْبٍ مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ

ترجمہ: بیشک سیدنا امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا سیدنا حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے کہ کون ہیں اصحاب علم؟

का टुकड़ा है तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने ईजाद किया इस्लाम में अच्छा तरीक़ा तो उसके लिये अज्र है और उसका भी सवाब है जिसने अमल किया उसे नए अच्छे तरीक़े पर उसके बाद, बग़ैर इसके कि कम किया जाए उनके सवाबों में से कुछ भी, और जिसने ईजाद किया इस्लाम में बुरा तरीक़ा, तो है उस पर उसके ईजाद करने का गुनाह और गुनाह उसका जो अमल करेगा उस पर उसके बाद, बग़ैर इसके कि कम किया जाए उनके गुनाहों में से कुछ भी।

218 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं क़त्ल की जाती कोई जान ज़ुल्म से, तो है पहला बेटा हज़रते आदम का हिस्से दार उसके ख़ूने नाहक़ में, इसलिये कि वो पहला है जिसने नया तरीक़ा निकाला क़त्ल करने का।

219 हदीस शरीफ़:– फ़रमाते हैं प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि जो चला ऐसा रास्ता कि तलाश करता है उसमें इल्म तो चलाएगा अल्लाह तआला उसको रास्ता जन्नत के रास्तों में से और बेशक फ़रिश्ते बिछाते हैं अपने पैरों को तालिबे इल्म की रज़ा के लिये और बेशक आलिम कि उसके लिये दुआ ए मग़फ़रत करती हैं वो जो आसमानों में हैं और जो ज़मीन नें हैं और मछलियाँ जो पानी के अंदर हैं और बेशक आलिम की फ़ज़ीलत आविद पर ऐसी है जैसे चाँद की फ़ज़ीलत चौधवीं रात में तमाम

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

جیسا کہ آجکل ہورہا ہے کہ فساق و فجار مالدار ولیڈران انتخابات کے موقع پر ان دنیادار مفتیوں سے فتوے لکھاتے ہیں اور یہ لکھتے ہیں اور قارونی دولت بٹورتے ہیں۔ دین دار مالداروں کے پاس دینی فائدے کیلئے حضرات علماء کرام ومفتیان عظام کا جانا اچھا اور بہت اچھا ہے۔ سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام بادشاہ مصر کے یہاں مالیات کے افسر رہے۔ آپکی برکت سے بادشاہ مصر کو دولت ایمان نصیب ہوئی۔ اور دنیا کو قحط سے امان مل گئی۔ سیدنا حضرت قاضی امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ہارون رشید بادشاہ کے دربار میں قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کے عہدے پر رہے آپکی برکت سے بادشاہ کو تقوے کی دولت نصیب ہوئی اور دنیا علم دین سے مالا مال ہوگئی۔ سیدنا حضرت محمد ابن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نجاست و گندگی پر بیٹھنے والی مکھی امیروں اور حاکموں کے دروازے پر جانے والے علماء، قراء سے اچھی ہے کہ وہ صرف نجاست لیکر آتی ہے اور یہ علماء وقراء دین دیکر اور ظلم لیکر واپس ہوتے ہیں۔

(۲۶۳) جس دل میں فکر آخرت ہوگی تو اس دل میں فکر دنیا نہیں ہوگی۔ اگر دنیاوی تکلیفیں آ بھی جائیں تو انکا دل اثر قبول نہیں کرتا جیسا کہ آجکل "سُن" کردینے کے بعد یا نشہ سنگھادینے کے بعد آپریشن کی تکلیف کا احساس نہیں ہوتا۔ سیدنا حضور شہید اعظم امام عالیمقام حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نشۂ عشق نبی میں ایسے مست تھے کہ کربلا کی قیامت خیز آفتیں آئیں بھی اور گئیں بھی انہیں پتہ بھی نہ چلا۔

(۲۶۴) مال وصحت کی طرح علم بھی تباہ و برباد ہوجاتا ہے۔ علم کی بربادی کی شکل یہ ہے کہ اسے بھول جائے۔ لہٰذا عالم دین کو چاہئے کہ علم سے رابطہ رکھے۔ کتب بینی کرتا رہے۔ مطالعہ کو مشغلہ بنائے رکھے۔ ان تمام عادات و اطوار سے پرہیز کرے جو نسیان پیدا کرتے ہیں بھول کی بیماری کے اسباب بزرگان دین نے بہت سے بیان فرمائے ہیں مثلاً (۱) گناہوں میں ملوث رہنا (۲) ناف سے نیچے استعمال کئے جانے والے کپڑے پائجامہ 'لنگی' جانگیہ 'انڈرویر' نیکر' پتلون جوتے چپل موزے سرہانے رکھنا (۳) غسل خانے میں پیشاب کرنا (۴) ہرا دھنیا کثرت سے استعمال کرنا (۵) چوہے کا جھوٹا کھانا (۶) جوں پکڑ کر زندہ چھوڑ دینا (۷) ٹھہرے پانی میں پیشاب کرنا (۸) عالک گوند چبانا (۹) کھٹا سیب کھانا (۱۰) سیب کے چھلکے کھانا۔ روزنہ ایک سوایک مرتبہ رب زدنی علما پڑھکر سینے پر دم کرنے سے حافظہ مضبوط ہوتا ہے۔ ہر نماز کے بعد داہنا ہاتھ سر پر رکھکر اکیس مرتبہ یا قوی پڑھکر سینے پر دم کرنے سے حافظہ قوی ہوتا ہے۔ اس حدیث شریف میں نااہل سے مراد کوئی قوم یا برادری نہیں بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جو علم کی باریکیاں نہ سمجھ سکیں۔ کیونکہ یہ لوگ علم حاصل کرکے دنیا میں ناسمجھی یا کم سمجھی کے باعث فتنہ وفساد برپا کرینگے اور وہ لوگ بھی نااہل ہیں جو پڑھیں تو مگر عمل سے دور رہیں جیسا کہ آجکل دیکھا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سبکو علم نافع' عقل کامل اور اعمال صالحہ کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین

بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وآلہ واصحابہ اجمعین۔

(۲۶۵) مال وجاہ کی طرح اور اسباب دنیا جمع کرنے میں رغبت یہ علماء کے دلوں سے برکت علمی اور ہیبت علمی اور انوار علم کو نکالدیتی ہے۔ سیدنا حضور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ سوال اسلئے فرمایا کہ آپ توریت شریف کے بڑے عالم تھے اور آپ سے معلوم یہ کرنا تھا کہ اس سلسلے میں توریت شریف نے کیا بیان کیا ہے اور کسے عالم فرمایا ہے؟۔ لالچی' عالم حق گو نہیں ہوسکتا ہے۔ حق گوئی اس عالم میں ہوگی جو لالچ سے دور ہوگا۔

(۲۶۶) گناہ اور اسباب گناہ کیا ہیں اور اس سے بچنے کا ذریعہ و طریقہ کیا ہے۔ نیکیوں کو جاننا چاہئے تاکہ انہیں کرسکے اور گناہوں کو بھی جاننا چاہئے تاکہ ان سے بچ سکے۔ حضرات علماء کرام فرماتے ہیں کہ کفریات کا سیکھنا فرض ہے تاکہ ان سے بچ سکے۔ صرف برائیوں کو ہی نہ پوچھا جائے بلکہ نیکیوں کو بھی پوچھا جائے جو پیارے نبی ﷺ کی شان رحمت کے شایان شان ہے۔ علماء کی دو قسمیں ہیں علماء حق وعلماء خیر اور علماء سوء وعلماء شر۔ عالِم کے بگڑ جانے سے عالَم بگڑ جاتا ہے اور عالِم کے سنبھل جانے سے عالَم سنبھل جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عالم امت مسلمہ کے جہاز کا کپتان ہے کہ یہ تیرا تو اُمت تیرے گی اور یہ ڈوبا تو امت ڈوب جائے گی۔ آج کل اہل سنت وجماعت کے علاوہ جتنے بھی فرقے ہیں سبکے سب علماء سوء و

قَالَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ قَالَ فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَآءِ قَالَ الطَّمَعُ ۔ (رواہ الدارمی)

فرمایا حضرت کعب نے جوعمل کرتے ہیں اسپر، جسکا وہ علم رکھتے ہیں، حضرت عمر نے فرمایا کسنے نکال دیا علم کو دلوں سے علماء کے؟ حضرت کعب نے فرمایا لالچ نے۔

(۲۶۶) حدیث شریف: سَاَلَ رَجُلُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَاتَسْاَلُوْنِیْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِیْ

ترجمہ: سوال کیا ایک شخص نے پیارے نبی ﷺ سے "شر" کے بارے میں۔تو فرمایا پیارے نبی نے نہ پوچھو تم مجھ سے "شر" کے بارے میں اور سوال کرو تم مجھ سے

عَنِ الْخَيْرِ يَقُوْلُهَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ۔ (رواہ الدارمی)

"خیر" کے بارے میں۔ پیارے نبی نے اسکو تین بار فرمایا پھر فرمایا خبردار! شریروں کے شریر شری علماء ہیں اور اچھوں میں اچھے خیر والے علماء ہیں۔

(۲۶۷) حدیث شریف: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً

ترجمہ: سیدنا حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیشک سب سے زیادہ بُرا لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک درجے کے اعتبار سے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَالِمٌ لَا يَنْتَفِعُ بِعِلْمِهٖ۔ (رواہ الدارمی)

روز قیامت وہ عالم ہے کہ نہ نفع حاصل کرے کوئی اس کے علم سے۔

(۲۶۸) حدیث شریف: عَنْ زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ قَالَ قَالَ لِیْ عُمَرُ هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْاِسْلَامَ

ترجمہ: سیدنا حضرت زیاد ابن ہدیر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا مجھ سے حضرت عمر فاروق اعظم نے کہ تم پہچانتے ہو کہ کیا چیز ڈھاتی ہے اسلام کو؟

قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ يَهْدِمُهٗ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ۔ (رواہ الدارمی)

حضرت زیاد نے فرمایا کہ میں نے کہا میں نہیں جانتا۔ حضرت فاروق اعظم نے فرمایا ڈھاتا ہے اسلام کو عالم کا پھسل جانا اور جھگڑنا منافق کا قرآن میں اور گمراہ کن راجاؤں کا راج

(۲۶۹) حدیث شریف: عَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِی الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ

ترجمہ: سیدنا حضرت حسن بصری سے مروی انہوں نے فرمایا علم دو قسم کے ہیں کہ ایک علم تو دل میں ہے یہ علم نفع دینے والا ہے۔

وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى ابْنِ آدَمَ۔ (رواہ الدارمی)

اور ایک علم زبان پر ہے تو یہ علم اللہ تعالیٰ کی حجت ہے۔ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد پر۔

सितारों पर और बेशक हज़राते औलामाए किराम वारिस हैं हज़राते अंबियाए किराम के और बेशक हज़रात अंबियाए किराम ने नहीं वारिस बनाया दीनार का और न दिरहम का, और बस वारिस बनाया उन्होंने इल्म का, तो जिसने लिया इल्म तो लिया उस ने पूरा हिस्सा।

220 हदीस शरीफ़:– ज़िक्र किया गया बारगाहे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम में दो शख़्सों का, एक उन दोनों में का आबिद है और दूसरा आलिम है तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि आलिम की फ़ज़ीलत आबिद पर ऐसी है जैसे मेरी फ़ज़ीलत तुम्हारे अदना पर, फिर फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक अल्लाह तआला और उसके फ़रिश्ते और आसमानों और ज़मीन वाले यहाँ तक कि च्यूँटियाँ अपने बिलों में और मछलियाँ खुसूसी दुआ ए रहमत करती हैं, लोगों को अच्छी बातें सिखान वाले पर।

221 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक लोग तुम्हारे पैरू हैं और बेशक बहुत लोग आएँगे तुम्हारे पास ज़मीन के चारों तरफ़ से कि समझ हासिल करेंगे दीन में, तो जब आएँ वो तुम्हारे पास तो ताकीद करो तुम उनको भलाई की।

222 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दानाई की बात गुमी हुई चीज़ है दाना की, तो जहाँ पाए ले ले उसको कि वो ज़्यादा हक़दार है उसका।

علماء شر کی شرارتوں کا نتیجہ ہیں۔ اور یہ علماء حق وعلماء خیر یعنی علماء اہل سنت کی برکت ہے کہ اصل اسلام اپنے رنگ میں موجود ہے۔

(۲۶۷) یہ وعیدان علماء کیلئے ہے جو نہ تو مسائل بیان کریں اور نہ کوئی دینی کتاب لکھیں بس حقہ پئیں اور پان چبائیں اور رات ودن گپیں جھاڑیں۔ وہ علماء لائق مبارک باد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے قوت تحریر و تقریر سے نوازا ہے اور ان کی زبان وقلم حق گوئی وحق رقم کرنے میں مصروف ہیں۔ اس حدیث شریف کا ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے جو عالم دین اپنے دین سے خود نفع حاصل نہ کرسکے یعنی عملی دنیا اسکی زیروبٹا زیرو ہے۔ عالم بےعمل ہے۔ علم گویا کہ ایک درخت ہے اور عمل اسکا پھل ہے۔ کتنا بڑا محروم اور کم نصیب ہے وہ شخص جو اپنے درخت کا پھل خود نہ کھاسکے۔ بےعمل جاہل کو ایک عذاب ہے اور بےعمل عالم کو سات گنا عذاب ہوگا۔ لوگوں میں سب سے سخت عذاب میں قیامت کے دن وہ عالم ہوگا جسکو اسکے علم نے فائدہ نہ دیا ہو یعنی بےعمل رہا ہو۔

(۲۶۸) اسلام کو ڈھانے کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کی عزت و وجاہت کو دل سے نکال دیتی ہے اور اسلام کو ڈھانے والی تین چیزیں ہیں (۱) عالم کا پھسل جانا کہ علماء آرام طلب ہو جائیں اور کوتاہیوں کا شکار ہو جائیں، مسائل کی تحقیق وتدقیق سے روگردانی کرنے لگیں، غلط مسائل بیان کرنے لگیں، بے دین و بدعقیدہ علماء، علماء حق کی جگہ لے لیں اور بدعت سیئہ کو سنت قرار دیں (۲) نمائشی مسلمان، نام نہاد عالم دین اپنی رائے کے مطابق قرآن کریم کے معانی بیان کریں (۳) اور گمراہ لوگ حاکم وراجہ و بادشاہ بن جائیں اور لوگوں کو اپنی اطاعت و فرمانبرداری پر مجبور کریں۔ ان صورتوں میں لوگوں کے دلوں سے اسلام کی ہیبت نکل جائیگی جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے کہ علماء کی بےعملی سستی وکاہلی نے منافقین یعنی بدعقیدہ مولویوں کی بدعقیدگی بدچلنی نے اور گمراہ راجاؤں کے راج نے جیسا کہ آج کل عرب حکمرانوں کا کردار ہے کہ امریکہ و برطانیہ کے بندر بنے ہوئے ہیں کہ امریکہ و برطانیہ جیسے نچاتے ہیں ناچتے ہیں۔ اسلام کے ڈھانے کا سبب بنے ہوئے ہیں اسلام اور مسلمانوں کی کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ اللہ تعالیٰ عرب دنیا کو موجودہ حکمرانوں سے آزادی وخلاصی مرحمت فرمائے۔ آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوۃ والتسلیم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔ عالم کا پھسل جانا یہ بھی ہے کہ کہ وہ فسق وفجور میں مبتلا ہو جائے حالانکہ عالم دین کا کردار وعمل بھی ایسا ہو جو خود اپنی جگہ تبلیغ کا کام انجام دے۔

(۲۶۹) دل والے علم کو علم باطن کہتے ہیں اور زبان والے علم کو علم ظاہر کہتے ہیں۔ بندے کو علم ظاہر اور علم باطن دونوں کی ضرورت ہے۔ علم ظاہر کے بغیر باطن کی اصلاح نہ ہوگی اور علم ظاہر تمام نہ ہوگا جب تک اصلاح باطن نہ ہو۔ یہ دونوں علوم جسم وروح کی طرح ہیں کہ ایک دوسرے کا چولی دامن کا ساتھ ہے دونوں ہوں تو ہی انسانی زندگی کا وجود ہے۔ علم نافع وہ ہے جسکی روشنی دل میں پھیلے جس سے دل کی تاریکی دور ہو اور دل نور سے معمور ہو اور اس پر حقائق کے پردے کھلیں اور اسرار و رموز پر آگاہ ہو، یہ علم عالم کو بھی نفع دیگا اور عالم کو بھی نفع دیگا۔ عالم دین کا وعظ و بیان اور اسکی صحبت ومعیت اکسیر ہے۔ عالم حق کی علامت یہ ہے کہ اسکے دل میں خوف خدا، عشق محبوب خدا بھرپور ہوگا اور ہمہ اوقات یاد الٰہی یا دمحبوب الٰہی میں محو ومستغرق ہوگا۔ حضرات صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ علم بنا تصوف کے فسق ہے اور تصوف بنا علم کے بے دینی ہے۔ اگر عالم باتیں تو خوب اچھی اچھی مٹھارے اور اسکا دل انوار علمی اور بدن آثار علمی سے عاری وخالی ہو تو یہ علم قیامت کے دن عالم کے خلاف الزام کے طور پر پیش کیا جائیگا اور اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ تو سب کچھ جانتے بوجھتے ہوئے گمراہ و بدعمل کیوں ہوا؟۔ حضرات صوفیائے کرام فرماتے ہیں جس عمل میں تصوف کی چاشنی نہ ہو وہ علم زبانی اور وراثت شیطانی ہے۔ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کا علم باطنی تھا اور شیخ نجدی شیطان لعین کا علم زبانی جمع خرچ تھا۔

(۲۷۰) بارگاہ رسالت سے سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دو علم ملے ایک تو علم احکام و اخلاق جن کی آپ نے تبلیغ وتشہیر فرما دی اس علم کو علم ظاہر کہتے ہیں۔ دوسرا علم، علم باطن ہے جسے عوام سے پوشیدہ رکھا کہ عوام اسکی گہرائی وباریکی تک نہ پہنچ سکیں گے اور یہ علم خاص ہے حضرات علماء وعرفاء کیساتھ یہ اس کے متحمل ہوتے ہیں۔ یا دوسرا علم یہ تھا کہ میرے عالم ظاہر سے پردہ فرمانے کے بعد فتنہ و فساد کا دروازہ کھلے گا اور دینی معاملات میں رخنہ اندازی ہوگی۔

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

(۲۷۰) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَائَیْنِ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابو ہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ محفوظ کئے میں نے پیارے رسول اللہ ﷺ سے دو برتن علم کے،

فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهٗ فِیْكُمْ وَاَمَّا الْآخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهٗ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ یَعْنِیْ مَجْرَی الطَّعَامِ۔ (رواہ البخاری)

ایک کو ان دونوں میں سے تو پھیلا دیا اسکو تم نے اور دوسرا کہ اگر پھیلاؤں میں اسکو تو کاٹ دیا جائے یہ گلا یعنی کھانا جاری ہونے کی جگہ۔

(۲۷۱) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ یٰاَیُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَیْئًا فَلْیَقُلْ بِهٖ

ترجمہ: سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اے لوگو! جو جانے کچھ بھی چاہیئے کہ وہ بیان کردے اسکو

وَمَنْ لَّمْ یَعْلَمْ فَلْیَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ

اور جو نہ جانے تو چاہیئے کہ کہے اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے۔ یہ جانکاری کی بات ہے کہ کہدے اسکے بارے میں جسکو نہ جانتا ہو کہ اللہ تعالیٰ زیادہ جاننے والا ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لِنَبِیِّهٖ قُلْ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِیْنَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے" آپ فرمائیے نہیں مانگتا میں تم سے اس پر کوئی معاوضہ اور نہ میں بناوٹی باتیں کرنے والوں میں سے ہوں" (بصیرۃ الایمان ص ۱۱۲۶)

(۲۷۲) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِیْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِیْنَكُمْ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: سیدنا حضرت محمد ابن سیرین سے مروی انہوں نے فرمایا بیشک یہ علم دین ہے تو غور کرو کس سے حاصل کرتے ہو تم دین اپنا۔

(۲۷۳) حدیث شریف: عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ یَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِیْمُوْا فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِیْدًا

ترجمہ: سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اے قراء کی جماعت سیدھے رہو کیونکہ تم بہت پہلے ہو

وَاِنْ اَخَذْتُمْ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِیْدًا۔ (رواہ البخاری)

اور اگر تم ہوگئے دائیں بائیں تو پڑ جاؤ گے تم دور والی گمراہی میں۔

(۲۷۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے پناہ مانگو تم اللہ تعالیٰ کی غم کے کنویں سے۔ حضرات صحابۂ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ

---

223 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि एक फ़कीह ज़्यादा भारी है शेखे़ नजदी शैतान पर हज़ारों आबिदों से।

224 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि इल्म दीन की तलाश फ़र्ज़ है हर मुसलमान पर, और रखने वाला इल्म का 'इल्म के नाअहेल के सामने' ऐसा है जैसा कि हार पहनाने वाला सुवरों को जवाहरात और मोतियों और सोने का।

225 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दो ख़सलतें कि नहीं जमा होतीं मुनाफ़िक़ में:– हुस्ने अख़लाक़ और न दीन में समझ।

226 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो निकला तलाशे इल्म में तो वो अल्लाह तआला के रास्ते में है यहाँ तक कि वो वापस आ जाए।

227 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने तलाश किया इल्मे दीन को तो हो गया तलाश करना कफ़्फ़ारा उसका जो गुज़रा गुनाहों में से।

228 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हरगिज़ सैर न होगा ईमान वाला ख़ैर से कि सुनता है वो उसको यहाँ तक कि होगी उसकी इन्तेहा जन्नत।

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

سیّدنا حضرت ابو ہریرہ کو ان لوگوں کے نام تک معلوم تھے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ ۶۰ھ کے فتنوں سے پناہ مانگا کرتے تھے اور دعاء کیا کرتے تھے یا اللہ تعالیٰ تو مجھے ۶۰ھ کے فتنوں سے بچا، چنانچہ جب سیّدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ۶۰ھ میں وصال شریف ہوا تو یزید پلید زبردستی تخت نشیں ہو گیا اور فتنہ وفساد کا بازار گرم کیا، حضرت ابو ہریرہ کی یہ دعاء قبول ہوئی اور ۵۹ھ میں آپکا وصال شریف ہوا یزید پلید دین کے معاملات میں رخنہ اندازی فتنہ پردازی کریگا اس کو پیشنگوئی کے طور پر پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرما دیا تھا۔ حدیث شریف: سیّدنا حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سرکار دوعالم ﷺ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ پہلا شخص جو میری سنت کو بدلے گا بنی امیہ کا ایک شخص ہوگا کہا جائیگا اس کو یزید (صواعق محرقہ ص۱۳۲) یہ نامزد ڈگری ہے۔ شرعی مسائل تو صاف صاف بے خوف وخطر بیان کرنے چاہئیں مگر تصوف کے رموز واسرار نا اہلوں کو نہ بتائے جائیں۔ غیر ضروری باتیں جنکے ظاہر کرنے سے فتنہ وفساد کو ہوا ملتی ہو انہیں ہرگز ظاہر نہ کیا جائے۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی ﷺ کو علوم غیبیہ عطا فرمائے ہیں اور پیارے نبی کی وساطت سے حضرات صحابہ کرام کو بھی عطا فرمائے۔ جب سیّدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علم کا یہ عالم ہے تو حضرات خلفائے راشدین کے علوم غیبیہ کا عالم کیا ہوگا۔ جن کو یہ علوم غیبیہ عطا فرمائے گئے وہ اللہ والوں کے علوم غیبیہ پر مطلع ہونے کے قائل ہیں اور انکے وابستگان بھی اسی عقیدے کے حامل ہیں۔ جنہیں بدعقیدگی کے باعث یہ علم غیب ملا ہی نہیں وہ اللہ والوں کیلئے علم غیب کے انکاری ہیں اور ان کی ذریت بھی انکار کی مرتکب ہے۔

(۲۷۱) اس حدیث شریف میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ کوئی عالم اپنی لاعلمی کو چھپانے کیلئے اناپ شناپ مسائل بیان نہ کرے اگر کوئی مسئلہ معلوم نہیں ہے تو صاف کہہ دے کہ اللہ ورسول جانیں۔ سیّدنا امیر المومنین باب علم النبی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب منبر مبارک پر جلوہ افروز تھے کسی نے آپ سے کوئی مسئلہ پوچھا آپنے صاف ارشاد فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں وہ گستاخ بولا کہ آپ بے علمی کے باوجود منبر پر کیوں چڑھ گئے آپنے فرمایا کہ میں بقدر علم منبر پر چڑھا ہوں اگر بقدر جہالت چڑھتا تو آسمان پر پہونچ جاتا (مرقاۃ شریف) سیّدنا حضرت علی جیسے علم کے پیکر نے ''مجھے معلوم نہیں'' فرما کر دنیا بھر کے علماء کو ذہن ومزاج دیا کہ کسی مسئلے کے بارے میں یہ کہنا ''مجھے معلوم نہیں'' یہ عالم کی توہین نہیں۔ اگر عالم کو مسئلہ معلوم نہیں یا یاد نہیں تو انکار کرنا اسکا کمال علمی ہے کہ اپنی بے علمی جاننا بھی علم ہے اپنی جہالت سے ناواقف ہونا بھی ایک جہالت ہے۔ حضرات مفتیان کرام اپنے فتووں کے اخیر مین سب کچھ جانتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ و رسولہ الاعلیٰ اعلم لکھتے ہیں اور اللہ ورسول کے علوم کے خطبے پڑھتے ہیں اگر یہ مفتیان کرام جانتے نہ ہوتے تو فتوے کیسے لکھتے۔ سیّدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ فاکھہ (میوہ) اور ابّ (چارہ) میں کیا فرق ہے؟ تو آپنے بڑی صفائی سے فرمایا ''مجھے خبر نہیں'' سیّدنا حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۳۶ مسائل میں فرمایا ''میں نہیں جانتا'' سیّدنا حضرت امام الائمہ حضور امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا دہر کیا چیز ہے؟ آپنے فرمایا مجھے پتہ نہیں۔ پیارے نبی ﷺ تو اولین و آخرین میں سب سے زیادہ جاننے والے ہیں اور ساری کائنات کے معلم اعظم ہیں آپکو بھی جب تک جس چیز کا علم عطا نہ فرمایا گیا تھا تو آپ بھی خاموشی اختیار فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ پیارے نبی ﷺ سے اصحاب کہف کی تعداد پوچھی گئی تو آپنے نہ بتائی کیوں کہ اس وقت تک اسکا علم پیارے نبی ﷺ کو عطا نہ ہوا تھا بعد میں عطا ہوا۔ پیارے نبی ﷺ کو ہر چیز کا علم عطا فرمایا گیا۔ ارشاد رب قدیر ہے: ''اور سکھایا آپ کو وہ سب کچھ جو نہ جانتے تھے آپ۔ اور ہے کرم اللہ کا آپ پر بہت بڑا (بصیرۃ الایمان افادہ قادری معینی ص ۲۳۴)

(۲۷۲) علم شریعت بھی علم دین جب بنے گا جب علم دینے والا عالم دین ہوگا یعنی سنی عالم ہوگا۔ بے دین وبدعقیدہ عالم سے حاصل کیا ہوا علم عموماً بے دینی وبدعقیدگی پر مشتمل ہوگا۔ اسی لئے آجکل لوگ بے دین وبدعقیدہ علماء سے تفسیر وحدیث شریف پڑھ کر گمراہ و بے ایمان ہو رہے ہیں۔ فرمان کیساتھ فیضان بھی ضروری ہے۔

وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِیْ جَهَنَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ یَوْمٍ اَرْبَعَ مِائَةِ مَرَّةٍ قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ

کیا ہے غم کا کنواں؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ ایک گھاٹی ہے جہنم میں کہ پناہ مانگتا ہے اس سے دوزخ ہر دن چار سو مرتبہ۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ

وَمَنْ یَدْخُلُهَا قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ وَاِنَّا مِنْ اَبْغَضِ الْقُرَّاءِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی

اور کون داخل ہوگا اسمیں؟ فرمایا پیارے رسول نے وہ قراء (علماء) جو دکھاوا کرنے والے ہیں اپنے اعمال میں۔ اور بیشک زیادہ ناپسندیدہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں

الَّذِیْنَ یَزُوْرُوْنَ الْاُمَرَاءَ قَالَ الْمُحَارِبِیُّ یَعْنِی الْجَوَرَةَ. (رواہ الترمذی)

وہ قراء ہیں جو زیادہ آتے جاتے ہیں مالداروں کے ہاں۔ فرمایا حضرت محاربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یعنی ظالم مالدار۔

(۲۷۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یُوْشِكُ اَنْ یَاْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَایَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عنقریب یہ کہ آئے گا لوگوں پر ایک وقت نہ باقی رہے گا اسلام سے

اِلَّا اِسْمُهٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْآنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِیَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدٰی

مگر نام کا اسلام۔ اور نہ باقی رہے گا قرآن سے مگر رواج اس کا۔ مسجدیں ان کی آباد ہوں گی اور وہ خالی ہوں گی ہدایت سے

عُلَمَاؤُهُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِیْهِمْ تَعُوْدُ. (رواہ البیہقی)

علماء ان کے علماء شر ہوں گے۔ مخلوق میں آسمان کے نیچے انکے پاس سے فتنہ نکلے گا اور انہیں میں لوٹ جائے گا۔

(۲۷۶) حدیث شریف: عَنْ زِیَادِ بْنِ لَبِیْدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم شَیْئًا فَقَالَ ذَاكَ عِنْدَ اَوَانِ

ترجمہ: سیدنا حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ذکر فرمایا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کا تو فرمایا کہ یہ وقت ہوگا

ذِهَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ یَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَءُ الْقُرْآنَ وَنُقْرِئُهٗ اَبْنَائَنَا

علم کے چلے جانے کا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ علم کیسے چلا جائیگا حالانکہ ہم قرآن کریم پڑھتے ہیں اور ہم پڑھاتے ہیں قرآن کریم اپنے بچوں کو

وَیُقْرِئُهٗ اَبْنَائُنَا اَبْنَائَهُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ زِیَادُ اِنْ كُنْتُ لَاَرَاكَ مِنْ اَفْقَهِ

اور پڑھائینگے قرآن کریم ہمارے بچے اپنے بچوں کو قیامت تک۔ تو فرمایا پیارے نبی نے کہ روئے تمہیں تمہاری ماں اے زیاد! ہم تو زیادہ سمجھدار سمجھتے تھے تم کو

---

229 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिससे पूछी गई इल्मी बात जिसका उसे इल्म है फिर छुपाया उसको तो लगाम दी जाएगी उसे रोज़े क़यामत, आग की लगाम।

230 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने तलब किया इल्म को ताकि मुक़ाबला करे उसके ज़रिये औलामाए किराम से या झगड़ा करे उसके ज़रिये बेवक़ूफ़ों से या फेरे उसके ज़रिये लोगों की तवज्जे को अपनी तरफ़ तो दाख़िल फ़रमाएगा उसको अल्लाह तआला आग में।

231 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने सीखा इल्म कि तलाश की जाती है जिससे अल्लाह तआला की रज़ा, नहीं सीखता है उस इल्म को मगर इसलिये कि पहुँचे उसके ज़रिये दुनिया का सामान तो नहीं पाएगा वो जन्नत की उरफ़ क़यामत के दिन यानी जन्नत की खुशबू।

232 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि सरसब्ज़ व शादाब रखे अल्लाह तआला उस बंदे को जो सुने मेरा कलाम तो याद रखे उसको और ख़्याल रखे उसका और पहुँचा दे उसको तो यह बहुत से फ़िक़्ह के उठाने वाले ग़ैर फ़क़ीह हैं और बहुत से फ़िक़्ह के उठाने वाले उस तरफ़ हैं जो बड़ा फ़क़ीह है, तीन हैं कि नहीं ख़यानत करता उस पर मुसलमान का दिल, ख़ालिस करना अमल अल्लाह तआला के लिये और मुसलमानों की ख़ैरख़्वाही करना और ईमान वालों की जमाअत

مزاج ہوگا۔ جہاد کا نام ہوگا مگر دین کیلئے نہیں ملک گیری کیلئے۔ قرآن کریم کے نقوش کاغذ پر اور الفاظ زبانوں پر ہونگے اور احترام قرآن کریم قلب سے اور قرآن کریم پر عمل قالب سے غائب ہوگا۔ یا قرآن کریم کا استعمال رسماً ہوگا کہ پڑھا جائیگا یا رکھا جائیگا مکانوں میں یا کچہریوں میں جھوٹی قسمیں کھانے کیلئے استعمال کیا جائیگا اور عمل کرنے کیلئے کفار و مشرکین کے مرتب کردہ قوانین ہونگے جن پر دل و جان سے عمل کیا جائیگا۔ مسجدوں کی عمارتیں عالیشان ہونگی، نقش و نگار کی بھرمار ہوگی آسائش و زیبائش ضرورت سے زیادہ ہوگی مگر نمازیوں سے خالی ہونگی۔ مسجدوں کے امام بے دین و بدعقیدہ ہونگے مسجدیں بجائے ہدایت کے بے دینوں بدعقیدہ لوگوں کا اڈہ بن جائیں گی، مسجدوں کو ہوسٹل کا مقام دیدیا جائیگا، مسجدوں کا احترام باقی نہ رہے گا انہیں ''سرائے'' بنادیا جائیگا جیسا کہ آج کل اسلام کے نام پر جماعتیں اور وفود معرض وجود میں آئی ہیں اور انہوں نے کھانے پینے سونے آرام کرنے کیلئے مسجدوں کا بے جا استعمال شروع کر دیا ہے کہ لگتا ہے کہ یہ مسجدیں نہیں بلکہ ''اسلامی ڈھابے'' ہیں۔ مسجدوں سے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے گمراہ کن درس کی آوازیں آئیں گی مگر درس کے نام پر زہر دیا جائیگا۔ قرآن کریم کے نام پر کفر و عصیان و طغیان نشر کیا جائیگا۔ عقائد حقہ اور معمولات بزرگان دین پر حملے ہونگے اور سنی عوام کو نئے مسلک و مذہب کا دلدادہ بنایا جائیگا۔ ان بے دین علماء کی کثرت ہوگی اور یہ نام نہاد علماء ہونگے، حقیقت میں جہلاء ہونگے انکا فتنہ تمام امت مسلمہ کو گھیر لیگا، ان کا فتنہ جہاں سے چلے گا چکر کاٹتا ہوا وہیں پہونچ جائیگا اور دائرہ مکمل ہو جائیگا اور ملت مسلمہ کو اپنے گھیرے میں لے لیگا اور امت مسلمہ فتنۂ بدعقیدگی میں گھر جائیگی۔ کچھ علماء حق بھی رہینگے جو دین کو اسکے اصلی رنگ میں باقی رکھیں گے بزرگان دین کے ڈھنگ میں رکھیں گے جیسا کہ آج دیکھا جارہا ہے کہ سنیت پر مختلف انداز میں شب خون مارا جارہا ہے کہ وہابی بن کر سنیت کو ذبح کر رہے ہیں تو کوئی سنیت اور عشق رسول کو ڈھنڈورا پیٹ کر سنیت کی شہ رگ پر خنجر چلا رہا ہے اور اسمٰعیل دہلوی کا دم بھر رہا ہے، مراسم بزرگان دین کی دھجیاں بکھیر رہا ہے۔ ایسے گھمبیر ماحول میں اللہ تعالیٰ نے ایسے علماء حق کو بھی باقی رکھا ہے جنہوں نے علماء شر کے چہروں سے نقاب الٹ دی ہے اور بے حسی عشق رسالت کا بھانڈا پھوڑ دیا ہے اللہ تعالیٰ اپنے دین کا حافظ و ناصر ہے۔

(۲۷۶) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے علم اٹھ جانے سے پہلے کی ہولناکیاں بیان فرمائیں۔ یہ ہولناک واقعات اس وقت رونما ہونگے جب علم دین اٹھ جائیگا اور لوگ علم دین کے اجالے سے محروم ہوکر بحر ظلمات میں ناک ٹوئیاں مار رہے ہونگے۔ سیدنا حضرت زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوال پر پیارے نبی ﷺ نے عتاب کا اظہار فرمایا اسمیں تعلیم ہے کہ کوئی بھی معلم کسی بھی متعلم کے بے جا اور نامناسب سوال پر عتابانہ رخ اختیار کر سکتا ہے پیارے نبی ﷺ کا یہ فرمانا کہ ''ہم تو زیادہ سمجھدار سمجھتے تھے تم کو'' اس قسم کے الفاظ اظہار عتاب کیلئے ہوتے ہیں۔ بعض نادان اس سے پیارے نبی ﷺ کے علم غیب کا انکار کرتے ہیں اور اپنی جہالت و رسول دشمنی کا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔ علم اٹھ جانے کا مطلب یہ ہے کہ کتابیں ہونگی ان پر عمل نہ ہوگا علم ہوگا مگر بد عملی شباب پر ہوگی۔

(۲۷۷) اس حدیث شریف میں فرائض سے مراد اسلامی فرائض یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل بھی ہیں اور علم میراث بھی۔ میرے بعد قرب قیامت میں ایک وقت ایسا بھی آئیگا کہ چراغ لے کر بھی ڈھونڈو گے تو صحیح مسائل بتانے والا میسر نہ آسکے گا۔ حضرات علماء حق اٹھ جائیں گے اگر کوئی مرجائے اور اسکے وارث میراث کا مسئلہ معلوم کرنے نکلیں تو انہیں میراث کا مسئلہ بتانے والا مفتی نہ مل سکے گا یہ یا تو قلت علم کے سبب ہوگا یا فتنوں کی کثرت کی وجہ سے یہ حال ہوگا۔

(۲۷۸) جس علم سے نہ تو خود عالم نفع اٹھائے اور نہ دوسرے لوگ فائدہ اٹھا سکیں وہ اس مال کی طرح مضر و بیکار ہے جو خزانے کی زینت تو رہے مگر نہ تو مالک کو اس مال سے کوئی فائدہ پہونچے اور نہ دوسرے لوگوں کو کوئی فائدہ پہونچے کہ نہ تو غرباء و مساکین کے کام آئے اور نہ ہی قومی و ملی کاموں میں لگ سکے یہ مال وبال جان ہے اسی طرح وہ علم بھی وبال اور جان کا جنجال ہے جو خود کو اور دوسروں کو فائدہ نہ پہنچا سکے۔

(۲۷۹) اس حدیث پاک میں پیارے نبی ﷺ نے دو قسم کے علوم غیب ارشاد فرمائے (۱) پیارے نبی ﷺ نے یہ خبر دی کہ عالم کی

رَجُلٍ بِالْمَدِیْنَةِ اَوَلَیْسَ هٰذِهِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصَارٰی یَقْرَؤُنَ التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِیْلَ لَایَعْمَلُوْنَ بِشَیْءٍ مِّمَّا فِیْهِمَا۔ (رواہ احمد)

مدینے شریف کے لوگوں سے۔ کیا نہیں ہیں یہ یہود و نصاریٰ کہ پڑھتے ہیں توریت وانجیل کو۔ نہیں عمل کرتے وہ کچھ بھی اس پر جو توریت وانجیل میں ہے۔

(۲۷۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ سیکھو تم علم اور سکھاؤ تم علم لوگوں کو۔ سیکھو تم فرائض

وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ فَاِنِّیْ اِمْرَءٌ مَّقْبُوْضٌ وَالْعِلْمُ سَیُنْقَبِضُ

اور سکھاؤ تم فرائض لوگوں کو، سیکھو تم قرآن کریم اور سکھاؤ تم قرآن کریم لوگوں کو۔ تو بیشک میں ایک شخصیت ہوں کہ وفات دیا جاؤنگا اور علم عنقریب اُٹھ جائیگا

وَیَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰی یَخْتَلِفَ اِثْنَانِ فِیْ فَرِیْضَةٍ لَایَجِدَانِ اَحَداً یَفْصِلُ بَیْنَهُمَا۔ (رواہ الدارمی)

اور ظاہر ہونگے فتنے یہاں تک کہ اختلاف ہوگا کسی فریضے میں تو نہ پائینگے دونوں کسی کو کہ فیصلہ کردے ان دونوں کے درمیان۔

(۲۷۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ عِلْمٍ لَایُنْتَفَعُ بِهٖ کَمَثَلِ کَنْزٍ لَایُنْفَقُ مِنْهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ۔ (رواہ احمد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ایسے علم کی مثال کہ نہ فائدہ اُٹھایا جائے جس سے اُس خزانے کی مثال کیطرح ہے کہ نہ خرچ کیا جائے اُسمیں سے راہ خدا میں۔

﴿باب علم النبی ﷺ ترجمہ: پیارے نبی ﷺ کے علم شریف کا باب﴾

(۲۷۹) حدیث شریف: عَنْ عُمَرَ یَقُوْلُ قَامَ فِیْنَا النَّبِیُّ ﷺ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰی

ترجمہ: سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم سے مروی وہ فرماتے ہیں کہ کھڑے ہوئے ہماری بزم میں پیارے نبی ﷺ تو خبر دی انہوں نے ہمکو پیدائش کی شروعات کی

دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِکَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِیَهٗ مَنْ نَسِیَهٗ۔ (رواہ البخاری)

یہانتک کہ جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کی اور جہنمیوں کے جہنم میں داخل ہونے کی۔ یاد رکھا جسنے یاد رکھا اسکو اور بھلا دیا اسکو جسنے بھلا دیا اسکو۔

(۲۸۰) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ حِیْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّی الظُّهْرَ

ترجمہ: سیدنا حضرت انس سے مروی بیشک پیارے نبی ﷺ تشریف لائے جس وقت زوال ہوگیا تھا سورج تو ظہر کی نماز ادا فرمائی

فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَذَکَرَ السَّاعَةَ وَذَکَرَ اَنَّ بَیْنَ یَدَیْهَا اُمُوْراً عِظَاماً ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ

پھر جب سلام پھیر لیا تو قیام فرمایا منبر شریف پر پھر قیامت کا ذکر فرمایا اور ذکر فرمایا پیش آنے والے بڑے امور کا۔ پھر فرمایا جو پسند کرے یہ کہ

लाज़िम तौर पर पकड़ना तो बेशक उनकी दुआ घेर लेती है उनके मासिवा को।

233 हदीस शरीफ़:– फ़रमाते हैं प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हि सरसब्ज़ व शादाब रखे अल्लाह तआला उस शख़्स को जिसने सुना हमसे कुछ फिर पहुँचा दिया उसको जेसा कि सुना उस ने उसको, बहुत से पहुँचाए हुवे ज़्यादा समझदार होते हैं सुनने वाले से।

234 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बचो तुम मेरी हदीस रिवायत करने से सिवाए उनके जिन्हें तुमने जान लिया है, तो जिसने झूट बोला मुझ पर जानबूझ कर तो चाहिये कि बना ले वो अपना ठिकाना आग का।

235 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने कहा कुरआने करीम में अपनी राय से तो चाहिये कि वो बना ले अपना ठिकाना आग से और एक रिवायत में है जिसने कहा कुरआन में बिना इल्म के तो चाहिये कि बना ले वो अपना ठिकाना आग का।

236 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने कहा कुरआने करीम में अपनी राय से फिर ठीक भी कहदे जब भी ख़ता की है उस ने।

237 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि झगड़ा करना कुरआने

پیدائش کی ابتداء کیسے ہوئی (۲) پیارے نبی ﷺ نے خبر دی کہ عالم کی انتہا کیسے ہوگی۔ گویا کہ پیارے نبی ﷺ نے ابتداء آفرینش سے لیکر تا قیام قیامت تمام حالات و واقعات بیان فرمادئے یہ ہے پیارے نبی کا علم غیب یعنی ماضی کی بھی خبر ہے اور مستقبل کی بھی خبر ہے جو ہو چکا اسکی بھی خبر ہے اور جو کچھ ہوگا اسکی بھی خبر ہراسی کو علم ماکان و ما یکون کہتے ہیں اس حدیث شریف کی شرح فرماتے ہوئے حضرات محدثین کرام فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف میں دلالت ہے کہ خبر دی پیارے نبی ﷺ نے ایک ہی محفل پاک میں تمام حالات مخلوقات کی ازابتداء تا انتہا (عینی شرح بخاری فتح الباری شرح بخاری، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

(۲۸۰) یہ حدیث شریف پیارے نبی کے علوم غیبیہ کے خطبے پڑھ رہی ہے کہ آپنے مجلس عام میں کھلی دعوت دیدی جس کا جو جی چاہے پوچھ لے۔ ایک بدعقیدہ نے پوچھ ہی لیا تو اس کی پول کھل گئی۔ ایک خوش عقیدہ نے دریافت کیا تو طمانیت بھرا جواب مل گیا اور وہ مسرور و خاموش ہو گئے۔ کون جنتی ہے کون جہنمی ہے یہ بات علم غیب ہی ہے جسے پیارے نبی ﷺ نے بیان فرما دیا۔ کون سعید و نیک بخت ہے اور کون شقی و بد بخت ہے اس کا جاننا بھی بلاشبہ غیب کا جاننا ہے کون کس کے نطفے سے پیدا ہے اس کو سوائے ماں کے کون جان سکتا ہے کیوں کہ یہ اندھیرے، تنہائی اور راز داری کی بات ہے مگر کسی کا کوئی راز پیارے نبی ﷺ سے مخفی و پوشیدہ نہیں ہے کیوں کہ شعر:

راز اکبر ہے خود خدائے کریم
میرے آقا نے اس کو دیکھا ہے　(انتخاب قدیری)

منکرین علم غیب مصطفےٰ غالبًا اسی لئے علم غیب رسول کا انکار کرتے ہیں کہیں ان کی بھی پول نہ کھل جائے دنیا و آخرت کا کوئی راز پیارے نبی سے راز نہیں رکھا۔ شعر:

خلق کے راز چھپ نہیں سکتے
کیونکہ خالق کے رزدار ہیں آپ　(یا نبی)

(۲۸۱) زمین جب سکڑ کر پیارے نبی ﷺ کے سامنے پیش ہوگئی اور پیارے نبی ﷺ نے اسکے مشارق و مغارب کو ملاحظہ فرما دیا تو کون سی چیز ہے کائنات کی جو پیارے نبی ﷺ کی نگاہِ پاک سے اوجھل رہیگی حق یہ ہے کہ ساری کائنات پر پیارے نبی ﷺ کی پیاری نظر ہے۔ شعر:

عرش پیش نظر فرش پیش نظر بلکہ ہر شے پہ نور خدا کی نظر
کس کو دیکھا ہے نظروں نے سرکار کیمیا بن گئی مصطفےٰ کی نظر

(۲۸۲) ساری زمین سکڑ کر ہتھیلی کے مثل ہوگئی اور پیارے نبی ﷺ نے ساری دنیا کو مثل کف دست ملاحظہ فرمالیا اور خوبی پر خوبی یہ کہ اس دنیا میں جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے اسے بھی ملاحظہ فرمالیا۔ اسکے بعد بھی پیارے نبی کے علم غیب کا انکار کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ دل ایمان سے خالی و عاری ہے۔ سیدنا حضور غوث اعظم پیر پیراں میر میراں شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے تمام شہروں کو اس طرح دیکھا ہے جیسے ہتھیلی پر رائی کا دانہ۔ شعر:

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا
کَخَرْدَلَۃٍ عَلٰی حُکْمِ اتِّصَالٖ　(قصیدۂ غوثیہ شریف)

فقیری قدیری عرض کرتا ہے۔ شعر:

رائی کا دانہ جیسے ہتھیلی پہ ہو سکے سب شہر ایسے ہیں پیش نظر
یہ ہے فرمان سرکار غوث الوریٰ مرحبا میرے غوث الوریٰ کی نظر

(۲۸۳) اس حدیث شریف میں دو باتیں بہت ہی واضح انداز میں دکھائی دیتی ہیں (۱) ازازل تا ابد کون اپنا ہے کون بیگانہ ہے کون خوش عقیدہ ہے کون بدعقیدہ ہے کون سنی ہے کون کھرا ہے پیارے نبی ﷺ کو سب پتہ ہے پیارے نبی ﷺ نے ان نادانوں کی علامات بھی بیان فرمادی ہیں۔ (۲) یہ بھی معلوم ہوا کہ پیارے نبی ﷺ کے علم غیب میں طعنہ زنی کرنا اور علم غیب مصطفےٰ پر اعتراض کرنا یہ منافقین و کفار و مشرکین کا پرانا وطیرہ و مزاج رہا ہے آج بھی یہ خبط پرانے منافقین کی نئی اولاد پر طاری ہے شعر

علم غیب مصطفےٰ کا کرتا ہے انکار جو
وہ منافق ہے منافق ہے منافق دوستو　(انتخاب قدیری)

(۲۸۴) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے یہودی کے بیان کردہ واقعہ کی تصدیق فرما کر یہ ظاہر فرمادیا کہ جو کچھ یہودی کہہ رہا ہے اسکی ہمیں پہلے سے خبر ہے۔ شعر

علم شہ کونین کی یہ شان تو دیکھو
رہتے ہیں مدینے میں دو عالم کی خبر ہے　(انتخاب قدیری)

يَسْأَلُ عَنْ شَیْءٍ فَلْيَسْئَلْ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ لَاتَسْأَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ مَادُمْتُ

سوال کرے کسی چیز کے بارےمیں تو چاہیے کہ وہ سوال کر لے کہ اللہ تعالی کی قسم نہیں سوال کروگے تم کسی چیز کے بارےمیں مگر میں جوابات دیتا رہوں گا اسکے جبتک میں

فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا قَالَ اَنَسٌ فَاَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ وَاَكْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَلُوْنِیْ

اس مقام پر جلوہ افروز ہوں۔ حضرت انس نے فرمایا تو اکثریت نے لوگوں کی رونا شروع کردیا اور پیارے نبی اکثریت سے فرماتے رہے کہ سوالات کرو تم مجھ سے

فَقَالَ اَنَسٌ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ اَيْنَ مُدْخَلِیْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّارُ

پھر حضرت انس نے فرمایا کہ کھڑا ہوا بارگاہ رسالت میں ایک شخص تو اُسنے کہا کہاں ہے میرے داخلے کی جگہ یارسول اللہ؟ تو فرمایا پیارے رسول نے دوزخ

فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَيْفَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ

پھر کھڑے ہوئے حضرت عبداللہ ابن حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ تو عرض کیا کون ہے میرا باپ یارسول اللہ؟ فرمایا پیارے نبی ﷺ نے تیرا باپ حذافہ ہے

ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِیْ سَلُوْنِیْ فبرك عُمَرُ عَلٰی رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا

پھر پیارے نبی کثرت سے فرماتے رہے کہ سوالات کرو مجھ سے! تو حضرت عمر بولے اپنے گھٹنوں کے بل تو عرض کیا راضی ہیں ہم اللہ تعالی کے رب ہونے سے

وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (رواه البخاری)

اوراسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے سے۔ حضرت انس نے فرمایا کہ پھر خاموش ہوگئے پیارے رسول اللہ ﷺ۔

(۲۸۱) حدیث شریف: قال رسول الله ﷺ ان الله زوى لی الارض فرأيت مشارقها و مغاربها (رواه مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک اللہ تعالی نے سمیٹ دیا میرے لئے زمین کو تو دیکھا میں نے اُسکے مشرقوں کو اور اسکے مغربوں کو

(۲۸۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْيَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک اللہ تعالی نے پیش فرمائی مجھ پر دنیا تو میں نے دیکھا دنیا کی طرف

وَاِلٰی مَاهُوَ كَائِنٌ فِيْهَا اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی كَفِّیْ هٰذِهٖ۔ (رواه فی المواهب)

اور اسکی طرف جو ہونے والا ہے دنیا میں قیامت تک اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو۔

करीम में कुफ़्र है।

238 हदीस शरीफ़:– सुना प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कुछ लोगों को कि झगड़ रहे कुरआने करीम के बारे में तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि बस हलाक हो गए वो जो थे तुम से पहले, इसी झगड़ने की वजह से कि मारा उन्होंने कलामुल्लाह को उसके बअज़ को बअज़ के साथ, बस जब उतरे किताबुल्लाह कि तसदीक़ करे उसका बअज़ बअज़ की तो न झुटलाओ तुम उसके बअज़ को बअज़ से, तो जितना तुम जानो उसको तो कहो तुम और जो न जानो तुम तो सौंप दो उसको अपने आलिम की तरफ़।

239 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नाज़िल फ़रमाया गया कुरआने करीम सात तरीक़ों पर, हर आयत के लिये इस में से ज़ाहिर है और बातिन है और हर एक के लिये एक हद है जहाँ से ख़बर मिले।

240 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने इल्म तीन हैं, ज़ाहिरी आयत और सुन्नते क़ाएमा और फ़ज़ीलते आदेला और जो कुछ उसके अलावा है फ़ाज़िल है।

241 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं क़िस्से सुनाते मगर हाकिम या महकूम या मुताकब्बिर।

(۲۸۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عُرِضَتْ عَلَیَّ اُمَّتِیْ فِیْ صُوَرِھَا فِی الطِّیْنِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے پیش کی گئی مجھ پر میری امت اپنی صورتوں میں مٹی میں

كَمَا عُرِضَتْ عَلٰی آدَمَ وَاُعْلِمْتُ مَنْ یُّؤْمِنُ بِیْ وَمَنْ یَّکْفُرُ بِیْ فَبَلَغَ ذٰلِکَ الْمُنَافِقِیْنَ فَقَالُوْا

جیسا کہ پیش کی گئی تھی حضرت آدم پر اور جان لیا میں نے اسکو جو مجھ پر ایمان لائیگا اور جو میرے ساتھ کفر کریگا تو پہونچی یہ بات منافقوں کو تو وہ کہنے لگے

اِسْتِھْزَاءً زَعَمَ مُحَمَّدٌ اَنَّہٗ یَعْلَمُ مَنْ یُّؤْمِنُ بِہٖ وَمَنْ یَّکْفُرُ مِمَّنْ لَمْ یُخْلَقْ بَعْدُ

مذاق کے انداز میں کہ گمان ہوگیا ہے حضرت محمد ﷺ کو کہ وہ جانتے ہیں کون ایمان لائیگا ان پر اور کون کفر کریگا انکے بارے میں۔ جو پیدا ابھی نہیں ہوئے ہیں ابھی تک

وَنَحْنُ مَعَہٗ وَمَا یَعْرِفُنَا فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَقَامَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰہَ

اور ہم انکے ساتھ ہیں۔ اور نہیں پہچانتے وہ ہم کو۔ تو یہ خبر پیارے نبی ﷺ کو پہونچی تو پیارے نبی رونق افروز ہوئے منبر شریف پر اور خوبیاں بیان فرمائیں اللہ تعالیٰ کی

وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ طَعَنُوْا فِیْ عِلْمِیْ لَا تَسْئَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ

اور ثنا کی اللہ تعالیٰ کی۔ پھر فرمایا پیارے نبی نے کیا حال ہے قوموں کا کہ اعتراض کیا انہوں نے میرے علم کے بارےمیں۔ نہیں سوال کروگے تم کسی چیز کے بارےمیں

فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ السَّاعَۃِ اِلَّا نَبَّاْتُکُمْ بِہٖ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ حُذَافَۃَ السَّھْمِیُّ فَقَالَ

جو تمہارے درمیان اور قیامت کے درمیان ہے مگر میں بتادوں گا اسکو۔ تو کھڑے ہوئے سیدنا حضرت عبد اللہ ابن حذافہ سہمی پھر عرض کیا

مَنْ اَبِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ حُذَافَۃُ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

کون ہے میرا باپ یارسول اللہ؟ فرمایا پیارے رسول نے 'حذافہ'۔ پھر کھڑے ہوئے حضرت عمر تو عرض کیا انہوں نے یارسول اللہ

رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَبِکَ نَبِیًّا

ہم راضی ہیں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور قرآن کریم کے پیشوا ہونے سے اور آپکے نبی ہونے سے۔

فَاعْفُ عَنَّا عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ وَفَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ فَھَلْ اَنْتُمْ مُنْتَھُوْنَ فَھَلْ اَنْتُمْ مُنْتَھُوْنَ۔ (رواہ فی الخازن)

تو معاف فرمادیجئے ہم کو اللہ تعالیٰ آپکے مرتبے اور بلند فرمائے اور پھر فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کیا تم باز آئے تو کیا تم باز آئے۔

---

242 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने फ़तवा दिया बग़ैर इल्म के तो है गुनाह उसका उस पर जिसने फ़तवा लिया उस बेइल्म से और जो मशवरा दे अपने भाई को किसी ऐसे मुआमले का कि भलाई उसके अलावा में है तो ख़्यानत की उस ने उसकी।

243 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मना फ़रमाया मुअम्मों(पहेली) से।

244 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि सीखो तुम इल्म मीरास और कुरआने करीम और सिखाओ तुम लोगों को इसलिये कि मेरी वफ़ात शरीफ़ होने वाली है।

245 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबु दरदा से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि हम थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ तो उठाई प्यारे रसूल ने अपनी नज़र आसमान की तरफ़, फिर फ़रमाया यह वो वक़्त है कि उठा लिया जाएगा उस वक़्त इल्म लोगों से यहाँ तक कि न क़ादिर होंगे वो उसमें से किसी चीज़ पर।

246 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी है एक रिवायत कि क़रीब है मारेंगे लोग ऊँटों के सीनों को तलाश करेंगे इल्म को, तो न पाएँगे किसी को ज़्यादा जानने वाला मदीने शरीफ़ के आलिम से।

247 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी, उन्होंने फ़रमाया बेशक अल्लाह तआला भेजता है उस उम्मत के फ़ायदे के लिये शुरू में हर सौ साल के, उसको जो ताज़ा करे

(۲۸۴) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ جَآءَ ذِئْبٌ اِلٰی رَاعِیْ غَنَمٍ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً

ترجمہ: سیدنا حضرت ابوہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ آیا ایک بھیڑیا بکری چرانے والے کے پاس تو پکڑ لیا اس نے ریوڑ میں سے ایک بکری کو

فَطَلَبَهُ الرَّاعِیْ حَتّٰی اِنْتَزَعَهَا مِنْهُ قَالَ فَصَعِلَ الذِّئْبُ عَلٰی تل فَاَقْعِیَ وَاسْتَثْفَرَ وَقَالَ

تو تلاش کیا چرواہے نے بھیڑیے کو۔ یہاںتک کہ چھڑا لیا بکری کو بھیڑیے سے۔ چرواہے نے کہا کہ چڑھ گیا بھیڑیا ٹیلے پر تو بیٹھ گیا اور دُم ہلانے لگا اور اس نے کہا

قَدْ عَمَدْتُ اِلٰی رِزْقٍ رَزَقَنِیْهِ اللّٰهُ اَخَذْتُهُ ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّیْ فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللّٰهِ

میں نے ارادہ کیا اپنے رزق کا کہ رزق بنادیا میرے لئے اسکو اللہ تعالیٰ نے، میں نے پکڑ لیا اسکو۔ پھر چھڑا لیا تو نے اسکو مجھ سے۔ تو کہا ایک شخص نے اللہ کی قسم

اِنْ رَاَیْتُ کَالْیَوْمِ ذِئْبٌ یَتَکَلَّمُ فَقَالَ الذِّئْبُ اَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِی النَّخَلَاتِ بَیْنَ الْحَرَّتَیْنِ

نہیں دیکھا میں نے آجکی طرح بھیڑیے کو کہ کلام کرتا ہے۔ بھیڑیا۔ بولا کہ زیادہ تعجب خیز حال اُس شخص کا ہے جو دو میدانوں کے درمیان کھجوروں کے جھرمٹ (مدینۂ طیبہ) میں ہے

یُخْبِرُکُمْ بِمَا مَضٰی وَمَا هُوَ کَائِنٌ بَعْدَکُمْ قَالَ فَکَانَ الرَّجُلُ یَهُوْدِیًّا فَجَاءَ

جو بتاتا ہے تم کو اسکو جو گزر چکا اور اسکو جو کچھ ہونے والا ہے تمہارے بعد۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ وہ شخص (جسکو تعجب ہوا تھا) یہودی تھا۔ یہودی حاضر ہوا

اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ وَاَسْلَمَ فَصَدَّقَهُ النَّبِیُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَنَّهَا اَمَارَاتٌ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَةِ

پیارے نبی کی بارگاہ میں تو خبر دی اُس نے آپکی اور وہ یہودی اسلام لایا کہ تصدیق فرمائی آپکی پیارے نبی ﷺ نے۔ فرمایا پیارے نبی ﷺ نے یہ قرب قیامت کی نشانیاں ہیں

قَدْ اَوْشَکَ الرَّجُلُ اَنْ یَخْرُجَ فَلَا یَرْجِعُ حَتّٰی یُحَدِّثَهُ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهُ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهُ بَعْدَهُ۔ (رواہ فی شرح السنۃ)

قریب ہے ایک شخص نکلے گا تو نہیں لوٹیگا یہاں تک کہ بیان کریگا اس سے اسکا جوتا اس کا کوڑا۔ وہ جو باتیں کیں اسکے گھر والوں نے اسکے جانیکے بعد۔

(۲۸۵) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ لَقَدْ تَرَکْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا اس حال میں کہ بلاشبہ چھوڑا ہے ہمیں پیارے رسول اللہ ﷺ نے

وَمَا یُحَرِّکُ طَائِرٌ جَنَاحَیْهِ فِی السَّمَاءِ اِلَّا ذَکَرَ لَنَا مِنْهُ عِلْمًا۔ (رواہ فی الخصائص واحمد)

کہ نہیں ہلاتا ہے کوئی پرندہ اپنے بازوؤں کو آسمان میں مگر علم عطا فرمادیا ہم کو اس کا۔

उम्मत के लिये उम्मत के दीन को।

248 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि लेंगे इस इल्म को तमाम पिछलों में से नेक लोग उनके कि दूर करते रहेंगे उस से गुलू करने वालों की तब्दीलियाँ और अहले बातिल की झूटी बातें और जाहिलों का हेरफेर।

249 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो शख्स कि आए उसको मौत कि वो तलब कर रहा है इल्म को ताकि ज़िंदा करे वो उसके ज़रिये इस्लाम को तो उसके दर्मियान और हज़राते अंबियाए किराम के दर्मियान एक दरजे का फ़र्क़ होगा जन्नत में।

250 हदीस शरीफ़:– पूछा गया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से दो शख्सों के बारे में जो बनी इसराईल में थे एक उन दोनों में का था आलिम कि फ़र्ज़ नमाज़ पढ़ता फिर बैठ जाता, तो सिखाता वो लोगों को इल्म और दूसरा उन दोनों में का रोज़ा रखता दिन में और इबादत करता रात को तो दोनों में से कौन अफ़ज़ल है? फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि फ़ज़ीलत उस आलिम की जो फ़र्ज़ नमाज़ पढ़ता है फिर बैठता है तो सिखाता है लोगों को इल्म अच्छाई का, उस आबिद पर 'जो रोज़ा रखता है दिन में और इबादत करता है रात में' ऐसी है जैसी मेरी फ़ज़ीलत तुम्हारे अदना: पर।

یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ بھیڑیا ایک جانور ہے اور درندہ ہے مگر جنگل کا یہ چار پایہ درندہ جانور بھیڑیا بھی علم غیب مصطفٰے کا قائل و معلن ہے مگر انسان کہلانے والا یہ دو ٹانگ کا بھیڑیا اور ایمان کا درندہ علم غیب مصطفٰے کا منکر و دشمن ہے یہ تو اس بھیڑئے سے بھی گیا گزرا ہو گیا۔ شعر

منکر ہیں علم غیب شہ دیں کے جو شقی
اُن سارے بھیڑیوں سے ہے یہ بھیڑیا بھلا　(انتخاب قدیری)

آج کے تمام نادان خونخوار ایمان کے درندے بھیڑیوں کو اس جنگل کے درندے بھیڑئے سے سبق لیکر ایمانی درندگی کا پیشہ چھوڑ دینا ہی دین و دنیا میں بھلائی کا ذریعہ و وسیلہ ہوگا۔ علم غیب مصطفٰے کی شان دیکھئے کہ چودہ سو برس پہلے ارشاد فرمادیا کہ جوتے اور کوڑے آواز کھینچ کریں گے اور وہ اسے بیان بھی کریں گے۔ اس وقت یہ بات بڑی اجنبی لگی ہوگی مگر آج تو تجربے اور مشاہدے موجود ہے آڈیو کیسٹ' ویڈیو کیسٹ' انٹرنیٹ وغیرہم۔

(۲۸۵) فضا میں کون سا پرندہ پرواز کررہا ہے کب سے پرواز کررہا ہے کہاں سے پرواز شروع کی ہے کہاں کے لئے پرواز کی ہے کب پرواز ختم کریگا۔ یہ تفصیلات نہ صرف یہ کہ یہ تمام حقائق پیارے مصطفٰے کو معلوم ہیں بلکہ آپنے انکا اعلان بھی فرمادیا ہے۔ اس حدیث شریف کے شرح فرماتے ہوئے سیدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں'' پیارے نبی خبر دیتے ہیں تمکو اسکی جو گزر چکا اور جو پہلے گزر چکے اگلوں کی خبریں جو تم سے پہلے تھے اور وہ جو کچھ ہونے والا ہے تمہارے بعد میں بعد والوں کی خبروں میں سے دنیا میں اور سبھوں کے حالات جو آخرت میں ہونے والے ہیں'' (مرقاۃ شریف) گزشتہ' موجودہ' آئندہ کے حالات و واقعات کی خبر وہی دیگا جو خود بھی اسکا علم رکھتا ہو۔

(۲۸۶) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنے علم غیب کے ذریعہ ان مسلمان نما بے ایمانوں کو پہچان لیا ورنہ ان منافقین کے گلے میں نہ تو تختیاں لٹکی ہوئی تھیں اور نہ انکی پیشانی پر منافق لکھا ہوا تھا۔ کیونکہ ''علم غیب'' سے پیارے نبی ﷺ نے ان منافقوں کو پہچانا تھا اور ذلیل و رسوا کر کے مسجد شریف سے نکالا تھا جب ہی سے انہیں دشمنی کا بخار ہے اور علم غیب نبی ﷺ کے سخت مخالف ہیں۔

پیارے نبی ﷺ نے بھری مسجد میں نام لے لیکر ان منافقین کو مسجد شریف سے نکال کر انکی پہچان کرادی ہے۔

(۲۸۷) اس حدیث شریف کی شرح فرماتے ہوئے سیدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیارے نبی ﷺ کے اس جملے کی تفسیر فرماتے ہوئے'' تو جان لیا میں نے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے'' فرماتے ہیں تو جان لیا میں نے اس فیض کے پہونچنے کے سبب سے وہ تمام چیزیں جو آسمانوں اور زمین میں ہیں یعنی وہ جنکو بتایا اللہ تعالیٰ نے ان میں سے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں ملائکہ اور درختوں وغیرہما میں سے اور یہ بیان ہے پیارے نبی ﷺ کے وسعت علم کا جسکو اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمادیا۔ سیدنا حضرت ابن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جان لی میں نے وہ تمام مخلوقات جو آسمانوں میں ہے بلکہ جو اسکے اوپر ہے جیسا کہ معلوم ہوتا ہے واقعۂ معراج شریف سے۔ اور زمین اس حدیث شریف میں جنس کے معنیٰ میں ہے کہ تمام وہ جو کچھ ساتوں زمینوں میں ہے بلکہ جو کچھ اسکے نیچے تک ہے جیسا کہ معلوم ہوتا ہے پیارے نبی ﷺ کے ارشادات گرامی سے کہ'' گائے اور مچھلی کے بارے میں کہ جن پر زمینیں قائم ہیں۔'' (مرقاۃ شریف) اسی حدیث شریف کی شرح فرماتے ہوئے سیدنا حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں' یہ حدیث شریف بیان ہے تمام علوم جزئی و کلی اور اسکے احاطے کے ساتھ حاصل ہونے کا'' (لمعات شریف) ان دونوں جلیل القدر محدثین کے ارشادات کو پڑھنے کے بعد اس حقیقت کا یقین آہی جاتا ہے کہ تمام اسلاف کا عقیدہ پیارے نبی ﷺ کے علم غیب کے بارے میں کیا تھا اور تمام خوش عقیدہ مسلمانوں کو کیا عقیدہ رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی ﷺ کو علم غیب دیا اور پیارے نبی ﷺ نے لیا یہ نادان کباب میں ہڈی کیوں بنے ہوئے ہیں۔ انہیں علم غیب مصطفٰے سے کیوں چڑ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ علم غیب مصطفٰے کا انکار نادانوں کے کفر کو ظاہر کرتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے قرآن کریم کی مذکورہ آیت کریمہ سے استدلال بھی فرمایا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو ملکوت دکھائے ایسے ہی مجھے بھی سب کچھ دکھایا۔ اب اس آیت

(۲۸۶) حدیث شریف: خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَقَالَ اُخْرُجْ یَافُلَانُ فَاِنَّکَ مُنَافِقٌ

ترجمہ: خطبہ دیا پیارے رسول اللہ ﷺ نے روز جمعہ تو فرمایا نکل اے فلاں کہ تو نمائشی مسلمان ہے۔

اُخْرُجْ یَافُلَانُ فَاِنَّکَ مُنَافِقٌ اُخْرُجْ مِنَ الْمَسْجِدِ نَاسًا فَضَحَہُمْ۔ (رواہ فی العینی والخازن)

نکل اے فلاں کہ تو نام نہاد مسلمان ہے۔ تو نکالا پیارے رسول نے مسجد سے کچھ لوگوں کو تو ذلیل فرمایا پیارے رسول نے انکو۔

(۲۸۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ رَأَیْتُ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ قَالَ فِیْمَا یَخْتَصِمُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے میں نے دیکھا اپنے رب عزوجل کو اچھی شان میں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کس بات میں جھگڑ رہے ہیں

الْمَلَأُ الْاَعْلٰی قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ کَفَّہٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ

مقرب فرشتے؟۔ میں نے کہا تو ہی زیادہ جاننے والا ہے۔ فرمایا پیارے نبی نے تو رکھا اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان

فَوَجَدْتُّ بَرْدَہَا بَیْنَ ثَدْیَیَّ فَعَلِمْتُ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَتَلَا

تو پائی میں نے اسکی ٹھنڈک اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان۔ تو جان لیا میں نے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے۔ اور قرآن تلاوت فرمایا۔

وَکَذٰلِکَ نُرِیْ اِبْرٰہِیْمَ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَکُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ۔

''اور اسی طرح ہم دکھاتے ہیں ابراہیم کو بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی اور اسلئے کہ ہو جائیں وہ آنکھ سے دیکھ کر یقین کرنیوالوں میں'' (بصیرۃ الایمان ص ۳۲۴)

قَالَ یَا مُحَمَّدُ ہَلْ تَدْرِیْ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰی قُلْتُ نَعَمْ فِی الْکَفَّارَاتِ وَالْکَفَّارَاتُ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے پیارے محمد کیا آپ جانتے ہیں کس بات میں جھگڑا کر رہے ہیں مقرب فرشتے؟ میں نے کہا ہاں کفارات میں جھگڑ رہے ہیں اور کفارات

اَلْمَکْثُ فِی الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ وَالْمَشْیُ عَلَی الْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَاتِ وَاِبْلَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْمَکَارِہِ

ٹھہرنا ہے مساجد میں نمازوں کے بعد اور چلنا ہے پیدل جماعتوں کی طرف اور کامل وضو کرنا ہے ناگواری کی حالت میں،

فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ عَاشَ بِخَیْرٍ وَّمَاتَ بِخَیْرٍ وَّکَانَ مِنْ خَطِیْئَتِہٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ وَقَالَ

تو جو یہ کریگا تو جئے گا بھلائی کیساتھ اور مریگا بھلائی کیساتھ اور ہوگا اپنی خطاؤں سے اس دن کی طرح جس دن کہ جنا اسکو اسکی ماں نے، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا

---

251 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बहुत अच्छा है वो शख्स जो समझ रखने वाला हो दीन में, अगर ज़रूरत लाई जाए उसकी तरफ़ तो नफ़ा दे और अगर बेपरवाही हो उस से तो बेपरवाह रखे वो अपने आपको।

252 हदीस शरीफ़:– हज़रते अकरमा से मरवी कि बेशक हज़रत इब्ने अब्बास ने फ़रमाया कि वअज़ बयान करो लोगों से हर जुमे को एक मरतबा फिर अगर न माना तो दो मरतबा फिर अगर बहुत करें तो तीन मरतबा कि न उकता दो तुम लोगों को इस कुरआने करीम से और न पाऊँ मैं तुमको कि आओ तुम किसी क़ौम में और वो अपनी बातों में से किसी बात में मसरूफ़ हों तो वअज़ कहने लगो तुम उन पर और काट दो तुम उन पर उनकी बात तो उकता दोगे तुम उनको बल्कि ख़ामोश रहो तुम, फिर जब वो तुम से फ़रमाइश करें तो वअज़ बयान करो अनसे और वो भी ख़्वाहिश रखते हो वअज़ सुनने की और ख़्याल रखना तुम सजी हुई इबारत का दुआ में कि बचना दुआ में क़ाफ़िया पैमाई से, तो बेशक मैंने ज़माना पाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम का और उनके सहाबा ए किराम का, नहीं करते थे वो ऐसा।

253 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिसने तलब किया इल्म फिर पा लिया उसको तो उसके लिये डबल हिस्सा है सवाब का, फिर अगर न पाया इल्म को तो

مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کو ہر عالم کے پاس پڑھنے نہ بھیجیں بلکہ یہ دیکھ لیں کہ اسکا نظریہ وعقیدہ درست ہے کہ نہیں۔ عوام کیلئے ایک ہی کسوٹی ہے کہ وہ یہ دیکھیں کہ اس عالم کی تعلیم وتربیت بزرگان دین کی تعلیم کے مطابق ہے کہ نہیں اگر اسکی تعلیم بزرگان دین کے طریقے اور معمولات کے مطابق ہے تو وہ عالم سنی عالم ہے اور اگر اسکی تعلیم وتربیت بزرگان دین کی تعلیمات ومعمولات کے خلاف ہے تو وہ عالم غیر سنی ہے اگر چہ کتنا ہی اپنی سنیت کا ڈھنڈورا پیٹتا ہو یا پٹواتا ہو۔ ایمان وعقائد ومعمولات ومراسم اہل سنت کی حفاظت کیلئے اس کا خصوصی خیال رکھیں کہ پڑھانے والا استاد کون ہے اگر سنی ہے تو ٹھیک! ورنہ اپنے بچے کو ہرگز ہرگز اس کی شاگردی میں نہ دیں کہ علم کے پھیر میں ایمان ہی چلا جائے۔

(۲۷۳) قرن اول میں حضرات علماء کرام عام طور پر قراء بھی ہوتے تھے اسلئے انکو جماعت قراء فرمایا گیا۔ حضرات صحابۂ کرام و تابعین عظام تم عقائد واعمال میں درست رہو کیوں کہ تم جماعت مسلمین کے پیشوا اور مقتدا ہو تم ہی پہلے مسلمان ہو اور تم ہی قیامت تک کی تمام امت مسلمہ سے افضل ہو جیسے تم رہو گے ویسے ہی صبح قیامت تک کے مسلمان رہینگے تمہارا کردار سند ہوگا اور مسلمان تمہارے نقوش قدم پر چلیں گے اور تمہاری نقل میں سعادت اخروی یقین کرینگے۔ حضرات صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ دین پر استقامت ہزار کرامتوں سے بہتر ہے گویا کہ دین پر استقامت یہ سب سے بڑی کرامت ہے، کرامتوں کی کرامت ہے۔ کوئی مسلمان کتنا ہی اعمال صالحہ کا ذخیرہ جمع کر لے حضرات صحابۂ کرام کی گرد راہ کو نہیں پہونچ سکتا۔ اے جماعت صحابہ! جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ اعلیٰ شان، اونچا مقام بخشا ہے تو تمہاری سیرت بھی اعلیٰ اور کردار بھی اونچا ہونا چاہئے۔ اگر تم صراط مستقیم سے دائیں بائیں ہو گئے تو تمہیں دیکھ کر ساری امت کی نیاّ ڈانوا ڈول ہو جائیگی، تمہاری ذرا سی لغزش بہت سے خطرات کا سگنل ہوگی۔

(۲۷۴) جہنم کا پناہ مانگنا یا تو واقعتاً جہنم ہی کا پناہ مانگنا ہے کیوں کہ ہر چیز میں شعور ہے جس سے وہ جانتی پہچانتی ہے۔ دنیا کی آگ بھی مختلف ہے گھاس پھوس کی آگ کم گرم ہوتی ہے ببول کی آگ بہت تیز وتند ہوتی ہے پیٹرول وڈیزل کی آگ تو اور بھی سخت ہوتی ہے، ایسے ہی دوزخ کی آگ بھی مختلف ہے یا پھر اس پر مقرر فرشتہ "زبانیہ" اس آگ سے پناہ مانگتا ہے۔ جہنم کے اس خطرناک طبقے میں وہ علماء ہونگے جو علمائے حق کے لباس میں ملبوس ہو کر سامنے آئیں اور لوگوں کو بدعقیدگی سکھائیں اور ایمان والوں کے ایمانوں کی ارتھیاں سجائیں اور سیدھے سادھے سنی مسلمانوں کو بے ایمان بنائیں۔ ظالم وجابر مالداروں کے گھروں کے چکر لگانا چاپلوسی کرنا اور انکی ناجائز باتوں میں بھی ہاں میں ہاں ملانا پھر ان سے دولت حاصل کرنا اور دولت کی داب میں انکی حمایت میں ناجائز مسئلہ بتانا اور ظلم وزیادتی میں انکا حامی ومددگار بن جانا ایسے علماء اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالی جاہ میں مبغوض ہیں۔ علماء حق کی شان یہ ہے وہ جہاں بھی رہیں حق گو رہیں۔ حق گوئی کو اپنا شیوہ وشعار بنائیں۔ شعر:

آئین جواں مرداں حق گوئی وبیباکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

(۲۷۵) اس حدیث شریف میں پیارے رسول ﷺ نے صبح قیامت تک کی اپنی امت مرحومہ کو خبردار فرمایا کہ ایسے علماء ہونگے انکے اسلامی طرز کے نام ہونگے، کسی کا غلام احمد کسی کا محمد اسمٰعیل کسی کا محمد قاسم کسی کا رشید احمد کسی کا اشرف علی کسی کا خلیل احمد۔ اور وہ اسلام کے دعوے دار وٹھیکیدار خود کو کہیں گے مگر وہ بارگاہ رسالت کے گستاخ ہونگے۔ انکی کفار ومشرکین سے خوب پٹتی ہوگی جیسا کہ وہابیۂ زمانہ کہ مسلمانوں سے لڑتے ہیں اور کفار پر مرتے ہیں جیسے موجودہ حکمران عرب کہ کفار ومشرکین اور اسلام کے دشمنان بدترین کے اتحادی ہیں اور مومنین کے خلاف صف آرا ہیں جیسا کہ ابھی عراق میں دیکھا گیا کہ نمائشی جمیعت علماء امریکی صدر بش کا الیکشن لڑانے امریکہ پہونچی جب کہ بش لاکھوں مسلمانوں اور اسلام کا قاتل ہے۔ اور نام نہاد جمیعت علماء نے اس حدیث شریف کی تصدیق کی۔ یا ارکان اسلام کی شکل وصورت تو باقی رہیگی مگر روح و مقصد فوت ہو جائیگا۔ نماز کا ڈھانچہ ہوگا مگر خشوع وخضوع سے خالی و عاری ہوگی۔ زکوٰۃ ادا کی جائیگی مگر قوم پروری اور غریب نوازی کا جذبہ مفقود ہوگا۔ حج کو جائینگے مگر سیر وسیاحت اور خرید وفروخت کا

يَا مُحَمَّدُ إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ

اے پیارے محمد جب آپ نماز پڑھ چکے تو کہا کریں الٰہی میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اچھے کام کرنے کا اور بُرے کام چھوڑنے کا اور مسکینوں کی محبت کا،

فَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ إِفْشَاءُ السَّلَامِ

پھر جب تو ارادہ فرمائے کہ اپنے بندوں کو فتنے میں ڈالے تو بلالے مجھ کو اپنی بارگاہ میں فتنے میں مبتلا ہوئے بغیر اور درجات کی ترقی سلام کو پھیلانا

وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. (رواه فی شرح السنة)

اور کھانا کھلانا اور نماز رات میں جب کہ لوگ سوئے ہوں۔

(۲۸۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُرِضَتْ عَلَيَّ أَعْمَالُ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے پیش کئے گئے مجھ پر اعمال میری امت کے۔ ان میں اچھے اعمال بھی اور بُرے اعمال بھی۔

فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَوَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا

تو پایا میں نے ان کے اچھے اعمال میں سے وہ تکلیف دہ چیز جو ہٹادی جائے راستے سے اور پایا میں نے ان کے بُرے اعمال میں سے

النُّخَاعَةَ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ. (رواه مسلم)

وہ تھوک کہ ہو وہ مسجد میں کہ نہ دفن کیا گیا ہو۔

(۲۸۹) حدیث شریف: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ

ترجمہ: سیدنا حضرت انس سے مروی بیشک مشاورت فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب پہونچی خبر پیارے نبی کو آنے کی

أَبِي سُفْيَانَ قَالَ فَتَكَلَّمَ أَبُوْبَكْرٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ

حضرت ابوسفیان کے۔ تو گفتگو کی حضرت ابوبکر نے تو نہیں توجہ فرمائی پیارے نبی نے انکی گفتگو کی طرف۔ پھر بات چیت کی حضرت عمر نے

فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ إِيَّانَا تُرِيْدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

تو نہیں متوجہ ہوئے پیارے نبی انکی طرف۔ پھر کھڑے ہوئے سیدنا حضرت سعد ابن عبادہ۔ تو عرض کیا انہوں نے ہم پوچھنے کا ارادہ رکھتے ہیں یارسول اللہ

है उसके लिये सिंगल हिस्सा।

254 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक उनमें से कि पहुँचता रहता है मोमिन को उसके अमल में से और उसकी नेकियों में से उसके मरने के बाद, इल्म है जिसको सिखाया उस ने और फैलाया उसको और नेक औलाद कि छोड़ गया उसको और कुरआने करीम कि वारिस बनाया उसका या मस्जिद कि बनाया उसको या सराए मुसाफ़िरों के लिये कि बनाया उसको या नहरे जारी या सदक़ा कि निकाला उसको अपने माल से, अपनी तुंदरूस्ती और अपनी ज़िंदगी में, पहुँचती हैं यह तमाम की तमाम उसको उसके मरने के बाद।

255 हदीस शरीफ़:– फ़रमाते हैं प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम बेशक अल्लाह तआला ने वही फ़रमाई मेरी तरफ़, बेशक जो चलेगा एक राह इल्म की तलाश में तो आसान फ़रमा दूँगा मैं उसके लिये जन्नत की राह और जिससे कि ले लूँगा मैं उसकी दो प्यारी चीज़ें तो अता फ़रमा दूँगा उसको उन दोनों पर जन्नत और इल्म की ज़्यादती कि बेहतर है इबादत की ज़्यादती से, दीन की जड़ बुनयाद परहेज़गारी है।

256 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी, उन्होंने फ़रमाया दर्स देना इल्म का एक घड़ी रात को बेहतर है शब बेदारी करने से।

کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں: سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جیسے دینی بصیرت سے مالا مال فرمایا گیا ایسے ہی آپکو آسمانوں اور زمین کے عالم دکھائے۔ تاکہ انھیں عین الیقین ہو جائے۔ چنانچہ آپکو ایک پتھر کی چٹان پر کھڑا کر کے فرمایا گیا اوپر دیکھو تو عرش و کرسی لوح و قلم غرضیکہ تمام آسمانی چیزیں حتی کہ جنت میں اپنا مقام بھی ملاحظہ فرمالیا۔ پھر فرمایا گیا کہ نیچے دیکھو تو زمین تحت الثریٰ (سب سے نیچے طبقے تک) اسکے اندر کی تمام چیزیں دکھادی گئیں۔ اور ہمارے حضور انور ﷺ کو آسمانوں کی سیر بھی کرائی گئی اور تمام چیزیں دکھائی بھی گئیں اور اللہ تعالیٰ کے دیدار سے بھی مشرف ہوئے۔ شعر

سر کی آنکھوں سے دیکھا جمال خدا
کسکو عین الیقین ہے تمھارے سوا (یا نبی)

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۳۲۵) اچھی طرح سمجھ لیجئے کہ پیارے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے سب کچھ صرف بتایا ہی نہیں بلکہ سب کچھ دکھایا ہے۔ کفارات وہ اعمال صالحہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ صغیرہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ جن کا بیان صراحتاً اسی حدیث شریف میں مذکور ہے اور درجات وہ اعمال صالحہ ہیں جن سے بندے کے درجات و مراتب بلند ہوتے ہیں جن کا بیان خود صراحتاً حدیث شریف میں موجود ہے اور اسی باب میں اس قسم کے مضمون کی ایک حدیث شریف سیّدنا حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ روشن ہو گئی میرے لئے ہر چیز اور میں نے خوب پہچان بھی لیا یعنی علوی و سفلی غیب و شہادت کا علم ہر طرح مجھ پر نہ صرف یہ کہ منکشف ہوا بلکہ میں نے سکو الگ الگ اچھی طرح پہچان لیا۔ علم و عرفان میں بڑا فرق ہے۔ لاکھوں کے مجمع پر نظر ڈال کر یہ معلوم کر لینا کہ لاکھوں کا مجمع ہے یہ علم ہے اور لاکھوں کے مجمع میں ہر ایک کے حالات و معاملات اخلاق و عادات کو پہچان لینا یہ عرفان ہے۔ پیارے نبی ﷺ کو قرآن کریم میں ہر چیز بتائی گئی اور معراج شریف اور دوسرے مواقع پر ہر چیز دکھائی گئی اور اس کی پہچان کرائی گئی۔ پیارے نبی ﷺ کا علم پاک سارے عالم کو گھیرے ہوئے ہے پیارے نبی ﷺ کا یہ علم شریف کسبی نہیں بلکہ وہبی و عطائی ہے۔ آپکا علم نزول قرآن کریم پر ہی موقوف نہیں کیوں کہ آپ نزول قرآن کریم سے پہلے قرآن کریم کے عالم و عامل تھے۔

(۲۸۸) قرب قیامت تک اُمت رسول پیدا ہوتی رہیگی اچھے برے اعمال کرتی رہیگی مگر علم غیب مصطفیٰ کا کمال دیکھو کہ جو اعمال صدیوں بعد کئے جائینگے صدیوں پہلے پیارے نبی ﷺ انکا مشاہدہ و معائنہ فرما رہے ہیں۔ جو چیزیں عام لوگ خواب و خیال میں بھی نہ دیکھ پائیں پیارے نبی ﷺ ان کو سر کی آنکھوں سے ملاحظہ فرما رہے ہیں اور صدیوں پہلے دیکھ رہے ہیں۔ حضرات صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ یہاں اعمال میں دل کے اعمال بھی داخل ہیں لہٰذا پیارے نبی ﷺ ہمارے دل کی ہر کیفیت سے باخبر ہیں۔

(۲۸۹) یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب سیدنا حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو پیارے نبی کے پیارے خسر ہیں) مشرف بہ اسلام نہ ہوئے تھے پھر جب ایمان لائے تو جاں نثاروں کی صف اول میں نظر آنے لگے اور پیارے نبی ﷺ نے انہیں اپنا خسر ہونے کا شرف بخشا۔ سیّدتنا ام المومنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ہی کی شہزادی ہیں ساری اُمتِ اجابت کی اماں جان ہیں اور حضرت ابو سفیان تمام ایمان والوں کے نانا جان ہیں۔ سیّدنا حضرت سعد ابن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ "رئیس انصار" تھے۔ "برک غماد" یہ مکے شریف سے کافی دور ایک میدان ہے۔ حضرت سعد کے الفاظ مبارکہ میں ایثار و قربانی اور پیارے رسول پر اعتقاد و اعتماد کے جلوے نظر آرہے ہیں۔ ہر ہر حرف سے ایثار قربانی اور عشق وارفتگی برس رہا ہے۔ شعر:

کی ہے اصحاب حبیب کبریا نے عمر بھر
جان و مال اولاد سے خدمت رسول اللہ کی (یا نبی)

اس حدیث شریف میں پیارے نبی ﷺ کے علم غیب کی شان ماتھے کی آنکھوں سے بھی دیکھی جا سکتی ہے کہ پیارے نبی ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں کہ کالا کلوٹا غلام تمہیں سچ بتا رہا ہے کہ وہاں حضرت ابوسفیان نہیں ہیں بلکہ انکے لگوؤں کی چوپال چوکڑی موجود ہے۔ آپ اسکے سچ بولنے پر تو دھان کوٹتے ہیں اور جب وہ بکواس کرتا ہے جھوٹ بکتا ہے تو اسکی کٹائی چھوڑ دیتے ہیں۔ اس کالے کلوٹے غلام نے کیا صحیح کہا کیا غلط کہا پیارے نبی ﷺ کو سب خبر ہے پیارے نبی ﷺ ان کفار کے جھرمٹ میں تشریف بھی نہیں لیگئے اور نہ ہی کسی قاصد نے

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْاَمَرْتَنَا اَنْ تُخِیْضَھَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاھَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا

اور اسکی قسم میری جان جسکے دست قدرت میں ہے اگر حکم فرمائیں آپ ہمکو یہ کہ ڈالدیں اپنے گھوڑوں کو سمندر میں تو ضرور ڈال دینگے ہم۔ اور اگر حکم فرمائیں آپ ہمکو

اَنْ نَضْرِبَ اَکْبَادَھَا اِلٰی بَرْکِ الْغِمَادِ اَفْعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا

کہ دوڑائیں ہم اپنے گھوڑوں کو برک غماد تک تو ہم کر گزرینگے۔ فرمایا راوی نے آواز دی پیارے رسول اللہ ﷺ نے حضرات صحابہ کرام کو تو چلے

حَتّٰی نَزَلُوْا بَدْرًا وَوَرَدَتْ عَلَیْھِمْ رَوَایَا قُرَیْشٍ وَفِیْھِمْ غُلَامٌ اَسْوَدُ لِبَنِی الْحَجَّاجِ فَاَخَذُوْہُ

یہاں تک کہ اترے میدان بدر میں تو آئے انکے پاس قریش کے پانی پلانے والے، انمیں ایک غلام تھا کالا بنی حجاج کا۔ تو پکڑلیا حضرات صحابہ کرام نے اسکو

فَکَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یَسْاَلُوْنَہٗ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ وَاَصْحَابِہٖ

تو دریافت فرمارہے تھے اصحاب رسول اللہ ﷺ۔ بازپرس فرمارہے تھے اس غلام سے حضرت ابوسفیان کے بارہمیں اور انکے لگوں کے بارہمیں

فَیَقُوْلُ مَالِیْ عِلْمٌ بِاَبِیْ سُفْیَانَ وَلٰکِنْ ھٰذَا اَبُوْجَھْلٍ وَعُتْبَۃُ وَشَیْبَۃُ وَاُمَیَّۃُ بْنُ خَلَفٍ فَاِذَا قَالَ ذٰلِکَ

تو کہتا وہ غلام نہیں ہے مجھے کوئی علم حضرت ابوسفیان کے بارہمیں اور لیکن ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ ابن خلف ہیں۔ تو جب بکواس کی اس نے یہ

ضَرَبُوْہُ فَقَالَ نَعَمْ اَنَا اُخْبِرُکُمْ ھٰذَا اَبُوْسُفْیَانَ فَاِذَا تَرَکُوْہُ

تو مارا صحابہ کرام نے اس غلام کو تو بولا اچھا میں بتاتا ہوں۔ آپ حضرات کو ان حضرت ابوسفیان کے بارہمیں۔ پھر جب چھوڑ دیا صحابہ کرام نے اس غلام کو

فَسَاَلُوْہُ فَقَالَ مَالِیْ بِاَبِیْ سُفْیَانَ عِلْمٌ وَلٰکِنْ ھٰذَا اَبُوْجَھْلٍ وَعُتْبَۃُ وَشَیْبَۃُ

پھر پوچھ گچھ فرمائی صحابہ کرام نے تو بکا اس غلام نے، نہیں ہے میرے پاس حضرت ابوسفیان کے بارہمیں کوئی جانکاری اور لیکن یہ ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ

وَاُمَیَّۃُ بْنُ خَلَفٍ فِی النَّاسِ فَاِذَا قَالَ ھٰذَا اَیْضًا ضَرَبُوْہُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

اور امیہ ابن خلف لوگوں میں ہیں۔ پھر جب بکا اس نے اسی کو تو پٹائی فرمائی حضرات صحابہ کرام نے اس کالے غلام کی اور پیارے رسول اللہ ﷺ

قَائِمٌ یُصَلِّیْ فَلَمَّا رَاٰی ذٰلِکَ اِنْصَرَفَ وَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ

کھڑے نماز ادا فرمارہے تھے۔ پھر جب دیکھا پیارے نبی نے یہ منظر، فارغ ہوئے نماز سے، تو فرمایا پیارے رسول نے اسکی قسم میری جان جسکے قبضے میں ہے

---

257 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम गुज़रे दो मजलिसों पर अपनी मस्जिद में कि दोनों भलाई पर हैं और एक उन दोनों में की अफ़ज़ल है दूसरे से, लेकिन यह जो दुआ कर रहे हैं अल्लाह तआला की बारगाह में और रग़बत कर रहे हैं उसकी तरफ़, तो अगर चाहे तो अता फ़रमा दे उनको और अगर चाहे मना फ़रमा दे उनको और लेकिन यह जो सिखा रहे हैं फ़िक़ह और इल्म और बेइल्मों को इल्म दे रहे हैं तो वो अफ़ज़ल हैं और बस मैं भेजा गया हूँ मोअल्लिम बना कर, फिर बैठ गए प्यारे नबी उन में।

258 हदीस शरीफ़:— पूछा गया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि उस इल्म की हद क्या है कि जब पहुँचे उस हद को आदमी तो फ़ीक़ह हो जाए? तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिसने याद कीं मेरी उम्मत के नफ़े के लिये चालीस अहादीसे करीमा उनके दीन के मुआमले में तो उठाएगा उसको अल्लाह तआला फ़ीक़ह और हो जाऊँगा मैं उसके लिये रोज़े क़यामत शफ़ाअत फ़रमाने वाला और गवाही देने वाला।

259 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने, क्या तुम जानते हो कि कौन है सबसे बड़ा सख़ावत में? हज़राते सहाबा ने अर्ज़ किया अल्लाह तआला और उसके रसूल ज़्यादा जानने वाले हैं, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि अल्लाह सबसे बड़ा जव्वाद है, फिर मैं ज़्यादा सख़ावत फ़रमाने वाला हूँ

کوئی اطلاع دی بلکہ پیارے نبی ﷺ ہر چھپی ڈھکی کو جاننے والے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسا عالم و باخبر بنایا ہے کہ رہتے ہیں کہیں بھی وہ زمانے کی خبر ہے۔ جنگ بدر کے میدان میں پیارے نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک سے نشان لگا دیئے تھے کہ فلاں کافر کٹ کر یہاں گریگا فلاں بے ایمان قتل ہو کر یہاں گریگا فلاں نمائشی مسلمان اس جگہ تڑپ تڑپ کر ہلاک ہوگا۔ ایک دن پہلے ہی یہ نشانات پیارے نبی نے لگا دیئے تھے اگلے دن گاجر مولی کی طرح کٹ کر یہ تمام نادان، پیارے نبی ﷺ کے لگائے ہوئے نشانات پر آگرے اور ایک سوت بھی آگے پیچھے نہ ہو سکے۔ ایک طرف تو یہ معلوم ہو کہ کون کب مریگا یہ بھی پیارے نبی ﷺ کو معلوم ہے اور کہاں مریگا یہ بھی پیارے نبی ﷺ کو معلوم ہے اور یہ دونوں باتیں علوم خمسہ کی قسمیں ہیں۔ اس حدیث شریف سے یہ حقیقت پوری طرح واضح ہوگئی کہ پیارے نبی ﷺ کو پانچوں علوم سے بھی نوازا گیا جسکا نادان لوگ دھوم سے انکار کر کے اپنی عاقبت کو مزید تیرہ و تاریک کرتے ہیں۔

(۲۹۰) سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود اس وقت عرش معلیٰ سے بھی افضل ہوگئی ہوگی کہ وہ صاحب قرآن پیارے نبی ﷺ کی رحل بنی ہوئی تھیں۔ اسی طرح مقام صہبا میں پیارے نبی ﷺ کا سر اقدس سیدنا امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زانو پر تھا۔ اور ہجرت کی شب غار ثور میں سیدنا حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود میں تھا۔ اس حدیث پاک سے حضرت عائشہ کا عقیدہ معلوم ہو رہا ہے کہ پیارے نبی ﷺ کو ہر آسمان کے ہر گوشے کی خبر اور زمین کے ہر طبقے اور قیامت تک کے اپنے تمام امتیوں کے تمام اعمال کا علم ہے۔

تارے مختلف آسمانوں پر ہیں اور امت کی عبادتیں زمین کے مختلف گوشوں میں ہیں دن کے اجالے میں بھی ہیں اور رات کے اندھیرے میں بھی ہیں۔ تاروں اور اعمال حسنہ یا دونوں کی برابری یا کمی بیشی وہی بتا سکتا ہے جسے دونوں کی تعداد کا صحیح علم ہو۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت عائشہ کے سوال کا جواب برجستہ ارشاد فرمایا یہ نہ فرمایا کہ جبریل آئینگے تو ان سے معلوم کر کے بتا دونگا یا حساب لگا لوں پھر بتا دونگا بلکہ فوراً فرمایا کہ آسمان کے تاروں کی برابر عمر کی نیکیاں ہیں یہ ہیں پیارے نبی ﷺ کے علم غیب کے جلوے اور بہاریں۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہ کون سی نیکی ہے جو حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمام نیکیوں کی برابر ہے اس میں اقوال مختلفہ وارد ہیں مگر فقیر قدیری کے نزدیک راجح قول یہ ہے کہ اس ایک نیکی سے مراد ہجرت کی رات غار ثور میں پیارے نبی کی خدمت ہے۔ اس رات حضرت صدیق اکبر نے نماز تہجد بھی ادا نہ فرمائی تھی اور دوسری کوئی عبادت بھی نہیں کی تھی بس پیارے نبی ﷺ کی خدمت کی تھی پیارے نبی ﷺ کا سر مبارک اپنے زانو پر رکھ کر خوب جی بھر کر اس رُخ زیبا کی زیارت کی تھی یہ ایک نیکی دنیا بھر کی تمام نیکیوں سے ارفع و اعلیٰ قرار پائی۔

(۲۹۱) اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ علم ماکان و مایکون بھی علم الٰہی کا ایک قطرہ ہے پیارے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے علم ماکان و مایکون یعنی جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہوگا سب کا علم عطا فرمایا۔ اتنی واضح حدیث شریف کی موجودگی میں پیارے نبی ﷺ کے علم غیب کا انکار کرنا اور علم ماکان و ما یکون کا انکار کرنا ایمان و اسلام سے دیوالیہ ہونے کا بین ثبوت ہے۔

(۲۹۲) اس حدیث شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اس غیبی خبر کو بتایا کہ میری بیٹی خاتون جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں میرے نواسے شہید اعظم امام حسین کی ولادت باسعادت ہوگی آپکے فرمان عالیشان کے مطابق ولادت حسینی ہوئی اور سیدتنا حضرت ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس کا اقرار کیا کہ پیارے نبی ﷺ کے فرمان عالیشان کے مطابق ہوا آپ نے جیسا فرمایا ویسا ہی ہوا۔

(۲۹۳) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو پتہ تھا کہ فتح خیبر کا سہرا سیّدنا امیر المومنین حضرت علی شیر خدا مشکل کشا کے سر ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے حضرت علی کو اللہ تعالیٰ اور اپنی بارگاہ اعلیٰ کا محبوب فرمایا ہے اور یہ بڑی بات ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب وہی سمجھے گا جس کو بغض صحابہ کا معادی بخار ہوگا کہ باقی تمام صحابہ محبوبان خدا و رسول نہیں ہیں۔ کیوں کہ باقی اصحاب پاک میں تو حضرات حسنین کریمین بھی ہیں۔ حضرت علی کی چشمان مبارک دکھنے لگی تھیں نماز

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

لَتَضْرِبُوْهُ إِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُوْهُ إِذَا كَذَبَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

کہ مارتے ہو تم اس غلام کو جب وہ سچ بولتا ہے تم سے اور چھوڑ دیتے ہو اس غلام کو جب جھوٹ بکتا ہے وہ تم سے۔ فرمایا راوی نے پھر فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ

هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هٰهُنَا هٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ احدهم عن موضع يد رسول الله ﷺ. (رواه مسلم)

نے یہ گرنے کی جگہ ہے فلاں کے، رکھتے تھے اپنے دست مبارک کو زمین پر جگہ جگہ، تو نہ ہٹا کوئی اُن میں کا پیارے رسول اللہ کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے

(۲۹۰) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا رَاسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ

ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک میری گود میں تھا۔ ایک چاندنی رات میں

إِذْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ تَكُوْنُ لِأَحَدٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ

کہ میں نے کہا یارسول اللہ کیا ہوں گی کسی کی نیکیاں برابر آسمان کے تاروں کی؟ فرمایا پیارے رسول اللہ نے ہاں عمر کی۔ تو میں نے کہا

فَأَيْنَ حَسَنَاتُ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَ إِنَّمَا جَمِيْعُ عُمَرَ لِحَسَنَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ أَبِيْ بَكْرٍ۔ (رواہ رزین)

کہاں گئیں حضرت ابوبکر کی نیکیاں؟ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بس عمر کی تمام نیکیاں ایک نیکی کی طرح ہیں ابوبکر کی نیکیوں میں سے۔

(۲۹۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ قُطِرَتْ فِيْ حَلْقِيْ قَطْرَةٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ معراج کی شب ٹپکائی گئی میرے حلق میں ایک بوند

فَعَلِمْتُ مَاكَانَ وَمَا يكون۔ (رواہ فی روح البیان)

تو جان لیا میں نے اسکو جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ ہوگا۔

(۲۹۲) حدیث شریف: عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: سیدتنا حضرت ام فضل بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ وہ حاضر ہوئیں پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت پاک میں

فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ رَأَيْتُ حُلْماً مُنْكَراً اللَّيْلَةَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ إِنَّهُ شَدِيْدٌ

تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے بُرا خواب دیکھا ہے ایک رات تو پیارے نبی نے فرمایا کیا خواب ہے؟ انہوں نے کہا وہ خواب بہت سخت ہے

औलादे आदम में और औलादे आदम में बड़ा सख़ी मेरे बाद वो शख्स है जो सीखे इल्म फिर फैलाए इल्म को, तो आएगा क़यामत के दिन अमीर होकर तन्हा, या फ़रमाया प्यारे रसूल ने एक जमाअत हो कर।

260 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया दो हरीस ऐसे हैं जो सैर नहीं होते, 'इल्म में हरीस' कि नहीं सैर होता इल्म से, 'दुनियावी हरीस' कि नहीं सैर होता दुनिया से।

261 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद ने फ़रमाया दो हरीस ऐसे हैं जो सैर नहीं होते, इल्म वाला और दुनिया वाला और दोनों बराबर नहीं होते, लेकिन इल्म वाला तो ज़्यादा कर लेता है रज़ाए रहमान को और लेकिन दुनिया वाला बढ़ जाता है सरकशी में, फिर तिलावत फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह ने "हाँ हाँ बेशक इन्सान ज़रूर सरकशी करता है यह कि समझ लिया है उस ने अपने आपको कि ग़नी हो गया है।"(बसीरतुल ईमान स•1554) रावी ने कहा दूसरे शख्स के बारे में हज़रते अब्दुल्लाह ने यह तिलावत फ़रमाया "बस डरते हैं अल्लाह से बंदों में से उसके औलामा"(बसीरतुल ईमान स•1064)।

262 हदीस शरीफ़:– बेशक फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि लोग मेरी उम्मत के समझ हासिल करेंगे दीन में और पढ़ेंगे वो कुरआने करीम को, कहेंगे कि जाएँगे हम अमीरों के पास, तो ले लेंगे हम उनकी दुनिया से और बचा लाएँगे हम अनसे दीन को और न होगा ऐसा कि नहीं चुना

يا مدار العالمين يا مدار العالمين يا مدار العالمين يا مدار العالمين يا مدار العالمين يا مدار العالمين

فجر بھی اپنے خیمے میں ادا فرمائی۔ پیارے نبی ﷺ نے براہِ تعجب ارشاد فرمایا کہ علی کہاں ہیں؟ اس کا بھی یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں ہے کہ حضرت علی مدینہ منورہ میں تھے اور پیارے نبی ﷺ نے انکو اپنی مدد کیلئے پکارا کہ صحابۂ کرام نے میرا ساتھ چھوڑ دیا ہے علی! آپ جلد از جلد ہوا پہ سوار ہوکر خیبر پہونچئے یہ مطلب دشمنان صحابہ کا کھلا افتراء اور توہین رسول پاک ہے۔ حضرت علی کی آنکھوں میں اتنی تکلیف تھی کہ دو صحابۂ کرام آپ کو پکڑ کر لائے پیارے نبی ﷺ نے اپنے دہن مبارک کا لعاب پاک لگایا تو پھر تمام زندگی حضرت علی کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں یہ لعاب شریف حضرت علی کی آنکھ کا سرمۂ شافی ہے۔ سیّدنا حضرت عبد اللہ ابن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ٹوٹی ہڈی کو جوڑنے والا اسلوشن ہے کھاری کنویں میں پڑ جائے تو مٹھاس کا انبار ہے خشک کنویں میں پڑ جائے تو بہرنا پیدا کنار ہے اور سیّدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آٹے اور سالن میں پڑ جائے تو غذا کا ذخیرہ ہے۔ سیدنا حضرت علی جنگ خیبر میں میدان کارزار میں فن سپہ گری اور خداداد طاقت وقوت کا مظاہرہ فرما رہے تھے کہ اچانک آپکے دست مبارک سے ڈھال گر گئی تو آپنے قلعہ خیبر کا دروازہ ایک جھٹکے میں اکھاڑ لیا اور اسے ہاتھ میں لے کر اس سے ڈھال کا کام لیا اور وہ قلعۂ خیبر کا دروازہ اتنا بھاری ووزنی تھا کہ سات زور آور صحابۂ کرام اسکو پوری کوشش کے بعد بھی نہ ہلا سکے۔ شعر:

اک اشارے سے درِ خیبر اکھاڑا آپنے

ہے ''ید اللہ'' مرتبہ مولیٰ علی مشکل کشا (یا حبیب)

حضرات! فقیر قدیری نے ''باب علم النبی ﷺ'' میں قرآن کریم کی آیات کریمہ اور تفاسیر کریمہ اسلئے بیان نہیں کیں کہ کتاب ضخیم ہو جائیگی آپ کیلئے قرآن کریم میں علم غیب مصطفےٰ پڑھنے کیلئے چند آیات کریمہ کی نشاندہی کرتا ہوں آپ فقیر قدیری کے اردو ہندی ترجمہ قرآن کریم ''بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی اور تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ'' کا مطالعہ فرمائیں تو آپکو ایمان کیف روحانی سرور ایمانی حاصل ہوگا۔

آیت (۱) نہیں ہے اللہ کی شان کہ چھوڑے ایمان والوں کو اس حالت پر کہ تم ہو جس پر یہاں تک کہ جدا کر دے گا اللہ ناپاک پاک سے اور نہیں ہے اللہ کی شان کہ باخبر کر دے تم کو اے عام لوگو غیب پر اور ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے تو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر اور اگر تم ایمان لاؤ گے اور متقی بنو گے تو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۷۸) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:

اے ایمان والو اب یہ حال نہیں رہے گا کہ مومن ومنافق ملے جلے رہیں بلکہ عنقریب حضور انور ﷺ منافقوں کو چھانٹ کر دکھا دیں گے باذن الٰہی۔ اب اگر کوئی بد بخت یہ کہتا ہے کہ بعض صحابہ کرام چھپے ہوئے منافق تھے جو حضور انور ﷺ کے وصال شریف کے بعد خلیفہ بھی بن گئے وہ اس آیت کریمہ کا منکر ہے حضور انور ﷺ نے وصال شریف سے پہلے مومن ومنافق علیحدہ کر دکھائے تھے گویا کہ دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہوگیا تھا پھر اللہ تعالیٰ حضور انور ﷺ کو اجازت عطا فرمادے گا منافقین کو رسوا وذلیل کرنے کی۔ پھر حضور انور ﷺ ان کی پردہ پوشی نہ فرمائیں گے حضرات صحابہ کرام بھی کفار ومنافقین کو پہچانتے تھے پھر حضور انور ﷺ کی پہچان کا کیا پوچھنا اب اگر کوئی یہ کہے کہ حضور انور ﷺ کو مومن ومنافق کی پہچان نہ تھی وہ بھی اس آیت کا منکر ہے اس آیت کریمہ کا ظہور اس طرح ہوا کہ ایک مرتبہ حضور انور ﷺ نے اپنی مسجد شریف سے منافقوں کا نام لیکر انھیں نکال دیا جس سے ان کا فریب کھل گیا۔ شان نزول۔ حضور انور ﷺ نے اپنے ایک وعظ شریف میں فرمایا خلقت وآفرنیش سے پہلے جبکہ میری امت مٹی کی شکل میں تھی اسوقت وہ میرے سامنے اپنی صورتوں میں پیش کی گئی جیسا کہ حضرت آدم پر پیش کی گئی اور مجھے علم دیا گیا کہ کون مجھ پر ایمان لائے گا اور کون کفر کرے گا۔ اس وعظ کی خبر جب منافقین کو پہونچی تو انھوں نے مذاق کے طور پر کہا کہ محمد کا گمان ہے کہ وہ یہ جانتے ہیں جو لوگ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے ہیں کون ان میں سے ان پر ایمان لائے گا کون کفر کرے گا حالانکہ ہم ان کے ساتھ ہیں وہ ہمیں نہیں جانتے پہچانتے۔ منافقین کی اس بکواس پر حضور انور ﷺ نے منبر مبارک پر کھڑے ہوکر پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا فرمائی اور پھر فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم کے بارے میں طعن کرتے ہیں آج سے قیامت تک جو کچھ

ہونے والا ہے اس میں سے کوئی چیز ایسی نہیں جسکا تم مجھ سے سوال کرواور میں اسکی تمھیں خبر نہ دیدوں۔ حضرت عبداللہ ابن حذافہ سہمی نے کھڑے ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے حضور انورﷺ نے فرمایا کہ حذافہ پھر امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم کھڑے ہوئے انھوں نے عرض کیا یارسول اللہ ہم اللہ کی ربوبیت پر راضی ہوئے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوئے اور قرآن کریم کے امام ہونے پر راضی ہوئے آپ کے نبی ہونے پر راضی ہوئے ہم آپسے معافی چاہتے ہیں حضور انورﷺ نے فرمایا کیاتم باز آؤ گے پھر منبر شریف سے اتر آئے اسپر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ اس آیت کریمہ اور تفسیر مبارکہ سے چند باتیں واضح طور پر معلوم ہوئیں یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضور انورﷺ کو قیامت تک کے تمام واقعات کی خبردی اور اپنے خاص غیب پر مطلع فرمایا۔ حضور انورﷺ کے علم غیب پر طعنہ زنی کرنا یہ منافقوں کا کام ہے جیسا کہ آج کل بہت سے نام نہاد نمائشی مسلمان حضور انورﷺ کے علم غیب کا انکار کرتے ہیں۔ حضور انورﷺ کو ایسی پوشیدہ باتوں کی بھی خبر ہے جنکی عام لوگوں کو خبر نہیں ہوتی جیسا کہ حذیفہ کا عبداللہ کا باپ ہونا۔ کون کسکا باپ ہے اسے تو صرف ماں ہی جانتی ہے۔ مگر آپ اسے بھی جانتے ہیں۔ شعر

وہ خطرات دل ہوں کہ افکار ذہنی

نبی پہ ہیں سب آشکار اللہ اللہ

یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ تمام رسولوں پر ایمان لانا بھی ایسا ہی ضروری ہے جیسا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔ حضور انورﷺ کے علم غیب کا انکار کرنا اپنے ایمان کو غارت کرنا ہے منکر علم غیب مصطفیٰ کا دعویٔ ایمان قابل قبول نہیں۔ حضور انورﷺ پر ایمان لانے کے یہ معنیٰ ہیں کہ آپکے تمام اوصاف کریمہ پر ایمان لائے علم غیب یہ حضور انورﷺ کا معجزہ ہے جو اسکا منکر ہے وہ کافر ہے۔ حضور انورﷺ کا علم غیب عطائی ہے آج بھی منافقین اس علم غیب عطائی کا انکار کرتے ہیں۔ ایمان کے ساتھ تقویٰ و پرہیز گاری بھی ضروری ہے کوئی مومن کسی درجۂ کمال پر پہونچ کر اعمال صالحہ سے بے نیاز نہیں ہوسکتا۔ جب اللہ تعالیٰ برگزیدہ رسولوں کو علم غیب عطا فرماتا ہے اور حضور انورﷺ

تو ان سب میں اعلیٰ و افضل ہیں بہت سی آیات مبارکہ واحادیث کریمہ میں حضور انور سید عالمﷺ کیلئے علم غیب کا ثبوت موجود ہے۔ شعر

تاجدار عرب جو ہے محبوب رب کیسا بے مثل ہے کیسا ذی شان ہے

مالک دوجہاں باعث کن فکاں عالم مایکون وما کان ہے

آیت (۲) اور اگر نہ ہوتا اللہ کا کرم آپ پر اور اس کی رحمت تو ارادہ کر لیتا ایک گروہ ان میں کا یہ کہ دھوکہ دے آپ کو اور نہیں دھوکہ دیں گے وہ مگر اپنے آپ کو اور نہ نقصان کرسکیں گے وہ آپکا کچھ بھی اور نازل فرمایا اللہ نے آپ پر کتاب کو اور دانائی کو اور سکھایا آپ کو وہ سب کچھ جو نہ جانتے تھے آپ اور ہے کرم اللہ کا آپ پر بہت بڑا۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۲۳۴) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:

اگر اللہ تعالیٰ نے آپکو معصوم نہ بنایا ہوتا اور آپ پر تمام علوم ظاہر نہ فرمادئے ہوتے تو یہ آپ کو بہکادیتے یعنی دھوکہ دیکر غلط فیصلہ کرالیتے۔ کوئی حضور انورﷺ کو دھوکہ نہیں دے سکتا کیونکہ دھوکہ وہ کھائے گا جو بے خبر ہوگا آپ کو اللہ تعالیٰ نے پوری طرح باخبر فرمادیا ہے اللہ تعالیٰ نے حضور انورﷺ کو تمام کائنات کے علوم عطا فرمائے اور کتاب وحکمت کے اسرار وحقائق پر مطلع فرمایا۔ احادیث کریمہ حضور انورﷺ نے ایک محفل میں قیام فرما کر ابتدائے آفرینش سے لیکر جنتیوں کو اپنی منزل میں اور جہنمیوں کو اپنی منزل میں داخل ہونے تک کی خبردی یادرکھا اسکو جس نے یادرکھا اور بھلادیا جس نے اسکو اس نے اسکو بھلادیا۔ (بخاری شریف ۲۴۳)۔ سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انھوں نے فرمایا کہ مجھے حضور انورﷺ نے قیامت تک ہونے والے ہر چیز کی خبردی تو میں نے ہر چیز کو دریافت کئے بغیر نہ چھوڑا۔ مسلم شریف جلد ۲۔ ۳۹۰۔ حضور انورﷺ نے ہم سے اس حال میں مفارقت فرمائی کہ کوئی پرندہ ایسا نہیں کہ اپنے بازو آسمان میں ہلائے مگر حضور انورﷺ نے ہم سے اسکا حال بیان فرمادیا۔ (خصائص کبریٰ شریف ۱۰۸)۔ اور اس نوازش ربانی کے بعد اعلان ہوتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر بہت بڑا کرم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کے ساز وسامان کو قلیل فرمایا

اور حضور انور ﷺ پر ہونے والے کرم کو بہت بڑا کرم ”عظیم“ فرمایا۔ تمام دنیا حضور انور ﷺ کے کمالات کے سامنے قلیل ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۲۳۵)

آیت (۳) اور جس دن اُٹھائیں گے ہر امت میں سے ایک گواہ انکا مخالف انہیں میں سے اور لائینگے ہم آپکو اے پیارے نبی گواہ ان پر اور نازل فرمائی ہم نے آپ پر کتاب جو روشن بیان ہے ہر چیز کا اور ہدایت و رحمت اور بشارت ہے مسلمانوں کیلئے۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۶۵۰) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:

قیامت میں تمام حضرات انبیاء کرام علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی اپنی امتوں کے گواہ ہوں گے کہ کس کس نے کیا کیا کیا۔ اور تمام امتوں اور حضرات انبیاء کے گواہ حضور انور ﷺ ہوں گے۔ حضرات انبیاء کرام کی یہ گواہیاں اپنی کافر قوموں کے خلاف ہوں گی۔ حضور انور ﷺ سبکے گواہ ہوں گے اس سے معلوم ہوا کہ حضور انور ﷺ ہر امت کے ہر فرد کے ہر حال کا مشاہدہ فرما چکے ہیں اور حضور انور ﷺ کو سبکا آنکھ دیکھا علم ہے۔ حضور انور ﷺ کی یہ گواہی محض سنی سنائی نہ ہوگی۔ یہ گواہی پر گواہی ہے جو دیکھی ہوئی چاہیے۔ حضور انور ﷺ نے دو قبر والوں کے متعلق یہ خبر دی کہ ایک چغلخور تھا دوسرا پیشاب کی چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔ اور آپ نے ان دونوں کی قبروں پر کھجور کی ہری تر شاخ گاڑ دی تھی کہ جب تک یہ شاخیں ہری رہیں گی قبر والوں کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔ مقدمہ کا دار و مدار گواہی پر ہوتا ہے لہٰذا میدان قیامت کے مقدمات کا تمام دار و مدار آقائے نامدار حضور انور ﷺ پر ہوگا۔ شعر:

قدموں میں مچل جاؤ تو کچھ بات بنے گی
اب اسکے علاوہ کوئی تدبیر نہیں ہے (یا حبیب)

قرآن کریم میں ہر چیز کا روشن بیان ہے۔ حضور انور ﷺ نے تمام پیش آنے والے فتنوں کی خبر دی حضرات صحابہ کرام نے حضور انور ﷺ سے خلاصی کا طریقہ معلوم کیا۔ حضور انور ﷺ نے فرمایا کتاب اللہ میں تم سے پہلے کے واقعات کی بھی خبر ہے اور بعد کے بھی۔ اور تمہارے مابین کا علم بھی۔ سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو علم چاہے وہ قرآن کریم کو لازم کرے اس میں اولین و آخرین کی خبریں ہیں۔ سیدنا حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امت کے سارے علوم حدیث پاک کی شرح ہیں۔ اور حدیث پاک قرآن کریم کی شرح ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ حضور انور ﷺ نے جو کوئی حکم بھی فرمایا وہ وہی تھا جو آپ نے قرآن کریم سے سمجھا تھا۔ سیدنا حضرت ابوبکر بن مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا عالم میں کوئی چیز ایسی نہیں جو کتاب اللہ یعنی قرآن کریم میں نہ ہو۔ سیدنا حضرت ابن ابوالفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اولین و آخرین کے تمام علوم قرآن پاک میں ہیں یہ کتاب قرآن کریم جامع کتاب ہے۔ جمیع علوم کی۔ یہ تو کتاب کی شان ہے۔ اب کتاب لانے اور دینے والے کی شان ملاحظہ فرمائیں۔ حدیث شریف حضور انور ﷺ نے ایک مجلس میں قیام فرمایا تو ابتدائے افرینش سے دخول جہنم و جناں کے تمام حالات و معاملات کی خبر دی (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۰۶)۔ حضور انور ﷺ نے ایک محفل میں قیامت تک ہونے والی کسی چیز کو نہ چھوڑا۔ مگر اسے بیان فرمادیا (مسلم شریف جلد۲ صفحہ ۳۹۰) حضور انور ﷺ نے اپنے ایک خطبے میں جو کچھ ہو چکا تھا اور جو ہونے والا تھا سبکی خبر دی (مسلم شریف جلد۲ صفحہ ۳۹۰) بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کو ظاہر فرمایا تو میں دنیا کی طرف اور اس میں جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سبکو اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کی طرف (مواہب لدنیہ جلد۲ صفحہ ۱۹۳) اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے ترجمہ۔ اور سکھادیا آپکو وہ سب کچھ جو آپ نہ جانتے تھے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی پارہ ۵) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے ترجمہ۔ رحمٰن نے پیارے نبی کو سکھایا قرآن پیدا فرمایا انسان کامل پیارے نبی کو سکھایا بیان انکو اسکا جو ہو چکا اور جو ہوگا (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری پارہ ۲۷) پڑھانے والا رحمٰن پڑھے جانے والی کتاب قرآن پڑھنے والے دونوں عالم کے سلطان۔ نہ پڑھنے والے میں کمی نہ پڑھانے والے میں کمی اور نہ پڑھائی جانے والی کتاب میں کوئی کمی تو علم حضور انور ﷺ میں کوئی کمی کیسے ہوسکتی ہے۔ ہمارے حضور انور ﷺ عالم بھی ہیں اور اعلم بھی عالم کا کان و ما یکون بھی ہیں عالم علوم خمسہ بھی۔ ایک مرتبہ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور انور ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے تاروں کی برابر بھی ہیں تو حضور انور ﷺ نے فرمایا

ہاں ''عمر'' کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر ہیں۔ حضور انور ﷺ زمین پر تو ساری امت کے نیک اعمال کی گنتی جانتے ہیں اور آسمان کے تمام چھوٹے بڑے تاروں کی گنتی سے واقف ہیں۔ برابری وہی بتا سکتا ہے جو دونوں کی تعداد جانتا ہو۔ قرآن کریم رحمت عامہ ہدایت عامہ بشارت عامہ تو سب کیلئے ہے اور خاص رحمت و ہدایت مسلمانوں کے لئے ہے۔ یہاں اس خاص رحمت و ہدایت کا ذکر ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۶۴۹)

آیات (۴) رحمٰن نے پیارے نبی کو سکھایا قرآن پیدا فرمایا انسان کامل پیارے نبی کو سکھایا بیان انکو اسکا جو ہو چکا اور جو ہوگا۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۳۳۰) ان چار آیات کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:

شان نزول: جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی ''اور جب فرمایا گیا ان سے کہ سجدہ کرو تم رحمٰن کو'' (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۸۷۶) تو کفار مکہ نے کہا کہ رحمٰن کیا ہے؟ ہم نہیں جانتے۔ کفار کی اس بکواس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی کہ رحمٰن جس کا تم انکار کرتے ہو وہ ہے جس نے اپنے پیارے نبی ﷺ کو قرآن کریم سکھایا۔ دوسرا شان نزول یہ ہے کہ جب اہل مکہ نے کہا کہ محمد کو قرآن کوئی بشر سکھاتا ہے تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رحمٰن نے اپنے پیارے نبی ﷺ کو قرآن سکھایا (تفسیر خازن شریف)۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کو بہت علم بخشا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی عطایا میں سب سے بڑا عطیہ اور اسکی نعمتوں میں سب سے ارفع و اعلیٰ نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی ﷺ کو یہ تعلیم رحمت و محبت کی بنا پر عطا فرمائی۔ مہربان استاد لائق و فائق سعادت مند شاگرد کو سب کچھ سکھا دیتا ہے پڑھا دیتا ہے بتا دیتا ہے۔ حضور انور ﷺ تمام حضرات انبیاء کرام سے بڑے عالم ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو چیزوں کے نام سکھائے۔ حضرت سلیمان کو پرندوں کی بولیاں، حضرت داؤد کو زرہ بنانی، حضرت نوح کو کشتی بنانا، حضرت خضر کو علم باطنی سکھایا (علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام) مگر پیارے نبی ﷺ کو قرآن کریم سکھایا اور قرآن کریم کی شان یہ ہے ارشاد رب قدیر ہے: ''اور نازل فرمائی ہم نے آپ پر کتاب (قرآن کریم) جو روشن بیان ہے ہر چیز کا'' (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۶۵۰) حضور انور ﷺ تمام خلق میں سب سے زیادہ عالم ہیں کہ اور لوگ مخلوق کے شاگرد ہوتے ہیں اور حضور انور ﷺ کو پڑھانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ پڑھانے والا رب العالمین اور پڑھنے والے رحمۃ للعالمین اور جو کتاب پڑھائی جارہی ہے وہ ہر چیز کا روشن بیان: تو پھر علم مصطفےٰ میں کسی کمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ نہ پڑھانے والے میں کوئی کمی اور نہ پڑھنے والے میں کوئی کمی اور نہ اس کتاب میں کوئی کمی جو پڑھائی جارہی ہے۔ شعر

رحمٰن نے قرآن سکھایا ہے نبی کو
ہر شئی کا ہر اک راز بتایا ہے نبی کو (انتخاب قدیری)

حضور انور سید عالم ﷺ مخلوق میں کسی کے شاگرد نہیں اور آپنے کسی سے کچھ نہ پڑھا سیکھا بلکہ جس کو جو علم ملا ہے علم مصطفےٰ کا صدقہ ہے خود پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں علم کا شہر ہوں اور علی اسکے دروازہ ہیں۔ شعر

مخلوق کو کیا حوصلہ جو انکو پڑھائے
مخلوق میں ان کا کوئی استاد نہیں ہے (انتخاب قدیری)

اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی ﷺ کو الفاظ قرآن کریم، معانی قرآن کریم، احکام قرآن کریم، اسرار قرآن کریم، رموز قرآن کریم خوب سکھا دئے ہیں۔ حق یہ ہے کہ سب کچھ سکھا کر دنیا میں بھیجا۔ شعر

استاد کی حاجت نہیں دنیا میں نبی کو
اللہ نے ہر علم پڑھا کر انہیں بھیجا (یا نبی)

حضور انور سید عالم ﷺ کا علم شریف بلا واسطہ مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے لہٰذا اسکی پیمائش ناپ تول کرنا اور اندازہ لگانا بندوں کے بس کی بات نہیں ہے۔ سمندر کا پانی، ہوا، سورج کی روشنی کی پیمائش تو انسان کے بس کی نہیں جو صدقہ ہیں نور مصطفےٰ کا تو اصل کائنات کی کسی بھی صفت کی ناپ تول انسان کیسے کرسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور انور سید عالم ﷺ کو آیات متشابہات کا علم عطا فرمایا جب پورا قرآن کریم اللہ تعالیٰ نے حضور انور سید عالم ﷺ کو سکھایا تو اس میں آیات متشابہات بھی شامل ہیں جو یہ کہے کہ آیات متشابہات کتوں کے آگے ہڈیاں ہیں وہ کافر ہے اور قرآن کریم کی توہین کا مرتکب و مجرم ہے چاہے گیوں اور جھبروں کے کتنے ہی دبیز پردوں میں لپٹا

ہوا کیوں نہ ہو۔ حدیث شریف: حضور انور سید عالم ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے جو پیدا فرمایا اللہ نے میرا نور ہے اور تمام مخلوقات میرے نور سے ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کے نور سے ہوں۔ اس آیت کریمہ میں انسان سے مراد حضور انور سید عالم ﷺ کی ذات گرامی ہے (تفسیر خازن شریف ج ۷ ص ۲ تفسیر معالم التنزیل شریف ج ۷ ص ۱ تفسیر صاوی شریف ج ۴ ص ۱۲۹ تفسیر جمل شریف ج ۴ ص ۲۵۳ تفسیر حسینی ص ۶۱۴)

تفسیر صاوی شریف کے اسی حوالے میں حضور انور سید عالم ﷺ کو انسان کامل فرمایا گیا ہے۔ اس آیت کریمہ میں بیان سے مراد علم ماکان و مایکون ہے یعنی جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ قیامت تک ہوگا ہم نے وہ سارے علوم غیبیہ پیارے نبی کو بخشے کیونکہ حضور انور سید عالم ﷺ اولین و آخرین کی خبر دیتے ہیں اور مذکورہ پانچوں تفاسیر مبارکہ میں بھی بیان سے مراد علم ماکان و مایکون ہے۔ شعر

تاجدار عرب جو ہے محبوب رب کیسا بے مثل ہے کیسا ذیشان ہے
مالک دو جہاں باعث کن فکاں عالم مایکونُ و ماکان ہے

حدیث شریف: سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور انور سید عالم ﷺ ہمارے ہاں جلوہ افروز تھے اور قیامت تک جو کچھ ہونے والا تھا کسی بات کو نہ چھوڑا اگر حضور انور ﷺ نے اسکو بیان فرما دیا جس نے یاد رکھا یاد رکھا اور جسنے بھلا دیا بھلا دیا (مسلم شریف ج ۲ ص ۳۹۰) حضور انور سید عالم ﷺ کا علم مخلوق کے اعتبار سے غیر محدود ہے اور خالق کے اعتبار سے محدود ہے۔ شعر

غیب کا علم کتنا خدا نے دیا اسکو جانے خدا اور حبیب خدا
انتخاب قدیری یہ ایمان ہے علم غیب نبی پھر بھی محدود ہے

آیت (۵) جاننے والا ہر غیب کا تو نہیں اطلاع دیتا غیب پر اپنے کسی کو سوائے انکے جو پسندیدہ رسول ہیں پھر بیشک وہ چلاتا آگے انکے اور پیچھے انکے پہریدار۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۴۵۴)

اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:

اللہ تعالیٰ اپنے پسندیدہ رسولوں کو غیوب پر مسلط فرماتا ہے اور اطلاع کامل اور کشف تام عطا فرماتا ہے اور یہ علم غیب ان کیلئے معجزہ ہوتا ہے۔ حضرات اولیاء کرام بھی اگرچہ غیوب پر مطلع ہوتے ہیں اور پیارے نبی کے واسطے اور وسیلے سے مطلع ہوتے ہیں۔ مگر حضرات انبیاء کرام کا علم غیب باعتبار کشف و انجلاء حضرات اولیاء کرام کے علم سے بہت بلند و بالا ارفع و اعلیٰ ہوتا ہے۔ معتزلہ ایک گمراہ فرقہ تھا وہ حضرات اولیاء کرام کے علم غیب کا قائل نہ تھا اسکا خیال باطل اور احادیث کریمہ کثیرہ کے خلاف ہے اور اس آیت کریمہ سے دلیل پکڑنا غلط ہے۔ معتزلہ نے علم غیب اولیاء کا انکار کیا اور وہابیوں نے علم غیب مصطفیٰ کا انکار کیا۔ اس آیت کریمہ میں اسکا اشارہ فرمایا گیا ہے کہ حضور انور ﷺ تمام پسندیدہ رسولوں میں اعلیٰ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام اشیاء کے علوم عطا فرمائے جیسا کہ آیات کریمہ اور احادیث کریمہ سے ثابت ہے۔ اور یہ آیت کریمہ تمام پسندیدہ رسولوں کے خصوصاً حضور انور ﷺ کے علم غیب کو ثابت کرتی ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ علوم غیبیہ کی وحی بھیجتا ہے تو وحی لانے والے فرشتے اور حضور انور ﷺ کے آس پاس فرشتوں کا پہرہ لگا دیتا ہے تاکہ شیاطین دور رہیں کہ کوئی غیبی وحی سنکر کاہنوں کو نہ پہونچا دے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۱۴۵۵)

آیت (۶) اور نہیں ہے وہ غیب بتانے میں بخیل۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۵۰۰) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:

یہ نبی ہر قسم کے غیوب کی خبر دیتے ہیں۔ ماضی سے متعلق ہوں یا مستقبل سے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات سے متعلق ہوں یا احکام شرعیہ سے یا مذاہب کی حقیقت و بطلان سے یا جنت و دوزخ کے احوال سے یا واقعات بعد الموت سے اور ان چیزوں کے بتانے میں ذرا بھی بخل نہیں فرماتے اور نہ اجرت و عوض طلب فرماتے ہیں نہ نذرانہ نہ بخشش اور کاہن سو جھوٹ ملا کر اگر کوئی ڈھکی چھپی بات بیان بھی کرتا ہے تو نذرانہ و محنتانہ لیکر۔ نبی کی شان سے کیا نسبت ہے کاہنوں کی حالت زار کی۔ حضور انور ﷺ کو علم غیب دیا گیا۔ حضور انور ﷺ نے بہت کچھ بتا دیا کہ بخیل نہونا سخی ہونا اسی کی صفت ہوسکتی ہے جس کے پاس چیز ہو اور وہ لوگوں کو دیتا رہے۔ عالم دین کو شرعی مسائل چھپانا نہ چاہئیں۔ حضور انور ﷺ نے بھی کوئی مسئلہ شرعیہ نہ چھپایا۔ جو لوگ حدیث قرطاس سے اعتراض کرتے ہیں اور لازم آتا ہے کہ حضور انور ﷺ نے مکمل تبلیغ نہ فرمائی۔ کہ بعض صحابہ کرام سے دب کر حضور انور ﷺ نے بعض مسائل

قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ رَأَيْتُ كَأَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِي حَجْرِي

فرمایا پیارے رسول نے وہ کیا ہے؟ تو حضرت ام فضل نے کہا دیکھا ہے میں نے کہ ہے ایک ٹکڑا آپ کے جسم کا، کاٹا گیا ہے اور رکھا گیا ہے میری گود میں

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَأَيْتِ خَيْراً تَلِدُ فَاطِمَةُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَاماً يَكُونُ فِي حَجْرِكَ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ

تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ دیکھا ہے تم نے اچھا خواب، جنیں گی فاطمہ انشاء اللہ تعالیٰ بیٹا جو رہیگا تیری گود میں۔ تو جنا حضرت فاطمہ نے

اَلْحُسَيْنَ فَكَانَ فِي حَجْرِي كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلْتُ يَوْماً عَلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

حسین کو۔ تو رہے میری گود میں جیسا کہ فرمایا تھا پیارے رسول اللہ ﷺ نے۔ پھر حاضر ہوئی میں ایک دن پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں

فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ كَانَتْ مِنِّي اِلْتِفَاتَةٌ فَإِذَا عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَهْرِيقَانِ الدُّمُوعَ

تو میں نے رکھا حضرت حسین کو پیارے نبی کی گود میں پھر میرا دھیان بٹ گیا تو اچانک پیارے رسول اللہ ﷺ کی دونوں آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں

قَالَتْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَالَكَ قَالَ أَتَانِي جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي

حضرت ام فضل فرماتی ہیں میں نے کہا یا نبی اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان یہ کیا معاملہ ہے؟ پیارے نبی نے فرمایا آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام تو خبر دی مجھ کو

أَنَّ أُمَّتِي سَتَقْتُلُ اِبْنِي هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ وَأَتَانِي بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَةٍ حَمْرَاءَ. (رواه البیهقی فی دلائل النبوة)

کہ بیشک میری امت عنقریب قتل کر دیگی میرے اس بیٹے کو۔ میں نے کہا انکو؟ فرمایا پیارے نبی نے ہاں اور لائے وہ میری بارگاہ میں کچھ مٹی وہاں کی سرخ مٹی میں سے

(۲۹۳) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَداً رَجُلاً

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خیبر کے دن میں عطا فرماؤں گا یہ جھنڈا کل اس شخصیت کو

يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ

کہ فتح عطا فرمائیگا اللہ تعالیٰ اسکے ہاتھوں پر۔ کہ محبت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اور اسکے پیارے رسول اعلیٰ سے۔ اور محبت فرماتے ہیں اس سے اللہ اور اسکے رسول

فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَىٰ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا

پھر جب صبح کی حضرات صحابہ نے تو صبح ہی حاضر ہوگئے پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں۔ سبکے سب آس لگائے تھے کہ جھنڈا دیا جائے اُسے۔

जाता है काँटे वाले दरख़्त से मगर नुक़सान, ऐसा ही नहीं चुना जाता है अमीरों की नज़दीकी से, मगर फ़रमाया हज़रते मोहम्मद बिन सबाह ने गोयाकि वो ख़ताएँ हैं।

263 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि अगर अहले इल्म महफ़ूज़ रखते इल्म को और रखते उसको उसके अहल के पास तो सरदार हो जाते इस इल्म की वजह से अपने ज़माने वालों के, लेकिन ख़र्च किया उन्होंने इस इल्म को अहले दुनिया के लिये ताकि पहुँचें वो उसके ज़रिये उनकी दुनिया को, तो वो बेवज़न हो गए उनकी नज़रों में, बेशक मैंने सुना प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं कि जिसने बना लिया ग़मों को एक ग़म, अपनी आख़ेरत का ग़म, तो काफ़ी होगा उसको अल्लाह उसकी दुनिया के ग़म से, और जो शख़्स कि परेशान करें उसको ग़म दुनिया के हालात के, तो नहीं परवाह फ़रमाएगा अल्लाह कि कौन से जंगल में हलाक हो गया।

264 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि इल्म की आफ़त भूल जाना है और बरबादी उसकी यह है कि बयान करे तो उसको उसके नाअहल से।

265 हदीस शरीफ़:– बेशक अमीरूल मूमिनीन हज़रते उमर इब्ने ख़त्ताब ने फ़रमाया हज़रते कअब से कि कौन हैं असहाबे इल्म? फ़रमाया हज़रते कअब ने कि जो अमल करते हैं उसपर, जिसका वो इल्म रखते हैं, हज़रते

بیان نہ فرمائے۔ یہ عقیدہ اس آیت کریمہ کے خلاف ہے اور یہ بھی لازم آتا ہے کہ دین مکمل نہ پہونچا بلکہ ادھورا پہونچا ہے۔ حضور انور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے غیوب کے علوم عطا فرمائے اور حضور انور ﷺ نے صحابہ کرام کو بتائے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۱۵۰۱)

سیدنا سلطان الہند حضور خواجہ غریب نواز اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چھٹی شریف کی نسبت کو ملحوظ رکھتے ہوئے صرف چھ حوالوں پر اکتفا کر رہا ہوں ورنہ اور بھی بہت سی آیات کریمہ پیش کی جاسکتی ہیں۔

(۲۹۴) طہور سے ظاہری پاکی مراد ہے اور ایمان سے عرفی ایمان مراد ہے۔ ایمان بھی گناہوں کو مٹاتا ہے اور وضو بھی۔ ایمان چھوٹے بڑے سارے گناہوں کو مٹاتا ہے اور وضو صرف چھوٹے گناہوں کو مٹاتا ہے اسلئے اسے آدھا ایمان فرمایا گیا۔ ایمان باطن کو عیبوں سے پاک کرتا ہے اور وضو ظاہری گندگیوں سے پاک کرتا ہے۔ جو مسلمان اللہ تعالیٰ کی حمد پاک کرنے کا عادی ہوگا تو میدان حشر میں میزان عمل کے نیکی کا پلہ اس سے بھر جائیگا اور حمد پاک اس کے تمام گناہوں پر بھاری ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی حمد پاک بیان کرنے سے بندۂ مومن کو اتنا اجر وثواب ملتا ہے اگر اسے دنیا میں پھیلا دیا جائے تو تمام جہان بھر جائے کیوں کہ ان کلمات طیبات میں اللہ تعالیٰ کی بے عیبی کا اقرار ہے اور اللہ تعالیٰ کے تمام کمالات کا اعتراف کا اظہار ہے۔ اللہ تعالیٰ کو بے عیب جاننا ماننا اور ہر خوبی والا جاننا ماننا جانِ ایمان اور اجر وثواب کی کان ہے مگر دو صدی قبل ایک ایسے شخص نے بھارت کی راجدھانی دہلی کی دھرتی پر جنم لیا جس نے اللہ تعالیٰ کیلئے تمام عیوب ونقائص کو ممکن جاننا ماننا اور لکھ ڈالا کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے چوری کر سکتا ہے زنا کر سکتا ہے اور ایک قاعدۂ کلیہ بیان کر دیا کہ جو کام بندہ کر سکتا ہے وہ اللہ تعالیٰ بھی کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے حالانکہ یہ گندہ عقیدہ اہل سنت و جماعت کے عقیدے کے خلاف ہے اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی کرے گا اور کر سکتا ہے جس کو وہ چاہے اور پسند فرمائے۔ محال تحت قدرت باری تعالیٰ ہے ہی نہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے ماں باپ پیدا نہیں فرما سکتا وغیرہ۔ قرآن کریم کی جس آیت کریمہ سے اس نادان نے گمراہی اختیار کی ہے وہ ہے ان اللہ علیٰ کل شیئ قدیر اس کا ترجمہ ومطلب نادان نے یہ سمجھا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے یا اللہ تعالیٰ سب کچھ کر سکتا ہے لہٰذا چوری بھی کر سکتا ہے زنا بھی کر سکتا ہے بلکہ ہر وہ کام کر سکتا ہے جو بندہ کر سکتا ہے اس آیت کریمہ کو بہانہ بنا کر اللہ تعالیٰ کیلئے اس نادان نے عیوب و نقائص کا پھاٹک کھول دیا حالانکہ اس آیت کریمہ کا صحیح ترجمہ وہ ہے جو فقیر قدیری نے بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی میں تفسیر بیضاوی شریف کے حوالے سے کیا ہے۔ ان اللہ علیٰ کل شیئ قدیر ترجمہ:۔ بیشک اللہ ہر چاہے ہوئے پر قدرت رکھنے والا ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۸) اس ترجمے نے تمام وہابی ترجموں کا جنون خاک میں ملا دیا۔ نماز مومنوں کے دلوں، مومنوں کے چہروں، مومنوں کی قبروں اور قیامت کیلئے روشنی واُجالا ہے۔ پل صراط پر سجدے کا نشان ٹارچ کا کام دیگا۔ ارشاد رب قدیر ہے: ”نور ان کا دوڑ رہا ہوگا سامنے ان کے اور داہنے ان کے کہیں گے اے مالک ہمارے پورا فرمادے ہمارے لئے نور کو ہمارے اور بخش دے ہم کو بیشک تو ہر چاہے ہوئے پر قدرت رکھنے والا ہے۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۴۱۶) اور ہوسکتا ہے کہ صلوٰۃ سے مراد درود شریف ہو یہ بھی ہر طرح کا نور ہے درود پاک کے فضائل وفوائد فقیر قدیری کی کتاب ”فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب“ میں ملاحظہ فرمائیں۔ خیرات سے مراد تمام صدقات واجبہ جیسے زکوٰۃ وفطرہ نذر شرعی اور صدقات نافلہ جیسے تیجہ دسواں چالیسواں بارہویں شریف گیارہویں شریف سترہویں شریف چھٹی شریف کی نیاز وغیرہا یہ خیرات مومن کے ایمان کی دلیل ہے کیوں کہ کفار ومنافقین کو صحیح خیرات کی توفیق نہیں ملتی یہ کنجوس مکھی چوس خیرات کرنے میں حیلے بہانے اور آنا کانی کرکے خود کو صدقات وخیرات سے بچانے کی سعی مردود کرتے ہیں اور دوسرے مومنین کو بہکانے ورغلانے میں لگے رہتے ہیں۔ کل قیامت میں صدقہ محبت پروردگار کی دلیل اور بخشش کا کفیل ہوگا۔ صبر کے لغوی معنی رکنے اور روکنے کے ہیں اصطلاح شرع میں صبر کے معنیٰ نفس کو گناہوں سے روکنا عبادات پر قائم رکھنا مصیبتوں پر گھبراہٹ سے روکنا دل کا اور چہرے کا نور ہے اور ہوسکتا ہے کہ صبر سے مراد روزہ ہو اور یہ خاص اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اس میں

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ ابْنُ اَبِىْ طَالِبٍ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِىْ عَيْنَيْهِ قَالَ

تو پیارے نبی نے فرمایا کہاں ہیں علی ابن ابی طالب؟ تو صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! بیمار ہیں انکی دونوں آنکھیں۔ پیارے نبی نے فرمایا

وَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاُوْتِىَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ عَيْنِهٖ فَبَرَأَ

انہیں بلاؤ بارگاہ رسالت میں! تو لائے گئے وہ بارگاہ رسالت میں۔ تو لعاب دہن لگایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے انکی دونوں آنکھوں میں تو صحتیاب ہوگئے

حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِىٌّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ

یہانتک کہ ایسے ہوگئے کہ تھا ہی نہیں انکو درد۔ پھر عطا فرمایا پیارے نبی نے حضرت علی کو جھنڈا تو عرض کیا حضرت علی نے یارسول اللہ کیا میں ان سے جنگ کروں

حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا قَالَ اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَ

یہانتک کہ وہ ہماری طرح ہو جائیں۔ فرمایا پیارے رسول نے جاؤ تم اپنی نرمی پر یہاں تک کہ اُترو تم انکے میدان میں پھر دعوت دو انکو اسلام کی اور

اَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِىَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ

خبر دو انکو اسکی جو واجب ہے ان پر اللہ تعالیٰ کا حق اسلام میں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم ہدایت دیدے اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعے ایک شخص کو تو بہتر ہے تمہارے لئے

مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمُرُ النَّعَمِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اس سے کہ ہوں تمہارے لئے سرخ اونٹ۔

﴿باب الطہارۃ ترجمہ: پاکی کا باب﴾

(۲۹۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ پاکی آدھا ایمان ہے اور الحمد للہ ترازو کو بھر دے گا

وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ اَوْتَمْلَاُ مَابَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ

اور سبحان اللہ اور الحمد للہ بھر دیتے ہیں اس کو جو آسمانوں اور زمین کے درمیان ہے اور نماز اُجالا ہے اور خیرات دلیل ہے اور صبر چمک ہے

وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْا فَبَايِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْمُوْبِقُهَا

اور قرآن کریم دلیل ہے تیری یا تجھ پر۔ ہر شخص صبح کرتا ہے تو بیچنے والا ہے اپنے نفس کو تو آزاد کرنے والا ہے اپنے نفس کو یا ہلاک کرنے والا ہے اپنے نفس کو

उमर ने फ़रमाया किसने निकाल दिया इल्म को दिलों से औलामा के? हज़रते कअब ने फ़रमाया लालच ने।

266 हदीस शरीफ़:– सवाल किया एक शख़्स ने प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से "शर" के बारे में, तो फ़रमाया प्यारे नबी ने न पूछो तुम मुझ से "शर" के बारे में और सवाल करो तुम मुझ से "ख़ैर" के बारे में, प्यारे नबी ने उसको तीन बार फ़रमाया, फिर फ़रमाया प्यारे बनी ने ख़बरदार! शरीरों के शरीर शर्री औलामा हैं और अच्छों में अच्छे ख़ैर वाले औलामा हैं।

267 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू दरदा ने फ़रमाया बेशक सबसे ज़्यादा बुरा लोगों में अल्लाह तआला के नज़दीक दर्जे के एतबार से रोज़े क़यामत वो आलिम है कि न नफ़ा हासिल करे कोई उसके इल्म से।

268 हदीस शरीफ़:– हज़रते ज़्याद इब्ने हदीर से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया मुझ से हज़रते उमर फ़ारूक़े आज़म ने कि तुम पहचानते हो कि, क्या चीज़ ढाती है इस्लाम को? हज़रते ज़्याद ने फ़रमाया कि मैंन कहा मैं नहीं जानता, हज़रते फ़ारूक़े आज़म ने फ़रमाया ढाता है इस्लाम को आलिम का फिसल जाना और झगड़ना मुनाफ़िक़ का कुरआन में और गुमराह राजाओं के राज।

269 हदीस शरीफ़:– हज़रते हसन बसरी से मरवी, उन्होंने फ़रमाया इल्म दो क़िस्म के हैं कि एक इल्म तो दिल में है, यह इल्म नफ़ा देने वाला है, और एक इल्म ज़बान पर है तो यह इल्म अल्लाह तआला की

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

کسی قسم کا کوئی ریا ونمود نہیں ہے جبکہ دوسری عبادات میں فی نفسہ ریاء ونمود ہے مگر چونکہ بندے کی نیت میں ریاء ونمود نہیں ہوتا لہٰذا مواخذہ نہیں ہے۔ اگر بندۂ مومن قرآن کریم پرعمل پیرا ہوتو یہ قرآن کریم دربار خداوندی میں تیرا عظیم الشان گواہ اور تیرے ایمان کی دلیل بنے گا اور اس کے فرامین کو طاق نسیاں کی نذر کردیا اور اسکی تعلیمات پرعمل نہ کیا تو پھر یہ قرآن کریم دربار ایزدی میں تیرے خلاف گواہ ہوگا۔ ہرصبح کو ہرانسان اپنی زندگی کی دوکان کھولتا ہے اور ہرسانس اعمال کا کاروبار کرتا ہے اگر اعمال صالحہ کے ساتھ سانسیں گزریں تو سود انفع بخش رہا۔ جہنم سے بچ گیا اور اگر اعمال بد کی پونجی کمائی تو سودا گھاٹے کا ہے اس نے اپنے آپ کو ہلاکت و بربادی کی نذر کردیا۔ کچھ لوگ وہ ہیں جن کی دوکان زندگی صبح کو کھل کر رات کو بند ہو جاتی ہے مگر بعض خوش نصیب حضرات وہ بھی ہیں جن کی دوکان زندگی دن ورات کھلی رہتی ہے کبھی بند نہیں ہوتی ان کا بازار کبھی سونا نہیں ہوتا اور یہ ہردم سونا بناتے رہتے ہیں اور یہ حضرات اگر سوبھی جائیں تو سونے میں بھی کمائی کرتے ہیں کہ ان کا دل نہیں سوتا۔ بلکہ بعد وصال بھی ان کا کاروبار ٹھپ نہیں ہوتا ان کی دوکان کھلی ہی رہتی ہے ان کے آستانوں پر نذر ونیاز کرنے والوں بھیک مانگنے والوں کی بھیڑ لگی رہتی ہے۔ شعر:

کوئی تو بات ہے کچھ تو ضرور ملتا ہے
ہزاروں آتے ہیں حوال دل سنانے کو (یانبی)

(۲۹۵) جیسے کوئی تالا بغیر کنجی کے نہیں کھلتا اور بغیر تالا کھولے کوئی گیٹ و دروازہ نہیں کھولا جا سکتا ایسے ہی آدمی بغیر نماز کے جنت میں داخل نہیں ہوسکتا۔ اس حدیث شریف میں تنبیہ ہے نماز کی پابندی کرنے پرتا کہ بندۂ مومن ہمیشہ نماز کا خود کو پابند رکھے اور کبھی نماز نہ چھوڑے۔ اس حدیث شریف کا یہ بھی مطلب ہے کہ نماز جنت کے درجات کی کنجی و چابی ہے نماز کے شرائط وفرائض بہت ہیں لیکن طہارت سب سے اہم ہے اسلئے اسکو نماز کی کنجی فرمایا گیا۔

(۲۹۶) جو لوگ وضو اور غسل کی سنتیں اور مستحبات پورے طور پر ادا نہیں کرتے۔ یاد رکھیں کہ وضو میں واجب کوئی نہیں ہے۔ طہارت کامل کرنا چاہیئے۔ سنن ومستحبات کا خیال رکھنا چاہئے۔ کامل طہارت برکتوں، رحمتوں، سعادتوں کا سبب زرّیں ہے۔ اور جب وضو وغسل کی برکت دوسرے میں سرایت کرتی ہے اسی طرح وضو اور غسل میں کمی کرنا دوسرے میں ضرر ونقصان کا باعث ہوتا ہے۔ اور ان سنن و مستحبات کے ادا نہ کرنے سے دروازہ فتوحات غیبیہ کا بند ہو جاتا ہے۔ اس حدیث شریف میں ان کیلئے درس عبرت ہے کہ وہ صحبت کے اثر سے غفلت برتتے ہیں انہیں توجہ دینا چاہئے کہ پیارے رسول ﷺ پر باوجود اس عظمت وشان کے غیر کامل وضو کرنے والے کی صحبت کا اثر پڑتا ہے کہ حالت نماز میں تلاوت قرآن میں لقمہ لگ جاتا ہے تو افسوس ہے ان لوگوں پر جو بدکاروں بے دینوں کی صحبت میں رہتے ہیں اور اس خیالی جنت میں مست ومگن ہیں کہ ان برے لوگوں کا ہم پر کوئی اثر نہ ہوگا یہ ان کی خام خیالی ہے۔ بے ایمانوں کی صحبت ایمان والوں پر بُرا اثر ڈالے گی اور پاپی کی صحبت اعمال صالحہ اخلاق حسنہ پر ضرور اثر انداز ہوگی۔ شعر:

بفرمان نبی صحبت اثر انداز ہوتی ہے
منافق کے قریں رہنا بھی یہ اک زہر قاتل ہے (یانبی)

بدعقیدگی بدعملی کی بیماری اُڑ کر لگتی ہے جہاں تک بھی ہوسکے بدعقیدہ بدعمل لوگوں سے خود کو دور ونفور رکھنا لازمی وضروری ہے۔ رب العالمین جل مجدہٗ صحبت بد سے تمام سنی مسلمانوں کو محفوظ فرمائے۔

آمین بجاہ سیّدنا رحمۃ للعالمین علیہ الصلوۃ و السلام و علی آلہ و اصحابہ اجمعین.

(۲۹۷) اگر کسی حدیث میں راوی صحابی کا نام نہ لیا جائے اور صرف صحابی کی شخصیت کا حوالہ ہو تو بھی وہ روایت معتبر ومستند ہوگی چونکہ تمام حضرات صحابۂ کرام ثقہ پرہیزگار اور عادل ہیں کوئی فاسق و فاجر نہیں۔ اسلئے ان سے بنا نام بھی روایت جائز اور مقبول ہے حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے علاوہ اگر اور کوئی راوی ہو مثلاً تابعی یا تبع تابعی تو انکا نام لینا ضروری ہے ورنہ حدیث شریف کی سند مجروح ہوگی۔ کیونکہ پتہ نہیں کہ وہ غیر صحابی راوی عادل وثقہ ہے کہ نہیں۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا میرے تمام صحابہ تاروں کی طرح ہیں تو ان میں سے جسکی بھی پیروی کروگے ہدایت پاجاؤگے۔ اس فرمان نبوی کے بعد کسی صحابی کی توہین کرنا درحقیقت یہ پیارے نبی ﷺ کو جھٹلانا اور پیارے نبی ﷺ کی کھلی توہین ہے تمام سنی

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تَمْلَاٰنِ مَابَیْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ (رواہ البخاری)

اور ایک روایت میں ہے کہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر بھر دیتے ہیں اس کو جو آسمانوں اور زمین کے درمیان ہے۔

(۲۹۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ۔ (رواہ احمد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی پاکی ہے

(۲۹۶) حدیث شریف: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَءَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَیْهِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی فجر کی نماز، تو تلاوت فرمایا سورۂ روم کو تو متشابہ لگ گیا پیارے نبی کو

فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَابَالُ اَقْوَامٍ یُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَایُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ وَاِنَّمَا یُلَبِّسُ عَلَیْنَا الْقُرْاٰنَ اُولٰئِكَ۔ (رواہ النسائی)

تو جب نماز ادا فرما چکے تو فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا کہ نماز پڑھتے ہیں ہمارے ساتھ اور اچھی طرح نہیں کرتے پاکی اور بس مشتبہ کردیتے ہیں ہمکو یہی لوگ

(۲۹۷) حدیث شریف: عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ قَالَ عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ یَدِیْ

ترجمہ: بنی سلیم کی ایک شخصیت سے مروی انہوں نے فرمایا کہ شمار فرمایا عملیات کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے میرے ہاتھ میں

اَوْ فِیْ یَدِهٖ قَالَ التَّسْبِیْحُ نِصْفُ الْمِیْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ یَمْلَاُهٗ وَالتَّكْبِیْرُ یَمْلَاُ

یا اپنے دست مبارک میں۔ فرمایا پیارے رسول نے سبحان اللہ کہنے کا ثواب آدھی ترازو کو بھر دیتا اور الحمد للہ کہنا بھر دیگا ترازو کو اور اللہ اکبر کہنا بھر دیگا

مَابَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ۔ (رواہ الترمذی)

اس کو جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور روزہ آدھا صبر ہے اور پاکی آدھا ایمان ہے۔

﴿باب الوضوء ترجمہ: وضوکا باب﴾

(۲۹۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَایَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کیا نہ بتادوں تم کو اس کو کہ مٹادے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے خطاؤں کو

یَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجٰتِ قَالُوْا بَلٰى یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ

بلند فرمادے اسکے ذریعے درجوں کو۔ حضرات صحابۂ کرام نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ۔ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے پورا وضو کرنا مشقتوں میں

हुज्जत है हज़रते आदम अलैहिस्सलाम की औलाद पर।

270 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि महफूज़ किये मैंने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से दो बरतन इल्म के, एक को उन दोनों में से, तो फैला दिया उसको तुम ने, और दूसरा कि अगर फैलाऊँ मैं उसको तो काट दिया जाए यह गला यानी खाना जारी होने की जगह।

271 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्न मसऊद से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि ऐ लोगो! जो जाने कुछ भी तो चाहिये कि वो बयान करदे उसको और जो न जाने तो चाहिये कि कहे अल्लाह तआला ज़्यादा जानने वाला है, यह जानकारी की बात है कि कह दे उसके बारे में जिसको न जानता हो कि अल्लाह तआला ज़्यादा जानने वाला है, फ़रमाया अल्लाह तआला ने अपने नबी से "आप फ़रमाइये नहीं माँगता मैं तुम से कोई मुआवज़ा और न मैं बनावटी बातें करने वालों में से हूँ।"(बसीरतुल ईमान स॰ 1126)।

272 हदीस शरीफ़:– हज़रते मोहम्मद इब्न सीरीन से मरवी, उन्होंने फ़रमाया बेशक यह इल्मे दीन है तो ग़ौर करो कि किससे हासिल करते हो तुम दीन अपना?

273 हदीस शरीफ़:– हज़रते हुज़ैफ़ा से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि ऐ क़ारियों की जमाअत! सीधे रहो, क्योंकि तुम बहुत पहले हो और अगर तुम हो गए दायें बायें तो पड़ जाओगे तुम दूर वाली गुमराही में।

مسلمان اس فرمان ذیشان کو ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھیں اور کسی بدعقیدہ کے بہکائے میں آکر کسی صحابیٔ رسول کی بارگاہ میں گستاخی کرنے کی جسارت مردود نہ کریں ورنہ خود بھی مردود ہو جائینگے۔بعض حضرات صحابۂ کرام کے متعلق کچھ تاریخی الزامات و اتہامات ہیں انکا ہرگز یقین نہ کریں کیونکہ تاریخ جھوٹی اور غلط ہوسکتی ہے مگر پیارے نبی ﷺ کی کسی بات میں غلط اور جھوٹ ہونے کا شبہ کرنا بھی ایمان سے پیدل ہونے کا سبب ہوگا۔اچھی طرح یاد رکھئے کہ سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صحابی ہونا اور کاتب وحیٔ ربانی ہونا آپکے فضائل حمیدہ کثیرہ احادیث کریمہ سے ثابت ہیں اور آپکے خلاف جتنے الزامات ہیں وہ سب تاریخی ہیں لہٰذا احادیث کریمہ کے مقابلے میں تاریخ کورد کرنا دلیل ایمان ہے اور احادیث کریمہ کے مقابلے میں تاریخی الزامات کی رٹ لگانا بے ایمانی کا نشان ہے۔سنی مسلمان کبھی کسی صورت میں بھی کسی صحابی کی شان میں ذرہ برابر بھی گستاخی سننا برداشت بھی نہ کریں اگر طاقت ہوتو طاقت سے روک دیں اگر یہ نہ ہوسکے تو قلم وزبان سے گستاخ کا منہ بند کرسکتے ہوں تو پھر زبان وقلم کی تلوار سے گستاخ اور گستاخی کا سر قلم کردیں اور اگر یہ دونوں بھی نہ ہوسکیں تو پھر گستاخ اور گستاخی کو دل سے برا جانیں یہی فرمان ہے پیارے نبی ﷺ کا۔گستاخوں کی مجلسوں اور اجتماعوں میں جانا ناجائز وحرام ہے۔اب تسبیحات مبارکہ کے ثواب سے نیکیوں کا پلہ بھر جائے گا ایک تسبیح سبحان اللہ میں اللہ تعالیٰ کے تمام عیوب ونقائص سے پاک ہونے کا بیان ہے جبکہ وہابیوں کا عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ ہر وہ کام کرسکتا ہے جو بندہ کرسکتا ہے چوری کرسکتا ہے زنا کرسکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔اس عقیدہ کا ہندوستان میں موجد اسماعیل دہلوی ہے اس نے اپنی کتابوں میں پیارے نبی کی سخت توہینیں کی ہیں اس پر علماء عرب وعجم کا کفر کا فتویٰ ہے کہ اسماعیل دہلوی کافر ہے اور جو اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔اب اگر کوئی کفر کلامی کفر فقہی اور کفر لزومی کفر التزامی کا بہانہ تراش کر دہلوی کی چمچہ گیری کرتا ہے اور دہلوی کی تکفیر نہیں کرتا تو بلاشبہ وہ بھی کافر ہے یہ حکم ہے علماء عرب وعجم کا۔اب کتنا ہی عشق رسول کا ڈھنڈورا پیٹا جائے اور کتنا ہی امام عشق ومحبت کا وظیفہ پڑھا جائے سب جہنم کا ایندھن ہے کیونکہ دوست کا دوست دوست ہوتا ہے اور دوست کا دشمن دشمن ہوتا ہے۔اور دوسری تسبیح الحمدللہ میں اسکی خوبیاں یعنی صفات کمالیہ کا بیان واظہار ہے۔روزہ صبر ہے یعنی پورا صبر تو یہ ہے کہ ہمہ وقت اپنے نفس کو طاعت کیلئے روکے اور گناہوں کے ارتکاب سے بچائے۔کیونکہ روزے کی حالت میں روزے دار نفس کو خواہشات کے تابع نہ کر کے رب کائنات کے تابع کرتا ہے اسلئے روزہ آدھا صبر ہے روزہ نفسانی خواہشات کو توڑنے کا زرین ذریعہ ہے۔تمام قسم کے صبر ایک طرف اور روزہ ایک طرف۔

(۲۹۸) اس حدیث شریف میں خطاؤں سے مراد صغیرہ گناہ ہیں۔جو گناہ صغیرہ منہ، ناک، چہرے، آنکھوں اور ہاتھ پاؤں سے ہوئے ہیں وہ وضو کی برکت سے معاف ہوجاتے ہیں۔یہ فائدے مومن کو پہونچتے ہیں اگر کوئی کافر و بدعقیدہ وضو کرلے تو اسے یہ فائدے ہرگز نہ ملیں گے۔البتہ کوئی کافر و بدعقیدہ ایمان لانے کے لئے وضو کرے تو تو اسے یہ فائدہ پہونچ سکتا ہے۔اور فائدے ہر وضو سے متعلق ہیں چاہے فرائض کی ادائیگی کیلئے ہو یا نوافل کی یا کسی اور عبادت کیلئے۔اس حدیث شریف سے بالکل واضح طور پر معلوم ہوا کہ کانوں کا شمار سر میں ہے۔نہ کہ چہرے میں۔کیونکہ پیارے نبی ﷺ نے یہاں سر کے ساتھ کانوں کا ذکر فرمایا ہے۔لہٰذا نہ تو کانوں کو چہرے کیساتھ دھویا جائیگا اور نہ الگ سے نیا پانی لیکر کانوں کا مسح ہوگا بلکہ سر کے مسح کیلئے جو ہاتھ تر کیا گیا ہے اسی تری سے کانوں کا بھی مسح ہوگا۔یہ حدیث شریف سیدنا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دلیل ہے اور یہی مسلک امام اعظم ہے۔(مسلک امام اعظم زندہ باد) اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پاؤوں کا دھونا فرض ہے نہ کہ پاؤوں کا مسح کرنا جیسا کہ شیعوں، رافضیوں نے سمجھا ہے۔گناہ صغیرہ کا محل تو وضو نے ڈھادیا۔اب مسجدوں کی طرف جانا اور نماز پڑھنا یہ اعمال صالحہ درجات کے بلند ہونے کا سبب ہیں۔

(۲۹۹) اس حدیث شریف میں اچھے وضو سے مراد سنتوں اور مستحبات کے اہتمام کے ساتھ وضو کرنا ہے اور خطاؤں سے مراد گناہ صغیرہ ہیں کیوں کہ گناہ کبیرہ تو بغیر توبہ کے اور حقوق العباد صاحب

وَكَثْرَةُ الْخُطٰى اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ. (رواہ الترمذی)

اور کثرت سے جانا مسجدوں کی طرف اور انتظار کرنا نماز کا نماز کے بعد تو یہ ہے سرحد کی حفاظت۔

(۲۹۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ تَوَضَّاءَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وضو کرے تو اچھا کرے وضو کہ نکل جاتی ہیں

خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ. (رواہ البخاری والمسلم)

اس کی خطائیں اس کے جسم سے، یہاں تک کہ نیچے سے اس کے ناخنوں کے۔

(۳۰۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا تَوَضَّاءَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرتا ہے بندۂ مسلم یا مومن تو دھوتا ہے اپنے چہرے کو

خَرَجَ مِنْ وَجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ

تو نکل جاتی ہے اسکے چہرے سے ہر وہ خطا کہ دیکھا ہے اسکی طرف اپنی آنکھوں سے پانی کیساتھ یا پانی کی آخری بوند کیساتھ۔ پھر جب دھوتا ہے

يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ

اپنے دونوں ہاتھوں کو تو نکل جاتی ہے ہر وہ خطا کہ پکڑا تھا اسکو اسکے ہاتھوں نے پانی کیساتھ یا پانی کی آخری بوند کیساتھ پھر جب دھوتا ہے اپنے دونوں پاؤوں کو

خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ. (رواہ مسلم)

تو نکل جاتی ہے ہر وہ خطا کہ چلے اسکی جانب اسکے پاؤں پانی کیساتھ یا پانی کی آخری بوند کیساتھ، یہاں تک کہ نکل جاتا ہے پاک وصاف ہو کر گناہوں سے

(۳۰۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَامِنِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهٗ صَلٰوةٌ مَكْتُوْبَةٌ فَيُحْسِنُ وُضُوْئَهَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کوئی مسلمان نہیں کہ آئے اس پر نماز فرض تو اچھا کرے اس کا وضو

وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا اِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَالَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً وَّذٰلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهٗ. (رواہ مسلم)

اور اسکا خشوع اور اس کا رکوع مگر ہوتی ہے یہ نماز کفارہ اس کیلئے جو اس سے پہلے کے گناہ ہیں جب تک نہ کیا ہو گناہ کبیرہ اور یہ ہمیشہ ہوتا ہے۔

---

274 हदीस शरीफ़:- फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि पनाह माँगो तुम अल्लाह तआला की, ग़म के कुँवे से, हज़राते सहाबा ए किराम ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह, क्या है ग़म का कुँवा? फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने वो क़ारी जो दिखावा करने वाले हैं अपने आमाल में, और बेशक ज़्यादा नापसंदीदा अल्लाह तआला की बारगाह में वो क़ारी हैं जो ज़्यादा आते जाते हैं मालदारों के यहाँ, फ़रमाया हज़रते मुहारबी ने यानी ज़ालिम मालदार।

275 हदीस शरीफ़:- फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अनक़रीब यह कि आएगा लोगों पर एक वक़्त, न बाक़ी रहेगा इस्लाम से मगर नाम इस्लाम का और न बाक़ी रहेगा क़ुरआन से मगर रिवाज उसका, मस्जिदें उनकी आबाद होंगी और वो ख़ाली होंगी हिदायत से, औलामा उनके औलामा ए शर होंगे, मख़लूक़ में आसमान के नीचे उनके पास से फ़ितना निकलेगा और उन्हीं में लौट जाएगा।

276 हदीस शरीफ़:- हज़रते ज़्याद बिन लबीद से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि ज़िक्र फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने किसी चीज़ का तो फ़रमाया कि यह वक़्त होगा इल्म के चले जाने का, मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह, इल्म कैसे चला जाएगा, हालाँकि हम क़ुरआन पढ़ते हैं और हम पढ़ाते हैं क़ुरआने करीम अपने बच्चों को और पढ़ाएँगे क़ुरआने करीम हमारे बच्चे अपने बच्चों को क़यामत तक, तो

حقوق کی معافی کے بغیر معاف نہیں ہوتے جو شخص اچھا وضو کرتا ہے تو اس کے تمام اعضا کے گناہ صغیرہ اس پانی کیساتھ نکل جاتے ہیں۔ ہمارا وضو میں استعمال کردہ پانی ماء مستعمل ہے نہ تو اس سے دوبارہ وضو کیا جا سکتا ہے اور اس کا پینا بھی مکروہ ہے ماء مستعمل کے پینے سے بیماریاں جنم لیتی ہیں خصوصاً مرگی کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ مگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے وضو میں استعمال ہونے والا پانی تبرک وشافی ہے کیوں کہ وہ اعضائے طیبہ سے نور لے کر نکلتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ کے وضو کا استعمالی پانی بیماریوں کیلئے شفا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: ''مارئے پاؤں سے اپنے یہ نہانے کیلئے ٹھنڈا چشمہ اور پینے کا'' (بصیرۃ الایمان افادۂ قدری معینی ص ۱۱۱۸) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:

سیدنا حضرت ایوب علیہ السلام نے حکم الٰہی کے مطابق زمین پر اپنا پاؤں مارا اور اس سے آب شیریں کا چشمہ ظاہر ہوا آپ نے اس چشمے سے آب شیریں پیا بھی اور غسل بھی فرمایا اور تمام ظاہری و باطنی امراض اور تکلیفیں دور ہو گئیں۔ شیطان میں بیمار کرنے کی قوت ہے جیسے بعض کھانوں میں بیمار کرنے کی تاثیر ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں میں بعطائے الٰہی شفا دینے کی طاقت ہے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ السلام نے فرمایا ارشاد باری ہے: (ترجمہ) میں اچھا کرتا ہوں اندھے کو اور کوڑھی کو (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی پارہ ۳) ان نوری حضرات کی طاقت وقوت ناری مخلوق کی طاقت وقوت سے زیادہ ہے۔ بزرگوں کے پاؤں کا دھوون بھی شفاء ہے اسی لئے اسکو وسیلہ شفا بنایا گیا۔ اطباء کہتے ہیں کہ اب بھی خارش (کھجلی) میں ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا مفید ہے۔ جو اس آیت کریمہ سے ثابت ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۱۱۱۹ ان ۴۲) اور آب زمزم شریف سیّدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے پائے اقدس کا گویا کہ دھوون ہے اور اس میں ہمارے پیارے نبی ﷺ نے کلی فرمائی ہے جو ہم سب کیلئے وجہ شفا ہے ناخنوں کے نیچے سے گناہ نکل جانے کا مطلب یہ ہے کہ وضو کرنے والا صغیرہ گناہوں سے یکسر پاک وصاف ہو جاتا ہے یہ ارشاد نبوی مبالغے کیلئے ہے۔

(۳۰۰) منہ کے دھونے میں صرف آنکھوں کے گناہ دھل جانے کا ذکر اسلئے ہے کہ چہرے میں آنکھیں ہی ایسی ہیں کہ جن سے گناہ زیادہ سرزد ہوتے ہیں اسلئے اسکا ذکر فرما دیا گیا ورنہ کان، ناک سے بھی گناہ ہوتے ہیں اور وہ بھی وضو میں چہرہ دھونے سے معاف ہو جاتے ہیں۔ آنکھوں کا گناہ غیر کا مال ناجائز نگاہ سے دیکھنا۔ ہاتھ کا گناہ غیر کی چیز بلا اجازت ٹٹولنا۔ پاؤں کا گناہ ناجائز مقام کی طرف چلنا ہے بلکہ وضو سے دل و دماغ کے گناہِ صغیرہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کامل وضو سے تمام گناہ صغیرہ معاف ہوتے تھے اس حدیث شریف میں اس وضو کا ذکر ہے جو اتنا کامل نہ ہو اس سے اعضائے وضو کے گناہ صغیرہ معاف ہوتے ہیں۔

(۳۰۱) اس حدیث شریف میں فرض نماز کا ذکر احترازی نہیں ہے۔ اس میں نماز عیدین، اشراق، تہجد کے وضو کی بھی یہی شان و فیضان ہے چونکہ عموماً وضو نماز پنجگانہ ہی کیلئے ہوتا ہے اسلئے اسکا ذکر فرمایا اگر کوئی نماز کے وقت سے پہلے وضو کرے تب بھی یہی فیضان ہوگا۔ نماز کا خشوع یہ ہے کہ ظاہری و باطنی آداب بجالائے کہ دل خوف الٰہی کا گہوارہ ہو اور نظر بحالتِ قیام سجدہ گاہ پر رکھے بحالت رکوع پاؤں کی پشت پر، بحالت سجدہ ناک کے نتھنوں پر اور بحالت قعدہ گود میں رہے۔ سوائے نماز کے کسی چیز میں مشغول نہ ہو نماز ہی میں دل لگائے رکھے اور بدن، کپڑوں اور داڑھی سے نہ کھیلے اور نہ دائیں بائیں منہ پھیرے نماز کا ہر رکن صحیح ادا کرے۔ خشوع نماز کی روح ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: ''یقیناً کامیاب ہو گئے ایمان والے جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں'' (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۸۱۶) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:

ایمان والے جنت اور اسکی تمام نعمتوں کے مستحق ہوئے دیدار الٰہی کے حقدار بنے۔ دنیا میں مستجاب الدعوات ہوئے۔ انکی زندگی کامیاب ہوئی ایمان وتقویٰ دو جہان میں کامیابیوں کا زرین ذریعہ ہے۔ اس سے دعائیں قبول آفات بلیات دور اور مرادیں حاصل ہوتی ہیں۔ خشوع کے معنی ہیں کسی کے سامنے خوف و ہیبت کے ساتھ ساکن و پست ہونا۔ اصل خشوع قلب کا ہے اور بدن کا خشوع قلب کے تابع ہے۔ جب نماز میں قلب خاشع، خائف، ساکن و پست ہوگا تو خیالات بھی ایک طرف رہیں گے ادھر ادھر نہ بھٹکیں

(۳۰۲) حدیث شریف: عَنْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فَاَفْرَغَ عَلٰی یَدَیْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ

ترجمہ: سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی بیشک انہوں نے وضوفرمایا تو پانی بہایا اپنے دونوں ہاتھوں پر تین بار، پھر کلیاں فرمائیں

وَاسْتَنْشَرَ ثُمَّ غَسَلَ وُجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَهُ الْیُمْنٰی اِلَی الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ یَدَهُ الْیُسْرٰی

پھر ناک میں پانی ڈالا پھر دھویا اپنے چہرے کو تین مرتبہ پھر دھویا اپنے داہنے ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ پھر دھویا اپنے بائیں ہاتھ کو

اِلَی الْمَرَافِقِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ ثُمَّ رِجْلَهُ الْیُمْنٰی ثَلٰثًا ثُمَّ الْیُسْرٰی ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَاَیْتُ

کہنی تک تین مرتبہ پھر مسح فرمایا اپنے سر کا پھر دھویا اپنے داہنے پاؤں کو تین مرتبہ پھر بائیں پاؤں کو تین مرتبہ، پھر فرمایا حضرت عثمان غنی نے میں نے دیکھا

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ یُصَلِّیْ

پیارے رسول اللہ ﷺ کہ انہوں نے وضوفرمایا میرے وضو کی طرح، پھرفرمایا حضرت عثمان غنی نے جس نے وضو کیا میرے اس وضو کی طرح پھر نماز پڑھے

رَکْعَتَیْنِ لَایُحَدِّثُ نَفْسَهٗ فِیْهِمَا بِشَیْءٍ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

دو رکعتیں اور نہ کچھ باتیں کرے اپنے دل میں ان دونوں رکعتوں میں تو بخش دیا جاتا ہے اس کیلئے جو پہلے کر چکا ہے گناہوں میں سے۔

(۳۰۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْ مُّسْلِمٍ یَتَوَضَّاُ فَیُحْسِنُ وُضُوْئَهٗ ثُمَّ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ایسا کوئی مسلمان نہیں ہے جو وضو کرے تو اچھا کرے اپنے وضو کو پھر

یَقُوْمُ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ مُقْبِلًا عَلَیْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔ (رواہ مسلم)

کھڑے ہو کر نماز پڑھے دو رکعت متوجہ ہو کر دونوں رکعتوں میں اپنے منھ اور اپنے دل سے مگر واجب ہو جاتی ہے اس کیلئے جنت۔

(۳۰۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ یَتَوَضَّاُ فَیُبْلِغُ اَوْفَیُسْبِغُ الْوُضُوْءَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں ہے تم میں کوئی ایسا جو وضو کرے تو مبالغہ کرے یا پورا وضو کرے

ثُمَّ یَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَفِیْ رِوَایَةٍ

پھر کہے "میں گواہی دیتا ہوں اسکی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور بیشک حضرت محمد اسکے بندے اور اسکے رسول ہیں" اور ایک روایت میں ہے کہ

फ़रमाया प्यारे बनी ने कि रोए तुम्हारी माँ ऐ ज़्यादा! हम तो ज़्यादा समझदार समझते थे तुमको मदीने शरीफ़ के लोगों से, क्या नहीं हैं यह यहूदो नसारा कि पढ़ते हैं तौरेत व इंजील को, नहीं अमल करते वो कुछ भी उस परजतो तौरेत व इंजील में है।

277 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि सीखो तुम इल्म और सिखाओ तुम इल्म लोगों को, सीखो तुम फ़राइज़ और सिखाओ तुम फ़राइज़ लोगों को, सीखो कुरआने करीम और सिखाओ तुम कुरआने करीम लोगों को, तो बेशक मैं एक शख़्सियत हूँ कि वफ़ात दिया जाऊँगा और इल्म अनक़रीब उठ जाएगा और ज़ाहिर होंगे फ़ितने, यहाँ तक कि इख़तेलाफ़ होगा किसी फ़रीज़े में तो न पाएँगे दोनों किसी को कि फ़ैसला कर दे उन दोनों के दर्मियान।

278 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे घसल्लम ने ऐसे इल्म की मिसाल कि न फ़ायदा उठाया जाए जिससे, उस ख़ज़ाने की मिसाल की तरह है कि न ख़र्च किया जाए उसमें से राहे खुदा में।

(9) प्यारे नबी के इल्म षरीफ़ का बाब

279 हदीस शरीफ़:– सय्येदना हज़रते उमर फ़ारूक़े आज़म से मरवी, वो फ़रमाते हैं कि खड़े हुवे हमारी बज़्म में प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तो ख़बर दी उन्होंने हमको पैदाइश की शुरूआत की, यहाँ

گے۔ خاشع کے دل میں خوف الٰہی کا سمندر موجزن ہوتا ہے۔ اسکے اعضاء بدن ساکن ہوتے ہیں بعض حضرات مفسرین کرام نے فرمایا کہ نماز میں خشوع یہ ہے کہ نماز میں نمازی کا دل لگا ہوا اور دنیا سے توجہ ہٹی ہوئی ہو۔ اور نظر نماز کی جگہ سے باہر نہ جائے۔ اور گوشۂ چشم سے کسی طرف نہ دیکھے اور کوئی فالتو کام نہ کرے کپڑے یا داڑھی سے نہ کھیلے۔ انگلیاں نہ چٹخائے۔ کوئی کپڑا شانوں پر نہ لٹکائے کہ اسکے دونوں کنارے لٹکتے ہوں اور آپسمیں ملے نہ ہوں جیسے کہ سہارنپوری لوگ سروں سے رومال باندھتے ہیں کہ دوڈ میں لٹکی ہوتی ہیں یہ نماز میں مکروہ ہے اسکو ''سدل'' کہتے ہیں۔ اس قسم کی تمام حرکات سے باز رہے۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ خشوع یہ ہے کہ آسمان کی طرف نظر نہ اٹھائے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق اکبر وسیدنا حضرت عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ نماز میں ایسے ساکن ہوتے تھے جیسے ایک بے جان لکڑی اور فرمایا جاتا تھا کہ یہ نماز کا خشوع ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۸۱۷) اس حدیث شریف میں سجدے کا ذکر نہ فرما کر رکوع کا ذکر فرمایا اسکی چند وجوہات ہیں۔ (۱) رکوع سجدے کا پیش خیمہ ہے (۲) سجدے کے مقابلے اسمیں مشقت زیادہ ہے۔ (۳) رکوع یہود ونصاریٰ کی عبادت میں نہیں یہ مسلمانوں کی نماز کا خاصہ ہے (۴) رکوع کے مل جانے سے رکعت مل جاتی ہے۔ یاد رہے کہ رکوع مستقل عبادت نہیں ہے بلکہ نماز ہی میں عبادت ہے اور سجدہ نماز کے علاوہ بھی عبادت ہے جیسے سجدۂ تلاوت، سجدۂ شکر وغیرہما۔ اس حدیث شریف کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گناہ کبیرہ کے مرتکب کے گناہ صغیرہ بھی معاف نہیں ہوتے (لمعات شریف) یہ اجر و ثواب کسی ایک نماز کا نہیں بلکہ پوری زندگی کی تمام نمازوں کا ہے۔

(۳۰۲) سیّدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں وہ وضو کر کے دکھایا جو وضو انہوں نے پیارے نبی ﷺ کو کرتے دیکھا ہے۔ عام طور پر مسلمانوں میں وضو کا یہی انداز رائج ہے اور یہی سیّدنا حضور امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک ہے اور یہ حدیث شریف احناف کے وضو کی دلیل واضح ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد

ابتدا میں ہاتھ مع گٹوں کے دھونا چاہئیں اور چہرہ دھونے کے بعد ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا چاہئیں۔ سر کا مسح ایک ہی بار کرنا چاہئے کیوں کہ مسح میں تین بار کا حضرت عثمان غنی نے ذکر نہیں فرمایا اور نہ تین مرتبہ مسح اپنے سر کا فرمایا۔ اگر تین بار مسح کیا جائے تو وہ دھونا ہی ہو جائیگا یہی مسلک امام اعظم ہے اور اس حدیث شریف کے موافق ومطابق ہے۔ حضرت عثمان غنی کا یہ فرمانا کہ پیارے نبی ﷺ نے میرے وضو کی طرح وضو فرمایا جب کہ حضرت عثمان غنی کا وضو پیارے نبی ﷺ کے وضو کی طرح تھا۔ یہ انداز بیان آپنے اسلئے اختیار فرمایا کہ پیارے نبی ﷺ کا وضو ان لوگوں سے پوشیدہ تھا جن کے سامنے آپنے یہ بیان فرمایا تھا اور آپکا وضو سامنے تھا اسلئے آپنے یہ انداز بیان اختیار فرمایا۔ تین بار سے زیادہ اعضائے وضو کا دھونا مکروہ ہے البتہ اعضائے وضو پر کوئی چیز لگی ہے جو تین مرتبہ دھونے پر بھی صاف نہ ہو اور وضو کی ادائیگی میں حائل ہو تو تین مرتبہ سے زیادہ بھی دھویا جا سکتا ہے۔ وضو میں تین اعضا کا دھونا اور ایک کا مسح فرض ہے جو قرآن کریم کی آیت کریمہ سے ظاہر ہے مگر وضو کی ابتدا میں ہاتھ دھونے، کلی کرنے، ناک میں پانی ڈالنے کی حکمت یہ ہے کہ پانی میں تین وصف ہوں تب ہی پانی لائق وضو ہوتا ہے۔ پانی کا رنگ، پانی کی بو، پانی کا مزہ صحیح ہو۔ چنانچہ پانی ہاتھ میں لینے سے رنگ اور پانی سے کلی کرنے میں پانی کا مزہ اور پانی کو ناک میں ڈالنے سے پانی کی بو معلوم ہو جاتی ہے اور اس سنت کی برکت وحکمت سے قابل وضو پانی سے وضو کرنا آسان ہو جاتا ہے اگر عضو پر تین مرتبہ پانی بہایا اور تین مرتبہ بہانے سے پورے عضو پر پانی ایک مرتبہ بہا تو یہ ایک ہی مرتبہ شمار کیا جائیگا کہ ایک چلّو سے تھوڑا سا عضو دھلا دوسرے چلّو سے پھر تھوڑا سا عضو دھلا تیسرے چلّو سے پھر تھوڑا سا عضو دھلا اور تینوں بار کو ملا کر پورا عضو دھل گیا تو یہ ایک مرتبہ ہوا۔ دو مرتبہ دھونا باقی ہے۔ وضو سے فارغ ہو کر دو رکعت نماز نفل ''تحیۃ الوضو'' پڑھے جبکہ نفل نماز پڑھنا اس وقت مکروہ نہ ہو جیسے فجر ومغرب کا وضو ان دونوں موقعوں پر وضو کے بعد فرض نماز میں ہی تحیۃ الوضو وتحیۃ المسجد کا بھی ثواب مل جائیگا (مرقاۃ شریف) ان نوافل میں قصداً، عمداً

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ

''میں گواہی دیتا ہوں اسکی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہے نہیں ہے کوئی ساجھی اسکا اور میں گواہی دیتا ہوں حضرت محمد ﷺ اسکے بندے اور

رَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ال

اسکے رسول ہیں یا الٰہی بنادے تو مجھ کو خوب توبہ کرتے رہنے والوں میں سے اور بنادے تو مجھ کو خوب پاکیزگی حاصل کرنے والوں میں سے'' مگر

فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ هٰكَذَا. (رواہ الترمذی)

کھول دیے جاتے ہیں اس کیلئے دروازے جنت کے آٹھوں کہ داخل ہوجائے جس سے چاہے۔

(۳۰۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اُمَّتِیْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک میری امت بلائی جائے گی روز قیامت کہ اعضائے وضو اسکے چمچمارہے ہوں گے

مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ. (رواہ البخاری والمسلم)

وضو کے اثرات سے۔ تو جو طاقت رکھے تم میں سے یہ کہ بڑھائے اپنی چمک کو تو چاہیئے کہ کرے۔

(۳۰۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے پہونچے گا زیور مومن کا وہاں تک جہاں تک پہونچے گا وضو کا پانی۔

(۳۰۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے سیدھے رہو اور ہرگز تم قابو نہ کرسکوگے اور جان لو تم کہ

خَيْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ. (رواہ احمد وابن ماجۃ والدارمی)

سب سے اچھی تمہارے اعمال میں نماز ہے اور نہیں محافظت کرتا وضو پر مگر ایمان والا۔

(۳۰۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّاَ عَلٰى طُهْرٍ كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنٰتٍ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے وضو کیا پاکی پر، لکھی جاتی ہیں اس کے لئے دس نیکیاں۔

तक कि जन्नतियों के जन्नत में दाख़िल होने की और जहन्नमियों के जहन्नम में दाख़िल होने की, याद रखा जिसने याद रखा उसको और भुला दिया उसको जिसने भुला दिया उसको।

280 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी, वेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ़ लाए जिस वक़्त ज़वाल हो गया था सूरज, तो ज़ोहर की नमाज़ अदा फ़रमाई, फिर जब सलाम फेर लिया तो क़याम फ़रमाया मिम्बर शरीफ़ पर, फिर क़यामत का ज़िक्र फ़रमाया और ज़िक्र फ़रमाया पेश आने वाले बड़े मुआमलात का, फिर फ़रमाया जो पसंद करे यह कि सवाल करे किसी चीज़ के बारे में तो चाहिये कि वो सवाल कर ले, अल्लाह तआला की क़सम नहीं सवाल करोगे तुम किसी चीज़ के बारे में मगर मैं जावबात देता रहूँगा उसके, जब तक मैं इस मक़ाम पर जलवा अफ़रोज़ रहूँ, हज़रते अनस ने फ़रमाया तो अकसरियत ने लोगों की रोना शुरू कर दिया और प्यारे नबी अकसरियत से फ़रमाते रहे कि सवालात करो तुम मुझ से, फिर हज़रते अनस ने फ़रमाया कि खड़ा हुवा बारगाहे रिसालत में एक शख़्स तो उस ने कहा, कहाँ है मेरे दाख़ले की जगह या रसूलुल्लाह? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने दोज़ख़, फिर खड़े हुवे हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने हज़ैफ़ा तो अर्ज़ किया कि कौन है मेरा बाप या रसूलुल्लाह? फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तेरा बाप हुज़ैफ़ा है, फिर प्यारे नबी कसरत से फ़रमाते रहे कि सवालात

دوسری طرف دھیان نہ لگائے بلا قصد وارادہ جو خطرات وخیالات دل میں آئیں وہ معاف ہیں بشرطیکہ انہیں دفع کرنے کی کوشش کرتا رہے (مرقاۃ شریف لمعات شریف) اس حدیث شریف میں بھی گناہوں سے مراد صغیرہ گناہ ہیں۔ گنہگاروں کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور بے گناہ حضرات کے درجات بلند ہوتے ہیں کیوں کہ جو کام گنہگاروں کی معافی کا ذریعہ ہوتا ہے وہ نکوکاروں کی بلندیٔ درجات کا سبب زرّیں ہوتا ہے وہ نادان لوگ بھی اپنے خیال خام کی ارتھی سجی دیکھیں جو کہتے ہیں کہ گنہگاروں کی قبروں پر ہار پھول تو ڈالنا سمجھ میں آتا ہے کہ تخفیف عذاب ہوگی مگر اللہ والوں کی قبر پر ہار پھول کیوں ڈالے جاتے ہیں کیا وہاں بھی عذاب ہو رہا ہے؟ ان نادانوں کو اپنی کھوپڑی کی مرمت کسی سنی عالم سے کرانا چاہئے تاکہ پتہ لگ جائے کہ اللہ والوں کی قبر میں عذاب ہوتا ہی نہیں تو تخفیف عذاب کا سوال ہی کیا پیدا ہوتا ہے بلکہ انکے مراتب اور بھی زیادہ بلند ہوجاتے ہیں اور جتنا مرتبہ بلند ہوگا اتنا ہی فیضان بھی زیادہ برسے گا۔

(۳۰۳) نماز کیلئے کھڑا ہونا حقیقتاً ہو یا حکماً جیسے بیمار ومعذور بیٹھ کر پڑھے تو حکماً یہ بھی کھڑا ہونا ہی ہے اور وہ بھی اس وعدۂ جنت کا مستحق ہے۔ ظاہر و باطن کو یکسو کر کے دربار خداوندی میں حاضر ہو۔ جنت واجب ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صرف وضو کر لینے سے جب جنت واجبی طور پر مل گئی تو اب فرائض و واجبات سے چھٹی مل گئی بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ وضو کرنے والے اور نوافل پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اعمال صالحہ کی توفیق ملتی ہے اور وہ مرتے وقت ایمان پر قائم رہتا ہے قبر وحشر کی منزلوں سے بآسانی گزرتا ہے۔

(۳۰۴) تمام اعمال صالحہ خوش عقیدہ حضرات کو فائدہ دیتے ہیں بدعقیدہ لوگوں کو کچھ ہاتھ نہیں لگتا نہ زندوں کے اور نہ مُردوں کے۔ اب کسی بدعقیدہ کا تیجہ، دسواں، چالیسواں کر بھی دیا جائے تو خوش عقیدہ مسلمانوں ہی کی ارواح کو ثواب پہونچتا ہے بدعقیدہ دنیا کی طرح آخرت اور برزخ میں بھی محروم رہتا ہے۔ دوسرا کلمۂ شہادت اور دعائے مذکورہ بعد وضو پڑھ لینا ظاہری صفائی کیساتھ ساتھ باطنی صفائی کا بھی ذریعہ ہے۔ سیدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نہانے کے بعد بھی کلمۂ شہادت اور دعائے مذکورہ پڑھ لیا کریں اور استغفار بھی پڑھ لیا کریں یہ مستحب ہے (مرقاۃ شریف) جنت کے آٹھوں دروازے اس کیلئے کھول دئے جائینگے اور جنت کے ہر دروازے سے دخول جنت کیلئے اس کو پکارا جائیگا یعنی اس عمل مبارک کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس دعاء کے پڑھنے والے کا حشر سیّدنا امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ کے غلاموں میں فرمائیگا وہ انکے باراتی کی شکل میں انکے پیچھے پیچھے جنت میں جائیگا جیسے حضرت صدیق اکبر کو جنت کے ہر دروزے سے پکارا جائیگا ویسے ہی اس غلام کو بھی پکارا جائیگا۔ جنت کے آٹھوں دروازے کھلنا حضرت صدیق اکبر کی خصوصیات میں سے ہے۔ جنت کے آٹھوں دروازوں سے پکارا جانا عزت افزائی اور اظہار عظمت و شان کیلئے ہے۔ داخلہ ہر جنتی کا جنت کے ایک ہی دروازے سے ہوگا۔ بعض روایات مبارکہ میں بعد وضو ''سورۂ قدر شریف'' کا پڑھنا بھی آیا ہے ان تمام کو ملا کر پڑھ لیا جائے بہتر ہے خوب توبہ کرتے رہنے والوں اور پاکیزگی حاصل کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: ''بیشک اللہ پسند فرماتا ہے خوب توبہ کرنے والوں کو اور پسند فرماتا ہے خوب پاک رہنے والوں کو'' (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۹۲)

(۳۰۵) اس حدیث شریف میں امت سے مراد تمام نمازی مسلمان ہیں کہ بھرے محشر میں انکے چہرے انکے ہاتھ پاؤں وضو کے اثرات سے چمک دمک رہے ہونگے اگر چہ وضو پہلی امتوں نے بھی کیا ہے مگر وضو کے اثرات سے اعضائے وضو کا قیامت میں چمکنا امت محمدیہ کیساتھ اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے اور یہ نور والے پیارے نبی ﷺ کا صدقہ ہے۔ وہ حضرات صحابۂ کرام جو فرضیت نماز سے پہلے ہی وصال فرما چکے یا وہ مسلمان بچے یا قبول اسلام کرنے کے بعد فوراً وفات پا جانے والے جنہیں نماز اور وضو کا موقع ہی نہ ملا ان پر بھی یہ چمکیلا انعام ہوگا۔ البتہ فساق و فجار مسلمان جنہوں نے بے وجہ شرعی نماز چھوڑنے کی عادت بنا رکھی تھی وہ بطور سزا اس چمکتے انعام سے محروم ہونگے۔ پیارے نبی ﷺ کو امت کو پہچاننا اس چمک پر موقوف نہ ہوگا بلکہ آپ نکوکار اور گناہگار دونوں قسم کے مسلمانوں کو پہچانیں گے۔ چمک بڑھانے کا مطلب یہ ہے کہ

(۳۰۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب وضو کرے بندۂ مومن تو کلی کرے۔ نکل جائیں گے گناہ

مِنْ فِيْهِ وَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ اَنْفِهٖ وَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهٖ

اسکے منہ سے اور جب پہونچائے ناک میں پانی نکلیں گے گناہ اسکی ناک سے اور جب دھوئیگا اپنے چہرے کو نکلیں گے گناہ اسکے چہرے سے

حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى

یہاں تک کہ نکلیں اسکی دونوں آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے پھر جب دھوئیگا اپنے دونوں ہاتھوں کو نکلیں گے گناہ اسکے دونوں ہاتھوں سے یہانتک کہ

تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ يَدَيْهِ فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهٖ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَّاْسِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ

نکلیں گے اسکے ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے، پھر جب مسح کریگا اپنے سر کا تو نکل جائینگے گناہ اس کے سر سے یہاں تک کہ نکلیں گے

مِنْ اُذُنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِّجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ

اسکے دونوں کانوں سے، پھر جب دھوئیگا اپنے دونوں پاؤں کو تو نکلیں گے گناہ اسکے دونوں پاؤں سے یہانتک کہ نکلیں گے اسکے دونوں پاؤں کے ناخنوں سے

ثُمَّ كَانَ مَشْيُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُهٗ نَافِلَةً لَّهٗ. (رواہ النسائی)

پھر چلنا اس کا مسجد کی طرف اور اس کا نماز پڑھنا اجر و ثواب کی زیادتی ہے اس کیلئے۔

(۳۱۰) حدیث شریف: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَى الْمَقْبُرَةَ فَقَالَ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابو ہریرہ سے مروی بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ تشریف لیگئے قبرستان تو فرمایا پیارے رسول اللہ نے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاِنَّا اِنْشَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ وَدِدْتُّ اِنَّا قَدْ رَاَيْنَا اِخْوَانَنَا

السلام علیکم اے جماعت قوم مومنین اور بیشک ہم بھی اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تم سے ملنے والے ہیں۔ میری یہ آرزو ہے کہ میں دیکھ لیتا اپنے بھائیوں کو

قَالُوْا اَوَلَسْنَا اِخْوَانَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِىْ وَاِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْتُوْا بَعْدُ

صحابۂ کرام نے عرض کیا۔ کیا نہیں ہیں ہم آپکے بھائی یارسول اللہ؟ پیارے رسول نے فرمایا تم ساتھی ہو میرے، ہمارے بھائی وہ ہیں جو نہیں آئے ابھی تک

करो मुझ से, तो हज़रते उमर बोले अपने घुटने के बल तो अर्ज़ किया राज़ी हैं हम अल्लाह तआला के रब होने से और इस्लाम के दीन होने से और हज़रत मोहम्मद सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के रसूल होने से, हज़रते अनस ने फ़रमाया कि फिर ख़ामोश हो गए प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम।

281 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक अल्लाह तआला ने पेश फ़रमाई मुझ पर दुनिया तो मैंने देखा दुनिया की तरफ़ और उसकी तरफ़ जो होने वाला है दुनिया में क़यामत तक, इस तरह देख रहा हूँ जैसे अपनी इस हथेली को।

283 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने पेश की गई मुझ पर मेरी उम्मत अपनी सूरतों में मिटटी में जैसा कि पेश की गई थी हज़रते आदम पर और जान लिया मैंने उसको जो मुझ पर ईमान लाएगा और जो मेरे साथ कुफ़्र करेगा तो पहुँची यह बात मुनाफ़िक़ों को, तो वो कहने लगे मज़ाक़ के अंदाज़ में कि गुमान हो गया है हज़रत मोहम्मद सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि वो जानते हैं कि कौन ईमान लाएगा उन पर और कौन कुफ़्र करेगा उनके बारे में? जो पैदा भी नहीं हुवे हैं अभी तक, और हम उनके साथ है और नहीं पहचानते वो हमको, तो यह ख़बर प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को पहुँची तो प्यारे नबी रोनक़ अफरोज़ हुवे मिम्बर शरीफ़ पर और खूबियाँ बयान फ़रमाई

اعضائے وضو اپنی حدود سے کم نہ دھلیں پورے پورے دھلیں ہاں اگر کچھ زیادہ دھولئے تو اچھا ہے تاکہ چمک دراز ہو جائے چنانچہ وضو میں مبالغہ کرنا محبوب و مطلوب ہے۔ پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا فرض ہے مگر اور اوپر تک دھوئے تو اچھا ہے۔ ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا فرض ہے مگر کہنیوں سے اور اوپر تک دھوئے تو بہتر ہے اسی طرح چہرے کے دھونے میں پیشانی کے اوپر سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کنپٹی سے دوسری کنپٹی تک خوب اچھی طرح دھوئے۔

(۳۰۶) وُضو، واؤ کے پیش کیساتھ اس سے منہ، ہاتھ، پاؤں وغیرہ دھونا مراد ہے جو عام طور پر ایک خاص طریقے سے نماز کیلئے کیا جاتا ہے اور وَضو، واؤ کے زبر کیساتھ اس پانی کو کہتے ہیں جس سے وضو کیا جاتا ہے۔ ۱۹۸۰ء کے لگ بھگ فقیر قدیری نے دارالعلوم فیاضیہ جودھپور راجستھان کا سالانہ امتحان بحیثیت ممتحن از میزان تا بخاری شریف لیا تو دورۂ حدیث شریف کی جماعت سے یہی سوال کیا تھا کہ وُضو اور وَضو میں کیا فرق ہے تو دارالعلوم فیاضیہ کے ہونہار طلبہ نے صحیح جواب دیکر مجھے خوش کیا۔ جہاں تک وضو کا پانی پہونچے گا وہاں وہاں تک اعضائے وضو چمک رہے ہونگے اور ان اعضاء پر نور کی برسات اور رونق و زینت ہوگی اور وہاں تک زیور پہنایا جائیگا۔ دنیا میں مرد کو زیور پہننا حرام ہے سونا، چاندی کوئی بھی دھات لطور زیور استعمال نہیں کر سکتا البتہ بندش کے طور پر سونے چاندی کے بٹن لگانا فقہائے کرام کے نزدیک جائز ہیں کیوں کہ وہ زیور نہیں بلکہ بندش ہیں اسی طرح چین کی گھڑی کا استعمال جائز ہے کہ وہ فقہائے اہل سنت کے نزدیک جائز ہے کیوں کہ وہ زیور نہیں بلکہ بندش ہے۔ زیور کا حکم اور ہے اور بندش کا حکم اور ہے باقی تفصیلات اس مسئلے کی ''فتاویٰ قدیریہ'' میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

(۳۰۷) مومن کو چاہئے کہ سدا سیدھی راہ چلے ادھر اُدھر نہ بہکے عقائد حقہ، اعمال صالحہ، اخلاق حسنہ سے خود کو آراستہ رکھے انکی درستگی کا بقدر طاقت بھرپور خیال رکھے لیکن اگر کہیں کمی بھی رہ جائے بربنائے بشریت تو اپنی کوتاہیوں کی معافی چاہے۔ اور اسکا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ سیدھے رہو اس پر جو اجر و ثواب ملے گا اسکا تم شمار نہیں کر سکتے۔ اس حدیث شریف میں اعمال صالحہ میں نماز ہی کا انتخاب کیوں فرمایا گیا اس کی چند وجوہ ہیں (۱) اسلام میں سب سے پہلے نماز ہی فرض ہوئی (۲) سارے اعمال صالحہ فرشتے زمین پر لے کر آئے مگر نماز پیارے نبی کو عرش پر بلا کر دی گئی (۳) جس نے نماز درست کر لی اسکے تمام اعمال درست ہو جائینگے انشاء المولی القدیر (۴) نماز بہت سی عبادات کا مجموعہ ہے (۵) نماز تمام گناہوں سے بچانے والی ہے (۶) نماز پیارے نبی ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے (۷) سب سے پہلے قیامت میں اسی کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ مومن وضو اور نماز کی پابندی کرتا ہے ہمیشہ باوضو رہنا اور صحیح وضو کرنا کامل مومن کی پہچان ہے۔

(۳۰۸) عام طور پر وضو کا جو ثواب مقرر ہے اس ثواب پر دس نیکیاں مزید ملتی ہیں اس مومن کو جس کا پچھلی نماز کا وضو ہو اور پھر اگلی نماز کیلئے تازہ وضو کرے تو یہ دوسرا وضو بیکار و عبث نہیں ہے بلکہ اس پر ثواب کی زیادتی کا اعلان ہے۔ وضو پر وضو کرنا اسی صورت میں مستحب اور نیکی کی زیادتی کا سبب ہے جب کہ پہلے وضو سے ایسی عبادت کر لی گئی ہو جو وضو پر موقوف ہو ورنہ بار بار وضو کیلئے جانا اور خواہ مخواہ پانی کا بہانا اسراف و مکروہ ہے۔

(۳۰۹) اس حدیث شریف میں گناہوں سے مراد گناہ صغیرہ ہیں جو صغیرہ گناہ منہ ناک چہرے آنکھوں اور ہاتھ پاؤں سے ہوتے ہیں وہ وضو کی برکت سے معاف ہو جاتے ہیں۔ یہ فائدے مومن کو پہنچتے ہیں اگر کوئی کافر و بدعقیدہ وضو کرے تو اسے یہ فائدے ہرگز نہیں ملیں گے البتہ کوئی کافر و بدعقیدہ ایمان لانے کیلئے وضو کرے تو اسے یہ فائدہ پہنچ سکتا ہے اور یہ فائدے ہر وضو سے متعلق ہیں چاہے فرائض کی ادائیگی کیلئے ہو یا نوافل کی یا کسی اور عبادت کیلئے۔ **اس حدیث شریف سے بالکل واضح طور پر معلوم ہوا کہ کانوں کا شمار سر میں ہے نہ کہ چہرے میں** کیوں کہ پیارے نبی ﷺ نے یہاں سر کیساتھ کانوں کا ذکر فرمایا ہے لہٰذا نہ تو کانوں کو چہرے کیساتھ دھویا جائیگا اور نہ الگ سے نیا پانی لیکر کانوں کا مسح ہوگا بلکہ سر کے مسح کیلئے جو ہاتھ تر کیا گیا ہے اس تری سے کانوں کا بھی مسح ہوگا۔ یہ حدیث شریف سیدنا امام اعظم حضور ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دلیل ہے اور یہی مسلک امام اعظم ہے۔

فَقَالُوا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَرَئَيْتَ

صحابۂ کرام نے عرض کیا کیسے پہچانیں گے آپ انکو جو نہیں آئے ہیں ابھی تک آپکی امت میں سے یارسول اللہ؟ تو فرمایا پیارے رسول نے کیا رائے ہے تمہاری

لَوْ اَنَّ رجلاً لَهٗ خَيْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَیْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهٗ قَالُوْا

اگر کوئی آدمی کہ ہیں اسکے گھوڑے کہ سفید ہیں اور ہاتھ پاؤں اور سر، درمیان میں سخت کالے گھوڑوں کے تو کیا نہیں پہچانیگا وہ آدمی اپنے گھوڑوں کو۔ صحابۂ کرام نے کہا

بَلٰی يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ غُرًّا مُحجلين من الوضوء وانا فرطهم على الحوض. (رواه مسلم)

ہاں یارسول اللہ۔ فرمایا پیارے رسول نے بیشک وہ امتی آئینگے چمکتے جگمگاتے وضو کے اثرات سے اور میں انکی پیشوائی فرماؤنگا حوض کوثر پر

(۳۱۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّؤْذَنُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَنَا اَوَّلُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے میں وہ پہلا ہوں اجازت دی جائے گی جس کو سجدہ کرنے کی روز قیامت اور میں ہی وہ پہلا ہوں

مَنْ يُّؤْذَنُ لَهٗ اَنْ يَّرْفَعَ رَأْسَهٗ فَاَنْظُرَ اِلٰی مَابَيْنَ يَدَیَّ فَاَعْرِفُ اُمَّتِیْ مِنْ بَيْنِ الْاُمَمِ وَ

اجازت دی جائیگی جسکو یہ کہ اُٹھائے سر کو تو دیکھونگا میں اُس طرف جو میرے آگے ہوگی (بھیڑ) تو پہچان لونگا اپنی امت کو امتوں کے درمیان اور

مِنْ خَلْفِیْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ يَمِيْنِیْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ شِمَالِیْ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

دیکھوں گا اپنے پیچھے بھی اُسی طرح اور اپنے دائیں اُسی طرح اور اپنے بائیں اُسی طرح۔ تو ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ

كَيْفَ تَعْرِفُ اُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْاُمَمِ فِیْ مَابَيْنَ نُوْحٍ اِلٰی اُمَّتِكَ قَالَ هُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ

کیسے پہچانیں گے آپ اپنی امت کو درمیان حضرت نوح علیہ السلام کی امت اور اپنی امت کے؟ فرمایا پیارے نبی نے وہ جگمگاتے جھلملاتے ہونگے

مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ لَيْسَ اَحَدٌ كَذٰلِكَ غَيْرُهُمْ وَاَعْرِفُهُمْ اَنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ

وضو کے اثرات سے۔ نہیں ہوگا اور کوئی ایسا چمکتا جگمگاتا انکے علاوہ اور پہچان لونگا میں انکو بیشک وہ آئینگے تو دیئے جائینگے انکے اعمال نامے

بِاَيْمَانِهِمْ وَاَعْرِفُهُمْ تَسْعٰی بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ. (رواه احمد)

انکے داہنے ہاتھوں میں اور پہچان لوں گا میں ان کو کہ دوڑ رہی ہوگی ان کے آگے انکی اولاد۔

अल्लाह तआला की और सना की अल्लाह तआला की, फिर फ़रमाया प्यारे नबी ने, क्या हाल है क़ौमों का? कि एतेराज़ किया उन्होंने मेरे इल्म के बारे में, नहीं सवाल करोगे तुम किसी चीज़ के बारे में जो तुम्हारे दर्मियान और क़यामत के दर्मियान है, मगर मैं बता दूँगा उसको, तो खड़े हुवे हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने हुज़ैफ़ा सहमी, फिर अर्ज़ किया, कौन है मेरा बाप या रसूलुल्लाह? फ़रमाया प्यारे रसूल ने "हुज़ैफ़ा", फिर खड़े हुव हज़रते उमर तो अर्ज़ किया उन्होंने या रसूलुल्लाह हम राज़ी हैं अल्लाह तआला के रब होने से और इस्लाम के दीन होने से और कुरआने करीम के पेशवा होने से और आपके नबी होने से, तो मुआफ़ फ़रमा दीजिये हम को, अल्लाह तआला आपके मरतबे और बुलंद फ़रमाए और फिर फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने, क्या तुम बाज़ आए तो क्या तुम बाज़ आए?

284 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि आया एक भेड़या बकरी चराने वाले के पास तो पकड़ लिया उस ने रेवड़ में से एक बकरी को, तो तलाश किया चरवाहे ने भेड़ये को, यहाँ तक कि छुड़ा लिया बकरी को भेड़ये से, चरवाहे ने कहा कि चढ़ गया भेड़या टीले पर तो बैठ गया और दुम हिलाने लगा और उस ने कहा मैंने इरादा किया अपने रिज़्क़ का कि रिज़्क़ बना दिया मेरे लिये इसको अल्लाह तआला ने, मैंने पकड़ लिया इसको, फिर छुड़ा लिया तूने इसको मुझ से, तो कहा एक शख्स ने

مسلک امام اعظم زندہ آباد

اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ پاؤں کا دھونا فرض ہے نہ کہ پاؤں کا مسح کرنا جیسا کہ رافضیوں نے سمجھا ہے۔ صغیرہ گناہوں کا محل تو وضو نے ڈھا دیا اب مسجد کی طرف جانا اور نماز پڑھنا یہ اعمال صالحہ درجات کے بلند ہونے کے سبب ہیں۔

(۳۱۰) سیدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مومنین کی قبور پر جا کر سلام کرنا سنت ہے۔ کیونکہ قبر والے آنے والے کو دیکھتے اور پہچانتے ہیں۔ انکے سلام و کلام کو سنتے اور سمجھتے ہیں۔ کیونکہ نہ سننے والے کو اور جو جواب نہ دے سکے اسکو سلام کرنا منع ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے: ''اور جب کیا جائے تمہیں سلام تو جواب سلام دو زیادہ اچھا اس سے یا لوٹا دو اس سلام کو، بے شک اللہ ہے ہر چیز کا حساب فرمانے والا (بصیرۃ الایمان افادہ قادری معینی ص ۲۲۲) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں: تمام ہی مذاہب میں ملاقات کے وقت کچھ کلمات کہتے ہیں مگر اسلام نے جو کلمات مقرر کئے ہیں۔ ان میں بڑی معنویت و معقولیت ہے کہ جس سے ملاقات ہو اسکے لئے سلامتی کی دعاء کی جائے دوسرے مذاہب کے سلام میں یہ بات نہیں اسلامی سلام میں دین و دنیا کی سلامتی کی دعا ہے جو بڑی نعمت ہے۔ سلام کرنا سنت ہے اور سلام کا جواب دینا فرض ہے مگر سلام کرنے میں ثواب زیادہ ہے اور جواب دینے میں کم۔ سلام کرنے والے کو نوے نیکیاں ملتی ہیں اور جواب دینے والے کو دس نیکیاں ملتی ہیں۔ سلام کے جواب میں افضل یہ ہے کہ سلام کرنے والے کے سلام پر کچھ بڑھائے مثلاً پہلا شخص کہے السلام علیکم تو دوسرا شخص جواب دے وعلیکم السلام و رحمتہ اللہ اور اگر پہلے شخص نے ورحمتہ اللہ بھی کہہ دیا تھا تو دوسرا شخص وبرکاتہ بڑھادے۔ حدیث شریف۔ میں ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ جب حضرت آدم کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا تو فرمایا کہ جاؤ اور فرشتوں کی جماعت کو سلام کرو اور ان کے جواب میں غور کرو وہی سلام و جواب سلام تمہاری اولاد کا ہوگا چنانچہ آپ گئے اور السلام علیکم فرمایا تو سب نے جواب دیا وعلیک السلام و رحمۃ اللہ۔ حضرات علماء کرام فرماتے ہیں کہ اب سلام میں جمع کا لفظ استعمال کرنا چاہیے کیونکہ دو فرشتے ہر وقت آدمی کے ساتھ رہتے ہیں کراماً کاتبین۔ سلام کا جواب فوراً دینا چاہیے اگر دیر سے جواب دے گا تو جواب نہ ہوگا۔ مگر مجبوراً دیر لگا سکتا ہے۔ کافر و مشرک و گمراہ بدین کو سلام کرنا حرام ہے۔ فاسق استنجاء کرنے والے صحبت کرنے والے جو ننگا غسل کر رہا ہو۔ کھانا کھانے والے سونے والے پڑھنے میں مصروف خطبے کے وقت اذان و تکبیر میں مصروف ان سب کو سلام کرنا ممنوع ہے۔ جو شخص سلام سنتا ہو مگر جواب نہ دے سکتا ہو یا جواب نہ دیتا ہو اسکو بھی سلام کرنا منع ہے۔ جو کھیل تماشے میں لگا ہو شطرنج چوسر تاش لوڈو کیرم کوئی ناجائز کھیل کھیل رہا ہو یا گانے بجانے میں مشغول ہو اسکو بھی سلام نہ کیا جائے۔ آدمی جب اپنے گھر میں داخل ہو تو اپنے بیوی بچوں کو سلام کرے خالی گھر میں جاؤ تو السلام علیك ایھا النبی ورحمۃ اللہ و برکاتہ کہو اسکی شرح فرماتے ہوئے شرح شفا شریف میں سیدنا حضرت ملا علی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک حضور نبی ﷺ کی روح مبارک اہل اسلام کے گھروں میں موجود ہے۔ سیدنا حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب تم مسجدوں میں جاؤ تو تم حضور انور ﷺ کو سلام کرو کیونکہ حضور انور ﷺ ہر مسجد میں موجود ہوتے ہیں۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ ملا علی قاری) اجنبی عورت کو بھی سلام نہ کرو اس میں فتنے کا خوف ہے بہتر سواری والا کمتر سواری والے کو اور کمتر سواری والا پیدل چلنے والے کو پیدال چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور چھوٹے بڑے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ حضور انور ﷺ کو ہر نماز میں سلام کیا جاتا ہے تو ہر جگہ سے حضور انور ﷺ سلام سماعت فرماتے ہیں اور جواب بھی مرحمت فرماتے ہیں۔ دلائل الخیرات شریف میں ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا اہل محبت کا سلام میں خود سماعت فرماتا ہوں۔ طبرانی شریف میں ہے کہ کوئی ایسا بندہ نہیں جو مجھ پر درود شریف پڑھے مگر اسکی آواز مجھکو پہونچ جاتی ہے صحابہ نے عرض کیا کہ وفات شریف کے بعد بھی فرمایا میری وفات کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرمادیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے جسموں کو کھائے۔ شعر

نبی کے جسم کو کھائے زمیں میں یہ کہاں طاقت

زمیں میں بھی نبی زندہ ہیں انکا جسم سالم ہے

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۲۲۳) اس آیت مبارکہ، تفسیر مبارکہ اور احادیث کریمہ سے معلوم ہوا کہ مُردوں اور زندوں کو سلام کرنا یکساں ہے یعنی اس طرح کیا جائے لفظ السلام پہلے ہو اور لفظ علیکم بعد میں ہو اور علیکم پہلے، السلام بعد میں یہ جواب سلام ہے۔ ایک حدیث شریف میں علیکم السلام آیا ہے تو یہ مردوں کا جواب سلام ہے۔ اس حدیث شریف میں لفظ انشاء اللہ برکت کیلئے ہے ورنہ موت تو امر یقینی ہے آنا ہی ہے۔ یہ سب کچھ امت کی تعلیم و تبلیغ کیلئے ہے۔ آنے والے مومنوں سے اپنی ساری امت کو شرف ملاقات سے نوازنا ورنہ پیارے نبی ﷺ اپنی امت کو ہر حال میں ہر لحہ دیکھ رہے ہیں جیسا کہ ''باب علم النبی ﷺ'' میں گزرا۔ پیارے نبی ﷺ نے آنے والی امت کو بھائی فرمایا اور موجود امت کو صحابی فرمایا۔ پہلے تو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ پیارے نبی ﷺ کا بھائی فرمانا یہ پیارے نبی ﷺ کا کرم اور نوازش خاص ہے اس سے امت کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ پیارے نبی ﷺ کو بھائی کہے اور بھائی کہہ کر پکارے۔ اگر بادشاہ اپنی رعایا سے فرمائے کہ میں تمہارا خادم اور بھائی برادر ہوں تو رعایا کو یہ حق نہیں مل جاتا ہے کہ وہ بادشاہ سے کہے بھیا جی یا نوکر جی اگر ایسا کہا تو سزا ملے گی ایسا کہنے والا دربار شاہی میں مقہور ہوگا۔ بڑوں کا ازراہ کرم اپنے چھوٹوں، غلاموں کو بھائی فرمانا اس بات کا لائسنس نہیں ہے کہ غلام بھی اپنے آقا کو بھائی کہے غلام کو اپنی اوقات میں رہنا لازمی ہے غلام کا غلام ہونا غلام رہنا ہی کافی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کبھی حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پیارے نبی ﷺ کو بھائی کہہ کر نہیں پکارا۔ ارشاد رب قدیر ہے: ''نہ بناؤ تم پکارنے کے رسول کے آپس میں پکارنے کی طرح بعض کا تمہارے بعض کو (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۸۶۰) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں: حضور انور سید عالم ﷺ کی طلب و پکار کو ایک دوسرے کی طلب و پکار کی نہ طرح نہ سمجھو کہ قبول کر دیا نہ کرو ان کی طلب پر فوراً حاضر ہو جاؤ اگرچہ نماز ہی کیوں نہ پڑھ رہے ہو۔ کیونکہ جسکو حضور انور ﷺ طلب فرمائیں پکاریں اسپر قبول کرنا اور عمل کرنا واجب ہو جاتا ہے اور ادب واحترام کے ساتھ بارگاہ عالیجاہ میں حاضر ہونا لازم ہوتا ہے۔ اور قریب حاضر ہونے کے لئے بھی اجازت طلب کرے اور اجازت ہی سے واپس ہو۔ ایک معنی حضرات مفسرین کرام نے یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ حضور انور ﷺ کو اگر ندا کرے تو آداب و تکریم تو قیر و تعظیم کے ساتھ آپ کے معظم القاب سے نرم آواز سے متواضعانہ منکسرانہ لہجے میں۔ حضور انور ﷺ کو نام لیکر عام لوگوں کی طرح یا محمد کہکر خطاب نہ کیا جائے بلکہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ یا حبیب اللہ جیسے تعظیمی القاب سے پکارنا چاہیے اور حضور انور ﷺ کو بھیا، ابا، چچا بشر وغیرہ کہکر نہ پکارو۔ شعر:

آپکا ذکر جس میں نہ ہو یا نبی ایسا قرآن کا کوئی پارا نہیں
پھر بھی یہ عظمتیں ہیں حضور آپکی نام لیکر خدا نے پکارا نہیں

شان نزول۔ منافقین پر جمعہ کے دن مسجد میں ٹھہر کر حضور انور ﷺ کا خطبۂ جمعہ سننا گراں ہوتا تھا تو وہ چپکے چپکے آہستہ آہستہ حضرات صحابہ کرام کی آڑ لیکر سرکتے سرکتے مسجد سے نکل جاتے تھے۔ اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ کہ ان نمائشی مسلمانوں کے لئے دنیا میں تکلیف یا قتل یا زلزلے یا اور ہولناک حوادث یا ظالم بادشاہ کا تسلط یا دل کا سخت ہوکر معرفت الٰہی سے محروم رہنا ہے یا پھر آخرت کا عذاب تو ان کیلئے تیار ہے جوان کی چولیں ہلا کر رکھ دیگا۔ حضور انور ﷺ کی مخالفت سے دنیا کے عذاب بھی آجاتے ہیں اور آخرت کا عذاب تو کمپلسری ہے۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۸۶۱)

آنے والی امت صرف بھائی ہے اور تم بھائی بھی ہو اور صحابی بھی۔ پیارے نبی ﷺ کا خود کو بھائی فرمانا بھی ایمانی رشتے کے باعث ہے جو کرم بے پناہ کی نشاندہی کرتا ہے ورنہ پیارے نبی ﷺ تمام امت کے روحانی والد ہیں اور ازواج مطہرات تمام امت کی مائیں ہیں نہ کہ بھاوجیں۔ رشتۂ ایمانی سے تو سگا باپ دادا بھی بھائی ہوتے ہیں اور حقیقی مائیں اور بیویاں اسلامی بہنیں ہیں لیکن اگر کوئی بیوی کو بہن سے تشبیہ بھی دیدے تو ظہار ہو جائیگا جسکی سزا میں ساٹھ روزے و کفارہ واجب ہو جاتا ہے۔ اب جو پیارے نبی ﷺ کو بھائی سمجھے یا کہے تو وہ اپنی دردناک سزا کا خود ہی حساب لگالے۔ حضرات صحابۂ کرام کا یہ عرض کرنا کہ یا رسول اللہ آپ کیسے اپنی امت کو پہچانیں

گے؟ یہ سوال علم کی نفی کرنے کی بنا پر نہیں ہے بلکہ ذریعہ علم کے متعلق ہے کہ پیارے نبی ﷺ انہیں صرف اپنے نور نبوت یا وحی کے ذریعہ پہچانیں گے یا کوئی دوسرا ذریعہ بھی ہوگا کہ ان میں کچھ علامات بھی ہونگی جس سے ہم بھی انہیں پہچان سکیں ورنہ تمام حضرات صحابہ کرام کا یہ عقیدہ راسخہ تھا کہ پیارے نبی ﷺ اپنی پیاری امت کے تمام اعمال خواہ وہ کھلے ہوں یا ڈھکے سبکو جانتے ہیں اور خوب جانتے ہیں اسی عقیدے کی بنا پر سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ آپکی امت میں کسی کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر ہیں؟ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ہاں عمر کی۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تمام نیکیوں اور آسمان کے تاروں کی تعداد پیارے نبی ﷺ کو معلوم ہے۔ شعر:

عمر کی نیکیاں کتنی، فلک پہ کتنے انجم ہیں
نبی کو سب خبر ہے مرحبا علم نبی دیکھو (انتخاب قدیری)

وضو کے اثرات سے اعضاء وضو کا چمکنا یہ امت محمدیہ کی خصوصیت ہے اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ پچھلی تمام امتوں کے مومنین روسیاہ ہونگے۔ سیاہ رو ہونا تو یہ کفار کا ٹریڈ ہے۔ پیارے نبی ﷺ حوض کوثر پر پیشوائی فرمائینگے اسکا مطلب یہ ہے کہ ہمارے حوض کوثر پر پہونچنے سے پہلے پینے پلانے کا انتظام فرمائینگے اور اپنے زیر انتظام پلائینگے۔ شعر:

شاہ کوثر لب کوثر لئے جام کوثر
جلوہ افروز ہیں امت کو پلانے کیلئے (یانبی)

دیگر حضرات انبیاء کرام بھی حوض پر ہوں گے مگر ہمارے پیارے نبی ﷺ کا جو حوض ہوگا اس کا نام حوض کوثر ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: "بیشک عطا فرما دیا ہم نے آپکو حوض کوثر" (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۵۷۴) شعر:

ساقی وہ ہیں کوثر ان کا شافع وہ ہیں محشران کا (یاحبیب)

(۳۱۱) یہ سجدۂ عبادت نہ ہوگا بلکہ شفاعت کبریٰ کی اجازت کیلئے ہو گا۔ جب تمام حضرات انبیاء کرام نفسی نفسی فرما کر جواب دے چکے ہونگے تو پیارے نبی ﷺ شفاعت کا دروزہ کھولیں گے اللہ تعالیٰ نے پہلے پیارے نبی ﷺ کا نور پیدا فرمایا لہذا اولیت کا مقام آپ ہی کے لئے ہے محشر میں شفاعت فرمانے والے بھی پہلے آپ ہی ہونگے۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ جو ایک نقشہ کا ہوگا اور آپ اس کے بعد میں اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد و ثنا فرمائینگے جو کبھی کسی نے نہ کی ہوگی اسی لئے پیارے نبی ﷺ کا ایک اسم گرامی احمد بھی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ خوبیاں بیان فرمانے والے۔ اس حدیث شریف سے وہ لوگ بھی اپنی بد دماغی کا اچھا علاج کر سکتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ پیارے نبی ﷺ کو یہ بھی خبر نہیں کہ خود ان کے ساتھ قیامت میں کیا معاملہ کیا جائیگا۔ پیارے نبی ﷺ تو میدان حشر کی تمام کیفیات، حالات، معاملات بیان فرمارہے ہیں۔ شعر:

اس کو کیسے نہ ہوگی کسی کی خبر
دی ہے جس کو خدا نے سبھی کی خبر (انتخاب قدیری)

چھوٹے چھوٹے مومنوں کے بچے اپنے والدین کے آگے آگے چلیں گے اور وہ اپنے والدین کی شفاعت کرینگے اور بچوں کا والدین کے آگے چلنا اور انکی شفاعت کرنا یہ مومنوں کے بچوں کیساتھ خاص ہے ہزاروں برس کے بعد یہ سب کچھ ہوگا ہزاروں برس پہلے پیارے نبی ﷺ خبر دے رہے ہیں اس کا نام ہے علم غیب رسول۔

(۳۱۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی تعلیم یہ ہے کہ جو بھی اچھا کام کیا جائے اس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم ضرور پڑھی جائے تاکہ نام خدا سے اس کام کو برکت و عظمت نصیب ہو اگر ایسا نہ کیا تو وہ کام ناقص و ناتمام رہ جائیگا اور اس نیک کام سے برکتیں اٹھا دی جائینگی، چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ جو اچھا کام بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر نہ کیا جائے وہ نامکمل و ادھورا رہ جاتا ہے اسی لئے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ وضو ایک اچھا کام ہے اور عظمت والا کام ہے لہٰذا اس کو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر شروع کیا جائے۔

(۳۱۳) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اس حدیث پاک میں ہمیں یہ رہنمائی بخشی کہ جب کپڑا پہنو یا وضو کرو تو داہنی طرف کو ترجیح دو یعنی پہلے داہنا ہاتھ دھونا چاہئے داہنا پاؤں دھونا چاہئے ایسے ہی کپڑا پہنے تو کرتے میں پہلے داہنا ہاتھ ڈالیں یا پاجامہ پہنیں تو پہلے

(۳۱۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاوُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ. (رواہ الترذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں ہے کامل وضواس کا جس نے نہیں ذکر کیا اللہ تعالیٰ کا نام وضو کے شروع میں۔

(۳۱۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا لَبِسْتُمْ وَاِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَؤُا بِاَيَامِنِكُمْ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب تم کپڑے پہنواور جب تم وضو کروتو شروع کرواپنے داہنے سے۔

(۳۱۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَيْرَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ٹھیک ٹھاک چلواور ہرگز قابونہ کرسکو گے اور جان لو سب سے اچھا

اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ (رواہ مسلم)

تمہارے اعمال میں نماز ہے اور نہیں پوری نگرانی کرتا وضو پر مگر ایمان والا۔

(۳۱۵) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی انہوں نے فرمایا میں سویا اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس

لَيْلَةً فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَ فِيْ بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ

ایک رات تو اُٹھے پیارے نبی ﷺ رات کو، پس جب کچھ رات گزری تو اُٹھے پیارے رسول اللہ ﷺ تو وضو فرمایا ایک پُرانی مشک سے جولٹکی ہوئی تھی

وُضُوْءًا خَفِيْفًا يُخَفِّفُهُ عَمْرٌو وَيُقَلِّلُهُ وَقَامَ يُصَلِّيْ فَتَوَضَّأْتُ نَحْوًا مِمَّا تَوَضَّأَ

ہلکا وضو۔ حضرت عمرو وضو ہلکا ہونے کو بیان فرماتے تھے، پھر کھڑے ہوئے نماز ادا فرمائی، پھر میں نے وضو کیا اسکے مثل جیسا کہ وضو فرمایا پیارے رسول نے

ثُمَّ جِئْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ عَنْ شِمَالِهٖ فَحَوَّلَنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ

اور پھر آیا میں تو کھڑا ہوگیا میں پیارے رسول کے بائیں ہاتھ کو۔ حضرت سفیان فرماتے کبھی اپنی بائیں طرف تو پھیر دیا مجھ کو پیارے رسول نے اپنی داہنی طرف

ثُمَّ صَلّٰى مَاشَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ ثُمَّ اَتَاهُ الْمُنَادِيْ

پھر نفل نماز پڑھی جتنا اللہ نے چاہا، پھر پیارے نبی کروٹ کے بل لیٹے تو سو گئے، یہاںتک کہ سونے کی آواز آنے لگی، پھر آیا بارگاہِ رسالت میں مؤذن

अल्लाह की क़सम नहीं देखा मैंने आजकी तरह भेड़ये को कि कलाम करता है भेड़या, बोला कि ज़्यादा तअज्जुब ख़ैज़ हाल उस शख़्स का है जो दो मैदानों के दर्मियान खजूरों के झुरमुट (मदीना ए तय्येबा) में है, जो बताता है तुमको उसको जो गुज़र चुका और उसको जो कुछ होने वाला है तुम्हारे बाद, हज़रते अबू हुरैरा ने फ़रमाया कि वो शख़्स (जिसको तअज्जुब हुवा था) यहूदी था, यहूदी हाज़िर हुवा प्यारे नबी की बारगाह में तो ख़बर दी उस ने उसकी और यहूदी इस्लाम लाया कि तसदीक़ फ़रमाई उसकी प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने, फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यह कुरबे क़यामत की निशानयाँ हैं, क़रीब है एक शख़्स निकलेगा तो नहीं लौटेगा, यहाँ तक कि बयान करेगा उस से उसका जूता उसका कोड़ा, वो जो बातें कीं उसके घर वालों ने उसके जाने के बाद।

285 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबुज़र ग़िफ़ारी से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि इस हाल में कि बिलाशुबा छोड़ा है हमें प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं हिलाता है कोई परिंदा अपने बाजुओं को आसमान में मगर इल्म अता फ़रमा दिया हम को उसका।

286 हदीस शरीफ़:– खुत्बा दिया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जुमे के दिन तो फ़रमाया निकल ऐ फ़लाँ कि तू नुमाइशी मुसलमान है, निकल ऐ फ़लाँ कि तू नाम निहाद मुसलमान है,

داہنا پاؤں ڈالیں، ایسے ہی جوتا پہنیں تو پہلے دایاں پاؤں جوتے میں ڈالیں گویا کہ پیارے نبی ﷺ نے پہلا حق داہنے کو دیا ہے اور داہنے کو دوسرے اعتبارات سے بھی فخر و شرف حاصل ہے مثلاً قیامت میں جنتی لوگوں کے داہنے ہاتھ میں نامۂ اعمال ہوگا اور جہنمی لوگوں کے بائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال ہوگا۔

(۳۱۴) اس حدیث پاک میں مومن کی شان بیان کی گئی ہے وضو کی پوری طرح نگرانی مومن بندہ ہی کرتا ہے یعنی وضو کو پورے طریقے سے ادا کرتا ہے اور ہمہ وقت باوضو رہتا ہے اور باوضو رہنا یہ بہت بڑی سعادت ہے مومن کے کامل الایمان ہونے کی پہچان و علامت ہے اللہ تعالیٰ ہم کو اس عظیم علامت کا حامل بنائے آمین بجاہ سیّدنا سیّد المرسلین علیه الصلوٰة و التسلیم

(۳۱۵) ہلکے وضو سے مراد یہ ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے اعضاء وضو کو خوب مَل مَل کر نہیں دھویا اور معمولی طور پر پانی بہا دیا اور تھوڑے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے اعضاء وضو کو تین تین بار نہ دھویا بلکہ ایک ایک بار دھویا اور فرائض کی ادائیگی پر اکتفا فرمایا۔ مردوں کی نفل نماز میں بھی جماعت ہو سکتی ہے۔ اور اگر مقتدی صرف ایک ہی ہو تو اسے امام کی داہنی طرف کھڑا ہونا چاہئے۔ حضرات بزرگان دین کی بارگاہوں میں شب و روز رہنا اور ان کی خدمات کرنا اور ان کے معمولات زندگی کے رنگ میں خود کو رنگنا یہ تعلیم نبوی کے عین مطابق ہے۔ اگر دو ہی نمازی ہوں تو ایک امام بن جائے اور ایک مقتدی تو جماعت کا ثواب حاصل ہوگا یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک ہی وضو سے نفل اور فرائض پڑھنا درست ہیں نماز فرض ہو کہ نفل نماز میں بات کرنا نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ یہ بھی مسنون ہے کہ مؤذن جماعت کیلئے امام کو بیدار کرے۔ نماز تہجد شروع اسلام میں واجب تھی بعد میں صرف سنت رہ گئی۔ نماز تہجد کی بڑی فضیلت ہے اسکے پڑھنے والے کو حج و عمرہ کا ثواب ملتا ہے اگر کسی وجہ سے اعضاء وضو پر گندگی میل کچیل جمع ہو تو تین سے زیادہ بار دھونا بھی درست ہے۔ سیّدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایسے موقع پر اپنے پاؤں کو سات مرتبہ تک دھو لیتے تھے۔

(۳۱۶) اگرچہ یہ بھی جائز ہے کہ ایک چلو پانی سے تینوں کام کر لئے جائیں یعنی ناک میں پانی بھی ڈال لیا جائے اور کلی بھی کر لی جائے اور چہرہ بھی دھو لیا جائے مگر افضل یہ ہے کہ تینوں کاموں کیلئے الگ الگ پانی لیا جائے چونکہ ابوداؤد شریف اور طبرانی شریف کی حدیث پاک میں ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے ہر عضو کیلئے نیا پانی لیا۔ اس حدیث شریف میں مسح کیلئے نئے پانی کا ذکر نہیں ہے مگر ابوداؤد شریف کی حدیث شریف میں ہے کہ "پھر ایک چلو پانی لیکر چھڑک دیا اور اس سے اپنے سر اور کانوں کا مسح فرمایا"۔ نیز اعضاء وضو دھونے کے بعد ہاتھوں میں جو تری رہ جاتی ہے اس سے فقہائے احناف کے نزدیک مسح کرنا جائز ہے چونکہ پانی مستعمل اس وقت ہوتا ہے کہ جب اعضاء سے جدا ہو جائے جب تک پانی اعضاء وضو پر رہے ماء مستعمل نہیں ہوتا چنانچہ ابوداؤد شریف کی حدیث شریف میں ہے کہ پیارے نبی ﷺ نے نیا پانی لئے بغیر جو تری ہاتھ میں تھی اس سے اپنے سر کا مسح فرمایا۔ اس حدیث شریف سے وضو کا طریقہ بھی معلوم ہوا اور یہ وہی ترتیب ہے جس پر تمام اہلسنت کا عمل ہے یہ بھی معلوم ہوا اعضاء کو ایک ایک بار دھو لینے سے بھی فرض ادا ہو جاتا ہے مگر مسنون تین تین بار دھونا ہے۔ وضو میں پاؤں کا دھونا فرض ہے صرف پاؤں کا مسح کر لینا کافی نہیں ہے۔

(۳۱۷) وضو کے شروع میں بسم الله الرحمن الرحيم پڑھنا سنت ہے نہ کہ واجب۔ اس حدیث پاک میں یہ ذہن دینا ہے کہ جب بیوی سے ہمبستری میں بسم الله الرحمن الرحيم پڑھنا سنت ہے تو پھر وضو کے شروع میں بسم الله الرحمن الرحيم کیوں نہ پڑھی جائیگی۔ وہ حدیث شریف کے لا وضوء لمن لا يذكروا اسم الله تو اس کا ترجمہ یہ نہیں ہے کہ نہیں ہے وضو اس کا جس نے بسم الله الرحمن الرحيم نہ پڑھی بلکہ اس کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ نہیں ہے اس کا وضو کامل جس نے بسم الله الرحمن الرحيم نہ پڑھی جیسے یہ حدیث شریف کہ لا صلوٰة الا بحضور القلب اس کا ترجمہ یہ ہے کہ نماز کامل نہیں ہوتی مگر حضور قلب کیساتھ نہ یہ کہ نماز ہوتی ہی نہیں بلکہ نماز میں کمال پیدا نہیں ہوتا۔ اگر قبل صحبت مذکورہ دعاء پڑھ لیجائے تو اولاد شیطان کے ضرر سے دین و دنیا میں محفوظ ہو جائیگی اس دعاء کا فائدہ ہر شخص کو اسکے معیار کے مطابق

فَاٰذَنَهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ مَعَهٗ اِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قُلْنَا بِعَمْرٍو وَاِنَّ نَاسًا يَقُوْلُوْنَ

تو اطلاع دی پیارے رسول کو نماز کی تو تشریف لئے گئے پیارے نبی مؤذن کیساتھ نماز کو تو نماز ادا فرمائی اور وضو نہ فرمایا، ہم نے حضرت عمرو سے کہا بیشک لوگ کہتے ہیں

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَنَامُ عَيْنُهٗ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهٗ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ رُؤْيَا

بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ کہ سوتی ہیں انکی آنکھیں اور نہیں سوتا انکا دل۔ فرمایا عمرو نے کہ سنا میں نے حضرت عبید ابن عمیر سے وہ فرماتے کہ خواب

الْاَنْبِيَاءِ وَحْيٌ ثُمَّ قَرَأَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ. (رواہ البخاری)

انبیاء کا وحی ہے، پھر آیت پڑھی" فرمایا ابراہیم نے اے میرے پیارے بیٹے بیشک دیکھا میں نے خواب کہ میں ذبح کر رہا ہوں تجھے" (بصیرۃ الایمان ص ۱۱۰۰)

(۳۱۶) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ اَخَذَ غُرْفَةً

ترجمہ: سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی انہوں نے فرمایا بیشک انہوں نے وضو فرمایا تو دھویا اپنے چہرے کو کہ لیا ایک چلو پانی

مِّنْ مَّاءٍ فَتَمَضْمَضَ بِهَا وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَجَعَلَ بِهَا هٰكَذَا اَضَافَهَا اِلٰى يَدِهِ الْاُخْرٰى

تو کلی کی اس سے اور ناک میں بھی ڈالا، پھر لیا ایک چلو پانی تو کیا اس کو ایسے کہ ملا دیا اس کو اپنے دوسرے ہاتھ سے

فَغَسَلَ بِهَا وَجْهَهٗ ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرٰى

پھر دھویا اس سے اپنے چہرے کو پھر لیا ایک چلو پانی تو دھویا اس پانی سے اپنا داہنا ہاتھ پھر لیا ایک چلو پانی تو دھویا اس پانی سے اپنا بایاں ہاتھ

ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنْ مَّاءٍ فَرَشَّ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُمْنٰى حَتّٰى غَسَلَهَا ثُمَّ اَخَذَ غُرْفَةً اُخْرٰى

پھر مسح کیا اپنے سر کا پھر لیا ایک چلو پانی تو چھڑکا اپنے داہنے پاؤں پر یہاں تک کہ دھویا اس کو پھر لیا دوسرا چلو پانی

فَغَسَلَ بِهَا يَعْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ. (رواہ البخاری)

تو دھویا اس سے یعنی اپنا بایاں پاؤں پھر فرمایا ایسا ہی دیکھا میں نے پیارے رسول اللہ ﷺ کو وضو فرماتے۔

(۳۱۷) حدیث شریف: قَالَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَتٰى اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں کا جب آئے اپنی بیوی کے پاس تو پڑھے" اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد سے شروع، اے اللہ بچا تو ہمکو شیطان سے

तो निकाला प्यारे रसूल ने मस्जिद से कुछ लोगों को तो ज़लील फ़रमाया प्यारे रसूल ने उनको।
287 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मैंने देखा अपने रब तआला को अच्छी शान में, अल्लाह तआला ने फ़रमाया कि, किस बात में झगड़ रहे हैं मुक़र्रब फ़रिश्ते? मैंने कहा तू ही ज़्यादा जानने वाला है, फ़रमाया प्यारे नबी ने, तो अल्लाह तआला ने रखा अपना दस्ते क़ुदरत मेरे दोनों शानों के दर्मियान, तो पाई मैंने उसकी ठंडक अपनी दोनों छातयों के दर्मियान, तो जान लिया मैंने जो कुछ आसमानों में और ज़मीन में है और कुरआन तिलावत फ़रमाया, "और इसी तरह हम दिखाते हैं इब्राहीम को बादशाहत आसमानों की और ज़मीन की और इसलिये कि हो जाएँ वो आँख से देख कर यक़ीन करने वालों में से" (बसीरतुल ईमान स॰ 324) फ़रमाया अल्लाह तआला ने ऐ प्यारे मोहम्मद! क्या आप जानते हैं, किस बात पर झगड़ा कर रहे हैं मुक़र्रब फ़रिश्ते? मैंने कहा, हाँ, कफ़्फ़ारात में झगड़ रहे हैं और कफ़्फ़ारात ठहरना है मस्जिदों में नमाज़ों के बाद और चलना है पैदल जमाअतों की तरफ़ और कामिल वुज़ू करना है नागवारी की हालत में, तो जो यह करेगा, तो जियेगा भलाई के साथ और मरेगा भलाई के साथ और होगा अपनी ख़ताओं से उस दिन की तरह जिस दिन कि जना उसको उसकी माँ ने और अल्लाह तआला ने फ़रमाया ऐ प्यारे मोहम्मद! जब आप नमाज़ पढ़ चुकें तो कहा करें, इलाही मैं सवाल करता हूँ तुझ से अच्छे काम करने का

ملتا ہے جیسا دعاء کرنے والا ہوگا ویسی ہی دعاء کی تاثیر ہوگی۔

(۳۱۸) آیت حجاب یعنی پردے کی آیت کا ایک شان نزول یہ بھی ہے جو مذکورہ حدیث شریف میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ آیت حجاب اور اس کی تفصیلی تفسیر آپ بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی کے صفحہ ۱۰۳۲ پر ملاحظہ فرمالیں۔ ایک شان نزول آیت حجاب کا یہ بھی ہے جو اس حدیث پاک میں مذکور ہے۔ اس سے سیّدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت وفضیلت کا پتہ چلتا ہے کہ انکی غیرت مثالی ہے۔ دوسرے یہ کہ انکی غیرت کی حمایت کرتے ہوئے قرآن کریم نازل ہوا اور یہ آیت حجاب اتری۔ تیسرے یہ کہ حضرت عمر ہمیشہ ہی پیارے نبی ﷺ کی خیر خواہی کرتے اور اچھا سوچتے تھے۔ اس حدیث شریف میں ملت مسلمہ کیلئے ایک درس یہ بھی کہ ایک مسلمان اپنی والدہ صاحبہ کو نصیحت کر سکتا ہے کیوں کہ سیّدتنا ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمام مومنین کی ماں ہیں بلکہ تمام ازواج مطہرات تمام امت کی مائیں ہیں۔ کیسے بدنصیب، گستاخ اور ایمان سے خالی دعاری ہیں وہ لوگ جو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان پاک میں گستاخیاں کرتے ہیں۔ ازواج مطہرات کی شان میں گستاخیاں کرنا یہ منافقوں کا پرانا شیوہ ہے۔ اس حدیث شریف سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ چھوٹا اپنے بڑے سے کسی اچھی بات کیلئے بار بار بھی اپیل کر سکتا ہے نیز اچھی نیت سے چھوٹا اپنے بڑے سے اچھی بات سخت لب و لہجے میں بھی کر سکتا ہے اگر اعتراض اور سرکشی مقصود نہ ہو۔ عورتیں ضرورت شرعی پر گھر سے باہر نکل سکتی ہیں۔

(۳۱۹) ناظرین! آپ دیکھئے کہ پیارے نبی ﷺ نے ایک صحابی کو پاؤں کامل نہ دھونے اور پاؤں کا مسح کرنے یعنی پانی چپڑنے پر سخت انداز سے ڈرایا کہ صبح قیامت تک کوئی امتی کبھی پاؤں پر پانی نہ چپڑے بلکہ اپنے پاؤں کو منہ اور ہاتھوں کی طرح کامل دھوئے وضو میں پاؤں کو پوری طرح دھونا چاہیئے اس پر حضرات صحابۂ کرام کا اجماع ہے۔

(۳۲۰) اگر انگوٹھی تنگ نہ ہو ڈھیلی ڈھالی ہو کہ صرف انگوٹھی کو ہلا لیا جائے تو پانی پہنچ جائیگا تو انگوٹھی کو صرف ہلا لینا کافی ہے اور اگر اتنی ڈھیلی ہو کہ بغیر گھمائے، ہلائے انگوٹھی کے اندر پانی پہنچ جائے تب بھی ہلا لینا اچھا ہے۔

(۳۲۱) اگر انگوٹھی زیادہ تنگ ہو تو انگوٹھی اتار کر انگوٹھی کی جگہ دھولی جائے تاکہ انگوٹھی کی جگہ دھلنے سے نہ رہ جائے کیوں کہ انگوٹھی کے زیادہ تنگ ہونے سے پانی اندر نہ پہونچے گا لہٰذا انگوٹھی اتار کر انگوٹھی کی جگہ کو دھونا فرض ہے اگر انگوٹھی کی جگہ زیادہ تنگ نہیں ہے کہ ہلانے سے اور گھمانے سے کام چل جائے گا اور پانی انگوٹھی کی جگہ پہنچ جائے گا تو ہلا لینا گھما لینا بھی کافی ہے اور اگر بغیر انگوٹھی گھمائے اور ہلائے پانی نہیں پہونچے گا تو پھر انگوٹھی کا ہلانا اور گھمانا فرض ہے تاکہ پانی مقام انگوٹھی تک پہونچ جائے۔

(۳۲۲) عام طور پر وضو میں ایڑیاں دھلنے سے رہ جاتی ہیں لہٰذا پیارے نبی ﷺ نے ایسے لوگوں کو سخت عذاب کی وارننگ دی ہے۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اعضاء وضو میں کوئی بھی جگہ سوکھی نہ رہ جائے کہ وہ عذاب نار کا سبب ہوگی۔ ہاتھوں کی کہنیاں، انگلیوں کی گھائیاں، آنکھ کے کوئے، انگوٹھی کے نیچے کا حصہ انکا خصوصی خیال رکھنا چاہیئے۔ لاپرواہ لوگوں پر تو ان باتوں کا خیال رکھنا فرض ہے۔ پاؤں کا دھونا فرض ہے ہر عضو کا پورا دھونا فرض ہے اور جو لوگ پاؤں دھوتے ہی نہیں ان کیلئے کیسا عذاب ہوگا ناظرین خود فیصلہ فرمائیں۔ حضرات اہل علم پر واجب ہے کہ بے علم یا کم علم لوگوں کو دینی مسائل بتائیں۔ اگر ضرورت ہو تو مسائل بتانے میں آواز بلند بھی کی جا سکتی ہے اور عالم دین اپنے مخاطب کو جھڑک بھی سکتا ہے۔ عذاب جسم و روح دونوں کو ہوگا صرف روح کو نہیں۔

(۳۲۳) شہزادئ رسول سیّدتنا حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا پیارے رسول اللہ ﷺ کی سب سے بڑی بیٹی ہیں ۸ھ میں آپکا وصال شریف ہوا۔ مسلم شریف کی حدیث پاک میں ہے کہ عورتیں انہیں غسل دے رہی تھیں کہ پیارے نبی ﷺ تشریف لائے اور فرمایا انہیں طاق مرتبہ غسل دینا داہنی طرف سے شروع کرنا اور مقامات وضو کو پہلے دھونا، خالص پانی یا بیری کے پانی سے غسل دینا اخیر میں کافور بھی ملا لینا کنگھی کر کے انکے بالوں کو تین حصے کر کے پیچھے کی طرف کر دئے جائیں۔ بعد غسل پیارے نبی ﷺ نے اپنا تہبند شریف عطا فرمایا کہ اس کا ازار بنا دینا۔ میت کو غسل دینے میں

وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا فَقَضِىَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَّمْ يَضُرَّهُ۔ (رواه البخاری والمسلم والدارمی و احمد)

اور بچا تو شیطان سے اسکو جو عطا فرمائے تو ہمکو، تو مقدر فرمادی جائیگی ان دونوں کے درمیان اولاد ایسی کہ نہ نقصان پہونچا سکے گا اسکو شیطان۔

(۳۱۸) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ اَزْوَاجَ النَّبِىِّ صلی اللہ علیہ وسلم كُنَّ يَخْرُجْنَ

ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ بیشک پیارے نبی ﷺ کی بیویاں نکلتی تھیں

بِاللَّيْلِ اِذَا تَبَرَّزْنَ اِلَى الْمَنَاصِعِ وَهِىَ صَعِيْدٌ اَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ لِلنَّبِىِّ صلی اللہ علیہ وسلم

رات میں جب رفع حاجت کرتیں ''مناصع'' جائے فراغت۔ اور وہ لمبا چوڑا میدان ہے۔ اور حضرت عمر عرض کرتے پیارے نبی ﷺ

اُحْجُبْ نِسَائَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ

سے کہ پردے کا حکم فرمایئے اپنی ازواج مطہرات کو۔ پھر بھی پیارے رسول ﷺ ایسا نہ فرماتے، تو نکلیں حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

زَوْجُ النَّبِىِّ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِىْ عِشَاءً وَّكَانَتْ اِمْرَأَةً طَوِيْلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ

پیارے نبی ﷺ کی زوجۂ پاک راتوں میں سے ایک رات عشاء کے وقت اور تھیں حضرت سودہ دراز قد عورت، تو آواز دی انہیں حضرت عمر نے

اَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَاسَوْدَةُ حِرْصاً عَلٰى اَنْ يَّنْزِلَ الْحِجَابُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْحِجَابَ۔ (رواه البخاری)

سنو! بیشک پہچان لیا ہے ہم نے آپکو اے سودہ۔ خواہش کرتے ہوئے اس بات کی کہ آیت حجاب نازل ہو، تو نازل فرمائی اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب۔

(۳۱۹) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ تَخَلَّفَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیچھے رہ گئے پیارے نبی ﷺ

عَنَّا فِىْ سَفْرَةٍ فَاَدْرَكَنَا وَقَدْ اَرْهَقْنَا الْعَصْرَ فَجَعَلْنَا نَتَوَضَّأُ وَ نَمْسَحُ عَلٰى اَرْجُلِنَا

ہم سے ایک سفر میں پھر پالیا پیارے نبی نے ہم کو اس وقت کہ تنگ ہو گیا تھا ہم پر عصر کا وقت تو ہم وضو کرنے لگے اور ہم مسح کرنے لگے اپنے پاؤوں پر

فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثاً۔ (رواه البخاری والمسلم والدارمی)

تو پکارا پیارے نبی نے اپنی بلند آواز سے کہ عذاب ہے ایڑیوں کیلئے، عذاب ہے آگ کا۔ دو مرتبہ یا تین مرتبہ پکارا۔

और बुरे काम छोड़ने का और मिसकिनों की महब्बत का, फिर जब तू इरादा फ़रमाये कि अपने बंदों को फ़ितने में डाले तो बुला ले मुझको अपनी बारगाह में, फ़ितने में मुब्तिला हुवे बग़ैर और दरजात की तरक़्क़ी सलाम को फैलाना और खाना खिलाना और नमाज़ रात में जब कि लोग सोए हों।

288 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि पेश किये गए मुझ पर आमाल मेरी उम्मत के, उनमें अच्छे आमाल भी और बुरे आमाल भी, तो पाया मैंने उनके अच्छे आमाल में से वो तकलीफ़ देने वाली चीज़ जो हटा दी जाए रास्ते से और पाया मैंने उनके बुरे आमाल में से वो थूक कि हो वो मस्जिद में कि न दफ़्न किया गया हो।

289 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी, बेशक मशावरत फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब पहुँची ख़बर प्यारे नबी को आने की हज़रते अबू सुफ़ियान के, तो गुफ़्तुगू की हज़रते अबू बक्र ने तो नहीं तवज्जो फ़रमाई प्यारे नबी ने उनकी गुफ़्तुगू की तरफ़, फिर बातचीत की हज़रते उमर ने, तो नहीं मुतावज्जे हुवे प्यारे नबी उनकी तरफ़, फिर खड़े हुवे हज़रते सअद इब्ने उबादा, तो अर्ज़ किया उन्होंने, हम पूछने का इरादा रखते हैं या रसूलुल्लाह! और उसकी क़सम मेरी जान जिसके दस्ते क़ुदरत में है अगर हुक्म फ़रमाएँ आप हमको यह कि डाल दें अपने घोड़ों को समंद्र में तो ज़रूर डाल देंगे हम,

پہلے وضو کرایا جائے البتہ کلی نہ کرائی جائے اور ناک میں پانی نہ ڈالا جائے کہ نکالنا امر دشوار ہوگا۔ یہی مسلک امام اعظم ہے۔ میت کو مرد کے استعمالی لباس میں کفن دیا اور دفن کیا جاسکتا ہے۔ بزرگان دین کے لباس کو تبرک کے طور پر کفن میں شامل کیا جاسکتا ہے بزرگوں کی استعمال کردہ چیزوں سے برکت حاصل کرنا پیارے نبی ﷺ کی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ بعد غسل عورت کے بالوں کو پیچھے کی طرف کر دینا چاہئے، وضو و غسل زندہ کا ہو یا مردے کا داہنی طرف سے کرانا چاہئے اس سے اشارۃً یہ بھی معلوم ہوا کہ داہنا عضو بائیں عضو سے افضل ہے۔

(۳۲۴) جو افعال شرافت وکرامت کے قبیل سے ہیں ان میں داہنے سے شروع کرنا مستحب ہے جیسے لباس وغیرہ پہننا، مسجد میں جانا، مسواک کرنا، سرمہ لگانا، ناخن کتروانا، کنگھا کرنا وغیرہا اور جو کام شرافت وکرامت کی قبیل سے نہیں ہیں انہیں بائیں سے شروع کرنا مستحب ہے جیسے بیت الخلاء جانا، مسجد سے باہر آنا، لباس اتارنا وغیرہا۔ وضو میں ہاتھ پاؤں دھونے میں داہنی طرف سے شروع کرنا مستحب ہے فرض و واجب نہیں ہے اسی پر اہل سنت و جماعت کا اجماع ہے۔

(۳۲۵) نماز کا وقت آجانے پر ایک میل تک پانی تلاش کرنا واجب ہے۔ اگر نہ ملے تو پھر تیمم کرنا چاہئے۔ نماز کا وقت آنے سے پہلے پانی کی تلاش واجب نہیں ہے۔ بنا تلاش کے تیمم جائز نہیں ہے اگر بنا تلاش کئے تیمم کر کے نماز پڑھ لی پھر پانی مل گیا تو وضو کر کے نماز پڑھنا لازمی وضروری ہے۔ اگر پانی نہ ملا تو نماز ہوگئی۔ اگر یہ گمان غالب ہو کہ ایک میل کے اندر پانی نہیں ملے گا تو پانی کی تلاش کرنا بھی ضروری نہیں ہے۔ یہ تھوڑا سا پانی ایک پیالے میں تھا۔ اور حضرات صحابۂ کرام کی تعداد ۱۵۰۰ تھی اور یہ واقعہ بڑے مجمع کے سامنے ظہور پذیر ہوا۔ دنیا و آخرت کے تمام پانیوں، کوثر و زمزم سے بھی وہ پانی افضل ہے جو پیارے نبی ﷺ کی انگلیوں سے نکلا۔ جب اس افضل پانی سے صحابۂ کرام نے وضو فرمایا تو آب زمزم سے وضو کرنا تو بطریق اولیٰ ثابت و جائز ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی ﷺ کو کیا شان اختیار و تصرف بخشی تھی کہ انگلیوں سے دریا اُمڈ پڑا۔ شعر

پندرہ سو اصحاب تھے سب نے کیا اس سے وضو
گویا دریا انگلیوں نے اک پیالہ کر دیا (انتخاب قدیری)

(۳۲۶) مسلم شریف کی روایت مبارکہ میں ہے حجۃ الوداع کے موقع پر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے شیطان کو کنکر مارے اور قربانی کرنیکے بعد اپنے سر اقدس سے بال صاف کرائے پہلے داہنے طرف کے بال شریف اترے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمائے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا انہیں لوگوں میں تقسیم کردو انہوں نے ایک ایک دو دو بال شریف لوگوں میں تقسیم کردئے۔ پھر بائیں جانب سے بال شریف اترے تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے حضرت ابوطلحہ کو عطا فرمائے انہوں نے اپنی بیوی حضرت ام سلیم کو دئے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ان موئے مبارک کو خوشبو میں رکھنا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے بال شریف جسم پاک پر رہتے ہوئے تو پاک تھے ہی مگر جسم سے جدا ہونے کے بعد بھی طیب وطاہر پاک ومبارک ہیں۔ اسی لئے حضرات صحابۂ کرام میں تقسیم کرائے اور انہیں تبرک بنا کر رکھنے اور خوشبو میں رکھنے کی تعلیم بھی فرمائی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے تبرکات سے استمداد یعنی مدد طلب کرنا انکے ذریعہ سے یہ بھی درست ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا بال شریف اپنی ٹوپی میں رکھتے تھے اور اسی ٹوپی کو میدان جہاد میں زیب سر فرماتے اور پھر موئے مبارک سے مدد طلب فرماتے۔ جنگ یمامہ میں یہ ٹوپی گر گئی تو آپنے ایک سخت حملہ کر کے میدان جنگ میں اپنی ٹوپی حاصل کی انہیں یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ کہیں یہ ٹوپی دشمنان اسلام کے ہاتھ نہ لگ جائے (عینی ج ۳۔ ص ۳۷) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے منسوب تمام چیزوں کو تبرک بنا کر رکھنا اور انکے ذریعہ مدد طلب کرنا درست ہے۔ اسی طرح حضرات علماء ومشائخ کے تبرکات سے برکت حاصل کرنا بھی درست ہے۔ احرام سے باہر ہونے کیلئے بال منڈانا کتروانے سے افضل ہے۔ اپنے دوست احباب اور خدام کو تحفے تحائف دینا سنت ہے۔ سر منڈانے میں بھی پہلے داہنے کا خیال رکھیں چونکہ یہ بھی سنت ہے اور یہی حنفی مسلک ہے۔

(۳۲۷) اس حدیث شریف میں "قبول" سے مراد نماز کا جائز ہونا

(۳۲۰) حدیث شریف: کان رسول الله ﷺ اذا توضأ حرك خاتمه۔ (رواه ابن ماجة)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب وضو فرماتے تو حرکت دیتے تھے اپنی انگوٹھی شریف کو۔

(۳۲۱) حدیث شریف: وَكَانَ ابْنُ سِيرِيْنَ يَغْسِلُ مَوْضَعَ الْخَاتَمِ اِذَا تَوَضَّأَ۔ (رواه البخاری)

ترجمہ: سیدنا حضرت ابن سیرین تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دھوتے تھے انگوٹھی کی جگہ کو جب وضو فرماتے۔

(۳۲۲) حدیث شریف: مُحَمَّدُ ابْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ

ترجمہ: سیدنا حضرت محمد بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سنا سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا وَالنَّاسُ يَتَوَضَّؤُنَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ فَقَالَ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ فَاِنَّ

کہ حضرت ابو ہریرہ گزرے ہمارے پاس سے اور لوگ وضو کر رہے تھے ایک برتن سے تو حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کامل کرو وضو کو اسلئے کہ

اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ قَالَ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔ (رواه البخاری)

حضرت ابو القاسم ﷺ نے فرمایا کہ ایڑیوں کیلئے عذاب ہے آگ کا۔

(۳۲۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَهُنَّ فِیْ غُسْلِ ابْنَتِهٖ اِبْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے اپنی صاحبزادی کے غسل کے بارے میں کہ شروع کریں ان کے داہنے سے

وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا۔ (رواه البخاری والمسلم والنسائی وابن ماجة)

اور مقامات وضو سے ان کے۔

(۳۲۴) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِیْ تَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَطُهُوْرِهٖ فِیْ شَاْنِهٖ كُلِّهٖ۔ (رواه مسلم)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ پسند فرماتے تھے داہنے سے شروع کرنے کو اپنی نعلین کے پہننے میں اور اپنے کنگھا کرنے میں اور اپنی طہارت کرنے میں، اپنے ہر کام میں

(۳۲۵) حدیث شریف: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ ﷺ کو

और हुक्म फ़रमाएँ आप हमको कि दौड़ाएँ हम अपने घोड़ों को बरके गिमाद तक तो हम कर गुज़रेंगे, फ़रमाया रावी ने कि आवाज़ दी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हज़राते सहाबा ए किराम को तो चले, यहाँ तक कि उतरे मैदाने बदर में तो आए उनके पास कुरैश के पानी पिलाने वाले, उनमें एक गुलाम था काला बनी हुज्जाज का, तो पकड़ लिया हज़राते सहाबा ए किराम ने उसको तो दरयाफ़्त फ़रमा रहे थे अस्हाबे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम, पूछताछ फ़रमा रहे थे उस गुलाम से हज़रत अबू सुफ़यान के बारे में और उनके लग्गुओं के बारे में, तो कहता वो गुलाम कि नहीं है मुझे कोई इल्म हज़रते अबू सुफ़ियान के बारे में और लेकिन अबू जेहल और उतबा और शैबा और उमय्या इब्ने ख़ल्फ़ हैं, तो जब बकवास की उस ने यह तो मारा सहाबा ए किराम ने उस गुलाम को तो बोला अच्छा मैं बताता हूँ आप हज़रात को हज़रते अबू सुफ़ियान के बारे.में, फिर जब छोड़ दिया सहाबा ए किराम ने उस गुलाम को, फिर पूछगछ फ़रमाई सहाबा ए किराम ने तो बका उस गुलाम ने, नहीं है मेरे पास अबू सुफ़ियान के बारे में कोई जानकारी और लेकिन यह अबू जेहल और उतबा और शैबा और उमय्या इब्ने ख़ल्फ़ लोगों में हैं, फिर जब बका उस ने उसी को तो पिटाई फ़रमाई हज़राते सहाबा ए किराम ने उस काले गुलाम की और प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम खड़े नमाज़ अदा फ़रमा रहे थे, फिर जब देखा प्यारे

ہے۔اور وضو سے یہاں وضو اور تیمم دونوں مراد ہیں۔اگر کسی کو وضو کے لائق پانی اور تیمم کے لائق مٹی نہ ملے تو وہ نماز قضا کرے اور قضا کو ادا کا موقع پانے سے پہلے مر گیا تو اسپر کوئی گناہ نہیں۔یہ حدیث شریف سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دلیل ہے۔حضرات علماء کرام فرماتے ہیں کہ جان بوجھ کر بے وضو نماز پڑھنا کفر ہے جبکہ نماز کو ہلکا جانتا ہو۔ لوگوں کی عار و شرم کی وجہ سے بنا وضو نماز پڑھنے سے بھی آدمی کافر ہو جاتا ہے تو وہ لوگ اپنے بھیانک انجام کا خیال کریں جنہوں نے نہ جانے کتنے مسلمانوں کو بے وضو بے غسل نماز پڑھوا کر کافر بنایا ہے اور اپنے لئے جہنم کے شعلوں کو مزید تیز کیا ہے۔وضو توڑنے والی ۱۶ چیزیں ہیں آگے پیچھے کے مقامات سے (۱) پاخانہ (۲) پیشاب (۳) ریاح (۴) مذی (۵) منی (۶) کیڑا (۷) پتھری (۸) مباشرت (۹) پیچھے کے مقام سے ہوا کا نکلنا (۱۰) بہتا خون (۱۱) بے ہوشی (۱۲) غفلت کی نیند (۱۳) رکوع سجدے والی نماز میں باآواز بلند ہنسنا (۱۴) منہ بھر قے (۱۵) بیمار آنکھوں سے جو آنسو نکلتے ہیں (۱۶) اگر کان میں تکلیف ہے اور خون و پیپ نکلے۔ اسکی مزید تفصیلات کیلئے ''انتخاب شریعت'' ملاحظہ فرمائیں۔

(۳۲۸) اس حدیث شریف میں طہارت سے وضو اور غسل دونوں مراد ہیں۔اور خیانت سے تمام حرام مال مراد ہیں۔پاک ہو کر نماز پڑھو اور مال حلال سے صدقہ و خیرات کرو۔اور حرام مال اسکے مالک کو واپس کر دو اور مالک کا پتہ نہ چل سکے تو اسکے مالک کی طرف سے خیرات کر دو کہ اس کیلئے یہ حلال ہے۔بعض حضرات علماء کرام نے فرمایا ہے کہ جو شخص خیرات دیتا ہے مال حرام سے اور امید رکھتا ہے ثواب کی تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔

(۳۲۹) شہوت کے وقت جو پتلا اور لیس دار پانی نکلتا ہے وہ مذی ہے اور پیشاب کے بعد جو سفید قطرہ آجاتا ہے اسکو ودی کہتے ہیں۔ ان دونوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے غسل نہیں جاتا۔بزرگوں سے حیاء شرم اور غیرت کرنا کمال ایمان کی دلیل ہے۔سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قیامت تک کے تمام مسلمانوں کو تعلیم دی کہ داماد کو سسر کے سامنے شہوت اور مباشرت کا ذکر نہیں کرنا چاہیئے نیز آپنے پیارے نبی کی بیٹی فرمایا فاطمہ نہ فرمایا اس میں بھی تعلیم ہے کہ شوہر کو بیوی کا نام عام طور پر نہیں لینا چاہئے جیسا کہ آجکل فیشن ہو گیا ہے کہ بیوی کو نام لیکر پکارتے ہیں۔حیا و شرم کی وجہ سے دینی مسائل کا علم حاصل نہ کرنا بے علم رہنا گناہ ہے۔ سیدنا حضرت مولا علی نے مسئلہ بھی دریافت کر لیا اور حیا، و غیرت بھی قائم رکھی۔مذی کا حکم پیشاب جیسا ہے کہ نجاست حکمی بھی ہے اور حقیقی بھی۔اگر مذی وغیرہ سے ایک روپے کی برابر جگہ لتھڑ جائے تو پانی سے استنجاء کرنا واجب ہے۔

(۳۳۰) اس حدیث شریف میں وضو لغوی معنیٰ میں ہے''ہاتھ منہ صاف کرنا'' اسے وضوء طعام کہتے ہیں کہ کھانا کھاتے وقت منہ ہاتھ چکنے ہو جاتے ہیں اسکو صاف کر لیا دھو لیا جائے۔آگ کی پکی ہوئی چیز کھا کر ہاتھ دھونا کلی کرنا سنت ہے۔جو چیز آگ سے نہ پکائی اور بنائی گئی ہو جیسے پھل کہ اسکے کھانے کے بعد ہاتھ منہ دھونے کی ضرورت نہیں۔

(۳۳۱) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے بکری کا پکا ہوا گوشت تناول فرمایا اور نماز پڑھ لی وضو نہ فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کو تناول کرنیکے بعد وضو کی ضرورت نہیں یعنی شرعی مشہور وضو کی ضرورت نہیں۔البتہ وضوء طعام ہاتھ منہ دھو سکتا ہے۔

(۳۳۲) اس حدیث شریف میں بھی وضو سے مراد وضوء طعام ہے یعنی ہاتھ منہ صاف کرنا۔کیونکہ اونٹ کے گوشت میں بو اور چکنائی زیادہ ہوتی ہے کہ بغیر ہاتھ منہ دھوئے بساند نہیں جاتی۔بکری کے گوشت میں یہ بات نہیں ہے۔اسلئے اونٹ کے پکے ہوئے گوشت کھانے پر زیادہ تاکید فرمائی۔طویلہ' اصطبل جہاں اونٹ بندھتے ہوں اور بندھے ہوں وہاں نماز نہ پڑھو کیونکہ نمازی کو خطرہ رہتا ہے کہ اونٹ کھل نہ جائے اور مجھے تکلیف نہ پہونچادے اسلئے نمازی کو حضور قلب نہ ہوگا اور بکری میں ایسا نہیں کیونکہ بکری سیدھی سادی ہوتی ہے۔اس سے کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ورنہ اونٹ اور بکری کا پیشاب نجاست خفیفہ ہے اور زمین سوکھ جانے پر پاک ہو جاتی ہے۔یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ اونٹ کے پیشاب کی چھینٹ دور تک جاتی ہے اور بکری کے پیشاب کی دور تک نہیں جاتی لہٰذا نمازی کو وہاں فکر لاحق رہیگی یہاں کوئی فکر دامن گیر نہ ہوگی اور یہ حکم بھی اس

وَكَانَ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوُضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْا فَاُتِيَ الْوُضُوْءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

اور وقت ہو چکا تھا نماز عصر کا تو تلاش کیا حضرات صحابۂ کرام نے وضو کا پانی تو انہوں نے نہ پایا تو لایا گیا وضو کا پانی بارگاہ رسول اللہ ﷺ میں

بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذٰلِكَ الْاِنَاءِ يَدَهٗ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَتَوَضَّئُوْا مِنْهُ

تھوڑا سا پانی، تو رکھا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اس پانی کے برتن میں اپنا دست مبارک اور حکم فرمایا حضرات صحابۂ کرام کو یہ کہ وضو کریں وہ اس پانی سے

قَالَ فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ حَتّٰى تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ۔ (رواہ البخاری)

حضرت انس نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پانی اُبل رہا ہے پیارے نبی کی پیاری انگلیوں کے نیچے سے، یہاں تک کہ وضو کرلیا انکے آخری صحابی نے۔

(۳۲۶) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ لِعَبِيْدَةَ عِنْدَنَا

ترجمہ: سیدنا حضرت محمد ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے کہا حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہمارے پاس

مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ اَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ اَنَسٍ اَوْ مِنْ قِبَلِ اَهْلِ اَنَسٍ فَقَالَ لَاَنْ تَكُوْنَ

بال شریف ہے پیارے نبی ﷺ کا، پایا ہے ہم نے اس کو حضرت انس سے یا ان کے اہل خانہ سے تو حضرت عبیدہ نے فرمایا یہ کہ ہوتا

عِنْدِيْ شَعْرَةٌ مِّنْهُ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔ (رواہ البخاری)

میرے پاس ایک بال شریف پیارے نبی کا تو زیادہ محبوب ہوتا مجھ کو دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے۔

﴿باب ما يوجب الوضوء ترجمہ: وضوواجب کرنے والی چیزوں کا باب﴾

(۳۲۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں قبول ہوتی نماز اس کی جس کا وضو ٹوٹ گیا یہاں تک کہ وضو کرے۔

(۳۲۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَّلَاصَدَقَةٌ مِّنْ غُلُوْلٍ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں قبول کی جاتی نماز بنا طہارت کے اور نہ قبول کیا جاتا ہے صدقہ خیرات خیانت کے مال سے

(۳۲۹) حدیث شریف: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَكُنْتُ اَسْتَحْيِيْ اَنْ اَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ

ترجمہ: سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تھا میں مرد بہت مذی والا تو میں شرماتا تھا یہ کہ سوال کروں پیارے نبی ﷺ سے

नबी ने यह मन्ज़र, फ़ारिग़ हुवे नमाज़ से, तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने उसकी क़सम मेरी जान जिसके क़ब्ज़े में है कि मारते हो तुम इस गुलाम को जब वो सच बोलता है तुम से और छोड़ देते हो उस गुलाम को जब झुट बकता है वो तुम से, फ़रमाया रावी ने फिर फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यह गिरने की जग है फ़लाँ के, रखते थे अपने दस्ते मुबारक को ज़मीन पर जगह जगह, तो न हटा कोई उनमें का प्यारे रसूलुल्लाह के हाथ रखने की जगह से।

290 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मूमेनीन हज़रते आयशा ए सिद्दीका से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम का सर मुबारक मेरी गोद में था, एक चाँदनी रात में, कि मैंने कहा या रसूलुल्लाह! क्या होंगी किसी की नेकयाँ' बराबर आसमान के तारों की? फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने हाँ, उमर की, तो मैंने कहा, कहाँ गईं हज़रते अबू.बक्र की नेकयाँ? फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह स्ल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि, बस उमर की तमाम नेकयाँ एक नेकी की तरह हैं, अबू बक्र की नेकियों में से।

291 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मेराज़ की शब टपकाई गई मेरे हलक़ में एक बूँद, तो जान लिया मैंने उसको, जो कुछ हो चुका और जो कुछ होगा।

292 हदीस शरीफ़:– हज़रते उम्मे फ़ज़्ल बिन हारिस से मरवी कि वो हाज़िर हुईं प्यारे रसूलुल्लाह

لِمَكَانِ ابْنَتِهٖ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَئَلَهٗ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهٗ وَيَتَوَضَّأُ. (رواه البخاری)

انکی بیٹی کے گھر میں ہونے کی وجہ سے تو میں نے حکم دیا حضرت مقداد کو تو انہوں نے پوچھا پیارے نبی سے تو فرمایا پیارے نبی نے دھوئیں اپنی شرمگاہ اور وضو کرلیں

(۳۳۰) حدیث شریف: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول توضؤ مما مست النار. (رواه مسلم)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ وضو کرے اس کی وجہ سے جس کو پہونچے آگ۔

(۳۳۱) حدیث شریف: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَكَلَ كَتْفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. (رواه البخاری)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے تناول فرمایا شانہ بکری کا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ فرمایا۔

(۳۳۲) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا سَئَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ قَالَ اِنْ شِئْتَ

ترجمہ: بیشک ایک شخص نے پیارے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کیا ہم وضو کریں بکری کے گوشت کی وجہ سے؟ فرمایا پیارے نبی نے اگر تو چاہے

فَتَوَضَّأْ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ قَالَ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ قَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ

تو وضو کرلے اور اگر تو چاہے تو مت وضو کر۔ پھر اسنے کہا کیا ہم وضو کریں اونٹ کے گوشت کیوجہ سے؟ فرمایا ہاں کہ وضو کر اونٹ کے گوشت کیوجہ سے

قَالَ اُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اُصَلِّيْ فِيْ مَبَارِكِ الْاِبِلِ قَالَ لَا. (رواه مسلم)

اُسنے پوچھا میں نماز پڑھوں بکریوں کے بندھنے کی جگہ؟ تو فرمایا ہاں۔ اُسنے پوچھا کیا نماز پڑھوں میں اونٹوں کے بندھنے کی جگہ؟ فرمایا نہیں؟

(۳۳۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ فِيْ بَطْنِهٖ شَيْئًا فَاَشْكَلَ عَلَيْهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب پائے کوئی تم میں سے اپنے پیٹ میں کچھ پھر مشتبہ ہوجائے اس پر

اَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ اَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا. (رواه مسلم)

کہ نکلا ہے اس کے پیٹ سے کچھ یا نہیں تو نہ نکلے وہ مسجد سے یہاں تک کہ سن لے آواز یا پائے بدبو۔

(۳۳۴) حدیث شریف: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا. (رواه البخاری)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے نوش فرمایا دودھ تو کلی فرمائی اور فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اس میں چکنائی ہے۔

सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ख़िदमते पाक में, तो उन्होंन अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! मैंने बुरा ख़्वाब देखा है एक रात, तो प्यारे नबी ने फ़रमाया, क्या ख़्वाब देखा है? उन्होंने कहा वो ख़्वाब बहुत सख़्त है, फ़रमाया प्यारे रसूल ने, वो क्या है? तो हज़रते उम्मे फ़ज़्ल ने कहा देखा है मैंने कि है एक टुकड़ा आपके जिस्म का, काटा गया है और रखा गया है मेरी गोद में, तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने कि देखा है तुम ने अच्छा ख़्वाब, जनेंगी फ़ात्मा इन्शाअल्लाह बेटा, जो रहेगा तेरी गोद में, तो जना हज़रते फ़ात्मा ने हुसैन को, तो रहे मेरी गोद में, जैसा कि फ़रमाया था प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने, फिर हाज़िर हुई मैं एक दिन प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो मैंने रखा हज़रते हुसैन को प्यारे नबी की गोद में, फिर मेरा ध्यान बट गया तो अचानक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की दोनों आँखें आँसू बहा रही हैं, हज़रते उम्मे फ़ज़्ल फ़रमाती हैं मैंने कहा या नबीयल्लाह! मेरे माँ बाप आप पर कुर्बान, यह क्या मुआमला है? प्यारे नबी ने फ़रमाया आए मेरे पास जिब्रील अलैहिस्सलाम तो ख़बर दी मुझको, कि बेशक मेरी उम्मत अनक़रीब क़त्ल कर देगी मेरे इस बेटे को, मैंने कहा इनको? फ़रमाया प्यारे नबी ने हाँ और लाए वो मेरी बारगाह में कुछ मिटटी वहाँ की सुर्ख़ मिटटी में से।

293 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया ख़ैबर के दिन मैं

(۳۳۵) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّی الصَّلٰوتِ یَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَّمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْہِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمائیں نمازیں فتح مکہ کے دن ایک وضو سے اور مسح فرمایا اپنے چمڑے کے موزوں پر

فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْیَوْمَ شَیْئًا لَمْ تَکُنْ تَصْنَعُہٗ فَقَالَ عَمَدًا صَنَعْتُہٗ یَا عُمَرُ۔ (رواہ مسلم)

تو حضرت عمر نے کہا پیارے نبی سے کہ ایک کام فرمایا ہے پیارے نبی نے آج کہ نہ کرتے تھے اسکو، تو فرمایا کہ جان بوجھ کر کیا ہے میں نے اسکو اے عمر!

(۳۳۶) حدیث شریف: عَنْ سُوَیْدِ ابْنِ النُّعْمَانِ اَنَّہٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَامَ خَیْبَرَ

ترجمہ: سیدنا حضرت سوید بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ بیشک وہ نکلے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کے سال

حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِالصَّہْبَاءِ وَہِیَ مِنْ اَدْنٰی خَیْبَرَ صَلَّی الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ

یہانتک کہ جب پیارے رسول تھے مقام صہبا میں اور مقام صہبا خیبر سے قریب ہے تو پیارے رسول نے نماز ادا فرمائی عصر کی پھر منگایا پیارے نبی نے توشہ

فَلَمْ یُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِیْقِ فَاَمَرَ بِہٖ فَثُرِّیَ فَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَکَلْنَا

توشہ حاضر کئے گئے مگر ستو۔ پھر پیارے نبی نے حکم فرمایا اسکا تو بھگوئے گئے، پھر تناول فرمائے ستو پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کھائے ہم نے بھی

ثُمَّ قَامَ اِلَی الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔ (رواہ البخاری)

پھر کھڑے ہوئے نماز مغرب کیلئے تو پیارے رسول نے کلی فرمائی اور ہم نے بھی کلی کی اور وضو نہ کیا۔

(۳۳۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِیْحٍ۔ (رواہ احمد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے وضو مگر آواز سے یا بدبو سے۔

(۳۳۸) حدیث شریف: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَئَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: سیدنا امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دریافت کیا (بواسطہ حضرت مقداد)

مِنَ الْمَذْیِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْیِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِیِّ الْغُسْلُ۔ (رواہ الترمذی)

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں؟ تو پیارے نبی نے فرمایا مذی سے وضو اور منی سے غسل کرنا ہے۔

अता फ़रमाऊँगा यह झँडा कल उस शख़्सियत को कि फ़तेह अता फ़रमाएगा अल्लाह तआला उसके हाथों पर, कि महब्बत करता है वो अल्लाह तआला से और उसके प्यारे रसूले आला से और महब्बत फ़रमाते हैं उस से अल्लाह और उसके रसूल, फिर जब सुबह की हजराते सहाबा ने तो सुबह ही हाज़िर हो गए प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में, सबके सब आस लगाए थे कि झँडा दिया जाए उसे, तो प्यारे नबी ने फ़रमाया, कहाँ हैं अली इब्ने अबी तालिब? तो सहाबा ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! बीमार हैं उनकी दोनों आँखें, प्यारे नबी ने फ़रमाया उन्हें बुलाओ बारगाहे रिसालत में, तो लाए गए वो बारगाहे रिसालत में, तो लुआबे देहन लगाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उनकी दोनों आँखों में तो सेहतयाब हो गए, यहाँ तक कि ऐसे हो गए कि था ही नहीं उनको दर्द, फिर अता फ़रमाया प्यारे नबी ने हजरते अली को झँडा तो अर्ज़ किया हज़रते अली ने या रसूलुल्लाह, क्या मैं अनसे जंग करूँ? यहाँ तक कि वो हमारी तरह हो जाएँ, फ़रमाया प्यारे रसूल ने जाओ तुम अपनी नर्मी पर यहाँ तक कि उतरो तुम उनके मैदान में, फिर दावत दो उनको इस्लाम की और ख़बर दो उनको उसकी जो वाजिब है उन पर अल्लाह तआला का हक़ इस्लाम में, अल्लाह तआला की क़सम हिदायत देदे अल्लाह तआला तुम्हारे ज़रिये एक शख़्स को तो बेहतर है तुम्हारे लिये, उस से कि हों तुम्हारे लिये सुर्ख़ ऊँट।

صورت میں ہے جبکہ دونوں مقامات نجاست سے خالی ہوں اگر کسی بھی مقام پر نجاست ہوگی تو پھر وہاں نماز مکروہ ہوگی۔ایسا بھی ہوتا ہے کہ اونٹ والے اونٹوں کو آڑ بنا کر پیشاب بھی کر لیتے ہیں وہاں زمین زیادہ گندی ہوتی ہے۔

(۳۳۳) اگر کسی نمازی کو یہ شبہ ہوجائے کہ اسکا ریاح خارج ہوا ہے اور اسے یقین نہیں ہے اور اسے ریاح کی بدبو بھی نہ آئی تو وہ باوضو ہے اور وہ برابر نماز پڑھے جائے۔آواز سننے سے بھی ریاح نکلنے کا یقین مراد ہے۔یقینی وضو، مشکوک حدث سے نہیں ٹوٹتا۔یقین شک سے زائل نہیں ہوتا۔

(۳۳۴) چکنی چیز خواہ آگ سے پکی ہو یا نہ پکی ہوا سکے کھانے کے بعد کلی کرنا چاہئے یہ سنت ہے۔ظاہر یہ ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے کچا بنا اوٹا دودھ نوش فرمایا تھا۔چکنی چیز کا اثر منہ میں دیر تک رہتا ہے اگر بنا کلی کئے نماز پڑھی جائے تو اسکا اثر پیٹ میں پہونچتا رہے گا۔جو کراہت کا سبب ہوگا۔

(۳۳۵) فتح مکہ کے دن سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے خلاف معمول ایک وضو سے پانچ نمازیں ادا فرمائیں اور اس وضو میں چمڑے کے موزے زیب پاتھے انہیں نہ اتارا اور ان پر مسح فرمایا۔اس سے پہلے ہمیشہ ہر نماز کیلئے نیا وضو فرماتے اور موزے اتار کر پائے اقدس دھویا کرتے تھے۔سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپکا جب یہ عمل مبارک دیکھا تو متعجب ہوکر عرض کیا کہ آج یہ کیا نیا انداز دیکھ رہے ہیں؟ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے عمر جو کچھ ہو رہا ہے تعلیم و تبلیغ کیلئے ہو رہا ہے۔تا کہ صبح قیامت تک میری امت کو معلوم ہوجائے کہ ایک وضو سے چند نمازیں ادا کی جا سکتی ہیں۔ایسا نہیں ہے کہ ایک وضو سے ایک ہی نماز ادا کیجائے گی۔اگر چہ ہر نماز کیلئے تازہ وضو کرنا مستحب ہے۔شعر

مرگیا ہے جسنے دیکھا عظمت کردار کو
ہرادا ہے آپکی تبلیغ دیں پیارے نبی (انتخاب قدیری)

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا غیر مستحب کام کرنا باعث اجر و ثواب ہے چونکہ اس میں تعلیم و تبلیغ ہے۔

(۳۳۶) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ دو جہاں کے بادشاہ ہیں اور سارے زمانے میں آپکا خوان کرم پھیلا ہے مگر آپنے سدا قناعت کو گلے لگایا۔سلطان دوعالم کا غزوات میں طعام آپکی قناعت کے خطبے پڑھ رہا ہے۔اشعار

آپ ہیں شاہ دنیا و دیں　　دولتیں سارے عالم کو دیں
دوجہاں جسکے زیر نگیں　　خود وہ کھاتے ہیں نان جویں
ہیں چٹائی پہ جلوہ فگن　　عرش اعظم کے مسند نشیں

اس حدیث شریف میں بھی وضوء طعام ہی کا ذکر ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور آپکے پیارے اصحاب نے ستو تناول فرمانے کے بعد کلی فرمائی وضو نہ فرمایا۔

(۳۳۷) اس حدیث شریف میں شک اور یقین کا بیان ہے کہ یا تو آواز آئے یا بدبو آئے اور ریاح خارج ہونے کا یقین ہوجائے تب ہی وضو ٹوٹے گا اور اگر دونوں میں سے کسی بات کا یقین نہ ہو تو وضو باقی ہے۔اسکا یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں ہے کہ ریاح کے علاوہ اور کسی چیز سے وضو نہیں ٹوٹتا نواقض وضو کی ایک لمبی فہرست اسی باب کے شروع میں بیان کردی گئی ہے۔

(۳۳۸) مذی اور منی میں یہ فرق ہے کہ مذی شہوت کو بڑھاتی ہے اور منی شہوت کو توڑ دیتی ہے منی کا رنگ دودھ کی طرح لیسدار اور مذی کا رنگ پانی کی طرح لیسدار ہوتا ہے۔

(۳۳۹) جسطرح بغیر کنجی کے تالا نہیں کھلتا ایسے ہی وضو، غسل، تیمم کے بنا نماز شروع نہیں ہوسکتی تکبیر تحریمہ کہتے ہی نماز شروع ہوجاتی ہے اور وہ تمام حلال چیزیں حرام ہوجاتی ہیں جیسے کھانا پینا وغیرہ جو نماز نہ پڑھنے کی صورت میں حلال تھیں مگر حالت نماز میں حرام ہیں۔اور سلام پھیرتے ہی وہ تمام چیزیں پھر حلال ہوگئیں جو پہلے سے حلال تھیں حالت نماز میں حرام ہوگئی تھیں۔یہ حدیث شریف سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دلیل ہے کہ جو وضو و تیمم نہ کر سکے وہ نماز نہ پڑھے۔تکبیر تحریمہ فرض ہے اور سلام واجب ہے چونکہ ایک حدیث شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ایک صحابی کو نماز کی تعلیم فرمائی اس میں سلام کا ذکر نہ فرمایا اگر سلام فرض ہوتا تو ذکر فرماتے۔

(۳۳۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ (رواہ الدارمی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کنجی نماز کی طہارت ہے اور تحریم نماز تکبیر ہے اور تحلیل نماز سلام ہے۔

(۳۴۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب پھسکی مارے کوئی تم میں سے تو چاہیئے کہ وضو کرے۔ اور نہ جاؤ تم عورتوں کے پاس انکے پچھلے مقام میں

(۳۴۱) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّمَا الْعَيْنَانِ وِكَاءُ السَّهِ فَاِذَا نَامَتِ الْعَيْنُ اسْتَطْلَقَ الْوِكَاءُ (رواہ الدارمی)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا بس دونوں آنکھیں بندھن ہیں سرین کا تو جب سوگئی آنکھ کھل گیا بندھن۔

(۳۴۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے سرین کی بندش آنکھیں ہیں جو سویا تو چاہیئے وہ وضو کرلے۔

(۳۴۳) حدیث شریف: كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُؤُسُهُمْ

ترجمہ: تھے پیارے اصحاب پیارے نبی ﷺ کے۔ انتظار فرماتے تھے عشاء کا۔ یہاں تک کہ جھک جاتے تھے ان کے سر

ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّؤُنَ۔ (رواہ ابوداؤد)

پھر پڑھتے تھے نماز اور وضو نہیں فرماتے تھے۔

(۳۴۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْوُضُوْءَ عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَاِنَّهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک وضو لازم ہے اس پر جو سویا لیٹ کر کیونکہ

اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهٗ۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد)

جب وہ لیٹے گا تو ڈھیلے ہو جائیں گے اس کے جوڑ۔

(۳۴۵) حدیث شریف: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهٗ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ

ترجمہ: سوال کیا گیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے وضو کرنے کے بعد آدمی کا اپنے عضو خاص کو چھونے کے بارے میں،

(10) पाकी का बाब

294 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि पाकी आधा ईमान है और अल्हम्दो लिल्लाह तराजू को भर देगा और सुभहानल्लाह और अल्हम्दो लिल्लाह भर देते हैं उसको जो आसमानों और ज़मीन के दर्मियान है और नमाज़ उजाला है और ख़ैरात दलील है और सब्र चमक है और कुरआने करीम दलील है तेरी या तुझ पर, हर शख्स सुबह करता है तो बेचने वाला है अपने नफ़्स को तो आज़ाद करने वाला है अपने नफ़्स को या हलाक करने वाला है अपने नफ़्स को और एक रिवायत में हैं कि लाइलाहा इल्लल्लाहो वल्लाहुकबर भर देते हैं उसको जो आसमान और ज़मीन के दर्मियान है।

295 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जन्नत की कुंजी नमाज़ है और नमाज़ की कुंजी पाकी है।

296 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नमाज़ अदा फ़रमाई फ़जर की नमाज़, तो तिलावत फ़रमाया सूरा ए रूम को तो मुताशाबा लग गया प्यारे नबी को तो जब नमाज़ अदा फ़रमा चुके तो फ़रमाया, क्या हाल है लोगों का कि नमाज़ पढ़ते हैं हमारे साथ और अच्छी तरह नहीं करते पाकी और बस मुशतबा कर देते हैं हमको यही लोग।

اس حدیث شریف کی وجہ سے سلام کا فرض نہ ہونا معلوم ہوا اور حدیث نمبر ۳۲۴ سے سلام واجب ہوا اور یہی سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد

(۳۴۰) پھسکی اس ریاح کو کہتے ہیں جو بے آواز ہوتی ہے اس سے بھی وضو جاتا رہتا ہے۔ عورت کا پچھلا مقام یہ پلیدی اور گندگی کی جگہ ہے کوئی نفاست پسند یوں بھی اس گھٹیا اور گندے کام کو پسند نہیں کریگا۔ عورت کا اگلا مقام ہی اس کام کیلئے ہے اور اسکا لذت کے علاوہ مین مقصود نسل انسانی کی بقا ہے۔ عورتوں کے پچھلے مقام میں صحبت کرنا حرام قطعی ہے۔ اور یہ حرمت قیاس قطعی سے ثابت ہے۔

(۳۴۱) جب انسان جاگتا ہے تو گویا ریاح کے مخرج پر بند بندھا رہتا ہے اور ریاح اندر ہی رکا رہتا ہے اور جب غفلت کی نیند سویا تو اختیار جاتا رہا اور جوڑ ڈھیلے پڑ گئے اور بند بھی ڈھیلا پڑ گیا تو اب ریاح کو روکنے والا کوئی نہیں رہا لہٰذا غفلت کے سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے بے خبری کی نیند وضو کو توڑتی ہے۔ بیٹھے بیٹھے اونگھنا وضو نہیں توڑتا۔ کیونکہ اس میں اعضاء ڈھیلے نہیں پڑتے کیونکہ بند بندھا ہوا ہے۔ غفلت کی نیند وضو کو اور موت غسل کو توڑ دیتی ہے۔ مگر یہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی خصوصیت ہے کہ آپکی نیند سے وضو نہیں جاتا کیونکہ نبی کا سونا بے خبری کا سونا نہیں ہوتا۔ نبی کا خواب وحی الٰہی ہوتا ہے۔ اور شہید کی موت غسل کو نہیں توڑتی۔

(۳۴۲) آنکھ اگر کھلی رہتی ہے تو ریاح کے خارج ہونے کی خبر رہتی ہے اور آنکھ بند ہوتے ہی یعنی سوتے ہی بے خبری ہو جاتی ہے اس بنیاد پر سو جانے ہی کو ناقض وضو مان لیا گیا۔ ریاح خارج ہو یا نہ ہو۔ نیند آئی اور وضو گیا۔

(۳۴۳) عورت اگر سجدے میں سو جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا اور اگر مرد سجدے میں سو جائے تو وضو نہیں ٹوٹے گا کیونکہ مرد کا سجدہ اس انداز سے ہوتا ہے کہ اگر وہ غفلت کی نیند سو جائے تو گر جائیگا۔

(۳۴۴) بیٹھے بیٹھے ٹیک لگا کر سونا بھی اسی حکم میں ہے۔ کیونکہ وضو ٹوٹنے کی علت اعضاء کا ڈھیلا پڑنا خواہ لیٹ کر ہو یا بیٹھے بیٹھے ٹیک لگا کر۔ اگر کوئی بیٹھے ہوئے اونگھے اور اونگھنے میں گر جائے گر جانے کے بعد آنکھ کھلے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ اور اگر گرنے سے پہلے آنکھ کھل گئی پھر گر گیا تو وضو نہ ٹوٹے گا۔

(۳۴۵) جن احادیث کریمہ میں عضو خاص کو چھو لینے پر وضو کرنے کی بات فرمائی گئی ہے وہ وضو بھی لغوی ہے جیسے وضوء طعام تھا کہ ہاتھ دھولئے جائیں اور اس سے شان نفاست کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ ایسا نہیں کہ اگر کسی نے اپنا عضو مخصوص چھو لیا تو اسکا وضو ٹوٹ جائیگا اور اسے نیا وضو کرنا پڑیگا۔ چنانچہ باب علم مصطفیٰ میں آپ نے تعلیم امت کیلئے یہ عملی نمونہ پیش فرمایا کہ کھانے کے بعد ہاتھ دھونا یا پوچھنا فرض و واجب نہیں سنت و مستحب ہیں جسکے کرنے پر ثواب نہ کرنے پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ''میں ناک کان چھوؤں یا عضو خاص سب برابر ہی ہے۔

(۳۴۶) اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ عورت کو چھونے اور بوس و کنار سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اور یہی سیدنا حضور امام اعظم کا مسلک حق ہے۔ اس سلسلے میں بہت سی احادیث کریمہ وارد ہیں۔ حدیث شریف سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں پیارے نبی ﷺ کے سامنے لیٹی ہوئی تھی اور آپ نماز تہجد ادا فرما رہے تھے جب وہ سجدہ کرتے تو مجھے ہاتھ لگا دیتے میں پاؤں سمیٹ لیتی آپ سجدہ فرماتے سجدے کے بعد پھر میں پاؤں پھیلا لیتی (بخاری شریف مسلم شریف) اور فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو بستر استراحت پر نہ پایا تو میں ٹٹولنے لگی میرا ہاتھ آپکے قدم مبارک سے لگا جو کھڑا تھا اور آپ سجدہ ریز تھے۔ (نسائی شریف) اور فرماتی ہیں ایک بار سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے طویل سجدہ فرمایا میں سمجھی کہ آپکا وصال شریف ہو گیا۔ میں نے آپکے پائے اقدس کا انگوٹھا پکڑ کر ہلایا (بیہقی شریف) ان تمام احادیث کریمہ سے اس بات کا یقین ہوتا ہے کہ عورت کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

(۳۴۷) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو بکری کا شانہ (دست) بہت پسند تھی۔ اس حدیث شریف میں اس بات کا ثبوت ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے آگ کی پکی ہوئی چیز تناول فرمائی اور وضو نہ فرمایا اور اسی حالت میں نماز ادا فرمائی۔ لہٰذا

دَاءٌ، وَدَاءٌ، هُوَ اِلَّا بِضْعَةٌ مِّنْهُ. (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی)

فرمایا پیارے رسول نے اورنہیں ہے وہ مگر ایک حصہ اس کا۔

(۳۴۶) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّأُ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: پیارے نبی علیہ السلام بوسہ لیتے تھے اپنی بعض ازواج مطہرات کا پھر نماز ادا فرماتے اور وضو نہ فرماتے۔

(۳۴۷) حدیث شریف: اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَتِفًا ثُمَّ يَدَهٗ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهٗ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى (رواہ ابن ماجۃ)

ترجمہ: تناول فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ، پھر پونچھا آپ نے اپنا دست مبارک اُس ٹاٹ سے جو تھا آپ کے نیچے پھر کھڑے ہوگئے اور نماز پڑھی

(۳۴۸) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَرَّبْتُ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں لے گئی پیارے نبی علیہ السلام کی بارگاہ میں

جَنْبًا مَشْوِيًّا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. (رواہ احمد)

بھنی ہوئی چانپ تو تناول فرمایا پیارے نبی نے اُس میں سے، پھر کھڑے ہوگئے پیارے نبی نماز کیلئے اور پیارے نبی نے وضو نہ فرمایا۔

(۳۴۹) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اَشْهَدُ لَقَدْ كُنْتُ اَشْوِيْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: سیدنا حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں بھونتا تھا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے

بَطْنَ الشَّاةِ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. (رواہ مسلم)

بکری کا پیٹ، پھر پیارے رسول نماز پڑھتے اور وضو نہ فرماتے۔

(۳۵۰) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اُهْدِيَتْ لَهٗ شَاةٌ فَجَعَلَهَا فِي الْقِدْرِ فَدَخَلَ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہدیہ کی گئی ان کو ایک بکری تو ڈال دیا اسکو ہانڈی میں پھر تشریف لائے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ مَاهٰذَا يَااَبَا رَافِعٍ فَقَالَ شَاةٌ اُهْدِيَتْ لَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَطَبَخْتُهَا فِي الْقِدْرِ

پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمایا اے ابورافع یہ کیا ہے؟ حضرت ابورافع نے عرض کیا بکری ہے جو ہدیہ کیگئی ہے ہمکو یارسول اللہ۔ پھر پکالیا ہم نے اسکو ہانڈی میں

---

297 हदीस शरीफ़:– बनी सलीम की एक शख़्सियत से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि शुमार फ़रमाया अमलियात को प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मेरे हाथ में या अपने दस्ते मुबारक में, फ़रमाया प्यारे रसूल ने **सुभहानल्लाह** कहने का सवाब आधी तराजू को भर देता और **अल्हम्दु लिल्लाह** कहना भर देगा तराजू को और **अल्लाहु अकबर** कहना भर देगा उसको जो आसमान और ज़मीन के दर्मियान है और रोज़ाह आधा सब्र है और पाकी आधा ईमान है।

(II) वुजू का बाब

298 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने, क्या न बता दूँ तुम को उसको कि मिटा दे अल्लाह तआला उसके ज़रिये ख़ताओं को, बुलंद फ़रमा दे उसके ज़रिये दरजों को, हज़राते सहाबा ए किराम ने अर्ज़ किया हाँ या रसूलुल्लाह, फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने पूरा वुजू करना मुशक़्क़तों में और कसरत से जाना मस्जिदों की तरफ़ और इन्तेज़ार करना नमाज़ का, नमाज़ के बाद तो यह है सरहद की हिफ़ाज़त।

299 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो वुजू करे तो अच्छा करे वुजू, कि निकल जाती हैं उसकी ख़ताएँ उसके जिस्म से, यहाँ तक कि नीचे से उसके नाखुनों के।

آگ کی پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اگر چکنائی وغیرہ ہاتھ منہ پہ نہ لگے تو "وضوء طعام" یعنی ہاتھ منہ پانی سے صاف کرنا دھونا بھی ضروری نہیں۔

(۳۴۸) اس حدیث شریف میں وضو سے مراد وضوء لغوی اور وضوء شرعی دونوں ہیں کہ آپ نے نہ تو شرعی وضو فرمایا اور نہ ہی لغوی وضو فرمایا۔

(۳۴۹) بکری کے پیٹ میں جو جائز چیزیں ہیں مثلاً دل، کلیجی، تلی وغیرہا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو بھون کر یعنی پکا کر پیش کئے جاتے آپ تناول فرماتے یونہی نماز پڑھتے وضوء طعام نہ فرماتے اور نہ ہاتھ پوچھتے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ گُردوں کو ناپسند فرماتے تھے کیونکہ انکا تعلق پیشاب سے ہے ایسی اوجھری (بٹ) اسکا سیدھا تعلق گوبر اور گُو سے ہے۔ لہٰذا گردے اور اوجھری کھانا مکروہ ہے اللہ تعالیٰ اوجھری خوروں سے محفوظ رکھے۔ آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وآلہ واصحابہ اجمعین۔

(۳۵۰) ایسا لگتا ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے ساتھ جماعت صحابۂ کرام ہوگی اسی لئے آپنے دست پر دست طلب فرمائی۔ دست کا گوشت سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو بہت ہی مرغوب خاطر تھا۔ یہ گوشت ہانڈی میں بھی جلدی گلتا ہے اور بعد طعام شکم میں بھی جلد گل جاتا ہے یعنی ہضم ہوجاتا ہے۔ لذیذ بھی ہوتا ہے اس میں ریشے بھی نہیں ہوتے۔ اپنے ماتحتوں، ملازموں یا دوستوں سے بے تکلفی کی بنا پر مانگنا جائز ہے۔ جس مانگنے اور سوال کرنے سے حدیث شریف میں منع فرمایا ہے وہ ذلت کا مانگنا ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہ فرمانا کہ اے ابو رافع! اگر تو چپ رہتا تو پیش کرتا رہتا دست پر دست" اس سے اختیار مصطفےٰ کا پتہ چل رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو مختار کُل بنایا ہے۔ یہ تو ہر شخص جانتا ہے کہ بکری میں دو دست ہوتے ہیں دو کے بعد دست طلب فرمانا لاعلمی کی دلیل نہیں تھی بلکہ اپنے اختیارات عظیمہ کا مظاہرہ فرمانا مقصود تھا۔ سیدنا حضرت ابو رافع کے جواب پر بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے انکشاف حقیقت فرما ہی دیا کہ اے ابورافع! اگر چُپ چاپ رہتے اور ہانڈی سے دست نکالتے اور لاتے رہتے تو ہانڈی سے دست پر دست نکلتی ہی رہتیں اور تم بھی اور جماعت صحابہ بھی اور صبح قیامت تک پوری دنیا اس تجربے، اور مشاہدے کو بھی یقین سے دیکھتی جیسے اور معجزات وکمالات واختیارات وتصرفات کو دنیا نے ماتھے کی آنکھوں سے یقین کیساتھ دیکھا ہے۔ شعر

ہر اک کمال اسے اسکے رب نے بخشا ہے
کمال رکھتا ہے اور لاجواب رکھتا ہے (یاحبیب)

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول ﷺ کو وہ عظمت وشان بخشی ہے کہ جب چاہیں جہاں چاہیں اور جو چاہیں وہ چیز مہیا ہوجائے۔ تھوڑی ہو تو بہت ہوجائے۔ ایک مرتبہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے کھانا پکوایا مگر ہر وقت ایکسو اسی افراد نے وہ کھانا کھایا اور پھر وہ کھانا بچ رہا (نسیم الریاض) سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے حکم پر اہل صفہ کو بلایا گیا جنکی تعداد چار سو کے لگ بھگ تھی اور انہیں ایک پیالہ دیا گیا جس سے انہوں نے کھایا اور خوب کھایا شکم سیر ہوکر کھایا مگر پیالے کا کھانا جوں کا توں رہا (نسیم الریاض) سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے آدھا سیر آٹا پکوایا اور چالیس افراد نے شکم سیر ہوکر کھایا اور ایک پیالہ دودھ عنایت فرمایا تو سب نے جم کر ڈٹ کر نوش کیا مگر دودھ کا پیالہ ویسا کا ویسا ہی تھا گویا کہ کسی نے پیا ہی نہیں (نسیم الریاض) جنگ خندق کے موقع پر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے شکم مبارک پر پتھر بندھا ہوا تھا اور تین دن سے کھانا تناول نہیں فرمایا تھا سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ منظر دیکھا تو میدان جنگ سے اپنے دولت سرائے اقدس آئے اور اپنی بیگم صاحبہ سے فرمایا کہ گھر میں کھانے کو ہے؟ اہلیہ صاحبہ نے تقریباً چار کلو جو نکالے انکا آٹا پیسا اور ایک بکری کا بچہ ذبح فرمایا اور اس مختصر کھانے کا اہتمام فرمایا اور بارگاہ رسالت میں حاضر ہوکر رازدارانہ انداز میں عرض کیا کی یارسول اللہ آپ چند صحابۂ کرام کو لیکر میرے غریب خانے تشریف لے چلئے اور کھانا تناول فرمائیے مگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے بآواز بلند اعلان عام

قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ یَااَبَا رَافِعٍ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ الْآخَرَ فَنَاوَلْتُهُ

فرمایا پیش کرو مجھ کوایک دست اے ابورافع! تو میں نے پیش کی پیارے رسول کوایک دست۔ پھر فرمایا پیش کرو مجھ کودوسری دست تو پیش کی میں نے پیارے رسول کو

الذِّرَاعَ الْآخَرَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ الْآخَرَ فَقَالَ لَهُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ

دوسری دست۔ پھر فرمایا پیارے رسول نے پیش کرو مجھ کوایک اور دست۔ حضرت ابورافع نے عرض کیا یارسول اللہ بس بکری کی دو ہی دست ہوتی ہیں

فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَا اَنَّكَ لَوْسَكَتَّ لَنَاوِلْتَنِی ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَاسَكَتَّ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ

تو فرمایا ابورافع سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے خبردار! بیشک تو اگر چپ رہتا تو پیش کرتا رہتا تو دست پر دست جب تک چپ رہتا پھر طلب فرمایا پانی

فَتَمَضْمَضَ فَاهُ وَغَسَلَ اَطْرَافَ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی ثُمَّ دَعَا اِلَیْهِمْ فَوَجَدَ عِنْدَهُمْ لَحْمًا بَارِدًا

پھر کلی فرمائی اور دھوئے پورے اپنی انگلیوں کے، پھر کھڑے ہوئے تو نماز پڑھی، پھر واپس تشریف لائے انکے پاس تو پایاان کے پاس ٹھنڈا گوشت،

فَاَكَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰی وَلَمْ یَمَسَّ مَاءً۔ (رواه احمد والدارمی)

پھر تناول فرمایا، پھر قدم رنجہ فرمایا مسجد میں تو نماز ادا فرمائی اور نہ چھوا پانی کو۔

(۳۵۱) حدیث شریف: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَاُبَیٌّ وَاَبُوْ طَلْحَةَ جُلُوْسًا

ترجمہ: سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا میں اور حضرت اُبی اور حضرت ابوطلحہ بیٹھے ہوئے تھے

فَاَكَلْنَا لَحْمًا وَخُبْزًا ثُمَّ دَعَوْتُ بِوَضُوْءٍ فَقَالَا لِمَ تَتَوَضَّأُ فَقُلْتُ لِهٰذَا الطَّعَامِ الَّذِیْ اَكَلْنَا

تو کھایا ہم نے گوشت اور روٹی، پھر منگایا میں نے پانی وضو کا تو ان دونوں نے فرمایا کہ وضو کیوں کرتے ہو؟ تو میں نے کہا اس کھانے کی وجہ سے جو ہم نے کھایا ہے

فَقَالَ اَتَتَوَضَّاُ مِنَ الطَّیِّبَاتِ لَمْ یَتَوَضَّاْ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِنْكَ۔ (رواه احمد)

توان دونوں حضرات نے فرمایا کہ کیا تم وضو کرتے ہو پاکیزہ چیزوں سے۔ نہیں وضو فرمایا اس سے اُس ذات گرامی نے، جو بہتر ہیں تم سے۔

(۳۵۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْوُضُوْءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ۔ (رواه الدار قطنی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ وضو ہے ہر بہنے والے خون سے۔

---

300 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब वुज़ू करता है बंदा ए मुस्लिम या मोमिन तो धोता है अपने चहरे को, तो निकल जाती है उसके चेहरे से हर वो ख़ता कि देखा है उसकी तरफ़ अपनी आँखों से पानी के साथ या पानी की आख़री बूँद के साथ, फिर जब धोता है अपने दोनों हाथों को तो निकल जाती है हर वो ख़ता कि पकड़ा था उसको उसके हाथों ने, पानी के साथ या पानी की आखरी बूँद के साथ, फिर जब धोता है अपने दोनों पाउवों को तो निकल जाती है हर वो ख़ता कि चले उसकी जानिब उसके पाऊँ, पानी के साथ या पानी की आखरी बूँद के साथ, यहाँ तक कि निकल जाता है पाक व साफ़ हो कर गुनाहों से।

301 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐसा कोई मुसलमान नहीं कि आए उस पर नमाज़े फ़र्ज़ तो अच्छा करे उस का वुज़ू और उसका खुशू और उसका रूकु मगर होती है यह नमाज़ कफ्फ़ारा उसके लिये जो उस से पहले के गुनाह हैं, जब तक न किया गया गुनाहे कबीरा और यह हमेशा होता है।

302 हदीस शरीफ़:– अमीरूल मोमिनीन हजरते उस्माने ग़नी रजियल्लाहो तआला अन्हो से मरवी, बेशक उन्होंने वुज़ू फ़रमाया तो पानी बहाया अपने दोनों हाथों पर तीन बार, फिर कुल्लियाँ फ़रमाईं, फिर नाक में पानी डाला, फिर धोया अपने चेहरे को तीन मरतबा, फिर धोया अपने दाहने हाथ को कोहनी तक तीन मरतबा, फिर धोया अपने बाएँ हाथ को कोहनी तक तीन मरतबा, फिर मसह फ़रमाया अपने सर का, फिर धोया अपने दाहने

فرمایا کہ اے اہل خندق چلو جابر کے گھر دعوت ہے۔ یہ تقریباً ایک ہزار صحابۂ کرام کی مقدس جماعت تھی سبکے سب حضرت جابر کے گھر چلدئے اور آپنے آٹے اور ہانڈی میں اپنا لعاب دہن شریف ڈالدیا دعاء برکت فرمائی کہ برکتوں کا سیلاب اڈآیا ایک ہزار صحابۂ کرام نے خوب کھایا اور حضرت جابر کے گھر والوں نے بھی سیر ہوکر کھایا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے بھی تناول فرمایا۔ شعر:

شکم پہ باندھے اگر چہ پتھر کھلایا اوروں کو پیٹ بھر کر
نبی کی مسکیں نوازیوں پر ہے شان جود و نوال صدقے (یا نبی)

اور پھر بکری کے بچے کو بھی زندہ فرمایا۔ بکری کے بچے کو ذبح ہوتے دیکھ کر نقل کے طور پر حضرت جابر کے دونوں بچوں نے ایک ساتھ ایک دوسرے کے گلے پر چھری چلادی اور وہ دونوں دم توڑ گئے، سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے حضرت جابر سے فرمایا کہ اے جابر کہاں ہیں تمہارے دونوں بچے؟ حضرت جابر نے پورا واقعہ سناڈالا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ان بچوں کی لاشیں منگائیں اور انہیں بھی زندہ فرمایا (احوال الانبیاء) اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کی بارگاہ میں زیادہ نہیں بولنا چاہئے جو حکم ہو اس پر عمل پیرا ہو بحث و انکار سے فیض بند ہونے کا خطرہ پیدا ہوجاتا ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے گوشت کھا کر پانی کو چھوا تک نہیں کہ معلوم ہوجائے کہ گوشت کا کھانا ناقض وضو نہیں ہے۔ یہ بات اپنی جگہ ہے کہ کھانے سے پہلے اور کھانا کھانے کے بعد ہاتھوں کو دھونا سنت مستحبہ ہے۔

(۳۵۱) سیدنا حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان احادیث کریمہ سے جن میں وضوء طعام کا ذکر ہے وہ اس سے وہ وضو سمجھتے تھے جو عموماً نماز وغیرہ کیلئے کیا جاتا ہے اس لئے حضرت انس نے گوشت روٹی یعنی آگ سے بنی چیزوں کے کھانے کے بعد پانی طلب فرمایا۔ دوسرے دونوں حضرات صحابۂ کرام حضرت ابی اور حضرت ابوطلحہ نے انہیں روک دیا کہ وضو پاکی ہے کسی ناپاک چیز سے جاتا ہے اور کھانا نہ حرام ہے نہ نجس تو پھر وضو کیسا۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ محدث، فقیہ کی رائے کے بغیر حدیث شریف پر عمل نہ کرے اسی لئے عام طور پر محدثین، مقلدین ہوئے ہیں۔ آجکل اہل حدیث پیدا ہوگئے ہیں جو حضرات فقہائے کرام کی بارگاہوں کے گستاخ ہیں انہیں اس حدیث پاک سے عبرت و نصیحت حاصل کرنا چاہئے۔ حدیث دانی اور ہے حدیث شریف سے احکام شرعیہ کا استدلال و استنباط الگ ہے۔ ہاں اگر کسی کو یہ دونوں میسر ہوں تو نور علیٰ نور ہے۔

(۳۵۲) جو خون بہکر جسم کے اس حصے کی طرف آجائے جسکا دھونا غسل میں فرض ہے وہ بہتا خون ناقض وضو ہے۔ اور یہی سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک ہے۔ یہ اور اس جیسی بہت سی احادیث کریمہ سے اسکا ثبوت ہے۔ (مسلک امام اعظم زندہ باد)

(۳۵۳) اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ انسان کا پیشاب ناپاک ہے۔ مسجد کو ناپاکی سے بچانا چاہئے اور پاک وصاف رکھنا چاہئے۔ دیہاتیوں گنواروں کم علموں کو حسن تدبیر سے سمجھایا جائے۔ جب وہ اعرابی پیشاب سے فارغ ہوگئے تو انکو بلایا کہ مسجد میں پیشاب نہیں کرنا چاہئے یہ تو عبادت کی جگہ ہے۔ اگر پیشاب کے دوران انہیں ٹوکا جاتا تو ہوسکتا تھا کہ وہ مارے ڈر کے بھاگ کھڑے ہوتے اور پیشاب سے مسجد کے دوسرے حصے بھی گندے ہوجاتے۔ یا پھر ڈر سے اسکا پیشاب بند ہوجاتا جو مہلک بیماری کا سبب بن جاتا۔ لہٰذا پیارے نبی ﷺ نے اپنی پیاری امت کو یہ پیارا قانون مرحمت فرمایا کہ جب کسی انسان کو دو بلاؤں میں سے کسی ایک بلا میں مبتلا ہونا ہی ہو تو جو آسان و ہلکی ہو اسے اختیار کرلے۔ اگر پیشاب یا اور کوئی نجاست زمین پر پڑجائے تو اس پر اتنا پانی بہادیا جائے کہ نجاست کا اثر زائل ہوجائے زمین کے پاک کرنیکا ایک طریقہ تو یہ ہے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس زمین کی اتنی مٹی کھود کر پھینک دی جائے جو پیشاب سے آلودہ ہوگئی ہے۔ ابوداؤد شریف کی روایت میں ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے حضرات صحابۂ کرام سے فرمایا کہ دیہاتی نے جہاں پیشاب کیا ہے وہاں کی مٹی پھینک دو اور وہاں ایک ڈول پانی بہادو۔ یہ پیشاب کرنے والا ذوالخویصرہ تمیمی تھا جو پکا منافق اور خارجیوں کا گرو تھا۔

(۳۵۴) جو بچے کھانا نہ کھاتے ہوں انکا بھی پیشاب ناپاک

(۳۵۳) حدیث شریف: قَامَ اَعْرَابِیٌّ فَبَالَ فِی الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم دَعُوْهُ

ترجمہ: کھڑا ہوا ایک دیہاتی تو پیشاب کیا اس نے مسجد میں تو پکڑنا چاہا اسکو حضرات صحابۂ کرام نے تو فرمایا ان سے پیارے نبی علیہ السلام نے چھوڑ دو تم اسکو

وَهَرِیْقُوْا عَلٰی بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُیَسِّرِیْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِیْنَ۔ (رواہ البخاری)

اور بہادو تم اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی، بس تم بھیجے گئے ہو آسانی کرنے والے اور نہیں بھیجے گئے ہو تم سختی کرنے والے۔

(۳۵۴) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَّهَا صَغِیْرٍ لَّمْ یَاْكُلِ الطَّعَامَ

ترجمہ: سیدتنا حضرت ام قیس بنت محصن سے مروی کہ بیشک وہ آئیں اپنے ایسے چھوٹے بچے کو لیکر جو کھانا نہیں کھاتا تھا،

اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَجْلَسَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ حِجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰی ثَوْبِهٖ

پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں، تو بٹھایا بچے کو پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گود میں تو پیشاب کردیا بچے نے پیارے نبی کے کپڑے پر

فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهٗ وَلَمْ یَغْسِلْهُ۔ (رواہ البخاری)

تو منگایا پیارے نبی نے پانی تو پانی بہایا اس کپڑے پر اور خوب مل مل کے نہ دھویا۔

(۳۵۵) حدیث شریف: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَیْشٍ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ: حاضر ہوئیں سیدتنا حضرت فاطمہ بنت ابوحبیش پیارے نبی علیہ السلام کی بارگاہ میں تو حضرت فاطمہ نے عرض کیا یارسول اللہ

اِنِّیْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ

میں ایسی عورت ہوں کہ مجھے استحاضہ رہتا ہے تو میں پاک نہیں رہتی تو کیا میں چھوڑ دوں نماز؟ تو فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "نہیں" بس رگ کا خون ہے

وَلَیْسَ بِحَیْضٍ فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَیْضَتُكِ فَدَعِی الصَّلٰوةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ

حیض نہیں ہے۔ تو جب شروع ہو تیرا حیض تو چھوڑ دے تو نماز اور جب ایام حیض پورے ہوجائیں تو دھودے اپنے آپ سے خون کو پھر

صَلِّیْ قَالَ وَقَالَ اَبِیْ ثُمَّ تَوَضَّئِیْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ حَتّٰی یَجِیْءَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

نماز پڑھ۔ سیدنا حضرت ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے والد عروہ نے کہا پھر وضو کر ہر نماز کیلئے یہاں تک کہ پھر آجائے وہ وقت حیض۔

पाऊँ को तीन मरतबा, फिर बाएँ पाऊँ को तीन मरतबा, फिर फ़रमाया हज़रत उस्माने ग़नी ने, मैंने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि उन्होंने वुज़ू फ़रमाया मेरे वुज़ू की तरह, फिर फ़रमाया हज़रते उस्माने ग़नी ने कि जिसने वुज़ू किया मेरे उस वुज़ू की तरह, फिर नमाज़ पढ़े दो रकअतें और न कुछ बातें करे अपने दिल में उन दोनों रकतों में तो बख़्श दिया जाता है उसके लिये जो पहले कर चुका गुनाहों में से।

303 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐसा कोई मुसलमान नहीं है जो वुज़ू करे तो अच्छा करे अपने वुज़ू को फिर खड़े हो कर नमाज़ पढ़े दो रकअत मुतावज्जे हो कर दोनों रकतों में अपने मुँह और दिल से मगर वाजिब हो जाती है उसके लिये जन्नत।

304 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं है तुम में कोई ऐसा जो वुज़ू करे तो मुबालग़ा करे या पूरा वुज़ू करे फिर कहे "मैं गवाही देता हूँ इसकी कि नहीं है कोई माबूद सिवाए अल्लाह तआला के और बेशक हज़रत मोहम्मद उसके बंदे और उसके रसूल हैं" और एक रिवायत में है कि "मैं गवाही देता हूँ इसकी कि नहीं है कोई माबूद सिवाए अल्लाह के वो अकेला है, नहीं है कोई साझी उसका और मैं गवाही देता हूँ हज़रत मोहम्मद सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम उसके बंदे और उसके रसूल हैं, या इलाही बना दे तू मुझको खूब तौबा करते रहने वालों में से और बना दे तू मुझ को खूब पाकीज़गी हासिल करने वालों

ہے۔ بچی اور بچے کے پیشاب میں کچھ فرق ہے کہ بچے کا پیشاب خوب پتلا ہوتا ہے چونکہ بچے کے مزاج میں گرمی ہوتی ہے اور وہ معمولی دھونے سے دُھل جاتا ہے۔ اور بچی کا پیشاب کچھ گاڑھا ہوتا ہے کہ بچی کا مزاج سرد ہوتا ہے وہ بغیر اچھی طرح دھوئے نہ دُھلے گا نیز یہ کہ بچے کا پیشاب پتلی دھار سے نکلتا ہے پھیلتا نہیں اور کم جگہ خراب ہوتی ہے اسلئے معمولی دھونے سے کام چل جاتا ہے اور بچی کا پیشاب چوڑی دھار سے نکلتا ہے جو پھیلتا ہے اور جگہ زیادہ خراب ہوتی ہے اسے خوب اہتمام سے دھویا جائے گا۔

(۳۵۵) ہر خون ناپاک ہے اس پر اجماع ہے۔ خون استحاضہ بھی ناپاک ہے۔ خون استحاضہ خون حیض کے علاوہ ہے۔ ایک درم یا اس سے کم نجاست معاف ہے مگر مستحب یہ ہے کہ تھوڑی نجاست کو بھی دھولیا جائے۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہمارے پاس ایک کپڑا ہوتا اسی میں حیض آتا تھا اگر کپڑے کو خون لگ جاتا تو ہم تھوک لگا کر ناخن سے کھرچ دیا کرتے تھے (بخاری شریف، ابوداؤد شریف)۔ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دو قطرے خون سے نماز میں کوئی حرج نہیں جانتے تھے۔ اس ابوداؤد شریف کی حدیث سے معلوم ہوا کہ تھوڑا خون کپڑے کو ناپاک نہیں کرتا۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مشکل کشا اور سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک درم کی مقدار مروی ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ناخن کی برابر مقدار کو معاف بتایا ہے۔ ''محیط'' میں ہے کہ حضرت فاروق اعظم کا ناخن ہماری ہتھیلی کے لگ بھگ تھا۔ نجاست پانی کی طرح رقیق اور بہنے والی چیز سے دور ہوسکتی ہے۔ احادیث کریمہ میں پانی کا ذکر اسلئے ہے کہ اکثر و بیشتر دھونے کا کام پانی ہی سے لیا جاتا ہے اور پانی آسانی سے وافر مقدار میں حاصل بھی ہوجاتا ہے۔ نجاست کا دور کرنا مقصود و مطلوب ہے وہ جس طرح بھی ہوجائے طہارت و پاکی ہوجائیگی پانی ہی سے دھونا شرط نہیں ہے۔ اگر کسی عورت کو پہلے حیض آچکا ہے تو جن دنوں حیض آنے کی عادت تھی وہ دن جب آئیں تو وہ حیض والی ہے اور باقی دن استحاضہ والی ہے جیسے کسی عورت کو عادت تھی کہ ۱۵ سے ۲۰ تک ہر مہینے حیض آتا ہے مگر اب اسے بیس دن ایک ایک ماہ خون آتا ہی رہتا ہے تو وہ ۱۵ سے ۲۰ تاریخ تک حیض والی ہوگی باقی دن استحاضہ والی۔ اور اگر پہلی بار حیض آیا اور بند ہی نہ ہوا تو اول دس دن حیض اور باقی بیس دن استحاضہ ہے۔

(۳۵۶) خلاء خالی جگہ کو کہتے ہیں۔ اور اصطلاح میں آب دست لینے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ چونکہ یہ تمام کام تخلیہ و تنہائی میں ہوتے ہیں اسلئے اسکو خلاء کہتے ہیں۔ پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلہ کو منہ یا پشت کرنا حرام ہے۔ مدینۂ منورہ میں قبلہ جانب جنوب ہے اور شام (بیت المقدس) جانب شمال ہے اسلئے وہاں کے لحاظ سے فرمایا کہ مشرق یا مغرب کو منہ کرلو مگر ہمارے ہاں قبلہ جانب مغرب ہے لہٰذا ہم لوگ جنوب یا شمال کو منہ یا پشت کرینگے۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں چڑھا سیدتنا ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان کی چھت پر اپنی کسی ضرورت کیلئے تو میں نے دیکھا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو کہ آپ قضائے حاجت فرمارہے ہیں پشت قبلہ کو ہے اور منہ ملک شام کی طرف۔ تو اسکے چند جوابات ہیں (۱) حدیث شریف میں جنگل یا آبادی کی کوئی قید نہیں ہے اسلئے اب جنگل ہو یا آبادی بہر دو جگہ اس موقع پر بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرنا یا پشت کرنا حرام ہے۔ (۲) جب قول و فعل میں تعارض ہو تو قول کو فعل پر ترجیح ہوتی ہے۔ (۳) جب اباحت و ممانعت میں تعارض ہو تو ممانعت کو اباحت پر ترجیح ہوتی ہے۔ (۴) سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر کو دیکھنے میں چوک ہوگئی ہوگی چونکہ آپ نے بعجلت نگاہ بچالی ہوگی یہ موقع بغور دیکھنے اور تحقیق کرنے کا نہ تھا۔ (۵) حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی مذہب یہی تھا کہ آبادی میں بھی کعبہ شریف کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کریں۔ (۶) چنانچہ سیدنا حضرت ابوایوب انصاری نے فرمایا کہ جب ہم ملک شام پہونچے تو وہاں کی لیٹرینوں کے رخ قبلہ کی طرف تھے تو ہم استغفار پڑھتے تھے اور ان میں مُڑ کر بیٹھتے تھے۔ (۷) قبلہ کے آداب جنگل و آبادی میں یکساں ہیں۔ جنگل ہو یا آبادی دونوں میں قبلہ کی طرف منہ کر کے تھوکنا حرام ہے۔ (۸) جنگل ہو یا آبادی قبلے کی طرف پاؤں پھیلانا حرام ہے۔ لہٰذا پیشاب پاخانہ کرنے میں قبلہ

﴿باب بیت الخلاء ترجمہ: بیت الخلاء کا باب﴾

(۳۵۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَۃَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْھَا وَلٰکِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا۔ (رواہ البخاری المسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب جاؤ تم لیٹرین کو تو نہ منہ کرو قبلے کو اور نہ پیٹھ کرو قبلے کو اور لیکن مغرب کی طرف ہو جاؤ یا مشرق کی طرف ہو جاؤ۔

(۳۵۷) حدیث شریف: عَنْ سَلْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَھَانَا یَعْنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ تَسْتَنْجِیَ بِالْیَمِیْنِ اَوْ اَنْ تَسْتَنْجِیَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَۃِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِیَ بِرَجِیْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: سیدنا حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ منع فرمایا ہم کو یعنی رسول اللہ ﷺ نے کہ ہم منہ کریں قبلے کو پیخانے یا پیشاب کے وقت یا استنجاء کریں داہنے ہاتھ سے یا استنجاء کریں کم سے تین پتھروں سے یا استنجا کریں گوبر سے یا ہڈی سے۔

(۳۵۸) حدیث شریف: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب داخل ہوتے بیت الخلاء میں تو فرماتے "اے اللہ تعالیٰ میں پناہ مانگتا ہوں تیری گندے جنوں سے اور گندی جنات سے"۔

(۳۵۹) حدیث شریف: مَرَّ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَبْرَیْنِ فَقَالَ اِنَّھُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ اَمَّا اَحَدُھُمَا فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَۃِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِیْدَۃً رَطْبَۃً

ترجمہ: گزرے پیارے نبی ﷺ دو قبروں سے تو فرمایا پیارے نبی نے بیشک دونوں قبر والے عذاب دیئے جا رہے ہیں اور نہیں عذاب دئے جا رہے بڑی چیز کی وجہ سے لیکن ایک ان دونوں میں کا کہ نہیں بچتا تھا پیشاب سے اور لیکن دوسرا چغل خوری کرتا تھا، پھر لی پیارے نبی نے ایک تر شاخ

में से" मगर खोल दिये जाते हैं उसके लिये दरवाज़े जन्नत के आठों कि दाख़िल हो जाए जिस से चाहे।

305 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक मेरी उम्मत बुलाई जाएगी रोज़े क़यामत कि आज़ा ए वुज़ू उसके चमचमा रहे होंगे, वुज़ू के असरात से, तो जो ताक़त रखे तुम में से यह कि बढ़ाए अपनी चमक को तो चाहिये कि करे।

306 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने पहुँचेगा ज़ेवर मोमिन का वहाँ तक, जहाँ तक पहुँचेगा वुज़ू का पानी।

307 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सीधे रहो और हरगिज़ तुम क़ाबू न कर सकोगे और जान लो तुम कि सबसे अच्छी तुम्हारे आमाल में नमाज़ है और नहीं मुहाफ़ेज़त करता वुज़ू पर मगर ईमान वाला।

308 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने वुज़ू किया पाकी पर, लिखी जाती है उसके लिये दस नेकियाँ।

309 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब वुज़ू करे मोमिन बन्दा तो कुल्ली करे,-निकल जाएँगे गुनाह उसके मुँह से और जब पहुँचाए नाक में पानी, निकलेंगे गुनाह उसकी नाक से और जब धोएगा अपने चेहरे को निकलेंगे गुनाह उसके चेहरे से, यहाँ तक कि निकलें उसकी दोनों

رو ہونے کا حکم بھی بستی وصحرا کا ایک ہی ہے۔ (۹) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا مذکورہ عمل ممانعت سے پہلے کا ہو۔ (۱۰) یہ ممانعت تعظیم کی قبلہ کی وجہ سے ہے اور تعظیم جنگل وبستی میں برابر ہے۔ جب ہزاروں میل فاصلے اور حجابات کے بعد تعظیم کعبہ شریف لازم ہے تو جان کعبہ روح قبلہ کی تعظیم کیلئے انکا ظاہری نگاہوں کے سامنے ہونا کیوں ضروری ہوگا۔ اسکے لئے تو انکا تصور ہی کافی ہے۔

(۳۵۷) قبلہ کو منہ کرکے پیشاب پاخانہ کرنے میں کراہت تحریمی ہے۔ داہنے ہاتھ سے چھوٹا یا بڑا استنجاء کرنے میں کراہت تنزیہی ہے۔ تین ڈھیلے بڑے استنجے کے لئے لینا عام حالات میں مستحب ہیں اگر اس سے کم یا زیادہ ڈھیلوں سے صفائی ہو تو ان سے صفائی کرے۔ سیدنا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک ومذہب یہ ہے کہ استنجے میں تین ڈھیلے شرط نہیں اگر کم میں بھی طہارت وصفائی ہوجائے تو دو بھی کافی ہیں۔ اور آپ کا یہ مسلک حدیث شریف کی روشنی میں ہے۔ حدیث شریف: سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ قضائے حاجت کیلئے تشریف لیجانے والے تھے تو مجھ سے فرمایا کہ تین پتھر لاؤ تو میں نے دو تو ڈھیلے پائے اور ایک گوبر کا ٹکڑا تو پیارے رسول دونوں ڈھیلے تو لے لئے اور گوبر کا پھنکوادیا (بخاری شریف) اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ استنجے کیلئے دو ڈھیلے بھی کافی ہیں۔ تین ڈھیلے ہونا واجب نہیں۔ اگر ہوتے تو پیارے رسول گوبر کے ٹکڑے کی جگہ پھر ڈھیلا منگواتے۔ یہ بات اپنی جگہ ہے کہ طاق عدد مستحب ہے۔ ہڈی جنّات کی غذا ہے اور گوبر انکے جانوروں کی غذا ہے اور گوبر خود بھی ناپاک ہے اور ناپاک سے ناپاک پاک نہیں ہوگا۔ ہڈی اگر چکنی ہوتی ہے تو اس سے صفائی نہ ہوگی۔ اور اگر اس میں کوئی نوک وغیرہ ہوئی تو تو پھر زخمی ہونے کا خطرہ ہے۔ اس میں پیارے رسول اللہ ﷺ کی شان رحمت کے جلوے نظر آرہے ہیں۔ اگر بھول کر قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھ جائے تو یاد آتے ہی فوراً قبلے سے پھر جائے۔

(۳۵۸) یہ دعاء بیت الخلاء میں جانے سے پہلے پڑھ لی جائے۔ داخل ہونے کے بعد نہ پڑھی جائے کیونکہ گندی جگہ پر اللہ تعالیٰ کا ذکر ممنوع ہے۔ اور ننگے ہونے کے بعد تو بات کرنا ہی منع ہے۔ چونکہ وہاں گندے جراثیم رہتے ہیں اور وہ منہ کے راستے پیٹ میں داخل ہوکر بیماریوں کا سبب بنتے ہیں۔ ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنا چاہئے جو بیت الخلاء میں بیٹھ کر بیڑیاں پیتے ہیں یا حقہ پیتے ہیں یہ عمل قابل نفریں ہے ایسے بدعمل لوگوں کے بارے میں یہ ہانکنا '' انکی ہر ہر ادا سنت مصطفےٰ '' گپ ہی گپ ہے۔ اس دعاء کا فائدہ یہ ہوگا کہ بیت الخلاء میں رہنے والے گندے جنوں کی شرارت سے محفوظ ہوجائے گا۔ اگر جنگل میں ہو تو جس قضائے حاجت سے فراغت کا ارادہ ہو تو یہ دعاء پڑھ لے پھر کپڑے سمیٹ کر ضرورت رفع کرے۔

(۳۵۹) پیشاب سے نہ بچنے کی چند صورتیں ہیں (۱) خود اسطرح پیشاب کرتا ہو کہ اپنے ہی پیشاب کی چھینٹوں سے اپنے آپکو نہ بچاتا ہو کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرتا ہو جیسا کہ آجکل پتلون چھاپ لوگ کرتے ہیں۔ (۲) یہ کہ ڈھیلے یا پانی سے صفائی ہی نہ کرتا ہو۔ پیشاب کیا اور یونہی اٹھ کھڑا ہوا۔ (۳) وہ شخص جسے قطرہ آتا ہے اور وہ دیر تک ڈھیلے سے استنجاء نہ کرے کہ جب تک قطرے کا خطرہ نہ ٹل جائے عضو کو جھاڑتا رہے۔ ان صورتوں میں اگر احتیاط کا دامن چھوڑ دیگا تو جسم وکپڑے گندے ہوجائینگے اور یہ عذاب قبر کا سبب ہوگا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے پیشاب فرمانے کے بعد ڈھیلا نہ لیا تو اسکی وجہ یہ ہے کہ آپ قوی تھے آپ کو قطرہ نہ آتا تھا اسلئے آپنے ڈھیلے کی ضرورت پیشاب کے بعد محسوس نہ فرمائی۔ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پیشاب فرمانیکے بعد ڈھیلے سے استنجاء فرمایا کرتے تھے۔ حدیث شریف: سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب پیشاب فرماتے تو پونچھتے اپنے عضو تناسل کو دیوار سے یا ڈھیلے سے اور نہ چھوایا عضو تناسل کو پانی (مصنف ابن ابی شیبہ) سیدنا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پیشاب کرنے کے بعد ڈھیلا لینا اس پر اہل سنت وجماعت کا اجماع ہے (ازالۃ الخفاء) چغل خوری ایک کے سامنے دوسرے کی بات نقل کرنا فتنہ وفساد کی نیت ونظرئے سے یہ بدترین گناہ ہے۔ حدیث شریف: جنت میں چغلخور داخل نہ ہوگا (بخاری شریف، مسلم شریف) سیدنا امیر المومنین حضرت عمر

فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا

تو چیرا اس کو آدھا آدھا پھر گاڑ دیا پیارے نبی نے ہر قبر پر ایک ایک۔ حضرات صحابۂ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے یہ کیوں کیا؟

فَقَالَ لَعَلَّهُ اَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا۔ (رواہ البخاری)

تو فرمایا پیارے نبی نے کہ امید ہے کہ ہلکا کر دیا جائے ان دونوں قبر والوں سے عذاب جب تک نہ سوکھیں دونوں شاخیں۔

(۳۶۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بچو تم دو لعنتی کاموں سے۔ حضرات صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ کیا ہیں دو لعنتی کام یارسول اللہ؟

قَالَ الَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ۔ (رواہ مسلم)

تو فرمایا پیارے رسول نے جو پیخانہ کرے لوگوں کے راستے یا ان کے سائے کی جگہ۔

(۳۶۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب پئے کوئی تم میں سے تو نہ سانس لے برتن میں

وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور جب جائے بیت الخلاء تو نہ چھوئے اپنے پیشاب کے مقام کو اور نہ استنجاء کرے اپنے داہنے ہاتھ سے۔

(۳۶۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو وضو کرے تو چاہیئے کہ ناک میں پانی لے اور جو ڈھیلے سے استنجاء کرے تو وہ طاق ڈھیلے لے۔

(۳۶۳) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاَحْمِلُ اَنَا

ترجمہ: سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ تشریف لیجاتے بیت الخلاء تو اُٹھاتا میں

وَغُلَامٌ اِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً يَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور ایک خادم پانی کا برتن اور برچھی۔ استنجاء فرماتے پیارے رسول پانی سے۔

आँखों की पलकों के नीचे से फिर जब धोएगा अपने दोनों हाथों को, निकलेंगे गुनाह उसके दोनों हाथों से, यहाँ तक कि निकलेंगे उसके हाथों के नाखुनों के नीचे से, फिर जब मसह करेगा अपने सर का तो निकल जाएँगे गुनाह उसके सर से, यहाँ तक कि निकलेंगे उसके दोनों कानों से, फिर जब धोएगा अपने दोनों पाउवों को तो निकलेंगे गुनाह उसके दोनों पाउवों से, यहाँ तक कि निकलेंगे उसके दोनों पाउवों के नाखुनों से, फिर चलना उसका मस्जिद की तरफ़ और उसका नमाज़ पढना अजरो सवाब की ज़्यादती है उसके लिये।

310 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ़ ले गए क़ब्रिस्तान तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने "अस्सलामो अलैकुम ऐ जमाअते क़ौमे मोमिनीन, और बेशक हम भी अगर अल्लाह तआला ने चाहा तुम से मिलने वाले हैं, मेरी यह आरजू है कि मैं देख लेता हूँ अपने भाइयों को" सहाबा ए किराम ने अर्ज़ किया, क्या नहीं हैं हम आपके भाई या रसूलुल्लाह? प्यारे रसूल ने फरमाया तुम साथी हो मेरे, हमारे भाई वो हैं जो नहीं आए अभी तक, सहाबा ए किराम ने अर्ज किया, कैसे पहचानेंगे आप उनको जो नहीं आए हैं अभी तक आपकी उम्मत में से या रसूलुल्लाह? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने, क्या राय है तुम्हारी? अगर कोई आदमी कि उसके घोड़े सफ़ेद हैं और हाथ पाँव और सर, दर्मियान में सख़्त काले घोड़ों के, तो क्या नहीं पहचानेगा वो आदमी अपने घोड़ों को, सहाबा

فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ آپنے توریت شریف پڑھی ہے آپنے اس میں سب سے بڑا گناہ کونسا پڑھا ہے تو حضرت کعب احبار نے فرمایا ''چغل خوری کرنا''، حضرت عمر نے فرمایا کہ قتل سے بھی اسکا گناہ زیادہ ہے حضرت کعب احبار نے فرمایا کہ چغل خوری سے قتل بھی واقع ہوتا ہے اور سماج میں اس سے بہت سی برائیاں جنم لیتی ہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ طہارت ونفاست ستھرائی و پاکیزگی کا ہمیشہ ہی خیال رکھیں۔ اس حدیث شریف سے بہت سے مسائل معلوم ہوئے (۱) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی چشمان کرم سے کوئی چیز آڑ نہیں ہے کھلی ڈھکی ہر چیز آپکے پیش نظر ہے عذاب قبر میں ہورہا ہے اور زمین پر رہ کر اسکا مشاہدہ فرمارہے ہیں۔ شعر:

اللہ نے وہ علم دیا انکو انتخاب
تحت الثریٰ سے عرش تک انکی نظر میں ہے (یاحبیب)

(۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی نگاہ کرم سے مخلوق کے تمام چھپے کھلے افعال و اقوال پوشیدہ نہیں ہیں کون کب اور کیا کررہا ہے سبکی انہیں خبر ہے۔ فرمادیا کہ کون چغلی کرتا تھا اور کون پیشاب سے خود کو نہیں بچاتا تھا۔ شعر:

آپکو اللہ نے بخشا ہے ایسا علم غیب
آپکی ہے دونوں عالم پر نظر یا مصطفےٰ (یاحبیب)

(۳) گناہ صغیرہ پر قبر وحشر میں بھی عذاب ہوسکتا ہے کہ چغلی گناہ صغیرہ ہے اور قبر میں عذاب ہورہا ہے۔ (۴) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ہر گناہ کا علاج بھی جانتے ہیں قبر پر تر سبز شاخیں گاڑیں تا کہ عذاب ہلکا ہوجائے۔ (۵) قبر پر ہار پھول وغیرہ ڈالنا سنت سے ثابت ہے کہ انکی تسبیحات سے مُردے کو راحت ملتی ہے۔ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس حدیث شریف سے ایک جماعت دلیل پکڑتی ہے قبر پر سبزہ اور پھول اور خوشبو ڈالنے کی (لمعات شریف) سیدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بعض حضرات ائمہ کرام نے ہمارے اصحاب میں سے فتوے دیا ہے کہ قبر پر ہار پھول خوشبو ڈالنے کی جو عادت ہے وہ سنت ہے (مرقاۃ شریف) سیدنا حضرت بریدہ ابن خصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی نے فرمایا کہ ایک صحابی نے وصیت فرمائی تھی کہ رکھدیں میری قبر میں دو ہری شاخیں تا کہ نجات نصیب ہو (لمعات شریف جامع الاصول شریف) مومنین کی قبر پر ہار پھول ڈالنا سنت رسول بھی ہے اور سنت صحابہ بھی۔ فقہ کی مشہور کتابوں کے حوالے بھی ملاحظہ فرمالیں: ہمارے بعض متاخرین اصحاب نے سنت ہونے کا فتویٰ دیا ہے کہ خوشبو اور پھول پڑجانے کی جو عادت ہے وہ سنت ہے اس حدیث شریف کی وجہ سے (طحطاوی علی مراقی الفلاح) ایک اور فقہی عبارت ملاحظہ فرمائیں: اس سے بھی اور حدیث شریف سے بھی ان چیزوں (ہار پھول پتی وغیرہا) کے قبور پر رکھنے کو مستحب فرمایا گیا ہے۔ اور قبور پر ہار پھول پتی خوشبو چڑھانے کو قیاس کیا جائیگا اس حدیث شریف پر جسکی عادت پڑگئی ہے ہمارے زمانے میں (شامی) سیدنا حضرت اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حیات مبارکہ میں اپنے زیر اہتمام جو فتوے کی کتاب'' فتاوٰہ ہندیہ عرف عالمگیری'' ترتیب دلائی تھی اسمیں ہے'' رکھنا پھول اور خوشبو کا قبروں پر اچھا ہے (عالمگیری) ایک حدیث شریف اور بھی ملاحظہ فرمائیں (ترجمہ) جس شخص نے مسلمان کی قبر پر پھول ڈالے تو اللہ تعالیٰ اس پھول کی تسبیح کی برکت سے اس میت کو بخش دیگا اور لکھے گا پھول ڈالنے والے کیلئے نیکی (شرح برزخ، ذوالفقار حیدریہ، وسیلۃ النجات) پھر یہ کہ اسلام کا ایک قاعدہ یہ بھی ہے جسے خود سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جسے مسلمان اچھا جانیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ تو اس قانون کے مطابق بھی یہ درست ہے مکنپور شریف، اجمیر شریف، دہلی شریف، کلیر شریف، کچھوچھہ شریف، پیلی بھیت شریف، اور تمام اولیاء کرام کے آستانوں پر ہار پھول کا چڑھانا بھی اسکے مفید و مستحب ہونے کا بہترین ثبوت ہے۔ (۶) جب سبزے کے ذکر سے تخفیفِ عذابِ قبر ہوتی ہے تو انسان کے ذکر کرنے سے تو بدرجۂ اولیٰ عذاب قبر میں نہ صرف یہ کہ تخفیف عذاب بلکہ عذاب کا دفعیہ ہوگا لہٰذا قبور کے پاس تلاوت قرآن کریم کرنا اور اذان دینا بھی درست ہے۔ البتہ'' ہر فرض سے اہم فرض'' نہیں ہے۔ (۷) ہر خشک وتر چیز ذکر الٰہی کرتی ہے مگر سبزے کی تسبیح و ذکر سے مُردے کو راحت پہونچتی ہے ایسے ہی بے دین و بدعقیدہ کی تلاوت کا کوئی فائدہ نہیں

ہے۔اس میں کفر کی خشکی ہے۔مومن کی تلاوت مفید ہے کہ اس میں ایمان کی تری ہے۔(۸) گناہ گاروں کی قبور پر سبزہ ڈالنے سے عذاب ہلکا ہوگا اور بزرگان دین کی قبور پُرنور پر ہار پھول پیش کرنا انکے ثواب میں اضافے اور درجات میں بلندی کا زرین ذریعہ ہوگا۔ حلال جانوروں کا پیشاب بھی نجس ہے جس سے بچنا واجب ہے۔ دیکھو اونٹ کا چرواہا اونٹ کے پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ سے مبتلائے عذاب ہو۔(۹) خشک ہونے کا لفظ یہ بتا رہا ہے کہ یہ عذاب قبر ہلکا کرنے کی تاثیر صرف سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے پیارے ہاتھوں کی برکت نہ تھی بلکہ اگر آج ہم بھی مومنین کی قبور پر سبزہ ڈالیں تو بھی یہی تاثیر ہوگی اور مقبور کو فائدہ پہونچے گا۔ (۱۰) بزرگوں کے قبرستان میں قدم رکھنے کی برکت سے وہاں سے عذاب اٹھ جاتا ہے یا کم ہوجاتا ہے (مرقاۃ شریف) (۱۱) زیارت کرنا صالحین کا قبور کی تخفیف عذاب کا وسیلہ ہے۔

(۳۶۰) ایسا راستہ جو عام گزرگاہ ہو وہاں پاخانہ کرنے سے لوگوں کو تکلیف ہوگی اور لوگ لعن طعن کریں گے اور اسی طرح جہاں لوگ عام طور پر سائے کیلئے دھوپ سے بچنے کیلئے بیٹھتے ہوں وہاں بھی پیشاب پاخانہ نہ کیا جائے۔اس فعل سے اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہوتا ہے اور لوگ بھی برا کہتے ہیں۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ایک کھجور کے باغ میں رفع حاجت فرمائی تو وہ جگہ عام لوگوں کے آرام کرنیکی جگہ نہ تھی۔ پانی کے گھاٹ' گزرگاہ عوام' اور کسی دوسرے کی زمین میں بنا اجازت مالک پاخانہ نہ کرے (مرقاۃ شریف) کیونکہ یہ اخلاقی جرم بھی ہے اور شرعی بھی۔

(۳۶۱) پانی پیتے میں سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے جدا کر دینا چاہئے تاکہ منہ سے تھوک وبلغم ناک سے رینٹ اور آنکھ سے آنسو پانی کے برتن میں نہ گر جائیں۔ نیز اندر سے جو سانس باہر آتا ہے اس میں اندر کی گرمی اور زہریلا مادہ ہوتا ہے جو پانی میں ملکر منہ کے ذریعے پیٹ میں جا کر بیماریوں کو جنم دیگا۔چائے وغیرہ گرم چیزوں میں پھونکیں مارنا منع ہے کہ اس میں یہ خطرہ موجود ہے۔ اسلام میں نسبت کا احترام ایک مستقل عنوان ہے۔ چنانچہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری تعلیم یہ ہے کہ داہنا ہاتھ کھانے پینے اور تسبیحات کے شمار کرنے میں استعمال ہوتا ہے لہٰذا اسے گندے اور گھناؤنے کام میں استعمال نہ کیا جائے۔ حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا ہے کہ زبان آنکھ کان گناہوں میں استعمال نہ کرے یہ چیزیں ذکر اللہ' قرآن کریم کے دیکھنے اور سننے میں استعمال ہوتی ہیں۔ وہ لوگ اپنے حال پر غور کریں جو شراب بھی پیتے ہیں اور نام رسول بھی اسی گندے منہ سے لیتے ہیں جبکہ سیدنا حضرت علامہ عبدالرحمٰن نورالدین جامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔شعر:

ہزار بار بشویم دہن ز مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

(ترجمہ) ہزار بار بھی دھولوں گلاب ومشک سے منہ
نہ ہوگا پورا ادب انکے نام لینے کا

(۳۶۲) وضو میں پانی لیکر ناک صاف کرنا سنت ہے اور پاخانہ کرنیکے بعد طاق ڈھیلوں سے استنجا کرے۔طاق بے جوڑ عدد کو کہتے ہیں جیسے ایک، تین، پانچ، سات، نو وغیرہ۔طاق ڈھیلے لینا سنت ہے پانی سے استنجا کرنا کبھی فرض کبھی واجب کبھی سنت ہوتا ہے۔

(۳۶۳) دوسرے خادم سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے یا سیّدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا سیّدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جن کے ذمہ یہ خدمت تھیں پیارے نبی ﷺ ڈھیلوں کے استعمال کے بعد پانی سے طہارت فرماتے تھے۔اور برچھی اسلئے ساتھ لیتے تھے کہ زمین سے ڈھیلا نکالنا ہو تو برچھی سے پھاوڑے کا کام لیا جائے اور اگر زمین سخت ہو تو زمین کو برچھی سے کھود کر نرم کرلیا جائے تاکہ پیشاب کی چھینٹوں سے حفاظت ہوجائے۔یا پیشاب سے فارغ ہونیکے بعد آپ وضو فرماتے اور برچھی کا سترہ بناتے اور دو رکعت نماز نفل "تحیۃ الوضو" کے پڑھتے۔یہ برچھی اور بھی دوسری ضرورتوں کے وقت کام آسکتی ہے۔ مسلمانوں کو اس حدیث شریف سے عبرت حاصل کرنا چاہئے اور خود کو مسلح رکھنا چاہئے کہ کب اور کہاں کیا ضرورت پیش آجائے مسلح میدان پکڑتا ہے اور غیر مسلح میدان سے بھاگنے کا پلان بناتا ہے۔

(۳۶۴) پیارے نبی ﷺ انگوٹھی پہنے پہنے بیت الخلاء تشریف نہ لے جاتے یا تو اتار کر باہر ہی رکھ دیتے یا جیب مبارک میں رکھ لیتے

کیوں کہ اس میں محمد رسول اللہ کھدا ہوا تھا۔ آپ اس سے مہر کا کام بھی لیتے تھے۔ جس چیز پر اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب اعلیٰ یا دیگر حضرات انبیاء کرام کے اسمائے گرامی ہوں یا قرآن کریم کی آیات کریمہ کندہ ہوں یا حروف مقطعات ہوں ان چیزوں کو بیت الخلاء میں بلکہ کسی بھی گندی جگہ نہ لے جائیں۔ تعویذات کو اسی لئے موم جامہ کر کے اور حروف مقطعات یا قرآنی آیات کو انگوٹھی میں رکھ کر اسے شیشے یا پتھر سے بند کر کے پہنتے ہیں تا کہ بے ادبی نہ ہونے پائے۔ وہ لوگ عبرت کے کان کھولیں اور اس نصیحت کو قبول کریں جو گلے میں نقوش بغیر کسی غلاف کے اور انگوٹھی میں نقوش بلا غلاف کے پہنتے ہیں اور پھر ناپاک اور گندی جگہ جاتے ہیں وہ کتنے بڑے پاپ کے مرتکب ہو رہے ہیں اور کیسی بھیانک بے ادبی ان سے سرزد ہو رہی ہے۔

(۳۶۵) جب پیارے نبی ﷺ کسی چٹیل میدان میں رفع حاجت کیلئے تشریف لے جاتے تو اتنی دور جاتے کہ کسی کو نظر نہ آتے یا کسی درخت و دیوار یا گڑھے کی آڑ لیتے۔ ایسی آڑ کافی ہے جو بیٹھے ہوئے آدمی کو چھپا سکے اور پردہ ہو سکے۔ دوسرے کی دیوار کی آڑ میں اسکی اجازت کے بغیر بھی پیشاب کیا جا سکتا ہے جب کہ مکان والے کی بے پردگی کا خطرہ نہ ہو اور نہ ہی اسے کوئی ایذاء پہنچے اگر ایسا ہے تو ممنوع ہے، ایسے ہی اگر اس مالک نے دیوار پر لکھ کر لگا دیا ہو کہ ''یہاں پیشاب کرنا منع ہے'' تو بھی وہاں پیشاب کرنا ممنوع ہے۔ پیشاب کیلئے نرم زمین ہونا چاہئے پاخانے کیلئے نہیں۔

(۳۶۶) پیارے نبی ﷺ نے جس دیوار کی آڑ میں پیشاب فرمایا وہ دیوار کسی کی مِلک نہ ہوگی کیوں کہ پیشاب میں تیزابیت ہوتی ہے اور وہ دیوار کو نقصان پہنچائے گی کیوں کہ پیشاب کی تیزابیت دیوار کو گلا دیگی اسلئے پیارے نبی ﷺ نے نصیحت فرمائی کہ کوئی کسی کی دیوار کی جڑ میں پیشاب نہ کرے تا کہ کسی کی عمارت کو نقصان نہ پہنچے البتہ اگر مالک کی طرف سے اجازت ہو تو پھر پیشاب کر سکتا ہے وہ اجازت چاہے حقیقتاً ہو یا حکماً۔ آج کل تو یہ قیامت ہے کہ کتنی دیواروں پر لکھا ہوتا ہے کہ ''یہاں پیشاب کرنا سخت منع ہے'' مگر پھر بھی اس کو ''مترالیہ'' بنا لیا جاتا ہے اور حق العبد کے گناہ میں مبتلا ہوتا ہے۔ ہر مومن کو چاہئے کہ پیشاب کرنے سے پہلے نرم جگہ بھی دیکھے کہ چھینٹ اُڑ کر بدن یا کپڑوں تک نہ پہنچے۔ فقیر قدیری نے ایک غیر مقلد ''اہل حدث'' کو دیکھا کہ تقریباً دو فٹ لمبی داڑھی رکھے ہوئے تھا پیشاب کرنے بیٹھا تو داڑھی کو اس نے ران اور پیٹ کے درمیان دبا لیا اچانک گرفت ڈھیلی پڑ گئی اور نالی اور پیشاب کی دھار کی زینت ہوگئی اور یہ سنت سے زیادہ لمبی داڑھی سکھوں جیسی موت میں تر بہ تر ہوگئی اور پھر اس نے کرتے کو بھی اپنی نحوست ونجاست سے ملوث کر ڈالا۔ باقی تفصیلات داڑھی سے متعلق داڑھی کے باب میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۳۶۷) یہ ہے عظمت سیرت کہ آپ نے بیت الخلاء کے بھی آداب سکھائے ہیں کہ رفع حاجت کرنے والا مکان میں ہو یا صحرا میں بلا ضرورت ستر کھولنا جائز نہیں ہے اور ستر کھولنے کی ضرورت جب ہی پڑتی ہے کہ جب آدمی زمین سے قریب ہوتا ہے کھڑے کھڑے ننگا ہو جانا شرعاً بھی گناہ ہے اور اخلاقاً بھی گناہ ہے کیوں کہ بے پردگی کا باعث ہے۔ حضرات علماء کرام فرماتے ہیں کہ تنہائی میں بھی بلکہ اندھیرے میں بھی بلاضرورت ننگا نہ رہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ سے شرم کرنا چاہئے۔

(۳۶۸) کرم، شفقت، نوازش، عنایت تعلیم و تربیت اولاد کی باپ پر لازم ہے اسی طرح میں بھی پوری امت کا بعض احکام شرعیہ میں پدر بزرگوار کی طرح ہوں۔ تمام لوگوں کے والدین پیارے نبی ﷺ کی پیاری نعلین شریفین پر قربان۔ اس لئے پیارے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات بحکم قرآن مسلمانوں کی مائیں ہیں کہ ان سے نکاح کرنا ہمیشہ کیلئے حرام اور کسی عورت کو آپ سے پردہ کرنا فرض نہیں ہے اس لئے تمام ایمان والے آپس میں بھائی بھائی ہیں کسی مومن کو رذیل وذلیل کہنا بھی جائز نہیں ہے۔ پیارے نبی ﷺ کو بھائی کہنا حرام ہے یہ حدیث شریف مسلک امام اعظم کی دلیل واضح ہے کہ مکان ہو کہ جنگل بوقت رفع حاجت احترام وتعظیم کعبہ ضروری ہے کعبہ شریف اگر چہ نگاہوں کے سامنے نہ ہو بعض نادان لوگ کہتے ہیں کہ تعظیم کیلئے نگاہوں کے سامنے ہونا ضروری ہے وہ اپنی نادانی کا علاج اس حدیث شریف کے ذریعے بھی کر سکتے ہیں۔ حدیث شریف نمبر ۳۵۷ کی تشریحات قدیری میں بخاری شریف کی حدیث

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

(۳۶۴) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهٗ۔ (رواه ابوداؤد والنسائی)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ جب تشریف لیجاتے بیت الخلاء تو اُتار دیتے اپنی انگوٹھی کو۔

(۳۶۵) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ اَحَدٌ (رواه احمد)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ جب ارادہ فرماتے قضائے حاجت کا تو چلے چلے جاتے یہاں تک کہ نہ دیکھ پاتا کوئی پیارے نبی کو۔

(۳۶۶) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ يَوْمٍ فَاَرَادَ اَنْ يَّبُوْلَ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابوموسیٰ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تھا میں پیارے نبی ﷺ کیساتھ ایک دن تو ارادہ فرمایا پیارے نبی نے یہ کہ پیشاب فرمائیں

فَاَتٰى دَمِثًا فِيْ اَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّبُوْلَ فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهٖ۔ (رواه ابوداؤد)

تو تشریف لیگئے زمین کی دیوار کی طرف جڑ میں تو پیشاب فرمایا پھر فرمایا جب ارادہ کرے کوئی تم میں سے پیشاب کرنیکا تو کھوج کرے نرم زمین کی اپنے پیشاب کیلئے

(۳۶۷) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ

ترجمہ: سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا پیارے نبی ﷺ جب ارادہ فرماتے تھے قضائے حاجت کا

لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْاَرْضِ۔ (رواه الترمذی و ابوداؤد والدارمی)

نہ اٹھاتے اپنے کپڑوں کو یہاں تک کہ قریب ہو جاتے زمین سے۔

(۳۶۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ اُعَلِّمُكُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے میں تمہارے لئے ایسا ہوں جیسے باپ اپنے بیٹے کیلئے، تعلیم دیتا ہوں میں تم کو

اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَاَمَرَ بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ وَّنَهٰى

جب جاؤ تم بیت الخلاء تو نہ منھ کرو قبلے کو اور نہ پیٹھ کرو قبلے کو اور حکم فرمایا تین پتھروں کا اور پیارے نبی نے منع فرمایا

عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ وَنَهٰى اَنْ يَّسْتَطِيْبَ الرَّجُلُ بِيَمِيْنِهٖ۔ (رواه ابن ماجة والدارمی)

گوبر سے اور ہڈی سے اور منع فرمایا اس سے کہ استنجاء کرے آدمی اپنے داہنے ہاتھ سے۔

ए किराम ने अर्ज़ किया, हाँ या रसूलुल्लाह, फ़रमाया प्यारे रसूल ने बेशक वो उम्मती आएँगे चकमते जगमगाते वुजू के असरात से और मैं उनकी पेशवाई फ़रमाउँगा हौज़े कौसर पर।

311 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मैं वो पहला हूँ इजाज़त दी जाएगी जिसको सजदा करने की रोज़े क़यामत और मैं ही वो प्रहला हूँ इजाज़त दी जाएगी जिसको यह कि उठाए सर को तो देखुँगा मैं उस तरफ़ जो मेरे आगे होगी (भीड़) तो पहचान लूँगा अपनी उम्मत को, उम्मतों के दर्मियान और देखुँगा अपने पीछे भी उसी तरह और अपने दाएँ उसी तरह और अपने बाएँ उसी तरह, तो एक शख़्स ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह, कैसे पहचानेंगे आप अपनी उम्मत को दर्मियान हज़रते नूंह अलैहिस्सलाम की उम्मत और अपनी उम्मत के? फ़रमाया प्यारे नबी ने वो जगमगाते झिलमिलाते होंगे वुजू के असरात से, नहीं होगा और कोई ऐसा चकमता जगमगाता उनके अलावा और पहचान लूँगा मैं उनको बेशक वो आएँगे तो दिये जाएँगे उनके आमाल नामे उनके दाहिने हाथों में और पहचान लूँगा मैं उनको कि दौड़ रही होगी उनके आगे उनकी औलाद।

312 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है कामिल वुजू उसका जिसने नहीं ज़िक्र किया अल्लाह तआला का नाम वुजू के शुरू में।

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

شریف پیش کی گئی کہ پیارے نبی نے دو ڈھیلوں سے استنجے پر قناعت فرمائی۔ سوائے ان ممنوعہ چیزوں کے ہر اس چیز سے استنجا کرنا جائز ہے جو صفائی کر سکے جیسے لکڑی، پتھر، ڈھیلا وغیرہم البتہ کاغذ سے استنجا ممنوع ہے خواہ کاغذ سادہ ہی کیوں نہ ہو کیوں کہ اس پر اللہ ورسول کا نام وکلام لکھا تو جا سکتا ہے لہٰذا اس سادے کاغذ کی بھی تعظیم کی جائیگی۔ کوئی نادان یہ نہ کہدے کہ دکھاؤ کہاں لکھا ہے اللہ ورسول کا نام کہاں لکھا ہے اللہ ورسول کا کلام کہاں لکھا ہے۔ تعظیم کیلئے نگاہوں کے سامنے ہونا ضروری نہیں ناپاک سے ناپاک کو پاک کرنا یہ وہابی فلسفہ ہے۔ ناپاک، پاک سے پاک ہوگا۔ لہٰذا گوبر سے طہارت نہ ہوگی نوکیلی یا دھاردار چیز سے بھی استنجا نہیں کیا جائیگا کیوں کہ اس سے ضرر وتکلیف کا اندیشہ ہے اسی طرح شیشے اور کانچ سے بھی استنجا نہ کیا جائیگا کہ اندیشۂ ضرر ہے۔ انسانوں اور جنات کی غذاؤں سے بھی استنجا کرنا ممنوع ہے جیسے روٹی یا اسکے سوکھے ٹکڑے، گھاس، بھوسہ، کوئلہ، پتے، چارہ، سبزی وغیرہا یہ سب چیزیں قابل حرمت ہیں۔ یہ بھی تعظیم کا عنوان ہے۔ روٹی وغیرہ سے استنجاء نہ کیا جائے اور داہنے ہاتھ سے بھی استنجاء نہ کیا جائے یہ بھی تعظیم کا باب ہے اسلام میں تعظیم محبوب ومرغوب ومطلوب ہے۔

(۳۶۹) پیارے نبی ﷺ داہنے ہاتھ سے وضو اور غسل فرمایا کرتے تھے اور پہلے اسی کو دھوتے اسی سے کھانا کھاتے اور پانی پیتے۔ کسی کو کوئی چیز لینی دینی ہوتی تب بھی داہنا ہاتھ استعمال فرماتے تھے۔ ناک صاف کرنا استنجا کرنا اس قسم کے کام جس سے دل کراہت محسوس کرے ناک میں پانی داہنے ہاتھ سے ڈالے مگر ناک سنکے بائیں ہاتھ کے سہارے سے۔ سیّدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دینی کتابیں داہنے ہاتھ سے پکڑنا چاہئیں اور جوتا بائیں ہاتھ سے (مرقاۃ شریف)

(۳۷۰) تین پتھروں کا حکم استحبابی ہے کہ عام حالات میں تین کافی ہوتے ہیں ایسا نہیں ہے کہ صفائی ہو کہ نہ ہو پتھر تین ہی ہوں بلکہ اگر تین سے زیادہ پتھروں سے صفائی ہو تو پھر زیادہ کا استعمال کرنا ہی ہوگا کیوں کہ صفائی ہی اصل مقصود ہے البتہ طاق عدد سنت ہے۔ پتھر اور ڈھیلے ایسے ہوں جن میں نجاست کو چوسنے کی صلاحیت ہو۔ ریلوے لائن کے اردگرد جو پتھر ہوتے ہیں وہ عموماً چکنے ہوتے ہیں اور ان میں چوسنے اور جذب کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی اس لئے استنجے میں یہ پتھر کافی نہ ہونگے۔ ڈھیلوں اور پتھروں سے کامل صفائی کے بعد پانی سے استنجا کرنا مستحب ہے۔

(۳۷۱) ہڈیاں جنات کی غذا ہیں اور گوبر انکے جانوروں کی جب مومن جنات کے جانوروں کی خوراک کا اسقدر خیال ہے تو ہمارے جانوروں کی خوراک کا بھی ضرور احترام ہوگا۔ حدیث شریف میں جنوں کو بھائی فرمایا گیا ہے لہٰذا مسلمان جن مراد ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب جنات ہڈی اٹھاتے ہیں تو ان پر گوشت پاتے ہیں اور جب انکے جانور گوبر میں منہ لگاتے ہیں تو وہ اس میں وہ دانے پاتے ہیں جس سے کہ یہ گوبر بنا ہے۔

(۳۷۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول اللہ ﷺ نے حضرت رویفع کو طویل عمر کی خبر دے کر اس بات کا اعلان فرمادیا کہ پیارے رسول ﷺ کو لوگوں کی زندگی وموت کا حال سب پتہ ہے کس کی کتنی عمر ہے کون کب مریگا کون کہاں مریگا پیارے نبی کو ہر خبر کی خبر ہے۔ شعر:

ہر ایک شئ پہ تری نظر ہے
ہر اک خبر کی تجھے خبر ہے   (انتخاب قدیری)

جہلاء عرب میدان جنگ میں اپنی اکڑفوں کی نمائش کرنے کیلئے اپنی داڑھیوں میں گرہ لگاتے تھے جیسے کچھ لوگ لمبی لمبی موچھیں رکھ کر ان میں گرہ لگاتے تھے۔ ایسا بھی ہے کہ اہل عرب جس کی ایک بیوی ہوتی تو وہ اپنی داڑھی میں ایک گرہ لگا کر اس بات کا اعلان کرتا کہ میں ایک بیوی والا ہوں اور جسکے دو بیویاں ہوتیں تو وہ اپنی داڑھی میں دو گرہ لگا کر اپنی دو بیویاں ہونے کا پرچار کرتا۔ کیوں کہ داڑھی کے سیدھے بالوں کو گھنگریالے کرنے کیلئے یہ عمل کرتے اس سے تخلیق میں تغیر کرنا بھی لازم آتا ہے اس سے بھی منع فرمایا گیا ہے۔ کیوں کہ داڑھی رکھنا سنت ہے اور داڑھی میں کنگھا کرنا بھی سنت ہے تو جب داڑھی میں گرہیں لگادی جائینگی تو یہ سنت بھی ترک ہو جائیگی ترک سنت کی قباحت بھی دامن گیر ہوگی۔ نظر بد سے بچانے کیلئے گھوڑوں اور بچوں کے گلے میں تانت کے یا بتوں کے نام کے دَم کئے ہوئے دھاگے کفار باندھتے تھے یہ بھی ممنوع ہے۔ آیات

(۳۶۹) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهٖ

ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تھا داہنا ہاتھ پیارے رسول اللہ ﷺ کا اپنے وضو کیلئے

وَطَعَامِهٖ وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهٖ وَمَا كَانَ مِنْ اَذًى۔ (رواہ ابوداؤد)

اور اپنے کھانے کیلئے اور تھا پیارے نبی کا بایاں ہاتھ اپنے استنجے کے واسطے اور ان کے واسطے جو مکروہ کام ہیں۔

(۳۷۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب جائے کوئی تم میں کا پیخانے کو چاہیئے کہ لیجائے اپنے ساتھ

بِثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ يَسْتَطِيْبُ بِهِنَّ فَاِنَّهَا تُجْزِئُ عَنْهُ۔ (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والدارمی)

تین پتھروں کو کہ استنجاء کرے ان سے، یہ کافی ہوں گے اس کو۔

(۳۷۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَاِنَّهَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہ استنجاء کرو تم گوبر سے اور نہ ہڈی سے اس لئے کہ یہ

زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ۔ (رواہ الترمذی والنسائی)

غذا ہے تمہارے بھائیوں کی جنوں میں سے۔

(۳۷۲) حدیث شریف: عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَا رُوَيْفِعُ

ترجمہ: سیدنا حضرت رویفع ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا مجھ سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے اے رویفع!

لَعَلَّ الْحَيٰوةَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِيْ فَاَخْبِرِ النَّاسَ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهٗ اَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا اَوِ اسْتَنْجٰى

امید ہے کہ زندگی لمبی ہوگی تمہاری میرے بعد، تو بتادینا لوگوں کو جو گرہ لگائے اپنی داڑھی میں یا ہار ڈالا اپنے گلے میں تانت کا یا استنجاء کیا

بِرَجِيْعِ دَابَّةٍ اَوْ عَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا مِنْهُ بَرِيْءٌ۔ (رواہ ابوداؤد)

کسی جانور کی نجاست سے یا ہڈی سے تو بیشک محمد ﷺ اس سے بیزار ہیں

---

313 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब तुम कपड़े पहनो और जब तुम वुजू करो तो शुरू करो अपने दाहिने से।

314 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ठीक ठाक चलो और हरगिज़ क़ाबू न कर सकोगे और जान लो सबसे अच्छा तुम्हारे आमाल में नमाज़ है और नहीं पूरी निगरानी करता वुजू पर, मगर ईमान वा ला।

315 हदीस शरीफ़:– हज़रते इब्ने अब्बास से मरवी, उन्होंने फ़रमाया मैं सोया अपनी ख़ाला हज़रते मैमूना के पास एक रात तो उठे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम रात को, पस जब कुछ रात गुज़री तो उठे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तो वुजू फ़रमाया एक पुरानी मश्क से जो लटकी हुई थी, हल्का वुजू, हज़रते उमर वुजू हल्का होने को बयान फ़रमाते थे, फिर खड़े हुवे नमाज़ अदा फ़रमाई, फिर मैंने वुजू किया उसके मिस्ल जैसा कि वुजू फ़रमाया प्यारे रसूल ने और फिर आया मैं तो खड़ा हो गया मैं प्यारे रसूल के बाएँ दस्ते मुबारक को, हज़रते सुफ़ियान फ़रमाते कभी अपनी बाई तरफ़ तो फेर दिया मुझको प्यारे रसूल ने अपनी दाहिनी तरफ़, फिर नफ़्ल नमाज़ पढ़ी जितना अल्लाह तआला ने चाहा, फिर प्यारे नबी करवट के बल लेटे तो सो गए, यहाँ तक कि सोने की आवाज़ होने लगी, फिर आया बारगाहे रिसालत में मोअज़्ज़िन तो इत्तिला दी प्यारे रसूल को नमाज़ की, तो तशरीफ़ ले गए प्यारे नबी मौअज़्ज़िन के साथ नमाज़ को, तो नमाज़ अदा

قرآنیہ یا اسمائے الٰہیہ یا اسمائے نبویہ یا دعاؤں کے تعویذات اور گنڈے باندھنا نہ صرف یہ کہ جائز بلکہ سنت صحابۂ کرام ہے۔ اس حدیث شریف کو حیلہ و آڑ بنا کر تعویذوں اور گنڈوں کو منع کرنا نری جہالت وسفاہت ہے۔ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ گنگا کے پانی کی تعظیم اور بہ نیت تعظیم اسکا پانی پینا کفر ہے اور زمزم شریف کے پانی کی تعظیم رکن ایمان ہے۔ زم زم شریف کا پانی کھڑے ہو کر تعظیما پینا چاہئے کہ نبی کے قدموں کا فیضان ہے۔ بتوں کے احکام بزرگان دین پر نافذ کرنا بے ایمان ہونیکی علامت ہے۔ ایک معنیٰ یہ بھی بیان کئے گئے ہیں کہ اس ڈورے میں گھنگرو یا گھنٹی باندھ دیتے تھے جس سے ان کے چلنے میں آواز نکلتی تھی اس سے بھی منع فرما دیا گیا۔ گناہِ صغیرہ بھی کبھی پیارے نبی ﷺ کی ناراضی کا سبب بن جاتا ہے کیوں کہ یہ تمام مذکورہ تینوں گناہ، گناہ صغیرہ ہیں۔ مسلمانوں کو جاہلیت والے کاموں سے بچنا چاہئے۔

(۳۷۳) آنکھوں میں سرمہ لگانے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ تین سلائیاں سرمے کی پہلے داہنی آنکھ میں لگائی جائیں اور پھر تین سلائیاں سرمے کی بائیں آنکھ میں لگائی جائیں۔ پیارے نبی ﷺ رات کو سوتے وقت اسی طرح اپنی چشمان کرم میں سرمہ لگاتے تھے اس سنت کریمہ پر عمل کرنے والا انشاء المولی القدیر بفیضان سنت کبھی اندھا نہ ہوگا۔ سرمے کی تین تین سلائیں لگانا سنت مستحبہ ہے اگر کسی نے ایسا نہ کیا تو گنہگار نہ ہوگا۔ تو اب کسی مولوی کا دھرم ماننا ہر فرض سے اہم فرض کیسے ہوسکتا ہے۔ سرمہ لگانے میں طاق عدد صرف تین ہی سنت ہے پانچ یا سات طاق عدد مسنون نہیں ہیں۔ بڑے استنجے میں تین ڈھیلوں کا لینا بھی مستحب ہے اگر زیادہ کی ضرورت ہو تو زیادہ لے لے اور اگر کم میں کام ہو جائے تو کم سے بھی کام چلے گا۔ اگر طاق نہ ہوں بلکہ جفت وجوڑ ہوں یعنی دو یا چار یا چھ ڈھیلے ہوں تب بھی کوئی گناہ نہیں کیوں کہ مقصود صفائی ہے۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ تین ڈھیلوں کا استعمال بڑے استنجے میں واجب نہیں۔ اگر تین ڈھیلوں سے واجب ہوتا تو پھر کمی یا زیادتی میں ترک واجب لازم آتا جو بلا شبہ گناہ ہوتا مگر پیارے رسول ﷺ نے فرمایا کہ ڈھیلوں کی تعداد میں کمی یا زیادتی کرنے میں کوئی گناہ نہیں لہٰذا تین ڈھیلوں کا استعمال کرنا واجب نہیں یہ تعداد صرف مستحب ہے۔ یہی سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک ہے جو احادیث کریمہ کے عین مطابق ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد

خلال کے ذریعے دانتوں سے جو کھانے کے اجزاء نکالے جاتے ہیں کبھی کبھی انکے ساتھ خون بھی نکل آتا ہے تو اگر خون کے نکلنے کا صرف احتمال ہو یعنی شک وشبہ ہو یقین نہ ہو تو اسکے نگل لینے میں کوئی قباحت نہیں اگر خون نکلنے کا یقین ہو تو اس کا نگلنا حرام و ناجائز ہے کیوں کہ بہتا ہوا خون نجس وحرام ہے۔ اس فرمان عالیشان سے اشارۃً یہ بھی معلوم ہوا کہ بہتا ہوا خون جسم میں داخل کرنا ناجائز ہے جیسے پیشاب پاخانہ جسم میں داخل کرنا ناجائز ہے کہ یہ نجس ہیں۔ لوگوں کے سامنے آڑ کرنا فرض ہے اور تخلیہ و تنہائی میں آڑ کرنا مستحب ہے کیونکہ حیا ایمان کا ایک شعبہ ہے اسی لئے تنہائی میں بھی ننگا رہنا ممنوع ہے۔ ریت کے ڈھیر کی طرف پشت کرنے میں حکمت یہ ہے کہ آگے کا پردہ تو دامن وغیرہ سے کیا جاسکتا ہے اور پیچھے کا پردہ ذرا مشکل ہوگا ورنہ آگے پیچھے دونوں ہی جانب کا پردہ کرنا ضروری ہے۔ شیطان کے کھیلنے سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کو ننگا دیکھ کر ہنستا ہے اور وسوسے لوگوں کے دلوں میں ڈالتا ہے کہ لوگ اسکے ننگے جسم کو دیکھیں جہاں یقین ہو کہ لوگ اس کو ننگا دیکھیں گے تو پردہ کرنا ضروری ہے اگر پردہ نہ کریگا تو گنہگار ہوگا اور اگر ضرورتاً مجبوراً اسے ایسی جگہ رفع حاجت کیلئے بیٹھنا پڑ ہی گیا تو پھر دیکھنے والے گناہگار ہونگے کہ لوگوں کو اس کی طرف سے نظر پھیرنا ضروری ہے پیارے نبی ﷺ کی سیرت مبارکہ غیرت وحمیت شرم وحیا کا خوبصورت مرقع ہے۔

(۳۷۴) یہ ممانعت تنزیہی ہے یوں بھی کسی نفاست پسند طبیعت سے بعید ہے کہ وہ ایسی جگہ کہ جہاں پیشاب کیا ہے وہیں نہا بھی لے اور وضو بھی کرے کیوں کہ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اسکے دل میں یہ وسوسہ جنم لے گا کہ غسل کرتے ہیں گندے پانی کی چھینٹ میرے بدن پر تو نہیں آ گئی ہے اور پھر اس وسوسے پر دوسرے وسوسے بھی اُگنے لگتے ہیں کہ کپڑوں پر ناپاک چھینٹ تو نہیں آ گئی ہے کہیں

(۳۷۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو سرمہ لگائے تو چاہیئے کہ طاق سلائیاں لگائے، جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا

وَمَنْ لاَّ فَلاَ حَرَجَ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لاَّ فَلاَ حَرَجَ وَمَنْ اَكَلَ

اور جو ایسا نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں۔ اور جو استنجاء کرے تو طاق کرے، جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور جو ایسا نہ کرے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اور جو کھائے

فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَالاَكَ بِلِسَانِهٖ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لاَّ فَلاَ حَرَجَ

پھر جو خلال سے نکالے تو پھینک دے، اور جو نکالے اپنی زبان سے تو وہ نگل لے، تو جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں

وَمَنْ اَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اِلاَّ اَنْ يَّجْمَعَ كَثِيْبًا مِّنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ

اور جو جائے پیخانے کو تو آڑ کرے پھر اگر نہ پائے آڑ بجز اسکے کہ ریت کا ڈھیر اکھٹا کرے تو چاہیئے کہ پیٹھ کرے اس ڈھیر کی طرف اسلئے کہ شیطان

يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِيْ آدَمَ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لاَّ فَلاَ حَرَجَ۔ (رواہ ابوداؤد و ابن ماجۃ والدارمی)

کھیلتا ہے اولادِ آدم کے پیخانے کے مقام سے، جس نے ایسا کیا تو اچھا کیا اور جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی پاپ نہیں۔

(۳۷۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہ پیشاب کرے کوئی تم میں کا اپنے غسل خانے میں، پھر غسل کرے

فِيْهِ اَوْ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ۔ (رواہ ابو داؤد)

اس میں، یا وضو کرے اس میں، اس لئے کہ عام وسوسے اسی سے ہوتے ہیں۔

(۳۷۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ جُحْرٍ۔ (رواہ ابو داؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہ پیشاب کرے کوئی تم میں کا سوراخ میں۔

(۳۷۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِتَّقُوا الْمَلاَعِنَ الثَّلٰثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بچو تم لعنتی تین چیزوں سے۔ پیخانہ کرنا گھاٹوں میں

फ़रमाई और वुजू न फ़रमाया, हमने हज़रते उमर से कहा, बेशक लोग कहते हैं कि बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि सोती है आँखें और नहीं सोता उनका दिल, फ़रमाया हज़रते उमर ने कि सुना मैंने हज़रते उबेद इब्ने उमैर से वो फ़रमाते हैं कि ख़्वाब अंबिया का वही है, फिर आयत पढ़ी "फ़रमाया इब्राहीम ने ऐ मेरे प्यारे बेटे बेशक देखा मैंने ख़्वाब कि मैं ज़िबह कर रहा हूँ तुझे"(बसीरतुल ईमान स•1100)।

316 हदीस शरीफ़:– हज़रते इब्ने अब्बास से मरवी, उन्होंने फ़रमाया बेशक उन्होंने वुजू फ़रमाया तो धोया अपने चेहरे को कि लिया एक चुल्लू पानी तो कुल्ली की उस से और नाक में भी डाला, फिर लिया एक चुल्लू पानी तो किया उसको ऐसे कि मिला दिया उसको अपने दूसरे हाथ से फिर धोया उस से अपने चेहरे को फिर लिया एक चुल्लू पानी तो धोया उस पानी से अपना दाहिना हाथ, फिर लिया एक चुल्लू पानी तो धोया उस पानी से अपना बायाँ हाथ, फिर मसह किया अपने सर का, फिर लिया एक चुल्लू पानी तो छिड़का अपने दाहिने पाँव पर, यहाँ तक कि धोया उसको, फिर लिया दूसरा चुल्लू पानी तो धोया उस से अपना बायाँ पाँव, फिर फ़रमाया ऐसा ही देखा मैंने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को वुजू फ़रमाते।

317 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कोई तुम में का जब आए अपनी बीवी के पास तो पढ़े "अल्लाह तआला के नाम की मदद से शुरू, ऐ अल्लाह बचा तू हमको शैतान से और

میرا وضو و غسل ہوا کہ نہیں۔ اگر پیشاب کرنے کی جگہ کچی ہو کہ پانی وہاں رکتا ہے پانی نکلنے کا راستہ بھی نہیں تو وہاں پیشاب کرنا سخت بُرا ہے کہ وہاں زمین گندی و نجس ہو جائیگی اور وضو و غسل میں گندا پانی جسم پر پڑ جائیگا اس حدیث شریف میں یہی شکل وصورت مراد ہے۔ اگر نہانے کی زمین پکی ہو اور اسکا پانی بھی نکل جاتا ہو تو وہاں پیشاب کرنے میں حرج نہیں ہے مگر پھر بھی بہتر یہ ہے کہ نہ کرے۔

(۳۷۵) زمین یا دیوار یا پیڑ کی جڑ کے سوراخ کہ ان سوراخوں میں زہریلے کیڑے مکوڑے جیسے چیونٹیاں وغیرہ جانور رہتے ہیں اگر کوئی کیڑا ہے جیسے سانپ بچھو وغیرہ تو وہ ہمیں نقصان پہنچا سکتا ہے اور اگر سوراخ میں چیونٹیاں وغیرہ ہیں تو انہیں پیشاب سے تکلیف پہونچے گی اور ان سوراخوں میں جنات بھی رہتے ہیں انہیں تکلیف پہنچے گی اور ان سے بھی تکلیف پہنچنے کا پورا پورا خطرہ موجود ہے چنانچہ سیّدنا حضرت سعد ابن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال شریف کا بھی یہی سبب ہوا کہ آپنے ایک سوراخ میں پیشاب فرمایا اور اس سوراخ میں جن تھا اس نے آپ پر حملہ کر دیا اور آپ کو ہلاک کر دیا (مرقاۃ شریف، لمعات شریف) البتہ اگر وہ سوراخ پیشاب کرنے ہی کیلئے مقرر ہو تو پھر ایسے سوراخ میں پیشاب کرنا ممنوع و مکروہ نہیں۔

(۳۷۶) ہر وہ جگہ جو لوگوں کے آرام کرنے کی ہے یا بیٹھنے اٹھنے کی ہے یا چلنے پھرنے کی ہے وہاں پاخانہ کرنا منع ہے کیوں کہ اس نے لوگوں کی منفعت و آرام کو نقصان پہنچایا اور یہ بھی ایک قسم کا ظلم ہے اور ظاہر ہے کہ ظالم کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا بلکہ ظالم سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور لوگ بھی اسے برا کہتے ہیں۔ بندوں کو بے وجہ ستانا غضب الٰہی کو دعوت دینا ہے کیوں کہ مذکورہ تینوں مقامات لوگوں کے فائدے کے ہیں۔ یہاں سے یہ مسئلہ بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ مسجد کے غسل خانوں اور استنجاء خانوں میں پاخانہ کرنا سخت جرم ہے کیوں کہ یہ بھی بندوں کو ستانا ہے اور بندوں کو بلا وجہ شرعی ستانے والا عذاب الٰہی کا مستحق ہے۔ گھاٹ، گزرگاہیں اور سایہ درخت کا ہو یا کسی اور چیز کا ان تینوں مقامات پر گندگی نہیں کرنا چاہئے۔

(۳۷۷) مردوں اور عورتوں کیلئے حرام ہے کہ پاخانہ پھرنے بیٹھیں تو ایک دوسرے کا ستر دیکھیں اور پاخانہ کرتے ہوئے باتیں کرنا بھی مکروہ ہے ایک دوسرے کے سامنے ننگا ہونا بھی منع ہے۔ پیشاب پاخانہ کرتے وقت باتیں کرنے سے حضرات ملائکہ کرام کو اذیت ہوتی ہے۔ بلکہ اس وقت زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی نہ کریں اور چھینک آجائے تو زبان سے الحمدللہ بھی نہ کہیں اگر کوئی سلام کرے تو اس کا جواب بھی نہ دیں۔ پیشاب پاخانے اور جماع کرتے وقت باتیں کرنا مطلقاً منع ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ ان پر غضب فرماتا ہے جو مذکورہ حالتوں میں باتیں کرتے ہوں۔ آج کل بہت سے لوگ بیت الخلاء میں حقہ بیڑی پیتے ہیں وہ بھی اس گھناؤنے فعل سے پرہیز کریں۔

(۳۷۸) بیت الخلائیں ایسی جگہیں ہیں کہ جہاں گندگی وغلاظت پڑی رہتی ہے اور یہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی زبان سے نہیں کر سکتے اس لئے کہ یہ جگہیں جنات اور شیاطین کے اڈے ہیں اور یہ یہاں انکی تاک میں بیٹھے رہتے ہیں اسی لئے حکم ہے کہ بلا ضرورت پاخانے میں نہ جاؤ اور بلا ضرورت وہاں نہ بیٹھو شیطانی ٹھکانوں سے خود کو الگ تھلگ رکھنا چاہئے۔ معبودان باطلہ کو پوجے جانے کی جگہیں، شراب خانے، سنیما ہال، جوا گاہ، سٹا بازار، معمہ اور لاٹری کی دوکانیں یہ تمام شیطانی اڈے اور ٹھکانے ہیں ان سے دور ونفور رہنا ضروری ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ بازاروں میں شیطان رہتا ہے اور وہاں جھوٹ اور دھوکے کا کاروبار خوب ہوتا ہے۔ دعا کے کلمات بیت الخلاء میں جانے سے پہلے دل دل میں کہے کیوں کہ یہاں ذکر الٰہی منع ہے چونکہ یہ گندگیوں کی جگہ ہے۔ جب یہ دعاء پڑھ کر لیٹرین میں داخل ہونگے تو یہ دعاء جنات کی نگاہوں سے آڑ کا کام کریگی جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہوں سے آڑ کا کام کرتے ہیں کہ اس دعاء کی برکت سے شیاطین اس کو نہ دیکھ سکیں گے۔

(۳۷۹) بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے بسم اللہ کہے پھر مذکورہ دعاء پڑھے تو شیاطین اس کا ستر نہیں دیکھ سکتے اگر کوئی ایک بھی پڑھ لے تو بھی سنت ادا ہو جائے گی مگر دونوں کا پڑھنا افضل ہے کہ بسم اللہ بھی پڑھے اور دعاء بھی۔

(۳۸۰) ان تمام احادیث کریمہ میں بیت الخلاء سے مراد پاخانہ کرنے کی جگہ ہے جنگل ہو یا گھر کا گوشہ یا کسی مکان کی چھت۔ عہد

وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالظِّلِّ۔ (رواہ ابو داؤد و ابن ماجة)

اور راستے کے درمیان اور سائے کی جگہ۔

(۳۷۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَخْرُجِ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ نکلیں دو آدمی کہ جارہے ہوں پیخانے کو

كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَإِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلَىٰ ذٰلِكَ۔ (رواہ احمد و ابوداؤد و ابن ماجة)

کھولے ہوئے اپنی شرمگاہ کو کہ دونوں باتیں کر رہے ہوں کہ اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اس پر۔

(۳۷۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ فَإِذَا أَتَىٰ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک یہ لیٹرینیں حاضر ہونے کی جگہ ہیں جنات وشیاطین کی تو جب جائے

أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ (رواہ ابوداؤد و ابن ماجة)

کوئی تم میں کالیٹرین تو چاہیے کہ کہے "میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی تمام گندوں سے اور گندیوں سے"۔

(۳۷۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سِتْرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے پردہ ہے جنوں کی آنکھوں کے درمیان اور اولادِ آدم کے ستروں کے درمیان

إِذَا دَخَلَ أَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللّٰهِ۔ (رواہ الترمذی)

کہ جب داخل ہو کوئی ان میں کالیٹرین میں تو یہ کہ کہے "بسم اللہ"۔

(۳۸۰) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ جب واپس تشریف لاتے تھے بیت الخلاء سے تو فرماتے "اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں"۔

(۳۸۱) حدیث شریف: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أَتَى الْخَلَاءَ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابو ہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے نبی ﷺ جب تشریف لیجاتے تھے بیت الخلاء، تو حاضر کرتا میں آپکو پانی

बचा तू शैतान से उसको जो अता फ़रमाए तो हमको" तो मुक़द्दर फ़रमा दी जाएगी उन दोनों के दर्मियान औलाद ऐसी कि न नुक़सान पहुँचा सकेगा शैतान उसको।

318 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मूमेनीन हज़रते आयशा सिद्दीक़ा से मरवी कि बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बीवियाँ निकलती थीं रात में जब रफ़ए हाजत करतीं "मनासा" जाए फ़रागत, और वो लम्बा चौड़ा मैदान है और हज़रते उमर अर्ज़ करते प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि परदे का हुक्म फ़रमाइये अपनी अज़्दवाजे मुताहारात को, फिर भी प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ऐसा न फ़रमाते तो निकलीं हज़रते सौदा बिन्ते ज़मआ प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ज़ोजए पाक रातों में से एक रात इशा के वक़्त और थीं हज़रते सैदा दराज़ क़द औरत, तो आवाज़ दी उन्हें हज़रते उमर ने, सुनो! बेशक पहचान लिया है हमने आपको ऐ सैदा, ख़्वाहिश करते हुवे इस बात की कि आयते हिजाब नाज़िल हो, तो नाज़िल फ़रमाई अल्लाह तआला ने आयते हिजाब।

319 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्न अम्र से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि पीछे रह गए प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हमसे एक सफ़र में, फिर पा लिया प्यारे नबी ने हमको उस वक़्त कि तंग हो गया था हम पर असर का वक़्त तो हम वुज़ू करने लगे और हम मसह करने लगे अपने पाउवों पर तो पुकारा प्यारे नबी ने अपनी बुलंद

نبوی میں بیت الخلاء کے نام پر کوئی خاص عمارت نہ ہوتی تھی۔ جیسا کہ آجکل مکانوں میں جنگلوں میں "باتھروم" کے نام سے ایک کوٹھری بنائی جاتی ہے یہ اس زمانے میں رواج نہ تھا یہ آج کی تمام لیٹرینیں بدعت ہیں۔ وہابیوں میں دم ہے تو مٹائیں یہ تمام بدعات اور لگائیں اپنا اسپشل بدعت والا فتویٰ کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی گھسیٹ کر جہنم میں لیجانے والی ہے۔ ہے کوئی وہابی جو من مانی بدعت کی اس تعریف سے اپنے خوش فہمی کی بنیاد پر کہ وہ مومن ہے جنت میں جا سکتا ہے؟۔ لیٹرین سے واپسی پر بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مغفرت کی درخواست کرے کہ اس کی دو وجہ فرمائی گئی ہیں (۱) تو یہ کہ رفع حاجت میں جو وقت گزرا وہ ذکر الٰہی سے خالی گزرا اے اللہ تعالیٰ اس کمی وقصور کو معاف فرما (۲) اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے پر یہ انعام ہے کہ اس نے بندے کو غذا بہم پہنچائی پھر اسکے ہاضمے کا انتظام فرمایا اور انسان کے پیٹ میں بہت سی فیکٹریاں لگائیں کہ ایک فیکٹری کھانے سے خون منی پیدا کرتی ہیں اور پھر فضلے کو باہر نکال پھینکتی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے اور اس احسان وانعام کا بندے سے شکر ادا نہیں ہو سکتا بندے کی زبان اس احسان کے شکر یہ سے قاصر ہے اے اللہ تعالیٰ اس قصور کو بخش دے اس وقت انسان خیال کرے کہ مجھ میں نجاست وناپاکی ہے اور اللہ تعالیٰ سبحان وقدوس (بہت پاک) ہے اور یہ افضل ہے کہ غفرانک کے بعد یہ دعاء پڑھے الحمد لله الذی اذهب عنی الاذیٰ و عافانی (ترجمہ) ہر خوبی اللہ تعالیٰ کیلئے جس نے دور فرمادی مجھ سے ہر تکلیف اور عافیت بخشی مجھ کو۔ اچھی طرح ذہن نشیں کر لیجئے کہ پیارے نبی کا یہ استغفار تعلیم امت کیلئے ہے اپنے گناہوں کی معافی و بخشش کیلئے نہیں ہے کیوں کہ حضرات انبیاء کرام معصوم ہوتے ہیں ان سے گناہ ہو ہی نہیں سکتا ان میں مادۂ معصیت ہے ہی نہیں۔

(۳۸۱) شاگرد کو استاد کیلئے مرید کو مرشد کیلئے اولاد کو ماں باپ کیلئے وضو کا پانی بھر کر دینا پیارے نبی ﷺ کی پیاری تعلیم کے مطابق ہے اور سعادت دارین کا سبب ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا اپنے دست مبارک کو مٹی سے رگڑنا بھی تعلیم امت کیلئے ہے تا کہ ہاتھوں کو مٹی سے مانجھ کر بدبو دور کر دیجائے۔ چنانچہ استنجاء کرنے کے بعد صابن وغیرہ سے ہاتھ دھونا سنت سے ثابت ہے پیارے نبی ﷺ کا یہ فعل شریف صرف تعلیم امت کیلئے تھا ورنہ پیارے نبی ﷺ کے فضلات شریفہ میں بدبو نہ تھی یہاں تک کہ ایک بی بی صاحبہ نے پیارے نبی ﷺ کا بول شریف دھوکے سے پی لیا انہیں پتہ ہی نہیں چلا کہ یہ بول شریف ہے۔ دوسرے برتن میں وضو کا پانی لانے سے مراد یہ ہے کہ پہلے برتن میں اتنا پانی نہ بچ سکا کہ اس سے مکمل وضو کر لیا جائے۔ نیز یہ مستحب ہے کہ استنجاء کرنے کیلئے برتن الگ ہو اور وضو کیلئے برتن الگ ہو جیسا کہ عام طور پر مساجد مبارکہ میں وضو کے لوٹے الگ ہوتے ہیں اور استنجاء کرنے کے لوٹے الگ ہوتے ہیں۔ استنجے کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا جائز ہے اور وضو کے بچے ہوئے پانی سے استنجاء نہیں کرنا چاہئے کہ یہ پانی نسبتی ہو گیا اسکی تعظیم کرنا چاہئے۔ وضو کے بچے ہوئے پانی کو یا تو کھڑے ہو کر پئیں یا پھر کھڑے ہو کر بہادیں تا کہ نسبت کی تعظیم ہو جائے اور وضو کا بچا ہوا پانی برتن میں نہ چھوڑا جائے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں آنے والا اس وضو کے بچے ہوئے پانی سے استنجا کر لے۔

(۳۸۲) وضو کے بعد تھوڑا سا پانی آگے کی جانب رومال پر چھڑک لیا جائے تا کہ وسوسے اور قطرے کا شبہ پیدا نہ ہو۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ کردار بھی تعلیم امت کیلئے ہے کیونکہ آپ وسوسے اور قطرے کی بیماری سے پاک وصاف تھے۔ پانی رومالی پر نہ چھڑکیں گے اور رومالی میں تری پائینگے تو پیشاب کے قطرے کا وہم پیدا ہوگا اور اگر ایسا نہ کرینگے تو قطرے کا وسوسہ پیدا ہوگا۔ اس طریقۂ کار سے وسوسے کی راہ مسدود ہو جائے گی۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ رومالی پر پانی کا چھڑکنا قطرہ رک جانے کا ذریعہ ہو اور یہ قطرے کا علاج ہو۔

(۳۸۳) اکثر وبیشتر تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ فرش پر آرام فرماتے تھے اور کبھی کبھار تخت پر بھی آرام فرماتے۔ تو آپکی پائیتی کی طرف لکڑی کا ایک پیالہ رکھا رہتا کہ موسم سرما میں اگر ضرورت پڑ جائے تو باہر نہ جانا پڑے۔ یہ بھی تعلیم امت کیلئے تھا کہ اس سنت پر عمل کریگی تو سردی میں آرام بھی ملیگا اور ضرورت بھی رفع ہوگی۔ اور رات کو بیت الخلاء جانے کی زحمت بھی نہ ہوگی چونکہ بیت الخلاء شیاطین کی جگہ ہے اور شیاطین سے ضرر بہ نسبت دن کے رات کو زیادہ

فِیْ تَوْرٍ اَوْرَکْوَۃٍ فَاسْتَنْجیٰ ثُمَّ مَسَحَ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ ثُمَّ اَتَیْتُہٗ بِاِنَاءٍ آخَرَ فَتَوَضَّأَ۔ (رواہ ابوداؤد)

چھاگل میں یا پیالے میں تو پیارے نبی استنجاء فرماتے، پھر رگڑ لیتے اپنے ہاتھ کو زمین پر، پھر میں حاضر کرتا آپکی خدمت میں دوسرا برتن تو وضو فرماتے۔

(۳۸۲) حدیث شریف: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا بَالَ تَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرْجَہٗ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ جب پیشاب فرماتے تو وضو فرماتے اور اپنی شرمگاہ (رومالی) پر چھینٹا دیتے۔

(۳۸۳) حدیث شریف: کَانَ لِلنَّبِیِّ ﷺ قَدَحٌ مِنْ عِیْدَانٍ تَحْتَ سَرِیْرِہٖ یَبُوْلُ فِیْہِ بِاللَّیْلِ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ کے پاس ایک لکڑی کا پیالہ ان کے تخت کے نیچے رکھا رہتا تھا، پیشاب فرماتے اس پیالے میں رات کو۔

(۳۸۴) حدیث شریف: عَنْ عُمَرَ قَالَ رَاٰنِیَ النَّبِیُّ ﷺ وَاَنَا اَبُوْلُ قَائِماً

ترجمہ: سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دیکھا مجھے پیارے نبی ﷺ نے اور میں پیشاب کررہا تھا کھڑے ہوکر

فَقَالَ یَاعُمَرُ لَاتَبُلْ قَائِماً فَمَا بُلْتُ قَائِماً بَعْدُ۔ (رواہ الترمذی و ابن ماجۃ)

تو فرمایا اے عمر! پیشاب نہ کیا کرو کھڑے ہوکر۔ پھر نہ پیشاب کیا میں نے کھڑے ہوکر کبھی۔

(۳۸۵) حدیث شریف: اَتَی النَّبِیُّ ﷺ سُبَاطَۃَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِماً۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: تشریف لائے پیارے نبی ﷺ ایک قوم کے کوڑے گھر کے قریب تو پیشاب فرمایا کھڑے ہوکر۔

(۳۸۶) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہَا قَالَتْ مَنْ حَدَّثَکُمْ

ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جو بیان کرے تم سے

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَبُوْلُ قَائِماً فَلَا تُصَدِّقُوْہُ مَاکَانَ یَبُوْلُ اِلَّا قَاعِداً۔ (رواہ احمد والترمذی)

کہ پیارے نبی ﷺ پیشاب فرماتے تھے کھڑے ہوکر تو نہ تصدیق کرو تم اسکی کہ نہیں پیشاب فرماتے تھے وہ مگر بیٹھ کر۔

(۳۸۷) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ جِبْرَئِیْلَ اَتَاہُ فِیْ اَوَّلِ مَااُوْحِیَ اِلَیْہِ فَعَلَّمَہٗ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی کہ بیشک جبریل امین آئے انکی بارگاہ میں اس پہلے موقع پر جب آپکی طرف وحی فرمائی گئی، پھر بتایا پیارے نبی کو

आवाज़ से कि अज़ाब है एड़ियों के लिये, अज़ाब है आग का, दो मरतबा या तीन मरतबा पुकारा।

320 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब वुजू फ़रमाते तो हरकत देते थे अपनी अँगूठी शरीफ़ को।

321 हदीस शरीफ़:– हज़रते इब्ने सुरीन ताबेई धोते थे अँगूठी की जगह को जब वुजू फ़रमाते।

322 हदीस शरीफ़:– हज़रते मोहम्मद बिन ज़्याद ने फ़रमाया कि मैंने सुना हज़रते अबू हुरैरा से कि हज़रते अबू हुरैरा गुज़रे हमारे पास से और लोग वुजू कर रहे थे एक बरतन से तो हज़रते अबू हुरैरा ने फ़रमाया कामिल करो वुजू को इसलिये कि हज़रते अबुल क़ासिम सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि एड़ियों के लिये अज़ाब है आग का।

323 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने औरतों से अपनी साहबज़ादी के गुस्ल के बारे में कि शुरू करें उनके दाहिने से और मक़ामात वुजू से उनके।

324 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पसंद फ़रमाते थे दाहिने से शुरू करने को अपनी नालैन के पहनने में और अपने कन्धा करने में और अपनी तहारत करने में, अपने हर काम में।

325 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस बिन मालिक से मरवी, बेशक उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे

ہوتا ہے یہ بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا انداز رحمت و شفقت ہے۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے نادانستہ طور پر اس پیالے میں رکھا" قارورہ شریف" پی لیا تو تا حیات اسکے بدن سے خوشبو پھوٹتی تھی اور پھر نسلاً بعد نسلٍ کئی پیڑیوں تک اولاد بھی مہکتی رہی۔

(۳۸۴) کھڑے ہوکر بلا عذر شرعی پیشاب کرنا مکروہ تنزیہی ہے اور طریقۂ کفار ہے۔ زمانۂ جاہلیت کے لوگ کھڑے کھڑے پیشاب کرلیا کرتے تھے۔ اگر کھڑے ہوکر پیشاب کرنے میں بے پردگی یا کپڑوں پر چھینٹ پڑے یا مشابہت کفار کیلئے ہو مکروہ تحریمی ہے اور مجبوری کی حالت میں کھڑے ہوکر پیشاب کرنا جائز ہے۔ احکام شرعیہ عام نہ ہوئے ہوں اور آپکو علم نہ ہو اور آپ نے پرانی روش پر عمل کیا ہو یا پھر یہ کہ حضرت فاروق اعظم کو کوئی شرعی عذر ہو۔

(۳۸۵) یا تو اس جگہ نجاست کے بکھرے ہونے کی وجہ سے بیٹھنے کی جگہ ہی نہ ہوگی۔ یا آپکے پائے اقدس میں کوئی زخم ہوگا یا کمر مبارک میں درد ہوگا جسکے لئے کھڑے ہوکر پیشاب کرنا مفید ہوگا۔ اطباء کہتے ہیں کہ کھڑے ہوکر انگارے پر پیشاب کرنا ستر بیماریوں کا علاج ہے (مرقاۃ شریف' لمعات شریف) اس موقع پر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کسی اونچے مقام پر کھڑے ہوئے ہونگے کہ پیشاب کی چھینٹوں سے حفاظت ہو سکے۔ یہ تعلیم تھی کہ عذر شرعی کے موقع پر کھڑے ہوکر پیشاب کرنا بلا کراہت درست ہے۔

(۳۸۶) سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے علم کی خبر دی ہے کہ آپنے کبھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو اپنے دولت سرائے اقدس میں پیشاب کرتے نہیں دیکھا۔ اور جس حدیث شریف میں کھڑے ہوکر پیشاب کرنا مرقوم ہے وہ گھر سے باہر کا واقعہ ہے اور وہ بھی عذر کے باعث تھا اور وہ بھی نادر تھا اور نادر معدوم کے مانند ہوتا ہے۔ اور جو عذر کے سبب سے ہو وہ مستثنیٰ ہوتا ہے۔

(۳۸۷) حدیث شریف میں مذکور پہلی وحی کے موقع سے مراد حضرت جبریل امین علیہ السلام نے وضو کر کے بتایا یا شب معراج کے بعد کی پہلی وحی ہے جس سے نماز کی فرضیت ہوئی اور اعلان نبوت کے تیرھویں سال کی بات ہے۔ کیونکہ شب معراج سے پہلے قرآن کریم میں نہ نماز آئی تھی نہ وضو آیا تھا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اپنے اجتہاد سے یہ تمام اعمال حسنہ فرمایا کرتے تھے۔ حضرت جبریل انسانی شکل میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری امت کی تعلیم کیلئے وضو کر کے دکھا رہے تھے اور شرمگاہ پر یعنی شرمگاہ پر جو کپڑا تھا اس پر پانی چھڑک کر دکھا رہے ہیں تا کہ امت مسلمہ کو عملی طور پر بتا دیا جائے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو جبریل امین کیا سکھائیں گے وہ تو پہلے ہی سے سب کچھ جانتے تھے۔ اعلان نبوت سے پہلے غار ثور میں اعتکاف اور عبادت کرتے تھے۔ مگر اب یہ احکام شرعیہ بن گئے۔ حضرت جبریل نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو سکھایا نہیں بلکہ پہونچایا کیونکہ جبریل امین خادم دربار رسالت ہیں اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ مخدوم عالم ہیں۔ جبریل امین آپکے استاد نہیں آپکو سکھانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ جو کپڑا شرمگاہ پر ہے اس پر پانی کی چھینٹ دنیاوی وسوسوں کو دفع کرتی ہے۔ یہ وسوسوں کا علاج ہے۔

(۳۸۸) یا تو یہ حدیث شریف اس آیت کریمہ کے نزول سے پہلے کی ہے جس میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو نام لیکر پکارنے کو منع فرمایا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "نہ بناؤ تم پکارنے کو رسول کے آپسمیں پکارنے کی طرح بعض کا تمہارے بعض کو" (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۸۶۰) اس آیت کریمہ کی روشنی میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو انکا نام پاک لیکر پکارنا حرام ہے۔ جب رب نے نام لیکر نہ پکارا تو باقی سبکی کیا مجال۔ شعر

آپکا ذکر جسمیں نہو یا نبی ایسا قرآن کا کوئی پارا نہیں
پھر بھی یہ عظمتیں ہیں حضور آپکی نام لیکر خدا نے پکارا نہیں

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حضرت جبریل نے تو القاب و آداب ہی سے پکارا ہوگا۔ یہ الفاظ بر سبیل انکسار خود سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے ہوں۔

(۳۸۹) اس حدیث شریف میں سنت سے مراد سنت مؤکدہ ہے۔ ورنہ باوضو رہنا سنت مستحبہ ہے۔ جو کام سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ہمیشہ فرمائیں وہ سنت مؤکدہ ہے اور جسکا حکم بھی فرمائیں وہ واجب ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے

اَلْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوةَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ اَخَذَ غُرْفَةً مِّنَ الْمَآءِ فَنَضَحَ بِهَا فَرْجَهٗ۔ (رواہ احمد)

وضو اور نماز، پھر جب وضو سے فارغ ہوئے تو لیا ایک چلو پانی کا تو چھڑکا اس کو اپنی شرمگاہ (رومالی) پر۔

(۳۸۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَآءَنِیْ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے آئے میرے پاس جبریل تو کہا جبریل نے اے پیارے محمد ﷺ

اِذَا تَوَضَّاْتَ فَانْتَضِحْ۔ (رواہ الترمذی)

جب وضو فرمائیں آپ تو پانی چھڑک لیا کریں۔

(۳۸۹) حدیث شریف: بَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهٗ بِكُوْزٍ مِّنْ مَّاءٍ فَقَالَ مَا هٰذَا یَا عُمَرُ

ترجمہ: پیشاب فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے تو کھڑے ہوئے حضرت عمر انکے پیچھے۔ پانی کا ایک کوزہ (لوٹا) لیکر، تو فرمایا انہوں نے یہ کیا ہے اے عمر؟

فَقَالَ مَاءٌ تَتَوَضَّاُ بِهٖ قَالَ مَا اُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ اَنْ اَتَوَضَّاَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً۔ (رواہ ابوداؤد)

تو عرض کیا حضرت عمر نے پانی ہے، وضو فرمائینگے آپ جس سے، فرمایا نہیں حکم دیا گیا ہوں کہ جب پیشاب کروں میں تو وضو کروں اور اگر کرتا میں تو ہو جاتا سنت

(۳۹۰) حدیث شریف: اَنَّ هٰذِهِ الْاٰیَةَ لَمَّا نَزَلَتْ "فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْنَ وَاللّٰهُ

ترجمہ: بیشک یہ آیت کریمہ جب نازل ہوئی "اس (مسجد) میں کچھ مرد ہیں جو محبوب رکھتے ہیں یہ کہ خوب پاک ہوں اور اللہ

یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ" قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اِنَّ اللّٰهَ

محبوب رکھتا ہے خوب پاک ہونے والوں کو" (بصیرۃ الایمان ص ۴۷۶) تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اے جماعت انصار بیشک اللہ تعالیٰ نے

قَدْ اَثْنٰی عَلَیْكُمْ فِی الطُّهُوْرِ فَمَا طُهُوْرُكُمْ قَالُوْا نَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ

تعریف فرمائی ہے تمہاری پاکی کے بارے میں تو تمہاری پاکی کیا ہے؟ حضرات انصار نے عرض کیا ہم وضو کرتے ہیں نماز کیلئے اور غسل کرتے ہیں، ہم جنابت سے

وَنَسْتَنْجِیْ بِالْمَآءِ قَالَ فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَیْكُمُوْهُ۔ (رواہ ابن ماجۃ)

اور استنجاء کرتے ہیں پانی سے، تو فرمایا پیارے نبی نے وہ یہی پاکی ہے تو تم اس کو اپنے اوپر لازم کرلو۔

रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को और वक़्त हो चुका था नमाज़े असर का, तो तलाश किया हज़राते सहाबा ए किराम ने वुज़ू का पानी तो उन्होंने न पाया तो लाया गया वुज़ू का पानी बारगाहे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम में थोड़ा सा पानी, तो रखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उस पानी के बरतन में अपना दस्ते मुबारक और हुक्म फ़रमाया हज़रात सहाबा ए किराम को यह कि वुज़ू करें वो उस पानी से, हज़रते अनस ने फ़रमाया कि मैंने देखा पानी उबल रहा है प्यारे नबी की प्यारी उँगलियों के नीचे से, यहाँ तक कि वुज़ू कर लिया उनके आख़री सहाबी ने।

326 हदीस शरीफ़:– हज़रते मोहम्मद इब्ने सुरीन से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि मैंने कहा हज़रत उबैदा से, हमारे पास बाल शरीफ़ है प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम का, पाया है हमने उसको हज़रत अनस से या उनके अहले ख़ाना से, तो हज़रते उबैदा ने फ़रमाया यह कि होता मेरे पास एक बाल शरीफ़ प्यारे नबी का तो ज़्यादा महबूब होता मुझको दुनिया से और जो कुछ दुनिया में है।

(12) वुज़ू वाजिब करने वाली चीज़ों का बाब

327 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं कुबूल होती नमाज़ उसकी जिसका वुज़ू टूट गया, यहाँ तक कि वुज़ू करे।

امت کی آسانی کیلئے کبھی کبھی مستحب کاموں کو چھوڑ بھی دیا ہے اور چھوڑنا بھی پیارے نبی ﷺ کیلئے باعث ثواب ہے کیونکہ اس میں بھی تعلیم و تبلیغ ہے۔ اگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ بعدِ پیشاب ہمیشہ وضوفرماتے تو وضو بعد پیشاب سنت ہوجاتا اور حکم بھی فرماتے تو بعد پیشاب وضوکرنا واجب ہوتا اور اس صورت میں عمل نہ کرنے پر گناہگاری دامن گیر ہوتی اعمال نامہ سیاہ ہوجاتا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ہمیشہ اس عمل کو نہ فرماکر اور حکم نہ فرماکر اپنی امت کیلئے آسانی فرمادی۔ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پیارے نبی ﷺ کی خدمت کیلئے حکم کا انتظار نہ فرماتے بلکہ موقع کی تلاش میں رہتے تھے کہ کب خدمت کا موقع ملے اور دارین کی سعادتوں کو سمیٹا جائے یہ ہے عظمت صحابۂ کرام۔

(۳۹۰) اس آیت کریمہ میں مسجد قبا شریف کی تعریف اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو وہاں نماز ادا فرمانے کو فرمایا گیا ہے۔ اس مسجد قبا شریف کے پاس صحابۂ کرام کی مقدس جماعت ''انصار'' سکونت پذیر تھی اور وہی عام طور پر مسجد قبا شریف میں نمازیں ادا فرماتے تھے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے فرمایا گیا کہ آپ بھی اس مسجد قبا شریف میں نماز ادا فرمایا کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس مسجد کو بزرگوں نے بنایا ہو یا بزرگوں نے وہاں نماز پڑھی ہو یا بزرگان دین قریب رہتے ہوں یا دفن ہوں تو وہاں نماز کا پڑھنا زیادہ سعادت وبرکت کی بات ہے۔ اور ارادۃً وہاں جاکر نماز پڑھنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ اس آیت کریمہ کی باقی تفصیلات کو جاننے کیلئے ''تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ'' کا مطالعہ فرمائیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے حضرات صحابۂ کرام'' جماعت انصار'' کے جواب کو سنکر لوگ طہارت کاملہ کی اہمیت کو سمجھ لیں۔ ورنہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا تو خود ارشاد پاک ہے کہ ''نہیں پوشیدہ ہے مجھ پر تمہاری نماز'' سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو پیاری امت کے تمام اعمال کی خبر ہے۔ یاد رکھیں کہ اگر نجاست پھیل جائے اور روپے سے زیادہ جگہ لتھڑ جائے تو پھر اسکا دھونا فرض ہے۔ اب ڈھیلوں پر کفایت نہ ہوگی۔ ڈھیلوں پر کفایت خشک پاخانے پر ہے۔

(۳۹۱) بے وقوف لوگ اچھی باتوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔ چنانچہ اس مشرک نے بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری تعلیم کا مذاق اڑایا۔ زندگی کے تمام چھوٹے بڑے مسائل کو حل کرنا اور انکے لئے نظام دینا یہ پیارے نبی ﷺ کا طرۂ امتیاز ہے۔ آپکی سیرت طیبہ نے زندگی کے ہر شعبے اور حیات کے ہر گوشے کو رہنمائی و روشنی سے نوازا ہے۔ شعر:

سیرت مصطفےٰ کا ہر اک باب ہے
روشنی، روشنی، روشنی، روشنی (یاحبیب)

پیارے نبی ﷺ نے اپنی پیاری سیرت میں ہماری زندگی کے ہر گوشے اور ہر شعبے کو سرفراز فرماکر ہمیں کسی کا محتاج نہ رکھا اور ہمیں سب کچھ بتادیا ہے سکھا دیا ہے چنانچہ ۱۹۷۲ء کی بات ہے کہ ایک عیسائی مبلغ، فقیر قدیری کے پاس آیا اور اس نے اپنے دھرم کے بارے میں ڈینگیں مارنا شروع کردیں اور کہا کہ ہم اپنے دھرم کی خوبیاں دکھا کر لوگوں کو عیسائی بننے کی دعوت دیتے ہیں فقیر قدیری نے فوراً کہا کہ بتایئے کہ آپکے دھرم میں بیت الخلاء جانے کا کیا طریقہ ہے۔ بیت الخلاء سے آنے کا کیا طریقہ ہے اس عیسائی مبلغ نے کہا اس میں طریقہ کیا ہے جانا ہے چلے جائیں اور فارغ ہونے کے بعد آنا ہے آجائیں۔ فقیر قدیری نے کہا کہ آپ مسلمانوں کے حلقے سے نکل جائیں کیوں کہ مسلمانوں کا دین اسلام مکمل ہے اس میں تمام ہی مسائل کا حل موجود ہے اور ہر کام کا طریقہ موجود و مذکور ہے آپ نامکمل دھرم لے کر آئے ہیں اور ہم کامل و اکمل دین و اسلام والے ہیں۔ کامل دین اسلام والے ناقص دھرم کو کیوں کر قبول کریں گے وہ عیسائی مبلغ اپنا سا منہ لے کر چلا گیا پھر اسے کبھی مرادآباد شریف میں نہ دیکھا گیا الحمد للہ رب الغلمین.

(۳۹۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ جنگل یا کسی بھی کھلی جگہ پیشاب فرماتے تو ڈھال کی آڑ فرما لیتے کیوں کہ پیشاب کرتے وقت شرمگاہ ہی کا چھپانا کافی ہے ڈھال چھوٹی ہوتی ہے اس سے جسم کا تھوڑا سا حصہ ہی چھپ سکتا ہے۔ اسلام سے پہلے عرب میں بے غیرتی بے حیائی کا ایسا چلن تھا کہ جس مرد کو پیشاب پاخانے کی ضرورت ہوتی تو شرم وحیا کی ارتھی سجا کر سب کے سامنے ننگے ہوکر

(۳۹۱) حدیث شریف: عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ يَسْتَهْزِئُ اِنِّيْ لَاَرٰى

ترجمہ: سیدنا حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ایک نے مشرکوں میں سے کہا اور وہ مذاق کررہا تھا کہ میں دیکھتا ہوں

صَاحِبُكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتّٰى الْخَرَاءَةَ قُلْتُ اَجَلْ اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا نَسْتَنْجِىَ

کہ تمہارے مالک سکھاتے ہیں تم کو پیخانے کرنے تک کو، میں نے کہا ہاں۔ حکم دیا ہمارے مالک نے ہمکو یہ کہ نہ منہ کریں قبلے کو اور نہ استنجاء کریں ہم

بِاَيْمَانِنَا وَلَا نَكْتَفِىْ بِدُوْنِ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ وَلَا عَظْمٌ۔ (رواہ مسلم و احمد)

اپنے داہنے ہاتھ سے اور نہ کفایت کریں ہم کم تین پتھروں سے، نہ ہو ان میں گوبر، نہ ہو ہڈی۔

(۳۹۲) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تشریف لائے ہمارے پاس پیارے رسول اللہ ﷺ

وَفِىْ يَدِهِ الدَّرَقَةُ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ اِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اُنْظُرُوْا اِلَيْهِ

اور انکے دست پاک میں ڈھال تھی، تو رکھا ڈھال کو، پھر پیارے نبی بیٹھ گئے تو پیشاب کیا ڈھال کی طرف، تو ایک نے کفار میں سے بکواس کی کہ انہیں دیکھو کہ

يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْاَةُ فَسَمِعَهُ النَّبِىُّ ﷺ فَقَالَ وَيْحَكَ اَمَا عَلِمْتَ مَا اَصَابَ صَاحِبَ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ

ایسے پیشاب کرتے ہیں جیسے عورت پیشاب کرتی ہے۔ تو سنا اس بکواس کو پیارے نبی ﷺ نے تو فرمایا افسوس تجھ پر، تجھے معلوم نہیں کہ کیا آفت پہونچی بنی اسرائیل کے ایک شخص کو

كَانُوْا اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضُوْهُ بِالْمَقَارِيْضِ فَنَهَاهُمْ فَعُذِّبَ فِىْ قَبْرِهٖ۔ (رواہ ابوداؤد)

کہ جب بنی اسرائیل کو پیشاب لگ جاتا تو اس جگہ کو کھرچ دیتے قینچیوں سے، تو منع کیا اس نے انہیں تو عذاب دیا گیا اپنی قبر میں۔

(۳۹۳) حدیث شریف: عَنْ مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ قَالَ رَاَيْتُ اِبْنَ عُمَرَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ

ترجمہ: سیدنا حضرت مروان اصفر رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو کہ بٹھائی انہوں نے اپنی سواری

مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُوْلُ اِلَيْهَا فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَيْسَ قَدْ نُهِىَ عَنْ هٰذَا

قبلہ رخ، پھر بیٹھے، پیشاب کرنے لگے سواری کی طرف، تو میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن کیا ایسا نہیں ہے کہ منع فرمایا گیا ہے اس (قبلے رخ پیشاب کرنے) سے؟

---

328 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं कुबूल की जाती नमाज़ बिना तहारत के और न कुबूल किया जाता है सदका़ ख़ैरात ख़्यानत के माल से।

329 हदीस शरीफ़:– अमीरूल मोमिनीन हज़रते अली रज़ियल्लाहो तआला अन्हो से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि था मैं मर्द बहुत मज़ी वाला तो मैं शर्माता था यह कि सवाल करूँ प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से उनकी बेटी के घर में होने की वजह से तो मैंने हुक्म दिया हज़रते मिक़दाद को, तो उन्होंने पूछा प्यारे नबी से तो फ़रमाया प्यारे नबी ने धोएँ अपनी शर्मगाह और वुजू कर लें।

330 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम फ़रमाते हैं कि वुजू करे उसकी वजह से जिसको पहुँचे आग।

331 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तनावल फ़रमाया शाना बकरी का फिर नमाज़ पढ़ी और वुजू न फ़रमाया।

332 हदीस शरीफ़:– बेशक एक शख़्स ने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से पूछा, क्या हम वुजू करें बकरी के गोश्त की वजह से? फ़रमाया प्यारे नबी ने अगर तू चाहे तो वुजू कर ले और अगर तू चाहे तो मत वुजू कर, फिर उसने कहा, क्या हम वुजू करें ऊँट के गोश्त की वजह से? फ़रमाया हाँ,

پیشاب و پاخانہ کرلیا کرتے تھے آج بھی جہلاء کفار و مشرکین میں عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ جہاں چاہا بیٹھ گئے اور ایک دوسرے کے سامنے بیٹھ گئے۔ ستر اور شرم و حیا یہ اسلام کی دین ہے اور یہ بے غیرت اس غیرت بھری تعلیم اور حیا کے طریقے کا بڑی بے غیرتی سے مذاق اڑاتے ہنسی بناتے ہیں۔ بخار والے کو میٹھی چیز بھی کڑوی معلوم ہوتی ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے اس بے ایمان کی تفہیم فرمائی کہ بنی اسرائیل نے ایک ایسی بات کو منع کیا جو نفس پر گراں تھی تو اس مشورہ دینے اور منع کرنے سے کہ پیشاب کے لگ جانے سے جسم کو نہ کھرچا اور چھیلا جائے وہ شخص عذاب قبر میں گرفتار ہوگیا اب اگر تو مجھے اس حیاء و شرم اور حجاب و ستر سے منع کررہا ہے اور اس کا مذاق اڑا رہا ہے جو نہ نفس پر بھاری ہے اور نہ تکلیف و نقصان کا باعث ہے اب غور کر کہ تیرا حال کتنا ابتر ہوگا۔ پیارے نبی ﷺ نے اس بے ایمان کی بکواس کی طرف التفات نہ فرمایا اور اس کے مذاق کا جواب نہ دیا بلکہ نرمی سے اور مثال سے اسے سمجھا دیا۔ شعر:

عدو کے ظلم و ستم پر دعائیں فرمائیں
مرے حضور کے اخلاق کی مثال نہیں (یا نبی)

(۳۹۳) سیّدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی کنیت ابوعبدالرحمٰن ہے۔ آپ قبلہ رُخ پیشاب فرما رہے تھے تو ایک تابعی سیّدنا حضرت مروان اصفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انکی اس روش پر تعجب ہوا اور متعجب ہوکر پوچھ رہے ہیں۔ اس سوال کے ضمن میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ حضرات صحابۂ کرام اور تابعین عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں یہی مشہور تھا کہ مطلقاً قبلہ رو پیشاب پاخانہ کرنا منع ہے لہٰذا یہ حدیث شریف بھی مسلک امام اعظم کی مؤید و دلیل ہے۔ اور بھی بہت سی احادیث کریمہ سے یہی ثابت ہے کہ پیشاب پاخانہ کرنے میں قبلہ رو ہونا ممنوع ہے جیسا کہ گزر چکا ہے نیز یہ کہ یہ حضرت عبداللہ ابن عمر کا اپنا اجتہادی فتویٰ ہے چونکہ کسی حدیث مرفوع میں جنگل اور بستی کا یہ فرق موجود نہیں ہے جو حضرت عبداللہ ابن عمر نے بیان فرمایا۔

(۳۹۴) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی بارگاہِ عالی جاہ میں جنات کی جماعتیں حاضر ہوکر مشرف بہ اسلام ہوتی تھیں ایک مرتبہ جنات کی ایک جماعت حاضر ہوئی تو سیّدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی بارگاہ رسالت میں حاضر تھے۔ ہڈیاں اور کوئلہ جنات کی غذا ہیں اور گوبر ان کے جانوروں کی غذا ہے یہ بات بھی کہی گئی ہے کہ ہڈی جنات کی غذا ہے اور کوئلہ کے ذریعہ پکاتے، سینکتے اور روشنی کرتے ہیں۔

(۳۹۵) مسواک کے معنیٰ ہیں دانتوں کو ملنے صاف کرنے کا آلہ اور شریعت اسلامیہ میں مسواک وہ لکڑی ہے جس سے دانت صاف کئے جاتے ہیں یہ لکڑی کسی خوشبودار پھول یا پھل دار درخت کی نہ ہو بلکہ کڑوے پیڑ کی ہو جیسے پیلو یا زیتون یا نیب وغیرہا۔ چھنگلیا کے برابر موٹائی اور ایک بالشت بھر لمبائی ہو ایک بالشت سے زیادہ لمبی نہ ہو کہ اس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ دانتوں کی چوڑائی میں کی جائے نہ کہ لمبائی میں۔ بے دانت والا مرد اور عورتیں انگلیاں پھیر لیا کریں۔ مسواک ان مواقع پر سنت ہے (۱) وضو سے پہلے (۲) قرآن کی تلاوت سے پہلے (۳) دانتوں کے پیلے ہونے پر (۴) سوکر اٹھنے کے بعد (۵) بھوک یا دیر تک خاموشی یا بے خوابی کی وجہ سے منہ سے بو آنے پر (۶) گھر میں داخل ہونے کے بعد (۷) بدبو دار چیز کھانے کے بعد۔ مسواک جب استعمال کے قابل نہ رہے تو اسے دفن کردیا جائے یا محفوظ جگہ رکھ دیا جائے کہ کسی ناپاک جگہ نہ گرنے پائے کہ وہ سنت ادا کرنے کا آلہ ہے اس کی تعظیم کرنا چاہئے یہ نسبت کا احترام ہے۔ مسواک کرنا وضو کی سنت ہے نہ کہ نماز کی سنت لہٰذا باوضو آدمی نماز کیلئے مسواک نہ کرے کہ اگر مسواک کرنے سے دانت سے خون نکل آیا تو بہتا خون وضو توڑ دیگا ایک وضو سے اگر چند نمازیں پڑھیں تو ہر نماز کیلئے مسواک کا مطالبہ نہ ہوگا مجلس میں مسواک کے دوران رال، تھوک ٹپکانا مکروہ ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا یہ فرمان کہ "اگر نہ گراں ہوتا میری امت پر تو میں ضرور حکم فرماتا ان کو مسواک کرنے کا ہر وضو کے وقت یعنی ہر وضو کے وقت مسواک کرنے کو فرض قرار دے دیتا یہ جملہ ببانگ دہل اعلان کررہا ہے کہ پیارے نبی ﷺ باذن الٰہی احکام شرعیہ کے مالک ہیں جو چاہیں حرام فرمائیں جو چاہیں فرض فرمادیں۔ شعر:

خدا نے ایسا دیا اختیار آقا کو

قَالَ بَلْ اِنَّمَا نُهِیَ عَنْ ذٰلِكَ فِی الْفَضَاءِ فَاِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَاسَ۔ (رواہ ابوداؤد)

حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ بس منع فرمایا گیا ہے اس سے کہ کھلے میدان میں۔ پھر اگر ہو تمہارے درمیان اور قبلے کے درمیان کوئی چیز جو پردہ کرے تیرا تو حرج نہیں

(۳۹۴) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْهَ اُمَّتَكَ اَنْ يَّسْتَنْجُوْا

ترجمہ: سیدنا حضرت ابن مسعود سے مروی جب آیا گروہ جنات پیارے نبی ﷺ کی خدمت میں تو جنات نے کہا یا رسول اللہ بیشک آپ کی امت استنجاء کرتی ہے

بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثَةٍ اَوْ حُمَمَةٍ فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لَنَا فِيْهَا رِزْقًا فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ۔ (رواہ ابوداؤد)

ہڈی سے، گوبر سے، کوئلے سے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے ہمارے لئے انمیں رزق۔ تو منع فرمایا ہم کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے اس سے۔

﴿باب السواک ترجمہ: مسواک کا باب﴾

(۳۹۵) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوْءٍ (رواہ البخاری)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی ہے کہ اگر نہ گراں ہوتا میری امت پر تو ضرور میں حکم فرماتا ان کو مسواک کرنے کا ہر وضو کے وقت۔

(۳۹۶) حدیث شریف: عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِیٍّ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَیِّ شَیْءٍ

ترجمہ: سیدنا حضرت شریح ابن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے پوچھا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کس کام سے

كَانَ يَبْدَءُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ۔ (رواہ مسلم)

شروع فرماتے تھے پیارے رسول اللہ ﷺ جب تشریف لاتے اپنے کاشانۂ اقدس میں؟ فرمایا حضرت عائشہ نے مسواک سے۔

(۳۹۷) حدیث شریف: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ جب اُٹھتے تہجد کیلئے تو ملتے اپنے دہن اقدس کو مسواک سے۔

(۳۹۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ دس چیزیں امور فطرت میں سے ہیں، مونچھ کم کرنا اور داڑھی بڑھانا

وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ

اور مسواک کرنا اور پانی لینا ناک میں اور ناخن کٹانا اور دھونا انگلیوں کے پورے کا اور بغل کے بال اُکھیڑنا اور موئے زیر ناف مونڈنا

कि वुज़ू कर ऊँट के गोश्त की वजह से, उस ने पूछा मैं नमाज़ पढ़ूँ बकरियों के बंधने की जगह? तो फ़रमाया हाँ, उस ने पूछा, क्या नमाज़ पढ़ूँ मैं ऊँटों के बँधने की जगह? फ़रमाया नहीं।

333 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब पाए कोई तुम में से अपने पेट में कुछ फिर मुशतबा हो जाए उस पर कि निकला है उसके पेट से कुछ या नहीं तो वो न निकले मस्जिद से यहाँ जक कि सुन ले आवाज़ या पाऐ बदबू।

334 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नोश फ़रमाया दूध तो कुल्ली फ़रमाई और फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि इसमें चिकनाई है।

335 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अदा फ़रमाई नमाज़ें फतहे मक्का के दिन एक वुज़ू से और मसह फ़रमाया अपने चमड़े के मोजों पर, तो हज़रते उमर ने कहा प्यारे नबी से कि एक काम फ़रमाया है प्यारे नवी ने आज कि न करते थे उसको, तो फ़रमाया कि जान बूझ कर किया है मैंने इसको ऐ उमर।

336 हदीस शरीफ़:– हज़रते सुवैद बिन नोमान से मरवी, कि बेशक वो निकले प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ ख़ैबर के साल, यहाँ तक कि जब प्यारे रसूल थे मक़ामे सेहबा में और मक़ामे सेहबा ख़ैबर से क़रीब है तो प्यारे रसूल ने नमाज़ अदा फ़रमाई असर की, फिर मंगाया प्यारे

جسے وہ چاہیں حلال اور جسے حرام کریں (یا نبی)

جس نماز کے لئے وضو مسواک کے ساتھ کیا جائے وہ بامسواک کی نماز ستر نمازوں سے افضل ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا گھر میں داخل ہوتے ہی مسواک فرمانا آپ کی نفاست ونظافت طبع کو ظاہر کرتا ہے اور اہل خانہ بھی اس سے خوش ہوتے ہیں۔

(۳۹۶) مسواک وضو کے علاوہ دوسرے مواقع پر بھی سنت ہے۔ مسواک داہنے ہاتھ میں لے کر اور چھنگلیا اور انگوٹھہ دونوں سروں کے نیچے رہیں اور بیچ کی تین انگلیاں مسواک کے اوپر رہیں۔ دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرے لمبائی میں نہ کرے۔ پہلے اوپر کے داہنے دانتوں میں پھر بائیں جانب کے اوپر کے دانتوں میں پھر داہنی جانب کے نیچے کے دانتوں میں پھر بائیں جانب کے نیچے کے دانتوں مین مسواک کرے۔ مسواک کرنے سے پہلے اور بعد میں مسواک کو دھونا چاہئے اور اسے پاک زمین پر کھڑا کر دیا جائے اور ریشے والی جانب کو اوپر رکھا جائے۔

(۳۹۷) مسواک کرنا استنجے سے پہلے بیدار ہونے کی بھی سنت ہے اور قبل وضو بھی سنت ہے۔ پیارے نبی ﷺ کے دندان مبارک اور دہن مبارک بدبو سے پاک تھے اب مسواک بدبو دور کرنے کیلئے نہیں بلکہ اپنی امت کو تعلیم دینے کیلئے مسواک کا اہتمام فرماتے تھے تاکہ میری امت جب میری سنت سمجھ کر مسواک کریگی تو دنیاوی فائدے بھی حاصل ہونگے اور اخروی فائدوں سے بھی مالا مال ہوگی کہ اجر وثواب ملیگا۔ اگر کفار ومشرکین ومنافقین مسواک کریں تو انہیں دنیاوی فائدے تو اسکے پہنچ سکتے ہیں مگر اُخروی فوائد سے محروم ہی رہینگے۔

(۳۹۸) ایک روایت میں داڑھی بڑھانے کی بجائے ختنہ کرانا ہے گویا کہ سب کو ملا لیا جائے تو یہ گیارہ کا عدد ہوگیا کہ یہ گیارہ چیزیں فطرت ہیں۔ فطرت کے لغوی معنیٰ تو پیدائش کے ہیں مگر اصطلاح شرع میں حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام کی ان سنتوں کو فطرت کہا جاتا ہے جن پر پیارے نبی ﷺ بھی عامل رہے ہوں۔ یوں بھی اس حدیث کے ایک دوسرے راوی نے لفظ فطرت کی بجائے لفظ سنت بھی ارشاد فرمایا ہے۔ حضرات انبیاء کرام کے طریقوں کو سنت اسی لئے فرمایا گیا ہے کہ وہ فطرت کے عین مطابق ہوتے ہیں۔ یہ گیارہ چیزیں تمام حضرات انبیاء کرام کی متفقہ تعلیم اور مشترکہ معمولات ہیں اور تمامی حضرات انبیاء کرام نے اپنی اپنی امتوں کو یہ سنتیں مرحمت فرمائیں کہ وہ ان پر عمل پیرا ہوکر دین ودنیا کی سعادتیں بٹوریں۔ بعض حضرات محدثین کرام نے ''فطرت'' سے دین اسلام مراد لیا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: ''تو سیدھا فرمایئے رخ کو اپنے دین کیلئے یکسو ہوکر بناڈالی ہوئی اللہ کی پیدا فرمایا لوگوں کو جس پر کوئی تبدیلی نہیں بنانے میں اللہ کے یہی دین ہے سیدھا اور لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے'' (البصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۹۸۰) قرآن کریم کی اس آیت کریمہ کی روشنی میں ''فطرت'' کا سیدھا سادہ مطلب یہ ہوگا کہ فطرت دین اسلام ہے اور یہ گیارہ چیزیں اسلام کی چیزیں اور اسلامی باتیں اور اسلامی احکام ہیں بعض محدثین کرام نے فرمایا کہ فطرت سے مراد انسان کی اپنی فطرت وجبلت ہے یہ گیارہ چیزیں خود انسانی فطرت کا بھی تقاضہ ہیں کہ انسان نظافت ونفاست، پاکیزگی وطہارت، ایمان وعبات کو پسند کرتا ہے اب ان گیارہ باتوں کا قدرے تفصیل کیساتھ بیان کیا جاتا ہے (۱) مونچھ کم کرنا۔ مونچھیں اتنی ہوجائیں کہ اوپر والے ہونٹ کی سرخی ظاہر ہوجائے۔ اس سے زیادہ کرنا بھی منع ہے اور مونچھوں کو منڈوانا بھی ممنوع ہے بعض حضرات علماء کرام نے بحالت جنگ مونچھیں بڑھانے کی اجازت دی ہے۔ عام حالات میں مونچھیں بڑھانے میں قباحت یہ ہے کہ کھانے پینے کی چیزیں مونچھوں میں لگ جاتی ہیں۔ اور ناک سے نکلنے والی رطوبت بھی۔ اسلئے صفائی اور پاکیزگی کا تقاضہ یہ ہے کہ مونچھیں زیادہ بڑی نہ ہونے پائیں۔ اسلئے مونچھوں کو کم کرنے کا حکم فرمایا گیا۔ سیدنا امام الائمہ حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت آئی ہے کہ مونچھیں بھوؤں کی مقدار ہونا چاہئیں۔ فقیر قدیری نے بعض جاہلوں کی مونچھیں ایسی دیکھی ہیں کہ مونچھیں اوپر کرکے نوالہ منہ میں رکھتے ہیں اور پھر بھی مونچھیں کھانے میں سن جاتی ہیں اور انتہائی گھناونا منظر ہوتا ہے۔ مونچھیں کم کرانے میں کفار کی مخالفت بھی مطلوب ہے۔ مونچھوں کے دائیں بائیں دونوں کناروں کے بالوں کو نہ کاٹا جائے۔ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق

وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ قَالَ الرَّاوِيُّ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ۔ (رواہ مسلم)

اور خرچ کرنا پانی کا یعنی استنجاء کرنا۔ فرمایا راوی نے اور میں بھول گیا دسویں بات کو مگر یہ کہ ہو وہ کلی کرنا۔

(۳۹۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلسِّوَاكُ مُطَهِّرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ۔ (رواہ احمد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ مسواک پاکیزگی دینے والی ہے منھ کو اور پالنہار جل مجدہ کی خوشنودی کا سبب ہے۔

(۴۰۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلْحَيَاءُ وَيُرْوٰى وَالتَّعَطُّرُ اَلْخِتَانُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے چار چیزیں رسولوں کی سنتوں سے ہیں، شرم، اور روایت کیا گیا ختنہ بھی اور عطر لگانا اور مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔

(۴۰۱) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ اِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ۔ (رواہ احمد)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ نہیں سوتے تھے رات کو اور نہ دن کو کہ بیدار ہوتے مگر مسواک فرماتے اس سے پہلے کہ وضو فرماتے۔

(۴۰۲) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَاكُ فَيُعْطِيْنِي السِّوَاكَ لِاَغْسِلَهٗ فَاَبْدَاُ بِهٖ فَاَسْتَاكُ ثُمَّ اَغْسِلُهٗ وَاَدْفَعُهٗ اِلَيْهِ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے نبی ﷺ مسواک فرماتے، پھر عطا فرماتے مجھ کو مسواک کہ دھودوں میں اسکو، تو شروع کرتی میں اس سے کہ میں مسواک کرتی پھر میں اس کو دھوتی، پھر پیش کرتی میں اسکو پیارے نبی کو۔

(۴۰۳) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَرَانِيْ فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِيْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيْلَ لِيْ كَبِّرْ فَدَفَعْتُهٗ اِلَى الْاَكْبَرِ مِنْهُمَا۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ دکھایا مجھ کو خواب میں کہ میں مسواک کررہا ہوں ایک مسواک سے، تو آئے میرے پاس دو شخص، ایک دونوں میں کا بڑا ہے دوسرے سے، تو دی میں نے مسواک چھوٹے کو دونوں میں سے، تو فرمایا گیا مجھ سے بڑے کو دیدیجئے تو دی میں نے مسواک بڑے کو دونوں میں سے۔

नबी ने तोशा तो न हाज़िर किये गए मगर सत्तू, फिर प्यारे नबी ने हुक्म फ़रमाया उसका तो भिगोए गए. फिर तनावल फ़रमाए सत्तू प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने और खाए हमने भी. फिर खड़े हुवे नमाज़े मग़रिब के लिये तो प्यारे रसूल ने कुल्ली फ़रमाई और हमने भी कुल्ली की और वुज़ू न किया।

337 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं वुज़ू मगर आवाज़ से या बदबू से।

338 हदीस शरीफ़:– अमीरूल मूमिनीन हज़रते अली से मरवी. उन्होंने फ़रमाया कि मैं ने दरयाफ़्त किया (हज़रते मिक़दाद के वास्ते से) प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मज़ी के बारे में? तो प्यारे नबी ने फ़रमाया मज़ी से वुज़ू और मनी से गुस्ल करना है।

339 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कुँजी नमाज़ की तहारत है और तहरीमे नमाज़े तकबीर है और तहलीले नमाज़ सलाम है।

340 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब फुस्की मारे कोई तुम में से तो चाहिये कि वुज़ू करे और न जाओ तुम औरतों के पास उनके पिछले मक़ाम में।

341 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया बस दोनों आँखें बंधन हैं सुरीन का तो जब सो गई आँख खुल गया बंधन।

محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مونچھوں کا دندالہ جسکو عربی میں سبالہ کہتے ہیں اسکو چھوڑ دینا یعنی نہ کاٹنا سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بعض حضرات علماء کرام سے منقول ہے (لمعات شریف ص ۲۶۸) (۲) داڑھی بڑھانا۔ داڑھی یکمشت (چار انگل) رکھنا واجب ہے۔ اس سے تھوڑی زیادہ بھی جائز ہے۔ مگر حد اعتدال سے زیادہ نہ ہو زیادہ لمبی داڑھی مکروہ ہے۔ فقیر قدیری نے ایک مرتبہ دیکھا کہ ایک شخص ضرورت سے زیادہ لمبی داڑھی رکھے ہوئے تھا غالبًا اسکی داڑھی کی لمبائی پونے دو فٹ ہوگی کہ وہ شخص پیشاب کرنے بیٹھا تو اس نے اپنی داڑھی کو اپنے جنگاسوں میں دبالیا۔ کسی وجہ سے وہ داڑھی جنگاسے سے نکل گئی اور پیشاب میں لت پت ہوگئی اب اس شخص کیلئے یہ دردسر کہ وہ داڑھی کو سنبھالے یا کمربند پکڑے۔ حیرانی و پریشانی کے عالم میں اس شخص نے داڑھی کو چھوڑ دیا پھر تو اسکی ضرورت سے زیادہ لمبی داڑھی نے تمام کپڑوں کو بھی تربتر کردیا۔ داڑھی ایک مشت سے کم کرانا یا پوری داڑھی کترنا کہ چار انگل سے کم ہوجائے اور منڈوانا حرام ہے۔ ایسا کرنے والا شخص فاسق و گنہگار ہے۔ اسکی اذان و اقامت اور امامت بھی مکروہ ہے۔ داڑھی منڈوانا کفار و مشرکین کا طریقہ ہے (لمعات شریف) داڑھی چڑھانا' اس میں گرہ لگانا یا ریش بچہ کو کترنا مونڈنا جائز نہیں کیونکہ یہ بھی داڑھی کے حکم میں ہے۔ اگر عورت کے داڑھی نکل آئے تو اسے منڈوا دینا چاہئے۔ ٹھوڑی کے نیچے والے بال جب یکمشت سے بڑھ جائیں تو یکمشت سے زیادہ کٹادے اور اسی مناسبت سے اسکے آس پاس کا حلقہ بنالیا جائے جیسا کہ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ تھا (بخاری شریف) اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے: "کہا ہارون نے اے میری ماں کے بیٹے نہ پکڑیں آپ داڑھی میری (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۷۵۸) چھوٹی داڑھی ہاتھ میں نہیں آتی لہٰذا قرآن کریم کی اس آیت کریمہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ داڑھی ایک مشت ہونا حضرات انبیاء کرام کی سنت ہے۔ ایک مشت داڑھی کا ثبوت قرآن کریم سے بھی ہوگیا۔ انشاء المولی القدیر داڑھی کا ایک مکمل باب آپ مداری شریف میں مطالعہ فرمائینگے۔

(۳) مسواک کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے کہ "اور جب آزمایا ابراہیم کو انکے مالک نے چند باتوں سے تو انہوں نے پورا کردیا انکو (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۵) اب اس آیت کریمہ میں چند باتوں کی ایک تفسیر بھی ملاحظہ فرمائیں۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ اس سے دس چیزیں مراد ہیں (۱) مونچھیں کتروانا (۲) کلی کرنا (۳) ناک میں صفائی کیلئے پانی کا استعمال کرنا (۴) مسواک کرنا (۵) سر میں مانگ نکالنا (۶) ناخن ترشوانا (۷) بغل کے بال دور کرنا (۸) ناف کے نیچے کے بال صاف کرنا (۹) ختنہ (۱۰) پانی سے استنجاء کرنا۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۵۵) قرآن کریم کی اس تفسیر مبارک سے معلوم ہوا کہ سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی جن چیزوں سے آزمائش لی گئی تھی ان میں سے ایک مسواک بھی ہے۔ اسطرح مسواک کرنے کا ثبوت قرآن کریم سے بھی ہوجاتا ہے۔ اور مسواک آزمائش کے مواقع پر کامیابی میں بھی معاون ہے۔ اس سے بھی مسواک کی عظمت وفضیلت معلوم ہوتی ہے۔ مسواک حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام کی سنت ہے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی بھی سنت ہے (۴) وضو میں ناک میں پانی ڈالنا سنت اور غسل جنابت میں فرض ہے اور روزے کی حالت میں ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا ممنوع ہے۔ ناک میں پانی ڈالنے کا طریقہ یہ ہے کہ تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھائے وہاں تک جہاں نرم گوشت ہوتا ہے کہ ہر مرتبہ اس پر پانی بہہ جائے۔ اور روزے دار نہ ہو تو ناک کی جڑ تک پہونچائے پانی کا کام داہنے ہاتھ سے کرے اور ناک سنکنے صفائی کرنے کا کام بائیں ہاتھ سے کرے۔ (۵) ناخن کٹانا۔ کہ پہلے داہنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کرکے چھنگلی پر ختم کرے پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے شروع کرکے انگوٹھے پر ختم کردے اور پھر داہنے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخن لے۔ پھر داہنے پاؤں کی چھنگلی سے شروع کرے اور بائیں پاؤں کی چھنگلی پر ختم کرے۔ ناخن جمعہ کے دن کٹوانا مستحب ہے اور جمعرات کو بعد نماز عصر بہت اچھا ہے۔ ناخن ہر ہفتہ یا پندرہ دن یا زیادہ سے زیادہ ایک ماہ میں کٹوانا چاہئیں چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑے۔ کیونکہ ناخنوں کے نیچے گندگی میل کچیل کے روپ میں جمع

(۴۰۴) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَاجَاءَ نِیْ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَطُّ اِلَّا اَمَرَنِیْ بِالسِّوَاكِ لَقَدْ خَشِیْتُ اَنْ اُحْفِیَ مُقَدَّمَ فِیَّ. (رواہ احمد)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں آتے میرے پاس جبریل علیہ السلام کبھی مگر عرض کیا مجھ سے مسواک کرنے کو تو خوف ہوا مجھے یہ کہ میں چھیل ڈالوں اگلے حصے کو اپنے منہ کے۔

(۴۰۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ اَكْثَرْتُ عَلَیْكُمْ فِی السِّوَاكِ. (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بلاشبہ بہت بتایا ہے میں نے تم کو مسواک کے بارے میں۔

(۴۰۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَفْضُلُ الصَّلٰوةُ الَّتِیْ یُسْتَاكُ لَهَا عَلَی الصَّلٰوةِ الَّتِیْ لَا یُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِیْنَ ضِعْفاً. (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے فضیلت رکھتی ہے وہ نماز کہ مسواک کی جائے جس کے لئے اُس نماز پر جس کے لئے مسواک نہ کی جائے، ستر درجے۔

(۴۰۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ السواك الفطرة. (رواہ ابو نعیم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے مسواک کرنا دین فطرت ہے۔

(۴۰۸) حدیث شریف: قال رسول الله ﷺ خمس من سنن المرسلین الحیاء والحلم والحجامة والسواك والتعطر. (رواہ البزار فی المجمع)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے پانچ چیزیں حضرات رسولان عظام کی سنت سے ہیں۔ شرم اور برد باری اور پچھنے لگوانا اور مسواک کرنا اور خوشبو لگانا۔

(۴۰۹) حدیث شریف: قال رسول الله ﷺ اربع من سنن المرسلین الختان والعطر والسواك والنكاح (رواہ احمد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے چار چیزیں حضرات رسولان عظام کی سنت ہیں۔ ختنہ اور خوشبو لگانا اور مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔

---

342 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सुरीन की बंदिश आँखें हैं जो सोया तो चाहिये वो वुज़ू कर ले।

343 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के प्यारे अस्हाब इन्तेज़ार फ़रमाते थे इशा का, यहाँ तक कि झुक जाते थे उनके सर, फिर पढ़ते थे नमाज़ और वुज़ू नहीं फ़रमाते थे।

344 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक वुज़ू लाज़िम है उस पर जो सोया लेट कर क्योंकि जब वो लेटेगा तो ढीले हो जाएँगे उसके जोड़।

345 हदीस शरीफ़:– सवाल किया गया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से वुज़ू करने के बाद आदमी का अपने उज़्वे ख़ास को छूने के बारे में, फ़रमाया प्यारे रसूल ने और नहीं है वो मगर एक हिस्सा उसका।

346 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम बोसा लेते थे अपनी बअज़ अज़्वाजे मुताहरात का, फिर नमाज़ अदा फ़रमाते और वुज़ू न फ़रमाते।

347 हदीस शरीफ़:– तनावल फ़रमाया रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बकरी का शाना, फिर पोछा आपने दस्ते मुबारक को उस टाट से जो था आपके नीचे, फिर खड़े हो गए और नमाज़ पढ़ी।

348 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मूमेनीन हज़रते उम्मे सलमा ने फ़रमाया कि मैं ले गई प्यारे नबी सल्लल्लाहो

ہوجاتی ہے اسلئے شریعت نے انکو کٹانے کا حکم فرمایا اور مقصد ناخن کٹانے میں یہ ہے کہ میل جو جمع ہوجاتا ہے انکے نیچے وہ ناپسندیدہ ہے (طحاوی) ناخن کسی بھی دھاردار آلہ سے کاٹے جاسکتے ہیں۔ لیکن ناخنوں کا دانتوں سے کاٹنا مکروہ ہے اس سے برص اور جنون کی بیماریاں پیدا ہوسکتی ہیں ناخنوں کو دفن کرنا بہتر ہے۔ وضو وغسل کی جگہ اور بیت الخلاء میں ڈالنا مکروہ ہے اس سے مصیبت و بلا پیدا ہوتی ہے۔ (۶) انگلیوں کے جوڑوں کا دھونا۔ انگلیوں کی گانٹھیں اور انکے اوپر کی کھال جو چنٹ دار ہوتی ہے اس میں میل کچیل جمع ہوجاتا ہے۔ خاص کروہ لوگ جو ایسا کام کاج کرتے ہیں جن میں میل وکچیل گرد وغبار کا جسم پر زیادہ اثر ہوتا ہے یا کھانا وغیرہ کھانے کے بعد چکنائی۔ اور کھانے کے ذرات انگلیوں کے جوڑوں میں رہ جاتے ہیں انکے دھونے کی تاکید فرمائی جارہی ہے۔ اگر چہ حدیث شریف میں ہاتھ کے جوڑوں کا ذکر ہے مگر حضرات فقہائے کرام نے بدن کے تمام ایسے مقامات کا بھی یہی حکم تحریر فرمایا ہے جن میں میل کچیل، گرد وغبار اور گندگی جمع ہوجاتی ہے ان تمام کا دھونا بھی نفاست ونظافت اور عموم سنت میں داخل ہے۔ جیسے کان کا سوراخ بغلیں اور ناف وغیرہا۔ (۷) بغل کے بال اکھاڑنا۔ بغلوں کے بالوں کا اکھاڑنا سنت ہے اور منڈوانا بھی جائز ہے۔ بغلوں کے بال اکھاڑنے میں بال دیر سے نکلتے ہیں۔ اور بدبو بھی کم پیدا ہوتی ہے۔ اور دوبارہ بال جمتے ہیں تو چبھتے بھی نہیں ہیں۔ بغلوں کے بال بھی خود ہی صاف کرے۔ بلاضرورت شرعیہ حجام وغیرہ سے صاف کرانا بہتر نہیں ہے۔ بغلوں کے بال صاف کرنے میں بال صفا صابن یا پاؤڈر یا کریم بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ (۸) موئے زیر ناف مونڈنا۔ بال زیر ناف مونڈنا سنت ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ استرے سے صاف فرماتے تھے۔ موئے زیر ناف کو قینچی سے کترنا خلاف سنت ہے۔ سرین (چوتڑوں) کے بال بھی صاف کرنا مستحب ہے۔ عورتوں کو اپنی شرمگاہ کے بال اکھاڑنا اولیٰ ہے کیونکہ شوہر کو رغبت زیادہ ہوتی ہے۔ مرد کے مقابلے میں عورت کو ننانوے حصے شہوت زیادہ ہوتی ہے۔ موئے زیر ناف اکھاڑنے سے مرد کی شہوت کمزور ہوتی ہے اور مونڈنے سے شہوت مضبوط ہوتی ہے تو عورتوں کے حسب حال اکھاڑنا ہے اور مردوں کے حسب حال مونڈنا ہے تاکہ "بیلنس" ہوجائے۔ ناخن کٹوانا، موئے بغل، موئے زیر ناف صاف کرنا اور لبیں بنانا یہ چاروں کام چالیس دن کے اندر اندر کرلینا چاہئیں۔ چالیس دن سے زیادہ مکروہ ہے۔ عورت ومرد کیلئے بال صفا صابن یا پاؤڈر یا کریم کا استعمال بھی جائز ہے۔ (۹) چھوٹی بڑی ضروریات سے فارغ ہونے کے بعد استنجاء پانی سے کرنا سنت ہے اگر نجاست مخرج سے نہ بڑھی ہو اور اگر بڑھ جائے اور نجاست روپے بھر سے زیادہ ہو تو پانی سے استنجاء کرنا فرض ہے۔ پانی کے استعمال سے پیشاب کا قطرہ بھی رک جاتا ہے۔ (۱۰) کلی کرنا۔ یہ وضو میں سنت ہے اور غسل جنابت میں فرض ہے کہ بغیر اسکے غسل ہی نہ ہوگا۔ کلی اسطرح کرنا چاہئے کہ منہ کے ہر پرزے گوشت ہونٹ سے حلق کی جڑ تک پانی بہہ جائے کلی داہنے ہاتھ سے کرنا چاہئے یہ بھی سنت ہے۔ (۱۱) لڑکے کا ختنہ کرنا سنت ہے۔ ساتویں دن سے لیکر سات سال تک کسی بھی وقت ختنہ کرادی جائیں۔ یہ کام بلوغ سے پہلے ہونا ضروری ہے چونکہ بعد بلوغ ستر غیر کے سامنے کھولنا حرام ہے۔ البتہ اگر کوئی جوان دولت ایمان سے مالا مال ہوجائے تو اسکا نکاح ایسی عورت سے کردیا جائے جو ختنہ کرنے کا کام جانتی ہو کہ وہ ختنہ کردے یا پھر اگر ہمت وحوصلہ ہو تو اپنی ختنہ خود کرے اسکے علاوہ جائز نہیں۔ ان تمام کی تمام گیارہ چیزوں کا تعلق صفائی ستھرائی پاکیزگی سے ہے اور یہ تمام چیزیں تمام حضرات انبیاء کرام کی سنت ہیں تمام ہی مسلمانوں کو ان پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔ سیدنا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہر ملت کے کچھ خصوصی نشانات ہوتے ہیں جن سے وہ ملت پہچانی جاتی ہے یہ دس چیزیں ملت مسلمہ کا ٹریڈ ہیں۔ ملت حنفیہ میں یہ عصراً بعد عصر چلی آرہی ہیں اس وجہ سے انکو فطرت فرمایا گیا ہے۔

(۳۹۹) مسواک کرنے میں دین ودنیا کی بھلائیاں ہیں۔ یہ مسواک بہ نیت سنت وعبادت ہو۔ کفار کی مسواک اور مسلمانوں کی عادتاً مسواک اگر چہ منہ کی صفائی تو کریگی مگر خوشنودئ الٰہی کا سبب نہ ہوگی۔ مسواک کرنے میں بہت فوائد ہیں جو ہم اخیر میں لکھیں گے مگر اس حدیث شریف میں دو فوائد بیان ہوئے ہیں وہ اہم ہیں کیونکہ

باقی فوائد بھی انہیں میں داخل ہیں کہ رب راضی تو سب راضی پھر کیا کمی ہے۔ اور منہ کی صفائی سے معدے کی قوت بڑھتی ہے اور بہت سی بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مسواک کو لازم کرلو کہ ہمیشہ کرتے رہو کیونکہ اسمیں خوشنودئ رب کریم ہے اور مسواک کی وجہ سے نماز کا ثواب ننانوے گنا یا چار سو گنا تک بڑھ جاتا ہے۔

(۴۰۰) سنت دو طرح کی ہوتی ہیں ایک سنت قولی دوسرے سنت فعلی۔ چنانچہ نکاح کرنا حضرت یحیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کی سنت قولی ہے سنت فعلی نہیں کیونکہ آپ نے اپنے متبعین کو نکاح کرنے کی رغبت ضروری دی ہے۔ حیاء سے مراد وہ دینی شرم ہے کہ جو بندے کو برائیوں سے روکدے۔ ختنہ سنت ابراہیمی ہے کہ حضرت ابراہیم سے لیکر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ تک ہر نبی کے دین میں رہی۔ سیدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مندرجہ ذیل حضرات انبیاء کرام ختنہ شدہ پیدا ہوئے ہیں۔ (۱) حضرت آدم (۲) حضرت شیث (۳) حضرت نوح (۴) حضرت ہود (۵) حضرت صالح (۶) حضرت لوط (۷) حضرت شعیب (۸) حضرت یوسف (۹) حضرت موسیٰ (۱۰) حضرت سلیمان (۱۱) حضرت زکریا (۱۲) حضرت عیسیٰ (۱۳) حضرت حنظلہ ابن صفوان جو نبی تھے اصحاب الرس کے (۱۴) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ عطر سے مراد مطلقاً خوشبو ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ مشک بھی استعمال فرماتے تھے اور آپکو گلاب کی خوشبو محبوب تھی نیز یہ کہ خوشبو کا استعمال بھی مطلق ہے کہ کپڑوں میں لگائی جائے یا جسم پر لگائی جائے۔

(۴۰۱) مسواک کرنا ہر اس موقع پر سنت ہے جہاں منہ میں بدبو پیدا ہونے کا احتمال ہو۔ تاکہ مسواک کرنے سے منہ کی بو ختم ہوجائے اور منہ صاف ہوجائے اور مسواک کرنے سے منہ کی بدبو رفع ہوجانے سے عام مجالس میں منہ سے بدبو نہ آنے سے اچھا معلوم ہوتا ہے اور اگر منہ سے بدبو آئے تو عام نفرت و گھن کا ماحول برپا ہوجاتا ہے۔ پیلو کی مسواک پائیریا کی دشمن ہے۔

(۴۰۲) اس حدیث شریف میں دلیل ہے اس بات پر کہ مسواک دھو کر کرنی چاہئے اور مسواک کرنے کے دوران بھی دو بار دھولیا جائے اور پھر دھو کر ہی رکھی جائے۔ مسواک نرم ہونا چاہئے تاکہ مسوڑوں کو نقصان نہ پہنچے مسواک دوسروں سے بھی دھلوائی جاسکتی ہے۔ دوسرے کی مسواک بھی کرسکتا ہے اگر مسواک کا مالک ناراض نہ ہو۔ پیارے نبی ﷺ کا لعاب دہن شریف برکت کیلئے استعمال کرنا سنت صحابۂ کرام ہے۔ بزگان دین کے لعاب دہن سے برکت حاصل کرنا اچھا ہے۔ سیّدنا تاج الاولیاء قطب زماں حضرت علامہ الحاج شاہ سیّد محمد عبد القدیر میاں پلی بھیت شریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر مریضوں پر لعاب دہن ڈالتے تھے اور مریض دیکھتے ہی دیکھتے صحت مند ہوجاتے تھے۔ شعر:

آپکی خدمت پاک میں مرشدی کتنے بیمار آتے ہیں بہر شفا
فضل رب سے ملی ان سبھی کو شفاء آپنے جن پہ ڈالا لعاب دہن

سیّدتنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سیدنا علیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی مسواک لیکر حضور سے پہلے اپنے منہ میں پھیر لیتی تھیں کہ لعاب دہن کی برکتوں سعادتوں سے مالا مال ہوں پھر دھو کر اسلئے پیش کرتیں تاکہ جو مسواک کرنا باقی رہ گیا ہے اس کو پورا فرمالیں ورنہ عورتوں کیلئے مستحب یہ ہے کے بجائے مسواک کے مِسی استعمال کریں یا انگلی سے دانت صاف کریں کیوں کہ عورتوں کے مسوڑے کمزور ہوتے ہیں۔

(۴۰۳) یہ واقعہ خواب کا ہے مگر نبی کا خواب بھی وحی الٰہی ہوتا ہے۔ یہ دو شخص دو فرشتے ہونگے جو شکل انسانی میں آئے ہوسکتا ہے کہ دونوں ایک ہی طرف ہوں اور چھوٹا پیارے نبی ﷺ سے قریب ہو۔ مگر حکم خدا ہوا کہ قرب پر بڑائی کو ترجیح دیجائے اگر کسی کو مسواک یا اور کوئی چیز دینا ہے تو پہلے بڑے کو دیجائے بشرطیکہ دونوں ایک ہی جانب ہوں اگر دونوں طرف ہوں تو پھر پہلے دائیں طرف والے کو دیجائے بعد میں بائیں طرف والے کو دیجائے جیسا کہ احادث کریمہ میں وارد ہے۔

(۴۰۴) حضرت جبرئیل امین علیہ السلام کا عرض کرنا تعلیم سنت اور اہمیت سنت کیلئے تھا۔ سیدنا علیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو حالت بیداری میں بھی اور حالت خواب میں بھی مسواک کا طریقہ و تاکید

بار بار کی گئیں تا کہ امت مسلمہ مسواک کی اہمیت کو خوب اچھی طرح سے جان لے، سمجھ لے اور اس پر عمل کر کے دونوں جہاں کی نعمتوں سعادتوں سے بہرہ ور ہو۔

(۴۰۵) سیدنا علی حضرت پیارے نبی ﷺ نے بار بار اور ہر طرح اپنی امت کو مسواک کی ترغیب دی۔ کبھی اسکے دینی، اخروی فائدے بیان فرمائے اور کبھی دنیوی اور خود عمل کر کے بھی دکھایا تا کہ تم بھی بہ رغبت سنت سمجھ کر مسواک کرتے رہو اس بیان سے مسواک کی افضلیت جتانا مقصود ہے اور اسکی تاکید مقصود ہے مسواک کرنا فرض نہیں ہے۔

(۴۰۶) ستر گنا ثواب یہ زیادتیٔ ثواب کو بیان کرنے کیلئے ہے۔ بعض حضرات علماء کرام نے فرمایا ہے کہ کبھی سنت کا ثواب فرض و واجب سے بھی بڑھ جاتا ہے جیسے نماز پنجگانہ کیلئے جماعت واجب ہے اور جمعہ وعیدین کیلئے فرض ہے مگر اس کا ثواب ستائیس گنا ہے۔ اور مسواک کرنا سنت ہے اس کا ثواب ستر گنا ہے۔ اسی طرح سلام کرنا سنت ہے اور سلام کا جواب دینا فرض ہے مگر سلام کرنے کا ثواب سلام کا جواب دینے سے زیادہ ہے۔

(۴۰۷) مسواک کرنا سنت ہے مسواک کرنا دین ہے مسواک کرنا اچھی خصلت ہے مسواک کرنا پسندیدہ عادت ہے اور ان سب صورتوں میں اجر و ثواب یقینی ہے۔

(۴۰۸) مسواک کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ ہے کہ یہ حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام کی سنت ہے بڑے خوش بخت ہیں وہ مسلمان جو مسواک کی پابندی کرتے ہیں اور دین و دنیا کے فائدے اٹھاتے ہیں۔

(۴۰۹) بزرگان دین فرماتے ہیں کہ ان لوگوں پر تعجب ہے جو مسواک جیسی اہم سنت کو ترک کر دیتے ہیں جس کے بارے میں احادیث کریمہ بکثرت وارد وموجود ہیں حق یہ ہے کہ مسواک کا چھوڑنا یہ مسلمانوں کا بڑا خسارہ ہے۔

(۴۱۰) حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی پاکیزہ تعلیمات و عادات میں سے مسواک ہے لہٰذا ہر مسلمان کو اس پاکیزہ عادت کو اپنانا چاہئے اور اس سنت کریمہ کا خوگر ہونا چاہئے اسی طرح سحری میں تاخیر افطار میں جلدی کرنا چاہئے اس میں بھی روزے داروں کی خیر خواہی کا جذبہ موجزن ہے کہ اِدھر تو سحری میں تاخیر اُدھر افطار میں جلدی تا کہ روزے دار کو روزے کے درمیان زیادہ مشقت نہ اٹھانا پڑے مگر سحری میں اتنی تاخیر بھی نہ ہو کہ سحری کا اوقت ختم ہو جائے اور افطار میں اتنی جلدی بھی نہ ہو کہ وقت سے پہلے افطار ہو جائے۔ ان مذکورہ احادیث کریمہ میں حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام علیہم السلام کی جن سنتوں کا ذکر ہوا ہے ان کی تعداد مندرجہ ذیل ہے (۱) مونچھیں کم کرنا (۲) داڑھی بڑھانا (۳) مسواک کرنا (۴) ناک میں پانی لینا (۵) ناخن کٹوانا (۶) انگلیوں کے جوڑوں کا دھونا (۷) بغل کے بال اکھاڑنا (۸) موئے زیر ناف مونڈنا (۹) استنجاء کرنا (۱۰) کلی رنا (۱۱) ختنہ کرانا (۱۲) شرم کرنا (۱۳) برد باری (۱۴) پچھنے لگوانا (۱۵) خوشبو لگانا (۱۶) نکاح کرنا (۱۷) سحری میں تاخیر کرنا (۱۸) افطاری میں جلدی کرنا۔

(۴۱۱) ان سنتوں پر عمل کرنے کے بعد گندگی وگھن کی ارتھی سج جاتی ہے یہ چیزیں بدبو پیدا کرتی ہیں اور بدبو سے نفرت وگھن کا ماحول برپا ہونا تجربہ شدہ ہے جو لوگ مسواک کے عادی نہیں ہوتے اور منہ ودانتوں کی صفائی کا اہتمام نہیں کرتے ان سے منہ ملا کر بات کرنا دوبھر ہو جاتا ہے۔ ناخنوں کے بارے میں ایک مصری ڈاکٹر کی ریسرچ بھی فقیر قدیری کی نظر سے گزری کہ بیماری کے جراثیم زیادہ تر ناخنوں کے اندر میل کچیل کے روپ میں رہتے ہیں اور وہ خوردونوش کے موقع پر پیٹ میں داخل ہو کر بیماریوں کو جنم دیتے ہیں اور ایسا ہی کچھ حال مونچھوں اور زیر ناف کے بالوں کا ہے کہ بہت جلد ان میں بدبو پیدا ہو کر گھن کا ماحول بناتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ گھن کا خاتمہ اور پاکیزگی کا بول بالا دیکھنا پسند فرماتے ہیں۔

(۴۱۲) سیّدنا امیر المومنین حضرت مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنی خوبصورت دل میں اترنے والی بات ارشاد فرمائی ہے کہ منہ سے قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے الفاظ قرآن منہ کے راستے ہی باہر آتے ہیں لہٰذا اس راستے کو پاک وصاف رکھا جائے اس میں کلام الٰہی کی تعظیم وتوقیر بھی ہوگی جو بلا شبہ خوشنودیٔ رب کا زرّیں ذریعہ ہے سیّدنا حضرت علامہ عینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مسواک کی ضرورت نماز، تلاوت قرآن، وقت وضو اور بھی

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

(۴۱۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُلٰثٌ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُرْسَلِیْنَ تَعْجِیْلُ الْفِطْرِ وَتَاخِیْرُ السَّحُوْرِ وَالسِّوَاکُ اَخْرَجَہٗ۔ (رواہ الطبرانی فی المجمع)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے تین چیزیں حضرات رسولان عظام کی پاکیزہ عادات سے ہیں۔ افطاری میں جلدی کرنا اور سحری کھانے میں دیر کرنا اور مسواک کرنا۔

(۴۱۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلطَّھَارَۃُ اَرْبَعٌ قَصُّ الشَّارِبِ وَحَلْقُ الْعَانَۃِ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ وَالسِّوَاکُ۔ (رواہ البزاز والطبرانی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے پاکی چار قسموں کی ہے۔ مونچھیں کاٹنا اور موئے زیر ناف مونڈنا اور ناخن کاٹنا اور مسواک کرنا۔

(۴۱۲) حدیث شریف: عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ اَفْوَاھَکُمْ طُرُقُ الْقُرْاٰنِ فَطَھِّرُوْھَا بِالسِّوَاکِ۔ (رواہ ابن ماجۃ)

ترجمہ: امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی بیشک تمہارے منہ راستے ہیں قرآن کریم کے تو خوب پاک کیا کرو ان راستوں کو مسواک کے ذریعے

(۴۱۳) حدیث شریف: عَنِ الْعَامِرِیِّ کَانُوْا یَدْخُلُوْنَ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ تَدْخُلُوْنَ عَلَیَّ قُلْحًا اِسْتَاکُوْا۔ (رواہ البزاز والطبرانی والبغوی وابن حبان)

ترجمہ: سیدنا حضرت عامری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ لوگ حاضر ہوتے تھے پیارے نبی ﷺ کے حضور تو فرمایا پیارے نبی نے حاضر ہوتے ہو تم میرے حضور اس حالت میں کہ دانت پیلے ہیں۔ مسواک کیا کرو۔

(۴۱۴) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَ اِنَّ مِنْ نِعَمِ اللّٰہِ عَلَیَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم تُوُفِّیَ فِیْ بَیْتِیْ وَیَوْمِیْ وَبَیْنَ سَحْرِیْ وَنَحْرِیْ وَاِنَّ اللّٰہَ جَمَعَ

ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے مجھ پر یہ بھی ہے کہ بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ کو وفات دی گئی میرے گھر میں اور میری باری کے دن اور میری ہنسلی اور میرے سینے کے درمیان اور بیشک اللہ تعالیٰ نے جمع فرمایا

अलैहे वसल्लम की बारगाह में भुनी हुई चाँप, तो तनावल फ़रमाया प्यारे नबी ने उसमें से, फिर खड़े हो गए प्यारे नबी नमाज़ के लिये और प्यारे नबी ने वुज़ू न फ़रमाया।

349 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू राफ़े से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि मैं गवाही देता हूँ कि मैं भूनता था प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के लिये बकरी का पेट, फिर प्यारे रसूल नमाज़ पढ़ते और वुज़ू न फ़रमाते।

350 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू राफ़े से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि हदया की गई उनको एक बकरी तो डाल दिया उसको हाँडी में, फिर तशरीफ़ लाए प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम, तो फ़रमाया ऐ अबू राफ़े, यह क्या है? हज़रते राफ़े ने अर्ज़ किया बकरी है जो हदया की गई है हमको या रसूलुल्लाह! फिर पका लिया हमने उसका हाँडी में, फ़रमाया पेश करो मुझ को एक दस्त ऐ अबू राफ़े!, तो मैंने पेश की प्यारे रसूल को एक दस्त, फिर फ़रमाया पेश करो मुझको दूसरी दस्त तो पेश की मैंने प्यारे रसूल को दूसरी दस्त, फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने पेश करो मुझको एक और दस्त, हज़रते अबू राफ़े ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह बस बकरी की दो ही दस्त होती हैं, तो फ़रमाया अबू राफ़े से प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ख़बरदार! बेशक तू अगर चुप रहता तो पेश करता रहता तू दस्त पर दस्त जब तक चुप रहता, फिर तलब फ़रमाया पानी, फिर कुल्ली फ़रमाई और धोए पोरे अपनी उंगिलियों के, फिर खड़े

زیادہ ہو جاتی ہے (البنایہ) سیدنا حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک اور روایت بھی منقول ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب بندۂ مومن مسواک کر کے نماز پڑھتا ہے تو ایک فرشتہ اسکے پیچھے کھڑا ہو جاتا ہے اور وہ تلاوت قرآن کریم سنتا رہتا ہے اور اس قرآن پڑھنے والے بندۂ مومن سے قریب ہو جاتا ہے اور اپنا منہ اس بندۂ مومن کے منہ پر رکھ دیتا ہے پھر جو کلمۂ قران کریم بھی اسکے منہ سے نکلتا ہے وہ فرشتے کے منہ پر واقع ہوتا ہے اس لئے اپنے منہ کو قرآن کریم کیلئے پاک وصاف رکھا کرو۔

(۴۱۳) دانتوں کی صفائی نہ کرنے سے دانت پیلے ہو جاتے ہیں پھر ان میں بدبو پھوٹنے لگتی ہے جو لوگوں کی تکلیف، نفرت، گھن کا باعث ہوتی ہے لہٰذا دانتوں کو پیلا نہ ہونے دیا جائے اور مسواک کے ذریعہ دانتوں اور منہ کی صفائی کیجائے اور دانتوں کو چمکایا جائے۔

(۴۱۴) پیارے نبی ﷺ کو مسواک کتنی محبوب تھی کہ آپنے وقت وصال تک بھی اسکو طلب فرمایا۔ حضرات فقہائے کرام فرماتے ہیں جنہیں اپنے دنیا سے جانے کا علم ہو جائے یا قرائن سے پتہ چل جائے تو نظافت و نفاست اور صفائی و پاکیزگی کا خوب اہتمام کریں۔ سیّدنا حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کفار نے جب قتل کا ارادہ کیا تو حضرت خبیب نے استرا لیکر اپنے بال صاف کئے۔ مرنے کے بعد بندے کی درباہ الٰہی میں حاضری ہوتی ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کو نظافت ونفاست پسند ہے اللہ تعالیٰ خود بھی نفیس نظیف ہے۔ حضرات بزرگان دین فرماتے ہیں کہ مسواک کرنے سے روح نکلنے میں آسانی ہوتی ہے (شرح الصدور)

(۴۱۵) اس حدیث شریف میں پیارے نبی ﷺ نے پیاری امت کو تعلیم دی کہ روز جمعہ ایمان والوں کیلئے عید کا دن ہے لہٰذا پوری صفائی ستھرائی کا اہتمام کریں نہائیں بھی اور مسواک بھی کریں اور خوشبو بھی لگائیں تا کہ طبیعت میں بھی فرحت و انبساط ہو اور مسلمانوں کے مجمع میں بھی بدبو کا باعث نہ بنیں اور جب مصافحہ و معانقہ کریں تو آپس میں کراہیت والی بھی کوئی بات نہ رہے تن بھی صاف ہو اور من بھی صاف ہو۔

(۴۱۶) سیدنا علیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ بحالت روزہ بھی مسواک کا اہتمام فرماتے تھے روزے میں بھی مسواک کرنا سنت ہے بعد زوال ہو کہ قبل زوال۔ روزے دار کیلئے تر یا خشک دونوں طرح کی مسواک کرنا درست ہے کہ مسواک خواہ پانی میں بھگوئی گئی ہو یا سبز درخت سے بنائی گئی ہو دونوں کا حکم ایک ہے (ہدایہ) سیدنا علیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا روزے دار کی اچھی عادتوں میں سے مسواک کرنا ہے (ابن ماجہ شریف)

(۴۱۷) سیدنا علیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اپنے سفر میں مذکوہ اشیاء کو اپنے ساتھ رکھتے مسواک تو اسلئے کہ منہ کی صفائی ہو جائے۔ قارورہ (پیشاب دانی) اس لئے کہ نہ جانے کہاں پیشاب کی حاجت ہو جگہ اس کے مناسب ہو کہ نہ ہو لہٰذا قارورہ اپنی ہمراہ رکھتے۔ کنگھا اسلئے کہ سفر میں ہوا کے دوش پر بال ادھر ادھر ہو جاتے اور بکھر جاتے ہیں اور چہرا بے زیب لگنے لگتا ہے لہٰذا کنگھا کر کے بکھرے اور الجھے ہوئے بال سلجھا لئے جائیں اور پھر اپنی زینت وآرائش کو آئینے کے ذریعہ دیکھ بھی لیا جائے کہ گرد وغبار کے آثار اور زلفوں کا پریشان ہونا تو نہیں ہے اور یہ سب کچھ تعلیم امت کیلئے تھا سیّدنا حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی انہوں نے سیّدتنا ام المومنین حضرت عائشۂ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ جب آپ سفر فرماتی تھی پیارے رسول اللہ ﷺ کیساتھ یا حج کرتیں یا غزوے میں جاتیں تو آپ پیارے رسول ﷺ کو زادراہ دیتی تھیں حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں زادِراہ دیتی تھی پیارے رسول ﷺ کو تیل اور کنگھا اور آئینہ اور قینچی اور سرمہ دانی اور مسواک۔ پیارے نبی ﷺ کی مسجد سے مسواک اور کنگھا کبھی الگ نہیں ہوتا جب آپ ریش مبارک میں کنگھا فرماتے تو آئینے کو بھی مشرف فرماتے۔ پیارے نبی ﷺ سفر میں حضر میں پانچ چیزوں کو ترک نہ فرماتے تھے آئینہ، سرمہ دانی، کنگھا، ڈھیلے، مسواک۔ پیارے نبی ﷺ دن رات میں کبھی اپنے سے مسواک کو جدا نہ فرماتے تھے بلکہ کاتب ومنشی کے قلم کی طرح اپنے کان پر لگائے رہتے تھے۔ بعض حضرات صوفیائے کرام عمامہ کے پیچ میں رکھتے تھے (شامی) حضرات صحابۂ کرام مسواک کو اپنی چادر کے پلوؤں میں اور اپنی پگڑیوں میں باندھتے تھے اور جب سوتے تو سر کے نیچے رکھ لیتے تھے (شرح السنہ) حضرات صحابۂ کرام میدان جنگ میں سخت معرکہ کے

بَيْنَ رِيْقِي وَرِيْقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ وَبِيَدِهِ سِوَاكٌ

میرے لعاب دہن کو اور انکے لعاب دہن کیساتھ انکے وصال شریف کے وقت۔ تشریف لائے حضرت عبدالرحمٰن ابن ابوبکر اور انکے ہاتھ میں مسواک تھی

وَاَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَرَفْتُ اِنَّهُ يُحِبُّ السِّوَاكَ

اور میں ٹیکہ دیے ہوئے تھی پیارے رسول اللہ کو، تو میں نے دیکھا انکو کہ دیکھ رہے ہیں مسواک کی طرف اور میں نے پہچان لیا کہ وہ پسند فرمارہے ہیں مسواک کو

فَقُلْتُ آخُذُهُ لَكَ فَاَشَارَ بِرَأْسِهِ اَنْ نَعَمْ فَتَنَاوَلْتُهُ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ

تو میں نے کہا کہ کیا لیلوں میں مسواک آپکے لئے؟ تو اشارہ فرمایا انہوں نے اپنے سر اقدس سے "ہاں" تو میں نے ان سے لیکر پیارے نبی کو دیدی، پیارے نبی کو مسواک سخت لگی

وَقُلْتُ اُلَيِّنُهُ لَكَ فَاَشَارَ بِرَأْسِهِ اَنْ نَعَمْ فَلَيَّنْتُهُ فَاَمَرَّهُ

میں نے کہا میں نرم کردوں مسواک آپ کیلئے، تو اشارہ فرمایا انہوں نے اپنے سر اقدس سے کہ "ہاں" تو میں نے اسکو ملائم کردیا، پھر دانتوں پر پھیرا انہوں نے اسکو

بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فِيْهَا مَاءٌ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ

پیارے نبی کے سامنے ایک برتن رکھا تھا جسمیں پانی تھا تو داخل فرمانے لگے اپنے ہاتھوں کو پانی میں، پھر پھیرتے دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرۂ اقدس پر

وَيَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٌ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ

اور فرماتے پیارے رسول لا الٰہ الا اللہ، بیشک موت کیلئے سختیاں ہیں۔ پھر ہاتھ اُٹھائے پیارے رسول نے تو عرض کرنے لگے اے اللہ تعالیٰ

فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى حَتّٰى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ۔ (رواہ البخاری)

شامل فرما رفیق اعلیٰ میں، یہاں تک کہ پیارے نبی کا وصال شریف ہوگیا اور آپکے اُٹھے ہوئے مبارک ہاتھ ڈھلک گئے۔

(۴۱۵) حدیث شریف: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمَعِ يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ میں مجمع سے اے مسلمانوں کی جماعت!

هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عِيْدُ الْمُسْلِمِيْنَ فَاغْتَسِلُوْا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طِيْبٌ فَلَا يَضُرُّهُ

یہ دن کہ بنایا ہے اللہ نے اس کو عید مسلمانوں کی، تو غسل کرو تم، اور جو شخص کہ ہو اس کے پاس خوشبو، نہیں نقصان دے گا اس کو

हुवे तो नमाज़ पढ़ी, फिर वापस तशरीफ़ लाए उनके पास तो पाया उनके पास ठंडा गोश्त, फिर तनावल फ़रमाया, फिर तशरीफ़ लाये मस्जिद में तो नमाज़ अदा फ़रमाई और छुवा पानी को।

351 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस बिन मालिक रज़ियल्लाहो तआला अन्हो से मरवी, उन्होंने फ़रमाया मैं और हज़रते उबइ और हज़रते अबू तलहा बैठे हुवे थे तो खाया हमने गोश्त और रोटी, फिर मँगाया मैंने पानी वुज़ू को तो उन दोनों ने फ़रमाया कि वुज़ू क्यूं करते हो? तो मैंने कहा इस खाने की वजह से जो हमने खाया है तो उन दोनों हज़रात ने फ़रमाया कि क्या तुम वुज़ू करते हो पाकीज़ा चीज़ों से, नहीं वुज़ू फ़रमाया इस से उस ज़ाते ग्रामी ने जो बेहतर हैं तुम से।

352 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि वुज़ू है हर बहने वाले खून से।

353 हदीस शरीफ़:– खड़ा हुवा एक देहाती तो पेशाब किया उस ने मस्जिद में तो पकड़ना चाहा उसको हज़राते सहाबा ए किराम ने तो फ़रमाया उन से प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने, छोड़ दो तुम इसको और बहा दो तुम इसके पेशाब पर एक डोल पानी, बस तुम भेजे गए हो आसानी करने वाले और नहीं भेजे गए हो तुम सख़्ती करने वाले।

354 हदीस शरीफ़:– हज़रते उम्म क़ैस बिन्ते मोहसिन से मरवी बेशक वो आई अपने ऐसे छोटे बच्चे को

وقت بھی اپنی اپنی مسواک اپنی اپنی تلواروں کے دستوں میں باندھ لیتے تھے اور جب نماز کیلئے وضوفرماتے تو مسواک فرماتے (کشف الغمہ)

(۴۱۸) مسواک کرنے کے بعد نماز پڑھنے سے ثواب میں خوب اضافہ ہوجاتا ہے۔ سیّدنا امیر المومنین حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ بنا مسواک کی نماز سے مسواک والی نماز کا اجرو ثواب ننانوے گنا اور چارسو گنا تک بڑھ جاتا ہے۔ ثواب کا یہ فرق اخلاص کی بناپر ہے جتنا اخلاص ہوگا اتنا ہی اجر وثواب زیادہ ملے گا۔ سیدنا حضرت علامہ شعرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جوشخص مسواک سے بے رغبتی کریگا وہ ہم میں سے نہیں ہے (کشف الغمہ) سیّدنا حضرت اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جوشخص قصداً نماز کو چھوڑ دیگا اسکی نماز باطل ہے یعنی غیر مقبول ہے (رواہ احمد والطبرانی) سیّدنا حضرت عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر کسی شہر کے تمام رہنے والے مسواک کا انکار کردیں تو امام وقت ان سے قتال کریگا جیسے مرتدین سے کیا جاتا ہے (تاتارخانیہ) سیّدنا حضرت حسان ابن عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مسواک کرنا آدھا ایمان ہے اور وضو کرنا آدھا ایمان ہے (شرح احیاء) حضرت حسان کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ وضونصف ایمان ہے اور مسواک نصف وضو ہے۔

(۴۱۹) سیدنا علیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی سیرت طیبہ کے فیضان کوکوئی کیا سمجھ سکتا ہے ایک مسواک کے اتنے فائدے بیان فرمائے گئے کہ انسانی عقل دنگ ہے فصاحت یہ اہل علم کا زیور ہے اگرکوئی یہ چاہتا ہے کہ وہ فصیح بن جائے تو پیارے نبی ﷺ کی سنت مسواک کواپنی عملی زندگی میں داخل ورائج کرے اور محافل ومجالس سے اپنی زبان کی تحسین وآفرین کے پھول حاصل کرے۔ سیّدنا امیر المومنین حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مسواک کرنا حافظے کو بڑھاتا ہے اور مسواک کرنے سے عقل میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ چار چیزیں عقل میں اضافہ کرتی ہیں (۱) فالتو باتوں کا ترک کرنا (۲) مسواک شریف کرنا (۳) بزرگان دین کی صحبت میں بیٹھنا (۴) حضرات علماء کرام کی مجالس میں شریک ہونا۔ سیّدنا حضرت مولا علی ہی سے منقول ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت اور مسواک کرنے سے بلغم دور ہوتا ہے (احیاء العلوم)

(۴۲۰) سیّدنا حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مسواک کو اپنے اوپر لازم کرلو اس سے غفلت نہ برتو کیوں کہ اس میں چوبیس خوبیاں ہیں اور ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور اسکی نماز کا ثواب ستر گنا بڑھ جاتا ہے اور کشادہ حالی ہوتی ہے غنا پیدا ہوتی ہے منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے مسوڑے مضبوط ہوجاتے ہیں دردسر میں آرام ملتا ہے داڑھ کا درد بھی کافور ہوجاتا ہے حضرات ملائکہ کرام مصافحہ کرتے ہیں چہرا منور ہوجاتا ہے دانت بھی چمکیلے ہوجاتے ہیں (عینی) سیّدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مسواک میں دس خوبیاں ہیں دانتوں کا ہراپن ختم کرتی ہے، بینائی کو بڑھاتی ہے، مسوڑوں کو مضبوط کرتی ہے، منہ کو صاف کرتی ہے، بلغم کو دور کرتی ہے حضرات ملائکہ کرام خوش ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے سنت کا اتباع ہوتا ہے نماز کے ثواب میں اضافہ ہوتا ہے بدن صحت مند ہوتا ہے۔ سیّدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مسواک کو لازم کرلو یہ بہت اچھی چیز ہے دانتوں کے پیلے پن کو ختم کرتی ہے، بلغم کو کھینچ کر نکالتی ہے، نظر کو صاف کرتی ہے، مسوڑوں کو مضبوط کرتی ہے، منہ کی گندگی کو ختم کرتی ہے، معدے کی اصلاح کرتی ہے، جنت میں درجات بڑھاتی ہے، فرشتے مسواک کرنے والے کی خوبیاں بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کو راضی اور شیخ نجدی شیطان لعین کو ناراض کرتی ہے۔

(۴۲۱) مسواک دین کی سنتوں میں سے ہے اس کا استعمال ہر وقت مسنون ہے جب کہ کوئی غیر مناسب موقع نہ ہو جیسے بیت الخلاء و استنجاء خانہ وغیرہ۔ مسواک داہنے ہاتھ سے کرنا چاہئے۔ سیّدنا حکیم ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ بائیں ہاتھ سے مسواک کرنا کار شیطانی ہے۔ مسواک کرنے میں بھی اعتدال پسندی کا مظاہرہ ہونا چاہئے کہ اس طرح کرنا چاہئے کہ نہ تو مسوڑوں کے چھلنے کا خطرہ ہو اور نہ دانتوں کی آب وتاب رخصت ہو میانہ روی سے مسواک کیجائے ورنہ مسوڑوں میں زخم ہوکر پائیریا بھی بن سکتا ہے۔ پیارے نبی ﷺ کا فرمان ذیشان ہے کہ ہرکام میں بہتر اس کا درمیانی ہے۔ دانتوں کو انگوٹھے اور کلمے کی انگلی سے مانجھنا بھی مسواک ہے

اَنْ یَمُسَّ مِنْهُ وَعَلَیْکُمْ بِالسِّوَاکِ۔ (رواہ فی المؤطا لامام محمد)

یہ کہ خوشبو ملے، اور لازم کرواپنے لئے مسواک کو۔

(۴۱۶) حدیث شریف: عَامِرُ بْنِ رَبِیْعَهُ رَأَیْتُهُ مَالَا اُحْصٰی یَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ۔ (رواہ ابن خزیمه)

ترجمہ: سیدنا حضرت عامر ابن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ میں نے دیکھا پیارے نبی کو بیشمار مسواک فرماتے اور پیارے نبی روزہ دار ہوتے۔

(۴۱۷) حدیث شریف: كَانَ اِذَا سَافَرَ حَمَلَ السِّوَاكَ وَالْقَارُوْرَةَ وَالْمُشْطَ وَالْمِكْحَلَةَ وَالْمِرْأَةَ۔ (رواہ ابو نعیم)

ترجمہ: جب پیارے نبی ﷺ سفر فرماتے تو اُٹھاتے مسواک اور قارورہ اور کنگھا اور سرمہ دانی اور آئینہ۔

(۴۱۸) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عُمَرَ صَلَاةٌ عَلٰی اَثَرِ سِوَاكٍ تَفْضُلُ مِنْ خَمْسٍ وَّسَبْعِیْنَ صَلَاةً بِغَیْرِ سِوَاكٍ۔ (رواہ ابو نعیم)

ترجمہ: سیدنا حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی جو نماز کہ مسواک کرنیکے بعد ہو وہ فضیلت رکھتی ہے پچھتر درجے بنا مسواک کی نماز پر

(۴۱۹) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَلسِّوَاكُ یَزِیْدُ الرَّجُلَ فَصَاحَةً۔ (رواہ ابن عدی فی الجامع)

ترجمہ: سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ مسواک کرنا بڑھاتا ہے آدمی کی فصاحت کو

(۴۲۰) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَلسِّوَاكُ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ۔ (رواہ الدیلمی فی الفردوس)

ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ مسواک کرنا شفاء ہے ہر مرض کیلئے سوائے موت کے۔

(۴۲۱) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَلسِّوَاكُ سُنَّةٌ فَاسْتَاكُوْا اَیَّ وَقْتٍ شِئْتُمْ۔ (رواہ الدیلمی فی الفردوس)

ترجمہ: سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ مسواک سنت ہے، تو مسواک کروتم جس وقت تم چاہو۔

﴿باب سنن الوضوء ترجمہ: وضوکی سنتوں کاباب﴾

(۴۲۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُكُمْ مِّنْ نَّوْمِهٖ فَلَا یَغْمِسْ یَدَهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب بیدار ہو کوئی تم میں کا اپنی نیند سے تو نہ ڈالے اپنے ہاتھ کو

فِی الْاِنَاءِ حَتّٰی یَغْسِلَهَا ثَلٰثًا فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

برتن میں یہاں تک کہ دھولے ہاتھ کو تین مرتبہ، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کہاں رات گزاری اسکے ہاتھ نے۔

लेकर जो खाना नहीं खाता था, प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में, तो बिठाया बच्चे को प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अपनी गोद में तो पेशाब कर दिया बच्चे ने प्यारे नवी के कपड़े पर तो मँगाया प्यारे नबी ने पानी तो बहाया उस कपड़े पर और खूब मल मल के, न धोया।

355 हदीस शरीफ़:– हाज़िर हुई हज़रते फ़ात्मा बिन्ते अबू जैश प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो हज़रते फ़ात्मा ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह मैं ऐसी औरत हूँ कि मुझे इस्तेहाज़ा रहता है तो मैं पाक नहीं रहती, तो क्या मैं छोड़ दूँ नमाज़? तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने, नहीं, बस रग का खून है हैज़ नहीं है, तो जब शुरू हो तेरा हैज़ तो छोड़ दे तू नमाज़ और अय्याम हैज़ पूरे हो जाएँ तो धोए अपने आप से खूद को, फिर नमाज़ पढ़, हज़रते हश्शाम ने फ़रमाया कि मेरे वालिद अरवा ने कहा फिर वुजू कर हर नमाज़ के लिये, यहाँ तक कि फिर आ जाए वो वक़्ते हैज़।

(13) बैतुलख़ला का बाब

356 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब जाओ तुम लैट्रीन को तो न मुँह करो क़िब्ला को और न पीठ करो क़िब्ले को और लेकिन मग़रिब की तरफ़ हो जाओ या मशरिक़ हो जाओ।

357 हदीस शरीफ़:– हज़रते सुलेमान से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि मना फ़रमाया हम को रसूलुल्लाह

(محیط) مسواک کرتے وقت یہ دعاء پڑھنا چاہئے اللھم طھر فمی ونور قلبی وطھر بدنی و حرم جسد علی النار (ترجمہ) اے اللہ تعالیٰ صاف کردے میرے منہ کو اور منور کردے میرے دل کو اور پاک کردے میرے تن بدن کو اور حرام فرمادے تو میرے جسم کو آگ پر (البنایہ، درایہ) مسواک چت لیٹ کر نہ کیجائے ورنہ تلی بڑھ جانے کا خطرہ ہے۔ جس شخص کو مسواک کرنے سے قے آتی ہو تو وہ مسواک کرنا چھوڑ سکتا ہے۔ نابالغ بچوں کو بھی ازراہ تعلیم وتربیت مسواک کا استعمال کرانا چاہئے تاکہ عادت پڑ جائے۔ کسی دوسرے کی مسواک بلا اجازت استعمال نہیں کرنا چاہئے مکروہ ہے۔ اب اسکے بعد مسواک کے فضائل وفوائد ایک نظر میں ملاحظہ فرمائیے۔

فضائل و فوائد مسواک ایک نظر میں

(۱) خوشنودیٔ خدا کا سبب زرّیں ہے (۲) سنت رسول ہے (۳) سنت حضرات انبیاء کرام ہے (۴) نماز میں ستر گنا ثواب کے اضافے کا سبب ہے (۵) نماز میں پچھتر گنا اضافے کا باعث ہے (۶) نماز میں ننادے گنا ثواب کی بڑھوتری کا وسیلہ ہے (۷) نماز میں چارسو گنا ثواب کی زیادتی کا ذریعہ ہے (۸) کشادہ حالی ہوتی ہے (۹) غنا نصیب ہوتا ہے (۱۰) روزی آسان ہو جاتی ہے (۱۱) منہ پاک وصاف رہتا ہے (۱۲) مسوڑے مضبوط کرتی ہے (۱۳) دردسر کو آرام دیتی ہے (۱۴) سر کی اور بھی تمام بیماریوں کو سکون مل جاتا ہے (۱۵) بلغم دور کرتی ہے (۱۶) دانتوں کو مضبوط کرتی ہے (۱۷) بینائی کو صاف کرتی ہے (۱۸) معدے کو درست کرتی ہے (۱۹) بدن کو مضبوط بناتی ہے (۲۰) زبان کو فصاحت بخشتی ہے (۲۱) حافظے کو قوی کرتی ہے (۲۲) عقل کو تیز کرتی ہے (۲۳) دل کو پاک کرتی ہے (۲۴) نیکیوں میں اضافہ کرتی ہے (۲۵) مسواک کرنے والے سے حضرات ملائکۂ کرام خوش ہوتے ہیں (۲۶) اسکے چہرے کے نور کی وجہ سے اس سے مصافحہ کرتے ہیں (۲۷) جب مسواک کرنے والا مسجد سے نکلتا ہے تو فرشتے اسکے پیچھے پیچھے چلتے ہیں (۲۸) حضرات انبیاء ورسل مسواک کرنے والے کیلئے دعاء مغفرت فرماتے ہیں (۲۹) مسواک کرنا شیطان کو ناراض کرتا ہے (۳۰) مسواک شیطان کو دھتکارتی ہے (۳۱) ذہن کو صاف کرتی ہے (۳۲) کھانے کو ہضم کرتی ہے (۳۳) مسواک افزائش نسل کا بہترین ذریعہ ہے (۳۴) مسواک پل صراط سے بجلی کی کوند کی طرح گزار دیتی ہے (۳۵) بڑھاپے کو مؤخر کردیتی ہے (۳۶) نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں آنے کا سبب ہے (۳۷) بدن کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت وعبادت کیلئے طاقتور کرتی ہے (۳۸) بدن سے بخار کی حرارت دور کرتی ہے (۳۹) کمر کو مضبوط کرتی ہے (۴۰) موت کے وقت کلمۂ شہادت یاد دلاتی ہے (۴۱) حالت نزع سے جلد چھٹکارا دلاتی ہے (۴۲) دانتوں کو سفید رکھتی ہے (۴۳) منہ کو خوشبودار رکھتی ہے (۴۴) حلق کو صاف رکھتی ہے (۴۵) زبان کو صاف کرتی ہے (۴۶) منہ کی رطوبت کو دور کرتی ہے (۴۷) حاجت پورا ہونے میں مدد دیتی ہے (۴۸) قبر کو کشادہ کرتی ہے (۴۹) مُردے کیلئے اسکی قبر میں مونس وغمخوار ہوتی ہے (۵۰) مسواک کرنے والے کے نامۂ اعمال میں اس دن مسواک نہ کرنے والے کا اجر وثواب لکھدیا جاتا ہے (۵۱) مسواک کرنے والے کیلئے جنت کے دروزے کھول دئے جاتے ہیں (۵۲) مسواک کرنے والے کے بارے میں فرشتے کہتے ہیں یہ حضرات انبیاء کرام کا متبع ہے ان کے نقوش قدم کو چومتا ہے ان کی سیرت طیبہ کا جویاں ہے (۵۳) اسکی طرف سے جہنم کے درواز ے بند کردئے جاتے ہیں (۵۴) مسواک کرنے والا دنیا سے گناہوں سے پاک وصاف جاتا ہے (۵۵) موت کا فرشتہ روح قبض کرنے کیلئے اس شکل میں آتا ہے جس شکل میں حضرات اولیاء کرام کے پاس جاتا ہے (۵۶) روح نکالنے کیلئے اس صورت میں آتا ہے جس صورت میں حضرات انبیاء کرام کے پاس جاتا ہے (۵۷) مسواک کرنے والا دنیا سے اس وقت تک رخصت نہیں ہوتا جب تک وہ پیارے نبی ﷺ کے حوض کوثر سے جام کوثر نہ پی لے (۵۸) مسواک کرنے سے مادہ تولید (منی) کی زیادہ پیداوار ہوتی ہے (۵۹) مسواک دین فطرت ہے (۶۰) مسواک چھوڑنا دین ودنیا کا خسارہ ہے (۶۱) ہردلعزیزی حاصل ہوتی ہے (۶۲) راہِ تلاوت قرآن کریم کو پاکیزہ رکھتی ہے (۶۳) روح آسانی سے نکلتی ہے (۶۴) دماغ کو فرحت وانبساط عطا کرتی ہے (۶۵) مسواک کرنا

خوبی کی بات ہے (۶۶) مسواک مومنوں کی زادِ راہ ہے (۶۷) ارشادنبوی جو مسواک نہ کرے وہ ہم سے نہیں (۶۸) بے مسواک نماز غیر مقبول ہے (۶۹) اگر شہر کے تمام لوگ مسواک چھوڑ دیں تو وہ مرتدوں کے مثل جنگ و قتال کے لائق ہیں (۷۰) مسواک کرنا آدھا ایمان ہے (۷۱) مسواک کرنا آدھا وضو ہے (۷۲) مسواک کرنا شفاء ہے ہر مرض کیلئے (۷۳) داڑھ کا درد ختم ہو جاتا ہے (۷۴) دانتوں کا ہرا پن ختم ہو جاتا ہے (۷۵) جنت میں درجات بڑھاتی ہے۔

(۴۲۲) سنت کے لغوی معنیٰ طریقہ ہیں اور سنن سنت کی جمع ہے۔ سنت کے شرعی معنیٰ یہ ہیں کہ پیارے نبی ﷺ کے وہ فرمان مبارک جو صراحتاً قرآن میں مذکور نہیں اور ہمیں نہیں ملتے اور پیارے نبی ﷺ کے وہ اعمال حسنہ جو امت کیلئے لائق عمل ہیں لہٰذا منسوخ اور مخصوص اعمال سنت نہیں۔ جنہیں پیارے نبی ﷺ نے عادتاً کیا وہ سنت زائدہ ہیں اور جنہیں عبادتاً کیا ہو وہ سنت ہدیٰ ہیں اور سنت ہدیٰ میں سے جس سنت کو ہمیشہ یا پابندی سے کیا ہو تو وہ سنت مؤکدہ ہے اور جسے کبھی کبھی کیا ہو وہ سنت غیر مؤکدہ ہے اور ہمیشہ کرنے کیساتھ ساتھ تاکیدی حکم بھی فرمایا ہو تو وہ واجب ہے۔ وضو میں فرائض و سنن و مستحبات تو ہیں مگر وضو میں واجب کوئی نہیں ہے۔ اگر لوگ ڈھیلے یا پتھر سے استنجاء کر کے سو جائیں تو ہوسکتا ہے کہ انکا ہاتھ شرمگاہ تک پہنچے اور موسم گرما میں پسینے کے باعث تر ہو تو یقیناً ہاتھ ناپاک ہو جائیگا یا پھر وہاں پہلے ہی سے میل کچیل ہو اور وہاں ہاتھ سے کھجایا اور وہاں گندگی و نجاست موجود ہو اور پھر وہ گندگی و نجاست لگ گئی ہو تو ہاتھ دونوں صورتوں میں گندا ہو جائیگا اور پھر ہاتھ پانی مین ڈالا جائے تو وہ پانی بھی ناپاک ہو جائیگا۔ سو کر اٹھے یا نہ اٹھے۔ استنجاء کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ حنفی مسلک میں بہر حال ہاتھوں کو کلائیوں تک تین مرتبہ دھونا مطلقاً سنت وضو ہے ہاتھ کا وہاں لگنا علت حکم نہیں ہے بلکہ حکمت حکم ہے علت و حکمت کا فرق ہمیشہ ملحوظ خاطر رہے۔ نیند یا تو حدث ہے پیشاب کی طرح یا سبب حدث ہے مباشرت کی طرح۔ اور نہ تو پیشاب کرنے کے بعد اور نہ مباشرت کرنیکے بعد یہ ہاتھ دھونا فرض نہیں ہے تو نیند کے بعد کیوں کر فرض ہو جائے گا۔ بحالت نیند ہاتھ کا ناپاک ہونا یقینی نہیں ہے بلکہ ایک احتمال ہے اور پاک ہونا یقینی ہے لہٰذا یقین، احتمال سے زائل نہیں ہوگا لہٰذا بعد بیداری اگر کوئی ہاتھ نہ بھی دھوئے تو ہاتھ پاک ہیں اور اگر ہاتھ پانی میں پڑ جائیں تو پانی بھی ناپاک و نجس نہ ہوگا۔

(۴۲۳) اس حدیث شریف میں شیطان سے مراد وہ قرین ہے جو ہر وقت آدمی کیساتھ رہتا ہے۔ جاگتے میں برے کاموں کا بجھاوا دیتا ہے اور سوتے میں ناک پر جا بیٹھتا ہے تاکہ دماغ میں برے خیالات کو جنم دے لہٰذا ناک قرین شیطان کے بیٹھنے کی وجہ سے اس قابل ہوگئی ہے کہ اسے بھی دھولیا جائے۔ جہاں کوئی گندا بیٹھ جائے اس جگہ کو دھولینا تعلیم نبوی کے عین مطابق ہے۔ وضو میں ناک اسلئے دھوئی گئی کہ وہاں شیطان بیٹھ گیا تھا لہٰذا اگر مسجد میں کوئی بدعقیدہ گھس آئے تو مسجد کو دھو دینا تعلیمات نبوی کے عین مطابق ہے خیال رہے کہ بعد نیند یا قبل نیند ناک میں پانی ڈال کر ناک جھاڑنا ناک صاف کرنا سنت ہے ایسے ہی کلائی تک ہاتھ دھونا بھی ہر وضو میں سنت ہے کیوں کہ یہ حکمت ہے نہ کہ علت حکم۔ شیطان کے ناک میں بیٹھنے کی کیا شکل وصورت ہے اسے اللہ و رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ ہماری عقل وشعور اسکے سمجھنے سے عاجز وقاصر ہے بس ہمارا پیارے نبی ﷺ کے ارشاد عالی پر ایمان ہے جو فرمایا ہے حق ہے سچ ہے۔ ناک جھاڑے پانی سے صاف کرنے کی ایک طبی حکمت بھی ہے وہ یہ کہ جب انسان سوجاتا ہے تو بخارات ورطوبت و غبار ناک سے دماغ تک پہونچ جاتے ہیں اس سے دماغی حواس متاثر ہوتے ہیں تو تلاوت قرآن کریم اور اس کے معانی سمجھنے میں رکاوٹ آتی ہے اور عبادات میں بھی کسل پیدا ہو جاتا ہے لہٰذا ناک کو جھاڑ کر خوب صاف کرلیا جائے تاکہ تمام گندی رطوبت و بخارات و غبار باہر نکل کر دماغی صلاحیتوں کو ازسرنو تازگی بخشیں۔

(۴۲۴) پیارے رسول اللہ ﷺ کی سنت کریمہ یہی ہے کہ دھونے والے اعضاء وضو کو تین تین بار دھویا جائے اور مسح صرف ایک بار کیا جائے۔ ایسا بھی لگتا ہے کہ سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تالیٰ عنہ کو اس وقت وضو کرنے کی کوئی خاص ضرورت نہ تھی بلکہ آپ نے تعلیم وتبلیغ کی خاطر یہ وضو فرمایا کیونکہ یہ عملی

تبلیغ سنت ہے حضرات صحابۂ کرام ایسے مقامات پر تشریف لیجایا کرتے تھے جہاں مسلمانوں کا اجتماع ہوا اور وہاں تبلیغ سنت فرماتے۔

(۴۲۵) حضرات! آپنے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا وضو سیدنا امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول و عمل سے ملاحظہ فرمالیا کہ آپنے وضو کر کے دکھایا اور پھر یہ بھی فرمادیا کہ یہ پیارے نبی ﷺ کا وضو ہے۔ اب یہ دیکھیں کہ حضرت علی نے پاؤں پہلے دھوئے کے بعد میں۔ آج خود کو شیعان علی و محبان علی کہنے والے پہلے پاؤں دھو کر حضرت علی کی زبردست مخالفت کر رہے ہیں یہ لوگ اس سلسلے میں الللم غللم دلائل دیکر اور وضو میں پاؤں پہلے دھو کر اس خبیث جذبے کا اظہار کرتے ہیں کہ ''باب العلم'' کو جو حقائق و معارض نہیں معلوم تھے وہ ہم شیعان علی کو معلوم ہیں، باب العلم نے اپنی شان باب علمی کا مظاہرہ فرماتے ہوئے اخیر وضو میں پاؤں کا مسح نہ فرمایا بلکہ پاؤں کو دھویا۔ وہ لوگ عقل کے ناخن لیں جو قرآن کریم کے معانی اور حضرت علی کے قول و فعل کے خلاف برسر پیکار ہیں اور خود کو شیعان علی محبان علی کہتے ہیں یہ بکواس ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ مخالفین علی ہیں۔ حضرت علی کے قول و عمل سے یہ بات ظاہر ہے کہ پاؤں اخیر میں دھوئے جائیں اور دھوئے ہی جائیں ان کا مسح کرنا حضرت علی سے بغاوت کا کھلا اعلان ہے چنانچہ حضرت علی ہی کی دوسری سند سے یہ حدیث پاک بھی مسند امام اعظم شریف میں مروی ہے کہ حضرت علی نے پانی منگوایا اور اس سے وہی وضو فرمایا جو حدیث شریف نمبر ۴۲۵ میں مذکور ہے اور فرمایا کہ یہ پیارے رسول اللہ ﷺ کا وضو ہے۔

(۴۲۶) آپنے سیدنا امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وضو کچھ الفاظ کے فرق کیساتھ ملاحظہ فرمایا کہ حضرت علی اور پیارے نبی ﷺ کا وضو یہ نہ تھا کہ آپ پہلے ہاتھ دھوتے ہوں اور بعد میں پاؤں کا مسح فرماتے ہوں بلکہ نہ تو آپنے پہلے پاؤں دھوئے اور نہ ہی بعد میں مسح فرما کر ان بناسپتی عشاق کے تابوت عشق میں کیل نہیں بلکہ میخ گاڑ دی ہے۔ اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام اعضاء وضو تین تین بار دھوئے جائینگے سوائے سر کے کہ اسکا مسح کیا جائیگا اور وہ بھی صرف ایک بار یہی سنت رسول ہے اور یہی سنت علی ہے اور یہی تمام سنی حنفی مسلمانوں کا طریقہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت علی کے سچے عاشق صرف سنی حنفی مسلمان ہی ہیں۔ بعض حضرات سر کا مسح بھی تین بار کرنے کو کہتے ہیں تو انہیں ''تسامح'' ہوگیا ہے۔ جس جگہ تین مرتبہ مسح کا ذکر آیا ہے اسکا کیا مطلب ہے تو یہ بھی بزبان حدیث شریف ہی ملاحظہ فرمائیں۔

(۴۲۷) اس حدیث شریف سے حاصل یہ ہے کہ تین مرتبہ مسح کرنا یہ مسح کے تین ارکان کی طرف اشارہ نہیں صراحت ہے اور تینوں ارکان کو ملا کر ایک ہی مسح ہوا۔ لہٰذا وضو میں سر کا مسح کرنا ایک ہی بار سنت ہے اور یہی مسلک امام اعظم ہے جو قرار واقعی حدیث نبوی کی روشنی میں ہے۔

(۴۲۸) بڑے وضو میں بھی نماز کی طرح اطمینان و وقار کا خیال رکھیں جلدی جلدی چھپ چھپ نہ کریں۔ اعضاء وضو میں کوئی عضو بھی ناخن کی برابر سوکھارہ گیا تو اسکا وضو نہ ہوا اور وہ شخص ''ویل'' کے عذاب کا مستحق ہوگا۔ جب موزے پہنے ہوئے نہ ہوں تو وضو میں پاؤں دھونا فرض ہے مسح کرنا جائز نہیں۔ اسی پر تمام حضرات صحابۂ کرام اہل بیت عظام اور تمام امت کا اجماع ہے۔ حضرت علی بھی ہمیشہ وضو کے اخیر میں پاؤں دھویا ہی کرتے تھے مگر مخالفین علی وضو میں پاؤں پہلے دھوتے ہیں۔ حضرت علی پاؤں پر مسح نہیں فرماتے تھے مخالفین علی حضرت علی کی مخالفت کرتے ہوئے وضو کے اخیر میں پاؤں کا مسح کرتے ہیں۔ شعر

عداوت ہو تو ایسی ہو شقاوت ہو تو ایسی ہو

اعضاء وضو کا مکمل دھونا فرض ہے اونا پونا دھو لینے سے وضو نہ ہوگا بلکہ ذریعۂ عذاب ہوگا۔ انگوٹھی کے نیچے، بالیوں، بندوں اور بلاق کے سوراخوں میں پانی پہونچانا وضو و غسل میں فرض ہے۔ ویل کیا ہے۔ ویل کے بہت سے معانی ہیں (۱) ایک نالہ ہے دوزخ میں (۲) شدت عذاب (۳) پیپ و خون کا ایک پہاڑ ہے دوزخ میں (۴) یہ کلمۂ افسوس ہے (۵) عذاب (۶) ہلاکت۔ اللہ تعالیٰ اپنے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے صدقے میں ہم سبکو ویل سے بچائے آمین۔

(۴۲۹) پیشانی سر کے اگلے حصے کو کہتے ہیں جو سر کا چوتھائی حصہ ہے یعنی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے چوتھائی سر اقدس کا مسح فرمایا۔ یہ حدیث شریف سیدنا حضور امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن

(۴۲۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِّنْ مَّنَامِہٖ فَتَوَضَّأَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیدار ہو کوئی تم میں کا اپنی نیند سے تو وضو کرے

فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلٰثًا فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَبِیْتُ عَلٰی خَیْشُوْمِہٖ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

تو ناک جھاڑے تین مرتبہ، اسلئے کہ شیطان رات گزارتا ہے اسکے ناک کے بانسے پر۔

(۴۲۴) حدیث شریف: عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ فَقَالَ

ترجمہ: سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ انہوں نے وضو فرمایا ایک مقام ''مقاعد'' میں تو فرمایا

الَا اُرِیْکُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَوَضَّأَ ثَلٰثًا۔ (رواہ المسلم)

کہ کیا نہ دکھاؤں میں تم کو وضو پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا، تو وضو فرمایا حضرت عثمان غنی نے تین تین مرتبہ۔

(۴۲۵) حدیث شریف: عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اِنَّہٗ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ کَفَّیْہِ ثَلٰثًا

ترجمہ: سیدنا امیر المومنین حضرت علی ابن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے مروی کہ انہوں نے وضو فرمایا تو دھوئے اپنے دونوں ہاتھ تین مرتبہ

وَمَضْمَضَ ثَلٰثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَغَسَلَ وَجْہَہٗ ثَلٰثًا وَذِرَاعَیْہِ ثَلٰثًا وَمَسَحَ رَأْسَہٗ وَغَسَلَ

اور کلیاں کیں تین مرتبہ اور پانی ڈالا ناک میں تین مرتبہ اور دھویا اپنے چہرے کو تین مرتبہ اور مسح فرمایا اپنے سر کا اور دھویا

قَدَمَیْہِ وَقَالَ ھٰذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ فی مسند الامام الاعظم)

اپنے پاؤں کو اور فرمایا حضرت علی نے یہ وضو ہے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

(۴۲۶) حدیث شریف: عَنْ عَلِیٍّ اِنَّہٗ دَعَا بِمَاءٍ نَاُتِیَ بِاِنَاءٍ فِیْہِ مَاءٌ وَطَسْتٌ

ترجمہ: سیدنا امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ انہوں نے منگایا پانی تو ... ایک برتن کہ اس میں پانی تھا اور ایک طشت

قَالَ عَبْدُ خَیْرٍ وَنَنْظُرُ اِلَیْہِ فَاَخَذَ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی الْاَنَاءَ فَاَکْفَاہُ عَلٰی یَدِہِ الْیُسْرٰی

فرمایا سیدنا حضرت عبد خیر نے کہ ہم حضرت علی کی طرف دیکھ رہے تھے تو پکڑا اپنے داہنے ہاتھ سے پانی کا برتن اور جھکایا اسکو اپنے بائیں ہاتھ پر

सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि हम मुँह करें क़िब्ले को पयख़ाने या पैशाब के वक़्त या इस्तन्जा करें दाहिने हाथ से या इस्तन्जा करें कम से तीन पत्थरों से या इस्तन्जा करें गोबर से या हड्डी से।

358 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब दाख़िल होते बैतुल ख़ला में तो फ़रमाते "ऐ अल्लाह तआला मैं पनाह माँगता हूँ तेरी गंदे जिनों से और गंदी जिन्नात से।"

359 हदीस शरीफ़:– गुज़रे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम दो क़बरों से तो फ़रमाया प्यारे नबी ने बेशक दोनों क़ब्र वाले अज़ाब दिये जा रहे हैं और नहीं अज़ाब दिये जा रहे बड़ी चीज़ की वजह से लेकिन एक उन दोनों में का कि नहीं बचता था पेशाब से और लेकिन दूसरा चुग़लख़ोरी करता था, फिर ली प्यारे नबी ने एक तर शाख़ तो चीरा उसको आधा आधा फिर गाड़ दिया प्यारे नबी ने हर क़ब्र पर एक एक, हज़रात सहाबा ए किराम ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! आप ने यह क्यों किया? तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि उम्मीद है कि हल्का कर दिया जाए उन दोनों क़ब्र वालों से अज़ाब, जब तक न सूखें दोनों शाख़ें।

360 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बचो तुम दो लानती कामों से, हज़राते सहाबाए किराम ने अर्ज़ किया कि क्या हैं दो लानती काम या रसूलुल्लाह? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने जो पयख़ाना करे लोगों के रास्ते या उनके साय की जगह।

ثابت تابعی کوئی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک حقہ کی زبردست دلیل ہے کہ چوتھائی سر کا مسح فرض ہے جو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنت سے واضح طور پر ثابت ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد

اور اس سے زیادہ سر کا مسح کرنا سنت ہے۔ ایک بال کے چھولینے سے مسح نہوگا کیونکہ کبھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے چوتھائی سر سے کم کا مسح نہ فرمایا۔ بیان جواز کے لئے پیارے نبی ﷺ کم از کم ایک بار ہی ایسا فرمالیتے۔ اور اگر پورے سر کا مسح فرض ہوتا تو پیارے نبی ﷺ ہرگز ہرگز چہارم سر کا مسح نہ فرماتے۔ حضرات محدثین کرام نے فرمایا کہ اس موقع پر مسح فرماتے ہوئے آپکا عمامہ شریف سرک گیا ہوگا تو آپنے یا تو اسکو درست فرمایا یا گرنے کا کوئی خیال آیا ہو تو پکڑلیا اسکو راوی نے عمامے شریف کا مسح سمجھا کہ پیارے نبی ﷺ نے عمامے شریف پر مسح فرمایا ہے۔ عمامے شریف پر مسح کرنا قرآن کریم کی آیت کریمہ کے خلاف ہے۔ چونکہ ارشاد رب قدیر ہے: ''اور مسح کرو تم اپنے سروں کا'' (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ٢٦٢) یہ نہیں فرمایا کہ اپنی پگڑیوں کا مسح کرو۔ ایسا بھی نہیں ہے کہ چہارم سر کا مسح فرمایا ہو اور باقی مسح عمامے پر کیا ہو اور عمامے کو سر کا نائب قرار دیا ہو کیونکہ اصل اور نائب ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک پاؤں دھولیا جائے اور ایک پاؤں پر مسح کرلیا جائے۔ یا آدھا وضو کرلیا جائے اور آدھا تیمم کرلیا جائے۔ ایسے موٹے سوتی موزوں پر بھی مسح جائز ہے جو بغیر باندھے پنڈلیوں پر رُکے رہیں۔ موزوں پر مسح کا تفصیلی بیان انشاء المولی القدیر موزوں پر مسح کے باب'' میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

(٤٣٠) حدیث شریف میں تین باتوں کا ذکر بطور مثال ہے۔ ورنہ سرمہ لگانا' ناخن کٹانا' بغلوں کے بال لینا' حجامت بنوانا' مونچھوں کے بال کتروانا' مسجد میں داخل ہونا' مسواک کرنا' کپڑا پہننا' پائجامہ پہننا' موزہ پہننا' بیت الخلاء سے نکلنا' مصافحہ کرنا' کھانا' پینا' لینا' دینا' کسی چیز کا وغیرہا میں سنت یہ کہ دائیں سے یا داہنے ہاتھ سے شروع کیا جائے کیونکہ نیکیاں لکھنے والا فرشتہ دائیں طرف رہتا ہے۔ اسکی وجہ سے یہ سمت افضل ہے۔ یہاں تک کہ دائیں طرف کا پڑوسی بائیں طرف کے پڑوسی سے زیادہ مستحق سلوک ہے (اشعۃ اللمعات شریف) جن چیزوں میں کوئی بزرگی وشان نہیں ہے انکو بائیں طرف سے شروع کرنا چاہئے۔ جیسے بیت الخلاء جانا' بازار میں جانا' گناہ کی جگہ جانا' نکلنا مسجد سے' ناک سنکنا' کپڑے اتارنا' جوتا اتارنا' ان کاموں میں بائیں طرف سے شروع کرنے میں بھی دائیں طرف کی تکریم لازم آتی ہے کیونکہ اگر مسجد سے بایاں پاؤں نکالا تو تکریم دائیں پاؤں کی لازم آئی کہ اسکو بزرگ جگہ باقی رکھا اس پر اور باتوں کو بھی قیاس کرلیا جائے۔ عام مساجد مبارکہ میں صف کا دایاں حصہ بائیں حصے سے افضل ہے مگر مسجد نبوی شریف کا بایاں حصہ دائیں حصے سے افضل ہے کہ وہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے روضۂ انور سے قریب ہے۔ روضۂ انور دل سے اور دل بائیں طرف ہی ہوتا ہے اور دل پر زندگی کا دارومدار ہے۔ جب نیکیاں لکھنے والے فرشتے کی وجہ سے دایاں حصہ بائیں سے زیادہ فضل وشرف والا ہوجائے تو جہاں بائیں طرف سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا پیارا قرب نصیب ہو وہ جانب بھی ضرور افضل ہوگی۔ ایک حدیث شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ داہنی طرف نہ تھوکو اور نہ جوتا رکھو کہ اس طرف رحمت کا فرشتہ ہے۔

(٤٣١) پہننے کا لفظ لباس جوتے موزے دستانے ان سکو شامل ہے اور وضو میں غسل وتیمم بھی داخل ہے۔ اسلام میں داہنے کو مبارک وذی شرف فرمایا گیا ہے اسلئے گھڑی انگوٹھی بھی داہنے ہاتھ میں پہننا چاہئے التزین للتیمن زینت دائیں کیلئے ہے۔ میدان قیامت میں نیکوں کے نیکیوں والے نامۂ اعمال بھی داہنے ہاتھ میں ہونگے۔

(٤٣٢) وضو سے پہلے بسم الله الرحمن الرحيم پڑھنا سنت مستحبہ ہے۔ جس نے وضو کرتے وقت بسم الله الرحمن الرحيم نہ پڑھی تو اسکا وضو کامل نہ ہوگا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جسکا گھر مسجد کے قریب میں ہو اور وہ مسجد میں نماز نہ پڑھے تو اسکی نماز نہیں یعنی اسکی نماز کامل نہیں۔ اگر وضو کے شروع میں بسم الله الرحمن الرحيم پڑھنا فرض ہوتا تو قرآن کریم میں جہاں وضو کے اور فرائض بیان ہوئے بسم الله الرحمن الرحيم کا ذکر بھی ضرور

ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى الْاِنَاءَ غسله. يَدُ يُوْ مُضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ

پھر دھویا اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ پھر ڈالا اپنے داہنے ہاتھ کو پانی کے برتن میں تو دھویا اپنے ہاتھوں کو اور کلیاں فرمائیں اور ناک میں پانی ڈالا

فَعَلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَخَذَ الْمَاءَ بِيَدِهِ ثُمَّ مَسَحَ بِهَا رَاْسَهُ مَرَّةً

تو حضرت علی نے یہ تینوں کام تین تین مرتبہ کئے، پھر دھویا اپنے چہرۂ اقدس کو، پھر لیا پانی اپنے ہاتھوں میں تو مسح فرمایا اس سے اپنے سر اقدس کا ایک مرتبہ

وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ غَرَفَ بِكَفِّهِ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ

پھر دھویا اپنے قدوم میمنت لزوم کو تین تین مرتبہ پھر ایک چلو پانی لیا اپنے دست اقدس میں تو نوش فرمایا اسکو پھر حضرت علی نے فرمایا کہ جسکو خوش کرے

اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَهٰذَا طُهُوْرُه. (رواہ فی مسند الامام الاعظم)

یہ بات کہ وہ دیکھے پیارے رسول اللہ علیہ السلام کے وضو کو تو یہ پیارے نبی کا وضو ہے۔

(۴۲۷) حدیث شریف: اِنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم مَسَحَ رَاْسَهُ ثَلٰثًا عَلٰى اِنَّهُ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى يَافُوْخِهِ ثُمَّ مَرَّ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح فرمایا اپنے سر اقدس کا تین مرتبہ، اس طریقے پر کہ رکھا اپنے مبارک ہاتھوں کو اپنی پیشانی شریف پر پھر کھینچا

يَدَيْهِ اِلٰى مُؤَخَّرِ رَاْسِهِ ثُمَّ اِلٰى مُقَدَّمِ رَاْسِهِ فَجَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَاِنَّمَا ذٰلِكَ مَرَّةً وَّاحِدَةً لِاَنَّهُ لَمْ يُبَايِنْ

اپنے مبارک ہاتھوں کو اپنے سر کے پیچھے تک، پھر کھینچ کر لائے اپنے سر اقدس کے آگے کی طرف تو ہو گیا یہ تین مرتبہ اور سب ملا کر یہ ایک ہی مرتبہ ہوا کیونکہ نہ جدا ہوا

يَدَهُ وَلَا اَخَذَ الْمَاءَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَهُوَ كَمَنْ جَعَلَ الْمَاءَ فِىْ كَفِّهِ ثُمَّ سَعَدَهُ اِلٰى كُوْعِهِ. (رواہ فی مسند الامام الاعظم)

ان کا دست مبارک سر اقدس سے اور نہ لیا پانی تین مرتبہ۔ تو یہ ایسا ہے کہ جیسے کسی نے لیا پانی اپنی ہتھیلی میں پھر لیجائے اسکو ہتھیلی تک۔

(۴۲۸) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ مَّكَّةَ

ترجمہ: سیدنا حضرت عبد اللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی کہ ہم واپس ہوئے معیت میں پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ شریف سے

اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيْقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّأُوْا

مدینے شریف کی طرف، یہاں تک کہ جب تھے ہم ایک پانی کے پاس راستے میں، تو جلدی کی ایک جماعت نے عصر کے وقت تو وہ وضو کر رہے تھے

---

361 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब पिये कोई तुम में से, तो न साँस ले बरतन में और जब जाए बैतुलख़ला तो न छुवे अपने पेशाब के मक़ाम को और न इस्तन्जा करे अपने दाहिने हाथ से।

362 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो वुज़ू करे तो चाहिये कि नाक में पानी ले और जो ढेले से इस्तन्जा करे तो वो ताक़ ढेले ले।

363 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ़ ले जाते बैतुलख़ला तो उठाता मैं और एक ख़ादिम पानी का बरतन और बरछी, इस्तन्जा फ़रमाते प्यारे रसूल पानी से।

364 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब तशरीफ़ ले जाते बैतुलख़ला तो उतार देते अपनी अँगूठी को।

365 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब इरादा फ़रमाते क़ज़ाए हाजत को तो चले चले जाते, यहाँ तक कि न देख पाता कोई प्यारे नबी को।

366 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू मूसा से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि था मैं प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ एक दिन तो इरादा फ़रमाया प्यारे नबी ने यह कि पेशाब फ़रमाएँ, तो तशरीफ़ ले गए ज़मीन की दीवार की तरफ़ जड़ में तो पेशाब फ़रमाया, फिर फ़रमाया जब इरादा करे कोई तुम में से पेशाब

وَهُمْ عُجَّالٌ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

اور وہ جلدی کرنے والے تھے تو ہم پہونچے ان تک تو انکی ایڑیاں سوکھی الگ چمک رہی تھیں کہ نہ چھوا تھا جنہیں پانی نے تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ. (رواہ مسلم)

عذاب ہے ان ایڑیوں کیلئے آگ کا۔ کامل کرو تم وضو کو۔

(۴۲۹) حدیث شریف: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے وضو فرمایا تو مسح فرمایا اپنی پیشانیٔ مبارکہ کا اور اپنے عمامے شریف پر اور موزوں پر۔

(۴۳۰) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ پسند فرماتے تھے داہنے کو بقدر طاقت اپنے تمام کاموں میں

فِي طُهُورِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ. (رواہ البخاری والمسلم)

اپنی طہارت میں اور اپنے کنگھا کرنے میں اور اپنی نعلین شریفین کے پہننے میں۔

(۴۳۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا لَبِسْتُمْ وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَؤُا بِأَيَامِنِكُمْ. (رواہ احمد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب تم پہنو اور جب تم وضو کرو تو شروع کرو تم اپنے دائیں سے۔

(۴۳۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اس کا وضو کامل نہیں جس نے نہ لیا اللہ تعالیٰ کا نام اس پر۔

(۴۳۳) حدیث شریف: عَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ

ترجمہ: سیدنا حضرت لقیط ابن صبرہ رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! خبر دیجئے مجھ کو وضو کے بارے میں،

قَالَ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا. (رواہ ابوداؤد)

فرمایا پیارے رسول نے کامل کرو وضو کو اور خلال کیا کرو انگلیوں کے درمیان اور مبالغہ کیا کرو ناک میں پانی ڈالنے میں مگر یہ کہ تم روزے دار ہو۔

करने का तो खोज करे नर्म ज़मीन की अपने पेशाब के लिये।

367 हदीस शरीफ़:— हज़रते अनस से मरवी, उन्होंने फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब इरादा फ़रमाते थे क़ज़ाए हाजत का, न उठाते अपने कपड़ों को, यहाँ तक कि क़रीब हो जाते ज़मीन से।

368 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मैं तुम्हारे लिये ऐसा हूँ जैसे बाप अपने बेटे के लिये, तालीम देता हूँ मैं तुमको जब जाओ बैतुल ख़ला तो न मुँह करो क़िब्ले को और न पीठ करो क़िब्ले को और हुक्म फ़रमाया तीन पत्थरों का और प्यारे नबी ने मना फ़रमाया गोबर से और हड्डी से और मना फ़रमाया इस से कि इस्तन्जा करे आदमी अपने दाहिने हाथ से।

369 हदीस शरीफ़:— उम्मुल मूमेनीन हज़रते आयशा सिद्दीक़ा से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि था दाहिना हाथ प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम का अपने वुज़ू के लिये और अपने खाने के लिये और था प्यारे नबी का बायाँ हाथ अपने इस्तन्जे के वास्ते और उनके वास्ते जो मकरूह काम हैं।

370 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब जाए कोई तुम में का पयख़ाने को, चाहिये कि ले जाए अपने साथ तीन पत्थरों को कि इस्तन्जा करे उन से, यह काफ़ी होंगे उसको।

371 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने न इस्तन्जा करो तुम गोबर

(۴۳۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ اَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب تم وضو کرو تو خلال کیا کرو انگلیوں کا اپنے ہاتھوں کی اور اپنے پاؤوں کی۔

(۴۳۵) حدیث شریف: عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا تَوَضَّأَ يَدْلُكُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهٖ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: سیدنا حضرت مستورد ابن شداد رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ ﷺ کو جب وضو فرماتے تو ملتے انگلیوں کو اپنے پاؤوں کی اپنی چھنگلی سے۔

(۴۳۶) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا تَوَضَّأَ اَخَذَ كَفًّا مِّنْ مَّاءٍ فَاَدْخَلَهٗ تَحْتَ حَنَكِهٖ فَخَلَّلَ بِهٖ لِحْيَتَهٗ وَقَالَ هٰكَذَا اَمَرَنِيْ رَبِّيْ. (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب وضو فرماتے تو لیتے ایک چلو پانی تو داخل فرماتے اسکو اپنی ٹھوڑی شریف کے نیچے تو خلال فرماتے اسکے ذریعے اپنی داڑھی شریف کا اور فرماتے کہ ایسے ہی حکم فرمایا مجھ کو میرے مالک نے۔

(۴۳۷) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهٗ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خلال فرماتے تھے اپنی ریش مبارک کا۔

(۴۳۸) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ حَيَّةَ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلٰثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَّغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ فَضْلَ طُهُوْرِهٖ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابوحیہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا حضرت مولا علی کو انہوں نے وضو فرمایا تو دھویا انہوں نے اپنے ہاتھوں کو یہاں تک کہ ان دونوں کو خوب صاف فرمایا، پھر کلیاں فرمائیں تین مرتبہ اور ناک میں پانی ڈالا تین مرتبہ اور دھویا اپنے چہرے کو تین مرتبہ اور اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت تین مرتبہ اور مسح فرمایا اپنے سر کا ایک مرتبہ، پھر دھویا اپنے قدموں کو ٹخنوں تک پھر کھڑے ہوئے تو لیا اپنے وضو کا بچا ہوا پانی

से और न हडडी से इसलिये कि यह गिज़ा है तुम्हारे भाइयों की जिनों में से।

372 हदीस शरीफ़:– हज़रते रूवैफ़ा इब्ने साबित से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया मुझसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ऐ रूवैफ़ा! उम्मीद है कि ज़िंदगी लम्बी होगी तुम्हारी मेरे बाद, तो बता देना लोगों को जो गिरह लगाए अपनी दाढ़ी में या हार डाला अपने गले में ताँत का या इस्तन्जा किया किसी जानवर की नजासत से या हडडी से तो बेशक मोहम्मद सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम उस से बेज़ार हैं।

373 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो सुर्मा लगाए तो चाहिये कि ताक़ सलाइयाँ लगाए, जिस ने ऐसा किया तो अच्छा किया और जो ऐसा न करते तो कोई गुनाह नहीं और जो इस्तन्जा करे तो ताक़ करे, जिसने ऐसा किया तो अच्छा किया और जो ऐसा न करे तो कोई मुज़ायक़ा नहीं और जो खाए फिर जो खेलाल से निकाले तो फेंक दे और जो निकाले अपनी ज़बान से तो वो निगल ले, तो जिसने ऐसा किया तो अच्छा किया और जिसने ऐसा न किया तो कोई हर्ज नहीं और जो जाए पयख़ाने को तो आड़ करे, फिर अगर न पाए आड़ बजुज इसके कि रेत का ढेर इकट्ठा करे तो चाहिये कि पीठ करे उस ढेर की तरफ़ इसलिये कि शैतान खेलता है औलादे आदम के पयख़ाने के मक़ाम से, जिसने ऐसा किया तो अच्छा किया और जिसने ऐसा न किया तो कोई पाप नहीं।

ہوتا مگر ایسا نہیں ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: ''اے ایمان والو! جب اٹھو تم نماز کیلئے تو دھولو اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت اور مسح کرو تم اپنے سروں کا اور دھو تم اپنے پاؤوں کو ٹخنوں سمیت'' (بصیرۃ الایمان افادہ قادری مینی ص ۲۶۲) اگر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا فرض ہوتا تو قرآن کریم میں یہ پانچواں فرض بھی ضرور ہوتا۔ جیسے وضو میں پانچواں فرض نہیں چار ہی ہیں اسی طرح فقہ کے چار مسلک ہیں پانچواں مسلک ہے ہی نہیں۔

(۴۳۳) ہاتھ اور پاؤں کا خلال کرنا عام حالات میں تو یہ خلال سنت ہے کہ انگلیاں چمٹی ہوئی نہ ہوں اور اگر کسی کی انگلیاں چمٹی ہوئی ہوں کہ بغیر خلال ان میں پانی نہ پہونچے اور نہ بہے گا تو خلال کرنا فرض ہے۔ اور اگر بنا خلال کئے پانی گھائیوں میں پہونچا دیا بہا دیا کہ گھائیاں کھول کر پاؤں ہی پانی میں ڈال دیا۔ ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونے کے ساتھ کرنا چاہئے اور پاؤں کی انگلیواں کا خلال پاؤں کو دھونے کے وقت کرنا چاہئے۔ اگر یہ دونوں خلال بعد فراغت وضو بھی کئے تو جائز ہے۔

خلال کا طریقہ

پاؤں کی انگلیوں کا خلال بائیں ہاتھ کی چھنگلیا (چھوٹی انگلی) سے کرے اسطرح کہ دائیں پاؤں کی چھنگلیا سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کر دیا جائے اور بائیں پاؤں میں انگوٹھے سے شروع کرکے چھنگلیا پر ختم کر دیا جائے۔ ہاتھوں کی انگلیوں کا بھی خلال کرنا چاہئے۔ ہاتھوں کے خلال میں چھنگلیا کا استعمال شرط نہیں ہے ہاتھوں کی انگلیوں میں جس طرح بھی خلال ہو جائے کافی ہے۔ ناک میں پانی بانسے تک پہونچانا وضو میں سنت ہے اور غسل میں فرض ہے۔ ناک میں پانی اتنا چڑھانا کہ حلق میں بھی پہونچ جائے بہتر ہے مگر روزے کی حالت میں صرف بانسے تک ہی پہونچ جائے زیادہ مبالغہ نہ کرے اگر پانی حلق میں چلا گیا تو روزہ ہی فاسد ہو جائیگا۔ (اشعۃ اللمعات شریف) کامل وضو یہ ہے کہ اعضائے وضو جنکو دھویا جاتا ہے ان اعضائے وضو کو تین تین بار پورے اہتمام کے ساتھ دھویا جائے اور سر کا مسح صرف ایک بار کیا جائے جیسا کہ آپ احادیث کریمہ میں پڑھ چکے ہیں۔

(۴۳۴) حدیث شریف ۴۳۳ میں تو صرف انگلیوں کی بات تھی وہ انگلیاں چاہے ہاتھوں کی ہوں یا پاؤں کی مگر اس حدیث شریف میں اس بات کی صراحت و وضاحت موجود ہے کہ خلال ہاتھوں پاؤوں کی انگلیوں کا کرنا چاہئے۔

(۴۳۵) ''مَلنے'' کا ایک مفہوم تو یہی ہے کہ بائیں ہاتھ کی چھنگلی سے پاؤوں کی انگلیوں کا خلال کیا جائے۔ اور ''مَلنے'' کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ اعضائے وضو کا خوب مَل مَل کر دھونا یہ بھی سنت مستحبہ ہے۔

(۴۳۶) منہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرنا سنت مستحبہ ہے۔ بشرطیکہ وضو کرنے والا احرام باندھے نہ ہو۔ داڑھی کا خلال فرض نہیں ہے۔ (داڑھی کے خلال کا طریقہ) انگلیوں کو گلے کی طرف سے داڑھی میں نیچے سے داخل کیا جائے اور اوپر سے یعنی سامنے سے نکالا جائے۔ ''حکم رب'' سے مراد وحی خفی یعنی الہام ہے۔ یا پھر حضرت جبریل امین کی وساطت سے ہوا کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پر وحی صرف قرآن کریم ہی کی نہ ہوئی بلکہ اسکے علاوہ اور بھی وحی ہوئی ہیں۔ اس حدیث شریف میں داڑھی میں خلال کا حکم، حکم استحبابی ہے۔

(۴۳۷) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اپنی داڑھی شریف کا خلال اکثر و بیشتر فرماتے تھے۔ آپ پوری پابندی کے ساتھ ہمیشہ داڑھی شریف کا خلال نہ فرماتے تھے اگر ہمیشہ پابندی کے ساتھ خلال فرماتے تو داڑھی کا خلال کرنا سنت مؤکدہ ہو جاتا۔

(۴۳۸) سیدنا امیر المومنین مولائے کائنات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو وضو کرتے تھے تو آپکا وضو وہی تھا جو آج پوری دنیائے سنیت میں رائج و معمول ہے۔ جو لوگ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی اور حضرت علی کے وضو کے خلاف وضو کرتے ہیں کہ پہلے پیروں کو دھوتے ہیں اور بعد میں پیروں کا مسح کرتے ہیں وہ اس حدیث شریف اور ان احادیث کریمہ سے سبق لیں جو اسی باب کے شروع میں گزری ہیں۔ حضرت علی کی محبت کا مصنوعی دم بھرنے والے حضرت علی کے مخالفت میں پیش پیش ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ الاعلیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت علی کے سچے محب سچے غلام ہم اہلسنت و جماعت ہی ہیں۔ اسلام میں کھڑے ہوکر خدا والے کی

فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (رواه الترمذی)

تو پیا اسکو اس حالت میں کہ حضرت علی کھڑے تھے، پھر فرمایا حضرت علی نے مجھے محبوب ہے یہ کہ میں دکھادوں تم کو کہ کیسا تھا وضو پیارے رسول اللہ ﷺ کا۔

(۴۳۹) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم مَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ بَاطِنَهُمَا بِالسَّبَاحَتَيْنِ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے مسح فرمایا اپنے سر اقدس کا اور اپنے دونوں کانوں کا، کانوں کے اندرونی حصوں کا شہادت کی انگلیوں سے

وَظَاهِرَهُمَا بِاِبْهَامَيْهِ۔ (رواه النسائی۔)

اور کان کے باہری حصوں کا اپنے انگوٹھوں سے۔

(۴۴۰) حدیث شریف: عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ اَنَّهَا رَاَتِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَوَضَّاُ قَالَتْ

ترجمہ: سیدتنا حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے مروی بیشک انہوں نے دیکھا پیارے نبی ﷺ کو کہ وضو فرمارہے ہیں، حضرت ربیع نے فرمایا

فَمَسَحَ رَاْسَهٗ مَا اَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا اَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَاُذُنَيْهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً

تو مسح فرمایا پیارے نبی نے اپنے سر مبارک کا وہ جو اگلی جانب ہے اور اس کا جو پچھلی جانب ہے، اور اپنی کنپٹیوں کا اور اپنے دونوں کانوں کا ایک مرتبہ

وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ فَاَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ حُجْرَيْ اُذُنَيْهِ۔ (رواه ابوداؤد)

اور ایک روایت میں ہے بیشک پیارے نبی نے وضو فرمایا تو داخل فرمائیں اپنی انگلیاں اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں میں۔

(۴۴۱) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّاَ

ترجمہ: سیدنا حضرت عبداللہ ابن زید رضی اللہ عنہ سے مروی بیشک انہوں نے دیکھا پیارے نبی ﷺ کو کہ پیارے نبی نے وضو فرمایا

وَاَنَّهٗ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِمَاءٍ غَيْرَ فَضْلِ يَدَيْهِ۔ (رواه الترمذی)

اور بیشک پیارے نبی نے مسح فرمایا اپنے سر اقدس کا اس پانی سے جو آپ کے دستہائے مبارکہ کا بچا ہوا نہ تھا۔

(۴۴۲) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ ذَكَرَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ وَكَانَ يَمْسَحُ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابوامامہ تابعی رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے ذکر فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ کے وضو کا تو فرمایا کہ ملتے تھے

---

374 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने न पेशाब करे कोई तुम में का अपने गुस्लखाने में, फिर गुस्ल करे उसमें, या वुजू करे उसमें, इसलिये के आम वसवसे इसी से होते हैं।

375 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने न पेशाब करे कोई तुम में का सूराख़ में।

376 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बचो तुम लानती तीन चीज़ों से, पयख़ाना करना घाटों में और रास्ते के दर्मियान और साय की जगह।

377 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि निकलें दो आदमी कि जा रहे हों पयख़ाने को खोले हुवे अपनी शर्मगाह को कि दोनों बातें कर रहे हो कि अल्लाह तआला नाराज़ होता है इस पर।

378 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक यह लैट्रीन हाज़िर होने की जगह हैं जिन्नात व शयातीन की तो जब जाए कोई तुम में का लैट्रीन तो चाहिय कि कहे "मैं पनाह माँगता हूँ अल्लाह तआला की तमाम गंदों से और गंदियों से।"

379 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने परदा है जिनों की आँखों के दर्मियान और औलादे आदम के सतरों के दर्मियान कि जब दाख़िल हो कोई उन में का लेट्रीन में तो यह कहे बिस्मिल्लाह।

380 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब वापस तशरीफ़ लाते थे बैअतुल ख़ला से

تعظیم کرنے کا اک عظیم عنوان ہے۔ اسی اسلامی عنوان کی اک کڑی یہ بھی ہے کہ وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا چاہئے اور یہ سنت ہے چونکہ اس پانی سے عبادت ادا کیگئی ہے اسلئے یہ نسبت و برکت والا ہو گیا اور عزت و حرمت بھی اس میں آ گئی ہے۔ جیسے زمزم شریف کا پانی کہ اسے بھی سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قدوم میمنت لزوم سے نسبت ہو گئی ہے تو اس میں عظمت و حرمت برکت و کرامت ہو گئی ہے لہٰذا اسکو بھی کھڑے ہو کر پیا جاتا ہے۔ یہ ان پانیوں کی تعظیم ہے تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی تعظیم تو جان ایمان روح ایمان ہے۔ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی کے وضو کا غسالہ (وہ پانی جو وضو میں استعمال ہو کر زمین پر آتا ہے) پیتے بھی تھے اور آنکھوں پر ملتے بھی تھے۔ مریدین اپنے پیر کا بچا ہوا پانی اور انکا دیا ہوا تبرک بھی کھڑے ہو کر کھاتے پیتے ہیں۔ اس تعظیم و تکریم کی دلیل یہ حدیث شریف اور اس جیسی بہت سی احادیث کریمہ ہیں۔ پیر و مرشد کے بچے ہوئے پانی وکھانے کو ''جھوٹ یا جھوٹا'' نہیں کہنا چاہئے یہ ادب کے خلاف ہے بلکہ پیر و مرشد کے پس خوردہ کو تبرک کہنا چاہئے۔ کبھی کبھی مرید اپنے پیر و مرشد کو پانی پیش کرتا ہے تو کہتا ہے کہ ''سرکار اسکو جھوٹا کر دیجئے'' یہ نہ کہکر یہ کہنا چاہئے کہ ''سرکار اسکو تبرک فرما دیجئے''۔ حضرت علی نے عمل کر کے یعنی وضو کر کے دکھایا کہ عملی تبلیغ ہو جائے اور صبح قیامت تک مسلمان میرے اس عمل اور طرز کو اپنائیں اور میری طرح وضو کر کے ''محب صادق'' ہونیکا اعلان کریں اور میری مخالفت کر کے ''عدو صادق'' ہونیکا اعلان نہ کریں۔

(۴۳۹) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے نہ تو ایک دو بالوں کا مسح فرمایا اور نہ ہی پورے سر کا مسح فرمایا بلکہ آپ نے سر کا مسح اسطرح فرمایا ہے۔ جسطرح اہلسنت احناف میں رائج و معمول ہے۔ کفار مکہ کلمہ کی انگلی کو ''سبابہ'' کہا کرتے تھے جسکے معنی ہیں گالیاں دینے والی انگلی کہ اس انگلی کے ذریعہ گالیاں دیتے وقت اسی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔ اسلئے انہوں نے اس انگلی کا نام ہی ''سبابہ'' گالیاں بکنے والی انگلی رکھدیا مگر اسلام نے اسی انگلی کا نام ''سباحہ اور مسبّحہ'' رکھدیا یعنی تسبیح پڑھنے والی انگلی۔ اب اسے عام مسلمانوں کی زبان میں شہادت کی انگلی اور کلمہ شریف کی انگلی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ انگلی کلمۂ شہادت میں استعمال ہوتی ہے۔

(۴۴۰) اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ کان کا شمار سر ہی میں ہوتا ہے۔ لہٰذا کانوں کا مسح ہوگا کانوں کو دھویا نہ جائیگا اور مسح بھی صرف ایک ہی بار ہوگا نہ کہ تین بار۔ کنپٹیاں چہرے ہی میں داخل ہیں کیونکہ کنپٹیوں کی حد چوڑائی میں ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک ہے۔ لہٰذا کنپٹیاں چہرے ہی کے ساتھ تین بار دھوئی جائینگی۔ ہوسکتا ہے کہ کان کے مسح کے ساتھ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی انگلیاں کنپٹی پر لگ گئی ہوں اور حضرت ربیع یہ سمجھی ہوں کہ آپ کنپٹی کا مسح فرما رہے ہیں جیسا کہ عمامے کے مسح کو بھی راوی نے سمجھ لیا تھا۔ کانوں کے سوراخوں میں انگلی داخل کرنا یہ بھی سنت ہے دونوں کانوں کا مسح بھی ایک ہی ساتھ کرنا ہوگا۔ دائیں سے شروع کرنا ان اعضاء وضو میں ہے جو دونوں ایک ساتھ نہ دھوئے جاسکتے ہوں اسی لئے کلائی تک دونوں ہاتھ ایک ساتھ دھوئے جاتے ہیں اور کہنیوں تک ہاتھ ترتیب کے ساتھ دھوئے جاتے ہیں کہ پہلے دایاں ہاتھ پھر بایاں ہاتھ (مرقاۃ شریف)

(۴۴۱) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے سر اقدس کے مسح کیلئے الگ سے نیا پانی لیا اور ہاتھوں پر بچے ہوئے پانی (تری) سے اپنے سر کا مسح نہ فرمایا۔ ہوسکتا ہے کہ ہاتھ دھونے کے بعد آپکے دستہائے مبارکہ پر تری نہ رہی ہو اسلئے الگ سے نیا پانی لیا۔ ورنہ مسح کرنے کیلئے ہاتھ تر ہونا چاہئے۔ چاہے ہاتھ میں تری اعضاء وضو دھونے کے بعد رہ گئی ہو یا پھر نئے پانی سے ہاتھ تر کر لیا ہو۔ البتہ کسی عضو کے مسح کے بعد جو ہاتھ میں تری رہ جائیگی وہ دوسرے عضو کے مسح کیلئے کافی نہ ہوگی۔ سر پر اگر بال نہ ہوں تو سر کی کھال کا چوتھائی حصہ اور اگر بال ہوں تو خاص سر کے بالوں کی چوتھائی کا مسح کرنا فرض ہے اور اسی کو سر کا مسح کہتے ہیں۔ عمامے اور ٹوپی پر مسح کافی نہیں ہے۔ البتہ اگر ٹوپی یا دوپٹہ اتنے باریک کپڑے کا ہے کہ تری پھوٹ کر چوتھائی سر کو تر کر دیگی تو مسح ہو جائیگا۔ سر سے جو بال لٹک رہے ہوں ان پر مسح کرنے سے مسح نہ ہوگا۔

(۴۴۲) آنکھوں کے کویوں پر چہرہ دھونے کے دوران انگلی پھیر

الْمَاقَيْنِ وَقَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ۔ (رواہ ابن ماجۃ و ابوداؤد)

پیارے رسول اپنی آنکھوں کے کھویوں کو اور فرمایا دونوں کان سر سے ہیں۔

(۴۴۳) حدیث شریف: جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْأَلُهُ عَنِ الْوُضُوْءِ فَاَرَاهُ

ترجمہ: آئے ایک دیہاتی پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اور وہ پوچھنے لگے پیارے نبی سے وضو کے بارے میں تو پیارے نبی نے دکھایا ان دیہاتی کو

ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ اَسَآءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ۔ (رواہ النسائی)

تین تین مرتبہ پھر فرمایا ایسے ہی وضو ہے تو جس نے زیادتی کی اس پر تو اس نے بُرا کیا اور حد سے تجاوز کیا اور ظلم کیا۔

(۴۴۴) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ اَنَّهٗ سَمِعَ اِبْنَهٗ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ

ترجمہ: سیدنا حضرت عبداللہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی بیشک انہوں نے سنا اپنے بیٹے سے کہ وہ کہہ رہا ہے یا اللہ بیشک میں مانگتا ہوں تجھ سے

الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ عَنْ يَمِيْنِ الْجَنَّةِ قَالَ اَيْ بُنَيَّ سَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذْ بِهٖ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ

سفید محل داہنی طرف کا جنت میں، تو فرمایا حضرت عبداللہ نے اے میرے پیارے بیٹے مانگ تو اللہ تعالیٰ سے جنت کو اور پناہ مانگ تو اسکی آگ سے، اسلئے کہ بیشک میں نے سنا

رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ يَّعْتَدُوْنَ فِي الطُّهُوْرِ وَالدُّعَاءِ۔ (رواہ احمد)

پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہیں بیشک عنقریب ہوں گے اس وقت میں کچھ لوگ جو حد سے بڑھیں گے وضو میں اور دعاء میں۔

(۴۴۵) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ الْوَلْهَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَاءِ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک وضو کیلئے ایک شیطان ہے، کہا جاتا ہے جس کو ولہان تو بچو تم وسوسوں سے پانی کے۔

(۴۴۶) حدیث شریف: عَنْ مَعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا تَوَضَّاَ

ترجمہ: سیدنا حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو، جب وضو فرماتے

مَسَحَ وَجْهَهٗ بِطَرْفِ ثَوْبِهٖ۔ (رواہ الترمذی)

تو پونچھتے اپنے رخِ تاباں کو اپنے کپڑے کے کنارے سے۔

तो फ़रमाते "ऐ अल्लाह तआला मैं तुझ से मगफरत माँगता हूँ"।

381 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब तशरीफ़ ले जाते थे बैतुलख़ला, तो हाज़िर करता मैं आपको पानी छागल में या प्याले में तो प्यारे नबी इस्तन्जा फ़रमाते, फिर रगड़ते अपने हाथ को ज़मीन पर, फिर मैं हाज़िर करता आपकी ख़िदमत में दूसरा बरतन तो वुज़ू फ़रमाते।

382 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब पेशाब फ़रमाते तो वुज़ू फ़रमाते और अपनी शर्मगाह (रूमाली) पर छींटा देते।

383 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के पास एक लकड़ी का प्याला उनके तख़्त के नीचे रखा रहता था, पेशाब फ़रमाते उस प्याले में रात को।

384 हदीस शरीफ़:– अमीरूल मूमिनीन हज़रते उमर फ़ारूक़े आज़म रज़ियल्लाहो तआला अन्हो ने फ़रमाया कि देखा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने और मैं पेशाब कर रहा था खड़े होकर तो फ़रमाया ऐ उमर! पेशाब न किया करो खड़े हो कर, फिर न पेशाब किया मैंने खड़े होकर कभी।

385 हदीस शरीफ़:– तशरीफ़ लाए प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम एक क़ौम के कूड़े घर के क़रीब,

لینا تا کہ چیپڑ وغیرہ صاف ہوجائے اور پانی انکے اندر پہونچ جائے یہ سنت ہے۔گوئے کا مسح الگ کرنا یہ کوئی الگ رکنِ وضو ہے ایسا نہیں ہے۔کان بھی سر ہی کا حصہ ہے۔

(۴۴۳) جن اعضاء وضو کو دھونا ہے تو تین تین ہی مرتبہ دھونا چاہئے۔ اس میں اگر زیادتی کرے تو وہ برا کررہا ہے کہ سنت کی اتباع سے محروم ہے۔دھونے کی حد تین بار ہے تو اس سے زیادہ بار دھوکر سنت کی حدود کو پھاند لیا اور یہ حد سے بڑھنا حد سے تجاوز کرنا ہے۔اور تین مرتبہ سے زیادہ اعضاء وضو کا خواہ مخواہ دھونا یہ اسراف بھی ہے کہ بے وجہ پانی بہائے جارہا ہے۔اور بے فائدہ مشقت میں خود کو ڈال رہا ہے اور تین بار سے زیادہ دھونے کو سنت سمجھ لے تو اسکا یہ اعتقاد بھی غلط ہوا۔تین بار دھو لینے میں تمام اعضاء کے کامل دُھل جانے کا یقین بھی ہوجاتا ہے۔اس پر زیادتی شیطانی وسوسے کی وجہ سے بھی ہوسکتی ہے۔البتہ اگر ایسی کوئی چیز اعضاء وضو پر لگ رہی تھی جو تین بار دھونے پر بھی صاف نہوسکی تو اسے تین سے زیادہ بار بھی دھویا جاسکتا ہے جیسا کہ پہلے گزرچکا ہے۔

(۴۴۴) دعاء میں حد سے بڑھنا یہ ہے کہ دعاء میں ایسی پخریں اور ایسی قیدیں لگائی جائیں جنکی کوئی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ کے صاحبزادے نے لگائیں۔ ہاں فردوس مانگنا بہتر ہے۔وضو میں حد سے بڑھنا یہ ہے کہ یا تو تعداد میں زیادتی کیجائے اور پانی خوب فضول خرچ کیا جائے یا پھر اعضاء وضو کی حدود میں زیادتی کیجائے کہ ہاتھوں کو کہنیوں سمیت کی جگہ بغلوں تک دھویا جائے اور پاؤں کو ٹخنوں کی بجائے گھٹنوں تک دھویا جائے۔یہ دونوں زیادتیاں منع ہیں۔

(۴۴۵) ''ولہان'' کے معانی ہیں حیرت میں ڈالنے والا یا حرص پیدا کرنیوالا۔ چونکہ شیطان لعین وسوسوں کے ذریعہ حیرت و استعجاب میں ڈالدیتا ہے اور پانی کے زیادہ استعمال پر حریص بنادیتا ہے اسلئے اس شیطان کا نام ''ولہان'' ہے۔عاشق حیرت زدہ کو بھی ولہان کہدیا جاتا ہے۔شیطان کی بہت سی پارٹیاں اور ٹولیاں ہیں جنکے علیحدہ علیحدہ کام بھی ہیں اور الگ الگ نام بھی۔ دلیل میں جو شک وشبہ بے دلیل پیدا ہوا سے وسوسہ کہتے ہیں۔ بلاوجہ یہ خیال کرنا کہ پانی نجس ہو' کپڑوں پہ ناپاک چھینٹیں نہ پڑگئی ہوں۔پانی پورے عضو پر نہ بہا ہو یہ سب کے سب پانی کے وسوسے ہیں انکا دفعیہ ضروری ہے تاکہ سنت کی حد سے تجاوز نہ ہونے پائے۔

(۴۴۶) بعد وضو اعضاء وضو کا پوچھنا بلا کراہت جائز ہے اگر بطور تکبر نہ ہو۔اگر کوئی تکبراً ایسا کرتا ہے تو مکروہ ہے۔مستحب یہ ہے کہ پوچھے بھی تو مبالغے کے ساتھ رگڑ رگڑ کر نہ پوچھے بلکہ تری کا اثر باقی رہنے دیا جائے۔ پہنے ہوئے کپڑوں سے اعضاء وضو کا پوچھنا ممنوع نہیں ہے۔اعضاء وضو کی تری ماء مستعمل نہیں ہے۔البتہ پانی کے جو قطرات اعضاء وضو سے الگ ہوجائیں وہ ماء مستعمل ہیں۔یہ قطرات خود تو پاک ہوتے ہیں مگر پاک نہیں کرسکتے۔

(۴۴۷) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ وضو کے بعد اپنے اعضاء وضو کو پونچھ بھی لیا کرتے تھے۔لہٰذا کبھی اعضاء وضو کو پونچھ بھی لیا جائے اور کبھی نہ پونچھا جائے اسلئے بھی کہ احادیث کریمہ میں ہے کہ وضو کا پانی قیامت میں نور ہوگا اور وضو کا پانی تسبیح بھی کرتا ہے اور پونچھنے میں عبادت کا اثر دور کرنا بھی لازم آتا ہے۔سیدتنا ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں وضو کے بعد کپڑا پیش کیا تو آپ نے قبول نہ فرمایا اور اپنے اعضاء مبارکہ کے پانی کو جھاڑتے ہوئے تشریف لیگئے۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے پونچھنے کیلئے کپڑے کو قبول نہیں فرمایا اسکی دوسری وجوہات ہوسکتی ہیں کہ رومال صاف نہو اس وقت جانے کی جلدی ہو۔ بہرحال دونوں احادیث کریمہ کو سامنے رکھنے کے بعد یہی سمجھ میں آتا ہے کہ بعد وضو اعضاء وضو کو کبھی آپ نے پونچھا ہے اور کبھی بغیر پونچھے چھوڑ دیا ہے۔ہمیں بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی دونوں پیاری اداؤں کو اپنانا چاہئے۔

(۴۴۸) ایک مرتبہ ان اعضائے وضو کا دھونا فرض ہے جن کو دھویا جاتا ہے اور مسح تو ایک ہی مرتبہ فرض ہے اور دو، تین مرتبہ دھونا سنت ہے ضرورتاً کبھی پیارے نبی ﷺ نے صرف ایک بار دھونے پر قناعت فرمائی اس کی بہت سی وجوہ ہوسکتی ہیں (۱) ایک ایک مرتبہ سے بھی کام چل جائیگا یعنی فرض ادا ہوجائیگا (۲) ہوسکتا ہے کہ پانی

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

(۴۴۷) حدیث شریف: كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا اَعْضَائَهُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: تھا پیارے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک کپڑا، پونچھتے تھے جس سے اپنے اعضاء مبارکہ کو وضو کے بعد۔

(۴۴۸) حدیث شریف: عَنْ ثَابِتِ ابْنِ اَبِیْ صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ جَعْفَرٍ هُوَ مُحَمَّدُ الْبَاقِرُ

ترجمہ: سیدنا حضرت ثابت ابن صفیہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے کہا سیدنا حضرت امام جعفر صادق کے والد ماجد جو سیدنا امام محمد باقر ہیں

حَدَّثَكَ جَابِرٌ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا ثَلٰثًا قَالَ نَعَمْ (رواہ مسلم)

کہ حدیث بیان کی ہے سیدنا حضرت جابر نے کہ بیشک پیارے نبی ﷺ نے وضو فرمایا ایک ایک مرتبہ اور دو دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ تو فرمایا ہاں۔

(۴۴۹) حدیث شریف: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ هُوَ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ۔ (رواہ رزین)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا دو دو مرتبہ، اور فرمایا پیارے رسول نے یہ نور علیٰ نور ہے۔

(۴۵۰) حدیث شریف: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ هٰذَا وُضُوْئِیْ وَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا تین تین مرتبہ اور فرمایا پیارے رسول نے یہ میرا وضو ہے اور

وُضُوْءُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلِیْ وَوُضُوْءُ اِبْرَاهِيْمَ۔ (رواہ رزین)

حضرات انبیاء کرام کا وضو ہے جو مجھ سے پہلے تھے، اور حضرت ابراہیم کا وضو ہے۔

(۴۵۱) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ وَكَانَ

ترجمہ: سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے رسول اللہ ﷺ وضو فرماتے تھے ہر نماز کیلئے اور تھا

اَحَدُنَا يَكْفِيْهِ الْوُضُوْءُ مَالَمْ يُحْدِثْ۔ (رواہ الدارمی)

ہم میں کا ہر کوئی کہ کافی ہوتا تھا اس کو ایک ہی وضو، جب تک وضو ٹوٹ نہ جاتا۔

(۴۵۲) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْغَيْرَ طَاهِرٍ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ کو تھا حکم وضو کا ہر نماز کیلئے، باوضو ہوں یا بے وضو،

तो पेशाब फ़रमाया खड़े हो कर।

386 हदीस शरीफ़:— उम्मुल मूमिनीन हज़रते आयशा सिद्दीक़ा से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि जो बयान करे तुम से कि प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पेशाब फरमाते थे खड़े हो कर, तो न तसदीक़ करो तुम उसकी कि नहीं पेशाब फ़रमाते थे वो, मगर बैठ कर।

387 हदीस शरीफ़:— प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी कि बेशक जिबरीले अमीन आए उनकी बारगाह में उस पहले मौके पर जब आपकी तरफ़ वही फ़रमाई गई, फिर बताया प्यारे नबी को वुज़ू और नमाज़, फिर जब वुज़ू से फ़ारिग़ हुवे तो लिया एक चुल्लू पानी का तो छिड़का उसको अपनी शर्मगाह (रूमाली) पर।

388 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने आए मेरे पास जिबरील तो कहा जिबरील ने ऐ प्यारे मोहम्मद सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब वुज़ू फ़रमाएँ आप तो पानी छिड़क लिया करें।

389 हदीस शरीफ़:— पेशाब फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो खड़े हुवे हज़रते उमर उनके पीछे पानी का एक कूज़ा (लोटा) लेकर, तो फ़रमाया उन्होंने, यह क्या है ऐ उमर? तो अर्ज़ किया हज़रते उमर ने पानी है, वुज़ू फ़रमाएँगे आप जिससे, फ़रमाया नहीं हुक्म दिया गया हूँ कि जब पेशाब करूँ मैं तो वुज़ू करूँ और अगर करता मैं तो हो जाता सुन्नत।

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

کم ہو (۳) وقت تنگ ہو اگر تین تین بار اعضاء کو دھویا جائے تو اگلا کام نہ ہو پائیگا اور کام بھی ضروریات میں سے ہو۔ ایک ایک مرتبہ وضو کرنا کبھی کبھی رہا ہوگا عموماً تو پیارے نبی اعضائے وضو کو تین تین بار ہی دھویا کرتے تھے۔

(۴۴۹) پیارے نبی ﷺ نے اعضائے وضو دو دو مرتبہ دھوئے اس کی بھی وہی وجوہات ہو سکتی ہیں جو حدیث نمبر ۴۴۸ کی تشریحات میں بیان کی گئی ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے دو بار دھونے کو نور پر نور فرمایا۔ ایک بار اعضائے وضو کا دھونا فرض ہے اور دوسری بار اعضائے وضو کا دھونا سنت ہے گویا کہ فرض بھی نور ہے سنت بھی نور ہے قیامت میں وضوء مسنون کرنے والوں کا نور بہت تیز ہوگا۔

(۴۵۰) وضو کرنا یہ پرانا طریقہ ہے اگلی امتوں میں بھی رہا ہے البتہ چہروں کی چمک وضو کی وجہ سے یہ امت محمدیہ کی خصوصیت ہے۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام بھی وضو فرمایا کرتے تھے خصوصیت کیساتھ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ اسلئے فرمایا کہ وہ طہارت ونفاست کا بہت زیادہ اہتمام فرماتے تھے چنانچہ بخاری شریف کی ایک حدیث شریف میں ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ نے وضو کیا اور نماز ادا فرمائی۔ حضرت جریج اسرائیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کیا اور نماز پڑھی۔ تین تین بار اعضائے وضو کا دھونا افضل واعلیٰ ہے کیونکہ یہ سنت حضرات انبیائے کرام ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ کا ایک ایک یا دو دو بار اعضائے وضو کا دھونا بیان جواز کیلئے ہے۔

(۴۵۱) سیّدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پہلے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ پر ہر نماز کیلئے وضو فرض تھا پھر یہ فرضیت منسوخ ہوئی (مرقاۃ شریف) حدیث شریف میں اسی وقت کا ذکر ہے۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہر نماز کیلئے وضو کی فرضیت منسوخ ہونے کے بعد کا ذکر ہو اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ کے عام معمول کا ذکر ہو کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ ہر نماز کیلئے وضو فرمالیا کرتے تھے اگر چہ فرض نہ رہا تھا اب بھی ہر نماز کیلئے تازہ وضو کر لینا مستحب ہے اگر چہ پہلا وضو ہو۔ اس حدیث پاک میں ہر نماز سے نماز فرض مراد ہے اور نماز اشراق فجر کے وضو سے پڑھنا مستحب ہے۔ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک وضو سے اکثر و بیشتر چند نمازیں ادا فرمالیا کرتے تھے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ نے فتح مکہ شریف کے دن ایک ہی وضو سے پانچوں نمازیں ادا فرمائی تھیں۔ بعض حضرات صحابۂ کرام ہر نماز کیلئے تازہ وضو فرماتے تھے۔

(۴۵۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو شب معراج خصوصی طور پر ہر نماز کیلئے وضو کرنے کا حکم تھا اور یہ حکم ''ہر نماز کیلئے وضو فرض ہے'' امت کیلئے نہ تھا۔ اس حدیث شریف میں مسواک کی فرضیت کا حکم ہے۔ ہر نماز کے وضو کی فرضیت کی منسوخی کی طرح مسواک کی فرضیت بھی منسوخ ہو گئی کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے کتنی ہی مرتبہ ایک وضو سے چند نمازیں ادا فرمائی ہیں اور ہر نماز کیلئے جب وضو ہی نہ فرمایا تو مسواک بھی نہ فرمائی۔ خلاصہ یہ ہوا کہ پہلے ہر نماز کیلئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پر وضو فرض تھا پھر یہ فرضیت منسوخ ہوئی اور مسواک فرض ہوئی پھر مسواک کی فرضیت بھی منسوخ ہوئی۔ سیّدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سمجھا کہ فرضیت ہی منسوخ ہوگئی ہے مگر فضیلت تو باقی ہے اور آپکا یہ فیصلہ صد فیصد حق تھا۔ آج بھی اگر کوئی ہر نماز کیلئے مسواک کرے تو بلا شبہ وہ اجر وثواب کا مستحق ہوگا کیوں کہ مسواک کرنا مستحب ہے۔

(۴۵۳) سیّدنا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا تو ضرورت سے زیادہ پانی بہا رہے تھے یا تین مرتبہ سے زیادہ اعضائے وضو دھو رہے تھے یا حدود اعضاء میں حد سے بڑھ رہے تھے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ان کو فضول خرچی سے تعبیر فرمایا اور ان پر روک لگائی کہ وضو میں یہ تمام باتیں منع ہیں اور انکا کرنا گناہ ہے بعض لوگ اپنے اپنے فرضی تقوے کی نمائش کیلئے آج بھی ایسا وضو کرتے ہیں کہ دھڑا دھڑ پانی بہاتے ہیں اور اعضائے وضو کو تین بار سے زیادہ دھوتے رہتے ہیں اور اعضائے وضو کی حدود میں بھی خوب تجاوز کرتے ہیں اور ستم بالا ستم یہ کہ اتنا لمبا چوڑا وضو کرتے ہیں کہ جماعت نماز کی ایک دو رکعت بھی نکل جاتی ہیں مگر یہ وضو میں مبالغہ ہی کرتے رہتے ہیں کبھی کبھی تو یہ نمائشی وضو اتنا لمبا ہوتا ہے کہ نماز با جماعت بھی نکل جاتی ہے مگر وضو پورا نہیں ہو پاتا اور اس بیجا

فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اُمِرَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَّوُضِعَ عَنْهُ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ قَالَ

پھر جب گراں ہوا یہ پیارے رسول اللہ ﷺ پر تو حکم فرمایا گیا مسواک کا ہر نماز کے وقت اور اٹھا رکھا گیا پیارے رسول سے وضو مگر حدث سے۔سیدنا حضرت عبید اللہ نے فرمایا

فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَرٰى اَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰى ذٰلِكَ فَفَعَلَهٗ حَتّٰى مَاتَ۔ (رواہ احمد)

کہ حضرت عبد اللہ ابن عمر سمجھتے تھے کہ انہیں طاقت ہے اس پر، تو کیا انہوں نے اس کو یہاں تک وصال شریف ہوا۔

(۴۵۳) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَاهٰذَا السَّرْفُ يَاسَعْدُ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے گزر فرمایا حضرت سعد پر اور وہ وضو کر رہے تھے، تو فرمایا پیارے نبی نے کہ یہ کیسی فضول خرچی ہے اے سعد

قَالَ اَفِى الْوُضُوْءِ سَرْفٌ قَالَ نَعَمْ وَاِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهْرٍ جَارٍ۔ (رواہ احمد)

عرض کیا حضرت سعد نے کیا وضو میں فضول خرچی ہے؟ تو فرمایا پیارے نبی نے ہاں، اگر چہ ہو تم بہتی نہر پر۔

(۴۵۴) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يُطَهِّرُ جَسَدَهٗ كُلَّهٗ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا جس نے وضو کیا اور لیا اللہ تعالیٰ کا نام پاک تو وہ پاک کردے گا اس کے پورے بدن کو

وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ يُطَهِّرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ۔ (رواہ الدارقطنی)

اور جس نے وضو کیا اور نہ لیا اللہ تعالیٰ کا نام پاک تو نہیں پاک ہوگا مگر وضو کا مقام۔

(۴۵۵) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الصَّلٰوةِ حَرَّكَ خَاتَمَهٗ فِىْ اُصْبُعِهٖ۔ (رواہ الدار قطنی)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب وضو فرماتے، نماز کا وضو، تو حرکت دیتے اپنی انگشتری شریف کو اپنی انگلی میں۔

﴿باب الغسل ترجمہ: غسل کا باب﴾

(۴۵۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب بیٹھے کوئی تم میں کا عورت کی چاروں شاخوں کے درمیان پھر

جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَمْ يُنْزِلْ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کوشش کرے تو واجب ہو گیا غسل اور اگر چہ انزال نہ ہوا۔

---

390 हदीस शरीफ़:– बेशक यह आयते करीमा जब नाज़िल हुई "इस (मस्जिद) में कुछ मर्द हैं जो महबूब रखते हैं यह कि खूब पाक हों और अल्लाह महबूब रखता है खूब पाक होने वालों को"(बसीरतुल ईमान स॰476) तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐ जमाअते अन्सार! बेशक अल्लाह तआला ने तारीफ़ फ़रमाई है तुम्हारी पाकी के बारे में, तो तुम्हारी पाकी क्या है? हज़राते अंसार ने अर्ज़ किया हम वुज़ू करते हैं नमाज़ के लिये और गुस्ल करते हैं हम जनाबत से और इस्तन्जा करते हैं पानी से, तो फ़रमाया प्यारे नबी ने वो यही पाकी है तो तुम इसको अपने ऊपर लाज़िम कर लो।

391 हदीस शरीफ़:– हज़रते सलमान से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि एक ने मुशरिकों में से कहा और मज़ाक़ कर रहा था कि मैं देखता हूँ कि तुम्हारे मालिक सिखाते हैं तुम को पयख़ाने करने तक को, मैंने कहा हाँ, हुक्म दिया हमारे मालिक ने हमको यह कि न मुँह करें क़िब्ले को और न इस्तन्जा करें हम अपने दाहिने हाथ से और न किफ़यात करें हम कम तीन पत्थरों से, न हो उनमें गोबर, न हो हड्डी।

392 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुर्रहमान इब्ने हसना से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि तशरीफ़ लाए हमारे पास प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और उनके दस्ते पाक में ढाल थी, तो रखा ढाल को, फिर प्यारे नबी बैठ गए तो पेशाब किया ढाल की तरफ़ तो एक ने कुफ़्फ़ार में से बकवास की कि इन्हें

لمبے وضو میں عمر کی بربادی بھی لازم آتی ہے یہ نمائشی متقی مصنوعی کمال وضو حاصل کرنیوالے وضو میں فضول خرچی کرنیوالے اس حدیث شریف سے عبرت ونصیحت حاصل کریں۔

(۴۵۴) اس حدیث شریف میں گناہوں سے پاک وصاف ہونا مراد ہے کہ وضو کے اول بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لینے کی برکت سے تمام جسم کے بیرونی اور اندرونی گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ جسم میں دل ودماغ بھی داخل ہیں۔ اگر وضو کے شروع میں بسم اللہ الرحمن الرحیم نہ پڑھی جائے تو ظاہری اعضاء کے گناہ صغیرہ معاف ہوجاتے ہیں اسی لئے حضرات فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سے وضو شروع کرنا سنت مستحبہ ہے نہ کہ فرض وواجب۔

(۴۵۵) اگر انگوٹھی اتنی تنگ ہو کہ بنا ہلائے اس کے نیچے پانی نہ پہونچ سکے تو وضو میں انگوٹھی کا ہلانا فرض ہے اور انگوٹھی ڈھیلی ڈھالی ہو کہ بغیر ہلائے ہوئے بھی انگوٹھی کے نیچے پانی پہنچ جاتا ہے تو انگوٹھی کا ہلانا مستحب ہے۔

(۴۵۶) اسلام میں غسل چار طرح کے ہیں (۱) فرض (۲) سنت (۳) مستحب (۴) مباح۔ پھر فرض غسل بھی تین ہیں (۱) جنابت سے خواہ شہوت سے منی نکلنے کی وجہ سے ہو یا صحبت سے انزال ہو یا نہ ہو جب مشتہات عورت سے صحبت کی جائے اور عضو تناسل کا اگلا حصہ ''سپاری'' غائب ہوجائے تو غسل واجب ہوگا بہت چھوٹی غیر مشتہات بچی اور جانور سے صحبت کرنے میں غسل فرض ہونے میں انزال شرط ہے بنا انزال غسل واجب نہیں ہوتا (۲) حیض سے (۳) نفاس سے۔ غسل سنت پانچ ہیں (۱) جمعہ کا غسل (۲) عید الفطر کا غسل (۳) عید قرباں کا غسل (۴) احرام کے وقت کا غسل (۵) عرفے کے دن کا غسل۔ غسل مستحب بہت ہیں (۱) مسلمان ہوتے وقت (۲) مردے کو غسل کرانے کے بعد غسل کرانیوالے کو (۳) قربانی کے دن (۴) طواف زیارت کیلئے (۵) مدینہ شریف حاضری کے موقع پر (۶) وقوف عرفات کیلئے (۷) وقوف مزدلفہ کیلئے (۸) حاضریٔ حرم شریف کیلئے (۹) منیٰ میں داخل ہونے کیلئے (۱۰) تینوں دن جمرات پر کنکریاں مارنے کیلئے (۱۱) شب برأت کیلئے (۱۲) شب قدر کیلئے (۱۳) عرفے کی رات میں (۱۴) محفل میلاد شریف میں شرکت کیلئے (۱۵) مجلس ذکر شہادت کیلئے (۱۶) محفل سماع شریف کیلئے (۱۷) اور تمام محافل خیر کیلئے (۱۸) مجنون کو جنون جانے کے بعد (۱۹) غشی کے دور ہونے کے بعد (۲۰) نشہ زائل ہونے کے بعد (۲۱) گناہ سے توبہ کرنے کے بعد (۲۲) لباس جدید پہننے کیلئے (۲۳) سفر سے واپسی پر (۲۴) استحاضے کا خون بند ہونے کے بعد (۲۵) نماز کسوف کیلئے (۲۶) نماز خسوف کیلئے (۲۷) نماز استسقاء کیلئے (۲۸) خوف کے وقت (۲۹) تاریکی میں (۳۰) سخت آندھی میں (۳۱) بدن پر نجاست لگی ہو اور یہ معلوم نہ ہو کہ کہاں لگی ہے۔ غسل مباح جیسے موسم گرما میں ٹھنڈک حاصل کرنے کیلئے کیا جائے۔ اس باب غسل میں تقریباً سبھی اقسام کے غسلوں کا بیان ہوگا۔ غسل میں تین فرض ہیں (۱) کلی مع غرارہ کرنا کہ منہ کے ہر پُرزے اور ہر گوشے ہونٹ سے حلق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہہ جائے اگر اس اہتمام سے کلی نہ کی تو یہ کلی نہ ہوگی اور جب کلی نہ ہوگی تو فرض رہ گیا تو غسل نہ ہوا اور جب غسل نہ ہوا تو نماز بھی نہ ہوگی (۲) ناک میں پانی ڈالنا۔ ناک کے نتھنوں کی جگہ جہاں تک نرم ہے وہاں تک دھونا فرض ہے کہ پانی کو ہاتھ کے سہارے اور سانس کو اوپر کھینچ کر اوپر تک چڑھائے۔ ایک بال کی برابر بھی جگہ اگر دھلنے سے رہ گئی تو فرض ادا نہ ہوگا اور فرض ادا نہ ہونے کی صورت میں وضو نہ ہوگا اور جب وضو نہ ہوگا تو نماز بھی نہ ہوگی ناک میں اگر رینٹھ وغیرہ کوئی دلدار چیز لگ کر سوکھ گئی تو اسکا چھڑانا فرض ہے۔ ناک کے بالوں کا بھی دھونا فرض ہے۔ (۳) پورے ظاہری بدن پر پانی بہانا کہ سر کے بالوں سے پاؤوں کے تلوؤں تک جسم کے ہر ہر چپے پر پانی بہہ جانا چاہئے۔ پانی چھڑنے سے فرض ادا نہ ہوگا اور جب فرض ادا نہ ہوگا تو غسل نہ ہوگا اور جب غسل نہ ہوگا تو نماز نہ ہوگی۔ اس حدیث شریف میں چاروں شاخوں یعنی چاروں ہاتھ پاؤوں کے درمیان بیٹھنے سے مراد صحبت و ہمبستری ہے اور وہ کسی بھی طریقے سے ہو اس سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ نے وظیفۂ زوجیت کو کن شاندار الفاظ اور معیاری انداز میں بیان فرمایا ہے۔ شعر:

شائستگی لفظ وبیاں انکی شان ہے
سیکھو مرے حضور سے آداب گفتگو (انتخاب قدیری)

(۴۵۷) حدیث شریف: قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَايَسْتَحْيِىْ مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ

ترجمہ: عرض کیا سیدتنا حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ یارسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ نہیں شرم فرماتا حق سے، تو کیا

عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ قَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ فَغَطَّتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَجْهَهَا

عورت پر غسل واجب ہے جب اُسے احتلام ہوجائے؟ فرمایا پیارے رسول نے ہاں جب تو دیکھے پانی کو، تو ڈھانک لیا حضرت ام سلیم نے اپنے چہرے کو

وَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ دبم يَشْبَهُهَا وَلَدُهَا اَنَّ مَاءَ الرَّجُلِ

اور عرض کیا یارسول اللہ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ فرمایا پیارے رسول نے ہاں۔ خاک آلود ہو تیرا ہاتھ تو کیسے مشابہ ہوتا ہے بچہ اپنی والدہ کے۔ بیشک مرد کا پانی

غَلِيْظٌ اَبْيَضُ وَمَاءَ الْمَرْأَةِ رَقِيْقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اَيِّهِمَا عَلَا اَوْسَبَقَ يَكُوْنُ مِنْهُ الشَّبَهُ۔ (رواہ المسلم)

گاڑھا اور سفید ہے اور عورت کا پانی پتلا اور زرد ہے، ان دونوں میں سے جو غالب آجائے یا پہلے ہوجائے تو ہوگا بچہ اس سے مشابہ۔

(۴۵۸) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَءَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب غسل فرماتے جنابت کا، شروعات فرماتے تو دھوتے اپنے ہاتھوں کو، پھر وضو فرماتے

كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ اَصَابِعَهُ فِى الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ شَعْرِهٖ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَأْسِهٖ

جیسا کہ وضو فرماتے نماز کیلئے، پھر داخل فرماتے اپنی انگلیوں کو پانی میں تو خلال فرماتے اس سے اپنے بالوں کی جڑوں کا، پھر ڈالتے اپنے سر اقدس پر

ثَلٰثَ غُرُفَاتٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهٖ كُلِّهٖ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

تین چلو اپنے دونوں ہاتھوں سے، پھر بہاتے پانی کو اپنے تمام بدن پر۔

(۴۵۹) حدیث شریف: قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ وَضَعْتُ لِلنَّبِىِّ صلی الله علیه وسلم غُسْلًا فَسَتَرْتُهٗ بِثَوْبٍ

ترجمہ: فرمایا سیدتنا ام المومنین حضرت میمونہ نے کہ میں نے رکھا پیارے نبی ﷺ کیلئے غسل کا پانی تو آڑ کردی میں نے پیارے نبی کی ایک کپڑے سے

وَصَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ صَبَّ بِيَمِيْنِهٖ

اور پانی بہایا پیارے نبی نے اپنے دونوں ہاتھوں پر تو دھویا ان دونوں ہاتھوں کو، پھر بہایا اپنے ہاتھوں پر، پھر دھویا ان دونوں کو، پھر بہایا اپنے داہنے ہاتھ سے

देखो कि ऐसे पेशाब करते हैं जैसे औरत पेशाब करती है, तो सुना उस बकवास को प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो फ़रमाया अफ़सोस तुझ पर, तुझे मालूम नहीं कि क्या आफ़त पहुँची बनी इसराईल के एक शख़्स को कि जब बनी इसराईल को पेशाब लग जाता तो उस जगह को खुरच देते कैंचियों से, तो मना किया उस ने उन्हें, तो अज़ाब दिया गया अपनी क़ब्र में।

.393 हदीस शरीफ़:– हज़रते मरवान असफ़र से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा हज़रत इब्ने उमर को कि बैठाई उन्होंने अपनी सवारी क़िब्ला रूख़, फिर बैठे पेशाब करने लगे सवारी की तरफ़, तो मैंने कहा ऐ अबू अब्दुर्रहमान! क्या ऐसा नहीं है कि मना फ़रमाया गया इस (क़िब्ला रूख़ पेशाब करने) से। हज़रत इब्ने उमर ने फ़रमाया कि बस मना फ़रमाया गया है उस से कि खुले मैदान में, फिर अगर हो तुम्हारे दर्मियान और क़िब्ले के दर्मियान कोई चीज़ जो परदा करे तेरा, तो हर्ज नहीं।

394 हदीस शरीफ़:– हज़रते इब्ने मसऊद से मरवी जब आया गिरोहे जिन्नात प्यारे नबी की ख़िदमत में तो जिन्नात ने कहा या रसूलुल्लाह! बेशक आपकी उम्मत इस्तन्जा करती है, हड्डी से, गोबर से, कोयले से, क्योंकि अल्लाह तआला ने बनाया है हमारे लिये उसमें रिज़्क़, तो मना फ़रमाया हमको प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उस से।

(۴۵۷) خواب کی صورت میں بغیر تری دیکھے غسل واجب نہیں ہے تو اگر تری دیکھے تو غسل واجب ہے خواہ منی ہو یا مذی کیونکہ کبھی کبھی مرد کی منی بھی پتلی ہوتی ہے بیماری کی وجہ سے اور منی پتلی ہونے کی وجہ سے مذی محسوس ہوتی ہے۔ احتلام کی علت یا احتلام کی وجہ منی ہے اور منی عورت میں بھی ہوتی ہے لہٰذا عورت کو بھی احتلام ہو سکتا ہے۔ اور عورت میں بھی منی ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ کبھی بچہ ماں کی ہمشکل ہوتا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے کہ ماں کی منی باپ کی منی پر غالب آجائے۔ کبھی طاقتور ماں کی منی سفید اور گاڑھی ہوتی ہے۔ اور جو روایت میں بیان فرمایا گیا وہ اکثر حال کی بنا پر ہے۔ بچہ والدین کی مخلوط منی سے بنتا ہے جس کے اجزاء زیادہ ہونگے بچہ اسی کی جنس سے ہوگا اگر عورت کی منی کے اجزاء زیادہ ہیں تو لڑکی ہوگی ورنہ لڑکا ہوگا۔ بچہ دانی میں جس کی منی پہلے گرے گی بچہ اسی کی شکل پر ہوگا۔ سیدتنا حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بطور تمہید وعذر اللہ تعالیٰ کی حیاء کا ذکر فرمایا اور اس کے بعد بارگاہ رسالت میں سوال پیش کیا۔ سیدتنا ام المومنین حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ سوال کیا کہ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ اس سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ جو بیبیاں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے عقد و نکاح میں آنیوالی ہوں انہیں احتلام نہیں ہوتا یعنی اللہ تعالیٰ انہیں خیال زنا اور خواب زنا سے بھی محفوظ رکھتا ہے اس سے بھی ازواج مطہرات کی عفت وعصمت کا پتہ چلتا ہے۔ ’’خاک آلود ہو تیرا ہاتھ‘‘ یہ عرب شریف کا ایک محاورہ ہے جو تعجب اور محبت کیلئے بولا جاتا ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ازراہ محبت یا ازراہ تعجب فرمایا کہ اے ام سلیم تم اتنا بھی نہیں سمجھتیں کہ اگر عورت کی منی نہ ہوتی تو بچہ اس کے مشابہ کیسے ہوتا۔ حضرت ام سلیم کے سوال سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حیاء کا ذکر اور حضرت ام سلیم کا چہرا چھپا لینا ان حضرات صحابیات کی شرم وحیاء اور غیرت ایمانی کا اعلان کر رہا ہے۔

(۴۵۸) حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام علیہم السلام کو کبھی احتلام نہیں ہوتا ان کی جنابت صحبت سے ہوتی ہے۔ زمانہ نبوی میں اکثر ایسا ہوتا تھا کہ بڑے برتن میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا جاتا تھا اسلئے پہلے ہاتھوں کو دھویا جاتا تھا کہ ہاتھ میں گندگی بھی ہوسکتی ہے یہ ہاتھ اسلئے دھوئے جاتے تھے تاکہ برتن سے پانی لیکر وضو کر لیا جائے لہٰذا بعد میں بھی پورا وضو فرماتے کہ پہلے ہاتھ دھوتے پھر کلی فرماتے پھر ناک میں پانی ڈالتے پھر چہرہ دھوتے پھر ہاتھ کہنیوں سمیت دھوتے پھر سر کا مسح فرماتے پھر دونوں پاؤں کو دھوتے۔ اگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ تختے وغیرہ پر ہوتے تو اس وضو میں پاؤں بھی دھو لیتے اور اگر کچی زمین پر غسل فرماتے تو پائے اقدس بعد غسل دھوتے۔ زلفوں والے مسلمانوں کیلئے اب بھی یہ سنت ہے کہ پہلے زلفوں کا خلال کرے اور سر کو دھوئے پھر تمام بدن پر پانی ڈالے اور سر پر بھی ڈالے۔

(۴۵۹) سیدتنا ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی آخری بیوی ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے غسل کے وقت سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ایک کپڑے سے آڑ کر دی جب کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی عادت کریمہ یہ تھی کہ آپ تہبند ولنگی باندھ کر ہی غسل فرماتے اس میں پیاری امت کیلئے پردے اور حیاء وشرم کی اچھوتی و انوکھی پیاری تعلیم ہے۔ تہبند ولنگی باندھنے کے بعد بھی باقی بدن کھول کر بے پردہ نہ نہانا سنت بھی ہے اور اس نہانے والے کی حیاء و شرم کا اندازہ بھی ہوتا ہے لہٰذا امت کو بھی اس سنت پر عمل پیرا ہونا چاہئے کہ غسل خانے میں بھی نہائے تو تہبند ولنگی باندھے اور کھلے میں نہائے تو تہبند ولنگی کے ساتھ ساتھ آڑ کیلئے پردے کا بھی اہتمام کرے۔ ہمارے ہاں آڑ کیلئے چارپائی کھڑی کر لیتے ہیں۔ غسل کی ترتیب مسنون یہ ہوئی کہ پہلے تو دونوں ہاتھ خوب اچھی طرح دھولئے جائیں پھر استنجاء کیا جائے پھر وضو کیا جائے پھر پورے جسم پر پانی بہایا جائے۔ کچی زمین پر غسل فرمانے کے باعث وضو کے اخیر میں پائے اقدس کو نہ دھویا بعد غسل دھویا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے یا تو مسح نہیں فرمایا کہ ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونے کے بعد سر پر سے پانی بہایا ہی جا رہا ہے تو اب مسح کی کیا ضرورت ہے کہ سر کے دھلنے میں مسح تو خود ہو ہی جاتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے مسح فرمایا ہو مگر ذکر نہ کیا گیا ہو۔ سیدتنا ام المومنین حضرت میمونہ نے جسم شریف کا پانی پوچھنے

عَلیٰ شِمَالِهٖ فَغَسَلَ فَرْجَهٗ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ الْاَرْضَ فَمَسَحَهَا ثُمَّ غَسَلَهَا فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ

اپنے بائیں ہاتھ پر، پھر دھویا اپنے مقام استنجاء کو، پھر مارا اپنا ہاتھ زمین پر پھر ملا اسکو، پھر دھویا اسکو، پھر کلیاں فرمائیں اور ناک میں پانی ڈالا اور دھویا

وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ صَبَّ عَلیٰ رَأْسِهٖ وَاَفَاضَ عَلیٰ جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّیٰ فَغَسَلَ

اپنے چہرہ پاک کو، پھر اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت، پھر بہایا پانی اپنے سر اقدس پر اور بہایا اپنے جسم پاک پر، پھر وہاں سے کھسکے تو دھوئے

قَدَمَيْهِ فَنَاوَلْتُهٗ ثَوْبًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ۔ (رواہ الترمذی)

اپنے دونوں قدم شریف، پھر پیش کیا میں نے ایک کپڑا تو نہیں لیا اسکو، پھر تشریف لیگئے کہ جھاڑ رہے تھے اپنے دستہائے مبارکہ کو۔

(۴۶۰) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلَتِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ غُسْلِهَا

ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا ایک عورت نے انصار میں سے سوال کیا پیارے نبی ﷺ سے اپنے غسل کے بارے میں

مِنَ الْمَحِيْضِ فَاَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُذِيْ فُرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ فَتَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ

جوحیض کی وجہ سے تھا تو آپ نے حکم فرمایا کہ کیسے غسل کریگی وہ؟ پھر فرمایا کہ لے تو ایک ٹکڑا مشک کا تو پاکی کر اس سے تو، اس انصاری عورت نے عرض کیا

كَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا فَقَالَ تَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ

کہ کیسے پاک کروں میں اس سے؟ فرمایا پیارے نبی نے پاک کر تو مشک کے ٹکڑے سے، عرض کیا عورت نے کیسے پاک کروں میں اس مشک کے ٹکڑے سے؟ فرمایا پیارے نبی نے سبحان اللہ

تَطَهَّرِيْ بِهَا فَاجْتَذَبْتُهَا اِلَيَّ فَقُلْتُ لَهَا تَتَبَّعِيْ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

پاک کر تو مشک کے ٹکڑے سے، تو کھینچ لیا میں نے اس انصاری عورت کو اپنی طرف تو میں نے کہا اس سے کہ رکھدے مشک کے ٹکڑے کو خون کے اثر کی جگہ۔

(۴۶۱) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ

ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! بیشک میں

امْرَاَةٌ اَشُدُّ ضُفُرَ رَأْسِيْ اَفَاَنْقُضُهٗ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ لَا اِنَّمَا يَكْفِيْكِ

ایسی عورت ہوں کہ مضبوط گوندھتی ہوں اپنے سر کے بالوں کو تو کیا کھولا کروں میں اسکو غسلِ جنابت کیلئے؟ فرمایا پیارے رسول نے نہیں، بس یہی کافی ہے تجھ کو

(14) मिसवाक का बाब

395 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी है कि अगर न भारी होता मेरी उम्मत पर, तो ज़रूर मैं हुक्म फ़रमाता उनको मिसवाक करने का हर वुज़ू के वक़्त।

396 हदीस शरीफ़:– हजरते शरीह इब्ने हानी से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि मैंने पूछा उम्मुल मूमेनीन हज़रते आयशा से कि, किस काम से शुरू फ़रमाते थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब तशरीफ़ लाते अपने काशानए अक़्दस में? फ़रमाया हज़रते आयशा ने, मिसवाक से।

397 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम, जब उठते तहज्जुद के लिये तो मलते अपने देहने अक़्दस को मिसवाक से।

398 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि दस चीज़ें उमूर फ़ितरत में से हैं, मूँछ कम करना और दाढ़ी बढ़ाना और मिसवाक करना और पानी लेना नाक में और नाखुन काटना और धोना उँगलियों के पोरे को और बग़ल के बाल उखेड़ना और मुए ज़ेर नाफ़ मूँडना और ख़र्च करना पानी का, यानी इस्तन्जा करना, फ़रमाया रावी ने और मैं भूल गया दसवीं बात को मगर यह कि हो वो कुल्ली करना।

399 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मिसवाक पाकीज़गी देने वाली है मुँह को और अल्लाह तआला की ख़ुशनूदी का सबब है।

کیلئے کپڑا پیش کیا اور آپ نے وہ کپڑا نہ لیا تو اس لئے کہ کپڑا زیادہ صاف نہ ہوگا جو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی نظافت طبع سے میل نہ کھاتا تھا یا پھر آپ کو کسی اہم کام کیلئے جانے کی جلدی تھی یا موسم گرما کی وجہ سے جسم پر تری خنکی کا سبب بن کر اچھی لگ رہی ہو گی یا پھر اسلئے کہ غسل و وضو کا پانی کپڑے سے نہ پوچھنا افضل ہے۔ اس حدیث پاک سے وضو و غسل کے بعد کپڑے سے تری کے پوچھنے کی ممانعت نہیں نکالی جاسکتی۔ چونکہ دوسری روایات میں تری کو پونچھنے کا ثبوت ہے جیسا کہ باب سنن الوضو میں گزرا۔ وضو اور غسل کے بعد جسم پر جو تری رہ جاتی ہے وہ ماء مستعمل نہیں ہے اور ہاتھ جھاڑنے کا مطلب یہ ہے کہ ہاتھ ہلاتے جاتے تھے جیسے طاقتور لوگوں کا انداز ہوتا ہے۔ شعر:

یہ طاقت وقوت ہے سرکار دو عالم کی
سب جھوٹے خداؤں کو کعبے سے نکالا ہے (یا نبی)

(۴۶۰) خفیہ مسائل کو مستورات کے سامنے کھلے الفاظ میں نہ بیان کیا جائے بلکہ اشارے و کنایہ کی زبان استعمال کیجائے خصوصاً اجنبی خواتین کے سامنے کیونکہ ان انصاری عورت کے بار بار پوچھنے پر بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے کھلے الفاظ میں وضاحت نہ فرمائی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے مشک کے ٹکڑے رکھنے کیلئے ارشاد فرمایا اس کا مقصد یہ تھا کہ حیض کے خون میں بدبو کچھ زیادہ ہی ہوتی ہے اور ایام ماہواری میں حیض کا خون حیض کے مقام سے متجاوز ہوکر اطراف میں لگ جاتا ہے تو مشک کا ٹکڑا لیکر یا مشک کے بھیگے ہوئے کپڑے کا ٹکڑا لیکر وہاں وہاں پھیر لیا جائے جہاں جہاں وہ خون حیض لگا ہے تاکہ خون کی بدبو زائل ہوکر خوشبو بس جائے۔ آج بھی مستحب ہے کہ حیض ختم ہونے کے بعد جب غسل کرے تو مقام حیض پر خوشبو کا استعمال کرے تاکہ گھن اور نفرت کا ماحول جنم نہ لے۔ خوشبو کا استعمال کر کے محبت والفت کا بازار گرم ہو اور شوہر کی دلچسپی و دل بستگی کا سامان ہوسکے۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ذہانت و فطانت کو اس حدیث شریف کے ذریعے بآسانی سمجھا جا سکتا ہے کہ جس بات کو وہ انصاری عورت تین بار بتانے پر بھی نہ سمجھ پائیں حضرت صدیقۃ الکبریٰ اس کو سمجھ بھی گئیں اور پھر اس انصاری عورت کو سمجھا بھی دیا۔ حضرت صدیقۃ الکبریٰ مزاج شناس نبی ہیں اور زبردست فقیہہ و عالمہ ہیں۔ شعر:

پیکر علم ہیں حضرت عائشہ
مخزن حلم ہیں حضرت عائشہ (انتخاب قدیری)

(۴۶۱) حضرات فقہائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ عورت پر غسل میں سر کے تمام بالوں کا بھگونا فرض نہیں ہے تمام سر کے تمام بالوں کی جڑیں بھیگ جانا کافی ہیں۔ اگر کسی مرد کے سر کے بال بڑے ہوں تو پورے سر کے تمام بال بھگونا پڑیں گے۔ یہ تین بار کی جو قید ارشاد فرمائی گئی ہے یہ اسلئے ہے کہ یقین ہوجائے کہ تمام سر کے تمام بالوں کی جڑیں بھیگ چکی ہیں اگر ایک ہی لپ پانی سے تمام بالوں کی جڑیں بھیگ جائیں اور تمام بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ جائے تو ایک ہی لپ پانی کافی ہے اور اگر تین لپوں میں بھی پورے سر کے تمام بالوں کی جڑیں نہ بھیگیں اور ان میں پانی نہ پہنچے تو تین لپوں سے زیادہ پانی کا استعمال ضروری ہے تاکہ پورے سر کے تمام بالوں کی تمام جڑوں تک پانی پہونچ جائے اگر اتنے سخت بال گندھے بندھے ہوئے ہوں کہ بنا کھولے تمام بالوں کی جڑیں نہ بھیگ سکیں گی تو پھر گندھے بندھے بالوں کو کھولنا ضروری ہے۔

(۴۶۲) حضرات فقہائے احناف رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک مُد دو رطل کا ہوتا ہے اور ایک رطل چالیس تولے کا ہوتا ہے اور ایک صاع چار مُد کا ہوتا ہے لہٰذا ماضی قریب کے وزن کے اعتبار سے ایک رطل آدھے سیر کا' ایک مُد ایک سیر کا ہوتا ہے۔ ایک صاع چار سیر کا ہوتا ہے۔ مُد اور صاع یہ پیمانوں کے نام ہیں۔ ہلکی چیزیں ان میں بھری جائیں تو وزن کم ہوگا اور بھاری چیزیں بھری جائیں تو وزن زیادہ ہوگا۔ ایک صاع میں پانی تقریباً چار سیر آئیگا اور گیہوں ساڑھے چار سیر چنانچہ فطرے میں آدھا صاع گیہوں کا وزن تقریباً سوا دو سیر ہوگا۔ آج کی مروجہ تول سے صاع کا وزن چار کلو چورانوے گرام ہوتا ہے جس کا نصف دو کلو سینتالیس گرام ہوتا ہے دو کلو سینتالیس گرام گیہوں کا صدقۂ فطر فی کس ادا کرنا واجب ہے گویا کہ ایک کلو ساڑھے تیس گرام سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے

اَنْ تَحْثِیَ عَلٰی رَأْسِكِ ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ ثُمَّ تُفِیْضِیْنَ عَلَیْكِ الْمَآءَ فَتَطْهُرِیْنَ۔ (رواہ مسلم)

کہ بہالیا کر اپنے سر پر تین لپ پانی، پھر بہالیا کر اپنے اوپر پانی، پھر تو پاک ہوجائیگی۔

(۴۶۲) حدیث شریف: كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَیَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ اِلٰی خَمْسَةِ اَمْدَادٍ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ وضوفرماتے تھے ایک مُد سے اور غسل فرماتے تھے ایک صاع سے، پانچ مُد تک سے۔

(۴۶۳) حدیث شریف: قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ

ترجمہ: فرمایا سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ نے کہ غسل کرتی تھی میں اور پیارے رسول اللہ ﷺ، ایک برتن تھا میرے اور انکے درمیان

فَیُبَادِرُنِیْ حَتّٰی اَقُوْلَ دَعْ لِیْ دَعْ لِیْ قَالَتْ وَهُمَا جُنُبَانِ۔ (رواہ البخاری)

تو جلدی فرماتے مجھ سے یہانتک کہ میں کہتی کہ چھوڑ دیجئے آپ میرے لئے، چھوڑ دیجئے آپ میرے لئے، فرمایا حضرت عائشہ نے اور دونوں جنبی تھے

(۴۶۴) حدیث شریف: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الرَّجُلِ یَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا یَذْكُرُ اِحْتِلَامًا

ترجمہ: پوچھا گیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں جو پاتا ہے تری اور نہ یاد آتا ہو خواب،

قَالَ یَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ الَّذِیْ یَرٰی اَنَّهٗ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا یَجِدُ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَیْهِ

فرمایا پیارے رسول نے کہ غسل کرے، اور اس شخص کے بارے میں جو سمجھے کہ اسکو احتلام ہوا ہے اور نہیں پاتا ہے تری، تو فرمایا پیارے رسول نے اس پر غسل نہیں ہے

قَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ هَلْ عَلَی الْمَرْاَةِ تَرٰی ذٰلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ اِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ۔ (رواہ النسائی)

عرض کیا حضرت ام سلیم نے کیا عورت پر بھی غسل ہے جب تری دیکھے؟ فرمایا پیارے رسول نے ہاں، عورتیں مردوں کی مانند ہیں۔

(۴۶۵) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ

ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب داخل ہوجائے مرد کا محل ختنہ

الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهٗ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاغْتَسَلْنَا۔ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ)

عورت کے مقام ختنہ میں تو غسل واجب ہوجائے گا، تو کیا میں نے اس عمل کو اور پیارے رسول اللہ ﷺ نے تو ہم دونوں نے غسل کیا۔

---

400 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने चार चीज़ें रसूलों की सुन्नतों में से हैं, शर्म, और रिवायत किया गया ख़तना भी और इत्र लगाना और मिसवाक करना और निकाह करना।

401 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नहीं सोते थे रात को और न दिन को कि बेदार होते मगर मिसवाक फ़रमाते इस से पहले कि वुजू फ़रमाते।

402 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मूमेनीन हज़रते आयशा से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मिसवाक फ़रमाते, फिर अता फ़रमाते मुझको मिसवाक कि धो दूँ मैं उसको, तो शुरू करती मैं उस से कि मैं मिसवाक करती फिर मैं उसको धोती, फिर पेश करती मैं उसको प्यारे नबी को।

403 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि दिखाया मुझ को ख़्वाब मैं कि मैं मिसवाक कर रहा हूँ एक मिसवाक से, तो आए मेरे पास दो शख़्स, एक दोनों में का बड़ा है दूसरे से, तो दी मैंने मिसवाक छोटे को दोनों में से, तो फ़रमाया गया मुझसे बड़े को दीजिये तो दी मैंने मिसवाक बड़े को दोनों में से।

404 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया नहीं आते मेरे पास जिबरील अलैहिस्सलाम कभी मगर अर्ज़ किया मुझ से मिसवाक करने को तो ख़ौफ़ हुवा मुझे यह कि मैं छील डालूँ अगले हिस्से को अपने मुँह के।

نبی کریم ﷺ وضو فرماتے تھے اور چار کلو چورانوے گرام سے لیکر چھ کلو سترہ گرام پانی سے غسل فرماتے مگر یہ ذہن نشیں رہے کہ وضو و غسل میں پانی کی کوئی مقدار مقرر نہیں ہے بس سنت یہ ہے کہ وضو و غسل میں مذکورہ اوزان سے کم پانی کا استعمال نہ ہو جتنے پانی سے وضو و غسل مکمل ہو جائے اور طہارت کا یقین ہو جائے اتنا پانی استعمال کیا جائے۔ پانی میں بھی اسراف منع ہے کہ اوندھائے جاؤ۔

(۴۶۳) برتن کا منہ اتنا بڑا ہوتا کہ دونوں حضرات گرامی کے دستہائے مبارکہ ایک وقت میں اس میں بآسانی داخل ہو جاتے یہ دونوں حضرات گرامی نہانے میں تہبند کا استعمال فرماتے تھے جب کہ میاں بیوی کے درمیان کوئی حجاب و پردہ نہیں ہے۔ جنبی یا بے وضو ہاتھ دھو کر ضرورتاً پانی کے برتن میں ہاتھ ڈال دے تو پانی مستعمل نہ ہوگا یعنی وہ پانی طاہر و مطہر ہے یعنی پانی پاک بھی ہے اور پاک کرنے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے البتہ اگر پانی کے برتن میں پاؤں یا سر ڈال دیگا تو پانی مستعمل ہو جائیگا کیوں کہ یہ بلا ضرورت ہے اگر بنا دھوئے یا بے ضرورت پانی میں بے وضو اور جنبی ہاتھ ڈالیگا تو پانی مستعمل ہو جائیگا۔ عورت کے بچے ہوئے غسل کے پانی سے مرد کو غسل و وضو کرنا مکروہ ہے مگر زوجین کا غسل کرنا مکروہ نہیں ہے۔ غسل کی حالت میں باتیں کرنا بھی جائز ہیں بشرطیکہ تہبند یا لنگی بندھی ہو۔ ننگا ہونے کی صورت میں باتیں کرنا منع ہے۔

(۴۶۴) احتلام میں منی کا نکلنا غسل واجب کرتا ہے خواب یاد ہو یا نہ یاد ہو تری کا پایا جانا ہی غسل واجب کر دیگا۔ اگر چہ وہ تری مذی ہی کیوں نہ ہو کیونکہ مرد کی پتلی منی بھی مذی ہی محسوس ہوتی ہے یہ مذہب حنفی ہے اور اس حدیث شریف سے ماخوذ ہے۔ پیدائش اور طبائع میں اور اکثر احکام میں عورتیں مردوں کی طرح ہیں۔ اور دونوں کے اکثر احکام یکساں ہیں۔ اسی لئے عام طور پر قرآن کریم اور احادیث کریمہ میں دونوں کیلئے مذکر کے صیغے استعمال ہوئے ہیں اور عورتیں بھی اس میں داخل و شامل ہوتی ہیں۔ اگر بستر پر زوجین سوئے اور بستر پر تری پائی تو اگر تری سفید ہے تو مرد کی ہے اور اگر زرد ہے تو عورت کی اور یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ اگر تری لمبائی میں ہے تو مرد کی ہے اور تری پھیلی ہوئی ہے تو عورت کی۔ تو جسکی منی ہوگی اس پر غسل واجب ہوگا اور احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ دونوں ہی غسل کریں۔

(۴۶۵) عورت کے مقام میں مرد کا عضو تناسل داخل ہونے سے دونوں پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔ انزال ہو یا نہ ہو۔ اس مسئلے میں حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں اختلاف ہو گیا تھا حضرات مہاجرین فرماتے تھے کہ انزال ہو یا نہ ہو غسل واجب ہے جب مرد کا عضو تناسل عورت کے مقام خاص میں داخل ہو گیا اور حضرات انصار فرماتے تھے کہ جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں صرف عورت کے مقام خاص میں مرد کے عضو خاص داخل کرنے سے غسل واجب نہ ہوگا۔ تب سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تم جھگڑا نہ کرو اسکا فیصلہ حضرت ام المومنین صدیقۂ کبریٰ سے کرالیا جائے تو حضرت ام المومنین صدیقۂ کبریٰ نے سنی سنائی نہیں بلکہ آپ بیتی ارشاد فرمائی کہ اس پر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ اور میرا معمول شاہد و گواہ ہے۔ بعض نادان ان مسائل کے بیان پر اپنی خبث باطنی کا اظہار کرتے ہیں اور ام المومنین حضرت صدیقۂ کبریٰ کی شان اقدس میں گستاخیاں کرتے ہیں جبکہ یہ دینی ضرورت ہے جسکو بیان کرنا ازبسکہ ضروری ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پرائیوٹ لائف (پوشیدہ حالات) حضرات ازواج مطہرات کے علاوہ اور کون بیان کرسکتا ہے۔ یہ حضرت صدیقۂ کبریٰ کا ملت مسلمہ پر احسان عظیم ہے کہ آپ نے واضح انداز میں فقہیہ مسائل بیان فرما کر ایمان والوں کا اختلاف میٹ دیا۔ ضرورت کے وقت ان خصوصی حالات و مسائل کا بیان کرنا جائز ہے۔ چنانچہ ضرورت کے وقت قرآن کریم نے بھی ایسی باتوں کی تصریح وتشریح فرمائی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور جو نبی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۸۱۶) (ترجمہ) اسکے بعد حرامی (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۴۲۶) وغیرہما۔ جب قرآن کریم پر اعترض نہیں ہوسکتا تو پھر حضرت صدیقۂ کبریٰ پر اعتراض کیسا؟ حضرت صدیقۂ کبریٰ پر اعتراضات یہ سب بے ایمانی کی علامت ہے۔ آپ ام المومنین ہیں کوئی مومن اپنی ایمانی ماں کی شان میں گستاخی نہیں کرسکتا۔

(۴۶۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَاَنْقُوا الْبُشْرَةَ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بال کے نیچے ناپاکی ہے، لہٰذا دھو بالوں کو اور صاف کرو کھال کو۔

(۴۶۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِّنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ ثَلٰثاً۔ (رواہ ابوداؤد واحمد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے چھوڑ دیا ایک بال کی جگہ کو جنابت میں، کہ نہیں دھویا اس کو تو کیا جائیگا اسکو ایسا ایسا آگ کا عذاب۔ حضرت علی نے فرمایا اسی وجہ سے میں نے دشمنی کی اپنے سر کے بالوں سے تو اسی وجہ سے میں نے دشمنی کی اپنے سر کے بالوں سے تو اسی وجہ سے میں نے دشمنی کی ہے اپنے سر کے بالوں سے۔ تین بار فرمایا۔

(۴۶۸) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَغْسِلُ رَأْسَهٗ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ يَجْتَزِيْ بِذٰلِكَ وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَآءَ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دھوتے تھے اپنے سر اقدس کو خطمی سے جنبی ہونے کی حالت میں اور اکتفا فرماتے اس پر کہ پھر نہ ڈالتے اپنے سر مبارک پر پانی۔

(۴۶۹) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو نہیں فرماتے تھے غسل کے بعد۔

(۴۷۰) حدیث شریف: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَاٰى رَجُلًا يَّغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو کہ نہا رہا ہے میدان میں، تو پیارے نبی منبر مبارک پر رونق افروز ہوئے

---

405 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बिलाशुबह बहुत बताया है मैंने तुम को मिसवाक के बारे में।

406 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़ज़ीलत रखती है वो नमाज़ कि मिसवाक की जाए जिसके लिये, उस नमाज़ पर जिसके लिये मिसवाक न की जाए सत्तर दर्जे।

407 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मिसवाक करना दीने फ़ितरत है।

408 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने पाँच चीज़ें हज़राते रसूलाने एज़ाम की सुन्नत से हैं, शर्म और बुर्दबारी और पछने लगवाना और मिसवाक करना और खुशबू लगाना।

409 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने चार चीज़ें हज़राते रसूलाने अज़ाम की सुन्नत हैं, ख़तना और खुशबू लगाना और मिसवाक करना और निकाह करना।

410 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तीन चीज़ें हज़राते रसूलाने एज़ाम की पाकीज़ा आदात से हैं: इफ़्तारी में जल्दी करना और सेहरी खाने में देर करना और मिसवाक करना।

411 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने पाकी चार क़िस्मों की है, मूँछें काटना और मुए ज़ेरे नाफ़ मूँडना और नाखुन काटना और मिसवाक करना।

(۴۶۶) تمام سر کے تمام بال بھگونا فرض ہین ہر بال کے نیچے پانی کا پہونچنا ضروری ہے۔ اگر ایک بال بھی سوکھا رہ گیا تو غسل نہ ہوگا۔ اور اگر جسم پر کہیں بھی کوئی دلدار چیز لگی ہوئی ہے جیسے آٹا ہاتھ میں لگا اور سوکھ گیا یا موم لگا رہ گیا کہ پانی اس پر سے گزر گیا یا مستورات ناخن پالش استعمال کرتی ہیں کہ پانی اس پالش پر سے گزر گیا اور جسم کا حصہ سوکھا ہی رہ گیا تو ان صوتوں میں غسل نہ ہوگا۔ اگر کسی عورت نے وضو اور غسل کے بعد ناخن پالش لگائی اور پھر بے وضو یا بے غسل ہوگئی تو جب تک ایک ایک ذرہ ناخن پالش نہ چھڑالی جائے پر اس وقت تک ہزار بار وضو وغسل کرے مگر پاک نہ ہوگی۔ ناخن پالش چھڑا لینے کے بعد ہی وضو وغسل کرنے سے باوضو اور پاک ہوگی۔

گھنی داڑھی وضو میں مانع نہیں ہے کیونکہ اس میں بڑی مشقت ہے وضو رات ودن میں کئی بار کرنا پڑتا ہے۔ البتہ غسل میں گھنی داڑھی کے بالوں کے نیچے پانی پہونچانا چاہئے۔ (مرقاۃ شریف)

(۴۶۷) ''ایسا ایسا عذاب'' سے مراد یہ ہے کہ غسل میں تمام بالوں کی جڑوں میں پانی نہ پہونچانے والا تمام سر کے تمام بالوں کا نہ بھگونے والا عذاب پر عذاب کا مستحق ہوگا کہ ایک تو ناپاک ہونے کا عذاب دوسرے یہ کہ تمام نمازیں برباد کرنے کا عذاب۔ لہٰذا غسل میں بڑے اہتمام واحتیاط کی ضرورت ہے۔ ناف، بغل، کان کی لو وغیرہ میں بہت خیال سے پانی پہونچایا جائے۔ اگر ذرا بھی بے توجہی کی تو ان مقامات پر پانی نہ پہونچ سکے گا اور غسل نہ ہوگا۔

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حج کے موقع پر اپنے سروں کو منڈاتے تھے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی سر کو منڈاتے تھے۔ ایمان والوں کا سر منڈانا بھی عبادت ہے اور سروں پر پٹھے بال رکھنا بھی سنت ہیں۔ سیدنا تاج الفقراء غوث الاغواث حضور حاجی شاہجی محمد شیر میاں قطب پیلی بھیت شریف، سیدنا تاج العرفاء غوث زماں حضرت علامہ شاہ سید محمد عبدالبصیر میاں عرف اللہ ھو میاں سیدنا تاج الاولیاء قطب زماں حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبدالقدیر میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہم، سیدنا تاج الشرفاء قطب دوراں حضور قبلۂ عالم علامہ الحاج شاہ سید محمد عبدالرشید میاں نبیرۂ سرکار اللہ ھو میاں پیلی بھیت شریف کا بھی یہی معمول ہے کہ آپ سر کی تحلیق فرماتے ہیں یعنی سر کو بالکل استرے سے صاف کراتے ہیں۔ اس میں کوئی خطرہ نہیں رہتا اور غسل میں بھی زیادہ اہتمام کی ضرورت نہیں پڑتی۔ البتہ بے ایمانوں نے اگر سر منڈایا تو یہ انکی عبادت نہیں بلکہ یہ صرف عادت ہے۔ ایمان والوں کیلئے سر کے بال رکھنا بھی سنت ہیں اور منڈانا بھی سنت ہیں جو حسب مزاج ہو کر لیا جائے۔ ایمان والوں کو اختیار ہے کہ چاہیں تو منڈائیں چاہیں تو پٹھے بال رکھیں مگر پٹھے بال رکھنے کی آڑ میں انگریزی بال رکھنے کی اجازت نہوگی۔ تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ بال رکھیں تو سنت کے مطابق رکھیں یا پھر تحلیق کریں یعنی سر کو منڈائیں۔ انگریزی بال نہ رکھیں۔

(۴۶۸) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ خطمی کے پانی سے سر مبارک دھوتے پھر تمام بدن کے ساتھ سر مبارک نہ دھوتے تاکہ خطمی کا اثر کچھ دیر تک باقی رہے۔ اور وہی خطمی کا پانی جو بہا دیا گیا سر پر غسل کے لئے کافی ہے۔ اگر غسل کے اعضاء آگے پیچھے دھل جائیں تو غسل درست ہوگا۔ خطمی کے جس پانی سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سر مبارک دھوتے ہونگے اس پانی میں خطمی کم ہوتی ہوگی کہ پانی کی طبیعت نہ بدل جائے اور پانی کی رقت باقی رہے۔

(۴۶۹) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ غسل سے پہلے وضو فرمالیتے تھے۔ اگر کوئی شخص بنا وضو کئے بھی غسل کرے اور نماز پڑھے تو نماز درست ہوگی۔ کیونکہ چھوٹی طہارت بڑی طہارت میں خود بخود ہو جاتی ہے۔ اور بڑی ناپاکی کیساتھ چھوٹی ناپاکی خود ہی رخصت ہو جاتی ہے۔

(۴۷۰) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ جب کسی اہم بات کو بیان فرماتے تو عادت کریمہ یہ تھی کہ منبر شریف پر جلوہ گر ہوتے پھر ارشاد فرماتے حیاء و پردہ یہ اللہ تعالیٰ کی صفات عالیہ ہیں اور حق یہ ہے کہ بندے کو اللہ تعالیٰ کی صفات وعادات کو اپنے اندر بسانا چاہئے جو بندے کے لائق ہوں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی عادات کو اپناؤ (مشکوٰۃ شریف) ظہور اسلام سے پہلے عرب میں حیاء و پردہ نام کی کوئی چیز نہ تھی بے غیرتی بے شرمی کا چلن تھا۔ حیاء وشرم، ستر و پردہ یہ اسلام اور بانی

فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالتَّسَتُّرَ فَاِذَا اغْتَسَلَ

تو حمد فرمائی اللہ تعالیٰ کی اور اس کی ثنا فرمائی، پھر فرمایا پیارے نبی نے بیشک اللہ تعالیٰ حیا والا ہے اور حیا و پردہ کو پسند فرماتا ہے، تو جب نہائے

اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ۔ (رواہ ابوداؤد)

کوئی تم میں کا تو چاہیئے کہ وہ پردہ کرلے۔

(۴۷۱) حدیث شریف: عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَ الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ رُخْصَةً

ترجمہ: سیدنا حضرت اُبی ابن کعب سے مروی انہوں نے فرمایا بس یہی ہے کہ نہیں تھا نہانا منی کے نکلنے سے، رخصت دیتے ہوئے

فِىْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُهِىَ عَنْهَا۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی)

ابتدائے اسلام میں، پھر منع فرمادیا گیا اس سے۔

(۴۷۲) حدیث شریف: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنِّىْ اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ

ترجمہ: حاضر ہوئے ایک شخص پیارے نبی ﷺ کے حضور، تو انہوں نے عرض کیا کہ میں نے غسل کیا جنابت کا اور میں نے نماز پڑھ لی فجر کی

فَرَاَيْتُ قَدْرَ مَوْضِعِ الظُّفُرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَآءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كُنْتَ مَسَحْتَ عَلَيْهِ بِيَدِكَ اَجْزَاكَ۔ (رواہ ابن ماجۃ)

تو دیکھا میں نے ناخن کی برابر جگہ کو کہ نہیں پہونچا اس کو پانی۔ تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اگر تم پھیر لیتے اس پر اپنا ہاتھ تو کافی ہوجاتا تم کو۔

(۴۷۳) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ

ترجمہ: سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی انہوں نے فرمایا تھیں نمازیں پچاس اور غسل جنابت سے

سَبْعَ مَرَّاتٍ وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَلَمْ نَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسْئَلُ حَتّٰى

سات مرتبہ اور دھونا پیشاب کا کپڑے سے سات مرتبہ، تو پیارے رسول اللہ ﷺ برابر عرض فرماتے رہے یہاں تک کہ

جُعِلَتِ الصَّلٰوةُ خَمْسًا وَغُسْلُ الْجَنَابَةِ مَرَّةً وَغَسْلُ الثَّوْبِ مِنَ الْبَوْلِ مَرَّةً۔ (رواہ ابوداؤد)

رہ گئیں نمازیں پانچ اور غسل جنابت ایک مرتبہ اور کپڑے کا دھونا پیشاب سے ایک مرتبہ۔

---

412 हदीस शरीफ़:– अमीरूल मूमिनीन हज़रते अली रज़ियल्लाहो तआला अन्हो से मरवी बेशक तुम्हारे मुँह रास्ते हैं कुरआने करीम के तो खूब पाक किया करो इन रास्तों को मिसवाक के ज़रिये।

413 हदीस शरीफ़:– हज़रते आमरी से मरवी कि लोग हाज़िर होते थे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के हुज़ूर तो फ़रमाया प्यारे नबी ने हाज़िर होते हो तुम मेरे हुज़ूर इस हालत में कि दाँत पीले हैं, मिसवाक किया करो!

414 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मूमेनीन हज़रते आयशा सिद्दीक़ा रज़ियल्लाहो तआला अन्हा से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि अल्लाह तआला के इनआमात में से मुझ पर यह भी है कि बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को वफ़ात दी गई मेरे घर में और मेरी बारी के दिन और मेरी हंसली और मेरे सीने के दर्मियान और बेशक अल्लाह तआला ने जमा फ़रमाया मेरे लुआबे देहन को उनके लुआबे देहन के साथ उनके विसाल शरीफ़ के वक़्त, तशरीफ़ लाए हज़रते अब्दुर्रहमान इब्ने अबू बक्र और उनके हाथ में मिसवाक थी और मैं टेका दिये हुवे थी प्यारे रसूलुल्लाह को, तो मैंने देखा उनको कि देख रहे हैं मिसवाक की तरफ़ और मैंने पहचान लिया कि वो पसंद फ़रमा रहे हैं मिसवाक को तो मैंने कहा कि, क्या ले लूँ मैं मिसवाक आपके लिये? तो इशारा फ़रमाया उन्होंने अपने सरे अक़्दस से "हाँ" तो मैंने अनसे लेकर प्यारे नबी को देदी, प्यारे नबी को मिसवाक सख़्त लगी मैंने कहा मैं नर्म कर दूँ मिसवाक आपके लिये, तो

اسلام کی دین ہیں۔ اگر اکیلا مرد ہو تو میدان میں تہبند و لنگی باندھکر نہا سکتا ہے کہ مرد کا ستر ناف سے لیکر گھٹنوں تک ہے لیکن عورت تو غسل خانے میں یا آڑ ہی میں نہائے کیونکہ اس کا ستر سر سے پاؤں تک ہے۔ حضرات فقہائے کرام رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ تنہائی میں بھی بلا وجہ ننگا ہونا منع ہے اللہ تعالیٰ سے شرم و حیاء کرنا چاہئے۔ تنہائی میں بھی آڑ کرنا مستحب ہے اور سبکے سامنے آڑ کرنا واجب ہے یہ حکم مرد و عورت دونوں کو شامل ہے۔

(۴۷۱) شروع اسلام میں یہ حکم تھا کہ صحبت کرنے سے غسل واجب نہ ہوتا تھا جب تک کے انزال نہ ہو یعنی منی نہ نکلے اب یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے اب اگر عضو تناسل کا اگلا حصہ جسے حشفہ و سپاری بھی کہتے ہیں اگر وہ عورت کے مقام خاص میں داخل ہوا تو غسل واجب ہو جائیگا انزال ہو یا نہ ہو۔ سیّدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شروع اسلام میں نماز تہجد یعنی رات والی نماز فرض تھی حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی رات بھر قیام فرماتے نمازیں پڑھتے اور عبادت میں سرگرم رہتے یہ حکم ایک سال تک رہا پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا ایسے ہی ابتداء اسلام میں یوم عاشوراء یعنی دسویں محرم کا روزہ فرض تھا پھر عاشورے کے روزے کی فرضیت منسوخ ہو گئی اب یہ روزہ نفل ہے پھر ہر ماہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ کا روزہ فرض ہوا پھر ان تینوں روزوں کی فرضیت منسوخ ہوئی اب تینوں روزے نفلی ہیں اسی طرح ابتداء اسلام کا یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا کہ انزال ہو گا تبھی صحبت کرنے سے غسل فرض ہو گا اس پر کوئی اعتراض بھی نہیں کر سکتا کہ ''مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ'' اور نہ ہی منسوخ احادیث کریمہ کو ثبوت و سند میں پیش کرنے کا کسی کو حق ہے یہ منسوخ احادیث کریمہ تو صرف ریکارڈ کے طور پر محفوظ ہیں جیسے رفع یدین، آمین بالجہر، قرأۃ خلف الامام اور پاؤں کے مسح کی حدیثیں کہ تمام احادیث کریمہ منسوخ ہیں اور بعد کا حکم احادیث کریمہ میں مذکور ہے کہ رفع یدین نہ کیا جائے زور سے آمین نہ کہا جائے امام کے پیچھے قرأت نہ کیجائے اور پاؤں کو وضو کے اخیر میں دھویا جائے انکا مسح نہ کیا جائے۔ ان مسائل کی تفصیلات آپ اسی کتاب کے ابواب میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۴۷۲) اس حدیث شریف کا مطلب یہ نہیں ہے کہ غسل کے بعد جو جگہ سوکھی رہ جائے تو اسکا مسح کر لینا کافی ہے۔ غسل میں پورے جسم پر پانی کا بہانا فرض ہے اگر ایک بال یا ناخن برابر جگہ بھی سوکھی رہ گئی یا ایسی رہ گئی کہ جس پر پانی نہ بہا تو غسل ہی نہ ہو گا اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اگر دوران غسل وہاں بھی ہاتھ پھیر لیتے تو پانی وہاں بھی بہہ جاتا اور غسل پورا ہو جاتا۔ یا غسل کے بعد وضو وغیرہ کے وقت ہاتھ پھیر کر پانی بہا لیتے تو یہ بھی کافی ہو جاتا اور غسل ہو جاتا لہٰذا ناخن برابر جگہ سوکھی رہ جانے کے سبب غسل نہ ہوا تو فجر کی نماز دوبارہ پڑھیں کیونکہ بنا غسل کے نماز نہیں ہوتی اگر کوئی جگہ غسل میں سوکھی رہ گئی اور بہت دیر کے بعد پتہ چلا تو از سر نو پورا غسل کرنا ضروری نہیں بلکہ صرف اس سوکھی جگہ کے دھو دینے پانی بہا دینے سے غسل ہو جائیگا۔

(۴۷۳) جب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ معراج شریف کو تشریف لیگئے تو پچاس نمازیں فرض ہوئیں۔ سیّدنا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی فرمائش پر آپ نو مرتبہ واپس ہوئے اور ہر مرتبہ پانچ نمازیں کم ہوتی رہیں اور پینتالیس وقت کی کم ہو گئیں اور پانچ وقت کی رہ گئیں گویا کہ شب معراج ہی میں پچاس نمازوں کا نسخ ہوا اور شب معراج ہی میں پانچ پر عمل کرنا باقی رہا ہے۔ ابتداء اسلام میں وہی حکم تھا غسل جنابت کا اور پیشاب سے ناپاک ہونیوالے کپڑے کا جو حدیث شریف میں مذکور ہے کہ سات بار نہایا جائے اور سات بار کپڑا دھویا جائے اس پر بھی کچھ دن حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عمل رہا لیکن یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا۔ ایک مرتبہ کپڑا دھونے کا مطلب یہ ہے کہ پیشاب سے ملوث کپڑے پر ایک ہی مرتبہ اتنا پانی بہا دیا جائے کہ نجاست جاتے رہنے کا گمان غالب ہو جائے تو کپڑا پاک ہو جائیگا۔ سیّدنا حضور امام ابو یوسف اور سیّدنا حضور امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ ارشاد ہے اور اگر کپڑا اتنا موٹا ہے کہ نچوڑا نہ جا سکے جیسے موٹی دریاں یا وہ کمزور و نازک ریشمی کپڑے کہ ان میں بھی ایک ہی مرتبہ اتنا پانی بہا دیا جائے کہ نجاست کے جاتے رہنے کا گمان غالب ہو جائے تو یہ موٹے اور کمزور و نازک کپڑے پاک ہو جائینگے۔ سیّدنا حضور امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ

باب مخالطة الجنب و ما يباح له

ترجمہ: جنبی کیساتھ اُٹھنے بیٹھنے کھانے پینے وغیرہا اور اسکو کیا کیا جائز ہے، کا باب

(۴۷۴) حدیث شریف: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَخَذَ بِيَدِهٖ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابوہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ملے مجھ کو پیارے رسول اللہ ﷺ، حالانکہ میں جنبی تھا تو پکڑ لیا پیارے رسول نے اپنے ہاتھ سے

فَمَشِيْتُ مَعَهٗ حَتّٰى قَعَدَ فَانْسَلَلْتُ فَاَتَيْتُ الرَّحْلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ

تو چلا میں پیارے رسول کیساتھ یہاں تک کہ پیارے رسول بیٹھ گئے، تو میں چپکے سے نکل گیا، تو آیا میں ایک مقام پر، پھر میں نے غسل کیا، پھر میں حاضر ہوا

وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ اَيْنَ كُنْتَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ۔ (رواہ البخاری)

حالانکہ پیارے رسول جلوہ گر تھے، تو فرمایا انہوں نے کہاں تھے اے ابوہریرہ تو میں نے عرض کیا واقعہ ان سے تو فرمایا انہوں نے سبحان اللہ بیشک مومن ناپاک نہیں ہوتا

(۴۷۵) حدیث شریف: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: ذکر کیا سیدنا امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں

اَنَّهٗ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ۔ (رواہ البخاری)

کہ پہونچتی ہے ان کو جنابت رات میں، تو فرمایا حضرت عمر سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ وضو کرلو اور دھولو اپنے عضو خاص کو۔

(۴۷۶) حدیث شریف: كَانَ النَّبِىُّ ﷺ اِذَا كَانَ جُنُبًا فَاَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَنَامَ تَوَضَّاَ

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جنبی ہوتے، پھر ارادہ فرماتے کھانے کا یا سونے کا

وُضُوْئَهٗ لِلصَّلٰوةِ۔ (رواہ البخاری)

تو وضو فرماتے نماز کا سا وضو۔

(۴۷۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب آیا کوئی تم میں کا اپنی بیوی کے پاس، پھر ارادہ کرے یہ کہ دوبارہ جائے تو چاہیئے کہ

इशारा फ़रमाया उन्होंने अपने सरे अक़्दस से कि "हाँ", तो मैंने उसको मुलायम कर दिया, फिर दाँतों पर फेरा उन्होंने उसको प्यारे नबी के सामने एक बरतन रखा था जिसमें पानी था तो दाख़िल फ़रमाने लगे अपने हाथों को पानी में, फिर फेरते दोनों हाथों को अपने चहरए अक़्दस पर और फ़रमाते प्यारे रसूल लाइलाहा इल्लल्लाहो, बेशक मौत के लिये सख़्तियाँ हैं, फिर हाथ उठाए प्यारे रसूल ने तो अर्ज़ करने लगे, ऐ अल्लाह तआला शामिल फ़रमा रफ़ीके आला में, यहाँ तक कि प्यारे नबी का विसाल शरीफ़ हो गया और आपके उठे हुवे मुबारक हाथ ढलक गए।

415 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जुमे में मजमे से, ऐ मुसलमानों की जमाअत! यह दिन के बनाया अल्लाह ने इसको ईद मुसलमानों की, तो गुस्ल करो तुम और जो शख़्स कि हो उसके पास खुश्बू, नहीं नुक़सान देगा उसको यह कि खुश्बू मले और लाज़िम करो अपने लिये मिसवाक को।

416 हदीस शरीफ़:– हज़रते आमिर इब्ने रविया से मरवी कि मैंने देखा प्यारे नबी को बेशुमार मिसवाक फ़रमाते और प्यारे नबी रोज़ादार होते।

417 हदीस शरीफ़:– जब प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम सफ़र फ़रमाते तो उठाते मिसवाक और क़ारूरा और कँघा और सुर्मेदानी और आइना।

عنہ کا یہ فرمان عالی شان ہے۔اور جب کپڑے پر نجاست نظر نہ آتی ہو تو اتنا دھونا فرض ہے کہ اس کے پاک ہونے کا گمان غالب ہو جائے کہ تین بار دھوئے اور ہر بار کپڑے کو نچوڑے۔

(۴۷۴) حالت ناپاکی میں سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ سے ملنے کا ارادہ نہ تھا اسی لئے آپنے فرمایا کہ مجھے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ ملے کیونکہ یہ ملاقات اتفاقاً ہوگئی کہ آپ غسل کرنے جارہے تھے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ کو ازراہِ شفقت ومحبت اپنے ساتھ لے لیا یہ ساتھ لینا کسی مدد لینے کیلئے نہ تھا۔حضرت ابو ہریرہ کا یہ انتہائی ادب واحترام تھا کہ آپنے بحالت جنابت سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ سے مصافحہ نہ کیا کیونکہ ذہن میں اس وقت تک یہ تھا کہ بحالت جنابت مصافحہ وغیرہ ممنوع ہے مگر شرم وحیاء، ادب واحترام کی وجہ سے کچھ عرض نہ کرسکے کہ بعد میں مسئلہ دریافت کرلونگا چونکہ حالت جنابت میں مصافحہ کرنے کے ناجائز ہونے کا آپکو اس وقت بھی یقین نہ تھا اسلئے خاموشی اختیار فرمائی۔ جنابت نجاست حقیقیہ نہیں ہے کہ جنبی سے مصافحہ وغیرہ بھی ممنوع ہو۔فی نفسہ تو کافر ومشرک بھی ناپاک نہیں ہیں البتہ ان کے گندے عقائد کی وجہ سے اور طہارت صحیح نہ کرنے کی وجہ سے نجاستوں کو پاک جاننے کی وجہ سے وہ ناپاک ہیں۔ارشاد رب قدیر ہے" اے ایمان والو! بس شرک کرنیوالے ناپاک ہیں"(بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۴۸) جنابت نجاست حکمی ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اس کی ناپاکی کا حکم فرمایا ہے اور جنبی پر غسل واجب فرمایا ہے اس سے حقیقتاً آدمی نجس وناپاک نہیں ہوجاتا اسی لئے جنبی کا پسینہ نجس نہیں ہے جنبی کا جھوٹا ناپاک نہیں ہے جنبی کیساتھ بیٹھنا اٹھنا، لیٹنا چلنا، کھانا پینا، مصافحہ ومعانقہ کرنا سب جائز ہے۔غسل جنابت کرنے میں دیر لگانا بھی جائز ہے حالت جنابت میں ضروری کام کاج بھی کئے جاسکتے ہیں جس پر غسل واجب ہو اس کو (۱) مسجد میں جانا (۲) طواف کرنا (۳) قرآن کریم چھونا خواہ سادہ حاشیہ ہو جلد ہو یا چولی (۴) بے چھوئے دیکھ کر قرآن کریم پڑھنا (۵) یا حفظ یعنی زبانی قرآن کریم کا پڑھنا (۶) قرآن کریم کی کسی آیت کریمہ کو لکھنا (۷) آیت کریمہ کا تعویز لکھنا (۸) آیت کریمہ پر مشتمل تعویز کا چھونا (۹) انگوٹھی جس پر قرآن کریم کی آیت کریمہ کندہ ہو اسے چھونا (۱۰) ایسی ہی انگوٹھی کا پہننا (۱۱) انگوٹھی پر حروف مقطعات لکھے ہوں اس کا چھونا (۱۲) ایسی انگوٹھی کا پہننا (۱۳) وہ روپیہ جس پر قرآنی آیت کریمہ لکھی ہو اس کا چھونا (۱۴) جس برتن پر قرآنی آیت کریمہ کندہ ہو اسکا چھونا (۱۵) قرآن کریم کے کسی زبان کے ترجمے کو چھونا (۱۶) اور اسکا پڑھنا (۱۷) جس دعوت نامے یا پوسٹر پر قرآن کریم کی آیت کریمہ لکھی ہو اسکا چھونا حرام ہے۔جنبی کو کتب تفسیر وحدیث وفقہ کی کتابوں کا چھونا مکروہ ہے ان کتابوں میں بھی جہاں قرآن کریم کی آیت کریمہ ہو وہاں جنبی کو ہاتھ رکھنا حرام ہے۔

(۴۷۵) سیّدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذکر کرنے کا مقصد یہ معلومات فراہم کرنا تھی کہ رات ہی کو اسی وقت غسل کرنا ضروری ہے یا صبح کو بھی نہایا جاسکتا ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ صبح کو نہا لیا جائے۔جنبی کے سونے کیلئے اتنی طہارت کافی ہے کہ وہ نجاست کو دور کرکے اور وضو کرکے سوجائے یہ سنت ہے اور صبح کو باقاعدہ پورا غسل کرلے وضو کرکے سونا سنت مستحبہ ہے بناوضو سونا نہ حرام ہے نہ مکروہ۔عضو خاص کا دھو کر سونا یہ بھی سنت مستحبہ ہے۔عضو خاص کو پہلے دھوئے پھر وضو کرے۔حدیث شریف میں وضو کا ذکر پہلے فرمایا گیا ہے وضو کی عظمت کی وجہ سے۔

(۴۷۶) جنبی کو بحالت جنابت بعد وضو کھانا پینا، سونا سنت مستحبہ ہے بناوضو بھی کھانا پینا چاہے تو کھا پی سکتا ہے مگر حضرات علماء دین فرماتے ہیں کہ بحالت جنابت بناوضو کھانا پینا رزق کو گھٹاتا ہے۔

(۴۷۷) ایک بار ہمبستری کے بعد دوبارہ ہمبستری کیلئے کم از کم وضو کرلینا سنت مستحبہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ ہر بار نہا کر پاک ہو کر ہمبستری کیجائے اگر بلا وضو بھی ہمبستری کیجائے تب بھی جائز ہے دوسری سے مجامعت سے پہلے طہارت کا پاکیزگی کا اہتمام کرے کم از کم وضو ورنہ غسل کرے کہ اس میں نفاست ونظافت ہے اور نشاط ولذت کا بھی ذریعہ ہے اور اس میں صحت وقوت کا بھی راز مضمر ہے۔

فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوءً۔ (رواہ مسلم)

وضو کرے ان دونوں صحبتوں کے درمیان۔

(۴۷۸) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ دورہ فرماتے تھے اپنی ازواج مطہرات پر ایک ہی غسل سے۔

(۴۷۹) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كُلِّ اَحْيَانِهِ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکر فرماتے تھے اللہ عز وجل کا اپنے ہر وقت میں۔

(۴۸۰) حدیث شریف: اِغْتَسَلَ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ جَفْنَةٍ فَاَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: غسل فرمایا پیارے نبی ﷺ کی بیویوں میں سے کسی نے لگن میں، پھر ارادہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

اَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ جُنُباً فَقَالَ اِنَّ الْمَآءَ لَا يَنجب۔ (رواہ الترمذی)

یہ کہ وضو فرمائیں اُس لگن سے، تو ان بیوی صاحبہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جنبی تھی، تو فرمایا پیارے رسول نے کہ پانی جنبی نہیں ہوتا۔

(۴۸۱) حدیث شریف: عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ

ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے رسول اللہ ﷺ غسل فرماتے جنابت کا

ثُمَّ يَسْتَدْفِئُ بِيْ قَبْلَ اَنْ اَغْتَسِلَ۔ (رواہ الترمذی و ابن ماجۃ)

پھر گرمی حاصل فرماتے میرے ذریعے اس سے پہلے کہ میں غسل کروں۔

(۴۸۲) حدیث شریف: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ

ترجمہ: سیدنا امیر المومنین حضرت علی سے مروی انہوں نے فرمایا نکلتے تھے پیارے نبی ﷺ بیت الخلاء سے تو پڑھاتے تھے ہم کو قرآن کریم

وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ اَوْيَحْجُزُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَئٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ۔ (رواہ ابوداؤد)

اور تناول فرماتے تھے ہمارے ساتھ گوشت اور نہیں باز رکھا انکو یا نہیں روکا انکو قرآن کریم کی تلاوت فرمانے سے کسی بات نے سوائے جنابت کے۔

---

418 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी वो नमाज़ जो कि मिसवाक करने के बाद हो वो फ़ज़ीलत रखती है पिछत्तर दर्जे, बिना मिसवाक की नमाज़ पर।

419 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी कि मिसवाक करना बढ़ाता है आदमी की दानाई को।

420 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मूमेनीन हज़रते आयशा सिद्दीका से मरवी कि मिसवाक करना शिफ़ा है हर मर्ज़ के लिये सिवाए मौत के।

(15) वुजू की सुन्नतों का बाब

422 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब बेदार हो कोई तुम में का अपनी नींद से तो न डाले अपने हाथ को बरतन में, यहाँ तक कि धोले हाथ को तीन मरतबा क्योंकि वो नहीं जानता कि कहाँ रात गुज़ारी उसके हाथ ने।

423 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब बेदार हो कोई तुम में का अपनी नींद से तो वुजू करे तो नाक झाड़े तीन मरतबा, इसलिये कि शैतान रात गुज़ारता है उसकी नाक के बाँसे पर।

424 हदीस शरीफ़:– अमीरूल मूमिनीन हज़रते उस्माने ग़नी से मरवी कि उन्होंने वुजू फ़रमाया एक मक़ामे "मक़ाइद" में तो फ़रमाया कि, क्या न दिखाऊँ मैं तुम को वुजू प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम

(۴۷۸) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ حضرات ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے پاس رات میں تشریف لیجاتے مگر غسل اخیر میں فرماتے یا تو درمیان میں وضو فرما لیتے ہوں جیسا کہ حدیث نمبر۸۳ میں گزرا یا پھر آپ نے درمیان دو مجامعتوں کے وضو نہ فرمایا ہوگا کہ امت کو معلوم ہو جائے کہ دو مجامعتوں کے درمیان وضو نہ کرنا بھی جائز ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ۱۳ ازواج مطہرات سے مذکورہ ترتیب کے ساتھ نکاح فرمایا (۱) سیدتنا ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ (۲) سیدتنا ام المومنین حضرت سودہ (۳) سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقۃ الکبریٰ (۴) سیدتنا ام المومنین حضرت حفصہ (۵) سیدتنا ام المومنین حضرت ام سلمہ (۶) سیدتنا ام المومنین حضرت ام حبیبہ (۷) سیدتنا ام المومنین حضرت جویریہ (۸) سیدتنا ام المومنین حضرت صفیہ (۹) سیدتنا ام المومنین حضرت زینب (۱۰) سیدتنا ام المومنین حضرت میمونہ (۱۱) سیدتنا ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ (۱۲) سیدتنا ام المومنین حضرت ـــــــ بنی ہلال کی بی بی صاحبہ (۱۳) ـــــــ حضرت بنی کلاب کی بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن ۔ نمبر۱۲ نمبر۱۳ کے اسمائے گرامی معلوم نہ ہو سکے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے حضرت خدیجہ کی موجودگی میں کسی سے نکاح نہ فرمایا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے چالیس جنتی مَردوں کی طاقت سے مالا مال فرمایا تھا اور ایک جنتی مرد میں سو مَردوں کی طاقت ہوتی ہے چنانچہ حساب لگایئے تو پتہ چلے گا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ چار ہزار مَردوں کی طاقت سے آراستہ تھے۔ فقیر قدیری عرض کرتا ہے یہ بھی بیان کا ایک انداز ہے کہ اس سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی بے پناہ طاقت وقوت کو بتانا مقصود ہے۔ تو جو ذات گرامی ہزاروں مَردوں کی طاقت رکھتا ہو اس کا چند ازواج مطہرات پر قناعت فرمانا یہ بھی صبر و تحمل کی شاندار مثال ہے۔ معترضین آنکھیں کھولیں اور حقائق دیکھیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ایک رات تمام ازواج مطہرات کو فیضاب فرمایا۔ عام طور پر باری باری کا اہتمام فرماتے۔ آپ کی یہ خصوصیت تھی کہ آپ پر ازواج مطہرات کے درمیان عدل واجب نہ تھا البتہ اپنی طرف سے عدل فرماتے تھے۔ امت کو ایک کی باری میں دوسری بیوی کے پاس جانا درست نہیں ہے۔

(۴۷۹) حالت جنابت ہو یا حالت طہارت آپ ہر حالت میں ذکر بالجہر کا اہتمام فرماتے اور کلمۂ طیبہ و دیگر اوراد و وظائف پڑھا کرتے تھے حالت جناب میں صرف تلاوت قرآن کریم حرام ہے ذکر بالجہر پائخانے، استنجا خانے اور غسل خانے میں بھی ممنوع ہے جو خواتین حالت حیض و نفاس میں دنیا سے رخصت ہوتی ہیں انہیں مرتے وقت کلمہ شہادت اور درود شریف پڑھنے کی بلا شک وشبہ اجازت ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ذکر جہری فرماتے تھے جب ہی تو حضرت ام المومنین عائشۂ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سنا اور پھر اس کو بیان فرمایا کیونکہ یہ حدیث شریف انہیں سے مروی ہے۔ حضرات مداریہ، قادریہ، چشتیہ میں ذکر بالجہر افضل ہے ان کا ماخذ یہ حدیث پاک بھی ہے۔ سلسلۂ عالیہ بصیریہ قدیریہ رشیدیہ احدیہ کا تو یہ ذکر جہری ٹریڈ بن چکا ہے۔ جنبی کو اذان کا جواب دینا بھی جائز ہے۔

(۴۸۰) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیارے زوجہ سیدتنا ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں جنہوں نے لگن کے پانی سے غسل جنابت فرمایا تھا کہ لگن سے پانی لیکر غسل فرمایا نہ کہ لگن میں داخل ہو کر غسل فرمایا گویا کہ لگن کا باقی پانی فضالہ تھا غسل کے بعد بچ رہا تھا نہ کہ غسالہ کہ نہاتے میں مستعمل ہو چکا تھا۔ عورت کے فضالے سے مرد وضو و غسل کر سکتا ہے ابھی بعد میں ایک حدیث شریف آنے والی ہے جس میں عورت کے فضالے سے بھی مرد کو غسل و وضو سے منع فرمایا گیا ہے مگر وہ ممانعت کراہت تنزیہی بیان کرنے کیلئے ہے اور یہ حدیث شریف بیان جواز کیلئے ہے۔ عورت کے فضالے سے مرد کو وضو و غسل کرنا بہتر نہیں ہے اگر کر لے تو جائز ہے۔ وہ حدیث دلالت کرتی ہے ترک اولیٰ پر اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے جواز پر۔

(۴۸۱) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ حضرت عائشہ صدیقۂ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ بستر مبارک میں لیٹ جاتے اور انکے بدن سے اپنا بدن چمٹاتے اور دونوں بدنوں کے

(۴۸۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَاتَقْرَءُ الْحَائِضُ وَلَاالْجُنُبُ شَیْئاً مِّنَ الْقُرْآنِ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پڑھے حیض والی اور نہ جنبی کچھ قرآن کریم سے۔

(۴۸۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَجِّھُوْا ھٰذِہِ الْبُیُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَاِنِّیْ لَااُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَّلَاجُنُبٍ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ پھیر دو ان گھروں کے مسجد سے اس لئے کہ میں نہیں حلال کرتا ہوں مسجد کو حیض والی کے لئے اور نہ جنبی کے لئے۔

(۴۸۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَاتَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتاً فِیْہِ صُوْرَۃٌ وَّلَاکَلْبٌ وَّلَاجُنُبٌ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں داخل ہوتے فرشتے اس گھر میں جس میں تصویر ہو اور نہ اس گھر میں جس میں کتا اور جنبی ہو۔

(۴۸۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثَلٰثَۃٌ لَاتَقْرَبُھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ جِیْفَۃُ کَافِرٍ وَّالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ وَالْجُنُبُ اِلَّا اَنْ یَّتَوَضَّأَ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین ہیں کہ نہیں قریب ہوتے ہیں ان سے فرشتے، کافر مردار اور لتھڑا ہوا خلوق سے اور جنبی مگر یہ کہ وہ وضو کرلے۔

(۴۸۷) حدیث شریف: اَنَّ فِی الْکِتَابِ الَّذِیْ کَتَبَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنْ لَّایَمَسَّ الْقُرْآنَ اِلَّا طَاھِرٌ۔ (رواہ الدارقطنی)

ترجمہ: بیشک اس مکتوب میں تھا جس کو لکھا پیارے رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حضرت عمرو ابن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہ نہ چھوئے قرآن کریم کو مگر پاک۔

(۴۸۸) حدیث شریف: عَنْ نَافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِیْ حَاجَۃٍ فَقَضٰی ابْنُ عُمَرَ

ترجمہ: سیدنا حضرت نافع سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں چلا حضرت عبداللہ ابن عمر کے ساتھ کسی کام سے، تو پورا کرلیا حضرت ابن عمر نے اپنا کام

का, तो वुजू फ़रमाया हज़रते उस्माने ग़नी ने तीन तीन मरतबा।

425 हदीस शरीफ़:– अमीरूल मूमिनीन हज़रते अली इब्ने अबू तालिब से मरवी कि उन्होंने वुजू फ़रमाया तो धोए अपने दोनों हाथ तीन मरतबा और कुल्लियाँ कीं तीन मरतबा और पानी डाला नाक में तीन मरतबा और धोया अपने चेहरे को तीन मरतबा और मसह फ़रमाया अपने सर का और धोया अपने पाउवों को और फ़रमाया हज़रते अली ने यह वुजू है प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम का।

426 हदीस शरीफ़:– अमीरूल मूमिनीन हज़रते अली से मरवी कि उन्होंने मँगाया पानी तो हम लाए एक बरतन कि उसमें पानी था और एक तश्त फ़रमाया हज़रते अब्द ख़ैर ने कि हम हज़रते अली की तरफ़ देख रहे थे तो पकड़ा अपने दाहिने हाथ से पानी का बरतन और झुकाया उसको अपने बाईं हाथ पर फिर धोया अपने हाथों को तीन मरतबा फिर डाला अपने दाएँ हाथ को पानी के बरतन में तो धोया अपने हाथों को और कुल्लियाँ फ़रमाई और नाक में प्रानी डाला, तो हज़रते अली ने यह तीनों काम तीन तीन मरतबा किये, फिर धोया अपने चेहरे को, फिर लिया पानी अपने हाथों में तो मसह फ़रमाया उस से अपने सर का एक मरतबा फिर धोया अपने पाउवों को तीन तीन मरतबा फिर एक चुल्लू पानी लिया अपने हाथ में तो पिया उसको फिर हज़रते अली ने फ़रमाया कि जिसको खुश करे यह बात कि वो देखे प्यारे रसूलुल्लाह

درمیان کوئی کپڑا حائل نہ ہوتا تاکہ دونوں بدنوں کے ملنے سے سردی کا اثر کم ہو اور حرارت وگرمی کا ماحول گرم ہو جائے۔ جنبی کا بدن پاک ہے اور جنبی سے معانقہ کرنا بھی جائز ہے۔ گھریلو معاملات، خوانگی حالات، مرد کی پرائیویٹ لائف سے جتنا بیوی واقف ہوتی ہے دوسرا نہیں۔ ملت مسلمہ پر یہ احسان صدیقہ کبریٰ ہے کہ انہوں نے تخلیہ کے پوشیدہ حالات بیان فرما کر سیرت النبی کے مخفی پہلوؤں کو اجاگر فرمادیا۔ شعر:

مخفی حالات تم نے کر کے بیاں
تم نے احساں کیا ہے امت پر (انتخاب قدیری)

(۴۸۲) پاخانے سے باہر آنے کے بعد بغیر وضو کئے اور بنا ہاتھ دھوئے اور بنا کلی کئے تلاوت کرنا بھی جائز ہے اور کھانا پینا بھی درست ہے اگرچہ سنت مستحبہ یہ ہے کہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھو لئے جائیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہ عمل جو حدیث شریف میں مذکور ہے وہ یہ بتانے کیلئے ہے کہ بیت الخلاء سے آنے پر بنا ہاتھ دھوئے قرآن کریم پڑھنا اور کھانا پینا جائز ہے۔ حدث اکبر یعنی بڑی ناپاکی، جنابت ہی تلاوت قرآن کریم کو منع کرتی ہے۔ حدث اصغر یعنی چھوٹی ناپاکی، بے وضو ہونا اس سے قرآن کریم چھونا ممنوع ہے اور تلاوت قرآن کریم جائز ہے مگر جنبی کو تلاوت قرآن کریم اور اس کا چھونا بھی ممنوع ہے لیکن قرآنی دعائیں بہ نیت دعاء بطور دعاء پڑھ سکتے ہیں۔ مزید تفصیلات فتاویٰ قدیریہ اور انتخاب شریعت میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۴۸۳) اس حدیث پاک میں "کچھ قرآن کریم" سے مراد پوری آیت کریمہ ہے۔ اور حائضہ کے ہی حکم میں نفاس والی عورت بھی ہے کہ حیض والی، نفاس والی، جنبی عورت قرآن کریم کی پوری آیت کریمہ تلاوت نہ کرے یہی مذہب احناف ہے۔ اگر قرآن کریم کو دعاء کی نیت سے یا تبرک کیلئے یا ادائے شکر کیلئے یا چھینک کے بعد الحمد لله رب العلمین یا کسی پریشان کن خبر کے بعد انا لله و انا الیه راجعون یا بہ نیت حمد وثناء پوری سورۂ فاتحہ یا آیۃ الکرسی یا سورۂ حشر کی آخری تین آیات کریمہ پڑھیں اور انکے پڑھنے میں قرآن کریم پڑھنے کی نیت نہ ہو تو حالت جنابت میں انکے پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۴۸۴) بعض حضرات صحابۂ کرام کے مکانات کے دروازے مسجد نبوی شریف میں تھے جسکی وجہ سے گھروں میں آنا جانا مسجد نبوی شریف کے راستے سے ہوتا تھا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ نے حکم فرمایا کہ ان گھروں کے راستے دوسری سمت سے نکالے جائیں اور یہ موجودہ دروازے جو مسجد نبوی شریف میں ہیں انہیں بند کر دیا جائے اگر دروازے مسجد نبوی شریف میں سے رہینگے تو حیض والی، نفاس والی، جنبی مستورات مسجد نبوی شریف سے بحالت ناپاکی گزرینگی جب کہ ناپاک کو مسجد میں بیٹھنا بھی حرام ہے اور مسجد سے گزرنا بھی حرام ہے مسجد میں داخلہ ہی حرام ہے چاہے گزرنے کے طور پر ہو یا ٹھہرنے کے طور پر۔ یہی مسلک امام اعظم ہے اور یہ حدیث پاک مسلک امام اعظم کی روشن دلیل ہے۔ حدیث شریف کا یہ جملہ "نہیں حلال کرتا میں" اس عقیدے کو واضح کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ کو احکام کا مالک بنا دیا ہے اور آپ جس حلال کو چاہیں حرام فرمادیں اور جس حرام کو چاہیں حلال فرمادیں۔ شعر:

خدا نے ایسا دیا اختیار آقا کو
جسے وہ چاہیں حلال اور جسے حرام کریں (یا نبی)

(۴۸۵) اس حدیث شریف میں فرشتوں سے مراد وہ فرشتے ہیں جو رحمت و برکت لاتے ہیں۔ نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتے، موت کے فرشتے ان گھروں میں آتے ہیں۔ تصویر سے مراد جاندار کی تصاویر ہیں جو بلاضرورت شرعیہ اور عزت وحرمت کیساتھ گھر میں رکھی جائیں۔ اگر سرکاری سکے، نوٹ، روپے وغیرہ پر جاندار کی تصویر ہو تو اسکا یہ حکم نہیں ہے کیوں کہ نہ تو وہاں تصویر کی عزت وحرمت کیجاتی ہے اور وہاں ضرورت شرعیہ بھی موجود ہے۔ غیر جاندار کی تصویر رکھنے کا یہ حکم نہیں ہے۔ جاندار کی تصویر کی ضرورت کی مثالیں جیسے آجکل پاسپورٹ، آئی کارڈ، بیع نامے پر تصویر۔ غیر جاندار کی تصویر اگر کسی معظم مقام کی ہو تو باعث برکت و رحمت ہے جیسے گنبد خضریٰ شریف کعبہ شریف یا بزرگان دین کے آستانوں کی تصاویر۔ اسی طرح بلا ضرورت، شوقیہ پالا ہوا کتا ہے۔ گھر، کھیت کی حفاظت اور شکار کیلئے کتا پالنا جائز ہے اور جنبی سے بھی وہی مراد ہے جو بلاضرورت شرعیہ

حَاجَتَهُ وَكَانَ مِنْ حَدِيْثِهِ يَوْمَئِذٍ اَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ فِيْ سِكَّةٍ مِّنَ السِّكَكِ فَلَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

اورتھی انکی حدیث اس دن یہ کہ فرمایا حضرت عبداللہ ابن عمر نے ایک شخص گزرا ایک گلی سے گلیوں میں سے تو ملا وہ پیارے رسول اللہ ﷺ سے

وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَآئِطٍ اَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى اِذَا كَادَ الرَّجُلُ

حالانکہ پیارے نبی نکل رہے تھے پیخانے سے یا پیشاب خانے سے تو سلام کیا اس نے پیارے نبی کو، تو نہ جواب دیا پیارے رسول نے اسکو یہانتک کہ قریب ہوا وہ شخص

اَنْ يَتَوَارٰى فِي السِّكَّةِ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَآئِطِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ

کہ چھپ جائے گلی میں تو مارا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دیوار پر اور مسح فرمایا اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرۂ اقدس کا، پھر

ضَرَبَ ضَرْبَةً اُخْرٰى فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ اِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِيْ

دوبارہ مارا تو مسح فرمایا اپنے دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت، پھر اس شخص کو سلام کا جواب عنایت فرمایا اور فرمایا پیارے رسول نے یہ کہ نہیں روکا مجھ کو

اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ اِلَّا اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ عَلٰى طُهْرٍ. (رواہ ابوداؤد)

تمہارے سلام کا جواب دینے سے مگر یہ کہ میں باوضو نہ تھا۔

(۴۸۹) حدیث شریف: عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَبُوْلُ

ترجمہ: سیدنا حضرت مہاجر ابن قنفذ سے مروی کہ بیشک حاضر ہوئے پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں اور پیارے نبی پیشاب فرمارہے تھے

فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى تَوَضَّا ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ وَقَالَ

توانہوں نے سلام کیا پیارے نبی کو تو نہیں جواب دیا انہوں نے انکا یہانتک کہ وضو فرمایا اور پھر پیارے نبی نے معذرت فرمائی ان سے اور فرمایا پیارے نبی نے

اِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ. (رواہ ابوداؤد)

کہ بیشک میں نے ناپسند فرمایا یہ کہ میں ذکر کروں اللہ تعالیٰ کا بغیر پاکی کے۔

(۴۹۰) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْنِبُ ثُمَّ يَنَامُ ثُمَّ يَنْتَبِهُ ثُمَّ يَنَامُ. (رواہ احمد)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنبی ہوتے تھے پھر محوِ خواب ہوجاتے پھر جاگتے پھر سوجاتے۔

सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के वुजू को तो यह प्यारें नबी का वुजू है।

427 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मसह फ़रमाया अपने सरे अक़्दस का तीन मरतबा, इस तरीक़े पर कि रखा अपने मुबारक हाथों को अपनी पेशानी शरीफ़ पर फिर खींचा अपने मुबारक हाथों को अपने सर के पीछे तक, फ़िर खींच कर लाए अपने सरे अक़्दस के आगे की तरफ़ तो हो गया यह तीन मरतबा और बस मिलाकर यह कि एक ही मरतबा हुवा क्योंकि न जुदा हुवा उनका दस्ते मुबारक सरे अक़्दस से और न लिया पानी तीन मरतबा, तो ऐसा है कि जैसे किसी ने लिया पानी हथेली में फिर ले जाए उसको हथेली तक।

428 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अम्र से मरवी कि हम वापस हुवे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ मक्का शरीफ़ से मदीने शरीफ़ की तरफ़, यहाँ तक कि जब थे हम एक पानी के पास रास्ते में, तो जल्दी की एक जमाअत ने असर के वक़्त तो वुजू कर रहे थे और वो जल्दी करने वाले थे तो हम पहुँचे उन तक तो उनकी एड़याँ सूखी अलग चमक रही थीं कि न छुवा था जिन्हें पानी ने तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अज़ाब है उन एड़यों के लिये आग का, कामिल करो तुम वुजू को।

بے غسل و ناپاک پھرتا پھرے اور اس پر ایک نماز کا کامل وقت بھی گزر جائے۔ رات کو جنبی ہوا اور اس نے وضو نہ کیا اور رات بھر یوں ہی گندا پڑا رہا تو وہ بھی اس حکم میں داخل ہے لہٰذا جنبی کو رات میں وضو کرنے کے بعد سونا چاہئے تا کہ اس نحوست سے محفوظ رہے۔

(۴۸۶) اس حدیث شریف میں بھی فرشتوں سے مراد رحمت و برکت لانے والے فرشتے ہیں اور کافر زندہ ہو کہ مردہ دونوں مردار ہی ہیں دونوں کے بدنوں کا ایک ہی حکم ہے کافر نجس و ناپاک ہوتا ہے کیوں کہ نجاست سے عام طور پر پرہیز نہیں کرتا سور کھاتا ہے شراب و پیشاب پیتا ہے اور جانوروں کے پیشاب کو پوتر بتاتا ہے اور گندے عقائد رکھتا ہے صحیح غسل بھی نہیں کرتا۔ یعنی کفار کے پاس رحمت و برکت کے فرشتے نہیں آتے اسی لئے مجمع کفار میں نماز نہ پڑھے۔ کفار کو نماز استسقاء میں ساتھ نہ لے جائے ''خلوق'' اس خوشبو کو کہتے ہیں جس میں زعفران وغیرہ ہوتی ہے اور اس کا رنگ ظاہر ہوتا ہے مَردوں کو ایسی خوشبو لگانا چاہئے جو خوشبو تو دے مگر رنگ نہ دے۔ اس حدیث شریف میں رنگ دینے والی خوشبو سے مَردوں کو منع فرمایا گیا ہے عورتوں کیلئے منع نہیں ہے (مرقاۃ شریف) کیوں کہ ایسی خوشبو جو رنگ بھی دے اس میں رعونت پائی جاتی ہے اور عورتوں سے مشابہت بھی ہے تو ایسے شخص سے بھی رحمت و برکت کے فرشتے قریب نہیں ہوتے اور جنبی کے بارے میں جو فرمایا ہے اس میں تنبیہ و تہدید اور زجر شدید ہے تا کہ نہانے میں سستی و غفلت نہ برتے اور ناپاک رہنے کا عادی ہو کہ نماز کا کامل وقت گزر جائے۔

(۴۸۷) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے سیّدنا حضرت عمرو ابن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کے ایک علاقے کا حاکم بنا کر بھیجا اور انہیں ایک فرمان نامہ بھی تحریر فرما کر عطا فرمایا جس میں دوسرے احکام و مسائل کے ساتھ ساتھ یہ حکم بھی تھا کہ قرآن کریم کو صرف پاک آدمی ہی چھوئے نہ تو کوئی حائضہ اور نہ نفساء اور جنبی اور نہ ہی بے وضو ہاتھ لگائے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) ''نہ چھوئیں اسکو مگر خوب پاک لوگ'' (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۳۵۰)

(۴۸۸) پیارے نبی کی عادت کریمہ یہ تھی کہ پیشاب پاخانے سے مکمل فراغت ڈھیلے اور پانی سے استنجاء فرما کر دولت سرائے اقدس سے باہر تشریف لاتے تھے۔ ایسا نہ تھا کہ استنجاء کرتے ہوئے گلی میں یا بازار میں چلتے ہوں بلکہ وہیں استنجاء فرما لیتے جہاں آپ نے رفع حاجت فرمائی۔ استنجاء کرتے ہوئے بازاروں اور گلیوں میں ٹہلنا اسلامی مروت کے خلاف ہے۔ جس وقت اس شخص نے سلام عرض کیا تو اس وقت لائق تیمم کوئی دیوار قریب نہ تھی جب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ دیوار کے قریب پہنچے تب تک وہ شخص گلی پار کرنے کے قریب ہو گیا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے تیمم فرمایا اور اسکے سلام کا جواب مرحمت فرمایا۔ یہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے تقوے کی تعلیم دی تھی کہ اگرچہ سلام کا جواب بنا وضو بھی دیا جا سکتا ہے مگر تقویٰ یہ ہے کہ باوضو دیا جائے۔ اور جہاں آپنے بنا وضو قرآن کریم تلاوت فرمایا وہ فتویٰ تھا فتوے اور تقوے میں فرق ہے ہر معیار کے مسلمانوں کو سیرت طیبہ سے اجالا ملتا ہے۔ شعر:

وہ ہو تقویٰ یا ہو فتویٰ نور سے کردار کے
آمنہ کے لال نے گھر گھر اجالا کر دیا (یا رسول)

دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ کر کے کسی بھی ایسی چیز پر ماریں جو از قسم زمین ہو اور اگر گرد و مٹی زیادہ لگ جائے تو ہاتھوں کو جھاڑ لیا جائے اور دونوں ہاتھوں سے پورے چہرے کا مسح کیا جائے اور پھر دوبارہ بھی اسی طرح کریں کہ دونوں ہاتھوں کو ایسی چیز پر ماریں جو از قسم زمین ہے اور پھر دونوں ہاتھوں کے ناخنوں سے لیکر کہنیوں سمیت تمام ہاتھوں پر مسح کریں یہ ہے تیمّم کا طریقہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے تیمّم فرما کر اپنی پیاری امت کو طریقۂ تیمّم تعلیم فرمایا۔ لیکن پانی کے ہوتے ہوئے تیمّم درست نہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ نے اس موقع پر تیمّم کیوں فرمایا تو اس کا سیدھا سادہ جواب یہ ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ نے اس تیمّم سے نماز ادا نہ فرمائی صرف سلام کا جواب عطا فرمایا یہ آپ کا تقویٰ ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ اگر نماز جنازہ نکل رہی ہو تو پانی کے ہوتے ہوئے بھی تیمّم کرنا جائز ہے کہ تیمّم کر کے نماز جنازہ پڑھ لی جائے مگر اس تیمّم سے دوسری کوئی نماز ادا نہیں کی جا سکتی۔ اسی طرح یہاں بھی جواب کا وقت نکل رہا تھا وہ شخص جس نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ کو سلام کیا تھا وہ گلی پار کرنے کے قریب

(۴۹۱) حدیث شریف: عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اِنَّ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يُفْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى سَبْعَ مِرَارٍ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهٗ فَنَسِيَ مَرَّةً كَمْ اَفْرَغَ فَسَاَلَنِيْ فَقُلْتُ لَا اَدْرِيْ فَقَالَ لَا اُمَّ لَكَ وَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَدْرِيْ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى جِلْدِهِ الْمَآءَ ثُمَّ يَقُوْلُ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَطَهَّرُ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: سیدنا حضرت شعبہ ابن دینار رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ جب غسل فرماتے جنابت سے تو پانی ڈالتے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر سات مرتبہ، پھر دھوتے اپنی شرمگاہ کو، تو حضرت عبداللہ ابن عباس بھول گئے کہ کتنی بار پانی ڈالا تو دریافت فرمایا انہوں نے مجھ سے تو میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا، تو انہوں نے فرمایا کہ تمہاری ماں نہ رہے کس چیز نے روکا تم کو یہ جاننے سے؟ پھر وضو فرماتے نماز کا وضو، پھر بہاتے اپنے جسم پر پانی، پھر فرماتے ایسے ہی طہارت فرماتے تھے پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

(۴۹۲) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰى نِسَآئِهٖ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهٖ وَعِنْدَ هٰذِهٖ قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَجْعَلُهٗ غُسْلًا وَاحِدًا اٰخِرًا قَالَ هٰذَا اَزْكٰى وَاَطْيَبُ وَاَطْهَرُ۔ (رواہ احمد و ابوداؤد)

ترجمہ: سیدنا حضرت ابورافع سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے دورہ فرمایا ایک دن اپنی ازواج مطہرات پر تو اِنکے پاس غسل فرماتے اور اُنکے پاس بھی، حضرت ابورافع نے فرمایا کہ میں نے کہا پیارے رسول سے یارسول اللہ کیوں نہ فرمادیا آپنے ایک غسل کو اخیر میں؟ پیارے رسول نے فرمایا یہ بار بار کا نہانا زیادہ صاف زیادہ پاکیزہ اورزیادہ طہارت والا ہے۔

(۴۹۳) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْاَةِ۔ (رواہ ابن ماجۃ)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ وضو کرے مرد، عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے۔

(۴۹۴) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَغْسِلَ الْمَرْاَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہائے عورت مرد کے بچے ہوئے سے

---

436 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब वुजू फ़रमाते तो लेते एक चुल्लू पानी तो दाखिल फ़रमाते उसको अपनी ठोड़ी शरीफ़ के नीचे तो ख़ेलाल फ़रमाते उसके ज़रिये अपनी दाढ़ी शरीफ़ का और फ़रमाते कि ऐसे ही हुक्म फ़रमाया मुझको मेरे मालिक ने।

437 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ख़ेलाल फ़रमाते थे अपनी रीशे मुबारक का।

438 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हय्या से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा हज़रते अली को उन्होंने वुजू फ़रमाया तो धोया उन्होंने अपने हाथों को, यहाँ तक कि उन दोनों को खूब साफ़ फ़रमाया, फिर कुल्लियाँ फ़रमाईं तीन मरतबा और नाक में पानी डाला तीन मरतबा और धोया अपने चहरे को तीन मरतबा और अपने दोनों हाथों को कोहनियों समीत तीन मरतबा और मसह फ़रमाया अपने सर का एक मरतबा, फिर धोया अपने क़दमों को टख़नों तक, फिर खड़े हुवे तो लिया अपने वुजू का बचा हुवा पानी तो पिया उसको इस हालत में कि हज़रते अली खड़े थे, फिर फ़रमाया हज़रते अली ने मुझे महबूब है यह कि मैं दिखा दूँ तुम को कि, कैसा था वुजू प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम का।

439 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मसह फ़रमाया अपने सरे अक़्दस का और अपने दोनों कानों का, कानों के अंदरूनी हिस्सों का शहादत की उंगलियों से और कान के बाहरी हिस्सों का अपने अँगठे से।

ہو چکا تھا اسلئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے تیمم فرما کر سلام کے جواب سے نوازا۔ سلام کے جواب میں ضرورتا دیر لگائی جاسکتی ہے اور اس دیر لگنے پر معذرت کرنا بھی سنت ہے تا کہ دیر سے جواب دینے سے سلام کرنے والے کی دل برداشتگی کا سبب نہ ہو اور جس کو سلام کیا گیا ہے اسکے بارےمیں سلام کرنیوالے کو بدگمانی بھی نہ ہو۔

(۴۸۹) پیشاب پاخانہ کرنے والے کو سلام کرنا منع ہے۔ اور اسکے سلام کا جواب دینا بھی واجب نہیں ہے۔ لیکن اگر قضائے حاجت کے بعد جواب سلام دیدیا جائے تو درست ہے۔ چونکہ جنہوں نے سلام پیش کیا تھا وہ بارگاہ نبوی میں حاضر تھے کہیں جانہیں رہے تھے اسلئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے وضو فرمانے کے بعد جواب دیا۔

(۴۹۰) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی عادت کریمہ تھی کہ حالت جنابت میں پہلے وضو فرما کر سوتے اور پھر دوبارہ بیدار ہوتے اور پھر خوابیدہ ہوتے تو وضو نہ فرماتے پہلا ہی وضو کافی ہوتا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے وضو کو نیند نہیں توڑتی۔ حضرات فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ امت کیلئے بھی یہ درست ہے کہ جنابت کے بعد وضو کر کے سوجائے اور پھر اگر جاگے تو دوبارہ سونے کیلئے نئے وضو کی ضرورت نہیں پہلا ہی وضو کافی ہے۔ (اشعۃ اللمعات شریف)

(۴۹۱) اگر ہاتھ میں کوئی سخت قسم کی نجاست لگی ہو اسے صاف کرنے کیلئے اگر تین بار سے زیادہ بھی ہاتھ دھونا پڑے تو درست ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ابتدائے اسلام میں نجاست کو ساتھ مرتبہ دھویا جاتا تھا بعد میں ساتھ مرتبہ کا دھونا منسوخ ہو گیا اور تین بار دھونے کا حکم رہا۔ یا تو حضرت ابن عباس کو سات مرتبہ دھونے کے نسخ کی خبر نہ پہونچی یا پھر آپ نے یہ خیال فرمایا کہ وجوب منسوخ ہو گیا ہے اور استحباب باقی ہے (مرقاۃ شریف) شاگرد کو استاد کے سامنے اور مرید کو پیر کے سامنے چاق و چوبند رہنا چاہئے اور حالات پر نظر رکھنی چاہئے تا کہ بوقت ضرورت شیخ و استاد کو بتا سکے اور انکی اداؤں کو دوسروں تک پہونچا بھی سکے۔ اور استاد و پیر کو بھی یہ حق پہونچتا ہے کہ شاگرد و مرید کو اسکی غفلت پر تنبیہ کرے اور بلاوجہ بھی عتاب کرسکتا ہے۔

(۴۹۲) تطہیر ظاہر کے واسطے ہے اور تزکیہ وتطیب باطن کے واسطے ہے۔ تطہیر سے غصہ و جلال اور ترش روئی میں کمی آتی ہے اور تزکیۂ وتطیب سے نرمی اور اچھے عادات واخلاق علم وتقویٰ حاصل ہوتے ہیں۔ غسل کے مفید اثرات جسم و روح ظاہر و باطن دونوں پر پڑتے ہیں۔ ہر جماع کے بعد غسل کرنا سنت اور افضل ہے اور جائز یہ بھی ہے کہ اخیر ہی میں ایک مرتبہ غسل کرلیا جائے یا ہر جماع کے بعد وضو کرلیا جائے اور اخیر میں غسل کرلیا جائے۔ سیدنا حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بار بار نہانے کا علم اسطرح ہوا کہ آپ برائے غسل نبی ہر بار پانی لاتے ہونگے۔ اس قسم کے مسائل کا اظہار اور مسائل پوچھنے میں نہ عقلاً کوئی مضائقہ ہے اور نہ شرعاً کوئی قباحت ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی سیرت طیبہ سے قوانین رحمت ملتے ہیں۔

(۴۹۳) یہ ممانعت تنزیہی ہے کہ عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے مرد کو وضو کرنا بہتر و افضل نہیں ہے۔ اس حدیث شریف میں استحباب کا بیان ہے اور جس حدیث شریف میں یہ ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو فرمایا تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہ عمل بیانِ جواز کیلئے ہے۔

(۴۹۴) یہ دونوں ممانعتیں بھی تنزیہی ہیں کہ ایک دوسرے کے فُضالے سے غسل و وضو کرنا بہتر نہیں ہے اور اگر کرلے تو کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ اگر عورت مرد ایک برتن سے وضو یا غسل کریں تو یکے بعد دیگرے چلّو نہ لیں بلکہ ایک ساتھ لیں تا کہ کوئی بھی ایک دوسرے کے فضالے سے طہارت نہ کرے جبکہ آئندہ چلوؤں میں فضالے ہی سے دونوں طہارت کرینگے مگر اسکی معافی ہے۔

(۴۹۵) غسل خانے میں پیشاب کرنا نفاست و نظافت کے خلاف ہے۔ نیز بھول اور وسوسوں کی بیماریوں کو جنم دیتا ہے۔ روزانہ بناؤ سنگھار کرنا بال کاڑھنا مانگ نکالنا غفلت پیدا کرتا ہے اور تضییع اوقات بھی ہے۔ یہ کام ایک دن چھوڑ کر کرنا چاہئے یہ سنت ہے۔ بال پراگندہ رکھنا بھی ٹھیک نہیں ہے۔

(۴۹۶) پانی کی بہت سی قسمیں ہیں (۱) بارش کا پانی (۲) کنوئیں کا پانی (۳) چشمے کا پانی (۴) تالاب کا پانی (۵) دریا اور سمندر کا پانی (۶) جاری پانی (۷) غیر جاری پانی (۸) مستعمل پانی (۹) غیر

اَوْ یَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَۃِ لِیَغْتَرِفَا جَمِیْعًا۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

یا نہائے مرد عورت کے بچے ہوئے سے، کہ دونوں چلو لیں ایک ساتھ۔

(۴۹۵) حدیث شریف: نَھٰی اَنْ یَّمْتَشِطَ اَحَدُنَا کُلَّ یَوْمٍ اَوْ یَبُوْلَ فِیْ مُغْتَسَلِہٖ۔ (رواہ ابن ماجۃ)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہ کنگھی کرے کوئی ہم میں ہر روز یا پیشاب کرے غسل خانے میں۔

﴿باب احکام المیاہ ترجمہ: پانیوں کے احکام کا باب﴾

(۴۹۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَآءِ الدَّآئِمِ الَّذِیْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ہرگز پیشاب نہ کرے کوئی تم میں کا ٹھہرے ہوئے پانی میں کہ جو

لَا یَجْرِیْ ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْہِ۔ (رواہ البخاری)

جاری نہیں ہوتا ہے کہ پھر غسل کرے اس پانی میں۔

(۴۹۷) حدیث شریف: قَالَ لَا یَغْتَسِلُ اَحَدُکُمْ فِی الْمَآءِ الدَّآئِمِ وَھُوَ جُنُبٌ قَالُوْا کَیْفَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہ غسل کرے کوئی تم میں کا ٹھہرے ہوئے پانی میں حالانکہ وہ جنبی ہے، لوگوں نے کہا کہ کیسے

یَفْعَلُ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ یَتَنَاوَلُہٗ تَنَاوُلًا۔ (رواہ مسلم)

کرے اے ابو ہریرہ؟ فرمایا ابو ہریرہ نے کہ لے لے اس میں سے۔

(۴۹۸) حدیث شریف: نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ یُّبَالَ فِی الْمَآءِ الرَّاکِدِ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پیشاب کیا جائے ٹھہرے ہوئے پانی میں۔

(۴۹۹) حدیث شریف: عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ ذَھَبَتْ بِیْ خَالَتِیْ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

ترجمہ: سیدنا حضرت سائب بن یزید سے مروی انہوں نے فرمایا کہ لے گئیں مجھ کو میری خالہ جان پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ

اِنَّ ابْنَ اُخْتِیْ وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِیْ وَدَعَا لِیْ بِالْبَرَکَۃِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وُضُوْءِہٖ

میری بہن کا بیٹا بیمار ہے، تو پیارے نبی نے ہاتھ پھیرا میرے سر پر اور دعاء دی مجھے برکت کی، پھر پیارے نبی نے وضو فرمایا تو میں نے پی لیا پیارے نبی کے وضو کا پانی

429 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मसह फ़रमाया अपनी पेशानी मुबारका का और अपने अमामे शरीफ़ पर और मोज़ों पर।

430 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पसंद फ़रमाते थे दाहिने को बक़द्रे ताक़त अपने तमाम कामों में अपनी तहारत में और अपने कँघा करने में और अपनी नालैन शरीफ़ैन के पहनने में।

431 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब तुम पहनो और जब तुम वुजू करो तो शुरू करो तुम अपने दाएँ से।

432 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उसका वुजू कामिल नहीं जिसने न लिया अल्लाह तआला का नाम उस पर।

433 हदीस शरीफ़:– हज़रते लक़ीत इब्ने सब्राह से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! ख़बर दीजिये मुझको वुजू के बारे में, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कामिल करो वुजू को और ख़ेलाल किया करो उंगलियों के दर्मियान और मुबालग़ा किया करो नाक में पानी डालने में मगर यह कि तुम रोज़ेदार हो।

435 हदीस शरीफ़:– हज़रते मस्तूर इब्ने शद्दाद से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि जब वुजू फ़रमाते तो मलते उंगलियों को अपने पाउवों की, अपनी छंगुली से।

مستعمل پانی (۱۰) حیوانات کا جھوٹا پانی (۱۱) دھوپ سے گرم شدہ پانی وغیرہم ۔ ان پانیوں کے احکام جدا جدا ہیں ۔ ٹھہرے ہوئے تھوڑے پانی میں پیشاب کرنا ہرگز ہرگز جائز نہیں کہ اس سے پانی نجس ہوکر وضو وغسل کے لائق نہیں رہیگا جس سے خود اسکو بھی تکلیف ہوگی اور دوسروں کو بھی ۔ اور بہت سے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مناسب نہیں ہے کہ اگر چہ وہ ناپاک تو نہ ہوگا لیکن اسکے پینے اور اس سے وضو کرنے میں دل کراہت کریگا ۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اسکی دیکھا دیکھی اور لوگ بھی اس ٹھہرے ہوئے زیادہ پانی میں پیشاب کرنے لگیں اور رفتہ رفتہ پانی متغیر ہوجائے اور پانی کا رنگ و بو اور مزہ بدل جائیگا ۔ پہلی صورت میں کراہت تحریمی ہے اور دوسری صورت میں کراہت تنزیہی ہے ۔ یہ حدیث شریف احناف کی مؤید ہے اور مضبوط دلیل ہے کہ دو قلّے پانی ' نجاست پڑنے سے ناپاک ہوجاتا ہے اگر یہ قلیل پانی ناپاک نہ ہوتا تو ممانعت تاکید کے ساتھ نہ فرمائی جاتی ۔ رات کو پانی میں پیشاب پاخانہ کرنا مطلق مکروہ وممنوع ہے جنات کے خوف وخطرے کی وجہ سے کہ وہ رات کو پانی کے کنارے رہتے ہیں ۔

(۴۹۷) چھوٹے حوض یا گڑھے میں جو پانی بھرا ہے جنبی اس میں غوطہ زن ہوکر نہ نہائے بلکہ چلوؤں میں یا لپّوں سے یا کسی ڈبے ' جگ ' بدھنے ' مگّے سے لیکر الگ نہائے کہ تھوڑے پانی میں جنبی کے غوطہ زن ہوجانے سے وہ پانی ماء مستعمل بن جاتا ہے ۔ اگر جنبی یا بے وضو کنویں میں غوطہ زن ہوگیا تو پانی ماءِ مستعمل ہوگیا بوقت ضرورت جنبی ناند ' بالٹی یا چھوٹے حوض سے چلّو یا لپ بھر کر پانی لے سکتا ہے اس سے پانی مستعمل نہ ہوگا ۔ یہ ہاتھ ڈالنا پانی لینے کیلئے ہو اور اگر ہاتھ دھونے کی نیت سے ہاتھ ڈالیگا تو پانی مستعمل ہوجائیگا ۔

(۴۹۸) ٹھہرا ہوا پانی چاہے دو قلّے ہی ہوں یا اس سے کم وزیادہ اس میں پیشاب پاخانہ کرنا ممنوع ہے ۔ بلکہ اس میں تھوک ' بلغم ' رینٹ ڈالنا بھی برا ہے ۔ البتہ تالاب وغیرہ کا یہ حکم نہیں ہے ۔ تالاب وہ ہے کہ اگر اسکے ایک کنارے سے پانی ہلایا جائے تو دوسرے کنارے کا پانی نہ ہلے ۔ یعنی سو ہاتھ کی سطح والا پانی اسی کو آب کثیر کہتے ہیں ۔ اس سے کم پانی ماء قلیل کہلاتا ہے ۔

(۴۹۹) سیدنا حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر مبارک میں درد تھا جو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے دست مبارک کے پھیرنے سے کافور ہوگیا ۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے دست مبارک کی یہ برکت ہوئی کہ حضرت سائب بن یزید کی عمر شریف ۱۰۰ سال ہوئی اور نہ آپکا کوئی بال شریف سفید ہوا اور نہ آپکے دندان مبارک الگ ہوئے (مرقاۃ شریف) بیماروں کو بزرگوں کی بارگاہوں میں برائے علاج جانا اور بزرگوں کا تکلیف کی جگہ ہاتھ پھیرنا سنت سے ثابت ہے ۔ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے وضو کے غسالے کو حاصل کرنے کی خوب کوشش کرتے تھے ۔ سیدنا حضور امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ مسلک ہے کہ ہمارا وضو وغسل کا غسالہ نجس وناپاک ہے ۔ مگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا غسالۂ وضوء وغسل پاک ہے وہ تو تبرک ونور ہے ۔ یہاں تک کہ آپ کے فضلات شریفہ بھی امت کے حق میں پاک ہیں (مرقاۃ شریف واشعۃ اللمعات شریف) مہر نبوت شریف سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی گردن مبارک کے نیچے دونوں کندھوں کے درمیان ایک پارۂ گوشت تھا جس پر کچھ تل بھی تھے اور آس پاس بال شریف بھی تھے کبوتری کے انڈے یا مسہری کی گھنڈی کے برابر نہایت چمکدار اور نورانی تابندہ ودرخشندہ تھا ۔ یہ مہر نبوت شریف جاذب قلب ونظر تھی ۔ نیچے سے دیکھو تو پڑھنے میں آتا تھا '' اللہ وحدہ لاشریک لہ '' اور اوپر سے دیکھو تو پڑھنے میں آتا تھا '' توجہ حیث ما کنت فانک منصور '' اس مہر نبوت کو گزشتہ آسمانی کتابوں میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے خاتم النبین ہونے کی علامت قرار دیا گیا تھا ۔ کیونکہ مہر تمام مضمون کے بعد میں اور اخیر ہی میں لگائی جاتی ہے کہ اسٹامپ کے بعد میں سٹاپ ۔ وصال شریف کے وقت یہ مہر نبوت اٹھالی گئی تھی ۔ یہ مہر نبوت وقت ولادت بھی موجود تھی ۔ آپ مہر مبارک لیکر ہی دنیاں میں جلوہ گر ہوئے ۔

(۵۰۰) '' بضاعہ کنواں '' مدینۂ منورہ کے محلّے بنی ساعدہ میں واقع ہے ۔ مدینۂ منورہ کا تمام کوڑا کرکٹ وہاں ڈالا جاتا تھا ۔ بضاعہ کنواں مذکورہ گندگیوں سے ناپاک نہیں ہوتا تھا کیونکہ بضاعہ کنویں کا پانی

ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ ذَرِّ الْحُجْلَةِ۔ (رواہ البخاری)

پھر میں کھڑا ہو گیا پیارے نبی کی پشت پاک کے پیچھے تو میں نے دیکھا مہر نبوت کیطرف جو دونوں کندھوں کے درمیان تھی، مسہری کی گھنڈی کی طرح۔

(۵۰۰) حدیث شریف: قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةٍ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقٰى فِيْهِ الْحَيْضُ

ترجمہ: عرض کیا گیا یارسول اللہ کیا ہم وضو کریں بضاعہ کنویں سے؟ اور وہ ایسا کنواں تھا کہ ڈالے جاتے اس میں حیض کے کپڑے

وَلُحُوْمُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الْمَآءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهٗ شَيْءٌ۔ (رواہ احمد)

کتوں کے گوشت اور گندگیاں، تو فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک وہ پانی پاک ہے کوئی چیز اس کو ناپاک نہیں کرتی۔

(۵۰۱) حدیث شریف: سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ

ترجمہ: سوال کیا ایک شخص نے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو عرض کیا یارسول اللہ ہم سمندر میں سواری کرتے ہیں

وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّأُ بِمَآءِ الْبَحْرِ

اور ہم لیجاتے ہیں اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی تو اگر ہم وضو کریں اس تھوڑے سے پانی سے تو ہم پیاسے رہ جائینگے تو کیا ہم وضو کرلیا کریں سمندر کے پانی سے؟

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم هُوَ الطَّهُوْرُ مَآؤُهٗ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهٗ۔ (رواہ مالک و الترمذی و ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والدارمی)

تو فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

(۵۰۲) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهٗ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَافِيْ اِدَاوَتِكَ

ترجمہ: سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب جنات میں کہ تمہارے برتن میں کیا ہے؟

قَالَ قُلْتُ نَبِيْذٌ قَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَآءٌ طَهُوْرٌ۔ (رواہ ابوداؤد)

حضرت عبداللہ ابن مسعود نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ نبیذ ہے، پیارے نبی نے فرمایا کھجور پاک ہے اور پانی پاک کرنے والا ہے۔

(۵۰۳) حدیث شریف: عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا

ترجمہ: سیدتنا حضرت کبشہ بنت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی جو بیوی تھیں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے کی، بیشک آئے ابوقتادہ انکے پاس

---

440 हदीस शरीफ़:– हज़रते रबी बिंते मुअव्व्ज़ से मरवी बेशक उन्होंने देखा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि वुजू फ़रमा रहे हैं, हज़रते रबी ने फ़रमाया कि मसह फ़रमाया प्यारे नबी ने अपने सरे मुबारक का वो जो अगली जानिब है और उसका जो पिछली जानिब है और अपनी कनपटयों का और अपने दोनों कानों का एक मरतबा और एक रिवायत में है बेशक प्यारे नबी ने वुजू फ़रमाया तो दाख़िल फ़रमाई अपनी उंगलियाँ अपने दोनों कानों के सुराखों में।

441 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह बिन ज़ैदी से मरवी बेशक उन्होंने देखा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि प्यारे नबी ने वुजू फ़रमाया और बेशक प्यारे नबी ने मसह फ़रमाया अपने सरे अक़्दस का उस पानी से जो आपके मुबारक हाथों का बचा हुवा न था।

442 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू उमामा ताबई से मरवी उन्होंने ज़िक्र फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के वुजू का तो फ़रमाया कि मलते थे प्यारे रसूलुल्लाह अपनी आँखों के खोइयों को और फ़रमाया दोनों कान सर से हैं।

443 हदीस शरीफ़:– आए एक देहाती प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में और वो पूछने लगे प्यारे नबी से वुजू के बारे में तो प्यारे नबी ने दिखाया उन देहाती को तीन तीन मरतबा फिर फ़रमाया ऐसे ही

جاری تھا کہ یہ بضاعہ کنواں نہر پر واقع تھا مدینۂ منورہ کے تمام کنویں نہر زرقاءہ پر بنے ہوئے ہیں جو بظاہر کنویں معلوم پڑتے ہیں مگر حقیقت میں نہر ہیں۔ جیسے کہ مکۂ مکرمہ کے کنویں نہر زبیدہ پر بنے ہوئے ہیں جاری پانی ہزار گندگیوں کو بہالیجاتا ہے اور بضاعہ کنویں میں پانی جاری ہے اب بھی اگر اس میں جھانک کر بغور دیکھا جائے تو پانی بہتا ہوا صاف نظر آتا ہے بضاعہ کنویں کا پانی جاری ہے تو گندگی پڑ جانے سے اس کنویں کے ناپاک ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بضاعہ کنویں کو دوسرے مقامات کے کنوؤں پر قیاس کرنا فحش غلطی ہے کہ ان میں پانی جاری نہیں ہے۔ البتہ کسی میں سوت جاری ہوتا ہے اگر عام کنوؤں میں بلی یا چوہے گر جائیں اور مر جائیں پھر سڑ جائیں تو پورے کنویں کا پانی سڑ جاتا ہے اور بدبو آنے لگتی ہے تو جب سینکڑوں مٹکے پانی ایک ایک چوہے یا بلی کے اس میں سڑ جانے سے پانی سڑ جاتا ہے تو پھر دو مٹکے پانی کی کیا حیثیت۔ بعض احادیث میں قلتین کے بارے میں آیا ہے وہ احادیث قابل استدلال نہیں ہیں چونکہ بہت سی احادیث کریمہ کے وہ خلاف ہیں اور شریعت کی چار دلیلوں میں سے ایک قیاس ہے یہ قلتین والی حدیثیں قیاس کے بھی خلاف ہیں لہٰذا قلتین والی حدیثیں قابل صحت نہیں ہیں نیز قُلّہ مٹکے کو بھی کہتے ہیں اور مشک کو بھی کہتے ہیں پہاڑ کی چوٹی کو بھی، اونٹ کے کوہان کو بھی اور انسان کی کھوپڑی کو بھی۔ اتنے معانی کے ہوتے ہوئے یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ قلتین کے کیا معنیٰ احادیث میں وارد ہیں یوں بھی قلتین والی حدیثیں قابل عمل نہیں ہیں۔ اور قلہ سے مراد مٹکا یا مشک ہو تو ان کی بھی مقدار احادیث قلتین میں مذکور نہیں ہے اس اجمال کے ہوتے ہوئے بھی حدیث قلتین پر عمل نہیں ہوسکتا۔

(۵۰۱) سمندر کا پانی کڑوا ہوتا ہے پانی کا یہ مزہ کسی نے بدلا نہیں ہے بلکہ یہ مزہ اس کا اپنا ذاتی واصلی ہے لہٰذا سمندر کا پانی طاہر بھی ہے اور مطہر بھی یعنی پاک بھی ہے اور پاک کرنے والا بھی ہے۔ اگر کنویں کا پانی زیادہ ٹھہرے رہنے کی وجہ سے بدمزہ بدبودار ہوجائے جب بھی پاک رہیگا۔ حضرات فقہائے احناف رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نزدیک مچھلی کو ذبح کرنا ضروری نہیں ہے اگر ہمارے پاس آکر مرجائے یا سمندر کی موج اسے کنارے پر پھینک دے جس سے وہ مرجائے وہ حلال ہے لیکن اگر وہ اپنی کسی بیماری سے مر کر پانی پر تیر جائے تو حرام ہے کیوں کہ اب وہ سمندر کی مردار نہیں ہے بلکہ بیماری کی مردار ہے دریائی جانوروں میں صرف مچھلی ہی حلال ہے۔ باقی کچھوا، پاتر، مینڈک، مگر مچھ سب حرام ہیں۔ بعض نادانوں نے تو اتنی ترقی کی ہے کہ سمندری کتے اور سمندری سور کو بھی حلال لکھ مارا ہے اور یہ سور خور خود کو اہل حدیث بھی کہتے ہیں۔ مصرع:

بڑا بے حیا ہے سارق کہ چراغ ہاتھ میں ہے

(۵۰۲) ''شب جنات'' اس رات کو کہتے ہیں جس رات میں جنات سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں حاضر ہوئے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے انھیں دعوت دین دی اور قرآن کریم تلاوت فرمایا اور وہ مشرف بہ اسلام ہوئے اور انہوں نے اپنی قوم میں جاکر تبلیغ اسلام کی یہ پورا واقعہ ''سورۂ جن'' میں مذکور ہے۔ شب جنات چار ہیں۔ (۱) بقیع الغرقد میں جنات کو تبلیغ اسلام فرمائی اس موقع پر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی معیت کا شرف حاصل تھا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ شہر کے باہر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لیکر تبلیغ دین کیلئے تشریف لگئے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حسب عادت پانی کا لوٹا تھا اس میں نبیذ تھی یعنی رات کو جس پانی میں کھجوروں کو بھگو دیا جائے اور صبح کو اس کا پانی نتھار لیا جائے اس کو نبیذ کہتے ہیں اگر یہ پانی رقیق یعنی خوب پتلا ہو تو کھجور کے اس شربت سے وضو کرنا جائز ہے اور اگر کھجور کا یہ شربت گاڑھا ہوجائے تو وضو نہیں کرسکتے اگر پانی کے گاڑھے ہونے کے غلبے میں شک ہو تو وضو بھی کرے اور تیمّم بھی کرے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے حضرت عبداللہ ابن مسعود کے برتن سے نبیذ (کھجوروں کے شربت) سے وضو فرمایا یہی مسلک امام اعظم ہے جو اس حدیث شریف کے عین مطابق ہے۔ کھجور کے شربت سے وضو کا جائز ہونا خلاف قیاس ہے کیوں کہ کھجور کا شربت مطلق پانی نہیں ہے اور وضو صرف مطلق پانی ہی سے ہوسکتا ہے مگر چونکہ حدیث شریف میں وارد ہوگیا ہے اسلئے قیاس کو چھوڑ دیا

فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءً فَجَائَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ

توانڈیلا حضرت کبشہ نے حضرت ابوقتادہ کیلئے وضو کا پانی۔ بلی پینے لگی اس سے تو جھکا دیا حضرت قتادہ نے بلی کیلئے پانی کے برتن کو یہانتک کہ بلی نے پانی پیا، حضرت کبشہ نے کہا

فَرَاٰنِىْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَتَ اَخِىْ قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ

تو دیکھا حضرت قتادہ نے مجھ کو کہ میں دیکھ رہی ہوں انکی طرف، تو حضرت قتادہ نے فرمایا کہ کیا تم تعجب کر رہی ہو اے بھائی کی بیٹی؟ تو حضرت کبشہ نے فرمایا میں نے کہا ہاں،

فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ۔ (رواه احمد)

تو حضرت قتادہ نے فرمایا بیشک پیارے رسول ﷺ نے فرمایا کہ بیشک بلی نجس نہیں ہے اس لئے کہ وہ تم پر پھرنے گھومنے والا ہے۔ یا گھومنے پھرنے والی ہے۔

(۵۰۴) حدیث شریف: عَنْ دَاؤدَ بْنَ صَالِحِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّ مَوْلَاتَهَا اَرْسَلَتْهَا بِهَرِيْسَةٍ

ترجمہ: سیدنا حضرت داؤد بن صالح بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی وہ روایت کرتے ہیں اپنی والدہ سے کہ انکی مالکہ نے بھیجا انکو حلوہ لیکر

اِلٰى عَائِشَةَ قَالَتْ فَوَجَدْتُهَا تُصَلِّىْ فَاَشَارَتْ اِلَىَّ اَنْ ضَعِيْهَا فَجَائَتْ هِرَّةٌ

حضرت عائشہ کی بارگاہ میں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ کو پایا کہ نماز پڑھ رہی ہیں، حضرت عائشہ نے اشارہ فرمایا مجھے کہ رکھدو اسکو، تو بلی آئی

فَاَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلوٰتِهَا اَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ اَكَلَتِ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ

تو اس نے کھایا اسمیں سے، پھر جب فارغ ہوئیں حضرت عائشہ اپنی نماز سے تو کھایا انہوں نے وہیں سے جہاں سے کھایا تھا بلی نے، تو حضرت عائشہ نے فرمایا

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ وَاِنِّىْ رَاَيْتُ

کہ بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک بلی ناپاک نہیں ہے، بیشک بلی چکر لگانے والی ہے تم پر اور بیشک میں نے دیکھا

رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَتَوَضَّاُ بِفَضْلِهَا۔ (رواه ابوداؤد)

پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ وضو فرما رہے ہیں بلی کے بچے ہوئے پانی سے۔

(۵۰۵) حدیث شریف: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَتَوَضَّاُ بِمَا اَفْضَلَتِ الْحُمُرُ قَالَ نَعَمْ

ترجمہ: سوال کیا گیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ کیا ہم وضو کر لیں اس سے جس کو جھوٹا کیا گدھوں نے؟ فرمایا پیارے رسول نے ہاں

वुजू है तो जिसने ज्यादती की इस पर तो उस ने बुरा किया और हद से तजावुज़ किया और ज़ुल्म किया।

444 हदीस शरीफ़:— हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मुग़फ़्फ़ल से मरवी बेशक उन्होंने सुना अपने बेटे से कि वो कह रहा है या अल्लाह बेशक मैं माँगता हूँ तुझ से सफ़ेद महल दाहिनी तरफ़ का जन्नत में, तो फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह ने ऐ मेरे प्यारे बेटे! माँग तू अल्लाह तआला से जन्नत को और पनाह माँग तो उसकी आग से इसलिये कि बेशक मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं बेशक अनक़रीब होंगे उस वक़्त में कुछ लोग जो हद से बढ़ेंगे वुजू में और दुआ में।

445 हदीस शरीफ़:— प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि बेशक वुजू के लिये एक शैतान है, कहा जाता है जिस को वलहान, तो बचो तुम वसवसों से पानी के।

446 हदीस शरीफ़:— हज़रते मआज़ इब्ने जबल से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को, जब वुजू फ़रमाते तो पोछते अपने चहरे को अपने कपड़े के किनार से।

447 हदीस शरीफ़:— था प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के पास एक कपड़ा, पोछते थे जिससे अपने आज़ा ए मुबारका को वुजू के बाद।

448 हदीस शरीफ़:— हज़रते साबित इब्ने सफ़िय्या से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि मैंने कहा हज़रते इमाम जाफ़रे सादिक़

گیا لہٰذا سوائے شربت کھجور کے کسی اور شربت سے وضو جائز نہیں ہے جیسے کشمش وغیرہ کا شربت۔ کچھ لوگ دھرتی کے سینے پر ایسے بھی ہیں جو بوجھ بنے ہوئے ہیں ایسے لوگ بے پر کی اڑاتے رہتے ہیں کہ حضور امام اعظم حدیث شریف کے مقابل قیاس پر عمل فرماتے تھے یہ موقع ان کی کج فہمی کے علاج کیلئے زرّیں موقع ہے۔ (۲،۳) دوبار مکۂ معظمہ میں (۴) ایک بار مدینۂ منورہ سے باہر جس میں سیدنا زبیر ابن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شرف ہم رکابی حاصل تھا۔

(۵۰۳) سیّدنا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اگر بلی چوہا نجاست کھا کر اپنا منہ صاف کئے بغیر برتن میں منہ ڈالدے تو پانی نجس اور برتن بھی ناپاک اور اگر منہ صاف کر کے پانی پی لے تو وہ بقیہ پانی مکروہ ہے اور اس سے وضو کرنا مکروہ ہے حضور امام اعظم کا قول قوی ہے کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے صرف یہ فرمایا کہ بلی نجس نہیں ہوتی ہے یعنی اس کا جسم ناپاک نہیں ہے یہ نہیں فرمایا کہ اس کا لعاب اور اس کا جھوٹا بالکل پاک ہے کتے کا جسم نجس نہیں ہے مگر اس کا جھوٹا نجس ہے۔ حدیث شریف: سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ جب بلی برتن میں چاٹے تو اسے ایک دوبار دھو لیا جائے (طحاوی شریف) سیّدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلی اور گدھے کے جھوٹے سے وضو نہیں فرماتے تھے بلکہ اس سے منع فرماتے تھے (طحاوی شریف) ایک قانون ذہن میں محفوظ فرما لیجئے وہ یہ کہ جس جانور کا گوشت ناپاک و حرام ہے اس کا جھوٹا بھی پاک نہ ہوگا۔ بلی کا گوشت ناپاک و حرام ہے لہٰذا اس کا جھوٹا بھی ناپاک ہی ہونا چاہئے تھا مگر چونکہ گھروں میں آتی جاتی ہے اور نجاستوں سے پرہیز نہیں کرتی لہٰذا اس کا جھوٹا مکروہ ہے جیسے چھوٹے بچے جو نجاست سے پرہیز نہیں کرتے اگر وہ پانی میں ہاتھ ڈال دیں تو پانی مکروہ ہو جاتا ہے اگر بلی کے جھوٹے کو نجس و ناپاک قرار دیا جائے تو پھر آدمی بڑی دشواری کا شکار ہو جائیگا کہ اس سے بچنا مشکل ہوگا لہٰذا اس کا جھوٹا ناپاک نہیں بلکہ مکروہ ہے۔

(۵۰۴) اس حدیث شریف میں بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے بلی کے لعاب یا اسکے جھوٹے کو ناپاک نہیں فرمایا بلی کے جھوٹے پانی سے وضو کرنا مکروہ تنزیہی ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے بلی کے بچے ہوئے پانی سے اسلئے وضو فرمایا کہ امت کو معلوم ہو جائے کہ بلی کے بچے ہوئے پانی سے وضو جائز ہے اگر چہ یہ مکروہ تنزیہی ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس وقت دوسرا پانی نہ ہو لہٰذا بلی کے بچے ہوئے پانی سے وضو فرمایا۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بلی کے جھوٹے کو پاک سمجھا یہ ان کا اجتہاد ہے حدیث شریف میں اسکی حرمت نہیں ہے۔

(۵۰۵) اس حدیث شریف میں ان تالابوں اور بڑے حوضوں یا بہتے پانی کا بیان ہے جو نجاست پڑ جانے سے ناپاک نہیں ہوتے جیسا کہ حدیث شریف نمبر ۵۰۸ میں آ رہا ہے اگر درندوں کے جھوٹے کو پاک مانا جائے تو لازم آئیگا کہ کتا اور سور بھی درندہ ہے اور اس کا جھوٹا بھی پاک ہو جب کہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں ہے۔ گدھے کا جھوٹا پاک تو ہے مگر اس کی مطہّریّت میں شک ہے بلا ضرورت اس سے بھی وضو نہ کرے اگر دوسرا پانی نہ ملے تو اس سے وضو بھی کر لے اور اس کے ساتھ تیمّم بھی کرے۔

(۵۰۶) اس لگن میں صرف گندھے ہوئے آٹے کا اثر تھا لیکن لگن کا پانی اس گندھے ہوئے آٹے سے متاثر نہ ہوا تھا کہ پانی نہ تو سفید ہوا تھا اور نہ گاڑھا پڑا تھا ایسے پانی سے وضو بلا کراہت جائز ہے کہ نہ اس کا رنگ متغیر ہوا ہو اور نہ گاڑھا پڑا ہو۔

(۵۰۷) اس حوض کا پانی کثیر تھا لہٰذا کسی جانور کے پینے سے نجس نہیں ہوگا اور کسی گندگی کے پڑ جانے سے بھی گندا نہیں ہوگا تاوقتیکہ پانی کی بو یا مزہ اور رنگ گندگی کی وجہ سے نہ بدل جائے۔ یہ حدیث شریف بھی سیّدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مضبوط دلیل ہے۔

(۵۰۸) یہ حدیث شریف بھی مذکورہ گذشتہ احادیث کریمہ کی تفسیر ہے کہ پانی جب زیادہ ہو تو درندوں کے پینے سے ناپاک نہ ہوگا ان احادیث کریمہ میں حوضوں کی مقدار مذکور نہیں ہے مگر سیّدنا حضور امام اعظم کے نزدیک سو ہاتھ مربع پانی کثیر ہے کیوں کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا فرمان عالیشان ہے کہ ''کنویں کا فریم دس ہاتھ ہے کہ اس حد میں دوسرا کنواں نہ کھودا جائے''۔

وَبِمَا اَفْضَلَتِ السِّبَاعُ كُلُّهَا. (رواه فی شرح السنة)

اور اس سے بھی جسے جھوٹا کیا تمام درندوں نے۔

(۵۰۶) حدیث شریف: اِغْتَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ وَمَيْمُوْنَةُ قصعة فيها اثر العجين۔ (رواه النسائی)

ترجمہ: غسل فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اور ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایسے لگن سے۔ جس میں اثر تھا گندھے ہوئے آٹے کا۔

(۵۰۷) حدیث شریف: اِنَّ عُمَرَ خَرَجَ فِىْ رَكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ

ترجمہ: بیشک سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم تشریف لے گئے ایسے قافلے میں کہ جس میں سیدنا حضرت عمرو ابن عاص بھی تھے

حَتّٰى وَرَدُوْا حَوْضًا فَقَالَ عَمْرٌو يَاصَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ فَقَالَ

یہاں تک کہ پہونچے ایک حوض پر تو فرمایا حضرت عمرو ابن عاص نے اے حوض والے! کیا آتے ہیں تیرے حوض پر درندے؟ تو فرمایا

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَاصَاحِبَ الْحَوْضِ لَاتُخْبِرْنَا فَاِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا. وَزَادَ رَزِيْنٌ

حضرت عمر ابن خطاب نے اے حوض والے! نہ بتانا ہم کو اس لئے کہ ہم آتے ہیں درندوں پر اور درندے آتے ہیں ہم پر اور زیادہ کیا رزین نے

قَالَ زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ فِىْ قَوْلِ عُمَرَ وَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ لَهَا

کہ کہا زیادہ کیا بعض راویوں نے حضرت عمر کے قول میں یہ کہ اور بیشک میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں درندوں کیلئے وہ ہے

مَا اَخَذَتْ فِىْ بُطُوْنِهَا وَمَا بَقِىَ فَهُوَ لَنَا طَهُوْرٌ وَّشَرَابٌ. (رواه رزين)

جوانہوں نے لے لیا اپنے پیٹوں میں، اور جو باقی رہ گیا وہ ہمارے لئے ہے، پاک بھی ہے اور پانی بھی ہے۔

(۵۰۸) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِىْ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ تَرِدُهَا السِّبَاعُ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا ان حوضوں کے بارے میں جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ہیں کہ آتے ہیں ان پر درندے

وَالْكِلَابُ وَالْحُمُرُ عَنِ الطُّهْرِ مِنْهَا فَقَالَ لَهَا مَاحَمَلَتْ فِىْ بُطُوْنِهَا وَلَنَا مَاغَبَرَ طَهُوْرٌ. (رواه ابن ماجة)

اور کتے اور گدھے۔ ان سے وضو کرنا کیسا ہے؟ تو فرمایا ان کیلئے وہ ہے جو انہوں نے اٹھایا اپنے پیٹوں میں، اور ہمارے لئے وہ ہے جو بچ رہا، پاک کرنے والا ہے

के वालिदे माजिद जो हज़रते इमामे बाक़र हैं कि हदीस बयान की है हज़रते जाबिर ने कि बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने वुज़ू फ़रमाया एक एक मरतबा और दो दो मरतबा और तीन तीन मरतबा तो फ़रमाया हाँ।

449 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने वुज़ू फ़रमाया दो दो मरतबा और फ़रमाया प्यारे रसूल ने यह नूरून अला नूर है।

450 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने वुज़ू फ़रमाया तीन तीन मरतबा और फ़रमाया प्यारे रसूल ने यह मेरा वुज़ू है और हज़राते अंबियाए किराम का वुज़ू है जो मुझ से पहले थे और हज़रते इब्राहीम का वुज़ू है।

451 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम वुज़ू फ़रमाते थे हर नमाज़ के लिये और था हम में का हर कोई कि काफ़ी होता था उसको एक ही वुज़ू, जब तक वुज़ू टूट न जाता।

452 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को था हुक्म वुज़ू का हर नमाज़ के लिये, बावुज़ू हों या बेवुज़ू फिर जब मुशकिल हुवा यह प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पर तो हुक्म फ़रमाया गया मिसवाक का हर नमाज़ के वक़्त और उठा रखा गया प्यारे रसूल से वुज़ू मगर

(۵۰۹) حدیث شریف: عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَاتَغْتَسِلُوا بِالْمَاءِ الشمس

ترجمہ: سیدنا امیر المومنین حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہ غسل کرو اس پانی سے جس کو سورج نے گرم کیا ہو

فَاِنَّهٗ يُوْرِثُ الْبَرَصَ۔ (رواہ الدارقطنی)

اسلئے کہ وہ پیدا کرتا ہے کوڑھ۔

﴿باب تطهير النجاسات ترجمہ: نجاستوں کے پاک کرنے کا باب﴾

(۵۱۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِىْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب پی لے کتا تم میں سے کسی کے برتن میں تو چاہیئے کہ دھووے اس برتن کو سات مرتبہ۔

(۵۱۱) حدیث شریف: قَالَ طُهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ اَنْ يَّغْسِلَهٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے پاکی تمہارے برتن میں سے کسی کے جب پی لے اس میں کتا، یہ ہے کہ دھوئے اس کو سات مرتبہ

اُوْلٰهُنَّ بِالتُّرَابِ۔ (رواہ مسلم)

ان میں سے پہلے مٹی سے۔

(۵۱۲) حدیث شریف: قَامَ اِعْرَابِىٌّ فَبَالَ فِى الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِىُّ ﷺ دَعُوْهُ

ترجمہ: کھڑا ہوا ایک دیہاتی تو پیشاب کیا اس نے مسجد میں تو پکڑ لیا اس کو لوگوں نے، تو فرمایا ان سے پیارے نبی ﷺ نے چھوڑ دو تم اس کو

وَهَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّآءٍ فَاِنَّمَا بعثتم ميسرين ولم تبعثوا معسرين۔ (رواہ اللبخاری)

اور بہا دو تم اسکے پیشاب پر ایک ڈول پانی، اسلئے کہ بس بھیجے گئے ہو تم آسانی کرنے والے اور نہیں بھیجے گئے ہو تم مشکل میں ڈالنے والے۔

(۵۱۳) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِى الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ جَاءَ

ترجمہ: سیدنا حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا اس درمیان کہ ہم تھے مسجد میں پیارے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کہ اچانک آیا

اِعْرَابِىٌّ فَقَامَ يَبُوْلُ فِى الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ایک دیہاتی، تو کھڑا ہو گیا پیشاب کرنے لگا مسجد میں، تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کرام نے ٹھہر ٹھہر! تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

हदस से, हज़रते उबैदुल्लाह ने फ़रमाया कि हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर समझते थे कि उन्हें ताक़त है उस पर, तो किया उन्होंने उसको, यहाँ तक कि विसाल शरीफ़ हुवा।

453 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने गुज़र फ़रमाया हज़रते सअद पर और वो वुजू कर रहे थे तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि, यह कैसी फ़ुज़ूल ख़र्ची है ऐ सअद? अर्ज़ किया हज़रते सअद ने, क्या वुजू में फ़ुज़ूल ख़र्ची है? तो फ़रमाया प्यारे नबी ने हाँ, अगरचे हो तुम बेहती नहर पर।

454 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जिसने वुजू किया और लिया अल्लाह तआला का नामे पाक तो वो पाक कर देगा उसके पूरे बदन को और जिसने व्रुजू किया और न लिया अल्लाह तआला का नामे पाक तो नहीं पाक होगा, मगर वुजू का मक़ाम।

455 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब वुजू फ़रमाते, नमाज का वुजू, तो हरकत देते अपनी अंगूठी शरीफ़ को अपनी उंगली में।

(16) गुस्ल का बाब

456 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब बैठे कोई तुम में का औरत की चारों शाखों के दर्मियान फिर कोशिश करे तो वाजिब हो गया गुस्ल और अगरचे इन्ज़ाल न हुवा।

لَاتُزْرِمُوْهُ دَعَاهُ فَتَرَكُوْهُ حَتىٰ بَالَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ

نہ روکو اسکو، چھوڑ دو اسکو! تو لوگوں نے چھوڑ دیا اسکو، یہاںتک کہ اسنے پیشاب کرلیا، پھر بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے بلایا اسکو تو فرمایا اس سے بیشک یہ مسجدیں

لَاتَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِّنْ شَيْءٍ مِنَ الْبَوْلِ وَالْقَذْرِ وَاِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ اَوْكَمَا

صلاحیت نہیں رکھتیں کسی چیز کی کچھ بھی پیشاب اور گندگی سے، یہ تو بس اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز اور قرآن کریم پڑھنے کیلئے ہیں، یا جیسا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَاَمَرَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ فَسَنَّهٗ عَلَيْهِ۔ (رواہ البخاری)

فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے، حضرت انس نے فرمایا کہ حکم فرمایا پیارے رسول نے قوم کے ایک شخص کو تو وہ لایا پانی ایک ڈول تو بہا دیا اس کو اس پر

(۵۱۴) حدیث شریف: سَئَلَتْ اِمْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِحْدٰنَا

ترجمہ: سوال کیا ایک عورت نے پیارے رسول اللہ ﷺ سے تو عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی کیا رائے گرامی ہے کہ کسی کو ہم میں سے

اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اَحَدٰكُنَّ

جب پہونچے اس کے کپڑے کو خون حیض کا تو کیسے کرے؟ تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب پہونچے تم میں سے کسی کے کپڑے کو

الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرِصُهٗ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيْهِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

خون حیض کا تو چاہیئے کہ ملے اس کو پھر دھوئے اس کو پانی سے پھر نماز پڑھ لے اس میں۔

(۵۱۵) حدیث شریف: عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَئَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ

ترجمہ: سیدنا حضرت سلیمان ابن یسار سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سوال کیا حضرت عائشہ سے منی کے بارےمیں جو پہونچے کپڑے کو

فَقَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغُسْلِ فِيْ ثَوْبِهٖ۔ (رواہ البخاری)

تو فرمایا کہ میں دھوتی تھی منی کو پیارے رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے، تو پیارے رسول تشریف لیجاتے نماز کیلئے اور دھونے کا اثر (گیلاپن) پیارے رسول کے کپڑے میں ہوتا

(۵۱۶) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں رگڑ دیتی تھی منی کو پیارے رسول اللہ ﷺ کے لباس اطہر سے۔

---

457 हदीस शरीफ़:– अर्ज़ किया हज़रते उम्मे सलीम ने कि या रसूलुल्लाह! बेशक अल्लाह तआला नहीं शर्म फ़रमाता हक़ से, तो क्या औरत पर गुस्ल वाजिब है जब उसे अहतेलाम हो जाए? फ़रमाया प्यारे रसूल ने हाँ, जब तू देखे पानी को, तो ढाँक लिया हज़रते उम्मे सलीम ने अपने चहरे को और अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! क्या औरत को भी अहतेलाम होता है? फ़रमाया प्यारे रसूल ने हाँ, ख़ाक आलूद हो तेरा हाथ तो कैसे मुशाबाह होता है बच्चा अपनी वालदा के, बेशक मर्द का पानी गाढ़ा और सफ़ेद होता है और औरत का पानी पतला और ज़र्द है, उन दोनों में से जो ग़ालिब आ जाए या पहले हो जाए तो होगा बच्चा उस से मुशाबाह।

458 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब गुस्ल फ़रमाते जनाबत का, शुरूआत फ़रमाते तो धोते अपने हाथों को, फिर वुज़ू फ़रमाते जैसा कि वुज़ू फ़रमाते नमाज़ के लिये, फिर दाख़िल फ़रमाते अपनी उंगलियों को पानी में तो ख़ेलाल फ़रमाते उस से अपने बालों की जड़ों का, फिर डालते अपने सरे अक़्दस पर तीन चुल्लू अपने दोनों हाथो से, फिर बहाते पानी को अपने तमाम बदन पर।

459 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया उम्मुल मूमेनीन हज़रते मैमूना ने कि मैंने रखा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के लिये गुस्ल का पानी तो आड़ कर दी मैंने प्यारे नबी की एक कपड़े से और पानी बहाया प्यारे नबी ने अपने दोनों हाथों पर तो धोया उन दोनों हाथों को, फिर बहाया अपने हाथों पर फिर धोया उन दोनों

(۵۰۹) پانی تھوڑا ہو یا زیادہ اگر دھوپ سے گرم ہو جائے تو اس سے وضو نہ کیا جائے ورنہ ''بھورا کمپنی'' کا ممبر بن جائیگا۔ یہ سیدنا امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ''تم پر میری سنت لازم ہے اور میرے خلفائے راشدین کی سنت لازم ہے جو ہدایت یافتہ ہیں تو ان کو مضبوطی سے پکڑلو'' اللہ تعالےٰ تمام سنی مسلمانوں کو ''بھورا کمپنی'' کے ممبر بننے سے محفوظ فرمائے۔ آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

(۵۱۰) اس باب میں نجاستوں سے حقیقی ناپاکیاں مراد ہیں۔ حکمی ناپاکیاں مراد نہیں ہیں کیونکہ حکمی ناپاکیوں کا بیان تو وضو و غسل کے ابواب میں ہو چکا ہے۔ حقیقی نجاستوں کی بہت سی قسمیں ہیں جیسے نجاست غلیظہ اور نجاست خفیفہ وغیرہما۔ سیّدنا حضور امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس کا بھی وہی حکم ہے جو دوسری نجاستوں کا ہے کہ اس کے دھونے میں نہ تو تعداد مقرر ہے اور نہ مٹی سے مانجھنا بلکہ صاف کرنا ضروری ہے کہ گندگی اور اس کے اثرات کو دور کرنا ضروری ہے مٹی وغیرہ کا برتن جس میں مسام ہوں تین بار دھویا جائے۔ تانبہ، شیشہ وغیرہما کا برتن جس میں مسام نہ ہوں اس کا ایک بار دھونا اور پونچھنا کافی ہے۔

(۵۱۱) جن احادیث کریمہ میں سات مرتبہ کا حکم ہے یہ ابتدائے اسلام میں تھا اور بعد میں یہ حکم منسوخ ہو گیا اور یہ سات بار دھونے کا حکم بھی بر بنائے احتیاط تھا نہ کہ بر بنائے وجوب۔ سات مرتبہ دھونے کے حکم کی جو احادیث کریمہ ناسخ ہیں ان میں سے چند کا ترجمہ پیش ہے۔ حدیث شریف: سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا جب کتا برتن چاٹ جائے تو اسے تین یا پانچ یا سات بار دھولو (رواہ دار قطنی) حدیث شریف: جب کتا برتن چاٹ جائے تو پانی پھینک دو اور برتن تین بار دھولو (رواہ ابن عربی) لہٰذا سات مرتبہ دھونے والی حدیث منسوخ ہے اور مذکورہ احادیث کریمہ اس کی ناسخ ہیں۔ یاد رکھئے کہ پہلے جب کتوں کا پالنا ممنوع اور ان کا قتل کرنا واجب تھا اس زمانے میں یہ پابندیاں بھی تھیں جب ضرورتاً کتا پالنا جائز قرار دیا گیا اور اس کا قتل کرنا بھی واجب نہ رہا تو سات بار دھونے کا حکم بھی منسوخ ہو گیا اگر کتا یا خنزیر برتن میں پیشاب کر دے تو تین بار برتن کا دھولینا کافی ہے تو کتے کا لعاب تو پیشاب سے بدتر نہیں ہے لہٰذا اس میں بھی تین بار دھونا کافی ہونا چاہئے یہ سات مرتبہ دھونے کا حکم ایسا ہی ہے جیسے شروع اسلام میں شراب کے برتنوں کو توڑ لینا فرض تھا پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

(۵۱۲) سجلاً من ماءٍ اور ذنوباً من ماءٍ دونوں کے ایک ہی معنیٰ ہیں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس دیہاتی کو مارا پیٹا نہ جائے کہ آداب مسجد سے واقف نہیں ہے اور ناواقف پر سختی نہ کیجائے بلکہ نرمی سے اور پیار سے سمجھا بجھا دیا جائے۔ زمین اگرچہ سوکھ جانے سے پاک ہو جاتی ہے مگر پھر بھی دھو لینا اچھا ہے کہ اس سے گندگی کا رنگ و بو بھی جاتا رہتا ہے اور اس سے تیمم بھی جائز ہوتا ہے اس ایک ڈول پانی بہانے کے حکم نبوی سے یہ لازم نہیں آتا کہ ناپاک زمین بغیر دھوئے پاک نہ ہوگی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا مسجد کو دھلوانا اسلئے بھی تھا کہ نماز کا وقت قریب تھا اور اتنی جلدی زمین سوکھ کر پاک نہیں ہو سکتی تھی۔ مسجد اپنا ایک خاص مقام رکھتی ہے اسے پاکی کے علاوہ صفائی بھی چاہئے اور صفائی دھلنے کے بعد ہی حاصل ہوتی ہے جب کہ پاکی سوکھنے سے بھی حاصل ہو جاتی ہے۔

(۵۱۳) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری تعلیم میں دنیا و عقبیٰ کی بھلائیاں موجود ہیں اگر درمیان میں اس کو پیشاب کرنے سے روک دیا جاتا تو پیشاب کو درمیان میں روک دینے سے مہلک بیماری پیدا ہو سکتی تھی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ جہاں معلم و مبلغ ہیں وہیں ایک بے مثال طبیب بھی ہیں اور فن طب سے واقف ہی نہیں بلکہ اس کے زبردست ماہر بھی ہیں اور رحمت و شفقت تو آپ کے ہر قول و عمل سے برستی ہے کہ مسجد تو بعد میں دھل بھی جائیگی لیکن اگر یہ شخص کسی مہلک بیماری کا شکار ہو گیا تو اسکو بھی تکلیف ہوگی اور ہمیں بھی تکلیف ہو گی اور ایک جان کا نقصان بھی ہو سکتا ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے صبح قیامت تک کے تمام مصلحین و مبلغین کو بھی طریقہ تبلیغ و اصلاح تعلیم فرمایا کہ تبلیغ اور اصلاح کے کام میں اخلاق، نرمی اور مصلحت کا بھرپور استعمال کیا جائے۔

(۵۱۷) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ قَیْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَّهَا صَغِیْرٍ لَمْ یَاْکُلِ الطَّعَامَ

ترجمہ: سیدتنا حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ بیشک وہ لائیں اپنے چھوٹے بیٹے کو جو کھانا نہ کھاتا تھا،

اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَجْلَسَهٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ حَجْرِہٖ فَبَالَ

پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں، تو بٹھایا اس بچے کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے اپنی گود شریف میں تو پیشاب کردیا بچے نے

عَلٰی ثَوْبِہٖ فَدَعَا بِمَآءٍ فَنَضَحَهٗ وَلَمْ یَغْسِلْهٗ۔ (رواہ البخاری)

پیارے رسول کے لباس شریف پر تو منگایا پیارے رسول نے پانی تو بہایا پانی کو لباس شریف پر اور خوب نہ دھویا۔

(۵۱۸) حدیث شریف: یَقُوْلُ اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب پکالی جائے کھال تو پاک ہوجاتی ہے۔

(۵۱۹) حدیث شریف: تُصُدِّقَ عَلٰی مَوْلَاۃٍ لِمَیْمُوْنَةَ بِشَاۃٍ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ

ترجمہ: صدقہ دی گئی سیدتنا ام المومنین حضرت میمومنہ کی لونڈی کو ایک بکری اور وہ مرگئی، تو گزر فرمایا اس پر پیارے رسول اللہ ﷺ نے تو فرمایا پیارے رسول نے

هَلَّا اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِہٖ فَقَالُوْا اِنَّهَا مَیْتَةٌ فَقَالَ اِنَّمَا حَرُمَ اَکْلُهَا۔ (رواہ البخاری)

کیوں نہ اُتاری اسکی کھال کہ اسکو پکالیتے پھر فائدہ حاصل کرتے اس سے، لوگوں نے عرض کیا بیشک یہ مُردار ہے؟ تو فرمایا پیارے رسول نے بس حرام ہے اسکا کھانا

(۵۲۰) حدیث شریف: عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاۃٌ فَدَبَغْنَا مَسْکَهَا

ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت سودہ زوجۂ مطہرہ پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا مرگئی ہماری بکری تو پکالیا ہم نے اسکی کھال کو

ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِیْهِ حَتّٰی صَارَ شَنًّا۔ (رواہ البخاری)

تو ہم ہمیشہ نبیذ (شربتِ کھجور) بناتے رہے، یہاں تک کہ ہوگئی وہ پُرانی مشک۔

(۵۲۱) حدیث شریف: عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ کَانَ الْحُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ فِیْ حَجْرِ

ترجمہ: سیدتنا حضرت لبابہ بنت حارث (ام الفضل) سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تھے حضرت امام حسین ابن حضرت علی آغوش رحمت میں

को फिर बहाया अपने दाहिने हाथ से अपने बाएँ हाथ पर फिर धोया अपने मक़ामे इस्तन्जा को, फिर मारा अपना हाथ ज़मीन पर फिर मला उसको, फिर धोया उसको, फिर कुल्लियाँ फ़रमाई और नाक में पानी डाला और धोया अपने चहरा ए पाक को फिर अपने हाथों को कोहनियों समीत, फिर बहाया पानी अपने सरे अक़्दस पर और बहाया अपने जिस्मे पाक पर, फिर वहाँ से हटे तो धोए अपने दोनों क़दम शरीफ़, फिर पेश किया मैंने एक कपड़ा तो नहीं लिया उसको, फिर तशरीफ़ ले गए कि झाड़ रहे थे अपने मुबारक हाथों को।

460 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मूमेनीन हज़रते आयशा सिद्दीक़ा से मरवी, उन्होंने फ़रमाया एक औरत ने अनसार में से सवाल किया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से अपने गुस्ल के बारे में जो हैज़ की वजह से था तो आपने हुक्म फ़रमाया कि, कैसे गुस्ल करेगी वो? फिर फ़रमाया कि ले तू एक टुकड़ा मशक का तो पाकी कर उस से तू, उस अनसारी औरत ने अर्ज़ किया कि, कैसे पाक करूँ मैं उस से? फ़रमाया प्यारे नबी ने पाक कर तू मशक के टुकड़े से, अर्ज किया औरत ने कैसे पाक करूँ मैं उस मशक के टुकड़े से? फ़रमाया प्यारे नबी ने सुभहानल्लाह पाक कर तू मशक के टुकड़े से, तो खींच लिया मैंने उस अनसारी औरत को अपनी तरफ़ तो मैंने कहा उस से कि रख दे मशक के टुकड़े को खून के असर की जगह।

461 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मूमेनीन हज़रते उम्मे सलमा रज़ियल्लाहो तआला अन्हा से मरवी, उन्होंने

(۵۱۴) حیض کا خون نجاست غلیظہ ہے اس کے دھونے میں مبالغہ کرنا چاہئے اسی لئے دھونے سے پہلے خوب ملنے کا حکم فرمایا گیا۔ ناپاک کپڑا دھلتے ہی پاک ہو جاتا ہے اسکے لئے سوکھنا شرط نہیں ہے۔ حیض کا کپڑا پانی کے چھینٹے دینے سے پاک نہ ہوگا اسی طرح شیر خوار لڑکے کا پیشاب بھی پانی کے چھینٹے دینے سے پاک نہ ہوگا اس کا بھی دھونا ضروری ہے۔

(۵۱۵) اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ منی نجس ہے۔ تھوک اور رینٹ کی طرح پاک نہیں ہے۔ منی اگر پاک ہوتی تو دھونیکی ضرورت نہ پڑتی۔ اپنی بیوی سے منی سے آلودہ کپڑا دھلوانا جائز ہے کیونکہ یہ بھی از قسم خدمت ہے۔ نجس کپڑا دھونیکے بعد ہی پاک ہو جاتا ہے کپڑے کا سوکھنا شرط نہیں گیلے کپڑے میں نماز پڑھنا درست ہے۔

(۵۱۶) یہ حدیث شریف بھی منی کے ناپاک ہونے پر دلالت کرتی ہے کہ منی اگر تر ہو یا کپڑے میں سرایت کر جائے رقیق ہونے کی وجہ سے تو کپڑے کو دھو ڈالا جائے اور اگر منی گاڑھی ہو اور کپڑے میں سرایت نہ کرے اور سوکھ جائے تو رگڑ کر، کھرچ کر کپڑے سے چھٹا ڈالی جائے تو کپڑا پاک ہو جائیگا۔ منی اگر ناپاک نہ ہوتی تو اس کے نکلنے سے غسل واجب نہ ہوتا۔ خشک منی کا کپڑے سے کھرچ کر جھاڑ دینا ایسا ہی ہے جیسے کھلیان کا گیہوں جس پر بیل پیشاب پاخانہ کر دیتے ہیں اور وہ تقسیم سے پاک ہو جاتا ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ گوبر اور پیشاب پاک ہو یہ طریقے امت کی آسانی کیلئے ہیں۔ یہ کہنا کمزور بات ہے کہ منی سے انسان بنتا ہے اور ناپاک پانی سے پاک انسان بنے یہ کیسے ہو سکتا ہے تو پھر یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ پاک انسان کی غذا شکم مادر میں انتہائی گندی چیز خونِ حیض کیسے بنی۔ انسان پیدا ہوتے ہی جو غذا استعمال کرتا ہے وہ ماں کا دودھ ہے اور یہ دودھ بھی حیض کے خون سے بنتا ہے یہ پاک' ناپاک سے کیسے بنا اور خود منی بھی تو خون ہی سے بنی ہے تو یہ پاک (بالفرض) ناپاک سے کیسے بنی۔ ماننا پڑیگا یہ تو اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی ہے کہ پاک کو ناپاک سے اور ناپاک کو پاک سے پیدا فرماتا ہے۔ حدیث شریف: سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا اے عمار! پانچ چیزوں سے کپڑا دھولو (۱) پیشاب (۲) پاخانہ (۳) قے (۴) خون (۵) منی۔ (رواہ دار قطنی) بعض حضرات کا یہ خیال کہ منی پاک ہے اسلئے ہوگیا ہوگا ایک حدیث میں آیا ہے کہ منی تھوک اور رینٹ کی طرح ہے جس کا کپڑے یا گھاس سے پونچھ دینا کافی ہے۔ (۱) یہ حدیث ضعیف ہے (۲) یہ حدیث منسوخ ہے (۳) یہ حدیث مرجوح ہے۔ اگر اباحت اور حرمت میں تعارض ہو تو حرمت کو ترجیح ہوتی ہے (فتح القدیر، مرقاۃ شریف، اشعۃ اللمعات شریف)

(۵۱۷) بچے کا پیشاب بھی نجاست غلیظہ ہے دھونا فرض ہے ایسا بچہ کہ جو ابھی ناج نہ کھاتا ہو اسکا پیشاب پتلا اور کم بدبودار ہوتا ہے تو وہ پانی بہا دینے اور معمولی طور پر دھو دینے سے صاف اور پاک ہو جاتا ہے۔ اسکے دھونے میں مبالغے کی ضرورت نہیں پڑتی ہے۔ بعض حضرات نے اس حدیث شریف کا یہ مطلب سمجھا ہے کہ شیر خوار بچے کا پیشاب تو ناپاک ہے مگر دھونے کی ضرورت نہیں ہے کپڑے پر صرف چھینٹے دیدئے جائیں تو کام چل جائیگا اور انہوں نے یہاں ''نضح'' کے معنیٰ چھینٹا دینا سمجھ لیا جب کہ ''نضح'' کے معنیٰ یہاں دھونے کے ہیں جب کہ یہی لفظ ابھی حدیث شریف میں گزرا کہ جو حیض کے خون آلودہ کپڑے کے بارے میں ہے کہ اسے کیسے پاک کیا جائے تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ خون حیض لگے کپڑے کو خوب ملے اور پانی سے دھوئے اس دھونے میں ''نضح'' کا لفظ موجود ہے اگر اس حدیث شریف میں ''نضح'' کے معنیٰ پانی چھڑکنا کیا جائے تو پھر وہاں بھی چھڑکنے کے معنیٰ کئے جائینگے تو خون حیض کا پاک ہونا لازم آئیگا جبکہ کوئی بھی اس بات کا قائل نہیں ہے کہ خون حیض سے آلودہ کپڑے پانی کا چھینٹا دینے سے پاک ہو جاتے ہیں۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ بیمار بچوں کو خاص طور پر بزرگوں کی بارگاہ میں لیجانا برائے برکت وصحت اور دعا شرک و بدعت نہیں بلکہ سنت ہے اور بچوں کیساتھ نرمی وشفقت کا برتاؤ کرنا یہ بھی سنت ہے۔

(۵۱۸) مردار کی کھال دھوپ میں خشک کر لیجائے یا نمک یا کیکر کی چھال چھڑک کر سکھا لیجائے تو پاک ہو جائیگی۔ کھال کے دھونے کی ضرورت نہیں اسکا بھی سوکھ جانا کافی ہے۔ یہ حکم تمام کھالوں کا ہے۔ سوائے دو کی کھالوں کے ایک تو انسان کی کھال اور دوسرے سور کی کھال۔ انسان کی کھال کا استثناء تو انسان کی بزرگی کی وجہ سے فرمایا

رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَقُلْتُ اِلْبِسْ ثَوْبًا وَّاَعْطِنِیْ اِزَارَكَ

پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو پیشاب فرما دیا انہوں نے پیارے نبی کے لباس اقدس پر، تو میں نے کہا لباس تبدیل فرمالیں اور عطا فرمائیے مجھے اپنا تہبند

حَتّٰى اَغْسِلَهٗ قَالَ اِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْاُنْثٰى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ۔ (رواه احمد)

کہ میں دھودوں اسکو، فرمایا پیارے رسول نے کہ خوب دھویا جاتا ہے بچی کے پیشاب کو اور پانی بہادیا جاتا ہے بچے کے پیشاب پر۔

(۵۲۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَاِذَا وَطِئَ اَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْاَذٰى

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب روندے کوئی تم میں کا اپنے جوتے سے پلیدی کو

فَاِنَّ التُّرَابَ لَهٗ طَهُوْرٌ۔ (رواه ابوداؤد)

تو بیشک مٹی اس کے لئے پاکی ہے

(۵۲۳) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَهَا اِمْرَاَةٌ اِنِّیْ اُطِيْلُ ذَيْلِیْ وَاَمْشِیْ

ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ کہا ان سے ایک عورت نے بیشک لمبا رہتا ہے میرا دامن اور میں چلتی ہوں

فِی الْمَكَانِ الْقَذِرِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يُطَهِّرُهٗ مَا بَعْدَهٗ۔ (رواه احمد)

پلیدی کی جگہ، تو حضرت ام سلمہ نے فرمایا کہ فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پاک کردے گی اس کو بعد والی زمین۔

(۵۲۴) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ لُبْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوْبِ عَلَيْهَا۔ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کے چمڑوں کے پہننے سے اور ان پر سوار ہونے سے۔

(۵۲۵) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ۔ (رواه الدارمی)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کہ منع فرمایا پیارے نبی نے درندوں کی کھالوں سے (کہ وہ بچھائی جائیں)۔

(۵۲۶) حدیث شریف: عَنْ اَبِی الْمَلِيْحِ رضی اللہ عنہ كره ثمن جلود السباع (رواه الترمذی)

ترجمہ: سیدنا حضرت ابوالملیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ بیشک ناپسند فرمایا انہوں نے درندوں کی کھالوں کی قیمت کا لینا دینا۔

फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! बेशक मैं ऐसी औरत हूँ कि मज़बूत गूँधती हूँ अपने सर के बालों को तो, क्या खोला करूँ मैं उसको गुस्ले जनाबत के लिये? फ़रमाया प्यारे रसूल ने नहीं, पस यही काफ़ी है तुझ को कि बहा लिया कर अपने सर पर तीन लब पानी, फिर बहा लिया कर अपने ऊपर पानी, फिर तू पाक हो जाएगी।

462 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम वुजू फरमाते थे एक मुद से और गुस्ल फरमाते थे एक साअ से पाँच मुद तक से।

463 हदीस शरीफ़:– फरमाया उम्मुल मूमेनीन हज़रते आयशा सिद्दीका ने कि गुस्ल करती थी मैं और प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम, एक बरतन था मेरे उनके दर्मियान तो जल्दी फ़रमाते मुझ से, यहाँ तक कि मैं कहती कि छोड़ दीजिये आप मेरे लिये, छोड़ दीजिये आप मेरे लिये, फरमाया हज़रते आयशा ने और दोनों जुनबी थे।

464 हदीस शरीफ़:– पूछा गया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से उस शख्स के बारे में जो पाता है तरि और न याद आता हो ख़्वाब, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि गुस्ल करे और उस शख्स के बारे में जो समझे कि उसको अहतेलाम हुवा है और नहीं पाता है तरि, तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने उस पर गुस्ल नहीं, अर्ज़ किया हज़रते उम्मे सलीम ने, क्या औरत पर भी गुस्ल है जब तरि देखे? फ़रमाया प्यारे रसूल ने हाँ, औरतें मर्दों की तरह हैं।

465 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मूमेनीन हजरते आयशा सिद्दीका से मरवी, उन्होंने फरमाया कि फ़रमाया प्यारे

اورسور کا استثناء نجس عین ہونے کی وجہ سے فرمایا۔

(۵۱۹) مردار جانور کی کھال پکنے سے پاک ہو جاتی ہے سوائے انسان وسور کے۔ مردار کے بال، سوکھی ہڈیاں، پٹھے پاک ہیں۔ کھانے کے علاوہ ہر کام میں لائے جاسکتے ہیں۔ انکا کاروبار خرید و فروخت بھی جائز ہے جیسے ہاتھی کے دانت اور بھینس کے سینگ وغیرہما کہ ان سے کنگھیاں، کنگن۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی خاتون جنت سیدتنا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ہاتھی کے دانت کے کنگن عطا فرمائے اور پہنائے۔ عام طور پر حضرات اولیاء کرام وعلماء عظام سینگ کی بنی چھڑیاں اپنے ہاتھوں میں رکھتے ہیں۔ سیدنا تاج الفقراء غوث الاغواث حضور حاجی شاہجی محمد شیر میاں قطب پیلی بھیت شریف رضی اللہ عنہ سینگ کی کنگھیاں بناتے تھے اور انہیں واجبی قیمت پر فروخت فرما کر گزر اوقات فرماتے۔ یہ آپکا تقویٰ تھا کہ اپنی طیب و طاہر کمائی کا لقمہ تناول فرماتے۔ شعر:

یہ ذریعہ تھا شیری خور و نوش کا
زندگی کی بسر کنگھیاں بیچ کر (انتخاب قدیری)

(۵۲۰) اگر مردار کی کھال صحیح طور پر پکالیجائے تو بھیگ کر بھی ناپاک نہیں ہوتی اگر صرف دھوپ سے پکائی گئی ہے تو بھیگنے کے بعد بدبودیگی اور ناپاک ہو جائیگی۔

(۵۲۱) شیر خوار بچی کا پیشاب زیادہ پیلا، گاڑھا اور زیادہ بدبودار ہوتا ہے۔ اسلئے معمولی پانی سے نہیں دھلتا۔ شیر خوار بچے کا پیشاب کم پیلا، رقیق اور کم بدبودار ہوتا ہے لہٰذا اس پر پانی بہا دینے سے کام چل جائے گا اور کپڑا پاک وصاف ہو جائے گا۔ عشاق کے نزدیک نانا کی گود میں پیشاب کرنا سنت حسینی ہے اور اپنے کپڑوں پر نواسے سے پیشاب کرانا سنت محمدی ہے۔ مصرع:

حلقۂ عشق کا دستور نرالا ہوگا۔

(۵۲۲) اس حدیث شریف میں پلیدی سے مراد سوکھی پلیدی ہے یعنی جوتے یا چمڑے کے موزے سے سوکھی ناپاکی لگ جائے تو آئندہ چلنے کی وجہ سے وہ الگ ہو جائیگی۔ اگر گیلی ناپاکی بھی جوتے میں لگ کر سوکھ جائے وہ بھی زمین سے رگڑ کھا کر پاک ہو جاتی ہے۔ مگر گیلی ناپاکی جب تک تر رہیگی رگڑ سے پاک نہ ہوگی۔ بنا جسم والی نجاست جیسے پیشاب وشراب اگر جوتے یا چمڑے کے موزے میں لگ کر سوکھ جائے تو بغیر دھوئے پاک نہوگا۔ باقی مسائل کیلئے فتاوۂ قدیریہ اور انتخاب شریعت کا مطالعہ فرمائیں۔

(۵۲۳) اگر کپڑے میں سوکھی پلیدی لگ گئی مثلاً کپڑے میں سوکھے گوبر کا ٹکڑا لگ گیا اور پھر وہ آگے چلنے سے زمین سے لگ کر جھڑ جائے تو کپڑا پاک ہے یہ حکم سوکھی نجاست کے بارےمیں ہے۔

(۵۲۴) ''درندے'' جیسے شیر، چیتا وغیرہ اور چمڑے پر سوار ہونے کا مطلب ہے انہیں بچھا کر ان پر بیٹھنا یا زین پر ڈال کر سوار ہونا یہ سب مکروہ تنزیہی ہے۔ اسلئے نہیں کہ درندے جانوروں کا چمڑا ناپاک ہے بلکہ اسلئے مکروہ ہے کہ اس سے انسان میں غرور وتکبر پیدا ہو جاتا ہے۔ درندوں کے چمڑے کی پوستین وغیرہ پہننا بھی مکروہ ہے اور تقوے کے خلاف ہے۔

(۵۲۵) درندوں کے چمڑوں کھالوں پر بیٹھنا سوار ہونا پہننا سب منع ہے کہ یہ نخوت وغرور کا سبب ہے اور یہ ممانعت تنزیہی ہے۔

(۵۲۶) درندوں کی کھالیں پکانے سے پہلے نجس ہوتی ہیں اسلئے انکی خرید وفروخت جائز نہیں ہے پکانے کے بعد جائز ہے۔

(۵۲۷) مردار کی کچی کھال نجس ہی نجس ہے اور پٹھے بھی کہ ان سے نفع لینا جائز نہ اسکی تجارت وخرید وفروخت حلال۔ سوکھ جانے اور پکانے کے بعد سب جائز ہے۔ مردار کا سینگ ناخن وغیرہما جن میں زندگی کے اثرات نمایاں نہیں ہوتے اور جنکے کاٹنے سے انہیں تکلیف بھی نہیں ہوتی ہے انسے نفع اٹھانا مطلقاً جائز ہے۔

(۵۲۸) مردار کی کھال پکالینے کے بعد پاک ہے۔ اور اسکی خرید وفروخت بھی جائز ودرست ہے۔ حدیث شریف میں جو حکم ہے وہ اباحت واجازت کیلئے ہے۔ نہ کہ وجوب کیلئے۔ مردار سے مراد انسان اور سور کے علاوہ باقی تمام حیوانات ہیں۔ مردار کی کھال تو پک کر پاک ہوتی ہے لیکن ذبح شدہ جانوروں کی کچی کھالیں بھی پاک ہیں جانور حلال ہو یا حرام۔

(۵۲۹) مردار کی کھال کو پاک کرنے کا مستحب طریقہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مردار کی کھال کو پھینکا نہ

(۵۲۷) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَكِيْمٍ قَالَ اَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: سیدنا حضرت عبداللہ ابن علیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ آیا ہمارے پاس پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گرامی نامہ

اَنْ لَّاتَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَّلَاعَصَبٍ. (رواہ الترمذی)

یہ کہ نہ نفع اُٹھاؤ تم مُردار کے چمڑے سے اور نہ پٹھے سے۔

(۵۲۸) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَرَ اَنْ يُّسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ. (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ نفع حاصل کیا جائے مُرداروں کی کھالوں سے مگر جب پکالیا جائے۔

(۵۲۹) حدیث شریف: مَرَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى رِجَالٍ مِّنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّوْنَ شَاةً لَّهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ

ترجمہ: گزرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے کچھ لوگ قریش کے کہ کھینچ رہے تھے اپنی مری ہوئی بکری کو گدھے کی طرح

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا قَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ

تو فرمایا ان سے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کاش تم نے اس کی کھال لے لی ہوتی، انہوں نے عرض کیا کہ یہ تو مُردار ہے۔تو فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُطَهِّرُهَا الْمَآءُ وَالْقَرْظُ. (رواہ احمد)

پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پاک کردیتے ہیں اس کو پانی اور ببول کے پتے۔

(۵۳۰) حدیث شریف: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَآءَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ فَاِذَا قِرْبَةٌ مُّعَلَّقَةٌ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جنگ تبوک میں ایک گھر والے کے ہاں، تو وہاں مشک لٹکی ہوئی تھی

فَسَاَلَ الْمَآءَ فَقَالُوْا لَهٗ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ دِبَاغُهَا طُهُوْرُهَا. (رواہ احمد)

تو طلب فرمایا پیارے رسول نے پانی تو عرض کیا انہوں نے ان سے، یارسول اللہ! یہ مُردار کی کھال کی ہے، تو انہوں نے فرمایا اسکا پکالینا اسکی پاکی ہے

(۵۳۱) حدیث شریف: عَنْ اِمْرَاَةٍ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لَنَا

ترجمہ: بنی عبدالاشہل کی ایک صحابیہ سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ ہمارا

रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब दाखिल हो जाए मर्द का महल्ले ख़तना औरत के मक़ामे ख़तना में तो गुस्ल वाजिब हो जाएगा, तो किया मैंने उस अमल को और प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने, तो हम दोनों ने गुस्ल किया।

466 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हर बाल के नीचे नापाकी है, लिहाज़ा धो बालों को और साफ करो खाल को।

467 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने छोड़ दिया एक बाल की जगह को जनाबत में, कि नहीं धोया उसको तो दिया जाएगा उसको ऐसा ऐसा आग का अज़ाब, हज़रते अली ने फ़रमाया इसी वजह से मैंने दुश्मनी की अपने सर के बालों से, तो इसी वजह से मैंने दुश्मनी की अपने सर के बालों से, तो उसी वजह से मैंने दुश्मनी की है अपने सर के बालों से, तीन बार फ़रमाया।

468 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम धोते थे अपने सरे अक़दस को ख़त्मी से जुनुबी होने की हालत में और कनाअत फ़रमाते इस पर कि फिर न डालते अपने सर पर पानी।

469 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम वुज़ू नहीं फ़रमाते थे गुस्ल के बाद।

470 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने देखा एक शख़्स को कि नहा

جائے بلکہ قابل استعمال بنایا جائے اور اس سے فائدہ اٹھایا جائے اور مستحب طریقہ پاک کرنے کا یہ ہے کہ اسکو پہلے پانی سے اور پھر کیکر کے پتے اور چھال سے اسکو پاک کرلیا جائے۔ اگرچہ طہارت دھوپ سے بھی ہوجاتی ہے مگر کامل طہارت کے حصول کا ذریعہ وہی ہے جو حدیث شریف میں مذکور ہے۔

(۵۳۰) ''تبوک'' مدینۂ منورہ اور شام کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے ۹ھ میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اسی مقام پر اپنی حیات ظاہری کا آخری جہاد باقاعدہ فرمایا۔ مردار کی پکی ہوئی کھال سے بنی مشک کو بھی وہ ناپاک گمان کرتے تھے اسلئے اس مشک کا پانی پیتے نہ تھے بلکہ گارے وغیرہ کے کام میں لیتے تھے۔ لہٰذا انہیں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے تعلیم وتبلیغ فرمائی کہ مردار کی کھال پکنے کے بعد پاک ہوجاتی ہے اور اسکا پانی پینا جائز ہے۔

(۵۳۱) ان صحابیہ کا نام اور حالات نہ معلوم ہوسکے مگر صحابیہ ہیں۔ لہٰذا نام و حالات کا نہ معلوم ہونا کچھ روایت کو مضر نہیں ہے کیونکہ تمام صحابہ وصحابیات عادل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے (ترجمہ) اور سب سے وعدہ فرمایا اللہ نے اچھا (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۳۵۴) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ عزت کرو تم میرے تمام صحابہ کی اسلئے کہ بے شک وہ تم سب سے اچھے ہیں (مشکوٰۃ شریف فضائل صحابۂ کرام) حضرات صحابۂ کرام و صحابیات خصوصاً ازواج مطہرات کی بارگاہوں میں گستاخیاں وہی کریگا جو دل ایمان سے ویران پہلے ہی ہوچکا ہوگا۔ حضرات صحابۂ کرام کی تعریف اللہ تعالیٰ نے بھی فرمائی اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے بھی فرمائی قرآن کریم اور احادیث کریمہ کے مقابلے میں تاریخ کو رد کردیا جائیگا۔ حضرات صحابۂ کرام کے دشمنوں کے پاس تاریخی گپیں ہیں اور وہی انکا سرمایہ ہیں۔ موسم باراں میں اس راستے میں کیچ گارا ہوجاتا ہے اور اسکی گندگی جوتوں کو لگ جاتی ہے تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے بیان فرمادیا ہے کہ دَل دار تر نجاستیں جوتے یا چمڑے کے موزے میں لگ جائیں تو وہ خشک مٹی سے رگڑ کر پاک ہوجاتے ہیں۔ البتہ پیشاب وغیرہ پتلی نجاستیں بغیر دھلے پاک نہیں ہوسکتیں۔ نیز کرتے کا دامن یا لنگی ویائجامہ بغیر دھلے پاک نہ ہونگے۔

(۵۳۲) کیونکہ ننگے پاؤں چلنا ناقض وضو نہیں ہے لہٰذا ننگے پاؤں چلنے پر وضو کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اگر گرد وغبار لگ بھی جائے تب بھی وضو کی ضرورت نہیں ہے۔ اور اگر پاؤں میں کوئی نجس چیز لگ بھی جاتی تو صرف پاؤں کو دھولیتے وضو پھر بھی نہ کرتے کیونکہ وضو حدث سے ٹوٹتا ہے نہ جسم کے کسی عضو پر کوئی ظاہری گندگی لگ جانے سے۔

(۵۳۳) یہ ابتداء اسلام کی بات ہے۔ جب مسجد نبوی میں دروازہ بھی نہ تھا اور نہ کوئی دوسری آڑ تھی اور نہ مسجد کے احترام کے اتنے سخت احکام بیان فرمائے گئے تھے پھر بعد میں مسجد میں دروازے بھی لگائے گئے تب کتا تو کیا وہاں نا سمجھ بچوں کا لانا، نجس کپڑے پہنکر آنا، جسکے بدن سے بدبو آرہی ہو یا جسنے کچی پیاز یا کچا لہسن کھایا ہو یا منہ میں بدبو ہو انکا داخلہ تک مسجد میں منع فرمادیا گیا۔ یہاں تک کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے منافقوں (نمائشی مسلمانوں) کو بھی نام بنام مسجد شریف سے نکالدیا۔ اس حدیث شریف کی بنا پر مسجدوں میں دروازے نہ لگانا یا وہاں ہر گندے اور ناپاک کو آنے دینا درست نہیں ہے۔ کتے کا جسم سوکھا ہو یا گیلا نجس نہیں ہے اور اسکے آنے کی وجہ سے زمین مسجد گندی نہ ہوگی۔ البتہ کتے کا لعاب ناپاک ہے۔ یا کتا نجاست میں بھیگا ہو تب اسکا جسم ناپاک ہوگا۔ اگر اتفاقاً مسجد میں کتا چلا جائے جسکے جسم پر گیلی ناپاکی نہ ہو تو مسجد کا دھونا واجب نہیں ہے۔ مسجد میں نہ داخل ہونے دینے کے سلسلے میں کتے اور منافق کا ایک ہی حکم ہے کہ دونوں کو نکال باہر کیا جائے۔

(۵۳۴) موزوں پر مسح کرنا احادیث کریمہ سے ثابت ہے موزوں پر مسح کا انکار گمراہی ہے۔ سیّدنا حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ستر حضرات صحابۂ کرام سے ملاقات کی سب کے سب موزوں پر مسح کے قائل تھے۔ سیّدنا حضرت امام کرخی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ موزوں پر مسح کا انکار کرنے والے پر کفر کا اندیشہ ہے کیوں کہ موزوں پر مسح کرنے کا ثبوت احادیث متواترہ کثیرہ سے ہے حضرات محدثین کرام رضی اللہ

طَرِيقاً اِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتِنَةً فَكَيْفَ نَفْعَلُ اِذَا مُطِرْنَا قَالَتْ فَقَالَ اَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيقٌ اَطْيَبُ مِنْهَا

ایک راستہ ہے مسجد کی طرف غلیظ تو کیسے کریں ہم جب بارش برسائی جائے ہم پر، ان صحابیہ نے کہا تو پیارے رسول نے فرمایا کیا نہیں ہے اسکے بعد کوئی راستہ اس سے اچھا؟

مِنْهَا قُلْتُ بَلَى قَالَ فَهٰذِهٖ بِهٰذِهٖ. (رواہ احمد)

میں نے کہا ہاں، تو فرمایا پیارے رسول نے کہ یہ اسکے بدلے میں ہے۔

(۵۳۲) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّىْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم نماز پڑھ رہے تھے پیارے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ

وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنَ الْمَوْطِئِ. (رواہ الترمذی)

اور ہم نہیں وضو کرتے تھے زمین پر ننگے پاؤں چلنے سے۔

(۵۳۳) حدیث شریف: كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِى الْمَسْجِدِ فِىْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: کتے آتے جاتے تھے مسجد میں پیارے رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ پاک میں

فَلَمْ يَكُوْنُوْا يُرُشُّوْنَ شَيْئاً مِنْ ذٰلِكَ. (رواہ البخاری)

تو نہیں دھوتے تھے حضرات صحابۂ کرام کچھ بھی اس کی وجہ سے۔

﴿باب المسح على الخفين ترجمہ: موزوں پر مسح کرنے کا باب﴾

(۵۳۴) حدیث شریف: عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَئَلْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ اَلْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ

ترجمہ: سیدنا حضرت شریح ابن ہانی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے پوچھا حضرت علی ابن ابی طالب سے موزوں پر مسح کرنیکے بارےمیں

فَقَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْماً وَلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ. (رواہ مسلم)

تو فرمایا حضرت علی نے کہ مقرر فرمائے پیارے رسول اللہ ﷺ نے تین دن اور ان کی راتیں مسافر کیلئے اور ایک دن ایک رات مقیم کیلئے۔

(۵۳۵) حدیث شریف: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهٗ غَذَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوْكَ

ترجمہ: سیدنا حضرت مغیرہ ابن شعبہ سے مروی ہے کہ بیشک انہوں نے جہاد کیا پیارے رسول اللہ ﷺ کی زیرکمان غزوۂ تبوک میں

रहा है मैदान में, तो प्यारे नबी मिम्बरे मुबारक पर रौनक़ अफ़रोज़ हुवे तो हम्द फ़रमाई अल्लाह तआला की और उसकी सना की, फिर फ़रमाया प्यारे नबी ने बेशक अल्लाह तआला हया वाला है और हया व परदे को पसंद फ़रमाता है, तो जब नहाए कोई तुम में का तो चाहिये कि वो परदा कर ले।

471 हदीस शरीफ़:– हज़रते ऊबइ इब्ने कअब से मरवी, उन्होंने फरमाया बस यही है कि नहीं था नहाना मनी के निकलने से, रूख़सत देते हुवे इब्तिदाए इस्लाम में, फिर मना फ़रमा दिया गया उस से।

472 हदीस शरीफ़:– हाजिर हुवे एक शख़्स प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के हुजूर, तो उन्होंने अर्ज किया कि मैंने गुस्ल किया जनाबत का और मैंने नमाज़ पढ़ ली फ़जर की तो देखा मैंने नाखुन की बराबर जगह को कि नहीं पहुँचा उसको पानी, तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अगर तुम फेर लेते उस पर अपना हाथ तो काफी हो जाता तुम को।

473 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर

(17) जुनुबी के साथ उठने बैठने खाने पीने और उसको क्या क्या जाइज़ है, का बाब

474 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि मिले मुझको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम, हालाँकि मैं जुनुबी था तो पकड़ लिया प्यारे रसूल ने अपने हाथ से तो चला मैं प्यारे रसूल के

تعالیٰ عنہم نے موزوں پر مسح کرنے والی احادیث کے راویوں کی تعداد ۸۰ رتک شمار فرمائی ہے جن میں حضرات عشرۂ مبشرہ بھی ہیں۔ سیّدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا امام اعظم حضرت ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب پوچھا گیا کہ اہل سنت کی علامات کیا ہیں تو دونوں حضرات نے ایک ہی جواب سے سرفراز فرمایا ''سیّدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر اور امیر المومنین سیّدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو تمام صحابہ سے افضل جاننا اور سیّدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین اور سیّدنا امیر المومنین حضرت مولیٰ علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت رکھنا اور موزوں پر مسح کرنا۔ حضرت امام اعظم تابعی ہیں آپ کوفے میں تھے اور وہاں رافضیوں کی کثرت تھی تو وہی علامات ارشاد فرمائیں جن سے رافضیوں کا رد ہو جائے۔ سیّدنا حضرت عبداللہ ابن عباس اور سیّدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہمانے شروع شروع موزوں پر مسح کرنیکا انکار فرمادیا تھا مگر بعد میں تمام حضرات صحابۂ کرام کی موافقت فرمائی۔ بعض لوگوں نے ایک جھوٹی و فرضی روایت بھی حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف منسوب کردی ہے کہ ''میرا پاؤں کٹجائے یہ اچھا ہے موزوں پر مسح کرنے سے'' اگر کسی نے باوضو ایک بار موزے پہنے بحالت سفر مسلسل تو تین دن تین رات موزوں پر مسح کر سکتا ہے اور مقیم صرف ایک دن ایک رات یہ مقدار سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے مقرر فرمائی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے مالک احکام بنادیا ہے۔ یہ مدتیں ان لوگوں کیلئے ہیں جو اول سے اخیر تک ایک ہی حالت پر رہیں کہ پہنتے وقت مقیم تھے اور اخیر مدت تک مقیم ہی رہے شروع وقت مسافر تھے اور اخیر مدت تک مسافر ہی رہے۔ لیکن اگر پہنتے وقت مقیم تھا مگر ایک دن ایک رات ہونے سے پہلے مسافر ہو گیا تو اب مسافر کی مدت پوری کریگا یعنی تین دن تین رات مسلسل۔ اسی طرح اگر مسافر مقیم ہو جائے تو مقیم کی مدت پوری کریگا۔ مسح کی مدت پہننے کے وقت سے ہے مسح کرنیکے وقت سے شروع نہ ہوگی بلکہ حدث کے وقت سے شروع ہوگی۔ مسافر وہ شخص ہے جو ۹۲ رکلومیٹر تک جانے کے ارادے سے بستی سے باہر ہوا، اس سے کم سفر سے مسافر نہ ہوگا۔

(۵۳۵) اپنے بڑوں کی خدمت کیلئے حاضر رہنا اور بنا حکم کے خدمت کیلئے تیار رہنا سنت حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہے اور نماز کی تیاری نماز سے پہلے کرنا سنت ہے۔ وضو میں دوسرے سے مدد لینا درست ہے کہ سنت ہے۔ بزرگوں کو اسطرح وضو کرانا کہ لوٹا خادم کے ہاتھ میں رہے یہ بھی سنت حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہے۔ اس حدیث شریف میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنے کا ذکر نہیں ہے اس کی چند وجوہ ہو سکتی ہیں (۱) ناک اور منہ دونوں چہرے میں داخل ہیں (۲) راوی نے اختصار ملحوظ رکھا ہو (۳) یا آپ کو سہو ہو گیا ہو۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ کے جبہ شریف کی آستین عموماً خوب کشادہ ہوتی تھیں۔ یہ تنگ آستینوں والا جبہ شریف کسی جہاد کے مال غنیمت میں آیا ہوگا جسے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ نے زیب تن فرمایا۔ کفار کے بنائے ہوئے کپڑے اور دوسرے ملک کی وضع کا لباس پہننا جائز ہے دوسری قوم کا لباس پہننا جائز ہے بشرطیکہ وہ کفار و فساق کی علامت نہ ہو جیسے دھوتی اور ٹائی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے جب جبہ شریف اتار کر کندھے پر ڈال لیا گویا کہ جبہ شریف کے نیچے قمیص مبارک اور تہبند شریف بھی تھا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بیک وقت کرتا، صدری، اچکن، جبہ وغیرہا چند کپڑوں کا پہننا جائز ہے اسے اسراف نہیں کہا جا سکتا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ اکثر پورے سر کا مسح فرماتے تھے چوتھائی سر کا مسح اس حدیث شریف سے ثابت ہے پورے سر کا مسح سنت ہے چوتھائی سر کا مسح فرض ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ نے عمامہ شریف پر مسح نہیں فرمایا تھا بلکہ اسے درست فرمایا تھا کہ کھسک گیا تھا۔ سیدنا حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے مسح سمجھ لیا۔ چونکہ حدیث شریف میں ہے کہ عمامہ پر مسح جائز نہیں جب تک سر پر ہاتھ نہ پھیرے۔ اگر کوئی شخص پہلے پاؤں دھو کر موزے پہن لے پھر باقی اعضاء دھوئے تب بھی جائز ہے کہ فرمایا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ نے کہ موزے پہنتے وقت میرے پاؤں پاک تھے یہ نہ فرمایا کہ میں باوضو تھا۔ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور

قَالَ الْمُغِيْرَةُ فَتَبَرَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَبْلَ الْغَائِطِ فَحَمَلْتُ مَعَهُ إِدَاوَةً قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ

فرمایا حضرت مغیرہ نے کہ تشریف لیگئے پیارے رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء کی طرف تو اُٹھایا میں نے پیارے نبی کیساتھ لوٹا فجر سے پہلے، پھر جب آپ واپس تشریف لائے

اَخَذْتُ اُهَرِيْقُ عَلٰى يَدَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ

تو میں نے پانی ڈالنا شروع کیا پیارے نبی کے ہاتھوں پر لوٹے سے تو دھویا انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اور اپنے چہرے کو اور ان پر اونی جبہ شریف تھا

ذَهَبَ يُحْسِرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَاَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَاَلْقَى الْجُبَّةَ

تو چڑھانے لگے پیارے رسول اپنی کہنیوں سے لیکن تنگ تھی جبے شریف کی آستین تو نکالے انہوں نے اپنے ہاتھ جبے شریف کے نیچے سے اور ڈال لیا اپنے جبے کو

عَلٰى مَنْكِبَيْهِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلَى الْعِمَامَةِ ثُمَّ اَهْوَيْتُ لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ

اپنے کندھوں پر اور دھویا اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت، پھر مسح فرمایا اپنی پیشانی پر اور عمامے شریف پر، پھر ارادہ کیا میں نے کہ اُتاروں میں انکے موزے

فَقَالَ دَعْهُمَا فَاِنِّيْ اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ رَكِبَ

تو فرمایا پیارے رسول نے کہ موزوں کو چھوڑ دو کہ پہنا تھا میں نے انہیں کہ وہ پاک تھے تو مسح فرمایا پیارے رسول نے ان پر پھر پیارے رسول سوار ہوئے

وَرَكِبْتُ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ وَيُصَلِّيْ بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ

اور میں بھی سوار ہوا تو پہونچے ہم لوگوں کی طرف جو نماز کیلئے کھڑے ہو چکے تھے اور نماز پڑھا رہے تھے ان کو حضرت عبد الرحمٰن ابن عوف

وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَمَّا اَحَسَّ بِالنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ

اور وہ لوگوں کو ایک رکعت پڑھا چکے تھے، پھر جب انہوں نے محسوس کیا پیارے نبی ﷺ کو تو حضرت عبد الرحمٰن ابن عوف پیچھے کو ہٹنے لگے تو اشارہ فرمایا انکو

فَاَدْرَكَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مَعَهُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم

کہ پائی تھی پیارے نبی نے دو رکعتوں میں سے ایک رکعت انکے ساتھ، جب انہوں نے سلام پھیرا تو کھڑے ہو گئے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَقُمْتُ مَعَهُ فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْنَا۔ (رواه مسلم)

اور میں بھی کھڑا ہو گیا پیارے نبی کیساتھ تو ایک رکعت ہم نے پڑھی جو رہ گئی تھی۔

साथ यहाँ तक कि प्यारे रसूल बैठ गए तो मैं चुपके से निकल गया, तो आया मैं एक मक़ाम पर फिर मैंने गुस्ल किया फिर मैं हाज़िर हुवा, हालाँकि प्यारे रसूल जलवागर थे तो फ़रमाया उन्होंने, कहाँ थे ऐ अबू हुरैरा? तो मैंने अर्ज़ किया वाक़ेआ उन से तो फ़रमाया उन्होंने सुभानल्लाह बेशक मोमिन नापाक नहीं होता।

475 हदीस शरीफ़:– ज़िक्र किया अमीरूलू मूमेनीन हज़रते उमर इब्ने ख़त्ताब ने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में कि पहुँचती है उनको जनाबत रात में, तो फ़रमाया हज़रते उमर से प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि वुज़ू कर लो और धो लो अपने उज़वे ख़ास को।

476 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब जुनुबी होते, फिर इरादा फ़रमाते खाने का या सोने का तो वुज़ू फ़रमाते नमाज़ का वुज़ू।

477 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब आया कोई तुम में का अपनी बीवी के पास, फिर इरादा करे यह कि दोबारा जाए तो चाहिये कि वुज़ू करे उन दोनों सोहबतों के दर्मियान।

478 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम दौरा फ़रमाते थे अपनी अज़वाजे मुताहरात पर एक ही गुस्ल से।

479 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ज़िक्र फ़रमाते थे अल्लाह तआला का अपने हर वक़्त में।

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے درمیان بُعد مسافت تھا اسلئے حضرات صحابۂ کرام کو یہ خیال ہوا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے نماز ادا فرمائی ہوگی کیوں کہ حالت سفر کی تھی ورنہ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بنا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ کے نماز ادا نہ فرماتے تھے اگر چہ وقت تنگ بھی ہو جیسا کہ احادیث کثیرہ میں ہے ''سیّدنا حضرات عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ کے آنے کو محسوس فرمایا اور پیچھے کھسکنے لگے پھر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے انہیں اشارہ فرمایا کہ نماز پڑھاؤ'' کیا یہ سارے معاملات خیال رسول کے بغیر ہی وجود میں آ گئے ہوں گے ؟ یقیناً سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوری نماز خیال رسول ﷺ سے آراستہ و مزین رہی اور اس نماز میں اقتداء خود سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ نے فرمائی جو اس نماز کی مقبولیت کی سند ہے اب وہ نادان بے ایمان سوچیں کہ جن کا عقیدۂ فاسدہ یہ ہے کہ نماز میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ کا خیال لانا اپنے بیل گھوڑے گدھے اور زنا کے اور اپنی بی بی کی مجامعت کے خیال میں ڈوب جانے سے زیادہ بُرا ہے جیسا کہ بھارت کے پہلے وہابی اسمٰعیل دہلوی نے لکھا ہے اور بھی بیشمار کفریات کا ارتکاب کیا ہے اور بے ایمانی کا یہ عالم بھی دیکھئے کہ ایسے خبیث، جری، گستاخ بارگاہِ رسالت کو پھر بھی کافر کہنے سے بے ایمان لوگ کترا رہے ہیں اور کفر فقہی ، کفر کلامی ، کفر لزومی، کفر التزامی، کی پچریں فٹ کر کے اس گستاخ رسول کو ایمان کی سند دینے کی سعیٔ مردود کر رہے ہیں۔ دہلوی تو ان پچروں سے مومن نہ ہوگا البتہ پچر کار ضرور کفار ناہنجار کی صفوں کے ہیرو بن جائیں گے۔ نماز میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے خیال سے اور انکے ادب سے نماز فاسد تو کیا ناقص و ناتمام بھی نہیں ہوتی بلکہ نماز میں بدرجۂ اتم کمال پیدا ہوتا ہے۔ شعر:

وہ سجدہ ریزیاں بیکار ہیں بحکم خدا
کہ جن میں سرور کونین کا خیال نہیں (یا نبی)

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ایک اپنے پیارے صحابی حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف کی اقتداء میں نماز ادا فرما کر قیامت تک کیلئے دستور دے دیا کہ پیر، مرید کی اور استاد، شاگرد کی اور باپ، بیٹے کی اور چچا، بھتیجے اور ماموں، بھانجے کی اقتداء میں نماز پڑھ سکتا ہے۔ افضل کی نماز مفضول کے پیچھے ہو جائیگی چنانچہ سیّدنا حضور قبلۂ عالم قطب دوراں حضرت علامہ الحاج سیّد محمد عبدالرشید میاں مدظلہ النورانی نبیرۂ سیّدنا حضور اللہ ہو میاں پیلی بھیت شریف اور سیّدنا حضور سرکار کلاں اشرف المشائخ حضرت علامہ الحاج مفتی سیّد محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھوچھہ شریف نے اور بھی بہت سے بزرگان دین نے فقیر قدیری کی اقتداء میں نماز ادا فرما کر اس حدیث پاک پر عمل فرمایا اور مجھ فقیر قدیری گدائے اشرفی اور فدائے مداری کی کلاہِ افتخار میں چار چاند لگائے بلکہ ابھی چند سال قبل عرس قدیری پیلی بھیت شریف کے موقع پر حضور قبلۂ عالم مدظلہ العالی نے خصوصی حکم فرمایا اور آپ کے حکم پر شیر بیشۂ اہل سنت عزیزی علامہ حافظ قاری مفتی الحاج سیّد محمد انتساب حسین قدیری اشرفی مداری سلمہ البصیر نے نماز مغرب میں مسجد اللہ ہو میاں میں امامت کی اور عرس مبارک مین موجود تمام ہی اولیاء کرام وعلماء عظام وصوفیائے ذوی احترام نے عزیزی موصوف کی اقتداء میں نماز مغرب ادا فرمائی ۔ یہ فقیر زادے پر حضور قبلۂ عالم مدظلہ العالی کی خصوصی نوازش اور اہم کرم تھا۔ شعر:

مرا سرمایہ جو کچھ ہے قدیری انکی بخشش ہے
مرا تکیہ زمانے میں اگر ہیں ، قبلۂ عالم (یاحبیب)

(۵۳۶) مسافر تین دن تین رات اور مقیم ایک دن ایک رات سے زائد ہونے پر موزوں پر مسح نہیں کر سکتے اور یہ مدت حدث وضو ٹوٹنے کے وقت سے شروع ہوگی۔

(۵۳۷) یہ حکم بھی اباحت و جازت کا ہے وجوب کا نہیں ہے کیوں کہ مسافر کو تین دن تین رات مسلسل تک موزوں پر مسح کرنا جائز ہے۔ حدث اصغر جیسے پیشاب یا پاخانہ کرنا یا سوجانا ان کے بعد جو وضو کیا جائے اس پر موزوں پر مسح کرنا جائز ہے اور حدث اکبر جس سے غسل فرض وواجب ہو جاتا ہے جیسے مجامعت واحتلام وغیرہما کہ ان میں موزوں پر مسح کرنا ناجائز ہے موزے اتار کر پاؤں دھونا ہی

(۵۳۶) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمًا وَّلَيْلَةً اِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ اَنْ يَّمْسَحَ عَلَيْهِمَا۔ (رواہ الاثرم فی سننہ)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ انہوں نے اجازت دی مسافر کو تین دن اور ان کی راتوں کی اور مقیم کو ایک دن ایک رات کی جب پاک تھا تو پہنے اپنے موزے یہ کہ مسح کرے ان دونوں پر۔

(۵۳۷) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفَرًا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيْهِنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَّلٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے ہم کو جب ہوتے ہم سفر میں کہ نہ اُتاریں ہم اپنے موزوں کو تین دن تین رات مگر جنابت سے اور لیکن پیخانہ اور پیشاب اور نیند سے۔

(۵۳۸) حدیث شریف: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلٰى ظَاهِرِهِمَا۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: سیدنا حضرت مغیرہ ابن شعبہ سے مروی ہے بیشک انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح فرماتے اپنے دونوں موزوں پر ان کے اوپر کی جانب۔

(۵۳۹) حدیث شریف: تَوَضَّاَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ۔ (رواہ احمد)

ترجمہ: وضو فرمایا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مسح فرمایا جرابوں پر اور پاتابوں پر

(۵۴۰) حدیث شریف: عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ نَسِيْتَ قَالَ بَلْ اَنْتَ نَسِيْتَ بِهٰذَا اَمَرَنِیْ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ۔ (رواہ احمد و ابوداؤد)

ترجمہ: سیدنا حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ مسح فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھول گئے، فرمایا پیارے رسول نے تم بھول گئے، اس کا حکم فرمایا ہے میرے مالک عز وجل نے۔

---

480 हदीस शरीफ़:– गुस्ल फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बीवियों में से किसी ने लगन में, फिर इरादा फ़रमाया प्यारे रसूल ने यह कि वुजू फ़रमाएँ उस लगन से तो उन बीवी साहेबा ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह मैं जुनुबी थी तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि पानी जुनुबी नहीं होता।

481 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मूमेनीन हज़रते आयशा सिद्दीक़ा से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम गुस्ल फ़रमाते जनाबत का, फिर गरमी हासिल फ़रमाते मेरे ज़रिये उस से पहले कि मैं गुसल करूँ।

482 हदीस शरीफ़:– अमीरूल मूमिनीन हज़रते अली से मरवी, उन्होंने फ़रमाया निकलते थे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम बैअतुलखला से तो पढ़ाते थे हमको कुरआने करीम और तनावुल फ़रमाते थे हमारे साथ गोश्त और नहीं बाज़ रखा उनको या नहीं रोका उनको कुरआने करीम की तिलावत फ़रमाने से किसी बात ने सिवाए जनाबत के।

483 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने न पढ़े हैज़ वाली और न जुनुबी कुछ कुरआने करीम से।

484 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मुँह फेर दो उन घरों के मस्जिद से इसलिये कि मैं नहीं हलाल करता हूँ मस्जिद को हैज़ वाली के लिये और न जुनुबी के लिये।

ہونگے کیونکہ غسل میں پاؤں دھونا فرض ہیں۔

(۵۳۸) موزوں کے اوپر ہی مسح کرنا سنت ہے یہی اس حدیث شریف سے ظاہر وواضح ہے اور یہی مسلک امام اعظم ہے۔ موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی تین انگلیاں داہنے پاؤں کی پشت کے سرے پر اور بائیں ہاتھ کی تین انگلیاں بائیں پاؤوں کی پشت کے سرے پر رکھکر پنڈلیوں کی طرف کم سے کم بقدر تین انگل کے کھینچ لی جائے اور سنت یہ ہے کہ پنڈلی تک پہونچائے۔ انگلیوں کا تر ہونا ضروری ہے ہاتھ دھونے کے بعد جو تری باقی رہ گئی اس سے مسح کرنا جائز ہے۔ سر کا مسح کیا اور ابھی ہاتھ میں تری موجود ہے تو یہ موزوں پر مسح کیلئے کافی نہیں بلکہ نئے پانی سے ہاتھ تر کرے۔ کچھ حصہ ہتھیلی کا بھی شامل ہو تو حرج نہیں مسح میں فرض دو ہیں (۱) ہر موزے کا مسح ہاتھ کی چھوٹی تین انگلیوں کے برابر ہونا (۲) موزے کی پیٹ پر ہونا۔

(۵۳۹) اونی یا سوتی موزوں کو جراب کہتے ہیں ان پر تین صورتوں میں مسح کرنا جائز ہے ایک تو یہ کہ بہت موٹے ہوں کہ بغیر باندھے پنڈلی پر رک جائیں چلنے پھرنے سے ڈھلک نہ جائیں دوسرے یہ کہ صرف اسکے تلے میں چمڑا سلا ہوا ہو۔ تیسرے یہ کہ اسکے ظاہری قدم پر چمڑا سلا ہوا ہو۔ اس حدیث شریف میں پہلی قسم کی جرابیں مراد ہیں یعنی موٹی نعلین سوتی یا تابہ کہلاتے ہیں جو جرابوں پر انکی حفاظت کیلئے پہنے جاتے ہیں اگر یہ باریک ہوں کہ مسح کی تری جراب تک پہونچ جائے تو ان پر مسح کرنا جائز ہے اور اگر تری ان پر نہ پہونچے تو جائز نہیں ہے۔

(۵۴۰) سیّدنا حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے پہلی مرتبہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا اسلئے انہوں نے اپنے شبہ کا اظہار فرمایا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی طرف بھول کی نسبت کرنا خود اپنی بھول ہے اسلئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں نہیں بھولا تم بھول گئے یعنی طریقۂ ادب بھول گئے۔ جب بھولنے کی نسبت سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی طرف نہیں کر سکتے تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف بھول کی نسبت کیسے ہو سکتی ہے۔ بعض نادانوں نے قرآن کریم کے ترجمے میں بھول کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دی ہے مگر اس آیت کریمہ کا صحیح ترجمہ یہ ہے۔ ترجمہ: تو چکھو تم اس کو جو بھلا دیا تھا تم نے ملاقات کو اپنے اس دن کی بیشک چھوڑ دیا ہم نے تم کو اور چکھو تم عذاب ہمیشہ کا اس وجہ سے جو تم عمل کرتے تھے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۰۰۴) موزوں پر مسح کرنا قرآن شریف سے بھی ثابت ہے اور اسی آیت وضو سے جو پارہ نمبر ۶ کے دوسرے پاؤ کی پہلی آیت کریمہ میں ہے کہ اگر موزے پہنے ہوں تو اپنے پاؤں کا مسح کر لو نہ پہنے ہوں تو دھو لو۔ بعض لوگوں نے یہ وطیرہ اپنا رکھا ہے کہ وضو سے پہلے پاؤں دھوتے ہیں اور بعد میں پاؤں پر مسح کرتے ہیں۔ پہلے پاؤں دھونا یہ قرآن کریم کی بتائی ہوئی ترتیب کے خلاف ہے اور طریقۂ نبی وعلی کے بھی خلاف ہے جیسا کہ آپ "باب سنن الوضوء" میں ملاحظہ ومطالعہ فرما چکے ہیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس حدیث شریف میں حکم رب سے وحیِ خفی مراد ہو۔

(۵۴۱) موزوں کے صرف ظاہر پر یعنی اوپر مسح ہوگا موزوں کے تلے پر نہ ہوگا۔ یہی مسلک امام اعظم ہے اگر عقل حکم شرع کے خلاف ہو تو عقل مردود ہے اور حکم شرع مقبول ہے سیدنا امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عقل کہتی ہے کہ موزوں کے نیچے والے حصے یعنی تلے کا مسح ہونا چاہئے کیوں کہ زمین سے موزے کا وہی حصہ لگتا ہے اور اسی سے گندگی کا رشتہ ہوتا ہے مگر حکم شرع کے مقابلے میں آپ نے اپنی رائے کو ترک فرمایا۔ سیّدنا حضور امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دین رائے سے ہوتا تو میں پیشاب سے غسل واجب کرتا اور منی کے نکلنے سے وضو۔ کیونکہ پیشاب بالاتفاق ناپاک ہے اور منی کو بعض نے پاک بھی کہہ ڈالا ہے اور میں لڑکی کو لڑکے سے میراث کا دوگنا حصہ دیتا کیونکہ لڑکی کمزور ہے (مرقاۃ شریف) مگر دین کے مقابلے رائے نہیں چلتی میں نے اپنی عقل کو دین پر قربان کر دیا۔ اسطرح اگر قرآن کریم اور احادیث کریمہ کے مقابل تاریخ آجائے تو اس تاریخ کو رد کر دیا جائیگا اور قرآن وحدیث کو سینے سے لگایا جائیگا۔ جو نادان لوگ حضرات صحابۂ کرام اور اہل بیت عظام کی بارگاہ ہونگے گستاخ ہیں وہ قرآن وحدیث کو چھوڑ کر یہود و نصاریٰ اور

(۵۴۱) حدیث شریف: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَوْكَانَ الدِّيْنُ بِالرَّاىِ لَكَانَ اَسْفَلُ الْخُفِّ اَوْلٰى

ترجمہ: سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اگر ہوتا دین رائے سے تو ہوتا موزے کے نیچے بہتر

بِالْمَسْحِ مِنْ اَعْلَاهُ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَمْسَحُ عَلٰى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ۔ (رواہ ابوداؤ)

مسح کرنا اس کے اوپر کرنے سے، اور میں نے دیکھا ہے پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ مسح فرماتے اپنے موزوں کے ظاہر پر۔

(۵۴۲) حدیث شریف: ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم توضأ ومسح على الخفين وصلىٰ خمس صلوات۔ (رواہ فی مسند الامام الاعظم)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوفرمایا اور مسح فرمایا موزوں پر اورادا فرمائیں پانچ نمازیں۔

(۵۴۳) حدیث شریف: ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مكة صلىٰ خمس صلواتٍ بوضوءٍ واحدٍ ومسح علىٰ خفيه

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فتح مکہ مکرمہ کے دن ادا فرمائیں پانچ نمازیں ایک وضو سے اور مسح فرمایا اپنے موزوں پر

فقال له عمر مارايناك صنعت هٰذا قبل اليوم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عمداً صنعته ياعمر۔ (رواہ فی مسند الامام الاعظم)

توحضرت عمر نے کہا پیارے نبی سے کہ نہیں دیکھا ہم نے آپکو کہ کیا ہو آپنے یہ آج سے پہلے، تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ قصداً کیا ہے میں نے اسکو اے عمر!

(۵۴۴) حدیث شریف: عن جرير بن عبد الله يقول رايت رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم يمسح

ترجمہ: سیدنا حضرت جریرابن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ مسح فرمار ہے ہیں

على الخفين بعد ماانزلت سورة المائدة۔ (رواہ فی مسند الامام الاعظم)

موزوں پر بعد اس کے کہ سورۂ مائدہ نازل ہوچکی تھی۔

﴿باب التيمم ترجمہ: تیمّم کا باب﴾

(۵۴۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلٰثٍ جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے فضلیت عطا فرمائی گئی ہم کو لوگوں پر تین چیزوں سے کہ بنائی گئیں ہماری صفیں

كَصُفُوْفِ الْمَلَائِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِداً وَّجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْراً اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَآءَ۔ (رواہ مسلم)

فرشتوں کی صفوں کی طرح اور بنائی گئی ہمارے لئے زمین کل کی کل مسجد اور بنادی گئی زمین کی مٹی ہمارے لئے پاک کرنیوالی جب نہ پائیں ہم پانی۔

---

485 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं दाख़िल होते फ़रिश्ते उस घर में जिस में तस्वीर हो और न उस घर में जिस में कुत्ता और जुनुबी हो।

486 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने, तीन हैं कि नहीं क़रीब होते हैं उन से फ़रिश्ते, काफ़िर मुरदार और लुथड़ा हुवा ख़लूक़ से और जुनुबी मगर यह कि वो वुज़ू कर ले।

487 हदीस शरीफ़:– बेशक उस मकतूब में था जिस को लिखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हज़रते अम्र इब्न हज़्म को यह कि न छुवे कुरआने करीम को मगर पाक।

488 हदीस शरीफ़:– हज़रते नाफ़े से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि मैं चला हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर के साथ किसी काम से तो पूरा कर लिया हज़रते इब्ने उमर ने अपना काम और थी उनकी हदीस उस दिन यह कि फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर ने कि एक शख़्स गुज़रा एक गली से गलयों में से तो मिला वो प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से हालाँकि प्यारे नबी निकल रहे थे पयख़ाने से या पेशाब ख़ाने से तो सलाम किया उस ने प्यारे नबी को, तो न जवाब दिया प्यारे रसूल ने उसको यहाँ तक कि क़रीब हुवा वो शख़्स कि छुप जाए गली में तो मारा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अपने दोनों हाथों को दीवार पर और मसह फ़रमाया अपने दोनों हाथों से अपने चहरा ए अक़्दस का, फिर दोबारा मारा तो मसह फ़रमाया अपने

رافضیوں خارجیوں کی گڑھی ہوئی تاریخ کو لئے پھرتے ہیں اور مسلمانوں کو بارگاہ صحابہ واہل بیت کے خلاف اکساتے ہیں۔کوئی تاریخی حوالہ پڑھیں، سنیں اور وہ قرآن کریم واحادیث کریمہ کے خلاف ہوتو فوراً اس کورد کردیں۔

(۵۴۲) بعض لوگوں کا خیال ہے کہ موزوں پر مسح کرنا طہارت ناقصہ ہے مگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے موزوں پر مسح فرما کر اسی وضو ومسح سے پانچ نمازیں ادا فرمانے سے اس خیال باطل کی کھلی تردید ہوگئی۔

(۵۴۳) سیّدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوسوال کرنے پر دو باتوں نے آمادہ کیا ایک تو یہ کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے پائے اقدس دھوئے نہیں اور موزوں پر مسح فرمایا اور اسی وضو سے جس میں موزوں پر مسح فرمایا پانچ نمازیں ادا فرمائیں۔تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنے جواب سے یہ ظاہر فرمادیا کہ میں نے قصداً عمل فرمایا ہے تاکہ امت کو معلوم ہوجائے کہ موزوں پر مسح کرنا جائز ہے اور ہر نماز کیلئے نیا وتازہ وضو کرنا واجب وفرض نہیں ہے۔

(۵۴۴) بعض حضرات کا خیال تھا کہ موزوں پر مسح کرنا سورۂ مائدہ کے نزول سے پہلے پہلے تھا اور سورۂ مائدہ کے نزول کے بعد پاؤں کا دھونا رہ گیا اور موزوں پر مسح کرنا ختم ہوگیا۔سیدنا حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان حضرات کے اس شبہ کو دور فرمادیا کہ میں نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو نزولِ سورۂ مائدہ کے بعد بھی موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

(۵۴۵) تیمّم کے لغوی معنیٰ قصد وارادے کے ہیں۔ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور نہ ارادہ کروتم ناپاک کا کہ اس میں سے خرچ کروتم (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۱۱۲) لیکن شریعت میں تیمّم کے معنیٰ پاکی کی نیت سے زمین پر دو بار ہاتھ مار کر چہرے اور ہاتھوں پر پھیرنا ہے۔تیمّم حدث اکبر اور حدث اصغر دونوں سے ہوتا ہے یعنی غسل فرض ہوجائے یا وضو۔غسل ووضو کے تیمّم کا طریقہ ایک ہی ہے صرف نیت کا فرق ہوگا۔تیمّم صرف زمین کی جنس سے ہوگا جیسے پتھر، چونا، ریتا، سرمہ، گندھک، گیرو، زبرجد، فیروزہ، عقیق، زمرد ودیگر جواہرات وغیرہ۔اگر چہ ان پر گرد وغبار نہ ہو۔نمک جو کان سے نکلتا ہے اس سے تیمّم جائز ہے اور جو پانی سے جما کر بنایا جاتا ہے اس سے جائز نہیں۔جنس زمین وہ ہے جو زمین سے پیدا ہو اور آگ میں نہ پگھلے اور نہ راکھ بنے اور نہ نرم ہو۔اور جو چیزیں آگ سے جل کر راکھ ہوجائیں جیسے لکڑی گھاس پھونس یا پگھل جائیں اور نرم ہوجائیں جیسے سونا چاندی تانبہ پیتل وغیرہا دھاتیں۔یہ زمین کی جنس سے نہیں ہیں ان سے تیمّم جائز نہیں۔البتہ اگر انکو بھی کان سے نکال کر پگھلایا نہ گیا ہو کہ ان پر مٹی کے اجزاء ابھی تک موجود ہوں تو ان سے بھی تیمّم جائز ہے۔لکڑی گھاس پھونس غلہ یا پگھلائی ہوئی دھاتیں اور شیشے کہ اس پر گرد وغبار ہے تو اس سے بھی تیمّم جائز ہے جبکہ غبار اتنا ہو کہ سارے ہاتھ پر غبار کا اثر دکھائی دے۔تیمّم کا ثبوت بھی قرآن کریم کی دو آیات کریمہ سے ہے۔ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور اگر ہوتم بیمار یا سفر پر یا آئے کوئی تم میں سے بیت الخلاء سے یا چھواتم نے باقاعدہ عورتوں کو پھر نہ پایا تم نے پانی تو تیمّم کرو پاک مٹی سے تو مسح کروتم اپنے چہروں کا اور اپنے ہاتھوں کا (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۲۰۸) (ترجمہ) اور اگر ہوتم بیمار یا سفر پر یا آئے کوئی تم میں سے بیت الخلاء سے یا صحبت کی تم نے عورتوں سے پھر نہ پایا تم نے پانی تو تیمّم کرلو پاک مٹی سے تو مسح کروتم اپنے چہروں کا اور اپنے ہاتھوں کا اسی پاک مٹی سے اور لیکن چاہتا ہے کہ خوب پاک فرمادے تمکو اور اسلئے کہ پوری فرمادے اپنی نعمت کو تم پر تاکہ تم شکر گزاری کرو۔(بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۲۶۲) اس حدیث شریف میں تین چیزوں کو امت مسلمہ کی خصوصیت بیان فرمایا ہے کہ یہ تین بھی خصوصیات ہیں کہ انکے علاوہ اور بھی بہت سی خصوصیات ہیں۔نمازیوں کی صفیں جماعت میں اور نمازیوں کی صفیں جہاد میں ایسی عظمت وفضیلت والی ہیں جیسے مقرب فرشتوں کی صفیں بارگاہ الٰہی میں عبادت کیلئے دوسرے یہ کہ اسی امت مسلمہ کی نماز ہر جگہ ہوسکتی ہے جبکہ پچھلی امتوں کی نمازیں ان مخصوص عبادت گاہوں میں ہی ہوتی تھیں۔زمین میں پہاڑ بحری جہاز کشتی اور ہوائی جہاز سب شامل وداخل ہیں۔قبرستان، بتخانہ، مذبح وغیرہا میں نماز درست نہیں ہے۔تیسرے خود تیمّم ہی ہے جسکا یہ بیان چل رہا ہے کہ

(۵۴۶) حدیث شریف: عَنْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَلَّى بِالنَّاسِ

ترجمہ: سیدنا حضرت عمران سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم تھے ایک سفر میں پیارے نبی ﷺ کے ساتھ تو نماز پڑھائی پیارے نبی نے لوگوں کو

فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلوٰتِهٖ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَامَنَعَكَ يَافُلَانُ

پھر جب فارغ ہوئے اپنی نماز سے تو نا گہاں دیکھا ایک شخص الگ ہے اور نہیں نماز پڑھی اس نے لوگوں کیساتھ تو فرمایا پیارے نبی نے کہ کس نے روکا تجھ کو اے فلاں

اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ اَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَاِنَّهٗ يَكْفِيْكَ۔ (رواہ البخاری)

یہ کہ تو نماز پڑھے قوم کیساتھ تو اس نے کہا کہ پہونچی ہے مجھ کو جنابت اور پانی نہیں ہے، فرمایا پیارے نبی نے کہ لازم تھی تجھ کو مٹی اسلئے کہ وہ کفایت کرتی تجھ کو۔

(۵۴۷) حدیث شریف: عَنْ عَمَّارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّي اَجْنَبْتُ

ترجمہ: سیدنا حضرت عمار سے مروی انہوں نے فرمایا حاضر ہوا ایک شخص حضرت عمر ابن خطاب کی بارگاہ میں تو کہا اس نے بیشک میں جنبی ہو گیا ہوں

فَلَمْ اُصِبِ الْمَاءَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ اَمَا تَذْكُرُ اِنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ اَنَا وَاَنْتَ فلم تصل واما انا

اور نہیں پایا میں نے پانی تو فرمایا حضرت عمار نے حضرت عمر سے کیا تم یاد نہیں رکھتے کہ ہم ایک سفر میں تھے میں اور آپ، تو آپ نے نماز نہ پڑھی اور لیکن میں

فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا

خاک پر خوب لوٹا پھر میں نے نماز ادا کی، پھر میں نے ذکر کیا اسکا پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو فرمایا پیارے نبی نے کہ کافی تھا تم کو ایسے ہی

فَضَرَبَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ وَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ۔ (رواہ البخاری)

پھر مارے پیارے نبی ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر اور پھونکا انمیں، پھر مسح فرمایا دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے کا اور کہنیوں سمیت اپنے ہاتھوں کا

(۵۴۸) حدیث شریف: عَنْ اَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: سیدنا حضرت جہیم بن حارث بن صمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں گزرا پیارے نبی ﷺ کے پاس سے

وَهُوَ يَبُوْلُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتّٰى قَامَ اِلٰى جِدَارٍ فَحَتَّهٗ

حالانکہ پیارے نبی پیشاب فرما رہے تھے تو میں نے سلام عرض کیا پیارے نبی کو تو نہیں جواب مرحمت فرمایا یہاں تک کہ گئے وہ ایک دیوار کی طرف، پھر کھرچا دیوار کو

दोनों हाथों का कोहनियों समीत, फिर उस शख़्स को सलाम का जवाब इनायत फ़रमाया और फ़रमाया प्यारे रसूल ने यह कि नहीं रोका मुझको तुम्हारे सलाम का जवाब देने से मगर यह कि मैं बावुज़ू न था।

489 हदीस शरीफ़:– हज़रते मुहाजिर इब्ने क़ुन्फ़ुज़ से मरवी कि बेशक हाज़िर हुवे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में और प्यारे नबी पेशाब फ़रमा रहे थे तो उन्होंने सलाम किया प्यारे नबी को तो नहीं जवाब दिया उन्होंने उनका यहाँ तक कि वुज़ू फ़रमाया और फिर प्यारे नबी ने माज़रत फ़रमाई उन से और फ़रमाया प्यारे नबी ने कि बेशक मैंने नपसंद फ़रमाया यह कि मैं ज़िक्र करूँ अल्लाह तआला का बग़ैर पाकी के।

490 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जुनुबी होते थे फिर सो जाते फिर जागते फिर सो जाते।

491 हदीस शरीफ़:– हज़रते शोबा इब्ने दीनार से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि बेशक हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास जब गुस्ल फ़रमाते जनाबत से तो पानी डालते दाहिने हाथ से बाईं हाथ पर सात मरतबा, फिर धोते अपनी शर्मगाह को तो हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास भूल गए कि कितनी बार पानी डाला तो दर्याफ़्त फ़रमाया उन्होंने मुझसे तो मैंने कहा कि मैं नहीं जानता तो उन्होंने फ़रमाया कि तुम्हारी माँ न रहे, किस चीज़ ने रोका तुम को यह जानने से? फिर वुज़ू फ़रमाते नमाज़ का वुज़ू, फिर बहाते अपने जिस्म पर पानी,

تیمّم بھی امت محمدیہ کی خصوصیت ہے کسی دوسری امت کو اس نعمت سے نہ نوازا گیا‘‘ ارشاد نبوی ہے’’ بنادیگئی میرے لئے زمین مسجد اور پاک کرنیوالی (بخاری شریف)

(۵۴۶) جماعت کے وقت نماز کی جماعت سے الگ بیٹھا رہنا بُرا ہے۔حضرات فقہائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی کسی شرعی مجبوری کی وجہ سے باجماعت نماز نہ پڑھ سکے تو وہ جماعت اولیٰ کے وقت جماعت کی جگہ نہ بیٹھے کہ اس سے جماعت سے روگردانی معلوم ہوتی ہے بلکہ وہاں سے ٹل جائے۔اس شخص کو تیمّم کا طریقہ تو معلوم ہوگا مگر حکم معلوم نہ ہوگا کہ جنابت کے بعد بھی تیمّم کیا جاتا ہے اسلیئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے طریقۂ تیمّم نہ بتایا بلکہ تیمّم کا حکم ارشاد فرمایا۔

(۵۴۷) سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسوقت تک یہ معلوم نہ تھا کہ تیمّم جنابت سے بھی ہوجاتا ہے بلکہ وہ سمجھتے تھے کہ تیمّم صرف وضو کے موقع پر ہوسکتا ہے یا تو آپنے سکوت اختیار فرمایا اور بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ آپنے منع فرمادیا کہ تو جنبی ہے لہٰذا نماز نہ پڑھ جب تک پانی نہ ملے اور غسل نہ کرلے۔سیدنا حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم کو ایک واقعہ یاد دلایا کہ ایک سفر میں میں اور آپ دونوں جنبی ہوگئے تھے تو تیمّم کا مسئلہ کسی کو نہ معلوم تھا تو پانی کے انتظار میں آپنے تو نماز ہی نہ پڑھی اور میں نے تیمّمِ غسل کو غسل پر قیاس کیا اور تمام جسم کو گردآلود کیا۔اور پھر اپنے اس قیاسی اور اجتہادی عمل کو بارگاہ رسالت میں پیش کیا تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اسکی اصلاح فرمادی اور مٹی کے استعمال کا طریقہ بتادیا کہ مٹی سے تیمّم کرنے کا کیا طریقہ ہوگا کہ زمین پر ہاتھ مارا جائے نہ کہ زمین میں لوٹا جائے پورا طریقہ تیمّم بتانا اس حدیث شریف میں مقصود نہ تھا ۔لہٰذا اس حدیث شریف میں دومرتبہ ہاتھوں کا زمین پر مارنا مذکور نہیں ہے جبکہ دوسری بہت سی احادیث کریمہ میں تیمّم کا پورا طریقہ مذکور ہے اور ان میں دومرتبہ ہاتھوں کا زمین پر مارنا مذکور وموجود ہے ۔اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ زمانۂ نبوی میں بھی حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ضرورت کے وقت قیاس فرماتے تھے اور اگر کبھی قیاس کرنے میں کوئی کمی رہ بھی جاتی تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ انکو اس خطا پر بھی ملامت نہ فرماتے تھے بلکہ اصلاح فرمادیتے تھے۔چونکہ خطاء اجتہادی پر نہ گرفت ہے اور نہ گناہ۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے زمین پر ہاتھ مارنے کے بعد انکو پھونکا اسلیئے تاکہ چہرہ گردآلود نہ ہوجائے چونکہ تیمّم کا مقصد طہارت ہے نہ کہ بھبوت بنانا کہ صورت بھی بگاڑ لی جائے بعض لوگ بھبوت ملتے ہیں یہ ناجائز ہے۔اسی طرح اتنا میک اپ کرنا کہ صورت ہی بدل اور بگڑ جائے یہ ناجائز ہے کہ یہ چہرہ بگاڑنا بھی ہے اور دھوکہ بھی کہ میک اپ کے بعد جوان معلوم ہو اور حقیقت میں اماں کی بھی اماں ہو۔ہلکا پھلکا میک اپ کرنا جائز ہے۔

(۵۴۸) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے دیوار کو اسلیئے کُھرچا یا تو ظاہری دیوار پر پلیدی ہوگی یا کیڑے مکوڑے ہونگے یا یہ وجہ ہوگی کہ گرد وغبار اٹھے کہ تیمّم اس پر کرنا افضل ہے یا یہ کہ تیمّم کیلیئے پاک وصاف مٹی ظاہر ہوجائے۔دوسرے کی دیوار سے بغیر اجازت تیمّم کرلینا جائز ہے اور ضرورتاً اس دیوار کو کُھرچ لینا بھی جائز ہے اگر دیوار کو کوئی نقصان نہ پہونچے۔رفع حاجت کی حالت میں سلام کرنا منع ہے اور اگر کوئی کرہی لے تو جواب دینا واجب نہیں۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا جواب دینا اور وہ بھی بعد تیمّم یہ اخلاق کریمانہ اور کرم شاہانہ ہے۔

(۵۴۹) تیمّم بھی وضو کی طرح عبادت مطلقہ کاملہ ہے۔لہٰذا ایک تیمّم سے ایک وقت میں بھی چند نمازیں پڑھ سکتے ہیں۔اور ایک وقت کے تیمّم سے کئی وقت تک کی نمازیں پڑھ سکتے ہیں، کیونکہ تیمّم کو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے وضو قرار دیا ہے تو جو حکم وضو کا ہوگا وہی تیمّم کا ہے۔اگر کسی صحابی نے ہر نماز کیلیئے تیمّم فرمایا ہو تو یہ انکا عمل مستحب کے درجے میں ہے جیسے وضو پر وضو کرلینا۔اس حدیث شریف میں’’ بہت اچھا‘‘ سے مراد اصل طہارت ہے کہ اسکی عدم موجودگی میں تیمّم اسکا نائب تھا جب اصل موجود تو نائب کی گنجائش نہ رہی۔’’بہت اچھا‘‘ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پانی کی موجودگی میں تیمّم کرلینا جائز ہے اور وضو کرلینا بہت اچھا ہے۔اس حدیث شریف میں دس برس سے مراد کثرت مدت ہے نہ کہ صرف یہی دس سال کی مدت۔

بِعَصیً کَانَتْ مَعَهٗ ثُمَّ وَضَعَ یَدَیْهِ عَلَی الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَیْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَیَّ۔ (رواہ فی شرح السنة)

اپنی چھڑی سے جوتھی انکے ساتھ پھر رکھا اپنے ہاتھوں کو دیوار پر، پھر مسح فرمایا اپنے چہرہ کا اور اپنے ہاتھوں کا کہنیوں سمیت، پھر جواب سلام عطا فرمایا مجھ کو

(۵۴۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الصَّعِیْدَ الطَّیِّبَ وُضُوْءُ الْمُسْلِمِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔ بیشک مٹی پاک ہے، آبِ وضو ہے مسلمان کیلئے

وَاِنْ لَّمْ یَجِدِ الْمَآءَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَآءَ فَلْیَمَسَّهٗ بُشْرَهٗ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَیْرٌ۔ (رواہ احمد)

اگر چہ نہ پائے پانی کو دس سال، پھر جب پائے پانی تو چاہئے کہ دھوئے اس سے اپنے بدن کو اس لئے کہ یہ بہت اچھا ہے۔

(۵۵۰) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِیْ سَفَرٍ فَاَصَابَ رَجُلًا مِّنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهٗ

ترجمہ: سیدنا حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم نکلے ایک سفر میں تو لگ گیا ایک شخص کو ہم میں سے پتھر تو زخم کردیا اس نے

فِیْ رَاْسِهٖ فَاحْتَلَمَ فَسَئَلَ اَصْحٰبَهٗ هَلْ تَجِدُوْنَ لِیْ رُخْصَةً فِی التَّیَمُّمِ قَالُوْا

انکے سر میں، پھر احتلام ہوگیا انہیں، پھر سوال کیا انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہ کیا پاتے ہو تم میرے لئے اجازت تیمم کے بارےمیں؟ ساتھیوں نے کہا

مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَاَنْتَ تَقْدِرُ عَلَی الْمَآءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَی النَّبِیِّ ﷺ

نہیں پاتے ہیں تمہارے لئے کوئی اجازت حالانکہ تم قدرت رکھتے ہو پانی پر تو انہوں نے غسل کرلیا پھر وہ فوت ہوگئے، پھر جب حاضر ہوئے پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں

اُخْبِرَ بِذٰلِكَ قَالَ قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ اَلَا سَأَلُوْا اِذَا لَمْ یَعْلَمُوْا فَاِنَّ شِفَآءَ الْعِیِّ السُّؤَالُ اِنَّمَا كَانَ یَكْفِیْهِ

توخبر دی گئی اسکی تو فرمایا پیارے نبی نے کہ مارڈالا تم نے اسکو مارے انکو اللہ تعالیٰ۔ جب نہ جانتے تھے تو بیشک علاج نہ جاننے کا پوچھ لینا ہے، بس کافی تھا اس کو

اَنْ یَّتَیَمَّمَ وَیُعَصِّبَ عَلٰی جُرْحِهٖ خِرْقَةً ثُمَّ یَمْسَحُ عَلَیْهَا وَیَغْسِلُ سَائِرَ جَسَدِهٖ۔ (رواہ ابوداؤد)

کہ تیمم کرلے یا لپیٹ لیتا اپنے زخم پر کپڑا پھر اس پر مسح کرلیتا اور دھولیتا باقی تمام جسم کو۔

(۵۵۱) حدیث شریف: خَرَجَ رَجُلَانِ فِیْ سَفَرٍ فَحَضَرَةِ الصَّلٰوةُ وَلَیْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَیَمَّمَا

ترجمہ: نکلے دو شخص سفر میں، آگیا وقت نماز اور نہیں تھا ان دونوں کے ساتھ پانی تو تیمم کیا ان دونوں نے

फिर फ़रमाते ऐसे ही तहारत फ़रमाते थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम।

492 हदीस शरीफ़:— हज़रते अबू राफ़े से मरवी, उन्होंने फरमाया कि बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दौरा फ़रमाया एक दिन अपनी अज़वाजे मुताहरात पर तो उनके पास गुस्ल फ़रमाते और उनके पास भी, हज़रते अबू राफ़े ने फ़रमाया कि मैंने कहा प्यारे रूसल से या रसूलुल्लाह क्यों न फ़रमा दिया आपने एक गुस्ल को अखीर में? प्यारे रसूल ने फ़रमाया यह बार बार का नहाना ज्यादा, साफ़ ज्यादा पाकीज़ा और ज़्यादा तहारत वाला है।

493 हदीस शरीफ़:— मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यह कि वुजू करे मर्द, औरत के वुजू के बचे हुवे पानी से।

494 हदीस शरीफ़:— मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यह कि नहाए औरत मर्द के बचे हुवे से या नहाए मर्द औरत के बचे हुवे से, कि दोनों चुल्लो लें एक साथ।

495 हदीस शरीफ़:— मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने इस से कि कंघी करे कोई हम में का रोज़ाना या पेशाब करे गुस्ल खाने में।

(18) पानियों के अहकाम का बाब

496 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हरगिज़ पेशाब न करे कोई

(۵۵۰) وہ حضرات یہ سمجھے کہ تیمّم بیمار کیلئے نہیں ہے بلکہ پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمّم کیا جاتا ہے یہ انکی اجتہادی خطا تھی۔ حضرات صحابۂ کرام کا تقویٰ اتنا بلند تھا کہ طہارت کو اتنا عزیز رکھتے تھے اور خوفِ خدا ان میں اس درجے تھا کہ جان دیدی مگر طہارت نہ چھوڑی کہ طہارت نہ ہوگی تو نماز بھی چھوٹ جائیگی۔ ''مارے انکو اللہ تعالیٰ'' یہ جملہ اظہار ناراضگی کیلئے ہے کہ اگر دریافت کر لیتے تو یہ لوگ اسکی موت کا سبب نہ بنتے کہ نہ یہ ایسا فتویٰ دیتے اور نہ وہ غسل کر کے وفات پاتا۔ انہیں یہ چاہئے کہ مجھ سے آکر دریافت کر لیتے اور میرے پاس آکر مسئلہ پوچھ لیتے۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ خطاء اجتہادی کی بنا پر اگر قتل بھی واقع ہو جائے تب بھی مجتہد پر قصاص و دیت نہیں ہے بلکہ گناہ بھی نہیں ہے۔ سیدنا حضرت مولا علی سیدنا حضرت امیر معاویہ سیدتنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درمیان جنگوں اور کشت و خون کا ذکر کیا جاتا ہے تو بھی یہ تمام حضرات بے گناہ ہی ہیں کہ یہ خطاء اجتہادی ہے۔ کسی کو گناہ گار قرار دینا یہ ان بارگاہوں کی کھلی گستاخی ہے اور یہ خارجیوں' رافضیوں کا طریقہ ہے۔ شعر:

ہے مخالف آل کا کوئی کوئی اصحاب کا

دونوں ہی نے دین میں گڑبڑ گھٹالہ کر دیا (یارسول)

اہلسنت تمام حضرات صحابۂ کرام اور اہلبیت عظام کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ اور قرآن کریم و احادیث کریمہ کے مقابلے میں تاریخی گپوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے بلکہ ایسی تاریخ کو مردود جانتے ہیں جو قرآن و حدیث کے خلاف ہو۔ زخمی اگر بالکل غسل نہ کر سکے تو تیمّم کرے اگر پانی سر سے ڈالنا مضر ہو تو زخم پر پٹی باندھ لے اور اس پر مسح کرے اور باقی جسم کو دھولیا جائے۔ ایسا نہیں کہ غسل بھی کرے اور تیمّم بھی کرے۔ تیمّم غسل کا نائب ہے اور نائب و اصل کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔ مشکوک پانی کی صورت میں غسل و تیمّم دونوں کرتے ہیں اسکی وجہ ہماری لاعلمی ہے کہ یہ پانی پاک کرنیکی صلاحیت رکھتا ہے کہ نہیں یہاں اصل و نائب کا اجتماع نہیں ہے بلکہ صورت حال یہ ہے کہ یا تو غسل ہی طہارت ہے یا پھر تیمّم ہی طہارت ہے۔

(۵۵۱) جسنے نماز کا اعادہ نہ کیا تو اس نے سنت پر عمل کر لیا کہ پانی نہ ہونیکی وجہ سے تیمّم کر کے نماز پڑھ لی اور از روئے شرع نماز ہو بھی ہوگئی۔ اور جس نے پانی ملنے پر وضو کر کے نماز پڑھ لی اسے دوہرا ثواب اسلئے ہے کہ اس نے فرض بھی ادا کر لیا اور نفل بھی کہ فرض تو پہلے ادا ہو چکا تھا اب دوسری نماز نفل ہوگئی اور نفل پر بھی ثواب ملتا ہے۔ یہ ہے اجتہاد میں اختلاف کہ کسی نے ایک دوسرے پر اعتراض اور چھینٹا کشی نہیں کی۔ اہلسنت کا کہنا ہے کہ چاروں مذہب حق ہیں اسکا یہی مطلب ہے کہ کسی بھی مجتہد پر اعتراض اور لعن طعن نہیں کرنا چاہئے اسکا ثبوت اس حدیث شریف میں واضح طور پر موجود ہے۔

(۵۵۲) سلام کا جواب بنا وضوء و غسل و تیمّم کے بھی دیا جا سکتا ہے مگر یہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا تقویٰ ہے۔ اور تعلیم ہے کہ جہاں تک ہو سکے ذکر میں بھی طہارت کا اہتمام کیا جائے۔

(۵۵۳) صحیح یہی ہے کہ ہاتھوں کا مسح صرف کہنیوں تک ہو کیونکہ تیمّم وضو کا نائب ہے اور وضو میں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے جاتے ہیں۔ اور حدیث شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا مبارک عمل کہنیوں تک ہی مذکور بھی ہے۔ یہ ان حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجتہاد تھا نہ کہ آپکا ارشاد پاک' اور بعض حضرات صحابۂ کرام کے اجتہاد پر عمل کرنا واجب نہیں خاص کر جبکہ حدیث مرفوع موجود ہو یعنی خود سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا پیارا عمل موجود ہو۔ اور حضرات صحابۂ کرام کے اجتہاد کے خلاف واقع ہو جائے۔ (تیمّم کے فرائض) تیمّم کے تین فرض ہیں (۱) نیت: کہ بغیر نیت تیمّم نہ ہوگا اور نیت بھی پاک ہونے کی ہو یا پھر کسی ایسی عبادت کیلئے کی جائے جس سے ایسی عبادت مقصودہ کیلئے ہو جو بلا طہارت جائز نہ ہو۔ (۲) سارے منہ کا مسح کرنا۔ اسطرح کہ کوئی حصہ ہاتھ پھیرنے سے نہ رہ جائے داڑھی موچھوں بھووں کے بالوں پر بھی ہاتھ کا پھیرا جانا ضروری ہے۔ (۳) دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا کہ کوئی ذرا سا بھی حصہ ہاتھ پھیرنے سے نہ رہ جائے۔ تیمّم کی احتیاطیں وضو سے بڑھ کر ہیں کہ وضو میں پانی بہکر خود بھی پہونچ جاتا ہے مگر تیمّم میں تو سب کچھ کرنا ہی ہوگا یعنی ہر جگہ ہاتھ پھیرانا ہی ہوگا۔ (تیمّم کی سنتیں) (۱) تسمیہ پڑھنا (۲) ہاتھوں کو زمین پر مارنا (۳) ہاتھوں کی انگلیاں کھلی رکھنا

صَعِیْداً طَیِّباً فَصَلَّیَا ثُمَّ وَجَدَ الْمَآءَ فِی الْوَقْتِ فَاَعَادَا اَحَدُهُمَا الصَّلٰوۃَ بِوُضُوْءٍ وَلَمْ یُعِدِ الْاٰخَرُ

پاک مٹی سے، پھر دونوں نے نماز پڑھ لی، پھر پالیا پانی وقت میں تو لوٹائی ان دونوں میں سے ایک نے نماز وضو کر کے اور نہیں لوٹائی دوسرے نے

ثُمَّ اَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَکَرَا ذٰلِكَ فَقَالَ لِلَّذِیْ لَمْ یُعِدْ اَصَبْتَ السُّنَّةَ

پھر حاضر ہوئے دونوں پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تو ذکر کیا اسکا تو فرمایا اس سے جس نے نماز لوٹائی تھی کہ پہونچ گیا تو سنت کو

وَاَجْزَاَتْكَ صَلٰوتُكَ وَقَالَ لِلَّذِیْ تَوَضَّأَ وَاَعَادَ لَكَ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ۔ (رواہ ابوداؤد والدارمی)

اور کافی ہوگئی تجھ کو تیری نماز اور فرمایا پیارے رسول نے اس سے جس نے وضو کیا اور لوٹائی تیرے لئے ثواب ہے دوگنا۔

(۵۵۲) حدیث شریف: اَقْبَلَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِیَهٗ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ فَلَمْ یَرُدَّ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: آئے پیارے نبی ﷺ جمل کنویں کی طرف سے تو ملا انکو ایک شخص تو سلام کیا اس نے ان کو تو سلام کا جواب نہیں دیا پیارے نبی ﷺ نے

حَتّٰی اَقْبَلَ عَلَی الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَیَدَیْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ۔ (رواہ البخاری)

یہانتک کہ آئے پیارے نبی دیوار کے پاس تو مسح فرمایا اپنے چہرے کا اور اپنے ہاتھوں کا تو پھر جواب دیا پیارے نبی نے اسکو سلام کا۔

(۵۵۳) حدیث شریف: عَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ اَنَّهٗ کَانَ یُحَدِّثُ اَنَّهُمْ تَمَسَّحُوْا وَهُمْ

ترجمہ: سیدنا حضرت عمار ابن یاسر سے مروی بیشک وہ بیان فرماتے تھے کہ بیشک حضرات صحابۂ کرام نے مسح کیا حالانکہ وہ

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِالصَّعِیْدِ لِصَلٰوۃِ الْفَجْرِ فَضَرَبُوْا بِاَکُفِّهِمُ الصَّعِیْدَ

پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پاک مٹی سے نماز فجر کیلئے، تو مارا انہوں نے اپنے ہاتھوں کو پاک مٹی پر

ثُمَّ مَسَحُوْا بِوُجُوْهِهِمْ مَسْحَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ عَادُوْا فَضَرَبُوْا بِاَکُفِّهِمُ الصَّعِیْدَ مَرَّةً اُخْرٰی

پھر مسح کیا اپنے چہروں کا ایک مرتبہ پھر اعادہ کیا پھر مارا اپنے ہاتھوں کو پاک مٹی پر دوسری مرتبہ

فَمَسَحُوْا بِاَیْدِیْهِمْ کُلِّهَا اِلَی الْمَنَاکِبِ وَالْاٰبَاطِ مِنْ بُطُوْنِ اَیْدِیْهِمْ۔ (رواہ ابوداؤد)

تو مسح کیا اپنے پورے ہاتھوں کا کندھوں اور بغلوں تک اپنے ہاتھوں کے اندرونی حصوں کا۔

तुम में का ठहरे हुवे पानी में कि जो जारी नहीं होता है कि फिर गुस्ल करे उस पानी में।

497 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने न गुस्ल करे कोई तुम में का ठहरे हुवे पानी में हालाँकि वो जुनुबी है, लोगों ने कहा कि कैसे करे ऐ अबू हुरैरा? फ़रमाया अबू हुरैरा ने कि ले ले उसमें से।

498 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यह कि पेशाब किया जाए ठहरे हुवे पानी में।

499 हदीस शरीफ़:– हज़रते साइब बिन यज़ीद से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि ले गईं मुझको मेरी ख़ाला जान प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो उन्होंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह मेरी बहन का बेटा बीमार है, तो प्यारे नबी ने हाथ फेरा मेरे सर पर और दुआ दी मुझे बरकत की, फ़िर प्यारे नबी ने वुज़ू फ़रमाया तो मैंने पी लिया प्यारे नबी के वुज़ू का पानी फिर मैं खड़ा हो गया प्यारे नबी की पुश्ते पाक के पीछे तो मैंने देखा मुहरे नुबव्वत की तरफ़ जो दोनों कंधों के दर्मियान थी, मसेहरी की घुंडी की तरह।

500 हदीस शरीफ़:– अर्ज़ किया गया या रसूलुल्लाह! क्या हम वुज़ू करें बज़ाआ कुँवें से? और वो ऐसा कुवाँ था कि डाले जाते उसमें हैज़ के कपड़े, कुत्तों के गोश्त और गंदगयाँ, तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक वो पानी पाक है कोई चीज़ उसको नापाक नहीं करती।

(۴) ہاتھوں کو جھاڑ لینا۔ ہاتھوں کے انگوٹھوں کی جڑوں کو ایک دوسرے کی جڑوں پر مارنا (۵) زمین پر دونوں ہاتھ مارنے کے بعد ہاتھوں کو لوٹ دینا (۶) پہلے چہرے کا مسح کرنا پھر ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا (۷) دونوں کا مسح پے درپے کرنا (۸) پہلے داہنے ہاتھ کا مسح کرنا پھر بائیں ہاتھ کا مسح کرنا (۹) داڑھی کا خلال کرنا (۱۰) انگلیوں کا خلال کرنا۔ مسح کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے علاوہ چاروں انگلیوں کا پیٹ داہنے ہاتھ کی پشت پر رکھے اور انگلیوں کے سرے سے کہنی تک لیجائے اور پھر وہاں سے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے دائیں ہاتھ کے پیٹ کو مَس کرتا ہوا گٹے تک لائے اور بائیں انگوٹھے کے پیٹ سے داہنے انگوٹھے کی پشت کا مسح کرے اسی اندازے سے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کا مسح کرے اگر مسح کرنے میں تین انگلیاں کام میں لایا تو بھی مسح ہوجائیگا اور ایک یا دو انگلیوں سے مسح کیا تو تیمّم نہ ہوگا اگر چہ پورے عضو پر ہاتھ پھیر لیا گیا ہو تیمّم کے باقی فقہی مسائل کی جانکاری کیلئے ''انتخاب شریعت'' کا مطالعہ فرمائیں۔

(۵۵۴) غسل پانچ قسم کا ہے۔ (۱) غسل فرض (۲) غسل واجب (۳) غسل سنت (۴) غسل مستحب (۵) غسل مباح۔ غسل فرض تین ہیں۔ (۱) حیض سے (۲) نفاس سے (۳) جنابت سے۔ غسل واجب ایک ہی ہے اور وہ غسل میت۔ غسل کی سنت پانچ ہیں۔ (۱) غسل جمعہ (۲) غسل عید الفطر (۳) غسل عید الاضحیٰ (۴) غسل احرام کے وقت (۵) یوم عرفہ کا غسل۔ غسل مستحب چند ہیں۔ (۱) میت کو نہلانیوالا میت کو نہلا کر غسل کرے (۲) فصد کھلوا کر (۳) اسلام لاتے وقت وغیرہم۔ غسل مباح جیسے موسم گرما میں ٹھنڈک حاصل کرنے کیلئے اور صفائی کیلئے۔ اس باب میں سنت اور مستحب غسلوں کا ذکر ہے۔ جمعہ کے دن صبح کے بعد غسل کرنا سنت ہے۔ اگر رات میں کرلیا تو سنت ادا نہ ہوگی جمعہ کا غسل سنت ہے اسکا وجوب منسوخ ہو چکا ہے۔

(۵۵۵) غسل جمعہ روز جمعہ کی تعظیم وتکریم کی وجہ سے ہے۔ مسلمان پر نماز جمعہ فرض ہو یا نہ ہو جیسے مسافر پر جمعہ فرض نہیں مگر جمعہ کا غسل اسکے لئے بھی مسنون ہے یہی اکثر حضرات علماء کرام کا ارشاد ہے۔

(۵۵۶) ایک دن سے مراد یوم جمعہ ہے۔ جیسا کہ دوسری احادیث کریمہ سے پتہ چلتا ہے۔ پورے ہفتے میں ایک مرتبہ تو نہالینا ہی چاہئے تاکہ بدن بھی صاف ہوجائے اور طبیعت بھی ہلکی پھلکی ہوجائے کپڑے بھی بدل لئے جائیں۔ اور جمعہ کی بھیڑ میں تعفن سے مسلمانوں کو تکلیف واذیت نہ ہو۔ اس غسل میں سر کا ذکر خصوصیت کے ساتھ اسلئے فرمایا چونکہ سر میں میل اور جوئیں زیادہ ہوتی ہیں نہانے میں سر کے دھونے کا خصوصی خیال کرنا چاہئے ورنہ جسم میں سر بھی داخل ہے الگ ذکر کا یہی فائدہ ہے۔ غسل مین کلی کرنا ناک میں پانی ڈالنا اور پورے بدن پر پانی بہانا فرض ہے۔ غسل سے پہلے وضو کرلینا بھی سنت ہے۔

(۵۵۷) معلوم ہوا کہ غسل جمعہ فرض وواجب نہیں ہے بلکہ سنت ہے۔ اور یہی مسلک امام اعظم ہے۔ اور اسکی تائید دوسری احادیث کریمہ سے بھی ہوتی ہے۔

(۵۵۸) یہ حکم استحبابی ہے کہ میت کو نہلا کر نہلانیوالے کو خود بھی غسل کرلینا سنت مستحبہ ہے کیونکہ میت کے غسل کے پانی کی چھینٹے نہلانیوالے کے جسم پر پڑنے کا احتمال ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال شریف کے بعد انکی زوجہ سیدتنا حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غسل دینے کے بعد حضرات صحابۂ کرام سے پوچھا کہ میں روزدار ہوں اور ٹھنڈک بہت ہے تو کیا مجھے غسل کرنا ضروری ہے؟ تو تمام حضرات صحابۂ کرام نے فرمایا نہیں (جامع الاصول) دوسری روایات میں اس حدیث کے اخیر میں یہ جملہ بھی ہے کہ (ترجمہ) ''جو میت کو اٹھائے وہ وضو کرے'' یہ وضو جنازہ اٹھانیوالے کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ نماز جنازہ کیلئے ہے تاکہ میت کو جنازہ گاہ (قبرستان) پہونچتے ہی نماز جنازہ میں شرکت کر سکے ایسا نہ ہو کہ یہ وضو کرے اور تمام شرکاء اسکے انتظار میں کھڑے رہیں۔ یا اگر نمازیوں کی چل گئی تو یہ وضو کرتا ہی رہ جائیگا اور نماز جنازہ ہوجائیگی۔

(۵۵۹) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ان چار مواقع پر وضو کرنے کا حکم فرماتے تھے۔ کیونکہ آپ نے کبھی میت کو غسل نہیں دیا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے

﴿باب الغسل المسنون ترجمہ: غسل مسنون کا باب﴾

(۵۵۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَاجَآءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آئے کوئی تم میں کا نماز جمعہ کو تو چاہیئے کہ غسل کرے۔

(۵۵۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزِ جمعہ کا غسل ثابت ہے ہر بالغ پر۔

(۵۵۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِىْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْماً يَغْتَسِلُ فِيْهِ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت ہے ہر مسلمان پر یہ کہ غسل کرے ہر سات دنوں میں ایک دن کہ دھوئے اس میں اپنے سروں کو اور اپنے بدن کو۔

(۵۵۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ۔ (رواہ الاحمد وابوداؤد والترمذی والنسائی والدارمی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے وضو کیا جمعہ کے دن تو خیر اور اچھا کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل بہت اچھا ہے۔

(۵۵۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ غَسَلَ مَيِّتاً فَلْيَغْتَسِلْ۔ (رواہ احمد والترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو غسل دے میت کو تو چاہیئے کہ وہ خود بھی غسل کرے۔

(۵۵۹) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اَرْبَعٍ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرماتے تھے چار سے، جنابت سے اور جمعہ کے دن اور سنگی لگوانے سے اور میت نہلانے سے۔

---

501 हदीस शरीफ़:– सवाल किया एक शख़्स ने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह हम समंद्र में सवारी करते हैं और हमं ले जाते हैं अपने साथ थोड़ा सा पानी तो अगर हम वुज़ू करें उस थोड़े से पानी से तो हम प्यासे रह जाएँगे, तो क्या हम वुज़ू कर लिया करें समंद्र के पानी से? तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि समंद्र का पानी पाक है और उसका मुरदार हलाला है।

502 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्न मसऊद से मरवी बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया शबे जिन्नात में कि तुम्हारे बरतन में क्या है? हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद ने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया कि नबीज़ है, प्यारे नबी ने फ़रमाया खजूर पाक है और पानी पाक करने वाला है।

503 हदीस शरीफ़:– हज़रते कबशा बिन्ते कअब बिन मालिक से मरवी जो बीवी थीं हज़रते अबू क़तादा के बेटे की, बेशक आए अबू क़तादा उनके पास तो उंडेला हज़रते कबशा ने हज़रते अबू क़तादा के लिये वुज़ू का पानी, बिल्ली पीने लगी उस से तो झुका दिया हज़रते क़तादा ने बिल्ली के लिये पानी के बरतन को यहाँ तक कि बिल्ली ने पानी पिया, हज़रते कबशा ने कहा तो देखा हज़रते क़तादा ने मुझको कि मैं देख रही हूँ उनकी तरफ़, तो हज़रते क़तादा ने फ़रमाया कि क्या तअज्जुब कर रही हो ए भाई की बेटी? तो हज़रते कबशा ने फ़रमाया मैंने कहा हाँ, तो हज़रते क़तादा ने फ़रमाया बेशक प्यारे रसूल ने फ़रमाया

نبی ﷺ نے سیدنا حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رجم کا حکم فرمایا (مرقاۃ شریف) ان چاروں غسلوں میں غسل جنابت کا حکم وجوبی ہے باقی سب غسلوں کے احکام استحبابی سنیت کے ہیں۔ سنگھی لگوانے سے خون کی چھینٹیں جسم پر پڑ جاتی ہیں اور خون نکلنے سے گرمی اور کمزوری پیدا ہوتی ہے لہٰذا سنگھی لگوانے کے بعد بھی غسل کر لینا اچھا ہے۔

(۵۶۰) قبول اسلام کے وقت کلمہ شریف پڑھنے سے پہلے غسل کرنا بہتر ہے اور ایک روایت میں ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے سیدنا حضرت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سر منڈانے کا بھی حکم فرمایا تھا۔ اسلئے قبول اسلام کے وقت سر منڈانا بھی تعلیم سنت کے مطابق ہے۔ حضرات علماء کرام نے فرمایا کہ اگر کوئی کافر زمانہ کفر میں جنبی تھا اور پھر اسلام لایا تو اس پر جنابت کی وجہ سے غسل فرض ہے۔ بیری کے پتوں کا پانی یا تو یونہی ڈال لیا جائے یا پھر پکالیا جائے اور پھر بیری کے پتوں کے پانی سے نہالیا جائے تا کہ خوب صفائی وستھرائی اور طہارت و پاکی حاصل ہو۔

(۵۶۱) ابتدائے اسلام میں جمعہ کا غسل کرنا واجب تھا کہ محنت و مشقت میں مصروف رہنے والے نمازی اور پھر اون کا لباس زیب تن فرماتے تو پسینہ آتا اور جب پسینہ آتا تو پسینہ کی بدبو پیدا ہوتی اور وہ بھی اکثریت کا یہی حال تھا تو بعض نمازیوں کو اس پسینہ کی بدبو سے تکلیف پہونچتی پھر جب حضرات صحابۂ کرام کی مشقت معیشت میں تبدیل ہوئی اور غربت' ثروت سے بدلی اور اونی لباس کی جگہ ہلکے پھلکے اچھے لباس پہننے لگے اور مسجد بھی کشادہ ہوا دار ہوگئی اور پسینہ کی بدبو کا ماحول رخصت ہوا تو جمعہ کے غسل کی فرضیت منسوخ ہوگئی اور اسکا سنت ہونا باقی رہا۔ اب جمعہ کا غسل سنت ہے واجب نہیں ہے۔ یہ مسجد شروع میں لکڑیوں کے ستونوں پر قائم کیگئی اور کھجور کی شاخوں اور پتوں کی چھت ڈالیگئی کہ موسم باراں میں پانی چھنتا اور موسم گرما میں دھوپ مگر اس مسجد کا مقام و درجہ عرش معلےٰ سے افضل کہ یہاں کے امام' امام الانبیاء والمرسلین تھے۔ اچھی طرح یاد رکھئے کہ مسجد کا کمال امام سے ہے نہ کہ عمارت سے۔ غریب مسلمانوں کی مسجد خستہ تھی مسجد کی عمارت ہی سے مسلمانوں کی غربت کا پتہ چلتا تھا۔ ایک طرف تو مسلمانوں نے تجارت کی طرف توجہ دی دوسری طرف جہاد میں مال غنیمت خوب ہاتھ لگا اور اس وقت کا جو بہترین مال تھا لونڈی اور غلام تو مسلمانوں کا خوب لونڈیاں باندیاں اور غلام بھی ملے اور مسلمانوں میں دولت وثروت کی ریل پیل ہوگئی۔ یہ دولت وثروت اسلام کے ظہور اور مسلمانوں کے غلبے کی علامت تھی اسلئے اسے خیر فرمایا اور اسلئے بھی خیر فرمایا کہ انکا سارا دھن دین کی اشاعت وحمایت ہی میں کام آتا تھا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنے وصال شریف سے کچھ ہی پہلے اس مسجد شریف کی توسیع فرمائی۔ پھر سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کی توسیع کا کام فرمایا پھر سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت ہی شاندار اور وسیع مسجد شریف بنائی اور آج بھی محراب عثمانی یادگار کے طور پر موجود ہے۔ عراق عرب کا ہی ایک حصہ ہے اور اب ایک مستقل ملک ہے۔ اسکا دار الخلافہ (راجدھانی) بغداد شریف ہے۔ کوفہ شریف' بصرہ شریف' نجف اشرف' کربلائے معلیٰ یہ عراق کے مشہور شہر ہیں اور بزرگان دین کے یہاں مزارات مبارکہ ہیں۔ جہاں انوار ورحمت کی برسات ہوتی ہے دن رات ہوتی ہے اور مخلوق سدا وہاں سے سرفراز وفیضیاب ہوتی ہے۔ جہاں ابھی نصرانیوں' یہودیوں' سعودیوں نے آگ برسائی ہے اور بے شمار مسلمانوں کا خون بکھیرا ہے اور سیدنا شہید اعظم حضرت امام حسین پر یزیدی مظالم کی یاد تازہ کردی ہے مجاہد اعظم شہید ملت سید صدام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عراقی مسلمانوں پر ظلم وستم کی آندھی برپا کرکے۔

(حیض کا باب) حیض کے لغوی معنیٰ بہنے اور جاری ہونے کے ہیں اور اصطلاح شرع میں عورتوں کے ماہواری خون کو جو رحم سے آئے نہ بیماری کا ہو اور نہ بچہ پیدا ہونے کے سبب سے ہو اسے حیض کہا جاتا ہے۔ ولادت کے بعد آنے والا خون نفاس کہلاتا ہے بیماری کے خون کو استحاضہ کہتے ہیں۔ حیض کی مدت کم سے کم تین دن تین رات ہے یعنی ۷۲ گھنٹے میں اگر ایک منٹ بھی کم رہ گیا تو حیض نہیں اور زیادہ سے زیادہ دس دن و رات۔ نفاس کی مدت کم سے کم ایک ساعت ہے اور زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔ استحاضہ کی

(۵۶۰) حدیث شریف: عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهُ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ (رواه الترمذی)

ترجمہ: سیدنا حضرت قیس بن عاصم سے مروی کہ جب وہ اسلام لائے تو حکم فرمایا انکو پیارے صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غسل کریں پانی سے اور بیری سے۔

(۵۶۱) حدیث شریف: عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ اِنَّ نَاساً مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ جَآؤُ فَقَالُوْا يَا ابْنِ عَبَّاسٍ

ترجمہ: سیدنا حضرت عکرمہ سے مروی انہوں نے فرمایا کچھ لوگ عراق والوں میں سے آئے تو انہوں نے کہا اے ابن عباس

اَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِباً قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ اَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِّمَنْ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَّمْ يَغْتَسِلْ

کیا آپ جانتے ہیں روز جمعہ کے غسل کو واجب؟ فرمایا نہیں! لیکن جمعہ کا غسل بہت پاک کرنیوالا ہے اور بہتر ہے اس کیلئے جس نے غسل کیا اور جس نے غسل نہیں کیا

فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ وَسَاُخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدَاَ الْغُسْلُ كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ يَلْبِسُوْنَ الصُّوْفَ

تو نہیں ہے غسل کرنا اس پہ واجب اور میں خبر دیتا ہوں تم کو کہ کیسے شروع ہوا جمعہ کا غسل، لوگ محنت کش تھے اور اون کے کپڑے پہنتے تھے

وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقاً مُقَارِبَ السَّقْفِ اِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ فَخَرَجَ

اور مال لادنے کا اپنی کمروں پر کام کرتے تھے اور تھی ان کی مسجد تنگ اور چھت نیچی تھی، بس تھی وہ پھونس والی (چھپر کی) تو تشریف لائے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ وَّعَرِقَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ الصُّوْفِ حَتّٰى ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ اٰذَى

پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گرم دن میں اور پسینہ پسینہ تھے اس اونی لباس میں یہاں تک کہ پھیل گئی ان سے بُو، تکلیف ہوئی

بِذٰلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً فَلَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تِلْكَ الرِّيَاحَ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِذَا كَانَ

جس سے انکے بعض کو بعض سے، پھر جب پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بُو تو فرمایا پیارے رسول نے اے لوگو! جب ہو

هٰذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوْا وَالْيَمَسَّ اَحَدُكُمْ اَفْضَلَ مَايَجِدُ مِنْ دُهْنِهٖ وَطِيْبِهٖ قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ

یہ دن تو نہالیا کرو اور چاہیئے کہ مل لیا کرے ہر کوئی تم میں کا، بہترین وہ جو پائے اپنے تیل میں سے اور خوشبو میں سے، فرمایا حضرت ابن عباس نے پھر

جَآءَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ وَكُفُوْا الْعَمَلَ وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِيْ

دیا اللہ تعالیٰ نے دھن اور اچھے لباس پہنے اونی لباس کے علاوہ اور چھوٹ گئے محنت شاقہ سے اور وسیع ہوگئی انکی مسجد اور چلی گئی وہ بدبو جس سے

कि बेशक बिल्ली नजिस नहीं है इसलिये कि वो तुम पर फिरने घूमने वाला है या घूमने फिरने वाली है।

504 हदीस शरीफ़:– हज़रते दाउद बिन सालेह बिन दीनार से मरवी वो रिवायत करते हैं अपनी वालेदा से कि उनकी मालिका ने भेजा उनको हलवा लेकर हज़रते आयशा की बारगाह में, उन्होंने फ़रमाया कि मैंने हज़रते आयशा को पाया कि नमाज़ पढ़ रही हैं, हज़रते आयशा ने इशारा फ़रमाया मुझे कि रख दो उसको, तो बिल्ली आई तो उस ने खाया उसमें से, फिर जब फ़ारिग़ हुईं हज़रते आयशा अपनी नमाज़ से तो खाया उन्होंने वहीं से जहाँ से खाया था बिल्ली ने, तो हज़रते आयशा ने फ़रमाया कि बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि बेशक बिल्ली नापाक नहीं है, बेशक बिल्ली चक्कर लगाने वाली है तुम पर और बेशक मैंने देखा प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि वुज़ू फ़रमा रहे हैं बिल्ली के बचे हुवे पानी से।

505 हदीस शरीफ़:– सवाल किया गया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि, क्या हम वुज़ू कर लें उस से जिसको झूटा किया गधों ने? फ़रमाया प्यारे रसूल ने हाँ, और उस से भी जिसे झूटा किया तमाम दरिंदों ने।

506 हदीस शरीफ़:– गुस्ल फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने और उम्मुल मूमेनीन हज़रते मैमूना रज़ियल्लाहो तआला अन्हा ने ऐसे लगन से जिस में असर था गुँधे हुवे आटे का।

507 हदीस शरीफ़:– बेशक अमीरुल मूमेनीन हज़रते उमर फ़ारूक़े आज़म तशरीफ़ ले गए ऐसे क़ाफ़ले में

کوئی مدت نہیں ہے۔حیض ونفاس کے احکام جنابت کی طرح ہیں کہ اس میں نماز وروزہ' قرآن کریم پڑھنا چھونا مسجد میں جانا سب حرام ہے۔مدت حیض میں جس رنگ کا بھی خون آئے وہ خون حیض ہی ہے۔حیض کا خون کبھی سرخ کبھی سیاہ' کبھی سبز کبھی زرد اور کبھی مٹیالے رنگ کا ہوتا ہے۔مدتِ حیض کے روزوں کی قضا کیجا ئیگی نماز کی قضا نہوگی۔حیض کم سے کم نو برس کی عمر سے شروع ہوگا اور حیض آنے کی انتہائی عمر ۵۵ سال ہے۔

(۵۶۲) حائضہ عورت سے گھن اور نفرت کا یہ ماحول کہ اسے گھر سے نکال دینا اور اسکے ہاتھ کا پکا ہوا تک نہ کھانا یہ یہود میں بھی ہے اور بعض ہنود میں بھی۔گویا کہ وہ حائضہ کیا ہوئی اچھوت ہوگئی۔اس نفرت وگھن کے ماحول کو سدھارنے کیلئے فرمایا کہ حائضہ عورت کے ساتھ رہنا سہنا اسکے ہاتھ کی پکی چیز کھانا' اسکے ساتھ لیٹنا بیٹھنا بلکہ معانقہ اپنے سینے سے چمٹا لینا بھی حلال وجائز ہے۔البتہ حائضہ عورت سے صحبت کرنا حرام قطعی ہے اسکا جو انکار کریگا کافر ہوجائیگا۔ یہودیوں کا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پر سراسر بہتان ہے کہ وہ ہمارے دھرم کی مخالفت میں حرام وحلال کرتے ہیں اور یہ پیغمبر اسلام کی ہمارے ضد وعناد کا نتیجہ ہے۔مگر یہود کے اس قول کو بکواس ہی کا درجہ دیا جاسکتا ہے کیونکہ یہ تجربے اور مشاہدے کے سراسر خلاف ہے۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے کسی کی ضد میں اچھی چیز کو برا اور بری چیز کو اچھا نہیں فرمایا۔دونوں صحابہ نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا کہ ہم یہودیوں کی مخالفت میں'' ہم کیوں نہ جماع کرلیا کریں ان حائضہ عورتوں سے'' تا کہ ان یہود کی پوری پوری کھلی مخالفت ہوجائے۔حضرات صحابۂ کرام کے قلوب میں کفار سے نفرت تھی اور بھر پور تھی اور یہ نفرت انکے ایمان کامل پر دلالت کرتی ہے اور یہ کمال علامت ایمان ہے۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا ان دونوں پر یہ اظہار غضب بڑے دینی مصالح پر مشتمل تھا کہ مخصوص احکام کسی قوم کی مخالفت کی خاطر نہیں بدلے جاتے۔دیکھو داڑھی رکھنا شعائر اسلام ہے لیکن سکھوں کی مخالفت میں داڑھی نہ منڈائی جائیگی۔بارگاہ رسالت سے بعض احکام صراحتاً واضح طور پر عطا ہوئے اور بعض احکام اشارۃً عطاء ہوئے۔

(۵۶۳) حائضہ سے مساس یعنی جسم چمٹانا جائز ہے مگر جو اپنے نفس پر قابو نہ رکھتا ہو کہ صحبت کر لینے کا اندیشہ ہو تو مساس بھی نہ کرے۔جیسے بیوی کا بوسہ لینا جوان روزے دار کو مکروہ ہے کہ معاملہ آگے نہ بڑھ جائے۔اور اگر روزے دار بوڑھا ہے تو اسکے لئے اپنی بیوی سے مساس جائز ہے۔سیدتنا ام المومنین نے جگ بیتی نہیں بلکہ آپ بیتی اسلئے ارشاد فرمائی کہ کوئی یہ نہ سوچ کہ ایسے ہی سنی سنائی کہہ رہی ہیں بلکہ جو کچھ بھی فرمارہی ہیں وہ خود انکا اپنا تجربہ ومشاہدہ ومعاملہ ہے۔یہ بھی تبلیغ ہے اسکو بیان کرنا بھی اجر وثواب ہے۔اطباء طبّی مسائل کو انتہائی کھلے انداز میں بیان کرتے ہیں اور مریضوں سے کھلے انداز میں معلوم بھی کرتے ہیں اور اسی میں مریضوں کا فائدہ مضمر ہے۔ایک طبیب کو کھلی گفتگو کرنے پر اس طبیب کو بدتہذیب کہنے والا جاہل نہیں بلکہ اجہل واحمق ہی ہوگا۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا حجرۂ پاک مسجد شریف کے بالکل متصل تھا اور مسجد میں سے ایک دروازہ حجرۂ پاک میں بھی تھا تو آپ اپنا سر مبارک اسی دروازے سے حجرے کے اندر فرمادیتے اور حضرت عائشہ صدیقہ آپ کے سر اقدس کو دھودیتیں۔اس روایت سے چند مسائل بھی معلوم ہوگئے کہ مسجد سے معتکف بحالت اعتکاف باہر نہیں نکل سکتا مگر بعض اعضاء کو نکال سکتا ہے اس سے اعتکاف باطل نہ ہوگا اور حائضہ بیوی اپنے شوہر کی خدمت کرسکتی ہے۔اور اپنے شوہر کے بدن کو چھو بھی سکتی ہے۔

(۵۶۴) اپنی بیوی اگر چہ حائضہ ہو اسکا جھوٹا کھانا پینا جائز ہی نہیں بلکہ سنت ہے۔اجنبی مرد کو اجنبی عورت کا جھوٹا کھانا منع ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری زندگی نہایت سادہ اور بے تکلف زندگی تھی۔شعر:

ہر ادا سے نبی کی ہر اک کو ملی
زندگی زندگی زندگی زندگی (انتخاب قدیری)

ہر مسلمان کو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری سادہ زندگی کو اپنانا چاہئے۔اس میں دونوں جہان کی خیریت وعافیت ہے۔ہڈی کا منہ سے چوسنا سنت ہے۔کانٹے سے کھانا نصاریٰ کا طریقہ ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ وہ خوش نصیب بی بی ہیں کہ بار بار انکا لعاب

كَانَ يُؤْذِي بَعْضُهُمْ بَعْضاً مِّنَ الْعَرَقِ۔ (رواہ ابوداؤد)

تکلیف پہونچتی تھی ان کے بعض کو بعض سے پسینے کی وجہ سے۔

﴿باب الحيض ترجمہ: حیض کا باب﴾

(۵۶۲) حدیث شریف: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ فِيْهِمْ

ترجمہ: سیدنا حضرت انس بن مالک سے مروی انہوں نے فرمایا کہ یہود کہ جب ہوتی حائضہ کوئی عورت ان میں

لَمْ يُوَاكِلُوْهَا وَلَمْ يُجَامِعُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ فَسَئَلَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى

تو نہ کھاتے اسکے ساتھ نہ انہیں موجود رکھتے اپنے گھروں میں تو سوال کیا پیارے نبی ﷺ کے اصحاب نے تو نازل فرمائی اللہ تعالی نے یہ آیت کریمہ

"وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ

"اور پوچھتے ہیں وہ آپ سے اے پیارے نبی حیض کے بارے میں آپ فرمائیے وہ گندگی ہے تو الگ رہو تم عورتوں سے حیض کی حالت میں اور مت قربت کرو تم ان سے

حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ

یہانتک کہ پاک ہوجائیں وہ، پھر جب خوب پاک ہوجائیں وہ تو آؤ انکے پاس جس جگہ کا حکم فرمایا ہے تمکو اللہ نے، بیشک اللہ پسند فرماتا ہے خوب توبہ کرنے والوں کو

وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ"۔ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْيَهُوْدَ

اور خوب پسند فرماتا ہے خوب پاک رہنے والوں کو" تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ سب کچھ کرسکتے ہو سوائے صحبت کے، تو پہونچی یہ خبر یہود کو

فَقَالُوْا مَا يُرِيْدُ هٰذَا الرَّجُلُ اَنْ يَّدَعَ مِنْ اَمْرِنَا شَيْئاً اِلَّا خَالَفَنَا فِيْهِ

تو کہا انہوں نے نہیں ارادہ رکھتے یہ شخص یہ کہ چھوڑے ہمارے دینی کاموں میں سے کچھ بھی مگر یہ کہ مخالفت کی اس نے ہماری ہمارے دینی معاملات میں

فَجَآءَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَقَالَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ يَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا فَلَا نُجَا

پھر آئے حضرت اُسید بن حضیر اور حضرت عباد بن بشر تو ان دونوں نے عرض کیا یارسول اللہ بیشک یہود کہتے ہیں ایسا ایسا تو ہم نہ جماع کیا کریں

مِعُهُنَّ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم حَتّٰى ظَنَنَّا اَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا فَخَرَجَا

ان حائضہ عورتوں سے، تو رنگ بدل گیا پیارے رسول ﷺ کے چہرہ کا یہانتک کہ ہم نے گمان کیا یہ کہ خفا ہو گئے پیارے رسول دونوں سے تو دونوں چلے گئے

कि जिस में हज़रते अम्र इब्ने आस भी थे यहाँ तक कि पहुँचे एक हौज़ पर तो फ़रमाया हज़रते अम्र इब्ने आस ने ऐ हौज़ वाले! क्या आते हैं तेरे हौज़ पर दरिंदे? तो फ़रमाया हज़रते अम्र इब्ने ख़त्ताब ने ऐ हौज़ वाले! न बताना हम को इसलिये कि हम आते हैं दरिंदों पर और दरिंदे आते हैं हम पर और ज्यादा किया रज़ीन ने कि कहा ज्यादा किया बअज़ रावियों ने हज़रते उमर के क़ौल में यह कि और बेशक मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं दरिंदों के लिये वो है जो उन्होंने ले लिया अपने पेटों में और जो बाक़ी रह गया वो हमारे लिये है, पाक भी और पानी भी है।

508 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से पूछा गया उन हौज़ों के बारे में जो मक्का ए मुकर्रमा और मदीना ए मुनव्वरा के दर्मियान हैं कि आते हैं उन पर दरिंदे और कुत्ते और गधे, उन से वुज़ू करना कैसा है? तो फ़रमाया उनके लिये वो है जो उन्होंने उठाया अपने पेटों में और हमारे लिये वो है जो बचा रहा, पाक करने वाला है।

509 हदीस शरीफ़:– अमीरूल मूमिनीन हज़रते उमर इब्ने ख़त्ताब से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि न गुस्ल करो उस पानी से जिस को सूरज ने गरम किया हो, इसलिये कि वो पैदा करता है कोढ़।

(19) नजासतों के पाक करने का बाब

510 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब पी ले कुत्ता तुम में

شریف سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے لعاب پاک کے ساتھ جمع ہوا۔ وصال شریف سے قبل بھی حضرت عائشہ صدیقۂ کبریٰ نے مسواک شریف منہ سے چبا کر آپکو بغیر دھوئے پیش کی اور آپنے یونہی بغیر مسواک کو دھوئے اور پوچھے استعمال فرمائی۔ آپکا ہڈی کو چوسنا گوشت چھڑانے کیلئے نہ تھا بلکہ اظہار محبت کیلئے تھا تاکہ صبح قیامت تک عظمت عائشہ کا سکہ مومنوں کے دلوں پہ قائم رہے۔ حضرت عائشہ صدیقۂ کبریٰ کی بارگاہ کا گستاخ کبھی پسندیدۂ نبی نہیں ہوسکتا۔

(۵۶۵) حائضہ عورت کے زانو یا گود میں سر رکھکر قرآن کریم بھی پڑھنا جائز ہے۔ کیونکہ حائضہ کی نجاست حکمی ہے حقیقی نہیں ہے۔ مردہ غسل دینے سے پہلے حقیقتاً نجس و ناپاک ہوجاتا ہے اسلئے اسکے پاس بناڈھکے ہوئے قرآن کریم پڑھنا منع ہے۔ سیدتنا حضرت عائشہ صدیقہ کی گود قرآن کریم اور صاحب قرآن کریم کی رحل بنی اِس وقت بھی اور اُس وقت بھی جب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے عالم ظاہر سے پردہ فرمایا کہ آپکا وصال شریف حضرت عائشہ صدیقۂ کبریٰ کی گود میں ہوا۔ اور حضرت عائشہ ہی کا حجرۂ مبارکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی آخری آرامگاہ اور جلوہ گاہ بنا۔ اور وہ جگہ جہاں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا جسم پاک ہے عرش اعظم سے بھی افضل ہے۔ شعر:

عرش بریں بھی ہیچ ہے خلد بریں بھی ہیچ
میرے نبی کے روضۂ انور کے سامنے (یا نبی)

عظمت عائشہ صدیقۂ کبریٰ سے کڑھنے والے کڑھ کر کہاں جائیں گے خود فیصلہ کرلیں۔ حضرت عائشہ صدیقۂ کبریٰ خیر البشر کی بیوی ہیں اور افضل البشر بعد الانبیاء کی بیٹی ہیں۔ شعر:

بیویاں تو بہت ہیں جہاں میں مگر
آپ جیسی نہیں حضرت عائشہ (یارسول)

(۵۶۶) حائضہ عورت کو مسجد میں بحالت حیض جانا منع ہے۔ البتہ باہر رہ کر ہاتھ بڑھا کر کچھ اٹھالینا جائز ہے۔ یہ چٹائی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اپنی مِلک ہوگی نہ کہ مسجد کی موقوفہ چٹائی۔ کیونکہ مسجد کی موقوفہ چٹائی کو اپنے گھر میں لاکر اس پر نماز پڑھنا ممنوع ہے۔

(۵۶۷) حائضہ کا بدن نجسِ حقیقی نہیں ہے۔ ورنہ ایسا کپڑا جسکا بعض حصہ نجاست پر ہو اسے اوڑھکر یا پہنکر نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ حائضہ عورت کی شرمگاہ نجاست حقیقی کے ساتھ ہی ناپاک ہے اور پورا بدن نجاستِ حکمی سے ناپاک ہے۔

(۵۶۸) جو لوگ ان افعال خبیثہ کو جائز سمجھ کر کرینگے تو کافر ہوجائینگے۔ اور ناجائز سمجھ کر ان افعال خبیثہ کا ارتکاب کرینگے تو فاسق ہوجائینگے۔ یا پھر اس حدیث شریف میں ''کفر وانکار'' ناشکری کے معنیٰ میں بھی ہوسکتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں شکر کے مقابلے میں کفر بولا گیا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور شکر کرو میرا اور ناشکری نہ کرو (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۶۴) حائضہ عورت سے مجامعت کرنا حرام ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) آپ فرمائیے وہ گندگی ہے تو الگ رہو تم عورتوں سے حیض کی حالت میں۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۹۲) عورت کے پیچھے کے مقام میں صحبت کرنا یہ بھی حرام ہے اور اس میں عورت کی قید لگانے سے اس بات پر دلالت ہے کہ مرد سے اغلام کرنا اس سے بھی زیادہ برا ہے۔ لواطت بھی حرام ہے۔ کاہن وہ ہے جو آئندہ کی خبریں اٹکل پچو اور اپنے فرضی حساب سے بتائے اور یہی حکم نجومی کا ہے کہ ان سے غیب کی خبریں پوچھنا حرام ہیں۔ حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام واولیاء ذوی احترام کو علم غیب اٹکل پچو نہیں ہے بلکہ انہیں یہ نعمت دربار خداوندی سے ملی ہے جسکی کچھ تفصیلات آپ'' باب علم النبی ﷺ'' میں مطالعہ فرما چکے ہیں۔

(۵۶۹) حائضہ عورت جب پائجامہ یا تہبند باندھے ہوئے ہو تو اسکو لپٹنا چپٹنا، بوس وکنار جائز ہے پھر بھی اس جائز سے بچنا ہی بہتر ہے۔ خاص کر اس نوجوان کو جسے اپنے نفس پر کنٹرول نہ ہو۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنی زوجۂ مطہرہ کے تہبند کے اوپر ہاتھ لگایا آپ کا یہ عمل شریف بیان جواز کیلئے تھا اور آپکو اپنے نفس پر پورا پورا اختیار و اقتدار حاصل تھا۔ آپ کبھی غیر مستحب ومکروہات پر عمل فرما کر جواز ثابت فرماتے تھے کہ یہ بھی تبلیغ ہے اور آپکو اس پر بھی ثواب ملتا تھا۔

(۵۷۰) ایک دینار ساڑھے چار ماشے سونے کا ہوتا ہے تو آدھا دینار سوا دو ماشے سونے کا ہوا۔ دوسرا حساب ایک دینار دس درہم کا ہوتا ہے اور درہم ساڑھے چار آنے کا۔ لہٰذا دینار پونے تین روپے

فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِّنْ لَّبَنٍ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَرْسَلَ فِىْ اٰثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا

تو ان دونوں کے چلے جانے کے بعد تحفہ آیا دودھ کا پیارے نبی کی خدمت میں تو ایک شخص کو بھیجا ان دونوں کے پیچھے پیچھے پھر پلایا ان دونوں کو

فَعَرَفَا اَنَّهٗ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا. (رواہ مسلم)

تو انہوں نے پہچانا کہ نہیں ہوئے خفا پیارے نبی دونوں پر۔

(۵۶۳) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہارہی تھی میں اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے

وَكِلَانَا جُنُبٌ وَكَانَ يَاْمُرُنِىْ فَاَتَّذِرُ فَيُبَاشِرُنِىْ وَاَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ

حالانکہ ہم دونوں جنبی تھے تو پیارے نبی حکم فرماتے مجھ کو تو میں تہبند باندھ لیتی تو مَس فرماتے مجھ سے اپنے جسم شریف کو حالانکہ میں حیض والی تھی اور نکالتے تھے

رَاْسَهٗ اِلَىَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَاَغْسِلُهٗ وَاَنَا حَائِضٌ. (رواہ البخاری والمسلم)

اپنے سر مبارک کو میری طرف حالانکہ وہ معتکف تھے تو میں پیارے نبی کے سر اقدس کو دھوتی حالانکہ میں حیض والی تھی۔

(۵۶۴) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَشْرَبُ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا میں پیتی حالانکہ میں حیض والی ہوتی پھر میں دیدیتی پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو

فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِىَّ فَيَشْرِبُ وَاَتَعَرَّقُ الْعِرْقَ وَاَنَا حَائِضٌ ثُمَّ اُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم

تو رکھتے پیارے نبی اپنے دہن مبارک کو میرے پینے والی جگہ پر اور چوستی میں ہڈی کو حالانکہ میں حیض والی ہوتی پھر میں دیدیتی اُسے پیارے نبی کو

فَيَضَعُ فَاهُ مَوْضِعَ فِىَّ. (رواہ مسلم)

تو رکھتے اپنا دہن مبارک میرے منہ کی جگہ۔

(۵۶۵) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَّكِئُ فِىْ حَجْرِىْ وَاَنَا حَائِضٌ

ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگاتے تھے میری گود میں اور میں حیض والی ہوتی تھی

से किसी के बरतन में तो चाहिये कि धो दे उस बरतन को सात मरतबा।

511 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने पाकी, तुम्हारे बरतन में से किसी के जब पी ले उसमें कुत्ता, यह है कि धोए उस को सात मरतबा, उनमें से पहले मिटटी से।

512 हदीस शरीफ़:– खड़ा हुवा एक देहाती तो पेशाब किया उस ने मस्जिद में तो पकड़ लिया उसको लोगों ने, तो फ़रमाया उन से प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने छोड़ो तुम इसको और बहादो तुम इसके पेशाब पर एक डोल पानी, इसलिये कि बस भेजे गए हो तुम आसानी करने वाले और नहीं भेजे गए हो तुम मुश्किल में डालने वाले।

513 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी, उन्होंने फ़रमाया इस दर्मियान कि हम थे मस्जिद में प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ कि अचानक आया एक देहाती, तो खड़ा हो गया और पेशाब करने लगा मस्जिद में, तो फ़रमाया प्यारे रसूल के अस्हाबे किराम ने ठहर ठहर! तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने न रोको उसको, छोड़ दो उसको, तो लोगों ने छोड़ दिया उसको, यहाँ तक कि उस ने पेशाब कर लिया, फिर बेशक प्यारे रसूल ने बुलाया उसको तो फ़रमाया उस से बेशक यह मस्जिदें सलाहियत नहीं रखतीं किसी चीज़ की कुछ भी पेशाब और गंदगी से, यह तो बस अल्लाह तआला के ज़िक्र और नमाज़ और कुरआने करीम पढ़ने के लिये हैं या जैसा फ़रमाया प्यारे रसूल ने, हज़रते अनस ने फ़रमाया कि हुक्म

ثُمَّ يَقْرَءُ الْقُرْآنَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

،پھر تلاوت فرماتے پیارے نبی قرآن کریم کی۔

(۵۶۶) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِى النَّبِىُّ ﷺ نَاوِلِيْنِى الْخُمْرَةَ

ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا مجھ سے پیارے نبی ﷺ نے دیدو تم مجھ کو چٹائی

مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ اِنِّىْ حَائِضٌ فَقَالَ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِىْ يَدِكِ۔ (رواہ مسلم)

مسجد سے تو میں نے عرض کیا کہ بیشک میں حیض والی ہوں، تو پیارے نبی نے فرمایا کہ تمہارا حیض نہیں ہے تمہارے ہاتھ میں۔

(۵۶۷) حدیث شریف: عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّىْ فِىْ مِرْطٍ

ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی انہوں نے فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے ایک چادر میں

بَعْضُهُ عَلَىَّ وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ وَاَنَا حَائِضٌ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

چادر کا کچھ حصہ مجھ پر ہوتا تھا اور کچھ حصہ پیارے رسول پر اور میں حیض والی ہوتی تھی۔

(۵۶۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَتٰى حَائِضًا اَوْ اِمْرَاَةً فِىْ دُبُرِهَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو جماع کرے حائضہ سے یا عورت سے اس کے پیچھے کے مقام میں

اَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔ (رواہ الترمذی)

یا جائے کاہن کے پاس تو اس نے انکار کیا اس کا جو نازل ہوا ہے پیارے محمد ﷺ پر۔

(۵۶۹) حدیث شریف: عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَايَحِلُّ لِىْ مِنْ اِمْرَاَتِىْ

ترجمہ: سیدنا حضرت معاذ ابن جبل سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا حلال ہے میرے لئے میری بیوی سے

وَهِىَ حَائِضٌ قَالَ مَافَوْقَ الْاِزَارِ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذٰلِكَ اَفْضَلُ۔ (رواہ رزین)

اور وہ حیض والی ہے؟ فرمایا پیارے رسول نے وہ جو تہبند سے اُوپر ہے اور بچنا اس سے بھی بہتر ہے۔

फ़रमाया प्यारे रसूल ने क़ौम के एक शख़्स को तो वो लाया पानी एक डोल तो बहा दिया उसको उस पर।

514 हदीस शरीफ़:– सवाल किया एक औरत ने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह आप की रायग्रामी क्या है कि किसी को हम में से कि जब पहुँचे उसके कपड़े को खून हैज़ का तो कैसे करे? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने जब पहुँचे तुम में से किसी के कपड़े को खूने हैज़ का तो चाहिये कि मले उसको फिर धोए उसको पानी से फिर नमाज़ पढ़ ले उसमें।

515 हदीस शरीफ़:– हज़रते सुलेमान इब्ने यसार से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सवाल किया हज़रते आयशा से मनी के बारे में जो पहुँचे कपड़े को तो फ़रमाया कि मैं धोती थी मनी को प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के कपड़े से, तो प्यारे रसूल तशरीफ़ ले जाते नमाज़ के लिये और धोने का असर (गीलापन) प्यारे रसूल के कपड़े में होता।

516 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मूमेनीन हज़रते आयशा से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि मैं रगड़ देती थी मनी को प्यारे रूसल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के लिबास से।

517 हदीस शरीफ़:– हज़रते उम्मे कैस बिन्ते मोहसिन से मरवी कि बेशक वो लाईं अपने छोटे बेटे को जो खाना न खाता था, प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में, तो बैठाया उस बच्चे को प्यारे रसूल ने अपनी गोद शरीफ़ में तो पेशाब कर दिया बच्चे ने प्यारे रसूल के लिबास शरीफ़ पर तो

(۵۷۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِاَھْلِہٖ وَھِیَ حَائِضٌ
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب کرے صحبت کوئی شخص اپنی اہلیہ سے اور وہ حیض والی ہے
فَلْیَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِیْنَارٍ۔ (رواہ الترمذی والدارمی والنسائی و ابن ماجۃ)
تو چاہیئے کہ صدقہ دے آدھا دینار۔

(۵۷۱) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا کَانَ دَماً اَحْمَرَ فَدِیْنَارٌ وَاِذَا کَانَ دَماً اَصْفَرَ
ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا جب ہو خونِ حیض سرخ تو ایک دینار ہے اور جب ہو خونِ حیض زرد
فَنِصْفُ دِیْنَارٍ۔ (رواہ الترمذی)
تو آدھا دینار ہے۔

(۵۷۲) حدیث شریف: اِنَّ رَجُلاً سَئَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ مَا یَحِلُّ لِیْ مِنِ امْرَاَتِیْ
ترجمہ: بیشک ایک شخص نے سوال کیا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو عرض کیا کیا حلال ہے مجھے اپنی بیوی
وَھِیَ حَائِضٌ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم تَشُدُّ عَلَیْھَا اِزَارَھَا ثُمَّ شَانُکَ بِاَعْلَاھَا۔ (رواہ الدارمی)
اور وہ حیض والی ہے تو فرمایا اُس شخص سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے مضبوط باندھ دو اس پر اس کا تہبند پھر تمہارا کام تہبند کے اُوپر ہے۔

(۵۷۳) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ
ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جب حائضہ ہوتی تو اُتر آتی میں بستر سے
عَلَی الْحَصِیْرِ فَلَمْ نَقْرُبْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَمْ نَدْنُ مِنْہُ حَتّٰی نَطْھُرَ۔ (رواہ ابوداؤد)
چٹائی پر تو نہ قریب ہوتے ہم پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہاں تک کہ ہم پاک ہو جاتے۔

﴿باب المستحاضہ ترجمہ: مستحاضہ کا باب﴾

(۵۷۴) حدیث شریف: جَائَتْ فَاطِمَۃُ اَبِیْ حُبَیْشٍ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ
ترجمہ: حاضر ہوئیں سیدتنا حضرت فاطمہ بنت ابوحبیش پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو عرض کیا یارسول اللہ

मँगाया प्यारे रसूल ने पानी तो बहाया पानी को लिबास शरीफ़ पर और खूब न धोया।

518 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम फ़रमाते हैं जब पकाली जाए खाल तो पाक हो जाती है।

519 हदीस शरीफ़:– सदका दी गई उम्मुल मूमेनीन हज़रते मैमूना की लोंडी को एक बकरी और वो मर गई, तो गुज़र फ़रमाया उस पर प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्यों न उतारी उसकी खाल कि उसको पका लेते फिर फ़ायदा हासिल करते उस से, लोगों ने अर्ज़ किया बेशक यह मुरदार है? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने बस हराम है उसका खाना।

520 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मूमेनीन हज़रते सौदा ज़ोजा ए मुतहहरा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी, उन्होंने फ़रमाया मर गई हमारी बकरी तो पका लिया हमने उसकी खाल को तो हम हमेशा नबीज़ (शरबते खजूर) बनाते रहे, यहाँ तक कि हो गई वो पुरानी मश्क।

521 हदीस शरीफ़:– हज़रते लुबाबा बिन्ते हारिस से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि थे हज़रते इमामे हुसैन इब्ने हज़रत अली आग़ोश में प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की, तो पेशाब फ़रमा दिया उन्होंने प्यारे नबी के लिबास पर, तो मैंने कहा लिबास तब्दील फ़रमा लें और अता फ़रमाइये मुझे अपना तहबन्द कि मैं धो दूँ उसको, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि खूब धोया जाता है बच्ची के पेशाब को और पानी बहा

بھر کا ہوا۔ اور آدھا دینار ڈیڑھ روپے بھر سے کم کا ہوا۔ چونکہ سونے کا بھاؤ ہمارے زمانے میں بہت زیادہ ہے تو دینار کی قیمت بھی بہت زیادہ ہوگی۔ اگر اس قسم کے احکام میں برائے آسانی اسی زمانے کی قیمت معتبر ہوگی تا کہ گناہگار اسکو بآسانی ادا کر سکے۔ یہ صدقے کا حکم استحبابی ہے کیونکہ اس نے بڑا گناہ کیا ہے اور وہ عذاب الٰہی کا مستحق ہو چکا ہے لہٰذا عذاب دور و دفع کرنے کیلئے صدقہ و خیرات اکسیر کا درجہ رکھتے ہیں۔ اسلئے آدھے دینار کا صدقہ کر دیا جائے۔ اس گناہ کا اصل کفارہ تو توبہ و استغفار ہے۔ اس حدیث شریف میں وہ شخص مراد ہے جو حرام جانتے ہوئے یہ گندا فعل کرے۔ اور اگر حلال جان کر یہ گندہ کام کریگا تو کافر ہو جائیگا اور تجدید اسلام تجدید نکاح وغیرہما بھی لازم ہوگا۔

(۵۷۱) ابتداء میں خونِ حیض کا رنگ سرخ ہوتا ہے اور اخیر میں زرد پڑ جاتا ہے اسکا مطلب یہ ہوا کہ اگر کسی نے حائضہ عورت سے جماع کرنے کی غلطی حیض کے ابتدائی زمانے میں کی تو اسے ایک دینار صدقہ کرنا چاہئے اور جسنے حیض کے آخری زمانے میں جماع کیا تو اسے آدھا دینار صدقہ کرنا چاہئے۔ طبی نقطۂ نظر سے بھی حیض کی حالت میں جماع کرنا مرد و عورت دونوں کیلئے مضر ہے اور دونوں کو نت نئی بیماریوں کا شکار ہونا پڑیگا۔

(۵۷۲) حائضہ عورت سے صحبت حرام ہے اور جب وہ پائجامہ یا تہبند باندھے ہو تو اس سے لپٹنا چپٹنا بوس و کنار جائز ہے جبکہ جذبات پر قابو ہو کہ کہیں اگلی منزل نہ آجائے۔ اسی لئے جوان کو حائضہ سے بوس و کنار اور لپٹنا چپٹنا مکروہ و ممنوع اور بوڑھے کو مباح ہے کہ اس سے صحبت کر بیٹھنے کا خطرہ کم ہے۔

(۵۷۳) حضرات ازداج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا اپنا یہ عمل تھا کہ وہ بحالت حیض سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے الگ بستر استراحت پر سے دور علیحدہ ایک چٹائی پر لیٹتی بیٹھتی تھیں۔ اس حالت میں آپکے پاس بیٹھنے اٹھنے کی جرأت و ہمت نہ کرتی تھیں۔ اگر خود سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ طلب فرماتے تو تعمیل حکم کرتی تھیں اور آپکے پاس اٹھتی بیٹھتی تھیں۔ یا پھر قریب نہ ہونے سے مراد جماع ہے۔ یعنی حالت حیض میں مجامعت نہ فرماتے تھے۔ اور اس کام سے الگ تھلگ رہتے تھے جبکہ قرآن کریم میں ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور مت قربت کرو ان سے یہاں تک کہ پاک ہو جائیں (بصیرۃ الایمان افادہٗ قادری معینی ص ۹۲) جن احادیث کریمہ میں مباشرت و ملامست کا ثبوت ہے وہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے حکم و ایماء پر ہوتا تھا اور اس حدیث پاک میں حضرات ازواج مطہرات کی اپنی مرضی اپنی رائے اور اپنا عزم و جرأت و محبت کا ذکر ہے۔

(۵۷۴) ''استحاضہ'' یہ ایک بیماری ہے جس میں عورت کے رحم کی ایک رگ کھل جاتی ہے اور اس سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ یہ خون حیض یا نفاس کا نہیں ہوتا۔ اس رگ کا نام ''عاذل'' ہے۔ اس مرض کی مریضہ کو مستحاضہ کہتے ہیں۔ استحاضہ کی حالت میں نماز، روزہ، صحبت، مسجد میں داخل ہونا کچھ بھی منع نہیں ہے بلکہ اسکا حکم معذور کا سا ہے۔ ایک وقت وضو کر کے نماز پڑھے اگر چہ خون آتا رہے ایک نماز کا وقت نکل جائے پھر وضو خود بخود ٹوٹ جائیگا۔ عورت عالم سے اپنے خصوصی مسائل پوچھ سکتی ہے اور عالم دین مفتی شرع متین خصوصی مسائل کو بیان کرنے میں جھجک محسوس نہ کرے۔ ورنہ تبلیغ دین کیسے ہوگی۔ البتہ ایسا لب و لہجہ اور ایسے الفاظ استعمال نہ کرے جن سے بے حیائی بے غیرتی بے شرمی کی بو آتی ہو۔ استحاضہ کی کوئی مدت نہیں ہے۔ لہٰذا استحاضہ کی بیماری سے پہلے جن تاریخوں میں حیض آتا تھا وہی تاریخیں استحاضہ کے دوران حیض کی مانی جائیں ان ایام میں نماز وغیرہ چھوڑ دیجائے اور ان تاریخوں کے بعد جو خون آئے وہ استحاضہ میں شمار کیا جائے اور بحالت استحاضہ نماز وغیرہ شروع کر دیجائے اور جس عورت کو بالغہ ہوتے ہی استحاضہ کی بیماری بھی ہو جائے کہ حیض کی تاریخیں مقرر نہ ہونے پائی تھیں وہ ہر مہینے کے اول دس دن حیض شمار کرے اور بیس دن استحاضہ کے اسی میں احتیاط ہے۔ اس حدیث شریف میں خون دھو ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر حیض کا خون ہے تو خون دھو ڈالنے سے مراد غسل کرنا ہے کیونکہ حیض کے ختم ہونے پر غسل فرض ہو جاتا ہے اور اگر خون استحاضہ کا ہے تو مطلب یہ ہوگا کہ اپنے بدن و لباس سے استحاضہ کا خون دھو کر وضو کر کے نماز پڑھ لیجائے کیونکہ استحاضہ میں اور اسکے

اِنِّیْ اِمْرَاَۃٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْھُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوۃَ فَقَالَ لَا اِنَّمَا ذٰلِکَ عِرْقٌ وَّلَیْسَ بِحَیْضٍ

بیشک میں ایک عورت ہوں استحاضہ والی کہ میں پاک نہیں ہوتی تو کیا میں چھوڑ دوں نماز کو؟ تو فرمایا پیارے نبی نے نہیں! یہ تو رگ کا خون ہے اور نہیں ہے حیض

فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَیْضَتُکِ فَدَعِی الصَّلٰوۃَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِیْ عَنْکِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّیْ۔ (رواہ البخاری)

توجب تمہیں حیض آیا کرے تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب چلا جائے تو دھوڈالا کرو اپنے آپ سے خون کو پھر نماز پڑھ لیا کرو۔

(۵۷۵) حدیث شریف: عَنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ اَبِیْ حُبَیْشٍ اَنَّھَا کَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ

ترجمہ: سیدتنا حضرت فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی بیشک وہ مستحاضہ ہوجاتی تھی تو فرمایا

لَھَا النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا کَانَ دَمُ الْحَیْضِ فَاِنَّہٗ دَمٌ اَسْوَدُ یُعْرَفُ فَاِذَا کَانَ ذٰلِکَ فَاَمْسِکِیْ

ان سے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہو حیض کا خون کہ وہ خون کالا ہوتا ہے پہچان لیا جاتا ہے تو جب یہ ہو تو رکی رہو تم

عَنِ الصَّلٰوۃِ فَاِذَا کَانَ الْاٰخَرُ فَتَوَضَّائِیْ وَصَلِّیْ فَاِنَّمَا ھُوَ عِرْقٌ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

نماز سے پھر جب دوسرا ہو تو وضو کرلو اور نماز پڑھ لو اسلئے کہ بس وہ تو رگ کا خون ہے۔

(۵۷۶) حدیث شریف: اِنَّ اِمْرَاَۃً کَانَتْ تُھْرِیْقُ الدَّمَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاسْتَفْتَتْ

ترجمہ: بیشک ایک عورت گراتی تھی خون پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ پاک میں تو فتویٰ مانگا

لَھَا اُمُّ سَلَمَۃَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّیَالِیْ وَالْاَیَّامِ الَّتِیْ کَانَتْ تَحِیْضُھُنَّ مِنَ الشَّھْرِ

اس عورت کے بارےمیں حضرت ام سلمہ نے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا پیارے نبی نے چاہیئے کہ دیکھے کتنی راتوں کی اور دنوں کی کہ حیض والی ہوئی تھی جس مہینے میں

قَبْلَ اَنْ یُّصِیْبَھَا الَّذِیْ اَصَابَھَا فَلْتَتْرُکِ الصَّلٰوۃَ قَدْرَ ذٰلِکَ مِنَ الشَّھْرِ فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِکَ

پہلے اس سے کہ پہونچی اسکو بیماری استحاضہ کے خون کی تو چاہیئے کہ چھوڑ دے نماز ان کے دنوں کے مقدار مہینے میں سے پھر جب گزر جائیں یہ ایام

فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ۔ (رواہ مالک و ابوداؤد والدارمی)

تو چاہیئے کہ غسل کرے پھر لنگوٹ باندھے کپڑے کا پھر چاہیئے کہ نماز پڑھتی رہے۔

दिया जाता है बच्चे के पेशाब पर।

522 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब रोंदे कोई तुम में का अपने जूते से पलीदी को तो बेशक मिटटी उसके लिये पाकी है।

523 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मूमेनीन हज़रते उम्मे सलमा से मरवी कि कहा अनसे एक औरत ने बेशक लम्बा रहता है मेरा दामन और मैं चलती हूँ पलीदी की जगह, तो हज़रते उम्मे सलमा ने फ़रमाया कि फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि पाक कर देगी उसको बाद वाली ज़मीन।

524 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दरिंदों के चमड़ों के पहनने से और उन पर सवार होने से।

525 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी कि मना फ़रमाया प्यारे नबी ने दरिंदों की खालों से (कि वो बिछाई जाएँ)।

526 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू मलीह से मरवी कि बेशक नापसंद फ़रमाया उन्होंने दरिंदों की खालों की क़ीमत का लेना देना।

527 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अलीम से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि आया हमारे पास प्यारे

بعد غسل واجب نہیں ہے۔

(۵۷۵) حیض کا خون کالا ہوتا ہے۔یہ اکثر کا حکم ہے نہ کہ کُل کا حکم۔کبھی حیض کا خون سرخ اور کبھی زرد کبھی ہرا کبھی مٹیالا ہوتا ہے اور امتیاز کرنا مشکل ہوجاتا ہے۔

(۵۷۶) وہ صحابیہ خودتو شرم کی وجہ سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے براہِ راست نہ پوچھ سکیں بلکہ حضرت ام سلمہ کو وسیلہ بنایا اوران سے پوچھا انہوں نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے پوچھکر ان صحابیہ کو مسئلہ بتادیا۔حضرات صحابیات کے مختلف احوال تھے کہ بعض تو تحقیقی مسائل کوشرم پر مقدم رکھتیں اور بعض شرم سے خود نہ پوچھتی دوسرے ذریعہ اوروسیلہ سے معلومات حاصل کرتیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی پیاری تھیں اور سب سے جنت کا وعدہ ہو چکا ہے۔ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور سب سے وعدہ فرمایا اللہ نے بہت حسین چیز کا (بصیرۃ الایمان افادہٗ قادری معینی ص ۲۲۶) تمام حضرات صحابۂ کرام اور صحابیات مطہرات کے خلاف بکواس کرنے والا جھوٹا ہے اور جہنم کے شعلوں اور شراروں سے کھیلنے والا ہے۔مستحاضہ مہینے کے دو حصے کرے ایک حصے کوحیض شمار کرے اور دوسرے حصے کو استحاضہ۔تین سے دس تک جس قدر حیض آتا رہا ہو وہ حیض ہے باقی قیام استحاضہ۔مستحاضہ کو لنگوٹ باندھنے کا حکم استحبابی اور احتیاطی ہے۔تاکہ خون سے مصلّے اور کپڑے گندے نہ ہوں اور بغیر لنگوٹ کے کسی اور طریقہ سے یہ مقصد حاصل ہوجائے تو وہ طریقہ بھی استعمال کرسکتی ہے اور اگر کسی طرح بھی خون نہ رکتا ہو تو نماز پڑھتی رہے اگر چہ خون مصلّے ہی پر کیوں نہ ٹپکتا رہے۔تمام معذوروں کا یہی حکم ہے جیسے نکسیر اور بار بار پیشاب کے مریض۔

(۵۷۷) حیض ختم ہونے پر غسل کرے ایک بار۔اور وضو تو ہر نماز کے وقت کیا کرے جیسا کہ مستحاضہ عورت کا حکم ہے۔روزہ مستحاضہ کیلئے زیادہ اہم ہے کہ مستحاضہ پر حیض کے زمانے کے روزوں کی قضا ہے نہ کہ نمازوں کی اسلئے اس حدیث شریف میں روزہ کو نماز پر مقدم فرمایا گیا۔

(۵۷۸) جیسے انسان کے مارنے سے درد ہوجاتا ہے' سر پھٹ جاتا ہے' زخم ہوجاتا ہے ایسے ہی شیطان کے مارنے سے بھی دکھ درد و بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں۔شیطان کے چھولینے سے دیوانگی ہوجاتی ہے۔ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) پاگل کردیا جنکو شیطان نے چھوکر (بصیرۃ الایمان افادہٗ قادری معینی ص ۱۱۶) اور شیطان کے اثر سے انسان میں بھول ونسیان کی بیماری جنم لیتی ہے۔ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور نہیں بھلادیا مجھے اسکو مگر شیطان نے (بصیرۃ الایمان افادہٗ قادری معینی ص ۱۴۷) اسی طرح شیطان کے رحم میں لات مارنے سے استحاضہ کی بیماری ہوجاتی ہے۔ایک مطلب اسکا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ نماز فرض نہیں رہی حالت استحاضہ میں یا حیض ونفاس کا خلط ہوجانا دونوں میں فرق نہ کرسکنا یہ بھی شیطانی کارستانی کا نتیجہ ہے اور شیطان کی طرف سے ہے۔استحاضہ کی حالت میں بار بار نہانا جہاں نفاست ونظافت پاکیزگی وطہارت کا ذریعہ ہے وہیں استحاضہ کی کثرت وشدت کا علاج بھی ہے۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ طبیب جان وایمان بھی ہیں اور حکیم اجسام وابدان بھی ہیں۔مستحاضہ عورت روزانہ تین بار غسل کرے ایک تو فجر کی نماز کیلئے کرے اور دوسرا غسل ظہر وعصر کیلئے کرے کہ ظہر کے اخیر وقت میں نہا کر نماز ظہر پڑھ لے اور نماز عصر کو اول وقت میں ادا کرے۔تیسرا غسل مغرب وعشاء کیلئے کرے کہ مغرب کے اخیر وقت میں غسل کر کے نماز مغرب پڑھے اور عشاء کے اول وقت میں نماز عشاء ادا کرے۔اوران دو دو نمازوں کا جمع کرنا بھی حکم شرعی لازمی نہیں ہے اگر عورت چاہے تو پانچوں نمازوں کیلئے پانچوں وقت پانچ غسل کرے یہ بہت اچھا ہے۔غرضیکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہ حکم بھی بصورت مشورہ ہے۔آپ نے فرمایا کہ مستحاضہ کے دن میں ایک بار غسل کرنے سے تین بار غسل کرنا مجھے زیادہ پسند ہے۔اس سے پانچ مرتبہ غسل کرنے کی ممانعت لازم نہیں آتی۔

(۵۷۹) سیدتنا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا استحاضہ کی حالت میں نماز نہ پڑھنا اس بنا پر تھا کہ وہ سمجھیں تھیں کہ حیض کی طرح استحاضہ میں بھی نماز سے فراغت ہے۔لیکن جب استحاضہ کا خون بند ہی نہ ہوا تو نماز کے چھوٹنے کا غم ہوا اور گھبرائیں کہ نماز کب تک چھوڑوں۔دوسری روایت میں ہے کہ سیدتنا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو استحاضہ کے دوران چھوٹنے والی نمازوں کے قضا کرنے کا حکم فرمایا۔مگر اس روایت میں اسکا ذکر نہیں ہے۔

(۵۷۷) حدیث شریف: قَالَ فِی الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوۃَ اَیَّامَ اَقْرَائِهَا الَّتِیْ كَانَتْ تَحِیْضُ فِیْهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوۃٍ وَتَصُوْمُ وَتُصَلِّیْ۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے مستحاضہ کے بارے میں کہ چھوڑے نماز اپنے حیض کے دنوں میں کہ حیض آتا تھا جن میں پھر نہالے اور وضو کرے ہر نماز کیلئے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔

(۵۷۸) حدیث شریف: عَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ اُسْتَحَاضُ حَیْضَةً كَثِیْرَةً شَدِیْدَةً فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ اَسْتَفْتِیْهِ وَاُخْبِرُهٗ فَوَجَدْتُّهٗ فِیْ بَیْتِ اُخْتِیْ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُسْتَحَاضُ حَیْضَةً كَثِیْرَةً شَدِیْدَةً فَمَا تَاْمُرُنِیْ فِیْهَا قَدْ مَنَعَتْنِی الصَّلٰوۃَ وَالصِّیَامَ قَالَ اَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَاِنَّهٗ یُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَتَلَجَّمِیْ قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِیْ ثَوْبًا قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ سَاٰمُرُكِ بِاَمْرَیْنِ اَیُّهُمَا صَنَعْتِ اَجْزَاَ عَنْكِ مِنَ الْاٰخَرِ وَاِنْ قَوِیْتِ عَلَیْهِمَا فَاَنْتِ اَعْلَمُ قَالَ لَهَا اِنَّمَا هٰذِهٖ رَكْضَةٌ مِّنْ رَّكَضَاتِ الشَّیْطٰنِ فَتَحَیَّضِیْ سِتَّةَ اَیَّامٍ اَوْ سَبْعَةَ اَیَّامٍ

ترجمہ: سیدتنا حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں کثیر و شدید استحاضہ والی عورت تھی تو میں آئی پیارے نبی ﷺ کی خدمت میں کہ فتویٰ معلوم کروں ان سے اور خبر دوں انکو، تو پایا میں نے انکو اپنی بہن ام المومنین حضرت زینب بنت جحش کے گھر میں تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے استحاضہ آتا ہے کثرت سے اور شدت سے تو آپ کیا حکم فرماتے مجھے اس بارے میں کہ روک دیا ہے اس سخت استحاضہ نے مجھ کو نماز سے اور روزے سے، فرمایا پیارے نبی نے تجویز فرماتا ہوں تمہارے لئے گدی روئی کی اسلئے کہ وہ جذب کریگی خون کو، حضرت حمنہ نے کہا وہ اس سے زیادہ ہے فرمایا تو لنگوٹ باندھ لو، حضرت حمنہ نے کہا وہ اس سے زیادہ ہے، تب فرمایا کہ کپڑا رکھ لو، حضرت حمنہ نے کہا وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔بس برساتی رہتی ہوں بارش کی طرح، تب فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ حکم فرماتا ہوں تم کو دو کاموں کا ان میں سے جن کو چاہو کرو کفایت کریگا تم کو دوسرے سے اور اگر قدرت رکھو تم دونوں پر تو تم جانو، فرمایا پیارے نبی نے حضرت حمنہ سے کہ یہ ایک لات ہے شیطان کی لاتوں میں سے۔ تم حیض شمار کر لیا کرو چھ دن یا سات دن

रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम का फ़रमान यह कि न नफ़ा उठाओ तुम मुरदार के चमड़े से और पटठे से।

528 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हुक्म फ़रमाया कि न नफ़ा हासिल किया जाए मुरदारों की खालों से मगर जब पका लिया जाए।

529 हदीस शरीफ़:– गुज़रे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के पास से कुछ लोग कुरैश के कि खींच रहे थे अपनी मरी हुई बकरी को गधे की तरह तो फ़रमाया उनसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि काश तुम ने उसकी खाल ले ली होती, उन्होंने अर्ज़ किया कि यह तो मुरदार है, तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि पाक कर देते हैं इसको पानी और बबूल के पत्ते।

530 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ़ लाए जंगे तबूक में एक घर वाले के यहाँ, तो वहाँ मश्क लटकी हुई थी तो तलब फ़रमाया प्यारे रसूल ने पानी तो अर्ज़ किया उन्होंने उनसे, या रसूलुल्लाह! यह मुरदार की खाल की है, तो उन्होंने फ़रमाया इसका पका लेना इसकी पाकी है।

531 हदीस शरीफ़:– बनी अब्दुल अशहल की एक सहाबिया से मरवी, उन्होंने फ़रमाया मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह हमारा एक रास्ता है मस्जिद की तरफ़ ग़लीज़ तो कैसे करें हम जब बारिश बरसाई जाए हम पर? उन सहाबिया ने कहा तो प्यारे रसूल ने फ़रमाया, क्या नहीं है उसके बाद कोई रास्ता उस से

فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ ثُمَّ اغْتَسِلِیْ حَتّٰی اِذَا رَاَیْتِ اَنَّکِ قَدْ طَھُرْتِ وَاسْتَنْقَاتِ فَصَلِّیْ ثَلٰثاً وَّعِشْرِیْنَ لَیْلَۃً

اللہ تعالیٰ کے علم پاک میں، پھر غسل کرلیا کرو یہانتک کہ جب تم دیکھ لو کہ بیشک تم خوب پاک ہوگئیں اور صاف ہوگئیں تو نماز پڑھا کرو تیئیس راتوں میں

اَوْ اَرْبَعاً وَّ عِشْرِیْنَ لَیْلَۃً اَیَّامَھَا وَصُوْمِیْ فَاِنَّ ذٰلِکَ یُجْزِئُکِ وَکَذٰلِکَ فَافْعَلِیْ کُلَّ شَھْرٍ کَمَا تَحِیْضُ النِّسَاءُ

یا چوبیس راتوں میں اور انکے دنوں میں روزہ رکھا کرو، بیشک یہ کافی ہوگا تم کو، ایسا ہی کیا کرو ہر مہینے جیسا کہ حیض والی ہوتی ہیں عورتیں

وَکَمَا یَطْھُرْنَ مِیْقَاتَ حِیْضِھِنَّ وَطُھْرِ ھن وان قویت عَلٰی اَنْ تُؤَخِّرِیْنَ الظُّھْرَ وَتُعَجِّلِیْنَ الْعَصْرَ

اور جیسا کہ پاک ہوتی ہیں عورتیں اپنے حیض سے اور اپنے طہر کے وقتوں میں اور اگر تم قدرت رکھو اس پر کہ مؤخر کردو ظہر کو اور جلدی کرو عصر میں

فَتَغْتَسِلِیْنَ وَتَجْمَعِیْنَ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ وَتُؤَخِّرِیْنَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِیْنَ الْعِشَاءَ

تو ایک غسل کرلیا کرو اور جمع کرلو دو نمازیں ظہر و عصر اور تم اگر مؤ کرو مغرب کو اور جلدی کرو عشاء میں

ثُمَّ تَغْتَسِلِیْنَ وَتَجْمَعِیْنَ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ فَافْعَلِیْ وَتَغْتَسِلِیْنَ مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِیْ وَصُوْمِیْ

تو غسل کرلیا کرو اور جمع کرلیا کرو دو نمازوں کے درمیان تو ایسا کرلیا کرو اور غسل کرلیا کرو فجر کے وقت تو ایسا کرلیا کرو اور روزہ رکھو

اِنْ قَدَرْتِ عَلٰی ذٰلِکَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَھٰذَا اَعْجَبُ الْاَمْرَیْنِ اِلَیَّ۔ (رواہ احمد)

اگر قدرت رکھو اس پر، فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے یہ زیادہ پسندیدہ ہے مجھے دونوں کاموں میں۔

(۵۷۹) حدیث شریف: عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ فَاطِمَۃَ

ترجمہ: سیدتنا حضرت اسما بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک حضرت فاطمہ

بِنْتَ اَبِیْ حُبَیْش اُسْتُحِیْضَتْ مُنْذُ کَذَا وَکَذَا فَلَمْ تُصَلِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ سُبْحَانَ اللّٰہِ

بنت ابو حبیش حیض میں مبتلا ہیں اتنی اتنی مدت سے کہ نماز نہ پڑھ سکیں تو فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ

اِنَّ ھٰذَا مِنَ الشَّیْطَانِ لِتَجْلِسْ فِیْ مِرْکَنٍ فَاِذَا رَاَتْ صُفَارَۃً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّھْرِ وَالْعَصْرِ

بیشک یہ شیطان کی طرف سے ہے، چاہیے کہ وہ لگن میں بیٹھ جایا کریں پھر جب دیکھ لیا کریں زردی پانی پر تو چاہیے کی غسل کریں ظہر کیلئے اور عصر کیلئے

अच्छा ? मैं ने कहा हाँ, तो फरमाया कि ये उसके बदले में है।से मरवी, उन्होंने फ़रमाया कि थीं नमाज़ें पचास और गुस्ल जेनाबत से सात मरतबा और धोना पेशाब का कपड़े से सात मरतबा, तो प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम बराबर अर्ज़ फरमाते रहे, यहाँ तक कि रह गई नमाज़ें पाँच और गुस्ल जेनाबत एक मरतबा और कपड़े का धोना पेशाब से एक मरतबा।

532 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्न मसऊद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम नमाज़ पढ़ रहे थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ और हम नहीं वजू करते थे ज़मीन पर नंगे पावं चलने से।

533 हदीस शरीफ़:– कुत्ते आते जाते थे मस्जिद में प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के ज़माने में तो नहीं धोते थे हज़राते सहाबा कुछ भी उसकी वजह से।

(20) मोज़े पर मसह करने का बाब

534 हदीस शरीफ :– हज़रत शरीह इब्न हानी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंनें पूछा हज़रते अली इब्ने अबी तालिब से मोज़ों पर मसह करने के बारे में तो फ़रमाया हज़रते अली ने कि मुकर्रर फरमाये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तीन दिन और उनकी रातें मुसाफिर के लिये और एक दिन और एक रात मुकीम के लिये।

535 हदीस शरीफ़:– हज़रते मुग़ीरह इब्न शाबा से मरवी है कि बेशक उन्होंने जिहाद किया प्यारे

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

غُسْلاً وَّاحِداً وَتَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ غُسْلاً وَّاحِداً وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلاً وَّاحِداً

ایک غسل اور پھر غسل کریں مغرب و عشاء کیلئے ایک غسل اور پھر غسل کریں فجر کیلئے ایک غسل

وَتَتَوَضَّأُ فِیْ مَابَیْنَ ذٰلِكَ۔ (رواہ ابوداؤد)

اور وضو کریں ان کے درمیان میں۔

﴿باب الصلوٰۃ ترجمہ: نماز کا باب﴾

(۵۸۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلصَّلٰوۃُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَۃُ اِلَی الْجُمُعَۃِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازیں اور جمعہ سے جمعہ تک

وَرَمَضَانُ اِلٰی رَمَضَانَ مُکَفِّرَاتٌ لِمَا بَیْنَهُنَّ اِذَا اجْتَنَبَتِ الْکَبَآئِرَ۔ (رواہ مسلم)

اور رمضان سے رمضان تک مٹانے والی ہیں گناہوں کو جو ان کے درمیان ہیں جب کہ بچا رہے کبیرہ گناہوں سے۔

(۵۸۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَرَئَیْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْراً بِبَابِ اَحَدِکُمْ یَغْتَسِلُ فِیْهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کیا رائے ہے تمہاری اگر بیشک ایک نہر ہو تم میں سے کسی کے دروازے پر کہ نہاتا ہے اس میں

کُلَّ یَوْمٍ خَمْساً هَلْ یَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ قَالُوْا لَایَبْقٰی مِنْ دَرَنِهٖ شَیْءٌ

ہر روز پانچ مرتبہ تو کیا باقی رہے گا اسکے میل کچیل میں سے کچھ بھی؟ حضرات صحابۂ کرام نے عرض کیا نہیں باقی رہے گا اسکے میل کچیل میں سے کچھ بھی

قَالَ فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلٰوۃِ یَمْحُوا اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَایَا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

فرمایا پیارے رسول نے تو ایسی ہی مثال ہے نمازوں کی کہ مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ خطاؤں کو۔

(۵۸۲) حدیث شریف: اِنَّ رَجُلاً اَصَابَ مِنْ اِمْرَأَۃٍ قُبْلَۃً فَاَتَی النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَخْبَرَهٗ فَاَنْزَلَ

ترجمہ: ایک مرد نے کسی عورت کا بوسہ لے لیا پھر وہ حاضر ہوا پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں تو اس نے بتایا یہ واقعہ تو نازل فرمائی

اللّٰهُ تَعَالٰی "وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفاً مِّنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئٰتِ ذٰلِكَ ذِکْرٰی

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ "اور قائم رکھیں آپ نماز دونوں کناروں میں دن کے اور حصوں میں رات کے، بیشک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو یہ نصیحت ہے

रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ज़ेरे कमान गज़वा ए तबूक में, फ़रमाया हज़रते मुगीरह ने कि तशरीफ़ ले गये प्यारे रसूलुल्लाह बैतुल खला की तरफ़ तो उठाया मैंने प्यारे नबी के साथ लोटा फज्र से पहले फिर जब आप वापस तशरीफ़ लाये तो मैंने पानी डालन शुरु किया प्यारे नबी के हाथों पर लोटे से तो धोया उन्होंने अपने दोनें हाथों को और अपने चेहरे को और उन पर ऊनी जुब्बा शरीफ़ था तो चढ़ाने लगे प्यारे रसूल अपनी कोहनियों से लेकिन् तंग थी जुब्बा शरीफ़ की आस्तीन, तो निकाले उन्होंने अपने हाथ जुब्बे शरीफ़ के नीचे से और डाल लिया अपने जुबे को अपने कान्धों पर और धोया अपने हाथों को कोहनियों समेत फिर मसह फ़रमाया अपनी पेशानी पर और अमामे शरीफ़ पर फिर इरादा किया मैंने कि उतारुँ मैं उनके मोज़े तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि मोज़ों को छोड़ दो कि पहन था मैंने इन्हें कि वो पाक थे, तो मसह फ़रमाया प्यारे रसूल ने उन पर फिर प्यारे रसूल सवार हुवे और मैं भी सवार हुआ तो पहुंचे हम लोगों की तरफ़ जो नमाज़ के लिये खड़े हो चुके थे और नमाज़ पढ़ा रहे थे उनको हज़रते अब्दुर्रहमान इब्न औफ़ और वो लोगों को एक रकात पढ़ा चुके थे फिर जब उन्होंने महसूस किया प्यारे रसूल को तो हज़रते अब्दुर्रहमान इब्न औफ़ पीछे को हटने लगे तो इशारा फ़रमाया उनको कि पाई थी प्यारे नबी ने दो रकतों में से एक रकात उनके साथ जब उन्होंने सलाम फेरा तो खड़े हो गये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और मैं भी खड़ा हो गया प्यारे नबी के साथ तो एक रकात हमने पढ़ी जो रह गई थी।

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

شریعت میں بے خبری ولاعلمی عذر نہیں ہے۔البتہ اس پر عتاب نہ فرمایا کیونکہ بے خبری کی وجہ سے قصور عتاب کا سبب نہیں ہے۔اس حدیث شریف میں لفظِ ''سبحان اللہ'' تعجب کیلئے ہے کہ اے فاطمہ اتنی عاقلہ اور سنجیدہ ہوتے ہوئے بغیر معلومات کئے ہوئے نمازیں چھوڑ دیں ہم سے یا فقہائے صحابہ سے مسئلہ معلوم کر لینا چاہئے تھا۔شیطان کا داؤ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں پر بھی چل سکتا ہے۔سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کو گیہوں کھانے کی رغبت شیطان ہی نے دی۔البتہ ان مقبول حضرات کو گمراہ نہیں کرسکتا۔گمراہی اور چیز ہے' خطاء اجتہادی اور چیز ہے۔پانی سے بھرے ہوئے لگن میں بیٹھنے کی چند حکمتیں ہیں ایک تو یہ کہ تاکہ اس سے وقت ظہر اور وقت عصر معلوم کیا جاسکے کہ جب سورج کی کرنیں زرد ہوکر پانی پر پڑنے لگیں جس سے معلوم ہوگا کہ اب وقت عصر قریب ہے تو غسل کر کے ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھیں۔خیال رہے کہ دھوپ کا پیلا پڑنا اور ہے اور کرنوں کا زرد ہونا اور ہے۔دھوپ کے پیلے پڑنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عصر کا وقت جارہا ہے اور اس وقت نماز مکروہ ہے۔ایک روایت میں یوں بھی ہے کہ جب سیدتنا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر غسل کرنا بھاری پڑا تو انہیں دو نمازیں جمع کرنے کا حکم فرمایا۔گویا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے جو تین بار غسل کرنے کا ارشاد فرمایا وہ حضرت فاطمہ کی مجبوری کے سبب سے تھا ورنہ پانچ مرتبہ غسل کرنا اور بھی مفید صحت تھا یہ حکم آپ کا علاج کیلئے تھا۔حکم شرعی نہ تھا دو نمازیں جمع کرنے کا مطلب صرف اتنا ہے کہ ایک نماز کو اخیر وقت میں اور دوسری کو اول وقت میں ادا کر لیا جائے کہ یہ نمازوں کا صورتاً جمع کرنا ہے حقیقتاً جمع کرنا نہیں۔چونکہ ہر نماز اپنے اپنے وقت میں ادا ہورہی ہے۔

(۵۸۰) ''صلوٰۃ'' کے بہت سے معانی ہیں (۱) گوشت بھوننا (۲) آگ پر سینکنا (۳) ٹیڑھی لکڑی کو آگ سے سینک کر سیدھا کرنا (۴) سرین ہلانا۔اب صلوٰۃ کے معانی (۱) دعاء (۲) رحمت (۳) رحمت اتارنا (۴) استغفار۔عرف عام میں صلوٰۃ کے معانی نماز اور درود شریف کے ہیں۔اس سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے مقام محبوبیت کا پتہ چلتا ہے کہ جو کلمہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے بولا جاتا ہے وہی کلمہ ذکر مصطفےٰ کیلئے بولا جاتا ہے۔نماز اپنے پڑھنے والے کو عشق خداوندی کی آگ میں بھونتی ہے اسلئے نماز کو نماز کہتے ہیں۔نماز اپنے پڑھنے والے کو سیدھا کرتی ہے کہ نفس امارہ کے باعث اسکے اندر ٹیڑھا پن آجاتا ہے کہ ہیبت مصطفےٰ اور عظمت کبریا کی گرمی اسے نماز کے ذریعہ پہونچتی ہے اور نمازی کے ٹیڑھے پن کو ختم کردیتی ہے۔اور اتنا سیدھا ہوجاتا کہ پھر جہنم کی آگ اسے سیدھا کرے اسکی ضرورت نہیں رہتی۔نمازی جب نماز پڑھتا ہے تو سرین حرکت میں رہتے ہی ہیں۔باقی معانی تو نماز کا مقصد ہی ہیں تاکہ مقصود حقیقی حاصل ہوجائے۔دین اسلام میں تمام اعمال سے پہلے نماز فرض ہوئی ہے۔یعنی اعلان نبوت کے بارھویں سال ۲۷ رجب المرجب ۶۲۱ء ہجرت سے دوسال کچھ ماہ پہلے شب معراج میں نماز فرض ہوئی۔تمام عبادتیں اللہ تعالیٰ نے زمین پر بھیجیں مگر نماز سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو عرش ولامکاں بلاکر عطا فرمائی۔شعر:

ہر عبادت ملی زمیں پہ مگر
عرش پر تحفۂ نماز لیا (یا نبی)

اسلئے ایمان کے بعد پہلا رکن نماز ہی ہے اگر نماز کو نمازی سیدھے سیدھے پڑھے تو پھر نماز نمازی کو بھی سیدھے سیدھے رب اور محبوب رب سے ملادیتی ہے جنت میں پہونچادیتی ہے۔شعر:

ہوجائیگا تو کیا ذرا مسجد میں جاکے دیکھ
پنجوقتہ خود کو لفظ محمد بنا کے دیکھ (یا نبی)

نمازیں چار قسم کی ہیں (۱) فرض جیسے پنجوقتہ نمازیں (۲) واجب جیسے عیدین و وتر کی نمازیں (۳) سنت مؤکدہ جیسے فجر کی سنتیں (۴) نفل جیسے ظہر' مغرب' عشاء' کے بعد کی دو دو رکعتیں۔نماز پنجگانہ روزانہ کے صغیرہ گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے۔اگر کوئی ان نمازوں سے گناہ نہ بخشوا سکا تو نماز جمعہ ہفتہ بھر کے گناہِ صغیرہ کی بخشائش کا وسیلہ ہے اور کوئی جمعہ کے ذریعہ بھی نہ بخشوا سکا تو رمضان پورے سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔گناہ کبیرہ کفر و شرک' چوری وزنا' حقوق العباد بغیر توبہ و ادائے حقوق معاف نہیں ہوتے۔جو اعمال حسنہ گناہگاروں کی معافی کا ذریعہ ہیں وہ نکوکاروں کے بلندئ درجات کا وسیلہ ہیں۔پنجوقتہ نمازوں ہی سے تمام گناہ صغیرہ مٹ

لِلذَّاکِرِیْنَ" فَقَالَ الرَّجُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَیَّ هٰذَا فَقَالَ لِجَمِیْعِ اُمَّتِیْ کُلِّهِمْ۔ (رواہ البخاری)

نصیحت ماننے والوں کیلئے" تو اس مرد نے عرض کیا یارسول اللہ یہ صرف میرے لئے ہے؟ تو فرمایا پیارے نبی نے یہ میری تمام امت کیلئے ہے

(۵۸۳) حدیث شریف: جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَیَّ

ترجمہ: حاضر ہوئے ایک شخص تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ بیشک میں پہونچ گیا ہوں حد کو تو قائم فرمائیے میرے بارےمیں اللہ کی کتاب

قَالَ وَلَمْ یَسْئَلْهُ عَنْهُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَضَی

فرمایا راوی نے نہیں دریافت فرمایا اس کے بارےمیں ان سے اور حاضر ہوگئی نماز تو نماز پڑھی اس شخص نے پیارے رسول اللہ ﷺ کیساتھ پھر جب پوری فرمالی

النَّبِیُّ ﷺ الصَّلٰوةَ قَامَ الرَّجُلُ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِیْ کِتٰبَ اللّٰهِ قَالَ

پیارے نبی ﷺ نے نماز تو کھڑا ہوگیا وہ شخص تو عرض کیا یارسول اللہ میں نے حد پالی تو قائم فرمادیں میرے بارےمیں اللہ کی کتاب، فرمایا پیارے رسول نے

اَلَیْسَ قَدْ صَلَّیْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَکَ ذَنْبَکَ اَوْ حَدَّکَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کیا نہیں پڑھی ہے تم نے نماز ہمارے ساتھ؟ عرض کیا انہوں نے ہاں، فرمایا پیارے رسول نے تو بیشک اللہ نے بخش دیا تمہارا گناہ یا تمہاری حد۔

(۵۸۴) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَئَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابن مسعود سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے پوچھا پیارے نبی ﷺ سے اعمال میں کونسا زیادہ پیارا ہے

اِلَی اللّٰهِ قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَیُّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَیُّ

اللہ تعالیٰ کو؟ فرمایا پیارے نبی نے نماز اسکے وقت میں۔ میں نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا پیارے نبی نے ماں باپ کیساتھ بھلائی کرنا۔ میں نے عرض کیا پھر کون؟

قَالَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُّهُ لَزَادَنِیْ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

فرمایا جہاد راہ خدا میں۔ فرمایا حضرت ابن مسعود نے کہ بیان فرمایا پیارے نبی نے مجھ سے ان باتوں کو اگر میں زیادہ پوچھتا تو زیادہ جوابات عطا فرماتے مجھے

(۵۸۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوةِ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بندے کے درمیان اور کفر کے درمیان نماز کا چھوڑ دینا ہے۔

---

536 हदीस शरीफ़– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी है कि उन्होंने इजाज़त दी मुसाफिर को तीन दिन और उनकी रातों की और मुकीम को एक दिन एक रात की जब पाक था तो पहने अपने मोज़े यह कि मसह करे उन दोनें पर।

537 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हुक्म फरमाते थे हमको जब होते थे हम सफर में कि न उतारें हम अपने मोज़ों को तीन दिन तीन रात मगर जनबत से और लेकिन पैखान और पेशाब और नींद से।

538 हदीस शरीफ़:– हज़रते मगीरह इब्न शाबह से मरवी बेशक उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि मसह फरमाते अपने दोनें मोज़ों पर और उनके ऊपर की जानिब।

539 हदीस शरीफ़– वज़ु फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो मसह फ़रमाया जुराबों पर और पाताबों पर।

540 हदीस शरीफ़:– हज़रते मुगीरह से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मसह फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मोज़ों पर तो मैंने अर्ज किया या रसूलुल्लाह आप भूल गये? फ़रमाया प्यारे रसूल ने तुम भूल गये उसका हुक्म जो फ़रमाया है मेरे मालिक ने।

541 हदीस शरीफ़:– सय्यदन हज़रत इमरान से मरवी है उन्होने फ़रमाया कि हम थे एक सफर में प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ तो नमाज़ पढ़ाई प्यारे नबी ने लोगों को फिर जब फारिग हुये अपनी नमाज़ से तो नगहा देखा एक शख्स अलग है और नहीं नमाज़ पड़ी इसने लोगों के साथ तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि

جاتے ہیں مگر فضل خداوندی رحمت مصطفوی کہ تین تین گناہ مٹانے کیلئے موجود ہیں گویا کہ جتنے چراغ اتنی روشنی۔

(۵۸۱) نماز صغیرہ گناہوں کو مٹاتی ہے۔ کبیرہ گناہ اور حقوق العباد کو نہیں کیونکہ انکا معاملہ الگ ہے کہ بغیر توبہ اور بنا اداء حقوق معاف نہ ہونگے۔ نماز کو نہر سے تشبیہ دیگئی نہ کہ کنویں سے کیونکہ کنویں میں اگر کوئی گھس جائے تو اکثر اسکا پانی نہانے کے لائق نہیں رہتا۔ کیونکہ کنویں کا پانی جاری نہیں ہے اور نہر کا پانی جاری ہے کہ ہر ایک کو ہر طرح پاک وصاف کر دیتا ہے یونہی نماز نمازی کو تمام صغیرہ گناہوں سے پاک کر دیتی ہے اور کنویں کا پانی بہ تکلف حاصل ہوتا ہے کہ رسّی ڈول کی ضرورت پڑتی ہے۔ کمزور آدمی پانی نہیں کھینچ سکتا مگر نہر کے پانی میں یہ تمام دشواریاں نہیں ہیں بے تکلف حاصل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح نماز بھی بے تکلف ادا ہو جاتی ہے جس میں نہ کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے اور نہ کوئی پریشان کن معاملہ پیش آتا ہے اور جب دروازے ہی پر نہر بہہ رہی ہو تو نہانے دھونے کیلئے دور جانے کی زحمت بھی نہیں اٹھانی پڑتی۔ گناہ دل کا میل ہے۔ اور نماز دل کے میل کے صاف کرنے کیلئے صاف وشفاف پانی ہے۔

(۵۸۲) دن کے دو کناروں سے مراد صبح شام ہیں زوال سے پہلے کا وقت صبح میں داخل ہے اور زوال سے بعد کا وقت شام میں داخل ہے۔ صبح کی نماز نمازِ فجر ہے اور شام کی نمازوں میں نمازِ ظہر وعصر داخل ہیں۔ اور رات کے حصوں کی نمازوں میں نمازِ مغرب نمازِ عشاء داخل ہیں اور اس طرح پانچ نمازوں کا ثبوت اشارۃً ملتا ہے۔ آیتِ کریمہ میں نیکیوں سے مراد یہی پنجگانہ نمازیں ہیں یا مطلق طاعتیں یا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ و اللہ اکبر پڑھنا۔ نیکیاں صغیرہ گناہوں کیلئے کفارہ ہوتی ہیں۔ وہ نیکیاں نمازیں ہوں یا صدقات یا ذکر استغفار یا اور کچھ۔ حدیث شریف: پانچوں نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک روایت میں ہے کہ رمضان مبارک دوسرے رمضان مبارک تک یہ سب کفارہ ہیں ان گناہوں کیلئے جو انکے درمیان واقع ہوں جب کہ آدمی کبیرہ گناہوں سے بچے (مسلم شریف) شانِ نزول: ایک شخص نے کسی عورت کو دیکھا اور اس سے کوئی خفیف سی حرکت بے حجابی کی سرزد ہوئی وہ اس پر نادم ہوا اور حاضر بارگاہِ رسالت ہو کر اپنا عرض حال کیا اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اس شخص نے عرض کیا کہ صغیرہ گناہوں کیلئے نیکیوں کا کفارہ ہونا کیا خاص میرے لئے ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا بلکہ میری ساری اُمت کیلئے ہے۔ نیکیاں برائیوں کو تین طرح دور کرتی ہیں (۱) نیکیوں کے ذریعے برائیاں معاف ہوں (۲) برائیوں کی عادت دور ہو (۳) جہاں نیکیوں کا چلن ہو وہاں ہدایت آئے اور گمراہی وضلالت کے بادل چھٹیں۔ قرآن کریم سب کیلئے نصیحت ہے مگر اس سے فائدہ وہی اٹھاتے ہیں جو نصیحت قبول کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ حضرات صحابہٴ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم خطائیں معاف کرانے کیلئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے دربار رحمت میں حاضر ہوتے تھے اور قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرتے تھے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اسلئے کہ اطاعت کیجائے اسکی اللہ کے حکم سے۔ اور اگر وہ جو ظلم کر لیا ہو انھوں نے جانوں پر اپنی تو آئیں وہ آپکی بارگاہ میں پھر معافی مانگیں وہ اللہ سے اور مغفرت چاہیں انکے لئے رسول۔ تو پائینگے وہ اللہ کو بہت توبہ قبول فرمانے والا بے انتہا رحم والا (بصیرۃ الایمان افادہٴ قادری معینی ص ۲۱۴)۔ اب اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:

رسول کو دنیا میں اسلئے ہی بھیجا جاتا ہے کہ اسکی اطاعت کی جائے اور انکی اطاعت وفرمانبرداری فرض ہو عام انسانوں اور نبی ورسول کا دنیا میں آنا اپنے اندر بہت بڑا فرق رکھتا ہے ہم تم مطیع ہیں اور حضور انور ﷺ مطاع ہیں جہاز میں مسافر اور کپتان دونوں سوار ہیں مسافر پار لگنے کو اور کپتان پار لگانے کو مسافر کرایہ دیکر سوار ہوتے ہیں کپتان تنخواہ لیکر سوار ہوتا ہے۔ کشتیِ اسلام میں ہم تم پار لگنے کو سوار ہیں اور حضور انور ﷺ ہم کو تمکو پار لگانے کے لئے سوار ہیں۔ حضور انور ﷺ کے ہر حکم وقول کی اطاعت اور ہر فعل کی اتباع کرنا چاہیے تو جو ان کے حکم سے راضی نہ ہوا اس نے رسالت ہی کو تسلیم نہ کیا وہ کافر ہے اور واجب القتل ہے۔ اس آیت کریمہ میں ظلم کے ساتھ کوئی قید نہیں ہے نہ زبان ومکان کی ہر قسم کا مجرم ہر زمانے میں کسی قسم کا جرم کرے کہیں جرم کرے وہ آپکی بارگاہ میں آجائے اور بارگاہ کے

لئے مدینہ منورہ کی بھی قید نہیں ہے بلکہ انکی طرف توجہ کرنا یہ بھی انکی بارگاہ میں حاضری ہے۔ شعر

انوار محمد کا انمول خزینہ ہے

سینے میں مرے دل ہے اور دل میں مدینہ ہے (یا نبی)

اگر مدینہ منورہ کی حاضری نصیب ہو جائے تو زہے نصیب۔ حضور انور ﷺ کی بارگاہ وہ شفا خانہ ہے جسمیں ہر بیماری کی دوا ہے۔ شعر

فیض درِ آقا ہے ہوتی ہے شفا سبکو

بیمار نہیں رہتے بیمار مدینے میں (یا نبی)

اس بارگاہ کی تو یہ شان ہے کہ کوئی وہاں آنے والا خالی نہیں جاتا۔ شعر:

بات ہی نرالی ہے ان کے آستانے کی

بھر رہی ہیں اس در سے جھولیاں زمانے کی (یا نبی)

حضور انور ﷺ کا ہمارے پاس تشریف لانا اور ہے ہمارا حضور انور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونا کچھ اور ہے سورج کا ہم پر طلوع ہونا یہ ہے کہ وہ ہمیں اور ہمارے ماحول کو چمکا دے ہمارا سورج کے پاس آنا یہ ہے کہ ہم آڑ ہٹا کر اسکی دھوپ میں آ جائیں۔ بارگاہ الٰہی میں حضور انور ﷺ کا وسیلہ و شفاعت کار براری کا بہترین ذریعہ ہے تفسیر مدارک شریف میں ہے۔ حضور انور ﷺ کی وفات شریف کے بعد ایک اعرابی روضۂ اقدس پر حاضر ہوئے اور روضۂ انور کی خاک پاک اپنے سر پر ڈالنے لگے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ آپ نے جو فرمایا وہ ہم نے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اس میں یہ آیت بھی ہے تو میں نے بے شک اپنی جان پر ظلم کر لیا ہے اور میں آپ کے حضور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہنے حاضر ہوا ہوں تو میرے لئے میرے رب سے گناہ کی بخشش کرائیے اعرابی کی اس گزارش پر قبر انور سے ندا بصورت جواب آئی کہ تیری بخشش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے مقبول بندوں کو وسیلہ بنانا ذریعہ کامیابی ہے۔ اللہ والوں کی قبر پر حاضری دینا قرآن کریم کی آیت کریمہ کے مطابق ہے۔ چنانچہ شفا شریف کی حدیث شریف میں ہے کہ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت شریف میں ایک صحابیہ نے عرض کیا حضور انور ﷺ کی قبر شریف کو کھولدیجئے تو میں نے قبر شریف کو کھولا تو وہ صحابیہ رونے لگیں یہاں تک کہ انکا وصال ہو گیا۔ اس حدیث شریف کی شرح فرماتے ہوئے سیدنا حضرت ملا علی قاری اور سیدنا حضرت علامہ احمد شہاب الدین مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے اس پردے کو اٹھا دیا جو قبر نبوی پر پڑا رہتا تھا لہٰذا جب ان صحابیہ نے پردے کے ہٹنے کے بعد قبر انور کو دیکھا تو رونے لگیں اور وہیں واصل بحق ہو گئیں۔ حضور انور ﷺ کی قبر شریف پر چادر شریف تھی لہٰذا قبروں پر چادر ڈالنا اس روایت کی روشنی میں درست ہے۔ بعد وصال اللہ والوں کو لفظ یا کے ساتھ ندا کرنا جائز ہے۔ اللہ والے بعد وصال مدد فرماتے ہیں اور انکی دعاء سے حاجت روائی ہوتی ہے۔ حضور انور ﷺ اپنی ظاہری حیات میں بھی اور پردہ فرما لینے کے بعد قیامت تک اور بعد قیامت بھی شفاعت فرمائیں گے کوئی مجرم و گنہگار بغیر حضور انور ﷺ کی شفاعت کے نہیں بخشا جا سکتا

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۲۱۵)

اجنبیہ سے بوس و کنار اور خلوت گناہِ صغیرہ ہے مگر بار بار اسکا ارتکاب اسے گناہ کبیرہ بنا دیتا ہے۔ گناہ صغیرہ پر مداومت اسکو گناہ کبیرہ بنا دیتی ہے اور اگر کوئی جان کر بوس و کنار کرے کہ نماز سے معاف کرالیں گے تو کفر ہے۔ یہ حدیث شریف اسلئے ہے کہ اگر اتفاقاً یہ معاملہ پیش آ جائے پھر شرمندہ و نادم ہو کر توبہ کرے۔ یہ برائیوں کا پرمٹ نہیں ہے کہ بیجا حرکات کی جائیں اور یہ سمجھ لیا جائے کہ نماز سے تو معافی ہو ہی جائیگی یہ خیال غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آسانیاں بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے صدقے میں آپ کی پیاری امت کو نصیب ہیں۔ شعر:

پیار ہم سے جو کر رہا ہے خدا

درحقیقت یہ پیار تم سے ہے (یا نبی)

(۵۸۳) ''حد'' اس سزا کو کہتے ہیں جو شرعاً مقرر ہے جیسے زانی کیلئے سنگساری اور چور کے ہاتھ کاٹنا۔ ''تعزیر'' وہ سزا ہے جو شرعاً مقرر نہ ہو قاضی شرع اپنی رائے سے مقرر کر دے۔ ان صحابی سے کوئی معمولی گناہ سرزد ہوا تھا مگر وہ یہ سمجھے کہ اس میں بھی 'حد' جاری ہوگی۔ لیکن شعر:

کردار سب ہمارا سرکار جانتے ہیں

امت کا حال سارا سرکار جانتے ہیں (یا رسول)

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو معلوم تھا کہ معمولی جرم کیا ہے اور دریافت کرنے سے انکی رسوائی ہوگی اپنے دامن ستاری میں جگہ دیدی۔ حضرات صحابۂ کرام کا جذبۂ ایمانی اس بلندی پر تھا کہ دوسرے مجرم اپنے جرم کو چھپاتے ہیں اور جان بچانے کی کوشش کرتے ہیں مگر یہ حضرات صحابۂ کرام اپنے قصور ظاہر فرما کر اپنی جانوں پر کھیل کر اپنا ایمان بچاتے ہیں۔شعر:

کچھ لوگ تو دنیا کا سامان بچاتے ہیں
عشاق نبی اپنا ایمان بچاتے ہیں (یارسول)

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم نے جس گناہ کو لائق حد سمجھا تھا یعنی گناہ کبیرہ نہ تھا وہ ہمارے ساتھ نماز پڑھنے کی برکت سے معاف ہوگیا۔امام عشق ومحبت سیّدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنا گناہوں کی معافی کیلئے اکسیر ہے۔نماز کی عظمت امام کی عظمت کے مطابق ہوتی ہے سبحان اللہ جنکے ساتھ پڑھی جانے والی نماز مجرموں کو بخشوا دے تو وہ ذات گرامی خود کیسی بخشوانے والی ہوگی۔ گناہ صغیرہ پر کبھی حد نہیں ہوتی اور سوائے ڈکیتی کی حد کے کوئی حد توبہ سے معاف نہیں ہوتی۔ ڈاکو اگر سزا سے پہلے توبہ کرے تو سزا نہیں پائیگا کافر اگر زنا کرنے کے بعد مسلمان ہوجائے تو اسے سنگسار نہیں کیا جائیگا (مرقاۃ شریف)

(۵۸۴) نمازیں اوقات مستحبہ پر ادا کرنا چاہئے ایمان کے بعد نماز کا درجہ ہے اور اعمال میں سب سے اونچا مقام نماز کا ہے کیوں کہ نماز قرب الٰہی کا بہترین ذریعہ ہے سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ جواب بہت ہی کیف آور ہے کہ "اگر میں زیادہ سوالات کرتا تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ مجھے زیادہ جوابات عنایت فرماتے" کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ علم کا ایسا بحر بیکراں ہیں جسمیں کمی کا سوال ہی نہیں چاہے جتنے سوالات کئے جائیں ہر سوال کا شافی ووافی جواب ملتا ہی رہیگا۔شعر:

مری سمت سے گر سوالات ہوتے
توان کی طرف سے جوابات ہوتے (یارسول)

(۵۸۵) اس حدیث شریف کے معنی یہ ہیں کہ بندۂ مومن اور کفر کے درمیان نماز دیوار ہے جو بندہ مومن کو کفر تک نہیں پہونچنے دیتی جب یہ آڑ ہٹ گئی تو کفر کا بندۂ مومن تک پہونچنا آسان ہوگیا ممکن ہے کہ آگے چل کر یہ شخص کفر بھی کر بیٹھے نماز کا ایمان سے ایسا رشتہ ہے کہ بندۂ مومن ہو اور نماز نہ پڑھے یہ عقل سے بعید ہے بلکہ ایمان کیلئے نماز لازم ہے۔

(۵۸۶) نماز پنجگانہ کے علاوہ اور کوئی نماز فریضۂ اسلام نہیں۔ عیدین و وتر کی نمازیں فرض نہیں ہیں بلکہ واجب ہیں نماز جمعہ پنجگانہ فرائض میں داخل ہے کیوں کہ نماز جمعہ نماز ظہر کے قائم مقام ہے جس پر جمعہ کی نماز فرض ہے اس پر ظہر کی نماز فرض نہیں اور جس پر ظہر کی نماز فرض ہے اس پر جمعہ کی نماز فرض نہیں یہ ناممکن ہے کہ کسی پر نماز جمعہ و نماز ظہر دونوں فرض ہوں کیوں کہ یہ چھ نمازیں فرض ہوجائیں گی بعض جگہ جہال نماز جمعہ اور پھر نماز ظہر پڑھتے ہیں وہ اس جہالت سے باز آئیں اور پانچویں مسلک کی تبلیغ و اشاعت نہ کریں اگر گاؤں میں بڑی مسجد نمازیوں سے بھر جائے تب تو نماز جمعہ پڑھیں اور اگر گاؤں کی بڑی مسجد نمازیوں سے نہ بھرے تو پھر نماز ظہر ادا کریں۔تفصیلات کیلئے دیکھئے (فتاوۂ قدیریہ اور انتخاب شریعت) نذر کی نماز بھی فرض ہے مگر وہ فریضۂ اسلام نہیں ہے۔ "رکوع" دین محمدی کی خصوصیات میں سے ہے کہ دوسری امتوں کی نماز میں عام طور پر رکوع نہ تھا رکوع مل جانے سے رکعت مل جاتی ہے۔رکوع ارکان نماز میں فاصل ہے اسلئے ارکان نماز میں اسکا خصوصیت کیساتھ ذکر فرمایا۔نماز میں خشوع وخضوع بھی کمال پیدا کرتا ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا ارشاد پاک ہے "نماز کامل نہیں ہوتی جب تک حضور قلب نہ ہو" دل واعضاء سب میں اللہ تعالیٰ کی خشیت کے جلوے نظر آرہے ہوں۔خشوع کے معنی ہیں کسی کے سامنے خوف و ہیبت کیساتھ ساکن و پست ہونا۔ اصل خشوع قلب کا ہے اور بدن کا خشوع قلب کے تابع ہے۔ جب نماز میں قلب خاشع، خائف، ساکن و پست ہوگا تو خیالات بھی ایک طرف رہیں گے اور ادھر اُدھر نہ بھٹکیں گے۔خاشع کے دل میں خوف الٰہی کا سمندر موجزن ہوتا ہے اسکے اعضاء بدن ساکن ہوتے ہیں بعض حضرات مفسرین کرام نے فرمایا کہ نماز میں خشوع یہ ہے کہ نمازی کا دل لگا ہوا اور دنیا سے توجہ ہٹی ہو اور نظر نماز کی جگہ سے باہر نہ جائے۔اور

(۵۸۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ اَحْسَنَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے پانچ نمازیں ہیں کہ فرض فرمایا ہے ان کو اللہ تعالیٰ نے جو اچھی طرح کرے

وُضُوْءَ هُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَلَهٗ

وضوان کا اور پڑھے ان کو انکے وقت میں اور پورا کرے رکوع ان کا اور خشوع ان کا تو ہے اس کیلئے اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر وعدہ یہ کہ بخش دے اس کو

وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَآءَ غَفَرَلَهٗ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ۔ (رواه احمد)

اور جو ایسا نہ کرے تو نہیں ہے اس کیلئے اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر کوئی وعدہ، اگر چاہے تو بخشدے اسکو اور اگر چاہے تو عذاب دے اسکو۔

(۵۸۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَاَدُّوْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھو تم اپنی پنجگانہ اور روزے رکھو اپنے مہینے کے اور ادا کرو تم

زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيْعُوْا ذَا اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ۔ (رواه احمد والترمذی)

زکوٰۃ اپنے مالوں کی اور اطاعت کرو تم حکومت والے کی اپنے، داخل ہو جاؤ گے تم جنت میں اپنے مالک کی۔

(۵۸۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دو اپنی اولاد کو نماز کا جب ہوں وہ سات سال کے

وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَآءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِى الْمَضَاجِعِ۔ (رواه ابوداؤد)

اور مارو ان کو ترک نماز پر جب ہوں وہ دس سال کے اور علیحدگی کردو ان کے درمیان بستروں میں۔

(۵۸۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعَهْدُ الَّذِىْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد جو ہمارے درمیان اور ان منافقین کے درمیان ہے نماز ہے

فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ۔ (رواه احمد والترمذی ولنسائی وابن ماجة)

تو جس نے چھوڑ دیا نماز کو وہ کفر سے قریب ہو گیا ہے یا کافرانہ روش اختیار کی ہے۔۔

किसने रोका तुझको ऐ फलां ये कि तू नमाज़ पढ़े कौम के साथ तो इसने कहा पहुँची है मुझको जनबत और पानी नहीं है फ़रमाया प्यारे नबी ने कि लाज़िम थी तुझको मिट्टी इसलिये कि वो किफायत करती तुझको।

541 हदीस शरीफ़:– हज़रते अली से मरवी उन्होंनें फ़रमाया कि अगर होता दीन राय से तो होता मोज़े के नीचे बहतर मसह करन उसके ऊपर करने से, और में ने देखा है प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि मसह फ़रमाते अपने मोज़ों के ज़रहिर पर।

542 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने वुजू फ़रमाया मोज़ों पर और अदा फ़रमाई पांच नमाज़ें।

543 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़तहे मक्का के दिन अदा फ़रमाई पांच नमाज़ें एक वुजू से और मसह फ़रमाया अपने मोज़ों पर, तो हज़रते उमर ने अर्ज़ किया प्यारे नबी से कि नहीं देखा हमने आपको कि किया हो आपने यह आज से पहले? तो फ़रमाया प्यारे नबी ने जानबूझकर किया है मैं ने इसको ए उमर!

544 हदीस शरीफ़:– हज़रते जरीर से मरवी वो फ़रमाते हैं कि में ने देखा प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि मसह फ़रमारहे हैं मोज़ों पर, बाद इसके कि सूराए मायदा नज़िल होचुकी थी।

(21) तयम्मुम का बाब

545 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे यसल्लम ने कि फ़ज़ीलत अता फ़रमाई गई

گوشۂ چشم سے کسی طرف نہ دیکھے اور کوئی فالتو کام نہ کرے کپڑے یا داڑھی سے نہ کھیلے انگلیاں نہ چٹخائے، کوئی کپڑا شانوں پر نہ لٹکائے کہ اسکے دونوں کنارے لٹکے ہوں اور آپس میں ملے نہ ہوں جیسے کے سہارنپوری لوگ سروں سے رومال باندھتے ہیں کہ دوؤں میں لٹکی ہوتی ہیں یہ نماز میں مکروہ ہے اسکو ''سدل'' کہتے ہیں اس قسم کی تمام حرکات سے باز رہے۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ خشوع یہ ہے کہ آسمان کی طرف نظر نہ اٹھائے۔ سیّدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر وسیّدنا حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ نماز میں ایسے ساکن ہوتے تھے جیسے ایک بے جان لکڑی اور فرمایا جاتا تھا کہ یہ نماز کا خشوع ہے۔ حدیث شریف کا آخری جملہ اگر چاہے بخش دے'' اور اگر چاہے عذاب دے اسکو'' اس حقیقت کا غماز ہے کہ نماز کا چھوڑ دینا کفر نہیں ہے کیوں کہ کفر ایسا گناہ ہے جسکی بخشش نہیں ہوتی۔

(۵۸۷) احادیث کریمہ مختلف اوقات کی ہیں جس زمانے میں کوئی عبادت فرض نہ ہوتی تھی جس وقت فرمایا گیا جس نے کلمۂ طیبہ پڑھ لیا جنت میں داخل ہو گیا اور جب نماز فرض ہوئی تو نماز پر مومنوں سے جنت کا وعدہ فرمالیا گیا اور جب روزے اور زکوٰۃ فرض ہوئے تب جنتی ہونے کیلئے ان اعمال کی بھی قید ارشاد فرمائی گئی۔ یہ احادیث کریمہ میں تعارض نہیں بلکہ موقع موقع کی باتیں ہیں رمضان شریف کے روزے بھی امت محمدیہ کی خصوصیت ہیں اسلئے مومنوں کے تعلق سے اسے انکا مہینہ فرمایا گیا۔ نماز کے بعد روزہ فرض ہوا اور روزوں کے بعد زکوٰۃ فرض ہوئی اسلئے زکوٰۃ کا ذکر بھی روزوں کے بعد میں فرمایا گیا'' اور اطاعت کرو تم حکومت والے کی اپنے'' اس مضمون کو قرآن کریم میں بھی بیان فرمایا گیا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے'' اے ایمان والو! حکم مانو تم اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور حکومت والوں کا جو تم میں سے ہیں (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معنیٰ ص ۲۱۲) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی (بخاری شریف) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی (بخاری شریف) اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ مومن امراء وحکام کی اطاعت واجب ہے۔ جب تک وہ حق کے موافق رہیں اور اگر حق کے خلاف حکم کریں تو انکی طاعت نہیں۔ حاکم اسلام، بادشاہ یا اسکے صوبے دار یا قاضی یا سردار لشکر یا جو اور کسی کام پر مقرر ہو اسکی اطاعت لازم وضروری ہے۔ یہ دنیاوی حکومت والے ہیں۔ اور دینی حکومت والے جیسے عالم دین، مفتیٔ شرع، مرشد کامل، فقیہ، مجتہد، اسلامی بادشاہ، وحکام پر دینی امراء کی اطاعت لازم ہو گی مگر شرط وہی ہے کہ کوئی حکم قرآن پاک واحادیث کریمہ کے خلاف نہ ہو۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اطاعت ہر حکم میں واجب ہے اگر چہ کسی قرآن کریم کی آیت کے بظاہر خلاف ہی حکم دیں اسکے حق میں وہی نص ہے سیّدنا حضرت علی کو سیّدتنا حضرت فاطمہ کی موجودگی میں دوسرے نکاح کی اجازت نہ دینا، سیدنا حضرت خزیمہ انصاری کی ایک گواہی دو گواہوں کے برابر ہونا اور حضرات صحابۂ کرام کا اکڑ کر چلنا سب اسی میں داخل ہیں۔ اس سے تقلید ائمہ کا ثبوت بھی ملتا ہے اور خلافت کا بھی۔ خلافت کاملہ تو زمانہ رسالت کے بعد تیس سال رہی مگر خلافت ناقصہ خلفاء عباسیہ میں بھی تھی۔ اور اب تو امامت بھی نہیں پائی جاتی کیوں کہ امام کیلئے قریش میں سے ہونا شرط ہے اور یہ بات اکثر مقامات پر معدوم ہے لیکن سلطنت وامارت باقی ہے اور چونکہ سلطان وامیر بھی اولوالامر میں داخل ہیں اس لئے ہم پر ان کی اطاعت لازم ہے۔ بعض نام نہاد مسلمان کفار ومشرکین کو بھی اولوالامر میں داخل کرتے ہیں جو کھلی بے ایمانی ہے کیوں کہ اس آیت کریمہ کا تعلق ایمان والوں سے ہے اور انھیں سے فرمایا گیا کہ اولوالامر جو تم میں سے ہیں تو اب کفار و مشرکین کا کیا سوال کہ وہ اس میں داخل وشامل ہوں۔ اور اے ایمان والو! اگر کسی مسئلے میں تم میں اور حکام میں اختلاف ہو جائے تو اسے قرآن و حدیث سے سلجھاؤ معلوم ہوا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ حاکموں کے حاکم اور بادشاہوں کے بادشاہ ہیں۔ حضرات فقہائے کرام کی طرف رجوع کرنا بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی طرف رجوع کرنا ہے کیوں کہ حضرات فقہائے

(۵۹۰) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَآءِ وَالْوَرَقُ یَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَیْنِ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے جاڑے کے زمانے میں جب پتے جھڑ رہے تھے تو پکڑلیں پیارے نبی نے دو ٹہنیاں

مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ یَتَهَافَتُ قَالَ فَقَالَ یَا اَبَاذَرٍّ قُلْتُ لَبَّیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ

ایک پیڑ کی، فرمایا پیارے نبی نے کہ یہ پتے جھڑ رہے ہیں، حضرت ابوذر نے فرمایا کہ پھر فرمایا پیارے نبی نے اے ابوذر! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یارسول اللہ

قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَیُصَلِّیَ الصَّلٰوةَ یُرِیْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتَ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ

فرمایا پیارے نبی نے بیشک بندۂ مسلم جب نماز پڑھتا ہے اور نیت کرتا ہے نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی تو جھڑ جاتے ہیں اس سے اسکے گناہ

كَمَا تَهَافَتَ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ. (رواہ احمد)

جیسا کہ جھڑ گئے یہ پتے اس پیڑ سے۔

(۵۹۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی سَجْدَتَیْنِ لَا یَسْهُوْا فِیْهِمَا غَفَرَ اللّٰهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھی نماز دو رکعتیں اور نہیں بھولا ان میں تو بخش دے گا اللہ تعالیٰ

لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. (رواہ احمد)

اس کے لئے وہ جو گزر چکے اس کے گناہوں میں سے۔

(۵۹۲) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ یَوْماً فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَیْهَا

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی بیشک انہوں نے ذکر فرمایا نماز کا ایک دن تو فرمایا جو پابندی کرے گا نماز پر

كَانَتْ لَهٗ نُوْراً وَّبُرْهَاناً وَّنَجَاةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ لَّمْ یُحَافِظْ عَلَیْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهٗ نُوْراً وَّلَا بُرْهَاناً

تو ہوگا اس کے لئے نور اور روشن دلیل اور نجات روزِ قیامت، اور جو نہیں پابندی کرے گا نماز پر تو نہ ہوگا اس کے لئے نور نہ دلیل روشن

وَّلَا نِجَاةً وَّكَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ. (رواہ احمد)

اور نہ نجات اور ہوگا وہ بے نمازی قیامت کے دن قارون و فرعون و ہامان و اُبی ابن خلف کے ساتھ۔

हमको लोगों पर तीन चीजों से कि बनई गई हमारी सफे फ़रिशतों की सफो की तरह और बनई गई हमारे लिये ज़मीन कुल की कुल मसजिद, और बनदी गई ज़मीन की मिट्टी हमारे लिये पाक करने वाली, जब न पायें हम पानी।

546 हदीस शरीफ़:– हजरते इमरान से मरवी उन्होंने फरमाया कि हम थे एक सफ़र में प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ तो नमाज पढाई प्यारे नबी ने लोगों को फिर जब फ़ारिग हुवे अपनी नमाज़ से तो अचानक देखा कि एक शख्स अलग है और नहीं नमाज पढ़ी उसने लोगों के साथ, तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि किस ने रोका तुझको ऐ फलाँ कि तो नमाज़ पढे कौम के साथ? तो उसने कहा कि पहुंची है मुझको जनबत और पानी नही है, फ़रमाया प्यारे नबी ने कि लाजिम थी तुझको मिट्टी इसलिये कि वो किफ़ायत करती तुझको।

547 हदीस शरीफ़:– हज़रते अम्मार से मरवी उन्होंने फ़रमाया हाज़िर हुआ एक शख्स हज़रते उमर इब्ने खत्ताब की बारगाह में तो कहा उसने बेशक मैं जुनुबी हो गया हूँ और नहीं पाया मैंने पानी तो फ़रमाया हज़रते अम्मार ने हजरते उमर से क्या तुम याद नहीं रखते कि हम एक सफर में थे मैं और आप तो आपने नमाज़ न पढ़ी और लेकिन मै खाक पर खूब लौटा फिर मैंने नमाज़ अदा की फिर मैंने जिक्र किया उसका प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि काफ़ी था तुमको ऐसे ही फिर मारे प्यारे नबी ने अपने दोनें हाथ ज़मीन पर और फूका उनमें फिर मसह फ़रमाया दोनें हाथों से अपने चेहरे का और कोहनियों समेत अपने हाथों का।

کرام بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا حکم سناتے ہیں۔ جیسے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے ایسے ہی ایمان کے دعوے کے ساتھ عمل ضروری ہے کہ ایمان دعویٰ ہے اعمال صالحہ اس کی دلیل ہیں جو ایمان کا دعویدار ہے اور عمل کفار کے سے کرتا ہے اسکا دعویٰ ناقص و بے دلیل ہے اور اگر کسی اختلافی مسئلے میں ایک نے کہا شریعت کی طرف رجوع کریں دوسرے نے کہا کہ مجھے شریعت کی ضرورت نہیں یا میرا شریعت سے کام نہیں تو اس کا ایمان جاتا رہا۔ اگر چہ بعض احکام شرع نفس پر گراں ہیں جیسے زکوٰۃ و جہاد کا فرض ہونا سود کا حرام ہونا۔ لیکن انجام ان کا اچھا ہے مسلم قوم سود لیکر فنا ہوگی زکوٰۃ دیکر زندہ رہیگی (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۲۱۳)

(۵۸۸) سات سال کی عمر سے تو بچوں کو حکم دیا جائے اس سے یہ معلوم ہوا کہ سات سال سے پہلے بھی رغبت دلائی جائے۔ دس سال، سات سال یا اس سے پہلے بچوں پر نماز فرض نہیں ہے کیوں کہ یہ عمریں نابالغ کی ہیں لیکن نماز کی عادت ڈالنے کیلئے انھیں سات سال کی عمر سے حکم دیا جائے اور دس سال کی عمر کے بچہ کو کافی سمجھ بوجھ ہو جاتی ہے لہٰذا مار کر نماز کا عادی بناؤ تا کہ بلوغ پر کوئی نماز قضاء ہونے نہ پائے کیوں کہ نماز اہم عبادت ہے جب بچے قریب بلوغ ہوں تو ان کو الگ الگ بستروں پر سلایا جائے اور اسی طرح دوسرے رشتہ دار اجنبی مرد عورت بھی اکٹھے ایک بستر پر نہ سوئیں تا کہ کوئی بدعنوانی ظہور میں نہ آئے اور بے غیرتی کا مظاہرہ نہ ہو۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری تعلیم کیسی غیرت و حمیت شرم وحیاء کی تعلیم ہے۔

(۵۸۹) مومنوں اور منافقوں کے درمیاں نماز ہی ایک ایسی چیز ہے جو منافقوں کیلئے باعث امان ہے نماز ہی کی وجہ سے ہم مومنین منافقین کو قتل نہیں کرتے اب جو منافق نماز کو چھوڑ دیگا اس کا کفر ظاہر ہو جائیگا وہ لائق قتل ہوگا۔ نماز چھوڑنے سے کوئی مومن کافر نہیں ہوتا بلکہ گناہگار ہوتا ہے اسی لئے ترجمہ بہت سوچ سمجھ کر کیا گیا ہے۔

(۵۹۰) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ مدینہ منورہ کے باہر کسی جنگل میں تشریف لے گئے اور یہ موسم خزاں تھا یعنی پت جھڑ کا زمانہ تھا یا تو یہ کوئی جنگلی خودرو درخت تھا جس کے پھول اور پتے ہر راہ گیر توڑ سکتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ درخت خود آپ کا اپنا ہو یا پھر کسی ایسے مخلص کا ہو جو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے اس عمل مبارک سے صد فیصد راضی ہو ورنہ دوسرے کے پیڑ سے بلا اجازت پتے، پھول پھل جھاڑنا ممنوع ہے (مرقاۃ شریف) اخلاص کی نماز موسم خزاں کی اس تیز ہوا کی طرح ہے جو پت جھڑ کر دیتی ہے ایسے ہی نماز نمازیوں کے صغیرہ گناہوں کے پت جھاڑ کر دیتی ہے۔

(۵۹۱) ان دو رکعتوں سے مراد تحیۃ الوضو کی نفل نماز ہے اور نہ بھولنے سے نماز میں جی لگانا ہے کہ جو شخص حضور قلب سے بعد وضو دو رکعت نفل نماز پڑھیگا تو اسکے تمام صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور باقی فرض و واجب و سنن و نوافل اسکے درجات کو بلند کرینگے۔ جب نفل نماز کا یہ فیضان ہے تو پھر فرائض و واجبات کے فیضان کا کیا عالم ہوگا۔

(۵۹۲) نماز کو اسکی تمام پابندیوں کے ساتھ پابندی سے ادا کرے کہ ہمیشہ پڑھے ناغہ نہ کرے یعنی گنڈے دار نہ پڑھے نماز کے فرائض و واجبات اور سنن و مستحبات کا اہتمام کرے تو وہ اجر ملیگا جسکا حدیث شریف میں ذکر ہے۔ قیامت میں قبر بھی داخل ہے کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا فرمان عالیشان ہے "اس کی قیامت قائم ہوگئی ہے" نماز قبر میں پل صراط پر روشنی ہوگی اور سجدہ گاہ تیز بیٹری کی طرح چمکے گی اور نماز نمازی کے مومن ہونے کی دلیل ہوگی بلکہ عارف باللہ ہونے کی دلیل ہوگی اس نماز کی برکت سے اسے ہر مقام پر نجات ملیگی۔ قیامت میں پہلا سوال نماز ہی کے بارے میں ہوگا بندہ اس میں کامیاب ہو جائیگا تو پھر اگلے مراحل میں بھی کامیابی ہو جائیگی اور بے نمازی کا حشر بدترین کفار کیساتھ ہوگا کچھ تو پرانے گناہگار ہیں جیسے قارون، فرعون، ہامان، اور ایک ان میں نیا گناہگار ہے۔ اُبی ابن خلف کہ بھرے محشر میں بے نمازی کو ان کفار کیساتھ کھڑا کیا جائیگا کہ جیسے کسی شریف انسان کو کمینوں کی صفوں میں بٹھا دیا جائے یا کھڑا کر دیا جائے۔ قیامت میں ہر شخص کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ دنیا میں محبت کرتا تھا اور جس کی ادائیں اپناتا تھا بے نمازی چونکہ کفار کے سے کام کرتا تھا لہٰذا حشر بھی کفار کیساتھ ہوگا۔ اس سے یہ پھر بھی لازم نہیں آتا کہ نماز چھوڑنے سے کافر ہو جاتا ہے

(۵۹۳) حدیث شریف: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِّنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ

ترجمہ: پیارے نبی علیہ السلام کے پیارے اصحاب نہیں دیکھتے تھے کسی کو اعمال میں سے کہ اس کا چھوڑنا

كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ۔ (رواہ الترمذی)

کفر سے قریب کرنے والا ہو سوائے نماز کے۔

(۵۹۴) حدیث شریف: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي أَنْ لَا تُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا

ترجمہ: سیدنا حضرت ابودرداء سے مروی انہوں نے فرمایا کہ مجھے تاکیدی حکم فرمایا میرے محبوب نے یہ کہ نہ شریک ٹھہراؤ اللہ تعالیٰ کیساتھ کسی کو

وَإِنْ قُطِعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوةً مَّكْتُوبَةً مُّتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ

اگرچہ کاٹ دیئے جاؤ یا جلا دیئے جاؤ اور نہ چھوڑو فرض نماز کو جان بوجھ کر تو جس نے چھوڑا نماز کو جان بوجھ کر تو بری ہوگیا اس سے

الذِّمَّةُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ۔ (رواہ ابن ماجۃ)

ذمہ اور نہ پیو شراب کہ شراب چابی ہے ہر شر کی۔

﴿باب مواقیت الصلوٰۃ ترجمہ: نماز کے وقتوں کا باب﴾

(۵۹۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کا وقت جب ہے کہ ڈھل جائے سورج اور ہوجائے سایہ

الرَّجُلِ كَطُولِهِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرِّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ

آدمی کا آدمی کی لمبائی کے برابر جبتک کہ نہ آئے وقت عصر اور نماز عصر کا وقت جب تک ہے کہ نہ زرد پڑجائے سورج اور نماز مغرب کا وقت

مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ إِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْأَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ

جب تک ہے کہ نہ غائب ہوجائے شفق اور نماز عشاء کا وقت درمیانی رات کے آدھے تک ہے اور صبح کی نماز کا وقت طلوع فجر سے

مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَ الشَّمْسُ فَأَمْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ۔ (رواہ مسلم)

اس وقت تک ہے کہ نہ چمکے جب تک سورج، تو ٹھہرے رہو نماز سے کیونکہ نکلتا ہے سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان۔

---

548 हदीस शरीफ़:– हज़रते जहीम बिन हारिस बिन सम्मा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं गुज़रा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के पास से हालांकि प्यारे नबी पेशाब फ़रमा रहे थे तो मैंने सलाम अर्ज़ किया प्यारे नबी को तो नहीं जवाब दिया यहाँ तक कि गये वो एक दीवार की तरफ़ फिर खुर्चा दीवार को अपने छड़ी से जो थी उनके साथ फिर रखा अपने दोनें हाथों को दीवार पर, फिर मसह फ़रमाया अपने चेहरे का अपने हाथों का कोहनियों समेत फिर जवाबे सलाम अता फ़रमाया मुझको।

549 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक मिट्टी पाक है, आबे वुज़ू है मुसलमान के लिये अगर न पाये पानी को दस साल फिर जब पाये तो चाहिये कि धोये उससे अपने बदन को इसलिये कि यह बहुत अच्छा है।

550 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया हम निकले एक सफ़र में तो लग गया एक शख्स को हममें से पत्थर तो ज़ख्म कर दिया उसने उनके सर में फिर एहतेलाम हो गया उन्हें फिर सवाल किया उन्होंने अपने साथियों से कि क्या पाते हो तुम मेरे लिये इजाज़त तयम्मुम के बारे में? साथियों ने कहा नहीं पाते है तुम्हारे लिये कोई इजाज़त हालांकि तुम कुदरत रखते हो पानी पर तो उन्होंने गुस्ल कर लिया फिर वो फौत हो गये फिर जब हाज़िर हुए प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो खबर दी गई उसकी तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि मार डाला तुमने उसको, मारे उनको अल्लाह तआला, जब न

۔نمازی چونکہ حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام وشہداء عالی مقام و اولیاء ذوی احترام کی نقل کرتا ہے تو اسکا حشر بھی اسی مقدس جماعت کیساتھ ہوگا۔ اُبی ابن خلف وہ خبیث مشرک ہے جسے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے جنگ احد میں اپنے دست مبارک سے قتل فرمایا۔اچھوں کی نقل بھی اچھی اور بروں کی نقل بھی بُری۔

(۵۹۳) اس زمانے میں نماز پڑھنا مومن کی علامت تھی اور نماز نہ پڑھنا کفار کا ٹریڈ تھا۔اسلیئے وہ حضرات جسے نماز نہ پڑھتے دیکھتے تو سمجھ لیتے کہ کافر ہوگا۔اس حدیث شریف سے یہ بھی لازم نہیں آتا کہ نماز کا چھوڑنا کفر ہو اور بے نمازی کافر ہو چونکہ نماز نہ پڑھنا بھی گناہ کبیرہ ہے۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ" مومن اگر چہ زانی ہو چور ہو پھر بھی جنتی ہے"، یعنی آخر کار جنت کا مستحق ہے اور انجام کار جنت میں جائیگا۔

(۵۹۴) کوئی مومن عقیدۂ شرک اختیار نہ کرے چاہے کاٹ ڈالا جائے یا جلا کر راکھ کر ڈالا جائے یعنی دل سے شرک نہ کرے البتہ اگر سخت مجبوری میں زبان سے کلمۂ کفر نکل جائے تو رخصت ہے۔عذر و مجبوری کے احکام الگ ہیں۔اس حدیث شریف میں عقیدۂ کفر و شرک رکھنے کی ممانعت مراد ہے۔اور یہ معنیٰ بھی ہو سکتے ہیں کہ اگر چہ معذور کو کفر بولنے کی اجازت ہے مگر اجر و ثواب اسی میں ہے کہ قتل ہو جائے مگر زبان سے کلمۂ کفر نہ نکالے۔شعر:

بیمار محبت ہو بڑی بات ہے یارو!
مر جاؤ! علاج دلِ بیمار نہ مانگو　(یا نبی)

بے نمازی سے اسلام کی امان اٹھ گئی اسے حاکم سخت سے سخت سزا دے سکتا ہے۔قتل و تعزیر سے جو امن تھا وہ اب نہ رہا۔یا یہ مطلب ہے کہ نمازی اللہ تعالیٰ کی امان میں رہتا ہے صدہا آفتوں اور مصیبتوں سے محفوظ رہتا ہے بے نمازی اس امان سے محروم ہو جاتا ہے۔شراب ام الخبائث تمام برائیوں کو جنم دینے والی ہے۔شراب پینے سے عقل جاتی رہتی ہے اور عقل ہی برائیوں سے روکتی ہے بے عقلی میں انسان سب کچھ کر بیٹھتا ہے اور ہر برائی شرابی سے سرزد ہو جاتی ہے۔ اس حدیث شریف میں شراب سے ہر نشے والی چیز مراد ہے۔

(۵۹۵) نماز کیلئے وقت شرط اول ہے۔نماز شب معراج فرض ہوئی ہے اور معراج شریف کے بعد جو سب سے پہلی نماز ادا کیگئی وہ نماز ظہر ہے۔اور یہ نماز دوپہری (ظہیرہ) میں پڑھی جاتی ہے اسلیئے اس نماز کو نماز ظہر کہتے ہیں۔سورج صبح سے دوپہر تک چڑھتا ہے اور دوپہر سے شام تک پچھم کی طرف اترتا ہے۔جس حد پر چڑھنا ختم ہو جائے اور اسکے بعد اترنا شروع ہو وہ نصف النہار ہے۔اور نصف النہارُ سے آگے بڑھنے کا نام زوال ہے۔یہ زوال ہی وقت ظہر کی ابتداء ہے۔زوال کے وقت سائے کا برابر ہونا بعض ملکوں اور بعض زمانوں میں ہوگا کیونکہ موسم سرما میں سورج جنوب کی طرف ہوتا ہوا جاتا ہے لہٰذا اس وقت بعض جگہ یہ سایہ چیز کے برابر ہوتا ہے لیکن کبھی بعض ممالک میں اس وقت سایہ بالکل نہیں ہوتا یا ہوتا ہے تو بہت تھوڑا ہوتا ہے۔جس زمانے میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہوگا وہ موسم سرما ہوگا۔اور جن احادیث کریمہ میں اس سائے کی مقدار تسمہ کی برابر بیان فرمائی گئی ہے وہاں بیان موسم گرما کا ہوگا۔اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس مقام پر ظہر کا آخری وقت مراد ہو۔ظہر و عصر کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں ہے ظہر کا وقت جاتے ہی وقت عصر شروع ہو جاتا ہے۔دھوپ پیلی پڑنے سے نماز عصر ادا کر لینی چاہیئے کیونکہ یہ عصر کا مستحب وقت ہے ورنہ غروب آفتاب تک عصر کا وقت ہے۔سورج ڈوبنے سے بیس منٹ پہلے پیلا پڑتا ہے۔مغرب کا وقت سورج ڈوبنے سے شروع ہو جاتا ہے اور شفق غائب ہونے پر ختم ہو جاتا ہے۔سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک شفق اس سفیدی کا نام ہے جو آسمان کے مغربی کنارے پر سرخی کے بعد نمودار ہوتی ہے۔سفیدی حضور امام اعظم کے نزدیک وقت مغرب ہے۔بعض ائمۂ کرام کے نزدیک شفق سرخی کا نام ہے تو احتیاط کے طور پر مغرب تو سفیدی آنے سے پہلے پڑھ لیجائے اور نماز عشاء سفیدی چلی جانے کے بعد پڑھی جائے۔ عشاء کی نماز کیلئے مستحب وقت یہ ہے کہ آدھی رات سے پہلے پڑھ لیجائے ورنہ وقت عشاء صبح صادق تک رہتا ہے۔راتیں لمبی بھی ہوتی ہیں اور چھوٹی بھی اور درمیانی بھی تو تم درمیانی رات کے آدھے تک پڑھ لیا کرو یا پورے آدھے تک پڑھ لیا کرو نہ کم نہ زیادہ۔سورج نکلتے وقت کوئی نماز نہ پڑھو نہ فرض نہ نفل۔تین وقتوں میں مطلقاً نماز پڑھنا

जानते थे तो बेशक इलाज न जानने का पूछ लेना है, बस काफ़ी था उसको कि तयम्मुम कर ले या लपेट लेता अपने जख्म पर कपड़ा फिर उस पर मसह कर लेता और धो लेता बाकी तमाम जिस्म को।

551 हदीस शरीफ़ः– निकले दो शख्स सफ़र में, आ गया वक्त नमाज़ और नहीं था उन दोनें के साथ पानी तो तयम्मुम किया उन दोनें ने पाक मिट्टी से फिर दोनें ने नमाज़ पढ़ ली फिर पा लिया पानी वक्त में तो लौटाई उन दोनें में से एक ने नमाज़ वुज़ू करके और नहीं लौटाई दूसरे ने, फिर हाज़िर हुवे दोनें प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमत में तो ज़िक्र किया उसका तो फ़रमाया उससे जिसने नमाज़ लौटाई थी कि पहुँच गया तू सुन्नत को और काफ़ी हो गयी तुझको तेरी नमाज़ और फ़रमाया प्यारे रसूल ने उससे कि जिसने वुज़ू किया और लाटाई, तेरे लिये सवाब है दो गुना।

552 हदीस शरीफ़ः– आये प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जमल कुँए की तरफ़ से तो मिला उनको एक शख्स तो सलाम किया उसने उनको तो सलाम का जवाब नहीं दिया प्यारे नबी ने यहाँ तक कि आये प्यारे नबी दीवार के पास तो मसह फ़रमाया अपने चेहरे का और अपने हाथों का तो फिर जवाब दिया प्यारे नबी ने उसको सलाम का।

553 हदीस शरीफ़ः– हज़रते अम्मार इब्न यासिर से मरवी बेशक वो बयान फरमाते थे कि बेशक हज़राते सहाबाए ने मसह किया हालांकि वो प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ थे पाक मिट्टी से, नमाज़ फज्र के लिये, तो मारा उन्होंने अपने हाथों को पाक मिट्टी पर फिर मसह किया अपने चेहरों का एक मर्तबा फिर एसा ही किया फिर मारा अपने हाथों को पाक मिट्टी पर दूसरी मर्तबा तो मसह किया अपने पूरे हाथों का कन्धों और बगलों तक अपने हाथों के अन्दरुनी हिस्सों का।

(22) गुसले मसनून का बाब

554 हदीस शरीफ़ः– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब आये कोई तुम में का नमाज़े जुमा को तो चाहिये कि गुस्ल करे।

555 हदीस शरीफ़ः– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि रोज़े जुमा का गुस्ल साबित है हर बालिग पर।

556 हदीस शरीफ़ः– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि साबित है हर मुसलमान पर ये कि गुस्ल करे हर सात दिनें में एक दिन कि धोऐ उसमें अपने सरों को और अपने बदन को।

557 हदीस शरीफ़ः– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने वुज़ू किया जुमे के दिन तो खैर और अच्छा किया और जिसने गुस्ल किया तो गुस्ल बहुत अच्छा है।

558 हदीस शरीफ़ः– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो गुस्ल दे मय्यत को तो चाहिये कि वो खुद भी गुस्ल करे।

559 हदीस शरीफ़ः– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम गुस्ल फरमाते थे चार, से जनबत से, जुमे के दिन, संगी लगवाने से और मय्यत नहलाने से।

560 हदीस शरीफ़ः– हज़रते कैस बिन आसिम से मरवी कि जब वो इस्लाम लाये तो हुक्म फ़रमाया उनको प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि गुस्ल करें पानी से और बेरी से।

561 हदीस शरीफ़ः– हज़रते अकरमा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कुछ लोग इराक वालों में से आये तो उन्होंने कहा ऐ इब्ने अब्बास क्या आप जानते हैं रोज़े जुमा के गुस्ल को वाजिब? फ़रमाया नहीं लेकिन जुमे का गुस्ल बहुत पाक करने वाला है और बेहतर है उसके लिये जिसने गुस्ल किया और जिसने गुस्ल नहीं किया तो नहीं है गुस्ल करना उसपे वाजिब और मैं खबर देता हूँ तुमको कि कैसे शुरु हुआ जुमे का गुस्ल, लोग मेहनतकश थे और ऊन के कपड़े पहनते थे और माल लादने का अपनी कमरों पर काम करते थे और थी उनकी मस्जिद तंग और छत नीची थी बस थी वो फूस वाली (छप्पर की) तो तशरीफ़ लाये प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम एक गर्म दिन में और पसीना –पसीना थे उस ऊनी लिबास में, यहाँ तक कि फैल गई उनसे बू, तकलीफ हुई जिससे उनके बअज़ को बअज़ से फिर जब पायी प्यारे रसूल ने ये बू तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने ऐ लोगो! जब हो यह दिन तो नहा लिया करो और चाहिये कि मल लिया करे हर कोई तुममें का बेहतरीन वो जो पाये अपने तेल में

से और खुशबू में से, फ़रमाया हज़रते इब्ने अब्बास ने फिर दिया अल्लाह तआला ने धन और अच्छे लिबास पहने, ऊनी लिबास के अलावा, और छूट गये मेहनत से और बड़ी हो गयी उनकी मस्जिद और चली गई वो बदबू जिससे तकलीफ पहुंचती थी उनके बअज़ को बअज़ से पसीने की वजह से।

(23) हैज़ का बाब

562 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस बिन मालिक से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि यहूद, कि जब होती है हायज़ा कोई औरत उनमें तो न खाते उसके साथ और न उन्हें मौजूद रखते अपने घरों में तो सवाल किया प्यारे नबी सल्लल्लांहो अलैहे वसल्लम के असहाब ने तो नज़िल फरमायी अल्लाह तआला ने ये आयाते करीमा "और पूछते हैं वो आप से ऐ प्यारे नबी हैज़ के बोर में आप फरमाईये वो गंदगी है तो अलग रहो तुम औरतों से हैज़ की हालत में और मत कुरबत करो तुम उनसे यहाँ तक कि पाक हो जायें वो, फिर जब खूब पाक हो जाएें तो आओ उनके पास जिस जगह का हुक्म फ़रमाया तुमको अल्लाह ने, बेशक अल्लाह पसंद फरमाता है खूब तौबा करने वालों को और खूब पसंद फरमाता है खूब पाक रहने वालों को" तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने सब कुछ कर सकते हो सिवाऐ सोहबत के, तो पहुंची ये खबर यहूद को तो कहा उन्होंने नहीं इरादा रखते ये शख्स यह कि छोड़ें हमारे दीनी कामों में से कुछ भी मगर यह कि मुखलाफत की उसने हमारी हमारे दीनी मुआमलात में, फिर आये हज़रते उसैद बिन हुज़ैर और हज़रते इबाद बिन बशर तो इन दोनें ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! बेशक यहूद कहते हैं ऐसा ऐसा तो हम न जिमा किया करें उन हाय्यज़ा औरतो से? तो रंग बदल गया प्यारे रसूल के चेहरे का यहाँ तक कि हमने गुमान किया ये कि ख़फा हो गये प्यारे रसूल दोनें से तो दोनें चले गये तो उन दोनें के चले जाने के बाद तोहफ़ा आया दूध का प्यारे नबी की खिदमत में तो एक शख्स को भेजा उन दोनें के पीछे–पीछे फिर पिलाया उन दोनें को तो उन्होंने पहचाना कि नहीं हुऐ खफा प्यारे नबी दोनें पर"।

563 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा सिद्दिका से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नहा रही थी मैं और प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम एक बर्तन से हालांकि हम दोनें जुनुबी थे तो प्यारे नबी हुक्म फरमाते मुझको तो मैं तहबंद बांध लेती तो मस फरमाते मुझसे अपने जिस्म शरीफ़ को हालांकि मैं हैज़ वाली थी और निकालते थे अपने सरे मुबारक को मेरी तरफ़ हालांकि वो मोतकिफ थे तो मैं प्यारे नबी के सरे अकदस को धोती हालांकि मैं हैज़ वाली थी।

564 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा सिद्दिका से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैं पीती हालांकि मैं हैज़ वाली होती फिर मैं दे देती प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को तो रखते प्यारे नबी दहने मुबारक को मेरे पीने वाली जगह पर और चूसती मैं हड्डी को हालांकि मैं हैज़ वाली होती फिर मैं दे देती उसे प्यारे नबी को तो रखते अपन दहन मुबारक मेरी मूहँ की जगह।

565 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा सिद्दिका से मरवी कि प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तकिया लगाते थे मेरी गोद में और मैं हैज़ वाली होती थी फिर तिलावत फरमाते प्यारे नबी कुराने करीम की।

566 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा सिद्दिका से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया मुझसे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दे दो तुम मुझको चटाई मस्जिद से तो मैंने अर्ज़ किया कि बेशक मैं हैज़ वाली हूँ तो प्यारे नबी ने फ़रमाया कि तुम्हारा हैज़ नहीं हे तुम्हारे हाथ में।

567 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते मैमूना से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नमाज़ पढ़ते थे एक चादर में, चादर का कुछ हिस्सा मुझपर होता था और कुछ हिस्सा प्यारे रसूल पर और मैं हैज़ वाली होती थी।

568 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो जिमा करे हाएज़ा से या औरत से उसके पीछे के मकाम में या जाए काहेन के पास तो उसने इंकार किया उसका जो नज़िल हुआ है प्यारे मुहम्मद सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पर।

569 हदीस शरीफ़:– हज़रते मआज़ इब्न जबल से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! क्या हलाल है मेरे लिए मेरी बीवी से और वो हैज़ वाली है? फ़रमाया प्यारे रसूल ने वो जो तहबंद से ऊपर है और बचना उससे भी बेहतर है।

570 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब करे सोहबत कोई शख्स अपनी अहलिया से और वो हैज़ वाली है तो चाहिये कि सदका दे दे आधा दीनर।

(۵۹۶) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا سَئَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ لَہٗ صَلِّ

ترجمہ: بیشک ایک شخص نے سوال کیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے وقت کے بارےمیں تو فرمایا پیارے رسول نے اس سے کہ نماز پڑھو تم

مَعَنَا ھٰذَیْنِ یَعْنِی الْیَوْمَیْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَہٗ

ہمارے ساتھ ان دو میں یعنی دو دنوں میں پھر جب سورج ڈھل گیا تو حکم فرمایا پیارے رسول نے حضرت بلال کو تو اذان دی انہوں نے پھر حکم فرمایا پیارے نبی نے انکو

فَاَقَامَ الظُّھْرَ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَۃٌ بَیْضَاءُ نَقِیَّۃٌ ثُمَّ اَمَرَہٗ

تو حضرت بلال نے اقامت کہی ظہر کی، پھر انہیں حکم فرمایا تو اقامت کہی عصر کیلئے اور سورج بلند سفید صاف تھا، پھر حکم فرمایا پیارے نبی نے حضرت بلال کو

فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِیْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ

تو اقامت کہی انہوں نے مغرب کی یہانتک کہ چھپ گیا سورج پھر حکم فرمایا پیارے نبی نے حضرت بلال کو تو عشاء کی تکبیر کہی جس وقت غائب ہوگئی شفق

ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِیْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا اَنْ کَانَ الْیَوْمُ الثَّانِیْ اَمَرَہٗ

پھر حکم فرمایا پیارے نبی نے حضرت بلال کو تو اقامت کہی انہوں نے فجر کی یہاں تک کہ صبح چمکی، پھر جب ہوا دوسرا دن تو حکم فرمایا پیارے رسول نے انکو

فَاَبْرَدَ بِالظُّھْرِ فَاَبْرَدَھَا فَاَنْعَمَ اَنْ یُّبْرِدَ بِھَا وَصَلَّی الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَۃٌ اَخَّرَھَا فَوْقَ الَّذِیْ کَانَ

تو ٹھنڈا کیا ظہر کو بلکہ خوب ٹھنڈا کیا ظہر کو اور پڑھی عصر کہ سورج اونچا تھا، مؤخر کیا اس کو اس سے جو کل تھی

وَصَلَّی الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ یَّغِیْبَ الشَّفَقُ وَصَلَّی الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَھَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ وَصَلَّی الْفَجْرَ

اور نماز مغرب ادا فرمائی اس سے پہلے کہ غائب ہوتی شفق اور نماز عشاء ادا فرمائی گزر جانے کے بعد تہائی رات اور نماز فجر ادا فرمائی

فَاَسْفَرَ بِھَا ثُمَّ قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

وقت فجر کو خوب روشن ہونے پر، پھر پیارے رسول نے فرمایا کہاں ہے سوال کرنے والا نماز کے وقت کے بارےمیں؟ تو اس شخص نے کہا میں ہوں یا رسول اللہ

قَالَ وَقْتُ صَلٰوتِکُمْ بَیْنَ مَا رَاَیْتُمْ۔ (رواہ مسلم)

فرمایا پیارے رسول نے تمہاری نماز کا وقت اسکے درمیان ہے جو تم نے دیکھا۔

---

571 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया जब हो खून हैज़ का सूर्ख तो एक दीनार है और जब हो खून हैज़ का ज़र्द तो आधा दीनर है।

572 हदीस शरीफ़:– बेशक एक शख्स ने सवाल किया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से क्या हलाल है मुझे अपनी बीवी और वो हैज़ वाली है? तो फ़रमाया उस शख्स से प्यारे रसूल ने मजबूत बांध ाो उस पर उसका तहबंद फिर तुम्हार काम तहबंद के ऊपर है।

573 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा सिद्दिका से मरवी उन्होंने फ़रमाया जब हायज़ा होती तो उतर आती मैं बिस्तर से चटाई पर तो न करीब होते हम प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से यहाँ तब कि हम पाक हो जाते।

(24) मुस्तहज़ा का बाब

574 हदीस शरीफ़:– हाज़िर हुई हज़रते फातेमा बिन्ते अबू हुबैश प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! बेशक मैं एक औरत हूँ इस्तेहाज़ा वाली कि मैं पाक नहीं होती तो क्या मैं छोड़ दूँ नमाज़ को? तो फ़रमाया प्यारे नबी ने नहीं! ये तो रग का खून है और नहीं है हैज़, तो जब तुम्हे हैज़ आया करे तो नमाज़ छोड़ दिया करो और जब चला जाये तो धो डाला करो अपने आप से खून को फिर नमाज़ पढ़ लिया करो।

575 हदीस शरीफ़:–हज़रते फातेमा बिन्त अबू हुबैश से मरवी बेशक वो मुस्तहाज़ा हो जाती थीं तो फ़रमाया

ممنوع ہے (۱) سورج نکلتے وقت (۲) نصف النہار جب سورج آسمان کے بیچوں بیچ ہو (۳) سورج ڈوبتے وقت۔ ان تینوں اوقات میں فرض ونفل نماز بلکہ سجدہ ہی حرام ہے۔ البتہ سورج ڈوبتے وقت آج کی نماز عصر درست ہے۔ جب تک سورج میں تیزی نہ آجائے اس وقت تک طلوع مانا جائیگا۔ یعنی سورج چھپنے سے بیس منٹ تک سجدہ حرام ہے۔ ایک شیطان سورج نکلتے وقت سورج کے سامنے اسطرح کھڑا ہوجاتا ہے کہ سورج اسکے دونوں سینگوں کے درمیان معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی برادری کو دکھائے کہ سورج کے پجاری مجھے پوج رہے ہیں کیونکہ بہت سے مشرکین سورج نکلتے وقت سورج کو سجدہ کرتے ہیں اور اسکی طرف پانی پھینکتے اور اچھالتے ہیں اور اسطرح اپنے جذبۂ شرک کو تسکین دیتے اور ٹھنڈا کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو اس وقت اللہ تعالیٰ کیلئے سجدہ کرنا حرام ہے تاکہ مشرکوں سے مشابہت نہ ہو اور شیطان یہ نہ کہہ سکے کہ مسلمان میری بارگاہ میں سجدہ ریز ہیں۔ سورج دنیا میں ہر وقت کہیں نہ کہیں طلوع ہوتا ہی رہتا ہے تو ایک شیطان ہر وقت سورج کے ساتھ گردش کرتا ہی رہتا ہے کہ جہاں سورج طلوع ہو شیطان وہاں نمودار ہو۔

(۵۹۶) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے نمازیں اول وقت میں ادا فرمائیں اور دوسرے دن اخیر وقت میں ادا فرمائیں اور عملی طور پر اوقات نماز کی تعلیم دی کہ تمہاری نمازیں ان دونوں وقتوں کے درمیان میں ہیں۔ یہ شخص ہوسکتا ہے کہ کہیں باہر سے آئے ہوں ورنہ مقامی حضرات صحابۂ کرام تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے ساتھ نمازیں پڑھا ہی کرتے تھے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے عمل کر کے دکھایا بتایا کہ قولی تبلیغ سے عملی تبلیغ زیادہ مفید ہوتی ہے۔ اذان واقامت کے درمیان فاصلہ ہونا چاہئے اور اس فاصلے کے درمیان تثویب ہونا چاہئے سوائے مغرب کے کہ اس میں اذان کے فوراً بعد اقامت کہی جائے۔ نماز فجر کو اس وقت پڑھا جائے جب خوب اجالا ہوجائے تاکہ عام نمازیوں کو جماعت مل جائے اور اتنی تاخیر بھی نہ کیجائے کہ نماز ہی خطرے میں پڑجائے۔ تخت والی مسجد مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ مرادآباد شریف میں سورج نکلنے سے چالیس منٹ پہلے اذان ہوتی ہے اور تیس منٹ پہلے صلوٰۃ (تثویب) ہوتی ہے اور بیس منٹ پہلے اقامت (تکبیر) ہوتی ہے۔ اور بعد فراغت نماز فجر لاؤڈ اسپیکر پر بارگاہ رسالت میں نذرانۂ درود وسلام پیش کیا جاتا ہے۔ تثویب کے فضائل ومسائل "باب التثویب اور نوافل انتخاب" میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۵۹۷) سیدنا حضرت عمر ابن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانچویں خلیفۂ برحق ہیں۔ پانچویں اسلئے کہ سیدنا حضور امام حسن ابن حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خلافت سے دستبرداری اختیار فرمالی تھی۔ سیدنا حضرت عُروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انداز بھی خوب ہے کہ یہ نہ فرمایا کہ حضرت جبریل امین نے امامت کی یا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو پڑھائی بلکہ یوں کہا کہ جبریل امین نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے آگے نماز پڑھکر دکھائی۔ یہ ہے ادب والوں کی بولی حضرت عمر ابن عبد العزیز کو حضرت عروہ کے اس جملے پر انہیں حیرت ہوئی کہ جبریل آگے کیسے جبکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی شان یہ ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اے ایمان والو! نہ بڑھو آگے اللہ کے اور اسکے رسول کے اور ڈرو تم اللہ سے بیشک اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۲۷۴) سیدنا حضرت عمر ابن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رگ عشق پھڑکی اور انہوں نے دوسرے انداز میں اپنے عشق کا مظاہرہ فرمایا۔ حضرت عمر ابن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شبہ یہ بھی ہوا کہ حضرت جبریل امین نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو نماز کیسے پڑھائی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ تو تمام اولین وآخرین کے امام ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے شب معراج آسمانی سفر فرماتے ہوئے تمام حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی امامت فرمائی۔ بیت المقدس ان نبیوں کی صف میں حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل بھی تھے۔ کل کے مقتدی آج کے امام کیسے ہوگئے۔ شب معراج بیت المقدس کی نماز، نماز عشق تھی 'نماز شرعی نہ تھی کیونکہ گزشتہ حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام شرعی نماز کیسے پڑھتے کہ بعد وفات احکام شرعیہ ختم ہوجاتے ہیں اور بعد معراج جو نماز حضرت جبریل امین نے پڑھا کر دکھائی یہ نماز شرعی

(۵۹۷) حدیث شریف: اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَیْئًا فَقَالَ لَهٗ عُرْوَةُ اَمَا

ترجمہ: بیشک سیدنا حضرت عمر ابن عزیز نے کچھ مؤخر فرمائی نماز عصر تو ان سے سیدنا حضرت عروہ نے کہا کہ

اِنَّ جِبْرَئِیْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰی اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اِعْلَمْ مَاتَقُوْلُ یَاعُرْوَةُ

حضرت جبریل اُترے تو انہوں نے پیارے رسول اللہ ﷺ کے آگے نماز پڑھ کر دکھائی تو کہا ان سے حضرت عمر ابن عبدالعزیز نے کہ بتاؤ کیا کہتے ہو عروہ؟

فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِیْرَ بْنَ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ

تو حضرت عروہ نے کہا کہ میں نے حضرت بشیر ابن ابومسعود سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ابومسعود سے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں نے سنا

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرَئِیْلُ فَاَمَّنِیْ فَصَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ

پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ پیارے نبی فرماتے ہیں کہ اُترے حضرت جبریل تو انہوں نے میری امامت کی تو میں نے نماز ادا کی انکے ساتھ، پھر

صَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَعَهٗ

نماز ادا کی میں نے انکے ساتھ، پھر نماز ادا کی میں نے انکے ساتھ، پھر نماز ادا کی میں نے انکے ساتھ، پھر نماز ادا کی میں نے انکے ساتھ

یَحْسُبُ بِاَصَابِعِهٖ خَمْسَ صَلَوٰتٍ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

تو گن رہے تھے پیارے رسول اپنی انگشت ہائے مبارکہ پر پانچ نمازیں۔

(۵۹۸) حدیث شریف: كَانَ قَدْرُ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلظُّهْرُ فِی الصَّیْفِ ثَلٰثَةُ اَقْدَامٍ

ترجمہ: تھا اندازہ پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ظہر گرمی میں تین قدموں سے

اِلٰی خَمْسَةِ اَقْدَامٍ وَفِی الشِّتَاءِ خَمْسَةُ اَقْدَامٍ اِلٰی سَبْعَةِ اَقْدَامٍ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

پانچ قدموں تک اور سردی میں پانچ قدموں سے سات قدموں تک۔

﴿باب تعجیل الصلوٰۃ ترجمہ: جلدی نماز پڑھنے کا باب﴾

(۵۹۹) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ النَّبِیِّ ﷺ بِالظَّهَائِرِ

ترجمہ: سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا جب ہم نماز پڑھتے پیارے نبی ﷺ کے پیچھے ظہر

उनसे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब हो हैज़ का खून कि वो खून काला होता है पहचान लिया जाता है तो जब ये हो तो रुकी रहो तुम नमाज़ से फिर जब दूसरा हो तो वुज़ू कर लो और नमाज़ पढ़ लो इसलिये कि बस वो तो रग का खून है।

576 हदीस शरीफ़:– बेशक एक औरत गिराती थी खून प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के ज़माने में तो फतवा मांगा उस औरत के बारे में हज़रते उम्मे सलमा ने प्यारे नबी से तो फ़रमाया प्यारे नबी ने चाहिये कि देखे गिनती रातों की और दिनें की कि हैज़ वाली हुई थी जिस महिने में पहले उससे कि पहुंची उसको बीमारी इस्तहाज़ा के खून की तो चाहिये छोड़ दे नमाज़ उनके दिनें के मिकदार महीने में से, फिर जब गुज़र जाऐं ये अय्याम ते चाहिये कि गुस्ल करे फिर लंगोट बांधे कपड़े का फिर चाहिऐ कि नमाज़ पढ़ती रहे।

577 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मुस्तहाजा के बारे में कि छोड़े नमाज़ अपने हैज़ के दिनें में कि हैज़ आता था जिन में फिर नहा ले और वुज़ू करे हर नमाज़ के लिये और रोज़ा रखे और नमाज़ पढ़े।

578 हदीस शरीफ़:– हज़रते हुमना बिन्त जहश से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं कसीर व शदीद इस्तेहाज़ा वाली औरत थी तो मैं आई प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमत में कि फतवा मालूम करुँ उनसे और खबर दूँ उनको, तो पाया मैंने उनको अपनी बहन उम्मुल मोमिनीन हज़रते ज़ैनब बिन्त्ते जहश के घर में तो मैंनें अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! मुझे इस्तेहाज़ा आता है कसरत से और षिद्दत से तो आप क्या हुक्म फरमाते मुझे इस बारे में कि

تھی۔ نماز عشق سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے حضرت جبریل کو سکھائی۔ اور نماز شرعی سے متعلق احکام حضرت جبریل امین لارہے ہیں۔ حضرت جبریل سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے استاد نہیں بلکہ خادم بارگاہ ہیں۔ یہ نماز پڑھانا پیغام الٰہی پہونچانے کیلئے تھا۔ یہ عملی پیغام رسانی تھی جو ادا کی گئی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کبھی مقتدی امام سے افضل بھی ہوتا ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں نماز ظہر ادا فرمائی حالانکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نبی ہیں اور حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف امتی ہیں۔ اس سے یہ ثابت نہیں ہوسکتا کہ نفل والے کے پیچھے فرض نماز درست ہے کیونکہ آج یہ نمازیں حضرت جبریل امین پر فرض ہوگئیں تھیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ حکم فرمایا تو فرض ہوگئیں۔ خوب اچھی طرح ذہن نشیں رہے کہ حضرت جبریل امین کی یہ تعلیم سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری امت کیلئے تھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کیلئے نہ تھی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ تو طریقۂ نماز شروع ہی سے جانتے تھے۔ پہلی وحی آئی تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ غار حراء میں معتکف تھے۔ شب معراج بیت المقدس میں تمام حضرات انبیاء ورسل کی امامت فرمائی اور بیت المعمور میں تمام فرشتوں کو نماز پڑھائی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ تو انبیاء وملائکہ کے امام ہیں۔ مگر امت کی یہ تعلیم نزول احکام کے بعد ہوتی ہے۔ کسی نبی پر پانچ وقت کی نمازیں جمع نہ ہوئیں۔ جس نبی نے جو نماز پڑھی اس نماز کے وقت ہی میں پڑھی۔ پانچ نمازوں کا یہ حسین اجتماع سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری امت کی خصوصیت ہے۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ نماز عشاء تم سے پہلے کسی امت نے نہ پڑھی۔ ہوسکتا ہے کہ بعض حضرات انبیاء کرام نے پڑھی ہو کہ انکی امتوں پر فرض نہ ہو جیسے نماز تہجد سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پر فرض تھی امت پر فرض نہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ نماز فجر سیدنا حضرت آدم علیہ السلام نے پڑھی جب توبہ قبول ہوئی۔ نماز ظہر سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پڑھی جب سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا فدیہ دنبہ آیا۔ عصر کی نماز سیدنا حضرت عزیر علیہ السلام نے پڑھی جب سو برس کے بعد آپ دوبارہ زندہ ہوئے۔ نماز مغرب سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام نے پڑھی اپنی توبہ قبول ہونے پر۔ یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی پڑھی جب آگ لینے کوہ طور پر گئے اور بخیر وعافیت نبوت سے سرفراز واپس آئے اور اپنی اہلیہ صاحبہ کو بخیر وعافیت پایا کہ بچے کی ولادت ہوچکی ہے۔ ان دودنوں میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے جبریل امین کے ساتھ جو نمازیں ادا فرمائیں ان میں حضرات صحابۂ کرام شریک نہ تھے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ خود نماز پڑھ کر حضرات صحابۂ کرام کو اسی کے مطابق نماز ادا کرنے کا حکم صادر فرماتے تھے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ بطور نفل حضرت جبریل کے ساتھ پڑھتے رہے اور بعد میں حضرات صحابۂ کرام کو پڑھاتے رہے۔ شب معراج واپسی پر نماز فجر نہ پڑھی گئی اور نہ اسکی قضا کی گئی کیونکہ قانون بیان کئے جانے سے پہلے قابل عمل نہیں ہوتا۔ شب معراج نماز فرض ہوئی اور اسی کے دن کو پہلی نماز، نماز ظہر ادا کیگئی گویا کہ ایک دن چار نمازیں ہوئیں اور پھر پانچ نمازیں ہوگئیں جو اُس وقت سے ابتک جاری ہیں۔ بعض لوگ یہود ونصاریٰ کے ایماء پر تین وقت کا راگ الاپتے ہیں کہ نمازیں صرف تین وقت کی قرآن کریم سے ثابت ہیں۔ قرآن کریم کو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور پیارے صحابہ نے زیادہ سمجھا کہ آج کے ان یہود ونصاریٰ کے ایجنٹوں نے زیادہ سمجھا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اور تمام صحابہ نے پانچ نمازیں ادا فرمائیں اور پھر انکو انگلیوں پر گنایا بھی۔ اس اہتمام کے بعد بھی یہ رٹ لگانا کہ قرآن کریم سے صرف تین نمازوں کا ثبوت ہے یہ کھلی بے ایمانی ہے۔ قرآن کریم سے بھی پانچ ہی نمازوں کا ثبوت ہے۔

(۵۹۸) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ موسم گرما میں اگر ظہر کی نماز جلد ادا فرماتے تو اس وقت ادا فرماتے کہ درمیانی انسان کا سایہ تین قدم ہوجاتا اور اگر نماز ظہر دیر سے ادا فرماتے تو انسانی قد کا سایہ پانچ قدم ہوجاتا۔ اور اگر موسم سرما میں نماز ظہر جلدی ادا فرماتے تو پانچ قدم سائے پر اور اگر دیر میں ادا فرماتے تو سات قدم

سَجَدْنَا عَلٰی ثِیَابِنَا اِتِّقَاءَ الْحَرِّ. (رواہ البخاری والمسلم)

تو سجدہ کرتے ہم اپنے کپڑوں پر گرمی سے بچنے کیلئے۔

(۶۰۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوۃِ وَفِیْ رِوَایَۃِ الْبُخَارِی

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب شدت کی ہو گرمی تو نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو اور بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ بِالظُّھْرِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ وَاشْتَکَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّھَا فَقَالَتْ رَبِّ

حضرت ابوسعید سے مروی کہ ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھڑک سے ہے اور شکایت کی آگ نے اپنے مالک سے اے میرے مالک

اَکَلَ بَعْضِیْ بَعْضاً فَاَذِنَ لَھَا بِنَفَسَیْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَاءِ وَ نَفَسٍ فِی الصَّیْفِ اَشَدَّ مَا تَجِدُوْنَ

کھالیا میرے بعض نے بعض کو تو اجازت دی اس کو دو سانس لینے کی، ایک سانس جاڑوں میں اور ایک سانس گرمیوں میں، یہ تیز گرمی ہے جو تم پاتے ہو

مِنَ الْحَرِّ وَاَشَدَّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْھَرِیْرِ وَفِیْ رِوَایَۃِ الْبُخَارِیْ فَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ

گرمی میں اور یہ تیز ٹھنڈک ہے جسے تم پاتے ہو سردی میں اور بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے کہ جو پاتے ہو تم تیز گرمی

فَمِنْ سَمُوْمِھَا وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْھَرِیْھَا. (رواہ البخاری)

یہ دوزخ کے گرم سانس سے ہے اور جو تم تیز ٹھنڈ پاتے ہو یہ اس کی ٹھنڈی سانس سے ہے۔

(۶۰۱) حدیث شریف: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُصَلِّی الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَۃٌ فَیَذْھَبُ الذَّاھِبُ الْعَوَالِیْ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ نماز عصر ادا فرماتے تھے اور سورج بلند و صاف ہوتا تھا کہ چلا جاتا جانے والا عوالی کی طرف

فَیَأْتِیْھِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَۃٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِیْ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ عَلٰی اَرْبَعَۃِ اَمْیَالٍ اَوْ نَحْوِہٖ. (رواہ البخاری والمسلم)

تو پہونچ جاتا ساکنان عوالی کے پاس اور سورج بلند ہوتا حالانکہ بعض عوالی مدینے شریف سے چار میل پر تھے یا اس کے مثل۔

(۶۰۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تِلْکَ صَلٰوۃُ الْمُنَافِقِ یَجْلِسُ یَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰی اِذَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے یہ منافق کی نماز ہے بیٹھا رہے انتظار کرتا رہے سورج کا کہ جس وقت

रोक दिया इस सख्त इस्तेहाजा ने मुझको नमाज से और रोजे से, फरमाया प्यारे नबी ने तजवीज़ फरमाता हूँ तुम्हारे लिये गद्दी रुई की इसलिये कि वो जज्ब कर लेगी खून को, हजरते हुमना ने कहा वो इससे ज्यादा है फ़रमाया तो लंगोट बांध लो! हज़रते हुमना ने कहा वो इससे ज्यादा है, तब फ़रमाया कि कपडा रख लो, हज़रते हुमना ने कहा वो इससे भी ज्यादा है, बस बरसाती ही रहती हूँ बारिश की तरह, तब फ़रमाया प्यारे नबी ने कि हुक्म फरमाता हूँ तुमको दो कामों का उनमें से जिनको चाहो किफायत करेगा तुमको दूसरे से और अगर कुदरत रखो तुम दोनें पर तो तुम जानो, फ़रमाया प्यारे नबी ने हज़रते हुमना से कि एक लात है शैतान की लातों में से तुम हैज़ शुमार कर लिया करो छः दिन या सात दिन अल्लाह तआला के इल्म पाक में, फिर गुस्ल कर लिया करो यहाँ तक कि जब तुम देख लो बेशक तुम खूब पाक हो गयी और साफ हो गयी तो नमाज़ पढ़ा करो तेइस रातों में या चौबीस रातों में और उनके दिनें में रोज़ा रखा करो बेशक ये काफ़ी होगा तुमको, ऐसा ही किया करो हर महीने जैसा कि हैज़ वाली होती हैं औरतें और जैसा कि पाक होती है औरतें अपने हैज़ से और अपने तोहर के वक्तों में और अगर तुम कुदरत रखो इस पर कि मुअख्खर कर दो जुहर को और जल्दी करो असर में तो एक गुस्ल कर लिया करो और जमा कर लो दो नमाज़े ज़ोहर व असर और तुम अगर मुअख्खर करो मग़्रिब को और जल्दी करो इशा में तो गुस्ल कर लिया करो दो नमाज़ों के दरमियान तो ऐसा कर लिया करो और गुस्ल कर लिया करो फज्र के वक्त तो ऐसा कर लिया

سائے پر۔ کیونکہ موسم گرما کے مقابلے موسم سرما میں سایۂ اصلی دراز ہوتا ہے اور یہ انداز ملک عرب کے لحاظ سے ہے دوسرے ممالک میں یہ ضابطہ جاری نہ ہوگا کیونکہ کسی جگہ کا جس قدر عرض البلد زیادہ ہوگا اسی قدر سایہ بھی دراز ہوگا۔ سیدنا حضرت امام اعظم نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نماز مغرب میں ہمیشہ اور نماز ظہر موسم سرما میں جلدی پڑھنا مستحب ہے کہ وقت داخل ہوتے ہی نماز ظہر شروع کردیجائے۔ اور انکے علاوہ باقی نمازیں کچھ تاخیر سے پڑھنا مستحب ہیں۔

(۵۹۹) یہ گرمی فرش کی ہوتی نہ کہ وقت کی کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ظہر کو ٹھنڈا کر کے نماز ادا فرماتے تھے۔ مگر سورج کی وجہ سے فرش تپا ہوتا تھا۔ نماز میں ضرورتاً اپنے پہنے ہوئے کپڑے پر سجدہ کرسکتا ہے۔ یہی سیدنا حضور امام اعظم کا فرمان عالیشان ہے۔

(۶۰۰) اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ موسم سرما میں نماز ظہر دوپہری میں ادا فرماتے تھے۔ موسم گرما میں ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھنے کا تاکیدی حکم فرمایا ہے۔ موسم گرما میں نماز ظہر میں تاخیر مستحب نہ صرف یہ کہ مستحب ہے بلکہ سنت ہے۔ ظہر کا وقت دو مثل سائے تک رہتا ہے کیونکہ ایک مثل سائے تک تو ہر جگہ خصوصاً ملک عرب میں بہت ہی تپش رہتی ہے۔ بخاری شریف، ابوداؤد شریف، بیہقی شریف، طحاوی شریف نے سیدنا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ایک سفر مبارک میں نماز ظہر اس وقت ادا فرمائی جبکہ ٹیلوں کا سایہ پڑ گیا اور ٹیلے کا سایہ ایک مثل کے بعد ہی پڑتا ہے۔ گرمی آفتاب سے بھی ہوتی ہے اور دوزخ کی بھڑک سے بھی۔ جہاں دوزخ کی بھڑک کی توجہ زیادہ ہوگی وہاں گرمی ہوگی اور جہاں توجہ کم ہوگی وہاں سردی ہوگی۔ دوزخ جب اوپر کو سانس لیتا ہے تو عموماً سردی ہوتی ہے اور جب نیچے کو سانس چھوڑتا ہے تو عموماً گرمی کی شدت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں زندگی اور شعور رکھا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور بے شک بعض پتھر ہیں کہ نکلتی ہیں ان سے نہریں اور بیشک بعض ان میں سے جب پھٹ جاتے ہیں تو نکلتا ہے اس سے پانی اور بے شک بعض ان میں سے وہ جو نیچے آجاتا ہے اللہ کے خوف سے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۳۶) یعنی بعض پتھر اللہ تعالیٰ سے خائف ہوکر گر جاتے ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) نہیں روئے ان پر آسمان اور زمین (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۲۲۶) یعنی کفار کے مرنے پر آسمان وزمین نہیں روتے البتہ مسلمان کے مرنے پر آسمان وزمین روتے ہیں۔

(۶۰۱) "عالی" مشہور مکانات جو اطراف مدینہ مین واقع تھے۔ گویا کہ غروب آفتاب سے ۵۰ منٹ پہلے نماز عصر پڑھ کر اتنی دور بے تکلف چلا جاسکتا ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عُمال کو والا نامہ تحریر فرمایا کہ حضرات صحابۂ کرام نماز عصر دیر سے پڑھتے تھے اور سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت نماز عصر پڑھتے تھے جب دھوپ اونچے پہاڑ پر نظر آتی تھی۔

(۶۰۲) دنیوی کاروبار میں پھنس کر نماز عصر کو اتنی دیر سے پڑھنا کہ سورج پیلا پڑ جائے یہ منافقوں کی علامت ہے کیونکہ منافقین کا مقصد نماز کے مستحب اوقات میں ادا کرنا نہیں بلکہ تلوار سے بچنا ہے اور منافقوں کو ثواب سے کوئی غرض نہیں ہے اور مومنوں کو ثواب سے غرض ہے لہٰذا منافقوں کی مخالفت کرنا مومنوں پر لازمی ہے۔ غروب آفتاب سے بیس منٹ پہلے عصر کا وقت مستحب ہے لہٰذا مستحب وقت میں مومنوں کو نماز پڑھنا چاہئے۔ رکوع و سجود میں خصوصاً اور تمام ارکان نماز عموماً پورے اطمنان ووقار سے ادا کرنا چاہئے مرغ کی سی چونچیں نہ مارے کہ جیسے مرغ دانے پر جلدی جلدی چونچے مارتا ہے۔ اس کھٹا پٹ میں ذکر الٰہی کا موقع بھی تو کم ملیگا تسبیحات بھی مختصر پڑھیگا۔

(۶۰۳) نماز عصر جسکی فوت ہوجائے تو اسے ناقابل تلافی نقصان پہنچا گویا کہ اسکے اہل وعیال اور مال واسباب تباہ و برباد ہوگئے یا ناقص ہوگئے۔ نماز عصر کے فوت ہونے سے ایسے ہی ڈرے جیسے اہل وعیال مال واسباب کے فنا ہونے سے ڈرتا ہے بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ ڈرنا چاہئے۔

(۶۰۴) اس حدیث شریف میں دنیاوی کام مراد ہیں جن کی وجہ اس نے نماز عصر چھوڑی ہے۔ ضبطی سے مراد اس عمل کی برکت ختم ہونا ہے۔ یا پھر یہ معنیٰ ہیں کہ جو عصر کی نماز چھوڑنے کا عادی

اِصۡفَرَّتۡ وَكَانَتۡ بَيۡنَ قَرۡنَیِ الشَّيۡطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرۡبَعاً لَا يَذۡكُرُ اللّٰهَ فِيۡهَا اِلَّا قَلِيۡلًا۔ (رواہ مسلم)

پیلا پڑ جائے اور ہو جائے شیطان کے دو سینگوں کے درمیان تو کھڑا ہو چار چونچیں مارلے، تو نہیں ذکر کرے گا اس میں مگر تھوڑا۔

(۶۰۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلَّذِیۡ يَفُوۡتُهٗ صَلٰوةُ الۡعَصۡرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهۡلُهٗ وَمَالُهٗ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ فوت ہوگئی جس کی نماز عصر تو گویا کہ لٹ گیا اس کا گھر بار اور مال اس کا۔

(۶۰۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنۡ تَرَكَ صَلٰوةَ الۡعَصۡرِ فَقَدۡ حَبِطَ عَمَلُهٗ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے چھوڑا نماز عصر کو تو ضبط ہوگئے اس کے اعمال۔

(۶۰۵) حدیث شریف: عَنۡ رَافِعِ بۡنِ خَدِيۡجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّی الۡمَغۡرِبَ مَعَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: سیدنا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا ہم نماز پڑھتے تھے پیارے رسول اللہ ﷺ کیساتھ

فَيَنۡصَرِفُ اَحَدُنَا وَاِنَّهٗ لَيُبۡصِرُ مَوَاقِعَ نَبۡلِهٖ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

تو لوٹتا ہم میں کا ہر ایک اس وقت جب دیکھتا وہ اپنے تیر گرنے کی جگہ کو۔

(۶۰۶) حدیث شریف: كَانُوۡا يُصَلُّوۡنَ الۡعَتَمَةَ فِيۡمَا بَيۡنَ اَنۡ يَغِيۡبَ الشَّفَقُ اِلٰی ثُلُثِ اللَّيۡلِ الۡاَوَّلِ (رواہ البخاری)

ترجمہ: نماز پڑھتے تھے حضرات صحابۂ کرام عشاء کی اس کے درمیان میں یہ کہ غائب ہو جاتی شفق تہائی رات اول تک۔

(۶۰۷) حدیث شریف: اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَزَيۡدَ بۡنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ اور سیدنا حضرت زید بن ثابت دونوں نے سحری تناول فرمائی پھر جب دونوں حضرات فارغ ہوئے

مِنۡ سُحُوۡرِهِمَا قَامَ نَبِیُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَی الصَّلٰوةِ فَصَلّٰی قُلۡنَا لِاَنَسٍ كَمۡ كَانَ بَيۡنَ فَرَاغِهِمَا مِنۡ سُحُوۡرِهِمَا

اپنی اپنی سحریوں سے تو اٹھ کھڑے ہوئے پیارے نبی نماز کی طرف تو نماز ادا فرمائی، تو ہم نے کہا حضرت انس سے کہ کتنا تھا فاصلہ اپنی اپنی سحریوں سے فراغت

وَدُخُوۡلِهِمَا فِی الصَّلٰوةِ قَالَ قَدۡرَ مَا يَقۡرَءُ الرَّجُلُ خَمۡسِيۡنَ اٰيَةً۔ (رواہ البخاری)

اور دونوں کی نماز میں مشغولیت کے درمیان؟ فرمایا حضرت انس نے بقدر اس کے کہ پڑھے کوئی شخص پچاس آیات کریمہ۔

करो और रोज़ा रखो अगर कुदरत रखो इस पर. फरमाया प्यारे रसूल ने ये ज्यादा पसंदीदा है मुझे दोनें कामों में।

579 हदीस शरीफ़:– हजरते असमा बिन्त उमैस से मरवी उन्होंने फरमाया कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! बेशक हज़रते फातेमा बिन्त अबू जहश हैज़ मे मुब्तेला है इतनी इतनी मुद्दत से कि नमाज न पढ़ सकें, तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने 'सुब्हान अल्लाह' बेशक ये शैतान की तरफ़ से है चाहिये कि वो लगन में बैठ जाया करे फिर जब देख लिया करे जर्दी पानी पर तो चाहिऐ कि गुस्ल करे जोहर के लिये और असर के लिये एक गुस्ल, और फिर गुस्ल करे मग्रिब व इशा के लिये एक गुस्ल, और फिर गुस्ल करे फज्र के लिये एक गुस्ल और वुजू करे उनके दरमियान में।

(25) नमाज़ का बाब

580 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने पांच नमाज़ें और जुमे से जुमे तक और रमजान से रमज़ान तक मिटाने वाली हैं गुनाहो को जो उनके दरमियान में हैं जब कि बचा रहे कबीरा गुनहों से।

581 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने क्या राय है तुम्हारी अगर बेशक एक नहर हो तुम में से किसी के दरवाज़े पर कि नहाता है उसमें हर रोज़ पांच मर्तबा तो क्या बाकी रहेगा उसके मैल कुचैल में से कुछ भी? हजराते सहाबाने अर्ज़ किया नहीं बाकी रहेगा उसके मैल कुचैल में से कुछ भी! फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने तो ऐसी ही मिसाल है नमाज़ों की कि मिटाता है अल्लाह तआला उनके ज़रिये खताओं को।

ہو جائے اسکے لئے اندیشۂ کفر ہے کہ وہ کافر ہو کر مرے کہ اس سے اسکے اعمال ضبط ہو جائیں۔ نماز عصر کا چھوڑنا کفر وارتداد نہیں ہے بلکہ گناہ کبیرہ ہے اور یہ حکم برائے تہدید ہے کہ اس دن اسکے اعمال سے کمال باطل ہو جاتا ہے۔

(۶۰۵) نماز مغرب ادا کر لینے کے بعد بھی اتنا اجالا ہوتا کہ کمان سے پھینکا ہوا تیر جہاں جا کر گرتا نظر آ جاتا۔ اس حدیث شریف سے یہ ثابت ہوا کہ مغرب اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے۔ اس پر تمام حضرات علماء کرام کا اتفاق ہے۔

(۶۰۶) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے عشاء کی نماز کو ''عتمہ'' کہنے سے منع فرمایا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ ممانعت کی حدیث شریف نہ پہنچی ہو۔ شفق غائب ہونے سے تہائی رات تک وقت مختار ہے اور صبح سے پہلے تک وقت جواز ہے۔ حضرات صحابۂ کرام اگر عشاء کی نماز جلد پڑھتے تو شفق غائب ہونے کے بعد پڑھتے کہ اس سے وقت عشاء شروع ہی نہیں ہوتا اور اگر دیر میں پڑھتے تو تہائی رات میں پڑھتے کہ اسکے بعد عشاء کا مستحب وقت نہیں ہے۔ حضرات صحابۂ کرام کا یہ عمل سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو دیکھکر یا سنکر ہوسکتا ہے۔

(۶۰۷) رمضان مبارک میں سحری کا وقت ختم ہونے کے بعد عام طور پر اسکے بعد ہی نماز فجر پڑھ لی جاتی ہے غالبًا یہ اسی حدیث پاک سے مستفاد ہے کیونکہ اگر سحری کھا کر سو جایا جائے تو پھر فجر کی نماز کیلئے وقت پر اٹھنا ایک مسئلہ بن جاتا ہے اسی لئے حضرات علماء کرام نے رمضان مبارک میں فجر کی نماز اول وقت میں ادا کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے جبکہ مستحب یہی ہے کہ فجر کو خوب اُجالے میں پڑھا جائے۔ تخت والی مسجد مرکز اہل سنت جامعہ قدیریہ محلہ کسرول مرادآباد شریف میں سحری کا وقت ختم ہو جانے کے ۶ ر منٹ بعد اذان کہی جاتی ہے اور اذان سے چھ منٹ بعد تثویب (صلوٰۃ) کہی جاتی ہے اور تثویب کے چھ منٹ بعد نماز فجر ادا کیجاتی ہے۔ رمضان مبارک میں نماز فجر اول وقت میں پڑھنے سے مسجد میں نمازی کھچا کچھ ہوتے ہیں اور تجربہ یہ ہے کہ رمضان مبارک میں فجر کی نماز اُجیالے میں پڑھنے سے نمازیوں کی تعداد میں خاصی کمی آجاتی ہے اور لوگ سوئے رہ جاتے ہیں۔ سحری کے وقت میں بڑی احتیاط چاہئے اٹکل پچو کام نہیں کرنا چاہئے سحری میں تاخیر مستحب ہے مگر ایسا بھی نہ ہو کہ سحری کا وقت ختم ہو کر وقت فجر شروع ہو جائے۔

(۶۰۸) یہ حدیث شریف واضح انداز میں علم غیب نبوی کے خطبے پڑھ رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو علوم غیبیہ عطا فرمائے ہیں کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اس حدیث شریف میں دو غیبی باتوں کی خبریں عطا فرمائیں۔ ایک تو یہ کہ حضرت ابوذر صحابی کی عمر بہت زیادہ ہوگی دوسرے یہ کہ آئندہ زمانے میں لاپرواہ حکام مسلط ہونگے گویا کہ حضرات خلفائے راشدین کے زمانے کے بعد بھی تم زندہ رہوگے اور ظالم و لاپرواہ حکام کا زمانہ پاؤ گے کہ وہ نمازوں کو بھی ان کے مستحب اوقات میں ادا نہ کر پائیں گے جیسے یزید پلید اینڈ کمپنی۔ شعر:

مرحبا مرحبا علم خیر البشر
ہر خبر کی ہے خیر البشر کو خبر (انتخاب قدیری)

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اس حدیث پاک نے بہت سے مسائل بھی بیان فرما دئے (۱) جماعت کے لالچ میں نماز وقت مستحب سے نہ ہٹائی جائے بلکہ اکیلے ہی پڑھ لیجائے (۲) اگر ظالم بد عمل حاکم صحیح وقت پر جماعت نہ ہونے دے تو مسجد میں یا گھر میں یا کسی بھی مناسب مقام پر اپنی نماز علیحدہ پڑھ لے جیسا کہ آج کل حرمین طیبین میں نجدی حکام کی وجہ سے حجاج کرام کو معاملہ پیش آتا ہے (۳) اگر ظالم حاکم کے سامنے کلمۂ حق مجبوراً نہ کہہ سکے تو گناہگار نہیں (۴) اکیلے نماز فرض سے فارغ ہو جانے کے بعد اگر جماعت کی نماز ملے تو بہ نیت نفل اس میں شریک ہو جائے مگر یہ حکم صرف نماز ظہر نماز عشاء کیلئے ہے کیوں کہ نماز فجر، نماز عصر کے بعد نفل نماز مکروہ ہے اور مغرب کی تین رکعتیں ہوتی ہیں اور شرع شریف میں نفل کی تین رکعت نماز ثابت نہیں ہے (۵) اگر ظالم حاکم کے ساتھ نماز نہ پڑھنے میں ایذا و تکلیف پہونچنے کا خطرہ و اندیشہ ہو تو مجبوراً انکے پیچھے نماز پڑھ لے مگر بعد میں اپنی نماز لوٹائے جیسا کہ آج کل حرمین شریفین میں اہل سنت و جماعت کو معاملہ درپیش ہے۔ سنیوں کو نجدی امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھنا چاہئے اگر نجدی حکمراں ظلم و بربیت کا

(۶۰۸) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَیْفَ اَنْتَ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابوذر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کیسا حال ہوگا تمہارا

اِذَا کَانَتْ عَلَیْکَ اُمَرَآءُ یُمِیْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ اَوْ یُؤَخِّرُوْنَ عَنْ وَقْتِھَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ قَالَ

جس وقت مسلط ہوں گے تم پر ایسے حکام کہ مؤخر کریں گے نماز کو اسکے وقت سے، تو میں نے کہا کیا حکم فرماتے ہیں آپ مجھ کو؟ فرمایا پیارے رسول نے

صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا فَاِنْ اَدْرَکْتَھَا مَعَھُمْ فَصَلِّ فَاِنَّھَا لَکَ نَافِلَۃٌ۔ (رواہ مسلم)

نماز پڑھو نماز کے وقت میں، پھر اگر پالو امراء کیساتھ بھی نماز کو تو نماز پڑھ لو اسلئے کہ یہ تمہاری لئے نفل نماز ہوگی۔

(۶۰۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً اَوْ نَامَ عَنْھَا فَکَفَّارَتُھَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو شخص بھول گیا نماز کو یا سوگیا اس سے غافل ہوکر تو اس کا کفارہ

اَنْ یُّصَلِّیَھَا اِذَا ذَکَرَھَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَاکَفَّارَۃَ لَھَا اِلَّا ذٰلِکَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

یہ ہے کہ پڑھ لے اس نماز کو جب یاد آئے یہ نماز، اور ایک روایت میں ہے کہ نہیں ہے اس کا کوئی کفارہ سوائے اسکے (کہ جب یاد آئے پڑھ لے)

(۶۱۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ فِی الْیَقْظَۃِ فَاِذَا نَسِیَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے سوجانے میں کچھ قصور نہیں ہے، بس قصور جاگنے میں ہے، تو جب بھول جائے

اَحَدُکُمْ صَلٰوۃً اَوْنَامَ عَنْھَا فَلْیُصَلِّھَا اِذَا ذَکَرَھَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔ (رواہ مسلم)

کوئی تم میں کا نماز کو یا غافل ہوکر سوجائے اس سے تو چاہیئے کہ پڑھ لے نماز کو جب یاد آئے نماز اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اور قائم رکھئے نماز میری یاد کیلئے

(۶۱۱) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ یَاعَلِیُّ ثَلٰثٌ لَاتُؤَخِّرْھَا الصَّلٰوۃُ اِذَا اَتَتْ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا اے علی! تین چیزوں میں دیر نہ کرو، نماز کہ جب اس کا وقت آجائے

وَالْجَنَازَۃُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَیِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَھَا کُفُوًا۔ (رواہ الترمذی)

، جنازہ جس وقت تیار ہوجائے اور بے شوہر والی کو جب مل جائے اس کا کفو۔

---

582 हदीस शरीफः– एक मर्द ने किसी औरत का बोसा ले लिया फिर वो हाज़िर हुआ प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमत में तो उसने बताया ये वाक्या तो नजिल फरमाई अल्लाह तआला ने यह आयते करीमा "और कायम रखें आप नमाज दोनो किनारों में दिन के और हिस्सों में रात के, बेशक नेकियां दूर कर देती हैं बुराईयो को, यह नसीहत है नसीहत मानने वालों के लिये" तो उस मर्द ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! यह सिर्फ मेरे लिये है तो फरमाया प्यारे नबी ने ये मेरी तमाम उम्मत के लिये है।

583 हदीस शरीफः– हाज़िर हुऐ एक शख्स तो उन्होंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! बेशक मैं पहुँच गया हूँ हद को तो कायम फरमाइये मेरे बारे में अल्लाह की किताब, फरमाया रावी ने नहीं दरयाफ्त फरमाया उसके बारे में उनसे और हाजिर हो गई नमाज तो नमाज़ पढ़ी उस शख्स ने प्यारे रसूल के साथ फिर जब पूरी फरमा ली प्यारे नबी ने नमाज़ तो खड़ा हो गया वो शख्स तो अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह मैंने हद पा ली तो कायम फरमा दें मेरे बारे में अल्लाह की किताब, फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने क्या नहीं पढ़ी है तुमने नमाज़ हमारे साथ? अर्ज़ किया उन्होंने हाँ! फरमाया प्यारे रसूल ने तो बेशक अल्लाह ने बख्श दिया तुम्हारा गुनह या तुम्हारी हद।

584 हदीस शरीफः– हज़रते इब्ने मसऊद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने पूछा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से आमाल में कौन ज्यादा प्यारा है अल्लाह तआला को? फ़रमाया प्यारे नबी ने नमाज़

ننگا ناچ ناچیں تو ہاتھ باندھ کر یوں ہی کھڑے ہو کر انکے ساتھ اٹھک بیٹھک کر لیں اور بعد میں اپنی نماز ادا کریں (۶) نماز نفل پڑھنے والے کی نماز فرض نماز پڑھانے والے امام کی اقتداء میں ہو جائیگی اور نفل ہی ہوگی (۷) اگر شاہ کا مقرر کردہ امام بد مذہب ہو اور سنی مسلمان انکی جماعت کے وقت وہاں پھنس جائے تو معذوری کی حالت میں یہاں بھی وہی کرے کہ محض ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جائے اور اٹھک بیٹھک کرے پھر بعد میں اپنی نماز ادا کرے۔

(۶۰۹) یوں ہی لیٹ گیا تھا سونے کا ارادہ نہ تھا کہ آنکھ لگ گئی اور نماز کا وقت گزر جانے پر آنکھ کھلی تو یہ معذور ہے لیکن جان بوجھ کر بغیر نماز پڑھے سو گیا یا پھر رات کو بلا عذر شرعی دیر سے سویا جس سے فجر کے وقت آنکھ نہ کھلی تو گنہگار ہے۔ اللہ تعالیٰ نیت و ارادے کو خوب جانتا ہے اسی لئے بعد نماز عشاء جلد سو جانے کا حکم ہے۔ اس حدیث شریف سے کسی بے نمازی کو عشاء کی نماز نہ پڑھنے کا لائسنس نہیں ملیگا کہ وہ نماز سے لاپرواہی برتے۔ روزہ چھوٹ جانے میں کبھی کفارہ بھی پڑ جاتا ہے اور کبھی ارکان حج کے چھوٹ جانے پر کفارہ لازم آتا ہے مگر نماز کے چھوٹ جانے پر کفارہ نہیں بلکہ قضا پڑھنی ہوگی۔ جب چھوٹی ہوئی نماز یاد آئے تو فوراً قضا نماز ادا کرے دیر نہ لگائے اب دیر لگانا گناہ ہے کیوں کہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ شعر:

اٹھو مومنو! خواب غفلت سے جاگو
بہت وقت گزرا تمہیں سوتے سوتے (یا نبی)

یہی حال تمام عبادات کا ہے کہ اگر کوئی عبادت چھوٹ جائے تو اسکی ادائیگی میں اب مزید تاخیر نہ کیجائے یاد آتے ہی فوراً ادا کیجائے۔ اگر چھوٹی ہوئی نماز قطعاً یاد ہی نہ آئے تو پھر آدمی گناہگار بھی نہیں ہے۔ چھوٹی ہوئی نماز صرف جاگنے سے اسکی قضا واجب نہیں ہوتی بلکہ جاگنے کے بعد یاد آنے پر قضا واجب ہوتی ہے۔

(۶۱۰) اگر اتفاقاً نماز کے وقت آنکھ نہ کھلے اور نماز قضا ہو جائے تو گناہ نہیں ہے گناہ اس صورت میں ہے کہ انسان جاگتا رہے اور جان بوجھ کر نماز قضا کر دے۔ اگر وقت پر آنکھ نہ کھلنا اپنے قصور اور اپنی کوتاہی کی وجہ سے ہے تو گناہ ہے جیسے رات کو دیر تک گپیں جھاڑنا یا کھیل تماشے میں لگ جانا یا جیسے آج کل ٹی.وی. دیکھنے کی بیماری اور پھر دن چڑھے آنکھ کھلے یہ یقیناً جرم و گناہ ہے۔ اگر کسی دینی کام میں مصروفیت کی وجہ سے جاگا دیر سے سویا پھر آنکھ دن چڑھے کھلی تو فوراً نماز پڑھ لے گناہگار نہیں اور نماز اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے کیلئے ہے اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے والا کبھی نماز کو نہیں بھول سکتا اور نماز کی پابندی کرنے والا کبھی اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں ہو سکتا۔

(۶۱۱) جب نماز کا وقت مستحب آ جائے تو نماز میں دیر نہ لگائی جائے۔ فجر کا مستحب وقت خوب روشن کر کے پڑھنا ہے۔ ظہر کی نماز موسم سرما میں شروع وقت ہی میں اور موسم گرما میں تاخیر سے مستحب ہے۔ عصر و مغرب میں اول وقت مستحب ہے اور عشاء میں تاخیر مستحب ہے۔ ''بے شوہر والی'' کنواری بھی ہو سکتی ہے اور بیوہ بھی مطلقہ ہو یا رانڈ جب اسے کفو یعنی برابری والا شوہر مل جائے تو پھر بلا وجہ شرعی اسکے نکاح میں دیر نہ لگاؤ کیونکہ دیر لگانے میں بہت سے فتنے پوشیدہ ہیں۔ مسئلہ کفو یہ ہے کہ شوہر اور بیوی میں برابری ہو۔ شوہر بیوی سے چھ چیزوں میں اتنا کم نہ ہو کہ اس سے نکاح کرنا عورت کے اولیاء کیلئے باعث ننگ و عار ہو۔ برابری صرف مرد کی طرف سے معتبر ہے۔ عورت اگر کم درجے کی بھی ہو تو اس کا اعتبار نہیں ہے۔ وہ چھ چیزیں یہ ہیں (۱) نسب (۲) اسلام (۳) حرفت (۴) حریت (۵) دیانت (۶) مال۔ جن لوگوں کے پیشے ذلیل سمجھے جاتے ہیں وہ اچھے پیشے والوں کے برابر نہیں ہیں مثلاً ایک پٹھان جوتے بناتا ہے یا جوتے گانٹھتا ہے اور ایک انصاری جوتے کی دوکان پر بنے بنائے جوتے بیچتا ہے جوتوں کا کاروبار کرتا ہے تو یہ جوتا بنانے والا فنکار و مزدور جوتا بیچنے والے تاجر کے برابر نہیں ہے۔ بعض جاہلوں نے اس مسئلہ کفو کو برادری واد اور قوم پرستی کا رنگ دے دیا اور مسلمانوں میں رزیل و شریف دو قومیں بنا ڈالیں اور لکھ مارا کہ مسلمانوں میں چار قومیں ہی عرف عام میں شریف شمار کیجاتی ہیں (۱) سیّد (۲) مغل و بیگ (۳) خان (۴) شیخ یعنی حضرات صحابۂ کرام کی اولاد۔ اور باقی تمام اقوام مسلمین کو رزیل قرار دیدیا جبکہ مذکورہ چار قومیں صرف دس فیصد ہوں گی اور باقی مسلم اقوام نوے فیصد ہونگی تو مسلمانوں کی غالب اکثریت رزیلوں

(٦١٢) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوۃِ رِضْوَانُ اللّٰہِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول وقت نماز کا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہے

وَالْوَقْتُ الْآخِرُ عَفْوُ اللّٰہِ۔ (رواہ الترمذی)

اور اخیر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے معافی ہے۔

(٦١٣) حدیث شریف: سُئِلَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ وَقَالَ الصلوٰۃ لاول وقتھا۔ (رواہ احمد)

ترجمہ: سوال کیا گیا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا عمل زیادہ فضیلت والا ہے؟ فرمایا پیارے نبی نے نماز اسکے اول وقت میں

(٦١٤) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَزَالُ اُمَّتِیْ بِخَیْرٍ اَوْ قَالَ عَلَی الْفِطْرَۃِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہے گی میری امت بھلائی پر یا دین فطرت پر

مَالَمْ یُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ اِلٰی اَنْ تَشْتَبِکَ النُّجُوْمُ۔ (رواہ ابوداؤد)

جب نہ مؤخر کریں مغرب کو اس وقت تک کہ تارے گھنے پڑ جائیں۔

(٦١٥) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُھُمْ اَنْ یُّؤَخِّرُوا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ گراں جانتا میں اپنی امت پر تو حکم فرماتا میں ان کو یہ کہ مؤخر کریں

الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْ نِصْفِہٖ۔ (رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ)

عشاء کی نماز کو تہائی رات تک یا آدھی رات تک۔

(٦١٦) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَعْتِمُوْا بِھٰذِہِ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّکُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِھَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عشاء کی نماز کو دیر سے پڑھا کرو کیونکہ تم فضیلت دئے گئے ہو نماز عشاء کی وجہ سے

عَلٰی سَائِرِ الْاُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّھَا اُمَّۃٌ قَبْلَکُمْ۔ (رواہ ابوداؤد)

تمام امتوں پر کہ نہیں پڑھی کسی امت نے نماز عشاء تم سے پہلے۔

उसके वक्त में, मैंने अर्ज किया फिर कौन? फरमाया प्यारे नबी ने माँ–बाप के साथ भलाई करना? मैंने अर्ज किया फिर कौन? फरमाया जिहाद राहे खुदा में। फरमाया इब्ने मसऊद ने कि बयान फ़रमाया प्यारे नबी ने मुझसे इन बातों को अगर मैं ज्यादा पूछता तो ज्यादा जवाबात अता फरमाते मुझे।

585 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बंदे के दरमियान और कुफ़्र के दरमियान नमाज़ का छोड़ देना है।

586 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने पांच नमाज़े हैं कि फ़र्ज़ फ़रमाया उनको अल्लाह तआला ने जो अच्छी तरह करे वुजू उनका और पढ़े उनको उनके वक्त में और पूरा करे रुकू उनका और खुशू उनका तो है उसके लिये अल्लाह तआला के ज़िम्मा ए करम पर वादा ये कि बख्श दे उसको, और जो ऐसा न करे तो नहीं है उसके लिये अल्लाह तआला के ज़िम्मा ए करम पर कोई वादा अगर चाहे तो बख्श दे और अगर चाहे तो अज़ाब दे उसको।

587 हदीस शरीफ़:– फरमया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नमाज़ पढ़ो तुम अपनी पंचगाना और रोज़े रखो अपने महीने के और अदा करो तुम ज़कात अपने मालों की और इताअत करो तुम हुकूमत वालों की अपने, दाखिल हो जाओगे तुम जन्नत में अपने मालिक की।

پر مشتمل ہو جائیگی اور یہ نری جہالت "میر" کا بھوت ہے جبکہ کوئی مسلمان رزیل نہیں اور ہو بھی کیسے سکتا ہے کہ مومن کا سینہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی محبت کا مدینہ ہے۔ شعر:

انوار محمد کا انمول خزینہ ہے

سینے میں مرے دل ہے اور دل میں مدینہ ہے (یا نبی)

مسئلہ: مومن کو رزیل کہنا جائز نہیں خواہ وہ کتنا ہی محتاج و نادار ہو یا کسی نسب کا ہو (تفسیر مدارک شریف، تفسیر خزائن العرفان پ ۱۹ ارکوع ۹) اگر جنازہ وقت مکروہ میں آ جائے تب بھی نماز جنازہ پڑھ لیجائے۔ ممنوع یہ ہے کہ جنازہ تیار ہو اور خواہ مخواہ رکھا رہے اور نماز وقت مکروہ میں پڑھی جائے۔ اسکو حدیث شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ سورج نکلتے وقت، سورج ڈوبتے وقت اور بیچ دوپہر میں نماز نہ پڑھی جائے۔

(۶۱۲) اس حدیث شریف میں اول وقت سے مراد مستحب وقت کا اول ہے اور اخیر وقت سے مراد وقت مکروہ ہے یعنی وقت مستحب شروع ہوتے ہی نماز پڑھ لینا رضائے خدا کا سبب ہے اور وقت مکروہ میں نماز پڑھنا، چاہئے تو یہ تھا کہ گناہ ہو اور نماز مکرو مانی جائے مگر اللہ تعالیٰ نے معافی دیدی کہ اس وقت مکروہ میں نماز پڑھنے پر مواخذہ نہیں کہ اس کے ذمہ سے فرض ادا ہو گیا۔

(۶۱۳) مستحب وقت کے شروع ہوتے ہی نماز پڑھنا افضل ہے۔ افضلیت کے باب میں احادیث کریمہ مختلف ہیں کسی حدیث شریف میں جہاد کو کسی حدیث شریف میں خدمت والدین کو کسی حدیث شریف میں کسی بات کو کسی حدیث شریف میں کسی بات کو۔ اسکا سبب حالات ہوتے ہیں کہ ہنگامی اور جنگی حالات میں جہاد سب سے زیادہ فضیلت والا عمل ہے ایسے ہی دوسرے اعمال کا معاملہ ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے یہ جوابات پوچھنے والوں کے حالات ولحاظ سے عطا فرمائے کسی سے فرمایا کہ تمہارے لئے جہاد افضل ہے کسی سے فرمایا تمہارے لئے خدمت والدین افضل ہے۔ طبیب کا نسخہ مریض کی حالت کے مطابق ہوتا ہے۔ نماز تمام اعمال صالحہ میں مطلقاً افضل ہے۔

(۶۱۴) مغرب میں اتنی تاخیر مکروہ ہے کہ تارے خوب چمکنے لگیں اور گھنے ہو جائیں۔ جہلاء، سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی تعلیم کے خلاف مغرب کی نماز تارے گتھ جانے کے بعد پڑھ کر اپنی رسول دشمنی کا اعلان و اظہار کرتے ہیں۔ شفق سرخی کا نام نہیں بلکہ سرخی کے بعد سفیدی کا نام ہے۔ سفیدی میں وقت مغرب رہتا ہے کیونکہ تاروں کا گھنا پڑنا اور چمکنا سرخی کے وقت نہیں ہوتا بلکہ سفیدی کے وقت ہوتا ہے اس وقت کو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے مغرب کا آخری وقت قرار دیا ہے اور تاخیر مغرب فرمایا قضا نہ فرمایا۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اہل سنت و جماعت خیر و بھلائی پر ہیں اور رہیں گے کیونکہ یہ مغرب جلدی پڑھتے ہیں اور مغرب میں دیر لگانے والے شر پر ہیں اور شرّی ہیں۔ ایک بار سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے نماز مغرب میں تاخیر بھی فرمائی ہے بیان جواز کیلئے۔ فطرت سے مراد دین فطرت یعنی اسلام ہے یا سنت حضرات انبیائے کرام یا اسلام کا دائمی سنت وطریقہ۔

(۶۱۵) اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اگر میں اپنی امت پر گرانی کا خیال نہ فرماتا تو میں نماز عشاء میں اتنی تاخیر کو فرض قرار دیدیتا کہ اس سے پہلے نماز عشاء جائز نہ ہوتی۔ اب یہ تاخیر نماز عشاء میں سنت تو ہے مگر فرض نہیں ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ باذن الٰہی احکام شرعیہ کے مالک و مختار ہیں جو چاہیں فرض فرمائیں اور جسے چاہیں فرض نہ فرمائیں۔ اشعار:

جن کو آپ نے کیا حرام

کام وہ حرام ہو گئے

آپ نے جنھیں کیا حلال

وہ حلال کام ہو گئے (یا نبی)

(۶۱۶) نماز عشاء امت محبوب کو ملی ہے اور یہ امت محبوب کی امتیازی فضیلت ہے۔ نماز عشاء کو دیر سے پڑھنے میں انتظار نماز کا بھی ثواب ملتا ہے۔ نماز پڑھ کر سو جایا کرو کہ دیر سے نماز پڑھو گے تو بعد نماز عشاء فالتو باتوں، گپوں اور جھگڑوں کا موقع بھی نہ ہوگا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری امت تمام امتوں سے افضل و اعلیٰ ہے اس عظمت وفضیلت کی بہت سی وجوہ ہیں ان میں سے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس امت محبوب کو نماز عشاء سے نوازا

(۶۱۷) حدیث شریف: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِر

ترجمہ: سیدنا حضرت نعمان بن بشیر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں خوب جانتا ہوں اس نماز عشاء پچھلی کے وقت کو

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ الثَّالِثَةِ. (رواہ ابوداؤد والدارمی)

کہ پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے عشاء کی تیسری تاریخ کے چاند کے ڈوب جانے پر۔

(۶۱۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روشن کر کے پڑھو نماز فجر کو کیونکہ فجر روشن کر کے پڑھنا بہت ثواب کیلئے ہے۔

(۶۱۹) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم ٹھہرے رہے ایک رات کہ انتظار کر رہے تھے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

صَلٰوةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَخَرَجَ اِلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْ بَعْدَهٗ فَلَا نَدْرِيْ اَشَيْءٌ شَغَلَهٗ

پچھلی عشاء کی نماز کا، تب تشریف لائے پیارے نبی ہمارے پاس کہ گزر گئی تہائی رات یا اسکے بھی بعد کہ ہم نہیں جانتے کہ کس کام نے روک لیا تھا پیارے رسول کو

فِيْ اَهْلِهٖ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ اِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلٰوةً مَا يَنْتَظِرُهَا اَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ

اپنے اہل وعیال میں یا اسکے علاوہ کوئی بات تھی، تو فرمایا جب آئے کہ بیشک تم انتظار کر رہے تھے ایسی نماز کا کہ نہیں انتظار کرتے جسکا اہل دین سوائے تمہارے

وَلَوْلَا اَنْ يَّثْقُلَ عَلٰى اُمَّتِيْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَلّٰى. (رواہ مسلم)

اور اگر نہ گراں ہوتا میری امت پر تو ضرور نماز پڑھایا کرتا انہیں اس وقت، پھر حکم فرمایا پیارے رسول نے مؤذن کو تو اقامت کہی اسنے اور نماز ادا فرمائی

(۶۲۰) حدیث شریف: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ

ترجمہ: سیدنا حضرت جابر ابن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے

نَحْوًا مِّنْ صَلٰوتِكُمْ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلٰوتِكُمْ شَيْئًا وَّكَانَ يُخَفِّفُ الصَّلٰوةَ. (رواہ مسلم)

تمہاری نمازوں کی طرح اور مؤخر فرماتے تھے نماز عشاء کو تمہاری نماز کے بعد کچھ اور نماز ہلکی پڑھتے تھے۔

---

588 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हुक्म दो अपनी औलाद को नमाज़ का जब हों वो सात साल के और मारो उनको तर्क नमाज़ पर जब हों वो दस साल के और अलैहदगी कर दो उनके दरमियान बिस्तरों में।

589 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अहद जो हमारे दरमियान और उन मुनफेकीन के दरमियान है, नमाज़ है, तो जिसने छोड़ दिया नमाज़ को तो वो कुफ़्र से करीब हो गया या काफिराना रविश इख्तेयार की।

590 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ़ ले गये जाड़े के ज़माने में जब पत्ते झड़ रहे थे तो पकड़ लीं प्यारे नबी ने दो टहनियां एक पेड़ की, फ़रमाया प्यारे नबी ने कि ये पत्ते झड़ रहे हैं, हज़रते अबू ज़र ने फ़रमाया कि फिर फ़रमाया प्यारे नबी ने एक अबू ज़र! मैंने अर्ज़ किया हाज़िर हूँ या रसूलुल्लाह! फ़रमाया प्यारे नबी ने बेशक बन्दा ऐ मुस्लिम जब नमाज़ पढ़ता है और नियत करता है नमाज़ पढ़ने से अल्लाह तआला की खुशनूदी की तो झड़ जाते हैं उससे उसके गुनह जैसे कि झड़ गये ये पत्ते इस पेड़ से।

591 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने पढ़ी नमाज़ दो रकतें और नहीं भूला उनमें तो बख्श देगा अल्लाह तआला उस के लिये वो जो गुज़र चुके हैं उसके गुनाहों में से।

592 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी बेशक उन्होंने ज़िक्र फ़रमाया नमाज़ का

گیا۔ نماز عشاء امت محمدیہ سے پہلے کسی امت پر فرض نہ تھی بعض حضرات انبیائے کرام بطور نفل نماز عشاء ادا فرمالیتے تھے۔

(۶۱۷) تیسری شب کا چاندرات کے پانچویں حصے میں غروب ہوتا ہے موسم سرما میں یہ وقت تقریبا ساڑھے نو بجے ہوتا ہے۔ یہ حدیث شریف بھی اس حقیقت کا اعلان کر رہی ہے کہ تاخیر عشاء میں مستحب ہے۔ ''عشاء پچھلی'' عشاء کی نماز کو اسلئے فرمایا گیا ہے کہ کبھی مغرب کو بھی عشاء بول دیتے ہیں تو اسکو پچھلی کہہ کے نماز مغرب سے ممتاز کرنا ہے۔

(۶۱۸) فجر اُجالے میں پڑھنا چاہئے بعض احادث کریمہ میں تاریکی میں پڑھنا آیا ہے اول تو یہ سنت عملی ہے اور سنت عملی کے مقابلے میں سنت قولی کو ترجیح ہوتی ہے۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ اندھیری مسجد کی ہو نہ کہ وقت کی یہ حدیث شریف قولی ہے اور اس میں کسی دوسری تاویل کی گنجائش بھی نہیں ہے اسلئے تمام حضرات صحابۂ کرام اجیالے میں نماز فجر ادا فرماتے تھے یہی مسلک امام اعظم ہے۔

(۶۱۹) یہود و نصاریٰ وغیرہما کوئی بھی دھرم والا امت محمدیہ کے سوا عشاء کی نماز ادا نہیں کرتا۔ نماز پڑھنا بھی عبادت ہے اور نماز کے انتظار میں ٹھہرے رہنا بھی عبادت ہے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے انتظار میں بیٹھے رہنا تو نور علیٰ نور اور بہترین عبادت ہے۔ نماز عشاء میں تاخیر مستحب ہے۔ حضرات صحابۂ کرام پیکر ادب تھے بیٹھے رہتے تھے مگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو نماز کیلئے نہ پکارتے تھے اور نہ نمازیوں کے جمع ہونے کی خبر دیتے بلکہ انہیں یقین تھا کہ خبیر کو خبر دینا چہ معنیٰ دارد۔ شعر:

دونوں جہاں میں ہر سو ہر وقت اے قدیری

جو کچھ بھی ہو رہا ہے سرکار جانتے ہیں (انتخاب قدیری)

اللہ تعالیٰ نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو پکار کر بلانے والوں کو بے عقل قرار دیا ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ ترجمہ: بیشک جو پکارتے ہیں آپ کو پیچھے سے حجروں کے، اکثر ان میں کے عقل نہیں رکھتے۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۲۷) شعر:

بارگاہ شہ کونین کا لازم ہے ادب

بدنصیبی سے نہ ہو جائے بدانجام کہیں (یانبی)

حضرات صحابۂ کرام، سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو نماز کیلئے جگاتے بھی نہ تھے بلکہ تھویب کرتے۔ تثویب کی تفصیلات ''باب التثویب اور فقیر قدیری کی کتاب نوافل انتخاب عرف اذان واقامت کے درمیان تثویب'' میں ملاحظہ فرمائیں۔ انتظار عبادت میں جاگنا مسجد میں بیٹھنا مشقت اٹھانا یہ عبادات کا مجموعہ کسی دوسری امت کو عطا نہ ہوا اس بنا پر حضرات علماء کرام نے فرمایا کہ عشاء کی نماز عصر کی نماز سے افضل ہے۔

(۶۲۰) یہ ایک سوال کا جواب ہے کہ تابعین میں سے کسی نے سیّدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو آپ نے یہ جواب عنایت فرمایا کہ تم نمازیں صحیح وقت میں پڑھ رہے ہو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ بھی ان ہی اوقات میں نمازیں ادا فرماتے تھے۔ نماز عشاء کو ''عتمہ'' کہنا منع ہے غالبًا سیّدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس ممانعت کا علم نہ ہوسکا ہوگا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ عموماً نماز پڑھاتے تو مختصر نماز پڑھاتے اور نمازوں میں طویل سورتیں تلاوت نہ فرماتے۔ بوڑھوں، کمزوروں، بیماروں کا خیال فرماتے مگر کبھی بیان جواز کیلئے طویل تلاوت بھی فرمائی۔ ایک مرتبہ تو مغرب کی نماز میں ''سورۂ اعراف'' تلاوت فرمائی مگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کتنی ہی طویل تلاوت فرمائیں مگر حضرات صحابۂ کرام کو پتہ ہی نہ چلتا۔ محویت و استغراق اور کیفیت کا وہ عالم ہوتا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اگر اکیلے نماز ادا فرماتے تو عموماً طویل نماز پڑھتے لمبی تلاوت فرماتے۔

(۶۲۱) اس حدیث شریف سے بھی یہی معلوم ہوا کہ نماز عشاء میں تاخیر مستحب ہے۔ حضرات صحابۂ کرام کا طریقہ یہ تھا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ خواہ کتنی ہی دیر سے تشریف لائیں مگر نہ تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو نماز کیلئے پکارتے اور نہ ہی اکیلے پڑھ لیتے اور نہ اپنی الگ جماعت کرتے بلکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھنا انتہائی سعادت جانتے تھے۔ جو لوگ نماز عشاء سے فارغ ہو کر اپنے اپنے بستروں کی زینت ہو گئے وہ مسلمان ہیں جو اپنی مساجد میں نماز عشاء پڑھ کر سو رہے یا وہ خواتین حضرات صحابیات اور وہ نونہالان اسلام مراد ہیں جو اپنے اپنے گھروں میں نماز عشاء پڑھ کر سو چکے۔ ان

(۶۲۱) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ صَلَّیْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلٰوۃَ الْعَتَمَۃِ

ترجمہ: سیدنا حضرت ابوسعید سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نماز پڑھی ہم نے پیارے رسول اللہ ﷺ کیساتھ عشاء کی نماز،

فَلَمْ یَخْرُجْ حَتّٰی مَضٰی نَحْوٌ مِنْ شَطْرِ اللَّیْلِ فَقَالَ خُذُوْا مَقَاعِدَکُمْ فَاَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا

پھر نہ تشریف لائے پیارے نبی یہاں تک کہ گزر گئی مثل آدھی رات کے تو فرمایا پیارے رسول نے بیٹھے رہو اپنی جگہوں پر تو ہم بیٹھے رہے اپنی جگہوں پر،

فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَاَخَذُوْا مَضَاجِعَھُمْ وَاِنَّکُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوۃٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوۃَ

پھر فرمایا پیارے رسول نے بیشک لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے اور اپنے اپنے بستروں پر پہونچ بھی گئے اور بیشک تم نماز ہی میں رہے کہ تم نماز کا انتظار کرتے رہے

وَلَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِیْفِ وَسَقْمُ السَّقِیْمِ لَاَخَّرْتُ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ اِلٰی شَطْرِ اللَّیْلِ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

اور اگر نہ ہوتی کمزوروں کی کمزوری اور بیماروں کی بیماری تو موخر کردیتا میں اس نماز کو نصف رات تک۔

(۶۲۲) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَشَدَّ تَعْجِیْلًا

ترجمہ: سیدتنا ام المومنین حضرت ام سلمہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بہت جلدی فرماتے

لِلظُّھْرِ مِنْکُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِیْلًا لِلْعَصْرِ مِنْہُ۔ (رواہ احمد والترمذی)

ظہر میں، تمہارے مقابلے میں، اور تم پیارے رسول سے زیادہ جلدی کرتے ہو عصر میں۔

(۶۲۳) حدیث شریف: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا کَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوۃِ وَاِذَا کَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ۔ (رواہ النسائی)

ترجمہ: تھے پیارے رسول اللہ ﷺ جب ہوتی گرمی تو ٹھنڈی کرکے نماز ظہر ادا فرماتے اور جب سردی ہوتی تو جلدی نماز ادا فرماتے۔

(۶۲۴) حدیث شریف: عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: سیدنا حضرت عبادہ ابن ثابت سے مروی انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

اِنَّھَا سَتَکُوْنُ عَلَیْکُمْ بَعْدِیْ اُمَرَاءُ یُشْغِلُھُمْ اَشْیَاءُ عَنِ الصَّلٰوۃِ لِوَقْتِھَا حَتّٰی یَذْھَبَ وَقْتُھَا

عنقریب ہونگے مسلط تم پر میری حیات ظاہری کے بعد ایسے حکام کہ روک دینگی انہیں کچھ چیزیں نماز سے، انکے اوقات میں پڑھنے سے، یہانتک کہ چلا جائیگا نمازوں کا وقت

एक दिन तो फ़रमाया जो पाबंदी करेगा नमाज़ पर तो होगी उसके लिये नूर और रौशन दलील और निजात रोज़े कयामत, और जो नहीं पाबंदी करेगा नमाज़ पर तो न होगा उसके लिये नूर न रौशन दलील और न निजात, और होगा वो बेनमाज़ी कियामत के दिन कारुन फिरऔन व हामान व उबई इब्ने खलफ़ के साथ।

593 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के प्यारे असहाब नहीं देखते थे किसी को अमाल में से कि उसका छोड़ना कुफ़्र से करीब करने वाला हो सिवाये नमाज़ के।

594 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू दर्दा से मरवी उन्होंने फ़रमाया मुझे ताकीदी हुक्म फ़रमाया मेरे महबूब ने यह कि न शरीक ठहराओ अल्लाह तआला के साथ किसी को अगरचे काट दिये जाओ या जला दिये जाओ और न छोड़ो फर्ज नमाज़ को जान बूझकर, तो जिसने छोड़ा नमाज़ को जान बूझकर तो बरी हो गया उससे ज़िम्मा और न पियो शराब कि शराब चाबी है हर शर की।

(26) नमाज़ के वक्तों का बाब

595 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ज़ोहर का वक्त जब है ढल जाये सूरज और हो जाये साया आदमी का आदमी की लम्बाई के बराबर, जब तक कि न आये वक्ते असर, और नमाज़े असर का वक्त जब तक है कि न ज़र्द पड़ जाये सूरज और नमाज़े मग्रिब का वक्त जब तक

لوگوں سے مراد اہل کتاب نہیں ہیں کہ ان میں عشاء کی نماز تھی ہی نہیں۔ مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھنا بڑی عبادت ہے۔ مگر مسجد میں بیٹھ کر انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا یا انگلیاں چٹخانا منع ہے۔

(۶۲۲) موسم گرما کے علاوہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نماز ظہر میں جلدی فرماتے۔ اس حدیث شریف میں رغبت دلانا مقصود ہے کہ ہر جگہ اتباع رسول کا لحاظ رہنا ضروری ہے۔ اور یہ حدیث شریف دلالت کرتی ہے کہ عصر کی نماز بھی ایک دم شروع وقت مین نہ پڑھے کہ وقت شروع ہوتے ہی شروع کر دے بلکہ کچھ دیر سے پڑھے۔ اگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ایک دم شروع وقت میں نماز عصر ادا فرماتے تو یہ حضرات، سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے پہلے کیسے پڑھ سکتے تھے۔ سیّدتنا ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرما رہی ہیں کہ اگر تم سنت کی اتباع چاہتے ہو تو نماز عصر کچھ دیر سے پڑھا کرو۔ سیّدنا امام اعظم حضور ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب مہذب کی ''نماز عصر میں کچھ تاخیر مستحب ہے'' یہ حدیث شریف قوی و واضح دلیل ہے۔ مسلک امام اعظم زندہ باد۔

(۶۲۳) اس میں نماز جمعہ بھی داخل ہے کہ ظہر و جمعہ گرمیوں میں دیر سے پڑھی جائے اور ظہر کا وقت دو مثل سائے تک رہتا ہے کیونکہ اس موسم میں خنکی ایک مثل کے بعد سے پیدا ہونا شروع ہوتی ہے۔ یہ حدیث شریف ان تمام احادیث کریمہ کا بیان ہے جن میں نماز ظہر جلدی پڑھنے کا ذکر ہے کہ وہ موسم سرما کی بات ہے اور یہ موسم گرما کی بات ہے۔ حضرات صحابۂ کرام کا کپڑوں پر سجدہ کرنا گرم فرش کی وجہ سے تھا نہ کہ موسم گرما کی وجہ سے۔

(۶۲۴) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب سے نوازا ہے اس حدیث شریف میں بھی علم غیب رسول کے جلوے نظر آ رہے ہیں اور آپ کی یہ غیبی خبر و پیشنگوئی ہو بہو پوری ہوئی۔ چنانچہ یزید پلید اور حجاج ابن یوسف کے زمانے میں ایسے حکام مقرر ہوئے جو نمازوں میں سستی کرتے اور وقت مکروہ میں نمازیں پڑھتے تھے اور انکے بغیر ائمہ نماز نہیں پڑھا سکتے تھے۔ وقت مکروہ میں نماز پر تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے عتابانہ انداز بیان اختیار فرمایا اور آج کے بعض مسلم حکمران و حکام تو احکام نماز سے کوئی واسطہ و تعلق ہی نہیں رکھتے بعض نے تو شاید مسجد کا راستہ و دروازہ بھی نہیں دیکھا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنی امت کو تعلیم دی کہ ایسے موقع پر نماز مکروہ وقت میں پڑھنے سے بچیں اور اپنے گھروں میں یا مسجدوں میں اکیلے یا اپنی جماعت الگ کر کے وقت مستحب میں نماز ادا کر لینا تا کہ ان فساق و فجار حکام کے شر سے محفوظ رہو اور بعد میں انکے ساتھ بھی لگ جانا کہ اگر انکے ساتھ نہ لگے تو یہ احساس کمتری اور بدگمانی کا شکار ہو کر تمہارے در پے آزار ہو جائینگے۔

(۶۲۵) جب تم وقت مستحب میں پہلے ہی نماز پڑھ چکو گے اور ظہر و عشاء میں انکے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جاؤ گے تو تم کو ڈبل ثواب ہو گیا کہ فرض بھی پڑھ چکے اور اب نفل نماز بھی پڑھ لی اور یہ فساق و فجار حکام نقصان میں رہینگے کہ انکے فرض بھی وقت مکروہ میں ہوئے۔ اور اگر وقت مستحب میں الگ نماز نہ پڑھ سکے تو وقت مکروہ میں انکے ساتھ نماز پڑھنے پر مجبور ہوئے تو معذوری کی وجہ سے گناہگار بھی نہ ہونگے۔ سیدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس حدیث شریف میں اور دوسرے بھی ایسے مقامات پر اہل قبلہ سے مراد صحیح العقیدہ مسلمان ہونا ہے نا کہ فقط قبلہ و کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا (شرح فقہ اکبر) اس زمانے کے منافقین اور اس زمانے کے تمام بدعقیدہ فرقے جیسے چکڑالوی جو خود کو اہل قرآن کہتے ہیں قادیانی اور وہابی نئے ہوں کہ پرانے چھپے ہوں کہ کھلے تمام مرتدین نماز میں منہ کعبہ شریف کی طرف کرتے ہیں یہ سب کے سب اہل قبلہ نہیں کیوں کہ مومن نہیں۔ انکی اقتداء میں نماز باطل ہو گی۔ جب گندے کپڑے والے مومن کے پیچھے نماز نہیں ہو گی تو گندے عقیدے اور گندے دل والے کے پیچھے کیسے نماز ہو گی۔ اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ ان حکام کے جب تک عقائد خراب نہ ہوں صرف اعمال خراب ہوں تو انکے پیچھے نماز پڑھ لو۔ اسی لئے حضرات فقہائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ فاسق کو امام مت بناؤ اور اگر بن ہی گیا تو اسکے پیچھے نماز پڑھ لیجائے اس مسئلے کا ماخذ یہی حدیث شریف ہے۔ لیکن جو فاسق بحالت نماز فسق و فجور کا مرتکب ہو تو اسکے پیچھے نماز درست نہیں

فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُصَلِّى مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ۔ (رواہ ابوداؤد)

تو پڑھ لیا کرو تم نماز کو اسکے وقت میں، تو عرض کیا ایک شخص نے یارسول اللہ! میں نماز پڑھ لیا کروں انکے ساتھ؟ فرمایا پیارے رسول نے ہاں۔

(۶۲۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِىْ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ ہونگے مسلط تم پر ایسے حکام میری حیات ظاہری کے بعد کہ موخر کریں گے نماز کو

فَهِىَ لَكُمْ وَهِىَ عَلَيْهِمْ فَصَلُّوْا مَعَهُمْ مَاصَلُّوا الْقِبْلَةَ۔ (رواہ ابوداؤد)

تو وہ تمہارے لئے مفید اور وہ ان پر وبال، تو نماز پڑھو تم ان کیساتھ جب تک وہ نماز پڑھیں کعبے کی طرف۔

(۶۲۶) حدیث شریف: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِىِّ بْنِ الْخَيَارِ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ

ترجمہ: سیدنا حضرت عبید اللہ ابن عدی ابن خیار سے مروی کہ بیشک وہ حاضر آئے حضرت عثمان غنی کے پاس اور حضرت عثمان غنی گھیر لئے گئے تھے

فَقَالَ اِنَّكَ اِمَامُ عَامَّةٍ وَّنَزَلَ بِكَ مَاتَرٰى وَيُصَلِّىْ لَنَا اِمَامُ فِتْنَةٍ

تو حضرت عبید اللہ نے عرض کیا کہ آپ تو امام ہیں تمام مسلمانوں کے اور اُترے وہ پریشان کُن حالت آپ پر جو آپ دیکھ رہے ہیں اور نماز پڑھا رہا ہے ہم کو فتنے کا امام

وَنَتَحَرَّجُ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَحْسَنُ مَايَعْمَلُ النَّاسُ فَاِذَا اَحْسَنَ النَّاسُ فَاَحْسِنْ

اور ہم اسمیں حرج شرعی سمجھتے ہیں، تو حضرت عثمان غنی نے فرمایا نماز زیادہ اچھی ہے اُس سے جو لوگ کر رہے ہیں، تو جب لوگ اچھائی کریں تو تم بھی اچھائی کرو

مَعَهُمْ وَاِذَا اَسَاءُوْا فَاجْتَنِبْ اِسَاءَتَهُمْ۔ (رواہ البخاری)

انکے ساتھ اور جب لوگ بُرائی کریں تو بچ جاؤ تم انکی بُرائی سے۔

(۶۲۷) حدیث شریف: كَانَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ

ترجمہ: تھے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب خوب سردی ہوتی تو جلد ادا فرماتے نماز

اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ يَعْنِى الْجُمُعَةَ۔ (رواہ البخاری)

اور جب سخت گرمی ہوتی تو نماز ٹھنڈا کر کے پڑھتے یعنی جمعے کی نماز۔

है न गायब हो जाये शफ़क़ और नमाज़ इशा का वक्त दरम्यानी रात के आधे तक है और सुबह की नमाज़ का वक्त तुलू फजर से उस वक्त तक है कि न चमके जब तक सूरज, तो ठहरे रहो नमाज़ से क्योंकि निकलता है सूरज शैतान के दो सींगो के दरमियान।

596 हदीस शरीफ़:– बेशक एक शख्स ने सुवाल किया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से नमाज़ के वक्त के बारे में तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने उससे कि नमाज़ पढ़ो तुम हमारे साथ उन दो में यानि दो दिनों में फिर जब सूरज ढल गया तो हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूल ने हज़रते बिलाल को तो अज़ान दी उन्होने फिर हुक्म फ़रमाया प्यारे नबी ने तो हज़रते बिलाल ने इकामत कही जुहर की फिर उन्हें हुक्म फ़रमाया तो इकामत कही असर के लिये और सूरज बुलन्द सफ़ेद साफ़ था, फिर हुक्म फ़रमाया प्यारे नबी ने हज़रते बिलाल को तो इकाकत कही उन्होंने मग्रिब की यहाँ तक कि छुप गया सूरज फिर हुक्म फ़रमाया प्यारे नबी ने हज़रते बिलाल को तो इशा की तकबीर कही जिस वक्त गायब हो गयी शफ़क़ फिर हुक्म फ़रमाया प्यारे नबी ने हज़रते बिलाल को तो इकामत कही उन्होंने फजर की यहाँ तक कि सुबह चमकी फिर जब हुआ दूसरा दिन तो हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूल ने उनको तो ठन्डा किया जोहर को बल्कि खूब ठन्डा किया जोहर को, और पढ़ी असर कि सूरज ऊँचा था मुअख़्ख़र किया उसको उससे जो कल थी और नमाज़े मग्रिब अदा फरमाई इससे पहले कि गायब होती शफ़क़ और नमाज़

ہے۔ اگر پڑھ لی تو لوٹائی جائیگی کہ اس نماز کا لوٹانا واجب ہے۔ داڑھی منڈے یا داڑھی کترے جنہوں نے داڑھی حد شرع سے کم کرا رکھی ہو یا ریشمی کپڑے پہن رکھے ہوں یا شراب وغیرہ کے نشے میں ہوں۔ یا بحالت نماز تو فسق و فجو میں نہیں ہے مگر ہے فاسق جیسے چور اور زانی کہ یہ گندے کام اس نے نماز سے پہلے کئے اسکے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم وہی ہے جو بیان کیا گیا کہ اگر امام بن ہی گیا تو اسکے پیچھے نماز پڑھ لیجائے از خود اسے امام نہ بنایا جائے۔

(۶۲۶) مصر کے باغیوں نے سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلافت سے معزول یا شہید کرنے کے ارادے سے آپکے کاشانۂ اقدس کا گھراؤ کر لیا تھا کہ آپ کئی وقت مسجد نبوی شریف میں آکر نماز بھی نہ ادا کر سکے۔ اور آپکے کاشانۂ اقدس میں ایک قطرہ پانی کا نہ جاسکا۔ اور یہ محاصرہ تقریباً پچاس دن جاری رہا اور حضرت عثمان غنی مسلسل روزے پر روزہ رکھتے رہے۔ حضرت عثمان غنی ذوالنورین نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ ساتھ میں سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفۂ بلافصل اور سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ہیں میرے پاس آئے اور مجھ سے فرمایا کہ اے عثمان! پیاس بہت لگی ہے تم نے چالیس دن تک روزے رکھے ہیں اے عثمان غنی! کل روزہ تم میرے پاس آکر افطار کروگے اور ہم حوض کوثر کے پانی سے تمہیں افطار کرائینگے۔ اے عثمان غنی! کل تم شہید کئے جاؤگے اور تمہارے خون کا پہلا قطرہ فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم پر پڑیگا۔ اس خواب کے بعد آپ نے اپنے کاشانۂ اقدس کا دروازہ کھولدیا اور فرمایا کہ آنے دو! کیونکہ آج سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ میری دعوت حوض کوثر پر فرما گئے ہیں۔ مصر کے باغی کاشانۂ عثمان میں گھسے اور عین اس وقت جب آپ قرآن کریم کی تلاوت فرما رہے تھے اور مذکورہ آیت کریمہ پر آپکی انگلی تھی کہ آپکو ایک یہودی بچے سودان ابن حمران نے برچھیوں سے زخمی کرکے شہید کر دیا۔ آپکے خون کا پہلا قطرہ اسی آیت کریمہ پر پڑا جو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے خواب میں ارشاد فرمائی تھی جسکا ترجمہ یہ ہے'' تو اب کافی ہوگا آپکو انکے بارے میں اللہ اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۵۸) اس محاصرے کے درمیان کیسے نہ کیسے حضرت عبداللہ کاشانۂ عثمان میں پہونچ گئے اور عرض کیا کہ امیر المومنین خلیفۃ المسلمین تو آپ ہیں نماز پڑھانے کا حق آپکو ہے یا آپکے مقرر کردہ امام کو مگر اب مسجد نبوی شریف میں باغیوں نے اپنا امام مقرر کر دیا ہے تو ہم اس باغیوں کے امام کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں تو حضرت عثمان غنی نے فرمایا کہ نیک کاموں میں انکے ساتھ شریک ہو جاؤ اور انکے برے کاموں میں انکے شریک نہ بنو اور نہ انکی مدد کرو نماز نیک عمل ہے انکے پیچھے پڑھ لو۔ اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوگیا کہ اگر کسی کی بدعقیدگی حد کفر کو نہ پہونچی ہو اور وہ امام بن گیا ہو تو اسکے پیچھے نماز پڑھ لیجائے اور یہی اس حدیث شریف کا مطلب ہے کہ ہر نیک اور فاجر کے پیچھے نماز پڑھو۔ یہی حضرات فقہائے کرام فرماتے ہیں اور یہی مذہب اہلسنت وجماعت ہے۔ بشرطیکہ ایمان واسلام سلامت ہو۔ اسکی تفصیلات حدیث ۲۲۹ ' ۲۳۰ کی'' تشریحات قدیری'' میں گزری ہیں۔

(۶۲۷) نماز ظہر اور نماز جمعہ کا مستحب وقت ایک ہی ہے کہ سردیوں میں جلد اور گرمیوں میں تاخیر سے پڑھی جائے کہ گرمی کی شدت کا زور ٹوٹ جائے کہ تیز گرمی میں گھر سے نکلنا باعث اذیت ہے۔ اس سے نماز کی جماعت میں اکثریت اقلیت میں بدل جانے کا خطرہ ہے کہ عام طور پر مسلمان دوپہری کی تپش وطمازت میں گھر سے نکلنا پسند نہیں کرتے اور یہ بھی ایک قیامت ہے کہ اگر کھانا کھاتے ہی مسجد میں آجائیں تو'' قیلولہ'' کی سنت سے بھی محروم ہو سکتے ہیں جیسے خارج مسجد جمعہ کی اذان ثانی کہ اسکا مؤذن یا تو نمازیوں کی گردنیں پھلانگنے کا وبال مول لیگا یا پھر پہلی صف کے اجر وثواب سے محروم رہیگا۔ اسلئے بھی جمعہ کی اذان ثانی داخل مسجد ہونا چاہئے کہ مؤذن صاحب وبال کے شکار یا محروم اجر وثواب نہ ہو جائیں۔ جمعہ کی اذان ثانی داخل مسجد ہونا چاہئے اس موضوع پر فقیر قدیری کی کتاب'' اذان ثانی کا فقہی حکم'' ملاحظہ فرمائیں۔ ظہر کا وقت دو مثل سائے تک رہتا ہے اور عصر کا وقت دو مثل سائے سے شروع ہوتا ہے۔

(۶۲۸) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فیصلہ فرمادیا کہ

(۶۲۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ نَوَّرَ بِالْفَجْرِ نَوَّرَ اللّٰہُ فِیْ قَبْرِہٖ وَقَلْبِہٖ وَقِیْلَ فِی الصَّلٰوۃِ۔ (رواہ الدیلمی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو فجر کی نماز روشنی میں ادا کرے گا تو نور بھر دے گا اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں اور اسکے قلب میں اور کہا گیا ہے کہ نمازوں میں۔

(۶۲۹) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا اَبُوْ بَکْرٍ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فَقَرَاءَ آلَ عِمْرَانَ فَقَالُوْا اَکَادَتِ الشَّمْسُ نَطْلُعُ قَالَ لَوْطَلَعَتْ لَمْ نَجِدْنَا غَافِلِیْنَ۔ (رواہ البیہقی فی سنن الکبریٰ)

ترجمہ: سیدنا حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نماز پڑھائی ہم کو سیدنا حضرت ابوبکر نے اور تلاوت فرمایا سورۂ آل عمران کو تو حضرات صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ قریب ہے کہ سورج نکل آئے، حضرت ابوبکر نے فرمایا اگر نکل آتا تو ہم کو غافل نہ پاتا۔

(۶۳۰) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ نَھْدِیْ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ عُمَرَ الْفَجْرَ فَمَا سَلَّمَ حَتّٰی ظَنَّ الرِّجَالُ ذُوْ الْعُقُوْلِ اَنَّ الشَّمْسَ طَلَعَتْ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالُوْا یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ کَادَتِ الشَّمْسُ تَطْلُعُ قَالَ فَتَکَلَّمَ بِشَیْءٍ لَمْ اَفْھَمْہُ فَقُلْتُ اَیَّ شَیْءٍ قَالَ قَالُوْا لَوِ اطَّلَعَتِ الشَّمْسُ لَمْ تَجِدْنَا غَافِلِیْنَ۔ (رواہ البیہقی فی سنن الکبریٰ)

ترجمہ: سیدنا حضرت ابوعثمان نہدی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے نماز پڑھی حضرت عمر فاروق اعظم کے پیچھے تو آپ نے نہ سلام پھیرا یہاں تک کہ گمان ہوا عقلمند لوگوں کو کہ سورج نکل آیا، تو جب حضرت فاروق اعظم نے سلام پھیرا تو عرض کیا لوگوں نے اے امیر المومنین! قریب ہے کہ سورج نکلے! تو حضرت فاروق اعظم نے فرمایا جو کلام کیا تو نے میں اسکو نہ سمجھ سکا، تو میں نے کچھ پوچھا لوگوں سے کہ کیا فرمایا حضرت عمر نے؟ تو لوگوں نے کہا کہ یہ فرمایا اگر سورج نکل آتا تو نہیں پاتا ہم کو غفلت کرنے والوں میں سے۔

(۶۳۱) حدیث شریف: عَنْ عَلِیِّ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا یَقُوْلُ یَاقَنْبَرُ اَسْفِرْ اَسْفِرْ۔ (رواہ الطحاوی)

ترجمہ: حضرت علی ابن ربیعہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت مولا علی سے سنا وہ فرماتے تھے کہ اے قنبر! روشنی میں پڑھو! روشنی میں پڑھو!

इशा अदा फरमाई गुज़र जाने के बाद तिहाई रात और नमाज़े फजर अदा फरमाई वक्ते फ़जर को खूब रौशन होने पर फिर प्यारे रसूले ने फ़रमाया कहाँ है सुवाल करने वाला नमाज़ के वक्त के बारे में? तो उस शख्स ने कहा मैं हूँ या रसूलल्लाह! फ़रमाया प्यारे रसूल ने तुम्हारी नमाज़ का वक्त इसके दरमियान है जो तुमने देखा।

597 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते उमर इब्ने अज़ीज़ ने कुछ मअख़्ख़र फरमाई नमाज़े असर तो उनसे हज़रते उरवा ने कहा कि हज़रते जिबरील उतरे तो उन्होंने प्यारे रसूलुल्लाह के आगे नमाज़ पढ़ कर दिखाई तो कहा उनसे हज़रते उमर इब्ने अज़ीज़ ने कि बताओ क्या कहते हो उरवा? तो हज़रते उरवा ने कहा मैंने हज़रते बशीर इब्ने अबू मसऊद से सुना वो कहते थे मैंने सुना अबू मसऊद से कि वो फरमाते थे कि मैनें सुना प्यारे रसूलुल्लाह से कि प्यारे नबी फरमाते हैं कि उतरे हज़रते जिबरील तो उन्होंने मेरी इमामत की तो मैंने नमाज़ अदा की उनके साथ फिर नमाज़ अदा की मैंने उनके साथ फिर नमाज़ अदा की मैनें उनके साथ फिर नमाज़ अदा की मैने उनके साथ फिर नमाज़ अदा की मैंने उनके साथ तो गिन रहे थे प्यारे रसूल अपनी मुबारक उंगलियों पर पांच नमाज़ें।

598 हदीस शरीफ़:– था अंदाज़ा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्ल्म की नमाज़ का, ज़ोहर गर्मी में तीन कदमों से पांच कदमों तक और सर्दी में पांच कदमों से सात कदमों तक।

نماز فجر اجالے میں پڑھنا گویا کہ اپنی قبر اور اپنے قلب میں روشنی بھرنے کے مترادف ہے۔اور روشنی میں نماز فجر پڑھنا نمازوں کو بھی نورانی بنا دیگا۔فجر کو روشن کر کے پڑھنے میں قبر وقلب ونماز کی روشنی مضمر ہے اور یہی مسلک امام اعظم ہے۔

(۶۲۹) سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو خلیفۂ بلافصل بھی ہیں، افضل البشر بعد الانبیاء بھی ہیں، یارِ غارِ مصطفیٰ بھی ہیں، راز دار مصطفیٰ بھی ہیں اور اس امت کے سب سے پہلے مومن ومسلمان بھی ہیں انکا بھی عمل شریف یہی تھا کہ نماز فجر کو آخری وقت میں روشن کر کے پڑھتے کہ حضرات صحابۂ کرام کو طلوع شمس کا خطرہ واندیشہ ہو جاتا جس کا جواب بھی حضور صدیق اکبر نے خوب دیا۔

(۶۳۰) سبحان اللہ یہ ہے مسلک امام اعظم کی عظمت کہ ابھی آپ نے حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم کی سیرتِ طیبہ ملاحظہ فرمائی کہ نماز فجر کو خوب روشن کر کے ادا فرماتے اور حضرات صحابۂ کرام کا بھی یہی عمل تھا کہ فجر کی نماز اجالے میں ادا فرماتے۔

(۶۳۱) آپنے باب العلم والحکمۃ حضرت علی کا بھی فیصلہ ملاحظہ فرمالیا کہ حضرت علی نے بھی فجر کو روشن کر کے پڑھنے کو تاکیداً فرمایا۔حضرت علی بھی نماز فجر کو روشن کر کے ادا فرماتے تھے اور اسی کا حکم بھی فرماتے تھے۔

(۶۳۲) جو مومن مذکورہ دونوں نمازوں کی پابندی کریگا تو وہ مذکورہ جزا کا مستحق ہوگا کہ ان دونوں نمازوں کا پابندی کے ساتھ ادا کرنے والا دوزخ میں ہمیشہ رہنے کیلئے نہ جائیگا اگر گیا تو یہ جانا بھی عارضی ہوگا۔ان دونوں نمازوں کی پابندی کرنے والا انشاء المولیٰ القدیر باقی تمام نمازوں کی بھی ضرور پابندی کریگا۔کیونکہ یہ دونوں نمازیں زیادہ بھاری پڑتی ہیں کہ نماز فجر کے وقت میں تو محو آرام و استراحت ہوتا ہے اور بستر چھوڑنے کا من نہیں کرتا اور نماز عصر کے وقت آدمی اپنے کاروبار وتجارت میں مشغول رہتا ہے جب ان اہم مواقع پر نماز کو نہ چھوڑا تو پھر دوسرے مواقع پر نماز چھوڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔اور جب نمازوں کی پابندی بندۂ مومن کریگا تو پھر اسے دوسرے گناہوں سے بچنے کی بھی توفیق ملیگی۔ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) بے شک نماز روکتی ہے ہر بے حیائی سے اور ہر برائی سے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۹۶۶) فجر وعصر میں دن رات کے فرشتے جمع ہوتے ہیں اور یہ دونوں نمازیں دن کے دونوں کناروں کی ہیں۔اس حدیث شریف کا یہ مطلب نہیں ہے کہ نجات کیلئے دو ہی نمازیں کافی ہیں اور باقی تین کی ضرورت نہیں بلکہ مقصد ان دونوں نمازوں کی فضیلت کو مبالغے کے ساتھ بیان فرمانا ہے تاکہ مسلمان خصوصیت کے ساتھ انکی ادائیگی کا خیال رکھیں۔

(۶۳۳) ان دونوں ٹھنڈی نمازوں سے مراد یا تو فجر وعصر ہیں یا فجر وعشاء ہیں۔عصر میں ظہر کی طرح گرمی نہیں رہتی اور عشاء میں تو دھوپ اور اسکی گرمی کا اثر ہی نہیں رہتا اور ماحول خنکی لئے ہوئے ہوتا ہے اور فجر کی خنکی تو ظاہر ہے۔

(۶۳۴) یا تو نامۂ اعمال لکھنے والے دو فرشتے مراد ہیں یا وہ فرشتے جو انسان کی حفاظت کیلئے اسکے ساتھ رہتے ہیں اور انکی تعداد ساٹھ ہے۔نابالغ کے ساتھ ساٹھ اور بالغ کے ساتھ باسٹھ فرشتے رہتے ہیں۔اسی لئے مختلف مواقع کے سلاموں میں جمع کا صیغہ استعمال ہوتا ہے۔پچھلے فرشتے جانے نہیں پاتے کہ اگلے فرشتے آجاتے ہیں اور وہ ہماری ابتدا وانتہا کے گواہ ہوجاتے ہیں اور یہ فرشتے جہاں سے آتے ہیں وہیں پلٹ کر چلے جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ یہ فرشتے انسان کی عبادت کے گواہ رہیں یا نماز کی عظمت وفضیلت ظاہر فرمانے کیلئے ہے اور فرشتوں پر عظمت انسانی کا ثبوت انہیں سے بیان کرانا مطلوب ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق فرمائی اور خلافت انسانی کا فرشتوں کے سامنے ذکر فرمایا تو فرشتوں نے دربار خداوندی میں عرض کیا۔ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اے پیارے نبی آپ یاد فرمائیں جب فرمایا آپکے رب نے فرشتوں سے کہ تم میں قائم کرنیوالا ہوں زمین میں ایک نائب۔فرشتوں نے کہا مقرر فرمائیگا زمین میں اسکو جو فساد کریگا زمین میں اور بہائیگا خون۔حالانکہ ہم تسبیح کرتے ہیں تیری' تیری خوبی کے ساتھ اور ہم پاکی بیان کرتے ہیں تیری۔فرمایا اللہ نے بے شک میں زیادہ جاننے والا ہوں اسے جسے نہیں جانتے ہو تم (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۲۴) یہ بات بھی روشن ہوگئی کہ پوچھنا

﴿ باب فضائل اوقات الصلوٰۃ ترجمہ: نماز کے وقتوں کے فضائل کا باب ﴾

(۶۳۲) حدیث شریف: عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ لَنْ يَلِجَ

ترجمہ: حضرت عمارہ ابن رویبہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ پیارے رسول اللہ فرماتے ہیں کہ ہرگز نہیں داخل ہوگا

النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ۔ (رواہ مسلم)

آگ میں کوئی ایسا شخص جو نماز پڑھتا رہے سورج نکلنے سے پہلے اور سورج ڈوبنے سے پہلے یعنی فجر وعصر کی نماز۔

(۶۳۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے نماز پڑھیں دو ٹھنڈی تو وہ جائے گا جنت میں۔

(۶۳۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَآئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَآئِكَةٌ بِالنَّهَارِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ باری باری آتے ہیں تم میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے

وَيَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْئَلُهُمْ رَبُّهُمْ

اور جمع ہوتے ہیں یہ فرشتے نماز فجر میں اور نماز عصر میں، پھر چڑھ جاتے ہیں وہ فرشتے جنہوں نے رات گزاری تھی تم میں، تو دریافت فرماتا ہے ان سے انکا مالک

وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ

حالانکہ وہ زیادہ جاننے والا ہے ان سے، کیسا چھوڑا تم نے میرے بندوں کو؟ تو وہ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ چھوڑا ہم نے انکو

وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَاَتَيْنٰهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ۔ (رواہ البخاری)

اس حال میں کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب گئے تھے ہم انکے پاس تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

(۶۳۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلَّى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے پڑھی فجر کی نماز تو وہ اللہ تعالیٰ کی امان میں ہے،

فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّطْلُبُهٗ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ

تو نہیں مواخذہ فرمائیگا تم سے اللہ تعالیٰ اپنے امان کے بارے میں کچھ بھی، اسلئے کہ اللہ تعالیٰ جس سے مواخذہ فرمائیگا اپنے عہد کے بارے میں تو پکڑ لیگا اسکو،

---

(27) नमाज़ जल्दी पढ़ने का बाब

599 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी कि उन्होंने फ़रमाया जब हम नमाज़ पढ़ते प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्ल्म के पीछे जोहर तो सजदा करते हम अपने कपड़ों पर गर्मी से बचने के लिये।

600 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्ल्म ने जब शिद्दत की हो गर्मी तो नमाज़ ठंडी करके पढ़ो और बुख़ारी शरीफ़ की एक रिवायत में हज़रते अबू सईद से मरवी है कि जोहर ठंडी करके पढ़ो क्योंकि गर्मी की शिद्दत जहन्नम की भड़क से है और शिकायत की आग ने अपने मालिक से ऐ मेरे मालिक! खा लिया मेरे बअज़ ने बअज़ को, तो इजाज़त दी उसको दो सांस लेने की, एक सांस जाड़ों में और एक सांस गर्मी मे, यह तेज़ गर्मी है जो तुम पाते हो गर्मी मे और यह तेज़ ठंडक है जिसे तुम पाते हो सर्दी में और बुख़ारी शरीफ़ की एक रिवायत में है जो पाते हो तुम तेज़ गर्मी यह दोज़ख की गर्म सांस से है और जो तुम पाते हो तेज़ ठंड तो यह उसकी ठंडी सांस से है।

601 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नमाज़ असर अदा फरमाते थे और सूरज बुलन्द व साफ होता था कि चला जाता जाने वाला अवाली की तरफ तो पहुँच जाता साकेनान अवाली के पास और सूरज बुलन्द होता हालांकि बअज़ अवाली मदीने शरीफ से चाल मील पर थे या उसके मिस्ल।

602 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यह मुनाफिक की नमाज़

لاعلمی و بے علمی کی دلیل نہیں ہے اللہ تعالیٰ خود فرشتوں سے پوچھ رہا ہے۔ لیکن سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اگر کسی صحابی یا فرشتے سے کچھ دریافت فرمالیا تو وہابیوں کا پھر ایک ہی نعرہ ہوتا ہے کہ اگر نبی کو علم ہے تو پوچھا کیوں۔ یہ روش ایسی تباہ کن ہے کہ کل اسی دلیل سے آدمی اللہ تعالیٰ کے علم غیب کا بھی انکار کر بیٹھے گا چونکہ قرآن کریم اور احادیث کریمہ میں بہت سے مقامات ایسے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ فرشتوں یا انسانوں سے پوچھے گا۔ ایک مقام اسی حدیث شریف میں موجود ہے۔ پوچھنا دلیلِ بے علمی نہیں ہے بلکہ پوچھنے کو بے علمی کی دلیل بتانا ضرور بے علمی کی دلیل ہے۔ امت محبوب ہونے کی وجہ سے فرشتے بھی ہم سے پیار کرتے ہیں کہ اپنی ڈیوٹی کے ابتداء و انتہا کا حال بتا کر خاموشی اختیار کرلی۔ اسی کا نام ہے پردہ پوشی وطرفداری کہ اول آخر جب اچھا ہے تو درمیانی زندگی کا حال بھی اچھا ہی ہونا چاہئے۔ اس حدیث شریف میں ان دو مصروفیت ومشغولیت کے وقتوں میں عبادت کرنے میں رغبت دلائی گئی ہے۔

(٦٣٥) نماز فجر ادا کرنے والا ایسا اللہ تعالیٰ کی امان میں ہوتا ہے جیسے حکومت کا سپاہی ڈیوٹی کی پوزیشن میں کہ اسکی بے عزتی اس پر زیادتی گویا کہ حکومت کی توہین اور اسکے امان کو چیلنج ہے۔ انسانوں کو چاہئے کہ فجر کی نماز پڑھنے والے سے بدسلوکی نہ کریں اسے قتل نہ کریں نہ اسکا مال چھینیں نہ اسکی غیبت کریں نہ اسکی بے عزتی کریں کہیں ایسا نہ ہو کہ تم نمازی کے ساتھ ظلم وزیادتی کرو اور قیامت میں حکومت الٰہیہ کے باغی بنکر پکڑے جاؤ اور نجات کا معاملہ کھٹارے میں پڑ جائے۔

(٦٣٦) خلوص وللّٰہیت کے ساتھ فی سبیل اللہ اذان دینا تکبیر کہنا اور نماز کی صف اول میں امام کے پیچھے کھڑا ہونا افضل و اعلیٰ ہے جسکی فضیلت و برکت بیان سے باہر ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس قابل بنائے کہ وہ امام کے پیچھے صف اول میں جگہ پانے کا مستحق ہو۔ جمعہ کے دن اذان ثانی خارج مسجد کہنے والا موذن یا تو صف اول کے ثواب سے محروم رہیگا یا پھر گردنیں پھلانگنے کے وبال میں گرفتار ہوگا۔ اگر ہر مسلمان اسکی کوشش کرے کہ یہ دونوں ثواب میں کماؤں تو جھگڑا پیدا ہوجائے جسکا فیصلہ قرعہ اندازی کے ذریعہ ہو۔ نیکیوں میں جھگڑنا بھی عبادت ہے اور قرعہ اندازی کے ذریعہ جھگڑا چکانا بھی طریقۂ محبوب وپسندیدہ ہے۔ نیز یہ کہ پنجوقتہ اذان کو اذان اول اور اقامت کو اذان ثانی کہتے ہیں اور جمعہ کے دن خارج مسجد ہونے والی اذان کو اذان اول اور امام کے سامنے داخل مسجد خطبے سے پہلے ہونے والی اذان کو اذان ثانی کہتے ہیں اور تکبیر کو اذان ثالث کہتے ہیں۔ عام دنوں میں اذان ثانی ہر زمانے میں داخل مسجد ہوئی اور جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے لئے اذان ثانی عہد عثمانی سے ابتک داخل مسجد ہوتی چلی آرہی ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور حضرات ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مبارک زمانوں میں جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کیلئے اذان ثانی تھی ہی نہیں تو داخل مسجد اور خارج مسجد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہاں اگر اذان ثانی تھی تو وہ اقامت تھی جو داخل مسجد ہی ہوتی تھی۔ تفصیلات کیلئے دیکھئے فقیر قدیری کی کتاب "اذان ثانی کا فقہی حکم"۔

(٦٣٧) منافق کی نماز نمائشی ہوتی ہے اخلاص کی بنیاد پر نہیں ہوتی اور عشاء میں نیند کا غلبہ اور فجر میں نیند کی لذت انکی اس نمائش کو بھی کھاجاتی ہے۔ عشق واخلاص تمام مشکلات کو آسان بنادیتے ہیں۔ منافقین ان نعمتوں سے محروم ہیں انکی اٹھک بیٹھک تو ٹیپ ٹاپ کیلئے ہے۔ نماز عشاء میں اندھیرا ہوتا ہے اور نماز فجر میں خاطر خواہ اجالا نہیں ہوتا لہٰذا منافقین کو نمائش کا موقع کم ملتا ہے لہٰذا وہ ان دونمازوں میں کسل کرتے ہیں لہٰذا مومنین مخلصین کو چاہئے کہ وہ ان دونوں نمازوں کا خصوصیت کے ساتھ اہتمام کریں تاکہ منافقین کی مخالفت کا ثواب اور انکی مشابہت سے بچنے کا ثواب میسر آسکے۔

(٦٣٨) اس حدیث شریف کے دو مطلب ہوسکتے ہیں ایک تو یہ کہ نماز عشاء باجماعت کا ثواب آدھی رات کی عبادت کے برابر ہے اور نماز فجر باجماعت کا ثواب باقی آدھی رات کے برابر ہے۔ تو جس مومن مخلص نے یہ دونوں نمازیں باجماعت اداکرلیں اسے پوری رات کی عبادت کا ثواب مل گیا۔ دوسرے یہ کہ نماز عشاء باجماعت کا ثواب آدھی رات کی عبادت کے برابر ہے اور نماز فجر باجماعت کا ثواب پوری رات کی عبادت کے برابر ہے کیونکہ نماز فجر باجماعت زیادہ بھاری ہے نماز عشاء باجماعت سے۔ حضرات

ثُمَّ یَکُبُّہٗ عَلٰی وَجْھِہٖ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ۔ (رواہ مسلم)

تو ڈالے گا اس کو منھ کے بل دوزخ کی آگ میں۔

(۶۳۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَافِی النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اگر جان لیتے لوگ کہ کیا ثواب ہے اذان میں اور پہلی صف میں

ثُمَّ لَمْ یَجِدُوْا اِلَّا اَنْ یَّسْتَھِمُوْا عَلَیْہِ لَاسْتَھَمُوْا وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَافِی التَّھْجِیْرِ لَاسْتَبَقُوْا

پھر نہ پائیں کوئی طریقہ مگر یہ کہ قرعہ اندازی ہی کریں اس پر، تو قرعہ اندازی ہی کریں، اور اگر جانتے کہ کیا ثواب ہے دوپہر کی نماز میں تو جلد سے جلد آتے

اِلَیْہِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَافِی الْعَتَمَۃِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْھُمَا وَلَوْحَبْوًا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اسکی طرف اور اگر جانتے کہ کیا ثواب ہے عشاء اور فجر میں تو ضرور آتے اُن دونوں کی طرف اگرچہ گھسٹتے ہوئے آتے۔

(۶۳۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَیْسَ صَلٰوۃٌ اَثْقَلَ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ مِنَ الْفَجْرِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں ہے کوئی نماز زیادہ بھاری منافقین پر فجر سے

وَالْعِشَآءِ وَلَوْ یَعْلَمُوْنَ مَافِیْھِمَا لَاَتَوْھُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور عشاء سے، اور اگر جانتے کہ اِن دونوں نمازوں میں کیا ثواب ہے تو آتے ان کیلئے اگرچہ گھسٹتے ہوئے آتے۔

(۶۳۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلَّی الْعِشَآءَ فِیْ جَمَاعَۃٍ فَکَاَنَّمَا قَامَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے نماز پڑھی عشاء کی جماعت میں تو اسنے عبادت کی

نِصْفَ اللَّیْلِ وَمَنْ صَلَّی الصُّبْحَ فِیْ جَمَاعَۃٍ فَکَاَنَّمَا صَلَّی اللَّیْلَ کُلَّہٗ۔ (رواہ مسلم)

آدھی رات اور جس نے نماز پڑھی فجر کی جماعت میں تو گویا نماز پڑھی اس نے تمام رات۔

(۶۳۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَایَغْلِبَنَّکُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰی اِسْمِ صَلٰوتِکُمُ الْمَغْرِبِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ غلبہ کرلیں تم پر گنوار لوگ تمہاری نمازِ مغرب کے نام پر،

है कि बैठा रहे इन्तेज़ार करता रहे सूरज का कि जिस वक्त पीला पड़ जाये और हो जाये शौतान के दो सींगों के दरमयान तो खड़ा हो जाये चार चोंचे मार ले तो नहीं ज़िक्र करेगा उसमें मगर थोड़ा।

603 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि फ़ौत हो गई जिसकी नमाज़ असर तो गोया कि लुट गया उसका घर बार और माल उसका।

604 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिसने छोड़ा नमाज़ असर को तो ज़ब्त हो गये उसके आमाल।

605 हदीस शरीफ़:– हज़रते राफ़े बिन खदीज से मरवी उन्होंने फ़रमाया हम नमाज़ पढ़ते थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ तो लौटता हममें का हर एक उस वक्त जब देखता वो अपने तीर की जगह को।

606 हदीस शरीफ़:– नमाज़ पढ़ते थे हज़राते सहाबा ए किराम इशा की उसके दरम्यान में ये कि गायब हो जाती शफ़क़ तिहाई रात अव्वल तक।

607 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और हज़रते जैद बिन साबित दोनों ने सहरी तनावुल फरमाई फिर जब दोनों हज़रात फ़ारिग हुऐ अपनी अपनी सहरियों से तो उठ खड़े हुये प्यारे नबी नमाज़ की तरफ़ तो नमाज़ अदा फरमाई तो हमने कहा हज़रते अनस से कि कितना था फ़ासला अपनी अपनी सहरियों से फ़रागत और दोनों

علماء کرام نے فرمایا نماز باجماعت سے مراد تکبیر اولیٰ کا پالینا ہے۔

(۶۳۹) گنوار لوگوں سے مراد زمانۂ جاہلیت کے گنوار ہیں کہ وہ مغرب کو عشاء اور عشاء کو عتمہ کہتے تھے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ السلام نے گنواروں کی بولی بولنے سے منع فرمایا اور گنواروں کی بولی کو ناپسند فرمایا کیونکہ اس میں ذہنی غلامی کے آثار معلوم پڑتے ہیں۔ القاب و آداب نام رکھنے میں بھی احتیاط کرنا مسلمانوں کی مذہبی ذمہ داری ہے۔ یہ زمانۂ جاہلیت کے گنوار شفق غائب ہونے کے بعد اپنی اونٹنیوں کا دودھ دوہنا شروع کرتے تھے اور اپنے ان دنیوی کاموں سے فارغ ہو کر نماز عشاء پڑھتے تو انہوں نے نماز عشاء کی نسبت دنیوی کاموں کی طرف کردی تو نماز عتمہ کے معنیٰ ہوئے اونٹنیوں کے دودھ دوہنے کے بعد کی نماز اس میں عبادت کو عادت دنیوی کی طرف نسبت ہے اسلئے اسکو ناپسند فرمایا۔ اور یوں بھی ناپسند فرمایا کہ نماز عشاء کا نام "نماز عتمہ" رکھنا قرآن کریم کے خلاف ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور نماز عشاء کے بعد (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۸۵۶) اللہ تعالیٰ نے جسے جو نام دیا ہے اسکو بدلنا برا ہے۔ وہ لوگ درس عبرت لیں آنکھیں کھولیں ہوش میں آئیں جو انگریزوں کی ذہنی غلامی کا ثبوت دیتے ہوئے خود کو "محمڈن" (موہڈن) کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارا نام مسلمان رکھا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اس نے نام رکھا تمہارا مسلمان (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۸۱۴)۔

(۶۴۰) یوم خندق کو یوم احزب بھی کہتے ہیں کہ کفار کے تمام گروہوں نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا مسلمانوں پر چڑھائی کردی تھی یہ جنگ ۴ھ یا ۵ھ میں ہوئی۔ کفار کے حملے کی وجہ سے سیدنا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے پر یہ خندق کھودی گئی اسی لئے جنگ خندق کہا جاتا ہے۔ تقریباً پندرہ بیس دن خندق کھودنی پڑی خندق کھودنے میں خود سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ السلام بھی شریک کار رہے۔ اہم جنگی مشغولیت کے باعث ایک دن نماز عصر اور ایک دن تو چار نمازیں قضا ہوگئیں تو آپ نے صورتاً جو بددعاء کے کلمات تھے ارشاد فرمائے حقیقتاً ان کلمات سے اظہار غضب و جلال تھا اور بددعاء مقصود نہ تھی۔ اسلئے جنگ خندق میں شریک بعض کفار بعد میں دولت ایمانی سے مالامال ہوئے۔ اگر بددعاء ان کلمات کا مقصد ہوتی تو پھر دولت ایمانی کیسے میسر آتی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ السلام کو "جنگ احد" میں جسمانی اذیت بہت پہونچی مگر آپ نے کفار کو بددعاء نہ دی بلکہ دعاء ہدایت دی۔ مگر یہاں سخت الفاظ زبان پاک پر جاری ہوگئے اس سے اشارہ دیا کہ مومنوں کو نماز جان سے بھی زیادہ پیاری ہونا چاہئے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز وسطیٰ سے مراد نماز عصر ہے اور یہی مسلک امام اعظم ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) حفاظت کرو تم نمازوں کی خاص کر بیچ والی نماز کی (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۰۰)۔

(۶۴۱) سورج کے ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک میں چار نمازیں آگئیں۔ ظہر، عصر، مغرب، عشاء کیونکہ یہ نمازیں سورج ڈھلنے سے رات گئے تک پڑھی جاتی ہیں۔ اور صبح کے قرآن سے نماز فجر مراد ہے۔ اور اسکو قرآن اسلئے فرمایا گیا کہ قرأت قرآن ایک رکن نماز ہے اور جز سے کل کو تعبیر کردیا جاتا ہے جیسا کہ قرآن کریم اور احادیث کریمہ میں نماز کو رکوع و سجود سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔ یہ مسئلہ بھی معلوم ہوگیا کہ قرأت رکن نماز ہے۔ نماز فجر میں دن کے اور رات کے فرشتوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ فجر و عصر کے وقت فرشتوں کی بدلی ہوتی ہے۔ فجر کے وقت رات کے محافظین و کاتبین فرشتے جانے نہیں پاتے کہ دن کے محافظین و کاتبین فرشتے آجاتے ہیں۔ یہ دونوں جماعتیں فجر کی نماز میں شرکت کرتی ہیں۔ محافظین فرشتے ساٹھ ہیں اور کاتبین دو۔ ہر شخص کے ساتھ کل باسٹھ فرشتے رہتے ہیں۔ ہماری نماز و قرأت انکے ساتھ ہوئی جو مزید برکت و سکینہ کی سبب ہے اور جب یہ فرشتے دربار خداوندی میں حاضر ہوتے ہیں تو گواہی دیتے ہیں کہ جب گئے تھے تو تیرے بندوں کو تیری عبادت میں مشغول دیکھا اور اب آئے تو تیرے بندوں کو تیری عبادت میں مصروف دیکھا اسی لئے مساجد مبارکہ میں عصر و فجر کی نماز کے بعد مصافحہ کیا جاتا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ جس نماز میں اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے ہوں وہ نماز زیادہ قبول ہے۔ جو حضرات یہ کہتے ہیں کہ بزرگوں کے مزارات کے پاس مساجد مبارکہ بنانا اور وہاں نماز پڑھنا افضل ہے وہ اس

की नमाज़ में मशगूलियत के दरम्यान? फ़रमाया हज़रते अनस ने बकदर इसके कि पढ़े कोई शख्स पचास आयते करीमा।

608 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू ज़र से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मुझसे फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि कैसा हाल होगा तुम्हारा जिस वक्त मुसल्लत होंगे तुम पर ऐसे हुक्काम कि मुअख़्ख़र करेंगे नमाज़ को उसके वक्त से? तो मैंने कहा क्या हुक्म फरमाते हैं आप मुझको? फ़रमाया प्यारे रसूल ने नमाज़ पढ़ो नमाज़ के वक्त में फिर अगर पा लो हुक्काम के साथ भी नमाज़ को तो नमाज़ पढ़ लो इसलिये कि ये तुम्हारे लिये नफ्ल नमाज़ होगी।

609 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो शख्स भूल गया नमाज़ को या सो गया उससे ग़ाफ़िल होकर तो उसका कफ़्फ़ारा यह है कि पढ़ ले उस नमाज़ को जब याद आये ये नमाज़ और एक रिवायत में है कि नहीं है उसका कोई कफ़्फ़ारा सिवाऐ इसके (जब याद आये पढ़ ले)।

610 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि सो जाने में कुछ कसूर नहीं है बस कसूर जागने में है तो जब भूल जाये कोई तुममें का नमाज़ को या ग़ाफ़िल होकर सो जाए इससे तो चाहिये कि पढ़ ले नमाज़ को जब याद आये नमाज़, इसलिये कि अल्लाह तआला ने फ़रमाया "और नमाज़ क़ायम रखिये मेरी याद के लिये"।

611 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया ऐ अली! तीन चीजों में देर ना करो! नमाज़ कि जब उसका वक्त आ जाये, जनाज़ा कि जिस वक्त तैयार हो जाये और बे शौहर वाली को जब मिल जाये उसको कुफ़ू।

612 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अव्वल वक्त नमाज़ का अल्लाह तआला की खुशनुदी है और आखिरी वक्त अल्लाह तआला की तरफ़ से मुआफ़ी है।

613 हदीस शरीफ़:– सुवाल किया गया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि कौन सा अमल ज़्यादा फज़ीलत वाला है? फ़रमाया प्यारे नबी ने नमाज़ उसके अव्वल वक्त में।

614 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हमेशा रहेगी मेरी उम्मत भलाई पर या दीने फितरत पर, जब न मुअख़्ख़र करे मग़्रिब को उस वक्त तक कि तारे घने पड़ जायें।

615 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अगर ना गराँ जानता मैं अपनी उम्मत पर तो हुक्म फरमाता मैं उनको यह कि मुअख़्ख़र करें इशा की नमाज़ को तिहाई रात तक या आधी रात तक।

616 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि इशा की नमाज़ को देर से पढ़ा करो क्योंकि तुम फज़ीलत दिये गये हो नमाज़ इशा की वजह से तमाम उम्मतों पर कि नहीं पढ़ी किसी उम्मत ने इशा की नमाज़ तुमस पहले।

617 हदीस शरीफ़:– हज़रते नोमान बिन बशीर से मरवी उन्होंने फरमाया मैं खूब जानता हूँ उस इशा की नमाज़ के वक्त को कि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नमाज़ पढ़ते थे इशा की तीसरी तारीख के चांद के डूब जाने पर।

618 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि रौशन करके के पढ़ो नमाज़े फजर को क्योंकि फजर रौशन करके पढ़ना बहुत सवाब के लिये है।

619 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्ला इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम ठहरे रहे एक रात कि इन्तेज़ार कर रहे थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम का इशा की नमाज़ का, तब तशरीफ लाये प्यारे नबी हमारे पास कि गुज़र गई तिहाई रात या उसके भी बाद कि हम नहीं जानते कि किस काम ने रोक लिया था प्यारे रसूल को अपने अहलो अयाल में या उसके अलावा कोई बात थी तो फ़रमाया जब आप आये कि बेशक तुम इन्तेज़ार कर रहे थे ऐसी नमाज़ का कि नहीं इन्तेज़ार करते जिसका अहले दीन सिवाये तुम्हारे, अगर ना गराँ होता मेरी उम्मत पर तो ज़रूर नमाज़ पढ़ाया करता उन्हें उस वक्त, फिर हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने मुअज़्ज़िन को तो इकामत कही उसने और नमाज़ अदा फरमाई।

620 हदीस शरीफ़:– हज़रत जाबिर इब्न समुरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नमाज़ पढ़ते थे तुम्हारी नमाज़ों की तरह और मुअख़्ख़र फरमाते थे नमाज़े इशा

को तुम्हारी नमाज़ के बाद कुछ, और नमाज़ हलकी पढ़ते थे।

621 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू सईद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नमाज़ पढ़ी हमने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ इशा की नमाज़, फिर न तशरीफ़ लाये प्यारे नबी यहाँ तक कि गुज़र गई मिस्ल आधी रात के, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि बैठे रहो अपनी जगहों पर! तो हम बैठे रहे अपनी जगहों पर, फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि बेशक लोगों नें नमाज़ पढ़ ली है और अपने अपने बिस्तरों पर पहुँच भी गये हैं और बेशक तुम नमाज़ ही में रहे कि तुम नमाज़ का इन्तेज़ार करते रहे और अगर न होती कमज़ोरों की कमज़ोरी और बीमारों की बीमारी तो मुअख़्ख़र कर देता मैं इस नमाज़ को निस्फ़ रात तक।

622 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते उम्मे सलमा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम बहुत जल्दी फरमाते ज़ोहर में तुम्हारे मुकाबले में और तुम प्यारे रसूल से ज्यादा जल्दी करते हो असर में।

623 हदीस शरीफ़:– थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि जब होती गर्मी तो ठंडी करके नमाज़े जोहर अदा फरमाते और जब सर्दी होती तो जल्दी नमाज़ अदा फरमाते।

624 हदीस शरीफ़:– हज़रते उबादा इब्न साबित से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मुझसे फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि अनक़रीब होंगे मुसल्लत तुम पर मेरी हयाते जाहिरी के बाद ऐसे हुक्काम कि रोक देंगी उन्हें कुछ चीज़ें नमाज़ से उनके अवकात में पढ़ने से, यहाँ तक कि चला जायेगा नमाज़ का वक्त, तो पढ़ लिया करो तुम नमाज़ को उसके वक्त में, तो अर्ज़ किया एक शख़्स ने या रसूलुल्लाह मैं नमाज़ पढ़ लिया करूँ उनके साथ फ़रमाया प्यारे रसूल ने हाँ।

625 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि होंगे मुसल्लत तुम पर ऐसे हुक्काम मेरी हयाते ज़ाहिरी के बाद कि मुअख़्ख़र करेंगे नमाज़ को तो है वो तुम्हारे लिये मुफ़ीद और उन पर वबाल, तो नमाज़ पढ़ो तुम उनके साथ जब तक वो नमाज़ पढ़ें काबे की तरफ़।

626 हदीस शरीफ़:– हज़रते उबैदुल्ला इब्न अदी इब्ने खय्यार से मरवी कि बेशक वो हाज़िर हुवे हज़रते उस्माने ग़नी के पास और हज़रते उस्माने ग़नी घेर लिये गये थे तो हज़रते उबैदुल्ला ने अर्ज़ किया कि आप तो इमाम हैं तमाम मुसलमानों के और उतरे वो परेशान कुन हालत आप पर जो आप देख रहे हैं और नमाज़ पढ़ा रहा है हमको फ़ितने का इमाम और हम उसमें शरई हर्ज समझते हैं, तो हज़रते उस्माने ग़नी ने फ़रमाया कि नमाज़ ज़्यादा अच्छी है उससे जो लोग कर रहे हैं तो जब लोग अच्छाई करें तो तुम भी अच्छाई करो उनके साथ और जब लोग बुराई करें तो बच जाओ तुम उनकी बुराई से।

627 हदीस शरीफ़:– थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि जब खूब सर्दी होती तो जल्द अता फरमाते नमाज़ और जब सख़्त गर्मी होती तो नमाज़ ठंडा करके पढ़ते, यानि जुमे की नमाज़।

628 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो फजर की नमाज़ रौशनी में अदा करेगा तो नूर भर देगा अल्लाह तआला उसकी कब्र में और उसके कल्ब में और कहा गया है नमाज़ों में।

629 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी है उन्होंने फ़रमाया कि नमाज़ पढ़ाई हमको हज़रते अबु बक्र ने और तिलावत फ़रमाई सूरा ए आले इमरान तो सहाया ए किराम ने अर्ज़ किया कि करीब है कि सूरज निकल आये? हज़रते अबू बक्र ने फ़रमाया अगर निकल आता तो हमको ग़ाफ़िल ना पाता।

630 हदीस शरीफ़:– हज़रते उस्मान नेहदी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने नमाज़ पढ़ी हज़रते उमर फ़ारूके आज़म के पीछे तो आपने सलाम ना फेरा यहाँ तक कि गुमान हुआ अक्लमंद लोगों को कि सूरज निकल आया तो जब हज़रते उमर ने सलाम फेरा तो अर्ज़ किया लोगों ने ऐ अमीरूल मोमेनीन! करीब है कि सूरज निकले, तो हज़रते उमर ने फ़रमाया कि जो कलाम किया तूने मैं उसको ना समझ सका? तो मैंने पूछा लोगों से कि क्या फ़रमाया हज़रते उमर ने? तो लोगों ने कहा कि यह फ़रमाया कि अगर सूरज निकल आता तो नहीं पाता हमको ग़फ़लत करने वालों में से।

631 हदीस शरीफ़:– हज़रते अली इब्ने रबी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने हज़रत अली से सुना वो फरमाते थे ऐ कंबर रौशनी में पढो रौशनी में पढ़ो।

قَالَ وَتَقُوْلُ الْاَعْرَابُ هِیَ الْعِشَآءُ وَقَالَ لَا یَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰی اِسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْعِشَآءَ

حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ کہتے تھے گنوار لوگ اِسے عشاء، اور فرمایا پیارے رسول نے نہ غلبہ کرلیں تم پر گنوار لوگ تمہاری نمازِ عشاء کے نام پر

فَاِنَّهَا فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَآءُ فَاِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ۔ (رواہ مسلم)

اسلئے کہ وہ نمازِ عشاء اللہ تعالیٰ کی کتاب میں عشاء ہے، تو بیشک گنوار لوگ تاخیر کرتے تھے اونٹنیوں کے دودھ دوہنے کی وجہ سے۔

(۶۴۰) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُوْنَ عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزِ خندق کہ روک دیا کفار نے ہم کو بیچ والی نماز،

صَلٰوةِ الْعَصْرِ مَلَاَ اللّٰهُ بُیُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَاراً۔ (رواہ البخاری والمسلم)

نمازِ عصر سے، بھردے اللہ تعالیٰ ان کے گھروں کو اور ان کی قبروں کو آگ سے۔

(۶۴۱) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا

ترجمہ: مروی ہے پیارے نبی ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمانِ عالیشان کے بارے میں کہ "بیشک قرآن صبح کا ہے فرشتوں کے روبرو،"

قَالَ تَشْهَدُهٗ مَلَآئِكَةُ اللَّیْلِ وَمَلَآئِكَةُ النَّهَارِ۔ (رواہ الترمذی)

فرمایا پیارے نبی نے حاضر ہوتے ہیں اس میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے۔

(۶۴۲) حدیث شریف: عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ غَدَا

ترجمہ: حضرت سلمان سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے رسول جو صبح سویرے چلا

اِلٰی صَلٰوةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَایَةِ الْاِیْمَانِ وَمَنْ غَدَا اِلَی السُّوْقِ غَدَا بِرَایَةِ اِبْلِیْسَ۔ (رواہ ابن ماجة)

نمازِ فجر کیطرف، تو صبح سویرے وہ چلا ایمان کے جھنڈے کیساتھ، اور جو چلا صبح سویرے بازار کیطرف تو وہ چلا صبح سویرے شیطان کے جھنڈے کیساتھ۔

(۶۴۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةُ الْوُسْطٰی صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ کی نماز نمازِ عصر ہے۔

---

(28) नमाज़ के वक्तों के फज़ाइल का बाब

632 हदीस शरीफ़:– हज़रत अम्मारा इब्ने रूवैबा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि प्यारे रसूल फरमाते हैं कि हरगिज़ नहीं दाखिल होगा आग में कोई ऐसा शख्स जो नमाज़ पढ़ता रहे सूरज निकलने से पहले और सूरज डूबने से पहले, यानि फजर और असर की नमाज़।

633 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिसने नमाज़ पढ़ीं दो (2) ठंडी तो वो जायेगा जन्नत में।

634 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बारी बारी आते हैं तुममें रात के फ़रिशते और दिन के फ़रिशते और जमा होते हैं ये फ़रिशते नमाज़े फजर में और असर में फिर चढ़ जाते हैं वो फ़रिशते जिन्होंने रात गुज़ारी थी तुममें तो दरयाफ़्त फरमाता है उनसे उनका मालिक हालांकि वो ज्यादा जानने वाला है उनसे, कि कैसा छोड़ा तुमने मेरे बंदों को? तो वो फ़रिशते अर्ज़ करते हैं कि छोड़ा हमने उनको इस हाल में कि वो नमाज़ पढ़ रहे थे और जब गये थे हम उनके पास तब भी वो नमाज़ पढ़ रहे थे।

635 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिसने पढ़ी फजर की नमाज़ तो वो अल्लाह तआला की अमान में है तो नहीं मवाखेज़ा फरमायेगा तुमसे अल्लाह तआला अपने

حدیث شریف سے استدلال کرتے ہیں۔

(۶۴۲) انسانوں کے دو گروہ ہیں ایک حزب الرحمٰن دوسرا حزب الشیطان۔اوران دونوں گروہوں کی الگ الگ علامتیں ہیں۔حزب الرحمٰن کے افراد دن کی ابتداء نماز اور ذکر الٰہی سے کرتے ہیں اورحزب الشیطٰن کے ممبران اپنے دن کا اغاز بازاراوردنیوی کام کاج سے کرتے ہیں۔دنیاوی کاروبار منع نہیں ہے مگر صبح کو اٹھتے ہی نہ ذکر خدااورنہ ذکر رسول نہ عبادت وریاضت بلکہ دنیاداری میں لگ جانا یہ شیطانی کام ہے اوراگر نماز و ذکر الٰہی کے بعد بازار گیا اور کاروبارِ زندگی ودنیوی میں مصروف ہواتو وہ حزب الرحمٰن کا سپاہی ہے۔

(۶۴۳) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے اس صاف وصریح اعلان کے بعد اب کسی سوچ وو چار کی بھی گنجائش نہیں ہے دوٹک فیصلہ فرمادیا بیچ والی نماز، نماز عصر ہے اوریہی مسلک امام اعظم ہے۔اوراکثر صحابۂ کرام کا بھی یہی قول ہے۔بعض صحابۂ کرام نے اگر نماز وسطیٰ سے نماز ظہر یا نماز فجر کومراد لیا ہے تو صحابۂ کرام کی اکثریت اورسیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی صراحت کے بعد ان بعض حضرات کے اقوال میں تاویل کیجائیگی جوانکے مواقع کے مناسب ہوگی۔اذان کے لغوی معانی ہیں اعلان عام، اطلاع عام پکاراورمؤذن اعلان واطلاع کرنے والےاور پکارنے والے کوکہتے ہیں۔چنانچہ لفظ اذان اورمؤذن انہیں معانی میں قرآن کریم میں مراد ہے۔ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) پھر پکاریگا پکارنے والا انکے درمیان (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۳۶۶) (ترجمہ) اور اعلان عام اللہ اوراسکے رسول کی طرف سے لوگوں کو حج اکبر کے دن (بصیرۃ الایمان فادۂ قادری معینی ص۴۴۰) لیکن شریعت اسلامیہ میں خاص الفاظ کیساتھ نماز کی اطلاع نماز کے اعلان کا نام اذان ہے۔سب سے پہلے یہ اذان کس نے، کب اور کہاں دی اس سلسلے میں سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت ہے جومذکورہ تینوں سوالات کے جوابات مرحمت فرمارہی ہے۔سیدنا حضرت علی سے مروی ہے کہ جب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ معراج میں تشریف لیگئے تو آپ نے ایک آواز فرشتے کی سماعت فرمائی کہ فرشتہ اذان دے رہاہے اور جب ''اللہ اکبر اللہ اکبر'' فرشتے نے پکاراتو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب ملا ''میں بہت بڑاہوں میں بہت بڑاہوں''۔گویا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اذان کے مقدس کلمات پہلی بار شب معراج بیت المقدس میں ایک فرشتے سے سنے۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے تمام حضرات انبیاء کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کی امامت فرمائی اور نماز پڑھائی اور سب نے آپکی اقتدامیں نماز اداکی۔مگر مسلمانوں میں یہ اذان ۱ھ میں شروع ہوئی۔نماز پنجگانہ مع جمعہ جب جماعت مستحبہ کے ساتھ مسجد میں وقت پر ادا کیجائیں توانکے لئے اذان دینا سنت مؤکدہ ہے اوراسکا حکم مثل واجب کے ہے کہ اگر وہاں اذان نہ کہی گئی توسب لوگ گناہگار ہونگے۔سیدنا حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر کسی شہر کے تمام لوگ اذان دینا چھوڑ دیں تو میں انکوقتل کردونگا اوراگر ایک شخص چھوڑدے تواسکی پٹائی کرونگا اوراسے قیدی بنادونگا۔(عالمگیری) مسجد میں بلا اذان واقامت جماعت کی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔اذان نماز پنجگانہ اور جمعہ کے علاوہ کسی نماز کیلئے سنت مؤکدہ نہیں ہے۔نماز کے علاوہ ۹ جگہ اذان دینا مستحب ہے (۱) بچے کے کان میں بعد ولادت کہ دائیں طرف اذان اور بائیں طرف اقامت (۲) آگ لگتے وقت (۳) جنگ میں (۴) جنابت کے غلبے کے وقت (۵) غمزدہ کے کان میں (۶) غصے والے کے کان میں (۷) مسافر جب راستہ بھول جائے (۸) مرگی کے مریض کے پاس (۹) میت کودفن کرنے کے بعد قبر کے پاس (درمختار۔ردالمحتار) سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے مجھے غمگین پایا تو آپنے فرمایا اے ابوطالب کے بیٹے میں تمہیں غمگین دیکھ رہاہوں تو حکم دے اپنے گھر والوں میں سے کسی کو کہ وہ اذان دے تمہارے کان میں اسلیئے کہ وہ دور کریگی تمہارے غم کو۔حضرت علی نے فرمایا کہ آزمایا میں نے اذان کو تو پایا میں نے اسکوایساہی (مرقاۃ شریف) سیدنا حضرت علی سے مروی ہے کہ فرمایا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ہوجسکا مزاج برہم خواہ انسان ہو یا جانور تو اسکے کان میں اذان دیدو۔نماز کی اذان شعائر اسلام میں سے ہے کہ نماز کیلئے

﴿باب الاذان والاقامۃ ترجمہ: اذان واقامت کا باب﴾

(۶۴۴) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ بُرَیْدَۃَ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت ابن بریدہ سے مروی کہ انصار میں سے ایک شخص پیارے رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرے،

فَرَاٰہُ حَزِیْنًا وَکَانَ الرَّجُلُ ذَاطَعْمٍ تُجْمَعُ اِلَیْہِ فَانْطَلَقَ حَزِیْنًا بِمَارَاٰی مِنْ حُزْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

انہوں نے پیارے رسول کو متفکر پایا اور یہ انصاری صحابی شخص مالدار تھے کہ انکے ارد گرد بھیڑ رہتی تھی، تو متفکر چلے وہ بھی پیارے رسول کو متفکر دیکھنے کی وجہ سے

فَتَرَکَ طَعَامَہٗ وَمَاکَانَ یَجْتَمِعُ اِلَیْہِ وَدَخَلَ مَسْجِدَہٗ یُصَلِّیْ فَبَیْنَمَا ھُوَ کَذٰلِکَ اِذَا نَعَسَ فَاَتَاہُ اٰتٍ

اور اپنا کھانا پینا چھوڑ دیا اور اُس بھیڑ کو بھی چھوڑ دیا اور داخل ہوئے اپنی مسجد میں نماز پڑھنے لگے اور اُس درمیان وہ ایسے ہی اُونگھنے لگے تو کوئی آنے والا آیا

فِی النَّوْمِ فَقَالَ ھَلْ عَلِمْتَ مِمَّا حَزَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَالَ

خواب میں تو اُس نے کہا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ کس وجہ سے پیارے رسول اللہ ﷺ متفکر ہیں؟ تو اُن انصاری صحابی نے کہا نہیں! تو خواب میں آنے والے نے کہا

فَھُوَ لِھٰذَا التَّاْذِیْنِ فَاْتِہٖ فَمُرْہُ اَنْ یَّاْمُرَ بِلَالًا اَنْ یُؤَذِّنَ فَعَلَّمَہُ الْاَذَانَ

اُسی اذان کی خاطر، تو جاؤ تم پیارے رسول کی بارگاہ میں اور پیارے نبی کو بتادو کہ حکم فرمائیں بلال کو یہ کہ اذان کہیں بلال، پس اِن انصاری نے بلال کو اذان سکھائی

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ مَرَّتَیْنِ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَرَّتَیْنِ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ مَرَّتَیْنِ

اللہ اکبر اللہ اکبر دومرتبہ، اشھد ان لاالہ الا اللہ دومرتبہ اشھد ان محمدا رسول اللہ دومرتبہ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ مَرَّتَیْنِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ مَرَّتَیْنِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ عَلَّمَہُ الْاِقَامَۃَ

حی علی الصلوٰۃ دومرتبہ حی علی الفلاح دومرتبہ اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الا اللہ، پھر سکھائی انصاری صحابی نے اقامت

مِثْلَ ذٰلِکَ وَقَالَ فِیْ اٰخِرِہٖ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اسی کے مثل اور کہا اسکے آخر میں قدقامت الصلوٰۃ قدقامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ

کَاَذَانِ النَّاسِ وَاِقَامَتِھِمْ فَاَقْبَلَ الْاَنْصَارُ فَقَعَدَ عَلٰی بَابِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَمَرَّ اَبُوْبَکْرٍ

لوگوں کی اذان کی طرح، اور انکی اقامت کی طرح، تو آئے وہ انصاری تو بیٹھ گئے پیارے نبی ﷺ کی چوکھٹ پر، تو گزرے حضرت ابوبکر

अमान के बारे में कुछ भी इसलिये कि अल्लाह तआला जिससे मुवाखेज़ा फ़रमायेगा अपने अहद के बारे में तो पकड़ लेगा उसको तो डालेगा उसको मुँह के बल दोज़ख की आग में।

636 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अगर जान लेते लोग कि क्या सवाब है अज़ान में और पहली सफ़ में, फिर ना पायें कोई तरीक़ा मगर ये कि कुराअन्दाज़ी ही करें इस पर, तो कुराअन्दाज़ी ही करें और अगर जानते कि क्या सवाब है दोपहर की नमाज़ में तो जल्द से जल्द आते उसकी तरफ़ और अगर जानते की क्या सवाब है इशा और फजर में तो ज़रूर आते उन दोनों की तरफ़ अगरचे घिसटते हुये आते।

637 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है कोई नमाज़ ज्यादा भारी मुनाफेक़ीन पर फजर से और इशा से और अगर जानते कि इन दोनों नमाज़ों में क्या सवाब है तो आते उनके लिये अगरचे घसिटते हुये आते।

638 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिसने नमाज़ पढ़ी इशा की जमाअत में तो उसने इबादत की आधी रात और जिसने नमाज़ पढ़ी फजर की जमात में तो गोया नमाज़ पढ़ी उसने तमाम रात।

639 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न गलबा कर लें तुम पर गंवार लोग तुम्हारी नमाज़े मग्रिब के नाम पर, हज़रते इब्ने उमर ने फ़रमाया कि कहते थे गंवार लोग इसे इशा और फ़रमाया

اذان دینا سنت مؤکدہ ہے مگر کوئی قوم اسکوترک دے تو اس سے جہاد بھی کیا جاسکتا ہے ۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اذان وتکبیر کے کلمات یکساں ہیں بس اقامت میں قد قامت الصلوٰۃ دومرتبہ زیادہ ہے ۔ بعد ہجرت نماز کی اطلاع کی کوئی خاص شکل وصورت نہ تھی جب مسلمان مسجد میں جمع ہوجاتے تو جماعت ہوجاتی ۔ جب مسلمانوں کی کثرت ہوئی تو غور وفکر کیا گیا کہ نماز باجماعت کی اطلاع کیسے دیجائے ۔ مختلف طریقے بطور مشاورت سامنے آئے کسی نے فرمایا کہ آگ روشن کردی جایا کرے کسی نے کہا کہ گھنٹہ بجادیا جایا کرے کسی پر اتفاق رائے نہوسکا آخر کار حضرات صحابۂ کرام کو اذان کی تعلیم بذریعۂ خواب دی گئی ۔ حضرات صحابۂ کرام نے اپنے خواب بارگاہ نبوی میں عرض کئے تب سب سے پہلے نماز فجر کیلئے اذان دی گئی ۔

(٦٤٤) یہ انصاری صحابی صاحب الاذن سیدنا حضرت عبداللہ ابن زید ابن عبدربہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ۔ انہوں نے بھی یہ اذان خواب میں دیکھی ۔ امت محمدیہ کے سب سے پہلے مسلمان افضل البشر بعد الانبیاء نے بھی یہی اذان دیکھی اور اسی اذان کا حکم سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے سیدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے حکم پر مذکورہ اذان دی گئی اور سیدنا حضرت ابن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اس حدیث شریف کے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ یہ اذان لوگوں کی اذان واقامت کی طرح ہے گویا کہ اسی وقت سے مسلمانوں میں عام طور پر مذکورہ اذان ہی رائج ومعمول ہے ۔ اور آج بھی عام طور پر یہی اذان و اقامت کے کلمات اور یہی الفاظ اذان کی تعداد عام طور پر جاری وساری ہے ۔ اگر کسی روایت میں اسکے خلاف ہے تو وہ محتاج تاویل ہے اور حسب موقع وہیں تاویل ہوجائیگی ۔ پوری دنیا میں عام طور پر یہی اذان ہوتی ہے جو مذکورہ حدیث شریف میں مذکور ہے ۔ اسکے علاوہ بھی بہت سی احادیث کریمہ ہیں جن میں یہی الفاظ اذان مذکور ہیں ۔ اذان میں کُل پندرہ کلمے ہیں اور اقامت میں سترہ کلمے ہیں ۔

(٦٤٥) نماز فجر میں ''تثویب'' بھی ہے ۔ فجر کی اذان میں تثویب یہ ہے الصلوٰۃ خیر من النوم ۔ حضرات ! مسئلۂ تثویب جدید کو باب التثویب میں پوری توجہ اور لگن سے پڑھیئے تاکہ حقائق ومعارف کے سمندر آپکے سینے میں موجیں مارنے لگیں ۔ سردست تو اتنا ہی جان لیجئے کہ تثویب دو قسم کی ہے (١) تثویب قدیم جیسے الصلوٰۃ خیر من النوم (٢) تثویب جدید یہ حضرات علماء کوفہ نے جاری فرمائی ہے اذان واقامت کے دوران ۔ تثویب قدیم فجر کے علاوہ کسی نماز کی اذان میں مکروہ وممنوع ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث شریف سے ظاہر ہے ۔ تثویب کے بارے میں تفصیلات جاننے کیلئے ''اذان کے بعد دوسری اطلاع دینے کا باب اور فقیر قدیری کی کتاب نوافل انتخاب عرف اذان واقامت کے درمیان تثویب'' ملاحظہ فرمائیں ۔

(٦٤٦) اذان کے الفاظ وکلمات میں مدشد کا لحاظ قواعد تجوید کی روشنی میں رکھنا چاہئے کہ کہیں الم غلم مد شد سے کفری معنیٰ نہ پیدا ہوجائیں اسلئے مؤذن کو اذان میں غلطیوں سے اجتناب واحتراز لازم اور احتیاط کا دامن تھامے رہیں ورنہ معنیٰ کچھ سے کچھ ہوجائینگے مثلاً جیسے لفظ **اللہ** اور لفظ **اشہد** کے ابتدائی الف کو کھینچنا کہ استفہام انکاری کے معنیٰ پیدا ہوجاتے ہیں اور یہ حرام ہے ۔ ایسے ہی اکبـــر کی ب کو کھینچنا یہ بھی حرام ہے ۔ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر کہے ۔ اللہ اکبر کہنے کے بعد سکتہ کرے یعنی اتنا ٹھہرے کہ جواب دینے والا جواب دے سکے اور سکتے کا چھوڑ دینا مکروہ ہے اور جس اذان میں مذکورہ سکتہ نہو اس اذان کا لوٹانا مستحب ہے ۔ تکبیر میں جلدی کرنا مستحب ہے ۔ اذان میں آواز بھی بلند ہو مگر طاقت سے زیادہ آواز بلند کرنا مکروہ ہے ۔ اذان میں آواز کو بلند کرنا اسلئے ہے کہ غافلوں یا دور و دراز کے رہنے والوں کو نماز کی طرف متوجہ کرنا ہے لہٰذا دور تک آواز پہونچائی جائے ۔ اور تکبیر میں آواز بھی اذان کے مقابلے میں پست ہو اور الفاظ اذان بھی جلدی جلدی کہہ لئے جائیں چونکہ اقامت سے حاضرین مسجد کو نماز کیلئے ریڈی کرنا مقصود ہے ۔ مغرب کی نماز میں تو اذان کے فوراً بعد اقامت ونماز ہونا چاہئے اور بقیہ اوقات میں اذان و اقامت کے درمیان اتنا فاصلہ ہونا چاہئے کہ بے وضو آدمی استنجاء اور وضو کرکے چار رکعتیں سنتیں ادا کرلے ۔ اور اسی کے بالکل درمیان میں تثویب کہے ۔ یعنی اگر اذان واقامت میں آدھے گھنٹے کا فاصلہ ہے تو اذان کے پندرہ منٹ بعد اور اقامت سے پندرہ منٹ پہلے تثویب

فَقَالَ اِسْتَأْذِنْ لِیْ وَقَدْ رَأٰی مِثْلَ ذٰلِکَ فَاَخْبَرَ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

تو انصاری نے صدیق اکبر سے کہا آپ اجازت لے لیجئے میرے لئے، اور دیکھا ہے ابوبکر نے خواب اسی طرح کا تو صدیق اکبر نے پیارے نبی ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی

ثُمَّ اسْتَأْذَنَ لِلْاَنْصَارِ فَدَخَلَ فَاَخْبَرَ بِالَّذِیْ رَأٰی فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

اور پھر انصاری صحابی کیلئے اجازت چاہی تو انصاری صحابی بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور خبر دی اسکی جو خواب دیکھا تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے

قَدْ اَخْبَرَنَا اَبُوْبَکْرٍ مِثْلَ ذٰلِکَ فَاَمَرَ بِلَالًا یُؤَذِّنُ بِذٰلِکَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کہ ابوبکر نے بھی خبر دی ہے ہم کو اسی طرح کی، پھر حکم فرمایا حضرت بلال کو کہ اذان دیں اسی طرح۔

(۶۴۵) حدیث شریف: عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاتُثَوِّبَنَّ

ترجمہ: حضرت بلال حبشی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا مجھ سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہ تثویب کرو

فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الصَّلَوٰتِ اِلَّا فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ۔ (رواہ الترمذی)

کسی نماز میں سوائے نماز فجر کے۔

(۶۴۶) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَاِذَا اَقَمْتَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت بلال سے جب تم اذان کہو تو ٹھہر ٹھہر کر کہو، اور جب اقامت کہو

فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَیْنَ اَذَانِکَ وَاِقَامَتِکَ قَدْرَمَا یَفْرُغُ الْاٰکِلُ مِنْ اَکْلِهِ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهِ

تو جلدی جلدی کہو اور ٹھہرو اپنی اذان اور اپنی اقامت کے درمیان اتنا کہ فارغ ہو جائے کھانے والا اپنے کھانے سے اور پینے والا اپنے پینے سے

وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ وَلَاتَقُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْنِیْ۔ (رواہ الترمذی)

اور قضائے حاجت والا جب داخل ہو اپنی قضائے حاجت کیلئے اور نہ کھڑے ہو نماز کیلئے صف میں جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔

(۶۴۷) حدیث شریف: عَنْ زِیَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِیْ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ اُؤَذِّنَ

ترجمہ: حضرت زید بن حارث صدائی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حکم فرمایا مجھے پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ اذان کہو

प्यारे रसूल ने कि न गलबा कर लें तुम पर गंवार लोग तुम्हारी नमाज़े इशा के नाम पर इसलिये कि वो नमाज़े इशा अल्लाह तआला की किताब में इशा है तो बेशक गंवार लोग ताख़ीर करते थे ऊँटनियों के दूध दूने की वजह से।

640 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने रोज़े ख़न्दक कि रोक दिया कुफ़्फ़ार ने हमको बीच वाली नमाज़, नमाज़े असर से, भर दे अल्लाह तआला उनके घरों को और उनकी कब्रों को आग से।

641 हदीस शरीफ़:– मरवी है प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से अल्लाह तआला के फरमान के बारे में "बेशक कुरआन सुबह का है फरिशतों के रु बरु" फ़रमाया प्यारे नबी ने कि हाज़िर होते हैं उसमें रात के फरिशते और दिन के फ़रिशते।

642 हदीस शरीफ़:– हज़रते सलमान से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से, फरमाते है प्यारे रसूल कि जो सुबह सवेरे चला नमाज़े फजर की तरफ़ तो सुबह सवेरे वो चला ईमान के झंडे के साथ, और जो चला सुबह सवेरे बाज़ार की तरफ़ तो वो चला सुबह सवेरे शैतान के झंडे के साथ।

643 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बीच की नमाज़ नमाज़े असर है।

(29) अज़ान और इक़ामत का बाब।

644 हदीस शरीफ़:– हज़रते इब्ने बुरीदा से मरवी कि अन्सार में से एक शख़्स प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के पास से गुज़रे, उन्होंने प्यारे रसूल को फ़िक्र में पाया और ये अन्सारी सहाबी शख़्स मालदार

کہے یہی حضرات فقہاء کرام نے فرمایا ہے۔ مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ تخت والی مسجد میں روزانہ چار وقتوں میں اقامت سے بیس منٹ پہلے اذان اور اقامت سے دس منٹ پہلے تثویب ہوتی ہے۔ اور جمعہ کو اذان خطبہ سے ایک گھنٹہ پہلے اذان اول ہوتی ہے اور آدھا گھنٹہ بعد تثویب ہوتی ہے۔ اوراذان ثانی داخل مسجد پہلی صف میں امام کے سامنے ہوتی ہے۔ اسکی تفصیلات بھی ''باب التثویب اور فقیر قدیری کتاب ''نوافل انتخاب عرف اذان واقامت کے درمیان تثویب'' میں ملاحظہ فرمائیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے پیارے زمانے میں یہ طریقہ تھا کہ حضرات صحابۂ کرام اس وقت کھڑے ہوتے اور صف بندی فرماتے جب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اپنے حجرۂ مبارکہ سے مسجد نبوی شریف میں جلوہ افروز ہوتے تو مکبر حی علی الصلوٰۃ یا حی علی الفلاح پر ہوتا کہ اس میں تعظیم مصطفےٰ بھی ہے اور پہلے سے کھڑا رہنا بے وجہ کی تکلیف بھی ہے اور نماز شروع کریں قدقامت الصلوٰۃ سے۔ حی علی الصلوٰۃ یا حی علی الفلاح پر کھڑا ہونا سنت ہے۔ اقامت میں شروع سے کھڑا ہونا خلاف سنت اور مکروہ ہے۔ اس مسئلے کی پوری تفصیلات باب القیام عنہ حی علی الفلاح اور فقیر قدیری کی کتاب ''خصائل انتخاب عرف تکبیر میں بیٹھنا'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۶۴۷) اقامت کہنا اسی کا حق ہے جسنے اذان کہی ہے۔ البتہ وہ اپنا حق دوسرے کو دے سکتا ہے یعنی مؤذن کی اجازت سے دوسرا شخص بھی اقامت کہہ سکتا ہے۔ اور اگر معمولات اس قسم کے ہوں کہ اذان کوئی دے اور تکبیر کوئی بھی کہدے اور اس پر اذان دینے والے کو اعتراض نہیں ہوتا تو بھی دوسرے شخص کو اقامت کہنا جائز ہے۔ روایات مبارکہ میں ہے کہ بارہا ایسا ہوتا تھا کہ امام المؤذنین سیدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان دیتے اور سیدنا حضرت ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقامت کہتے اور کبھی ایسا ہوتا کہ حضرت عبد اللہ ابن مکتوم اذان دیتے اور حضرت بلال حبشی اقامت کہتے۔ اس حدیث شریف میں مذکور حکم اس وقت کیلئے ہے کہ جب مؤذن کو یہ بات ناگوار ہو کہ اذان میں نے دی اور اقامت دوسرا کہدے۔ اگر مؤذن برا مانے تو دوسرا شخص اقامت نہ کہے اور اگر مؤذن برا نہ مانے تو دوسرا شخص اقامت کہہ سکتا ہے یہی مسلک امام اعظم ہے۔

(۶۴۸) سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ ایک رائے تھی جسے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے پسند فرمایا اور حضرت بلال حبشی محلوں میں جا کر پکار آئیں الصلوٰۃ جامعة نماز تیار ہے۔ یہ وہ شرعی اذان نہ تھی جو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے زمانے سے آج تک رائج ہے۔ وہ تو سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفۂ بلا فصل اور حضرت عبداللہ ابن زید ابن عبدربہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے خواب کے مطابق ہے اور انہیں خوابوں کو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے شرعی حیثیت عطا فرمائی اور اذان کو شروع فرمایا۔ مورخین نے دھوکہ کھایا اور انہوں نے اذان کو حضرت عمر فاروق اعظم کی رائے قرار دیا جو سراسر غلط ہے۔

(۶۴۹) سیدنا حضرت امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خواب سچا ہے یعنی وحی کے مطابق ہے یا میرے اجتہاد کے مطابق ہے۔ اس جگہ انشاء اللہ برکت کیلئے ہے شک وشبہ کیلئے نہیں۔ یہ حضرت عمر فاروق اعظم کا علم غیب ہے کہ انہوں نے خواب بنا سنے کہدیا کہ میں نے بھی وہی خواب دیکھا ہے جو حضرت عبداللہ نے دیکھا ہے۔ حضرات صحابۂ کرام واولیاء عظام کو بھی اللہ تعالیٰ علم غیب عطا فرماتا ہے۔ مستحب یہ ہے کہ اذان وہ کہے جو خوش آواز اور بلند آواز ہو۔ کیونکہ اس اذان کا مقصود غائبین کو اطلاع دینا ہے یہ جتنی بلند آواز سے ہوگی اتنا ہی مقصود زیادہ حاصل ہوگا۔ لہٰذا لاؤڈ اسپیکر پر اذان دینا مستحب ہے کہ اسکے ذریعہ آواز دور تک اور بہت دور تک جاتی ہے اور مقصود بدرجۂ اتم حاصل ہوتا ہے۔ نماز میں بھی لاؤڈ اسپیکر کا استعمال نہ صرف یہ کہ جائز ہے بلکہ مستحب ہے۔ یہ اذان بھی حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خوابوں کی عطا ہے اس سے بھی عظمت صحابۂ کرام کا پتہ چلتا ہے کہ ہر نماز سے پہلے حضرات صحابۂ کرام کے خوابوں کے ذریعہ دیگئی تعلیم پر عمل ہوتا رہے۔ حضرات صحابۂ کرام کی ان مبارک نیندوں پر ہماری لاکھوں بیداریاں قربان۔ جب انکے خواب اتنے عظیم الشان ہیں تو انکی بیداری کی عظمت وفضیلت کو کوئی کیا سمجھ سکتا ہے۔ جب انکے خواب لائق عمل ہیں تو انکی بیداری بہترین نمونۂ عمل ہے کہ

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ یُّقِیْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

فجر کی نماز کیلئے! تو میں نے اذان فجر کہی تو ارادہ فرمایا حضرت بلال نے یہ کہ وہ اقامت کہیں تو فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اِنَّ اَخَا صُدَآءٍ قَدْ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَھُوَ یُقِیْمُ۔ (رواہ الترمذی)

نے بیشک تمہارے صدائی بھائی نے اذان کہی ہے اور جواذان کہے وہی اقامت کہے۔

(۶۴۸) حدیث شریف: کَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِیْنَ قَدِمُوا الْمَدِیْنَۃَ یَجْتَمِعُوْنَ فَیَتَحَیَّنُوْنَ لِلصَّلٰوۃِ

ترجمہ: مسلمان جب مدینۂ منورہ میں آئے تو جمع ہوتے تو اندازہ لگاتے نماز کیلئے

وَلَیْسَ یُنَادِیْ بِھَا اَحَدٌ فَتَکَلَّمُوْا یَوْماً فِیْ ذٰلِکَ فَقَالَ بَعْضُھُمْ اِتَّخِذُوْا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰی

اور نہیں اذان دیتا تھا نماز کیلئے کوئی، تو گفتگو کی انہوں نے ایک دن اس بارے میں تو انکے بعض نے کہا کہ بنالو تم عیسائیوں کے ناقوس کی طرح

وَقَالَ بَعْضُھُمْ قَرْناً مِثْلَ قَرْنِ الْیَھُوْدِ فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلاً یُّنَادِیْ بِالصَّلٰوۃِ

اور کہا انکے بعض نے بگل بنالو یہود کے بگل کی طرح، تو فرمایا حضرت عمر نے کہ کیوں نہیں بھیجتے کسی آدمی کو کہ منادی کرے وہ نماز کی

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَابِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوۃِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

تو فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال! اُٹھ کھڑے ہو اور مُنادی کرو نماز کی۔

(۶۴۹) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّہٖ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زید بن عبد ربہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جب حکم فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بِالنَّاقُوْسِ یُعْمَلُ لِیُضْرَبَ بِہٖ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلٰوۃِ طَافَ بِیْ وَاَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ یَحْمِلُ نَاقُوْساً

ناقوس کا کہ بنایا جائے تا کہ بجایا جائے اس کو لوگوں کیلئے جماعتِ نماز کے واسطے، تو ملا مجھ کو حالانکہ میں سو رہا تھا ایک شخص جو اُٹھا رہا ہے ناقوس

فِیْ یَدِہٖ فَقُلْتُ یَاعَبْدَ اللّٰہِ اَتَبِیْعُ النَّاقُوْسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِہٖ قُلْتُ نَدْعُوْا بِہٖ

اپنے ہاتھ میں تو میں نے کہا اے اللہ کے بندے کیا تو بیچتا ہے ناقوس کو؟ اس نے کہا کیا کرو گے تم اسکا؟ میں نے کہا کہ ہم بلائینگے اس ناقوس کے ذریعے

थे कि उनके इर्द गिद्र भीड़ रहती थी तो वो फ़िकरमंद चले वो भी प्यारे रसूल को फ़िकर देखने की वजह से और अपना खाना पीना छोड़ दिया और उस भीड़ को भी छोड़ दिया और दाखिल हुये अपनी मस्जिद में, नमाज़ पढ़ने लगे, और इस दरमियान वो ऐसे ही ऊंघने लगे तो कोई आने वाला आया ख्वाब में तो उसने कहा कि क्या तुम्हें मालूम है कि किस वजह से प्यारे रसूल फ़िकरमंद हैं? तो उन अन्सारी सहाबी ने कहा नहीं! तो ख्वाब में आने वाले ने कहा कि उस अज़ान की खातिर, तो जाओ तुम प्यारे रसूल की बारगाह में और प्यारे नबी को बता दो कि हुक्म फरमायें बिलाल को ये कि अज़ान कहें बिलाल, तो इन अन्सारी सहाबी ने हज़रते बिलाल को अज़ान सिखाई। "अल्लाहो अकबर अल्लाहो अबकर" दो मर्तबा "अशहदो अल्ला इलाहा इल्लाह" दो मर्तबा "अशहदो अन्ना मौहम्मदरसूलुल्लाह" दो मर्तबा "हय्या अलस्सला" दो मर्तबा हय्या अलल्फ़ला" दो मर्तबा "अल्लाहो अकबर अल्लाहो अकबर ला इलाहा इल्लल्लाह" फिर सिखाई अन्सारी सहाबी ने इकामत इसी के मिस्ल और कहा उसके आख़िर में "क़दक़ा मतिस्सला, क़दक़ामतिस्सला" अल्लाहो अकबर अल्लाहो अकबर ला इलाहा इल्लल्लाह" लोगों की अज़ान की तरह और उनकी इकामत की तरह तो आये वो अन्सारी सहाबी तो बैठ गये प्यारे नबी की प्यारी चौखट पर तो गुजरे हज़रते अबू बक्र सिद्दीक़े अकबर तो अन्सारी सहाबी ने हज़रते सिद्दीक़े अकबर से कहा कि आप इजाज़त ले लीजिये मेरे लिये और देखा है अबू बक्र ने ख्वाब इसी तरह का, तो हज़रते सिद्दीक़े अकबर

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

حضرات صحابۂ کرام کی سیرت کے سانچے میں ڈھل کر محبوب خدا اور محبوب مصطفٰے کا اعزاز ملیگا۔ حضرات صحابۂ کرام کی بارگاہوں کا گستاخ دونوں جہان میں محروم ہے۔ گھنٹہ یا بگل یا اور کوئی بے معنٰی آواز جس سے یہود و نصارٰی یا دوسرے کفار و مشرکین سے مشابہت ہو اس سے اجتناب لازم ہے کہ ایسا انداز و طریقہ ہونا چاہئے کہ نماز کی ترغیب بھی ہوجائے اور ذکر الٰہی یا محبوب الٰہی بھی ہوجائے اور یہ تمام باتیں اذان سے حاصل ہوجاتی ہیں۔ حضرات صحابۂ کرام کے وہ خواب جنکی بارگاہ نبوت سے انکی تصدیق ہوجائے وحی کے حکم میں ہیں۔ پھر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے خوابوں کی عظمت کا کیا کہنا۔ اسی ایک شب میں تقریباً دس صحابۂ کرام نے اس اذان کو خواب میں دیکھا۔ اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے خوابوں کا اجماع بھی اجماع مسلمین کی طرح معتبر ہے۔

(۶۵۰) اذان کے بعد مسلمانوں کو نماز کیلئے دوسری اطلاع دینا یہ تثویب ہے اور یہ جائز ہی نہیں بلکہ سنت ہے۔ نماز کیلئے جگانا بھی سنت ہے۔ اپنے چھوٹوں کو پاؤں کی حرکت سے جگانا درست ہونے کے ساتھ ساتھ چھوٹوں کی سعادت کا ذریعہ ہے۔ وہ حضرات صحابۂ کرام کتنے خوش نصیب ہیں جنہیں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے قدموں سے نسبت نصیب ہوئی ہو۔ یہ تو وہ قدوم میمنت لزوم ہیں جنہیں جبریل امین چومیں اور کبھی عرش اعظم کی زینت بنیں۔ شعر:

عرش اعظم نے چومیں ہوں جسکے قدم کوئی تاریخ میں ایسا انسان ہے؟
عرش اعظم نے چومیں ہیں جسکے قدم لامکاں میں خدا کا وہ مہمان ہے

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے پیارے قدموں کی عظمت و فضیلت جتنی بھی بیان کیجائے وہ کم ہی کم ہے۔ اشعار

اس زمیں پر چلو سر کے بل مومنو! جس زمیں پر پڑے مصطفٰے کے قدم
اس زمیں کی بلندی کا کیا پوچھنا جسنے چومے ہوں خیر الورٰی کے قدم
شہر مکہ قسم تیری قرآن میں، یاد فرمائی ہے مالک الملک نے
ہوگیا محترم تو خدا کی قسم کیونکہ تجھ پر پڑے مصطفٰے کے قدم
سوئے معراج کی شب حبیبِ خدا، انکے سونے میں پوشیدہ یہ راز تھا
آج معراج جبریل ہوجائیگی جب وہ چومیں گے شاہِ ہدیٰ کے قدم
طائر سدرہ، سدرہ پہ کہنے لگے آگے جاؤں تو پر میرے جل جائینگے
مثلِ موسیٰ نہ سدرہ سے آگے بڑھے طائر سدرۃ المنتہٰی کے قدم
اب تو سرکار تشریف لے آیئے وقتِ آخر ہے جلوہ دکھا دیجئے
مجھ کو دامن میں اپنے چھپا لیجئے مجھ سے نزدیک ہیں اب قضا کے قدم
انتخابِ قدیری پریشان تھا ظلمتِ قبر سے سخت حیران تھا
بقعۂ نور مرقد کا ایوان بنا آگئے جب حبیبِ خدا کے قدم
(یانبی)

(۶۵۱) بادشاہ اسلام، قاضیٔ شرع، مفتیٔ دین، عالم حق وغیرہم کو مؤذن خصوصی طور پر نماز کی اطلاع دے سکتا ہے۔ خصوصی اطلاع عوام کیلئے ممنوع ہے انہیں اذان اور تثویب ہی کافی ہے۔ الصلوٰۃ خیر من النوم یہ جملہ اذان فجر کا جز ہے اسے صرف فجر کی اذان ہی میں استعمال کریں اسکے علاوہ نہیں۔ البتہ دوسرے اوقات میں دوسرے الفاظ سے بیدار کیا کریں یا اطلاع نماز دیا کریں۔

(۶۵۲) انگلیاں کان میں ڈالنے سے آواز تیز نکلتی ہے یا پھر مؤذن کو اپنی آواز کم آئیگی تو وہ آواز بلند کرنے کی مزید کوشش کریگا۔ اور اذان میں بلند آواز مطلوب و مقصود ہے تاکہ دور تک آواز پہونچے۔ لاؤڈ اسپیکر پر اذان دے تو بھی مؤذن کانوں میں انگلیاں لگائے کہ آواز اور بھی بلند ہوجائے'' جتنے چراغ اتنی روشنی''۔ اذان قبر میں بھی آواز کو بلند کرے اور انگلیاں کانوں میں داخل کرے تاکہ شیخ نجدی اور اسکی ذریت دور تک بھاگے۔ بچوں کے کان میں اذان دیتے وقت کانوں میں انگلیاں ڈالنا سنت نہیں یوں ہی اقامت میں بھی کانوں میں انگلیاں ڈالنا سنت نہیں۔

(۶۵۳) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے حکم اذان دیا ہے کبھی اذان بذات خود نہ دی۔ جن روایات میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے اذان دینے کی بات ہے وہاں حکم اذان مراد ہے کہ حکم فرما کر اذان کہلوائی ہے اسکی مثال یوں سمجھئے جیسے کہا جائے کہ تاج محل حضرت شاہجہاں بادشاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنایا ہے یعنی حضرت شاہجہاں نے بنانے کا حکم دیا اور انکے حکم سے تاج محل بنا۔ اذان کا عملی جواب تو یہ ہے کہ مسجد میں حاضر ہوجائے اور اگر مسجد میں موجود ہے تو پھر جواب دینا واجب نہیں رہتا کیونکہ عملی جواب موجود ہے۔ اور قولی جواب یہ ہے کہ کلمات اذان کا دہرانا، یا

اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ اَفَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهٗ بَلٰى

نماز کیلئے، تو اس اللہ کے بندے نے کہا کہ کیا نہ نشاندہی کردوں میں اس پر جو بہتر ہے اس سے، تو میں نے کہا اُس اللہ تعالیٰ کے بندے سے ہاں!

قَالَ فَقَالَ تَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اِلٰى آخِرِهٖ وَكَذَا الْاِقَامَةُ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم

تو اس اللہ کے بندے نے کہا کہو تم اللہ اکبر آخر اذان تک اور ایسے ہی اقامت ہے۔ پھر جب میں نے صبح کی تو میں حاضر ہوا پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں

فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا رَاَيْتُ فَقَالَ اِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ

تو میں نے خبر دی اس کی جو کچھ رات کو دیکھا تھا تو فرمایا پیارے رسول نے بیشک یہ خواب سچا ہے جو چاہے اللہ تعالیٰ، تو کھڑے ہو جاؤ بلال کیساتھ

فَاَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَاَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ فَاِنَّهٗ اَنْدٰى صَوْتًا مِّنْكَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ

اور بتائے جاؤ بلال کو جو کچھ تم نے خواب میں دیکھا ہے! تو چاہئے کہ بلال اذان دیں اُسی طریقے سے کیونکہ بلال تم سے زیادہ بلند آواز ہیں، تو میں بلال کیساتھ کھڑا ہو گیا

فَجَعَلْتُ اُلْقِيْهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهٖ فَقَالَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ

میں بلال کو بتا تا رہا اذان اور وہ اس بتائے ہوئے کیساتھ اذان دیتے رہے، پھر حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ سنی یہ اذان سیدنا حضرت عمر ابن خطاب نے

وَهُوَ فِىْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَآئَهٗ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِىْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ

حالانکہ وہ اپنے گھر میں تھے، تو نکلے وہ گھسیٹ رہے تھے اپنی چادر کو اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! اسکی قسم جس نے بھیجا ہے آپکو حق کیساتھ،

لَقَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ مَا اُرِىَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ (رواه ابوداؤد)

بلاشبہ میں نے بھی خواب دیکھا ہے اسی کے مثل جیسا کہ ان عبداللہ نے دیکھا ہے، تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ہر خوبی اللہ تعالیٰ کیلئے ہے۔

(۶۵۰) حدیث شریف: عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نکلا پیارے نبی ﷺ کے ساتھ نمازِ فجر کیلئے

فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِرَجُلٍ اِلَّا نَادَاهُ بِالصَّلٰوةِ اَوْ حَرَّكَهٗ بِرِجْلِهٖ۔ (رواه ابوداؤد)

تو آپ نہیں گزرتے تھے کسی سوتے شخص کے پاس سے مگر اسکو آواز دیتے نماز کیلئے، یا حرکت دیتے اسکو اپنے پائے اقدس سے۔

ने प्यारे नबी को इस वाक्य की खबर दी और फिर अन्सारी सहाबी के लिये इजाज़त चाही तो अन्सारी सहाबी बारगाहे नबवी में हाज़िर हुये और खबर दी उसकी जो ख्वाब देखा, तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि अबू बक्र ने भी खबर दी है हमको इसी तरह की फिर हुक्म फ़रमाया हज़रते बिलाल को कि अज़ान दें इसी तरह।

645 हदीस शरीफ़:– हज़रते बिलाल हबशी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया मुझसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न तसवीब करो किसी नमाज़ में सिवाये नमाज़े फजर के।

646 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया हज़रते बिलाल से कि जब तुम अज़ान कहो तो ठहर ठहर कर कहो और जब इकामत कहो तो जल्दी कहो और ठहरो अपनी अज़ान और अपनी इकामत के दरमियान इतना कि फ़ारिग हो जाये खाने वाला अपने खाने से और पीने वाला अपने पीने से और कज़ाये हाजत वाला जब दाखिल हो अपनी कज़ाये हाजत के लिये और न खड़े हो नमाज़ के लिये सफ़ में जब तक मुझे न देख लो।

647 हदीस शरीफ़:– हज़रते जैद बिन हारिस सुदाई से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हुक्म फ़रमाया मुझे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि अज़ान कहो फजर की नमाज़ के लिये तो मैनें अज़ाने फजर कही तो इरादा फ़रमाया हज़रते बिलाल ने ये कि वो इकामत कहें तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि बेशक तुम्हारे सदाई भाई ने अज़ान कही है और जो अज़ान कहे वोही इकामत कहे।

(۶۵۱) حدیث شریف: عَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ اَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَآءَ عُمَرَ يُؤَذِّنُهُ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ

ترجمہ: حضرت مالک سے مروی انہیں یہ حدیث شریف پہونچی کہ بیشک مؤذن آئے بارگاہ حضرت عمر میں کہ وہ اطلاع دیں حضرت عمر کو نماز فجر کی

فَوَجَدَهُ نَآئِماً فَقَالَ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ فَاَمَرَهُ عُمَرُ اَنْ يَّجْعَلَهَا فِيْ نِدَآءِ الصُّبْحِ. (رواہ فی المؤطا)

تو پایا مؤذن نے حضرت عمر سوئے ہیں تو مؤذن نے کہا ''نماز بہتر ہے سونے سے'' تو حکم فرمایا مؤذن کو حضرت عمر نے کہ داخل کر دیں اس جملے کو اذان فجر میں۔

(۶۵۲) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَرَ بِلَالاً اَنْ يَّجْعَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا بلال کو کہ داخل کریں اپنی دونوں انگلیاں اپنے دونوں کانوں میں،

قَالَ اِنَّهُ اَرْفَعُ لِصَوْتِكَ. (رواہ ابن ماجة)

فرمایا پیارے نبی نے یہ کانوں میں انگلیاں ڈالنا زیادہ بلند کرنے والا ہے تمہاری آواز کو۔

(۶۵۳) حدیث شریف: عَنْ مُّعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت امیر معاویہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ پیارے رسول فرماتے ہیں

اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقاً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ. (رواہ مسلم)

کہ اذان دینے والے اونچے ہوں گے لوگوں میں گردنوں کے اعتبار سے، قیامت کے دن۔

(۶۵۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب اذان دی جائے نماز کیلئے تو بھاگتا ہے شیطان، اس کیلئے پادنے کی آواز ہوتی ہے

حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاذِيْنَ فَاِذَا قُضِيَ النِّدَآءُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰى

تاکہ شیطان اذان نہ سنے، جب پوری ہو جاتی ہے اذان تو آ جاتا ہے یہاں تک کہ جب اقامت کہی جاتی ہے نماز کیلئے تو بھاگ جاتا ہے یہاں تک کہ

اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا

جب پوری ہو جاتی ہے اقامت تو آ جاتا ہے تاکہ وسوسہ ڈالے آدمی اور اسکے دل کے درمیان، کہتا ہے شیطان یاد کر فلاں چیز کو، یاد کر فلاں بات کو،

---

648 हदीस शरीफ़:– मुसलमान जब मदीना ए मुनव्वरा में आये तो जमा होते तो अंदाजा लगाते नमाज़ के लिये और नहीं अज़ान देता था नमाज़ के लिये कोई तो गुफ़्तगु की उन्होंने एक दिन इस बारे में तो उनके बअज़ ने कहा कि बना लो तुम इसाईयों के नाकूस की तरह और कहा उनके बअज़ ने बिगुल बना लो यहूद के बिगुल की तरह, तो फ़रमाया हज़रते उमर ने कि क्यों नहीं भेजते किसी आदमी को कि पुकारे वो नमाज़ के लिये तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐ बिलाल उठ खड़े हो और पुकारो नमाज़ के लिये।

649 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्ला बिन जैद बिन अब्देरब्बही से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जब हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नाकूस का कि बनाया जाये ताकि बजाया जाये उसको लोगों के लिये जमाते नमाज़ के वास्ते तो मिला मुझको एक शख़्स हालांकि मैं सो रहा था जो उठा रहा है नाकूस अपने हाथ में तो मैंने कहा ऐ अल्लाह के बंदे! क्या तू बेचता है नाकूस को? उसने कहा क्या करोगे तुम इसका? मैंने कहा कि हम बुलायेंगे इस नाकूस के ज़रिये नमाज़ के लिये, तो उस अल्लाह के बंदे ने कहा कि क्या न इशारा कर दूँ मैं उस पर जो बेहतर है इससे? तो मैंने कहा उस अल्लाह के बंदे से हाँ! तो उस अल्लाह के बंदे ने कहा कहो तुम ''अल्लाहो अकबर'' आखिर अज़ान तक और ऐसे ही इक़ामत है फिर जब मैंने सुबह की तो मैं हाज़िर हुआ प्यारे रसूल की खिदमत तो मैंने ख़बर दी उसकी जो कुछ रात को देखा था तो फ़रमाया प्यारे रसूल

لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّىٰ يَظِلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلَّىٰ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

جواُسے یاد نہ تھیں، یہاں تک کہ ہوجاتا ہے آدمی ایسا کہ نہیں جانتا ہے کہ کتنی نماز پڑھی۔

(۶۵۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَسْمَعُ مَدَىٰ صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں سنتے مؤذن کی آواز کی بھنک کو نہ جن اور نہ آدمی

وَّلَا شَيْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رواہ البخاری)

اور نہ کوئی دوسری چیز، مگر گواہی دیں گی اسکی قیامت کے دن۔

(۶۵۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم مؤذن کو تو کہو تم اسکی طرح جو وہ کہتا ہے،

ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ

پھر درود شریف پڑھو مجھ پر اسلئے کہ جس نے پڑھا مجھ پر درود شریف تو رحمتیں نازل فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس، پھر مانگو تم اللہ تعالیٰ سے میرے لئے

الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ

وسیلہ کیونکہ وہ ایک مقام ہے جنت میں جو شایانِ شان ہے ایک بندے کے اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے، اور امید کرتا ہوں میں یہ کہ وہ میں ہی ہوں،

فَمَنْ سَئَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ۔ (رواہ مسلم)

تو جو مانگے میرے لئے وسیلہ تو لازم ہوگی اس کیلئے میری شفاعت۔

(۶۵۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہے مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر تو کہے ہر کوئی تم میں کا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ

اللہ اکبر اللہ اکبر جب کہے مؤذن اشہد ان لا الہ الا اللہ تو کہے ہر کوئی تم میں کا اشہد ان لا الہ الا اللہ اور جب کہے مؤذن اشہد

ने बेशक ये ख्वाब सच्चा है जो चाहे अल्लाह तआला तो खड़े हो जाओ बिलाल के साथ और बताये जाओ बिलाल को जो कुछ तुमने ख्वाब में देखा है तो चाहिये कि बिलाल अज़ान दें उसी तरीके से क्योंकि बिलाल तुमसे ज़्यादा बुलन्द आवाज़ वाले हैं, तो मैं बिलाल के साथ खड़ा हो गया तो मैं बिलाल को बताता रहा अज़ान और वो उस बताये हुये के साथ अज़ान देते रहे फिर हज़रते अब्दुल्ला ने फ़रमाया कि सुनी ये अज़ान हज़रते उमर इब्न खत्ताब ने हालांकि वो अपने घर पर थे तो निकले वो कि घसीट रहे थे अपनी चादर को और अर्ज़ करने लगे या रसूलुल्लाह उसकी कसम जिसने भेजा है आपको हक के साथ, बिला शुबा मैंने भी ख्वाब देखा है इसी के मिस्ल जैसा कि इन अब्दुल्ला ने देखा है तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने हर खूबी अल्लाह तआला के लिये है।

650 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू बक्र से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं निकला प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ नमाज़े फजर के लिये तो आप नहीं गुजरते थे किसी सोते शख्स के पास से मगर उसको आवाज़ देते नमाज़ के लिये या हरकत देते उसको अपने पाये अकदस से।

651 हदीस शरीफ़:– हज़रत मालिक से मरवी है उन्हें यह हदीस शरीफ़ पहुँची कि बेशक मुअज़्ज़िन आये हज़रते उमर की बारगाह में कि वो इत्तेला दें हज़रते उमर को नमाज़े फजर की तो पाया मअज़्ज़ि ने कि हज़रते उमर सोये हुये हैं तो मुअज़्ज़िन ने कहा नमाज़ बेहतर है सोने से! तो हुक्म फ़रमाया मुअज़्ज़िन को

اور دوسری دعائیں جو احادیث کریمہ میں آئی ہیں انکا پڑھنا۔ پہلی اذان سنکر دنیاوی باتوں سے چپ چاپ ہو جانا اور اذان کے کلمات کے جوابات دینا واجب ہیں۔ البتہ کھانا کھانے والا' استنجاء کرنے والا' علم دین پڑھانے والا اس جواب دینے سے مستثنیٰ و علیحدہ ہے۔ اونچی گردن والا ہونے کے چند مطالب ہیں (۱) ظاہری معنیٰ کہ گردن بلند اور سر اونچے ہونگے اور وہ مجمع حشر میں ممتاز نظر آئینگے (۲) یا سر اٹھائے اللہ کی رحمت کو دیکھ رہے ہونگے۔ کوئی شخص امید رکھتا ہو کسی چیز کی تو گردن اونچی کر کے اسکی طرف دیکھتا ہے۔ (۳) بلند قامت والے ہونگے کہ دور سے پہچان لئے جائیں (۴) بہت ثواب والے ہونگے اور اکثر ثواب والے انکے سر فخر سے بلند ہونگے (۵) سردار ہونگے قیامت کے دن (۶) قرب نصیب ہوگا بارگاہ الٰہی میں (۷) دربار ایزدی میں عزت ملیگی اور اعناق کو الف کے زیر کے ساتھ پڑھا جائے تو معنیٰ یہ ہونگے کہ مؤذن دوڑتے ہوئے لپک جھپک لمبے لمبے قدم رکھتے ہوئے جنت کی طرف جائینگے اور دوسرے لوگوں سے پہلے داخل بہشت ہونگے ۔ یہ حدیث شریف سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپکا یہ رتبہ ہے کہ آپ راوئ حدیث شریف بھی ہیں اور یہ حدیث شریف بھی مسلم شریف کی ہے۔

(۶۵۴) اس حدیث شریف میں شیطان کے بھاگنے سے ظاہری معنیٰ ہی مراد ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کلمات اذان میں ایسی ہیبت و عظمت رکھدی ہے کہ وہ سنکر خائف و ترسیدہ ہو جاتا ہے اور دُم دبا کر بھاگتا ہے۔ اور اذان میں شیطان کو بھگانے کی طاقت و تاثیر ہے۔ اسی لئے طاعون کی بیماری پھیلنے پر اذان دیجاتی ہے کہ یہ وبا بھی جنات کے اثر سے ہے۔ بچے کے کان میں بھی اذان اسلئے دیجاتی ہے کہ وقت پیدائش یہ شیخ نجدی براجمان ہوتا ہے جسکے مارنے سے بچہ روتا چلّاتا ہے۔ دفن کے بعد قبر پر بھی اذان اسلئے دیجاتی ہے کہ وہ وقت میت کے امتحان اور شیخ نجدی کے بہکانے کا وقت ہے۔ اذان کی برکت و عظمت سے شیطان بھاگے گا میت اسکے بہکانے سے محفوظ ہو جائیگی۔ نئے گھر میں گھبراہٹ نہ ہو کر دل کو دولت اطمنان و سکون ملیگا اور تلقین کا بھی فائدہ ہوگا کہ نکیرین کے سوالات کے جوابات یاد آجائینگے۔ قبر کے سرہانے اذان دینے کے سلسلے میں باب الاذان عند القبر فقیر قدیری کی کتاب "اذان قبر" ملاحظہ فرمائیں۔ اور مردے کو تلقین کے سلسلے میں باب التلقین للموتی' ملاحظہ فرمائیں۔ نمازوں میں نمازوں سے غیر متعلق خیالات آتے رہتے ہیں یہ سب شیطانی کارستانی ہے کہ نماز میں وہ وہ باتیں یاد آجاتی ہیں جو نماز سے باہر کوشش سے بھی یاد نہیں آتیں۔ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو یہ قدرت دی ہے کہ وہ دلوں پر تصرف کرتا ہے تو جب مردود کو اتنی طاقت وقدرت دی ہے تو محبوبوں کو کتنی طاقتوں' قدرتوں' قوتوں سے نوازا ہوگا۔ شیطان کے ان وسوسوں کی پرواہ کئے بغیر نماز پڑھتا رہے کیونکہ مکھیوں کی وجہ سے کھانا نہیں چھوڑا جاتا۔ اگر یہ وسوسہ پہلی بار پیش آیا کہ کتنی نماز پڑھی تو نماز دوبارہ از سر نو پڑھی جائے اور یہ وسوسوں کا سلسلہ دراز ہے کہ یہ وسوسے آتے ہی رہتے ہیں تو کم رکعتوں کا لحاظ کرے مثلاً اگر شبہ ہوا کہ تین پڑھی ہیں کہ چار تو تین مانے۔ کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ افضل سے مفضول کی تاثیر بڑھ جاتی ہے۔ کہ نماز سے شیخ نجدی شیطان لعین نہ بھاگا اور اذان سے دم دبا کر پادتا ہوا بھاگا۔ ایسے ہی سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم سے شیطان بھاگتا ہے حالانکہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق اکبر افضل ہیں۔

(۶۵۵) انس و جن اور تمام چیزیں مؤذن کے ایمان کی گواہی دیں گی جنہیں مؤذن کی اذان کی بھنک بھی پہونچے گی' "بھنک" انتہائی ہلکی آواز کو کہتے ہیں۔ مؤذنوں کو رغبت دلائی گئی کہ باآواز بلند اذان دیکر اپنے ایمان کے زیادہ سے زیادہ گواہ تیار کریں۔ اللہ تعالیٰ نے حیوانات و جمادات کو سمجھنے اور بولنے کی طاقت سے نوازا ہے۔ اسکے ثبوت قرآن کریم اور احادیث کریمہ میں موجود ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ "روزانہ شام کے وقت پہاڑ ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ کیا تجھ پر کوئی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنیوالا بھی گزرا۔ جب ان میں سے کوئی کہتا ہے کہ ہاں تو سب خوش ہو جاتے ہیں۔ (مرقاۃ شریف) جنوں میں فرشتے بھی داخل ہیں اور آدمی میں تمام آدمی داخل ہیں۔

(۶۵۶) الفاظ اذان دہرانے میں مؤذن کے مثل کریں یعنی تمام کلمات دو دو مرتبہ سننے والا بھی کہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے نام پاک کو پہلی شہادت میں سنکر پڑھے صلی اللہ علیک

اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ

ان محمدا رسول الله تو کہے ہرکوئی تم میں کااشهد ان محمدا رسول الله پھرجب کہے مؤذن حی علی الصلوٰۃ تو کہے ہرکوئی تم میں کا

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ

لاحول ولا قوۃ الا بالله پھرجب مؤذن کہے حی علی الفلاح تو کہے ہرکوئی تم میں کا لاحول ولا قوۃ الا بالله پھر کہے مؤذن

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهٖ

الله اکبر الله اکبر تو پھر کہے ہرکوئی تم میں کا الله اکبر الله اکبر پھرجب کہے مؤذن لا اله الا الله تو کہے ہرکوئی تم میں کالا اله الا الله اپنے دل سے

دَخَلَ الْجَنَّۃَ۔ (رواہ مسلم)

تو داخل ہوگیا جنت میں۔

(۶۵۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَآءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَۃِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہے جس وقت سنتا ہے اذان کو اللهم رب هذه الدعوة

وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْهُ مَقَامَ مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ

والصلوٰۃ القآئمة اٰت محمدن والسيلة والفضيلة وابعثه مقام محمودن الذى وعدته

حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ۔ (رواہ البخاری)

تو حلال ہوگئی اس کیلئے میری شفاعت قیامت کے دن۔

(۶۵۹) حدیث شریف: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُغِیْرُ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَكَانَ یَسْتَمِعُ الْاَذَانَ فَاِنْ سَمِعَ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ حملہ فرماتے تھے جب فجر طلوع ہوتی تھی اور کان لگاتے تھے اذان کی طرف، تو اگر سن لیا

اَذَاناً اَمْسَكَ وَاِلَّا اَغَارَ فَسَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَی الْفِطْرَۃِ

اذان کو تو رک جاتے ورنہ حملہ فرماتے، پھر سنا پیارے نبی نے ایک شخص کو کہ وہ کہتا ہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ دین پر ہے

हजरते उमरें ने कि दाखिल कर दें इस जुमले को अज़ाने फजर में।

652 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हुक्म फ़रमाया बिलाल को कि दाखिल करें अपनी दोनों उंगलिया अपने दोनों कानों में! फ़रमाया प्यारे नबी ने ये कानों में उंगलियां डालना ज्यादा बुलन्द करने वाला है तुम्हारी आवाज़ को।

653 हदीस शरीफ़:— हज़रते अमीरे मआविया से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि प्यारे रसूल फरमाते हैं कि अज़ान देने वाले ऊंचे होंगे लोगों में गर्दनों के ऐतबार से क़यामत के दिन।

654 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब अज़ान दी जाये नमाज़ के लिये तो भागता है शैतान, उस के लिये पादने के आवाज़ होती है ताकि शैतान अज़ान ना सुने, जब पूरी हो जाती है अज़ान तो आ जाता है यहाँ तक कि जब इकामत कही जाती है नमाज़ के लिये तो भाग जाता है यहाँ तक कि जब पूरी हो जाती है इकामत तो आ जाता है ताकि वसवसा डाले आदमी और उसके दिल के दरमियान कहता है शैतान याद कर फलां चीज़ को याद कर फलां बात को जो उसे याद न थीं यहाँ तक की हो जाता है आदमी ऐसा कि नहीं जानता कि कितनी नमाज़ पढ़ी।

655 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं सुनते मुअज़्ज़िन की आवाज़ की भनक को ना जिन्न और ना आदमी और ना कोई दूसरी चीज़ मगर गवाही देंगी उसकी कयामत के दिन।

یا رسول اللہ اور دوسری شہادت میں پڑھے قرة عینی بك یا رسول اللہ (ردالمختار) اذان میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا نام نامی سنکر انگوٹھا چومنے کی تفصیلات ''اذان میں انگوٹھے چومنے کا باب'' اور فقیر قدیری کی کتاب'' قبائل انتخاب عرف انگوٹھے چومنا'' میں ملاحظہ فرمائیں۔اور حی علی الصلوٰة حی علی الفلاح سنکر لاحول ولاقوة الا باللہ کہے اور الصلوٰة خیرمن النوم سنکر کہے صدقت وبررت وبالحق نطقت بہتر یہ ہے کہ اپنی زبان سے یہ کلمے بھی کہے اور بعد میں بعد والے کلمات بھی کہہ لے تاکہ دونوں احادیث کریمہ پرعمل ہوجائے۔اذان سے پہلے درود شریف پڑھنا مستحب ہے اور اذان کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے۔ اقامت کے وقت درود شریف پڑھنا سنت ہے(شامی) اذان سے پہلے یا بعد میں باآواز بلند درود شریف پڑھنا جائز ہی نہیں بلکہ مستحب ہے۔بلاوجہ اسے منع نہیں کرسکتے۔ بلند آواز سے مسجدوں میں درود و سلام پڑھنے کے خلاف زبانیں کھولنا اور قلم چلانا وہابیوں کا کام ہے۔درود وسلام کے فضائل'' سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا باب'' اور فقیر قدیری کی کتاب'' فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب'' میں ملاحظہ فرمائیں ۔ وسیلہ وتوسل سبب کو کہتے ہیں۔اور جنت کے اس درجے کا نام وسیلہ اسلئے ہے کہ جوکوئی اس مقام وسیلہ میں داخل ہوتا ہے تو اسے قرب الٰہی اور دیدار الٰہی نصیب ہوتا ہے۔چونکہ یہ مقام قرب ودیدار خداوندی تک پہونچنے کا سبب ہے اسلئے اس مقام کا نام وسیلہ رکھا گیا'' میں امید کرتا ہوں'' یہ جملہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنے لئے از راہِ تواضع وانکسار فرمایا کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ افضل المخلوقات ہیں اور اصل کائنات ہیں ۔اور یہ مقام صرف سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی شایان شان ہے۔مقام وسیلہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کیلئے نامزد ہوچکا ہے۔(مرقاة شریف' اشعة اللمعات شریف) امت کا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کیلئے وسیلہ کی دعاء کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ فقیر' غنی وامیر کے دروازے پہ صدا لگاتے وقت اسکی جان ومال گھر کاروبار کو دعائیں دیتا ہے تاکہ بھیک مل جائے۔ہم بھکاری ہیں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ داتا ہیں انہیں دعائیں دینا یہ سائلوں کے مانگنے کھانے کا ڈھنگ ہے۔اس حدیث شریف میں خصوصی شفاعت کا ذکر ہے ورنہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ تو ہر مومن کی شفاعت فرمانے والے ہیں۔شعر:

پرساں نہ ہوگا جب کوئی میدان حشر میں
کام آئیگی ہمارے شفاعت رسول کی (یا نبی)

(۶۵۷) اس حدیث شریف میں کلمات اذان کا اختصار تعداد بتانے کیلئے نہیں ہے بلکہ جواب اذان سمجھانے کیلئے ہے۔نماز کیلئے جو اذان دیجائے اسکا جواب دینا سنت ہے دوسری اذانوں کا جواب دینا سنت سے ثابت نہیں ہے۔''ہرکوئی تم میں کا'' سے مراد وہ مسلمان ہے جو جوابِ اذان پر قادر ہے بے وضو ہو یا باوضو جنبی ہو یا حائضہ بشرطیکہ مانع شرعی موجود نہو کہ اذان سننے والا بیت الخلاء میں ہو یا جماع میں مشغول ہو یا پڑھا رہا ہو یا نماز پڑھ رہا ہو۔پوری اذان کا جواب اگر اخلاص واعتقاد کے ساتھ دیگا تو بلاشبہ وہ اس بشارت کا مستحق ہوگا اور دخول جنت کی نعمت سے مالا مال ہوگا۔ اخلاص کے بغیر کوئی عبادت قابل قبول نہیں ہوتی۔اگر جنت سے مراد دنیا کی جنت ہے یعنی عبادات کی توفیق' اچھی نیک وصالح زندگی تب تو وہی معنیٰ ہیں جو ترجمے میں مذکور ہیں'' تو داخل ہوگیا جنت میں'' اور اگر جنت سے مراد وہ جنت ہے جو بعد قیامت ملیگی اور جس میں ابدالاباد تک رہنا ہے تو معنیٰ یہ ہونگے کہ'' تو داخل ہوگا جنت میں''۔ارشاد رب قدیر ہے(ترجمہ) اور اسکے لئے جس نے خوف کیا کھڑے ہونے سے اپنے مالک کے حضور دو جنتیں ہیں۔(بصیرة الایمان افادہ قادری معینی ص ۱۳۲۸)

(۶۵۸)'' وسیلہ'' یہ جنت میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی جلوہ گری کے خاص مقام ومنزل اور درجے کا نام ہے اور میدان حشر میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی جلوہ گری کے خاص مقام ومنزل کا نام مقام محمود ہے۔یہ دونوں مقامات ایسے ہیں جن پر مخلوق رشک کریگی اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا محمد ہونا مقام محمود پر پوری طرح ظاہر ہوگا۔یہ وہ جگہ ہے جہاں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ بشان محبوبی ومحمودی جلوہ گر ہو

ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ فَنَظَرُوْا

پھر کہا اس نے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ تو فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نکل گیا آگ سے، تو دیکھا حضرات صحابہ کرام نے

اِلَیْهِ فَاِذَا هُوَ رَاعِیْ مِعْزًی۔ (رواہ مسلم)

اُس شخص کی طرف تو وہ بکریاں چرانے والا تھا۔

(۶۶۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہے جس وقت سنے مؤذن سے اشھد ان لا الٰہ

اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا

الا اللہ وحدہ لاشریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبمحمد رسولا

وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا غُفِرَلَهٗ ذَنْبُهٗ۔ (رواہ مسلم)

وبالاسلام دینا تو بخش دیے جائیں گے اس کیلئے اس کے گناہ۔

(۶۶۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَیْنَ كُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوةٌ بَیْنَ كُلِّ اَذَانَیْنِ صَلٰوةٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے، ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے

ثُمَّ قَالَ فِی الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَآءَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

پھر فرمایا پیارے رسول نے تیسری بار میں اس کیلئے جو چاہے۔

(۶۶۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰـهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَّالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰهُمَّ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ذمہ دار ہے اور مؤذن امانت دار ہے، اے اللہ تعالیٰ!

اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِیْنَ۔ (رواہ احمد و ابوداؤد)

ہدایت دے تو اماموں کو اور بخشش فرما تو مؤذنوں کی۔

---

656 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब सुनो तुम मुअज़्ज़ि को तो कहो तुम उसकी तरह जो वो कहता है, फिर दरूद शरीफ़ पढ़ो मुझपर इसलिये कि जिसने पढ़ा मुझपर दरूद शरीफ़ तो रहमतें नाज़िल फरमाता है अल्लाह तआला उस पर दस, फिर मांगो तुम अल्लाह तआला से मेरे लिये वसीला क्योंकि वो एक मकाम है जन्नत में जो शायाने शान है एक बंदे के अल्लाह तआल के बंदों में से और उम्मीद करता हूँ मैं ये कि वो मैं ही हूँ तो जो मांगे मेरे लिये वसीला तो लाज़िम होगी उसके लिये मेरी शफ़ाअत।

657 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब कहे मुअज़्ज़ि "अल्लाहो अकबर अल्लाहो अकबर" तो कहे हर कोई तुममें का "अल्लाहो अकबर अल्लाहो अकबर" जब कहे मव्वज़्ज़ि "अशहदो अल्ला इलाहा इल्लल्लाह" तो कहे हर कोई तुममें का "अशहदो अल्ला इलाहा इल्लल्लाह" और कहे जब मुअज़्ज़िन "अशहो अन्ना मौहम्मदर्रसूलुल्लाह" तो कहे हर कोई तुममें का "अशहो अन्ना मौहम्मदर्रसूलुल्लाह" फिर जब कहे मुअज़्ज़िन "हय्या अलस्सला" तो हर कोई कहे तुममे का "लाहौला वला कुव्वता इल्लाबिल्लाह" फिर जब मुअज़्ज़िन कहे "हय्या अलल्फ़ला" तो कहे हर कोई तुममें का "लाहौल वला कुव्वता इल्लाबिल्लाह" फिर कहे मुअज़्ज़िन "अल्लाहो अकबर अल्लाहो अकबर" तो फिर कहे हर कोई तुममें का "अल्लाहो अकबर अल्लाहो अकबर" फिर ज़ब कहे मुअज़्ज़िन "ला इलाहा इल्लल्लाह" तो कहे हर कोई तुममें का ला "इलाहा इल्लल्लाह" अपने दिल से तो दाखिल हो गया जन्नत में।

لگے، کفار و مشرکین، فاسقین و فاجرین، مومنین و مخلصین، انبیاء و مرسلین سبکے سب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ایسی خوبیاں اور توصیفیں بیان کرینگے جو آج ہمارے وہم و خیال سے بھی بالاتر ہیں اور کمال یہ ہے کہ خود اللہ رب قدیر بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی توصیفیں فرمائیگا۔ مقام محمود کی عظمت و شان کو اللہ تعالیٰ جانے یا جنکی جلوہ گاہ ہے وہ جانیں۔ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) قریب ہے یہ کہ اٹھائیگا آپکو مالک آپکا ایسے مقام میں جہاں سب آپکی خوبیاں بیان کرینگے۔(بصیرۃ الایمان افادہ قادری معینی ص ۶۸۴)

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ شفاعت کبریٰ کا دروازہ یہیں سے کھولینگے۔ ہر اذان کے بعد ہم کو دعاء مانگنے کا حکم فرمایا اس دعاء کی برکت سے ایمان پر خاتمہ نصیب ہوگا اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی شفاعت خاصہ اور عامہ کا مستحق ہوگا۔ سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اذان کے بعد دعاء بہت قبول ہوتی ہے۔(مرقاۃ شریف) لہٰذا مصیبت زدہ کو چاہئے کہ وہ اذان کے بعد دعاء کا اہتمام کیا کرے۔اسی لئے مسلمان" وعدتہ کے بعد ورزقنا شفاعتہ بھی کہہ لیا کرتے ہیں۔اور مسلمان سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے کامل وابستگی کے اظہار کیلئے والفضیلۃ کے بعد والدرجۃ الرفیعۃ کا اضافہ کر لیتے ہیں جو محبوب و پسندیدہ ہے اگرچہ یہ جملہ احادیث کریمہ میں وارد نہیں ہے۔ایک روایت میں دعاء کے اخیر میں یہ جملہ بھی آیا ہے کہ انک لا تخلف المیعاد (ترجمہ) بے شک تو وعدہ خلافی نہیں فرماتا۔

(۶۵۹) جب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کفار کے علاقے پر شاہانہ حملے فرماتے تو صبح کے وقت کا انتظار فرماتے کیونکہ یہ وقت عبادات کی قبولیت کا اور رحمت الٰہی کے نزول کا وقت ہے اور جہاد بھی ایک عظیم الشان عبادت ہے۔اذان مصیبتوں، آفتوں کو دفع کرتی ہے۔اس میں تعلیم ہے کہ اذان کی آواز سے یہ پتہ لگایا جائے کہ جس بستی پر حملہ کیا جارہا ہے یہ بستی مسلمانوں کی ہے۔اور مسلمان اس بستی میں آزادی کے ساتھ اپنی عبادات ادا کر رہے ہیں۔اور جس بستی میں کفار کا زور نہ ہو وہاں جہادی حملوں کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ جہاد کفر کا زور توڑنے کیلئے ہے نہ کہ کفار کو جبراً مسلمان کرنے کیلئے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے مذکورہ چرواہے کے بارے میں چند گواہیاں ارشاد فرمائیں کہ یہ سچا پکا مسلمان دین اسلام پر قائم ہے اور اسکا خاتمہ ایمان پر ہوگا اور اسکے سارے گناہوں کی معافی ہوگی۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سبکے دل کا حال اور سبکے دین دھرم کو جانتے ہیں اور سبکے انجام و مآل سے بھی خبردار ہیں کیونکہ لوح محفوظ آپکے پیش نظر ہے۔شعر

سبکے حالات ہیں انکے پیش نظر

انکے پیش نظر لوح محفوظ ہے　(انتخاب قدیری)

(۶۶۰) یہ دعاء کس وقت پڑھی جائے بعض حضرات نے فرمایا کہ یہ دعاء اذان کے اول پڑھی جائیگی جوں ہی مؤذن کی اذان کی آواز کان میں آئے۔بعض حضرات نے فرمایا کہ اذان اور اذان والی دعاء وسیلہ پڑھنے کے بعد یہ دعاء پڑھی جائے۔فقیر قدیری عرض کرتا ہے کہ اسکو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے نام نامی سننے کے بعد پڑھے ایک دوسری دعاء کے بعد پڑھے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے اسکی تفصیلات "اذان میں انگوٹھے چومنے کا باب" میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۶۶۱) دو اذانوں سے مراد اذان و اقامت ہے۔گویا کہ حدیث شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اقامت کو بھی اذان فرمایا ہے اور یہ اذان روز اول سے داخل مسجد ہی ہوتی ہے تو یہ کہنا نری جہالت ہے کہ" اذان کوئی سی بھی ہو داخل مسجد مکروہ ہے" مسجد میں وہی اذان مکروہ ہے جو مسجد سے باہر لوگوں کو مسجد میں نماز کیلئے بلانے کو کہی جائے۔پہلی اذان تو نماز کی اطلاع ہے ان مسلمانوں کیلئے جو ابھی مسجد میں نہیں آئے اور دوسری اذان ان نمازیوں کیلئے ہے جو مسجد شریف میں آچکے ہیں۔اور جمعہ کی اذان ثانی مسجد میں موجود مسلمانوں کو خاموش کرنے کیلئے ہے۔تو یہ جمعہ کی اذان ثانی بھی اقامت کی طرح داخل مسجد ہونا چاہئے یہ چودہ سو سال سے مسلمانوں کا عمل ہے۔بعض لوگ از راہ انا ابوداؤد شریف کی حدیث شریف کو سند میں پیش کرتے ہیں کہ زمانۂ نبوی، زمانۂ صدیقی، زمانۂ فاروقی ان تینوں زمانوں میں اذان خارج مسجد باب مسجد پر ہوئی مگر یہ ان علم کے یتیموں کو معلوم نہیں کہ اس وقت یہ ایک ہی اذان تھی جمعہ کی اذان ثانی تھی ہی نہیں۔اور جب سے جمعہ کی

(۶۶۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا كُتِبَ لَهٗ بَرَآئَةٌ مِّنَ النَّارِ۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد وابن ماجة)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواذان دے سات سال اللہ واسطے تو لکھا جاتا ہے اس کیلئے آگ سے چھٹکارا۔

(۶۶۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَّاعِیْ غَنَمٍ فِیْ رَاْسِ شَظِيَّةٍ لِّلْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ وَيُصَلِّیْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِیْ هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ الصَّلٰوةَ يَخَافُ مِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ وَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ راضی رہتا ہے تمہارا مالک اس بکری چرانے والے سے کہ پہاڑ کی اونچی چوٹی میں ہو اذان دے نماز کی اور نماز پڑھے تو فرماتا ہے اللہ عز وجل دیکھو میرے اس بندے کی طرف! کہ اذان دیتا ہے اور نماز قائم رکھتا ہے اور ڈرتا ہے مجھ سے میں نے اپنے ایسے بندے کو بخش دیا ہے اور داخل فرمادیا میں نے اسکو جنت میں۔

(۶۶۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلٰثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ وَرَجُلٌ يُّنَادِیْ بِالصَّلٰوةِ الْخَمْسِ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مشک کے ٹیلوں پر ہونگے قیامت کے دن، وہ بندہ جو ادا کرے اللہ تعالیٰ کا حق اور اپنے مولا کا حق، اور وہ شخص جو امامت کرے قوم کی اور قوم اس سے راضی ہو اور وہ شخص جو اذان دیتا ہے پانچ نمازوں کی ہر روز وشب۔

(۶۶۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهٗ مَدٰى صَوْتِهٖ وَيَشْهَدُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ وَّشَاهِدُ الصَّلٰوةِ يُكْتَبُ لَهٗ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ صَلٰوةً وَّيُكَفَّرُ عَنْهُ مَابَيْنَهُمَا۔ (رواہ احمد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مؤذن بخشا جاتا ہے اُسے اس کی آواز کی انتہا کے مطابق اور شہادت دیتی ہے اس کیلئے ہر گیلی سوکھی چیز اور حاضر ہونے والا نماز میں کہ لکھی جاتی ہیں اس کیلئے پچیس نمازیں اور مٹادیا جاتا ہے اُس سے وہ گناہ جو اُن نمازوں کے درمیان ہیں۔

---

658 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो कहे कि जिस वक्त सुनता है अज़ान को "अल्लाहुम्मा रब्बा हाज़ाहिद दावतित्ताम्मा वस्सलातिल कायेमते आति मौहम्मादनिल वसीलति वलफ़ज़ीलति वबअसाहु मकामा महमूदा निल्लज़ी वअदत्तहो तो हलाल हो गयी उसके लिये मेरी शफ़ाअत क़यामत के दिन।

659 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हमला फरमाते थे जब फजर तुलू होती थी और कान लगाते थे अज़ान की तरफ़, तो अगर सुन लिया अज़ान को तो रूक जाते वरना हमला फ़रमाते, फिर सुना प्यारे नबी ने एक शख़्स को कि वो कहता है "अल्लाहो अकबर अल्लाहो अकबर" तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि दीन पर है, फिर कहा उसने "अशहो अन्ना मौहम्मदर्रसूलुल्लाह" तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि तू निकल गया आग से, तो देखा हज़राते सहाबा ए किराम ने उस शख़्स की तरफ़ तो वो बकरियां चराने वाला था।

660 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो कहे कि जिस वक्त सुने मुअज़्ज़िन से "अशहदो अल्ला इलाहा इल्लल्लाहु वहदहू लाशरीका लहू व अन्ना मौहम्मदन अब्दुहू व रसूलुहू रज़ैते बिल्लाह रब्बन वबेमुहम्मदिन रसूलन वबिल इस्लामे दीनन तो बख़्श दिये जायेंगे उसके लिये उसके गुनाह।

661 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हर दो अज़ानों के दरमियान नमाज़ है, हर दो अज़ानों के दरम्यान नमाज़ है, फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने तीसरी बार में कि उसके लिये जो चाहे।

اذان ثانی وجود میں آئی (زمانۂ عثمانی میں) تب سے یہ جمعہ کی اذان ثانی داخل مسجد ہی ہوتی ہے بے محل بے موقع حدیث شریف پڑھنا جہال کا کام ہے۔اس حدیث شریف میں نماز سے مراد نفلی نماز ہے کہ اذان واقامت کے درمیان نفلی نماز پڑھ لیا کرو کہ یہ وقت افضل ہے تو اس میں نماز پڑھنا بھی افضل۔اوران نوافل پڑھنے سے فرض نماز میں سستی کا شکار نہ ہوگا۔نیز یہ حکم مغرب کی اذان واقامت کا نہیں ہے چونکہ مغرب کی اذان واقامت کے درمیان نفل نماز مکروہ ہے کیونکہ سیدنا حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں اسطرح ہے کہ" فرمایا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے کہ دواذانوں کے درمیان دورکعتیں ہیں سوائے مغرب کی اذان کے (مرقاۃ شریف) چونکہ دوسری حدیث شریف میں صراحت ہے کہ مغرب میں اذان واقامت کے درمیان نماز نہ پڑھی جائے اسلئے دونوں روایتوں کو سامنے رکھکر فیصلہ کیا گیا ہے کہ مغرب کی اذان و اقامت کے درمیان نماز نفل مکروہ ہے۔اذان و اقامت کے درمیان نفل نماز مؤذن کے ساتھ خاص نہیں ہے جو مسلمان چاہے پڑھے۔یا یہ نماز فرض و واجب نہیں کہ جسکا چھوڑنا جرم ہو۔نماز فجر سے پہلے دو رکعت اور نماز ظہر سے پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ ہیں۔جسکے ترک کی عادت بہت بری ہے اور نماز عصر وعشاء سے پہلے کی چار چار سنتیں غیر مؤکدہ ہیں۔اور مغرب سے پہلے مکروہ۔ اسکی تفصیلات" جمعہ کی اذان کا باب" اور فقیر قدیری کی کتاب" اذان ثانی کا فقہی حکم" میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۶۶۲) امام کی قرأت مقتدیوں کی قرأت ہے۔امام کے سہو سے مقدیوں پر بھی سجدۂ سہو ہے۔بقیہ امام کے پیچھے مسافر مقتدی پوری نماز ادا کریگا۔امام صرف اپنے لئے دعاء نہ مانگے بلکہ جمع کے صیغے سے مانگے کیونکہ امام مقتدیوں کا ذمہ دار وضامن ہے اور اپنی نماز کے ضمن میں مقتدیوں کی نمازوں کو لئے ہوئے ہے۔نفل والے کے پیچھے فرض والے کی نماز جائز نہیں کیونکہ فرض نفل سے اعلیٰ ہے اور اعلیٰ کے ضمن میں ادنیٰ پایا جاتا ہے اور ادنیٰ کے ضمن میں اعلیٰ نہیں پایا جاتا ہے، تین میں دو پایا جاتا ہے دو میں تین نہیں پایا جاتا۔امام اور مقتدی کی نمازیں مختلف ہوں تو اقتداء جائز نہیں کیونکہ کوئی نماز اپنے ضمن میں دوسری نماز کو نہیں لے سکتی۔لہٰذا عصر کی نماز پڑھنے والے امام کے پیچھے ظہر کی قضا نہیں پڑھی جاسکتی۔امام کی نماز فاسد ہونے پر مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائیگی اگر مقتدی کو امام کے ساتھ رکوع مل جائے تو مقتدی کو رکعت مل جاتی ہے۔یہ حدیث شریف بہت سے مسائل میں سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دلیل ہے۔اور مؤذن امانت دار ہیں کہ نمازی روزے داران پر اعتماد کرتے ہیں کہ انکی اذان کا انتظار کرتے ہیں اور جب وہ اذان دیتے ہیں تو مسجد کی طرف رخ کرتے ہیں روزے دار انکی آواز کے منتظر رہتے ہیں اور انکی آواز سنکر روزہ افطار کرتے ہیں۔امام مؤذن سے افضل ہے کیونکہ وہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا خلیفہ ہے اور مؤذن سیدنا حضرت بلال حبشی کا خلیفہ ہے ۔اور یوں بھی کہ ہدایت مغفرت سے اعلیٰ ہے اس سے بھی امامت کی افضلیت معلوم ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ اماموں کو نماز کے مسائل سیکھنے اور ٹھیک ٹھیک ادا کرنے کی ہدایت دے کہ ان سے تمام مقتدیوں کی نمازیں وابستہ ہیں۔اگر امام کی گئی تو سبکی گئیں اور مؤذن کبھی کبھار وقت میں دھوکا کھا جاتا ہے لہٰذا اسکی اس کوتاہی کو بخشدے۔

(۶۶۳) جو مؤذن بغیر تنخواہ واجرت اس خدمت دینی کو انجام دے تو اسے جہنم سے آزادی کی سند لکھدی جاتی ہے جو قیامت میں اسے مل جائیگی جسکے ذریعہ وہ بنا روک ٹوک جنت میں داخل ہو جائیگا۔اگر مؤذن مسجد کی صفائی کی تنخواہ لیں اور اذان اللہ واسطے دیں تو وہ اس بشارت کے ضرور مستحق ہونگے انشاء المولیٰ القدیر۔فقیر قدیری کے والد ماجد حضرت سید محمد الطاف حسین قدیری علیہ الرحمۃ والرضوان نے تقریباً ۷۰ سال اللہ واسطے اذان کہی ہے اور فقیر قدیری نے بھی ۷ سال مسلسل اذان کہنے کی سعادت وبشارت کا مژدہ لیا ہے۔

(۶۶۴) دنیا کے جھگڑوں سے الگ تھلگ ہوکر اپنی روزی خود کمائے اور نماز اگرچہ اکیلے ہی پڑھے مگر اذان دیکر پڑھے کہ نماز پنجگانہ کیلئے اذان بہر حال دے۔اذان کی برکت سے جنات و فرشتے اسکے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اسے جماعت کا ثواب مل جاتا ہے۔محلے کی مسجد کی اذان اہل محلّہ کیلئے کافی ہوتی ہے۔اذان کے بعد تکبیر بھی کہے۔اذان واقامت میں اطلاع کے علاوہ اور بھی بہت

(٦٦٧) حدیث شریف: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِجْعَلْنِیْ اِمَامَ قَوْمِیْ

ترجمہ: حضرت عثمان ابن عاص سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے عرض کیا یارسول اللہ! بنادیجئے مجھ کو میری قوم کا امام

قَالَ اَنْتَ اِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّناً لَایَأْخُذُ عَلٰی اَذَانِهٖ اَجْراً۔ (رواہ احمد)

فرمایاتم امام ہوان کےاور مقتدی جانو تم ان میں سے کمزور کو، اور بناؤ موذن ایسے کو کہ نہ لے اپنی اذان پر کوئی اُجرت۔

(٦٦٨) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَقُوْلَ

ترجمہ: ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی انہوں نے فرمایا کہ سکھایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے یہ کہ کہا کروں

عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْلِیْ۔ (رواہ ابوداؤد)

مغرب کی اذان کے وقت اے اللہ تعالیٰ یہ وقت تیری رات کے آنے اور تیرے دن کے جانے اور تیرے بُلانے والوں کی آوازوں کا ہے تو مجھے بخشدے۔

(٦٦٩) حدیث شریف: اِنَّ بِلَالًا اَخَذَ فِی الْاِقَامَةِ فَلَمَّا اَنْ قَالَ قَدْقَامَتِ الصَّلٰوةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: بیشک حضرت بلال نے اقامت کہنا شروع کیا پھر جب انہوں نے کہا قد قامت الصلوٰۃ تو فرمایا پیارے رسول اللہ

ﷺ اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا وَقَالَ فِیْ سَآئِرِ الْاِقَامَةِ كَنَحْوِ حَدِیْثِ عُمَرَ فِی الْاَذَانِ۔ (رواہ ابوداؤد)

ﷺ نے اقامہا وادامہا اور فرمایا باقی پوری اقامت میں حضرت عمر کی حدیث کی طرح جواذان کے بارے میں ہے۔

(٦٧٠) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یُرَدُّ الدُّعَآءُ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں رد ہوتی دعاء اذان واقامت کے درمیان۔

(٦٧١) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثِنْتَانِ لَاتُرَدَّانِ اَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَآءُ عِنْدَ النِّدَاءِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے دو ہیں جو رد نہیں کی جاتیں یا بہت کم رد کی جاتی ہیں، دعاء اذان کے وقت

وَعِنْدَ الْبَاسِ حِیْنَ یَلْحَمُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً وَفِیْ رِوَایَةٍ وَتَحْتَ الْمَطَرِ۔ (رواہ ابوداؤد)

اور جہاد کے وقت، جب بعض بعض کی بوٹیاں کرر ہے ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ بارش کے وقت کی دعاء۔

---

662 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि इमाम ज़िम्मेदार है मुअज़्ज़िन अमानतदार है, ऐ अल्लाह तआला! हिदायत दे तू इमामों को और बख़्शिश फरमा मुअज़्ज़िनों की।

663 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो अज़ान दे सात साल अल्लाह वास्ते तो लिखा जाता है उसके लिये आग से छुटकारा।

664 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि राज़ी रहता है तुम्हारा मालिक उस बकरी चराने वाले से कि पहाड़ की ऊंची चोटी में हो, अज़ान दे नमाज़ की और नमाज़ पढ़े, तो फरमाता है अल्लाह तआला कि देखो मेरे इस बंदे की तरफ़ कि अज़ान देता है और नमाज़ क़ायम रखता है और डरता है मुझसे, मैंने अपने ऐसे बंदे को बख़्श दिया है और दाख़िल फरमा दिया मैंने इसको जन्नत में।

665 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तीन हैं जो मुश्क के टीलों पर होंगे क़यामत के दिन, वो बंदा जो अदा करे अल्लाह तआला का हक़ और अपने मौला का हक़ और वो शख़्स जो इमामत करे क़ौम की और क़ौम उससे राज़ी हो और वो शख़्स जो अज़ान देता है पांच नमाज़ों की हर रोज़ व शब।

666 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मुअज़्ज़िन बख़्शा जाता है उसकी आवाज़ की इन्तेहा के मुताबिक़ और शहादत देती है उसके लिये हर गीली और सूखी चीज़,

فوائد و مصالح ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کہ "میرے بندوں کو دیکھو" اس میں خطاب فرشتوں، نبیوں، ولیوں کی ارواح مبارکہ سے ہے بلکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے بھی ہے۔ اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرات انبیاء کرام و اولیاء عظام اور ملائکہ کرام کو اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت و قوت دی ہے کہ وہ ایک جگہ رہ کر سارے عالم کا مشاہدہ فرمالیں۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے اس بندے کو دیکھو جو پہاڑ پر عام ظاہری نگاہوں سے چھپ کر محو عبادت ہے۔ حضرات انبیاء کرام و اولیاء عظام ہمارے دلوں کے اخلاص و ریا کو بھی جانتے ہیں اسلئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم دیکھو اسکی طرف کہ یہ مجھ سے ڈرتا ہے۔ خاصان خدا بندوں کے انجام و مآل سے بھی باخبر ہوتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مغفرت اور عذابوں کی خبریں بھی عطا فرمادی ہیں۔ کبھی دنیا سے علیحدگی مشغولیت سے بہتر ہے۔ کبھی تنہائی کی عبادت اعلانیہ کی عبادت سے افضل ہوتی ہے کہ اعلانیہ میں ریا کا بھی خطرہ رہتا ہے۔

(٦٦٥) قیامت کو قیامت اسلئے کہتے ہیں کہ سب لوگ پہلے تو کھڑے ہونگے پھر حسب شان مختلف مقامات پر جلوہ افروز ہونگے کوئی عرش اعظم کے سائے تلے ہوگا اور کوئی کرسیوں پر اور یہ مذکورہ تین جماعتیں مشک کے پہاڑوں پر ہونگی سب اہل محشر انہیں دیکھ لیں اور انکی بزرگی و برگزیدگی کو ماتھے کی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ اور انکی خوشبوؤں سے فائدہ بھی اٹھائینگے کیونکہ دنیا میں بھی لوگوں نے ان سے فائدے ہی اٹھائے ہیں۔ قوم کے راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ امام کے تقوے و پرہیزگاری اور اخلاق و کردار سے مسلمان راضی ہوں۔ بے دینوں، بدمذہبوں، فاسقوں، فاجروں کی ناراضگی کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ عبد مملوک سے مراد یہ ہے کہ وہ غلام ہو یا لونڈی وہ اللہ کا بھی حق ادا کرے یعنی عبادت کرے اور اپنے آقا کی بھی خدمات انجام دے۔ جیسے آجکل سرکاری ملازمین جو ڈیوٹی بھی کریں اور نماز پنجگانہ کی بھی پابندی کریں۔

(٦٦٦) آہستہ آواز سے اذان دینے والے کے صرف گناہ کبیرہ معاف ہوتے ہیں اور بلند آواز سے اذان کہنے والے کے گناہ صغیرہ بھی معاف ہوجاتے ہیں۔ ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مؤذن کی اذان کی برکت سے وہاں تک کے گنہگاروں کی معافی ہوجاتی ہے جہاں تک اس مؤذن کی آواز پہونچے گی کہ یہ مؤذن ان سبکی شفاعت کریگا اور وہ اسکی اذان کی شہادت دینگے۔ مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کا ثواب اکیلے اور گھر میں پڑھنے سے پچیس گنا زیادہ ہے اور ستائیس گنا بھی آیا ہے اور پانچسو گنا بھی آیا ہے۔ جیسی جماعت اور جیسا امام ویسا ہی ثواب۔ جن قسمت کے سکندروں نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اقتداء میں اور جماعت صحابہ کے ساتھ نماز پڑھی انکی ایک نماز ہماری کروروں نمازوں سے افضل ہے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ مؤذن کو انکے ثواب کی برابر ثواب ملتا ہے جنھوں نے اسکی اذان پر نماز پڑھی۔ گیلی چیز سے وہ چیزیں مراد ہیں جو بڑھتی ہیں جیسے آدمی اور نباتات وغیرہا۔ سوکھی چیز سے مراد وہ چیزیں ہیں جو بڑھتی نہیں ہیں جیسے جمادات یعنی پتھر مٹی وغیرہا۔

(٦٦٧) امام کو قائم کرنے اور اسے معزول کرنے کا حق سلطان اسلام کو بھی ہے اور اسکا قائم ومقرر کردہ امام قوم کے معزول وبرطرف کرنے سے امامت سے علیحدہ نہیں ہوسکتا۔ مقتدیوں کو کمزور یعنی بیمار و نحیف ولاغر سمجھ کر ہلکی نماز پڑھاؤ ایسا نہ ہو کہ کمزور و بیمار لمبی قرأت سے عاجز ہوکر نماز ہی چھوڑ دیں۔ اذان پر اجرت لینا جائز ہے مگر نہ لینا بہتر ہے اسی لئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے یہ نہ فرمایا کہ اذان پر اجرت لینا حرام ہے بلکہ فرمایا کہ ایسے شخص کو بناؤ جو اذان پر اجرت نہ لے۔ اُس زمانے میں دینی خدمات پر اجرت لینا اگر ممنوع بھی تھا تو اُس وقت کے لحاظ سے تھا اب ممنوع نہیں ہے ورنہ سارے دینی کام کاج ٹھپ ہوکر رہ جائینگے۔ امیر المومنین سیدنا حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ تمام حضرات خلفاء راشدین نے خلافت پر اجرت لی حالانکہ خلافت امامت کبریٰ ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانۂ خلافت میں غازیوں اور حکام کی تنخواہیں مقرر فرمائیں۔ حالانکہ جہاد بھی عبادت ہے اور حاکم اسلام بننا بھی عبادت ہے۔

(٦٦٨) اذان مغرب سنتے ہی یہ دعا پڑھنی چاہئے یا اذان کے فوراً

(۶۷۲) حدیث شریف: قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْمُؤَذِّنِیْنَ یَفْضُلُوْنَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْ کَمَا یَقُوْلُوْنَ فَاِذَا انْتَھَیْتَ فَسَلْ تُعْطَہْ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: عرض کیا ایک شخص نے یارسول اللہ بیشک موذن حضرات تو بڑھ جائیں گے تو فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ بھی کہہ لیا کریں جیسے موذن کہا کریں، بس جب فارغ ہو جاؤ اذان سے تو مانگا کرو! دے جاؤ گے۔

(۶۷۳) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوۃِ ذَھَبَ حَتّٰی یَکُوْنَ مَکَانَ الرَّوْحَاءِ قَالَ الرَّاوِیُ وَالرَّوْحَاءُ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ عَلٰی سِتَّۃٍ وَّثَلٰثِیْنَ مِیْلًا۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ فرماتے ہیں کہ بیشک شیطان جب سنتا ہے نماز کی اذان کو تو بھاگ جاتا ہے یہاں تک کہ پہونچ جاتا ہے مقام روحاء تک، راوی نے فرمایا کہ روحاء مدینے شریف سے چھتیس ۳۶ میل ہے۔

(۶۷۴) حدیث شریف: عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّیْ لَعِنْدَ مُعٰوِیَۃَ اِذْ اَذَّنَ مُؤَذِّنُہٗ کَمَا قَالَ مُؤَذِّنُہٗ فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ کَمَا قَالَ مُؤَذِّنُہٗ حَتّٰی اِذَا قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَلَمَّا قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَقَالَ بَعْدَ ذٰلِکَ مَاقَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ذٰلِکَ۔ (رواہ احمد)

ترجمہ: حضرت علقمہ ابن وقاص سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک میں حضرت امیر معاویہ کے پاس تھا جب اذان دی انکے موذن نے تو فرمایا حضرت امیر معاویہ نے اسکی طرح جس طرح کہا انکے موذن نے یہانتک کہ جب کہا موذن نے حی علی الصلوٰۃ تو امیر معاویہ نے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب کہا موذن نے حی علی الفلاح تو فرمایا حضرت امیر معاویہ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور امیر معاویہ نے اسکے بعد وہی فرمایا جو کہا موذن نے، پھر فرمایا انہوں نے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ انہوں نے ایسا ہی فرمایا۔

(۶۷۵) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَامَ بِلَالٌ یُنَادِیْ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم ساتھ تھے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو کھڑے ہوئے حضرت بلال کہ اذان دے رہے ہیں

और हाज़िर होने वाला नमाज़ में कि लिखी जातीं हैं उसके लिये पच्चीस नमाज़ें और मिटा दिया जाता है उससे वो गुनह जो उस नमाज़ों के दरमियान है।

667 हदीस शरीफ़:– हज़रते उस्मान इब्ने आस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह! बन दीजिये मुझको मेरी कौम का इमाम! फ़िरमाया तुम इमाम हो उनके और मुक्तदी जाने तुम उनमें से कमज़ोर को और मुअज़्ज़िन बनओ ऐसे को जो कि न ले अपनी अज़ान पर कोई उजरत।

668 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते उम्मे सलमा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि सिखाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ये कि कहा करो मग़्रिब की अज़ान के वक्त ऐ अल्लाह तआला! ये वक्त तेरी रात के आने और तेरे दिन के जाने और तेरे बुलाने वालों की आवाज़ों का है तो मुझे बख़्श दें।

669 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते बिलाल ने इक़ामत कहन शुरु किया फिर जब उन्होंने कहा "क़दक़ामतिस्सलाह" तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने "अक़ामहा व अदामहा" और फ़रमाया बाक़ी पूरी इकामत में हज़रत उमर की हदीस की तरह अज़ान के बारे में है।

670 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं रद्द होती दुआ अज़ान व इक़ामत के दरमियान।

671 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि दो हैं जो रद्द नहीं की

بعد۔ اذان کے وقت دعاء قبول ہوتی ہے اور شام کے وقت دعاء قبول ہوتی ہے۔دونوں وقت مغرب میں موجود ہیں ۔مؤذن کی اذان کی برکت سے مجھے بخشدے اس جملے سے معلوم ہوا کہ دوسروں کی عبادت کے طفیل دعاء مانگنا جائز ہے۔لہٰذا یہ کہہ سکتے ہیں کہ یا اللہ اپنے محبوب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے سجدوں کے طفیل، حضور صدیق اکبر کی نیکیوں کے طفیل مجھے بخشدے۔

(۶۶۹) اذان کی طرح اقامت کا بھی جواب دیا جائے۔مگر حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے جواب میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور قدقامت الصلوٰۃ کے جواب میں اقامہا اللہ وادامہا پڑھے۔

(۶۷۰) اذان واقامت کے درمیان کا سارا وقت دعاء کیلئے اکسیر ومجرب ہے۔اس پورے وقت میں جب بھی دعاء مانگی جائیگی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہوگی۔بہتر یہ ہے کہ اذان کے بعد دعاء متصلاً مانگے۔شعر:

دعاء کر دعاء کر خدا سے دعاء کر
مگر مصطفےٰ کو وسیلہ بنا کر (یا نبی)

ایک حدیث شریف میں ہے کہ یارسول اللہ اس قبولیت کے وقت ہم کیا دعاء مانگیں تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ دین ودنیا کی عافیت مانگو۔

(۶۷۱) اذان کے ختم ہوجانے کے بعد دعاء کا وقت ہے۔دوران اذان میں تو اذان کا جواب دیا جاتا ہے۔جب کشت وخون کا ماحول برپا ہو اور مسلمان غازی کفار کو قتل کرکے فی النار والسقر کر رہے ہوں اور مومنین کفار کے ہاتھوں جام شہادت نوش فرمارہے ہوں تو یہ عظیم الشان عبادت ہے اس موقع پر دعاء مستجاب ہے۔بارش ہورہی ہو یا بارش میں بھیگ رہے ہوں تو دعاء مانگیں دعاء دراجابت تک پہونچے گی۔خصوصاً وہ بارش جو انتظار اور دعاؤں کے بعد ہو۔

(۶۷۲) اذان دینے والوں کے نامۂ اعمال میں اذان کا ثواب زیادہ ہوگا اس وجہ سے انکی بزرگی انکا ثواب اذان نہ دینے والوں سے زیادہ ہوگا اور قیامت میں اذان نہ دینے والے کے درجات مؤذنوں کے درجات سے کم ہونگے ۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ غیر مؤذن بھی وہی کلمات کہے جو مؤذن نے کہے ہیں تو اسکا بھی نامۂ اعمال ثواب سے جگمگانے لگے گا۔حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح یہ کلمات بھی کہے اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بھی پڑھ لے تاکہ دونوں احادیث کریمہ پر عمل ہوجائے۔نماز کے بعد مانگا کرو دئے جاؤگے'' کہ پہلے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کیلئے دعاء دعاءِ وسیلہ مانگو اور پھر اپنے لئے بھی دعاء مانگو تاکہ تمام حدیثوں پر عمل ہوجائے۔غالباً اسی لئے اذان کے بعد کی دعاء میں'' ورزقنا شفاعتہ'' کا اضافہ کیا گیا ہے جو صد فیصد محمود ہے۔بعض لوگوں پر بدعت کا خبط سوار ہے اور وہ اس اضافے کو بدعت کہکر منع کرتے ہیں انہیں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی شفاعت سے سروکار نہیں ہے۔اس حدیث شریف میں مانگنے کو مطلق فرمایا گیا ہے تو سبھی کچھ مانگا جاسکتا ہے اور سبکے لئے مانگا جاسکتا ہے۔مرقاۃ شریف میں اسی مقام پر بہت سی دعائیں نقل کی گئی ہیں۔

(۶۷۳) اس حدیث شریف میں شیطان سے مراد شیخ نجدی ہے جو تمام شیاطین کا گرو اور تمام جنات کا مورث اعلیٰ ہے اسی کو ابلیس بھی کہا جاتا ہے۔یا پھر'' قرین'' شیطان مراد ہے جو ہر انسان کے ہمراہ رہتا ہے یا پھر تمام شیاطین مراد ہیں کہ اذان کی آواز سے تمام شیاطین بھاگ کھڑے ہوتے ہیں اور تقریباً ۵۵ کلومیٹر دور بھاگ جاتے ہیں اور نمازی شیاطین کی شیطنت سے محفوظ ہوجاتا ہے اگر اب نماز نہ پڑھے تو یہ شامت اعمال نفسی کی بدی وکارستانی ہے۔اس سے شیطان کی رفتار معلوم ہوئی کہ وہ آن کی آن میں ۵۵ کلومیٹر بھاگ جاتا ہے کہ ناری کی رفتار کا یہ عالم ہے تو نوریوں کی رفتار کا کیا عالم ہوگا۔

(۶۷۴) امیر ملت سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باعظمت صحابیٔ رسول ہیں۔انکی بارگاہ میں گستاخی کرنا اپنے بے ایمان ہونے کے اعلان کے مترادف ہے۔کوئی سنّی مسلمان کسی صحابی کی توہین نہ کرے۔جو حضرت امیر معاویہ کی توہین کرے وہ رافضی ہے اور جو سیدنا مولائے کائنات حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کرے وہ خارجی ہے اور جو تمام حضرات صحابۂ کرام کی تعظیم وتوقیر کرے وہ اہل سنت ہے سنّی ہے۔کلمات اذان کا جواب دینا احادیث کریمہ سے ثابت ہے اور حی علی الصلوٰۃ اور حی علی

فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِيْناً دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ (رواہ النسائی)

پھر جب خاموش ہوئے تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے کہا مثل اذان کے تو یقیناً داخل ہوگا جنت میں۔

(۶۷۶) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ قَالَ وَاَنَا وَاَنَا۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ جب سنتے تھے مؤذن سے کہ وہ گواہی دے رہا ہے تو پیارے نبی فرماتے اور میں بھی اور میں بھی۔

(۶۷۷) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَذَّنَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اذان دے بارہ سال تو واجب ہوگئی اس کیلئے جنت

وَكُتِبَ لَهُ بِتَاْذِيْنِهٖ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ سِتُّوْنَ حَسَنَةً وَلِكُلِّ اِقَامَةٍ ثَلٰثُوْنَ حَسَنَةً۔ (رواہ ابن ماجۃ)

اور لکھی جاتی ہیں اس کے اذان دینے پر ہر دن ساٹھ نیکیاں اور ہر اقامت پر تیس نیکیاں۔

(۶۷۸) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِالدُّعَآءِ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ۔ (رواہ البیہقی)

ترجمہ: حضرت ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا ہم حکم دیئے جاتے تھے دعاء کا، اذانِ مغرب کے وقت۔

(۶۷۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بیشک حضرت بلال اذان دیتے ہیں رات میں تو تم کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ اذان دیں

اِبْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ وَكَانَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رَجُلًا اَعْمٰى لَا يُنَادِيْ حَتّٰى يُقَالَ لَهُ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ۔ (رواہ البخاری)

ابن ام مکتوم۔ حضرت ابن عمر نے فرمایا تھے حضرت ابن ام مکتوم نابینا شخص۔ اذان نہ دیتے تھے یہاں تک کہ ان سے کہا جاتا تھا صبح ہوگئی صبح ہوگئی!

(۶۸۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُوْرِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہ روک دے تم کو تمہاری سحریوں سے حضرت بلال کی اذان

وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْلُ وَلٰكِنَّ الْفَجْرَ الْمُسْتَطِيْرَ فِي الْاُفُقِ۔ (رواہ مسلم)

اور نہ لمبی فجر، لیکن فجر آسمان کے کناروں میں پھیلنے والی ہے۔

जातीं या बहुत कम रद्द की जाती हैं, दुआ अज़ान के वक्त और जिहाद के वक्त और बअज़ बअज़ की बोटियां कर रहे हों और एक रिवायत में है कि बारिश के वक्त की दुआ।

672 हदीस शरीफ़:– अर्ज़ किया एक शख्स ने या रसूलल्लाह! बेशक मुअज़्ज़िन हज़रात तो बढ़ जायेंगे? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि आप भी कह लिया करें जैसे मुअज़्ज़िन कहा करें बस जब फ़ारिग़ हो जाओ अज़ान से तो मांगा करो दिये जाओगे।

673 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुन प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से, वो फ़रमाते हैं कि बेशक शैतान जब सुनता है नमाज़ की अज़ान को तो भाग जाता है, यहाँ तक कि पहुँच जाता है मक़ामे रौहा तक, रावी ने फ़रमाया रौहा मदीने शरीफ़ से छत्तीस मील पर है।

674 हदीस शरीफ़:– हज़रते अल्क़मा इब्ने वकास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बेशक मैं हज़रते अमीरे मुआविया के पास था जब अज़ान दी उनके मुअज़्ज़िन ने तो फ़रमाया हज़रते अमीर मुआविया ने उसकी तरह जिस तरह कहा उनके मुअज़्ज़िन ने यहाँ तक कि जब कहा मुअज़्ज़िन ने हय्या ''अलस्सलाह'' तो हज़रते अमीरे मुआविया ने फ़रमाया ''लाहौला वला कुव्वता इल्ला बिल्लाह'' फिर जब कहा मुअज़्ज़िन ने '''हय्या अलल्फ़लाह''' तो फ़रमाया हज़रते अमीरे मुआविया ने ''लाहौला वलाकुव्वता इल्ला बिल्लाहिल अलिय्यिल अज़ीम'' और हज़रते अमीरे मुआविया ने उसके बाद वोही फ़रमाया जो कहा मुअज़्ज़िन ने, फिर

الفلاح میں ان کلمات کو بھی دہرائے اور لاحول بھی پڑھے اور حی علی الفلاح میں العلی العظیم کا اضافہ بھی کرے۔

(۶۷۵) اگر کوئی شخص بعد ایمان ان کلمات کو دہرائے تو جنتی ہے اور اگر کوئی کافر مذاق کے طور پر یہ کلمات اذان دہرائے تو اسکے کفر وطغیان اور خسران وعصیان میں اور بھی اضافہ ہوگا۔ جب اذان دہرانے کا یہ ثواب ہے تو پھر اذان دینے کا ثواب کتنا زیادہ ہوگا۔ اب کوئی بے وقوف یہ نہ کہے کہ اب نماز روزے کی کیا ضرورت وہ تو جواب اذان سے ہی جنتی ہوگیا۔

(۶۷۶) جب مؤذن اشهد ان لا اله الا الله اور اشهدان محمداً رسول الله پڑھتا تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ فرماتے کہ جیسے تو گواہی دے رہا ہے ایسے ہی میں بھی گواہی دیتا ہوں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی گواہی دیکھ کر ہے اور ہماری گواہی سنکر ہے۔ کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کو بچشم سر دیکھا ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی نبوت کا علم ہمارے لئے علم حصولی ہے اور خود سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کیلئے علم حضوری ہے۔ کیونکہ نبوت ورسالت آپکا وصف ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کلمۂ شہادت کبھی اسطرح پڑھتے اشهد ان محمداً رسول الله اور کبھی اسطرح پڑھتے اشهد انی رسول الله ۔ اگر کوئی امتی کہدے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں تو کافر ہوجائے۔ ایک ہی کلمہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کیلئے ایمان ہے اور ہمارے لئے کفر ہے وہ لوگ اپنی کھوپڑی کی مرمت کرائیں جنہیں برابری اور مثلیت کا دعویٰ ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ التحیات میں کبھی السلام علیك ایها النبی پڑھتے اور کبھی السلا م علیَّ پڑھتے۔

(۶۷۷) سات سال اذان دینے پر آگ سے نجات کا اعلان فرمایا گیا اور یہاں ۱۲ سال کے اخلاص کے ساتھ اذان دینے پر جنت کا اعلان فرمایا گیا۔ اقامت کا ثواب اذان کے ثواب سے آدھا ہے کیونکہ اقامت مسجد میں موجود نمازیوں کیلئے ہوتی ہے اسی لئے آواز بھی زیادہ بلند نہیں کیجاتی اور اذان مسجد سے باہر والوں کیلئے ہے اسے بلند آواز سے کہا جاتا ہے لہٰذا اذان میں مشقت زیادہ ہے تو ثواب بھی زیادہ ہے۔ بارہ سال کی قید برائے ترغیب ہے۔ ورنہ جو بھی اذان دیگا وہ اس بشارت وثواب کا مستحق ہوگا اور اذان واقامت کا جواب دینے والا بھی اس اجر وبشارت کا مستحق ہوگا۔ جمعہ کی اذان ثانی بھی اقامت کیطرح ہے کہ مسجد میں موجود نمازیوں کو خطبے کی اطلاع دینے کیلئے ہے۔ جسطرح اقامت مسجد میں پہلی صف میں امام کے قریب ہوتی ہے اسی طرح جمعہ کی اذان ثانی بھی مسجد میں پہلی صف میں امام کے قریب ہوتی ہے۔

(۶۷۸) اس حدیث شریف میں دعاء سے مراد وہ دعاء ہے جو حدیث نمبر ۲۷۲ میں گزری۔ بعض لوگ اذان کی دعاء میں ہاتھ اٹھانے کو منع کرتے ہیں مگر انکا یہ منع کرنا درست نہیں بلکہ منع کرنا یہ انکی اپنی ایجاد ہے۔ کیونکہ جب تک ممانعت قرآن کریم اور احادیث کریمہ سے ثابت نہ ہو کسی کو یہ حق نہیں پہونچتا کہ وہ کسی بھی کار خیر کو منع کرے۔ ہر دعاء میں ہاتھ اٹھانا سنت ہے۔ سوائے نماز کی داخلی دعاؤں کے کہ نماز میں مشغولیت کی وجہ سے ہاتھ نہیں اٹھا سکتے۔ اگر کسی نے کسی موقع پر ہاتھ اٹھا کر دعاء مانگنے کو منع فرمایا ہوگا تو اسکی وجہ کوئی اور ہوگی۔ مثلاً بعض حضرات نے فرمایا کہ کھانا کھانے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعاء نہ کیجائے کہ ہوسکتا ہے کہ کچھ لوگ کھانا کھا رہے ہوں تو انہیں شرمندگی محسوس ہوگی کہ سب کھا چکے اور میں ابھی تک کھا رہا ہوں۔ یہ بھی ان حضرات کی اپنی رائے ہے ممانعت شرعیہ نہیں ہے اور اسکا یہ بھی مطلب ہوسکتا ہے کہ تب تک دعاء کیلئے ہاتھ نہ اٹھائے جائیں جب تک سب لوگ کھانے سے فارغ نہو جائیں اور اسی پر اہلسنت کا عمل ہے کہ جب تمام لوگ کھانا کھالیتے ہیں تب ہی دست دعاء دراز ہوتے ہیں۔

(۶۷۹) صبح کو دو اذانیں ہوتی تھیں پہلی تہجد وسحری کیلئے اور دوسری نماز فجر کیلئے۔ پہلی اذان سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسری اذان سیدنا حضرت ابن مکتوم رضی اللہ تعالیٰ دیا کرتے تھے اور اسی سے لوگ سمجھ جاتے ہونگے کہ کون سی اذان' اذان تہجد وسحری ہے اور کون سی اذان' اذان فجر ہے۔ اذان بلالی برائے تہجد وسحری ہے اور اذان مکتومی اذان فجر ہے اور اس وجہ سے انہیں اذانوں میں امتیاز کا موقع ملتا تھا۔ اس سے یہ بات واضح ہوجاتی

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

(۶۸۱) حدیث شریف: عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِّيْ

ترجمہ: حضرت مالک ابن حویرث سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حاضر ہوا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں، میں اور میرے چچازاد بھائی

فَقَالَ اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا۔ (رواہ البخاری)

تو پیارے نبی نے فرمایا جب سفر کرو تم دونوں تو اذان دو! تکبیر کہو! اور امامت کرے جو تم میں سے بڑا ہو۔

(۶۸۲) حدیث شریف: عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ

ترجمہ: حضرت مالک ابن حویرث سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا ہم سے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو تم جیسا کہ دیکھو تم مجھ کو

اُصَلِّيْ وَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کہ میں پڑھ رہا ہوں اور جب نماز کا وقت آجائے تو چاہئے کہ اذان دے تمہارے لئے کوئی تم میں کا پھر امامت کرے وہ تمہاری جو بڑا ہو تم میں کا۔

(۶۸۳) حدیث شریف: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ سَارَ لَيْلَةً حَتّٰى

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب لوٹے جنگ خیبر سے، چلتے رہے رات بھر، یہاں تک کہ

اِذَا اَدْرَكَهُ الْكَرٰى عَرَّسَ وَقَالَ لِبِلَالٍ اِكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَ فَصَلّٰى بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهٗ

نیند آنے لگی پیارے نبی کو تو آخری رات میں اُترے اور فرمایا حضرت بلال سے کہ حفاظت کرو ہماری رات بھر، تو نماز پڑھتے رہے بلال جتنی پڑھی گئی ان سے

وَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَصْحَابُهٗ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ مُوَجِّهَ الْفَجْرِ

اور سو گئے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابۂ کرام، پھر جب قریب ہوگئی صبح تو ٹیک لگائی حضرت بلال نے اپنی سواری کی مشرق کی طرف منہ کر کے

فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَا بِلَالٌ وَلَا اَحَدٌ

تو حضرت بلال کی آنکھ لگ گئی اور وہ ٹیک لگائے ہوئے تھے اپنی سواری کو تو نہ بیدار ہو سکے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ حضرت بلال اور نہ کوئی

مِّنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَوَّلَهُمُ اسْتِيْقَاظًا فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

پیارے رسول کے صحابہ میں سے یہانتک کہ لگی انکو دھوپ، تو سب سے پہلے انمیں بیدار ہوئے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو متفکر ہوگئے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

फ़रमाया उन्होंने कि मैंने सुन रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि उन्होंने ऐसा ही फ़रमाया।

675 हदीस शरीफ़:— हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम साथ थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के तो खड़े हुये हज़रते बिलाल कि अज़ान दे रहे हैं फिर जब खामोश हुये तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने जिसने कहा मिस्ल अज़ान के तो यकीनन दाखिल होगा जन्नत में।

676 हदीस शरीफ़:— प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब सुनते थे मुअज़्ज़िन से कि वो गवाही दे रहा है तो प्यारे नबी फ़रमाते और मैं भी और मैं भी।

677 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जो अज़ान दे बारह साल तो वाजिब हो गई उसके लिये जन्नत और लिखी जाती है उसके अज़ान देने पर हर दिन साठ नेकियां और हर इकामत पर तीस नेकियां।

678 हदीस शरीफ़:— हज़रते इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम हुक्म दिये जाते थे अज़ान का अज़ाने मग़रिब के वक्त।

679 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक हज़रते बिलाल अज़ान देते हैं रात में, तुम खाओ और पियो यहाँ तक कि इब्ने उम्मे मकतूम, हज़रते इब्ने उमर ने फ़रमाया कि थे हज़रते इब्ने मकतूम नबीन शख्स अज़ान न देते थे यहाँ तक कि उनसे कहा जाता था सुबह हो गई, सुबह हो गई।

680 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न रोक दे तुमको तुम्हारी

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

ہے کہ اذان صرف نماز ہی کیلئے نہیں بلکہ دوسرے مقاصد کیلئے بھی کہی جاتی ہے کیونکہ اذان بلالی سحری میں جگانے کیلئے ہوتی تھی۔ اذان نابینا بھی دے سکتا ہے جبکہ اذان کا وقت بتانے والا کوئی ہو۔ سحری میں جگانے کیلئے اذان دینا سنت ہے مگر یہ اذان اسطرح دیجائیگی کہ لوگ شبہ میں نہ پڑیں اور اگر یہ امتیاز نہو سکے کہ کونسی اذان، اذان سحری ہے اور کونسی اذان، اذان فجر ہے تو سحری کیلئے ہرگز اذان نہ دیجائے۔ ہمارے ملک میں اذان صبح صادق کی علامت بن چکی ہے کہ اذان کی آواز سنتے ہی لوگ سمجھ جاتے ہیں کہ صبح صادق ہوگئی نماز فجر کا وقت شروع ہوگیا۔ اب اگر سحری کیلئے بھی اذان دیگئی تو لوگ شبہ کا شکار ہوکر سحری میں نہ کھاپی سکیں گے اور دوسری اذان کو پہلی اذان سمجھ کر دن میں کھاپی کر روزہ ہی خراب کرلینگے۔ اسلیئے اب سحری میں جگانے کیلئے اذان نہ دیجائے۔ بہت سی چیزیں عہد صحابہ کرام میں درست تھیں اب ممنوع ہیں۔ حضرات صحابۂ کرام کے زمانے میں جوتے پہنکر مسجد میں آنا درست تھا اب ممنوع ہے۔ پختہ مکانات بنانے منع تھے اب جائز ہیں۔ کھیتی باڑی سے روکا گیا تھا اب اجازت ہی نہیں بلکہ ضروری ہے۔ زکوٰۃ کے مصرف آٹھ تھے اب سات ہیں۔ حالات بدل جانے سے احکام بدل جاتے ہیں۔

(۶۸۰) صبح دو ہوتی ہیں۔ ایک صبح صادق اور دوسری صبح کاذب۔ صبح کاذب مشرق ومغرب (پورب پچھم) میں بھیڑئے کی دُم کی طرح لمبی سفیدی ہے جو ظاہر ہوکر غائب ہوجاتی ہے۔ اسکے کچھ ہی دیر بعد جنوب وشمال (اتر دکھن) سفیدی نمودار ہوتی ہے جو بعد میں پھیل جاتی ہے اسکا نام صبح صادق ہے۔ اسی وقت سے دن شروع ہوتا ہے۔

(۶۸۱) اذان وتکبیر تو دونوں میں سے کوئی بھی کہہ لیا کرے مگر امامت وہی کرے جو بڑا ہو۔ سفر کی قید اسلیئے ہے کہ سفر میں کوئی امام مقرر نہیں ہوتا۔ مسجد میں جو امام مقرر ہوگا وہی امامت کریگا چھوٹا ہو یا بڑا جیسا کہ احادیث کریمہ میں مذکور ہے۔ امام کے بڑے ہونے میں بھی کچھ تفصیلات ہیں۔ علم میں بڑا، قرأت وتجوید قرآنی میں بڑا، تقویٰ وپرہیزگاری میں بڑا، عمر میں بڑا۔ مؤذن سے امام افضل ہے اور اذان دینے سے امامت افضل ہے۔ سفر میں بھی جہاں تک ممکن ہو جماعت سے نماز پڑھنا چاہیئے۔ اگر دو ہی آدمی ہوں وہ بھی جماعت کرلیں تو اچھا ہے۔ اذان شعائر دین میں سے ہے اسکے روکنے پر جہاد کرنا واجب ہے۔

(۶۸۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری پیاری اداؤں کا نام نماز ہے۔ میرے افعال مبارکہ قرآن کریم کی تفاسیر مبارکہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نماز کا حکم فرمایا طریقۂ نماز نہ بتایا۔ گویا کہ اقیموا الصلوٰۃ کی تفسیر میں ہوں اور میرا عملِ پاک ہے۔ چنانچہ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اخلاق وعادات نبوی کے بارےمیں جب پوچھا گیا تو آپنے فرمایا کہ پورا کا پورا قرآن کریم سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا اخلاق ہے۔

(۶۸۳) جنگ خیبر ۷ھ ماہ محرم میں ہوئی۔ تقریباً سترہ یوم مسلمانوں نے خیبر کا محاصر فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو شاندار فتح سے شادکام فرمایا۔ خیبر مدینۂ پاک سے تین منزل پر ہے۔ جنگ خیبر سے واپسی والی رات جس میں نماز فجر قضا ہونے کا واقعہ پیش آیا اسے ''شب تعریس'' کہتے ہیں اور اس واقع کو تعریس کہتے ہیں۔ تعریس کے معنیٰ ہیں آخری رات میں آرام کیلئے اترنا۔ بزرگوں کو اپنے خدام سے خدمت لینا جائز ہے اور بندوں سے اپنی حفاظت کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے جیسے عصا، تلوار رکھنا توکل کے خلاف نہیں ہے۔ کہاوت ہے کہ ''نیند تو کانٹوں پر بھی آجاتی ہے'' حضرت بلال کی ہزار کوشش کے باوجود کہ وہ نہ سوئیں جاگتے رہیں مگر جنگ کی محنت، پیدل سفر کی تکان نے انہیں سلا ہی دیا اور وہ نہ چاہتے ہوئے بھی سوگئے۔ یہ انکا سونا غیر اختیاری تھا لہٰذا انہیں نافرمانی کی سند نہیں دے سکتے سورج کی کرنیں رخ تاباں پر پڑیں تو آپکی چشمان کرم کھلیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل بیدار رہتا تھا۔ سویرا، اندھیرا اجالا دیکھنا آنکھ کا کام ہے نہ کہ دل کا کام۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی نیند غفلت پیدا نہیں کرتی اسی لئے نیند سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ یہ نماز بھی نیند کی غفلت سے قضا نہوئی بلکہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو اپنی طرف متوجہ فرمالیا اور نماز کی طرف سے توجہ ہٹادی تاکہ امت مسلمہ کو قضا نماز پڑھنے کے احکام بھی معلوم ہوجائیں۔ اگر کوئی مومن کسی

فَقَالَ اَیْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ اَخَذَ بِنَفْسِیْ الَّذِیْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ قَالَ اِقْتَادُوْا فَاقْتَادُوْا

تو فرمایا اے بلال! تو عرض کیا بلال نے کہ غالب آگئی میری ذات مجھ پر وہی چیز جو غالب آگئی آپ کی ذات گرامی پر، فرمایا پیارے رسول نے ہانکو! تو ہانکی صحابہ نے

رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا ثُمَّ تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ

اپنی سواریاں پھر وضو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اور حکم فرمایا پیارے رسول نے بلال کو تو اقامت کہی انہوں نے نماز کی،

فَصَلّٰى بِهِمُ الصُّبْحَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ الصَّلٰوةَ فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا

پھر نماز پڑھائی پیارے نبی نے انکو فجر کی، پھر جب پوری فرمائی نماز تو فرمایا پیارے رسول نے جو بھول جائے نماز تو چاہیئے کہ نماز پڑھ لے جب یاد آئے نماز

فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ۔ (رواه مسلم)

اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور قائم رکھیئے نماز میری یاد کیلئے۔

(۶۸۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا تَمْشُوْنَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب اقامت کہی جائے نماز کیلئے تو نہ آؤ نماز کیلئے کہ دوڑ رہے ہو تم اور آؤ تم نماز کیلئے چلتے چلتے

وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا۔ (رواه البخاری والمسلم)

کہ تم پر اطمنان وسکون کی حالت ہو، جو پالو تم پڑھ لو تم اور جو رہ جائے تو پورا کرلو تم۔

(۶۸۵) حدیث شریف: عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْلَةً بِطَرِيْقِ مَكَّةَ وَوَكَّلَ بِلَالًا اَنْ يُّوْقِظَهُمْ لِلصَّلٰوةِ

ترجمہ: اُترے پیارے رسول اللہ ﷺ ایک رات مکہ مکرمہ کے راستے میں اور مقرر فرمایا حضرت بلال کو یہ کہ جگہ دیں ان کو نماز کیلئے

فَرَقَدَ بِلَالٌ وَرَقَدُوْا حَتّٰى اسْتَيْقَظُوْا وقد طلع عليهم الشمس فاستيقظ القوم فقد فزعوا فامرهم

تو سوگئے حضرت بلال اور سب حضرات، یہاں تک کہ جاگے اس حالت میں کہ چمک گیا ان پر سورج تو جاگے لوگ تو وہ متفکر تھے، تو حکم فرمایا انہیں

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يَّرْكَبُوْا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِیْ وَقَالَ اِنَّ هٰذَا وَادٍ بِهٖ شَيْطَانٌ

پیارے رسول اللہ ﷺ نے یہ کہ سوار ہو جائیں یہاں تک کہ نکلیں وہ اس گھاٹی سے اور فرمایا پیارے رسول نے یہ وادی کہ اس میں شیطان ہے

सहरियों से हज़रते बिलाल की अज़ान और न लम्बी फजर लेकिन फजर आसमान के किनरों में फैलने वाली है।

681 हदीस शरीफः– हज़रते मालिक इब्ने हुवैरिस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हाज़िर हुआ प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में, मैं और मेरे चचाज़ाद भाई, तो प्यारे नबी ने फ़रमाया जब सफ़र करो तुम दोनों तो अज़ान दो तक्बीर कहो और इमामत करे जो तुममें बड़ा हो।

682 हदीस शरीफः– हज़रते मालिक इब्ने हुवैरिस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया हमसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नमाज़ पढ़ो तुम जैसा कि देखो मुझको कि मैं पढ़ रहा हूँ और जब नमाज़ का वक्त आ जाये तो चाहिये कि अज़ान दे तुम्हारे लिये कोई तुममें का फिर इमामत करे वो तुम्हारी जो बड़ो हो तुममें का।

683 हदीस शरीफः– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब लौटे जंगे ख़ैबर से, चलते रहे रात भर, यहाँ तक कि नींद आने लगी प्यारे नबी को तो आखिरी रात में उतरे और फ़रमाया हज़रते बिलाल से कि हिफाज़त करो हमारी रात भर, तो नमाज़ पढ़ते रहे हज़रते बिलाल जितनी पढ़ी गई उनसे और सो गये प्यारे रसूल और आपके सहाबा ए किराम, फिर जब करीब हो गई सुबह तो टेक लगाई हज़रते बिलाल ने अपनी सवारी की, मश्रिक की तरफ़ मुँह करके, तो हज़रते बिलाल की आंख लग गई और वो टेक लगाये हुये थे अपनी सवारी को तो न बेदार हो सके प्यारे रसूल और न हज़रते बिलाल और न कोई प्यारे रसूल

شرعی مشغولیت کی وجہ سے رات میں نہ سوسکا جاگتا رہا اور فجر میں اسکی آنکھ نہ کھلی تو اسے لعن طعن نہیں کرنا چاہئے کہ بشری تقاضا لاحق ہوگیا جیسے مقررین و مبلغین دین کہ دن بھر سفر کیا اور رات کو دیر تک خطاب کیا پھر سوگئے اور فجر میں آنکھ نہ کھلی تو انہیں اپنے اعتراضات کا ہدف نہ بنانا چاہئے۔البتہ جو عادت ہی بنالے کہ فجر کے وقت سوتے رہنا تو وہ وعید کا مستحق ہے۔اگر کبھی کبھار شرعی وجہ کی بنیاد پر نماز قضا ہوجائے تو فوراً ادا کرلے۔نماز قضا ہونے پر متفکر ہونا بھی عبادت ہے اور ثواب کا حقدار ہے۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور تمام صحابۂ کرام کا سوتا رہ جانا شیطانی یا نفسانی نہیں ہے بلکہ حکم رحمانی اور مبنی بر مصلحت اسلامی و ایمانی ہے۔سورج طلوع ہو رہا تھا لہٰذا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اس جگہ سے کوچ فرمایا۔سورج طلوع ہوتے وقت نماز جائز نہیں ہے کچھ دور نکل جانے پر وقت کراہت بھی نکل جائیگا اور کچھ سفر طے ہوجائیگا۔سورج نکلتے وقت کوئی قضا نماز بھی نہیں پڑھی جاسکتی ہے اور نہ کوئی نفل نماز ادا کیجا سکتی ہے۔بے اختیاری میں قضا ہونے پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

(٦٨٤) جماعت کیلئے گھبرا کر دوڑتے ہوئے نہ آیا جائے کہ اس سے گر جانے چوٹ کھانے کا خطرہ ہے۔نماز جمعہ میں جو دوڑنا ہے وہ بھاگنے کے معنیٰ میں نہیں بلکہ نماز جمعہ کی تیاری کے معنیٰ میں ہے۔نماز کی جماعت کیلئے اطمنان وسکون' شان و وقار کے ساتھ آنا مستحب ہے اور اگر یہ نمائش و نمود و ریا اور دکھاوے کیلئے ہو تو پھر ناجائز ہے جیسا کہ آجکل بدعقیدہ لوگوں کا طریقہ ہے کہ گپیں لڑاتے رہیں گے اور جب نماز کا وقت بالکل قریب ہوجائے گا تو سڑکوں پر بھاگ لگائیں گے ایسے ہی بعد وضو مسجدوں میں بھاگ لگانا آداب مسجد کے خلاف ہے اور اسلامی سنجیدگی و متانت کا بھی کھلا مذاق ہے کیونکہ جماعت کا آخری حصہ مل جانے سے جماعت مل جاتی ہے تو بھاگ نا بے سود ہے۔لہٰذا جو نماز جمعہ کی التحیات میں شریک ہوجائے وہ جمعہ پڑھے۔جس رکعت میں مقتدی ملے وہ تعداد کے اعتبار سے پہلی رکعت ہوگی اور قرأت کے اعتبار سے آخری رکعت۔جس وقت سے نماز کے ارادے سے گھر سے نمازی چلے گا تو اسے نماز کا ثواب ملتا رہے گا پھر یہ نمائشی دوڑ بھاگ کیسی۔قدرے تیزی سے چل کر تکبیر اولیٰ میں شریک ہونا درست ہے مگر یہ تیز رفتاری بھی ایسی نہو جو چوٹ کھانے اور گر جانے کا خطرہ پیدا کرے۔اسلامی ڈسپلن کا خیال رکھا جائے۔اور نماز کیلئے کچھ وقت پہلے ہی گھر سے نکلا جائے تا کہ کسی بھی شرعی قباحت کا شکار نہ ہو۔

(٦٨٥) تعریس کا پہلا واقعہ تو وہ ہے جو آپ نے حدیث شریف ۲۸۷ میں ملاحظہ فرمایا وہ جنگ خیبر سے واپسی کے موقع پر تھا اور مقام خیبر مدینۂ منورہ کے راستے میں پیش آیا تھا۔اور تعریس کا یہ دوسرا واقعہ مدینۂ منورہ اور مکۂ مکرمہ کے درمیان پیش آیا۔اگر پوری قوم سوجائے اور نماز قضا ہوجائے تو نماز کی قضا بھی باجماعت ہوگی اور اس جماعت کیلئے اذان وتکبیر بھی کہی جائے گی۔اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ہمیں قیامت کے دن اٹھاتا یہ تو اسکی شان رحمت ہے کہ اس نے قبض شدہ روحوں کو ہمارے اجسام میں واپس فرمادیا اور ہمیں آج ہی جگادیا نیند موت کی چھوٹی بہن ہے۔نیند کا دیکھکر موت کا یقین پکا کرلینا چاہئے۔جہری نماز کی قضا بھی جہر ہی سے کیجائے گی اور سرّی نمازوں کی قضا بھی آہستہ قرأت سے کیجائے گی۔سفر کی قصر نماز اگر گھر پر پڑھے تو قصر ہی کریگا اور اگر گھر کی قضا نماز سفر میں پڑھے گا تو پوری ہی پڑھے گا۔اگر فجر کی قضا نماز زوال سے پہلے پڑھے تو سنتیں بھی قضا کرے۔صبح کو جب اٹھے تو لاحول پڑھے۔شیطان خاصان خدا پر نیند یا وسوسہ تو ڈال سکتا ہے مگر انہیں گمراہ نہیں کرسکتا۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ بحالت خواب اپنے رب کی طرف متوجہ ہوکر نماز کو فراموش فرماگئے مگر جو واقعہ حضرات بلال کو پیش آیا وہ ملاحظہ فرماتے رہے۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی نیند میں ایسی باخبری ہے تو پھر بیداری میں باخبری کے عروج کا کیا عالم ہوگا۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اپنی امت کے غمگسار و کھیون ہار ہیں اپنی امت کے تمام حالات سے خبر دار ہیں۔حضرات خاصان خدا شیطان کو دیکھتے ہیں اور اسکی حرکات کو بھی ملاحظہ فرماتے ہیں اور شیطان کو پکڑ بھی لیتے ہیں۔اور وہ ان حضرات کے مبارک ہاتھوں سے چھوٹ نہیں سکتا مگر معافی مانگ کر رفو چکر ہوجاتا ہے۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے علم غیب کو دیکھ کر پیارے صدیق اکبر نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی

فَرَكِبُوْا حَتّٰى خَرَجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِیْ ثُمَّ اَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَنْ يَّنْزِلُوْا وَاَنْ يَّتَوَضَّؤُا وَاَمَرَ

تو حضرات صحابہ کرام سوار ہوئے یہاں تک کہ نکل گئے اس گھاٹی سے، پھر حکم فرمایا ان کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے یہ کہ اُتریں یہ وضو کریں اور حکم فرمایا

بِلَالًا اَنْ يُّنَادِیْ لِلصَّلٰوةِ اَوْ يُقِيْمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَاٰى

پیارے رسول نے بلال کو کہ اذان دیں نماز کیلئے اور تکبیر کہیں، پھر نماز پڑھائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو، پھر فارغ ہوئے اور ملاحظہ فرمایا پیارے رسول نے

مِنْ فَزَعِهِمْ فَقَالَ يَآاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَنَا وَلَوْشَآءَ لَرَدَّهَا اِلَيْنَا فِیْ حِيْنٍ غَيْرِ هٰذَا

صحابہ کے تفکر کو تو فرمایا پیارے رسول نے اے لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ نے قبض فرمالیا تھا ہماری روحوں کو، اگر چاہتا اللہ تو واپس فرما تا ہم کو اسکے علاوہ دوسرے وقت میں

فَاِذَا رَقَدَ اَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْنَسِيَهَا ثُمَّ فَزِعَ اِلَيْهَا فَلْيُصَلِّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِیْ وَقْتِهَا

تو جب سو جائے کوئی تم میں کا نماز سے یا بھول جائے نماز کو پھر متفکر ہو کر نماز کی طرف آئے تو چاہیئے کہ پڑھے نماز کو ویسا ہی جیسا کہ پڑھنا تھا نماز کو اسکے وقت میں،

ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِلٰى اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ فَقَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ اَتٰى بِلَالًا وَّهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّیْ

پھر توجہ فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر کی طرف تو فرمایا کہ شیطان آیا بلال کے پاس اور وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے

فَاَضْجَعَهٗ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُهَدِّئُهٗ كَمَا يُهَدَّءُ الصَّبِیُّ حَتّٰى نَامَ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِلَالًا

تو شیطان نے لٹادیا انکو، پھر برابر انہیں تھپکتا رہا جیسے بچہ تھپکا جاتا ہے، یہاں تک کہ بلال سو گئے، پھر طلب فرمایا پیارے رسول ﷺ نے بلال کو

فَاَخْبَرَ بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مِثْلَ الَّذِیْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ

تو خبر دی بلال نے پیارے رسول اللہ ﷺ کو اس کے مثل جیسے خبر دی تھی پیارے رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر کو تو فرمایا حضرت ابوبکر نے

اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ (رواہ مالک)

کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک آپ اللہ کے رسول ہیں۔

(۶۸۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم خَصْلَتَانِ مُعَلَّقَتَانِ فِیْ اَعْنَاقِ الْمُؤَذِّنِيْنَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے دو چیزیں لٹکی ہوئی ہیں موذنوں کی گردنوں میں

के सहाबा में से यहाँ तक कि लगी उनको धूप तो सबसे पहले उनमें बेदार हुये प्यारे रसूल तो फ़िकरमंद हो गये प्यारे रसूलुल्लाह, तो फ़रमाया ऐ बिलाल! तो अर्ज़ किया हज़रते बिलाल ने कि गालिब आ गई मेरी ज़ात मुझ पर वोही चीज़ जो गालिब आगई आपकी जाते गिरामी पर, फ़रमाया प्यारे रसूल ने हाँको! तो हांकी सहाबा ने अपनी सवारियाँ, फिर वुज़ू फ़रमाया प्यारे रसूल ने और हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूल ने हज़रते बिलाल को तो इक़ामत कही उन्होंने नमाज़ की फिर नमाज़ पढ़ाई प्यारे नबी ने उनको फजर की फिर जब पूरी फ़रमाई नमाज़ तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि जो भूल जाये नमाज़ तो चाहिये कि नमाज़ पढ़ ले जब याद आये नमाज़, इसलिये कि अल्लाह तआला ने फ़रमाया क़ायम रखिये नमाज़ मेरी याद के लिये।

684 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब इक़ामत कही जाये नमाज़ के लिये तो न आओ नमाज़ के लिये कि दौड़ रहे हो तुम और आओ तुम नमाज़ के लिये चलते चलते कि तुम पर इत्मिनन व सकून की हालत हो, तो जो पालो तुम तो पढ़ लो तुम और जो रह जाये तो पूरा कर लो तुम।

685 हदीस शरीफ़:– उतरे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम एक रात मक्का ए मुकर्रमा के रास्ते में और मुर्क़रर फ़रमाया हज़रते बिलाल को यह कि जगा दें उनको नमाज़ के लिये तो सो गये हज़रते बिलाल और सब हज़रात यहाँ तक की जागे उस हालत में कि चमक गया उन पर सूरज तो जागे लोग तो वो फ़िकरमंद

صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کی گواہی دی ۔معلوم ہوا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا سرے سے انکار سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کا انکار ہے۔شعر:

نبی کی کسی بھی فضیلت کا انکار
حقیقت میں ہوگا رسالت کا انکار　(یاحبیب)

(۶۸۶) مسلمانوں کی دو اہم عبادتیں مؤذنوں کے ذمہ پر ہیں کہ ان میں احتیاط سے کام لینا چاہئے کہ انکی اذان کی آواز پر سحری کرتے ہیں اور افطار کرتے ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں ۔اگر اذانیں صحیح وقت پر ہوں گی تو روزے اور نمازیں ٹھیک اوقات پر ادا ہونگے اور انکے نماز و روزے کا ثواب مؤذن کو بھی ملیگا اور اگر غلط وقت پر اذان دیں گے اور مسلمانوں کے روزوں اور نمازوں میں خرابی آئیگی تو اسکا وبال بھی مؤذن کو بھگتنا پڑیگا۔(حدیث شریف) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ جنت میں پہلے انبیاء کرام جائیں گے پھر بیت اللہ کے مؤذن (حضرت بلال) پھر بیت المقدس کے مؤذن پھر تمام مؤذن۔

(۶۸۷) اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اقامت میں شروع سے کھڑا ہونا نہیں چاہئے بلکہ جب اقامت کہنے والا حی علی الفلاح پر پہونچے تب نمازیوں کو نماز کیلئے کھڑا ہونا چاہئے۔ تکبیر سے پہلے یا تکبیر شروع ہوتے ہی کھڑا ہونا خلاف حدیث شریف ہے۔ظاہر ہے کہ جو بات خلاف حدیث شریف ہوگی کم از کم مکروہ ہوگی اور اہل ایمان کو ناپسند ہوگی۔

(۶۸۸) حضرات صحابۂ کرام کا بھی یہی معمول تھا کہ وہ تکبیر بیٹھ کر سنا کرتے تھے اور جب تکبیر کہنے والا حی علی الفلاح پر پہونچتا تو کھڑے ہو جاتے۔ حضرات صحابۂ کرام کا یہ عمل اگر انکی اپنی رائے سے بھی ہوتا تو قابل تقلید تھا۔مگر انہوں نے یہ عمل سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر فرمایا ہے۔

(۶۸۹) اسی مضمون کی ایک حدیث شریف نمبر ۲۵۰ میں گزر چکی ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' مت کھڑے ہو تم یہاں تک کہ مجھے دیکھ لو۔ تاکہ نماز کی تیاری کے ساتھ ساتھ میری تعظیم بھی ہو جائے۔ اس حدیث شریف کی تشریح فرماتے ہوئے سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:'' حضرات فقہائے کرام نے فرمایا کہ مذہب یہ ہے کہ حی علی الفلاح کے نزدیک کھڑا ہونا چاہئے شاید کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرۂ مبارکہ سے اسی وقت مسجد میں تشریف لاتے ہوں گے''۔(اشعۃ اللمعات شریف) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول شریف یہ تھا کہ جب اقامت شروع ہوتی تو آپ حجرۂ مبارکہ سے روانہ ہوتے اور جب اقامت کہنے والا کبھی حی علی الصلوٰۃ پڑھتا اور کبھی حی علی الفلاح پڑھتا تو آپ مسجد شریف میں رونق افروز ہوتے۔اسی موقع پر آپ نے حضرات صحابۂ کرام کو حکم فرمایا کہ جب تک مجھے نہ دیکھ لو کھڑے مت ہونا۔ سیدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث شریف کی شرح میں فرمایا کہ شاید سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے ہوں حجرۂ مبارکہ سے بعد شروع کرنے کے مؤذن کے اقامت کو اور داخل ہوتے ہوں محراب مسجد میں مؤذن کے حی علی الصلوٰۃ کہنے کے وقت (مرقاۃ شریف)۔سیدنا حضرت امام محمد شیبانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مناسب ہے نمازی حضرات کیلئے کہ جب کہے مؤذن حی علی الفلاح تو نمازی حضرات کھڑے ہو جائیں نماز کیلئے پھر صف بندی کریں اور سیدھا کریں صفوں کو (مؤطا امام محمد) آپنے حدیث شریف کی مشہور کتاب مؤطا امام محمد شریف کا بھی حوالہ ملاحظہ فرمالیا۔اب چند حوالے کتب فقہ حنفی کے ملاحظہ فرمالیں (۱) جب آئے کوئی شخص اقامت کے وقت تو مکروہ ہوگا اسکو انتظار کرنا کھڑے ہوکر بلکہ بیٹھ جائے پھر کھڑا ہو جب پہونچے اقامت کہنے والا حی علی الفلاح پر (فتاوٰی ہندیہ عرف فتاوٰی عالمگیری) (۲) نمازی مسجد میں آیا اور اقامت کہنے والا اقامت کہہ رہا ہے تو آنے والا بیٹھ جائے ۔(درمختار) (۳) اور مکروہ ہے نمازی کیلئے انتظار کرنا کھڑے ہوکر بلکہ بیٹھ جائے پھر کھڑا ہو جب پہونچے اقامت کہنے والا حی علی الفلاح پر (ردالمحتار عرف شامی) (۴) جب اقامت کہنے والا اقامت کہنے لگے اور داخل ہو کوئی نمازی مسجد میں تو بے شک وہ بیٹھ جائے اور نہ انتظار کرے کھڑے ہوکر اسلئے کہ کھڑے ہوکر انتظار کرنا مکروہ ہے۔جیسا

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

لِلْمُسْلِمِيْنَ صِيَامُهُمْ وَصَلَاتِهِمْ. (رواه ابن ماجة)

مسلمانوں کیلئے، ان کے روزے اور نماز ان کی۔

﴿ باب قیام عند حی علی الفلاح ترجمہ: حی علی الفلاح کے وقت کھڑے ہونیکے کا باب ﴾

(٦٨٧) حدیث شریف: عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَيَنْبَغِيْ لِلْقَوْمِ اَنْ يَقُوْمُوْا لِلصَّلٰوةِ. (رواه فی کتاب الاثار)

ترجمہ: حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا جب کہے مؤذن حی علی الفلاح تو مناسب ہے نمازیوں کیلئے کہ کھڑے ہو جائیں نماز کیلئے۔

(٦٨٨) حدیث شریف: كَانَ اَنَسٌ رَحِمَهُ تَعَالٰى يَقُوْمُ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ قَدْقَامَتِ الصَّلٰوةُ. (رواه فی شرح لمسلم للنودی)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوتے تھے اس وقت جب کہا کرتا تھا مؤذن قدقامت الصلوٰۃ۔

(٦٨٩) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ قَدْ خَرَجْتُ. (رواه البخاری و المسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب نماز قائم کی جائے تو مت کھڑے ہو یہاں تک کہ دیکھ لو تم مجھ کو کہ نکل چکا ہوں میں۔

﴿ باب التثویب بین الاذان و الاقامۃ ترجمہ: اذان واقامت کے درمیان تثویب کا باب ﴾

(٦٩٠) حدیث شریف: عَنْ بِلَالٍ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اُثَوِّبَ فِي الْفَجْرِ وَنَهَانِيْ اَنْ اُثَوِّبَ فِي الْعِشَاءِ. (رواه ابن ماجة)

ترجمہ: حضرت بلال حبشی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حکم فرمایا مجھے پیارے رسول اللہ ﷺ نے یہ کہ میں تثویب کہوں فجر میں اور منع فرمایا مجھ کو یہ کہ میں تثویب کہوں عشاء میں۔

थे तो हुक्म फ़रमाया उन्हें प्यारे रसूल ने ये कि सवार हो जायें यहाँ तक की निकलें इस घाटी से और फ़रमाया प्यारे रसूल ने यह वादी कि इसमें शैतान है तो सहाबाये किराम सवार हुये यहाँ तक कि निकल गये उस घाटी से फिर हुक्म फ़रमाया उनको प्यारे रसूल ने यह कि उतरें और वुजू करें और हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूल ने हज़रते बिलाल को कि अज़ान दें नमाज़ के लिये और तक्बीर कहें फिर नमाज़ पढ़ाई प्यारे रसूल ने सहाबा को फिर फ़ारिग़ हुये और मुलाहिज़ा फ़रमाया प्यारे रसूल ने सहाबा की फ़िक्र को तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने ऐ लोगो! बेशक अल्लाह तआला ने क़ब्ज़ फरमा लिया था हमारी रुहों को, अगर चाहता अल्लाह तो वापस फरमाता हमको उसके अलावा दूसरे वक्त में, तो जब सो जाये कोई तुममें का नमाज़ से या भूल जाये नमाज़ को फिर फ़िकरमंद होकर नमाज़ की तरफ़ आये तो चाहिये कि पढ़े नमाज़ को वैसा ही जैसा की पढ़ता था नमाज़ को उसके वक्त में फिर तवज्जो फ़रमाई प्यारे रसूल ने हज़रते अबू बक्र की तरफ़ तो फ़रमाया कि शैतान आया बिलाल के पास और वो खड़े नमाज़ पढ़ रहे थे तो शैतान ने लिटा दिया उनको फिर बराबर उन्हें थपकता रहा जैसे बच्चे को थपकाया जाता है यहाँ तक कि बिलाल सो गये फिर तलब फ़रमाया प्यारे रसूल ने हज़रते बिलाल को तो ख़बर दी हज़रते बिलाल ने प्यारे रसूल को उसके मिस्ल जैसे खबर दी थी प्यारे रसूल ने हज़रते अबू बक्र को तो फ़रमाया हज़रते अबू बक्र ने कि मैं गवाही देता हूँ कि बेशक आप अल्लाह के रसूल हैं।

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

کہ کتاب مضمرات قہستانی میں ہے اور سمجھی جاتی ہے اس سے کھڑے ہونے کی کراہت شروع اقامت سے اور لوگ اس سے غافل ہیں (طحاوی علی مراقی الفلاح) (۵) کھڑے ہوں امام اور نمازی حی علی الصلوٰۃ کے وقت (شرح وقایہ) (٦) کھڑا ہونا نمازیوں کا اور امام اگر حاضر ہو محراب کے پاس۔ جس وقت کہا جائے یعنی اقامت کہنے والے کے ''حی علی الفلاح'' کہنے کے وقت تکبیر میں شروع سے بیٹھا جائے اور حی علی الفلاح پر کھڑا ہوا جائے یہی سنت نبوی ہے یہی سنت صحابہ ہے اور یہی فقہائے احناف کا مسلک ہے (۷) کھڑے ہوں نمازی اور امام جب کہے مؤذن حی علی الفلاح ہمارے تینوں فقہائے کرام کے نزدیک اور یہی صحیح ہے (فتاوٰی ہندیہ عرف عالمگیری) تکبیر میں شروع سے بیٹھا جائے اور حی علی الفلاح پر کھڑا ہوا جائے یہی سنت نبوی ہے یہی سنت صحابہ ہے اور یہی فقہائے احناف کا مسلک ہے۔ اس مسئلے کی مزید تحقیقات کیلئے ملاحظہ فرمائیے فقیر قدیری کی کتابیں'' خصائل انتخاب عرف تکبیر میں بیٹھنا'' ''فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب''۔

(٦٩٠) مسئلۂ تثویب کو جاننے اور سمجھنے کیلئے یہ بھی جاننا ضروری ہے کہ تثویب کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) تثویب قدیم (۲) تثویب جدید۔ دونوں کے احکام جدا جدا ہیں۔ ایک دوسرے کے احکام میں خلط ملط کرنا دینی دشمنی ہے۔ تثویب قدیم الصلوٰۃ خیر من النوم ہے اور یہ تثویب قدیم اذان فجر کے بعد ہوتی تھی پھر اسے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنے حکم سے اذان فجر میں داخل کرایا جو آج تک جاری ہے۔ حوالہ۔ اور تھی تثویب الصلوٰۃ خیر من النوم اذان فجر کے بعد (حاشیہ کنز الدقائق) پھر یہ داخل اذان ہوئی۔

(٦٩١) ان احادیث شریفہ نمبر ٦٩٤، ٦٩٥ سے یہ بات بالکل اظہر من الشمس ہوگئی کہ سیدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمانۂ نبوی میں تثویب کہا کرتے تھے اور اس تثویب قدیم کے کلمات بھی مقرر تھے الصلوٰۃ خیر من النوم دو مرتبہ۔ اور یہ تثویب قدیم صرف نماز فجر ہی میں ہے اسکے علاوہ کسی نماز میں نہیں ہے۔

(٦٩٢) بزبان رسالت آپ نے پڑھ لیا کہ تثویب قدیم الصلوٰۃ خیر من النوم اذان فجر کے علاوہ کسی اذان میں درست نہیں ہے۔ اب اگر کوئی تثویب قدیم الصلوٰۃ خیر من النوم کو کسی دوسری اذان میں داخل کرے تو یہ مرضی رسول کے خلاف ہوگا اور ایسا کرنے والا بدعت سیئہ کا مرتکب ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اگر کسی نے اذان فجر کے علاوہ کسی اور وقت کی اذان میں تثویب قدیم الصلوٰۃ خیر من النوم کو داخل کیا تو اسے سختی سے منع کر دیا گیا روک دیا گیا کہ یہ فرمان نبوی کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

(٦٩٣) اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ تثویب قدیم اذان فجر کے علاوہ کسی دوسرے وقت کی اذان میں شامل کرنا مکروہ ہے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے پاک ارشاد کے خلاف ہے۔ تثویب کی دو قسمیں ہیں اسے بھی حوالے کے ساتھ ملاحظہ فرمائیے'' تثویب قدیم اور تثویب حادث۔ پہلی تثویب تو الصلوٰۃ خیر من النوم ہے اور دوسری تثویب کہ نکالا ہے اسکو حضرات علماء کوفہ نے اذان و اقامت کے درمیان (بحرالرائق) یہاں تو آپ نے تثویب قدیم کو پڑھا اور اب تثویب جدید کو بھی ملاحظہ فرمائیں۔

(٦٩٤) سیدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ عمل مبارک بتا رہا ہے کہ اذان کے بعد تثویب کہنا آپکا معمول تھا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا حجرۂ پاک مسجد نبوی کے بالکل متصل تھا بلکہ حجرۂ نبوی کا دروازہ مسجد نبوی میں تھا کہ بحالت اعتکاف آپ مسجد میں اپنا سر اقدس حجرۂ پاک میں کر دیتے اور ام المومنین سیدتنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے سر اقدس کے بالوں کو دھونے کی سعادت عظیمہ حاصل فرماتیں۔

(٦٩٥) سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تثویب جدید (اطلاع ثانی) کیلئے سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر فرمایا۔ گویا کہ حضرت فاروق اعظم اس تثویب جدید کو مسنون و مستحب جانتے اور مانتے تھے۔ اور یہ تثویب جدید (اطلاع ثانی) حضرات خلفاء اربعہ سے بھی ثابت ہے۔ حوالہ ملاحظہ فرمائیے'' اور ثابت ہے سیدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کھڑا ہونا (تثویب جدید) کیلئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے دروازے پر اور اسی طرح سیدنا حضرت سعد القرظ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کھڑا ہونا ثابت ہے سیدنا امیر

المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفۂ بلافصل، سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم، سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین، سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دروازوں پر۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے پیارے زمانے میں بھی تثویب جدید ہوتی تھی اور چاروں خلفاء کرام کے زمانے میں بھی تثویب ہوتی تھی۔

(۶۹۶) تثویب جدید کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ سوتے ہوئے آدمی کو پہلے تو تثویب قدیم اذان فجر میں الصلوٰۃ خیر من النوم کے ذریعہ کی گئی اور پھر تثویب جدید کے ذریعہ بھی اسے اطلاع ثانی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے دی کہ یا تو آواز ہی دیدی یا پھر پائے اقدس سے ہلا دیا۔ بہر حال تثویب اذان کے بعد دوسری اطلاع کا نام ہے جو احادیث کریمہ میں آپ نے ملاحظہ فرمالیں۔ تثویب میں صلوٰۃ وسلام کب سے شروع ہوا۔ حضرات فقہاء کرام نے ان احادیث سے کیا کیا احکام ومسائل بیان فرمائے اسکی مکمل تفصیلات فقہی حوالوں میں آپکو خود نظر آجائیں گی۔ حوالے۔ (۱) اور فقہاء متاخرین نے تثویب کو تمام نمازوں میں مستحسن رکھا ہے دینی کاموں میں سستی پیدا ہوجانے کی وجہ سے (ہدایہ) (۲) اور فرمایا امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ نہیں دیکھتا ہوں میں کوئی مضائقہ یہ کہ کہے مؤذن امیر کیلئے ہر نماز میں السلام علیك ایها الامیر ورحمة الله وبركاته آیئے نماز کی طرف آیئے نماز کی طرف نماز تیار ہے۔ رحم فرمائے آپ پر اللہ تعالیٰ (ہدایہ) لوگ تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پر سلام پڑھنے کو منع کرتے ہیں مگر حضرت امام ابو یوسف تو امیر پر بھی سلام پڑھنے کو درست فرمارہے ہیں بلکہ سلام پڑھنے کا طریقہ تعلیم فرمارہے ہیں۔ (۳) اور مستحسن فرمایا ہے فقہاء متاخرین نے تثویب جدید کو تمام نمازوں میں۔ تثویب وہ اطلاع ثانی ہے اذان کے بعد (شرح وقایہ) (۴) اور تثویب کہے اپنے اس قول کی طرح اذان کے بعد الصلوٰۃ الصلوٰۃ یا مصلین (نور الایضاح) (۵) اور تثویب کہے (کنز الدقائق) (۶) اور تمام وقتوں میں اذان کے بعد تثویب کہے۔ دینی کاموں میں سستی پیدا ہوجانے کی وجہ سے بہت صحیح مذہب میں اور ہر شہر کی تثویب اس شہر

والوں کی پہچان کے مطابق ہے۔ (۷) مستحسن فرمایا ہے فقہاء متاخرین نے (تثویب جدید کو) اور روایت فرمایا سیدنا حضرت امام احمد وسیدنا حضرت بزاز وغیرہما نے إسناد حسن کے ساتھ موقوفاً کہ جسکو مسلمان اچھا جانیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ہے (طحاوی علی مراقی الفلاح) اس فقہی عبارت کے اخیر میں حدیث شریف کا مضمون ہے جس سے تثویب جدید کے اچھے ہونے پر استدلال فرمایا ہے کہ جس کام کو مسلمان اچھا جانیں وہ اچھا ہے اور اگر بالفرض تثویب جدید عہد نبوی عہد صحابہ میں نہ بھی ہوتی تب بھی تثویب جدید کے مستحسن اور نیک کام ہونے میں کوئی شک وشبہ نہ ہوتا کہ اسے امت مسلمہ اچھا جانتی ہے اور امت مسلمہ کا برائی پر اجماع نہیں ہوسکتا (۸) نکالا فقہاء متاخرین نے اذان واقامت کے درمیان تثویب جدید کو اذان واقامت کے درمیان اسکے مطابق جسکو لوگ پہچانتے ہوں (کہ یہ اذان نہیں تثویب ہے) تمام نمازوں سوائے مغرب کے پہلی تثویب قدیم کو باقی رکھنے کے ساتھ اور وہ اذان فجر میں تثویب ہے (الصلوٰۃ خیر من النوم) اور جسکو مسلمان اچھا جانیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ہے (ردالمحتار) مغرب کے علاوہ ہر نماز کے لئے تثویب کہی جاسکتی ہے گو چار وقت تو روزانہ فجر وظہر عصر وعشاء اور جمعہ وعیدین کیلئے بھی تثویب جدید کا کہنا کار خیر کار ثواب ہے (۹) پھر ہمارے آج کے مشائخ عظام اس پر ہیں کہ بے شک تثویب جدید ہر نماز میں مستحب ہے الصلوٰۃ الصلوٰۃ یاقامت قامت کی طرح۔ (۱۰) تثویب جدید وہ لوٹنا ہے اعلان کے بعد اعلان کی طرف اور صاحب کنز نے مطلق رکھا ہے تثویب جدید کو تنبیہ کرنے کیلئے اس پر کہ فقہاء متاخرین نے تثویب جدید کو مستحسن رکھا ہے تمام نمازوں میں دینی کاموں میں سستی ظاہر ہونے کی وجہ سے (عینی شرح کنز) (۱۱) اور تثویب جدید کہے تمام نمازوں کیلئے اور تثویب جدید وہ لوٹنا ہے اعلان کے بعد اعلان کی طرف (شرح کنز للمصطفیٰ ابن ابو عبداللہ سحائی) (۱۲) اور فقہاء متاخرین نے تثویب کو تمام نمازوں کیلئے اچھا جانا ہے لوگوں کی غفلت کی زیادتی کی وجہ سے (۱۳) حضرات فقہاء متاخرین نے مستحسن جانا ہے تثویب جدید کو ہر نماز کیلئے (ملتقی الابحر) (۱۴) اور نہیں ہے کوئی مضائقہ تثویب

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

(۶۹۵) حدیث شریف: ان عمر رضي الله تعالیٰ عنه نصب زید ابن ثابت لا علامه

ترجمہ: بیشک حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زید ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مقرر فرمایا کہ ان کو اطلاع دیں

باوقات الصلوٰة وحضور الجماعة۔ (رواه فی کنز الدقائق)

نماز کے اوقات کی اور جماعت میں حاضر ہونے کی۔

(۶۹۶) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم لِصَلوٰةِ الصُّبْحِ

ترجمہ: بیشک حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نکلا میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز فجر کیلئے

فَکَانَ لَایَمُرُّ بِرَجُلٍ اِلَّا نَادَاهُ بِالصَّلوٰةِ اَوْ حَرَّکَهٗ بِرِجْلِهٖ۔ (رواه ابوداؤد)

تو آپ نہیں گزرتے تھے کسی سوئے شخص کے پاس سے مگر اسکو آواز دیتے نماز کیلئے یا حرکت دیتے اسکو اپنے پائے اقدس سے۔

﴿ باب تقبیل الابہامین فی الاذان ﴾ ترجمہ: اذان میں دونوں انگوٹھے چومنے کا باب

(۶۹۷) حدیث شریف: ذَکَرَهُ الدَّیْلَمِیُّ فِی الْفِرْدَوْسِ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رضی الله تعالیٰ عنه

ترجمہ: روایت کیا ہے دیلمی نے کتاب مسند الفردوس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سے

اَنَّهٗ لَمَّا سَمِعَ قَوْلَ الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ هٰذَا رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْناً

کہ بیشک جب حضرت ابوبکر نے مؤذن کا قول اشهد ان محمداً رسول الله سنا تو یہ دعاء پڑھی رضیت بالله رباً وبالاسلام دیناً

وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیًّا وَقَبَّلَ بَاطِنَ الْاَنْمِلَتَیْنِ السَّبَّابَتَیْنِ وَمَسَحَ عَیْنَیْهِ

وبمحمد صلی الله علیه وسلم نبیاً اور چومے شہادت کی انگلیوں کے پورے باطنی جانب سے اور پھیرے اپنی دونوں آنکھوں پر

فَقَالَ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَافَعَلَ خَلِیْلِیْ فَقَدْ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ۔ (رواه فی مقاصد الحسنة)

تو فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے کیا ایسا جیسا کہ کیا میرے دوست نے تو اس کیلئے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

(۶۹۸) حدیث شریف: رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ مَنْ سَمِعَ اِسْمِیْ فِی الْاَذَانِ وَوَضَعَ اِبْهَامَیْهِ

ترجمہ: روایت کیا گیا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بیشک پیارے نبی نے فرمایا جس نے سنا میرا نام اذان میں اور رکھا اپنے انگوٹھوں کو

ने प्यारे नबी को सोता पाया तो हज़रते बिलाल ने तसवीब कही "अस्सलातो खैरुम मिनन्नैम" दो मर्तबा तो फ़रमाया प्यारे नबी ने ऐ बिलाल! दाखिल कर लो तुम इसको अपनी अज़ान में।

692 हदीस शरीफ़:– हज़रते बिलाले हबशी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया मुझसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मत तसवीब करो किसी नमाज़ में सिवाये नमाज़े फजर के।

693 हदीस शरीफ़:– हज़रते इब्ने उमर से मरवी कि बेशक उन्होंने सुन मुअज़्ज़िन को कि तसवीब कह रहा है अज़ाने फजर के अलावा दूसरी अज़ान में और वो मस्जिद में है तो फ़रमाया हज़रते इब्ने उमर ने साथी से कि खड़े हो जाओ निकल चलें हम इस बिदत सय्येआ करने वाले के पास से।

694 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते बिलाले हबशी हाज़िर हुये काशानये नाफ़बव्वत के दरवाज़े पर अज़ान के वाद और कहते "अस्सलात अस्सलात"।

695 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते उमर ने हज़रते जैद इब्ने साबित को मुकर्रर फ़रमाया कि उनको इत्तेला दें नमाज़ के अवकात की और जमाअत में हाज़िर होने की।

696 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते अबू बक्र से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि निकला मैं प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ नमाज़े फजर के लिये तो आप नहीं गुज़रते थे किसी सोये शख्स के

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

جدید میں تمام پانچوں نمازوں کیلئے ہمارے زمانے میں اور ہر شہر کی تثویب وہ ہے جسکو اس شہر کے رہنے والے پہچانتے ہوں اور ہر اس شخص کا خاص کر دینا جائز ہے جو مسلمانوں کی مصلحتوں میں مشغول ہو اعلان واطلاع کے اضافے سے (فتاویٰ قاضی خاں) یہ عشق نماز اور عشق صاحب نماز کی دلیل روشن ہے کہ مغرب میں بھی تثویب جدید کہی جائے تاکہ نمازیوں کو نماز کی اطلاع ہو جائے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ جو عرش سے تحفۂ معراجی نماز لائے ہیں انہیں بھی بصورت درود وسلام خراج عقیدت پیش کر کے اظہار نیاز مندی کیجائے اگر چہ مغرب میں اتنا وقت بھی نہیں ہوتا اور وہاں کوئی خاص ضرورت بھی نہیں ہے اذان ہی کافی ہے مگر مزاج عشق اپنا الگ رنگ ڈھنگ رکھتا ہے ہر گل کا رنگ وبو الگ الگ ہے (۱۵) تثویب جدید کا رحسن ہے حضرات فقہاء متاخرین کے نزدیک ہر نماز کیلئے سوائے مغرب کے (فتاوۂ ہندیہ عرف فتاویٰ عالمگیری) (۱۶) اور تثویب جدید لوٹنا ہے موذن کا اعلان نماز کی طرف اذان و اقامت کے درمیان (فتاویٰ عالمگیری) تثویب جدید کا وقت بھی بیان فرمادیا کہ اسکا وقت اذان واقامت کے درمیان ہے اور تثویب سے اذان واقامت میں کتنا فاصلہ ہونا چاہئے یہ بھی ملاحظہ فرمائیے (۱۷) اور اذان دے فجر کی پھر ۲۰ آیات کریمہ پڑھنے کی مقدار بیٹھے پھر تثویب جدید کہے پھر اسی (۲۰ آیات کریمہ پڑھنے) کی برابر بیٹھے پھر اقامت کہے (فتاویٰ عالمگیری) تثویب جدید اذان واقامت کے بالکل بیچوں بیچ ہونا چاہئے۔ مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ تخت والی مسجد محلہ کسرول مراد آباد شریف میں نماز سے ۲۰ منٹ پہلے اذان اور ۱۰ منٹ پہلے تثویب جدید (صلوٰۃ) ہوتی ہے اور جمعہ کو ڈیڑھ بجے اذان اور دو بجے تثویب جدید (صلوٰۃ) اور ڈھائی بجے اذان خطبہ داخل مسجد پہلی صف میں امام کے سامنے ہوتی ہے (۱۸) اور تثویب کہے اذان واقامت کے درمیان ہر نماز کے وقت سکے لئے اسکے مطابق جس سے مسلمان متعارف ہوں (درمختار) (۱۹) بیشک ہمارے مشائخ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں ہے تثویب جدید میں تمام نمازوں میں لوگوں پر غفلت کے غلبے کی وجہ سے ہمارے زمانے میں اور دنیا کی طرف زیادہ جھکاؤ اور دینی کاموں میں سستی کی وجہ سے۔

تو ہوگئی تثویب جدید ہمارے زمانے میں تمام نمازوں کیلئے نماز فجر کی طرح انکے زمانے میں تو ہوگئی دوسرے اعلان کی زیادتی نیکی اور تقوے پر مدد کرنے کی قبیل سے ہوا اور یہ اچھا کام ہوا (بدائع) اس فقہی عبارت میں ایک تو اس تثویب کو تثویب جدید فرمایا گیا ہے دوسرے اس تثویب جدید کے مستحسن ہونے کا استدلال قرآن کریم کی آیات کریمہ سے کیا گیا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور مدد کرو آپسمیں نیکی اور پرہیزگاری پر (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۲۵۶) یعنی تثویب جدید یہ نماز کو یاد دلانے والی ہے اور اسکے ذریعہ مسلمانوں کو یاد دلایا جاتا ہے کہ اذان ہو چکی ہے نماز تیار ہے اور یہ کار نیک ہے کار نیک پر مدد کرنا حکم قرآن کے مطابق ہے۔ تثویب کا ثبوت قرآن کریم سے بھی ہو گیا (۲۰) اور اچھا بتایا ہے حضرات فقہاء متاخرین نے تثویب جدید کو تمام نمازوں میں (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) (۲۱) اذان کے بعد حضرات فقہاء متاخرین نے تمام نمازوں میں تثویب کو جاری اور اچھا فرمایا ہے (اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ شریف) (۲۲) حضرات فقہاء متاخرین نے اذان کے بعد تمام نمازوں کیلئے تثویب جدید کو مستحب اور مستحسن (کار ثواب اور کار نیک) جانا ہے (شرح اربعہ للترمذی) (۲۳) سلام پڑھنا اذان کے بعد نکالا ہے ربیع الثانی ۷۸۱ھ میں اور اذان کے بعد سلام پڑھنا بدعت حسنہ ہے (درمختار مع ردالمختار) تثویب جدید میں درود وسلام کا پڑھنا چودویں صدی کے کسی مولانا کی عطا نہیں ہے بلکہ ۷۸۱ھ کے بزرگوں کی عطا ہے۔ یہ صاحب درمختار کی اپنی معلومات ہے۔ مصرع:

وہاں تک دیکھ لیتا ہے نظر جسکی جہاں تک ہے

ایک اور حوالہ بھی ملاحظہ فرمائیے: (۲۴) اور اختلاف ہے اس بات میں کہ سب سے پہلے پہچانے ہوئے درود وسلام کو (تثویب جدید میں) کس نے نکالا تو فرمایا گیا ہے کہ سیدنا امیر ملت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور اسی کا یقین فرمایا ہے سیدنا حضرت ابن عبدالبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ سیدنا حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور کتاب ''طبقات ابن سعد'' میں سیدنا حضرت محمد ابن سعد القرظ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم تثویب جدید کہتے تھے سیدنا حضرت عمر ابن عبدالعزیز رضی اللہ

عَلٰی عَیْنَیْهِ فَاَنَا طَالِبُهٗ فِیْ صُفُوْفِ الْقِیٰمَةِ وَقَائِدُهٗ اِلَی الْجَنَّةِ۔ (رواہ فی صلوٰۃ المسعودی)

آنکھوں پر تو میں تلاش فرماؤنگا اس انگوٹھا چومنے والے کو قیامت کی صفوں میں اور قیادت فرماؤنگا اسکی جنت کی طرف۔

(۶۹۹) حدیث شریف: عَنِ الْخِضْرِ عَلَیْهِ السَّلَامِ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ یَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت خضر علیہ السلام سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جب مؤذن سے سنے کہ وہ کہہ رہا ہے

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرْحَباً بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّةَ عَیْنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

اشھد ان محمدا رسول اللہ تو مرحباً بحبیبی وقرۃ عینی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے

ثُمَّ یُقَبِّلُ اِبْهَامَیْهِ وَیَجْعَلُهُمَا عَلٰی عَیْنَیْهِ لَمْ یَرْمُدْ اَبَداً۔ (رواہ فی مقاصد الحسنۃ)

پھر چومے اپنے انگوٹھوں کو اور رکھے ان انگوٹھوں کو اپنی آنکھوں پر تو کبھی آنکھیں نہ دُکھیں۔

(۷۰۰) حدیث شریف: قَالَ الطَّاؤُسِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ مِنَ الشَّمْسِ مُحَمَّدِ ابْنِ اَبِیْ نَصْرُ الْبُخَارِیِّ خَوَاجَهْ

ترجمہ: فرمایا حضرت طاؤسی نے کہ بیشک انہوں نے سنی خواجہ شمس الدین محمد ابن ابو نصر بخاری

حَدِیْثُ مَنْ قَبَّلَ عِنْدَ سِمَاعِهٖ مِنَ الْمُؤَذِّنِ کَلِمَةَ الشَّهَادَةِ ظُفْرَیْ اِبْهَامَیْهِ وَمَسَّهُمَا عَلٰی عَیْنَیْهِ وَقَالَ عِنْدَ الْمَسِّ

سے حدیث شریف کہ جو شخص مؤذن سے کلمۂ شہادت سن کر اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو چومے اور آنکھوں سے ملے اور یہ دعاء پڑھے ملنے کے وقت

اَللّٰهُمَّ اَحْفِظْ حَدَقَتِیْ وَنَوِّرْهُمَا بِبَرَکَةِ حَدَقَتِیْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَنَوِّرْهُمَا لَمْ یَعْمَ۔ (رواہ فی مقاصد الحسنۃ)

اللھم احفظ حدقتی ونورھما ببرکۃ حدقتی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونورھما، اندھا نہ ہو۔

(۷۰۱) حدیث شریف: عَنِ الْحَسَنِ عَلَیْهِ السَّلَامِ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ

ترجمہ: حضرت امام حسن علیہ السلام سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا کہ جس نے پڑھا جب مؤذن سے سنا

یَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ قُرَّةَ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ وہ کہہ رہا ہے اشھد ان محمداً رسول اللہ، مرحبا بحبیبی قرۃ عینی محمد ابن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

पास से मगर सको आवाज़ देते या हरकत देते उसको अपने पाये अकदस से।

(32) अज़ान में दोनों अंगूठे चूमने का बाब

697 हदीस शरीफ़:— रिवायत् किया है दैलमी ने किताब "मुसन्नदुल फिरदौस" में हज़रते अबू बक्र की हदीस से कि बेशक जब हज़रते अबू बक्र ने मुअज़्ज़िन का कौल "अशहदो अन्न मौहम्मदर्रसूलुल्लाह" सुन तो ये दुआ पढ़ी "रजैतो बिल्लाहे रब्बन व बिल इस्लामे दीनन व बेमोहम्मदिन सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नबिय्यन" और चूमे शहादत की उंगलियों के पोरे बातनी जानिब से और फेरे अपनी दोनों आंखों पर तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिसने किया ऐसा जैसा के किया मेरे दोस्त ने तो उसके लिये मेरी शफ़ाअत हलाल हो गयी।

698 हदीस शरीफ़:— रिवायत किया गया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि बेशक प्यारे नबी ने फ़रमाया कि जिसने सुन मेरा नम अज़ान में और रखा अपने अंगूठों को आखों पर तो मैं तलाश फरमाऊंगा उस अंगूठा चूमने वाले को कयामत की सफ़ों में और क़यादत फ़रमाऊंगा उसकी जन्नत की तरफ़।

699 हदीस शरीफ़:— हज़रते ख़िज़्र अलैहिस्सलाम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जब मुअज़्ज़िन से सुने कि वो कह रहा है "अशहदो अन्न मौहम्मदर्रसूलुल्लाह" तो "मर्हबम्बेहबीबी व कुर्रतो ऐनी मौहम्मद बिन अब्दुल्ला सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम" कहे फिर चूमे अपने अंगूठों को और रखे उन अंगूठों को अपनी आंखों पर तो कभी आंखें न दुखें।

تعالیٰ عنہ کے مکان پر نماز کیلئے اور لوگوں کیلئے۔حضرات فقہاء کرام نے اس تثویب جدید (صلوٰۃ وسلام) کا انکار نہیں فرمایا ہے۔پس وہ جو کتاب ''درمختار'' میں ہے کہ تثویب جدید میں درود وسلام ربیع الثانی ۷۸۱ھ میں نکالا گیا ہے وہ درست نہیں ہے (امانی الاحبار شرح معانی الآثار) تثویب جدید میں درود وسلام کا آغاز ۸۰ سالہ ایجاد نہیں ہے کہ اسکا سہرا کسی جمہ جمہ آٹھ دن کے مولانا کے سر باندھ دیا جائے۔تثویب جدید میں صلوٰۃ وسلام کا آغاز یا تو سیدنا امیر ملت حضرت امیر معاویہ یا سیدنا حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی سنت ہے اور دونوں حضرات ہی صحابی اور جلیل القدر صحابی ہیں۔گویا کہ تثویب جدید میں صلوٰۃ وسلام پڑھنا حضرات صحابہ کرام کی سنت کریمہ ہے اور عہد صحابہ کرام سے یہی تثویب جدید میں صلوٰۃ وسلام پڑھا جارہا ہے۔اگرچہ اور بھی حوالے دئے جاسکتے ہیں مگر ۲۴ حوالوں پر اکتفا کیا جارہا ہے۔بقیہ تفصیلات کیلئے فقیر قدیری کی کتاب ''نوافل انتخاب عرف اذان واقامت کے درمیان تثویب'' مطالعہ فرمائیں۔

(٦٩٧) اذان میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا پیارا نام سنکر درود شریف پڑھنا اور وہ دعائیں پڑھنا جو احادیث مبارکہ میں مذکور ہیں پیارے صدیق اکبر کی سنت ہے۔گویا کہ اس امت کے پہلے مسلمان، یار غار مصطفےٰ، افضل البشر بعد الانبیاء کی سنت ہے۔

(٦٩٨) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنی امت کو انگوٹھے چومنے پر عظیم الشان بشارت دی ہے۔بھرے محشر میں خود سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اپنے دیوانوں کو تلاش فرمائیں گے۔اور آگے آگے دولہا ہوگا پیچھے بارات ہوگی، آگے آگے شمع ہوگی پیچھے پیچھے پروانے ہونگے۔اس حدیث شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی رحمت کا سمندر موجزن ہے کہ انگوٹھے چومنے والوں کو پروانۂ شفاعت عطا ہو رہا ہے۔شعر:

نام نبی پہ چومے انگوٹھے اسی لئے

دیکھی ہے یہ حدیث نبی کی کتاب میں (یا نبی)

(٦٩٩) اس حدیث شریف میں دعاء بھی ہے اور درود وسلام بھی۔اور یہ بشارت وخوشخبری بھی کہ جو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا پیارا نام سنکر مذکورہ دعاء ودرود وسلام پڑھیگا وہ اس پریشان کن بیماری سے محفوظ ومامون رہے گا۔آنکھیں دکھنے میں کتنا اضطراب کتنی بے چینی اور کتنی پریشانی ہوتی ہے یہ کسی ایسے سے پوچھ لیا جائے جسکی کبھی آنکھیں دکھنے آئی ہوں۔انگوٹھے چومنے کا عمل دنیا وآخرت کی نعمتیں اپنے اندر رکھتا ہے۔شعر:

انگوٹھے چومنا میلاد مصطفےٰ کرنا

نبی کا چاہنے والا یہ کام کرتا ہے (یا حبیب)

(٧٠٠) اس حدیث شریف میں بھی دعاء ودرود وسلام دونوں ہیں اور اس حدیث شریف میں ایک بشارت عظمیٰ ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا پیارا نام سنکر مذکورہ دعاء اور درود وسلام پڑھکر انگوٹھے چومنے والا اندھا نہوگا۔اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی نورانیت کے صدقے اسکی آنکھیں کبھی بے نور نہونگی اور وہ ہمیشہ انکھیارا ہی رہے گا۔

(٧٠١) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا پیارا نام سنکر مذکورہ دعاء ودرود وسلام پڑھکر انگوٹھے چومنے والا دو عظیم دنیوی سعادتوں سے مالا مال ہوگا ایک تو کبھی اندھا نہ ہوگا اور دوسرے کبھی اسکی آنکھیں دکھنے نہ آئیں گی۔محشر میں شفاعت رسول ملے گی اور دنیا میں شفاء ملے گی آنکھیں دکھنے سے اور نجات ملے گی اندھا ہونے سے۔

(٧٠٢) اب تو براہ راست سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا فرمان عالیشان ہے جو میرا نام سنکر انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر پھیر لیگا تو کبھی ''سورداس'' نہوگا۔دارین کی سعادتوں سے بھرپور نسخہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے عطا فرمادیا۔اندھا نہ ہونا کتنی بڑی نعمت ہے جو کبھی بینا رہا ہو اور پھر نابینا ہوگیا ہو اس سے اس نعمت کی عظمت دریافت کیجئے۔ان احادیث کریمہ سے حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے مسائل کا استدلال واستنباط واستخراج فرمایا ہے اب انکے حوالہ جات وعبارات بھی ملاحظہ فرمالیں۔

حوالے:(۱) مستحب ہے یہ کہ کہا جائے پہلی شہادت کو سننے کے وقت صلى الله عليك يا رسول الله اور دوسری شہادت سننے کے وقت قرة عينى بك يارسول الله پھر کہے اللهم متعنى بالسمع والبصر دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو دونوں آنکھوں پر رکھنے کے بعد اسلئے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اسکی قیادت فرمائیں

وَيُقَبِّلُ اِبْهَامَيْهِ وَيَجْعَلُهُمَا عَلٰى عَيْنَيْهِ لَمْ يَعْمَ وَلَمْ يَرْمَدْ۔ (رواه فی مقاصد الحسنة)

اور پھر چومے اپنے دونوں انگوٹھوں کو اور رکھے اپنی دونوں آنکھوں پر تو نہ اندھا ہو اور نہ آنکھیں دُکھیں۔

(۷۰۲) حدیث شریف: قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ سَمِعَ اِسْمِىْ فِى الْاَذَانِ فَقَبَّلَ ظُفْرَ اِبْهَامَيْهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس شخص نے سنا میرا نام اذان میں پھر چوما اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو

وَمَسَحَ عَلٰى عَيْنَيْهِ لَمْ يَعْمَ اَبَدًا۔ (رواه فی تعليقات الجديده وجامع المضمرات)

اور پھیرا اپنی دونوں آنکھوں پر تو کبھی اندھا نہ ہوگا۔

﴿ باب المساجد و مواضع الصلوٰۃ ترجمہ: مسجدوں اور نماز کی جگہوں کا باب ﴾

(۷۰۳) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ داخل ہوئے کعبے شریف میں اور حضرت اُسامہ بن زید اور حضرت عثمان بن طلحہ

الْحَجَبِىُّ وَبِلَالُ بْنُ رِبَاحٍ فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيْهَا فَسَئَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ

حجبی اور حضرت بلال ابن رباح، پھر بند فرمالیا کعبے شریف کو اپنے لئے اور ٹھہرے رہے اسمیں تو میں نے پوچھا حضرت بلال سے جب باہر آئے حضرت بلال

مَاذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهٖ وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ

کہ کیا کیا پیارے رسول اللہ ﷺ نے؟ تو فرمایا حضرت بلال نے کہ کرلیا پیارے رسول نے ایک ستون اپنے بائیں اور دو ستون اپنے دائیں

وَثَلٰثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَاءَهٗ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى۔ (رواه البخاری والمسلم)

اور تین ستون اپنے پیچھے اور تھا بیت اللہ شریف اس دن چھ ستوں پر، پھر نماز ادا فرمائی۔

(۷۰۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخت سفر نہ باندھا جائے سوائے تین مسجدوں کے

مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَمَسْجِدِىْ هٰذَا۔ (رواه البخاری والمسلم)

مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد۔

---

700 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया हज़रते ताऊसी ने बेशक उन्होंने सुनी ख़्वाजा शमसुद्दीन मोहम्मद इब्ने अबो नसर बुख़ारी से हदीस शरीफ़ कि जो शख़्स मुअज़्ज़िन से कल्मा ए शहादत सुनकर अपने दोनों अंगूठों के नख़ूनें को चूमे और अपनी आंखों से मले और यह दुआ पढ़े मलने के वक्त "अल्लाहुम्मा अहफ़ज़ा हदक़नी व नूरहुमा बेबरकती हदक़नी मोहम्मदर्रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम व नूरहुमा" वो अन्धा न हो।

701 हदीस शरीफ़:– हज़रते इमामे हसन अलैहिस्सलाम से मरवी बेशक उन्होंने फ़रमाया कि जिसने पढ़ा कि जब मुअज़्ज़िन से सुन कि वो कह रहा है "अशहदो अन्न मौहम्मदर्रसूलुल्लाह मरहबम बे हबीबी कुर्रतोऐनी मौहम्मद इब्ने अब्दिल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम" और फिर चूमे अपने दोनों अंगूठों को और रखे अपनी दोनों आंखों पर तो न अन्धा हो और न आंखें दुखें।

702 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिस शख़्स ने सुन मेरा नम अज़ान में फिर चूमा अपने दोनों अंगूठों के नखुनें को और फेरा अपनी दोनों आंखों पर तो कभी अन्धा न होगा।

(33) मस्जिदों और नमाज़ की जगहों का बाब

703 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम दाख़िल हुऐ काबे शरीफ़ में और हज़रते उसामा बिन ज़ैद और हज़रते उस्मान बिन तलहा हजबी और हज़रते बिलाल इब्ने रब्बा, फिर बंद फरमा लिया काबे

گے جنت میں ۔ایسے ہی ''کنز العباد'' میں ہے اور اسی کے مثل ''فتاوۂ صوفیہ'' میں ہے اور ''کتاب الفردوس'' میں ہے کہ جس نے اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوما اذان میں اشھد ان محمداً رسول اللہ سننے کے وقت تو میں اسکی قیادت فرماؤں گا اور داخل فرماؤں گا جنت کی صفوں میں اور اسکی مکمل بحث بحر الرائق کے حواشی ''رملی'' میں ہے (ردالمحتار عرف شامی) ردالمحتار عرف شامی ایسی فتوے اور فقہ کی کتاب ہے کہ اسکے بغیر ہر دار الافتاء نامکمل تصور کیا جاتا ہے اور صاحب ردالمحتار نے بھی حوالوں کا ڈھیر لگا دیا ہے (۱) کنز العباد (۲) فتاوۂ صوفیہ (۳) کتاب الفردوس (۴) رملی گویا کہ ایک حوالے میں پانچ حوالے ہوگئے ۔اس حوالے میں اس حدیث شریف سے استدلال فرمایا گیا ہے جیسے ہم نے بھی حدیث ۶۹۸ میں نقل کیا ہے (۲) مستحب یہ ہے کہ کہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی دونوں شہادتوں میں سے پہلی شہادت کے سننے کے وقت صلی اللہ علیك یا رسول اللہ اور دوسری شہادت سننے کے وقت قرۃ عینی بك یارسول اللہ .اللھم متعنی بالسمع والبصر اپنے دونوں انگوٹھوں کو اپنی دونوں آنکھوں پر رکھنے کے بعد اسلئے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اسکی قیادت فرمانے والے ہیں جنت کی طرف اور دیلمی نے بیان کیا ہے ''کتاب مسند الفردوس'' میں سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفۂ بلا فصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث شریف سے مرفوعاً کہ جس نے شہادت کی انگلیوں کے پورے باطنی جانب سے آنکھوں کو لگائے چومنے کے بعد مؤذن کے اشھد ان محمداً رسول اللہ کہنے کے وقت اور کہا اشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ رضیت باللہ رباً وبالاسلام دیناً وبمحمدٍ ﷺ نبیاً حلال ہوگئی اسکے لئے میری شفاعت اور ایسے ہی سیدنا حضرت خضر علیہ السلام سے روایت فرمایا گیا ہے اور اس جیسی حدیث پاک پر عمل کیا جاتا ہے (طحاوی علی مراقی الفلاح) فقہ کی اس عبارت میں بھی دو حدیثوں کو کوٹ کیا گیا ہے ایک تو حدیث شریف ۶۹۸ ہے دوسری حدیث شریف ۶۹۹ ہے حضرات فقہاء کرام کے نزدیک یہ احادیث کریمہ قابل استدلال واستنباط ہیں اور اخیر میں خود فرمادیا کہ ''اس جیسی حدیث شریف پر عمل کیا جاتا ہے''

(۳) اور جان لے کہ بے شک مستحب ہے کہنا دوسری شہادت میں سے پہلی کو سننے کے وقت صلی اللہ علیك یا رسول اللہ اور دوسری شہادت کو سننے کے وقت قرۃ عینی بك یارسول اللہ کہا جائے ۔پھر کہا جائے اللھم متعنی بالسمع والبصر دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو دونوں آنکھوں پر رکھنے کے بعد اسلئے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ہوں گے اسکی قیادت فرمانے والے جنت کی طرف (جامع الرموز' تعلیقات جدیدہ حاشیہ تفسیر جلالین شریف) (۴) انگوٹھوں کا چومنا اور رکھنا ان دونوں کا دونوں آنکھوں پر ذکر کرتے وقت نام نامی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے اذان میں جائز ہے بلکہ مستحب ہے تصریح فرمائی ہے اسکی ہمارے مشائخ نے (فتاویٰ علامہ جلال الدین ابن عبداللہ ابن عمر مکی) (۵) تو جان کہ انگوٹھے چومنا مستحب ہے یہ کہ کہا جائے وقت سننے پہلا کلمہ دوسری شہادت کا صلی اللہ علیك یا رسول اللہ دوسرے کلمہ میں دوسری شہادت میں قرۃ عینی بك یا رسول اللہ بعد رکھنے اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کے آنکھوں پر اسلئے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ہوں گے اسکے لئے قیادت فرمانے والے جنت کی طرف ۔ایسا ہی ہے ''کنز العباد'' میں (شرح نقایہ) (۶) پھر اپنے انگوٹھے چومے آنکھوں سے لگائے تو کبھی اندھا نہ ہوگا اور نہ کبھی آنکھیں دکھیں گی (اعانۃ الطالبین علیٰ حل الفاظ فتح المعین) مذکورہ احادیث کریمہ پر عمل پیرا ہوکر خاصان خدا نے جو تجربات ومشاہدات فرمائے ہیں ایک نظر ان پر بھی ڈالی جائے اور اس حقیقت کا عرفان حاصل کیا جائے کہ احادیث کریمہ میں جو کچھ بشارتیں ہیں وہ حق ہیں ۔تجربات ۔(۱) سیدنا حضرت ابن صالح مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے حمد وشکر جب سے میں نے اس عمل کے بارےمیں دو بزرگوں سے سنا میں نے اس پر عمل کیا تب سے میری آنکھیں نہ دکھیں اور امید کرتا ہوں ہمیشہ اچھی رہیں گی اور میں اندھا ہونے محفوظ رہوں گا انشاء اللہ تعالیٰ (مقاصد حسنہ) (۲) سیدنا فقیہ ابن البابا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی سے روایت ہے کہ وہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں ۔ایک مرتبہ ہوا چلی اور کنکری انکی آنکھ میں گر پڑی نکالتے نکالتے تھک گئے ہرگز نہ نکلی

نہایت سخت درد پہونچا جب میں نے مؤذن سے سنا کہ وہ کہہ رہا ہے اشھد ان محمداً رسول الله تو انھوں نے وہی دعاء پڑھی اور کنکری فوراً آنکھ سے نکل گئی۔ سیدنا حضرت رداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے بارے میں اتنی بات کیا چیز ہے (مقاصد حسنہ) (۳) سیدنا حضرت علامہ شیخ مفسر محدث نور الدین خراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے انہوں نے فرمایا کہ بعض لوگ انکو اذان کے وقت ملے جب انہوں نے مؤذن کو "اشھد ان محمداً رسول اللہ" کہتے ہوئے سنا تو انہوں نے اپنے انگوٹھے چومے اور ناخنوں کو اپنی آنکھوں کی پلکوں پر آنکھوں کے کونے سے لگایا اور کنپٹی کے کونے تک پہونچایا۔ پھر ہر شہادت کے وقت ایک ایک بار کیا میں نے ان سے پوچھا تو کہنے لگے کہ میں پہلے انگوٹھے چوما کرتا تھا پھر چھوڑ دیا پس میری آنکھیں بیمار ہوگئیں تب میں نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اذان کے وقت انگوٹھے آنکھوں سے لگانا کیوں چھوڑ دئے ہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری آنکھیں اچھی ہو جائیں تو پھر انگوٹھے آنکھوں سے لگانا شروع کر دو پھر میں خواب سے بیدار ہوگیا پھر میں نے انگوٹھے آنکھوں سے لگانا شروع کردئے پھر میں اچھا ہوگیا اور اب تک مجھکو وہ مرض نہ ہوا (شرح کفایۃ الطالب الربانی) سیدنا حضرت علامہ محمد طاہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا روایات کیا گیا ہے تجربہ کثیر حضرات سے۔ (تکملہ مجمع بحار الانوار) اس موضوع پر مزید تفصیلات کیلئے فقیر قدیری کی کتاب "قبائل انتخاب عرف انگوٹھے چومنا" ملاحظہ فرمائیے۔

(۷۰۳) مسجد کے لغوی معنیٰ ہیں سجدہ گاہ یعنی سجدہ کرنے کی جگہ۔ شریعت اسلامیہ میں وہ جگہ مسجد ہے جو نماز کیلئے وقف ہو۔ وہ جو حدیث شریف میں ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ فرمایا تمام زمین میرے لئے مسجد ہے تو اسکے معنیٰ یہ ہیں کہ ہر جگہ نماز پڑھنا جائز ہے۔ ادیان سابقہ میں صرف عبادت خانوں ہی میں نماز ہوتی تھی۔ نماز کی جگہوں سے مراد وہ جگہیں ہیں جہاں نماز مکروہ یا غیر مکروہ ہے۔ گھر میں بنائی ہوئی مسجد افضل ہے مگر وقف نہیں ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے پہلے تو کعبہ شریف سے بُت نکالے۔ شعر:

یہ طاقت و قوت ہے سرکار دو عالم کی
سب جھوٹے خداؤں کو کعبے سے نکالا ہے (یا نبی)

پھر آب زمزم شریف سے کعبے شریف کو دھویا۔ پھر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اس میں تشریف لیگئے اور آپ نے وہاں نماز ادا فرمائی۔ تا قیامت کعبہ شریف مسلمانوں کا قبلہ ہو چکا ہے۔ کعبے کے اندر نماز پڑھنا جائز ہے۔ کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے کعبے شریف میں نماز پڑھی اور آنکھوں دیکھا حال حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرما رہے ہیں۔ حضرت عثمان یا حضرت بلال نے کعبے شریف کے اندر سے کنڈی لگائی تھی تا کہ ہجوم عاشقاں نہ ہو جائے۔ کعبہ شریف اور مسجد حرام شریف تمام مسجدوں بلکہ عرش الٰہی سے بھی بڑھکر ہے (مرقاۃ) کعبے شریف کا ہر حصہ قبلہ ہے۔ پورا کعبہ شریف نمازی کے سامنے ہونا ضروری نہیں ہے۔ کعبے شریف میں نماز پڑھنے کی صورت میں کعبے شریف کا بعض حصہ تو سامنے ہوگا مگر بعض حصہ پیچھے ہوگا۔ کعبہ شریف وہاں کی فضا کا نام ہے جو زمین سے آسمان تک ہے۔ کعبے شریف کی دیواروں کا نام قبلہ نہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے کعبہ شریف کی چابی سیدنا حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مرحمت فرما کر فرمایا کہ اب یہ چابی ہمیشہ تمہارے ہی پاس رہے گی۔ چنانچہ ابھی تک وہ انہیں کی اولاد کے پاس ہے اور تا قیامت رہے گی اور کبھی حضرت عثمان بن طلحہ کی نسل بھی ختم نہ ہوگی۔ اور نہ کوئی ظالم و جابر بادشاہ اس چابی کو ان سے چھین سکے گا۔ یزید پلید اور حجاج جیسے ظالموں نے بھی اس چابی کو ہاتھ نہ لگایا۔ حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فتح مکہ اور ہجرت سے پہلے پیر اور جمعرات کو کعبہ شریف کھولا کرتا تھا ایک دن سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے لئے آج کعبہ شریف کھول دو میں نے آپکی بڑی بے ادبی کی مگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے بڑے ہی تحمل اور بردباری کا مظاہرہ فرمایا اور فرمایا کہ اے عثمان بہت جلد وہ وقت آرہا ہے کہ جب تم کعبہ شریف کی چابی میرے دست مبارک میں دیکھوگے اور جسے میں چاہوں گا اسے

کعبے شریف کی چابی عطا فرماؤں گا۔ حضرت عثمان نے کہا اگر ایسا ہوا تو قریش مکہ ہلاک ہو جائیں گے اور کعبہ شریف ذلیل ہو جائے گا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ایسا نہیں ہے۔ رب کعبہ کی قسم کعبے شریف کو تو اس دن عزت ملے گی۔ حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ مجھے یقین ہو گیا کہ اب ایسا ہو کر ہی رہے گا۔ شعر:

اختیار نبوت بڑی چیز ہے

اقتدار رسالت بڑی چیز ہے (یا نبی)

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی زبان فیض ترجمان سے جو نکلتا ہے وہی ہو کر رہتا ہے۔ جب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ عمرۂ قضا کیلئے بیت اللہ شریف ذوقعدہ ۷ھ میں تشریف لائے اور میں نے آپکی سج دھج آن بان شان دیکھی تو میرے دل کی دنیا بدل گئی اور دل میں ایمان کے جلووں کی روشنی پھیل گئی موقع تلاشا مگر حاضر خدمت نہ ہو سکا یہاں تک کہ آپ عمرہ فرما کر مدینہ شریف واپس تشریف لیگئے۔ ایک دن میرا دل زیارت نبی کیلئے بے تاب و بے چین ہوا تو میں نے اندھیرے ہی میں مکہ شریف سے مدینہ شریف کا سفر کیا راستے میں حضرت خالد ابن ولید اور حضرت عمرو ابن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما ملے اور وہ بھی میری طرح زیارت نبی کیلئے بے قرار تھے چنانچہ ہم تینوں مدینہ شریف حاضر ہوئے اور دیدار کی پیاس بجھائی۔ رمضان ۸ھ کو فتح مکہ ہوئی تو ہم تینوں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ہمرکابی میں مکہ شریف آئے تب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے چابی منگائی اور حضرت عباس نے چاہا کہ چابی انہیں مل جائے مگر میں خوف کے مارے خاموش رہا اور میں دل دل میں یہ سوچتا رہا کہ چچا جان کے مقابلے میں اک غلام کی کیا حیثیت ہے مگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے کرم خسروانہ کے قربان کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا اے عباس اگر تم اللہ و رسول پر ایمان لائے ہو تو چابی اللہ کے رسول کے حوالے کرو حضرت عباس نے چابی پیش کردی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے چابی دست مبارک میں لیکر فرمایا کہ عثمان کہاں ہیں میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ حاضر ہوں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ چابی اب ہمیشہ تم میں رہے گی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) بے شک اللہ حکم فرماتا ہے تمکو یہ کہ ادا کرو تم امانتیں امانت والوں کو اور جب فیصلہ کرو تم لوگوں کے درمیان یہ کہ فیصلہ کرو تم انصاف کے ساتھ بے شک اللہ کیا ہی اچھا ہے نصیحت فرماتا ہے تمکو جسکی بے شک اللہ ہے خوب سننے والا خوب دیکھنے والا (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۲۱۲) پھر چابی زندگی بھر حضرت عثمان کے پاس ہی رہی پھر انکی اولاد میں نسلاً بعد نسلٍ آج تک ہے۔

(۷۰۴) توسیع کے بعد بھی پوری مسجد سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی مسجد ہے اور اسکے ہر حصہ کا وہی اجر و ثواب ہوگا جو احادیث کریمہ میں مذکور ہے ابھی اسی باب میں حدیث شریف آرہی ہے۔ البتہ جو حصہ زمانہ نبوی میں مسجد تھا خصوصاً جنت کی کیاری میں نماز اور بھی افضل ہے۔ جتنا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے روضۂ پاک سے قریب ہوگا اسی قدر ثواب بھی زیادہ ہوگا کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے قریب ہی کی تو ساری بہاریں ہیں۔ شعر:

انکے در پہ سر کو رکھدیا

سجدے پُر وقار ہو گئے (یا نبی)

تین مسجدوں کے علاوہ کسی بھی مسجد کیلئے اسلیئے سفر کر کے جانا کہ وہاں ثواب زیادہ ہے ایسا سفر ممنوع ہے۔ جیسے بعض لوگ مراد آباد شریف سے جمعۃ الوداع پڑھنے دہلی کی شاہی جامع مسجد جاتے ہیں۔ تاکہ وہاں کی شاہی جامع مسجد میں نماز جمعۃ الوداع پڑھنے میں ثواب زیادہ ملے گا یہ خبط ہے' غلط ہے۔ ہر جگہ کی مسجدیں ثواب میں برابر ہیں۔ وہابی برادری کے بے علم لوگ اس حدیث شریف کا مطلب بیان کرتے ہیں کہ ان تین مسجدوں کے سوا اور کسی طرف سفر کرنا ہی حرام ہے اور بے محل بے موقع استدلال کر کے اپنے دل کی آگ بجھاتے ہیں کہ اعراس مقدسہ اور زیارت قبور کرنے کیلئے سفر کرنا حرام ہے۔ اگر حدیث شریف کا یہی مطلب ہو جو بے علم وہابیوں نے بیان کیا ہے تو پھر تجارت کیلئے' علاج کیلئے' دوستوں سے ملاقات کیلئے' علم دین سیکھنے کیلئے بھی سفر کرنا حرام ہو جائے۔ اگر تین مسجدوں کے علاوہ کہیں کا بھی سفر کرنا حرام ہوگا تو پھر تبلیغی

(۷۰۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَابَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ درمیان میرے گھر کے اور میرے منبر کے ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

(۷۰۶) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَاْتِيْ مَسْجِدَ قُبَآءَ كُلَّ سَبْتٍ مَاشِيًا وَّرَاكِبًا وَّيُصَلِّيْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جاتے تھے مسجد قبا شریف ہر ہفتے کے دن، پیدل اور سوار ہو کر اور نماز ادا فرماتے مسجد قبا شریف میں۔

(۷۰۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسْجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شہروں کے مکانات میں سب سے زیادہ محبوب شہر کی مسجدیں ہیں اور شہر کی جگہوں میں سب سے بُری جگہ اسکے بازار ہیں

(۷۰۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے بنائی مسجد اللہ تعالیٰ کیلئے تو بنائیگا اللہ تعالیٰ اس کیلئے گھر جنت میں

(۷۰۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْرَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ نُزُلَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْرَاحَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شام کو چلا مسجد کی طرف یا صبح کو چلا تو تیار فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے اس کی مہمانی کا سامان جنت میں جب چلے گا شام کو یا صبح کو۔

शरीफ़ को अपने लिये और ठहरे रहे उसमें तो मैंने पूछा हज़रते बिलाल से जब बाहर आये हज़रत बिलाल कि क्या किया प्यारे रसूल ने? तो फ़रमाया हज़रते बिलाल ने कि कर लिया प्यारे रसूल ने एक सतून अपने बायें और दो सतून अपने दायें और तीन सतून अपने पीछे और था बैतुल्लाह शरीफ़ उस दिन छः सतूनें पर फिर नमाज़ अदा फरमाई।

704 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न सफ़र किया जाये सिवाये तीन मसजदों के, मस्जिदे हराम, मस्जिदे अक्सा और मेरी ये मस्जिद।

705 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि दरमियान मेरे घर के और मेरे मिम्बर के एक बाग है जन्नत के बागों में से और मेरा मिम्बर मेरे हौज़ पर है।

706 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ़ ले जाते थे मस्जिदे कुबा शरीफ़, हर हफ्ते के दिन पैदल और सवार होकर और नमाज़ अदा फ़रमाते मस्जिदे कुबा शरीफ़ में।

707 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि शहरों के मकानत में सबसे ज्यादा महबूब शहर की मस्जिदें हैं और शहर की जगहों में से सबसे बुरी जगह उसके बाज़ार हैं।

708 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिसने बनई मस्जिद अल्लाह तआला के लिये तो बनयेगा अल्लाह तआला उसक लिये घर जन्नत में।

جماعت کے چلّوں کے غباروں کی پھونک نکل جائے گی اور یہ چلّے جہنم کی طرف لے چلیں گے۔اور پھر وہابی دارالعلوموں میں بھی تو تالا پڑ جائے گا اور یہ مطلب تو قرآن کریم کا سخت مخالف ہوگا ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اے پیارے نبی آپ فرمایئے سیر کرو تم زمین میں پھر دیکھو کیسا ہوا انجام جھٹلانے والوں کا (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۳۰۶) اسی حدیث شریف کی شرح فرماتے ہوئے سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا چونکہ ان تین مساجد مبارکہ کے سوا تمام مسجدیں برابر ہیں اسلئے اور مسجدوں کی طرف سفر کرنا ممنوع ہے اور حضرات اولیاء کرام کی قبور پر نور فیوض و برکات میں مختلف ہیں لہٰذا زیارت قبور کیلئے سفر کرنا جائز ہے (مرقاۃ) بے موقع اور بے محل قرآن کریم اور احادیث کریمہ پڑھنا یہ وہابیوں کا مشن ہے۔جیسے جمعہ کی اذان ثانی کے بارے میں اذان اول والی حدیث پڑھکر سنانا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔

(۷۰۵) اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جنت کا پتھر "حجر اسود" عطا فرمایا اور اپنے حبیب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کیلئے جنت کا باغ بھیجا۔شعر:

مانگی دعائیں آپ نے رب جلیل سے
شان حبیب پوچھئے حضرت خلیل سے (انتخاب قدیری)

جو میرے حجرۂ پاک میرے دربار پاک میرے قبر انور میرے ممبر و محراب کے درمیان کی جگہ پر عبادت و ریاضت کریگا تو وہ جنت کے باغوں کا مستحق ہوگا اور میرے حوض کوثر سے سر محشر سیراب و شادکام ہوگا۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا "میرے حوض" سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے حوض کوثر کو اپنا حوض فرما کر اعلان فرمادیا کہ مالک کوثر اللہ تعالیٰ نے مجھے بنادیا ہے اور میں بعطائے الٰہی مالک کوثر ہوں۔شعر:

ساقی وہ ہیں کوثر انکا
شافع وہ ہیں محشر انکا
خلد رضواں حور وغلماں
جنت کا ہے ہر گھر انکا (یا حبیب)

ایک حدیث شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ میرے حوض کوثر سے پلائے گا" پڑھے جایئے جھومے جایئے کہ مالک کوثر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ساقیٔ کوثر اللہ تعالیٰ۔شعر:

ہیں نبی کی ملک میں دو جہاں یہ زمیں زماں وہ فلک جناں
جو خدا کا ہے وہ نبی کا ہے یہ محبّ حبیب کی بات ہے (یا نبی)

وہابیوں کے اس عقیدے کی ارتھی سج گئی کہ "جسکا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں" کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو ہر کمال ہر خوبی عطا فرمائی ہے۔شعر:

انا اعطینٰك الكوثرَ ہے گواہ انکے قبضے میں ہے ہر سفید و سیاہ
انتخاب قدیری کو عالم کے شاہ اک نگاہ کرم تیری درکار ہے

ممبر مبارک سے مراد ممبر کی جگہ ہے ممبر چاہے کوئی سا بھی رہے۔

(۷۰۶) "قباء" مدینۂ منورہ سے تین میل فاصلے پر ایک بستی ہے اس بستی کی مسجد کا نام مسجد قباء شریف ہے۔ہجرت کے موقع پر مدینۂ منورہ میں جلوہ گری سے پہلے یہاں قباء فرمایا تھا اور سب سے پہلے یہی مسجد بنائی گئی تھی۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مسجد قباء شریف کے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ملاحظہ فرمایئے اے پیارے نبی آپ نہ ادا فرمائیں نماز اس میں کبھی البتہ وہ مسجد کہ بنیاد رکھی گئی ہے جسکی تقوے پر پہلے ہی دن سے زیادہ مستحق ہے اس بات کی کہ نماز ادا فرمائیں آپ اس میں اس میں کچھ مرد ہیں جو محبوب رکھتے ہیں یہ کہ خوب پاک ہوں اور اللہ محبوب رکھتا ہے خوب پاک ہونے والوں کو (بصیرۃ الایمان صفحہ ۲۷۶ آیت ۱۰۸)۔حدیث شریف مدینۂ پاک سے وضو کرکے مسجد قباء جائے اور وہاں دو رکعت نفل نماز پڑھے تو عمرے کا ثواب پائے۔آج حجاج کرام اور غیر حجاج کرام ہفتہ دن یہ عمل کرتے ہیں۔معلوم ہوا کہ بزرگوں کی مساجد مبارکہ تبرک ہیں انکی زیارت ثواب۔کیونکہ مسجد قباء شریف حضرات انصار کرام کی مسجد ہے اور یہ حضرات مقبولان بارگاہ خدا ہیں وہاں سجدے کرنا پیشانیاں رگڑنا قبولیت کا ذریعہ ہے۔سیدنا حضرت سلطان الہند غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لاہور شریف آکر سیدنا حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پائنتی چلہ فرمایا وہ بھی اسی حدیث شریف سے ماخوذ ہے۔سیدنا حضرت امام

(۷۱۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْراً فِی الصَّلٰوۃِ بُعْدٌ ھُمْ فَاَبْعَدُھُمْ مَمْشیً

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ لوگوں میں زیادہ بڑے ثواب کے اعتبار سے نماز میں وہ ہے جسکا راستہ زیادہ ہو، تو جو زیادہ دور ہے چلنے کے اعتبار سے

وَالَّذِیْ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوۃَ حَتّٰی یُصَلِّیَھَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْراً مِّنَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَنَامُ۔ (رواہ البخاری)

اور جو انتظار کرے نماز کا یہانتک کہ امام کیساتھ پڑھے تو وہ بڑھا ہوا ہے اجر میں، اُس نمازی سے جو نماز پڑھے پھر سو جائے۔

(۷۱۱) حدیث شریف: خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَاَرَادَ بَنُوْ سَلِمَۃَ اَنْ یَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ

ترجمہ: خالی ہوئے مکانات مسجد نبوی شریف کے اردگرد، تو ارادہ کیا قبیلہ بنو سلمہ نے یہ کہ منتقل ہو جائیں وہ مسجد نبوی شریف کے قریب

فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ لَھُمْ بَلَغَنِیْ اَنَّکُمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ قَالُوْا نَعَمْ

تو پہونچی یہ خبر پیارے نبی ﷺ کو تو فرمایا پیارے نبی نے اُن سے کہ خبر پہونچی ہے مجھے کہ تم ارادہ رکھتے ہو یہ کہ منتقل ہو جاؤ مسجد نبوی کے قریب؟ انہوں نے کہا ہاں

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِکَ فَقَالَ یَابَنِیْ سَلِمَۃَ دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ

یا رسول اللہ ﷺ! بلاشبہ ہم نے ارادہ کیا ہے اسکا، تو فرمایا پیارے نبی نے اے بنی سلمہ اپنے مکانوں میں رہو تمہارے نقوش قدم لکھے جاتے ہیں،

دِیَارَکُمْ تُکْتَبْ اٰثَارُکُمْ۔ (رواہ مسلم)

مکانوں میں رہو تمہارے نقوش قدم لکھے جاتے ہیں۔

(۷۱۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ یَوْمَ لَاظِلَّ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے سات ہیں کہ رکھے گا انکو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں، اُس دن کہ نہیں ہوگا کوئی سایہ

اِلَّا ظِلُّہٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَّشَابٌّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَۃِ اللّٰہِ وَرَجُلٌ قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْہُ

سوائے اللہ تعالیٰ کے سائے کے۔ عادل بادشاہ، جوان جو گزارے اپنی جوانی عبادت میں، وہ شخص کہ دل کا اسکے تعلق رہے مسجد سے جبکہ نکل آئے مسجد سے

حَتّٰی یَعُوْدَ اِلَیْہِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اِجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْہِ

یہانتک کہ پھر آجائے مسجد میں، وہ دو شخص جو محبت کریں اللہ کی خاطر، اکٹھا ہوتے ہیں تو اللہ کی محبت کی بنا پر اور جدا ہوتے ہیں تو اللہ کی محبت کی بنا پر

---

709 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो शाम को चला मस्जिद की तरफ़ या सुबह को चला तो तैयार फ़रमायेगा अल्लाह तआला उसके लिये उसकी मेहमानी का सामान जन्नत में जब चलेगा शाम को या सुबह को।

710 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि लोगो में सबसे बड़े सवाब के ऐतबार से नमाज़ में वो है जिसका रास्ता ज़्यादा हो, तो जो ज़्यादा दूर है चलने के ऐतबार से और जो इन्तेज़ार करे नमाज़ का यहाँ तक के इमाम के साथ पढ़े तो वो बढ़ा हुआ है अज्र में उस नमाज़ी से जो नमाज़ पढ़े फिर सो जाये।

711 हदीस शरीफः– खाली हुये मकानत मस्जिदे नबवी शरीफ़ के इर्द गिर्द तो इरादा किया कबीला ए बनू सलमा ने ये कि मुन्तकिल हो जायें वो मस्जिदे नबवी के करीब तो पहुँची ये खबर प्यारे नबी को तो फ़रमाया प्यारे नबी ने उनसे कि खबर पहुँची है मुझे कि तुम इरादा रखते हो ये कि मुन्तकिल हो जाओ मस्जिद नबवी के करीब उन्होंने कहा हाँ या रसूलुल्लाह बिला शुबा इरादा किया है हमने इसका, तो फ़रमाया प्यारे नबी ने ऐ बनी सलमा! अपने मकानें में रहो, तुम्हारे नाफ़कूशे क़दम लिखे जाते हैं, मकानें में रहो तुम्हारे नकूश क़दम लिखे जाते हैं।

712 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने, सात हैं कि रखेगा उनको अल्लाह तआला अपने साये में उस दिन कि नहीं होगा कोई साया सिवाये अल्लाह तआला के साये के, आदिल बादशाह,

شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغداد شریف میں جلوہ افروز تھے تو سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضۂ پاک پر اکثر حاضری دیا کرتے اور فرماتے کہ بیشک میں امام اعظم سے برکت حاصل کرتا ہوں مجھ پر جب بھی کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو بارگاہ حنفی میں حاضری دیتا دو رکعت نماز پڑھتا انکے وسیلے سے دعاء مانگتا تو بہت جلد مشکل آسان ہوجاتی اور حاجت پوری ہوتی۔ جہاں خاصان خدا کے قدوم میمنت لزوم پڑ جائیں وہ جگہ تا قیامت متبرک ہوجاتی ہے۔ اب قباء شریف میں حضرات انصار کرام بظاہر جلوہ گر نہیں ہیں مگر اس بستی اور اس مسجد کی عظمت وشرافت وبرکت وہی ہے۔

(۷۰۷) یہ اکثری قاعدہ ہے کلیہ قاعدہ نہیں۔ مسجدوں میں اکثر عبادت وریاضت کیلئے مسلمان حاضر ہوتے ہیں اور بازاروں میں اکثر جھوٹ، فریب، دھوکہ دھڑی، خیانت وطمع کا بازار گرم رہتا ہے۔ اگرچہ کبھی اسکے بر خلاف بھی ہوتا ہے کہ مسجد میں جوتا چور اور بازاروں میں اولیاء کرام تشریف لے جاتے ہیں۔ اے مسلمانو! تم انکی جماعت میں ہونا جنکا جسم بازار میں بھی ہوتب بھی دل مسجد ہی میں رہتا ہے۔ ان میں نہ ہونا کہ جنکا جسم تو مسجد میں ہو مگر دل بازار میں ہو۔ اس حدیث شریف میں شہروں سے مراد عام شہر ہیں۔ مدینۂ منورہ مکۂ مکرمہ ان سے علیحدہ ہیں کیونکہ۔ شعر:

اک مطلع جمال ہے اک مرکز وصال

مکہ عزیز ہے تو مدینہ پسند ہے (یا نبی)

ان شہروں کو تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے تلووں سے نسبت ہے انکی عظمت ورفعت قرآن کریم سے پوچھئے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) مجھے قسم ہے اس شہر کی اے پیارے نبی آپ جلوہ فرما ہیں اس شہر میں (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۵۳۴)۔ شعر:

قدوم سرور عالم کی رفعتوں کے نثار

زمیں کے ذروں کو رشک صد آفتاب کیا (یا نبی)

ارشاد رب قدیر ہے۔ (ترجمہ) قسم ہے اس شہر کی امن والے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۵۵۴)

(۷۰۸) مسجد بڑی ہو یا چھوٹی، کچی ہو یا پکی، مسجد پوری بنائے یا بعض کہ تعمیر میں چندہ یہ بشارت سب کیلئے ہے۔ ثواب بقدر اخلاص ملے گا۔ تعمیر مسجد میں حصہ لینے یا پوری مسجد کے تعمیر کرانے میں کسی قسم کی ریا، نمائش، دکھاوا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس مسجد بنانے والے کیلئے جنت میں ایسا محل بنائے گا جو اسکے خواب وخیال میں بھی نہ ہوگا اور جنت کے مکانات میں ایسا ہی عظمت وفضیلت والا ہوگا جیسے مسجد دنیا کے مکانات پر فضیلت وعظمت رکھتی ہے۔ مسجد میں اپنے نام کی تختی لگانا طلب دعاء کیلئے ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ورنہ منع ہے۔

(۷۰۹) صبح وشام سے مراد ہمیشگی ہے جیسے "پیارے نبی پر ہر صبح وشام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام" میں کہ یہاں بھی ہمیشگی مراد ہے نہ کہ صرف صبح وشام۔ یعنی جو ہمیشہ پنجوقتہ نماز کیلئے مسجد میں جانے کا عادی ہوگا اسے ہمیشہ جنتی رزق جو بہت ہی شاندار پُر تکلف اور میزبان کی شایان شان ہوگا جنت میں ملے گا۔ رزق کو مہمانی فرمایا نمازی کو جنتی مہمان نہ فرمایا کیونکہ جنتی جنت میں مہمان نہ ہوں گے بلکہ مالک ہوں گے۔ مسجد میں داخل ہو تو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے حصول کی نیت بھی کرے۔

(۷۱۰) جس نمازی کا گھر مسجد سے دور ہو اور پھر وہ مسجد میں حاضر ہوکر با جماعت نماز پڑھے تو اسے اسکے چلنے کے مطابق ثواب ملے گا کہ جتنا زیادہ چلے گا اتنا ہی ثواب زیادہ ملے گا۔ اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ محلے کی مسجد چھوڑ کر دور کی مسجد میں نماز پڑھنے جائے۔ البتہ اگر محلے کی مسجد کا امام بدعقیدہ ہے تو پھر دوسرے محلے کی مسجد میں سنّی امام کے پیچھے نماز ادا کرے۔ جو نمازی نماز کو دیر سے اسلئے پڑھے کہ اسکو امام کے ساتھ نماز با جماعت پڑھنا ہے اور وہ انتظار میں جاگ رہا ہے تو یہ نمازی اس نمازی سے بہت زیادہ ثواب پاتا ہے جو اکیلے نماز پڑھکر سو جاتا ہے اور امام کا انتظار نہیں کرتا اگرچہ اس نے یہ نماز وقت مستحب ہی میں پڑھی ہو۔

(۷۱۱) "بنوسلمہ" یہ انصاریوں کا ایک قبیلہ تھا جو مسجد نبوی شریف سے کچھ فاصلے پر آباد تھا۔ مسجد نبوی شریف کے کچھ مکانات خالی ہوگئے کہ انکے مالکان فوت ہوگئے یا کہیں دور چلے گئے۔ ان حضرات کا جذبۂ عشق ایسا جوان وبیدار تھا کہ انہوں نے اپنے محلے میں نئی مسجد تعمیر نہ فرمائی بلکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھنے کے شوق وسعادت میں اپنا گھر چھوڑ دینا اور

وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِياً فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّىْ اَخَافُ اللّٰهَ

اور وہ شخص جو ذکر کرے اللہ تعالیٰ کا تخلیہ میں تو بہہ جائیں اسکی آنکھیں، اور وہ شخص کہ بلائے اسکو عورت خاندانی اور حسینہ تو وہ کہدے کہ بیشک میں ڈرتا ہوں اللہ نے

وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفٰهَا حَتّٰى لَاتَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَاتُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور وہ شخص جو دے خیرات تو چھپائے اسکو یہاں تک کہ نہیں جانتا اسکا بایاں ہاتھ کہ کیا خرچ کیا اسکے داہنے ہاتھ نے۔

(۷۱۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِى الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلَاتِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ آدمی کی نماز جماعت کے ساتھ بڑھ جاتی ہے اس کی اُس نماز پر

فِىْ بَيْتِهٖ وَفِىْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفاً وَّ ذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ

جو اس کے اپنے گھر میں یا اپنے بازار میں ہے پچیس گنا، اور یہ اس لئے ہے کہ جب اس نے وضو کیا تو اچھی طرح کیا پھر مسجد کی طرف نکلا

لَايُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ عَنْهُ

تو نہیں نکالا اسکو مگر نماز ہی نے کہ نہیں رکھتا ہے کوئی قدم مگر بلند فرمادیا جاتا ہے اس کیلئے اس ایک قدم کی وجہ سے ایک درجہ اور مٹادیا جاتا اس سے

بِهَا خَطِيْئَةٌ فَاِذَا صَلّٰى لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّىْ عَلَيْهِ مَادَامَ فِىْ مُصَلَّاهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ

اُس قدم کی برکت سے ایک گناہ، پھر جب نماز پڑھے گا تو دعائیں دیتے رہیں گے اس کو فرشتے جب وہ اپنی نماز کی جگہ ہوگا یا اللہ تعالیٰ اُسے بخش دے

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِىْ صَلٰوةٍ مَاانْتَظَرَ الصَّلٰوةَ وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ

یا اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرما اور رہتا ہے ہر کوئی تم میں کا نماز میں جب تک انتظار کرتا ہے نماز کا اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا جب داخل ہوا مسجد میں

كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ وَزَادَ فِىْ دُعَاءِ الْمَلٰٓئِكَةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَالَمْ يُؤْذِ

کہ روکتی ہے اس کو مسجد میں نماز اور زیادہ کیا ہے کہ فرشتوں کی دعاء میں کہ الٰہی مغفرت تو اسکی، الٰہی توبہ قبول فرما اسکی جب تک ایذا نہ دے

فِيْهِ مَالَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

مسجد میں اور نہ وضو توڑے مسجد میں۔

वो जवान जो गुजारे अपनी जवानी इबादत में, वो शख्स के दिल का उसके तअल्लुक रहे मस्जिद से जबकि निकल आये मस्जिद से यहाँ तक के फिर आ जाये मस्जिद में, वो दो शख्स जो मुहब्बत करें अल्लाह की खातिर, इकट्ठा होते हैं तो अल्लाह की मुहब्बत की बिन पर और जुदा होते हैं तो अल्लाह की मोहब्बत की बिन पर, और वो शख्स जो ज़िक्र करे अल्लाह तआला का तख़लिये में तो बह जायें उसकी आंखें और वो शख़्स कि बुलाये उसको औरत खानदानी और हसीन तो वो कह दे कि बेशक मैं डरता हूँ अल्लाह से और वो शख़्स जो दे ख़ैरात तो छुपाये उसको यहाँ तक कि नहीं जानता उसका बांया हाथ कि क्या खर्च किया उसके दाहने हाथ ने।

713 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि आदमी की नमाज़ जमाअत के साथ बढ़ जाती है पच्चीस गुन, उसकी उस नमाज़ पर जो उसके अपने घर में या अपने बाज़ार में है, और ये इसलिये है कि जब उसने वुजु किया तो अच्छी तरह किया फिर मस्जिद की तरफ़ निकला तो नहीं निकाला उसको मगर नमज़ ही ने कि नहीं रखता है कोई कदम मगर बुलन्द फ़रमाया जाता है उसके लिये उस एक कदम की वजह से एक दर्जा और मिटा दिया जाता उससे उस कदम की बरकत से एक गुनह फिर जब नमाज़ पढ़ेगा तो दुआऐं देते रहेंगे उसको फ़रिशते, जब वो अपनी नमाज़ की जगह होगा या अल्लाह तआला उसे बख़्श दे या अल्लाह तआला उस पर रहम फरमाये और रहता है हर कोई तुममें का

اپنا آبائی محلّہ خالی کر دینا گوارا فرمایا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ازراہ رحمت وشفقت فرمایا کہ جتنی دور سے آؤ گے اتنا ہی ثواب زیادہ نامۂ اعمال لکھا جائے گا۔ جتنا مشقت میں اضافہ ہوگا اتنا ہی اجر وثواب میں بھی اضافہ ہوگا۔ نمازی متقی کا مسجد سے گھر کا دور ہونا بھی باعث رحمت ہے کہ دور سے آنے میں ثواب بڑھے گا۔ مگر غیر متقی نمازیوں کیلئے مسجد سے مکان دور ہونا محرومی کا ذریعہ ہے کہ وہ دوری کو بہانہ بنا کر گھر ہی میں نماز پڑھ لیا کریں گے ایسے ہی محروم نمازیوں کیلئے حدیث شریف میں آیا ہے کہ منحوس ہے وہ گھر کہ جس میں اذان کی آواز نہ آئے۔

(۱۲۷) اس حدیث شریف میں سات اشخاص کا ذکر ہے جن کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں جگہ دیگا۔ اللہ تعالیٰ کے سائے سے مراد سایۂ رحمت' یا سایۂ عرش ہے۔ تاکہ محشر کی تپش اور آخرت کی سختیوں سے محفوظ ومامون رہے۔ وہ سات خوش نصیب کون کون ہیں (۱) عادل بادشاہ۔ وہ مومن بادشاہ وحکام جو رعایا میں انصاف کرتے ہیں۔ رعیت پروری اور دادگستری کا فریضہ انجام دیتے ہیں اور مظلوموں کو ظالموں کے چنگل سے چھڑاتے ہیں اور ظالموں کو انکے کیفر کردار تک پہونچاتے ہیں چونکہ رعیت انکے زیر سایہ مامون رہتی ہے لہٰذا یہ میدان قیامت میں رحمت خدا اور عرش خدا کے سائے میں مامون و محفوظ ہوں گے۔ عادل بادشاہ ان ساتوں اشخاص میں افضل ہے اسلئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اسکا ذکر پہلے فرمایا۔ (۲) بچپن ہی سے نیک چلن ہو اور اسی حالت پر جوان ہو اور جوانی جو دیوانی کہلاتی ہے اس میں بھی ہوش کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے کہ گناہوں سے دور ونفور رہے اور ذکر الٰہی یاد الٰہی سے مسرور ومخمور رہے چونکہ جوانی میں اعضاء قوی ومضبوط ہوتے ہیں۔ نفس امّارہ بالغ ہوتا ہے اور گناہوں کی طرف مائل ہوتا ہے اسی لئے جوانی کی عبادت بڑھاپے کی عبادت سے افضل ہے۔ شعر:

نفس لوّامہ اسی طرح سے پائیگا فروغ
نفس امّارہ کو جتنا بھی ہو مارا جائے
اپنے جذبات کو پاکیزہ بنانے کیلئے
جذبۂ عشق نبی اور ابھارا جائے (یانبی)

(۳) نماز کے بعد بھی بلاوجہ فوراً مسجد سے نہ جانا چاہئے بلکہ مسجد میں پہلے آؤ اور بعد میں جاؤ اور جب مسجد سے باہر ہو تو کان مسجد کی طرف لگے رہیں کہ اذان ہو اور مسجد کی طرف روانگی ہو۔ حضرات صوفیاء کرام فرماتے ہیں مومن کی مسجد میں مثال ایسی ہے جیسے مچھلی پانی میں اور منافق کی مثال مسجد میں ایسی ہے جیسے چڑیا پنجرے میں۔ جسم کہیں بھی رہے دل کا تعلق مولا سے رہے۔ (۴) وہ شخص جسکی محبت سے اللہ تعالیٰ راضی ہو اس سے محبت کریں اور جسکی نفرت سے اللہ تعالیٰ راضی ہو اس سے نفرت کریں۔ اللہ ورسول کیلئے دین وایمان کیلئے اور قرب رب کے حصول کیلئے آپس میں اکٹھے ہوں۔ بے دین' بدعمل اولاد سے نفرت کرنا اور اجنبی متقی وپرہیزگار سے محبت کرنا عبادت ہے اور خوشنودئ اللہ ورسول کا زرین ذریعہ ہے۔ جگری دوست کی گہری دوستی کے باوجود اسکی بدعقیدگی پر مطلع ہونے کے بعد اس سے الگ ہو جانا اور جانی دشمن کے تقوے وطہارت پر پر باخبر ہوکر اسکا دوست بن جانا ایمانی عمل ہے۔ شعر:

ہو محبت خدا و نبی کے لئے
ہو عداوت خدا و نبی کے لئے (انتخاب قدیری)

(۵) وہ شخص کہ جسکے دل میں خوف خدا ہو اور تنہائی میں وہ اپنے کئے بے کئے پر نادم ہو اور اسی اشکوں کی برسات میں عہد وپیمان کرے کہ آئندہ زندگی خوف خدا سے آراستہ ہوگی اور معاصی سے مکمل اجتناب رہے گا۔ شعر:

ندامت کے اشکوں نے دامن کے عصیاں
تری عمر گزرے اسے دھوتے دھوتے (یانبی)

یا پھر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے عشق میں آنکھوں سے اشکوں کا دریا رواں ہو۔ عشق رسول میں جو آنسو بہتے ہیں وہ بڑے قیمتی لعل جواہر ہوتے ہیں۔ شعر:

ان کو آنسو مت کہو وہ لعل ہیں
عشق سرور میں جو آنسو بہہ گئے (یانبی)

تنہائی کی قید اسلئے لگائی گئی ہے تاکہ نمائش وتکلف نام ونمود کا کوئی موقع نہ ملے۔ مجمع میں رونے سے ریا کا اندیشہ ہے اور آجکل تو باقاعدہ رونے کا کاروبار ہو رہا ہے۔ کوئی کربلا کے نام پر ہائے ہائے

(۷۱۴) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب داخل ہو کوئی تم میں کا مسجد میں

فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

تو چاہیئے کہ پڑھ لے دو رکعتیں بیٹھنے سے پہلے۔

(۷۱۵) حدیث شریف: كَانَ النَّبِىُّ صلى الله عليه وسلم لَا يَقْدِمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَاراً فِى الضُّحٰى

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں تشریف لاتے تھے سفر سے مگر دن میں چاشت کے وقت،

فَاِذَا قَدِمَ بَدَءَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

پھر جب تشریف فرما ہوتے تو ابتداء فرماتے مسجد سے، پھر ادا فرماتے مسجد میں دو رکعت نماز نفل، پھر رونق افروز رہتے مسجد میں۔

(۷۱۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِى الْمَسْجِدِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کہ سنے کسی آدمی کو کہ ڈھونڈ رہا ہے گمی ہوئی چیز کو مسجد میں

فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا۔ (رواہ مسلم)

تو چاہیئے کہ کہدے کہ نہ واپس فرمائے گمی ہوئی چیز اللہ تعالیٰ تجھے اس لئے کہ مسجدیں نہیں بنائی گئی ہیں اس کام کیلئے۔

(۷۱۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھائے اس بدبودار درخت سے

فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ الْاِنْسُ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

تو ہرگز نہ قریب ہو ہماری مسجد سے اس لئے کہ فرشتے ایذا پاتے ہیں اس سے ایذا پاتے ہیں جس سے انسان۔

(۷۱۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَلْبُزَاقُ فِى الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَّكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تھوکنا مسجد میں گناہ ہے اور کفارہ اس کا دفن کر دینا ہے تھوک کا۔

नमाज़ में जब तक इन्तेज़ार करता है नमाज़ का और एक रिवायत में है जब दाख़िल हुआ मस्जिद में कि रोकती है उसको मस्जिद में नमाज़ और ज़्यादा किया है फ़रिशतों की दुआ में कि इलाही मग़फ़िरत फरमा तू उसकी, इलाही तौबा कुबूल फ़रमा तू उसकी जब तक ईज़ा न दे मस्जिद में और न वुज़ु तोड़े मस्जिद में।

714 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जब दाख़िल हो कोई तुममें का मस्जिद में तो चाहिये कि पढ़ ले दो रकात, बैठने से पहले।

715 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नहीं तशरीफ़ लाते थे सफ़र से मगर दिन में चाश्त के वक्त फिर जब तशरीफ़ फरमा होते तो इब्तेदा फ़रमाते मस्जिद से फिर अदा फ़रमाते मस्जिद में दो रकात नमाज़े नफ़्ल फिर रौनक़ अफ़रोज़ रहते मस्जिद में।

716 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो शख़्स कि सुने किसी आदमी को कि ढूंड रहा है गुम हुई चीज़ को मस्जिद में तो चाहिये कि कहदे कि न वापस फ़रमाये गुमी हुई चीज़ अल्लाह तआला तुझे इसलिये कि मस्जिदें नहीं बनई गयी हैं इस काम के लिये।

717 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो खाये इस बदबूदार दरख़्त से तो हरगिज़ न करीब हो हमारी मस्जिद से इसलिये कि फ़रिशते ईज़ा पाते हैं उससे ईज़ा पाते हैं जिससे इन्सान।

کررہا ہے تو کوئی دعاء کے نام پر ہو' ہو' کررہا ہے تا کہ اس نمائش کو دیکھکر ہمارے عقائد سے آنکھیں موند کر ہمارے گروپ میں شامل ہوجائے۔مگر۔شعر:

عمر بھر رونے کو روتا ہے زمانہ لیکن
عشق محبوب میں دو اشک بھی کام آتے ہیں (قمر مرادآبادی)

(۶) خاندانی پری پیکر کہ زرومال والی بھی ہو اور حسن جمال والی بھی اور وہ دعوت مباشرت دے اور زنا کی آلودگی میں ملوث کرنے کی سعی خبیث کرے اور یہ اس جذباتی وخرافاتی موقع پر صبر واستقلال کا پیکر بنا ہے اور خوف خدا کے سہارے بچارہے کہ ایک دن اللہ تعالیٰ کو بھی منہ دکھانا ہے۔یہ بات کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں خواہ اپنے دل میں کہے یا زبان سے کہے اور اپنے عمل سے اللہ تعالیٰ کے خوف وخشیت کا مظاہرہ کرے'' معاملۂ حسن کو اور دعوت حسن کو یکسر مسترد کرے۔سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک ایسے موقع پر یہی طریقہ اختیار فرمایا تھا جسے اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا اور قرآن کریم میں اسکی تعریف فرمائی۔ ایسے مواقع پر اس حقیقت کا اظہار کردینا کہ میرا دل خشیت ربانی کا گہوارہ ہے۔یہ نمائش نہیں بلکہ تبلیغ ہے اسکے کہنے پر بھی اجر وثواب ملے گا۔(۷) وہ شخص جو صدقات نافلہ میں پوشیدگی کی روش اپناتا ہے۔پوشیدگی میں مبالغہ بیان فرمانے کیلئے فرمایا گیا کہ دائیں ہاتھ سے صدقہ دے تو بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔ صدقہ فرض ہو یا نفل جب اخلاص سے دیا جائیگا اور ریا سے پاک ہوگا تو خواہ ظاہر کر کے دیں یا چھپا کر دونوں درست ہیں۔لیکن صدقۂ فرض کا ظاہر کر کے دینا افضل ہے کہ بخل کا الزام بھی نہ آئے اور دوسروں کو بھی صدقہ وخیرات کا جذبہ پیدا ہو یہ بھی ایک عملاً تبلیغ ہوگی۔صدقۂ نافلہ چھپا کر دینا افضل ہے اور اگر صدقۂ نافلہ میں بھی ترغیب مقصود ہو تو اظہار افضل ہے۔اگر صدقہ ظاہر کر کے دینا منع ہوتا تو حضرات صحابۂ کرام کے صدقات وخیرات ایثار وقربانی کی روایات احادیث کریمہ میں موجود نہ ہوتیں۔

(۷۱۳) مسجد میں صرف انتظارِ نماز کیلئے بیٹھتا ہے تو یہ بیٹھنا بھی عبادت ہے گویا کہ وہ نماز میں رہتا ہے۔اسی لئے مسجد میں انتظارِ نماز کی حالت میں انگلیاں چٹخانا خاص طور پر منع ہیں اور اگر فراغت نماز کے بعد اٹھ کر کسی دوسری جگہ چلا جائے اور پھر لوٹ کر مسجد میں آکر بیٹھ جائے اور ذکر وتسبیح میں مشغول ہوجائے تو اسے ذکر وتسبیح کرنے کا ثواب تو مل جائیگا مگر وہ فضیلت نہ مل سکے گی جسکا حدیث شریف میں ذکر ہے۔فرشتوں کی یہ دعائیں اسے اس وقت تک ملیں گی جب تک وہ کسی نمازی کو اذیت نہ دے اور مسجد ہی میں وضو نہ توڑے اور مسجد میں دنیا کی باتیں نہ کرے۔مسجد میں ریاح خارج کرنا فرشتوں کی اذیت کا سبب ہے۔وضو ٹوٹ جانے کے بعد نماز پڑھنے کی اہلیت جاتی رہتی ہے جب تک دوسرا وضو نہ کرے۔کسی کو بھی مسجد میں ہوا خارج کرنا منع ہے کیونکہ اسمیں مسجد کی بے حرمتی ہوتی ہے۔معتکف چونکہ مسجد ہی میں رہتا ہے اسکے لئے معافی ہے۔

(۷۱۴) یہ حکم استحبابی ہے کہ جب مسجد میں آئے تو تحیۃ المسجد کے دو نفل پڑھے بشرطیکہ وقت کراہت نہ ہو۔لہٰذا فجر ومغرب کے علاوہ ظہر وعصر وعشاء میں یہ دو رکعت نفل تحیۃ المسجد پڑھنا مستحب ہیں۔یہ حکم عام مساجد مبارکہ کا ہے۔مسجد حرام میں ان نوافل کی جگہ طواف بہتر ہے اور یہ حکم بھی غیر خطیب کیلئے ہے۔خطیب جمعہ کے دن مسجد میں آتے ہی خطبہ پڑھے گا۔

(۷۱۵) مستحب یہ ہے کہ سفر سے گھر واپس دن میں آنا چاہئے۔ مگر یہ حکم استحبابی اس زمانے کیلئے تھا جب مسافر اپنی آمد سے گھر والوں کو اطلاع نہیں دے پاتا تھا۔اب چونکہ تار' خط' فون موبائل اور دوسرے ذرائع سے اطلاع دے سکتا ہے اسلئے اب سفر سے واپسی رات میں اپنے گھر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ دوسرے ذرائع سے اطلاع پاکر گھر والے اسکے منتظر اور تیاری کی پوزیشن میں رہیں گے۔سفر سے واپسی پر پہلے مسجد میں آئے اور دو رکعت نفل قدوم ادا کرے اگر وقت مکروہ نہ ہو۔اور اگر وقت ہو تو تھوڑی دیر مسجد میں بیٹھ جائے تا کہ عام لوگ بھی ملاقات کرلیں۔

(۷۱۶) مسجد میں چیخنا چلانا شور مچانا اور بآواز بلند گمی ہوئی چیز کا اعلان کرنا جس سے نمازیوں کی نماز میں خلل واقع ہو منع ہے۔ خاموشی سے گمشدہ چیزیں ڈھونڈنا منع نہیں ہیں۔کیونکہ مسجدیں دنیاوی باتیں کرنے اور شور وشغب کیلئے نہیں بنی ہیں۔یہ تو ذکر خدا اور ذکر محبوب خدا کیلئے بنی ہیں۔اس شور مچانے والے کو منع کیلئے یہ

(۷۱۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَا یَبْصُقْ اَمَامَہٗ فَاِنَّمَا یُنَاجِی اللّٰہَ مَادَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ وَلَا عَنْ یَمِیْنِہٖ فَاِنَّ عَنْ یَمِیْنِہٖ مَلَکاً وَّلْیَبْصُقْ عَنْ یَسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِہٖ فَیَدْفُنُہَا وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ سَعِیْدٍ تَحْتَ قَدَمِہِ الْیُسْرٰی۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑا ہو کوئی تم میں کا نماز کیلئے تو نہ تھوکے اپنے سامنے اسلئے کہ وہ مناجات کررہا ہے اللہ تعالیٰ سے جبتک اپنی نماز میں ہے، اور نہ اپنے داہنے کو اسلئے کہ اسکے داہنے فرشتہ ہے اور چاہیئے کہ تھوکے اپنی بائیں طرف کو یا اپنے پاؤں کے نیچے، پھر دفن کردے اس تھوک کو۔ حضرت ابوسعید کی روایت میں ہے کہ اپنے بائیں پاؤں کے نیچے۔

(۷۲۰) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ لَمْ یَقُمْ مِّنْہُ لَعَنَ اللّٰہُ الْیَہُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِہِمْ مَّسَاجِدَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اُس مرض میں جس سے کھڑے نہ ہوئے کہ لعنت فرمائی اللہ نے یہود ونصاریٰ پر کہ انہوں نے بنالیا اپنے حضرات انبیاء کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ۔

(۷۲۱) حدیث شریف: عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اَلَا وَاِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ کَانُوْا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَائِہِمْ وَصَالِحِیْہِمْ مَسَاجِداً اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّیْ اَنْہٰکُمْ عَنْ ذٰلِکَ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت جندب سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے سنا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہیں خبردار! اور بیشک تم میں سے اگلے کہ بناتے تھے انبیاء اور اپنے صالحین کی قبروں کو سجدہ گاہ، خبردار! کہ مت بنانا تم قبروں کو سجدہ گاہ بیشک میں منع فرماتا ہوں تم کو اس سے۔

(۷۲۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِجْعَلُوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ مِّنْ صَلَاتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْہَا قُبُوْراً۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقرر کرو تم اپنے گھروں میں اپنی کچھ نمازوں کو اور نہ بناؤ تم اپنے گھروں کو قبرستان۔

(۷۲۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَابَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَۃٌ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پورب اور پچھم کے درمیان قبلہ شریف ہے۔

---

718 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि थूकन मस्जिद में गुनह है और कुफ्फारा उसका दफन कर देन है थूक का।

719 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब खड़ा हो कोई तुममें का नमाज़ के लिये तो न थूके अपने सामने इसलिये कि वो मुनजात कर रहा है अल्लाह तआला से जब तक अपनी नमाज़ में है और न अपने दाहिनें को इसलिये कि उसके दाहनें फरिशता है और चाहिये कि थूके अपनी बाईं तरफ़ को या अपने पावं के नीचे फिर दफ़न कर दे उस थूक को। हज़रते अबू सईद की रिवायत में है कि अपने बायें पांव के नीचे ।

720 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अपने उस मर्ज़ में जिससे खड़े न हुये कि लानत फरमाई अल्लाह ने यहूद व अन्सारा पर कि उन्होंने बन लिया अपने हज़राते अम्बिया की कब्रों को सजदागाह।

721 हदीस शरीफ़:– हज़रत जुन्दुब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुन प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं खबरदार! और बेशक तुममें से अगले के बनते थे अम्बिया और अपने सालेहीन की कब्रों को सजदागाह, खबरदार! मत बनन तुम कब्रों को सजदागाह बेशक मैं मन फरमाता हूँ तुमको उससे।

722 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मुकर्रर करो तुम अपने घरों में अपनी कुछ नमाज़ों को और न बनओ तुम अपने घरों को कब्रस्तान।

جملہ کہے کہ" نہ واپس کرے گی ہوئی چیز اللہ تعالیٰ تجھے" تاکہ وہ شور وشغب سے باز آجائے۔ مسجد میں بھیک مانگنا، خرید وفروخت کرنا دیگر دنیاوی باتیں کرنا منع ہیں۔ حضرات فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ مسجد کے بھکاری کو بھیک بھی نہ دو کہ یہ گناہ پر مدد کرنا ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو نماز کی حالت میں سائل کو انگوٹھی عطا فرمائی وہ سائل مسجد سے باہر ہوگا یا آپ مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ نماز ادا فرمارہے ہوں گے۔ نکاح خوانی، نعت خوانی، قرآن خوانی، منقبت خوانی، وعظ شریف، میلاد شریف درود وسلام، قاضی اسلام کے فیصلے یہ سب امور دینی ہیں مسجد میں جائز ہیں اگر مسجد میں جماعت اولیٰ ہورہی ہو تو یہ کام نہ کئے جائیں تاکہ نماز میں حرج نہ ہو بعد میں کئے جائیں۔ بعض وہابیوں کے غلام بعد نماز فجر وعصر بآواز بلند درود وسلام پڑھنے کو منع کرتے ہیں یہ انکی وہابیت ہے۔ مسلمانان اہلسنت انکی پرواہ کئے بغیر بعد جماعت اولیٰ خوب جھوم جھوم کر بآواز بلند درود وسلام پڑھیں اور یہی عالمی آفاقی سنیت ہے۔ تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں تفسیر قدیری اور فتاوٰی قدیریہ۔

(۷۱۷) جو کچی پیاز کچا لہسن کھائے تو جب تک منہ سے بدبو آئے تب تک کسی مسجد میں نہ آئے۔ لہٰذا حقہ، بیڑی، سگریٹ پی کر کچی مولی کھا کر یا ہر وہ چیز کھا کر جس سے منہ میں بدبو آئے انہیں استعمال کرکے مسجد میں نہ آئے۔ جسکی بغلوں سے بدبو آتی ہو یا منہ سے بدبو آتی ہو یا کپڑوں سے بدبو آتی ہو تو ایسا شخص بدبو کی حالت میں مسجدوں میں نہ آئے۔ پیاز لہسن مولی کی بدبو تو کلی کرلینے سے چلی جاتی ہے مگر جو حقہ، بیڑی، سگریٹ کے عادی ہوتے ہیں تو انکے منہ کی بدبو آسانی سے نہیں جاتی۔ لہٰذا حقہ بازوں، بیڑی بازوں، سگریٹ بازوں کو اپنی حرکتوں سے باز آنا چاہئے اور بیڑی حقہ سگریٹ سے پرہیز کرنا چاہئے۔ مسجد اگر انسانوں سے خالی بھی ہو تب بھی وہاں بدبو لیکر نہ جائے کہ وہاں رحمت کے فرشتے رہتے ہیں۔ رحمت کے فرشتے بدبو سے اذیت پاتے ہیں۔ مسجد میں رہنے والے فرشتے رحمت کے فرشتے ہیں انکی طبیعت زیادہ نازک اور انکا احترام بھی زیادہ ہے۔ لہٰذا یہ اعتراض نہوگا کہ فرشتے تو ہر انسان کے ساتھ رہتے ہی ہیں تو یہ چیزیں کبھی نہ کھائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ساتھ رہنے والے فرشتوں کی طبیعت اور طرح کی بنائی ہے۔ مسلمانوں کے مجمعوں، محافل وعظ و میلاد شریف میں، اعراس مبارکہ وقل شریف کے مواقع پر بدبودار منہ اور کپڑے لیکر نہ جائے تاکہ لوگوں اور رحمت کے فرشتوں کو اذیت نہ ہو۔ مسجد میں روشنی کیلئے بدبودار تیل بھی نہ جلائے۔ دنیا کی تمام مسجدیں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ہیں۔

(۷۱۸) بلاوجہ مسجد میں تھوکنا منع ہے اگر کھنکار آجائے اور باہر جانے کا موقع نہ ہو تو مسجد میں تھوک سکتا ہے اور تھوک نے کے بعد اس تھوک کو زمین میں دفن کردے اور اگر اہانت مسجد کی نیت سے تھوکا تو یہ تھوکنا مسجد میں کفر ہے۔ یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ مسجد کا فرش کچا ہو۔ اگر مسجد کا فرش پکا ہے تو اس مسجد کے فرش پر اور چٹائیوں پر ہرگز نہ تھوکے کیونکہ وہاں اسے دفن نہ کرسکے گا اور لوگوں کی گھن کا ذریعہ بنے گا۔ اگر تھوکنا ضروری ہوگیا ہے تو کپڑے میں لیکر مَل دے اور بعد فراغت نماز کپڑے کو دھوڈالے۔

(۷۱۹) رحمت الٰہی نمازیوں پر خصوصیت کے ساتھ سامنے سے آتی ہے۔ نماز میں ضرورتاً دائیں بائیں منہ پھیر سکتا ہے۔ دائیں طرف کا فرشتہ نیکیاں لکھنے والا رحمت کا فرشتہ ہے اور بائیں طرف کا فرشتہ گناہ لکھنے والا غضب وعذاب کا فرشتہ ہے۔ دائیں والا فرشتہ بائیں والے فرشتے سے افضل ہے۔ دائیں ہاتھ والا فرشتہ حاکم ہے اور بائیں ہاتھ والا فرشتہ محکوم ہے۔ بڑوں کا ادب بھی بڑا ہوتا ہے۔ قبلہ کی طرف منہ کرکے تھوکنا منع ہے چونکہ ادبِ مسجد کے خلاف ہے۔

(۷۲۰) یہود ونصاریٰ حضرات انبیاء کرام کی قبروں کو یا تو براہ راست پوجنے لگے یا پھر ان قبور انبیاء کی طرف منہ کرکے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے لگے یہ دونوں طریقے کفر وشرک ہیں۔ یا پھر انکی قبور کو مسمار کرکے مسجد کے فرش میں داخل کرلیا اور اس پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ یہ بھی حرام ہے کہ توہین قبر ہے۔ لیکن قبر پر ڈاٹ لگا کر اوپر فرش بنالیا جائے تو پھر وہاں نماز بلا کراہت جائز ہے۔ اسے مکان کی چھت کا سا حکم حاصل ہوگیا۔ چنانچہ کعبۃ اللہ شریف کے مطاف میں ستر (۷۰) حضرات انبیاء کرام کے مزارات مقدسہ ہیں جن پر طواف ونماز ہوتی ہے۔ کعبہ شریف کے پرنالے کے نیچے سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کا مزار شریف ہے

اور یہاں دن رات نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔ اگر قبر کے نشانات مٹ گئے ہوں مگر مشہور ہو کہ یہاں قبر تھی وہاں بھی نماز نہ پڑھی جائے۔ بزرگان دین کے آستانوں کے برابر میں مسجد بنانا اور وہاں پر برکت کیلئے نماز پڑھنا قرآن کریم کی آیات کریمہ اور احادیث کریمہ سے ثابت ہے اور بزرگان دین کے آستانوں قبروں کے قریب نماز پڑھنا تاکہ انکی ارواح مقدسہ سے مدد لیکر نماز کو زیادہ سے زیادہ قابل قبول بنایا جائے بہتر ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور داخل ہو جاؤ دروازے میں سر جھکائے ہوئے اور کہتے ہوئے بخشش تو ہم بخشدیں گے تمہاری خطاؤں کو اور عنقریب ہم زیادہ دیں گے نیکی کرنیوالوں کو (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۳۲) بیت المقدس کے دروازے میں سر جھکائے ہوئے داخل ہو جاؤ اور وہاں جا کر توبہ کرو قبور انبیاء کرام کی برکت سے توبہ قبول ہو جائیگی۔ بزرگوں کی قبور کی قربت میں نیکیاں اور توبہ جلد قبول ہوتے ہیں بلکہ انکے قرب سے نیکیوں کا ثواب بھی بڑھ جاتا ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی قبر انور اور اکثر حضرات انبیاء کرام کے مزارات کے پاس مساجد مبارکہ ہیں جو خود حضرات صحابۂ کرام اور صالحین عظام نے بنائی ہیں اور آج بھی بزرگان دین کے مزارات کے پاس مومنین مسجدیں بناتے ہیں۔ اسلئے مسجد نبوی شریف میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر جگہ ہے مگر ملتی ہے خاص مقامات پر۔ حضرات اولیاء کرام کے آستانے انہیں خاص مقامات میں سے ہیں۔ سیدنا حضرت زکریا علیہ السلام نے سیدتنا حضرت بی بی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس کھڑے ہو کر بیٹے کی دعاء مانگی۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اس وقت دعاء کی زکریا نے اپنے رب سے تو کہا اے میرے رب عطا فرما تو مجھکو اپنی بارگاہ سے پاک اولاد بے شک تو خوب سننے والا ہے دعاء کا (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۳۶) اب اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔ محراب بیت المقدس کا دروازہ بند کر کے حضرت مریم کے پاس کھڑے ہو کر بیٹے کی دعاء مانگی۔ ولی کے پاس دعاء مانگنا سنت نبی ہے۔ وہاں دعاء زیادہ قبول ہوتی ہے۔ ولی چاہے زمین پر ہو یا زمین میں ہو (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ۱۳۷)۔ سیدنا حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغداد شریف میں تھے تو اکثر مزار پر انوار سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر حاضر ہوتے اور فرماتے بے شک میں امام اعظم سے برکت حاصل کرتا ہوں مجھ پر جب بھی کوئی مصیبت آپڑتی ہے تو سیدنا حضور ابوحنیفہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہوں دو رکعت نماز پڑھتا ہوں اور انکے وسیلے سے مانگتا ہوں تو بہت جلد میری مشکل آسان اور حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "البتہ مزارات اولیاء کرام کے قریب مسجدیں تعمیر کریں یا نماز ادا کریں بغیر اسکے نماز میں انکی طرف منہ کیا جائے تاکہ انکے جسم مطہر کے مدفن کے پڑوس کی برکت سے اور انکی روحانیت کی نورانیت کی امداد سے عبادت میں کمال پیدا ہو جائے اور عبادت شرف قبولیت حاصل کرے تو اس نیت اور اس طریقے میں کوئی حرج نہیں ہے (اشعۃ اللمعات شریف) اس حدیث شریف کو خردماغی کی وجہ سے وہابیت کے نشے میں چور ہو کر سنی مسلمانوں کے خلاف اور اعراس مبارکہ اور زیارت مزارات اولیاء کرام کے خلاف استعمال کرنا کھلی تخریب، بددینی اور ڈھٹائی ہے اور گمراہ گردی کی تاریک مثال ہے۔

(۲۱۷) سنی مسلمان اس بات کا بھرپور خیال رکھیں کہ قبروں کو سجدہ کرنا قبروں پر سجدہ کرنا قبروں کو پوجنا اور ہے اور قبروں کو بوسہ دینا قبروں کو چومنا اور ہے آجکل وہابی "ب ذ" سنی مسلمانوں کے خلاف جنگ چھیڑے ہوئے ہیں کہ سنی مسلمان قبروں کو پوجتے ہیں، سجدہ کرتے ہیں اور قبر کے چومنے کو پوجنا اور بوسہ کو سجدہ کہکر عوام کو دھوکہ دیتے ہیں اور چومنے تک کو شرک کہہ دیتے ہیں۔ کسی حدیث شریف میں قبر کو چومنے کی ممانعت فقیر قدیری کی نظر سے نہ گزری البتہ قبر کو چومنے کا حکم نبوی نظر نواز ہوا ہے۔ انشاء المولیٰ القدیر اسکی تفصیلات "قبروں کے چومنے کے باب" میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے جو ممانعت فرمائی ہے وہ قبر کو سجدہ گاہ بنانے سے متعلق ہے۔ بفضلہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ الاعلیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام سنی مسلمان اس پر پوری طرح کاربند ہیں کہ کسی کی بھی قبر کو "سجدہ گاہ" نہیں بناتے۔ جو لوگ خواہ مخواہ سنی مسلمانوں کو مشرک کہتے ہیں وہ اپنا نامۂ اعمال مزید تاریک کرتے ہیں اور اپنے

لئے جہنم کے شعلوں اور شراروں کو تیز تر کرتے ہیں۔

(۷۲۲) فرض نمازیں مسجد میں ادا کیجائیں اور سنن ونوافل اپنے گھر میں یا نماز پنجگانہ مسجد میں اور نماز چاشت، اوابین، تہجد گھر میں ادا کی جائیں تاکہ نماز کی نورانیت و روحانیت اور برکتوں سے مومنوں کے گھر بھی منور وروشن ہو جائیں اور گھر کی خواتین اور بچوں کو بھی دیکھ کر نماز پڑھنے کا شوق ہو۔ گھر کی نماز میں نمائش کا خطرہ بھی کم ہے۔ قبرستان کی طرح اپنے گھروں کو نماز سے خالی نہ رکھو یا اپنے گھروں میں مُردے دفن نہ کرو یا اپنے گھر میں مُردوں کی طرح نہ پڑے رہو کہ کوئی کام کاج نہ کرو یا ہر وقت پڑے سوتے رہو چونکہ نیند موت کی چھوٹی بہن ہے عوام میں بھی مشہور ہے کہ سوتا مرا برابر ہوتا ہے۔ جس گھر کے لوگ بے حس وحرکت ہوں ہر دم سوئے ہی رہیں وہ گھر قبرستان کے مشابہ ہیں حرکت میں برکت ہے۔ مسلمان اپنے گھروں میں سنن ونوافل نمازوں کا اہتمام رکھیں جس سے زندگی کے آثار نمایاں ہوں۔ رہائشی گھروں میں مُردوں کو دفن نہیں کرنا چاہئے کہ گھر میں دفن ہونا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی خصوصیات میں سے ہے پھر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے صدقے میں یہ شرف سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر اور سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نصیب ہوا۔ عام مسلمانوں کو شہر کے باہر قبرستان میں دفن کرنا چاہئے۔ بعض حضرات بزرگان دین اپنی تعمیر شدہ مسجد یا مدرسہ میں اپنی جگہ رکھتے ہیں اور پھر وہیں دفنائے جاتے ہیں وہ اس حدیث شریف کی زد پر نہیں ہیں کیونکہ انکے اس عمل سے وہ جگہ قبرستان نہیں بن جاتی۔ نہ انکی قبر کھود کر انکے جسم اطہر کو نکالنا جائز کیونکہ بعد دفن میت کو قبر سے نکالنا جائز نہیں البتہ اگر کسی کی زمین میں بنا اجازت دفن ہو گیا اور اس میں بندے کا حق تلف ہوتا ہے تو میت کو منتقل کیا جاسکتا ہے کہ مُردہ قبر کے وبال سے بچ جائے۔ یہاں بھی وہابیت پھڑک سکتی ہے اور مسلمانوں کو قبر پرست کہنے کا جذبہ بیدار ہونے لگتا ہے اور زبردستی کی الاپنے لگتے ہیں۔ سنی مسلمانوں کو وہابیوں کی اس مشرک ساز پالیسی سے چوکنا رہنا چاہئے۔

(۷۲۳) یہ حدیث شریف مدینے شریف کے رہنے والوں کیلئے ہے کیونکہ وہاں سے کعبہ شریف دکھن کی طرف ہے اور مدینہ شریف مکہ شریف سے اتر کی جانب ہے اور وہاں قبلہ شریف پورب پچھم کے درمیان پڑتا ہے اور ہمارے یہاں قبلہ شریف جانب پچھم ہے۔ اگر نمازی کا منہ ۴۵ ڈگری سے کم کعبے شریف کی طرف سے پھر جائے تو بھی نماز ہو جائے گی کیونکہ اس حالت میں بھی اسکا منہ پورب وپچھم کے درمیان ہی رہے گا۔

(۷۲۴) یہ جماعت قبول اسلام کرنے اور احکام اسلام سننے کیلئے بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئی تھی۔ یہ بیعت، بیعت اسلام تھی۔ یہ آنے والا وفد نصاریٰ کا تھا۔ بیعت کی تین قسمیں ہیں۔(۱) بیعت اسلام (۲) بیعت جہاد (۳) بیعت عہد وپیمان وتوبہ۔ حدیبیہ کے موقع پر جو بیعت لی گئی وہ بیعت جہاد تھی اور اسکو بیعت رضوان بھی کہتے ہیں اور کبھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے کسی خاص عہد و عدے پر بھی بیعت لی کہ کسی سے کچھ نہ مانگنا تو یہ بیعت عہد وپیمان ہے۔ بیعت کرنا سنت ہے۔ بیعت کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ سے اقرار کرنا کہ ہم وفادار بندے بنکر زندگی گزاریں گے اور شیخ ومرشد کو اس عہد وپیمان پر ضامن بنائے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے عالم ظاہر سے پردہ فرمانے کے بعد یہ بیعتیں حضرات خلفاء راشدین کے دستہائے مبارکہ پر ہوئیں اور یہ بیعتیں بیعت حکومت بھی تھی اور بیعت ارادت بھی۔ گویا کہ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفۂ بلافصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید حضرات خلفاء ثلٰثہ ہیں اور سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید دونوں حضرات خلفاء ہیں اور پھر سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید خلیفۂ چہارم ہیں اور کوئی مرید اپنے پیر سے نہیں بڑھ سکتا جیسے کوئی امتی کسی نبی سے نہیں بڑھ سکتا۔ تمام حضرات خلفاء راشدین خلیفہ بھی تھے اور شیخ ومرشد بھی۔ جب خلافت راشدہ کا زمانہ گزر گیا تو حضرات امراء وسلاطین میں سلطنت رہ گئی اور بیعت حکومت تو سلاطین کے حصے میں آگئی اور بیعت عہد وپیمان وتوبہ (بیعت طریقت وارادت) حضرات مشائخ میں آگئی۔ سیدنا حضرت جلال الملت والدین رومی رضی اللہ

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

(۷۲۴) حدیث شریف: عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْداً اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَبَايَعْنَاهُ

ترجمہ: حضرت طلق ابن علی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم نکلے وفد بنا کر پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تو بیعت کی ہم نے پیارے رسول کی

وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِيْعَةً لَّنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طُهُوْرِهٖ

اور نماز پڑھی ہم نے ان کیساتھ اور خبر دی ہم نے انکو کہ بیشک ہماری زمین میں ایک گرجا ہے ہمارا، تو ہم نے مانگا پیارے رسول سے پیارے رسول کے وضو کا غسالہ

فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهُ لَنَا فِيْ اِدَاوَةٍ وَاَمَرَنَا فَقَالَ اُخْرُجُوْا فَاِذَا اَتَيْتُمْ اَرْضَكُمْ

تو منگایا پیارے رسول نے پانی پھر وضو فرمایا اور کلی فرمائی پھر بھر دیا اسکو ہمارے لئے ایک برتن میں اور حکم فرمایا ہمکو تو فرمایا جاؤ! تو جب پہونچو تم اپنی اُسی زمین پر

فَاكْسِرُوْا بِيْعَتَكُمْ وَانْضِحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِداً قُلْنَا اِنَّ الْبَلَدَ بَعِيْدٌ وَالْحَرَّ شَدِيْدٌ

تو توڑ دو تم اپنے اس گرجا کو اور بہادو تم اس کی جگہ یہ پانی اور بناؤ تم اِسے مسجد، ہم نے عرض کیا بیشک ہمارا شہر دور ہے اور گرمی سخت ہے

وَالْمَاءُ يَنْشِفُ فَقَالَ مُدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ فَاِنَّهُ لَا يَزِيْدُهُ اِلَّا طِيْباً (رواہ النسائی)

اس حالت میں پانی سوکھ جائیگا تو فرمایا پیارے رسول نے بڑھاتے رہو اس غسالۂ مبارکہ کو پانی سے کہ نہیں بڑھے گی اسکی مگر نفاست۔

(۷۲۵) حدیث شریف: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فِي الدُّوْرِ وَاَنْ يُّنَظَّفَ وَيُطَيَّبَ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حکم فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد بنانے کا گھروں میں اور یہ کہ صاف و پاک رکھا جائے اور خوشبوؤں سے بسایا جائے۔

(۷۲۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا اُمِرْتُ بِتَشْيِيْدِ الْمَسَاجِدِ قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حکم فرمایا گیا میں ضرورت سے زیادہ مزین کرنے کا مسجد کو، فرمایا حضرت ابن عباس نے

لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى۔ (رواہ ابوداؤد)

کہ ضرور تم ضرورت سے زیادہ مزین کرو گے مسجد کو جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے ضرورت سے زیادہ مزین کیا تھا۔

(۷۲۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علاماتِ قیامت سے ہے یہ کہ فخر کریں گے لوگ مسجدوں کے بارے میں۔

---

723 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि पूरब और पच्छिम के दरमियान क़िबला है।

724 हदीस शरीफ़:– हज़रते तलक़ इब्ने अली से मरवी कि उन्होंने फ़रमाया कि हम निकले वफ़्द बनाकर प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की तरफ़ तो बैअत की हमने प्यारे रसूल की और नमाज़ पढ़ी हमने उनके साथ और खबर दी हमने उनको कि बेशक हमारी ज़मीन में एक गिरजा है हमारा, तो हमने मांगा प्यारे रसूल से प्यारे रसूल के वुजू का गुसाला तो मंगाया प्यारे रसूल ने पानी फिर वुजू फ़रमाया और कुल्ली फरमाई फिर भर दिया उसको हमारे लिये एक बर्तन में और हुक्म फ़रमाया हमको तो फ़रमाया जाओ! तो जब पहुंचों तुम अपनी उस ज़मीन पर तो तोड़ दो तुम अपने उस गिरजा को और बहा दो तुम उस जगह यह पानी और बनओ तुम उसे मस्जिद, हमने अर्ज़ किया कि बेशक हमारा शहर दूर है और गर्मी सख्त है इस हालत में पानी सूख जायेगा, तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने बढ़ाते रहो इस गुसाले को पानी से कि नहीं बढ़ेगी इसकी मगर निफ़ासत।

725 हदीस शरीफ़:– हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मस्जिद बनाने का घरों में और यह कि साफ़ व पाक रखा जाये और खुशबूओं से बसाया जाये।

726 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं हुक्म फ़रमाया गया मैं जरूरत से ज़्यादा सजाने का मस्जिद को, फ़रमाया हज़रते इब्ने अब्बास ने ज़रुर तुम ज़रुरत से

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ شعر:

پیر را بگزیں کہ بے پیر ایں سفر
ہست بس پُر آفت خوف وخطر

(ترجمہ) پیر کو اختیار کر کہ بنا پیر کے یہ سفر ہے آفت سے خوف وخطر سے بھرا ہوا۔

''خرپوتی شریف'' نے لکھا ہے کہ من لاشیخ له فشیخه شیطان (ترجمہ) جسکا نہ ہو کوئی پیر تو اسکا پیر شیطان ہے۔ مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ جسکے گلے میں کسی کی بیعت کی رسّی نہ ہو اور وہ مرجائے تو اسکی موت جاہلیت کی موت ہے کوئی عورت پیر نہیں ہوسکتی اور نہ ہی کسی کو عورت سے بیعت کرنا جائز ہے۔ بیعت کیلئے چار باتیں دیکھنا ضروری ہیں کہ جسے مرشد بنائے وہ سنی صحیح العقیدہ ہو بدعقیدہ نہ ہو خاص کر اسماعیل دہلوی کا حمایتی نہ ہو۔ دوسرے یہ کہ ضرورت کے لائق علم دین رکھتا ہو بالکل کو بڈ' جاہل نہ ہو۔ تیسرے فاسق وفاجر نہ ہو بلکہ متقی و پرہیزگار ہو اور چوتھے اسکا شجرۂ بیعت سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ تک پہونچتا ہو جیسے سلاسل عالیہ مداریہ' قادریہ' نقشبندیہ' سہروردیہ' چشتیہ اور ان سب کا ترجمان سلسلۂ عالیہ شیریہ بصیریہ قدیریہ رشیدیہ احدیہ۔ حضرات صحابہٴ کرام سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے غسالے شریف کو ازراہ تبرک مانگا کرتے تھے کہ وہ اسکو رحمتوں برکتوں سعادتوں کو خزینہ جانتے اور مانتے تھے کہ اس غسالے شریف کی برکت سے سابقہ کفر کی گندگی زائل ہوجائے اور اس غسالے شریف کی برکتوں سے آئندہ پڑھی جانے والی نمازیں زیادہ قبول ہوں۔ جو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے جسم مبارک سے لگ جائے وہ تبرک بن جاتی ہے اسی لئے خاک مدینہ بھی تبرک ہے اور شفاء ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے وضو کا غسالہ باطنی ومعنوی نجاستوں گندگیوں کو دور کرنے میں اکسیر ہے۔ جس مسجد میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے تبرکات ہوں ان مساجد مبارکہ میں بھی رحمتیں برکتیں اور سعادتیں زیادہ برستی ہیں۔ بعض مساجد مبارکہ میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے تبرکات رکھے رہتے ہیں۔ بعض مساجد مبارکہ میں تعزیہ شریف رکھا رہتا ہے اسکا رکھنا مسجد میں درست ہے اور اس مسجد میں نماز پڑھنا اور بھی سعادت کی بات ہے۔ بعض یزیدی کہتے ہیں کہ جس مسجد میں تعزیہ رکھا ہو اس میں نماز جائز نہیں یہ شریعت نہیں بلکہ یزیدیت ہے۔ بزرگوں کے تبرکات دوسرے مقامات پر لیجانا یا بھیجنا حضرات صحابہٴ کرام کی سنت ہے۔ جیسے اعراس مبارکہ کا لنگر' چادر وغیرہما دور دور بھیجتے ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ امیر مکہ سے آب زمزم شریف مدینۂ منورہ طلب فرمایا کرتے تھے اور آج بھی پوری دنیا میں آب زمزم شریف پہونچتا ہے۔ تبرک سے جو چیز مل جائے وہ بھی تبرک بن جاتی ہے۔ اب بھی آب زمزم شریف میں پانی ملا کر پلایا جاتا ہے اسکو محاورے والی ملاوٹ کا نام نہیں دیا جاسکتا۔ مسلمان کفار کا پوجا خانہ نہیں گرا سکتے لیکن اگر کفار مسلمان ہو کر خود ہی اپنا سابقہ پوجا خانہ گرا کر وہاں مسجد بنالیں تو جائز ہے۔ ان نومسلم حضرات کی نظر ظاہری اسباب پر تھی انہوں نے عرض کیا کہ سخت گرمی کی وجہ سے پانی خشک نہ ہوجائے تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اسی عالم اسباب کے مطابق انہیں ترکیب و تدبیر ارشاد فرمادی۔ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر یہ نومسلم چُپ چاپ رہتے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے فرمان عالیشان پر اکتفا کرتے تو وہ یہ تمام وکمال انکے گھر تک پہونچ جاتا اور حرارت آفتاب پانی پر اثر انداز نہ ہوتی (اشعۃ اللمعات شریف) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے نائبین و وارثین کی فضیلت وشان کو بھی اسی پر قیاس کرلینا چاہئے۔

(۷۲۵) اس صفائی اور عطر بسائی میں اس جگہ کی تعظیم کی نیت کرے کہ اس صفائی اور خوشبو بسائی سے فرشتے اور مومنین خوش ہونگے۔ مسجد چاہے گھر میں ہو یا محلے میں دونوں میں پاکی' صفائی' خوشبو کا اہتمام کرے۔ مسجد میں خوشبو سلگانا اور نمازیوں کے عطر لگانا مستحب ہے۔ اہلسنت کی مساجد میں اسکا آج بھی اہتمام ہوتا ہے اور مسلمانوں کو مسجد میں صفائی اور خوشبو کا اہتمام کرنا چاہئے

(۷۲۶) اس حدیث شریف میں ناجائز آرائش وزیبائش مراد ہے جیسے جاندار کے فوٹوؤں اور تصویروں سے سجانا یا فخریہ آرائش وزیبائش کی نمائش کرنا جو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے نہ ہو۔ جائز زینت

(۷۲۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عُرِضَتْ عَلَیَّ اُجُوْرُ اُمَّتِیْ حَتَّی الْقَذَاةَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ السلام نے پیش کئے گئے مجھ پر میری امت کے ثواب یہاں تک کہ وہ کوڑا

یُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَیَّ ذُنُوْبُ اُمَّتِیْ فَلَمْ اَرَ ذَنْبًا اَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ

نکالے جس کو آدمی مسجد سے اور پیش کئے گئے مجھ پر میری امت کے گناہ تو نہ دیکھا میں نے اس سے بڑا گناہ کہ کوئی سورت مبارکہ

مِّنَ الْقُرْاٰنِ اَوْ اٰیَةٍ اُوْتِیَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِیَهَا۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد)

قرآن کریم کی یا کوئی آیت کریمہ کہ دی گئی آدمی کو وہ تو پھر بھلا دیا اس نے اس کو۔

(۷۲۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ فِی الظُّلَمِ اِلَی الْمَسَاجِدِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دو اندھیروں میں چلنے والوں کو مسجد کی طرف

بِالنُّوْرِ التَّامِّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد)

مکمل روشنی کی قیامت کے دن۔

(۷۳۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم کسی آدمی کو کہ دیکھ ریکھ رکھتا ہے مسجد کی تو گواہی دو تم

لَهٗ بِالْاِیْمَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ۔ (رواہ الترمذی)

اسکے ایمان کی اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بس آباد کرتے ہیں مسجدوں کو اللہ کی وہ جو ایمان لائے اللہ پر اور آخری دن پر۔

(۷۳۱) حدیث شریف: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِئْذَنْ لَنَا فِی الْاِخْتِصَاءِ

ترجمہ: حضرت عثمان ابن مظعون سے مروی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اجازت عطا فرمائیے ہم کو خصی ہو جانے کی،

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَیْسَ مِنَّا مَنْ خَصٰی وَلَا اخْتَصٰی اِنَّ خِصَاءَ اُمَّتِیَ الصِّیَامُ فَقَالَ

تو فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ السلام نے نہیں ہے وہ ہم سے جو خصی ہو یا خصی کرے، بیشک میری امت کا خصی ہونا روزے ہیں، پھر عرض کیا حضرت عثمان نے

ज़्यादा सजाते होगे मस्जिद को जैसा कि यहूदो नसारा ने ज़रुरत से ज़्यादा सजाया था।

727 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अलामाते कयामत से है यह कि फख़्र करेंगे लोग मसजदों के बारे में।

728 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि पेश किये गये मुझपर मेरी उम्मत के सवाब यहाँ तक कि वो कुड़ा कि निकाले जिसको आदमी मस्जिद से, और पेश किये गये मुझ पर मेरी उम्मत के गुनह तो न देखा मैंने इससे बड़ा गुनह कि कोई सुरते मुबारका कुरआने करीम की या कोई आयते करीमा कि दी गई आदमी को वो तो फिर भूला दिया उसने उसको।

729 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बिशारत दो अन्धेरों में चलने वालों को मस्जिद की तरफ़ मुकम्मल रौशनी की क़यामत के दिन।

730 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब देखो तुम किसी आदमी को कि देख रेख रखता है मस्जिद की तो गवाही दो तुम उसके ईमान की इसलिये कि अल्लाह तआला फ़रमाता है "बस आबाद करतें हैं मसजदों को अल्लाह की वो जो ईमान लाये अल्लाह पर और आख़री दिन पर"।

731 हदीस शरीफः– हज़रते उस्मान इब्ने मज़ऊन से मरवी उन्होंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! इजाज़त

اخلاص کے ساتھ ہو تو باعث ثواب ہے۔ یہود و نصاریٰ کی طرح مساجد کو قد آدم تصویروں آئینوں سے نہ سجایا جائے اسطرح کی سجاوٹ قرب قیامت میں مسلمان بھی کرنے لگیں گے۔ مسجد کی مناسب زینت کرنا سنت صحابہ ہے چنانچہ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم خلیفۂ ثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی شریف کو مزین فرمایا پھر سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی شریف کی دیواروں پر چونے وگچ سے خوب منقش فرمائیں اور چھت میں ساگوان کی لکڑی لگائی۔ سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس میں اتنی تیز روشنی کا اہتمام فرمایا تھا کہ اس روشنی میں میل تک عورتیں چرخہ کات لیتی تھیں۔ حضرات فقہاء کرام نے فرمایا کہ لوگ اپنے مکان بہت شاندار بناتے ہیں اور مسجدیں سیدھی سادہ ہونگی تو لوگوں کی نظروں میں وہ ہیچ ہونگی لوگوں کو حقیر دکھائی دینگی لہٰذا مسجدوں کو بھی مناسب طریقے سے آراستہ و پیراستہ کیا جائے۔

(۷۲۷) ناجائز چیزوں سے مسجد کا سجانا ریا و فخر کے طور پر مسجد کا سجانا بلاشبہ منع ہے۔ لیکن مسلمان شب برأت، شب معراج، شب قدر، شب عید میلاد النبی ﷺ پر مسجدوں میں چراغاں کرتے ہیں اور جھنڈیاں جھالر لگاتے ہیں یہ درست ہے چونکہ یہ روشنی یہ سجاوٹ بطور فخر و ریا نہیں بلکہ ان مقدس راتوں کا اہتمام ہے جو بلاشبہ مستحسن اقدام ہے۔ روشنی سے کڑھنے والی برادری کو اس روشنی سے بھی کڑھن ہوتی ہے۔

(۷۲۸) مسجد میں خس و خاشاک اور گرد و خاک کا باہر پھینکنا۔ مسجد میں جھاڑو دینا اور اسکی دیواروں اور چھت کی حرمت کرنا اور صفائی کرنا کار ثواب ہے کیونکہ اسمیں اسے مشقت اٹھانا پڑتی ہے اگر کوئی شخص قرآن کریم کو پڑھنا چھوڑ دے اور اس بنیاد پر قرآن کریم بھول جائے تو اسکے لئے یہ زجر و توبیخ ہے البتہ اگر کوئی شخص بڑھاپے یا مرض نسیان کی وجہ سے بھول جائے تو وہ معذور ہے۔ گناہ عظیم اور کبیرہ میں فرق ہے۔ قرآن کریم کو بھلا دینا گناہ عظیم ہے گناہ کبیرہ نہیں ہے۔ قرآن کریم کا ملنا نعمت ہے اور اسکا بھلا دینا کفران نعمت ہے۔

(۷۲۹) جو لوگ بارش میں رات کی تاریکیوں میں مسجد جانے سے نہیں رکتے انہیں اللہ تعالیٰ پل صراط جہاں گھٹا ٹوپ اندھیرا ہے ایسی کامل روشنی سے نوازے گا کہ انکی پیشانیاں ٹارچوں بیٹریوں کی طرح نور برسا رہی ہونگی گویا کہ یہاں کا اندھیرا وہاں کام آئے گا۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) نور انکا دوڑ رہا ہوگا سامنے انکے اور داہنے انکے کہیں گے اے مالک ہمارے پورا فرمادے ہمارے لئے نور کو اور بخشدے ہمکو بے شک تو ہر چاہے ہوئے پر قدرت رکھنے والا ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۴۱۶)۔

(۷۳۰) مسجد بنانا مسلمانوں کا حق ہے کفار کی بنائی ہوئی عمارتیں مسجدیں نہیں جیسے مسجد ضرار۔ تمام بدعقیدہ لوگوں کی مسجد کے نام پر بنائی ہوئی تمام عمارتوں کا بھی یہی حکم ہے۔ مسجد کی آبادی کا شوق ایمان کی علامت ہے۔ مسجدوں میں چراغاں کرنا یہ بھی مسجد آباد کرنے میں داخل ہے سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام بیت المقدس میں ایسی روشنی فرماتے تھے کہ کوسوں تک اسکی روشنی میں عورتیں چرخا کات لیتی تھیں۔ سیدنا حضرت دحیٰ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی شریف میں چراغاں فرمایا کرتے تھے۔ مسجد نبوی شریف میں سب سے پہلے اعلیٰ فرش سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچھوائے۔ اسکی عالیشان عمارت سب سے پہلے سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنوائی۔ اس میں سب سے پہلے قندیلیں سیدنا حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روشن فرمائیں۔ عہد فاروقی میں رمضان مبارک کی نماز تراویح کے موقع پر آپ نے چراغاں فرمایا تو سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نور قبر کی حضرت فاروق اعظم کو دعاء دی۔ سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس میں کبریت احمر کی روشنی کی جسکی روشنی بارہ مربع میل میں ہوتی تھی اور اسے سونے چاندی سے آراستہ فرمایا (تفسیر روح البیان شریف) یہ سب حضرات اللہ تعالیٰ کے پیارے تھے (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ صفحہ ۴۴۳ نمبر ۱۸) ڈاکئے کا روپ دھارنے والا بہروپیا ہرگز محکمۂ ڈاک کا ملازم نہیں ہوتا اسی طرح کسی کا اسلامی لباس دیکھکر ہم اسے مومن سمجھتے ہیں اور اسے مومن و مسلمان کہہ دیتے ہیں مگر یہ اسکے ایمان کا قطعی فیصلہ نہیں ہے جیسے ڈاکئے کا لباس پہنکر بہروپیا ڈاکیہ نہیں بلکہ یہ ایک دھوکہ ہے۔ جسکا کفر ظاہر ہو اور وہ مسجد کی صبح

اِئْذَنْ لَنَا فِی السِّیَاحَةِ قَالَ اِنَّ سِیَاحَةَ اُمَّتِیْ اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ

اجازت عطا فرمایئے ہم کو خانہ بدوشی کی! فرمایا پیارے رسول نے میری امت کی دشت نوردی جہاد ہے اللہ تعالیٰ کے راستے میں، پھر عرض کیا حضرت عثمان نے

اِئْذَنْ لَنَا فِی التَّرَهُّبِ فَقَالَ اِنَّ تَرَهُّبَ اُمَّتِیْ اَلْجُلُوْسُ فِی الْمَسَاجِدِ اِنْتِظَارَ الصَّلٰوةِ۔ (رواه فی شرح السنة)

کہ اجازت عطا فرمایئے ہم کو ترک دنیا کی! تو فرمایا پیارے رسول نے میری امت کی گوشہ نشینی مسجدوں میں بیٹھنا ہے نماز کے انتظار میں۔

(۷۳۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَاَیْتُ رَبِّیْ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ فِیْمَا یَخْتَصِمُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے میں نے دیکھا اپنے رب عزوجل کو اچھی شان میں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کس بات میں جھگڑ رہے ہیں

الْمَلَاُ الْاَعْلٰی قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ فَوَضَعَ کَفَّهٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ

مقرب فرشتے؟۔ میں نے کہا تو ہی زیادہ جاننے والا ہے۔ فرمایا پیارے نبی نے تو رکھا اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان

فَوَجَدْتُّ بَرْدَهَا بَیْنَ ثَدْیَیَّ فَعَلِمْتُ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَتَلَا

تو پائی میں نے اسکی ٹھنڈک اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان۔ تو جان لیا میں نے جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے۔ اور قرآن تلاوت فرمایا۔

وَکَذٰلِكَ نُرِیْ اِبْرَاهِیْمَ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِیَکُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ۔

''اور اسی طرح ہم دکھاتے ہیں ابراہیم کو بادشاہت آسمانوں کی اور زمین کی اور اسلئے کہ ہو جائیں وہ آنکھ سے دیکھ کر یقین کرنیوالوں میں'' (بصیرۃ الایمان ص ۳۲۴)

قَالَ یَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِیْ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی قُلْتُ نَعَمْ فِی الْکَفَّارَاتِ وَالْکَفَّارَاتُ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے پیارے محمد کیا آپ جانتے ہیں کس بات میں جھگڑا کر رہے ہیں مقرب فرشتے؟ میں نے کہا ہاں کفارات میں جھگڑ رہے ہیں اور کفارات

اَلْمُکْثُ فِی الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَالْمَشْیُ عَلَی الْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَاتِ وَاِبْلَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْمَکَارِهِ

ٹھہرنا ہے مساجد میں نمازوں کے بعد اور چلنا ہے پیدل جماعتوں کی طرف اور کامل وضو کرنا ہے ناگواری کی حالت میں،

فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَیْرٍ وَّمَاتَ بِخَیْرٍ وَّکَانَ مِنْ خَطِیْئَتِهٖ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَقَالَ

تو جو یہ کریگا تو جیئے گا بھلائی کیساتھ اور مریگا بھلائی کیساتھ اور ہوگا اپنی خطاؤں سے اس دن کی طرح جس دن کہ جنا اسکو اسکی ماں نے، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا

अता फ़रमाइये हमको ख़स्सी हो जाने की? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने नहीं है वो हममें से जो ख़स्सी हो या ख़स्सी करे बेशक मेरी उम्मत का ख़स्सी होना रोज़े हैं, फिर अर्ज़ किया हज़रते उस्मान ने कि इजाज़त अता फरमाइये हमको खानबदोशी की? फ़रमाया प्यारे रसूल ने मेरी उम्मत की ख़ानाबदोशी जिहाद है अल्लाह तआला के रास्ते में, फिर अर्ज़ किया हज़रते उस्मान ने कि इजाज़त अता फरमाइये हमको दुनिया छोड़ने की? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि मेरी उम्मत की गोशानशीनी मसजदों में बैठना है नमाज़ के इन्तेज़ार में।

732 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मैंने देखा अपने रब तआला को अच्छी शान में, अल्लाह तआला ने फ़रमाया किस बात में झगड़ रहे हैं मुकर्रब फरिशते, मैंने कहा तू ही ज़्यादा जानने वाला है, फ़रमाया प्यारे नबी ने तो रखा अल्लाह तआला ने अपना दस्ते कुदरत मेरे दोनों शानें के दरमियान तो पाई मैंने उसकी ठन्डक अपनी दोनों छातियों के दरमियान तो जान लिया मैंने जो कुछ आसमानें और ज़मीन में है और कुरान तिलावत फ़रमाया ''और इसी तरह हम दिखाते हैं इब्राहीम को बादशाहत आसमानें की और ज़मीन की और इसलिये कि हो जायें वो आंख से देखकर यक़ीन करने वालों में फ़रमाया अल्लाह तआला ने ऐ प्यारे मुहम्मद क्या आप जानते हैं किस बात पर झगड़ा कर रहे हैं मुक़र्रब फरिशते? मैंने कहा हाँ कफ़्फ़ारात में झगड़ रहे हैं और कफ़्फ़ारात ठहरना है मसजदों में

وشام دیکھ رکھتا ہے تو اسے مسلمان کا بہروپیا (منافق) کہا جائیگا صرف مسجد میں جھاڑو لگانے سے بے ایمان ایماندار نہیں ہو جاتا ہے۔ اسی لئے حدیث شریف اور قرآن کریم دونوں میں ایمان کا ذکر ہے کہ یہ ساری بہاریں ایمان کی ہیں۔ کوئی وہابی اس حدیث شریف سے اپنی بے ایمانی کو ایمان نہیں بنا سکتا مسجدیں آباد کرنے کی توفیق عموماً مسلمانوں کو ملتی ہے اور مسجد بنانے آباد کرنے کا حق صرف ایمان والوں کو ہے۔ کفار ومشرکین اور منافقین کو نہیں اسلئے کہ مسجد ضرار، ضرور کرادی گئی تھی۔

(۷۳۱) زنا کے خوف سے بھی خصی ہونا جائز نہیں ہے بلکہ اسکا علاج وتدارک روزہ رکھنا ہے۔ خصی ہونے سے نسل انسانی کی افزائش متاثر ہوگی جو منشائے قدرت کی خلاف ورزی ہے۔ قوت باہ کو باطل کرنے والی دوائیاں کھانا اور کھلانا حرام ہیں۔ عورت کو اپنی بچے دانی نکلوانا یا انہیں ناقابل اولاد بنادینا بھی حرام ہے جبکہ زنا کرنے یا نسل بند کرنے کیلئے ہو۔ بے وجہ ترک وطن مارے مارے پھرنا اسلام میں منع ہے۔ دنیا کی عارضی سیر وسیاحت برائے مشاہدۂ قدرت منع نہیں ہے یا تبلیغ دین کیلئے دنیا میں گھومنا محبوب ومطلوب و مرغوب ہے جیسے سیدنا حضور مدار العالمین مکنپور شریف، سیدنا حضور غریب نواز اجمیر شریف، سیدنا حضور مخدوم اشرف کچھوچھہ شریف، سیدنا حضور اللہ ھو میاں پیلی بھیت شریف نے اشاعت اسلام تبلیغ دین کیلئے ترک وطن فرما کر دنیا میں سیاحت فرمائی اور اسلام کا پرچم لہرایا۔ ارشاد رب قدیر ہے۔ (ترجمہ) اے پیارے نبی آپ فرمایئے سیر کرو تم زمین میں پھر دیکھو کیسا ہوا انجام جھٹلانے والوں کا (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۳۰۶)۔ گزشتہ مذاہب میں رہبانیت تھی کہ گھر بار بیوی بچوں اور کاروبار کو چھوڑ ااور پہاڑوں کی چوٹیوں، تاریک غاروں میں یا جنگلوں میں خوف خدا میں مخلوق سے الگ تھلگ ہو کر بیٹھ جاتے اور مصروف عبادت ہو جاتے۔ ہمارے اسلام میں یہ رہبانیت اور اسطرح کی ترک دنیا حرام ہے۔ اسلام چاہتا ہے کہ ایک طرف دین ہو اور ایک طرف دنیا تو بندہ اپنی دنیا کو بھی دین بنالے۔ اللہ تعالیٰ کی عطا فرمودہ طاقتوں اور کمالات کو بیکار کر دینا بندے کا کمال نہیں بلکہ انہیں انکے صحیح مصرف میں خرچ کرنا اور انکا صحیح استعمال کرنا یہ بندے کا کمال ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ہر سوال کا جواب اور ہر مرض کا علاج مرحمت فرمادیا اور سیدنا حضرت عثمان ابن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صد فیصد مطمئن فرمادیا۔

(۷۳۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب میری اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی تو میری صورت بہت اچھی تھی۔ شعر:

خلائق میں مرے آقا کی خلقت سب سے اچھی ہے
حسیں ہیں اور بھی، آقا کی صورت سب سے اچھی ہے (یا نبی)

اس حدیث شریف میں صورت سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی صورت مراد ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ صورت وچہرے جسم و جسمانیات سے پاک ومنزہ ہے اور اسکی مثال اسطرح سمجھ لیجئے جیسے کوئی کہے کہ میں اچھے کپڑوں میں حاکم سے ملا کہ ملاقات کے وقت میرے کپڑے اچھے تھے نہ کہ حاکم کے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا ہم خاکیوں کی انجمن میں تشریف لانا صورت بشری میں تھا اور اللہ تعالیٰ سے ملنا صورت نوری میں تھا۔ گھر کا لباس اور ہوتا ہے دربار شاہی کا لباس اور ہوتا ہے۔ یہ واقعہ شب معراج شریف کا ہے۔ اس حدیث شریف سے اللہ تعالیٰ کا دیدار ہونا بھی ثابت ہوا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ماتھے کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کا دیدار فرمایا۔ شعر:

سر کی آنکھوں سے دیکھا جمال خدا
کسکو عین الیقیں ہے تمہارے سوا (یا نبی)

فرشتوں کے جھگڑنے سے بھی ان اعمال کی فضیلت مراد ہے کہ ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ان اعمال کو دربار خداوندی میں میں لیجاؤں دوسرا کہتا ہے کہ میں لیجاؤں اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت ونعمت میرے سینے پر رکھا یہ بھی کنایہ ہے افضال وانعامات کو مزید کرنے سے اور اسکا فیض قلب انور تک پہونچا تو زمین وآسمان کے ذرے ذرے چپے چپے اور قطرے قطرے کا علم کلی عطا فرمایا اور یہ حدیث شریف سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے علم غیب کی روشن دلیل ہے۔ سیدنا حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو تمام کلی وجزئی

يَامُحَمَّدُ اِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنَ

اے پیارے محمد جب آپ نماز پڑھ چکیں تو کہا کریں الٰہی میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اچھے کام کرنے کا اور بُرے کام چھوڑنے کا اور مسکینوں کی محبت کا،

فَاِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ

پھر جب تو ارادہ فرمائے کہ اپنے بندوں کو فتنے میں ڈالے تو بلالے مجھ کو اپنی بارگاہ میں فتنے میں مبتلا ہوئے بغیر اور درجات کی ترقی سلام کو پھیلانا ہے

وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ۔ (رواه فى المشكوٰة)

اور کھانا کھلانا ہے اور نماز ہے رات میں جب کہ لوگ سوئے ہوں۔

(۷۳۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ثَلٰثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین ہیں کہ ان سب کا ذمہ اللہ تعالیٰ پر ہے۔ وہ شخص جو مجاہد بنکر نکلا

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ

راہِ خدا میں تو وہ ضمانت پر ہے اللہ کی یہانتک کہ موت دے اللہ تعالیٰ اسکو تو داخل فرمائیگا اسکو جنت میں یا واپس فرمائیگا اسکو اسکے ساتھ جو اُسے پہونچا اجر

اَوْ غَنِيْمَةٍ وَرَجُلٌ رَاحَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهٗ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ (رواه ابوداؤد)

یا مالِ غنیمت، اور وہ شخص جو چلا مسجد کی طرف تو وہ ضمانت پر ہے اللہ کی، اور وہ شخص جو داخل ہوا اپنے گھر میں سلام کیساتھ تو وہ ضمانت پر ہے اللہ کی۔

(۷۳۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ مُتَطَهِّرًا اِلٰى صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نکلا اپنے گھر سے باطہارت نمازِ فرض کیلئے

فَاَجْرُهٗ كَاجْرِ الحاجة المحرم ومن خرج الىٰ تسبيح الضحىٰ لاينصبه الا اياه فاجره

تو اسکا اجر اس حاجی کی طرح ہے جو احرام باندھے ہوئے ہے اور جو نکلا نمازِ چاشت کیلئے کہ نہیں مشقت اُٹھائی اُس نے مگر نمازِ چاشت ہی کیلئے تو اسکا ثواب

كَاجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلٰوةٌ عَلٰى اَثَرِ صَلٰوةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِيْ عِلِّيِّيْنَ۔ (رواه احمد)

عمرہ کرنیوالے کے ثواب کی طرح ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کہ نہ ہو ان دونوں کے درمیان بیہودہ گوئی تو وہ لکھا ہوا ہے ابرار کے دفتر میں۔

नमाज़ों के बाद और चलना है पैदल जमाअतों की तरफ़ और कामिल वुज़ू करना है नागवारी की हालत में तो जो ये करेगा तो जियेगा भलाई के साथ और मरेगा भलाई के साथ और होगा अपनी खताओं से उस दिन की तरह कि जिस दिन जना था उसको उसकी मां ने, तो अल्लाह तआला ने फ़रमाया ऐ प्यारे मुहम्मद! जब आप नमाज़ पढ़ चुकें तो कहा करें मैं सवाल करता हूँ तुझसे अच्छे काम करने का और बुरे काम छोड़ने का और मिस्कीनों की महब्बत का फिर जब तू इरादा फरमाता है कि अपने बन्दों को फितने में डाले तो बुला ले मुझको अपनी बारगाह में, फ़ितने में मुब्तला हुये बगैर और दरजात की तरक़्क़ी सलाम को फैलाना है, और खाना खिलाना और नमाज़ है रात में जब कि लोग सोये हों।

733 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तीन हैं कि उन सब का ज़िम्मा अल्लाह तआला पर है, जो शख्स मुजाहिद बनकर निकला राहे खुदा में तो वो ज़मानत पर है अल्लाह की यहाँ तक कि मौत दे अल्लाह तआला उसको तो दाख़िल फरमायेगा जन्नत में या वापस फ़रमायेगा उसको उसके साथ जो उसे पहुंचा अज्र या माले गनीमत और वो शख़्स जो चला मस्जिद की तरफ़ तो वो ज़मानत पर है अल्लाह की और वो शख़्स जो दाखिल हुआ अपने घर में सलाम के साथ तो वो ज़मानत पर है अल्लाह की।

734 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो निकला अपने घर से

علم عطا فرمائے گئے اور آپکا علم شریف تمام کو محیط ہو گیا (اشعۃ اللمعات شریف) اور از ابتدائے آفرینش' تا قیام قیامت سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے اس کلی علم کا ثبوت قرآن کریم سے بھی ہے۔ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اور سکھایا آپکو وہ سب کچھ جو نہ جانتے تھے آپ اور ہے کرم اللہ کا آپ پر بڑا (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۲۴۴) قرآن کریم اور احادیث کریمہ میں جہاں علم غیب کی نفی وارد ہے وہاں علم غیب ذاتی مراد ہے اور کسی سنی کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا علم غیب ذاتی ہے بلکہ یہی عقیدہ ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا علم غیب اللہ تعالیٰ کا عطا فرمودہ ہے۔شعر:

وہ خدا بھی غیب داں ہے یہ نبی بھی غیب واں ہیں

ہے خدا کا علم ذاتی تو نبی کا ہے عطائی (یا نبی)

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے علم غیب کی تفصیلات'' باب علم النبی ﷺ'' میں ملاحظہ فرمائیں جو گزر چکا۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے مذکورہ قرآن کریم کی آیت کریمہ کو دلیل بناتے ہوئے فرمایا کہ خلیل کو اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کے ملک دکھائے مگر حبیب کو جو کچھ آسمانوں و زمینوں میں ہے اور تمام اشیاء کی ذوات وصفات ظاہر و باطن سب کو دکھایا اور حبیب نے سب کچھ دیکھا ملاحظہ فرمایا مشاہدہ فرمایا۔شعر:

وَعَلَّمَكَ سے کھلا راز انتخاب قدیر

ہر ایک راز نبی کو مرے بتایا گیا (یا حبیب)

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنے ان علوم غیبیہ کا مظاہرہ بھی فرمایا کہ اے اللہ میں خوب جانتا ہوں کہ یہ فرشتے کفارات کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں اور کفارات کی تفصیلات بھی ارشاد فرمادی کہ اللہ تعالیٰ ان تینوں نیکیوں کی وجہ سے گناہ صغیرہ مٹا دیتا ہے۔ اچھی زندگی اور اچھی موت عطا فرماتا ہے۔ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) جس نے عمل کیا اچھا مرد میں سے یا عورت میں سے اور وہ ایمان والا ہو تو ضرور دیں گے ہم اسکو زندگی پاکیزہ اور ضرور ہم دیں گے انکو ثواب انکا زیادہ اچھا اس سے جو وہ عمل کرتے ہیں (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۶۵۲) (ترجمہ) اور جس نے عمل کیا اچھا

مرد ہو یا عورت اور وہ صاحب ایمان ہے تو یہی داخل ہوں گے جنت میں رزق دئے جائیں گے اس میں بے حساب (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۱۵۶) اس سے اچھی اور کیا زندگی ہوگی کہ جنت میں مال و میوے کھائے گا اور دیدار نبی میں مست و مگن رہے گا اور اس دنیا میں رزق حلال' قناعت' رضا بالقضا' لذت عبادات اور توفیق اتباع واطاعت نصیب ہونا یہ اچھی زندگی ہے اور ایمان پر خاتمہ۔مرتے وقت توبہ' کلمہ شریف پڑھنا' دیدار نبی ہونا' فرشتوں کا روح نکالتے وقت جنت کی بشارت دینا اور جنت کے پھول سنگھانا بعد وفات مسلمانوں کا اچھائی کے ساتھ یاد کرنا اور اسکے لئے فاتحہ و ایصال ثواب کرنا یہ اچھی موت ہے۔نماز پڑھ چکنے کے بعد مذکورہ دعاء پڑھ لینا اچھا ہے جیسے ایک حدیث شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا'' جب تم نماز پڑھ چکو میت پر تو میت کیلئے خلوص دل سے دعاء کیا کرو۔اسکا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ نماز جنازہ کے بعد فوراً دعاء مانگی جائے اور ایصال ثواب و دعاء مغفرت کی جائے دوسرا طریقہ یہ ہے کہ قبر پر ایصال ثواب اور دعاء مغفرت کی جائے اور یہ دونوں طریقے سنی مسلمانوں میں رائج ہیں۔ ''نماز جنازہ پڑھ چکو'' کے بعد کو اگر اور وسعت دی جائے تو پھر تیجہ دسواں بیسواں چالیسوں چھمائی برسی سب اسی میں داخل ہونگے۔ مومن کے درجات کو بلند کرنے والی بھی تین چیزیں ہیں خوب سلام کرنا اور خوب سلام پڑھنا سلام پھیلانے کے ضمن میں آتے ہیں'' بحمدہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ الاعلیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام دونوں طرح سلام پھیلاتے ہیں آپس میں ایک دوسرے کو خوب سلام بھی کرتے ہیں اور صبح و شام خوب سلام بھی پڑھتے ہیں۔شعر:

پیارے نبی پر ہر صبح و شام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

پڑھتے ہیں ملکر سارے غلام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

دوسرے کھانا کھلانا یہ بھی اہلسنت کے معمول میں سے ہے کہ کبھی تیجے دسویں چالیسویں کے عنوان سے کبھی برسی اعراس بارھویں گیارھویں سترویں چودھویں کے عنون سے۔کبھی قرآن خوانی نعت خوانی قُل شریف کے عنوان سے لنگر ہے کہ جاری ہے۔تیسرے رات کو نماز پڑھنا جب لوگ اپنی خوابگاہوں کی زینت بن چکے ہوں

(۷۳۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قِيْلَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم گزرو جنت کے باغوں سے تو کچھ چرلیا کرو! عرض کیا گیا

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قِيْلَ وَمَا الرَّتْعُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

یارسول اللہ! جنت کے باغ کیا ہیں؟ تو فرمایا پیارے رسول نے مسجدیں۔ عرض کیا گیا چرنا کیا ہے یارسول اللہ؟ فرمایا پیارے رسول نے

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ (رواہ الترمذی)

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔

(۷۳۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَتَى الْمَسْجِدَ بِشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهٗ۔ (رواہ احمد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جائے مسجد جس چیز کیلئے تو وہی اس کا حصہ ہے۔

(۷۳۷) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے مسجد میں تو درود وسلام پڑھتے صلیٰ علیٰ محمدٍ وسلم اور فرماتے

رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ وَقَالَ

رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك اور جب نکلتے تو پڑھتے صلیٰ علیٰ محمدٍ وسلم اور پڑھتے

رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔ (رواہ الترمذی واحمد وابن ماجة)

رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلك۔

(۷۳۸) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْاِشْتِرَاءِ

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشعار پڑھنے سے مسجد میں اور خرید وفرخت سے

فِيْهِ وَاَنْ يَّتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ۔ (رواہ ابوداؤد)

مسجد میں، اور لوگوں کے حلقہ بنانے سے جمعہ کے دن نماز سے پہلے مسجد میں۔

बा तहारत फ़र्ज़ नमाज़ के लिये तो उसका अज्र उस हाजी की तरह है जो ऐहराम बांधे हुये है, और जो निकला नमाज़े चाश्त के लिये कि नहीं मशक़्क़त उठाई उसने मगर नमाज़े चाश्त ही के लिये तो उसका सवाब उमरा करने वाले के सवाब की तरह है और एक नमाज़ के बाद दूसरी नमाज़ कि न हो उन दोनों के दरमियान कोई बेहूदागोई तो लिखा हुआ है अबरार के दफ्तर में।

735 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब तुम गुज़रो जन्नत के बागों से तो कुछ चर लिया करो! अर्ज़ किया गया या रसूलुल्लाह! जन्नत के बाग क्या हैं? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि मस्जिदें अर्ज़ किया गया चरना क्या है या रसूलुल्लाह? फ़रमाया प्यारे रसूल ने "सुब्हानल्लाही वलहम्दो लिल्लाही वलाइलाहा इल्लल्लाहो वल्लाहो अकबर"।

736 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो शख़्स जाये मस्जिद जिस चीज़ के लिये तो वोही उसका हिस्सा है।

737 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब दाख़िल होते मस्जिद में तो दरुदो सलाम पढ़ते "सल्ले अला मौहम्मदिव्वसल्लम" और फ़रमाते "रब्बिग़फिरली जुनाफ़बी व अफ़तहली अब्वाबा रहमतिका"

738 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अशआर पढ़ने से

کہ اس میں پوشیدگی ہے اور ریاء ونمائش کا خطرہ نہ ہونے کی برابر ہے۔ اور یہ وقت صدق واخلاص سے زیادہ قریب ہے۔ رات کی بیداری میں مشقت بھی زیادہ ہے۔ حب المساکین میں حضرات انبیاء کرام واولیاء عظام اور نیک مسلمان کی محبت داخل ہے کہ یہ حضرات دل کے مسکین ومتواضع ہیں۔ فقیر ومسکین میں بڑا انتر ہے جیسے دَرویش اور دُرویش میں۔ دَرویش در در بھیک مانگنے والا دُرویش کامیابی وکامرانی کے موتی رولنے بٹورنے والا۔

(۷۳۳) ان تینوں اشخاص کا اجر وثواب اللہ تعالیٰ کے ذمۂ کرم پر ہے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ضمان وامان میں ہیں جیسے سرکاری ملازم ڈیوٹی پر کہ حکومت کی امان میں ہے اسکا مقابلہ حکومت کا مقابلہ اسکی بے عزتی حکومت کی بے عزتی کے مترادف ہے۔ ایسے ہی ان تین اشخاص سے جھگڑا ٹنٹا کرنا اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنے کے مترادف ہے۔ اپنے گھر سے جہاد کیلئے نکلنے والا غازی اگر راہ خدا میں مرجائے تو درجۂ شہادت پر فائز اور زندہ واپس آیا تو اجر وثواب اور مال غنیمت کا مستحق یا صرف اجر وثواب کا مستحق۔ نمازی جب نماز پڑھنے کیلئے مسجد کی طرف جاتا ہے تو اسے بھی اللہ تعالیٰ کی ضمان و امان حاصل ہے۔ گھر میں داخل ہو تو سلام کرنا بہترین عمل ہے اس سے گھر میں اتفاق، رزق میں برکت اور اعمال صالحہ کی توفیق ملتی ہے۔ اگرچہ گھر خالی ہو پھر بھی سلام کرے۔ شفاء شریف میں ہے کہ جب کوئی گھر میں نہ ہو تو کہو السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته اسکی شرح میں سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا'' کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی روح پاک موجود ہے اہل اسلام کے گھر میں (شرح شفاء شریف)۔ سیدنا حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو سلام کرو جب تم داخل ہو مسجد میں اسلئے کہ روح سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ موجود ہے مسجدوں میں۔ مومنوں کے گھر ہوں یا مساجد مبارکہ ان میں گھر والے اور نمازی نہ بھی ہوں مگر روح مصطفیٰ تو ہر وقت موجود ہی ہے۔ ظاہر ہے کہ دونوں جگہ سلام کھڑے ہو کر ہی پڑھا جائے گا وہ اپنی کھوپڑیوں کی مرمت کرائیں جو کہتے ہیں کہ کھڑے ہو کر سلام پڑھنا نہیں آیا اور حدیث شریف کے آخری جملہ کے معنیٰ یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ جو آدمی اپنے گھر میں سلامتی کے ساتھ رہے اور بلاوجہ لوگوں میں نہ گھومے پھرے اور صحبت بد سے خود کو محفوظ رکھے۔ اس صورت میں بہت سی آفات وبلیات سے محفوظ رہ سکے گا۔

(۷۳۴) نماز چاشت ہو یا دوسری نفل نمازیں سبکا گھر میں پڑھنا افضل ہے۔ گھر کے مشاغل یا بچوں کے شوروغُل کی وجہ سے مسجد میں پڑھے تو بھی بہتر ہے۔ چاشت کا وقت سورج بلند ہونے سے زوال یعنی نصف النہار شرعی تک ہے اور بہتر یہ کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے (فتاوٰہ ہندیہ) فرض اور سنن ونوافل کے درمیان فاصلہ نہ کرے بلکہ متصلاً پڑھے کہ فرائض اور سنن ونوافل کے درمیان دنیوی کام نہ کرے اور پنجگانہ فرائض کے درمیان بھی گناہوں کی آلودگیوں سے خود کو اس نیت سے محفوظ رکھے کہ میں ظاہر وباطن کے پاک وصاف ہونے کیساتھ دوبارہ پھر دربار ایزدی میں حاضری دوں تو اسکا یہ عمل علیین میں لکھا جائیگا۔ علیین یہ ایک دفتر ہے جو ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے جہاں حضرات ابرار کے اعمال صالحہ لکھے جاتے ہیں۔ یہ اونچی جگہ پر واقع ہے اسلئے اسکا نام علیین ہے۔

(۷۳۵) مسجدیں جنت کے باغات ہیں کہ مسجد میں عبادت و ریاضت، اوراد و اذکار کرنا جنت میں جانے کا ذریعہ ہیں۔ اگر مسجدوں میں نماز کیلئے نہیں گیا یونہی گیا تب بھی کچھ نہ کچھ ذکر لیا جائے کیونکہ باغ میں جاکر بغیر کچھ کھائے واپس آنا اچھا نہیں لگتا جبکہ باغ کا مالک فیاض وسخی ہو۔ جنت میں جسمانی غذائیں ہوں گی اور نہ سڑنے گلنے والے میوے اور پھل اور نہ ان پر کوئی روک ٹوک ہوگی اسی طرح مساجد میں ذکر اللہ کی روحانی غذائیں ہیں جنکے لئے فنا نہیں۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ مجھے جنت اور مسجد میں جانے کا اختیار دے تو میں جنت کی بجائے مسجد کو اختیار کروں اور مسجد کو جاؤں۔ جو شخص اس وقت مسجد میں جائے کہ جب نفل نماز مکروہ ہوتی ہے تو حدیث شریف میں مذکور کلمات طیبات پڑھ لے انشاء المولی القدیر نماز تحیۃ المسجد کا ثواب پائیگا۔ شب معراج شریف سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ اپنی

(۷۳۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا رَاَیْتُمْ مَنْ یَّبِیعُ اَوْیَبْتَاعُ فِی الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم دیکھو اُس شخص کو جو خرید وفرخت کر رہا ہے مسجد میں تو تم کہو

لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَاِذَا رَاَیْتُمْ مَنْ یَّنْشُدُ فِیْهِ ضَآلَّةً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیْكَ۔ (رواہ الترمذی)

کہ نہ نفع دے اللہ تیری تجارت میں اور جب تم دیکھو اُسکو کہ ڈھونڈ رہا ہے مسجد میں گمی ہوئی چیز تو کہہ دو تم کہ نہ واپس فرمائے اللہ تجھکو تیری گمی ہوئی چیز۔

(۷۴۰) حدیث شریف: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ یُّسْتَقَادَ فِی الْمَسْجِدِ وَاَنْ یُّنْشَدَ فِیْهِ الْاَشْعَارُ

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص لینے سے مسجد میں اور اشعار پڑھنے سے مسجد میں

وَاَنْ تُقَامَ فِیْهِ الْحُدُوْدُ۔ (رواہ ابوداؤد)

اور حدیں قائم کرنے سے مسجد میں۔

(۷۴۱) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰی عَنْ هَاتَیْنِ الشَّجَرَتَیْنِ یَعْنِی الْبَصَلَ وَالثُّوْمَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ان دو پیڑوں سے یعنی پیاز ولہسن سے

وَقَالَ مَنْ اَکَلَهُمَا فَلَا یَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا وَقَالَ اِنْ کُنْتُمْ لَا بُدَّ اٰکِلِیْهِمَا فَاَمِیْتُوْهُمَا طَبْخًا۔ (رواہ ابوداؤد)

اور فرمایا پیارے رسول نے کہ جو کھائے ان دونوں درختوں سے تو ہرگز نہ قریب ہووہ ہماری مسجد سے، اگر ہو تمہیں ان دونوں کا کھانا ضروری تو انکی بدبو مار لیا کرو پکا کر۔

(۷۴۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْاَرْضُ کُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامُ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کُل کی کُل مسجد ہے سوائے قبرستان اور حمام کے۔

(۷۴۳) حدیث شریف: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ یُّصَلّٰی فِیْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِی الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے سے سات جگہوں میں۔ کوڑا ڈالنے کی جگہ اور ذبح کرنے کی جگہ،

وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِیْقِ وَفِی الْحَمَّامِ وَفِیْ مَوَاطِنِ الْاِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَیْتِ اللّٰهِ۔ (رواہ الترمذی)

اور مُردے دفن کرنے کی جگہ، اور بیچ راستے میں، اور حمام میں، اور اونٹوں کے باندھنے کی جگہوں میں، اور بیت اللہ شریف کی چھت پر۔

मस्जिद में और खरीद व फ़रोख़्त से मस्जिद में और लोगों के हल्का बनाने से जुमे के दिन नमाज़ से पहले मस्जिद में।

739 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब तुम देखो उस शख़्स को जो ख़रीद व फरोख़्त कर रहा है मस्जिद में तो तुम कहो कि न नाफ़ा दे अल्लाह तेरी तिजारत में और जब तुम देखो उसको कि ढूंड रहा है मस्जिद में गुमी हुई चीज़ तो कह दो तुम कि न वापस फरमाये अल्लाह तुझको तेरी गुमी हुई चीज़।

740 हदीस शरीफ़:— मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने क़सास (शरई बदला) लेने से मस्जिद में और अशआर पढ़ने से मस्जिद में और हदें क़ायम करने से मस्जिद में।

741 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मना फ़रमाया उन दो पेड़ों से यानि प्याज़ व लहसन से और फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि जो खाये इन दोनों दरख़्तों से तो हरगिज़ न करीब हो वो हमारी मस्जिद से, अगर हो तुम्हें इन दोनों का ख़ाना ज़रुरी तो उनकी बदबू मार लिया करो पका कर।

742 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि ज़मीन कुल की कुल मस्जिद है सिवाये कब्रिस्तान और हम्माम के।

743 हदीस शरीफ़:— मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नमाज़ पढ़ने से सात जगहों में, कुड़ा डालने की जगह, और ज़िबह करने की जगह, और मुर्दे दफ़न करने की जगह, और बीच

امت سے میرا سلام کہنا اور فرمانا کہ جنت کی بہت سی زمین خالی پڑی ہے اس میں گُل بوٹے لگا کر آؤ اور جنت کے گُل بوٹے یہی کلمات طیبات ہیں جو حدیث شریف میں مذکور ہیں۔

(۷۳۶) انسان مسجد میں جس نیت سے جائیگا وہی پائیگا بہ نیت عبادت جائیگا تو اجر وثواب ڈھیر سارا پائے گا اور اگر جوتی چرانے جائے گا تو پھر جوتیاں ہی کھائے گا اور اگر مسجد میں بھیک مانگنے جائے گا تو ہمیشہ بھیک مانگنے کی نحوست ہی دامن گیر ہوگی۔ اگر کوئی مسجد نبوی شریف میں اسلئے جائے کہ مجھے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ مل جائیں تو اسے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ہی ملیں گے۔ مساجد مبارکہ میں اللہ ورسول کی رضا کیلئے جاؤ تو اللہ و رسول کی رضا ملے گی جو بڑی نعمت ہے۔

(۷۳۷) ایک روایت میں یوں بھی آیا ہے کہ جب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ مسجد میں تشریف لاتے تو ویسے ہی فرماتے جیسا کہ اوپر حدیث شریف میں گزرا اور جب باہر تشریف لاتے تو فرماتے ''بسم اللہ والسلام علیٰ رسول اللہ'' بجائے ''صلی علیٰ محمد وسلم'' کے۔ یعنی جب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ مسجد میں جاتے تو درود وسلام پڑھتے اور جب واپس تشریف لاتے تو تسمیہ اور سلام پڑھتے۔ مسجد میں جاتے وقت اور آتے وقت درود وسلام پڑھنا سنت ہے۔ خالی گھر اور خالی مسجد میں جاتے وقت پڑھے السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته کیونکہ ہر مسجد اور ہر مومن کے گھر میں روح مصطفےٰ جلوہ گر ہے (شرح شفاء ملاعلی قاری حنفی، مرقاۃ شریف) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی جلوہ گری ہر جگہ ہے ورنہ غائب کو سلام کیسا؟۔ ہر نمازی التحیات میں پڑھتا ہی ہے السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته یہ درود وسلام سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ خود پڑھتے تھے۔ وہ نادان لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ کھڑے ہوکر درود وسلام پڑھنا آیا ہی نہیں ہے تو وہ مسجدوں کے دروازوں پر لیٹ کر یا بیٹھ کر یہ درود وسلام پڑھتے ہوں گے یا پھر پڑھتے ہی نہ ہوں گے۔ کھڑے ہوکر درود وسلام پڑھنا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنت ہے اور سنی مسلمانوں کا ٹریڈ ہے۔

(۷۳۸) بُرے اشعار عریاں عشقیہ اشعار کا مسجد میں پڑھنا منع ہے۔ مگر وہ اشعار جو حمد الٰہی نعت محبوب الٰہی اور مناقب اولیاء الٰہی اور کفار ومشرکین کی ہجو اور مذمت اور پند ونصائح پر مشتمل ہو انکا مسجد میں پڑھنا ذکر الٰہی ہے جو کار ثواب ہے اور سنت حضرات صحابۂ کرام ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ مسجد نبوی شریف میں سیدنا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے ممبر شریف لگواتے جس پر آپ کھڑے ہوکر نعت خوانی فرماتے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ دعاؤں سے نوازتے اور مسکراتے۔ سیدنا حضرت حسان اور سیدنا حضرت کعب بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مسجد نبوی شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے حضور نعت خوانی فرمایا کرتے تھے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ان نعت خوانوں کی حضرت جبریل علیہ السلام مدد کرتے ہیں جب تک یہ اس حسین وعظیم مشغلے میں لگے رہتے ہیں۔ قبل نماز مسجدوں میں حلقے بنا کر بیٹھنا منع ہے اسکی چند وجوہ ہیں (۱) حلقہ بنا کر بیٹھنا نمازیوں کی ہیئت اجتماع کے خلاف ہے (۲) نماز جمعہ کا اجتماع عظیم ذمہ داری کا کام ہے جب تک اس سے فراغت نہ ہوجائے کسی اور کام میں مشغول ہونے کی گنجائش نہیں نماز سے پہلے حلقہ بنا کر بیٹھنا اس عظیم ذمہ داری سے غفلت کا وہم پیدا کرتا ہے (۳) یہ وقت خاموشی اور توجہ سے خطبہ سننے کا ہے۔ پہلی دو صورتوں میں ممانعت تنزیہی ہے اور تیسری صورت میں ممانعت تحریمی ہے۔ دنیاوی کاروبار مسجدوں میں منع ہے آجکل مسجد حرام شریف میں غلاف کعبہ اور کُتب رکھ کر بیچی جاتی ہیں یہ بھی منع ہے۔ البتہ معتکف بحالت اعتکاف مسجد میں کاروباری تجارتی گفتگو کرسکتا ہے مگر وہاں لین دین نہیں کریگا۔ نمازیوں کو مسجد میں نماز سے پہلے ہی صف بنا کر بیٹھنا چاہئے۔ البتہ نماز کے بعد وعظ شریف ومیلاد شریف کیلئے حلقہ بنا کر بیٹھنا جائز ہے کیونکہ اب نماز کا انتظار نہیں ہے۔

(۷۳۹) گناہ پر گناہگار کو بد دعاء دینا جائز ہے۔ بہتر یہ ہے کہ بد دعاء گناہگار کو اسطرح دے کہ گناہگار سن بھی لے تاکہ تبلیغ بھی ہوجائے اور اظہار نفرت وبیزاری بھی۔ خرید وفروخت سے مراد خرید وفروخت کی باتیں بھی ہیں اور وہاں مال حاضر کرکے بیچنا اور خریدنا بھی ہے۔ گی

(۷۴۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلُّوْا فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بکریوں کے بندھنے کی جگہ نماز پڑھ لو اور نہ نماز پڑھو اونٹوں کے بندھنے کی جگہ۔

(۷۴۵) حدیث شریف: اِنَّ حِبْرًا مِّنَ الْیَهُوْدِ سَاَلَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَیُّ الْبِقَاعِ خَیْرٌ فَسَکَتَ عَنْهُ

ترجمہ: ایک یہودی دھرم گرو نے سوال کیا پیارے نبی ﷺ سے کونسی جگہ بہتر ہے؟ تو خاموشی اختیار فرمائی پیارے نبی نے اسکے بارےمیں

وَقَالَ اَسْکُتُ حَتّٰی یَجِیْءَ جِبْرَئِیْلُ فَسَکَتَ وَجَآءَ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَسَئَلَ

اور فرمایا پیارے نبی نے میں خاموش رہونگا اس وقت تک کہ آجائیں جبرئیل، تو پیارے نبی خاموش رہے اور حاضر ہوئے جبرئیل علیہ السلام، تو سوال فرمایا پیارے نبی نے

فَقَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّآئِلِ وَلٰکِنْ اَسْئَلُ رَبِّیْ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی

تو عرض کیا جبریل نے نہیں ہے سوال کیا جارہا ہے جس سے زیادہ جاننے والا سوال فرمانیوالے سے لیکن میں سوال کرونگا اپنے رب تبارک تعالیٰ سے

ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِیْلُ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ دَنَوْتُ مِنَ اللّٰهِ دُنُوًّا مَا دَنَوْتُ مِنْهُ قَطُّ

پھر حضرت جبریل نے عرض کیا اے پیارے محمد مصطفےٰ! میں نے قربت پائی ہے اللہ تعالیٰ کی، ایسی قربت کہ نہیں قربت پائی اس سے پہلے کبھی

قَالَ وَکَیْفَ کَانَ یَا جِبْرِیْلُ قَالَ کَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِّنْ نُّوْرٍ

فرمایا پیارے نبی نے کیسی ہوئی قربت اے جبرئیل؟ حضرت جبریل نے عرض کیا کہ رہ گئے میرے درمیان اور جلوۂ خدا کے درمیان ستر ہزار پردے نور کے

فَقَالَ شَرُّ الْبِقَاعِ اَسْوَاقُهَا وَخَیْرُ الْبِقَاعِ مَسَاجِدُهَا۔ (رواہ ابن حبان فی صحیحہ)

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جگہوں میں بُری جگہ اس کے بازار ہیں اور جگہوں میں اچھی جگہ اس کی مسجدیں ہیں۔

(۷۴۶) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ مَنْ جَآءَ مَسْجِدِیْ هٰذَا

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے وہ فرماتے ہیں جو آیا میری اس مسجد میں

لَمْ یَاْتِ اِلَّا لِخَیْرٍ یَتَعَلَّمُهٗ اَوْ یُعَلِّمُهٗ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَمَنْ جَآءَ لِغَیْرِ ذٰلِکَ

نہ آیا مگر بھلائی کیلئے کہ سیکھے اس کو یا سکھائے اسکو تو وہ راہِ خدا میں لڑنے والے کے درجہ میں ہے، اور جو آیا اس کے علاوہ کیلئے

रास्ते में और हम्माम में और ऊंटों के बांधने की जगह में और बैतुल्लाह शरीफ़ की छत पर।

744 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बकरियों के बांधने की जगह नमाज़ पढ़ लो और न नमाज़ पढ़ो ऊंटों के बांधने की जगह।

745 हदीस शरीफ़:– एक यहूदी धर्म गुरू ने सुवाल किया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि कौन सी जगह बेहतर है? तो खामोशी इख़्तियार फरमाई प्यारे नबी ने इसके बारे में और फ़रमाया प्यारे नबी ने मैं खामोश रहूंगा उस वक़्त तक कि आजायें जिबरील, तो प्यारे नबी खामोश रहे और हाज़िर हुये जिबरील अलैहिस्सलाम तो सुवाल फ़रमाया प्यारे नबी ने, तो अर्ज़ किया जिबरील ने कि नहीं है ज़्यादा जानने वाला कि सुवाल किया जा रहा है जिससे सवाल फरमाने वाले से लेकिन मैं सवाल करूंगा अपने रब तआला से फिर हज़रते जिबरील ने अर्ज़ किया ऐ प्यारे मुहम्मद मुस्तफा मैंने कुरबत पाई है अल्लाह तआला की ऐसी कुरबत कि नहीं कुरबत पाई उससे पहले कभी, फ़रमाया प्यारे नबी ने कैसी हुई कुरबत ऐ जिबरील? हज़रते जिबरील ने अर्ज़ किया कि रह गये मेरे दरमियान और जलवा ए खुदा के दरमियान सत्तर हज़ार पर्दे नूर के तो अल्लाह तआला ने फ़रमाया कि जगहों में बुरी जगह उसके बाज़ार हैं और जगहों में अच्छी जगह उसकी मस्जिदें हैं।

746 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो

ہوئی چیز کو خاموشی سے تلاشنا درست ہے مگر شور مچانا منع ہے۔

(۷۴۰) جیسے زنا وغیرہ کی سزا کہ بعد ثبوت اس سزا کو مسجد کے باہر جاری کریں۔ مسجد سے باہر اسے قصاص میں قتل کریں تا کہ مسجد خون سے آلودہ نہو۔ قاضی مسجد میں مقدمات کی سماعت کرسکتا ہے مگر سزائیں مسجد کے باہر ہی دیجائیں گی۔

(۷۴۱) وہ چیزیں جو منہ میں بدبو پیدا کریں یا خود اپنے اندر بدبو رکھتی ہوں کہ انکے کھانے پینے سے بدبو آتی ہو تو اسکو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے وارننگ دی کہ مسجد میں آنا تو دور کی بات ہے ہماری مسجدوں کے قریب بھی نہ ہوں اور یہ تمام مساجد کا حکم ہے بلکہ تمام مجالس ومحافل خیر کا بھی یہی حکم ہے۔ اب وہ لوگ سوچیں کہ جو بیڑی سگریٹ حقہ کے لتی ہیں جنکے منہ سے ہر وقت بھک بھک آتی ہے کلیاں کرنے کے بعد بھی منہ کی بدبو نہیں جاتی۔ بیت الخلاء میں بیڑی سگریٹ پینا عام ہے مگر بعض لوگ تو بیت الخلاء میں حقہ پیتے ہیں اور وہیں حقہ گڑگڑاتے رہتے ہیں۔ حقے والے بابا کے بارے میں تو مشہور ہے کہ اسکے منہ سے حقے کی سنک بعد مرنے کے نکالی گئی گویا کہ حقہ پیتے پیتے ہی دنیا سے گیا۔ دنیا سے سڑا ہوا منہ لیکر راہئی ملک عدم ہوا۔ شعر:

روح اسکی نکل گئی لیکن

اسکے منہ سے سنک نہیں نکلی (انتخاب قدیری)

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو حقہ بیڑی سگریٹ کی بیماریوں سے محفوظ فرمائے آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔ اگر بدبودار چیزوں کو کھانا ہی ہے تو پکا کر انکی بدبو کو دور کر دیا جائے کیونکہ ممانعت کی وجہ بدبو ہی ہے۔

(۷۴۲) شریعت محمدیہ میں ہر جگہ نماز پڑھنا جائز ہے قبرستان میں بھی نماز اس حالت میں پڑھنا منع ہے جب قبر نمازی کے سامنے ہو لہٰذا قبرستان کی مسجد میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ حمام میں بے پردگی کا احتمال رہتا ہے اور شیاطین کی جگہ ہے اور حمام میں گندگیاں رہتی ہی ہیں اسلئے وہاں پڑھنا ممنوع ہے اور اگر حمام میں بھی کوئی جگہ پاک وصاف ہے تو اس پاک جگہ نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

(۷۴۳) کوڑے گھر اور مذبح میں تو گندگی کا راج ہوتا ہے۔ گزرگاہوں میں کہ نماز کو یکسوئی نہ ہوگی اور راہگیروں کو راستہ بند ہونے سے تکلیف ہوگی۔ مسجد میں بھی در کے سامنے یا دروازے کے قریب نماز نہ پڑھے کہ اس سے بھی آنے جانے میں تکلیف نہ ہو۔ اونٹوں کے بندھنے کی جگہ خواہ اس وقت وہاں اونٹ بندھے ہوں یا نہ بندھے ہوں چونکہ یہ جگہ بھی گندگیوں کی آماجگاہ ہوتی ہے۔ ایک طرف تو خود اونٹ کا لمبا چوڑا پیشاب اور مزید برآں یہ کہ اونٹ والے عام طور پر اونٹ کی آڑ لیکر اونٹ کے آس پاس ہی پیشاب کر لیتے ہیں گویا کہ کریلا اور نیب چڑھا اور اگر وہاں اونٹ بندھا ہو اور اونٹ موتنے ہی لگے تو پھر موت کی چھینٹوں سے بچنا ایک مسئلہ بن جائے گا چونکہ اونٹ جب پیشاب کرتا ہے تو اسکا پیشاب دور دور تک چھڑکاؤ کرتا ہے۔ اسلئے تو اونٹ کا ذکر خصوصیت کے ساتھ فرمایا گیا ورنہ ہر نجس و ناپاک زمین پر نماز پڑھنا منع ہے اور اونٹوں کے اِدھر اُدھر بھاگنے سے بھی نماز میں حضور قلب نہ ہوگا اور دل میں خوف وخطرات ہوں گے اور نمازی دل تنگ ہوگا کہ کہیں بحالت نماز کسی اونٹ کی زد میں آکر نمازی زخمی نہ ہو جائے۔ کعبہ شریف کی چھت پر بلاضرورت شرعیہ چڑھنا ہی منع ہے کیونکہ اس میں کعبۃ اللہ شریف کی توہین ہے اور اس نماز میں تو ہین کعبۃ اللہ شامل ہوگئی لہٰذا نماز مکروہ اور یہی حکم ہر مسجد شریف کا ہے کہ اگر اس پر دوسری منزل نہ ہو تو بلاضرورت شرعیہ چھت پر چڑھنا منع اور وہاں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اس ممانعت کی وجہ یہ نہیں ہے کہ کعبہ شریف کی چھت کعبہ نہیں وہاں کی فضا آسمان تک کعبہ شریف ہے صرف توہین کعبہ کی وجہ سے وہاں نماز منع ہے۔

(۷۴۴) بکریوں کے پیشاب سے محدود جگہ ہی ناپاک ہوتی ہے کہ اسکا پیشاب بھی دور تک نہیں جاتا نیز خود چرواہے (گنڈرئے) بھی بکریوں کی آڑ میں پیشاب نہیں کرتے پھر بکری کے پیشاب کرنے میں چھینٹوں کے خطرات کم رہتے ہیں اسلئے کہ ایک تو وہ خود ہی نیچی پست قد ہے اور بکری جب پیشاب کرتی ہے تو پیچھے کی طرف کو جھک جاتی ہے جس سے چھینٹوں کا خطرہ زیادہ نہیں رہتا اور اگر بکری کھل بھی جائے تو نمازی کو کچلنے یا زخمی کرنے کا خطرہ نہیں ہوتا لہٰذا بکریوں کے طویلے میں صاف جگہ دیکھ کر مصلّٰے بچھا کر نماز پڑھی

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ اِلٰى مَتَاعِ غَيْرِهٖ۔ (رواہ ابن ماجۃ)

تو وہ اُس شخص کے درجہ میں ہے جو تکتا ہے دوسرے کے مال کو۔

(۷۴۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِيْ مَسَاجِدِهِمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے گا لوگوں پر اک ایسا زمانہ کہ ان کی دنیاوی باتیں انکی اپنی مساجد میں ہوں گی،

فِيْ اَمْرِ دُنْيَاهُمْ فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ فَلَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِمْ حَاجَةٌ۔ (رواہ البیهقی فی شعب الایمان)

تو نہ بیٹھو انکے ساتھ، ایسوں کی اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں۔

(۷۴۸) حدیث شریف: عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنْتُ نَائِماً فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں تھا سویا ہوا مسجد میں تو کنکری ماری مجھ کو کسی نے

فَنَظَرْتُ فَاِذاً هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ اِذْهَبْ فَائْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ فَجِئْتُهٗ بِهِمَا

تو میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، تو حضرت عمر نے فرمایا جاؤ! تو لاؤ ان دونوں کو، تو میں لایا حضرت عمر کی خدمت میں ان دونوں کو

فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتُمَا اَوْ مِنْ اَيْنَ اَنْتُمَا قَالَا مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ

تو حضرت عمر نے فرمایا کہ کون ہو تم دونوں یا کہاں سے آئے ہو تم دونوں؟ تو دونوں نے کہا کہ طائف والے ہیں، حضرت عمر نے فرمایا اگر ہوتے تم مدینے والے

لَاَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ اَصْوَاتَكُمَا فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (رواہ البخاری)

تو سزا دیتا میں تم دونوں کو کہ اونچی کرتے ہو اپنی آوازوں کو پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں۔

(۷۴۹) حدیث شریف: عَنْ مَالِكٍ قَالَ بَنٰى عُمَرُ رَحْبَةً فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ تُسَمَّى الْبُطَيْحَاءَ

ترجمہ: حضرت مالک سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بنایا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک چبوترہ مسجد کے کنارے پر، جسے بطیحہ کہا جاتا تھا

وَقَالَ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَلْغَطَ اَوْ يُنْشِدَ شِعْراً اَوْ يَرْفَعَ صَوْتَهٗ فَلْيَخْرُجْ اِلٰى هٰذِهِ الرَّحْبَةِ۔ (رواہ فی المؤطا)

اور فرمایا حضرت عمر نے جو ارادہ کرے شور وغوغا کرنے کا یا بُرے اشعار پڑھنے کا یا زور زور سے بولنے کا تو نکلے وہ اِس چبوترے کی طرف۔

अलैहे वसल्लम से वो फ़रमाते हैं जो आया मेरी इस मस्जिद में न आया मगर भलाई के लिये कि सीखे इसको या सिखाये इसको तो वो राहे खुदा में लड़ने वाले के दरजे में है और जो आया इसके अलावा के लिये तो वो उस शख्स के दरजे में है जो तक्ता है दूसरे के माल को।

747 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने आयेगा लोगों पर इक ऐसा ज़मान कि उनकी दुनियावी बातें उनकी अपनी मस्जिद में होंगी, तो न बैठो उनके साथ, ऐसों की अल्लाह तआला को कोई परवाह नहीं।

748 हदीस शरीफ़:– हज़रते साइब इब्ने यज़ीद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं था सोया हुआ मस्जिद में तो कंकरी मारी मुझको किसी ने तो मैंने देखा तो वो हज़रते उमर इब्ने खत्ताब थे, तो हज़रते उमर ने फ़रमाया जाओ तो लाओ इन दोनों को! तो मैं लाया हज़रते उमर की ख़िदमत में उन दोनों को तो हज़रते उमर ने फ़रमाया कि कौन हो तुम दोनों या कहाँ से आये हो तुम दोनों? तो दोनों ने कहा कि ताईफ़ वाले हैं, हज़रते उमर ने फ़रमाया अगर होते तुम मदीने वाले तो सज़ा देता मैं तुम दोनों को कि ऊंची करते हो अपनी आवाज़ों को प्यारे रसूल की मस्जिद में।

749 हदीस शरीफ़:– हज़रते मालिक से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बनाया हज़रत उमर ने एक चबूतरा मस्जिद के किनारे पर जिसे 'बतीहा' कहा जाता था और फ़रमाया हज़रते उमर ने जो इरादा करे शोर करने का या बुरे अशआर पढ़ने का या ज़ोर ज़ोर से बोलने का तो निकले वो इस चबूतरे की तरफ़।

جاسکتی ہے مگر اونٹوں کے بندھنے کی جگہ نہیں پڑھی جاسکتی ہے۔

(۷۴۵) یہ مسئلہ تو احادیث کریمہ میں آچکا ہے کہ بدترین جگہ بازار ہیں اور بہترین جگہ مسجدیں ہیں۔ یہ بات تو اجتہاد سے بھی بتائی جاسکتی تھی مگر آج کی یہ خاموشی اپنے اندر کچھ اور ہی راز رکھتی ہے۔ پہلے تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے جبریل امین ہی سے کہلوادیا کہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا جس سے سوال کیا جارہا ہے۔ حضرت جبریل امین نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے علم کے خطبے پڑھے۔ ہمیشہ تو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے جبریل بارگاہ رسول میں آتے تھے آج سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے بھیجے ہوئے جبریل بارگاہ الٰہی میں جاتے ہیں۔ آج معراج والے آقا نے جبریل امین کو بھی اپنی شان محبوبیت کا نظارا کرانا ہے اور انہیں بھی صاحب معراج بنانا ہے۔ حضرت جبریل نے نہ تو اپنی بے علمی کا اظہار کیا ہے بلکہ زیادتی علم کا انکار کیا ہے کہ اس بارے میں میرا علم آپ کے علم پاک سے زیادہ نہیں ہے کہ یہ مسئلہ آپ کو بھی معلوم ہے اور مجھے بھی معلوم ہے لیکن ابھی بتانے کی اجازت نہیں ہے کیوں کہ میں دربار الٰہی میں حاضر ہوکر دریافت کرونگا کہ پیارے کا قاصد بھی پیارا ہوتا ہے۔ معراج شریف میں تو سدرۃ المنتہیٰ سے آگے نہ بڑھ سکے اور اب انہیں سدرۃ المنتہیٰ سے کہیں آگے بلایا جارہا ہے۔ معراج شریف میں محبوب و محبّ کے تخلیہ کا وقت تھا تو خادم کو علیحدہ رہنا ہی چاہئے تھا گویا کہ سارا معاملہ حضرت جبریل امین کی عزت افزائی اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی شان محبوبی کی جلوہ آرائی کیلئے تھا کیونکہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ اور جبریل امین کے درمیان لاکھوں پردے ہوا کرتے تھے لیکن آج ستر ہزار (۷۰۰۰۰) ہی رہ گئے تھے۔ سیّدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ پردے مخلوق کے لحاظ سے ہیں نہ کہ خالق کے لحاظ سے یعنی مخلوق پردے میں ہے نہ کہ خالق جیسا کہ اندھے سے آفتاب چھپا ہوا ہے کہ پردہ اندھے کی آنکھ پر ہے نہ کہ آفتاب پر۔ ہم لوگ ظلماتی حجابوں میں ہیں اور حضرات ملائکہ کرام نورانی حجابوں میں ہیں ایک مرتبہ پیارے نبی نے جبریل امین سے یہی جملہ ارشاد فرمایا تھا کہ ''نہیں ہے سوال کیا جارہا ہے جس سے زیادہ جاننے والا سوال کرنے والے سے'' تو نادان بدعقیدہ لوگوں نے اپنے جذبات خبیثہ کی تسکین کا اسے سامان سمجھا اب ذرا آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھیں کہ وہی جملہ بارگاہ نبوی میں جبریل امین عرض کررہے ہیں گویا کہ یہ جملہ ایک محاورے کے طور پر بولا جاتا ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ بات آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں۔

(۷۴۶) مسجد نبوی شریف میں علم دین سیکھنا اور سکھانا دوسری جگہ سیکھنے سکھانے سے افضل ہے۔ یہاں کی ایک نماز بھی پچاس ہزار نمازوں کی برابر ہے اور جگہ کے مقابلے میں سوائے مکہ مکرمہ کے۔ اسی طرح یہاں دین کا ایک سبق پڑھنا پڑھانا پچاس ہزار اسباق کی برابر ہے یہ بھی فیضان قرب رسول ہے۔ جب ان کے قرب سے چند ساعت بیٹھنے والا اتنی سعادتوں سے مشرف ہے تو جنہیں صدیوں سے قرب رسول حاصل ہے اور صبح قیامت تک یہ قرب حاصل رہیگا اور میدان حشر میں بھی انتہائی قرب کی شان کیساتھ جلوہ افروز ہوں گے کہ انہیں کے کندھوں پر پیارے نبی کے دستہائے مبارکہ ہوں گے انکی عظمتوں، سعادتوں کا کوئی کیا اندازہ لگا سکتا ہے۔ یہ خوش نصیب ہیں سیّدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفۂ بلافصل اور سیّدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم خلیفۂ دوئم رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ اب جو ان مقربین رسول کے خلاف زبان کھولے تو اس کی شقاوت کا بھی اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ شعر:

قربت صدیق اور فاروق ہے اس سے عیاں
قبر میں بھی مل گئی قربت رسول اللہ کی (یا نبی)

اس مذکورہ سعادت عظمیٰ کو حاصل کرنے کیلئے مسجد نبوی شریف میں وعظ شریف کہنے کو حضرات علماء کرام سعادت دارین سمجھتے ہیں۔ مساجد مبارکہ میں مدارس دینیہ جائز ہیں۔ سیّدنا حضرت امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بخاری شریف حرم شریف میں لکھی ہے۔ جو شخص مسجد نبوی شریف میں عبادت وریاضت نہ کرے یا عبادت و ریاضت کی نیت سے نہ جائے بلکہ حسن تعمیر اور نقش و نگار دیکھنے جائے تو وہ بڑا ہی بدنصیب ومحروم ہے۔ ہر حاجی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ جائے کیوں کہ

(۷۵۰) حدیث شریف: رَاَی النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم نُخَامَةً فِی الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِیَ فِیْ وَجْهِهٖ فَقَامَ فَحَكَّهٗ بِيَدِهٖ فَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِی الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِیْ رَبَّهٗ وَاِنَّ رَبَّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ اَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهٖ فَبَصَقَ فِيْهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا. (رواہ البخاری)

ترجمہ: ملاحظہ فرمایا پیارے نبی ﷺ نے تھوک کا اثر دیوار کعبہ پر تو گراں گزرا یہ پیارے نبی پر یہاں تک کہ دیکھی گئی ناگواری آپکے چہرۂ انور پر تو کھڑے ہوئے پیارے نبی تو کھرچ دیا اسکو اپنے دست مبارکہ سے، پھر ارشاد فرمایا بیشک کوئی تم میں کا جب کھڑا ہوتا ہے نماز میں تو بس باتیں کرتا ہے اپنے مالک سے، بیشک اسکے مالک کا جلوہ اسکے درمیان اور قبلہ کے درمیان ہے، تو نہ تھوکے کوئی تم میں کا اپنے قبلے کی طرف اور لیکن تھوکے اپنے بائیں جانب یا اپنے پاؤں کے نیچے، پھر پکڑا اپنی کملی شریف کا کونا پھر تھوکا اس میں پھر رگڑ دیا اس کے بعض کو بعض پر، پھر فرمایا اس طرح کرے!

(۷۵۱) حدیث شریف: عَنْ سَائِبِ بْنِ خَلَّادٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِی الْقِبْلَةِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِقَوْمِهٖ حِيْنَ فَرَغَ لَا يُصَلِّیْ لَكُمْ فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُّصَلِّیَ لَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَاَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّكَ قَدْ اٰذَيْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ. (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت سائب ابن خلاد سے مروی اور وہ ایک شخص ہیں پیارے نبی ﷺ کے اصحاب میں سے، انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص نے امامت کی قوم کی تو تھوک دیا اس نے قبلے کی طرف اور پیارے رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اس کی قوم سے جب وہ فارغ ہوا نماز پڑھانے سے کہ نہ نماز پڑھائے تمکو، پھر ارادہ کیا اسنے اسکے بعد بھی یہ کہ نماز پڑھائے قوم کو تو نمازیوں نے اسکو روک دیا اور خبر دی انکی پیارے نبی ﷺ کی فرمان کی، تو ذکر کیا اس نے یہ واقعہ خدمت رسول اللہ ﷺ میں، تو پیارے رسول نے فرمایا ہاں! مجھے خیال ہے کہ پیارے رسول نے فرمایا کہ بیشک تو نے ستایا اللہ تعالیٰ کو اسکے رسول اعلیٰ کو۔

---

750 हदीस शरीफ़:– पाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने थूक का असर काबे शरीफ़ की दीवार पर तो गराँ गुज़रा यह प्यारे नबी पर यहाँ तक कि देखी गई नागवारी आपके चेहरा ए अनवर पर तो खड़े हुये प्यारे नबी तो खुरच दिया उसको अपने दस्ते मुबारका से फिर इरशाद फ़रमाया कि बेशक कोई तुममें का जब खड़ा होता है नमाज़ में तो बस बातें करता है अपने मालिक से बेशक उसके मालिक का जलवा उसके दरमियान और किब़ले के दरमियान है तो न थूके कोई तुममें का अपने क़िबले की तरफ़ और लेकिन थूके अपनी बायें जानिब या अपने पांव के नीचे फिर पकड़ा अपनी कमली शरीफ़ का कोना फिर थूका उसमें फिर रगड़ दिया उसके बअज़ को बअज़ पर फिर फ़रमाया इस तरह करें।

751 हदीस शरीफ़:– हज़रते साइब इब्ने खल्लाद से मरवी, और वो एक शख्स हैं प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के अस्हाब में से, उन्होंने फ़रमाया कि एक शख़्स ने इमामत की कौम की तो थूक दिया उसने क़िब्ले की तरफ़ और प्यारे रसूल देख रहे थे तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने उसकी कौम से जब वो फ़ारिग़ हुआ नमाज़ पढ़ाने से कि न नमाज़ पढ़ाये वो तुमको, फिर इरादा किया उसने उसके बाद भी यह कि नमाज़ पढ़ाये कौम को तो नमाज़ियों ने उसको रोक दिया और खबर दी उसको प्यारे नबी की फ़रमान की, तो ज़िक्र किया उसने यह वाक्या प्यारे रसूल की ख़िदमत में तो प्यारे रसूल ने फ़रमाया हाँ मुझे ख्याल

اس پر وعدۂ شفاعت ہے۔ پیارے نبی کا فرمان عالی شان ہے۔ (۱) حدیث شریف: جو میرے پردہ فرمانے کے بعد حج کرے پھر میری قبرانور کی زیارت کرے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے میری حیات ظاہری میں زیارت کی (شعب الایمان شریف) (۲) حدیث شریف: سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا جس نے زیارت کی میری قبر شریف کی واجب ہوگئی اس کیلئے میری شفاعت (دارقطنی شریف) (۳) حدیث شریف: مدینے شریف میں میری قبر ہے اور اس میں میرا گھر ہے اور ہر مسلمان پر حق ہے اس کی زیارت کرنے کا (ابوداؤد شریف) (۴) حدیث شریف: جس نے بیت اللہ شریف کا حج کیا اور میری زیارت نہ کی تو یقیناً اس نے ظلم کیا مجھ پر (الکامل شریف) مدینے شریف کے تفصیلی فضائل مبارکہ کیلئے آپ فقیر قدیری کی کتاب ''فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب'' ملاحظہ فرمائیں۔ جو بدنصیب صرف مسجد نبوی شریف دیکھنے جائیں وہ اس شفاعت سے محروم ہیں۔ آجکل وہابیوں نے ایک نئی اصطلاح ایجاد کی ہے ''زیارت مسجد نبوی شریف'' ان ایمان کے محروموں کو یہ بھی پتہ نہیں کہ مسجد عبادت و ریاضت کیلئے ہوتی ہے نہ کہ صرف زیارت کیلئے۔ زیارت تو اللہ والوں کی قبور کی کیجاتی ہے اور اسی کے فضائل آئے ہیں۔ شعر:

وہ شفاعت پائے گا اللہ کے محبوب کی
جو مسلماں دیکھ لے تربت رسول اللہ کی (یانبی)

(۴۷) ایسا نہ ہو کہ مسجدوں میں دنیا کی باتیں کرنے والوں کے ساتھ تم بھی شریک سمجھے جاؤ اگرچہ زبان سے ان کی موافقت نہ بھی کرو۔ تہمت کی جگہ سے بھی بچنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ضرورت و حاجت سے پاک ومنزہ ہے اس کو کسی بندے کی ضرورت و حاجت نہیں اور ہر بندے کو اسی کی ضرورت وحاجت ہے اس لئے احتیاطی ترجمہ کیا ہے تاکہ سنی عوام کو ذہنی الجھن نہ ہو۔ حضرات فقہائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ مسجدوں میں دنیوی جائز باتیں بھی نیکیاں برباد کر دیتی ہیں نہ کہ دینی باتیں۔

(۴۸) سیّدنا حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا تو مسافر تھے یا معتکف تھے۔ سیّدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سائب کو آواز دیکر نہ جگایا کہ قریب ہی میں پیارے نبی آرام فرما ہیں۔ مدینے شریف کے رہنے والے آدابِ دربارِ نبوی اور آدابِ مسجد نبوی سے بخوبی واقف ہیں اور تم لوگ پردیسی ہوا بھی مسائل شرعیہ سے پوری طرح آگاہ نہیں ہو اس لئے تمہیں دامن عفو میں جگہ دیتا ہوں۔ حاکم گناہ صغیرہ پر بھی تعزیراً و تادیباً سزا دے سکتا ہے۔ جہاں علم کی خاطر خواہ روشنی نہ پہونچی ہو یا بالکل ہی نہ پہونچی ہو وہاں بے علمی پر لوگوں کو معذور رکھا جا سکتا ہے ورنہ بے علمی عذر نہیں ہے۔ طائف شریف، حجاز مقدس کا مشہور شہر ہے مکہ معظمہ سے تین منزل پر واقع ہے۔ یہیں سیّدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار پرانوار ہے جو زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔ مسجد نبوی شریف کی حرمت دوسری مساجد مبارکہ سے زیادہ ہے کیوں کہ قریب ہی میں پیارے نبی قبرانور میں آرام فرما ہیں اور حیات النبی کا دربار شریف ہے اسکا ادب لازم ہے۔ شعر:

بارگاہ رشہ کونین کا لازم ہے ادب
بدنصیبی سے نہ ہو جائے بدانجام کہیں (یانبی)

وہ دونوں مسجد نبوی شریف میں زور زور سے دنیوی باتیں کر رہے تھے ورنہ مسجد میں درس وتدریس، ذکر اللہ، نعت شریف، درود وسلام باآواز بلند پڑھ سکتے ہیں جیسے تکبیر تشریق، مکبر کی تکبیریں کہنا، بعد نماز باآواز بلند کلمۂ طیبہ پڑھنا۔ سیّدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مسجد نبوی شریف میں بھی علمی بحث کے دوران آواز کے بلند ہو جانے میں رخصت ہے۔ اچھی طرح یاد رکھیئے کہ حضرت فاروق اعظم کی یہ سختی مسجد نبوی شریف میں زور زور سے دنیوی باتیں کرنے کے بارے میں ہے کوئی بدعقیدہ اسے صلوٰۃ وسلام کے خلاف دلیل وثبوت بنانے کی سعی مردود نہ کرے۔

(۴۹) سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خارج مسجد ایک کھلی جگہ پر بجری بدر پور کا ایک چبوترا تیار فرمایا تھا تاکہ لوگ دنیوی باتیں بجائے مسجد مسجد شریف کے اس چبوترے پر کر لیا کریں۔ مسجد میں دنیوی باتیں لغو اشعار پڑھنا، خواہ مخواہ زور زور سے بولنا آداب مسجد کے خلاف ہے۔ ذکر و درود وسلام پڑھنا صد فیصد درست ہے۔ پیارے نبی اور پیارے نبی کے

(۷۵۲) حدیث شریف: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اُحْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ

ترجمہ: حضرت معاذ ابن جبل سے مروی انہوں نے فرمایا رک گئے ہمارے پاس آنے سے پیارے رسول اللہ ﷺ ایک صبح کو

عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرٰى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيْعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى

نماز فجر سے، یہاں تک کہ قریب تھا کہ ہم دیکھ لیں سورج کی ٹکیہ کو تو تشریف لائے پیارے نبی سُرعت کیساتھ تو تکبیر کہی گئی نماز کیلئے، پھر نماز پڑھائی

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَجَوَّزَ فِىْ صَلٰوتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهٖ فَقَالَ لَنَا عَلٰى مَصَافِكُمْ

پیارے رسول اللہ ﷺ نے اور اختصار فرمایا پیارے نبی نے اپنی نماز میں، پھر جب سلام پھیرا تو پکارا بلند آواز سے پھر فرمایا ہم سے صف بستہ اپنی جگہ رہو

كَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنِّىْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَاحَبَسَنِىْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ اِنِّىْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ

پھر توجہ فرمائی پیارے نبی نے ہماری طرف، پھر فرمایا خبردار! بیشک میں ابھی بتاتا ہوں تم کو کہ کس نے روکا تھا مجھے تم سے صبح، بیشک میں اُٹھا رات میں

فَتَوَضَّاْتُ وَصَلَّيْتُ مَاقُدِّرَ لِىْ فَنَعَسْتُ فِىْ صَلٰوتِىْ حَتّٰى اسْتُثْقِلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبِّىْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

تو میں نے وضو فرمایا اور نماز پڑھی میں نے جتنی مقدر تھی تو اونگھ آئی مجھے اپنی نماز میں یہانتک کہ میری طبیعت بوجھل ہوگئی تو اچانک میں اپنے مالک تبارک وتعالیٰ کیساتھ

فِىْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ يَامُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى

اچھی صورت میں ہوں، تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے محمد! میں نے عرض کیا حاضر ہوں میرے مالک، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کس بارےمیں جھگڑ رہے ہیں مقربین فرشتے؟

قُلْتُ لَااَدْرِىْ قَالَهَا ثَلٰثًا قَالَ فَرَاَيْتُهٗ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَىَّ

میں نے کہا کہ میں اٹکل سے نہیں جانتا، یہ تین بار کہا۔ فرمایا پیارے نبی نے میں نے دیکھا اللہ کو کہ رکھا اللہ نے اپنا دست رحمت، میرے دونوں کندھوں کے درمیان

حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَ اَنَامِلِهٖ بَيْنَ ثَدْيَىَّ فَتَجَلّٰى لِىْ كُلُّ شَىْءٍ وَّعَرَفْتُ فَقَالَ

یہانتک کہ پائی میں نے ٹھنڈک اسکے پوروں کی اپنی چھاتیوں کے درمیان، تو روشن ہوگئی میرے لئے ہر چیز اور میں نے ہر چیز کو پہچان لیا، پھر فرمایا اللہ نے

يَامُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ فِى الْكَفَّارَاتِ

اے محمد! میں نے عرض کیا حاضر ہوں اے میرے مالک، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کس بارےمیں جھگڑ رہے ہیں مقرب فرشتے؟ میں نے کہا کفارات کے بارےمیں

है, कि बेशक तूने सताया अल्लाह तआला को और उसके रसूले को।

752 हदीस शरीफ़:– हज़रते मआज़ इब्ने जब्ल से मरवी उन्होंने फ़रमाया रुक गये हमारे पास आने से प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम एक सुबह को नमाज़े फज्र से यहाँ तक कि क़रीब था कि हम देख लें सूरज की टिकया को, तो तशरीफ लाये प्यारे नबी जल्दी के साथ तो तकबीर कही गई नमाज़ के लिये फिर नमाज़ पढ़ाई प्यारे रसूलुल्लाह ने और मुख्तसर फ़रमाया प्यारे नबी ने अपनी नमाज़ को, फिर जब सलाम फेरा तो पुकारा बुलन्द आवाज़ से फिर फ़रमाया हमसे सफबस्ता अपनी जगह रहो फिर तवज्जो फरमाई प्यारे नबी ने हमारी तरफ़ फिर फ़रमाया खबरदार! बेशक मैं अभी बताता हूँ तुमको कि किसने रोका था मुझे तुमसे सुबह, बेशक मैं उठा रात में तो मैंने वूज़ू फ़रमाया और नमाज़ पढ़ी मैंने जितनी मुक़द्दर थी तो ऊंघ आयी मुझे अपनी नमाज़ में यहाँ तक कि मेरी तबियत बोझल हो गई तो अचानक मैं अपने मालिक तबारक व तआला के साथ अच्छी सूरत में हूँ तो फ़रमाया अल्लाह तआला ने ऐ मोहम्मद! मैंने अर्ज़ किया हाज़िर हूँ मेरे मालिक, अल्लाह तआला ने फ़रमाया किस बारे में झगड़ रहे हैं मुक़र्रब फ़रिशते? मैंने कहा कि मैं अटकल से नहीं जानता, यह तीन बार कहा, फ़रमाया प्यारे नबी ने मैंने देखा अल्लाह तआला को कि रखा अल्लाह तआला ने अपना दस्ते रहमत मेरे दोनों कन्धों के दरमियान यहाँ तक कि पाई मैंने ठन्डक उसके पोरुओं की अपनी

پیارے اصحاب ہر نماز فرض کے بعد باآواز بلند خوب اونچی آواز سے کلمہ شریف پڑھتے تھے (مسلم شریف) بدعقیدہ لوگ بے محل بے موقع قرآن کریم کی آیات کریمہ اور احادیث کریمہ پڑھ کر اپنی بدعقیدگی کو ظاہر کرتے ہیں اور سنی عوام کو جھانسہ دیتے ہیں سنی عوام چوکنا رہیں۔

(۷۵۰) قبلہ کی دیوار نہ کہ محراب مسجد کیونکہ زمانۂ نبوی اور زمانۂ صحابہ میں مساجد مبارکہ میں محرابیں نہ تھیں۔ مسجد میں محراب سیّدنا حضرت عمر ابن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ کی نکالی ہوئی بدعت حسنہ ہے جب کہ آپ ولید ابن عبدالملک کی طرف سے مدینۂ منورہ کے حاکم تھے۔ جہاں اب محراب النبی ہے وہ پیارے نبی کے نماز ادا فرمانے کی جگہ تھی۔ تمام وہابی بتائیں کہ آج ان کے تمام تبلیغی ہوسٹلوں میں محرابیں کیوں بنائی گئی ہیں اور اس بدعت خانے میں تمہارا امام کھڑا ہو گا تو اب کیا حشر ہو گا تم سب کی اٹھک بیٹھک کا۔ ہر بدعت کو گمراہی اور ہر گمراہی کو جہنم میں لے جانے والا بتانے والے کم از کم اپنے بارے میں تو کھلا اعلان کر ہی دیں کہ ہم مسجدوں میں محرابیں بنا کر بدعت کا ارتکاب کر کے جہنم کی ڈاٹ ہو چکے ہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ و بکرم حبیبہ الاعلیٰ علیہ الصلوٰۃ و السلام ہم اہلسنت پر کوئی اعتراض نہیں کیوں کہ ہم تو بدعت حسنہ کے ماننے والے ہیں اور بدعت حسنہ پر اجر و ثواب کا ملنا بھی یقینی جانتے اور مانتے ہیں اور جس حدیث شریف میں یہ مذکور ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔ یہاں بدعت سے مراد عقیدے کی بدعت ہے۔ بدعت کی تحقیقات کیلئے فقیر قدیری کی کتاب ''بدعت کی حقیقت'' ملاحظہ فرمائیں انشاء المولی القدیر وہابیت کا سارا نشہ ہرن ہو جائے گا۔ مسجد میں گندگی ڈالنا پیارے نبی ﷺ کی ناراضگی کا سبب ہے۔ مسجد کو اپنے ہاتھ سے صاف کرنا سنت نبوی ہے۔ حضرات علمائے کرام و اولیائے عظام و شاہان اسلام اپنے ہاتھوں سے مساجد مبارکہ کی صفائی کرتے اور اس پر فخر محسوس فرماتے۔ فقیر قدیری بھی مسجد میں جھاڑو لگانے میں فخر و اطمنان قلبی محسوس کرتا ہے۔ کعبے شریف کی طرف منہ کر کے تھوکنا منع ہے تھوک کو رگڑنے مل دینے کا عمل مسجد کے پکے فرشوں اور قیمتی مصلوں پر بھی کیا جا سکتا ہے اور نماز میں اتنا تھوڑا عمل ضرورتاً جائز ہے حالت نماز میں کملی شریف اوڑھے رہنا پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنت ہے۔

(۷۵۱) ان امام صاحب نے قبلے کی توہین کی نیت کر کے قبلے کی طرف کو نہیں تھوکا تھا بلکہ انہوں اتفاقاً خطاءً کعبے کی طرف تھوک دیا اس سے کعبے شریف کی بے ادبی نکلتی تھی تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے انہیں امامت سے معذول فرما دیا اور ان سے براہِ راست خطاب بھی نہ فرمایا۔ جب کعبے شریف کی اتفاقاً خطاءً توہین کا مرتکب امامت کے لائق نہیں تو جان کعبہ روح قبلہ کی بارگاہ کا گستاخ و بے ادب اور ایسا گستاخ و بے ادب جس کا پروگرام زندگی ہی توہین رسول ہے تو یہ خبیث امامت کے لائق کیسے ہو سکتا ہے جو صبح و شام رات و دن ایک ہی کام کرتا ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ میں کوئی کمی نکال ڈالی جائے کسی بھی فضیلت کا انکار کر دیا جائے۔ ان لوگوں کو بھی درس عبرت حاصل کرنا چاہئے کہ جو بنا تحقیق بے ادب فساق و فجار کو امام بنا لیتے ہیں۔ یہ اتفاقاً خطاءً ہو گئی پھر بھی توبہ فرمالی۔ کوئی صحابی فاسق نہیں ہے۔ جب ایک صحابی کو کہ نیت توہین و تنقیص کچھ بھی نہ تھی بے ادبی کا دور تک وہم بھی نہ تھا مگر بے ادبی ان کے اس فعل سے لازم آئی تو انہیں محروم امامت فرما دیا تو پھر آج کے یہ توہینئے جن کا مشغلہ ہی توہین نبی ہے وہ محروم امامت ہی نہیں بلکہ محروم ایمان اور محروم خلد و جنت ہیں۔ البتہ اگر کوئی فاسق امام بن ہی گیا اور ہم اس کے معزول کرنے پر قادر نہ ہوں تو نماز فاسق کے پیچھے پڑھی جا سکتی ہے مگر کافر کے پیچھے تو کسی بھی صورت میں نماز نہیں پڑھی جا سکتی بلکہ بے ایمان کو امام بنانا ہی حرام اور خود اپنے ایمان کیلئے خطرے کی گھنٹی ہے۔ قوم اور سلطان اسلام ہو یہ حق ہے کہ وہ شرعی خامی پر امام کو امامت سے برطرف کر سکتا ہے اور یہ حق بھی صرف یمان والوں کو ہے نہ کہ منافقوں کو۔ امام صاحب کا کعبے کی طرف تھوکنا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ایذا کا سبب ہے اور ان کی ایذا اللہ تعالیٰ کی ایذا ہے۔ حدیث شریف کے آخری حصے کا یہی مطلب ہے۔ اگر وہ امام صاحب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو ایذا دینے کی نیت سے یہ کام کرتے تو یہ کام کفر و ارتداد ہو جاتا اور انہیں دوبارہ مسلمان کیا جاتا۔ اسی موقع پر کہا جاتا ہے حسنات الابرار سیئات المقربین نیکوکاروں کی نیکیاں مقربین

قَالَ وَمَاهُنَّ قُلْتُ مَشْىُ الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوْسُ فِى الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کفارات کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا پیدل جانا نماز باجماعت کیلئے اور بیٹھنا مسجدوں میں نمازوں کے بعد اور پورا وضو کرنا

حِيْنَ الْكَرِيْهَاتِ قَالَ ثُمَّ فِيْمَ قُلْتُ فِى الدَّرَجَاتِ قَالَ وَمَاهُنَّ قُلْتُ

ناگواریوں کے وقت، اللہ نے فرمایا کہ پھر کس بارے میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا درجات کے بارے میں، اللہ نے فرمایا اور درجات کیا ہیں؟ میں نے کہا

اِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِيْنُ الْكَلَامِ وَالصَّلٰوةُ وَالنَّاسُ نِيَامٌ قَالَ سَلْ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ

کھانا کھلانا اور نرم گفتگو کرنا اور نماز پڑھنا اس حالت میں کہ لوگ سو جائیں، اللہ نے فرمایا سوال فرمایئے! پیارے نبی نے فرمایا میں نے عرض کیا الٰہی بیشک میں

اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَلِىْ وَتَرْحَمْنِىْ

سوال کرتا ہوں تجھ سے نیکیاں کرنے کا اور بُرائیاں چھوڑنے کا اور مسکینوں سے محبت کرنے کا اور یہ کہ بخشدے تو میرے سبب سے اور رحم فرما تو مجھ پر،

وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةً فِىْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِىْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَاَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ

اور جب تو ارادہ فرمائے فتنے کا کسی قوم میں تو اُٹھا لے تو مجھ کو بنا فتنے میں مبتلا کئے اور میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیری محبت کا اور اسکی محبت کا جو محبت کرتا ہے تجھ سے

وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِىْ اِلٰى حُبِّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا۔ (رواہ احمد)

اور اُس عمل کی محبت کا جو قریب کردے مجھ کو تیری محبت سے، پھر فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک یہ خواب سچا ہے تو دعائیں پڑھو پھر سکھاؤ ان دعاؤں کو۔

(۷۵۳) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب داخل ہوتے تھے مسجد میں تو فرماتے، اعوذ باللہ العلی العظیم وبوجھہ الکریم

وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ قَالَ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ قَالَ الشَّيْطَانُ حُفِظَ مِنِّىْ سَائِرَ الْيَوْمِ۔ (رواہ ابوداؤد)

وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم فرمایا پیارے رسول نے، تو جب مومن نے یہ کہا تو شیطان بولا کہ محفوظ ہوگیا مجھ سے تمام دن

(۷۵۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَللّٰهُمَّ لَاتَجْعَلْ قَبْرِىْ وَثَنًا يُّعْبَدُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ! نہ بنا تو میری قبر کو بُت کہ پوجیں،

छातियों के दरमियान तो रौशन हो गई मेरे लिये हर चीज़ और मैंने हर चीज़ को पहचान लिया, फिर फ़रमाया अल्लाह तआला ने ऐ मोहम्मद! मैंने अर्ज़ किया हाज़िर हूँ ऐ मेरे मालिक, अल्लाह तआला ने फ़रमाया किस बात में झगड़ रहे हैं मुकर्रब फरिश्ते? मैंने कहा कफ़्फ़ारात के बारे में, अल्लाह तआला ने फ़रमाया कि कफ़्फ़ारात क्या हैं? मैंने अर्ज़ किया पैदल जाना नमाज़ बजामाअत के लिये और बैठना मसजदों में नमाज़ों के बाद और पूरा वुज़ू करना नगवारियों के वक्त, अल्लाह तआला ने फ़रमाया कि फिर किस बारे में झगड़ रहे हैं, मैंने अर्ज़ किया दरजात के बारे में, अल्लाह तआला ने फ़रमाया दरजात क्या हैं, मैंने कहा खाना खिलाना और नरम गुफ़्तुगू करना और नमाज़ पढ़ना इस हालत में कि लोग सो जायें, अल्लाह तआला ने फ़रमाया सुवाल फ़रमाइये! प्यारे नबी ने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया इलाही बेशक मैं सुवाल करता हूँ तुझसे नेकियां करने का और बुराईयाँ छोड़ने का और मिस्कीनों से महब्बत करने का और यह कि बख़्श दे तू मेरे सबब से और रहम फ़रमा तू मुझपर, और जब तू इरादा फ़रमाये फितने का किसी कौम में तो उठा ले तू मुझको बिना फितने में मुब्तेला किये और मैं सुवाल करता हूँ तूझसे तेरी महब्बत का और उसकी महब्बत का जो महब्बत करता है तुझसे और उस अमल की मुहब्बत का जो करीब करदे मुझको तेरी महब्बत से, फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने बेशक यह ख्वाब सच्चा है दुआयें पढ़ो फिर सिखाओ इन दुआओं को।

بارگاہ الٰہی کے گناہ ہوتے ہیں۔ایمان والوں کا عمل دیکھو کہ انہوں نے کعبے شریف کی بے ادبی سرزد ہوجانے والے کو مصلے پر نہ جانے دیا اور امامت سے الگ رکھا۔سنی مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ کسی بھی بارگاہ رسالت کے گستاخ کو امامت کے مصلے پر نہ پہونچنے دیں اور ہرگز ہرگز اس گستاخ کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔وہ لوگ بھی اپنی کھوپڑیوں کی مرمت کرائیں جو کہتے ہیں کہ نماز تو سب کے پیچھے ہو جاتی ہے۔ان امام صاحب نے جو صحابی بھی تھے اور بارادہ کعبے کی توہین بھی نہ کی تھی اور کفر کے مرتکب بھی نہ ہوئے تھے مگر بے ادبی تو کی تھی تو انھیں امام نہ بنایا۔ہماری غیرت ایمانی کیسے اجازت دیگی کہ ہم بارگاہ نبوی کے بے ادبوں گستاخوں کو امام بنا کر اپنے ایمان کا خون کریں۔

(۷۵۲) اسی حدیث شریف کے مضمون سے ملتا جلتا ایک مضمون حدیث شریف نمبر (۴۳۶) میں گزرا ہے وہ واقعہ معراج شریف کا ہے اور یہ واقعہ خواب کا ہے ان دونوں احادیث کریمہ میں جو مضمون یکساں ہے وہ تو وہیں ملاحظہ فرمالیں اور جو مضمون وہاں کے علاوہ ہے اس کی تفصیلات و تشریحات یہاں ملاحظہ فرمائیں۔حضرات صحابۂ کرام سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ ﷺ کو جگاتے نہ تھے اور نہ ہی بنا آپکے نماز ادا فرماتے تھے کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ ﷺ کے ساتھ قضا ہو جانا نماز کا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ ﷺ کے بنا ادا نماز سے افضل ہے۔حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جانتے تھے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ ﷺ کا سونا سونا ہے۔اپنی طرف سے نہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کیوں کہ آپ کا سونا بھی وحیٔ ربانی اور نماز کے وقت بیدار نہ ہونے میں انگنت حکمتیں ہیں۔آپ کو سونا دنیا بھر کی بیداریوں سے افضل و اعلیٰ ہے۔جب نماز کا وقت جارہا ہو تو بھاگ کر نماز کے لئے آنا جائز ہے مگر رکوع پانے کیلئے بھاگنا منع ہے۔اگر فجر کا وقت تنگ ہو تو قرأت مختصر کرنا سنت ہے۔حضرات صحابۂ کرام کا یہ خیال مبارک صد فیصد درست تھا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ ﷺ کو نماز سے غفلت نہیں روکتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ روکتی ہے اور آپ لیٹ ہو جاتے ہیں۔دستور وہ ہے جو قرآن کریم سے ظاہر ہے کہ کبھی اللہ تعالیٰ نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ ﷺ کو نام لے کر نہ پکارا اور

حکم بھی فرمایا کہ ہمارے پیارے نبی علیہ ﷺ کو عامیانہ انداز میں نام لیکر نہ پکارا جائے۔ارشاد رب قدیر ہے "نہ بناؤ تم پکارنے کو رسول کے آپس میں پکارنے کی طرح بعض کا تمہارے بعض کو (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۸۶۰) اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔حضور انور سید عالم علیہ ﷺ کی طلب و پکار کو ایک دوسرے کی طلب و پکار کی طرح نہ سمجھو کہ قبول کر دیا نہ کر وان کی طلب پر فوراً حاضر ہو جاؤ اگر چہ نماز ہی کیوں نہ پڑھ رہے ہو۔کیونکہ جسکو حضور انور علیہ ﷺ طلب فرمائیں پکاریں اسپر قبول کرنا اور عمل کرنا واجب ہو جاتا ہے اور ادب و احترام کے ساتھ بارگاہ عالیجاہ میں حاضر ہونا لازم ہوتا ہے۔اور قریب حاضر ہونے کے لئے بھی اجازت طلب کرے اور اجازت ہی سے واپس ہو۔ایک معنیٰ حضرات مفسرین کرام نے یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ حضور انور علیہ ﷺ کو اگر ندا کرے تو آداب و تکریم تو قیر و تعظیم کے ساتھ آپ کے معظم القاب سے نرم آواز سے متواضعانہ منکسرانہ لہجے میں۔حضور انور علیہ ﷺ کو نام لیکر عام لوگوں کی طرح یا محمد کہکر خطاب نہ کیا جاے بلکہ یا رسول اللہ یا نبی اللہ یا حبیب اللہ جیسے تعظیمی القاب سے پکارنا چاہیے اور حضور انور علیہ ﷺ کو بھیا، ابا، چچا بشر وغیرہ کہکر نہ پکارو۔شعر:

آپکا ذکر جس میں نہ ہو یا نبی ایسا قرآن کا کوئی پارا نہیں
پھر بھی یہ عظمتیں ہیں حضور آپکی نام لیکر خدا نے پکارا نہیں (یارسول)

شان نزول۔منافقین پر جمعہ کے دن مسجد میں ٹھہر کر حضور انور علیہ ﷺ کا خطبۂ جمعہ سننا گراں ہوتا تھا تو وہ چپکے چپکے آہستہ آہستہ حضرات صحابہ کرام کی آڑ لیکر سرکتے سرکتے مسجد سے نکل جاتے تھے۔اسپر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔کہ ان نمائشی مسلمانوں کے لئے دنیا میں تکلیف یا قتل یا زلزلے یا ہولناک حوادث یا ظالم بادشاہ کا تسلط یا دل کا سخت ہوکر معرفت الٰہی سے محروم رہنا ہے یا پھر آخرت کا عذاب تو ان کیلئے تیار ہے جو انکی چولیں ہلا کر رکھ دیگا۔حضور انور علیہ ﷺ کی مخالفت سے دنیا کے عذاب بھی آجاتے ہیں اور آخرت کا عذاب تو کمپلسری ہے (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۸۶۱ ان ۶۳)

مگر یہ موقع راز و نیاز کا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اظہار کرم کیلئے نام لیکر پکارا۔درایت، انکل سے جاننے کو کہتے ہیں کہ سیدنا اعلیٰ

پیارے نبی ﷺ جو کچھ جانتے ہیں یقین سے جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہاتھ اور پوروں سے پاک ہے یہاں وہی مفہوم سمجھ لیں جیسے بولا جاتا ہے کہ فلاں کام میں حکومت کا ہاتھ ہے جبکہ حکومت کا نہ ہاتھ ہوتا ہے اور نہ پاؤں۔ حکم وایماء مراد ہوتا ہے۔ عالم غیب وشہادت کا ہر ذرہ مجھ پر فقط روشن ہی نہ ہوا بلکہ میں نے سب کو الگ الگ پہچان لیا۔ جاننے اور پہچاننے میں بڑا فرق ہے۔ ایک بڑے مجمع پر نظر ڈال کر یہ جان لینا کہ یہاں ایک لاکھ افراد ہیں یہ علم ہے جاننا ہے۔ اور ہر فرد کے حالات و معاملات کا عرفان حاصل کر لینا یہ معرفت و پہچان ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا علم کلی سارے عالم کو گھیرے ہوئے ہے۔ سیدنا اعلیٰ پیارے نبی ﷺ کا یہ علم کسبی نہیں بلکہ وہبی ولدنی ہے۔ سیدنا اعلیٰ پیارے نبی ﷺ کا علم قرآن کریم پر ہی موقوف نہیں ہے کہ آپ نزول قرآن کریم سے بھی پہلے عالم وعاف اور عالم کامل تھے۔ تجلی اور بیان میں بھی فرق ہے تجلی میں دکھانا ہے اور قرآن کریم میں بتانا ہے۔ اس حدیث شریف میں تجلی کا لفظ ہے اور قرآن کریم میں تبیاناً لکل شئی ہے ترجمہ: جو روشن بیان ہے ہر چیز کا (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۶۵۰) مسجد کو پیدل جانا بہتر ہے۔ یوں تو وضو ہمیشہ ہی پورے اہتمام کیساتھ کرنا چاہئے مگر موسم سرما میں خاص کر جب کہ پانی ٹھنڈا ہو کہ اس صورت میں کامل وضو پورے اہتمام کیساتھ کرنا اور بھی ثواب ہے۔ درجات کی بلندی کیلئے خوب کھانا کھلانا اس سے تمام نیاز و فاتحہ اور لنگروں کا ثبوت یقینی ہو گیا۔ ایمان والوں سے نرم کلامی اور بے ایمانوں سے سخت کلامی ثواب اور علامت ایمان ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے "محمد رسول ہیں اللہ کے اور جو ساتھ ہیں انکے سخت ہیں بے ایمانوں پر نرم دل ہیں آپس میں" (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۲۷۴) شعر:

ہیں مسلمان بھائی بھائی رحم آپس میں کریں
حکم ہم کو ہے اشداء علی الکفار کا (یانبی)

ارشاد رب قدیر ہے "اے غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے جہاد فرمایئے آپ بے ایمانوں سے اور منافقین سے اور سختی فرمایئے ان پر (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۶۶) بدعقیدہ لوگ، خوش عقیدہ حضرات کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ "شدت پسند ہیں" اور اس شدت کو عیب ونقص کے انداز سے پیش کرتے ہیں جبکہ یہ شدت پسندی علامت ایمان اور مومنوں کا ٹریڈ ہے۔ ڈاکٹر اقبال اشرفی مرحوم نے اس کو خوب کہا ہے۔ شعر:

ہو محفل یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہیں مومن

ایمان والے اللہ تعالیٰ سے بھی محبت کرتے ہیں اور جو شخصیات اللہ تعالیٰ سے محبت کرتی ہیں ایمان والے ان سے بھی محبت کرتے ہیں اور جو اعمال حسنہ اللہ تعالیٰ کی محبت سے قریب کر دیں ایمان والے ان اعمال حسنہ سے بھی محبت کرتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا چاہے وہ اللہ تعالیٰ کے محبوبوں سے محبت کرے۔ حضرات صحابۂ کرام کے بارے میں سیدنا اعلیٰ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا حدیث شریف (۱) جس نے حضرات صحابۂ کرام سے محبت کی تو میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی (ترمذی شریف) حدیث شریف نمبر (۲) سیدنا امیر المومنین حضرت فاروق اعظم سے مروی ہے کہ سیدنا امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے سردار ہیں ہم میں سب سے بہتر ہیں ہم میں سب سے زیادہ محبوب ہیں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے (ترمذی شریف) حدیث شریف (۳) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا اگر ہوتا میرے بعد نبی تو عمر ابن خطاب ہوتے (ترمذی شریف) حدیث شریف (۴) فرمایا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ہر نبی کا کوئی دوست ہوتا ہے میرا دوست جنت میں عثمان ہے (ترمذی شریف) حدیث شریف (۵) بیعت رضوان کے وقت سیدنا اعلیٰ پیارے نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ کو حضرت عثمان غنی کا ہاتھ فرمایا (بخاری شریف) حدیث شریف (۶) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا جس کا میں دوست ہوں اس کے حضرت علی دوست ہیں (ترمذی شریف) سیدنا اعلیٰ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا اللہ و رسول معاویہ سے محبت فرماتے ہیں (تطہیر الجنان شریف) حدیث شریف (۷) بیشک فرمایا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے حضرت امیر معاویہ بن سفیان کیلئے کہ یا اللہ تعالیٰ بنا دے تو معاویہ بن سفیان کو ہدایت فرمانیوالا اور ہدایت یافتہ اور ہدایت انکے ذریعہ (بخاری شریف)

تمام حضرات صحابۂ کرام اللہ تعالیٰ اور سیدنا اعلیٰ پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں مقام محبوبیت رکھتے ہیں کسی بھی صحابی کی توہین کرنا اپنے ایمان کی ارتھی سجانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے محبوبوں سے محبت کی دعا مانگنی چاہئے دعاؤں کا سیکھنا سکھانا پڑھنا پڑھانا حکم نبوی کی تعمیل ہے۔

(۷۵۳) اللہ تعالیٰ کی شفاعت عالیہ کو وسیلہ بنانا جائز ہے۔ ہر شخص شیخ نجدی شیطان لعین سے پناہ مانگے کہ شیخ نجدی کی شیطنت سے خود کو محفوظ نہ سمجھے۔ سیّدنا حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام خود بھی معصوم اور خطۂ معصوم میں مقیم تھے پھر بھی شیخ نجدی نے کام دکھا دیا اور وہاں بھی اس کا داؤ چل گیا تو عوام کس گنتی وشمار میں ہیں نہ تو خود معصوم اور نہ ہمارے مکانات شیخ نجدی کی دسترس سے محفوظ۔ شیخ نجدی شیطان لعین ہر نیک وبدعمل سے باخبر ہے اسی لئے ہر نیکی سے روکتا ہے ہر گناہ کراتا ہے (تفسیر کبیر شریف) بلکہ شیخ نجدی ہر ایک کے ارادے سے بھی باخبر ہے اس لئے ہر ایک کو بہکاتا ہے۔ شیطان دعاؤں کو بھی جانتا ہے اور ان کے اثرات کو بھی۔ تو جب اس فسادی کے علم کا یہ حال ہے تو رحمۃ للعلمین نذیر للعلمین ﷺ کے علم پاک کی شان کیا ہوگی۔ سیدنا اعلیٰ پیارے نبی ﷺ، شیخ نجدی کے تمام اقوال واحوال وافعال سے باخبر ہیں۔ یہ سچائی بھی اٹل ہے کہ مومنین جہاں سیدنا اعلیٰ پیارے نبی ﷺ پر مسجد میں داخل ہوتے وقت درود وسلام پڑھیں وہیں بدعقیدہ لوگوں کے چودھری کو بھی نہ چھوڑیں اس کے بھی مردود ہونے کا اعلان کریں تاکہ صلح کلیت کی چتا کو بھی اگنی دکھادی جائے۔

(۷۵۴) یوں تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ہر دعاء مقبول ہے مگر اس دعاء کی قبولیت تو ماتھے کی آنکھوں سے سالانہ دیکھنے میں آتی ہے کہ مشرق سے غرب تک جنوب سے شمال تک کے لاکھوں مسلمان حج مبارک سے پہلے یا بعد میں مدینۂ منورہ حاضری دیتے ہیں۔ قبر نبی کی تعظیم تو کرتے ہیں مگر اسکو سجدہ کوئی نہیں کرتا اسے خدا کوئی نہیں جانتا مانتا اور نہ اس کی طرف منہ کر کے کوئی نماز پڑھتا ہے۔ یہود ونصاریٰ نے سیّدنا عزیز وسیّدنا حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے چند معجزات دیکھ کر یا سنکر انھیں خدا یا خدا کا بیٹا کہہ دیا اور انکی پوجا کرنے لگے مگر سیدنا اعلیٰ پیارے نبی ﷺ کی دعاء کا یہ اثر کہ مسلمان اپنے پیارے نبی کے انگنت معجزے سننے اور دیکھنے کے بعد بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو نہ خدا کہتے ہیں اور نہ خدا کا بیٹا اور نہ انہیں قابل عبادت سمجھتے ہیں اور نہ انہیں رکوع وسجود کے نذرانے پیش کرتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ رسول اور محبوب بندہ جانتے اور مانتے ہیں۔ بعض لوگوں پر خبط سوار ہے کہ وہ اس حدیث شریف سے غلط مطلب اخذ کر کے عوام کو گمراہ کرتے ہیں کہ قبروں کی تعظیم کرنا وہاں ہر سال جانا وہاں بھیڑ کرنا وہاں کی زیارت کرنا وہاں چراغاں کرنا سب کفر وشرک اور اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے اور یہ قبر پرستی ہے۔ مگر ان عقل وعلم فہم وفراست سے محروم ایمان ویقین کے دیوالیوں کو یہ بھی تو سوچنا چاہئے کہ یہ تمام کام چودہ سو برس سے مدینۂ منورہ میں پیارے نبی کی قبر انور پر ہو رہے ہیں۔ ہر سال شمع نبوت کے پروانے پروانہ وار وہاں پہونچتے ہیں، ہاتھ باندھ کر سر جھکا کر پیکر ادب بن کر درود وسلام کا نذرانہ پیش کرتے ہیں اور رات کو دربار رسالت میں ایمان افروز روشنی ہوتی ہے۔ دنیا بھر کے تمام حضرات علماء کرام واولیائے عظام یہ تمام کام کرتے چلے آرہے ہیں۔ جسے اسلام کی تیسری دلیل ''اجماع امت'' کی تائید بھی حاصل ہے۔ حضرات فقہائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے روضۂ انور پر اس طرح ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جیسے نماز میں ہاتھ باندھکر کھڑا ہوا جاتا ہے۔ اگر یہ تمام کام شرک وبت پرستی کے ہم معنیٰ ہوتے تو یہ کام صدیوں سے سیدنا اعلیٰ پیارے نبی ﷺ کے روضۂ انور پر نہ ہوتے اور امت محمدیہ کا اس پر اجماع نہ ہوتا۔ اگر ان نادانوں میں ذرا بھی بدھی ہوتی تو سمجھ سکتے تھے کہ سیدنا اعلیٰ پیارے نبی ﷺ کی دعا مستجاب ہے آپکی دعاء قبول ہو چکی ہے اب کبھی آپکی قبر شریف کی پوجا پرستش نہ ہوگی ورنہ لازم آئے گا کہ آپکی دعاء رد فرما دی گئی جو انتہائی گمراہی کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ تو آپکے وسیلے سے کی جانے والی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے چہ جائے کہ خود آپکی دعاء کی قبولیت۔ عرس مبارک، قبور کو چومنا، قبور کے پاس چراغاں کرنا، ان تمام مسائل کو ان کے ابواب میں تفصیلات کیساتھ ملاحظہ فرمائیے۔ اگر کسی مسجد میں کوئی قبر ہو تو نمازی اور قبر کے درمیان

اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ عَلٰی قَوْمٍ اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِھِمْ مَسَاجِدَ۔ (رواہ مالک)

سخت غضب ہوا اُن لوگوں پر کہ بنالیا جنہوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو سجدہ گاہیں۔

(۷۵۵) حدیث شریف: کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَسْتَحِبُّ الصَّلٰوۃَ فِیْ حِیْطَانٍ یَعْنِی الْبَسَاتِیْنَ۔ (رواہ احمد)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مستحب جانتے تھے نماز پڑھنا چہار دیواریوں میں یا ایسے باغات میں جنکے چوروں طرف دیواریں ہوں۔

(۷۵۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِیْ بَیْتِہٖ بِصَلٰوۃٍ وَّصَلٰوتُہٗ فِیْ مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کی نماز اپنے گھر میں ایک نماز ہے اور آدمی کی نماز قبیلوں کی مسجد میں

بِخَمْسٍ وَّعِشْرِیْنَ صَلٰوۃً وَّصَلٰوتُہٗ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ یُجَمَّعُ فِیْہِ بِخَمْسِ مِائَۃِ صَلٰوۃٍ وَّصَلٰوتُہٗ فِی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی

پچیس نمازیں ہیں اور آدمی کی نماز اُس مسجد میں کہ جمعہ پڑھا جاتا ہے جس میں پانچسو نمازیں ہیں، آدمی کی نماز مسجد اقصیٰ میں

بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ صَلٰوۃٍ وَّصَلٰوتُہٗ فِیْ مَسْجِدِیْ بِخَمْسِیْنَ اَلْفِ صَلٰوۃٍ وَّصَلٰوتُہٗ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَۃِ اَلْفِ صَلٰوۃٍ۔ (رواہ ابن ملجۃ)

پچاس ہزار نمازیں ہیں اور آدمی کی نماز میری مسجد میں پچاس ہزار نمازیں ہیں اور آدمی کی نماز مسجد حرام میں ایک لاکھ نمازیں ہیں۔

(۷۵۷) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ مَسْجِدٍ وُّضِعَ فِی الْاَرْضِ

ترجمہ: حضرت ابوذر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کونسی مسجد بنائی گئی زمین پر پہلے؟

اَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی قُلْتُ کَمْ بَیْنَھُمَا

فرمایا پیارے رسول نے مسجد حرام، میں نے کہا پھر کونسی؟ فرمایا پیارے رسول نے مسجد اقصیٰ، میں نے عرض کیا کتنا فاصلہ ہے ان دونوں کے درمیان؟

قَالَ اَرْبَعُوْنَ عَامًا ثُمَّ الْاَرْضُ لَکَ مَسْجِدٌ فَحَیْثُ مَا اَدْرَکَتْکَ الصَّلٰوۃُ فَصَلِّ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

فرمایا پیارے رسول نے چالیس سال کا، اب ساری زمین تمہارے لئے مسجد ہے تو جہاں پالے تم کو نماز تو نماز پڑھ لو!

﴿ باب الستر فی الصلوٰۃ ترجمہ: نماز میں جسم کے ڈھانپنے کا باب ﴾

(۷۵۸) حدیث شریف: عَنْ عُمَرِ بْنِ اَبِیْ سَلْمَۃَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

ترجمہ: حضرت عمر ابن ابوسلمہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا فرمارہے ہیں ایک کپڑے میں

---

753 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब दाख़िल होते थे मस्जिद में तो फ़रमाते "आउज़ो बिल्लाहिल अलिय्यल अज़ीम वबे वजहिल करीम वसुल्तानिहलक़दीम मिनश्शैतार्निजीम" फ़रमाया प्यारे रसूल ने जब मोमिन ने यह कहा तो शैतान बोला कि महफ़ूज़ हो गया मुझसे तमाम दिन।

754 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने, या अल्लाह न बना तू मेरी क़ब्र को बुत कि पूजें, सख़्त अज़ाब हो उन लोगों पर कि बन लिया जिन्होंने अपने अंबियाऐ किराम की क़ब्रों को सजदागाहें।

755 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मुस्तहब जानते थे नमाज़ पढ़ना चहारदीवारियों में या ऐसे बागों में जिनके चारों तरफ़ दीवारें हों।

756 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि आदमी की नमाज़ अपने घर में एक नमाज़ है, और आदमी की नमाज़ कबीलों की मस्जिद में पच्चीस नमाज़ें हैं और आदमी की नमाज़ उस मस्जिद में कि जुमा पढ़ा जाता है जिसमें पांच सौ नमाज़ें हैं, और आदमी की नमाज़ मस्जिदे अक्सा में पांच हज़ार नमाज़ें हैं और आदमी की नमाज़ मेरी मस्जिद में पचास हज़ार नमाज़े हैं और आदमी की नमाज़ मस्जिदे हराम में एक लाख नमाज़ें हैं।

757 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू ज़र से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! कौनसी

پوری آڑ چاہئے۔ مسجد نبوی شریف میں روضۂ انور کے چاروں طرف نماز ہوتی ہے مگر روضۂ انور کی چہار دیواری کی آڑ ہے۔

(۷۵۵) فرائض نمازیں تو مسجد میں افضل ہیں اور سنن ونوافل اپنے مکانوں یا باغوں میں پڑھنا پسند فرماتے تھے اور نوافل وسنن کا مسجد کے علاوہ جگہ پر پڑھنا مستحب ہے۔

(۷۵۶) یہ ثوابوں کا فرق ہے رہی مقبولیت اور قرب الٰہی تو قبولیت وقربت کے اعتبار سے مسجد نبوی شریف کی ایک نماز بیت اللہ شریف کی پچاس ہزار نمازوں کی برابر ہے اسلئے حضرات صحابۂ کرام نے مکے شریف سکونت ترک فرمائی اور مدینے شریف میں سکونت اختیار فرمائی اوران کا حال کچھ ایسا تھا۔شعر:

پھر جانہ سکوں یارب میں شہر محمد سے

پہنا دے مدینے میں زنجیر مدینے کی (یا نبی)

سیدنا اعلیٰ پیارے نبی ﷺ کے قریب عبادتوں کا ثواب بھی بڑھ جاتا ہے اسی لئے مسجد نبوی شریف میں صف کا بایاں حصہ دائیں حصے سے افضل ہے کیونکہ وہ روضہ پاک سے اقرب ہے یہ شان تو بعد وصال شریف سے قیامت تک کی نمازوں کی ہے مگر سیدنا اعلیٰ پیارے نبی ﷺ کی اقتداء میں پڑھی جانے والی نمازوں کا ثواب اور قبولیت تو ہمارے اندازے سے باہر کی بات ہے۔

(۷۵۷) سیّدنا حضرت آدم صفی اللہ علیہ السلام نے بحکم الٰہی حضرت جبریل امین کے عرض کرنے پر زمین پر آتے ہی مسجد حرام شریف (بیت اللہ شریف) بنائی۔ پھر چالیس سال کے بعد حضرت آدم علیہ السلام نے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) کی بنیاد رکھی۔بعض روایات مبارکہ میں ہے کہ سیّدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے جدید تعمیر کعبہ کے چالیس سال بعد سیّدنا حضرت یعقوب علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر جدید فرمائی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے علم پاک کو ہر عنوان پر کتنی زبردست گیرائی وگہرائی حاصل ہے اس کا اندازہ اس حدیث شریف سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ اپنی تاریخ دانی کا ظہار فرما کر اپنے اتاہ علم کا اعلان فرمادیا۔شعر:

جو انہیں خدانہ دے گا تو پھر اور کس کو دے گا

وہ ہے کیا جہاں میں حق نے جو انہیں دیا نہیں ہے (یا نبی)

(۷۵۸) جسم کا وہ حصہ جس کا ڈھانپنا نماز میں فرض ہے وہ ستر کہلاتا ہے۔مرد کیلئے ناف سے گھٹنے تک ستر ہے اور عورت کیلئے سر سے پاؤں تک سوائے چہرے کے ہاتھوں کے کلائیوں تک اور قدموں کے ٹخنوں تک۔اگر ستر والے کسی عضو کا چہارم حصہ نماز میں تین تسبیح کے بقدر کھلا رہے تو نماز مطلقا نہ ہوگی۔اس باب میں لباس مستحب اور لباس مکروہ کا بھی بیان ہے۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے بیان جواز کیلئے ایک کپڑے میں بھی نماز ادا فرمائی ہے اس طرح کہ ایک کپڑا سر سے پاؤں تک اوڑھے ہوئے تھے اور کپڑے کا داہنا کونا بائیں کندھے پر اور بایاں کونا داہنے کندھے پر ڈالے ہوئے تھے۔ایک کپڑے میں نماز بلا کراہت جائز ہے جبکہ کندھے وغیرہ کھلے نہ ہوں اگرچہ مستحب یہ ہے کہ تین کپڑوں میں نماز پڑھی جائے (۱) ٹوپی یا عمامہ (۲) قمیص (۳) تہبند (لنگی) یا پاجامہ۔

(۷۵۹) ایک کپڑے میں نماز اسطرح پڑھنا کہ پیٹ، پیٹھ، کندھے کھلے ہوں تو یہ طریقہ ممنوع ہے۔بعض لوگ صرف تہبند یا پاجامہ سے نماز پڑھ لیتے ہیں یہ مکروہ ہے اور سیّدنا حضرت امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کے نزدیک تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی جسکا لوٹانا واجب ہے۔

(۷۶۰) داہنا کنارا کپڑے کا بائیں کندھے پر اور بایاں کنارا کپڑے کا داہنے کندھے پر اور اگر کنارے چھوٹے رہیں تو نماز نہ ہوگی کیوں کہ ستر کھلا رہے گا اور اگر کپڑے کے کناروں کو ہاتھ سے پکڑے رہا تو نماز مکروہ ہوگی کہ اس صورت میں ہاتھ نہ باندھ سکے گا۔

(۷۶۱) یہ اونی کالی چادر شریف تھی جس کو عشاق کالی کملی کہتے ہیں اس کالی کملی شریف کو اوڑھ کر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نماز ادا فرمارہے تھے یہ کالی کملی شریف سیّدنا حضرت ابوجہمہ صحابیٔ رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت میں نذرانے وہدیے کے طور پر پیش کی تھی۔سیدنا اعلیٰ پیارے نبی ﷺ نے دوسری غیر منقش چادر اس لئے طلب فرمائی کہ حضرت ابوجہمہ کا دل نہ ٹوٹ جائے کہ پیارے نبی نے میرا تحفۂ محبت وعقیدت قبول نہ فرمایا۔محراب مسجد کا سادہ ہونا بہتر ہے تاکہ نمازیوں کا دھیان بیل بوٹوں اور نقش ونگار کا شکار نہ ہوجائے۔اسی طرح نقش ونگار بیل بوٹے والے مصلے، جائے نماز اور چٹائیوں سے بچنا اچھا ہے تاکہ حضور قلب میں فرق نہ آئے

مُشْتَمِلاً بِهٖ فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعاً طَرَفَیْهِ عَلٰی عَاتِقَیْهِ۔ (رواه البخاری والمسلم)

لپٹے ہوئے، حضرت ام سلمہ کے گھر میں، رکھے ہوئے اسکے دونوں کناروں کو اپنے کندھوں پر۔

(۷۵۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُكُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی عَاتِقَیْهِ مِنْهُ شَیْءٌ۔ (رواه البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہ نماز پڑھے کوئی تم میں کا ایک کپڑے میں کہ نہ ہو اسکے کندھوں پر اس کپڑے میں سے کچھ بھی۔

(۷۶۰) حدیث شریف: عَنْ اَبُوْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں جس نے نماز پڑھی ایک کپڑے میں

فَلْیُخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْهِ۔ (رواه البخاری)

تو چاہیئے کہ مخالفت رکھے اُس کپڑے کے دونوں کناروں کے درمیان۔

(۷۶۱) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ خَمِیْصَةٍ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نماز ادا فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے ایک منقش چادر میں

لَهَا اَعْلَامٌ فَنَظَرَ اِلٰی اَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِذْهَبُوْا بِخَمِیْصَتِیْ هٰذِهٖ اِلٰی اَبِیْ جَهْمٍ

کہ اسمیں دھاریاں بیل بوٹے تھے، تو دیکھا پیارے نبی نے اسکے نقش ونگار کی طرف ایک نظر، پھر جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ لیجاؤ میری اس چادر کو ابو جہم کے پاس

وَائْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَةِ اَبِیْ جَهْمٍ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِیْ اٰنِفاً عَنْ صَلٰوتِیْ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّلْبُخَارِیِّ قَالَ

اور لاؤ تم میرے پاس انبجانیہ چادر ابو جہم سے، اسلئے کہ اُس چادر نے باز رکھا مجھ کو ابھی میری نماز سے۔ بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ فرمایا پیارے رسول نے

كُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰی عَلَمِهَا وَاَنَا فِی الصَّلٰوةِ فَاَخَافُ اَنْ یَّفْتِنَنِیْ۔ (رواه البخاری والمسلم)

میں دیکھ رہا تھا اسکے نقش ونگار کی طرف اور میں حالتِ نماز میں تھا تو میں خوف کرنے لگا کہ یہ فتنے میں نہ ڈالدے مجھے۔

(۷۶۲) حدیث شریف: كَانَ قِرَامٌ لِّعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهٖ جَانِبَ بَیْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ ﷺ

ترجمہ: تھا ایک پردہ حضرت عائشہ کا کہ ڈھانک لیتی تھیں اسکے ذریعہ اپنے گھر کا ایک گوشہ، تو فرمایا ان سے پیارے نبی ﷺ نے

मस्जिद बनाई गयी ज़मीन पर पहले? फ़रमाया प्यारे रसूल ने मस्जिद हराम, मैंने कहा फिर कौनसी? फ़रमाया प्यारे नबी ने मस्जिदे अक़्सा, मैंने अर्ज़ किया कितना फ़ासला है इन दोनों के दरमियान? फ़रमाया प्यारे रसूल ने चालीस साल का। अब सारी ज़मीन तुम्हारे लिये मस्जिद है तो जहाँ पाले तुमको नमाज़ तो नमाज़ पढ़ लो।

(34) नमाज़ में जिस्म ढांपने का बाब

758 हदीस शरीफ़:– हज़रते उमर इब्ने अबू सलमा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि नमाज़ अदा फरमा रहे हैं एक कपड़े में लिपटे हुये हज़रत अबू सलमा के घर में, रखे हुये उसके दोनों किनारों को अपने कन्धों पर।

759 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न नमाज़ पढ़े कोई तुमनें का एक कपड़े में कि न हो उसके कन्धों पर उस कपड़े में से कुछ भी।

760 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंनें सुन प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फरमाते हैं जिसने नमाज़ पढ़ी एक कपड़े में तो चाहिये कि मुखालेफ़त रखे उस कपड़े के दोनों किनरों के दरमियान।

761 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा सिद्दिका से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नमाज़ अदा फरमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने एक कढ़ी हुई चादर में कि उसमें धारियां बेलबूटे थे तो देखा प्यारे

پیارے نبی ﷺ کی ہر ادا میں تعلیم و تبلیغ ہے۔ کبھی تو کپڑوں کے نقش و نگار سے خشوع و خضوع کم ہونے کا اندیشہ اور میدان جہاد میں تلواروں کی یلغار و جھنکار میں بھی خشوع و خضوع میں کوئی فرق نہ آنا کبھی بشریت کا ظہور ہے تو کبھی نورانیت کا صدور۔ اس میں یہ بھی تعلیم ہے کہ بندۂ مومن کو دنیا کے نقش و نگار کی طرف مائل نہ ہونا چاہئے اور ایسے امور سے بچنا چاہئے جو دین سے غفلت پیدا کردیں۔

(۷۶۲) یا تو یہ غیر جاندار کی تصویریں ہوں گی یا جاندار کی تصویریں ہونگی تب بھی احتراماً یا شوقیہ نہ تھیں کہ حکم کراہت لگے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حضرت ام المومنین کا یہ عمل ممانعت سے پہلے کا ہو۔ دیواروں پر غلاف ڈالنا برائے تزئین جائز ہے مگر بہتر نہیں ہے۔ یا پھر الماری یا طاق پر بطور حفاظت اشیاء ڈالا گیا ہو یا جیسے آجکل بھی ڈالا جاتا ہے کہ کواڑ کی جگہ ٹاٹ یا کپڑے کا پردہ ڈال دیتے ہیں۔

(۷۶۳) یہ اچکن بطور تحفہ دومۃ الجندل کے بادشاہ اُکیدر یا اسکندریا کے بادشاہ نے خدمت نبوی میں پیش کی تھی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے تالیف قلب کیلئے اسے زیب تن فرمالیا تھا اور اس میں نماز بھی ادا فرمائی۔ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب ریشم پہننے کی ممانعت نہیں تھی ورنہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے بعد ممانعت کبھی ریشم زیب تن نہ فرمایا۔ مرد کو کپڑے کا خالص ریشم پہننا منع ہے دریائی یا سن کا مصنوعی ریشم جائز ہے۔ اگر چہ ابھی ریشم پہننا حرام نہیں ہوا ہے مباح و روا ہے مگر واہ رے پیارے رسول کی فطرت سلیمہ کی شان کہ آپ کی طبیعت پاک پر پہلے ہی سے بار اور باعث نفرت ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ ریشم کے حرام ہونے کا مقدمہ وشان نزول بھی یہی ہو۔

(۷۶۴) شکاری آدمی کو شکار میں شکار کے تعاقب میں بھاگ دوڑ کرنی پڑتی ہے اور تہبند اس حالت میں رکاوٹ ڈالتا ہے تو میں بنا لنگی کے صرف ایک قمیص میں نماز پڑھ لیا کروں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اجازت سے نوازا۔ لمبی قمیص میں بنا تہبند و پائجامہ کے نماز پڑھنا درست ہے۔ قمیص بٹن لگے رکھنا سنت مستحبہ ہے اور اگر گریبان میں سے ستر نظر آئے تو بٹن لگائے رکھنا واجب ہے تاکہ بے پردگی نہ ہو کیونکہ نماز میں خود اپنے آپ سے بھی اپنا ستر چھپانا فرض ہے۔

(۷۶۵) عادتاً تکبر و فیشن کے طریقے پر لنگی یا پائجامہ ٹخنوں سے نیچے پہننا مکروہ تحریمی ہے اور عذاب نار کا سبب ہے اور اگر تکبر و فیشن کی بنا پر نہ ہو بلکہ کسی عذر و مجبوری سے ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفۂ بلافصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شکم مبارک پر تہبند رکتا نہ تھا ڈھلک جاتا تھا جس سے ٹخنوں سے نیچا ہوجاتا تھا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے سوال کیا تو آپ نے فرمایا تم فیشن والے متکبرین میں سے نہیں ہو۔ تہبند کو ٹخنے سے نیچے لٹکانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اس موقع پر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا وضو کیلئے حکم فرمانا اسلئے تھا کہ اسکو یہ واقعہ یاد رہے اور آئندہ نیچا تہبند پہننے سے بچے کیونکہ تھوڑی سی بھی سزا ملنے سے آدمی کو بات یاد رہتی ہے اور ظاہری طہارت کے ذریعہ باطنی طہارت نصیب ہو اور ہاتھ پاؤں وغیرہما کے دھلنے سے دل غرور کی باطنی ناپاکی سے پاک ہوجائے۔ حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا ہے کہ پاک کپڑوں میں رہنا پاک بستر پر سونا باوضو رہنا دل کی صفائی کا ذریعہ ہے۔

(۷۶۶) بالغہ عورت کا سر ستر ہے جسکا نماز میں ڈھانکنا فرض ہے دوپٹے سے یا چادر سے یا بڑے رومال سے۔ ایسا باریک دوپٹہ جس سے بالوں کی سیاہی نظر آئے اس دوپٹے سے نماز نہ ہوگی یہ حکم آزاد عورت کا ہے۔ لونڈی کا سر ستر نہیں ہے اسکا ستر وہی ہے جو مرد کا ہے۔

(۷۶۷) عورت کے پاؤں کی پشت ستر نہیں ہے اور نہ اسکا چھپانا نماز میں فرض ہے۔ حدیث شریف میں قدم کا ذکر اسلئے فرمایا گیا کہ قدم پر گرنے والا کپڑا اوپری پنڈلی کو پوری طرح ڈھانپ لیگا۔

(۷۶۸) ''سدل'' کپڑا ڈالنا اسکی صورت یہ ہے کہ کپڑا سر یا کاندھے پر ڈالنا اور اسکے دونوں کنارے یونہی لٹکتے رہنے دینا اچکن یا کوٹ میں بغیر بٹن لگائے یونہی چھوڑ دینا اچکن وغیرہ پہننا اور ہاتھ آستینوں میں نہ ڈالنا بلکہ آستینوں کو یونہی لٹکتے رہنے دینا۔ جیسے اکثر وہابی سر سے رومال باندھ لیتے ہیں اور انکی ۲ ڈمیں اِدھر اُدھر لٹکی رہتی ہیں یہ بھی سدل ہے سدل میں بھی غرور و تکبر پایا جاتا ہے۔ سدل نماز میں مکروہ ہے اگر نیچے کوئی کپڑا نہ ہو تو مکروہ تحریمی اور اگر نیچے کوئی کپڑا ہو تو

اَمِیْطِیْ عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَاِنَّهٗ لَایَزَالُ تَصَاوِیْرُهٗ تَعْرِضُ لِیْ فِیْ صَلٰوتِیْ۔ (رواہ البخاری)

ہٹالو تم ہم سے اپنا یہ پردہ! کہ ہمیشہ اسکی تصویریں سامنے آتی ہیں میرے، میری نماز میں۔

(۷۶۳) حدیث شریف: اُهْدِیَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَرُّوْجُ حَرِیْرٍ فَلَبِسَهٗ ثُمَّ صَلّٰی فِیْهِ

ترجمہ: تحفہ پیش کیا گیا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ریشمی اچکن کا تو پیارے رسول اللہ نے اُسے زیب تن فرمایا پھر اُس سے نماز ادا فرمائی،

ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهٗ نَزْعًا شَدِیْدًا كَالْكَارِهِ لَهٗ ثُمَّ قَالَ لَایَنْبَغِیْ هٰذَا لِلْمُتَّقِیْنَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

پھر جب فارغ ہوئے تو اُتار دیا اُسے سختی کیساتھ، اُسکو ناپسند کرنیوالے کی طرح، پھر فرمایا کہ مناسب نہیں ہے یہ پرہیزگاروں کیلئے۔

(۷۶۴) حدیث شریف: عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ رَجُلٌ اَصِیْدُ اَفَاُصَلِّیْ

ترجمہ: حضرت سلمہ ابن اکوع سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں ایک شکاری آدمی ہوں تو کیا میں نماز پڑھ لیا کروں

فِی الْقَمِیْصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَزُرَّهٗ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ۔ (رواہ ابوداؤد)

ایک قمیص میں؟ فرمایا پیارے رسول نے ہاں! مگر اس کے بٹن لگالیا کرو اگرچہ کانٹے ہی کا ہو۔

(۷۶۵) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ بَیْنَهُمَا رَجُلٌ یُصَلِّیْ مُسْبِلٌ اِزَارَهٗ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا اس دوران کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا تہبند لٹکائے ہوئے اپنا، فرمایا اُس سے پیارے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اِذْهَبْ وَتَوَضَّاْ ثُمَّ جَآءَ فَقَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَكَ اَمَرْتَهٗ اَنْ یَّتَوَضَّاَ قَالَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے جاؤ اور وضو کرو! پھر گیا وہ شخص تو عرض کیا ایک شخص نے یارسول اللہ! کیا حال ہے آپکا کہ حکم فرمایا آپ نے اُس شخص کو کہ وضو کرے، فرمایا پیارے رسول نے

اِنَّهٗ كَانَ یُصَلِّیْ وَهُوَ مُسْبِلٌ اِزَارَهٗ وَاِنَّ اللّٰهَ لَایَقْبَلُ صَلٰوةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ اِزَارَهٗ۔ (رواہ ابوداؤد)

کہ وہ نماز پڑھ رہا تھا اپنے تہبند لٹکائے ہوئے اور بیشک اللہ تعالیٰ نہیں قبول فرماتا ایسے شخص کی نماز کو جو لٹکانے والا ہے اپنے تہبند کو۔

(۷۶۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاتُقْبَلُ صَلٰوةُ حَآئِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں قبول ہوتی نماز بالغہ کی مگر دوپٹے سے۔

नबी ने उसके नक्शों निगार की तरफ़ एक नज़र फिर जब आप फ़ारिग़ हुये तो फ़रमाया कि ले जाओ मेरी इस चादर को अबू जहम के पास और लाओ तुम मेरे पास अन्बजानिया चादर अबू जहम से इसलिये कि इस चादर ने बाज़ रखा मुझको अभी मेरी नमाज़ से, बुख़ारी शरीफ़ की रिवायत में है कि फ़रमाया प्यारे रसूल ने मैं देख रखा था इसके नक्शो निगार की तरफ़ और मैं हालते नमाज़ में था तो मैं ख़ौफ़ करने लगा कि यह फितने में न डाल दे मुझे।

762 हदीस शरीफ़:– था एक परदा हज़रते आयशा का कि ढांक लेती थीं उसके ज़रिये अपने घर का एक हिस्सा तो फ़रमाया उनसे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि हटा लो तुम हमसे अपना यह परदा कि हमेशा इसकी तस्वीरें सामने आती हैं मेरे, मेरी नमाज़ में।

763 हदीस शरीफ़:– तोहफ़ा पेश किया गया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के लिये रेशमी अचकन का तो प्यारे रसूल ने उसे पहना, फिर उससे नमाज़ अदा फरमाई फिर जब फ़ारिग़ हुये तो उतार दिया उसे सख़्ती के साथ उसको नपसंद करने वालों की तरह फिर फ़रमाया कि मुनसिब नहीं है यह परहेज़गारों के लिये।

764 हदीस शरीफ़:– हज़रते सलमा इब्ने अकू से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! मैं एक शिकारी आदमी हूँ तो क्या मैं नमाज़ पढ़ लिया करूँ एक कमीज़ में? फ़रमाया प्यारे रसूल ने हाँ मगर उसके बटन लगा लिया करो अग़रचे कांटे का ही हो।

مکروہ تنزیہی ہے کہ دل کپڑا سنبھالنے میں لگا رہتا ہے اور نماز میں یکسوئی اور حضور قلب نہیں ہوتا۔نماز میں کپڑے یا ہاتھ سے منہ ڈھانکنا منع ہے کیونکہ دستار کے ایک کنارے سے منہ ڈھانکنا یہود کا طریقہ ہے۔منہ ڈھانکنا یہ عورتوں کا طریقہ ہے۔منہ ڈھانکنے سے قرأت قرآن کریم میں رکاوٹ پڑتی ہے۔اگر کسی کے منہ سے بدبو آتی ہے منجن ومسواک نہ کرنے والا یا بیڑی سگریٹ حقہ خوب پینے والا یا بد ہضمی کے شکار کے منہ سے بدبودار ڈکاریں آتی ہوں تو انکو کپڑے سے یا ہاتھ سے منہ کا ڈھانپ لینا درست ہے بلکہ مستحب و مستحسن ہے۔

(۷۶۹) موزوں میں نماز ادا کرنا سنت ہے اور جوتے اگر پاک ہوں اور اتنے نرم ہوں کہ سجدہ کرنے میں کوئی حرج واقع نہ ہو کہ پاؤں کی انگلیاں بخوبی مڑ کر قبلہ رو ہوسکیں تو جوتے پہنکر بھی نماز جائز ہے۔حضرات صحابۂ کرام اپنے جوتوں کی طہارت وصفائی کا بھرپور اہتمام فرماتے تھے۔مگر ہمارے ملکوں میں پہنے جانے والی جوتیاں اس قابل نہیں کہ انکے ساتھ نماز پڑھی جاسکے۔اگر انہیں جوتوں کے ساتھ نماز کی اجازت دیدی جائے تو مصلے اور مسجدوں کو گندگیوں سے بھر ڈالیں گے اسلئے جوتے اتار کر مسجدوں میں آنا چاہئے اور بنا جوتوں ہی کے نماز پڑھنا چاہئے۔بے دینوں کی مخالفت کیلئے جائز کاموں کو ضرور کرنا چاہئے جیسے اس زمانے میں میلاد شریف' اعراس مبارکہ' محافل سماع' تعزیہ شریف' نذر ونیاز' بعد نماز فجر مسجدوں میں بآواز بلند صلوٰۃ وسلام۔سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا'' چونکہ اب یہود ہمارے علاقے میں نہیں رہے لہٰذا اب جوتے پہنکر نماز پڑھنے کی یوں بھی ضرورت نہیں رہی (مرقاۃ شریف) کسی بھی متبرک مقام پر جوتے اتارنا قرآن کریم سے ثابت ہیں۔ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) تو آپ اتار دیں دونوں جوتے اپنے بے شک آپ پاکیزہ میدان میں ہیں طویٰ کے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۷۴۲)۔سیدنا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام سے وادیٔ طویٰ میں جوتے اتروائے گئے۔ باادب مرید اپنے شیخ کے دربار میں جوتے نہیں پہنتے۔سیدنا حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ زمین مدینۂ منورہ پر کبھی گھوڑے پر سوار نہ ہوئے اور نہ کسی اور سواری پر۔

(۷۷۰) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی نعلین شریفین میں تھوک یا رینٹ وغیرہا کوئی چیز لگی تھی نہ کہ نجاست وپلیدی۔ورنہ نماز کا لوٹانا واجب ہوتا کیونکہ اگر گندے کپڑے یا گندے جوتے میں نماز شروع کردی جائے اور پھر پتہ لگے تو نماز دوبارہ پڑھی جائے گی۔ چونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی شان اعلیٰ و بالا ہے انکی شان کے یہ بھی خلاف ہے کہ انکی نعلین میں کوئی ناپسندیدہ چیز لگی ہو اور وہ اس حالت میں نماز ادا فرمائیں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا لباس شریف پاک بھی ہو اور ستھرا بھی ہو۔کوئی نادان' بدعقیدہ یہ حساب نہ لگائے کہ جسے اپنے جوتوں کی خبر نہ ہو وہ عالم غیب کیسے ہوسکتا ہے اسے سارے جہان کی خبر کیسے ہوسکتی ہے۔بلکہ یہ مقام یہ حساب لگانے کا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی ہر ادا کی نگرانی فرماتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اسلئے کہ آپ نگاہ رحمت میں ہیں ہماری (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۱۳۰۸) ان نادانوں کو یہ بھی نظر میں رکھنا چاہئے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی تو یہ شان ہے کہ زمین پر رونق افروز رہتے ہوئے زمین کے اندر کا عذاب ملاحظہ فرمالیتے ہیں اور کمال علم یہ ہے کہ عذاب قبر کی وجہ بھی جان لیتے ہیں۔انہیں اپنے نعلین شریفین کی خبر بھی ضرور ہوگی۔مگر راز کی باتوں کو وہی سمجھتے ہیں کہ جنکے سینے راز سمجھنے کے لائق ہوں'' بندر کیا جانے ادرک کا سواد''۔عداوت رسول اور بغض نبی کی وجہ سے انہیں تو بس ایک ہی بات دکھائی دیتی ہے کہ حضور کو علم غیب نہیں'' بلی کو خواب میں چھچھڑے ہی نظر آتے ہیں''۔ اللہ تعالیٰ ان بدعقیدہ نادانوں بے ایمانوں کو خوش عقیدگی' علم ودانائی اور ایمان وعشق کی دولت سے نوازے آمین۔بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وآلہ واصحابہ واحبابہ اجمعین حضرات صحابۂ کرام عین حالت نماز میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ادائیں دیکھتے بھی تھے اور پھر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی نقل بھی فرماتے تھے۔خیال رسول سے نماز مومن میں کمال پیدا ہوتا ہے اور خیال رسول سے بد عقیدہ بے ایمان کی اٹھک بیٹھک میں خلل واقع ہوتا ہے۔شعر:

وہ سجدہ ریزیاں بیکار ہیں بحکم خدا
کہ جن میں سرور کونین کا خیال نہیں (یانبی)

(۷٦۷) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَتُصَلِّی الْمَرْاَةُ فِیْ دِرْعٍ

ترجمہ: ام المومنین حضرت ام سلمہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک انہوں نے سوال کیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کیا نماز پڑھے گی عورت کرتے میں

وَّخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا اِزَارٌ قَالَ اِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا يُّغَطِّيْ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا۔ (رواہ ابوداؤد)

اور دوپٹے میں اور نہیں ہے اس پر تہبند؟ فرمایا پیارے رسول نے جب ہو کرتا اتنا لمبا کہ ڈھانک لے اسکے دونوں پاؤوں کی پشت کو۔

(۷٦۸) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِى الصَّلٰوةِ وَاَنْ يُّغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کپڑا لٹکانے سے نماز میں اور یہ کہ ڈھکے آدمی اپنے منھ کو۔

(۷٦۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَالِفُوا الْيَهُوْدَ فَاِنَّهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ فِىْ نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے مخالفت کرو یہود کی کہ وہ نماز نہیں پڑھتے اپنے جوتوں میں اور نہ اپنے موزوں میں۔

(۷۷۰) حدیث شریف: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّىْ بِاَصْحَابِهٖ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری سے مروی انہوں نے فرمایا اس درمیان کہ پیارے رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے اپنے صحابۂ کرام کو

اِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَّسَارِهٖ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ الْقَوْمُ اَلْقَوْا

اچانک اُتار دئے پیارے رسول نے اپنے نعلین شریفین اور رکھدیا نعلین شریفین کو اپنی بائیں جانب، پھر جب دیکھا اسکو صحابۂ کرام نے تو اُتار دئے

نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلٰوتَهٗ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى اِلْقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ

انہوں نے اپنے نعلین، پھر جب پوری فرمالی پیارے رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز تو فرمایا پیارے رسول نے کہ کس چیز نے اُبھارا تم کو اپنے اپنے جوتے اُتار ڈالنے پر؟

قَالُوْا رَاَيْنَاكَ اَلْقَيْتَ نَعْلَيْكَ فَاَلْقَيْنَا نِعَالَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صحابہ نے عرض کیا کہ کیا ہم نے نہیں دیکھا آپکو کہ اُتارے آپنے اپنے نعلین شریفین! تو اُتار دئے ہم نے اپنے اپنے نعلین، فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

اِنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَانِىْ فَاَخْبَرَنِىْ اَنَّ فِيْهِمَا قَذَرًا اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ

کہ بیشک آئے جبریل میری پاس اور خبر دی مجھ کو کہ بیشک میری نعلین شریفین میں ناپسندیدہ چیز لگی ہے، جب آئے کوئی تم میں کا مسجد میں تو چاہئے کہ دیکھ لے

---

765 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया इस दौरान कि एक शख़्स नमाज़ पढ़ रहा था तहबंद लटकाये हुये अपना, फ़रमाया उससे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जाओ और वुज़ू करो! फिर गया वो शख़्स तो अर्ज़ किया एक शख़्स ने या रसूलुल्लाह क्या हाल है आपका कि हुक्म फ़रमाया आपने उस शख़्स को कि वुज़ू करे? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि वो नमाज़ पढ़ रहा था अपना तहबंद लटकाये हुये और बेशक अल्लाह तआला नही कबूल फरमाता ऐसे शख़्स की नमाज़ को जो लटकाने वाला है अपने तहबंद को।

766 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं कबूल होती नमाज़ बालेगा की मगर दुपट्टे से।

767 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते उम्मे सलमा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बेशक उन्होंने सुवाल किया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि क्या नमाज़ पढ़ेगी औरत कुर्ते में और दुपट्टे में और नहीं है उस पर तहबंद? फ़रमाया प्यारे रसूल ने जब हो कुर्ता इतन लम्बा कि ढांक ले उसके दोनों पाववों की पुश्त को।

768 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मना फ़रमाया कपड़ा लटकाने से नमाज़ में और यह कि ढके आदमी अपने मुंह को।

769 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मुखालेफ़त करो यहूद की कि वो नमाज़ नहीं पढ़ते अपने जूतों में और न अपने मोज़ों में।

فَاِنْ رَأىٰ فِیْ نَعْلَیْهِ قَذَراً فَلْیَمْسَحْهُ وَلْیُصَلِّ فِیْهِمَا. (رواہ ابوداؤد)

پس اگر دیکھے کہ اس کے جوتوں میں کوئی ناپسندیدہ چیز لگی ہے تو چاہئے کہ پونچھ دے اسکو اور نماز پڑھ لے، ان دونوں جوتوں کو پہنے پہنے۔

(۷۷۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَا یَضَعُ علیه عَنْ یَمِیْنِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑھے کوئی تم میں کا تو نہ رکھے اپنے جوتوں کو اپنے داہنی جانب

وَلَا عَنْ یَسَارِهٖ فَتَکُوْنَ عَنْ یَمِیْنِ غَیْرِهٖ اِلَّا اَنْ لَّا یَکُوْنَ عَلیٰ یَسَارِهٖ اَحَدٌ وَلْیَضَعْهُمَا

اور نہ بائیں جانب کہ ہوجائیں گے داہنی طرف اسکے غیر کے، مگر یہ کہ نہو اسکے بائیں طرف کوئی اور، چاہیئے کہ رکھے نعلین کو اپنے

بَیْنَ رِجْلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ اَوْ لِیُصَلِّ فِیْهِمَا. (رواہ ابوداؤد)

دونوں پاؤں کے درمیان، اور ایک روایت میں ہے کہ نماز پڑھے نعلین میں۔

(۷۷۲) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَاَیْتُهٗ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں حاضر ہوا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تو دیکھا میں نے پیارے نبی کو

یُصَلِّیْ عَلیٰ حَصِیْرٍ یَسْجُدُ عَلَیْهِ قَالَ وَرَاَیْتُهٗ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّتَوَشِّحاً بِهٖ. (رواہ مسلم)

کہ نماز ادا فرمارہے ہیں چٹائی پر، سجدہ ریز ہیں چٹائی پر، فرمایا ابوسعید نے کہ دیکھا میں نے پیارے نبی کو کہ نماز ادا فرمارہے ہیں ایک کپڑے میں کہ لپٹے ہوئے ہیں اُسی میں

(۷۷۳) حدیث شریف: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُصَلِّیْ حَافِیاً وَّمُتَنَعِّلًا. (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت عمرو ابن شعیب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز ادا فرماتے پابرہنہ بھی اور نعلین شریفین پہنکر بھی۔

(۷۷۴) حدیث شریف: صَلّٰی جَابِرٌ فِیْ اِزَارٍ قَدْ عَقَدَهٗ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِیَابُهٗ مَوْضُوْعَةٌ

ترجمہ: نماز پڑھی حضرت جابر نے ایک تہبند میں کہ باندھ لیا اسکو اپنی گدی کی جانب، حالانکہ انکے کپڑے رکھے ہوئے تھے

عَلَی الْمِشْجَبِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ تُصَلِّیْ فِیْ اِزَارٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ اِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِیَرَانِیْ

کھونٹی پر، تو اُن سے کسی کہنے والے نے کہا کہ آپ نماز پڑھتے تھے ایک تہبند میں؟ تو فرمایا حضرت جابر نے بس میں نے کیا یہ اس لئے تاکہ دیکھیں

---

770 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू सईद खुज़री से मरवी उन्होंने फ़रमाया इस दरमियान कि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नमाज़ पढ़ा रहे थे अपने सहाबा ए किराम को, अचानक उतार दिये प्यारे रसूल ने अपने नालैन शरीफ़ैन और रख दिया नालैन शरीफ़ैन को अपनी बायीं जानिब फिर जब देखा उसको सहाबा ए किराम ने तो उतार दिये उन्होंने अपने नालैन, फिर जब पूरी फरमा ली प्यारे रसूल ने अपनी नमाज़ तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि किस चीज़ ने उभारा तुमको अपने अपने जूते उतारने पर? सहाबा ए किराम ने अर्ज़ किया क्या हमने नहीं देखा आपको कि उतारे आपने अपने नालैन शरीफ़ैन तो उतार दिये हमने अपने अपने नालैन, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि बेशक आये जिबरील मेरी बारगाह में और खबर दी मुझको कि बेशक मेरी नालैन शरीफ़ैन में ना पसन्दीदा चीज़ लगी है, जब तुममें का कोई आये मस्जिद में तो चाहिये कि देख ले, अगर देखे कि उसके जूतों में कोई नापसन्दीदा चीज़ लगी है तो चाहिये कि पोछ दे उसको और नमाज़ पढ़ ले उन दोनों जूतों को पहने पहने।

771 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब नमाज़ पढ़े कोई तुममें को तो न रखे अपने जूतों को अपने दायीं जानिब और न बायीं जानिब कि हो जायेंगे दाहिनी तरफ़ उसके ग़ैर के मगर यह कि न हों उसके बायीं तरफ़ कोई और चाहिये कि रखे नलैन को अपने दोनों पाववों के दरमियान और एक रिवायत में है कि नमाज़ पढ़े नालैन में।

اَحْمَقُ مِثْلُكَ وَاَيُّنَا كَانَ لَهٗ ثَوْبَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (رواہ البخاری)

تمہارے جیسے ضرورت سے زیادہ عقلمند لوگ، اور کون تھا ہم میں سے تھے اسکے پاس دو کپڑے پیارے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں۔

(۷۷۵) حدیث شریف: عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اَلصَّلٰوةُ فِى الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّةٌ كُنَّا

ترجمہ: حضرت اُبی ابن کعب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نماز ایک کپڑے میں سنت ہے، ہم کرتے تھے

نَفْعَلُهٗ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّمَا كَانَ ذَاكَ اِذَا كَانَ

اس عمل کو پیارے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور نہیں عیب لگایا جاتا تھا ہم پر، تو فرمایا حضرت ابن مسعود نے بس تھا یہ جب ہی

فِى الثِّيَابِ قِلَّةٌ فَاَمَّا اِذَا وَسَعَ اللّٰهُ فَالصَّلٰوةُ فِى الثَّوْبَيْنِ اَزْكٰى۔ (رواہ احمد)

کہ تھی کپڑوں میں کمی، پھر لیکن جب گنجائش بخشی اللہ تعالیٰ نے تو نماز دو کپڑوں میں زیادہ بہتر ہے۔

﴿باب السترۃ﴾ ترجمہ: آڑ کا باب

(۷۷۶) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَغْدُوْ اِلَى الْمُصَلّٰى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لیجاتے تھے صبح کو عید گاہ اور نیزہ آپکے ساتھ لیجایا جاتا

وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّىْ اِلَيْهَا۔ (رواہ البخاری)

اور گاڑ دیا جاتا عیدگاہ میں آپکے سامنے، تو نماز پڑھتے پیارے نبی اس نیزہ کی طرف۔

(۷۷۷) حدیث شریف: عَنْ اَبِىْ جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْاَبْطَحِ

ترجمہ: حضرت ابوجحیفہ سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ ﷺ کو مکہ مکرمہ میں کہ وہ مقام ابطح میں

فِىْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ وَرَاَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَرَاَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ

سوئے چمڑے کے ایک خیمے میں اور دیکھا میں نے حضرت بلال کو کہ لیا انہوں نے پیارے رسول اللہ کیلئے وضو کا پانی اور دیکھا میں نے لوگوں کو کہ دوڑ رہے ہیں

ذٰلِكَ الْوَضُوْءَ فَمَنْ اَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ يُصِبْ مِنْهُ اَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهٖ ثُمَّ رَاَيْتُ

اُس پانی کیلئے، تو جس نے پالیا اُس پانی میں سے کچھ تو مَل لیا اسکو، اور جس نے نہ پایا اُس پانی کو تو لے لی اپنے ساتھی کے ہاتھ کی تری، پھر دیکھا میں نے

---

772 हदीस शरीफ़:– हज़रत अबू सईद खुज़री से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं हाज़िर हुआ प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो मैंने देखा प्यारे नबी को कि नमाज़ अदा फ़रमा रह हैं चटाई पर, सजदा फरमा रह हैं चटाई पर, फ़रमाया हज़रते अबू सईद ने कि मैंने देखा प्यारे नबी को कि नमाज़ अदा फरमा रहे हैं एक कपड़े में कि लिपटे हुये हैं उसी में।

773 हदीस शरीफ़:– हज़रते उमर इब्ने शुऐब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि नमाज़ अदा फ़रमाते नालैन शरीफ़ैन उतार कर भी और नालैन शरीफ़ैन पहन कर भी।

774 हदीस शरीफ़:– नमाज़ पढ़ी हज़रते जाबिर ने एक तहबंद में कि बांध लिया उसको अपनी गुद्दी की जानिब हालांकि उनके कपड़े रखे हुये थे खूटी पर तो उनसे किसी कहने वाले ने कहा कि आप नमाज़ पढ़ते थे एक तहबंद में? तो फ़रमाया हज़रते जाबिर ने कि बस मैंने किया यह इसलिये ताकि देखें तुम्हारे जैसे ज़रुरत से ज्यादा अक्लमन्द और कौन था हममें से कि थे उसके पास दो कपड़े प्यारे रसूलुल्लाह के ज़माने में।

775 हदीस शरीफ़:– हज़रते उबई इब्ने कअब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नमाज़ एक कपड़े में सुन्नत है, हम करते थे इस अमल को प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ और नहीं ऐब लगाया जाता था हम पर, तो फ़रमाया हज़रते इब्ने मसऊद ने कि बस था यह जब ही कि थी कपड़ों में कमी फिर

حضرات صحابۂ کرام نرم چپل پہنا کرتے تھے جن میں سجدہ بے تکلف ہوجاتا تھا اور یہود کی مخالفت بھی۔ ہمارے جوتوں میں نماز جائز نہیں۔ جوتا پونچھنے سے پاک ہوجاتا ہے جبکہ دلدار نجاست لگی ہو۔ اگر پیشاب وغیرہ رقیق پتلی نجاست لگ جائے تو جوتا بغیر دھوئے پاک نہ ہوگا۔

(۷۷۱) داہنی طرف رحمت کا فرشتہ ہماری نیکیاں لکھتا ہے اور نماز میں وہ اپنا کام کررہا ہے اسکا ادب کرتے ہوئے نہ اُدھر تھوکے اور نہ اُدھر جوتے رکھے جائیں۔ اگر داہنی جانب جوتے دور رکھ دیئے جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ بائیں جانب جوتا رکھنے کو اسلئے منع فرمایا کہ اگر اپنے بائیں کو جوتے رکھے گا تو دوسرے کے دائیں طرف ہوجائیں گے جو اسکے بائیں کو کھڑا ہے۔ جب کوئی اپنی داہنی طرف جوتے رکھنا پسند نہیں کرتا تو پھر دوسرے کی دائیں طرف جوتے رکھنا کیوں پسند کریگا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ جو چیز تو اپنے لئے پسند کرے وہ اپنے بھائی کیلئے پسند کر اور جو تو اپنے لئے پسند نہ کرے وہ اپنے بھائی کیلئے بھی پسند نہ کر۔ جوتوں میں نماز پڑھنا اور جوتوں پر نماز پڑھنا دونوں میں فرق ہے اگر جوتوں کے تلے میں نجاست وگندگی لگی ہو اور جوتے اتار کر اس پر کھڑے ہوکر نماز پڑھ لی جائے تو درست ہے۔ کہ اب جوتا لباس کے حکم میں نہیں ہے۔ بلکہ نماز کی جگہ کے حکم میں ہے جسکے اوپر نجاست نہ ہونا کافی ہے جیسے لکڑی کا موٹا تختہ جسکی نیچے والی سطح ناپاک ہو اور اوپر والی سطح پاک ہو تو اس پر نماز پڑھنا جائز ہے۔

(۷۷۲) زمین اور نمازی کے درمیان اگر کوئی چیز حائل ہو تو نماز درست ہے اور وہ چیز جو زمین سے اُگی ہوئی ہو اس پر نماز پڑھنا افضل ہے۔ کیونکہ اس میں عجز وانکسار ہے اور اس سے بھی زیادہ افضل یہ ہے کہ زمین پر ہی نماز پڑھی جائے کہ خشوع وخضوع، عجز وانکسار اس میں چٹائی سے بھی زیادہ ہے اور اگر موسم سرما میں سردی کی شدت کے باعث یا موسم گرما میں گرمی کے باعث یا زمین آلودہ ہے تو پھر بوریا، چٹائی بچھالینا بہتر ہے اور ایسے ہی مصلّوں کا نماز میں استعمال کرنا جواز قسم زمین نہ ہوں یا زمین کی اُگی ہوئی اشیاء سے نہ بنائی گئی ہوں اچھا نہیں ہے۔

(۷۷۳) یہ دونوں کام ایک ہی نماز میں نہیں ہوتے تھے بلکہ کبھی ایسا کرتے اور کبھی ویسا کرتے۔ جوتے پہنکر نماز پڑھتے تاکہ یہودیوں کی مخالفت ہوجائے اور جوتے اتار کر نماز ادا فرماتے تاکہ مسلمانوں کو سنت معلوم ہوجائے۔

(۷۷۴) سیدنا حضرت جابر نے ایک ہی چادر میں نماز پڑھی کہ اسے تہبند بنالیا اور پھر پورے جسم کو اس سے ڈھاپ لیا۔ ایک کپڑے میں نماز پڑھنا جائز اور سنت کے خلاف نہیں ہے۔ حضرت جابر نے ایک ہی چادر میں سر سے لیکر پاؤں تک خود کو ڈھانپ لیا تھا کچھ کھلا نہ تھا لہٰذا آج فیشن ایبل اس حدیث پاک سے ننگے سر یا ننگے بدن نماز پڑھنے پر دلیل نہیں پیش کرسکتے۔ دیکھنے والے کا ازراہ تعجب سوال کرنا کہ آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے ہیں اس متعجبانہ سوال سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ اس زمانے میں ایک کپڑے میں نماز پڑھنا چھوٹ چکا تھا کہ غربت وافلاس کا دور رخصت ہوچکا تھا حضرات صحابۂ کرام تین کپڑوں میں نماز پڑھنے کے عادی ہوگئے تھے۔ ضرورت سے زیادہ عقلمند اسلئے فرمایا کہ انہوں نے ایک صحابیٔ رسول پر اعتراض کرنے میں جلدی کی۔ اگر بزرگوں کے کسی کام میں کوئی نامناسب بات دکھائی دے تو انتظار کرنا چاہئے کہ شاید خود ہی اسکی وجہ بیان فرمادیں اور یہی ادب تمام بزرگان دین خاصان خدا حضرات علماء کرام کی بارگاہوں کا ہے۔ حضرات صحابۂ کرام کہ ان پر لعن طعن نہ کرنا چاہئے بلکہ حسن ظن رکھنا چاہئے۔ اگرچہ بظاہر درست نہ بھی دکھائی دے۔

(۷۷۵) ایک کپڑے میں نماز پڑھنا سنت سے ثابت ہے۔ نماز میں دو کپڑوں کا استعمال تو ایک حدیث پاک سے ثابت ہوا اور تیسرے کپڑے کا ثبوت دوسری احادیث کریمہ سے مثلاً عمامے کی نماز بغیر عمامے کی نماز سے ستر درجہ افضل ہے لہٰذا تین کپڑوں میں نماز پڑھنا ہی زیادہ فضیلت والا ہے اور تمام احادیث کریمہ پر عمل بھی ہوجائیگا۔ بہر حال مسلمانوں کو ننگے سر نماز پڑھنے سے احتراز کرنا چاہئے۔ آجکل بد عقیدہ لوگوں نے ننگے سر نماز پڑھنے کی بیماری پھیلارکھی ہے۔ سنی مسلمان کبھی ننگے سر نماز نہ پڑھیں اور نہ ہی اپنی مسجدوں میں کسی کو ننگے سر نماز پڑھکر وہابیت کا رنگ بھرنے کی اجازت دیں۔

(۷۷۶) سُترہ (آڑ) جو چیز نمازی کے آگے کھڑی کیجائے جس

بِلَالًا اَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ مُشَمِّرًا صَلّٰى اِلَى الْعَنَزَةِ

حضرت بلال کو کہ لیا انہوں نے ایک نیزہ تو گاڑ دیا اسکو اور تشریف لائے پیارے نبی ﷺ سرخ جوڑے میں دامن کو سمیٹے ہوئے، نماز پڑھائی نیزے کی طرف

بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَرَاَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ. (رواہ البخاری والمسلم)

لوگوں کو دو رکعتیں، اور دیکھا میں نے لوگوں کو اور جانوروں کو کہ گزر رہے ہیں نیزے کے آگے سے۔

(۷۷۸) حدیث شریف: عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْرِضُ رَاحِلَتَهٗ

ترجمہ: حضرت نافع سے مروی انہوں نے روایت کیا حضرت ابن عمر سے کہ بیشک پیارے نبی ﷺ سامنے فرما لیتے تھے اپنی سواری کو

فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا. وَزَادَ الْبُخَارِيُّ قُلْتُ اَفَرَاَيْتَ اِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ

پھر نماز ادا فرماتے اسکی طرف، اور زیادہ کیا بخاری نے کہ میں نے کہا کہ آپ نے کیا دیکھا جب چلدیتی سواری؟ تو فرمایا حضرت نافع نے

كَانَ يَاْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهٗ فَيُصَلِّيْ اِلٰى اٰخِرَتِهٖ. (رواہ البخاری والمسلم)

کہ پکڑتے پیارے نبی کجاوے کو پھر درست فرمالیتے، پھر نماز پڑھتے اس کی پچھلی لکڑی کی طرف۔

(۷۷۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانتا گزرنے والا نمازی کے سامنے سے تو کھڑا ہونا دنیا میں

اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ. (رواہ البخاری والمسلم)

چالیس سال بہتر ہوتا اس کیلئے اس سے کہ گزرے نمازی کے آگے سے۔

(۷۸۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکھ لے کوئی تم میں کا اپنے آگے سواری پشتی کے مثل

فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَاءَ ذٰلِكَ. (رواہ مسلم)

تو چاہیئے کہ نماز پڑھتا رہے، اور نہ پرواہ کرے اس کی جو گزرے اسکے آگے سے۔

लेकिन जब गुंजाइश बख़्शी अल्लाह तआला ने तो नमाज़ दो कपड़ों में ज़्यादा बेहतर है।

(35) नमाज़ में आड़ करने का बाब

776 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ़ ले जाते थे सुबह को ईदगाह और नेज़ा आपके साथ ले जाया जाता और गाढ़ दिया जाता ईदगाह में आपके सामने तो नमाज़ पढ़ते प्यारे नबी उस नेज़े की तरफ़।

777 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुज़ैफ़ा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को मक्का ए मुकर्रमा में कि वो मुकाम अबतह में सूऐ चमड़े के एक ख़ेमे में और देखा मैंने हज़रते बिलाल को कि लिया उन्होंने प्यारे रसूलुल्लाह के लिये वुज़ू का पानी और देखा लोगों को कि दौड़ रहे हैं उस पानी के लिये तो जिसने पा लिया उस पानी में से कुछ तो मल लिया उसको और जिसने न पाया उस पानी को तो ले ली अपनी साथी के हाथ की तरी और फिर देखा मैंने हज़रते बिलाल को कि लिया उन्होंने एक नेज़ा तो गाढ़ दिया उसको और तशरीफ़ लाये प्यारे नबी सूर्ख़ जोड़े में दामन को समेटते हुये, नमाज़ पढ़ाई नेज़े की तरफ़ लोगों को दो रकातें और देखा मैंने लोगों को और जानवरों को कि गुज़र रहे हैं नेज़े के आगे से।

778 हदीस शरीफ़:– हज़रते नाफ़े से मरवी उन्होंने रिवायत किया हज़रते इब्ने उमर से कि बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम सामने फरमा लेते थे अपनी सवारी को फिर नमाज़ अदा फ़रमाते उसकी तरफ़ और

سے اسکی سجدہ گاہ اور نماز پڑھنا معلوم ہوتا ہے اور لوگ پھر اس سترے کے پیچھے گزریں اور نمازی کے آگے سے گزرنے کی وعید کے حامل نہ ہوں۔ یہ سترہ کسی بھی لکڑی، پتھر وغیرہ کا ہوسکتا ہے۔ اسکی لمبائی کم از کم ڈیڑھ دوفٹ اور موٹائی ایک انگل کی کم سے کم ہونا چاہئے۔ اس سے زیادہ لمبائی اور موٹائی بطریق اولیٰ چلے گی۔ بغیر سترے (آڑ) کے نمازی کے آگے سے گزرنا حرام ہے مگر حرم شریف کی مسجد میں نمازی کے آگے سے بغیر سترے (آڑ) کے گزرنا جائز ہے۔ نماز عید الاضحیٰ کیلئے عیدگاہ میں صبح کو بہت جلد جانا چاہئے تاکہ مسلمان بعد میں قربانی کرسکیں اور نماز عید الفطر کیلئے کچھ دیر سے جائیں تاکہ مسلمان کچھ کھاپی بھی لیں اور صدقۂ فطر بھی ادا کرلیں۔ عید کی نماز جنگل میں پڑھنا سنت ہے اگرچہ شہر میں بھی جائز ہے۔ آجکل پرانی تمام عیدگاہیں آبادیوں میں آچکی ہیں۔ نیز یہ کہ جنگل میں پڑھنے کے لالچ میں نماز کو نہیں کھونا چاہئے پہلے تو یہ دیکھنا چاہئے کہ امام صدفی صد خالص سنی صحیح العقیدہ ہے کہ نہیں اگر ہے تو ٹھیک اور اگر صلح کلی یا بدعقیدہ اسماعیل دہلوی کا دُم چھلّہ ہے یا فاسق معلن ہے تو پھر شہر کی ہی کسی عیدگاہ میں نماز پڑھنا چاہئے جس میں سنی متقی امام ہو اور اس میں بھی جس امام میں امامت کی خوبیاں زیادہ پائی جاتی ہوں انکے پیچھے نماز عیدین اور جمعۃ الوداع پڑھیں۔ عام نمازوں کا بھی یہی حکم ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے زمانۂ پاک میں عیدگاہ کی کوئی پختہ عمارت نہیں تھی میدان میں نماز پڑھ لیجاتی تھی۔ اکیلے امام کا سترہ تمام مقتدیوں کیلئے کافی ہے اگر امام کے آگے سترہ (آڑ) ہو تو مقتدیوں کے آگے سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۷۷۷) مکۂ مکرمہ سے منیٰ جاتے ہوئے راستے میں ایک مقام ہے جسکو وادئ محصب اور وادئ بطحا اور وادئ ابطح کہتے ہیں۔ کبھی اس قربت و مناسبت سے مکۂ مکرمہ کو بھی بطحا کہہ دیتے ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے وضو کا غسالہ شریف لینے کیلئے حضرات صحابۂ کرام پروانہ وار ٹوٹ پڑے۔ کیونکہ کسی کا غسالۂ وضو پینے کے قابل نہیں رہتا کیونکہ وہ ہمارے گناہوں سے آلودہ ہوگیا ہے۔ مگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا غسالۂ وضو انکے نورانی بدن کو چھوکر نورانی بھی ہوگیا اور نور گر بھی۔ وہ غسالۂ وضو متبرک ہوگیا کیونکہ وہ انوار و برکات لیکر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے جسم سے الگ ہوا ہے کہ پھولوں کو چھولینے والی ہوا بھی فضا اور دماغ کو مہکا دیتی ہے۔ شعر:

مہک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی مہکا دے مہکانے والے (یارسول)

بزرگوں کا پس خوردہ تبرک شدہ پانی بھی تعظیم سے استعمال کرنا چاہئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہ لباس مکمل سرخ نہ تھا بلکہ لال دھاریاں تھیں۔ خالص لال کپڑا پہننا مرد کو منع ہے۔ امام کا سترہ (آڑ) پوری جماعت کا سترہ ہے اسکے آگے سے انسانوں جانوروں کا گزرنا جائز ہے۔

(۷۷۸) کجاوے کی پچھلی لکڑی وہ جس پر بیٹھکر اونٹ کی سواری کیجاتی ہے اسکو "پشتی" بھی کہتے ہیں۔ یہ ڈیڑھ دوفٹ اونچی ہوتی ہے۔ اس سے سوار اپنی پشت ٹیک لیتا ہے۔ چونکہ یہ لکڑی بلند ہوتی ہے اسلئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اسے نماز ادا کرتے وقت سترہ بنالیتے تھے۔ سترہ صرف لکڑی وغیرہ ہی کا نہیں ہوتا بلکہ انسان اور جانور بھی سترہ بنائے جاسکتے ہیں۔

(۷۷۹) بعض روایات میں چالیس سال ہے اسلئے فقیر قدیری نے چالیس سال ترجمے میں لکھدیا ہے اور اس وعید میں مبالغہ بھی چالیس سال سے ہوتا ہے جو مقصود ہے۔ انسان کا ہرحال چالیس کے ساتھ مزین ہے۔ ماں کے شکم میں چالیس دن تک نطفہ پھر چالیس دن تک خون، پھر چالیس دن تک گوشت کا لوتھڑا پھر پیدائش کے بعد چالیس دن تک عورت کو نفاس، پھر چالیس سال تک عمر کی پختگی، وفات کے بعد چالیس دن مسلسل فاتحہ، پھر چالیسویں دن چالیسویں کی فاتحہ کا اہتمام، بزرگان دین نے بھی عملیات کیلئے چالیس دن رکھے ہیں جسکو چلّہ کہتے ہیں۔ آجکل جاہل لوگوں نے پانچ دن کا چلہ سات دن کا چلہ پندرہ دن کا چلہ کہنا شروع کردیا ہے انہیں پتہ ہی نہیں کہ چلہ کسے کہتے ہیں۔

(۷۸۰) اگر نمازی کے آگے سترہ نہ ہو تو اتنی دور سے سامنے سے گزرنا ناجائز ہے جہاں سے گزرنا نمازی کو سجدہ گاہ پر نظر رکھتے ہوئے بھی محسوس ہوجائے کہ اب گزرنے والے کے گزرنے سے

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

(۷۸۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی شَیْءٍ یَسْتُرُہٗ مِنَ النَّاسِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب نماز پڑھے کوئی تم میں کا ایسی چیز کی طرف کہ سُترہ بنائے لوگوں سے

فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ یَّجْتَازَ بَیْنَ یَدَیْہِ فَلْیَدْفَعْہُ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْہُ فَاِنَّمَا ھُوَ شَیْطَانٌ۔ (رواہ البخاری)

پھر ارادہ کرے کوئی کہ گزرے نمازی اور سُترے کے درمیان تو اُسے ہٹادے، پھر اگر انکار کرے تو لڑے اس سے اسلئے کہ وہ شیطان ہے۔

(۷۸۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم تَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ الْمَرْأَۃُ وَالْحِمَارُ وَالْکَلْبُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کاٹتی ہے نماز کو عورت اور گدھا اور کتا

وَیَقِیْ ذٰلِکَ مِثْلُ مُؤْخَرَۃِ الرَّحْلِ۔ (رواہ مسلم)

اور بچالیتی ہے اس نماز کو کجاوے کی پُشتی کی مثل۔

(۷۸۳) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے نبی ﷺ نماز ادا فرماتے تھے رات کو

وَاَنَا مُعْتَرِضَۃٌ بَیْنَہٗ وَ بَیْنَ الْقِبْلَۃِ کَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَۃِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور میں لیٹی ہوئی تھی پیارے نبی کے درمیان اور قبلے کے درمیان جیسے جنازے کا رکھا ہونا۔

(۷۸۴) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلْتُ رَاکِبًا عَلٰی اَتَانٍ وَاَنَا یَوْمَئِذٍ قَدْنَاھَزْتُ الْاِحْتِلَامَ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں سامنے سے آیا سوار ہوکر گدھی پر حالانکہ میں اُس دن قریب تھا بالغ ہونے کے

وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ بِمِنًی اِلٰی غَیْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَیْنَ یَدَیْ بَعْضِ الصَّفِّ

اور پیارے رسول اللہ ﷺ نماز پڑھارہے تھے لوگوں کو منیٰ میں بغیر دیوار کی آڑ کے، تو میں گزرا بعض صف کے آگے سے

فَنَزَلْتُ وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ وَدَخَلْتُ فِی الصَّفِّ فَلَمْ یُنْکِرْ ذٰلِکَ عَلَیَّ اَحَدٌ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

پھر میں اُتر گیا اور چھوڑ دیا میں نے گدھی کو کہ وہ چرے اور داخل ہوگیا میں صف میں، تو نہیں انکار کیا اس عمل کا مجھ پر کسی نے۔

ज़्यादा क्या बुख़ारी ने कि मैंने कहा कि आपने क्या देखा जब चल देती सवारी? तो फ़रमाया हज़रते नाफ़े ने कि पकड़ते प्यारे नबी कुजावे को फिर दुरुस्त फरमा लेते, फिर नमाज़ पढ़ते उसकी पिछली लकड़ी की तरफ़।

779 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अगर जानता गुज़रने वाला नमाज़ी के सामने से (कि ये कितना बड़ा गुनाह है) तो खड़ा होना दुनिया में चालीस साल बेहतर होता उसके लिये उससे कि गुज़रे नमाज़ी के आगे से।

780 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब रख ले कोई तुममें का अपने आगे सवारी पुश्ती के मिस्ल तो चाहिये कि नमाज़ पढ़ता रहे और न परवाह करे उसकी जो गुज़रे उसके आगे से।

781 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब नमाज़ पढ़े कोई तुममें का ऐसी चीज़ की तरफ़ कि सुतरा बनाये लोगों से फिर इरादा करे कोई कि गुज़रे नमाज़ी और सुतरे के दरमियान तो उसे हटा दे फिर अगर इंकार करे तो लड़े उससे इसलिये कि वो शैतान है।

782 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि काटती है नमाज़ को औरत और गधा और कुत्ता और बचा लेती है उस नमाज़ को कजावे की पुश्ती के मिस्ल।

783 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे नबी सल्लल्लाहो

یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین یا مدار العالمین

خشوع وخضوع میں فرق نہ آئیگا اور گزرنے والا بھی گنہگار نہیں ہوگا۔

(۷۸۱) عمل قلیل سے اپنے سترے (آڑ) کے درمیان سے گزرنے والے کو ہاتھ کے عمل قلیل سے روک دے گزرنے نہ دے۔ گزرنے والا خواہ بچہ ہو یا دیوانہ انہیں بھی گزرنے سے روکا جائیگا۔ ایک حدیث شریف میں یہ بھی آیا ہے کہ نمازی اور سترے (آڑ) کے درمیان سے گزرنے والے کو قتل کردے۔ یہ اسے روکنے اور ہٹانے میں مبالغہ ہے۔ یعنی اسے سختی سے روک دے۔ ہر دو معانی پر لڑنا بھڑنا قتل وغارت گری مراد نہیں ہے۔ اگر کسی نے ایسی چیز کے ذریعہ روکا یا ہٹایا جسکے ذریعہ ہٹانا عموماً جائز ہوتا ہے مگر وہ اس چیز کے لگنے سے مرہی گیا یا اگر کوئی بے علم نمازی اس گزرنے والے کو قتل ہی کرڈالے تو قصاص واجب نہ ہوگا۔ اگر نمازی برسر راہ بغیر سترے (آڑ) کے نماز پڑھ رہا ہے تو پھر گزرنے والے کو روکنے کا حق نہ ہوگا کیونکہ اب قصور خود نمازی کا ہے۔ اس حدیث شریف میں یا تو اصلاحی شیطان مراد ہے جنات کا گرو گھنٹال ہے کہ وہ گزرنے والے کو بہکا کر نمازی اور سترے کے درمیان لا رہا ہے اور شیطان اس گزرنے والے پر سوار ہے۔ یا پھر وہ انسان مراد ہے جو شیطانی کام کرے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی شیطانی کام کرنے والوں کو خنّاس فرمایا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) چھپ جانے والے کے شر سے جو وسوسہ ڈالتا ہے دلوں میں لوگوں کے جنوں میں سے اور لوگوں میں سے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۵۸۴) خنّاس چھپ جانے والے سے مراد شیطان ہے (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۱۵۸۵) دینی کاموں میں رکاوٹ ڈالنے والا اور خلل انداز ہونے والا سخت مجرم ہے اور شیطان ہے لہٰذا جو لوگ مسجدوں کے پاس شور وغوغا کریں اور فلمی گانے بجائیں وہ اس حدیث شریف سے عبرت و نصیحت حاصل کریں کہ نمازی کے آگے سے گزرنے والا اسلئے مجرم وشیطان ہے کہ وہ نمازی کا دھیان بٹاتا ہے تو یہ شور وغل کرنے والے بھی یہی کام کررہے ہیں۔ نیک کاموں میں خلل ڈالنا' بہکانا' رکاوٹیں ڈالنا شیطانوں کا کام ہے اب اس آئینے میں وہ اپنا چہرہ دیکھیں جو نیک کاموں میں اڑچلیں پیدا کرتے ہیں کہیں عید میلا دالنبی ﷺ کے خلاف اڑچل کہیں اعراس مبارکہ کے خلاف اڑچل کہیں تعزیہ شریف کے خلاف پھنی پھانسا تو کبھی محفل سماع کے خلاف میدان میں آنا کبھی نیاز وفاتحہ کے خلاف کمر کسنا۔ اگر کوئی مجرم وشیطان نرمی سے نہ مانے اور نیک کاموں میں رخنہ اندازی کرے تو پھر اس سے سختی کیساتھ نمٹا جائے۔ اس وقت یہ سختی بھی تبلیغ اور کارثواب ہے۔

(۷۸۲) یہاں قطع نماز سے کمال نماز اور خشوع وخضوع نماز مراد ہے کیونکہ تمام امت کا اجماع ہے کہ کسی نمازی کے آگے سے گزرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ عورت' گدھا' کتا ان تینوں کے ذکر کرنے کی وجوہ یہ ہیں کہ عورت کا گزرنا تو قیامت سے کم نہیں اور گدھے کے ساتھ تو شیطان رہتا ہی ہے جیسا کہ گدھے کے بولنے کے وقت تعوذ پڑھنا مستحب ہے اور کتے کا ذکر اسلئے ہے کہ اسمیں سخت نجاست پائی جاتی ہے اور اس سے نفرت کیجاتی ہے کہ کہیں گیلا کپڑوں کو نہ لگ جائے اور اسکا لعاب نہ لگ جائے۔ ان تینوں میں دھیان بٹنے کا زیادہ خطرہ ہے اسلئے انکا ذکر فرمایا گیا۔ سترے (آڑ) کی برکت سے اسکی نماز محفوظ ہوجائیگی اور گزرنے والا گناہ سے مامون ہوجائیگا اور دونوں ہی فائدے بٹورینگے۔

(۷۸۳) حجرہ شریف سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا اتنا بڑا نہ تھا کہ اس میں نوافل پڑھنے کیلئے کوئی باقاعدہ جگہ مقرر کیجائے اسلئے آپ نماز تہجد وغیرہ ادا فرماتے تو پھر حضرت ام المومنین نماز کے آگے لیٹی رہتیں۔ عورت کے سامنے ہونے یا سامنے آنے سے نماز باطل نہیں ہوتی۔ نمازی کے آگے سے گزرنا منع ہے مگر نمازی کے آگے ہونا ممنوع نہیں ہے۔

(۷۸۴) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے سامنے دیوار نہ تھی مگر سترہ ضرور تھا اور امام کا سترہ پوری جماعت کا سترہ ہوتا ہے اسلئے سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بے جھجک سکے سامنے سے گزر گئے۔ سیدنا حضرت ابن عباس نے دیوار کی نفی فرمائی ہے سترے کی نفی نہیں فرمائی ہے۔ گدھی سامنے ہی آئی اور سامنے ہی چر رہی تھی جب گدھی کے سامنے سے گزرنے سے نماز باطل نہو گی تو عورت کے بھی سامنے سے گزرنے سے نماز باطل نہوگی۔ حضرات صحابہ کرام نے میرے ان اعمال پر اعتراض نہ فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ اگر امام کے سامنے سترہ ہو تو باقی جماعت کے آگے سے گزرنا منع

(۷۸۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلْیَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْھِہٖ شَیْئاً فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑھے کوئی تم میں کا تو چاہیئے کہ رکھ لے اپنے منھ کے سامنے کچھ، تو اگر نہ پائے

فَلْیَنْصِبْ عَصَاہُ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ مَعَہٗ عَصاً فَلْیَخْطُطْ خَطّاً ثُمَّ لَا یَضُرُّہٗ مَامَرَّ اَمَامَہٗ۔ (رواہ ابوداؤد)

تو چاہیئے کہ کھڑی کرلے اپنی چھڑی کو، پھر اگر نہ ہو اسکے ساتھ چھڑی تو چاہیئے کہ کھینچ لے خط تو پھر نہ نقصان دیگا اسکو جو گزرے اسکے سامنے سے۔

(۷۸۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی سُتْرَۃٍ فَلْیَدْنُ مِنْھَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑھے کوئی تم میں کا سترے (آڑ) کی طرف تو قریب رہے اس سے

لَا یَقْطَعُ الشَّیْطَانُ عَلَیْہِ صَلٰوتَہٗ۔ (رواہ ابوداؤد)

کہ نہ کاٹے شیطان اس پر اس کی نماز کو۔

(۷۸۷) حدیث شریف: عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ مَارَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُصَلِّیْ اِلٰی عُوْدٍ

ترجمہ: حضرت مقداد ابن اسود سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے نہیں دیکھا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز ادا فرماتے ہوں لکڑی کی طرف

وَلَا عَمُوْدٍ وَّلَا شَجَرَۃٍ اِلَّا جَعَلَہٗ عَلٰی حَاجِبِہِ الْاَیْمَنِ اَوِ الْاَیْسَرِ وَلَا یَصْمُدُ لَہٗ صَمْداً۔ (رواہ ابوداؤد)

یا ستون کی طرف یا پیڑ کی طرف، مگر رکھتے پیارے رسول اپنی داہنی بھوں کی طرف یا بائیں بھوں کی طرف، اور نہ سامنے رکھتے سترے کو ا کدم سامنے۔

(۷۸۸) حدیث شریف: عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَنَحْنُ

ترجمہ: حضرت فضل ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تشریف لائے ہمارے پاس پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم

فِیْ بَادِیَۃٍ لَّنَا وَمَعَہٗ عَبَّاسٌ فَصَلّٰی فِیْ صَحْرَآءَ لَیْسَ بَیْنَ یَدَیْہِ سُتْرَۃٌ

اپنے ایک جنگل میں تھے، اور پیارے رسول کیساتھ حضرت عباس بھی تھے، تو نماز پڑھی پیارے رسول نے جنگل میں، نہیں تھا آپکے سامنے سترہ (آڑ)

وَحِمَارَۃٌ لَّنَا وَکَلْبَۃٌ تَعْبَثَانِ بَیْنَ یَدَیْہِ فَمَا بَالٰی بِذٰلِکَ۔ (رواہ ابوداؤد)

اور ہماری گدھی اور کتیا تھی جو کھیل رہی تھی آپکے سامنے، تو پیارے نبی نے نہیں پرواہ فرمائی انکی۔

अलैहे वसल्लम नमाज़ अदा फ़रमाते थे रात को और मैं लेटी होती थी प्यारे नबी के दरमियान और किबले के दरमियान जैसे ज़नाज़े का रखा होना।

784 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्ला इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं सामने से आया सवार होकर गधी पर हालांकि मैं उस दिन करीब था बालिग़ होने कि और प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नमाज़ पढ़ा रहे थे लोगों को मिना में बगैर दीवार की आड़ के तो मैं गुज़रा सफ़ के आगे से फिर मैं उतर गया और छोड़ दिया मैंने गधी को कि वो चरे और दाखिल हो गया मैं सफ़ में तो नहीं इंकार किया इस अमल का मुझपर किसी ने।

785 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब नमाज़ पढ़े कोई तुममें का तो चाहिये कि रख ले अपने मुंह के सामने कुछ, तो अगर न पाये तो चाहिये खड़ी कर ले अपनी छड़ी को फिर अगर न हो उसके साथ छड़ी तो चाहिये खींच ले खत तो फिर न नाफ़कसान देगा उसको जो गुज़रे उसके सामने से।

786 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब पढ़े नमाज़ कोई तुममें का सुतरे (आड़) की तरफ़ तो करीब रहे उससे कि न काटे शैतान उस पर उसकी नमाज़ को।

787 हदीस शरीफ़:– हज़रते मिक़दाद इब्ने असवद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने नहीं देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को नमाज़ अदा फ़रमाते हों लकड़ी की तरफ़ या सतून की तरफ़ या पेड़ की तरफ़ मगर

نہیں۔ گدھی اور عورت کے سامنے آنے گزرنے سے نماز باطل نہیں۔

(۷۸۵) عام حالت میں تو سترہ ہونا ہی ضروری ہے لیکن بحالت مجبوری کہ سترہ بنانے کو کچھ ہے ہی نہیں تو بعض متاخرین حضرات فقہاء احناف رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خط کھینچنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ اور جو خط کھینچا جائے وہ قبلہ کی جانب لمبائی میں ہو۔ سیدنا حضرت امام ابن الہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اتباع کیلئے سنت افضل واولیٰ ہے (اشعۃ اللمعات شریف)۔

(۷۸۶) سترہ سے نمازی اتنا نزدیک ہو کہ سجدہ جب کرے تو اسکا سر سترے کے قریب ہو جائے۔ اسکے لئے کوئی حد مقرر کرنا مناسب نہیں کیونکہ بعض دراز قد ہوتے ہیں اور بعض پستہ قد اور بعض میانہ قد۔ اس سترے (آڑ) کی برکت وقربت سے شیطان دور رہے گا اور شیطان نمازی کے دل میں وسوسہ نہ ڈال سکے گا۔ جیسے تسمیہ کی برکت سے شیطان کھانے سے دور رہتا ہے اور قُل شریف کھانے پر پڑھنے سے شیطان کی ذریت بھاگتی ہے ایک آیت پڑھنے سے اکیلا گرو بھاگے گا اور چند آیات پڑھنے سے سارے چیلے بھاگتے ہیں اور اگر نمازی سترے سے دور کھڑا ہوگا تو نمازی اور سترے کے درمیان شیطان کے گزرنے کا احتمال ہے اور وہ اپنا کام دکھائے گا۔

(۷۸۷) حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا سترہ (آڑ) ایک دم نمازی کی ناف کے سامنے نہ ہو کہ بت پرستوں کی مشابہت نہ ہو کیونکہ مشرکین پوجا کے وقت بتوں کو سامنے رکھتے ہیں اور یہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا کمال احتیاط ہے۔ ''نسائی شریف'' میں ہے سترہ بائیں بھوں کے سامنے رکھا جائے اسی لئے حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا سترہ بائیں بھوں کے سامنے رکھنا افضل ہے کیونکہ سترہ شیطان کو دفع کرنے کیلئے ہے اور شیطان نمازی کی بائیں طرف سے آتا ہے۔ اگر نماز میں تھوکنا ہی پڑ جائے تو بھی بائیں طرف تھوکے۔

(۷۸۸) جنگل میں لوگوں کے گزرنے کا احتمال نہ تھا اسلئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے سترہ قائم نہ فرمایا اور گدھی و کتیا زیادہ فاصلے پر تھیں اسلئے انکی بھی پرواہ نہ فرمائی۔ جنگل میں نمازی کے سامنے سے اتنی دوری پر گزرنا جائز ہے کہ نمازی سجدہ گاہ پر نظر رکھے تو وہاں کی گزرنے والی چیز محسوس نہ ہو۔

(۷۸۹) نمازی کے آگے سے کسی کا گزرنا نماز کو باطل نہیں کرتا۔ نماز کا خشوع وخضوع توڑتا ہے اور شیخ نجدی کو بھگا دو تا کہ تمہارا اے نمازیو! خشوع وخضوع برقرار رہے۔

(۷۹۰) سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی سجدہ گاہ میں پاؤں پھیلا دیتیں نہ قبلہ کی طرف کیونکہ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانا منع ہے۔ نماز میں تھوڑا عمل جائز ہے۔ عورت کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا اگر چہ بغیر آڑ کے بھی ہو۔ عورت کا نماز کے آگے ہونا بھی نماز کو خراب نہیں کرتا۔ ابتدائے اسلام میں لکڑیاں جلا کر روشنی کیجاتی تھی بعد میں زمانۂ نبوی ہی میں چراغوں کا رواج ہو گیا تھا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ ایک مرتبہ ایک چوہے نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے سامنے روشن چراغ کی بتی کھینچ لی اور رفو چکر ہو گیا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ چراغ کو گُل کر کے سویا کرو کیونکہ چوہے سے توقع ہے کہ وہ اس طریقے سے گھر میں آگ لگا دے۔ اس سے چراغ کا تو ثبوت ہو ہی گیا مگر ساتھ ہی ساتھ ''چوہے'' کا کردار بھی معلوم ہو گیا کہ یہ اجالوں کا دشمن اور چور ہے اور گھر میں آگ لگانا اسکی پلاننگ میں ہے۔ چوہے کے نمبر بحساب ابجد ۲۴ ہیں اور وہابی کے نمبر بھی ۲۴ ہیں۔ یہ سچائی بھی نظر میں رہے دونوں ہی ہم کردار ہیں۔

(۷۹۱) نمازی کے سامنے بیٹھا رہنا یا آ کر بیٹھ جانا یا بیٹھے سے اُٹھکر جانا یا سیدھا سامنے کو چلا جانا ممنوع نہیں ہے بلکہ سامنے کی سمت کاٹ کر گزرنا منع ہے کہ جنوب سے آئے شمال کو چلا جائے یا شمال سے آئے اور جنوب کو نکل جائے۔ اگر کوئی شخص کسی جانب سے آیا اور نمازی کے سامنے بیٹھ گیا پھر کچھ دیر ٹھہر کر دوسری جانب کو چلا جائے تو یہ مکروہ ہے۔ اُدھر ہی کو جائے جدھر سے آیا ہے۔

(۷۹۲) یہ تمام وعیدیں اسلئے ہیں کہ کوئی بھی نمازی کے آگے سے نہ گزرے کہ نمازی کی نماز میں خلل واقع ہو اگر نماز کے آگے گزرنے والے اس جرم کے عذاب سے واقف ہوں تو آدمی زمین

(۷۸۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَايَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْئٌ وَادْرَؤُا مَااسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں کاٹتی نماز کو کوئی شئی اور دور کر دو تم اسکو اپنی طاقت بھر اسلئے کہ وہ گزرنے والا شیطان ہے۔

(۷۹۰) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَرِجْلَايَ فِيْ قِبْلَتِهٖ فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِيْ فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَالْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيْهَا مَصَابِيْحُ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں سوتی تھی سامنے پیارے رسول اللہ ﷺ کے اور میرے پاؤوں آپکی سجدہ گاہ کی طرف ہوتے، پھر جب سجدہ فرماتے تو دباتے مجھے تو سمیٹ لیتی میں اپنے پاؤوں کو، اور جب قیام فرماتے پیارے رسول تو پھیلا دیتی میں اپنے دونوں پاؤوں کو، حضرت عائشہ نے فرمایا گھروں میں اس وقت نہیں تھے ان میں اس وقت چراغ۔

(۷۹۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُكُمْ مَالَهٗ فِيْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْ اَخِيْهِ مُعْتَرِضًا فِي الصَّلٰوةِ كَانَ لَاَنْ يُّقِيْمَ مِائَةَ عَامٍ خَيْرٌ لَّهٗ مِنَ الْخُطْوَةِ الَّتِيْ خَطَا۔ (رواہ ابن ماجة)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اگر جان لیتا کوئی تم میں کا کہ کیا گناہ ہے گزرنے میں اپنے بھائی کے آگے سے راستہ کاٹتے ہوئے نماز میں تو کھڑا رہنا سو سال بہتر ہوتا اس کے ایک قدم اٹھانے۔

(۷۹۲) حدیث شریف: عَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يُّخْسَفَ بِهٖ خَيْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَهْوَنَ عَلَيْهِ۔ (رواہ مالك)

ترجمہ: حضرت کعب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اگر جانتا گزرنے والا نماز کے آگے سے کہ کیا گناہ ہے اس پر تو زمین میں دھنس جانا اسکا بہتر ہوتا اس کیلئے، نمازی کے سامنے گزرنے سے اور ایک روایت میں ہے کہ زیادہ آسان ہوتا اس پر۔

(۷۹۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى غَيْرِ السُّتْرَةِ فَاِنَّهٗ يَقْطَعُ صَلٰوتَهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب نماز پڑھے کوئی تم میں بنا سترے (آڑ) کے تو کاٹ دیتے ہیں اسکی نماز کو

रखते प्यारे रसूल अपनी दायीं भौं की तरफ़ या बायीं भौं की तरफ़ और न सामने रखते सुतरे को एकदम सामने।
788 हदीस शरीफ़:– हज़रते फ़ज़्ल इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि तशरीफ़ लाये हमारे पास प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम, और हम अपने एक़ जंगल में थे और प्यारे रसूल के साथ हज़रते अब्बास भी थे तो नमाज़ पढ़ी प्यारे रसूल ने जंगल में नहीं था आपके सामने सुतरा (आड़) और हमारी गधी और कुत्तिया थी जो खेल रही थी आपके सामने तो प्यारे नबी ने नहीं परवाह फ़रमाई उनकी।
789 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं काटती नमज़ को कोई शह और दूर कर दो तुम उसको अपनी ताकत भर इसलिये कि वो गुज़रने वाला शैतान है।
790 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं सोती थी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के सामने और मेरे पांव आपकी सजदागाह की तरफ़ होते फिर जब सजदा फ़रमाते तो दबाते मुझे तो समेट लेती मैं अपने पांव को और जब क़याम फ़रमाते प्यारे रसूल तो फैला देती मैं अपने दोनों पाउवों को, हज़रत आयशा ने फ़रमाया घरों में उस वक्त नहीं थे चिराग।
791 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अगर जान लेता कोई तुममें का कि क्या गुनाह है गुज़रने में अपने भाई के आगे से रास्ता काटते हुये नमाज़ में तो खड़ा रहना सौ साल

اَلْحِمَارُ وَالْخِنْزِيْرُ وَالْيَهُوْدِيُّ وَالْمَجُوْسِيُّ وَالْمَرْأَةُ وَتُجْزِئُ عَنْهُ إِذَا مَرُّوْا بَيْنَ يَدَيْهِ عَلٰى قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ. (رواه ابوداؤد)

گدھا اور سور اور یہودی اور مجوسی اور عورت، کفایت کرے گا ستر ے سے جب گزریں اسکے آگے سے پتھر پھینکنے کے فاصلے کے برابر۔

﴿باب صفة الصلوٰة ترجمہ: طریقۂ نماز کا باب﴾

(۷۹۴) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْتَفْتِحُ الصَّلٰوةَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ شروع فرماتے تھے نماز کو تکبیر سے اور قرأت سے الحمد للہ رب العالمین کی

وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ

اور جب رکوع فرماتے نہ اونچا فرماتے اپنے سر مبارک کو اور نہ نیچا فرماتے اس کو لیکن اسکے درمیان اور جب اُٹھاتے اپنے سر اقدس کو رکوع سے

لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِماً وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِساً

تو نہیں سجدہ فرماتے یہانتک کہ سیدھے کھڑے ہو جاتے اور جب اُٹھاتے اپنے سر اقدس کو سجدے سے تو نہیں سجدہ فرماتے یہانتک کہ سیدھے بیٹھ جاتے

وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عَقَبَةِ الشَّيْطَانِ

اور پڑھتے ہر دو رکعت میں التحیات ، اور بچھاتے تھے اپنے بائیں پائے اقدس کو اور کھڑا فرماتے اپنے داہنے پائے اقدس کو اور منع فرماتے شیطان کی بیٹھ سے

وَيَنْهٰى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ اِفْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ. (رواه مسلم)

اور منع فرماتے اس سے کہ بچھائے کوئی شخص اپنی دونوں کہنیوں کو درندے کے بچھانے کی طرح اور ختم فرماتے تھے نماز کو سلام پھیرنے کیساتھ۔

﴿باب رفع اليدين في افتتاح الصلوٰة ترجمہ: نماز کے شروع میں رفع یدین کرنیکا باب﴾

(۷۹۵) حدیث شریف: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ

ترجمہ: حضرت وائل ابن حجر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک انہوں نے دیکھا پیارے نبی ﷺ کو جب کھڑے ہوئے نماز کو تو اُٹھائے اپنے دونوں ہاتھ

حَتّٰى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ وَحَاذٰى إِبْهَامَيْهِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ

یہاں تک کہ ہو گئے دونوں ہاتھ پیارے نبی کے کندھوں کے مقابل اور مقابل ہو گئے دونوں انگوٹھے دونوں کانوں کے، پھر پیارے نبی نے تکبیر فرمائی

बेहतर होता उसके एक कदम उठाने से।

792 हदीस शरीफ़:– हज़रते कअब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि अगर जानता गुज़रने वाला नमाज़ के आगे से कि क्या गुनाह है उस पर तो ज़मीन में धंस जाना उसके लिये बेहतर होता इसलिये कि नमाज़ी के सामने से गुज़रने से, और एक रिवायत में है कि ज़्यादा आसान होता उस पर।

793 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब नमाज़ पढता है कोई तुममें बिना सुतरे (आड़) के तो काट देते हैं उसकी नमाज़ को गधा सुअर और यहूदी और मजूसी और औरत, किफ़ायत करेगा सुतरे से जब गुज़रे उसके आगे से पत्थर फेंकने के फासले के बराबर।

(36) तरीका ए नमाज़ का बाब

794 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने शुरु फ़रमाते थे नमाज़ को तकबीर से और किरात से "अलहम्दो लिल्लाहे रब्बिल आलामीन" की और जब रुकू फ़रमाते न ऊंचा फ़रमाते अपने सरे मुबारक को और न नीचा फ़रमाते उसको लेकिन उसके दरमियान और जब उठाते अपने सरे अक़दस को रुकू से तो नहीं सजदा फ़रमाते यहाँ तक कि सीधे खड़े हो जाते और जब उठाते अपने सर अकदस को सिजदे से तो नहीं सजदा फ़रमाते यहाँ तक कि सीधे बैठ जाते और पढ़ते हर दो रकात में

وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهُ یَرْفَعُ اِبْهَامَیْهِ اِلٰی شَحْمَةِ اُذُنَیْهِ۔ (رواہ ابوداؤد)

اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ اُٹھائے اپنے دونوں انگوٹھے اپنے دونوں کانوں کی گدیوں تک۔

(۷۹۶) حدیث شریف: كَانَ النَّبِیُّ صلی الله علیه وسلم اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیْ اُذُنَیْهِ وَفِیْ لَفْظٍ حَتّٰی یُحَاذِیْ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَیْهِ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ فرماتے تو بلند فرماتے اپنے ہاتھوں کو یہاں تک کہ مقابل ہوجاتے پیارے نبی کے کانوں کے، دوسرے لفظ میں ہے یہاں تک کہ مقابل ہوجاتے دونوں ہاتھ کانوں کی لَو تک۔

(۷۹۷) حدیث شریف: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ یَدَیْهِ اِلٰی قَرِیْبٍ مِنْ اُذُنَیْهِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت براء ابن عازب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ ﷺ کو جب شروع فرماتے نماز تو بلند فرماتے تھے اپنے دستہائے مبارکہ کو اپنے کانوں کے نزدیک تک، پھر رفع یدین نہ فرماتے۔

(۷۹۸) حدیث شریف: عَنْ وَائِلِ ابْنِ حَجَرٍ قَالَ اَنَّهُ رَاَی النَّبِیَّ صلی الله علیه وسلم رَفَعَ یَدَیْهِ حِیْنَ دَخَلَ فِی الصَّلٰوةِ كَبَّرَ قَالَ اَحَدُ الرُّوَاةِ جِبَالَ اُذُنَیْهِ ثُمَّ الْتَحَفَ ثَوْبَهٖ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت وائل ابن حجر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک انہوں نے دیکھا پیارے نبی ﷺ کو کہ بلند فرمایا اپنے دونوں ہاتھوں کو جس وقت داخلہ فرماتے نماز میں تو تکبیر فرماتے، ایک راوی حدیث شریف نے فرمایا اپنے کانوں کے مقابل پھر چھپالیا اپنے کپڑے میں۔

(۷۹۹) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم اِذَا صَلّٰی رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی تَكُوْنَ اِبْهَامَاهُ حَذَاءَ اُذُنَیْهِ۔ (رواہ الدارقطنی)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب نماز ادا فرماتے تو بلند فرماتے اپنے مبارک ہاتھوں کو یہاں تک کہ ہوجاتے دونوں انگوٹھے دونوں کانوں کے مقابل۔

(۸۰۰) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

"अत्तहिय्यात" और बिछाते थे अपने बायें पाये अकदस को और खड़ा फ़रमाते अपने दायें पाये अकदस को और मना फ़रमाते शैतान की बीट से और मना फ़रमाते इससे कि बिछाये कोई शख़्स अपनी दोनों कोहनियों को दरिन्दे के बिछाने की तरह और खत्म फ़रमाते थे नमाज़ को सलाम फेरने के साथ।

(37) नमाज के शुरु में रफ़ा यदैन करने का बाब

795 हदीस शरीफ़:— हज़रते वाइल इब्ने हजर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बेशक उन्होंने देखा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि जब खड़े हुये नमाज़ को तो उठाये अपने दोनों हाथ यहाँ तक कि हो गये दोनों हाथ प्यारे नबी के कन्धों के मुक़ाबिल और मुक़ाबिल हो गये दोनों अंगूठे दोनों कानों के फिर प्यारे नबी ने तकबीर फरमाई और अबू दाऊद की रिवायत में है कि उठाये अपने दोनों अंगूठे अपने दोनों कानों की गुद्दियों तक।

796 हदीस शरीफ़:— प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब तकबीरे तहरीमा फ़रमाते तो बुलन्द फ़रमाते अपने दोनों हाथों को यहाँ तक कि मुक़ाबिल हो जाते प्यारे नबी के कानों के, दूसरे लफ़्ज़ में है कि यहाँ तक कि मुकाबिल हो जाते दोनों हाथ क़ानों की लौ तक।

797 हदीस शरीफ़:— हज़रते बराअ इब्ने आज़िब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि जब शुरु फ़रमाते नमाज़ तो बुलन्द फ़रमाते थे अपने दोनों हाथों को

میں دھنسنے کو ترجیح دیتا کہ زمین پھٹ جائے اور میں زمین میں سما جاؤں مگر نمازی کے آگے سے نہ گزروں۔ اس حدیث شریف میں گزرنے کی وہی صورت مراد ہے جو ناجائز ہے جن صورتوں میں شریعت محمدیہ نے نمازی کے آگے سے گزرنے کی اجازت دی ہے وہ اس حکم سے الگ ہیں۔

(۷۹۳) اگر نمازی کے آگے سترہ (آڑ) نہ ہو اور ان مذکورہ گروپ میں سے کوئی اتنی دور سے گزر جائے کہ نمازی کے سجدہ گاہ کو دیکھتے ہوئے ان گزرنے والوں کا احساس نہ کر سکے تو انکے گزرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور وہ دوری درمیانی پتھر کو درمیانی طاقت سے پھینکنے کے بقدر ہے۔ حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا اس موقع پر کنکری مارنے کے مقدار وہ فاصلہ ہے جو حجاج کرام حج کے موقع پر مارتے ہیں اور وہ ۹ فٹ ہے۔

(۷۹۴) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نماز پڑھانے کی صورت میں تلاوت قرآن کریم بلند آواز سے فرماتے اور سورۂ فاتحہ سے شروع فرماتے تسمیہ باآواز بلند نہیں تلاوت فرماتے کیونکہ تسمیہ ہر صورت کا جز نہیں ہے اور نہ ہی امام تسمیہ کو باآواز بلند پڑھے۔ جب غار حرا شریف میں پہلی وحیٔ مبارکہ آئی تو تسمیہ سے آغاز نہ ہوا بلکہ اقراء سے آغاز وحی ہوا۔ اس حدیث شریف میں تسمیہ کو باآواز بلند پڑھنے کی نفی ہے نہ کہ بالکل نہ پڑھنے کی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ تسمیہ پڑھتے تھے مگر آہستہ آہستہ۔ نیز یہاں قرأت کا ذکر ہے اور اصطلاح شرع میں بحث نماز کے دوران قرأت سے تلاوت کلام پاک مراد ہوتی ہے۔ نہ کہ مطلقاً پڑھنا لغوی معنیٰ کے اعتبار سے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ نماز میں قیام' رکوع وسجدہ فرض ہیں۔ اس حدیث شریف سے یہ ثابت نہیں ہوسکتا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نماز میں ثنا نہیں پڑھتے تھے دوسری احادیث کریمہ سے ثنا پڑھنے کا ثبوت ہے۔ رکوع میں سر اور پیٹ برابر ہونا چاہئیں یہی سنت ہے اسکے خلاف کرنا خلاف سنت ہے۔ مغرب کے فرض اور عشاء کے وتروں میں پہلی دو رکعت کے بعد اور پھر تیسری رکعت کے بعد التحیات ہوتی ہے یہ دونوں التحیات واجب ہیں۔ پہلی التحیات میں بیٹھنا واجب ہے اور دوسری التحیات میں بیٹھنا فرض ہے۔ التحیات میں سنی حنفی مسلمان قعدہ میں اسی نشست پر رہتے ہیں جسکا اس حدیث پاک میں ذکر ہے بعض احادیث کریمہ میں جو دوسرے انداز نشست آئے ہیں وہ بوڑھاپے یا بیماری یا کسی اور عذر کی وجہ سے ہے۔ کُتے کی طرح بیٹھنا یہ شیطانی انداز نشست ہے اس سے پرہیز لازم ہے اور درندے جانوروں کا انداز نشست بھی نہ اپنائے اس میں قید مرد کی اسلیئے لگائی گئی ہے کہ عورتوں کو ہاتھ بچھانے میں پردہ زیادہ ہے اور مستورات کے احوال کے زیادہ مناسب ہے اور سلام پھیر کر نماز سے باہر آنا واجب ہے۔

(۷۹۵) مَردوں کو تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھانا سنت ہے عورتوں کی طرح ہاتھ کاندھوں تک اٹھا کر اور انگوٹھوں سے کاندھے چھوا کر ہاتھ باندھ لینا مردوں کیلئے خلاف سنت ہے۔

(۷۹۶) پیارے نبی ﷺ اپنی نماز میں ہاتھ کندھوں تک نہیں بلکہ کانوں تک اٹھائے۔ کندھوں تک ہاتھ اٹھانا زنانی روش ہے۔

(۷۹۷) آپ دیکھیں کہ حدیث شریف میں بار بار کانوں کا ذکر آ رہا ہے اور کانوں تک ہی ہاتھ لیجانا سنت ہے۔

(۷۹۸) حنفی مسلک ہی شاندار اور جاندار ہے کہ مضبوط حوالوں میں جکڑا ہوا ہے اور احادیث کریمہ اسکی موید ہیں اور احادیث کریمہ ہی سے مستنبط ہے۔

(۷۹۹) اب یہ بات روز روشن سے بھی کہیں زیادہ روشن ہوگئی کہ مَردوں کو تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کندھوں تک نہیں بلکہ کانوں تک ہی اٹھانا چاہئیں۔

(۸۰۰) ایک صحابی رسول اپنا معائنہ ومشاہدہ بیان فرما رہے ہیں کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کے دونوں انگوٹھے اپنے دونوں کانوں کے مقابل فرمائے۔

(۸۰۱) کانوں کے قریب' کانوں کی لَو کے قریب' کانوں کی گدیوں کے قریب یہ تمام الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی عادت کریمہ ہی یہ تھی کہ تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین فرماتے اور آپکے ہاتھ کانوں کے مقابل ہوتے۔

(۸۰۲) تکبیر تحریمہ ہی کے وقت سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ رفع یدین فرماتے اور رفع یدین میں ہاتھوں کو کانوں کے

كَبَّرَ فَحَاذَى بَاِبْهَامَيْهِ اُذُنَيْهِ۔ (رواه البيهقى)

کہ تکبیر تحریمہ فرمائی اور مقابل فرمائے اپنے دونوں انگوٹھے اپنے دونوں کانوں کے۔

(۸۰۱) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اِذَا كَبَّرَ لِاَفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ جب تکبیر فرماتے نماز شروع فرمانے کیلئے تو بلند فرماتے اپنے مبارک ہاتھوں کو یہاں تک کہ

يَكُوْنَ اِبْهَامَاهُ قَرِيْباً مِنْ سَحْمَةِ اُذُنَيْهِ۔ (رواه الطحاوى)

پیارے نبی کے دونوں انگوٹھے قریب ہوتے پیارے نبی کے کانوں کی گدیوں سے۔

(۸۰۲) حدیث شریف: عَنِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّهُ رَاٴَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم حِيْنَ اِفْتَتَحَ رَفَعَ يَدَيْهِ

ترجمہ: حضرت ابن عازب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک انہوں نے دیکھا پیارے نبی ﷺ کو جس وقت شروع فرمائی نماز تو بلند فرمایا اپنے ہاتھوں کو

حَتّٰى حَاذَا بِهِمَا اُذُنَيْهِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ اِلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ۔ (رواه الدار قطنى)

یہاں تک کہ مقابل فرمالیا ان دونوں کو اپنے دونوں کانوں کے، پھر نہ اُٹھائے پیارے نبی نے ہاتھ یہاں تک کہ فارغ ہو گئے پیارے نبی اپنی نماز سے۔

(۸۰۳) حدیث شریف: عَنْ اَبُوْ حُمَيْدٍ سَاعِدِىْ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لِاَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَنَا اَعْلَمُكُمْ

ترجمہ: حضرت ابوحمید ساعدی سے مروی کہ بیشک وہ فرماتے پیارے رسول اللہ ﷺ کے پیارے اصحاب کرام سے کہ میں زیادہ جانتا ہوں تم سے

بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذَاءَ وَجْهِهٖ۔ (رواه الطحاوى)

پیارے نبی ﷺ کی نماز کو جب کھڑے ہوتے پیارے نبی نماز کو تکبیر فرماتے اور بلند فرماتے اپنے مبارک ہاتھوں کو اپنے چہرۂ انور کے مقابل۔

﴿ باب الكف على الكف تحت السرة فى الصلوٰة

ترجمہ: نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ پر ہاتھ رکھنے کا باب ﴾

(۸۰۴) حدیث شریف: قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ اَخْذُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِى الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رکھنا ہاتھ کا ہاتھ پر نماز میں ناف کی نیچے ہے

अपने कानें के नज़दीक तक फिर रफ़ायदैन न फ़रमाते।

798 हदीस शरीफ़:– हज़रते वाइल इब्ने हजर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बेशक उन्होंने देखा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि बुलन्द फ़रमाया अपने दोनों हाथों को जिस वक्त दाख़ला फ़रमाते नमाज़ में तो तकबीर फ़रमाते, एक रावी ने फ़रमाया कि अपने कानों के मुक़ाबिल, फिर छुपा लिया अपने कपड़े में।

799 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब नमाज़ अदा फ़रमाते तो बुलन्द फ़रमाते अपने मुबारक हाथों को यहाँ तक कि हो जाते दोनों अंगूठे दोनों कानें के मुकाबिल।

800 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि तकबीरे तहरीमा फ़रमाई और मुक़ाबिल फ़रमाये अपने दोनों अंगूठे अपने दोनों कानों के।

801 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब तकबीर फ़रमाते नमाज़ शुरु फरमाने के लिये तो बुलन्द फ़रमाते अपने मुबारक हाथों को यहाँ तक कि प्यारे नबी के दोनों अंगूठे क़रीब होते प्यारे नबी के कानें की गदियों से।

مقابل فرماتے ۔ یہ بھی واضح ہوا کہ نماز میں ابتداً ہی رفع یدین فرماتے پھر اخیر نماز تک رفع یدین نہ فرماتے ۔

(۸۰۳) ابھی تک تو کانوں گدیوں لَو کی بات تھی اب ایک اور لفظ آیا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اپنے مبارک ہاتھوں کو اپنے چہرۂ پاک کے مقابل فرماتے ۔ بفضلہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ الاعلیٰ ﷺ ہم تمام سنی حنفی اس مردانہ روش کے قائل وعامل ہیں ۔ ایک بات ذہن نشیں رہے کہ اگر کسی حدیث شریف میں کندھے کا لفظ بھی آیا ہو تو کانوں تک ہاتھ اٹھانے میں اس حدیث شریف پر عمل ہو جاتا ہے کہ ہاتھ اٹھانے میں کندھے پہلے آتے ہیں اور کان بعد میں لہٰذا دونوں احادیث کریمہ پر عمل ہو جائیگا۔

(۸۰۴) عورتوں کیطرح چھاتیوں کے نیچے نہیں ۔ مرد کو ناف سے متصل ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے مردوں کو سینے پر ہاتھ باندھنا خلاف سنت ہے

(۸۰۵) خود حدیث شریف میں لفظ سنت موجود ہے کہ نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھے جائیں۔

(۸۰۶) سیدنا باب العلم حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیصلہ بھی آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ نماز میں ہاتھوں کا ناف کے نیچے ہی باندھنا سنت نبوی ہے۔

(۸۰۷) چونکہ یہ تمام حضرات کرام بآواز بلند تسمیہ شریف پڑھتے ہی نہ تھے تو پھر کسی کے سننے کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے ۔ ثناء اور سورۂ فاتحہ شریف کے درمیان تسمیہ شریف آہستہ پڑھنا ہی سنت ہے ۔

(۸۰۸) اس حدیث شریف کا مطلب بھی یہی ہے کہ جہری نمازوں میں جب جہر فرماتے حضرات کرام تو سورۂ فاتحہ سے جہر فرماتے اور باقی ثناء تعوذ' تسمیہ آہستہ پڑھتے ۔ گویا کہ سنت نبوی بھی یہی ہے کہ جہری نمازوں میں آواز بلند کیجائے تو سورۂ فاتحہ شریف سے کیجائے۔

(۸۰۹) اب تو بالکل ہی واضح بات سامنے آگئی کہ سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان تمام حضرات کرام کی اقتداء میں نماز پڑھنے کا شرف حاصل کیا ہے مگر کسی کو بھی جہر کے ساتھ تسمیہ پڑھتے نہ سنا اہلسنت کو ان حضرات کبار کی سنت کے سوا اور کیا چاہئے۔

(۸۱۰) کس کس انداز سے ایک ہی بات کو احادیث کریمہ میں بیان فرمایا جارہا ہے "کبھی" میں نے سنا ہی نہیں کہ مذکورہ حضرات کرام تسمیہ شریف پڑھتے ہوں حضرات کبار نماز میں جہر شروع فرماتے تو سورۂ فاتحہ شریف سے ۔ میں حضرات کرام کو جہر سے تسمیہ شریف پڑھتے نہ سنا۔ یہ حضرات عظام بالکل آہستہ تسمیہ شریف پڑھتے تھے یعنی سبکا ایک ہی طریقہ تھا کہ تسمیہ شریف آہستہ پڑھی جائے تمام ہی اہلسنت و جماعت احناف کا احادیث کریمہ پر عمل ہے اہلحدیث ہیں ۔ کوئی وہابی اہلحدیث نہیں بلکہ اہل حدث ہوتا ہے۔

(۸۱۱) پوری تفصیل کے ساتھ اس حدیث شریف نے بتایا کہ سورۂ فاتحہ شریف سے پہلے تینوں ثنا' تعوذ' تسمیہ اور سورۂ فاتحہ شریف کے بعد آمین یہ چار مقامات ہیں جہاں جہر نہ کیا جائے یعنی اونچی آواز نہ نکالی جائے اخفاء رکھا جائے ۔

(۸۱۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور تمام پیارے خلفاء کرام کا آپنے فیصلہ ملاحظہ فرمالیا کہ "پنجتن پاک" کا عمل وطریقہ بھی یہی تھا کہ ثناء' تعوذ' تسمیہ' آمین کو آہستہ پڑھا جائے اور آمین کے ذریعہ ہرگز ہرگز مسجد میں بحالت نماز شور برپا نہ کیا جائے ۔ اچھی طرح ذہن نشیں رہے کہ سورتوں کے شروع میں جو تسمیہ لکھی جاتی ہے یہ ان سورتوں کا جز نہیں ہے بلکہ سورتوں میں فصل و امتیاز کیلئے ہے ۔ البتہ سورۂ نمل شریف پارہ ۱۹ میں تسمیہ شریف سورت کا جز ہے ۔ امام جہری نمازوں میں صرف قرآن کریم ہی کو جہر سے پڑھے اور جو تسمیہ شریف سورتوں کے شروع میں ہے وہ فصل و امتیاز کیلئے ہے سورت کا جز نہیں لہٰذا آہستہ پڑھنا چاہئے ۔ اسی طرح تعوذ بھی سورت کا جز نہیں لہٰذا آہستہ پڑھی جائے اور آمین بھی سورت کا جز نہیں لہٰذا آہستہ پڑھی جائے ثناء تو قرآن بھی نہیں تو آہستہ ہی پڑھنا ہے۔

(۸۱۳) ابتداء اسلام میں امام کے ساتھ نماز میں مقتدی بھی قرأت کرلیا کرتے تھے اور باتیں بھی کرلیا کرتے تھے مگر جب بعد میں قرآن کریم کے ذریعہ اسکی ممانعت فرمادی گئی تو پھر جیسے نماز میں باتیں کرنا بند ہوگئیں ایسے ہی امام کے پیچھے قرأت بھی موقوف فرمادی گئی اور امام کا قرأت کرنا مقتدی کا قرأت کا کرنا قرار دیدیا گیا ۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ ہم لوگ نماز میں باتیں کرلیا کرتے تھے ہر کوئی اپنے ساتھی سے جو اسکے پہلو میں ہوتا یہاں

(۸۰۵) حدیث شریف: اِنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِی الصَّلٰوۃِ وَضْعُ الْکَفِّ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَضْعُ الْیَمِیْنِ عَلَی الشِّمَالِ تَحْتَ السُّرَّۃِ۔ (رواہ الدار قطنی)

ترجمہ: بیشک سنت ہے نماز میں رکھنا ہاتھ کا، اور ایک روایت میں ہے کہ رکھنا داہنے کا بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے۔

(۸۰۶) حدیث شریف: عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ قَالَ اَلسُّنَّةُ وَضْعُ الْکَفِّ عَلَی الْکَفِّ تَحْتَ السُّرَّۃِ۔ (رواہ البیہقی)

ترجمہ: حضرت علی سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا کہ سنت ہے رکھنا ہاتھ کا ہاتھ پر ناف کے نیچے۔

﴿باب لا یجهر بالتسمیة فی الصلوٰۃ ترجمہ: نماز میں زور سے تسمیہ نہ پڑھنے کا باب﴾

(۸۰۷) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَخَلْفَ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَداً مِنْهُمْ یَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے نماز ادا کی پیارے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور عثمان کے پیچھے تو نہ سنا میں نے کسی سے اُن میں سے کہ پڑھتے ہوں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

(۸۰۸) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ کَانُوْا یَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوۃَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر شروع فرماتے تھے نماز کو سورۂ فاتحہ شریف سے۔

(۸۰۹) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَداً مِنْهُمْ یَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ (رواہ الطحاوی والنسائی)

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے نماز پڑھی پیارے نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان کے پیچھے تو نہ سنا میں نے کہ کوئی ان میں سے اونچی آواز سے پڑھتا ہو تسمیہ شریف۔

(۸۱۰) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبَابَکْرٍ وَّعُمَرَ کَانُوْا یُسِرُّوْنَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ (رواہ الطحاوی)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آہستہ پڑھتے تسمیہ شریف۔

---

802 हदीस शरीफ़:– हज़रते इब्ने आज़िब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि उन्होंने देखा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि जिस वक्त शुरु फरमाई नमाज़ तो बुलन्द फ़रमाया अपने हाथों को यहाँ तक कि मुक़ाबिल फ़रमा लिया उन दोनों को अपने दोनों कानों के फिर न उठाये प्यारे नबी ने हाथ यहाँ तब कि फ़ारिग़ हो गये प्यारे नबी अपनी नमाज़ से।

803 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हमीद साइदी से मरवी कि बेशक वो फ़रमाते थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के प्यारे असहाबे किराम से कि मैं ज़्यादा जानता हूँ तुमसे प्यारे नबी की नमाज़ को कि जब खड़े होते प्यारे नबी नमाज़ को तो तकबीर फ़रमाते और बुलन्द फ़रमाते अपने मुबारक हाथों को अपने चेहरा ए अनवर के मुक़ाबिल।

(38) नमाज़ में नाफ़ के नीचे हाथ पर हाथ रखने का बाब

804 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू वाइल ने फ़रमाया कि रखना हाथ का हाथ पर नमाज़ में नाफ़ के नीचे है।

805 हदीस शरीफ़:– बेशक सुन्नत है नमाज़ में रखना हाथ का और एक रिवायत में है कि रखना दाहने का बायें हाथ पर नाफ़ के नीचे।

(۸۱۱) حدیث شریف: عَنْ اِبْرَاهِيْمَ نَخْعِيْ قَالَ اَرْبَعٌ يُخْفِيْهِنَّ الْاِمَامُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَسُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَاتَعَوُّذُ وَاٰمِيْنَ۔ (رواہ فی کتاب الآثار)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ چار ہیں کہ آہستہ پڑھے انکو امام بسم الله الرحمٰن الرحیم اور ثنا اور تعوذ اور آمین۔

(۸۱۲) حدیث شریف: اَنَّ عَلِيًّا كَانَ لَايَجْهَرُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَكَانَ يَجْهَرُ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (رواہ فی مصنف عبد الرزاق)

ترجمہ: بیشک حضرت علی اونچی آواز سے نہیں پڑھتے تھے تسمیہ شریف کو اور اونچی آواز سے پڑھتے تھے سورۂ فاتحہ شریف کو۔

﴿ باب قراءة الامام قراءة لمن خلفه ترجمہ: ''امام کی قرآت مقتدی کی قرآت ہے'' کا باب ﴾

(۸۱۳) حدیث شریف: عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ سَأَلَ زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرْأَةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَالَ لَاقِرْأَةَ مَعَ الْاِمَامِ فِيْ شَيْءٍ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت عطاء ابن یسار سے مروی انہوں نے سوال کیا حضرت زید ابن ثابت سے قرآت کے بارے میں امام کیساتھ تو انہوں نے فرمایا کہ کوئی قرآت نہیں امام کے ساتھ بالکل۔

(۸۱۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاءَ فَاَنْصِتُوْا۔ (رواہ النسائی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ مقرر کیا گیا امام کہ اقتداء کی جائے اس کی، تو جب تکبیر کہے امام تو تکبیر کہو تم اور جب قرآت کرے امام تو تم چپ چاپ رہو۔

(۸۱۵) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ اِمَامٌ فَقِرَائَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَائَةٌ۔ (رواہ الطحاوی)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا جس کا کوئی امام ہو تو امام کی قرآت اسکی قرآت ہے۔

(۸۱۶) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ اَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نماز پڑھائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے پھر متوجہ ہوئے پیارے حضرات صحابۂ کرام کی طرف

---

806 हदीस शरीफ़:– हज़रते अली से मरवी बेशक अन्होंने फ़रमाया कि सुन्नत है रखना हाथ का हाथ पर नाफ़ के नीचे।

(39) नमाज़ में ज़ोर से बिसमिल्लाह न पढ़ने का बाब

807 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने नमाज़ अदा की प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के पीछे और हज़रते अबू बक्र और हज़रते उमर और हज़रते उस्मान के पीछे तो न सुना मैंने किसी से उनमें से कि पढ़ते हों ''बिसमिल्लाह हिर्रहमानर्रिरहीम''।

808 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और हज़रते अबू बक्र और हज़रते उमर शुरु फ़रमाते थे नमाज़ को सूरा ए फातिहा से।

809 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने नमाज़ पढ़ी प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और हज़रते अबू बक्र और हज़रते उमर और हज़रते उस्मान के पीछे तो न सुना मैंने कि कोई उनमे से ऊंची आवाज़ से पढ़ता हो तस्मिया शरीफ़।

810 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और हज़रते अबू बक्र और हज़रते उमर आहिस्ता पढ़ते तस्मिया शरीफ़।

فَقَالَ اَتَقْرَئُوْنَ الْاِمَامُ يَقْرَاءُ فَسَكَتُوْا فَسَاَلَهُمْ ثَلٰثاً فَقَالُوْا اِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا۔ (رواہ الطحاوی)

تو فرمایا کیا تم قرآت کرتے ہو جب امام قرآت کرتا ہوتا ہے تو صحابہ چپ ہوئے، پھر آپ نے پوچھا اُن سے تین بار تو انہوں نے کہا ہاں کرتے ہیں، تو فرمایا اب ہرگز نہ کرنا تم!

(۸۱۷) حدیث شریف: عَنْ عَلِيٍّ مَنْ قَرَاءَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلَيْسَ عَلٰى فِطْرَةٍ۔ (رواہ الطحاوی)

ترجمہ: حضرت علی سے مروی کہ جس نے قرآت کی امام کے پیچھے تو دین فطرت پر نہیں ہے۔

(۸۱۸) حدیث شریف: عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَقْرَاءُ خَلْفَ الْاِمَامِ

ترجمہ: حضرت علی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ عرض کیا ایک شخص نے پیارے نبی ﷺ سے کہ کیا میں قرآت کروں امام کے پیچھے

اَوْ اُنْصِتُ قَالَ بَلْ اَنْصِتْ فَاِنَّهُ يَكْفِيْكَ۔ (رواہ الدار قطنی)

یا چپ رہو؟ فرمایا پیارے نبی نے کہ تو چپ چاپ رہ اسلئے کہ امام کی قرآت کرنا کافی ہوگا تجھ کو۔

(۸۱۹) حدیث شریف: اِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَاقِرَاءَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ۔ (رواہ الدار قطنی)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہیں جائز ہے قرآت کرنا امام کے پیچھے۔

(۸۲۰) حدیث شریف: عَنْ عُمَرَ قَالَ لَيْتَ فِىْ فَمِ الَّذِىْ يَقْرَاءُ خَلْفَ الْاِمَامِ حَجَراً۔ (رواہ فی موطا امام محمد)

ترجمہ: حضرت عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ کاش کہ اس کے منہ میں "جو قرآت کرے امام کے پیچھے" پتھر ہو۔

﴿باب التامین بالاخفاء بعد الفاتحۃ ترجمہ: سورۂ فاتحہ کے بعد آمین آہستہ کہنے کا باب﴾

(۸۲۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَامِيْنُهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب امام آمین کہے تو آمین کہو تم اسلئے کہ موافقت کرے گا جس کا آمین کہنا

تَامِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (رواہ البخاری والمسلم والترمذی والنسائی وابن ماجۃ)

فرشتوں کے آمین کہنے سے تو بخشدیا جائے گا اس کیلئے وہ جو گزر چکا اس کے گناہوں میں سے۔

(۸۲۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب کہے امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین

---

811 हदीस शरीफ़:– हज़रते इब्राहीम नखई से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि चार हैं कि आहिस्ता पढ़े उनको इमाम, "बिस्मिल्लाह हिर्रहमानिर्ररहीम" और सना और तअव्वुज़ और आमीन।

812 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते अली ऊंची आवाज़ से नहीं पढ़ते थे तस्मिया शरीफ़ को और ऊंची आवाज़ से पढ़ते थे सूरा ए फातिहा शरीफ़ को।

(40) इमाम की किराअत मुक़तदी की किरात है' का बाब

813 हदीस शरीफ़:– हज़रते अता इब्ने यसार से मरवी उन्होंने सुवाल किया हज़रते ज़ैद इब्ने साबित से किराअत के बारे में इमाम के साथ तो उन्होंने फ़रमाया कि कोई किराअत नहीं इमाम के साथ बिल्कुल।

814 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मुक़र्रर किया गया इमाग कि इकतेदा की जाये उसकी तो जब तकबीर कहे इमाम तो तकबीर कहो तुम और जब किराअत करे इमाम तो तुम चुप रहो।

815 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जिसका कोई इमाम हो तो इमाम की किराअत उसकी किराअत है।

816 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नमाज़ पढ़ाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फिर मुतावज्जे हुये सहाबा ए किराम की तरफ़ तो फ़रमाया क्या तुम

تک کہ نازل ہوئی آیت کریمہ وقوموا للہ قانتین (ترجمہ) اور کھڑے رہو تم اللہ کیلئے پیکر ادب بنکر (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۱۰۰) تو پھر ہم حکم فرمائے گئے چُپ رہنے کا اور ہم روک دیئے گئے باتیں کرنے سے (مسلم شریف)۔ اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد تو باتیں کرنا بند ہوگئیں اور پھر دوسری آیت کریمہ نازل ہوئی اس نے نماز مین امام کے پیچھے قرأت کی بھی ممانعت فرمادی۔ تفسیر خازن شریف کی حدیث شریف میں ہے کہ بے شک سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا بعض لوگوں کو کہ قرأت کررہے ہیں امام کے ساتھ پھر جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت ابن مسعود نے فرمایا کیا ابھی وقت نہیں ہوا یہ کہ تم سمجھو (اس آیت کریمہ کو) واذا قریٔ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون (ترجمہ) اور جب پڑھا جائے قرآن تو غور سے سنو تم اسکو اور چُپ رہو تم تاکہ تم رحم کئے جاؤ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۴۱۲) اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد امام کے پیچھے قرأت بھی منسوخ ہوگئی۔

(۸۱۴) فرمان نبوی کے مقابلے میں کسی کا کوئی استدلال کام نہ دیگا جب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمادیا کہ جب امام قرأت کرے تو تم چُپ چاپ رہو تو اب اسی میں خیریت ہے کہ چُپ چاپ رہا جائے اور سیدھے سیدھے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے فرمان ذیشان پر عمل کیا جائے۔

(۸۱۵) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے امام کے پیچھے قرأت نہ کرنے کی وجہ بھی بیان فرمادی کہ امام کا پڑھنا مقتدی کا پڑھنا ہے۔

(۸۱۶) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے سختی کے ساتھ منع فرمادینے کے بعد بھی اگر کوئی امام کے پیچھے قرأت کرتا ہے تو یہ اسکے دل کی سختی کی بات ہے۔

(۸۱۷) امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو امام کے پیچھے قرأت کرنے والوں کا تعارف بھی کرادیا کہ وہ دینِ فطرت پر نہیں ہیں۔ اب بھی اگر کوئی امام کے پیچھے قرأت کرنے کی ضد کرتا ہے تو وہ بارگاہ مرتضیٰ سے اعلان ہونے والی وعید کو سامنے رکھے۔

(۸۱۸) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے اس مسئلے پر استفتاء بھی کرلیا گیا اور نبوی دارالافتاء سے فتویٰ بھی صادر فرمادیا گیا۔ نبوی فتوے کے بعد اب کسی کا فتویٰ نہیں چلے گا۔

(۸۱۹) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے دوٹوک فیصلہ فرمادیا کہ امام کے پیچھے قرأت کرنا جائز ہی نہیں ہے۔ اب اس فیصلے کے بعد کسی دوسرے کے فیصلے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اب تو صرف تائید وتصدیق وحمایت اور اعلان واتباع واطاعت ہی ہوسکتا ہے۔

(۸۲۰) سیدنا امیر المومنین حضور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو اپنے جلالی فیصلے کا اعلان فرمادیا۔ ہر شخص بخوبی محسوس کرسکتا ہے کہ امام کے پیچھے قرأت کرنے کو حضرات صحابۂ کرام کتنا برا جانتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مسلک امام اعظم پر عمل کرنے کی توفیق بخشے آمین۔

(۸۲۱) دھرتی کے سینے پر ایک بھی نہ ملیگا جس نے فرشتوں کو آمین کہتے ہوئے سنا ہو ظاہر ہے کہ آمین بلند آواز سے نہیں کہتے بلکہ آہستہ کہتے ہیں۔ لہٰذا تمام ایمان والوں کی آمین فرشتوں کی آمین کی طرح آہستہ ہی ہونی چاہئے تاکہ مومنوں کے گناہوں کی معافی ہوجائے۔ اب جو فرشتوں کی آمین کی مخالفت کرے گا تو اسکے گناہوں کی معافی نہیں ہوگی اور انہیں اس حدیث شریف میں جو بشارت دی گئی ہے وہ اس سے محروم ہی رہیں گے۔

(۸۲۲) کسی بھی مقتدی کو جائز نہیں ہے کہ وہ امام کے پیچھے ہوتے ہوئے سورۂ فاتحہ شریف پڑھے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے یہ نہ فرمایا کہ جب تم ولا الضالین پڑھو تو آمین کہو بلکہ یہ ارشاد فرمایا کہ امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔ اگر مقتدی کو سورۂ فاتحہ پڑھنا درست ہوتا تو یوں ارشاد فرمایا جاتا کہ جب تم ولا الضالین پڑھ چکو تو آمین کہو۔ اس پس منظر میں یہ بات کنفرم ہوجاتی ہے کہ امام کے پیچھے ہرگز ہرگز مقتدی سورۂ فاتحہ شریف نہ پڑھے اور آمین بھی آہستہ ہو جیسے فرشتوں کی آمین آہستہ ہوتی ہے کہ کسی نے فرشتوں کی آمین نہ سنی۔ یہاں بھی موافقت وقت میں نہیں بلکہ طریقۂ اداء میں ہوگی چونکہ آمین کہنے کا وقت تو بہرحال اختتام سورۂ فاتحہ پر ہے۔

(۸۲۳) نماز میں آمین زور سے کہنا خلاف سنت ہے۔ سنت یہ ہے کہ آمین آہستہ کہی جائے اور یہی تمام سنی حنفی مسلمانوں میں

فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔ (رواہ البخاری)

تو کہو تم آمین اسلئے کہ جس کا موافق ہوگا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے تو بخشد یا جائیگا اس کیلئے وہ جوگزر چکا ہے اسکے گناہوں میں سے۔

(۸۲۳) حدیث شریف: عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ اَنَّهُ صَلَّىٰ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا بَلَغَ

ترجمہ: حضرت وائل ابن حجر سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا نماز پڑھی انہوں نے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ۔ پھر جب پہونچے پیارے نبی

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّالِّيْنَ قَالَ آمِيْنْ وَاَخْفىٰ بِهَا صَوْتَهٗ۔ (رواہ احمد والدار قطنی)

غیر المغضوب علیهم ولا الضالین پر تو فرمایا پیارے نبی نے آمین اور آہستہ فرمایا اسکے ساتھ اپنی آواز کو۔

(۸۲۴) حدیث شریف: عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَرَاءَ

ترجمہ: حضرت وائل ابن حجر سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تلاوت فرمائی

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّالِّيْنَ فَقَالَ آمِيْنْ وَخَفَّضَ بِهٖ صَوْتَهٗ۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی)

غیر المغضوب علیهم ولا الضالین تو فرمایا پیارے رسول نے آمین اور آہستہ رکھا آواز کو آمین کہنے میں۔

(۸۲۵) حدیث شریف: عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ عُمَرُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

ترجمہ: حضرت وائل ابن حجر سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا کہ نہیں جہر فرماتے تھے حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما

يَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا بِآمِيْنْ۔ (رواہ فی تهذیب الآثار)

تسمیہ شریف میں اور نہ آمین میں۔

(۸۲۶) حدیث شریف: عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يُخْفِي الْاِمَامُ

ترجمہ: سیدنا امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ آہستہ کہے امام

اَرْبَعاً اَلتَّعَوُّذُ وَبِسْمِ اللّٰهِ وَ آمِيْنَ وَرَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ (رواہ فی عینی شرح هدایه)

چارکو، اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور آمین اور ربنا لك الحمد کو۔

किराअत करते हो जब इमाम किराअत करता होता है? तो सहाबा चुप हुये फिर आपने पूछा उनसे तीन बार तो उन्होंने कहा हाँ करते हैं, तो फ़रमाया अब हरगिज़ न करना तुम।

817 हदीस शरीफ़:– हज़रते अली से मरवी कि जिसने किराअत की इमाम के पीछे तो वो दीने फितरत पर नहीं है।

818 हदीस शरीफ़:– हज़रते अली से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि अर्ज़ किया एक शख्स ने प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि क्या मैं किराअत करूँ इमाम के पीछे या चुप रहूँ? फ़रमाया प्यारे नबी ने कि चुपचाप रहो इसलिये कि इमाम का किराअत करना काफ़ी होगा तुझको।

819 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि नहीं जाइज़ है किराअत करना इमाम के पीछे।

820 हदीस शरीफ़:– हज़रते उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि काश उनके मुंह में पत्थर हो जो किराअत करे इमाम के पीछे।

(41) सुरा ए फ़ातिहा के बाद आमीन आहिस्ता कहने का बाब

821 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब इमाम आमीन कहे तो तुम भी आमीन कहो इसलिये कि मुवाफ़िक़त करेगा जिसका आमीन कहना फरिश्तों के आमीन कहने

से तो बख़्श दिया जायेगा उसके लिये वो जो गुज़र चुका उसके गुनाहों में से।

822 **हदीस शरीफ़:**– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब कहे इमाम "ग़ैरिलमग़दूबि अलैहिम वलददालीन" तो कहो तुम आमीन इसलिये कि जिसका मुवाफ़िक़ होगा आमीन कहना फरिश्तों के आमीन कहने के तो बख़्श दिया जायेगा उसके लिये वो जो गुज़र चुका है उसके गुनाहों में से।

823 **हदीस शरीफ़:**– हज़रते वाइल इब्ने हजर से मरवी बेशक उन्होंने फ़रमाया कि नमाज़ पढ़ी उन्होंने प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ, फिर जब पहुंचे प्यारे नबी "ग़ैरिलमग़दूबि अलैहिम वलददालीन" तो फ़रमाया प्यारे नबी ने आमीन और आहिस्ता फ़रमाया उसके साथ अपनी आवाज़ को।

824 **हदीस शरीफ़:**– हज़रते वाइल इब्ने हजर से मरवी बेशक उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुन प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि तिलावत फरमाई "ग़ैरिलमग़दूबि अलैहिम वलददालीन" तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने आमीन और आहिस्ता रखा आवाज़ को आमीन कहने में।

825 **हदीस शरीफ़:**– हज़रत वाइल इब्ने हजर से मरवी बेशक उन्होंने फ़रमाया कि नहीं बुलन्द फ़रमाते थे आवाज़ को हज़रते उमर और हज़रते अली तस्मिया शरीफ़ में और न आमीन में।

826 **हदीस शरीफ़:**– अमीरुल मोमिनीन हज़रते उ़मर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि आहिस्ता कहे इमाम चार को "आऊज़ो बिल्लाह" और "बिस्मिल्लाह" को और "आमीन" को और "रब्बना लकल हम्द" को।

827 **हदीस शरीफ़:**– हज़रते अब्दुल्ला इब्ने मसऊद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि इख़फ़ा करे इमाम चार में "बिस्मिल्लाह" और "अल्लाहुम्मा रब्बना लकल हम्द" और "अऊज़ो बिल्लाह" और "तशहहुद" में।

828 **हदीस शरीफ़:**– हज़रते इब्राहीम नख़ी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि चार हैं जिन्हें आहिस्ता कहे इमाम "आऊज़ो बिल्लाह" और "बिस्मिल्लाह" और "सुब्हाना कल्ला हुम्मा" और "आमीन"।

(42) नमाज़ में हाथों को न उठाने का बाब

829 **हदीस शरीफ़:**– हज़रते अल्क़मा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया हमसे हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद ने कि क्या न पढ़ूँ मैं तुम्हारे सामने प्यारे रसूलुल्लाह की नमाज़? तो हज़रते इब्ने मसऊद ने नमाज़ पढ़ी और न बुलन्द फ़रमाया अपने दोनों हाथों को सिवाये एक मर्तबा के शुरु वाली तकबीर के साथ।

830 **हदीस शरीफ़:**– हज़रते बरा इब्ने आज़िब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को यह कि बुलन्द फ़रमाया अपने दोनों हाथों को जिस वक्त नमाज़ शुरु फ़रमाई फिर नहीं बुलन्द फ़रमाया अपने हाथों को यहाँ तक कि फ़ारिग़ हो गये।

831 **हदीस शरीफ़:**– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी कि बेशक रफ़ायदैन फ़रमाते थे प्यारे नबी पहली तकबीर में फिर दोबारा न फ़रमाते।

832 **हदीस शरीफ़:**– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बुलन्द किये जायें हाथ सात मकामात पर, नमाज़ शुरु करते वक्त और काबे शरीफ़ की तरफ़ मुहँ करते वक्त और सफ़ा और मरवा में और मिना व मुजदलफ़ा में और दोनों जमरों के सामने।

833 **हदीस शरीफ़:**– हज़रते मुजाहिद से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने नमाज़ पढ़ी हज़रते अब्दुल्ला इब्ने उमर के पीछे कि न बुलन्द फरमाते अपने हाथों को सिवाये तकबीरे ऊला में नमाज़ की।

834 **हदीस शरीफ़:**– हज़रते अब्दुल्ला इब्ने जुबैर से मरवी उन्होंने देखा एक शख़्स को कि अपने हाथ ऊंचे कर रहा है नमाज़ में रूकू में जाते वक्त और रूकू से अपने सर को उठाते वक्त तो हज़रते अब्दुल्ला इब्ने जुबैर ने उस शख़्स से फ़रमाया कि रफ़ायदैन मत कर इसलिये कि ये काम है जिसको किया था प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्ल्म ने फिर छोड़ दिया है।

835 **हदीस शरीफ़:**– हज़रत असवद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा अमीरुल मोमेनीन हज़रते उमर बिन खत्ताब को कि उन्होंने बुलन्द फ़रमाया अपने दोनों हाथों को शुरु वाली तक्बीर में फिर दोबारा एसा न फ़रमाया।

836 **हदीस शरीफ़:**– अमीरुल मोमेनीन हज़रते अली से मरवी कि बेशक वो बुलन्द फरमाते थे अपने हाथों

(۸۲۷) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ يَخْفِى الْإِمَامُ اَرْبَعاً بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَالتَّعَوُّذُ وَالتَّشَهُّدُ۔ (رواه البیهقی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اخفاء کرے امام چار ہیں، بسم اللہ اور اللهم ربنا لك الحمد اور اعوذ بالله اور تشهد میں۔

(۸۲۸) حدیث شریف: عَنْ اِبْرَاهِيْمَ نَخْعِىْ قَالَ اَرْبَعٌ يُخْفِيْهِنَّ الْإِمَامُ اَلتَّعَوُّذُ وَبِسْمِ اللّٰهِ وَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ آمين۔ (رواه كتاب الآثار و مصنف عبد الرزاق)

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ چار ہیں جنہیں آہستہ کہے امام، اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور سبحانك اللهم اور آمين۔

﴿ باب منع رفع اليدين في الصلوٰة ترجمہ: نماز میں ہاتھوں کو نہ اُٹھانے کا باب ﴾

(۸۲۹) حدیث شریف: عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّىْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً مَعَ تَكْبِيْرِ الْاِفْتِتَاحِ۔ (رواه الترمذی وابوداؤد)

ترجمہ: حضرت علقمہ سے مروی انہوں نے فرمایا ہم سے حضرت عبداللہ ابن مسعود نے کہ کیا نہ پڑھوں میں تمہارے سامنے پیارے رسول اللہ ﷺ کی نماز؟ تو حضرت ابن مسعود نے نماز پڑھی اور نہ بلند فرمایا اپنے دونوں ہاتھوں کو سوائے ایک مرتبہ کے شروع والی تکبیر کیساتھ۔

(۸۳۰) حدیث شریف: عَنْ بَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْهُمَا حَتّٰى انْصَرَفَ۔ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت براء ابن عازب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہ بلند فرمایا اپنے دونوں ہاتھوں کو جس وقت نماز شروع فرمائی، پھر نہیں بلند فرمایا اپنے ہاتھوں کو یہاں تک کہ فارغ ہو گئے۔

(۸۳۱) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِىْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ۔ (رواه الطحاوی)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی کہ بیشک رفع یدین فرماتے تھے پیارے نبی پہلی تکبیر میں پھر اعادہ نہ فرماتے۔

को तक्बीरे ऊला में नमाज़ की फिर नहीं बुलन्द फरमाते थे नमाज़ की किसी भी हालत में।

837 हदीस शरीफ़:– हज़रते बराअ इब्ने आज़िब से मरवी उन्होंने देखा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को जिस वक्त शुरु फ़रमाया नमाज़ को कि बुलन्द फरमा रहे हैं अपने दोनों हाथों को यहाँ तक कि मुकाबिल फ़रमाया उनको दोनों कानों के फिर बिल्कुल कहीं हाथ उठाने का एआदा न फ़रमाया यहाँ तक कि प्यारे नबी फारिग हो गये अपनी नमाज़ से।

838 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब शुरु फ़रमाते नमाज़ को तो बुलन्द फ़रमाते अपने दस्तहाये मुबारका को अपने कानों के नज़दीक तक फिर रफायदैन दोबारा न फरमाते।

839 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नमाज़ पढ़ायी हमें प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जोहर की और आखिरी सफ़ में एक शख्स था तो बुरी तरह नमाज़ पढ़ी उसने फिर जब सलाम फेरा प्यारे रसूलुल्लाह ने तो आवाज़ दी प्यारे रसूलुल्लाह ने उस शख्स को कि ऐ फलां कि क्या नहीं डरता तू अल्लाह तआला से? क्या तू नहीं देखता कि कैसे नमाज़ पढ़ता है तू? तुम ये समझते हो कि मुझपर छुपा रहता है कुछ भी उसमें से जो तुम करते हो, अल्लाह तआला की कसम बेशक मैं ज़रूर देखता हूँ अपने पीछे का जैसा कि मैं देखता हूँ अपने आगे का।

(43) यह बाब है कि क्या पढ़े तक्बीरे तहरीमा के बाद

840 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब शुरु फरमाते नमाज़ तो पढ़ते

رائج و معمول ہے۔

(۸۲۴) صحابیٔ رسول کا بانگ دہل اعلان ہے کہ میں نے خود سماعت کیا ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے سورۂ فاتحہ شریف کو جب ختم فرمادیا تو آمیـــن کہنے میں آواز کو ہلکا کیا اب وہ لوگ سوچیں جو نبوی تعلیم کے خلاف مسجد میں چیختے چلاتے ہیں اور مسجد میں شور وغُل کا ماحول برپا کرتے ہیں وہ اہل حدیث ہیں کہ اہل حدث ہیں۔

(۸۲۵) حضرات صحابۂ کرام کا خصوصاً حضرات خلفاء عظام کا بھی یہی معمول تھا کہ بحالت نماز تسمیہ خوانی میں اور آمین کہنے میں چیخنے چلانے سے پرہیز فرماتے تھے اور حالت نماز میں شور غُل کو پسند نہ فرماتے تھے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور پیارے عمر اور پیارے علی کی بھی سنت یہی ہے کہ آمیـــن بھی آہستہ ہو اور تسمیہ شریف بھی آہستہ ہو۔

(۸۲۶) آپنے چار مقامات کی تفصیلی نشاندہی بھی ملاحظہ فرمالی کہ سیدنا امیر المومنین حضور فاروق اعظم نے فرمایا کہ امام چار جگہ آواز کو آہستہ رکھے۔ ثناء کے بعد تعوذ وتسمیہ اور سورۂ فاتحہ شریف کے بعد آمین اور رکوع سے کھڑے ہو کر تحمید کو۔ آپ حدیث شریف ۴۱۵ میں ملاحظہ فرماچکے ہیں کہ ثناء بھی آہستہ پڑھی جائیگی۔

(۸۲۷) تمام احادیث کریمہ کو دیکھکر معلوم ہوا کہ ثناء، تعوذ، تسمیہ، آمین، تحمید وتشہد میں آواز کو آہستہ رکھا جائے اور ان میں آواز کو اونچا نہ کیا جائے۔

(۸۲۸) آمیـــن کے معنیٰ ہیں قبول فرما، ایسا ہی کردے۔ یہ کلمۂ آمین نہ تو قرآن کریم کی آیت ہے اور نہ قرآنی کلمہ بلکہ ایک دعائیہ لفظ ہے۔ نہ تو اسے جبریل امین لائے اور نہ ہی یہ قرآن کریم میں لکھا ہوا ہے۔ لہٰذا جب ثناء، تعوذ، تحمید وتشہد، درود ابراہیمی دعاء ماثورہ آہستہ پڑھی جاتی ہیں تو آمین بھی آہستہ ہونا چاہئے اسکو عقل بھی چاہتی ہے۔ پھر حالت نماز میں تمام نمازیوں کا ایک شور مچادینا قرآن کریم کی تعلیمات کے بھی خلاف ہے اور احادیث کریمہ کے بھی اور حضرات صحابۂ کرام کے معمول کے بھی۔ نیز اگر مقتدی پر سورۂ فاتحہ شریف کا پڑھنا بھی فرض ہو اور اسے آمین بالجہر کا بھی حکم ہو ایسی صورت میں مقتدی تو ابھی سورۂ فاتحہ پڑھ ہی رہا ہو اور امام ولا الضالین کہدے اب اگر یہ مقتدی آمین نہ کہے تو سنت کی مخالفت کا مرتکب ہو اور اگر آمین کہے تو آمین قرآن کریم کی تلاوت کے درمیان ہوگی اور یہ قرآن کریم میں غیر قرآن داخل ہو جائیگا اور سورۂ فاتحہ کے درمیان شور وغُل برپا ہوگا جو قرآن کریم کی کھلی خلاف ورزی ہوگی۔

(۸۲۹) تکبیر تحریمہ میں رفع یدین کرنا چاہئے اور رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنا خلاف سنت اور ممنوع ہے۔ صحابیٔ رسول نے اپنا مشاہدہ وتجربہ مرحمت فرمایا اور رکوع میں جاتے اور آتے رفع یدین نہ کر کے یہ دکھایا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اسی طرح نماز ادا فرماتے تھے۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرات صحابۂ کرام میں زبردست تفقہ فی الدین کے مالک وحامل ہیں جب انہوں نے نبی والی نماز پڑھکے دکھائی تو کسی صحابی نے کوئی انکار واعتراض نہ کیا گویا کہ عملاً سب نے اسکی تائید وتوثیق فرمادی۔ اگر رکوع کو جاتے اور رکوع کو آتے رفع یدین سنت ہوتا تو حضرات صحابۂ کرام ضرور کچھ نہ کچھ سوالیہ اشارات فرماتے مگر ایسا کچھ بھی نہیں اس سے بھی حضرات صحابۂ کرام کا اجماع ثابت ہوا اور سیدنا حضرت امام ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بہت سے حضرات علماء، صحابہ، تابعین درمیان نماز میں رفع یدین نہیں فرماتے تھے انکے عمل سے اس حدیث شریف کی تائید ہوتی ہے اور انکے عمل کی اس حدیث شریف سے تصدیق ہوتی ہے اور سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو تابعی ہونے کا شرف رکھتے ہیں انہوں نے بھی اس حدیث شریف کو قبول فرمایا اس پر عمل پیرا ہیں اور عام امت محمدیہ کا اس پر عمل بھی ہے۔

(۸۳۰) پیارے صحابی اپنا مشاہدہ بیان فرماتے ہیں کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے شروع میں تو رفع یدین فرمایا پھر پوری نماز میں کہیں، کبھی رفع یدین نہ فرمایا۔ یہی سنت ہے کہ نماز کی حالت میں رفع یدین نہ کیا جائے۔

(۸۳۱) شروع نماز میں یعنی تکبیر تحریمہ کے موقع پر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اپنے ہاتھوں کو بلند فرماتے پھر اس کا اعادہ نہ فرماتے

(۸۳۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم تُرْفَعُ الْاَیْدِیْ فِیْ سَبْعِ مَوَاطِنَ عِنْدَ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند کئے جائیں ہاتھ سات مقامات پر، نماز شروع کرتے وقت

وَاسْتِقْبَالِ الْبَیْتِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَالْمَوْقِفِیْنَ وَالْجَمْرَتَیْنِ۔ (رواہ البیہقی)

اور کعبے شریف کی طرف منھ کرتے وقت اور صفا و مروہ پر اور منیٰ و مزدلفہ میں اور دونوں جمروں کے سامنے۔

(۸۳۳) حدیث شریف: عَنْ مُجَاھِدٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنَ عُمَرَ فَلَمْ یَکُنْ یَدَیْہِ

ترجمہ: حضرت مجاہد سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے نماز پڑھی حضرت عبداللہ ابن عمر کے پیچھے کہ نہ بلند فرماتے اپنے ہاتھوں کو

اِلَّا فِی التَّکْبِیْرَۃِ الْاُوْلٰی مِنَ الصَّلٰوۃِ۔ (رواہ الطحاوی)

سوائے تکبیر اولیٰ میں نماز کی۔

(۸۳۴) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ زُبَیْرٍ اَنَّہٗ رَاٰی رَجُلًا یَرْفَعُ یَدَیْہِ فِی الصَّلٰوۃِ عِنْدَ الرَّکُوْعِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن زبیر سے مروی انہوں نے دیکھا ایک شخص کو کہ اپنے ہاتھ اونچے کر رہا ہے نماز میں، رکوع میں جاتے وقت

وَعِنْدَ رَفْعِ رَاسِہٖ مِنَ الرُّکُوْعِ فَقَالَ لَہٗ لَاتَفْعَلْ فَاِنَّہٗ شَیْءٌ فَعَلَہٗ

اور رکوع سے اپنے سر کو اُٹھاتے وقت، تو حضرت عبداللہ ابن زبیر نے اُس شخص سے فرمایا کہ رفع یدین مت کر اسلئے کہ یہ ایک کام ہے جسکو کیا تھا

رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ تَرَکَہٗ۔ (رواہ فی عینی شرح البخاری)

پیارے رسول اللہ ﷺ نے پھر چھوڑ دیا ہے۔

(۸۳۵) حدیث شریف: عَنْ اَسْوَدٍ قَالَ رَأَیْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَفَعَ یَدَیْہِ

ترجمہ: حضرت اسود سے مروی انہوں نے فرمایا کی میں نے دیکھا حضرت عمر بن خطاب کو کہ انہوں نے بلند فرمایا اپنے دونوں ہاتھوں کو

فِیْ اَوَّلِ تَکْبِیْرَۃٍ ثُمَّ لَایَعُوْدُ۔ (رواہ الطحاوی)

شروع والی تکبیر میں، پھر اعادہ نہ فرمایا۔

सुब्हाना कल्ला हुम्मा वबे हम्देका व तारकस्मोका वतआला जद्दोका वलाइलाहा गैरुक।

(44) नमाज़ में किराअत का बाब

841 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नमाज़ कामिल नहीं उसकी जिसने न पढ़ा कुरआने करीम की सूरते फातिहा को (बुखारी व मुस्लिम) और मुस्लिम शरीफ़ की एक रिवायत में है कि उसकी नमाज़ कामिल नहीं जो न पढ़े सूरते फातिहा और कुछ ज़्यादा।

842 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो नमाज़ पढ़े, न पढ़े उसमें सूरते फातिहा शरीफ़ तो वो नमाज़ नाकिस है तीन बार फ़रमाया कामिल नहीं है, तो कहा गया हज़रते अबू हुरैरा से बेशक हम होते थे इमाम के पीछे तो फ़रमाया हज़रते अबू हुरैरा ने कि पढ़ लो सूरते फातिहा शरीफ़ को अपने दिल दिल में इसलिये कि बेशक मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह से कि प्यारे रसूल फरमाते हैं कि फ़रमाया अल्लाह ने कि बांट दिया मैंने सूरते फातिहा शरीफ़ को अपने दरमियान और अपने बन्दे के दरमियान आधा आधा और मेरे बन्दे के लिये वोही है जो उसने मांगा तो जब बन्दे ने कहा अल्हम्दो लिल्लाहे रब्बिल आलमीन तो फ़रमाता है अल्लाह तआला कि खूबियां बयान कीं मेरी मेरे बन्दे ने और जब कहा बन्दे ने अर्रहमानिर्रहीम तो फरमाता है अल्लाह तआला कि सना की मेरी मेरे बन्दे ने और जब कहा बन्दे ने मालिकि यौमिद्दीन तो फरमाता है अल्लाह

یعنی پوری نماز میں کہیں بھی اس ادا کا دوبارہ مظاہرہ نہ فرماتے۔

(۸۳۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے آٹھواں اور نواں مقام بیان نہ فرمایا کہ رکوع میں جاتے اور رکوع سے آتے ہوئے بھی رفع یدین کر لینا۔ یہ مقام حسرت ہے اگر ان مذکورہ دو مواقع پر بھی رفع یدین سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو مطلوب ہوتا تو ضرور ارشاد و بیان فرماتے۔

(۸۳۳) حضرات صحابۂ کرام کا عمل شریف بھی یہی تھا کہ نماز میں رفع یدین نہ فرماتے بلکہ صرف نماز کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین فرماتے۔ نماز میں رفع یدین کو دھاندلی کا نام دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

(۸۳۴) نماز کے اندر رفع یدین کرنا پہلے ضرورتاً جائز تھا جب ضرورت ختم ہوگئی تو رفع یدین کا حکم بھی منسوخ ہوگیا۔ جن حضرات صحابۂ کرام سے نماز میں رفع یدین ثابت ہے وہ قبل ممانعت کی بات ہے اور جب بعد میں منسوخ ہو گیا تو حضرات صحابۂ کرام نے نماز میں رفع یدین کو چھوڑ دیا۔

(۸۳۵) سیّدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل شریف بھی یہی تھا کہ آپ نماز کے دوران رفع یدین نہ فرماتے صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین فرماتے۔ انہیں معلوم تھا کہ پہلے یہ کام ہوتا تھا بعد میں منع فرما دیا گیا۔ اسی کا نام دین ہے جو رسول پاک عطا فرمائیں اسے قبول کر لو اور جس سے روک دیں اس سے رک جاؤ۔ منسوخ احادیث کریمہ یا حکم کو خوامخواہ حیلہ نہ بناؤ۔

(۸۳۶) خلیفۂ چہارم باب العلم حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل شریف بھی سامنے ہے کہ آپ سوائے تکبیر تحریمہ کے وقت کے نماز کی کسی بھی حالت میں رفع یدین نہ فرماتے تھے۔

(۸۳۷) ایک بات تو یہ کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ہاتھ کانوں تک اٹھائے کندھوں تک نہیں دوسرے یہ کہ پوری نماز میں آپ نے کسی بھی موقع پر رفع یدین کا اعادہ نہ فرمایا۔

(۸۳۸) ہر صاحب عقل و ہوش اسکو بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ نماز میں بلا وجہ شرعی حرکت و جنبش مکروہ ہے اور خلاف سنت ہے اسی لئے نماز میں بلا ضرورت شرعیہ پاؤں ہلانا انگلیوں کا حرکت دینا ممنوع ہے تو پھر پورے پورے ہاتھوں کو حرکت دینا ہی نہیں بلکہ بلند کرنا کسطرح درست ہوگا۔ نماز میں سکون و اطمنان محبوب و مطلوب و مندوب ہے اور رفع یدین میں بلا وجہ حرکت دینا ہے جو سکون و اطمنان کے منافی ہے۔ رفع یدین والی حدیثیں سکون نماز کے خلاف ہیں اور ترک رفع یدین کی احادیث کریمہ سکون نماز کے موافق ہیں لہٰذا عقل و سمجھ کا بھی تقاضہ یہی ہے کہ رفع یدین نہ کرنے والی احادیث کریمہ پر عمل کیا جائے اور منسوخ و متروک احادیث کریمہ پر عمل کر کے مکھی مار پالیسی کا اعلان و اظہار نہ کیا جائے۔ اپنی نمازوں کو سنت رسول کے اجالے میں ادا کیا جائے۔

(۸۳۹) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی چشمان کرم سے کائنات کی کوئی شے پوشیدہ نہیں ہے۔ دائیں بائیں آگے پیچھے اوپر نیچے سب کچھ ان پر روشن ہے۔ تحت الثریٰ، عرش، لامکاں تک کوئی چیز نگاہِ رسول سے مخفی نہیں۔ دنیا کی کوئی شے ان کی چشمان نور بار کیلئے آڑ و حجاب نہیں۔ پچھلی صف میں نماز پڑھنے والے کی تمام حرکات و سکنات انکی نگاہ پاک میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور بھی ہیں اور مخلوق سے بھی باخبر ہیں۔ ہر امتی کو نماز میں یہ خیال رکھنا چاہئے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ہمارے احوال و کوائف، حرکات و سکنات سے باخبر ہیں اور وہ ہمیں ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ نماز میں خیال رسول جمال رسول دکھاتا ہے اور نماز کو دولت کمال سے نوازتا ہے۔

(۸۴۰) تکبیر تحریمہ کے بعد اور سورۂ فاتحہ شریف سے پہلے دعاء پڑھنا مسنون ہے۔ احادیث کریمہ میں بہت سی دعائیں آئی ہیں ثناء جو عام طریقے سے پڑھی جاتی ہے یہ بھی مسنون ہے اور یہ مختصر دعاء بہت ہی محبوب ہے بہت سے احادیث کریمہ میں وارد ہے اور امت کے معمولات میں سے ہے۔ ثناء کے علاوہ دوسری ادعیۂ مبارکہ شروع اسلام میں تھیں بعد میں مروجہ ثناء شریف عموماً پڑھی جانے لگی۔ نفل نماز کا ہر شفعہ (دو رکعتیں) مستقل نماز ہے لہٰذا چار رکعت والی سنن و نوافل نماز میں دوسری رکعت کے قعدے میں تشہد کے بعد درود شریف اور دعاء پڑھ کر تیسری رکعت کیلئے کھڑے ہوں اور تیسری رکعت کے شروع مین ثناء شریف پڑھیں۔ اس دعاء میں لفظ سبحان اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام عیوب و

(۸۳۶) حدیث شریف: عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِى التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ

ترجمہ: امیر المومنین حضرت علی سے مروی کہ بیشک وہ بلند فرماتے تھے اپنے ہاتھوں کو تکبیر اولیٰ میں نماز کی،

ثُمَّ لَا يَرْفَعُ فِىْ شَيْءٍ مِنْهَا۔ (رواہ البیھقی)

پھر نہیں بلند فرماتے تھے نماز کی کسی بھی حالت میں۔

(۸۳۷) حدیث شریف: عَنْ بَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ اَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ

ترجمہ: حضرت براء ابن عازب سے مروی انہوں نے دیکھا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت شروع فرمایا نماز کو کہ بلند فرمار ہے ہیں اپنے دونوں ہاتھوں کو

حَتّٰى حَاذٰى بِهِمَا اُذُنَيْهِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ اِلٰى شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ۔ (رواہ الدارقطنی)

یہانتک کہ مقابل فرمادیا انکو اپنے دونوں کانوں کے، پھر بالکل کہیں ہاتھ اُٹھانے کا اعادہ نہ فرمایا، یہاں تک کہ پیارے نبی فارغ ہو گئے اپنی نماز سے۔

(۸۳۸) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله عليه وسلم كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شروع فرماتے نماز کو تو بلند فرماتے اپنے دستہائے مبارکہ کو

اِلٰى قَرِيْبٍ مِّنْ اُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ۔ (رواہ ابوداؤد)

اپنے گوشِ مبارک کی نزدیک تک، پھر رفع یدین کا اعادہ نہ فرماتے۔

(۸۳۹) حدیث شریف: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلظُّهْرَ وَفِىْ مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا نماز پڑھائی ہمیں پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی اور آخری صف میں

رَجُلٌ فَاَسَاءَ الصَّلٰوةَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله عليه وسلم يَا فُلَانُ

ایک شخص تھا، تو بُری طرح نماز پڑھی اس نے، پھر جب سلام پھیرا پیارے رسول نے تو آواز دی پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کو کہ اے فلاں!

اَلَا تَتَّقِى اللّٰهَ اَلَا تَرٰى كَيْفَ تُصَلِّىْ اَنَّكُمْ تَرَوْنَ اَنَّهُ يَخْفٰى عَلَىَّ شَيْءٌ مِمَّا تَصْنَعُوْنَ

کہ کیا نہیں ڈرتا تو اللہ تعالیٰ سے؟ کیا تو نہیں دیکھتا کہ کیسے نماز پڑھتا ہے تو؟ تم یہ سمجھتے ہو کہ مجھ پر چھپا رہتا ہے کچھ بھی اُس میں سے جو تم کرتے ہو؟

तआला कि बर्जुगी बयान की मेरी मेरे बन्दे ने और जब कहा बन्दे ने इय्याकानाबुदू वइय्याकानस्तईन तो फ़रमाता है अल्लाह तआला ये मेरे और मेरे बन्दे के दरमियान है और मेरे बन्दे के लिये वो है जो वो मांगे फिर कहा बन्दे ने इहदे नस्सिरातल मस्तकीमा सिरातल लज़ीना अन अम्ता अलैहिम गैरिल मग़दूबि अलैहिम वलददाल्लीन तो फ़रमाता है अल्लाह तआला ये मेरे बन्दे के लिये है और मेरे बन्दे के लिये है जो वो मांगे।

843 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और अमीरुल मोमेनीन हज़रते अबू वक्र और अमीरुल मोमेनीन हज़रते उमर शुरु फरमाते थे नमाज़ को अल्हम्दो लिल्लाहि रब्बिल आलामीन से।

844 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब नमाज़ पढ़ो तुम तो सीधा करो तुम अपनी सफ़ों को फिर इमामत करे कोई तुम्हारी तुममें का जब वो तक्बीर कहे तो तुम भी तक्बीर कहो और जब इमाम कहे गैरिल मग़दूबि अलैहिम वलददाल्लीन तो कहो तुम आमीन कुबूल फरमायेगा तुम्हारी अल्लाह तआला, फिर जब तकबीर कहे इमाम या रुकू करे इमाम तो तक्बीर कहो और रुकू करो तुम भी और इमाम रुकू में जायेगा तुमसे पहले और उठेगा तुमसे पहले फिर फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने वो उसके बदले में है फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने जब कहे इमाम समिअल्लाहो लिमन हमिदा तो तुम कहो अल्लाहुम्मा रब्बना लकल हम्द तो सुनेगा अल्लाह तआला तुम्हारी, और मुस्लिम शरीफ़ की एक रिवायत में है जो हज़रते अबू

نقائص سے پاک ومنزہ ہے اور لفظ حمد اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام اوصاف کمالیہ کا جامع ہے۔ اسلئے تمام مخلوقات پر لازم ہے کہ اپنے خالق کی تسبیح وتحمید کرے اور لفظ تبارک اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جس نیک کام میں اللہ تعالیٰ کے نام پاک کو شامل کرلیا جائے تو پھر برکتوں کا سمندر موجیں مارنے لگتا ہے۔ حدیث شریف میں مذکورہ دعاء ''ثناء شریف'' کا نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد پڑھنا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے ثابت ہے۔ حضرات خلفائے راشدین حضرات فقہائے صحابۂ کبار اور سیّدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اس ثناء شریف پڑھنے پر عمل ہے۔ حضرات تابعین عظام کا بھی یہی معمول ہے یہ حدیث شریف بہت سے صحابۂ کرام سے مروی ہے مسلم شریف میں بھی یہی حدیث شریف سیّدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

(۸۴۱) نماز میں قرآن کریم کی ایک لمبی آیت کریمہ یا تین مختصر آیات کریمہ کا پڑھنا فرض ہے۔ سورۂ فاتحہ کا پڑھنا نماز میں واجب ہے کہ اس کے بغیر نماز ناقص ہوتی ہے۔ سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ سورت ملانا واجب ہے۔ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں تلاوت قرآن کریم فرض ہے باقی رکعات میں نفل۔ دیگر نمازوں کی ہر رکعت میں تلاوت فرض ہے۔ قرآن کریم کی اس پہلی سورت کو سورۂ فاتحہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس سے ہی کتاب قرآن کریم کا آغاز وافتتاح ہوتا ہے۔ سورۂ فاتحہ کا نماز میں پڑھنا مطلقاً ہے۔ حقیقتاً ہو یا حکماً۔ اکیلا نمازی اور امام تو سورۂ فاتحہ کو حقیقتاً پڑھیگا اور مقتدی سورۂ فاتحہ کو حکماً پڑھیگا کہ امام کا قرأت کرنا مقتدی کا قرأت کرنا مانا جائیگا کہ امام کے پیچھے مقتدی کو قرأت کرنا جائز نہیں ہے۔

(۸۴۲) یہ حدیث شریف کھلا اعلان فرما رہی ہے کہ نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب ہے کیوں کہ بنا سورۂ فاتحہ شریف پڑھے نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ ناقص ہوتی ہے اگر سورۂ فاتحہ پڑھنا نماز میں فرض ہوتی تو نماز ناقص نہ ہوتی بلکہ نماز فاسد ہوتی۔ دل دل میں پڑھنا یہ سوچنے اور غور کرنے کے معنیٰ میں ہے کہ پڑھنا زبان سے ہوتا ہے اور دل میں پڑھنا نہیں ہوتا بلکہ سوچنا ہوتا ہے۔ سورۂ فاتحہ شریف سات آیات کریمہ پر مشتمل ہے۔ شروع کی تین آیات کریمہ تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء، تعریف وتوصیف پر مشتمل ہیں اور آخری تین آیات کریمہ اھدنا الصراط سے لیکر ولا الضالین تک دعاء والتجا پر مشتمل ہیں اور ایاک نعبد و ایاک نستعین درمیانی آیت کریمہ آدھی ثناء ہے آدھی دعاء۔ لہٰذا سورۂ فاتحہ مضمون کے اعتبار سے آدھی آدھی بٹی ہوئی ہے۔ صراط الذین انعمت علیہم یہ ایک آیت کریمہ ہے۔ اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تسمیہ شریف نہ تو سورۂ فاتحہ شریف مین داخل ہے اور نہ اس کا جز ہے۔

(۸۴۳) حضرات ثلٰثہ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام تعوذ کی طرح تسمیہ شریف بھی آہستہ فرماتے تھے کہ ان حضرات نے نماز میں جہر فرمایا تو الحمد سے فرمایا نہ کہ تسمیہ شریف سے۔

(۸۴۴) آپ اس عنوان پر پورا باب پڑھ چکے ہیں کہ نماز میں آمین آہستہ کہی جائے گی یہاں بھی یہی مطلب ہے کہ تمام لوگ آہستہ آمین کہیں تا کہ اس آمین کی برکت سے سورۂ فاتحہ میں مانگی ہوئی دعاؤں کو سند قبولیت نصیب ہو۔ اجتماعی دعاء میں اگر ایک کی بھی دعاء قبول ہو جائے تو سب کی دعاء قبول ہو جاتی ہے اسلئے اجتماعی دعاء کی اہمیت ہے۔ پوری نماز کی جماعت میں صرف امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے گا اور تمام مقتدی صرف ربنا لك الحمد کہیں گے۔ حدیث شریف نے بھی یہی حکم صادر فرمایا کہ جب امام قرآن کریم پڑھے تو خاموش رہو اور یہی حکم قرآن کریم کا بھی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے'' اور جب پڑھا جائے قرآن تو غور سے سنو تم اور چپ رہو تم تا کہ تم رحم کئے جاؤ'' (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۴۱۲) اسّی (۸۰) حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے یہ ممانعت ثابت ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی قرأت نہ کرے اور امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہے۔

(۸۴۵) فرض نمازوں کی رکعتوں میں چند طرح سے فرق ہے (۱) پہلی دو رکعتوں میں قرأت فرض ہے آخری رکعتوں میں نفل (۲) پہلی رکعتیں بھری پڑھی جاتی ہیں اور بعد کی خالی (۳) فجر، مغرب، عشاء میں امام اونچی آواز سے تلاوت کرتا ہے بعد کی رکعتوں میں آہستہ (۴) شروع کی دو رکعتیں سفر میں بھی پڑھی جاتی

وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرٰی مِنْ خَلْفِیْ كَمَا اَرٰی مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ۔ (رواه احمد)

اللہ تعالیٰ کی قسم بیشک میں ضرور دیکھتا ہوں اپنے پیچھے کا جیسا کے میں دیکھتا ہوں اپنے آگے کا۔

﴿ باب ما يقرأ بعد التكبير ترجمہ: یہ باب ہے کہ کیا پڑھیں تکبیر تحریمہ کے بعد ﴾

(۸۴۰) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شروع فرماتے نماز تو پڑھتے

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تبارك اسمك وتعالىٰ جدك ولااله غيرك. (رواه الترمذی و ابوداؤد وابن ماجة)

سبحانك اللهم وبحمدك تبارك اسمك وتعالىٰ جدك ولااله غيرك.

﴿ باب القراءة في الصلوٰة ترجمہ: نماز میں قرأت کا باب ﴾

(۸۴۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاصَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نماز کامل نہیں اسکی جس نے نہ پڑھا قرآن کریم کی سورۂ فاتحہ کو۔ (بخاری ومسلم)

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَصَاعِدًا۔ (رواه مسلم)

اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ اس کی نماز کامل نہیں جو نہ پڑھے سورۂ فاتحہ اور کچھ زیادہ۔

(۸۴۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز پڑھے، نہ پڑھے اس میں سورۂ فاتحہ شریف

فَهِیَ خِدَاجٌ ثَلٰثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقِيْلَ لِاَبِیْ هُرَيْرَةَ اِنَّا نَكُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ

تو وہ نماز ناقص ہے، تین بار فرمایا کامل نہیں ہے، تو کہا گیا حضرت ابو ہریرہ سے کہ بیشک ہم ہوتے تھے امام کے پیچھے، تو فرمایا حضرت ابو ہریرہ نے

اِقْرَأْ بِهَا فِیْ نَفْسِكَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ

کہ پڑھ لو سورۂ فاتحہ شریف کو اپنے دل دل میں، اس لئے کہ بیشک میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ پیارے رسول فرماتے ہیں کہ فرمایا اللہ نے

हुरैरा और हज़रते कतादा से म़रवी है कि जब इमाम किराअत करे तो तुम चुप रहो।

845 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पढ़ते थे ज़ोहर में पहली दो रकतों में सूरते फ़ातिहा शरीफ़ और दो सूरतें और दूसरी दो रकतों में सूरते फातिहा और सुना देते थे हमको कोई आयते करीमा कभी कभी और दराज़ी फरमाते पहली रकअत में जो दराज़ी न फरमाते दूसरी में, ऐसे ही असर में और ऐसे ही सुबह में।

846 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू सईद खुज़री से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम अन्दाज़ा लगाते थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के कयाम का नमाज़े ज़ोहर और नमाज़े असर में तो अन्दाज़ा लगाया हमने प्यारे नबी के कयाम का पहली दो रकअतों में जोहर की बकद्र पढ़ने अलिफ़ लाम मीन, तन्ज़ील, सजदा के और एक रिवायत में है कि हर रकअत में तीस आयाते करीमा की बकद्र और अन्दाज़ा लगाया हमने प्यारे रसूलुल्लाह के कयाम का आखिरी दो रकअतों में इससे आधे के बराबर का और अन्दाज़ा लगाया हमने पहली दो रकअतों में असर की प्यारे नबी के कयाम के बकद्र जोहर की आखिरी दो रकअतों के और असर की आखिरी दो रकअतों में इससे आधे की।

847 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पढ़ते थे जोहर में वल्लैले इज़ा यगशा और एक रिवायत में है कि सब्बे हिस्मा रब्बेकलआला और असर में इसी के मिस्ल और फजर में इससे दराज़।

قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِيْ مَاسَأَلَ

کہ بانٹ دیا میں نے سورۂ فاتحہ شریف کو اپنے درمیان اور اپنے بندے کے درمیان آدھا آدھا اور میرے بندے کیلئے وہی ہے جو اس نے مانگا،

فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ تَعَالٰى حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ وَاِذَا قَالَ

توجب بندے نے کہا الحمد لله رب العالمين توفرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ خوبیاں بیان کیں میری میرے بندے نے اور جب کہا بندے نے

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ وَاِذَا قَالَ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ قَالَ

الرحمٰن الرحیم تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ ثنا کی میری میرے بندے نے، اور جب کہا بندے نے مالك يوم الدين تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ

مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ وَاِذَا قَالَ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ قَالَ هٰذَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ

کہ بزرگی بیان کی میری میرے بندے نے اور جب کہا بندے نے اياك نعبد واياك نستعين تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے

وَلِعَبْدِيْ مَاسَأَلَ فَاِذَا قَالَ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ

اور میرے بندے کیلئے وہ ہے جو وہ مانگے، پھر جب کہا بندے نے اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير

الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ هٰذَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَاسَأَلَ. (رواہ مسلم)

المغضوب عليهم ولا الضآلين تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ یہ میرے بندے کیلئے ہے، اور میرے بندے کیلئے ہے وہ جو مانگے۔

(۸۴۳) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المومنین حضرت ابوبکر اور امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما شروع فرماتے تھے نماز کو

بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. (رواہ مسلم)

الحمد لله رب العالمين۔

(۸۴۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا صَلَّيْتُمْ فَاَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑھو تم تو سیدھے کرو تم اپنی صفوں کو، پھر امامت کرے تمہاری کوئی تم میں کا

---

848 हदीस शरीफ़:– हज़रते जबीर इब्ने मुतअम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को यह कि तिलावत फरमाते मग़्रिब में सूरते तूर की।

849 हदीस शरीफ़:– हज़रते उम्मे फज़्ल इब्ने हारिस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि तिलावत फरमाते मग़्रिब में वल्मुरसलाते उरफन।

850 हदीस शरीफ़:– हज़रत मआज़ इब्ने जबल नमाज़ पढ़ रहे थे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ इशा की फिर आये अपनी कौम में तो इमामत फरमाई उनकी तो शुरु फरमा दी सूरते बकर शरीफ़ तो फिर गया एक शख्स कि सलाम फैर दिया उसने फिर नमाज़ पढ़ी उसने अकेले और चला गया तो मुसलमानों ने उस शख्स से कहा क्या मुनाफिक हो गया है तू ऐ फलां? उसने कहा नहीं! अल्लाह तआला की कसम मैं ज़रुर हाज़िरी दूँगा प्यारे रसूल की बारगाह में तो ज़रुर खबर दूँगा उनको तो हाज़िर हुआ वो शख्स प्यारे रसूल की खिदमत में तो उसने कहा या रसूलुल्लाह हम ऊंटनियों वाले हैं काम काज करते हैं दिन भर और बेशक हज़रते मुआज़ ने नमाज़ पढ़ी आपके साथ इशा की फिर आये अपनी कौम में तो शुरु फरमा दी सूरते बकर शरीफ़ तो मुत्तावज्जे हुये प्यारे रसूलुल्लाह हज़रत मआज़ की तरफ़ तो फ़रमाया ऐ मआज़ तू आज़माइश में डालने वाला हो गया, पढ़ा करो वश्शम्से वदुहाहा, वल्लैले इज़ा यगशा, व सब्बे हिस्मा रब्बेकलआला।

فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قِيْلَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ

جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب امام کہے غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین تو کہو تم آمین، قبول فرمائے گا تمہاری اللہ تعالیٰ

فَاِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فَقَالَ

پھر جب تکبیر کہے امام یا رکوع کرے امام تو تکبیر کہو اور رکوع کرو تم بھی، اور امام رکوع میں جائے گا تم سے پہلے اور اُٹھے گا تم سے پہلے، پھر فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَتِلْكَ بِتِلْكَ قَالَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا

پیارے رسول اللہ ﷺ نے وہ اس کے بدلے میں، ہے، فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب کہے امام سمع اللہ لمن حمدہ تو تم کہو

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللّٰهُ لَكُمْ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَتَادَةَ

اللھم ربنا لک الحمد تو سُنے گا اللہ تعالیٰ تمہاری، اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے جو حضرت ابو ہریرہ اور حضرت قتادہ سے مروی ہے

وَاِذَا قَرَأَ فَانْصِتُوْا۔ (رواہ مسلم)

کہ جب امام قرأت کرے تو تم چپ رہو۔

(۸۴۵) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْاُوْلَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے ظہر میں پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ شریف اور دو سورتیں

وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى

اور دوسری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور سنا دیتے تھے ہم کو ئی آیت کریمہ کبھی کبھی، اور درازی فرماتے پہلی رکعت میں

مَالَا يُطِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

جو درازی نہ فرماتے ثانیہ میں، ایسے ہی عصر میں اور ایسے ہی صبح میں۔

(۸۴۶) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزِرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم اندازہ لگاتے تھے پیارے رسول اللہ ﷺ کے قیام کا

---

851 हदीस शरीफ़:– हज़रते इब्राहीम नखई से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जब शामिल हो तू कौम की नमाज़ में तो मत नियत कर तू उनकी नमाज़ की नहीं किफायत करेगी उनकी नमाज़ तुझको और अगर नमाज़ पढ़ाये इमाम एक अपनी नमाज़ और नियत करे वो जो उसके पीछे है इमाम की नमाज़ के अलावा की तो इमाम की नमाज़ हो जायेगी और मुक्तदियों की न होगी।

852 हदीस शरीफ़:– हज़रते बराअ से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि तिलावत फरमा रहे हैं नमाज़े इशा में वत्तीन वज़्ज़ैतून और नहीं सुना मैंने ज्यादा खुश आवाज़ प्यारे नबी से।

853 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पढ़ते थे फजर में काफ वलकुरआनिलमजीद को और इसके मिस्ल और होती प्यारे नबी की नमाज़ बाद में कुछ हल्की।

854 हदीस शरीफ़:– हज़रते अमर इब्ने हारिस से मरवी बेशक उन्होंने सुना प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फजर में कि पढ़ रहे हैं नमाज़े फजर में वल्लैले इज़ा अस अस।

855 हदीस शरीफ़:– हज़रत अब्दुल्ला इब्ने साईब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नमाज़ पढ़ाई हमको प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फजर की मक्का ए मुकर्रमा में तो शुरु फरमाई सूरा एए मोमेनून शरीफ़ यहाँ तक कि आया ज़िक्र हज़रते मूसा हज़रते हारुन या हज़रते ईसा का तो आ गयी प्यारे नबी

ہیں اور آخری دو رکعتیں سفر میں معاف ہو جاتی ہیں۔ یہ تمام مسائل احادیث کریمہ سے ثابت ہیں۔ ایک مسئلہ یہاں اس حدیث شریف میں مذکور ہے کہ فرض نمازوں میں اول رکعتیں بھری پڑھو اور آخری رکعتیں خالی پڑھو۔ کبھی کبھار سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ظہر وعصر کی نمازوں میں بھی آیات کریمہ باآواز بلند تلاوت فرماتے تھے تاکہ حضرات صحابۂ کرام کو معلوم ہو جائے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ فلاں سورۂ مبارکہ تلاوت فرما رہے ہیں اور یہ جہر سے پڑھنا ظہر و فجر میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی خصوصیات میں سے تھا اب کسی کو جائز نہیں ہے کہ ظہر و عصر میں قرأت باآواز بلند کرے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ دوسری رکعت کے مقابلے میں پہلی رکعت کچھ دراز پڑھتے کہ پہلی رکعت میں ثناء، تعوذ، تسمیہ ہے جو دوسری رکعت میں نہیں اور یوں بھی پہلی رکعت میں کچھ زیادہ ہی قرأت فرماتے تاکہ بعد میں آنے والے نمازی پہلی رکعت پاسکیں۔ حنفی مسلک میں بھی فتویٰ اسی پر ہے کہ ہر نماز میں پہلی رکعت دوسری رکعت سے کچھ دراز پڑھی جائے خاص کر نماز فجر میں کہ یہ غفلت ونیند کا وقت ہوتا ہے۔

(۸۴۶) نمازوں میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے حالات وصفات کو سوچنا ان میں غور وفکر کرنا حضرات صحابۂ کرام کی سنت ہے۔ اس خیال نبی سے نماز ناقص و ناتمام نہ ہوگی بلکہ کامل و اکمل ہوگی۔ حضرات صحابۂ کبار سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے پیچھے نماز ادا کر رہے ہیں اور یہ حساب کتاب بھی لگا رہے ہیں کہ کس رکعت میں آپ نے کتنا قیام فرمایا اور اس سے ان کے خشوع خضوع تک میں فرق نہ آیا۔ شعر:

اس عبادت کو حقیقت میں جلا ملتی ہے
جسمیں آجائے تیرا دھیان مدینے والے (یا نبی)

وہ لوگ عقل کے ناخن لیں جو کہتے ہیں کہ نماز میں خیال رسول لانے یا آنے سے نماز باطل و فاسد ہو جاتی ہے۔ ایک نادان بے ایمان نے تو یہاں تک لکھ مارا کہ نماز میں زنا کے وسوسے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور پیارے رسول کی طرف دھیان لگانا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں ڈوب جانے سے بُرا ہے اسی نادان کا نام اسمٰعیل دہلوی ہے اس بے ایمان کے کافر ہونے میں شک کرنے والا بھی کافر ہے یہی اکابر اہل سنت کا فتویٰ ہے۔ تحقیقات کیلئے "تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ" ملاحظہ فرمائیں۔

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نماز میں اتنا قیام فرماتے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ شریف کے علاوہ سورۂ الٓمٓ تنزیل سجدہ کی بقدر تلاوت فرماتے۔ یہ سورۂ مبارکہ پارہ نمبر ۲۱ میں ہے اور اس میں تیس (۳۰) آیات کریمہ ہیں۔ یعنی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ایک رکعت میں تیس آیات کریمہ تلاوت فرماتے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ظہر وعصر کی آخری دونوں رکعات میں بھی سورت ملاتے تھے کیونکہ فرض نمازوں کی آخری رکعات میں قرأت کرنا نفل ہے اگر خاموش رہے تسبیح پڑھے یا سورۂ فاتحہ شریف مع سورت پڑھے یا صرف سورۂ فاتحہ شریف پڑھے ہر طرح درست ہے۔ اس حدیث شریف میں تیسری سورت کا ذکر ہے کہ سورۂ فاتحہ شریف مع سورت کے پڑھنا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہ عمل شریف بیان جواز کیلئے تھا کیوں کہ ان آخری رکعتوں کا خالی پڑھنا مستحب ہے۔ نماز عصر میں نماز ظہر کے مقابلے میں تلاوت کم ہونا چاہئے کہ یہ کاروبار میں مشغولیت کا وقت ہے۔ فجر و ظہر میں طوال مفصل اور عصر وعشاء میں وسط مفصل پڑھنا مستحب ہے۔ یہ مسئلہ اس حدیث شریف سے اخذ کیا گیا ہے۔

(۸۴۷) یہ دونوں سورتیں پارہ نمبر تیس (۳۰) میں ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ظہر کی نماز میں کوئی بھی مذکورہ سورتوں میں سے ایک پوری سورت کریمہ تلاوت فرماتے تھے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ظہر وعصر میں تلاوت آہستہ فرماتے تھے۔ حضرات صحابۂ کرام کو اسکا علم سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے بتانے سے ہوا یا پھر ایک دو آیات کریمہ باآواز بلند تلاوت فرما دیتے تاکہ حضرات صحابۂ کرام کو معلوم ہو جائے کہ آپ کون سی سورۂ مبارکہ تلاوت فرما رہے ہیں۔ نماز کی قرأت کے سلسلے میں احادیث کریمہ مختلف آئی ہیں مگر وہ آپس میں متعارض نہیں ہیں کیونکہ آپکی تلاوتیں موقع، محل، حالات کے لحاظ سے مختلف ہوتی تھیں۔ کبھی لمبی تلاوت فرماتے اور کبھی مختصر۔ بعض حالات میں

فِی الظُّهرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيامَهٗ فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَأةِ الٓمّٓ تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ

نماز ظہر اور نماز عصر میں تو اندازہ لگایا ہم نے پیارے نبی کے قیام کا پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی بقدر پڑھنے الم تنزیل سجدہ کے

وَفِیْ رِوَايَةٍ فِیْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِی الْاُخْرَيَيْنَ

اور ایک روایت میں ہے کہ ہر رکعت میں تیس آیات کریمہ کی بقدر، اور اندازہ لگایا ہم نے پیارے رسول کے قیام کا آخری دو رکعتوں میں

قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰی قَدْرِ قِيَامِهٖ

اس سے آدھے کے برابر کا، اور اندازہ لگایا ہم نے پہلی دو رکعتوں میں عصر کی پیارے نبی کے قیام کے بقدر

فِی الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِی الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ۔ (رواہ مسلم)

ظہر کی آخری دو رکعتوں کے، اور عصر کی آخری دو رکعتوں میں اس سے آدھے کی۔

(۸۴۷) حدیث شریف: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَقْرَأُ فِی الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰی

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے ظہر میں واللیل اذا یغشیٰ

وَفِیْ رِوَايَةٍ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَفِی الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَفِی الصُّبْحِ اَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ۔ (رواہ مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ سبح اسم ربك الاعلیٰ اور عصر میں اسی کے مثل، اور فجر میں اس سے دراز۔

(۸۴۸) حدیث شریف: عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ

ترجمہ: حضرت جبیر ابن مطعم سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تلاوت فرماتے

فِی الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

مغرب میں سورۂ طور کی

(۸۴۹) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ

ترجمہ: حضرت ام فضل ابن حارث سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تلاوت فرماتے

सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को खांसी तो प्यारे नबी ने रुकू फरमा दिया।

856 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तिलावत फरमाते थे फजर की नमाज़ में जुमे के दिन अलिफ लाम मीम तन्ज़ील पहली रकअत में और दूसरी रकअत में हलअता अललइंसान।

857 हदीस शरीफ़:– खलीफा बनाया मरवान बिन हकम ने हजरते अबू हुरैरा को मदीना ए मुनव्वरा का और खूद निकल गया मक्का ए मुकर्रमा की तरफ़ तो नमाज़ पढ़ाई हमको हज़रते अबू हुरैरा ने जुमे की तो तिलावत फरमाई सूरा ए जुमा पहली रकअत मे और दूसरी रकअत में इज़ा जआकल मुनाफेकून फिर फ़रमाया हज़रते अबू हुरैरा ने कि सुना मैंने प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि तिलावत फरमाते थे इन दोनों सूरतों को जुमे के दिन।

858 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तिलावत फरमाते थे नमाज़े ईदैन व नमाज़े जुमा में सब्बे हिस्मा रब्बेकल आला और हलअताका हदीसुल गाशिया फ़रमाया हज़रते नोमान बिन बशीर ने और जब जमा हो जायें ईद व जुमा एक दिन में तो तिलावत फरमाते इन दोनों सूरतों को दोनों नमाज़ों में।

859 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते उमर इब्ने खत्ताब ने सवाल फ़रमाया हज़रते अबू दाऊद वलैसी से कि क्या तिलावत फरमाते थे प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नमाज़े ईद कुरबां में और नमाज़ ईदुल फितर में? तो फ़रमाया हज़रते अबू दाऊद ने कि तिलावत फरमाते प्यारे रसूल दोनों नमाज़ों में क़ाफ़

مستحب پر عمل فرماتے اور بعض حالات میں صرف جواز پر عمل فرماتے لہٰذا احادیث کریمہ ایک دوسرے کے مخالف نہیں ہیں۔

(۸۴۸) سورۂ طور پارہ نمبر ستائیس (۲۷) میں ہے اسمیں ۴۹ آیات کریمہ ہیں۔ مغرب کی نماز میں دونوں رکعتوں میں سورۂ طور شریف تلاوت فرماتے یا سورۂ طور شریف کی بعض آیات کریمہ تلاوت فرماتے تا کہ جواز معلوم ہو جائے ورنہ مغرب میں قصار مفصل کی سورتیں پڑھنا مستحب ہیں اگر چہ پوری سورۂ مبارکہ بھی نماز مغرب میں پڑھ دیجائے تب بھی مغرب کا وقت تنگ نہوگا۔

(۸۴۹) سورۂ حجرات شریف پارہ نمبر ۲۶ سے سورۂ بروج شریف پارہ نمبر ۳۰ تک کی سورتیں طوال مفصل کہلاتی ہیں اور سورۂ بروج شریف سے سورۂ بینہ شریف تک کی سورتیں اوساط مفصل کہلاتی ہیں اور سورۂ بینہ شریف سے سورۂ ناس شریف تک کی سورتیں قصار مفصل کہلاتی ہیں۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیّدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاکم کوفہ شریف کو ایک والا نامہ تحریر فرمایا تھا اس میں مندرجہ بالا تفصیلات تحریر تھیں اور یہ مذکورہ قرأت کی تفصیلات حضرت فاروق اعظم کے ارشاد عالی کی روشنی میں طے پائیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ "تم پر میری سنت لازم ہے اور میرا خلفائے راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں ان کی سنت لازم ہے"۔ اب نمازوں میں ان تفصیلات کا لحاظ رکھنا چاہئے اور ظاہر ہے کہ حضور فاروق اعظم نے یہ تفصیلات ارشادات و معمولات نبوی کی ہی روشنی میں تحریر فرمائیں ہوں گی۔ اگر وقت تنگ نہ ہو اور نماز مسافر بھی نہ ہو تو سنت طریقہ یہ ہے کہ نماز فجر نماز ظہر میں طوال مفصل پڑھے اور نماز عصر و نماز عشاء میں اوساط مفصل پڑھے اور نماز مغرب میں قصار مفصل پڑھے۔ امام و منفرد دونوں کا اس بارہمیں ایک ہی حکم ہے۔

(۸۵۰) یہ واقعہ اس زمانے کا ہے جس زمانے میں فرض نماز دو مرتبہ پڑھ لیجاتی تھی۔ بعد میں یہ حکم بھی منسوخ ہوگیا۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم کو فرض نماز دوبار پڑھنے سے منع فرمایا گیا اور اس حکم کے منسوخ ہوجانے کے بعد مسئلے کی صورت یہ ہے کہ فرض نماز پڑھنے والے امام کے پیچھے نفل نماز پڑھنے والے کی نماز جائز ہے مگر نفل نماز پڑھانے والے کے پیچھے فرض نماز پڑھنے والے مقتدی کی نماز جائز نہیں کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ امام ضامن ہے۔ یعنی مقتدیوں کی نماز امام کی نماز کے ضمن میں ہے تو ظاہر ہے کہ فرض، نفل کو اپنے ضمن میں لے سکتا ہے۔ نفل، فرض کو اپنے ضمن میں نہیں لے سکتا۔ امام کو اتنی لمبی قرأت نہیں کرنا چاہئے جس سے نمازی مشقت میں پڑ جائیں آجکل نادان لوگوں نے ڈرامے اور نمائش کے طور پر لمبی لمبی دعائیں مانگنا شروع کردی ہیں کہ لوگوں کے ہاتھ درد کرنے لگتے ہیں اور بددعائیں دیتے ہوئے دعاء کو چھوڑ کر بھاگ نکلتے ہیں۔ اہل ایمان کی جماعت اولیٰ کے وقت جماعت سے الگ رہنا منافقت کی علامت ہے خواہ علیحدہ نماز پڑھے یا الگ بیٹھا رہے اور اگر امام بے ایمان ہے بدعقیدہ ہے تو جماعت سے الگ رہنا علامت ایمان ہے نشان عرفان ہے کہ بدعقیدہ کو امام بنانا ہی سرے سے ناجائز ہے اور نماز بھی نہیں ہوتی۔ مقتدیوں پر سنی امام کا احترام لازم ہے سنی امام پر زبان طعن دراز نہ کرے بلکہ سلطان اسلام یا قاضی شرع سے امام کی شکایت شرعی کر سکتے ہیں کہ وہ امام کو سمجھا دیں یہ سنت صحابۂ کرام ہے۔ مقتدی بوقت ضرورت نماز توڑ سکتا ہے۔ نماز توڑنا ہو تو سلام پھیر دینا چاہئے اگر چہ بنا سلام پھیرے بھی نماز توڑ سکتا ہے۔ امام پر یہ لازم ہے کہ مقتدیوں کا خیال رکھے تا کہ نمازی جماعت سے بددل نہو جائیں۔ حدیث شریف کے اخیر مین مذکور تمام سورتیں پارہ نمبر ۳۰ کی ہیں اور اوساط مفصل کی ہیں۔

(۸۵۱) اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ نفل والے امام کے پیچھے نماز فرض پڑھنے والے کی نماز نہ ہوگی۔ مسئلہ شرعیہ یہی ہے کہ نفل نماز والے کے پیچھے فرض نماز ادا نہیں ہوسکتی البتہ فرض والے کے پیچھے نفل نماز ہوجاتی ہے۔ فرض نماز کی اقتداء کیلئے ضروری ہے کہ امام بھی فرض ہی پڑھ رہا ہو اور یہ بھی ضروری ہے کہ دونوں ایک ہی نماز پڑھ رہے ہوں ظہر کی نماز فرض پڑھانے والے کے پیچھے عصر کی نماز پڑھنے والا نہیں پڑھ سکتا۔ نابالغ امام کے پیچھے بالغ کی نماز جائز نہیں نہ فرض نہ نفل نہ تراویح۔ کیونکہ بچے پر نماز فرض ہی نہیں ہے محض نفل ہے۔ بچے کی نماز شروع کرنے کے بعد بھی نفل ہی رہتی

فِی الْمُغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفاً۔ (رواہ البخاری والمسلم)

مغرب میں والمرسلات عرفاً۔

(۸۵۰) حدیث شریف: کَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ یُصَلِّیْ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ ثُمَّ یَاتِیْ فَیَؤُمُّ قَوْمَهُ فَصَلّٰی لَیْلَةً

ترجمہ: حضرت معاذ ابن جبل نماز پڑھتے تھے پیارے نبی ﷺ کیساتھ، پھر آتے تو امامت فرماتے اپنی قوم کی تو نماز پڑھی ایک رات

مَعَ النَّبِیِّ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ اَتٰی قَوْمَهُ فَاَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ

پیارے نبی ﷺ کیساتھ عشاء کی پھر آئے اپنی قوم کی طرف تو امامت فرمائی انکی، تو شروع فرمادی سورۂ بقر شریف تو پھر گیا ایک شخص کہ سلام پھیر دیا اس نے

ثُمَّ صَلّٰی وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ فَقَالُوْا لَهُ اَنَافَقْتَ یَافُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ وَلَاٰتِیَنَّ

پھر نماز پڑھی اسنے اکیلے اور چلا گیا تو مسلمانوں نے اس شخص سے کہا کیا منافق ہوگیا ہے تو اے فلاں! اُس نے کہا نہیں اللہ کی قسم، میں ضرور حاضری دونگا

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَاُخْبِرَنَّهُ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا اَصْحَابُ نَوَاضِحَ

پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں، تو ضرور خبر دونگا انکو، تو حاضر ہوا وہ شخص پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تو اسنے کہا یا رسول اللہ! ہم اونٹنیوں والے ہیں

نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَاِنَّ مُعَاذاً صَلّٰی مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ اَتٰی قَوْمَهُ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ

کام کاج کرتے ہیں دن بھر اور بیشک حضرت معاذ نے نماز پڑھی آپ کے ساتھ عشاء کی پھر آئے اپنی قوم میں تو شروع فرمادی سورۂ بقر شریف

فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی مُعَاذٍ فَقَالَ یَامُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ اَقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا

تو متوجہ پیارے رسول اللہ ﷺ حضرت معاذ کی طرف تو فرمایا اے معاذ! تو آزمائش میں ڈالنے والا ہوگیا، پڑھا کرو والشمس وضحٰها

وَاللَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی۔ (رواہ البخاری والمسلم)

واللیل اذا یغشیٰ وسبح اسم ربك الاعلیٰ۔

(۸۵۱) حدیث شریف: عَنْ اِبْرَاهِیْمَ نَخَعِیِّ قَالَ اِذَا دَخَلْتَ فِیْ صَلٰوةِ الْقَوْمِ

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جب شامل ہوتو قوم کی نماز میں

वलकुरआनिल मजीद और इकतराबतिस्सआते।

860 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तिलावत फरमाई नमाज़े फजर की रकअतों में कुल या अय्योहल काफिरून व कुल होवल्लाहु अहद।

861 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तिलावत फरमाते थे नमाज़े फजर की दोनों रकअतों में कूलू आमन्ना बिल्लाहे वमा उन्ज़िला इलैना और जो सूरा ए आले इमरान में है कुल या अहललकिताबे तआलो इला कलामतिन सवाईन बैनना वबैनकुम।

862 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू ज़हीर नुमैरी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि निकले हम प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ एक रात तो आये हम ऐसे शख्स के पास जो मुबालगा कर रहा है दुआ मांगने में तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि वाजिब कर लेगा अगर मोहर लगा देगा तो कहा एक शख्स ने कौम में से कि किस चीज़ के साथ तो फ़रमाया प्यारे नबी ने आमीन से।

863 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नमाज़ अदा फरमाई मग़्रिब की सूरा ए एराफ के साथ और तक्सीम फरमा दिया प्यारे नबी ने इस सूरत को दो रकअतों में।

864 हदीस शरीफ़:– हज़रते उक्बा इब्ने आमिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं मुहार खींच रहा था प्यारे नबी

ہے اگر چہ بچہ نفل نماز شروع کر کے توڑ دے تو اس پر قضا فرض نہیں ہے مگر بالغ نفل نماز شروع کر دے تو پھر نماز پورا کرنا ضروری ہو جاتا ہے اگر بالغ نماز نفل شروع کر کے توڑ دے تو قضا لازم ہے اس لئے بالغ کوئی سی بھی نماز نابالغ کے پیچھے نہیں پڑھ سکتا۔

(۸۵۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے عشاء کی نماز میں ایک رکعت میں سورۂ تین شریف تلاوت فرمائی اور دوسری رکعت میں کوئی دوسری سورت تلاوت فرمائی۔ سورۂ تین شریف پارہ نمبر ۳۰ میں ہے اور اوساط مفصل کی سورت ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ خوش آواز بھی تھے اور بلند آواز بھی۔ بیہقی شریف میں ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ بہت ہی خوش آواز اور بلند آواز تھے کہ آپ کی نماز کی تلاوت کی آواز حضرات خواتین عظام اپنے اپنے گھروں میں بے تکلف سن لیتی تھیں اللہ تعالیٰ نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے صدقے میں فقیر قدیری کو بھی خوش آوازی اور بلند آوازی دونوں نعمتوں سے نوازا ہے نیز فقیر قدیری کے والد ماجد حضرت سیّد محمد الطاف حسین قدیری علیہ الرحمۃ والرضوان کی آواز تو بہت ہی بلند تھی آپ نے اسی سال مسلسل و مستقل اذان دینے کا بھی فی سبیل اللہ اہتمام فرمایا ۹۴ سال کی عمر میں ۲۸ ر ذوالحجہ ۱۴۱۴ھ۔ ۹ رجون ۱۹۹۴ء جمعرات صبح ۸ بجکر ۱۴ منٹ پر وصال شریف ہوا مزار شریف متصل آستانہ عالیہ اسحاقیہ کمپنی باغ مراد آباد شریف میں ہے۔ آپکی ولادت باسعادت ۱۹۰۱ء میں ہوئی۔

(۸۵۳) سورۂ ق شریف پارہ نمبر ۲۶ میں ہے اور طوال مفصل کی سورت ہے۔ یہ مطلب ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ فجر کی نماز کے بعد باقی چار نمازیں ہلکی ادا فرماتے تھے یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ہجرت سے پہلے نماز فجر دراز پڑھاتے تھے کہ قرأت لمبی فرماتے اس وقت حضرات صحابۂ کرام کی تعداد محدود و مختصر تھی پھر جب اسلام کا پرچم لہرایا اور اسلامی فضا بنی اور حضرات صحابۂ کرام کی تعداد بڑھی اور ان میں تجارت زراعت پیشہ لاغر وضعیف ناتوان و بیمار لوگ بھی نماز میں شامل ہوئے تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے قرأت کو مختصر فرمانا شروع فرما دیا۔ یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے قرأت کو لمبا کرنے کے باوجود محویت کے باعث حضرات صحابۂ کرام کو وہ طویل قرأت بھی مختصر لگتی تھی ذوق وشوق، لذت و کیفیت تلاوت میں مست ہو جاتے اور زیادہ وقت تلاوت بھی تھوڑا لگتا۔ شعر:

اب تک ہوں مست لذت کیف وسرور سے
دو چار ہو گئیں تھیں نگا ہیں حضور سے (یا نبی)

(۸۵۴) حدیث شریف مذکور میں آیت کریمہ سورۂ تکویر کی ہے جو پارہ نمبر ۳۰ میں ہے اور طوال مفصل کی سورت ہے اور اس میں ۲۹ آیات کریمہ ہیں مذکورہ آیت کریمہ سے سورۂ تکویر ہی مراد ہے چونکہ مذکورہ آیت کریمہ اسی سورۂ مبارکہ میں آئی ہے اسی سورۂ مبارکہ کی آیت کریمہ نمبر ۲۴ میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے علم غیب کے بحر بیکراں کا ذکر ہے دیکھئے بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۵۰۰۔ تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۱۵۰۱ ان ۲۴)

(۸۵۵) سورۂ مومنون پارہ نمبر ۱۸ کے شروع میں ہے سورۂ مومنون شریف میں کل آیات کریمہ ۱۱۸ ہیں سیدنا حضرت موسیٰ وسیدنا حضرت ہارون علیہما السلام کا ذکر شریف آیات کریمہ نمبر ۴۵ میں ہے اور سیدنا حضرت عیسی علیہ السلام کا ذکر شریف آیت کریمہ نمبر ۵۰ میں ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ انکا ذکر فرما کر روئے اور رونے ہی میں آپ کو کھانسی آ گئی اور آپ نے رکوع فرما دیا اگر چہ اور بھی تلاوت فرمانا چاہتے تھے۔ اگر امام کو نماز کی امامت کے دوران کوئی حادثہ پیش آ جائے جس سے وہ آگے لمبی قرأت نہ کر سکے تو رکوع کر دے۔ یہ واقعہ فتح مکہ شریف کے دن پیش آیا تھا لہٰذا یہ واقعہ ہجرت سے پہلے کا نہیں بلکہ بعد کا ہے۔

(۸۵۶) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کبھی کبھی جمعہ کے دن نماز فجر میں مذکورہ سورتیں تلاوت فرماتے تھے اب بھی ائمہ حضرات کو چاہئے کہ حصول برکت اور ادائے سنت کیلئے کبھی کبھی جمعہ کے دن نماز فجر میں مذکورہ سورتیں پڑھ لیا کریں۔ سورۂ الٓمّٓ تنزیل کا نام سورۂ سجدہ شریف ہے اور پارہ نمبر ۲۱ میں ہے اور سورۂ هل اتى على الانسان کا نام سورۂ دہر شریف ہے اور پارہ نمبر ۲۹ میں ہے۔ ائمہ حضرات ہمیشہ ایک ہی مخصوص سورت نماز میں نہ پڑھا

وَاَنْتَ لَاتَنْوِیْ صَلٰوتَهُمْ لَاتُجْزِكَ وَاِنْ صَلَّی الْاِمَامُ صَلٰوتَهٗ وَنَوَی الَّذِیْ خَلْفَهٗ غَیْرَهَا

تو مت نیت کرتو انکی نماز کی، نہیں کفایت کریگی انکی نماز تجھ کو، اور اگر نماز پڑھائے امام ایک اپنی نماز اور نیت کرے وہ جو اسکے پیچھے ہے امام کی نماز کے علاوہ کی

اَجْزَاتِ الْاِمَامَ وَلَمْ تُجْزِهِمْ۔ (رواہ الامام محمد فی الآثار)

تو امام کی نماز ہو جائے گی اور مقتدیوں کی نہ ہوگی۔

(۸۵۲) حدیث شریف: عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقْرَأُ فِی الْعِشَاءِ وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ

ترجمہ: حضرت براء سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے نبی ﷺ کو کہ تلاوت فرما رہے ہیں نماز عشاء میں والتین والزیتون

وَمَا سَمِعْتُ اَحَداً اَحْسَنَ صَوْ تاً مِنْهُ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور نہیں سنا میں نے زیادہ خوش آواز پیارے نبی سے۔

(۸۵۳) حدیث شریف: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ بِقٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ وَنَحْوِهَا

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے فجر میں قٓ والقرآن المجید کو اور اس کے مثل

وَكَانَتْ صَلٰوتُهٗ بَعْدُ تَخْفِیْفاً۔ (رواہ مسلم)

اور ہوتی پیارے نبی کی نماز بعد میں کچھ ہلکی۔

(۸۵۴) حدیث شریف: عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَیْثٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ وَاللَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت عمرو ابن حریث سے مروی بیشک انہوں نے سنا پیارے نبی ﷺ سے فجر میں کہ پڑھ رہے ہیں نماز فجر میں واللیل اذا عسعس

(۸۵۵) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن سائب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نماز پڑھائی ہم کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے

اَلصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِیْنَ حَتّٰی جَآءَ ذِكْرُ مُوْسٰی وَهَارُوْنَ اَوْ ذِكْرُ عِیْسٰی

فجر کی مکۂ مکرمہ میں، تو شروع فرمائی سورۂ مومنون شریف، یہاں تک کہ آیا ذکر حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کا یا حضرت عیسیٰ کا،

सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के लिये प्यारे नबी की ऊंटनी की एक सफर में तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने ऐ उक्बा! क्या न सिखा दूँ तुमको दो बेहतरीन सूरतें जो तिलावत की जाती हैं, कुलआउज़ो बिरब्बिल फलक़ और कुलआइज़ो बिरब्बिननास, हज़रते उक्बा ने फ़रमाया कि नहीं देखा प्यारे रसूल ने मुझको कि खुश हूँ उन सूरतों की वजह से ज्यादा फिर जब उतरे प्यारे रसूल नमाज़े फजर के लिये तो पढ़ाई इन्हीं दोनों सूरतों से नमाज़े फजर लोगों को फिर जब फारिग हुये प्यारे रसूल तो तवज्जो फरमाई मेरी तरफ़ तो फ़रमाया ऐ उक्बा कैसा देखा तुमने।

865 **हदीस शरीफ़:–** प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तिलावत फरमाते थे नमाज़े मग्रिब में जुमे की रात में कुल या अय्युहल काफिरून और कुल होवल्लाहो अहद।

866 **हदीस शरीफ़:–** हज़रते अबदुल्ला इब्ने मसऊद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि कितना सुना मैंने प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि तिलावत फरमाते दोनों रकअतों में बादे नमाज़े मग्रिब और दोनों रकअतों में कब्ले नमाज़े फजर कुल याअय्योहल काफिरून और कुल होवल्लाहो अहद।

867 **हदीस शरीफ़:–** हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नहीं नमाज़ पढ़ी मैंने किसी के पीछे जो ज्यादा मुशाबा हो प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ फलां शख्स से हज़रत सुलेमान ने फ़रमाया कि मैंने नमाज़ पढ़ी उनके पीछे तो दराज़ी फरमाते थे पहली दो रकअतों में जोहर की और हल्की फरमाते

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

اَخَذَتِ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم سُعْلَۃٌ فَرَکَعَ۔ (رواہ مسلم)

تو آ گئی پیارے نبی ﷺ کو کھانسی، تو پیارے نبی نے رکوع فرمادیا۔

(۸۵۶) حدیث شریف: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ بِآلٓمّٓ تَنْزِیْلُ

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت فرماتے تھے فجر کی نماز میں جمعہ کے دن۔ آلٓمّٓ تنزیل

فِی الرَّکْعَۃِ الْاُوْلیٰ وَفِی الثَّانِیَۃِ ھَلْ اَتیٰ عَلَی الْاِنْسَانِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

پہلی رکعت میں، اور دوسری رکعت میں ھل اتیٰ علی الانسان۔

(۸۵۷) حدیث شریف: اِسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ عَلَی الْمَدِیْنَۃِ وَخَرَجَ اِلیٰ مَکَّۃَ

ترجمہ: خلیفہ بنایا مروان بن حکم نے حضرت ابو ہریرہ کو مدینۂ منورہ کا اور خود نکل گیا مکۂ مکرمہ کی طرف

فَصَلیٰ لَنَا اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ الْجُمُعَۃَ فَقَرَأَ سُوْرَۃَ الْجُمُعَۃِ فِی السَّجْدَۃِ الْاُوْلیٰ وَفِی الْآخِرَۃِ

تو نماز پڑھائی ہم کو حضرت ابو ہریرہ نے جمعہ کی تو تلاوت فرمائی سورۂ جمعہ پہلی رکعت میں اور دوسری رکعت میں

اِذَا جَاءَکَ الْمُنَافِقُوْنَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقْرَأُ بِھِمَا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ۔ (رواہ مسلم)

اذا جاءك المنافقون پھر فرمایا حضرت ابو ہریرہ نے کہ سنا میں نے پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ تلاوت فرماتے تھے ان دونوں سورتوں کی جمعے کے دن۔

(۸۵۸) حدیث شریف: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقْرَأُ فِی الْعِیْدَیْنِ وَفِی الْجُمُعَۃِ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت فرماتے تھے نماز عیدین و نماز جمعہ میں

بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلیٰ وَھَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ قَالَ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِیْدُ وَالْجُمُعَۃُ

سبح اسم ربك الاعلیٰ اور ھل اتك حديث الغاشية فرمایا حضرت نعمان بن بشیر نے، اور جب جمع ہو جائے عید و جمعہ

فِیْ یَوْمٍ وَاحِدٍ قَرَأَ بِھِمَا فِی الصَّلوٰتَیْنِ۔ (رواہ مسلم)

ایک دن میں تو تلاوت فرماتے ان دونوں سورتوں کو دونوں نمازوں میں۔

आखिरी दो रकअतों को और हल्की नमाज़े असर को और पढ़ते प्यारे रसूल नमाज़े मग़रिब में कसारे मुफस्सल को और पढ़ते प्यारे रसूल ईशा में वस्ते मुफस्सल को और पढ़ते प्यारे रसूल फजर में त्वाले मुफस्सल को।

868 हदीस शरीफः– बेशक प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम फारिग हुये अपनी नमाज़ से कि ऊंची आवाज़ फरमाई जिस किराअत में तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि किराअत की है मेरे साथ किसी ने तुममें से अभी? तो एक शख्स ने अर्ज़ किया हां या रसूलुल्लाह, फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने इस लिये मैं सोच रहा हूँ कि मुझे क्या हुआ कि मैं झगड़ा किया जा रहा हूँ नमाज़ में, फ़रमाया हजरत अबू हुरैरा ने फिर रुक गये लोग किराअत करने से प्यारे रसूलुल्लाह के साथ उन नमाज़ों में जिन नमाज़ों में आवाज़ बुलन्द होती है किराअत मे जिस वक्त सुना उन्होंने यह प्यारे रसूलुल्लाह से।

869 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक नमाज़ी राज़ की बातें करता है अपने मालिक से तो चाहिये कि गौर व फिक्र करे कि क्या राज़ की बातें कर रहा है उससे और न आवाज़ बुलन्द करे तुम्हारा बअज़ बअज़ पर कुरआन तिलावत करने में।

870 हदीस शरीफः– फरमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बस मुकर्रर फ़रमाया गया इमाम इसलिये कि पैरवी करो तुम उसकी तो जब तक्बीर कहे तो तुम भी तक्बीर कहो और जब किराअत करे इमाम तो तुम चुपचाप रहो।

871 हदीस शरीफः– हाज़िर हुआ एक शख्स प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमत में तो

(۸۵۹) حدیث شریف: اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ اَبَا وَاقِدِ اللَّيْثِیَّ مَاكَانَ يَقْرَأُ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: بیشک حضرت عمر ابن خطاب نے سوال فرمایا حضرت ابو واقد لیثی سے کہ کیا تلاوت فرماتے تھے پیارے رسول اللہ ﷺ

فِی الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ فَقَالَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِقٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ وَاِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ۔ (رواہ مسلم)

نماز عید قرباں میں اور نماز عید فطر میں؟ تو فرمایا حضرت ابو واقد نے کہ تلاوت فرماتے پیارے رسول دونوں نمازوں میں قٓ والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ

(۸۶۰) حدیث شریف: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ فِیْ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت فرمائیں نماز فجر کی رکعتوں میں قل یایها الكافرون

وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ (رواہ مسلم)

اور قل هو الله احد

(۸۶۱) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِیْ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت فرماتے تھے نماز فجر کی دونوں رکعتوں میں قولوا اٰمنا بالله

وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَالَّتِیْ فِیْ اٰلِ عِمْرَانَ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ۔ (رواہ مسلم)

وما انزل الينا اور جو سورۂ آل عمران میں ہے قل یااهل الكتاب تعالوا الیٰ كلمةٍ سواءٍ بيننا وبينكم۔

(۸۶۲) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ زُهَيْرِ النُّمَيْرِیِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت ابو زہیر نمیری سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نکلے ہم پیارے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ

ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاَتَيْنَا عَلٰی رَجُلٍ قَدْ اَلَحَّ فِی الْمَسْئَلَةِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَوْجَبَ اِنْ خَتَمَ

ایک رات تو آئے ہم ایسے شخص کے پاس جو مبالغہ کر رہا ہے دعا مانگنے میں، تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ واجب کرلے گا اگر مہر لگادے گا

فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ بِاَیِّ شَیْءٍ يَّخْتِمُ قَالَ بِاٰمِيْنَ۔ (رواہ ابوداؤد)

تو کہا ایک شخص نے قوم میں سے کہ کس چیز کے ساتھ مہر لگائیگا؟ تو فرمایا پیارے نبی نے آمین سے۔

उसने अर्ज़ किया कि मैं ताकत नहीं रखता कि याद कर सकूँ कुरआने करीम से कुछ भी तो सिखा दीजिये मुझको वो जो काफी हो मेरे लिये, फ़रमाया प्यारे नबी ने सुब्हानल्लाहे वलहम्दो लिल्लाहे वलाइलाहा इल्लल्लाहो वल्लाहो अकबर वलाहौल वलाकुव्वता इल्ला बिल्लाह, तो उस शख्स ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह यह तो अल्लाह तआला के लिये है मेरे लिये क्या है? फ़रमाया प्यारे नबी ने कहो अल्लाहुम्मा अरहम्नी वआफिनी वआहदनी वरजुक्नी, फिर इशारा किया उस शख्स ने इस तरह अपने हाथों से कि बंद कर लिया अपने हाथों को तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि इस शख्स ने भर लिया है अपने हाथों को भलाई से।

872 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब तिलावत फरमाते सब्बेहिस्मा रब्बेकल आला तो फरमाते सुब्हाना रब्बियल आला।

873 हदीस शरीफ़:– फरामया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो तिलावत करे तुममे से वत्तीने वज्ज़ैतूने फिर पहुंचे अलैसल लाहो बेअहकमिल हाकिमीन तो चाहिये कि कह लिया करे बला वआना अला ज़ालेका मिनश्शाहेदीन और जो तिलावत करे ला उक्सिमो बियौमिल कियामाते और जब पहुंचे अला अंययुहयिल मौता पर तो चाहिये कि कह लिया करे बला और जो तिलावत करे वलमुरसेलात फिर पहुंचे फबअिय्यि हदीसिन बादाहू यौमेनून तो चाहिये कि कह लिया करे आमन्ना ब्लिलाह।

کریں کہ اس سے مقتدی اس دھوکے میں مبتلا ہو سکتے ہیں کہ شاید اس نماز میں یہی سورۂ مبارکہ پڑھنا واجب ہے اور دوسری سورۂ مبارکہ پڑھنا ناجائز ہے بلکہ کبھی کوئی سورت اور کبھی کوئی سورت تلاوت کیا کریں۔ اسی لئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے اقوال کریمہ افعال عظیمہ اس بارے میں مختلف ہیں۔ آپ ان دونوں سورتوں کو جمعہ کے دن نماز فجر میں اس لئے تلاوت فرماتے تھے کہ ان میں پیدائش آدم اور آفرینش جنت و دوزخ اور قیام قیامت اور حالات قیامت کا تذکرہ ہے یہ تمام واقعات بھی جمعہ ہی کو ہوئے ہیں اور قیامت بھی جمعہ ہی کو آئیگی تو آپ اس مناسبت سے جمعہ کے دن نماز فجر میں ان سورتوں کو کبھی کبھی تلاوت فرماتے تھے۔ آپ جب سورۂ سجدہ تلاوت فرماتے اور آیت سجدہ آتی تو سجدۂ تلاوت فرماتے تھے مگر حضرات فقہائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ سوائے نماز تراویح کے اور تمام نمازوں میں سجدے والی آیات کریمہ وسورت مبارکہ نہ پڑھی جائیں تاکہ لوگ اس شبہ کا شکار نہوں کہ یہ سجدۂ تلاوت ہے کہ سجدۂ نماز۔

(۸۵۷) یزیدی گرگا مروان بن حکم جب مدینہ منورہ کا حاکم تھا اور حج کے پروگرام سے مکہ مکرمہ آ گیا تو سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاکم بنایا تو آپ نے نماز جمعہ میں امامت فرمائی۔ آپ بھی کبھی کبھی پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورۂ منافقون تلاوت فرماتے تھے۔ یہاں بھی ہمیشہ تلاوت فرمانے کا ذکر نہیں ہے لہٰذا یہ حدیث شریف دوسری احادیث کریمہ کے خلاف نہیں ہے۔

(۸۵۸) اگر عید و جمعہ جمع ہو جائیں تو نماز عید کی وجہ سے نماز جمعہ معاف نہ ہوگی۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دور خلافت میں جمعہ کے دن نماز عید کے بعد فرمایا تھا کہ جمعہ کی نماز کیلئے جو چاہے ٹھہر جائے اور جو چاہے چلا جائے یہ ان چھوٹے چھوٹے گاؤں کے رہنے والے حضرات مومنین سے خطاب تھا جن پر نہ نماز عید واجب تھی اور نہ نماز جمعہ فرض تھی صرف برکت کیلئے نماز عید و جمعہ پڑھنے شہر میں آ جاتے تھے لہٰذا ان کا وہ فرمان اس حدیث شریف کے خلاف نہیں ہے۔ عید و جمعہ کا اجتماع منحوس نہیں ہے جیسا کہ بعض نادان سمجھتے ہیں بلکہ اس میں تو دو برکتوں کا اجتماع ہے جتنے چراغ اتنی ہی روشنی۔ خود عہد نبوی میں بھی ایسا ہوا ہے کہ عید یوم جمعہ میں آئی ہے۔ ایک دن میں ایک ہی سورت دو نمازوں میں پڑھنا جائز ہے۔ اس حدیث شریف میں بھی یہ عمل دائمی نہیں ہے کہ آپ ہمیشہ جمعہ وعیدین میں یہی سورتیں تلاوت فرمایا کرتے ہوں بلکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں دوسری سورتیں بھی تلاوت فرمائی ہیں۔

(۸۵۹) سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ سوال حاضرین کو مسئلہ سمجھانے کیلئے تھا ورنہ حضور فاروق اعظم تو پیارے نبی ﷺ کے حالات طیبہ اور سیرت مطہرہ سے خود بہت واقف تھے تعلیم کا ایک یہ بھی طریقہ ہے سورۂ ق شریف پارہ ۲۶ میں ہے اور سورۂ قمر شریف پارہ ۲۷ میں ہے۔

(۸۶۰) یہ بات ذہن نشیں رہے کہ عام طور پر جب فجر کی دو رکعتیں یا مغرب کی دو رکعتیں بولا جائے تو اس سے سنتیں مراد ہوتی ہیں فرضوں کیلئے نماز فجر اور نماز مغرب بولا جاتا ہے فجر کی سنتوں میں پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص تلاوت فرماتے تھے۔ برائے تعلیم سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ایک دو آیات کریمہ اونچی آواز سے بھی تلاوت فرماتے تاکہ حضرات صحابۂ کرام کو معلوم ہو جائے کہ کس نماز میں کونسی سورۃ مبارکہ تلاوت فرمائی گئی اور اگر فجر کے فرض مراد ہوں تو پھر یہ واقعہ کسی سفر کا ہوگا۔ کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ حضر میں طوال مفصل کی بھی بڑی بڑی سورتیں نماز فجر میں تلاوت فرماتے تھے۔

(۸۶۱) پہلی آیت کریمہ سورۃ بقر شریف کی آیت ۱۳۶ ہے اور دوسری آیت کریمہ سورۂ آل عمران شریف کی آیت ۶۴ ہے۔ نماز میں سورۂ فاتحہ شریف کے ساتھ رکوع ملانا بھی سنت ہے اگرچہ پوری سورۃ مبارکہ ملانا بہتر ہے کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا اکثری عمل پوری سورت کا ملانا ہی تھا۔

(۸۶۲) یہ آمین دعاء کی قبولیت کی مہر ہے۔ آمین آفات و بلیات کو دور کرتی ہے۔ جیسے خط پر مہر لگا کر خط کو محفوظ کر لیا جاتا ہے یا کسی چیز کو بند کر کے مہر لگا دی جاتی ہے جسے سیل بند بھی کہتے ہیں کہ اس میں کوئی چیز بھی داخل نہ ہو سکے گی اور اسکے اندر سے باہر بھی نہ آ سکے

(۸۶۳) حدیث شریف: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلّٰى الْمَغْرِبَ بِسُوْرَةِ الْاَعْرَافِ فَرَّقَهَا فِىْ رَكْعَتَيْنِ. (رواہ النسائی)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی مغرب کی سورۂ اعراف کیساتھ اور تقسیم فرما دیا پیارے نبی نے اس سورۃ کو دو رکعتوں میں۔

(۸۶۴) حدیث شریف: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ اَقُوْدُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَاقَتَهٗ فِى السَّفَرِ فَقَالَ لِىْ يَا عُقْبَةُ اَلَا اُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِىْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ قَالَ فَلَمْ يَرَنِىْ سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ صَلّٰى بِهِمَا صَلٰوةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ الْتَفَتَ اِلَىَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَاَيْتَ. (رواہ احمد و ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت عقبہ ابن عامر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں مہار کھینچ رہا تھا پیارے نبی ﷺ کیلئے پیارے نبی کی اونٹنی کی ایک سفر میں، تو فرمایا پیارے رسول نے اے عقبہ! کیا نہ سکھادوں تم کو دو، بہترین سورتیں جو تلاوت کی جاتی ہیں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔ حضرت عقبہ نے فرمایا کہ نہیں دیکھا پیارے رسول نے مجھ کو کہ خوش ہوں اُن سورتوں کی وجہ سے زیادہ، پھر جب اُترے پیارے رسول نماز، فجر کیلئے تو پڑھائی انہیں دونوں سورتوں سے نماز فجر لوگوں کو، پھر جب فارغ ہوئے پیارے رسول تو توجہ فرمائی میری طرف تو فرمایا اے عقبہ! کیسا دیکھا تم نے۔

(۸۶۵) حدیث شریف: كَانَ النَّبِىُّ صلى الله عليه وسلم يَقْرَأُ فِىْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. (رواہ ابن ماجۃ)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلاوت فرماتے تھے نماز مغرب میں جمعہ کی رات میں قل یاایها الکافرون اور قل هو الله احد۔

(۸۶۶) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا اُحْصِىْ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَأُ فِى الركعتين

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی انہوں نے فرمایا کہ کتنا سنا میں نے پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ تلاوت فرماتے دونوں رکعتوں میں

---

874 हदीस शरीफ़:– तशरीफ लाये प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम अपने अस्हाब के पास तो तिलावत फरमाई उनके सामने सूरा ए रहमान शरीफ़ अज़ अव्वल ता आखिर तो हज़राते सहाबाऐ किराम खामोश रहे तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि मैंने पढ़ी थी सूरा ए रहमान शरीफ़ जिनों के सामने शबे जिन में तो वो अच्छा जवाब देने वाले थे तुमसे कि जब मैं पहुंचता था अल्लाह तआला के फरमान फबेअयये आला इरब्बेकुमा तुकज़्ज़ेबान तो जिन्नात कहते थे नहीं किसी चीज को तेरी नेमतों में से कि नहीं झुठलाते ऐ हमारे मालिक तो तेरे ही लिये हर खूबी है।
875 हदीस शरीफ़:– हज़रत मआज़ इब्ने अब्दुल्ला जहनी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बेशक जबहना के एक शख्स ने खबर दी उनको कि बेशक उन्होंने सुना प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि पढ़ी प्यारे रसूल ने नमाज़े फजर में एजा ज़ुलजेलत दोनों रकअतों में नहीं जानता कि प्यारे रसूल ने सहवन ऐसा फ़रमाया या जानबूझकर।
876 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते अबू बक्र सिद्दिके अकबर ने नमाज़े फजर अदा फरमाई तो तिलावत फरमाई दोनों रकअतों में सूरा ए बकर शरीफ़ दोनों की दोनों रकअतों में।
877 हदीस शरीफ़:– हज़रते फराफसा इब्ने उमैर हनफी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नहीं याद की मैंने सूरा ए यूसुफ शरीफ़ मगर हज़रत उस्मान इब्ने अफ्फान के पढ़ने से उसको नमाज़े फजर में पढ़ने से कि वो बार बार सूरा ए यूसुफ शरीफ़ को तिलावत फरमाते थे।

گی۔اگر بندۂ مومن دعاء کے آخیر میں آمین کہدے تو اللہ تعالیٰ اسکی دعاء قبول فرمائے گا۔جیسے مہر کی وجہ سے بغیر کسی مداخلت وتصرف کے بنا کسی نقصان کے پارسل منزل مقصود پر پہونچ جاتا ہے ایسے ہی آمین کی برکت سے دعاء بخیریت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک پہونچ جاتی ہے۔نماز کے باہر بھی جب جب دعاء مانگی جائے تو آمین کہا جائے دعاء اور آمین سے متعلق مزید تفصیلات کیلئے فقیر قدیری کی کتاب ''فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب'' ملاحظہ فرمائیں۔

(٨٦٣) سورۂ اعراف پارہ ٨ کے آدھے سے شروع ہوکر پارہ ٩ کے پون پر ختم ہوئی۔گویا کہ تقریباً سوا پارے پر یہ سورت مشتمل ہے۔ظاہر ہے کہ یہ پوری سورت مبارکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے دو رکعتوں میں تلاوت فرمائی اس سے معلوم ہوا کہ وقت مغرب میں بڑی وسعت وگنجائش ہے اور آسمان کے کنارے میں سیاہی آنے تک وقت خوب رہتا ہے۔سفیدی وقت عشاء نہیں ہے ورنہ اتنی طویل سورۂ مبارکہ کا دو رکعتوں میں تلاوت کرنا اور پھر بقیہ نماز کا پورا کرنا مشکل ہوجاتا۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہ عمل شریف مغرب کی نماز میں لمبی تلاوت کرنا بیان جواز کیلئے ہے ورنہ مغرب میں قصار مفصل پڑھنا افضل ہے کیونکہ آپکا عام طور پر یہی عمل شریف تھا۔

(٨٦٤) ان دونوں سورتوں کو معوذتین کہتے ہیں۔یہ دونوں کلام الٰہی ہونے کے ساتھ ساتھ دعاء بھی ہیں اور مخلوق کے شر سے محفوظ و مامون رکھنے کا بہترین ذریعہ ہیں اور مسافر ومسافرت میں بہترین تحفہ وتوشہ ہے۔قرآن کریم کی بعض سورتیں بعض سورتوں سے ثواب وفوائد میں اعلیٰ ہیں اگرچہ سب کلام الٰہی ہیں جیسے کعبۂ معظم کا رکن اسود باقی تمام عمارت سے افضل ہے اگرچہ تمام کا تمام کعبہ شریف بیت اللہ ہے۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ان دونوں سورتوں کو نماز فجر میں تلاوت فرمایا تو سیدنا حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اسرار معوذتین کھل گئے تب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ عُقبہ کیا دیکھا تم نے؟۔نماز فجر میں لمبی قرأت مستحب ہے مگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ان دونوں سورتوں کے ذریعہ مختصر قرأت فرما کر ان دونوں سورتوں کی عظمت وفضیلت سے لوگوں کو آگاہ فرمادیا۔یہ بات بھی واضح ہے کہ آپ ﷺ نے مختلف اوقات میں مختلف سورتوں کی قرأت فرمائی ہے۔

(٨٦٥) نماز مغرب سے فرض نماز مغرب مراد ہے اور سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کا نماز مغرب میں پڑھنا بھی آپکا دائمی معمول نہ تھا بلکہ اکثری عمل شریف تھا یہ دونوں سورتیں قصار مفصل کی ہیں۔

(٨٦٦) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص کو اکثر تلاوت فرمایا کرتے اس کثرت کی وجہ سے میں اسکو شمار کرنے سے قاصر ہوں۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ برائے تعلیم ایک دو آیات کریمہ ذرا آواز سے بھی تلاوت فرماتے اور یہ آپ ﷺ کی خصوصیات میں سے ہے۔

(٨٦٧) سورۂ حجرات شریف پارہ ٢٦ سے سورۂ بروج شریف پارہ ٣٠ تک طوال مفصل، اور سورۂ بروج شریف سے سورۂ بینہ شریف تک اوساط مفصل اور سورۂ بینہ شریف سے سورۂ والناس شریف تک قصار مفصل ہیں۔نماز فجر وظہر میں طوال مفصل، نماز عصر وعشاء میں اوساط مفصل اور نماز مغرب میں قصار مفصل پڑھنا مستحب ہے جنکی نماز سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی نماز سے زیادہ مشابہ تھی یہ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ کی ذات گرامی تھی۔

(٨٦٨) مقتدی کی غلطی کا اثر امام پر ہوتا ہے۔مقتدیوں نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے پیچھے دل دل میں قرأت کی تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو لقمہ لگ گیا۔اسی طرح اگر مقتدی کی طہارت درست نہ ہو تو امام کو لقمہ لگتا ہے۔ان صحابی نے قرآن چپکے چپکے پڑھا تھا اسی لئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے دریافت فرمایا'' کیا قرأت کی ہے میرے ساتھ تم میں سے کسی نے'' اگر انہوں نے جہر سے قرأت کی ہوتی تو یہ سوال ہی نہ فرمایا جاتا۔تمام جماعت صحابۂ کرام میں یہ اکلوتے صحابی ہیں جنہوں نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے پیچھے حالت نماز میں سورۂ فاتحہ شریف پڑھی پھر انہیں بھی منع فرمادیا گیا۔اب حکم یہ ہے کہ امام کے پیچھے چُپ چاپ کھڑے رہو جب جب امام قرآن کریم پڑھے وہ سورۂ فاتحہ شریف ہو یا اور کوئی سورت و رکوع ہو۔پہلے زمانے میں مسلمان نماز میں باتیں بھی کرلیتے تھے، امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ شریف بھی پڑھ لیتے تھے اور قرأت بھی کرلیتے تھے۔

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِی الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ بِقُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔ (رواہ الترمذی)

بعد نمازِ مغرب اور دونوں رکعتوں میں قبل نماز فجر قل یاایھا الکافرون اور قل ھو اللہ احد۔

(۸۶۷) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَاصَلَّیْتُ وَرَآءَ اَحَدٍ اَشْبَہَ صَلٰوۃً بِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہیں نماز پڑھی میں نے کسی کے پیچھے جو زیادہ مشابہ ہو پیارے رسول اللہ ﷺ کیساتھ

مِنْ فُلَانٍ قَالَ سُلَیْمَانُ صَلَّیْتُ خَلْفَہٗ فَکَانَ یُطِیْلُ الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الظُّھْرِ وَیُخَفِّفُ

فلاں شخص سے، حضرت سلیمان نے فرمایا کہ میں نے نماز پڑھی ان کے پیچھے تو درازی فرماتے تھے پہلی دو رکعتوں میں ظہر کی اور ہلکی فرماتے

الْاُخْرَیَیْنِ وَیُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَیَقْرَأُ فِی الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَیَقْرَأُ فِی الْعِشَاءِ بِوَسْطِ الْمُفَصَّلِ

آخری دو رکعتوں کو اور ہلکی نمازِ عصر کو اور پڑھتے پیارے رسول نمازِ مغرب میں قصار مفصل کو اور پڑھتے پیارے رسول عشاء میں وسطِ مفصل کو

وَیَقْرَأُ فِی الصُّبْحِ بِطُوْلِ الْمُفَصَّلِ۔ (رواہ النسائی وابن ماجۃ)

اور پڑھتے پیارے رسول فجر میں طوال مفصل کو۔

(۸۶۸) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اِنْصَرَفَ مِنْ صَلٰوۃٍ جَھَرَ فِیْھَا بِالْقِرَاءَۃِ فَقَالَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے اپنی نماز سے اونچی آواز فرمائی جس قرأت میں تو فرمایا پیارے رسول نے

ھَلْ قَرَأَ مَعِیَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ

کیا قرأت کی ہے میرے ساتھ کسی نے تم میں سے ابھی؟ تو ایک شخص نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ! فرمایا پیارے رسول نے

اِنِّیْ اَقُوْلُ مَالِیْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَھَی النَّاسُ عَنِ الْقِرَاۃِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

اسی لئے میں سوچ رہا ہوں کہ مجھے کیا ہوا کہ میں جھگڑا کیا جارہا ہوں نماز میں، فرمایا حضرت ابو ہریرہ نے پھر رک گئے لوگ قرأت کرنے سے پیارے رسول اللہ ﷺ کے

فِیْمَا جَھَرَ فِیْہِ بِالْقِرَاۃِ مِنَ الصَّلٰوۃِ حِیْنَ سَمِعُوْا ذٰلِکَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ۔ (رواہ احمد وابوداؤد)

ساتھ اُن نمازوں میں، جن نمازوں میں آواز بلند ہوتی ہے قرأت میں، جس وقت سنا انہوں نے یہ پیارے رسول اللہ ﷺ سے۔

---

878 हदीस शरीफ़:– हज़रते अमर इब्ने शुऐब से मरवी वो रावी अपने वालिदे माजिद अपने दादा जान से उन्होंने फ़रमाया कि नहीं है मुफस्सल की कोई मुख़्तसर सूरत और न तवील सूरत मगर मैंने सुना है प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि इमामत फरमाते उनसे फर्ज नमाज़ में।

879 हदीस शरीफ़– तिलावत फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मग्रिब की नमाज़ में हा मीम दखान को।

(45) रुकू का बाब

880 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ठीक ठीक अदा करो रुकू और सिजदे अल्लाह तआला की कसम बेशक मैं देखता हूँ तुमको अपने पीछे से।

881 हदीस शरीफ़:– था प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम का रुकू मुबारका और उनका सजदाए मुबारका और उनका दोनों सजदों के दरमियान बैठना और जब बुलन्द हुये प्यारे नबी रुकू से सिवाये कयाम व कऊद के तकरीबन बराबर।

882 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब फरमाते थे समिअल्लाहो लिमनहमिदा तो खड़े रह जाते यहाँ तक कि हम कहते कि प्यारे नबी ने रकाअत छोड़ दी है फिर सजदा फरमाते और जब बैठते दो सजदों के दरमियान यहाँ तक कि हम कहते कि छोड़ दिया है प्यारे नबी ने सजदा।

883 हदीस शरीफ़– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कसरत से कहा करते थे अपने रुकू मुबारका में और सजाये

لیکن جب قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (ترجمہ) اور کھڑے رہوتم اللہ کیلئے پیکر ادب بنکر (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۱۰۰) تو نماز میں باتیں کرنا بند ہوگیا۔ پھر اس حدیث شریف سے جہری نمازوں میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ شریف پڑھنے پر بینڈ لگ گیا۔ پھر جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ (ترجمہ) اور جب پڑھا جائے قرآن تو غور سے سنو اسکو اور چُپ رہو تا کہ تم رحم کئے جاؤ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۲۱۲) تو امام کے پیچھے قرأت بالکل بند ہوگئی اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنی امت کی تسلی وتشفی کیلئے فرمایا کہ امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہے۔ نسخ کی مذکورہ ترتیب ''تفسیر خازن شریف'' میں ہے۔ آدمی اپنے غلط موقف کو آگے بڑھانے کیلئے گاجروں میں گٹھلیاں ملانے کی کوشش کرتا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ اس آیت کریمہ میں قرآن کریم سے مراد خطبۂ جمعہ ہے اور آیت کریمہ میں خطبۂ جمعہ میں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا ہے حالانکہ اس آیت کریمہ کے نزول کے وقت جمعہ فرض ہی نہ ہوا تھا۔ یہ ہے زبردستی کی کھینچ تان۔

(۸۶۹) نماز مومنین کی معراج ہے اور بحالت نماز مومن اپنے رب سے رازدارانہ ہم کلام ہوتا ہے لہٰذا جو بھی تلاوت قرآن کریم یا دوسرے اذکار و اوراد مبارکہ میں مشغول ہو تو ذکر شریف اور قرآن کریم میں غور وتامل کرے اور ان میں خوب حضور قلب اور پورے خشوع وخضوع سے کام لے اور جی لگا کر نماز پڑھے ذکر کرے کہ انکی قبولیت جی لگنے پر ہے۔ چند مسلمان ملکر باآواز بلند قرآن کریم نہ پڑھیں۔ یا تو قرآن کریم آہستہ آہستہ پڑھیں یا پھر ایک شخص باآواز بلند تلاوت کرے اور تمام لوگ سماعت کریں۔ مدارس میں بچوں کا ملکر اونچی آواز سے قرآن کریم پڑھنا یاد کرنا اس حکم سے خارج ہے کہ یہ تلاوت قرآن کریم نہیں ہے بلکہ تعلیم قرآن کریم ہے۔ تمام لوگوں کے باآواز بلند قرآن کریم پڑھنے سے قرآن کریم کی بے ادبی ہے۔ نماز کے بعد باآواز بلند مسجد میں کلمہ شریف پڑھنا سنت ہے۔ ایام تشریق میں تکبیر تشریق کا ہر نماز فرض کے بعد باآواز بلند پڑھنا واجب ہے۔ اس سے نہ تو مسجد کی بے ادبی ہوتی ہے اور نہ نماز میں خلل آتا ہے اور نہ ہی بیماروں کو تکلیف ہوتی ہے اور نہ ہی نمازیوں کی نماز میں فرق آتا ہے۔ اسی طرح مسجد میں بعد نماز باآواز بلند صلوٰۃ وسلام پڑھنے سے مذکورہ کوئی قباحت لازم نہیں آتی ہے لہٰذا سنی مسلمان نئے پُرانے کُھلے ڈھکے وہابیوں کی پروہ کئے بغیر بعد نماز باآواز بلند صلوٰۃ و سلام پڑھتے رہیں اور اپنے عشق وایمان میں چار چاند لگاتے رہیں۔

(۸۷۰) اعمال نماز میں مقتدی پر واجب ہے کہ امام کی پیروی کرے نہ کہ اقوال میں۔ لہٰذا جو کام امام کر رہا ہو مقتدی پر بھی وہ کام کرنا واجب ہے۔ اگر حنفی مقتدی ہے اور شافعی امام ہے اور شافعی امام بعد رکوع دعاء قنوت نازلہ پڑھے تو حنفی مقتدی پر اس وقت کھڑا رہنا واجب ہے اگر چہ دعاء قنوت نازلہ نہ پڑھے۔ ایک مرتبہ سیدنا حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے چند مخلصین ومعتقدین کے ساتھ مسجد ابو حنیفہ تشریف لائے تو نماز فجر میں نہ تو باآواز بلند تسمیہ پڑھی اور نہ رفع یدین فرمایا اور نہ ہی دعاء قنوت نازلہ پڑھی۔ لوگوں نے سوال کیا تو حضرت امام شافعی نے فرمایا کہ میں شرم محسوس کر رہا ہوں کہ امام کی مسجد میں امام کی مخالفت کروں ادب واحترام کا یہی تقاضہ ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے اس کھلے فیصلے کے بعد کہ'' امام کے پیچھے جب وہ قرأت کرے تو چُپ چاپ رہو نہ سورۂ فاتحہ شریف پڑھو اور نہ کوئی اور سورت ورکوع اور نہ آیت قرآن پڑھو خواہ امام آہستہ تلاوت کر رہا ہو یا باآواز بلند۔ آواز مقتدیوں تک پہونچ رہی ہو یا نہ پہونچ رہی ہو'' پھر بھی نمازوں میں امام کے پیچھے قرآن کریم پڑھنا' سورۂ فاتحہ شریف پڑھنا' تسمیہ شریف پڑھنا' زور زور سے آمین کہنا کسی نمازی کو زیب نہیں دیتا۔ جمہور حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہی عمل مبارک تھا کہ وہ امام کے پیچھے قرآن کریم بالکل نہ پڑھتے تھے اور یہی مسلک امام اعظم بھی ہے۔ (مسلک امام اعظم زندہ باد)

(۸۷۱) پورا قرآن کریم یاد کرنے کی اور روزانہ پڑھنے کی سکت مجھ میں نہیں ہے تو روزانہ تلاوت کی طرف سے تو مجھے کچھ آسان دعائیں سکھا دیجئے کہ میں انکو پڑھکر تلاوت کا ثواب حاصل کر سکوں یا نماز میں تلاوت قرآن کریم کی طرف سے کفایت کرے۔ تو اس حدیث شریف میں جو نومسلم ابھی قرآن کریم نہ یاد کر سکا یا گونگا اسکے لئے نماز کے افعال ہی کافی ہیں۔ اگر کوئی شرعی مجبوری کی وجہ سے تلاوت

(۸۶۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ رَبَّهٗ فَلْیَنْظُرْ مَایُنَاجِیْهِ بِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک نمازی راز کی باتیں کرتا ہے اپنے مالک سے تو چاہیئے کہ غور وفکر کرے کہ کیا راز کی باتیں کررہا ہے اُس سے

وَلَا یَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلٰی بَعْضٍ بِالْقُرْاٰنِ۔ (رواہ احمد)

اور نہ بلند آواز کرے تمہارا بعض بعض پر قرآن تلاوت کرنے میں۔

(۸۷۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بس مقرر فرمایا گیا ہے امام اس لئے کہ پیروی کرو تم اس کی تو جب تکبیر کہے

فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجة)

تو تم بھی تکبیر کہو اور جب قرأت کرے امام تو تم چپ چاپ رہو۔

(۸۷۱) حدیث شریف: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اٰخُذَ مِنَ الْقُرْاٰنِ شَیْئًا

ترجمہ: حاضر ہوا ایک شخص پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تو اس نے عرض کیا کہ میں طاقت نہیں رکھتا کہ یاد کرسکوں قرآن کریم سے کچھ بھی

فَعَلِّمْنِیْ مَا یُجْزِئُنِیْ قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

،تو سکھا دیجئے مجھ کو وہ جو کافی ہو میرے لئے ،فرمایا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولاحول ولاقوة

اِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لِلّٰهِ فَمَا ذَا لِیْ قَالَ قُلْ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاهْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

الا بالله تو اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو اللہ تعالیٰ کیلئے ہے میرے لئے کیا ہے؟ فرمایا پیارے نبی نے کہو اللهم ارحمنى وعافنى واهدنى وارزقنى

فَقَالَ هٰكَذَا بِیَدَیْهِ وَقَبَضَهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَأَ یَدَیْهِ مِنَ الْخَیْرِ۔ (رواہ ابوداؤد)

پھر اشارہ کیا اس شخص نے اسطرح اپنے ہاتھوں سے کہ بند کرلیا اپنے ہاتھوں کو تو فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس شخص نے بھرلیا ہے اپنے ہاتھوں کو بھلائی سے۔

(۸۷۲) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی قَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔ (رواہ احمد)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تلاوت فرماتے سبح اسم ربك الاعلىٰ تو فرماتے سبحان ربی الاعلیٰ۔

मुबारका में सुब्हाना कल्लाहुम्मा रब्बना वबेहम्देका अल्लाहुम्मा इग़फिरली, मुवाफेक़त फरमाते थे प्यारे नबी कुरान की।

884 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम फरमाते थे अपने रुकू मुबारका और अपने सजदों में सुब्बूहन कुद्दूसन रब्बुल मलाइकते वररुहे।

885 हदीस शरीफ़:– फरामया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि खबरदार! बेशक मैं रोक दिया गया हूँ यह कि पढ़ूँ मैं कुरआन करीम को रुकू और सजदे की हालत में ते रुकू कि ताज़ीम करो तुम रुकू में अल्लाह तआला की और सजदों में कोशिश करो तुम दुआ मांगने में कि लायक़ है वो इसके कबूल कर ली जायें वो तुम्हारे लिये।

886 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब इमाम कहे समिअल्लाहो लिमनहमिदा तो तुम कहो अल्लाहुम्मा लकल हम्द इसलिये कि जिसका कलाम मुवाफिक होगा फरिश्तों के कलाम के तो बख़्श दिये जायेंगे उसके वो गुनाह जो गुज़र चुके हैं।

887 हदीस शरीफ़– प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब उठाते अपनी पुश्ते मुबारका को रुकू से तो फ़रमाते समिअल्लाहो लिमनहमिदा अल्लाहुम्मा रब्बना लकल हम्द मलाउस्समावाति वमलाउलअर्द वमलाओ माशैतो मिन शैइन बाद।

888 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब उठाते अपने सरे मुबारक को रुकू से तो फरमाते अल्लाहुम्मा रब्बना लकल हम्द मलाउस्समावाति वमलाउलअर्द वमलाओ माशैतो मिन शैइन

قرآن کریم نہ کر سکے تو وہ مذکورہ بالا کلمات کہہ لیا کرے انشاء المولی القدیر تلاوت کا ثواب پائے گا۔ کیونکہ یہ کلمات طیبات خزائن الٰہیہ میں سے ہیں ان کلمات طیبات کے فضائل عظیمہ ہیں۔ یہ کلمات طیبات بڑے جامع ہیں اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور صفات ثبوتیہ اور تنزیہیہ کا مجموعہ ہیں۔ ان کلمات طیبات میں اللہ تعالیٰ کی توحید، تسبیح، تہلیل، تکبیر تو آ گئی ہے مگر میرے لئے دعاء کے کلمات نہیں آئے ہیں تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے انکے اپنے لئے بھی دعائیہ کلمات عنایت فرمادئے۔ دعاؤں کے ترجمے (۱) اللہ تعالیٰ ہر عیب ونقص سے پاک ہے اور ہر خوبی اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے۔ اور نہیں ہے کوئی طاقت اور نہیں ہے کوئی قوت سوائے اللہ تعالیٰ کے (۲) یا الٰہی تو رحم فرما مجھ پر حفاظت فرما تو میری اور ہدایت عطا فرما تو مجھے اور رزق عطا فرما تو مجھے۔ بعض بزرگان دین اس دعاء کو دو سجدوں کے درمیان قعدے میں پڑھا کرتے ہیں۔

(۸۷۲) آیت کریمہ کا ترجمہ۔ آپ پاکی بیان فرمایئے نام کی مالک کے اپنے جو بلندی والا ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۵۲۰) (ترجمہ) پاک ہے میرا مالک جو بلندی والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ اے پیارے نبی آپ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان فرمایئے تو آپکی زبان پاک پر فوراً حکم بجالانے کے جذبے سے تسبیح جاری ہوجاتی اور یہ تسبیح کا پڑھنا نماز کے علاوہ تلاوت میں تھا کیونکہ نماز میں سبحان ربی الاعلیٰ صرف سجدے میں پڑھا جاتا ہے۔

(۸۷۳) جب مذکورہ بالا سورتوں کو کوئی مومن تلاوت کرے تو اخیر میں وہ کلمات طیبات پڑھ لیا کرے جو انکے ساتھ حدیث شریف میں مذکور ہیں۔ نماز میں نہ پڑھے جائیں کہ عوام کو دھوکہ لگے اور وہ ان کلمات طیبات کو بھی قرآن کریم سمجھنے لگیں اور اگر یہ کلمات طیبات نماز میں بھی کوئی پڑھے تو پھر صرف نفل نمازوں ہی میں پڑھ سکتا ہے فرض نمازوں میں نہیں۔ حدیث شریف۔ سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نماز تہجد میں جب آیت رحمت تلاوت فرماتے تو اللہ تعالیٰ سے رحمت طلب فرماتے اور جب آیت عذاب تلاوت فرماتے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب فرماتے اور پھر آگے تلاوت فرماتے (اشعۃ اللمعات شریف) سورۂ تین شریف کے بعد کہے جانے والے کلمات طیبات کا ترجمہ ہے ”ہاں میں اس پر گواہوں میں سے ہوں“۔ یعنی حضرات انبیاء واولیاء وصلحاء نے اس پر گواہی دی ہے میں بھی خود کو انکے زمرے میں شامل کرتا ہوں اور انکے طفیل میری گواہی کو شرف قبول عطا فرما اور سورۂ قیامہ شریف کے بعد کہا جانے والا کلمۂ طیبہ کا ترجمہ ہے ”ہاں“ یعنی میں اقرار کرتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ مُردے زندہ کرنے پر قادر ہے۔ سورۂ مرسلات شریف کے بعد میں کہے جانے والے کلمات طیبات کا ترجمہ ہے ”ہم ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر“ یعنی ہم اللہ تعالیٰ کے تمام احکام وارشادات پر ایمان لائے اور خود کو جہنم کے شعلوں اور شراروں سے مامون کرتے ہیں۔

(۸۷۴) جنات وفود کی شکل میں حاضر بارگاہ رسالت ہوتے اور جوق در جوق حلقۂ اسلام داخل ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ رات میں جنات کی جماعت آئی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے انہیں سورۂ رحمٰن شریف سنائی۔ جس رات یہ جنوں کی جماعت آئی اسکو ”شب جن“ کہتے ہیں۔ محبین ومخلصین اور عقیدت مندوں کو ملاقات کے وقت قرآن کریم سنانا اور سننا سنت ہے۔ سورۂ رحمٰن شریف میں آیت کریمہ فبای آلاء ربکما تکذبان ۳۱ مرتبہ آئی ہے جنوں کی جماعت جب جب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی زبان پاک سے یہ آیت کریمہ سنتے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ آیت کریمہ کو ختم فرما کر خاموشی اختیار فرماتے تو جنات جواب دیتے۔ معلوم ہوا کہ تلاوت کے درمیان جب قاری خاموش ہو تو کچھ پیارے اور مبارک ومسعود کلمات کہہ لینا جو آیت کریمہ کے مضمون کے مطابق ہوں اچھا اور بہت اچھا ہے جیسے اہلسنت وجماعت میں ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی پر جب قاری خاموش ہوتا ہے تو سنی مسلمان جھوم کر کہتے ہیں ”حق نبی“ اور پھر قاری کہتا ہے یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما سنی مسلمانوں کا یہ عمل صد فیصد درست ہے اور ان احادیث کریمہ کی روشنی میں ہے۔ ایک کوڑھی نے اسے قرآن کریم میں الحاق واضافہ قرار دیکر اپنے ابوجہل ہونے کا ثبوت دیا

(۸۷۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فَانْتَهٰى اِلٰى اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ وَمَنْ قَرَأَ لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَانْتَهٰى اِلٰى اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى فَلْيَقُلْ بَلٰى وَمَنْ قَرَأَ وَالْمُرْسَلَاتِ فَبَلَغَ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ فَلْيَقُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ۔ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو تلاوت کرے تم میں سے والتین والزیتون پھر پہونچے الیس اللہ باحکم الحاکمین تو چاہئے کہ کہہ لیا کرے بلیٰ وانا علیٰ ذٰلك من الشاهدين اور جو تلاوت کرے لااقسم بیوم القیٰمة اور جب پہونچے علیٰ ان یحیی الموتیٰ پر تو چاہئے کہ کہہ لیا کرے بلیٰ اور جو تلاوت کرے والمرسلات پھر پہونچے فبای حدیثٍ بعده يؤمنون تو چاہئے کہ کہہ لیا کرے اٰمنا بالله۔

(۸۷۴) حدیث شریف: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا فَسَكَتُوْا فَقَالَ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِنْكُمْ كُنْتُ كُلَّمَا اَتَيْتُ عَلٰى قَوْلِهٖ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ قَالُوْا لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ۔ (رواه الترمذی)

ترجمہ: تشریف لائے پیارے رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے پاس تو تلاوت فرمائی ان کے سامنے سورۂ رحمٰن شریف ازاول تا آخر، تو حضرات صحابۂ کرام خاموش رہے، تو فرمایا پیارے رسول نے کہ میں نے پڑھی تھی سورۂ رحمٰن شریف جنوں کے سامنے شب جن میں تو وہ اچھا جواب دینے والے تھے تم سے کہ جب میں پہونچتا تھا اللہ تعالیٰ کے فرمان فبای آلآء ربکما تکذبٰن پر تو جنات کہتے تھے نہیں کسی چیز کو تیری نعمتوں میں سے کہ نہیں جھٹلاتے اے ہمارے مالک تو تیرے ہی لئے ہر خوبی ہے۔

(۸۷۵) حدیث شریف: عَنْ مَعَاذِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ قَالَ اِنَّ رَجُلًا مِنْ جُهَيْنَةَ اَخْبَرَهٗ

ترجمہ: حضرت معاذ ابن عبد اللہ جہنی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک جہنا کے ایک شخص نے خبر دی ان کو

बाद अहलस्सनाये वलमजदे अहक्कु माकाला अब्दो वकुल्लना लका अब्दुन अल्लाहुम्मा लामाने लिमा आतैता वला मुअती लिमा मनाता वला यनवओ ज़िलजददे मिनकल जद।

889 हदीस शरीफ़:– हज़रते रिवाआ इब्ने राफे से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम नमाज़ पढ़ रहे थे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की इक्तेदा में जब उठाया प्यारे नबी ने अपने सरे मुबारका को रुकू से तो फ़रमाया समिअल्लाहो लिमनहमिदा कि एक शख्स ने कहा प्यारे नबी के पीछे से रब्बना लकल हमदन कसीरन तय्येबन मुबारकन फी जब फारिग हुये प्यारे नबी तो प्यारे नबी ने फ़रमाया कि कौन है अभी यह कलेमात कहने वाला! उस शख्स ने कहा मैं हूँ प्यारे नबी ने फ़रमाया मैंने देखा चंद और तीस फरिश्ते जल्दी कर रहे हैं उसके बारे में कि उनमें से का कौन लिखे उसको पहले।

890 हदीस शरीफ़:– फरामया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं किफायत करती आदमी को नमाज़ यहाँ तक कि सीधी करे अपनी कमर को रुकू और सजदों में।

891 हदीस शरीफ़:– जब नाज़िल हुई फसब्बह बिइस्मे रब्बेकल अज़ीम तो फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि शामिल कर लो इसको अपने रुकू में फिर जब नाज़िल हुई सब्बह हिस्मा रब्बेकल आला तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने शामिल कर लो इसको अपने सजदों में।

ہے اور سنی بنکر سنیوں کو رسوا کرنے کی سعی مردود کی ہے اسکے لئے ملاحظہ فرمائیے کتاب ''حق نبی''۔

(۸۷۵) اگر کسی حدیث شریف کے صحابی راوی کا نام نہ معلوم ہو تب بھی حدیث شریف کو مجہول وضعیف نہیں کہا جائے گا کیونکہ تمام حضرات صحابۂ کرام ثقہ وعادل ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہ عمل برائے بیان جواز تھا۔ اگر چہ افضل ومستحب یہ ہے کہ فجر میں طوال مفصل میں سے کوئی سورت پڑھی جائے۔ فرض نمازوں میں کوئی سورت مکرر نہ ہونا چاہئے مگر چونکہ دو رکعتوں میں ایک ہی سورت کو مکرر پڑھنے سے اصل سنت ادا ہوجاتی ہے لہٰذا ایسا کرنا جائز ہے۔ غالب یہی ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے یہ عمل شریف قصداً عمداً فرمایا اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اخیر کی دو آیت کریمہ حاضرین کو بار بار سنانا مفید تھا اس لئے بھی اس سورۂ مبارکہ کی تکرار فرمائی ہو۔ اخیر والی دونوں آیات کریمہ کے کلمات طیبات وعدہ ووعید کے انواع واقسام کی جامع ہیں اور ان میں نہایت تاکید اور غایت اختصار ہے جیسا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ایک شخص کے بارے میں فرمایا تھا جس نے ان دو آیات مبارکہ کو سنکر کہا تھا کہ ''میرے لئے یہی دو جملے کافی ہیں'' کہ یہ شخص فقیہ ہے گویا کہ ان دو جملوں میں علم فقہ کا سمندر موجیں مار رہا ہے۔ وہ دو آیات کریمہ یہ ہیں فمن یعمل مثقال ذرة خیراً یره ومن یعمل مثقال ذرة شراً یره (ترجمہ) پھر جو عمل کرے گا برابر ذرے کے اچھا تو دیکھے گا اسکو۔ اور جو عمل کرے گا برابر ذرے کے برا تو دیکھے گا اسکو (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۵۶۴)

(۸۷۶) بیانِ جواز کیلئے جیسے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے نماز مغرب میں سورۂ اعراف شریف کو دو رکعتوں میں آدھا آدھا تلاوت فرمایا ایسے ہی بیان جواز کیلئے پیارے صدیق اکبر نے بھی نماز فجر کی دو رکعتوں میں سورۂ بقرہ شریف کو تقسیم فرمادیا ورنہ فجر کی نماز میں چالیس سے ساٹھ آیات کریمہ تک کی تلاوت مستحب ہے۔

(۸۷۷) ایک ہی سورت کو نماز میں بار بار پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔ اس سے نماز میں کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔ سیدنا حضرت عثمان غنی کا عمل اسکا مؤید ہے کہ سیدنا حضرت فرافصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز فجر میں سورۂ یوسف شریف سنتے سنتے سورۂ یوسف شریف کے حافظ ہوگئے۔ جیسے ''قُل شریف'' سنتے سنتے عام مسلمان بہت سی قرآن کریم کی سورتوں آیتوں کے حافظ ہوجاتے ہیں یہ بھی ''قُل شریف'' کا ایک بڑا فائدہ ہے اور قرآن کریم کی شاندار تبلیغ ''قُل شریف'' کی محفل میں پوشیدہ ہے۔

(۸۷۸) سورۂ حجرات شریف سے سورۂ والناس شریف تک تمام سورتیں کُل ۶۶ ہیں اور لفظ اللہ کے بھی عدد ۶۶ ہیں۔ قرآن کریم کی ان آخری ۶۶ سورتوں کو مفصل کہا جاتا ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ان تمام سورتوں کو تمام نمازوں میں تلاوت فرماتے تھے کسی نماز میں طوال مفصل کسی میں اوساط مفصل کسی میں قصار مفصل۔

(۸۷۹) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے مغرب کی دونوں رکعتوں میں پوری سورۂ دخان شریف تلاوت فرمائی۔ کچھ حصہ پہلی رکعت میں اور کچھ حصہ دوسری رکعت میں۔

(۸۸۰) رکوع کے لغوی معنیٰ جھکنا یا کمر ٹیڑھی کرنا ہے۔ اصطلاح میں عاجزی وپستی کے معنیٰ میں بھی آتا ہے۔ کبھی پوری رکعت بلکہ پوری نماز کو بھی رکوع کہہ دیتے ہیں رکوع جو نماز کا رکن ہے وہ امت محمدیہ کی خصوصیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران آیت ۴۳ میں سیدتنا حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جو رکوع کا حکم فرمایا ہے وہاں رکوع سے مراد عجز وانکساری کرنا ہے۔ رکوع ہر رکعت کا ایسا رکن ہے کہ اگر رکوع مل جائے تو رکعت مل جاتی ہے۔ ٹھیک ٹھیک رکوع کرنیکا مطلب یہ ہے کہ رکوع میں جلدی نہ کرے بلکہ ٹھہر ٹھہر کر اطمینان وسکون کیساتھ کرے اور اتنا جھک جائے کہ ہاتھ بڑھائے تو ہاتھ گھٹنوں تک پہونچ جائیں اور پیٹھ سیدھی بچھادے۔ پیارے نبی ﷺ نے قیامت تک مسلمانوں کو آگاہی مرحمت فرمائی کہ اے میرے دیوانو! تم کہیں ہو اور کبھی ہو نماز کو جی لگا کر پورے اہتمام سے پڑھا کرو کہ میں تمہیں اور تمہاری نمازوں کو دیکھتا ہوں۔ احادیث کریمہ میں وارد ہے کہ پیارے نبی نے فرمایا کہ مجھ پر تمہارے جسم کے سجود ورکوع اور دل کے خشوع وخضوع بھی کچھ پوشیدہ نہیں ہیں۔ شعر:

وہ خطرات دل ہوں کہ افکار ذہنی
نبی پر ہیں سب آشکار اللہ اللہ (یانبی)

اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَرَأَ فِی صُبْحِ اِذَا زُلْزِلَتْ فِی الرَّکْعَتَیْنِ کِلْتَیْھِمَا فَلَا اَدْرِیْ

کہ بیشک انہوں نے سنا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھی پیارے رسول نے نماز فجر میں اذا زلزلت دونوں رکعتوں میں، نہیں جانتا

اَنُسِیَ اَمْ قَرَأَ ذٰلِکَ عَمْداً۔ (رواہ ابوداؤد)

کہ پیارے رسول نے سہواً ایسا فرمایا یا جان بوجھ کر۔

(۸۷۶) حدیث شریف: اِنَّ اَبَا بَکْرِ الصِّدِّیْقَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صَلَّی الصُّبْحَ فَقَرَأَ فِیْھِمَا

ترجمہ: بیشک حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز فجر ادا فرمائی تو تلاوت فرمائی دونوں رکعتوں میں

بِسُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ کِلْتَیْھِمَا۔ (رواہ مالک)

سورۂ بقرہ شریف، دونوں کی دونوں رکعتوں میں

(۸۷۷) حدیث شریف: عَنِ الْفَرَافِصَۃِ بْنِ عُمَیْرِ الْحَنَفِیِّ قَالَ مَا اَخَذْتُ سُوْرَۃَ یُوْسُفَ

ترجمہ: حضرت فرافصہ ابن عمیر حنفی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہیں یاد کی میں نے سورۂ یوسف شریف

اِلَّا مِنْ قِرَاءَۃِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اِیَّاھَا فِی الصُّبْحِ مِنْ کَثْرَۃِ مَا کَانَ یُرَدِّدُھَا۔ (رواہ مالک)

مگر حضرت عثمان ابن عفان کے پڑھنے سے، اس کو نماز فجر مین پڑھنے سے کہ وہ بار بار سورۂ یوسف شریف کو تلاوت فرماتے تھے۔

(۸۷۸) حدیث شریف: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ

ترجمہ: حضرت عمرو ابن شعیب سے مروی وہ راوی اپنے والد ماجد اپنے دادا جان سے انہوں نے فرمایا کہ نہیں ہے مفصل کی

سُوْرَۃٌ صَغِیْرَۃٌ وَّلَا کَبِیْرَۃٌ اِلَّا قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَؤُمُّ بِھَا النَّاسَ فِی الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ۔ (رواہ مالک)

کوئی مختصر سورت اور نہ طویل سورت مگر میں نے سنا ہے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ امامت فرماتے ان سے فرض نماز میں۔

(۸۷۹) حدیث شریف: قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِی صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ الدُّخَانِ۔ (رواہ النسائی)

ترجمہ: تلاوت فرمایا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں حٰم الدخان کو

---

892 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब रुकू करे कोई तुममें का तो कहे अपने रुकू में सुब्हाना रब्बियल अज़ीम तीन मर्तबा तो पूरा हो गया उसका रुकू और यह कम से कम है और जब सजदा करे तो कहे अपने सजदे में सुब्हाना रब्बियल आला तीन मर्तबा तो पूरे हो गये इसके सजदे और ये कम से कम है।

893 हदीस शरीफ़:– हज़रते हुज़ैफा से रमवी उन्होंने नमाज़ पढ़ी प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ तो प्यारे नबी फरमाते थे अपने रुकू में सुब्हाला रब्बियल अज़ीम और अपने सजदों में सुब्हाना रब्बियल आला और नहीं पहुंचते आयते रहमत पर कि प्यारे नबी ठहरते और सवाल फरमाते और नहीं पहुंचते आयते अज़ाब पर मगर ठहरते प्यारे नबी और पनाह मांगते।

894 हदीस शरीफ़:– हज़रते औफ बिन मालिक से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं खड़ा हुआ प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ तो जब रुकू फ़रमाया प्यारे रसूल ने तो ठहरे रहे बकद्र सूरा ए बकरा शरीफ़ के और अपने फरमाते अपने रुकू में सुब्हाना ज़िलजबरुते वलमलाकूत वलकिबरियाऐ वलअज़मते।

895 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बदतरीन लोगों में वो चोर है जो चुराता है अपनी नमाज़ में, हज़राते सहाबा ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह कैसे चोरी करेगा नमाज़ी अपनी नमाज़ में? फ़रमाया प्यारे रसूल ने नहीं पूरा करेगा अपनी नमाज़ के रुकू को और न अपनी नमाज़ के सजदों को।

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اپنی تمام امت کے ہر بھید ہر راز سے باخبر ہیں۔ آپ ﷺ آنے والے حالات و معاملات و واقعات کو موجودات کے مثل ملاحظہ فرماتے ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے شب معراج شریف دوزخ و جنت میں عذاب وثواب پانے والوں کو انکے ٹھکانوں میں ملاحظہ فرمایا حالانکہ یہ تمام کاروبار بعد قیامت ہوگا۔ شعر:

خلق کے راز چھپ نہیں سکتے
کیونکہ خالق کے رازدار ہیں آپ (یا نبی)

ایک مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اے میرے پیارے صحابہ تم کسی بھی صف میں کہیں بھی ہو اور ہم کہیں ہوں مگر ہماری دور بین نظر اندھیرے اجالے کھلی ڈھکی چیزوں کو بے تکلف دیکھ لیتی ہے۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے زمانے کے لوگوں سے فرمایا تھا کہ اے لوگو! جو کچھ تم اپنے گھروں سے کھا کر آتے یا بچا کر چھوڑ آتے ہو میں تمہیں بتا سکتا ہوں۔ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام گھر کا کھایا ہوا اور گھر میں رکھا ہوا بتا سکتے ہیں تو پھر افضل الخلق کے علم کی شان کتنی ارفع واعلیٰ ہوگی۔ شعر:

جیسے مہ و نجوم ہوں بعد طلوع شمس
ایسے ہیں سب نبی مرے سرور کے سامنے (یا نبی)

وہ نادان اپنی سیاہ بختی پر نظر ثانی کریں جو یہ کہتے ہیں کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو دیوار کے پیچھے اور پیٹھ پیچھے کا علم نہیں ہے ایک طرف تو وہ علم سے کورے ہیں دوسری طرف ایمان کے دیوالیٔ ہیں۔

(۸۸۱) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ وغیرہا برابر ہوتے تھے نہ بہت دراز اور نہ بہت مختصر ہلکہ درمیانی ہوتے تھے اور قیام میں درازی قرآت کی وجہ سے اور قعدہ میں درازی تشہد و درود و دعاء کے باعث ہوتی تھی۔ یہ عام نمازوں کی بات ہے۔ چاند گرہن سورج گرہن کی نماز میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے رکوع و سجود قیام کی برابر تھے۔

(۸۸۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نماز نفل میں قومے اور جلسے میں دعائیں پڑھتے تھے تو قومے اور جلسے دراز ہوجاتے تھے جس سے دیکھنے والے کو یہ محسوس ہوتا کہ شاید آپ نے قومہ کو قیام سمجھ کر تلاوت شروع فرمادی ہے اور رکوع نہ فرمایا اور جلسے کو قعدہ سمجھ کر التحیات شروع فرمادی ہے اور دوسرا سجدہ نہ فرمایا۔ حالت نماز میں بھول چوک اور وہم شان نبوت کے خلاف نہیں ہے کیونکہ کئی مرتبہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے سجدۂ سہو فرمایا ہے۔ البتہ تبلیغ رسالت میں یہ مذکورامور کا صدور وظہور نہ ہوگا۔

(۸۸۳) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے عالم ظاہر سے تشریف لیجانے سے قریب جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی فسبح بحمد ربك واستغفره انه كان توابا (ترجمہ) تو آپ پاکی بیان فرمائیں خوبی کے ساتھ مالک کی اپنے اور مغفرت مانگیں اس سے بے شک وہ ہے بہت توبہ قبول فرمانے والا (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۵۷۸) اے پیارے نبی جب یہ چیزیں آپ دیکھ لیں تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتہلیل اور امت کیلئے دعاء مغفرت میں زیادہ مشغول ہوجائیں کیونکہ آپکا وصال شریف قریب ہوگا یہ دونوں چیزیں آپکے وصال شریف کی علامت ہیں چونکہ آپکے دنیا میں تشریف فرما ہونے کا منشا پورا ہوچکا ہے پھر آپکو دنیا دار المحن میں کیوں رکھا جائے۔ اپنے ہی چاہنے والے اللہ تعالیٰ کے پاس آپ پہونچیں گے۔ انسان کو چاہیے کہ بڑھاپے میں موت کے قریب دنیا سے تعلق کم کردے عبادات وریاضت زیادہ کرے۔ سفر آخرت سے پہلے سامان سفر تیار کرے۔ حضور انور ﷺ کا استغفار یا تو تعلیم امت کیلئے ہے یا پھر اپنے گنہگار امتی کیلئے۔ آپ ﷺ تو گناہوں سے پاک وصاف ہیں۔ اس سورۂ مبارک کے نازل ہونے کے بعد آپ ﷺ نے سبحان الله وبحمده استغفر الله واتوب اليه کی کثرت فرمائی۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ سورۂ پاک حجۃ الوداع میں بمقام منیٰ نازل ہوئی۔ اسکے بعد آیت کریمہ اليوم اكملت لكم دينكم نازل ہوئی اسکے نازل ہونے کے بعد اسّی روز آپ ﷺ دنیا میں بقدحیات ظاہری جلوہ افروز رہے پھر آیت کللہ نازل ہوئی اسکے بعد آپ ﷺ پچاس روز ظاہری طور پر دنیا میں جلوہ افروز رہے پھر آیت کریمہ واتقوا يوما ترجعون فيه الى الله نازل ہوئی اسکے بعد آپ ﷺ اکیس روز یا سات روز ظاہری حیات کے

﴿باب الرکوع ترجمہ: رکوع کا باب﴾

(۸۸۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِىْ۔ (رواه البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیک ٹھیک ادا کرو رکوع اور سجدے، اللہ تعالیٰ کی قسم بیشک میں دیکھتا ہوں تم کو اپنے پیچھے سے۔

(۸۸۱) حدیث شریف: كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَسُجُوْدُهٗ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ قَرِيْباً مِنَ السَّوَاءِ۔ (رواه البخاری والمسلم)

ترجمہ: تھا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع مبارکہ اور ان کا سجدۂ مبارکہ اور ان کا دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا اور جب بلند ہوئے پیارے نبی رکوع سے، سوائے قیام وقعود کے تقریباً برابر۔

(۸۸۲) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَامَ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَوْهَمَ ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَوْهَمَ۔ (رواه مسلم)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فرماتے تھے سمع الله لمن حمده تو کھڑے رہ جاتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ پیارے نبی نے رکعت چھوڑ دی ہے، پھر سجدہ فرماتے، اور جب بیٹھتے دو سجدوں کے درمیان یہاں تک کہ ہم کہتے کہ چھوڑ دیا ہے پیارے نبی نے سجدہ۔

(۸۸۳) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ فِىْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْآنَ۔ (رواه البخاری والمسلم)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے کہا کرتے تھے اپنے رکوع مبارکہ میں اور سجدۂ مبارکہ میں سبحانك اللهم ربنا وبحمدك اللهم اغفرلي موافقت فرماتے تھے پیارے نبی قرآن کی۔

(۸۸۴) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُوْلُ فِىْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اپنے رکوع مبارکہ اور اپنے سجود مبارکہ میں سبوح قدوس

---

896 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि क्या राय रखते हो तुम शराबी और ज़ानी और चोर के बोर में और यह मालूम फरमाना इनके बारे में सज़ाओं के नाज़िल होने से पहले था, हज़राते सहाबा ने अर्ज़ किया अल्लाह तआला और उसके प्यारे रसूल ज्यादा जानने वाले हैं फ़रमाया प्यारे रसूल ने यह बढ़े पाप हैं और इन पापों में सख्त अज़ाब है और सबसे बड़ी चोरी उसकी है जो चुराता है अपनी नमाज़ में, सहाबा ने अर्ज़ किया कैसे चोरी करेगा अपनी नमाज़ में? फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने कि नहीं पूरी करेगा अपने रुकू को और अपने सजदों को।

(46) सजदों और उसकी फज़ीलत का बाब

897 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हि फराम या हूँ यह कि सजदा करुं मैं सात हडियों पर पेशानी पर और हाथों पर और घुटनों पर और पाववों की नोकों पर और न समेटे कपड़ों को और बालों को।

898 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बराबर हो सजदे में और न बिछाये कोई तुममे का अपनी दोनों कोहनियों को कुत्तों के बिछाने की तरह।

899 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब सजदा करो तुम तो रखो दोनों हथेलियां और उठाये रखो दोनों कोहनियां।

ساتھ رونق افروز رہے اس سورۂ مبارکہ کے نازل ہونے کے بعد حضرات صحابہ کرام نے سمجھ لیا تھا کہ دین کا کام کامل اور تمام ہو چکا ہے تو اب آپ ﷺ دنیا میں زیادہ رونق افروز نہ رہیں گے چنانچہ سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سورت سن کر اسی خیال سے روئے اس سورت پاک کے نازل ہونے کے بعد آپ ﷺ نے خطبہ میں فرمایا کہ ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا چاہے دنیا میں رہے چاہے اللہ تعالیٰ کی لقا منظور فرمائے اس بندے نے لقائے الٰہی اختیار کی یہ سنکر سیدنا حضرت ابوبکر صدیق اکبر نے فرمایا آپ پر ہماری جانیں ہمارے مال ہمارے آباء ہماری اولادیں سب قربان۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۵۸۰ ان ۳) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نوافل خصوصاً نماز تہجد کے رکوع و سجود میں مذکورہ دعاء پڑھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ فرائض مسجد شریف میں پڑھاتے تھے۔ استغفار عبادت بھی اور بلندیٔ درجات کا ذریعہ بھی۔

(۸۸۴) روح کا ترجمہ جان کر کے ان تمام معانی کو سمو لیا ہے جنکو شارحین حدیث نے بیان فرمایا ہے (۱) تمام انسانوں کی ارواح (۲) حضرت جبریل جنھیں روح الامین کہا جاتا ہے (۳) وہ فرشتہ جو ارواح پر مقرر ہے (۴) وہ فرشتہ جسکے ستر ہزار چہرے اور ہر چہرے میں ستر ہزار زبانیں اور ہر زبان میں ستر ہزار لغات اور ان سب سے وہ حمد الٰہی کرتا ہے (۵) فرشتوں کی خاص جماعت۔ انسان جنات کا دسواں حصہ ہیں۔ جنات کروبی فرشتوں کا دسواں حصہ ہیں اور کروبی فرشتے باقی فرشتوں کا دسواں حصہ ہیں (مرقاۃ شریف)

(۸۸۵) رکوع و سجود میں عاجزی و انکساری اور تذلل کا اظہار ہے لہٰذا اس موقع پر عظیم الشان کتاب کا پڑھنا مناسب نہیں ہے۔ بندہ رکوع میں جائے تو اسکی عظمت کے خطبے پڑھے اور سجدے میں جائے تو اسکی رفعت کے نغمے گائے۔ دعاء کی دو قسمیں ہیں ایک وہ دعاء ہے جو ثنا تحمید و تکبیر، تقدیس تحمید پر مشتمل ہو دوسری وہ دعاء ہے کہ جس میں طلب و سوال ہو۔ سجدے میں جس دعاء کا کثرت سے مانگنے کا حکم فرمایا گیا ہے وہ دونوں قسم کی دعاؤں کو شامل ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جسکو روک رکھا میرے ذکر نے مانگنے سے میری بارگاہ میں تو میں مانگنے والوں سے زیادہ افضل عطا فرماتا ہوں (اشعۃ اللمعات شریف) نوافل میں اول قسم کی دعاء یعنی طلب کرے اور فرائض میں دوسری قسم کی دعاء یعنی تسبیح کرے۔ حضرات بزرگان دین سجدے میں سر رکھکر گڑگڑا کر دعائیں مانگتے ہیں۔ سجدے میں بندے کو اللہ تعالیٰ سے زیادہ قرب ہوتا ہے۔ بحالت سجدہ جو دعاء مانگی جائے وہ در اجابت سے ضرور قریب ہوگی۔ انشاء اللہ

(۸۸۶) جماعت کی نماز میں صرف امام ہی سمع اللہ لمن حمدہ باآواز بلند کہے گا اور مقتدی صرف ربنا لك الحمد آہستہ کہیں گے کیونکہ فرشتے آہستہ ہی کہتے ہیں۔ یہ دونوں کلمات طیبات امام ومؤذن دونوں نہ کہیں گے۔ حفاظت کرنے والے نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتے بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور دعائیں مانگتے ہیں۔

(۸۸۷) نماز نفل میں جماعت نہیں ہوتی لہٰذا اس میں نمازی تسمیع و تحمید دونوں کہے۔ فرائض چونکہ جماعت سے ہوتے ہیں اسلئے امام تسمیع کہے گا باآواز بلند اور مقتدی تحمید کہیں گے آہستہ آہستہ جیسا کہ ابھی گزرا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ فرائض نمازیں جماعت سے مسجد میں ادا فرماتے تھے اور نوافل دولت سرائے اقدس میں۔

(۸۸۸) اس حدیث شریف میں تسمیع کا ذکر نہیں ہے مگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ تسمیع و تحمید دونوں ہی نماز نفل میں فرماتے تھے فرائض میں صرف تسمیع۔ کیونکہ تحمید نماز باجماعت میں مقتدی کا حق ہے۔ اکیلے نماز میں دونوں ہی کہیں جائینگی۔ مخلوق، مخلوق کو جو نفع نقصان پہونچاتی ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم و ارادے سے ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی کو نفع یا نقصان پہونچا سکے کہ اللہ تعالیٰ تو فائدہ دینا چاہے اور مخلوق اللہ تعالیٰ کے خلاف اس بندے کو نقصان پہونچا دے۔ حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام و اولیاء اعلیٰ مقام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام باذن الٰہی بندوں کو فائدہ پہونچاتے ہیں اور بشان محبوبی اپنے عشاق و خدام کو غضب الٰہی سے بچاتے ہیں اور بچائیں گے۔ شعر:

مطمئن دل ہے، خدا نے حل مشکل کیلئے
حامی و ناصر ہمارا کملی والا کر دیا (یابی)

(۸۸۹) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ بحالت نماز جسطرح

رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوحِ۔ (رواہ مسلم)

رب الملآئكة والروح.

(۸۸۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعاً اَوْ سَاجِداً

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے خبردار! بیشک میں روک دیا گیا ہوں یہ کہ پڑھوں میں قرآن کریم کو رکوع اور سجدے کی حالت میں

فَاَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِی الدُّعَآءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُّسْتَجَابَ لَكُمْ۔ (رواہ مسلم)

تو رکوع کہ تعظیم کرو تم رکوع میں اللہ تعالیٰ کی اور سجود میں کوشش کرو تم دعاء مانگنے میں کہ لائق ہیں وہ اس کے قبول کرلی جائیں وہ تمہارے لئے۔

(۸۸۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام کہے سمع الله لمن حمده تو تم کہو

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَآئِكَةِ غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ (رواہ البخاری)

اللهم ربنا لك الحمد اسلئے کہ موافقت جسکا کلام موافق ہوگا فرشتوں کے کلام کے تو بخشدیے جائینگے اسکے وہ گناہ جو گزر چکے ہیں۔

(۸۸۷) حدیث شریف: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اُٹھاتے اپنی پشت مبارک کو رکوع سے تو فرماتے سمع الله لمن

حَمِدَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْاَرْضِ وَمِلْأَ مَاشِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ۔ (رواہ مسلم)

حمده اللهم ربنا لك الحمد ملأ السموٰت وملأ الارض وملأ ماشئت من شئ بعد.

(۸۸۸) حدیث شریف: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اُٹھاتے اپنے سر مبارک کو رکوع سے تو فرماتے اللهم ربنا

لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْاَرْضِ وَمِلْأَ مَاشِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَهْلِ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ

لك الحمد ملأ السموٰت وملأ الارض وملأ ماشئت من شئ بعد اهل الثناء والمجد احق

---

900 हदीस शरीफ़— प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब सजदा फरमाते तो कुशादगी रखते अपनी दोनों हाथों के दरनियान यहाँ तक कि अगर बकरी को छोटा बच्चा चाहता कि गुज़र जाये आपके हाथों के नीचे से तो गुज़र जाता।

901 हदीस शरीफ़:— प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब सजदा फरमाते तो कुशादगी फरमाते अपने हाथों के दरमियान यहाँ तक कि जाहिर हो जाती उनके बग़लों की चमक।

902 हदीस शरीफ़:— प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम फरमाते थे अपने सजदों में अल्लाहुम्मगफिरली ज़म्बी कुल्लहू दकाहू वजल्लहू वअव्वलाहू वआखेरूहू वअलानियतेहू वसरा।

903 हदीस शरीफ़:— हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि न पाया मैंने प्यार रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को एक रात बिस्तर शरीफ़ में तो मैंने टटोला तो पड़ गया मेरा हाथ प्यारे नबी के कदमों के नीचे के हिस्से पर और प्यारे नबी मस्जिद शरीफ़ में हैं और दोनों तलवे खड़े किये हुये हैं और प्यारे नबी कह रहे हैं अल्लाहुम्मा इन्नी आऊज़ो बिरज़ाका मिन सख्तका वबेमा आफतेका मिन अकूबतेका वआऊजोबेका मिनकल आसे सनाअन अलैका अनताकुमा सनैता अला नफसेका।

904 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ज़्यादा करीब होता है बन्दा अपने मालिक से इस हालत में कि वो सजदा गुज़ार हो तो कसरत से दुआ मांगो।

مَاقَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ (رواہ مسلم)

ماقال العبد وكلنا لك عبد اللهم لامانع لما اعطيت ولا معطى لما منعت ولا ينفع ذاالجد منك الجد۔

(۸۸۹) حدیث شریف: عَنْ رُفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ وَرَاءَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا رَفَعَ

ترجمہ: حضرت رفاعہ ابن رافع سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم نماز پڑھ رہے تھے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں تو جب اُٹھایا

رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْداً

پیارے نبی نے اپنے سر مبارک کو رکوع سے تو فرمایا سمع الله لمن حمد تو کہا ایک شخص نے پیارے نبی کے پیچھے سے ربنا ولك الحمد حمداً

كَثِيْراً طَيِّباً مُبَارَكاً فِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ اٰنِفاً قَالَ اَنَا

كثيراً طيباً مباركاً فيه جب فارغ ہوئے پیارے نبی تو پیارے نبی نے فرمایا کہ کون ہے ابھی یہ کلمات کہنے والا؟ اس شخص نے کہا میں ہوں،

قَالَ رَاَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلَاثِيْنَ مَلَكاً يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلَ۔ (رواه البخاری)

پیارے نبی نے فرمایا میں نے دیکھا چند اور تیس فرشتے جلدی کررہے ہیں اسکے بارے میں کہ ان میں کا کون لکھے اسکو پہلے۔

(۸۹۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاتُجْزِئُ صَلٰوةُ الرَّجُلِ حَتّٰى يُقِيْمَ ظَهْرَهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کفایت کرتی آدمی کو نماز یہاں تک کہ سیدھی کرے اپنی کمر کو

فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ۔ (رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی)

رکوع اور سجدوں میں۔

(۸۹۱) حدیث شریف: لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِجْعَلُوْهَا

ترجمہ: جب نازل ہوئی فسبح باسم ربك العظيم تو فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شامل کرلو اس کو

فِيْ رُكُوْعِكُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ۔ (رواہ ابوداؤد والدارمی)

اپنے رکوع میں، پھر جب نازل ہوئی سبح اسم ربك الاعلىٰ تو فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شامل کرلو اس کو اپنے سجدوں میں۔

---

905 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब पढ़ता है हज़रत आदम का बेटा आयते सजदा को तो सजदा करता है तो शेखे नजदी एक तरफ़ को हो जाता है और रोता है कहता है कि हाय अफसोस हुक्म फ़रमाया गया हज़रते आदम के बेटे को सिजदे को तो उसने सजदा कर लिया तो उसके लिये जन्नत है और मैं हुक्म फ़रमाया गया सजदे का तो मैंने इंकार कर दिया तो मेरे लिये आग है।

906 हदीस शरीफ़:– हज़रत रबीआ! इब्ने कअब असलमी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं रात गुज़ारता था प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमत में तो मैं हाज़िर हुआ प्यारे रसूल के वूजु का पानी और उनकी ज़रुरत की चीज़ें लेकर तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने मांग लो! तो मैंने कहा कि मैं मांगता हूँ आपसे आपकी खिदमत में रहना जन्नत में फ़रमाया प्यारे रसूल ने इसके अलावा और कुछ भी मैंने अर्ज़ किया बस यही फ़रमाया प्यारे रसूल ने तुम मदद करो मेरी अपने नफ्स के खिलाफ सजदों की ज्यादती से।

907 हदीस शरीफ़:– हज़रते मदान इब्ने तलहा से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने मुलाकात की हज़रते सोबान से जो गुलाम हैं प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के तो मैंने कहा आप मुझे बताइये ऐसा अमल कि मैं करुं उसको तो दाखिल फरमा दे अल्लाह तआला उस अमल की बरकत से मुझे जन्नत में तो वो खामोश रहे फिर मैंने पूछा तो वो खामोश रहे फिर मैंने पूछा उनसे तीसरी मर्तबा तो फ़रमाया उन्होंने कि मैंने पूछा था इसको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे

(۸۹۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ فِىْ رُكُوْعِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکوع کرے کوئی تم میں کا تو کہے اپنے رکوع میں

سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِىْ سُجُوْدِهٖ

سبحان ربی العظیم تین مرتبہ تو پورا ہوگیا اس کا رکوع، اور یہ کم سے کم ہے، اور جب سجدہ کرے تو کہے اپنے سجدے میں

سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ)

سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ، تو پورے ہوگئے اس کے سجدے، اور یہ کم سے کم ہے۔

(۸۹۳) حدیث شریف: عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِىِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَانَ يَقُوْلُ فِىْ رُكُوْعِهٖ

ترجمہ: حضرت حذیفہ سے مروی انہوں نے نماز پڑھی پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو پیارے نبی فرماتے تھے اپنے رکوع میں

سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيْمِ وَفِىْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ

سبحان ربی العظیم اور اپنے سجدوں میں سبحان ربی الاعلیٰ اور نہیں پہونچتے آیت رحمت پر کہ پیارے نبی ٹھہرتے

وَسَاَلَ وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی)

اور سوال فرماتے اور نہیں پہونچتے آیت عذاب پر مگر ٹھہرتے پیارے نبی اور پناہ مانگتے۔

(۸۹۴) حدیث شریف: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَمَّا رَكَعَ

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں کھڑا ہوا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ تو جب رکوع فرمایا پیارے رسول نے

مَكَثَ قَدْرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَيَقُوْلُ فِىْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ ذِى الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاۗءِ وَالْعَظَمَةِ۔ (رواہ النسائی)

توٹھہرے رہے بقدر سورۂ بقرہ شریف کے اور فرماتے اپنے رکوع مبارکہ میں سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ۔

(۸۹۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِىْ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالُوْا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین لوگوں میں وہ چور ہے جو چراتا ہے اپنی نماز میں۔ حضرات صحابۂ کرام نے عرض کیا

वसल्लम से तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि तुम पर लाज़िम है अल्लाह तआला के लिये सजदों की कसरत इसलिये कि तुम सजदा न करोगे कोई सजदा कि बुलन्द फरमायेगा अल्लाह तआला उस सजदे की वजह से तुम्हारे दर्जे को और मिटायेगा तुमसे गुनाहों को, हज़रते मदान ने फरमाया फिर मुलाकात की मैंने हज़रते अबू दरदा से तो सवाल किया मैंने उनसे तो फ़रमाया उन्होंने मुझसे इसके मिस्ल जो फ़रमाया मुझसे हज़रत सोबान ने।

908 हदीस शरीफः– हज़रत वाईल इब्ने हजर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि जब सजदा फरमाते तो रखते अपने घुटनों को अपने हाथों से पहले और उठते प्यारे रसूल तो उठाते अपने हाथों को अपने घुटनों से पहले।

909 हदीस शरीफः– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम फरमाते थे दो सजदों के दरमियान अल्लाहुम्मगफिरली वरहम्नी वहदनी वआफेनी वंजुक्नी।

910 हदीस शरीफः– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कव्वे की तरह ठोंग मारने से और दरिन्दे की तरह हाथ बिछाने से और इससे कि मुकर्रर कर ले आदमी कोई जगह मस्जिद में जैसा कि मुकर्रर कर लेता है ऊंट।

911 हदीस शरीफः– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया ऐ अली मैं पसन्द फरमाता हूँ तुम्हारे लिए वही जो पसन्द फरमाता हूँ अपनी ज़ात के लिये और मैं नापसन्द फरमाता हूँ तुम्हारे लिए

صحابۂ کرام اور فرشتوں کے حالات دیکھ لیتے تھے اسی طرح آپ انکے کلمات سماعت بھی فرمالیتے تھے اور یہ دیکھنا اور سننا آپ ﷺ کے خشوع وخضوع میں خلل انداز بھی نہ ہوتا تھا۔ آپ ﷺ کی شان یہ تھی کہ ایک ہی وقت میں اللہ تعالیٰ کی بھی سنیں اور امت کی بھی سماعت فرمائیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ان صحابی کی آہستہ آواز بھی سماعت فرمالی۔ سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام تو تین میل سے چیونٹی کے چلنے کی آواز سن لی تھی۔ تحمید کی فضیلت وعظمت وقبولیت اس درجے ہے کہ ہر فرشتہ یہ چاہتا ہے کہ پہلے میں لکھ لوں اور لکھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیجاہ میں پیش کردوں تاکہ مجھے قرب الٰہی زیادہ نصیب ہو۔ تحمید کے لکھنے میں جلدی کا اظہار ان کلمات کی کرامت کا اعلان ہے ورنہ فرشتوں کو لکھنے میں دیر ہی کب لگتی ہے۔ فرشتوں کو بعض نیکیاں لیجانے میں انعامات سے نوازا جاتا ہے۔ بعض نادانوں کی رگِ نادانیت پھڑکے گی کہ اگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو علم ہے تو آپ نے کیوں پوچھا کہ ''کون ہے ابھی یہ کہنے والا'' فقیر قدیری عرض کریگا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے یہ اپنے علم میں اضافے کیلئے دریافت نہیں فرمایا بلکہ تحمید کی عظمت کو لوگوں پر ظاہر کرنے کیلئے دریافت فرمایا ہے۔ نیز اگر کسی بات کا پوچھنا ہی علم نہ ہونے کی دلیل ہے تو اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا تھا کہ اے موسیٰ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے۔ اب کیا کوئی یہ کہے گا کہ اللہ تعالیٰ کو علم نہیں ہے۔ اگر نہیں تو اس لنگڑی دلیل سے علم رسول پر حملہ کیوں؟۔ شعر:

آگے پیچھے ایک ہے انکی نظر کے واسطے
ایسی بخشی ہے انہیں اللہ نے واللہ نظر (انتخاب قدیری)

(۸۹۰) تعدیلِ ارکان نماز کو اطمنان وسکون کے ساتھ ادا کرنا واجب ہے کیونکہ اسکے بنا نماز کامل نہیں بلکہ ناقص اور اسکا لوٹانا واجب ہوتا ہے۔ یہاں بھی صرف رکوع وسجود کا ذکر ہے مگر یہ حکم نماز کے تمام ارکان کا ہے۔ یہی مسلک امام اعظم ہے۔

(۸۹۱) پہلی آیت کریمہ پارہ ۲۷ میں ہے جس کا ترجمہ ہے کہ'' تو آپ پاکی بیان فرمائیے نام کی مالک کے اپنے جو بڑی عظمتوں والا ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۹-۱۳۴۸)۔ دوسری آیت کریمہ پارہ ۳۰ میں ہے جسکا ترجمہ ہے کہ'' آپ پاکی بیان فرمائیے نام کی مالک کے اپنے جو بلندی والا ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۵۲۰) اور ارشادات الٰہی اور ارشادات محبوب الٰہی کی روشنی میں رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدوں میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھاجاتا ہے۔ لفظ اعلیٰ عظیم سے زیادہ بلیغ ہے اور سجدہ رکوع سے اظہار عجز میں ابلغ ہے اسلئے سجدے میں لفظ اعلیٰ مناسب ہے اور رکوع میں عظیم موزوں ہے۔

(۸۹۲) رکوع کیلئے نماز میں جھکنا فرض ہے اور رکوع میں ٹھہرنا یعنی اطمنان سے رکوع کرنا واجب ہے اور رکوع میں کم سے کم تین مرتبہ سبحان ربی العظیم پڑھنا سنت ہے لہٰذا وہ رکوع مکمل ہوگیا جس میں فرض' واجب' سنت سب ادا کرلئے جائیں۔ رکوع میں تسبیحات تین سے کم نہوں زیادہ بھی کہہ سکتا ہے مگر تعداد طاق ہی ہو۔ نوافل میں خصوصاً نماز تہجد میں تو جتنا رکوع وسجود کو دراز کرلے بہتر ہے مگر جماعت کی نماز میں امام کو مقتدیوں کے حال کا خیال رکھنا چاہئے۔

(۸۹۳) یہ حدیث شریف نفل نماز سے متعلق ہے۔ فرض نماز میں دوران قرأت ٹھہرنا اور دعاء مانگنا خلاف مستحب ہے۔

(۸۹۴) نماز تہجد میں سیدنا حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکیلے مقتدی تھے اسلئے برابر میں کھڑے ہوئے اگر ایک سے زائد مقتدی ہوتے تو پیچھے کھڑے ہوتے۔ نماز تہجد کی جماعت جائز ہے بشرطیکہ نماز تہجد کیلئے جماعت کا اہتمام نہ کیا جائے اتفاقاً دو چار نمازی جمع ہوجائیں اور جماعت کرلیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اس نماز تہجد میں اتنا دراز رکوع فرمایا کہ تلاوت کرنے والا سورۂ بقرہ شریف کی تلاوت کرلے۔ نماز چاند وسورج گرہن اور نماز تہجد میں رکوع' قیام کے برابر طویل کرنا بہتر ہے۔

(۸۹۵) مال کے چور سے نماز کا چور بدتر ہے۔ کیونکہ مال کا چور اگر سزایاب ہوتا ہے تو کچھ نفع یاب بھی ہوجاتا ہے مگر نماز کا چور تو گھاٹے ہی گھاٹے اور خسارے ہی خسارے میں ہے۔ مال کا چور بندے کا حق مارتا ہے اور نماز کا چور اللہ تعالیٰ کا حق مارتا ہے۔ مال کا چور دنیا میں سزا پاکر عقبیٰ کے عذاب سے بچ جاتا ہے مگر نماز کے چور کا حال آخرت میں سنگین ہوگا۔ بعض صورتوں میں مال کے چور کو

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلوٰتِهٖ قَالَ لَايُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَاسُجُوْدَهَا۔ (رواہ احمد)

یارسول اللہ! کیسے چوری کرے گا نمازی اپنی نماز میں؟ فرمایا پیارے رسول نے نہیں پورا کریگا اپنی نماز کے رکوع کو اور نہ اپنی نماز کے سجدوں کو۔

(۸۹۶) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَاتَرَوْنَ فِى الشَّارِبِ وَالزَّانِىْ وَالسَّارِقِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا رائے رکھتے ہو تم شرابی اور زانی اور چور کے بارے میں؟

وَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ فِيْهِمُ الْحُدُوْدُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ

اور یہ معلوم فرمانا انکے بارے میں سزاؤں کے نازل ہونے سے پہلے تھا، حضرات صحابہ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اسکے پیارے رسول زیادہ جاننے والے ہیں

قَالَ هُنَّ فَوَاحِشُ وَفِيْهِنَّ عُقُوْبَةٌ وَاَسْوَءُ السَّرْقَةِ الَّذِىْ يَسْرِقُ مِنْ صَلوٰتِهٖ قَالُوْا

فرمایا پیارے رسول نے یہ بڑے پاپ ہیں اور ان پاپوں میں سخت عذاب ہے اور سب سے بڑی چوری اسکی ہے جو چراتا ہے اپنی نماز میں، صحابہ نے کہا

وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلوٰتِهٖ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَايُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَاسُجُوْدَهَا۔ (رواہ احمد والدارمی)

اور کیسے چوری کرے گا اپنی نماز میں یارسول اللہ؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ نہیں پورا کریگا اپنے رکوع کو اور اپنے سجدوں کو۔

﴿باب السجود و فضله ترجمہ: سجدوں اور اسکی فضیلت کا باب﴾

(۸۹۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اُمِرْ اَنْ اسجد علىٰ سبعة اعظم على الجبهة

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں حکم فرمایا گیا ہوں یہ کہ سجدہ کروں میں سات ہڈیوں پر، پیشانی پر

وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَ لَانَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعْرَ۔ (رواہ البخاری)

اور ہاتھوں پر اور گھٹنوں پر اور پاؤں کی نوکوں پر اور نہ سمیٹیں کپڑوں کو اور بالوں کو۔

(۸۹۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِعْتَدِلُوا فِى السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر ہو سجدے میں، اور نہ بچھائے

اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کوئی میں کا اپنی دونوں کہنیوں کو کتے کے بچھانے کی طرح۔

जो नापसन्द फरमाता हूँ अपनी ज़ात के लिये न उक्डू बैठो दो सजदों के दरम्यान।

912 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं नज़रे रहमत फरमाता अल्लाह तआला उस बन्दे की नमाज़ पर जो नहीं सीधा रखता नमाज़ में अपनी कमर को अपनी नमाज़ के रुकू और अपनी नमाज़ के सजदों के दरमियान।

913 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते अब्दुल्ला इब्ने उमर फरमाते थे कि जो रखे अपनी पेशानी को ज़मीन पर तो चाहिये कि रखे अपने हाथ भी उस जगह पर कि रखा है जिस जगह पर अपने पेशानी को फिर जब सर उठाते तो उठाते अपन हाथों को भी इसलिये कि दोनों हाथ सजदा करते हैं जैसा कि यह सजदा करता है चेहरा।

(47)अत्ताहिय्यात का बाब

914 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्ला इब्ने मसऊद से मरमवी उन्होंने फ़रमाया कि जब नमाज़ पढ़ते थे हम प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ तो हम कहते थे अस्सलामु अलल्लाहे कब्ला इबादेही अस्सलामो अला जिब्राईल अस्सलामो अला मिकाईल अस्सलामो अला फलाँ फिर जब फारिग हुये प्यारे नबी तो फ़रमाया हमारी तरफ़ अपना चेहरा ए पाक, फ़रमाया प्यारे नबी ने मत कहो अस्सलामो अलल्लाह इसलिये कि अल्लाह तआला सलामती देने वाला है तो जब बैठे कोई तुममें का नमाज़ में तो चाहिये कि कहे अत्तहिय्यातो लिल्लाहे

مال کا مالک معاف بھی کر سکتا ہے لیکن نماز کے چور کے معافی کی کوئی صورت نہیں۔ نماز ناقص پڑھنے والے کا یہ حال خراب ہے تو پھر بالکل نہ پڑھنے والے کا انجام و مآل اور حشر کتنا برا ہوگا خود سمجھ لیجئے۔ پھر وہ نادان جو کُل نمازوں کے یا بعض نمازوں کے منکر ہو گئے ہیں جیسے بعض جہلاء متصوفین اور چکڑالوی۔ یہ توفی النار و السقر ہیں۔

(۸۹۶) چوری و زنا ہمیشہ ہی سے حرام رہے مگر شراب کی حرمت بعد میں ہوئی۔ شروع اسلام میں حلال تھی کچھ عرصے کے بعد حرام ہوئی پھر حرمت کے کچھ عرصے کے بعد اس پر ۸۰ کوڑے سزا مقرر ہوئی۔ اسی طرح چوری اور زنا کی سزائیں بھی بعد میں نازل ہوئیں۔ یہ واقعہ جو حدیث شریف میں مذکور ہے اس وقت کا ہے جب شراب حرام تو ہو چکی تھی مگر اسکی سزا مقرر نہ ہوئی تھی۔ اللہ ورسولہ اعلم (ترجمہ) اللہ تعالیٰ اور اسکے پیارے رسول زیادہ جاننے والے ہیں۔ اس جملے میں حضرات صحابۂ کرام کے ایمان و عقیدے اور عشق رسالت کی جوانی صاف نظر آتی ہے۔ کہ ایک لفظ اعلم زیادہ جاننے والے' والے کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف بھی ہے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی طرف بھی۔ ذکر مصطفےٰ ذکر کبریا کے ساتھ کرنا اور دونوں ہستیوں کیلئے ایک ہی لفظ لانا جائز ہے سوائے ایسے لفظ کے جس سے ربوبیت کا اثبات ہوتا ہو۔ ارشاد رب قدیر ہے اغنھم اللہ ورسولہ من فضلہ (ترجمہ) غنی کر دیا انکو اللہ نے اور اسکے رسول نے اپنے کرم سے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۶۶) لہٰذا یہ کہنا صد فیصد درست ہے کہ اللہ و رسول بھلا کریں، اللہ و رسول لاج رکھیں، اللہ و رسول عزت و دولت دیں، اللہ و رسول ایمان و عرفان سے نوازیں۔

(۸۹۷) لغت میں سجدہ زمین پر سر رکھنے اور سر جھکانے کا نام ہے۔ شریعت اسلامی میں سجدہ پیشانی کا زمین پر رکھنا ہے عبادت کی نیت سے (تفسیر بیضاوی شریف) اور نماز کا سجدہ یہ سات اعضاء کا زمین پر لگانا ہے عبادت و اطاعت کی نیت سے۔ سجدۂ عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اللہ تعالیٰ کے غیر کو سجدۂ عبادت کرنا کفر و شرک ہے اور سجدۂ تعظیم و تحیت پہلی شریعتوں میں جائز تھا ہماری شریعت محمدی میں حرام و ناجائز ہے۔ مزید تفصیلات کیلئے دیکھئے فقیر قدیری کی کتاب "مسائل انتخاب عرف قبر کو سجدہ یا بوسہ" سجدہ بذات خود ایک مستقل عبادت ہے اور رکوع و قیام عبادت نہیں بلکہ نماز میں عبادت ہیں۔ پیشانی کا زمین پر جمنا سجدے کی حقیقت ہے اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین پر لگنا شرط ہے اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے یا ایک ہی انگلی لگی مگر اس کی صرف نوک لگی تو ان دونوں صورتوں میں نماز نہ ہوگی۔ پیشانی اصل ہے اور ناک اس کے تابع ہے کہ جب پیشانی لگتی ہے تو ناک تو عام طور پر خود بخود زمین پر لگ ہی جاتی ہے اسلئے اس حدیث شریف میں ناک کا ذکر نہیں۔ سجدے میں قدم و پیشانی کا لگنا فرض ہے لیکن ہاتھوں اور گھٹنے کا لگنا سنت ہے سیّدنا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک صرف پیشانی پر بنا ناک لگے سجدہ جائز ہے اور یہی حدیث شریف انکی دلیل ہے۔ ہاتھوں سے مراد ہاتھ کی ہتھیلیاں ہیں قدم کے کونوں سے مراد پورے پنجے ہیں اسطرح کہ دسوں انگلیوں کے سر قبلہ رو رہیں نماز میں کپڑے سمیٹنا، روکنا، جھاڑنا سب منع ہیں آستین چڑھا کر یا پاجامہ پر لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھنا منع ہے ایسے ہی دھوتی باندھ کر نماز پڑھنا منع ہے کہ ان سب میں کپڑوں کو روکنا پایا جاتا ہے البتہ اگر پائجامے کے نیچے لنگوٹ بندھا ہو اور اوپر پائجامہ یا تہبند ہو تو منع نہیں کیونکہ اس میں کپڑے کا روکنا نہیں پایا جاتا۔

(۸۹۸) سجدے میں اطمنان وسکون اور سجدے کا ہر عضو اپنے اپنے مقام پر رکھو مردوں کے سجدے میں صرف ہتھیلیاں زمین پر لگیں کلائی کہنیاں وغیرہ سب زمین سے اٹھی رہیں یہی سنت ہے مردوں کیلئے کہنیاں زمین پر بچھانا مکروہ ہے۔

(۸۹۹) دونوں ہتھیلیاں سر کے آس پاس ہوں اور انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور انگوٹھوں کی نوکیں کانوں کی لو کے نیچے ہوں کہ اگر گدیا سے قطرہ ٹپکے تو انگوٹھے کی نوک پر گرے یہ حکم مردوں کیلئے ہے۔ عورتیں کہنیاں پچھائینگی اور بازو پسلیوں سے ملے رکھیں گی کیونکہ اس میں پردہ زیادہ ہے اور یہ غیرت وحمیت سے زیادہ قریب ہے۔

(۹۰۰) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اپنے ہاتھوں اور پسلیوں کے درمیان اتنا فاصلہ رکھتے کہ انکے درمیان والی جگہ سے

بکری کا چھوٹا بچہ گزر سکے۔

(۹۰۱) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی بغل شریف بھی جسم کی طرح سفید ونورانی تھی اور وہاں بال بھی نہ اُگتے تھے اوروں کی طرح بغلوں کی جگہ کالی اور میلی بھی نہ تھی۔ عام لوگوں کی بغلوں سے بدبو ظاہر ہوتی ہے مگر آپ ﷺ کی بغلوں سے خوشبو نکلتی تھی اور یہ آپ ﷺ کی خصوصیات میں سے ہے۔

(۹۰۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی یہ دعائیں اپنی امت کے گناہوں کو بخشوانے کیلئے تھیں کیونکہ آپ ﷺ کا گناہ کرنا تو درکنار گناہ کے ارادے سے بھی محفوظ تھے۔ بصورت دیگر یہ انداز دعاء تعلیم امت کیلئے تھا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ یہ دعائیں نفلی نمازوں میں کیا کرتے تھے اور کبھی بھی بیان جواز کیلئے فرض نماز میں بھی پڑھ لیا کرتے تھے۔

(۹۰۳) حجرۂ عائشہ خالی تھا اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ مسجد نبوی شریف کے مصلے پر جلوہ گستر سجدہ ریزی میں مصروف تھے اور دعاؤں کا ماحول برپا تھا۔ حجرۂ عائشہ اور مسجد نبوی شریف بالکل متصل تھے بلکہ ایک دروازہ حجرۂ عائشہ سے مسجد نبوی میں کھلا ہوا تھا اسی دروازے سے حضرت عائشہ کا ہاتھ آپ ﷺ کے پیارے قدموں تک پہونچ گیا۔ عورت کے چھونے سے مرد کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ جنکی انگلیوں نے آپ ﷺ کے تلوؤں کو چھوا ہے۔ شعر:

جب جگہ مل جائیگی محبوب کے قدموں تلے
تو زمیں ہو کر بھی پیارے آسماں ہو جائے گا (یاحبیب)

''اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے'' اس کا مطلب بلاتشبیہ وتمثیل یوں سمجھئے کہ جب بچے کو ماں مارتی ہے اور دھکا دیتی ہے تو بچہ ماں کی طرف ہی لپکتا ہے اور ماں ہی کو لپٹتا ہے کیوں کہ ایک بچے کی آخری پناہ گاہ ماں کی گود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی تعریف وتوصیف فرمائی ہے ارشاد رب قدیر ہے'' تو اللہ ہی کیلئے ہے ہر خوبی جو ایک ہے آسمانوں کا اور مالک ہے زمین کا تمام جہانوں کا اور اسی کیلئے بڑائی ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور وہ بڑی عزت والا بڑی حکمت والا ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۲۳۸) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں آنا اس حدیث شریف کے خلاف نہیں کیوں کہ خود پیارے نبی نے فرمایا کہ'' میں مسلمانوں کی پناہ گاہ ہوں'' اور خود اللہ تعالیٰ نے بھی مسلمانوں کو پیارے نبی کی بارگاہ بیکس پناہ میں بھیجا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے'' اور اگر وہ جب ظلم کرلیا انھوں نے جانوں پر اپنی تو آئیں وہ آپ کی بارگاہ میں پھر معافی مانگیں وہ اللہ سے اور مغفرت چاہیں انکے لئے رسول تو پائیں گے وہ اللہ کو بہت توبہ قبول فرمانے والا بے انتہا رحم فرمانے والا (بصیرۃ الایمان افادہ قادری معینی ص ۲۱۴)

(۹۰۴) اللہ تعالیٰ ہر وقت اپنے علم ورحمت کے اعتبار سے بندے سے قریب ونزدیک ہے اور بندہ ہی اللہ تعالیٰ سے دور رہتا ہے البتہ بندے کو اللہ تعالیٰ سے سجدے کی حالت میں خصوصی قرب نصیب ہوتا ہے لہٰذا بندہ اس قرب خداوندی کو نعمت غیر مترقبہ جانکر جو مانگ سکتا ہے مانگے۔ اللہ تعالیٰ کا قریب ہونا اور بات ہے اللہ تعالیٰ سے قریب ہونا اور بات ہے اللہ تعالیٰ اپنے علم ورحمت کے اعتبار سے ہر بندے سے قریب ہے مگر ہر بندے کو مقرب بارگاہِ خداوندی نہیں کہہ سکتے۔ مقرب بارگاہ خداوندی اسی بندے کو کہا جاتا ہے جو بندہ اللہ تعالیٰ سے قریب ہوتا ہے۔ شعر:

جسے چاہا رب سے ملا دیا جسے چاہا جتنا دلا دیا
بخدا خدا سے حضور کی تو بہت قریب کی بات ہے (یانبی)

اور وسیلہ بھی اسی کو بنایا جاتا ہے جو مقرب ہوتا ہے۔ نوافل کے سجدوں میں اکثر دعاء مانگنی چاہئے اور فرائض کے سجدوں میں کبھی کبھی اور سجدے میں سر رکھ کر دعاء مانگنی اور دعاء کیلئے سجدہ کرنا اچھا ہے۔

(۹۰۵) سجدۂ تلاوت واجب ہے۔ شیخ نجدی کو جو حکم دیا گیا تھا وہ سجدۂ تعظیمی تھا اور ہم کو جو سجدے کا حکم دیا گیا ہے وہ سجدۂ عبادت ہے مگر دونوں کا حکم اللہ تعالیٰ ہی نے دیا تھا اسلئے شیطان ہائے افسوس کی صدائیں بلند کرتا ہے اور اپنی حرکت پر پچھتا رہا ہے مگر وقت نکل چکا چڑیاں کھیت چگ گئیں۔ یہی حال وہابیوں کا میدان قیامت میں ہوگا کہ کف افسوس ملیں گے حسرت ویاس کا عالم ہوگا مگر وقت گزر چکا ہوگا۔ ارشاد رب قدیر ہے'' بہت تمنا کرینگے وہ جنہوں نے کفر کیا کہ کاش وہ ہوتے مسلمان'' (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۶۱۴)

(۹۰۶) سیّدنا حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصحاب صفہ میں

سے تھے سفر وحضر میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی خدمت بابرکت میں رہنے کا شرف تھا معمول کے مطابق وقت تہجد وضو کا پانی، مسواک، کپڑے، شانہ، مصلیٰ لیکر خدمت عالی میں حاضر ہوئے۔آپ ﷺ کے بحر کرم میں طغیانی آئی اور انعامات کا موسم بہار آیا اور فرمایا مانگ لو دارین کی خیر و بھلائی جو چاہو۔اشعار:

وہ قاسم حیات ہیں جو چاہو مانگ لو
اور قابض ممات ہیں جو چاہو مانگ لو
انکی گلی کے منگتے سلاطین دہر ہیں
وہ شاہ شش جہات ہیں جو چاہو مانگ لو
انکے ہی دم قدم سے ہے زندہ یہ کائنات
وہ روح کائنات ہیں جو چاہو مانگ لو
قسام کائنات کے کُل کائنات میں
وہ مظہر صفات ہیں جو چاہو مانگ لو
واللیل ووالضحیٰ سے عیاں ہوگیا ہے یہ
ان سے ہی دن ورات ہیں جو چاہو مانگ لو
رب کا کرم ہے سب کیلئے میرے مصطفیٰ
حلال مشکلات ہیں جو چاہو مانگ لو
باب کرم نبی کا کبھی بند ہی نہیں
ہر دم نوازشات ہیں جو چاہو مانگ لو
جنت ہے ملک انکی تو خدام ہیں ملک
حوریں بھی خادمات ہیں جو چاہو مانگ لو
دنیا ہو عقبیٰ دونوں ہمارے حضور کے
زیر تصرفات ہیں جو چاہو مانگ لو
دامان مصطفیٰ میں دوعالم کی دوستو!
ساری نوادرات ہیں جو چاہو مانگ لو
جنت کی بستیاں ہوں کہ کوثر کی مستیاں
سب انکے ساتھ ساتھ ہیں جو چاہو مانگ لو
مردہ وہ ہوتے ،ہوتا فضول ان سے مانگنا
سرکار تو حیات ہیں جو چاہو مانگ لو
انکی کرم نوازیاں گلزار دہر میں
واللہ پات پات ہیں جو چاہو مانگ لو
مختار ہیں قسیم ہیں مالک ہیں انتخاب
ہر دم ہمارے ساتھ ہیں جو چاہو مانگ لو (یا حبیب)

سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث شریف کی شرح میں ارشاد فرماتے ہیں کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ''مانگ لو'' میں کسی خاص چیز کی تخصیص نہ فرمائی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب کے سب کام آپ کے دست ہمت و عزت کے قبضے میں ہیں۔آپ جو کچھ چاہتے ہیں جس کیلئے چاہتے ہیں اپنے رب کے اذن سے عطا فرماتے ہیں دنیا وآخرت کی نعمتیں آپ کے جود و کرم کا ایک حصہ ہیں اور لوح و قلم کے علوم آپکے علم پاک میں سے ہیں اگر تم دنیا و آخرت کی بھلائی کے آرزومند ہو تو آپ ﷺ کی بارگاہ عالی جاہ میں آکر اپنی ہر تمنا پوری کرو (اشعۃ اللمعات شریف) یہ ہے ایمان وسچا مومن اور وہ ہے بے ایمان جو کہتا ہے کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک ومختار نہیں ہے۔سنی دہلوی اور وہابی دہلوی کے خیالات وایمانیات میں زمین وآسمان کا انتر ہے۔آپ ﷺ نے مطلقاً فرمایا ''مانگ لو'' آپ ﷺ باذن الٰہی اللہ تعالیٰ کے خزانوں کے مختار ہیں۔دین ودنیا کی جو نعمت جسے چاہیں عطا فرمادیں۔آپ ﷺ احکام شرعیہ کے مالک ومختار ہیں جس پر جو احکام چاہیں نافذ فرمائیں چنانچہ سیدنا حضرت خزیمہ ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک گواہی دو گواہوں کے برابر قرار دی (بخاری شریف) سیّدتنا حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ایک مرتبہ نوحہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی (مسلم شریف) سیدنا حضرت ابی بردہ ابن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چھ ماہ کی بکری کی قربانی کی اجازت مرحمت فرمائی۔اللہ تعالیٰ نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو جنت کی زمین کا مالک بنایا جسے چاہیں جنت دیں (مرقاۃ شریف) سیدنا حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس ایک جملے میں کہ ''میں مانگتا ہوں آپ سے آپ کی خدمت پاک میں رہنا جنت میں'' کیا مانگا اسکی قدرے تفصیلات اس طرح ہیں (۱) زندگی میں ایمان پر استقامت مانگی (۲) نیکیوں کی توفیق مانگی (۳) گناہوں سے علیحدگی مانگی (۴) خاتمہ بالخیر مانگا (۵) قبر کے حساب میں کامیابی مانگی (۶) حشر میں اعمال صالحہ کی قبولیت مانگی

(۸۹۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ کَفَّیْکَ وَارْفَعْ مِرْفَقَیْکَ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب سجدہ کرو تم تو رکھو دونوں ہتھیلیاں اور اٹھائے رکھو دونوں کہنیاں۔

(۹۰۰) حدیث شریف: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا سَجَدَ جَافٰی بَیْنَ یَدَیْہِ حَتّٰی لَوْ اَنَّ بُھْمَۃً اَرَادَتْ اَنْ تَمُرَّ تَحْتَ یَدَیْہِ مَرَّتْ. (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ جب سجدہ فرماتے تو کشادگی رکھتے اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان، یہاں تک کہ اگر بکری کا چھوٹا بچہ چاہتا کہ گزر جائے آپکے ہاتھوں کے نیچے سے تو گزر جاتا۔

(۹۰۱) حدیث شریف: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَیْنَ یَدَیْہِ حَتّٰی یَبْدُوَ بَیَاضُ اِبْطَیْہِ. (رواہ البخاری)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ جب سجدہ فرماتے تو کشادگی فرماتے اپنے ہاتھوں کے درمیان یہاںتک کہ ظاہر ہو جاتی انکی بغلوں کی چمک۔

(۹۰۲) حدیث شریف: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِہٖ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجُلَّہٗ وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اپنے سجدوں میں اللھم اغفرلی ذنبی کلہ دقہ وجلہ واولہ وأخرہ وعلانیتہ وسرہ.

(۹۰۳) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَیْلَۃً مِّنَ الْفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُہٗ فَوَقَعَتْ یَدِیْ عَلٰی بَطْنِ قَدَمَیْہِ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ وَھُمَا مَنْصُوْبَتَانِ وَھُوَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہ پایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات بستر شریف میں تو میں نے ٹٹولا تو پڑ گیا میرا ہاتھ پیارے نبی کے قدموں کے نیچے کے حصے پر اور پیارے نبی مسجد شریف میں ہیں اور دونوں تلوے کھڑے کئے ہوئے ہیں اور پیارے نبی کہہ رہے ہیں اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک

वस्सालावातो वत्तइयेबातु अस्सालामो अलेका अईयोहननबियो वरहमतुल्लाहे ववरकातोहु अस्सलामो अलैना व अला इबादिल्लाहिस्सालेहीन इसलिये कि नमाज़ी जब कहेगा यह तो पहुंचेगा सलाम हर नेक बंदे को जो आसमान में और ज़मीन में है अशहदो अल्लाइलाहा इल्लल्लाहो वअश्हदो अन्ना मोहम्मदन अबदुहू व रसूलुह फिर चाहिये कि इख्तेयार करे उस दुआ को जो पसंद हो उसको, फिर दुआ मांगे अल्लाह तआला से।

915 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब बैठते थे तो तशहुद पढ़ते थे, रखते थे अपने दाहने हाथ को अपनी दाहनी रान पर और अपने बायें हाथ को बायी रान पर और इशारा फरमाते अपने कल्मे की उंगली से और रखते अपने अंगूठे को अपनी बीच की उंगली पर और पकड़ते अपनी हथेली से बायें घुटने को।

916 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम इशारा फरमाते थे अपनी अंगुश्ते मुबारक से जब दुआ फरमाते और हरकत नहीं देते थे।

917 हदीस शरीफ़:– बेशक एक शख्स इशारा करता था अपनी दो उंगलियों से तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि एक से कर एक से।

918 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यह कि बैठे आदमी नमाज़ में और वो टेक लगाने वाला हो अपने हाथ।

(۷) پل صراط سے بخیر و عافیت گزرنا مانگا (۸) دخول جنت مانگا (۹) پھر جنت کا اعلیٰ درجہ مانگا (۱۰) جنت میں قرب رسول مانگا۔ جنت میں تو قرب رسول کیلئے مذکورہ تمام چیزیں بھی لوازمات کے درجے میں ہیں اور کرم بالائے کرم یہ کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "اس کے علاوہ اور کچھ بھی" گویا کہ یہ درخواست تو منظور فرمالی گئی اب اسکے علاوہ اور کچھ بھی چاہو تو بولو تو حضرت ربیعہ نے عرض کیا کہ جب چمن الٰہی کا پھول مل گیا تو پتوں کی خواہش کون کرے۔ شعر:

عطا فرما کے منہ مانگی مراد آقا نے فرمایا

بتاؤ اے ربیعہ اور ابھی تم کو ہے کیا دینا (یانبی)

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے دربار میں جس نے دامن پسارا ہے اس کے دامن کو گوہر مقصود سے پُر فرما دیا گیا ہے اور کوئی سائل کبھی دربار رسول سے خالی نہیں لوٹا۔ شعر:

سائل نے جو مانگا ہے واللہ وہ پایا ہے

دربار محمد میں انکار نہیں دیکھا (یانبی)

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے مانگنا سنت حضرات صحابۂ کرام ہے۔ آپ ﷺ کے لنگر سے یہ سب کچھ قیامت تک اور بعد قیامت بھی بٹتا رہے گا اور بھکاری لیتے رہیں گے۔ شعر:

واہ کیا خوب کرم ہے شہ طیبہ تیرا

لا تو سنتا ہی نہیں ہے کبھی منگتا تیرا (یارسول)

حضرات صوفیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت ربیعہ نے آپ ﷺ سے آپ ﷺ ہی کو مانگا ہے مگر چونکہ آپ ﷺ جنت ہی میں ملیں گے لہٰذا جنت کا بھی ذکر کر دیا۔ شعر:

پائیں گے سکوں کیسے فدایانِ مدینہ

گر خلد میں رضواں کی مدینہ نہیں ہوگا (یاحبیب)

یاد رکھو کہ تمہیں جنت کے اعلیٰ مقام پر پہونچانا اور اپنے قرب خاص میں رکھنا یہ میرے کرم سے ہے نہ کہ محض تمہارے سجدوں کی ریل پیل سے تم اپنے سجدوں سے میری یہ مدد کرو کہ تم جنت میں جانے کے لائق ہو جاؤ کہ نفس امارہ کی مخالفت دخول جنت کا ذریعہ ہے۔ کثرت سجود سے نفس کی مخالفت کرو نہ کہ صرف نماز پنجگانہ پڑھ کر اکتفا کر بیٹھو بلکہ نوافل کی کثرت رکھو تا کہ میرے قرب کے قابل ہو جاؤ۔ جیسے بادشاہ کہے کہ اگر میرے پاس آنا چاہتے ہو تو اچھا لباس پہنو حاضری تو بادشاہ کے کرم سے ہے نہ کہ اچھے لباس سے اچھا لباس تو دربار کے آداب اور اس کے شایان شان ہے۔ شعر:

خود بخود زلفیں بکھیرے آئیگی حور فلاح

جذبۂ عشق محمد جب جواں ہو جائیگا (یاحبیب)

حضرت ربیعہ کی تمنائے دلی اور مقصود اصلی یہی ہے کہ ابدالاباد والی زندگی آپ ﷺ کے قدموں میں گزرے اور پھر نہ فنا ہونے والی زندگی میں لذت دیدار رسول سے مستفید و مستفیض و مستنیر ہوتا رہوں۔ شعر:

رہے گا قرب محبوب خدا بس اسلئے مولیٰ

دعائے انتخاب قادری ہے ہم کو جنت دے (یانبی)

اگر کوئی بھی جو خود کو مسلمان کہتا ہے اس حدیث شریف کو صدق و انصاف سے پڑھ لے تو ساری بدعقیدگی کا نزلہ وزکام کافور ہو جائے گا اور دل و دماغ کھل جائے گا مگر۔ شعر:

خوشبو نبی کی پاتا ہوں ہر سمت ہر گھڑی

لیکن وہ کیا کرے جسے نزلہ زکام ہے (انتساب قدیری)

(۷۰۷) حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ایک ایک ادا کو اپنے لئے مشعل راہ جانتے مانتے تھے اور آپ ﷺ کی پیاری اداؤں کو اپنی زندگی میں سمو کر دربار ایزدی میں محبوبیت کا مقام حسیں پاتے تھے۔ ایک موقع یہ بھی ہے جو اس کا ثبوت ہے۔ سیّدنا حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے سوال کیا تھا تو دو بار سوال کے جواب میں آپ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی تھی اور تیسری بار سوال کرنے پر جواب سے نوازا تھا تو سیّدنا حضرت ثوبان نے بھی سیّدنا حضرت معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جواب میں بھی آپ ﷺ کی اس پیاری ادا کو اپنایا اور آپ نے بھی دو مرتبہ سوال کے جواب میں خاموشی اختیار فرمائی اور تیسری مرتبہ سوال کیا گیا تو جواب سے شاد کام فرمایا۔ آپ ﷺ کی خاموشی تو اسلئے تھی کہ سائل کا شوق اور بڑھ جائے اور حضرت ثوبان کی خاموشی اسلئے تھی کہ آپ ﷺ کی پیاری اداؤں سے خود کو آراستہ کر لیا جائے۔ ہے کوئی دوسرا دھرتی کے سینے پر اور تاریخ کے دامن میں جس کا کردار و گفتار اور

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَااُحْصِىْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔ (رواہ مسلم)

واعوذ بك منك لااحصی ثناءً عليك انت كما اثنيت علىٰ نفسك۔

(۹۰۴) حدیث شریف: قال رسول الله ﷺ اقرب مايكون العبد من ربه وهو ساجد فاكثر الدعاء (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے زیادہ قریب ہوتا ہے بندہ اپنے مالک سے اس حالت میں کہ وہ سجدہ گزار ہو، تو کثرت سے دعاء مانگو۔

(۹۰۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَرَأَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب پڑھتا ہے حضرت آدم کا بیٹا آیت سجدہ کو تو سجدہ کرتا ہے

اِعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ وَيَبْكِىْ يَقُوْلُ يَاوَيْلَتٰى اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ

، تو شیخ نجدی ایک طرف کو ہوجاتا ہے اور روتا ہے کہتا ہے کہ ہائے افسوس حکم فرمایا گیا حضرت آدم کا بیٹا سجدے کا تو اُس نے سجدہ کرلیا

فَلَهُ الْجَنَّةُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ فَلِىَ النَّارُ۔ (رواہ مسلم)

تو اس کیلئے جنت ہے اور میں حکم فرمایا گیا سجدے کا تو میں نے انکار کردیا تو میرے لئے آگ ہے۔

(۹۰۶) حدیث شریف: عَنْ رَبِيْعَةَ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت ربیعہ ابن کعب اسلمی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں رات گزارتا تھا پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں

فَاَتَيْتُهٗ بِوَضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَقَالَ لِىْ سَلْ فَقُلْتُ اَسْئَلُكَ

تو میں حاضر ہوا پیارے رسول کے وضو کا پانی اور انکی ضرورت کی چیزیں لیکر، تو فرمایا پیارے رسول نے مانگ لو! تو میں نے کہا کہ میں مانگتا ہوں آپ سے

مُرَافَقَتَكَ فِى الْجَنَّةِ قَالَ اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَاَعِنِّىْ

آپکی خدمت میں رہنا جنت میں، فرمایا پیارے رسول نے اسکے علاوہ اور کچھ بھی! میں نے عرض کیا بس یہی، فرمایا پیارے رسول نے تم مدد کرو میری

عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ۔ (رواہ مسلم)

اپنے نفس کے خلاف سجدوں کی زیادتی سے۔

---

919 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यह कि टेक लगाये आदमी अपने हाथ पर जब उठे नमाज़ में।

920 हदीस शरीफ़:– होते प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पहली दो रकअतों में ऐसे गोया कि गर्म पत्थर पर हैं यहाँ तक कि खड़े हो जाते।

921 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते अब्दुल्ला इब्ने मसऊद से मरवी कि वो फरमाते थे कि सुन्नत से है तशहहुद का आहिस्ता पढ़ना।

(48)प्यारे नबी पर दरूद शरीफ़ पढ़ने और उसकी फज़ीलत का बाब

922 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुर्रहमान बिन अबू लैला से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मुलाकात फरमाई मुझसे हज़रते कअब बिन उजरा ने तो फ़रमाया हज़रते कअब ने कि क्या न दूँ मैं आपको तोहफा, ऐसा तोहफा कि सुना है जिसको मैंने प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो मैंने कहा ज़रुर वो तोहफा दें तो फ़रमाया हज़रते कअब ने कि हमने सुवाल किया प्यारे रसूलुल्लाह से तो हमने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह कैसे दुरुद भेजना है आपके अहैलेबैत पर इसलिये कि अल्लाह तआला ने सिखा दिया है हमको कैसे सलाम भेजें आप पर, तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने कहो अल्लाहुम्मा सल्ले अला मौहम्मादिन व अला आले मौहम्मादिन कमा

सल्लैता अला इब्राहीमा व आला आले इब्राहीमा इन्नका हमीदुममजीद। अल्लाहुम्मा वारिक अला मौहम्मादिन व अला आले मौहम्मादिन कमा बारक्ता अला इब्राहीमा व अला आले इब्राहीमा इन्नका हमीदुममजीद।

923 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने दरुद शरीफ़ पढ़ा मुझपर एक मर्तबा तो रहमत फरमायेगा अल्लहा तआला उस पर दस मर्तबा।

924 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो दरुद शरीफ़ पढ़े मुझपर एक मर्तबा तो रहमतें नाज़िल फरमायेगा अल्लाह तआला उस पर दस रहमतें और मिटा दिये जायेंगे उससे दस गुनाह और बुलन्द फरमाये जायेंगे उसके दस दर्जे।

925 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि लोगों में सबसे ज़्यादा करीब होगा मुझसे कियामत के दिन जो ज़्यादा पढ़ने वाला होगा मुझ पर दरुद को।

926 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे सूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक अल्लाह तआला के कुछ फरिश्ते धूमने टहलने वाले हैं ज़मीन में कि पहुंचाते हैं वो मुझपर मेरी उम्मत का सलाम।

927 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है कोई जो सलाम भेजता है मुझपर मगर लौटाता है अल्लाह तआलां मुझपर मेरी रुह को यहाँ तक कि मैं लौटाता हूँ उस सलाम को।

928 हदीस शरीफ़:– अर्ज़ किया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से क्या राये है आपकी उनके दुरुद शरीफ़ के बोर में जो दुरुद शरीफ़ पढ़ते हैं आप पर उनमें से जो दूर हैं आपसे और जो आयेंगे आपकी हयाते ज़ाहिरी के बाद तो उनका क्या हाल है आपके नज़दीक? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने मैं सुनता हूँ अहले महब्बत का दुरुद शरीफ़ और मैं पहचानता हूँ उनको और पेश किया जाता है मुझपर दुरुद शरीफ़ इन अहले महब्बत के अलावा का।

929 हदीस शरीफ़:– कोई बन्दा ऐसा नहीं है जो मुझपर दुरुद शरीफ़ पढ़े मगर उसकी आवाज़ मुझ तक पहुंचती है वो दुरुद शरीफ़ पढ़ने वाला कहीं हो, हमने अर्ज़ किया कि आपके परदा फरमाने के बाद भी? फ़रमाया आपने परदा फरमाने के बाद भी, क्योंकि अल्लाह तआला ने हराम फरमा दिया है ज़मीन पर यह कि खाये अम्बिया किराम के जिस्मों को।

930 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फरमा रहे हैं प्यारे रसूल कि मत बनाओ अपने घरों को कब्रिस्तान और मत बनाओ मेरी कब्र को ईद और दुरुद शरीफ़ पढ़ो मुझपर इसलिये कि तुम्हारा दुरुद शरीफ़ पहुंचता है मुझ तक तुम कहीं भी हो।

931 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि ख़ाक आलूद हो उस शख्स की नाक कि ज़िक्र किया जाऊं जिसके पास तो न दरुद शरीफ़ पढ़े वो मुझपर, खाक आलूद हो उस शख्स की नाक कि जिस पर आये रमज़ाने मुबारक फिर गुज़र जाये रमज़ाने मुबारक पहले इसके कि बख्श दिया जाये उसको खाक आलूद हो उस शख्स की नाक कि पाये अपने सामने आपने वालदैन का बुढ़ापा या उन दोनों में से एक का बुढ़ापा तो न दाखिल करायें उसको वालदैन जन्नत में।

932 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि तशरीफ लाये एक दिन और आपके चेहरा ए अनवर से खुशी ज़ाहिर थी तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने कि आये मेरे पास जिबरील तो उन्होंने कहा कि बेशक आपका मालिक फरमाता है कि क्या नहीं राज़ी करता आपको ऐ प्यारे मुहम्मद मुस्तफा यह कि न पढ़े दुरुद शरीफ़ आप पर कोई आपकी उम्मत में से रहमतें नाज़िल फरमाऊँ उस पर दस मर्तबा और न सलाम पढ़े कोई आप पर आपकी उम्मत में से मगर सलामती नाज़िल फरमाऊँ दो मर्तबा।

933 हदीस शरीफ़:– हज़रते उबई इब्ने कअब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह मैं कसरत करता हूँ दरुद शरीफ़ की आप पर तो कितना मुकर्रर करूँ आपके लिये अपने दुरुद शरीफ़ में से, तो फ़रमाया जितना तुम चाहो मैंने कहा चौथाई? फ़रमाया जितना तुम चाहो फिर अगर बढ़ा दो तुम तो बेहतर है तुम्हारे लिये, मैंने कहा कि आधा तो फ़रमाया जो तुम चाहो फिर अगर इज़ाफा कर दो तुम तो बेहतर है तुम्हारे लिये मैंने कहा कि दोतिहाई? तो फ़रमाया कि जो तुम चाहो फिर अगर ज़्यादा कर दो तो अच्छा है तुम्हारे लिये मैंने कहा मुकर्रर करुंगा आपके लिये अपने दुरुद पढ़ने को तमाम अवकात

(٩٠٧) حدیث شریف: عَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت معدان ابن طلحہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے ملاقات کی حضرت ثوبان سے جو غلام ہیں پیارے رسول اللہ ﷺ کے

فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ اَعْمَلُهُ یُدْخِلُنِیَ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ

تو میں نے کہا آپ مجھے بتایئے ایسا عمل کہ میں کروں اس کو تو داخل فرمادے اللہ تعالیٰ اُس عمل کی برکت سے مجھے جنت میں، تو وہ خاموش رہے

ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَاَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

پھر میں نے پوچھا تو وہ خاموش رہے، پھر میں نے پوچھا ان سے تیسری مرتبہ تو فرمایا انہوں نے کہ میں نے پوچھا تھا اسکو پیارے رسول اللہ ﷺ سے

فَقَالَ عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ فَاِنَّكَ لَاتَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ

تو فرمایا پیارے رسول نے کہ تم پر لازم ہے اللہ تعالیٰ کیلئے سجدوں کی کثرت اسلئے کہ تم سجدہ نہ کروگے کوئی سجدہ مگر بلند فرمائیگا اللہ تعالیٰ اس سجدے کی وجہ سے تمہارے

بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً قَالَ مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَاَلْتُهُ

درجے کو اور مٹائے گا تم سے گناہوں کو، فرمایا حضرت معدان نے پھر ملاقات کی میں نے حضرت ابودرداء سے تو سوال کیا میں نے ان سے

فَقَالَ لِیْ مِثْلَ مَاقَالَ لِیْ ثَوْبَانُ۔ (رواہ مسلم)

تو فرمایا انہوں نے مجھ سے اسکے مثل جو فرمایا مجھ سے حضرت ثوبان نے۔

(٩٠٨) حدیث شریف: عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ

ترجمہ: حضرت وائل ابن حجر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ جب سجدہ فرماتے تو رکھتے

رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی)

اپنے گھٹنوں کو اپنے ہاتھوں سے پہلے اور اُٹھتے پیارے رسول تو اُٹھاتے اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں سے پہلے۔

(٩٠٩) حدیث شریف: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَقُوْلُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دو سجدوں کے درمیان اللھم اغفرلی وارحمنی

में तो फ़रमाया कि तब तो काफी होगा तुम्हारे गमों को और मिटा देगा तुम्हारे गुनाहों को।

934 हदीस शरीफ़:– हज़रते फ़ुज़ाला इब्ने उबैद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि इस दरमियान कि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ फरमा थे कि एक शख़्स आये तो उन्होंने नमाज़ पढ़ी फिर दुआ मांगी कि या अल्लाह बख़्श दे मुझको और रहम फरमा तू मुझपर तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि तूने जल्दी की ऐ नमाज़ी जब तू नमाज़ पढ़े फिर बैठे तो हम्द कर अल्लाह तआला की जो उसके लायक है और दरुद शरीफ़ पढ़ मुझपर फिर दुआ मांग, हज़रते फ़ुज़ाला ने फ़रमाया कि फिर नमाज़ पढ़ी दूसरे शख़्स ने उसके बाद तो हम्द की अल्लाह तआला की और दरुद शरीफ़ पढ़ा प्यारे नबी पर तो फ़रमाया उससे प्यारे नबी ने कि ऐ नमाज़ी दुआ मांग कुबुल की जायेगी।

935 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं नमाज़ पढ़ रहा था और प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और हज़रते अबू बक्र और हज़रते उमर प्यारे नबी के साथ थे फिर जब मैं बेठा तो इब्तेदा की मैंने अल्लाह तआला की सना से फिर दरुद शरीफ़ पढ़ा प्यारे नबी पर फिर दुआ मांगी अपनी ज़ात के लिये तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि मांग लो अता किया जायेगा, मांग लो अता किया जायेगा।

936 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो शख़्स कि अच्छा लगे उसको कि पूरी दी जाये उसको पूरी नाप तो जब दरुद शरीफ़ पढ़े हम ऐहलेबैत पर तो चाहिए कि

ادائیں اس شان و انداز سے محفوظ ہوں اور نقل کی گئی ہوں؟۔سجدہ گناہوں کا کفارہ ہے وہ گناہ جو حقوق اللہ کے گناہ اور گناہ صغیرہ ہیں کیوں کہ بندوں کے حقوق تو ادا کرنے سے اور گناہ کبیرہ توبہ کرنے سے معاف ہوتے ہیں۔سجدہ صغیرہ گناہوں اور سیأت کی معافی کا ذریعہ ہے اور بلندیٔ درجات و زیادتیٔ حسنات کا وسیلہ ہے اور ان دونوں ذرائع سے ضرر و نقصان دور کرکے نفع سے ہمکنار کرکے بندے کو فلاح و نجات سے بہرہ ور کرتا ہے۔سجدے زیادہ کرو خوب نفل نمازیں پڑھو تلاوت قرآن کریم کثرت سے کرو سجدۂ شکر خوب بجالاؤ۔

(۹۰۸) سنت یہ ہے کہ سجدے میں جاتے وقت زمین پر پہلے وہی عضو رکھے جو زمین سے قریب ہے کہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ رکھے پھر ناک پھر پیشانی اور سجدے سے اٹھتے وقت اسکے بر عکس کرے کہ پہلے پیشانی اٹھائے پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے۔ بعض احادیث کریمہ میں ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے پہلے گھٹنے اٹھائے پھر ہاتھ اٹھائے تو وہ ضعف یا بیماری یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے۔اسی طرح مجبوری کی حالت میں سجدے میں جاتے وقت پہلے ہاتھ زمین پر رکھے جاسکتے ہیں۔

(۹۰۹) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نوافل میں یہ دعاء دونوں سجدوں کے درمیان عام طور پر تلاوت فرماتے تھے اور فرائض میں کبھی کبھی کیونکہ فرائض میں اختصار ہے اور نوافل میں اختیار ہے۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کبھی مذکورہ دعاء میں بھی اختصار فرماتے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

(۹۱۰) کوے کی طرح ٹھونگیں مارنا، دانہ چگنا یہ محاورہ اور کنایہ ہے جلدی جلدی سجدہ کرنے سے اور اعتدال و اطمنان کو سجدے میں ملحوظ نہ رکھنے سے کہ کوئی سجدہ کرنے والا ایسے جلدی جلدی سجدہ نہ کرے جیسے کوا زمین پر چونچ مارتا ہے اور فوراً اٹھالیتا ہے۔سجدے میں کہنیاں زمین سے نہ لگائے جیسے کتا اور بھیڑیا اور شیر بیٹھتے وقت اپنے بازو بچھا لیتے ہیں۔مسجد میں اپنی جگہ مقرر کر لینا کہ دوسری جگہ دل نہ لگے یا دوسروں کو اس جگہ بیٹھنے سے روک دے جیسا کہ اونٹ کرتا کہ وہ اپنی جگہ مقرر کر لیتا ہے اور پھر دوسرے اونٹ کو وہاں بیٹھنے نہیں دیتا یہ طریقہ بھی ممنوع و مکروہ ہے چونکہ مسجد تمام مومنین کی ہے اور تمام مومنین یہاں بیٹھنے اور عبادت کرنے کا حق رکھتے ہیں۔البتہ ضرورت شرعیہ کی وجہ سے جگہ مقرر کر لینا جائز ہے جیسے امام کیلئے محراب مقرر ہے اور مساجد مبارکہ میں نائب امام و مکبر کیلئے امام کے پیچھے کی جگہ یا جمعہ کی اذان ثانی کیلئے امام کے سامنے پہلی صف میں مؤذن کی جگہ۔انکو بھی چاہئے کہ سنن و نوافل اس جگہ سے ہٹ کر پڑھیں۔مسجد میں جس جگہ جو پہلے پہنچے اس جگہ کا وہی مستحق ہے۔بعض سلاطین اسلام خاص امام کے پیچھے اپنی جگہ رکھتے تھے وہ شرعی عذر تھا کیونکہ عام جگہ پر ان کیلئے خطرات ہوسکتے تھے اور یہاں ان کے لئے باقاعدہ حفاظتی انتظامات رہتے تھے لہٰذا شاہان اسلام بھی اس حکم سے مستثنیٰ ہیں (شامی شریف)

(۹۱۱) نماز کی حالت میں اُکڑوں بیٹھنا منع ہے نمازی نماز میں جب بھی بیٹھے تو دوزانوں بیٹھے کہ یہ انداز ادب ہے۔اُکڑوں کے معنیٰ ہیں چوتڑ زمین پر رکھ لینا اور دونوں پاؤں زمین پر رکھ لینا (ہدایہ شریف) اس حدیث شریف میں خصوصی پسندیدگی کا ذکر ہے اور اس میں سیّدنا امیر المومنین حضرت مولیٰ علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انتہائی عظمت و فضیلت کا اظہار و اعلان ہے ورنہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ تو ساری امت کے ماں باپ سے بھی زیادہ خیر خواہ ہیں۔ارشاد رب قدیر ہے ''یقیناً تشریف لائے ہیں تمہارے پاس ایک رسول تمہیں میں سے۔گراں ہے ان پر وہ جو تکلیف پہونچے تم کو۔بہت چاہنے والے ہیں تمہارے بھلے کے ایمان والوں کیساتھ بیحد مہربان بے انتہا رحم والے'' (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۴۸۴) ایک حدیث شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ایمان والوں کو حکم فرمایا کہ اپنے مومن بھائی کیلئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

(۹۱۲) اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرماتا یعنی اس شخص کی نماز کو قبول نہیں فرماتا یا اس کی نماز کامل نہیں ہوتی کیوں کہ رکوع کے بعد قومہ یعنی سیدھا کھڑا ہوجانا واجب ہے۔قومہ تعدیل ارکان میں داخل ہے اور اسی طرح دونوں سجدوں کے درمیان یعنی جلسے میں سکون و اطمنان سے بیٹھے۔اس حدیث شریف میں خشوع سے مراد رکوع ہے۔

(۹۱۳) سجدہ گزار کے ہاتھ اس کی پیشانی کے ارد گرد ہونا چاہئیں نہ کہ کندھوں کے آس پاس۔پیشانی رکھنے کیلئے کوئی خاص چیز نہ ہو

وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی)

واهدني وعافني وارزقني

(۹۱۰) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کوے کی طرح ٹھونگ مارنے سے اور درندے کی طرح ہاتھ بچھانے سے

وَاَنْ يُّوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيْرُ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی والدارمی)

اور اس سے کہ مقرر کرلے آدمی کوئی جگہ مسجد میں جیسا کہ مقرر کرلیتا ہے اونٹ۔

(۹۱۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَلِيُّ اِنِّيْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے علی! میں پسند فرماتا ہوں تمہارے لئے وہی جو پسند فرماتا ہوں اپنی ذات کیلئے

وَاَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِيْ لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔ (رواہ الترمذی)

اور میں ناپسند فرماتا ہوں تمہارے لئے وہ جو ناپسند فرماتا ہوں اپنی ذات کیلئے۔ نہ اُکڑوں بیٹھو دو سجدوں کے درمیان۔

(۹۱۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى صَلٰوةِ عَبْدٍ لَا يُقِيْمُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں نظر رحمت فرماتا اللہ عزوجل اس بندے کی نماز پر جو نہیں سیدھا رکھتا

فِيْهَا صُلْبَهٗ بَيْنَ خُشُوْعِهَا وَسُجُوْدِهَا۔ (رواہ احمد)

نماز میں اپنی کمر کو، اپنی نماز کے رکوع اور اپنی نماز کے سجدوں کے درمیان۔

(۹۱۳) حدیث شریف: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهٗ بِالْاَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِيْ

ترجمہ: بیشک حضرت عبداللہ ابن عمر فرماتے تھے کہ جو رکھے اپنی پیشانی کو زمین پر تو چاہیئے کہ رکھے اپنے ہاتھ بھی اس جگہ پر

وَضَعَ عَلَيْهِ جَبْهَتَهٗ ثُمَّ اِذَا رَفَعَ فَلْيَرْفَعْهُمَا فَاِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ۔ (رواہ مالک)

کہ رکھا ہے جس جگہ پر اپنی پیشانی کو، پھر جب سر اُٹھائے تو اُٹھائے اپنے ہاتھوں کو بھی اسلئے کہ دونوں ہاتھ سجدہ کرتے ہیں جیسے کہ سجدہ کرتا ہے چہرہ۔

कहे अल्लाहुम्मा सल्ले अला मौहम्मादिनिन्नबीयिलउम्मी वअज़वाजेही उम्मे हातुल मोमेनीन व जुर्रयातिही अहैले बैतेही कमा सल्लैता अला इब्राहीमा इन्नका हमीदुममजीद।

937 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि कंजूस है कि जिसके सामने मेरा जिक्र किया जाये तो न दुरुद शरीफ़ पढ़े मुझपर।

938 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिसने दरुद शरीफ़ पढ़ा मुझपर मेरी कब्र के पास तो मैंने सुन लिया उसको और जिसने दरुद शरीफ़ पढ़ा मुझपर दूर से तो मुझे पहुंचा दिया जाता है उसका दुरुद शरीफ़।

939 हदीस शरीफ़:– जिसने दरुद शरीफ़ पढ़ा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पर एक मर्तबा तो भेजेगा अल्लाह तआला और उसके फरिश्ते सत्तर मर्तबा दरुद शरीफ़।

940 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि पढ़ा जिसने दरुद शरीफ़ हज़रत मुहम्मद मुस्तफा पर और कहा या अल्लाह जलवागर फरमा प्यारे नबी को उस मुकाम पर जो करीब है तेरी बारगाह से कयामत के दिन तो ज़रुरी हो गयी उसके लिये मेरी शफाअत।

941 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुर्रहमान इब्ने औफ से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि तशरीफ ले गये प्यारे

یعنی جس پر پیشانی ہو اسی پر ہاتھ بھی ہوں۔ بعض نادان لوگ سجدے کی جگہ نہ جانے کیا کیا رکھ لیتے ہیں کہ پیشانی کی جگہ اور ہوتی ہے اور ہاتھ رکھنے کی جگہ اور ہوتی ہے انکا یہ عمل اس حدیث شریف کے خلاف ہے۔ پیشانی اور ہاتھ ایک ہی چیز پر ہونا چاہئیں۔ حضرات فقہائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ اگر سجدہ کرنے والا بلند جگہ پر سجدہ کرے تو ہاتھ بھی پیشانی کے ساتھ ساتھ بلند جگہ پر ہی رکھے پیشانی کی زمین سے نیچے نہ رکھے۔ سجدے کی جگہ کوئی مٹی یا کنکری یا ٹھیکری یا کربلا شریف کی مٹی یا کاغذ یا پتے رکھنا اس حدیث شریف کی صریح مخالفت ہے اور ایسا بھی نہ کیا جائے کہ سجدے سے سر اٹھائے اور ہاتھ زمین پر ہی ٹکے رہنے دے کہ یہ بھی تعدیل ارکان کے خلاف ہے۔ لہٰذا جس طرح پیشانی کیساتھ ہاتھ زمین پر رکھے ہیں اور جسطرح پیشانی کو زمین پر رکھتا ہے اور زمین سے اٹھاتا ہے ایسے ہی پیشانی کے ساتھ ساتھ ہاتھوں کو بھی زمین سے اٹھائے۔

(۹۱۴) تشہد کے لغوی معنیٰ گواہ بننا، گواہی دینا ہیں اور عرف میں کلمۂ شہادت پڑھنا ہے مگر اصطلاح شرع میں التحیات کو تشہد کہا جاتا ہے کہ اس میں توحید و رسالت کی گواہی ہوتی ہے نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھے رہنا کہ پوری التحیات ورسولہ تک پڑھ لی جائے یہ نماز میں فرض ہے۔ التحیات میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے وہ اس کلام کا مجموعہ ہے جو شب معراج شریف قرب و حضوری میں محبّ و محبوب کے درمیان ہوا تھا۔ پہلے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیجاہ میں عرض کیا تھا التحیات لله والصلوات و الطیبات ۔ ترجمہ: تمام زبانی عبادتیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں اور بدنی عبادتیں اور مالی عبادتیں (نماز قدیری) جواباً اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا السلام علیك ایھا النبی ورحمة اللہ و برکاته ۔ ترجمہ: سلام ہو آپ پر اے غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں (نماز قدیری) پھر آپ ﷺ نے جواب الجواب میں عرض کیا السلام علینا و علیٰ عباد اللہ الصالحین ۔ ترجمہ: سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر (نماز قدیری) اللہ و رسول دونوں حضرات کے کلام کو نمازی ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی توحید اور آپ ﷺ کی رسالت بے مثال اور عبدیت لاجواب کی گواہی دیتا ہے۔ کوئی نمازی نماز میں التحیات پڑھتے وقت معراج شریف کی اس گفتگو کو حکایت و واقعہ کے طور پر نقل نہ کرے بلکہ نیت کرے کہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور نذرانہ تحیت اور آپ ﷺ کی بارگاہ میں نذرونہ محبت و عقیدت پیش کر رہا ہوں (شامی شریف) سیّدنا حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ”حاضر جانو اپنے دل میں آپ ﷺ کو اور آپکی بزرگ ذات پاک کو پھر کہو السلام علیك ایھا النبی و رحمة اللہ و برکاته (احیاء العلوم شریف، باب ۴ فصل ۳) سیّدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ خطاب السلام علیك ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاته میں اسی بنا پر ہے کہ حقیقت محمدیہ جملہ موجودات کے ذروں اور تمام افراد ممکنات میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نمازیوں کی ذوات کے درمیاں حاضر و موجود رہتے ہیں تو نمازی کو چاہئے اس معنیٰ سے آگاہ رہے اور مشاہدے سے غافل نہ ہوتا کہ انوار قرب اور اسرار معرفت سے پُرنور و فیضیاب ہو (اشعۃ اللمعات شریف) سیّدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ السلام علیك پر ہر نمازی اپنے دل میں آپ ﷺ کو حاضر و موجود جانے اور یہ جانکر سلام عرض کرے کہ میں آپ ﷺ کو سلام کر رہا ہوا اور آپ ﷺ مجھے جواب سلام سے نواز رہے ہیں (مرقاۃ شریف) اب وہ نادان اپنی سیاہ بختی پر ماتم کریں کہ جو یہ کہتے ہیں کہ نماز میں آپ ﷺ کا خیال کرنا زنا کے وسوسے اور اپنی بیوی کی مجامعت کے خیال سے بدتر ہے اور اپنے گائے بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بُرا ہے یہ گندی بات اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب صراط مستقیم ص ۹۷ پر لکھی ہے۔ کیا ایسے اور اس جیسے بہت سے گندے عقائد و خیالات و نظریات رکھنے والا شخص مسلمان ہوسکتا ہے؟ ہرگز ہرگز نہیں امام اہلسنت سیّدنا حضرت علامہ مفتی فضل حق خیر آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اسمٰعیل دہلوی کافر ہے اور جو اسکے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے (تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ) یہی فتویٰ حضرات علمائے اہل سنت عرب و عجم کا ہے اور یہ فتویٰ ۱۸۲۵ء کا ہے۔ اب اگر کوئی بناسپتی امام عشق محبت یہ کہے

﴿باب التشهد ترجمہ: التحیات کا باب﴾

(۹۱۴) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَا

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جب نماز پڑھتے تھے ہم پیارے نبی ﷺ کے ساتھ تو ہم کہتے تھے

اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ

السلام علی اللہ قبل عبادہٖ السلام علیٰ جبریل السلام علیٰ میکائیل السلام علیٰ فلان

فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ قَالَ لَاتَقُوْلُوْا اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ

پھر جب فارغ ہوئے پیارے نبی تو فرمایا ہماری طرف اپنا چہرۂ پاک، فرمایا پیارے نبی نے مت کہو السلام علی اللہ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ

هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فِى الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلْ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ

سلامتی دینے والا ہے، تو جب بیٹھے کوئی تم میں کا نماز میں تو چاہیئے کہ کہے التحیات للہ و الصلوٰت و الطیبات

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَاِنَّهٗ

السلام علیك ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا و علیٰ عباد اللہ الصالحین اسلئے کہ

اِذَا قَالَ ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ

نمازی جب کہے گا یہ تو پہونچے گا سلام ہر نیک بندے کو جو آسمان میں اور زمین میں ہے، اشھد ان لاالہ الا اللہ واشھد ان

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْهُ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

محمداً عبدہ ورسولہ پھر چاہیئے کہ اختیار کرے اس دعاء کو جو پسند ہو اسکو، پھر دعاء مانگے اللہ تعالیٰ سے۔

(۹۱۵) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَعَدَ يَدْعُوْا وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تھے تو تشہد پڑھتے تھے رکھتے اپنے داہنے ہاتھ کو اپنی داہنی ران پر

وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ اِبْهَامَهٗ عَلٰى اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى

اور اپنے بائیں ہاتھ کو اپنی بائیں ران پر اور اشارہ فرماتے اپنے کلمہ کی انگلی سے اور رکھتے اپنے انگوٹھے کو اپنی بیچ کی انگلی پر

रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम यहाँ तक कि दाखिल हुये एक बाग में तो सजदा फ़रमाया तो दराज फ़रमाया सजदे को यहाँ तक कि मैंने खौफ किया कि ऐसा न हो कि अल्लाह तआला ने वफात शरीफ़ से नवाज़ा हो प्यारे नबी को, फ़रमाया हज़रते अब्दुर्रहमान ने कि मैं हाज़िर हुआ कि देख रहा हूँ कि उठाया प्यारे नबी ने अपने सरे अक्दस को फिर फ़रमाया तुझे क्या हुआ तो मैंने बयान किया यह वाक्या, फ़रमाया हज़रते अब्दुर्रहमान ने फिर इरशाद फ़रमाया प्यारे नबी ने कि जिबरील अलैहिस्सलाम ने कहा मुझसे कि क्या न खुशखबरी दूँ मैं आपको कि बेशक अल्लाह तआला फरमाता है आपसे कि जो पढ़ेगा आप पर दरुद शरीफ़ तो मैं दरुद भेजूँगा उस पर और जो सलाम पढ़ेगा आप पर तो सलाम भेजूँगा मैं उस पर।

942 हदीस शरीफ़:– हज़रते उमर इब्ने खत्ताब से मरवी उन्होंने फ़रमाया बेशक दुआ ठहरी रहती है आसमान और ज़मीन के दरमियान नहीं चढ़ती उससे कोई चीज़ यहाँ तक कि दुरुद शरीफ़ पढ़ो तुम अपने प्यारे नबी पर।

943 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कोई कौम उस मजलिस में न बैठे जिस मजलिस में न अल्लाह तआला को याद करे और न अपने नबी पाक पर दुरुद पढ़े तो उन लोगों पर हसरत है फिर अगर चाहे अल्लाह तआला तो अज़ाब दे उनको और अगर चाहे तो बख्श दे उनको।

944 हदीस शरीफ़:– सबसे ज़्यादा फज़ीलत वाला तुम्हारे दिनों में जुमे का दिन है कि इसमें हज़रते आदम

کہ ”میرا مسلک یہ ہے کہ میں اسمٰعیل دہلوی کو کافر نہیں کہوں گا اور میرا مذہب یہ ہے کہ علماء محتاطین اسمٰعیل دہلوی کو کافر نہ کہیں“ تو اس بناپتی امام عشق ومحبت کے ایمان کا بھی کریا کرم ہوگیا۔ حضرت علامہ خیرآبادی کے فتوے سے دہلوی اور دہلوی کی خفیہ حمایت کرنے والا فی النار و السقر ہوگیا۔ زمین وآسمان کے غائب وحاضر گزشتہ وموجودہ وآئندہ تمام نکوکاروں پرسلام اس میں صیغۂ خطاب نہیں ہے چونکہ سب مومنین سلام نہیں سن رہے ہیں۔ بندۂ صالح وہ ہے جوحق عبودیت ادا کرے اور اس پر قائم رہے۔ دعائے خیر میں ہمیشہ تمام مومنوں کوشامل رکھے توانشاء المولی القدیر دعاء ضرور قبول ہوگی۔ التحیات کے اس جملے میں نکوکار بندوں کا تو ذکر صراحت کیساتھ ہے مگر گناہگار بندوں کا ذکر صراحت کے ساتھ نہیں ہے اس لئے کہ علینا ترجمہ ”ہم پر“ جمع کی ضمیر ارشاد فرما کر آپ ﷺ نے اپنے گناہگار غلاموں کو اپنے دامن کرم میں چھپا لیا ہے۔ شعر:

علینا کہہ کے چھپایا ہے اپنے دامن میں
نہ بھولے ہم کو شہ بحر و بر شب معراج (یانبی)

التحیات کے بعد وہ دعائیں مانگی جائیں جوقرآن کریم اور احادیث کریمہ میں منقول و مذکور ہیں خصوصاً جامع دعائیں مانگی جائیں۔ نماز میں درود ابراہیمی پڑھنا فرض نہیں ہے احناف کی دلیل یہ حدیث پاک ہے۔ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم معراج شریف سے پہلے بھی اپنے اجتہاد سے السلام علی اللہ الخ پڑھا کرتے تھے جب آپ ﷺ معراج شریف سے واپس زمین پر جلوہ گر ہوئے تب آپ ﷺ نے اس التحیات کی تعلیم دی جو سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث شریف میں مذکور ہے۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اکثر حضرات صحابۂ کرام وتابعین عظام نے اسی التحیات کو نماز میں پڑھا ہے اور یہی عام امت محمدیہ میں رائج ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوحکم فرمایا کہ اسی التحیات کی سب کو تعلیم دیں (مسند امام احمد) اب السلام علی اللہ الخ منسوخ ہوگئی اسلیئے کہ سلام ایک قسم کی دعاء ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر عیب ونقصان سے پاک اور آفت ومصیبت سے دور ہے تو اسکے لئے سلامتی کی دعا کرنا درست نہیں بلکہ وہ سب کو سلامتی عطافرمانے والا ہے اسی لئے ایک دعاء میں فرمایا گیا اللھم انت السلام ترجمہ: اے اللہ تو سلامتی عطافرمانے والا ہے۔ معراج شریف سے پہلے جو دعا التحیات میں پڑھی گئی بعد معراج شریف وہ منسوخ ہو گئی اور اب وہ دعاء پڑھی جانے لگی جو بعد میں آپ ﷺ نے تعلیم فرمائی کیونکہ نماز مومنوں کی معراج ہے میں نے معراج شریف میں جو اللہ تعالیٰ سے گفتگو کی ہے تم بھی وہی گفتگو کیا کرو اور نیت یہ رکھو کہ اب ہم اپنے اللہ تعالیٰ سے گفتگو کررہے ہیں۔ شعر:

تحیات میں دیکھیے چشم سر سے
سلام آپ کو ہے سلام آپ کا ہے (یانبی)

(۹۱۵) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اپنے دستہائے مبارکہ کو اپنی مقدس رانوں پر رکھتے تھے اور انگوٹھے اور بیچ کی بڑی انگلی سے حلقہ بنا کر شہادت کی انگلی سے اشارہ فرماتے اسی حدیث شریف پر احناف کا عمل ہے۔ یہ اشارہ صرف کلمۂ شہادت پر ہوتا تھا جو کلمۂ شہادت کے ختم ہونے پر حلقہ کھولدیا جاتا اور اشارہ بھی ختم کردیا جاتا اور پہلے کی طرح ہاتھ ران پر رکھ دیا جاتا تھا تاکہ انگلیوں کا رخ قبلہ شریف کی طرف رہے۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے دو انگلیوں کو بند فرمایا چھنگیا اور اسکے برابر والی انگلی کو اور اپنی شہادت کی انگلی اٹھائی (ابوداؤد شریف۔ دارمی شریف)۔ کلمۂ شہادت میں اشارہ لفظ لا پر کرے اور الّا پر حلقہ کھولدے اشارہ ختم کردے۔ آپ ﷺ نے آخیر میں اپنے گھٹنوں کو پکڑا یہ بیان جواز کیلئے تھا۔

(۹۱۶) اس حدیث شریف میں دعاء فرمانے سے تشہد پڑھنا مراد ہے کیونکہ درود شریف، کلمہ شریف اللہ تعالیٰ کی حمد مبارکہ، ثناء شریف اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی نعت شریف سب دعائیں ہیں اور بھیک مانگنے کا انداز ہے فقیر کا غنی کے دروازے پر یہ کہنا کہ آپ بڑے سخی ہیں داتا ہیں اللہ آپکی اولاد کا بھلا کرے کاروبار اچھا رکھے یہ درپردہ بھیک ہی مانگنا ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت

وَیَلْقَمُ کَفَّهُ الْیُسْریٰ رُکْبَتَهٗ۔ (رواہ مسلم)

اور پکڑتے اپنی ہتھیلی سے اپنے بائیں گھٹنے کو۔

(۹۱۶) حدیث شریف: کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یُشِیْرُ بِاُصْبَعِهٖ اِذَا دَعَا وَلَا یُحَرِّکُهَا۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ اشارہ فرماتے تھے اپنی انگشت مبارک سے جب دعاء فرماتے اور حرکت نہیں دیتے تھے۔

(۹۱۷) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا کَانَ یَدْعُوْا بِاُصْبَعَیْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَحِّدْ اَحِّدْ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: بیشک ایک شخص اشارہ کرتا تھا اپنی دو انگلیوں سے تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ ایک سے کر ایک سے۔

(۹۱۸) حدیث شریف: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ یَجْلِسَ الرَّجُلُ فِی الصَّلٰوةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلٰی یَدِهٖ۔ (رواہ احمد)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے یہ کہ بیٹھے آدمی نماز میں اور وہ ٹیک لگانے والا ہو اپنے ہاتھ پر۔

(۹۱۹) حدیث شریف: نَهٰی اَنْ یَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰی یَدَیْهِ اِذَا نَهَضَ فِی الصَّلٰوةِ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے یہ کہ ٹیک لگائے آدمی اپنے ہاتھ پر جب اُٹھے نماز میں۔

(۹۲۰) حدیث شریف: کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ کَاَنَّهٗ عَلَی الرَّضْفِ حَتّٰی یَقُوْمَ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: ہوتے پیارے نبی ﷺ پہلی دو رکعتوں میں ایسے گویا کہ گرم پتھر پر ہیں یہاں تک کہ کھڑے ہو جاتے۔

(۹۲۱) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ کَانَ یَقُوْلُ مِنَ السُّنَّةِ اِخْفَاءُ التَّشَهُّدِ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: بیشک حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی وہ فرماتے تھے کہ سنت سے ہے تشہد کا آہستہ پڑھنا۔

﴿ باب الصلوٰة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلها ﴾

﴿ ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے اور اس کی فضیلت کا باب ﴾

(۹۲۲) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ لَقِیَنِیْ کَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ملاقات فرمائی مجھ سے حضرت کعب بن عجرہ نے تو فرمایا حضرت کعب نے

को पैदा फ़रमाया और इसी दिन परदा फ़रमाया और इसी दिन सूर फूंका जायेगा और इसी दिन में बेहोशी होगी तो कसरत किया करो मुझपर दुरुद शरीफ़ की कि इसलिये कि तुम्हारा दुरुद शरीफ़ पेश किया जाता है मुझपर तो दुआ फरमाता हूँ तुम्हारे लिये और मग्फिरत मांगता हूँ।

945 हदीस शरीफ़:— जो शख्स पढ़े मुझपर दुरुद शरीफ़ जुमे की रात में सौ मर्तबा तो पूरी फरमायेगा अल्लाह तआला उसकी सौ हाजतें, सत्तर हाजतें दुनिया के मुआमलात से और तीस हाजतें आखेरत के मुआमलात से।

946 हदीस शरीफ़:— जिसने दुरुद शरीफ़ पढ़ा जुमेरात को मुझपर सौ मर्तबा तो न मोहताज होगा वो दुरुद शरीफ़ पढ़ने वाला कभी भी।

947 हदीस शरीफ़:— जिसने दुरुद शरीफ़ पढ़ा मुझपर किताब में तो जितने फरिश्ते उतरेंगे मग्फिरत मांगेंगे उस दुरुद शरीफ़ लिखने वाले के लिये जब तक मेरा नाम दुरुद शरीफ़ के साथ उस किताब में रहेगा।

948 हदीस शरीफ़:— जो शख्स इरादा करे अल्लाह तआला से मांगने का अपनी हाजत को तो कसरत करे दुरुद शरीफ़ की प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पर फिर मांगे अल्लाह तआला से अपनी हाजत को और चाहिये कि सवाल को खत्म करे प्यारे नबी पर दुरुद शरीफ़ के साथ क्योंकि अल्लाह तआला कुबुल फरमाये दोनों दुरुदों को और उससे बुर्जुग है कि छोड़ दे वो दोनों के दरकियान की दुआ को।

پیارے نبی علیہ السلام نے اشارے کی انگلی اٹھا کر اسے ہلاتے نہ رہتے تھے۔ ایک حدیث شریف میں جو حرکت دینے کا لفظ آیا ہے تو وہ حرکت وہی ہے جو انگلی کے اٹھانے اور گرانے میں ہوتی ہے۔

(۹۱۷) یہ شخصیت سیدنا حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔ آپ دونوں ہاتھوں کے انگوٹھے کی برابر والی انگلیاں تشہد میں اٹھا کر اشارہ فرماتے۔ ایک ہاتھ کی دو انگلیاں نہیں اٹھاتے تھے تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ السلام نے تعلیم دی کہ صرف داہنے ہاتھ کی کلمے کی انگلی سے اشارہ کرو اور بائیں ہاتھ کی انگلی نہ اٹھاؤ۔ ایک ہی انگلی اٹھاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ ایک ہے۔

(۹۱۸) نماز میں اپنی طاقت سے بیٹھنا چاہئے۔ زمین پر یا گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور اسپر اپنے جسم کا بوجھ ڈالنا منع ہے اس حالت میں ہاتھ ڈھیلے رہنے چاہئیں۔

(۹۱۹) سجدے سے اٹھتے وقت ہاتھوں پر ٹیک لگانا منع ہے بلکہ گھٹنوں اور رانوں پر زور دیکر اٹھا جائے اور جلسۂ استراحت نہ کیا جائے کہ جلسۂ استراحت بھی اٹھنے کے وقت دونوں ہاتھونکے ٹیک لگانے کو مستلزم ہے اور حسن حدیث شریف میں جلسۂ استراحت کا ذکر ہے تو وہ بیماری یا کسی دوسری شرعی مجبوری کی وجہ سے ہے۔

(۹۲۰) تین یا چار رکعت والی فرض نمازوں میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ السلام دیر نہ لگاتے بلکہ صرف التحیات پڑھکر قیام فرماتے۔ گرم پتھر پر ہونا کنایہ ہے جلد کھڑے ہونے سے کہ قعدہ اولیٰ میں درود شریف و دعاء نہ پڑھتے تھے۔

(۹۲۱) قعدہ میں التحیات کا آہستہ پڑھنا ضروری ہے بلند آواز سے نہ پڑھی جائے اور یہی سبکا معمول بھی ہے۔

(۹۲۲) صلوٰۃ کا فاعل اللہ تعالیٰ ہو تو اسکے معنیٰ رحمت ہیں اور اگر بندہ ہو تو اسکے معنیٰ طلب رحمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو حکم فرمایا ہے کہ وہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ السلام پر درود وسلام بھیجا کریں۔ ہر صاحب ایمان پر زندگی میں ایک بار درود شریف پڑھنا فرض ہے اور مجالس و محافل میں جہاں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ السلام کا نام پاک آئے ایک بار درود شریف پڑھنا واجب ہے اور ہر بار مستحب و مسنون ہے۔ نماز کے قعدے میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا سنت مؤکدہ ہے اور یہی مسلک امام اعظم ہے۔

اصالۃً درود شریف صرف حضرات انبیاء کرام و ملائکہ عظام پر ہی بھیجنا چاہئے تاکہ انبیاء و ملائکہ اور غیر انبیاء و ملائکہ میں امتیاز رہے۔ غیر انبیاء و ملائکہ کیلئے رحمۃ اللہ علیہ، رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا چاہئے۔ بزرگان اہلسنت کی کتابوں میں اہل بیت رسول، اولاد پاک، ازواج مطہرات پر سلام بھیجنا متعارف و مذکور ہے۔ اہل بیت رسول کون ہیں ایک حدیث شریف کے ذریعہ ملاحظہ فرمائیں۔ ابن عساکر نے بروایت سیدنا حضور امام جعفر صادق عن سیدنا حضور امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کی کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ السلام مباہلے میں ان چاروں حضرات (سیدنا مولا علی، سیدتنا حضرت فاطمہ، سیدنا حضرت امام حسن، سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کے ساتھ ساتھ حضرات خلفاء ثلثہ سیدنا صدیق اکبر، سیدنا فاروق اعظم، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ تعالیٰ عنہم اور انکی اولاد کو بھی لے گئے تھے (تفسیر روح المعانی شریف) یہ تمام حضرات کرام بھی اہل بیت رسول ہیں۔ نادان لوگ اپنی جہالت سے علی و فاطمہ و حسنین ہی کو یا پھر انکی اولاد کو اہل بیت کا نام دیتے ہیں۔ انہیں اس حدیث شریف سے اپنی نادانی کا علاج کرنا چاہئے۔ غیر نبی پر نبی کے تابع کر کے درود شریف پڑھنا صد فیصد درست ہے۔ جیسے مدار پاک غوث پاک خواجۂ پاک علیٰ نبینا وعلیهم الصلوٰۃ والسلام۔ درود وسلام کے فضائل ہمارے حدود شمار سے باہر ہیں۔ قدرے تفصیل سے پڑھنے کیلئے فقیر قدیری کی کتاب "فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب" ملاحظہ فرمائیں۔

حضرات صحابۂ کرام سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ السلام کی پیاری حدیث شریف کو بیش قیمت ہدیہ و تحفہ جانتے مانتے تھے اور نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر اسے سنتے سناتے تھے۔ اشعار:

گنجینۂ اسرار ہیں سرکار کی باتیں
حکمت سے ہیں پُر احمد مختار کی باتیں
وہ شیریں زباں شیریں بیاں شیریں سخن ہیں
گھر کرتی ہیں دل میں شہ ابرار کی باتیں
واللہ وہ اللہ کے ہیں مظہر کامل
باتیں ہیں خدا کی مرے سرکار کی باتیں (یانبی)

اَلَا اُهْدِیْ لَكَ هَدِیَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ بَلٰی فَاهْدِهَا لِیْ فَقَالَ سَاَلْنَا

کہ کیا نہ دوں میں آپ کو تحفہ، ایسا تحفہ کہ سنا ہے جسکو میں نے پیارے نبی ﷺ سے، تو میں نے کہا ضرور وہ تحفہ دیں مجھ کو، تو فرمایا حضرت کعب نے کہ ہم نے سوال کیا

رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ الصَّلٰوةُ عَلَیْكُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا

پیارے رسول اللہ ﷺ سے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کیسے درود بھیجنا ہے آپ کے اہلبیت پر اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے سکھادیا ہے ہم کو

كَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْكَ قَالَ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ

کیسے سلام بھیجیں آپ پر، تو فرمایا پیارے رسول نے کہو! اللهم صل علىٰ محمدٍ وعلىٰ آل محمدٍ كما صليت علىٰ ابراهيم

وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ

وعلىٰ آل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك علىٰ محمدٍ وعلىٰ آل محمدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (رواه البخاری)

كما باركت علىٰ ابراهيم وعلىٰ آل ابراهيم انك حميد مجيد۔

(۹۲۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا۔ (رواه مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے درود شریف پڑھا مجھ پر ایک مرتبہ تو رحمت فرمائیگا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ۔

(۹۲۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو درود شریف پڑھے مجھ پر ایک مرتبہ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرَ صَلَوَاةٍ وَّحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِیَّاتٍ وَّرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ۔ (رواه النسائی)

تو رحمتیں نازل فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں اور مٹا دئے جائیں گے اُس سے دس گناہ اور بلند فرمائے جائیں گے اسکے دس درجے۔

(۹۲۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَوْلَی النَّاسِ فِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلٰوةً۔ (رواه الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ لوگوں میں سب سے زیادہ قریب ہوگا مجھ سے قیامت کے دن جو زیادہ پڑھنے والا ہے مجھ پر درود کو۔

949 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि आये मेरे पास जिबरील अलैहिस्सलाम और कहा उन्होंने ऐ प्यारे मुहम्मद मुस्तफा नहीं पढ़ता दुरुद शरीफ़ आप पर कोई आपकी उम्मत में से मगर भेजते हैं उस पर दुरुद सत्तर हज़ार फरिश्ते और जिसपर भेजें फरिश्ते दुरुद तो वो ऐहले जन्नत से है।

950 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने पढ़ा मुझपर दुरुद शरीफ़ ताज़ीम करते हुए मेरे हक़ की वजह से तो पैदा फ़रमायेगा अल्लाहं तआला उस दुरुद शरीफ़ पढ़ने की वजह से एक फरिश्ता उसका एक पर मश्रिक में और दूसरा पर मग्रिब में और उसके दोनों पांव मिले हुये हैं सातवीं ज़मीन के तबके के नीचले हिस्से से और उसकी गर्दन मिली हुई है अर्श के नीचे वाले हिस्से से फरमाता है अल्लाह तआला उस फरिश्ते से कि दुरुद भेजे मेरे उस बन्दे पर जैसा कि वो दुरुद भेजता है प्यारे नबी पर तो वो फरिश्ता दुरुद भेजता रहेगा उस दुरुद पढ़ने वाले मोमिन बंदे पर रोज़े कयामत तक।

951 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि आयेंगे होंगे हौज़े कौसर पर रोज़े कयामत लोग तो नहीं पहचानूँगा मैं उनको मगर उनके कसरत से दुरुद शरीफ पढ़ने की वजह से मुझपर।

952 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने दुरुद शरीफ़ पढ़ा मुझपर एक मर्तबा तो रहमतें नाज़िल फरमायेगा अल्लाह तआला उस पर दस मर्तबा, जिसने दुरुद शरीफ़

(ترجمہ) بے شک اللہ اور تمام فرشتے اسکے درود بھیجتے ہیں اور بھیجتے رہیں گے غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے پر اے ایمان والو خوب درود بھیجو تم ان پر اور خوب سلام بھیجو تم سلام کے طریقے سے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۰۳۶) یہ آیت درود و سلام کا ترجمہ ہے اسکی تفصیلات کو جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ کا ص ۱۰۳۷ تا ۱۰۵۶ انشاء المولی القدیر ایمانی کیف و عرفانی سرور نصیب ہوگا۔ جب یہ آیت درود و سلام نازل ہوئی تو حضرات صحابۂ کرام نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو درود و سلام پڑھنے کا حکم فرمایا ہے ہمیں التحیات کے ذریعہ سلام مبارکہ پیش کرنا تو آگیا ہے مگر درود شریف کیسے پیش کریں تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہم پر اور ہمارے اہل بیت پر درود شریف پڑھو اور مذکورہ درود شریف جنکو درود ابراہیمی کہا جاتا ہے سکھائے۔ آیت درود و سلام میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پر درود و سلام بھیجنے سے مراد خود آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پاک پر درود و سلام مراد ہے (صواعق محرقہ)۔ یہاں سلام سے مراد نماز کا سلام ہے۔ درود ابراہیمی صرف نماز میں پڑھنا افضل ہے غیر نماز میں غیر افضل ہے چونکہ اس میں سلام نہیں ہے اور نماز میں سلام تو التحیات میں آگیا اور بعد میں درود شریف آگیا پوری آیت کریمہ پر عمل ہوگیا۔ قرآن کریم نے درود و سلام دونوں کا حکم فرمایا ہے لہٰذا خارج نماز میں وہ درود شریف پڑھا جائے جس میں درود و سلام دونوں ہوں تا کہ پوری آیت پر عمل نصیب ہوجائے۔ آجکل نادان لوگ ایسا پڑھتے ہیں کہ درود شریف کی چھٹی اور لاکھوں سلام لاکھوں سلام کی رٹ۔ بہتر و مناسب یہ ہے کہ ہم اپنی محافل مبارکہ، مجالس شریفہ میں وہ درود شریف پڑھیں جن میں درود و سلام دونوں ہوں جیسے اذان و اقامت کے درمیان تثویب میں

الصلوٰة والسلام علیك یا نبی الله الصلوٰة والسلام علیك یا رسول الله الصلوٰة والسلام علیك یا حبیب الله وعلیٰ آلك واصحابك یاشفیعنا عندالله یا پھر یا نبی سلام علیك یا رسول سلام علیك یا حبیب سلام علیك صلوٰة الله علیك، یا پھر

پیارے نبی پر ہر صبح و شام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

پڑھتے ہیں ملکر سارے غلام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

اہل بیت کے معنیٰ ہیں گھر والے۔ آل رسول کے معنیٰ ہیں اولاد رسول۔ آپکے چاروں شہزادے چاروں شہزادیاں اور سیدتنا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نسل یا تمام بنی ہاشم جن پر زکوٰۃ لینا حرام ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی تمام ازواج مطہرات بھی اہل بیت رسول اور آل رسول میں داخل ہیں اور حضرات خلفاء ثلثہ اور انکی اولاد امجاد بھی اہل بیت رسول اور آل رسول میں داخل ہے۔ آل کا لفظ چونکہ اولاد کے معنیٰ میں مشہور و متعارف ہے اسلئے کسی بندے کو آل خدا، آل اللہ، آل رحمٰن کہنا جائز نہیں ہے چونکہ تبادر ذہنی معنیٰ اہل و عیال کی طرف ہوتا ہے۔ اگر آل کے معنیٰ دوسرے معانی تبع وغیرہ نہ ہوتے تو پھر آل کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنا کفر صریح ہوتا۔ کفر سے تو اسلئے بچ گیا کہ لفظ آل کے دوسرے معانی بھی ہیں اولاد کے علاوہ اور نا جائز اسلئے ہے کہ تبادر ذہنی اسکا اولاد کی طرف ہی ہوتا ہے۔ کتنے جاہل ہیں وہ لوگ جو اپنی اولاد کا نام آل خدا، آل اللہ، آل رحمٰن رکھتے ہیں اور کتنا جاہل وہ شخص جو خود عالم کہلاتا ہو اور پھر زندگی بھر اسی بیہودہ نام کو جاری و ساری رکھتا ہو اور کیسا جاہل وہ گروہ جو اس بیہودہ نام کو فخریہ لکھتا بولتا چھاپتا ہے۔ انہیں توبہ کرنا چاہئے اور اس ڈھٹائی سے باز آنا چاہئے۔ اس درود شریف میں جو تشبیہ ہے وہ شہرت کے باعث ہے اور اسلئے بھی کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے جد کریم ہیں سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ ورنہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور ان پر صلوٰۃ حضرت ابراہیم اور ان پر ہونے والی رحمت سے افضل ہے۔ حضرت ابراہیم نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی بعثت کیلئے دعائیں مانگیں ہم ہر نماز میں حضرت ابراہیم کیلئے دعاء مانگتے ہیں اور جو عزت و فضیلت حضرت ابراہیم کو دی کہ انکی اولاد امجاد میں حضرات انبیاء کرام ہوئے ہیں تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اولاد میں لاکھوں حضرات اولیاء کرام وعلماء عظام ہوں۔ فرمان نبوی ہے" میری امت کے علماء بنی

اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں'' کا ظہور وصدور ہو۔

(۹۲۳) ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) جو لائے ایک نیکی تو اسکے لئے دس ہیں اس جیسی (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۳۵۲) اس حدیث شریف میں اسی حکم قرآنی کا ظہور ہے کہ اسلام میں ایک نیکی کا بدلہ کم سے کم دس گُنا ہے۔ بندہ اپنی حیثیت کے مطابق درود شریف پڑھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اپنی شایان شان درود شریف پڑھنے والے پر رحمتیں اتارتا ہے جو بندے کے خیال وگمان سے بھی وراء ہے۔

(۹۲۴) ایک درود شریف میں تین فائدے تو کم سے کم ہیں دس رحمتیں ہوتی ہیں، دس گناہ معاف ہوتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ قرب میں دس درجے بلند ہوتے ہیں۔ بہت ہی خوش بخت ہیں وہ مومنین جو اپنے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پر ہر وقت درود وسلام پڑھتے رہتے ہیں اور بڑے ہی بد بخت ہیں وہ لوگ جو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پر درود وسلام پڑھنے سے کتراتے اور جلتے ہیں اور آنے بہانے تلاش کر کے درود وسلام کے خلاف محاذ آرائی کرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں کھڑے ہو کر نہیں پڑھنا چاہئے کبھی کہتے ہیں کہ محفل میلاد پاک کے اخیر میں نہیں پڑھنا چاہئے کبھی کہتے ہیں کہ مساجد مبارکہ میں بعد نماز باآواز بلند درود وسلام نہیں پڑھنا چاہئے کہ اس سے نمازیوں کی نماز میں خلل پڑتا ہے۔ سونے والوں کو تکلیف ہوتی ہے بیماروں کو اذیت ہوتی ہے۔ مخالفت کی یہ تیکنک تمام وہابیت کی پیداوار ہے۔ یہ تمام آزار، آزار وہابیت کی پیداوار ہیں۔ ایمان والوں کی نماز میں درود وسلام سے نہ تو خلل آتا ہے نہ مومن سونے والے کو تکلیف ہوتی ہے اور نہ مومن مریض کو اذیت ہوتی ہے بلکہ اتنی دیر اسے سکون مل جاتا ہے اور خیال رسول میں مست ومگن ہو جاتا ہے۔ جو مسجدوں میں بعد نماز درود وسلام پڑھنے کو منع کرے، ناجائز بتائے اور اسکے ترک کو واجب بتائے تو سمجھ لینا چاہئے کہ مریض وہابیت ہے اور اسے وہابیت کی لُو لگ گئی ہے۔ شعر:

عشاق پڑھ رہے ہیں بڑے اہتمام سے
مر دود کڑھ رہے ہیں درود وسلام سے (انتخاب قدیری)

درود شریف ہر دعاء کی قبولیت کیلئے شرط ہے۔

(۹۲۵) قیامت میں سب سے زیادہ پُرسکون ومطمئن اور آرام و راحت میں وہ مومن ہوگا جو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ عالیجاہ سے قریب ہوگا اور اس قرب کا ذریعہ درود شریف کی کثرت ہے۔ تمام نیکیوں سے جنت ملتی ہے اور درود شریف کی برکت سے مالک جنت ملتے ہیں۔ اس حدیث شریف میں اَولیٰ بمعنیٰ اقرب ہے یعنی بہت زیادہ قریب۔ اب قرآن کریم کی وہ آیت کریمہ ملاحظہ فرمائیں جس میں ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے زیادہ مالک وقریب ہیں مومنوں سے جانوں سے بھی انکی (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۰۱۰) اس آیت کریمہ میں بھی لفظ اَولیٰ کے ذریعہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو ایمان والوں سے بہت زیادہ قریب ارشاد فرمایا ہے اور دنیا میں ہر جگہ مومن ہیں تو ہر جگہ جلوہ گری ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی۔

(۹۲۶) یہ ان فرشتوں کی ڈیوٹی ہے کہ وہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے پیارے آستانے پر پیاری امت کا سلام پہونچائیں۔ اس سے یہ ہرگز لازم نہیں آتا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اپنی پیاری امت کا سلام خود نہ سنتے ہوں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اپنی پیاری امت کا درود شریف خود بھی سماعت فرماتے ہیں اور درود شریف پڑھنے والے کا درود شریف دربار نبوی میں پہونچایا جاتا ہے یہ دربار محمدی کی شان ہے کہ ملائکہ اس دربار عالی کے خدام ہیں۔ ہم غلام سلام پڑھ رہے ہیں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ خود بھی سماعت فرما رہے ہیں اور فرشتے بھی پہونچا رہے ہیں۔ یہ اعزاز وشرافت کیا کم ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں، ہم غلاموں کا نام آجاتا ہے ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ فرشتے اس درود شریف پڑھنے والے کا نام مع ولدیت بارگاہ نبوی میں پیش کرتے ہیں کہ آپکے فلاں ابن فلاں عاشق نے ہدیۂ درود وسلام بھیجا ہے۔ اشعار:

فرشتو! جا کر در نبی پر ہمارا ان سے سلام کہنا
بلالو در پر شہ مدینہ ہمارا ان سے پیام کہنا
فرشتو! دربار مصطفیٰ میں یہ صبح کہنا یہ شام کہنا
درود کہنا سلام کہنا نبی سے جا کر مدام کہنا

یہ انتخاب قدیر ہے کیا تمام امت کی ہے تمنا
درِ نبی پر ہماری جانب سے دست بستہ سلام کہنا (یا نبی)

استدلالی طور پر بھی یہ بات سمجھی جاسکتی ہے کہ جب سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام تین میل دور سے چیونٹی کے چلنے کی آواز سماعت فرماسکتے ہیں تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اپنے غلاموں کا درود وسلام تو بطریق اولیٰ سماعت فرمائینگے۔ اللہ تعالیٰ تو سب کچھ جانتا دیکھتا سنتا ہے علیم وخبیر وسمیع وبصیر ہے مگر فرشتوں کی ڈیوٹی اپنی جگہ ہے کہ وہ دربار الٰہی میں بندوں کے اعمال پیش کرتے ہیں یہ تو آداب دربار شاہی ہیں۔ مگر اسکو کیا سمجھیں ایمان کے دیوالئے۔ فرشتوں کی یہ شان ہے کہ ادھر غلام کے منہ سے سلام نکلا ادھر بارگاہ امام میں فرشتے نے پیش کردیا۔ اگر مجلس میں کوئی عاشق رسول ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے تو فرشتہ اس درود شریف پڑھنے والے اور مدینے شریف کے درمیان ہزار چکر لگائیگا ایسا نہیں کہ تمام درود شریف اکٹھا کر کے یکبارگی پیش کریگا جیسا کہ بعض نادانوں کا خیال فاسد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بارگاہ نبوی کا خدام بنایا ہے اور وہ اپنی خدمات بخوبی انجام دیتے ہیں۔

(۹۲۷) اس حدیث شریف میں روح سے مراد توجہ کرم ہے۔ نہ کہ وہ روح کہ جس سے زندگی قائم ہے کیونکہ یہ عقیدہ مسلم ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ حیات النبی ہیں اور آپ عالم برزخ میں دنیاوی زندگی کی طرح زندہ ہیں۔ اس حدیث شریف کا وہ مطلب ہرگز نہیں جسے نادان لوگ بیان کرتے ہیں کہ ویسے تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ بے جان و روح رہتے ہیں اور جب کوئی درود شریف پڑھتا ہے تو میں زندہ ہوجاتا ہوں اور جواب دیتا ہوں۔ یہ علم وعمل، ایمان وعرفان سے کورے لوگ یہ بھی نہیں سمجھ پاتے ہیں کہ کروروں عشاق ہر وقت درود شریف پڑھتے ہی رہتے ہیں تو ہر وقت روح لوٹانے اور زندہ ہونے کا فلسفہ تو خود ہی کنڈم ہوکے رہ گیا۔ کہ ایک آن میں کروروں بار روح پاک جسم میں داخل ہوتی ہو اور کروروں بار باہر نکلتی ہو۔ روح سے مراد توجہ کرم ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی جو توجہ مشاہدۂ حق میں مشغول و مصروف ہے وہ توجہ اپنے غلاموں کیطرف مبذول رہتی ہے۔ سیدنا حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس حدیث شریف میں روح سے مراد وہ فرشتہ ہے جو بارگاہ نبوی میں درود شریف پہونچانے کی ڈیوٹی پر مامور ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ایک لمحہ میں کروروں درود شریف پڑھنے والوں کی طرف یکساں توجہ فرماتے ہیں سبکے سلام کا جواب بھی مرحمت فرماتے ہیں۔ جیسے سورج بیک وقت سارے جہاں پر توجہ کرلیتا ہے ایسے ہی آسمان نبوت کے سورج کروروں غلاموں کا درود وسلام بھی بطریق اولیٰ سماعت فرمالیتے ہیں اور جواب سے بھی شادکام فرماتے ہیں اور آپکو اس میں کوئی تکلف و تکلیف بھی نہیں ہوتی کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ذات گرامی اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کا مظہر اتم ہے اللہ تعالیٰ بیک وقت تمام بندوں کی سنتا ہے۔ شعر:

خدا کی ہر صفت کے مظہر کامل محمد ہیں
خدا کی معرفت ہوگی محمد ہی کی پہچاں سے (یا نبی)

(۹۲۸) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ "اہل محبت" کا درود شریف میں خود سنتا ہوں اب ہر کس وناکس سمجھ سکتا ہے کہ "اہل محبت" صرف مدینہ شریف ہی میں تو نہیں رہتے دنیا کے ہر ملک میں "اہل محبت" رہتے ہیں اور تمام "اہل محبت" کمال شوق اور تمام نیازمندی کے ساتھ جھوم جھوم کر درود وسلام پڑھتے ہیں اور مذکورہ حدیث شریف کے مطابق آپ تمام "اہل محبت" کا درود وسلام خود سماعت فرماتے ہیں۔ ہندوستان کے "اہل محبت" ہوں کہ پاکستان کے، عراق کے "اہل محبت" ہوں کہ افغانستان کے آپ ہر محبت کرنے والے کا درود وسلام خود سنتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ گویا آپ نے "اہل محبت" اور عشاق کو یہ مشورہ دیا ہے کہ میں خود سنتا ہوں ایسا نہیں کہ مدینے شریف میں تو میں سن لیتا ہوں اور کوئی دور سے پڑھتا ہے تو نہ اسکی آواز میں اتنا دم ہے کہ مجھے پہونچاسکے اور نہ میری سماعت میں اتنی قوت ہے کہ میں اسے سن لوں بعض نادانوں، کم علموں کا ایسا بھی گمان ہے جو باطل ہے۔

(۹۲۹) اس حدیث شریف کے بعد اب کسی قسم کا کوئی شبہ تک باقی نہیں رہتا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ہمارا درود وسلام

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

(۹۲۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ مَلٰٓئِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِى الْاَرْضِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے گھومنے ٹہلنے والے ہیں زمین میں

يُبَلِّغُوْنِىْ مِنْ اُمَّتِىَ السَّلَامَ۔ (رواہ النسائی والدارمی)

کہ پہونچاتے وہ مجھ پر میری امت کا سلام۔

(۹۲۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَامِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَىَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَىَّ رُوْحِىْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں ہے کوئی جو سلام بھیجتا ہے مجھ پر مگر لوٹاتا ہے اللہ تعالیٰ مجھ پر میری روح کو

حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔ (رواہ البوداؤد والبیہقی فی الدعوات الکبیر)

یہاں تک کہ میں لوٹاتا ہوں اس کو سلام۔

(۹۲۸) حدیث شریف: قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ اَرَأَيْتَ صَلٰوةَ الْمُصَلِّيْنَ عَلَيْكَ

ترجمہ: عرض کیا گیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ کیا رائے ہے آپکی انکے درود شریف کے بارےمیں جو درود شریف پڑھتے ہیں آپ پر

مِمَّنْ غَابَ عَنْكَ وَمَنْ يَّاْتِىْ بَعْدَكَ مَاحَالُ هُمَا عِنْدَكَ فَقَالَ اَسْمَعُ

ان میں سے جو دور ہیں آپ سے اور جو آئینگے آپکی حیات ظاہری کے بعد تو انکا کیا حال ہے آپکے نزدیک؟ تو فرمایا پیارے رسول نے کہ میں سنتا ہوں

صَلٰوةَ اَهْلِ مَحَبَّتِىْ وَاَعْرِفُهُمْ وَتُعْرَضُ عَلَىَّ صَلٰوةُ غَيْرِهِمْ عَرْضاً۔ (رواہ فی دلائل الخیرات)

اہل محبت کا درود شریف اور میں پہچانتا ہوں ان کو اور پیش کیا جاتا ہے مجھ پر درود شریف ان اہل محبت کے علاوہ کا۔

(۹۲۹) حدیث شریف: لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّىْ عَلَىَّ اِلَّا بَلَغَنِىْ صَوْتُهٗ حَيْثُ كَانَ قُلْنَا

ترجمہ: کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو مجھ پر درود شریف پڑھے مگر اسکی آواز مجھ تک پہونچتی ہے، وہ درود شریف پڑھنے والا کہیں ہو، ہم نے عرض کیا

وَبَعْدَ وَفَاتِكَ قَالَ وَبَعْدَ وَفَاتِىْ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ۔ (رواہ الطبرانی)

کہ آپکے پردہ فرمانیکے بعد بھی؟ فرمایا آپنے پردہ فرمانیکے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حرام فرمادیا ہے زمین پر یہ کہ کھائے انبیاء کرام کے جسموں کو۔

पढ़ा मुझपर दस बार तो रहमतें फरमायेगा अल्लाह तआला उस पर सौ बार और जिसने दुरुद शरीफ़ पढ़ा मुझपर सौ मर्तबा तो अल्लाह तआला रहमतें नाज़िल फरमायेगा उसपर एक हज़ार मर्तबा और हराम फरमा देगा अल्लाह तआला उसके जिस्म को आग पर और साबित कदम रखेगा उसको हक़ बात के ज़रिये दुनिया व आखेरत की जिंगदी में पूछताछ के वक्त और दाखिल फरमायेगा उसको जन्नत में और काम आयेगा मुझपर दुरुद शरीफ़ पढ़ना और दुरुद शरीफ़ पढ़ने की बरकत से उसके लिये नूर होगा रोज़े कयामत पुलसेरात पर जिसकी राह पांच सौ बरस की है और अता फरमायेगा अल्लाह तआला उसको हर दुरुद शरीफ़ की ऐवज़ जिसको पढ़ा है उसने मुझपर एक महल जन्नत में कम हो वो या ज्यादा।

953 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं है कोई बंदा जो दुरुद शरीफ़ पढ़े मुझपर मगर निकला दुरुद शरीफ़ उसके मुँह से फिर नहीं बाकी बचता खुश्क व तर मशरिक व मगरिब मगर उन सब से गुज़र जाता है और कहता है कि मैं फलां के बेटे फलां का दुरुद शरीफ़ हूँ जो उसने मुहम्मद मुस्तफा पर भेजा है जो मुख्तार है अल्लाह तआला की मखलूक में, सबसे अच्छे हैं, तो फिर कोई चीज़ नहीं बचती जो उस पर दुरुद शरीफ़ न पढ़े और उस दुरुद शरीफ़ की बरकत से अल्लाह तआला एक परिन्दा पैदा फरमाता है उसके सत्तर बाजू होते हैं और हर बाजू में सत्तर हज़ार पर होते हैं और हर पर में सत्तर

نہیں سن سکتے بلکہ اپنے ہر غلام کے درود وسلام کی آواز خود سماعت فرماتے ہیں انکا غلام دنیا کے کسی بھی خطے میں ہو۔ شعر:

مرا ایمان ہے بے شک سنیں گے

پکاریں گے نبی کو ہم جہاں سے (یا نبی)

اور ساتھ ساتھ دلائل الخیرات شریف کی حدیث شریف میں تو یہ فرمایا کہ میں اپنے اس غلام کو پہچان لیتا ہوں ۔ بہر حال سبکا درود شریف اور سلام مبارک سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ خود سماعت فرماتے ہیں۔ ہاں جو روضۂ مبارک پر صلوٰۃ وسلام پڑھا جاتا ہے اسے کوئی فرشتہ بارگاہ تک پہونچانے کی زحمت نہیں کرتا چونکہ وہ خود اسی بارگاہ میں کھڑا صلوٰۃ و سلام پیش کررہا ہے ہاں جو دور و دراز سے درود وسلام پیش کرتے ہیں انکو آپ خود بھی سماعت فرماتے ہیں اور اس خدمت پر مامور فرشتہ بھی بارگاہ نبوی میں پیش کرتا ہے۔ شعر:

درود ان پہ جو مصطفٰے بن کے آئے

سلام ان پہ جو مجتبٰے بن کے آئے (یا نبی)

(۹۳۰) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اس حدیث شریف میں تین باتیں ارشاد فرمائی ہیں اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ یعنی گھروں میں مُردے دفن نہ کرو بلکہ آبادی سے باہر قبرستان میں دفن کرو۔ اپنے گھر میں دفن ہونا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی خصوصیات میں سے ہے کہ آپ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرۂ مبارکہ میں جلوہ گر ہیں اور وہیں سے قیامت کے میدان میں جلوہ گر ہونگے اور ایک ہاتھ صدیق اکبر کے کندھے پر اور بایاں ہاتھ فاروق اعظم کے کندھے پر ہوگا۔ دشمنان شیخین اور دشمنان ام المومنین اس وقت کہاں بھاگیں گے۔ محروم دیدار ہوں گے۔ یا اپنے گھروں کو قبرستان کی طرح شہر خموشاں میں تبدیل نہ کردو کہ گھر ذکر الٰہی سے خالی ہوجائیں بلکہ فرائض مساجد میں ادا کرو اور نوافل اپنے گھروں میں ادا کرو اور دن رات پڑے سوتے نہ رہو بلکہ گھر میں بھی عبادت کا ماحول بناؤ ذکر الٰہی عبادت الٰہی سے تمہارے گھر بھی روشن و منور ہوجائیں اور تمہارے اہل خانہ بھی اسکے فیوض وبرکات سے مستفید و مستفیض و مستنیر ہوں۔ (۲) مت بناؤ میری قبر کو عید یعنی جیسے عید کو عیدگاہ جاتے ہو اور یہ کام سال میں دو مرتبہ ہوتا ہے ایسا نہ کرنا بلکہ بار بار حاضری دینا۔ جیسے عید کے دن تفریحی پروگرام میں مست و مگن رہتے ہو تم ایسے میرے آستانے پر نہ آنا بلکہ باادب پیکر ادب بنکر میرے آستانے پر حاضری دیتے رہنا۔ اس آستانے کی حاضری تو برائے ترغیب و ترہیب و تنبیہ ہے اور پروانۂ شفاعت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ دربار نبوی کی زیارت سے بار بار تمام مومنین و مومنات کو نوازے آمین بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ۔ نادان لوگ حدیث پاک کے اس حصے کو اعراس مبارکہ کے خلاف اپنی نادانی سے استعمال کرتے ہیں جو کسی بھی طرح درست نہیں ہے۔ (۳) سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ارواح قدسیہ بدن سے نکل کر ملائکہ کی طرح ہوجاتی ہیں۔ وہ سارے جہان کو ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح دیکھتی ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لئے دنیا کو ظاہر فرمایا پس میں اس دنیا کی طرف اور قیامت تک جو کچھ اس میں ہونے والا ہے سکو اسطرح دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہاتھ کی ہتھیلی کی طرف۔ (مواہب لدنیہ شریف و شرح مواہب لدنیہ شریف) سیدنا حضور غوث اعظم شیخ سید عبد القادر جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ میں نے دیکھا اللہ تعالیٰ کے تمام شہروں کو اسطرح جیسے رائی کا دانہ ہاتھ کی ہتھیلی پر (قصیدہ غوثیہ شریف) اور ان ارواح قدسیہ کیلئے کوئی حجاب نہیں بن پاتی۔ ان ارشادات کی روشنی میں یہ بات بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے غلام جہاں بھی رہیں انکے درود وسلام کی آواز سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ تک پہونچتی ہے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اپنے اہل محبت کا درود وسلام خود بنفس نفیس سماعت فرماتے ہیں جیسا کہ ابھی آپنے "دلائل الخیرات شریف" کی حدیث پاک میں پڑھا اور آج کے زمانے میں تو یہ بات بالکل آسانی سے سمجھ میں آجاتی ہے کہ آج بجلی کی طاقت سے وائرلیس، ریڈیو، ٹی وی، انٹرنیٹ سے ایک دوسرے کی آواز مع شکل وصورت لاکھوں میل سے سن لی جاتی اور دیکھ لی جاتی ہے تو اگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اپنی نورانی و روحانی

(۹۳۰) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرما رہے ہیں پیارے رسول کہ مت بناؤ

بُیُوْتَکُمْ قُبُوْراً وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْداً وَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ کُنْتُمْ۔ (رواہ النسائی)

اپنے گھروں کو قبرستان اور مت بناؤ میری قبر کو عید اور درود شریف پڑھو مجھ پر اسلئے کہ تمہارا درود شریف پہونچتا ہے مجھ تک، تم کہیں بھی ہو۔

(۹۳۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ خاک آلود ہو اُس شخص کی ناک کہ ذکر کیا جاؤں جسکے پاس تو نہ درود شریف پڑھے وہ مجھ پر،

رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَیْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ یُّغْفَرَلَهٗ وَرَغِمَ

خاک آلود ہو اُس شخص کی ناک کہ جس پر آئے رمضان مبارک پھر گزر جائے رمضان مبارک پہلے اس کے کہ بخش دیا جائے اسکو، خاک آلود ہو

اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَکَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْکِبَرَ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ یُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ۔ (رواہ الترمذی)

اُس شخص کی ناک کہ پائے اپنے سامنے اپنے والدین کا بڑھاپا یا ان دونوں میں سے ایک کا بڑھاپا تو نہ داخل کرائیں اسکو والدین جنت میں۔

(۹۳۲) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَاءَ ذَاتَ یَوْمٍ وَالْبُشْرُ فِیْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے تشریف لائے ایک دن اور آپ کے چہرۂ انور سے خوشی ظاہر تھی تو فرمایا پیارے رسول نے کہ

جَاءَنِیْ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَقُوْلُ اَمَا یُرْضِیْکَ یَامُحَمَّدُ اَنْ لَا یُصَلِّیَ عَلَیْکَ اَحَدٌ

آئے میرے پاس جبریل اور انہوں نے کہا کہ بیشک آپکا مالک فرماتا ہے کہ کیا نہیں راضی کرتا آپکو اے پیارے محمد مصطفےٰ! یہ کہ نہ پڑھے درود شریف آپ پر کوئی

مِنْ اُمَّتِکَ اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْهِ عَشْراً وَلَا یُسَلِّمُ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِکَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْهِ عَشْراً۔ (رواہ النسائی)

آپکی امت میں سے مگر رحمتیں نازل فرماؤں اس پر دس مرتبہ اور نہ سلام پڑھے کوئی آپ پر آپکی امت میں سے مگر سلامتی نازل فرماؤں اُس پر دس مرتبہ۔

(۹۳۳) حدیث شریف: عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُکْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَیْکَ

ترجمہ: حضرت اُبی ابن کعب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں کثرت کرتا ہوں درود شریف کی آپ پر

हजार सर होते हैं और हर सर में सत्तर हज़ार चेहरे होते हैं और हर चेहरे में सत्तर हज़ार मूँह होते है और हर मूँह में सत्तर हज़ार जुबानें होती हैं जो अल्लाह तआला की तसबीहात करती है और सत्तर हज़ार लुग़ात में और लिखता है अल्लाह उन सब की तसबिहात का सवाब उस दुरुद शरीफ़ पढ़ने वाले के लिये।

954 हदीस शरीफ़:– या रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हम कैसे दुरुद शरीफ़ पढ़ें आप पर जब हम दुरुद शरीफ़ पढ़ें अपनी नमाज़ व दुआ में? सल्लल्लाहो अलैका या रसूलुल्लाह।

955 हदीस शरीफ़:– हज़रते अली से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हर दुआ रुकी रहती है यहाँ तक कि भेजा जाये दुरुद शरीफ़ हज़रत मुहम्मद मुस्तफा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पर।

956 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब ज़िक्र किया जाऊँ किसी के सामने तो चूक गया दुरुद शरीफ़ पढ़ने से मुझपर तो चूक गया वो राहे जन्नत से।

(48) अत्तहिय्यात में दुआ का बाब

957 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू बक्र सिद्दीके अकबर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम आप सिखा दीजिये मुझको वो दुआ कि मांगा करूँ जिसको मैं अपनी नमाज़ में, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि पढ़ा करो अल्लाहुम्मा इन्नी ज़लम्तो नफ़सी जुल्मन कसीरन

طاقت نبوت سے اپنے غلاموں کا درود شریف اور سلام مبارک سماعت فرمالیں اور اپنے عشاق کو پہچان بھی لیں تو کونسی مشکل بات ہے۔ سیدنا حضرت یعقوب علیہ السلام نے سنیکڑوں کلومیٹر سے اپنے نور نظر لخت جگر سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام کے کُرتے کی خوشبو پائی۔ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ''اس حدیث شریف میں جمال رسول کے مشتاقوں کیلئے تسلی وبشارت ہے کہ اگر وہ کسی مجبوری کی وجہ سے ظاہری قرب رسول سے محروم ہیں تو انہیں چاہئے کہ آپ ﷺ کی طرف توجہ رکھیں اور دل سے آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے سے کبھی غافل نہ ہوں اور اپنے آپکو دربار رسول سے دور خیال نہ کریں کیونکہ درودوسلام کے زریں وسیلے سے آپ ﷺ کے نزدیک وقریب ہی ہیں (اشعۃ اللمعات شریف)۔ شعر:

جو ہیں دور میرے حضور سے وہی بات کرتے ہیں دور کی
ہیں قریب جو بھی حضور سے تو وہاں قریب کی بات ہے (یانبی)

(۹۳۱) اس حدیث شریف میں بھی تین باتیں ارشاد فرمائی گئی ہیں (۱) کہ جسکے سامنے ذکر رسول ہوا اور وہ درود شریف پڑھ کر رحمتیں نہ بٹورے تو وہ بہت ہی بے وقوف غیر دانشمند ہے (۲) وہ مسلمان جو ماہ رمضان مبارک جیسا رحمتوں بھرا مہینہ پائے اور رحمتوں کے انبار نہ سمیٹے اور اس ماہ مبارک کا اہتمام کرکے اور اسمیں جم کر عبادت کرکے پروانۂ مغفرت نہ پاسکے وہ بھی کم سمجھ اور خفیف العقل ہے (۳) وہ شخص بھی حماقت میں کم نہیں ہے کہ جس نے اپنی جوانی میں ماں باپ کا بڑھاپا پایا پھر انکی بھرپور طاعت وخدمت کرکے خود کو مستحق جنت نہ بنالیا ہو۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے بڑھاپے کا ذکر اسلئے فرمایا کہ بڑھاپے میں والدین کو خدمت کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اور عام طور پر جب اولاد جوان ہوتی ہے تو ماں باپ کا بڑھاپا ہی ہوتا ہے اور اس وقت کی ماں باپ کی دعاء خصوصیت کے ساتھ اولاد کا بیڑا پار لگا دیتی ہے۔ یہ تینوں اعمال حسنہ مومنوں کیلئے مفید ہیں۔ بے ایمان وبدعقیدہ کسی بھی نیکی سے جنتی نہیں ہوسکتا۔ یہ ہوسکتا ہے کہ کسی نیکی کی وجہ سے اسے ایمان لانے کی توفیق مل جائے اور وہ مشرف بہ ایمان واسلام ہوجائے اور بعض نیکیوں کی وجہ سے عذاب کچھ ہلکا ہوجائے مگر وہ ہلکا عذاب بھی ہوا خراب کردیگا'' ناک کا خاک آلودہ ہونا'' ان کلمات سے مقصود بد دعاء نہیں بلکہ اظہار ناراضگی ہے۔ ان کلمات کا انتہائی حکم استحباب و فضیلت ہی ثابت کرتا ہے کہ محرومین کو ڈانٹ ڈپٹ کرنا مقصود ہے کہ بے وجہ اجر وثواب چھوڑ رہا ہے۔ جب جب جس محفل میں نام رسول آئے تو مستحب ہے کہ درودوسلام پڑھا جائے۔

(۹۳۲) اللہ تعالیٰ کے سلام کا مطلب یا تو یہ ہے کہ فرشتوں کے ذریعہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے پیارے امتی کو سلام کہلواتا ہے یا یہ ہے کہ اس حدیث شریف پڑھنے والے امتی کو آفتوں، بلاؤں، مصیبتوں سے محفوظ وسلامت رکھتا ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی خوشی کا سبب یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دی گئی ہے یا پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیجاہ میں قدر وبزرگی کے شکرانے کے طور پر ہے یا اسلئے کہ آپکی امت کو خوب اجر وثواب مل رہا ہے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو اپنی امت کی راحت سے بڑی خوشی ہوتی ہے۔ کیونکہ آپکی انتہائی خواہش اپنی امت کیلئے طلب خیر وبرکت ہوتی ہے۔ آپ ﷺ کو اپنی امت کی کسی بھی تکلیف سے غم بھی ہوتا تھا۔ شعر:

رحمت گواہ ہے کہ وہ عاصی ہو یا کہ نیک
میرے حضور کو ہے ہر اک امتی عزیز (یانبی)

(۹۳۳) ایک عاشق رسول نے اپنی خواہش عشق کا اظہار اسطرح فرمایا کہ تمام دعاؤں میں صرف درودوسلام پڑھے جاؤنگا اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کیلئے دعائیں مانگے جاؤں گا تو اس عشق رسول کا یہ فیضان ہوگا کہ غموں کا طوفان تھم جائیگا راحت ومسرت کی آندھی چلے گی اور گناہوں کا پہاڑ رائی کے دانے کی برابر نہ رہے گا اگر وارفتگی عشق میں درودوسلام کو اپنا صبح وشام رات ودن کا وظیفہ بنالیا تو تمہارے دارین سنبھل جائینگے اور رنج وغم دفع ہونگے۔ حضرات علماء کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ جو تمام دعاؤں کو چھوڑ کر ہمہ اوقات درودوسلام ہی پڑھتا رہے تو اسے بغیر مانگے ہی سب کچھ ملجائیگا۔ اشعار:

شب وروز بس اک دعاء مانگتے ہیں
خدا سے حبیب خدا مانگتے ہیں ۔

فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِىْ فَقَالَ مَاشِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ

تو کتنا مقرر کروں آپ کیلئے اپنے درود شریف میں سے؟ تو فرمایا کہ جتنا تم چاہو، میں نے کہا چوتھائی؟ فرمایا جتنا تم چاہو، پھر اگر بڑھادو تم تو بہتر ہے تمہارے لئے

قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ

میں نے کہا کہ آدھا؟ تو فرمایا کہ جو تم چاہو، پھر اگر اضافہ کردو تم تو بہتر ہے تمہارے لئے، میں نے کہا کہ دو تہائی؟ تو فرمایا کہ جو تم چاہو پھر اگر زیادہ کردو

فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِىْ كُلَّهَا قَالَ اِذًا يَكْفِىْ هَمَّكَ وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ۔ (رواہ الترمذی)

تو اچھا ہے تمہارے لئے، میں نے کہا مقرر کرونگا آپ کیلئے اپنے درود پڑھنے کو تمام اوقات میں، تو فرمایا کہ تب تو کافی ہوگا تمہارے غموں کو اور مٹا دیگا تمہارے گناہوں کو

(۹۳۴) حدیث شریف: عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَاعِدٌ اِذَا دَخَلَ رَجُلٌ

ترجمہ: حضرت فضالہ ابن عبید سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اس درمیان کہ پیارے رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آئے

فَصَلّٰى فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ وَارْحَمْنِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّىْ

تو انہوں نے نماز پڑھی پھر دعاء مانگی کہ یا اللہ بخش دے تو مجھ کو اور رحم فرما تو مجھ پر، تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ تو نے جلدی کی اے نمازی!

اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمِدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَىَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ

جب تو نماز پڑھے پھر بیٹھے تو حمد کر اللہ تعالیٰ کی جو اسکے لائق ہے اور درود پڑھ مجھ پر، پھر دعاء مانگ، حضرت فضالہ نے فرمایا کہ پھر نماز پڑھی دوسرے شخص نے اسکے بعد

فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِىِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَيُّهَا الْمُصَلِّىْ اُدْعُ تُجَبْ۔ (رواہ الترمذی)

تو حمد کی اللہ تعالیٰ کی اور درود شریف پڑھا پیارے نبی ﷺ پر تو فرمایا اس سے پیارے نبی ﷺ نے کہ اے نمازی! دعاء مانگ! قبول کیجا ئیگی۔

(۹۳۵) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّىْ وَالنَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبُوْبَكْرٍ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور پیارے نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر

وَعُمَرُ مَعَهٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَءْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِىِّ صلی اللہ علیہ وسلم

اور حضرت عمر پیارے نبی کے ساتھ تھے، پھر جب میں بیٹھا تو ابتداء کی میں نے اللہ تعالیٰ کی ثنا سے، پھر درود شریف پیارے نبی ﷺ پر،

वला यगफिरुज़्ज़ुनेबे इल्ला अनता फगफिरली मगफेरतन मिन इन्देका वरहम्नी इन्नका अन्तल गफूरुर्रहीम।

(49) नमाज़ पूरी करने का बाब

958 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम सलाम फेरते थे अपनी दायीं जानिब अस्सलामो अलैकुम वरहमतुल्लाह यहाँ तक कि दिखाई देती थी आपके दाहने रुख़्सारे मुबारक की सफेदी और सलाम फेरते थे प्यारे रसूल अपनी बायीं जालिब अस्सलामो अलैकुम व रहमतुल्लाह यहाँ तक कि देखी जाती प्यारे नबी के बायीं रुख़्सारे मुबारक की सफेदी।

959 हदीस शरीफ़:– हज़रते समुरा इब्ने जुन्दुब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब नमाज़ अदा फरमा लेते तो मुतावज्जे होते हमारी तरफ़ अपने चेहरा ए पाक से।

960 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम फिर जाते थे अपनी दाहनी जानिब।

961 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न नमाज़े नफल पढ़े इमाम उस जगह जिस जगह नमाज़े फर्ज़ पढ़ी यहाँ तक कि हटे उस जगह से।

962 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उभारा लोगों को नमाज़ पर और मना फ़रमाया उनको यह कि वो चले जायें प्यारे नबी के नमाज़ से फारिग़ होने से पहले।

بعنوان احمد در کبریا سے
ہراک نعمت کبریا مانگتے ہیں (یانبی)

حقیقت یہ ہے کہ عاشقان رسول کی یہ شان ہے کہ وہ ہر گھڑی درودوسلام میں مست ومگن رہتے ہیں اور جب دیکھوانکی محافل ومجالس میں خلوت وجلوت میں درودوسلام کے نغمات گونجتے ہیں۔شعر:

صبح اچھا لگے ہے تو یہ شام اچھا لگے ہے
دن رات درود اور سلام اچھا لگے ہے (یاحبیب)

مگر بدنصیب ہیں وہ لوگ جو کسی نہ کسی بہانے درودوسلام کی مخالفت کرتے ہیں اور اپنے لئے نار جہنم کو اور بھی تیز وتند کرتے ہیں کہ انہیں اسی میں جلنا ہے۔سنی مسلمانو! نئے پرانے تمام وہابیوں کو پہچانو! درودوسلام پڑھنے سے ہمارا بھلا ہوتا ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا بھلا نہیں ہوتا۔اس مقولے کی موت ہوگئی کہ جب آپ ﷺ پر ہر وقت رحمتوں کی بارش ہورہی ہے تو انکے لئے دعاء رحمت بے سود ہے یہ بکواس وہابیت کی دین ہے۔حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سیدنا حضرت عبدالوہاب متقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مدینۂ منورہ سے مجھے رخصت فرماتے تو فرماتے کہ حج کے دوران فرائض کے بعد درود شریف سے بڑھکر کوئی دعاء نہیں ہے۔اپنے تمام اوقات کو درودوسلام سے مزین رکھو اور خود کو درودوسلام کے رنگ میں رنگ لو اور ہردم اسی میں مستغرق رہو (اشعۃ اللمعات شریف) شعر:

ہے لب پہ ترا ذکر تو دل میں ہے تری یاد
بس مجھ کو لب ودل کا یہ کام اچھا لگے ہے (یاحبیب)

(۹۳۴) حمد پاک اور درودوسلام کے بعد جو دعاء مانگی جاتی ہے وہ قبول ہوتی ہے۔کوئی دعاء بغیر حمد اور بنا درودوسلام کے قبول نہیں ہوتی۔یہ دونوں ہی قبولیت دعاء کی شرائط ہیں۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے مومنوں کو دعاء کا طریقہ بتادیا کہ دعاء اسطرح مانگنی چاہئے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد پاک کیجائے اور پھر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ عالیجاہ میں نذرانۂ درودوسلام پیش کیا جائے اسکے بعد دعاء کرنا چاہئے اور دوسری احادیث کریمہ سے اس بات کا بھی صریح ثبوت ملتا ہے کہ دعاء کے بعد میں بھی درودوسلام پڑھنا چاہئے۔اشعار:

یہ آرزو ہے کہ یوں زندگی تمام کریں
کبھی درود پڑھیں اور کبھی سلام کریں
کبھی ہو کلمۂ طیب کبھی درودوسلام
یہی وظیفہ مسلمان صبح و شام کریں
نبی سے بند ہے جنکا سلام اور کلام
سلام انکو کریں اور نہ ہم کلام کریں (یانبی)

(۹۳۵) حضرات ثلٰثہ بعد فراغت نماز مسجد شریف میں جلوہ افروز تھے اور سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوافل میں مشغول تھے۔نماز کے بعد کچھ دیر مسجد میں ٹھہرنا سنت نبوی سنت صدیقی سنت فاروقی ہے۔نماز کے بعد دعاء مانگنا بھی سنت ہے۔دعاء میں ترتیب بھی ملحوظ رہے کہ پہلے حمد شریف پھر درود شریف پھر اپنے لئے دعاء۔دعاؤں کے درمیان بھی درودوسلام کا ورد رکھا جائے کیونکہ درودوں سے آراستہ دعاء رد نہیں کیجاتی (شامی) حدیث شریف کے آخری جملے کی تکرار بقصد تاکید اور مزید طلب کیلئے ہے کہ مانگے جاؤ ملتا ہی رہے گا۔شعر:

پڑھ کر درود مانگو ملے گا خدا گواہ
ہے مومنوں کے واسطے فرمان مصطفیٰ (انتخاب قدیری)

(۹۳۶) درود شریف پڑھنے کا فیضان اور اسکی برکتیں انہیں کو نصیب ہونگی جو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے کامل محبت رکھتا ہو۔وہابی تو کام سے گئے۔آپ ﷺ کی ازواج مطہرات سے سچی عقیدت رکھتا ہو۔سیدتنا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ کے گستاخ محروموں کی صف میں کھڑے ہونگے۔آپ ﷺ کی پیاری بیویاں عزت وعظمت احترام واکرام اور حرمت نکاح کے لحاظ سے تمام مومنوں کی مائیں ہیں۔مگر ان سے پردہ واجب، انکی میراث کا استحقاق نہیں، انکی اولاد سے نکاح جائز کہ وہ سگی بہنوں کی طرح نہیں۔ماں کی توہین وہی کریگا جسے جہنم کے سرخ سرخ انگارے پسند ہونگے۔آپ ﷺ کی پیاری اولاد کے دشمن لڑھک گئے جیسے خارجی اور آپ ﷺ کے اہل بیت کے مخالفین کا بوریا بستر اگول ہوا رافضی خانہ خراب ہوئے۔آپ نے ''تفسیر روح

ثُمَّ دَعَوْتَ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ۔ (رواہ الترمذی)

پھر دعاء مانگی اپنی ذات کیلئے تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ مانگ لو عطا کیا جائے گا، مانگ لو! عطا کیا جائے گا۔

(۹۳۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى اِذَا صَلّٰى

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کہ اچھا لگے اسکو کہ پوری دیجائے اسکو پوری ناپ، تو جب درود شریف پڑھے

عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ

ہم اہلبیت پر تو چاہیے کہ کہے الـلهم صل عـلـىٰ مـحـمـد ن الـنـبـى الامـى وازواجـه امهـات الـمـومنين

وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى ابراهيم انك حميد مجيد.(رواہ ابوداؤد)

وزريتـه واهـل بيتـه كـمـا صـليت عـلىٰ ابـراهيم انك حـمـيـد مـجـيـد.

(۹۳۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ.(رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ کنجوس ہے، جس کے سامنے ذکر کیا جاؤں تو نہ درود شریف پڑھے مجھ پر

(۹۳۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِيْ سَمِعْتُهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے درود شریف پڑھا مجھ پر میری قبر کے پاس تو میں نے سن لیا اس کو

وَمَنْ صَلّٰى عَلَيَّ نَائِيًا اُبْلِغْتُهٗ۔ (رواہ البیهقی فی شعب الایمان)

اور جس نے درود شریف پڑھا مجھ پر دور سے تو مجھے پہونچا دیا جاتا ہے اسکا درود شریف۔

(۹۳۹) حدیث شریف: مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلَآئِكَتُهٗ سَبْعِيْنَ صَلٰوةً. (رواہ احمد)

ترجمہ: جس نے درود شریف پڑھا پیارے نبی ﷺ پر ایک مرتبہ تو بھیجیں گے اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے ستر مرتبہ درود شریف۔

(۹۴۰) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّقَالَ اَللّٰهُمَّ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پڑھا جس نے درود شریف حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر اور کہا یا اللہ!

---

963 हदीस शरीफ़:– हज़रते समुरा से मरवी है उन्होंने फ़रमाया कि हुक्म फ़रमाया हमको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यह कि जवाबे सलाम दें हम इमाम को और आपस में मुहब्बत करें और यह कि सलाम करे हमारा बअज़ बअज़ को।

(50) मुसाफ़े का बाब

964 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फरमाया कि मरीज़ की पूरी अयादत यह है कि रखे कोई तुममें का अपने हाथ को मरीज़ की पेशानी या मरीज़ के हाथ पर तो पूछे उससे क्या हाल है और तुम्हारा आपस में सलाम करना मुकम्मल होता है मुसाफे से।

965 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं दो मुसलमान मुलाकात करते हैं तो मुसाफा करते हैं मगर बख़्शिश फरमा दी जाती है उन दोनों की इससे पहले कि जुदा हों वो दोनों।

966 हदीस शरीफ़:– हज़रते कतादा से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने कहा हज़रते अनस से कि क्या मुसाफा था असहाबे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम में, फ़रमाया हाँ।

967 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि अर्ज़ किया एक शख़्स ने या रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कोई शख़्स हममें का मुलाकात करे अपने भाई से या अपने दोस्त से तो क्या झुके उसके

المعانی شریف'' کے حوالے سے پڑھ لیا ہے کہ حضور صدیق اکبر حضور فاروق اعظم حضور عثمان غنی اور انکی تمام اولا د امجاد بھی اہل بیت میں داخل ہیں۔ جو ان حضرات سے کامل وابستگی کے ساتھ درود شریف پڑھے گا اور خود ان پر پڑھے گا تو اسے پورا پورا ثواب ملیگا اور دعاء بھی پورے طور پر قبول ہوگی اور مرادیں حاصل ہوں گی ''نبی'' کہتے ہی اسکو ہیں جو غیب کی خبریں رکھتا ہو اور غیب کی خبریں دیتا ہو۔ سیدنا حضور امام قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا نبوت کے معنیٰ ہیں غیب کی خبریں رکھنا غیب کی خبریں دینا (شفاء شریف) سیدنا حضور امام قسطلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ''نبوت نباء سے بنا ہے اور نبی کے معنیٰ ہیں خبیر یعنی خبردار فرمایا انکو اللہ تعالیٰ نے غیب پر (مواہب لدنیہ شریف) النبی (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے الہام سے غیب کی باتیں بتانے والا آئندہ کی پیشنگوئی کرنے والا (مصباح اللغات) ان شرعی اور لغوی معنیٰ کے بعد بھی آپ ﷺ کے علم غیب کا انکار کرنا دھاندلی ہی دھاندلی اور بے ایمانی ہی بے ایمانی ہے۔ اُمّی کے بہت سے معانی ہیں (۱) ماں کی طرف نسبت ہے کہ حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا جیسی شاندار ماں کے نور نظر کہ ایسی ماں نہ پیدا ہوئی اور نہ ہو سکے (۲) ام القریٰ کے رہنے والے۔ ام القریٰ مکہ معظمہ کو کہتے ہیں اور مکہ معظمہ تمام زمین کی اصل ہے (۳) ام الکتاب یعنی لوح محفوظ کے عالم و حافظ ہیں (۴) آپ شکم مادر ہی سے عالم و عارف پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کیلئے اُمّی کا ترجمہ ''ان پڑھ'' کرنا ان پڑھوں کا کام ہے۔ چونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا (ترجمہ) اور سکھایا آپکو وہ سب کچھ جو نہ جانتے تھے آپ اور ہے کرم اللہ کا آپ پر بہت بڑا (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۲۳۴) (ترجمہ) رحمٰن نے پیارے نبی کو سکھایا قرآن پیدا فرمایا انسان کامل پیارے نبی کو سکھایا انکو بیان اسکا جو ہو چکا جو ہوگا (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۳۳۰) یہ تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ علم عطا فرمانے والے کے اعلانات تھے اور اللہ تعالیٰ سے علم لینے والے کے اعلانات بھی ملاحظہ فرمائیں۔ حدیث شریف: سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ شب معراج میرے حلق میں ایک قطرہ ٹپکایا گیا تو میں نے جان لیا اسکو جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہونے ہوگا (تفسیر روح البیان شریف) حدیث شریف: سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ میں نے فیض کی ٹھنڈک پائی میں نے اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان تو روشن ہوگئی میرے لئے ہر چیز اور میں نے ہر چیز کو پہچان لیا (مشکوٰۃ شریف) حدیث شریف: تو جان لیا میں نے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے (مشکوٰۃ شریف) ان حقائق کے بعد بھی آپ ﷺ کو ان پڑھ کہنا لکھنا چھاپنا جیسا کہ تمام اقسام کے وہابیوں کا طریقہ وطیرہ بن چکا ہے یہ بھی انکا اپنے بے ایمان اور بارگاہ رسالت کے گستاخ ہونے کا صاف وصریح اعلان ہے۔ سیدنا حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک حدیث کی عبارت نقل فرمائی جسکا ترجمہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''ادب سکھایا مجھکو میرے رب نے'' حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کو اُمّی اسلئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مکتب ملکوت میں آپ ﷺ کو علم و ادب سکھایا۔ از خدا تا کُل مومنین علم نبی کے خطبے پڑھ رہے ہیں مگر وہابی ہیں کہ علم نبی سے خلاف علم بغاوت وخباثت بلند کئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سچا ہے اور آپ ﷺ سچے ہیں کُل مومنین سچے ہیں وہابی جھوٹے ہیں۔

(۹۳۷) مال کے بخیل و کنجوس کے مقابلے میں درود شریف پڑھنے کے سلسلے میں کنجوسی و بخیلی کرنے والا زیادہ برا ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا نام نامی اسم گرامی سنکر درود شریف پڑھنے کو تیار نہیں اور آپکے احسانات کو خراج عقیدت اور آپکی شکر گزاری کیلئے آمادہ نہیں اور داد محبت و عقیدت پیش کرنے کا روادار نہیں یہ موقع تو ایسا ہے کہ اپنی جانیں قربان کر دیجائیں۔ شعر:

نام مصطفیٰ پر ہم جان اپنی دیدیں گے
کیونکہ اپنا رشتہ ہے کربلا سے وابستہ (یا نبی)

چہ جائیکہ زبان پر درود شریف کے مبارک کلمات لانا۔ درود شریف پڑھنے میں کچھ خرچ تو ہوتا نہیں ذرا سی زبان ہلتی ہے مگر اجر و ثواب ڈھیر سارا مل جاتا ہے۔ اس ثواب سے محروم رہ جانا بڑی ہی محرومی کی بات

اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ۔ (رواہ احمد)

جلوہ گر فرما پیارے نبی کو اس مقام پر جو قریب ہے تیری بارگاہ سے قیامت کے دن تو ضروری ہوگئی اس کیلئے میری شفاعت

(۹۴۱) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰى دَخَلَ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن ابن عوف سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تشریف لے گئے پیارے رسول اللہ ﷺ یہاں تک کہ داخل ہوئے

نَخْلًا فَسَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ تَوَفَّاهُ

ایک باغ میں تو سجدہ فرمایا تو دراز فرمایا سجدے کو یہاں تک کہ میں نے خوف کیا کہ ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے وفات شریف سے نوازا ہو پیارے نبی کو

قَالَ فَجِئْتُ اَنْظُرُ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَالَكَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ

فرمایا حضرت عبدالرحمن نے کہ میں حاضر ہوا کہ دیکھ رہا ہوں کہ اُٹھایا پیارے نبی نے اپنے سر اقدس کو پھر فرمایا تجھے کیا ہوا؟ تو میں نے بیان کیا یہ واقعہ

قَالَ فَقَالَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِيْ اَلَا اُبَشِّرُكَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

فرمایا حضرت عبدالرحمن نے کہ پھر ارشاد فرمایا پیارے نبی نے کہ جبرئیل علیہ السلام نے کہا مجھ سے کہ کیا نہ خوشخبری دوں میں آپکو کہ بیشک اللہ عزوجل

يَقُوْلُ لَكَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلٰوةً صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ۔ (رواہ احمد)

فرماتا ہے آپ سے کہ جو پڑھے گا آپ پر درود شریف تو میں درود بھیجوں گا اُس پر اور جو سلام پڑھے گا آپ پر تو سلام بھیجوں گا میں اُس پر۔

(۹۴۲) حدیث شریف: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ

ترجمہ: حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک دعاء ٹھہری رہتی ہے

بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهَا شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيْ عَلٰى نَبِيِّكَ۔ (رواہ الترمذی)

آسمان اور زمین کے درمیان، نہیں چڑھتی اُس سے کوئی چیز یہاں تک کہ درود شریف پڑھو تم اپنے پیارے نبی پر۔

(۹۴۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کوئی قوم اُس مجلس میں نہ بیٹھے جس مجلس میں نہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرے

लिये? प्यारे रसूलुल्लाह ने फ़रमाया नहीं, उसने कहा क्या लिपट जाये उसको और बोसा दे उसको? फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने नहीं, उस शख्स ने अर्ज़ किया तो क्या पकड़ ले उसका हाथ और मुसाफा करे? फ़रमाया हाँ।

968 हदीस शरीफ़:— हज़रते अनस बिन मालिक से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जब आये यमन वाले तो फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि आये हैं तुम्हारे पास यमन वाले और वो सबसे पहले हैं जो लाये मुसाफे को।

969 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि दो मुसलमान जब मुसाफा करते हैं तो नहीं बाकी रहता उनके दरमियान कोई गुनाह मगर वो झड़ जाता है।

970 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया मुसाफा करो ताकि बुग्ज़ व क़ीना दूर हो जाये।

971 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब मुलाकात करो तुम हाजी से तो सलाम करो उसको और मुसाफा करो उससे और अर्ज़ करो उससे यह कि बख्शिश की दुआ करे तुम्हारे लिये इससे पहले कि दाखिल हो अपने मकान में चूंकि वो बख्शा बख्शाया होता है।

972 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब दो मुसलमान मुलाकात करें तो दोनों मुसाफा करें और हम्द करें अल्लाह तआला की और मग्फिरत मांगे अल्लाह तआला से तो मग्फिरत की जाती है उन दोनों की।

ہے۔جب بھی آپ ﷺ کا پیارا نام سنا جائے تو مستحب ہے کہ عشق کی مستی کے ساتھ بارگاہ نبوی میں درودوسلام کا نذرانہ گزارا جائے۔

(۹۳۸) روضۂ اطہر پر درودوسلام پڑھنے والوں کا درودوسلام تو میں خود ہی بلا واسطہ سن لیتا ہوں اور دور سے پڑھنے والے کا خود بھی سنتا ہوں اور فرشتے میری بارگاہ میں پہونچاتے بھی ہیں۔ کیونکہ اس حدیث شریف میں دور سے سماعت فرمانے کی نفی نہیں ہے ۔حضرات خاصان خدا فرماتے ہیں کہ اہل محبت بظاہر دور بھی ہوں مگر دربار مصطفےٰ سے قریب ہیں اور محبت سے خالی اگر قریب جالی بھی ہو تب بھی دور ہے۔ ابوجہل وابولہب قریب رہکر بھی دور تھے مگر سیدنا حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بظاہر دور تھے مگر قریب ہی نہیں بلکہ اقرب دربار رسول تھے۔ خود سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا اہل محبت کا سلام میں خود سماعت فرماتا ہوں (دلائل الخیرات شریف) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ دونوں کے سلام کا جواب مرحمت فرماتے ہیں چاہے قریب والا ہو یا دور والا۔ یہ دوری وقربت تو ہمارے ظاہر کے اعتبار سے ہے انکے لئے تو ساری کائنات ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح ہے۔ کیا شان ہے درود شریف پڑھنے والے کی کہ آپ ﷺ جواب سلام مرحمت فرمائیں اور ہر بار مرحمت فرمائیں اگر ایک ہی بار جواب عنایت فرمائیں تو سعادتوں کا عروج و اوج نصیب ہو چہ جائیکہ بار بار جواب سلام سے نوازا۔ اے عاشقان رسول! اپنی فیروزہ بختی پر جتنا بھی ناز کرو وہ کم ہی کم ہے۔ حدیث شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ درود شریف پڑھنے والے کی آواز مجھ تک پہونچتی ہے درود شریف پڑھنے والا جہاں بھی ہو (جلاء الافہام) سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ'' آپ ﷺ اپنی امت کے احوال و اعمال پر مطلع اور حاضرو ناظر ہیں اور راس میں کوئی شبہ کی گنجائش نہیں ہے (اخبار الاخیار شریف) یعنی دور سے سننے میں کوئی مشکل ومحال بات نہیں ہے۔

(۹۳۹) اس حدیث شریف میں جمعہ کے دن کا درود شریف مراد ہے کیونکہ جمعہ کے دن کی ایک نیکی ستر نیکیوں کی برابر ہوتی ہے جیسے جمعہ کا حج، حج اکبر کہلاتا ہے اور حج اکبر کا ثواب ستر حجوں کی برابر ہوتا ہے۔

(۹۴۰) اس مقام سے مراد یا تو مقام محمود ہے جو عرش کے دائیں جانب ہے یہاں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ جلوہ افروز ہونگے اور تمام عالم آپ ﷺ کی ''حمد'' کریگا۔ یا مقام وسیلہ ہے جو جنت میں اعلیٰ و بالا مقام ہے۔ یہ دونوں مقامات آپ ﷺ کے نام ہو چکے ہیں۔ اس صورت میں آپ ﷺ کیلئے دعاء کرنا حقیقت میں خود اپنے لئے دعاء کرنا ہے کہ اے اللہ تعالیٰ ہمیں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی شفاعت کا حقدار بنا۔ آپ ﷺ کی شفاعت تمام اہل ایمان کیلئے ہے مگر ان الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھنے والوں کیلئے شفاعت اور یقینی وضروری ہے۔ اس دعاء کے پڑھنے والواں کیلئے خاص شفاعت اور خاص درجات ہیں جس طرح آپ ﷺ کے روضۂ انور کی زیارت کرنے والوں کیلئے خصوصی شفاعت ہے ۔ یہ حدیث شریف منکرین شفاعت کیلئے تازیانۂ عبرت ہے۔ منکرین شفاعت کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس حدیث شریف کا مطالعہ کرنا چاہئے اور اپنی شقاوت کو سعادت سے بدلنے کی کامیاب کوشش کرنا چاہئے۔

(۹۴۱) حضرات انبیاء کرام کا نماز میں بحالت قیام وصال فرمانا' سجدے میں ٹھہرے رہنا نہ گرنا باعث تعجب نہیں کیونکہ سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام کا وصال شریف نماز میں بحالت قیام ہی ہوا تھا اور آپ عصائے مبارک کے سہارے چھ ماہ یا ایک سال یونہی وفات شدہ کھڑے رہے۔ بندہ اپنی شایان شان درودوسلام پڑھتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسکے صلہ میں اپنی شایان شان درود وسلام سے اپنے بندے کو نوازتا ہے۔

(۹۴۲) دعاء کی قبولیت واجابت درود شریف پڑھنے پر موقوف ہے چونکہ درود شریف مقبول ومستجاب ہے کہ مقام قبولیت پر فائز ہوتا ہے فضل ورحمت سے ملا ہوا ہے اسلئے درود شریف کے طفیل وتوسل سے دعاء بھی مقام قبولیت میں پہونچ جاتی ہے۔ مسکین چیونٹی اگر کعبہ شریف پہونچنا چاہتی ہے تو کبوتر کے پاؤں سے چپٹ جائے اسی طرح اگر دعاء دراجابت تک پہونچنا چاہے تو درود شریف سے لپٹ جائے۔ مستجاب ہو جائیگی۔ درود شریف دعاء کے بارگاہ الٰہی میں پیش ہونے کا ذریعہ اور قبولیت کا وسیلہ ہے۔

وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَلَهُمْ۔ (رواہ الترمذی)

اورنہ اپنے نبی پاک پر درود شریف پڑھے، تو اُن لوگوں پر حسرت ہے، پھر اگر چاہے اللہ تعالیٰ تو عذاب دے انکو، اور اگر چاہے تو بخشدے انکو۔

(۹۴۴) حدیث شریف: اَفْضَلُ اَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خَلَقَ اٰدَمَ وَفِيْهِ قُبِضَ

ترجمہ: سب سے زیادہ فضیلت والا تمہارے دنوں میں جمعہ کا دن ہے کہ اس میں حضرت آدم کو پیدا فرمایا اور اسی دن پردہ فرمایا

وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ وَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيَّ

اور اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن میں بیہوشی ہوگی، تو کثرت کیا کرو مجھ پر درود شریف کی اسلئے کہ تمہارا درود شریف پیش کیا جاتا ہے مجھ پر

فَاَدْعُوْ لَكُمْ وَاَسْتَغْفِرُ۔ (رواہ ابوداؤد)

تو دعاء فرماتا ہوں تمہارے لئے اور مغفرت مانگتا ہوں۔

(۹۴۵) حدیث شریف: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ مِأَةَ صَلٰوةٍ قَضَى اللّٰهُ لَهٗ مِأَةَ حَاجَةٍ

ترجمہ: جو شخص پڑھے مجھ پر درود شریف جمعے کی رات میں سو مرتبہ تو پوری فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں

سَبْعِيْنَ حَاجَةً مِنْ اُمُوْرِ الدُّنْيَا وَثَلٰثِيْنَ مِنْ اُمُوْرِ الْاٰخِرَةِ۔ (رواہ فی جذب القلوب)

ستر حاجتیں دنیا کے معاملات سے اور تیس حاجتیں آخرت کے معاملات سے۔

(۹۴۶) حدیث شریف: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ يَوْمِ الْخَمِيْسِ مِأَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَفْتَقِرْ اَبَدًا۔ (رواہ فی جذب القلوب)

ترجمہ: جس نے درود شریف پڑھا جمعرات کو مجھ پر سو مرتبہ تو نہ محتاج ہوگا وہ درود شریف پڑھنے والا کبھی

(۹۴۷) حدیث شریف: مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ كِتَابٍ لَمْ تَنْزِلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تَسْتَغْفِرُلَهٗ

ترجمہ: جس نے درود شریف پڑھا مجھ پر کتاب میں تو جتنے فرشتے اُتریں گے، مغفرت مانگیں گے اُس درود شریف لکھنے والے

مَادَامَ اِسْمِيْ فِي الْكِتَابِ۔ (رواہ فی جذب القلوب)

کیلئے جبتک میرا نام مع درود شریف اُس کتاب میں رہے گا۔

---

973 हदीस शरीफः– हज़रत अकरमा इब्ने अबू जहल से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया मुझसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिस दिन आया मैं प्यारे रसूलुल्लाह की बारगाह में (मुसाफा करते हुये) यानि अच्छों वक्त है हिजरत करने वाले सवार के लिये।

974 हदीस शरीफः– हज़रते अय्यूब इब्ने बशीर से मरवी वो रिवायत फरमाते हैं बनू अन्ज़ा के एक शख्स से कि बेशक उन्होंने फ़रमाया कि मैंने कहा अबूज़र से क्या प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मुसाफा करते थे तुमसे जब मुलाकात करते थे तुमसे? तो फ़रमाया हज़रते अबूज़र ने कि मैंने कभी मुलाकात नहीं की प्यारे रसूल से मगर मुसाफा फ़रमाया प्यारे रसूल ने मुझसे, भेजा प्यारे रसूल ने किसी को मेरे पास एक दिन और नही था मैं अपने घर में फिर जब मैं आया तो मुझे खबर दी गयी तो मैं हाज़िर हुआ बारगाहे नबवी में और प्यारे रसूल एक तख्त पर थे तो गले से लगाया मुझको तो था यह लगाना बहुत अच्छा बहुत अच्छा।

(51) नमाज़ के बाद ज़िक्र का बाब

975 हदीस शरीफः– हज़रते अब्दुल्ला इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं पहचान लेता था प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की नमाज़ पूरी होने को तक्बीर से।

976 हदीस शरीफः– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब सलाम फेरते तो नहीं बैठते मगर

(۹۴۳) مسلمان کی بزم ذکر اللہ اور درود وسلام سے خالی نہ ہو۔ اگر کوئی بزم ذکر اللہ اور درود وسلا سے خالی رہی تو سر محشر اسکی بازپُرس ہوگی پھر کف افسوس ملنا ہوگا اور اس وقت سوائے حسرت و پشیمانی کے کچھ دامن میں نہ ہوگا۔ شعر:

وہاں آبادیاں ہیں رونقیں ہیں
جہاں پر ذکرِ پاکِ اللہ ہے (یاحبیب)

(۹۴۴) جب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے نام سے دعاء قبول ہوتی ہے تو پھر خود آپ ﷺ جسکے لئے دعاء فرمائیں تو اسکا دونوں جہان میں بھلا کیوں نہوگا اور جسکے لئے دعاء مغفرت آپ ﷺ فرمائیں تو پھر اسکی بخشش کیوں نہوگی۔ شعر:

دعاء مقبول آدم کی ہوئی ہے آپ کے دم سے
تمہیں نے نوح کی کشتی ترائی یارسول اللہ (یانبی)

(۹۴۵) جمعہ کی رات میں درود شریف پڑھنا حاجت براری کا بہترین طریقہ ووسیلہ ہے اور دنیا وعقبیٰ کی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ شعر:

جتنا ان پر پڑھیں گے درود وسلام
یہ تو ہے اپنی ہی بہتری کے لئے (یانبی)

(۹۴۶) جمعرات میں درود شریف پڑھنا فقر وفاقہ محتاجی و بے کسی دور کرنے کا بہترین وظیفہ ہے۔ اسکا صاف صریح مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کے گُن گاؤ اور عیش وعشرت، موج ومستی میں زندگی گزارو۔ نہ فکر دنیا اور نہ فکر عقبیٰ۔ شعر:

میں مست جی رہا ہوں تمہارے ہی نام پر
میری تو زندگی ہے تمہارے کرم کے ساتھ (یانبی)

(۹۴۷) درود شریف کا پڑھنا تو باعث غفران وفیضان ہے ہی اسکا لکھنا بھی باعث غفران وفیضان ہے۔ بعض لوگوں میں بیماری ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے نام پاک کے ساتھ درود شریف لکھنے اور پڑھنے سے کتراتے ہیں۔ ص، صللم، صلعم کے اختصار کے ساتھ لکھتے ہیں۔ یہ ازروئے فقہ ناجائز ہے ازروئے وعید خرماں نصیبی ہے۔ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ "ایک شخص کاغذ کے بخل کی وجہ سے آپ ﷺ کے نام پاک کے ساتھ درود شریف نہیں لکھتا تھا تو اس ہاتھوں میں مرض آکلہ ہوگیا یعنی اسکا ہاتھ سڑنے گلنے لگا"۔ ایک اور شخص آپ ﷺ کا نام پاک لکھتا تو اسکے ساتھ صلی اللہ علیہ لکھتا تھا سلام مبارک نہیں لکھتا تھا تو آپ ﷺ نے خواب میں اسے جھڑکا کہ چالیس نیکیوں سے خود کو کیوں محروم رکھتا ہے کیونکہ لفظ وسلم میں چار حروف ہیں اور ہر حرف پر دس نیکیاں ملیں گی۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں کو ڈانٹ پھٹکار پلائی کہ درود پڑھا سلام چھوڑا۔ اب وہ لوگ بھی اپنے انجام ومآل پر نظر ثانی کریں جو درود چھوڑتے ہیں اور سلام پڑھتے ہیں اور رٹتے ہیں لاکھوں سلام لاکھوں سلام۔ درود شریف کی چھٹی کرنا یہ آدھی آیت پر عمل ہے چونکہ آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے درود وسلام کا حکم ایمان والوں کو دیا ہے لہٰذا جب بھی پڑھیں تو صلوٰۃ و سلام پڑھیں یعنی درود شریف بھی ہو اور سلام مبارک بھی ہو جیسے الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ، یانبی سلام علیک یا رسول سلام علیکْ یا حبیب سلام علیکْ صلوات اللہ علیک، پیارے نبی پر ہر صبح وشام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام۔ سیدنا حضرت امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پہلا وہ شخص جس نے درود شریف میں ایسا اختصار کیا کہ صلعم، یا صللم، یا ص لکھا اسکا ہاتھ کاٹا گیا۔ سیدنا حضرت علامہ سید طحطاوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "کسی نبی کے نام پاک کے ساتھ درود شریف کا ایسا اختصار لکھنے والا کافر ہوجاتا ہے کہ یہ ہلکا کرنا ہوا اور معاملہ شان مصطفیٰ سے متعلق ہے (حاشیہ درمختار) اگر قصد استخفاف شان رسالت ہو تو بلاشبہ یہ اختصار کفر ہے اور اگر کاہلی، جاہلی کی وجہ سے ایسا کرتا ہے تو پھر کمبختی زبوں قسمتی ہے۔ قلم بھی ایک زبان ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جگہ مہمل و بے معنیٰ صلعم لکھنا نامی کے ساتھ الم غلم بکنے کے مترادف ہے۔ یونہی بزرگان دین کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بجائے رض اور عام مومنین ومومنات کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ کی جگہ رح بنانا بھی کراہت سے خالی نہیں ایسی گھٹیا روش سے احتراز ضروری ہے۔ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک شخص کو خواب میں دیکھا تو دریافت فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا اور تمہیں کیسے بخشدیا اس نے جواب دیا

(۹۴۸) حدیث شریف: مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْئَلَ اللّٰهَ حَاجَتَهٗ فَلْيُكْثِرْ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: جو شخص ارادہ کرے اللہ تعالیٰ سے مانگنے کا اپنی حاجت کا تو کثرت کرے درود شریف کی پیارے نبی ﷺ پر

ثُمَّ يَسْئَلُ اللّٰهَ حَاجَتَهٗ وَلْيَخْتِمْ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ الصَّلٰوتَيْنِ

پھر مانگے اللہ سے اپنی حاجت کو، اور چاہیئے کہ سوال کو ختم کرے پیارے نبی ﷺ پر درود شریف کیساتھ کیونکہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے دونوں درودوں کو

وَهُوَ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَّدَعَ مَابَيْنَهُمَا۔ (رواہ فی جامع الانوار)

اور وہ اس سے بزرگ ہے کہ چھوڑ دے وہ دونوں کے درمیان کی دعاء کو۔

(۹۴۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَاءَنِىْ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ يَامُحَمَّدُ لَا يُصَلِّىْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے آئے میرے پاس جبرئیل علیہ السلام اور کہا انہوں نے اے پیارے محمد مصطفیٰ! نہیں پڑھتا درود شریف

عَلَيْكَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ وَمَنْ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلٰٓئِكَةُ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ (رواہ فی جامع الانوار)

آپ پر کوئی آپ کی امت میں سے مگر بھیجتے ہیں اُس پر درود ستر ہزار فرشتے، اور جس پر بھیجیں فرشتے درود تو وہ اہل جنت سے ہے۔

(۹۵۰) حدیث شریف: قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلَىَّ صَلٰوةً تَعْظِيْمًا لِحَقِّىْ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے پڑھا مجھ پر درود شریف تعظیم کرتے ہوئے میرے حق کی وجہ سے تو پیدا فرمائیگا اللہ تعالیٰ

مِنْ ذٰلِكَ الْقَوْلِ مَلَكًا لَهٗ جَنَاحٌ بِالْمَشْرِقِ وَالْاٰخَرُ بِالْمَغْرِبِ وَرِجْلَاهُ مَقْرُوْرَتَانِ

اُس درود شریف پڑھنے کی وجہ سے ایک فرشتہ، اس کا ایک پر مشرق میں اور دوسرا پر مغرب میں اور اسکے دونوں پاؤں ملے ہوئے ہیں

فِى الْاَرْضِ السَّابِعَةِ السُّفْلٰى وَعُنُقُهٗ مُلْتَوِيَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ صَلِّ

ساتویں زمین کے طبقے کے نچلے حصے سے اور اسکی گردن ملی ہوئی ہے عرش کے نیچے والے حصے سے، فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اُس فرشتے سے کہ درود بھیج

عَلٰى عَبْدِىْ كَمَا يُصَلِّىْ عَلٰى نَبِيِّىْ فَهُوَ يُصَلِّىْ عَلَيْهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ (رواہ فی جامع الانوار)

میرے اُس بندے پر جیسا کہ وہ درود بھیجتا ہے پیارے نبی پر، تو وہ فرشتہ درود بھیجتا رہیگا اُس درود پڑھنے والے مومن بندے پر روز قیامت تک۔

इसके मिक्दार कि फरमाते अल्लाहुम्मा अन्तस्सलाम वमिनकस्सलाम तबारकत या जुलजलाले वल इकराम।

977 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब फारिग होते अपनी नमाज़ से तो इस्तेग्फार फरमाते तीन मर्तबा और फरमाते अल्लाहुम्मा अन्तस्सलाम वमिनकस्सलाम तबारकत या जुलजलाले वल इकराम।

978 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब सलाम फेरते थे अपनी नमाज़ से तो फरमाते अपनी बुलन्द आवाज़ से लाइलाहा इल्ललाहो वदहो लाशरीका लहू लहुलमुल्को वलहुल हम्दो वहुवा अला कुल्ले शैइनकदीर लाहौल वला कुव्वता इल्लाह बिल्लाह लाइलाहा इल्लल्लाहो वला नाबुदो इल्ला इय्याहो लहुल नेमता वलहुल फज़लो वलाहुल सनाउल हस्नो लाइलाहा इल्लल्लाह मुख्लेसीना लहुद्दीने वलौ करिहल काफिरुन।

979 हदीस शरीफ़:– हज़रते सअद से मरवी कि बेशक वो सिखाते थे अपने बच्चों को यह कलेमात और फरमाते थे बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम अऊज़ो पढ़ते थे इन कल्मात के ज़रीये नमाज़ के बाद अल्लाहुम्मा इन्नी आऊजोबेका मिनलजिब्ने वआऊज़ोबेका मिनल बुखले वआऊज़ोबेका मिनर्रज़ल अमरे वआऊज़ोबेका मिन फित्नतित दुनिया व अज़ाबिल कब्र।

980 हदीस शरीफ़:– हज़राते फुकरा मुहाजरीन हाज़िरे खिदमत आली हुये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की तो उन्होंने अर्ज़ किया कि ले गये दौलम वाले बड़े बड़े दरजात और बाकी रहने वाली नेमतें तो प्यारे रसूलुल्लाह

کہ میں جب نام نامی اسم گرامی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا لکھا کرتا تھا تو صلی اللہ علیہ وسلم بھی لکھتا تھا اللہ تعالیٰ کو میری یہی ادا پسند آگئی اور اسی لئے بخشش ہوگئی۔ درود شریف کو شارٹ کرنے میں دین و دنیا کے خطرات ہیں۔

(۹۴۸) اگر دعاء شرعی نقائص سے پاک ہے تو اللہ تعالیٰ اول و آخر کے طفیل درمیان کی دعاء کو بھی شرف قبولیت سے نوازے گا۔ شرعی نقائص دعاء میں کیا کیا ہوسکتے ہیں اسکی تفصیلات کیلئے فقیر قدیری کی کتاب فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب میں فضائل دعاء والا حصہ ملاحظہ فرمائیں۔

(۹۴۹) جب فرشتوں کے درود شریف بھیجنے سے ایک امتی جنتی ہوجاتا ہے تو پھر جس ذات ستودہ صفات علیہ التحیات والتسلیمات پر اللہ تعالیٰ درود شریف بھیجتا ہو تو اسکے جنتی ہونے میں بے ایمان ہی کو شبہ ہوسکتا ہے۔ میرا یقین ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ جنتی ہی نہیں جنتی گر ہیں اور قاسم جنت، مالک جنت ہیں بلکہ۔ شعر:

حقدار نہیں خلد کا مختار ہوا ہے
جو دل سے غلام شہ ابرار ہوا ہے (یا نبی)

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو اپنے انجام و مآل کی خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ انکے ساتھ میدان قیامت میں کیا کریگا جنت میں بھیجے گا یا جہنم میں۔ معاذ اللہ تعالیٰ۔ مسلمانو! پہچانو! کسے کہتے ہیں وہابی اور کون ہے وہابی؟۔

(۹۵۰) "حق تعظیم" کی خاطر درود وسلام پڑھنے کی یہ برکت ہے کہ اتنا لمبا چوڑا فرشتہ درود شریف کی برکت سے پیدا ہوگا اور وہ صبح قیامت تک سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے پیارے امتی پر درود شریف بھیجتا رہے گا اور جو نادان لفظ تعظیم سنکر ہی کباب بنجاتے ہیں ان پر فرشتے لعنت و پھٹکار بھی صبح قیامت تک برساتے ہونگے۔ شعر:

کوئی تو تعظیم کا عدو ہے تو کوئی تعظیم کا ہے عادی
کسی کے حصے میں پیاس آئی کسی کے حصے میں جام آیا (انتخاب قدیری)

(۹۵۱) پہچاننے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے دیوانوں ہی کو پلائینگے اور بیگانوں کو حوض کوثر سے کچھ نہ ملیگا۔ انکے لئے تو جہنمیوں کا نار جہنم سے جہنم میں نکلنے والا تیل ہوگا۔ آپ ﷺ کے پیارے مستانوں کی تو یہ شان ہوگی کہ۔ شعر:

شاہِ کوثر لبِ کوثر لئے جامِ کوثر
جلوہ افروز ہیں امت کو پلانے کیلئے (یا نبی)

(۹۵۲) درود شریف پڑھنا گویا موسلا دھار بارش میں نہانا ہے۔ دنیا و آخرت میں کلمۂ حق زبان پر آنے کا گارنٹر، جنت میں داخلے کا پروانہ، جہنم کی آگ سے حفاظت کی سند پُل صراط پر روشنی کا آفتاب۔ ایک درود شریف کے بدلے انعامات کی یہ بارش اور لطف و پیار کا یہ انداز۔ شعر:

پیار ہم سے جو کر رہا ہے خدا
در حقیقت یہ پیار تم سے ہے (یا نبی)

(۹۵۳) فضائل درود وسلام کو پڑھنے کے بعد یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ حساب تو یہ بتانے کیلئے ہے کہ درود شریف پڑھنے والے کا ثواب بے حساب ہے۔ شعر:

ایسا رحیم ایسا کریم آمنہ کا چاند
رحمت کی حد ہے اور نہ کرم کا شمار ہے (یا نبی)

اس حدیث شریف میں آپ ﷺ کو مختار اور مخلوق میں سب سے زیادہ اچھا فرمایا گیا۔ میرے نبی مختار ہیں کیسے مختار ہیں ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) بیشک ہم نے عطا فرمایا آپکو کوثر (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴/۱۵۷) سیدنا حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کوثر خیر کثیر کے معنیٰ میں ہے اور اس میں ہر قسم کی دینی دنیوی دولتیں حسی، معنوی نعمتیں آجاتی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپکو عطا فرمائی ہیں۔ حدیث شریف: سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا فرمادی گئیں (بخاری شریف) حدیث شریف: آپ ﷺ نے فرمایا مجھے ہر چیز کی کنجیاں دیدی گئیں (طبرانی شریف، جامع صغیر) حدیث شریف: آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کریں (مشکوۃ شریف) شعر:

میں جو چاہوں پہاڑوں کو لوگو! سنو
سونے چاندی کے بنکر چلیں ساتھ میں (انتخاب قدیری)

آپ نے قرآن کریم اور احادیث کریمہ کا فیصلہ ملاحظہ فرمالیا۔ مگر کتنا

(٩٥١) حدیث شریف: قَالَ لَيَرِدَنَّ عَلَىَّ الْحَوْضِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَقْوَامٌ مَااَعْرِفُهُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وارد ہونگے حوضِ کوثر پر روزِ قیامت لوگ، تو نہیں پہچانوں گا میں ان کو

اِلَّا بِكَثْرَةِ الصَّلٰوةِ عَلَيَّ۔ (رواہ فی جامع الانوار)

مگر انکے کثرت سے درود شریف پڑھنے کی وجہ سے مجھ پر۔

(٩٥٢) حدیث شریف: قَالَ مَنْ صَلىّٰ عَلَيَّ مَرَّةً وَاحِدَةً صَلَى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ عَشْرَ مَرَّاةٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے درود شریف پڑھا مجھ پر ایک مرتبہ تو رحمتیں نازل فرمائیگا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ

صَلىّٰ عَلَيْهِ مِأَةَ مَرَّةٍ وَمَنْ صَلىّٰ عَلىٰ مِأَةَ مَرَّةٍ صَلَّى اللّٰهَ عَلَيْهِ اَلْفَ مَرَّةٍ

جسنے درود پڑھا مجھ پر دس بار تو رحمتیں نازل فرمائیگا اللہ اس پر سو بار اور جسنے درود پڑھا مجھ پر سو مرتبہ تو اللہ تعالیٰ رحمتیں نازل فرمائیگا اس پر ایکہزار مرتبہ

حَرَّمَ اللّٰهُ جَسَدَهٗ عَلَى النَّارِ وَثَبَّتَهٗ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ عِنْدَ الْمَسَأَلَةِ

اور حرام فرمادے گا اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو آگ پر اور ثابت قدم رکھے گا اس کو حق بات کے ذریعے دنیا و آخرت کی زندگی میں پوچھ گچھ کے وقت

وَاَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ وَجَائَتْ صَلٰوتُهٗ عَلَيَّ وَلَهَا نُوْرٌ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى الصِّرَاطِ مَسِيْرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ

اور داخل فرمائیگا اسکو جنت میں اور کام آئیگا مجھ پر درود پڑھنا اور درود کی برکت سے اس کیلئے نور ہوگا روزِ قیامت پل صراط پر جسکی راہ پانچسو برس کی ہے

وَاَعْطَاهُ بِكُلِّ صَلٰوةٍ صَلَّاهَا عَلَيَّ قَصْراً فِي الْجَنَّةِ قُلْ ذٰلِكَ اَوْكَثُرَ۔ (رواہ فی جامع الانوار)

اور عطا فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہر درود کی عوض جس کو پڑھا ہے اس نے مجھ پر ایک محل جنت میں، کم ہو وہ یا زیادہ۔

(٩٥٣) حدیث شریف: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَامِنْ عَبْدٍ صَلىّٰ عَلَيَّ اِلَّا خَرَجَتِ الصَّلٰوةُ مُسْرِعَةً مِنْ فِيْهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے نبی ﷺ نے نہیں ہے کوئی بندہ جو درود شریف پڑھے مجھ پر مگر نکلا درود شریف اسکے منہ سے

فَلَا يَبْقىٰ بَرٌّ وَّلَا بَحْرٌ وَلَاشَرْقٌ وَلَاغَرْبٌ اِلَّا وَتَمُرَّ بِهٖ وَتَقُوْلُ اَنَا صَلٰوةُ فَلَانِ ابْنِ فَلَانٍ

پھر نہیں باقی بچتا خشک و تر، شرق و غرب مگر ان سب سے گزر جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں فلاں کے بیٹے فلاں کا درود شریف ہوں

ने फ़रमाया वो कैसे? हज़राते फुक्रा व मुहाजरीन ने कहा वो नमाज़ पढ़ते हैं जैसे हम नमाज़ पढ़ते हैं और वो रोज़ा रखते हैं जैसे हम रोज़ा रखते हैं और वो सदकात करते हैं मगर हम सदकात नही कर पाते वो गुलाम आज़ाद करते हैं और हम नहीं कर पाते तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने क्या न सिखा दूँ मैं तुमको ऐसी चीज़ कि पालू तुम उसके ज़रिये अपने आगे वालों को और आगे हो जाओ तुम उसके ज़रिये अपने पीछे वालों से और न हो कोई अफज़ल तुमसे मगर जो काम करे उसकी तरह जो तुम करो, तो इन फुकरा ए महाजरीन ने अर्ज़ किया हाँ या रसूलुल्लाह, फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने सफ़ब्हानल्लाह पढ़ा करो अल्लाहो अकबर पढ़ा करो और अलहम्दो लिल्लाह पढ़ा करो हर नमाज़ के बाद 33–33 मर्तबा, फ़रमाया हज़रते अबू सालेह ने फिर लौट आये हज़रात फुकरा ए मुहाजरीन प्यारे रसूलुल्लाह की खिदमत में तो उन्होंने अर्ज़ किया कि सफन लिया हमारे मालदार भाईयों ने उसको जो हमने किया तो उन्होंने भी किया उसी की तरह तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने यह अल्लाह तआला का फज़ल है कि देता है जिसको चाहता है।

981 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नमाज़ के बाद वाले वज़ाईफ कि ना उम्मीद नहीं होता उनका कहने वाला उनका करने वाला हर फर्ज़ नमाज़ के बाद 33 मर्तबा सफ़ब्हानल्लाह कहना 33 मर्तबा अलहम्दो लिल्लाह कहना और 34 मर्तबा अल्लाहो अकबर कहना।

982 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने तस्बीह की अल्लाह तआला की

بڑا خبیث ہوگا وہ اور اسکا حمایتی جس نے یہ لکھا ہے کہ" جسکا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں" ایسے خبیثوں کے بارے میں بھی تفسیری فیصلہ ملاحظہ فرمائیں۔ سیدنا حضرت علامہ ابن احمد صاوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پس جس نے گمان کیا کہ آپ ﷺ اور لوگوں کی طرح ہیں کسی چیز کے مالک نہیں ہیں اور نہ ان سے نفع پہونچتا ہے نہ ظاہر میں نہ باطن میں تو وہ پکا کافر ہے اور اسکی دنیا و آخرت دونوں برباد ہیں۔ (تفسیر صاوی شریف) یہ خبط بھی وہابیوں پر سوار ہے کہ آپ ﷺ ہماری طرح ہیں تفسیر صاوی شریف نے دونوں گندے عقیدوں کا کریا کرم کردیا اور گندے عقیدے والوں کی ارتھی سجادی کہ جو آپ ﷺ کے مالک و مختار ہونے کا انکار کرے اور انہیں عام لوگوں کی طرح جانے پکا خبیث مردود بے ایمان شیطان ہے۔ اس آئینے میں اسماعیل دہلوی کا اور اسکے حمایتی کا پوز بہت ہی صاف دیکھا جاسکتا ہے۔ اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے مالک و مختار اور بے مثل و بے مثال بنایا ہے یہ عقیدہ حق ہے اور یہی تمام اسلاف کبار کا عقیدہ ہے اور یہی قرآن کریم اور احادیث کریمہ سے ثابت ہے۔

(۹۵۴) حضرات! آپ بچشم سر دیکھئے کہ درود شریف میں یارسول اللہ کے خطاب کے ساتھ درود شریف کی تعلیم دربار نبوی سے مل رہی ہے۔ اب اگر سنی مسلمان الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول الله پڑھتے ہیں تو نادانوں کے پیٹ میں مروڑ ہونے لگتی ہے اور اس حدیث شریف کے خلاف واویلا کرتے ہیں۔ یارسول الله کے ساتھ درود وسلام پڑھنا نبوی تعلیم کے عین مطابق ہے۔ سیدنا حضرت امام فخر الدین رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک روایت نقل فرمائی کہ" سیدنا امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر خلیفۂ بلافصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت فرمائی کہ میرے وصال شریف کے بعد میرا جنازۂ مبارکہ آپ ﷺ کی بارگاہ عالیجاہ میں لیجانا اور عرض کرنا یارسول اللہ آپکا یار غار ابو بکر حاضر ہے چنانچہ حسب وصیت جنازۂ صدیقی بارگاہ نبوی میں لایا گیا تو حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا السلام علیك یا رسول الله ابو بکر دروازے پر حاضر ہیں تو دروازہ خود بخود کھل گیا اور قبر نبوی سے آواز آئی کہ حبیب کو حبیب کے پاس لے آؤ (تفسیر کبیر شریف) حضرت صدیق اکبر کی عظمت و فضیلت کے ساتھ ساتھ اور آپ ﷺ حیات طیبہ کے ساتھ ساتھ یارسول اللہ کے ساتھ بارگاہ رسالت میں سلام پیش کیا۔ گویا کہ درود شریف بھی یارسول الله کے ساتھ موجود ہے اور سلام بھی یارسول اللہ کے ساتھ موجود ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو درود وسلام میں یارسول الله ' یا حبیب الله ' یا نبی الله کہکر خطاب کرنا ثابت ہے ثابت ہے ثابت ہے۔

(۹۵۵) ہر دعاء کو باب قبولیت تک پہونچنے کیلئے ضروری ہے کہ ہر دعاء کو درود وسلام سے سجایا جائے۔ تاکہ انکی قبولیت کے جلو میں دعائیں بھی قبول ہوسکیں۔

(۹۵۶) درود شریف سے چوکنے والا خلد کی راہ سے بہک جاتا ہے معلوم ہوا جو درود وسلام کے خلاف پروگرام چلارہا ہے تو وہ بالکل ہی کام سے گیا۔

(۹۵۷) التحیات اور درود شریف کے بعد کیا دعاء اور کونسی دعاء مانگنی چاہئے۔ یہ دعاء مانگنا بھی سنت ہے۔ لیکن یہ دعاء ایسی مانگنی چاہئے جو لوگوں کے کلام کے مشابہ نہو۔ بہتر یہ ہے کہ مسنون و ماثور دعاء مانگے جو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ یا پیارے صحابہ سے منقول ہو۔ مگر وہ دعاء پڑھی جائے تو بہت ہی اچھا ہے جسے آپ ﷺ نے سکھایا اور تاجدار امت نے براہ راست آپ ﷺ سے سیکھا اور وہ یہی دعاء ہے جو مذکورہ حدیثوں میں موجود ہے اور تمام امت اسی کو نماز میں پڑھتی ہے اور یہی دعاء" نماز کی دعاء" مشہور و متعارف ہے۔ اگرچہ اور بھی دعائیں احادیث کریمہ میں آئی ہیں۔ سیدنا حضرت صدیق اکبر سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہ کہلوانا" یا اللہ میں نے ظلم کیا اپنی جان پر ظلم کثرت سے اور سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کا یہ کہلوانا" اے مالک ہمارے نقصان کیا ہم نے اپنا اور اگر نہ مغفرت فرمائے تو ہماری اور نہ رحم فرمائے تو ہم پر تو ہو جائیں گے ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۳۶۰) سیدنا حضرت یونس

صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْمُخْتَارِ خَيْرِ خَلْقِ اللّٰهِ فَلَا يَبْقٰى شَيْءٌ اِلَّا صَلّٰى

جو اُس نے محمد مصطفےٰ ﷺ پر بھیجا ہے اور مختار ہیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں، سب سے اچھے ہیں، تو پھر کوئی چیز نہیں بچتی جو اس پر درود شریف نہ پڑھے

يَخْلُقَ مِنْ تِلْكَ الصَّلٰوةِ طَائِرٌ لَهٗ سَبْعُوْنَ جَنَاحاً فِىْ كُلِّ جَنَاحٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ رِيْشَةٍ فِىْ كُلِّ رِيْشَةٍ

اور اُس درود شریف کی برکت سے اللہ تعالیٰ ایک پرندہ پیدا فرماتا ہے، اسکے ستر بازو ہوتے ہیں اور ہر بازو میں ستر ہزار پَر ہوتے ہیں اور ہر پَر میں

سَبْعُوْنَ اَلْفَ رَأْسٍ وَفِىْ كُلِّ رَأْسٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ وَجْهٍ وَفِىْ كُلِّ وَجْهٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ فَمٍ وَفِىْ كُلِّ فَمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ لِسَانٍ

ستر ہزار سَر ہوتے ہیں اور ہر سَر میں ستر ہزار چہرے ہوتے ہیں اور ہر چہرے میں ستر ہزار منہ ہوتے ہیں اور ہر منہ میں ستر ہزار زبانیں ہوتی ہیں

يُسَبِّحُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِسَبْعِيْنَ اَلْفَ لُغَاتٍ وَيَكْتُبُ اللّٰهُ لَهٗ ثَوَابَ ذٰلِكَ كُلِّهٖ۔ (رواہ فی جامع الانوار)

جو اللہ تعالیٰ کی تسبیحات کرتی ہیں ستر ہزار لغات میں اور لکھتا ہے اللہ ان سب کی تسبیحات کا ثواب اُس درود پڑھنے والے کیلئے۔

(۹۵۴) حدیث شریف: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّىْ عَلَيْكَ اِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا فِىْ صَلٰوتِنَا

ترجمہ: یا رسول اللہ کیسے ہم درود شریف پڑھیں آپ پر جب ہم درود شریف پڑھیں اپنی نماز و دعاء میں؟

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔ (رواہ البیہقی)

صلی اللہ علیک یارسول اللہ۔

(۹۵۵) حدیث شریف: عَنْ عَلِىٍّ قَالَ كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوْبٌ حَتّٰى يُصَلِّىْ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ۔ (رواہ الطبرانی والبیہقی)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہر دعاء رکی رہتی ہے یہانتک کہ بھیجا جائے درود شریف حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر

(۹۵۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَخَطِئَ الصَّلَاةَ عَلَىَّ خَطِئَ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ۔ (رواہ الطبرانی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب ذکر کیا جاؤں کسی کے سامنے تو چونک گیا درود شریف پڑھنے سے مجھ پر تو چوک گیا وہ راہ جنت سے

﴿باب الدعاء والتشهد ترجمہ: التحیات میں دعاء کا باب﴾

(۹۵۷) حدیث شریف: عَنْ اَبِىْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمْنِىْ دُعَاءً

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ سکھا دیجئے مجھ کو وہ دعاء،

हर नमाज़ के बाद 33 मर्तबा और खूबियां बयान कीं अल्लाह तआला की और बढ़ाई बयान की 33 मर्तबा तो ये कल्मात 99 हैं और कहे 100 का अदद पूरा करने के लिये लाइलाहाइल्लल्लाहो वहदहू लाशरीका लहू लहुलमुल्को वलहुल हम्दो वहुवा अला कुल्ले शैइन कदीर तो बख़्श दिये जायेंगे उसके गुनाह अगरचे हों वो समन्दर के झाग के बराबर।

983 हदीस शरीफ़:– अर्ज़ किया गया या रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कौन सी दुआ जल्द मकबूल होती है तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने आखिरी रांत के दरमियानी हिस्से में और फर्ज़ नमाज़ों के बाद।

984 हदीस शरीफ़:– हज़रते उक्बा इब्ने आमिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हुक्म फ़रमाया मुझे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यह कि पढ़ लिया करो सूरा ए फ़लक़, सूरा ए नास हर नमाज़ के बाद।

985 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यह कि मेरा बैठना उन लोगों के साथ जो ज़िक्र करते हैं अल्लाह तआला का नमाज़े फज्र से सूरज निकलने तक मुझे ज्यादा महबूब है इससे कि आज़ाद फरमाऊँ चार गुलाम औलादे हज़रते इस्माईल से और मेरा बैठना ऐसे लोगों के साथ जो ज़िक्र करते हों अल्लाह तआला का नमाज़े असर से सूरज डूबने तक मुझे ज़्यादा पसन्द है चार गुलाम आज़ाद करने से।

986 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने नमाज़ पढ़ी फजर की जमाअत के साथ कि ज़िक्र करे अल्लाह तआला का सूरज निकलने तक फिर नमाज़ पढ़ी दो रकआत

علیہ السلام کا دربار خداوندی میں عرض کرنا'' بے شک تھا میں بے باکی کرنے والوں میں سے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۷۸۶) ان تینوں مقامات پر حضرات انبیاء کرام اور افضل البشر بعد الانبیاء کے ساتھ ظلم کی نسبت کی گئی ہے تو یہ ان حضرات کا انتہائی درجے کا انکسار و عجز ہے۔یہاں پر ظلم کے وہ معنیٰ کئے جائیں جو انکی شان کے لائق ہوں۔مشرک کا ظلم شرک ہے' کافر کا ظلم کفر ہے' فاسق کا ظلم فسق و گناہ ہے اور حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام و اولیاء اعلیٰ مقام کا ظلم' لغزشیں اور خطائیں ہیں۔جو شخص ان عجز وانکسار پر مشتمل کلمات کو سنکر انکی شان میں گستاخی کرے وہ بے دین ہے۔یہ سیدنا حضور صدیق اکبر کا اعلیٰ درجے کا انکسار ہے اور آپ ﷺ نے عجز کی تعلیم فرمائی ہے ورنہ حضور صدیق اکبر نے تو کبھی گناہ کا ارادہ بھی نہ فرمایا۔حقوق العباد تو بندہ بخشتا ہے مگر گناہ صرف اللہ تعالیٰ ہی بخشتا ہے۔جہاں حضرات انبیاء کرام نے فرمایا کہ جا تیرے تمام گناہ معاف تو وہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کیطرف سے اعلان ہوتا ہے کیونکہ حضرات انبیاء کرام کی زبان ہوتی ہے مگر فرمان رحیم و رحمٰن کا ہوتا ہے۔

(۹۵۸) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ جب نماز کا اختتام فرماتے تو التحیات درود شریف و دعاء سے فارغ ہوکر دائیں بائیں سلام پھیرتے تھے اور چہرۂ انور کو اس قدر زیادہ پھیرتے کہ پیچھے والے حضرات صحابۂ کرام آپ کے رخسار مبارک کی زیارت سے بخوبی مشرف ہوجاتے اور رخساروں کی چمک دمک دیکھ لیتے۔کیسی خوش نصیب ہے جماعت صحابۂ کرام کہ نماز شروع کریں تو دیدار رسول کے ساتھ اور نماز کو پورا کریں تو دیدار رسول کے ساتھ۔نماز کے اخیر میں السلام علیکم ورحمة الله کے ساتھ وبرکاته نہ بڑھایا جائے۔

(۹۵۹) سلام پھیرنے کے بعد چاروں سمت پورب پچھم' اتر دکھن میں سے کسی بھی سمت کو منہ کرکے تسبیح فاطمہ پڑھی یا دعاء مانگی جاسکتی ہے۔

(۹۶۰) حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ سلام پھیرنے کے بعد چاروں سائڈوں میں سے کسی بھی سائڈ کو گھوما جاسکتا ہے مگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سلام پھیر کر اکثر و بیشتر دائیں جانب کا رخ فرمایا کرتے تھے۔تو سلام پھیرنے کے بعد دائیں منہ کرکے دعاء مانگنا افضل و بہتر ہے اور یہی طریقہ ایمان والوں میں رائج ہے۔دائیں جانب پھر کر بیٹھنا محبوب و مندوب ہے واجب نہیں ہے۔

(۹۶۱) یہ حکم امام و مقتدی دونوں کیلئے ہے کہ جہاں نماز فرض جماعت سے پڑھی ہو وہاں سے کچھ ہٹ کر سنن و نوافل وغیرہ ہما پڑھے جائیں۔اس حدیث شریف میں صرف امام کا ذکر اسلئے ہے کہ عام طور پر بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے مقتدی اپنی جگہ سے نہیں ہٹ سکتے اور حکم استحبابی ہے تاکہ چند جگہ عبادت ہوجائے اور جگہ نمازی کے نماز کی گواہ ہوجائے میدان قیامت میں اور بعد میں آنے والے کو دھوکہ بھی لگے گا کہ فرض نماز پڑھی جارہی ہے یا سنن و نوافل ہورہے ہیں۔

(۹۶۲) مقتدیوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ سلام پھیرنے کے بعد دعاء میں امام کے ساتھ شریک رہیں۔بلا ضرورت شرعیہ امام سے پہلے مسجد سے نہ چلے جائیں۔جس شخص کی کچھ رکعتیں رہ گئیں کہ بعد میں آیا اور جماعت میں شریک ہوا تو امام کے سلام پھیرنے سے پہلے اس مسبوق کا کھڑا ہوجانا مکروہ تحریمی ہے۔مسبوق کو چاہئے کہ امام کے سلام پھیرتے ہی فوراً کھڑا نہ ہو بلکہ اتنی دیر صبر کرے کہ معلوم ہوجائے کہ امام کو سجدۂ سہو نہیں کرنا ہے اگر وقت میں تنگی ہو تو امام کے سلام پھیرنے کے ساتھ کھڑا ہوسکتا ہے۔بعض لوگوں کی محض عادت ہے کہ وہ سلام پھیرنے کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرا اور امام سے پہلے ہی چلدئے یہ تعلیم نبوی کے خلاف ہے یہ بیماری بھی دیکھی ہے کہ سلام پھیرا اور بھاگے۔

(۹۶۳) جماعت کی نماز میں امام تو مقتدیوں اور فرشتوں کی نیت کرے سلام میں اور مقتدی اپنے سلام میں جواب امام کی نیت کریں۔امام داہنی جانب سلام پھیرے تو داہنی طرف کے مقتدیوں کی نیت کرکے اور بائیں طرف سلام پھیرے تو بائیں طرف کے مقتدیوں کی نیت کرے۔نماز کی جماعت سے یوں بھی نماز پڑھنا چاہئے کہ اس سے آپس میں محبت بڑھتی ہے۔نماز باجماعت محبت مسلمین کا زرین ذریعہ ہے۔ایک دوسرے سے ملاقات اور ایک دوسرے کے دکھ درد کو جاننے اور سمجھنے کا موقع ملتا رہتا ہے۔اسلام میں سلام (۱) اجازت لینے کیلئے ہوتا ہے (۲) ملاقات کے وقت (۳) رخصت کے وقت۔نماز کا یہ سلام' سلامِ ملاقات ہے تمام

اَدْعُوْا بِہٖ صَلٰوتِیْ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْماً کَثِیْراً وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ

مانگا کروں جس کو میں اپنی نماز میں، فرمایا پیارے رسول نے کہ پڑھا کرو! اللھم انی ظلمت نفسی ظلماً کثیراً ولایغفر الذنوب

اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْم۔ (رواہ البخاری والمسلم)

الا انت فاغفرلی مغفرۃً من عندك وارحمنی انك انت الغفور الرحیم۔

﴿ باب اختتام الصلوٰۃ ترجمہ: نماز پوری کرنے کا باب ﴾

(۹۵۸) حدیث شریف: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے تھے اپنی بائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ

حَتّٰی یُرَای بَیَاضُ خَدِّہِ الْاَیْمَنِ وَعَنْ یَسَارِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

یہاں تک کہ دکھائی دیتی تھی آپکے داہنے رخسار مبارک کی سفیدی اور سلام پھیرتے تھے پیارے رسول اپنی بائیں جانب السلام علیکم ورحمۃ اللہ

حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّہِ الْاَیْسَرِ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

یہاں تک کہ دیکھی جاتی پیارے نبی کے بائیں رخسار مبارک کی سفیدی۔

(۹۵۹) حدیث شریف: عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا صَلّٰی صَلٰوۃً

ترجمہ: حضرت سمرۃ ابن جندب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے رسول اللہ ﷺ جب نماز ادا فرمالیتے

اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْہِہٖ۔ (رواہ البخاری)

تو متوجہ ہوتے ہماری طرف اپنے چہرۂ پاک سے۔

(۹۶۰) حدیث شریف: کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَنْصَرِفُ عَنْ یَمِیْنِہٖ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر جاتے تھے اپنی دا ہنی جانب۔

(۹۶۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَایُصَلِّی الْاِمَامُ فِی الْمَوْضِعِ الَّذِیْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نماز نفل پڑھے امام اس جگہ جس جگہ

तो है उसके लिये हज व उमरे के सवाब की तरह, हज़रते अनस ने फ़रमाया कि फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने पूरे का पूरे का पूरे का।

987 हदीस शरीफ़:– हज़रते अरज़क इब्ने कैस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नमाज़ पढ़ाई हमको हमारे इमाम ने कुन्नियत थी उसकी अबू रमसा, हज़रते अबू रमसा ने फ़रमाया कि नमाज़ पढ़ी मैंने यह नमाज़ या इस नमाज़ की तरह प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ, हज़रते अबू रमसा ने फ़रमाया कि हज़रते अबू बक्र और हज़रते उमर खड़े हुये थे पहली सफ़ में प्यारे नबी के दाहने को और एक शख़्स हाज़िर हुये थे नमाज़ की तक्बीरे ऊला में, प्यारे नबी ने नमाज़ अदा फरमाई फिर सलाम फेरा अपने दाहने को और बायें को यहाँ तक कि देखी हमने सफ़ेदी आपके रुखसारों की तो फिरे हज़रते अबू रमसा के फिरने के मिस्ल मिसाल लेते थे हज़रते अबू रमसा अपनी ज़ात को तो खड़े हो गये वो शख़्स जिन्होंने पा ली थी इमाम के साथ तक्बीरे ऊला नमाज़ की कि दो रकआत पढ़ीं तब जल्दी उठे हज़रते उमर फिर पकड़े उनके दोनों कन्धे और हरकत दी उनको फिर फ़रमाया बैठ जाइये इसलिये कि नहीं हलाक़ हुये अहैले किताब मगर इसलिये कि न था उनकी नमाज़ के दरमियान फ़ासला तो उठाई प्यारे नबी ने अपनी निगाह तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि राहे हक़ पर क़ायम रखे अल्लाह तआला तुझको ऐ खत्ताब के बेटे।

صَلّٰی فِیْهِ حَتّٰی یَتَحَوَّلَ۔ (رواہ ابوداؤد)

نماز فرض پڑھی، یہاں تک کہ ہٹے اُس جگہ سے

(۹۶۲) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حَضَّهُمْ عَلَی الصَّلٰوةِ وَنَهَاهُمْ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُبھارا لوگوں کو نماز پر اور منع فرمایا ان کو

اَنْ یَّنْصَرِفُوْا قَبْلَ اِنْصِرَافِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ۔ (رواہ ابوداؤد)

یہ کہ وہ چلیں جائیں پیارے نبی کے نماز سے فارغ ہونے سے پہلے۔

(۹۶۳) حدیث شریف: عَنْ سَمُرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَّرُدَّ عَلَی الْاِمَامِ

ترجمہ: حضرت سمرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حکم فرمایا ہم کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے یہ کہ جواب سلام دیں ہم امام کو

وَنَتَحَابَّ وَاَنْ یُّسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلٰی بَعْضٍ۔ (رواہ ابوداؤد)

اور آپس میں محبت کریں اور یہ کہ سلام کرے ہمارا بعض بعض کو۔

﴿باب المصافحة ترجمہ: مصافحہ کا باب﴾

(۹۶۴) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَمَامُ عِیَادَةِ الْمَرِیْضِ اَنْ یَّضَعَ اَحَدُكُمْ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ رکھے کوئی تم میں کا

یَدَهٗ عَلٰی جَبْهَتِهٖ اَوْ عَلٰی یَدِهٖ فَیَسْاَلُهٗ كَیْفَ هُوَ وَتَمَامُ تَحِیَّاتِكُمْ بَیْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ۔ (رواہ الترمذی)

اپنے ہاتھ کو مریض کی پیشانی پر یا مریض کے ہاتھ پر تو پوچھے اُس سے کیا حال ہے؟ اور تمہارا آپس میں سلام کرنا مکمل ہوتا ہے مصافحہ سے۔

(۹۶۵) حدیث شریف: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَامِنْ مُّسْلِمِیْنَ یَلْتَقِیَانِ فَیَتصافَحَانِ اِلَّا غُفِرَلَهُمَا

ترجمہ: فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ نہیں دو مسلمان ملاقات کرتے ہیں تو مسافحہ کرتے ہیں مگر بخشش فرما دی جاتی ہے ان دونوں کی

قَبْلَ اَنْ یَّتَفَرَّقَا۔ (رواہ الترمذی)

اس سے پہلے کہ جدا ہوں وہ دونوں۔

---

988 हदीस शरीफ़:– हज़रते अली से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सफ़ना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से उस मिम्बरे मुबारक के तख्तों पर कि प्यारे रसूल फरमाते हैं कि जो पढ़ेगा आयतुल कुर्सी हर नमाज़ के बाद तो नहीं रोकेगा उसको जन्नत में दखिल से कोई सिवाए मौत के और जिसने पढ़ा इस आयतल कुर्सी को उस वक्त कि इख्तियार करे अपनी आरामगाह को अमन फरमायेगा अल्लाह तआला उसके घर में उसके पड़ौसी के घर में और उसके चारों तरफ़ के घरों में रहने वालों में।

989 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया जो कहे इससे पहले कि फारिग हो नमाज़े मरिग्ब से और मोड़े अपने पाववों को नमाज़ मरिग्ब व नमाज़ फजर से कि लाइलाहा इल्लल्लाहो वहदहू लाशरीका लहू लहुलमुल्को वलाहुल हम्दो बेयदेकलख़ैर युहयी वयुमीतो वहुवा अला कुल्ले शैइन कदीर दस मर्तबा तो लिखी जायेंगी उसके लिये हर एक के बदले दस नेकियां और मिटाये जायेंगे उससे दस गुनाह और बुलन्द फरमाये जायेंगे उसके लिये दस दर्जे और होगी उसकी हिफाज़त हर नापसन्द बात से और हिफाज़त शैतान मरदूद से और नहीं करीब होगा किसी गुनाह के यह कि पाये उसको सिवाये शिर्क के और होगा वो अफज़ल लोगों से इस अमल के वजहा से सिवाये उस शख्स के जो बड़ा है उससे कि मज़कूरा दुआ कही है उससे ज़्यादा।

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

(۹۶۶) حدیث شریف: عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِیْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ۔ (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت قتادہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے کہا حضرت انس سے کہ کیا مصافحہ تھا اصحاب رسول اللہ ﷺ میں؟ فرمایا ہاں!

(۹۶۷) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلرَّجُلُ مِنَّا يَلْقٰى اَخَاهُ اَوْ صَدِيْقَهٗ اَيَنْحَنِیْ لَهٗ قَالَ لَا قَالَ اَفَيَلْتَزِمُهٗ وَيُقَبِّلُهٗ قَالَ لَا قَالَ اَفَيَاْخُذُهٗ بِيَدِهٖ وَمُصَافِحُهٗ؟ قَالَ نَعَمْ (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ عرض کیا ایک شخص نے کہ یارسول اللہ ﷺ کوئی شخص ہم میں کا ملاقات کرے اپنے بھائی سے یا اپنے دوست سے تو کیا جھکے اس کیلئے؟ پیارے رسول نے فرمایا نہیں، اُس نے کہا تو کیا لپٹ جائے اسکو اور بوسہ دے اسکو؟ فرمایا پیارے رسول نے نہیں! اُس شخص نے عرض کیا تو کیا پکڑ لے اس کا ہاتھ اور مصافحہ کرے؟ فرمایا، ہاں!

(۹۶۸) حدیث شریف: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا جَآءَ اَهْلُ الْيَمَنِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْجَآئَكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ وَهُمْ اَوَّلُ مَنْ جَآءَ بِالْمُصَافِحَةِ۔ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت انس ابن مالک سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جب آئے یمن والے تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ آئے ہیں تمہارے پاس یمن والے اور وہ سب سے پہلے ہیں جو لائے مصافحہ کو۔

(۹۶۹) حدیث شریف: قال رسول الله ﷺ المسلمان اذا المصافحة لم يبق بينهما ذنب الا سقط (رواه البیهقی).

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ اور دو مسلمان جب مصافحہ کرتے ہیں تو نہیں باقی رہتا انکے درمیان کوئی گناہ مگر وہ جھڑ جاتا ہے۔

(۹۷۰) حدیث شریف: ان رسول الله ﷺ قال تصافحوا يذهب الغل. (رواه مالك)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مصافحہ کرو تا کہ بغض وکینہ دور ہو جائے۔

---

990 हदीस शरीफ़:– हज़रते उमर इब्ने खत्ताब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने भेजा एक लश्कर नज्द की तरफ़ तो लाये वो बहुत ग़नीमतें और जल्दी लौट आये तो कहा एक शख्स ने जो नहीं निकला था उस लश्कर में कि नहीं देखा हमने कोई लश्कर जो जल्द लौट आया हो और न बड़ा हो इस लश्कर से ग़नीमत में तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि क्या न बतादूँ मैं तूमको ऐसी कौम कि अफज़ल हो ग़नीमत में और अफज़ल हो वापसी में तो वो कौम है जो हाजिर हो नमाज़े फजर में फिर बैठी रहे जिक्र करती रहे अल्लाह तआला का यहाँ तक कि निकल आये सूरज तो यही है जल्दी लौटने वाले और ज्यादा ग़नीमत वाले।

991 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कसरत से किया करो जिक्र अल्लाह तआला का यहाँ तक कि कहने लगें लोग पागल।

992 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कसरत से किया करो अल्लाह तआला का ज़िक्र यहाँ तक कि कहेंगे मुनाफेकीन बेशक तुम रियाकार हो।

(52) जो नाजाइज़ है काम नमाज़ में और जो मुबाह है काम उसका बाब

993 हदीस शरीफ़:– हज़रते मुआविया इब्ने हकम से मरवी उन्होंने फ़रमाया इस दरमियान कि मैं नमाज़ पढ़ रहा था प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ जब छींका एक शख्स ने कौम में से तो मैंने यरहमकुमुल्लाह

نمازی حکماً غائب ہو گئے تھے اس عالم سے نکل کر دوسرے عالم کی سیر میں محو تھے لہٰذا اب فارغ ہو کر لوٹے ہیں اور ایک دوسرے سے تجدید ملاقات ہو رہی ہے اسلئے سلام کر رہے ہیں۔

(۹۶۴) مصافحہ۔ ملاقات اور رخصت کے وقت خلوص و محبت سے ہاتھ ملانے کو کہتے ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور حضرات صحابۂ کرام ملاقات و رخصت کے وقت مصافحہ فرماتے تھے۔ مصافحہ آپ ﷺ کی پیاری سنت ہے۔ مصافحہ کرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں سے کیا جائے اپنا دایاں ہاتھ دوسرے کے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے ہتھیلی ملائی جائے اور اپنا بایاں ہاتھ دوسرے کے دائیں ہاتھ پر رکھیں ایسے ہی دوسرا شخص اپنا بایاں ہاتھ آپ کے دائیں ہاتھ پر رکھے۔ آپ ﷺ نے جب ایک مرتبہ سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مصافحہ فرمایا تو آپ ﷺ کا مبارک ہاتھ انکے ہاتھوں میں تھا۔ یعنی ہر ایک کا ایک ہاتھ دوسرے کے دونوں ہاتھوں میں تھا۔ قینچی والا مصافحہ جو کلائی پر کلائی رکھکر کیا جاتا ہے خلاف سنت ہے۔ بعض حضرات بزرگان دین نے فرمایا ہے کہ مصافحہ کرتے وقت ایک دوسرے کے انگوٹھے کو معمولی دبائیں کیونکہ انگوٹھے کے ساتھ ایک رگ ہوتی ہے جسکے دبانے میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ حضرات! آپ نے ابھی حدیث شریف میں پڑھا کہ مصافحہ سلام کا تتمہ ہے۔ اب ظاہر ہے کہ بندے نے نماز میں معراج کی ہے اور اب معراج سے واپسی ہو رہی ہے اور ایک دوسرے سے ملاقات ہو رہی ہے تو سلام پھیر کر تو نماز سے باہر آئے ہیں اور سلام کا تتمہ مصافحہ ہے لہٰذا سلام اسی وقت مکمل اور پورا ہو گا جب مصافحہ کر لیا جائے۔ سیدنا حضرت علامہ شہاب الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا'' اور زیادہ صحیح یہ ہے کہ یہ مصافحہ مباح ہے کیونکہ اس مصافحہ کرنے میں اشارہ ہے اس جانب کہ نمازی اپنے رب کی بارگاہ میں مناجات میں مشغول تھا یعنی غائب تھا تو اب جب نماز سے فارغ ہوا تو دربار ایزدی سے واپس ہوا (نسیم الریاض شرح شفاء شریف) نماز سے فراغت دربار ایزدی سے مراجعت ہے اور اس معراجی سفر کے بعد نمازیوں سے ایک دوسرے کی ملاقات ہو رہی ہے اور ملاقات کے وقت مصافحہ سنت ہے لہٰذا یہ مصافحہ بعد نماز بھی عموم سنت میں داخل ہے۔ حوالہ ملاحظہ فرمائیے بے شک بعد نماز مصافحہ داخل ہے عموم سنت میں (حدیقۂ ندیہ) عموم سنت کا یہ مطلب ہے کہ سنت کو جب بھی ادا کیا جائے وہ سنت ہی ہے۔ چنانچہ ایک اور حوالہ بھی ملاحظہ فرمائیے۔ مصافحہ کرنا سنت ہے بلکہ ہر نماز کے بعد ملاقات کے وقت (حاشیہ درمختار) ایک اور بھی حوالہ۔ پس مصافحہ سنت ہے تمام نمازوں کے بعد (حاشیہ طحطاوی، نور الایضاح) اس حدیث شریف کی شرح فرماتے ہوئے سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ظاہر بات یہ ہے کہ دونوں باتوں کا پورا کرنا حاصل ہوگا ان دونوں کاموں سے (مرقاۃ شریف) یعنی عیادت پوری جب ہوگی کہ مریض کی پیشانی یا اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر مزاج پرسی کی جائے اور سلام کا پورا کرنا یہ ہے کہ سلام کے بعد مصافحہ کیا جائے تاکہ سلام کا پوار پورا اجر نصیب ہو نماز میں سلام نمازیوں ہی کو کیا جاتا ہے نمازی اور امام ایک دوسرے کو سلام کرتے ہیں اور اس کی تکمیل مصافحہ سے ہوتی ہے تو بلا شبہ ہر نماز کے بعد مصافحہ کرنا نہ صرف یہ کہ جائز ہے بلکہ عموم سنت میں داخل ہو کر سنت ہے۔

(۹۶۵) دونوں کا مصافحہ کرنا بخشش و مغفرت کا موسم بہار بن جاتا ہے۔ گناہوں کا موسم خزاں برپا کرنے والا مبارک عمل جب بھی کیا جائے تو اچھا ہی اچھا ہے اس کی ممانعت کی فصل وہی اُگائے گا جسے جہنم میں رہنا پسند ہوگا۔

(۹۶۶) حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آداب و معمولات میں مصافحہ تھا عفو و غفران کے اس نسخۂ کیمیا کو اپنے آپ استعمال فرماتے تھے اور عفو و غفران کے گلہائے شاندار سے اپنی جھولیوں کو بھرتے تھے۔

(۹۶۷) مصافحہ کرنا ایک مومن کا اپنے مومن بھائی مومن دوست، مومن رشتہ دار سے درست ہے اور اسکی اجازت دربار نبوی سے ملی ہے اسکو کسی بہانے سے روکنا دراصل یہ اجازت نبوی کے خلاف کا فرآرائی کے مترادف ہے۔ تمام سنی مسلمان ملاقات و رخصت کے وقت ایک دوسرے سے مصافحہ کرتے ہیں خصوصاً نمازوں کے بعد کہ یہ معراج سے واپسی پر ملاقات کا بھی وقت ہے اور بعد فراغت نماز وقت رخصت بھی اور سونے پر سہاگہ یہ کہ یہ

(۹۷۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا لَقِیْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَصَافِحْہُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب ملاقات کرو تم حاجی سے تو سلام کرو اس کو اور مصافحہ کرو اس سے

وَمُرْہُ اَنْ یَّسْتَغْفِرَلَکَ قَبْلَ اَنْ یَّدْخُلَ بَیْتَہٗ فَاِنَّہٗ مَغْفُوْرٌ لَّہٗ۔ (رواہ احمد)

اور عرض کرو اس سے یہ کہ بخشش کی دعاء کرے تمہارے لئے اس سے پہلے کہ داخل ہوا پنے مکان میں کیونکہ وہ بخشا بخشایا ہے۔

(۹۷۲) حدیث شریف: قَالَ اِذَا الْتَقَی الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَ اللّٰہَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دو مسلمان ملاقات کریں تو دونوں مصافحہ کریں اور حمد کریں اللہ تعالیٰ کی

وَاسْتَغْفَرَاہُ غُفِرَلَھُمَا۔ (رواہ ابوداؤد)

اور مغفرت مانگیں اللہ سے، تو مغفرت کیجاتی ہے ان دونوں کی۔

(۹۷۳) حدیث شریف: عَنْ عِکْرِمَۃَ بْنِ اَبِیْ جَھْلٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت عکرمہ ابن ابوجہل سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا مجھ سے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

یَوْمَ جِئْتُہٗ مَرْحَبًا بِالرَّاکِبِ الْمُھَاجِرِ۔ (رواہ الترمذی)

کہ جس دن آیا میں پیارے رسول کی بارگاہ میں (مصافحہ کرتے ہوئے) یعنی اچھا وقت ہے ہجرت کرنے والے سوار کیلئے

(۹۷۴) حدیث شریف: عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ بُشَیْرٍ عن رَجُلٍ مِنْ عَنَزَۃَ اَنَّہٗ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ ذَرٍّ

ترجمہ: حضرت ایوب ابن بشیر سے مروی وہ روایت فرماتے ہیں بنوعنزہ کے ایک شخص سے کہ بیشک انہوں نے فرمایا کہ میں نے کہا ابوذرؓ سے

ھَلْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُصَافِحُکُمْ اِذَا لَقِیْتُمُوْہُ قَالَ مَا لَقِیْتُہٗ قَطُّ

کیا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ کرتے تھے تم سے جب ملاقات کرتے تھے تم سے؟ تو فرمایا حضرت ابوذر نے کہ میں نے کبھی ملاقات نہیں کی پیارے رسول سے

اِلَّا صَافَحَنِیْ وَبَعَثَ اِلَیَّ ذَاتَ یَوْمٍ وَلَمْ اَکُنْ فِیْ اَھْلِیْ فَلَمَّا جِئْتُ

مگر مصافحہ فرمایا پیارے رسول نے مجھ سے، بھیجا پیارے رسول نے کسی کو میرے پاس ایک دن اور نہیں تھا میں اپنے گھر میں، پھر جب میں آیا

कहा तो तीर फेंके मेरी तरफ़ मेरी कौम ने निगाहों के (मुझे घूरा) तो मैंने कहा हाय मेरी माँ का रोना क्या हाल है तुम्हारा कि तुम देख रहे हो मेरी तरफ़ तो मारते अपने हाथों को अपनी रानों पर तो जब मैंने देखा उनको कि वो चुपा रहे हैं मुझको तो मैं ही खामोश हो गया फिर जब नमाज़ अदा फरमा चुके प्यारे रसूलुल्लाह तो मेरे माँ बाप उन पर कुर्बान नहीं देखा मैंने ऐसा सिखाने वाला न उनसे पहले न उनके बाद जो ज्यादा अच्छा हो तालीम देने के ऐतबार से प्यारे रसूलुल्लाह से अच्छा फिर न डांट पिलाई और न मारा मुझको और न सख्त कहा मुझको, फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने कि नहीं लायक है इसमें कोई चीज़ लोगों के कलाम से, नमाज़ सिर्फ़ तस्बीह है और कुरान करीम की तिलावत है या जैया फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह मेरा ज़माना जहालत से करीब है और अता फ़रमाया हमको अल्लाह तआला ने दीने इस्लाम और बेशक कुछ लोग हममें से जाते हैं काहीनों के पास फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि ना जाया करो तुम उन काहिनों के पास, मैंने कहा और कुछ लोग हममें से परिन्दे उड़ाते हैं फरमाया प्यारे रसूल ने यह ऐसी चीज़ है जिसे पाते हैं वो अपने दिलों में तो न रोके यह अमल उनको, फ़रमाया हत्तरते मुआविया ने कि कुछ लोग हैं हममें से लकीरें खींचते हैं फ़रमाया प्यारे रसूल ने एक नबी थे हज़राते अम्बिया में कि खत खींचतें थे तो जो मुवाफेकत करेगा उनके खत की तो वो दुरुस्त है। 994 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्ला इब्ने मसऊद से मरवी उन्होंने फ़रमाया हम सलाम करते थे प्यारे

سلام کا تتمہ ہے جسکو نمازی پورا کرتے ہیں۔

(۹۶۸) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ مدینہ شریف میں جلوہ افروز تھے کہ یمن کے کچھ حضرات بارگاہ نبوی میں حاضر ہوئے اور وہ آپس میں مصافحہ کرتے تھے آپ ﷺ کو ان کی یہ ادا پسند آ گئی کیوں کہ ان کی اس ادا میں محبت ہی محبت نظر آئی تو آپ ﷺ نے مصافحہ کو ایمان والوں میں رائج فرما دیا پھر تو اسے باقاعدہ ایک حیثیت حاصل ہو گئی۔

(۹۶۹) دو مسلمانوں کے مصافحہ کرنے سے گناہ جھڑ ہی گئے تو پھر مغفرت ہونا بھی امر ظاہر ہے۔ ہر انسان سے گناہ ہوتے ہیں ہیں۔ آپ ﷺ کی شان رحمت ہے کہ اسکے مٹانے کا بھی کتنا آسان فارمولہ امت کو عطا فرمایا۔ مصافحہ کی مخالفت کسی بھی ہیر پھیر سے وہی کریگا جسے اپنا پاپی رہنا پسند ہوگا اس سے عام گناہ بھی جھڑ جاتے ہیں اور کینے وعداوت سے مومن کا سینہ پاک ہو جاتا ہے۔

(۹۷۰) بغض یہ انسانیت کیلئے کینسر کا درجہ رکھتا ہے۔ یہ انسانیت کیلئے موت کا پیغام ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے اس موذی مرض کا بھی علاج شافی مرحمت فرمایا ہے کہ جو مصافحہ کرنے کا عادی ہوگا اسکا سینہ کینے سے پاک ہوگا اور سب سے برا کینہ تو وہ ہے جو آپ ﷺ سے رکھا جائے۔ جو لوگ مصافحہ کے دشمن ہیں انکے سینے کینے کے دفینے ہوتے ہیں اور اس کینے کا وبال یہاں تک ہے کہ ان کے سینے میں آپ ﷺ سے بھی کینہ ہے۔ شعر:

حب نبی ہو جسمیں وہ سینہ پسند ہے
مجھ کو نہیں پسند جو کینہ پسند ہے
جسمیں نہ ہوں حضور وہاں دیو بند ہے
جس میں رہیں حضور وہ سینہ پسند ہے (یا نبی)

ہر مسلمان کینے جیسے کینسری مرض سے خود کو محفوظ رکھنے کیلئے مصافحہ کو اپنی زندگی کا طرۂ امتیاز بنائے اور کسی کے بہکائے میں نہ آئے اور بغض وکینہ کی فصل نہ اگائے۔ بعض حضرات فقہائے کرام نے فرمایا کہ بعد نماز مصافحہ کرنا بدعت ہے مگر حضرات فقہائے کرام نے اس کے وضاحت بھی فرما دی کہ ''نماز کے بعد مصافحہ کرنا بدعت مباح ہے'' (مجمع البحار شریف) بعض فقہائے کرام نے یہ فرمایا کہ مصافحہ بعد نماز بدعت ہے یعنی بدعت حسنہ ہے (اذکار نووی) بعد نماز اس مصافحہ کو بدعت فرمانا ایسا ہی ہے جیسا کہ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت تراویح کے اہتمام و التزام کے سلسلے میں فرمایا ''یہ اچھی بدعت ہے'' (مشکوٰۃ شریف ص ۱۱۵) بدعت کی تفصیل جاننے کیلئے فقیر قدیری کی کتاب ''بدعت کی حقیقت'' ملاحظہ فرمائیں۔ تحفے تحائف ہدیے اور نذرانے آپس میں ایک دوسرے کو دینا حکم نبوی کے مطابق ہے اس سے محبت کی پینگیں بڑھتی ہیں۔ محبت کی ریل پیل ہوتی ہے اور دشمنی کا جنازہ نکل جاتا ہے نفرتوں کی ارتھی سج جاتی ہے۔

(۹۷۱) اس حدیث پاک سے وہ لوگ عبرت لیں جو رات کو چپکے سے حج کیلئے کھسک جاتے ہیں اور رات ہی میں واپس اپنے گھر میں براجمان ہو جاتے ہیں، وہ مسلمانوں کا کتنا بڑا نقصان کر رہے ہیں۔ گھر میں داخل ہونے سے پہلے حاجی کی دعاء مستجاب ہے لہٰذا حجاج کو علی الاعلان حج کیلئے جانا چاہئیے جیسا کہ مسلمانوں میں رائج ہے کہ نعرے لگاتے ہیں نعت خوانی کرتے ہیں۔ آپ نے حدیث پاک میں ملاحظہ فرمایا کہ پیارے نبی ﷺ نے مصافحہ کی عظمت کو بیان کرنے کیلئے حکم فرمایا کہ حاجی سے مصافحہ کیا جائے۔ مصافحہ کی تاکید اسلئے بھی کی جا رہی ہے کہ مصافحہ گناہوں کیلئے موسم خزاں ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث شریف میں پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ''حدیث شریف: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب مسلمان دوسرے مسلمان سے ملاقات کرتا ہے مصافحہ کرتا ہے تو انکے گناہ اس طرح صاف ہوتے ہیں جیسے آندھی میں درخت کے خشک پتے گر جاتے ہیں اگر چہ وہ گناہ سمندر کے جھاگ کی برابر کیوں نہ ہوں۔'' آندھی میں سوکھے پتے پیڑ سے جسطرح ٹپ ٹپ جھڑتے ہیں اسی طرح مومن کے گناہ مصافحہ سے جھڑتے ہیں گویا کہ مصافحہ رحمتوں کی آندھی ہے اور گناہوں کیلئے موسم خزاں پت جھڑ کا زمانہ ہے۔ اس مثال کا مقصد بھی کثرت کو بیان کرنا ہے کہ دو مومن جب مصافحہ کرتے ہیں تو بیشمار گناہ صاف ہو جاتے ہیں۔ سمندر کے جھاگ بھی بے حساب بیشمار ہوتے ہیں تو اس مثال سے بھی مقصود بیان کثرت ہی ہے کہ وہ گناہگار اپنے دامن میں گناہوں کی کتنی ہی گندگی رکھتا ہو اور اسکا دامن زندگی کتنا ہی گناہوں سے آلودہ کیوں نہ ہو

اُخْبِرْتُ فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلٰى سَرِيْرٍ فَالْتَزَمَنِىْ فَكَانَتْ تِلْكَ اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ. (رواہ ابوداؤد)

تو مجھے خبر دی گئی تو میں حاضر آیا بارگاہِ نبوی میں اور پیارے رسولؐ ایک تخت پر تھے تو گلے سے لگایا مجھ کو، تو تھا یہ لگانا بہت اچھا بہت اچھا۔

باب الذکر بعد الصلوٰۃ ترجمہ: نماز کے بعد ذکر کا باب

(۹۷۵) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ اَعْرِفُ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں پہچان لیتا تھا

اِنْقِضَآءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالتَّكْبِيْرِ. (رواہ البخاری والمسلم)

پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پوری ہونے کو تکبیر سے۔

(۹۷۶) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ اِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو نہیں بیٹھتے مگر اس کے مقدار کہ فرماتے!

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. (رواہ مسلم)

اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذالجلال والاکرام۔

(۹۷۷) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِسْتَغْفَرَ ثَلٰثًا وَقَالَ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب فارغ ہوتے اپنی نماز سے تو استغفار فرماتے تین مرتبہ اور فرماتے!

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. (رواہ مسلم)

اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذالجلال والاکرام۔

(۹۷۸) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ يَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْاَعْلٰى

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تھے اپنی نماز سے تو فرماتے اپنی بلند آواز سے!

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٍ

لاالٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیٔ قدیر

नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पर और प्यारे नबी अपनी नमाज़ में होते थे तो जवाब लौटाते थे हम पर फिर जब हम लौटे हज़रते नजाशी के पास से और सलाम किया हमनें तो नहीं लौटाया जवाब प्यारे नबी ने हम पर तो हमने कहा या रसूलुल्लाह हम सलाम करते थे आपको नमाज़ में तो आप हमें जवाब इनायत फरमाते थे तो फ़रमाया प्यारे नबी ने बेशक नमाज़ में मस्रुफियत हैं।

995 हदीस शरीफ़:— प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उस शख्स के बारे में जो बराबर करता है मट्टी को जिस जगह सजदा करता है फ़रमाया प्यारे नबी ने कि अगर तुम्हें करना है तो एक बार करो।

996 हदीस शरीफ़:— मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कोख पर हाथ रखने से नमाज़ में।

997 हदीस शरीफ़:— उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सवाल किया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से नमाज़ में इधर उधर देखने के बारे में तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने वो उचकना है कि उचक लेता है उसको शैतान बंदे की नमाज़ से।

998 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि रोकी गई कौमें उनके बुलन्द करने से अपनी आखें दुआ के वक्त नमाज़ में आसमान की तरफ़ वरना ज़रुर छीन ली जायेंगी उनकी निगाहें।

999 हदीस शरीफ़:— हज़रते अबू कतादा से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने देखा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे

ایک مصافحہ کرنے سے ساری گندگیوں سے خود کا دامن گناہوں کی آلودگیوں سے صاف وشفاف ہوجاتا ہے۔

(۹۷۲) اسی لئے عام طور پر مسلمان مصافحہ کرتے وقت یغفر الله لنا ولکم اجمعین پڑھتے ہیں۔ جسکا ترجمہ ہے "بخشدے اللہ تعالیٰ ہمکو اور آپکو سب کو" سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب دو مسلمان ملیں اور سلام کریں ایک ان دونوں میں کا اپنے دوست کو تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں محبوب ترین ہوجاتا ہے۔ جو کہ خندہ پیشانی اور خوش گواری سے ملاقات کرے اپنے دوست سے پھر جب مصافحہ کرتے ہیں دونوں تو اللہ تعالیٰ نازل فرماتا ہے ان پر سو رحمتیں نوے رحمتیں تو ابتداء کرنے والے کو ملتی ہیں دس اس پر جس نے مصافحہ کیا۔

(۹۷۳) سیدنا حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبول اسلام سے پہلے اور ابو جہل دونوں باپ بیٹے، بانی اسلام کے زبردست مخالف و معاند تھے۔ حضرت عکرمہ مشہور گھوڑ اسوار تھے گھوڑے کی سواری کے ماہر تھے مگر فتح مکہ کے دن حضرات صحابۂ کرام کے تابڑ توڑ حملوں کی تاب نہ لاکر میدان سے بھاگ کھڑے ہوئے اور یمن نکل گئے۔ حضرت عکرمہ کی اہلیہ سیدتنا حضرت ام حکیم بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے شوہر کے پاس یمن پہونچیں اور ان کو دربار رسالت میں حاضر کیا اور انہوں نے قبول اسلام فرمایا اور اس کا اسلام لانا بہت اچھا ہوا اور گذشتہ تقصیرات کی معافی مانگی آپ ﷺ سے۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے حضرت عکرمہ کو مصافحہ سے نوازتے ہوئے ارشاد فرمایا مرحبا بالراکب المہاجر۔ ترجمہ: اچھا وقت ہے ہجرت کرنے والے سوار کیلئے (جمع الجوامع) اگرچہ حدیث شریف میں لفظ مصافحہ نہیں ہے مگر مصافحہ کے باب میں لانے کا مطلب یہی ہے کہ آپ ﷺ نے یہ جملہ مصافحہ فرماتے ہوئے ہی ارشاد فرمایا۔

(۹۷۴) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پابندی کیساتھ مصافحہ فرمایا کرتے تھے تاکہ میری امت میرے اس عمل کو دیکھ کر ہمیشہ مصافحہ کرتی رہے اور دارین کی سعادتیں بٹورتی رہے آپ ﷺ سے مصافحہ کرنے میں تو فرحت وانبساط ہوتا ہی تھا مگر جب آپ ﷺ نے اپنے سینے سے لگایا تو اور بھی مزہ آگیا۔ میرا سینہ انوار وتجلیات سے بھر گیا۔

(۹۷۵) اس حدیث شریف میں تکبیر سے مراد ذکر ہے اسلئے اس حدیث شریف کو ذکر کے باب میں ذکر فرمایا گیا ہے سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کم عمری کے باعث کبھی کبھی جماعت میں حاضر نہ ہوتے یا پھر حاضر ہوتے تو کبھی بالکل پچھلی صف میں جگہ ملتی تو نماز کے بعد حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم باآواز بلند ذکر فرماتے کہ حضرات صحابۂ کرام کے گھروں میں آواز پہنچ جاتی تھی اور حضرات صحابۂ کرام پہچان لیتے تھے کہ نماز ختم ہوچکی ہے۔ وہابی لوگ کہتے ہیں کہ باآواز بلند ذکر کرنے سے ان نمازیوں کی نماز میں خلل آتا ہے جو اپنی باقی ماندہ رکعتیں پوری کررہے ہیں ان لوگوں کو عقل وہوش کے ناخن لینے چاہئیں کہ ان کا یہ فرسودہ قیاس احادیث کریمہ کے مقابل ومخالف ہے یہ لوگ عید قرباں کے زمانے میں ایام تشریق میں تکبیر تشریق کے موقع پر کیا کرتے ہیں اور حجاج کرام تلبیہ اور حرم شریف کی نمازوں میں کیا کریں گے۔ اسکے علاوہ اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ تلبیہ اور تکبیر تشریق میں آپ ﷺ کا نام پاک نہیں ہے تو تلبیہ اور تشریق سے نہ ان کی نمازوں میں خلل آتا ہے اور نہ دھیان بٹتا ہے اور جب مساجد مبارکہ میں کلمۂ طیبہ شریف پڑھا جاتا ہے تو اس میں آپ ﷺ کا نام نامی اسم گرامی آتا ہے نام رسول سن کر رگ وہابیت پھڑکی اور پینترا بدل کر نام نبی کے خلاف اپنی بھڑاس نکال لی کہ نماز کے بعد کلمۂ طیبہ نہ پڑھا جائے نمازوں میں خلل پڑتا ہے۔ یہ تمام وہابیت کی بہاریں ہیں اگر کلمۂ طیبہ بلند آواز سے پڑھنے میں نمازوں میں خلل آتا ہے تو تلبیہ اور تکبیر تشریق سے کیوں خلل نہیں پڑتا۔ اسی طرح ان نئے پرانے وہابیوں کی نماز میں خلل پڑتا ہے صلوٰۃ وسلام سے۔ بیماروں کو تکلیف پہونچتی ہے سونے والوں کی نیندیں خراب ہوتی ہیں یہ بھی سب وہابیت کی جلوہ ریزیاں ہیں۔ آج تک کسی سنی مسلمان کو درود وسلام کے پڑھنے سے نہ تو نماز میں خلل محسوس ہوا اور نہ ان کی نیندیں خراب ہوئیں اور نہ ہی کسی بیمار کی پریشانی میں اضافہ ہوا بلکہ سچائی یہ ہے کہ اگر کوئی سنی بیمار ہے اور اس کے کانوں میں درود وسلام کی آواز آجائے تو اتنی دیر کیلئے اسے سکون وراحت محسوس ہوتی ہے۔ سنی مسلمانو! ان نئے پرانے چھپے کھلے وہابیوں کو پہچان کے سمجھ لو۔ شعر:

بہک نہ جادٔرہ عشق میں نبی والو
ابولہب کے مشن کا سراغ لیکے چلو (یانبی)

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ

لاحول ولاقوۃ الا باللہ لاالٰہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ۔ (رواہ مسلم)

لاالہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون۔

(۹۷۹) حدیث شریف: عَنْ سَعْدٍ اَنَّهُ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَآءِ الْكَلِمٰتِ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت سعد سے مروی کہ بیشک وہ سکھاتے تھے اپنے بچوں کو یہ کلمات اور فرماتے تھے بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ

كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ

تعوذ پڑھتے تھے ان کلمات کے ذریعہ نماز کے بعد! اللھم انی اعوذ بك من الجبن واعوذ بك من البخل

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔ (رواہ البخاری)

واعوذ بك من ارذل العمر واعوذ بك من فتنۃ الدنیا وعذاب القبر۔

(۹۸۰) حدیث شریف: اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا قَدْ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ

ترجمہ: حضرات فقراء مہاجرین حاضر خدمت عالی ہوئے پیارے رسول اللہ ﷺ کی تو انہوں نے عرض کیا کہ لے گئے دولت والے

بِالدَّرَجٰتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ فَقَالَ وَمَاذَاكَ قَالُوْا يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ

بڑے بڑے درجات اور باقی رہنے والی نعمتیں، تو پیارے رسول نے فرمایا وہ کیسے؟ حضرات فقراء مہاجرین نے کہا کہ وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں

وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَانَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ

اور وہ روزے رکھتے ہیں جیسے ہم روزے رکھتے ہیں اور وہ صدقات کرتے ہیں اور ہم صدقات نہیں کر پاتے، وہ غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم نہیں کر پاتے

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ

تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ کیا نہ سکھا دوں میں تم کو ایسی چیز کہ پالو تم اس کے ذریعہ اپنے آگے والوں کو؟ اور آگے ہو جاؤ تم اسکے ذریعے

वसल्लम को कि इमामत फरमा रहे हैं लोगों की और हज़रते उमामा बिन अबुल आस प्यारे नबी के कन्धे पर हैं जब रुकू फरमाते प्यारे नबी तो उनको उतार देते और जब उठते सजदे से तो उन्हें लौटा लेते।

1000 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब जमाई ले कोई तुममें का नमाज़ में तो पी जाये उसको जहाँ तक ताकत हो इसलिये कि शैतान दाखिल हो जाता है मुँह में।

1001 हदीस शरीफ़:– जब जमाई ले कोई तुममें का नमाज़ में तो पी ले उसको ताकत भर और न कहे "हा" इसलिये कि यह शैतान की तरफ़ से है कि हंसता है शैतान इससे।

1002 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बेशक एक खबीस जिन खुल गया आज की रात ताकि तोड़े मुझपर मेरी नमाज़ को तो ज़्यादा ताकत अता फरमाई अल्लाह ने मुझको उससे तो पकड़ लिया मैंने उसको फिर मैंने चाहा कि बांध दूँ इसको किसी सफतून से मस्जिद के सफ़तूनों में से यहाँ तब कि देखो तुम इसको सबके सब लेकिन मैंने याद किया अपने भाई हज़रते सफ़लैमान अलैहिस्सलाम को रब्बिगफिरली वहब्ली मलकल लायंबगी लेआहदंमिमबादी तो मैंने छोड़ दिया उस देव को नाकाम।

1003 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो कि पहुँच जाये उसको कोई शय उसकी नमाज़ में तो चाहिये कि तस्बीह करे इसलिये कि ताली औरत के लिये है और एक

(۹۷۶) جن فرض نمازوں کے بعد سنن و نوافل ہوں ان میں دعاء مختصر مانگی جائے۔ بعض بزرگان دین نے اس دعاء میں کچھ کلمات کا اضافہ بھی فرمایا ہے اگر چہ حدیث شریف میں دیکھنے کو نہ ملا جیسے والیک یرجع السلام اور بلا نکیر جاری ہے۔

(۹۷۷) سلام پھیرنے کے بعد تین بار استغفر اللہ: استغفر اللہ' استغفر اللہ اور بعض احادیث مبارکہ میں آیا ہے کہ تین بار یہ استغفار تلاوت فرماتے۔ استغفر اللہ الذی لاالہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ اور مذکورہ دعاء تلاوت فرماتے اور یہ استغفار تعلیم امت کیلئے تھا۔ کیونکہ آپ ﷺ معصوم و بے گناہ ہیں یعنی آپ سے کوئی گناہ سرزد ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ استغفار شریف سلسلۂ قادریہ، مداریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، چشتیہ، صابریہ، قدیریہ، بصیریہ، رشیدیہ، میں ہر محفل ذکر میں پڑھا جاتا ہے۔

(۹۷۸) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ فرض نمازوں میں جماعت کی نماز کا سلام پھیرنے کے بعد باآواز بلند ذکر فرماتے تھے۔ ذکر بالجہر نمازوں کے بعد مسنون و مشروع ہے۔ ان نمازوں کے بعد لمبی دعاء بھی مسنون ہے جنکے بعد سنتیں نہ ہوں جیسے فجر و عصر کی فرض نمازیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور پیارے صحابۂ کرام اتنی بلند آواز سے ذکر فرمایا کرتے تھے کہ محلے کے گھروں میں سنا جاتا تھا۔ اس حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتی کا بیان ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر خوبی اللہ تعالیٰ کیلئے اور تمام بندے خوبی سے عاری و خالی ہیں جیسا کہ بعض نادانوں کا جہل وعناد آمیز خیال ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عطا سے بندوں میں بھی بڑی بڑی خوبیاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیجاہ میں ان بندوں کی پوچھ ہے جو مخلصین ہیں یعنی اپنی عبادات ریاضات میں خلوص وللّٰہیت رکھتے ہیں اور ریاکار و منافقین بھی اگر بنام عبادت کچھ کرتے ہیں مگر اخلاص کی نعمت سے محروم ہیں بارگاہ الٰہی میں ان کی کوئی پوچھ نہیں۔ زور سے ذکر کرنے میں فائدہ یہ بھی ہوگا کہ مقتدیوں کو مذکورہ دعائیں یاد ہو جائینگی جیسے قل شریف کی محافل کے انعقاد سے مسلمانوں کو قرآن کریم کی سورتیں یاد ہو جاتی ہیں اس میں ایصال ثواب کیساتھ ساتھ تبلیغ کا ثواب بھی مضمر ہے۔

(۹۷۹) بچوں کو اچھی باتیں سکھانا چاہئیں یہ والدین کا اولین فرض ہے۔ یہ دعاء بھی تعلیم امت کیلئے ہے بزدل بہادر کے مقابل ہے۔ کنجوس و بخیل سخی کے مقابل ہے کنجوس وہ ہے جو خود کھائے غیر کو نہ کھلائے اور جمع کر کے بعد والوں کیلئے چھوڑ جائے۔ سخی وہ ہے جو خود بھی کھائے اور غیر کو بھی کھلائے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ کو سخی نہیں کہتے جواد کہتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے پاک ہے اسلئے علمائے محتاطین محاورے کے طور پر بھی اللہ تعالیٰ کیلئے کھانے پینے کے الفاظ نہیں بولتے جیسے اللہ تعالیٰ قسم کھاتا ہے یا اللہ تعالیٰ غصہ پی گیا بلکہ یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قسم یاد فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کا قہر مہر میں بدل گیا۔ جواد وہ ہے جو خود نہ کھائے اوروں کو کھلائے۔ یہ آپ ﷺ کی شان عالیشان ہے۔ شعر:

شکم پہ باندھے اگرچہ پتھر کھلایا اوروں کو پیٹ بھر کر
نبی کی مسکیں نوازیوں پر ہے شان جود و نوال صدقے (یانبی)

بہت کمزوری والی عمر سے مراد بڑھاپے کا وہ زمانہ ہے کہ اعضاء جواب دیدیتے ہیں جس میں انسان کی عقل وفکر کام نہیں کرتی قوئ ست و ناکارہ سے ہو جاتے ہیں اور انسان علم و معرفت اور عبادت و ریاضت خاطر خواہ بجا لانے سے معذور سا ہو جاتا ہے کہ نہ اب اللہ تعالیٰ کی باقاعدہ عبادت کر سکے اور نہ پوری طرح دین کے کام انجام دے سکے۔

(۹۸۰) یہ مالدار حضرات صحابۂ کرام بدنی عبادت میں تو ہماری برابر ہیں مگر مالی عبادات میں ہم پر سبقت و فوقیت رکھتے ہیں اور انکے درجات ہم سے بڑھ گئے اور یہ جنت کی اعلیٰ نعمتوں کے مستحق ہوگئے۔ حضرات فقہاء مہاجرین کی یہ گفتگو نہ تو اللہ تعالیٰ کی جناب میں شکایت ہے اور نہ یہ مالداروں پر حسد ہے بلکہ یہ رشک ہے اور دینی معاملات میں رشک کرنا جائز ہے۔ یعنی دوسروں کی سی نعمت اپنے لئے بھی چاہنا یہ جائز ہے۔ حسد حرام ہے۔ حسد کے معنیٰ ہیں دوسروں کی نعمت کے زوال کی خواہش کرنا۔ صبر کرنے والا فقیر شکر کرنے والے مالدار سے افضل ہے کیونکہ شکر کرنے سے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں زیادہ ملتی ہیں اور صبر کرنے سے اللہ تعالیٰ ملتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اگر شکر کرو گے تم تو ضرور میں زیادہ دوں گا تمکو (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۵۹۸) (ترجمہ) بیشک

مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَاصَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

اپنے پیچھے والوں سے اور نہ ہو کوئی افضل تم سے مگر جو کام کرے اسکی طرح جو تم کرو، تو اِن فقراء مہاجرین نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ!

قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ وَتُحَمِّدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ

فرمایا پیارے رسول نے سبحان اللہ پڑھا کرو اللہ اکبر پڑھا کرو اور الحمد للہ پڑھا کرو ہر نماز کے بعد ۳۳۔۳۳ مرتبہ۔ فرمایا حضرت ابوصالح نے

فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا

پھر لوٹ آئے حضرات فقراء مہاجرین پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تو انہوں نے عرض کیا کہ سن لیا ہمارے مالدار بھائیوں نے اسکو جو ہم نے کیا

فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ (رواہ مسلم)

تو انہوں نے بھی کیا اسی کی طرح، تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ دیتا ہے جسکو چاہتا ہے۔

(۹۸۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نماز کے بعد والے وظائف کہ نا امید نہیں ہوتا انکا کہنے والا، انکا کرنیوالا،

دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثلث وثلٰثون تحميدة واربع وثلٰثون تكبيرة۔ (رواہ مسلم)

ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہنا اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ کہنا اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔

(۹۸۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس نے تسبیح کی اللہ تعالیٰ کی ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ

وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اور خوبیاں بیان کیں اللہ تعالیٰ کی ۳۳ مرتبہ اور بڑائی بیان کی ۳۳ مرتبہ تو یہ کلمات ۹۹ ہیں اور کہے ۱۰۰ کا عدد پورا کرنے کیلئے لا الٰہ الا اللہ

وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ البحر۔ (رواہ مسلم)

وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شئ قدیر تو بخش دیئے جائینگے اسکے گناہ اگرچہ ہوں وہ سمندر کی جھاگ کی برابر۔

रिवायत में है कि तस्बीह मर्दों के लिये है और ताली औरतों के लिये है।

1004 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हमेशा तवज्जुहे करम से नवाज़ता है अल्लाह तआला बन्दे को और वो बन्दा अपनी नमाज़ में हो और न देखे इधर उधर तो जब बन्दा देखता है इधर उधर तो उससे फिर जाती है तवज्जुहे करम।

1005 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी कि बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि ऐ अनस रखो तुम अपनी निगाह जिस जगह सजदा करते हो।

1006 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि छींकना और ऊंघना और जमाई लेना नमाज़ में और हैज़ आना और कै करना और नक्सीर फूटना शैतान की तरफ़ से है।

1007 हदीस शरीफ़:– रावी ने फ़रमाया कि मैं हाज़िर हुआ प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमते आली में और प्यारे नबी नमाज़ अदा फरमा रहे थे और प्यारे नबी के शिकमे पाक में आवाज़ थी देग़ के खोलने की सी आवाज़ यानि प्यारे नबी रो रहे थे।

1008 हदीस शरीफ़:– रावी ने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को नमाज़ पढ़ रहे हैं और प्यारे नबी के सीना ए पाक में आवाज़ है चक्की की सी आवाज़ रोने की वजह से।

اللہ کی رحمت صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۶۴) یہ حضرات صحابۂ کرام کے درمیان کی بات ہے ورنہ غیر صحابی کتنی ہی عبادت وریاضت کرے صحابی کی گردراہ کو بھی نہیں پہونچ سکتا کیونکہ وہ دیدار نبوی اور صحبت نبوی کی دولت سے مالا مال ہیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام تمام فرشتوں سے افضل ہیں کیونکہ وہ خادم الانبیاء ہیں۔ شعر:

کیا سمجھ پائے کوئی مقام آپکا
جبرئیل امیں ہے غلام آپکا (یا نبی)

حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد حضرات انبیاء کرام علیہم السلام ساری مخلوق میں افضل واعلیٰ ہیں کیونکہ وہ خدام دربار رسالت ہیں۔ شعر:

کی ہے اصحاب حبیب کبریا نے عمر بھر
جان و مال اولاد سے خدمت رسول اللہ کی (یا نبی)

اور تمام حضرات صحابۂ کرام میں سیدنا حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفۂ بلافصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل واعلیٰ برتر وبالا ہیں چونکہ آپ یار غار بھی ہیں اور اول المسلمین بھی ہیں۔ اشعار:

کرامت میں، ولایت میں، امامت میں، خلافت میں
خدا شاہد کہ بعد انبیاء صدیق اکبر ہیں
رفیق ہجرت آقا ہے یار غار کا تمغہ
امیر کشور صدق و صفا صدیق اکبر ہیں (یا نبی)

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے جن تسبیحات کی تعلیم فرمائی ہے اسکا نام ''تسبیح فاطمہ'' ہے کیونکہ ایک دوسری حدیث شریف میں یہی تسبیح آپ ﷺ نے خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تعلیم فرمائی تھی۔ ظہر، مغرب، عشاء میں یہ تسبیح سنن و نوافل سے فارغ ہونے کے بعد پڑھی جائیگی۔ حضرات فقہاء مہاجرین کا مدعا یہ تھا کہ یہ عمل تو مالدار حضرات صحابۂ کرام کو معلوم ہوگیا ہے لہٰذا خفیہ طور پر کوئی عمل ارشاد فرمائیں جسے ہم کریں مالدار صحابہ نہ کریں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اب تم صبر کرو اور اللہ تعالیٰ کی عطا پر راضی رہو اور صبر کرکے بڑا درجہ پالوگے اور یہ غبطہ ہے اسے بھی عبادت کا درجہ حاصل ہے۔

(۹۸۱) اس ترتیب وتعداد پر امت مسلمہ کا عمل ہے۔ اس سے سینکڑا بھی پورا ہوجاتا ہے۔ اس میں ایک مرتبہ اللہ اکبر کہنا زیادہ ہے گزشتہ حدیث شریف کے مقابلے میں۔ تو زیادتی ذکر زیادتی ثواب کو ظاہر کرتی ہے۔ سلسلۂ عالیہ قادریہ سلسلۂ عالیہ مداریہ کے مشائخ کرام تسبیح فاطمہ کے بہت پابند ہوتے ہیں۔

(۹۸۲) جو نمازی تسبیح فاطمہ کی پابندی کریگا اسکی خطائیں اگر شمار سے باہر ہوں اللہ تعالیٰ اس تسبیح فاطمہ کی برکت سے بخشدیگا۔ شمار کیلئے عقد انامل یا پوروں پر یا کھجور کی گٹھلیوں پر یا کنکروں پر یا تسبیح کے ذریعہ شمار کرے۔ سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دھاگے میں ہزار گرہیں لگالیں تھیں جن پر شمار کرلیا کرتے تھے (مرقاۃ شریف) حضرات فقہاء کرام نے تسبیح پر گننے کو بدعت فرمایا ہے یعنی بدعت حسنہ۔ بدعت حسنہ وہ ہے جسکی اصل ثابت ہو اور یہ عموم سنت میں داخل وشامل ہوتی ہے۔ وہابیوں کو اہلسنت کے معمولات میں بدعت یاد آجاتی ہے اور تسبیح خوب بھانجتے ہیں اور کہاں رکھکر بھانجتے ہیں تخریبی جماعت کے ورکروں کو بھانجتے ہوئے دیکھ لینا۔ تقریباً ہر وہابی اس بدعت میں گرفتار ہے ہر وہابی اپنا انجام سوچے۔

(۹۸۳) یہ دو وقت دعاؤں کی قبولیت کیلئے اکسیر ہیں۔ ''آخری رات کا درمیانی حصہ'' اسکا مطلب یہ ہے رات کے دو حصے کئے جائیں اور بعد والے حصہ کا درمیانی حصہ یہ وقت دعاء کیلئے بھی خوب ہے اور نماز تہجد کیلئے بھی۔ ان مذکورہ دونوں اوقات میں دعائیں خوب قبول ہوتی ہیں۔ نماز فرض کے بعد بھی دعاء مانگی جائے اور سنن ونوافل سے فارغ ہوکر بھی دعاء مانگی جائے۔

(۹۸۴) ہر نماز کے بعد پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ تمام نمازوں میں تو اسلئے پڑھ لیا کرو کہ شیطان سے حفاظت ہوجائے پناہ الٰہی نصیب ہو اور نماز جنازہ کے بعد یہ سورتیں پڑھکر ایصال ثواب کردیا جائے تو یہ بہت ہی اچھا ہے۔

(۹۸۵) بعد نماز فجر تا طلوع شمس اور بعد نماز عصر تا غروب شمس بیٹھنے میں چار عبادتیں ہیں (۱) اچھوں کی محبت (۲) ذکر الٰہی (۳) مسجد کی حاضری (۴) نماز اشراق یا نماز مغرب کا انتظار۔ اس میں سے ہر عبادت ایک غلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔ اسلئے چار غلاموں کی آزادی کے اجر وثواب کا ذکر فرمایا۔ سیدنا حضرت

(۹۸۳) حدیث شریف: قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليك وسلم اَىُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ

ترجمہ: عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! کونسی دعاء جلد قبول ہوتی ہے؟ فرمایا پیارے رسول نے

جَوْفَ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلٰوتِ الْمَكْتُوْبَاتِ۔ (رواه الترمذی)

آخری رات کے درمیانی حصے میں اور فرض نمازوں کے بعد۔

(۹۸۴) حدیث شریف: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَقْرَءَ

ترجمہ: حضرت عقبہ ابن عامر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حکم فرمایا مجھے پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کہ پڑھ لیا کرو

بِالْمُعَوَّذَاتِ فِىْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ۔ (رواه احمد وابوداؤد والنسائی والبیهقی فی الدعوات الکبیر)

معوذتین (سورۂ فلق اور سورۂ ناس) ہر نماز کے بعد۔

(۹۸۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے یہ کہ میرا بیٹھنا اُن لوگوں کے ساتھ جو ذکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا نمازِ فجر سے

حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَلَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ

سورج نکلنے تک مجھے زیادہ محبوب ہے اس سے کہ آزاد فرماؤں چار غلام اولادِ حضرت اسماعیل سے اور میرا بیٹھنا ایسے لوگوں کے ساتھ

يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً۔ (رواه ابوداؤد)

جو ذکر کرتے ہوں اللہ تعالیٰ کا نمازِ عصر سے سورج ڈوبنے تک مجھے زیادہ پسندیدہ ہے چار غلام آزاد کرنے سے۔

(۹۸۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِىْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس نے نماز پڑھی فجر کی جماعت کیساتھ پھر بیٹھا

يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ قَالَ

کہ ذکر کرے اللہ تعالیٰ کا سورج نکلنے تک پھر نماز پڑھی دو رکعت تو ہے اس کیلئے حج وعمرے کے ثواب کی طرح، حضرت انس نے فرمایا

1009 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जव खड़ा हो कोई तुममें का नमाज़ के लिये तो न छुये कंकरी को इसलिये कि रहमत उसके सामने है।

1010 हदीस शरीफ़:– हज़रते उम्मे सलमा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि देखा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हमारे गुलाम को कहा जाता था उसको अफलह जब सजदा करता तो फूंक मारता तो फ़रमाया प्यारे नबी ने ऐ अफलह मिट्टी लगी रहने दे अपने चेहरे को।

1011 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्ला इब्ने उमर से मरवी कि कोख पर हाथ रखना नमाज़ में दोज़खयों का आराम है।

1012 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि कत्ल कर दो दो कालों को नमाज़ में सांप और बिच्छू को।

1013 हदीस शरीफ़:– हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नमाज़ पढ़ रहे थे नफ़ली और दरवाज़ा प्यारे रसूल पर बंद था तो मैं आई तो मैंने दरवाज़ा खुलवाना चाहा तो चले प्यारे नबी तो खोल दिया मेरे लिये फिर वापसी फरमाई नमाज़ की जगह और हज़रते आयशा ने ज़िक्र फ़रमाया कि दरवाज़ा था किब्ले की तरफ़।

1014 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जव कै करे कोई तुममे का या नक्सीर फूटे

اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کی اولا د امجاد دوسرے لوگوں سے افضل و اعلیٰ ہے کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ بھی اولا د اسماعیل میں ہیں۔ذکر اللہ میں چاروں، تلاوت قرآن کریم، علم دین، ذکر صالحین، درود وسلام سب شامل ہیں (مرقاۃ شریف) فجر کے بعد مسجد میں بیٹھنا عصر کے بعد میں بیٹھنے سے افضل ہے کیونکہ وہاں چار اسماعیلی غلاموں کا ذکر ہے اور یہاں مطلقاً چار غلاموں کا ذکر ہے۔اس حدیث شریف میں نماز فجر کے بعد مسجد میں برائے ذکر بیٹھنے کی افضلیت کو بیان کرنے کیلئے اولا د اسماعیل کا ذکر فرمایا گیا ہے ورنہ سیدنا حضرت اسماعیل کی اولا د غلام نہیں بنائی جاسکتی یہی احناف کا مسلک ہے کہ تمام عرب حضرت اسماعیل کی اولا د ہیں۔

(۹۸۶) اس حدیث شریف میں سورج نکلنے سے مراد سورج کا بلند ہونا ہے یعنی سورج چمکنے سے ۲۰ منٹ بعد کیوں کہ سورج کے چمکتے وقت یعنی نکلتے وقت نماز ممنوع ہے۔مسجد میں رہنا بہت اچھا ہے مگر مسجد سے ہٹ کر بھی اگر اس وقت میں کسی بھی انداز سے ذکر الٰہی میں مصروف رہے تب بھی وہ مذکورہ اجر وثواب کا مستحق ہوگا۔اگر کوئی شخص فجر کی نماز مسجد میں ادا کر کے اپنے گھر آجائے اور محوذکر الٰہی ہوجائے تو وہ بھی اس فضیلت وثواب کا مستحق ہوگا۔یہ نفل نماز، نماز اشراق ہے اور یہی اس کا وقت ہے کہ سورج بلند ہوتے ہی پڑھی جائے۔نماز چاشت کا وقت بھی شروع تو سورج چمکنے کے ۲۰ منٹ بعد ہی ہوجاتا ہے مگر چاشت کا وقت ختم نصف النہار شرعی یعنی زوال تک ہے۔اور بہتر ہے کہ نماز چاشت چوتھائی دن چڑھے پڑھی جائے (فتاوٰی ہندیہ) حج وغیرہ کرنا اور ہے حج وغیرہ کی طرح ثواب ملنا اور ہے۔ایسا نہیں کہ جس نے نماز اشراق پڑھ لی اسکے ذمہ سے حج ساقط ہوگیا اور اب اسے حج کرنے کی ضرورت نہیں رہی جیسے کچھ نادان لوگ اپنی نادانی سے کہتے ہیں کہ جب تیجہ کرنے سے مغفرت ہوجاتی ہے تو نماز کی کیا ضرورت ہے۔قانون اپنی جگہ ہے کرم اپنی جگہ ہے۔

(۹۸۷) یہ شخص بغیر دعاء مانگے یا بغیر ذکر کئے سنتوں کیلئے کھڑے ہوگئے اس پر سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں ہدایت فرمائی کہ نماز کے بعد دعاء مانگ یا ذکر الٰہی کر کے دونمازوں کے درمیان فرق کرنا چاہئے۔فرض نمازوں کے بعد اگر سنتیں بھی ہوں تب بھی دعاء مانگنا چاہئے۔اگر چہ یہ دعاء مختصر ہونی چاہئے۔دونمازوں کے درمیان یہ فاصلہ ذکر ودعاء سے بھی ہو اور جگہ کے بدلنے سے بھی۔فرائض وسنن میں فاصلہ نہ کیا تو انکے دل سخت ہوگئے اور دل کی سختی کے باعث گناہوں میں مبتلا ہوگئے۔نرم دلی بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے کہ اس میں قبولیت حق کی صلاحیت ہوتی ہے۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس اظہار حق پر بہت خوش ہوئے اور حضرت فاروق اعظم کو دعاء سے نوازا۔جیسا کہ آج تم نے کلمۂ حق بیان کیا اور راہ حق پر مستقیم رہے ہمیشہ بھی اسی طرح راہ حق پر مستقیم رہو۔یہ تو ہر مومن جانتا ہے کہ آپ ﷺ کی ہر دعاء قبول ومقبول ہے۔آپ ﷺ کی یہ دعاء حضرت عمر فاروق کو ایسی لگی کہ آپ ہمیشہ حق پر ہی رہے اور سیاسی امور ہوں کہ مذہبی معاملات آپ ہمیشہ راہِ حق پر گامزن رہے اور کبھی آپ کے قدوم مبارکہ جادۂ مستقیم سے ایک سوت بھی نہ ہٹے کبھی باطل کا گزر آپ کے قریب سے نہ ہوا۔شعر:

کبھی بہک نہیں سکتے رہِ خدا سے قدم
مرے نبی نے یہ فاروق کودعاء دی ہے (انتخاب قدیری)

اب بھی اگر کوئی سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان اقدس میں بکواس کرتا ہے تو یہی سمجھا جائیگا کہ کسی نہ کسی وجہ سے وہ ایمانی دولت سے مفلس وقلاش ہو چکا ہے اور اسکی بے ایمانی ہی اسے توہین فاروقی پر آمادہ کئے ہوئے ہے۔مسلمان یقین کرلیں کہ اگر کوئی شخص حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی توہین کرتا ہے تو وہ ایمان کا دیوالیہ ہے۔

(۹۸۸) آیت الکرسی شریف کا بعد نماز پڑھنے والا مرتے ہی جنت میں داخل ہوجائیگا روحانی طور پر اور بعد قیامت جنت میں داخل ہوگا جسمانی طور پر بھی۔عام مسلمانوں کی قبور میں جنت کی ہوائیں اور خوشبوئیں آتی ہیں کہ یہ خود جنت میں نہیں پہنچ سکتے نہ روحانی طور پر اور نہ جسمانی طور پر اور حضرات خاصان خدا وشہدائے کرام روحانی طور پر جنت میں پہنچ جاتے ہیں۔نماز کے بعد فرمایا بعض ذکر آہستہ اور بعض ذکر آواز سے مسنون ہے۔

(۹۸۹) مغرب کی سنتوں اور نفلوں سے فارغ ہوکر دوزانو بیٹھے بیٹھے جیسا کہ التحیات میں بیٹھا تھا کلمۂ چہارم پڑھ لیا کرے وہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ۔ (رواه الترمذی)

کہ فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورے کا، پورے کا، پورے کا۔

(۹۸۷) حدیث شریف: عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا اِمَامٌ لَّنَا يُكْنٰى اَبَارِمْثَةَ

ترجمہ: حضرت ازرق ابن قیس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نماز پڑھائی ہم کو ہمارے امام نے، کنیت تھی انکی ابورمثہ

قَالَ صَلَّيْتُ هٰذَا الصَّلٰوةَ اَوْ مِثْلَ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ

حضرت ابورمثہ نے فرمایا کہ نماز پڑھی میں نے یہ نماز یا اس نماز کی طرح پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ، حضرت ابورمثہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر

وَعُمَرُ يَقُوْمَانِ فِى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ

اور حضرت عمر کھڑے ہوئے تھے پہلی صف میں پیارے نبی کے داہنے کو اور ایک شخص حاضر ہوئے تھے نماز کی تکبیر اولیٰ میں

فَصَلّٰى نَبِىُّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ حَتّٰى رَاَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ ثُمَّ انْفَتَلَ

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی پھر سلام پھیرا اپنے داہنے کو اور بائیں کو یہاں تک کہ دیکھی ہم نے سفیدی آپکے رخساروں کی، تو پھرے

كَانْفِتَالِ اَبِىْ رِمْثَةَ يَعْنِىْ نَفْسَهٗ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِىْ اَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ

حضرت ابورمثہ کے پھرنے کی مثل، مثال لیتے تھے حضرت ابورمثہ اپنی ذات کو، تو کھڑے ہوگئے وہ شخص جنہوں نے پالی تھی امام کیساتھ تکبیر اولیٰ نماز کی

يَشْفَعُ فَوَثَبَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِمَنْكِبَيْهِ فَهَزَّهٗ ثُمَّ قَالَ اِجْلِسْ فَاِنَّهٗ لَنْ يَّهْلِكَ اَهْلُ الْكِتَابِ اِلَّا اَنَّهٗ

کہ دو رکعتیں پڑھیں، تب جلد اُٹھے حضرت عمر پھر پکڑے انکے دونوں کندھے اور حرکت دی انکو، پھر فرمایا بیٹھ جایئے اسلئے کہ نہیں ہلاک ہوئے اہل کتاب مگر اسلئے

لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلٰوتِهِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم بَصَرَهٗ فَقَالَ اَصَابَ اللّٰهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ۔ (رواه ابوداؤد)

کہ نہ تھا انکی نماز کے درمیان فاصلہ تو اُٹھائی پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نگاہ تو فرمایا پیارے نبی نے کہ راہِ حق پر قائم رکھے اللہ تعالیٰ تجھ کو اے خطاب کے بیٹے۔

(۹۸۸) حدیث شریف: عَنْ عَلِىٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى اَعْوَادِ هٰذَا الْمِنْبَرِ

ترجمہ: حضرت علی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس منبر مبارک کے تختوں پر

या पाये मज़ी और वो है नमाज़ में तो वो चला जाए फिर वुज़ू करे और लौटाये अपनी नमाज़ को और जब तक बात न करे।

1015 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब हवा निकाले कोई तुममें का नमाज़ में तो चाहिये कि फिर जाए फिर वुज़ू करे और चाहिये कि लौटाये नमाज़ को।

1016 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब बेवुज़ू हो जाये कोई तुममें का अपनी नमाज़ में तो चाहिये कि पकड़े अपनी नाक को फिर चला जाये।

1017 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब बेवुज़ू हो जाये कोई तुममें का और वो बैठ चुका है अपनी नमाज़ के आखिर में सलाम फेरने से पहले तो जाइज़ है उसकी नमाज़।

1018 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ लाये नमाज़ के लिये और फिर इरादाये तक्बीर फ़रमाया कि प्यारे नबी लौट गये और प्यारे नबी ने इशारा फ़रमाया नमाज़ियों को ऐसे ही रहो तुम फिर तशरीफ ले गये तो गुस्ल फ़रमाया और उनके सरे अकदस से कतरात टपक रहे थे फिर नमाज़ पढ़ाई उनको फिर जब नमाज़ पढ़ा चुके तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि मैं जुनुबी था कि मैं भूल गया यह कि मैं गुस्ल फरमाऊँ।

1019 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर से मरवी है उन्होंने फ़रमाया कि मैं नमाज़ पढ़ता था ज़ोहर की प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ तो लेता था मैं एक मुट्ठी कंकरियां ताकि वो ठंडी हो जायें मेरे

يَقُولُ مَنْ قَرَءَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ وَمَنْ قَرَءَهَا

کہ پیارے رسول فرماتے ہیں کہ جو پڑھیگا آیۃ الکرسی شریف ہر نماز کے بعد تو نہیں روکے گا اسکو دخول جنت سے سوائے موت کے، اور جس نے پڑھا اس آیۃ الکرسی کو

حِيْنَ يَاْخُذُ مَضْجَعَهُ اٰمَنَهُ اللّٰهُ عَلٰى دَارِهٖ وَدَارِ جَارِهٖ وَاَهْلِ دُوَيْرَاتٍ حَوْلَهٗ۔ (رواه البيهقى)

اُس وقت کہ اختیار کرے اپنی آرامگاہ کو تو امن عطا فرمائیگا اللہ اسکے گھر میں، اسکے پڑوسی کے گھر میں اور اسکے چاروں طرف کے گھروں میں، رہنے والوں میں۔

(۹۸۹) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ قَالَ قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ وَيُثْنِيَ رِجْلَيْهِ

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جو کہے اُس سے پہلے کہ فارغ ہو نماز مغرب سے اور موڑے اپنے پاؤوں کو

مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ

نمازِ مغرب اور نمازِ فجر سے کہ' لاالٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر

يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّمُحِيَتْ عَنْهُ

یحیی ویمیت وھو علیٰ کل شیٔ قدیر دس مرتبہ تو لکھی جائیں گی اس کیلئے ہر ایک کے بدلے دس نیکیاں اور مٹائے جائیں گے اس سے

عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزاً مِنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَحِرْزاً مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَلَمْ يَحِلَّ

دس گناہ اور بلند فرمائے جائینگے اس کیلئے دس درجے اور ہوگی اس کی حفاظت ہر ناپسند بات سے اور حفاظت شیطان مردود سے اور نہیں قریب ہوگا

لِذَنْبٍ اَنْ يُّدْرِكَهٗ اِلَّا الشِّرْكُ وَكَانَ مِنْ اَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلاً اِلَّا رَجُلاً يَفْضُلُهٗ يَقُوْلُ مِمَّا قَالَ۔ (رواه احمد)

کسی گناہ کے یہ کہ پائے اسکو سوائے شرک کے اور ہوگا وہ افضل لوگوں سے از روئے عمل سوائے اُس شخص کے جو بڑھائے اس سے کہ مذکور دعاء کہی ہے اس سے زیادہ۔

(۹۹۰) حدیث شریف: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَ بَعْثاً قِبَلَ نَجْدٍ

ترجمہ: حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر نجد کی طرف

فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً وَّاَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَّا لَمْ يَخْرُجْ مَارَئَيْنَا بعثاً اَسْرَعَ رَجْعَةً

تو لائے وہ بہت غنیمتیں اور جلدی لوٹ آئے، تو کہا ایک شخص نے جو نہیں نکلا تھا اُس لشکر میں کہ نہیں دیکھا ہم نے کوئی لشکر جو جلد لوٹ آیا ہو

हाथ में कि मैं रखता उनको अपनी पेशानी के लिये सजदा करता मैं उन पर गर्मी की शिद्दत की वजह से।
1020 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू दरदा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि खड़े हुवे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि नमाज़ अदा फरमा रहे हैं तो हमनें सफ़ना प्यारे नबी को कि फरमा रहे हैं आऊज़ो बिल्लाहे मिनका फिर फ़रमाया मैं लानत भेजता हूँ तुझपर अल्लाह की लानत तीन बार फिर बढ़ाया अपने दस्ते मुबारक को गोया कि पकड़ रहे हैं किसी चीज़ को फिर जब फारिग हुये प्यारे रसूल नमाज़ से तो हमने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह हमनें सफ़ना आपसे कि फरमा रहे हैं नमाज़ में कुछ कि नहीं सफ़ना हमनें आपसे कि फरमाते हों आप उसको इससे पहले और देखा हमने आपको कि बढ़ाया है आपने अपना दस्ते पाक फ़रमाया प्यारे रसूल ने अल्लाह तआला का दुश्मन इब्लीस आया आग के शोले के साथ ताकि डाले उसको मेरे चेहरे पर तो मैंने फ़रमाया कि मैं पनाह मांगता हूँ अल्लाह तआला की तुझसे तीन मर्तबा फिर मैंने फ़रमाया मैं लानत भेजता हूँ तुझपर अल्लाह की लानत तो न हटा वो इब्लीस ती बार में फिर इरादा फ़रमाया मैंने कि इब्लीस को पकड़ लूँ अल्लाह तआला की कसम अगर न होती दुआ हमारे भाई हज़रते सफ़लेमान की तो सफ़बह करता वो इस हालत में कि बन्धा होता और खेलते उससे ऐहले मदीना शरीफ़ के बच्चे।

(53) नमाज़ में भूलने का बाब

وَلَا اَفْضَلَ غَنِيْمَةً مِّنْ هٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى قَوْمٍ اَفْضَلَ غَنِيْمَةً وَاَفْضَلَ رَجْعَةً قَوْماً

اور نہ بڑھا ہوا اس لشکر سے غنیمت میں، تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ کیا نہ بتادوں میں تم کو ایسی قوم کہ افضل ہو غنیمت میں اور افضل ہو واپسی میں، تو وہ قوم ہے

شَهِدُوْا صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاُولٰٓئِكَ اسرع رجعةً وافضل غنيمةً۔ (رواہ الترمذی)

جو حاضر ہو نمازِ فجر میں پھر بیٹھی رہے ذکر کرتی رہے اللہ تعالیٰ یہاں تک کہ نکل آئے سورج تو یہی ہیں جلدی لوٹنے والے اور زیادہ غنیمت والے۔

(۹۹۱) حدیث شریف: قال رسول الله ﷺ اكثروا ذكر الله حتىٰ يقولوا مجنون۔ (رواہ البیہقی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کثرت سے کیا کرو اللہ تعالیٰ کا ذکر یہاں تک کہ کہنے لگیں لوگ پاگل۔

(۹۹۲) حدیث شریف: قال رسول الله ﷺ اكثروا ذكر الله حتىٰ يقولوا المنافقون انكم مراء ون۔ (رواہ البیہقی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کثرت سے کیا کرو اللہ تعالیٰ کا ذکر یہاں تک کہ کہیں گے منافقین بیشک تم ریا کار ہو۔

﴿باب مالا يجوز من العمل فى الصلوٰة ويباح منه﴾

﴿ترجمہ: 'جونا جائز ہے کام نماز میں اور جو مباح ہے کام اُس کا باب﴾

(۹۹۳) حدیث شریف: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ بَيْنَا اَنَا اُصَلِّىْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت معاویہ ابن حکم سے مروی انہوں نے فرمایا اس درمیان کہ میں نماز پڑھ رہا تھا پیارے نبی ﷺ کیساتھ

اِذَا عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِى الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ

جب چھینکا ایک شخص نے قوم میں سے تو میں نے یرحمك الله تو تیر پھینکے میری طرف قوم نے نگاہوں کے (مجھے گھورا) تو میں نے کہا

وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ مَاشَاْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ اِلَىَّ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِاَيْدِيْهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ

''ہائے میری ماں کا رونا'' کیا حال ہے تمہارا کہ تم دیکھ رہے ہو میری طرف تو مارتے وہ اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر تو جب میں نے دیکھا ان کو

يُصَمِّتُوْنَنِىْ لٰكِنِّىْ سَكَتُّ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَبِاَبِىْ هُوَ وَاُمِّىْ مَارَاَيْتُ

کہ وہ چپ کرا رہے ہیں وہ مجھ کو تو میں ہی خاموش ہو گیا، پھر جب نماز ادا فرما چکے پیارے رسول اللہ ﷺ تو میرے ماں باپ ان پر قربان نہیں دیکھا میں نے

1021 हदीस शरीफः– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक कोई तुममें का जब खड़ा हुआ कि नमाज़ पढ़े तो आता है उसके पास शैतान तो शुबह डालता है उसपर यहाँ तक कि नहीं जानता नमाज़ पढ़ने वाला कि कितनी नमाज़ पढ़ी उसने तो जब पाये उसको कोई तुममें का कि वो दो सजदे कर ले और वो नमाज़ी बैतने वाला हो।

1022 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब शक करे कोई तुममें अपनी नमाज़ में तो नहीं जानता कि कितनी नमाज़ पढ़ी तीन या चार तो दफ़ा करे शक को और चाहिये कि बिना करे उसपर जिसका यकीन है फिर दो सिजदे करे कब्ल इसके कि सलाम फेरे फिर अगर नमाज़ पढ़ी पांच रकात तो शुफ़आ बना देगी वो पांच रकअतें उसके लिये उसकी नमाज़ को और अगर पढ़ता था पूरी करने के लिये चार रकआत तो हो गये सजदा ए सहू शैतान की नाक खाक आलूद करने के लिये।

1023 हदीस शरीफः– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नमाज़ अदा फरमाई ज़ोहर की पांच रकआत तो अर्ज़ किया गया प्यारे रसूल से क्या ज़्यादती फरमाई गयी है नमाज़ में तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या बात है? हज़राते सहाबा ने अर्ज़ किया आपने नमाज़ अदा फरमाई पांच रकआत तो प्यारे रसूल ने दो सजदे किये सलाम के बाद और एक रिवायत में है कि फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि बस मैं जाहिरी शक्ल में एक इंसान हूँ मिस्ल तुम्हारे कि मैं भी भूलता हूँ जैसा कि तुम भूलते हो तो जब मैं भूल

مذکورہ سعادتوں سے نوازا جائیگا کہ اللہ تعالیٰ کلمۂ چہارم پڑھنے کی برکت سے اسے گناہوں سے بچائیگا اور اگر بھول کر گناہ سرزد ہو بھی گیا تو توبہ کی توفیق رفیق مل جاتی ہے اور بارگاہ ایزدی سے پروانۂ معافی و درگزری بھی۔ البتہ اگر کفر کا ارتکاب کرلیا تو اس کی معافی نہ ہوگی۔ جب بعد نماز مغرب و فجر ایک مرتبہ کلمۂ چہارم پڑھنے سے دس دس انعامات ہوں گے تو ظاہر ہے کہ دس دس بار پڑھنے سے سو انعامات ہونگے اور دس بار ہی پر کیا موقوف ہے جو زیادہ سے زیادہ کلمۂ چہارم پڑھ لیگا اتنا ہی انعامات کا ذخیرہ اکھٹا کرلیگا۔ کلمۂ چہارم کا ترجمہ: نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ وہ اکیلا ہے نہیں ہے کوئی شریک اسکا۔ اسی کا ملک ہے اسی کیلئے ہر خوبی ہے اسی کے دست قدرت میں ہر بھلائی ہے۔ وہی زندگی عطا فرماتا ہے اور وہی موت عطا فرماتا ہے اور وہ ہر چاہے ہوئے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

(۹۹۰) ''نجد'' عرب کا مشہور علاقہ ہے جو تہامہ اور حجاز تک پھیلا ہوا ہے۔ نجد بلند زمین کو کہتے ہیں اور یہ اونچی زمین پر واقع ہے اسلئے اس کو نجد کہتے ہیں۔ یہ سفر جہاد بڑا ہی مبارک تھا اور یہ لشکر بہت ہی بابرکت تھا وقت کم خرچ ہوا اور مال غنیمت بہت زیادہ ہاتھ لگ گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ غنیمت صرف مال ہی میں نہیں ہوتی بلکہ غنیمت اجر و ثواب کی بھی ہوتی ہے۔ جو تھوڑی دیر میں بیحد و حساب ثواب کما لیا جاتا ہے کہ اشراق پڑھنے والا جلد اپنے گھر لوٹ آتا ہے مگر ڈھیر سارا اجر و ثواب لیکر آتا ہے۔

(۹۹۱) سیّدنا حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ دلیل ہے ذکر بالجہر پر اسلئے ہے کہ لوگوں کا ذاکرین کو پاگل کہنا اسی وقت ہوسکتا ہے کہ جب ذاکرین ذکر الٰہی بلند آواز سے کرتے ہوں یوں بھی یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ اگر ذکر آہستہ کیا جائے تو کوئی سنے گا ہی نہیں جب سنے گا نہیں تو پاگل کیوں کر کہے گا۔

(۹۹۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ذکر بالجہر کے مخالفین کا تعارف بھی عطا فرمایا کہ وہ کون سی کمپنی کے ہوں گے اور کیا کہیں گے۔ کہ ان کی بکواس تو یہ ہوگی کہ وہ بلند آواز سے کثرت سے ذکر الٰہی کرنے والوں کو ریا کار، نمائشی اور ڈھونگی کہیں گے اور ان کی کمپنی کا نام ''نفاق کمپنی'' ہوگا۔ منافق ہوں گے ان کا ظاہر اسلامی ہوگا مگر یہ حقیقت میں دشمن رسول ہوں گے اور انکا آخری گشت اور آخری ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ ارشاد رب قدیر ہے ''بیشک منافقین جہنم کے سب سے نچلے درجے میں ہونگے اور ہرگز نہ پائیگا تو ان کیلئے کوئی مددگار'' (بصیرۃ الایمان ص ۲۴۴)۔ عام طور پر مسلمان چونکہ نماز کے بعد کلمۂ طیبہ پڑھتے ہیں اور اس میں آپ ﷺ کا نام آتا ہے بس یہی قیامت ہے جان منافقت اور روح وہابیت پر۔ شعر:

لاکھ پردوں میں رکھو خود کو چھپا کر پھر بھی
تاڑنے والے قیامت کی نظر رکھتے ہیں　(انتخاب قدیری)

ذکر بالجہر کی مخالفت کرنے والی ٹیم کا نام ''منافقین'' ہے سنی مسلمان خوب یاد رکھیں۔ وہ خواہ پورب کے ہوں یا پچھم کے اتر کے ہوں یا دکھن کے۔

(۹۹۳) نماز میں کچھ کام کرنے کے ہیں اور کچھ نہ کرنے کے۔ کرنے والے کام یہ ہیں (۱) فرض جس کے بغیر نماز نہیں ہوتی (۲) واجب جسے کے سہواً رہ جانے سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے (۳) سنت (۴) مستحب (۵) مباح۔ نہ کرنے والے کام (۱) مکروہ تنزیہی (۲) مکروہ تحریمی (۳) حرام۔ اس باب میں ان آٹھوں کا بیان ہے۔ یرحمک اللہ کہنا انسانی کلام ہے اس سے نماز جاتی رہتی ہے آئندہ نہ کہنا۔ نماز میں صرف مذکورہ چیزیں ہی چاہئیں اگر کسی نمازی نے قرآن کریم کی آیت کریمہ ہی جواب کی نیت سے نماز میں پڑھی تو وہ کلام انسانی ہی سمجھا جائیگا اور نماز فاسد کردیگا۔ جیسے کوئی خوش کن خبر ملی اور نمازی نے نماز کی حالت میں الحمد لله کہایا کوئی غم کی خبر ملی تو اس نے انا لله و انا اليه راجعون پڑھ دیا تو نماز گئی۔ کوئی بھی یہ نہ سوچے کہ صحابی رسول کو اتنا بھی معلوم نہ تھا کہ نماز میں انسانی کلام نہیں پڑھنا چاہئے اور انہوں نے چھینک آنے پر یرحمك الله فرمایا۔ تو یہ بات ذہن میں رہے کہ ابتدائے اسلام میں بحالت نماز کلام و سلام بھی کیا جاتا تھا اور امام کے پیچھے قرأت بھی کی جاتی تھی مگر جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (ترجمہ) اور کھڑے رہو تم اللہ کیلئے پیکر ادب بنکر (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۰۰) تو سلام کلام بحالت نماز بند ہوگیا۔ اب نہ کوئی نماز میں سلام کریگا اور نہ ہی باتیں کریگا اور جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (ترجمہ) اور جب پڑھا جائے قرآن تو غور سے سنو اسکو اور چپ رہو تا کہ تم رحم کئے جاؤ (بصیرۃ

مُعَلِّماً قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ اَحْسَنَ تَعْلِيماً مِنْهُ فَوَاللّٰهِ مَاكَهَرَنِي وَلَاضَرَبَنِي وَلَاشَتَمَنِي

ایسا سکھانے والا، نہ ان سے پہلے نہ انکے بعد، جو زیادہ اچھا ہو تعلیم دینے کے اعتبار سے، پیارے رسول سے اچھا، پھر نہ ڈانٹ پلائی اور نہ مارا مجھ کو اور سخت کہا مجھ کو

قَالَ اِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَايَصْلِحُ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ اِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَءَةُ الْقُرْاٰنِ

فرمایا پیارے رسول نے کہ نہیں لائق ہے اس میں کوئی چیز لوگوں کے کلام سے، نماز صرف تسبیح ہے، تکبیر ہے اور قرآن کریم کی تلاوت ہے

اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَنَا اللّٰهُ

یا جیسا فرمایا پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا زمانہ جاہلیت سے قریب ہے اور عطا فرمایا ہے ہم کو اللہ تعالیٰ نے

بِالْاِسْلَامِ وَاِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَاْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَاْتِهِمْ قُلْتُ

دین اسلام اور بیشک کچھ لوگ ہم میں سے جاتے ہیں کاہنوں کے پاس! فرمایا پیارے رسول نے کہ نہ جایا کرو تم ان کاہنوں کے پاس! میں نے کہا

وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهُ فِي صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ

اور کچھ لوگ ہم میں سے پرندے اُڑاتے ہیں! فرمایا پیارے رسول نے یہ ایسی چیز ہے جسے پاتے ہیں وہ اپنے دلوں میں، تو نہ روکے یہ عمل انکو،

قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّوْنَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ

فرمایا حضرت معاویہ نے کہ کچھ لوگ ہیں ہم میں سے لکیریں کھینچتے ہیں، فرمایا پیارے رسول نے ایک نبی تھے حضرات انبیاء میں کہ خط کھینچتے تھے

فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ۔ (رواہ مسلم)

توجو موافقت کرے گا ان کے خط کی تو وہ درست ہے۔

(۹۹۴) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم سلام کرتے تھے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور پیارے نبی اپنی نماز میں ہوتے تھے

فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

تو جواب لوٹاتے تھے ہم پر، پھر جب ہم لوٹے حضرت نجاشی کے پاس سے اور سلام کیا ہم نے تو نہیں لوٹایا جواب پیارے نبی نے ہم پر، تو ہم نے کہا یا رسول اللہ!

जाया करूँ तो तुम याद दिला दिया करो मुझको और जब शक करे कोई तुममें का अपनी नमाज़ में तो तलाश करे दुरस्ती को फिर पूरी करे नमाज़ उसी पर फिर सलाम फेरे फिर दो सजदे करे।

1024 हदीस शरीफ़:– हज़रते सीरीन से मरवी वो रिवायत फरमाते हैं हज़रते अबू हुरैरा से– हज़रते इब्ने सीरीन ने फ़रमाया कि नमाज़ पढ़ाई हमको प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने शाम की दो नमाज़ों में से कोई एक, हज़रते इब्ने सीरीन ने फ़रमाया कि हज़रते अबू हुरैरा ने उसका नाम बताया था लेकिन मैं भूल गया, हज़रत इब्ने सीरीन ने फ़रमाया कि प्यारे रसूल ने हमें दो रकातें पढ़ाई फिर सलाम फेर दिया फिर तशरीफ़ ले गये उस लकड़ी की तरफ़ जो रखी हुई थी मस्जिद में तो टेक लगाई उस पर गोया कि प्यारे नबी पर आसारे जलाल ज़ाहिर थे और रखा अपने दाहने हाथ को बायें हाथ पर और उंगलिया डाल दीं अपनी उंगलियों के दरमियान और रखा अपना दायां रुख्सार अपनी बायीं हथेली की पुश्त पर और निकले कौम के जल्दबाज़ लोग मस्जिद के दरवाज़ों से तो कहा उन्होंने कि नमाज़ कम हो गयी और कौम में हज़रते अबू बक्र हज़रते उमर भी थे तो डरे दोनों हज़रात यह कि बात करें प्यारे रसूल से और कौम में एक शख्स था उसके हाथों में लम्बाई थी और कहा जाता था उसको जुल्यदैन (दो लम्बे हाथों वाल) उसने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह क्या आप भूल गये या नमाज़ कम हो गई तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने न मैं भूला और न कम हूई

الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۱۲) اس آیت کریمہ کے بعد نماز میں امام کے پیچھے قرأت بند ہوگئی مگر ان صحابی کو اس ممانعت کا علم نہ ہوسکا اسلئے انہوں نے یہ کلام کیا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے انہیں نماز لوٹانے کا حکم نہ دیا کیونکہ ان صحابی کو ان آیات کریمہ کے نزول کی خبر نہ تھی اور ابھی یہ قرآنی قانون مشتہر نہ ہوسکا تھا۔ قانون کی شہرت سے پہلے اسکے احکام مرتب نہیں ہوتے۔ اب اگر کوئی نمازی بے خبری سے ایسا کریگا تو نماز دہرانا واجب ہوگی کیونکہ قانون مشہور ہو چکا ہے۔ اب بے خبری عذر نہیں ہے۔ حضرات صحابۂ کرام نے انہیں اس انسانی کلام سے روکنے کیلئے اپنی رانوں پر ہاتھ مارے۔ انہوں نے یہ ران پر ہاتھ ایک ہی بار مارا اگر مسلسل تین بار مارتے تو عمل کثیر ہوجاتا اور نماز فاسد ہوجاتی اگر عمل قلیل بھی مسلسل تین بار کیا جائے تو عمل کثیر بن جاتا ہے اور نماز فاسد کردیتا ہے۔ نماز میں ضرورتاً نظریں گھما پھرا کر دیکھنا جائز ہے اور عمل قلیل بھی جائز ہے۔ کاہن وہ لوگ ہیں جو شیاطین سے تعلق رکھتے ہیں اور علم غیب کا دعویٰ کرتے ہیں اور آئندہ کی جھوٹی سچی خبریں) . دیتے ہیں اوٹ پٹانگ ہانکتے ہیں۔ تیر تکّے کا معاملہ ہوتا ہے کبھی تیر نشانے پر بیٹھ گیا تو واہ واہ ہوگئی اور کبھی نشانہ خطا ہوگیا تو منڈی نیچے کو آگئی۔ جیسے آجکل جوگی ۔کاہنوں سے غیب کی خبریں اور باتیں پوچھنا حرام وگناہ کبیرہ بلکہ قریب کفر ہے۔ کفار عرب فال پر بڑا یقین رکھتے تھے اور انکے ہاں فال کے بہت سارے طریقے بھی تھے ان ہی طریقوں میں سے فال کا ایک طریقہ پرندے اڑانے کا تھا۔ اگر یہ کفار عرب کسی کام کو چلے اور راستے میں کوئی پرندہ بیٹھا ہوا ملا تو اسے اڑادیا اگر وہ پرندہ دائیں طرف کو اڑا اور اگر سیدھے سامنے کو اڑایا تو سمجھے کہ کامیابی ملیگی مگر دیر سے اور اگر بائیں طرف کو اڑا تو یقین کر لیتے کہ یہ سفر منحوس ہے اور کامیابی نہیں ملیگی۔ سفر چھوڑ دیتے اور گھر کو واپس آجاتے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے انکے اس نفسانی وسوسے کو محض اک وسوسہ ہی قرار دیا اور دینی مزاج دیا کہ انہیں اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا چاہئے اور ایسے اوہام پر یقین نہیں کرنا چاہئے اور اپنا کام کاج نہیں چھوڑنا چاہئے۔'' لکیریں کھینچنا'' یہ علم رمل ہے جس میں خطوط کے ذریعہ غیبی بات معلوم کیجاتی ہے جیسے علم جفر میں عددوں سے۔ علم رمل سیدنا حضرت دانیال علیہ السلام کا معجزہ تھا اور علم جفر سیدنا حضرت ادریس علیہ السلام کا معجزہ تھا۔ جسکو ان حضرات کرام کے خطوط یا اعداد سے مناسبت ہوگی اسکا جواب درست ہوگا ورنہ غلط ہوگا۔ اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ علم رمل وعلم جفر جائز ہے۔ لیکن بغیر کمال اس پر اعتماد نہیں کرسکتے۔

(۹۹۴) ہجرت سے پہلے نماز میں سلام کلام جائز تھا اسی لئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نماز کی حالت میں سلام کا جواب مرحمت فرماتے تھے ان حضرات کے حبشہ جانے کے بعد نماز میں سلام کرنا باتیں کرنا منسوخ ہوا۔ ناسخ آیت کریمہ یہ ہے (ترجمہ) اور کھڑے رہوتم اللہ کیلئے پیکر ادب بنکر (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۰۰) یہ آیت کریمہ سورۂ بقرہ شریف کی ہے اور پوری سورۂ بقرہ شریف مدنی ہے۔ لہٰذا یہ نسخ بعد ہجرت ہوا۔ نجاشی بادشاہِ ملک حبشہ کا لقب ہوا کرتا تھا جیسے بادشاہ مصر کا لقب فرعون۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے زمانہ ظاہری میں نجاشی کا نام اصحمہ تھا۔ جب حضرات صحابۂ کرام نے کفار مکہ کے شر سے بچنے کیلئے ملک حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی تھی اور نجاشی کے پاس پہونچے تھے تو نجاشی نے حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اپنے ملک میں پناہ وامن دی اور انہیں کے ذریعہ قبول اسلام کیا اور دولت ایمانی سے مشرف ہوئے۔ سیدنا حضرت اصحمہ نجاشی شاہ حبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو توریت شریف وانجیل شریف کے ذریعہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی بعثت کے بارے میں پیشگی علم ہو چکا تھا اور یہ پہلے عیسائی تھے قبول اسلام کے بعد حضرات صحابۂ کرام کے حبشہ میں آنے کو مایۂ افتخار جانتے تھے اور حضرات صحابۂ کرام کی بڑی خدمت کرتے اور دوستی کا حق ادا کرتے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں شاہی معیار کے مطابق تحائف ونذرانے حضرات صحابۂ کرام کی معرفت ارسال کیا کرتے۔ سیدتنا ام المومنین حضرت ام حبیبہ بنت حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایمان لانے کے بعد حبشہ کی طرف ہجرت فرما گئی تھیں۔ حضرت اصحمہ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکا غائبانہ نکاح سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے کیا تھا۔ جب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ مدینہ منورہ رونق افروز

كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلٰوةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا۔ (رواہ البخاری)

ہم سلام کرتے تھے آپکو نماز میں تو آپ ہمیں جواب عنایت فرماتے تھے، تو فرمایا پیارے نبی نے بیشک نماز میں مصروفیت ہے۔

(۹۹۵) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی اُس شخص کے بارےمیں جو برابر کرتا ہے مٹی کو جس جگہ سجدہ کرتا ہے، فرمایا پیارے نبی نے

اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کہ اگر تمہیں کرنا ہے تو ایک بار۔

(۹۹۶) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ التَّخَصُّرِ فِي الصَّلٰوةِ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کوکھ پر ہاتھ رکھنے سے نماز میں۔

(۹۹۷) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَئَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سوال کیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارےمیں

فَقَالَ هُوَ اِخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الْعَبْدِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

تو فرمایا پیارے رسول نے وہ اُچکنا ہے کہ اُچک لیتا ہے اس کو شیطان بندے کی نماز سے۔

(۹۹۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روکی گئیں قومیں انکے بلند کرنے سے اپنی آنکھیں

عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الصَّلٰوةِ اِلَى السَّمَاءِ اَوْلَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ۔ (رواہ مسلم)

دعاء کے وقت نماز میں آسمان کی طرف، ورنہ ضرور چھین لی جائیں گی ان کی نگاہیں۔

(۹۹۹) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَؤُمُّ النَّاسَ وَاُمَامَةُ بِنْتُ

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے نبی ﷺ کو کہ امامت فرمارہے ہیں لوگوں کی اور حضرت اُمامہ بنت

नमाज़ फिर इरशाद फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि क्या ऐसा ही है जैसा कि कहा है दो लम्बे हाथों वाले ने तो सहाबा ने अर्ज़ किया हाँ तो आगे बढ़े प्यारे रसूल और नमाज़ पढ़ी जो छूट गई थी फिर सलाम फेरा फिर तक्बीर फरमाई और सजदा फ़रमाया मिस्ल अपने सजदे के या ज़्यादा तवील फिर उठाया अपने सरे मुबारक को और तक्बीर फरमाई फिर तक्बीर फरमाई और सजदा फ़रमाया मिस्ल अपने सिजदे के या ज़्यादा तवील फिर उठाया अपने सरे अक्दस को और तक्बीर कही फिर कौम ने इब्ने सीरीन से पूछा कि क्या प्यारे रसूल ने फिर सलाम फेरा तो फरमाते हैं कि मुझे खबर मिली इमरान इब्ने हुसैन ने फ़रमाया कि फिर सलाम फेरा।

1025 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब खड़ा हो जाये इमाम दो रकअतों में तो अगर याद आया पहले इससे कि सीधा खड़ा हो जाये तो बैठ जाये और अगर सीधा खड़ा हो जाये तो न बैठे और सहू के दो सजदे करे।

1026 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नमाज़ पढ़ाई असर की और सलाम फेर दिया तीन रकात पर फिर तशरीफ़ ले गये अपने दौलत सराये अक्दस तो हाज़िर हुये एक सहाबी प्यारे रसूल की खिदमते आली में कहा जाता है इनको खुरबाक और थी इनकी हाथों में दराज़ी तो उन्होंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह फिर याद दिलाया प्यारे रसूल को प्यारे रसूल का अमल शरीफ़ तो तशरीफ लाये

ہوئے تو حبشہ کی طرف ہجرت فرمانے والے مہاجرین صحابۂ کرام بھی مدینے شریف آ گئے۔ شعر:

جمع ہیں اصحاب شاہ دو جہاں کے آس پاس
گویا پروانے ہیں نوری شمعداں کے آس پاس (یا حبیب)

سیدنا حضرت اصحمہ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپکے ساتھیوں کا ذکر قرآن کریم میں بڑی شان کے ساتھ موجود ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور جب سنا انہوں نے اسکو جو نازل کیا گیا رسول کی طرف آپ دیکھ رہے ہیں ان آنکھوں کو کہ بہہ رہی ہیں آنسوؤں سے اس درجہ سے کہ پہچان لیا انہوں نے حق کو۔ کہتے وہ اے ہمارے مالک ایمان لائے ہم تو لکھ لے تو ہم کو حق کی گواہی دینے والوں کے ساتھ۔ اور نہیں کوئی وجہ ہمارے لئے کہ نہ ایمان لائیں ہم اللہ پر اور اس پر جو آیا ہمارے پاس حق اور ہم امید کرتے ہیں یہ کہ داخل فرمائیگا ہم کو ہمارا مالک نیک لوگوں کے ساتھ۔ پھر ثواب عطا فرمایا انکو اللہ نے انکے اس کہنے کی وجہ سے کہ ایسے باغات کا کہ انکے نیچے نہریں ہمیشہ رہنے والے ہیں اس میں اور یہ ثواب ہے نیک کام کرنے والوں کا (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۲۹۰) ان آیات کریمہ کی تفاسیر بھی ملاحظہ فرمالیں۔ حضور انور ﷺ کی اجازت سے مشہور ہجرت سے پہلے گیارہ صحابہ کرام اور صحابیات نے ہجرت کی حبشے کی طرف۔ نجاشی بادشاہ کی درخواست پر جب حضرت جعفر نے اسکے دربار میں سورۂ مریم و سورۂ طٰہٰ تلاوت فرمائی تو نجاشی بادشاہ اور تمام درباری جس میں علماء و مشائخ بھی تھے۔ سب زار و قطار رونے لگے اسی طرح نجاشی قوم کے ستر آدمی حضور انور ﷺ کی خدمت عالی میں حاضر ہوئے تو حضور انور ﷺ سے سورۂ یٰس شریف سنکر بہت روئے اور حضور انور ﷺ کے برحق ہونے کی گواہی دی۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعاء کرنے لگے کہ حضور انور ﷺ کی امت میں داخل فرما جو روزِ قیامت تمام امت کی گواہ ہوگی (یہ انجیل شریف سے پہلے ہی انھیں معلوم ہو چکا تھا) ذکر الٰہی کے وقت رونا اعلیٰ عبادت ہے۔ نئے پرانے مسلمان ایمان میں آپس میں برابر ہیں حشر سب کا ایک ساتھ ہوگا اور سب کا ٹھکانہ جنت ہے۔ جب حبشہ کا وفد مشرف بہ اسلام ہوکر واپس حبشہ آیا تو یہود حبشہ نے انھیں قبول اسلام پر ملامت کی اسکے جواب میں اہل حبشہ نے کہا کہ جب حق واضح ہو گیا تو ہم کیوں نہ ایمان لاتے یعنی ایسی حالت میں ایمان نہ لانا قابل مذمت ہے نہ کہ ایمان لانا۔ حق قبول کرنا یہ فلاح دارین کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نکتہ نواز ہے حبشہ والوں کو ان کے ایمان افروز جواب پر انعام کی بارشیں فرمادیں۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص۲۹۱ ن۸۳،۸۴،۸۵)۔ حضرت اصحمہ شاہ نجاشی کا وصال شریف ۹ھ میں فتح مکہ شریف سے پہلے حبشہ میں ہوا۔ حضرت جبریل امین نے انکا جنازۂ مبارکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے سامنے کردیا اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے غائبانہ نماز جنازہ پڑھی۔ پھر بہت عرصے تک انکی قبر سے انوار نکلتے رہے جن سے تمام جنگل جگمگاتا تھا۔ اب نماز مناجات و عبودیت اور استغراق و محویت سے گھیر دی گئی ہے۔ نماز میں اب نہ باتیں کی جائینگی اور نہ سلام۔ نمازی اشارے سے بھی سلام کا جواب نہیں دے سکتا۔ نماز میں سلام کرنا باتیں کرنا دونوں ناجائز ہیں۔

(۹۹۵) نماز کی حالت میں سجدہ گاہ سے کنکری یا کانٹا ہٹایا جاسکتا ہے اور یہ بھی ضرورتاً اور صرف ایکبار کرسکتا ہے کہ عمل کثیر نہ ہونے پائے۔

(۹۹۶) ''خصر'' کوکھ اور لاٹھی دونوں کو کہتے ہیں اسلئے ترجمے میں دونوں کا ذکر کردیا ہے۔ نماز اور غیر نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا منع ہے کہ یہ ابلیس کا طریقہ ہے اور دوزخی دوزخ میں تھک کر اپنی کوکھ پر ہاتھ رکھا کرینگے۔ نماز میں لاٹھی یا دیوار پر ٹیک لگانا ضرورتاً جائز ہے اور بنا ضرورت یہ بھی ممنوع۔ بوڑھا آدمی لاٹھی بغل میں لیکر نماز پڑھ سکتا ہے۔ سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی آخری نماز لاٹھی کی ٹیک پر ہی پڑھی اور اسی حالت میں آپکا وصال شریف ہوا۔

(۹۹۷) اگر اِدھر اُدھر دیکھنے میں سینہ کعبہ شریف سے پھر جائے تو نماز ٹوٹ جائیگی اور سینہ نہ پھرا بلکہ صرف چہرہ پھر گیا تو نماز مکروہ ہوگی اور اگر صرف نظریں گھما پھرا کر دیکھا تو خلاف مستحب ہے۔ یہاں یہی تیسرے معنیٰ مراد ہیں۔ چونکہ ابھی گزر چکا ہے کہ حضرات صحابۂ کرام نے حالت نماز میں گوشۂ چشم سے دیکھا اور حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ بھی نگاہ پاک سے اِدھر اُدھر دیکھ لیا کرتے تھے یہ ادا بیان جواز کیلئے تھی اور اس حدیث شریف میں اس بات کا

اَبِی الْعَاصِ عَلٰی عَاتِقِهٖ فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَهَا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ابوالعاص پیارے نبی کے کندھے پر ہیں، جب رکوع فرماتے پیارے نبی تو ان کو اُتار دیتے اور جب اُٹھتے سجدے سے تو اُنہیں لوٹا لیتے۔

(۱۰۰۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلْيَكْظِمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جمائی لے کوئی تم میں کا نماز میں تو پی جائے

مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ۔ (رواہ مسلم)

اس کو جہاں تک طاقت ہو اس لئے کہ شیطان داخل ہو جاتا ہے منہ میں۔

(۱۰۰۱) حدیث شریف: اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُلْ هَا

ترجمہ: جب جمائی لے کوئی تم میں کا نماز میں تو پی لے اس کو طاقت بھر اور نہ کہے "ہا"

فَاِنَّمَا ذَالِكُمْ مِنَ الشَّيْطٰنِ يَضْحَكُ مِنْهُ (رواہ البخاری)

اس لئے کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے کہ ہنستا ہے شیطان اس سے۔

(۱۰۰۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ عِفْرِيْتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک ایک خبیث جن کھل گیا آج کی رات تاکہ توڑے

عَلَیَّ صَلٰوتِیْ فَاَمْكَنَنِی اللّٰهُ مِنْهُ فَاَخَذْتُهٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَهٗ عَلٰی سَارِيَةٍ

مجھ پر میری نماز کو، تو زیادہ طاقت عطا فرمائی اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اُس سے تو پکڑ لیا میں نے اسکو، پھر میں نے چاہا کہ باندھ دوں میں اسکو کسی ستون سے

مِنْ سَوَارِ الْمَسْجِدِ حَتّٰی تَنْظُرُوْا اِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ اَخِیْ سُلَيْمَانَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ

مسجد کے ستونوں میں سے، یہاں تک کہ دیکھو تم اس کو سب کے سب، لیکن میں نے یاد کیا اپنے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کو ۔ رب اغفرلی

وَهَبْ لِیْ مُلْكًا لَا يَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِیْ فَرَدَدْتُّهٗ خَاسِئًا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

وھبلی ملکالاینبغی لاحد من بعدی تو میں نے چھوڑ دیا اُس دیو کو نا کام۔

प्यारे रसूल कि आसारे जलाल चेहरा ए अनवर से ज़ाहिर थे और खींच रहे थे अपनी कमीज़ शरीफ़ को यहाँ तक कि पहुंच गये प्यारे रसूल लोगों तक तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या सच कहा है उन्होंने तो अर्ज़ किया सहाबा ने हाँ तो नमाज़ अदा फरमाई एक रकात फिर सलाम फेरा फिर दो सजदे फरमाये फिर सलाम फेरा।

1027 हदीस शरीफ़:– हज़रत अब्दुर्रहमान इब्ने औफ़ से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सफ़ना प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से, फरमाते हैं जिसने नमाज़ पढ़ी कि शक करता है पढ़ने में तो चाहिये और पढ़ ले यहाँ तक कि शक करे ज्यादा होने में।

(54) कुरआन शरीफ़ के सजदों का बाब

1028 हदीस शरीफ़:– हज़रत अब्दुल्ला इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि सजदा ए तिलावत फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सफ़रा ए वन्नज्म में और सजदा किया प्यारे नबी के साथ मुसलमानों ने मुशिरकों ने और जिनों ने और इंसानों ने।

1029 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि सजदा किया हमनें प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ इज़स्समाउन्नशकत में और इक़राबिइस्मे रब्बेका में।

1030 हदीस शरीफ़:– हज़रते इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि पढ़ते थे प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम

بیان ہے کہ یہ عمل کنہیا کے دیکھنا خلاف مستحب ہے۔ نماز میں نظر گھما کر اِدھر اُدھر دیکھنا جائز تو ہے مگر نماز میں ایسا بار بار نہ کرے اور نہ اسکی عادت ڈالے کیونکہ یہ طریقہ حضور قلب کے منافی ہوگا۔

(۹۹۸) اگر نمازی اپنی نماز میں دعائیہ آیت پڑھے یا قعدہ میں بعد درود شریف کے دعاء پڑھے تو آسمان کی طرف نگاہ نہ کرے کہ یہ مکروہ ہے۔ البتہ خارج نماز ہاتھ بھی اٹھالے اور نگاہ بلند کرے کیونکہ آسمان قبلۂ دعاء ہے جیسے کہ کعبہ شریف قبلۂ نماز ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہ فرمان کہ ''نگاہیں چھین لیجائیں گے'' اظہار عتاب کیلئے ہے۔ ابتدا میں آپ ﷺ نماز میں کبھی کبھی آسمان کو بھی دیکھا کرتے تھے مگر جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (ترجمہ) جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینیؔ ص ۸۱۶) تب آپ ﷺ نے نماز کی حالت میں آسمان کی طرف دیکھنا بند فرمادیا۔ تبدیلی قبلہ کے وقت آپ ﷺ کا آسمان کی طرف دیکھنا یہ آپکی خصوصیت تھی کہ یہ آپ ﷺ کی نماز ناز تھی۔

(۹۹۹) سیدتنا حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری نواسی ہیں۔ سیدتنا حضرت زینب شہزادئ رسول کی بیٹی ہیں اور سیدنا حضرت ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت زینب کے شوہر اور داماد مصطفیٰ ہیں۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولاعلی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدتنا خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال شریف کے بعد ان سے نکاح فرمایا آپ ﷺ کو اپنی نواسی سے بڑا پیار تھا۔ آپ اکثر و بیشتر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے پیارے کندھوں پر سوار رہتی تھیں۔ نماز میں نواسی کو کندھے پر رکھنا یہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی خصوصیات میں سے ہے اور یہ عمل چونکہ کثیر ہے امت کیلئے مفسدِ نماز ہے۔

(۱۰۰۰) جمائی اس سانس کو کہتے ہیں کہ اس سے منہ کھل جاتا ہے اور اسکے اسباب معدے کا پُر ہونا، حواس کی کدورت، بدن کا بوجھل و سست ہونا، انسان کا سستی اور نیند کی طرف مائل ہونا ہیں۔ اس بنا پر اسکی نسبت شیطان کی طرف کردی گئی ہے۔ کہ جماہی شیطان کی طرف سے ہے۔ جمائی روکنے کے چار طریقے ہیں (۱) یہ سوچے کہ حضرات انبیاء کرام کو جماہی نہیں آئی (۲) نچلا ہونٹ اوپر کے دانتوں سے دبالے (۳) ناک سے زور کے ساتھ سانس نکالے (۴) بائیں ہاتھ کی انگلیوں کی پشت منہ پر رکھ لی جائے۔

(۱۰۰۱) شیطان کے ہنسنے سے اسکی خوشی وخوشنودی اور خوشحالی مراد ہے کہ وہ بندے سے حالت جماہی میں بہت خوش ہوتا ہے کیونکہ جماہی بندے میں سستی و کاہلی کی علامت ہے اور اس حالت میں انسان کی شکل بھی بگڑسی جاتی ہے اور دیکھنے میں بھدی معلوم پڑتی ہے۔ نماز کی حالت میں ''ہا'' منہ سے نکالنا منع ہے کیونکہ حالت نماز میں نمازی کے منہ سے لفظ ''ہاہ'' نکلا تو نماز جاتی رہے گی اسلئے کہ اس میں تین حروف ادا ہوگئے اور اگر صرف لفظ ''ہا'' نکلا تو نماز مکروہ ہوجائیگی۔ جماہی میں شیطانی کارستانی کو دخل ہے اسلئے جماہی کے بعد لاحول ولا قوۃ الاباللہ العلی العظیم پڑھ لینا چاہئے تاکہ شیطان بھاگ جائے'' کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری'' بہرحال جسطرح بھی ممکن ہو شیخ نجدی کو بھگایا جائے۔

(۱۰۰۲) سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنات کے ایک گروہ کو قید فرمادیا تھا جو انتہائی سرکش گروہ تھا اور وہ ابھی تک قید ہی میں ہے۔ جنات پر قبضہ یہ حضرت سلیمان کا معجزہ بھی ہے اور آپکی خصوصیات میں سے بھی ہے۔ اس گروہ خبیثہ کا ایک جن کیسے نہ کیسے چھوٹ کر پیارے نبی ﷺ کے پاس آگیا اور پیارے نبی ﷺ کے قلب میں وسوسے ڈالنے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔ پیارے نبی ﷺ کی نگاہ پاک جنات وشیاطین اور پاک فرشتوں کو بھی دیکھتی ہے۔ خبیث جن کو دیو بھی کہتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ اس مقام کو بھی جانتے پہچانتے ہیں جہاں یہ دیو بند ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی نگاہ پاک سے فرشتے نہیں چھپتے اور معراج شریف میں خود ذات باری کو بھی پیارے نبی ﷺ نے دیکھ لیا تو پھر کونسی چیز نگاہ رسول سے چھپ سکتی ہے۔ شعر:

غیب اکبر خود خدائے کریم
آپ نے وہ بھی غیب دیکھا ہے (انتخاب قدیری)

جنوں کا ایک گروہ قید ہے باقی تمام ٹولیاں کھلی پھرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پیارے نبی ﷺ کو ایسی عظیم الشان طاقت وقوت تصرف واختیار

(۱۰۰۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ نَّابَهٗ شَیْءٌ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلْیُسَبِّحْ فَاِنَّمَا التَّصْفِیْقُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو کہ پہونچ جائے اس کو کوئی شئی اسکی نماز میں تو چاہیئے کہ تسبیح کرے، اسلئے کہ تالی

لِلنِّسَآءِ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ التَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَآءِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

عورت کیلئے ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ تسبیح مردوں کیلئے ہے اور تالی عورتوں کیلئے ہے۔

(۱۰۰۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَایَزَالُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَی الْعَبْدِ وَهُوَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ توجہ کرم سے نوازتا ہے اللہ تعالیٰ بندے کو اور وہ بندہ

فِیْ صَلٰوتِهٖ مَالَمْ یَلْتَفِتْ فَاِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْهُ (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والدارمی)

اپنی نماز میں ہو اور نہ دیکھے اِدھر اُدھر، تو جب بندہ دیکھتا ہے اِدھر اُدھر تو اُس سے پھر جاتی ہے توجہ کرم۔

(۱۰۰۵) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَنَسُ

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انس!

اِجْعَلْ بَصَرَكَ حَیْثُ تَسْجُدُ۔ (رواہ البیہقی)

رکھو تم اپنی نگاہ جس جگہ کہ سجدہ کرتے ہو۔

(۱۰۰۶) حدیث شریف: قَالَ الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِی الصَّلٰوةِ وَالْحَیْضُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھینکنا اور اُونگھنا اور جمائی لینا نماز میں اور حیض آنا

وَالْقَیْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّیْطٰنِ۔ (رواہ الترمذی)

اور قے کرنا اور نکسیر پھوٹنا شیطان کی طرف سے ہے۔

(۱۰۰۷) حدیث شریف: قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُصَلِّیْ

ترجمہ: راوی نے فرمایا کہ میں حاضر ہوا پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں اور پیارے نبی نماز ادا فرما رہے تھے

के साथ आयते सजदा और हम होते प्यारे रसूल के पास तो सजदा फरमाते प्यारे रसूल और हम सजदा करते उनके साथ तो भीड़ लग जाती यहाँ तक कि नहीं पाता कोई हममें का अपनी पेशानी के लिये जगह कि सजदा करे उस पर।

1031 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्ला इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि सूरते स्वाद का सजदा नहीं है फर्ज़ सजदों में और देखा है मैंने प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि सजदा फरमाते इस सूरत में और एक रिवायत में है कि हज़रते मुजाहिद ने फ़रमाया मैंने कहा हज़रते इब्ने अब्बास से कि क्या मैं सजदा करूँ सूरत स्वाद में तो तिलावत फरमाई हज़रते इब्ने अब्बास ने वमिन ज़ुर्रेयतेही दाऊद सफ़लैमान यहाँ तक कि पहुंचे फबेहुदाहुम इक्तादेही तो फ़रमाया कि तुम्हारे प्यारे नबी उनमें से हैं जिन्हें उनकी पैरवी करने का हुक्म फ़रमाया गया है।

1032 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सजदा फ़रमाया नमाज़े ज़ोहर में फिर क़याम फ़रमाया फिर रुकू फ़रमाया तो हज़राते सहाबाए किराम समझे कि बेशक प्यारे नबी ने तिलावत फरमाई सूरत तन्ज़ील सजदा।

1033 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तिलावत फरमाते थे हमारे सामने कुरआन शरीफ़ जब गुज़र फरमाते थे आयते सजदा पर तो तक्बीर फ़रमाते और सजदा फ़रमाते और हम भी सजदा करते प्यारे रसूल के साथ।

سے نوازا ہے کہ جس سے آپ شیطان کو پکڑ لیتے تھے۔ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شیطان کو صدقے کا مال چوری کرتے پکڑلیا تو وہ شیطان آپ سے نہ چھوٹ سکا۔ سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار شیطان کو پکڑ لیا تو وہ آپ سے نہ چھوٹ سکا جب آپ ﷺ کے عشاق وخدام کی طاقت وقوت کا یہ عالم ہے تو پھر آپ ﷺ کی طاقت وقوت کون سمجھ سکتا ہے۔ شعر:

وہ طاقت وقوت ہے سرکار دو عالم کی

سب جھوٹے خداؤں کو کعبے سے نکالا ہے (یا نبی)

آپ ﷺ اگر چاہتے تو اسے باندھ دیتے اور وہ جکڑا پڑا رہتا کبھی چھوٹ کر نہ بھاگ سکتا تھا اور وہ خبیث جن سب پر ظاہر و باہر ہو جاتا اور پھر تمام لوگ اسکا تماشہ دیکھتے اور باندھنے کی برکت سے یہ غیب شہادت بن جاتا۔ اگر آپ ﷺ اس سرکش جن کو قید فرما دیتے اور یہ قبضہ آپ ﷺ کا ظاہر ہو جاتا تو یہ حضرت سلیمان کی خاصیت نہ رہتی اسلئے آپ ﷺ نے اس سرکش جن کو نہ باندھا اور چھوڑ دیا۔ شیطان کا جسم نجس و ناپاک نہیں ہوتا اور اسکے چھو جانے سے نماز بھی نہیں جاتی نہ نمازی کا ہاتھ نجس ہو۔ آپ ﷺ کا دوسری طرف متوجہ ہونا آپکے خشوع وخضوع پر اثر انداز نہیں ہوتا کیونکہ آپ ﷺ نے اس خبیث جن کو پکڑ بھی لیا اور باندھنے کا ارادہ بھی فرمالیا اور چھوڑ بھی دیا مگر آپکے خشوع وخضوع میں قطعاً کوئی فرق نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وہ تمام کمالات عطا فرمائے جو گزشتہ حضرات انبیاء کرام کو علیحدہ علیحدہ عطا فرمائے مگر آپ ﷺ نے ان کمالات میں سے مصلحتاً بعض کا اظہار نہ فرمایا تاکہ ان حضرات کی خصوصیات کو چیلنج نہ ہو۔ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ''حقیقت میں آپ ﷺ میں تصرف وقدرت اور سلطنت کی قوت حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہیں بڑھ کر تھی کہ جن وانس اور ملک وملکوت بلکہ تمام جہاں اللہ تعالیٰ کے قدرت و تصرف دینے سے آپ ﷺ کی قدرت وتصرف کے دائرے میں ہیں (اشعۃ اللمعات شریف) اللہ تعالیٰ کی عطا سے آپ ﷺ کی سلطنت، قدرت، تصرف، ملک وملکوت جن وانس اور تمام عالم پر ہے ہر شئی کائنات کی آپکے زیر قدرت اور آپکے تصرف میں ہے عالم کی ہر شئی پر آپکا قبضہ ہے۔ آپ ﷺ کے مافوق الاسباب تصرف وقدرت کے عقیدے کو کفر وشرک بکنا اہلسنت کے عقیدے کے خلاف اور اسلاف کبار کی تشریحات کے یکسر خلاف ہے حق یہ ہے۔ شعر:

کیا سمجھ میں آئے گا رتبہ مرے سرکار کا

اختیار ان کو خدا نے دے دیا سنسار کا (یا نبی)

(۱۰۰۳) اگر نمازی کو نماز میں کوئی حادثہ پیش آجائے جسکی وجہ سے اسے بولنا پڑے تو مرد نمازی کو چاہئے کہ زور سے سبحان اللہ کہدے اور عورت نمازی اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر داہنے ہاتھ کی ہتھیلی مارے تاکہ گزرنے والے یا پکارنے والے کو پتہ چل جائے کہ میں جسکو پکار رہا ہوں یا جسکے سامنے سے گزر رہا ہوں وہ نماز میں ہے اور یہ تالی بجانا بھی کھیل کے طور پر نہوا گر تالی لہو ولعب کے طور پر بجائیگی تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ عورت کی آواز کا بھی پردہ ہے کہ عورت تسبیح نہ کہے بلکہ تالی بجا کر اپنے نماز مین ہونے کو ظاہر کرے تاکہ اسکی آواز کوئی نامحرم نہ سن سکے مگر آج بے غیرتی بے حیائی کا ننگا ناچ ہو رہا ہے جو گا بجا کر اپنی آواز غیر مردوں کو سنا رہی ہیں اور آجکل تو اس بے حیائی کو دین کا روپ دیا جا رہا ہے کہ ایسے اسٹیج سجائے جا رہے ہیں کہ ایک طرف مرد ہیں اور ایک طرف عورتیں اور مقابلۂ قوالی ہو رہا ہے۔ اب تو ٹی وی پر ایسی محافل نعت وقرأت بھی منعقد کیجارہی ہیں یہ تمام محافل ناجائز وحرام ہیں۔ مسلمانوں کو اس سے اجتناب اور اسکے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنا چاہئے۔ اگر نمازی عورت کو نماز کی حالت میں اسکا محرم بھی پکارے تب بھی وہ اپنی آواز کا استعمال نہ کرے بلکہ تالی ہی بجائے اسکے لئے یہی قانون ہو گیا ہے۔

(۱۰۰۴) نمازی کا چہرے کو اِدھر اُدھر پھیرنا مراد ہے صرف نگاہوں کا اِدھر اُدھر پھیرنا جائز نہیں اگر چہ مستحب یہ ہے کہ نمازی بحالت قیام نگاہ سجدہ گاہ پر رکھے۔ جب تک بندہ اپنا چہرہ نماز میں قبلے سے نہیں گھماتا پھراتا تو اللہ تعالیٰ نگاہ لطف ورحمت سے اسکی طرف متوجہ رہتا ہے جب تک بندہ نماز میں ہے اور جب اس نے اپنی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہٹائی تو اللہ تعالیٰ اپنی نگاہ لطف وعنایت بھی اسکی طرف سے پھیر لیتا ہے۔ بندہ جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ

وَلِجَوْفِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ يَعْنِىْ يَبْكِىْ. (رواہ احمد والنسائی)

اور پیارے نبی کے شکم پاک میں آواز تھی دیگ کے کھولنے کی سی آواز، یعنی پیارے نبی رو رہے تھے۔

(۱۰۰۸) حدیث شریف: قَالَ رَاَيْتُ النَّبِىَّ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّىْ وَفِىْ صَدْرِهٖ اَزِيْزٌ

ترجمہ: راوی نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے نبی ﷺ کو کہ نماز پڑھ رہے ہیں اور پیارے نبی کے سینۂ پاک میں آواز ہے

كَاَزِيْزِ الرَّحٰى مِنَ الْبُكَاءِ (رواہ ابوداؤد)

چکی کی سی آواز، رونے کی وجہ سے۔

(۱۰۰۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب کھڑا ہو کوئی تم میں کا نماز کیلئے تو نہ چھوئے

الْحَصٰى فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ. (رواہ احمد والترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجة)

کنکری کو اسلئے کہ رحمت اسکے سامنے ہے۔

(۱۰۱۰) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ رَاٰى النَّبِىُّ ﷺ غُلَامًا لَّنَا يُقَالُ لَهٗ اَفْلَحُ

ترجمہ: حضرت ام سلمہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ دیکھا پیارے نبی ﷺ نے ہمارے غلام کو، کہا جاتا تھا اسکو افلح

اِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ يَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْهَكَ (رواہ الترمذی)

جب سجدہ کرتا تو پھونک مارتا تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے اے افلح! مٹی لگی رہنے دے اپنے چہرے کو۔

(۱۰۱۱) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما اَلْاِخْتِصَارُ فِى الصَّلٰوةِ رَاحَةُ اَهْلِ النَّارِ. (رواہ فی شرح السنة)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ کوکھ پر ہاتھ رکھنا نماز میں دوزخیوں کا آرام ہے۔

(۱۰۱۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُقْتُلُوا الْاَسْوَدَيْنِ فِى الصَّلٰوةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ قتل کردو دو کالوں کو نماز میں، سانپ کو اور بچھو کو۔

1034 हदीस शरीफः– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तिलावत फरमाई फतेह मक्का के साल आयते सजदा तो सजदा किया तमाम के तमाम लोगों ने उनमें सवार थे और ज़मीन में सजदा करने वाले थे यहाँ तक कि सवार सजदा कर रहे थे अपने हाथ पर।

1035 हदीस शरीफः– हज़रते अब्दुल्ला इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि एक शख्स आये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमते पाक में तो अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह मैंने देखा आज रात मैं सो रहा था गोया कि मैं नमाज़ पढ़ रहा हूँ एक दरख्त के पीछे तो मैंने सजदा किया फिर सजदा किया पेड़ ने मेरे सजदे के साथ तो मैंने सफ़ना पेड़ को कह रहा है अल्लाहुम्मा उकतबली बेहा इन्दिका अजरा वहत्तो अन्नी बिहा वज़रन वअजअलहा ली इन्दिका ज़ुखरा वतक्ब्बलहा मिन्नी कमा तक्ब्बलतहा मिन अब्देका दाऊद, फरमाया हज़रते इब्ने अब्बास ने कि फिर तिलावत फरमाई प्यारे नबी ने आयते सजदा फिर सजदा फ़रमाया तो मैंने सफ़ना प्यारे नबी को और प्यारे नबी फरमा रहे हैं मिस्ल उसके जो खबर दी थी आदमी ने पेड़ के दुआ पढ़ने के बारे में।

1036 हदीस शरीफः– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तिलावत फरमाई सूरा ए वन्नज्म तो सजदा फ़रमाया उसमें और उन्होंने भी सजदा किया जो प्यारे नबी के साथ थे सिवाये एक बुढ़्ढ़न के जो कुरैश में से था कि लिये उसने कंकर या मिट्टी तो उठाया उसने उसको अपनी पेशानी की तरफ़ और बोला कि किफ़ायत करेगा मुझको

چہرۂ عزت و کرامت سے اسکی طرف متوجہ ہوتا ہے اور جب بندہ نماز میں اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے اِدھر اُدھر اپنا دھیان منتقل و منتشر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے آدم کی اولاد! تو کسے دیکھ رہا ہے کیا مجھ سے بہتر کوئی اور ہے کہ مجھے چھوڑ کر تو اسکی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اپنا رخ میری طرف کر۔ جب اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر بھی بندہ متوجہ نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ پھر اسی طرح فرماتا ہے تیسری بار پھر یہی فرماتا ہے اور بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ رخِ رحمت اس بندے کی طرف سے پھیر لیتا ہے۔ (ترمذی شریف)

(۱۰۰۵) نمازی کی بحالت نماز نظر سجدہ گاہ پر ہو۔ رکوع میں پاؤں کی پشت پر۔ سجدے میں ناک کے بانسے پر۔ قعدوں میں گود پر۔ سلام پھیرنے میں کندھوں پر۔ حرم شریف میں نمازی حالت قیام میں کعبہ شریف کو دیکھے۔ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حالت نماز میں آپ ﷺ کو دیکھا کرتے تھے۔

(۱۰۰۶) چھ چیزیں ہیں کہ جب نمازی کو نماز میں پیش آتی ہیں تو شیطان خوشی سے پھولا نہیں سماتا کہ پہلی تین سے تو نماز میں خلل آیا اور بندے کی توجہ ہٹی اور خشوع خضوع میں فرق آیا اور بعد والی تین چیزوں سے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ یہ تمام چیزیں ممنوع نہیں قدرتی ہیں بلکہ چھینک تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اگر بیماری سے نہ ہو اس لئے چھینک آنے پر الحمد للہ کہا جاتا ہے۔

(۱۰۰۷) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہ رونا خوف خدا، عشق خدا یا اپنی امت کی شفاعت کیلئے تھا۔ آپ ﷺ نماز تہجد ادا فرما رہے تھے اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرما رہے تھے اور خوب رو رہے تھے۔ آیت کریمہ کا (ترجمہ) اگر سزا دے تو ان کو تو بیشک وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو بخشدے ان کو تو بیشک تو ہی بڑی عظمت والا ہے بڑی حکمت والا ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۳۰۲) یہ رونا اللہ تعالیٰ کو بہت پیارا ہے۔ شعر:

عمر بھر رونے کو روتا ہے زمانہ لیکن

عشق محبوب کے دو اشک بھی کام آتے ہیں　(مرحوم قمر مراد آبادی)

(۱۰۰۸) جو نمازی حالت نماز میں خدا کے خوف سے روئے یا عشق رسول میں تو وہ رونا بھی محبوب اور نماز بھی مقبول ہوتی ہے۔ شعر:

ان کو آنسو مت کہو وہ لعل ہیں

عشق سرور میں جو آنسو بہہ گئے　(یا نبی)

دنیوی تکالیف جیسے درد و مصیبت وغیرہا سے نماز میں باآواز بلند رونا منع ہے اگر اس رونے میں تین حرف ادا ہو گئے تو نماز فاسد ہو جائیگی اگر کوئی شخص جنت یا دوزخ کو یاد کر کے نماز میں روئے یا آہ کرے اور اسکی آواز بلند ہو جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی۔

(۱۰۰۹) نماز میں کنکریوں سے نہ کھیلے کہ رحمت اسکی طرف متوجہ ہے اور وہ کنکریوں میں مشغول ہو۔ سجدہ گاہ سے کنکریاں کانٹے ہٹانا درست ہے کیوں کہ یہ کھیلنا نہیں بلکہ نماز کیلئے اصلاح کرنا ہے لیکن یہ بھی ایک بار کہ عمل قلیل رہے۔

(۱۰۱۰) پھونک مار کر زمین کو صاف نہ کیا جائے بلکہ ایسے ہی سجدہ کر لیا جائے کہ اس میں عاجزی و تذلل زیادہ ہے اور ثواب بھی زیادہ ہے۔ البتہ بعد نماز پیشانی پر لگی مٹی کو صاف کر دیا جائے تا کہ ریا و نمائش نہ ہو جائے۔

(۱۰۱۱) جب دوزخی دوزخ میں خوب تھک جایا کرینگے تو کوکھ پر ہاتھ رکھا کرینگے تا کہ انہیں کچھ آرام و سکوم ملجائے مگر دوزخ میں آرام و سکون کا کوئی سودا میسر نہیں۔ یہ دوزخیوں کا وہم باطل اور خیال خام ہوگا کہ اس انداز سے انہیں کچھ آرام ملجائے مگر وہاں آرام کہاں۔ شیطان جب زمین پر آیا تو اسکا ہاتھ اسکی اپنی کوکھ پر رکھا ہوا تھا اور اب بھی کوکھ پر ہاتھ رکھ کر ہی چلتا ہے اور کوکھ پر ہاتھ رکھ کر چلنا یہ یہودیوں کا طریقہ ہے۔ اس حدیث شریف کا یہ مطلب نہیں کہ نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا جہنمیوں کا طریقہ ہے کیونکہ دوزخی نماز کہاں پڑھینگے بلکہ مطلب یہ ہے کہ نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنا سخت بُرا ہے کہ یہ ادا جہنمیوں کی ہے۔ اے نمازی تو جنتی ہو کر اہل جہنم کی نقل کیوں کرتا ہے۔ شعر:

تیرا دین کامل ہے اور نبی ترے اکمل

تیرا شاخ نازک پر ہائے کیوں بسیرا ہے　(یا نبی)

(۱۰۱۲) سانپ کسی بھی رنگ کا ہو ایسے ہی بچھو کسی بھی رنگ کا ہو اگر بحالت نماز دیکھے تو اسے مار سکتا ہے اگر امر قلیل سے مارا تو نماز نہ ٹوٹے گی اور اگر انکے مارنے کیلئے نمازی کا سینہ کعبہ شریف سے پھر گیا یا متواتر تین قدم چلنا پڑا یا تین چوٹیں مارنی پڑیں تو نماز ٹوٹ جائیگی کہ یہ عمل کثیر ہو گیا۔ نماز از سر نو دوبارہ پڑھنی ہوگی مگر یہ شخص

(۱۰۱۳) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا وَّالْبَابُ

ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے نفلی، اور دروازہ

عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ فَمَشٰى فَفَتَحَ لِيْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مُصَلَّاهُ

پیارے رسول پر بند تھا، تو میں آئی تو میں نے دروازہ کھلوانا چاہا تو چلے پیارے نبی تو کھول دیا میرے لئے، پھر واپسی فرمائی نماز کی جگہ

وَ ذَكَرَتْ اَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ۔ (رواہ احمد وابو داؤد و"ترمذی)

اور حضرت عائشہ نے ذکر فرمایا کہ دروازہ تھا قبلے کی طرف۔

(۱۰۱۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اذا قاء احدکم اوقلس اووجدن یاوھو

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب قے کرے کوئی تم میں کا یانکسیر پھوٹے یا پائے مذی اور وہ

فی الصلوٰۃ فلینصرف فلیتوضأ ولیرجع فلیبن علیٰ صلوٰتہ مالم یتکلم۔ (رواہ دارقطنی)

ہے نماز میں تو وہ چلا جائے پھر وضو کرے اور لوٹائے اور بنا کرے اپنی نماز پر جب تک بات نہ کرے۔

(۱۰۱۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَنْصَرِفْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوا نکالے کوئی تم میں کا نماز میں تو چاہیئے کہ پھر جائے

فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدِ الصَّلٰوةَ۔ (رواہ ابوداود وروی الترمذی مع زیادۃ ونقصان)

پھر وضو کرے اور چاہیئے کہ لوٹائے نماز کو۔

(۱۰۱۶) حدیث شریف: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَاْخُذْ بِاَنْفِهٖ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ جب بے وضو ہو جائے کوئی تم میں کا اپنی نماز میں تو چاہیئے کہ پکڑے اپنی ناک کو، پھر چلا جائے۔

(۱۰۱۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ وَقَدْ جَلَسَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب بے وضو ہو جائے کوئی تم میں کا اور وہ بیٹھ چکا ہے

यही, फ़रमाया हज़रते अब्दुल्ला इब्ने मसऊद ने कि देखा मैंने उस बुढ्ढन को कि बाद को मारा गया वो काफिर।

1037 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे नबी ने सजदा तिलावत फ़रमाया सूरा ए स्वाद में और फ़रमाया कि सजदा फ़रमाया था यह वाला हज़रते दाऊद ने तौबा के तौर पर और हम सजदा करते हैं यह वाला शुक्र के तौर पर।

(55) नमाज़ के औकाते मम्नुआ का बाब

1038 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न इरादा करे कोई तुममें का कि नमाज़ पढ़े सूरज निकलने के वक्त और न सूरज गुरुब होने के वक़्त और एक रिवायत में है कि फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि जब चमक जाये सूरज का किनारा तो छोड़ दो तुम नमाज़ यहाँ तक कि वो बुलन्द हो जाये फिर जब छुप जाये सूरज का किनारा तो छोड़ दो तुम नमाज़ यहाँ तक कि सूरज गायब हो जाये और न मुकर्रर करो अपनी नमाज़ के लिये सूरज निकलनेऔर सूरज डूबने का वक्त इसलिये कि सूरज निकलता है शैतान के दो सींगों के दरमियान।

1039 हदीस शरीफ़:— हज़रत उक्बा इब्ने आमिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि तीन वक्तों में प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मना फरमाते थे हमको यह कि नमाज़ पढ़ें हम उन औक़ात में या दफ़न करें अपने मुर्दों को जब सूरज निकल रहा हो सफ़रज खुल्लम खुल्ला यहाँ तक कि बुलन्द हो जाये और जब क़ायम हो ठीक दोपहरी यहाँ तक की सूरज ढल जाये और जिस वक्त क़रीब हो जाये सूरज डूबने के यहाँ तक के गुरुब हो जाये।

جس کے بچھو یا سانپ مارنے کی وجہ سے نماز ٹوٹی ہے گنہگار نہوگا۔ اس حدیث شریف کی اجازت کی وجہ سے کسی کی جان بچانے کیلئے نماز توڑ دینا درست ہے۔ ریل چھوٹ جانے پر مسافر نماز توڑ کر ریل پر سوار ہو سکتا ہے اگر کسی سانپ میں جن کی علامت موجود ہو تو اسے رفع ضرر کیلئے نہ مارے تو کوئی حرج نہیں۔

(۱۰۱۳) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے حجرۂ پاک کا دروازۂ مبارکہ قبلہ شریف کی طرف تھا۔ دروازۂ مبارکہ کھولنے میں آپکا سینۂ فیض گنجینہ قبلہ سے نہ پھرا یوں ہی جب آپ الٹے پاؤں مصلے کیطرف پلٹے تو بھی آپکا سینۂ مبارک قبلہ سے نہ پھرا۔ حجرۂ مبارکہ تنگ ہونے کی وجہ سے آپکو عمل کثیر بھی کرنا نہ پڑا۔ ایک قدم بڑھے اور ہاتھ بڑھا کر کنڈی کھولدی پھر ایک قدم پیچھے کو ہٹے اپنی نماز کی جگہ رونق افروز ہو گئے۔ ضرورت کے وقت اب بھی امام یا مقتدی کو آگے پیچھے ہٹایا جاتا ہے تو وہ ایک قدم سے ہٹ سکتے ہیں۔

(۱۰۱۴) اگر کسی کی حالت نماز میں ہوا نکل گئی یا قے آ گئی یا نکسیر پھوٹ گئی یا مذی اس نے پائی تو اس نماز پر بنا کرنا جائز ہے اور دوبارہ پڑھنا مستحب ہے بنا کے مسائل فقیر قدیری کی کتاب، ''انتخاب شریعت'' میں ملاحظہ فرمایئے۔ سیّدنا امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر، سیّدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم، سیّدنا حضرت مولیٰ علی مرتضےٰ، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دیگر صحابۂ کرام سے نماز پر بنا کرنا ثابت ہے۔

(۱۰۱۵) اگر کسی نمازی نے جان بوجھ کر نماز میں ہوا نکالی تو پھر نماز لوٹانا واجب ہے۔

(۱۰۱۶) ناک پکڑنے کی حکمت یہ ہے کہ لوگ یہ سمجھیں کہ نکسیر پھوٹ پڑی ہے اور یہ کسی کو وہم نہو کہ اسکی ہوا خارج ہوگئی ہے کیونکہ نماز میں اس فعل کو عام طور پر لوگ برا جانتے ہیں اور شرم و عار کی وجہ سے وہ بے وضو ہی نماز پڑھتا رہے۔ اسے جھوٹ یا دھوکہ بھی نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہ لوگوں کو عیب، بدگوئی سے بچانے کی اچھی تدبیر ہے۔ ورنہ لوگ اسکی ہوا نکلنے پر بھونڈے تبصرے کرینگے اور اسے شرم و عار دلائینگے طعنہ کسی کرینگے گویا کہ یہ پردہ پوشی کی ایک خوبصورت شکل ہے اور اپنے عیوب و نقائص کی پردہ پوشی کی اجازت ہے۔ ناک پکڑنے کا حکم استحبابی ہے۔ سیّدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ پاک میں ایک شخص کا وضو ٹوٹ گیا اور اس نے بے وضو ہی نماز پڑھنا چاہی تو حضور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا سب چلو اور وضو کریں کیونکہ وضو پر وضو کرنا نور علیٰ نور ہے۔ آپ نے حسن تدبیر سے کام لیا کہ یہ لوگوں کے طعنے سے بھی بچے اور بے وضو نماز پڑھنے کے وبال سے بھی محفوظ رہے (اشعۃ اللمعات شریف)

(۱۰۱۷) قعدۂ اخیرہ میں بقدر التحیات پڑھنے کے بیٹھ چکا تھا کہ اسکا وضو جاتا رہا تو اسکا فرض ادا ہو گیا کیونکہ ارادۂ نماز سے نکلنا پایا گیا۔ آخری قعدے میں بیٹھنا فرض ہے نہ کہ پڑھنا اور سلام بھی فرض نہیں ہے یہی سیّدنا حضور امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک ہے جو اس حدیث شریف سے اچھی طرح واضح ہے مسلک امام اعظم زندہ باد۔

(۱۰۱۸) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے یا تو ارادۂ تکبیر فرمایا تھا یا شروع فرمائی تھی چنانچہ مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ مصلے شریف پر رونق افروز ہو گئے تھے اور تکبیر فرمانے سے پہلے ہی واپس تشریف لیگئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس حالت پر ہو اسی حالت پر رہو نہ مسجد سے جاؤ اور نہ صف شکنی کرو میں ابھی غسل فرما کر واپس تشریف لاتا ہوں۔ آپ ﷺ کا غسل نہ فرمانا اور جنابت کو بھول جانا بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا تا کہ امت مسلمہ کو اسکے بھی مسائل معلوم ہو جائیں۔ شعر:

> ہزاروں فائدے ہیں حکمتیں ہیں اس میں پوشیدہ
> تمامی سیرتوں میں ان کی سیرت سب سے اچھی ہے (یا نبی)

آپ ﷺ کی یہ بھول بے خبری اور بے علمی کی وجہ سے نہ تھی۔ آپ ﷺ کے عشاق و خدام دوسروں کی جنابت و طہارت کو جانتے ہیں۔ سیّدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سیّدنا حضرت امام جوینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک درس کے درمیان فرمایا کہ حضرات صوفیائے کرام قوالیوں میں کھاتے ہیں اور ناچتے ہیں۔ اسی درمیان وہاں سے ایک صوفی بزرگ کا گزر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ کہ اے امام جوینی اس شخص پر آپکا کیا فتویٰ ہے جو جنابت میں نماز فجر پڑھائے اور مسجد میں درس کی حالت میں

فِیْ اٰخِرِ صَلٰوتِہٖ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُہٗ۔ (رواہ الترمذی)

اپنی نماز کے اخیر میں سلام پھیرنے سے پہلے تو جائز ہے اس کی نماز۔

(۱۰۱۸) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَمَّا کَبَّرَ انْصَرَفَ وَاَوْمٰی

ترجمہ: بیشک پیارے نبی علیہ السلام تشریف لائے نماز کیلئے اور پھر ارادہ تکبیر فرمایا کہ پیارے نبی لوٹ گئے اور پیارے نبی نے اشارہ فرمایا

اِلَیْھِمْ اَنْ کَمَا کُنْتُمْ ثُمَّ خَرَجَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَآءَ وَرَاْسُہٗ یَقْطُرُ فَصَلّٰی بِھِمْ فَلَمَّا صَلّٰی

نمازیوں کو ایسے ہی رہو تم، پھر تشریف لے گئے تو غسل فرمایا اور انکے سر اقدس سے قطرات ٹپک رہے تھے، پھر نماز پڑھائی انکو، پھر جب نماز پڑھ چکے

قَالَ اِنِّیْ کُنْتُ جُنُبًا فَنَسِیْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ۔ (رواہ احمد)

تو فرمایا پیارے نبی نے کہ میں جنبی تھا کہ میں بھول گیا یہ کہ میں غسل فرماؤں۔

(۱۰۱۹) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنْتُ اُصَلِّی الظُّھْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاٰخُذُ

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نماز پڑھتا تھا ظہر کی پیارے رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ تو لیتا تھا میں

قُبْضَۃً مِّنَ الْحَصٰی لِتَبْرُدَ فِیْ کَفِّیْ اَضَعُھَا لِجَبْھَتِیْ اَسْجُدُ عَلَیْھَا لِشِدَّۃِ الْحَرِّ۔ (رواہ ابوداود)

ایک مٹھی کنکریاں تاکہ وہ ٹھنڈی ہو جائیں میرے ہاتھ میں کہ میں رکھتا انکو اپنی پیشانی کیلئے، سجدہ کرتا میں ان پر گرمی کی شدت کی وجہ سے۔

(۱۰۲۰) حدیث شریف: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُصَلِّیْ

ترجمہ: حضرت ابودرداء سے مروی انہوں نے فرمایا کہ کھڑے ہوئے پیارے رسول اللہ علیہ السلام کہ نماز ادا فرما رہے ہیں

فَسَمِعْنَاہُ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ ثُمَّ قَالَ اَلْعَنُکَ بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ ثَلٰثًا وَّبَسَطَ یَدَہٗ

تو ہم نے سنا پیارے نبی کو کہ فرما رہے ہیں اعوذ باللہ منک پھر فرمایا میں لعنت بھیجتا ہوں تجھ پر اللہ کی لعنت، تین بار، پھر بڑھایا اپنے دست مبارک کو

کَاَنَّہٗ یُنَاوِلُ شَیْئًا فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوۃِ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ سَمِعْنَاکَ تَقُوْلُ

گویا کہ پکڑ رہے ہیں کسی چیز کو، پھر جب فارغ ہوئے پیارے رسول نماز سے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے سنا ہے آپ سے کہ فرما رہے ہیں

1040 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है कोई नमाज़ फजर के बाद यहाँ तक कि सूरज बुलन्द हो जाये और नहीं है कोई नमाज़ असर के बाद यहाँ तक कि सूरज डूब जाये।

1041 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक सूरज तुलु होता है और सूरज के साथ शैतान के सींग होते हैं फिर जब वो ऊंचा हो जाता है तो जुदा हो जाते हैं उससे सींग फिर जब दोपहर होती है तो सींग लग जाते हैं फिर जब ढलता है सूरज तो जुदा हो जाते हैं उससे सींग और जब डूबने के करीब होता है तो अगल हो जाते हैं उससे सींग और मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने नमाज़ से उन औकात में।

1042 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू बसरा गफ़्फ़ारी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि पढ़ाई हमें प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मकामे मख़मस में नमाज़े असर तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने बेशक यह नमाज़ पेश की गई थी उन पर जो थे तुमसे पहले तो ज़ाये कर दिया उन्होंने नमाज़े असर को तो जो पाबन्दी करेगा उस पर तो होगा उसके लिये सवाब डबल और नहीं है कोई नमाज़ नमाज़े असर के बाद यहाँ तक कि निकले शाहिद और शाहिद एक तारा है।

1043 हदीस शरीफ़:– हज़रते मुआविया से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि तुम पढ़ते हो ऐसी नमाज़ कि बिलाशुबह हम सोहबत याफ़्ता हैं प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के तो नहीं देखा हमने उनको कि पढ़ते हो वो दो

فِی الصَّلٰوۃِ شَیْئًا لَمْ نَسْمَعْکَ تَقُوْلُہٗ قَبْلَ ذَالِکَ وَرَاَیْنَاکَ بَسَطْتَ یَدَکَ قَالَ

نماز میں کچھ کہ نہیں سنا ہم نے آپ سے کہ فرماتے ہوں آپ اسکو اس سے پہلے، اور دیکھا ہم نے آپکو کہ بڑھایا ہے آپنے اپنا دست پاک؟ فرمایا پیارے رسول نے

اِنَّ عَدُوَّاللّٰہِ اِبْلِیْسَ جَآءَ بِشِہَابٍ مِّنْ نَّارٍ لِیَجْعَلَہٗ فِیْ وَجْہِیْ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

اللہ تعالیٰ کا دشمن ابلیس آیا، آگ کے شعلے کیساتھ تا کہ ڈالے اسکو میرے چہرے پر تو میں نے فرمایا کہ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی تجھ سے تین مرتبہ،

ثُمَّ قُلْتُ اَلْعَنُکَ بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ فَلَمْ یَسْتَاخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَدْتُّ اَنْ اٰخُذَہٗ وَاللّٰہِ

پھر میں نے فرمایا میں لعنت بھیجتا ہوں تجھ پر اللہ کی لعنت، تو نہ ہٹا وہ ابلیس، تین بار میں، پھر ارادہ فرمایا میں نے کہ ابلیس کو پکڑ لوں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم

لَوْلَا دَعْوَۃُ اَخِیْنَا سُلَیْمٰنَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا یَلْعَبُ بِہٖ وِلْدَانُ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ۔ (رواہ مسلم)

اگر نہ ہوتی دعاء ہمارے بھائی حضرت سلیمان کی تو صبح کرتا وہ اس حالت میں کہ بندھا ہوتا اور کھیلتے اُس سے اہل مدینہ شریف کے بچے۔

﴿ باب السہو فی الصلوٰۃ ترجمہ: نماز میں بھولنے کا باب ﴾

(۱۰۲۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ یُصَلِّیْ جَآءَہُ الشَّیْطَانُ فَلَبِسَ عَلَیْہِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک کوئی تم میں کا جب کھڑا ہوا کہ نماز پڑھے تو آتا ہے اسکے پاس شیطان تو شبہ ڈالتا ہے اس پر

حَتّٰی لَایَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَاِذَا وَجَدَ ذَالِکَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

یہانتک کہ نہیں جانتا نماز پڑھنے والا کہ کتنی نماز پڑھی اُس نے، تو جب پائے اسکو کوئی تم میں کا تو چاہیئے کہ وہ دو سجدے کرلے اور وہ نمازی بیٹھنے والا ہو۔

(۱۰۲۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلَمْ یَدْرِکُمْ صَلّٰی

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب شک کرے کوئی تم میں اپنی نماز میں تو نہیں جانتا کہ کتنی نماز پڑھی،

ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْیَطْرَحِ الشَّکَّ وَلْیَبْنِ عَلٰی مَا اسْتَیْقَنَ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ فَاِنْ کَانَ صَلّٰی

تین یا چار، تو دفعہ کرے شک کو اور چاہیئے کہ بنا کرے اُس پر جس کا یقین ہے، پھر دو سجدے کرے قبل اسکے کہ سلام پھیرے، پھر اگر نماز پڑھی

خَمْسًا شَفَعْنَ لَہٗ صَلٰوتَہٗ وَاِنْ کَانَ صَلّٰی اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ کَانَتَا تَرْغِیْمًا لِلشَّیْطَانِ۔ (رواہ مسلم)

پانچ رکعت تو شفعہ بنادینگی وہ پانچ رکعتیں اس کیلئے اسکی نماز کو اور اگر پڑھتا تھا پوری کرنے کیلئے چار رکعت تو ہوگئے سجدۂ سہو شیطان کی ناک خاک آلود کرنے کیلئے۔

रकअतें और यकीनन मना फ़रमाया उन्होंने उन दो रकअतों से यानि नमाज़ असर के बाद की दो रकतों से।

1044 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्ला इब्ने मसऊद से मरवी बेशक वो जब आये सरज़मीने हब्शा से तो सलाम किया उन्होंने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को और वो नमाज़ अदा फरमा रहे थे तो नही जवाब दिया उन्होंने इनके सलाम का फिर जब फ़ारिग हुये प्यारे रसूलुल्लाह तो फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद ने कि मैं पनाह मांगता हूँ अल्लाह तआला की और उसकी नेमते उज़मा प्यारे रसूल के जलाल की, फ़रमाया प्यारे नबी ने यह पनाह मांगना कैसा है? हज़रते इब्ने मसऊद ने अर्ज़ किया मैंने आपको सलाम पेश किया तो आपने जवाब नहीं दिया मुझे, फ़रमाया प्यारे नबी ने बेशक नमाज़ में मशगूलियत है फ़रमाया हज़रते इब्ने मसऊद ने फिर नहीं सलाम का जवाब देते थे किसी को उस दिन थे।

(56) नमाज़ बजमाअत और उसकी फज़ीलत का बाब

1045 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जमाअत की नमाज़ फज़ीलत रखती है अकेले की नमाज़ पर 27 दर्जे।

1046 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उसकी कसम मेरी जान जिसके दस्ते कुदरत में है मैंने चाहा यह कि हुक्म फरमाऊँ लकड़ियाँ जमा करने का तो जमा की जायें

ہوسکتی ہے اور یہ بھول چوک بھی شیطانی اثر سے نہیں بلکہ جمال حق کے مشاہدے اور دینی امور میں اشتغال و استغراق و انہماک کے باعث ہوتی اور یہ بھول چوک بھی اللہ و رسول کا امت مسلمہ پر احسان ہے تاکہ امت کا بھولنا چوکنا سنت ہوکر ذریعۂ اجر و ثواب بن جائے۔ حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ تندرستی و بیماری، زندگی و موت، سونا و جاگنا اور مومن کے تمام کام سنت رسول ہونے کے باعث عبادت ہی عبادت ہیں اور اجر و ثواب کا باعث ہیں۔ نماز میں بھولنے چوکنے والا آپ ﷺ کی اقتداء و اتباع سے مشرف ہوتا ہے۔ اگر آپ ﷺ صرف حکم فرماتے کہ اگر سہو ہوجائے تو سجدے کرو تو اطاعت ہوتی مگر سہو کو گلے سے لگایا تو اب سنت مل گئی اور اتباع رسول کی راہ ہموار ہوگئی اور یہ بڑا فضل و شرف ہے۔ جسے نماز میں بھولنے کی عادت ہو وہ کم کا لحاظ کرے مثلاً یہ بھول گیا کہ دو رکعت پڑھیں کہ تین تو وہ دو ہی مانے اور جسے یہ بھول پہلی بار ہوئی ہو وہ نماز لوٹائے۔ اس حدیث شریف میں بھول کی عادت کا ذکر ہے۔ سجدۂ سہو واجب ہے کیونکہ حدیث شریف میں حکم ہے اور حکم وجوب ہی کو چاہتا ہے اور ایک سلام پھیر کر دو سجدے کیئے جائیں۔ سہو اور شک میں فرق ہے کہ سہو میں ایک جانب کا یقین ہوتا ہے اور شک میں تردد ہوتا ہے کہ اِسطرح ہوا ہے کہ اُسطرح ہوا ہے۔ آپ ﷺ کو سہو تو ہوا ہے مگر کبھی شک نہیں ہوا۔ کیونکہ شک ابلیس کے شبہ ڈالنے سے ہوتا ہے اور سہو مشاہدۂ جمال حق اور دیگر دینی امور میں مشغول ہونے کے باعث۔ فقہی حکم شک اور سہو کا ایک ہی ہے۔

(۱۰۲۲) سجدۂ سہو کے باب میں تین قسم کی احادیث کریمہ وارد ہوئی ہیں (۱) کہ جب تم سے کسی کو نماز میں شک لاحق ہو تو از سرِ نو نماز پڑھے (۲) جسے اپنی نماز میں شک لاحق ہوجائے تو وہ ظنِ غالب پر عمل کرے (۳) یقین پر نماز کی بنا کرے۔ سیدنا حضور امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان تینوں احادیث کریمہ کو جمع فرمادیا کہ آپ پہلی حدیث شریف کو پہلی بار شک لاحق ہونے پر محمول فرماتے ہیں اور دوسری حدیث شریف کو ظنِ غالب کے ایک جانب فیصلہ کرنے پر حمل فرماتے ہیں اور تیسری حدیث شریف کو تحرّی نہ پائے جانے کی صورت پر حمل فرماتے ہیں اور یہ مسلک امام اعظم کی جامعیت ہے اور انتہائی تحقیقی شان کا مظہر ہے۔ قعدے میں ایک سلام پھیر کر دو سجدے کیئے جائیں اس حدیث شریف میں ''سلام پھیرنے'' سے مراد نماز کا وہ سلام ہے جسکے ذریعہ نماز سے باہر نکلتے ہیں نہ کہ سجدۂ سہو کا سلام۔ اگر نمازی نے تین رکعت مان کر ایک رکعت اور پڑھ لی اور واقعتاً چار ہوچکی تھیں اور اس رکعت کے پڑھنے سے پانچ ہوگئیں تو سہو کے دو سجدے ایک رکعت کیطرح ہوکر یہ کُل چھ رکعتیں ہوجائینگی اور اس بھولنے والے نمازی کو چار فرض اور دو نفل کا ثواب مل جائیگا اور اگر واقع میں بھی تین ہی ہوئی تھیں تو ایک رکعت نے چار پوری کردیں اور دو سجدوں نے شیطان کی ذلت و رسوائی ناکامی و نامرادی کا سامان کردیا کہ دو سجدوں کا ثواب مزید مل گیا۔

(۱۰۲۳) یہ واقعہ اس زمانے کا ہے جب نماز کلام کرنے سے فاسد نہ ہوتی تھی۔ چونکہ سوال و جواب کے بعد بھی نماز باقی رہی۔ لہٰذا کلام کرنے کے بعد بھی سجدۂ سہو کرلیا اب ایسا نہیں ہوسکتا۔ سجدۂ سہو کا ساقط ہونا اگر اسکے اپنے فعل کی وجہ سے ہے تو نماز کا لوٹانا واجب ہے اور اگر ایسا نہیں بلکہ وقت ہی تنگ تھا تو سجدہ ساقط ہوجائیگا۔ سجدۂ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ قعدے میں التحیات درود شریف پڑھکر داہنی طرف ایک سلام پھیرے اور پھر تکبیر کے ساتھ دو سجدے کرے اور پھر قعدے میں بیٹھے اور التحیات درود شریف دعاء پڑھکر حسب معمول دونوں طرف کو سلام پھیر دے۔ اس حدیث شریف میں سلام پھیرنے سے مراد نماز کا وہی سلام ہے جو نماز ختم کرنے کی نیت سے کیا گیا تھا۔ اگر کسی نمازی کو سلام پھیرنے کے بعد اپنی بھول یاد آجائے تو فوراً سجدہ سہو کرے اور پھر التحیات درود شریف دعاء پڑھکر دونوں طرف سلام پھیر دے۔ پہلا والا سلام تو سہو کا ہوجائیگا اور یہ بعد والا سلام نماز ختم کرنے کا ہوجائیگا۔ آپ ﷺ کا اپنے آپکو ہمارے جیسا بشر فرمانا یہ آپ ﷺ کا انکسار ہے۔ کسی امتی کو زیب نہیں دیتا کہ آپ ﷺ کو اپنے جیسا بشر کہے۔ آپ ﷺ کو اپنے جیسا بشر کہنا ناجائز ہے اسکی تفصیلات کیلئے ''تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۲۳۷۔۱۱۶۹ کان ۱۱۰۔۶'' ملاحظہ فرمائیں اس مسئلۂ بشریت میں آپکی تشفی ہوجائیگی۔ تحرّی یعنی

(۱۰۲۳) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهُ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی ظہر کی پانچ رکعت، تو عرض کیا گیا پیارے رسول سے

اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا

کیا زیادتی فرمائی گئی ہے نماز میں؟ تو فرمایا پیارے رسول نے کیا بات؟ حضرات صحابہ نے عرض کیا کہ آپنے نماز ادا فرمائی پانچ رکعت

فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

تو پیارے رسول نے دو سجدے کئے، سلام کے بعد، اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا پیارے رسول نے کہ بس میں ظاہری شکل میں ایک انسان ہوں مثل تمہارے

اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ

کہ میں بھی بھولتا ہوں جیسا کہ تم بھولتے ہو، تو جب میں بھول جایا کروں تو تم یاد دلا دیا کرو مجھ کو، اور جب شک کرے کوئی تم میں کا اپنی نماز میں

فَلْيَتَحَرَّ الصواب فليتم عليه ثم ليسلم ثم يسجد سجدتين۔ (رواه البخاری والمسلم)

تو تلاش کرے درستی کو پھر پوری کرے نماز اُسی پر، پھر سلام پھیرے پھر دو سجدے کرے۔

(۱۰۲۴) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ صَلّٰى بِنَا

ترجمہ: حضرت سیرین سے مروی وہ روایت فرماتے ہیں حضرت ابو ہریرہ سے۔ حضرت ابن سیرین نے فرمایا کہ نماز پڑھائی ہم کو

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِحْدٰى صَلٰوتَيِ الْعَشِيِّ قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ قَدْ سَمَّاهَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَلٰكِنْ نَسِيْتُ اَنَا

پیارے رسول اللہ ﷺ نے شام کی دو نمازوں میں سے کوئی ایک، حضرت ابن سیرین نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ نے اسکا نام بتایا تھا لیکن میں بھول گیا

قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ اِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوْضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ

حضرت ابن سیرین نے فرمایا کہ پیارے رسول نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں پھر سلام پھیر دیا پھر تشریف لیگئے اُس لکڑی کی طرف جو رکھی ہوئی تھی مسجد میں

فَاتَّكَاَ عَلَيْهَا كَاَنَّهٗ غَضْبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ

تو ٹیک لگائی اُس پر، گویا کہ پیارے نبی پر آثارِ جلال ظاہر تھے اور رکھا اپنے داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر اور انگلیاں ڈال لیں اپنی انگلیوں کے درمیان

फिर हुक्म फरमाऊँ नमाज़ का तो अज़ान दी जाये नमाज़ के लिये फिर हुक्म फरमाऊँ किसी आदमी को तो इमामत करे लोगों की फिर मैं जाऊँ उन लोगों की तरफ़ और एक रिवायत में है कि जो नहीं हाज़िर होते नमाज़ में तो जला दूँ मैं उनके घरों को उसकी कसम मेरी जान ज़िसके कब्ज़े में है कि अगर जानता कोई उनमें का कि वो पाये चिकनी हड्डी या दो अच्छे अच्छे खुर तो ज़रुर हाज़िर होता नमाज़े ईशा में।

1047 हदीस शरीफ़:– हाज़िर हुये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में एक नाबीना शख्स तो उन्होंने कहा या रसूलुल्लाह बेशक नहीं कोई मेरे लिये लाने वाला जो लाये मुझे मस्जिद तक तो उन्होंने सफ़वाल किया प्यारे रसूल से कि इजाज़त अता फरमा दी जाये उन्हें कि नमाज़ पढ़ें अपने घर में तो इजाज़त अता फरमा दी प्यारे रसूल ने उन्हें फिर जब वो लौटने लगे तो बुलाया प्यारे रसूल ने उनको फिर फ़रमाया कि क्या तुम सफ़नते हो नमाज़ की अज़ान उन्होंने अर्ज़ किया हाँ तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने तो कुबूल करो।

1048 हदीस शरीफ़:– हज़रते इब्ने उमर से मरवी बेशक उन्होंने अज़ान दी नमाज़ के लिये एक रात जो ठन्डी और हवा वाली थी फिर फ़रमाया हज़रते अब्दुल्ला इब्ने उमर ने खबरदार! नमाज़ पढ़ो घरों में फिर फ़रमाया हज़रते इब्ने उमर ने कि बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हुक्म फरमाते थे मौअज़्ज़िन को जब होती रात ठंड और बारिश वाली कि ऐलान करे कि खबरदार नमाज़ पढ़ो घरों में।

تلاش کا حکم اس صورت میں ہے جب کسی جانب گمان غالب ہو اور اگر کوئی گمان غالب نہو تو کم کو لے۔

(۱۰۲۴) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو جس نماز میں سہو ہوا وہ نماز عصر تھی۔ انگلیوں میں انگلیاں ڈالنا نماز کی حالت میں منع اور کھیل کود کیلئے ممنوع اور ویسے جائز ہیں۔ آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک سے آثار جلال نمایاں تھے اسلئے حضرات شیخین خوف زدہ ہوئے جیسے بادشاہ کی ہیبت سے لوگ ڈرتے اور خوف کھاتے ہیں اور یہ جلال وقتی تھا ورنہ آپ ﷺ بھی اکثر مسکرایا کرتے تھے اور یہ حضرات بھی دیدار نبی سے مشرف ہوکر مسرور و شاداماں ہی رہتے تھے۔ سیدنا حضرت ذوالیدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصلی نام عمیر بن عمرو تھا کنیت ابو محمد لقب خرباق تھا۔ آپ بارگاہ رسالت میں کثرت سے حاضری دیا کرتے تھے اور جو بات بڑے بڑے حضرات صحابۂ کرام نہ عرض کر پاتے آپ بلا تکلف عرض کر دیتے تھے۔ اگر کسی چیز یا کسی بات کو آدمی بھول جائے اور بھولنے کی وجہ سے اسکا انکار کردے تو یہ جھوٹ نہیں ہے اور اس پر قسم کھالینا بھی گناہ نہیں ہے اور اس قسم کو قسم لغو کہتے ہیں۔ آپ ﷺ کو بھول ہوئی مگر فرمایا کہ ''نہ میں بھولا'' یعنی مجھے بھول کا خیال نہیں اور یہ بھولنا شان نبوت و رسالت کے خلاف بھی نہیں ہے۔ نبی سے دینی پیغام پہونچانے اور خبریں دینے میں بھول نہیں ہوسکتی۔ ایک یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ ایسے موقع پر مقتدیوں کی بات مانی جائیگی نہ کہ ایک کی۔ اگر ایک کہے کہ دو رکعتیں پڑھیں اور باقی سب کہیں کہ چار پڑھیں تو چار ہی مانی جائینگی۔ آپ ﷺ نے حضرت ذوالیدین کی خبر کی تصدیق فرمائی اور اس پر عمل فرمایا۔ تمام مقتدیوں کو بلا کر سب کے ساتھ یہ بھولی ہوئی دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ اس حدیث شریف میں سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ مذکور ہے۔ یہ واقعہ بھی اس وقت کا ہے جب نماز میں کلام کرنا جائز تھا جو بعد میں منسوخ ہوگیا۔

(۱۰۲۵) اگر پوری طرح سیدھا کھڑا نہیں ہوا ہے تو تیسری رکعت کا قیام ہی شروع نہیں ہوا ہے لہٰذا بیٹھ جائے اور اسکو لوٹانے میں سجدۂ سہو بھی واجب نہوگا اور اگر سیدھا کھڑا ہوجانے کے بعد پھر قعدے میں لوٹ آیا تو نماز جاتی رہیگی کیونکہ اس نے جان بوجھ کر فرض کو چھوڑا ہے۔ البتہ اگر پانچویں رکعت کیلئے کھڑا ہوگیا تو سجدے سے پہلے یاد آنے پر لوٹنا واجب بھی ہے کیونکہ وہ قیام فرض نہ تھا۔

(۱۰۲۶) بھولی ہوئی ایک رکعت ملائی اور قعدہ فرمایا التحیات پڑھی پھر ایک سلام پھیرا اور دو سجدے فرمائے اور پھر التحیات وغیرہ پڑھکر دو سلام پھیرے۔

(۱۰۲۷) اگر نمازی کو اپنی نماز میں یہ تردد ہوجائے کہ اس نے تین پڑھی ہیں یا چار تو تین مان کر ایک رکعت اور پڑھ لے تاکہ اب یہ تردد دور ہوجائے کہ چار پڑھیں یا پانچ اور سجدہ سہو کرلے کہ اگر پانچ رکعتیں ہوگئی ہوں تو تاخیر سلام سے جو نقصان پیدا ہوا ہو اسکا سجدۂ سہو سے بدلہ ہوجائے۔ اس باب میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے سہو کے بارے میں چند مقامات کا ذکر ہوا ہے (۱) التحیات کیلئے نہ بیٹھنا (۲) دو رکعت پر سلام پھیر دینا (۳) تین رکعت پر سلام پھیر دینا (۴) چار کی جگہ پانچ رکعتیں پڑھ لینا اور ان سب میں سجدۂ سہو کا ذکر آیا ہے۔ اسی لئے حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ نماز کا واجب چھوٹنے سے سجدۂ سہو واجب ہوجاتا ہے نہ کہ فرض اور سنت کے چھوٹنے سے۔ سجدۂ سہو کیلئے پہلے التحیات سے درود شریف پڑھے اور ایک سلام پھیرے تکبیرات کے ساتھ دو سجدے کرے پھر التحیات، درود شریف، دعاء پڑھکر دونوں طرف سلام پھیر لے۔

(۱۰۲۸) قرآن کریم میں کُل چودہ سجدے ہیں (۱) سورۂ انفال پارہ ۹ (۲) سورۂ رعد پارہ ۱۳ (۳) سورۂ نحل پارہ ۱۴ (۴) سورۂ بنی اسرائیل پارہ ۱۵ (۵) سورۂ مریم پارہ ۱۶ (۶) سورۂ حج پارہ ۱۷ (۷) سورۂ فرقان پارہ ۱۹ (۸) سورۂ نمل پارہ ۱۹ (۹) سورۂ سجدہ پارہ ۲۱ (۱۰) سورۂ ص پارہ ۲۳ (۱۱) سورۂ حم سجدہ پارہ ۲۴ (۱۲) سورۂ والنجم پارہ ۲۷ (۱۳) سورۂ انشقاق پارہ ۳۰ (۱۴) سورۂ علق پارہ ۳۰۔ اور یہ سب سجدے کرنا واجب ہیں اور انکا وجوب ان آیات کریمہ اور احادیث کریمہ سے ثابت ہے جو سجدۂ تلاوت کے ترک کرنے کی مذمت میں آئی ہیں اور سجدۂ تلاوت کرنے کے بارے میں جو تاکید و مبالغہ آیا ہے وہ بھی وجوب ہی کو ثابت کرتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) تو کیا ہوا انکو کہ ایمان نہیں لاتے اور

وَوَضَعَ خَدَّهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى وَخَرَجَتْ سَرَعَانُ الْقَوْمِ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا

اور رکھا اپنا دایاں رخسار اپنی بائیں ہتھیلی کی پشت پر اور نکلے قوم کے جلد باز لوگ مسجد کے دروازوں سے تو کہا انہوں نے

قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِى الْقَوْمِ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَهَابَاهُ اَنْ يُّكَلِّمَاهُ وَفِى الْقَوْمِ رَجُلٌ

کہ نماز کم ہوگئی اور قوم میں حضرت ابوبکر حضرت عمر بھی تھے، تو ڈرے دونوں حضرات یہ کہ بات کریں پیارے رسول اللہ ﷺ سے اور قوم میں ایک شخص تھا

فِىْ يَدَيْهِ طُوْلٌ يُقَالُ لَهٗ ذُوالْيَدَيْنِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسِيْتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ

اس کے ہاتھوں میں لمبائی تھی اور کہا جاتا تھا اسکو "ذوالیدین" (دو لمبے ہاتھوں والا)، اُس نے عرض کیا یارسول اللہ کیا آپ بھول گئے یا نماز کم ہوگئی؟

فَقَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ اَكَمَا يَقُوْلُ ذُوالْيَدَيْنِ

تو فرمایا پیارے رسول نے نہ میں بھولا اور نہ کم ہوئی نماز، پھر ارشاد فرمایا پیارے رسول نے کہ کیا ایسا ہی ہے جیسا کہ کہتا ہے دو لمبے ہاتھوں والا؟

فَقَالُوْا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَاتَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ

تو صحابہ نے عرض کیا ہاں، تو آگے بڑھے پیارے رسول اور نماز پڑھی جو چھوٹ گئی تھی پھر سلام پھیرا پھر تکبیر فرمائی اور سجدہ فرمایا مثل اپنے سجدے کے

اَوْاَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ

، یا زیادہ طویل، پھر اُٹھایا اپنے سر مبارک کو اور تکبیر فرمائی، پھر تکبیر فرمائی اور سجدہ فرمایا مثل اپنے سجدے کے یا زیادہ طویل، پھر اُٹھایا اپنے سر اقدس کو

وَكَبَّرَ فَرُبَمَا سَاَلُوْهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُوْلُ نُبِّئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور تکبیر کہی، پھر قوم نے ابن سیرین سے پوچھا کہ کیا پیارے رسول نے پھر سلام پھیرا؟ تو فرماتے ہیں کہ مجھے خبر ملی کہ عمران ابن حصین نے فرمایا کہ پھر سلام پھیرا۔

(۱۰۲۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَاقَامَ الْاِمَامُ فِى الرَّكْعَتَيْنِ فَاِنْ ذَكَرَ قَبْلَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب کھڑا ہوجائے امام دو رکعتوں میں تو اگر یاد آیا پہلے

اَنْ يَّسْتَوِىَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَاِنِ اسْتَوٰى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَىِ السَّهْوِ۔ (رواہ ابن ماجة)

اس سے کہ سیدھا کھڑا ہوجائے تو بیٹھ جائے، اور اگر سیدھا کھڑا ہوجائے تو نہ بیٹھے، اور سہو کے دو سجدے کرلے۔

1049 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब लगा दिया जाये खाना तुममें से किसी का और खड़ी हो जाये नमाज तो पहल करे खाने से और न जल्दी करे यहाँ तक कि फारिग हो जाये खाने से और हजरते अब्दुल्ला इब्ने उमर कि लगाया जाता उनके लिये खाना और कायम होती नमाज तो नहीं आते नमाज को यहाँ तक कि फारिग होते खाने से हालांकि हजरते अब्दुल्ला इब्ने उमर सफनते होते इमाम की किराअत।

1050 हदीस शरीफ़:– हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सफना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फरमाते कोई नमाज़ नहीं खाने की मौजूदगी में और न उस हालत में कि दफा करना हो उसको पेशाब पाखाना।

1051 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब खड़ी हो जाये नमाज़ तो कोई नमाज़ नहीं सिवाये फर्ज़ नमाज़ के।

1052 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब इजाज़त मांगे औरत किसी की तुमसे मस्जिद के लिये तो न मना करे उसको।

1053 हदीस शरीफ़:– हज़रते जैनब ज़ौजा हज़रते अब्दुल्ला इब्ने मसऊद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया हमसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब हाज़िर हो कोई तुममें की मस्जिद में तो न छुये खुशबू को।

1054 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो औरत कि पहुंचे उसे

جب پڑھا گیا انکے سامنے قرآن تو سجدہ نہیں کرتے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۵۱۰) ان آیات کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔ اب ایمان لانے میں کیا عذر ہے باوجود دلائل قاہرہ قائم و ظاہر ہونے کے کیوں ایمان نہیں لاتے کہ موت کے بعد ایک بڑا سفر کرنا ہے تو توشہ بھی بڑا ہی ساتھ ہونا چاہیے۔ شان نزول۔ جب سورۂ علق میں حکم سجدہ نازل ہوا تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے یہ آیت کریمہ پڑھکر سجدہ فرمایا مومنین نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا اور کفار قریش نے سجدہ نہ کیا ان کے اس فعل کی برائی میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ کہ کفار کے سامنے جب قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ سجدۂ تلاوت نہیں کرتے۔ اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ سجدہ تلاوت واجب ہے۔ سننے والے پر اور حدیث شریف سے ثابت ہے کہ پڑھنے والے سننے والے دونوں پر سجدہ واجب ہوجاتا ہے۔ قرآن کریم میں سجدے کی چودہ آیات کریمہ ہیں انکے پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہوجاتا ہے خواہ سننے والے نے سننے کا ارادہ نہ کیا ہو۔ سجدۂ تلاوت کیلئے بھی وہی شرائط ہیں جو نماز کیلئے ہیں مثل طہارت قبلہ رو ہونے اور ستر عورت وغیرہ کے سجدۂ تلاوت کے اول و آخر **اللہ اکبر** کہنا چاہیے۔ امام نے آیت سجدہ پڑھی تو اس پر اور مقتدیوں پر اور جو شخص نماز میں نہ ہو اور سن لے اس پر سجدہ کرنا واجب ہے۔ سجدے کی جتنی آیات کریمہ پڑھی جائینگی اتنے ہی سجدے واجب ہونگے۔ اگر ایک ہی آیت کریمہ ایک مجلس میں بار بار پڑھی گئی تو ایک ہی سجدہ واجب ہوا۔ (تفسیر احمدی شریف) (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۱۵۱۳) اللہ تعالیٰ نے سجدۂ تلاوت نہ کرنے کو سخت جرم قرار دیا کہ اسکا ذکر بے ایمانی کے ساتھ فرمایا۔ سجدۂ تلاوت پڑھنے والے اور سننے والے دونوں پر واجب ہے۔ اس سجدۂ تلاوت کیلئے بھی پاکی شرط ہے مگر سلام و قیام وغیرہ فرض نہیں ہے۔ سورۂ والنجم کے اخیر میں آپ ﷺ سے آیت سجدہ سنکر مسلمانوں کے ساتھ ساتھ مشرکوں نے بھی سجدہ کیا انکا یہ سجدہ کرنا چند وجوہ سے ہوسکتا ہے (۱) یا تو انہوں نے اس سورۂ پاک میں اپنے بتوں کی تردید ہی سہی مگر ذکر سنا تو اپنے بتوں کیلئے سجدے میں گر گئے (۲) پھر وہ آپ ﷺ سے ذکر جلالت شان الٰہی سنکر مرعوب و خائف ہوکر سجدے میں گر پڑے (۳) اس موقع پر شیطان نے آپ ﷺ کی سی آواز بنا کر بتوں کی تعریف کی تو یہ بتوں کے پجاری عقل سے عاری دھام سے زمین پر گر گئے۔ اس تیسری قسم کا زبردست کھنڈن فرمایا ہے سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی نے مرقاۃ شریف میں اور سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اشعۃ اللمعات شریف میں فرمایا کہ شیطان کا آپ ﷺ کی سی آواز بنانا باطل ہے اور یہ بات قطعاً من گھڑت ہے۔ چہ جائیکہ خود آپ ﷺ کا بتوں کی تعریف کرنا یہ تو کریلا اور نیب چڑھا ہے۔

(۱۰۲۹) سورۂ انشقاق اور سورۂ علق میں سجدوں کا ثبوت ہوا اگر کوئی یہ کہے کہ مفصل میں کوئی سجدہ نہیں تو اسکا یہ قول باطل ہے۔ یا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے مدینۂ منورہ شریف کے بعد ان سورتوں میں میں سجدۂ تلاوت نہیں فرمایا یہ بھی غلط ہے۔ یہ حدیث شریف صحیح ہے اور اسی پر تمام سنیوں حنفیوں کا عمل ہے۔

(۱۰۳۰) یہ تاکید و مبالغہ اور اجتماع و ہجوم وجوب سجدہ کی علامت ہیں اگر سجدۂ تلاوت واجب نہ ہوتا تو یہ ہجوم کس لئے ہوتا۔ آیت سجدہ پڑھنے سننے دونوں سے دونوں سے واجب ہوتا ہے۔

(۱۰۳۱) اس سجدے کی فرضیت نماز و زکوٰۃ کی سی نہیں ہے کہ جسکا منکر کافر ہوجائے بلکہ سجدہ واجب ہے جسکا انکار کفر نہیں ہے۔ قرآن کریم کے تمام سجدے واجب ہیں۔ آپ ﷺ نے سورۂ ص میں سجدہ حضرت داؤد علیہ السلام کی موافقت میں فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بھائی حضرت داؤد نے سجدہ کیا کہ انکی توبہ قبول ہوئی تو ہم بھی اس سورۂ ص میں سجدہ کرینگے انکی شکرگزاری کی خاطر۔ بعض احادیث کریمہ میں بروقت تلاوت سجدہ نہ کرنے کا جو بیان آیا ہے اسکی وجہ یا تو یہ ہوسکتی ہے کہ اسوقت آپ ﷺ کا وضو نہو یا اسلئے کہ وہ وقت کراہت ہو کہ اسوقت سجدہ ممنوع ہے یا پھر یہ ظاہر فرمانے کیلئے آپ ﷺ نے بروقت سجدہ نہ فرمایا کہ سجدۂ تلاوت فوراً واجب نہیں ہوتا بلکہ سجدۂ تلاوت تاخیر سے بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔ اس حدیث شریف کے آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ جب حضرت داؤد نے اور آپ ﷺ نے بھی انکی موافقت

(۱۰۲۶) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ صَلَّی الْعَصْرَ وَسَلَّمَ فِیْ ثَلٰثِ رَکْعَاتٍ ثُمَّ دَخَلَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی عصر کی اور سلام پھیر دیا تین رکعات پر، پھر تشریف لے گئے

مَنْزِلَہٗ فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ یُّقَالُ لَہُ الْخِرْبَاقُ وَکَانَ فِیْ یَدَیْہِ طُوْلٌ

اپنے دولت سرائے اقدس، تو حاضر ہوئے ایک صحابی پیارے رسول کی خدمت عالی میں، کہا جاتا ہے ان کو خرباق، اور تھی ان کی ہاتھوں میں درازی،

فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیْکَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فَذَکَرَ لَہٗ صَنِیْعَہٗ فَخَرَجَ غَضْبَانَ

تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! پھر یاد دلایا پیارے رسول کو پیارے رسول کا عمل شریف، تو تشریف لائے پیارے رسول کہ آثار جلال چہرۂ انور سے ظاہر تھے

یُجَرُّ رِدَائَہٗ حَتّٰی اِنْتَھٰی اِلَی النَّاسِ فَقَالَ اَصَدَقَ ھٰذَا قَالُوْا

اور کھینچ رہے تھے اپنی کملی شریف کو یہاں تک کہ پہونچ گئے پیارے رسول لوگوں تک، تو فرمایا پیارے رسول نے کیا سچ کہا انہوں نے؟ تو عرض کیا صحابہ نے

نَعَمْ فَصَلّٰی رَکْعَۃً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ۔ (رواہ مسلم)

ہاں! تو نماز ادا فرمائی ایک رکعت پھر سلام پھیرا، پھر دو سجدے فرمائے پھر سلام پھیرا۔

(۱۰۲۷) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن ابن عوف سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں

مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً یَشُکُّ فِی النُّقْصَانِ فَلْیُصَلِّ حَتّٰی یَشُکَّ فِی الزِّیَادَۃِ۔ (رواہ احمد)

جس نے نماز پڑھی کہ شک کرتا ہے پڑھنے میں تو چاہیے کہ اور پڑھ لے یہاں تک کہ شک کرے زیادہ ہونے میں۔

﴿باب سجود القرآن ترجمہ: قرآن شریف کے سجدوں کا باب﴾

(۱۰۲۸) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ النَّبِیُّ ﷺ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ سجدۂ تلاوت فرمایا پیارے نبی ﷺ نے سورۂ النجم میں اور سجدہ کیا

مَعَہُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِکُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ۔ (رواہ البخاری)

پیارے نبی کے ساتھ مسلمانوں نے اور مشرکوں نے اور جنوں نے اور انسانوں نے۔

धोनी की खुशबू तो न हाज़िर हो हमारे साथ दूसरी इशा में।

1055 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न मना करो अपनी औरतों को मसजिदों से और उनके घर बेहतर हैं उनके लिये।

1056 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि औरत की नमाज़ अपने घर में अफज़ल है उसकी उस नमाज़ से जो उसके सहन में हो और उसकी नमाज़ कोठरी में अफज़ल है उसकी उस नमाज़ से जो उसके घर में हो।

1057 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सफ़ना अपने महबूब हज़रते अबुल कासिम सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फरमाते हैं कि नहीं कबुल होती उस औरत की नमाज़ जो खुशबु लगाये मस्जिद के लिये यहाँ तक कि धो डाले उसको जनाबत के गुस्ल की तरह।

1058 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि हर आंख ज़िना करने वाली है और बेशक जब औरत इतर लगाये फिर गुज़रे मजलिस पर तो वो ऐसी वैसी है यानि ज़ानिया है।

1059 हदीस शरीफ़:– हज़रते उबई इब्ने कअब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नमाज़ पढ़ाई हमको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने एक दिन फजर की फिर जब सलाम फेरा तो फ़रमाया प्यारे रसूल

میں سجدہ فرمایا ہے تو ہمیں بھی سجدہ کرنا چاہئے کہ میں بھی سجدہ کرتا ہوں اورتم بھی کرو۔

(۱۰۳۲) سجدۂ تلاوت کا سنت طریقہ یہ ہے کہ نمازی آیت سجدہ پر ہی سجدہ کرے پھر باقی سورہ پڑھ کر رکوع کرے اور اگر پوری سورۃ پڑھ کر سجدۂ تلاوت کرے تو بھی جائز ہے اور اگر رکوع ہی میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرے تو بھی جائز ہے۔ سیّدنا حضرت عمرو ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں آیت سجدہ تلاوت کرنے پر رکوع میں سجدے کی نیت کو درست مانتے تھے اور کسی صحابی نے انکی مخالفت بھی نہ فرمائی (مرۃ شریف) مگر ان تینوں صورتوں میں پہلی صورت افضل ہے کہ آیت سجدہ پڑھتے ہی سجدہ کرے یہی عام معمول بھی ہے۔ آپ ﷺ سے تلاوت قرآن کریم کے درمیان نہایت شوق وذوق اور بے اختیاری کے عالم میں حضوری کے مزے لیتے ہوئے جہر ہو جاتا تھا اور اس سے حضرات صحابۂ کرام یہ جان لیتے تھے کہ آپ کون سی سورت مبارکہ اور کونسی آیت کریمہ تلاوت فرمارہے ہیں۔

(۱۰۳۳) سجدۂ تلاوت قاری اور سامع دونوں پر واجب ہے۔ سجدۂ تلاوت میں ایک تکبیر کہے اور ہاتھ اٹھائے اور سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں۔ مستحب یہ ہے کہ کھڑے ہو کر تکبیر کہتا ہوا سجدے میں جائے۔

(۱۰۳۴) آیت سجدہ سن کر سب کو سجدہ کرنا واجب ہے ایسا نہیں کہ ایک کے کرنے سے سب کے سر سے ساقط ہو جائے۔ سوار سجدۂ تلاوت اپنے ہاتھ پر بھی کرسکتا ہے۔ سواری سے اترنا ضروری نہیں ہے۔ اگر سجدۂ تلاوت فرض نمازوں میں کیا جائے تو اس میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنا افضل ہے اور نفلی نمازوں میں یا خارج نماز میں سجدۂ تلاوت کیا جائے تو اختیار ہے کہ چاہے سبحان ربی الاعلیٰ پڑھے یا دوسری دعائیں جو احادیث کریمہ میں وارد ہیں یا دونوں ہی پڑھ لی جائیں۔

(۱۰۳۵) یہ آنے والی شخصیت سیّدنا حضرت ابو سعد خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھی۔ یہ دعاء بھی درخت ہی کی تھی۔ کیونکہ ارشاد رب قدیر ہے" پاکی بیان کرتے ہیں اسکی آسمان ساتوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے اور نہیں ہے کوئی چیز مگر پاکی بیان کرتی ہے اسکی خوبی کے ساتھ اور لیکن نہیں سمجھتے ہو تم ان کی تسبیح کو وہ ہے بہت علم والا بہت بخشنے والا" (البصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۶۷۶) درختوں کیلئے نہ ثواب ہے اور نہ گناہ کی بخشش کیونکہ وہ گناہگار ہی نہیں۔ درخت کا مذکورہ کلمات کا کہنا مسلمانوں کی تعلیم کیلئے ہے۔ ایسے ہی آپ ﷺ کا اس قسم کے کلمات کا ارشاد فرمانا یہ بھی تعلیم امت کیلئے ہے۔ پیڑ گناہگار نہیں آپ ﷺ گناہوں سے معصوم ہیں۔ دوران تلاوت سجدے کی آیت چھوڑنا مکروہ ہے اور صرف آیت سجدہ تلاوت کرکے سجدۂ تلاوت کرنا بلا کراہت جائز ہے۔ اگلی تعبیر آپ ﷺ نے اسطرح بیان فرمائی کہ وہ درخت تو ہم ہیں اور صحابی سے مراد تمام امت ہے اسلئے خود سجدہ فرما کر اس میں یہ دعاء تلاوت فرما کر عملی تبلیغ فرمائی۔

(۱۰۳۶) یہ بڈھن امیہ ابن خلف بے ایمان تھا۔ جو سیدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برچھیوں، بھالوں، نیزوں سے چھید چھید کر بے پناہ اذیت پہونچاتا تھا۔ بدر کے میدان میں حضرات صحابۂ کرام نے اس خبیث کو برچھی بھالوں سے چھید چھید کر تڑپا تڑپا کر جہنم رسید فرمایا اور "جیسے کو تیسا" کر دکھایا۔ اسی کا بھائی تھا اُبی ابن خلف اسے جنگ احد میں آپ ﷺ اپنے دست مبارک سے فی النار والسقر فرمایا اور یہی اکلوتا خبیث ہے جسے رحمۃ العالمین کے دست کرم نے قتل فرمایا ہے۔ بڈھن کی یہ حرکت کہ سجدہ نہ کیا بلکہ کنکر یا مٹی کو پیشانی سے لگالیا اسکے غرور وتکبر کے باعث تھی کہ سب کے ساتھ میں سجدہ کروں یہ میری توہین اور کسر شان ہے۔ جن مشرکین نے آج سجدہ کرلیا وہ سب کے سب بعد میں مشرف بہ اسلام وایمان ہو گئے اور جس نے سجدہ نہ کیا کافر ہی مارا گیا۔ یہ واقعہ فتح مکہ سے پہلے کا ہے کیونکہ فتح مکہ کے دن یہ کافر موجود نہ تھا۔

(۱۰۳۷) سورۂ صٓ میں جو واقعہ سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام کا مذکور ہے اللہ تعالیٰ نے انہیں آزمائش میں ڈالا تو وہ توبہ واستغفار میں مصروف ہو گئے پھر انہوں نے دربار ایزدی میں سجدہ ریزی فرمائی قبولیت توبہ کیلئے اور ہم سجدہ اسلئے کررہے ہیں کہ اس نے حضرت داؤد کی توبہ قبول فرمائی کہ شکر ادا ہو جائے کیونکہ حضرات انبیاء کرام ایک جماعت ہیں اور اللہ تعالیٰ کا کسی ایک فرد پر کرم ہونا پوری جماعت پر کرم ہے اور آپ ﷺ تو جماعت انبیاء میں مشفق باپ کی طرح ہیں اسلئے حضرت داؤد پر انعامات الہیہ کو یاد کرکے بہت زیادہ

(۱۰۲۹) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ سجدہ کیا ہم نے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ
فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاِقْرَءْ بِاسْمِ رَبِّکَ۔ (رواہ مسلم)
اذا السمآء انشقت میں اور اقرء باسم ربک میں۔

(۱۰۳۰) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقْرَئُ السَّجْدَةَ وَنَحْنُ عِنْدَہٗ
ترجمہ: حضرت ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پڑھتے تھے پیارے رسول اللہ ﷺ آیت سجدہ اور ہم ہوتے پیارے رسول کے پاس
فَیَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهٗ فَنَزْدَحِمُ حَتّٰی مَایَجِدَ اَحَدُنَا لِجَبْهَتِهٖ مَوْضِعًا یَسْجُدُ عَلَیْهِ (رواہ البخاری والمسلم)
تو سجدہ فرماتے پیارے رسول اور ہم سجدہ کرتے اُن کیساتھ، تو بھیڑ لگ جاتی یہاں تک کہ نہیں پاتا کوئی ہم میں کا اپنی پیشانی کیلئے جگہ کہ سجدہ کرے اُس پر۔

(۱۰۳۱) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجْدَةُ ص لَیْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَءَیْتُ
ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ سورۂ صٓ کا سجدہ نہیں ہے فرض سجدوں میں سے، اور دیکھا ہے میں نے
النَّبِیَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یَسْجُدُ فِیْهَا وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِاِبْنِ عَبَّاسٍ
پیارے نبی ﷺ کو کہ سجدہ فرماتے اس سورت میں، اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت مجاہد نے فرمایا کہ میں نے کہا حضرت ابن عباس سے
ءَاَسْجُدُ فِیْ ص فَقَرَءَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَ سُلَیْمٰنَ حَتّٰی اَتٰی فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ
کہ کیا میں سجدہ کروں سورۂ صٓ میں تو تلاوت فرمائی حضرت ابن عباس نے ومن ذریتہٖ داودسلیمٰن یہاں تک کہ پہونچے فبھدٰھم اقتدہ
فَقَالَ نَبِیُّکُمْ صلی اللہ علیہ وسلم مِمَّنْ اُمِرَاَنْ یَّقْتَدِیَ بِهِمْ (رواہ البخاری)
تو فرمایا کہ تمہارے پیارے نبی ﷺ ان میں سے ہیں جنہیں انکی پیروی کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔

(۱۰۳۲) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سَجَدَ فِیْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَکَعَ فَرَءَوْا
ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے سجدہ فرمایا نماز ظہر میں، پھر قیام فرمایا پھر رکوع فرمایا، تو حضرات صحابۂ کرام سمجھے

ने कि हाज़िर है फलां! सहाबा ने अर्ज़ किया नहीं फ़रमाया कि क्या हाज़िर है फलां! सहाबा ने अर्ज़ किया नहीं फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि यह दोनों नमाज़ें ज़्यादा भारी हैं दूसरी नमाज़ों से मुनाफेकीन पर और अगर तुम जानते कि क्या है इन दोनों नमाज़ों में तो आते तुम उनके लिये अगरचे घिसटते हुये घुटनों पर और बेशक पहली सफ़ मलायेका की सफ़ की तरह है और अगर तुम जानते कि इसकी फज़ीलत क्या है तो जल्दी करते तुम उसके लिये, और एक मर्द की नमाज़ एक मर्द के साथ ज़्यादा अफज़ल व पाकिज़ा है उसके लिये अकेले नमाज़ पढ़ने से, एक मर्द की नमाज की दो मर्दों के साथ ज़्यादा बेहतर व पाकिज़ा है उसकी नमाज़ से एक मर्द के साथ जिस कदर लोग ज़्यादा हों तो वो ज़्यादा महबूब है अल्लाह तआला की बारगाह में।

1060 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिस बस्ती और जिस जंगल में तीन आदमी हों और न क़ायम की जाये उनमें नमाज़ तो मुसल्लत फरमा दिया जाता है उनपर शैतान तो लाज़िम है तुम पर जमाअत इसलिये कि खाता है भेड़िया दूर वाली बकरी को।

1061 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने सफ़ना मौअज़्ज़िन को तो नहीं रोके उसको मौअज़्ज़िन की ताबेदारी से कोई उज़्र, हज़राते सहाबा ने कहा और उज़्र क्या है? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि डर और बीमारी, नहीं कबुल की जायेगी उसकी नमाज़ जो पढ़े घर में।

اَنَّهٗ قَرَءَ تَنْزِيْلَ السَّجْدَةِ۔ (رواه ابوداود)

کہ بیشک پیارے نبی نے تلاوت فرمائی سورۂ تنزیل سجدہ۔

(۱۰۳۳) حدیث شریف: اَنَّهٗ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَءُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ فَاِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ تلاوت فرماتے تھے ہمارے سامنے قرآن شریف، جب گزر فرماتے تھے آیتِ سجدہ پر

كَبَّرَ وَ سَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهٗ۔ (رواه ابوداود)

تو تکبیر فرماتے اور سجدہ فرماتے اور ہم بھی سجدہ کرتے پیارے رسول کیساتھ۔

(۱۰۳۴) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَءَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے تلاوت فرمائی فتح مکہ کے سال آیت سجدہ تو سجدہ کیا تمام کے تمام لوگوں نے

مِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَالسَّاجِدُ عَلَى الْاَرْضِ حَتّٰى اَنَّ الرَّاكِبَ يَسْجُدُ عَلٰى يَدِهٖ۔ (رواه ابوداود)

اُن میں سوار تھے اور زمین میں سجدہ کرنے والے تھے، یہاں تک کہ سوار سجدہ کر رہے تھے اپنے ہاتھ پر۔

(۱۰۳۵) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص آئے پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت پاک میں

فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ رَءَيْتُنِى اللَّيْلَةَ وَاَنَانَائِمٌ كَاَنِّىْ اُصَلِّىْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُّ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ

تو عرض کیا یارسول اللہ! میں نے دیکھا آج رات اور میں سور ہا تھا گویا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں ایک درخت کے پیچھے، تو میں نے سجدہ کیا پھر سجدہ کیا پیڑ نے

لِسُجُوْدِىْ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اُكْتُبْ لِىْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَّحُطَّ عَنِّىْ بِهَا وِزْرًا وَّاجْعَلْهَا لِىْ عِنْدَكَ ذُخْرًا

میرے سجدے کے ساتھ تو میں نے سنا پیڑ کو کہہ رہا ہے اللهم اكتب لى بها عندك اجرا وحط عنى بهاوزرا واجعلها لى عندك ذخرا

وَتَقَبَّلْهَا مِنِّىْ كَمَاتَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَءَ النَّبِىُّ ﷺ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ

وتقبلها منى كماتقبلتها من عبدك داود فرمایا حضرت ابن عباس نے کہ پھر تلاوت فرمائی پیارے نبی نے آیت سجدہ، پھر سجدہ فرمایا

1062 हदीस शरीफः— हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अरकम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सफ़ना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि जव क़ायम की जाये नमाज़ और पाये कोई तुममें का हाजत पाखाने की तो पहल करे पाखाने से।

1063 हदीस शरीफः— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तीन काम नहीं हैं हलाल किसी के लिये यह कि करे उनको, हरगिज़ इमामत न करे कोई शख़्स क़ौम की कि खास करे खुद को दुआ में लोगों को छोड़ कर फिर अगर किया उसने ऐसा तो खियानत की उसने और न झांके किसी के घर के अन्दर इससे पहले कि वो इजाज़त ले ले फिर अगर किया उसने ऐसा तो खियानत की उसने लोगों की और न नमाज़ पढ़े इस हालत में कि पेशाव पाखाना रोके रखा यहाँ तक कि हलका हो ले।

1064 हदीस शरीफः— फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने न मुअख्खर करो नमाज़ को खाने की वजह से न उसके अलावा किसी वजह से।

1065 हदीस शरीफः— हज़रते अब्दुल्ला इब्ने मसऊद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बेशक देखा हमनें हज़राते सहाबा को कि नहीं पीछे रहता कोई नमाज़ से सिवाये मुनाफ़िक़ के कि जान लिया गया उसका निफ़ाक़ या मरीज़ अगर है मरीज़ कि चलता है दो आदमियों के दरमियान यहाँ तक कि आता है नमाज़ को और फ़रमाया हज़रते इब्ने मसऊद ने बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सिखाई हमको हियादत भरी

فَسَمِعْتُهُ وَهُوَيَقُوْلُ مِثْلَ مَااَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ۔ (رواہ الترمذی)

تو میں نے سنا پیارے نبی کو اور پیارے نبی فرمارہے ہیں مثل اسکے جو خبر دی تھی آدمی نے پیڑ کے دعاء پڑھنے کے بارےمیں۔

(۱۰۳۶) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَرَءَ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِيْهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ تلاوت فرمائی سورۂ والنجم تو سجدہ فرمایا اُس میں اور انہوں نے بھی سجدہ کیا جو پیارے نبی کے ساتھ تھے

غَيْرَاَنَّ شَيْخًا مِنْ قُرَيْشٍ اَخَذَ كَفًّامِنْ حَصىً اَوْتُرَابٍ فَرَفَعَهُ اِلىٰ جَبْهَتِهٖ وَقَالَ يَكْفِيْنِيْ هٰذَا

سوائے ایک بڈھن کے جو قریش میں سے تھا کہ لئے اُس نے کنکریا مٹی تو اُٹھا اُس نے اس کو اپنی پیشانی کی طرف اور بولا کہ کفایت کرے گا مجھ کو یہی

قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَلَقَدْ رَءَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

فرمایا حضرت عبداللہ ابن مسعود نے کہ دیکھا میں نے اُس بڈھن کو کہ بعد کو مارا گیا وہ کافر۔

(۱۰۳۷) حدیث شریف: اِنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم سَجَدَ فِیْ صٓ وَقَالَ سَجَدَهَادَاوُدُ تَوْبَةً

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے سجدہ تلاوت فرمایا سورۂ صٓ میں اور فرمایا کہ سجدہ فرمایا تھا یہ والا حضرت داؤد نے توبہ کے طور پر

وَ نَسْجُدُ هَا شُكْرًا۔ (رواہ النسائی)

اور ہم سجدہ کرتے ہیں یہ والا شکر کے طور پر۔

﴿باب اوقات النھی ترجمہ: نماز کے اوقاتِ ممنوعہ کا باب﴾

(۱۰۳۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَايَتَحَرىٰ اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَطُلُوْعِ الشَّمْسِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ نہ ارادہ کرے کوئی تم میں کا کہ نماز پڑھے سورج نکلنے کے وقت

وَلَاعِنْدَ غُرُوْبِهَا وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ

اور نہ سورج غروب ہونے کے وقت، اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا پیارے رسول نے کہ جب چمک جائے سورج کا کنارا تو چھوڑ دو تم نماز

حَتّٰى تَبْرُزَ فَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ وَلَاتَحَيَّنُوْا بِصَلٰوتِكُمْ

یہاں تک کہ بلند ہوجائے، پھر جب چھپ جائے سورج کا کنارا تو چھوڑ دو تم نماز یہاں تک کہ سورج غائب ہوجائے اور نہ مقرر کرو اپنی نماز کیلئے

सफ़न्नतें और बेशक हिदायत भरी सफ़न्नतों में से है नमाज़ उस मस्जिद में पढ़ना कि अज़ान दी जाये जिस मस्जिद में और एक रिवायत में है हज़रते इब्ने मसऊद ने फ़रमाया जिसको खुश करे यह बात कि मुलाकात करे अल्लाह से कल कयामत में मुसलमानी शान के साथ तो चाहिये कि पाबन्दी करे इन पांच नमाज़ों पर जहाँ भी अेज़ान दी जाती हो इन पांचों नमाज़ों के लिये तो बेशक अल्लाह ने मुकर्रर फरमाये तुम्हारे प्यारे नबी के लिये हिदायत भरे तरीके बेशक यह पांचों नमाज़ें हिदायत भरे तरीकों में से हैं और अगर तुम नमाज़ पढ़ लिया करो अपने घरों में जैसा कि यह पढ़ लेते हैं पीछे रहने वाले अपने घरों में तो तुम ज़रुर छोड़ बैठोगे अपने प्यारे नबी की सफ़न्नत को और अगर छोड़ दिया तुमने अपने प्यारे नबी की सफ़न्नत को तो ज़रुर गुमराह हो जाओगे तुम और नहीं है कोई शख्स जो तहारत करे तो अच्छी तरह तहारत करे फिर इरादा करे किसी मस्जिद की तरफ़ उन मसजिदों में से मगर लिख देता है अल्लाह तआला उसके लिये हर कदम के बदले जो चलता है मस्जिद को एक नेकी और बुलन्द फरमाता है उसका उस चलने की वजह से एक दर्जा और मिटा देता है उसका उस मस्जिद की तरफ़ चलने की वजह से एक गुनाह और मैंने देखा है हज़राते सहाबा को और नहीं पीछे रहते नमाज़े जमाअत से मगर मुनाफिक जिसका नुमांइशी इस्लाम मालूम है बेशक बीमार आदमी को लाया जाता था उसको झूलते हुये दो आदमियों के दरमियान यहाँ तक कि खड़ा किया जाता था सफ़ में।

فرحت و مسرت محسوس فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرماتے ہیں جب کہ نماز عید قرباں سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی قبول ہونے کے شکریہ میں پڑھی جاتی ہے۔ اس سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ اہم واقعات کی یادگاریں منانا اور ان مواقع پر عبادت کرنا سنت سے ثابت ہے۔ لہٰذا میلاد شریف، اعراس مبارکہ وغیرہا کرنا اور ان میں نوافل، قرآن خوانی، نعت خوانی، صدقات و خیرات کرنا کار ثواب اور امور خیر میں سے ہیں۔ انہیں وہی منع کریگا جس کا دل کالا ہو چکا ہوگا اور کسی نہ کسی وجہ سے ایمان کا دیوالیہ ہو چکا ہوگا۔

(۱۰۳۸) تین وقت وہ ہیں جن میں فرض و نوافل ہر نماز منع ہے۔ (۱) طلوع آفتاب کے وقت (۲) غروب آفتاب کے وقت (۳) نصف النہار کا وقت اور پانچ وقت وہ ہیں جن میں فرض نماز پڑھنا جائز اور نفل نماز پڑھنا منع ہے۔ (۱) صبح صادق سے سورج نکلنے تک سوائے فجر کی دو سنتوں کے (۲) نماز عصر کے بعد سے سورج ڈوبنے تک (۳) پھر آفتاب ڈوبنے کے بعد سے مغرب کے فرض پڑھنے تک (۴) جمعہ کے خطبے کے وقت (۵) عید کے دن نماز عید سے پہلے اور ان پانچوں اوقات میں نماز نفل پڑھنا مکروہ ہے ہر جگہ مکہ مکرمہ میں ہو یا کسی اور مقام پر۔ سورج نکلنے سے مراد اس کے چمکنے سے بلند ہونے تک کا وقت ہے یعنی چمکنے سے بیس منٹ بعد تک اور سورج ڈوبنے سے مراد سورج کے پیلا پڑنے سے چھپنے تک کا وقت یعنی سورج چھپنے سے بیس منٹ پہلے ہے۔ جیسا کہ دوسری روایات مبارکہ میں ہے کہ سورج کی بلندی سے مراد یہ ہے کہ سورج کنارۂ مشرق سے ایک نیزے کے بقدر بلند ہو جائے اور اسکی دھوپ میں تیزی آجائے اتنے عرصے میں ہر نماز ممنوع ہے۔ ایک شیطان سورج کے ساتھ گردش کرتا رہتا ہے ہر جگہ سورج کا طلوع اسکے سینگوں کے بیچ میں ہوتا ہے۔

(۱۰۳۹) اس حدیث شریف میں دفن سے مراد نماز جنازہ ہے کیونکہ ان اوقات میں تدفین کا کوئی مخالف نہیں ہے۔ ان اوقات میں نماز جنازہ بھی اسی صورت میں مکروہ ہے جبکہ جنازہ پہلے سے تیار ہو اور نماز میں دیر کیجائے۔ لیکن جنازہ آیا ہی ایسے وقت ہے تو نماز پڑھ لیجائے۔ طلوع و غروب کی قدرے تفصیل گزر چکی ہے۔ نصف النہار یعنی ٹھیک دوپہر جب سورج قائم ہو جائے جسے ضحوۂ کبریٰ بھی کہتے ہیں "ٹھیک دوپہر" شریعت اسلامیہ میں نہار شرعی اور نہار نجومی کے نصفوں کا فاصلہ ہے۔ مثلاً آج نصف النہار شرعی گیارہ بجے ہوا اور نصف النہار نجومی پونے بارہ بجے ہوا تو یہ درمیانی پینتالیس منٹ نصف النہار ہیں ان میں نماز مکروہ ہے نہار شرعی (شرعی دن) پو پھوٹنے سے شروع ہوتا ہے۔ نہار نجومی (نجومی دن) سورج چمکنے سے شروع ہوتا ہے اور دونوں دن غروب آفتاب پر ختم ہوتے ہیں۔

(۱۰۴۰) نماز فجر و نماز عصر پڑھ لینے کے بعد نوافل ممنوع ہیں اور یہ حکم ہر مقام کیلئے ہے۔ ان اوقات میں مکہ مکرمہ میں بھی نوافل مکروہ ہیں اور یہی حنفی مسلک ہے۔ اس حدیث شریف میں نماز کامل کی نفی ہے کیونکہ ان اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے حرام نہیں ہے۔

(۱۰۴۱) آپ دیکھیں کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اس حدیث شریف میں بھی اور دوسری احادیث کریمہ میں بھی مطلقاً فرمایا ہے کہ ان اوقات میں نماز نہ پڑھی جائے۔ نہ تو آپ ﷺ نے نماز جمعہ کو الگ کیا اور نہ مکہ معظمہ کو اس حکم سے الگ کیا ہے لہٰذا ہر دن ان تین وقتوں میں نماز ناجائز ہے یہی مسلک امام اعظم ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد

اور صراحت بھی موجود ہے کہ "سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز فجر کے بعد طواف وداع فرمایا اور طواف کے نفل ادا نہ فرمائے اور مدینہ شریف کیلئے روانہ ہو گئے۔ جب دن چڑھ گیا تو وہ نفل ہنگل میں ادا فرمائے (نووی شریف)

(۱۰۴۲) پہلی امتوں پر بھی نماز عصر فرض تھی اور انہوں نے اس نماز سے غفلت برتی تو عذاب الٰہی کے شکار ہو گئے۔ لہٰذا تم ایسی حرکت نہ کر بیٹھنا اور پہلی امتوں پر ہونے والے عذاب سے درس عبرت حاصل کرنا۔ ڈبل ثواب اس طرح ملیگا کہ ایک تو نماز پڑھنے کا اور دوسرا ثواب یہود و نصاریٰ کی مخالفت کرنے کا یہ بھی کار ثواب ہے کہ یہود و نصاریٰ نے اس پر پابندی نہ کی اور ہم غلامان رسول نماز عصر کی پابندی کرتے ہیں۔

(۱۰۴۳) نماز دو رکعت سے کم نہیں ہوتی ایک رکعت کو نماز نہیں کہتے۔ سیدنا امیر ملت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے

طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ. (رواه البخاری والمسلم)

سورج کے نکلنے اور سورج کے ڈوبنے کا وقت، اسلئے کہ سورج نکلتا ہے شیطان کے دو سینگوں کے درمیان۔

(۱۰۳۹) حدیث شریف: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا

ترجمہ: حضرت عقبہ ابن عامر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تین وقتوں میں پیارے رسول اللہ ﷺ منع فرماتے تھے ہم کو

اَنْ نُّصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْنَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ

یہ کہ نماز پڑھیں ہم ان اوقات میں یا دفن کریں ہم اپنے مُردے کو جب نکل رہا ہو سورج مکمل کھلا یہاں تک کہ بلند ہو جائے، اور جب قائم ہو

قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ. (رواه مسلم)

ٹھیک دوپہری یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے، اور جس وقت قریب ہو جائے سورج ڈوبنے کے یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

(۱۰۴۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے کوئی نماز فجر کے بعد یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے

وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ. (رواه البخاری والمسلم)

اور نہیں ہے کوئی نماز عصر کے بعد یہاں تک کہ ڈوب جائے سورج۔

(۱۰۴۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطٰنِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک سورج طلوع ہوتا ہے اور سورج کیساتھ شیطان کے سینگ ہوتے ہیں

فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَاِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا فَاِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ

، پھر جب اونچا ہو جاتا ہے تو جدا ہو جاتے ہیں اُس سے سینگ، پھر جب دوپہر ہوتی ہے تو سینگ لگ جاتے ہیں، پھر جب ڈھلتا ہے سورج

قَارَنَهَا فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَنَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

تو جدا ہو جاتے ہیں اُس سے سینگ، اور جب ڈوبنے کے قریب ہوتا ہے تو لگ ہو جاتے ہیں اُس سے سینگ، اور منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

1066 हदीस शरीफ:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी है उन्होंने फरमाया कि अगर न होती घरो मे औरते और बच्चे तो कायम फरमाता मैं नमाजे इशा और हुक्म फरमाता मैं अपने नौजवानों को कि जला दे उनको जो घरों में है, आग से।

1067 हदीस शरीफ:– हजरते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फरमाया कि हुक्म फरमाया हमको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब हो तुम मस्जिद में तो अजान दी जाये नमाज के लिये तो न निकले कोई तुममे का यहाँ तक कि नमाज पढ ले।

1068 हदीस शरीफ:– हजरते अबुरशाशा से मरवी उन्होंने फरमाया कि निकला एक शख्स मस्जिद से इसके बाद कि अजान दी गई मस्जिद मे तो फरमाया हजरते अबु हुरैरा ने कि इस शख्स ने नाफरमानी की हजरते अबुल कासिम सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की।

1067 हदीस शरीफ:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो शख्स कि पा लिया उसको अजान ने मस्जिद मे फिर वो निकल जाये कि न निकला यह किसी जरुरत के लिये और वो इरादा नही रखता वापसी का तो मुनाफिक है।

1070 हदीस शरीफ:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी है उन्होंने फरमाया कि जिसने

دیکھنے کی نفی فرمائی کہ ہم نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے نمازِ عصر کے بعد دو رکعتیں نماز نفل پڑھتے نہیں دیکھا نہ کہ آپ ﷺ کے پڑھنے کی نفی فرمائی ہو۔ آپ ﷺ بعد نماز عصر اپنے کاشانۂ اقدس میں تنہائی میں دو رکعتیں ادا فرمایا کرتے تھے تاکہ حضرات صحابۂ کرام نہ دکھ سکیں اور نہ ہی اس بارے میں آپکی اقتداء کریں بعد نماز عصر دو رکعت نماز نفل پڑھنا اور ہمیشہ پڑھنا آپ ﷺ کی خصوصیات میں سے ہے۔ ہمیں اس سے منع فرمایا گیا ہے جیسے آپ ﷺ صوم وصال رکھتے تھے مگر ہمیں منع فرمایا۔ آپ ﷺ کے بعد حضرات صحابۂ کرام کی مقدس جماعت نے نماز عصر کے بعد دو نفل نہیں پڑھے اور نہ ہی کسی کو پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی بلکہ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو عصر بعد دو نفل پڑھنے والوں کو سزا دیتے تھے اور یہ سزا بھی حضرات صحابۂ کرام کی موجودگی میں دیتے تھے اور کسی صحابی نے انکار نہ فرمایا۔ نماز عصر کے بعد دو رکعت نفل نماز کی ممانعت پر اجماع ہو چکا ہے۔

(۱۰۴۴) ابتدائے اسلام میں بحالت نماز کلام وسلام آپس میں کرنا جائز تھا جوں جوں اسلام مسلمانوں میں راسخ ہوتا گیا قیود اور بندشیں بڑھتی گئیں جیسے ابتدائے اسلام میں شراب نوشی جائز تھی مگر بعد میں حرام فرمادی گئی۔

(۱۰۴۵) عاقل بالغ اور قادر پر نماز پنجگانہ جماعت کیساتھ پڑھنا واجب ہے۔ جن حضرات نے سنت فرمایا ہے انکا مطلب یہ ہے کہ سنت حدیث شریف سے ثابت ہے۔ بلا عذر شرعی ایک بار بھی جماعت نماز کو چھوڑنے والا گنہگار اور مستحق سزا ہے اور کئی بار نماز باجماعت کو ترک کرنے والا فاسق اور مردود الشہادۃ ہے اور اسکو سزا دیجائیگی اور اگر پڑوسیوں نے خاموشی اختیار کی تو وہ بھی گناہگار ہونگے۔ جمعہ وعیدین کی نمازوں کیلئے جماعت شرط ہے۔ ان تینوں کیلئے جماعت فرض ہے اور نماز تراویح میں جماعت کرنا سنت کفایہ ہے اگر محلے کے تمام لوگوں نے نماز تراویح کی جماعت کو چھوڑا تو سب نے ہی بُرا کیا اور اگر کچھ لوگوں نے نماز تراویح باجماعت ادا کرلی تو باقی مسلمانوں کے سر سے جماعت ساقط ہوگئی اور رمضان مبارک کے وتروں میں جماعت مستحب ہے۔ رمضان شریف کے علاوہ باقی گیارہ مہینوں میں وتر باجماعت تداعی کے ساتھ مکروہ ہیں۔ تداعی کے معنی ہیں کہ تین سے زائد مقتدی ہوں۔ سورج گہن کی نماز میں جماعت سنت ہے اور چاند گرہن میں تداعی کیساتھ مکروہ ہے۔ نماز تہجد و دیگر نفل نماز کیلئے اہتمام سے جماعت مکروہ ہے۔ جماعت الگ چیز ہے اور مسجد کی حاضری الگ چیز ہے۔ بعض روایات مبارکہ میں پچیس درجے اور بعض روایات مبارکہ میں پچاس درجے زیادہ فضیلت بھی بیان فرمائی گئی ہے۔ ثواب کا یہ اختلاف جماعت کی زیادتی و کمی، نمازیوں کے تقوے طہارت، اور امام کے عالم ومتقی ہونے پر مبنی ہوسکتا ہے کہ بڑی جماعت کا ثواب بھی بڑا اور بڑا عالم دین جو متقی و پرہیزگار بھی ہو اسکے پیچھے نماز پڑھنے میں ثواب زیادہ ہے۔ لیکن یہ ثواب کی زیادتی اسی صورت میں ہے کہ بڑی جماعت سنی مسلمانوں کی ہو اور بڑا امام سنی عالم ہو۔ اگر بڑی جماعت بدعقیدہ لوگوں کی مسجدوں میں ہو یا بدعقیدہ مولوی امامت کرے تو نماز سرے سے ہوگی ہی نہیں ثواب ملنا اور زیادہ ملنا تو بہت دور کی بات ہے جماعت کا بڑا ہونا اور مولانا کا بڑا ہونا اسی وقت کارگر ہے اور ثواب کی زیادتی کا باعث ہے جبکہ انکا رشتہ عشق رسول سے ہو۔ اسمٰعیل دہلوی کا ہم نوالہ ہم پیالہ اور اسکی ڈفلی بجانے والا کتنا ہی اپنے آپ کو اعلیٰ مشہور کرائے اور کیسے ہی اونچے اونچے ٹائٹل لکھائے بے ایمان ہے اسکے اور اسکے دم چھلوں کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔

(۱۰۴۶) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نماز کی جماعت قائم کرنے کے بعد خود معائنے کیلئے تشریف لیجاتے اور تحقیق فرماتے کہ کون نماز کی جماعت میں آیا اور کون نہیں آیا اور انہیں نماز باجماعت کی تاکید فرماتے۔ بادشاہ اسلام اور امام دینی ضرورت کے وقت جماعت چھوڑ سکتا ہے۔ خوب اچھی طرح یاد رکھیں کہ اس حدیث شریف میں آپ ﷺ کا روئے سخن منافقین کی طرف ہے کیونکہ کوئی صحابی بلا عذر شرعی جماعت اور مسجد کی حاضری نہیں چھوڑ سکتا اور اس حدیث شریف میں چھوٹے بچے، مستورات، مریض اور معذور علیحدہ ہیں۔ لہٰذا دشمنان صحابہ کا یہ کہنا کہ حضرات صحابۂ کرام تارک جماعت تھے قطعاً حماقت وجہالت سفاہت وضلالت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام حضرات صحابۂ کرام کے تقوے اور جنتی ہونے کی

عَنِ الصَّلٰوۃِ فِیْ تِلْکَ السَّاعَاتِ۔ (رواہ مالک واحمد والنسائی)

نماز سے ان اوقات میں۔

(۱۰۴۲) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ بُصْرَۃَ الْغِفَارِیْ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِالْمُخْمِصِ

ترجمہ: حضرتِ ابو بصرہ غفاری سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پڑھائی ہمیں پیارے رسول اللہ ﷺ نے مقام مخمص میں

صَلٰوۃَ الْعَصْرِ فَقَالَ اِنَّ ھٰذِہٖ صَلٰوۃٌ عُرِضَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَضَیَّعُوْھَا فَمَنْ حَافَظَ عَلَیْھَا

نمازِ عصر، تو فرمایا پیارے رسول نے کہ بیشک یہ نماز پیش کی گئی تھی جو تھے تم سے پہلے تو ضائع کر دیا انہوں نے نمازِ عصر کو، تو جو پابندی کرے گا اس پر

کَانَ لَہٗ اَجْرُہٗ مَرَّتَیْنِ وَلَاصَلٰوۃَ بَعْدَھَا حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّاھِدُ وَالشَّاھِدُ اَلنَّجْمُ۔ (رواہ مسلم)

تو ہوگا اس کیلئے ثواب ڈبل اور نہیں ہے کوئی نماز، نمازِ عصر کے بعد یہاں تک کہ نکلے شاہد اور شاہد ایک تارہ ہے۔

(۱۰۴۳) حدیث شریف: عَنْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ اَنَّکُمْ تُصَلُّوْنَ صَلٰوۃً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ

ترجمہ: حضرت معاویہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تم پڑھتے ہو ایسی نماز کہ بلاشبہ ہم صحبت یافتہ ہیں پیارے رسول اللہ ﷺ کے

فَمَا رَئَیْنَاہُ یُصَلِّیْھِمَا وَلَقَدْ نَھٰی عَنْھُمَا یَعْنِی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔ (رواہ البخاری)

تو نہیں دیکھا ہم نے انکو کہ پڑھتے ہوں وہ دو رکعتیں اور یقیناً منع فرمایا انہوں نے ان دو رکعتوں سے یعنی نمازِ عصر کے بعد کی دو رکعتوں سے۔

(۱۰۴۴) حدیث شریف: عن عبداللہ بن مسعود انہ لما قدم من ارض الحبشۃ سلم

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن مسعود سے مروی بیشک وہ جب آئے سرزمین حبشہ سے تو سلام کیا

علیٰ رسول اللہ ﷺ وھو یصلی فلم یرد علیہ السلام فلما انصرف

انہوں نے پیارے رسول اللہ ﷺ کو اور وہ نماز ادا فرما رہے تھے، تو نہیں جواب دیا انہوں نے انکے سلام کا، پھر جب فارغ ہوئے

رسول اللہ ﷺ قال ابن مسعود اعوذ باللہ من سخط نعمۃ اللہ

پیارے رسول اللہ ﷺ تو فرمایا حضرت عبد اللہ ابن مسعود نے کہ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کی اور اسکی نعمت عظمیٰ پیارے رسول کے جلال کی،

सफ़ना अज़ान को और न कबुल किया उसको तो उसकी नमाज़ नहीं मगर उसके उज़्र की वजह से।
1071 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर मक्तूम से मरवी उन्होंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम बेशक मदीना शरीफ़ बहुत कीड़ों और दरिन्दों वाला है और मैं नाबीना हूँ तो क्या आप पाते हैं मेरे लिये इजाज़त? फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या तुम सफ़नते हो हय्या अलस्सला हय्या अलल्फलाह? कहा हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उम मक्तून ने हाँ, तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि आओ और नहीं इजाज़त अता फरमाई गई उन्हें।
1072 हदीस शरीफ़:– हज़रते उम्मे दरदा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि तशरीफ़ लाये मेरे पास हज़रते अबू दरदा और वो गुस्से में थे मैंने कहा कि किस चीज़ ने गुस्सा दिलाया आपको? फ़रमाया उन्होंने अल्लाह की कसम नहीं पहचानता मैं प्यारे मुहम्मद सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के कामों में से कुछ भी मगर वो नमाज़ पढ़ लेते हैं जमाअत से।
1073 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबु बकर बिन सफ़लैमान बिन हसमा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बेशक हज़रते उमर इब्ने खत्ताब ने न पाया हज़रते सफ़लेमान इब्ने हसमा को नमाज़े फजर में फिर हज़रते उमर तशरीफ़ ले गये बाज़ार की तरफ़ और हज़रते सफ़लैमान का मकान मस्जिद और बाज़ार के दरमियान था तो गुज़रे हज़रते उमर हजरते सफ़लैमान की वालदा हज़रते शिफ़ा के पास से तो आपने फ़रमाया उनसे कि नहीं देखा मैंने हज़रते सफ़लैनान को नमाज़े फजर में तो हज़रते उम्मे शिफ़ा ने फ़रमाया कि बेशक उन्होंने

شہادت و بشارت دی ہے۔ اگر اس حدیث شریف میں حضرات صحابۂ کرام مراد ہوئے تو پھر قرآن کریم کی مخالفت لازم آئیگی۔ مسلمانوں پر نماز باجماعت بھی واجب ہے اور مسجدوں کی حاضری بھی واجب ہے کیونکہ آپ ﷺ تارکین جماعت کے گھروں کے خاکستر بنانے کے عزم کا اظہار فرمارہے ہیں۔ حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ کسی کو اسکے گھربار جلانے کی سزا نہ دیجائے سوائے تارک جماعت نماز کے کہ بادشاہ اسلام تارک جماعت نماز کو یہ سزا دے سکتا ہے۔ اخیر حدیث شریف میں دو معمولی چیزوں کا ذکر فرمانا کہ ان دو معمولی چیزوں کے ملنے پر تو وہ نماز عشاء کے وقت بھی آدھمکے گا مگر اجر و ثواب آخرت اور بارگاہ الٰہی کے قرب کے حصول کیلئے آنے کو تیار نہیں ہوتا یہ اسکی بے عقلی ہے کہ اسکے نزدیک جماعت اور مسجد کی حاضری دنیا کے معمولی نفع کے برابر بھی نہیں ہے کہ تھوڑے سے نفع کیلئے جاگ بھی لے سفر بھی کرلے اور مشقتیں بھی جھیل لے مگر مسجد میں جماعت کیلئے آتے ہوئے جان نکلتی ہے۔ وہ لوگ درس عبرت حاصل کریں جو امامت کے زمانے میں تنخواہ اور قیام و طعام کے لالچ میں تو نماز کی پابندی کریں اور اگر امامت سے الگ ہوں اور تنخواہ بند ہوجائے تو جماعت تو کیا پھر نماز کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔

(۱۰۴۷) مؤذن کے بلاوے کو قبول کرو اور مسجد میں نماز باجماعت کیلئے حاضر ہو جاؤ۔ جہاں تک بھی مسجد کی اذان کی آواز پہونچے وہاں تک کے لوگوں کو مسجد میں نماز باجماعت کیلئے حاضر ہونا بہت ضروری ہے اور مسجد سے دور رہنے والے لوگ جہاں اذان مسجد کی آواز نہ پہونچتی ہو انکے لئے مسجد میں نماز باجماعت کیلئے آنا بہت اچھا ہے۔ ہر بیماری عذر نہیں ہے۔ جو نماز باجماعت اور مسجد کی حاضری معاف کردے بلکہ ہر وہ بیماری عذر شرعی ہے جس سے مسجد میں آنا ناممکن یا سخت مشکل ہو۔ یہ صحابی نابینا ہیں مگر مسجد میں حاضر ہونے کا حکم ملا ان صحابی کا نام سیدنا حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ ایک دوسرے نابینا صحابی سیدنا حضرت عتبان ابن مالک رضی اللہ کو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے مسجد شریف نہ آنے کی اجازت مرحمت فرمادی تھی۔ کہ انکا گھر مسجد سے دور اور راستہ خراب رہا ہوگا کہ بغیر ساتھی کے مسجد تک نہ پہونچ سکتے ہوں اور انکے پاس ایسا کوئی ساتھی بھی نہ ہوگا جو انہیں مسجد میں پہونچا سکے۔ اذان مسجد کی آواز سے مراد لاؤڈ اسپیکر کی آواز نہیں ہے یہ تو بہت کلومیٹر تک پہونچ جاتی ہے ترک جماعت کے عذر بارہ ہیں وہ مندرجۂ ذیل ہیں (۱) مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو (۲) اپاہج (۳) جسکا پاؤں ٹوٹ گیا ہو (۴) یا کٹ گیا ہو (۵) جس پر فالج گر گیا ہو (۶) بوڑھا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو (۷) اندھا اگر چہ کوئی ایسا دوست بھی ہو جو اسکا ہاتھ پکڑ کر مسجد تک پہونچا دے (۸) سخت بارش (۹) راہ میں شدید کیچڑ کا ہونا (۱۰) سخت سردی (۱۱) سخت تاریکی (۱۲) آندھی (۱۳) مال کے تلف ہونے کا اندیشہ (۱۴) کھانا تلف ہونے کا اندیشہ (۱۵) قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگدست ہے (۱۶) ظالم کا خوف (۱۷) پاخانے کی ضرورت (۱۸) پیشاب کی ضرورت (۱۹) ریاح کی حاجت شدید (۲۰) کھانا حاضر ہو اور نفس کو اسکی خواہش ہو (۲۱) قافلے کے چلے جانے کا اندیشہ ہو (۲۲) مریض کی تیمارداری کہ جماعت کیلئے جانے سے اسکو تکلیف ہوگی اور گھبرائیگا۔ مستورات کو دن میں یا رات میں کسی بھی نماز کی جماعت میں حاضری جائز نہیں ہے۔ جمعہ ہو یا عیدین۔ مستورات جوان ہوں یا بڑھیا۔ جلسوں میں بھی عورت کا جانا جائز نہیں ہے۔

(۱۰۴۸) بارش اور سردی کی راتوں میں جماعت کی حاضری معاف ہو جاتی ہے اور یہ حکم اباحت کیلئے ہے۔ مگر مسجد میں حاضر ہوکر جماعت سے نماز پڑھنے کا ثواب کا زیادہ ہونا اپنی جگہ ہے۔ اسی لئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور مؤذن اور جلیل القدر صحابہ خود تو مسجد آجاتے تھے اور اعلان نہ آنے کا کرتے انکا عمل شریف عزیمت پر تھا اور اعلان کرنے میں عمل شریف رخصت پر تھا۔

(۱۰۴۹) کھانے اور نماز کی موجودگی میں کھانے سے ابتداء اس صورت میں کیجائیگی کہ کھانے کی ضرورت ہو اور نہ کھانے سے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو یا بھوک کا غلبہ ہو کیونکہ بھوک کا غلبہ اور کھانے کے موجودگی نماز کے خشوع و خضوع میں حائل ہوگی اور یہ بھی اس وقت ہے کہ بھوک تیز ہو اور نماز کے وقت میں گنجائش بھی

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما ذلك قال سلمت عليك فلم ترد على

فرمایا پیارے نبی نے یہ پناہ مانگنا کیسا ہے؟ حضرت ابن مسعود نے عرض کیا میں نے آپکو سلام پیش کیا تو آپ نے جواب نہیں دیا مجھے

قال ان فی الصلوٰۃ لشغلا قال فلم ترد السلام علیٰ احد یومئذ۔ (مسند امام اعظم)

فرمایا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک نماز میں مشغولیت ہے، فرمایا حضرت ابن مسعود نے پھر نہیں سلام کا جواب دیتے تھے کسی کو اس دن سے۔

﴿باب الجماعۃ و فضلہا ترجمہ: نمازِ باجماعت اوراسکی فضیلت کا باب﴾

(۱۰۴۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صَلوٰةُ الْجَمَاعَةِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جماعت کی نماز

تَفْضُلُ صَلوٰةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً۔ (رواہ البخاری والمسلم)

فضیلت رکھتی ہے اکیلے کی نماز پر ستائیس درجے۔

(۱۰۴۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قسم میری جان جسکے دستِ قدرت میں ہے میں نے چاہا یہ کہ حکم فرماؤں

بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلوٰةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ

لکڑیاں جمع کرنے کا تو جمع کی جائیں، پھر حکم فرماؤں نماز کا تو اذان دیجائے نماز کیلئے، پھر حکم فرماؤں کسی آدمی کو تو امامت کرے لوگوں کی پھر میں جاؤں

اِلٰى رِجَالٍ وَفِیْ رِوَايَةٍ لَايَشْهَدُوْنَ الصَّلوٰةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ

ان لوگوں کی طرف اور ایک روایت میں ہے کہ جو نہیں حاضر ہوتے ہیں نماز میں تو جلادوں میں ان پر انکے گھروں کو، اسکی قسم میری جان جسکے قبضے میں ہے

لَوْيَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عَرْقًا سَمِيْنًا اَوْمِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَآءَ۔ (رواہ البخاری)

کہ اگر جانتا کوئی ان میں کا کہ وہ پائے چکنی ہڈی یا دو اچھے کھر تو ضرور حاضر ہوتا نمازِ عشاء میں۔

(۱۰۴۷) حدیث شریف: اَتَى النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلٌ اَعْمٰى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَيْسَ لِیْ قَائِدٌ

ترجمہ: حاضر ہوئے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک نابینا شخص تو انہوں نے کہا یارسول اللہ! بیشک نہیں کوئی میرے لئے لانے والا

रात गुज़ारी कि नमाज़ पढ़ते रहे और गलबा कर लिया उन पर उनकी आंखों ने तो फ़रमाया हज़रते उमर ने कि मेरा हाज़िर होना नमाज़े फजर की जमाअत में ज़्यादा महबूब है रात भर इबादत में खड़े रहने से।

1074 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दो और दो से ऊपर जमाअत है।

1075 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न रोको तुम औरतों को उनके हिस्सों से जो मसजिदों में हैं जब इजाज़त मांगें वो तुमसे, तो फ़रमाया हज़रते बिलाल ने कि अल्लाह तआला की कसम ज़रुर रोकेंगे हम उनको तो फ़रमाया हज़रते बिलाल से हज़रते अब्दुल्ला इब्ने उमर ने कि मैं कहता हूँ कि फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने और तुम कहते हो कि हम ज़रुर रोकेंगे उनको और एक रिवायत में है हज़रते सालिम की अपनी वालदा माजदा से उन्होंने फ़रमाया जब मुतावज्जे हुये हज़रते अब्दुल्ला इब्ने उमर तो खूब बुरा भला कहा हज़रते बिलाल को कि नही सफ़ना मैंने उनको बुरा भला कहना उसके मिस्ल कभी और कहा हज़रते इब्ने उमर ने कि मैं रिवायत करता हूँ प्यारे रसूल से और तुम कहते हो कि हम ज़रुर रोकेंगे।

1076 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि न मना करे कोई शख्स अपने अहले खाना को मसजिदों में आने से तो फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर के बेटे ने कि बेशक हम तो ज़रुर मना करेंगे उनको तो फ़रमाया हज़रत अब्दुल्ला ने कि मैं तो बयान करता हूँ तुझसे

ہوتا کہ نماز قضا نہ ہو جائے ، سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میرا کھانا نماز بن جائے یہ اچھا ہے اور میری نماز کھانا بن جائے یہ برا ہے ۔ یہ حدیث شریف ان احادیث کریمہ کے خلاف نہیں جن میں فرمایا گیا ہے کہ کھانے کیلئے نماز مت چھوڑو یعنی نماز ہی قضا ہو جائے۔

(۱۰۵۰) اس حدیث شریف میں کمال نماز کی نفی ہے کہ اگر بھوک لگ رہی ہے یا پھر پیشاب پاخانے کا تقاضہ سخت ہے تو یہ انتشار قلبی کا باعث بنے گا اور نماز میں دل نہ لگے گا تو نماز میں کمال پیدا نہو گا ۔ قے ، درد وغیرہا تمام عوارض کا بھی یہی حکم ہے ۔ اگر دوران نماز یہ عارضے پیش آجائیں تو نماز توڑ دے اور ان عوارض سے فارغ ہو کر دوبارہ نماز پڑھے۔

(۱۰۵۱) نماز کی تکبیر کے بعد جماعت سے متصل دوسری نماز پڑھنا حرام ہے ۔ فجر کی سنتیں اس حالت میں جماعت سے دور ہٹ کر پڑھ سکتا ہے ۔ جبکہ جماعت مل جانے کی امید ہو کیونکہ یہ سنتیں اہم ہیں ۔ بعض حضرات فقہاء کرام نے انکو واجب بھی لکھا ہے اور ان دو سنتوں کی مشروعیت کا کوئی انکار کرے اگر شبہ کے طور پر ہو یا بطریق جہل تو خوف کفر ہے اور اگر دانستہ طور پر بلا شبہ ہو تو اسکی تکفیر کیجا ئیگی ۔ حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا وہ مفتی جو افتاء کے کام میں منہمک ہو تو وہ تمام سنتیں چھوڑ سکتا ہے سوائے فجر کی دو سنتوں کے (مرقاۃ شریف) صاحب ترتیب پہلے قضا نماز پڑھے پھر جماعت سے ملے۔

(۱۰۵۲) حدیث شریف میں یہ اجازت بوڑھی عورتوں کیلئے ہے جسے دیکھنے سے شہوت پیدا نہیں ہوتی اور بن ٹھن کر نہیں نکلتیں ۔ مگر آج کے زمانے میں عورتوں کیلئے نماز باجماعت کو مسجد جانا مکروہ ہے فساد زمانہ ملحوظ رکھتے ہوئے سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد مبارک میں عورتوں کو مسجد میں آنے سے منع فرمادیا بلکہ عہد فاروقی میں عورتوں کو مطلقاً گھر سے نکلنے کی ممانعت تھی ۔ زمانۂ نبوی میں خواتین اسلام پورے شرعی اہتمام کے ساتھ مسائل شرعیہ سیکھنے کیلئے بھی مسجد نبوی میں حاضر ہوتی تھیں مگر آج کے زمانے میں احکام شرعیہ شہرت پاجانے اور ہر طرف پھیل جانے کی وجہ سے اب ان مستورات کو اس کام کیلئے بھی مسجد میں آنے کی ضرورت باقی نہیں رہی ۔ مستورات کا پردے میں رہنا ہی عورتوں کے حال کے زیادہ لائق و مناسب ہے۔

(۱۰۵۳) عورت کا گھر سے خوشبو لگا کر نکلنا فتنوں کا دعوت دینے کے مترادف ہے ۔ اسی طرح چمکدار اور خوبصورت برقع پہنکر نکلنا بھی منع ہے کہ اس سے بھی فتنے بیدار ہوتے ہیں ۔ عورتوں کو چاہئے کہ مردوں کے درمیان نہ چلیں سڑک کنارے اور دیوار سے مل کر چلیں ۔ ابتداء اسلام میں عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت تھی مگر عہد فاروقی میں اسکی بھی ممانعت فرمادیگئی ۔ اشعار:

پردہ لازم ہے غیر محرم سے
خشیت کبریا کو یاد کرو
چھوڑو بے پردگی خدا کیلئے
اپنی شرم و حیا کو یاد کرو
مارکیٹوں میں چھوڑ دو جانا
لو مصلےٰ ، خدا کو یاد کرو (یا نبی)

(۱۰۵۴) دوسری عشاء نماز عشاء کو کہتے ہیں کیونکہ کبھی کبھی نماز مغرب کو نماز عشاء کہدیا جاتا ہے اور یہ اندھیرے کا وقت ہوتا ہے اور اندھیرے میں فتنہ و فساد کا خطرہ زیادہ رہتا ہے ۔ عود و عنبر کی دھونی سے جسم و لباس کو بسایا جاتا ہے اور اسکی خوشبو بہت معمولی ہوتی ہے ۔ اس معمولی خوشبو کے ساتھ بھی انہیں گھر سے باہر نکلنے کو منع فرمایا گیا ہے ۔ شعر:

یوں نہ نکلا کرو بے پردہ سر راہ کبھی
کچھ تو سرمایہ رکھو عفت و عصمت کیلئے (یا نبی)

(۱۰۵۵) زمانۂ نبوی میں بھی عورتوں کیلئے گھر میں نماز افضل قرار دیگئی ۔ اگرچہ زمانۂ نبوی میں مسجدوں میں آنا بھی جائز تھا ۔ عہد فاروقی میں ایک دم ممانعت فرمادی گئی ۔ اس ممانعت سے حج و عمرے کا طواف مستثنیٰ تھا۔

(۱۰۵۶) عورت اپنی نمازوں میں جس قدر پردے کا اہتمام کرے اور پردے کی جگہ کا انتظام کرے اُتنا ہی اچھا ہے ۔ یہ تو خیر القرون کی بات ہے تو آج کے زمانے میں تو اور بھی زیادہ

يَقُودُنِیْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَسَئَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يُّرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّیَ فِیْ بَيْتِهٖ

جولائے مجھے مسجد تک! تو انہوں نے سوال کیا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اجازت عطا فرمادی جائے انہیں کہ نماز پڑھیں اپنے گھر میں

فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَآءَ بِالصَّلٰوةِ

تو اجازت عطا فرمادی پیارے رسول نے انہیں، پھر جب وہ لوٹنے لگے تو بلایا پیارے رسول نے انکو پھر فرمایا کہ کیا تم سنتے ہو نماز کی اذان؟

قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ. (رواہ مسلم)

انہوں عرض کیا ہاں! تو فرمایا پیارے رسول نے تو قبول کرو۔

(۱۰۴۸) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِیْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيْحٍ ثُمَّ قَالَ

ترجمہ: حضرت ابن عمر سے مروی کہ بیشک انہوں نے اذان دی نماز کیلئے ایک رات جو ٹھنڈی اور ہوا والی تھی، پھر فرمایا

اَلَاصَلُّوْا فِی الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ

حضرت عبداللہ ابن عمر نے خبردار! نماز پڑھو گھروں میں، پھر فرمایا حضرت ابن عمر نے کہ بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے مؤذن کو

اِذَاكَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَّمَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَاصَلُّوْا فِی الرِّحَالِ. (رواہ البخاری والمسلم)

جب ہوتی رات ٹھنڈ اور بارش والی کہ اعلان کرے کہ خبردار! نماز پڑھو گھروں میں۔

(۱۰۴۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَاوُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب لگا دیا جائے کھانا تم میں سے کسی کا اور کھڑی ہو جائے نماز

فَابْدَءُوْا بِالْعِشَآءِ وَلَايَعْجَلْ حَتّٰی يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوْضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَيُقَامُ

تو پہل کرے کھانے سے اور نہ جلدی کرے یہاں تک کہ فارغ ہو کھانے سے اور حضرت عبداللہ ابن عمر کہ لگایا جاتا ان کیلئے کھانا اور قائم ہوتی

الصَّلٰوةُ فَلَا يَاْتِيْهَا حَتّٰی يَفْرُغَ مِنْهُ وَاِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قِرَءَةَ الْاِمَامِ. (رواہ البخاری والمسلم)

نماز تو نہیں آتے نماز کو یہاں تک کہ فارغ ہوتے کھانے سے، حالانکہ حضرت عبداللہ ابن عمر سنتے ہوتے امام کی قرأت کو۔

प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की रिवायत और तू यह कहता है, रावी ने फ़रमाया तो नहीं कलाम फ़रमाया हज़रते अब्दुल्ला ने अपने बेटे से यहाँ तक कि उनका विसाल हो गया।

(57) सफ़ बराबर करने का बाब

1077 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम सीधी फ़रमाते थे हमारी सफ़ों को यहाँ तक कि गोया सीधे कर लिये जायें उनके ज़रिये तीर यहाँ तक कि समझ लिया प्यारे रसूल ने कि बेशक हम सीख चुके हैं सफ़ सीधा करने को फिर आये प्यारे रसूल एक दिन तो खड़े हो गये यहाँ तक कि करीब था कि तक्बीर कही जाये तो देखा प्यारे रसूल ने एक शख़्स को निकाले हुये है अपना सीना सफ़ से तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि अल्लाह तआला के बन्दों सीधी कर लो अपनी सफ़ों को या फिर इख़्तेलाफ़ डाल देगा अल्लाह तआला तुम्हारे चेहरों के दरमियान।

1078 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि खड़ी हुई नमाज़ तो मुतवज्जे हुये हम पर प्यारे रसूलुल्लाह अपने चेहरा ए अनवर से तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि सीधी करो तुम अपनी सफ़ों को और मिल कर खड़े हो क्योंकि मैं देखता हूँ तुमको अपनी पुश्ते मुबारक के पीछे से।

1079 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने पूरा करो सफ़ों को क्योंकि मैं देखता हूँ तुमको अपनी पुश्त मुबारक के पीछे से।

پردے کے ساتھ مستورات کو نماز ادا کرنا چاہئے۔

(۱۰۵۷) عورت کو خوشبو لگانا منع نہیں ہے جبکہ وہ خوشبو اجنبی مَردوں کو نہ پہونچے اور اگر خوشبو پورے بدن پر مَلی ہو تو اسقدر مَل مَل کر نہائے جیسا کہ جنابت میں مَل مَل کر رگڑ رگڑ کر نہایا جاتا ہے تاکہ خوشبو کا اثر بالکل زائل ہو جائے کیونکہ خوشبو لگا کر عورت کا مسجد میں آنا قوت شہوانی کو ابھارنے اور تیز کرنے کے مترادف ہے۔ تو یہ خوشبو لگانا جماع کیطرح ہے اور اگر خوشبو جسم کے بعض حصے پر مَلی ہو تو پھر اسی کا دھوڈالنا کافی ہوگا پورا غسل ضروری نہیں ہے۔

(۱۰۵۸) ہر وہ آنکھ جو قصداً نظرِ بد اور شہوت سے بیگانی عورت یا بیگانے مرد کو دیکھے وہ زنا کرنے والی ہے کیونکہ آنکھ کا زنا نظرِ بد ہے اور یہ بڑے زنا کا ذریعہ ہے۔ ایسی مجلس و محفل جس میں مَردھوں اور وہ عورت اپنی اس خوشبو کے ذریعہ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرتی ہے کہ مرد اسکو شہوت کی نظر سے دیکھیں۔ اسلام نے زنا کو بھی حرام کیا ہے اسلئے زنا کے اسباب سے بھی روکا ہے۔ طاعون سے بچنے کیلئے چوہے مارے جاتے ہیں۔ بخار روکنے کیلئے زکام کو دفع کیا جاتا ہے۔ اس زمانے میں زنا ہی کو عیب نہیں گردانا جاتا تو اسباب زنا کی بھی خوب ریل پیل ہے۔ بیاہ شادیوں میں میک اپ اور خوشبو کی برسات ہوتی ہے پھر طرفہ تماشہ یہ کہ بے پردگی کا دور دورہ ہوتا ہے۔ قیامت پر قیامت مرد و زن کا اختلاط لڑکے لڑکیوں کا ہنسی مذاق اور تاڑ بھاڑ۔ مسلمان اپنے ماحول میں اسلامی رنگ بھریں تو دین و دنیا میں شادکام ہونگے۔

(۱۰۵۹) دو نمازوں سے مراد فجر و عشاء کی نمازیں ہیں کیونکہ یہ منافقین پر بھاری بوجھ ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے جن دو لوگوں کو دریافت فرمایا وہ دونوں نفاق میں مشہور تھے۔ اس حدیث شریف میں روئے سخن منافقین کی طرف ہے۔ حضرات صحابۂ کرام بنا کسی مجبوری کے جماعت نماز سے غیر حاضر نہ ہوتے تھے۔ منافقین کے نمائشی اسلام کے باعث شرعی احکام جاری تھے اسلئے انہیں جماعت چھوڑنے پر ملامت کی جاتی تھی جیسا کہ قرآن کریم میں ان پر جہادوں میں شرکت نہ کرنے پر سخت عتاب فرمایا گیا۔ اب یہ سوال خود ہی دفع ہو گیا کہ منافق تو در پردہ کافر تھے ان پر نماز فرض ہی کب تھی جو انکے بارے میں پوچھ گچھ فرمائی جاری ہے۔ اس حدیث شریف میں قیامت تک کے تمام مسلمانوں سے خطاب ہے نہ کہ حضرات صحابۂ کرام سے کیونکہ وہ تو اس اجر و ثواب کو جانتے ہی تھے وہ تو بیماری کی حالت میں بھی دو شخصوں کے کندھوں کے سہارے مسجد میں نماز با جماعت کی سعادت حاصل کرنے کیلئے آتے تھے۔ صف اول کی فضیلت و شرافت ان ملائکہ کی صف کی طرح ہے جو دربار الٰہی میں صف بستہ حاضر ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قرب اور شیطان سے دوری کا شرف حاصل ہے مگر یہ فضیلت مَردوں کیلئے ہے۔ عورتوں کی آخری صف افضل ہے کیونکہ مَردوں سے دور ہوتی ہے۔ مسجد نبوی شریف میں جو صف آپ ﷺ کے روضۂ انور سے قریب ہوگی وہی افضل ہے۔ اچھوں سے قرب بھی اچھا ہے کیونکہ مَردوں کی پہلی صف امام کے قرب کی وجہ سے افضل ہے۔ بادشاہ کا اپنی رعایا کی، شیخ کا اپنے مریدین کی، استاد کا اپنے شاگردوں کی، حاکم کا اپنے ماتحتوں کی نگرانی کرنا سنت ہے مدارس میں طلبہ کی حاضری لیجاتی ہے اسکا ماخذ یہ حدیث شریف ہے۔ آپ ﷺ کا سوال کرنا لاعلمی کی دلیل نہیں ہے۔ پوچھنے میں اور بہت سی حکمتیں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی بہت سی باتیں فرشتوں سے پوچھتا ہے اور قیامت میں بندوں سے پوچھے گا کسی بات کا پوچھنا لاعلمی کی ہی دلیل نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے تو بے شمار غیوب کی خبر دی ہے۔ مداری شریف کے باب علم النبی ﷺ کا مطالعہ فرمائیں۔ اس حدیث شریف میں پوچھنا آئندہ کیلئے حاضرین کو متنبہ کرنے کیلئے اور غائبین کو حاضر کرنے کیلئے ہے تاکہ کوئی جماعت نماز سے غیر حاضر نہ رہے۔ جس مسجد میں جماعت بڑی ہو اس میں ثواب زیادہ ہے مگر یہ اس وقت ہے جبکہ امام خوش عقیدہ ہو اگر امام اسماعیل دہلوی کا چمچہ ہے تو پھر اسکے پیچھے نماز ہی نہوگی اجر و ثواب کی بات تو الگ رہی۔ محلّے کی مسجد میں وہ مسجد افضل ہے جہاں جمعہ ہوتا ہے اور جہاں جمعہ ہوتا ہے اسکو جامع مسجد کہتے ہیں۔ جامع مسجد میں نماز پڑھنے کی شرط یہ ہے کہ محلے کی مسجد ویران نہ ہو جائے۔

(۱۰۶۰) جو جماعت و نماز سے محروم رہتا ہے اس پر شیطان مسلط ہوتا ہے اور شیطان اسے دوسرے اذکار خیر سے بھی روک دیتا ہے

(۱۰۵۰) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے کوئی نماز نہیں کھانے کی موجودگی میں اور نہ اس حالت میں کہ دفع کرنا ہو اس کو پیشاب پاخانہ۔

(۱۰۵۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑی ہو جائے نماز تو کوئی نماز نہیں سوائے فرض نماز کے۔

(۱۰۵۲) حدیث شریف: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا اسْتَأْذَنَتْ اِمْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا. (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اجازت مانگے عورت کسی کی تم میں سے مسجد کیلئے تو نہ منع کرے اس کو۔

(۱۰۵۳) حدیث شریف: عَنْ زَيْنَبَ اِمْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا شَهِدَتْ إِحْدٰكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت زینب زوجۂ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا ہم سے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب حاضر ہو کوئی تم میں کی مسجد میں تو نہ چھوئے خوشبو کو۔

(۱۰۵۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو عورت کہ پہونچے اُسے دھونی کی خوشبو تو نہ حاضر ہو ہمارے ساتھ دوسری عشاء میں۔

(۱۰۵۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَمْنَعُوا النِّسَآءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ. (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ منع کرو اپنی عورتوں کو مسجدوں سے اور انکے گھر بہتر ہیں ان کیلئے۔

1080 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सीधी करो अपनी सफ़ों को इसलिये कि सफ़ों को सीधा करना नमाज़ का कायम करना है।

1081 हदीस शरीफः– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम छूते थे हमारे कन्धे नमाज़ में और फरमाते कि सीधे रहो और अलग अलग न रहो वरना अलग अलग हो जायेंगे तुम्हारे दिल, अलबत्ता करीब रहें मुझसे तुममें से आकिल और बालिग फिर जो करीब हो उनसे फिर जो करीब हों उनसे फ़रमाया हज़रते अबू मसऊद ने इसलिये तुम आज सख्त इख्तेलाफ का शिकार हो।

1082 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि करीब रहें मुझसे तुममें के आकिल व बालिग जो करीब हों उनसे तीन मर्तबा फ़रमाया और बचते रहो बाज़ारों के शोरो गुल से।

1083 हदीस शरीफः– मुलाहेज़ा फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अपने असहाब में पीछे रहने को तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने उनसे कि आगे बढ़ो और इक्तेदा करो मेरी और इक्तेदा करें तुम्हारी तुम्हारे बाद आने वाले, जो कौम हटती रहेगी पीछे को यहाँ तक कि पीछे फरमादेगा अल्लाह तआला उनको।

1084 हदीस शरीफः– हज़रते जाबिर इब्ने समुरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि आये हमारे पास प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तो देखा प्यारे रसूल ने हमको हलक़ा बहलक़ा तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या बात है

۔نماز چھوڑنا غفلت کا دروازہ ہے۔گلہ سے دور ہوجانے والی بکری بھیڑئے کا لقمہ بن جاتی ہے کہ وہ چرواہے کی نگاہ سے دور ہوجاتی ہے اور بھیڑئے کی نگاہ میں آجاتی ہے۔ایسے ہی جماعت ونماز کا تارک بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی نگاہ کرم سے محروم ہوجانے کا خطرہ مول لیتا ہے۔ اس حدیث شریف سے نماز باجماعت کی اہمیت کا بخوبی پتہ چل رہا ہے۔

(۱۰۶۱) ڈر سے مراد ہلاکت کا ڈر ہو یا دشمن کیطرف سے نقصان کا وہ نقصان جانی ہو کہ مالی یا عزت وآبرو کا یا درندے کا خوف ہو جو دشمن یا موذی درندہ گھر اور مسجد کے درمیان حائل ہو اور بیماری سے مراد بھی وہ بیماری اور کمزوری ہے جسکے باعث چل کر مسجد تک نہ آسکتا ہو ان دونوں حالتوں میں گھر میں نماز پڑھ لینے کی اجازت ہے اور اگر ان اعذار کی موجود گی میں بھی اگو کوئی مسجد میں آئے اور نماز باجماعت پڑھے تو یہ خوب اور بہت خوب ہے اور اجر وثواب میں اضافے کا زریعہ ہے۔تارک جماعت کی نماز شرعاً تو ہوجائیگی اگر چہ عنداللہ قبول نہو نماز جمعہ وعیدین اکیلے کیلئے جائز ہی نہیں ہے انکے لئے جماعت شرطِ جواز ہے۔

(۱۰۶۲) بول وبراز کیلئے طہارت خانے میں جانے کی ضرورت محسوس ہو تو پہلے اس سے فراغت حاصل کرے تا کہ نماز پورے اطمنان اور خشوع وخضوع کے ساتھ ادا ہو۔اس عذر کے سبب اگر چہ جماعت چھوڑنا پڑے تو جماعت چھوڑ دے کیونکہ یہ عذر ترک جماعت کو مباح کر دیتا ہے۔کیونکہ طہارت کا معاملہ اور اسکی تکمیل اہم ومقدم ہے بلکہ دوران نماز یہ ضرورت پیش آجائے تو نماز کا توڑ دینا ضروری ہے۔

(۱۰۶۳) امام بعد نماز صرف اپنے لئے دعاء نہ کرے بلکہ مقتدیوں کو بھی اپنی دعاء میں شامل رکھے۔یوں نہ کہے کہ یا اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم فرما اور کسی پر رحم نہ فرما اور نہ اسطرح دعاء کرے کہ میں،میں ہی کئے جائے اور واحد متکلم ہی کے صیغے سے تمام دعاء کرے امام کیلئے ان دونوں طرح سے دعاء مانگنا سخت منع ہے۔البتہ اگر بعض صیغے تو واحد متکلم کے ہوں اور بعض جمع کے تو حرج نہیں ہے چونکہ احادیث کریمہ میں واحد کے صیغوں کے ساتھ بھی دعائیں منقول ہیں۔امام تمام مقتدیوں کی نمازوں اور دعاؤں کا وکیل وضامن اور امین ہے اسلئے اسکو خائن فرمایا گیا اگر وہ اپنی دعاء میں مقتدیوں کو شریک نہ رکھے۔آدمی جس گھر میں جائے خواہ وہ رہائشی ہو یا اسٹور ہو کہ سامان رکھا رہتا ہے اس میں بنا اجازت مالک جھانکنا بھی منع ہے۔

(۱۰۶۴) اس حدیث شریف کے چند مطالب ہوسکتے ہیں (۱) کھانے کی تیاری کے انتظار میں نماز کو مؤخر نہ کیا جائے (۲) کھانے کی وجہ سے نماز قضا نہ کیجائے اگر کھانا سامنے بھی ہو اور نماز کا وقت جارہا ہو تو پہلے نماز پڑھو (۳) جس کو بھوک نہ لگی ہو اور اسے نماز میں کھانے کا خیال نہ آئے تو وہ کھانے کی وجہ سے نماز کو مؤخر نہ کرے (۴) یہ منع فرمانا کھانا سامنے لاکے رکھنے سے متعلق ہے کہ نماز کے وقت کھانا وغیرہ سامنے لایا ہی نہ جائے تا کہ نماز کی ادائیگی میں تاخیر کا سبب بنے۔

(۱۰۶۵) یہ منافقین تھے جو نمازوں میں ڈنڈی مارا کرتے تھے۔ حضرات صحابہٴ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کبھی نماز باجماعت نہ چھوڑتے تھے۔حضرات صحابہٴ کرام کا جوش عبادت اتنا والہانہ تھا کہ عزیمت پر عمل فرماتے۔جن میں بیماری یا کمزوری کے باعث خود چلنے کی سکت نہوتی تو وہ دوسرے حضرات صحابہٴ کرام کی مددو سہارا لیکر مسجدوں میں آتے اور نماز باجماعت ادا فرماتے حالانکہ ایسی حالت میں رخصت ہے کہ گھر پر نماز پڑھ لیجائے۔''سنن ہدیٰ'' جو کام آپ ﷺ عبادت کے طور پر فرماتے وہ سنن ہدیٰ ہیں۔سنن ہدیٰ کی دو قسمیں ہیں۔مؤکدہ اور غیر مؤکدہ جو کام آپ ﷺ نے ہمیشہ کئے وہ مؤکدہ ہیں اور اگر انکا حکم بھی فرمایا ہو تو واجب اور جو کام کبھی فرمائے وہ غیر مؤکدہ ہیں اور انکا نام ''سنن زوائد'' ہے۔سنن ہدیٰ پر عمل کرنا ہدایت کا سبب اور قرب ورضائے الٰہی کا ذریعہ ہے۔نماز باجماعت اور مسجد کی حاضری یہ دونوں سنن ہدیٰ میں سے ہیں اور دونوں ہی واجب ہیں۔اذان جماعت نماز کیلئے ہوتی ہے تو اذان کی آواز سنکر پانچوں وقت مسجد میں آنا گویا کہ ایمان ویقین کی سلامتی کے ساتھ دربار الٰہی میں حاضری کے مترادف ہے۔مسجد میں نماز کیلئے حاضر ہونے والے اور نماز باجماعت کی پابندی کرنے والے کو ایمان وتقوے پر خاتمہ نصیب ہوگا یہ حدیث شریف نمازیوں کیلئے بڑی بشارت ہے۔بدعقیدہ لوگوں کی اٹھک بیٹھک کا اس بشارت

(۱۰۵۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلٰوۃُ الْمَرْءَۃِ فِیْ بَیْتِھَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِھَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ عورت کی نماز اپنے گھر میں افضل ہے، اسکی اُس نماز سے

فِیْ حُجْرَتِھَا وَصَلٰوتُھَا فِیْ مَخْدِعِھَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِھَا فِیْ بَیْتِھَا۔ (رواہ ابوداؤد)

جو اس کے صحن میں ہو اور اسکی نماز کوٹھری میں افضل ہے اس کی اُس نماز سے جو اس کے گھر میں ہو۔

(۱۰۵۷) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ حِبِّیْ اَبَاالْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا اپنے محبوب حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہیں

لَاتُقْبَلُ صَلٰوۃُ اِمْرَءَۃٍ تَطَیَّبَتْ لِلْمَسْجِدِ حَتّٰی تَغْتَسِلَ غُسْلَھَا مِنَ الْجَنَابَۃِ۔ (رواہ ابوداؤد)

نہیں قبول ہوتی اُس عورت کی نماز جو خوشبو لگائے مسجد کیلئے یہاں تک کہ دھوڈالے اس کو جنابت کے غسل کی طرح۔

(۱۰۵۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کُلُّ عَیْنٍ زَانِیَۃٌ وَاِنَّ الْمَرْءَۃَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے اور بیشک جب عورت عطر لگائے

فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَھِیَ کَذَا وَکَذَا یَعْنِیْ زَانِیَۃً۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی نحوہ)

پھر گزرے مجلس پر تو وہ ایسی ویسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

(۱۰۵۹) حدیث شریف: عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَوْمًا الصُّبْحَ

ترجمہ: حضرت اُبی ابن کعب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نماز پڑھائی ہم کو پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فجر کی

فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اَشَاھِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا قَالَ اَشَاھِدٌ فُلَانٌ قَالُوْا لَا

پھر جب سلام پھیرا تو فرمایا پیارے رسول نے کیا حاضر ہے فلاں؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں! فرمایا کہ کیا حاضر ہے فلاں؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں!

قَالَ اِنَّ ھَاتَیْنِ اَثْقَلُ الصَّلٰوَاتِ عَلَی الْمُنَافِقِیْنَ وَلَوْتَعْلَمُوْنَ مَافِیْھِمَا لَاَتَیْتُمُوْھُمَا

فرمایا پیارے رسول نے کہ یہ دونوں نمازیں زیادہ بھاری ہیں دوسری نمازوں سے منافقین پر اور اگر تم جانتے کہ کیا ہے ان دونوں نمازوں میں تو آتے تم ان کیلئے

देखता हूँ तुमको मुताफर्रिक, फिर तशरीफ़ लाये हमारे पास तो फ़रमाया कि ऐसी सफ़ें क्यों नहीं बनाते जैसा कि सफ़ें बनाते हैं फरिश्ते अपने मालिक की बारगाह में तो हमने कहा या रसूलुल्लाह कैसे सफ़ बनाते हैं फरिश्ते अपने मालिक की बारगाह में? फ़रमाया प्यारे रसूल ने पुरी करते हैं अगली सफ़ों को और मिलकर खड़ें होते हैं अपनी सफ़ों में।

1085 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मर्दों की सफ़ों में बेहतरीन उनकी पहली है और कम सवाब वाली सफ़ उनकी आखिरी है और औरतों की सफ़ों में बेहतरीन सफ़ उनकी आखिरी सफ़ है और कम सवाब वाली सफ़ उनकी पहली है।

1086 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सीधी करो अपनी सफ़ों को और नज़दीकी रखो उनके दरमियान और मुक़ाबिल रखो गर्दनों को तो उसकी क़सम मेरी जान जिसके दस्ते कूदरत में है कि मैं देखता हूँ शैतान को कि घुसता है सफ़ की कुशादगी की तरफ़ गोया वो बकरी का बच्चा है।

1087 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने पूरी करो अगली सफ़ को फिर जो मिली हो उससे तो जो हो कमी तो होनी चाहिये पिछली सफ़ में।

1088 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम फ़रमाते थे बेशक अल्लाह तआला और उसके फरिश्ते दुरुद भेतजे हैं उन पर जो मिलते हैं पहली सफ़ों में, नहीं है कोई कदम ज़्यादा महबूब

وَلَوْحَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ وَاِنَّ الصَّفَّ الْاَوَّلَ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْعَلِمْتُمْ مَافَضِيْلَتُهٗ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ

اگر چہ گھسٹتے ہوئے گھٹنوں پر، اور بیشک پہلی صف ملائکہ کی صف کی طرح ہے، اور اگر تم جانتے کہ اسکی فضیلت کیا ہے تو جلدی کرتے تم اس کیلئے

وَاِنَّ صَلٰوةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ وَصَلٰوتَهٗ مَعَ الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰى

ایک مرد کی نماز ایک مرد کے ساتھ زیادہ افضل و پاکیزہ ہے اس کے اکیلے نماز پڑھنے سے اور ایک مرد کی نماز دو مردوں کیساتھ زیادہ بہتر و پاکیزہ ہے

مِنْ صَلٰوتِهٖ مَعَ الرَّجُلِ وَمَاكَثُرَ فَهُوَاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

اسکی نماز سے ایک مرد کیساتھ اور جس قدر لوگ زیادہ ہوں تو وہ زیادہ محبوب ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں۔

(۱۰۶۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْ ثَلٰثَةٍ فِىْ قَرْيَةٍ وَّلَا بَدْوٍ لَاتُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلٰوةُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جس بستی اور جس جنگل میں تین آدمی ہوں اور نہ قائم کی جائے ان میں نماز

اِلَّاقَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّمَا يَاكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ۔ (رواہ احمد والنسائی)

تو مسلط فرمادیا جاتا ہے ان پر شیطان، تو لازم ہے تم پر جماعت اسلئے کہ کھاتا ہے بھیڑیا دور والی بکری کو۔

(۱۰۶۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِىْ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے سنا مؤذن کو تو نہیں روکے اس کو مؤذن کی تابعداری سے

عُذْرٌ قَالُوْاوَمَاالْعُذْرُ قَالَ خَوْفٌ اَوْمَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلٰوةُ الَّتِىْ صَلّٰى۔ (رواہ الدارقطنی)

کوئی عذر، صحابہ نے کہا اور عذر کیا ہے؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ ڈر اور بیمار، نہیں قبول کی جائیگی اسکی نماز جو نماز پڑھے گھر میں۔

(۱۰۶۲) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن ارقم سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں

اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَءْ بِالْخَلَاءِ۔ (رواہ الترمذی)

جب قائم کی جائے نماز اور پائے کوئی تم میں کا حاجت پاخانے کی تو پہل کرے پاخانے سے۔

अल्लाह तआला की बारगाह में उस कदम से कि चले उससे तो मिलाये उसके ज़रिये सफ़ को।

1089 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक अल्लाह तआला और उसके फरिश्ते दुरुद भेजते हैं सफ़ों के दाहिने हिस्सों पर।

1090 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम बराबर फरमाते थे हमारी सफ़ों को जब खड़े होते हम नमाज़ के लिये तो जब हम सीधे हो जाते तो तक्बीर फरमाते।

1091 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम फरमाते अपने दाहने जानिब वालों से सीधी रखो अपनी सफ़ों को और बायीं जानिब वालों से कि दुरुस्त रहो और सीधी रखो अपनी सफ़ों को।

1092 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तुममें सबसे अच्छा है जो ज़्यादा मुलायम रखने वला है तुममें का अपने कन्धों को नमाज़ में।

1093 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम फरमाते थे कि सीधे रहो सीधे रहो सीधे रहो, उसकी कसम मेरी जान जिसके दस्ते कुदरत में है बेशक मैं ज़रुर देखता हूँ तुमको अपने पीछे से जैसा कि मैं देखता हूँ तुमको अपने आगे से।

1094 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक अल्लाह तआला और

(۱۰۶۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلٰثٌ لَايَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّفْعَلَهُنَّ لَايَؤُمَّنَّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهٗ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَايَنْظُرُ فِیْ قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ اَنْ يَّسْتَاْذِنَ فَاِنْ فَعَلَ ذٰالِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَايُصَلِّ وَهُوَحَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین کام نہیں ہیں حلال کسی کیلئے یہ کہ کرے انکو، ہرگز امامت نہ کرے کوئی شخص قوم کی کہ خاص کرے خود کو دعاء میں لوگوں کو چھوڑ کر، پھر اگر کیا اُس نے ایسا تو خیانت کی ہے ان کی اور نہ جھانکے کسی کے گھر کے اندر اس سے پہلے کہ وہ اجازت لیلے، پھر اگر کیا اُس نے ایسا تو خیانت کی اُس نے لوگوں کی، اور نہ نماز پڑھے اس حالت میں کہ پیشاب پاخانہ روک رکھا ہو یہانتک کہ ہلکا ہولے۔

(۱۰۶۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاتُؤَخِّرُوا الصَّلٰوةَ لِطَعَامٍ وَّلَالِغَيْرِهٖ۔ (رواہ فی شرح السنۃ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مؤخر کرو نماز کو کھانے کی وجہ سے نہ اس کے علاوہ کسی وجہ سے۔

(۱۰۶۵) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ رَءَيْتُنَا وَمَايَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوةِ اِلَّامُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهٗ اَوْ مَرِيْضٌ اِنْ كَانَ الْمَرِيْضُ لَيَمْشِیْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَاْتِیَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَّمَنَا سُنَنُ الْهُدٰى وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى اَلصَّلٰوةُ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْتَلِمًافَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰذِهِ الصَّلٰوةِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک دیکھا ہم نے حضرات صحابہ کو کہ نہیں پیچھے رہتا کوئی نماز سے سوائے منافق کے، کہ جان لیا گیا ہے اس کا نفاق یا مریض، اگر ہے مریض کہ چلتا ہے دو آدمیوں کے درمیان یہاں تک کہ آتا ہے نماز کو، اور فرمایا حضرت ابن مسعود نے کہ بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائیں ہم کو ہدایت بھری سنتیں اور بیشک ہدایت بھری سنتوں میں سے ہے نماز اُس مسجد میں پڑھنا کہ اذان دیجائے جس مسجد میں، اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا جس کو خوش کرے یہ بات کہ ملاقات کرے اللہ سے کل قیامت میں مسلمانی شان کیساتھ تو چاہیئے کہ پابندی کرے ان پانچ نمازوں پر، جہاں بھی اذان دیجاتی ہو ان پانچوں نمازوں کیلئے، تو بیشک اللہ نے

उसके फरिश्ते दुरुद भेजते हैं पहली सफ़ पर हज़राते सहाबा ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह दूसरी सफ़ पर? फ़रमाया प्यारे रसूल ने बेशक अल्लाह तआला और उसके फरिश्ते दुरुद भेजते हैं सफ़े अव्वल पर, हज़राते सहाबा ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह और दूसरी सफ़ पर? फ़रमाया प्यारे रसूल ने बेशक अल्लाह तआला और उसके फरिश्ते दुरुद भेजे हैं सफ़े अव्वल पर, हज़राते सहाबा ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह दूसरी सफ़ पर? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने और दूसरी पर भी और फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने कि सीधी करो तुम अपनी सफ़ों को और मुकाबला रखो अपने कन्धों के दरमियान और नरम रहो अपने भाईयों के हाथों में और भरो तुम कुशादगियों को कि शैतान घुसता है तुम्हारे दरमियान बकरी के बच्चे के रुप में।

1095 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सीधा रखो तुम सफ़ों को और मुकाबला रखो तुम कन्धों के दरमियान और बन्द रखो कुशादगियों को और नरम रहो अपने भाईयों के हाथों में और न छोड़ो कुशादगियां शैतान के वासते और जिसने मिलाया सफ़ को तो मिलायेगा उसको अल्लाह तआला और जो तोड़ेगा सफ़ को तो तोड़ेगा उसको अल्लाह तआला।

1096 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बीच में रखो इमाम को और बंद करो कुशादगियां।

1097 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हमेशा कौम पीछे होती

سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ تمام انعامات اور بشارتیں خوش عقیدہ سنی مسلمانوں کیلئے ہیں جو گھر سے وضو کر کے مسجد کو جاتے ہیں اور بہتر یہ ہے کہ راستے میں بھی درود وسلام یا اور کوئی ذکر کرتا ہوا جائے یہ سونے پر سہاگہ ہے۔

(۱۰۶۶) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہ حکم بھی جماعت اور مسجد کی حاضری کی اہمیت کو جتانے کیلئے ہے۔ مسجد کی حاضری چھوڑنے اور نماز با جماعت سے منہ موڑنے والوں کے خلاف اظہار ناراضگی و خفگی ہے۔ آگ سے جلانے کی سزا کا تذکرہ ترک جماعت اور غنیمت میں خیانت کرنے کے علاوہ دوسرے جرائم کیلئے نہیں آیا۔

(۱۰۶۷) جس نے ابھی نماز نہ پڑھی ہو اور مسجد میں موجود ہو یا بلا عذر شرعی مسجد سے آجائے اور واپسی کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ یہ ممانعت ان لوگوں کیلئے ہے اور جو شخص نماز پڑھ چکا ہے پھر اذان ہوئی تو وہ مسجد سے جا سکتا ہے۔ ایسے اذان کے بعد استنجاء وغیرہ ضروریات کیلئے مسجد سے باہر جا سکتا ہے مگر واپسی کے ارادے سے۔ اگر یہ شخص دوسری مسجد کا امام یا متولی و منتظم ہے تو یہ بھی جا سکتا ہے۔

(۱۰۶۸) اس شخص کو مسجد ہی میں ٹھہرنا چاہئے تھا اور شریک جماعت ہونا چاہئے تھا۔ یہ شخص بنا عذر شرعی کے گیا ہو اسی لئے سیدنا حضرت ابو ہریرہ نے اسے نافرمانی سے تعبیر فرمایا۔

(۱۰۶۹) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے کلیہ قاعدہ بیان فرمادیا کہ جو بلا ضرورت شرعیہ مسجد سے جائے اور لوٹنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو وہ منافقوں کا سا عمل کرتا ہے۔ اس حدیث شریف مین منافق سے مراد منافق عملی ہے کہ منافقوں کا سا عمل رکھتا ہے نہ کہ منافق اعتقادی۔ اسکا مطلب یہ ہوا کہ ضرورتاً آدمی مسجد سے جا سکتا ہے اسکے لئے واپسی کا ارادہ بھی نہیں ہے۔ دوسری جگہ امامت کرنا یہ بھی ضرورت شرعیہ ہے ریل کا وقت ہو جانا یہ بھی ضرورت شرعیہ ہے اسی طرح اور دوسری دنیاوی ضروریات بھی عذر شرعی ہیں۔

(۱۰۷۰) نہ تو زبان ہی سے اذان کے کلمات کا جواب دیا اور نہ مسجد میں آیا اور مسجد میں نماز کیلئے آنا یہی اذان کا اصل جواب ہے۔ مسجد کی حاضری وہاں تک کے لوگوں پر واجب ہے جہاں تک لوگوں کو مسجد کی اذان کی آواز پہونچے اس میں لاؤڈ اسپیکر کی اذان کا اعتبار نہوگا کہ یہ تکلیف ہے اسکی جسکی بندے میں طاقت نہیں ہے۔ کیونکہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز تو دس کلومیٹر تک پہونچ جاتی ہے۔ ہر اذان سنکر دس کلومیٹر آنا اور دس کلومیٹر جانا۔ روزانہ ۱۰۰ کلومیٹر چلنا امر دشوار ہے۔ مؤذن کی اپنی آواز جہاں تک پہونچے وہاں تک کے نمازیوں پر مسجد کی حاضری لازم و واجب ہے اور اگر اسکے بعد کی جگہ سے بھی لوگ مسجد میں نماز باجماعت کیلئے حاضر ہوں تو بہت ہی بڑی عبادت اور اجر و ثواب کا باعث ہے۔ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم قبا شریف سے جو کہ مدینے شریف سے تقریباً پانچ کلومیٹر ہے مسجد نبوی شریف میں حاضر ہو کر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔ یہ احکام بھی ان مساجد کے ہیں جہاں امام خوش عقیدہ سنی ہو اگر وہاں کا امام بد مذہب ہو تو یہ حکم نہیں ہے۔ بدمذہبوں کی نام نہاد مسجدوں میں نہ جانا چاہئے اگر سنی مسجد نہو تو اپنے گھر میں نماز پڑھ لے۔ بدعقیدہ لوگوں کی نام نہاد اذان کا جواب نہ دینا چاہئے۔ مسجد ضرار کے احکام سے سبق حاصل کیجئے جو پارہ ۱۱ رکوع ۲ میں مذکور ہے۔ بدعقیدہ لوگوں کی نہ مسجدیں مسجدیں ہیں اور نہ اذانیں اذانیں ہیں اور نہ نمازیں نمازیں ہیں۔

(۱۰۷۱) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے مدینۂ منورہ وباؤں اور بیماریوں کا اڈہ تھا اور یہی یثرب کے معنیٰ ہیں۔ آپکے قدوم میمنت لزوم آئے کہ اسکو شفاخانہ بنا دیا۔ یہی طیبہ کے معنیٰ ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ''ہماری زمین کی مٹی ہمارے بیماروں کو شفا دیتی ہے۔ شعر:

فیض در آقا ہے ہوتی ہے شفا سبکو
بیمار نہیں رہتے بیمار مدینے میں (یا نبی)

پہلے مدینے شریف میں بچھو، سانپ، بھیڑیے رہتے تھے بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں سے مدینے شریف کو تقریباً صاف فرمادیا۔ یعنی یثرب کو طیبہ بنا دیا۔ شعر:

پہلے یثرب تھا امراض کا ایک گھر ہو گیا طیبہ آئے جو خیر البشر
انتخاب قدیری شہ بحر و بر رکھتے ہیں ہر مرض کی شفا ہاتھ میں (یا نبی)

حضرت ابن ام مکتوم نابینا صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ عذر پیش کیا کہ ان اعذار کی وجہ سے میں مسجد نبوی شریف میں حاضر نہوا کروں

شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدٰى اِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ

مقرر فرمائے تمہارے پیارے نبی کیلئے ہدایت بھرے طریقے، بیشک یہ پانچوں نمازیں ہدایت بھرے طریقوں میں سے ہیں، اور اگر تم نماز پڑھ لیا کرو

فِىْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّىْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِىْ بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْتَرَكْتُمْ

اپنے گھروں میں جیسا کہ یہ پڑھ لیتے ہیں پیچھے رہنے والے اپنے گھروں میں تو تم ضرور چھوڑ بیٹھو گے اپنے پیارے نبی کی سنت کو اور اگر چھوڑ دیا تم نے

سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَامِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنَ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَعْمَدُ اِلٰى مَسْجِدٍ

اپنے پیارے نبی کی سنت کو تو ضرور گمراہ ہو جاؤ گے تم اور نہیں ہے کوئی شخص جو طہارت کرے تو اچھی طرح طہارت کرے پھر ارادہ کرے کسی مسجد کی طرف

مِنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ اِلَّاكَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً وَرَفَعَهٗ بِهَا دَرَجَةً

اُن مسجدوں میں سے مگر لکھدیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ہر قدم کے بدلے جو چلتا ہے مسجد کو، ایک نیکی، اور بلند فرماتا ہے اس کا اُس چلنے کی وجہ سے ایک درجہ

وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَءَيْتُنَا وَمَايَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ

اور مٹا دیتا ہے اسکا اُس مسجد کی طرف چلنے کی وجہ سے ایک گناہ اور میں نے دیکھا ہے حضرات صحابہ کو اور نہیں پیچھے رہتے نمازِ باجماعت سے مگر منافق

مَعْلُوْمَ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامُ فِى الصَّفِّ. (رواہ مسلم)

جس کا نمائشی اسلام معلوم ہے، بیشک بیمار آدمی کو لایا جاتا تھا اسکو جھولتے ہوئے دو آدمیوں کے درمیان یہاں تک کہ کھڑا کیا جاتا تھا صف میں۔

(١٠٦٦) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْلَا مَافِى الْبُيُوْتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالذُّرِّيَّةِ اَقَمْتُ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اگر نہ ہوتیں گھروں میں عورتیں اور بچے تو قائم فرماتا میں

صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَاَمَرْتُ فِتْيَانِىْ يُحَرِّقُوْنَ مَافِى الْبُيُوْتِ بِالنَّارِ. (رواہ احمد)

نمازِ عشاء اور حکم فرماتا میں اپنے نوجوانوں کو کہ جلادیں انکو جو گھروں میں ہیں آگ سے۔

(١٠٦٧) حدیث شریف: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنْتُمْ فِى الْمَسْجِدِ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حکم فرمایا ہم کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب ہو تم مسجد میں

रहेगी सफ़े अव्वल से यहाँ तक कि पीछे कर देगा उनको अल्लाह तआला आग में।

1098 हदीस शरीफ़:— हज़रते वाबेसा इब्ने मोबद से मरवी उन्होंने फ़रमाया देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने एक शख्स को कि नमाज़ पढ़ रहे हैं सफ़ के पीछे अकेले तो हुक्म फ़रमाया उनको कि लौटायें नमाज़ को।

1099 हदीस शरीफ़:— हज़रते अबु बकरा से मरवी बेशक वो हाज़िर हुये प्यारे नबी की बारगाह में हालांकि वो रुकू फ़रमा रहे थे तो रुकू किया हज़रते अबू बकरा ने पहले इससे कि मिलते सफ़ से फिर चले सफ़ की तरफ़ तो ज़िक्र किया गया यह वाक्या प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि बढ़ाये तुमको अल्लाह तआला हिरस के ऐतबार से फिर ऐसा न करना।

(58) नमाज़ की जगह का बाब

1100 हदीस शरीफ़:— हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने रात गुज़ारी अपनी खाला हज़रते मैमूना के घर में तो उठे प्यार रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि नमाज़ पढ़ रहे हैं तो मैं खड़ा हो गया उनकी बायीं जानिब तो पकड़ा प्यारे रसूल ने मेरा हाथ अपनी पुश्ते मुबारका के पीछे से तो धुमा लिया प्यारे रसूल ने मुझको ऐसे ही अपनी पुश्ते मुबारका के पीछे से दायीं तरफ़ को।

1101 हदीस शरीफ़:— हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि खड़े हुये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो

اور گھر ہی میں نماز ادا کیا کروں تو آپ ﷺ نے انہیں اذان سنکر مسجد میں آنے کا حکم دیا اور گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت مرحمت نہ فرمائی اور حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح سے پوری اذان مراد ہے اور ان کلمات طیبات کو اسلئے ارشاد فرمایا کہ مسجد میں نماز کیلئے بلانے کے واسطے یہی کلمات طیبات ہیں اسلئے انکا خصوصیت کے ساتھ ذکر فرمایا گیا یہ صحابی نابینا ضرور تھے مگر انکو مسجد میں لانے کیلئے آدمی موجود تھا اور انکا گھر بھی مسجد نبوی شریف کے قریب تھا اسلئے انہیں مسجد میں آنے سے رخصت عطا نہ فرمائی اور جن نابینا صحابی کو آپ ﷺ نے مسجد کی حاضری معاف فرمائی تھی انکے پاس انہیں مسجد میں لانے والا کوئی دوسرا آدمی نہ تھا۔ مسجد کے قریب رہتے ہوئے نابینا پر بھی مسجد کی حاضری معاف نہیں تو پھر ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو بلا عذر شرعی مسجدوں میں حاضری سے محروم رہتے ہیں۔

(۱۰۷۲) سیدنا حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے عابد و زاہد تارک الدنیا روزہ دار شب بیدار صحابی تھے یہاں تک کہ سیدتنا حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بناؤ سنگھار بھی کرنا چھوڑ دیا تھا۔ سیدنا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دریافت فرمانے پر حضرت ام درداء نے فرمایا کہ میں بناؤ سنگھار کس لئے کروں کہ میرے خاوند کو تو عبادت و ریاضت ہی سے فرصت نہیں ہے۔ جو میری طرف متوجہ ہوں۔ حضرت ابودرداء یہ چاہتے تھے کہ تمام حضرات صحابۂ کرام میری طرح تارک الدنیا ہو جائیں اور عبادت میں لگ جائیں۔ آپ نے اپنے جیسا اوروں کو نہ پاکر بر سبیل مبالغہ فرمایا کہ یہ لوگ میری طرح عبادت و ریاضت نہیں کرتے البتہ نماز باجماعت پڑھتے ہیں۔ اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ معاذ اللہ حضرات صحابۂ کرام نے دین کی تمام باتیں چھوڑ دیں تھیں جیسا کہ دشمنان صحابہ اس حدیث پاک سے غلط تاثر دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ زمانہ خیر کے زمانوں میں سے تھا اور اسکی بہتری کی گواہی قرآن کریم اور احادیث کریمہ نے دی ہے۔

(۱۰۷۳) اس زمانۂ خیر میں کسی مسلمان کا مسجد میں نہ آنا اسکی دلیل سمجھا جاتا تھا کہ یا تو وہ بیمار ہو گئے یا پھر کہیں باہر سفر پر تشریف لیگئے۔ لہٰذا سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی یہی خیال ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا۔ سیدنا حضرت شفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اصلی نام لیلیٰ بنت عبداللہ تھا اور لقب شفاء تھا اور اس لقب سے مشہور تھیں۔ حضور فاروق اعظم بھی آپ ﷺ کی طرح حاضرین مسجد کی تحقیق فرماتے تھے کہ کون نماز میں حاضر ہے اور کون حاضر نہیں ہے تاکہ انکی خبر گیری کیجائے۔ اس حدیث شریف میں یہ تعلیم ہے کہ نفل عبادت کیلئے فرض عبادت کو ہرگز نہ چھوڑا جائے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ "جو عشاء کی نماز جماعت سے پڑھے تو اس نے گویا آدھی رات عبادت کی اور جو نماز فجر جماعت سے پڑھے تو اس نے گویا پوری رات عبادت کی (مسلم شریف) حدیث شریف۔ کہ جو نماز فجر و عشاء جماعت سے پڑھے تو گویا اس نے تمام رات عبادت کی (ترمذی شریف) سیدنا حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر نماز تہجد کی وجہ سے فجر کی جماعت جائے تو تہجد چھوڑ دو۔

(۱۰۷۴) اگر کہیں دو مسلمان ہوں تو ایک امام بن جائے اور دوسرا مقتدی بن جائے اور جماعت سے نماز پڑھ لیں۔ جماعت کا ثواب مل جائیگا اور یہ جماعت حکماً ہوگی اور اگر تین مسلمان ہوں تو ایک امام بنکر آگے ہو جائے اور مقتدی بنکر پیچھے صف بنالیں یہ جماعت کے حکم میں ہے۔ اس حدیث شریف سے یہ جماعت حکمی مراد ہے۔ جماعت جمعہ و عیدین میں جماعت حقیقی درکار ہے یعنی امام کے علاوہ کم سے کم تین مسلمان مقتدی ہوں۔

(۱۰۷۵) سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے جلال کی وجہ یہ تھی کہ سیدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جواب دینے میں انہیں یہ احساس ہوا کہ یہ حدیث رسول سے مقابلہ ہے اور حضرت بلال پر جم کر برس پڑے اور اگر حضرت بلال اپنے عورتوں کے روکنے کی وجہ اور مصلحت بیان فرمادیتے تو حضرت عبداللہ ابن عمر ان پر نہ برستے کہ آپ ﷺ کے زمانے میں نکلنا درست تھا اور فساد زمانہ کے باعث ہمارے زمانے میں مستورات کا نکلنا مناسب نہیں ہے تو حضرت عبداللہ ابن عمر کا جلال ظہور میں نہ آتا۔ کیونکہ اس مصلحت کے پیش نظر خود سیدنا حضرت فاروق اعظم نے بھی عورتوں کو مسجدوں سے روکدیا تھا۔ آج زمانے میں کوئی امام

فَنُوْدِیَ بِالصَّلٰوۃِ فَلَایَخْرُجْ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُصَلِّیَ۔ (رواہ احمد)

تو اذان دی جائے نماز کیلئے تو نہ نکلے کوئی تم میں کا یہاں تک کہ نماز پڑھ لے۔

(۱۰۶۸) حدیث شریف: عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اُذِّنَ فِیْہِ

ترجمہ: حضرت ابو الشعثاء سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نکلا ایک شخص مسجد سے اس کے بعد کہ اذان دی گئی مسجد میں

فَقَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ اَمَّاھٰذَافَقَدْ عَصٰی اَبَاالْقَاسِمِ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (رواہ مسلم)

تو فرمایا حضرت ابو ہریرہ نے کہ اس شخص نے نافرمانی کی حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

(۱۰۶۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اَدْرَکَہُ الْاَذَانُ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پالیا اس کو اذان نے مسجد میں، پھر وہ نکل جائے

لَمْ یَخْرُجْ لِحَاجَۃٍ وَھُوَلَایُرِیْدُالرَّجْعَۃَ فَھُوَ مُنَافِقٌ۔ (رواہ ابن ماجۃ)

کہ نہ نکلا ہو کسی ضرورت کیلئے اور وہ ارادہ نہیں رکھتا واپسی کا تو وہ منافق ہے۔

(۱۰۷۰) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ سَمِعَ النِّدَاءِ فَلَمْ یُجِبْہُ فَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ۔ (رواہ الدار قطنی)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جس نے سنا اذان کو اور نہ قبول کیا اسکو تو اسکی نماز نہیں مگر عذر کی وجہ سے۔

(۱۰۷۱) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الْمَدِیْنَۃَ کَثِیْرَۃُ الْھَوَامِ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن ام مکتوم سے مروی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بیشک مدینہ شریف بہت کیڑوں

وَالسِّبَاعِ وَاَنَاضَرِیْرُ الْبَصَرِفَھَلْ تَجِدُلِیْ مِنْ رُخْصَۃٍ قَالَ ھَلْ تَسْمَعُ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃَ

اور درندوں والا ہے اور میں نابینا ہوں تو کیا آپ پاتے ہیں میرے لئے اجازت؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ کیا تم سنتے ہو حی علی الصلوٰۃ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحْ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَیَّ ھَلًاوَلَمْ یُرَخِّصْ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

حی علی الفلاح کہا حضرت عبد اللہ ابن ام مکتوم نے ہاں! تو فرمایا پیارے رسول نے کہ آؤ! اور نہیں اجازت عطا فرمائی گئی انہیں۔

अलैहे वसल्लम ताकि नमाज़ पढ़ें फिर मैं हाज़िर हुआ यहाँ तक कि मैं खड़ा हो गया प्यारे रसूल की बायीं जानिब तो पकड़ा प्यारे रसूलुल्लाह ने मेरा हाथ तो घुमाया मुझको यहाँ तक कि खड़ा कर लिया मुझको अपनी दायीं जानिब फिर हाज़िर हुये हज़रते जब्बार इब्ने सखर तो खड़े हो गये वो प्यारे रसूल की बायीं जानिब तो पकड़े प्यारे रसूल ने हम दोनों के हाथ तो हमें पीछे फरमाया यहाँ तक कि खड़ा किया उन्होंने हमें अपने पीछे।

1102 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नमाज़ पढ़ी मैंने और एक यतीम ने अपने घर में प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के पीछे और हज़रत उम्मे सलीम हमारे पीछे थीं।

1103 हदीस शरीफ़:– हज़रते समुरा इब्ने जुन्दुब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हुक्म फ़रमाया हमको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब हों हम तीन यह कि आगे बढ़ जाये हममें से कोई एक।

1104 हदीस शरीफ़:– हज़रते अम्मार से मरवी बेशक उन्होंने इमामत फरमाई लोगों की मदाईन में और खड़े हो गये ऊंची जगह पर नमाज़ पढ़ रहे हैं और लोग नीचे हैं उनसे तो आगे बढ़े हज़रत हुज़ैफ़ा तो पकड़ा हज़रते अम्मार के हाथों को, हज़रते अम्मार ने उनकी पैरवी की यहाँ तक कि हज़रते हुज़ैफ़ा ने हज़रते अम्मार को नीचे उतार लिया फिर जब फ़ारिग़ हुये हज़रते अम्मार अपनी नमाज़ से तो फ़रमाया उनसे हज़रते हुज़ैफ़ा ने क्या न सुना तुमने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फरमाते हैं प्यारे रसूल जब इमामत करे कोई

عورتوں کی نماز میں نیت نہ کرے (ہدایہ) سیدنا حضرت امام ابن ہمام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اسی لئے منع کی گئیں ہیں عورتیں جماعت میں حاضر ہونے سے۔ کیونکہ اب فتنوں کا زمانہ ہے عورتوں کا گھروں سے نکلنا فتنہ وفساد سے خالی نہیں ہے۔ حضرت بلال کا مقصد بھی یہی حال تھا کہ آپ ﷺ کا فرمان آپ ﷺ کے زمانے کیلئے تھا اب حالات دگرگوں ہیں۔ ورنہ آپ ﷺ کی مخالفت تو کفر ہے اور ایسا شخص لائق گردن زدنی ہے سیدنا حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کسی نے کہا کہ آپ ﷺ کدو پسند فرماتے تھے۔ ایک شخص بولا کہ میں کدو پسند نہیں کرتا تو حضرت امام ابو یوسف نے تلوار کھینچ لی اور فرمایا کہ دوبارہ ایمان لا ورنہ تیری گردن ماردونگا۔ ایسی صحیح بات بھی کہنا بے ادبی ہے جس میں حدیث شریف کی مخالفت کی بو پائی جائے۔ جب حدیث شریف کا یہ ادب ہے تو صاحب حدیث شریف کا کتنا ادب واحترام ہوگا۔

(۱۰۷۶) اسکی شرح اس سے پہلی حدیث شریف میں گزر چکی ہے حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قلوب عشق رسول سے ایسے لبریز تھے کہ گستاخی کے شائبے پر اپنے نور نظر لخت جگر سے کلام بند فرمادیا۔ مگر افسوس صد افسوس آج کے مسلمانوں پر کہ جو بارگاہ رسالت کے بڑے بڑے گستاخوں کی گستاخیوں سے چشم پوشی کرتے ہیں اور انکی بگڑی بنانے میں اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔ مشہور گستاخ بارگاہ رسالت اسماعیل دہلوی جسکے بارے میں سیدنا امام اہلسنت حضرت علامہ فضل حق چشتی خیرآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ ہے جو آپ نے ۱۸۲۵ء میں صادر فرمایا کہ اسماعیل دہلوی کافر ہے اور جو اسکے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے (تحقیق الفتویٰ) لہٰذا چودھویں صدی کا کوئی بناسپتی عاشق رسول جو اسماعیل دہلوی کی چمچہ گیری کرے اور اسکو کافر کہنے سے انکار کرے اور علماء محتاطین کو اسکی تکفیر نہ کرنے کا حکم دے وہ بھی حضرت علامہ خیرآبادی کے فتوے کی زد پر ہے۔ بعض لوگ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں یہ گپ اڑاتے ہیں کہ حضور امام اعظم حدیث شریف کے مقابلے میں قیاس اور رائے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اسی لئے حضور امام اعظم کو اہل الرائے کہتے ہیں یہ لوگ جھوٹ کے ڈیلر ہیں۔ سیدنا حضور امام اعظم کا فرمان عالیشان ہے کہ حدیث ضعیف بھی رائے اور قیاس پر مقدم ہے۔ چنانچہ آپ پہلے تو قرآن کریم پھر احادیث کریمہ پھر اقوال صحابہ کو اپنا ماخذ بناتے ہیں اور اقوال صحابہ میں اختلاف ہو تو جس صحابی کا قول قرآن کریم اور احادیث کریمہ سے قریب ہو اس قول صحابی کو ترجیح دیتے ہیں اور اگر احادیث کریمہ میں اختلاف نظر آئے تو قیاس کے ذریعہ کسی حدیث شریف کو ترجیح دیتے ہیں قیاس پر عمل نہیں فرماتے بلکہ قیاس کی مدد سے حدیث شریف پر عمل کرتے ہیں۔

(۱۰۷۷) نماز میں صف برابر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نمازی مل کر کھڑے ہوں کہ درمیان میں فاصلہ نہ چھوڑیں اور نمازی آگے پیچھے بھی نہ ہوں بلکہ سیدھے اور برابر کھڑے ہوں۔ جس سے صف میں کشادگی اور چھدرا پن نہ آئے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نمازیوں کے کندھے پکڑ پکڑ کر آگے پیچھے کرکے صف برابر فرماتے تاکہ صف ہر طرح سیدھی ہوجائے اور جب حضرات صحابۂ کرام ٹرینڈ ہوگئے تو پھر آپ ﷺ نے کندھے پکڑ کر سیدھا کرنا بند فرمادیا صرف اپنی زبان فیض ترجمان سے سیدھا کرنے کی اجازت فرمادیتے۔ اگر نماز کی صفوں میں ٹیڑھ ہوگی تو اللہ تعالیٰ نمازیوں کے دلوں کو ٹیڑھا فرمادیگا۔ کہ دل میں سوز وگداز' درد وتڑپ' خشوع وخضوع نہ رہیگا۔ یا پھر اختلاف وانتشار کی آگ میں جھونک دیگا اور آپس میں جھگڑے پیدا ہوجائینگے اور قوم کا شیرازہ منتشر ہوکر رہ جائیگا۔ یا پھر اس بات کا اندیشہ ہے کہ صورتیں ہی مسخ ہوجائیں۔ عام مسخ تو بند ہوچکا ہے آپ ﷺ کی جلوہ گری کی برکت سے مگر خاص مسخ اب بھی ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ امام کے مخالفت کرنے والوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ وہ شخص نہیں ڈرتا جو اپنا سر امام سے پہلے سجدے سے اٹھاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکی صورت گدھے کی صورت میں بدل دے۔

(۱۰۷۸) جسطرح دیوار کی تعمیر کے وقت ایک اینٹ کو دوسری اینٹ سے ملاکر رکھتے ہو کہ سمنٹ اور مسالہ کے ذریعہ فاصلہ پاٹ دیتے ہو ایسے ہی نماز میں ایک دوسرے سے ملکر رہو کہ پوری صف

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

(۱۰۷۲) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ

ترجمہ: حضرت ام درداء سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تشریف لائے میرے پاس حضرت ابو درداء اور وہ غصہ میں تھے، میں نے کہا

مَا اَغْضَبَكَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَعْرِفُ مِنْ اَمْرِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم شَيْئًا اِلَّا اَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ جَمِيْعًا۔ (رواه البخاری)

کس چیز نے غصہ دلایا آپکو؟ فرمایا انہوں نے اللہ کی قسم نہیں پہچانتا میں پیارے محمد ﷺ کے کاموں میں سے کچھ بھی مگر وہ نماز پڑھ لیتے ہیں جماعت سے۔

(۱۰۷۳) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَقَدَ

ترجمہ: حضرت ابو بکر بن سلیمان بن حثمہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک حضرت عمر ابن خطاب نے نہ پایا

سُلَيْمَانَ بْنَ اَبِیْ حَثْمَةَ فِی الصَّلٰوةِ الصُّبْحِ اِنَّ عُمَرَ غَدَا اِلَی السُّوْقِ وَمَسْكَنُ سُلَيْمَانَ بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَالسُّوْقِ

حضرت سلیمان ابن حثمہ کو نماز فجر میں، پھر حضرت عمر تشریف لے گئے بازار کی طرف اور حضرت سلیمان کا مکان مسجد اور بازار کے درمیان تھا

فَمَرَّ عَلَی الشِّفَاءِ اُمِّ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهَا لَمْ اَرْ سُلَيْمَانَ فِی الصُّبْحِ

تو گزرے حضرت عمرؓ حضرت سلیمان کی والدہ حضرت شفاء کے پاس سے، تو آپ نے فرمایا اُن سے کہ نہیں دیکھا میں نے حضرت سلیمان کو نمازِ فجر میں؟

فَقَالَتْ اِنَّهُ بَاتَ يُصَلِّیْ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ

تو حضرت شفاء نے عرض کیا کہ بیشک انہوں نے رات گزاری کہ نماز پڑھتے رہے تو غلبہ کرلیا ان پر ان کی آنکھوں نے! تو فرمایا حضرت عمر نے

لَاَنْ اَشْهَدَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِیْ جَمَاعَةٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقُوْمَ لَيْلَةً۔ (رواه مالك)

کہ میرا حاضر ہونا نمازِ فجر کی جماعت میں زیادہ محبوب ہے رات بھر عبادت میں کھڑے رہنے سے۔

(۱۰۷۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهَا جَمَاعَةٌ۔ (رواه ابن ماجة)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو اور دو سے اُوپر جماعت ہے۔

(۱۰۷۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَمْنَعُوا النِّسَآءَ حُظُوْظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہ روکو تم عورتوں کو ان کے حصوں سے جو مسجدوں میں ہیں

शख्स कौम की तो न खड़ा हो ऐसी जगह में जो ज़्यादा ऊंची हो मुक्तदियों की जगह से या उसके मिस्ल, तो फ़रमाया हज़रते अम्मार ने इसी वजह से तो मैंने पैरवी कर ली आपकी जिस वक्त कि पकड़ा आपने मेरा हाथ।

1105 हदीस शरीफ़– हज़रते सहल इब्ने सअद साइदी से मरवी कि बेशक उनसे पूछा गया कि किस चीज़ का था मिम्बर शरीफ़ तो फ़रमाया उन्होंने जंगल के झाओं का बनाया था उसको फलां ने जो गुलाम था फलां का, प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के लिये और कयाम फ़रमाया उप पर प्यारे रसूलुल्लाह ने जब वो बना लिया गया और रख दिया गया तो प्यारे रसूल ने मुँह फ़रमाया किबले की तरफ़ और तक्बीर फरमाई और खड़े हो गये लोग उनके पीछे तो प्यारे रसूल ने किराअत फरमाई और रुकू फ़रमाया और रुकू किया लोगों ने उनके पीछे फिर सरे मुबारक उठाया अपना प्यारे रसूल ने फिर लौटे उलटे पांव फिर सजदा फ़रमाया प्यारे रसूल ने ज़मीन पर फिर लौटे प्यारे रसून मिम्बर की तरफ़ फिर किराअत फरमाई फिर रुकू फ़रमाया फिर उठाया अपने सरे मुबारक को फिर लौटे पीछे को यहाँ तक कि सजदा फ़रमाया ज़मीन पर फिर जब फारिग हुये प्यारे रसूल तो मुतावज्जे हुये लोगों की तरफ़ तो फ़रमाया ऐ लोगो! मैंने यह किया इसलिये कि पैरवी करो तुम मेरी और ताकि सीख लो तुम मेरी नमाज़।

1106 हदीस शरीफ़– हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नमाज़ अदा फरमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अपने हुजरा ए पाक में और हज़राते सहाबा इक्तेदा कर रहे थे प्यारे रसूल की हुजरे के पीछे से।

میں نمازیوں کے درمیان کوئی فاصلہ اور کشادگی نہ رہے اور کوئی نمازی پوری صف میں ایک دوسرے سے آگے پیچھے بھی نہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ ﷺ کو یہ شان عطا فرمائی ہے کہ آپکی آنکھ جیسے آگے دیکھتی ہے ویسے ہی پیچھے دیکھتی ہے اور جیسے اجالے میں دیکھتی ہے ویسے ہی اندھیرے میں دیکھتی ہے جیسے بے پردہ کو دیکھتی ہے ایسی ہی در پردہ کو دیکھتی ہے۔ آپکا یہ دیکھنا صرف نماز ہی میں نہ تھا بلکہ پوری حیات مبارکہ میں یہی شان تھی۔ جبکہ عام انسانوں کی آنکھ آگے دیکھتی ہے پیچھے کا نہیں دیکھتی' اجالے میں دیکھتی ہے مگر اندھیرے میں نہیں دیکھتی' بے پردہ کو دیکھتی ہے درپردہ کو نہیں دیکھتی۔ مگر جنکی آنکھوں پر گمراہی کے دبیز پردے پڑے ہیں انہیں یہ سوجھتا ہے کہ آپ ﷺ کو دیوار کے پیچھے کی خبر نہیں اور اپنے اس مدعا کو ثابت کرنے کیلئے ایک حدیث شریف بھی لکھدیتے ہیں جبکہ اس حدیث شریف کے بارے میں سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے۔ یہ حدیث بالکل بے جڑ اور بے بنیاد ہے۔ شعر

عرش پیش نظر فرش پیش نظر بلکہ ہر شئی پہ نور خدا کی نظر
کسکو دیکھا ہے نظروں نے سرکار کی کیمیا بن گئی مصطفیٰ کی نظر
میرا ایمان ہے آپ ہیں غیب داں آپ سے غیب اکبر نہیں جب نہاں
از سماں تا سمک شرق سے غرب تک کیا ہے جس پہ نہیں مصطفیٰ کی نظر (یا نبی)

(۱۰۷۹) جب تک صف اول پوری نہو جائے دوسری صف نہ بناؤ کیونکہ پہلی صف کا ثواب زیادہ ہے مردوں کیلئے۔

(۱۰۸۰) نماز قائم کرنے سے صحیح نماز پڑھنا مراد ہے اور نماز صحیح پڑھنے میں صف کا سیدھا کرنا بھی داخل ہے کہ صف کو سیدھا کئے بغیر نماز ناقص ہوتی ہے۔

(۱۰۸۱) ظاہر' باطن کا عنوان ہوتا ہے کہ صفیں ٹیڑھی ہونے سے دل ٹیڑھے ہوجاتے ہیں اور دل ٹیڑھے ہونے سے قومیں ٹیڑھی ہوجاتی ہیں۔ کیونکہ قالب کا اثر قلب پر ہوتا ہے جیسے نہانے کا اثر دل پر پڑتا ہے کہ فرحت وانبساط میسر آتا ہے اور دل کی خوشی وغم کا اثر چہرے سے عیاں ہوتا ہے۔ صف اول میں میرے قریب وہ حضرات صحابۂ کرام کھڑے ہوں جو فقہاء ہوں جیسے خلفاء راشدین' سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس' سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود وغیرہم تاکہ وہ میری اداؤں کو محفوظ فرمائیں اور پھر دوسروں کو سمجھائیں اور پہونچائیں اور بوقت ضرورت ہماری جگہ مصلّے پر امامت کے فرائض انجام دے سکیں اور ان حضرات فقہاء صحابۂ کرام کے پیچھے وہ لوگ کھڑے ہوں جو عقل وعلم وفہم میں انکے بعد ہوں تاکہ ان صحابہ سے یہ سیکھیں۔ آپ ﷺ کی تعلیم وتبلیغ نماز کی حالت میں بھی جاری رہتی تھی۔ اس حدیث شریف کے پیش نظر حضرات فقہاء کرام نے فرمایا کہ نماز میں پہلے مردوں کی صف ہو پھر بچوں کی پھر خنثوں کی پھر عورتوں کی۔

(۱۰۸۲) مسجدوں میں بازاروں کی طرح شور وغوغا نہ کرو بلکہ مسجد میں ادب واحترام کا پیکر بنکر خاموش بیٹھے رہو اور بازاروں کی طرح چھوٹے بڑے ملکر نہ بیٹھو بلکہ مسجدوں میں فرق مراتب کا خیال رکھو کہ حضرات علماء کرام اور عوام' بچے اپنی اپنی جگہ چھٹ کر بیٹھیں آپس میں خلط ملط نہ کریں۔

(۱۰۸۳) پہلی صف والے مجھے دیکھکر نماز ادا کریں اور پچھلی صف والے اگلی صف والوں کو دیکھکر نماز ادا کریں۔ یہ حضرات صحابۂ کرام تو براہ راست سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیروی کریں اور تاقیامت مسلمان حضرات صحابۂ کرام کی پیروی میں منہمک رہیں۔ حضرات صحابۂ کرام اسلام کی صف اول ہیں اور باقی تمام مسلمان پچھلی صفوں میں۔ یا جیسے ریل کی اگلی بوگی جو انجن سے جُڑی ہوتی ہے اور باقی بوگیاں اس سے جُڑی ہوتی ہیں کہ حضرات صحابۂ کرام انجن سے ملی ہوئی بوگی کی طرح ہیں اور ہم پچھلی بوگیوں کی طرح کہ آپ ﷺ کا فیض جسے بھی ملیگا وہ حضرات صحابۂ کرام کے توسط ہی سے ملیگا۔ جو حضرات صحابۂ کرام کے دشمن ہیں وہ فیوض محمدی سے محروم ہیں اور بے ایمان ہیں کیونکہ حضرات صحابۂ کرام کی توہین ایمان لیوا ہے۔ انکی عظمتیں وفضیلتیں قرآن کریم اور احادیث کریمہ میں مذکور ہیں انکی توہین قرآن کریم احادیث کریمہ کی تکذیب ہے جو کھلا کفر ہے۔ جو دنیاوی مشاغل میں پھنس کر دینی کاموں میں سستی وکاہلی اور غفلت کرینگے اور پیچھے رہینگے تو وہ ثواب لینے' رحمت بٹورنے' فضل سمیٹنے اور دخول جنت میں بھی پیچھے رہینگے۔ آپ ﷺ نیک کاموں

اِذَا اسْتَاذَنَكُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللّٰهِ

جب اجازت مانگیں وہ تم سے، تو فرمایا حضرت بلال نے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ضرور روکیں گے ہم انکو، تو فرمایا حضرت بلال سے حضرت عبداللہ ابن عمر نے

اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَتَقُوْلُ اَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ وَفِیْ رِوَایَةِ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ

کہ میں کہتا ہوں کہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اور تم کہتے ہو کہ ہم ضرور روکیں گے انکو، اور ایک روایت میں ہے حضرت سالم کی اپنی والدہ ماجدہ سے

قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَبَّهُ سَبًّا مَا سَمِعْتُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ

انہوں نے فرمایا کہ تب متوجہ ہوئے حضرت عبداللہ ابن عمر تو خوب بُرا بھلا کہا حضرت بلال کو کہ نہیں سنا میں نے ان کا بُرا بھلا کہنا اسکے مثل کبھی

وَقَالَ اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَتَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ۔ (رواہ مسلم)

اور کہا حضرت ابن عمر نے کہ میں روایت کرتا ہوں پیارے رسول اللہ ﷺ سے اور تم کہتے ہو کہ ہم ضرور روکیں گے۔

(۱۰۷۶) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا یَمْنَعَنَّ رَجُلٌ اَهْلَهُ اَنْ یَّاتُوا الْمَسَاجِدَ فَقَالَ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ نہ منع کرے کوئی شخص اپنے اہل خانہ کو مسجدوں میں آنے سے، تو فرمایا

اِبْنٌ لِعَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ فَاِنَّا نَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ ابن عمر کے بیٹے نے کہ بیشک ہم تو ضرور منع کرینگے انکو، تو فرمایا حضرت عبداللہ نے کہ میں تو بیان کرتا ہوں تجھ سے پیارے رسول اللہ ﷺ کی روایت

وَتَقُوْلُ هٰذَا قَالَ فَمَا كَلَّمَهُ عَبْدُاللّٰهِ حَتّٰی مَاتَ۔ (رواہ احمد)

اور تو یہ کہتا ہے، راوی نے فرمایا تو نہیں کلام فرمایا حضرت عبداللہ نے اپنے بیٹے سے یہاں تک کہ ان کا وصال ہوگیا۔

﴿باب تسویۃ الصف ترجمہ: صف برابر کرنے کا باب﴾

(۱۰۷۷) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یُسَوِّیْ صُفُوْفَنَا حَتّٰی كَاَنَّمَا یُسَوِّیْ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سیدھی فرماتے تھے ہماری صفوں کو یہاں تک کہ گویا سیدھے کرلئے جائیں

بِهَا الْقِدَاحُ حَتّٰی رَاٰی اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ یَوْمًا فَقَامَ

انکے ذریعہ تیر، یہانتک کہ سمجھ لیا پیارے رسول نے کہ بیشک ہم سیکھ چکے ہیں صف سیدھا کرنیکو، پھر آئے پیارے رسول ایک دن تو کھڑے ہوگئے

1107 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू मालिक अशअरी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि क्या न बयान करुं मैं तुमसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की नमाज़ को? हज़रते अबू मालिक ने फ़रमाया कि कायम की नमाज़ प्यारे रसूल ने और सफ़ बनाई मर्दों की और सफ़ बनाई मर्दों के पीछे बच्चों की फिर नमाज़ पढ़ाई उनको फिर जिक्र की उन्होंने प्यारे रसूल की नमाज़, फिर फ़रमाया उन्होंने कि ऐसे है नमाज़, फ़रमाया हज़रते अब्दुल आला ने कि नहीं गुमान करता इसको मगर फ़रमाया प्यारे रसूल ने मेरी उम्मत की नमाज़।

1108 हदीस शरीफ़:– हज़रत कैस इब्ने उबाद से मरवी उन्होंने फ़रमाया इस हाल में कि मैं मस्जिद में पहली सफ़ में था कि खींच लिया मुझको किसी शख्स ने मेरे पीछे से तो हटा दिया उसने मुझको और खड़ा हो गया मेरी जगह तो अल्लाह की कसम खबर न रही मुझे अपनी नमाज़ की फिर जब फ़ारिग़ हुये तो वो हज़रते उबई इब्ने कअब थे तो फ़रमाया हज़रते उबई इब्ने कअब ने कि ऐ जवान न गमगीन फरमाये तुझको अल्लाह तआला बेशक यह अहद है प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की जानिब से हमसे कि बेशक करीब रहें हम प्यारे नबी से फिर आपने मुंह फ़रमाया किबले को तो फ़रमाया कि हलाक हो गये हुकूमतों वाले, रब्बे काबा की कसम तीन बार फ़रमाया फिर फ़रमाया कि अल्लाह तआला की कसम नहीं उन पर गम करता मैं और लेकिन गम करता हूँ मैं उन पर जिन्होंने गुमराह किया मैंने कहा ऐ अबू याकूब

حَتّٰی کَادَ اَنْ یُّکَبِّرَ فَرَاٰی رَجُلاً بَادِیًا صَدْرُہٗ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ

یہاں تک کہ قریب تھا کہ تکبیر کہی جائے تو دیکھا پیارے رسول نے ایک شخص کو کہ نکالے ہوئے ہے اپنا سینہ صف سے تو فرمایا پیارے رسول نے

عِبَادَاللّٰہِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَکُمْ اَوْلَیُخَالِفَنَّ اللّٰہُ بَیْنَ وُجُوْہِکُمْ۔ (رواہ مسلم)

کہ اللہ تعالیٰ کے بندو! سیدھی کرلو اپنی صفوں کو یا پھر اختلاف ڈال دے گا اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کے درمیان۔

(۱۰۷۸) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَاَقْبَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بِوَجْہِہٖ

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ کھڑی ہوئی نماز تو متوجہ ہوئے ہم پر پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چہرۂ انور سے

فَقَالَ اَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّیْ اَرَاکُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ۔ (رواہ البخاری)

تو فرمایا پیارے رسول نے کہ سیدھی کرو تم اپنی صفوں کو اور ملکر کھڑے ہو کیونکہ میں دیکھتا ہوں تم کو اپنی پشت مبارک کے پیچھے سے۔

(۱۰۷۹) حدیث شریف: قَالَ اَتِمُّوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّیْ اَرَاکُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا کرو صفوں کو کیونکہ دیکھتا ہوں میں تم کو اپنی پشت مبارک کے پیچھے سے۔

(۱۰۸۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ فَاِنَّ تَسْوِیَۃَ الصُّفُوْفِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدھا کرو اپنی صفوں کو اسلئے کہ صفوں کو سیدھا کرنا

مِنْ اِقَامَۃِ الصَّلٰوۃِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

نماز کا قائم کرنا ہے۔

(۱۰۸۱) حدیث شریف: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَمْسَحُ مَنَاکِبَنَا فِی الصَّلٰوۃِ وَیَقُوْلُ اِسْتَوُوْا

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوتے تھے ہمارے کندھے نماز میں اور فرماتے کہ سیدھے رہو

وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ لِیَلِیَنِیْ مِنْکُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّھٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ

اور الگ الگ نہ رہو ورنہ الگ الگ ہو جائیں گے تمہارے دل، البتہ قریب رہیں مجھ سے تم میں سے عاقل اور بالغ، پھر جو قریب ہوں اُن سے

क्या मुराद लेते हैं आप हुकूमतों वालों से? फ़रमाया हज़रते उबी इब्ने कआब से उमारा।

(59) इमामत का बाब

1109 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि इमामत करे क़ौम की उनमें जो बड़ा क़ारी हो अल्लाह तआला की किताब का फिर अगर हो वो क़ारी होने में बराबर तो ज़्यादा जानने वाला उनमें का सुन्नत को फिर अगर हों सुन्नत के जानने में बराबर तो उनमें से सबसे पहले हिजरत करने वाला फिर अगर हों वो हिजरत में भी बराबर तो जो ज़्यादा बड़ा हो उम्र के ऐतबार से और न इमामत करे कोई शख्स किसी शख्स की हुकूमत में और न बैठे उसके घर में उसके आला मकाम पर मगर उसकी इजाज़त से और एक रिवायत में मुस्लिम शरीफ़ की है कि न इमामत करे कोई शख्स किसी शख्स की उसके घर में।

1110 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब तीन मुसलमान हों तो इमामत करे कोई उनमें का और ज़्यादा हक़दार है उनमें इमामत में उनमें का बड़ा क़ारी।

1111 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने चाहिये कि अज़ान दें तुम्हारे लिये बेहतरीन लोग तुममें के और इमामत करें तुम्हारी तुम्हारे क़ुर्रा हज़रात।

1112 हदीस शरीफ़:— हज़रते अनस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नायब बनाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो

ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ اَبُوْمَسْعُوْدٍ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ اَشَدُّ اِخْتِلَافًا۔ (رواہ مسلم)

پھر جو قریب ہوں اُن سے، فرمایا حضرت ابومسعود نے اسلئے تم آج سخت اختلافات کا شکار ہو۔

(۱۰۸۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُوْلُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ قریب رہیں مجھ سے تم میں کے عاقل و بالغ،

ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثَلٰثًا وَاِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْاَسْوَاقِ۔ (رواہ مسلم)

پھر جو قریب ہوں اُن سے، تین مرتبہ فرمایا، اور بچتے رہو بازاروں کے شوروغل سے۔

(۱۰۸۳) حدیث شریف: رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ اَصْحَابِهٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوْا

ترجمہ: ملاحظہ فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب میں پیچھے رہنے کو، تو فرمایا پیارے رسول نے اُن سے کہ آگے بڑھو!

وَأْتَمُّوْا بِيْ وَالْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ۔ (رواہ مسلم)

اور اقتداء کرو میری اور اقتداء کریں تمہارے بعد والے، جو قوم ہٹی رہے گی پیچھے کو یہاں تک کہ پیچھے فرمادیگا ان کو اللہ تعالیٰ۔

(۱۰۸۴) حدیث شریف: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَاٰنَا

ترجمہ: حضرت جابر ابن سمرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ آئے ہمارے پاس پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو دیکھا پیارے رسول نے ہمکو

حِلَقًا فَقَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ عِزِيْنَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَلَا تَصُفُّوْنَ

حلقہ بہ حلقہ، تو فرمایا پیارے رسول نے کیا بات ہے کہ میں دیکھتا ہوں متفرق، پھر تشریف لائے ہمارے پاس تو فرمایا کہ ایسی صفیں کیوں نہیں بناتے

كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ

جیسا کہ صفیں بناتے ہیں فرشتے اپنی مالک کی بارگاہ میں، تو ہم نے کہا یارسول اللہ کیسے صف بناتے ہیں فرشتے اپنی مالک کی بارگاہ میں؟ فرمایا پیارے رسول نے

يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰى وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ۔ (رواہ مسلم)

پوری کرتے ہیں اگلی صفوں کو اور ملکر کھڑے ہوتے ہیں صفوں میں۔

अलैहे वसल्लम ने हज़रते इब्ने उम्मे मक्तूम को कि वो इमामत करें लोगों की हालांकि वो नाबीना थे।

1113 हदीस शरीफ़– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि तीन नमाज़ी हैं कि नहीं बढ़ती उनकी नमाज़ उनके कानों से, भागा हुआ गुलाम यहाँ तब कि लौट आये और औरत कि रात गुज़ारी इस हाल में कि उसका शौहर उस पर नाराज़ हो और कौम का इमाम इस हालत में कि लोग उसको नापसंद करने वाले हैं।

1114 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि तीन नमाज़ी हैं कि नहीं कुबूल होती उनसे उनकी नमाज़, जो इमाम बन बैठे कौम का और लोग उसे नापसंद करते हों और वो शख्स जो आये नमाज़ को वक्त गुज़ार के और वक्त गुज़ारना यह है कि आये नमाज़ को कि नमाज़ फौत कर दे उसको और वो शख्स जो गुलाम बना ले आज़ाद को।

1115 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक कयामत की निशानियों में से है कि टालमटूली करेंगे मस्जिद वाले कि नहीं पायेंगे इमाम को कि नमाज़ पढ़ा दे उनको।

1116 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिहाद वाजिब है तुम पर हर अमीर के साथ होकर नेक हो वो अमीर या फासिक और अगरचे मुतकिब हो कबीरा गुनाहों का और नमाज़ वाजिब है तुम पर हर मुसलमान के पीछे नेक हो या बद अगरचे गुनाहे कबीरा करे और नमाज़

میں سبقت فرمایا کرتے تھے۔

(۱۰۸۴) حضرات صحابۂ کرام خطبۂ جمعہ سے پہلے حلقے بنائے الگ الگ بیٹھتے تھے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے جب ٹکڑیوں میں بٹے بیٹھے حضرات صحابۂ کرام کو ملاحظہ فرمایا تو آپ پر بار خاطر ہوا اور فرمایا کہ مسجدوں سے یہ امتیازات مٹادو اسطرح بیٹھنا دلوں کو متفرق ہونے اور انکے درمیان اختلافات وغیریت کی علامت ہے اور آپس میں اختلاف وانتشار کا سبب ہے۔ حضرات ملائکۂ کرام آسمانوں اور زمینوں میں ہر جگہ صفیں بناتے ہیں اور ہر جگہ پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں۔ اسلئے ''اگلی صفوں'' فرمایا گیا ہے۔

(۱۰۸۵) مردوں کو چاہئے کہ اپنی صفیں آگے بنائیں اور عورتوں کی صفیں مردوں کے پیچھے ہوں۔ کیونکہ مردوں کی صف امام کے قریب ہوگی تو اسکے حالات وسکنات دیکھے گی اسکی قرأت سنے گی اور عورتوں سے دور رہیگی۔ فقیر قدیری نے ''شرہا'' کا ترجمہ ''انکی کم ثواب والی صف'' کیا ہے۔ یہ عام مسلمانوں کی رعایت سے کیا ہے ۔منافقین آخری صف میں کھڑے ہوکر رکوع کی حالت میں جھانکتے تھے اگر یہ انکی طرف اشارا ہے تو ''شرہا'' کے معنیٰ ہونگے ''انکی بدترین اور بُری صف'' اور لفظ ''شر'' اپنی ظاہری معنیٰ پر رہیگا۔

(۱۰۸۶) دوصفوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہونا چاہئے کہ سجدہ بآسانی ہوسکے اس سے زیادہ فاصلہ نہیں رکھنا چاہئے کہ پوری ایک صف ہی اور بنالیجائے نماز جنازہ میں چونکہ سجدہ نہیں ہے اسلئے اس میں اس سے کم فاصلہ رکھنا چاہئے۔ نمازیوں کو چاہئے کہ اونچی نیچی جگہ پر نہ کھڑے ہوں بلکہ ہموار زمین پر کھڑے ہوں تاکہ گردنیں برابر ہوجائیں۔ گردنوں کو قدرتی طور پر اونچا ہونا معاف ہے کیونکہ بعض لمبے قد وقامت کے ہوتے ہیں اور بعض پست قد اور ٹھگنے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے شیخ نجدی شیطان لعین کو یہ طاقت وقوت دی ہے وہ مختلف شکلیں اختیار کرسکتا ہے۔ شیخ نجدی کی اپنی شکل تو کچھ اور ہے مگر اس وقت بکری کے بچے کی شکل بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آپ ﷺ کو یہ شان اور طاقت وقدرت عطا فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کیطرف متوجہ ہوتے ہوئے بھی تمام مخلوق پر انکی نظرِ پاک ہے۔ جب شیطان نگاہ رسول سے پوشیدہ نہیں جو کہ سب مخلوق سے پوشیدہ ہے تو پھر انسان آپ سے کیسے چھپ سکتا ہے۔

(۱۰۸۷) یہ ہر نماز کی صفوں کا قاعدہ کلیہ ہے کہ اگلی صفوں کو پورا کیا جائے اور اگر نمازی کم رہ جائیں تو یہ کمی آخری صف میں رہے۔

(۱۰۸۸) اگلی صف کیلئے فرشتے دعاء رحمت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ دعاء رحمت فرماتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) وہی ہے جو درود بھیجتا ہے تم پر اور فرشتے اسکے تاکہ نکالدے تمکو اندھیریوں سے اجالے کی طرف اور ہے وہ ایمان والوں کے ساتھ بے انتہا رحم فرمانے والا (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۰۲۴) اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پر درود بھیجنا اور نوعیت کا ہے اور ایمان والے نمازیوں پر اور نوعیت کا۔ آپ ﷺ پر رحمتوں کی موسلا دھار بارش ہورہی ہے اور ہم غلاموں پر باران رحمت کے چھینٹیں پڑرہے ہیں۔ بدعقیدہ لوگوں کا یہ استدلال تارعنکبوت سے بھی کمزور ہے کہ ہم درود شریف میں رسول اللہ کے برابر ہوگئے۔ جو قدم پیارے اور محبوب مقامات کیلئے آگے بڑھیں تو وہ قدم بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیجاہ میں محبوب ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ جنکے قدم حرمین شریفین کی طرف اٹھیں اور بزرگان دین کے آستانوں کی طرف اور مساجد مبارکہ کی طرف۔ پہلی صف والوں پر عمومی رحمت کی برسات ہوتی ہے اور داہنی صف والوں پر خصوصی رحمت کی بوچھار۔ داہنی صف والوں پر باران رحمت اس وقت ہوگی جب بائیں طرف بھی جماعت میں نمازی برابر ہوں اگر تمام نمازی دائیں طرف ہی کھڑے ہوجائیں اور بائیں طرف کوئی نمازی نہ رہے تو پھر یہ دائیں صف والے نمازی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے مستحق ہونگے۔

(۱۰۸۹) سنت یہ ہے کہ امام پہلے صفیں سیدھی کرائے پھر تکبیر تحریمہ کہے۔ آجکل ائمہ مساجد میں یہ عمل چھوڑ بیٹھے ہیں مقتدیوں کو چاہئے کہ شروع ہی سے صف بندی کے اہتمام سے بیٹھیں بلکہ اور سیدھے۔ تاکہ جب اقامت ہوتو حی علی الفلاح پر کھڑے ہوکر اقامت ختم ہونے پر بے تکلف نماز شروع کردیں۔ یہاں تکبیر سے مراد تکبیر تحریمہ ہے نہ کہ اقامت۔ کیونکہ اقامت تو مقتدیوں کے بیٹھے بیٹھے ہوگی۔

(۱۰۹۰) امام کے دائیں جانب کھڑا ہونا اگرچہ امام سے دور ہی ہوافضل ہے ان لوگوں سے جو امام کے بائیں طرف امام سے قریب

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

(۱۰۸۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالُ اَوَّلُھَا وَشَرُّھَا اٰخِرُھَا وَخَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُھَا وَشَرُّھَا اَوَّلُھَا۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کی صفوں میں بہترین ان کی پہلی ہے اور کم ثواب والی صف ان کی آخری ہے، اور عورتوں کی صفوں میں بہترین صف ان کی آخری صف ہے اور کم ثواب والی صف انکی پہلی ہے۔

(۱۰۸۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم رُصُّوْا صُفُوْفَکُمْ وَقَارِبُوْا بَیْنَھَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَرَی الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ کَاَنَّھَا الْحَذَفُ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدھی کرواپنی صفوں کو اور نزدیکی رکھو ان کے درمیان اور مقابل رکھو گردنوں کو تو اس کی قسم میری جان جس کے دستِ قدرت میں ہے کہ میں دیکھتا ہوں شیطان کو کہ گھستا ہے صف کی کشادگی کی طرف گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہے۔

(۱۰۸۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِیْ یَلِیْہِ فَمَا کَانَ مِنْ نَّقْصٍ فَلْیَکُنْ فِی الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ پوری کرو اگلی صف کو، پھر جو ملی ہو اُس سے تو جو ہو کمی تو ہونی چاہئے پچھلی صف میں۔

(۱۰۸۸) حدیث شریف: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ یَلُوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰی وَمَامِنْ خُطْوَۃٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ خُطْوَۃٍ تَمْشِیْھَا یَتَّصِلُ بِھَا صَفًّا۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں ان پر جو ملتے ہیں پہلی صفوں میں، نہیں ہے کوئی قدم زیادہ محبوب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اُس قدم سے کہ چلے اُس سے تو ملائے اس کے ذریعہ صف کو

(۱۰۸۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلٰی مَیَامِنِ الصُّفُوْفِ۔ (رواہ ابوداود)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں صفوں کے داہنے حصوں پر۔

जनाज़ा बाजिब है हर मुसलामान पर नेक हो या बद अगरचे गुनाहे कबीरा करे।

1117 हदीस शरीफ़:– हज़रते अमर इब्ने सलमा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम थे एक पानी के घाट पर कि गुज़रते थे हम पर काफिले तो हम पूछते थे उनसे कि क्या हाल है लोगों का और क्या शान है उस शख्सियत की तो लोग कहते हैं कि वो यकीन करते हैं कि बेशक अल्लाह ने रसूल बनाया उनको और वही फरमाई उनकी तरफ़ ऐसी ऐसी, तो मैं हिफ्ज़ कर लेता था उस कलाम को गोया कि पेवस्त हो जाता था वो कलाम मेरे सीने में और मुन्तजिर थे ऐहले अरब अपने इस्लाम कबूल करने के बारे में फतहे मक्का के तो कहते थे कि छोड़ दो प्यारे रसूल को उनकी क़ौम के साथ इसलिये कि प्यारे रसूल अगर गालिब आ जायें इन अहले मक्का पर तो वो सच्चे नबी हैं फिर जब वाके हो गयी फतहे मक्का शरीफ़ तो जल्दी करने लगी हर क़ौम अपने इस्लाम कबुल करने में और जल्दी फरमाई मेरे वालिद ने मेरे क़ौम की तरफ़ से उनके इस्लाम कबुल करने में फिर जब आये मेरे वालिद तो उन्होंने कहा मैं आया हूँ तुम्हारे पास अल्लाह की कसम सच्चे नबी के पास से, फ़रमाया प्यारे नबी ने कि नमाज़ पढ़ो तुम ऐसी फलां वक्त में और नमाज़ ऐसी फलां वक्त में तो जब वक्ते नमाज़ आ जाये तो चाहिये कि अज़ान दे कोई तुममें का फिर इमामत करे तुम्हारी जो ज़्यादा जानने वाला हो तुममें से कुरआन का तो उन्होंने देखा तो नहीं था

کھڑے ہوں مگر مسجد نبوی شریف میں امام کی بائیں جانب کھڑا ہونا افضل ہے کیونکہ ادھر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی قبر انور ہے اور وہ وہاں جلوہ افروز ہیں۔ شعر:

عرش بریں بھی ہیچ ہے خلد بریں بھی ہیچ
میرے نبی کے روضۂ انور کے سامنے (یا نبی)

(۱۰۹۱) شروع شروع تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا عمل شریف یہ تھا کہ آپ صفوں کو درست کرنے کیلئے اپنے مبارک ہاتھوں سے نمازیوں کو سیدھا فرماتے۔ اسکے بعد جب لوگوں میں کچھ جانکاری آئی تو زبان مبارک سے ارشاد فرماتے اور پھر جب پوری طرح سے واقف و آگاہ ہو گئے تو خود بخود پہلے ہی سے اپنی صفوں کو سیدھا فرمالیتے تھے۔ اس حدیث شریف میں دوسرے دور کے عمل شریف کا ذکر ہے اور آپ ﷺ کا یہ عمل شریف صفوں کی درستگی کیلئے انتہائی اہتمام و احتیاط کی بنا پر تھا۔

(۱۰۹۲) ''نماز میں کندھے نرم رکھنا'' اسکے چند مطالب ہیں (۱) صف میں کھڑا نمازی دوسرے ایسے نمازی کیلئے اپنے کندھے نرم رکھے کہ جسکا کندھا باہر نکلا ہوا ہو اور وہ اسے آگے پیچھے کرنے کیلئے آگے پیچھے کرے تو کرلے (۲) اگر کوئی نمازی صرف کشادگی بند کرنے کی غرض سے صف میں داخل ہونا چاہے تو یہ اپنے کندھوں کو سخت کر کے منع نہ کرے بلکہ کندھوں کو نرم کر کے عملی طور پر اجازت دے کہ وہ صف میں کھڑا ہو جائے اور خلاء بھی پُر ہو جائے (۳) اس سے خشوع و خضوع، عاجزی و انکسار، سکون و وقار مراد ہے۔ بہر حال اگر کوئی آنے والا نمازی نماز پڑھنے والے کو ضرورۃً آگے پیچھے ہٹائے تو یہ بے تأمل ہٹ جائے اور اکڑے نہیں۔ اگر کوئی آنے والا نمازی اس نماز پڑھنے والے کو سیدھا کرے تو سیدھا ہو جائے یا اگر کوئی آنے والا نمازی صف کی کشادگی بند کرنے کیلئے درمیان میں آکھڑا ہونا چاہے تو اسکو کھڑے ہونے کا موقع دے۔

(۱۰۹۳) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے صفوں کے سیدھے ہونے کی اہمیت کو جتانے کیلئے بار بار فرمایا کہ صفوں میں سیدھے رہو سیدھے رہو یہ تکرار برائے تاکید ہے۔ ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ ایک بار تو آپ ﷺ نے دائیں والے نمازیوں سے فرمایا اور دوسری بار بائیں والے نمازیوں سے فرمایا اور تیسری بار تمام نمازیوں سے فرمایا۔ پھر اپنی شان مشاہدہ کا اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ شان بخشی ہے کہ میں تمکو جیسے سامنے سے دیکھتا ہوں ایسے ہی اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔ شعر:

سب ہے روشن تم پر آقا
دایاں بایاں آگے پیچھے (انتخاب قدیری)

حدیث شریف۔ فرمایا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے بے شک اللہ تعالیٰ نے سمیٹ دیا میرے لئے زمین کو تو دیکھ لیا میں نے اسکے مشرقوں کو اور اسکے مغربوں کو (مسلم شریف) لہٰذا ہر نمازی اس خیال و عقیدے سے نماز پڑھے کہ آپ ﷺ ہمیں اور ہماری نمازوں کو دیکھ رہے ہیں۔ کیونکہ اس عقیدے سے نماز بھی صحیح پڑھی جائیگی اور دلوں میں خشوع و خضوع اور حضوری کا مزہ بھی آئیگا۔ اس عقیدے سے نماز میں دل بھی خوب لگے گا اور اسماعیل دہلوی کے اس عقیدے کی ارتھی بھی سج جائیگی کہ نماز میں آپ ﷺ کا خیال لانا گدھے گھوڑے اور زنا و ہم بستری کے خیال میں مستغرق ہونے سے برا ہے (معاذ اللہ تعالیٰ)۔

(۱۰۹۴) اس سوال کا مقصد یہ تھا کہ یا رسول اللہ دوسری صف کے بارے میں ارشاد فرمائیں کہ اس پر بھی درود نازل ہو اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی خواہش و فرمائش پر اب پہلی اور دوسری صفوں پر درود بھیجنے کی بشارت ملی ہو۔ پہلی صف کے مقابلے میں دوسری صف کا درجہ کم ہے۔ دوسری مراد تمام پچھلی صفیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول آپ ﷺ کی جنبش لب سے وابستہ ہے کہ آپ ﷺ نے پہلے پہلی صف کے بارے میں فرمایا تو وہی درود کی مستحق تھی اور جب آپ ﷺ نے دوسری کو بھی اپنے لب ہائے مبارکہ سے نوازا تو وہ صفیں بھی درود کی مستحق بن گئیں۔

(۱۰۹۵) صف کا ملانا تو اسطرح ہے کہ صف میں کشادگی تھی اس میں کھڑا ہو کر اسکی کشادگی کو ختم کر دے اور جگہ بھر جائے اور صف کو توڑنا اسطرح ہے کہ اپنے برابر والے سے فاصلے پر کھڑا ہو جائے۔ یا ملا ہوا ہی کھڑا تھا اور بلا زور وہاں سے ہٹ جائے۔ جو صف کو ملائے اسے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ہمکنار فرمائے اور جو صف

(۱۰۹۰) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا اِذَا قُمْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ فَاِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ۔ (رواہ ابوداود)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ برابر فرماتے تھے ہماری صفوں کو جب کھڑے ہوتے ہم نماز کیلئے توجب ہم سیدھے ہوجاتے توتکبیر فرماتے۔

(۱۰۹۱) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ عَنْ يَمِيْنِهٖ اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَعَنْ يَسَارِهٖ اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ۔ (رواہ ابوداود)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ فرماتے اپنے داہنے جانب والوں سے درست رہو، سیدھی رکھواپنی صفوں کو اوراپنے بائیں جانب والوں سے کہ درست رہواور سیدھی رکھواپنی صفوں کو۔

(۱۰۹۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خِيَارُكُمْ اَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِى الصَّلٰوةِ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ تم میں سب سے اچھا ہے جو زیادہ ملائم رکھنے والا ہے تم میں کا اپنے کندھوں کو نماز میں۔

(۱۰۹۳) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ اِسْتَوُوْا اِسْتَوُوْا اِسْتَوُوْا فَوَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنِّىْ لَاَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِىْ كَمَا اَرَاكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَىَّ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرماتے تھے کہ سیدھے رہو، سیدھے رہو، سیدھے رہو، اس کی قسم میری جان جس کے دستِ قدرت میں ہے بیشک میں ضرور دیکھتا ہوں تم کو اپنے پیچھے سے جیسا کہ میں دیکھتا ہوں تم کو اپنے آگے سے۔

(۱۰۹۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِىْ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں پہلی صف پر، حضرات صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! دوسری صف پر؟ فرمایا پیارے رسول نے بیشک اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں صف اول پر،

कोई ज़्यादा जानने वाला मुझसे इसलिये कि मैं सीखता था कुरआने करीम को काफिलों से तो बड़ा दिया मुझे उनके आगे हालांकि मैं 6 या 7 साल का बेटा था और थी मुझपर एक चादर कि जब मैं सजदा करता था तो सिमट जाती थी चादर मेरे बदन पर तो कहा एक औरत ने कबीले की कि क्यों नहीं छुपाते हो तुम हमसे अपने इमाम के सफ़रीन (चूतड़) तो खरीदी उन्होंने और कटवाई मेरे लिये एक कमीज़ तो नहीं खुशी महसूस की मैंने किसी चीज़ से जो खुशी महसूस की मैंने उस कमीज़ से।

1118 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्ला इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जब तशरीफ़ लाये पहले मुहाजिरीन मदीना शरीफ़ तो इमामत फरमाई उनकी हज़रते सालिम ने जो गुलाम थे हज़रत अबू हुज़ैफा के हालांकि उन मुहाजरीन में हज़रते उमर और हज़रते अबू सलमा इब्ने अब्दुल असद भी थे।

1119 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तीन नमाज़ी हैं कि नहीं ऊंची उठती उनके लिये उनकी नमाज़ उनके सरों से ऊपर बालिश्त भर जो शख्स इमामत करे कौम की और लोग उसको नापसंद करते हों और जो औरत कि रात गुज़ारे इस हालत में कि उसका शौहर उससे नाराज़ है और जो दो भाई आपस में कते तअल्लुक रखने वाले हैं।

(60) इमाम पर जो मुक्तदियों के हुकूक़ हैं उनका बाब

میں جگہ خالی چھوڑے اسے مقام قرب و رحمت، کرامت وعزت سے دور فرما دے۔

(۱۰۹۶) ایک مقتدی تو امام کے پیچھے کھڑا ہو اور باقی مقتدی دائیں بائیں کھڑے ہوں اور کسی جانب زیادہ نہوں اگر کوئی شخص صف میں داخل ہوتے وقت دیکھے کہ دونوں طرف مقتدیوں کی تعداد برابر ہے تو دائیں طرف کھڑا ہو جائے کہ یہ زیادتی معاف ہے۔

(۱۰۹۷) جو لوگ سستی و کاہلی کا شکار ہو کر صف اول میں شرکت سے بچیں گے اور مقام فضل وثواب میں آگے آنا بند کر دینگے یا صف اول میں جگہ ہوتے ہوئے بھی پچھلی صفوں میں کھڑے ہونگے تو وہ دیگر دینی کاموں میں بھی سستی و کاہلی کا مظاہرہ کرنے لگیں گے اور برائیوں پر دلیر ہو جائینگے اور ظاہر ہے کہ اسکا نتیجہ جہنم ہوگا اور یہ وہاں دیر تک رہینگے۔ اعمال حسنہ میں نماز تمام عبادات پر مقدم ہے نماز کے اثرات تمام نیکیوں پر مرتب ہوتے ہیں۔ نماز سے سستی و کاہلی کرنے والا جہنم کے نچلے طبقے میں ہوگا۔ یہ سستی و کاہلی کا شکار اور گناہگاروں کے بعد دوزخ سے نکلے گا۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) تو خرابی ہے ان نمازیوں کیلئے جو کہ وہ اپنی نمازوں کو بھول جانے والے ہیں (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۷-۱۵۷) نماز میں سستی کی بہت صورتیں ہیں۔ حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ ننگے سر یا آستین چڑھی رکھکر نماز پڑھنا یہ سستی کی علامت ہے۔ آجکل ننگے سر نماز پڑھنے کی بیماری بھی وہابیوں نے پھیلا رکھی ہے۔ سنی مسلمان اس بیماری سے خود کو بچائیں اور ہمیشہ سر ڈھک کر ہی نماز پڑھیں۔

(۱۰۹۸) صف اول میں جگہ ہوتے ہوئے بلا وجہ صف کے پیچھے اکیلے ہی نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ اور آپ نے آگے بڑھنے میں کوتاہی کی تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ڈانٹ ڈپٹ کے طور پر فرمایا کہ نماز مکروہ ہو گئی اور مکروہ نماز کا لوٹانا مستحب ہے نہ یہ کہ نماز باطل و فاسد ہو گئی۔ نماز لوٹانے کا حکم استحبابی ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ اگر صف اول میں جگہ نہو تو یہ آنے والا امام کے پیچھے والے کو ہاتھ لگا دے اگر وہ مسئلے سے واقف ہوگا تو پیچھے آ جائیگا اور اسکی نماز کراہت سے بچ جائیگی۔ اس حکم سے نماز جنازہ الگ ہے۔

نماز جنازہ میں اگر امام کے علاوہ پانچ آدمی ہوں تو دو دو آدمی کی دو صفیں بنالی جائیں اور ایک آدمی پر مشتمل تیسری صف کر لی جائے تاکہ تین صفوں کی بشارت میت کو حاصل ہو جائے۔ اکیلے نماز میں کھڑے ہونے والے کی نماز مکروہ ہوگی فاسد و باطل نہوگی۔

(۱۰۹۹) نماز میں اکیلے نمازی کا صف میں کھڑا ہونا نماز کو فاسد و باطل نہیں کرتا کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ان صحابی کو دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم نہ فرمایا۔ بات یہ تھی کہ سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رکعت جانے کا خطرہ لاحق ہو گیا تھا اسلئے صف میں ملنے سے پہلے ہی تکبیر تحریمہ کہکر رکوع فرما دیا۔ پھر رکوع ہی میں یا قومے میں ایک دو قدم سے صف تک پہونچ گئے اور اگر تین قدم سے پہونچے تو وہ لگاتار نہ تھے ورنہ آپکی نماز ہی نہوتی اور آپ ﷺ نماز لوٹانے کا حکم فرماتے۔ حضرت ابوبکرہ کی یہ حرص دینی تھی جو بلاشبہ محمود ہے۔ دنیوی حرص بُری چیز ہے۔ صف میں ملنے سے پہلے تکبیر تحریمہ اور رکوع کر لینا مکروہ تنزیہی ہے مکروہ تحریمی نہیں ہے۔ اگر مکروہ تحریمی ہوتی تو آپ ﷺ نماز لوٹانے کا حکم فرماتے۔ نماز میں ایک دو قدم قبلے کی جانب چلنا نماز کو فاسد نہیں کرتا۔ یا تین قدم قبلے کی جانب چلنا کہ مسلسل نہ چلے تب بھی نماز فاسد نہیں ہوتی۔

(۱۱۰۰) یہ باب اس بارے میں ہے کہ نماز میں امام کہاں کھڑا ہو اور مقتدی کہاں کھڑا ہو۔ مقتدی اکیلا ہے تو امام کے داہنی جانب کھڑا ہو اور اگر بائیں جانب کھڑا ہو گیا یا پیچھے اکیلا کھڑا ہو گیا تو بھی جائز ہے مگر بُرا ہے۔ نفل نماز خاصکر نماز تہجد جماعت سے جائز ہے جبکہ اسکے لئے اذان و اقامت نہ کہی جائے اور لوگوں کو اسکے لئے اہتمام سے دعوت نہ دیجائے۔ عمل قلیل نماز میں ضرورتاً جائز ہے جس سے نماز نہیں ٹوٹتی کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے بحالت نماز گھما بھی لیا اور سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دو قدم چلکر بائیں طرف سے دائیں طرف پہونچ بھی گئے۔ کوئی مقتدی امام سے آگے نہیں بڑھ سکتا اگر بڑھے گا تو نماز جاتی رہیگی اسی لئے آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ کو آگے سے نہ گھمایا بلکہ پیچھے سے گھمایا۔ اگر امامت کی نیت نماز کے شروع میں نہ کی ہو اسکی اقتداء جائز ہے آپ ﷺ نے نماز شروع فرماتے وقت اکیلے نماز کی

قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلَى الثَّانِیْ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ قَالُوْا

حضرات صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! اور دوسری صف پر؟ بیشک اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں صف اول پر، حضرات صحابہ نے عرض کیا

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلَى الثَّانِیْ قَالَ وَعَلَى الثَّانِیْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ وَحَاذُوْ

یارسول اللہ! دوسری صف پر؟ تو فرمایا پیارے رسول نے اور دوسری پر بھی، اور فرمایا پیارے رسول اللہ نے کہ سیدھی کروتم اپنی صفوں کو، اور مقابلہ رکھو

بَیْنَ مَنَاکِبِکُمْ وَلِیْنُوْا فِیْ اَیْدِیْ اِخْوَانِکُمْ وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ

اپنے کندھوں کے درمیان اور نرم رہو اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں اور بھرو تم کشادگیوں کو اسلئے کہ شیطان گھستا ہے

فِیْمَا بَیْنَکُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ۔ (رواہ احمد)

تمہارے درمیان بکری کے بچے کے روپ میں۔

(۱۰۹۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَقِیْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَیْنَ الْمَنَاکِبِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سیدھا رکھوتم صفوں کو اور مقابلہ رکھوتم کندھوں کے درمیان

وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِیْنُوْا بِاَیْدِیْ اِخْوَانِکُمْ وَلَاتَذَرُوْا فَرَجٰتِ الشَّیْطٰنِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَہٗ

اور بند رکھو کشادگیوں کو اور نرم رہو اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں اور نہ چھوڑو کشادگیاں شیطان کے واسطے اور جس نے ملایا صف کو تو ملائے گا اس کو

اللّٰہُ وَمَنْ قَطَعَہٗ قَطَعَہُ اللّٰہُ۔ (رواہ ابوداؤد)

اللہ تعالیٰ، اور جو توڑے گا صف کو تو توڑے گا اس کو اللہ تعالیٰ۔

(۱۰۹۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تَوَسَّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیچ میں رکھو امام کو اور بند کرو کشادگیاں۔

(۱۰۹۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَایَزَالُ قَوْمٌ یَتَاَخَّرُوْنَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیشہ قوم پیچھے ہوتی رہے گی صف اول سے

1120 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब नमाज़ पढ़ाये कोई तुममें का लोगों को तो चाहिये कि हल्की करे कि उनमें बीमार हैं और कमज़ोर हैं और बूढ़े हैं और जब नमाज़ पढ़े तुममें का कोई खुद अपनी तो चाहिये कि दराज़ करे जितना चाहे।

1121 हदीस शरीफ़:– हज़रते कैस इब्ने अबू हाज़िम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि खबर दी मुझको हज़रते अबू मसऊद ने कि एक शख्स ने कहा अल्लाह की कसम या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम! मैं पीछे रह जाता हूँ नमाज़े फजर में फ़लाँ शख्स की वजह से कि वो लम्बा करता है हमारी नमाज़ को तो नहीं देखा मैंने प्यारे रसूल को किसी वअज़ में गज़बनाक इससे किसी दिन फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि तुममें कुछ नफरत दिलाने वाले हैं और जो तुममें से नमाज़ पढ़ाये तो लोगों को चाहिये कि मुख्तसर करें इसलिये कि उनमें कमज़ोर भी हैं और बूढ़े हैं और कामकाज वाले हैं।

1122 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नमाज़ पढ़ाया करेंगे तुमको इमाम तो अगर दुरस्त पढ़ाया करें तो अच्छा है तुम्हारे लिये और अगर खता करेंगे तो फायदेमन्द है तुम्हारे लिये और नुकसानदेह है उनके लिये।

1123 हदीस शरीफ़:– हज़रते उस्मान इब्ने अबुल आस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि आखिरी जो अहद

نیت فرمائی تھی مگر بعد میں حضرت عبداللہ شریک ہوئے اور آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ نیت ارادہ دل کا نام ہے زبان سے نیت کر لینا مستحب ہے۔

(۱۱۰۱) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہ عمل مبارک عمل قلیل تھا اور حضرات صحابہ کرام کا دائیں بائیں سے پیچھے جانا یہ بھی عمل قلیل تھا کہ ایک دوقدم میں پیچھے پہونچ گئے۔ دومقتدیوں کا امام کے برابر کھڑا ہونا مکروہ ہے اور پیچھے کھڑا ہونا بہت اچھا ہے اور اگر کھڑے ہوہی گئے تو ایک کو دائیں ایک کو بائیں کھڑ ہونا چاہئے۔ حدیث شریف: سیدنا حضرت علقمہ اور سیدنا حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں اسطرح نماز پڑھی کہ امام درمیان میں تھے اور یہ دونوں دائیں بائیں (مسلم شریف) آپکا یہ عمل مبارک یا تو بیان جواز کیلئے تھا یا پھر ضرورتا تھا (مرقاۃ شریف) اور اگر تین مقتدی ہوں تو انکا پیچھے ہی کھڑا ہونا واجب ہے امام کے برابر کھڑا ہونا سخت مکروہ ہے کیونکہ تین نمازی پوری صف ہیں۔ اس موقع پر آپ ﷺ خود آگے تشریف نہ لیگئے بلکہ صحابہ کرام کو پیچھے فرمایا کیونکہ آگے حجرہ مبارکہ کی دیوار پُر انوار تھی۔ ورنہ ایسے موقع پر امام کا ہی بڑھ جانا زیادہ آسان ہے۔

(۱۱۰۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے یہ نماز نفل برائے برکت سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں ادا فرمائی۔ حضرت ام سلیم یہ حضرت انس کی والدہ ماجدہ ہیں اور یہ یتیم سیدنا حضرت زمیرہ ابن سعید حمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ اگر نابالغ بچہ اکیلا ہے تو صف میں کھڑا ہوگا اور اگر عورت اکیلی بھی ہو تب بھی مَردوں اور بچوں سے پیچھے کھڑی ہوگی وہ اکیلی ہی صف مانی جائیگی۔

(۱۱۰۳) جنگل یا گھر میں تین مسلمان نماز پڑھنا چاہیں تو الگ الگ نہ پڑھیں بلکہ جماعت کرلیں ایک امام بن جائے اور دومقتدی ہوجائیں اور امام دونوں مقتدیوں سے آگے کھڑا ہو انکے برابر نہ کھڑا ہو۔ امام بھی وہ بنے جو زیادہ علم والا ہو۔

(۱۱۰۴) سیدنا حضرت عمار ابن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکیلے بلندی پر تھے اور باقی تمام جماعت نیچے تھی اور ایسا کرنا مکروہ ہے۔ اگر ایک بھی مقتدی اونچی زمین پر امام کے ساتھ ہوتا تو کراہت نہوتی۔ سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صف اول میں تھے اور ابھی نماز کی نیت نہ باندھی تھی حضرت عمار کو نیچے اتار کر نیت باندھی۔ وہ شخص جو ابھی نماز نہ شروع کرسکا اور نماز سے باہر ہے اور نمازی کے حال کی اصلاح کرے تو نمازی قبول کرلے البتہ اسکا لقمہ نہ لے کہ نماز جاتی رہیگی۔ حضرت عمار اس مسئلے کو بھول گئے۔ حضرت حذیفہ کے ہاتھ پکڑنے پر مسئلہ یاد آگیا۔ حضرات صحابہ کرام کی بے نفسی کا یہ عالم تھا کہ نہ تو مسئلہ بتانے میں جھجکتے تھے اور نہ قبول کرنے میں عار محسوس کرتے تھے۔ صرف امام کا مقتدیوں سے ایک ہاتھ اونچا کھڑا ہونا یہود ونصاریٰ کی مشابہت کی وجہ سے منع ہے اور امام کا نیچا کھڑا کرنا بھی منع ہے کہ اس میں امام کی ہتک وکسرِ شان ہے۔ امام کا ایک مخصوص مقام میں کھڑا ہونا بھی منع ہے کہ اس میں بھی یہود ونصاریٰ سے مشابہت ہے لہٰذا امام محراب کے اندر اور در میں کھڑا نہو۔ امام اور مقتدیوں کے درمیان کتنی بلندی و نیچائی ہونا منع ہے تو بس اتنا سمجھ لینا چاہئے کہ امام و مقتدیوں کے درمیان امتیاز محسوس نہو۔ "یا اسکے مثل" یہ حضرات صحابہ کرام کا تقویٰ اور احتیاط کا عالم ہے کہ آپ نے بڑی صفائی کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ الفاظ میں فرق ہوسکتا ہے مگر مفہوم ومطلب یہی تھا۔

(۱۱۰۵) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پہلے ستون حنانہ سے ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ پھر جھاڑ کی لکڑی کا منبر شریف یعقوم رومی نے سیدتنا حضرت عائشہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کہنے پر بنایا اور حضرت عائشہ انصاریہ سے آپ ﷺ نے خود فرمایا تھا کہ اپنے غلام سے ہمارے لئے منبر شریف بنوادو۔ اس منبر مبارک کی تین سیڑھیاں تھیں۔ ہر سیڑھی کی اونچائی ایک بالشت تھی اور لمبائی ایک ہاتھ تھی۔ آپ ﷺ نے قیام ورکوع منبر شریف پر فرمایا اور سجدہ زمین پر تاکہ اطراف واکناف سے آئے ہوئے جمعہ کے نمازی آپ ﷺ کے قیام ورکوع کو دیکھکر قیام ورکوع سیکھ لیں یہ انداز تبلیغ وتعلیم بھی آپ ﷺ کی خصوصیات میں سے ہے۔ اب کسی امام کو اسطرح پڑھانا جائز نہیں ہے۔ حضرات صحابہ کرام نماز کی حالت میں آپ ﷺ کو اور اپکی اداؤں کو دیکھتے تھے کہ آپ ﷺ سجدہ گاہ کو دیکھیں اور غلامان نبی قبلہ گاہ کو دیکھیں۔ آپ ﷺ کا

حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ فِى النَّارِ۔ (رواہ ابوداود)

یہاں تک کہ پیچھے کردے گا ان کو اللہ تعالیٰ آگ میں۔

(۱۰۹۸) حدیث شریف: عَنْ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلًا يُّصَلِّىْ

ترجمہ: حضرت وابصہ ابن معبد سے مروی انہوں نے فرمایا کہ دیکھا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ نماز پڑھ رہے ہیں

خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّعِيْدَ الصَّلٰوةَ۔ (رواہ احمد والترمذی و ابوداؤد)

صف کے پیچھے اکیلے، تو حکم فرمایا ان کو کہ لوٹائیں نماز کو۔

(۱۰۹۹) حدیث شریف: عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ اَنَّهٗ اِنْتَهٰى اِلَى النَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ رَاكِعٌ

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ سے مروی بیشک وہ حاضر ہوئے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حالانکہ وہ رکوع فرمارہے تھے

فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ يَّصِلَ اِلَى الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰى اِلَى الصَّفِّ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم

تو رکوع کیا حضرت ابوبکرہ نے پہلے اس سے کہ ملتے صف سے پھر چلے صف کی طرف تو ذکر کیا گیا یہ واقعہ پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ۔ (رواہ البخاری)

تو فرمایا پیارے نبی نے کہ بڑھائے تم کو اللہ تعالیٰ حرص کے اعتبار سے، پھر ایسا نہ کرنا۔

﴿ باب الموقف ترجمہ: نماز کی جگہ کا باب ﴾

(۱۱۰۰) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِىْ بَيْتِ خَالَتِىْ مَيْمُوْنَةَ فَقَامَ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے رات گزاری اپنی خالہ حضرت میمونہ کے گھر میں تو اُٹھے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّىْ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَاَخَذَ بِيَدِىْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهٖ

پیارے رسول اللہ کہ نماز پڑھ رہے ہیں، تو میں کھڑا ہوگیا ان کی بائیں جانب تو پکڑا پیارے رسول نے میرا ہاتھ اپنی پُشت مبارک کے پیچھے سے

فَعَدَلَنِىْ كَذٰلِكَ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهٖ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

تو گھمالیا پیارے رسول نے مجھ کو ایسے ہی اپنی پُشت مبارک کے پیچھے سے داہنی طرف کو۔

लिया मुझसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब इमामत करो तुम किसी क़ौम की तो हल्की पढ़ाओ तुम उनको नमाज़।

1124 हदीस शरीफ़:– हज़रते उस्मान इब्ने अबुल आस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया हज़रते उस्मान से कि इमामत करो अपनी क़ौम की हज़रते उस्मान ने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह बेशक मैं चाहता हूँ अपने दिल में कुछ फ़रमाया प्यारे रसूल ने नज़दीक आओ तो बिठाया उन्होंने मुझे अपने सामने फिर रखा अपने दस्ते रहमत को मेरे सीने पर तो छातियों के दरमियान फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने घूमों! फिर रखा अपना दस्ते रहमत मेरी कमर पर दोनों कन्धों के दरमियान फिर फ़रमाया इमामत करो अपनी क़ौम की तो जो इमामत करे किसी क़ौम की तो चाहिये कि हल्की नमाज़ पढ़ाये क्योंकि उनमें बूढ़े हैं और बेशक उनमें बीमार हैं बेशक उनमें कमज़ोर हैं बेशक उनमें काम काज वाले हैं तो जब नमाज़ पढ़े कोई तुममें का अकेले तो चाहिये कि नमाज़ पढ़े जैसे चाहे।

1125 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हुक्म फ़रमाते थे हमको हल्की नमाज़ पढ़ाने का और खुद इमामत फ़रमाते थे हमारी सूरा ऐ साफ़्फ़ात से।

(61) मुक्तदी पर इमाम की पैरवी लाज़िम होने और मसबूक़ होने के हुक्म का बाब

(۱۱۰۱) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم لِيُصَلِّيَ فَجِئْتُ

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ کھڑے ہوئے پیارے رسول اللہ ﷺ تا کہ نماز پڑھیں، پھر میں حاضر ہوا

حَتّٰى قُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَدَارَنِيْ حَتّٰى اَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ

یہاں تک کہ میں کھڑا ہو گیا پیارے رسول کی بائیں جانب تو پکڑا پیارے رسول نے میرا ہاتھ تو گھمایا مجھ کو یہاںتک کہ کھڑا کرلیا مجھ کو اپنی داہنی جانب

ثُمَّ جَآءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَ بِيَدَيْنَا جَمِيْعًا فَدَفَعَنَا

پھر حاضر حضرت جبار ابن صخر تو کھڑے ہوگئے وہ پیارے رسول کی بائیں جانب، تو پکڑے پیارے رسول نے ہم دونوں کے ہاتھ تو ہمیں پیچھے فرمایا

حَتّٰى اَقَامَنَا خَلْفَهٗ۔ (رواہ مسلم)

یہاںتک کہ کھڑا کیا انہوں نے ہمیں اپنے پیچھے۔

(۱۱۰۲) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ اَنَا وَيَتِيْمٌ فِيْ بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نماز پڑھی میں نے اور ایک یتیم نے اپنے گھر میں پیارے نبی ﷺ کے پیچھے

وَاُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور حضرت ام سلیم ہمارے پیچھے تھیں۔

(۱۱۰۳) حدیث شریف: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنَّا ثَلٰثَةً

ترجمہ: حضرت سمرہ ابن جندب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حکم فرمایا ہم کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب ہوں ہم تین

اَنْ يَّتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا۔ (رواہ الترمذی)

یہ کہ آگے بڑھ جائے ہم میں سے کوئی ایک۔

(۱۱۰۴) حدیث شریف: عَنْ عَمَّارٍ اَنَّهٗ اَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ وَقَامَ عَلٰى دُكَّانٍ يُصَلِّيْ

ترجمہ: حضرت عمار سے مروی بیشک انہوں نے امامت فرمائی لوگوں کی مداین میں اور کھڑے ہوگئے اونچی جگہ پر، نماز پڑھ رہے ہیں

1126 हदीस शरीफ़:– हज़रते बराअ इब्ने आज़िब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम नमाज़ पढ़ते थे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के पीछे तो जब हमारे नबी फ़रमाते समि अल्लाहो लिमन हमिदा तो न झुकाता था कोई हममें का अपनी पीठ यहाँ तक कि रख देते प्यारे नबी अपनी पेशानी को ज़मीन पर।

1127 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नमाज़ पढ़ायी हमको प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने एक दिन तो जब पूरा फ़रमाया अपनी नमाज़ को तो मुतावज्जे फ़रमाया हमारी तरफ़ अपना चेहरा ए पाक को तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने ऐ लोगो! बेशक मैं इमाम हूँ तुम्हारा तो न आगे बढ़ो मुझसे रुकू में और न सजदे में और न खड़े होने में और फ़ारिग़ होने में इसलिये कि मैं देखता हूँ तुमको अपने आगे से और पीछे से।

1128 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जल्दी न करो इमाम से जब तक्बीर कहे इमाम तो तक्बीर कहो तुम और जब कहे इमाम वलद्दालीन तो कहो तुम आमीन और जब रुकू करे इमाम तो रुकू करो तुम और जब कहे इमाम समि अल्लाहो लिमन हमिदा तो कहो अल्लाहुम्मा रब्बना लकलहम्द।

1129 हदीस शरीफ़:– हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जब ज़्यादा नासाज़गार हो गयी तबीयत मुबारका प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की तो आये हज़रते बिलाल कि इत्तेला दे रहे हैं प्यारे

وَالنَّاسُ اَسْفَلُ عَنْهُ فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ فَاَخَذَ عَلٰى يَدَيْهِ فَاتَّبَعَهُ عَمَّارٌ حَتّٰى

اور لوگ نیچے ہیں اُن سے، تو آگے بڑھے حضرت حذیفہ تو پکڑا حضرت عمار کے ہاتھوں کو، حضرت عمار نے ان کی پیروی کی یہاں تک کہ

اَنْزَلَهُ حُذَيْفَةُ فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ اَلَمْ تَسْمَعْ

حضرت حذیفہ نے حضرت عمار کو نیچے اُتارلیا، پھر جب فارغ ہوئے حضرت عمار اپنی نماز سے تو فرمایا اُن سے حضرت حذیفہ نے کیا نہ سنا تم نے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِىْ مَقَامٍ اَرْفَعَ مِنْ مَقَامِهِمْ

پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے رسول جب امامت کرے کوئی شخص قوم کی تو نہ کھڑا ہوایسی جگہ میں جو زیادہ اونچی ہو مقتدیوں کی جگہ سے

اَوْنَحْوَ ذٰلِكَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِذٰلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِيْنَ اَخَذْتَ عَلٰى يَدَيَّ. (رواه ابوداؤد)

یا اسکے مثل فرمایا، تو فرمایا حضرت عمار نے اسی وجہ سے تو میں نے پیروی کرلی آپکی جس وقت کہ پکڑا آپنے میرا ہاتھ۔

(۱۱۰۵) حدیث شریف: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّهٗ سُئِلَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَلْمِنْبَرُ

ترجمہ: حضرت سہل ابن سعد ساعدی سے مروی کہ بیشک ان سے پوچھا گیا کہ کس چیز کا تھا منبر شریف؟

فَقَالَ هُوَ مِنْ اَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهٗ فُلَانٌ مَوْلٰى فُلَانَةٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وقام علیہ

تو فرمایا انہوں نے کہ جنگل کے جھاؤ کا تھا، بنایا تھا اس کو فلاں نے، جو غلام تھا فلاں کا، پیارے رسول اللہ ﷺ کیلئے اور قیام فرمایا اس پر

رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ

پیارے رسول اللہ ﷺ نے، جب وہ بنالیا گیا اور رکھ دیا گیا تو فرمایا پیارے رسول نے منہ فرمایا قبلے کی طرف اور تکبیر فرمائی اور کھڑے ہوئے لوگ

خَلْفَهٗ فَقَرَاَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهٗ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ رَجَعَ

انکے پیچھے، تو پیارے رسول نے قرأت فرمائی اور رکوع فرمایا اور رکوع کیا لوگوں نے انکے پیچھے، پھر سر مبارک اُٹھایا اپنا پیارے رسول نے پھر لوٹے

الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ عَادَ اِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ رَاْسَهٗ

اُلٹے پاؤں پھر سجدہ فرمایا پیارے رسول نے زمین پر پھر لوٹے پیارے رسول منبر کی طرف پھر قرأت فرمائی پھر رکوع فرمایا پھر اُٹھایا اپنے سر مبارک کو

रसूल को नमाज़ की तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने कि हुक्म सुनाओ अबू बक्र को यह कि नमाज़ पढ़ायें लोगों को तो नमाज़ पढ़ायी हज़रते अबू बक्र ने उन दिनों में फिर बेशक प्यारे नबी ने पाया अपनी तबीयत में हल्कापन तो प्यारे नबी खड़े हुये कि ले जाये जाते थे दो आदमियों के दरमियान और प्यारे नबी के दोनों पाये अक्दस लकीरें खेंच रहे थे ज़मीन में यहाँ तक कि तशरीफ़ लाये प्यारे नबी मस्जिद में, जब सुनी हज़रते अबू बक्र ने आपकी आहट तो पीछे हटने लगे हज़रते अबू बक्र तो इशारा फ़रमाया हज़रते अबू बक्र की तरफ़ प्यारे रसूलुल्लाह ने कि पीछे न हटें तो तशरीफ़ लाये यहाँ तक कि बैठ गये हज़रते अबू बक्र के बायीं तरफ़, हज़रते अबू बक्र नमाज़ पढ़ा रहे थे और प्यारे रसूलुल्लाह नमाज़ पढ़ रहे थे बैठ कर इक्तेदा कर रहे थे हज़रते अबू बक्र प्यारे रसूलुल्लाह की नमाज़ की और लोग इक्तेदा कर रहे थे हज़रते अबू बक्र की नमाज़ की।

1130 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने क्या नहीं डरता वो शख्स जो कि उठाता है अपने सर को इमाम से पहले कि बदल दे अल्लाह तआला उसके सर को गधे के सर से।

1131 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब आये कोई तुममें का नमाज़ को और इमाम एक हाल पर हो तो चाहिये कि करे आने वाला वैसा ही जौ कि इमाम कर रहा है।

1132 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब आओ तुम नमाज़ को

منبر شریف کی تین سیڑھیوں سے اترنا اور پھر چڑھنا عمل کثیر ہے آپ ﷺ کی خصوصیات میں سے ہے۔ اگر کوئی امتی اتنا عمل کریگا تو اسکی نماز فاسد ہو جائیگی۔ آپ ﷺ کا اونچے مقام پر کھڑا ہو کر نماز پڑھنا یہ بھی آپکی خصوصیات میں سے ہے۔ امت کیلئے بھی وہی طریقہ ہے جو گزشتہ حدیث شریف میں بیان ہو چکا ہے۔

(۱۱۰۶) ماہ رمضان مبارک تھا۔ اعتکاف کا موقع تھا اور مسجد نبوی شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے چٹائی کا حجرہ بنالیا تھا اور آپنے اس میں نماز تراویح ادا فرمائی اور حضرات صحابۂ کرام نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز تراویح باجماعت ادا کی۔ اگر چٹائی کا حجرہ اتنا اونچا ہو کہ نمازیوں کو امام نظر آئے تو اس امام کی اقتداء جائز ہے۔ اب بھی رمضان شریف میں معتکف حضرات مسجد کے ایک گوشے میں چادریں لگا کر حجرہ سا بنالیتے ہیں یعنی تھوڑی جگہ چادروں سے گھیر دیجاتی ہے۔ بعض حضرات نے اس حدیث شریف سے یہ سمجھا کہ یہ مرض وفات شریف کی نماز ہے جو آپ ﷺ نے حجرۂ عائشہ صدیقہ سے پڑھائی۔ یہ بات یہ خیال یوں بھی غلط ہے کہ آپ ﷺ حضرت عائشہ کے حجرۂ مبارکہ میں ہوں اور مقتدی مسجد نبوی شریف میں ہوں تو کوئی مقتدی امام کو نہ دیکھ سکیگا اور جب مقتدی امام کو نہ دیکھیں تو اقتداء درست نہوگی۔ مقتدیوں کو امام کے افعال واقوال والفاظ پر مطلع ہونا ضروری ہے اور یوں بھی بوجہ ہے کہ مرض وفات شریف کے زمانے میں مسجد نبوی شریف میں امامت کے فرائض سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انجام دیتے تھے اور آپ ﷺ دو صحابہ کے کندھوں پر ہاتھ رکھکر دوران جماعت تشریف لائے۔

(۱۱۰۷) ہر امتی کی نماز سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پوری نماز اور ترتیب وترکیب کی کیفیت کی طرح ہونا چاہئے۔ مَردوں کی صفیں آگے ہوں اور بچوں کی صفیں پیچھے ہوں۔ راوی نے اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے نماز کی پوری کیفیت بیان نہ فرمائی۔

(۱۱۰۸) سیدنا حضرت اُبی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا حضرت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھینچ کر پیچھے کردیا تو حضرت قیس کو ناگوار ہوا اور آپکو غصہ آگیا اور آپ یہ بھول گئے کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں۔ امام کے پیچھے عاقل بالغ ذی علم کو کھڑا ہونا چاہئے تاکہ بوقت ضرورت نماز پڑھا سکے۔ کسی نمازی کو اسکی جگہ سے شرعی ضرورت کے وقت ہٹایا جاسکتا ہے۔ اگر کوئی بچہ بڑوں کی برابر میں کھڑا ہو جائے تو بڑوں کی نماز نہیں جاتی۔ اہل عُقد یعنی امراء جورعایا کے احکام کی حفاظت ونگرانی اور تمام دینی ودنیوی احکام اہتمام وانتظام کرتے ہیں یہاں تک کہ نماز کی صفوں میں کھڑے کرنے کا بھی اہتمام کرتے ہیں وہ اگر اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہیں ہوتے تو وہ تو ہلاک ہو ہی گئے انکا غم نہیں ہے بلکہ مجھے تو انکا غم ہے جوان امراء کو گمراہ کرنے کا کھیل کھیلتے ہیں اور یہ گمراہ کرنے والے وہ علماء سوء وشر ہیں جو امور دینیہ میں گھس پیٹ کرتے ہیں اور اسطرح امراء وحکام گمراہی میں بتلا ہوتے ہیں۔ سلاطین کا عناد علماء سوء وشر کی وجہ سے ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت اُبی ابن کعب کو غم وصدمہ ان جابر وظالم امراء وسلاطین کے بارے میں تھا جوانکے زمانے کے بعد بنی امیہ میں سے ہونے والے تھے اور یہ جابر وظالم بادشاہوں کا سلسلہ یزید پلید سے شروع ہوا۔ سیدنا حضرت اُبی ابن کعب کا وصال شریف سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ہوا۔ اس وقت تک حضرات خلفاء کرام نائبین رسول پاک تھے اور انکے مقرر کردہ حکام نہایت عادل ومتقی تھے اور یزید پلید سے پہلے تک کے تمام امراء از حضرت ابوبکر صدیق اکبر تا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سب صحابی ہیں جنکی عظمت و فضیلت کی گواہی قرآن کریم اور احادیث کریمہ نے جابجا دی ہے۔ سنی مسلمان اسکا خوب خیال رکھیں۔ شعر:

بہک نہ جاؤ رہِ عشق میں نبی والو
ابولہب کے مشن کا سراغ لیکے چلو (یا نبی)

سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ''اشعۃ اللمعات شریف'' میں فرمایا ہے کہ سیدنا حضرت قیس بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ شیعہ تھے۔ یہ اس زمانے کی بات ہے جب شیعہ کا مطلب صرف اور صرف سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حمایتی ہونا تھا۔ پھر بعد کے زمانے میں شیعہ ایک مستقل فرقہ بن گیا اور اس فرقے نے ایک نئے دھرم کا روپ دھار

ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ بِالْاَرْضِ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ

پھر لوٹے پیچھے کو یہاں تک کہ سجدہ فرمایا زمین پر، پھر جب فارغ ہوئے پیارے رسول تو متوجہ ہوئے لوگوں کی طرف تو فرمایا اے لوگو!

اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا بِيْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلٰوتِيْ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

میں نے یہ کیا اسلئے کہ پیروی کرو تم میری اور تا کہ سیکھ لو تم میری نماز۔

(۱۱۰۶) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حُجْرَتِهٖ

ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نماز ادا فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرۂ پاک میں

وَالنَّاسُ يَاْتَمُّوْنَ بِهٖ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجْرَةِ۔ (رواہ ابوداود)

اور حضرات صحابہ اقتداء کر رہے تھے پیارے رسول کی حجرے کے پیچھے سے۔

(۱۱۰۷) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ مَالِكِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت ابو مالک اشعری سے مروی انہوں نے فرمایا کہ کیا نہ بیان کروں میں تم سے پیارے رسول اللہ ﷺ کی نماز کو،

قَالَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَفَّ الرِّجَالُ وَصَفَّ خَلْفَهُمُ الْغِلْمَانُ ثُمَّ صَلّٰى بِهِمْ

حضرت ابو مالک نے فرمایا کہ قائم کی نماز پیارے رسول نے اور صف بنائی مَردوں کی اور صف بنائی مَردوں کے پیچھے بچوں کی پھر نماز پڑھائی انکو

فَذَكَرَ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا صَلٰوةُ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى لَا اَحْسَبُهٗ اِلَّا قَالَ اُمَّتِيْ۔ (رواہ ابوداؤد)

پھر ذکر کی انہوں نے پیارے رسول کی نماز پھر فرمایا انہوں نے کہ ایسے ہے نماز، فرمایا حضرت عبدالاعلیٰ نے کہ نہیں گمان کرتا اسکو مگر فرمایا پیارے رسول نے "میری امت کی نماز"۔

(۱۱۰۸) حدیث شریف: عَنْ قَيْسِ ابْنِ عُبَادٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ

ترجمہ: حضرت قیس ابن عباد سے مروی انہوں نے فرمایا اس حال میں کہ میں مسجد میں پہلی صف میں تھا

فَجَبَذَنِيْ رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِيْ جَبْذَةً فَنَحَّانِيْ وَقَامَ مَقَامِيْ فَوَاللّٰهِ مَا عَقَلْتُ صَلٰوتِيْ فَلَمَّا انْصَرَفَ

کہ کھینچ لیا مجھ کو کسی شخص نے میرے پیچھے سے تو ہٹا دیا اس نے مجھ کو اور کھڑا ہو گیا میری جگہ تو اللہ کی قسم خبر نہ رہی مجھے اپنی نماز کی پھر جب فارغ ہوئے

और हम सजदा कर रहे हों तो सजदा कर लो तुम और न शुमार करो उसको कुछ और जिसने पा लिया रकअत को तो उसने पा लिया नमाज़ को।

1133 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने नमाज़ पढ़ी लिल्लाहियत के साथ चालीस दिन जमाअत में कि पाता रहा तक्बीर ऊला को तो लिखी जायेंगी उसके लिये दो बराअतें, बराअत आग से और बराअत निफाक़ से।

1134 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो बूजु करे तो अच्छा करे अपने वुजू को फिर चले तो पाये लोगों को कि नमाज़ पढ़ चुके हैं तो अता फरमायेगा उसको अल्लाह तआला उसके सवाब के मिस्ल जो पढ़ चुका है नमाज़ को कि हाज़िर हुआ जमाअत में और नहीं कम करेगा यह उनके सवाबों में से कुछ भी।

1135 हदीस शरीफ़:– आये एक शख्स हालांकि नमाज़ पढ़ चुके थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तो प्यारे रसूलुल्लाह ने फ़रमाया क्या कोई शख्सियत है जो एहसान करे उस आने वाले शख्स पर कि नमाज़ पढ़े उसके साथ तो खड़े हुये एक साहब तो नमाज़ पढ़ी उन्होंने उस आने वाले के साथ।

1136 हदीस शरीफ़:– हज़रते उबैदुल्लाह इब्ने अब्दुल्ला से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं हाज़िर हुआ

لیا اور اس میں کفر کی بھرمار ہے۔ سیدنا حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ''تحفۂ اثنا عشریہ شریف'' میں بعد والے شیعوں کا یہ عقیدہ نقل فرمایا ہے " اَلْعَلِیُّ هُوَالْاِلٰه " (ترجمہ) علی ہی خدا ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اُس زمانے کے شیعہ اور تھے بعد کے شیعہ اور ہیں خوب اچھی طرح ذہن نشیں رہے۔

(۱۱۰۹) امام کے لغوی معنیٰ پیشوا اور رہبر کے ہیں۔ امامت کے معنیٰ پیشوا بننا اور پیشوائی کرنے کے ہیں۔ امامت کی دو قسمیں ہیں۔ امامت صُغریٰ (چھوٹی امامت) نماز کی امامت۔ امامت کبریٰ (بڑی امامت) دنیا کے کاموں میں تصرفات کرنا اور کاروبار عالم میں پیشوائی کرنا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے پیارے زمانے میں تمام حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نماز کے مسائل کے عالم واعلم تھے۔ مگر قرآن کریم کو تجوید سے پڑھنے میں سب برابر نہ تھے ایک سے ایک بڑھ کر تھے اسلئے آپ ﷺ نے فرمایا امامت میں مقدم وہ ہے جو عالم ہونے کے ساتھ ساتھ بڑا قاری ہو۔ غیر عالم قاری، قاری عالم پر مقدم نہوگا کیونکہ آپ ﷺ نے اپنی ظاہری حیات مبارکہ میں اسکا فیصلہ فرمادیا مرض وصال شریف میں سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امام بنایا۔ حالانکہ سیدنا حضرت اُبی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جماعت صحابۂ کرام میں بڑے قاری تھے۔ بلکہ آپ ﷺ نے یہاں تک ارشاد فرمایا جہاں ابوبکر موجود ہوں وہاں کسی کو امامت کا حق نہیں ہے۔ آپ ﷺ کا یہ عمل وارشاد مبارک اس حدیث شریف کی بہترین تفسیر ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق اکبر حضرات صحابۂ کرام کی مقدس جماعت میں سب سے بڑے عالم تھے۔ اسی لئے سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عالم کو قاری پر مقدم رکھتے ہیں۔ کیونکہ علم کی ضرورت ہر رکن نماز میں ہے اور قرأت کی ضرورت صرف ایک رکن نماز قیام میں ہے۔ اگر تمام نمازی علم، قرأت، سنت میں برابر ہوں تو اسے امامت کیلئے بڑھایا جائیگا جو ہجرت کرنے میں مقدم ہو۔ اب وطن سے ہجرت کرنا منسوخ ہو چکا ہے لہٰذا اب ہجرت کے معنیٰ

ہونگے اپنے گناہوں کا چھوڑنا کیونکہ انسانی طبیعت انکا وطن ہے۔ یہ معنوی ہجرت ہے۔ حدیث شریف۔ مہاجر وہ ہے جو ہجرت کرے خطاؤں سے اور گناہوں سے (اشعۃ اللمعات شریف) تو یہاں مہاجر کے معنیٰ ہونگے متقی و پرہیزگار۔ مطلب یہ ہے کہ علم، قرأت، سنت، میں برابر ہونے کی صورت میں پھر تقوے اور طہارت کو دیکھا جائیگا متقی کو غیر متقی پر مقدم رکھا جائیگا۔ اس حدیث شریف میں علم سنت سے مراد نماز کے احکام جاننا ہیں نہ کہ سند یافتہ عالم ہونا۔ اگر تمام نمازی علم، قرأت، سنت، اور تقوے میں برابر ہوں تو پھر عمر میں بزرگی دیکھی جائے کہ زیادہ عمر دراز کون ہے اسے امامت کے مصلّے پر بڑھایا جائیگا اور اگر ان صفات میں بھی برابری ہو تو خوش اخلاق کو امام بنایا جائیگا۔ بعض حضرات فقہاء کرام نے اقراء کے معنیٰ اعلم کے فرمائے ہیں بڑا قاری سے مراد بڑا عالم ہے (ہدایہ) اور تمام نمازیوں میں عمر میں بھی برابری ہو تو پھر حسین وجمیل یعنی خوب صورت اور خوبرو کو امام بناجائیگا اگر تمام نمازیوں میں سب خوبصورت ہی ہوں تو پھر تمام نمازیوں میں اسکو امام بناجائیگا جو اوروں سے زیادہ شریف النسب ہو۔ تمام مسلمان شریف ہی ہوتے ہیں البتہ کسی مسلمان میں کسی مسلمان سے شرافت زیادہ ہوتی ہے۔ انسان کا مسلمان ہونا ہی شریف ہونے کی دلیل ہے کسی بھی مسلمان کو رذیل کہنا جائز نہیں۔ مومنوں کو رذیل کہنا کفار کا طریقہ ہے۔ مسئلہ۔ مومن کو رذیل کہنا جائز نہیں خواہ وہ کتنا ہی محتاج ونادار ہو یا وہ کسی نسب کا ہو (تفسیر خزائن العرفان شریف بحوالۂ تفسیر مدارک شریف پارہ ۱۹ سورۂ شعراء آیت ۱۱۱ کا حاشیہ نمبر ۱۰۶) غرضیکہ امام میں مقتدیوں پر کوئی دینی فوقیت و برتری چاہئے۔ بعض حضرات فقہاء کرام نے فرمایا کہ مذکورہ تمام اوصاف میں بھی برابری ہو تو پھر خوش آواز کو امامت کے مصلے پر فائز کیا جائیگا اگر اس صفت میں بھی سب یکساں ہوں تو پھر خوش پوشاک کو امام بنایا جائیگا۔ اگر ان خوبیوں میں بھی برابری ہو تو پھر زیادہ مالدار کو امامت سونپی جائیگی۔ اگر اس میں بھی برابری ہو تو پھر جسے زیادہ عزت ووجاہت حاصل ہے اسے امامت کے مصلے کی زینت بنایا جائیگا اور اگر ہر طرح برابری ہو تو پھر قرعہ اندازی کیجائے جسکا نام قرعہ میں نکلے وہ امامت

إِذَا هُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ يَا فَتَى لَا يَسُؤْكَ اللّٰهُ إِنَّ هٰذَا عَهْدٌ

تو وہ حضرت اُبی ابن کعب تھے، تو فرمایا حضرت اُبی ابن کعب نے کہ اے جوان! نہ غمگین فرمائے تجھ کو اللہ تعالیٰ بیشک یہ عہد ہے

مِنَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم إِلَيْنَا أَنْ نَلِيَهُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ هَلَكَ أَهْلُ الْعُقَدِ

پیارے نبی ﷺ کی جانب سے ہم سے کہ بیشک قریب رہیں ہم پیارے نبی سے، پھر آپ نے منھ فرمایا قبلے کو تو فرمایا کہ ہلاک ہوگئے حکومتوں والے

وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا عَلَيْهِمْ آسَى وَلٰكِنْ آسَى عَلَى مَنْ أَضَلُّوا قُلْتُ

رب کعبہ کی قسم، تین بار فرمایا، پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو قسم نہیں ان پر غم کرتا میں اور لیکن غم کرتا ہوں میں ان پر جنھوں نے گمراہ کیا، میں نے کہا

يَا أَبَا يَعْقُوبَ مَا تَعْنِي بِأَهْلِ الْعُقَدِ قَالَ الْأُمَرَاءُ. (رواہ النسائی)

اے ابو یعقوب کیا مراد لیتے ہیں آپ حکومتوں والوں سے، فرمایا حضرت اُبی ابن کعب سے اُمراء۔

﴿ باب الامامة ترجمہ: امامت کا باب ﴾

(۱۱۰۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَءُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى فَإِنْ كَانُوا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے امامت کرے قوم کی ان میں جو بڑا قاری ہو اللہ تعالیٰ کی کتاب کا، پھر اگر ہوں وہ

فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا بِالسُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا

قاری ہونے میں برابر تو زیادہ جاننے والا ان میں کا سنت کو، پھر اگر ہوں سنت کے جاننے میں برابر تو ان میں سب سے پہلے ہجرت کرنے والا، پھر اگر ہوں وہ

فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يُؤَمَّنَّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ

ہجرت میں بھی برابر تو جو زیادہ بڑا ہو عمر کے اعتبار سے، اور نہ امامت کرے کوئی شخص کسی شخص کی حکومت میں اور نہ بیٹھے اُس کے گھر میں

عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي أَهْلِهِ. (رواہ مسلم)

اسکے اعلیٰ مقام پر مگر اسکی اجازت سے، اور ایک روایت میں مسلم شریف کی ہے کہ نہ امامت کرے کوئی شخص کسی شخص کی اسکے گھر میں۔

(۱۱۱۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَحَدُهُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب تین مسلمان ہوں تو امامت کرے کوئی ایک ان میں کا

हज़रते आयशा की खिदमत में तो मैंने अर्ज़ किया कि क्या बतायेंगी मुझे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के मर्ज़ शरीफ़ के बारे में तो हज़रते आयशा ने फ़रमाया हां! जब मर्ज़ शरीफ़ को नवाज़ा प्यारे नबी ने तो फ़रमाया प्यारे नबी ने क्या नमाज़ अदा की तुम लोगों ने? तो हमनें कहा नहीं या रसूलुल्लाह वो इन्तेज़ार कर रहे हैं आपका तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि रखो मेरे लिये पानी लगन में, हज़रते आयशा ने फ़रमाया तो हमनें ऐसा किया फिर गुस्ल फ़रमाया प्यारे नबी ने फिर उठने लगे तो तारी हो गयी इस्तग़राक़ की कैफियत प्यारे नबी पर फिर इफ़ाका हुआ तो फ़रमाया प्यारे नबी ने क्या नमाज़ पढ़ ली लोगों ने? हमने अर्ज़ किया नहीं इन्तेज़ार कर रहे हैं वो अपका या रसूलुल्लाह, फ़रमाया प्यारे नबी ने रखो मेरे लिये पानी लगन में, हज़रते आयशा ने फ़रमाया कि फिर प्यारे नबी बैठ गये फिर गुस्ल फ़रमाया फिर उठने लगे तो तारी हो गयी महवियत की कैफियत प्यारे नबी पर फिर इफ़ाका हुआ तो फ़रमाया कि क्या नमाज़ पढ़ ली लोगों ने हमनें अर्ज़ किया नहीं वो तो इन्तेज़ार करते हैं उपका या रसूलुल्लाह, फ़रमाया प्यारे नबी ने रखो तुम मेरे लिये पानी लगन में फिर बैठ गये प्यारे नबी फिर गुस्ल फ़रमाया फिर उठने लगे तो तारी हो गयी महवियत की कैफियत प्यारे नबी पर फिर इफ़ाका हुआ तो फ़रमाया कि क्या नमाज़ पढ़ ली लोगों ने हमने अर्ज़ किया नहीं वो तो इन्तेज़ार करते हैं आपका या रसूलुल्लाह और सब

کا مستحق ہوگا۔ یا جسے مسلمانوں کی اکثریت امام بنادے وہ امام ہوگا مگر دونوں بعد والی صورتیں قرعہ اندازی اور کثرت کا فیصلہ اسی صورت میں ہے کہ اگر نمازیوں میں مذکورہ تمام اوصاف میں برابری ہو۔ جہاں مسجد کا امام مقرر ہو تو وہاں وہی مقرر امام نماز پڑھائیگا اگر چہ اس سے بڑا عالم و قاری وہاں موجود ہو۔ یہ گزشتہ مذکورہ ترتیب وہاں تھی جہاں امام پہلے سے مقرر نہو البتہ مقررہ امام کی اجازت سے دوسرا شخص نماز پڑھا سکتا ہے۔ اگر چہ عالم قاری کا امام بننا افضل ہے اگر مفضول امام بن گیا تو نماز ہو جائیگی کہ افضل کے ہوتے ہوئے غیر افضل کا امام بننا جائز ہے۔ اگر غیر افضل امام ہو اور افضل مقتدی تو وہ مقتدی ہوتے ہوئے بھی امام سے افضل ہے۔ سیدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنت میں آپ ﷺ کے آگے جائینگے مگر آپ ﷺ کے خادم کی حیثیت سے۔ امامت کیلئے چھ شرطیں ہیں (۱) اسلام (۲) بلوغ (۳) عاقل ہونا (۴) مرد ہونا (۵) قرأت (۶) معذور نہونا۔ وہ بدعقیدہ جسکی بدعقیدگی حد کفر کو پہونچ چکی ہو جیسے رافضی، خارجی، وہابی، قادیانی، چکڑالوی ان سبکو امام بنانا ہی جائز نہیں نماز تو کیا ہوگی۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور آپ ﷺ کی توہین کرتے ہیں انکو پیشوا جانے یا کم از کم مسلمان ہی جانے وہ بھی بے ایمان ہے اور لائق امامت نہیں ہے وہ مسلمانوں کا امام ہرگز نہیں بن سکتا اسے امام بنانا جائز نہیں ہے۔ وہابیہ زمانہ جسکی ابتداء اسماعیل دہلوی سے ہے ۱۸۲۵ء میں اسکے بارے میں حضرات علماء عرب و عجم کا فتویٰ ہے کہ وہ کافر مرتد بے ایمان ہے اور جو اسکے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر مرتد بے ایمان ہے (مقدمہ براطیب البیان شائع شدہ دہلی غیر محرف) اور جس شخص کی بدمذہبیت حد کفر کو نہ پہونچی ہو اسے امام بنانا مکروہ تحریمی ہے جیسے تفضیلی۔ امامت کی چھ شرطیں تھیں اور اقتداء کی تیرہ شرطیں ہیں (۱) نیت (۲) اقتداء اور اس نیت و اقتداء کا تحریمہ کے ساتھ ہونا یا تحریمہ پر مقدم ہونا بشرطیکہ تقدم کی صورت میں کوئی اجنبی نیت تحریمہ میں فصل کرنے والا نہو (۳) امام و مقتدی دونوں کا ایک مکان میں ہونا (۴) امام و مقتدی کی نماز کا ایک ہونا یا امام کی نماز مقتدی کو متضمن ہو (۵) امام کی نماز مقتدی کے مذہب پر درست ہونا (۶) امام و مقتدی کا اسے صحیح سمجھنا (۷) امام کے انتقالات کا علم ہونا (۸) عورت کا محاذی نہونا (۹) مقتدی کا امام سے مقدم نہ ہونا (۱۰) امام کا مقیم ہونا معلوم ہو (۱۱) امام کا مسافر ہونا معلوم ہو (۱۲) ارکان کی ادا میں شریک ہونا (۱۳) ارکان کی ادا میں مقتدی امام کے مثل ہو۔ مسجد عیدگاہ میں امام اور مقتدی میں کتنا ہی فاصلہ ہو اقتداء درست ہوگی اگر چہ بیچ میں دو صفوں یا زیادہ کی بھی گنجائش ہو کسی حکومت میں بادشاہ کی اجازت کے بغیر امامت کرنا منع ہے البتہ انکی اجازت سے امامت کے فرائض انجام دے سکتا ہے۔ بنا اجازت امامت اور سلطنت میں مداخلت کے مترادف ہے اور حکومت کو کمزور کرنے اور آپس میں نفرت و عداوت کے بیج بونے کا سبب ہے۔ (۱) غلام (۲) دہقانی (۳) اندھے (۴) رتوندیا (۵) ولدالزنا (۶) امرد (۷) کوڑھی (۸) مفلوج (۹) ابرص جسم پر سفید داغ ہوجانا یا پورے جسم کا سفید ہوجانا جسے عرف میں بھورا کہاجاتا ہے (۱۰) بیوقوف۔ انکی امامت مکروہ تنزیہی ہے۔ جمعہ کی نماز فاسق کے پیچھے پڑھی جاسکتی ہے اگر شہر میں ایک ہی جمعہ کی نماز ہوتی ہو تو یہ مجبوری ہے۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باوجودیکہ انتہائی فضل و شرف رکھتے تھے حجاج بن یوسف جیسے ظالم، فاسق، فاجر کے پیچھے نماز ادا فرمائی (اشعۃ اللمعات شریف) اور اگر شہر میں جمعہ کی نماز چند جگہ ہوتی ہے تو اس شہر میں فاسق کی نماز جمعہ میں بھی اقتداء نہ کیجائے۔

(۱۱۱۰) اگر ایک جگہ دو عالم موجود ہوں تو جو قرآن زیادہ تجوید کے اہتمام سے پڑھتا ہو اسکو امام بنانا چاہئے۔

(۱۱۱۱) اذان وہ مسلمان کہے جو دیندار اور دیانت دار ہو کیونکہ مسلمانوں کے روزے نماز کے اوقات کا معاملہ اسکے سپرد ہے۔ بہتر یہ ہے کہ مؤذن و امام ایک ہی شخص ہو۔ یہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ قراء سے مراد بھی علماء ہی ہیں۔

(۱۱۱۲) جب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ غزوۂ تبوک میں تشریف لیگئے تو سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینۂ منورہ کی حفاظت اور اہل و عیال کی نگہداشت اور دشمنوں سے حفاظت کی خدمات پر معمور تھے اور سیدنا حضرت ابن ام

وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَءُهُمْ۔ (رواہ مسلم)

اور زیادہ حقدار ہے ان میں امامت میں ان میں کا بڑا قاری۔

(۱۱۱۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ وَلِيُؤَمَّكُمْ قُرَّاءُكُمْ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیئے کہ اذان دیں تمہارے لئے بہترین لوگ تم میں کے، اور امامت کریں تمہاری، تمہارے قرأ حضرات۔

(۱۱۱۲) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِسْتَخْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِبْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نائب بنایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن ام مکتوم کو

يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَاَعْمٰى۔ (رواہ ابوداود)

کہ وہ امامت کریں لوگوں کی حالانکہ وہ نابینا تھے۔

(۱۱۱۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلَاثَةٌ لَاتُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ اٰذَانَهُمْ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین نمازی ہیں کہ نہیں بڑھتی انکی نماز ان کے کانوں سے، بھاگا ہوا غلام

حَتّٰى يَرْجِعَ وَامْرَءَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَاِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ (رواہ الترمذی)

یہانتک کہ لوٹ آئے اور عورت کہ رات گزاری اس حال میں کہ اسکا شوہر اُسپر ناراض ہو اور قوم کا امام اس حالت میں کہ لوگ اسکو ناپسند کرنے والے ہیں۔

(۱۱۱۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلٰثَةٌ لَاتُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلٰوتُهُمْ مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین نمازی ہیں کہ نہیں قبول ہوتی ان سے انکی نماز، جو امام بن بیٹھے قوم کا

وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَرَجُلٌ اَتَى الصَّلٰوةَ دِبَارًا وَالدِّبَارُ اَنْ يَّاتِيَهَا بَعْدَ اَنْ تَفُوْتَهٗ

اور لوگ اُسے ناپسند کرتے ہوں اور وہ شخص جو آئے نماز کو وقت گزار کے، اور وقت گزارنا یہ ہے کہ آئے نماز کو کہ نماز فوت کردے اسکو

وَرَجُلٌ اِعْتَبَدَ مُحَرَّرَةً۔ (رواہ ابوداود وابن ماجۃ)

اور وہ شخص جو غلام بنالے آزاد کو۔

लोग ठहरे हुये हैं मस्जिदे नबवी शरीफ में इन्तेज़ार कर रहे हैं प्यारे नबी का नमाज़ इशा के लिये तो पैगाम भेजा प्यारे नबी ने हज़रते अबू बक्र को यह कि नमाज़ पढ़ायें लोगों को तो आया हज़रते अबू बक्र के पास क़ासिद तो उन्होंने अर्ज़ किया कि बेशक प्यारे रसूलुल्लाह हुक्म फरमाते हैं आपको यह कि नमाज़ पढ़ायें आप लोगों को तो फ़रमाया हज़रते अबू बक्र ने और थे वो नरम दिल इंसान कि ऐ उमर आप नमाज़ पढ़ा दें लोगों को तो कहा हज़रते अबू बक्र से हज़रते उमर ने कि आप ज़्यादा हक़दार हैं इसके तो नमाज़ पढ़ायी हज़रते अबू बक्र ने उन दिनों फिर बेशक प्यारे नबी ने पाये अपने आपमें सेहत के आसार और तशरीफ़ लाये दो आदमियों के दरमियान जिनमें कि एक हज़रते अब्बास थे नमाज़ ज़ोहर के लिये और हज़रते अबू बक्र नमाज़ पढ़ा रहे थे लोगों को तो जब देखा प्यारे रसूल को हज़रते अबू बक्र ने तो पीछे हटने लगे तो इशारा फ़रमाया हज़रते अबू बक्र को प्यारे नबी ने इसका कि न पीछे हटें, फ़रमाया प्यारे नबी ने कि बिठा दो मुझको अबू बक्र के पहलू में तो बिठा दिया प्यारे नबी को हज़रते अबू बक्र के पहलू में और प्यारे नबी बैठे हुये थे और फ़रमाया हज़रते उबैदुल्लाह ने कि मैं हाज़िर हुआ हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास के पास तो मैंने अर्ज़ किया उनसे कि न पेश कर दूँ आप पर वो हदीस शरीफ़ जो बयान फरमाई है मुझसे हज़रते आयशा ने प्यारे रसूल के मर्ज़ शरीफ़ के बारे में? फ़रमाया कि बयान कर दो तो

مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (نابینا صحابی) نماز پڑھانے کی خدمت پر مامور تھے۔ چونکہ حضرت علی کے ذمہ بہت سے اہم امور ہوگئے تھے اگر ان پر نماز پڑھانے کی ذمہ داری ہوتی تو دوسرے امور میں خلل پڑتا اور مدینہ منور کی حفاظت، اہل وعیال کی نگرانی، دشمنوں کی دیکھ ریکھ میں فرق آجاتا اسلئے امامت کی ذمہ داری حضرت علی کو نہ سونپی گئی اور باقی حضرات صحابہ کرام مدینہ منورہ میں جلوہ افروز تھے ان میں سے سب سے افضل حضرت ابن ام مکتوم ہی تھے باوجود نابینا ہونے کے آپ ہی کو امامت دیگئی۔ حضرت ابن ام مکتوم کی یہ امامت وقتی واتفاقی تھی۔ مگر سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفہ بلافصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت وقتی واتفاقانہ تھی بلکہ انکے لئے تو آپ ﷺ کا فرمان عالیشان تھا کہ جس قوم میں ابوبکر ہوں وہاں کسی اور کو امامت کا حق ہی نہیں ہے اور یہ امامت کا اعلان خلافت صدیقی کا نشان ہے مگر حضرت ابن ام مکتوم کی امامت خلافت کی دلیل نہ تھی۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جب قوم میں نابینا ہی عالم وقاری ہو تو نماز اسکے پیچھے بلا کراہت جائز ہے۔

(۱۱۱۳) ان تینوں نمازیوں کی نماز کی قبولیت درکنار دربار ایزدی میں پیش بھی نہیں ہوتی۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اسکی طرف چڑھتے ہیں کلمات پاکیزہ اور کام اچھے بلندی دیتا ہے وہ اسکو (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۰۶۰) کان انسان کا سب سے قریب عضو ہے اس سے ہی تلاوت کی آواز سنی جاتی ہے اسلئے اس حدیث شریف میں اسکا ذکر ہوا۔ جو حکم بھاگے ہوئے غلام کا ہے وہی حکم بھاگی ہوئی باندی ولونڈی کا ہے۔ اگر عورت کی بدخلقی بدچلنی نافرمانی کی وجہ سے اسکا شوہر اس سے ناراض ہے تو پھر اس بیوی کی نماز قبول نہیں اور اگر بلاوجہ شرعی ناراض ہے اور شوہروں والی پھوں پھاں ہے تو عورت کو کوئی نقصان نہیں ہے اور اگر ظلم وزیادتی شوہر کی طرف سے ہے تو بیوی کو راضی کئے بغیر شوہر کی نماز قبول نہوگی (مرقاۃ شریف ولمعات شریف)۔ امام سے ناراضگی اور ناپسندیدگی اگر شرعی بنیادوں پر ہے مثلاً امام بدعقیدہ ہے یا بدعمل ہے یا جاہل جٹ ہے تو اس امام کو خود ہی امامت سے برطرف ہوجانا چاہئے اور اگر خواہ مخواہ زبردستی کو امام کے سر ہیں تو اس ناراضگی وناپسندیدگی کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں بلکہ دھاندلی اور زبردستی کی بنیاد پر امام کی مخالفت کرنے پر یہ مخالفین امام گناہگار ہونگے۔ مسلمانوں کی ناراضگی میں بھی اکثریت کا اعتبار ہوگا۔ دو چار سر پھرے تو ہر مسجد میں ہوتے ہی ہیں جو امام سے ناراض رہتے ہیں اور مخالفت پر کمربستہ رہتے ہیں۔

(۱۱۱۴) وقت گزار کر نماز پڑھنے والا کہ وقت کامل مستحب گزرنے کے بعد آدمی کا نماز پڑھنا کہ نماز کو قضا کردینے اور بلاوجہ جماعت چھوڑدینے کا عادی ہوگیا کیونکہ جماعت واجب ہے۔ جماعت کو چھوڑنے کی عادت فسق ہے۔ آزاد کو غلام بنانے کی چند صورتیں ہیں۔ کسی آزاد آدمی کو پکڑ کر ازراہ ظلم وستم زبردستی غلام بنالینا جیسا کہ سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ انکے بھائیوں نے کیا۔ غلام کو آزاد کرنے کے بعد بھی اس سے غلاموں جیسی خدمات لینا۔ غلام کو خفیہ طور پر آزاد کرکے پھر غلام بنالیا جائے اور غلام ثبوت نہونے کے باعث کچھ کہہ بھی نہ سکے یا کسی آزاد پر غلام ہونے کا دعویٰ کرکے اسکا زبردستی مالک بن بیٹھے اور اس غلام کے ساتھ مالکانہ سلوک کرے۔ ایسے ظالم کی نماز بھی قبول نہیں ہوتی۔ عرب میں قبل ظہور اسلام اس قسم کی حرکات کا عام چلن تھا۔ جس پر سخت وعیدیں ارشاد فرما کر ان پر کنٹرول فرمایا گیا۔

(۱۱۱۵) جہالت کا دور دورہ ہے۔ اسلامی دینی تعلیمات سے مسلمان اتنے دور ہوجائینگے اور فسق وفجور کی ریل پیل ہوگی کہ بھری مسجد میں بھی کوئی نماز پڑھانے کے قابل نہوگا اور ایک دوسرے پر ٹالیں گے کہ تو پڑھادے کہ تو پڑھادے اور کبھی ایسا وقت بھی آجائے کہ امام نہ ملنے کے باعث مسجد میں جماعت تک نہو سکیگی اور نمازی اپنی اپنی نماز پڑھکر چلے جائینگے۔ تکلفاً امامت نماز کو ٹالنا ممنوع ہے۔ اس حدیث شریف کی بنا پر حضرات فقہاء کرام نے امامت وتعلیم دین وغیرہما پر اجرت لینا جائز فرمایا ہے تاکہ مسجدیں ویران نہوجائیں۔

(۱۱۱۶) جہاد کرنے کیلئے امیر ہونا شرط ہے اور امیر کیلئے قریشی یا متقی ہونا شرط نہیں ہے۔ ہر مسلم امیر کے ماتحت ہوکر جہاد کرنا جائز ہے۔ اگر فاسق وفاجر ہی امیر بن گیا ہو تو اسکے ہمراہ ہوکر جہاد کیا جائیگا۔ البتہ کسی فاسق کو امیر بنانا منع ہے۔ سیدنا حضور امام عالیمقام

(۱۱۱۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَتَدَافَعَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ ٹالم ٹولی کریں گے

اَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُوْنَ اِمَامًا يُصَلِّيْ بِهِمْ۔ (رواہ احمد وابوداود وابن ماجة)

مسجد والے کہ نہیں پائیں گے امام کو کہ نماز پڑھادے انکو۔

(۱۱۱۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ اَمِيْرٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جہاد واجب ہے تم پر ہر امیر کے ساتھ ہوکر،

بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا

نیک ہو وہ امیر یا فاسق، اور اگرچہ مرتکب ہو کبیرہ گناہوں کا، اور نماز واجب ہے تم پر ہر مسلمان کے پیچھے نیک ہو یا بد،

وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ۔ (رواہ ابوداؤد)

اگرچہ گناہِ کبیرہ کرے، اور نمازِ جنازہ واجب ہے ہر مسلمان پر نیک ہو یا بد اگرچہ گناہِ کبیرہ کرے۔

(۱۱۱۷) حدیث شریف: عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا بِمَاءٍ مَمَرَّ النَّاسِ يَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ

ترجمہ: حضرت عمرو ابن سلمہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم تھے ایک پانی کے گھاٹ پر کہ گزرتے تھے ہم پر قافلے

نَسْئَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَيَقُوْلُوْنَ يَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَهٗ

توہم پوچھتے تھے ان سے کہ کیا حال ہے لوگوں کا اور کیا شان ہے اُس شخصیت کی؟ تو لوگ کہتے ہیں کہ وہ یقین کرتے ہیں کہ بیشک اللہ نے رسول بنایا ہے انکو

اَوْحٰى اِلَيْهِ كَذَا فَكُنْتُ اَحْفَظُ ذٰلِكَ الْكَلَامَ فَكَاَنَّمَا يُغْرٰى فِيْ صَدْرِيْ وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ

اور وحی فرمائی ہے انکی طرف ایسی ایسی، تو میں حفظ کر لیتا تھا اُس کلام پاک کو، گویا کہ پیوست ہو جاتا تھا وہ کلام میرے سینے میں اور منتظر تھے اہل عرب

بِاِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَيَقُوْلُوْنَ اُتْرُكُوْهُ وَقَوْمَهٗ فَاِنَّهٗ اِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ

اپنے اسلام قبول کرنیکے بارمیں فتح مکہ کے، تو کہتے تھے کہ چھوڑ دو پیارے رسول کو انکی قوم کیساتھ اسلئے کہ پیارے رسول اگر غالب آجائیں ان اہل مکہ پر

पेश कर दी मैंने उन पर उनकी पूरी हदीस शरीफ़ तो नहीं इंकार फ़रमाया इसका कुछ भी सिवाये इसके कि उन्होंने फ़रमाया कि नाम भी बताया आपको उस शख्सियत का जो हज़रते अब्बास के साथ थे? मैंने अर्ज़ किया नहीं फ़रमाया हज़रते अब्दुल्ला इब्ने अब्बास ने वो हज़रत अली थे।

1137 हदीस शरीफ़ः– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी बेशक वो फ़रमाते थे कि जिसने पा लिया रुकू को तो पा लिया उसने सजदे को और जिसकी छूट गयी सूरा ए फातिहा शरीफ़ की किराअत तो फौत हो गयी उसका खैरे कसीर।

1138 हदीस शरीफ़ः– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी बेशक उन्होंने फ़रमाया कि जो उठाता है अपने सर को और झुकाता है अपने सर को इमाम से पहले तो बस उसकी पेशानी शैतान के हाथ में है।

(62) जिसने पढ़ी एक नमाज़ दो मर्तबा उसका बाब

1139 हदीस शरीफ़ः– हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हज़रते मआज़ इब्ने जब्ल नमाज़ पढ़ते थे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ फिर तशरीफ़ लाते अपनी क़ौम में तो नमाज़ पढ़ाते उनको।

1140 हदीस शरीफ़ः– हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हज़रते मआज़ नमाज़ पढ़ते थे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ इशा की फिर वापस तशरीफ़ लाते अपनी क़ौम की तरफ़ तो

شہید اعظم امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید پلید کو امام نہ بنایا اور اپنی اور اپنی اولاد اعزہ و اقرباء کی جان کی قربانی پیش فرمادی۔ حضرات فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ فاسق کو امام بنانا منع ہے اور اگر وہ بن ہی چکا ہو تو اسکے پیچھے نماز جائز ہے۔ اس حدیث شریف میں فاسق عملی مراد ہے نہ کہ فاسق اعتقادی۔ فاسق اعتقادی تو بے ایمان ہوتا ہے جیسے قادیانی' وہابی' چکڑالوی کہ انکی نہ نماز نہ امامت۔ البتہ اگر کوئی فاسق اپنی نماز کے دوران ایسا عمل کرے جس سے کہ خود اسکی نماز مکروہ تحریمی ہو رہی ہو اسکے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ جیسے کوئی سونا یا ریشم پہنکر یا داڑھی منڈائے یا نیکر پہنے گھٹنا کھولے نماز پڑھائے۔ یہ بد عملی اسکی چپکی ہوئی ہے اور جو نماز مکروہ تحریمی فعل کے ساتھ ادا کیجائے اس نماز کا لوٹانا واجب ہے۔ اس حدیث شریف میں وہ فاسق عملی مراد ہے جو حالت نماز میں فسق کا مرتکب نہو جیسے کہ جھوٹا' غیبت کرنے والا کہ وہ یہ جرم و فسق اس نماز میں نہیں کررہا ہے۔ مسلمان کیسا ہی گناہگار ہو اگر مر جائے تو اسکی نماز جنازہ ضرور پڑھی جائیگی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ایک ایسے شخص کی نماز جنازہ نہ پڑھی جو مقروض بھی تھا اور اپنے بعد اس نے کچھ ترکہ بھی نہ چھوڑا تھا۔ اس سے اظہار خفگی مقصود تھا تاکہ لوگ قرض سے خود کو بچائیں مگر اس مقروض کی نماز جنازہ صحابہ سے پڑھوادی اسی طرح آپ ﷺ نے انکی نماز جنازہ بھی نہ پڑھی جنکو زنا کی سزا ملی تھی اور یہ بھی اظہار ناراضگی کے طور پر تھا تاکہ لوگ زنا سے خود کو بچائیں۔ حضرات فقہاء کرام نے فرمایا کہ چار شخصوں کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے (۱) ڈاکو جو دوران ڈاکہ مقابلے میں مارا جائے (۲) والدین کا قاتل جبکہ قصاص میں مارا جائے (۳) خناق یعنی لوگوں کو خفیہ طور پر گلا گھونٹ کر مار دینے والا (۴) باغی جو جنگ میں مارا جائے (درمختار)۔

(۱۱۱۷) یہ نومسلم حضرات ابھی مسائل شرعیہ سے پوری طرح واقف نہ تھے اسلئے انہوں نے قرآن دانی کی بنیاد پر چھ سات سال کے بچے کو امام بنادیا کہ ابھی انہیں اپنے ستر کا بھی پورا خیال نہ تھا۔ ان حضرات کی یہ نمازیں لوٹانے کے قابل بھی نہ تھیں کیونکہ ابھی قوانین اسلام اور مسائل شرعیہ شائع نہیں ہوئے تھے انکی بے علمی انکے لئے عذر تھی۔ اب چونکہ قوانین اسلام مسائل شرعیہ عام طور پر شائع ہو چکے ہیں اسلئے اب لاعلمی عذر نہیں ہے۔ یہ ابتدائے اسلام کی باتیں ہیں کہ بچے کو امام بنادیا۔ اب بچے کی امامت کسی نفل یا فرض نماز میں جائز نہیں ہے۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جس بچے پر حدود جاری نہیں وہ بچہ امامت نہ کرے اور یہی ارشادات مبارکہ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر و سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہیں۔ بالغ اگر نفل نماز شروع کرے تو نفل نماز فرض ہوجاتی ہے مگر بچہ اگر نفل نماز شروع کرے تو نفل ہی رہتی ہے۔ بعض حضرات ان صاحبزادے صاحب کی روایت پر عمل تو کرتے ہیں مگر حضرات فقہاء صحابہ کے ارشادات سے چشم پوشی کرتے ہیں۔ جو حضرات ان صاحبزادے صاحب کی روایت کی بناء پر بچے کی امامت کو درست فرماتے ہیں تو انہیں کہ برہنہ اور ننگے امام کے پیچھے نماز پڑھنے کو درست فرمائیں اور برہنہ ننگے امام کی اقتداء میں نماز پڑھکر دکھائیں۔

(۱۱۱۸) سیدنا حضرت سالم غلام ہونے کے ساتھ ساتھ عالم بھی تھے اور قاریٔ قرآن عظیم الشان تھے اسلئے آپ امام رہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا قرآن کریم چار شخصیتوں سے سیکھو حضرت ابن مسعود' حضرت ابی ابن کعب' حضرت معاذ ابن جبل' حضرت سالم مولیٰ ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے (جامع صغیر سیوطی) جب چند علماء ہوں تو اس میں سے بڑے قاری کو امامت کیلئے منتخب کرنا چاہئے۔

(۱۱۱۹) جو دو مسلمان بھائی کسی دنیاوی وجہ سے یا نفسانیات کے سبب آپس میں قطع تعلق کر چکے ہوں کہ اسلامی حقوق سلام کلام بند کر چکے ہوں یعنی تین دن سے زیادہ آپس میں قطع تعلق رکھیں ان دونوں کو امام نہ بنایا جائے تاکہ وہ اس بائیکاٹ کی وجہ آپس میں صلح وصفائی کرکے محبت کی پینگیں بڑھائیں۔ دینی وجہ سے بائیکاٹ کرنا عین عبادت اور کار ثواب ہے۔ جیسے ہم اہل سنت تمام وہابیوں قادیانیوں کا بائیکاٹ کرتے ہیں۔ ایسے ہی کسی کی اصلاح کیلئے اسکا بائیکاٹ کرنا جائز ہے۔ آپ ﷺ نے اور تمام حضرات صحابۂ کرام نے حضرت کعب ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کچھ سکھانے کیلئے

فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ أَبِي

تو وہ سچے نبی ہیں، پھر جب واقع ہوگئی فتح مکہ شریف تو جلدی کرنے لگی ہر قوم اپنے اسلام قبول کرنے میں اور جلدی فرمائی میرے والد نے

قَوْمِي بِإِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ حَقًّا

میری قوم کی طرف سے انکے اسلام قبول کرنے میں، پھر جب آئے میرے والد تو انہوں نے کہا میں آیا ہوں تمہارے پاس اللہ کی قسم سچے نبی کے پاس سے

قَالَ صَلُّوا صَلٰوةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا وَصَلٰوةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْيُؤَذِّنْ أَحَدُكُمْ

فرمایا پیارے نبی نے کہ نماز پڑھو تم ایسی فلاں وقت میں اور نماز ایسی فلاں وقت میں، تو جب وقت نماز آجائے تو چاہیئے کہ اذان دے کوئی تم میں کا

فَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْاٰنًا فَنَظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْاٰنًا مِنِّي لِمَا كُنْتُ أَتَلَقَّى

پھر امامت کرے تمہاری جو زیادہ جاننے والا ہو تم میں سے قرآن کا، تو انہوں نے دیکھا تو نہیں تھا کوئی زیادہ جاننے والا مجھ سے، اسلئے کہ میں سیکھتا تھا

مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُونِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ

قرآن کریم کو قافلوں سے، تو بڑھا دیا مجھے انکے آگے حالانکہ میں چھ یا سات سال کا بیٹا تھا اور تھی مجھ پر ایک چادر کہ جب میں سجدہ کرتا تھا

تَقَلَّصَتْ عَنِّي فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ أَلَا تُغَطُّونَ عَنَّا اسْتَ قَارِئِكُمْ فَاشْتَرَوْا

تو سمٹ جاتی تھی چادر میرے بدن پر، تو کہا ایک عورت نے قبیلے کی کہ کیوں نہیں چھپاتے ہو تم ہم سے اپنے امام کے سرین (چوتڑ) تو خریدی انہوں نے

فَقَطَعُوا لِي قَمِيصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِي بِذٰلِكَ الْقَمِيصِ۔ (رواہ البخاری)

اور کٹوائی میرے لئے ایک قمیص تو نہیں خوشی محسوس کی میں نے کسی چیز سے جو خوشی محسوس کی میں نے اُس قمیص سے۔

(۱۱۱۸) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْأَوَّلُونَ الْمَدِينَةَ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جب تشریف لائے پہلے مہاجرین مدینۂ طیبہ

كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَفِيهِمْ عُمَرُ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْأَسَدِ۔ (رواہ البخاری)

تو امامت فرمائی انکی حضرت سالم جو غلام تھے حضرت ابوحذیفہ کے حالانکہ ان مہاجرین میں حضرت عمر اور حضرت ابوسلمہ ابن عبد الاسد بھی تھے۔

नमाज़ पढ़ाते उनको इशा की और वो पहली वाली नमाज़ उनके लिये नफ़्ल होती।

1141 हदीस शरीफ़:– हज़रते यज़ीद इब्ने असवद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं हाज़िर हुआ प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ प्यारे नबी के हज मुबारक में तो मैंने पढ़ी प्यारे नबी के साथ फजर की नमाज़ मस्जिदे खैफ में फिर जब पूरी फ़रमायी प्यारे नबी ने अपनी नमाज़ और फिरे तो अचानक दो शख्स थे नमाज़ियों के आखिर में जिन्होंने नहीं नमाज़ पढ़ी प्यारे नबी के साथ तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि पेश करो मेरी बारगाह में उन दोनों को तो हाज़िर किये गये दोनों कि कांप रहे थे उनके कन्धे तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि किस चीज़ ने मना किया तुम दोनों को नमाज़ पढ़ने से हमारे साथ तो दोनों ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह बेशक हम नमाज़ पढ़ चुके थे अपनी मन्ज़िलों में तो फ़रमाया प्यारे नबी ने हरगिज़ ऐसा न करो जब तुम नमाज़ पढ़ चुको अपनी मन्ज़िलों में फिर तुम आओ मस्जिदे जमाअत तो नमाज़ पढ़ लिया करो उनके साथ तो यह नमाज़ तुम्हारे लिये नफ़्ल है।

1142 हदीस शरीफ़:– हज़रते बसर इब्ने महजन से मरवी वो रिवायत करते हैं अपने वालिदे माजिद से कि बेशक हज़रते महजन थे एक मजलिस में प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ तो अज़ान कहीं गयी नमाज़ के लिये तो खड़े हुये प्यारे रसूलुल्लाह तो नमाज़ अदा फरमाई और वापस

چالیس دن بائیکاٹ کیا۔

(۱۱۲۰) امام کے ذمہ یہ ہے کہ مقتدیوں کے حالات کی رعایت رکھے اور نماز ہلکی پڑھائے کیونکہ مقتدیوں میں بیمار و کمزور بوڑھے اور کام کاج والے بھی ہوتے ہیں لہٰذا نماز زیادہ لمبی نہ کریں کہ مقتدیوں پر جماعت کی شرکت بار ہونے لگے۔نماز کو ہلکا کرنے سے مراد یہ نہیں ہے کہ سنن وآداب کو چھوڑ دیا جائے بلکہ ارکان نماز کو بقدر کفایت ادا کرے اور ان سورتوں کی قرأت کرے جو احادیث کریمہ میں مذکور ہیں۔رکوع وسجدے میں تسبیحات تین بار کہیں۔ آپ ﷺ کتنی لمبی قرأت فرماتے مگر مقتدیوں کو نماز ہلکی معلوم ہوتی۔ اگر کوئی دوسرا اتنی لمبی قرأت کرے تو مقتدیوں کو بھاری معلوم ہونے لگے بخلاف آپ ﷺ کے کہ آپکی قرأت ذوق ونشاط لذت وحضور قلب کا سبب بنتی۔کیونکہ آپ ﷺ بڑے ہی خوش آواز اور بہترین قاری تھے۔ پھر یہ کہ آپکی تلاوت کے دوران انوار و اسرار برستے تھے۔آپکی زبان میں برق رفتاری شان بھی تھی کہ تھوڑی دیر میں زیادہ قرآن کریم تلاوت فرمالیتے یہ بھی آپ ﷺ کا معجزہ تھا۔اسی طرح قومے اور جلسے میں رعایت کرے۔احادیث کریمہ میں اکثر وبیشتر تخفیف سے مراد قرأت میں تخفیف ہے اور اب ائمہ حضرات کا حال دگرگوں ہے کہ اکیلی نماز مختصر پڑھتے ہیں اور جماعت کی نازطویل پڑھتے ہیں یہ طریقہ سنت کے خلاف ہے۔آپ ﷺ کی نماز ہلکی بھی ہوتی تھی اور کامل واکمل بھی کہ آپ ﷺ قرأت میں تخفیف فرماتے اور تعدیل ارکان' رکوع و سجدے میں فرق نہ آنے دیتے۔

(۱۱۲۱) امام کے قصور کی وجہ سے اگر کوئی شخص نماز چھوڑ دے تو وہ گناہگار نہیں ہے بلکہ امام گنہگار ہوگا۔حاکم یا بزرگ کے سامنے امام کی شکایت کردینا جائز ہے یہ امام کی غیبت نہوگی اور نہ سرتابی۔حاکم مقتدیوں کے سامنے امام کو تنبیہ وملامت بھی کرسکتا ہے کیونکہ اس میں امام کی اصلاح ہے نہ کہ ذلیل کرنا۔نماز میں طول اگرچہ عبادت ہے مگر جبکہ اس سے کوئی خرابی نہ پیدا ہو جیسا کہ بیمار وکمزور کو کھڑے ہونے میں تکلیف ہوتی ہے اور وہ زیادہ دیر تک کھڑے رہنے کی خود میں طاقت نہیں رکھتا اور کام کاج والوں کو جلدی جانا رہتا ہے کوئی دکان کھلی چھوڑ کر آیا ہے تو کوئی فرم کا ملازم ہے کہ اسکا مالک اسے ڈانٹے ڈپٹے گا اور اسکی ملازمت کیلئے خطرہ پیدا ہوجائیگا۔

(۱۱۲۲) نماز میں خطا کرنے سے مراد سنن ومستحبات کی ادائیگی میں کوتاہی ہے۔شرائط وارکان اور فرائض وواجبات نماز مراد نہیں ہیں کہ اگر امام نے سنت ومستحبات کا پورا پورا اہتمام نہ کیا تو تمہیں بہرصورت اجر وثواب ملیگا جو تم نے درست نماز ادا کی اور جماعت کی شمولیت کی نیت کی اور سنن ومستحبات چھوڑنے کا وبال انکے سر ہوگا کہ انہوں نے نماز کی ادائیگی میں کوتاہی کی۔ یہ اصل میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی وصیت ہے کہ غلط سلاطین وامراء کا دور ابتلاء وآزمائش کا دور ہوگا اور وہ میرے بعد آئیگا کہ سلاطین وامراء نماز پڑھائینگے اور نماز میں آداب ومستحبات کا خیال نہ رکھیں گے بلکہ اس میں کوتاہی کے مرتکب ہونگے ایسے آزمائشی وقت میں تم اپنی نمازوں کو درست رکھنا اگر امراء سلاطین بھی اپنی نمازوں کو درست رکھیں تو بہت ہی اچھا ہے ورنہ انکی کمی وکوتاہی تمہیں نقصان نہ دیگی انکا وبال ان پر ہوگا۔اس حدیث شریف کا ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اگر امام ایسی غلطی کرے جسکی مقتدیوں کو خبر نہو تو مقتدی معذور ہیں اور امام مجرم ہے۔لیکن اگر تمہیں پتہ چل جائے تو تم پر نماز کا اعادہ وغیرہ واجب ہے۔چنانچہ اگر بعد میں معلوم ہوجائے کہ امام بدعقیدہ تھا یا بے وضو یا بے غسل تھا یا اسکے کپڑے میں نجاست لگی تھی تو سب پر نماز کا لوٹانا واجب ہے۔

حدیث شریف: سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جو امام جنابت میں نماز پڑھائے تو امام ومقتدی دونوں نماز لوٹائیں (کتاب الآثار شریف) ایک مرتبہ سیدنا حضرت علی نے حالت جنابت میں نماز پڑھادی تو آپ نے خود بھی نماز لوٹائی اور مقتدیوں کو بھی نماز لوٹانے کا حکم فرمایا۔ایک مرتبہ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حالت جنابت میں نماز پڑھادی تو آپنے نماز لوٹادی مقتدیوں نے نہ لوٹائی۔سیدنا حضرت علی کو پتہ چلا تو آپ نے سیدنا حضرت عمر سے فرمایا کہ سبکو نماز لوٹانا چاہئے تھی۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی کی

(۱۱۱۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلٰثَۃٌ لَاتُرْفَعُ لَھُمْ صَلٰوتُھُمْ فَوْقَ رُءُ وْسِھِمْ شِبْرًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ تین نمازیں کہ نہیں اونچی اٹھتی ان کیلئے انکی نماز، انکے سروں سے اوپر بالشت بھر،

رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَھُمْ لَہٗ کَارِھُوْنَ وَامْرَءَۃٌ بَاتَتْ وَزَوْجُھَا عَلَیْھَا سَاخِطٌ

جو شخص کہ امامت کرے قوم کی اور لوگ اسکو ناپسند کرتے ہوں اور جو عورت کہ رات گزارے اس حالت میں کہ اسکا شوہر اس سے ناراض ہے

وَاَخْوَانِ مُتَصَارِ مَانِ۔ (رواہ ابن ماجۃ)

اور جو دو بھائی آپس میں قطع تعلق رکھنے والے ہیں۔

﴿باب ما علی الامام ترجمہ: امام پر جو مقتدیوں کے حقوق ہیں ان کا باب﴾

(۱۱۲۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب نماز پڑھائے کوئی تم میں کا لوگوں کو تو چاہیئے کہ ہلکی کرے اسلئے کہ

فِیْھِمُ السَّقِیْمَ وَالضَّعِیْفَ وَالْکَبِیْرَ وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ لِنَفْسِہٖ فَلْیُطَوِّلْ مَاشَآءَ (رواہ البخاری والمسلم)

ان میں بیمار ہیں اور کمزور ہیں اور بوڑھے ہیں اور جب نماز پڑھے کوئی تم میں کا خود اپنی تو چاہیئے کہ دراز کرے جتنا چاہے۔

(۱۱۲۱) حدیث شریف: عَنْ قَیْسِ ابْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْمَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ

ترجمہ: حضرت قیس ابن ابو حازم سے مروی انہوں نے فرمایا کہ خبر دی مجھ کو حضرت ابو مسعود نے کہ ایک شخص نے کہا

وَاللّٰہِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا یُطِیْلُ بِنَا فَمَا رَءَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ کی قسم، یارسول اللہ میں پیچھے رہ جاتا ہوں نماز فجر میں فلاں شخص کی وجہ سے کہ وہ لمبا کرتا ہے ہماری نماز کو، تو نہیں دیکھا میں نے پیارے رسول اللہ ﷺ کو

فِیْ مَوْعِظَۃٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِنْہُ یَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْکُمْ مُنَفِّرِیْنَ فَاَیُّکُمْ مَاصَلّٰی

کسی وعظ میں غضبناک اس سے کسی دن، پھر فرمایا پیارے پیارے رسول نے کہ تم میں کچھ نفرت دلانے والے ہیں اور جو تم میں سے نماز پڑھائے

بِالنَّاسِ فَالْیَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِیْھِمَ الضَّعِیْفُ وَالْکَبِیْرُ وَذَالْحَاجَۃِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

لوگوں کو تو چاہیئے کہ مختصر کرے اسلئے کہ ان میں کمزور بھی ہیں اور بوڑھے ہیں اور کام کاج والے بھی۔

तशरीफ़ लाये और हज़रते महजन अपनी जगह रहे तो फ़रमाया उनसे प्यारे रसूलुल्लाह ने कि किस चीज़ ने रोका तुमको नमाज़ पढ़ने से लोगों के साथ क्या तुम मर्दे मुस्लिम नहीं हो? तो हज़रते महजन ने अर्ज़ किया हां मर्दे मुस्लिम हूँ या रसूलुल्लाह मगर मैं नमाज़ पढ़ चुका हूँ अपने घर में तो फ़रमाया उनसे प्यारे रसूलुल्लाह ने कि जब तुम आओ मस्जिद में हालांकि तुम नमाज़ पढ़ चुके हो फिर क़ायम की जाये नमाज़ तो नमाज़ पढ़ लो लोगों के साथ अगरचे नमाज़ पढ़ चुके हो तुम।

1143 हदीस शरीफ़:– कबीला ए असद इब्ने हुज़ैमा के एक शख़्स से मरवी बेशक उन्होंने पूछा हज़रते अबू अय्यूब अंसारी से तो कहा पढ़ ले कोई हममें का अपनी जगह में नमाज़ फिर आये मस्जिद में और क़ायम की जाये नमाज़ तो नमाज़ पढ़ लूं मैं उनके साथ कि पाता हूं अपने दिल में शुबह इस बारे में, तो फ़रमाया हज़रते अबू अय्यूब ने कि हमने पूछा इस बारे में प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो फ़रमाया कि उसके लिये डबल हिस्सा है जमाअत का।

1144 हदीस शरीफ़:– हज़रते यज़ीद इब्ने आमिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं हाज़िर आया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में और वो नमाज़ में थे तो मैं बैठ गया और न शामिल हुआ मैं उनके साथ नमाज़ में फिर जब फ़ारिग़ हुये प्यारे रसूलुल्लाह कि देखा प्यारे नबी ने मुझको बैठा

تائید فرمائی تو سیدنا حضرت فاروق اعظم نے رجوع فرمایا اور سبکی نماز لوٹائی۔ اس پر تمام حضرات فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ اگر امام بغیر تکبیر تحریمہ کے نماز پڑھائے تو کسی کی نماز نہیں ہوئی اور یہ بات بالکل ظاہر و باہر ہے کہ جنبی، بے وضو، ناپاک کپڑے والے کا تحریمہ ہی صحیح نہیں ہے تو نماز بنا تحریمہ ہوئی اور بنا تحریمہ نماز ہی نہیں ہوتی۔ یہ کہنا بھی غلط ہے کہ امام کے نماز کے باطل ہونے سے مقتدیوں کی نماز پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اگر امام ایک عرصے کے بعد کہے کہ میں خفیہ کافر تھا یا میں نے ابتک بے وضو نمازیں پڑھائیں تو مقتدیوں پر نماز کا لوٹانا فرض نہیں ہے۔ کیونکہ امام اس خبر کی وجہ سے فاسق ہو گیا اور فاسق کی بات کا شرعاً اعتبار نہیں ہے (مرقاۃ شریف و فتح القدیر)

(۱۱۲۳) سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ عہد نبوی، عہد صدیقی، عہد فاروقی میں طائف کے عامل رہے آپکے طائف جاتے وقت سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے آپکو یہ وصیت و تاکید فرمائی اس سے بھی اس بات کی اہمیت کا پتہ چل رہا ہے کہ امام کو چاہئے کہ تمام مقتدیوں کا خیال رکھکر نماز پڑھے اور انکی رعایت کا لحاظ رکھے۔ نماز میں غیر معین مقتدی کی رعایت کرنا درست ہے جیسے بعض صورتوں میں مقتدیوں کی وجہ سے نماز ہلکی کیجا سکتی ہے۔ ایسے ہی غیر معین مقتدیوں رکوع میں ملنے والوں یا وضو کرنے والوں کی وجہ سے نماز دراز کیجا سکتی ہے۔ کسی معین شخص کیلئے نماز میں رعایت کرنا حرام بلکہ شرک خفی ہے۔ یہ تو آپ ﷺ کی خصوصیات میں سے ہے کہ سیدنا امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بحالت نماز آپ ﷺ کو دیکھکر مقتدی بن جاتے تھے۔

(۱۱۲۴) ''میں اپنے دل میں پاتا ہوں کچھ'' اس کچھ سے مراد یا تو کبر و غرور ہے کہ امام بننے سے مجھ میں یہ بری بات پیدا نہو جائے یا یہ کہ امامت کے دوران مجھے وسوسے اور برے خیالات نماز میں نہ آنے لگیں اس وجہ سے امامت کی ہمت نہیں پڑتی یا اپنی کمزوری کی وجہ سے میں خود کو امامت سے معذور پاتا ہوں۔ ان وجوہات کی بنا پر میں خود کو امامت کے لائق نہیں پاتا اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ تینوں ہی کمزوریاں آپ میں موجود ہوں مگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے دستِ کرم پھیرتے ہی وہ تمام رکاوٹیں ختم ہو گئیں، تمام بیماریاں کمزوریاں رخصت ہو گئیں، اور جرأت و ہمت پیدا ہو گئی۔ وسوسوں کا کریا کرم ہو گیا۔ کبر و غرور کی ارتھی سج گئی۔ دست نبی کا تصرف رنگ لایا۔ آپ ﷺ دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والسحر والالم ہیں۔ جب سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام کی قیص مبارک سیدنا حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھوں کی نہ صرف یہ کہ بیماری بلکہ نابینائی کو دور کر سکتی ہے تو پھر آپ ﷺ تو آپ ﷺ ہیں۔ شعر:

میرے نبی کی شان نہ پوچھو سب نبیوں میں اعلیٰ ہے
خلق خدا میں جو ہے بالا اس بالا سے بالا ہے (یا حبیب)

آپ ﷺ کا دست مبارک آن واحد میں قلب وقالب کی تمام بیماریاں کمزوریاں دور فرما دیتا ہے۔ اسکی برکت سے کمزور توانا، بیمار صحت مند، کم ہمت دلیر ہو جاتے ہیں کیونکہ۔ شعر:

میرے سرکار مختار کونین ہیں ملک میں انکی واللہ دارین ہیں
بانٹتے ہیں دو عالم کی وہ نعمتیں اور ظاہر میں کچھ بھی نہ تھا ہاتھ میں (یا نبی)

(۱۱۲۵) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سبکو مختصر و ہلکی نماز پڑھانے کی ہدایت جاری فرماتے مگر خود آپ ﷺ لمبی نماز پڑھاتے مگر آپکی قرأت میں ایسی کشش و جاذبیت ہوتی تھی کہ آپکی لمبی نماز بھی مختصر معلوم پڑتی تھی۔ حضرات صحابۂ کرام کا ذوق عبادت اور آپ ﷺ کی اقتداء کا شوق ایسے عروج واوج پر تھا کہ وہ چاہتے تھے کہ ایک رکعت میں تمام عمر گزر جائے آقا تلاوت فرماتے رہیں اور غلام سنتے رہیں۔ شعر:

قرآن سے دلوں کو سجاتے رہیں رسول
سنتے رہیں غلام سناتے رہیں رسول (انتخاب قدیری)

استغراق و محویت کا یہ عالم ہوتا تھا کہ آپ ﷺ طویل قرأت فرمائیں تب بھی مختصر لگے اور مختصر تو مختصر لگے ہی تھی۔ سچ یہ ہے کہ۔ شعر:

ہر روش معجزہ ہر ادا معجزہ
ہر صفت آپکی مصطفیٰ معجزہ (یا نبی)

(۱۱۲۶) نماز کے ہر مقتدی کو ماموم کہا جاتا ہے۔ مقتدی پر امام کی پیروی افعال میں واجب ہے نہ کہ اقوال میں اور مقتدی کی تین

(۱۱۲۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیں پڑھایا کریں گے تم کو امام تو اگر درست پڑھایا کریں تو اچھا ہے تمہارے لئے

وَاِنْ اَخْطَاءُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ (رواہ البخاری)

اور اگر خطا کریں گے تو فائدہ مند ہے تمہارے لئے اور نقصان دہ ہے ان کیلئے۔

(۱۱۲۳) حدیث شریف: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ اٰخِرُ مَاعَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت عثمان ابن ابو العاص سے مروی انہوں نے فرمایا کہ آخری جو عہد لیا مجھ سے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ (رواہ مسلم)

کہ جب امامت کرو تم کسی قوم کی تو ہلکی پڑھاؤ تم ان کو نماز۔

(۱۱۲۴) حدیث شریف: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قال اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَهٗ

ترجمہ: حضرت عثمان ابن ابو العاص سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عثمان سے

اُمَّ قَوْمَكَ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ شَيْئًا قَالَ

کہ امامت کروا پنی قوم کی! حضرت عثمان نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بیشک میں چاہتا ہوں اپنے دل میں کچھ! فرمایا پیارے رسول نے

اُدْنُهْ فَاَجْلَسَنِیْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهٗ فِیْ صَدْرِیْ بَيْنَ ثَدْيَیَّ ثُمَّ قَالَ

نزدیک آؤ، تو بٹھایا انہوں نے مجھے اپنے سامنے پھر رکھا اپنے دست رحمت کو میرے سینے پر دونوں چھاتیوں کے درمیان، پھر فرمایا پیارے رسول نے

تَحَوَّلْ فَوَضَعَهَا فِیْ ظَهْرِیْ بَيْنَ كَتِفَیَّ ثُمَّ قَالَ اُمَّ قَوْمَكَ فَمَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ

گھومو! پھر رکھا اپنا دستِ رحمت میری کمر پر دونوں کندھوں کے درمیان، پھر فرمایا امامت کروا پنی قوم کی، تو جو امامت کرے کسی قوم کی تو چاہیے کہ ہلکی نماز پڑھائے

فَاِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ وَاِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَاِنَّ فِيْهِمْ ذَا الْحَاجَةِ فَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ وَحْدَهٗ

کیونکہ ان میں بوڑھے ہیں اور بیشک ان میں بیمار ہیں بیشک ان میں کمزور ہیں، بیشک ان میں کام کاج والے ہیں، تو جب نماز پڑھے کوئی تم میں کا اکیلا

हुआ तो फ़रमाया कि तुम मुसलमान नहीं हुये हो? मैंने कहा हां या रसूलुल्लाह मैं मुसलमान हो चुका हूं फ़रमाया प्यारे नबी ने कि किस चीज़ ने मना किया तुमको शामिल होने से लोगों के साथ उनकी नमाज़ में बेशक अर्ज़ किया मैं नमाज़ पढ़ चुका हूं अपनी जगह में, मैं समझता था कि आप नमाज़ अदा फरमा चुके तो फ़रमाया प्यारे नबी ने जब आओ तुम नमाज़ को कि पाओ लोगों को तुम तो नमाज़ पढ़ लो उनके साथ और अगरचे नमाज़ पढ़ चुके हो कि हो जायेगी यह दूसरी वाली तुम्हारे लिये नफ़्ल और पहली वाली फर्ज़ है।

1145 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी कि एक शख्स ने सवाल किया उनसे तो साइल ने कहा कि बेशक मैं नमाज़ पढ़ लेता हूं अपने घर में फिर पाता हूं नमाज़ को मस्जिद में इमाम के साथ तो क्या नमाज़ पढ़ लूं मैं इमाम के साथ? तो हज़रते अब्दुल्लाह ने फ़रमाया उस शख्स से हां, कहा उस शख्स ने कि इन दोनों में से किसको ठहराऊँ मैं अपनी नमाज़? फ़रमाया हज़रते अब्दुल्ला इब्ने उमर ने कि यह तेरी तरफ़ से है बस यह तो अल्लाह तआला की तरफ़ से है कि ठहराये अल्लाह तआला उन दोनों में से जिसको चाहे।

1146 हदीस शरीफ़:– हज़रते सुलेमान से मरवी जो गुलाम हैं हज़रते मैमूना के उन्होंने फ़रमाया कि हम आये हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर के पास मक़ामे बिलात में और लोग नमाज़ पढ़ रहे थे तो मैंने कहा आप

قسمیں ہیں (۱) مُدرِک جو شروع سے اخیر تک امام کے ساتھ رہے (۲) مسبوق جو آخر نماز میں امام کے ساتھ ہو اور نماز کا شروع حصہ امام کے ساتھ نہ پائے (۳) لاحق جو شروع نماز میں امام کے ساتھ ہو اور آخری حصہ نماز کا امام کے ساتھ نہ پائے۔ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے سجدہ شروع کردینے پر قومے سے جھکنا شروع فرماتے تھے۔ مقتدی کا امام سے اتنا پیچھے رہنا سنت ہے اور امام کے ساتھ رکن کا ملنا واجب ہے یہاں تک کہ اگر امام رکوع سے سر اٹھالے اور مقتدی ابھی تک رکوع کی تین تسبیحات نہ پڑھ سکا تو تسبیحات چھوڑ کر امام کے ساتھ کھڑا ہوجائے اور اگر مقتدی رکوع میں امام سے پہلے کھڑا ہوگیا تو پھر رکوع میں لوٹ جائے یہ ایک ہی رکوع ہوگا دو نہ ہونگے۔

(۱۱۲۷) نماز میں امام سے آگے بڑھنے کی دو صورتیں ہیں (۱) کہ مقتدی امام سے پہلے رکوع میں پہونچے اور امام کے رکوع میں پہونچنے سے پہلے مقتدی رکوع سے سر اٹھالے اس صورت میں مقتدی کا رکوع نہیں ہوا۔ چونکہ امام کے ساتھ مقتدی کی رکوع میں شرکت نہوسکی (۲) مقتدی امام سے پہلے رکوع میں پہونچ گیا اور پھر امام رکوع میں گیا اور امام بھی اسکو رکوع میں مل گیا۔ اب مقتدی کی رکوع میں امام کے ساتھ شرکت ہوگئی لہٰذا رکوع ہوگیا۔ مگر یہ مکروہ ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ہر نمازی کو ہر وقت آگے سے پیچھے سے ملاحظہ و مشاہدہ فرماتے ہیں تاکہ امتی اسی خیال سے نماز پڑھے کہ ہمیں ہمارا اللہ تعالیٰ بھی دیکھ رہا ہے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ بھی دیکھ رہے ہیں یہ نماز میں کمال احسان کی منزل ہے۔ گویا کہ پوری نماز خیالِ نبی سے آراستہ ہونا چاہئے اس سے نماز میں حسن معرفت پیدا ہوتا ہے جو عبادت کا مقصود ہے۔

(۱۱۲۸) مقتدی نماز کے اقوال و افعال میں امام کے پیچھے پیچھے رہے آگے نہ بڑھے۔ دیگر تکبیرات میں امام سے مقتدیوں کا آگے بڑھنا مکروہ ہے۔ مگر تکبیر تحریمہ میں مقتدیوں کا امام سے آگے بڑھنا نماز کو فاسد کردیگا۔ تکبیر تحریمہ مقتدی امام کے بعد ہی کہیگا۔ اچھی طرح ذہن نشیں رکھئے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب امام کہے و لاالضالین تو تم آمین کہو یہ نہ فرمایا کہ جب تم و لاالضالین کہو تو آمین بھی کہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ مقتدی امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہ پڑھیگا۔ اگر مقتدی کا امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا درست ہوتا تو آپ ﷺ یہ فرماتے کہ جب تم و لاالضالین کہو تو آمین بھی کہو۔ آپ ﷺ نے یہ بھی نہ فرمایا کہ آمین بلند آواز سے پڑھو بلکہ آمین کہو۔ دوسری احادیث کریمہ میں آہستہ آمین پڑھنے کی صراحت اور زور سے پڑھنے کی ممانعت آچکی ہے۔ امام کا منصب یہ ہے کہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے اور مقتدی کے ذمے یہ ہے کہ اللّٰھم ربنا و لک الحمد کہے یہ دونوں کلمات امام و مقتدی دونوں پر تقسیم فرمادئے گئے ہیں۔ یہی مذہب حنفی ہے۔

(۱۱۲۹) اذان کے بعد اطلاع ثانی کو تثویب کہتے ہیں اور کبھی اس تثویب کو بھی اذان سے تعبیر کردیتے ہیں۔ اذان کے معنیٰ ہیں اطلاع و اعلان اور تثویب کے معنیٰ ہیں اطلاع کے بعد دوسری اطلاع اعلان کے بعد دوسرا اعلان۔ حضرات فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ اذان کے بعد کسی خاص شخص کو دروازے پر جاکر نماز کی اطلاع دینا ممنوع ہے۔ البتہ سلطان اسلام یا اس عالم دین کو جو ہر وقت دینی مسائل میں مشغول رہتا ہے اسکو اطلاع دینا جائز ہے اور اس مسئلے کا ماخذ یہ حدیث شریف ہے عام مسلمانوں کیلئے تثوب کہنا مستحب ہے۔ اسکی تفصیلات "باب التثویب اور فقیر قدیری کی کتاب نوافل انتخاب عرف اذان کے بعد تثویب" میں ملاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ جب تمام نمازی مسجد نبوی شریف میں جمع ہوجاتے اور نماز کا وقت ہوجاتا تو آپ ﷺ کی جلوہ گری میں دیر ہوتی تو سیدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کاشانۂ نور پر حاضر ہوتے۔ چنانچہ حسب عادت حاضر بارگاہِ نور ہوئے لہٰذا آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق اکبر امامت کے فرائض انجام دیں۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۷ نمازیں پڑھائیں۔ اپنی حیات ظاہری میں آپ ﷺ نے مسئلۂ امامت و خلافت طے فرمادیا کہ حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد ساری مخلوق میں بہتر و برتر، افضل و اعلیٰ حضرت ابوبکر صدیق اکبر ہیں کیونکہ امام افضل ہی کو بنایا جاتا ہے آپ ہی

فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَآءَ (رواه مسلم)

تو چاہیے کہ نماز پڑھے جیسے چاہے۔

(١١٢٥) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَأْمُرُنَا بِالتَّخْفِيفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ (رواه النسائی)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ حکم فرماتے تھے ہم کو ہلکی نماز پڑھانے کا اور خود امامت فرماتے تھے ہماری سورۂ صافات سے۔

﴿ باب ما على المأموم من المتابعة وحكم المسبوق ﴾

﴿ ترجمہ: مقتدی پر امام کی پیروی لازم ہونے اور مسبوق ہونے کے حکم کا باب ﴾

(١١٢٦) حدیث شریف: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَإِذَا قَالَ

ترجمہ: حضرت براء ابن عازب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم نماز پڑھتے تھے پیارے نبی ﷺ کے پیچھے تو جب ہمارے نبی فرماتے

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَضَعَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم جَبْهَتَهُ عَلَى الْاَرْضِ (رواه البخاری والمسلم)

سمع الله لمن حمده تو نہ جھکاتا تھا کوئی ہم میں کا اپنی پیٹھ یہاں تک کہ رکھ دیتے پیارے نبی ﷺ اپنی پیشانی کو زمین پر

(١١٢٧) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضٰى

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نماز پڑھائی ہم کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے ایک دن، تو جب پورا فرمایا

صَلٰوتَهُ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ اِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ

اپنی نماز کو تو متوجہ فرمایا ہماری طرف اپنے چہرۂ پاک کو تو فرمایا پیارے رسول نے اے لوگو! بیشک میں امام ہوں تمہارا تو نہ آگے بڑھو مجھ سے رکوع میں

وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ اَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ۔ (رواه مسلم)

اور نہ سجدے میں اور نہ کھڑے ہونے میں اور فارغ ہونے میں اسلئے کہ میں دیکھتا ہوں تم کو اپنے آگے سے اور اپنے پیچھے سے۔

(١١٢٨) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جلدی نہ کرو امام سے جب تکبیر کہے امام تو تکبیر کہو تم اور جب کہے امام

नमाज़ नहीं अदा फरमा रह हैं उनके साथ तो फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर ने मैं पढ़ चुका हूं और बेशक मैंने सुना है प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि मत पढ़ो एक नमाज़ एक दिन में दो मर्तबा।

1147 हदीस शरीफ़:– हज़रते नाफ़े से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बेशक हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर फ़रमाते थे कि जो नमाज़ पढ़ ले मग्रिब की या फ़ज्र की फिर पाये उन दोनों को इमाम के साथ तो दोबारा न पढ़े उन दोनों को।

(63) सुन्नतों और सुन्नतों की फ़ज़ीलतों का बाब

1148 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो नमाज़ पढ़े दिन और रात में बारह रकआत तो बनाया जायेगा उसके लिये घर जन्नत में, चार रकतें कब्ले नमाज़े फ़र्ज़े ज़ोहर और दो रकतें बाद नमाज़े फ़र्ज़े ज़ोहर और दो रकतें बाद नमाज़े फ़र्ज़े मग्रिब और दो रकतें बाद नमाज़े फ़र्ज़े इशा और दो रकतें कब्ल नमाज़े फ़र्ज़े फजर।

1149 हदीस शरीफ़:– हज़रते उम्मे हबीबा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं प्यारे रसूल नहीं है कोई मोमिन बंदा ए मुसलमान कि नमाज़

آپ ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ کے بعد خلافت کے مستحق ہیں۔ کیونکہ یہ امامت صغریٰ امامت کبریٰ کی دلیل ہے گویا کہ آپ ﷺ نے عملی طور پر آپکو امامت کے روپ میں خلافت کی سند عطا فرمادی۔ خلافت صرف قول ہی سے نہیں ہوتی بلکہ کردار و عمل بھی نشانِ راہ ہیں۔ اسی لئے تمام حضرات صحابۂ کرام نے عموماً اور سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خصوصاً ارشاد فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیق اکبر کو آپ ﷺ نے ہمارے دین کا امام بنایا ہے تو ہم نے انہیں اپنی دنیا کا امام بھی بنالیا ہے۔ امامت کا مستحق پہلے عالم دین ہوتا ہے پھر قاری۔ حضرت ابو بکر صدیق اکبر تمام حضرات صحابۂ کرام میں سب سے بڑے عالم ہیں (مرقاۃ شریف مدارج النبوت شریف) حضرات انبیاء کرام کو بیماری کا لاحق ہونا عوارض بشری میں سے ہیں۔ طاقت وقوت کے مظاہرے میں شان ملکوتی کا اظہار ہوتا ہے۔ ان نمازوں میں تمام حضرات صحابۂ کرام خصوصاً حضرت ابو بکر صدیق اکبر کا منہ کعبہ شریف کی طرف تھا اور دل آپ ﷺ کیطرف۔ شعر:

سر کا دربار الٰہی میں جھکائے رکھنا
دل کو محبوب الٰہی سے لگائے رکھنا (یا نبی)

زبان صدیقی تلاوت قرآن کریم میں مصروف تھی مگر کان صدیقی آپ ﷺ کی آمد کی آہٹ محسوس کرنے میں لگے تھے اس سے انکی نماز میں کمال پیدا ہوتا تھا سیدنا حضرت ابو بکر صدیق اکبر عین حالت نماز میں آپ ﷺ کا ادب و احترام کرتے تھے تب ہی تو پیکر ادب بنکر پیچھے ہٹنے لگے اور مقتدی بننے لگے۔ نماز میں آپ ﷺ کا ادب کرنا شرک نہیں بلکہ کمال توحید ہے۔ سیدنا حضرت ابو بکر صدیق اکبر نماز کی حالت میں آپ ﷺ کے احکام بلکہ ارشادات کی اطاعت کرتے تھے کہ اشارا پا کر کھڑے رہے وہ جانتے تھے کہ نماز انہیں کی اطاعت کا نام ہے۔ امام بنکر آپ ﷺ بائیں جانب صدیق اکبر کے جلوہ افروز ہوئے اور اگر آپ ﷺ مقتدی ہوتے تو دائیں جانب بیٹھتے۔ اب مسجد نبوی میں نماز با جماعت کی صورت حال یہ تھی کہ حضرات صحابۂ کرام تو حضرت صدیق اکبر کے افعال کو دیکھ کر نماز ادا کر رہے تھے یعنی حضرت صدیق اکبر آپ ﷺ کی حضرات صحابۂ کرام کو تکبیرات پہونچا رہے تھے۔ اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ایک نماز کے دو امام تھے۔ چونکہ نقاہت بشری کی وجہ سے آواز دور تک نہ جاری ہوگی اسلئے تکبیرات کو عام نمازیوں تک پہونچانے کیلئے حضرت صدیق اکبر مکبر کا کردار ادا فرما رہے تھے۔ حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ اگر امام کی آواز پست ہو یا امام کمزور ہو یا نمازیوں کی تعداد کثیر ہو تو مؤذن دوسرے مقتدی امام کی تکبیرات کو مقتدیوں کو پہونچادیں۔ اس مسئلے کا ماخذ یہ حدیث شریف ہے۔

(۱۱۳۰) سیدنا حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ گدھا پن ہے کہ ایک آدمی کو امام بنایا جائے اور پھر اسکی پیروی نہ کیجائے بے وقوفی میں یہ شخص گدھے کی مانند ہے کہ مقتدی ہوکر امام کے آگے آگے چلتا ہے۔ امام سے آگے بڑھنا اتنا بڑا جرم ہے کہ اسکی پاداش میں صورت بھی مسخ ہوسکتی ہے۔ اگر کبھی اس جرم کی یہ سزا نہ ملے تو یہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی رحمت کا صدقہ ہے۔ ایک بزرگ دمشق کی جامع مسجد میں رہتے تھے انکے پاس ایک محدث صاحب حدیث شریف سیکھنے گئے وہ بزرگ ان محدث صاحب کو پردے میں رہکر درس حدیث دیتے تھے۔ ایک دن محدث صاحب نے دیدار کی درخواست باصرار کی چارو ناچار ان بزرگ کو پردہ اٹھانا پڑا تو محدث صاحب نے دیکھا کہ استاد بزرگ کی صورت گدھے کی سی ہے ان بزرگ نے فرمایا کہ میں نے اس حدیث شریف کو خلاف عقل سمجھ کر امتحان کے طور پر امام کے آگے بڑھا تو اس سزا میں مبتلا ہوگیا (مرقاۃ شریف)۔

(۱۱۳۱) مسبوق جب نماز میں ملے تو اپنی باقی ماندہ نماز پہلے نہ پڑھے بلکہ امام کے ساتھ شریک ہوکر سلام پھیرنے کے بعد باقی ماندہ نماز پوری کرے اسطرح کہ تکبیر تحریمہ کہکر امام کے فعل میں شریک ہوجائے۔ لیکن رکعت اسی صورت میں ملیگی جبکہ امام کے ساتھ رکوع میں شریک وشامل ہوا اگر رکوع کے بعد شامل ہوا تو رکعت نہوگی۔ لاحق کا حکم اسکے برعکس ہے کہ وہ پہلی چھوٹی ہوئی نماز بغیر قرأت کے پڑھیگا پھر امام کے ساتھ ملیگا۔

(۱۱۳۲) کوئی شخص نماز کے سجدے میں اگر جماعت میں شریک ہوا تو اسے سجدہ مل جانے سے رکعت نہ ملیگی۔ البتہ سجدے میں

وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا

ولا الضآلین کہوتم آمین اور جب رکوع کرے امام تو رکوع کرو تم اور جب کہے امام سمع اللہ لمن حمدہ تو کہو

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (رواہ مسلم)

اللھم ربنا لک الحمد

(۱۱۲۹) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَآءَ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جب زیادہ ناساز ہوگئی طبیعت مبارکہ پیارے رسول اللہ ﷺ کی تو آئے

بِلَالٌ يُؤَذِّنُهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَابَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَصَلّٰى

حضرت بلال کہ اطلاع دے رہے ہیں پیارے رسول کو نماز کی، تو فرمایا پیارے رسول نے کہ حکم سناؤ ابو بکر کو یہ کہ نماز پڑھائیں لوگوں کو تو نماز پڑھائی

اَبُوْبَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَقَامَ

حضرت ابو بکر نے اِن دنوں میں، پھر بیشک پیارے نبی ﷺ نے پایا اپنی طبیعت میں ہلکا پن تو پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے

يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ

کہ لیجائے جاتے تھے دو آدمیوں کے درمیان اور پیارے نبی کے دونوں پائے اقدس لکیریں کھینچ رہے تھے زمین میں یہاں تک کہ تشریف لائے پیارے نبی مسجد میں

فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْبَكْرٍ حِسَّهٗ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ

جب سنی حضرت ابو بکر نے آپکی آہٹ تو پیچھے ہٹنے لگے حضرت ابو بکر تو اشارہ فرمایا حضرت ابو بکر کی طرف پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ پیچھے نہ ہٹیں

فَجَآءَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ يُصَلِّيْ قَآئِمًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

تو تشریف لائے یہاں تک کہ بیٹھ گئے حضرت ابو بکر کے بائیں طرف، حضرت ابو بکر نماز پڑھ رہے تھے کھڑے ہوکر اور پیارے رسول اللہ ﷺ

يُصَلِّيْ قَاعِدًا يَّقْتَدِيْ اَبُوْبَكْرٍ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ يَقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ (رواہ البخاری والمسلم)

نماز پڑھ رہے تھے بیٹھ کر، اقتداء کر رہے تھے حضرت ابو بکر، پیارے رسول اللہ ﷺ کی نماز کی اور لوگ اقتداء کر رہے تھے حضرت ابو بکر کی نماز کی۔

पढ़ता है अल्लाह तआला के लिये बारह रकअतें नफ़्ल अलावा फर्ज़ के मगर बनायेगा अल्लाह तआला उसके लिये घर जन्नत में या मगर बनाया जायेगा उसके लिये घर जन्नत में।

1150 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने शक़ीक़ से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सवाल किया हज़रते आयशा से नमाज़ के बारे में प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की, प्यारे नबी की नफल नमाज़ से मताअल्लिक तो फ़रमाया हज़रते आयशा ने कि नमाज़ पढ़ते थे प्यारे रसूल मेरे घर में नमाज़े ज़ोहर से पहले चार रकआतें फिर तशरीफ़ ले जाते तो नमाज़ पढ़ाते लोगों को फिर वापस तशरीफ़ लाते तो नमाज़ अदा फ़रमाते दो रकअतें और नमाज़ पढ़ाते थे लोगों को मग़्रिब की फिर वापस तशरीफ लाते तो नमाज़ अदा फ़रमाते दो रकअतें फिर नमाज़ पढ़ाते इशा की और तशरीफ़ लाते मेरे घर में तो नमाज़ अदा फ़रमाते दो रकअतें और प्यारे रसूल नमाज़ अदा फ़रमाते थे रात को नौ रकतें कि जिन में वित्र भी हैं और नमाज़ अदा फ़रमाते थे रात को देर तक खड़े होकर रात को देर तक बैठ कर और जब किराअत फ़रमाते प्यारे रसूल कि प्यारे रसूल खड़े हैं तो रुकू फ़रमाते और सजदा फ़रमाते और वो खड़े होते जब प्यारे रसूल किराअत फ़रमाते बैठ कर तो रुकू फ़रमाते और सजदा फ़रमाते कि वो बैठे होते और जब तुलू होती फजर तो नमाज़ अदा फ़रमाते प्यारे रसूल दो रकअतें फिर तशरीफ़ ले जाते तो नमाज़ पढ़ाते लोगों को नमाज़े फजर।

شریک ہونے کا ثواب مل جائیگا۔ایسا نہ کرے کہ سجدے میں شریک نہو کہ اب رکعت تو گئی سجدہ کر کے کیا کرونگا یہ ثواب سے محرومی ہے۔''اور شمار نہ کرو تم اسکو کچھ'' کچھ کا مطلب یہ ہے کہ اسکو رکعت شمار نہ کرو۔اس حدیث شریف کے دو مطلب ہیں (۱) یہ کہ رکعت سے مراد رکوع ہے اور صلوٰۃ سے مراد رکعت ہے یعنی رکوع مل جانے سے رکعت مل جاتی ہے ۔ناظرین نظر میں رہے کہ مقتدی پر سورۂ فاتحہ شریف پڑھنا فرض نہیں اگر فرض ہوتی تو بغیر سورۂ فاتحہ پڑھے رکعت نہ ملتی (۲) رکعت سے مراد رکعت ہے اور صلوٰۃ سے مراد نماز ہے یعنی جس نے امام کے ساتھ ایک رکعت پالی اسے جماعت ملگئی کیونکہ اس سے کم ملنے پر جماعت نہیں ملتی اور یہ حکم غیر جمعہ کا ہے ۔ جمعہ کے بارے میں حکم یہ ہے کہ جس نے امام کو جمعہ کی نماز میں پالیا اس نے جمعہ پالیا اگر چہ امام کو التحیات یا سجدۂ سہو میں پائے اور جو رکعتیں رہ گئیں انہیں پورا کرے۔

(۱۱۳۳) للّٰہیت کا مطلب یہ ہے کہ نماز میں کامل اخلاص ہو کسی دوسری غرض کا شائبہ تک نہو اور اسی طرح چالیس دن نماز با جماعت ادا کرتا رہے۔چالیس کا عدد بڑی اہمیت کا حامل ہے کہ تخلیق انسانی میں تبدیلیاں چالیس پر ہی ہوتی ہیں کہ بچہ ماں کے پیٹ میں چالیس دن نطفہ چالیس دن خون چالیس دن گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے۔بچے کی ولادت کے بعد ماں کو چالیس دن نفاس آسکتا ہے چالیس سال میں عقل کامل ہوتی ہے اسلئے یہاں بھی چالیس کے عدد کا ذکر فرمایا گیا۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص چالیس دن اخلاص اختیار کرے تو اسکے دل کیطرف سے زبان پر حکمت کے چشمے پھوٹیں گے ۔ یہ حدیث شریف حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے چلّوں کی بھی اصل ہے۔تکبیر اولیٰ کو پانے کا مطلب یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت موجود ہو امام کے قرأت شروع کرنے سے پہلے مقتدی ثناء پڑھ لے نفاق سے برأت و چھٹکارا یہ ہے کہ اسکی نماز ریا اور سستی سے محفوظ ہو جاتی ہے اور باقی علامات نفاق جھوٹ غیبت وعدہ خلافی وغیرہم ان سے بھی بچا دیا جاتا ہے ۔گویا کہ اس پیارے عمل کی برکت سے یہ نمازی دنیا میں منافقین کے اعمال سے محفوظ رہیگا اسے اخلاص کی دولت ملے گی اور قبر و آخرت میں نجات کا پروانہ ملیگا۔

(۱۱۳۴) جماعت سے نماز پڑھنے والوں کو تو انکے فعل کا ثواب ملیگا اور اس تاخیر سے آنے والے کو نیت خیر کا ثواب ملیگا کیونکہ اس نے جماعت میں شرکت کی نیت و کوشش تو کی مگر اتفاقاً نہ پاسکا بلکہ جماعت کا چھوٹ جانے پر مومن کو جو حسرت و افسوس ہوتا ہے اسکا بھی بہت بڑا ثواب ہے اور یہ سب کچھ ثواب و بشارت اسکے لئے ہے جس نے کوتاہی نہ کی ہو بلکہ وقت کے اندازے میں غلطی ہوگئی ہو۔اچھے وضو سے مراد یہ ہے کہ وضو کو مع آداب و مستحبات کیا جائے۔

(۱۱۳۵) آنے والے شخص کے ساتھ نماز پڑھنے والی شخصیت سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفۂ بلا فصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھی (سنن بیہقی شریف) آنے والے شخص امام بنے اور حضرت صدیق اکبر مقتدی بنے ۔اُنکے فرض ادا ہوئے اِنکے نفل ۔ آنے والے شخص کو فرض با جماعت ادا کرنے کا ثواب مل گیا اور حضرت صدیق اکبر کے نامۂ اعمال میں نفل نماز کا اور ایک دینی بھائی کی خیر خواہی کا اجر و ثواب لکھا گیا۔اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جماعت ثانیہ جائز ہے بازار کی مسجد کیطرح ہر محلّے کی مسجد میں۔ جہاں امام و مقتدی مقرر ہوں وہاں پہلے امام کی جگہ سے ہٹ کر جماعت ثانیہ کیجائے ۔دو شخصوں کی جماعت سے بھی جماعت کا ثواب مل جاتا ہے ۔فرض والے امام کے ساتھ اکیلا نفل والا مقتدی شریک ہو جائے تب بھی جماعت کا ثواب مل جائیگا۔

(۱۱۳۶) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو نماز سے کتنی محبت اور کتنا شغف تھا جب بھی آپکی محویت میں کمی آتی تو فوراً نماز کو دریافت فرماتے۔ حضرات صحابۂ کرام عشق نبی کے نشے میں ایسے چور تھے کہ آپ ﷺ کے بنا نماز نہ پڑھتے اگر چہ قضا ہی ہو جائے۔ بے ہوشی یہ بھی ایک بیماری ہے۔جو شان نبوت کے خلاف نہیں ہے اور وہ بھی گھڑی دو گھڑی کیلئے ہو نہ کہ مہینے دو مہینے کیلئے مگر ہمارے ماحول اور اردو زبان میں اسکا استعمال ایسے معنیٰ میں بھی ہوتا ہے جو شان نبوت کے خلاف ہے اسلئے فقیر قدیری نے آپ ﷺ کیلئے لفظِ بے ہوشی استعمال نہ کر کے اور الفاظ استعمال کئے ہیں جو شان نبوت کے لائق ہیں اور کمالات نبوت میں سے ہیں۔اس حدیث شریف

(۱۱۳۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَا یَخْشَی الَّذِیْ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یُّحَوِّلَ اللّٰہُ رَاْسَہٗ رَاْسَ حِمَارٍ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں ڈرتا وہ شخص جو کہ اُٹھاتا ہے اپنے سر کو امام سے پہلے کہ بدل دے اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر سے۔

(۱۱۳۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الصَّلٰوۃَ وَالْاِمَامُ عَلٰی حَالٍ فَلْیَصْنَعْ کَمَا یَصْنَعُ الْاِمَامُ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آئے کوئی تم میں کا نماز کو اور امام ایک حال پر ہو تو چاہیے کہ کرے آنے والا ویسا ہی جیسا کہ امام کر رہا ہے۔

(۱۱۳۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا جِئْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْہُ شَیْئًا وَمَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً فَقَدْ اَدْرَکَ الصَّلٰوۃَ۔ (رواہ ابوداود)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب آؤ تم نماز کو اور ہم سجدہ ریز ہوں تو سجدہ کرلو تم اور نہ شمار کرو اس کو کچھ، اور جس نے پالیا رکعت کو اس نے پالیا نماز کو۔

(۱۱۳۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی لِلّٰہِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جَمَاعَۃٍ یُدْرِکُ التَّکْبِیْرَۃَ الْاُوْلٰی کُتِبَ لَہٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے نماز پڑھی للہیت کے ساتھ چالیس دن جماعت میں کہ پاتا رہا تکبیر اولیٰ کو تو لکھی جائیں گی اس کیلئے دو براءتیں، براءت آگ سے اور براءت نفاق سے۔

(۱۱۳۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَہٗ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وضو کرے تو اچھا کرے اپنے وضو کو، پھر چلے تو پائے لوگوں کو

1151 हदीस शरीफः– हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नहीं थे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम किसी चीज़ पर नवाफिल में सख्ती से अमल पैरा नफल के बारे में फजर की दो रकअत सुन्नतों पर।

1152 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि फजर की दो रकअतें बेहतर हैं दुनिया से और जो कुछ दुनिया में है।

1153 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो हो तुममें से नमाज़ पढ़ने वाला नमाज़े जुमा के बाद तो चाहिये कि नमाज़ पढ़े चार रकअत सुन्नत।

1154 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो हो तुममें से नमाज़ पढ़ने वाला नमाज़े जुमा के बाद तो चाहिये कि नमाज़ पढ़े चार रकआत सुन्नत।

1155 हदीस शरीफः– हज़रत उम्मे हबीबा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना कि फ़रमाते हैं प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि जो पाबंदी करेगा चार रकआतों पर नमाज़े ज़ोहर फर्ज़ से पहले और चार रकआत उसके बाद तो हराम फ़रमा देगा उसको अल्लाह तआला आग पर।

1156 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने चार रकआतें ज़ोहर की फर्ज़ नमाज़ से पहले हैं, नहीं है उनके दरमियान में सलाम, खोल दिये जाते हैं उनके लिये आसमान के दरवाज़े।

میں بار بار غسل فرمانے کا جو ذکر ہے تو یہاں غسل سے مراد نہانا نہیں بلکہ وضو یا ہاتھ دھونا مراد ہے کیونکہ بار بار غسل فرمانے کی کوئی ظاہری وجہ موجود نہیں ہے اور جہاں محویت و استغراق کی کیفیت ظاہر ہو رہی ہو تو وہاں بار بار غسل کیسے ہو سکتا ہے۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ بار بار غسل فرمانا بخار کے علاج کیلئے تھا ایک حدیث شریف میں فرمایا "ٹھنڈا کرو بخار کو پانی سے"۔ حضرات صحابۂ کرام پیکر ادب و احترام تھے کا شانۂ نبوت پر آواز نہ دیتے تھے کہ یہ بھی انداز بے ادبی ہے اور نہ ہی آپکے بنا نماز با جماعت پڑھتے تھے یہ حضرات صحابۂ کرام کا عشق نبوی تھا کہ آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز سے محرومی یہ بڑی محرومی ہے۔ انکا تو عالم تھا کہ عمریں گزار دینگے ترے انتظار میں۔ آپ ﷺ نے اپنی حیات ظاہری میں حضرت ابوبکر صدیق اکبر کو امامت صغریٰ پر فائز فرما کر اور وہ بھی واجبی طریقے پر آئندہ کیلئے مسئلۂ خلافت کو بھی طے فرما دیا بلکہ آپ ﷺ نے تو یہاں تک ارشاد فرمایا کہ جہاں حضرت ابوبکر ہوں وہاں کسی کو امامت کا حق نہیں ہے۔ حضرت صدیق اکبر نے حضرت فاروق اعظم سے یہ فرمایا کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ یہ حکم سرکاری سرتابی نہیں ہے بلکہ اظہارِ معذوری اور عجز و انکسار کی سرتاجی ہے کہ میں آپ ﷺ کے مصلے کو خالی دیکھکر صبر نہ کر سکونگا دل و چشم کے ساغر چھلک جائینگے۔ یاد محبوب میں آہیں اور سسکیاں قرأت قرآن کریم میں حائل ہو جائینگی۔ مگر کسر نفسی کی فصل بہار حضرت فاروق اعظم پر نثار کہ میری کیا مجال کہ آپکی موجودگی میں امامت کے مصلے کی زینت بنوں کیونکہ آپکا انتخاب تو اس ذاتِ انتخاب نے فرمایا ہے جسکی ہر ادا انتخاب ہے۔ آپکی اس امامت سے لوگوں کی تقدیریں وابستہ ہو چکی ہیں اس امامت کے طفیل بہت سے سربستہ راز و اسرار کھلیں گے آپ ہی امامت کے مصلے پر رونق افروز ہوں۔ حضرات صحابۂ کرام میں آپس میں کیسی محبت و مودت تھی اسکی نظیر نہیں مل سکتی۔ بعض نادان بے ایمان حضرات صحابۂ کرام کی بے نفسی، ملنساری، عجز و انکساری، تقویٰ و پرہیز گاری کو ایک آنکھ برداشت نہیں کرتے وہ ان حالات و مقامات سے عبرت و نصیحت حاصل کریں۔ افاقۂ استغراق کی صورت میں آپ ﷺ اپنے

جاںثاروں پر دست شفقت رکھے مسجد نبوی شریف میں اسطرح جلوہ گر ہوئے کہ دائیں جانب حضرت عباس ہیں اور بائیں جانب حضرت علی حضرت فضل ابن عباس اور حضرت اسامہ بن یزید باری باری فیضان دست مصطفیٰ حاصل کر رہے ہیں۔ یہ تمام حضرات آپ ﷺ کی خدمات انجام دیتے رہے اور جماعت میں شریک نہ ہوئے کیونکہ صحابی تھے وہابی نہ تھے۔ جانتے تھے کہ یہ آخری خدمات ہیں جتنی ہوسکیں کرلیں یہ سعادت پھر نہ مل سکیگی۔ حضرت ابوبکر صدیق اکبر پتلیاں پھرا پھرا کے آپ ﷺ کو دیکھتے رہے کہ زبان اپنا کام کرتی رہے اور آنکھیں اپنا کام کرتی رہیں۔ اس نماز کے کمال عظمت کون سمجھ سکتا ہے۔ جن نادانوں گستاخوں کو توہین کا چسکا پڑ گیا ہے تو وہ موقع کی تلاش میں رہتے ہیں اور کوئی بھی اوچھا ہتھیار استعمال کئے بغیر نہیں رہ پاتے۔ اسی طرح اس حدیث شریف میں آپ ﷺ نے جن حضرات کے کندھوں پر دست رحمت رکھکر مسجد نبوی شریف میں جلوہ گری فرمائی ان دائیں جانب والے حضرت عباس کا ذکر فرمایا اور بائیں طرف والے حضرات کا ذکر نہیں فرمایا اسکی وجہ کم نظر کم عقل کم علم لوگ یہ بیان کرتے ہیں کیونکہ بائیں طرف حضرت علی تھے اور حضرت علی سے حضرت عائشہ اس درجہ ناراض ہیں کہ آپ نے حضرت علی کا نام لینا تک گوارا نہ فرمایا۔ سنی مسلمان یاد رکھیں یہ نری جہالت ہے حالانکہ نام نہ لینے کی وجہ یہ تھی کہ بائیں طرف چند حضرات تھے جو باری باری دست رحمت کو اپنے کندھوں پر لیتے تھے کہ نام لیا جائے تو سبکا لیا جائے اسلئے آپ نے کسی کا نام نہ لیا۔ اچھی طرح ذہن میں رہے کہ حضرت علی کے فضائل کی احادیث کریمہ اکثر حضرت عائشہ ہی سے مروی ہیں۔ شعر:

بہک نہ جاؤ رہ عشق میں نبی والو!

ابولہب کے مشن کا سراغ لیکے چلو　(یا نبی)

یہ واقعہ آپ ﷺ کے مرض وصال شریف کا ہے۔ جو وصال شریف سے ایک یا دو دن پہلے ہفتے یا اتوار کی ظہر کا ہے اور دوشنبہ مبارکہ (پیر) یعنی وصال شریف کے دن فجر کے وقت آپ ﷺ نے اپنے حجرۂ مبارکہ سے پردہ اٹھا کر جماعت مصلین کو دیکھا اور رحمت بھری دعاؤں سے نوازا اور دوسری رکعت میں جلوہ افروزِ مسجد نبوی شریف

قَدْ صَلَّوْا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مِثْلَ اَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ

کہ نماز پڑھ چکے ہیں، تو عطا فرمائے گا اس کو اللہ تعالیٰ اس کے ثواب کے مثل جو پڑھ چکا ہے نماز کو کہ حاضر ہوا جماعت میں، اور نہیں کم کرے گا یہ

مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا (رواه ابوداؤد والنسائی)

ان کے ثوابوں میں سے کچھ بھی۔

(۱۱۳۵) حدیث شریف: جَآءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ

ترجمہ: آئے ایک شخص حالانکہ نماز پڑھ چکے تھے پیارے رسول اللہ ﷺ تو پیارے رسول نے فرمایا کیا کوئی شخصیت ہے جو احسان کرے

عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّىْ مَعَهٗ فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلّٰى مَعَهٗ۔ (رواه الترمذی ابوداؤد)

اُس آنے والے شخص پر کہ نماز پڑھے اسکے ساتھ؟ تو کھڑے ہوئے ایک صاحب تو نماز پڑھی انہوں نے اُس آنے والے کیساتھ۔

(۱۱۳۶) حدیث شریف: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ

ترجمہ: حضرت عبید اللہ ابن عبد اللہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں حاضر ہوا حضرت عائشہ کی خدمت میں تو میں نے عرض کیا

اَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ بَلٰى ثَقُلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ کیا بتائینگی مجھے پیارے رسول اللہ ﷺ کے مرض شریف کے بارے میں؟ تو حضرت عائشہ نے فرمایا ہاں! جب مرض شریف کو نوازا پیارے نبی ﷺ نے

فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ

تو فرمایا پیارے نبی نے کیا نماز ادا کی لوگوں نے؟ تو ہم نے کہا نہیں یارسول اللہ، وہ انتظار کر رہے ہیں آپکا، تو فرمایا پیارے نبی نے کہ رکھو میرے لئے پانی لگن میں

قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ

حضرت عائشہ نے فرمایا تو ہم نے ایسا کیا، پھر غسل فرمایا پیارے نبی نے پھر اُٹھنے لگے تو طاری ہوگئی استغراق کی کیفیت پیارے نبی پر پھر افاقہ ہوا

فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ

تو فرمایا پیارے نبی نے کیا نماز پڑھ لی لوگوں نے؟ ہم نے عرض کیا نہیں، انتظار کر رہے ہیں وہ آپکا یارسول اللہ، فرمایا پیارے نبی نے رکھو میرے لئے پانی لگن میں

1157 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नमाज़ अदा फ़रमाते थे चार रकआत सूरज ढलने के बाद, ज़ोहर की नमाज़ से पहले और फ़रमाते बेशक यह वो घड़ी है कि खोल दिये जाते हैं इसमें आसमान के दरवाज़े तो मैं चाहता हूं कि चढ़े मेरा उस घड़ी में नेक अमल।

1158 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने रहम फरमाये अल्लाह तआला उस शख्स पर जो नमाज़ पढ़े कब्ले नमाज़े असर चार रकआतें।

1159 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नमाज़ पढ़ते थे कब्ले नमाज़े असर चार रकआतें तो फासला फ़रमाते उनके दरमियान सलाम करने से मलाएका मुर्कराबीन पर और जो उनके फ़रमाँबरदार हैं मुसलमानों में से और मोमिनों में से।

1160 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो पढ़े नमाज़ बाद नमाज़े मग़्रिब 6 रकआतें और न बोले उनके दरमियान कोई बुरी बात तो बराबर होंगी यह 6 रकआतें उसके लिये बारह साल की इबादत के।

1161 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने नमाज़ पढ़ी बादे नमाज़े मग़्रिब बीस रकआतें तो बनायेगा अल्लाह तआला उसके लिये घर जन्नत में।

ہوئے اور نماز میں شرکت فرمائی ۔ پہلے دن آپ ﷺ منصب امامت پر فائز ہوئے اور حضرت صدیق اکبر مقتدی ہوئے ہیں مگر دو شنبہ مبارکہ (پیر) کو حضرت صدیق اکبر امام رہے اور آپ ﷺ نے حضرت صدیق اکبر کی اقتداء میں ایک رکعت نماز ادا فرما کر حضرت صدیق اکبر کی کلاہِ افتخار میں چار چاند لگائے اور انکی امامت وخلافت پر مہر تصدیق ثبت فرمائی اور اسی دن آپ ﷺ کا وصال شریف ہو گیا۔

(۱۱۳۷) جس نے رکوع پالیا اس نے رکعت پالی ۔اس حدیث شریف میں رکعت کو سجدے سے تعبیر فرمایا گیا ہے کیونکہ سجدے سے رکعت مکمل ہوتی ہے ۔ یہ حدیث شریف سورۂ فاتحہ شریف کی عدم فرضیت پر دلالت کرتی ہے کہ مقتدی پر سورۂ فاتحہ پڑھنا فرض نہیں ہے کہ سورۂ فاتحہ شریف کی قرأت نہ کرنے سے نماز باطل نہوئی بلکہ ثواب کثیر فوت ہوگیا۔

(۱۱۳۸) کہ شیطان اسکی پیشانی کو خلاف شریعت وخلاف سنت ہلاتا پھراتا ہے اور امام کے آگے آگے چلنا یہ کاروبار شیطان کے ایماء پر ہو رہا ہے۔

(۱۱۳۹) سیدنا حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے پیچھے نماز نفل کی نیت کرتے اور قوم کے ساتھ نفل نماز ادا فرماتے اور آپ ﷺ کی اقتداء میں یہ نفل پڑھنا حصول برکت کیلئے تھا

(۱۱۴۰) فرض نماز والے امام کی اقتداء میں نفل والے مقتدی کی نماز درست ہے اور نفل نماز والے امام کے پیچھے فرض نماز والے کی اقتداء درست نہیں ہے ۔ سیدنا حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پہلی نماز جو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اقتداء میں تھی وہ نماز نفل تھی اور قوم میں آکر پڑھتے تھے وہ نماز فرض ہوتی تھی اور اگر یہ مان لیا جائے کہ آپ پہلے فرض نماز ہی ادا فرماتے تھے اور بعد کو نفل نماز ادا فرماتے تھے تو یہ حضرت معاذ کا اجتہاد تھا اسی لئے آپ ﷺ نے ان سے فرمایا اے معاذ یا تو تم میرے ساتھ نماز پڑھو یا پھر اپنی قوم کو ہلکی نماز پڑھاؤ۔

(۱۱۴۱) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہ حج، حجۃ الوداع تھا۔ مسجد خیف منیٰ میں ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو جلال و ہیبت رعب و دبدبے کی دولت ونعمت سے بھی سرفراز فرمایا تھا۔ آپکے جلال کے وقت پہاڑ بھی اپنی جگہ قائم نہ رہ سکتا تھا۔ جو پہلی بار حاضر دربار ہوتا مرعوب ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے آپکو شان دلبری ومحبوبی بھی عطا فرمائی تھی جو حاضر ہوتا وہ عاشق جانباز اور محب جاں نثار بن جاتا۔ شعر:

جنہوں نے دیکھ لیا مر گئے خدا کی قسم
خدا نے آپ کو وہ شان دلبری بخشی (یا نبی)

اس حدیث شریف میں وہ فرض نمازیں مراد ہیں جنکے بعد نفل نمازیں جائز ہیں۔ ہر فرض نماز مراد نہیں ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ نماز فجر وعصر کے بعد نفل نمازیں نہ پڑھو۔

(۱۱۴۲) جماعت اولیٰ کے وقت مسجد میں بیٹھے رہنا سخت گناہ ہے بلکہ کفار کی علامت ہے ۔ اگر فرض نماز پڑھ چکا ہے اور ایسی نماز کی جماعت اولیٰ ہو رہی ہے کہ جسکے بعد نفل نماز پڑھی جاسکتی ہے تو نفل نماز کی نیت سے جماعت میں شریک ہو جائے اور اگر ایسی نمازِ فرض کی جماعتِ اولیٰ ہو رہی ہے جسکے بعد نفل پڑھنا منع ہے تو تکبیر سے پہلے ہی وہاں سے چلا جائے ۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہ فرمانا ''کیا تم مردِ مسلم نہیں'' یہ بے علمی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ یہ جتانے اور بتانے کیلئے ہے کہ نماز کی جماعت اولیٰ کے وقت جماعت سے الگ بیٹھے رہنا یہ کفار کی علامت ہے ۔ یہ حکم جماعت اولیٰ سے متعلق ہے ۔ اگر جماعت ثانیہ ہو تو وہاں جماعت سے الگ بیٹھنا درست ہے ۔ آپ ﷺ نے سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ فلاں کے ساتھ نماز پڑھ لو اور جماعت کی نماز ادا فرماتے رہے اور آپ ﷺ نے اپنے پیارے صحابہ کے ساتھ مسجد نبوی شریف میں تشریف فرما رہے۔

(۱۱۴۳) ان صاحب کو شبہ یہ تھا کہ جب گھر میں ایک بار نماز پڑھ لی ہے تو دوبارہ کیوں پڑھوں ۔ کیونکہ ایک دن میں ایک نماز دوبارہ نہیں ہوتی ۔ آپ ﷺ نے انکے اس خدشے کو دور فرمادیا کہ انہیں جماعت سے نفل نماز کا ثواب ملیگا۔

(۱۱۴۴) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہ فرمان ''کیا تم مسلمان نہیں ہوئے ہو'' اسکو آپ ﷺ کے بے علم ہونے کی سند بنانا اپنے ابوجہل ہونے کی سند پیش کرنے کے مترادف ہے ۔ کیونکہ اس

قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ

حضرت عائشہ نے فرمایا کہ پھر پیارے نبی بیٹھ گئے پھر غسل فرمایا پھر اُٹھنے لگے تو طاری ہوگئی محویت کی کیفیت پیارے نبی پر، پھر افاقہ ہوا تو فرمایا

اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَاهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَقَعَدَ

کہ کیا نماز پڑھ لی لوگوں نے؟ ہم نے عرض کیا نہیں، وہ تو انتظار کرتے ہیں آپکا یارسول اللہ، فرمایا پیارے نبی نے رکھو تم میرے پانی لگن میں، پھر بیٹھ گئے پیارے نبی

فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَاهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ

پھر غسل فرمایا پھر اُٹھنے لگے تو طاری ہوگئی محویت کی کیفیت پیارے نبی پر، پھر افاقہ ہوا تو فرمایا کہ کیا نماز پڑھ لی لوگوں نے؟ ہم نے عرض کیا نہیں، وہ تو انتظار کرتے ہیں آپکا

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ

یارسول اللہ اور سب لوگ ٹھہرے ہوئے ہیں مسجد نبوی شریف میں، انتظار کر رہے ہیں پیارے نبی ﷺ کا نمازِ عشاء کیلئے، تو پیغام بھیجا پیارے نبی ﷺ نے

اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ بِاَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُكَ

حضرت ابوبکر کو یہ کہ نماز پڑھائیں لوگوں کو، تو آیا حضرت ابوبکر کے پاس قاصد تو انہوں نے عرض کیا کہ بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ حکم فرماتے ہیں آپکو

اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيْقًا يَاعُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ

یہ کہ نماز پڑھائیں آپ لوگوں کو، تو فرمایا حضرت ابوبکر نے اور تھے وہ نرم دل انسان، کہ اے عمر آپ نماز پڑھا دیں لوگوں کو! تو کہا حضرت ابوبکر سے حضرت عمر نے

اَنْتَ اَحَقُّ بِذَاكَ فَصَلّٰى اَبُوْبَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً

کہ آپ زیادہ حقدار ہیں اسکے، تو نماز پڑھائی حضرت ابوبکر نے ان دنوں، پھر بیشک پیارے نبی ﷺ نے پائے اپنے آپ میں صحت کے آثار

وَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوةِ الظُّهْرِ وَاَبُوْبَكْرٍ يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ

اور تشریف لائے دو آدمیوں کے درمیان جن میں کے ایک حضرت عباس تھے، نمازِ ظہر کیلئے اور حضرت ابوبکر نماز پڑھا رہے تھے لوگوں کو

فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْبَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَاَخَّرَ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِاَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ قَالَ

تو جب دیکھا پیارے رسول کو حضرت ابوبکر نے تو پیچھے ہٹنے لگے تو اشارہ فرمایا حضرت ابوبکر کو پیارے نبی ﷺ نے اسکا کہ نہ پیچھے ہٹیں! فرمایا پیارے نبی نے

1162 हदीस शरीफः– हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि न पढ़ी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नमाज़े इशा कभी कि फिर तशरीफ़ लाये मेरे पास मगर नमाज़ पढ़ी चार रकआतें या 6 रकआतें।

1163 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सितारों के डूबने के वक्त दो रकआतें हैं, कब्ले नमाज़े फजर और बाद में सजदे वाली इबादत के दो रकआतें हैं बादे नमाज़े मग्रिब।

1164 हदीस शरीफः– हज़रते उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से वो फ़रमाते हैं कि चार रकआतें कब्ले नमाज़े ज़ोहर, बादे ज़वाले शम्स बराबर समझी जाती हैं उन रकआतों के मिस्ल जो नमाज़े तहज्जुद में हैं और नहीं है कोई चीज़ मगर वो तस्बीह करती है अल्लाह तआला की उस वक्त फिर तिलावत फरमाई प्यारे रसूलुल्लाह ने आयत करीमा ''क्या नहीं देखा उन्होंने उनकी तरफ़ जो पैदा फ़रमाया अल्लाह ने किसी शै को कि झुकता है उसका साया दाहनी तरफ़ और बायीं तरफ़, सजदा करते हुये अल्लाह के लिये और वो आजज़ी करने वाले हैं''।

1165 हदीस शरीफः– हज़रते कअब इब्ने हजर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बेशक प्यारे नबी तशरीफ ले गये बनी अबदुल अशहल की मस्जिद में तो नमाज़ पढ़ी उसमें मग्रिब की फिर जब पूरी कर चुके नमाज़ी अपनी नमाज़ों को तो देखा प्यारे नबी ने उनको कि सुनन व नवाफिल पढ़ रहे हैं नमाज़े मग्रिब

اَجۡلَسَانِیۡ اِلٰی جَنۡبِهٖ فَاَجۡلَسَاهُ اِلٰی جَنۡبِ اَبِیۡ بَكۡرٍ وَالنَّبِیُّ ﷺ قَاعِدٌ وَقَالَ عُبَیۡدُ اللّٰهِ

کہ بٹھادو مجھ کو ابوبکر کے پہلو میں! تو بٹھادیا پیارے نبی کو حضرت ابوبکر کے پہلو میں اور پیارے نبی ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور فرمایا حضرت عبیداللہ نے

فَدَخَلۡتُ عَلٰی عَبۡدِاللّٰهِ بۡنِ عَبَّاسٍ فَقُلۡتُ لَهٗ اَلَا اَعۡرِضُ عَلَیۡكَ مَاحَدَّثَتۡنِیۡ

کہ میں حاضر ہوا حضرت عبداللہ ابن عباس کے پاس تو میں نے عرض کیا اُن سے کہ نہ پیش کردوں میں آپ پر وہ حدیث شریف جو بیان فرمائی ہے مجھ سے

عَائِشَةُ عَنۡ مَرَضِ رَسُوۡلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هَاتِ فَعَرَضۡتُ عَلَیۡهِ حَدِیۡثَهَا فَمَا اَنۡكَرَ

حضرت عائشہ نے پیارے رسول کے مرض شریف کے بارےمیں؟ فرمایا کہ بیان کردو، تو پیش کردی میں نے اُن پر ان کی پوری حدیث شریف، تو نہیں انکار فرمایا

مِنۡهُ شَیۡئًا غَیۡرَ اَنَّهٗ قَالَ اَسَمَّتۡ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِیۡ كَانَ مَعَ الۡعَبَّاسِ قُلۡتُ لَا

اس کا کچھ بھی سوائے اسکے کہ انہوں نے فرمایا کہ نام بھی بتادیا آپ کو اُس شخصیت کا جو حضرت عباس کے ساتھ تھے؟ میں نے عرض کیا نہیں،

قَالَ هُوَ عَلِیٌّ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

فرمایا حضرت عبداللہ ابن عباس نے وہ حضرت علی تھے۔

(۱۱۳۷) حدیث شریف: عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوۡلُ مَنۡ اَدۡرَكَ الرَّكۡعَةَ فَقَدۡ اَدۡرَكَ السَّجۡدَةَ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی بیشک وہ فرماتے تھے کہ جس نے پالیا رکوع کو تو پالیا اس نے سجدے کو

وَمَنۡ فَاتَتۡهُ قِرۡءَةُ اُمِّ الۡقُرۡاٰنِ فَقَدۡ فَاتَهٗ خَیۡرٌ كَثِیۡرٌ (رواہ مالك)

اور جس کی چھوٹ گئی سورۂ فاتحہ شریف کی قرأت تو فوت ہوگئی اس کی خیر کثیر۔

(۱۱۳۸) حدیث شریف: عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ اَنَّهٗ قَالَ الَّذِیۡ یَرۡفَعُ رَاۡسَهٗ وَیُخۡفِضُهٗ قَبۡلَ الۡاِمَامِ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا کہ جو اُٹھاتا ہے اپنے سر کو اور جھکاتا ہے اپنے سر کو امام سے پہلے

فَاِنَّمَا نَاصِیَتُهٗ بِیَدِ الشَّیۡطٰنِ (رواہ مالك)

تو بس اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔

बाद तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि यह घरों की नमाज़ है।

1166 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तवील फ़रमाते थे किराअत को दो रकअतों में नमाज़े मग्रिब के बाद यहाँ तक कि मुताफर्रिक हो जाते मस्जिद वाले।

1167 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि जिसने पढ़ी नमाज़ मग्रिब के बाद इससे पहले कि कोई गुफ़्तगु करे दो रकआतें, एक रिवायत में है कि चार रकआतें तो उठायी जाती हैं उसकी नमाज़ इल्लिययीन में।

1168 हदीस शरीफ़:– हज़रते अमर इब्ने अता से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बेशक हज़रते नाफ़े बिन जबीर ने भेजा उनको हज़रते साईब के पास कि वो पूछें उनसे उस चीज़ के बारे में कि देखा है उसको हज़रते अमीर मुआविया ने नमाज़ में उन्होंने फ़रमाया हां मैंने नमाज़ पढ़ी थी उनके साथ जुमे की मक्सूरा में फिर जब सलाम फेरा इमाम ने तो खड़ा हो गया मैं अपनी जगह तो मैंने नमाज़ पढ़ी तो जब वो चले गये तो बुलाया मुझको फिर फ़रमाया कि आइंदा न करना जो तुमने किया जब नमाज़ फ़र्ज़ पढ़ो तुम जुमे की तो न मिलाओ फर्ज़ नमाज़ को सुन्नत नमाज़ से यहाँ तक कि कलाम कर लो या हट बच जाओ इसलिये कि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हुक्म फ़रमाया हमको इसका यह कि न मिलायें हम किसी

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

﴿باب من صلى صلوة مرتين ترجمہ: جس نے پڑھی ایک نماز دومرتبہ اس کا باب﴾

(۱۱۳۹) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم ثُمَّ يَأْتِي

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حضرت معاذ ابن جبل نماز پڑھتے تھے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، پھر تشریف لاتے

قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمْ (رواہ البخاری والمسلم)

اپنی قوم میں تو نماز پڑھاتے ان کو۔

(۱۱۴۰) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم الْعِشَاءَ

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حضرت معاذ نماز پڑھتے تھے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشاء کی

ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمُ الْعِشَاءَ وَهِيَ لَهُ نَافِلَةٌ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

پھر واپس تشریف لاتے اپنی قوم کی طرف تو نماز پڑھاتے ان کو عشاء کی اور وہ پہلی والی نماز ان کیلئے نفل ہوتی۔

(۱۱۴۱) حدیث شریف: عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم حَجَّتَهُ

ترجمہ: حضرت یزید ابن اسود سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں حاضر ہوا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ، پیارے نبی کے حج مبارک میں

فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِي الْمَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ وَانْحَرَفَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ

تو میں نے پڑھی پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ فجر کی نماز مسجد خیف میں، پھر جب پوری فرمائی پیارے نبی نے اپنی نماز اور پھرے تو ناگہاں دو شخص تھے

فِي أٰخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ قَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَجِيءَ بِهِمَا

نمازیوں کے اخیر میں جنہوں نے نہیں نماز پڑھی پیارے نبی کیساتھ، تو فرمایا پیارے نبی نے کہ پیش کرو میری بارگاہ میں ان دونوں کو تو حاضر کئے گئے دونوں

تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَا

کہ کانپ رہے تھے ان کے کندھے، تو فرمایا پیارے نبی نے کہ کس چیز نے منع کیا تم دونوں کو نماز پڑھنے سے ہمارے ساتھ؟ تو دونوں نے عرض کیا

يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا

یارسول اللہ! بیشک ہم نماز پڑھ چکے تھے اپنی منزلوں میں، تو فرمایا پیارے نبی نے ہرگز ایسا نہ کرو جب تم نماز پڑھ چکو اپنی منزلوں میں پھر تم آؤ

नमाज़ को यहाँ तक कि कलाम करें या हट जायें हम।

(64) सफ़र में नमाज़ नफ्ल का बाब

1169 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने नमाज़ पढ़ी प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ हालते इक़ामत में और हालते सफ़र में तो नमाज़ पढ़ी मैंने प्यारे नबी के साथ इक़ामत की हालत में ज़ोहर की चार रकआतें उसके बाद दो रकआतें और नमाज़ पढ़ी मैंने प्यारे नबी के साथ सफ़र में ज़ोहर की दो रकआतें और उसके बाद दो रकआतें और असर की दो रकआतें और न पढ़ी उसके बाद कुछ, और मग़्रिब इक़ामत में और सफ़र में बराबर तीन रकआतें और नहीं कमी फ़रमाते थे इक़ामत में और सफ़र में कि वो दिन के वित्रर हैं और उसके बाद की दो रकआते।

1170 हदीस शरीफ़:– हज़रते बराअ इब्ने आज़िब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं सोहबत में रहा हूँ प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की अठारह सफ़र में तो न देखा मैंने प्यारे रसूल को कि छोड़ी हों दो रकआतें जब ढल चुका हो सूरज ज़ोहर से पहले।

1171 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब सफ़र फ़रमाते और इरादा फ़रमाते यह कि नवाफिल पढ़े तो मुतावज्जे फ़रमाते किब्ला की तरफ अपनी ऊंटनी को और फिर तक्बीर

فرمان عالیشان کا مطلب صرف اور صرف انکے جماعت سے بیٹھے رہ جانے کو ناپسندیدہ ظاہر فرمانا ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ تو ہر انسان کے دلی حالات سے باخبر ہیں۔ شعر:

وہ خطرات دل ہوں یا افکار ذہنی

نبی پہ ہیں سب آشکار اللہ اللہ (یا نبی)

انسان تو انسان ہیں آپ ﷺ کی تو یہ شان ہے کہ آپ پتھروں کے حالات وخیالات کو بھی جانتے ہیں چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم احد پہاڑ سے محبت فرماتے ہیں۔ جسے پتھروں کے حالات وخیالات کی خبر ہو اس ذات عالی صفات کو انسان کے دل کی کیسے خبر نہو گی۔ آپ ﷺ کے علم کا انکار یہ نار کی بہار ہے۔ جو فرض نماز اگر اکیلے بھی پڑھ لی جائے تو وہ فرض ہو گی اور جو بعد میں جماعت سے پڑھی وہ نفل نماز ہو گی۔ البتہ یہ حکم نماز جمعہ کیلئے نہیں ہے اگر جمعہ کے دن کوئی شخص اپنے گھر میں نماز ظہر پڑھ لے پھر جمعہ میں آجائے تو اسکی نماز ظہر باطل ہو جائیگی اور اب نماز جمعہ فرض ہے۔

(۱۱۴۵) ان صاحب نے اس دوسری نماز میں نفل کی نیت نہ کی بلکہ مطلقاً نماز کی نیت کی یا پھر دوسری کو فرض کی نیت سے پڑھ لیا اور انہیں یہ خیال ہوا کہ میری فرض نماز پہلی والی ہوئی کہ دوسری والی بلا وجہ شرعی فرض نماز دوبارہ پڑھنا ممنوع ہے۔ انہیں اس ممانعت کی خبر نہوئی ہو گی۔ یہ بات طے ہے کہ ان میں سے پہلی نماز فرض ہے اور دوسری نماز نفل ہے کیونکہ بندہ پہلی نماز فرض ادا کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عمر کا یہ فرمانا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی وجہ سے پہلی نماز فاسد ہو چکی ہو اور نمازی کو خبر نہوئی ہو تو اللہ تعالیٰ اس بعد والی دوسری نماز نفل کو اس فرض کے قائم مقام فرما دے اور نفل کو فرض بنا دے۔

(۱۱۴۶) مقام بلاط میں جو نماز ہو رہی تھی یہ نماز فجر وعصر تھی جسکے بعد نفل نماز درست نہیں ہے اور سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان کا مطلب یہ ہے کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں اور نفل اب پڑھ نہیں سکتا کہ ان نمازوں کے بعد نفل نماز جائز نہیں ہے تو اگر پڑھونگا تو فرض ہی کی نیت سے پڑھونگا اور آپ ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ ایک دن میں ایک نماز دوبارہ نہیں ہو سکتی۔

(۱۱۴۷) فجر وعصر کے بعد تو نفل نماز نہیں ہے مگر نفل نماز تین رکعت نہیں ہوتی تو مغرب کی نماز دوبارہ نہیں پڑھی جا سکتی تو پھر دوبارہ بھی فرض ہی پڑھیگا اور فرض نماز ایک دن میں دوبار نہیں ہوتی۔ بس صرف ظہر و عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ دوبارہ بہ نیت نفل پڑھی جا سکتی ہیں۔

(۱۱۴۸) اس باب میں سنتوں سے مراد وہ سنتیں ہیں جو دن ورات میں فرض نماز کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں۔ وہ سنتیں مؤکدہ ہوں یا غیر مؤکدہ۔ سنت مؤکدہ وہ ہے جنہیں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے پابندی کے ساتھ ادا فرمایا ہے اور اسکے پڑھنے کی تاکید بھی فرمائی ہے۔ سنت مؤکدہ کو سنت روایت بھی کہتے ہیں۔ سنت غیر مؤکدہ وہ ہے جو آپ ﷺ نے کبھی کبھی پڑھی ہوں اور انکے پڑھنے کی تاکید بھی نہ فرمائی ہو۔ سنتوں کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ قیامت میں فرائض کا نقصان نوافل سے پورا کیا جائیگا (مرقاۃ شریف)۔ سنت، نفل، تطوع، مندوب، مستحب، مرغب، حسن یہ تمام الفاظ ہم معنیٰ ہیں جنکا کرنا ثواب اور نہ کرنا گناہ نہیں ہوتا۔ پانچوں وقت کی نمازوں میں مذکورہ بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں اور انکو آپ ﷺ پابندی سے ادا فرمایا کرتے تھے۔ باقی تمام سنتیں غیر مؤکدہ ہیں۔ جنت میں مکانات تو پہلے ہی سے موجود ہیں۔ بنانے کا مطلب یہ ہے کہ وہ گھر انکے لئے نامزد کر دیا جائیگا اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ ان سنتوں کی برکت سے ان سنتوں کے ادا کرنے والے کیلئے خصوصی مکان جنت میں تعمیر ہوگا کیونکہ جنت میں ایک جگہ ''سفیدہ'' بھی ہے جہاں اعمال صالحہ کے مطابق محلات ومکانات تعمیر ہوتے ہیں۔ اس حدیث شریف میں ظہر کا ذکر اسلئے ہے کہ حضرت جبریل امین علیہ السلام نے آپ ﷺ کو پہلی نماز یہی نماز ظہر پڑھائی تھی۔ اسی لئے نماز ظہر کو ''صلوٰۃ اولیٰ'' پہلی نماز کہتے ہیں۔ فجر کی سنتیں تمام مؤکدہ سنتوں میں زیادہ تاکیدی ہیں قریب بواجب ہیں۔ واجب نہیں ہیں۔ سیدنا حضرت سعید ابن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر میں فجر کی سنتوں کو چھوڑ دوں تو خطرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے نہ بخشے۔

(۱۱۴۹) اس حدیث شریف میں اس نظریہ کا کھلا رد ہے جو یہ فرماتے ہیں کہ فجر کی سنتیں واجب ہیں اور اس نظریہ کی کھلی تائید ہے

مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ (رواه الترمذی وابوداود والنسائی)

مسجد جماعت میں تو نماز پڑھ لیا کرو ان کے ساتھ تو یہ نماز تمہارے لئے نفل ہے۔

(۱۱۴۲) حدیث شریف: عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ

ترجمہ: حضرت بسر ابن محجن سے مروی وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد ماجد سے کہ بیشک حضرت محجن تھے ایک مجلس میں

مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَأُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَصَلّٰى وَرَجَعَ

پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ، تو اذان کہی گئی نماز کیلئے، تو کھڑے ہوئے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو نماز ادا فرمائی اور واپس تشریف لائے

وَمِحْجَنٌ فِي مَجْلِسِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَامَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ أَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ

اور حضرت محجن اپنی جگہ رہے تو فرمایا ان سے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کس چیز نے روکا تم کو نماز پڑھنے سے لوگوں کیساتھ، کیا تم مردِ مسلم نہیں ہو؟

فَقَالَ بَلٰى يَارَسُولَ اللّٰهِ وَلٰكِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي أَهْلِي فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا جِئْتَ

تو حضرت محجن نے عرض کیا ہاں مردِ مسلم ہوں یارسول اللہ! مگر میں نماز پڑھ چکا ہوں اپنے گھر میں، تو فرمایا ان سے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب آؤ تم

الْمَسْجِدَ وَكُنْتَ قَدْصَلَّيْتَ فَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَكُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ (رواه مالك والنسائی)

مسجد میں حالانکہ تم نماز پڑھ چکے ہو، پھر قائم کی جائے نماز تو نماز پڑھ لو لوگوں کیساتھ اگرچہ نماز پڑھ چکے ہو تم۔

(۱۱۴۳) حدیث شریف: عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ أَنَّهٗ سَئَلَ أَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ

ترجمہ: قبیلۂ اسد ابن خزیمہ کے ایک شخص سے مروی بیشک انہوں نے پوچھا حضرت ابو ایوب انصاری سے تو کہا

يُصَلِّي أَحَدُنَا فِي مَنْزِلِهِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَأُصَلِّي مَعَهُمْ فَأَجِدُ فِي نَفْسِي شَيْئًا

پڑھ لے کوئی ہم میں کا اپنی جگہ میں نماز پھر آئے مسجد میں اور قائم کی جائے نماز تو نماز پڑھ لوں میں ان کے ساتھ؟ کہ پاتا ہوں اپنے دل میں شبہ

مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ أَبُوْأَيُّوْبَ سَئَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فَذٰلِكَ لَهٗ سَهْمُ جَمْعٍ (رواه مالك وابوداؤد)

اس بارے میں؟ تو فرمایا حضرت ابوایوب نے کہ ہم نے پوچھا اس بارے میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، فرمایا کہ اس کیلئے ڈبل حصہ ہے جماعت کا۔

फ़रमाते फिर नमाज़े नफ्ल अदा फ़रमाते ।

1172 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रत अब्दुल्ला इब्ने उमर देखते थे अपने बेटे हज़रते उबैदुल्ला को कि नफ़्ल पढ़ रहे हैं सफ़र में तो आप मना न फ़रमाते उनको।

1173 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने नमाज़ पढ़ी प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ ज़ोहर क़ी सफ़र में दो रकआतें और उसके बाद दो रकआतें।

1174 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़र्ज़ नमाज़ अदा फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हालते इक़ामत में और हालते सफ़र में भी तो हम नमाज़ पढ़ते थे हालते इक़ामत में फ़र्ज़ नमाज़ से पहले और फ़र्ज़ नमाज़ के बाद और हम नमाज़ पढ़ते थे हालते सफ़र में फ़र्ज़ नमाज़ से पहले और फ़र्ज़ नमाज़ के बाद।

1175 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नफ़्ल नमाज़ अदा फ़रमाते थे हालांकि प्यारे नबी सवार होते गैर किब्ला की तरफ़।

(65) रात की नमाज़ का बाब

1176 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नमाज़ अदा फ़रमाते थे नमाज़े इशा से

(۱۱۴۴) حدیث شریف: عَنْ يَزِيْدِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ

ترجمہ: حضرت یزید ابن عامر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں حاضر آیا پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں اور وہ نماز میں تھے

فَجَلَسْتُ وَلَمْ اَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَأٰنِيْ جَالِسًا فَقَالَ

تو میں بیٹھ گیا اور نہ شامل ہوا میں انکے ساتھ نماز میں، پھر جب فارغ ہوئے پیارے رسول ﷺ کہ دیکھا پیارے نبی نے مجھ کو بیٹھا ہوا تو فرمایا

اَلَمْ تُسْلِمْ يَا يَزِيْدُ قُلْتُ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ

کہ کیا تم مسلمان نہیں ہوئے ہو؟ میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ مسلمان ہو چکا ہوں، فرمایا پیارے نبی نے کہ کس چیز نے منع کیا تمکو شامل ہونے سے لوگوں کیساتھ

فِيْ صَلٰوتِهِمْ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ مَنْزِلِيْ اَحْسِبُ اَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ فَقَالَ اِذَا جِئْتَ الصَّلٰوةَ

انکی نماز میں؟ عرض کیا بیشک میں نماز پڑھ چکا ہوں اپنی جگہ میں، میں سمجھتا تھا کہ آپ نماز ادا فرما چکے ہیں، تو فرمایا پیارے نبی نے کہ جب آؤ تم نماز کو

فَوَجَدْتَ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَكَ نَافِلَةً وَهٰذِهٖ مَكْتُوْبَةٌ (رواہ ابوداؤد)

کہ پاؤ لوگوں کو تو نماز پڑھ لو انکے ساتھ اور اگرچہ نماز پڑھ چکے ہو کہ ہو جائے گی یہ دوسری والی تمہارے لئے نفل اور وہ پہلے والی فرض ہے۔

(۱۱۴۵) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَئَلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ اُصَلِّيْ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ ایک شخص نے سوال کیا ان سے تو سائل نے کہا کہ بیشک میں نماز پڑھ لیتا ہوں

فِيْ بَيْتِيْ ثُمَّ اُدْرِكُ الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْاِمَامِ اَفَاُصَلِّيْ مَعَهٗ قَالَ لَهٗ نَعَمْ

اپنے گھر میں پھر پاتا ہوں نماز کو مسجد میں امام کے ساتھ تو کیا نماز پڑھ لوں میں امام کے ساتھ؟ تو حضرت عبداللہ نے فرمایا اُس شخص سے ہاں!

قَالَ الرَّجُلُ اَيَّتَهُمَا اَجْعَلُ صَلٰوتِيْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذٰلِكَ اِلَيْكَ اِنَّمَا ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ

کہا اُس شخص نے کہ ان دونوں میں سے کس کو ٹھہراؤں میں اپنی نماز؟ فرمایا حضرت عبداللہ ابن عمر نے کہ یہ تیری طرف سے ہے؟ بس یہ تو اللہ

عَزَّوَجَلَّ يَجْعَلُ اَيَّتَهُمَا شَاءَ (رواہ مالک)

عزوجل کی طرف سے ہے کہ ٹھہرائے اللہ تعالیٰ ان دونوں میں سے جس کو چاہے۔

फारिग होने से फजर तक 11 रकआतें सलाम फेरते दो रकआत का और वित्रर बनाते प्यारे नबी एक रकआत के ज़रिये फिर सजदा फ़रमाते कि एक सजदा इस कदर दराज़ फ़रमाते कि पढ़ता तुममें कोई पचास आयाते करीमा, प्यारे नबी के सर उठाने से पहले फिर जब ख़ामोश हो जाता मौअज़्ज़िन नमाज़े फजर का और रौशन होती प्यारे नबी के लिये फजर तो प्यारे नबी खड़े होते तो पढ़ते हल्की दो रकआतें फिर लेट जाते दाहनी करवट पर यहाँ तक कि आता प्यारे नबी की बारगाह में मौअज़्ज़िन इक़ामत के लिये तो प्यारे नबी तशरीफ़ ले जाते।

1177 हदीस शरीफ़:– हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब अदा फ़रमाते फजर की दो रकआतें सुन्नत तो अगर होती मैं बेदार तो मुझसे बातचीत फ़रमाते वरना लेट जाते।

1178 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब नमाज़ अदा फ़रमा लेते दो रकात सुन्नते फजर तो लेट जाते अपनी दाहनी करवट पर।

1179 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नमाज़ अदा फ़रमाते थे रात को तेरह रकआतें जिनमें वित्रर और फजर की दो रकआतें सुन्नत भी हैं।

1180 हदीस शरीफ़:– हज़रते मसरुक से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने पूछा हज़रते आयशा से प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की नमाज़ के बारे में जो रात में होती थी तो फ़रमाया हज़रते

(۱۱۴۶) حدیث شریف: عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ قَالَ اَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَاطِ

ترجمہ: حضرتِ سلیمان سے مروی جو غلام ہیں حضرت میمونہ کے، انہوں نے فرمایا کہ ہم آئے حضرتِ عبداللہ ابن عمر کے پاس مقام بلاط میں

وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَقُلْتُ اَلَا تُصَلِّىْ مَعَهُمْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ وَاِنِّىْ سَمِعْتُ

اور لوگ نماز پڑھ رہے تھے تو میں نے کہا آپ نماز نہیں ادا فرما رہے ہیں ان کیساتھ؟ تو فرمایا حضرت عبداللہ ابن عمر نے میں پڑھ چکا ہوں اور بیشک میں نے سنا ہے

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا صَلٰوةً فِىْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ. (رواه احمد وابوداؤد والنسائی)

پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے رسول کہ مت پڑھو ایک نماز ایک دن میں دو مرتبہ۔

(۱۱۴۷) حدیث شریف: عَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ

ترجمہ: حضرت نافع سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک حضرت عبداللہ ابن عمر فرماتے تھے کہ جو نماز پڑھ لے مغرب کی

اَوِ الصُّبْحَ ثُمَّ اَدْرَكَ هُمَا مَعَ الْاِمَامِ فَلَا يَعُدْ لَهُمَا. (رواه مالك)

یا فجر کی پھر پائے ان دونوں کو امام کے ساتھ تو دوبارہ نہ پڑھے ان دونوں کو۔

﴿باب السنن و فضائلها ترجمہ: سنتوں اور سنتوں کی فضیلتوں کا باب﴾

(۱۱۴۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى فِىْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَىْ عَشَرَ رَكْعَةً

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو نماز پڑھے دن اور رات میں بارہ رکعات

بُنِىَ لَهٗ بَيْتٌ فِى الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

تو بنایا جائے گا اس کیلئے گھر جنت میں، چار رکعتیں قبل نمازِ فرضِ ظہر اور دو رکعتیں بعدِ نمازِ فرضِ ظہر اور دو رکعتیں بعدِ نمازِ فرضِ مغرب

وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ. (رواه الترمذی)

اور دو رکعتیں بعدِ نماز، فرضِ عشاء اور دو رکعتیں قبلِ نمازِ فرضِ فجر۔

(۱۱۴۹) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

ترجمہ: حضرت ام حبیبہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے

आयशा ने कि सात और नौ और ग्यारह रकआतें अलावा फजर की दो रकआत सुन्नत के।

1181 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब उठते रात को कि नमाज़ अदा फरमायें तो शुरु फ़रमाते अपनी नमाज़ को दो हल्की रकआतों से।

1182 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब उठे कोई तुममें का रात को तो चाहिये कि शुरु करे नमाज़ को दो हल्की रकआतों से।

1183 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि रात गुज़ारी मैंने अपनी खाला हज़रते मैमूना क पास और प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम उनके पास थे तो बातचीत फरमाई प्यारे रसूल ने अपने अहलेबैत के साथ कुछ वक्त फिर सो गये प्यारे रसूल फिर जब हुई तिहाई रात या उसका कुछ हिस्सा तो उठ बैठे प्यारे नबी फिर नज़र फ़रमाई आसमान की तरफ़ तो पढ़ा कुरआने करीम कि "बेशक पैदा करने में आसमनों के और ज़मीनों के और अदलने बदलने में रात और दिन के ज़रुर निशानियां हैं अक्ल वालों के लिये" यहाँ तक कि सूरा ए आले इमरान शरीफ़ खत्म फरमा दी फिर मशकीज़े की तरफ़ खड़े हुये तो खोला उसका बंद फिर पानी उन्डेला प्याले में फिर वूज़ू फ़रमाया अच्छा वूज़ू दो वुज़ूओं के दरमियान का कि न बहुत पानी खर्च किया और पहुंचा दिया पानी हर उज़्व पर फिर

کہ سنت فجر ہوں یا سنت مغرب یہ سب سنتیں مؤکدہ ہی ہیں۔

(۱۱۵۰) اس حدیث شریف سے سنن مؤکدہ کی تعداد معلوم ہوئی کہ وہ کُل بارہ ہیں۔ سنتیں گھر میں پڑھنا سنت ہیں اور افضل ہیں اگر چہ مسجد میں بھی پڑھ لینا جائز ہیں۔ تہجد کی نماز زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں اور کم سے کم دو رکعتیں ہیں۔ آپ ﷺ مختلف اوقات میں مختلف تعداد میں نماز تہجد کی رکعتیں ادا فرماتے کبھی دو کبھی چار کبھی چھ کبھی آٹھ کبھی دس کبھی بارہ۔ زیادہ تر آپ آٹھ رکعتیں تہجد کی ادا فرماتے تھے اس حدیث شریف میں نماز تہجد کی چھ رکعتوں کا ذکر ہے کہ آپ ﷺ نے رات کو نو رکعتیں ادا فرمائیں۔ چھ رکعت نماز تہجد اور تین رکعت وتر۔ آپ ﷺ کی نماز تہجد تین طرح پر ہوتی تھی۔ (۱) پوری رکعت کھڑے ہو کر اور رکوع وسجدہ بھی کھڑے کھڑے ادا فرماتے (۲) پوری رکعت بیٹھے بیٹھے ادا فرماتے اور رکوع وسجدہ بھی بیٹھے بیٹھے فرماتے (۳) قرأت بیٹھ کر اور رکوع وسجدہ کھڑے ہو کر۔ یہ صورت نہوتی تھی کہ قرأت تو کھڑے ہو کر فرمائیں اور رکوع وسجود بیٹھ کر۔ آپ ﷺ فجر کی سنتوں کی خود بھی بڑی پابندی فرماتے اور اسکی تاکید بھی فرماتے۔ سفر وحضر میں بھی انہیں نہ چھوڑتے تھے۔ اگر کبھی نماز فجر قضا پڑھتے تو سنتوں کو بھی ادا فرماتے۔ اسی لئے حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ فجر کی سنتیں بلا عذر شرعی بیٹھ کر نہ پڑھے۔ اسی لئے اگر جماعت فجر میں کوئی پہونچے اور سنتیں نہ پڑھی ہوں تو اگر جماعت مل جانے کی امید ہو تو جماعت سے الگ سنتیں پڑھے پھر جماعت میں مل جائے۔

(۱۱۵۱) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے نزدیک فجر کی دو سنتیں دیگر سنتوں کے مقابل زیادہ اکد واہم تھیں سفر وحضر میں کبھی ترک نہ فرماتے تھے۔

(۱۱۵۲) دنیا اور دنیا کے تمام ساز وسامان کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیا جائے تو یہ بھی بہتر ہے مگر اس سے بھی بہتر فجر کی دو رکعت سنت ہیں۔ اہل ایمان کو فجر کی دو رکعتیں سنت مال واولاد اور دنیا کی تمام اشیاء سے پیاری ہونا چاہئیں۔

(۱۱۵۳) جمعہ کی نماز فرض ادا کرنے کے بعد چار رکعت سنت مؤکدہ نماز پڑھنا چاہئے۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی مسلک ہے جو سنت کے مطابق ہے۔

(۱۱۵۴) یہ حدیث شریف بھی مسلک حنفی کی مؤید ہے کہ نماز جمعہ فرض پڑھ لینے کے بعد چار رکعت سنتیں ادا کرنا چاہئیں جو مؤکدہ ہیں۔

(۱۱۵۵) فرض نماز ظہر سے پہلے چار رکعت سنت ایک سلام کے ساتھ کیونکہ یہ چاروں سنت مؤکدہ ہیں اور بعد والی چار رکعتیں دو سلاموں کے ساتھ کیونکہ ان میں پہلی دو رکعتیں مؤکدہ ہیں اور دوسری دو رکعتیں غیر مؤکدہ ہیں تاکہ مؤکدہ اور غیر مؤکدہ مخلوط نہو جائیں۔ ان سنتوں کے پڑھنے والوں کو اللہ تعالیٰ آگ میں ہمیشہ جلنے سے محفوظ فرمادیگا یا پھر مطلقاً جلنے سے محفوظ فرمادیگا اور اسکی شکل یہ ہوگی کہ بندۂ مومن کو ان سنتوں کی برکت سے گناہوں سے بچنے اور اعمال صالحہ کرنے کی توفیق عطا فرمائیگا۔ سنت کریمہ کی پابندی سے تقویٰ نصیب ہوتا ہے جو نار سے بچنے کا زرین ذریعہ ہے۔

(۱۱۵۶) آسمان کے دروازے کھلنے سے مراد یہ ہے کہ وہ مقام قبولیت میں پہونچ جاتی ہیں اور انکی برکت سے آسمان سے انوار و رحمت فضل وکرم کی بارشیں ہونے لگتی ہیں اور انکی رکعتوں کی عزت افزائی کا اعلان بھی ہے۔ نماز جمعہ کے قبل یہ چار رکعتیں ایک ہی سلام سے ہونا چاہئیں۔ ظہر کی نماز بارہ رکعتیں ہیں۔ چار سنت مؤکدہ، چار فرض، دو سنتیں مؤکدہ، دو نفل۔

(۱۱۵۷) یہ گھڑی اجابت وقبولیت کی گھڑی ہے جو نیک عمل اس میں کیا جائے مقبول ہے۔ چونکہ نماز جو افضل اعمال ہے اس گھڑی میں اسکا ادا کرنا اچھا اور بہت اچھا ہے۔ یہ چار سنتیں ظہر کی ہیں کیونکہ فرض ظہر کچھ دیر سے ٹھنڈک کرکے پڑھے جاتے ہیں اور آسمان کے دروازے سورج ڈھلتے ہی کھل جاتے ہیں۔ اسلئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے یہ سنتیں جلد ادا فرمائیں۔

(۱۱۵۸) ''رحم فرمائے'' اس طرف اشارہ ہے کہ یہ چار سنتیں مستحبہ ہیں سنت مؤکدہ نہیں اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی دعاء لینے کا خوبصورت وسیلہ ہیں کیونکہ آپ ﷺ کی کوئی دعاء بفضلہٖ تعالیٰ رد نہیں ہوتی۔

(۱۱۵۹) اس حدیث شریف میں سلام کرنے سے مراد وہی سلام ہے جو پہلے قعدے میں التحیات کے اخیر میں ہے اور پھر چار رکعت

يَقُوْلُ مَامِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بَنٰى

کہ فرماتے ہیں پیارے رسول نہیں ہے کوئی مومن بندہ مسلمان کہ نماز پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ کیلئے ہر روز بارہ رکعتیں نفل علاوہ فرض کے مگر بنا دے گا

اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. (رواہ مسلم)

اللہ تعالیٰ اس کیلئے گھر جنت میں یا گھر بنایا جائے گا اس کیلئے گھر جنت میں۔

(۱۱۵۰) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَئَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن شقیق سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سوال کیا حضرت عائشہ سے نماز کے بارے میں

رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ تَطَوُّعِهٖ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ قَبْلَ الظُّهْرِ

پیارے رسول اللہ ﷺ کی، پیارے نبی کی نماز نفل سے متعلق تو فرمایا حضرت عائشہ نے کہ نماز پڑھتے تھے پیارے رسول میرے گھر میں ظہر سے پہلے

اَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ

چار رکعتیں، پھر تشریف لیجاتے تو نماز پڑھاتے لوگوں کو، پھر واپس تشریف لاتے تو نماز ادا فرماتے دو رکعتیں اور نماز پڑھاتے تھے لوگوں کو مغرب کی

ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ

پھر واپس تشریف لاتے تو نماز ادا فرماتے دو رکعتیں، پھر نماز پڑھاتے عشاء کی اور تشریف لاتے میرے گھر میں تو نماز ادا فرماتے دو رکعتیں

وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا

اور پیارے رسول نماز ادا فرماتے تھے رات کو نو رکعتیں کہ جن میں وتر بھی ہیں اور نماز ادا فرماتے تھے رات کو دیر تک کھڑے ہوکر

وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا وَكَانَ اِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ

رات کو دیر تک بیٹھ کر، اور جب قرأت فرماتے پیارے رسول کہ پیارے رسول کھڑے ہیں تو رکوع فرماتے اور سجدہ فرماتے، اور وہ کھڑے ہوتے

وَكَانَ اِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

جب پیارے رسول قرأت فرماتے بیٹھ کر تو رکوع فرماتے اور سجدہ فرماتے کہ وہ بیٹھے ہوتے اور جب طلوع ہوتی فجر تو نماز ادا فرماتے پیارے رسول دو رکعتیں

खड़े हुये तो नमाज़ अदा फरमाई उन्होंने फिर मैं भी उठा और मैंने भी वुजू किया तो मैं खड़ा हो गया प्यारे नबी की बायी तरफ तो पकड़ लिया प्यारे नबी ने मेरा कान तो धुमाया मुझको अपनी दाहनी तरफ़ तो पूरी हुई प्यारे नबी की नमाज़ तेरह रकआत फिर प्यारे नबी लेट गये तो सो गये यहाँ तब कि सांस लेने की आवाज़ आने लगी और जब वो सोते तो सांस लेने की आवाज़ आती थी फिर इत्तेला दी प्यारे नबी को हजरते बिलाल ने नमाज़ की तो प्यारे नबी ने नमाज़ अदा फरमाई और वुजू न फ़रमाया और था प्यारे नबी की दुआ मे ऐ अल्लाह तआला कर दे मेरे दिल में नूर और मेरी आंखों में नूर और मेरे कानों में नूर और मेरे दाहने नूर और बायें नूर और मेरे ऊपर नूर और मेरे नीचे नूर और मेरे आगे नूर और मेरे पीछे नूर और बना दे मुझे नूर और ज़्यादा फरमाया और हज़रात मौहद्देसीन ने कि कर दे मेरी जबान में नूर और बआज़ हजरात मौहद्देसीन ने ज़िक्र फरमाया कि कर दे नूर मेरे पट्ठे को मेरे गोश्त को मेरे खून को मेरे बाल को मेरी खाल को और एक रिवायत में है कि और कर दे मेरी रुह में नूर और बढ़ा दे मेरे लिये नूर को और एक दूसरी रिवायत में मुस्लिम शरीफ की है कि या अल्लाह अता फरमा तू मुझको नूर।

1184 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बेशक वो सोये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के पास कि बेदार हुये प्यारे रसूल तो मिस्वाक फरमाई और वुजू

ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ. (رواہ ابوداود)

پھر تشریف لیجاتے تو نماز پڑھاتے لوگوں کو نماز فجر۔

(۱۱۵۱) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. (رواه البخاری والمسلم)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہیں تھے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز پر نوافل میں سے زیادہ عمل پیرا نفل کے بارے میں فجر کی دو رکعت سنتوں پر۔

(۱۱۵۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا. (رواه البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فجر کی دو رکعتیں بہتر ہیں دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے۔

(۱۱۵۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا. (رواه مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو ہو تم میں سے نماز پڑھنے والا، نماز جمعہ کے بعد تو چاہیئے کہ نماز پڑھے چار رکعت سنت۔

(۱۱۵۴) حدیث شریف: قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا (رواه مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑھے کوئی تم میں جمعہ کی تو چاہیئے کہ نماز پڑھے اس کے بعد چار رکعت۔

(۱۱۵۵) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ (رواه احمد والترمذی والنسائی وابن ماجة)

ترجمہ: حضرت ام حبیبہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ فرماتے ہیں پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو پابندی کرے گا چار رکعتوں پر نماز ظہر فرض سے پہلے اور چار رکعت اسکے بعد تو حرام فرمادے گا اسکو اللہ تعالیٰ آگ پر۔

(۱۱۵۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيْهِنَّ تَسْلِيْمٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتیں ظہر کی فرض نماز سے پہلے ہیں، نہیں ہے ان کے درمیان میں سلام

फ़रमाया और प्यारे रसूल तिलावत फरमा रहे थे यहाँ तक कि खत्म फरमाई सूरा ए आले इमरान फिर उठे तो नमाज़ अदा फरमाई दो रकआत और दराज़ फ़रमाया इन दो रकआतों में क़याम और रुकू व सुजूद फिर फ़ारिग़ हुये तो सो गये प्यारे रसूल यहाँ तक कि सांस की आवाज़ निकलने लगी तो किया प्यारे रसूल ने ये अमल 3 मर्तबा 6 राकअतें, हर बार मिस्वाक फ़रमाते और वुजू फ़रमाते और यह आयते करीमा तिलावत फ़रमाते फिर वित्तर पढ़ते तीन रकआत।

1185 हदीस शरीफ़:– हज़रते ज़ैद बिन खालिद जुहनी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि ज़रुर देखूंगा मैं प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की नमाज़ रात को तो अदा फरमायीं दो रकअतें हल्की फिर अदा फरमायीं दो रकअतें दराज़ दराज़ दराज़ फिर अदा फरमायीं दो रकआतें और यह दोनों हल्की थीं पहली दो से फिर दो रकआतें अदा फरमायीं वो दोनों हल्की थीं इन पहली दो से फिर दो रकआतें अदा फरमायीं और वो भी दोनों हल्की थीं इन पहली दो रकअतों से फिर वित्तर अदा फरमाये तो यह 13 रकआतें हुईं।

1186 हदीस शरीफ़:– जब जसीम हो गये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और भारी हो गये तो होती अक्सर प्यारे रसूल की नमाज़ बैठ कर।

1187 हदीस शरीफ़:– हज़रते हज़ैफ़ा से मरवी बेशक उन्होंने देखा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को

تُفْتَحُ لَهُنَّ اَبْوَابُ السَّمَآءِ. (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ)

کھول دیۓ جاتے ہیں انکے لئے آسمان کے دروازے۔

(۱۱۵۷) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے تھے چار رکعت سورج ڈھلنے کے بعد، ظہر کی نماز سے پہلے

وَقَالَ اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ فَاُحِبُّ اَنْ يَّصْعَدَلِيْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ (رواہ الترمذی)

اور فرماتے بیشک یہ وہ گھڑی ہے کہ کھول دیۓ جاتے ہیں اس میں آسمان کے دروازے، تو میں چاہتا ہوں کہ چڑھے میرا اس گھڑی میں نیک عمل۔

(۱۱۵۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رَحِمَ اللّٰهُ اِمْرَءً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رحم فرمائے اللہ تعالیٰ اس شخص پر جو نماز پڑھے قبل نمازِ عصر چار رکعتیں۔

(۱۱۵۹) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے قبل نمازِ عصر چار رکعتیں تو فاصلہ فرماتے ان کے درمیان

بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ (رواہ الترمذی)

سلام کرنے سے، ملائکہ مقربین پر اور جو ان کے مطیع ہیں مسلمانوں میں سے اور مومنوں میں سے۔

(۱۱۶۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز پڑھے بعد نمازِ مغرب چھ رکعتیں اور نہ بولے

فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ سَنَةً۔ (رواہ الترمذی)

انکے درمیان کوئی بُری بات تو برابر ہوں گی یہ چھ رکعتیں اس کیلئے بارہ سال کی عبادت کے۔

(۱۱۶۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِيْنَ رَكْعَتًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے نماز پڑھی بعد نمازِ مغرب بیس رکعات

कि नमाज़ अदा फ़रमा रहे हैं रात को और फ़रमाते थे अल्लाहो अकबर तीन मर्तबा मलाकूतो व जबारुतो और किबरियाई व अज़मत वाला है फिर नमाज़ शुरु फरमाई तो तिलावत फरमाई सूरा ए बक़्र फिर रुकू फ़रमाया तो था प्यारे नबी का रुकू मिस्ल प्यारे नबी के क़याम के कि फ़रमाते थे प्यारे नबी अपने रुकू में सुब्हाना रब्बियल अज़ीम फिर उठाया अपने सरे अकदस को रुकू से तो था प्यारे नबी का क़ौमा मिस्ल उनके रुकू के तो फ़रमाते प्यारे नबी लेरब्बियल हम्द, फिर सजदा फ़रमाया प्यारे नबी ने तो था सजदा उनका मिस्ल प्यारे नबी के कयाम के तो फ़रमाते थे प्यारे नबी अपने सजदे में सुब्हाना रब्बियल आला फिर उठाते अपने सरे अक्दस को सजदे से और बैठते दोनों सजदों के दरमियान मिस्ल अपने सजदे के और कहते थे ऐ मेरे मालिक तू बख़्श दे मुझको, तो पढ़ी प्यारे नबी ने चार रकआत तिलावत फरमाई उनमें सरा ए बक़्र और सूरा ए आले इमरान और सूरा ए निसा सूरा ए मायेदा या सूरा ए इनआम, शक फ़रमाया हज़रत शाबा ने।

1188 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने रात को क़याम किया दस आयाते करीमा के साथ तो न लिखा जायेगा वो गाफेलीन में से और जिसने कयाम किया रात को सौ आयात के साथ तो वो फरमाँबरदारों में लिखा जायेगा और जिसने कयाम किया रात को हज़ार आयात के साथ तो लिखा जायेगा वो बे हिसाब सवाब लेने वालों में से।

پوری کر کے سلام پھیرتے ہیں اور یہ چاروں رکعتیں ایک ہی سلام سے ہونگی۔ قبل نماز عصر چار رکعت سنت پڑھنا افضل ہے۔ اگرچہ دو بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔

(۱۱۶۰) اس نماز کا نام نماز اوّابین ہے۔ نماز مغرب اور نماز اوّابین کے درمیان ایسی کوئی بُری بات زبان سے نہ نکالے جو گناہ پر مشتمل ہو بلکہ ذکر و تسبیح میں مشغول رہے تو ہر رکعت کے بدلے دو سال کی عبادت کا ثواب ملیگا۔ ان جیسی احادیث کریمہ میں ثواب عبادت مراد ہوتا ہے نہ کہ اصل عبادت۔ اسکا یہ مطلب ہر گز ہرگز نہیں ہے کہ ایک بار نماز اوّابین پڑھکر بارہ سال کیلئے نماز سے چھٹی مل گئی۔ خاصان خدا اس نماز کا خود کو پابند رکھتے ہیں۔ ان چھ رکعت کو عام طور پر نماز اوّابین کہا جاتا ہے مگر ان چھ رکعت کا یہ نام ''نماز اوّابین'' کسی حدیث شریف میں کہیں نہیں آیا ہے اگر آیا بھی ہے تو چاشت کی نماز کے باب میں آیا ہے جیسا کہ کتاب ''شمائل'' میں مذکور ہے۔ نماز مغرب کے بعد کی چھ رکعتوں کو نماز اوّابین کہنا بدعت ہے۔ ان لوگوں کو درس عبرت لینا چاہئے جوان رکعتوں کو نماز اوّابین بھی کہتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ہر بدعت جہنم میں ڈھکیلنے والی ہے۔ ان چھ رکعتوں کو نماز اوّابین کہکر بدعت کا ارتکاب کر کے کہاں پہونچے۔ سچائی یہ ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے تو اس بدعت سے بدعت اعتقادی مراد ہے اور بلاشبہ ہر بدعت اعتقادی جہنم میں جانے کا بھیانک ذریعہ ہے جسکا ہر بدعقیدہ شکار ہے۔

(۱۱۶۱) نماز اوّابین کی کم سے کم دو رکعتیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعتیں ہیں۔ نماز اوّابین کی فضیلت یہ ہے کہ جس نے یہ نماز اوّابین پڑھی تو اسکی مغفرت فرمادیگی۔

(۱۱۶۲) اس حدیث شریف میں عشاء کی نماز سے مراد عشاء اول ہے یعنی پہلی عشاء۔ اصطلاح میں مغرب کی نماز کو نماز عشاء اول بھی کہتے ہیں اور ان مذکورہ نفل نمازوں سے مراد نماز اوّابین ہے۔

(۱۱۶۳) ستاروں کے ڈوبنے کے وقت فجر کی سنتیں پڑھی جائیں اس سے بھی یہ مسئلہ معلوم ہوگیا کہ فجر اجالے میں پڑھنی چاہئے نہ کہ اندھیرے میں۔ کیونکہ اندھیرے میں تارے روشن ہوتے ہیں چھپتے اور ڈوبتے نہیں ہیں۔ ''ادبار السجود'' سے مراد نماز مغرب ہے۔

(۱۱۶۴) قبل نماز ظہر چار سنتوں کا اجر و ثواب تہجد کی چار رکعتوں کے برابر ہے۔ تہجد کے وقت رحمت کے دروازے کھلے ہوتے ہیں اور نماز تہجد کی بڑی فضیلت ہے۔ قبل نماز ظہر چار سنتیں پڑھ لینا تہجد کی عبادت کی طرح ہے۔ کیونکہ یہ دونوں وقت نزول رحمت اور حصول قربت کے ہیں۔ کیونکہ نصف النہار کے بعد رحمت و قبولیت کے دروازے کھولدئے جاتے ہیں اور آخری نصف رات میں رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے اور دونوں اوقات ایک دوسرے سے مناسبت رکھتے ہیں تو ان دونوں اوقات میں نماز بھی ایک دوسرے کے برابر ہونا ہی چاہئے اور جبکہ آخر شب میں نزول رحمت زیادہ ظاہر و مشہور ہے تو وقت زوال کی نماز کو اسکے مشابہ اور برابر قرار دیا اور آپ ﷺ نے وقت زوال کی فضیلت اسطرح ارشاد فرمائی کہ'' نہیں ہے کوئی چیز مگر وہ تسبیح کرتی ہے اللہ تعالیٰ کیلئے اس وقت'' تہجد کے وقت کی طرح یہ وقت بھی عظمت و فضیلت کا حامل ہے۔ اس وقت آفتاب ترقی سے تنزل کی طرف مائل ہوتا ہے اسی میں مخلوق کی فنا کی طرف اشارہ ہے۔ ہر کام اللہ تعالیٰ ہی کی طرف منتہی ہے۔

(۱۱۶۵) تمام سنن و نوافل گھر میں پڑھنا افضل ہیں خصوصاً سنت مغرب کا۔ یہ افضل بھی ان نمازیوں کیلئے ہے جو سنن و نوافل گھر آکر پڑھ سکیں۔ جسے یہ اندیشہ ہو کہ گھر میں بچوں کی چیخ و پکار کی وجہ سے حضور قلب نہوگا وہ مسجد ہی میں نوافل و سنن ادا کرے۔ اسی طرح معتکف و مسافر بھی مسجد میں سنن و نوافل ادا کرے۔ ترمذی شریف اور نسائی شریف کی روایت میں ہے کہ کھڑے ہوگئے کچھ لوگ کہ نفل پڑھ رہے تھے تو فرمایا آپ ﷺ نے کہ تم پر یہ نمازیں گھروں میں ہیں۔ آپ ﷺ کا یہ فرمان فضیلت کیلئے ہے نہ کہ وجوب کیلئے۔

(۱۱۶۶) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نماز مغرب کے بعد کی سنتیں مسجد میں ادا فرماتے تھے۔ آپکا یہ عمل مبارک یہ ظاہر کرنے کیلئے تھا کہ مسجد میں نوافل و سنن پڑھنا جائز ہیں۔

(۱۱۶۷) پوری نماز مغرب یعنی فرائض و سنت و نفل سے فراغت کے بعد دو یا چار رکعتیں اوّابین کی پڑھ لیجائیں اسطرح کہ نماز مغرب اور نماز اوّابین کے درمیان دنیاوی بات چیت نہو۔ دعاء ذکر، تسبیحات ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ تو یہ اوّابین کی نماز مغرب کی

بَنَاللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ (رواہ الترمذی)

تو بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے گھر جنت میں۔

(۱۱۶۲) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاصَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ

ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہ پڑھی پیارے رسول اللہ ﷺ نے نماز عشاء کبھی کہ پھر تشریف لائے

عَلَىَّ اِلَّا صَلّٰى اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ اَوْ سِتَّ رَكْعَاتٍ۔ (رواہ ابوداؤد)

میرے پاس مگر نماز پڑھی چار رکعتیں یا چھ رکعتیں۔

(۱۱۶۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِدْبَارُ النُّجُوْمِ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ستاروں کے ڈوبنے کے وقت دو رکعتیں ہیں، قبل نماز فجر

وَاِدْبَارُ السُّجُوْدِ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ۔ (رواہ الترمذی)

اور بعد میں سجدے والی عبادت کے دو رکعتیں ہیں بعد نماز مغرب۔

(۱۱۶۴) حدیث شریف: عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے، وہ فرماتے ہیں

اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ فِىْ صَلٰوةِ السَّحَرِ وَمَامِنْ شَىْءٍ اِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ

کہ چار رکعتیں قبل نماز ظہر بعد زوال شمس برابر سمجھی جاتی ہیں ان رکعتوں کے مثل جو نماز تہجد میں ہیں اور نہیں ہے کوئی چیز مگر وہ تسبیح کرتی ہے اللہ تعالیٰ کی

تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَءَ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَاخَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَىْءٍ يَتَفَيَّؤُ ظِلٰلُهٗ عَنِ الْيَمِيْنِ

اس وقت، پھر تلاوت فرمائی پیارے رسول نے آیت کریمہ "کیا نہ دیکھا انہوں نے انکی طرف جو پیدا فرمایا اللہ نے کسی شئی کو کہ جھکتا ہے اسکا سایہ داہنی طرف

وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ۔ (رواہ الترمذی والبیہقی)

اور بائیں طرف سجدہ کرتے ہوئے اللہ کیلئے اور وہ عاجزی کرنے والے ہیں۔

1189 हदीस शरीफ़:– था पढ़ना प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम का रात में कि बुलन्द फ़रमाते आवाज़ को और पस्त फ़रमाते आवाज़ को।

1190 हदीस शरीफ़:– था पढ़ना प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम का इस शान का कि सुन लेते थे सेहन से और प्यारे नबी अपने घर के अंदर होते।

1191 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ़ लाये एक रात को तो अचानक सामना हुआ प्यारे रसूल का हज़रते अबू बक्र से कि नमाज़ पढ़ रहे हैं कि पस्त कर रखा है अपनी आवाज़ को और गुज़रे प्यारे रसूल हज़रते उमर के पास से और वो नमाज़ पढ़ रहे थे, बुलन्द फरमाने वाले थे अपनी आवाज़ को, रावी ने फ़रमाया कि जब हज़रते अबू बक्र और हज़रते उमर दोनों जमा हुये प्यारे नबी की बारगाह में तो फ़रमाया ऐ अबू बक्र मैं गुज़रा था तुम्हारे पास से और तुम नमाज़ पढ़ रहे थे धीमी निकाल रहे थे अपनी आवाज़ को, हज़रते अबू बक्र ने अर्ज़ किया कि मैंने सुना लिया है उसको जिससे मैं मुनाजात कर रहा था या रसूलुल्लाह और फ़रमाया प्यारे नबी ने हज़रते उमर से कि मैं गुज़र रहा था तुम्हारे पास से और तुम नमाज़ पढ़ रहे थे बुलन्द करने वाले थे अपनी आवाज़ को तो हज़रते उमर ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह मैं जगा रहा था सोने वालों को और मैं भगा रहा था शैख़े नजदी शैतान को तो

نماز کے ساتھ علیین میں پہونچ جاتی ہے۔ علیین ساتوں آسمانوں سے اوپر ایک مقام ہے۔ یا خود ساتویں آسمان کا نام ہے۔ یا فرشتوں کے دفتر و رجسٹر کا نام ہے۔ جس میں مقبول بندوں کے مقبول اعمال لکھے جاتے ہیں۔ یا پھر اس سے مراد قربت در بار الٰہی ہے۔ جو لوگ اس حدیث شریف کی وجہ سے نماز مغرب و نماز اوابین کے درمیان دعاء نہیں مانگتے ہیں کہ دعاء بھی کلام ہے یہ انکا خیال غلط ہے کیونکہ ایسے مقامات پر کلام سے مراد دنیاوی کلام ہوتا ہے۔

(۱۱۶۸) سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرات صحابہ کرام کی جماعت میں زبردست فقیہ تھے اسلئے انکی تائید و تصدیق یا انکار و تردید حجت شرعیہ ہے اسلئے سیدنا حضرت نافع ابن جبیر ابن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا حضرت عمرو ابن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سیدنا حضرت یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت عالی میں یہ پوچھنے کیلئے بھیجا کہ کیا آپکا کوئی عمل نماز کے متعلق حضرت امیر معاویہ نے دیکھا ہے اور اسکی تائید یا تردید فرمائی ہے۔ سیدنا حضرت یسار صحابی ہیں اور حضرت امیر معاویہ فقیہ صحابی ہیں۔ حضرت امیر معاویہ کی فقہی عظمت کا اعتراف حضرات صحابہ کرام کو بھی تھا۔ آپکی دیانت' امانت' تقوے' طہارت عشق رسالت کی بنیاد پر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کاتب وحی ربانی مقرر فرمایا تھا اور اس منصب جلیل پر فائز فرمایا تھا۔ ع:

گوہر کی قدر بادشاہ جانے یا جوہری

مقصورہ جامع مسجد کی وہ جگہ ہے جہاں مکبر یا بادشاہ اسلام کھڑے ہو کر نماز باجماعت ادا کرے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نماز کی حالت میں مسجد شریف میں شہید کیا گیا تب سے شاہان اسلام کیلئے مسجد میں خاص جگہ مقرر کی جانے لگی جہاں صرف وہ ہی کھڑے ہو کر نماز ادا کریں اور انکے ارد گرد خاص حفاظتی دستے کے لوگ ہوں تا کہ کوئی دشمن نماز میں ان پر حملہ نہ کر سکے۔ نماز فرض اور نماز نفل کے درمیان دعاء وظیفہ سے بھی فصل کرے اور اپنی جگہ سے ہٹکر بھی امتیاز پیدا کرے۔ بلکہ مقتدی حضرات صفیں بھی توڑ دیں پھر سنتیں ادا کریں تا کہ آنے والے کو یہ شبہ نہ ہو کہ جماعت ہو رہی ہے۔

(۱۱۶۹) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سفر مبارک میں ظہر کے دو فرض اور بعد میں دو سنت ادا فرمائیں اور مغرب کے تین فرض ادا فرمائے اور دو سنتیں۔ طحاوی شریف کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی دو رکعتیں فرض ادا فرمائیں اور اسکے بعد دو رکعتیں سنت ادا فرمائیں۔ اگر سفر میں سنت نماز یا نفل نماز ممنوع ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں ادا فرماتے۔ وہابی دھرم میں بحالت سفر نوافل و سنن سے روکا جاتا ہے چونکہ "سنت" وہابی کی چڑ بن چکی ہے۔ خدا نہ کرے اگر وہابیوں کی زمین پر حکومت ہو جائے تو یہ سنت کے خلاف جنگ اور بھی تیز کر دینگے۔ کسی مسلمان کو بلا وجہ شرعی نماز سے روکنا کار ابو جہلی ہے۔ حضرات فقہائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا اگر کوئی شخص وقت مکروہ میں نماز پڑھنے لگے تو اسے نماز پڑھنے سے نہ روکو تا کہ قرآن کریم کی آیت کریمہ کی زد سے بچ جاؤ۔ ارشاد رب قدیر ہے" ذرا دیکھو تو جو روکتا ہے بندے کو جب وہ نماز پڑھے (بصیرۃ الایمان ص ۱۵۵۴) البتہ نماز پڑھ چکے تو مسئلہ بتا دو (شامی) چند مواقع پر نماز سے روکنا جائز ہے (۱) مکروہ وقت میں (۲) مالک غلام کو اجیر خاص کو نوافل سے روک سکتا ہے (۳) خاوند اپنی بیوی کو تہجد و نوافل سے (۴) مغصوبہ زمین میں۔ چند اشخاص کو مسجد سے بھی روکنا جائز ہے (۱) نا سمجھ بچہ (۲) دیوانہ (۳) تمام حقے باز، بیڑی باز، سگریٹ باز، جبکہ ان کے مونہوں سے بدبو آ رہی ہو (۴) جس کے جسم پر بدبودار زخم ہو (۵) بدعقیدہ بے ایمان۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ عید گاہ میں عید کی نماز سے پہلے نوافل پڑھ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اس وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے نہیں دیکھا عرض کی گئی کہ آپ انہیں روکتے کیوں نہیں فرمایا کہ مجھے خوف ہے کہ میں مذکورہ آیات کریمہ کی وعید میں داخل نہ ہو جاؤں (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۱۵۵۸) مسلمانوں کو نماز سے روکنا طریقۂ کفار ہے۔

(۱۱۷۰) صحابی اور وہابی میں بڑا انتر ہے صحابی فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھارہ (۱۸) سفر کئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سنن و نوافل نہ چھوڑتے تھے مگر وہابی کہ وہ بضد ہے

(۱۱۶۵) حدیث شریف: عَنْ كَعْبِ بْنِ حَجْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَتٰى مَسْجِدَ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ

ترجمہ: حضرت کعب ابن حجرے سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک پیارے نبی ﷺ تشریف لے گئے بنی عبدالاشہل کی مسجد میں

فَصَلّٰى فِيْهِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلٰوتَهُمْ رَاٰهُمْ يُسَبِّحُوْنَ بَعْدَهَا

تو نماز پڑھی اس میں مغرب کی پھر جب پوری کر چکے نمازی اپنی نمازوں کو تو دیکھا پیارے نبی نے انکو کہ سنن ونوافل پڑھ رہے ہیں نماز مغرب کے بعد

فَقَالَ هٰذِهٖ صَلٰوةُ الْبُيُوْتِ (رواہ ابوداؤد)

تو فرمایا پیارے نبی نے کہ یہ گھروں کی نماز ہے۔

(۱۱۶۶) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُطِيْلُ الْقِرَءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ طویل فرماتے تھے قرأت کو دو رکعتوں میں، نماز مغرب کے بعد

حَتّٰى يَتَفَرَّقَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ۔ (رواہ ابوداود)

یہاں تک کہ متفرق ہو جاتے مسجد والے

(۱۱۶۷) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے پڑھیں نماز مغرب کے بعد اس سے پہلے کہ کوئی گفتگو

رَكْعَتَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رُفِعَتْ صَلٰوتُهٗ فِيْ عِلِّيِّيْنَ۔ (رواہ البیہقی)

کرے دو رکعتیں، ایک روایت میں ہے کہ چار رکعتیں، تو اُٹھائی جاتی ہے اس کی نماز علیین میں۔

(۱۱۶۸) حدیث شریف: عَنْ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ اِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ اَرْسَلَهٗ اِلَى السَّائِبِ

ترجمہ: حضرت عمرو ابن عطاء سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک حضرت نافع بن جبیر نے بھیجا ان کو حضرت سائب کے پاس

يَسْئَلُهٗ عَنْ شَيْءٍ رَاٰهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ

کہ وہ پوچھیں ان سے اس چیز کے بارے میں کہ دیکھا ہے اسکو حضرت امیر معاویہ نے نماز میں؟ انہوں نے فرمایا ہاں! میں نے نماز پڑھی تھی انکے ساتھ جمعہ کی

फ़रमाया प्यार नबी ने ऐ अबू बक्र बुलन्द करो अपनी आवाज़ को थोड़ा और फ़रमाया प्यारे नबी ने हज़रते उमर से कि धीमी करो अपनी आवाज़ को थोड़ा सा।

1192 हदीस शरीफ़:— कय़ाम फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यहाँ तक कि सुबह हो गयी एक आयत करीमा पर और आयत करीमा यह थी "इन तअज़्ज़बहुम फइन्नाहुम इबादुका व इस्तगफिरलहुम वइन्नका अनतल अज़ीज़ुल हकीम।

1193 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब कयाम करे कोई तुममें का दो रकआत सुन्नते फजर तो लेट जाये अपनी दाहनी करवट पर।

1194 हदीस शरीफ़:— हज़रते मसरुक़ से मरवी बेशक उन्होंने फ़रमाया कि बेशक मैंने पूछा हज़रते आयशा से कि कौन सा अमल ज़्यादा प्यारा था प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को? फ़रमाया हज़रते आयशा ने हमेशा पाबंदी से किया जाने वाला अमल मैंने कहा किस वक्त उठते थे प्यारे रसूल रात को तो फ़रमाया उठ खड़े होते प्यारे रसूल जब समाअत फ़रमाते मुर्ग की आवाज़।

1195 हदीस शरीफ़:— हज़रते अनस से मरवी बेशक उन्होंने फ़रमाया कि हम चाहते थे यह कि देखें प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को रात में नमाज़ पढ़ने वाला मगर हम देख लेते थे उनको और

فِی الْمَقْصُورَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ فَصَلَّیْتُ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَیَّ فَقَالَ لَاتَعُدْ

مقصورہ میں، پھر جب سلام پھیرا امام نے تو کھڑا ہوگیا میں اپنی جگہ تو میں نے نماز پڑھی، تو جب وہ چلے گئے تو بلایا مجھ کو پھر فرمایا کہ آئندہ نہ کرنا

لِمَا فَعَلْتَ اِذَا صَلَّیْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰی تُكَلِّمَ اَوْ تَخْرُجَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

جو تم نے کیا ہے، جب نماز فرض پڑھو تم جمعہ کی تو نہ ملاؤ فرض نماز کو سنت نماز سے یہاں تک کہ کلام کرلو یا ہٹ بچ جاؤ اسلئے کہ پیارے رسول اللہ ﷺ نے

اَمَرَنَا بِذٰلِكَ اَنْ لَا نُوْصِلَ بِصَلٰوةٍ حَتّٰی نَتَكَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ (رواہ مسلم)

حکم فرمایا ہم کو اس کا یہ کہ نہ ملائیں ہم کسی نماز کو یہاں تک کہ کلام کریں یا ہٹ بچ جائیں ہم۔

﴿باب صلوٰۃ التطوع فی السفر﴾ ترجمہ: سفر میں نمازِ نفل کا باب

(۱۱۶۹) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِی الْحَضَرِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے نماز پڑھی پیارے نبی ﷺ کے ساتھ حالتِ اقامت میں

وَالسَّفَرِ فَصَلَّیْتُ مَعَهٗ فِی الْحَضَرِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَیْنِ وَصَلَّیْتُ

اور حالت سفر میں تو نماز پڑھی میں نے پیارے نبی کیساتھ اقامت کی حالت میں ظہر کی چار رکعتیں اس کے بعد دو رکعتیں اور نماز پڑھی میں نے

مَعَهٗ فِی السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَیْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَیْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَیْنِ وَلَمْ یُصَلِّ بَعْدَهَا شَیْئًا وَالْمَغْرِبَ فِی الْحَضَرِ

پیارے نبی کیساتھ سفر میں ظہر کی دو رکعتیں اور اسکے بعد دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں اور نہ پڑھیں اسکے بعد کچھ، اور مغرب اقامت میں

وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ وَلَا یَنْقُصُ فِیْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَهِیَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَیْنِ (رواہ الترمذی)

اور سفر میں برابر تین رکعتیں اور نہیں کمی فرماتے تھے اقامت میں اور سفر میں کہ وہ دن کے وتر ہیں اور اسکے بعد دو رکعتیں۔

(۱۱۷۰) حدیث شریف: عَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ثَمَانِیَةَ عَشَرَ

ترجمہ: حضرت براء ابن عازب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں صحبت میں رہا ہوں پیارے رسول اللہ ﷺ کی اٹھارہ سفر میں

سَفَرًا فَمَا رَاَیْتُهٗ تَرَكَ رَكْعَتَیْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی)

تو نہ دیکھا میں نے پیارے رسول کو کہ چھوڑی ہوں دو رکعتیں جب ڈھل چکا سورج ظہر سے پہلے۔

नहीं चाहते थे कि हम कि देख लें उनको सोने वाला मगर देख लेते थे हम उनको।

1196 हदीस शरीफ़:– हज़रते हमीद बिन अब्दुर्रहमान बिन औफ़ से मरवी बेशक उन्होंने फ़रमाया कि एक शख्स प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के अरहाब में से उन्होंने फ़रमाया कि मैंने दिल दिल में कहा और मैं सफ़र में था प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ कि अल्लाह तआला की कसम मैं बगौर देखूंगा प्यारे रसूलुल्लाह को नमाज़ के वक्त ताकि देख लूं मैं प्यारे रसूल के अंदाज़े नमाज़ को तो जब पढ़ी नमाज़े इशा और वो इतमा है तो लेते रहे प्यारे रसूल देर रात तक फिर बेदार हुये तो नज़र फरमाई आसमान की तरफ़ तो फ़रमाया "रब्बना माखलकता हाज़ा बातेलन सुब्हानाका वकैना अज़ाबननार रब्बना इन्नका मिन तदखुलिन्नार फकद अख़ज़ैतहू वमा लिज़्ज़ालेमीना मिन अन्सार रब्बना इन्नना समेना मुनादेयय़ंयुनादी लिल ईमानं अन आमिनू बेरब्बेकुम फाआमन्ना रब्बना फगफिरलना जुनुबेना वकफ्फर अन्ना सइयातेना वतवफ्फना मिनल अबरार रब्बना वाआतेना मावआदतना अला रसूलेका वला तुग़ज़ैना यौमल कियामते इन्नका लातुखलेफुल मीआद" तक फिर झुके प्यारे रसूल अपने बिस्तरे मुबारक की तरफ़ तो निकाली उससे मिस्वाक फिर उन्डेला उस प्याले में उस बर्तन से जो आपके पास रखा रखा था पानी फिर मिस्वाक फरमाई फिर खड़े हुये तो नमाज़ अदा फरमाई यहाँ तक कि मैंने दिल में कहा कि नमाज़ पढ़ ली है प्यारे रसूल ने इतनी मिक्दार

(۱۱۷۱) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا سَافَرَ وَاَرَادَ اَنْ يَّتَطَوَّعَ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب سفر فرماتے تھے اور ارادہ فرماتے یہ کہ نوافل پڑھیں تو متوجہ فرماتے قبلے کی طرف

بِنَاقَتِهٖ فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلّٰى (رواہ ابوداؤد)

اپنی اونٹنی کو، پھر تکبیر فرماتے پھر نماز نفل ادا فرماتے۔

(۱۱۷۲) حدیث شریف: اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَرٰى اِبْنَهٗ عُبَيْدَ اللّٰهِ يَتَنَفَّلُ

ترجمہ: بیشک حضرت عبد اللہ ابن عمر دیکھتے تھے اپنے بیٹے حضرت عبید اللہ کو کہ نفل پڑھ رہے ہیں

فِى السَّفَرِ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ (مؤطا امام مالک)

سفر میں تو آپ منع نہ فرماتے تھے ان کو۔

(۱۱۷۳) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَلظُّهْرَ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے نماز پڑھی پیارے نبی ﷺ کے ساتھ ظہر کی

فِى السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ (رواہ الترمذی)

سفر میں دو رکعتیں اور اس کے بعد دو رکعتیں۔

(۱۱۷۴) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلٰوةَ الْحَضَرِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرض نماز ادا فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے حالت اقامت میں

وَصَلٰوةَ السَّفَرِ فَكُنَّا نُصَلِّىْ فِى الْحَضَرِ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا وَكُنَّا نُصَلِّىْ فِى السَّفَرِ

اور حالت سفر میں بھی تو ہم نماز پڑھتے تھے حالت اقامت میں فرض نماز سے پہلے اور فرض نماز کے بعد اور ہم نماز پڑھتے تھے حالت سفر میں

قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا۔ (رواہ ابن ماجہ)

فرض نماز سے پہلے اور فرض نماز کے بعد۔

कि जितनी मिक्दर सोते हैं फिर वो लेट गये यहाँ तक कि मैंने दिल में कहा कि वो बकदर नमाज़ सो लिये फिर बेदार हुये प्यारे रसूल फिर किया वैसा जैसा किया था पहली मर्तबा और फ़रमाया वैसा ही जैसा कि फ़रमाया था तो किया प्यारे रसूलुल्लाह ने तीन मर्तबा कब्ले नमाज़े फजर।

1197 हदीस शरीफ़:– हज़रते याला इब्ने ममलुक से मरवी बेशक उन्होंने सुवाल किया हज़रते उम्मे सलमा से जो प्यारी बीवी हैं प्यारे नबी की, प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की किराअत के बारे में और प्यारे नबी की नमाज़ के बारे में तो हज़रते उम्मे सलमा ने फ़रमाया कि कहाँ तुम और कहाँ प्यारे नबी की नमाज़, प्यारे नबी नमाज़ पढ़ते फिर सो जाते बकदर नमाज़ पढ़ने के फिर नमाज़ अदा फ़रमाते बकदर सो जाने के फिर सो जाते बकदर नमाज़ पढ़ने के यहाँ तक कि सुबह फ़रमाते फिर खुबियां बयान फरमाई उन्होंने प्यारे नबी की किराअत की तभी वो खुबियां बयान करने लगीं प्यारे नबी की जुदा जुदा था एक एक हर्फ़।

1198 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने गिरह लगाता है शैतान उसके सर की गुद्दी पर हर एक की जब वो सोने वाला हो, तीन गिरह दिल में डालता है हर गिरह पर कि तुझ पर रात तवील है तू सो जा फिर अगर बंदा बेदार हो जाये तो ज़िक्र करे अल्लाह तआला का तो खुल जाती है एक गिरह फिर अगर वूज़ु करे तो खुल जाती है दूसरी गिरह फिर नमाज़ पढ़े तो खुल जाती है तीसरी गिरह तो सुबह

کہ سفر میں سنن ونوافل کی چھٹی کر دیجائے۔سنی مسلمان اچھی طرح یادرکھیں کہ مسافرکو بحالت سفرصرف فرض نماز میں قصر کرنے کا حکم ہے وہ بھی چار رکعت والی فرض نمازوں میں جیسے ظہر،عصر،عشاء کہ ان میں چار کی جگہ صرف دو رکعتیں پڑھی جائینگی ان تین نمازوں کے چار فرضوں میں قصر کرنا ہے باقی تما فرائض و واجبات سنن ونوافل اقامت کی طرح سفر میں بھی پورے پڑھے جائینگے ان نمازوں کا جوحکم گھر پر ہے وہی حکم سفر میں بھی ہے کہ نہ تو یہ منع ہیں اور نہ ان میں قصر ہے نہ بالکل معاف ہی ہیں۔کوئی سنی مسلمان وہابیوں کے جھانسے میں آکر سفر میں آپ ﷺ کی پیاری سنتوں کو ہرگز ترک نہ کرے۔

(۱۱۷۱) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ تو عین سفر کی حالت میں کہ اونٹنی پر جلوہ گستر ہیں راستہ طے فرمارہے ہیں تب بھی نفل نماز ادا فرمارہے ہیں مگر دشمنان سنت رسول کس بے دردی کیساتھ سنت کے خلاف محاذ آرا ہیں کہ سفر میں سنن ونوافل نہ پڑھے جائیں۔

(۱۱۷۲) سیّدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے بیٹے کو بحالت سفر نماز پڑھتے دیکھتے رہتے تھے اور کبھی منع نہ فرماتے تھے مگر افسوس صد افسوس کہ نماز کے نام پر ایمان والوں کو دھوکہ دینے والے ہی نماز کے خلاف علم بغاوت بلند کئے ہوئے ہیں اور سنت کے مٹانے کے درپے ہیں۔مگر ان کی یہ کوشش ومحنت ''سعی را یگاں'' کا درجہ رکھتی ہے۔

(۱۱۷۳) فرض نماز ظہر کی قصر دو رکعت ادا فرمانے کے بعد دو رکعت سنت بھی بحالت سفر ادا فرمائی گئیں۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرض کے بعد دو سنت ادا فرمائیں۔صحابیٔ رسول نے فرض کے بعد دو رکعت سنت ادا فرمائیں پتہ نہیں کہ آج کے بناسپتی عاشقان نماز کو نماز سنت چھوڑنے کا لائسنس کسی ابوجہلی اور شیطانی دفتر سے حاصل ہوگیا ہے۔

(۱۱۷۴) آپ دیکھ رہے ہیں کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور پیارے صحابہ کا معمول شریف یہ تھا کہ آپ فرض نماز سے پہلے کی اور بعد کی سنتوں کو ادا فرماتے۔اب خود اپنی غیرت ایمانی سے پوچھئے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ و پیارے صحابہ کی مانی جائے یا دہلوی وہابی کی مانی جائے۔ایک ہی دل کی آواز ہوگی کہ صحابی سچے ہیں وہابی جھوٹے ہیں۔تمام حضرات صحابۂ کرام رشد و ہدایت کے تارے ہیں ان ہی کے کردار سے ایمان کے سویرا اعمال صالحہ کا اجالا ملیگا۔

(۱۱۷۵) حالت سفر میں اور سواری پر سوار ہوتے ہوئے بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نفل نماز نہ چھوڑتے تھے۔آج سنی مسلمانوں کو سنت سے دور رکھنے کی کیسی کیسی بھیانک سازشیں رچائی جارہی ہیں کہ سفر میں سنن ونوافل نہیں پڑھنے چاہئیں جبکہ سچائی یہ ہے کہ تعلیم نبوی تعلیم صحابہ، تعلیم اولیاء وفقہاء یہی ہے کہ سفر میں مسافر کو تمام سنن ونوافل پڑھنے چاہئیں۔

(۱۱۷۶) رات کی نماز سے مراد نماز تہجد ہے۔مختلف ایام میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ مختلف تعداد میں یہ رکعات نماز تہجد ادا فرماتے۔تہجد کی رکعات کم سے کم دو ہیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ ہیں۔آپ ﷺ اکثر وبیشتر آٹھ ادا فرماتے تھے اور کبھی کم زیادہ بھی اور تین رکعات وتر ادا فرماتے تھے۔نماز تہجد شروع اسلام میں سب پر فرض رہی پھر امت سے نماز تہجد کی فرضیت منسوخ ہوئی۔آپ ﷺ پر نماز تہجد فرض ہی رہی اور آپ ﷺ پوری نماز تہجد ادا فرماتے رہے۔آپ ﷺ کی شان نرالی وممتاز ہے۔ہم پر نماز تہجد سنت مؤکدہ کفایہ ہے کہ بستی میں کسی نے پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہوگئے اور اگر کسی نے بھی نہ پڑھی تو سب تارک سنت ہوئے اور ترک سنت کا گناہ سب پر۔''تہجد کا وقت'' قبل تہجد نماز عشاپڑھ کر سونا شرط ہے اور سوکر جاگنے سے وقت تہجد شروع ہوتا ہے اور صبح صادق پر وقت تہجد ختم ہوتا ہے لیکن آخری تہائی رات میں نماز تہجد پڑھنا بہتر ہے۔بعد نماز تہجد کچھ سوجانا لیٹ جانا سنت ہے۔جو شخص تہجد پڑھنا شروع کردے تو پھر نماز تہجد پڑھنا نہ چھوڑے کہ نماز تہجد کا چھوڑنا آپ ﷺ کو ناپسند ہے۔تعداد رکعات کے بارے میں اگر متعدد واقعات میں آپ ﷺ کے تمام طریقوں کو اپنائے تو یہ زیادہ مناسب وموافق ہے کہ اس میں آپ ﷺ کی اتباع کا شرف حاصل ہوگا۔بعض بزرگوں نے برسہا برس عشاء کے وضو سے نماز فجر ادا فرمائی ہے جیسے سیّدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ سیّدنا حضور مدار العالمین ،سیّدنا حضور غوث اعظم ،سیّدنا حضور خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ

(۱۱۷۵) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُصَلِّی التَّطَوُّعَ وَھُوَ رَاکِبٌ فِی غَیْرِ الْقِبْلَۃِ (رواہ البخاری)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز ادا فرماتے تھے حالانکہ پیارے نبی سوار ہوتے غیر قبلہ کی طرف۔

﴿باب صلوٰۃ اللیل ترجمہ: رات کی نماز کا باب﴾

(۱۱۷۶) حدیث شریف: کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یُصَلِّیْ فِیْ مَابَیْنَ اَنْ یَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ اِلَی الْفَجْرِ اِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً یُسَلِّمُ مِنْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَیُوْتِرُ بِوَاحِدَۃٍ فَیَسْجُدُ سَجْدَۃً مِنْ ذٰلِکَ قَدْرَ مَا یَقْرَءُ اَحَدُکُمْ خَمْسِیْنَ اٰیَۃً قَبْلَ اَنْ یَّرْفَعَ رَاْسَہٗ فَاِذَا سَکَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَتَبَیَّنَ لَہُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَکَعَ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ ثُمَّ اِضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ حَتّٰی یَاْتِیَہُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَۃِ فَیَخْرُجُ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے تھے نمازِ عشاء سے فارغ ہونے سے فجر تک گیارہ رکعتیں، سلام پھیرتے دو رکعت کا اور وتر بناتے پیارے نبی ایک رکعت کے ذریعہ، پھر سجدہ فرماتے کہ ایک سجدہ اس قدر دراز فرماتے کہ پڑھتا تم میں کوئی پچاس آیاتِ کریمہ پیارے نبی کے سر اُٹھانے سے پہلے، پھر جب خاموش ہوجاتا مؤذن نمازِ فجر کا اور روشن ہوتی پیارے نبی کیلئے فجر تو پیارے نبی کھڑے ہوتے تو پڑھتے ہلکی دو رکعتیں پھر لیٹ جاتے داہنی کروٹ پر یہاں تک کہ آتا پیارے نبی کی بارگاہ میں مؤذن اقامت کیلئے تو پیارے نبی تشریف لیجاتے۔

(۱۱۷۷) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا صَلّٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَاِنْ کُنْتُ مُسْتَیْقِظَۃً حَدَّثَنِیْ وَاِلَّا اضْطَجَعَ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ادا فرماتے فجر کی دو رکعتیں سنت تو اگر ہوتی میں بیدار تو مجھ سے بات چیت فرماتے ورنہ لیٹ جاتے

(۱۱۷۸) حدیث شریف: کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا صَلّٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا فرمالیتے دو رکعت سنتِ فجر تو لیٹ جاتے اپنی داہنی کروٹ پر۔

की उसने खुशदिली पाक मिजाज़ी से वरना सुबह की उसने बदमिज़ाजी और सुस्त मिज़ाजी से।

1199 हदीस शरीफ़:– कयाम फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यहाँ तक कि सूझ गये प्यारे नबी के दोनों कदम शरीफ़ तो अर्ज़ किया गया प्यारे नबी से आप ऐसा क्यों करते हैं हालांकि बख्श दिये गये हैं आपकी खातिर जो गुज़र चुके आपके नामलेवाओं के गुनाह से पहले और जो बाद में होंगे, फ़रमाया प्यारे नबी ने क्या न बनूं मैं बंदाऐ शुक्रगुज़ार।

1200 हदीस शरीफ़:– हज़रते इब्ने मसऊद से मरवी बेशक उन्होंने फ़रमाया-ज़िक्र किया गया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में एक शख्स का तो कहा गया उसके लिये कि वो सोया रहा यहाँ तक कि सुबह हो गयी नहीं उठा नमाज़े तहज्जुद के लिये, फ़रमाया प्यारे नबी ने कि वो ऐसा शख्स है कि मूत दिया शैतान ने उसके कान में या फ़रमाया उसके दोनों कानों में।

1201 हदीस शरीफ़:– बेदार हुये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम एक रात घबराये हुये फ़रमाते हैं प्यारे रसूलुल्लाह सुब्हानल्लाह उतारे गये आज रात खज़ाने और कितने उतारे गये फितने, कौन उठाये हुजरे वालियों को, मुराद लेते थे प्यारे रसूल अपनी अज़वाजे मुताहरात को, कि नमाज़ अदा कर लें, बहुत सी ढकी हुई दुनिया में नंगी होंगी आखेरत में।

عنہم۔ تو کیا یہ بزرگان دین نماز تہجد ادا نہ فرماتے تھے چونکہ نماز تہجد کیلئے بعد نماز عشاء سولینا شرط ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ بزرگان دین اسقدر اونگھ لیتے تھے جس سے نماز تہجد ادا کرنا درست ہو جائے اور وضو بھی نہ جائے۔ سیّدنا حضرت ابو داؤد، سیّدنا حضرت ابوزر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور دیگر حضرات صحابۂ کرام جو شب بیدار تھے انکا بھی یہی طریقہ تھا۔ اس حدیث شریف کا مطلب بعض لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ آپ ﷺ دس رکعات نماز تہجد پڑھتے اور ایک رکعت وتر ادا فرماتے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آپ ﷺ نے آٹھ رکعات نماز تہجد ادا فرمائیں اور اخیر کی دو رکعتوں میں ایک رکعت ملا کر انہیں وتر بنایا اور تین رکعت نماز وتر ادا فرمائی۔ وتر طاق و بے جوڑ کو کہتے ہیں آپ ﷺ نے ایک رکعت والی ناقص نماز سے منع فرمایا ہے اور ایک حدیث شریف میں فرمایا کہ نماز مغرب ان کے وتر ہیں اور بعد نماز عشاء پڑھے جانے والے وتر رات کے وتر ہیں۔ اسکی مؤید یہ بات بھی ہے کہ بہت سی احادیث کریمہ میں تین رکعات وتر کی صراحت بھی موجود ہے اور بعض احادیث کریمہ میں یہ بھی مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے وتر کی پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ دوسری رکعت میں سورۂ کافرون اور تیسری رکعت میں سورۂ اخلاص تلاوت فرمائی ہے۔ یہ تمام شواہد اس حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں کہ وتر کی نماز تین رکعت ہے اسی لئے فقیر قدیری نے ترجمہ کیا ہے کہ ''آپ ﷺ وتر بناتے ایک رکعت کے ذریعہ'' کہ جن لوگوں کو ایک رکعت وتر کا شبہ ہو گیا ہے انکے شبہ کا ازالہ ہو جائے نماز تہجد کے بعد آپ ﷺ شکرانے کے طور پر طویل سجدہ فرماتے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز تہجد ادا کرنے کی سعادت بخشی۔ نماز تہجد ادا کر لینے کے بعد سجدۂ شکر ادا کرنا بہتر ہے اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز فجر اجالے میں پڑھنا چاہئے یہی سنت کریمہ ہے بلکہ اذان فجر اور فجر کی سنتیں بھی اجالے میں پڑھنی چاہئیں۔ مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ تخت والی مسجد محلہ کسرول مرادآباد شریف میں طلوع شمس سے چالیس ۴۰؍ منٹ پہلے اذان ہوتی ہے۔ تیس ۳۰؍ منٹ پہلے تثویب (صلوٰۃ) اور بیس ۲۰؍ منٹ پہلے فجر کی نماز ہوتی ہے اور بعد نماز لاؤڈ اسپیکر پر جھوم جھوم کر درود و سلام ہوتا ہے۔ بعدہٗ دعاء اور مصافحہ ہوتا ہے۔ سیّدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کی تیاری کی اطلاع الصلوٰۃ الصلوٰۃ کہہ کر آپ ﷺ کو دیتے بعدہٗ تکبیر شروع کرتے جب حضرت بلال حی علی الفلاح پر پہونچتے تو آپ ﷺ اپنے حجرۂ پاک کے دروازۂ مبارک سے مسجد میں داخل ہوتے۔ تثویب (صلوٰۃ) کا مسئلہ تفصیل سے پڑھنے کیلئے مداری شریف میں 'باب التثویب' اور فقیر قدیری کی کتاب ''نوافل انتخاب عرف اذان و اقامت کے درمیان تثویب'' ملاحظہ فرمائیں۔

(۱۱۷۷) فجر کی سنتوں اور فرض کے درمیان باتیں کر لینے سے نہ وضو جاتا ہے اور نہ نماز بلکہ نہ ثواب نماز۔ البتہ بہتر ہے کہ اس دوران دنیاوی گفتگو سے احتراز کرے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا اپنی پیاری بیوی سے گفتگو فرمانا دینی امور سے متلعق ہوگا کہ دنیوی بات کرنا بھی جائز و درست ہے۔ حضرت ام المومنین کا سونا اسلئے ہوگا کہ آپ اس حالت میں ہونگی جس میں نماز نہیں پڑھی جاتی یا یہ کہ آپ کچھ دیر سے اُٹھتی ہونگی اسلئے کہ آپ پر جماعت کی پابندی نہ تھی۔

(۱۱۷۸) فجر کے سنت و فرض کے درمیان تھوڑا سا لیٹ جانا بلکہ تہجد کی نماز کی وجہ سے تکان محسوس ہو، بہتر ہے۔ یہی مسلک امام اعظم ہے۔ یوں بھی داہنی کروٹ پر سونا سنت ہے کہ اپنے سونے کی ابتداء داہنی کروٹ سے کرے۔ قبلہ رو ہو کر پھر بائیں کروٹ پر۔

(۱۱۷۹) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے آٹھ رکعات نماز تہجد، تین رکعات وتر اور دو رکعت نماز سنت فجر ادا فرمائیں۔ عام طور پر آپ ﷺ آٹھ رکعت نماز تہجد ادا فرماتے تھے۔

(۱۱۸۰) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کبھی چار کبھی چھ کبھی آٹھ رکعت نماز تہجد ادا فرماتے اور تین رکعت وتر ادا فرماتے۔ اسلئے حضرت ام المومنین نے فرمایا کہ کبھی سات کبھی نو کبھی گیارہ۔ آپ ﷺ نماز تہجد گھر میں ادا فرماتے تھے اسلئے حضرات ازواج مطہرات امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن اس نماز کے بارے میں جانکاری رکھتی تھیں خصوصا حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زیادہ جانتی تھیں اس لئے آپ سے نماز تہجد کے بارے میں پوچھا جاتا تھا۔

(۱۱۸۱) یہ دو رکعتیں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ بعد وضو ادا

(۱۱۷۹) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: پیارے نبی علیہ السلام نے نمازادا فرماتے تھے رات کو تیرہ رکعتیں جن میں وتر اور فجر کی دو رکعتیں سنت بھی ہیں۔

(۱۱۸۰) حدیث شریف: عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَئَلْتُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت مسروق سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے پوچھا حضرت عائشہ سے پیارے رسول اللہ علیہ السلام کی نماز کے بارےمیں

بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَاِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً سِوَىٰ رَكْعَتِي الْفَجْرِ۔ (رواہ البخاری)

جورات میں ہوتی تھی، تو فرمایا حضرت عائشہ نے کہ سات اور نو اور گیارہ رکعتیں علاوہ فجر کی دو رکعت سنت کے۔

(۱۱۸۱) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ اِفْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: پیارے نبی علیہ السلام جب اُٹھتے رات کو کہ نمازادا فرمائیں تو شروع فرماتے اپنی نماز کو دو ہلکی رکعتوں سے۔

(۱۱۸۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اُٹھے کوئی تم میں کا رات کو

فَلْيَفْتَتِحِ الصَّلٰوةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ (رواہ مسلم)

تو چاہیئے کہ شروع کرے نماز کو دو ہلکی رکعتوں سے۔

(۱۱۸۳) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رات گزاری میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ کے پاس

وَالنَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عِنْدَهَا فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مَعَ اَهْلِهٖ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ

اور پیارے نبی علیہ السلام انکے پاس تھے تو بات چیت فرمائی پیارے رسول نے اپنے اہلبیت کے ساتھ کچھ وقت، پھر سوگئے پیارے رسول،

فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ اَوْ بَعْضُهٗ قَعَدَ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَآءِ فَقَرَءَ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ

پھر جب ہوئی تہائی رات یا اس کا کچھ حصہ تو اُٹھ بیٹھے پیارے نبی پھر نظر فرمائی آسمان کی طرف تو پڑھا قرآن کریم کہ "بیشک پیدا کرنے میں آسمانوں کے

1202 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि उतरता हमारे रब्ब तबारक वतआला का खसुसी फ़ज़्ल व करम हर रात आसमाने दुनिया की तरफ़ जब कि बाक़ी रहती है आखिरी तिहाई रात अल्लाह तआला फरमाता है कि कौन है जो दुआ मांगे मुझसे तो मैं कबुल फरमाऊँ उसको, कौन है जो मांगे मुझसे तो अता फरमाऊँ उसको, कौन मग्फ़रत मांगता है मुझसे कि बख्श दूं उसको, और मुस्लिम शरीफ़ की रिवायत में है फिर फैलाता है अपने हाथों को और फ़रमाता है कि कौन है जो कर्ज़ देता है उस ज़ात को जो न फ़क़ीर है और न ज़ुल्म ढ़ाने वाला है यहाँ तक चमक जाती है फजर।

1203 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर से मरवी बेशक उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं कि बेशक रात में एक वक़्त है कि नहीं पाता उसको कोई मर्दे मुस्लिम कि मांगे अल्लाह से उसमें भलाई दुनिया व आखेरत के मांगने की मगर अता फ़रमाता है अल्लाह तआला उसको और वो साअत हर रात में है।

1204 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सबसे प्यारी नमाज़ अल्लाह तआला के नज़दीक दाऊद अलैहिस्सलाम की नमाज़ है और सबसे प्यारे रोज़े अल्लाह तआला के नज़दीक दाऊद अलैहिस्सलाम के रोज़े हैं कि आप सोते आधी रात और कयाम फ़रमाते तिहाई रात

فرماتے جنکو "تحیۃ الوضو" کہتے ہیں اور یہ نماز تہجد سے علاوہ ہوتی تھیں اور انہیں پڑھنا اور ہلکا پڑھنا مسنون و مستحب ہے بشرطیکہ انکی ادائیگی ارکان میں کوئی کمی نہو۔

(۱۱۸۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہ حکم استحبابی ہے وجوبی نہیں۔ مستحب یہ ہے کہ دو رکعت تحیۃ الوضو کی پڑھے اور ہلکی پڑھے اور نماز تہجد دراز پڑھے۔

(۱۱۸۳) سیّدتنا ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس دن باری تھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا انکے حجرے میں قیام تھا۔ سیّدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس زمانے میں بچے تھے اور انکا وہاں ٹھہرنا اس نیت سے تھا کہ وہ آج رات آپ ﷺ کی عبادت و ریاضت کا بچشم سر مشاہدہ فرمالیں۔ ضرورت و مصلحت کے تحت بعد عشاء باتیں کرنا جائز ہے اور آپ ﷺ کا اپنے اہلبیت سے گفتگو فرمانا مختصر تھا دراز نہ تھا کیونکہ آپ ﷺ بعد نماز عشاء دراز گفتگو کو ناپسند فرماتے تھے۔ دراز گفتگو وہ ہے جو نماز فجر میں خلل انداز ہو۔ جو چیزیں فرائض و واجبات کے ادا کرنے میں حارج و حائل ہوں وہ ممنوع ہیں اپنی بیوی سے بعد نماز عشاء بھی کچھ باتیں کر لینا حسن اخلاق ہیں اس سے بیوی کا دل خوش ہوتا ہے۔ رات کا آخری چھٹا حصہ بڑی برکتوں رحمتوں والا قبولیت دعاء کیلئے اکسیر ہے۔ کبھی آپ ﷺ سورۂ آل عمران کی پانچ آیات کریمہ نمبر ۱۹۰ تا ۱۹۴ تلاوت فرماتے اور کبھی آیت نمبر ۱۹۰ تا ۲۰۰ ختم سورہ تک گیارہ آیات کریمہ تلاوت فرماتے۔ آپ ﷺ نے ایسا وضو فرمایا کہ جس میں نہ تو پانی خرچ فرمانے میں مبالغہ فرمایا اور نہ ہی ضرورت سے کم پانی استعمال فرمایا اگرچہ پانی کم خرچ فرمایا مگر ہر عضو شریف پر پانی بہہ گیا اور کوئی جگہ خشک نہ رہی۔ آپ ﷺ نے اپنی امت کو تعلیم فرمائی کہ اگر مقتدی ایک ہو تو امام کی برابر داہنی طرف کھڑا ہو۔ آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ ابن عباس کو اپنے پیچھے سے گھمایا تھا کہ امام سے آگے نہ نکل جائیں اور اس گھومنے میں حضرت عبداللہ ابن عباس کے متواتر تین قدم بھی نہ پڑے جو عمل کثیر بن جائے کہ عمل کثیر سے نماز فاسد ہو جاتی ہے آپ ﷺ نے دس رکعات نماز تہجد ادا فرمائیں اور تین رکعت وتر ادا فرمائے۔ آپ ﷺ جب سوتے تو سانس لینے کی آواز آتی تھی اور یہ سانس کی آواز آنا سانس کی نالی کے کشادہ ہونے اور قوائے جسمانی کے صاف اور سُدّہ وغیرہ سے محفوظ ہونے کی علامت تھی سانس کی یہ آواز کسی عارضے یا بیماری کی وجہ سے نہ تھی بلکہ نیند کامل کی نشانی تھی اور یہ آواز اتنی سخت و بلند بھی نہ تھی کہ دوسرے لوگوں کی تکلیف کا باعث ہو۔ اذان کے بعد نماز کا وقت آجانے پر سیّدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کا شانۂ نور کے دروازہ مبارک پر حاضر ہوتے اور آپ ﷺ کو جماعت کی اطلاع دیتے کہ یا نبی اللہ تمام نمازی حاضر ہیں اور مسجد میں جماعت کیلئے جمع ہو چکے ہیں۔ اذان کے بعد دوسری اطلاع کو تثویب کہتے ہیں اور تثویب کو عرف عام میں صلوٰۃ کہتے ہیں۔ آپ ﷺ گہری نیند سے بیدار ہوتے نیا وضو فرماتے۔ فجر کی سنتیں ادا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے نیند سے بیدار ہو کر وضو نہ فرمایا کیونکہ آپ ﷺ کی نیند ناقص وضو نہیں ہے کیونکہ نیند ناقص وضو غفلت کی وجہ سے ہے کہ سونے والے کو خبر نہیں کہ ہوا خارج ہوئی۔ آپ ﷺ کی نیند شریف غفلت پیدا ہی نہیں کرتی تو پھر وضو کے ٹوٹنے کا کیا سوال اور جب وضو ٹوٹا ہی نہیں تو پھر تازہ وضو کی کیا ضرورت۔ نیند سے وضو نہ ٹوٹنا یہ آپ ﷺ کی خصوصیات میں سے ہے۔ جیسے شہید کی موت سے غسل نہیں ٹوٹتا یہ شہید کی خصوصیت ہے۔ حدیث شریف کے اخیر میں جو دعاء مذکور ہے اسکو "دعاء نور" کہتے ہیں۔ دعائے نور فجر کی سنت و فرض کے درمیان یا نماز تہجد سے پہلے یا گھر سے مسجد تک جاتے ہوئے پڑھنا چاہئے اسکے علاوہ دوسرے اوقات میں بھی پڑھی جائے۔ حضرات بزرگان دین نے اپنے تجربے اور مشاہدے کی بنا پر دعائے نور کے بہت فضائل بیان فرمائے ہیں۔ چنانچہ سیّدنا حضرت امام شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص ہمیشہ تہجد کے وقت یہ دعاء پڑھیگا اسے بڑی برکت و نورانیت نصیب ہو گی۔ (عوارف) دعائے نور تعلیم امت کیلئے ہے ورنہ آپ ﷺ تو خود نور ہیں ارشاد رب قدیر ہے "آیا ہے تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور ایک روشن کتاب (بصیرۃ الایمان افادہٗ قادری معینی ص ۲۶۶) آیت کریمہ میں نور آپ ﷺ کو فرمایا گیا۔ ارشاد رب قدیر ہے "اے

وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ

اور زمین کے اور ادلنے بدلنے میں رات اور دن کے ضرور نشانیاں ہیں عقل والوں کیلئے" یہاں تک کہ سورۂ آل عمران شریف ختم فرمادی،

ثُمَّ قَامَ اِلَى الْقِرْبَةِ فَاَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءً حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوْئَيْنِ

پھر مشکیزے کی طرف کھڑے ہوئے تو کھولا اس کا بند پھر پانی اُنڈیلا پیالے میں پھر وضو فرمایا اچھا وضو، دو وضوؤں کے درمیان کا

لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ اَبْلَغَ فَقَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ وَتَوَضَّأْتُ فَقُمْتُ

کہ نہ بہت پانی خرچ کیا اور پہونچا دیا پانی ہر عضو پر، پھر کھڑے ہوئے تو نماز ادا فرمائی انہوں نے، پھر میں بھی اُٹھا اور میں نے بھی وضو کیا تو میں کھڑا ہو گیا

عَنْ يَسَارِهٖ فَاَخَذَ بِاُذُنِيْ فَاَدَارَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَتَتَامَّتْ صَلٰوتُهٗ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ

پیارے نبی کی بائیں طرف تو پکڑ لیا پیارے نبی نے میرا کان تو گھما لیا مجھ کو اپنی داہنی طرف تو پوری ہوئی پیارے نبی کی نماز تیرہ رکعات، پھر

اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ فَاٰذَنَهٗ

پیارے نبی لیٹ گئے تو سو گئے یہانتک کہ سانس لینے کی آواز آنے لگی اور جب وہ سوتے تو سانس لینے کی آواز آتی تھی، پھر اطلاع دی پیارے نبی کو

بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا

حضرت بلال نے نماز کی تو پیارے نبی نے نماز ادا فرمائی اور وضو نہ فرمایا اور تھا پیارے نبی کی دعاء میں "اے اللہ تعالیٰ! کردے میرے دل میں نور

وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَمِيْنِيْ نُوْرًا وَعَنْ يَسَارِيْ نُوْرًا وَفَوْقِيْ نُوْرًا وَتَحْتِيْ نُوْرًا

اور میری آنکھوں میں نور اور میرے کانوں میں نور اور میرے داہنے نور اور بائیں نور اور میری اوپر نور اور میرے نیچے نور

وَاَمَامِيْ نُوْرًا وَخَلْفِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا وَزَادَ بَعْضُهُمْ وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا

اور میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور بنادے مجھے نور" اور زیادہ فرمایا اور حضرات محدثین نے کہ "کردے میری زبان میں نور"

وَذَكَرَ وَعَصَبِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ

اور بعض حضرات محدثین نے ذکر فرمایا کہ "کردے نور میرے پٹھے کو میرے گوشت کو میرے خون کو میرے بال کو میری کھال کو" اور ایک روایت میں ہے کہ

फिर सोते उसके छठे हिस्से में और रोज़ा रखते एक दिन और रोज़ा न रखते एक दिन।

1205 हदीस शरीफ़:– हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम सो जाते शुरु रात और बेदार होते आखिरी रात फिर होती अगर कोई ख्वाहिश अपनी शरीके हयात से तो पूरी फ़रमाते अपनी ख्वाहिश फिर सो जाते फिर अगर होते पहली अज़ान के वक्त जुनुबी तो जल्दी खड़े होते फिर बहाते अपने आप पर पानी और अगर न होते जुनुबी तो वुज़ू फ़रमाते नमाज़ के लिये फिर नमाज़ पढ़ते दो रकआतें।

1206 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने लाज़िम कर लो अपने आप पर रात का कयाम क्योंकि रात का कयाम नेकोकारों का तरीक़ा है जो तुमसे पहले थे और रात का क़याम ज़रीआए कुरबत है तुम्हारे लिये तुम्हारे रब की बारगाह में और गुनाहों को मिटाने वाला है और गुनाहों से रोकने वाला है।

1207 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तीन हैं कि राज़ी होता है अल्लाह तआला उनसे, जो शख्स कि जब रात को खड़ा हो कि नमाज़ पढ़े और क़ौम जब सफबंदी करे नमाज़ में और क़ौम जब कि सफ़ आरा हो दुश्मन से जंग करने में।

غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے بیشک بھیجا ہم نے آپکو حاضر وناظر اور خوشی دینے والا ڈر سنانے والا اور بلانے والا اللہ کی طرف حکم سے اسکے اور سورج چمکانے والا (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۰۲۸) آپ ﷺ خود بھی نور ہیں اور نورانی بنانے والے سورج بھی ہیں جس پر نگاہ نور پڑی ہے نورانی بنادیا ہے۔اشعار:

ایماں رکھو سرکار ہیں خالق کی قسم نور
پھر قبر میں ہوگا نہ کبھی آپکی کم نور
قرآن میں قد جاء کم دیتا ہے گواہی
اللہ کا محبوب ہے سرتابقدم نور
قرآن کے پڑھنے سے ہوا راز یہ افشاء
اللہ کا محبوب ہے سرتا بقدم نور
تھی ظلمت باطل سے فضا اسکی مکدر
فیضان محمد سے ہوا سارا حرم نور
انوار محمد کا تصدق ذرا دیکھو
صحرائے عرب نور ہے دنیائے عجم نور
ہم نے شب اسرا تمہیں خلوت میں بلایا
دنیا یہ سمجھ جائے کہ تم نور ہو ہم نور
پُتلا بھی نہ تھا حضرت آدم کا مکمل
اس وقت بھی موجود تھا انکا بقسم نور
انوار برستے تھے شہ دیں کی زباں سے
واللہ تھے سرکار کے رشحات قلم نور
ظلمت سے بنے ہیں انہیں ظلمت نے سجایا
واللہ کبھی ہو نہیں سکتے ہیں صنم نور
رگ رگ میں ہے خون انکی شہنشاہ امم کا
حق یہ ہے کہ ہے آل شہنشاہ امم نور
ہے نور سے اللہ کے تخلیق محمد
اس واسطے کہتے ہیں شہ دین کو ہم نور
جب نور برستا ہے قدیری ترے رخ پر
مرقد میں قدیری کی نہ ہو پائیگا کم نور (یاحبیب)

وہ ظلمت پسند لوگ جنھیں آپ ﷺ کا نور ہونا کھلتا ہے اور وہ آپ ﷺ کے نور ہونے کا انکار کرتے ہیں وہ اس دعاء میں غور کریں کیونکہ آپ ﷺ کی ہر دعاء قبول ومقبول ہے یوں بھی آپ ﷺ نور ہیں لہٰذا خود بھی نور ہیں اور ہر طرف سے نور سے گھرے ہوئے ہیں گویا کہ نورعلیٰ نور ہیں اگر یہ دعاء نور آپ ﷺ نے اپنے لئے مانگی ہے تو نور کی زیادتی مراد ہوگی جیسے ارشاد رب قدیر ہے" اور آپ فرمائیے کہ مالک میرے زیادہ فرمادے میرے علم کو (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۷۶۲) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو **اعلم الخلق** (مخلوق میں سب سے زیادہ علم والا) بنایا ہے اور منور بنایا ہے مگر پھر بھی نور کے اضافہ کی دعاء فرمارہے ہیں۔آپ ﷺ کی نورانیت کا کون اندازہ لگا سکتا ہے آپ ﷺ کی ذات بھی نور ہے اور آپکی صفات بھی نور ہیں۔شعر:

سیرت محمد نے نور وہ بکھیرا ہے
ظلمتوں کے سینے سے رونما سویرا ہے (یانبی)

(۱۱۸۴) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہ وضو برائے تجدید تھا یعنی وضو پر وضو کیونکہ آپکی نیند ناقضِ وضو نہیں ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ آپ ﷺ کا وضو کسی اور وجہ سے ٹوٹا ہو تو آپ نے وضو فرمایا۔مسواک وضو سے قبل بھی سنت ہے یعنی جاگنے کے بعد۔ایک ہی شب میں نماز تہجد کیلئے آپ ﷺ تین مرتبہ بیدار ہوئے۔پہلی دو مرتبہ میں دو دو رکعتیں تہجد کی ادا فرمائیں اور تیسری مرتبہ دو رکعتیں تہجد کی اور تین رکعات وتر ادا فرمائے۔وتروں کیلئے آپ ﷺ چوتھی مرتبہ نہ جاگے بلکہ تیسری مرتبہ دو رکعت تہجد کی اور تین رکعت وتر ادا فرمائے۔یہ حدیث شریف وتر تین رکعت ہونے کا واضح ثبوت ہے۔وتر تین رکعت ہیں ایک نہیں۔تین رکعت وتر کے بارے میں احادیث وآثار صحیحہ کثیرہ وارد ہیں۔

(۱۱۸۵) سیدنا حضرت زید ابن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی سے کہا یا تو آپ سے کہا یعنی دل میں سوچنے لگے یا اپنے احباب سے کہا۔پہلی دو ہلکی رکعتیں تحیۃ الوضو کی تھیں اور پھر آٹھ رکعتیں آپ ﷺ نے نماز تہجد کی ادا فرمائیں اور تین رکعت وتر ادا فرمائے۔آپ ﷺ پر صرف نفس تہجد فرض تھی اور رکعتوں کی تعداد میں اختیار تھا جسطرح ہم پر نماز میں قرأت فرض ہے مگر آیات کریمہ کی تعداد میں ہمیں اختیار دیا گیا ہے۔اس حدیث شریف سے یہی

وَاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَفِیْ اُخْرٰی لِمُسْلِمٍ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

''اور کردے میری روح میں نور اور بڑھادے میرے لئے نور کو'' اور ایک دوسری روایت میں مسلم شریف کی ہے کہ ''یا اللہ عطا فرما تو مجھ کو نور''۔

(۱۱۸۴) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک وہ سوئے پیارے رسول اللہ ﷺ کے پاس

فَاسْتَیْقَظَ فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتّٰی خَتَمَ السُّوْرَةَ

کہ بیدار ہوئے پیارے رسول تو مسواک فرمائی اور وضو فرمایا اور پیارے رسول تلاوت فرمارہے تھے یہاں تک کہ ختم فرمائی سورۂ آل عمران

ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ اَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ

پھر اُٹھے تو نماز ادا فرمائی دو رکعت اور دراز فرمایا ان دونوں رکعتوں میں قیام اور رکوع و سجود، پھر فارغ ہوئے تو سو گئے

حَتّٰی نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ

پیارے رسول یہاں تک سانس کی آواز نکلنے لگی، تو کیا پیارے رسول نے یہ عمل تین مرتبہ چھ رکعتیں، ہر بار مسواک فرماتے اور وضو فرماتے

وَيَقْرَءُ هٰؤُلَآءِ الْاٰيَاتِ ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلٰثٍ (رواہ مسلم)

اور یہ آیات کریمہ تلاوت فرماتے، پھر وتر پڑھتے تین رکعت۔

(۱۱۸۵) حدیث شریف: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لَاَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت زید ابن خالد جہنی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ضرور دیکھوں گا میں پیارے رسول اللہ ﷺ کی نماز

اللَّيْلَةَ فَصَلّٰی رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰی رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰی رَكْعَتَيْنِ

رات کو تو ادا فرمائیں دو رکعتیں ہلکی پھر ادا فرمائیں دو رکعتیں دراز، دراز، دراز، پھر ادا فرمائیں دو رکعتیں

وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰی رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰی رَكْعَتَيْنِ

اور یہ دونوں ہلکی تھیں پہلی دو سے، پھر دو رکعتیں ادا فرمائیں وہ دونوں ہلکی تھیں ان پہلی دو سے، پھر دو رکعتیں ادا فرمائیں

1208 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अल्लाह तआला का फ़ज़्ल व करम ज़्यादा करीब होता है बंदे से आखिरी रात के दरमियानी हिस्से में तो अगर तुमसे हो सके तो तुम हो जाओ उनमें से जो ज़िक्र करते हैं अल्लाह तआला का उस वक्त में तो हो जाओ।

1209 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने रहम फरमाये अल्लाह तआला उस शख्स पर जो उठे रात को नमाज़े तहज्जुद पढ़े और जगाये अपनी बीवी को तो वो भी पढ़े फिर अगर मना करे तो छिडक दे उसके चेहरे पर पानी, रहम फरमाये अल्लाह तआला उस औरत पर जो खड़ी हो रात को तो नमाज़ पढ़े और जगाये अपने शौहर को तो वो नमाज़ पढ़े फिर अगर वो मना करे तो छिड़क दे उसके चेहरे पर पानी।

1210 हदीस शरीफ़:– अर्ज़ किया गया या रसूलुल्लाह कौन सी दुआ है जो सबसे ज़्यादा सुनी जाने वाली है तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने कि आखिरी रात के दरमियान की और फर्ज़ नमाज़ के बाद की।

1211 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक जन्नत में दरीचे हैं कि देखा जाता है उनका बाहर उसके अन्दर से और उनके अन्दर का उनके बाहर से, तैयार फ़रमाये हैं अल्लाह तआला ने उसी के लिये जो गुफ्तगु नरम करे और खाना खिलाये और लगातार रोज़े रखे और

حقیقت واضح ہوتی ہے کہ وتر تین رکعت ہیں ایک سلام سے کیونکہ پہلے ذکر ہوا کہ آپ ﷺ نے پانچ مرتبہ میں دس رکعتیں ادا فرمائیں تو اب ایک بار میں تین ہی وتر ادا فرمائے۔

(۱۱۸۶) از ابتداء تا جوانی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ خوبصورت سڈول جسم والے تھے۔ مگر درازی عمر اور پیری کے باعث اخیر عمر شریف میں آپکا جسم اقدس بھاری ہوگیا تھا اور اس فربہی کے باعث آپ نماز تہجد اور نوافل بیٹھ کر ادا فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھنے پر بھی دوگنا ثواب ملتا ہے۔ جس حدیث شریف میں موٹاپے کی برائی آئی ہے وہاں وہ موٹاپا مراد ہے جو حرام خوری اور آرام طلبی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جو کسی عذر شرعی کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے تو اسے قیام ہی کا ثواب ملتا ہے۔ سیدنا تاج الفقراء حضور حاجی شاہجی محمد شیر میاں قطب پیلی بھیت شریف بھی لحیم وجسیم تھے۔

(۱۱۸۷) حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ ملکوت، جبروت، کبریا یہ الفاظ صرف اللہ تعالیٰ کیلئے استعمال ہوسکتے ہیں کسی بندے کیلئے انکا استعمال جائز نہیں جیسے سبحان، رحمن، قیوم وغیرہم۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ایک رکعت میں سورۂ بقر تلاوت فرمائی گویا کہ لگ بھگ ڈھائی پارے اس سے شبینہ کے جواز پر بھی استدلال کیا جائیگا۔ درازیٔ قیام زیادتیٔ سجود سے افضل ہے اور یہی مسلک امام اعظم ہے اور جو تنہا نماز پڑھے وہ اپنی نماز کو جتنا چاہے دراز کرے۔ آپ ﷺ دو سجدوں کے درمیان یعنی جلسے میں یہ کلمہ اتنا پڑھا کہ آپ ﷺ کا جلسہ سجدے کے قریب دراز ہوگیا۔ سیدنا حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اس حدیث شریف کے راوی ہیں انہیں اس بات میں شک ہوا ہے کہ آپ ﷺ نے چوتھی رکعت میں سورۂ مائدہ پڑھی ہے یا سورۂ انعام۔

(۱۱۸۸) قیام سے مراد رات کی نماز یعنی نماز تہجد کی ایک رکعت میں جو شخص سورۂ فاتحہ کے علاوہ دس آیات کریمہ کی تلاوت کا شرف حاصل کرتا رہیگا تو اسکا یہ فیضان ہوگا کہ اسکا نام غافلوں کی فہرست میں نہ آئیگا بلکہ ذاکرین کی فہرست میں اسکا نام ہوگا۔ دو رکعت میں یا پوری نماز تہجد میں جو سو آیات کریمہ کی تلاوت کرتا رہیگا تو اسکا شمار ان خوش نصیبوں میں ہوگا جنہوں نے ساری زندگی اطاعت خدا اور اطاعت محبوب خدا میں گزاری یا اللہ تعالیٰ اسکو ایسی توفیق رفیق بخشے گا کہ اسکی پوری زندگی میں عبادت و ریاضت کی ریل پیل ہوگی اور حیات کا ایک ایک گوشہ اتباع نبوی سے مزین ہوگا۔

(۱۱۸۹) اگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ تنہائی میں نماز تہجد ادا فرماتے تو آواز بلند ہوتی اگر وہاں کوئی سویا ہوتا تو اسکا خیال فرماتے اور اپنی آواز مبارک کو دھیمی فرمالیتے تاکہ اس سونے والے کو تکلیف نہو۔

(۱۱۹۰) یہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے درمیانی آواز کی کیفیت بیان فرمائی جارہی ہے یہ آپکی عمومی حالت کا ذکر ہے ورنہ کبھی اس سے بھی بلند آواز ہوتی تھی اور کبھی اس سے کم بھی کہ قریب میں بیٹھنے والا ہی آپکی آواز مبارک کو سن پاتا۔

(۱۱۹۱) بادشاہ اسلام کا رات کو گشت لگانا کہ رعایا کے حالات معلوم ہوسکیں یہ سنت ہے۔ اسی طرح اساتذۂ کرام اور مرشدین عظام کا اپنے شاگردوں اور مریدوں کی خبر گیری اور حالات کی تفتیش مسنون ہے۔ ایمانی بات یہ ہے کہ آپ ﷺ کا یہ گشت اب بھی جاری ہے اور قیامت تک جاری رہیگا اور اپنی امت کے حالات ملاحظہ فرمانے کیلئے سارے عالم کی گشت فرماتے ہیں اور حضرات صوفیاء کرام و اولیاء عظام نے اسکا مشاہدہ بھی فرمایا ہے۔ حوالے ملاحظہ فرمالیں (۱) ہمارے علماء نے فرمایا ہے کہ کوئی فرق نہیں ہے درمیان آپ ﷺ کی وفات شریف اور حیات شریف کے اپنی امت کو دیکھنے میں اور انکے پہچاننے میں انکے حالات سے انکی نیات سے انکے ارادے سے اور انکے دل کی باتوں سے اور یہ سب ظاہر و باہر ہیں آپ ﷺ کے نزدیک کچھ چھپا ہوا نہیں ہے آپ ﷺ کیلئے (مواہب لدنیہ، مدخل) (۲) آپ ﷺ کہ انکو اختیار ہے دنیا کی سیر کرنے میں مع صحابہ کے اور بلاشبہ دیکھا ہے آپ ﷺ کو بہت اولیاء کرام نے (تفسیر روح البیان شریف) (۳) دیکھنا اپنی امت کے اعمال کو مغفرت مانگنا انکے لئے انکے گناہوں کی اور دعاء فرمانا بلاؤں کے ان سے دور ہونے کی اور آنا جانا چاروں طرف زمین میں اور اس میں برکت دینا اور تشریف لانا اپنی امت کے نیکوں کے

وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً (رواه مسلم)

اور وہ دونوں ہلکی تھیں ان پہلی دو سے، پھر وتر ادا فرمائے تو یہ تیرہ رکعتیں ہوئیں۔

(١١٨٦) حدیث شریف: لَمَّا بَدَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَثَقُلَ كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ جَالِسًا (رواه البخاری والمسلم)

ترجمہ: جب جسیم ہوگئے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بھاری ہوگئے تو ہوتی اکثر پیارے رسول کی نماز بیٹھ کر۔

(١١٨٧) حدیث شریف: عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَكَانَ يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت حذیفہ سے مروی بیشک انہوں نے دیکھا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز ادا فرمارہے ہیں رات کو اور فرماتے تھے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلٰثًا ذُوالْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَءَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ

اللہ اکبر تین مرتبہ، ملکوت و جبروت اور کبریائی وعظمت والا ہے، پھر نماز شروع فرمائی تو تلاوت فرمائی سورۂ بقرہ، پھر رکوع فرمایا

فَكَانَ رُكُوْعُهٗ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهٖ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ

تو تھا پیارے نبی کا رکوع مثل پیارے نبی کے قیام کے، کہ فرماتے تھے پیارے نبی اپنے رکوع میں سبحٰن ربی العظیم پھر اُٹھایا اپنے سراقدس کو

مِنَ الرُّكُوْعِ فَكَانَ قِيَامُهٗ نَحْوًا مِنْ رُكُوْعِهٖ يَقُوْلُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُوْدُهٗ

رکوع سے تو تھا پیارے نبی کا قومہ مثل انکے رکوع کے، تو فرماتے پیارے نبی لربی الحمد پھر سجدہ فرمایا پیارے نبی نے تو تھا سجدہ ان کا

نَحْوًا مِنْ قِيَامِهٖ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ

مثل پیارے نبی کے قیام کے، تو فرماتے تھے پیارے نبی اپنے سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ پھر اٹھاتے اپنے سراقدس کو سجدے سے

وَكَانَ يَقْعُدُ فِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنْ سُجُوْدِهٖ وَكَانَ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْلِيْ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ

اور بیٹھتے دونوں سجدوں کے درمیان مثل اپنے سجدے کے اور کہتے تھے اے میرے مالک تو بخشدے مجھ کو۔ تو پڑھیں پیارے نبی نے چار رکعات،

قَرَءَ فِيْهِنَّ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَآءَ وَالْمَائِدَةَ اَوِالْاَنْعَامَ شَكَّ شُعْبَةُ۔ (رواه ابوداؤد)

تلاوت فرمائیں ان میں سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران اور سورۂ نساء اور سورۂ مائدہ یا سورۂ انعام، شک فرمایا حضرت شعبہ نے۔

नमाज़ पढ़ रात में और लोग सो रहे हों।

1212 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अमर इब्ने आस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया मुझसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न होना तुम फलां की तरह कि जो उठता था रात को फिर छोड़ दिया उसने रात का सोना।

1213 हदीस शरीफ़:– हज़रते उस्मान इब्ने अबुल आस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं कि था हज़रते दाऊद अलैहिस्सलाम के लिये रात को एक वक्त ऐसा कि जगाते उसमें अपने अहलेख़ाना को हज़रत दाऊद फ़रमाते ऐ दाऊद के घर वालो! उठो नमाज़ पढ़ो इसलिये कि यह ऐसा वक्त कि कुबूल फरमाता है अल्लाह तआला इस वक्त में दुआ सिवाये जादूगर और टैक्स वसूल करने वाले के।

1214 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं कि अफज़ल नमाज़ फराइज़ के बाद दरमियानी रात की नमाज़ है।

1215 हदीस शरीफ़:– हाज़िर हुये एक शख्स प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो उन्होंने अर्ज़ किया कि बेशक फ[illegible]ाँ शख्स नमाज़ पढ़ता है रात में फिर जब सुबह होती है तो चोरी करता

جنازے میں یہ تمام امور آپ ﷺ کے معمولات میں سے ہیں۔ جیسا کہ وارد ہوئی ہیں اس بارے میں احادیث کریمہ اور آثار مبارکہ (انباء الاذکیا فی حیات الانبیاء)۔ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفۂ بلافصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتہائی ہلکی آواز سے نماز میں قرآن کریم تلاوت فرمارہے تھے اور انکا جذبہ تھا جسکے لئے پڑھ رہا ہوں وہ تو سن ہی رہا ہے تو چیخنے چلانے کی کیا ضرورت ہے اس انداز میں حضور صدیق اکبر کا عرفان جھلک رہا ہے اور سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ باآواز بلند نماز میں تلاوت فرمارہے تھے اس میں آپکا جذبۂ ایمانی کارفرما ہے کہ سونے والے میری آواز سے جاگ جائیں اور شیخ نجدی شیطان لعین بھاگ جائے۔ سوتوں کو نماز کیلئے جگانا اور اس نیت سے باآواز بلند قرآن کریم پڑھنا محبوب و مطلوب و مندوب ہے۔ یہ حدیث شریف ذکر بالجہر کرنے والوں کی سند ہے آج تو اسکو بہانہ بنایا جاتا ہے کہ سونے والوں کی نیند خراب ہوگی لہٰذا باآواز بلند ذکر شریف درود وسلام نہ پڑھا جائے اللہ تعالیٰ ایسے نادانوں کو ایمانی دانائی عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے ہر دو حضرات کو درمیانہ روی کی تعلیم مرحمت فرمائی نہ تو بالکل پست آواز ہو کہ کسی کو پتہ ہی نہ چلے اور نہ اتنی بلند آواز ہو کہ دوسروں کو تکلیف ہو بلکہ مناسب آواز کا استعمال کیا جائے۔ بفضلہ تعالیٰ اہلسنت و جماعت ذکر شریف کریں تو اور درود وسلام پڑھیں تو اس میں درمیانی روش کو اپناتے ہیں اور بلند آواز بھی مناسب ہی بلند ہوتی ہے کہ نمازی بھی جاگ جائیں اور کسی کے مزاج پر گراں بھی نہ ہو اور جو بیمار و مریض جسمانی ہوتا ہے اسے سکون و آرام بھی ملتا ہے۔ البتہ جسے بے ایمانی کا روگ ہے اسے ان اذکار اور درود وسلام سے تکلیف ہوتی ہے اور انکا مرض بڑھ جاتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) انکے دلوں میں بیماری ہے تو بڑھا دیا انکی بیماری کو اللہ تعالیٰ نے اور انکے لئے سزا ہے المناک اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۶)

(۱۱۹۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے سورۂ مائدہ کا آخری رکوع نماز تہجد میں تلاوت فرمایا تو جب مذکورہ آیت کریمہ پر پہونچے تو اسی آیت کریمہ کی تلاوت فرماتے رہے اور اتنی تکرار فرمائی کہ فجر کا وقت قریب ہوگیا کہ سلام پھیریں اور صبح ہوجائے۔ فرض نمازوں میں تکرار نہ کیجائے نوافل میں تکرار کیجاسکتی ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنے شیخ محترم سے پوچھا کہ بعض اوقات اھدنا الصراط المستقیم پر لطف آجائے اور ذوق بیدار ہوجائے اور اس آیت کریمہ کی تکرار ہوجائے تو شیخ محترم نے فرمایا فرض نماز میں ایسا نہ کرنا چاہئے نوافل میں کرسکتے ہو۔ مذکورہ آیت کریمہ سورۂ مائدہ شریف کی ہے کہ قیامت میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بارگاہ الٰہی میں اپنی قوم کے بارے میں یہ عرض کرینگے مگر آپ ﷺ کا اس آیت کریمہ کو بار بار تلاوت فرمانا اپنی امت کی شفاعت کیلئے ہے۔ یہ ہے آپ ﷺ کا اپنی پیاری امت سے پیار کہ عین حالت نماز میں اپنی امت کی شفاعت فرمارہے ہیں۔ شعر:

مائل بہ کرم رہتے ہیں سرکار ہمیشہ
امت سے کیا کرتے ہیں وہ پیار ہمیشہ (یاحبیب)

(۱۱۹۳) یہ حکم استحبابی ہے اور اسکے لئے ہے جو تہجد میں جاگتا رہا ہو تاکہ کچھ آرام کرکے فرض نماز فجر باآسانی ادا کرے اور یہ عمل آرام کرنیکا اپنے گھر میں کرے مسجد میں نہ کرے تاکہ نماز تہجد کی نمائش کا الزام سر نہ آئے اور آرام کرتے وقت اسکا بھرپور لحاظ رکھے کہ اونگھ اور نیند نہ آنے پائے ورنہ وضو جاتا رہیگا اور سنت یہ ہیکہ سنت اور فرض ایک ہی وضو سے ادا کی جائیں اگر تہجد نہ پڑھنے والا بھی سنت پر عمل کرنے کی نیت سے سنتوں کے بعد کچھ دیر لیٹ جائے تو حرج نہیں۔

(۱۱۹۴) عمل خیر وہ پیارا ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔ ہیشگی و پابندی دین و دنیا کی کامیابی کا ذریعہ ہے۔ دین پر استقامت ہزار کرامتوں سے افضل ہے۔ اتنا کام شروع کرنا چاہئے جسکو آسانی کے ساتھ ہمیشہ نباہ سکیں۔ ہر نیک کام جو پابندی سے کیا جائے وہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو پیارا ہے مگر آج کچھ نادان ایسے پیدا ہوگئے ہیں جو نیک کاموں کو پابندی کی وجہ سے برا جانتے ہیں اللہ تعالیٰ ایسے نادانوں کو دینی دانائی عطا فرمائے آمین بجاہ سیدنا سیدالمرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم واٰلہ واصحابہ واحبابہ اجمعین۔ مرغ کی پہلی بانگ اس وقت

(۱۱۸۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ قَامَ بِعَشْرِ اٰیٰتٍ لَمْ یُکْتَبْ مِنَ الْغٰفِلِیْنَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے رات کو قیام کیا دس آیات کریمہ کے ساتھ تو نہ لکھا جائے گا وہ غافلین میں سے

وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ اٰیَةٍ کُتِبَ مِنَ الْقَانِتِیْنَ وَمَنْ قَامَ بِاَلْفِ اٰیَةٍ کُتِبَ مِنَ الْمُقْنْطِرِیْنَ (رواہ ابوداؤد)

اور جسنے قیام کیا رات کو سو آیات کیساتھ تو وہ فرمانبرداروں میں لکھا جائیگا اور جسنے قیام کیا رات کو ہزار آیات کیساتھ، لکھا جائیگا وہ بے حساب ثواب لینے والوں میں سے۔

(۱۱۸۹) حدیث شریف: کَانَتْ قِرَءَةُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِاللَّیْلِ یَرْفَعُ طَوْرًا وَیَخْفِضُ طَوْرًا۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: تھا پڑھنا پیارے نبی ﷺ کا رات میں کہ بلند فرماتے آواز کو اور پست فرماتے آواز کو۔

(۱۱۹۰) حدیث شریف: کَانَتْ قِرَءَةُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی قَدْرِ مَا یَسْمَعُهُ مِنَ الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِی الْبَیْتِ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: تھا پڑھنا پیارے نبی ﷺ کا اس شان کا کہ سن لیتے تھے صحن سے اور پیارے نبی اپنے گھر کے اندر ہوتے۔

(۱۱۹۱) حدیث شریف: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ لَیْلَةً فَاِذَا هُوَ بِاَبِیْ بَکْرٍ یُصَلِّیْ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ایک رات تو اچانک سامنا ہوا پیارے رسول کا حضرت ابوبکر سے کہ نماز پڑھ رہے ہیں

یَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهٖ وَمَرَّ بِعُمَرَ وَهُوَ یُصَلِّیْ رَافِعًا صَوْتَهٗ

کہ پست کر رکھا ہے اپنی آواز کو اور گزرے پیارے رسول حضرت عمر کے پاس سے اور وہ نماز پڑھ رہے تھے، بلند فرمانیوالے تھے اپنی آواز کو،

قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَرَرْتُ بِكَ

راوی نے فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر اور حضرت عمر دونوں جمع ہوئے، پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو فرمایا اے ابوبکر! میں گزرا تھا تمہارے پاس سے

وَاَنْتَ تُصَلِّیْ تَخْفِضُ صَوْتَكَ قَالَ قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَیْتُ

اور تم نماز پڑھ رہے تھے، دھیمی نکال رہے تھے اپنی آواز کو، حضرت ابوبکر نے عرض کیا کہ میں نے سنا یا ہے اس کو جس سے میں مناجات کر رہا تھا

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ رَافِعًا صَوْتَكَ

یارسول اللہ، اور فرمایا پیارے نبی نے حضرت عمر سے کہ میں گزرا تمہارے پاس سے اور تم نماز پڑھ رہے تھے، بلند کرنے والے تھے اپنی آواز کو

है तो फ़रमाया प्यारे नबी ने अनकरीब रोक देगी नमाज़ उसको उससे जो तुम कह रहे हो।

1216 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब जगाये कोई शख्स अपने अहलेखाना को रात में फिर नमाज़ पढ़ी दोनों ने फ़रमाया कि नमाज़ पढ़ी हर एक ने दो रकअतें इकट्ठे होकर तो लिखे जायेंगे दोनों ज़िक्र करने वालों और ज़िक्र करने वालियों में।

1217 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मेरी उम्मत में ज़्यादा शराफत वाले वो हैं जो कुरान के उठाने वाले और रातों को जागने वाले हैं।

1218 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी बेशक उनके वालिदे माजिद हज़रते उमर इब्ने खत्ताब नमाज़ पढ़ते थे रात को जितनी अल्लाह चाहता यहाँ तक कि जब होती आखिरी रात तो जगाते अपने अहले खाना को नमाज़ के लिये फ़रमाते उनसे (नमाज़) फिर तिलावत फ़रमाते आयते करीमा "और हुक्म फरमाइये घरवालों को अपने नमाज़ का और जमे रहें आप भी उस पर, नहीं मांगते हैं हम आपसे रिज़्क और हम रिज़्क देते हैं आपको और आखिरत की भलाई अहले तक्वा के लिये है"।

1219 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि तीन हैं कि महब्बत फरमाता है उनसे अल्लाह तआला और तीन हैं कि मकजूब रखता है उनको अल्लाह तआला तो वो तीन

فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ اَطْرُدُ الشَّیْطَانَ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَا اَبَابَکْرٍ

تو حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں جگا رہا تھا سونے والوں کو اور میں بھگا رہا تھا شیخ نجدی شیطان کو، تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے اے ابوبکر!

اِرْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا وَقَالَ لِعُمَرَ اَخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئًا (رواہ ابوداود)

بلند کرو اپنی آواز کو تھوڑا اور فرمایا پیارے نبی نے حضرت عمر سے کہ دھیمی کرو اپنی آواز کو تھوڑا سا۔

(۱۱۹۲) حدیث شریف: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ حَتّٰی اَصْبَحَ بِاٰیَۃٍ وَالْاٰیَۃُ اِنْ تُعَذِّبْھُمْ

ترجمہ: قیام فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے یہاں تک کہ صبح ہوگئی، ایک آیت کریمہ پر اور آیت کریمہ یہ تھی ان تعذبہم

فَاِنَّھُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَھُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔ (رواہ النسائی وابن ماجۃ)

فانہم عبادك واستغفرلہم فانك انت العزیز الحکیم۔

(۱۱۹۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جب قیام کرے کوئی تم میں کا دو رکعت سنت فجر

فَلْیَضْطَجِعْ عَلٰی یَمِیْنِہٖ (رواہ الترمذی وابوداؤد)

تو لیٹ جائے اپنی داہنی کروٹ پر۔

(۱۱۹۴) حدیث شریف: عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَۃَ اَیُّ الْعَمَلِ کَانَ اَحَبَّ

ترجمہ: حضرت مسروق سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا کہ میں نے پوچھا حضرت عائشہ سے کہ کونسا عمل زیادہ پیارا تھا

اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتِ الدَّائِمُ قُلْتُ فَاَیَّ حِیْنٍ کَانَ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ

پیارے رسول اللہ ﷺ کو؟ فرمایا حضرت عائشہ نے کہ ہمیشہ پابندی سے کیا جانے والا عمل، میں نے کہا کس وقت اٹھتے تھے پیارے رسول رات کو؟

قَالَتْ کَانَ یَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

تو فرمایا کہ اٹھ کھڑے ہوتے پیارے رسول جب سماعت فرماتے مرغ کی آواز۔

कि जिन से मुहब्बत फरमाता है अल्लाह तआला तो वो शख़्स है कि आया कौन के पास तो सवाल किया उनसे अल्लाह का वास्ता देकर और नहीं सवाल किया उनसे रिश्तेदारी की वजह से जो उनके दरमियान और उनके दरमियान है तो लोगों ने मना कर दिया तो उसको छुपकर एक शख़्स ने कौम के अफ़राद की आंखों से चुपके से दे दिया उस मांगने वाले को और नहीं जानता उसके देने को कोई सिवाये अल्लाह तआला के और उसके जिसने दिया और वो शख़्स कि लोगों के साथ सैर की रात में यहाँ तक कि ज़्यादा महबूब हो गयी नींद उससे जिसको वो चाहते हैं तो रख दिया उन्होंने अपने सरों को तो खड़ा हुआ वो शख़्स और गिड़गिड़ाने लगा और मेरी आयात तिलावत करने लगा और वो शख़्स जो था किसी लश्कर में तो दुश्मन से भिड़ गय और सीना सिपर रहा यहाँ तक कि शहीद हो गया और या फतेह मिल गयी उसको और तीन वो मबगूज़ रखता है जिनको अल्लाह तआला बूढ़ा ज़ानी मुतकब्बिर भिकारी और मालदार ज़ालिम।

1220 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी अच्छा आदमी है अब्दुल्लाह अगर वो नमाज़ पढ़े रात में।

1221 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि दो रकअतें पढ़ता हो उन दो रकआतों को बंदा आखिरी रात के दरम्यिानी हिस्से में तो बेहतर है दुनिया से और जो कुछ दुनिया

(۱۱۹۵) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَاكُنَّا نَشَاءُ اَنْ نَرَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِى اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ وَلَا نَشَاءُ اَنْ نَرَاهُ نَائِمًا اِلَّا رَاَيْنَاهُ. (رواه النسائی)

ترجمہ: حضرت انس سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا کہ ہم چاہتے تھے یہ کہ دیکھیں پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رات میں نماز پڑھنے والا، مگر ہم دیکھ لیتے تھے انکو، اور نہیں چاہتے تھے ہم کہ دیکھیں انکو سونے والا مگر دیکھ لیتے تھے ہم ان کو۔

(۱۱۹۶) حدیث شریف: عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ قُلْتُ وَاَنَا فِىْ سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاللّٰهِ لَاَرْقُبَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِلصَّلٰوةِ حَتّٰى اَرٰى فِعْلَهٗ فَلَمَّا صَلّٰى صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَهِىَ الْعَتَمَةُ اِضْطَجَعَ هَوِيًّا مِنَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَنَظَرَ فِى الْاُفُقِ فَقَالَ رَبَّنَا مَاخَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ، رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ. رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَاوَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. اِنَّكَ لَاتُخْلِفُ الْمِيْعَادُ ثُمَّ اَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِوَاكًا

ترجمہ: حضرت حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے انہوں نے فرمایا کہ میں نے دل میں کہا اور میں سفر میں تھا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ کہ اللہ تعالیٰ کی قسم میں بغور دیکھونگا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے وقت تا کہ دیکھ لوں میں پیارے رسول کے اندازِ نماز کو، تو جب پڑھی نمازِ عشاء اور وہ عتمہ ہے تو لیٹے رہے پیارے رسول دیر رات تک پھر بیدار ہوئے تو نظر فرمائی آسمان کی طرف تو فرمایا ربنا ماخلقت هٰذا باطلا سبحٰنك فقنا عذاب النار، ربنا انك من تدخل النار فقد اخزيته وما للظالمين من انصار، ربنا اننا سمعنا مناديا ينادى للايمان ان اٰمنوا بربكم فاٰمنا ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وكفرعنا سياٰتنا وتوفنا مع الابرار. ربنا واٰتنا ماوعدتنا علىٰ رسلك ولا تخزنا يوم القيٰمة. انك لاتخلف الميعاد تک پھر جھکے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر مبارک کی طرف تو نکالی اس سے مسواک

में है और अगर न गराँ जानता मैं अपनी उम्मत पर तो फ़र्ज़ फ़रमा देता उन दोनों रकअतों को उन पर।

1222 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हज़रते अबू ज़र से कि अगर तुम इरादा करो सफ़र का तो क्या तैयारी करोगे उस सफ़र के लिये? हज़रते अबू ज़र ने अर्ज़ किया हां तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने तो कैसे सफ़र शुरु करोगे कयामत के रास्ते का तो क्या न खबर दूँ मैं तुमको ऐ अबू ज़र कि क्या चीज़ फायेदा देगी तुमको उस दिन में? हज़रते अबू ज़र ने अर्ज़ किया हां इरशाद फरमायें मेरे मां—बाप आपके कदमों पर कुरबान, फ़रमाया प्यारे रसूल ने रोज़ा रखो सख्त गर्मी के दिन में यौमे नुशूर के लिये और नमाज़ पढ़ो दो रकअतें रात की तारीकी में कब्र की वहशत दूर करने के लिये और हज करो बड़े बड़े कामों को सर करने के लिये और खूब सदका करो मिस्कीन पर और हक़ बात कहो या बुरी बात से चुप रहो।

1223 हदीस शरीफ़:— प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया जमा फरमाये जायेंगे लोग एक ज़मीन पर कयामत के दिन तो एक पुकारने वाला पुकारेगा तो कहेगा कि कहाँ हैं वो जो अलग रखते थे रातों को अपने पहलूओं को अपनी आरामगाहों से तो खड़े होंगे हालांकि वो थोड़े होंगे तो दाखिल होंगे वो तहज्जुद गुज़ार जन्नत में बेहिसाब व किताब फिर हुक्म फ़रमाया जायेगा तुम लोगों को हिसाब किताब का।

ہوتی ہے جب تہائی رات باقی رہتی ہے اور آخری بانگ صبح صادق پر ہوتی ہے اور یہ وقت تہجد کا نہیں۔

(۱۱۹۵) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ رات کو آرام بھی فرماتے تھے اور قیام بھی۔ نہ تمام رات بیدار ہی رہتے اور نہ پوری رات سوتے ہی رہتے۔ اپنی آنکھوں اور اپنے جسم مبارک کا بھی حق ادا فرماتے اور شان عبدیت کا بھی حق ادا فرماتے۔ لہٰذا آپ ﷺ کو سوتے ہوئے بھی دیکھا جاتا اور عبادت کرتے ہوئے بھی دیکھا جاتا۔

(۱۱۹۶) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی نیند ناقض وضو نہیں اسلئے آپ ﷺ نے سونے کے بعد وضو نہ فرمایا بلکہ صرف کلی کرنے اور مسواک کرنے پر اکتفا فرمایا۔ بار بار سونا بار بار جاگنا اس بات کا مظہر ہے کہ آپ ﷺ کو اپنے آپ پر بڑا اعتماد تھا اور یہ عمل بھی آپ پر سہل و آسان تھا۔ تہجد میں یہ عمل افضل ہے۔ ابتداء اسلام میں مغرب کی نماز کو عشاء اور عشاء کی نماز کو عتمہ کہا جاتا تھا کہ تاریکی والی نماز۔ بعد میں عشاء کو عتمہ کہنے سے روک دیا گیا اور مغرب کی نماز کو مغرب کی نماز اور عشاء کی نماز کو عشاء کی نماز نام دیا گیا۔

(۱۱۹۷) ''کہاں تم اور کہاں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی نماز'' اس فرمان سے آپ ﷺ کی عظمت و شان دکھانا مقصود ہے کہ دھرتی کے سینے پر کوئی بھی کسی عظمت و شان میں آپ ﷺ کی طرح نہیں ہوسکتا۔ یا پھر پوچھنے والے کو عبادت پر ابھارنا ہے کہ وہ یہ بات سنکر جوش میں آئے اور اقتداء و اتباع نبوی میں مزید کوشش کرے۔ نماز تہجد کے پہلے سونا شرط ہے اور نماز تہجد کے بعد سونا سنت ہے۔ آپ ﷺ جب قرآن کریم کی تلاوت فرماتے تو ایسا لگتا کہ موتی برس رہے ہیں۔ آپ ﷺ کی قرأت آہستگی سے اور صاف صاف ہوتی تھی۔ جس سے ہر ہر حرف صاف اور واضح سنائی دیتا تھا۔ ذ،ح۔ء،ع۔ز،ذ،ظ۔ت،ط۔ث،ص،س۔ ذ،ض میں واضح فرق نظر آتا تھا۔ ایک حرف دوسرے حرف سے مخلوط نہوتا تھا۔ قرآن کریم کا صحیح طریقہ بھی یہی ہے اسی طرح قرآن کریم پڑھنا چاہیے۔ زیادہ پڑھنے کی کوشش نہ کیجائے بلکہ درست پڑھنے کی کوشش کیجائے۔

(۱۱۹۸) اس حدیث شریف میں ذکـــر الـــلـــه سے مراد وہ ذکر شریف ہے جو بندۂ مومن آنکھ کھولتے ہی کرتا ہے اور یہ ذکر اس شیطانی جادو اور گرہ لگانے کا اتار ہے۔ کلمہ شریف ہو کہ درود شریف یا اللہ و رسول کا کوئی اور ذکر شریف ہو سبکا کام اس جادو کے اثرات کو باطل کرنا ہے۔ اس حدیث شریف میں نماز سے نماز تہجد مراد ہے جو یہ حدیث شریف رات کی نماز کے باب میں مذکور ہے۔ اگر کوئی نماز فجر کیلئے بیدار ہو اور ذکر شریف کرے تب بھی یہ فوائد میسر آئینگے۔ جن خواتین اسلام کی مخصوص حالات میں نماز معاف ہے وہ بھی اس زمانے میں جلد بیدار ہوں اور اللہ و رسول کا ذکر شریف کریں۔ وضو کرلیں یا منہ ہاتھ دھولیں کیونکہ صبح سویرے بیداری اور آنکھ کھلتے ہی ذکر اللہ و رسول پھر وضو اور نماز تہجد کی برکت سے دل کو فرحت و انبساط اور نفس کو پاکیزگی نصیب ہوتی ہے اور جو نماز فجر سے غافل رہا تو اس سستی و کاہلی کا شکار ہونا پڑتا ہے جسکا لازمی نتیجہ چڑچڑاپن اور بدمزاجی ہوتا ہے۔ صبح سویرے اٹھنا صحت و تندرستی کی اصل ہے اور صبح کو دیر تک سوتے رہنا بیماریوں کی جڑ ہے۔ اسلئے سمجھدار کفار بھی صبح وسویرے جاگ جاتے ہیں اور شیطان کا گرہ لگانا بھی اپنے ظاہری معنیٰ پر ہے کہ شیطان سونے والے کے بالوں میں گرہ لگا دیتا ہے اور سونے والے کو صبح کے وقت مزے دار نیند آتی ہے۔ جب شیطان کے گرہ لگانے سے انسان پر اثر ہوجاتا ہے تو مشائخ عظام اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دھاگے پر گرہ لگادیں اور دم فرمادیں تو مریض پر یہ گنڈہ بھی ضرور اثر انداز ہوگا۔ اللہ و رسول کے نام پاک اور ذکر پاک میں بڑا اثر اور بڑی برکت ہے یہ گنڈہ حق ہے اور حدیث شریف میں جس گنڈے کی برائی آئی ہے وہ وہ گنڈہ ہے جس پر شرکیہ اور ممنوعہ الفاظ پڑھکر دم کیے جائیں۔ یہ فرق ضرور نظر میں رہے۔

(۱۱۹۹) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ راتوں کو اتنا لمبا لمبا قیام فرماتے تھے کہ کھڑے کھڑے آپکے پائے اقدس پر ورم آجاتا تھا۔ یہ حدیث شریف شبینہ پڑھنے والوں اور شبینہ سننے والوں کیلئے دلیل ہے اور ان خاصان خدا کیلئے بھی دلیل ہے جو تمام تمام رات نماز پڑھتے تھے جیسے سیدنا حضور امام اعظم وسیدنا حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ حضرات صحابۂ کرام کا یہ عرض کرنا کہ ''آپ ایسا کیونکہ کرتے ہیں'' اسکا مطلب یہ ہے کہ یا رسول اللہ ہم لوگ اتنا لمبا قیام کریں تو مناسب ہے کہ ہم سے گناہ ہوسکتے ہیں اور اس

ثُمَّ اَفْرَغَ فِیْ قَدَحٍ مِنْ اِدَاوَۃٍ عِنْدَهٗ مَاءً فَاسْتَنَّ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی حَتّٰی قُلْتُ

پھر انڈیلا اس پیالے میں اس برتن سے جو آپ کے پاس رکھا تھا پانی، پھر مسواک فرمائی، پھر کھڑے ہوئے تو نماز ادا فرمائی یہانتک کہ میں نے دل میں کہا

قَدْ صَلّٰی قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰی قُلْتُ قَدْ نَامَ قَدْرَمَا صَلّٰی ثُمَّ اسْتَیْقَظَ

کہ نماز پڑھ لی ہے پیارے رسول نے اتنی مقدار کہ جتنی مقدار سوتے ہیں، پھر وہ لیٹ گئے یہانتک کہ میں نے دل میں کہا کہ وہ بقدر نماز سو لئے،

فَفَعَلَ کَمَا فَعَلَ اَوَّلَ مَرَّۃٍ وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ (رواہ النسائی)

پھر بیدار ہوئے پیارے رسول پھر کیا ویسا جیسا کیا تھا پہلی مرتبہ اور فرمایا ویسا ہی جیسا کہ فرمایا تھا، تو کیا پیارے رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ قبل نماز فجر۔

(۱۱۹۷) حدیث شریف: عَنْ یَعْلٰی بْنِ مُمَلَّکٍ اَنَّهٗ سَئَلَ اُمَّ سَلْمَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت یعلیٰ ابن مملک سے مروی بیشک انہوں نے سوال کیا حضرت ام سلمہ سے جو پیاری بیوی ہیں پیارے نبی ﷺ کی

عَنْ قِرْءَۃِ النَّبِیِّ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وَصَلٰوتِهٖ فَقَالَتْ وَمَالَکُمْ وَصَلٰوتَهٗ

پیارے نبی ﷺ کی قرأت کے بارےمیں اور پیارے نبی کی نماز کے بارے میں، تو حضرت ام سلمہ نے فرمایا کہ کہاں تم اور کہاں پیارے نبی کی نماز،

کَانَ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَنَامُ قَدْرَمَا صَلّٰی ثُمَّ یُصَلِّیْ قَدْرَمَا نَامَ ثُمَّ یَنَامُ قَدْرَمَا صَلّٰی حَتّٰی یُصْبِحَ

پیارے نبی نماز پڑھتے پھر سو جاتے بقدر نماز پڑھنے کے پھر نماز ادا فرماتے بقدر سو جانے کے، پھر سو جاتے بقدر نماز پڑھنے کے یہاں تک کہ صبح فرماتے

ثُمَّ نَعَتَتْ قِرْءَتَهٗ فَاِذَا هِیَ تَنْعَتُ قِرْءَۃً مُفَسَّرَۃً حَرْفًا حَرْفًا۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی)

پھر خوبیاں بیان فرمائی انہوں نے پیارے نبی کی قرأت کی تبھی وہ خوبیاں بیان کرنے لگیں پیارے نبی کی جدا جدا تھا ایک ایک حرف۔

(۱۱۹۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَعْقِدُ الشَّیْطَانُ عَلٰی قَافِیَۃِ رَاسِ اَحَدِکُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے گرہ لگاتا ہے شیطان اس کے سر کی گدی پر ہر ایک کی

اِذَا هُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ یَضْرِبُ عَلٰی کُلِّ عُقْدَۃٍ عَلَیْکَ لَیْلٌ طَوِیْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَیْقَظَ فَذَکَرَاللّٰہَ

جب وہ سونے والا ہو تین گرہیں، دل میں ڈالتا ہے ہر گرہ پر کہ تجھ پر رات طویل ہے تو سو جا، پھر اگر بندہ بیدار ہو جائے تو ذکر کرے اللہ تعالیٰ کا

1124 हदीस शरीफ़:– हज़रते अली से मरवी बेशक उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से, फ़रमाते हैं कि बेशक जन्नत में एक दरख़्त है निकलते हैं उसके ऊपर से जन्नती लिबास के जोड़े और उसके नीचे से घोड़े सोने की ज़ीन कसे हुये लगाम दिये हुये मोती और याकूत की, न लीद करते हैं न पेशाब करते हैं, उनके लिये पर होते हैं और उनकी रफ़्तार ताहद्दे नज़र होती है तो सवारी फ़रमाते हैं उन पर अहले जन्नत उड़ा ले जाते हैं उनको जहाँ जाहते हैं फिर कहते हैं वो जो उनसे नीचे वाले हैं ऐ परवर दिगार किस वजह से पहुंच गये तेरे बंदे इस सारी बजुर्गी को? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि कहा जायेगा उनसे कि नमाज़ पढ़ते थे यह लोग रात को और तुम सोते थे और यह लोग रोज़ा रखते थे और तुम खाते पीते थे यह लोग राहे खुदा में खर्च करते थे और तुम बुख़्ल करते थे ये लोग जिहाद करते थे और तुम लोग बुज़दिली से काम लेते थे।

1225 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं महरुम फ़रमाता अल्लाह तआला उस शख्स को जिसने कयाम किया दरमियानी रात में फिर शुरु कि उसमें सूरा ए बक्र और सूरा ए आले इमरान शरीफ़।

1226 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि फ़रमाया वालिदा

قیام طویل کی برکت سے انکو معاف فرمادیا جائے لیکن آپ ﷺ کی غلامی کے طفیل تو آپ ﷺ کی پیاری امت کے اگلوں کے اور پچھلوں کے گناہوں کو بخش دیا گیا ہے پھر آپ ﷺ اتنی مشقت کیونکہ جھیلتے ہیں اسکا جواب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرا یہ قیام ونماز مغفرت کیلئے نہیں بلکہ مغفرت ومعافی کے شکریے کیلئے ہے۔ امت شاکر ہے اور آپ ﷺ مشکور ہیں۔ شاکر شکر کرنے والے کو کہتے ہیں اور مشکور ہر وقت ہر قسم کا اعلیٰ شکر کرنے والے مقبول بندے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۂ چہارم ارشاد فرماتے ہیں کہ جنت کے لالچ میں عبادت کرنیوالے تاجر ہیں اور دوزخ کے خوف سے عبادت کرنیوالے عبد ہیں مگر شکر کی عبادت کرنیوالے احرار یعنی آزاد بندے ہیں (مرقاۃ شریف)۔

(۱۲۰۰) شیطان کھاتا بھی ہے پیتا بھی ہے۔ تے بھی کرتا ہے اور ہوا بھی خارج کرتا ہے اور پیشاب بھی کرتا ہے۔ کان چونکہ آکۂ بیداری اور جاگنے کا ذریعہ ہے اور کان ہی سے اذان کی آواز سنی جاتی ہے اسلئے وہ شیخ نجدی غافل شخص کے کان میں موت دیتا ہے یعنی اسے ذلیل کرتا ہے اور وہ خواب غفلت میں پڑا رہتا ہے اور موذن کی آواز سننے سے اسکی قوت وسماعت مفلوج ہوگئی اور اسکے لئے دعوت حق سننا مشکل ہوگیا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور پیارے صحابہ کا شب تعریس نہ جاگنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھا تاکہ امت کو قضا نماز پڑھنے کے احکام معلوم ہوجائیں۔ یہ وعید ان لوگوں کیلئے ہے جو اپنی کوتاہی کی وجہ سے صبح کو نہ جاگیں۔

(۱۲۰۱) قیامت تک جو فتنے یعنی عذابات اور جو رحمتیں دنیا میں آئینگی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے آج رات ان سکو ملاحظہ فرمالیا یا جو خزانے مال و دولت کے امت مرحومہ کو ملنے والے تھے اور جو فتنے جنگ وجدال اس امت میں برپا ہونے والے تھے آج رات ان سکو آپ ﷺ نے ملاحظہ فرمالیا۔ ''کون اٹھائے حجرے والیوں کو'' آپ ﷺ نے یہ جملۂ مبارکہ اتنی آواز میں ارشاد فرمایا کہ حضرات ازواج مطہرات نے سن لیا اور یہ تمام بھی نماز تہجد ادا فرمانے کیلئے اٹھ بیٹھیں یہ مذکورہ جملہ آپ ﷺ کا ازواج مطہرات کو اچھے انداز میں اٹھانے ہی کیلئے تھا۔ حدیث شریف کے آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ بہت سی عورتیں عمدہ لباس میں ملبوس ہونگی مگر قیامت میں وہ ننگی ہونگی کہ جسم کا لباس کپڑا ہے اور روح کا لباس اعمال صالحہ ہیں کہ بہت سی بدعمل اور بے عمل عورتیں جو دنیا میں لباس فاخرہ زیب تن کرتی ہیں اور جتنی سنورتی ہیں وہ قیامت میں اعمال صالحہ سے پیدل ہونے کے باعث ان حالات میں ہونگی کہ انکو سوائے ندامت کے کچھ حاصل نہوگا۔

(۱۲۰۲) اللہ تعالیٰ اترنے چڑھنے سے پاک ہے اسلئے ترجمہ عقیدے کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ اچھی طرح یاد رکھئے کہ قرآن کریم اور احادیث کریمہ کا ترجمہ عقیدے کی روشنی میں کیا جاتا ہے۔ عربی کی اردو نہیں بنائی جاتی ہے۔ قرآن کریم اور احادیث کریمہ کے ترجمے کیلئے بڑے علم کی ضرورت ہوتی ہے قرآن کریم اور احادیث کریمہ کا ترجمہ کرنا ہر کس وناکس کا کام نہیں ہے۔ رات، دن سے افضل ہے کہ وجود میں بھی مقدم ہے اور قبولیت کی ساعت دن میں پورے ہفتے میں جمعہ کو آتی ہے اور وہ ساعت جمعہ بھی ہم سے پوشیدہ ہے مگر رات میں قبولیت کی ایک ساعت نہیں بلکہ بہت سی ساعتیں ہوتی ہیں۔ دنیا کے جس خطے میں تہائی رات کا حصہ جب آئیگا اسی حصے میں خاص فضل وکرم بندوں کی طرف متوجہ ہوگا۔ فقیر قرض لیتا اپنی حاجت برآری کیلئے اور غنی وبادشاہ رعایا کی حاجت روائی کیلئے قرض لیتے ہیں۔ شاہی بینک پبلک کا روپیہ اسلئے اپنے پاس رکھتے ہیں یا ملازمین کا فنڈ کاٹتے ہیں تاکہ یہ لوگ اپنی کمائی برباد کرکے آخری عمر میں زبوں حالی کا شکار نہو جائیں اور پھر اسے قرض کہتے ہیں اور بوقت ضرورت مع نفع واپس کرتے ہیں۔ بلاتشبیہ وتمثیل اللہ تعالیٰ کا یہ قرض طلب فرمانا بندوں کے بھلے اور فائدے کیلئے ہے اور اسکو قرض فرمانا اظہار کرم اور بندوں کے اطمنان کیلئے ہے۔

(۱۲۰۳) قبولیت کی یہ ساعت پوشیدہ نہیں ہے یہ رات کا آخری تہائی حصہ ہے اور خصوصیت کے ساتھ اس آخری تہائی رات کا بھی آخری چھٹا حصہ جو صبح صادق سے متصل ہے۔ اس ساعت قبولیت میں مومن کی دعا قبول ہوتی ہے بے ایمان کی نہیں۔

(۱۲۰۴) اس حدیث شریف میں نماز تہجد اور نفلی روزوں کا بیان

اِنْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّأَ اِنْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ صَلّٰى اِنْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا

تو کھل جاتی ہے ایک گرہ، پھر اگر وضو کرے تو کھل جاتی دوسری گرہ، پھر اگر نماز پڑھے تو کھل جاتی ہے تیسری گرہ، تو صبح کی اس نے خوش دلی

طَيِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

پاک مزاجی سے ورنہ صبح کی اس نے بدمزاجی اور سست مزاجی سے۔

(۱۱۹۹) حدیث شریف: قَامَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ

ترجمہ: قیام فرمایا پیارے نبی علیہ السلام نے یہاں تک کہ سوج گئے پیارے، نبی کے دونوں قدم شریف، تو عرض کیا گیا پیارے نبی سے

لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَلَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ

آپ ایسا کیوں کرتے ہیں حالانکہ بخش دیے گئے ہیں آپ کی خاطر جو گزر چکے آپ کے نام لیواؤں کے گناہ سے پہلے اور جو بعد میں ہوں گے

قَالَ اَفَلَا اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

فرمایا پیارے نبی نے کہ کیا نہ بنوں میں بندۂ شکر گزار۔

(۱۲۰۰) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلٌ فَقِيْلَ لَهٗ

ترجمہ: حضرت ابن مسعود سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا ذکر کیا گیا پیارے نبی علیہ السلام کی بارگاہ میں ایک شخص کا تو کہا گیا اس کیلئے

مَازَالَ نَائِمًا حَتّٰى اَصْبَحَ مَاقَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ ذٰلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِىْ اُذُنِهٖ

کہ وہ سویا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی نہیں اُٹھا نمازِ تہجد کیلئے، فرمایا پیارے نبی نے کہ وہ ایسا شخص ہے کہ موت دیا شیطان نے اسکے کان میں،

اَوْ قَالَ فِىْ اُذُنَيْهِ (رواہ البخاری والمسلم)

یا فرمایا کہ اسکے دونوں کانوں میں۔

(۱۲۰۱) حدیث شریف: اِسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْلَةً فَزِعًا يَقُوْلُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ

ترجمہ: بیدار ہوئے پیارے رسول اللہ علیہ السلام ایک رات گھبرائے ہوئے، فرماتے ہیں پیارے رسول سبحان اللہ اُتارے گئے آج رات

माजिदा हज़रते सुलेमान इब्ने हज़रते दाऊद अलैहिस्सलाम ने हज़रते सुलेमान से ऐ मेरे प्यारे बेटे ज़्यादा मत सोना रात को कि ज़्यादा सोना रात में फकीर कर देता है आदमी को कयामत के दिन।

1227 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब उठते रात को कि तहज्जुद अदा फरमायें तो फ़रमाते अल्लाहुम्मा लकल्हम्द अन्ता कीमुस्समावात वल अर्द वमन फीहुन्ना वलकमहम्द अन्ता नूरुस्समावाते वलअर्द वमन फीहिन्ना वलक्महम्द अन्ता मुल्कुस्समावाते वलअर्द अमन फीहिन्ना वलक्लहम्द अन्तलहुक्को व अदाकलहक्को वलिकायेका हक्कुन वकौलका हक्कुन वलजन्नता हक्कुन वन्नूरु हक्कुन वलनबीयूना हक्कुन व मुहम्मदो हक्कुन वस्सआते हक्कुन अल्लाहुम्मा लका सलामतो वबेका आमन्तो वअलैका तवक्कलतो वअलैका अनबतो अबका खासेमतो वअलैका आकेमतो फगफिरली मकद्दमत वमाआखेरतो वमा अर्स्रतो वमा आलनतो वमाअन्ता आलमो बेही मना अन्तल मुकद्दमो वअन्तल मवख्खेरो लाइलाहा इल्ला अन्ता वलाइलाहा गैरुक।

1228 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब उठते थे रात को शुरु फ़रमाते अपनी नमाज़ को तो फ़रमातेः अल्लाहुम्मा रब्बे जिब्राईलो वमिकाईलो वइस्राफीलो फातेरस्समावाते वलअर्दे आलेमुल गैबे वशहादते अन्ता तहुक्मो बैना इबादेका फीमा कानू फीहे यख्तलेफून अहदनी लेमा अखतलफो

ہے کہ دیگر حضرات انبیاء کرام ورسولان عظام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام نماز تہجد اور نفلی روزوں کا خوب اہتمام فرماتے تھے مگر انکے طریقے جدا جدا تھے ۔ سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام دو تہائی رات سوتے اور ایک تہائی رات جاگتے اور عبادت میں مصروف رہتے اور اس جاگنے اور نماز کو دو نیندوں کے درمیان رکھتے تھے ۔ نوافل تہجد اور نفلی روزوں کی محبوبیت کی چند وجہیں ہیں ۔ (۱) اس میں روح کا بھی حق ادا ہوتا ہے اور نفس کا بھی ۔ تمام رات سونے میں اور ہمیشہ افطار کرنے میں روح کا حق ادا نہیں ہوتا اور رات بھر جاگنے اور سدا روزے رکھنے میں نفس کا حق مارا جاتا ہے ۔ (۲) اسطرح نوافل تہجد اور روزے نفس پر بھاری ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ کو پیارے ہیں کیونکہ روزہ ہمیشہ رکھنے سے عادت بن جاتی ہے اور آسان لگنے لگتا ہے اور ایک دن روزہ ایک دن افطار میں ہر روزے میں نئی لذت محسوس ہوتی ہے (۳) اس صورت میں جسمانی طاقت متاثر نہیں ہوتی بلکہ بحال رہتی ہے اور طاقت ہی سے تمام عبادات ہوتی ہیں ۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ہر ماہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو روزے رکھے کبھی کچھ تاریخوں میں مسلسل بھی روزے رکھے کبھی مسلسل افطار بھی فرمایا تا کہ امت مسلمہ کو آسان ہو ۔ آپ ﷺ کی تو شان ہی نرالی ہے آپ جو عمل فرمائیں وہ افضل ہے ۔ رات کی ہر ساعت کو آپکی عبادات سے شرف حاصل ہے اور ہر مہینے کی ہر تاریخ کو آپ ﷺ کے روزوں سے عزت ملی ہے ۔ آپ ﷺ کے اعمال میں امت کے کمزوروں کا بھی خیال فرمایا جاتا تھا ۔

(۱۲۰۵) اذان فجر کو اذان اول فرمایا گیا کیونکہ دوسری اذان ''تثویب'' ہے جو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو نماز و جماعت کی اطلاع کیلئے کہی جاتی تھی ۔ معلوم ہوا کہ ''تثویب'' کو بھی اذان کہا جاتا ہے اور تثویب عہد نبوی اور عہد صحابۂ کرام میں موجود تھی ۔ تثویب کو نئی اذان کہنا اپنی جہالت کا اعلان ہے ۔ تثویب کی تحقیق کیلئے مداری شریف میں باب التثویب اور فقیر قدیری کی کتاب نوافل انتخاب عرف اذان و اقامت کے درمیان تثویب ملاحظہ فرمائیں ۔ یا اذان فجر کو اذان اول اسلئے فرمایا گیا کہ اقامت کو بھی اذان حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے ۔ اقامت کے اذان ہونے کے بارے میں فقیر قدیری کی کتاب ''اذان ثانی کا فقہی حکم'' ملاحظہ فرمائیں ۔ بعد غسل یا بعد وضو یہ دو رکعتیں سنت فجر کی تھیں جو آپ ﷺ اپنے کاشانۂ اقدس میں ادا فرماتے تھے اور نماز فجر کے فرض مسجد شریف میں باجماعت ادا فرماتے تھے اور یہی سنت ہے ۔ نبوی سے صحبت ومجامعت کا بہترین وقت آخری رات ہے یعنی بعد تہجد کیونکہ اس وقت معدہ خالی ہوتا ہے ۔ بھرے پیٹ پر صحبت ومجامعت صحت وتندرستی کیلئے نقصان دہ ہے اور رات کے آخری حصے نماز تہجد کے بعد کی مجامعت سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ انشاء المولی القدیر نیک و صالح ہوگی ۔ صحبت ومجامعت صرف شہوت پوری کرنے کیلئے نہیں بلکہ اس میں اور بھی بہت سی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں ۔ آپ ﷺ بعد مجامعت کبھی غسل فرماکے سوجاتے تھے یہ عمل آپکا بیان استحباب کیلئے تھا اور کبھی وضو فرماکے سوجاتے یہ عمل آپکا بیان جواز کیلئے تھا ۔

(۱۲۰۶) نماز تہجد کو لازم کرنیکا حکم تاکید کیلئے ہے نہ کہ فرض و واجب کرنے کیلئے ۔ نماز تہجد سنت مؤکدہ کفایہ ہے بستی میں ایک نے بھی پڑھ لی تو سبکے سر سے ساقط ۔ نماز تہجد پڑھنا تمام ہی حضرات انبیاء کرام واولیاء عظام کا طریقہ ہے جو نماز تہجد نہ پڑھے وہ ''صالح کامل'' نہیں ۔ سیدنا تاج الفقراء حضور حاجی شاہجی محمد شیر میاں، سیدنا تاج العرفاء حضرت علامہ سید محمد عبدالبصیر میاں عرف حضور اللہ ہو میاں، سیدنا تاج الاولیاء حضرت علامہ الحاج سید محمد عبدالقدیر میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔ سیدنا تاج الشرفاء حضرت علامہ سید محمد عبدالرشید میاں مدظلہ النورانی نماز تہجد کی پابندی فرماتے اور کبھی زندگی میں آپکی نماز تہجد قضا نہوئی ۔ سیدنا تاج الفقہاء حضرت علامہ سید محمد عبدالاحد میاں قبلہ سجادہ نشیں دربار سیدنا حضور اللہ میاں پیلی بھیت شریف عین جوانی کے عالم میں جبکہ آپکی عمر شریف تقریباً ۳۰ سال ہوگی مرادآباد شریف تشریف لائے اور قیام قدیری منزل محلہ کسرول مرادآباد شریف میں تھا ۔ دن بھر محافل وعظ و میلاد شریف، ذکر وقُل شریف میں مشغول ومصروف رہے اور رات کو تقریباً ۲ بجے قدیری منزل محلہ کسرول واپس تشریف لائے اور ایک گھنٹہ آرام فرمایا اور تقریباً سوا تین بجے بیدار ہوگئے اور فقیر قدیری کو آواز دی ۔ پھر آپ نے وضو فرمایا اور نماز تہجد ادا فرمائی پھر سوگئے دو گھنٹہ

مِنَ الْخَزَآئِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرٰتِ يُرِيدُ اَزْوَاجَهُ لِكَيْ يُصَلِّيْنَ

خزانے اور کتنے اُتارے گئے فتنے، کون اُٹھائے حجرے والیوں کو، مراد لیتے تھے پیارے رسول اپنی ازواج مطہرات کو کہ نماز ادا کریں

رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ. (رواہ البخاری)

بہت سی ڈھکی ہوئی دنیا میں ننگی ہوں گی آخرت میں۔

(۱۲۰۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ اُترتا ہمارے رب تبارک وتعالیٰ کا خصوصی فضل وکرم ہر رات

اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ يَقُوْلُ مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَاسْتَجِيْبَ لَهُ

آسمانِ دنیا کی طرف جبکہ باقی رہتی ہے آخری تہائی رات، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کون ہے جو دعا مانگے مجھ سے تو میں قبول فرماؤں اسکو

مَنْ يَسْئَلُنِيْ فَاُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَاغْفِرَلَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ يَبْسُطُ

کون ہے جو مانگے مجھ سے تو عطا فرماؤں اسکو، کون مغفرت مانگتا ہے مجھ سے کہ بخشدوں اسکو، اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ پھر پھیلاتا ہے

يَدَيْهِ وَيَقُوْلُ مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُوْمٍ وَلَا ظَلُوْمٍ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ. (رواہ البخاری والمسلم)

اپنے ہاتھوں کو، اور فرماتا ہے کہ کون ہے جو قرض دیتا ہے اس ذات کو جو نہ فقیر ہے اور نہ ظلم ڈھانے والا ہے، یہاں تک کہ چمک جاتی ہے فجر۔

(۱۲۰۳) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے نبی ﷺ سے، فرماتے ہیں کہ بیشک رات میں ایک وقت ہے

لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْئَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ (رواہ مسلم)

کہ نہیں پاتا اس کو کوئی مردِ مسلم کہ مانگے اللہ سے اس میں بھلائی دنیا وآخرت کے معاملے کی مگر عطا فرماتا اللہ اسکو اور وہ ساعت ہر رات میں ہے۔

(۱۲۰۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے سب سے پیاری نماز اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضرت داؤں علیہ السلام کی نماز ہے

फ़ीहे मिनल हक्को बेइज़्नका अनका तहादी मनतशाओ ऐला सराते मुस्तकीम।

1229 **हदीस शरीफ़:**– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो जागे रात को तो पढ़े लाइलाहा इल्लाहो वादोहू लशरीकालहू लहुलमुल्को वलाहुल्हम्दो वहोवा अलाकुल्ले शैइन कदीर वसुब्हान अल्लाहे वलहम्दो लिल्लाहे वलाइलाहा इल्लल्लाहो वल्लाहो अकबर वलाहौल वलाकुव्वता इल्ला बिल्लाह फिर फ़रमाया प्यारे नबी ने रब्बिग फिरली या फ़रमाया प्यारे नबी ने फिर दुआ मांगे तो कुबूल फरमाई जायेगी उसकी दुआ फिर अगर वुजू करे और नमाज़ पढ़े तो कुबूल फरमाई जायेगी उसकी नमाज़।

1230 **हदीस शरीफ़:**– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब बेदार होते थे रात को तो फ़रमाते लाइलाहा इल्ला अन्ता सुब्हानाकल्लाहुम्मा वबेहम्देका अस्तगफिरोका वजुबी वअस्अलोका व रहमतेका अल्लाहहुम्मा ज़िदनी इल्मा वला तज़गो कल्बी बाअदा अज़ हदयत्नी बहब्ली मिल्लदुन्का इन्ना अन्तल वहाब।

1231 **हदीस शरीफ़:**– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं है कोई मुसलमान कि रात गुज़ारता है ज़िक्र पर पाकी की हालत में फिर उठता है रात को तो मांगता है अल्लाह तआला से मगर अता फ़रमा देता है मुसलमान को अल्लाह तआला मुँह मांगी भलाई।

1232 **हदीस शरीफ़:**– हज़रते शरीक हुज़नी से मरवी बेशक उन्होंने फ़रमाया मैं हाज़िर हुआ हज़रते

آرام فرمایا پھر بیدار ہوئے اور وضو فرمایا اور نماز فجر ادا فرمائی۔ فقیر قدیری کا غریب خانہ اس رات عبادت خانہ بنا ہوا تھا چونکہ آپکے ہمراہ دیگر حضرات بھی تھے مع فقیر قدیری سبھی نماز تہجد کے عادی تھے خصوصاً عارف حق حضرت الحاج صوفی اعجاز محمد میاں قدیری نانکاری۔ فقیر قدیری کو روحانی مسرت ہوئی کہ یہ جوانی اور یہ شغل عبادت۔ نماز تہجد کی برکت سے تہجد گزار گناہوں سے بچا رہتا ہے۔

(۱۲۰۷) نماز تہجد کیلئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے الرجل فرمایا اور جماعت و جہاد کیلئے لفظ قوم فرمایا اس میں اشارہ ہے کہ تہجد کی نماز تنہا پڑھنا چاہئے اور فرائض نمازوں اور جہاد میں جماعت ہے۔ اس حدیث شریف میں نماز تہجد اور نماز با جماعت اور دین کی حمایت میں دشمنان دین کو قتل کرنے اور دین کی سربلندی کیلئے ہمت باندھنے کی زبردست فضیلت ہے کہ ان تین اعمال صالحہ سے اللہ تعالیٰ کی رضاء و خوشنودی نصیب ہوتی ہے۔ زہے نصیب۔

(۱۲۰۸) اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم، رحمت و رضارات کے آخری چھٹے حصے میں بندے سے بہت ہی قریب ہوتی ہے اور اگر اس وقت سجدہ ریزیاں بھی ہوں تو پھر نور علیٰ نور والی منزل ہے کہ بندۂ مومن قرب وقت اور قرب حال دونوں ہی سے مالا مال ہوگا۔

(۱۲۰۹) خاوند اور بیوی کو چاہئے کہ طاعت و عبادت میں ایک دوسرے کے مدد و معاون بنیں اور دوستوں اور رفقاء کو بھی آپس میں ایسا ہی کرنا چاہئے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور مدد کرو آپس میں نیکی اور پرہیز گاری پر (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۲۵۶) بیوی کا یہ پانی چھڑکنا اپنے خاوند پر اور خاوند کا پانی چھڑکنا اپنی بیوی پر نہ تو ایک دوسرے کی توہین ہے اور نہ ایذاء بلکہ ایک دوسرے کو نیکی کی رغبت دینا اور نیکی پر مدد کرنے کے مترادف ہے۔ کسی مسلمان سے جبراً نیکی کرانا ممنوع نہیں بلکہ مستحب ہے (مرقاۃ شریف)۔ بعض روایات میں ہے کہ آپ ﷺ نے نماز تہجد پڑھنے والے زوجین کو یہ دعاء دی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جوڑے کو ہرا بھرا رکھے۔ عوام اور بزرگان دین کی دعائیں سمیٹنے کیلئے جب بڑی بڑی مشقتیں اور محنتیں جھیلتے ہیں تو آپ ﷺ کی دعائیں بٹورنے کیلئے خود بھی نماز تہجد پڑھو اور اپنی بیویوں کو بھی پڑھاؤ۔

(۱۲۱۰) دعاء کب مستجاب ہوتی ہے اور اجابت و قبولیت کا مقام حاصل کرتی ہے تو فرمایا کہ رات کا چھٹا حصہ۔ فرض نمازوں میں یعنی نماز پنجگانہ میں تشہد کی آخری دعاء یا فرضوں کا سلام پھیرنے کی بعد کی دعاء یا سنن و نوافل سے فارغ ہونے کے بعد کی دعاء اور اسے دعاء ثانی بھی کہتے ہیں۔

(۱۲۱۱) جنت کے محلات میں جو کھڑکیاں اور کواڑ ہونگے جو شیشے کی طرح بہت ہی صاف و شفاف ہونگے کہ اندر سے باہر کا اور باہر سے اندر کا بالکل صاف دکھائی دیگا اور یہ دو تیچے ان خوش عقیدہ خوش اعمال حضرات کیلئے ہونگے جن میں مذکورہ چاروں اوصاف ہونگے کہ مسلمان آپس میں نرم لب و لہجے میں بات چیت کریں اور یہ عبادت ہے۔ کفار و مشرکین و منافقین سے سخت کلامی بھی عبادت ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) محمد رسول ہیں اللہ کے اور جو ساتھ ہیں انکے سخت ہیں بے ایمانوں پر نرم دل ہیں آپس میں (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۲۷۴)۔ شعر:

ہیں مسلماں بھائی بھائی رحم آپسمیں کریں
حکم ہم کو ہے اشداء علی الکفار کا (یانبی)

ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اے ایمان والو! جہاد کرو تم ان سے جو قریب رہتے ہیں تمہارے بے ایمانوں میں سے اور چاہئے کہ پائیں وہ تم میں سے سختی اور جان لو تم بے شک اللہ کی رحمت پرہیز گاروں کے ساتھ ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۸۴)۔ ہر خاص و عام کو کھانا کھلانا اس میں حضرات مشائخ کرام کا لنگر بھی داخل ہے اور دوسری نذر و نیاز بھی۔ تیجہ، دسواں، چالیسواں، چھمائی اور برسی بھی۔ بعض بزگان دین نے تو چرندوں، پرندوں کو بھی دانا پانی دینے کا اہتمام فرمایا ہے اور وہ طعام کو بہت عام کرتے ہیں مگر جنہیں جہنم کا چسکا پڑ گیا ہے وہ آنے بہانے بنا کر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اس تعلیم و بشارت کو نظر انداز کرتے ہیں اور اس ارشاد پاک کے خلاف صف آراء ہیں اور شیخ نجدی کو خوش کرنے میں لگے ہیں۔ شعر:

عشاق نبی کھانا کھلانے میں لگے ہیں
کچھ لوگ ہیں کہ اسکے رُکانے میں لگے ہیں (انتخاب قدیری)

وَاَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ

اور سب سے پیارے روزے اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضرت داؤں علیہ السلام کے روزے ہیں کہ آپ سوتے آدھی رات اور قیام فرماتے تہائی رات،

وَيَنَامُ سُدُسَهٗ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

پھر سوتے اسکے چھٹے حصے میں اور روزہ رکھتے ایک دن اور روزہ نہ رکھتے ایک دن۔

(۱۲۰۵) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ تَعْنِىْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ

ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تھے یعنی پیارے رسول اللہ ﷺ سوجاتے شروع رات

وَيُحْيِىْ اٰخِرَهٗ ثُمَّ اِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ قَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ يَنَامُ فَاِنْ كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْاَوَّلِ

اور بیدار ہوتے آخری رات، پھر ہوتی اگر کوئی خواہش اپنی شرک حیات سے تو پوری فرماتے اپنی خواہش، پھر سوجاتے، پھر اگر ہوتے پہلی اذان کے وقت

جُنُبًا وَثَبَ فَاَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّأَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ (رواہ البخاری والمسلم)

جنبی تو جلدی کھڑے ہوتے، پھر بہاتے اپنے آپ پر پانی، اور اگر نہ ہوتے جنبی تو وضو فرماتے نماز کیلئے پھر نماز پڑھتے دو رکعتیں۔

(۱۲۰۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ دَابُ الصّٰلِحِيْنَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے لازم کرلو اپنے آپ پر رات کا قیام کیونکہ رات کا قیام نکوکاروں کا طریقہ ہے

قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ لَّكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ وَمُكَفِّرَةٌ لِّلسَّيِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ۔ (رواہ الترمذی)

جو تم سے پہلے تھے اور رات کا قیام ذریعۂ قربت ہے تمہارے لئے تمہارے رب کی بارگاہ میں اور گناہوں کو مٹانیوالا ہے اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔

(۱۲۰۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثَةٌ يَضْحَكُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ اَلرَّجُلُ اِذَا قَامَ بِاللَّيْلِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے تین ہیں کہ راضی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان سے، جو شخص کہ جب رات کو کھڑا ہو

يُصَلِّىْ وَالْقَوْمُ اِذَا صَفُّوْا فِى الصَّلٰوةِ وَالْقَوْمُ اِذَا صَفُّوْا فِىْ قِتَالِ الْعَدُوِّ۔ (رواہ فی شرح السنۃ)

کہ نماز پڑھے اور قوم جب صف بندی کرے نماز میں اور قوم جبکہ صف آراء ہو دشمن سے جنگ کرنے میں۔

आयशा के पास तो मैंने पूछा उनसे किस चीज़ के साथ प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम शुरु फ़रमाते थे जब जागते थे रात को तो हज़रते आयशा ने फ़रमाया कि तुमने सवाल किया मुझसे ऐसी चीज़ के बारे में कि नहीं पूछा मुझसे किसी ने उसके बारे में किसी ने तुम से पहले, जब प्यारे रसूलुल्लाह जागते थे तो अल्लाहो अकबर फ़रमाते दस मर्तबा अलहम्दो लिल्लाह फ़रमाते दस मर्तबा और फ़रमाते सुब्हानल्लाहे वबेहम्देही दस मर्तबा और फ़रमाते सुब्हानलल मलेकुल कुद्दुस दस मर्तबा और इस्तेग्फार पढ़ते दस मर्तबा और कल्मा ए तय्येबा दस बार फिर फ़रमाते अल्लाहुम्मा इन्नी आऊज़ोबेका मिनज़ीकलदुनिया वज़ीका यौमलकयामते दस बार फिर शुरु फ़रमाते प्यारे रसूल नमाज़।

1233 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब उठते रात को तो अल्लाहो अकब फ़रमाते फिर फ़रमाते सुब्हाना कल्लाहुम्मा वबेहम्देका वतबारकस्मोका वतआला जद्दोका वलाइलाहा गैरुक फिर फ़रमाते अल्लाहो अकबर फिर फ़रमाते आऊज़ो बिल्लाहिससमीउल अलीमो मिनशैतानिररजीम मिन हम्ज़ा वनफख्हो वनफ़सहो ।

1234 हदीस शरीफ़:– हज़रते रबी इब्ने कअब असलमी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं रात गुज़रता था प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के हुजरा ए पाक के पास तो मैं सुनता था प्यारे नबी से जब

(۱۲۰۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَقْرَبُ مَایَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم زیادہ قریب ہوتا ہے بندے سے آخری رات کے درمیانی حصے میں

فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ یَذْكُرُاللّٰهَ فِیْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ۔ (رواہ الترمذی)

تو اگر تم سے ہو سکے تو تم ہو جاؤ ان میں سے جو ذکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا اس وقت میں، تو ہو جاؤ۔

(۱۲۰۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلّٰی وَاَیْقَظَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے رحم فرمائے اللہ تعالیٰ اس شخص پر جو اُٹھے رات کو تو نماز تہجد پڑھے اور جگائے

اِمْرَءَ تَهٗ فَصَلَّتْ فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِیْ وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللّٰهُ اِمْرَءَ ةً قَامَتْ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّتْ

اپنی بیوی کو تو وہ بھی پڑھے، پھر اگر منع کرے تو چھڑک دے اس کے چہرے پر پانی، رحم فرمائے اللہ تعالیٰ اس عورت پر جو کھڑی ہو رات کو تو نماز پڑھے

وَاَیْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰی فَاِنْ اَبٰی نَضَحَتْ فِیْ وَجْهِهِ الْمَاءَ (رواہ ابوداود والنسائی)

اور جگائے اپنے شوہر کو تو وہ نماز پڑھے پھر اگر وہ منع کرے تو چھڑک دے اسکے چہرے پر پانی۔

(۱۲۱۰) حدیث شریف: قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَیْكَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ

ترجمہ: عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ کونسی دعاء ہے جو سب سے زیادہ سنی جانے والے ہے؟ تو فرمایا پیارے رسول نے

جَوْفَ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَالصَّلٰوتِ الْمَكْتُوْبَاتِ (رواہ الترمذی)

کہ آخری رات کے درمیان کی اور فرض نماز کے بعد کی۔

(۱۲۱۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ غُرَفًا یُرٰی ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا

وَبَاطِنُهَا ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک جنت میں دریچے ہیں کہ دیکھا جاتا ہے ان کا باہر انکے اندر سے

مِنْ ظَاهِرِهَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِمَنْ اَلَانَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَتَابَعَ الصِّیَامَ

اور انکے اندر کا انکے باہر سے، تیار فرمائے ہیں اللہ تعالیٰ نے اسی کیلئے جو گفتگو نرم کرے اور کھانا کھلائے اور لگاتار روزے رکھے

उठते वो रात को कि फ़रमा रहे हैं सुब्हाना रब्बिल आलामीन देर तक फिर फ़रमाते प्यारे नबी सुब्हानल्लाहे वबेहम्देही देर तक।

(66) नफ्ली अमल में मयाना रवी का बाब

1235 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम रोज़ा न रखते थे किसी महिने में यहाँ तक कि गुमान होता कि नहीं रोज़ा रखेंगे इस महीने में और रोज़ा रखते प्यारे रसूल यहाँ तक कि गुमान होता कि रोज़ा न छोड़ेंगे इस महीने में बिल्कुल अगर कोई नहीं चाहता यह कि देखे प्यारे रसूल को रात में नमाज़ पढ़ने वाला मगर देख लेता वो उनको नमाज़ पढ़ते हुये और नहीं चाहता कोई यह कि देखे उनको सोने वाला मगर देख लेता उनको सोते हुये।

1236 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सबसे महबूब आमाल में अल्लाह तआला के नज़दीक कि हमेशा करे उसको अगरचे कम हो।

1237 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने इख्तेयार करो आमाल को जिसकी तुम ताकत रखते हो इसलिये कि अल्लाह तआला नहीं मलाल में डालता जब तक कि तुम खुद मलाल में न पड़ो।

وَصَلّٰی بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ (رواہ البیہقی)

اور نماز پڑھے رات میں اور لوگ سو رہے ہوں۔

(۱۲۱۲) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو ابن عاص سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا مجھ سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے

یَاعَبْدَاللّٰہِ لَاتَکُنْ مِثْلَ فُلَانٍ کَانَ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ فَتَرَکَ قِیَامَ اللَّیْلِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کہ نہ ہونا تم فلان کی طرح کہ جو اُٹھتا تھا رات کو پھر چھوڑ دیا اس نے رات کا سونا۔

(۱۲۱۳) حدیث شریف: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت عثمان ابنِ ابوالعاص سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے

کَانَ لِدَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مِنَ اللَّیْلِ سَاعَۃً یُوْقِظُ فِیْھَا اَھْلَہٗ یَقُوْلُ یَا اٰلَ دَاوٗدَ قُوْمُوْا فَصَلُّوْا

کہ تھا حضرت داؤد علیہ السلام کیلئے رات کو ایک وقت ایسا کہ جگاتے اسمیں اپنے اہل خانہ کو، حضرت داؤد فرماتے اے داؤد کے گھر والو! اُٹھو کہ نماز پڑھو!

فَاِنَّ ھٰذِہٖ سَاعَۃٌ یَسْتَجِیْبُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْھَا الدُّعَآءَ اِلَّا لِسَاحِرٍ اَوْ عَشَّارٍ (رواہ احمد)

اسلئے کہ یہ ایسا وقت کہ قبول فرماتا ہے اللہ عزوجل اس وقت میں دعاء سوائے جادوگر اور ٹیکس وصول کرنے والے کے۔

(۱۲۱۴) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے، کہ فرماتے ہیں افضل نماز

بَعْدَ الْمَفْرُوْضَۃِ صَلٰوۃٌ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ (رواہ احمد)

فرائض کے بعد درمیانی رات کی نماز ہے۔

(۱۲۱۵) حدیث شریف: جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا یُصَلِّیْ بِاللَّیْلِ

ترجمہ: حاضر ہوئے ایک شخص پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو انہوں نے عرض کیا کہ بیشک فلاں شخص نماز پڑھتا ہے رات میں

1238 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने चाहिये कि नमाज़ पढ़े हर कोई तुममें का अपने ज़ौक के मुवाफ़िक जब थक जाये तो चाहिये कि बैठ जाये।

1239 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब ऊंधे तुममें का कोई कि वो नमाज़ पढ़ रहा है तो चाहिये कि वो सो ले यहाँ तक कि दूर हो जाये उससे नींद इसलिये कि कोई तुममें जब नमाज़ पढ़ेगा और वो ऊंधने वाला है तो नहीं जानता कि वो पता नहीं कि दुआये मगफिरत करेगा या गाली देगा अपने आपको।

1240 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक दीन आसान है नहीं सख्त करेगा दीन को कोई मगर गालिब आ जायेगा दीन उस पर, तो ठीकठाक रहो करीब रहो खुशखबरियां दो और मदद लो सुबह व शाम और अंधेरी रातों की नमाज़ों से।

1241 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो सोता रह जाये अपने वज़ीफे से या उसके कुछ हिस्से से फिर पढ़ले उसको दरमियान में नमाज़े फजर व नमाज़े ज़ोहर के तो लिख दिया जायेगा उसके लिये गोया कि उसने पढ़ा इस वज़ीफे को रात में।

1242 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नमाज़ पढ़ो खड़े

پانچ دنوں کے علاوہ مسلسل روزے رکھے جائیں وہ پانچ دن یہ ہیں عید کے دن اور ۱۰ تا ۱۳ ذوالحجہ ان پانچ دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے۔اس حدیث شریف کی روشنی میں بعض بزرگان دین نے زندگی بھر روزے رکھے تاریخ کے دامن میں ایک بزرگ تو ایسے ہیں جنہوں نے تقریباً پونے چھ سو سال کا روزہ رکھا اور وہ ذات گرامی ہے سیدنا حضور مدار العالمین حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار مکنپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔شعر:

آپ صدیوں تک نہ کھا کر بھی رہے زندہ مدار
اس صفت کا اولیاء میں آپ کا ثانی نہیں (یاحبیب)

لوگ محو استراحت ہوں خواب خرگوش میں مبتلا ہوں اور دیوانہ نبی بارگاہ الٰہی میں سجدہ ریز ہو یہ وقت اپنی ذات میں بھی نمائش سے دور ہے ایسے روزے دار ایسے نمازی تہجد گزار ایسے نرم گفتار اور ایسے نیاز و فاتحہ کے دلدار کو جنت کے مزین و مرصع صاف وشفاف دریچے کھلے ملینگے جود و سجود کا اجتماع خوب ہے اور یہ خوئے اہلسنت ہے۔ انسان کا شرف سخاوت سے ہے اور بزرگی و عزت سجدہ و عبادت سے ہے جو ان دونوں سے محروم ہے وہ محروم ہی ہے۔

(۱۲۱۲) شب بیداری اتنی زیادہ نہ کیجائے کہ بوجھ و بار بن جائے اور تھکاوٹ بقیہ عبادت میں رکاوٹ کا ذریعہ بن جائے۔اسلئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ عمل تھوڑا ہی کیا جائے مگر پابندی کیساتھ کیا جائے۔رات کا جاگنا بسا اوقات بددلی کا سبب بھی بن جاتا ہے۔بندے پر اسکی آنکھوں کا بھی حق ہے اور جسم کا بھی حق ہے۔

(۱۲۱۳) اہل اور آل یہ دونوں الفاظ بیوی اور بچوں دونوں کو شامل ہیں۔اہل بیت اور آل رسول میں تمام ازواج مطہرات اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی تمام اولا د امجاد داخل و شامل ہیں۔عام طور پر ٹیکس وصول کرنے والے ظلم و زیادتی کرنے والے اور موذی ہوتے ہیں او رحقوق العباد میں گرفتار ہوتے ہیں اور عوام کی بد دعائیں انکے پیچھے لگی ہوتی ہیں اسلئے انکی تہجد کے وقت بھی مانگی ہوئی دعاء قبول نہیں ہوتی۔لوگوں سے جبراً انکا مال و اسباب لینا اپنے لئے باب اجابت کو بند کرنے کے مترادف ہے۔حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ اگر دعاء کی قبولیت چاہتے ہو تو بد دعائیں نہ لو۔

(۱۲۱۴) یہ افضلیت زمانہ اور وقت کے لحاظ سے ہے اور مکان کے لحاظ سے نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔بعض حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا سنن مؤکدہ سے نماز تہجد افضل ہے۔کسی بزرگ نے سیدنا سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بعد وصال شریف خواب میں پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ فرمایا تو حضرت جنید بغدادی نے فرمایا عبادات ضائع ہوگئیں، اشارات غنا ہوگئے تہجد کی رکعات کام آئیں۔حضرت جنید بغدادی کے اس ارشاد گرامی نے سچے طالبوں کو عبادت و ریاضت کے اہتمام کی کوشش کی ترغیب دی ہے اور یہ ذہن دیا ہے کہ صوفیانہ لفظی منہ شگافیوں سے دھوکے میں نہ آنا اور نہ انکا اعتبار کرنا۔

(۱۲۱۵) یہ شخص رات کو تو مصلّے کی زینت بنے رہتے اور صبح کے وقت ایسے کام دکھاتے جو انکی شایان شان نہیں ہوتے۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز کی برکت سے یہ چوری کرنا چھوڑ دیگا اور سچی پکی توبہ کرلیگا۔ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) بے شک نماز روکتی ہے ہر بے حیائی سے اور ہر برائی سے۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۹۶۶) تمام حضرات صحابۂ کرام عادل و ثقہ تھے اور کوئی فاسق نہ تھا اسلئے کہ کوئی گناہ پر قائم نہ رہا۔کچھ تو پہلے ہی سے گناہوں سے محفوظ تھے جیسے سیّدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور کچھ سے گناہ صادر ہوئے اور وہ بعد میں توبہ کر کے گناہوں کی آلودگیوں سے یکسر صاف ہوگئے۔چوری بھی وہ چوری نہ تھی جو عام طور پر چوری سمجھی جاتی ہے بلکہ یہ حسنات الابرار سیئات المقربین (ترجمہ) ''نکوکاروں کی نیکیاں مقربین کے گناہ ہیں'' کے درجے کی بات ہے اسی لئے آپ ﷺ نے نہ تو انکے ہاتھ کٹوائے اور نہ کوئی دوسری سزا دی اور نہ شکایت کرنے والے کو غیبت کا مرتکب قرار دیکر تنبیہ فرمائی کیونکہ وہ غیبت نہیں کر رہے تھے بلکہ انکی اصلاح کے خواہاں تھے جیسے کوئی خیر خواہ شاگرد کی شکایت استاد گرامی سے کرتا ہے۔گناہ گار کو طعنہ نہیں دینا چاہئے کہ تم فلاں نیک کام نہیں کرتے یا فلاں پاپ کرتے ہو تو تمہارے نماز پڑھنے یا داڑھی رکھنے

فَاِذَا اَصْبَحَ سَرَقَ فَقَالَ اِنَّهٗ سَيَنْهَاهُ مَاتَقُوْلُ. (رواہ احمد والبیہقی)

پھر جب صبح ہوتی ہے تو چوری کرتا ہے، تو فرمایا پیارے نبی نے عنقریب روک دیگی نماز اسکو اس سے جو تم کہہ رہے ہو۔

(۱۲۱۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَيْقَظَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب جگائے کوئی شخص اپنے اہل خانہ کو رات میں پھر نماز پڑھی دونوں نے

اَوْصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا كُتِبَا فِى الذَّاكِرِيْنَ وَالذَّاكِرَاتِ (رواہ ابوداود وابن ماجۃ)

یا فرمایا کہ نماز پڑھی ہر ایک نے دو رکعتیں اکٹھے ہو کر تو لکھے جائیں گے دونوں ذکر کرنے والوں اور ذکر کرنے والیوں میں۔

(۱۲۱۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَشْرَفُ اُمَّتِىْ حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ اَصْحٰبُ اللَّيْلِ (رواہ البیہقی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ میری امت میں زیادہ شرافت والے وہ ہیں جو قرآن کے اُٹھانے والے اور راتوں کو جاگنے والے ہیں۔

(۱۲۱۸) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّىْ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عمر سے مروی بیشک انکے والد ماجد حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے تھے

مِنَ اللَّيْلِ مَاشَآءَ اللّٰهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اَيْقَظَ اَهْلَهٗ لِلصَّلٰوةِ يَقُوْلُ لَهُمُ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَتْلُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ

رات کو جتنی اللہ چاہتا یہاں تک کہ جب ہوتی آخری رات تو جگاتے اپنے اہل خانہ کو نماز کیلئے، فرماتے ان سے "نماز" پھر تلاوت فرماتے آیت کریمہ

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَانَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى. (رواہ مالک)

"اور حکم فرمایئے گھر والوں کو اپنے نماز کا اور جمے رہیں آپ بھی اسپر نہیں مانگتے ہیں، ہم آپ سے رزق، اور ہم رزق دیتے ہیں آپکو اور آخرت کی بھلائی اہل تقویٰ کیلئے ہے"۔

(۱۲۱۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلٰثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے تین ہیں کہ محبت فرماتا ہے ان سے اللہ تعالیٰ اور تین ہیں کہ مغضوب رکھتا ہے انکو اللہ تعالیٰ

فَاَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ

تو وہ تین کہ جن سے محبت فرماتا ہے اللہ تعالیٰ تو وہ شخص ہے کہ آیا قوم کے پاس تو سوال کیا ان سے اللہ کا واسطہ دیکر اور نہیں سوال کیا ان سے رشتہ داری کی وجہ سے

होकर फिर अगर ताकत न रखो तो बैठ कर फिर अगर ताकत न रखो तो करवट पर फिर अगर ताकत न रखो तो चित लेट कर, नहीं तकलीफ़ देता है अल्लाह तआला किसी जान को मगर उसकी ताकत भर।

1243 हदीस शरीफ़:– हज़रते इमरान इब्ने हुसैन से मरवी बेशक उन्होंने सवाल किया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से बेठ कर नमाज़ पढ़ने वाले शख्स के बोर में, प्यारे नबी ने फ़रमाया अगर नमाज़ पढ़े खड़ो होकर तो वो अफज़ल है और जो नमाज़ पढ़े बैठ कर तो उसके लिये खड़े होने वाले के सवाब का आधा है और जो पढ़े नमाज़ लेट कर तो उसके लिये बैठने वाले के सवाब का आधा है।

1244 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू उमामा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से, फ़रमाते हैं कि जो लेटा अपने बिस्तर पर और ज़िक्र किया उसने अल्लाह तआला का यहाँ तक कि पा लिया उसको नींद ने तो नहीं करवट लेगा रात की किसी साअत में कि सवाल करे अल्लाह तआला से उसमें भलाई का दुनिया व आखेरत की भलाई में से मगर अता फ़रमा देगा उसको अल्लाह तआला भलाई।

1245 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने पसंद फ़रमाया है हमारे परवरदीगार ने दो शख्सों को एक शख्स कि झटपट खड़ा हो गया अपने बिस्तर से और अपनी रज़ाई से अपने दोस्तों अपने अहलेखाना के दरमियान से अपनी नमाज़ के लिये तो फ़रमाता है अल्लाह तआला अपने

سے کیا فائدہ۔ انشاء المولی القدیر نیکیاں گناہوں کو چھڑا دینگی ۔ گناہوں کی وجہ سے نیکیوں کو نہ چھوڑو بلکہ نیکیوں کی وجہ سے گناہوں کو چھوڑ دو۔

(۱۲۱۶) تہجد کی دو رکعتیں پڑھنے سے تمام رات کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور اسوقت کے تھوڑے سے ذکر کی برکت یہ رنگ لاتی ہے کہ تہجد گزار بندہ ہمیشہ ذکر کرنے والوں کے زمرے میں داخل و شامل ہو جاتا ہے اس حدیث شریف میں اسی حقیقت کو بیان فرمایا گیا ہے ارشاد رب قدیر ہے ’’اور ذکر کرنے والے اللہ کا کثرت سے اور ذکر کرنے والیاں‘ تیار فرمالیا ہے اللہ نے انکے لئے بخشش اور ثواب بہت بڑا (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۱۰۲۲)

(۱۲۱۷) ’’قرآن کریم کی اٹھانے والی‘‘ تین جماعتیں ہیں۔ (۱) حضرات حفاظ کرام کہ قرآن کریم کے الفاظ کی بقا کا ذریعہ ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس نے قرآن مجید حفظ کیا اس نے نبوت کو اپنے دونوں پہلوؤں کے درمیان لے لیا۔ (۲) حضرات علماء کرام یہ معانی و مسائل قرآن کریم کی بقا کا ذریعہ ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضرات علماء کرام حضرات انبیاء کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے نائب و وارث ہیں۔ (۳) حضرات اولیاء کرام کہ یہ اسرار و رموز قرآن کی بقا کا ذریعہ ہیں۔ رات کو جاگنے والوں سے مراد تہجد گزار ہیں۔ جس شخص میں علم دین اور عمل خیر جمع ہو جائیں اس پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے شرافت کا معیار علم دین اور اعمال صالحہ کو قرار دیا ہے نہ کہ مونچھوں کو۔ مسئلہ: مومن کو رزیل کہنا جائز نہیں خواہ وہ کتنا ہی محتاج و نادار ہو یا وہ کسی نسب کا ہو (تفسیر مدارک شریف و تفسیر خزائن العرفان شریف و تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ) کفار ایمان والوں کی ان کی غربت کی وجہ سے رزیل کہتے تھے۔ غرباء کے پاس انہیں بیٹھنا گوارا نہ تھا اس میں وہ اپنی کسر شان سمجھتے تھے اسلئے ایمان جیسی نعمت سے محروم رہے۔ رزیل و کمین سے مراد انکی غرباء اور پیشہ ور لوگ تھے اور انکو رزیل و کمین کہنا یہ کفار کا تکبرانہ فعل تھا۔ ورنہ درحقیقت صنعت و پیشہ حیثیت دین سے آدمی کو ذلیل نہیں کرتا۔ غنا اصل میں وہی غنا ہے اور نسب تقوے کا نسب ہے۔

(۱۲۱۸) سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان عبادت اور ذوق شب بیداری اس عروج پر تھا کہ خود تو تہائی رات ہی سے نماز شروع فرمادیتے مگر اہل خانہ بیوی بچوں کو رات کے چھٹے حصے میں جگاتے۔ گھر کے بڑے کو بہت ہی نیک و صالح عبادت گزار عابد شب زندہ دار ہونا چاہئے تاکہ اسکے متعلقین بھی نیکیوں کی طرف مائل و راغب ہوں اگر مشائخ کرام علماء عظام شاہان اسلام افسران و حکام نیک ہوں تو انکے ماننے والے انکے شاگردوں و تلامذہ رعایا و ماتحت عوام بھی ان کے رنگ میں رنگ کر نیک بن جائینگے۔ نماز تہجد کے فیض سے رزق میں کشادگی و برکت آتی ہے۔ حضرات بزرگان دین کو جب کبھی فقر و فاقہ کی نوبت آتی تو اہل خانہ سے فرماتے کہ نوافل شروع کرو۔ اللہ تعالیٰ اور آپ ﷺ کا یہی فرمان عالیشان ہے۔

(۱۲۱۹) تہجد گزار اللہ تعالیٰ کا پیارا اور محبوب بندہ ہے اور کیوں نہو کہ پیارے کی پیاری اداؤں سے آراستہ ہے۔ شعر:

پیار ہم سے جو کر رہا ہے خدا
درحقیقت یہ پیار تم سے ہے (یا نبی)

(۱۲۲۰) اس حدیث شریف میں عبد اللہ سے مراد سیدنا حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں۔ سیدنا حضرت عبد اللہ ابن عمر نے جب پیارے نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک سنا تو پھر زندگی بھر رات میں کم سوتے اور رات کا بیشتر حصہ نماز میں گزارتے۔ سیدنا حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رات کو اتنی عبادت و ریاضت میں مشغول رہتے کہ صبح کے وقت مجھ سے دریافت فرماتے کہ صبح کی سفیدی نمودار ہوئی کہ نہیں اگر میں ہاں کہہ دیتا تو پھر طلوع فجر تک استغفار میں مشغول رہتے اور اگر میں نہیں کہہ دیتا تو پھر مصروف نماز ہو جاتے۔

(۱۲۲۱) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنی امت کی دشواری و مشقت کا خیال فرماتے ہوئے نماز تہجد کو فرض نہیں فرمایا اگر آپکو امت کی گرانی دشواری ملحوظ نہوتی تو آپ اپنی امت پر نماز تہجد کو فرض فرمادیتے۔ لہٰذا نماز تہجد امت پر سنت مؤکدہ کفایہ ہے فرض نہیں اور کسی عبادت کو فرض کرنا نہ کرنا یہ بھی اختیار رسول میں ہے۔

بَیْنَهُ وَبَیْنَهُمْ فَمَنَعُوهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْیَانِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا

جو اسکے درمیان اور انکے درمیان ہے تو لوگوں نے منع کر دیا اسکو تو چھپ کر ایک شخص نے قوم کے افراد کی آنکھوں سے چپکے سے دیدیا اس مانگنے والے کو

لَا یَعْلَمُ بِعَطِیَّتِهِ إِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِی أَعْطَاهُ رَجُلٌ وَقَوْمٌ سَارُوا لَیْلَتَهُمْ حَتّٰی

اور نہیں جانتا ہے اسکے دینے کو کوئی سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اسکے کہ جس نے دیا، اور وہ شخص کہ لوگوں کے ساتھ سیر کی رات میں یہاں تک کہ

إِذَا کَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَیْهِمْ فَمَا یَعْدِلُ بِهٖ فَوَضَعُوا رُؤُسَهُمْ فَقَامَ یَتَمَلَّقُنِی وَیَتْلُوا آیَاتِی

زیادہ محبوب ہوگئی نینداس سے کہ جسکو وہ چاہتے ہیں، تو رکھدیا انہوں نے اپنے سروں کو، تو کھڑا ہوا وہ شخص اور گڑگڑانے لگا اور میری آیات تلاوت کرنے لگا

وَرَجُلٌ کَانَ فِی سَرِیَّةٍ فَلَقِیَ الْعَدُوَّ فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰی یُقْتَلَ أَوْ یُفْتَحَ لَهُ وَالثَّلٰثَةُ

اور وہ شخص جو تھا کسی لشکر میں تو دشمن سے بھڑ گیا اور سینہ سپر رہا یہاں تک کہ شہید ہوگیا اور یا فتح مل گئی اسکو، اور تین وہ

الَّذِیْنَ یُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ الشَّیْخُ الزَّانِی وَالْفَقِیْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِیُّ الظَّلُوْمُ (رواہ فی المشکوٰۃ)

مبغوض رکھتا ہے جن کو اللہ تعالیٰ، بوڑھا زانی اور متکبر بھکاری اور مالدار ظالم۔

(۱۲۲۰) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ کَانَ یُصَلِّی بِاللَّیْلِ (رواہ البخاری)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی اچھا آدمی ہے عبداللہ اگر وہ نماز پڑھے رات میں۔

(۱۲۲۱) حدیث شریف: قَالَ ﷺ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُهُمَا الْعَبْدُ فِی جَوْفِ اللَّیْلِ الْآخِرِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ دو رکعتیں پڑھتا ہوا ان دو رکعتوں کو بندہ اخیر رات کے درمیانہ حصے میں

خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا وَلَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰی أُمَّتِی لَفَرَضْتُهُمَا عَلَیْهِمْ (رواہ فی احیاء العلوم)

تو بہتر ہیں دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے، اور اگر نہ گراں جانتا میں اپنی امت پر تو فرض فرما دیتا ان دونوں رکعتوں کو ان پر۔

(۱۲۲۲) حدیث شریف: قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِی ذَرٍّ لَوْ أَرَدْتَ سَفَرًا أَعْدَدْتَ لَهُ عُدَّةً

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوذر سے کہ اگر تم ارادہ کرو سفر کا تو کیا تیاری کرو گے تم اس سفر کیلئے؟

फरिश्तों से कि देखो मेरे बंदे की तरफ़ कि झटपट खड़ा हो गया अपने बिस्तर से अपनी रज़ाई से अपने दोस्तों अपने अहलेखाना के दरमियान से अपनी नमाज़ की तरफ़ रगबत रखते हुये उस रहमत में जो मेरी बारगाह में है और डरते हुये उस अज़ाब से जो मेरे पास है और वो शख्स जिसने जिहाद किया राहे खुदा में फिर भाग गया अपने साथियों के साथ फिर गौर किया उसने उस अज़ाब पर जो भाग जाने में है और क्या सवाब है वापिस आ जाने में तो वो लौट आया यहाँ तक कि बहा दिया गया उसका खून तो फ़रमाता है अल्लाह तआला अपने फरिश्तों से कि देखो मेरे बंदे की तरफ़ कि लौट आया रगबत रखते हुये उस रहमत में जो मेरी बारगाह में है और डरते हुये उस अज़ाब से जो मेरे पास है यहाँ तक कि बहा दिया गया उसका खून।

1246 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अमर से मरवी बेशक उन्होंने फ़रमाया मुझे खबर मिली बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि मर्द की नमाज़ बैठकर आधी नमाज़ है हज़रते इब्ने अमर ने कहा कि मैं पहुंचा प्यारे रसूलुल्लाह की खिदमत में तो पाया मैंने उनको कि नमाज़ अदा फरमा रहे हैं बैठ कर तो रखा मैंने अपना हाथ उनके सरे अक्दस पर तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या हुआ तुम्हें ऐ अब्दुल्ला इब्ने अमर? मैंने अर्ज़ किया कि मुझे बताया गया है या रसूलुल्लाह कि बेशक आपने फ़रमाया आदमी की नमाज़ बैठ कर आधी नमाज़ है और आप खुद बैठ कर नमाज़ अदा फरमा रहे हैं,

آپ ﷺ قانون داں ہی نہیں بلکہ قانون ساز بھی ہیں۔

(۱۲۲۲) زادِ سفر، سامان سفر ہر مسافر کی ضرورت ہے اسکے بغیر سفر قیامت ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے پیاری تعلیم سے نوازا کہ جب دنیاوی سفر کیلئے سامان سفر درکار ہے اور دنیا کا سفر تو چند روزہ ہے مگر سفر آخرت تو بہت طویل سفر ہے اور انتہائی دشوار سفر ہے اور اس سفر سے کسی کو مفر بھی نہیں ہے تو دانائی کا تقاضہ ہے کہ اس طویل سفر کی تیاری بھرپور اہتمام کیساتھ ہو۔ آخرت کیلئے کیا توشہ ہونا چاہئے اسکو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اور چار باتیں ارشاد فرمائیں (۱) سخت گرمی میں روزہ رکھنا جب میدان قیامت میں آفتاب سوا نیزے قریب ہوگا اور سورج کا رخ ہماری طرف ہوگا اب جبکہ رخ بھی ہماری طرف نہیں ہے اور سورج بہت دور ہے مئی جون میں ہوا خراب کر دیتا ہے تو پھر حشر کے میدان میں کیا ہوگا ہر شخص العطش العطش کی صدائیں لگا رہا ہوگا۔ حسب اعمال پسینہ میں شرابور ہوگا کسی کے پسینہ ٹخنوں تک کسی کے گھٹنے تک کسی کے کولہے تک کسی کے سینے تک کسی کے گلے تک اور کوئی تو پسینہ میں غوطے کھا رہا ہوگا۔ دنیا میں گرمی کے دن کا روزہ رکھنا قیامت کی تکالیف سے بچائیگا۔ روزے کے فضائل فقیر قدیری کی کتاب ''فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب میں ملاحظہ فرمائیں۔ (۲) رات کی تاریکی میں نماز قائم کرنا قبر کی تاریک کوٹھری میں اجالے کرنے کے بہت سے اُپائے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ مومن رات کی نماز یعنی نماز تہجد کی پابندی کرے۔ نماز تہجد کے فضائل فقیر قدیری کی کتاب ''فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب'' میں ملاحظہ فرمائیں۔ (۳) حج کرنا۔ حج کا سفر بھی سفر آخرت کو آسانی کرنے میں بہت ممد و معاون اور مفید ہے خاصان خدا اور خصوصاً حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بے پناہ مشغولیت کے باوجود کثرت سے حج فرمایا کرتے تھے۔ سیّدنا حضور امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۵۵ حج ادا فرمائے۔ فضائل حج کے سلسلے میں فقیر قدیری کی کتاب فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب کا مطالعہ فرمائیں (۴) صدقہ کرنا۔ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ صدقہ بلاؤں آفتوں کو دور کرتا ہے۔ بلاء صدقے کو پھاند نہیں سکتی صدقہ برائی کے ۷۰ دروازوں کو بند کرتا ہے صدقہ سے بیماریوں کا علاج کیا کرو صدقہ آبروریزی کو ہٹاتا اور مٹاتا ہے۔ صدقہ نیکیوں میں اضافہ کرتا ہے صدقہ بیماریوں کو دفع کرتا ہے صدقہ عمر بڑھاتا ہے۔ صدقہ کے فضائل احادیث کریمہ میں مذکور ہیں صدقے کی دو قسمیں ہیں۔ صدقہ نافلہ، صدقہ واجبہ۔ بس صدقات واجبہ جیسے زکوٰۃ فطرہ نذر شرعی یہ مفلسوں اور محتاجوں کیلئے ہیں اور جو وصول کرنے والے ہیں اسکے اور الفت دیئے جائیں جنکے دل، اور غلام آزاد کرانے میں اور قرض داروں کیلئے اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کیلئے لاگو ہیں۔ صدقات نافلہ کا استعمال ہر مسلمان کر سکتا ہے خواہ وہ فقیر ہو کہ امیر محتاج ہو کہ سرتاج، عام ہو کہ خاص، عالم ہو یا غیر عالم، سیّد ہو یا غیر سیّد صدقات نافلہ سب کیلئے ہیں اگر صاحب نصاب مالدار ہے تو صدقات واجبہ بھی ادا کرلے اور صدقات نافلہ بھی۔ (۵) کلمۂ حق ادا کرنا یہ مومن کی شان ہے اور مومن کو اپنی یہ آن بان شان قائم رکھنا چاہئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ فضیلت والا جہاد کلمۂ حق ادا کرنا ہے ظالم بادشاہ یا ظالم امیر کے سامنے (مشکوٰۃ شریف الترغیب والترہیب) سیّدنا سیّد الشہداء حضرت امام عالی مقام حسین شہید اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کربلا شریف کی دھرتی پر اس حدیث شریف پر عمل پیرا ہو کر دین کی حفاظت فرمائی۔ شعر:

خون سے اپنے جلا کر رہِ مولیٰ میں چراغ
راستہ امت نانا کو دکھاتے ہیں حسین (یا نبی)

(۶) بیہودہ گفتگو نہ کرنا کہ زیادہ الّم غلّم بکنے سے زبان سے بے شمار گناہ صادر ہو جاتے ہیں اور لوگوں میں اس گندی اور پھوہڑ زبانی کی وجہ سے گھن اور نفرت قائم ہو جاتی ہے۔ زبان اگر کھلے تو حمد الٰہی نعت مصطفائی اور منقبت خاصان خدا میں کھلے۔

(۱۲۲۳) اس حدیث شریف میں نماز تہجد پڑھنے والوں کیلئے بشارت عظمیٰ ہے کہ بے حساب و کتاب تمام امت کو جنت میں داخلہ نصیب ہوگا۔

(۱۲۲۴) جنت میں لبادۂ جنت کا عبا سونے اور یاقوت و موتیوں سے آراستہ پیراستہ زینوں و لگاموں سے کسے ہوئے برق رفتار گھوڑوں کا برائے سواری ملنا اور اپنی مرضی کے مطابق ان پر سوار ہو

قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ سَفَرُ طَرِيقِ الْقِيَامَةِ اَلَا اُنَبِّئُكَ يَا اَبَا ذَرٍّ

حضرت ابوذر نے عرض کیا ہاں! تو فرمایا پیارے رسول نے تو کیسے سفر شروع کروگے قیامت کے راستے کا؟ تو کیا نہ خبر دوں میں تم کو اے ابوذر

مَا يَنْفَعُكَ فِى ذٰلِكَ الْيَوْمِ قَالَ بَلٰى بِاَبِى اَنْتَ وَاُمِّى قَالَ

کہ کیا چیز فائدہ دیگی تمکو اس دن میں؟ حضرت ابوذر نے عرض کیا ہاں ارشاد فرمائیں! میرے ماں باپ آپکے قدموں پر قربان، فرمایا پیارے رسول نے

صُمْ يَوْمًا شَدِيْدَ الْحَرِّ لِيَوْمِ النُّشُوْرِ وَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فِى ظُلْمَةِ اللَّيْلِ وَحْشَةِ الْقُبُوْرِ وَحُجَّ

روزہ رکھو سخت گرمی کے دن میں یوم نشور کیلئے اور نماز پڑھو دو رکعتیں رات کی تاریکی میں قبر کی وحشت دور کرنے کیلئے، اور حج کرو

حَجَّةً لِعَظَائِمِ الْاُمُوْرِ وَتَصَدَّقْ صَدَقَةً عَلٰى مِسْكِيْنٍ وَقُلْتَ حَقٍّ تَقُوْلُهَا اَوْكَلِمَةَ شَرٍّ فَسُكَتَّ عَنْهَا (رواہ فی احیاء العلوم)

بڑے بڑے کاموں کو سر کرنے کیلئے اور خوب صدقہ کرو مسکین پر اور حق بات کہو یا بُری بات سے چپ رہو۔

(۱۲۲۳) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ فِى صَعِيْدٍ وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا جمع فرمائے جائیں گے لوگ ایک زمین پر قیامت کے دن

فَيُنَادِى مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِى كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ

تو ایک پکارنے والا پکارے گا تو کہے گا کہ کہاں ہیں وہ جو الگ رکھتے تھے راتوں کو اپنے پہلوؤں کو اپنی آرامگاہوں سے؟ تو کھڑے ہوں گے حالانکہ وہ

قَلِيْلٌ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ لِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ (رواہ البیہقی)

تھوڑے ہونگے، تو داخل ہونگے وہ تہجد گزار جنت میں بے حساب و کتاب، پھر حکم فرمایا جائے گا تمام لوگوں کو حساب و کتاب کا۔

(۱۲۲۴) حدیث شریف: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ فِى الْجَنَّةِ

ترجمہ: حضرت علی سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے، فرماتے ہیں کہ بیشک جنت میں

لَشَجَرَةً يَخْرُجُ مِنْ اَعْلَاهَا حُلَلٌ وَمِنْ اَسْفَلِهَا خَيْلٌ مِنْ ذَهَبٍ مُسْرَجَةٍ مُلْجَمَةٍ مِنْ دُرٍّ وَيَاقُوْتٍ

ایک درخت ہے، نکلتے ہیں اسکے اوپر سے جنتی لباس کے جوڑے اور اسکے نیچے سے گھوڑے سونے کی زین کسے ہوئے، لگام دیے ہوئے، موتی اور یاقوت کی

फ़रमाया प्यारे रसूल ने हां और लेकिन मैं नहीं हूँ तुममें से किसी की तरह।

1247 हदीस शरीफ़:– कहा एक शख्स ने बनी खिजाआ के काश मैं नमाज़ पढ़ लेता तो राहत पा जाता तो गोया कि लोगों ने ऐब समझा इसको उन पर तो उन्होंने कहा कि मैंने सुना है प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि तक्बीर कहो नमाज़ की ऐ बिलाल राहत पहुंचाओं हमको उससे।

(67) वित्र का बाब

1248 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया बनाओ अपनी आखिरी नमाज़ रात में वित्र को।

1249 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया जल्दी करो सुबह को वित्र में।

1250 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो खौफ़ करे न उठने का आखिरी रात में तो चाहिये कि नमाज़े वित्र पढ़ ले शुरु रात में और जो उम्मीद रखे उठने की आखिरी रात में तो चाहिये कि नमाज़े वित्र पढ़े आखिरी रात में इसलिये कि आखिरी रात की नमाज़ मलाऐका की जलवागरी से मुशर्रफ है और यह बेहतर है।

کر جنت میں جہاں من چاہے گھومنا ٹہلنا، سیر وتفریح کرنا یہ بڑا ہی انعام واکرام اور اعزاز وشرف ہے ان عظمتوں کا ذریعہ جہاں روزہ و صدقات ہیں وہیں نماز تہجد بھی ہے۔

(۱۲۲۵) نماز تہجد کی پہلی رکعت میں سورۂ بقرہ شریف اور دوسری رکعت میں سورۂ آل عمران شریف پڑھنا ''حرمان'' محرومی کی پھٹکار سے محفوظ رکھے گا۔ ایک حدیث شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے پوچھا گیا کہ یارسول اللہ کونسی نماز افضل ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نماز کے قیام میں قرأت طویل کیجائے۔

(۱۲۲۶) محتاجی کا ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ مسلمانوں نے نماز تہجد پڑھنا چھوڑ دی ہے عوام تو عوام خواص بھی عام طور پر اس کا شکار ہیں کہ پوری پوری راتیں غفلت کی نذر ہو جاتی ہیں اور عیش و راحت میں مبتلا رہتے ہیں زیادہ کھانا زیادہ پینے کا سبب ہے اور زیادہ کھانا پینا زیادہ سونے کا ذریعہ ہے اسلئے خاصان خدا نے فرمایا کہ کم کھانے کم سونے کم بولنے میں عافیت ہے۔

(۱۲۲۷) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ جب نماز تہجد کیلئے بیدار ہوتے تو قبل مسواک وضو اور بعد وضو دعاؤں کا اہتمام فرماتے اور آپ ﷺ ذکر و دعاء میں مشغول ہو جاتے کیونکہ یہ وقت دعاء کی قبولیت کیلئے اکسیر ہے۔ اللہ تعالیٰ زمین وآسمان کا قائم رکھنے والا انکو از سرنو پیدا کرنے والا بھی اور تیرے ہی کرم سے انکی بقا ہے۔ چاند و سورج اور تاروں کے ذریعہ ظاہری نور سے نوازنے والا تو اور حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام کے انوار سے نور باطن عطا فرمانے والا یہاں نور کے معنیٰ منوّر رہے کہ روشن فرمانیوالا۔ حقیقی دائمی بادشاہت تیری ہی ہے تیری عطا سے تیرے بندوں کو بھی بادشاہت مل جاتی ہے مگر بندوں کی بادشاہت عارضی اور چند روز ہوتی ہے کہ آئی اور گئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام مخلوقات کا دائمی سلطان بنایا اور آپ ﷺ کی سلطنت عطائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سلطنت ذاتی اور حقیقی ہے۔ آپ ﷺ کی سلطنت اب ختم نہو گی۔ شعر:

خدا کا حکم ہے اپنا ہی یہ خیال نہیں
ولاءِ سرورِ دیں کو کبھی زوال نہیں (یا نبی)

اللہ تعالیٰ حق ہے یعنی ثابت و موجود دائم ہے۔ غیر فانی غیر زائل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے تمام وعدے اور وعیدیں سچی ہیں۔ بعد موت روز قیامت میں تیری بارگاہ عالیجاہ میں حاضر ہو کر حساب دینا برحق ہے اور دخول جنت و دوزخ برحق ہے کہ جو جس کے لائق ہے اس میں جائیگا۔ اللہ تعالیٰ کے تمام فرامین سچے ہیں جو اللہ تعالیٰ کیلئے یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے وہ پکا جھوٹا ہے اور یہ عقیدہ دخول دوزخ کا ذریعہ ہے۔ کلام صادق اسے کہتے ہیں جو واقعہ کے مطابق ہو اور کلام حق اسے کہتے ہیں کہ واقعہ اسکے مطابق ہو۔ اللہ تعالیٰ کے ملنے سے مراد دیدار الٰہی ہے آپ ﷺ کے حق ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ کی ذات گرامی صفات عالیہ اور تمام حالات و سکنات سب برحق ہیں اور آپکی ہر ہر ادا سے ہزاروں مسائل حقہ نکلتے ہیں۔ جن سے مخلوقات کی مشکلات حل ہوتی ہیں۔ آپ ﷺ معصوم و بے گناہ ہیں۔ ان تک گناہوں کی رسائی بھی نہیں۔ وہ گناہ کرنے کیلئے نہ پیدا ہوئے ہیں اور نہ ان میں گناہ کرنیکی صلاحیت ہے بلکہ وہ تو گنہگاروں کی دستگیری اور انہیں گناہوں سے بچانے اور گناہوں کو بخشوانے کیلئے دنیا میں جلوہ گر ہوئے ہیں اور اگر اسکے وہ معنیٰ کئے جائیں جو عام طور پر کردئے جاتے ہیں تو پھر اس دعاء کے معنیٰ یہ ہونگے کہ آپ ﷺ نے اپنی امت کو استغفار سکھایا ہے کہ استغفار کیسے پڑھا جائے۔

(۱۲۲۸) یہ دعاء بھی تعلیم امت کیلئے ہے ورنہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ذات بابرکات تو معیار ہدایت اور سراپا ہدایت بلکہ آپکے ماننے کا نام ہدایت ہے۔ سب دعائیں عربی زبان میں کیجائیں کیونکہ یہ زبان محبوب ہے۔

(۱۲۲۹) یہ دعاء تہجد کیلئے اٹھتے ہی پڑھنا چاہئے ہر دعاء سے پہلے درود شریف پڑھنا آداب دعاء میں ہے چونکہ درود شریف پروں کا کام کرتا ہے اور دعاء کو باب قبولیت تک پہونچاتا ہے۔ سیّدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس دعاء کا نام درھم الکیس ہے یعنی جیب کی نقدی کہ ہر جیب میں روپے پیسے ہوں اور ہر وقت اپنے مطلب و مقصد کی چیز خرید سکتا ہے۔ اسلئے یہ دعاء اجابت وقبولیت کیلئے بالکل تیار و قریب ہے اگر کوئی معذور نماز تہجد نہ پڑھ سکے تو یہ دعاء ضرور پڑھ لے۔

لَا تَرُوْثُ وَلَا تَبُوْلُ لَهَا اَجْنِحَةٌ خَطْوُهَا مَدُّ الْبَصَرِ فَيَرْكَبُهَا اَهْلُ الْجَنَّةِ فَتَطِيْرُ بِهِمْ

نہ لید کرتے ہیں نہ پیشاب کرتے ہیں، ان کیلئے پَر ہوتے ہیں اوران کی رفتار تا حد نظر ہوتی ہے، تو سواری فرماتے ہیں ان پر اہل جنت، اُڑا لیجاتے انکو

حَيْثُ شَاؤُوْا فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَسْفَلُ مِنْهُمْ دَرَجَةً يَارَبِّ بِمَا بَلَغَ عِبَادُكَ هٰذِهِ الْكَرَامَةَ كُلَّهَا قَالَ

جہاں چاہتے ہیں، پھر کہتے ہیں وہ جوان سے نیچے والے ہیں اے پروردگار! کس وجہ سے پہونچ گئے تیرے بندے اس ساری بزرگی کو، فرمایا پیارے رسول نے

فَيُقَالُ لَهُمْ كَانُوْا يُصَلُّوْنَ بِاللَّيْلِ وَكُنْتُمْ تَنَامُوْنَ وَكَانُوْا يَصُوْمُوْنَ وَكُنْتُمْ تَاكُلُوْنَ

کہ کہا جائے گا ان سے کہ نماز پڑھتے تھے یہ لوگ رات کو اور تم سوتے تھے، یہ لوگ روزہ رکھتے تھے اور تم کھاتے پیتے تھے،

وَكَانُوْا يُنْفِقُوْنَ وَكُنْتُمْ تَبْخُلُوْنَ وَكَانُوْا يُقَاتِلُوْنَ وَكُنْتُمْ تَجْنُبُوْنَ۔ (رواہ فی الترغیب والترہیب)

یہ لوگ راہِ خدا میں خرچ کرتے تھے اور تم بخل کرتے تھے، یہ لوگ جہاد کرتے تھے اور تم لوگ بزدلی سے کام لیتے تھے۔

(۱۲۲۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاخَابَ اللّٰهُ اِمْرَءٌ قَامَ فِىْ جَوْفِ اللَّيْلِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں محروم فرماتا اللہ تعالیٰ اُس شخص کو جس نے قیام کیا درمیانی رات میں

فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَآلَ عِمْرَانَ۔ (رواہ فی الترغیب والترہیب)

پھر شروع کی اس میں سورۂ بقرہ شریف اور سورۂ آل عمران شریف۔

(۱۲۲۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاؤُدَ سُلَيْمَانَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ فرمایا والدہ ماجدہ حضرت سلیمان ابن حضرت داؤد علیہما السلام نے حضرت سلیمان سے

يَابُنَيَّ لَاتُكْثِرِ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَاِنَّ كَثْرَةَ النَّوْمِ بِاللَّيْلِ تَتْرُكُ الرَّجُلَ فَقِيْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رواہ فی الترغیب والترہیب)

اے میرے پیارے بیٹے! زیادہ مت سونا رات کو کہ زیادہ سونا رات میں فقیر کر دیتا ہے آدمی کو قیامت کے دن۔

(۱۲۲۷) حدیث شریف: كَانَ النَّبِىُّ ﷺ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ جب اُٹھتے رات کو کہ تہجد ادا فرمائیں تو فرماتے! اللھم لك الحمد

1251 हदीस शरीफ़:– हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि तमाम रात नमाज़े वित्रर अदा फरमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने शुरु रात में दरमियानी रात में आखिरी रात में और मुन्तही हुये प्यारे नबी के फितर सहर तक।

1252 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि ताकीद फरमाई मुझको मेरे महबूब ने तीन की, रोज़े की तीन दिन हर महीने की और दो रकआत चाश्त की और यह कि नमाज़े वित्रर पढ़ा करूँ अपने सोने से पहले।

1253 हदीस शरीफ़:– हज़रते गुज़ीफ इब्ने हारिस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया हज़रते आयशा से क्या आपने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि गुस्ल फ़रमाते थे जनाबत से अव्वल रात में या आखिरी रात में? फ़रमाया हज़रते आयशा ने कि बहुत दफ़ा गुस्ल फ़रमाया अव्वल रात में, बहुत दफा गुस्ल फ़रमाया आखिर रात में, मैंने कहा अल्लाहो अकबर हर खूबी है अल्लाह तआला के लिये जिसने रखी इस काम में गुंजाइश, मैंने अर्ज़ किया कि नमाज़े वित्रर अदा फ़रमाते थे प्यारे रसूल अव्वल रात में या आखिर रात में? हज़रते आयशा ने फ़रमाया कि बहुत दफा नमाज़े वित्रत अदा फरमाई अव्वल रात में बहु दफा नमाज़ वित्रर अदा फरमाई प्यारे रसूल ने आखिर रात में, मैंने कहा

اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ

اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ

اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ

اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ

وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ

وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ

تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَاقَدَّمْتُ وَمَااَخَّرْتُ وَمَااَسْرَرْتُ وَمَااَعْلَنْتُ

تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَاقَدَّمْتُ وَمَااَخَّرْتُ وَمَااَسْرَرْتُ وَمَااَعْلَنْتُ

وَمَااَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآاِلٰهَ اِلَّااَنْتَ وَلَآاِلٰهَ غَيْرُكَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

وَمَااَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآاِلٰهَ اِلَّااَنْتَ وَلَآاِلٰهَ غَيْرُكَ۔

(۱۲۲۸) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اُٹھتے تھے رات کو، شروع فرماتے اپنی نماز کو تو فرماتے اَللّٰهُمَّ

رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ

رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ

تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ

تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ

تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔ (رواہ مسلم)

تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ۔

अल्लाहो अकबर हर खूबी अल्लाह के लिये है जिसने रखी इस काम में गुंजाइश मैंने अर्ज़ किया कि बुलन्द आवाज़ फ़रमाते थे कुरआन पढ़ने में या आहिस्ता रखते थे आवाज़ को? फ़रमाया हज़रते आयशा ने कि बहुत दफा आवाज़ को बुलन्द फ़रमाते और बहुत दफा आहिस रखते, मैंन कहा अल्लाहो अकबर हर खूबी है अल्लाह तआला के लिये जिसने रखी इस काम में गुंजाइश।

1254 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अबू कैस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सवाल किया हज़रते आयशा से कि कितने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम वित्रर अदा फ़रमाते थे फ़रमाया हज़रते आयशा ने कि वित्रर अदा फ़रमाते थे प्यारे रसूल 4 और 3 और 6 और 3 और 8 और 3 दस और 3 और नहीं होते वित्र कम 7 से और न ज़्यादा 13 से।

1255 हदीस शरीफ़:– हज़रते खारजा इब्ने हुज़ैफ़ा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि तशरीफ़ लाये हमारे पास प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और फ़रमाया कि बेशक ज़्यादा फरमाई अल्लाह ने तुम्हारे लिये एक नमाज़ वो बेहतर है तुम्हारे लिये सुर्ख ऊंटों से, वित्रर की नमाज़, मुकर्रर फ़रमाया है नमाज़े वित्र को अल्लाह तआला ने तुम्हारे लिये इशा की नमाज़ से तूलू फजर के दरमियान।

1256 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि सो जाये अपनी नमाज़े

(۱۲۲۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جاگے رات کو تو پڑھے! لآ الٰـه الا الـلـه وحـده

لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ

لاشـريك لـه لـه الـملك ولـه الـحـمد وهو علىٰ كل شىء قـديـر وسبـحـان الـلـه والـحـمد لـلـه ولاالٰـه

اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِیْ اَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اُسْتُجِيْبَ لَهٗ

الاالـلـه والله اكبر ولاحول ولاقوة الابالله پھرفرمایا پیارے نبی نے ربّ اغفرلی یافرمایا پیارے نبی نے پھردعاء مانگے تو قبول فرمائی جائیگی اسکی

فَاِنْ تَوَضَّأَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ۔ (رواہ البخاری)

دعاء، پھراگروضوکرے اورنماز پڑھے تو قبول فرمائی جائیگی اسکی نماز۔

(۱۲۳۰) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیدار ہوتے تھے رات کو تو فرماتے! لآ الٰـه الا انـت

سُبْحٰنَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِیْ وَاَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ اَللّٰهُمَّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَلَاتُزِغْ قَلْبِیْ

سبـحٰـنك الـلـهم ابـحـمـدك اسـتـغـفـرك لـذنـبـى واسـئـلك رحمتك الـلـهم زدنـى عـلـمـا ولاتزغ قـلبى

بَعْدَ اِذْهَدَيْتَنِیْ وَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (رواہ ابوداؤد)

بـعـد اذهـديتـنـى وهـب لـى من لـدنك رحـمة انكانـت الـوهـاب۔

(۱۲۳۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَامِنْ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ عَلٰى ذِكْرٍ طَاهِرًا فَيَتَعَارُّ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں ہے کوئی مسلمان کہ رات گزارتا ہے ذکر پر، پاکی کی حالت میں پھراُٹھتا ہے

مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْئَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ (رواہ احمد وابوداؤد)

رات کو تو مانگتا ہے اللہ تعالیٰ سے مگر عطا فرمادیتا ہے مسلمان کو اللہ تعالیٰ منہ مانگی بھلائی۔

वित्र से तो चाहिये कि नमाज़े वित्र पढ़ ले जब सुबह हो।

1257 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल अज़ीज इब्ने जरीज से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हमने सवाल किया हज़रते आयशा से कि किन किन सूरतों के साथ वित्र अदा फ़रमाते थे प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तो फ़रमाया हज़रते आयशा ने कि प्यारे रसूल तिलावत फ़रमाते थे पहली रकअत में सूरा ए सब्बेह इस्मे रब्बेकल आला और दूसरी रकअत में कुल या अययोहल काफ़िरुन और तीसरी रकअत में कुलहो वल्लाहो अहद और सूरा ए फ़लक और सूरा ए नास।

1258 हदीस शरीफ़:– हज़रते बरीदा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि वित्र वाजिब हैं तो जो वित्र न पढ़े वो नहीं है हममें से, वित्र की नमाज़ लाज़िम है जो नमाज़ वित्र न पढ़े वो नहीं है हममें से तो जो नमाज़ वित्र न पढ़े वो नहीं है हममें से।

1259 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो सो गया वित्र की नमाज़ से या भूल गया नमाज़े वित्र को तो चाहिये कि नमाज़े वित्र पढ़े जब याद आये या जब बेदार हो।

1260 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नमाज़े वित्र अदा फ़रमाते थे तीन रकआत तिलावत फ़रमाते उनमें नौ सूरतें मुफस्सिल की, तिलावत फ़रमाते प्यारे रसूल हर रकअत में तीन

(۱۲۳۰) علم کی کوئی حد نہیں ہے کوئی شخص حاصل شدہ علم پر قناعت نہ کرے بلکہ مزید علم کے حصول میں لگا رہے اور خود کو شیطان کے مکرو فریب سے محفوظ نہ سمجھے کیونکہ دل کے بدلنے میں دیر نہیں لگتی۔ یہ ایسا ڈاکو ہے کہ دیکھتے ہی دیکھتے مال پار کر دیتا ہے۔ یہ اور اس قسم کی دعائیں سب تعلیم امت کیلئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کا کوئی شمار و حصار نہیں ہے۔ وہ اعداد و شمار سے باہر ہیں۔

(۱۲۳۱) مسلمان بندہ رات کو باوضو ذکر کر کے سوئے اور درود شریف پڑھے ایت الکرسی کلمۂ طیبہ پڑھے اور پھر نماز تہجد کیلئے بیدار ہو تو اللہ تعالیٰ سے جو بھلائی و بہتری مانگے گا ملیگا اور یہ مسلمان عابدہ شب زندہ دار ہوگا۔

(۱۲۳۲) اسی ورد مبارک کو "معشرات سبعہ" کہتے ہیں اس میں سات چیزیں ہیں جنکو دس دس بار پڑھا جاتا ہے۔ یہ کل ستر کلمات ہیں جیسے ایک ورد مبارک کا نام "مسبعات عشر" ہے کہ اس میں دس چیزیں ہیں سب کو سات سات بار پڑھا جاتا ہے۔ تابعی کا حضرات ام المومنین سے سوال کرنا اس حقیقت کا غماز ہے کہ حضرات صحابۂ کرام اور تابعین عظام کا جذبۂ اتباع رسول اتنا بیدار تھا کہ آپ ﷺ کے زندگی پاک کی ایک ایک شعبے اور گوشے کی معلومات حاصل کر کے اسے اپنی زندگی کا زیور بنانا چاہتے تھے۔ سیرت رسول کے رنگ میں خود کو رنگنا پسند کرتے تھے۔ دنیا کی تنگی میں دنیا کی تمام آفات و بلیات جملہ قرض و مرض، مصیبتیں اذیتیں سب داخل و شامل ہیں اور قیامت کی تنگی میں میدان محشر کی دھوپ، تپش، پیاس، حساب میں ناکامی وغیرہ سب شامل ہے۔

(۱۲۳۳) شیطان بہکاتے وقت پھونک بھی مارتا ہے جس سے وسوسے اور تکبر پیدا ہوتا ہے اور پھونک پھونک کو مٹاتی ہے اسلئے مشائخ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم شیطان اور اسکی شیطنت واثرات کو دفع کرنے کیلئے کچھ کلمات طیبات اور دعائیں قرآن آیات کریمہ پڑھکر دم کرتے ہیں اور شیطانیت کو دفع فرماتے ہیں۔ شیطانی اثرات کو زائل کرنے کیلئے نماز تہجد اکسیر ہے۔

(۱۲۳۴) سیدنا حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر کی بجائے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی چوکھٹ پر سر رکھ کر رات کو آرام کرتے تاکہ بوقت ضرورت آپ ﷺ کی خدمات کر سکیں۔ سیدنا حضرت ربیعہ سفر و حضر میں اکثر و بیشتر آپ ﷺ کے ساتھ رہتے تھے اور آپ ﷺ کے اقوال و افعال سنکر دیکھکر دل و نظر میں محفوظ کر لیں۔ اس خدمت کا صلہ یہ ملا کہ جنت میں بھی خدمت میں رہنے کا موقع نصیب ہوگا۔ مذکورہ ذکر شریف آپ ﷺ حجرۂ شریف کے اندر فرماتے تھے اور حضرت ربیعہ باہر سے سماعت فرماتے تھے۔

(۱۲۳۵) فرائض و واجبات تو شرعاً مقرر ہیں ان میں کمی و زیاتی نہیں ہوسکتی جیسے فجر کی دو رکعتیں ظہر و عصر کی چار رکعتیں اور مغرب کی تین رکعتیں۔ نوافل میں بندے کو اختیار ہے کہ بندہ اتنے نوافل اختیار کرے جنکو بآسانی نباہ سکے نہ تو اتنے زیادہ کہ گھبرا جائے اور اُکتا جائے اور نہ اتنے کم کہ وجود بھی عدم کی طرح ہو جائے۔ درمیانی چال دین و دنیا میں مفید ہے۔ کاموں میں بہترین انکا درمیانی ہے کیونکہ میانہ روی اس عمل کے دوام کا سبب بن جاتی ہے اور بندہ اس میں سستی و تھکاوٹ سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ میانہ روی نفس اور اہل و عیال کے حقوق کی ادائیگی میں بھی بڑا دخل رکھتی ہے۔ آپ ﷺ رمضان مبارک کے علاوہ کبھی کسی پورے مہینے میں روزے نہ رکھتے تھے بلکہ کچھ تاریخوں میں مسلسل روزے رکھتے تھے اور کچھ تاریخوں میں مسلسل روزے نہ رکھتے تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزوں کی تعریف فرمائی کہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن روزہ نہ رکھتے۔ روزۂ داؤدی سنت قولی ہے اور روزۂ محمدی سنت فعلی ہے۔ سنت قولی کا ثواب زیادہ ہے اور سنت فعلی سے قرب زیادہ ہے۔ جسطرح نماز عشاء کے آخری دو نفل کھڑے ہوکر پڑھنے میں ثواب زیادہ ہے کہ یہ سنت قولی ہے اور بیٹھ کر پڑھنے میں قرب زیادہ ہے کہ یہ سنت فعلی ہے۔ آپ ﷺ نہ تو تمام رات سوتے تھے اور نہ تمام رات جاگ کر عبادت کرتے تھے بلکہ اول رات سوتے پھر آخر رات جاگتے نماز تہجد ادا فرماتے بعد نماز تہجد پھر سوجاتے۔

(۱۲۳۶) دائمی عمل اگر چہ تھوڑا ہو اچھا ہے چونکہ عمل قلیل جو ہمیشہ جاری رہے وہ زیادہ مؤثر و کارگر ہوتا ہے۔ اس عمل کی نسبت سے جو زیادہ ہو مگر کبھی کبھار ہو۔ یہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی

(۱۲۳۲) حدیث شریف: عَنْ شَرِيْقِ الْهَوْذَنِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَئَلْتُهَا

ترجمہ: حضرت شریق ہوذنی سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا میں حاضر ہوا حضرت عائشہ کے پاس تو میں نے پوچھا ان سے

بِمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَفْتَتِحُ اِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ سَئَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ

کس چیز کیساتھ پیارے رسول اللہ ﷺ شروع فرماتے تھے جب جاگتے تھے رات کو؟ تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ تم نے سوال کیا مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں

مَاسَئَلَنِيْ عَنْهُ اَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ اِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ اللّٰهَ عَشْرًا

کہ نہیں پوچھا مجھ سے کسی نے اسکے بارے میں کسی نے تم سے پہلے، جب پیارے رسول اللہ جاگتے تھے تو اللہ اکبر فرماتے دس مرتبہ الحمد للہ فرماتے دس مرتبہ

وَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ عَشْرًا

اور فرماتے سبحان اللہ وبحمدہ دس مرتبہ اور فرماتے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ دس مرتبہ اور استغفار پڑھتے دس مرتبہ،

وَهَلَّلَ اللّٰهَ عَشْرًا ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَضِيْقِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَشْرًا ثُمَّ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ. (رواہ ابوداؤد)

اور کلمہ طیبہ دس بار، پھر فرماتے اللھم انی اعوذبک من ضیق الدنیا وضیق یوم القیٰمۃ دس بار، پھر شروع فرماتے پیارے رسول نماز۔

(۱۲۳۳) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب اُٹھتے رات کو تو اللہ اکبر فرماتے پھر فرماتے! سبحانک اللھم

وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثم يقول اعوذبالله

وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولآ الٰہ غیرک پھر فرماتے اللہ اکبر پھر فرماتے اعوذ باللہ

السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ (رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی)

السمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم من ھمزہ ونفخہ ونفثہ۔

(۱۲۳۴) حدیث شریف: عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبِ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت ربیعہ ابن کعب اسلمی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں رات گزارتا تھا پیارے نبی ﷺ کے حجرۂ پاک کے پاس

सूरतें उनकी आखिरी सूरत कुलहो वल्लाहो अहद थी।

1261 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नमाज़ पढ़ते थे बैठकर और तिलावत फ़रमाते थे बैठकर और वो बैठे रहते थे फिर जब बाकी रह जाती प्यारे रसूल की तिलावत से कि होती बकदर तीस चालीस आयाते करीमा तो खड़े हो जाते और तिलावत फ़रमाते और प्यारे रसूल खड़े रहते फिर रुकू फ़रमाते फिर सजदे फ़रमाते फिर करते दूसरी रकअत में इसी के मिस्ल।

1262 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नमाज़े वित्र अदा फ़रमाते थे तीन रकआत तो तिलावत फ़रमाते पहली रकअत में सब्बेहिस्मे रब्बेकल आला और दूसरी रकअत में कुल याअययोहल काफ़िरुन और तीसरी रकअत में कुलहो वल्लाहो अहद।

1263 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि कोई फासला नहीं है वित्र में।

1264 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि रात के वित्र तीन रकआत हैं दिन के वित्र मग़रिब की तरह।

(68) दुआये कुनूत का बाब

1265 हदीस शरीफ़:– हज़रते आसिम अहवल से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने पूछा हज़रते अनस इब्ने

پیاری تعلیم ہے مگر آج نادان لوگوں نے یہ وبا پھیلا رکھی ہے کہ نیک کام پابندی کے ساتھ کرنے سے واجب وفرض ہوجاتا ہے لہٰذا ناجائز ہے۔ نادان لوگ اس حدیث شریف سے عبرت پکڑیں اور نادانی سے تائب ہوں اور پابندی کی وجہ سے نیک کام سے روکنے کا کاروبار بند کریں۔ ایک مرتبہ زمانۂ طالب علمی میں فقیر قدیری نادانوں کے ایک مدرسے میں گیا اور وہاں شیخ الحدث کی درسگاہ میں بیٹھ گیا۔ شیخ الحدث نے فقیر قدیری کو دیکھ کر اصل درس چھوڑ کر بدعت کے خلاف کلّے درازی شروع کی اس ضمن میں طالب علموں کو سمجھایا کہ کوئی بھی مباح ومستحب کام پابندی سے کیا جائے تو وہ واجب ہوجاتا ہے اسلئے ہمارے مشائخ نے مستحب ومباح کاموں کو پابندی سے کرنے کو منع فرمایا ہے کہ فقیر قدیری نے برجستہ کہا کہ تب تو وضو میں پہلے دایاں پاؤں دھونا اور بعد میں بایاں پاؤں دھونا واجب ہوچکا ہوگا چونکہ یہ مستحب کام بھی پابندی کے ساتھ کیا جاتا ہے کہ پہلے دایاں پاؤں دھویا جاتا ہے اور پھر بایاں پاؤں۔ نادان شیخ الحدث کی سٹی گم ہوگئی۔

(۱۲۳۷) نفلی اعمال جو تمہارے لئے آسان ہوں جنکی ادائیگی کی تم طاقت رکھتے ہو کہ انکو جاری رکھ سکوگے تو اسکو پابندی سے کرتے رہو اسطرح اس عمل کے دوام کے ساتھ ثواب بھی دائمی طور پر ملتا رہیگا۔ یہ تمام کلام نفلی عبادات کیلئے ہے بقدر طاقت واستطاعت شروع کروتا کہ نباہ سکو۔ فرائض تو پورے ہی ادا کرنے ہونگے اس حدیث شریف کا یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں ہے کہ ۲۴ گھنٹے میں دو وقت کی نماز پڑھ سکو تو دو وقت ہی کی پڑھ لیا کرو۔

(۱۲۳۸) اگر کھڑے کھڑے نوافل پڑھنے میں تھک گیا تو بیٹھ جائے اس بیٹھنے میں بھی قیام کا ثواب ملیگا۔ یا اگر نفل نماز پڑھتے پڑھتے تھک گیا تھوڑی دیر بیٹھ جائے اور آرام کرلیا جائے اس آرام میں بھی ثواب ملیگا کہ یہ آرام آئندہ نوافل پڑھنے کی تیاری کیلئے ہے جو عادت وعمل عبادت کی تیاری کیلئے ہو وہ عادت وعمل بھی عبادت ہے۔ اس بیٹھنے اور آرام کرنے سے عبادت کا ذوق وشوق لوٹ آئیگا اور نفل پڑھنے والے میں از سرِ نو عمل کا جذبہ پیدا ہوجائیگا۔ اسی لئے عالم دین کی نیند عبادت ہے کیونکہ اس نیند کے بعد وہ تازہ دم ہوکر بہت سے دینی کام انجام دیگا۔

(۱۲۳۹) اونگھنے کی حالت میں نماز پڑھنا مکروہ وممنوع ہے۔ اونگھ در اصل ایک لطیف ہوا ہوتی ہے جو دماغ کی طرف سے آتی ہے اور آنکھوں کو ڈھانپ لیتی ہے دل تک نہیں پہونچتی اگر دل تک پہونچ جائے تو پھر اسکو نیند کہتے ہیں۔ اونگھنے کی حالت میں وہ بجائے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ یا اللہ مجھے بخشدے اور اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ یا اللہ مجھے پر رحم فرما کی بجائے اسکی زبان پر یہ جاری ہوسکتا ہے اَللّٰھُمَّ عَذِّبْنِیْ یا اللہ عذاب دے مجھکو یا اَللّٰھُمَّ الْعِنِیْ یا اللہ لعنت فرما تو مجھ پر اور بعض ساعتیں قبولیت کی ہوتی ہے کہ جو زبان سے نکلے وہی ہوجائے اسلئے احتیاط لازم ہے۔ یہ احکام نوافل کے بیان ہورہے ہیں۔

(۱۲۴۰) دین اسلام آسان دین ہے اس میں یہودیت کی طرح سختیاں نہیں ہیں کہ انکے ہاں ترک دنیا عبادت تھی اسی کا نام رہبانیت ہے اور اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔ اسلام نے دنیا کو بھی آخرت کے سنوارنے اور نکھارنے کا ذریعہ بنایا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ اسلام نے دنیا داری کو بھی عبادت بنادیا ہے جبکہ وہ اسلامی اصول کے مطابق ہو سنت نبوی کے موافق ہو۔ اسلام میں زبردستی ٹھوس ٹھاس اور بلاوجہ تکلیف وسختی نہیں ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) چاہتا ہے اللہ تمہارے ساتھ آسانی اور نہیں چاہتا تمہارے ساتھ دشواری (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۶۷) ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) نہیں ہے زبردستی دین میں (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۲۲) ان تمام ارشادات رب قدیر سے ظاہر ہے کہ دین اسلام میں آسانیاں ہیں سہولتیں ہیں۔ جو شخص غیر ضروری عبادات کو اپنے لئے ضروری بنالے پھر وہ مغلوب ہوکر تھک ہار کے بیٹھ رہے تو وہ شخص گنہگار ہوگا۔ مثلاً کوئی شخص عمر بھر روزے رکھنے کی نذر شرعی مان لے پھر نذر پوری نہ کرسکے تو نذر پوری نہ کرنے کی وجہ سے گناہ گار ہوگا۔ صبح کو اشراق شام کو اوابین اور رات میں تہجد کی نمازیں پڑھ لیا کرو۔ سالکین کیلئے یہ اعمال رہ سلوک طے کرنے میں بہت مددومعاون ہونگے۔

(۱۲۴۱) رات کا خلیفہ دن ہے اور دن کی خلیفہ رات ہے۔ رات کا کوئی نفلی عمل رہ جائے تو اسے دن میں پورا کرلیا جائے اور دن کا

فَكُنْتُ اَسْمَعُهُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الْهُوِيَّ ثُمَّ يَقُوْلُ

تو میں سنتا تھا پیارے نبی سے جب اُٹھتے وہ رات کو کہ فرمارہے ہیں سبحان رب العٰلمین دیرتک، پھر فرماتے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ الْهُوِيَّ۔ (رواہ النسائی)

سبحان الله وبحمده دیرتک۔

﴿باب القصد فی العمل ترجمہ: نفلی عمل میں میانہ روی کا باب﴾

(۱۲۳۵) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى يُظَنَّ اَنْ لَّا يَصُوْمَ مِنْهُ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام روزہ نہ رکھتے تھے کسی مہینے میں یہاں تک کہ گمان ہوتا کہ نہیں روزہ رکھیں گے اس مہینے میں

وَيَصُوْمُ حَتّٰى يُظَنَّ اَنْ لَّا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ

اور روزہ رکھتے پیارے رسول یہاں تک کہ گمان ہوتا کہ روزہ نہ چھوڑیں گے اس مہینے میں بالکل، اگر کوئی نہیں چاہتا یہ کہ دیکھے پیارے رسول کو رات میں

مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهُ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهُ (رواہ البخاری)

نماز پڑھنے والا مگر دیکھ لیتا وہ انکو نماز پڑھتے ہوئے، اور نہیں چاہتا کوئی یہ کہ دیکھے انکو سونے والا مگر دیکھ لیتا انکو سوتے ہوئے۔

(۱۲۳۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے محبوب اعمال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک کہ ہمیشہ کرے اسکو اگرچہ کم ہو۔

(۱۲۳۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اختیار کرو اعمال کو جس کی تم طاقت رکھتے ہو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ

لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا (رواہ البخاری والمسلم)

نہیں ملال میں ڈالتا جب تک کہ تم خود ملال میں نہ پڑو۔

(۱۲۳۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ وَاِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چاہیئے کہ نماز پڑھے ہر کوئی تم میں کا اپنے ذوق کے موافق جب تھک جائے تو چاہیئے کہ بیٹھ جائے۔

मालिक से दुआये कुनूत के बारे में कि नमाज़ में रुकू से पहले थी या रुकू के बाद तो फ़रमाया हज़रते अनस ने कि रुकू से पहले थी बस दुआये कुनूते नाज़ला पढ़ी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने रुकू के बाद एक महीना बेशक प्यारे रसूल ने भेजा था कुछ हज़रात को कहा जाता था उनको कुर्रा, सत्तर मर्द थे तो उन्हें मुसीबत में डाल दिया गया तब दुआये कुनूते नाज़ला पढ़ी प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने रुकू के बाद एक माह कि दुआ फ़रमाते थे उन कातिलों पर।

1266 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दुआये कुनूते नाज़ला पढ़ी एक महीना फिर छोड़ दिया उसका पढ़ना।

1267 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू मालिक अशजई से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया अपने वालदे माजिद से कि ऐ मेरे अब्बा जान पढ़ी है नमाज़ आपने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के पीछे और हज़रते अबू बक्र और हज़रते उमर और हज़रते उस्मान और हज़रते अली के पीछे और यहाँ हज़रते अली के पीछे कूफे में भी तक्रीबन पांच साल तो यह हज़रात कुनूते नाज़ला चढ़ते थे? तो मेरे अब्बा जान ने जवाबन फ़रमाया कि ऐ मेरे बेटे यह बिदअत है ।

1268 हदीस शरीफ़:– हज़रते सईद इब्ने जबीर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं गवाही देता हूँ कि

کوئی نفلی عمل رہ جائے تو اسے رات میں پورا کرلیا جائے۔ حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا اگر کسی کی نماز تہجد رہ گئی ہو تو دوپہر سے پہلے اتنے نفل پڑھ لے انشاء المولی القدیر تہجد کا ثواب مل جائیگا۔ دن کے اول حصے پر رات کے بعض احکام جاری ہیں اسی لئے نفل اور رمضان شریف کے روزے کی نیت ضحوۂ کبریٰ سے پہلے ہوسکتی ہے گویا کہ اس نے رات ہی سے روزے کی نیت کی۔ نفلی عمل میں قیام لیل اور نماز تہجد اور دیگر اوراد و وظائف جیسے تلاوت قرآن کریم، ذکر و دعاء کو یہ حدیث شریف شامل۔ ہے۔

(۱۲۴۲) اس حدیث شریف میں نماز سے فرض و واجب، سنن و نوافل تمام نمازیں مراد ہیں کیونکہ مجبوری کے احکام یہی ہیں۔ لیٹ کر نماز پڑھنے والے کیلئے بہتر یہ ہے کہ چت لیٹ کر پڑھے تاکہ رو بقبلہ ہوسکے اور اس صورت میں پاؤں بھی قبلے کی طرف ہوں تاکہ اسکا رکوع و سجدہ بھی قبلہ رو ہو۔ سیدنا حضرت عمران ابن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مرض بواسیر تھا اسلئے وہ چت نہیں لیٹ سکتے تھے اسلئے انکو داہنی کروٹ پر لیٹنے کا حکم فرمایا گیا (فتح القدیر)۔

(۱۲۴۳) یہ سوال نفل نماز کے بارے میں تھا۔ جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شخص نفلی نماز کے قیام پر قادر ہوتے ہوئے بھی بیٹھ کر نماز پڑھیگا تو اسے آدھا ثواب ملیگا اور نفلی نماز باوجود قیام پر قدرت ہونے کے لیٹ کر بھی پڑھنا درست ہے مگر اسکو ثواب بیٹھ کر نماز پڑھنے کے ثواب سے بھی آدھا ملیگا یعنی کھڑے ہوکر پڑھنے والے کے ثواب کا چوتھائی۔ فرض نماز بلا عذر شرعی بیٹھ کر ہوگی ہی نہیں۔ بلکہ جو فرض نماز میں قیام فرض نہ مانے وہ کافر ہے کیونکہ نماز میں قیام کی فرضیت ضروریات دین میں سے ہے (مرقاۃ شریف) جو بیمار فرض نماز بہ تکلیف کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے مگر پھر بھی لیٹ کر پڑھے تو اگر چہ بیماری کی وجہ سے نماز تو ہوجائیگی لیکن کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کے ثواب جیسا ثواب نہ ملیگا کیونکہ یہ بیمار بہ تکلیف ہی سہی قیام یا قعود پر قادر تھا اگر کوئی عذر شرعی لاحق ہے کہ قیام نہیں کرسکتا تو پھر قیام ساقط ہوجاتا ہے لہٰذا اب قیام قعود سے افضل نہوگا اور بیٹھنے والے کو کھڑے ہونے والے سے آدھا ثواب نہ ملیگا بلکہ بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو پورا ثواب ملیگا۔

(۱۲۴۴) اس حدیث شریف میں طہارت سے مراد ظاہری و باطنی دونوں طہارتیں ہیں کہ توبہ و استغفار کرکے گناہوں سے بھی پاک و صاف ہو اور ظاہری نجاستوں سے بھی پاک ہو کہ جسم، کپڑے، بستر سب پاک ہوں پھر وضو یا تیمم کرکے زبان سے ذکر جہری یا ذکر خفی یا پاس انفاس کرتا ہوا سو جائے تو ایسا شخص اگر کروٹ بھی۔ لے اور اسوقت دعاء مانگے تو اللہ تعالیٰ اسکی دعاء قبول فرمائیگا اور اگر نماز تہجد کیلئے اٹھ بیٹھے تو نور علیٰ نور ہے۔

(۱۲۴۵) اللہ تعالیٰ نے دو شخصوں کو پسند فرمایا اسکا مطلب یہ ہے کہ انہیں عظیم و کبیر جانتا ہے ان سے راضی ہوتا ہے اور انہیں اجر وثواب کے ذخائر عطا فرماتا ہے کیونکہ نماز تہجد کیلئے اپنے نرم بستر سے جس پر سویا ہوا تھا اور اپنے گرم لحاف سے جسکو اوڑھے ہوئے تھا اپنے نرم و گرم بستر و لحاف سے نکل کر اپنے دوست واحباب اور بیوی بچوں کو چھوڑ کر مصلّے پر پورے ذوق وشوق سے آجائے سستی و کاہلی کا مظاہرہ نہ کرے اور نہ اونگھے بلکہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے لپک جھپک پھرتی سے اٹھے اور توفیق خداوندی کو غنیمت سمجھے اگر چہ نیند پیاری ہوتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کی محبت میں عبادت کی الفت میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے پیار میں سب کچھ قربان کرکے زینت مصلّے بن جاتا ہے ایسے شخص کی دربار ایزدی میں بڑی قدر و منزلت اور بڑی چاہت ہے۔ دوسرا شخص وہ ہے جو میدان جہاد میں سے بھاگا مگر پھر اسے غیرت ایمانی میدان جہاد میں واپس لے آئی۔ ایسی حالت میں جبکہ عام طور پر مجاہدین میدان جہاد چھوڑ چکے ہوں اسے میدان جہاد سے بھاگ جانے کی اجازت تھی مگر میدان جہاد میں جما رہا ڈٹا رہا اور جان دیدی یہ عزیمت ہے اسکا بڑا اجر وثواب ہے اور اگر بزدلی کی وجہ سے بلا عذر شرعی میدان جہاد سے بھاگے تو سب گنہگار ہوئے کیونکہ سب پر جم کر ڈٹ کر مقابلہ کرنا لڑنا فرض ہے اگر بھاگا ہوا مجاہد لوٹ آئے تو بھاگ جانیکے گناہ کا بھی کفارہ ہوگیا اور بلندئ درجات کا ذریعہ بھی۔ عذاب کا خوف اور رحمت کی امید مومن کیلئے عبادت کا باعث تو ہے مگر اسکی علت نہیں ہے۔ لہٰذا حضرات صوفیاء کرام کا یہ فرمانا حق ہے کہ محض جنت حاصل کرنے یا جہنم سے بچنے کیلئے عبادت نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ کیلئے کرو۔

(۱۲۳۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا نَعَسَ اَحَدُکُمْ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَلْیَرْقُدْ حَتّٰی یَذْھَبَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اونگھے کوئی تم میں کا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے تو چاہیئے کہ وہ سولے یہاں تک کہ دور ہو جائے

عَنْہُ النَّوْمَ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا صَلّٰی وَھُوَنَاعِسٌ لَایَدْرِیْ لَعَلَّہٗ یَسْتَغْفِرُ فَیَسُبَّ نَفْسَہٗ (رواہ البخاری والمسلم)

اس سے نینداس لئے کہ کوئی تم میں جب نماز پڑھیگا اور وہ اونگھنے والا ہے تو نہیں جانتا وہ کہ پتہ نہیں کہ دعاء مغفرت کریگا تو گالی دیگا اپنے آپکو۔

(۱۲۴۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ وَلَنْ یَتَشَادَّ الدِّیْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَہٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک دین آسان ہے، نہیں سخت کرے گا دین کو کوئی مگر غالب آجائے گا دین اس پر

فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِیْنُوْا بِالْغَدْوَۃِ وَالرَّوْحَۃِ وَشَیْءٍ مِنَ الدُّلْجَۃِ (رواہ البخاری)

تو ٹھیک ٹھاک رہو، قریب رہو خوشخبریاں دو اور مدد لو صبح و شام اور اندھیری راتوں کی نمازوں سے۔

(۱۲۴۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِہٖ اَوْ عَنْ شَیْءٍ مِنْہُ فَقَرَءَہٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سوتا رہ جائے اپنے وظیفے سے یا اس کے کچھ حصے سے پھر پڑھ لے اسکو

فِیْمَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَصَلٰوۃِ الظُّھْرِ کُتِبَ لَہٗ کَاَنَّمَا قَرَءَہٗ مِنَ اللَّیْلِ۔ (رواہ مسلم)

درمیان میں نمازِ فجر و نمازِ ظہر کے تو لکھدیا جائے گا اس کیلئے گویا کہ اس نے پڑھا اس وظیفے کو رات میں۔

(۱۲۴۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز پڑھو کھڑے ہوکر پھر اگر طاقت نہ رکھو تو بیٹھ کر

فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰی جَنْبٍ فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَمُسْتَلْقِیاً لَایُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔ (رواہ الدارقطنی)

پھر اگر طاقت نہ رکھو تو کروٹ پر پھر اگر طاقت نہ رکھو تو چت لیٹ کر، "نہیں تکلیف دیتا ہے اللہ تعالیٰ کسی جان کو مگر اسکی طاقت بھر"۔

(۱۲۴۳) حدیث شریف: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّہٗ سَئَلَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ صَلٰوۃِ الرَّجُلِ قَاعِدًا

ترجمہ: حضرت عمران ابن حصین سے مروی بیشک انہوں نے سوال کیا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے شخص کے بارےمیں

बेशक मैंने सुना हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से वो फ़रमाते हैं कि बेशक दुआये कुनूते नाज़ला पाबंदी से फजर की नमाज़ में पढ़ना बिदअत है।

(69) माहे रमज़ान शरीफ़ के कयाम का बाब

1269 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बनाया एक हुजरा ए पाक मस्जिद शरीफ़ में चटाई का तो नमाज़ें अदा फरमाई उस हुजरे में चंद रात यहाँ तक कि जमा होने लगे आपकी बारगाह में लोग ना पाई उन लोगों ने प्यारे नबी की आवाज़ एक रात तो उन लोगों ने गुमान किया कि प्यारे नबी सो गये हैं तो खंखारने लगे कुछ लोग ताकि तशरीफ़ ले आयें प्यारे नबी उनके पास तो फ़रमाया प्यारे नबी ने मुसलसल तुमको देखता रहा मैं तुम्हारे कामों को यहाँ तब कि मैंने ख़ौफ़ किया यह कि फर्ज़ फरमा दी जाये नमाज़े तरावीह तुम पर और अगर फर्ज़ फरमादी जाती तुम पर तो नहीं कायम कर सकते थे तुम इसको तो नमाज़ पढ़ो ऐ लोगो! अपने घरों में इसलिये कि मर्द की अफज़ल नमाज़ अपने घर में है सिवाये फर्ज़ नमाज़ के।

1270 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुर्रहमान इब्ने अब्दुल कारी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं निकला हज़रते उमर इब्ने खत्ताब के साथ एक रात मस्जिद की तरफ़ तो वहाँ लोग मुताफर्रिक और अलग अलग थे कि नमाज़ पढ़ रहा है कोई आदमी अकेला और कोई आदमी नमाज़ पढ़ रहा है तो नमाज़ पढ़ रही है

قَالَ اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ

پیارے نبی نے فرمایا اگر نماز پڑھے کھڑے ہوکر تو وہ افضل ہے اور جو نماز پڑھے بیٹھ کر تو اس کیلئے کھڑے ہونے والے کے ثواب کا آدھا ہے

وَمَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ (رواه البخاری)

اور جو نماز پڑھے لیٹ کر تو اس کیلئے بیٹھنے والے کے ثواب کا آدھا ہے۔

(۱۲۴۴) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ مَنْ اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ

ترجمہ: حضرت ابوامامہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے، فرماتے ہیں کہ جو لیٹا اپنے بستر پر

طَاهِرًا وَذَكَرَ اللّٰهَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَتَقَلَّبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَسْئَلُ اللّٰهَ

پاک ہوکر اور ذکر کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا یہاں تک کہ پالیا اس کو نیند نے تو نہیں کروٹ لے گا رات کی کسی ساعت میں کہ سوال کرے اللہ تعالیٰ سے

فِيْهَا خَيْرًا مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ۔ (رواه فی کتاب الاذکار)

اسمیں بھلائی کا دنیا اور آخرت کی بھلائی میں سے، مگر عطا فرما دے گا اس کو اللہ تعالیٰ بھلائی۔

(۱۲۴۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ثَارَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا ہے ہمارے پروردگار نے دو شخصوں کو، ایک شخص کہ جھٹ پٹ کھڑا ہو گیا

عَنْ وِطَائِهٖ وَلِحَافِهٖ مِنْ بَيْنِ حِبِّهٖ وَاَهْلِهٖ اِلٰى صَلٰوتِهٖ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ اُنْظُرُوْا

اپنے بستر سے اور اپنی رضائی سے، اپنے دوستوں اپنے اہل کانہ کے درمیان سے اپنی نماز کیلئے، تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہ دیکھو

اِلٰى عَبْدِیْ ثَارَ عَنْ فِرَاشِهٖ وَوِطَائِهٖ مِنْ بَيْنِ حِبِّهٖ وَاَهْلِهٖ اِلٰى صَلٰوتِهٖ

میرے بندے کی طرف کہ جھٹ پٹ کھڑا ہو گیا اپنے بستر سے اپنی رضائی سے اپنے دوستوں اپنے اہل خانہ کے درمیان سے اپنی نماز کی طرف

رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِیْ وَشَفَقًا مِمَّا عِنْدِیْ وَرَجُلٌ غَزَا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

رغبت رکھتے ہوئے اس رحمت میں جو میری بارگاہ میں ہے اور ڈرتے ہوئے اس عذاب سے جو میرے پاس ہے اور وہ شخص جس نے جہاد کیا راہ خدا میں

उसकी नमाज़ के साथ जमाअत, हज़रते उमर ने फ़रमाया कि अगर जमा फरमा दूँ मैं इन सबको एक कारी पर तो ज़्यादा अच्छा था फिर इरादा फरमा लिया हज़रते उमर ने तो उनको जमा फरमा दिया हज़रते उबई इब्ने कअब पर, फ़रमाया हज़रते अब्दुर्रहमान ने फिर मैं निकला हज़रते उमर के साथ दूसरी रात तो लोग नमाज़ पढ़ रहे थे अपने कारी की नमाज़ के साथ, हज़रते उमर ने फ़रमाया बड़ी अच्छी बिदअत है यह और वो नमाज़ कि सोते रहते हैं लोग जिससे अफ़ज़ल है उस नमाज़ से जिसको तुम कायम करते हो, मुराद लेते थे वो आखिर रात की नमाज़ और नमाज़े तरावीह पढ़ते थे लोग अव्वल रात में।

1271 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नमाज़े तरावीह पढ़ते थे रमज़ान शरीफ़ में बीस रकअतें अलावा वित्र के।

1272 हदीस शरीफ़:– हज़रते साइब इब्ने यज़ीद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम हज़रते उमर के ज़माने में कयाम करते थे बीस रकअत के साथ और वित्र के साथ।

1273 हदीस शरीफ़:– हज़रते यज़ीद इब्ने रुमान से मरवी बेशक उन्होंने फ़रमाया लोग कयाम करते थे ज़माने में हज़रते उमर इब्ने खत्ताब के रमज़ान शरीफ़ में तेईस रकआत के साथ।

1274 हदीस शरीफ़:– हज़रते उबई इब्ने कअब से मरवी बेशक हज़रते उमर इब्ने खत्ताब ने हुक्म फ़रमाया

فَانْهَزَمَ مَعَ اَصْحَابِهٖ فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فِى الْاِنْهِزَامِ وَمَالَهٗ فِى الرُّجُوْعِ فَرَجَعَ

پھر بھاگ گیا اپنے ساتھیوں کے ساتھ پھر غور کیا اس نے اس عذاب پر جو بھاگ جانے میں ہے اور کیا ثواب ہے واپس آ جانے میں تو وہ لوٹ آیا۔

حَتّٰى حُرِيْقَ دَمُهٗ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِىْ رَجَعَ رَغْبَةً

یہاں تک کہ بہا دیا گیا اس کا خون، تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہ دیکھو میرے بندے کی طرف کہ لوٹ آیا، رغبت رکھتے ہوئے

فِيْمَا عِنْدِىْ وَشَفَقًا مِمَّا عِنْدِىْ حَتّٰى هُرِيْقَ دَمُهٗ (رواه فى شرح السنة)

اس رحمت میں جو میری بارگاہ میں ہے اور ڈرتے ہوئے اس عذاب سے جو میرے پاس ہے یہاں تک کہ بہا دیا گیا اس کا خون۔

(۱۲۴۶) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا کہ مجھے خبر ملی بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوةِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَوَجَدْتُّهٗ يُصَلِّىْ جَالِسًا

کہ مرد کی نماز بیٹھ کر آدھی نماز ہے، حضرت ابن عمرو نے کہا کہ میں پہنچا پیارے رسول کی خدمت میں تو پایا میں نے انکو کہ نماز ادا فرمارہے ہیں بیٹھ کر

فَوَضَعْتُ يَدِىْ عَلٰى رَأْسِهٖ فَقَالَ مَالَكَ يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

تو رکھا میں نے اپنا ہاتھ انکے سر اقدس پر تو فرمایا پیارے رسول نے کیا ہوا تمہیں اے عبداللہ ابن عمرو! میں نے عرض کیا کہ مجھے بتایا گیا ہے یارسول اللہ

اَنَّكَ قُلْتَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰى نِصْفِ الصَّلٰوةِ وَاَنْتَ تُصَلِّىْ قَاعِدًا قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنِّىْ

کہ بیشک آپ نے فرمایا آدمی کی نماز بیٹھ کر آدھی نماز ہے اور آپ خود بیٹھ کر نماز ادا فرمارہے ہیں؟ فرمایا پیارے رسول نے ہاں! اور لیکن

لَسْتُ كَاَحَدٍ مِنْكُمْ (رواه مسلم)

میں نہیں ہوں تم میں سے کسی کی طرح۔

(۱۲۴۷) حدیث شریف: قَالَ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ لَيْتَنِىْ صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ فَكَاَنَّهُمْ عَابُوْا

ترجمہ: کہا ایک شخص نے بنی خزاعہ کے کہ کاش میں نماز پڑھ لیتا تو راحت پا جاتا تو گویا کہ لوگوں نے عیب سمجھا

हज़रते उबई इब्ने कअब को कि नमाज़ पढ़ायें रात को रमज़ान शरीफ़ में, फ़रमाया हज़रते उमर ने बेशक लोग रोज़ा रखते हैं दिन में तो बखूबी तिलावत नहीं कर पायेंगे तो क्या अच्छा होता कि आप कुरआन पढ़ दिया करें उन पर रात में तो हज़रते उबई इब्ने कअब ने कहा ऐ अमीरुलमोमिनीन! यह बात तो थी नहीं (जमाअत की पाबंदी) तो हज़रते उमर ने फ़रमाया मैंने यह भी जान लिया है लेकिन यह बात भी अच्छी है तो नमाज़ पढ़ाई हज़रते उबई इब्ने कअब ने उनको बीस रकआत।

1275 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते अली ने बुलाया हज़राते कुर्रा ए किराम को रमज़ान शरीफ़ में तो हुक्म फ़रमाया एक शख्स को कि नमाज़े तरावीह पढ़ायें लोगों को बीस रकआत और हज़रते अली वित्र पढ़ाते थे उनको।

1276 हदीस शरीफ़:– हज़रते शबरमा इब्ने शक्ल से मरवी और थे वो हज़रते अली के अस्हाब में से बेशक वो इमामत फ़रमाते थे लोगों की रमज़ाने मुबारक में तो नमाज़ पढ़ाते पांच तरावीहे, बीस रकआत।

1277 हदीस शरीफ़:– हज़रत साइब इब्ने यज़ीद सहाबी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नमाज़े तरावीह पढ़ते मोमेनीन हज़रते उमर के ज़माने में बीस रकआत और हज़रते उस्मान और हज़रते अली के मुबारक ज़मानों में भी इसी के मिस्ल।

1278 हदीस शरीफ़:– हज़रते ज़ैद इब्ने वहब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद

(۱۲۴۶) اس حدیث شریف میں مرد کا ذکر اتفاقاً آ گیا ہے ورنہ عورت کا بھی یہی حکم ہے، کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے بیٹھ کر نماز پڑھنے میں ثواب آدھا ہے۔ بعد فراغت نماز سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ہاتھ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے سر اقدس پر رکھے۔ حضرت عبداللہ کسی مجبوری کی وجہ سے سامنے حاضر نہو کر عرض نہ کر سکے۔ اسلئے آپ ﷺ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کیلئے انہوں نے یہ عمل کیا یہ بے ادبی میں شمار نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ کے سوال پر آپ ﷺ کا یہ فرمانا'' لیکن میں نہیں ہوں تم میں سے کسی کی طرح'' کہ میرا معاملہ دوسرا ہے میں بیٹھ کر پڑھوں یا کھڑے ہو کر ہمارے ثواب میں کوئی کاٹ چھاٹ نہیں ہے۔ ہم کو نوافل بیٹھ کر پڑھنے میں وہ ثواب ملتا ہے جو تمہیں کھڑے ہو کر پڑھنے میں بھی نہیں ملتا ہے۔ میں نے جو کچھ فرمایا ہے وہ امت کیلئے ہے میرے لئے نہیں ہے۔ میں خود اس حکم سے الگ ہوں میری تو بات ہی نرالی ہے مجھے دوسروں پر اور دوسروں کو مجھ پر قیاس نہ کرو۔ یہ حدیث شریف اس آیت کریمہ کی تفسیر ہے جس میں ظاہر کا ذکر ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اے پیارے نبی آپ فرمائیے بس میں ظاہری شکل وصورت میں ایک انسان ہوں مثل تمہارے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۲۴۷) اس آیت کریمہ میں ظاہر کا ذکر ہے اور حدیث شریف میں حقیقت کا ذکر ہے کہ ظاہری چہرے مہرے میں شکل انسانی میں ہوں اور حقیت ومراتب میں بڑے سے بڑا فرشتہ بھی میری گرد راہ کو نہیں پہونچ سکتا۔ یہ حدیث شریف انکی کن پکڑی کیلئے کافی ہے جو مذکورہ آیت کریمہ کو آڑ بنا کر جو بے مثل بے مثال نبی کو اپنی مثل کہتے ہیں۔ جب ایک مومن ایمان کی وجہ سے ابوجہل کی مثل نہیں ہوسکتا اور نہ ہی ہم اسکو کسی مومن کی مثل کہتے ہیں تو نبوت ورسالت کے ہوتے ہوئے کسی امتی کو یہ حق کیسے پہونچتا ہے کہ وہ نبی کو اپنی مثل کہے۔ نبی کو اپنے مثل کہنا یہ کفار کا طریقہ ہے۔

(۱۲۴۷) حضرات صحابۂ کرام نے انکے اس جملے'' کہ کاش میں نماز پڑھ لیتا تو راحت پا جاتا'' کا مطلب یہ سمجھا کہ نماز انکے لئے ایک بوجھ ہے کہ میں نماز پڑھ لیتا تو ہلکا ہو جاتا اور پھر سو جاتا یہ معنیً واقعتاً برے ہیں مگر انکا مقصد یہ نہ تھا بلکہ انکا مطلب یہ تھا کہ نماز میری راحت وچین کا ذریعہ ہے نماز سے ہمیں قلبی راحت وسکون ملتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ رکھدیگئی ہے میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں۔ نماز کو بوجھ نہ سمجھا جائے بلکہ ذریعۂ راحت وفرحت سمجھا جائے اور بلاشبہ نماز دلوں کو سکون وچین عطا کرتی ہے۔

(۱۲۴۸) یہ حدیث شریف نماز تہجد پڑھنے والوں کیلئے نماز تہجد کے اعتبار سے ہے اور نماز تہجد نہ پڑھنے والوں کیلئے نماز عشاء کے اعتبار سے ہے کہ نماز تہجد پڑھنے والے وتر نماز تہجد سے پہلے نہ پڑھیں اور دوسرے لوگ وتر عشاء کی نماز سے پہلے نہ پڑھیں۔ وتر کے لغوی معانی طاق وعدد کے ہیں جو جفت اور شُفع کا مقابل ہے۔ اصطلاح شرع میں وتر ایک خاص نماز کا نام ہے جو عشاء کے بعد متصل یا تہجد کے ساتھ پڑھی جاتی ہے (۱) وتر نماز واجب ہے (۲) وتر کی تین رکعات ہیں (۳) ایک سلام کے ساتھ ہیں (۴) دعاء قنوت کا پڑھنا رکوع کرنے سے پہلے ہے (۵) وتر کی نماز میں دعاء قنوت ہمیشہ پڑھی جائیگی۔

(۱۲۴۹) یہ حکم وجوبی ہے کیونکہ نماز وتر کا وقت عشاء کے بعد سے صبح تک ہے۔ نماز وتر کی قضا ہے اگر صاحب ترتیب کی نماز رہ گئی ہو اور وہ جان بوجھ کر بغیر نماز وتر کی قضا کئے نماز فجر پڑھے تو اسکی نماز فجر نہو گی۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو نماز وتر سے سو جائے وہ صبح کے بعد پڑھ لے۔

(۱۲۵۰) یہ امر بھی وجوب کیلئے ہے کہ نماز وتر واجب ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اول شب میں نماز وتر ادا فرماتے تھے ان سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو بکر تم احتیاط پر عمل کرتے ہو۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخر شب میں نماز وتر ادا فرماتے تھے ان سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم طاقت وقوت اور اجتہاد پر عمل کرتے ہو۔ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اول شب میں نماز وتر پڑھکر سو جایا کرو کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رات کو احادیث کریمہ یاد کیا کرتے تھے۔ ہوسکتا تھا کہ رات کے آخری حصے میں آنکھ نہ کھلے۔ اس حدیث شریف میں ملائکہ رحمت مراد ہیں جو آخری شب میں اللہ تعالیٰ کی

ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَقِمِ الصَّلٰوةَ يَابِلَالُ اَرِحْنَا بِهَا۔ (رواه ابوداؤد)

اسکوان پر، تو انہوں نے کہا کہ میں نے سنا ہے پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ تکبیر کہو نماز کی اے بلال! راحت پہونچاؤ ہم کو اس سے۔

﴿ باب الوتر ترجمہ: وتر کا باب ﴾

(۱۲۴۸) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا (رواہ مسلم)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا بناؤ اپنی آخری نماز رات میں وتر کو۔

(۱۲۴۹) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ (رواہ مسلم)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا جلدی کرو صبح کو وتر میں۔

(۱۲۵۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ خَافَ اَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ اَوَّلَهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جو خوف کرے نہ اٹھنے کا اخیر رات میں تو چاہیئے کہ نمازِ وتر پڑھ لے شروع رات میں

وَمَنْ طَمِعَ اَنْ يَّقُوْمَ اٰخِرَهٗ فَلْيُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّيْلِ فَاِنَّ صَلٰوةَ اٰخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ وَذَالِكَ اَفْضَلُ (رواہ مسلم)

اور جو امید رکھے اُٹھنے کی آخر رات میں تو چاہیئے کہ نمازِ وتر پڑھے آخر رات میں اسلئے کہ آخر رات کی نماز ملائکہ کی جلوہ گری سے مشرف ہے اور یہ بہتر ہے۔

(۱۲۵۱) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تمام رات نمازِ وتر ادا فرمائی ہے پیارے رسول اللہ ﷺ نے

مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَاَوْسَطِهٖ وَاٰخِرِهٖ وَانْتَهٰى وِتْرُهٗ اِلَى السَّحَرِ (رواه البخاری والمسلم)

شروع رات میں درمیانی رات میں اور آخر رات میں اور منتہی ہوئے پیارے نبی وتر سحر تک۔

(۱۲۵۲) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلٰثٍ صِيَامِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تاکید فرمائی مجھ کو میرے محبوب نے تین کی روزے کی تین دن

مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ (رواه البخاری والمسلم)

ہر مہینے کے اور دو رکعت چاشت کی اور یہ کہ نمازِ وتر پڑھا کروں اپنے سونے سے پہلے۔

नमाज़े तरावीह पढ़ाते थे हमको रमज़ान शरीफ़ में, फ़रमाया हज़रते आमश ने नमाज़ पढ़ाते थे हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद बीस रकआत और वित्र पढ़ाते थे तीन रकआत।

1279 **हदीस शरीफ़:**— हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हज़रते इब्ने अबी मलिका नमाज़ पढ़ात थे हमको रमज़ान शरीफ़ में बीस रकआत।

(70) माहे शाबान शरीफ़ के कयाम का बाब

1280 **हदीस शरीफ़:**— हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि न पाया मैंने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को एक रात देखा तो प्यारे रसूल जन्नतुलबकी में जलवा गुस्तर हैं तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या तुम डर रही थीं यह कि जुल्म फ़रमायेगा अल्लाह तआला तुम पर और उसका प्यारा रसूल तुम पर मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह मैंने ख्याल किया आप तशरीफ़ ले गये हैं अपनी बीवियों में से किसी के पास तो फ़रमाया बेशक अल्लाह तआला का जलवा नुजूल फ़रमाता है 15 शाबान शरीफ़ की रात को आसमाने दुनिया की तरफ़ तो बख्श देता है ज़्यादा को कबीला ए बनी कलब की बकरियों के बालों की तादाद से।

1281 **हदीस शरीफ़:**— हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया वो रिवायत फरमाती हैं प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाया प्यारे नबी ने कि क्या तुम जानती हो कि क्या है इस रात

رحمتیں لیکر اترتے ہیں۔

(۱۲۵۱) سحر سے مراد رات کا آخری چھٹا حصہ ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے کبھی نماز عشاء کے ساتھ ہی نماز وتر ادا فرمائی کبھی نماز عشاء پڑھکر آرام فرمایا اور درمیان رات میں بیدار ہوکر نماز تہجد و وتر ادا فرمائی مگر اخیر عمر شریف میں عمل شریف یہ رہا کہ صبح صادق کے قریب نماز تہجد کے بعد نماز وتر ادا فرمائی۔ امت جس سنت کریمہ پر عمل کریگی سنت کا ثواب پائیگی۔ اخیر رات میں نماز تہجد و وتر افضل ہے۔

(۱۲۵۲) تین روزے رکھنے کی تین صورتیں ہیں (۱) شروع ماہ میں ایک روزہ درمیان ماہ میں ایک روزہ آخر ماہ میں ایک روزہ (۲) یا ہر عشرے کے شروع میں ایک روزہ (۳) ہر ماہ کی ۱۳،۱۴،۱۵ کو روزے رکھنا۔ ان تین دنوں کو ایام بیض کہتے ہیں اور ان روزوں کو ایام بیض کے روزے کہا جاتا ہے۔ سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کو احادیث کریمہ یاد فرماتے تھے جنہیں دن میں سنا کرتے تھے۔ اسلئے نماز تہجد کیلئے اٹھنا مشکل ہوتا تھا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے انہیں تاکید فرمادی کہ نماز وتر پڑھکر سویا کرو۔ اس میں دینی طلبہ کیلئے تعلیم ہے کہ وہ عشاء کی نماز کے ساتھ ہی نماز وتر بھی پڑھ لیا کریں اور پھر اسباق یاد کرنے میں لگ جائیں طلبۂ دینی کیلئے اسباق یاد کرنا نماز تہجد سے افضل ہے۔ قرآن کریم کی طرح احادیث کریمہ یاد کرنا بھی سنت صحابہ ہے۔ بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبه الاعلیٰ علیه الصلوٰۃ والسلام فقیر قدیری حافظ قرآن کریم ہونے کے ساتھ ساتھ ہزاروں احادیث کریمہ کا بھی حافظ ہے ذٰلك فضل الله يوتيه من يشاء۔

(۱۲۵۳) جماع کے بعد ہی متصلاً غسل فرما لیتے یا آخری شب میں جماع فرما کر وضو فرماتے اور سوجاتے اور جب نماز تہجد کیلئے بیدار ہوتے تو غسل فرماتے۔ جماع کے بعد فوراً اگر غسل نہ کیا جائے تو مستحب یہ ہے کہ وضو کر کے سویا جائے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا اول شب میں وتر پڑھنا بیان جواز کیلئے تھا اور آخری شب میں وتر پڑھنا بھی بیان جواز کیلئے تھا۔ اول شب میں وتر پڑھنے کی وجہ یہ نہ تھی کہ آپ ﷺ کو نماز تہجد کیلئے جاگنے پر بھروسہ نہ تھا بلکہ آپ ﷺ کا یہ عمل امت کی آسانی کیلئے تھا۔ احکام شرعیہ میں آسانی اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر عظیم نعمت اور وسیع رحمت ہے جسکے لئے بندوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا واجب وضروری ہے۔ جہاں لوگوں کو نماز تہجد کیلئے اٹھانا ہو وہاں تلاوت قرآن میں آواز بھی بلند کرے اور جہاں یہ مطلوب نہو تو آہستہ تلاوت کیجائے۔ بعد فجر صلوٰۃ وسلام باآواز بلند پڑھنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اگر کوئی اذان وتثویب سے بھی نہ اٹھ سکا تو اب صلوٰۃ وسلام کی آواز سے ضرور اٹھ جائیگا اور اسکی نماز فجر قضا ہونے سے بچ جائیگی۔ اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خوشی کے وقت نعرۂ تکبیر لگانا سنت صحابہ ہے اور اس سنت پر عمل بھی اہلسنت ہی کرتے ہیں اور خوب کرتے ہیں۔ اہلسنت کی محافل ومجالس میں نعروں کی گونج رہتی ہے جو زندہ دلی کا ثبوت ہے۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے علم کے لحاظ سے فرمایا ورنہ دوسری روایات سے کم سے کم دو رکعت نماز تہجد اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت نماز تہجد ثابت ہے۔ البتہ اس حدیث شریف سے یہ بات بہت ہی واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ آپ ﷺ وتر کی نماز تین رکعات ادا فرماتے تھے اور تین رکعت وتر یہی مسلک سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔

(۱۲۵۵) اس حدیث شریف سے بھی نماز وتر کے واجب ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ وتر کا وقت عشاء ہی کا وقت ہے مگر نماز عشاء فرض پڑھ لینے کے بعد۔ سرخ اونٹ کو اہل عرب بہت ہی عزیز ومحبوب رکھتے تھے اور نفیس مال سمجھا جاتا تھا۔ گویا کہ نماز وتر دنیا کی عزیز ترین چیزوں سے بہتر ہے۔

(۱۲۵۶) اگر کسی نے نماز عشاء پڑھ لی اور سوگیا مگر تہجد میں اسکی آنکھ نہ کھلی تو صبح کو نماز فجر سے پہلے نماز قضا پڑھے پھر نماز فجر ادا کرے۔ صاحب ترتیب کیلئے وتر پہلے پڑھنا فرض ہے دوسرے کیلئے بہتر ہے۔ وتر واجب ہیں محض سنت نہیں ہیں کیونکہ صرف سنتوں کی قضا نہیں پڑھی جاتی۔ یہ حدیث شریف بھی مسلک امام اعظم کی مؤید ہے۔

(۱۲۵۷) اس حدیث شریف میں پوری صراحت و وضاحت موجود ہے کہ وتر کی نماز تین رکعات ہیں ایک سلام کے ساتھ۔

(۱۲۵۴) سیدتنا حضرت عائشہ نے اپنے علم کے لحاظ سے فرمایا ورنہ دوسری روایات سے کم سے کم دو رکعت نماز تہجد اور زیادہ سے بارہ رکعت نماز تہجد ثابت ہے

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

(۱۲۵۳) حدیث شریف: عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَرَأَيْتِ

ترجمہ: حضرت غضیف ابن حارث سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا حضرت عائشہ سے کہ کیا آپ نے دیکھا

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِىْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَمْ فِىْ اٰخِرِهٖ قَالَتْ رُبَمَا اغْتَسَلَ

پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ غسل فرماتے تھے جنابت سے اول رات میں یا آخر رات میں؟ فرمایا حضرت عائشہ نے کہ بہت دفعہ غسل فرمایا

فِىْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَمَا اغْتَسَلَ فِىْ اٰخِرِهٖ قُلْتُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَ فِى الْأَمْرِ سِعَةً قُلْتُ

اول رات میں، بہت دفعہ غسل فرمایا آخر رات میں، میں نے کہا اللہ اکبر ہر خوبی ہے اللہ تعالیٰ کیلئے جس نے رکھی اس کام میں گنجائش، میں نے عرض کیا

كَانَ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ أَمْ فِىْ اٰخِرِهٖ قَالَتْ رُبَمَا أَوْتَرَ فِىْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَمَا

کہ نماز وتر ادا فرماتے تھے پیارے رسول اول رات میں یا آخر رات میں؟ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ بہت دفعہ نماز وتر ادا فرمائی اول رات میں بہت دفعہ

أَوْتَرَ فِىْ اٰخِرِهٖ قُلْتُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَ فِى الْأَمْرِ سِعَةً قُلْتُ

نماز وتر ادا فرمائی پیارے رسول نے آخر رات میں، میں نے کہا اللہ اکبر ہر خوبی اللہ کیلئے جس نے رکھی اس کام میں گنجائش، میں نے عرض کیا

كَانَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يُخْفِتُ قَالَتْ رُبَمَا جَهَرَ بِهٖ وَرُبَمَا خَفَتَ

کہ بلند آواز فرماتے تھے قرآن پڑھنے میں یا آہستہ رکھتے تھے آواز کو؟ فرمایا حضرت عائشہ نے کہ بہت دفعہ آواز کو بلند فرماتے اور بہت دفعہ آہستہ رکھتے

قُلْتُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ جَعَلَ فِى الْأَمْرِ سِعَةً (رواہ ابوداود)

میں نے کہا اللہ اکبر ہر خوبی ہے اللہ تعالیٰ کیلئے جس نے رکھی اس کام میں گنجائش۔

(۱۲۵۴) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِىْ قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِكُمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن ابوقیس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سوال کیا حضرت عائشہ سے کہ کتنے، پیارے رسول اللہ ﷺ،

يُوتِرُ قَالَتْ كَانَ يُوتِرُ بِأَرْبَعٍ وَثَلٰثٍ وَسِتٍّ وَثَلٰثٍ وَثَمَانٍ وَثَلٰثٍ وَعَشْرٍ وَثَلٰثٍ

وتر ادا فرماتے تھے؟ فرمایا حضرت عائشہ نے کہ وتر ادا فرماتے تھے پیارے رسول چار اور تین اور چھ اور تین اور آٹھ اور تین اور دس اور تین

यानि 15 शाबान शरीफ़ की रात में? अर्ज़ किया हज़रते आयशा ने क्या है इस रात में या रसूलुल्लाह? तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि इस रात में यह कि लिख दिया जाता है हर पैदा होने वाला औलादे आदम का इस साल में और इस रात में यह लिख दिया जाता है हर मरने वाला औलादे आदम में से इस साल में और उस रात में उठाये जाते हैं उनके आमाल और इस रात में उतारे जाते हैं उनके रिज़्क, तो अर्ज़ किया हज़रते आयशा ने यह कि या रसूलुल्लाह क्या कोई ऐसा है जो दाखिल हो जाये जन्नत में बिना अल्लाह की रहमत के? तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि नहीं है कोई जो दाखिल हो जाये जन्नत में बिना अल्लाह तआला की रहमत के, तीन मर्तबा, मैंने अर्ज़ किया और न आप या रसूलुल्लाह? तो रखा प्यारे नबी ने अपना दस्ते मुबारक अपने सरे अक्दस पर और फ़रमाया कि और न मैं मगर यह कि ढ़ांप ले मुझको अल्लाह तआला अपनी जानिब से अपनी रहमत में, फ़रमाते हैं इसको तीन मर्तबा।

1282 **हदीस शरीफ़:–** प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया बेशक अल्लाह तआला तवज्जो ए करम फ़रमाता है 15 शाबान की रात में तो बख़्श देता है अपनी तमाम मखलूक को सिवाये मुशरिक के और कीने वाले के।

1283 **हदीस शरीफ़:–** हज़रते अली से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो

وَلَمْ يَكُنْ يُوْتِرُ بِاَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَلَا بِاَكْثَرَ مِنْ ثَلٰثَ عَشَرَةَ (رواہ ابوداؤد)

اور نہیں ہوتے وتر کم سات سے اور نہ زیادہ تیرہ سے۔

(۱۲۵۵) حدیث شریف: عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ

ترجمہ: حضرت خارجہ ابن حذیفہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تشریف لائے ہمارے پاس پیارے رسول اللہ ﷺ اور فرمایا

اِنَّ اللّٰهَ اَمَدَّكُمْ بِصَلٰوةٍ هِىَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ اَلْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ

کہ بیشک زیادہ فرمائی اللہ نے تمہارے لئے ایک نماز، وہ بہتر ہے تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے، وتر کی نماز، مقرر فرمایا ہے نماز وتر کو اللہ تعالیٰ نے

لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ (رواہ الترمذی وابوداؤد)

تمہارے لئے عشاء کی نماز سے طلوع فجر کے درمیان۔

(۱۲۵۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَلٰى وِتْرِهٖ فليصل اِذَا اَصْبَحَ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ سوجائے اپنی نماز وتر سے تو چاہیئے کہ نماز وتر پڑھ لے جب صبح ہو۔

(۱۲۵۷) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَئَلْنَا عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ

ترجمہ: حضرت عبدالعزیز ابن جریج سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم نے سوال کی حضرت عائشہ سے کہ کن کن سورتوں کے ساتھ

كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ كَانَ يَقْرَءُ فِى الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى

وتر ادا فرماتے تھے پیارے رسول اللہ ﷺ؟ فرمایا حضرت عائشہ نے کہ پیارے رسول تلاوت فرماتے تھے پہلی رکعت میں سورۂ سبح اسم ربك الاعلیٰ

وَفِى الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَفِى الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ (رواہ الترمذی وابوداؤد)

اور دوسری رکعت میں سورۂ قل یا ایها الکٰفرون اور تیسری رکعت میں قل هوالله احد اور سورۂ فلق اور سورۂ الناس۔

(۱۲۵۸) حدیث شریف: عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوْتِرْ

ترجمہ: حضرت بریدہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے، فرماتے ہیں کہ وتر واجب ہیں! تو جو وتر نہ پڑھے

अलेहे वसल्लम ने कि जब हो 15 शाबान की रात तो कयाम करो उसकी रात में और रोज़ा रखो उसके दिन में इसलिये कि अल्लाह तआला की रहमत उतरती है उस रात में आफताब के गुरुब होने से आसमाने दुनिया की तरफ़ तो फ़रमाता है अल्लाह तआला कि क्या कोई मांगने वाला है मुआफ़ फरमा दूँ मैं उसको क्या है कोई रिज़्क मांगने वाला कि मैं रिज़्क अता फरमा दूँ उसको, क्या है कोई बीमार कि मैं शिफ़ा अता फरमा दूँ उसको, क्या कोई है ऐसा क्या कोई है ऐसा यहाँ तक कि चमक जाती है फजर।

(71) नमाज़े इश्राक व चाश्त का बाब

1284 हदीस शरीफ़:– हज़रते उम्मे हानी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ लाये फ़तहे मक्का के दिन तो आपने गुस्ल फ़रमाया और नमाज़ अदा फ़रमाई आठ रकआत तो न देखी मैंने नमाज़ ज़्यादा हल्की इससे सिवाए इसके कि पूरा फ़रमाते प्यारे नबी रुकू को और सजदों को और यह वक़्त वक़्ते चाश्त था।

1285 हदीस शरीफ़:– हज़रते मआज़ा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने पूछा हज़रते आयशा से कि प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कितनी पढ़ते थे नमाज़ चाश्त हज़रत आयशा ने फ़रमाया चार रकआत और ज़्यादा फरमाते थे जो अल्लाह चाहता।

فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا (رواه ابوداود)

وہ نہیں ہے ہم میں سے، وتر کی نماز لازم ہے، تو جو نمازِ وتر نہ پڑھے وہ نہیں ہے ہم میں سے، تو جو نمازِ وتر نہ پڑھے وہ نہیں ہے ہم میں سے۔

(۱۲۵۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ اَوْنَسِيَهٗ فَلْيُصَلِّ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جو سو گیا وتر کی نماز سے یا بھول گیا نمازِ وتر کو تو چاہئے کہ نمازِ وتر پڑھے

اِذَا ذَكَرَ اَوْ اِذَا اسْتَيْقَظَ (رواه الترمذی وابوداؤد وابن ماجة)

جب یاد آئے یا جب بیدار ہو۔

(۱۲۶۰) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ يَقْرَءُ فِيْهِنَّ يَتِسْعِ سُوَرٍ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ نمازِ وتر ادا فرماتے تھے تین رکعت، تلاوت فرماتے ان میں نو سورتیں

مِنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَءُ فِىْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلٰثِ سُوَرٍ اٰخِرُهُنَّ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ (رواه الترمذی)

مفصل کی، تلاوت فرماتے پیارے رسول ہر رکعت میں تین سورتیں، انکی آخری سورت قل هوالله احد تھی۔

(۱۲۶۱) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّىْ جَالِسًا فَيَقْرَءُ وَهُوَجَالِسٌ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے بیٹھ کر اور تلاوت فرماتے تھے اور وہ بیٹھے رہتے تھے

فَاِذَا بَقِىَ مِنْ قِرَءَتِهٖ قَدْرَ مَايَكُوْنُ ثَلٰثِيْنَ اَوْاَرْبَعِيْنَ آيَةً قَامَ وَقَرَءَ

پھر جب باقی رہ جاتی پیارے رسول کی تلاوت سے کہ ہوتیں بقدر تیس چالیس آیاتِ کریمہ کے تو کھڑے ہوجاتے اور تلاوت فرماتے

وَهُوَقَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ (رواه مسلم)

اور پیارے رسول کھڑے رہتے، پھر رکوع فرماتے پھر سجدے فرماتے پھر کرتے دوسری رکعت میں اسی کے مثل۔

(۱۲۶۲) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يوتر بثلث يقرا فى الاولىٰ سبح اسم

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ نمازِ وتر ادا فرماتے تھے تین رکعات تو تلاوت فرماتے پہلی رکعت میں سبح اسم

1286 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सुबह होते ही लाज़िम है हड्डी के हर जोड़ पर तुममें से हर एक पर सदका तो तस्बीह कहना सदका है और हर तहमीद कहना सदका है और हर तहलील सदका है और हर तक्बीर सदका है और हर अच्छी बात का हुक्म देना सदका है और हर बुरी बात से रोकना सदका है और काफी है उन सबसे दो रकअतें कि पढ़ता है उनको चाश्त के वक़्त।

1287 हदीस शरीफ़:– हज़रते ज़ैद इब्ने अरकम से मरवी बेशक उन्होंने देखा लोगों को कि नमाज़ पढ़ रहे हैं चाश्त के वक़्त तो फ़रमाया हज़रते ज़ैद इब्ने अरकम ने यकीनन इन्होंने जान लिया कि नमाज़े चाश्त इस वक़्त के अलावा में अफज़ल है बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि खुदा रसीदा लोगों की नमाज़ उस वक़्त है कि गरम हो जाता है ऊंटनी का बच्चा।

1288 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अल्लाह तबारक व तआला की तरफ़ से कि बेशक अल्लाह तआला ने फ़रमाया ऐ आदम क बेटे तू पढ़ चार रकअतें शुरु दिन में तो मैं किफायत फ़रमाऊँगा तेरे आखिरी दिन तक।

1289 हदीस शरीफ़:– हज़रते बुरीदा इब्ने हसीब असलमी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि इंसान में 360 जोड़ हैं तो इंसान पर

(۱۲۵۸) وتر کی نماز فرض عملی اور واجب اعتقادی ہے (مرقاۃ شریف) تکرار وعید یہ بھی وتر کے واجب ہونے کی دلیل ہے۔ جو نماز وتر کے وجوب کا عناداً انکار کرے وہ ہمارے طریقے سے خارج ہے اور جو اسے واجب جانتے ہوئے نہ پڑھے وہ جماعت صُلحا سے خارج ہے۔ یہ حدیث شریف بھی سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قوی دلیل ہے اگر کوئی مجتہد تاویل سے اسکے وجوب کا انکار کرے انکے لئے یہ حکم نہیں ہے جیسا کہ تمام فرائض عملی اور واجبات کا حکم ہے۔

(۱۲۵۹) نماز وتر کی قضا واجب ہے اس حدیث شریف میں امر وجوب کیلئے ہے۔ قضا محض سنتوں کی نہیں ہوتی۔

(۱۲۶۰) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ وسلم وتر میں تین رکعتیں ایک سلام کے ساتھ ادا فرماتے تھے اور قصار مفصل کی تین صورتیں تلاوت فرماتے کہ ہر رکعت میں تین تین سورتیں ہوتیں۔

(۱۲۶۱) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ وسلم کی ظاہری حیات طیبہ کے آخر میں ضعف ونقاہت نمودار ہونے کے باعث آپ علیہ وسلم نماز تہجد میں قیام طویل کرنا چاہتے مگر نہ کر پاتے۔ نفل نماز بیٹھ کر شروع کرنا اور کھڑے ہو کر رکوع وسجود کرنا تمام فقہا کے نزدیک بلا کراہت جائز ہے اور نفل نماز کھڑے ہو کر شروع کرنا پھر بلا عذر بیٹھ جانا یہ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک بلا کراہت جائز ہے۔

(۱۲۶۲) یہ حدیث شریف بھی اس حقیقت کا روشن ثبوت ہے کہ وتر کی نماز تین رکعتیں ہیں ایک سلام کے ساتھ۔

(۱۲۶۳) شُفع یعنی دو رکعت پر سلام پھیرنا نہیں کہ تیسری رکعت کیلئے نئی تحریمہ ہو۔ ایک ہی سلام سے وتر کی تینوں رکعتیں پڑھی جائیں۔ نماز وتر کی تین رکعتیں واجب ہیں اس پر احادیث کثیرہ شاہد ہیں۔

(۱۲۶۴) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ وسلم نے مغرب کی فرض نماز تین رکعت سے تشبیہ دیکر وتر کی تین رکعتوں کا شاندار اعلان فرمادیا۔ تاکہ وتر کی تین رکعتوں میں کسی کو کوئی شبہ نہ رہے۔

(۱۲۶۵) دعاء قنوت دو ہیں۔ ایک وتر کی تیسری رکعت میں قبل رکوع ہمیشہ پڑھی جاتی ہے۔ دوسری قنوت نازلہ ہے جو کسی خاص موقع پر کہ مصیبت، وبائی امراض، اور کفار کے جہاد اور ظلم وستم کے موقع پر صرف فجر کی نماز میں دوسری رکعت کے رکوع کے بعد آہستہ پڑھی جاتی ہے یہ ضرورتاً جائز ہے دعاء قنوت نازلہ کا باآواز بلند پڑھنا اور ہمیشہ پڑھنا منسوخ ہے۔ دعاء قنوت نازلہ آپ علیہ وسلم نے صرف ایک ماہ یا چالیس دن پڑھی پھر کبھی نہ پڑھی۔ دعاء قنوت نازلہ پڑھنے کی وجہ ان ستر حضرات قراء عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شہادت تھی جو نہایت بے دردی کے ساتھ قتل کردیئے گئے تھے۔

(۱۲۶۶) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ وسلم نے پانچوں نمازوں میں دعاء قنوت نازلہ کا پڑھنا ترک فرمادیا۔ اب یہ صرف نماز فجر میں دوسری رکعت کے رکوع سے اٹھنے کے بعد آہستہ پڑھی جاسکتی ہے۔

(۱۲۶۷) ہمیشہ دعاء قنوت نازلہ پڑھنا، تمام نمازوں میں پڑھنا بدعت سیئہ اور نئی بات ہے۔ یہ نہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ وسلم کا عمل ہے اور نہ صحابۂ کرام کا۔ کبھی کبھار موقع بموقع ضرورتاً جائز ہے وہ بھی صرف نماز فجر میں اور وہ بھی آہستہ آہستہ کیونکہ جنگ صفین کے موقع پر سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعاء قنوت نازلہ پڑھی ہے۔ ہمیشہ پابندی کے ساتھ کسی بھی نماز میں دعاء قنوت نازلہ کا پڑھنا خالص گنہگاری ہے۔ وہ لوگ جو مسلمانان اہلسنت کو بدعتی خواہ مخواہ کہتے ہیں وہ خود بدعت سیئہ کے مرتکب ہیں اور پابندی کے ساتھ نمازوں میں دعاء قنوت نازلہ پڑھتے ہیں اور بہانگ دہل اپنے بدعتی ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ وہابی اہل بدعت ہیں۔ یہ حدیث شریف سنی حنفی مسلک کی زبردست مؤید ہے۔

(۱۲۶۸) وہابیوں کے اہل بدعت ہونے پر ایک اور حدیث شریف کی شہادت بھی آپ نے ملاحظہ فرمالی۔ یہ ہے دین میں امر جدید۔ چالیس دن یا اکیس ماہ مسلسل ایک موقع پر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ وسلم نے دعاء قنوت نازلہ پڑھی پھر تا حیات ظاہری کبھی نہ پڑھی کیونکہ دعاء قنوت نازلہ کا پڑھنا منسوخ فرمادیا گیا۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) نہیں ہے آپکے اس معاملے میں کچھ یا تو معاف فرمادے اللہ انکو یا سزا دے اللہ انکو اسلئے کہ وہ ظلم ڈھانے

ربك الاعلیٰ وفی الثانیة بقل یاایها الکفرون وفی الثالثة بقل هو الله احد۔(رواہ فی مسند امام اعظم)

ربك الاعلیٰ ۔اوردوسری رکعت میں قل یاایها الکفرون اورتیسری رکعت میں قل هو الله احد۔

(۱۲۶۳) حدیث شریف: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم لافصل فی الوتر (رواہ فی مسند امام اعظم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی فاصلہ نہیں ہے وتر میں۔

(۱۲۶۴) حدیث شریف: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم وتر اللیل ثلاث کوتر النهار صلاة المغرب۔(رواہ الدارقطنی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ رات کے وتر تین رکعت ہیں، دن کے وتر نمازِ مغرب کی طرح۔

﴿ باب القنوت ترجمہ: دعاء قنوت کا باب ﴾

(۱۲۶۵) حدیث شریف: عَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ قَالَ سَئَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ

ترجمہ: حضرت عاصم احول سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے پوچھا حضرت انس ابن مالک سے دعاء قنوت کے بارے میں

فِی الصَّلٰوةِ وَكَانَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْبَعْدَهٗ قَالَ قَبْلَهٗ اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم

کہ نماز میں رکوع سے پہلے تھی یا رکوع کے بعد؟ تو فرمایا حضرت انس سے کہ رکوع سے پہلے تھی، بس دعاء قنوت نازلہ پڑھی پیارے رسول اللہ ﷺ نے

بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا اِنَّهٗ كَانَ بَعَثَ اُنَاسًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا فَاُصِيْبُوْا

رکوع کے بعد ایک مہینہ، بیشک پیارے رسول نے بھیجا تھا کچھ حضرات کو کہا جاتا تھا ان کو قراء، ستر مرد تھے، تو انہیں مصیبت میں ڈال دیا گیا

فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا يَدْعُوْا عَلَيْهِمْ (رواہ البخاری والمسلم)

تب دعاء قنوت نازلہ پڑھی پیارے رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد ایک ماہ کہ دعا فرماتے تھے ان قاتلوں پر۔

(۱۲۶۶) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَنَتَ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهٗ۔ (رواہ ابوداود والنسائی)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے دعاء قنور نازلہ پڑھی ایک مہینہ، پھر چھوڑ دیا اس کا پڑھنا۔

(۱۲۶۷) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیْ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ يَاۤاَبَتِ اِنَّكَ قَدْصَلَّيْتَ

ترجمہ: حضرت ابو مالک اشجعی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا اپنے والد ماجد سے کہ اے میرے ابا جان! پڑھی ہے نماز آپ نے

लाज़िम है हर जोड़ की तरफ़ से अपने एक सदका हज़राते सहाबा ने अर्ज़ किया कौन ताकत रखता है इसकी या नबीयल्लाह? फ़रमाया प्यारे नबी ने जो थूक मस्जिद में हो उसको दफन कर दो और कोई तक्लीफ़देह चीज़ हटा दो रास्ते से फिर अगर तुम यह न पाओ तो दो रकअतें चाश्त की किफ़ायत करेंगी तुमको।

1290 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिसने नमाज़ पढ़ी चाश्त की बारह रकअतें तो बनायेगा अल्लाह तआला उसके लिये महल सोने का जन्नत में।

1291 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो शख़्स बैठा रहे अपनी नमाज़े फ़जर की जगह पर जिस वक़्त फ़ारिग हो जाये नमाज़े फ़जर से यहाँ तक कि पढ़ ले दो रकअतें इश्राक की न बोले मगर अच्छी बात तो बख़्श दिये जायेंगे उसके गुनाह अगरचे हों वो गुनाह ज़्यादा समन्दर के झाग से।

1292 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने पाबंदी की इश्राक की दो रकअतों पर तो बख़्श दिये जायेंगे उसके लिये उसके गुनाह और अगरचे हों वो गुनाह समन्दर के झाग के बराबर।

1293 हदीस शरीफ़:– उम्मुल मोमिनीन हज़रते आयशा सिदिका से मरवी बेशक वो नमाज़ पढ़ती थीं

والے ہیں۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۶۲) اب اس آیت کریمہ کی تفسیر وفوائد بھی ملاحظہ فرمائیں۔ آپ ﷺ کی دعاء ہلاکت رنگ لائی اور بڑے بڑے سورما مارے گئے آپ نے کفار کی ہلاکت کی دعا فرمائی بعد میں اللہ تعالیٰ نے آپکو اس دعاء ہلاکت سے روک دیا تا کہ ہلاکت کی جگہ انکو آپکا مطیع وفرمانبردار غلام بنا دیا جائے چنانچہ وہی ظلم کرنے والے قتل وغارت گری کرنے والے اسلام کے جانباز سپاہی بنا دئے گئے آپ ﷺ نماز فجر کی دوسری رکعت میں رکوع کے بعد یہ دعاء ہلاکت فرمایا کرتے تھے جسکو دعاء قنوت نازلہ کہتے ہیں اس آیت سے قنوت نازلہ منسوخ ہوئی اس آیت کریمہ کا ایک شان نزول اور بھی ہے وہ یہ کہ آپ ﷺ نے بیر معونہ والے کفار کے لئے دعاء ہلاکت فرمائی جنھوں نے دھوکہ دیکر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ساتھ لیجا کر شہید کر دیا ان کے متعلق یہ آیت کریمہ اتری اور آپ ﷺ کو انکے لئے دعاء ہلاکت کرنے کو منع فرما دیا گیا کیونکہ آپ رحمۃ للعالمین ہیں دعاء ہلاکت آپکے شایان شان نہیں ہے۔ اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ آپ ﷺ کو کفار کیلئے دعاء ہلاکت کرنے کا حق واختیار نہیں ورنہ گزشتہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کفار کیلئے دعاء ہلاکت نہ فرماتے اور وہ انکی دعاء سے ہلاک نہوتے جب یہ حق واختیار و دیگر حضرات انبیاء کرام کو ہے تو آپ ﷺ کو تو یہ حق بہ طریقۂ اولیٰ ہے۔ جن احادیث کریمہ میں دعاء قنوت نازلہ کا پڑھنا پابندی کے ساتھ یا دیگر نمازوں میں آیا ہے وہ اس آیت کریمہ سے منسوخ ہیں۔ اب یہ تمام احادیث کریمہ صرف ریکارڈ کے طور پر کتابوں میں موجود ہیں۔ وتروں میں پڑھی جانے والی۔ دعاء قنوت: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ (طبرانی شریف) (ترجمہ) اے اللہ بے شک ہم مدد چاہتے ہیں تجھ سے اور ہم معافی چاہتے ہیں تجھ سے اور ایمان رکھتے ہیں تجھ پر اور بھروسہ رکھتے ہیں تجھ پر اور تعریف کرتے ہیں تیری بہترین اور ہم شکر کرتے ہیں تیرا اور ناشکری نہیں کرتے تیری اور دور رہتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اسکو جو تیری نافرمانی کرتا ہے اے اللہ تعالیٰ تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور حاضری دیتے ہیں اور ہم امید رکھتے ہیں تیری رحمت کی اور ہم ڈرتے ہیں تیرے عذاب سے بے شک تیرا عذاب کفار سے ملنے والا ہے۔

(۱۲۶۹) ماہ رمضان مبارک میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے مسجد نبوی شریف کے ایک گوشے میں چٹائی کھڑی کر کے حجرہ سا بنالیا تھا کہ خلوت میں بحالت اعتکاف عبادت کا کیف و سرور حاصل کیا جائے۔ معتکف مسجد کے گوشے میں چادر، ٹاٹ، چٹائی وغیرہا سے عارضی حجرہ بنا سکتا ہے مگر اتنا وسیع وعریض نہ بنائے جس سے عام نمازیوں کو تنگی ودشواری ہونے لگے۔ آپ ﷺ اس حجرے میں سے نماز تراویح کی جماعت کی امامت فرماتے اور حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس حجرۂ پاک کے باہر اقتداء فرماتے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے کئی دن یہ نماز تراویح باجماعت پڑھائیں آپ ﷺ کو یہ معلوم تھا اگر یونہی نماز تراویح پڑھاتا رہا تو نماز تراویح بھی پنجوقتہ نمازوں کیطرح فرض ہوجائینگی اور آپکو یہ بھی علم تھا کہ اگر تراویح فرض فرمادی گئیں تو میری امت پر بھاری پڑینگی اور میری امت پابندی نہ کرسکے گی۔ یہ دونوں باتیں علوم غیبیہ سے تعلق رکھتی ہیں۔ آپ ﷺ کی ہاں اور ناں پر احکام شرعیہ مرتب ہوجاتے ہیں جسکے بارے میں ہاں فرمادیں تو وہ فرض و واجب ہوجائے اور جسکے بارے میں ناں فرمادیں تو فرض وواجب نہو۔ اسی طرح کبھی آپ ﷺ کے عمل پاک پر بھی احکام شرعیہ مرتب ہوجاتے ہیں اگر آپ ﷺ آج نماز تراویح پڑھادیتے تو نماز تراویح فرض ہوتی۔ آپ ﷺ نے آج رات نماز تراویح نہ پڑھائی تو نماز تراویح فرض بھی نہوئی۔ یہ بھی آپ ﷺ کی اپنی پیاری امت پر شفقت ورحمت ہے کہ آج رات نماز تراویح نہ پڑھائی۔ نماز تراویح سنت مؤکدہ ہیں کیونکہ حضرات صحابۂ کرام نے بیس رکعت نماز تراویح ہمیشہ پابندی کے ساتھ باجماعت ادا

خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم وَاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ هٰهُنَا بِالْكُوْفَةِ نَحْوًا

پیارے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر حضرت عثمان اور حضرت علی کے پیچھے اور یہاں حضرت علی کے پیچھے کوفے میں بھی تقریبا

مِنْ خَمْسِ سِنِیْنَ اَكَانُوْا یَقْنِتُوْنَ قَالَ اَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ (رواه الترمذی)

پانچ سال، یہ حضرات قنوت نازلہ پڑھتے تھے؟ تو میرے اباجان نے جواباً فرمایا کہ اے مرے بیٹے! بدعت ہے۔

(۱۲۶۸) حدیث شریف: عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جبیر قال اشهد انی سمعت ابن عباس

ترجمہ: حضرت سعید ابن جبیر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک میں نے سنا حضرت عبداللہ ابن عباس سے

یقول ان القنوت فی صلاة الصبح بدعة (رواه دارقطنی)

وہ فرماتے ہیں کہ بیشک دعاء قنوت نازلہ پابندی سے فجر کی نماز میں پڑھنا بدعت ہے۔

﴿ باب قیام شهر رمضان ﴾ ترجمہ: ماہ رمضان شریف کے قیام کا باب

(۱۲۶۹) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اِتَّخَذَ حُجْرَةً فِی الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِیْرٍ فَصَلّٰی

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے نے بنایا ایک حجرہ پاک مسجد شریف میں چٹائی کا تو نمازیں ادا فرمائیں

فِیْهَا لَیَالِیَ حَتّٰی اجْتَمَعَ عَلَیْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهٗ لَیْلَةً وَظَنُّوْا اَنَّهٗ

اس حجرے میں چند رات، یہاں تک کہ جمع ہونے لگے آپ کی بارگاہ میں لوگ پھر نہ پائی ان لوگوں نے پیارے نبی کی آواز ایک رات، تو ان لوگوں نے گمان کیا

قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ یَتَنَحْنَحُ لِیَخْرُجَ اِلَیْهِمْ فَقَالَ مَازَالَ بِكُمُ الَّذِیْ رَاَیْتُ

کہ پیارے نبی سو گئے ہیں، تو کھنکارنے لگے کچھ لوگ تاکہ تشریف لے آئیں پیارے نبی انکے پاس تو فرمایا پیارے نبی نے مسلسل تم کو دیکھ رہا ہیں

مِنْ صَنِیْعِكُمْ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ یُّكْتَبَ عَلَیْكُمْ وَلَوْكُتِبَ عَلَیْكُمْ مَاقُمْتُمْ بِهٖ

تمہارے کاموں کو یہاں تک کہ میں نے خوف کیا یہ کہ فرض فرمادی جائے یہ نماز تراویح تم پر اور اگر فرض فرمادی جاتی تم پر تو نہیں قائم کر سکتے تھے تم اسکو

فَصَلُّوْا اَیُّهَا النَّاسُ فِیْ بُیُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ (رواه البخاری والمسلم)

تو نماز پڑھو اے لوگو! اپنے گھروں میں، اسلئے کہ مرد کی افضل نماز اپنے گھر میں ہے سوائے فرض نماز کے۔

इश्राक की आठ रकअतें फिर फरमातीं कि अगर मेरे वालेदैन कब्र से उठ आयें तो भी न छोंडूँगी मैं नमाज़े इश्राक को।

(72) नफ्ल नमाज़ का बाब

1294 हदीस शरीफः— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हज़रते बिलाल से फजर की नमाज़ के वक़्त ऐ बिलाल बयान करो तुम इस उम्मीद अफज़ा अमल के बारे में जिसको तुमने किया है इस्लाम में इसलिये कि मैं ने सुनी तुम्हारे नालैन की आवाज़ अपने आगे जन्नत में, हज़रते बिलाल ने अर्ज़ किया कि नहीं किया मैंने कोई उम्मीद अफज़ा काम अपने नज़दीक सिवाए इसके कि नही किया मैंने कोई वुजू किसी वक़्त रात और दिन में मगर नमाज़ पढ़ी ली मैंने उस वुजू से वो जो लिख दी गयी थी मेरे लिये यह कि मैं नमाज़ पढ़ूँ।

1295 हदीस शरीफः— हज़रते अली से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि खबर दी मुझे हज़रते अबू बक्र ने और हजरते अबू बक्र सच्चे हैं उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फरमाते हैं नहीं है कोई ऐसा शख़्स जो कोई गुनाह करता है फिर उठता है तो वुजू करता है फिर नमाज़ पढ़ता है फिर मुआफी चाहता है अल्लाह से मगर बख़्श देता है अल्लाह तआला उसको फिर प्यारे रसूल ने तिलावत

فرمائیں اور آپ ﷺ نے اپنے ہمیشہ نہ پڑھنے کا عذر و وجہ بھی بیان فرمادی اور یہ عذر ایسا ہے کہ اس عذر کی وجہ سے آپ ﷺ کا ہمیشہ نماز تراویح کا باجماعت نہ پڑھنا نماز تراویح کو غیر مؤکدہ نہ بنائیگا۔ البتہ نماز تراویح کی جماعت سنت مؤکدہ کفایہ ہے۔

(۱۲۷۰) فرائض کی جماعت اولیٰ کے وقت مسجد میں الگ نماز پڑھنا منع ہے۔ نماز تراویح کی جماعت کا یہ حکم نہیں ہے۔ آج بعد میں آنے والے نمازی نماز تراویح کی جماعت ہوتے ہوئے بھی اپنی فرض نماز عشاء اور بقیہ تراویح پڑھتے ہیں۔ سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرض پڑھائے اور نماز تراویح سیدنا حضرت اُبَی ابن کعب نے پڑھائی۔ اگر فرض ایک امام پڑھائے اور تراویح دوسرا امام پڑھائے تو یہ درست ہے۔ البتہ جس نے نماز فرض جماعت سے نہ پڑھی ہو وہ نہ وتر پڑھا سکتا ہے اور نہ خود جماعت سے نماز وتر پڑھ سکتا ہے۔ (شامی) تراویح کی بیس رکعات باجماعت ہمیشہ اہتمام سے قائم کرنا سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایجاد اور بدعت حسنہ ہے۔ اسکو بدعت حسنہ اسکی ہیئت واجتماع کے اعتبار سے فرمایا ورنہ نفس تراویح تو آپ ﷺ کی سنت کریمہ ہیں۔ چند مرتبہ آپ نے خود نماز تراویح پڑھی پڑھائی ہے۔ حضرات صحابہٴ کرام کی ایجادات شرعاً بدعت حسنہ ہیں اور لغۃً سنت ہیں۔ اسی لحاظ سے آپ ﷺ نے فرمایا **علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین۔** (ترجمہ) تم پر لازم ہے میری سنت اور خلفاء راشدین کی سنت۔ بدعت کی اوّلاً دو قسمیں ہیں: (۱) بدعت اعتقادی (۲) بدعت عملی۔ بدعت اعتقادی ہمیشہ کفر ہی ہوتی ہے اور اسکے مرتکب تمام وہابی ہیں چونکہ انہوں نے ایسے عقائد گڑھ لئے ہیں جنکا شریعت اسلامیہ میں کہیں کوئی وجود نہیں ہے وہابیوں کے نئے عقائد جاننے کیلئے فقیر قدیری کی کتاب مومن ومنافق کا مکالمہ ملاحظہ فرمائیں۔ بدعت عملی کی پھر دو قسمیں ہیں۔ بدعت حسنہ، بدعت سیئہ۔ ہر بدعت بُری نہیں ہوتی۔ بدعت کی تفصیلات کو پڑھنے کیلئے فقیر قدیری کی کتاب ''بدعت کی حقیقت'' ملاحظہ فرمائیں۔ قیامت تک نماز تراویح کی دھوم دھام سیدنا حضور عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یادگار ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ نماز تراویح بھی پڑھا کریں اور نماز تہجد بھی پڑھا کریں۔ نماز تراویح سے نماز تہجد افضل ہے حضرات صحابہٴ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نماز تراویح اول وقت میں ادا فرماتے تھے تراویح اول وقت میں پڑھی جائیں خواہ وہ اخیر رات تک پڑھی جائیں جیسا کہ شبینہ میں ہوتا ہے۔ حضرات صحابہٴ کرام کا بھی یہی عمل تھا کہ وہ تراویح پڑھکر سویا کرتے تھے۔

(۱۲۷۱) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ رمضان مبارک میں علاوہ وتر کے بیس رکعت نماز تراویح ادا فرماتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ نماز تراویح بیس رکعت ہیں۔ ابتداءً یہ تعداد کم رہی ہے تا کہ بار نہ ہو جائے۔ بعد میں وہ تمام تعدادیں منسوخ ہوگئیں اور بیس رکعت نماز تراویح پر اجماع ہوگیا۔

(۱۲۷۲) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا اور دوسرے عام صحابہٴ کرام کا معمول ارشاد فرما رہے ہیں کہ ہم عہد فاروقی میں وتر کے علاوہ بیس رکعت نماز تراویح پڑھا کرتے تھے۔

(۱۲۷۳) اس میں بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر ہوتے تھے۔ بیس رکعت تراویح کا ثبوت اور تین وتر کا بھی ثبوت ہوگیا۔

(۱۲۷۴) نماز تراویح کی بیس رکعت سنت نبوی ہیں اور جماعت کی پابندی یہ سنت فاروقی ہے۔ سیدنا حضور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ نماز تراویح سید القراء حضرت اُبَی ابن کعب سے پڑھوائیں کیونکہ شاندار قاری ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین حافظ قرآن بھی تھے۔

(۱۲۷۵) خلیفہٴ ثانی کے بعد خلیفہٴ چہارم کا معمول وحکم بھی ملاحظہ فرمالیں کہ آپکے حکم پر بیس رکعات نماز تراویح پڑھائی گئیں اور تین رکعت نماز وتر تو خود انہوں نے ہی پڑھائے۔ بعض کو دھوکہ ہوگیا کہ انہوں نے تہجد والی احادیث کریمہ کو تراویح کی نماز پر چسپاں کر کے آٹھ رکعت تراویح کی بات کہدی۔

(۱۲۷۶) تراویح، ترویحہ کی جمع ہے اور ترویحہ کے معنیٰ ہیں آرام کرنے کے اور نماز تراویح کو نماز تراویح اسلئے کہا جاتا ہے کہ نماز تراویح میں ہر چار رکعت کے بعد آرام کیا جاتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت لیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ نام رکھا گیا جماعت کی نماز کا رمضان شریف کی مبارک راتوں

(١٢٧٠) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِالْقَارِیِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ

ترجمہ: حضرت عبد الرحمٰن ابن عبد القاری سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نکلا حضرت عمر ابن خطاب کیساتھ

لَیْلَةً اِلَی الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ یُصَلِّی الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ وَیُصَلِّ الرَّجُلُ فَیُصَلِّیْ

ایک رات مسجد کی طرف تو وہاں لوگ متفرق اور الگ الگ تھے کہ نماز پڑھ رہا ہے کوئی آدمی اکیلا اور کوئی آدمی نماز پڑھ رہا ہے تو نماز پڑھ رہی ہے

بِصَلٰوتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ لَوْجَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰی قَارِیٍّ وَاحِدٍ لَکَانَ اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ

اسکی نماز کے ساتھ جماعت، حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر جمع فرمادوں میں ان سب کو ایک قاری پر تو زیادہ اچھا تھا، پھر ارادہ فرمالیا حضرت عمر نے

فَجَمَعَهُمْ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ لَیْلَةً اُخْرٰی وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ

تو انکو جمع فرمادیا حضرت اُبی ابن کعب پر، فرمایا حضرت عبد الرحمٰن نے کہ پھر میں نکلا حضرت عمر کیساتھ دوسری رات تو لوگ نماز پڑھ رہے تھے

بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَالَّتِیْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِیْ

اپنے قاری کی نماز کیساتھ، حضرت عمر نے فرمایا "بڑی اچھی بدعت ہے یہ" اور وہ نماز کہ سوتے رہتے ہیں لوگ جس سے افضل ہے اُس نماز سے جس کو

تَقُوْمُوْنَ یُرِیْدُ اٰخِرَ اللَّیْلِ وَکَانَ النَّاسُ یَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهٗ (رواه البخاری)

تم قائم کرتے ہو، مراد لیتے تھے وہ آخر رات کی نماز، اور نمازِ تراویح پڑھتے تھے لوگ اول رات میں۔

(١٢٧١) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً سِوَی الْوِتْرِ۔ (رواه البیهقی)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ تراویح پڑھتے تھے رمضان شریف میں بیس رکعتیں علاوہ وتر کے۔

(١٢٧٢) حدیث شریف: عَنْ سَائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ کُنَّا نَقُوْمُ فِیْ عَهْدِ عُمَرَ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَالْوِتْرِ۔ (رواه البیهقی)

ترجمہ: حضرت سائب ابن یزید سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم حضرت عمر کے زمانے میں قیام کرتے تھے بیس رکعت کیساتھ اور وتر کیساتھ۔

(١٢٧٣) حدیث شریف: عَنْ یَزِیْدَ بْنِ رُوْمَانَ اَنَّهٗ قَالَ کَانَ النَّاسُ یَقُوْمُوْنَ فِیْ زَمَانِ

ترجمہ: حضرت یزید ابن رومان سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا لوگ قیام کرتے تھے زمانے میں

फ़रमाई आयते करीमा "और वो लोग जब किया उन्होंने बेहयाई का काम या ज़ुल्म किया उन्होंने अपनी जानों पर तो ज़िक्र किया उन्होंने अल्लाह का फिर मुआफ़ी मांगी उन्होंने अपने गुनाहों की और कौन मुआफ़ करेगा गुनाहों को सिवाए अल्लाह के और न अड़े रहे वो उस पर जो उन्होंने किया और वो जान रहे हैं"।

1296 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को जब पेश आता था कोई अहम मुआमला तो नमाज़ अदा फ़रमाते थे।

1297 हदीस शरीफ़:– सुबह फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो हज़रते बिलाल को बुलाया फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने किस वजह से आगे चल रहे थे तुम मेरे जन्नत की तरफ़ कि नहीं गया मैं जन्नत में कभी मगर सुनी मैंने तुम्हारी आहट अपने आगे, अर्ज़ किया हज़रते बिलाल ने या रसूलुल्लाह नहीं आज़ान दी मैंने कभी मगर पढ़ी मैंने दो रकआत और कभी बेवुज़ू न हुआ मगर मैंने वुज़ू कर लिया उसी वक़्त और समझ लिया मैंने बेशक अल्लाह तआला के लिये लाज़िम है मुझ पर दो रकअतें तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने इन्हीं दो कामों की वजह से।

1298 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि बेशक पहला अमल कि जिसका हिसाब लिया

میں تراویح اسلئے کہ لوگوں نے جب جماعت سے پڑھا انکو تو وہ آرام کرتے تھے دوسلاموں کے درمیان بقدر اسکے کہ نماز پڑھے آدمی چار رکعت (زرقانی شریف) تراویح ترویح کی جمع ہے اور وہ اصل میں مصدر ہے آرام کرنے کے معنیٰ میں۔ نام رکھا گیا ترویحہ چار خصوصی رکعتوں کا کیونکہ لازم ہے انکے بعد آرام کرنا اور جیسا کہ وہ سنت ہے اس میں (بحرالرائق) اب یہ بات کتنی واضح ہوگئی کہ چار رکعت کو ترویحہ کہتے ہیں اور حدیث شریف میں ہے کہ پانچ ترویحہ پڑھنا چاہئے اور پانچ کو جب چار سے ضرب دینگے تو بیس رکعت ہوئیں۔ یہی بات حدیث شریف میں مذکور ہے۔ لہٰذا آٹھ رکعت کو تراویح کہنا درست نہیں بلکہ ترویحتین کہنا چاہئے۔ بیس رکعت کو تاروتح کہنا درست ہے کہ وہ پانچ ترویحوں کا مجموعہ ہے۔

(۱۲۷۷) خلفاء ثلثہ کے مبارک زمانوں میں بھی بیس رکعت تراویح پڑھی جاتی تھیں۔ اسکے بعد بھی نماز تہجد والی احادیث کریمہ کو تراویح کیلئے بیان کرنا اور مسلمانوں کو بارہ رکعت تراویح سے محروم کرنا کرانا کونسی سعادت کی بات ہے۔

(۱۲۷۸) سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول ہیں اور آپکا معمول بھی یہی تھا کہ آپ بیس رکعات نماز تراویح پڑھتے پڑھاتے تھے اور وتر کی نماز بھی تین رکعت ادا فرماتے تھے۔

(۱۲۷۹) بیس رکعت تراویح کے ثبوت اور بھی بہت سی احادیث کریمہ پیش کیجا سکتی ہیں۔ بہر حال مسلمانوں کو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور پیارے صحابۂ کرام کی پیاری سیرت طیبہ کو اپنانا چاہئے اور بیس رکعت نماز تراویح پڑھنا چاہئے۔ آپ ﷺ نے صرف تین رات تراویح کی نماز باجماعت ادا فرمائی ہے اسکے بعد جماعت ترک فرمادی کہ کہیں نماز تراویح فرض نہ ہوجائے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ پاک میں بھی یہی مذکورہ طریقہ رائج رہا کہ اہتمام جماعت کے ساتھ نماز تراویح نہیں ادا کیگئی مگر اسکے بعد عہد فاروقی میں انکی خلافت کے دوسرے سال ۱۴ھ میں تراویح کی نماز با جماعت کا حکم خود سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اور اس پر عمل بھی جاری ہوگیا جو جب سے ابتک پوری امت مسلمہ میں جاری وساری ہے۔ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نماز تراویح کی ہر رکعت میں قرآن عظیم کا ایک رکوع تلاوت فرماتے تھے۔ اسلئے قرآن کریم کے رکوع کو رکوع کہتے ہیں کہ ان آیات کریمہ پر سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ودیگر حضرات صحابۂ کرام نشان رکوع پر رکوع فرماتے تھے اور ستائیسویں شب مبارکہ میں ختم قرآن کریم ہوتا تھا۔ قرآن کریم کے کُل ۵۵۸ رکوعات ہیں۔ بیس رکعت کے اعتبار سے ۲۷ راتوں میں ۵۴۰ رکوعات ہوئے اور اگر آٹھ تراویح مان لی جائیں تو ۲۱۶ رکوعات ہونگے اسطرح ختم قرآن کریم نہو سکے گا۔ یہ حساب رکوعات بھی اس بات کا ثبوت ہیں کہ تراویح بیس رکعات ہیں۔

(۱۲۸۰) یہ رات سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس رہنے کی باری تھی رات کو جب حضرت عائشہ اٹھیں تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو بستر استراحت پر نہ پایا مدینہ شریف کے گلی کوچوں میں تلاش فرمایا پھر بستی سے باہر نکلیں تو دیکھا کہ آپ ﷺ مدینے شریف کے قبرستان ''جنت البقیع'' میں جلوہ افروز ہیں اور ذکر و دعاء میں مشغول و مصروف ہیں حضرت عائشہ کو یہ خیال گزرا ہوگا کہ میری باری تھی اور آپ ﷺ دوسری بیوی کے پاس پہونچ گئے اس سوال مقدر کا جواب آپ ﷺ نے خود ہی عطا فرمادیا کہ تمہاری باری میں کسی دوسری بیوی کے حجرے میں قیام نہ فرمائینگے کیونکہ یہ ہمارے اپنے اصول کے خلاف ہے۔ ایسی کوئی خلاف ورزی میں ہر گز ہر گز نہ کرونگا کیونکہ اسکے خلاف کرنا اپنے اصول ومعیار کے خلاف ہے۔ اسکو آپ ﷺ نے ظلم سے تعبیر فرمایا۔ آپ ﷺ پر ازواج مطہرات کی باری اور مہر واجب نہ تھا مگر خود از راہ کرم انکی باریاں مقرر فرمادی تھیں تا کہ امت کو سنت مل جائے۔ ''قبیلہ کلب'' مدینے شریف میں اس قبیلے کی بکریاں سب سے زیادہ تھیں۔ اس قبیلے کی بکریوں کے جسم پر جتنے بال ہیں پندرھویں شعبان کی رات کو جسے شب برأت کہا جاتا ہے اس تعداد سے بھی زیادہ مومن گنہگاروں کی مغفرت فرمادی جاتی ہے لیکن کفار ومشرکین ومنافقین کو اس رحمت سے کوئی حصہ نہیں ملتا۔ یہی وجہ ہے کہ بے ایمان لوگ اس رات کو کوئی اہمیت وخصوصیت

عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِیْ رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَّعِشْرِیْنَ رَکْعَةً۔ (رواہ فی مؤطا والبیہقی)

حضرت عمر ابن خطاب کے ، رمضان شریف میں تیئیس رکعات کیساتھ۔

(۱۲۷۴) حدیث شریف: عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَرَہٗ اَنْ یُّصَلِّیَ بِاللَّیْلِ فِیْ رَمَضَانَ قَالَ اِنَّ النَّاسَ یَصُوْمُوْنَ النَّهَارَ وَلَا یُحْسِنُوْنَ اَنْ یَّقْرَؤُا فَلَوْ قَرَأْتَ عَلَیْهِمْ بِاللَّیْلِ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ هٰذَا شَیْءٌ لَمْ یَکُنْ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ وَلٰکِنَّهٗ حَسَنٌ فَصَلّٰی بِهِمْ عِشْرِیْنَ۔ (رواہ فی کنز الاعمال)

ترجمہ: حضرت اُبی ابن کعب سے مروی بیشک حضرت عمر ابن خطاب نے حکم فرمایا حضرت اُبی ابن کعب کو کہ نماز پڑھائیں رات کو رمضان شریف میں، فرمایا حضرت عمر نے بیشک لوگ روزہ رکھتے ہیں دن میں تو بخوبی تلاوت نہیں کر پائیں گے تو کیا اچھا ہوتا کہ آپ قرآن پڑھ دیا کریں ان پر رات میں! تو حضرت اُبی ابن کعب نے کہا کہ اے امیر المومنین! یہ بات تو تھی نہیں (جماعت کی پابندی) تو حضرت عمر نے فرمایا میں نے یہ بھی جان لیا ہے لیکن یہ بات بھی اچھی ہے، تو نماز پڑھائی حضرت اُبی ابن کعب نے انکو بیس رکعات۔

(۱۲۷۵) حدیث شریف: اَنَّ عَلِیًّا دَعَا الْقُرَّاءَ فِیْ رَمَضَانَ فَاَمَرَ رَجُلًا یُّصَلِّیَ النَّاسَ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً وَکَانَ عَلِیٌّ یُوْتِرُ بِهِمْ۔ (رواہ البیہقی)

ترجمہ: بیشک حضرت علی نے بلایا حضرات قراء کرام کو رمضان شریف میں تو حکم فرمایا ایک شخص کو کہ نمازِ تراویح پڑھائیں لوگوں کو بیس رکعات اور حضرت علی وتر پڑھاتے تھے ان کو۔

(۱۲۷۶) حدیث شریف: عَنْ شُتَیْرَةَ بْنِ شَکَلٍ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ عَلِیٍّ اَنَّهٗ کَانَ یَؤُمُّهُمْ فِیْ رَمَضَانَ فَیُصَلِّیْ خَمْسَ تَرْوِیْحَاتٍ عِشْرِیْنَ رَکْعَةً۔ (رواہ البیہقی)

ترجمہ: حضرت شتیرہ ابن شکل سے مروی اور تھے وہ حضرت علی کے اصحاب میں سے، بیشک وہ امامت فرماتے تھے لوگوں کی رمضان مبارک میں تو نماز پڑھاتے پانچ ترویحے بیس رکعات۔

जायेगा बन्दे से क़यामत के दिन उसकी नमाज़ है तो अगर ठीक हो गयी नमाज़ तो कामयाब हो गया बंदा और निजात पा गया और अगर बिगड़ गयी नमाज़ तो महरूम रह गया और नुकसान पा गया बंदा फिर अगर कमी रह गई बंदे के फराइज़ में से कुछ तो फ़रमायेगा रब्ब तबारक व तआला देखो क्या मेरे बंदे के पास कुछ नफ़्ली इबादत है तो पूरी कर दी जायेगी नफ़्ली इबादत से वो जो कमी रह गई है फर्ज़ में फिर होंगे उसके तमाम आमाल उसी तरीके पर

1299 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं ताकीदी हुक्म फ़रमाया अल्लाह तआला ने बंदे को किसी बारे में जो अफज़ल हो दो रकआतों से कि बंदा पढ़ता है उन दो रकअतों को और बेशक भलाई निसार होती है उस बंदे के सर पर जब तक वो है अपनी नमाज़ में और इतना करीब नहीं होता बंदा किसी चीज़ से अल्लाह तआला की तरफ़ जिस तरह कि निकला हो उसके मुँह से यानि कुरआन शरीफ़।

(73) नमाज़े इस्तख़ारा का बाब

1300 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने वो शख़्स कि ज़रुरत है उसको अल्लाह तआला से या किसी ओर से हज़रत आदम की औलाद में से तो चाहिये कि वुजू करे तो

نہیں دیتے کہ انہیں تو کچھ ملنا ملانا ہے نہیں لہٰذا انگور کھٹے ہیں۔شب برأت میں عبادت کرنا' قبرستان جانا سنت ہے شب برأت کو شب قدر بھی کہتے ہیں یعنی تمام سال کے انتظامی امور کے فیصلے کی رات ۔ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) بے شک ہم نے نازل فرمایا اسکو برکت والی رات میں'اس میں تقسیم فرما دیا جاتا ہے ہر کام حکمت والا (بصیرۃ الایمان افادہ قادری معینی ص ۱۲۲۰)

(۱۲۸۱) حضرات ملائکۂ کرام سال بھر ہونے والے واقعات کو لوح محفوظ سے اس رات صحیفوں میں نقل کر دیتے ہیں اور پھر یہ صحیفے ان فرشتوں کے حوالے کردئے جاتے ہیں جنکے ذمہ یہ کام ہیں۔مرنے والوں کو فہرست ملک الموت کو اور پیدا ہونے والے بچوں کو لسٹ بنانے والے فرشتوں کو اور رزق کی فہرست حضرت میکائیل کے سپرد کر دیجاتی ہے۔فرشتوں کو اگلے پورے سال میں ہونے والی ولادتوں اور اموات' برسنے والے قطرات اور اُگنے والے ثمارات اور غلہ جات سبکا علم دیدیا جاتا ہے اور یہ علوم غیبیہ خمسہ ہیں۔ جب علوم غیبیہ خمسہ فرشتوں کو دیدیا جاتا ہے تو پھر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے علوم کا عالم کیا ہوگا۔اعمال صالحہ جنت ملنے کے اسباب ظاہری ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سبب حقیقی ہے۔ بلکہ اعمال صالحہ کی توفیق وقبولیت بھی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔عمل کی مثال بیج ہے اور اللہ تعالیٰ کا فضل بارش ودھوپ ہے اور انکے سہارے ہی بیج پھلتا پھولتا ہے۔آپ ﷺ کا اپنے سر اقدس پر اپنا دست مبارک رکھنا برائے تواضع تھا کہ میں رحمۃ للعالمین ہوکر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے نیازی کا اظہار نہیں فرماتا پھر دھرتی کے سینے پر اور تاریخ کے دامن میں کون ہوسکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بے نیاز و بے پرواہ ہو جائے۔آپ ﷺ نے یہ جو کچھ فرمایا اللہ تعالیٰ کے لحاظ سے فرمایا مخلوق کے لحاظ سے تو آپ ﷺ سبکی پناہ ہیں۔سبکو اللہ تعالیٰ کی رحمت آپ ﷺ کے صدقہ وطفیل میں ملتی ہے۔آپ ﷺ کی شان ابر رحمت ہے کہ جسکو بھی باران رحمت سے حصہ ملیگا انہیں کے ذریعہ ملیگا۔شعر:

دیکھو اَللّٰہُ یُعْطِیْ اَنَاقَاسِمُ
جسکو جو کچھ ملا انکے دربار سے
بخشدیں اس کو کونین کی نعمتیں
جسنے مانگا ہے کچھ میرے سرکار سے (یانبی)

(۱۲۸۲) جو خلاف شرع کسی سے کینہ رکھتا ہے یا قتل کرتا ہے یہ وعید اسکے لئے ہے جیسے دنیوی کینہ' بغض عداوت' ظلماً قتل کرنا۔حکم شرع کے مطابق کسی سے دل میں کینہ رکھنا جائز ہے۔جیسے کفار ومشرکین ومنافقین سے کینہ رکھنا' جہاد میں انکا قتل کرنا' ڈاکو' زانی' قاتل نفس کا قتل کرنا بھی عبادت ہے۔کینہ' بغض وحسد' عداوت دور کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ تحفے تحائف دئے جائیں اور محبت کی پینگیں بڑھائی جائیں۔اسکی ایک شکل یہ بھی ہے کہ ایک دوسرے کو حلوہ پیش کرتے رہیں تا کہ محبت بڑھے اور نفرت کی ارتھی سج جائے اور پھر حلوے پر نیاز وفاتحہ یہ آم کے آم گھٹلیوں کے دام کے مترادف ہے۔شب برأت عبادت کی رات ہے اور تحائف وہدایا اور خیرات وصدقات بھی عبادات ہیں۔ ان عبادتوں سے مسلمانوں کو روکنا جہالت وضلالت اور نشان وہابیت ہے۔

(۱۲۸۳) دیگر راتوں میں یہ انعامات ونوازشات کی بارشیں اخیر رات میں ہوتی ہیں مگر شب برأت میں یہ بارش شروع رات ہی سے ہوتی ہے اسلئے اچھا یہ ہے کہ تمام رات ہی جم کر عبادت وریاضت کیجائے اور زیارت قبور اور فاتحہ کا اہتمام کیا جائے۔اخیر رات میں نماز تہجد پڑھی جائے ۔تیرھویں' چودھویں' پندرھویں شعبان کا روزہ رکھا جائے ۔ ایک روزہ رکھنا بہتر نہیں ہے کم از کم دو روزے رکھے جائیں۔ ''کیا کوئی ایسا ہے کیا کوئی ایسا ہے'' یہ دوسرے حوائج ومطالبات والوں سے کنایہ اور انکی طرف اشارہ ہے کہ ہے کوئی علم کی دولت مانگنے والا' ہے کوئی عزت وعظمت مانگنے والا' ہے کوئی اولاد مانگنے والا ہے وغیرہ کہ میں اسکو یہ تمام دولتیں نعمتیں عطا فرمادوں۔شب برأت رحمتیں' برکتیں' نعمتیں' دولتیں' سعادتیں سمیٹنے کی رات ہے مگر افسوس ان پر جو اس رات کو بیہودہ مشاغل میں گزار دیں' لہو ولعب کی نذر کر دیں۔

(۱۲۸۴) سیدتنا حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا بے شک سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ تشریف لائے انکے گھر فتح مکہ کے دن۔تو آپ نے غسل فرمایا اور

(۱۲۷۷) حدیث شریف: عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ الصَّحَابِيِّ قَالَ كَانُوا يَقُوْمُوْنَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَّعَلٰى عَهْدِ عُثْمَانَ وَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مِثْلَهٗ. (رواه العینی)

ترجمہ: حضرت سائب ابن یزید صحابی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نماز تراویح پڑھتے مومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں بیس رکعات اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مبارک زمانوں میں بھی اسی کے مثل۔

(۱۲۷۸) حدیث شریف: عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يُصَلِّيْ لَنَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ الْاَعْمَشُ كَانَ يُصَلِّيْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَّيُوْتِرُ بِثَلٰثٍ. (رواه العینی)

ترجمہ: حضرت زید ابن وہب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود نماز تراویح پڑھاتے تھے ہم کو رمضان شریف میں، فرمایا حضرت اعمش نے نماز پڑھاتے تھے حضرت عبد اللہ ابن مسعود بیس رکعات اور وتر پڑھاتے تھے تین رکعات۔

(۱۲۷۹) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يُصَلِّيْ بِنَا فِيْ رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. (رواه ابن ابی شيبة)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابن ابی ملیکہ نماز پڑھاتے تھے ہم کو رمضان شریف میں، بیس رکعات۔

﴿ باب قيام شهر شعبان ترجمہ: ماہِ شعبان شریف کے قیام کا باب ﴾

(۱۲۸۰) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَيْلَةً فَاِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهٗ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَآئِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى

ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہ پایا میں نے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات دیکھا تو پیارے رسول جنت البقیع میں جلوہ گستر ہیں، تو فرمایا پیارے رسول نے کیا تم ڈر رہی تھیں یہ کہ ظلم فرمائیگا اللہ تعالیٰ تم پر اور اس کا پیارا رسول تم پر؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے خیال کیا آپ تشریف لے گئے ہیں اپنی بیویوں میں سے کسی کے پاس، تو فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ کا جلوہ

पूरे एहतेमाम से करे वुजू फिर चाहिये कि नमाज़ पढ़े फिर अल्लाह तआला की खुबियां बयान करे और चाहिये कि दुरुद शरीफ़ पढ़े प्यारे नबी पर फिर चाहिये कि पढ़े लाइलाहा इल्लल्लाहुल हलीमुल करीम सुब्हानल्लाहे रब्बिल अर्शिल अज़ीम वल्हम्दो लिल्लाहे रब्बिल आलमीन अस्अलोका मौजूबाते रहमतेका वअज़ाइमें मग्फ़रतका वलग़नीमतो मिन कुल्ले बर्रुसलामते मिन कुल्ले सुम्मा ला तदाली ज़म्बल अग़फेरते वला हुमल अफरजते वलाहाजतेही लका रज़ुल अक्ज़ीयतेहा याअरहमुराहेमीन।

1301 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम सिखाते थे हमको इस्तखारा सारे अहम कामों में जैसा कि सिखाते थे हमको कुरआने करीम की सूरा ए मुबारका, प्यारे रसूल फ़रमाते थे कि जब इरादा करे कोई तुममें का किसी अहम काम का तो चाहिये कि पढ़े दो रकअत फर्ज़ नमाज़ के अलावा फिर चाहिये कि कहे अल्लाहुम्मा इन्नी अस्तखीरूल बेइल्मेका वस्तक्दरोका बेक़ुदरतेका वअस्अलोका मिन फज़्लेकल अज़ीम फइन्नका तक्देरो वलाकदरो वतालम वलाइल्मो वअनता अलामुल गुयूब अल्लाहुम्मा इन्कुन्तो अन हाज़ल अमरे खैरील्ली फीदीनी वमआशी वआकेबते अमरी औकाला फी अजलो अमरी वअजलोहू वअक्दरो ली वयसरली सुम्मा वारकली फीहे वइन्कुन्तो तआलुम अन्हाज़ल अमरे शिरली फीदीनी वमआशी वआकेबतेही अमरी औकाला फी आजलो

نماز ادا فرمائی آٹھ رکعات تو نہ دیکھی میں نے نماز کبھی زیادہ ہلکی اس سے سوائے اسکے کہ پورا فرماتے آپ ﷺ رکوع کو اور سجدے کو اور یہ وقت چاشت تھا۔عرف میں نماز اشراق و نماز چاشت دونوں کو نماز اشراق کہدیا جاتا ہے مگر یہ دونوں نمازیں الگ الگ ہیں اور انکے اوقات بھی الگ الگ ہیں۔نماز اشراق کا وقت سورج چمکنے کے بیس منٹ بعد سے سورج کے چہارم آسمان تک پہونچنے تک ہے اور نماز چاشت کا وقت چہارم دن سے دوپہر نصف النہار تک ہے۔ یہ دونوں نمازیں سنت مستحبہ ہیں۔نماز اشراق مسجد میں پڑھنا بہتر ہے اور نماز چاشت گھر میں ادا کرنا بہتر ہے۔ اشراق کی دو رکعتیں ہیں اور چاشت کی کم سے کم دو چار یا آٹھ اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔اکثر روایات میں چار رکعات آئی ہیں۔

(۱۲۸۵) سیدنا حضرت امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ چاشت کی چاروں رکعتوں میں یہ چار قرآنی سورتیں پڑھی جائیں (۱) سورۂ والشمس (۲) سورۂ واللیل (۳) سورۂ والضحیٰ (۴) سورۂ الم نشرح۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے بارہ رکعات سے زیادہ نماز چاشت کبھی ادا نہ فرمائیں۔

(۱۲۸۶) بندے نے دن بھر محنت و مشقت کی رات کو آرام کیا اور پھر صبح کو اپنی تمام ہڈیاں صحیح وسالم لیکر اٹھے تو بندے کو اسپر اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرنا چاہئے۔یہ بدن کی ہڈیوں کے جوڑوں کی سلامتی کا شکریہ ہے انسان کے بدن میں تین سو ساٹھ ہڈیوں کے جوڑ ہیں اگر کوئی انسان روزانہ تین سو ساٹھ نفلی نیکیاں کرے تو صرف جوڑوں کا شکریہ ادا کریگا باقی نعمتیں ابھی باقی ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان تمام صدقات نافلہ کا نعم البدل نماز چاشت کو بنادیا۔اس حدیث شریف میں نماز چاشت سے مراد نماز اشراق ہے اس نماز کے فضائل کثیرہ ہیں۔بہتر ہے کہ نماز فجر پڑھکر مصلّے پر ہی بیٹھا رہے تلاوت قرآن کریم یا کسی بھی ذکر خیر میں مشغول رہے اور نماز اشراق پڑھکر ہی مسجد سے نکلے تو انشاء المولی القدیر عمرے کا ثواب پائیگا۔

(۱۲۸۷) پرانے زمانے میں گھڑیاں وغیرہ نہ تھیں اوقات کا علم علامات سے ہوتا تھا۔چنانچہ سیدنا حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوپہر کے اس وقت کو علامت کے ذریعہ بیان فرمایا۔کہ اونٹ کا بچہ جب دھوپ کی تیزی سے گرم ہوجائے۔اس وقت میں نماز کی افضلیت کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگوں کے آرام اور انکی فراغت کا وقت ہے کہ اس وقت نماز وہی پڑھے گا جسکا دل خشیت ربانی کا گہوارہ ہوگا۔

(۱۲۸۸) اے میرے بندے میرے لئے اور میری رضا کیلئے پورے اخلاص کے ساتھ دن کے شروع حصے میں چار رکعت نماز چاشت ادا کرے اسکے عوض میں تیرے لئے آخری دن تک کافی ہو جاؤنگا اور میں تیرے تمام کام پورے فرماؤنگا اور تیری ہر حاجت برلاؤنگا اور ناپسندیدہ امور کو تجھ سے دور فرماؤنگا تو شروع دن میں اپنا دل میرے لئے فارغ کردے میں آخر دن تک تیرا دل غموں سے فارغ فرماؤنگا۔شعر:

تراخیال مصیبت کو ٹال دیتا ہے
پھنسی ہو کشتی بھنور میں، نکال دیتا ہے (یارسول)

ایک دوسری حدیث شریف میں ہے کہ جو بندہ دل کی گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ کا ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکا ہوجاتا ہے اور اسکے لئے اپنی عنایات و نوازشات کے دروازے کھول دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے متقی و متوکل بندوں کیلئے اپنے کرم سے وعدہ فرمارکھا ہے۔

(۱۲۸۹) یہاں دو رکعت اشراق کی مراد ہیں۔یہ دو رکعت اشراق پڑھ لینے سے بدن کے جوڑوں کا شکریہ ادا ہوجاتا ہے۔تین سو ساٹھ جوڑوں سے آدھے جوڑ ایک سو اسی جوڑ حرکت کرتے ہیں اور ایک سو اسی جوڑ ساکن رہتے ہیں۔ اگر حرکت کرنے والے جوڑ ساکن ہوجائیں یا ساکن رہنے والے جوڑ متحرک ہوجائیں تو نظام زندگی دشوار ہوجائے اور نظام جسم درہم برہم ہوجائے (مرقاۃ شریف) روزمرہ تین سو ساٹھ صدقے کرنا عوام تو عوام خواص کیلئے امر مشکل ہے لہٰذا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اس عظیم الشان عمل کا نعم البدل مرحمت فرمایا اور یہ دو رکعت نماز ادا کرنا آسان تر ہے۔مشکل تر کا نعم البدل آسان تر۔شعر:

وہ نزع کی ہوں قبر کی محشر کی پُل کی ہوں
جتنی تھی مشکلیں انہیں آساں بنادیا (یاحبیب)

اس حدیث شریف میں صدقے سے مراد مالی صدقہ ہی نہیں بلکہ نفلی

يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِشَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ. (رواہ الترمذی)

نزول فرماتا ہے پندرھویں شعبان شریف کی رات کو آسمانِ دنیا کی طرف تو بخش دیتا ہے زیادہ کو قبیلۂ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے۔

(۱۲۸۱) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ هَلْ تَدْرِيْنَ

ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا وہ روایت فرماتی ہیں پیارے نبی ﷺ سے کہ فرمایا پیارے نبی نے کہ کیا تم جانتی ہو

مَافِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ يَعْنِى لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ قَالَتْ مَافِيْهَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ

کہ کیا ہے اس رات میں یعنی پندرھویں شعبان شریف کی رات میں؟ عرض کیا حضرت عائشہ نے کیا ہے اس رات میں یارسول اللہ؟ تو فرمایا پیارے نبی نے

فِيْهَا اَنْ يُّكْتَبَ كُلُّ مَوْلُوْدِ بَنِىْ اٰدَمَ فِىْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا اَنْ يُّكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِنْ بَنِىْ اٰدَمَ

کہ اس رات میں یہ کہ لکھدیا جاتا ہے ہر پیدا ہونے والا اولادِ آدم کا اس سال میں اور اس رات میں یہ کہ لکھدیا جاتا ہے ہر مرنے والا اولادِ آدم میں سے

فِىْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ وَفِيْهَا تُنْزَلُ اَرْزَاقُهُمْ فَقَالَتْ

اس سال میں، اور اس رات میں اُٹھائے جاتے ہیں انکے اعمال اور اس رات میں اُتارے جاتے ہیں انکے رزق، تو عرض کیا حضرت عائشہ نے

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَامِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ مَامِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

یہ کہ یارسول اللہ کیا کوئی ایسا ہے جو داخل ہو جائے جنت میں بنا اللہ کی رحمت کے؟ تو فرمایا پیارے نبی نے کہ نہیں ہے کوئی جو داخل ہو جائے جنت میں

اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى ثَلٰثًا قُلْتُ وَلَا اَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى هَامَتِهٖ فَقَالَ وَلَا اَنَا

بنا اللہ تعالیٰ کی رحمت کے، تین مرتبہ، میں نے عرض کیا اور نہ آپ یارسول اللہ؟ تو رکھا پیارے نبی نے اپنا دست مبارک اپنے سرِ اقدس پر اور فرمایا کہ اور نہ میں

اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِىَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهٖ يَقُوْلُهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ (رواہ البیہقی)

مگر یہ کہ ڈھانپ لے مجھ کو اللہ تعالیٰ اپنی جانب سے اپنی رحمت میں، فرماتے ہیں اسکو تین مرتبہ۔

(۱۲۸۲) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَطَّلِعُ فِىْ لَيْلَةِ النِّصْفِ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا بیشک اللہ توجہ کرم فرماتا ہے پندرھویں شعبان کی رات میں

अमरी वआजलोहो वअसरफ अन्नी वअसरफनी अन्हो वअक्दरलील खैरो हैसा कान सुम्मा अरज़नी बिही, फिर फ़रमाया प्यारे नबी ने कि नाम ले अपनी ज़रूरत का।

(74) सलातुत्तस्बीह का बाब

1302 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू वहब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने पूछा हज़रते अब्दुल्ला इब्ने मुबारक से नमाज़ के बारे में जिसमें तस्बीह पढ़ी जाती है, हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मुबारक ने फ़रमाया कि अल्लाहो अकबर कहो फिर पुरी सना सुब्हाना कल्लाहुम्मा वबेहम्देका वतबाकस्मोका वतआला जद्दोका व लाइलाहा गैरूक पढ़ो फिर पन्द्रह मर्तबा सुब्हानल्लाहे वलहम्दो लिल्लाहे वलाइलाहा इल्लल्लाहो वल्लाहो अकबर पढ़ो फिर तअव्वज़ पढ़ो और पढ़ो बिस्मिल्लाहिर्रहमानिर्रहीम और सूरा ए फ़ातेहा और सूरत के बाद फिर दस मर्तबा सुब्हानल्लाहे वलहम्दो लिल्लाहे वलाइलाहा इल्लल्लाहो वल्लाहो अकबर पढ़ो फिर रुकू करो तो पढ़ो इसमें दस मर्तबा फिर रुकू से अपना सर उठाओ तो पढ़ो तस्बीह को दस मर्तबा और फिर सजदा करो तो पढ़ो इस तस्बीह को दस मर्तबा फिर उठाओ अपने सर को तो पढ़ो इस तस्बीह को दस मर्तबा फिर दूसरा सिजदा करो तो पढ़ो इस तस्बीह को दस मर्तबा, चार रकआत नमाज़ पढ़ें और इसी तरीके पर तो यह पिछत्तर तस्बीहात होंगी हर रकअत में कि शुरु करेगा हर रकआत में पन्द्रह तस्बीहात

مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ (رواہ ابن ماجۃ)

تو بخش دیتا اپنی تمام مخلوق کو سوائے مشرک کے اور کینے والے کے۔

(۱۲۸۳) حدیث شریف: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

ترجمہ: حضرت علی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب ہو پندرہویں شعبان کی رات

فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا يَوْمَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا

تو قیام کرو اس کی رات میں اور روزہ رکھو اسکے دن میں اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اُترتی ہے اس رات میں، آفتاب کے غروب ہونے سے، آسمانِ دنیا کی طرف

فَيَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَهٗ اِلَّا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَهٗ

تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کیا کوئی معافی مانگنے والا ہے کہ معاف فرمادوں میں اسکو؟ کیا ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں رزق عطا فرمادوں اسکو؟

اَلَا مُبْتَلِى فَاُعَافِيَهٗ اَلَا كَذَا اَلَا كَذَا حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ (رواہ ابن ماجۃ)

کیا ہے کوئی بیمار کہ میں شفاء عطا فرماؤں اسکو؟ کیا کوئی ایسا ہے؟ کیا کوئی ایسا ہے؟ یہاں تک کہ چمک جاتی ہے فجر۔

﴿باب صلوٰۃ الضحیٰ﴾ ترجمہ: نماز اشراق وچاشت کا باب

(۱۲۸۴) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ هَانِيٍّ قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ

ترجمہ: حضرت ام ہانی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک پیارے نبی ﷺ تشریف لائے انکے گھر فتح مکہ کے دن

فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ اَرَ صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ

تو آپ نے غسل فرمایا اور نماز ادا فرمائی آٹھ رکعات، تو نہ دیکھی میں نے نماز زیادہ ہلکی اس سے سوائے اسکے کہ پورا فرماتے پیارے نبی رکوع کو

وَالسُّجُوْدَ وَذٰلِكَ ضُحًى (رواہ البخاری والمسلم)

اور سجدوں کو اور یہ وقتِ چاشت تھا۔

(۱۲۸۵) حدیث شریف: عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَئَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ

ترجمہ: حضرت معاذہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے پوچھا حضرت عائشہ سے کہ پیارے رسول اللہ ﷺ کتنی پڑھتے تھے

से फिर कुरआन शरीफ़ पढ़ेगा फिर तस्बीहात पढ़ेगा दस मर्तबा और अगर नमाज़े सलातुत्तस्बीह रात को पढ़े तो मेरे नज़दीक पसंदीदा यह है कि सलाम फेरे हर दो रकआत पर और अगर नमाज़ पढ़े दिन में ता अगर चाहे तो दो रकआत पर सलाम फेर दे और अगर न चाहे तो दो रकआत पर सलाम न फेरे।

(75) सफ़र की नमाज़ का बाब

1303 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नमाज़ अदा फ़रमाई ज़ोहर की मदीने शरीफ़ में चार रकआत और नमाज़ पढ़ी जुलहुलैफ़ा में दो रकआतें।

1304 हदीस शरीफ़:– हज़रते हारिसा इब्ने वहब खज़ई से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नमाज़ पढ़ाई हमको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हालांकि हम इतने ज़्यादा थे कि कभी और न इतने अमन में थे दो रकआतें मिना में।

1305 हदीस शरीफ़:– हज़रते याला इब्ने उमयया से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया हज़रते उमर इब्ने खत्ताब से कि अल्लाह तआला तो यूँ फ़रमाता है यह कि "कस्र करो तुम बअज़ नमाज़ों में अगर खौफ़ करो तुम यह कि फ़ितने में डाल देंगे तुम्हें बेईमान" लेकिन अब तो अमन में हो गये हैं, लोग फ़रमाया हज़रते उमर ने मुझे भी तअज्जुब हुआ इससे जिससे तुमको तअज्जुब हुआ तो मैंने सवाल किया प्यारे

صَلٰوۃَ الضُّحٰی قَالَتْ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ وَیَزِیْدُ مَاشَآءَ اللّٰہُ (رواہ مسلم)

نمازِ چاشت؟ حضرت عائشہ نے فرمایا چار رکعات اور زیادہ فرماتے تھے جو اللہ چاہتا۔

(۱۲۸۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَۃٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے صبح ہوتے ہی لازم ہے ہڈی کے ہر جوڑ پر تم میں سے ہر ایک پر صدقہ

فَکُلُّ تَسْبِیْحَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَحْمِیْدَۃٍ صَدَقَۃٌ وَکُلُّ تَکْبِیْرَۃٍ صَدَقَۃٌ وَاَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَۃٌ

تو ہر تسبیح کہنا صدقہ ہے اور ہر تحمید کہنا صدقہ ہے اور ہر تحلیل صدقہ ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم دینا صدقہ ہے

وَنَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَۃٌ وَیُجْزِئُ مِنْ ذٰلِکَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُھَا مِنَ الضُّحٰی (رواہ مسلم)

اور ہر بُری بات سے روکنا صدقہ ہے اور کافی ہیں ان سب سے دو رکعتیں کہ پڑھتا ہے ان کو چاشت کے وقت۔

(۱۲۸۷) حدیث شریف: عَنْ زَیْدِ بْنَ اَرْقَمَ اَنَّہٗ رَاٰی قَوْمًا یُصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰی فَقَالَ

ترجمہ: حضرت زید ابن ارقم سے مروی بیشک انہوں نے دیکھا لوگوں کو کہ نماز پڑھ رہے ہیں چاشت کے وقت، تو فرمایا حضرت زید ابن ارقم نے

لَقَدْ عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلٰوۃَ فِیْ غَیْرِ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ اَفْضَلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ

یقیناً انہوں نے جان لیا ہے کہ نمازِ چاشت اس وقت کے علاوہ میں افضل ہے، بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

صَلٰوۃُ الْاَوَّابِیْنَ حِیْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ (رواہ مسلم)

کہ خدا رسیدہ لوگوں کی نماز اس وقت ہے کہ جب گرم ہو جاتا ہے اونٹنی کا بچہ۔

(۱۲۸۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنِ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِنَّہٗ قَالَ یَا ابْنَ اٰدَمَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم کے بیٹے!

اِرْکَعْ لِیْ اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ مِنْ اَوَّلِ النَّھَارِ اَکْفِکَ اٰخِرَہٗ (رواہ الترمذی)

تو پڑھ چار رکعتیں شروع دن میں تو میں کفایت فرماؤں گا تیری آخر دن تک۔

रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने कि यह सदका है, सदका फ़रमाया अल्लाह तआला ने जिसको तुम पर तो कुबूल करो तुम अल्लाह तआला का सदका।

1306 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम गये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ मदीना ए तय्यबा से मक्का ए मुकर्रमा की तरफ़ तो प्यारे नबी नमाज़ पढ़ते थे दो–दो रकआत यहाँ तक कि हम वापस ओ गये मदीनाए मुनव्वरा तक, कहा गया उनसे क्या कयाम किया था तुमने मक्के शरीफ़ में कुछ, फ़रमाया हमने कयाम किया मक्के शरीफ़ में दस दिन।

1307 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि होते थे सफ़र में प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तो जमा फ़रमाते थे ज़ोहर और असर की नमाज़ के दरमियान जब सफ़र की हालत में होते और जमा फ़रमाते नमाज़े मग्रिब और नमाज़े इशा के दरमियान।

1308 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नमाज़ अदा फ़रमाते थे सफ़र में अपनी सवारी पर जिधर भी मुँह होता उसका इशारे से पढ़ते थे रात की नमाज़ में सिवाए फर्ज़ों के वित्र पढ़ते थे प्यारे रसूल अपनी सवारी पर।

1309 हदीस शरीफ़:– हज़रते इमरान इब्ने हुसैन से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने जंग लड़ी प्यारे नबी

نیکیاں بھی مراد ہیں۔ کیونکہ ہر نیکی پر صدقے کا ثواب ملتا ہے۔ مسجد کی صفائی راستے کی صفائی افضل ہے۔ ہر مسلمان کو مسجد کی صفائی کرنا چاہئے اور راستے سے بھی ایذاء دینے والی چیزوں کو ہٹا دینا چاہئے گوکہ بظاہر یہ معمولی عمل ہیں مگر ان پر اجر و ثواب عظیم و کثیر ہے۔ سیدنا حضور امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آنکھ میں کھاری پانی رکھا تاکہ آنکھ کی چربی محفوظ رہے پگھل نہ جائے کان کے پردے میں کڑواپن رکھا تاکہ کوئی کیڑا کان کے راستے دماغ تک نہ پہونچے۔ ناک کے نتھنوں میں گرمی رکھی تاکہ ہوا صاف ہوکر دماغ میں پہونچے۔

(۱۲۹۰) جنت میں ہر جنتی کا مکان و محل پہلے ہی سے موجود ہے مگر کچھ میدان بھی ہے اس میدان میں اسکا اور بھی سونے کا محل بنا دیا جائیگا اور یہ محلات انسان کے اعمال صالحہ کے بعد بنائے جاتے ہیں۔

(۱۲۹۱) نمازی گھر میں ہو یا مسجد میں اپنے مصلے پر ہی خاموش بیٹھا رہے یا کوئی بھی ذکر خیر کرتا رہے اور دو رکعت نماز اشراق پڑھ لے تو اسکے تمام گناہ صغیرہ نماز اشراق اور مصلے پر بیٹھے رہنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔ فرشتے اسکے لئے رحمت و مغفرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں اور قبلہ رو رہے۔ سیدنا حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز اشراق اور اسکے لئے مصلے پر بیٹھے رہنا یہ ایسا مبارک عمل ہے جسکی جزا دنیا میں بھی نقد مل جاتی ہے جس سے باطن روشن و منور ہو جاتا ہے جو دل کی تابنا کی چاہے وہ نماز اشراق کی پابندی کرے۔ بعض روایات میں ہے کہ نماز اشراق پڑھنے والے کو حج کامل و مقبول کا ثواب ملتا ہے۔ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جسطرح آفتاب دنیا صبح کے وقت طلوع ہوکر روئے زمین کو روشن کرتا ہے اسی طرح ذکر و فکر کا سورج بھی بلند ہوکر سینۂ ذاکر کے صحن و فضا کو تابناک بناتا ہے۔

(۱۲۹۲) سفر و حضر میں اس نماز کی پابندی کیجائے۔ سفر میں اگر فجر و اشراق کے درمیان مصلے پر بیٹھنے کی پابندی نہ کر سکے تو سفر جاری کردے اور سورج چڑھ جانے پر نماز اشراق کے دو نفل پڑھ لے تب بھی حدیث والا وعدہ ملیگا انشاء المولی القدیر۔ کسی بھی نفلی کام پر پابندی کرنا منع نہیں ہے البتہ نفل کو فرض و واجب سمجھ کر پابندی کرنا ممنوع ہے۔ لہٰذا جو لوگ پابندی کیساتھ گیارھویں شریف، بارھویں شریف، چودھویں ستر ھویں شریف، چھٹی شریف کرتے ہیں یا پابندی کے ساتھ کسی تاریخ کا روزہ رکھتے ہیں اور اعمال کو فرض و واجب نہیں جانتے اور اس پابندی کو بھی فرض و واجب نہیں جانتے بلکہ مستحب ہی جانتے ہیں تو انکو ان نفلی اعمال کا پورا پورا اجر و ثواب ملیگا۔

(۱۲۹۳) اگر اشراق کے وقت مجھے اپنے والدین کے بارے میں یہ خبر ملے کہ وہ اپنی قبور پُرنور سے اٹھ کر زندہ ہوکر آگئے ہیں تو میں ان سے ملاقات کی خاطر نماز اشراق نہ چھوڑونگی پہلے یہ نماز اشراق پڑھوں گی پھر والدین کریمین کی پابوسی کرونگی۔ نماز کی لذت کو والدین کی ملاقات کی لذت کیلئے ترک نہ کرونگی۔

(۱۲۹۴) اصطلاح شرح میں تطوع نفلی عبادت کو کہتے ہیں اور نفلی عبادت کرنے والے کو متطوع کہتے ہیں۔ نفلی عبادت وہ عبادت ہے جسکا شریعت نے مکلف نہ کیا ہو بندہ اپنی خوشی سے کرے شارع کی طرف سے ضروری نہونے کے باوجود بندہ اسکو بجالائے۔ یہ لفظ ہر نفلی عبادت کیلئے ہے مگر اس لفظ کا اطلاق زیادہ تر غیر مؤکدہ سنتوں پر ہوتا ہے۔ اس باب میں تو نفل نماز ہی مراد ہوگی کیونکہ یہ باب کتاب الصلوٰۃ میں ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو متعدد بار معراج شریف ہوئی ہے۔ کسی معراج کے موقع پر صبح کو آپ نے سیدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ سوال فرمایا ہو کیونکہ معراج جسمانی کی صبح کو تو فجر کی نماز ہوئی نہ تھی۔ زیادہ ظاہر معنیٰ یہ ہیں کہ آپ ﷺ نے سیدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعلین کی آواز تو معراج جسمانی میں سماعت فرمائی مگر یہ بات کسی دوسرے موقع پر نماز فجر کے بارے میں دریافت فرمائی۔ سیدنا حضرت بلال کا آگے آگے چلنا انکی شان غلامانہ کا عکاس ہے جیسے نوکر چاکر اپنے آقاؤں کے سامنے ہٹو بچو کرتے چلتے ہیں۔ ہر وضو کے بعد نماز پڑھنا اس نماز کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں اور اس میں مطلق نفل کی نیت کرنا چاہئے۔ یہ آپ ﷺ کا علم غیب ہے کہ آپکو معلوم ہے کہ کون جنتی ہے کون دوزخی ہے۔ کسی کا دوزخی یا جنتی ہونا بھی علوم خمسہ میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وہ شان

(۱۲۸۹) حدیث شریف: عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ حَصِيْبٍ اَسْلَمِیْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت بریدہ ابن حصیب اسلمی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے

يَقُوْلُ فِی الْاِنْسَانِ ثَلٰثُ مِائَةٍ وَسِتُّوْنَ مَفْصَلاً فَعَلَيْهِ اَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصَلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ

فرماتے ہیں پیارے رسول کہ انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں تو انسان پر لازم ہے کہ ہر جوڑ کی طرف سے اپنے ایک صدقہ

قَالُوْا وَمَنْ يُّطِيْقُ ذٰلِكَ يَانَبِیَّ اللّٰهِ قَالَ اَلنُّخَاعَةُ فِی الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّیْءُ تنحيه

حضرات صحابہ نے عرض کیا کون طاقت رکھتا ہے اسکی یا نبی اللہ؟ فرمایا پیارے نبی نے جو تھوک مسجد میں ہو اسکو دفن کردو اور کوئی تکلیف دہ چیز ہٹادو

عَنِ الطَّرِيْقِ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تُجْزِئُكَ (رواہ ابوداؤد)

راستے سے، پھر اگر تم یہ نہ پاؤ تو دو رکعتیں چاشت کی کفایت کریں گی تم کو۔

(۱۲۹۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَىْ عَشْرَةَ رَكْعَتً

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جس نے نماز پڑھی چاشت کی بارہ رکعتیں

بَنَى اللّٰهُ لَهٗ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فِی الْجَنَّةِ (رواہ الترمذی و ابن ماجة)

تو بنائے اللہ تعالیٰ اس کیلئے محل سونے کا جنت میں۔

(۱۲۹۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَعَدَ فِیْ مُصَلَّاهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص بیٹھا رہے اپنی نمازِ فجر کی جگہ پر جس وقت فارغ ہوجائے نمازِ فجر سے

حَتّٰى يُسَبِّحَ رَكْعَتَىِ الضُّحٰى لَايَقُوْلُ اِلَّا خَيْرًا غُفِرَلَهٗ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ (رواہ ابوداؤد)

یہاںتک کہ پڑھ لے دو رکعتیں اشراق کی، نہ بولے مگر اچھی بات تو بخش دئے جائینگے اسکے گناہ اگرچہ ہوں وہ گناہ زیادہ سمندر کے جھاگ سے۔

(۱۲۹۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَافَظَ عَلٰى شُفْعَةِ الضُّحٰى غُفِرَتْ لَهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے پابندی کی اشراق کی دو رکعتوں پر تو بخش دئے جائیں گے اس کیلئے

सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की हमराही में और मैं हाज़िर हुआ प्यारे नबी के साथ फतहे मक्का में तो कयाम फ़रमाया प्यारे नबी ने मक्का ए मुकर्रमा में 18 रात, न पढ़ी प्यारे नबी ने मगर दो रकअतें, फ़रमाते प्यारे नबी ऐ अहले शहर नमाज़ पढ़ो तुम चार रकआत इसलिये कि हम मुसाफिर हैं।

13010 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने नमाज़ पढ़ी प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ ज़ोहर की सफ़र में दो रकआतें और उसके बाद दो रकआतें और एक रिवायत में है कि हज़रते इब्ने उमर ने फ़रमाया कि मैंने नमाज़ पढ़ी प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ हज़र में और सफ़र में तो नमाज़ पढ़ी मैंने प्यारे नबी के साथ हज़र में ज़ोहर की चार रकअतें और नमाज़े ज़ोहर के बाद दो रकआत सुन्नत और नमाज़ पढ़ी मैंने प्यारे नबी के साथ सफ़र में ज़ोहर की दो रकअतें और ज़ोहर की नमाज़ के बाद दो रकअतें सुन्नत और असर की दो रकअतें और न पढ़ी नमाज़ बादे नमाज़े असर कुछ भी और मग्रिब की नमाज़ हज़र में और सफ़र में बराबर थी तीन रकआत न हज़र में कम थी न सफ़र में और नमाज़े मग्रिब दिन के वित्र हैं और नमाज़े मग्रिब के बाद दो रकआत सुन्नत हैं।

1311 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब सफ़र फ़रमाते थे और इरादा फ़रमाते नफ़्ल नमाज़ अदा फ़रमाने का तो किब्ला रु हो जाते प्यारे नबी अपनी ऊंटनी पर फिर तक्बीरे

ذُنُوبُهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبْدِالْبَحْرِ (رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ)

اس کے گناہ اوراگر چہ ہوں وہ گناہ سمندر کی جھاگ کی برابر۔

(۱۲۹۳) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي الضُّحىٰ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ تَقُوْلُ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی بیشک وہ نماز پڑھتی تھیں اشراق کی آٹھ رکعتیں پھر فرماتیں

لَوْنُشِرَلِيْ اَبَوَايَ مَاتَرَكْتُهَا (رواہ مالک)

کہ اگر میرے والدین قبر سے اُٹھ آئیں تو بھی نہ چھوڑوں گی میں نماز اشراق کو۔

﴿باب التطوع ترجمہ: نفل نماز کا باب﴾

(۱۲۹۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِبِلَالٍ عِنْدَصَلٰوةِ الْفَجْرِ يَابِلَالُ حَدِّثْنِيْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال سے فجر کی نماز کے وقت، اے بلال! بیان کرو تم

بِاَرْجيٰ عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْاِسْلَامِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ

اس امید افزاء عمل کے بارے میں جس کو تم نے کیا ہے اسلام میں، اسلئے کہ میں نے سنی تمہارے نعلین کی آواز اپنے آگے جنت میں

قَالَ مَاعَمِلْتُ عَمَلًااَرْجيٰ عِنْدِيْ اِنِّيْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِيْ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَ لَانَهَارٍ اِلَّا

حضرت بلال نے عرض کیا کہ نہیں کیا میں نے کوئی امید افزاء کام اپنے نزدیک سوائے اسکے کہ نہیں کیا میں نے کوئی وضو کسی وقت رات اور دن میں مگر

صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَاكُتِبَ لِيْ اَنْ اُصَلِّيَ (رواہ البخاری والمسلم)

نماز پڑھ لی میں نے اس وضو سے، وہ جو لکھدی گئی تھی میرے لئے یہ کہ میں نماز پڑھوں۔

ثم ارضنی به فرمایا پیارے نبی نے کہ نام لے اپنی ضرورت کا۔

(۱۲۹۵) حدیث شریف: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَصَدَقَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ

ترجمہ: حضرت علی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ خبر دی مجھے حضرت ابو بکر نے اور حضرت ابو بکر سچے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا

तहरीमा फ़रमाते फिर नमाज़ अदा फ़रमाते जिधर को भी रुख करती उनकी सवारी।

1312 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि भेजा मुझे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अपने किसी काम में फिर मैं आया तो प्यारे रसूल नमाज़ अदा फ़रमा रहे थे अपनी सवारी पर पूरब की जानिब और पस्त फ़रमा रहे थे सजदे को रुकू से।

1313 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया नमाज़ अदा फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मिना में दो रकअतें और हज़रते अबू बक्र ने प्यारे नबी के बाद और हज़रते उमर ने हज़रते अबू बक्र के बाद और हज़रते उस्मान ने शुरु ज़माने में अपनी खिलाफत के, फिर बेशक हज़रते उस्मान ने पढ़ीं बाद में चार रकअतें फिर हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर नमाज़ अदा फ़रमाते इमाम के साथ तो पढ़ते चार रकआतें और जब नमाज़ पढ़ते अकेले में तो नमाज़ पढ़ते दो रकआत।

1314 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फर्ज़ फ़रमाया अल्लाह तआला ने नमाज़ को तुम्हारे नबी की ज़ुबान पर हज़र में चार रकअतें और सफ़र में दो रकअतें और खौफ में एक रकआत।

1315 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास और हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन

يا رب العالمين يا رب العالمين يا رب العالمين يا رب العالمين يا رب العالمين يا رب العالمين

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَامِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں نہیں ہے کوئی ایسا شخص جو کوئی گناہ کرتا ہے پھر اٹھتا ہے تو وضو کرتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے پھر معافی چاہتا ہے اللہ سے

اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ قَرَءَ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ

مگر بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو، پھر پیارے رسول نے تلاوت فرمائی آیت کریمہ ''اور وہ لوگ جب کیا انہوں نے کار بیحیائی یا ظلم کیا انہوں نے اپنی جانوں پر

ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا

تو ذکر کیا انہوں نے اللہ کا، پھر معافی مانگی انہوں نے اپنے گناہوں کی، اور کون معاف کرے گا گناہوں کو سوائے اللہ کے اور نہ اَڑے رہے وہ

عَلٰى مَافَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۔ (رواہ الترمذی)

اس پر جو انہوں نے کیا اور وہ جان رہے ہیں''۔

(١٢٩٦) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا حَزَبَهٗ اَمْرٌ صَلّٰى (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ کو جب پیش آتا تھا کوئی اہم معاملہ تو نماز ادا فرماتے تھے۔

(١٢٩٧) حدیث شریف: اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ بِمَاسَبَقْتَنِيْ

ترجمہ: صبح فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے تو حضرت بلال کو بلایا، پھر فرمایا پیارے رسول نے کہ کس وجہ آگے چل رہے تھے تم میرے

اِلَى الْجَنَّةِ مَادَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ اِلَّاسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَامِيْ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَااَذَّنْتُ قَطُّ

جنت کی طرف کہ نہیں گیا میں جنت میں کبھی مگر سنی میں نے تمہاری آہٹ اپنے آگے؟ عرض کیا حضرت بلال نے یارسول اللہ! نہیں اذان دی میں نے کبھی

اِلَّاصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا اَصَابَنِيْ حَدَثٌ قَطُّ اِلَّاتَوَضَّاْتُ عِنْدَهٗ وَرَءَيْتُ اَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ

مگر نماز پڑھ لی میں نے دو رکعت اور کبھی بے وضو نہ ہوا مگر میں نے وضو کر لیا اُسی وقت اور سمجھ لیا میں نے بیشک اللہ تعالیٰ کیلئے لازم ہیں مجھ پر دو رکعتیں

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِهِمَا (رواہ الترمذی)

تو فرمایا پیارے رسول ﷺ نے انہیں دو کاموں کی وجہ سے۔

दोनों ने फ़रमाया मुकर्रर फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सफ़र की दो रकअतें और वो दोनों रकआतें पूरी नमाज़ हैं अधूरी नहीं है और वित्र सफ़र में पढ़ना इस्लामी तरीका है।

1316 हदीस शरीफ़:– हज़रते मालिक से मरवी उन्हें खबर पहुँची कि हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास कसर फ़रमाते थे नमाज़ में उस मसाफ़त पर जो मक्का ए मुकर्रमा और ताइफ़ शरीफ़ के दरमियान या उसके मिस्ल जो मक्का ए मुकर्रमा और अस्फ़ान के दरमियान थी या उसके मिस्ल जो दरमियान में है मक्का ए मुकर्रमा और जद्दा के, फ़रमाया हज़रते मालिक ने यह मसाफ़त चार बुरद है।

1317 हदीस शरीफ़:– हज़रते बराअ से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं सोहबत में रहा हूँ प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की 18 सफ़रों में तो नहीं देखा मैंने प्यारे रसूल को कि तर्क फ़रमाया हो दो रकअतों को जब सूरज ढल जाये ज़ोहर से पहले।

1318 हदीस शरीफ़:– हज़रते नाफ़े से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बेशक हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर देखते थे अपने बेटे हज़रते उबैदुल्लाह को कि नमाज़े नफ़्ल पढ़ते सफ़र में तो नहीं इंकार फ़रमाते उस पर।

1319 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि न सफ़र करे औरत तीन दिन का मगर करीबी रिश्तेदार के साथ।

ساعت و بینائی عطا فرمائی ہے کہ آپکے کان مبارک اور چشمان کرم لاکھوں برس کے بعد ہونے والے واقعات و حالات کو ساعت فرماتے اور دیکھتے ہیں۔ حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنت میں جانا لاکھوں سال کے بعد ہوگا مگر وہ لاکھوں برس پہلے دیکھ رہے ہیں سُن رہے ہیں۔ سیدنا حضرت بلال حبشی نے دنیا میں اپنی زندگی آپ ﷺ کی خدمت میں گزاری تو جنت میں بھی انہیں خدمت نبوی میں رہنا نصیب ہوگا۔ شعر:

فرشتے قبر میں جس دم جگائیں یارسول اللہ

وہاں بھی آپ ہی کے گیت گائیں یارسول اللہ (یا حبیب)

آپ ﷺ نے حضرت بلال سے سوال فرمایا کہ بلال حبشی جواب دیں اور امت کو ایک نفلی عبادت ''نماز تحیۃ الوضو'' ملجائے اور میری امت اس نفلی عبادت پر عمل پیرا ہو۔ ورنہ آپ ﷺ تو ہر انسان کے ہر چھپے کھلے عمل سے واقف ہیں۔ شعر:

وہ خطرات دل ہوں یا افکارِ ذہنی

نبی پر ہیں سب آشکارا اللہ (یا نبی)

(۱۲۹۵) سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی صحابی سے حدیث شریف سنتے تو ان سے قسم لیتے تھے کہ واقعی تم نے یہ حدیث شریف سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے سنی ہے۔ مگر سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفۂ بلا فصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث شریف سنتے تو کبھی قسم نہ لیتے کہ انکے کلام' انکے حافظے' اور انکے تجدید کرنے اور طریقۂ ادا پر سیدنا حضرت علی کو پورا اعتماد تھا۔ سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ آپ بار گاہ رسالت سے ''صدیق'' کا ایوارڈ پا چکے تھے حضرت علی کو حضرت ابوبکر سے کتنی محبت و عقیدت تھی اور دونوں کیسے شیر و شکر تھے اور کس درجہ اعتبار و اعتماد کا ماحول تھا کہ حضرت علی نے اعلان فرمادیا کہ حضرت ابوبکر سچے ہیں۔ اب اگر کوئی بدبخت شان صدیقی میں گستاخی کرتا ہے تو یقین کر لیجئے کہ وہ گھر کا ہے نہ گھاٹ کا۔ اس حدیث شریف میں مذکورہ نماز کا نام نماز توبہ ہے۔ اسکی پہلی رکعت میں سورۂ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھیں۔ یا پہلی رکعت میں حدیث شریف میں مذکورہ آیت کریمہ پارہ ۴ آیت ۱۳۵ اور دوسری رکعت میں پارہ ۵ آیت ۱۱۰ پڑھیں اور اس نماز توبہ سے پہلے غسل کرنا اور دھلے ہوئے کپڑے پہننا بہتر ہے۔ ''کار بے حیائی'' گناہ کبیرہ جیسے کفر وزنا وغیرہا۔ ''ظلم'' گناہ صغیرہ جیسے عام جھوٹ اور غیبت وغیرہا۔ ''ذکر اللہ'' سے مراد اللہ تعالیٰ کی پکڑ کو یاد کرنا اور نماز توبہ۔ ''استغفار'' کی حقیقت یہ ہے کہ بندۂ مجرم گزشتہ گناہوں پر نادم و شرمندہ ہو اور آئندہ گناہ کرنے سے باز رہے اور گناہ نہ کرنے کا عہد کرے اگر حقوق سے توبہ کرنا ہے تو حقوق ادا کرنے ہونگے۔ گناہ پر قائم رہتے ہوئے توبہ کا زبانی جمع خرچ استغفار حقیقت میں نہیں ہے۔ اس نماز کو نماز توبہ اور نماز استغفار کہتے ہیں۔

(۱۲۹۶) جب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو کوئی اہم امر پیش آتا کوئی سختی' تنگی یا مشکل و مصیبت پیش آتی تو آپ نماز سے مدد چاہتے تاکہ اس مصیبت و مشکل سے چھٹکارا ہو اور غم و فکر کافور ہو۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اے ایمان والو! مدد چاہو صبر سے اور نماز سے بے شک اللہ کی رحمت صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۶۴) نماز دفع حاجات' حل مشکلات' دفع بلیات کیلئے اکسیر ہے۔ اسی لئے چاند گہن' سورج گہن اور بارش بند ہوجانے پر نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔ حضرات علماء کرام فرماتے ہیں کہ جب بندہ عبادت میں مشغول و مصروف ہوتا ہے تو اس پر عالم ربوبیت منکشف ہوجاتا ہے اور جب اس پر عالم ربوبیت کا انکشاف ہوتا ہے تو پھر دنیا اسکو حقیر نظر آنے لگتی ہے اور دنیا کے کسی کام کے ہونے یا نہ ہونے سے اسکو کوئی حیرانی و پریشانی نہیں ہوتی اور نہ ہی شادمانی ہوتی ہے۔ خاصان خدا فرماتے ہیں کہ اگر دنیا پاس ہے تو کوئی غم نہیں اور پاس نہیں ہے تو کوئی غم نہیں۔ بعض بزگان دین فرمایا کہ جب بندہ پریشاں حالات میں نماز کے ذریعہ بارگاہ الٰہی کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو عبادت اور بارگاہ الٰہی کے حضور و شہود سے بندے کے باطن میں ایسا نور پیدا ہوتا ہے جسکے بدولت غم و فکر کی ظلمت دل سے نکل جاتی ہے۔ سینے کی تنگی دور ہوجاتی ہے اور دل گہوارۂ نور بن جاتا ہے۔ اس نماز کا نام نماز استعانت اور نماز التجا ہے۔

(۱۲۹۷) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو متعدد بار معراج

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

(۱۲۹۸) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم یَقُوْلُ اِنَّ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول کہ بیشک

اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ

پہلا عمل کہ جسکا حساب لیا جائے گا بندے سے قیامت کے دن اسکی نماز ہے، تو اگر ٹھیک ہوگئی نماز تو کامیاب ہوگیا بندہ اور نجات پاگیا اور اگر بگڑ گئی نماز

فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِیْضَتِهٖ شَیْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِیْ

تو محروم رہ گیا اور نقصان پا گیا بندہ، پھر اگر کمی رہ گئی بندے کے فرائض میں سے کچھ تو فرمائے گا رب تبارک وتعالیٰ دیکھو! کیا میرے بندے کے پاس

مِنْ تَطَوُّعٍ فَیُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِیْضَةِ ثُمَّ یَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰی ذٰلِكَ (رواہ ابوداؤد)

کچھ نفلی عبادت ہے؟ تو پوری کردی جائے نفلی عبادت سے وہ جو کمی رہ گئی ہے فرض میں پھر ہوں گے اس کے تمام اعمال اُسی طریقے پر۔

(۱۲۹۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنَ الرَّكْعَتَیْنِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں تاکیدی حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندے کو کسی بارے میں جو افضل ہو دو رکعتوں سے

یُصَلِّیْهِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَیُذَرُّ عَلٰی رَأْسِ الْعَبْدِ مَادَامَ فِیْ صَلٰوتِهٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ

کہ بندہ پڑھتا ہے ان دو رکعتوں کو، اور بیشک بھلائی نثار ہوتی ہے اُس بندے کے سر پر جبتک وہ ہے اپنی نماز میں، اور اتنا قریب نہیں ہوتا بندہ

اِلَی اللّٰهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ یَعْنِی الْقُرْاٰنَ (رواہ احمد والترمذی)

کسی چیز سے اللہ تعالیٰ کی طرف جس طرح کے نکلا ہوا اس کے منہ سے یعنی قرآن شریف۔

﴿باب صلوٰۃ الاستخارہ ترجمہ: نماز استخارہ کا باب﴾

(۱۳۰۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلَی اللّٰهِ اَوْ اِلٰی اَحَدٍ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے وہ شخص کہ ضرورت ہے اسکو اللہ تعالیٰ سے یا کسی اور سے حضرت آدم کی اولاد میں سے

فَلْیَتَوَضَّأْ فَلْیُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِیُصَلِّ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ لِیُثْنِ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی وَلْیُصَلِّ

تو چاہیئے کہ وضو کرے تو پورے اہتمام سے کرے وضو، پھر چاہیئے کہ نماز پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کی خوبیاں بیان کرے اور چاہیئے کہ درود شریف پڑھے

---

(75) मोज़ों पर मसह करने का बाब

1320 हदीस शरीफ़:– मुकर्रर फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तीन दिन और तीन रात और मुकीम क लिय एक दिन और एक रात (मोज़ों पर मसह करने की मुद्दत)

1321 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया मोज़ों पर मसह करने के बारे में मुकीम के लिये एक दिन और एक रात और मुसाफ़िर के लिये तीन दिन और तीन रात।

(76) जुमे का बाब

1322 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हम दुनिया में पीछे आने वाले हैं और आगे होंगे रोज़े कयामत सिवाए इसके कि बेशक दिये गये हैं किताब वो हमसे पहले और हम दिये हैं किताब उनके बाद फिर यह दिन उनका था जो उन पर फ़र्ज़ किया गया था यानि रोज़े जुमा तो इख़्तेलाफ़ किया उन्होंने इस दिन में तो हिदायत दे दी हमको अल्लाह ने इस दिन की तो लोग हमारे इस दिन में ताबे हैं यहूदी कल में और ईसाई परसों में।

1323 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेहतरीन दिन कि तुलू हो जिसमें दिन, रोज़े जुमा है, इसी में पैदा फ़रमाये गये हज़रते आदम और इसी दिन में दाखिल फ़रमाये

شریف سے نوازا گیا۔ایک مرتبہ ۲۷ رجب المرجب اخیر شب دوشنبہ مبارکہ اعلان نبوت کے بارھویں سال ۶۲۱ء کو جسمانی طور پر معراج شریف ہوئی اور باقی روحانی طور پر مگر جب جب پیارے نبی ﷺ معراج شریف میں تشریف لیگئے تو حضرت بلال کو غلامانہ اور خادمانہ طور پر اپنے آگے آگے پایا اور ایسا ہی انشاء المولی القدیر جنت کے داخلے کے وقت ہوگا۔حضرت بلال حبشی باوضو رہتے کہ جب وضو ٹوٹ جاتا تو فوراً وضو فرماتے اور نماز تحیۃ الوضو ادا فرماتے اور جب اذان دیتے تو دو رکعت نماز تحیۃ المسجد ادا فرماتے مگر اس سے مکروہ وقت الگ ہے جیسے اذان مغرب وغیرہ۔حضرت بلال حبشی نے اپنے ان دونوں نفلی کاموں کو اپنے اوپر لازم کرلیا تھا اور وہ ان نفلی کاموں کو ہمیشہ پابندی کے ساتھ کیا کرتے تھے مگر اس ہمیشگی اور پابندی نے نہ تو نفل کو واجب بنایا اور نہ ہی فرض بنایا۔نفل کام کو پابندی سے کرنے اور ہمیشہ کرنے سے نفل کام ناجائز وحرام نہیں ہوجاتا۔جیسا کہ وہابی سمجھتے سمجھاتے ہیں انہیں اس مقام سے نصیحت حاصل کرنا چاہئے کہ نفلی کاموں کو نفلی کام سمجھ کر انہیں ہمیشہ کرنا پابندی سے کرنا انعامات ربانی کا بہترین ذریعہ ہے۔کسی بھی نیک و نفلی کام کو پابندی سے کرنے پر اسکو ناجائز کہنا نری جہالت وضلالت ہے اور انکار حدیث شریف ہے۔

(۱۲۹۸) عبادات میں پہلے سوال نماز کے بارے میں ہوگا اور حقوق العباد میں پہلے قتل وخوں ریزی کے بارے میں سوال ہوگا۔ اسکو یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ نیکیوں میں پہلے نماز کے بارےمیں سوال ہوگا اور گناہوں میں پہلے قتل وخوں ریزی کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی اگر بندۂ مومن ان سوالات کے جوابات میں ٹھیک ٹھاک اترا تو بقیہ حساب کتاب بآسانی ہوجائیگا اور بندہ فرائض عبادت میں کوتاہیوں کی وجہ سے پھنس گیا تو نفل عبادت سے اسکا کورم پورا کیا جائے اور وہ ان نفل نمازوں کی برکتوں سے گلوخلاصی پائیگا ۔اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو اسطرح بھی نوازیگا اگر کسی کے ذمہ حقوق العباد ہیں تو حقوق والے کو جنت دیکر اسے معاف کرادیگا اور اگر بندہ حقوق اللہ میں گرفتار ہے تو خود ارحم الراحمین انہیں رحم خسروانہ الطاف شاہانہ سے خود بخشدیگا اگر نماز کے طریقۂ ادائیگی میں کوئی کمی رہ گئی یعنی فرائض ناقص طریقے سے ادا کئے ہوں تو وہ نقصان نفلی نمازوں سے پورا فرما دیا جائیگا۔یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں ہے کہ بندہ سرے سے فرض نماز ہی نہ پڑھے اور نوافل پڑھتا رہے تو قیامت میں وہ نوافل فرائض بن جائینگے بلکہ فرائض کا نقصان سنن ونوافل سے پورا کیا جائیگا۔شعر:

محبوب خدا آپکے کردار کی رفعت

اپنائے اسے جو وہی محبوب خدا ہے (یانبی)

(۱۲۹۹) تمام عبادات میں نماز سب سے افضل ہے کیونکہ یہ تمام عبادتوں کا مجموعہ ہے اور اس میں ہر قسم کی عبادات کسی نہ کسی طرح موجود ہیں۔نمازی پر رحمتوں کی برسات ہوتی ہے اور برسات کا مزاج ہے کہ وہ اردگرد والوں پر بھی ہوتی ہے اور قرب وجوار والے بھی اس بارش رحمت میں نہاتے ہیں یہ نماز اور نمازی کا فیضان ہے جو حاضرین بارگاہ کو بھی ملتا ہے اگر قرآن کریم بنا سمجھے بھی پڑھا جائے تو کار ثواب ہے اور اگر بلاارادہ بھی قرآنی کلمات طیبات زبان سے نکلیں تب بھی نامۂ اعمال اجر وثواب سے آراستہ ہوگا کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ قرآن جسطرح بھی منہ سے نکلا ہو۔

(۱۳۰۰) استخارے کے معنیٰ ہیں خیر مانگنا بھلائی کا مشورہ کرنا۔ چونکہ اس دعاء ونماز کے ذریعہ بندہ اللہ تعالیٰ سے راہ خیر کا طلبگار ہوتا ہے اور اپنے ربّ بے نیاز سے مشورہ کرتا ہے کہ فلاں اہم کام کروں یا نہ کروں اسلئے اسکو نماز استخارہ کہتے ہیں۔استخارہ نہ تو حرام کام کیلئے کیا جائیگا اور نہ فرائض وواجبات کیلئے کہ کوئی شخص زنا' شراب' سٹہ' جوا' کیلئے استخارہ کرے کہ میں یہ حرام کروں یا نہ کروں۔ایسے روزمرہ کے عادی کاموں کیلئے بھی استخارہ نہیں کیا جائیگا کہ میں دال کھاؤں یا مال' پانی پیوں کہ روح افزا۔استخارہ اس اہم کام میں کیا جائے جسکا ابھی پورا اور پکا ارادہ نہ کیا ہو صرف خیال ہو جیسے کوئی کاروبار و تجارت' شادی بیاہ' مکان ودکان وغیرہ کی تعمیرات کہ ان اہم کاموں میں استخارہ کرنا چاہئے تاکہ اس اہم کام کی بھلائی برائی معلوم ہوسکے۔مکروہ اوقات کے علاوہ دن ورات میں کبھی بھی استخارہ کیا جاسکتا ہے۔نماز استخارہ کی پہلی رکعت میں قل یاایھاالکفرون اور

عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لِيَقُلْ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

پیارے نبی ﷺ پر پھر چاہیئے کہ پڑھے! لاالٰہ الااللہ الحلیم الکریم سبحٰن اللہ رب العرش العظیم والحمد للہ

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَاتَدَعْ لِيْ

رب العٰلمین اسئلک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمة من کل بر والسلامة من کل اثم لاتدع لی

ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَاهَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَاحَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ (رواہ الترمذی وابن ماجة)

ذنبا الاغفرته ولاهما الافرجته ولاحاجة هی لك رضا الاقضیتها یا ارحم الرٰحمین۔

(۱۳۰۰۱) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے رسول اللہ ﷺ سکھاتے تھے ہم کو استخارہ

فِي الْاُمُوْرِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ

سارے اہم کاموں میں جیسا کہ سکھاتے تھے ہم کو قرآن کریم کی سورۂ مبارکہ، پیارے رسول فرماتے تھے کہ جب ارادہ کرے کوئی تم میں کا کسی اہم کام کا

فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ

تو چاہیئے کہ پڑھے دو رکعت، فرض نماز کے علاوہ، پھر چاہیئے کہ کہے! اللهم انی استخیرک بعلمك واستقدرك بقدرتك

وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ

واسئلك من فضلك العظیم فانك تقدر ولاقدر وتعلم ولااعلم وانت علام الغیوب اللهم ان كنت

اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْقَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ

ان هٰذا الامر خیرلی فی دینی ومعاشی وعاقبة امری اوقال فی عجل امری واٰجله فاقدره لی

وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ

ویسرلی ثم بارك لی فیه وان كنت تعلم ان هٰذا الامر شرلی فی دینی ومعاشی وعاقبة امری

गये जन्नत में और इसी दिन भेजे गये जन्नत से और नहीं कायम होगी कयामत मगर रोज़े जुमा में।

1324 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक जुमे में एक वक़्त है कि नहीं पाता उसको बंदा ए मुस्लिम कि मांगे अल्लाह तआला से उसमें भलाई मगर अता फ़रमा देता है उसको भलाई।

1325 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू दरदा इब्ने अबू मूसा से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना अपने वालिदे माजिद से वो फ़रमाते हैं कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूल जुमे की साअत के बारे में कि वो उसके दरमियान है कि बैठे इमाम यहाँ तक कि पूरी हो जाये नमाज़।

1326 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं निकला कोहे तूर की तरफ़ तो मैंने मुलाकात की हज़रते कअब अहबार से तो मैं बैठ गया उनके पास तो बातें बयान फ़रमाई उन्होंने मुझसे तौरैत शरीफ़ की और मैंने हदीसें बयान कीं उनसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की, था उन अहादीस में जो मैंने उन्हें सुनायीं अहादीस, यह भी कि मैंने कहा फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने बेहतरीन दिन कि तुलू हो उसमें सूरज रोज़े जुमा है इसमें पैदा फ़रमाये गये हज़रते आदम और इसी में उतारे गये और इसी में तौबा कुबूल फ़रमाई और इसी में विसाल फ़रमाया और इसी में कायम होगी कयामत और

دوسری رکعت میں **قل هوالله احد** پڑھنا بہتر ہے کہ یہ آسان بھی ہے۔اللہ تعالیٰ کے اوصاف حمیدہ سے بھی مدد طلب کرنا جائز و درست ہے۔اس حدیث شریف میں ایک لفظ آیا ہے "ھٰذ االامر" کی جگہ اپنی ضرورت کا نام لے مثلاً ھٰذ االنکاح' ھٰذ ہ التجارۃ' ھٰذ ہ التعمیر کہے حدیث شریف میں ہے جواستخارہ کرلیا کرے وہ نقصان میں نہ رہیگا اور جواستشارہ کرلیا کرے وہ نادم وشرمندہ نہوگا۔اس استخارے کے بعد پھر جدھر دل متوجہ ہووہ کرے انشاء المولی القدیر کامیابی ہوگی۔اس نماز کونماز استخارہ کہتے ہیں۔

(۱۳۰۱) حقیقی حاجت روا مشکل کشا اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن بعض حاجتیں براہ راست اللہ تعالیٰ ہی سے مانگی جاتی ہیں اور مجازی طور پر بعض مخلوق سے بھی مانگی جاتی ہیں گویا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بعض بندے بھی حاجت روا مشکل کشا ہوتے ہیں۔انہیں مجازی حاجت روا مشکل کشا سمجھ کرانکے پاس حاجت روائی مشکل کشائی کیلئے جانا کفروشرک ناجائز وحرام تو کیا مکروہ واساءت کے درجے میں بھی نہیں ہے بلکہ تعلیمات نبوی کے عین مطابق ہے۔سیدنا حضرت ملاعلی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس حدیث شریف میں حاجت وضرورت سے مراد دینی ودنیوی تمام حاجات و ضروریات ہیں۔اس نماز نفل کا نام نماز حاجت ہے۔

(۱۳۰۲) اس نماز کو "صلوٰۃ التسبیح" کہتے ہیں۔کیونکہ اس میں تیسرا کلمہ شریف پڑھا جاتا ہے اور اسکے شروع میں سبحان اللہ ہے۔صلوٰۃ التسبیح پڑھنے سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں کیونکہ حقوق العباد بغیر توبہ اور بغیر حقوق ادا کئے معاف نہ ہونگے۔صغیرہ گناہوں میں بھی بعض گناہ بعض سے برے ہوتے ہیں۔یہ بھی ہوسکتا ہے کہ نماز تسبیح کی برکت سے اللہ تعالیٰ کبیرہ گناہوں سے توبہ کی توفیق عطا فرمادے جس سے وہ کبیرہ گناہ بھی معاف ہوجائیں۔حدیث شریف میں ہے کہ پہلے گناہ' بعد کے گناہ' پرانے گناہ' نئے گناہ' دانستہ' نادانستہ گناہ' چھوٹے گناہ' بڑے گناہ' ڈھکے گناہ' کھلے گناہ۔یہ دسوں میل کے گناہ صلوٰۃ التسبیح کی برکت سے اللہ تعالیٰ بخشدیتا ہے (ابوداؤد شریف' ابن ماجہ شریف)۔سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ "صلوٰۃ التسبیح" میں کونسی سورتیں پڑھنا افضل ہے تو آپنے فرمایا سورۂ تکاثر' سورۂ عصر' سورۂ کافرون' سورۂ اخلاص۔ایک روایت میں ہے کہ سورۂ زلزال' سورۂ عادیات' سورۂ نصر' سورۂ اخلاص پڑھی جائے۔بعض حضرات نے فرمایا کہ سورۂ حدید' سورۂ حشر' سورۂ صف' سورۂ تغابن پڑھی جائے۔ان تینوں میں سے جو آسان ہو پڑھ لیں۔صلوٰۃ التسبیح کی چار رکعتوں میں یہ کلمہ شریف تین سوبار پڑھا جاتا ہے۔اگر کسی رکن میں تسبیح پڑھنا بھول گیا ہے یا کم پڑھیں تو اس رکن سے متصل دوسرے رکن میں تعداد پوری کرلی جائے اور صلوٰۃ التسبیح میں سجدۂ سہو کرنا پڑے تو اس سجدۂ سہو میں تسبیح نہ پڑھی جائے۔رکوع میں یہ تسبیح سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کے بعد پڑھی جائیگی۔ایک روایت میں ہے کہ واللہ اکبر کے بعد لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ کا اضافہ بھی آیا ہے یعنی پوارکلمۂ تمجید (تیسرا کلمہ) پڑھا جائے۔صلوٰۃ التسبیح جس دن بھی چاہیں وقت غیر مکروہ میں پڑھ سکتے ہیں مگر بہتر یہ ہے کہ جمعہ کے دن بعد زوال نماز جمعہ سے پہلے پڑھی جائے کیونکہ اس دن کی نیکی کا ثواب ستر گنا ہوجاتا ہے۔سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی فرمان عالیشان ہے اور یہی آپکا عمل مبارک بھی تھا صلوٰۃ التسبیح اگر ماہ رمضان شریف میں خصوصاً جمعہ کے دن اور وہ بھی ستائیسویں رمضان شریف کو پڑھے تو بہت اچھا ہے۔یہ نماز حضرات صحابۂ کرام تابعین عظام اور سلف صالحین سے آج تک معمول ومشہور چلی آرہی ہے اور مشائخ طریقت نے اس نماز کے پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے۔سیدنا حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سلام پھیرنے سے پہلے یہ دعاء پڑھے۔اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ تَوْفِيْقَ اَهْلِ الْهُدٰى وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْيَقِيْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْيَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى اَخَافَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِيْ عَنْ مَعَاصِيْكَ حَتّٰى اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰى اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِنْكَ وَحَتّٰى اُخْلِصَ لَكَ النَّصِيْحَةَ حُبًّا لَكَ وَحَتّٰى

اَوْقَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْلِیَ الْخَیْرَحَیْثُ کَانَ
اوقال فی عاجل امری وأجله فاصرف عنی واصرفنی عنه واقدرلی الخیرحیث کان
ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ قَالَ وَیُسَمِّیْ حَاجَتَهٗ. (رواہ البخاری)
پھرراضی فرمادے مجھ کواس سے، فرمایا پیارے نبی نے اورنام لے اپنی ضرورت کا۔

﴿باب صلوٰۃ التسبیح ترجمہ: صلوٰۃ التسبیح کا باب﴾

(۱۳۰۲) حدیث شریف: عن ابی وهب قال سألت عبد الله بن المبارك عن الصلوٰة
ترجمہ: حضرت ابووہب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے پوچھا حضرت عبداللہ ابن مبارک سے نماز کے بارے میں
التی یسبح فیها قال یکبر ثم یقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالیٰ
جس میں تسبیح پڑھی جاتی ہیں، حضرت عبداللہ ابن مبارک نے فرمایا کہ اللہ اکبر کہو پھر پوری ثنا سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالیٰ
جدك ولااله غیرك ثم یقول خمس عشرة مرة سبحان الله والحمد لله ولااله الا الله والله اكبر ثم یتعوذ
جدك ولااله غیرك پڑھو پھر پندرہ مرتبہ سبحان الله والحمد لله ولااله الا الله والله اكبر پڑھو، پھرتعوذ پڑھو
ویقرأ بسم الله الرحمٰن الرحیم وفاتحة الكتاب وسورة ثم یقول عشر مرات سبحان الله والحمد لله ولااله الا الله
اورپڑھو بسم الله الرحمٰن الرحیم اورسورۂ فاتحہ اورسورت کے بعد پھردس مرتبہ سبحان الله والحمد لله ولااله الا الله
والله اكبر ثم یركع فیقولها عشرا ثم یرفع راسه فیقولها عشرا ثم یرفع راسه فیقولها عشرا ثم یسجد
والله اكبر پڑھو پھر رکوع کروتو پڑھواس میں دس مرتبہ، پھر رکوع سے اپنا سراُٹھاؤ تو پڑھو تسبیح کو دس مرتبہ، اور پھر سجدہ کرو
فیقولها عشرا ثم یرفع راسه فیقولهاعشرا ثم یسجد الثانیة فیقولها عشرا یصلی اربع ركعات
توپڑھواس تسبیح کودس مرتبہ، پھراُٹھاؤاپنے سرکوتو پڑھواس تسبیح کودس مرتبہ، پھردوسرا سجدہ کروتو پڑھواس تسبیح کودس مرتبہ، چاررکعات نماز پڑھیں
علیٰ هٰذا فذلك خمس وسبعون تسبیحة فی كل ركعة بخمس عشرة تسبیحة ثم یقرأ ثم یسبح عشرا
اس طریقے پرتو یہ پچھتر تسبیحات ہوں گی ہر رکعت میں کہ شروع کریگا ہر رکعت میں پندرہ تسبیحات سے، پھرقرآن کریم پڑھیگا، پھرتسبیحات پڑھیگادس مرتبہ

हज़राते सहाबा कहते हैं कि आप बोसिदा हो चुके होंगे? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने बेशक अल्लाह ने हराम फ़रमाया है ज़मीन पर अम्बिया के जिस्मों को।

1329 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि यौमे मौऊद कयामत का दिन है और यौमे मशहूद अरफ़े का दिन है और शाहिद जुमे का दिन है और नहीं निकलता सूरज और नहीं डूबता सूरज किसी दिन पर जो बेहतर हो जुमे से इसमें एक कुबूलियत की साअत है कि नहीं पाता उस कबुलियत की साअत को बन्दा ए मोमिन कि दुआ करता है अल्लाह तआला से खैर की मगर कुबूल फ़रमाता है अल्लाह तआला उसको और नहीं पनाह मांगता किसी चीज़ से मगर पनाह दे दी जाती है उसको उस चीज़ से।

1330 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक जुमे का दिन तमाम दिनों का सरदार है बड़ा है तमाम दिनों से अल्लाह तआला के नज़दीक और ज़्यादा बड़ा है अल्लाह तआला के नज़दीक ईद के दिन से और बक़्रईद के दिन से, जुमे के दिन में पांच बड़ी बाते हैं कि पैदा फ़रमाया इसमें अल्लाह तआल ने हज़रते आदम अलैहिस्सलाम को और उतारा इसमें हज़रते आदम को ज़मीन की तरफ़ और इसी में वफ़ात दी अल्लाह तआला ने हज़रते आदम को और इसी में एक साअते

اَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِي الْاُمُوْرِ حُسْنَ ظَنٍّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ ۔ (ردالمختار)

(ترجمہ) اے اللہ تعالیٰ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اہل ہدایت جیسی توفیق کا، اہل یقین جیسے اعمال کا، اہل توبہ جیسے خلوص کا، اہل صبر جیسے حوصلے کا، اہل خشیت جیسی کوشش کا، اہل رغبت جیسی طلب کا، اہل ورع جیسی عبادت کا، اہل علم جیسے عرفان کا۔ یہاں تک کہ نصیب ہوجائے مجھے تیری ملاقات اور اے اللہ تعالیٰ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے ایسے خوف کا جو روکدے مجھکو تیری نافرمانیوں سے یہاں تک کہ عمل کروں میں تیری اطاعت پر ایسا عمل کہ مستحق ہوجاؤں میں اس عمل کی برکت سے تیری رضا کا۔ یہاں تک کہ میں سچی پکی توبہ کرلوں تیرے خوف کی وجہ سے۔ یہاں تک کہ میں مخلص ہوجاؤں تیری خاطر خیر خواہی میں حیا کرتے ہوئے تجھ سے اور یہاں تک کہ بھروسہ کروں میں تجھ پر معاملات میں اور تیرے ساتھ حسن ظن کا۔ اے پاک ذات اجالوں کے پیدا کرنیوالے۔

صلوٰۃ التسبیح کے بارے میں ہے کہ جو ارادہ کرے جنت کا تو وہ صلوٰۃ التسبیح کو اپنے اوپر لازم کرلے۔ سیدنا حضرت عثمان زاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دفع غم وسختی میں صلوٰۃ التسبیح جیسا کوئی عمل نہ دیکھا یہ عمل غم وسختی کو دور کرنے میں تیر بہدف ہے۔ کم از کم جمعہ کو صلوٰۃ التسبیح پڑھنا چاہئے کہ یہ راہ اعتدال ہے۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب کے موافق چاروں رکعتیں ایک سلام سے ادا کیجائیں صلوٰۃ التسبیح میں تسبیح یعنی تیسرا کلمہ انگلیوں پر نہ شمار کرے بلکہ دل دل میں شمار کرے اور اگر ایسا نہ ہوسکے تو انگلیاں دبا کر شمار کرے۔

(۱۳۰۳) سفر یوں تو ہر سفر کو کہتے ہیں مگر اصطلاح شرع میں اس مخصوص سفر کو کہتے ہیں جو تین دن کی راہ ہو یعنی ستاون میل (بیانوے کلومیٹر) اس سفر میں چار رکعت والی فرض نماز دو رکعت پڑھنا واجب ہے اور یہ سفر پندرہ دن سے کم ہو۔ اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ کا ارادۂ قیام ہے تو مسافر مقیم بن جائیگا۔ یہ واقعہ حجۃ الوداع کے سفر سے متعلق ہے۔ چونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے ارادے سے اس سفر پر روانہ ہوئے تھے اسلئے مدینے شریف کی آبادی سے نکلتے ہی مسافر ہوگئے۔ ذوالحلیفہ جو مدینۂ طیبہ سے صرف ۵ کلومیٹر ہے وہاں آپنے قصر نماز عصر ادا فرمائی۔ ذوالحلیفہ کا نام آج بیر علی مشہور ہے یہ اہل مدینہ کا میقات بھی ہے یعنی احرام باندھنے کی جگہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقام پر نماز عصر قصر ادا فرمائی اور احرام زیب تن فرمایا اور مکۂ مکرمہ کیطرف تشریف لے گئے۔ اس زمانے کے بعض عقلمندوں نے اس حدیث شریف سے یہ سمجھا ہے کہ اگر کوئی سیر کرنے اپنے باغ یا کھیت پر شہر کے باہر جائے تو مسافر ہے یہ انکی کھلی غلطی ہے۔

(۱۳۰۴) حجۃ الوداع کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد ایک لاکھ سے بھی زیادہ تھی اور مسلمانوں ہی کی حکمرانی تھی۔ مگر اسکے باوجود نماز قصر ادا کیگئی تاکہ واضح ہوجائے کہ قصر نماز خوف کفار کی وجہ سے نہ تھی۔ قرآن کریم میں جو قصر کیلئے خوف کفار کی قید ہے یہ قید اتفاقی ہے احترازی نہیں ہے یہ بات صراحت کے ساتھ آپ حدیث شریف میں بھی ملاحظہ فرمالیں۔

(۱۳۰۵) سیدنا حضرت یعلیٰ ابن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوال کا مقصد یہ تھا کہ قصر نماز کا سبب صرف سفر نہیں ہے بلکہ سفر میں خوفِ کفار قصر کا سبب ہے اب خوف کا زمانہ رخصت ہوگیا اسلام اور مسلمانوں کا غلبہ ہے تو اب قصر کی کیا ضرورت ہے۔ اسی سوال کا جواب زبان رسالت سے بڑے ہی شاندار و جاندار انداز میں عطا فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو آسانی تمہیں دی ہے اسے قبول کرو یہ امر ہے اور امر وجوب کیلئے آتا ہے۔ لہٰذا سفر شرعی میں قصر کرنا واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو تم پر آسانی اور تخفیف کی ہے تو پھر خود اپنے آپ پر سختی کرنا جراءت بیجا ہے جو شان عبدیت کے مناسب نہیں۔ قرآن کریم میں خوف کفار کا ذکر اتفاقاً ہے کیونکہ اس نزول قرآن کے زمانے میں عموماً سفروں میں فتنہ وفساد کا خوف رہتا تھا تاہم بہرحال قصر کرو خوف ہو کہ نہو۔

(۱۳۰۶) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ۴؍ ذوالحجہ کو مکۂ مکرمہ رونق افروز ہوئے اور ۱۴؍ ذوالحجہ کو حج مبارک سے فارغ ہوکر مدینۂ منورہ کیلئے واپسی فرمائی اور اس دوران آتے جاتے راستے میں اور قیام مکۂ مکرمہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز قصر ادا فرمائی

فان صلیٰ لیلا فاحب الی ان یسلم فی کل رکعتین وان صلیٰ نهارا

اور اگر نماز صلوٰۃ التسبیح رات کو پڑھے تو میرے نزدیک پسندیدہ یہ ہے کہ سلام پھیرے ہر دو رکعت پر اور اگر نماز پڑھے دن میں

فان شاء سلم وان شاء لم یسلم (رواہ الترمذی)

تو اگر چاہے تو دو رکعت پر سلام پھیر دے اور اگر نہ چاہے تو دو رکعت پر سلام نہ پھیرے۔

﴿باب صلوٰۃ السفر ترجمہ: سفر کی نماز کا باب﴾

(۱۳۰۳) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ اَرْبَعًا وَّصَلَّى الْعَصْرَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی ظہر کی مدینہ شریف میں چار رکعت

بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ (رواہ البخاری والمسلم)

اور نماز پڑھی ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں۔

(۱۳۰۴) حدیث شریف: عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبِ الْخُزَاعِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت حارثہ ابن وہب خزاعی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نماز پڑھائی ہم کو پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَنَحْنُ اَكْثَرَ مَا كُنَّ قَطُّ وَاٰمَنَهُ بِمِنًا رَكْعَتَيْنِ (رواہ البخاری والمسلم)

حالانکہ ہم اتنے زیادہ تھے کہ کبھی اور نہ اتنے امن میں تھے۔ دو رکعتیں منیٰ میں۔

(۱۳۰۵) حدیث شریف: عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى

ترجمہ: حضرت یعلی ابن امیہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا حضرت عمر ابن خطاب سے اللہ تعالیٰ تو یوں فرماتا ہے

اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ قَالَ عُمَرُ

"یہ کہ قصر کرو تم بعض نمازوں میں، اگر خوف کرو تم یہ کہ فتنے میں ڈال دینگے تمہیں بے ایمان"، لیکن اب تو امن میں ہو گئے ہیں لوگ، فرمایا حضرت عمر نے

फ़रमायें मेरे साथ तो फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने सलाम ने वो आखिरी साअत है जुमे की दिन की, फ़रमाया हज़रते अबू हुरैरा ने कि मैंने कहा कि कैसे हो सकती है आखिरी साअत जुमे के दिन की हालांकि फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने कि नहीं पायेगा उसको बंदा ए मोमिन कि वो नमाज़ पढ़ रहा है इसमें तो फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने सलाम ने कि क्या न फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि जो शख़्स कि बैठा किसी बैठने की जगह कि इन्तेज़ार करता है नमाज़ का तो वो नमाज़ ही में है यहाँ तक कि नमाज़ पढ़े फ़रमाया हज़रते अबू हुरैरा ने कि मैंने कहा हाँ! तो फ़रमाया हज़रते अब्दुल्ला इब्ने सलाम ने वो इन्तेज़ार ही है।

1327 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तलश करो उस साअते कबुलियत को जिसकी उम्मीद की जाती है जुमे के दिन में असर के बाद सूरज के डूबने तक।

1328 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक ज़्यादा फ़ज़ीलत वाले दिनों में से तुम्हारे जुमे का दिन है इसमें पैदा फ़रमाये गये हज़रते आदम और रुह कब्ज़ फ़रमाई गई और इसी में सूर फूंका जायेगा और इसी में बेहोशी है तो ज़्यादा पढ़ो दुरुद शरीफ़ मुझ पर जुमे के दिन इसलिये कि तुम्हारा दुरुद पेश किया जाता है मुझपर, लोगों ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह कैसे पेश किया जायेगा हमारा दुरुद शरीफ़ आप पर, आकी हड्डियां तो बोसीदा हो चुकी होंगी? रावी ने फ़रमाया कि

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

عُجِبْتُ مِمَّا عُجِبْتَ مِنْهُ فَسَئَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فَقَالَ صَدَقَةٌ

مجھے بھی تعجب ہوا اس سے جس سے تم کو تعجب ہوا ہے تو میں نے سوال کیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے تو فرمایا پیارے رسول نے کہ یہ صدقہ ہے

تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

صدقہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے جس کو تم پر، تو قبول کرو تم اللہ تعالیٰ کا صدقہ۔

(۱۳۰۶) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم گئے پیارے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی طرف

فَكَانَ يُصَلِّىْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ قِيْلَ لَهٗ اَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَیْءٌ

تو پیارے نبی نماز پڑھتے تھے دو دو رکعتیں، یہاں تک کہ ہم واپس آگئے مدینہ منورہ تک، کہا گیا ان سے کیا قیام کیا تھا تم نے مکے شریف میں کچھ؟

قَالَ اَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا (رواہ البخاری والمسلم)

فرمایا ہم نے قیام کیا مکے شریف میں دس دن۔

(۱۳۰۷) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہوتے تھے سفر میں پیارے رسول اللہ ﷺ تو جمع فرماتے تھے ظہر

وَالْعَصْرِ اِذَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ (رواہ البخار والمسلم)

اور عصر کی نماز کے درمیان، جب سفر کی حالت میں ہوتے اور جمع فرماتے نمازِ مغرب اور نمازِ عشاء کے درمیان۔

(۱۳۰۸) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّىْ فِى السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ نماز ادا فرماتے تھے سفر میں اپنی سواری پر جدھر بھی منھ ہوتا اس کا

يُوْمِىْ اِيْمَاءً صَلٰوةَ اللَّيْلِ اِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ (رواہ البخار والمسلم)

اشارے سے پڑھتے تھے رات کی نماز میں، سوائے فرضوں کے، وتر پڑھتے تھے پیارے رسول اپنی سواری پر۔

नहीं है कोई जानवर मगर वो मुन्तज़िर है रोज़े जुमे का इस वक़्त से कि जब सुबह करता है यहाँ तक कि निकले सूरज कयामत के खौफ़ से सिवाये जिन्नात और इंसानों के और इसमें एक वक़्त ऐसा है कि नहीं पाता उसको बंदा ए मुस्लिम इस हाल में कि वो नमाज़ पढ़ रहा है कि मांगता है अल्लाह से कुछ भी मगर अता फ़रमा देता है अल्लाह उसको, फ़रमाया हज़रते कअब ने यह साल में एक दिन है? मैंने कहा बल्कि हर जुमा में तो पढ़ी हज़रते कअब ने तौरैत शरीफ़ तो फ़रमाया हज़रते कआब ने कि सच फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने, हज़रते अबू हुरैरा ने फ़रमाया मैंने मुलाकात की हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने सलाम से तो मैंने बयान किया उनसे अपने बैठने को हज़रत कअब अहबार के साथ और जो कुछ बातें की थीं हज़रते कअब अहबार से जुमे के बार में तो मैंने कहा उनसे तो फ़रमाया हज़रते कअब अहबार ने कि यह साअत हर साल में एक दिन है? फ़रमाया हज़रते अब्दुल्ला इब्ने सलाम ने कि हज़रते कअब ने गलत फ़रमाया तो मैंने कहा हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने सलाम से कि फिर पढ़ी हज़रते कअब अहबार ने तौरैत शरीफ़ तो फ़रमाया उन्होंने वो हर जुमे में है तो फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने सलाम ने कि हज़रत कअब अहबार ने सच फ़रमाया फिर हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने सलाम ने फ़रमाया कि मैंने जान लिया है कि वो कौन सी साअत है फ़रमाया हज़रते अबू हुरैरा ने कि मैंने कहा आप बतायें मुझे इस साअत के बारे में और न बुखल

(۱۳۰۹) حدیث شریف: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت عمران ابن حصین سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے جنگ لڑی پیارے نبی ﷺ کی ہمراہی میں

وَشَهِدْتُّ مَعَهُ الْفَتْحَ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّي اِلَّا رَكْعَتَيْنِ

اور میں حاضر ہوا پیارے نبی کے ساتھ فتح مکہ میں تو قیام فرمایا پیارے نبی نے مکہ مکرمہ میں اٹھارہ رات، نہ پڑھیں پیارے نبی نے مگر دو رکعتیں

يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوْا اَرْبَعًا فَاِنَّا سَفْرٌ۔ (رواہ ابوداؤد)

فرماتے پیارے نبی اے اہل شہر! نماز پڑھو تم چار رکعت اسلئے کہ ہم مسافر ہیں۔

(۱۳۱۰) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے نماز پڑھی پیارے نبی ﷺ کے ساتھ ظہر کی سفر میں دو رکعتیں

وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ

اور اسکے بعد دو رکعتیں اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ میں نے نماز پڑھی پیارے نبی ﷺ کیساتھ حضر میں اور سفر میں

فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ

تو نماز پڑھی میں نے پیارے نبی کیساتھ حضر میں ظہر کی چار رکعتیں اور نمازِ ظہر کے بعد دو رکعت سنت اور نماز پڑھی میں نے پیارے نبی کیساتھ سفر میں

الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ

ظہر کی دو رکعتیں اور ظہر کی نماز کے بعد دو رکعتیں سنت اور عصر کی دو رکعتیں اور نہ پڑھی نماز بعد نمازِ عصر کچھ بھی، اور مغرب کی نماز حضر میں اور سفر میں

سَوَاءً ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ وَلَا يَنْقُصُ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ۔ (رواہ الترمذی)

برابر تھی تین رکعات، نہ حضر میں کم کی نہ سفر میں، اور نمازِ مغرب دن کے وتر ہیں اور نمازِ مغرب کے بعد دو رکعت سنت ہیں۔

(۱۳۱۱) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا سَافَرَ وَاَرَادَ اَنْ يَّتَطَوَّعَ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب سفر فرماتے تھے اور ارادہ فرماتے نفل نماز ادا فرمانے کا تو قبلہ رو ہو جاتے

कबुलियत है कि मांगता है बंदा उसमें कुछ मगर अ़ता फ़रमाता है अल्लाह तआला उसको जबतक न मांगे कोई हराम चीज़ और इसी यौमे जुमा में कायम होगी कयामत नहीं है कोई मुकर्रब फ़रिश्ता और न आसमान न ज़मीन और न हवा और न पहाड़ और न दरिया मगर वो डरने वाले हैं जुमे के दिन से।

1331 हदीस शरीफ़:– अर्ज़ किया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि किस चीज़ की वजह से नाम रखा गया यौमे जुमा? फ़रमाया प्यारे नबी ने कि इसलिये कि इसमें जमा फ़रमाई गयी मिट्टी तुम्हारे बाप हज़रते आदम की और इसमें बेहोशी है और उठना है और उसमें पकड़ है और जुमे की आखिरी तीन साअतों में एक साअत कुबूलियत है जो मांगे अल्लाह तआला से उसमें तो कुबूल फ़रमाई जाती है दुआ उसकी।

1332 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ज़्यादा दुरुद शरीफ़ पढ़ो मुझ पर यौमे जुमा में इसलिये कि यह हाज़िरी का दिन है कि हाज़िर होते हैं इस दिन में फ़रिश्ते और बेशक कोई नहीं दुरुद शरीफ़ पढ़ता मुझ पर मगर पेश किया जाता है मुझ पर उसका दुरुद शरीफ़ यहाँ तक कि फ़ारिग हो उससे, रावी ने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया और बादे विसाल भी? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने बेशक अल्लाह तआला ने हराम फ़रमा दिया है ज़मीन पर यह कि खाये अम्बिया ए किराम के जिस्मों को तो अल्लाह तआला का नबी ज़िंदा है रिज़्क़ दिया जाता है।

چونکہ آپ نے مکۂ مکرمہ میں پندرہ دن قیام کی نیت نہ فرمائی تھی۔ مسافر شرعی اپنے سفر میں نماز قصر ہی کریگا۔ چار رکعت والی فرض نماز پوری نہ پڑھیگا بلکہ دو رکعت پڑھیگا۔ اگر مسافر شرعی کو بحالت سفر پوری نماز پڑھنے کی اجازت ہوتی تو کبھی نہ کبھی آپ ﷺ اتمام کرکے دکھاتے تعلیم امت کیلئے۔ آپ ﷺ نے کبھی ایسا نہ کیا اس سے بھی پتہ چلتا ہے کہ سفر شرعی میں اگر پندرہ دن کے قیام کی نیت نہو تو قصر واجب ہے۔ دس دن قیام کے ارادے کے باوجود آپ ﷺ نے قصر نماز ادا فرمائی کہ دس دن کے قیام سے بھی قصر ہی نماز پڑھی جائیگی اتمام نہوگا۔

(۱۳۰۷) جمع کی شکل یہ ہوتی تھی کہ ظہر کی اخیر وقت میں اور عصر کی نماز شروع وقت میں ادا فرماتے ایسے ہی مغرب کی نماز اخیر وقت میں اور عشاء کی نماز اول وقت میں ادا فرماتے۔ ایسا نہیں کہ ایک نماز کو قضا کرکے دوسرے وقت میں ادا فرماتے ہوں۔ یا ایک قبل از وقت ادا فرماتے ہوں کیونکہ یہ قرآن کریم کے خلاف ہوگا۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) بے شک نماز ہے ایمان والوں پر فرض وقت مقررہ پر (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۲۳۲)۔

(۱۳۰۸) سفر کی حالت میں نوافل سواری پر ادا فرماتے۔ نوافل کیلئے سفر کو نہ توڑتے تھے اور اسکی بھی پرواہ نہ فرماتے کہ سواری کا رخ کدھر کو ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا عمل شریف اس آیت کریمہ پر تھا۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) تو جسطرف تم پھرو گے تو اسی طرف اللہ کی رحمت متوجہ ہے۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۵۲) آپ ﷺ وتر کی نماز بھی سواری پر ادا فرماتے چونکہ اس وقت تک وتر واجب نہوئے تھے صرف سنت تھے۔ نفل کا لفظ سنت مؤکدہ اور نماز تہجد کو بھی شامل ہے چونکہ وتر بعد میں واجب ہوگئے لہٰذا وتر کی واجب نماز سواری پر نہوگی سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وتر کی نماز پڑھنے کیلئے سواری سے زمین پر اترتے اور فرماتے کہ آپ ﷺ بھی ایسا ہی عمل فرماتے تھے اور یہ وتر کے واجب ہونے کے بعد کا عمل ہے۔

(۱۳۰۹) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اٹھارہ دن رہنے کی نیت نہ فرمائی تھی بلکہ وقت گزرتا چلا گیا اور آج، کل میں اٹھارہ دن بیت گئے اگر مسافر شرعی کی پندرہ یا پندرہ دن سے زیادہ کے قیام کی نیت نہ ہو اور آج، کل میں مہینوں بھی گزر جائیں تو وہ مسافر ہی رہیگا اور قصر ہی کرتا رہیگا۔ مقیم جب مسافر کی اقتداء کرے تو چار رکعت پوری کریگا دو رکعت نہ پڑھیگا اور امام کی متابعت نہ کریگا مگر جب مسافر مقیم کی اقتداء کریگا تو امام مقیم کی متابعت کرتے ہوئے چار رکعت ہی پڑھیگا۔ مسافر امام کو چاہئے کہ وہ اپنے مسافر ہونے کا اعلان کردے تاکہ مقیم مقتدی اپنی رکعتیں پوری کرلیں اور انہیں پریشانی نہو۔

(۱۳۱۰) سفر شرعی میں صرف چار رکعت والی فرض نمازوں (ظہر، عصر، عشاء) میں قصر ہوگا۔ سنن ونوافل میں قصر بھی نہیں ہے اور انکی معافی بھی نہیں ہے۔ وتروں میں بھی قصر نہیں ہے۔ مغرب کے تین فرض دن کے وتر ہیں رات کے وتر کے بھی تین رکعت ہیں اور ان میں بھی قصر نہیں ہے۔ صرف چار رکعت والے فرضوں میں قصر ہے باقی تمام نمازیں بدستور پڑھی جائینگی اس حدیث شریف میں بھی سنت مؤکدہ پڑھنے کا ذکر موجود ہے۔

(۱۳۱۱) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ تکبیر تحریمہ کے وقت قبلہ رو ہوجاتے پھر بعد میں رخ بدل جانے کی پرواہ نہ فرماتے اب سفر میں نوافل کا یہی حکم ہے۔ آپ ﷺ اپنی اونٹنی کا رخ نہ بدلتے تھے کہ سفر غلط ہوجاتا۔ اونٹنی کا رخ تو جانب سفر اپنی راہ کیطرف رہتا آپ ﷺ اپنا رخ جانب قبلہ فرماتے۔

(۱۳۱۲) قبلہ دکھن کی جانب تھا اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پورب کیطرف منہ کرکے نماز ادا فرمارہے تھے اور رکوع وسجود اشارے سے فرمارہے تھے اور رکوع میں سجدے کے مقابلے سر کم جھکاتے تھے یا یوں کہہ لیجئے کہ سجدے میں رکوع کے مقابلے میں زیادہ سر جھکاتے تھے۔

(۱۳۱۳) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور حضرات خلفاء ثلٰثہ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام نے منیٰ میں تشریف لاکر ہمیشہ نماز قصر ادا فرمائی۔ کبھی اتمام نہ فرمایا۔ مسافر شرعی کو قصر و اتمام کا اختیار نہیں ہے بلکہ اسکو قصر کرنا ہی فرض ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت کے اخیر زمانے میں مکۂ مکرمہ میں اپنا ایک گھر بنالیا تھا اور آپکے اس مکان میں آپکی

بِنَاقَتِهٖ فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلىٰ حَيْثُ وَجَّهَهُ رِكَابُهُ۔ (رواہ ابوداؤد)

پیارے نبی اپنی اونٹنی پر، پھر تکبیر تحریمہ فرماتے پھر نماز ادا فرماتے جدھر کو بھی رخ کرتی انکی سواری۔

(۱۳۱۲) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِىْ حَاجَتِهٖ فَجِئْتُ

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بھیجا مجھے پیارے رسول اللہ ﷺ نے اپنے کسی کام میں، پھر میں آیا

وَهُوَيُصَلِّىْ عَلىٰ رَاحِلَتِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ (رواہ ابوداؤد)

تو پیارے رسول نماز ادا فرمارہے تھے اپنی سواری پر پورب کی جانب اور پست فرمارہے تھے سجدے کو رکوع سے۔

(۱۳۱۳) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِنىٰ رَكْعَتَيْنِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا نماز ادا فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں دو رکعتیں

وَاَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهٗ وَعُمَرُ بَعْدَ اَبِىْ بَكْرٍ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِنْ خِلَافَتِهٖ ثُمَّ اِنَّ

اور حضرت ابوبکر نے پیارے نبی کے بعد اور حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کے بعد اور حضرت عثمان نے شروع زمانے میں اپنی خلافت کے، پھر بیشک

عُثْمَانَ صَلىٰ بَعْدُ اَرْبَعًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا صَلىٰ مَعَ الْاِمَامِ صَلىٰ اَرْبَعًا

حضرت عثمان نے پڑھیں بعد میں چار رکعتیں، پھر حضرت عبد اللہ ابن عمر نماز ادا فرماتے امام کے ساتھ تو پڑھتے چار رکعتیں

وَاِذَا صَلاَّهَا وَحْدَهٗ صَلىٰ رَكْعَتَيْنِ (رواہ البخاری والمسلم)

اور جب نماز پڑھتے اکیلے تو نماز پڑھتے دو رکعت۔

(۱۳۱۴) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلٰوةَ عَلىٰ لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرض فرمایا اللہ تعالیٰ نے نماز کو تمہارے نبی ﷺ کی زبان پر،

فِى الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِى السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِى الْخَوْفِ رَكْعَةً۔ (رواہ مسلم)

حضر میں چار رکعتیں اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں ایک رکعت۔

1333 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है कोई मुसलमान कि मरता है जुमे के दिन या जुमे की रात को मगर महफ़ूज़ रखता है उसको अल्लाह तआला फितनाये क़ब्र से।

1334 हदीस शरीफ़:– हज़रते इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बेशक उन्होंने तिलावत की आयत "आज कामिल किया मैंने तुम्हारे लिये तुम्हारे दीन को और पूरी फरमा दी मैंने तुम पर अपनी नेमत और पसंद फ़रमाया मैंने तुम्हारे लिये इस्लाम को दीन" हज़रते इब्ने अब्बास के पास एक यहूदी था तो वो बोला कि अगर नाज़िल होती हम पर यह आयते करीमा तो बना लेते हम उसको ईद, तो फ़रमाया हज़रते इब्ने अब्बास ने कि बेशक उतरी है यह आयते करीमा दो ईदों के दिन में यौमे जुमा में और यौमे अरफ़ा में।

1335 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम फ़रमाते थे कि जब दाखिल होता रजबः अल्लाहुम्मा बारिक लना फ़ी रज्बे व शाबाने वलग़ना रमज़ान, रावी ने फ़रमाया कि फ़रमाते थे प्यारे रसूल जुमे के दिन कि बहुत रौशन रात है और जुमे का दिन बहुत ताबिन्दा है।

(77) जुमे के फ़र्ज़ होने का बाब

1336 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर और हज़रते अबू हुरैरा से मरवी बेशक इन दोनों ने

(۱۳۱۵) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ قَالَا سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی اُن دونوں نے فرمایا مقرر فرمائیں پیارے رسول اللہ ﷺ نے

صَلٰوةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ وَالْوِتْرُ فِى السَّفَرِ سُنَّةٌ (رواہ ابن ماجۃ)

سفر کی نماز دو رکعتیں اور وہ دونوں رکعتیں پوری نماز ہیں ادھوری نہیں ہیں، اور وتر سفر میں پڑھنا اسلامی طریقہ ہے۔

(۱۳۱۶) حدیث شریف: عَنْ مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُقَصِّرُ الصَّلٰوةَ

ترجمہ: حضرت مالک سے مروی انہیں خبر پہونچی کہ حضرت عبد اللہ ابن عباس قصر فرماتے تھے نماز میں

فِىْ مِثْلِ مَايَكُوْنُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ وَفِىْ مِثْلِ مَابَيْنَ مَكَّةَ وَعُسْفَانَ وَفِىْ مِثْلِ مَابَيْنَ مَكَّةَ

اُس مسافت پر جو مکہ مکرمہ اور طائف شریف کے درمیان یا اسکے مثل جو مکہ مکرمہ اور عسفان کے درمیان تھی یا اسکے مثل جو درمیان میں ہے مکہ مکرمہ

وَجَدَّةَ قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ اَرْبَعَةُ بُرُدٍ۔ (رواہ فی المؤطا)

اور جدہ کے، فرمایا حضرت مالک نے یہ مسافت چار برد ہے۔

(۱۳۱۷) حدیث شریف: عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا

ترجمہ: حضرت براء سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں صحبت میں رہا ہوں پیارے نبی ﷺ کی اٹھارہ سفروں میں

فَمَا رَاَيْتُهٗ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ۔ (رواہ ابوداود والترمذی)

تو نہیں دیکھا میں نے پیارے رسول کو کہ ترک فرمایا ہو دو رکعتوں کو، جب سورج ڈھل جائے ظہر سے پہلے۔

(۱۳۱۸) حدیث شریف: عَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرٰى اِبْنَهٗ عُبَيْدَاللّٰهِ

ترجمہ: حضرت نافع سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک حضرت عبداللہ ابن عمر دیکھتے تھے اپنے بیٹے حضرت عبیداللہ کو

يَتَنَفَّلُ فِى السَّفَرِ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ۔ (رواہ مالک)

کہ نماز نفل پڑھتے سفر میں تو نہیں انکار فرماتے اس پر۔

फ़रमाया कि हमने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं प्यारे रसूल अपने मिम्बरे मुबारक की लकड़ियों पर कि बाज़ रहें लोग छोड़ने से अपनें जुमों को वरना मोहर फ़रमा देगा अल्लाह तआला उनके दिलों पर फिर हो जायेंगे वो गाफिलों में से।

1337 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिसने छोड़ दिये तीन जुमे सुस्ती करते हुये जुमे से तो मोहर फ़रमा देगा अल्लाह तआला उसके दिल पर।

1338 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिसने छोड़ दिया जुमे को बिना उज़्र के तो चाहिये कि सदका करे एक दीनार फिर अगर न पाये एक दीनार तो आधा दीनार सदका कर दे।

1339 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जुमा उसके ज़िम्मे है जिसने सुना अज़ान को।

1340 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जुमा उस पर है कि जो रात ठिकाना दे उसको अहलो अयाल के पास।

1341 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जुमा साबित है फर्ज़

(۱۳۱۹) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَاتُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ رَحْمٍ (رواہ البخاری)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ سفر کرے عورت تین دن کا مگر قریبی رشتہ دار کے ساتھ۔

﴿ باب المسح علی الخفین ترجمہ: موزوں پر مسح کرنے کا باب ﴾

(۱۳۲۰) حدیث شریف: جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَلَیَالِیَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَیَوْمًا وَلَیْلَةً لِلْمُقِیْمِ (رواہ مسلم)

ترجمہ: مقرر فرمائی پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن اور تین رات اور مقیم کیلئے ایک دن اور ایک رات۔ (موزوں پر مسح کرنے کی مدت)

(۱۳۲۱) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهٗ قَالَ فِی الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ لِلْمُقِیْمِ یَوْمٌ وَلَیْلَةٌ وَلِلْمُسَافِرِ ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ وَلَیَالِیْهِنَّ (رواہ ابوداود والنسائی)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں مقیم کیلئے ایک دن اور ایک رات ہے اور مسافر کیلئے تین دن اور تین رات ہیں۔

﴿ بَابُ الْجُمُعَةِ ترجمہ: جمعہ کا باب ﴾

(۱۳۲۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بَیْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِیْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ ثُمَّ هٰذَا یَوْمُهُمُ الَّذِیْ فُرِضَ عَلَیْهِمْ یَعْنِیْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاخْتَلَفُوْا فِیْهِ فَهَدَانَا اللّٰہُ لَهٗ وَالنَّاسُ لَنَا فِیْهِ تَبَعٌ اَلْیَهُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰی بَعْدَ غَدٍ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دنیا میں پیچھے آنے والے ہیں اور آگے ہوں گے روزِ قیامت سوائے اسکے کہ بیشک دیئے گئے ہیں کتاب وہ ہم سے پہلے اور ہم دیئے گئے ہیں کتاب انکے بعد، پھر یہ دن انکا تھا جو ان پر فرض کیا گیا تھا یعنی روزِ جمعہ تو اختلاف کیا انہوں نے اس دن میں تو ہدایت دیدی ہم کو اللہ نے اس دن کی، تو لوگ ہمارے اس دن میں تابع ہیں، یہودی کل میں اور عیسائی پرسوں میں۔

(۱۳۲۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین دن کہ طلوع ہو جس میں دن، روزِ جمعہ ہے

है हर मुसलमान पर बाजमाअत सिवाये चार के, गुलाम के किसी की मिलकियत में हो और औरत पर और बच्चे पर और मरीज़ पर।

1342 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया उन लोगों के बारे में जो पीछे रह जाते हैं जुमे से कि बिलाशुबह मैंने इरादा फ़रमा लिया है कि हुक्म फ़रमाऊँ मैं एक शख़्स को कि नमाज़ पढ़ाये लोगों को फिर आग लगा दूँ मैं उन लोगों पर जो पीछे रह गये जुमे से उनके घरों को।

1343 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि जिसने छोड़ दिया जुमे को बिना ज़रुरते शरई के तो लिखा जाता है वो मुनाफ़िक ऐसी किताब में कि न मिटाया जा सके और न तब्दील की जा सके।

1344 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि जो ईमान रखता हो अल्लाह तआला पर और रोज़े आखिरत पर लाज़िम है उस पर नमाज़े जुमा, जुमे के दिन, सिवाये मरीज़ के और मुसाफ़िर के और औरत के और गुलाम के तो जो बे परवाह हो जाये खेद कूद और तिजारत की वजह से तो बेपरवाह है अल्लाह तआला उससे और अल्लाह तआला बेवरवाह हर खुबी वाला है।

(78) तहारत व सफ़ाई और जुमे को जल्द जाने का बाब

ایک زوجۂ مطہرہ رہتی تھیں تو آپ ایک دن کیلئے بھی مکۂ مکرمہ تشریف لاتے تب بھی نماز پوری ادا فرماتے گویا کہ آپ مکۂ مکرمہ میں بھی مقیم تھے چونکہ آپکا ایک گھر یہاں بھی تھا مسافر نہ تھے۔

(۱۳۱۴) یہ کھلا بیان ہے کہ نماز قصر حالت قیام میں پوری پڑھی جائیگی اور حالت سفر میں چار رکعت فرض نماز دو رکعت پڑھی جائیگی اور وہ مسافر شرعی جو نمازی ہے میدان جہاد میں سخت خوف و ہراس کے ماحول میں ہے وہ امام کے پیچھے صرف ایک رکعت نماز پڑھیگا اور ایک رکعت اکیلے پڑھیگا۔ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور جب ہوں آپ اے پیارے نبی ان میں تو قائم فرمائیں آپ انکے لئے نماز۔تو کھڑی ہو ایک جماعت انکی آپکے ساتھ اور چاہئے کہ لے لیں وہ اپنے ہتھیاروں کو پھر جب وہ سجدہ کر چکیں تو چاہئے کہ ہو جائیں وہ تمہارے پیچھے اور چاہئے کہ آئے دوسری جماعت جس نے نماز نہ پڑھی ہو تو چاہئے کہ وہ نماز پڑھیں آپکے ساتھ اور چاہئے کہ لئے رہیں اپنے بچاؤ کا سامان اور اپنے ہتھیار اور چاہتے ہیں بے ایمان اگر تم غافل ہو جاؤ اپنے ہتھیاروں سے اور اپنے سامان سے تو ٹوٹ پڑیں تم پر یکبارگی اور نہیں ہے کوئی گناہ تم پر اگر ہے تمہارے ساتھ کوئی تکلیف بارش کی وجہ سے یا ہو تم مریض یہ کہ رکھدو تم اپنے ہتھیاروں کو اور لئے رہو اپنے بچاؤ کا سامان۔بے شک اللہ نے تیار فرمایا ہے بے ایمانوں کیلئے ذلیل کرنے والا عذاب (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۲۲۲) سفر میں نماز کو قصر کرنا ایسا ہی فرض ہے جیسے حضر میں پوری نماز کا پڑھنا فرض ہے۔کسی مسافر شرعی کو قصر و اتمام کا اختیار نہیں دیا گیا ہے۔

(۱۳۱۵) سفر مین چار رکعت والی فرض نمازیں دو رکعت ہی مقرر و مشروع فرمائی گئی ہیں اور چار رکعتیں غیر مشروع و خلاف شرع ہیں اور یہ دو رکعتیں پڑھ لینا ایسا ہے جیسے اقامت و حضر میں چار پڑھ لینا کہ دو رکعتوں پر ثواب میں قصر و کمی نہیں ہے ان دو رکعتوں پر ثواب چار ہی کا ملیگا۔جیسے نماز مومن پانچ وقت پڑھتا ہے مگر ثواب پچاس وقت کی نمازوں کا ملتا ہے۔حضر کی طرح سفر میں وتر پڑھنا چاہئیں کیونکہ اسلامی طریقہ ہے۔

(۱۳۱۶) مکۂ مکرمہ سے تینوں مقامات کا فاصلہ تشبیہ کیلئے ہے تعیین کیلئے نہیں ہے۔ہر سفر نماز کو قصر نہیں کریگا بلکہ وہی سفر نماز کے قصر کا سبب بنے گا جو ۵۷ میل (۵۲ کلومیٹر) ہو ایک بُرد چار کوس کا ہوتا ہے چار بُرد سولہ کوس کے ہوئے اور عرب کا ایک کوس تین میل عربی ہوتا ہے لہٰذا سولہ کوس کے عربی میں اڑتالیس ہوئے اور سولہ کوس کے انگریزی ۵۷ میل ہوتے ہیں۔

(۱۳۱۷) یہ نفل نماز تھی۔جب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے سفر میں نفل نہیں چھوڑے تو سنت مؤکدہ کیسے چھوڑے ہونگے۔یہ حدیث شریف ان لوگوں کیلئے تازیانۂ عبرت ہے جو سفر میں سنن و نوافل پڑھنے کے مخالف ہیں۔

(۱۳۱۸) کیونکہ سفر میں سنن و نوافل پڑھنا طریقۂ نبوی ہے اسلئے سیدنا حضرت عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سواری پر بھی سفر میں نفل پڑھتے تھے اور زمین پر بھی۔

(۱۳۱۹) عورت کو اکیلے سفر کرنا حرام ہے۔ذی رحم قرابت دار کے ساتھ سفر کرسکتی ہے اس سفر کی مدت سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے تین دن فرمائی ہے۔

(۱۳۲۰) اس حدیث میں بھی سفر کی مدت تین دن اور تین رات بیان فرمائی گئی۔موزوں پر مسح کرنے کی صورت میں۔

(۱۳۲۱) احادیث کثیرہ اس پر دلالت و وضاحت کرتی ہیں کہ سفر کی مسافت کم از کم تین دن کی راہ ہے۔اس سے کم فاصلے کیلئے جو سفر کیا جائے وہ شرعاً سفر نہیں ہے اور نہ ہی ایسے مسافر پر سفر کے شرعی احکام جاری ہونگے تین منزل کا سفر ہی آدمی کو مسافر شرعی بنا سکتا ہے۔ایک میل ۱۹ میل انگریزی ہوتا ہے تو تین منزلوں کے انگریزی میل ۵۷ ہوئے اور کلومیٹر ۹۲ ہوئے۔اتنی مسافت سے پہلے جو امام قصر کریگا تو اسکے پیچھے مقیم کی نماز ہوگی ہی نہیں۔

(۱۳۲۲) دنیا میں آنے کے اعتبار سے تو ہم بعد میں ہیں کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ آخری نبی ہیں امت محمدیہ آخری امت ہے لیکن میدان قیامت میں نبیوں میں سب سے پہلے آپ ﷺ جنت میں تشریف لے جائینگے بلکہ باب جنت ہی آپ کھولیں گے اور امتوں میں سب سے پہلے امت محمدیہ کا فیصلہ ہوگا اور سب سے پہلے جنت میں امت محمدیہ جائیگی اور بلند درجات ملنے

فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِیْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ (رواہ مسلم)

اسی میں پیدا فرمائے گئے حضرت آدم اور اسی دن میں داخل فرمائے گئے جنت میں اور اسی دن بھیجے گئے جنت سے اور نہیں قائم ہوگی قیامت مگر روز جمعہ میں۔

(۱۳۲۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَایُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیشک جمعہ میں ایک وقت ہے کہ نہیں پاتا اس کو بندۂ مسلم

یَسْئَلُ اللّٰهَ فِیْهَا خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ (رواہ البخاری والمسلم)

کہ مانگے اللہ تعالیٰ سے اس میں بھلائی مگر عطا فرمادیتا ہے اسکو بھلائی،

(۱۳۲۵) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت ابوبردہ ابن ابوموسیٰ سے مروی انہوں نے فرمایا انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا اپنے والد ماجد سے، وہ فرماتے ہیں

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ فِیْ شَاْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ هِیَ مَابَیْنَ اَنْ یَّجْلِسَ الْاِمَامُ

کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے، فرماتے ہیں پیارے رسول جمعہ کی ساعت کے بارے میں کہ وہ اسکے درمیان ہے کہ بیٹھے امام

اِلٰی اَنْ تُقْضَی الصَّلٰوةُ (رواہ مسلم)

یہاں تک کہ پوری ہوجائے نماز۔

(۱۳۲۶) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ اِلَی الطُّوْرِ فَلَقِیْتُ کَعْبَ الْاَحْبَارِ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نکلا کوہِ طور کی طرف تو میں نے ملاقات کی حضرت کعب احبار سے

فَجَلَسْتُ مَعَهُ فَحَدَّثَنِیْ عَنِ التَّوْرٰیةِ وَحَدَّثْتُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

تو میں بیٹھ گیا انکے پاس تو باتیں بیان فرمائیں انہوں نے مجھ سے توریت شریف کی اور میں نے حدیثیں بیان کیں ان سے پیارے رسول اللہ ﷺ کی

فَکَانَ فِیْمَا حَدَّثْتُهُ اَنْ قُلْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ

تھا ان احادیث میں جو میں نے انہیں سنائیں احادیث یہ بھی کہ میں نے کہا فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بہترین دن کہ طلوع ہوا جس میں سورج

1345 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि ऐसा नहीं है कि नहायेगा कोई शख़्स रोज़े जुमा और सफ़ाई करेगा ताकत भर खूब सफ़ाई और तेल लगायेगा अपने तेल में से और मलेगा अपने घर की खुशबू में से फिर निकलेगा न अलैहदगी करे दो शख़्सों के दरमियान फिर नमाज़ पढ़े वो जो लिखी गई है उसके लिये फिर चुप रहे जब खुतबा पढ़े इमाम मगर बख़्श दिये जाते हैं उसके गुनाह जो इस जुमे के और दूसरे जुमे के दरमियान हैं।

1346 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जिसने गुस्ल किया फिर आया जुमे को फिर नमाज़ पढ़ी जो मुक़द्दर में है उसके फिर चुपचाप रहा यहाँ तक कि फ़ारिग़ हो गया इमाम अपने खुतबे से फिर नमाज़ पढ़े इमाम के साथ तो बख़्श दिये जायेंगे उसके गुनाह जो इस जुमे के और दूसरे जुमे के दरमियान थे, मय तीन दिन के इज़ाफे के।

1347 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जो वुजू करे तो अच्छा फिर आये जुमे को तो कान लगाकर सुने और खामोश रहे तो बख़्श दिये जायेंगे उसके गुनाह इस जुमे और दूसरे जुमे के दरमियान के मय तीन दिन के इज़ाफे के और जिसने खेल किया कंकरियों से तो उसने फालतू काम किया।

میں بھی امت محمدیہ تمام امتوں پر سبقت لیجائیگی ۔ یہود و نصاریٰ کو کتب آسمانی سے پہلے نوازا اور امت محمدیہ کو قرآن کریم بعد میں عطافرمایا گیا تاکہ قرآن کریم کتب سابقہ کا ناسخ ہو اور کتب سابقہ منسوخ ہوں اور یہود و نصاریٰ کے عیوب و نقائص ہمیں معلوم ہوں اور امت محمدیہ کے عیوب و نقائص پوشیدہ ہیں ۔ امت محمدیہ کا بعد میں آنا بھی رحمت ہی رحمت ہے ۔ جمعہ کا دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک عظمت و بزرگی والا ہے ۔ اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ میرے بندے میری عبادت کیلئے یہ دن خالی رکھیں مگر یہود و نصاریٰ کو بتایا نہ گیا بلکہ انہیں اختیار دیا گیا کہ تم جو دن چاہو اپنی اجتماعی عبادت کیلئے مقرر کرلو ۔ یہود نے سنیچر کے دن کو چن لیا کہ ہفتہ کے دن اللہ تعالیٰ مخلوق کے پیدا کرنے سے فارغ ہوا اور خلق کائنات کا کام مکمل ہوا اور نصاریٰ نے اتوار کو منتخب کرلیا ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو پیدا کرنے کی ابتدا اس دن کی تھی ۔ دونوں میں سے کسی کا دھیان جمعہ کی طرف نہ گیا ۔ اللہ تعالیٰ نے یہ انتخاب ہم پر نہ چھوڑا بلکہ ہمیں خود بتادیا کہ ہم سے بھی انتخاب میں غلطی نہ ہو ۔ آپ ﷺ کی ہجرت سے پہلے مدینے شریف کے انصار نے سوچا کہ جب یہودیوں نے اور عیسائیوں نے اجتماعی عبادت کا دن مقرر کر رکھا ہے تو ہم بھی کوئی دن اجتماعی عبادت کیلئے مقرر کرلیں تو انہوں نے جمعہ کے دن سیدنا حضرت سعد ابن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امام بنا کر انکی اقتدا میں دو رکعتیں ادا کیں اور اس دن کا نام عروبہ سے بدل کر جمعہ رکھا (مرقاۃ شریف) اسکی تائید اس حدیث شریف سے بھی ہوتی ہے کہ حضرات انصار مدینہ فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت سعد ابن زرارہ وہ ہیں جنہوں نے ہجرت سے پہلے ہمیں مدینۂ منورہ میں جمعہ کی نماز پڑھائی ۔ امت محمدیہ کا انتخاب شاندار اور جاندار رہا ۔ چنانچہ حدیث شریف نے بھی اسکی تائید کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کو عبادت کیلئے پیدا فرمایا اور سیدنا حضرت آدم جمعہ کو پیدا ہوئے ۔ اسلئے اجتماعی عبادت بھی اسی دن بہتر ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے جمعہ کے علاوہ دوسرے دنوں میں دوسری چیزوں کو پیدا فرمایا جو انسانوں کے فائدے کیلئے ہیں اور جمعہ کو انسان کی ذات کو پیدا فرمایا ۔ یہود و نصاریٰ جمعہ کے دن میں ہمارے تابع ہیں عظمت و فضیلت کے اعتبار سے بھی اور ترتیب کے اعتبار سے بھی کہ ہفتہ جمعہ سے شروع ہوتا ہے اور جمعرات پر ختم ہوتا ہے تو ہفتہ کا پہلا دن جمعہ ہوا اور دوسرا دن سنیچر اور تیسرا دن اتوار ۔ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کے انتخاب کی تائید فرمائی ۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اے ایمان والو! جب پکارا جائے نماز کیلئے روز جمعہ تو دوڑ پڑو تم اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف اور چھوڑ دو تم کاروبار کو یہ بہتر ہے تمہارے لئے اگر تم علم رکھتے ہو ۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۳۹۶) آپ ﷺ مدینۂ منورہ پیر کو پہونچے اور جمعرات تک بنی عمرو ابن عوف میں مقیم رہے پھر وہاں سے جمعہ کو بنی سالم ابن عوف میں تشریف لائے اور اس مسجد میں پہلا جمعہ ادا فرمایا جو بطن وادی میں ہے مسجد قبا شریف کے راستے میں ہے ۔

(۱۳۲۳) جمعہ کے دن میں پہلے بھی بڑے بڑے واقعات گزر چکے ہیں اور آئندہ بھی اہم و سنگین واقعات جمعہ ہی کو ہونگے ۔ اسی دن قیامت آئیگی ۔ سیدنا حضرت آدم کا جنت میں تشریف لے جانا پھر واپس تشریف لانا دونوں ہی رحمت ہیں کہ جنت گئے سیکھنے کیلئے اور دنیا میں تشریف لائے سکھانے کیلئے اور خلافت فرمانے کیلئے ۔ اہم واقعات سے دنوں میں تاریخوں میں عظمت پیدا ہوجاتی ہے اور اس دن اس تاریخ میں خوشیاں منانا عبادات کرنا بہتر ہے ۔

(۱۳۲۴) مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ وہ ایک مختصر سا وقت ہے اور بخاری شریف و مسلم شریف کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ موافقت کرنا یہ ہے کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہو ۔ وہ مختصر وقت قبولیت دعاء کیلئے اکسیر ہے یہ مختصر ساعت رات میں تو روزانہ ہوتی ہے مگر دن میں صرف جمعہ کو ہوتی ہے ۔ یقینی طور پر تو نہیں کہا جاسکتا کہ وہ مختصر ساعت جمعہ کے دن میں کس وقت ہے مگر غالب یہ ہے کہ امام کے خطبے کیلئے بیٹھنے سے نماز پوری ہونے تک یا مغرب سے کچھ پہلے ۔ اس ساعت میں مسلمان کی دعاء قبول ہوتی ہے نہ کہ کافر کی ۔ نمازی متقی کی دعاء قبول ہوتی ہے نہ کہ فساق و فجار کی کہ جو جمعہ کی نماز تک نہیں پڑھتے اور دعاؤں کی ریل پیل رکھتے ہیں ۔

(۱۳۲۵) یہ دعاء دل دل میں کیجا ئیگی نہ کہ زبان سے کیونکہ خطبے کے دوران تو نماز پڑھنا کلام کرنا سب حرام ہے ۔ سیدنا حضرت

يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيهِ اُهْبِطَ وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ وَفِيهِ مَاتَ وَفِيهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ

روزِ جمعہ ہے، اسمیں پیدا فرمائے گئے حضرت آدم اور اسی میں اُتارے گئے اور اسی میں توبہ قبول فرمائی اور اسی میں وصال فرمایا اور اسی میں قائم ہوگی قیامت

وَمَامِنْ دَآبَّةٍ اِلَّاوَهِيَ مُصِيْخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِيْنَ تُصْبِحُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مُشْفِقًا مِنَ السَّاعَةِ اِلَّا الْجِنَّ

اور نہیں ہے کوئی جانور مگر وہ منتظر ہے روزِ جمعہ کا اس وقت سے کہ جب صبح کرتا ہے یہاں تک کہ نکلے سورج قیامت کے خوف سے سوائے جنات

وَالْاِنْسَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَايُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَيُصَلِّيْ يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّااَعْطَاهُ اِيَّاهُ

اور انسانوں کے اور اسمیں ایک وقت ایسا ہے کہ نہیں پاتا اسکو بندۂ مسلم اس حال میں کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے کہ مانگتا ہے اللہ سے کچھ بھی مگر عطا فرمادیتا ہے اللہ اسکو

قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ فَقُلْتُ بَلْ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَءَ كَعْبٌ اَلتَّوْرٰيةَ فَقَالَ صَدَقَ

فرمایا حضرت کعب نے یہ سال میں ایک دن ہے؟ میں نے کہا بلکہ ہر جمعہ میں، تو پڑھی حضرت کعب نے توریت شریف تو فرمایا حضرت کعب نے کہ سچ فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ لَقِيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهٗ بِمَجْلِسِيْ

پیارے رسول اللہ ﷺ نے، حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا میں نے ملاقات کی حضرت عبداللہ ابن سلام سے تو میں نے بیان کیا ان سے اپنے بیٹھنے کو

مَعَ كَعْبِ الْاَحْبَارِوَمَاحَدَّثْتُهٗ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لَهٗ قَالَ كَعْبٌ

حضرت کعب احبار کیساتھ اور جو کچھ باتیں کی تھیں حضرت کعب احبار سے جمعہ کے بارے میں، تو میں نے کہا ان سے، تو فرمایا حضرت کعب احبار نے

ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبَ كَعْبٌ فَقُلْتُ لَهٗ ثُمَّ قَرَءَ

کہ یہ ساعت ہر سال میں ایک دن ہے، فرمایا حضرت عبداللہ ابن سلام نے کہ حضرت کعب نے غلط فرمایا تو میں نے کہا حضرت عبداللہ ابن سلام سے کہ پھر پڑھی

كَعْبٌ اَلتَّوْرٰيةَ فَقَالَ بَلْ هِيَ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ صَدَقَ كَعْبٌ

حضرت کعب احبار نے توریت شریف تو فرمایا انہوں نے وہ وہ ہر جمعہ میں ہے۔ تو فرمایا حضرت عبداللہ ابن سلام نے کہ حضرت کعب احبار نے سچ فرمایا

ثُمَّ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْعَلِمْتُ اَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ

پھر حضرت عبداللہ ابن سلام نے فرمایا کہ میں نے جان لیا ہے کہ وہ کونسی ساعت ہے، فرمایا حضرت ابو ہریرہ نے کہ میں نے کہا آپ بتائیے مجھے

1348 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब होता है जुमे का दिन तो खड़े हो जाते हैं फ़रिश्ते मस्जिद के दरवाज़े पर कि लिखते हैं पहले आने वाले को और दोपहर में आने वाले की उसकी मिसाल की तरह है जो हदी बेचता है ऊंट की फिर उसकी तरह जो हदी भेजता है गाय की फिर दुम्बे की फिर मुर्ग़े की फिर अण्डे की फिर जब निकले इमाम तो लपेट लेते हैं वो अपने रजिस्टरों को और ग़ौर से सुनते हैं खुतबे को।

1349 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब तुमने कहा अपने साथी से रोज़े जुमा कि चुप रहो और इमाम खुतबा दे रहा है तो लग्व काम किया तुमने।

1350 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न खड़ा करे कोई तुममें का अपने भाई को जुमे के दिन फिर इरादा करे उसकी जगह की तरफ़ तो बैठ जाये उस जगह में और लेकिन यह कह दे कि गुंजाइश करो।

1351 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने गुस्ल किया जुमे के दिन और पहने अपने कपड़ों में से बहुत अच्छे कपड़े और जो लगाये खुशबू को अगर है खुशबू उसके पास फिर आये जुमे में तो न फांदे लोगों की गर्दनों को फिर नमाज़ पढ़े जो लिख दी है अल्लाह तआला

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

بِهَا وَلَاتَضَنَّ عَلَىَّ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ هِیَ اٰخِرُ سَاعَةٍ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ

اس ساعت کے بارےمیں اور نہ بخل فرمائیں میرے ساتھ، تو فرمایا حضرت عبد اللہ ابن سلام نے وہ آخری ساعت ہے جمعہ کے دن کی، فرمایا

اَبُوْهُرَیْرَةَ فَقُلْتُ وَكَیْفَ تَكُوْنُ اٰخِرَ سَاعَةٍ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَایُصَادِفُهَا

حضرت ابو ہریرہ کہ میں نے کہا کہ اور کیسے ہوسکتی ہے آخری ساعت جمعہ کے دن کی حالانکہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں پائے گا اسکو

عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ یُصَلِّیْ فِیْهَا فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَلَمْ یَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ جَلَسَ

بندۂ مومن کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے اس میں، تو فرمایا حضرت عبد اللہ ابن سلام نے کہ کیا نہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص کہ بیٹھا

مَجْلِسًا یَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِیْ صَلٰوةٍ حَتّٰى یُصَلِّیَ قَالَ اَبُوْهُرَیْرَةَ فَقُلْتُ بَلٰى

کسی بیٹھنے کی جگہ کہ انتظار کرتا ہے نماز کا تو وہ نماز ہی میں ہے یہانتک کہ نماز پڑھے، فرمایا حضرت ابو ہریرہ نے کہ میں نے کہا ہاں!

قَالَ فَهُوَ ذٰلِكَ. (رواہ مالک ابوداؤد والترمذی)

تو فرمایا حضرت عبداللہ ابن سلام نے کہ وہ انتظار ہی ہے۔

(۱۳۲۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِیْ تُرْجٰى

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلاش کرو اس ساعتِ قبولیت کو جس کی امید کی جاتی ہے

فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى غَیْبُوْبَةِ الشَّمْسِ (رواہ الترمذی)

جمعہ کے دن میں عصر کے بعد سورج کے ڈوبنے تک۔

(۱۳۲۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِكُمْ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک زیادہ فضیلت والے دنوں میں سے تمہارے جمعہ کا دن ہے، اس میں پیدا فرمائے گئے

اٰدَمُ وَفِیْهِ قُبِضَ وَفِیْهِ النَّفْخَةُ وَفِیْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِیْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ

حضرت آدم اور روح قبض فرمائی گئی اور اسی میں صور پھونکا جائیگا اور اسی میں بیہوشی ہے، تو زیادہ پڑھو درود شریف مجھ پر جمعہ کے دن اسلئے کہ تمہارا درود

ने उसके लिये फिर खामोश रहे जब निकले इमाम उसका यहाँ तक कि फ़ारिग़ हो जाये अपनी नमाज़ से तो होगा कफ़्फ़ारा इस जुमे से अगले जुमे के दरमियान का।

1352 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो नहलाये रोज़े जुमा और नहाये और जल्दी करे और जल्दी काम करे और पैदल चले और सवारी पर न आये और करीब बैठे इमाम के और कान लगाकर खुतबा सुने और कोई बेहूदगी न करे तो है उसके लिये हर कदम के ऐवज़ एक साल के अमल का सवाब साल भर के रोज़ों का साल भर की शब बेदारियों का।

1353 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने क्या दुश्वार है किसी पर तुममें से कि अगर हो सके तो बना ले कपड़े रोज़े जुमा के लिये अलावा अपने काम काज के कपड़ों के।

1354 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि हाज़िर रहो खुतबे में करीब रहो इमाम से इसलिये कि इंसान दूर होता रहता है कि पीछे रह जाता है जन्नत में अगरचे जन्नत में दाखिल हो जाये।

1355 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिसने फांदीं गर्दनें लोगों की रोज़े जुमा तो बना लिया उसने पुल दोज़ख की तरफ़।

مَعْرُوْضَةٌ عَلَىَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ

پیش کیا جاتا ہے مجھ پر، لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیسے پیش کیا جائیگا ہمارا درودشریف آپ پر، آپکی ہڈیاں تو بوسیدہ ہو چکی ہونگی؟ راوی نے فرمایا

يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ (رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجة والدارمی والبیهقی)

کہ صحابہ کہتے ہیں کہ آپ بوسیدہ ہو چکے ہونگے؟ تو فرمایا پیارے رسول نے بیشک اللہ نے حرام فرمایا ہے زمین پر انبیاء کے جسموں کو۔

(۱۳۲۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُوْدُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ یوم موعود قیامت کا دن ہے اور یوم مشہود

يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرُبَتْ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْهُ فِيْهِ سَاعَةٌ

عرفہ کا دن ہے اور شاہد جمعہ کا دن ہے اور نہیں نکلتا سورج اور نہیں ڈوبتا سورج کسی دن پر جو بہتر ہو جمعہ سے اس میں ایک قبولیت کی ساعت ہے

لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللّٰهَ بِخَيْرٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ وَلَا يَسْتَعِيْذُ مِنْ شَيْءٍ

کہ نہیں پاتا اس قبولیت کی ساعت کو بندۂ مومن کہ دعاء کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے خیر کی مگر قبول فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو اور نہیں پناہ مانگتا کسی چیز سے

اِلَّا اَعَاذَهُ مِنْهُ (رواہ احمد والترمذی)

مگر پناہ دیدی جاتی اس کو اس چیز سے۔

(۱۳۳۰) حدیث شریف: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْاَيَّامِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے، بڑا ہے تمام دنوں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک

وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللّٰهُ فِيْهِ

اور وہ زیادہ بڑا ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک عید کے دن سے اور بقرعید کے دن سے، جمعہ کے دن میں پانچ بڑی باتیں ہیں کہ پیدا فرمایا اس میں اللہ تعالیٰ نے

اٰدَمَ وَاَهْبَطَ اللّٰهُ فِيْهِ اٰدَمَ اِلَى الْاَرْضِ وَفِيْهِ تَوَفَّى اللّٰهُ اٰدَمَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ

حضرت آدم کو اور اُتارا اس میں حضرت آدم کو زمین کی طرف اور اُسی میں وفات دی اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اور اُسی میں ایک ساعتِ قبولیت ہے

1356 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मना फ़रमाया उकड़ूं बैठने से रोज़े जुमा इस हालत में कि इमाम खुतबा पढ़ रहा हो।

1357 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब ऊंघे कोई तुममें का जुमे के दिन तो चाहिये कि हट जाये अपनी उस जगह से।

1358 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने इससे कि उठाये कोई शख़्स किसी शख़्स को उसकी जगह से और खुद बैठ जाये उस जगह में कहा गया हज़रते नाफ़े से जुमे में हज़रते नाफ़े ने फ़रमाया कि जुमे में और जुमे के अलावा में भी।

1359 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हाज़िर होते हैं जुमे में तीन किस्मों के लोग एक शख़्स तो वो जो हाज़िर हुआ जुमे में बेहूदगी के लिये तो उसका यही हिस्सा है उसके मुताबिक और दूसरा शख़्स कि हाज़िर हुआ जुमे में दुआ के लिये तो वो शख़्स कि जिसने दुआ मांगी अल्लाह से अगर अल्लाह चाहे तो उसे अता फ़रमा दे और अगर चाहे अल्लाह तो मना फ़रमा दे और तीसरा शख़्स कि आया है जुमे में चुपचाप रहने के लिये और नहीं फांदी उसने किसी मुसलमान की गर्दन और न तक्लीफ़ दी किसी को तो यह जुमा कफ़्फ़ारा है उस जुमे तक जो मिला हुआ है इससे और तीन दिन ज़्यादा का यह

خاتون جنت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا قبل غروب شمس اپنے حجرۂ پاک میں بیٹھتیں اور جب آفتاب ڈوبنے لگتا تو اپنے دست دعاء دراز فرماتیں۔

(۱۳۲۶) یہ وہی کوہِ طور ہے کہ جس پر سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوئے تھے۔ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم توریت شریف کی وہ آیات کریمہ سنا کرتے تھے جن میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی تعریف وتوصیف فضائل و کمالات ہوتے تھے کیونکہ انکو سنکر ایمان تازہ ہوتا ہے۔ توریت کی ان آیات کے سننے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے جو اسلامی احکام کے خلاف ہیں۔ آپ ﷺ کو علم غیب ہے کہ قیامت عاشورے کو جمعہ کے دن ہوگی۔ یہ الگ بات ہے کہ آپ ﷺ کو سنہ بتانے کی اجازت نہ تھی۔ جانوروں کو بھی معلوم ہے کہ قیامت جمعہ کو آئیگی تب ہی تو ہر جانور جمعہ کے دن منتظر رہتا ہے کہ شاید آج قیامت ہو جب بخیر وعافیت سورج نکل آتا ہے تب سمجھتا ہے کہ آج کا دن قیامت کا دن نہیں ہے۔ تحریف شدہ توریت میں بھی روز جمعہ کے فضائل اور اسکی قبولیت کی ساعت کا ذکر موجود تھا۔ سیدنا حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یادداشت نے غلطی کی اور وہ سمجھے کہ یہ ساعت سال کے ایک ہی جمعہ میں ہے۔ یہ آپ ﷺ کا علم پاک ہے جو بلاشبہ معجزہ ہے کہ توریت شریف کی جو باتیں اس مذہب کے چوٹی کے عالم سے پوشیدہ ہوں وہ آپ ﷺ کے ایک صحابی بتادیں یہ فیضان علم نبی ہے۔ اگر کوئی عالم غلطی سے غلط مسئلہ بتائے تو دوسرا عالم اسے غلط کہہ سکتا ہے اور صحیح مسئلہ بتا سکتا ہے۔ اگر غلطی سے کوئی عالم غلط مسئلہ بتادے تو اسکو برا نہیں کہنا چاہئے۔ البتہ جو جان بوجھ کر غلط سلط مسئلہ بتائے اسکی تردید وتکذیب لازمی وضروری ہے مال کے بخل سے علم کا بخل زیادہ برا ہے کیونکہ علم خرچ کرنے سے گھٹتا نہیں ہے۔ البتہ نااہل سے علم کے اسرار چھپاؤ کہ کہیں وہ غلط فہمی میں مبتلا نہو جائے۔ سورج غروب ہونے سے چند ساعت پہلے نماز پڑھنا مکروہ ہے نفل ہوں کہ فرض اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ اس ساعت کو نماز پڑھتے ہوئے پائیگا تو اس نماز سے حقیقی نماز مراد نہیں ہے بلکہ حکمی نماز مراد ہے کہ قبل مغرب نمازی نماز مغرب کے انتظار میں بیٹھے ہوتے ہیں تو گویا کہ نماز ہی میں ہوتے ہیں اور یہ ساعت قبولیت مغرب کے قریب ہوتی ہے۔

(۱۳۲۷) اس ساعت قبولیت سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پوری طرح آگاہ وباخبر ہیں چونکہ یہ اسرار الہیہ میں سے ہے اسکو چھپانے کا حکم ہے اسلئے اسکا اظہار نہ فرمایا جیسے شب قدر کو صیغۂ راز میں رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے اسکی تلاش میں عبادت زیادہ کرسکیں۔

(۱۳۲۸) جمعہ کی فضیلت کا سبب یہ بتایا گیا کہ اس میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے وغیرہ وغیرہ۔ اس سے یہ بات بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ جس دن اور جس تاریخ میں کوئی اہم واقعہ رونما ہو وہ دن وہ تاریخ عظمتوں کی حامل ہوجاتی ہے اور اس دن اور اس تاریخ میں یادگاریں قائم کرنا اسلام میں محبوب و مطلوب ومندوب ہے اور وہ یادگاریں بھی عبادتوں کے ذریعہ قائم کیجائینگی نہ کہ کھیل کود تماشوں کے ذریعہ۔ ان مخصوص ایام میں زیادہ سے زیادہ مختلف انداز میں عبادات کیجائیں۔ جب حضرت آدم علیہ السلام کی ولادت طیبہ کی وجہ سے جمعہ کے دن کو عظمت وفضیلت حاصل ہے تو پھر عید میلاد النبی ﷺ کو کیونکر عظمت وفضیلت حاصل نہ ہوگی۔ عید معراج النبی ﷺ، عید میلاد النبی ﷺ منانا اس حدیث شریف کی روشنی میں بھی صدفی صد درست ہے اور اعراس بزرگان دین کا بھی یہی مقصد ہے کہ خاصان خدا کا دنیا سے تشریف لیجانا بھی اہمیت کا حامل ہے لہٰذا اس دن کو بھی پورے اہتمام سے منایا جائے اور خوب عبادات کیجائیں۔ جمعہ کا دن سید الایام ہے تمام دنوں سے افضل ہے کہ اس میں ایک نیکی کا ثواب ستر گنا ہے اس دن کی عبادات دوسرے دنوں کی عبادات سے افضل ہیں۔ جمعہ کا درود شریف خصوصی طور سے حضرات ملائکۂ سیاحین کے ذریعہ ہماری بارگاہ میں پیش ہوتا ہے اور ہم قبول فرماتے ہیں۔ فرشتوں کے درود شریف پیش کرنے کا مطلب صرف یہ ہے کہ وہ اس ڈیوٹی پر مامور ہیں وہ اپنی ڈیوٹی بجالاتے ہیں اسکا یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں ہے کہ آپ ﷺ اپنے غلاموں کا درود شریف سماعت نہیں فرماتے ہیں جیسا کہ وہابیوں نے اپنی ناسمجھی سے سمجھ رکھا ہے چونکہ حدیث شریف میں ہے کہ "اپنی محبت والوں کا درود شریف میں خود سماعت

لَایَسْاَلُ الْعَبْدُفِیْهَا شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ مَالَمْ یَسْئَلْ حَرَامًا وَفِیْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَامِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ

کہ مانگتا بندہ اس میں کچھ مگر عطا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو جب تک نہ مانگے کوئی حرام چیز اور اسی یوم جمعہ میں قائم ہوگی قیامت نہیں ہے کوئی مقرب فرشتہ

وَلَاسَمَاءٍ وَلَااَرْضٍ وَلَارِیَاحٍ وَلَاجِبَالٍ وَلَابَحْرٍ اِلَّاهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ (رواہ ابن ماجۃ)

اور نہ آسمان نہ زمین اور نہ ہوا اور نہ پہاڑ اور نہ دریا مگر وہ ڈرنے والے ہیں جمعہ کے دن سے۔

(۱۳۳۱) حدیث شریف: قِیْلَ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم لِاَیِّ شَیْءٍ سُمِّیَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ قَالَ لِاَنَّ فِیْهَا

ترجمہ: عرض کیا گیا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کس چیز کی وجہ سے نام رکھا گیا یوم جمعہ؟ فرمایا پیارے نبی نے کہ اسلئے کہ اس میں

طُبِعَتْ طِیْنَةُ اَبِیْكَ اٰدَمَ وَفِیْهَا الصَّعْقَةُ وَالْبَعْثَةُ وَفِیْهَا الْبَطْشَةُ وَفِی اٰخِرِ ثَلٰثِ سَاعَاتٍ مِنْهَا

جمع فرمائی گئی تمہارے باپ حضرت آدم کی اور اس میں بیہوشی ہے اور اُٹھنا ہے اور اس میں پکڑ ہے اور جمعہ کی آخری تین ساعتوں میں

سَاعَةٌ مَنْ دَعَا اللّٰهَ فِیْهَا اسْتُجِیْبَ لَهٗ (رواہ احمد)

ایک ساعت قبولیت ہے جو مانگے اللہ تعالیٰ سے اس میں تو قبول فرمائی جاتی ہے دعاء اسکی۔

(۱۳۳۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ درود شریف پڑھو مجھ پر یوم جمعہ اسلئے کہ یہ حاضری کا دن ہے

یَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهَا

کہ حاضر ہوتے ہیں اس دن میں فرشتے اور بیشک کوئی نہیں درود شریف پڑھتا مجھ پر مگر پیش کیا جاتا ہے مجھ پر اسکا درود شریف، یہانتک کہ فارغ ہو اس سے،

قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ

راوی نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا اور بعدِ وصال بھی؟ تو فرمایا پیارے رسول نے بیشک اللہ تعالیٰ نے حرام فرمادیا ہے زمین پر یہ کھائے

اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ فَنَبِیُّ اللّٰهِ حَیٌّ یُرْزَقُ (رواہ ماجۃ)

انبیاء کرام کے جسموں کو تو اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہے رزق دیا جاتا ہے۔

इसलिये कि बेशक अल्लाह तआला फ़रमाता है जो लाये एक नेकी तो उसके लिये दस हैं उस जैसी।

1360 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने बातें मठारीं जुमे के दिन इस हाल में कि इमाम खुतबा पढ़ रहा है तो वो उस गधे की तरह है जो बोझ उठाता है किताबों का और जो कहता है उससे कि खामोश हो तो नहीं है उसका जुमा।

1361 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जुमों में से एक जुमा ऐ जमाअते मुसलेमीन! बेशक यह एक दिन है कि बनाया है इस दिन को अल्लाह तआला ने ईद तो नहाओ तुम, जो शख़्स कि है उसके पास खुशबू तो नहीं ज़रर देगा उसको यह कि लगाये उसमें से और लाज़िम कर लो अपने ऊपर मिस्वाक करने को।

1362 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने लाज़िम है मुसलमानों पर यह कि गुस्ल करें जुमे के दिन और लगाये हर कोई उनमें का अपने घर की खुशबू में से फिर अगर न पाये खुशबू अपने घर की तो पानी उसके लिये खुशबू है।

(79) खुतबा ए जुमा और नमाज़े जुमा का बाब

1363 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पढ़ते थे जुमा जब ढल जाता था सूरज।

فرماتا ہوں'' (دلائل الخیرات شریف) فرشتوں کی ڈیوٹی اور غلاموں کا درود شریف بارگاہ شاہی میں پیش کرنا آداب دربار شاہی میں سے ہے۔ اس سلسلے میں ''مداری شریف'' کا باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ اور فقیر قدیری کی کتاب فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب ملاحظہ فرمائیں۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس نظریہ کو بارگاہ رسالت میں پیش کر دیا جو اس وقت کے کافروں سے لیکر آج تک کے کافروں کا نظریہ ہے چونکہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جانتے تھے کہ منافقین اس گندے عقیدہ کا پرچار کرینگے تو آپ نے لوگوں کے سنانے کیلئے اور ان بے ایمانوں اور بد عقیدوں کے اس باطل نظرئے کی دھجیاں بکھیرنے کیلئے اور انکار حیات انبیاء کیلئے نہیں بلکہ بے ایمانوں کے منہ پر چپت مارنے کیلئے اور کیفیت دریافت کرنے کیلئے یہ سوال پیش کیا کہ ہمارے درود شریف کی پیشی آپکے جسم پاک پر ہوگی یا روح پاک پر یا دونوں پر۔ آپ ﷺ نے قیامت تک کے اس موضوع پر ہونے والے تمام سوالات کا ایک ہی جواب عنایت فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرمادیا ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھاسکے۔ وہابی کے غبارے کی پھونک نکالدی کہ وہابیوں کا یہ عقیدہ چھپا ہوا نہیں ہے کہ آپ ﷺ مرکر مٹی میں مل چکے ہیں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمُ۔ وہابیوں کے گندے عقائد پڑھنے کیلئے دیکھئے فقیری قدیری کی کتابیں سیف لطیفی 'میزائل انتخاب' مومن و منافق کا مکالمہ وغیرہم۔ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی اپنی قبور میں زندہ ہیں وہ زندگی بھی انکی دنیاوی جسمانی اور حقیقی زندگی ہے نہ کہ شہیدوں کیطرح معنوی و روحانی (جذب القلوب) سیدنا حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی اپنی قبور میں فرشتوں کیطرح کھانے پینے سے بے نیاز ہیں مگر نماز ادا فرماتے ہیں قرآن کریم کی تلاوت فرماتے ہیں اور ذکر اللہ سے لذت پاتے ہیں (شرح الصدور) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے فرمایا کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کا بعد وصال شریف زندہ رہنا بالکل متفق علیہ مسئلہ ہے۔ کسی صاحب ایمان کا حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات جسمانی و حقیقی میں قطعاً کوئی اختلاف نہیں ہے (اشعۃ اللمعات شریف)

(۱۳۲۹) ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) قسم ہے آسمان کی برجوں والے اور اس دن کی جسکا وعدہ کیا گیا ہے اور گواہی دینے والے اور حاضر کئے ہوئے کی (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۵۱۲) قرآن کریم میں یہی تین دن مراد ہیں کہ یوم موعود قیامت میں مومنوں سے وعدے کا دن ہے اور کافروں سے وعیدوں کا۔ یوم مشہود 'یوم عرفہ' عید قرباں کی نویں تاریخ جو تمام مسلمانوں کو میدان عرفات میں آنے کی دعوت دیتا ہے اور یوم شاہد یعنی روز جمعہ خود تمام مسلمانوں کے گھر پہونچ جاتا ہے۔ لہٰذا یوم عرفہ مشہود ہوا اور یوم جمعہ شاہد ہوا۔ اس آیت کریمہ کی تفصیلی تفسیر ''تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ'' میں ملاحظہ فرمائیں۔ تمام دنوں میں جمعہ افضل ہے۔ سیدنا حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پیر کا دن تمام دنوں میں افضل ہے کہ جمعہ بھی پیر کے صدقے اور طفیل میں ملا ہے۔ شعر:

عشق کہتا ہے ہمارا کوئی سی بھی عید ہو

تیرے ہی صدقے میں پائی عید میلاد النبی (یانبی)

(۱۳۳۰) جمعہ کے دن کی سیادت یوں بھی ہے کہ اگر جمعہ کو حج ہو تو اسے حج اکبری کہتے ہیں اور اسکا ثواب ستر حجوں کا ہے اور اگر شب قدر شب جمعہ میں ہو تو نور علیٰ نور ہے۔ اس حدیث شریف میں جمعہ کی کلی فضیلت کا ذکر ہے۔ جزئی فضیلت تو عیدین کو جمعہ پر حاصل ہے اور یہ مقابلہ دنوں کا ہے۔ ورنہ شب قدر تو تمام دنوں تمام راتوں سے افضل ہے۔ دعاء میں حرام چیزوں کا مانگنا جائز نہیں اور ناجائز دعاء قبول بھی نہیں ہوتی۔ ایسے ہی ناممکن چیز کا مانگنا کہ ناممکن چیز کی دعاء بھی قبول نہیں ہوتی اور ایسی دعاء کا مانگنا بھی جائز نہیں ہے جیسے کوئی دعاء مانگے کہ اللہ تعالیٰ مجھے نبی بنادے۔ اس ساعت قبولیت میں جامع دعاء مانگے قرآنی جامع دعاء یہ ہے۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (ترجمہ) اے ہمارے رب تو عطا فرما ہمکو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا تو ہمکو آگ کے عذاب سے (بصیرۃ

(۱۳۳۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ (رواہ احمد والترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے کوئی مسلمان کہ مرتا ہے جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو مگر محفوظ رکھتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ فتنۂ قبر سے۔

(۱۳۳۴) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَرَأَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا وَعِنْدَهُ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِيْدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ يَوْمِ عِيْدَيْنِ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ وَيَوْمِ عَرَفَةَ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک انہوں نے تلاوت کی آیت "آج کامل کیا میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو اور پوری فرمادی میں نے تم پر اپنی نعمت اور پسند فرمایا میں نے تمہارے لئے اسلام کو دین" حضرت ابن عباس کے پاس ایک یہودی تھا تو وہ بولا کہ اگر نازل ہوتی یہ آیت کریمہ ہم پر تو بنالیتے ہم اس کو عید، تو فرمایا حضرت ابن عباس نے کہ بیشک اُتری ہے یہ آیت کریمہ دو عیدوں کے دن میں یوم جمعہ میں اور یوم عرفہ میں۔

(۱۳۳۵) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ رَجَبُ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ يَقُوْلُ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ اَغَرُّ وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ اَزْهَرُ (رواہ البیہقی)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب داخل ہوتا رجب، اللهم بارك لنا فی رجب وشعبان وبلغنا رمضان۔ راوی نے فرمایا کہ فرماتے تھے پیارے رسول جمعہ کے دن بہت روشن رات ہے اور جمعہ کا دن بہت تابندہ ہے۔

﴿بَابُ وُجُوْبِ الْجُمُعَةِ ترجمہ: جمعہ کے فرض ہونے کا باب﴾

(۱۳۳۶) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُمَا قَالَا سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر اور حضرت ابو ہریرہ سے مروی بیشک ان دونوں نے فرمایا کہ ہم نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے

1364 हदीस शरीफ़:– हज़रते सुहेल इब्ने सअद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम दोपहर को नहीं सोते थे और न दोपहर का खाना खाते थे मगर नमाज़े जुमा के बाद।

1365 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब सख़्त होती ठण्ड यांनि सर्दी तो जल्दी फ़रमाते नमाज़ में और जब सख़्त गर्मी होती थी तो ठण्डा फ़रमाते थे नमाज़ को यानि जुमे को।

1366 हदीस शरीफ़:– हज़रते साइब इब्ने यज़ीद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि होती थीं अज़ानें जुमे के दिन, पहली अज़ाने जुमा जब बैठ जाता इमाम प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के अहदे मुबाकर में और हज़रते अबू बक्र और हज़रते उमर के ज़मानों में फिर जब हज़रते उस्मान का ज़माना हुआ और ज़्यादा हो गये लोग तो ज़्यादा फ़रमाई तीसरी अज़ान मक़ामे ज़ोरा पर।

1367 हदीस शरीफ़:– हज़रते साइब इब्ने यज़ीद से मरवी कि जब रौनक अफरोज़ होते थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मिम्बर पर तो अज़ान दी जाती थी मस्जिद पर।

1368 हदीस शरीफ़:– थे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के लिये दो खुतबे कि बैठते थे उनके दरमियान, तिलावत फ़रमाते थे कुरआने करीम और वअज़ व नसीहत फ़रमाते थे लोगों को, तो थी प्यारे नबी की नमाज़ दरमियानी और खुतबा भी उनका दरमियानी।

الایمان افادۂ قادری معینی ص ۸۴) حدیث شریف کی جامع دعاء یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ (ترجمہ) یا اللہ تعالیٰ میں مانگتا ہوں تجھ سے معافی اور خیریت دین میں اور دنیا میں اور آخرت میں۔ جامع دعاء اس دعاء کو کہتے ہیں جو الفاظ کے اعتبار سے مختصر ہو مگر معنی اسکے کثیر ہوں۔ حدیث شریف۔ آپ ﷺ پسند فرماتے تھے جامع دعاؤں کو اور چھوڑ دیتے تھے اسکے علاوہ کو (ابوداؤد شریف) دعاء کے بارے میں مزید تفصیلات جاننے کیلئے فقیر قدیری کی کتاب'' فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب'' ملاحظہ فرمائیں۔ غافل انسان حیوانات و جمادات سے بھی برا ہے کہ وہ جمعہ جیسا برکت و رحمت والا دن غفلت میں گزار دیتا ہے۔ مقرب فرشتوں کو اس سے خوفِ طبعی ہوتا ہے۔ آسمان' زمین' ہوا' پہاڑ' دریا یہ سب کے سب قیامت کے اچانک آجانے سے خائف رہتے ہیں۔ ان تمام کو بھی قیامت کے آنے کا علم ہے اور انہیں اسکا بھی علم دیا گیا ہے کہ قیامت جمعہ کو آئیگی۔ گویا کہ پتوں کو بھی قیامت کا علم ہے اور جمعہ کو قیامت آئیگی اسکا بھی علم ہے مگر بعض انسانوں کی عقل پر ایسا پتھر پڑ گیا ہے کہ وہ آپ ﷺ کو قیامت کا عالم نہیں مانتے اور آنا کانی کرتے ہیں اور کٹ حجتی کرتے ہیں اور اپنی سیاہ قلبی سیاہ بختی کا اعلان کرتے ہیں۔

(۱۳۳۲) ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام نے ہر قسم کی مٹی میں سے تھوڑی مٹی لی اور اسکو ہر قسم کے پانیوں سے گوندھا اور جس دن اسکے جمع کرنے اور گوندھنے سے فارغ ہوئے تو وہ جمعہ کا دن تھا اور جمعہ کے دن آپکا ڈھانچہ تیار ہوا۔ چونکہ اس روز جمعہ میں بڑے بڑے کام جمع فرمادئے گئے ہیں اس بنا پر اسکا نام جمعہ رکھا گیا ہے۔ قیامت کا پہلا نفخہ بھی جمعہ کو ہوگا جسپر سب فنا یا بے ہوش ہونگے اور دوسرا نفخہ بھی جمعہ کو ہوگا جسمیں سب اٹھیں گے اور کفار کے بارے میں جہنم میں بھیجنے کا قہر آلود فیصلہ بھی جمعہ ہی کو ہوگا۔ ساعت قبولیت' مغرب سے کچھ پہلے ہے تین ساعتیں فرمانے کا مقصد یہ ہے کہ بندۂ مومن پہلے سے تیاری کرے۔

(۱۳۳۰) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا پیارا امتی آپ ﷺ پر درود شریف پڑھتا رہتا ہے اور فرشتے اسے بارگاہ رسالت میں پیش کرتے رہتے ہیں اور گنبد خضریٰ شریف کے چکر لگاتے رہتے ہیں اور ہر درود شریف الگ الگ پیش کرتے رہتے ہیں۔ اس سے فرشتوں کی رفتار کا بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے تو جب فرشتوں کی رفتار کا یہ عالم ہے تو پھر جنکے نور سے یہ فرشتے بنے ہیں انکی رفتار کا عالم کیا ہوگا۔ شعر:

وہ جب چاہیں جہاں چاہیں چلے جائیں دو عالم میں
خدائے پاک نے رفتار ایسی کی عطا ان کو　(انتخاب قدیری)

آپ ﷺ کا جواب اس حقیقت کو ظاہر فرما رہا ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام بعد وصال شریف زندہ رہتے ہیں سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرات اولیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوجاتے ہیں اسی لئے انکے وصال شریف کو انتقال کہا جاتا ہے اور انکے وصال کے دن کو یوم عرس کہتے ہیں کہ فرشتے ان سے قبر میں کہتے ہیں نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ (ترجمہ) سوجائیے نویلی دلہن کے سونے کی طرح۔ حضرات انبیاء کرام و اولیاء عظام کی موت چند آن کیلئے ہوتی ہے کہ وہ چکھ لیں اور اپنی بارگاہ سے موت کو فیضیاب و مشرف فرمادیں۔ شعر:

یہ حق ہے آپکو بھی موت آنی یا رسول اللہ
مگر یہ بھی حقیقت ہے' ہے آنی یا رسول اللہ　(یا رسول)

سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور پُر نور میں زندہ ہیں اور نمازیں ادا فرماتے ہیں۔ سیدنا حضرت امام بیہقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ حضرات کرام بعد وصال شریف مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر تشریف لیجاتے ہیں۔ حضرات انبیاء کرام و اولیاء عظام کی بعد وصال کی زندگی عقلاً نقلاً ثابت ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) آپ پوچھئے ان سے جنہیں بھیجا ہم نے آپ سے پہلے اپنے رسولوں میں سے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۲۱۲) قرآن کریم کی اس آیت کریمہ سے یہ بات بالکل سمجھ میں آتی ہے کہ گزشتہ تمام حضرات انبیاء کرام زندہ ہیں تب ہی تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے فرمایا کہ آپ ان گزشتہ حضرات انبیاء کرام سے پوچھ لیجئے۔ اگر مُردہ ہوتے تو

مُردے سے کیا پوچھنا۔ تمام حضرات انبیاء کرام بعد وصال شریف سنتے بھی ہیں اور سوالات و جوابات کے بھی مکلف ہیں۔ حضرات انبیاء کرام کی زندگی پر قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ بھی شاہد ہے ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور نہیں ہے جائز تمہارے لئے یہ کہ تکلیف دو تم رسول کو اللہ کے اور نہ یہ کہ نکاح کرو تم بیویوں سے انکی انکے بعد کبھی بے شک یہ ہے اللہ کے نزدیک بڑی بری حرکت (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۰۳۲) اس آیت کریمہ نے بتایا کہ آپ ﷺ وصال شریف کے بعد بھی حیات و زندہ ہیں اور انکی بیویاں بدستور انکے نکاح میں ہیں وہ بیوہ نہیں ہوتیں۔ حضرات ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے نکاح کی حرمت ماں ہونے کی وجہ سے نہیں ہے کہ ازواج مطہرات ادب و احترام میں مائیں ہیں نہ کہ احکام میں ورنہ انکی میراث بھی امت کو ملتی اور انکی اولاد سے نکاح بھی حرام ہوتا۔ یہ آیت کریمہ آپ ﷺ کے حیات النبی ہونے کے کھلے خطبے پڑھ رہی ہے۔ شب معراج شریف آپ ﷺ نے سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو انکی قبر شریف میں نماز پڑھتے ہوئے ملاحظہ فرمایا یہ بھی حضرات انبیاء کرام کے زندگی کی دلیلِ بین ہے۔ شب معراج شریف جب آپ ﷺ بیت المقدس تشریف لیگئے تو تمام حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو وہاں تیار و منتظر پایا اور آپ ﷺ نے امامت فرمائی سب نے آپکی اقتداء میں نماز ادا فرمائی۔ یہ نماز با جماعت بھی اس حقیقت کا روشن ثبوت ہے کہ تمام حضرات انبیاء کرام زندہ ہیں۔ حضرات انبیاء کرام کو موت کا ذائقہ لینا ہے گویا کہ ٹیسٹنگ پروگرام کی حد تک ہے۔ یہ حسّی موت ہے جس پر بعض احکام موت بھی جاری ہوتے ہیں جیسے غسل، کفن، دفن وغیرہم اور یہاں حدیث شریف میں زندگی سے مراد حقیقی زندگی ہے۔ جہاں موت کا ذکر ہے وہاں مطلب یہ ہے کہ روح و جسم کا الگ ہو جانا اور جہاں زندگی کی بات ہے وہاں روح کا جسم میں تصرف کرنا مراد ہے۔ جیسے ہماری سیلانی روح نیند میں جسم سے نکل کر جسم کو زندہ رکھتی ہے یونہی حضرات انبیاء کرام کی مقامی روح بوقت وصال شریف جسم سے نکل کر بھی انکی زندگیوں کو متاثر نہیں کرتیں بلکہ باقی رکھتی ہیں۔ حضرات اولیاء کرام و صوفیاء عظام فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ روح کائنات ہیں اور تمام کائنات جسم ہے۔ آپ ﷺ جڑ اور اصل ہیں سارا عالم درخت ہے اگر آپ ﷺ فنا ہو جائیں مر جائیں تو ساری کائنات فنا ہو جائے مر جائے کائنات کی زندگی اس بات کا ثبوت ہے کہ روح کائنات آپ ﷺ زندہ ہیں۔ اگر جڑ ہی مر جائے یا کٹ جائے تو عالم کا یہ درخت بھی دھام سے نیچے آ جائیگا اور سارا عالم فنا کے گھاٹ اتر جائیگا۔ جسطرح پیڑ کی ہری شاخیں جڑ کی زندگی کا پتہ دیتی ہیں اور جسم کی حس و حرکت روح کا پتہ دیتی ہے۔ ایسے ہی عالم کا قیام اور عالم کی بقا آپ ﷺ کی حیات طیبہ کا پتہ دے رہی ہے۔ جسم کا سوکھا ہوا عضو گلتا سڑتا نہیں کیونکہ ابھی روح سے وابستہ ہے بخلاف کٹے ہوئے عضو کے وہ چند گھنٹوں میں سڑنے گلنے لگتا ہے۔ اسی طرح ہم گنہگاروں کا معاملہ ہے کہ ہم گنہگار و بیکار ہیں مگر آپ ﷺ سے وابستہ ہیں رحمت الٰہی کے مستحق ہیں اور اللہ تعالیٰ کے کھلے عذاب سے محفوظ ہیں سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام کا وصال شریف نماز ادا فرماتے ہوئے بحالت قیام ہوا اور آپ تقریباً ایک سال یونہی چھڑی کے سہارے کھڑے رہے۔ دیمک نے آپکی چھڑی چاٹ ڈالی لیکن آپکے پائے اقدس یا جسم مبارک کو چھُوا تک نہیں اور نہ ہی آپکا جسم اطہر گلا سڑا۔ یہ تمام حقائق اس سچائی کی طرف مشیر ہیں کہ حضرات انبیاء کرام زندہ ہیں اور انکے جسم زمین پر حرام فرما دئے گئے ہیں کہ زمین انکو کھا سکے۔ سیدنا حضرت قطب غوری مداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفۂ سیدنا حضور مدار العالمین زندہ شاہ مدار حلبی ثم مکنپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازۂ مبارکہ بارہ سال ملک بھر میں گھومتا رہا اور ہزاروں آپکی یہ کرامت دیکھکر مشرف بہ اسلام ہو گئے حسب وصیت آپکا جنازہ کولار میں رانی کے محل کے آگے رُکا تو وہیں آپکو دفن کیا گیا آپکا مزار پُر انوار مرجعِ خلائق ہے۔ حضرات شہداء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جو آپ ﷺ کے غلاموں کے غلام جب آپ ﷺ پر قربان ہو کر زندۂ جاوید ہو گئے تو آپ ﷺ کی زندگی کا تو پوچھنا ہی کیا ہے۔ رزق سے مراد جنتی میوے ہیں۔ جو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی خدمات عالیہ میں پیش ہوتے ہیں جن سے وہ لطف اندوز اور بہرہ مند ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ کے پیارے غلام حضرات شہداء کرام جنت کے پھل فروٹ کھاتے ہیں اور جب سیدتنا حضرت مریم رضی

اللہ تعالیٰ عنہا کو دنیا میں جنت کے پھل فروٹ دئے گئے اور انہوں نے کھائے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) تو پایا انکے پاس کھانے پینے کا سامان فرمایا زکریا نے اے مریم کہاں سے آیا تیرے پاس یہ۔ کہا مریم نے یہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے آیا ہے بے شک اللہ رزق دیتا ہے جسکو چاہتا ہے بے حساب (بصیرۃ الایمان افادہٗ قادری معینی ص ۱۳۴) جب حضرات اولیاء کرام کی یہ شانیں ہیں کہ دنیا ہی میں جنتی پھل اور میوے کھلائے جاتے ہیں تو پھر حضرات انبیاء کرام کی شانیں تو کہیں ارفع واعلیٰ ہیں خصوصاً آپ ﷺ کی شان پاک۔ حضرات اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہف صدیوں غار میں محو آرام رہے انہیں برابر غیبی رزق پہونچتا رہا۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی بعد وصال اور بھی اعلیٰ وبالا زندگیاں رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ پر بعد وصال شریف اپنی ازواج مطہرات کا نان نفقہ واجب ہے جیسے آپ ﷺ نے ازراہ کرم اپنے ذمہ خود ہی واجب فرمالیا تھا۔ چنانچہ بخاری شریف اور دوسری کتب حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا نہ ہم کسی کے وارث ہیں اور نہ کوئی ہمارا وارث ہے۔ لہٰذا ہمارے بعد ہماری ازواج مطہرات کے نفقہ اور عُمّال کی تنخواہوں سے جو بچے وہ مال صدقہ ہے۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب تک میرے حجرۂ مبارکہ میں میرے شوہر محترم اور والد محترم مدفون تھے میں وہاں بے حجاب جایا کرتی تھی مگر جب سے حضرت عمر فاروق اعظم کی تدفین عمل میں آئی میں اپنے اس حجرے میں بے حجاب جاتی ہوئی شرماتی ہوں اگر یہ حضرات زندہ وحیات نہیں ہوتے تو پھر یہ شرم کس سے تھی اور آج بھی بہت سے بزرگوں کی قبریں کھل جاتی ہیں تو انکے اجسام صحیح وسلامت دکھائی پڑتے ہیں۔ سیدنا حضور مدار العالمین سید بدیع الدین مکنپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مرید کی عرصۂ دراز کے بعد قبر شق ہوگئی تو آپکے مرید کا بدن بھی صحیح وسلامت، کفن بھی صحیح وسلامت بلکہ کفن پر گرد وغبار کا بھی نام تک نہ تھا۔ شعر:

اک قبر نام لیوا کی انکے جو کھل گئی

اس کے کفن پہ نام نہیں تھا غبار کا (یا حبیب)

(س ۱۳۳۴) جمعہ کے دن ورات میں مرنے والے سے نہ حساب قبر ہوتا ہے اور نہ اس پر عذاب قبر ہوتا ہے کہ اسکی موت شہادت کی موت ہے اور شہید حساب وعذاب قبر سے محفوظ ہے اور جمعہ کے دن ورات میں مرنے والا قیامت میں اس شان سے آئیگا کہ اس پر شہیدوں کی مہر لگی ہوگی۔ حدیث شریف میں ہے جو جمعہ کے دن فوت ہوجائے اسے شہید کا ثواب ہے اور عذاب قبر سے نجات ہے (کتاب الترغیب) حدیث شریف میں ہے جو مسلمان جمعہ کے دن یارات میں وفات پائے وہ عذاب قبر اور فتنۂ قبر سے محفوظ رہیگا اور اللہ تعالیٰ سے اسطرح ملیگا کہ اسکے ذمہ کوئی حساب نہوگا اور میدان قیامت میں ایسے آئیگا کہ اسکے ساتھ گواہ ہونگے اور اسکے چہرے پر نورانی مہر ہوگی (مرقاۃ شریف)۔

(س ۱۳۳۵) یہودی نے مسلمانوں پر اعتراض جڑتے ہوئے کہا کہ مسلمان ناقدرے ہیں اور ہم قدر دان نعمت الٰہی ہیں کہ انکے پاس اللہ تعالیٰ کی ایسی آیت کریمہ آئی جس میں اسلام کے مکمل اور غیر منسوخ ہونے کی نوید ہے لیکن مسلمانوں نے اس آیت کریمہ کے نزول پر کوئی خوشی نہ منائی۔ ہماری قدر دانی کی شان یہ ہے اگر ایسی آیت کریمہ توریت شریف میں نازل ہوئی ہوتی تو ہم اسکے نزول کے دن کو تاقیامت عید کے طور پر منایا کرتے۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہودی کو جو جواب عنایت فرمایا کہ اے یہودی جس دن یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہے اس دن تو قدرتی طور پر خود ہی دو عیدیں تھیں ایک یوم عرفہ وہ بھی عید ہے اور دوسرے جمعہ کا دن وہ بھی یوم عید ہے۔ یہ آیت کریمہ حج کے دن میدان عرفات حجۃ الوداع کے موقع پر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پر نازل ہوئی۔ جس دن جس تاریخ میں بندوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمت ملے اس دن کو شرعاً عید بنانا اور عید منانا درست ہے۔ لہٰذا بارہ ربیع الاول شریف کو عید میلا دالنبی ﷺ منانا اسلئے درست ہے کہ اس تاریخ میں اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ وکبریٰ بندوں کو ملی ہے اور عید معراج النبی ﷺ منانا اسلئے درست ہے کہ شب معراج پاک میں عبادتوں کی سرتاج نماز مومنوں کو ملی ہے۔ ایمان والے ہی عید میلا دالنبی ﷺ اور عید معراج النبی ﷺ مناتے ہیں۔ شعر:

دشمنان مصطفیٰ تو سرپٹک کررہ گئے

اہل سنت نے منائی عید میلا دالنبی (یا نبی)

يَقُولُ عَلٰى اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْلَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

کہ فرماتے ہیں پیارے رسول اپنے منبر مبارک کی لکڑیوں پر کہ باز رہیں لوگ چھوڑنے سے اپنے جمعوں کو ورنہ مہر فرمادے گا اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر

ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغٰفِلِيْنَ (رواه مسلم)

پھر ہو جائیں گے وہ غافلوں میں سے۔

(۱۳۳۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جس نے چھوڑ دیئے تین جمعے، سستی کرتے ہوئے

بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ (رواه ابوداود والترمذى والنسائى وابن ماجة والدارمى)

جمعہ سے، تو مہر فرمادے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل پر۔

(۱۳۳۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جس نے چھوڑ دیا جمعہ کو بنا عذر کے تو چاہیئے کہ صدقہ کرے

بِدِيْنَارٍ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ (رواه احمد وابوداؤد وابن ماجة)

ایک دینار، پھر اگر نہ پائے ایک دینار تو آدھا دینار صدقہ کرے۔

(۱۳۳۹) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ (رواه ابوداود)

ترجمہ: پیارے نبی علیہ السلام سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جمعہ اسکے ذمہ ہے جس نے سنا اذان کو۔

(۱۳۴۰) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ اٰوَاهُ اللَّيْلُ اِلٰى اَهْلِهٖ (رواه الترمذى)

ترجمہ: پیارے نبی علیہ السلام سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جمعہ اس پر ہے کہ جو رات ٹھکانہ دے اسکے اہل وعیال کے پاس۔

(۱۳۴۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمعہ ثابت ہے فرض ہے ہر مسلمان پر

1369 हदीस शरीफ़:– हज़रते अम्मार से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं कि नमाज़ को लम्बा करना आदमी का और अपने खुतबे को मुख्तसर करना उसके समझदार होने की अलामत है तो दराज़ करो नमाज़ को और मुख्तसर करो खुतबे को और बेशक कुछ बयान जादू हैं।

1370 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब खुतबा इरशाद फ़रमाते तो सुर्ख़ हो जातीं प्यारे रसूलुल्लाह की चश्माने करम और बुलन्द हो जाती आवाज़े मुबारक उनकी और ज़्यादा होता उनका जलाल यहाँ तक कि लगता कि आप डराने वाले हैं किसी लश्कर से कि फ़रमा रहे हैं प्यारे रसूल कि सुबह को आ पड़ेगा तुम पर लश्कर या शाम को आ पड़ेगा वो लश्कर तुम पर और फ़रमा रहे हैं प्यारे रसूल कि मैं भेजा गया हूँ और कयामत उन दो की तरह और मिलाते वो अपने दो उंगलियों को शहादत की उंगली और बीच की उंगली।

1371 हदीस शरीफ़:– हज़रते याला इब्ने उमय्या से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि तिलावत फ़रमा रहे थे वो मिम्बर पर "और पुकारेंगे ज़ालिम लोग ऐ दारोगाये दोज़ख मौत दे दे हमको तेरा रब, दारोगाये दोज़ख कहेगा बेशक तुम ठहरने वाले हो"।

(۱۳۳۶) حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ رجب المرجب شریف کا مہینہ بیج بونے کا ہے۔ شعبان المعظم کا مہینہ پانی دینے کا ہے اور رمضان المبارک کا مہینہ فصل کاٹنے کا ہے۔ ماہ رجب المرجب میں نوافل میں خوب کوشش کرو ماہ شعبان المعظم میں اپنے گناہوں پر خوب آنسو بہائے جائیں اور ماہ رمضان مبارک میں اللہ تعالیٰ کو راضی کر کے اس فصل بہار کو خیریت سے کاٹو۔ ماہ رجب میں ہماری عبادتوں میں برکت دے ماہ شعبان میں خشوع وخضوع میں کثرت دے اور ماہ رمضان میں روزے اور قیام کی محنت سے مالا مال فرما۔ جمعہ کا دن ہو یا رات دونوں نورانیت عطا کرتی ہیں اسکی رات میں بھی عبادت کیجائے اور اسکے دن میں بھی عبادت کیجائے۔ سیدنا حضرت امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ شب جمعہ لیلۃ القدر سے بھی افضل ہے کیونکہ شب جمعہ میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا نور پاک سیدتنا حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم مبارک میں قیام پذیر ہوا اور آپکا ظہور نور دنیا و آخرت میں جن جن خیرات وحسنات کا ذریعۂ زریں بنا وہ حد وشمار سے باہر ہے۔

(۱۳۳۶) جمعہ، کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت شدہ فریضۂ محکمہ ہے اور اسکی فرضیت ظہر سے زیادہ تاکیدی ہے اسکا منکر کافر ہوجاتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اے ایمان والو! جب پکارا جائے نماز کیلئے روز جمعہ تو دوڑ پڑو تم اللہ کے ذکر کی طرف اور چھوڑ دو تم کاروبار کو یہ بہتر ہے تمہارے لئے اگر تم علم رکھتے ہو (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۳۹۶) اس آیت کریمہ میں لفظ ذکر اللہ سے مراد خطبۂ جمعہ اور نماز جمعہ ہے کیونکہ لفظ ذکر اللہ دونوں کو شامل ہے اور دونوں پر صادق آتا ہے۔ جمعہ ظہر کا خلیفہ ہے۔ بعض لوگوں نے جمعہ کو فرض کفایہ کہا ہے جو بالکل غلط ہے کیونکہ فرض کفایہ وہ ہے جو سب پر فرض ہو مگر بعض کے ادا کر لینے سے سبکے سر سے اتر جائے اور سب بری الذمہ ہو جائیں۔ جمعہ چھوٹے چھوٹے دیہات میں رہنے والوں پر فرض ہی نہیں ہے اور جن بڑے دیہات کے رہنے والے دیہاتیوں پر جمعہ فرض ہے ان سبکو جمعہ پڑھنا ہی پڑیگا جیسے نماز پنجگانہ کہ حیض ونفاس والی عورتوں پر فرض ہی نہیں ہے مگر جن جن عورتوں پر نماز پنجگانہ فرض ہے وہ سب پڑھیں گی لہٰذا اگر کوئی بے وقوف نماز پنجگانہ کو فرض کفایہ کہے تو اسے برسر غلطی ہی کہا جائیگا۔ جب مذکورہ بنیاد پر نماز پنجگانہ کو فرض کفایہ نہیں کہہ سکتے تو جمعہ کو بھی فرض کفایہ نہیں کہہ سکتے۔ آپ ﷺ کا یہ منبر شریف لکڑی کا تھا لوہے، پتھر وغیرہ کا نہ تھا۔ جو سستی اور کاہلی کی وجہ سے نماز جمعہ ادا نہ کرے تو اسکے دل پر غفلت کی مہر لگا دیجاتی ہے جسکی وجہ سے اسکا دل گناہ پر دلیر ہوجاتا ہے اور نیکیوں کی طرف مائل نہیں ہوتا۔ ایسے لوگوں کا شمار غافلوں میں ہوتا ہے اور ان پر غافل ہونے کی گواہی دیجائیگی اور ان پر غافل ہونے کا حکم جاری ہوگا اور خواب غفلت ہی میں پڑے رہینگے۔ لوگ ترک جمعہ سے باز آئیں ورنہ مہر لگ جائیگی اور اگر ترک جمعہ سے باز آجائینگے اور نماز جمعہ پابندی سے ادا کرینگے تو پھر قلوب پر غفلت کی مہر نہ لگے گی اگر ترک جمعہ سے غفلت کی مہر لگ گئی تو پھر وعظ ونصیحت قبول کرنیکا دروازہ بند ہوجائیگا۔ اس حدیث شریف میں روئے سخن ان منافقین (نمائشی مسلمانوں) کیطرف ہے جو جمعہ میں حاضر نہ ہوتے تھے یا پھر آئندہ آنے والے سست وکاہل اور نماز جمعہ کے تارک مسلمان ہیں اور کوئی صحابی تارک جمعہ نہ تھے۔

(۱۳۳۷) اگر کوئی شخص جمعہ کو معمولی، حقیر اور ہلکا جانتے ہوئے جمعہ چھوڑ دے تو تو یہ بلاشبہ جمعہ کی توہین ہے اور کفر ہے اور جمعہ کو محض اپنی سستی وکاہلی کی وجہ سے چھوڑ دینا گناہ عظیم ہے۔ جو مہر اور زنگ اور کفر تک پہونچانے کا باعث بن سکتا ہے حدیث شریف میں ہے کہ جمعہ چھوڑنے والے سے اللہ تعالیٰ بیزار ہے حدیث شریف میں ہے جس نے مسلسل کئی جمعہ چھوڑ دئے اس نے دین اسلام کو پس پشت ڈالدیا۔ سستی کی قید سے معلوم ہوا کہ معذور کا یہ حکم نہیں ہے اگر کوئی شخص کسی عذر شرعی کی وجہ سے جمعہ کی نماز نہ پڑھ پاتا ہو تو وہ مذکورہ سزاؤں اور وعیدوں کا مستحق نہو گا۔ جمعہ چھوڑنا فسق ہے کفر نہیں ہے۔ بعض گناہ دل کی سختی کا باعث ہوتے ہیں اور گناہ صغیرہ بار بار کرنے سے گناہ کبیرہ بن جاتا ہے

(۱۳۳۸) بنا عذر شرعی اگر جمعہ چھوڑ دیا اور نماز ظہر پر اکتفا کیا تو اس بندے کو چاہئے کہ ایک دینار صدقہ کرے۔ جمعہ کی معتبر شرائط

فِیْ جُمَاعَۃٍ اِلَّا عَلٰی اَرْبَعَۃٍ عَبْدٍ مَمْلُوْکٍ اَوْاِمْرَءَۃٍ اَوْصَبِیٌّ اَوْمَرِیْضٍ (رواہ ابوداؤد)

باجماعت، سوائے چار کے، غلام کہ کسی کی مِلک میں ہو اور عورت پر اور بچے پر اور مریض پر۔

(۱۳۴۲) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لِقَوْمٍ یَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَۃِ لَقَدْھَمَمْتُ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا اُن لوگوں کے بارے میں جو پیچھے رہ جاتے ہیں جمعہ سے کہ بلاشبہ میں نے ارادہ فرمالیا ہے

اَنْ اٰمُرَرَجُلاً یُصَلِّیَ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحْرِقَ عَلٰی رِجَالٍ یَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَۃِ بُیُوْتَھُمْ (رواہ مسلم)

کہ حکم فرماؤں میں ایک شخص کو کہ نماز پڑھائے لوگوں کو، پھر آگ لگادوں میں اُن لوگوں پر جو پیچھے رہ گئے جمعہ سے، اُن کے گھروں کو۔

(۱۳۴۳) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ تَرَکَ الْجُمُعَۃَ مِنْ غَیْرِ ضَرُوْرَۃٍ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے چھوڑ دیا جمعہ کو بلاضرورتِ شرعیہ کے

کُتِبَ مُنَافِقٌ فِیْ کِتَابٍ لَایُمْحَا وَلَایُبَدَّلُ (رواہ الشافعی)

تو لکھا جاتا ہے وہ منافق، ایسی کتاب میں کہ نہ مٹایا جاسکے اور نہ تبدیل کی جاسکے

(۱۳۴۴) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور روزِ آخرت پر

فَعَلَیْہِ الْجُمُعَۃِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا مَرِیْضٌ اَوْمُسَافِرٌ اَوْاِمْرَءَۃٌ اَوْصَبِیٌّ اَوْمَمْلُوْکٌ فَمَنِ اسْتَغْنٰی

لازم ہے اس پر نمازِ جمعہ، جمعہ کے دن، سوائے مریض کے اور مسافر کے اور عورت کے اور غلام کے، تو جو بے پرواہ ہوجائے

بِلَھْوٍ اَوْتِجَارَۃٍ اِسْتَغْنَی اللّٰہُ عَنْہُ وَاللّٰہُ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ (رواہ دارقطنی)

کھیل کود اور تجارت کی وجہ سے تو بے پرواہ ہے اللہ تعالیٰ اُس سے، اور اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہر خوبی والا ہے۔

﴿بَابُ التَّنْظِیْفِ وَالتَّبْکِیْرِ﴾ ترجمہ: طہارت وصفائی اور جمعہ کو جلد جانے کا باب

(۱۳۴۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَایَغْتَسِلُ رَجُلٌ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَیَتَطَھَّرُ مَااسْتَطَاعَ مِنْ طُھْرٍ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے کہ نہائے گا کوئی شخص روزِ جمعہ اور صفائی کرے گا طاقت بھر خوب صفائی

1372 हदीस शरीफ़:– हज़रते उम्मे हिशाम बिन हारिसा इब्ने नोमान से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने नहीं याद की सूरा ए काफ़ वलकुरआनिल मजीद मगर प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की जुबाने पाक से कि तिलावत फ़रमाते थे सूरा ए काफ़ हर जुमे को मिम्बरे पाक पर जब खुतबा देते लोगों को।

1373 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने खुतबा इरशाद फ़रमाया और प्यारे नबी के सरे अक़्दस पर काला अमामा शरीफ़ था कि लटकाये हुये थे अमामे शरीफ़ के दोनों किनारे अपने दोनों कन्धों के दरमियान जुमे के दिन।

1374 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि दाखिल हुआ एक शख़्स कबीलये बनी कैस का मस्जिदे नबवी शरीफ़ में हालांकि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम खुतबा इरशाद फ़रमा रहे थे तो फ़रमाया उस शख़्स से प्यारे नबी ने कि खड़े हो जाओ और पढ़ो दो रकअतें और रुक गये प्यारे नबी खुतबे से यहाँ तक कि फ़ारिग़ हो गये वो शख़्स अपनी नमाज़ से।

1375 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम पढ़ते थे दो खुतबे बैठते थे जब चढ़ते थे मिम्बर शरीफ़ पर यहाँ तक कि फ़ारिग़ हो जाते उससे, मौअज़्ज़िन का फ़ारिग़ होना, फिर खड़े होते तो खुतबा इरशाद फ़रमाते फिर बैठते और

کی موجودگی میں جمعہ ادا کرنا فرض ہے اور جمعہ کی بجائے ظہر پر اکتفا حرام ہے یہ ایک دینار کا صدقہ اس فعل حرام کا کفارہ ہے اور اس کوتاہی کی تلافی ہے جو فرض جمعہ کی ادائیگی میں اس سے سرزد ہوگئی ہے کہ صدقے کی برکت سے غضب الٰہی کی آگ بجھ جاتی ہے ورنہ اس صدقے کے ادا کرنے سے جمعہ کا ثواب نہیں مل سکتا۔

(۱۳۳۹) شہر اور مضافات شہر میں جہاں تک اذان کی آواز پہونچے اذان کی آواز سنتے ہی جمعہ کی طرف آنا واجب ہوجاتا ہے۔ شہر اور فنائے شہر یعنی شہر کے آس پاس رہنے والوں پر بھی جمعہ فرض ہے۔ جس شہری نے اذان جمعہ سن لی تو وہ اب بغیر نماز جمعہ پڑھے سفر پر نہ جائے۔ جمعہ کا نام عربی زبان میں عروبہ تھا۔ جمعہ اسکو اسلئے کہا جاتا ہے کہ نمازوں کیلئے ہفتہ واری اجتماع ہوتا ہے سب سے پہلے جنہوں نے اس دن کا نام جمعہ رکھا وہ سیدنا حضرت کعب بن لوئی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ پہلا جمعہ جو حضور انور ﷺ نے اپنے اصحاب کے ساتھ ادا فرمایا کہ جب ہجرت فرما کر حضور انور ﷺ مدینۂ طیبہ تشریف لائے تو بارہ ربیع الاول شریف پیر کو چاشت کے وقت مقام قبا میں اقامت فرمائی اور چار دن یہاں قیام فرمایا اور مسجد شریف کی بنیاد رکھی۔ روز جمعہ مدینۂ طیبہ کا ارادہ فرمایا بطن وادی بنی سالم بن عوف میں جمعہ کا وقت آگیا اس جگہ لوگوں نے مسجد بنائی وہاں حضور انور ﷺ نے نماز جمعہ میں امامت فرمائی اور خطبہ بھی دیا۔ جمعہ کا دن سید الایام ہے۔ حدیث شریف میں ہے جو مومن اس دن مرے اللہ تعالیٰ اسکو شہید کا ثواب عطا فرماتا ہے اور فتنۂ قبر سے محفوظ رکھتا ہے۔ حضور انور ﷺ کے زمانۂ پاک میں ایک ہی اذان ہوتی تھی جو بوقت خطبہ عہد صدیقی وعہد فاروقی میں بھی ایک ہی اذان رہی۔ عہد عثمانی میں ایک اذان کا اضافہ ہوا۔ اب کیونکہ اذان اول یہی ہوگئی تو اس پہلی اذان سے تجارت وغیرہ حرام اور جمعہ کی تیاری واجب ہوجاتی ہے۔ مسجدوں میں جمعہ کے دن خطبے سے پہلے آجانا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اذان کے ساتھ نماز کا ذکر فرمایا ہے اور سعی کیلئے ذکر اللہ یعنی خطبہ کے ذکر فرمایا ہے۔ خطبہ نہ سننا سخت محرومی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو خطبے کے وقت باتیں کرے وہ اس گدھے کی طرح ہے جس پر کتابیں لدی ہوں۔

دوڑنے سے مراد بھاگ لگانا نہیں بلکہ نماز کی تیاری کرنا ہے۔ جمعہ کی اذان ہوتے ہی خرید وفروخت حرام ہوجاتی ہے اور دنیا کے تمام مشاغل جو یاد الٰہی سے غافل کردیں اسمیں داخل ہیں اذان ہوتے ہی سبکا ترک لازم ہے۔ جمعہ مسلمان مرد مکلف آزاد تندرست مقیم پر شہر میں واجب ہے۔ نابینا اور لنگڑے دیہاتی (اس سے مراد وہی دیہاتی ہے جو بہت چھوٹے دیہات میں رہتا ہو) غلام، عورت، بچہ، دیوانہ، مسافر پر جمعہ فرض نہیں۔ صحت جمعہ کیلئے سات شرطیں ہیں ایک شہر جہاں فیصلہ ومقدمات کا اختیار رکھنے والا حاکم موجود ہو یا فناء شہر جو شہر سے متصل ہو اور اہل شہر اسکو اپنے حوائج میں کام میں لاتے ہوں۔ دوسری حاکم کا ہونا تیسری وقت ظہر کا ہونا۔ چوتھی خطبہ وقت کے اندر ہونا پانچویں خطبہ کا قبل نماز ہونا اتنی جماعت میں جو جمعہ کیلئے ضروری ہے۔ چھٹی جماعت ہونا اور اسکی مقدار کم سے کم تین مرد ہیں امام کے علاوہ۔ ساتویں اذن عام ہونا کہ نمازیوں کو مقام نماز میں آنے سے نہ روکا جائے۔ نماز جمعہ شہر وقصبہ اور دیہات میں جائز ہے جنکے رہنے والے کہ ان پر نماز جمعہ فرض ہے اگر وہ سبکے سب آجائیں تو اس دیہات کی سب سے بڑی مسجد میں نہ سماسکیں بلکہ بچے رہیں۔ سیدنا حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلمیذ رشید سیدنا حضور امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایات نادرہ منقول ہے اس میں یہی حکم ہے (عنایہ شرح ہدایہ) مذکورروایت نادرہ کی بنیاد پر عام طور پر دیہات میں جمعہ جائز ہے۔ نماز جمعہ پڑھ لینے کے بعد نماز ظہر نہ پڑھی جائے جس پر نماز جمعہ فرض ہے اس پر نماز ظہر فرض نہیں ورنہ چھ نمازوں کو فرض ماننا لازم آئیگا۔ ایسے ہی چار مسلکوں کی موجودگی میں کسی نئے مسلک کا نعرہ لگانے سے پانچویں مسلک کا ماننا لازم آئیگا اور یہ جہنم کا ٹکٹ ہے۔ بعض لوگ بعد نماز جمعہ ظہر احتیاطی پڑھتے ہیں نفل سمجھ کر اور نفل کی طرح ادا کرتے ہیں تو اس میں حرج نہیں کہ بعد نماز جمعہ نفل نماز کی ممانعت نہیں۔ البتہ جو گاؤں بالکل ہی چھوٹے ہیں جن پر مذکورہ تعریف صادق نہیں آتی ان میں نماز جمعہ فرض نہیں نماز ظہر فرض ہے پھر اگر وہ نماز جمعہ پڑھ رہے ہیں تو انہیں نہ روکا جائے نماز جمعہ پڑھنے دیا جائے چونکہ نماز جمعہ فرض نہ تھی ظہر ہی کی نماز فرض تھی اور

نماز ظہر بھی باجماعت پڑھ لی جائے۔ بعد فراغت نماز جمعہ تمہارے لئے جائز ہے کہ دنیا کے کاموں میں مشغول ہوجاؤ طلب علم یا عیادت مریض یا شرکت جنازہ یا زیارت علماء کرام یا زیارت قبور والدین اور اسکے مثل کاموں میں مشغول ہو کہ نیکیاں حاصل کرو۔ جمعہ کی اذان ثانی خطیب کے سامنے منبر شریف کے قریب اگلی صف میں ہونا چاہئے بعض لوگوں نے ابوداؤد شریف کی ایک حدیث شریف کو آڑ بنایا اور اذان ثانی کو مسجد سے نکال کر جوتوں میں پہونچانے کی ڈیوٹی انجام دی اور یہ حدیث شریف بائیس طرق سے بخاری شریف' ابوداؤد شریف' ترمذی شریف' نسائی شریف' مستدرک شریف' ابن ماجہ شریف' بیہقی شریف میں منقول ہے اکیس طرق میں کہیں علیٰ باب المسجد نہیں ہے صرف ابوداؤد شریف کی ایک ہی حدیث شریف میں علیٰ باب المسجد کا لفظ آگیا ہے تمام طرق میں شیخ اول سیدنا حضرت سائب بن یزید اور شیخ ثانی حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہما بائیس طرق میں مشترک ہیں اور خود سیدنا امام ابوداؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا حضرت امام نفیلی اور اپنے مشترک استاد سیدنا حضرت امام اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جو حدیث شریف روایت کی ہے اس میں بھی علیٰ باب المسجد نہیں ہے۔ پھر جس حدیث شریف پر تکیہ کیا ہے اس حدیث شریف کے راوی اول حضرت سائب بن یزید حضور انور ﷺ کے وصال شریف کے وقت صرف سات سال کے تھے علیٰ باب المسجد کا اتنا اہم واقعہ ایک سات سال کا بچہ تو روایت کر رہا ہے لیکن بالغ و معمر حضرات صحابۂ کرام سے علیٰ باب المسجد کا کوئی ثبوت و روایت نہیں۔ اس سے بھی یہ حقیقت منکشف ہوتی ہے کہ اذان ثانی باب مسجد پر مسجد سے خارج کہلوانا ایک نابالغی کے زمانے کی روایت ہے۔ باقی تمام بالغین صحابۂ کرام نے جمعہ کے اذان ثانی کو مسجد شریف سے نکال کر باب مسجد پر کہنے کی بات نہیں کہی ہے اور اسی پر اجماع امت ہے یہی اکابر بدایوں شریف کا فتویٰ اور عمل ہے اور یہی موقف سیدنا حضور تاج العرفاء غوث زماں حضرت علامہ سید محمد عبدالبصیر میاں پیلی بھیت شریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے اور یہی موقف تمام حضرات علماء سادات و مشائخ مکنپور شریف کا ہے۔ سیدنا حضور قبلۂ عالم شیخ العرب والعجم شبیہ سیدنا حضور غوث اعظم حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبدالرشید میاں قبلہ مدظلہ العالی نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے بہت سے ممالک اسلامیہ کا دورہ کیا ہے ہم نے تو سب جگہ اذان ثانی داخل مسجد دیکھی یہ بیماری تو صرف ہندوستان و پاکستان کی کچھ مسجدوں میں ہے۔ آج بھی اہلسنت کی اکثر مساجد مبارکہ میں اذان ثانی اندر ہی ہوتی ہے۔ اب یہ کہنا کہ اذان کا مقصد اطلاع ہے اور وہ اندر سے حاصل نہیں ہوتا تو اسکے بہت سے جوابات ہیں تازہ جواب یہ ہے کہ اب تو لاؤڈ اسپیکر نے اس دلیل کو یکسر ختم کر دیا ہے۔ مسجد میں عام اذان کی کراہت کی وجہ بھی یہی تھی تو اب وہ وجہ بھی ختم ہوگئی۔ لہٰذا پنجوقتہ اذان بھی مسجد کے اندر مائک پر مکروہ نہیں ہے۔ پنجوقتہ اذانیں بھی مائک پر مسجد میں دینا بلاکراہت جائز ہیں۔ اذان ثانی کی مزید تفصیلات فقیر قدیری کی کتاب ''اذان ثانی کا فقہی حکم'' میں اور فتاویٰ قدیریہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ دارالافتا محدث اعظم ہند کچھوچھہ شریف سے بھی یہی فتویٰ صادر ہوا ہے کہ اذان ثانی داخل مسجد ہونی چاہئے۔ ملاحظہ فرمائیے ندائے اہلسنت ویکلی مرادآباد شریف شمارہ ۴۲ جلد ۱۲۔ ایسا بھی نہیں ہے کہ تیرہ سو سال تک کسی بھی بزرگ کو ابوداؤد شریف کی حدیث شریف نظر نہ آئی ہو یا حدیث شریف پر عمل کرنے کا ان میں جذبہ نہ ہو اور آج بھی ایک مخصوص فرقے کے علاوہ کسی کو بھی اذان ثانی مسجد میں مکروہ نظر نہ آئی اور پوری دنیا میں بلانکیر اذان ثانی داخل مسجد امام کے سامنے پہلی صف میں ہو رہی ہے اور ''بین یدیہ'' کے لغوی معنیٰ بھی دو ہاتھ کے درمیان ہے اور دو ہاتھ کے درمیان کا فاصلہ پہلی صف میں متصور ہے۔

(تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۱۳۹۵ تا ۱۴۰۸)

اذان سنتے ہی کاروبار چھوڑ دو اور جمعہ کی تیاری کرو۔ اس اذان سے اذان اول مراد ہے۔ عہد نبوی عہد صدیقی عہد فاروقی میں تو ایک ہی اذان تھی اذان ثانی تھی ہی نہیں۔ عہد عثمانی میں اذان ثانی وجود میں آئی۔ اس بات کا خاص خیال رہے کہ ''اذان ثانی'' زمانۂ نبوی زمانۂ صدیقی زمانۂ فاروقی میں تھی ہی نہیں تو اذان ثانی کے بارے میں ان تینوں زمانے والی حدیث شریف کو پیش کرنا نرا دھوکہ ہے۔ تفصیلات جاننے کیلئے

فقیر قدیری کی کتاب ''اذان ثانی کا فقہی حکم'' ملاحظہ فرمائیں۔
(۱۳۴۰ب) جمعہ ان دیہاتیوں پر بھی فرض ہے جو لوگ شہر سے اتنے فاصلے پر رہتے ہوں کہ صبح کو اپنے گھر سے چلیں اور جمعہ کے وقت جامع مسجد پہونچ جائیں پھر وہاں نماز جمعہ ادا کریں اور جامع مسجد سے چلیں تو رات سے پہلے اپنے گھر آجائیں۔ جیسا کہ جموں اور کشمیر میں۔ مسلمان دور دراز پہاڑوں سے بعد نماز فجر چلتے ہیں اور وقت جمعہ تک جامع مسجد پہونچ جاتے ہیں اور پھر نماز جمعہ پڑھکر واپس ہوتے ہیں اور رات سے پہلے اپنے گھروں پر پہونچتے ہیں۔ فقیر قدیری نے یہ منظر خود دیکھا ہے اور بار بار دیکھا ہے۔
(۱۳۴۱) نماز جمعہ کیلئے جماعت شرط ہے کہ امام کے علاوہ تین مقتدی ہوں۔ جمعہ بغیر جماعت کے درست نہیں ہے (۱) غلام تو اسلئے نہیں کہ وہ اپنے مالک کی ملکیت و تصرف کے باعث اس سے جمعہ ساقط ہے (۲) عورت کہ اسے اپنے شوہر کے حقوق ادا کرنے ہوتے ہیں اور اژدھام واجتماع ہوتا ہے نماز جمعہ میں لہٰذا مردوں کی بھیڑ بھاڑ سے بچانے کیلئے بھی عورت سے جمعہ کی فرضیت ساقط ہے (۳) بچہ نابالغ ہوتا ہے اور قبل بلوغ احکام شرع کا مکلف نہیں ہوتا لہٰذا بچے سے بھی ساقط (۴) مریض۔ ایسا کہ مسجد میں آنے سے معذور ہو یہ مطلب نہیں کہ سر میں درد ہو تو جمعہ ساقط یا معمولی بخار ہو تو جمعہ ساقط۔ یہ چار کا حصر اضافی ہے (۵) جنون (۶) مسافر (۷) نابینا (۸) چھوٹے چھوٹے گاؤں کے رہنے والے (۹) لنگڑے (۱۰) پولیو والا کہ چل نہ سکے (۱۱) تیمارداری کرنے والا کہ اسکے جانے سے مریض ضائع ہو جائے (۱۲) اتنا بوڑھا کہ چل نہ سکے۔ اگر یہ لوگ جمعہ پڑھ لیں تو انکا فرض ادا ہو جائے گا اور ظہر واجب نہ ہوگی۔ عذر والوں میں لنگڑے اور نابینا بھی ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔
(۱۳۴۲) حدیث پاک سے جمعہ کی فرضیت معلوم ہوئی۔ نیز جو لوگ بلا عذر شرعی جمعہ کی نماز کو نہیں آتے میں انکے گھروں کو آگ لگادوں جیسے اُس زمانے کے منافقین اور اِس زمانے کے غافل و کاہل مسلمان۔
(۱۳۴۳) ضرورت شرعیہ یہ ہے کہ کوئی سخت مجبوری ہو مثلاً ظالم کا خوف ہو یا زبردست برف باری ہو رہی ہو وغیرہ وغیرہ ان مجبوریوں کے باعث اگر جمعہ چھوڑیگا تو منافق نہ لکھا جائیگا اور بنا عذر شرعی جمعہ کو چھوڑیگا تو نامۂ اعمال میں اسکو منافق لکھدیا جائیگا اور حکم نفاق اسکے لئے ہمیشہ ثابت ہوگا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو سزا دے یا معاف فرمادے۔ جو بلا عذر شرعی تین جمعہ چھوڑیگا وہ منافق عملی ہوگا اور پھر اس نفاق سے نکلنا اسکے لئے مشکل ہوگا۔ جمعہ چھوڑنا منافقوں کا سا کام ہے۔
(۱۳۴۴) اس حدیث شریف میں مسافر کا بھی ذکر آگیا ہے۔ مسافر خواہ حالت سفر میں ہو یا سفر میں کسی جگہ عارضی طور پر ٹھہرا ہوا ہو دونوں صورتوں میں وہ معذور ہے اور اس سے نماز جمعہ ساقط ہے۔ البتہ نماز جمعہ سے پہلے سفر کرنا مکروہ ہے۔ جو کام نماز سے غافل کردے وہ کھیل و کود ہے خواہ بظاہر کتنا ہی اہم و خوبصورت ہو۔ اسلئے اسلام میں جمعہ کے دن دفتر' دوکان' کاروبار' مدرسے بند رہتے ہیں تاکہ ان میں مشغولیت کی وجہ سے لوگ نماز جمعہ سے غافل نہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ بندوں اور انکی اطاعت وعبادت سے بے نیاز و بے پرواہ ہے لوگوں کی بندگی سے اسے کوئی فائدہ نہیں پہونچتا اور اللہ تعالیٰ ان بندوں کی تعریف بیان فرماتا ہے جو اسکی بندگی کرتے ہیں اور اسکا شکر بجالاتے ہیں تو جو لوگ کھیل و کود اور کاروبار میں مشغول رہ کر نماز جمعہ کو چھوڑ دیا اس سے اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہوتا ہے اور اس بندے پر نظر رحمت نہیں فرماتا۔ شعر:

انکے الطاف وکرم کم نہیں ہونے پاتے
لائق لطف وکرم ہم نہیں ہونے پاتے (یابی)

(۱۳۴۵) اس حدیث شریف میں جمعہ کی آٹھ سنتوں کا بیان ہے (۱) غسل کرنا اس میں مسواک بھی داخل ہے (۲) صفائی و پاکیزگی۔ اس میں بدن اور کپڑوں دونوں کی صفائی داخل ہے حجامت بنوانا' بغل کے بال اکھیڑنا' موئے زیرناف دور کرنا' لبیں بنوانا' ناخن تراشنا (۳) تیل لگانا (۴) خوشبو کا استعمال۔ مسلمانوں کو اپنے گھر میں خوشبو عطر وغیرہ رکھنا چاہئے اور اسے استعمال بھی کرنا چاہئے خصوصاً جمعہ کے دن خوشبو کا استعمال سنت ہے پیارے نبی ﷺ کو خوشبو بہت پسند تھی۔ سیدنا حضور امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک روغن کدو خوشبو میں داخل ہے کہ احرام والا اسے

وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهٖ اَوْيَمَسَّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهٖ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلاَيُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّيْ

اور تیل لگائے گا اپنے تیل میں سے اور ملے گا اپنے گھر کی خوشبو میں سے پھر نکلے گا کہ نہ علیحدگی کرے دو شخصوں کے درمیان پھر نماز پڑھے وہ

مَاكُتِبَ لَهٗ ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ اِلاَّغُفِرَلَهٗ مَابَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى (رواہ البخاری)

جو لکھی گئی ہے اس کیلئے پھر چپ رہے جب خطبہ پڑھے امام مگر بخشدئے جاتے ہیں اسکے گناہ جو اس جمعہ کے اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں۔

(۱۳۴۶) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلّٰى

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جس نے غسل کیا پھر آیا جمعہ کو پھر نماز پڑھی

مَاقُدِّرَلَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهٗ غُفِرَلَهٗ

جو مقدر میں ہے اس کے پھر چپ چاپ رہا یہاں تک کہ فارغ ہو گیا امام اپنے خطبے سے، پھر نماز پڑھے امام کیساتھ تو بخشش دئے جائیں اسکے گناہ

مَابَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَفَضْلُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ (رواہ مسلم)

جو اس جمعہ کے اور دوسرے جمعہ کے درمیان مع تین دن کی اضافہ کے۔

(۱۳۴۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو وضو کرے تو اچھا کرے وضو کو پھر آئے جمعہ کو تو کان لگا کر سنے

وَاَنْصَتَ غُفِرَلَهٗ مَابَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَا فَقَدْ لَغَا (رواہ مسلم)

اور خاموش رہے تو بخشدئے جائینگے اسکے گناہ اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کے مع تین دن کے اضافے کے اور جسنے کھیل کیا کنکریوں سے تو اسنے فالتو کام کیا۔

(۱۳۴۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلٰئِكَةُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب ہوتا ہے جمعہ کا دن تو کھڑے ہوتے ہیں فرشتے

عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ بُدْنَةً

مسجد کے دروازے پر کہ لکھتے ہیں پہلے آنیوالے کو، پھر پہلے آنیوالے کو، اور دوپہر میں آنے والے کی اسکی مثال کی طرح ہے جو ہدی بھیجتا ہے اونٹ کی

कलाम न फ़रमाते फिर खड़े होते तो खुतबा इरशाद फ़रमाते।

1376 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब ठीक होकर बैठ जाते मिम्बर शरीफ़ पर तो हम मुतावज्जे होते प्यारे नबी की तरफ़ अपने चेहरों से।

1377 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर इब्ने समुरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम खुतबा इरशाद फ़रमाते थे खड़े होकर फिर बैठते फिर खड़े होते तो खुतबा इरशाद फ़रमाते खड़े होकर तो जो ख़बर दे तुमको कि प्यारे नबी खुतबा इरशाद फ़रमाते थे बैठकर तो बेशक उसने झूठ बोला है तो बेशक अल्लाह तआला की कसम मैंने नमाज़ पढ़ी है उनके साथ दो हजार नमाज़ों से भी ज़्यादा।

1378 हदीस शरीफ़:– हज़रते कअब इब्ने अजरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया बेशक वो दाखिल हुये मस्जिद में और अब्दुर्रहमान इब्ने उम्मे हकम खुतबा पढ़ रहा थ बैठकर तो फ़रमाया हज़रते इब्ने कअब ने कि देखो इस ख़बीस की तरफ़ कि खुतबा पढ़ रहा है बैठकर हालांकि अल्लाह तआला ने फ़रमाया है "और देखा उन्होंने कारोबार को या खेलकूद को तो चल दिये वो उसकी तरफ़ और छोड़ गये वो आपको खुतबे में खड़ा"।

1379 हदीस शरीफ़:– हज़रते अमारा इब्ने रूवैबा से मरवी बेशक उन्होंने देखा बशर इब्ने मरवान को मिम्बर पर कि बुलन्द करने वाला है अपने हाथों को तो फ़रमाया हज़रते अम्मारा ने कबीह फ़रमा ऐ

نہیں لگا سکتا خوشبودار تیل کا استعمال مستحب ہے (۵) مسجد کی طرف جانا (۶) مسجد میں دو شخصوں کے درمیان علیحدگی نہ کرنا۔ اسطرح کہ نمازیوں کی گردن پھاندکر اور نمازیوں کے بیچ میں انہیں چیر کر یا دھکا دیکر ان میں گھسنا بلکہ جہاں جگہ آسانی سے ملے وہاں بیٹھ جائے اور کسی کو تکلیف دئے بغیر اگلی صف میں بیٹھنا میسر آ سکے تو بہتر ہے ورنہ آگے نہ آئے بلکہ وہیں جو مناسب جگہ ہو بیٹھ جائے۔ یہ بھی اشارا ہے اسطرف کہ جمعہ کو شروع وقت سے ہی جامع مسجد پہونچ جایا جائے تاکہ گردن پھاندنے اور لوگوں کو جدا کر کے اگلی صف میں پہونچنے کی قباحت سے بھی بچ جایا جائے۔ حضرت خلیفہ عبد الرزاق قدیری مرادآبادی علیہ الرحمۃ والرضوان کا زندگی بھر کا معمول تھا کہ آپ بعد نماز فجر جامع مسجد تشریف لیجاتے اور پھر نماز جمعہ پڑھکر واپس تشریف لاتے۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ مسجد میں تو تاخیر سے پہونچتے ہیں اور پھر پہلی صف میں گردنوں کو پھاندتے صفوں کو چیرتے اور نمازیوں کو تکلیف دیتے ہوئے پہلی صف میں پہونچنے کی کوشش کرتے ہیں وہ لوگ اس حدیث شریف سے سبق لیں (۷) پھر نماز پڑھے جو لکھی گئی ہے اسکے لئے کہ دو رکعت نفل نماز تحیۃ الوضو کے پڑھے کہ چار رکعت سنتیں تو گھر سے پڑھکر آنا چاہئیں۔ (۸) پھر چپ رہے جب امام خطبہ پڑھے۔ خطبے کے وقت خاموش رہنا فرض ہے لہٰذا اس وقت نفل نماز پڑھنا' بات کرنا' کھانا پینا سب حرام ہے۔ جمعہ کی اذان ثانی میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی سنکر انگوٹھے چومنے کو منع کرنا اس میں رنگِ وہابیت ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنے بزرگوں کے سنی اسلامی روحانی خانقاہی طریقے پر عمل پیرا رہے اور جب جب جمعہ کی اذان ثانی میں پیارے نبی علیہ وسلم کا نام اقدس واطہر آئے تو انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائیں اور دل دل میں درود شریف پڑھیں اور وہابیت زدہ لوگوں کی پرواہ نہ کریں۔ اسی طرح محفل قُل شریف میں ماکان محمد پر بھی انگوٹھے چومنا چاہئیں یہی آفاقی اور عالمی اور پرانی اصلی سنیت ہے۔ تیرہ سو سال میں کسی فقیہ نے یہ استدلال نہیں کیا کہ اذان ثانی اور قل شریف میں پیارے نبی علیہ وسلم کا نام پاک سنکر انگوٹھا نہ چوما جائے۔ انگوٹھے چومنا اہلسنت کا ٹریڈ ہے مسلمان جب جب پیارے نبی علیہ وسلم کا نام پاک سنیں انگوٹھا چومیں آنکھوں سے لگائیں۔ تفصیلات کیلئے فقیر قدیری کی کتاب "قبائل انتخاب عرف انگوٹھے چومنا" اور مداری شریف میں باب تقبیل الابھامین ملاحظہ فرمائیں۔ جس نمازی تک خطبے کی آواز نہ پہونچے وہ بھی خاموش رہے اور جی لگائے بیٹھا رہے۔

(۱۳۴۶) بعض نیکیاں بعض گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) بے شک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۵۴۴) غسل جمعہ نماز جمعہ کیلئے مسنون ہے۔ جن پر جمعہ فرض نہیں انکے لئے غسل بھی سنت نہیں ہے۔ غسل جمعہ نماز جمعہ سے قریب کرنا افضل ہے اور اسی وضو سے نماز جمعہ پڑھنا چاہئے۔ اگر چہ غسل جمعہ کا وقت طلوع فجر سے شروع ہو جاتا ہے۔ حدیث شریف نمبر ۱۳۴۶ میں آٹھ دن کا ذکر تھا اور اس میں گیارہ دن کے گناہ معاف ہونے کا ذکر ہے یہ دونوں ہی درست ہیں جتنا خشوع وخضوع زیادہ اتنا ہی ثواب زیادہ ابتداءً آٹھ دن کے گناہوں کی معافی کا وعدہ تھا پھر گیارہ دن کے گناہوں کی معافی کا وعدہ ہوا۔

(۱۳۴۷) نماز جمعہ سے پہلے اچھی طرح وضو کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وضو کے تمام فرائض وسنن کے ساتھ ساتھ مستحبات بھی ادا کئے جائیں۔ اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جمعہ کی نماز کیلئے غسل فرض وواجب نہیں ہے بلکہ سنت ہے۔ جو شخص جمعہ کی نماز کیلئے غسل نہ کرے بلکہ صرف وضو کرے وہ گنہگار نہ ہوگا۔ جو حضرات غسل جمعہ کو فرض وواجب کہتے ہیں یہ حدیث شریف انکے خلاف ہے۔ خطبے کے وقت خاموش رہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر نمازی امام سے دور ہو تو صرف خاموش رہے اور جی لگائے رہے اور نمازی امام کے قریب ہے تو خطبے کی آواز آ رہی ہے تو کان لگا کر خطبہ سنے۔ خطبے کے وقت صرف خاموشی اور سننا بھی کافی نہیں بلکہ کامل لگن بھی ضروری ہے اسی لئے خطبے کے دوران کنکریوں سے کھیلنا' یا بے ضرورت کنکریاں برابر کرنا تاکہ ان پر سجدہ کر سکے یا تسبیح کے شمار کیلئے انہیں گھمانا یہ تمام کام ممنوع ہیں۔ حضرات علماء کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ خطبے کے وقت دامن یا پنکھے سے ہوا کرنا بھی منع ہے اگر

ثُمَّ كَالَّذِیْ یُهْدِیْ بَقَرَةً ثُمَّ كَبْشًا ثُمَّ دَجَاجَةً ثُمَّ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ

پھر اس کی طرح جو ہدی بھیجتا ہے گائے کی پھر دنبے کی پھر مرغی کی پھر انڈے کی، پھر جب نکلے امام تو لپیٹ لیتے ہیں وہ اپنے رجسٹروں کو

وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ (رواه البخاری والمسلم)

اور غور سے سنتے ہیں خطبے کو۔

(۱۳۴۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب تم نے کہا اپنے ساتھی سے روزِ جمعہ کہ چپ رہو!

وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ (رواه البخاری والمسلم)

اور امام خطبہ دے رہا ہے تو لغو کام کیا تم نے۔

(۱۳۵۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُقِيْمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ نہ کھڑا کرے کوئی تم میں کا اپنے بھائی کو جمعہ کے دن

ثُمَّ يُخَالِفُ إِلٰى مَقْعَدِهٖ فَيَقْعُدُ فِيْهِ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ افْسَحُوْا (رواه مسلم)

پھر ارادہ کرے اس کی جگہ کی طرف تو بیٹھ جائے اس جگہ میں، اور لیکن یہ کہدے کہ گنجائش کرو۔

(۱۳۵۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے غسل کیا جمعہ کے دن اور پہنے اپنے کپڑوں میں سے بہت اچھے کپڑے

وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهٗ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَتَخَطَّ أَعْنَاقَ النَّاسِ ثُمَّ صَلّٰى مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ

اور جو لگائے خوشبو اگر ہے خوشبو اس کے پاس، پھر آئے جمعہ میں تو نہ پھاندے لوگوں کی گردنوں کو، پھر نماز پڑھے جو لکھدی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کیلئے

ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ جُمُعَتِهِ الَّتِيْ قَبْلَهَا (رواه ابوداؤد)

پھر خاموش رہے جب نکلے امام اس کا یہاں تک کہ فارغ ہو جائے اپنی نماز سے تو ہوگا کفارہ اس جمعہ سے اگلے جمعہ کے درمیان کا۔

अल्लाह तआला इन दोनों हाथों को, मैंने देखा है प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि नहीं ज़्यादा फ़रमाते उससे कि इशारा फ़रमाते अपने हाथों से इस तरह और इशारा फ़रमाया हज़रते अम्मारा ने अपनी शहादत की उंगली से।

1380 **हदीस शरीफ़**:– हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जब रौनक़ अफ़रोज़ हुये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम रोज़े जुमा मिम्बर शरीफ़ पर तो फ़रमाया प्यारे नबी ने बैठ जाओ तो सुन लिया इस हुक्म को हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद ने तो वो बैठ गये मस्जिद शरीफ़ के दरवाज़े पर तो देखा उनको प्यारे रसूलुल्लाह ने तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने आ जाओ ऐ अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद।

(80) नमाज़े खौफ़ का बाब

1381 **हदीस शरीफ़**:– हज़रते सालिम इब्ने अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी वो अपने वालिद से रिवायत करते हैं उन्होंने फ़रमाया कि मैंने एक जंग में शिरकत की प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की साथ नज्द की तरफ़ तो मुकाबला किया हमने दुश्मन का तो सफ़बंदी की हमने उनके लिये तो खड़े हुये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि नमाज़ पढ़ा रहे हैं हमको तो खड़ी हो गयी एक जमाअत प्यारे रसूलुल्लाह के साथ और सामने रही एक जमाअत दुश्मन के

چہ گرمی ہو اس وقت ہمہ تن خطبے کی طرف متوجہ ہونا فرض ہے۔ انگوٹھے چومنا توجہ الی اللہ کو ختم نہیں کرتا بلکہ بڑھاتا ہے کہ عشق نبی کی علامت ہے اور اس سے امام اور نمازیوں کی پہچان بھی ہو جاتی ہے کہ یہ مسجد گھروں کی ہے یا کھوٹوں کی

(۱۳۴۸) یہ فرشتے نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتوں کے علاوہ ہیں۔ یہ مخصوص فرشتے ہیں جنکی جمعہ کے دن ڈیوٹی لگتی ہے اور یہ ڈیوٹی سورج ڈھلنے کے وقت لگتی ہے چونکہ اس وقت سے نماز جمعہ کا وقت شروع ہوتا ہے۔ ایک یا جماعت جو پہلے جامع مسجد میں نماز جمعہ پڑھنے کیلئے آئے یہ دونوں اول میں داخل ہیں۔ پھر اسکے بعد جو آئے بالترتیب یہ فرشتے آنے والوں کے نام اپنے رجسٹر میں لکھتے رہتے ہیں۔ فرشتے ان تمام آنے والے نمازیوں کے نام بھی جانتے ہیں۔ جب فرشتوں کے علم کا یہ عالم ہے تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے علم پاک کا کیا عالم ہوگا۔ سورج ڈھلتے ہی اول وقت نماز جمعہ کو آنے والے ایک نمازی یا ایک ساتھ آنے والی نمازیوں کی جماعت کا اجر و ثواب ایسا ہے جیسا کہ کسی نے مکہ شریف قربانی کیلئے اونٹ بھیجا پھر جو دوسرے نمبر پر آیا اسکا اجر و ثواب ایسا ہے کہ اس نے مکہ شریف میں قربانی کیلئے گائے بھیجی۔ حج امیروں پر فرض ہے اسلئے انکی ہدی صرف اونٹ اور گائے ہوگی مگر جمعہ غریبوں پر بھی فرض ہے۔ اسلئے انکی یہ ہدی مرغی کے انڈے کی بھی قبول ہوگی۔ ہدی قربانی کا وہ جانور ہے جو مکہ شریف برائے قربانی بھیجا جائے کہ وہاں ثواب زیادہ ہے جب امام خطبے کیلئے منبر پر آتا ہے تو فرشتے اپنا رجسٹر لپیٹ دیتے ہیں اور انسانوں کے ساتھ خطبہ سننے میں شریک ہو جاتے ہیں۔ اب جو اسکے بعد آئیگا نہ تو اسکا نام اس رجسٹر میں لکھا جائیگا اور نہ اسے جلد آنیکا ثواب ملیگا۔

(۱۳۴۹) خطبے کے وقت دینی بات کرنا بھی منع ہے۔ خطبے کے دوران خاموشی کا حکم دینا امر بالمعروف ہے مگر یہ بھی منع ہے۔ دوسرے کو خاموشی کا حکم دینا اور خود خاموش نہ رہنا بھی برا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو تم وہ جو نہیں کرتے تم (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۳۸۸) خطبے کے وقت بولنے والے کو ہاتھ کے اشارے سے خاموشی کا اشارا کرے جیسے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا نام پاک سنکر انگوٹھا چوما جاتا ہے کہ اس میں صرف ہاتھ کا اشارا ہوتا ہے کلام و گفتگو نہیں ہوتی۔ آپ ﷺ نے خطبے کے دوران ایک شخص کو سنتیں پڑھنے کا حکم فرمایا اور آپ ﷺ اتنی دیر خاموش رہے جتنی دیر ان صاحب نے سنتیں پڑھیں جیسے سیدنا حضرت امام حسن و سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی آمد پر آپنے خطبہ بند فرمادیا اور ان شہزادگان عالیشان کو آغوش رحمت میں لے لیا۔ خطیب خطبہ روک کر کسی سے کلام بھی کرسکتا ہے جیسا کہ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خطبہ روک کر دریافت فرمایا کہ دیر سے کیوں پہونچے اور صرف وضو کر کے کیوں آئے غسل کیوں نہیں کیا۔ خطیب کا حکم اور ہے سامعین کا حکم اور ہے۔ خطیب تبلیغی کلام بھی کرسکتا ہے۔ سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ خطبے سے پہلے مؤذن کا لوگوں کو یہ حدیث شریف پڑھکر سنانا بدعت حسنہ ہے۔ لیکن خطیب کا منبر پر پہونچ کر لوگوں کو سلام کرنا ناجائز ہے۔ ایسے ہی خطبے کے دوران دعائیہ کلمات پر مؤذن کا باآواز بلند آمین کہنا منع ہے۔ بدعقیدہ لوگ اپنے خطبے میں حضرات خلفاء راشدین کو گالیاں دیتے ہیں تبرا کرتے ہیں انکے مقابلے میں اہلسنت خوش عقیدہ حضرات انکے نام لیکر ان پر درود شریف بھیجتے ہیں۔ سیدنا حضرت عمر ابن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بعض بدعقیدہ لوگوں کو دیکھا کہ وہ اہلبیت اطہار کو خطبے میں گالیاں دی رہے ہیں تو انہوں نے یہ آیت کریمہ خطبے میں داخل فرمائی۔ **ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتائی ذی القربی وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون** (ترجمہ) بے شک اللہ حکم فرماتا ہے انصاف کا اور نیکی کرنے کا اور دینے کا رشتہ داروں کو اور منع فرماتا ہے بے حیائی سے اور بری باتوں سے اور بغاوت سے۔ نصیحت فرماتا ہے تمکو تاکہ تم نصیحت قبول کرو (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۶۵۰) یہ سب بدعات حسنہ ہیں کیونکہ مسلمان انہیں اچھا جانتے ہیں تو اچھی ہیں۔ اس سے وہ بدعقیدہ لوگ عبرت پکڑیں جنہوں نے بدعت کا

(۱۳۵۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو نہلائے روزِ جمعہ اور نہائے اور جلدی کرے اور جلدی کام کرے

وَمَشٰى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ

اور پیدل چلے اور سواری پر نہ آئے اور قریب بیٹھے امام کے اور کان لگا کر خطبہ سنے اور کوئی بیہودگی نہ کرے تو ہے اس کیلئے ہر قدم کے عوض

عَمَلُ سَنَةٍ اَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا (رواہ الترمذی ابوداود والنسائی وابن ماجۃ)

ایک سال کے عمل کا ثواب، سال بھر کے روزوں کا سال بھر کی شب بیداریوں کا۔

(۱۳۵۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ اِنْ وَجَدَ اَنْ يَتَّخِذَ ثَوْبَانِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا دشوار ہے کسی پر تم میں سے کہ اگر ہو سکے تو بنا لے کپڑے

لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوٰى ثَوْبَىْ مِهْنَتِهٖ (رواہ ابن ماجۃ)

روزِ جمعہ کیلئے علاوہ اپنے کام کاج کے کپڑوں کے۔

(۱۳۵۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اُحْضُرُوا الذِّكْرَ وَادْنُوْا مِنَ الْاِمَامِ فَاِنَّ الرَّجُلَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ حاضر رہو خطبہ میں، قریب رہو امام سے اس لئے کہ انسان

لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتّٰى يُؤَخَّرَ فِى الْجَنَّةِ وَاِنْ دَخَلَهَا۔ (رواہ ابوداود)

دور ہوتا رہتا ہے کہ پیچھے رہ جاتا ہے جنت میں اگرچہ جنت میں داخل ہو جائے۔

(۱۳۵۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جس نے پھاندیں گردنیں لوگوں کی روزِ جمعہ

اِتَّخَذَ جَسْرًا اِلٰى جَهَنَّمَ (رواہ الترمذی)

تو بنالیا اس نے پُل دوزخ کی طرف۔

और रुकू फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उनके साथ जो प्यारे रसूल के साथ थे और दो सजदे किये फिर चले गये यह लोग उस जमाअत की जगह कि जिसने नमाज़ नहीं पड़ी थी फिर वो लोग आ गये तो रुकू फ़रमाया प्यारे रसूल ने एक रकअत का और दो सजदे फ़रमाये फिर सलाम फेर दिया प्यारे रसूल ने फिर खड़ा हुआ हर एक उनमें से तो एक रकअत अपनी पढ़ ली और दो सजदे किये और रिवायत फ़रमाया हज़रते नाफ़े ने इसके मिस्ल और ज़्यादा फ़रमाया हज़रते नाफे ने कि अगर खौफ़ इससे भी ज़्यादा हो तो नमाज़ पढ़ें गाज़ियाने किराम खड़े खड़े अपने कदमों पर या सवारी की हालत में किबले की तरफ़ मुँह करने वाले हों या किबले की तरफ़ मुँह करने वाले न हों, फ़रमाया हज़रते नाफे ने नहीं ख़्याल करता हूँ मैं हज़रत इब्ने उमर को कि ज़िक्र फ़रमाया उन्होंने इसको मगर रिवायत किया उन्होंने प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से।

1382 **हदीस शरीफ़:**– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम उतरे ज़जनाम और अस्फ़ान के दरमियान, कहा मुशरिकों ने कि इनके लिये एक नमाज़ है जो ज़्यादा महबूब है इन्हें अपने बाप दादा और बेटों से और वो नमाज़े असर है तो इकट्ठा कर लो अपनी ताकत को टूट पड़ो उन पर एक दम और बेशक हज़रते जिबरील हाज़िर हुये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो अर्ज़ किया

ہوا کھڑا کر رکھا ہے اور ہر بدعت کو حرام و گمراہی کہتے ہیں اور وہ لوگ بھی درس عبرت لیں جو جمعہ کی اذان ثانی میں یا محفل قل شریف میں نام نبی ﷺ سنکر انگوٹھے چومنے کو منع کرتے ہیں۔ اذان میں آپ ﷺ کا نام پاک سنکر انگوٹھے چومنا اہلسنت خوش عقیدہ مسلمانوں کا ٹریڈ ہے لہٰذا مسلمان کسی نئے مسلک کو قبول نہ کریں اور اپنے خانقاہی سنی حنفی مسلک پر قائم رہیں جو اپنے اسلاف کبار سے ورثہ میں ملا ہے۔

(۱۳۵۰) کسی کو اٹھا کر اسکی جگہ خود بیٹھ جانا ہمیشہ ہی منع ہے خصوصاً جمعہ میں زیادہ منع ہے کہ اس دن ایک گناہ کا عذاب بھی ستر گنا ہے البتہ اگر کوئی از خود اپنے استاد محترم یا شیخ معظم کیلئے جگہ چھوڑ دے تو ثواب کا مستحق ہے کہ دینی پیشوا کا احترام عبادت ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفۂ بلا فصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو عین نماز کی حالت میں پیارے نبی ﷺ کیلئے مصلےٰ چھوڑ دیا تھا اور مقتدی بن گئے تھے۔ اگر جگہ میں گنجائش ہو تب ہی جگہ مانگے اور پہلے سے بیٹھے ہوئے نمازی کو چاہئے اگر جگہ ہے تو اپنے بھائی کے مطالبہ کا خیال کرے اور جگہ دے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اے ایمان والو! جب کہا جائے تم سے کہ جگہ دیدو مجلسوں میں تو جگہ دو تم۔ جگہ دیگا اللہ تعالیٰ تمکو۔ جب کہا جائے اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہو۔ بلند فرمائیگا اللہ انکو جو ایمان لائے تم میں سے اور جو علم دئے گئے درجوں اور اللہ اس سے جو تم اعمال کرتے ہو خبردار ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۳۶۶) اور اگر جگہ میں گنجائش نہو تو زبردستی گھسنے اور جگہ حاصل کرنے کی کوشش کرکے دوسرے بھائیوں کو تکلیف نہ دینا چاہئے۔ اس حدیث شریف میں مسلمانوں کو رغبت دیگئی ہے کہ جلد جامع مسجد پہونچیں تا کہ کسی کو اسکی جگہ سے اٹھانے کی ضرورت پیش نہ آئے۔

(۱۳۵۱) اس حدیث شریف میں اچھے کپڑون سے مراد وہ کپڑے ہیں جو پہننے والے کے نزدیک نفیس تر، خوبصورت اور اسے بہت اچھے لگتے ہوں بشرطیکہ ممنوع نہ ہوں جیسا کہ مردوں کیلئے سرخ کپڑے پہننا ممنوع ہیں۔ خواہ بُننے کے بعد رنگے گئے ہوں یا رنگے ہوئے سوت کے بُنے گئے ہوں۔ بعض حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ مرد کیلئے سفید کپڑے بہتر ہیں کیونکہ سفید لباس پیارے نبی ﷺ کے نزدیک محبوب ترین لباس ہے۔ سیاہ لباس پہننا بھی سنت و مستحب ہے۔ ندب لبس السواد (ترجمہ) مستحب ہے سیاہ لباس پہننا (کنز الدقائق) سیدنا حضرت علامہ محمود عینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فتح مکہ شریف کے موقع پر آپ ﷺ جب مکہ شریف تشریف لائے تو آپکے سر اقدس پر کالا عمامہ تھا (رمز الحقائق) سیدنا حضرت علامہ شیخ طائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مستحب ہے کالا لباس چاہے جبہ ہو یا عمامہ (حاشیۂ طائی) سلسلۂ عالیہ شیریہ بصیریہ قدیریہ رشیدیہ احدیہ کے اکثر حضرات صوفیاء کرام و خلفاء عظام پیران طریقت سیاہ لباس زیب تن فرماتے ہیں۔ سیدنا تاج الفقراء حاجی شاہجی محمد شیر میاں قطب پیلی بھیت و سیدنا تاج العرفاء حضرت علامہ سید محمد عبدالبصیر میاں عرف اللہ ھو میاں پیلی بھیت شریف و سیدنا تاج الاولیاء قطب زماں حضرت علامہ الحاج سید محمد عبد القدیر میاں پیلی بھیت شریف رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی سیاہ لباس زیب تن فرماتے تھے۔ سلسلۂ عالیہ مداریہ مکنپور شریف کے حضرات ملنگان پاکباز بھی سیاہ لباس زیب تن فرماتے ہیں۔ فقیر قدیری کو تاجدار ملنگاں حضرت بابا معصوم علی شاہ ملنگ مداری سے بھی شرفِ خلافت ہے۔ خوشبو لگا کر گھر سے نکلنا مَردوں کیلئے ہے۔ مستورات خوشبو لگا کر گھر سے نہ نکلیں انکے لئے منع ہے کہ فتنے کا سبب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ خوشبو بھی لوگوں سے مانگ کر نہ استعمال کیجائے کہ سوال کرنا مانگنا منع ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اوپر والا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے''۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک امام کے خطبے کیلئے نکلنے ہی سے سلام و کلام حرام ہوجاتا ہے اور مسلک امام اعظم قوی و حق ہے کہ اس میں احتیاط بھی ہے اور سب احادیث کریمہ پر عمل بھی۔ حضور امام اعظم کے مسلک کے ثبوت میں یہ حدیث واضح ہے۔

(۱۳۵۲) جمعہ کو اپنی بیوی سے صحبت و جماع کرنا مستحب ہے۔ تا کہ باطن کو تخلیہ و تصفیہ اور نفس کو گندے اور گھٹیا خیالات سے دوری اور جمعہ کے وقت دل کو سکون رہے اور نگاہ نیچی رہے کہ حرام نگاہ اٹھانے کا دروازہ بند ہوجائے۔ تمام ارکان و شرائط آداب و سنن کا

(۱۳۵۶) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰی عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی علیہ السلام نے منع فرمایا اُکروں بیٹھنے سے روزِ جمعہ اس حالت میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو۔

(۱۳۵۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب اُونگھے کوئی تم میں کا جمعہ کے دن تو چاہیئے کہ ہٹ جائے اپنی اُس جگہ سے۔

(۱۳۵۸) حدیث شریف: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يُقِيْمَ الرَّجُلَ (الرجل) مِنْ مَقْعَدِهٖ وَيَجْلِسَ فِيْهِ قِيْلَ لِنَافِعٍ فِي الْجُمُعَةِ قَالَ فِي الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ السلام نے اس سے کہ اُٹھائے کوئی شخص کسی شخص کو اس کی جگہ سے اور خود بیٹھ جائے اس جگہ میں کہا گیا حضرت نافع سے جمعہ میں، حضرت نافع نے فرمایا کہ جمعہ میں اور جمعہ کے علاوہ میں بھی۔

(۱۳۵۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ فَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِلَغْوٍ فَذٰلِكَ حَظُّهٗ مِنْهَا وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ اِنْ شَآءَ اَعْطَاهُ وَاِنْ شَآءَ مَنَعَهٗ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِاِنْصَاتٍ وَسُكُوْتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ اَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ اِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا وَزِيَادَةِ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ السلام نے حاضر ہوتے ہیں جمعہ میں تین قسم کے لوگ، ایک شخص تو وہ جو حاضر ہوا ہے جمعہ میں بیہودگی کیلئے تو اسکا یہی حصہ ہے اسکے مطابق اور دوسرا شخص کہ حاضر ہوا ہے جمعہ میں دعاء کیلئے تو وہ شخص کہ جس نے دعاء مانگی اللہ سے اگر اللہ چاہے تو اُسے عطا فرمادے اور اگر چاہے اللہ تو منع فرمادے اور تیسرا شخص کہ آیا ہے جمعہ میں چپ چاپ رہنے کیلئے اور نہیں پھاندی اسنے کسی مسلمان کی گردن اور نہ تکلیف دی کسی کو تو یہ جمعہ کفارہ ہے اُس جمعہ تک جو ملا ہوا ہے اُس سے اور تین دن زیادہ کا، یہ اس لئے کہ بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

प्यारे नबी से कि बांट दें अपने अस्हाब को दो ग्रूपों में तो नमाज़ पढ़ायी जाये उनको और मुहाज़ पर डटा रहे दूसरा गिरोह उनके पीछे और लिये रहें अपने बचाव का सामान और अपने हथियार तो होगी उनकी एक रकअत और प्यारे रसूलुल्लाह की दो रकअतें होंगी।

(81) नमाज़े ईदैन का बाब

1383 **हदीस शरीफ़**:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ़ ले जाते थे ईदे रमज़ां और ईदे कुरबां को ईदगाह की तरफ़ तो सबसे पहली चीज़ कि शुरु फ़रमाते जिसको नमाज़ थी फिर फ़ारिग़ होते प्यारे नबी तो खड़े होते लोगों के सामने और लोग बैठे हुये होते अपनी सफ़ों में तो नसीहत फ़रमाते प्यारे नबी उनको और वसिय्यत फ़रमाते प्यारे नबी उनको और एहकाम अता फ़रमाते उनको और अगर इरादा फ़रमाते प्यारे नबी यह कि छांटे लश्कर को तो छांटते लश्कर को या हुक्म फ़रमाना चाहते किसी चीज़ का तो हुक्म फ़रमाते उसका फिर तशरीफ़ लाते।

1384 **हदीस शरीफ़**:– हज़रते जाबिर इब्ने समुरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने नमाज़ पढ़ी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ ईदैन की एक दो बार नहीं (बल्कि बहुत बार) बग़ैर अज़ान और बिना इक़ामत के।

جامع غسل کرے اور جلد جامع مساجد میں حاضر ہو کر جو نیکیاں کرنی ہوں جلد کرے جیسے ذکر شریف' تلاوت کلام پاک' درود وسلام' صدقہ و خیرات اور نوافل وغیرہ ۔ اس حدیث شریف کی روشنی میں بعض حضرات زیارت قبور قبل نماز جمعہ کرتے ہیں ۔ جامع مسجد اور عیدگاہ پیدل جائے کہ ہر قدم میں مذکورہ نیکیاں نامۂ اعمال میں درج ہوں ۔ جمعہ کے دن مذکورہ اعمال کے کرنیوالے کا ثواب اسطرح ہے کہ وہ صائم الدھر اور قائم اللیل ہے۔

(۱۳۵۳) کام کاج والے کپڑے وہ ہیں جو کپڑے ہر وقت گھر میں پہنے جاتے ہیں اوپر کے تمام کاروبار وخدمات انہیں کپڑوں میں رہکر انجام دئے جاتے ہیں۔ مستحب ہے کہ جمعہ کا جوڑا الگ رکھا جائے جو جمعہ کی نماز کے وقت پہنا جائے اور نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد اسے اتار دیا جائے ۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے پاس بھی دو کپڑے تھے جو نماز جمعہ کیلئے مخصوص تھے اور آپ ان کپڑوں کو صرف نماز جمعہ کیلئے زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ سیدنا حضور امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو نماز پنجگانہ کیلئے جوڑا الگ رکھتے تھے۔ اگر کوئی شخص حاجت وضرورت سے زائد ایسی چیزیں بنائے جو اسکے کمالات دینی سے متعلق ہوں تو وہ زہد وقناعت کے منافی اور شان فقر کے خلاف نہیں۔

(۱۳۵۴) دربار الٰہی میں بندے کا جوش ایمانی اور اخلاص قلب مقبول ہے نہ کہ فقط ظاہری ٹیپ ٹاپ ۔ جو شخص کے فضائل حاصل کرنے کی جگہوں اور مقامات خیر سے پیچھے ہٹتا ہے کہ جامع مسجد میں دیر سے آئے اور سستی وکاہلی کا شکار ہو اگر چہ اسکا جمعہ تو ہو ہی جائیگا مگر وہ ثواب نہ مل سکے گا جو جامع مسجد جلدی پہونچنے والے کو ملتا ہے ۔ اس حدیث شریف میں بلند مراتب کے حصول کی ترغیب او رگھٹیا کاموں سے دور رہنے کی تعلیم اور تاکید فرمائی گئی ہے۔

(۱۳۵۵) نمازیوں کی گردنیں پھاندنا سخت گناہ ہے اور دوزخ میں جانے کا ذریعہ ہے کیونکہ اس میں مسلمانوں کی توہین بھی ہے اور مسلمانوں کو تکلیف دینا بھی ۔ جیسے آج اس نے لوگوں کو اپنی گزرگاہ بنالیا ہے تو لوگ اسکو میدان قیامت میں اپنی گزرگاہ بنائینگے البتہ اگر اگلی صفوں میں جگہ ہے اور لوگ کسی غیر شرعی وجہ سے یا سستی وکاہلی کی وجہ سے پیچھے کی صفوں میں بیٹھ گئے ہوں تو اگلی صف کی جگہ کو پُر کرنے کیلئے آگے جایا جاسکتا ہے کیونکہ اس صورت میں قصور ان پچھلی صفوں میں بیٹھنے والوں کا ہے نہ کہ اس آنے والے کا۔

(۱۳۵۶) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ حرم کعبہ شریف کے سامنے اکروں بیٹھتے تھے مگر نماز کے وقت خاص کر خطبے کے وقت اسطرح بیٹھنے سے منع فرمایا کہ اس انداز نشست میں نیند بھی آتی ہے اور وضو ٹوٹنے کا بھی خطرہ رہتا ہے اور بندہ خطبہ سننے سے رہ جاتا ہے ۔ بزرگان دین نے فرمایا ہے کہ خطبہ دوزانو بیٹھ کرسنے پہلے خطبے میں ہاتھ باندھے اور دوسرے خطبے میں ہاتھ زانوں پر رکھے تو انشاء اللہ دو رکعت نماز کا ثواب ملیگا۔

(۱۳۵۷) یہ اونگھ ونیند بھگانے کا ایک طریقہ ہے کہ آدمی وہاں سے ہٹ جائے اور دوسری جگہ جاکر بیٹھ جائے یا دوسری جگہ جاکر منہ پہ ہاتھ سے پانی کا چھپکا مارے تاکہ نیند واونگھ دور ہوجائے۔

(۱۳۵۸) کسی کو اٹھا کر اسکی جگہ بیٹھ جانا یا کسی کو اسکی جگہ سے صرف اٹھا دینا یہ دونوں الگ الگ گناہ ہیں ۔ جس نے صرف اٹھایا ایک گناہ کیا اور جو اسکی جگہ بیٹھ بھی گیا اس نے دو گناہ کئے ۔ اس سے وہ صورتیں الگ ہیں جہاں شرعاً اٹھانا جائز ہے جیسے کوئی شخص امام کے مصلّے پر بیٹھ گیا تو امام اسکو اٹھا سکتا ہے یا کوئی شخص مؤذن کی جگہ بیٹھ گیا تو مؤذن اسکو اٹھا سکتا ہے ۔ اگر کوئی شخص وضو کرنے کیلئے گیا اور ٹوپی یا رومال وغیرہا ایک جگہ رکھ گیا اور کوئی شخص اس ٹوپی اور رومال کی جگہ آکر بیٹھ گیا تو ٹوپی والا رومال والا اس شخص کو ہٹا سکتا ہے ۔ غیر جمعہ میں بھی کسی کی جگہ نہ بیٹھا جائے کسی مجلس یا کسی کے گھر جاکر اسکی جگہ پر نہ بیٹھا جائے کیونکہ صاحب خانہ کو اختیار ہے کہ وہ تمہیں ہٹا دے کیونکہ یہ جگہ اسکی اپنی ہے پھر آپکو خفت وشرمندگی ہوگی۔

(۱۳۵۹) اس حدیث شریف میں تین قسم کے نمازیوں کا تذکرہ ہے (۱) وہ نمازی جو مسجد ونماز کا لحاظ پاس نہیں رکھتے وہ بجائے ثواب کے گناہ گار ہوکر لوٹتے ہیں یا وہ نمازی کہ نماز میں تانک جھانک کرتے ہیں' جوتے چپل چُراتے ہیں' محض مجمع اور بھیڑ دیکھنے جاتے ہیں ۔ دوستوں سے گپیں لڑاتے ہیں یا نمازی حکام وافسران سے ملاقات کی غرض سے کہ نماز کے بہانے ان سے

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا (رواه ابوداؤد)

"جو لائے ایک نیکی تو اس کیلئے دس ہیں اُس جیسی۔

(۱۳۶۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے باتیں مٹھاریں جمعہ کے دن اس حال میں کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہے

فَهُوَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا وَّالَّذِىْ يَقُوْلُ لَهٗ اَنْصِتْ لَيْسَ لَهٗ جُمُعَةٌ (رواه احمد)

تو وہ اُس گدھے کی طرح ہے جو بوجھ اُٹھاتا ہے کتابوں کا اور جو کہتا ہے اُس سے کہ خاموش ہو تو نہیں ہے اس کا جمعہ۔

(۱۳۶۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِىْ جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمَعِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جمعوں میں سے ایک جمعہ اے جماعت مسلمین!

اِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ عِيْدًا فَاغْتَسِلُوْا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طِيْبٌ فَلَا يَضُرُّهٗ اَنْ يَّمَسَّ مِنْهُ

بیشک یہ ایک دن ہے کہ بنایا ہے اس دن کو اللہ تعالیٰ نے عید تو نہاؤ تم، جو شخص کہ ہے اسکے پاس خوشبو تو نہیں ضرر دے گا اس کو یہ کہ لگائے اس میں سے

وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ (رواه مالك)

اور لازم کرلو اپنے اوپر مسواک کرنے کو۔

(۱۳۶۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَّغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لازم ہے مسلمانوں پر یہ کہ غسل کریں جمعہ کے دن

وَلْيَمَسَّ اَحَدُهُمْ مِنْ طِيْبِ اَهْلِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَالْمَاءُ لَهٗ طِيْبٌ (رواه احمد والترمذى)

اور لگائے ہر کوئی ان میں کا اپنے گھر کی خوشبو میں سے، پھر اگر نہ پائے خوشبو اپنے گھر کی تو پانی اس کیلئے خوشبو ہے۔

﴿ بابُ الخطبة والصلوٰة ترجمہ: خطبۂ جمعہ اور نمازِ جمعہ کا باب ﴾

(۱۳۶۳) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُصَلِّى الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ (رواه البخارى)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پڑھتے تھے جمعہ جب ڈھل جاتا تھا سورج۔

1385 **हदीस शरीफ़**:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और हज़रते अबू बक्र और हज़रते उमर नमाज़ पढ़ते थे ईदैन की खुतबे से पहले।

1386 **हदीस शरीफ़**:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नमाज़ पढ़ी ईदे रमज़ान के दिन दो रकअतें, न नमाज़ पढ़ी इन दो रकअतों से पहले और न इन दो रकअतों के बाद।

1387 **हदीस शरीफ़**:– हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बेशक हज़रते अबू बक्र तशरीफ़ लाये उनके पास और हज़रते आयशा के पास दो बच्चियां थीं मिना में हाज़िर होने के दिनों में कि दफ़ बजा रही थीं और गा रही थीं और एक रिवायत में है कि गीत गा रही थी जो बनाये थे हज़राते अन्सार ने जंगे बआस के दिन और प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ओढ़े हुये थे अपने कपड़े को तो झिड़का उन दोनों बच्चियों को हज़रते अबू बक्र ने तो खोला प्यारे नबी ने अपने चेहरा ए अनवर को फिर फ़रमाया प्यारे नबी ने कि छोड़ दो इन बच्चियों को ऐ अबू बक्र! कि यह इनकी ईद के दिन हैं और एक रिवायत में है कि ऐ अबू बक्र बेशक हर क़ौम के लिये एक ईद है और यह हमारी ईद है।

1388 **हदीस शरीफ़**:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम सुबह को न जाते थे ईदुल फितर के दिन यहाँ तक कि तनावुल फ़रमाते खजूरें और तनावुल फ़रमाते थे उनको बेजोड़।

تعلقات قائم کئے جائیں یا مالداروں سے بھیک مانگنے جاتے ہیں۔ کسی بھی فاسد نیت سے جمعہ میں جانا محرومی کا ذریعہ ہے (۲) وہ لوگ عبادت و دعاء اسلئے کرتے ہیں کہ انکی حاجت برآری اور مشکل کشائی ہوجائے کہ دربار الٰہی میں اپنے مطالب و مقاصد کو مانگنے آیا ہے تو اسکا معاملہ بھی رد و قبول کے درمیان لٹکا رہتا ہے۔ حالانکہ دعاء بھی اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے ہونا چاہئے کہ جب اللہ تعالیٰ کی رضاء وخوشنودی نصیب ہوگی تو سب کچھ نصیب ہوجائیگا۔ خطبے کے دوران زبان سے دعاء مانگنا حرام ہے (۳) یہ وہ لوگ ہیں جنکی نیت صرف عبادت واطاعت ہے نہ کہ محض دعاء مانگنا۔ یہ دعاء بھی اسلئے مانگتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ یہ مخلص اطاعت شعار عبادت گزار لوگ بہت کامیاب وکامراں لوٹتے ہیں۔

(۱۳۶۰) ''گدھے پر کتابیں لادنا'' یہ ایک محاورہ ہے جو اس حدیث پاک سے ماخوذ ہے جو عالم بے عمل اور محنت ومشقت برداشت کرنے کے باوجود علم سے فائدہ نہ اٹھائے تو وہ انسان بھی فائدہ نہ اٹھانے میں گدھے کی طرح ہے جو کتابوں کو لئے ڈھوئے پھرتا ہے کہ یہ کتابوں کے علم سے فائدہ نہیں اٹھاتا اور بوجھ سے بوجھل رہتا ہے۔ ایسے یہ شخص کہ خطبے سے فائدہ نہیں اٹھاتا اور آنے جانے کی تکلیف برداشت کرتا ہے۔ خطبے کے دوران دینی ودنیوی کوئی گفتگو جائز نہیں ہے۔ اس شخص کا جمعہ کامل نہیں ہے کیونکہ یہ خود اپنی نصیحت پر عامل نہیں ہے دوسرے کو کہہ رہا ہے کہ چُپ جاؤ اور خود چُپ نہیں کہ بول رہا ہے۔ بعض حضرات صحابہٴ کرام نے دوران خطبہ شریف دعائیں کرائی ہیں کبھی بارش کیلئے اور کبھی سوالات بھی کئے ہیں کہ قیامت کب آئیگی۔ یہ سب کچھ اس حدیث شریف سے منسوخ ہوچکے ہیں۔ یا پھر ان حضرات کی خصوصیات میں سے ہے۔ جن احادیث کریمہ میں خطبے کے دوران بولنا گفتگو کرنا منع ہے انکی تائید قرآن کریم سے بھی ہوتی ہے۔

(۱۳۶۱) جمعہ کے دن کو اللہ تعالیٰ نے عید کا دن بنایا ہے یہ دن جشن واجتماع اور خوشی وسرور کا دن ہے اور کیوں نہو کہ اس دن سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا نور پاک حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم مبارک میں منتقل ہوا۔ جب شکم مادر میں نور پاک منتقل ہونے سے جمعہ عید کا دن ہے تو آپ ﷺ کے دنیا میں جلوہ افروز ہونے کا دن تو بطریق اولیٰ عید کا دن ہے بلکہ عید الاعیاد ہے۔ شعر:

جسکو کہتے ہیں سب عید میلاد ہے

درحقیقت یہی عید اعیاد ہے (یا نبی)

جمعہ ہفتہ کی عید ہے اس میں خوشی وجشن اور مسلمانوں کا اجتماع ہوتا ہے اس میں نہانا دھونا اچھے کپڑے پہننا خوشبو لگانا یہ تمام کام ہوتے ہیں کہ اجتماعی مواقع پر خصوصیت کے ساتھ صاف ستھرا رہنا چاہئے اور میلے کچیلے کپڑوں اور بغیر نہائے دھوئے یونہی بدبودار چلے گئے تو لوگوں کو تکلیف ہوگی اور ماحول بھی اس بدبو سے پراگندہ ہوگا۔ جہاں مسلمانوں کا اجتماع ہو اس مجمع میں اچھا لباس اور پاکیزہ جسم سے جانا چاہئے۔ میدان عرفات میں غسل کرنا صاف کپڑے پہننا سنت ہے۔ عید میلاد النبی ﷺ اور بزرگان دین کے اعراس مبارکہ میں بھی نہادھو کے صاف ستھرے کپڑے پہنکر جانا چاہئے۔ خوشبو لگانا ضرر نہ دیگا اسکا یہ مطلب ہے کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ خوشبو لگانا عورتوں کی عادت ہے لہٰذا مردوں کو خوشبو لگانا ٹھیک نہیں تو آپ ﷺ نے اس وہم کا ازالہ فرمادیا کہ عطر وخوشبو عورتوں کیلئے خاص نہیں ہے جیسا کہ اس زمانے میں لوگوں کو وہم تھا اور نہ ہی اس سے بھوت پلید چپٹتے ہیں یہ بھی مشرکین کا وہم ہے۔ اسلئے اکثر مشرکین عطر وخوشبو سے کتراتے ہیں۔ جمعہ کیلئے وضو یا غسل کرو تو مسواک ضرور کرو مسواک سنت وضو ہے نہ کہ سنت نماز۔

(۱۳۶۲) خوشبو اپنی بیوی یا تمام اہل خانہ میں سے کسی سے لے لے چونکہ عام طور پر عطر وخوشبو خواتین اپنے پاس محفوظ رکھتی ہیں اور اگر عطر خریدنے کے حالات نہیں ہیں غربت مانع ہے تو بھیک نہ مانگے اور خوشبو کی تمنار کھنے کے باعث اسے غسل میں خوشبو لگانے کا ثواب بھی مل جائیگا۔ جسطرح خوشبو نفاست ونظافت کا ذریعہ ہے اور بدبو دور کرنے کا وسیلہ ہے اسی طرح غسل بھی نفاست ونظافت کا طریقہ ہے اور اس سے بھی مقصود حاصل ہوگا وہ ہے صفائی ستھرائی، پاکیزگی۔ ابتداء اسلام میں مسلمان عام طور پر غریب تھے موٹا پہنتے تھے اور دھوپ میں کام کاج کرتے تھے۔ پسینے میں شرابور رہتے تھے تب جمعہ کا غسل فرض تھا۔ پھر جب حالات نے کروٹ لی اور دولت کی فراوانی

(۱۳۶۴) حدیث شریف: عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ مَاكُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدّىٰ اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت سہل ابن سعد سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم نہیں دو پہر کو سوتے تھے اور نہ دوپہر کا کھانا کھاتے تھے مگر نماز جمعہ کے بعد۔

(۱۳۶۵) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سخت ہوتی ٹھنڈ تو جلدی فرماتے تھے نماز میں اور جب سخت گرمی ہوتی تھی

اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ (رواہ البخاری)

تو ٹھنڈا فرماتے تھے نماز کو یعنی جمعہ کو۔

(۱۳۶۶) حدیث شریف: عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوَّلُهٗ

ترجمہ: حضرت سائب ابن یزید سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہوتی تھیں اذانیں جمعہ کے دن، پہلی اذانِ جمعہ،

اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا

جب بیٹھ جاتا امام منبر شریف پر پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے زمانوں میں، پھر جب

كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ (رواہ البخاری)

حضرت عثمان کا زمانہ ہوا اور زیادہ ہو گئے لوگ تو زیادہ فرمائی تیسری اذان مقام زوراء پر۔

(۱۳۶۷) حدیث شریف: عن السائب ابن یزید کان اذا جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت سائب ابن یزید سے مروی کہ جب رونق افروز ہوتے تھے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

علی المنبر اذن علی المسجد (رواہ فی العینی لشرح البخاری)

منبر پر تو اذان دی جاتی تھی مسجد پر۔

(۱۳۶۸) حدیث شریف: كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ

ترجمہ: تھے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے دو خطبے کہ بیٹھتے تھے ان کے درمیان، تلاوت فرماتے تھے قرآن کریم

1389 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब होता था ईद का दिन तो बदल देते थे रास्ते को।

1390 हदीस शरीफ़:– खुतबा दिया हमको प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कुरबानी के दिन तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि सबसे पहले कि शुरु फ़रमायेंगे हम जिसको आज के दिन यह है कि हम नमाज़े ईदे कुरबां पढ़ेंगे फिर हम वापस होंगे, कुरबानी फ़रमायेंगे हम, तो जिसने किया यह अमल तो पा लिया उसने हमारी सुन्नत को और जिसने ज़िबह किया कब्ल इसके कि हम नमाज़ अदा फ़रमायें तो वो एक बकरी है गोश्त की जो उसने जल्द तैयार कर ली अपने घर वालों के लिये, नहीं है कुरबानी में से कुछ।

1391 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने कुरबानी की कब्ले नमाज़ तो चाहिये कि कुरबानी करे उसकी जगह दूसरी और जिसने न कुरबानी की यहाँ तक कि नमाज़ पढ़ी हमने तो चाहिये कि ज़िबह करे वो अल्लाह तआला के नाम पर।

1392 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने ज़िबह किया नमाज़े इदे कुरबां से पहले तो बस ज़िबह करता है वो अपनी ज़ात के लिये और जिसने ज़िबह किया नमाज़े ईदे कुरबां के बाद तो पूरी हो गयी उसकी इबादत और पा लिया उसने मुसलमानों का तरीका।

ہوئی تو غسل جمعہ کی فرضیت منسوخ ہو کر صرف سنیت باقی رہی۔

(۱۳۶۳) قبل زوال یا زوال کے وقت جمعہ نہیں ہے بلکہ نماز جمعہ ظہر کے وقت میں ہے چونکہ جمعہ ظہر کا قائم مقام ہے۔ نماز جمعہ سورج ڈھلنے سے پہلے جائز نہیں ہے۔

(۱۳۶۴) جمعہ کو قبل نماز جمعہ حضرات صحابۂ کرام نماز جمعہ کی تیاری میں لگے رہتے تھے اور نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد کھانا کھاتے اور قیلولہ فرماتے یہ مطلب نہیں ہے کہ نماز جمعہ قبل زوال شمس ادا فرما لیتے بلکہ کھانے اور آرام کرنیکی وجہ سے نماز کو وقت سے پہلے ادا نہ فرماتے تھے بلکہ نماز کی وجہ سے کھانے اور سونے کو مؤخر فرماتے تھے۔

(۱۳۶۵) نماز جمعہ ظہر کی طرح سردیوں میں جلد پڑھنی چاہئے اور گرمیوں میں دیر سے اور یہی سیدنا حضور امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک ہے۔

(۱۳۶۶) عہد نبوی عہد صدیقی عہد فاروقی میں دو اذانیں ہوتی تھیں ایک تو وہی جسکو اذان کہتے ہیں اور دوسری وہ جسے تکبیر و اقامت کہتے ہیں اور اذان خطبے سے پہلے امام کے منبر پر بیٹھنے کے فوراً بعد ہوتی تھی اذان خطبہ سے پہلے کوئی اذان نہ ہوتی تھی چونکہ آبادی مختصر تھی اور مکانات بھی مسجد نبوی شریف کے قریب قریب تھے۔ یہ اذان خارج مسجد امام کے سامنے ہوتی تھی اور اس اذان سے دونوں کام لئے جاتے تھے لیکن عہد عثمانی میں مسلمانوں کا دور دراز سے نماز جمعہ کیلئے مسجد نبوی شریف میں اور نماز کی تعداد میں بڑے اضافے کے باعث سیدنا حضرت عثمان غنی نے ایک اذان کا اضافہ ناگزیر سمجھا تو آپ نے ایک اذان کا اضافہ فرمادیا اور یہ اضافہ شدہ اذان مقام زوراء پر شروع فرمادی مقام زوراء مسجد نبوی شریف سے کچھ دور اور مسجد کے مقابل سے ہٹی ہوئی بازار مدینہ شریف میں ایک بلند جگہ تھی جب ایک اذان اضافہ ہوگیا تو تینوں اذان کے مقاصد بھی تین ہوگئے۔ پہلی اذان کا مقصد تو اعلان ہوگیا ان لوگوں کیلئے جو خارج مسجد ہیں اپنے گھروں یا دوکانوں یا کھیتوں پر ہیں۔ یہ اذان اول تو مسجد سے باہر والوں کیلئے ہوگئی اور دوسری اذان کا مقصد یہ رہا کہ وہ نمازی جو بعد میں آچکے ہیں اور کسی دوسرے دینی اذکار وادعیہ میں مصروف ہیں اور انہیں خاموش کردیا جائے تو اذان ثانی داخل مسجد ہونے لگی اور اس پر عمل جاری ہوگیا اور تیسری اذان جسے اقامت وتکبیر بھی کہا جاتا ہے اسکا مقصد نماز کی تیاری کیلئے متوجہ کرنا ہے اور یہ تیسری اذان تو ہر زمانے میں داخل مسجد ہی ہوتی تھی اور دوسری اذان تو تین زمانوں میں تھی ہی نہیں۔ یہ تو دور عثمانی میں وجود میں آئی ہے اور یہ اذان زمانۂ عثمانی سے لیکر آج تک امام کے سامنے منبر شریف کے آگے ہونے لگی اور آج تک اس پر پوری امت مسلمہ کا عمل ہے۔ حوالوں کی دنیا میں اسے پڑھئے۔ جب زیادہ کی گئی اذان اول تو ہوگئی وہ اعلان کیلئے۔ اور جو اذان کہ امام کے آگے وہ نمازیوں کو چپ کرنے کیلئے ہے (فتح الباری) ایک اور حوالہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ اذان ثانی روز جمعہ بیشک حضرات فقہاء کرام نے فرمایا کہ مؤذن نہیں بلند کریگا آواز کو اذان ثانی میں اذان اول کی طرح کیونکہ اذان ثانی اطلاع ہے ان لوگوں کیلئے جو حاضرین ہیں۔ یہ اذان ثانی اقامت کی طرح ہے۔ (سعایہ) ان حوالوں سے چار باتیں بہت ہی واضح ہوگئیں (۱) جب اذان ثانی کا اضافہ ہوا تو یہی اضافہ شدہ اذان' اذان اول ہوگئی اور اس اذان اول کا مقصد غائبین کیلئے اعلان واطلاع قرار پایا یعنی جو لوگ ابھی تک مسجد میں نہیں آئے ہیں انکو اطلاع ہوجائے (۲) جو اذان ثانی خطیب کے سامنے ہے اسکا مقصد مسجد میں موجود نمازیوں کو چپ کرنے اور خطبہ سننے کیلئے تیار کرنا ہے (۳) چونکہ یہ اذان ثانی مسجد میں موجود نمازیوں کو چپ کرنے کیلئے ہے اسلئے اس اذان ثانی میں اذان اول کی طرح آواز بھی بلند نہ کیجائے (۴) اذان ثانی اقامت کیطرح ہے یعنی جیسے اذان ثالث (اقامت) مسجد میں کہی جاتی ہے اور ہلکی آواز سے کہی جاتی ہے اسی طرح اذان ثانی بھی مسجد میں اور ہلکی آواز میں مسجد ہی میں کہی جائیگی۔ اذان ثانی کے بارے میں یہ عمل کب سے جاری ہے اس سلسلے میں بھی یہ حوالہ نظر میں رہے۔ اذان منبر کے سامنے اس اذان اول کے بعد منارے پر ہوتی ہے۔ جاری ہے عمل حضرت عثمان غنی کے زمانے سے ہمارے زمانے تک (الہندیہ) جب اذان ثانی وجود میں آئی ہے تب ہی سے یہ اذان امام کے سامنے منبر شریف کے آگے ہو رہی ہے اور اسی پر زمانۂ عثمانی سے ہمارے زمانے تک عمل ہو رہا ہے۔ ایک حوالہ اور بھی ملاحظہ فرمالیں۔ ہشام

وَيُذَكِّرُ النَّاسَ فَكَانَتْ صَلٰوتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا (رواہ مسلم)

اور وعظ ونصیحت فرماتے تھے لوگوں کو، تو تھی پیارے نبی کی نماز درمیانی اور خطبہ بھی ان کا درمیانی۔

(۱۳۶۹) حدیث شریف: عَنْ عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ

ترجمہ: حضرت عمار سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں کہ نماز کو لمبا کرنا آدمی کا

وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مِئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهٖ فَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ وَاِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا (رواہ مسلم)

اور اپنے خطبے کو مختصر کرنا اسکے سمجھدار ہونے کی علامت ہے، تو دراز کرو نماز کو اور مختصر کرو خطبے کو، اور بیشک کچھ بیان جادو ہیں۔

(۱۳۷۰) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا خَطَبَ اِحْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَعَلَا صَوْتُهُ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے تو سرخ ہوجاتیں پیارے رسول کی چشمان کرم اور بلند ہوجاتی آواز مبارک انکی

وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتّٰى كَاَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ

اور زیادہ ہوتا انکا جلال یہانتک کہ لگتا کہ آپ ڈرانے والے ہیں کسی لشکر سے کہ فرمارہے ہیں پیارے رسول کہ صبح کو آپڑیگا تم پر لشکر یا شام کو آپڑیگا وہ لشکر تم

وَيَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيُقْرِنُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى (رواہ مسلم)

پر اور فرمارہے ہیں پیارے رسول کہ میں بھیجا گیا ہوں اور قیامت ان دو کی طرح اور ملاتے وہ اپنے دو انگلیوں کو شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی۔

(۱۳۷۱) حدیث شریف: عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

ترجمہ: حضرت یعلیٰ ابن امیہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

يَقْرَءُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَامَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ اِنَّكُمْ مَاكِثُوْنَ. (رواہ البخاری والمسلم)

کہ تلاوت فرمارہے تھے وہ منبر پر "اور پکارینگے ظالم لوگ اے داروغۂ دوزخ! موت دیدے ہمکو تیرا رب، داروغۂ دوزخ کہیگا بیشک تم ٹھہرنیوالے ہو۔

(۱۳۷۲) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ ابْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا اَخَذْتُ قٓ

ترجمہ: حضرت ام ہشام بنت حارثہ ابن نعمان سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے نہیں یاد کی سورۂ قٓ

1393 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ज़िबह फ़रमाते थे और नहर फ़रमाते थे ईदगाह में।

1394 हदीस शरीफ़:– तशरीफ़ लाये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मदीने शरीफ़ में और मदीने शरीफ़ वालों के लिये दो दिन थे, खेलकूद करते थे उन दोनों दिनों में तो फ़रमाया प्यारे नबी ने यह दो दिन क्या हैं? तो अहैले मदीना शरीफ़ ने अर्ज़ किया हम खेलकूद किया करते थे इन दो दिनों में ज़माना ए जाहलियत में तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने कि बिला शुबह बदल दिया है तुम्हारे लिये अल्लाह तआला ने इन दिनों को उससे अच्छे दो दिनों से ईदे कुरबां का दिन और ईदुल फितर का दिन।

1395 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नहीं तशरीफ़ ले जाते थे ईदुल फितर के दिन यहाँ तक कि तनावुल फ़रमाते, और नहीं तनावुल फ़रमाते ईदे कुरबान के दिन यहाँ तक कि नमाज़े ईदे कुरबां अदा फ़रमा लेते।

1396 हदीस शरीफ़:– हज़रते सईद इब्ने आस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने पूछा हज़रते अबू मूसा अशअरी और हज़रते हुज़ैफ़ा इब्ने यमान से कि कैसे तक्बीर फ़रमाते थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नमाज़े ईदे कुरबां में और नमाज़े ईदुल फितर में? तो फ़रमाया हज़रते अबू मूसा अशअरी ने कि

بن عبدالملک کے زمانے تک یہ اذان مسجد سے دور ہی ہوتی رہی ہشام نے اسے داخل مسجد کرایا۔ (مرقاۃ شریف بحوالۂ مراۃ) حضرت عثمان غنی کا وصال شریف ۳۵ھ میں ہوا ہے تو گویا کہ چودہ سو سال کے لگ بھگ ہو رہے ہیں کہ یہ اذان امام کے سامنے منبر شریف کے آگے ہو رہی ہے اور دوسرے حوالے کی بنا پر اسی سال کے عہد ہشامی میں باقاعدہ اذان ثانی داخل مسجد ہونے لگی گویا کہ ۱۱۵ھ میں۔ اسے بھی تیرہ سو سال سے زیادہ ہو گئے۔ چودھویں صدی سے پہلے تک کسی نے جرأت و ہمت نہ کی کہ وہ اس اذان ثانی کو جو حضرت عثمان غنی کے اضافے کے بعد وجود میں آئی ہے اسے خارج مسجد کہلواتا اور سنت عثمانی اور اجماع امت کے خلاف محاذ آرا ہوتا۔ یاد رکھئے کہ زمانۂ عثمانی میں سے لیکر آج تک یہی عمل ہے کہ اذان ثانی مسجد کے اندر امام کے سامنے منبر کے آگے ہو اس پر حوالہ ملاحظہ فرمالیں۔ بے شک آج اس پر عمل تمام شہروں میں ہے اتباع کرتے ہوئے سلف کی اور خلف کی (عمدۃ القاری) ابوداؤد شریف کی وہ حدیث شریف کہ جس میں ''علیٰ باب المسجد'' کا لفظ ہے وہ اس زمانے کی بات ہے جب اذان ثانی تھی ہی نہیں یہ بات بہت اچھی طرح یاد رکھئے کبھی کسی خارجی کے بہکائے میں نہ آسکیں گے۔ اذان ثانی مسجد کے اندر ہونی چاہئے امام کے سامنے منبر شریف کے آگے ہونا چاہئے اسکو پوری تفصیل کے ساتھ پڑھنے کیلئے فقیر قدیری کی کتاب ''اذان ثانی کا فقہی حکم'' ملاحظہ فرمائیں۔

(۱۳۶۷) سیدنا حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی یہ بھی بیان فرمادیا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے زمانۂ پاک میں یہ اذان مسجد پر یعنی مسجد میں ہوتی تھی۔ وہ سارا نزلہ زکام دور ہو گیا کہ اذان کوئی سی بھی ہو مسجد میں مکروہ ہے۔ اذان ثانی چاہے مسجد پر ہو یا مسجد میں دونوں صورتوں میں مسجد ہی میں ہوئی کیونکہ مسجد کی چھت بھی مسجد ہی ہوتی ہے۔ اگر زکامی یہ کہے کہ یہ جگہ مسجد میں اذان کیلئے مقرر کردیگئی تھی تو پھر اسکا علاج بھی بتادیجئے کہ مسجد میں امام کے سامنے منبر کے آگے اذان ثانی کی جگہ بھی مقرر ہے لہٰذا مقرر ہونے کی بنیاد پر بھی اذان ثانی مسجد میں دینا جائز ہی نہیں بلکہ حدیث رسول سے بھی ثابت ہے اور سنت ہے۔

(۱۳۶۸) خطبہ' لوگوں سے خطاب کرنے کو کہتے ہیں۔ یعنی وہ کلام جسکے ذریعہ لوگوں سے ہم کلام ہوا جائے اور اصطلاح شرع میں خطبہ اس کلام کو کہا جاتا ہے جو ذکر شہادت و درود وسلام و وعظ ونصیحت پر مشتمل ہو خطبہ جمعہ کی نماز کیلئے شرط ہے عیدین کیلئے سنت ہے اور نکاح و وعظ سے پہلے سنت ہے۔ خطبۂ جمعہ قبل نماز ہے اور خطبۂ عیدین بعد نماز ہے۔ خطبۂ جمعہ نمازِ جمعہ سے کم ہونا چاہئے۔ اذان، تکبیر، خطبہ عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں پڑھنا بدعت قبیحہ ہے کیونکہ حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فارس وروم اور حبشہ وغیرہم ایسے ممالک فتح فرمائے جہاں کی زبان عربی نہ تھی لیکن کبھی غیر عربی میں اذان، تکبیر یا خطبہ پڑھا ہو یہ ثابت نہیں ہے۔ خطبے کا مقصد صرف وعظ ونصیحت ہی نہیں ہے کہ جسکا سمجھانا سامعین کو ضروری ہو بلکہ اسکا مقصود اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے جسکے لئے زبان عربی ہی موزوں ہے کیونکہ یہ زبانِ محبوب ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے خطبے کو ''ذکر'' فرمایا ہے اور اگر وعظ ونصیحت سمجھانا ہی ہے تو اذان ثانی سے پہلے وعظ ونصیحت کرلیجائے جیسا کہ عام طور پر ہوتا بھی ہے۔ تقریباً چالیس سال سے فقیر قدیری تحت والی مسجد مرادآباد شریف میں یہ خدمت انجام دیتا ہے کہ بعد تثویب قبل اذان ثانی وعظ شریف بیان کرتا ہے بعدہٗ اذان ثانی پھر خطبۂ مسنونہ اور نماز جمعہ اور بعد نماز جمعہ محفل قدیری جس میں قُل شریف، شجرہ شریف، صلوٰۃ وسلام اور ذکر دعاء ہوتی ہے۔ خطبہ کسی دوسری زبان میں دیکر اسلامی شعار کو نہ بگاڑا جائے اور بھانت بھانت کی بولیاں نہ بولی جائیں۔ چونکہ جب ترجمہ ہوگا تو ترجمے کے الفاظ مختلف ہوجائینگے اور اسلامی وحدت کو نقصان پہونچے گا۔ قبل نماز جمعہ دو خطبے پڑھنے چاہئیں خطبے میں قرآن کریم کی آیت بھی تلاوت کرنا چاہئے اور خطبے میں وعظ ونصیحت کے بھی الفاظ ہوں خطبہ نہ بہت دراز نہ بہت مختصر دونوں خطبوں میں بیٹھ کر فاصلہ کیا جائے۔ خطبے کھڑے ہو کر پڑھنا سنت ہیں۔ خطبے میں حضرات خلفاء راشدین اور حضرات صحابۂ کرام اور حضرات اہلبیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ذکر خیر خطبے میں ضرور کیا جائے اور پوری دنیا میں ان حضرات کا ذکر خیر خطبے میں ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ بدعت ہے مگر بدعت

وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ اِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یَقْرَءُ ھَا کُلَّ جُمُعَۃٍ عَلَی الْمِنْبَرِ اِذَا خَطَبَ النَّاسَ (رواہ مسلم)

والقرآن المجید مگر پیارے رسول اللہ ﷺ کی زبان سے کہ تلاوت فرماتے تھے سورۂ قٓ ہر جمعہ کو منبر پاک پر جب خطبہ دیتے لوگوں کو۔

(۱۳۷۳) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خَطَبَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور پیارے نبی کے سر اقدس پر کالا عمامہ تھا

قَدْاَرْخیٰ طَرْفَیْھَا بَیْنَ کَتِفَیْہِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ (رواہ مسلم)

کہ لٹکائے ہوئے تھے عمامہ کے دونوں کنارے اپنے دونوں کندھوں کے درمیان جمعہ کے دن۔

(۱۳۷۴) حدیث شریف: عن انس قال دخل رجل من قیس المسجد و

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ داخل ہوا ایک شخص قبیلۂ بنی قیس کا مسجد نبوی شریف میں حالانکہ

رسول اللہ ﷺ یخطب فقال لہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قم فارکع رکعتین

پیارے رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے، تو فرمایا اس شخص سے پیارے نبی ﷺ نے کہ کھڑے ہوجاؤ اور پڑھو دو رکعتیں

وامسک عن الخطبۃ حق فرغ من صلاتہ (رواہ الدارقطنی)

اور رک گئے پیارے نبی خطبے سے یہاں تک کہ فارغ ہوگئے وہ شخص اپنی نماز سے۔

(۱۳۷۵) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَخْطُبُ خُطْبَتَیْنِ کَانَ یَجْلِسُ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے نبی ﷺ پڑھتے تھے دو خطبے، بیٹھتے تھے

اِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰی یَفْرُغَ اُرَاہُ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَخْطُبُ

جب چڑھتے تھے منبر شریف پر یہانتک کہ فارغ ہوجاتے، میں سمجھتا ہوں اس سے مؤذن کا فارغ ہونا، پھر کھڑے ہوتے تو خطبہ ارشاد فرماتے

ثُمَّ یَجْلِسُ وَلَا یَتَکَلَّمُ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَخْطُبُ (رواہ ابوداؤد)

پھر بیٹھتے اور کلام نہ فرماتے پھر کھڑے ہوتے تو خطبہ ارشاد فرماتے۔

तक्बीर फ़रमाते थे प्यारे रसूल चार जैसे प्यारे नबी की चार तक्बीरें जनाज़ें पर थीं तो फ़रमाया हज़रते हुज़ैफ़ा इब्ने यमान ने कि सच फ़रमाया हज़रते अबू मूसा अशअरी ने।

1397 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को पेश किया गया ईद के दिन कमान तो खुतबा दिया प्यारे नबी ने उस पर।

1398 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब खुतबा देते थे तो टेक लगाते थे अपने नेज़ा ए मुबारक पर।

1399 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैं हाज़िर हुआ नमाज़ को प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ ईद के दिन तो शुरु फ़रमाई प्यारे नबी ने नमाज़ खुतबे से पहले बगैर अज़ान और बिना इकामत के फिर जब नमाज़ पूरी फ़रमा ली प्यारे नबी ने तो खड़े हुये प्यारे नबी टेक लगाते हुये हज़रते बिलाल पर तो अल्लाह तआला की हम्द फ़रमाई और उसकी तारीफ़ व तौसीफ़ फ़रमाई और नसीहतें फ़रमाईं लोगों को और सवाब व अज़ाब याद दिलाया और उभारा उन्हें अल्लाह तआला की इताअत पर और तशरीफ़ ले गये ख्वातीने इस्लाम की तरफ़ और प्यारे नबी के साथ हज़रते बिलाल भी थे तो हुक्म फ़रमाया प्यारे नबी ने उन मस्तूराते दस्लाम को अल्लाह तआला से डरने का

حسنہ ہے چونکہ خطبے میں ان حضرات کا ذکر خیر نہ تو سنت رسول ہے اور نہ خود انکی سنت ہے بعد میں جاری ہوا ہے۔ تو اب وہ لوگ جو ہر گمراہی پر بدعت کا ٹکٹ تھماتے ہیں اور جہنم کا ریزرویشن بانٹتے ہیں وہ اپنے بارے میں بھی سوچیں کہ بدعت کا غلط پروپیگنڈہ کر کے وہ کہاں پہونچے۔ دونوں خطبوں کے درمیان اتنا بیٹھنا کہ ہر عضو اپنی جگہ قرار پذیر ہو جائے اور اس بیٹھنے میں خاموشی سے دل دل میں دعاء بھی کیجائے۔ دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنا سنت ہے۔

(۱۳۶۹) نماز کو طویل اور خطبے کو مختصر کیوں کیا جائے اسکی چند وجوہ ہیں (۱) نماز اصل ہے اور خطبہ اسکی فرع اور تابع ہے اور اصل کو فرع پر ترجیح دینا علم وعقل وفہم کے قریب ہے (۲) پند ونصائح کیلئے ایک کلمہ بھی ہوتا ہے۔ خصوصاً سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کہ جو ایک کلمہ میں ہزاروں حکمتیں مصلحتیں رکھتے ہیں (۳) خطبے میں مخلوق سے خطاب ہوتا ہے اور نماز میں خالق سے عرض ومعروض (۴) وعظ ونصیحت کے دوران فخر وغرور نہ پیدا ہو جائے کہ میں نے کتنا اچھا خطاب کیا (۵) یوں بھی خَیْرُ الْکَلَامِ قَلَّ وَ دَلَّ ترجمہ بہترین کلام وہ ہے جو کم ہو اور معانی دار ہو (۶) لمبا خطاب کرنے میں یہ قباحت بھی دامن گیر ہو سکتی ہے کہ زبان سے ایسے کلمات سرزد ہوں جو بے فائدہ ہوں یا لوگوں کو خلط مبحث ہو جائے (۷) لمبے خطاب سے لوگوں میں اکتاہٹ پیدا ہو سکتی ہے۔ مگر خطبہ اتنا مختصر بھی نہو کہ اسکی سنتیں رہ جائیں خطاب، مواعظ وتقاریر دلوں پر اثر کرنے میں جادو کی طرح ہیں اسکو دراز نہ کرو کہ فخر وریا پیدا ہو اور بعض مواعظ وتقاریر وخطابات ایسے بھی ہوتے ہیں کہ الفاظ مختصر مگر اثرات زیادہ لہٰذا خطبہ مختصر ہو مگر معانی کثیرہ پر مشتمل اور مؤثر ہو۔ بیان اگر حمایت حق میں ہو تو اچھا اور بہت اچھا ہے۔ اور بیان اگر حمایت باطل کیلئے ہو تو برا اور بہت برا ہے۔

(۱۳۷۰) اپنے وعظ شریف کا اثر خود سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے قلب پاک پر ہوتا تھا اور اللہ تعالیٰ کے عظمت وجلال کی تجلیات اور ابلاغ وانذار کے انوار کی چمک تجلی ریز ہوتی تھی۔ جسکی علامتیں چہرۂ اقدس، آواز بلند، سرخ چشمان کرم سے نمودار ہوتی تھیں۔ حقیقی تبلیغ وہی ہوتی ہے جسکا اثر خود مبلغ کے دل پر ہو۔ جلال الٰہی اور عظمت ربانی کا ظہور آپکے چہرۂ پاک سے ہوتا تھا یہ غصہ اور ناراضگی وخفگی کے سبب نہ تھا اور لشکر سے یا تو وہی لشکر مراد ہے جو دشمن کا ہوتا ہے جو صبح یا شام حملہ آور ہوتا ہے اور قتل وغارت گری اور لوٹ پاٹ کا بازار گرم کرتا ہے۔ یا پھر حضرت ملک الموت علیہ السلام کا لشکر مراد ہے کہ موت کا وقت قریب ہے تیاری میں لگے رہو۔ صبح کے وقت شام کی امید نہ کرو اور شام کے وقت صبح کی امید نہ رکھو پتہ نہیں کہ کب زندگی کی کہانی سماپت ہو جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے اور قیامت کے درمیان اتنا ہی فرق وفاصلہ ہے جیسے میری شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی کے درمیان۔ اسکے بھی چند مطالب ہیں (۱) ان دونوں انگلیوں کے درمیان فاصلہ نہیں ایسے ہی میرے اور قیامت کے درمیان کسی نبی ورسول کا فاصلہ نہیں ہے میرا ہی دین تا قیامت رہے گا (۲) جیسے دو انگلیاں قریب ہیں ایسے ہی قیامت بہت قریب ہے (۳) دنیا کا بڑا حصہ گزر چکا ہے تھوڑا حصہ باقی ہے (۴) جیسے ایک انگلی دوسری انگلی پر ظاہر ہے اسی طرح قیامت مجھ پر ظاہر ہے کہ میں اسکے حالات اور دن تاریخ ماہ سنہ سب سے واقف ہوں۔

(۱۳۷۱) اس آیت کریمہ میں یہ بیان ہے کہ جہنمی جہنم میں جب جل بھن کر کباب بن چکے ہونگے اور سخت ترین عذاب بھگت رہے ہونگے تو مرتا کیا نہیں کرتا کے تحت وہ داروغۂ دوزخ حضرت مالک سے اپیل کرینگے کہ آپ ہی ایسی دعاء کر دیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں موت دیدے کہ روز روز کی تکلیف سے ایک روز چھٹکارا ہو جائے اور عذاب سے گلو خلاصی ہو جائے۔ جہنمیوں کے اس سوال کا جواب ایک ہزار سال کے بعد حضرت مالک عنایت فرمائینگے جبکہ جہنم کا ایک ایک لمحہ خود اپنی جگہ قیامت خیز ہوگا اور وہ جواب یہ ہوگا کہ تم تو اسی جہنم میں مستقل رہو گے اور چڑ پڑ ہوتے رہو گے۔ دنیا میں اللہ والوں کو وسیلہ بنانے کے منکرین قیامت میں وسیلے کے قائلین ہو جائینگے مگر اب کیا؟ چڑیاں کھیت چگ گئیں۔ خطبے میں ڈرانے والی آیات کریمہ پڑھی جائیں تا کہ سننے والوں کے دل خوف الٰہی سے نرم ہوں اور نصائح قبول کرنے پر آمادہ ہوں۔

(۱۳۷۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ جمعہ کے خطبات

(۱۳۷۶) حدیث شریف: کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اسْتَوٰی عَلَی الْمِنْبَرِ اِسْتَقْبَلْنَاهُ بُوُجُوْهِنَا (رواہ الترمذی)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ جب ٹھیک ہو کر بیٹھ جاتے منبر شریف پر تو ہم متوجہ ہوتے پیارے نبی کی طرف اپنے چہروں سے۔

(۱۳۷۷) حدیث شریف: عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ یَجْلِسُ

ترجمہ: حضرت جابر ابن سمرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے تھے کھڑے ہو کر، پھر بیٹھتے

ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ نَبَّاءَكَ اَنَّهٗ کَانَ یَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ کَذِبَ فَقَدْ

پھر کھڑے ہوتے تو خطبہ ارشاد فرماتے کھڑے ہو کر، تو جو خبر دے تم کو کہ پیارے نبی خطبہ ارشاد فرماتے تھے بیٹھ کر تو بیشک اُسنے جھوٹ بولا ہے، تو بیشک

وَاللّٰهِ صَلَّیْتُ مَعَهٗ اَکْثَرَ مِنْ اَلْفَیْ صَلٰوةٍ (رواہ مسلم)

اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے نماز پڑھی ہے انکے ساتھ دو ہزار نمازوں سے بھی زیادہ۔

(۱۳۷۸) حدیث شریف: عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ اُمِّ الْحَکَمِ

ترجمہ: حضرت کعب ابن عجرہ سے مروی انہوں نے فرمایا بیشک وہ داخل ہوئے مسجد میں اور عبد الرحمن ابن ام حکم

یَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَالَ اُنْظُرُوْا اِلٰی هٰذَا الْخَبِیْثِ یَخْطُبُ قَاعِدًا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی

خطبہ پڑھ رہا تھا بیٹھ کر تو فرمایا حضرت ام کعب نے کہ دیکھو اس خبیث کی طرف کہ خطبہ پڑھ رہا ہے بیٹھ کر حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْلَهْوَا ن انْفَضُّوْا اِلَیْهَا وَتَرَکُوْكَ قَائِمًا۔ (رواہ مسلم)

''اور دیکھا انہوں نے کاروبار کو یا کھیل کو تو چلدیے وہ اس کی طرف اور چھوڑ گئے وہ آپ کو خطبے میں کھڑا''

(۱۳۷۹) حدیث شریف: عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَیْبَةَ اَنَّهٗ رَاٰی بِشْرَابْنَ مَرْوَانَ عَلَی الْمِنْبَرِ رَافِعًا یَدَیْهِ

ترجمہ: حضرت عمارہ ابن رویبہ سے مروی بیشک انہوں نے دیکھا بشر ابن مروان کو منبر پر کہ بلند کرنے والا ہے اپنے ہاتھوں کو

فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَیْنِ الْیَدَیْنِ لَقَدْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَایَزِیْدُ عَلٰی اَنْ

تو فرمایا حضرت عمارہ نے قبیح فرمائے اللہ تعالیٰ ان دونو ہاتھوں کو، میں نے دیکھا ہے پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ نہیں زیادہ فرماتے اس سے

और नसीहतें फ़रमायीं और सवाब व अज़ाब याद दिलाया।

1400 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब तशरीफ़ ले जाते ईद के दिन एक रास्ते से तो वापसी फ़रमाते दूसरे रास्ते से।

1401 हदीस शरीफ़:– पहुँची हज़राते सहाबा को बारिश ईद के दिन तो पढ़ायी उनको प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नमाज़े ईद मस्जिद में।

1402 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तहरीर फ़रमाया हज़रते उमर इब्ने हज़्म को और वो नजरान में थे कि जल्दी पढ़ें नमाज़े ईदे कुरबां को और देर से पढ़ें नमाज़े ईदुल फितर को और वअज़ करें लोगों को।

1403 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़राते सहाबाये किराम बारगाहे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम में हाज़िर थे दिन के दूसरे हिस्से में तो कुछ सवार आये तो उन्होंने गवाही दी कि बेशक उन्होंने चांद देखा है कल तो हुक्म फ़रमाया उनको प्यारे नबी ने यह कि इफ़्तार करें और जब सुबह करें तो चले जायें अपनी ईदगाह को।

1404 हदीस शरीफ़:– हज़रते अली से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि न निकले कोई ईदुल फितर के दिन यहाँ तक कि कुछ खा ले और अदा करे सदका ए फितर।

میں کبھی سورہ ق کا کچھ حصہ تلاوت فرماتے کبھی کسی جمعہ میں کچھ حصہ تلاوت فرماتے اور حضرت ام ہشام اسکو یاد فرمالیتیں اور بار بار جمعوں کے خطبات میں سن سن کر سورہ ق کی حافظہ ہوگئی تھیں۔ آپ ﷺ نے پوری سورہ ق کبھی کسی خطبے میں تلاوت نہ فرمائی۔

(۱۳۷۴) خطبہ ونماز عمامے کے ساتھ بہتر ہے کہ حدیث شریف میں ہے کہ عمامے کی نماز بنا عمامے کی ستر نمازوں سے بہتر ہے کالا عمامہ سنت ہے' کالا جبہ' کالی کملی' کالا عمامہ یہ تمام کالے لباس مستحب ہیں۔ چنانچہ کنز الدقائق ج ۲ ص ۳۲۴ پر ہے کہ'' مستحب ہے کالا لباس پہننا''۔ رمز الحقائق ص ۲۸۵ پر ہے کہ'' فتح مکہ کے موقع پر جب سیدنا اعلیٰ پیارے نبی ﷺ مکہ شریف تشریف لائے تو آپکے سر اقدس پر کالا عمامہ تھا''۔ اسی کے حاشیہ پر فرمایا کہ مستحب ہے کالا لباس چاہے جبہ ہو یا عمامہ۔ سیدنا امیر ملت حضرت امیر معاویہ اور سیدنا حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہما اکثر کالا عمامہ زیب سر فرماتے اسی سنت رسول کی روشنی میں۔ آپ ﷺ نے سیدنا حضرت عبدالرحمن ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کالا عمامہ باندھا تھا۔ سیدنا تاج العرفاء حضرت علامہ سید محمد عبدالبصیر میاں عرف سیدنا حضور اللہ ھو میاں پیلی بھیت شریف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کالا لباس زیب تن فرماتے تھے تو ایک شر پسند نے کالے لباس پر اعتراض کیا تو سرکار اللہ ھو میاں نے سیاہ لباس کے مسنون و مستحب ہونے پر دلائل کے انبار لگادیئے کیونکہ آپ علم وعرفان کے زبردست سنگم تھے اور راز میزان تا بخاری شریف پورا درس نظامی مع حواشی آپکو حفظ تھا۔ عمامے میں دو شملے ہونے چاہئیں اور وہ دونوں شملے پشت پر ہونے چاہئیں بنا شملے کے عمامہ باندھنا خلاف سنت ہے۔ آپ ﷺ کا عمامہ شریف سات ہاتھ کا تھا اور شملہ شریف ایک بالشت سے کچھ زیادہ کا۔

(۱۳۷۴) ان دو رکعتوں سے مراد تحیۃ المسجد کے نفل ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے خطبہ روک دیا کیونکہ خطبے کی حالت میں کلام' وظیفہ' نمازِ نفل سب حرام ہیں۔ حدیث شریف۔ امام کا نکلنا نماز کو ختم کرتا ہے اور امام کا بولنا کلام کو بند کرتا ہے۔ حدیث شریف۔ جب امام منبر پر بیٹھ جائے تو نماز جائز نہیں۔ حدیث شریف جو جمعہ کے دن خطبے کی حالت میں آئے وہ بیٹھ جائے نماز نہ پڑھے۔ حدیث شریف۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ وسیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما امام کے نکلنے کے بعد نماز وکلام سبکو مکروہ فرماتے تھے۔

(۱۳۷۵) مکۂ معظمہ کے علاوہ دوسرے مقامات پر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ منبر مبارک پر خطبہ ارشاد فرماتے۔ مکۂ معظمہ میں آپ ﷺ نے اور حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے دروازۂ کعبہ شریف پر خطبہ پڑھا ہے۔ وہاں منبر شریف سیدنا حضرت امیر ملت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایجاد ہے جیسے حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بنا کسی اعتراض کے قبول فرمایا اور اس وقت سے ابتک وہاں بھی خطبہ منبر پر ہی ہو رہا ہے۔ وہاں منبر پر خطبہ سیدنا حضرت امیر معاویہ کی سنت ہے۔ آپ ﷺ کے منبر شریف کی تین سیڑھیاں تھیں اور آپ ﷺ تیسری سیڑھی پر کھڑے ہوکر خطبہ ارشاد فرماتے تھے اور یہی سنت ہے۔ یہ سنت ہے کہ امام پہلے منبر پر بیٹھے پھر اسکے سامنے داخل مسجد مؤذن اذان کہے بعدِ اذان امام اور مقتدیان سب دل دل میں وہ دعاء پڑھیں جو اذان کے بعد پڑھی جاتی ہے پھر امام کھڑے ہوکر پہلا خطبہ پڑھے پھر امام بیٹھ جائے مگر اس میں کوئی دنیوی کلام نہ کرے خاموش رہے دل دل میں قرآنی آیات کریمہ پڑھے اور تھوڑی دیر بیٹھ کر اٹھے اور کھڑے ہوکر دوسرا خطبہ پڑھے۔

(۱۳۷۶) سنت یہ ہے کہ لوگ امام کی طرف متوجہ ہوکر بیٹھیں اور کان لگا کر خطبہ سنیں اور امام قبلے کی طرف پشت کرکے خطبہ پڑھے۔ اس اہتمام سے خطبہ سننے میں صفیں سیدھی کرنے میں دشواری نہوگی۔ امام کا منبر پر پہونچکر مقتدیوں کو سلام کرنا منع ہے۔

(۱۳۷۷) ہزاروں نمازوں کے درمیان متعدد جمعہ آئے ہونگے اور ہر جمعہ کا خطبہ سیدنا حضرت جابر نے سنا ہے کبھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے کوئی خطبہ بیٹھ کر نہ پڑھا آپ ﷺ نے اپنی پوری ظاہری حیات طیبہ میں تقریباً پانچسو جمعہ ادا فرمائے ہیں اسلئے کہ جمعہ بعد ہجرت شروع ہوا ہے۔ ہجرت کے بعد آپ حیات ظاہری میں دس سال رہے اس عرصے میں جمعوں کی تعداد

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

یَقُوْلَ بِیَدِہٖ ھٰکَذَا وَاَشَارَ بِاَصْبَعِہِ الْمُسَبِّحَۃِ (رواہ مسلم)

کہ اشارہ فرماتے اپنے ہاتھوں سے اس طرح اور اشارہ فرمایا حضرت عمارہ نے اپنی شہادت کی انگلی سے۔

(۱۳۸۰) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اسْتَوٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ عَلَی الْمِنْبَرِ

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جب رونق افروز ہوئے پیارے رسول اللہ ﷺ روز جمعہ منبر شریف پر

قَالَ اِجْلِسُوْ فَسَمِعَ ذٰلِکَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَجَلَسَ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ فَرَاٰہُ

تو فرمایا پیارے نبی نے بیٹھ جاؤ، تو سن لیا اس حکم کو حضرت عبد اللہ ابن مسعود نے تو وہ بیٹھ گئے مسجد شریف کے دروازے پر تو دیکھا ان کو

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ تَعَالَ یَاعَبْدَاللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ (رواہ ابوداؤد)

پیارے رسول اللہ ﷺ نے تو فرمایا پیارے رسول نے آجاؤ اے عبداللہ ابن مسعود۔

﴿باب صلوٰۃ الخوف ترجمہ: نمازِ خوف کاباب﴾

(۱۳۸۱) حدیث شریف: عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنُ عُمَرَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ غَزَوْتُ

ترجمہ: حضرت سالم ابن عبداللہ ابن عمر سے مروی ۔ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک جنگ میں شرکت

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَیْنَا الْعَدُوَّ فَصَا فَفْنَا لَھُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

پیارے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں نجد کی طرف تو مقابلہ کیا ہم نے دشمن کا تو صف بندی کی ہم نے ان کیلئے تو کھڑے ہوئے پیارے رسول اللہ ﷺ

یُصَلِّیْ لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَۃٌ مَعَہٗ وَاَقْبَلَتْ طَائِفَۃٌ عَلَی الْعَدُوِّ وَرَکَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

کہ نماز پڑھا رہے ہیں ہم کو تو کھڑی ہوگئی ایک جماعت پیارے رسول کیساتھ اور سامنے رہی ایک جماعت دشمن کے اور رکوع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ

بِمَنْ مَعَہٗ وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَکَانَ الطَّائِفَۃِ الَّتِیْ لَمْ تُصَلِّ فَجَاءُ

نے انکے ساتھ جو پیارے رسول کیساتھ تھے اور دو سجدے کئے، پھر چلے گئے یہ لوگ اس جماعت کی جگہ کہ جس نے نماز نہیں پڑھی تھی، پھر وہ لوگ آ گئے

وْا فَرَکَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِھِمْ رَکْعَۃً وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْھُمْ

تو رکوع فرمایا پیارے رسول نے ایک رکعت کا اور دو سجدے فرمائے پھر سلام پھیر دیا پیارے رسول نے، پھر کھڑا ہوا ہر ایک ان میں سے

1405 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी बेशक वो तशरीफ़ लाते थे नमाज़े ईदैन के लिये मस्जिद से तो तक्बीर कहते यहाँ तक कि जाते ईदगाह को और तक्बीर कहते यहाँ तक कि इमाम आ जाते।

1406 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तक्बीर फ़रमाते थे ईदुल फितर के दिन जिस दिन तशरीफ़ लाते थे आप अपने दौलते सराये अक्दस से यहाँ तक कि तशरीफ़ लाते ईदगाह।

1407 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू अब्दुर्रहमान से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हज़राते सहाबा ए किराम तक्बीरे तशरीक़ पढ़ने में ईदुल फितर के मुक़ाबले में ज़्यादा आवाज़ निकालते थे ईदे कुरबां में।

1408 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नहीं निकलते थे ईदुल फितर के दिन यहाँ तक कि तनावुल फ़रमाते और नहीं तनावुल फ़रमाते थे कुरबानी के दिन कुछ भी यहाँ तक कि वापस तशरीफ़ लाते तो तनावुल फ़रमाते अपनी कुरबानी के गोश्त को।

1409 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते उमर इब्ने ख़त्ताब ने पूछा हज़रते अबू वाकिद लैसी से कि क्या तिलावत फ़रमाते थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नमाज़े ईदे रमज़ान और नामज़े ईदे कुरबाँ में? तो फ़रमाया हज़रते अबू वाकिद ने किप्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तिलावत फ़रमाते थे सूरा ए क़ाफ़ वलकुरआनिल मजीद और सूरा ए इक्तराबतिस्सा अतो वनशक्किल क़मर।

تقریباً پانچسو ہوتی ہے۔ کوئی بھی خطبہ ہو کھڑے ہو کر پڑھنا سنت ہے۔ خطبۂ جمعہ ہو کہ خطبۂ عیدین خطبۂ وعظ ہو کہ خطبۂ نکاح جو شہر جہاد سے فتح ہوئے ہوں وہاں تلوار ہاتھ میں لیکر خطبہ پڑھے اور آج کے زمانے میں بندوق و رائفل ہاتھ میں لیکر پڑھے اور جہاں لوگ خوشی سے مسلمان ہوئے ہوں وہاں ہتھیار ہاتھ میں لیکر خطبہ نہ پڑھا جائے دوسرے خطبے کی آواز پہلے خطبے سے کم ہو۔

(۱۳۷۸) یہ شخص بنی امیہ میں سے تھا اور انکا پیروکار اور انکی طرف سے مقرر کردہ خطیب تھا جسکو سیدنا حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبیث فرمایا۔ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ جو شخص حرام یا مکروہ تحریمی کا ارتکاب کرے اس پر شدت اور سختی کرنا جائز ہے کیونکہ بلا ضرورت شرعیہ اس کام کے خلاف کرنا جس کام کو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ہمیشہ کیا ہو اسکے خبث باطنی کی علامت ہے (اشعۃ اللمعات شریف) جب سنت مؤکدہ کے خلاف عمل کرنے والے کو خبیث کہا جاسکتا ہے تو بارگاہ رسالت کے گستاخوں کو تو بطریقۂ اولیٰ خبیث نہیں بلکہ اخبث کہنا درست ہے اور وہ لوگ اپنے دھرم کی ارتھی دیکھیں جو یہ کہتے ہیں کہ برے کو برا کہنا نہیں آیا۔ بعض جاہل تو یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ کافر کو بھی کافر کہنا نہیں آیا اور خود اس جملے میں کافر کو کافر ہی کہہ رہا ہے۔ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا سنتِ رسول ﷺ بھی ہے اور قرآن کریم سے ثابت بھی۔ سیدنا حضرت کعب نے خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنے کے ثبوت میں مذکورہ آیت تلاوت فرمائی۔ سیدنا امیر ملت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بہت بوڑھے ہو گئے تھے اور بدن بھاری ہو گیا تھا تو آپ نے پہلا خطبہ بیٹھ کر پڑھا اور دوسرا خطبہ کھڑے ہو کر چونکہ پہلا خطبہ طویل ہوتا ہے اور دوسرا خطبہ مختصر ہوتا ہے۔ یہ انکی شرعی مجبوری تھی نہ کہ سنت کے خلاف دھاندلی۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوران خطبہ تھک کر بیٹھ جاتے پھر کچھ بیٹھ کر خطبہ دیتے اور پھر کھڑے ہو جاتے یہ عمل بھی حضرت عثمان غنی کی مجبوری کی بنا پر تھا کہ جب آپ میں کھڑے رہنے کی سکت نہ رہتی تو بیٹھ جاتے تھے۔ لہٰذا ان حضرات کا بیٹھ جانا کسی شخص کیلئے دلیل نہیں بن سکتا کہ وہ اس عذر والی حالت کو دلیل بنا کر بیٹھ کر خطبہ پڑھنے کو عام حالات میں جائز قرار دے۔ اموی بادشاہوں نے ان دونوں حضرات کے مجبوری اور عذر والے کردار کو سند بنا کر بیٹھ کر خطبہ پڑھنا شروع کر دیا جو سراسر سنت مؤکدہ کے خلاف ہے۔ خطبے میں قیام کیونکہ سنت ہے فرض و واجب نہیں ہے اسلئے حضرت کعب نے خطبہ لوٹانے کا حکم نہ دیا۔

(۱۳۷۹) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اپنی شہادت کی انگلی سے اشارا فرماتے تھے کہ لوگ خطبے کو غور سے اور کان لگا کر سنیں۔ خطبے میں ہاتھ پاؤں نہیں پھینکنا چاہئیں اگر ضرورت ہو تو کلمۂ شہادت کی انگلی سے اشارا کیا جائے۔ عام خطبات خطابات میں بھی سنجیدگی کا دامن نہ چھوڑا جائے جیسا کہ بعض بے پڑھے لکھے مقرروں خطیبوں کا طریقہ ہے جو تقریروں اور خطابوں میں الٹے سیدھے ہاتھ پاؤں پھینکتے ہیں اور باقاعدہ گھوم گھوم کر رقص کرتے ہیں۔ یہ خطیب و خطبے کی شان کے خلاف ہے۔

(۱۳۸۰) حضرات صحابۂ کرام کا یہ طریقہ تھا کہ جب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ مسجد شریف میں نماز پڑھانے کیلئے رونق افروز ہوتے تو تمام صحابۂ کرام تعظیم نبی کیلئے کھڑے ہو جاتے تھے۔ تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اب بیٹھ جاؤ۔ مقتدیوں کو چاہئے کہ جب امام مسجد میں آئے تو اسکی تعظیم کو کھڑے ہو جائیں کیونکہ آپ ﷺ نے حضرات صحابۂ کرام کو بیٹھنے کیلئے فرمایا آئندہ کھڑے ہو کر تعظیم کرنے کو منع نہ فرمایا۔ خطیب کا کھڑا ہونا سنت ہے اور سامعین کا بیٹھنا۔ حضرات صحابۂ کرام فرمانبرداری کی اس اونچی منزل پر جلوہ گستر تھے کہ جسکی مثال نہیں ملتی۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ کا حکم پاک سنا کہ بیٹھ جاؤ تو دروازے پر ہی بیٹھ گئے۔ تب آپ ﷺ نے شفقت و رحمت کے دریا انڈیل دئے کہ ہمارا روئے سخن تو مسجد میں موجود نمازیوں کی طرف تھا نہ کہ آنے والوں کیطرف۔ مگر حضرت عبداللہ ابن مسعود نے حکم پاتے ہی آواز مبارک سنتے ہی سر تسلیم خم کر دیا اس انداز طاعت پر کریمانہ یہ ہوا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے حق میں جس چیز سے عبداللہ ابن مسعود راضی ہوں اس سے میں

فَرَكَعَ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَرَوىٰ نَافِعٌ نَحْوَهٗ وَ زَادَ فَاِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ

تو ایک رکعت اپنی پڑھ لی اور دو سجدے کئے اور روایت فرمایا حضرت نافع نے اسکے مثل، اور زیادہ فرمایا حضرت نافع نے کہ اگر خوف اس سے بھی زیادہ ہو

صَلُّوْا رِجَالاً قِيَامًا عَلىٰ اَقْدَامِهِمْ اَوْرُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ اَوْغَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا

تو نماز پڑھیں غازیانِ کرام کھڑے کھڑے اپنے قدموں پر یا سواری کی حالت میں قبلے کی طرف منہ کرنیوالے ہوں یا قبلے کی طرف منہ کرنیوالے نہ ہوں

قَالَ نَافِعٌ لَااُرىٰ اِبْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذٰلِكَ اِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ (رواه البخاری)

فرمایا حضرت نافع نے نہیں خیال کرتا ہوں میں حضرت ابن عمر کو کہ ذکر فرمایا انہوں نے اسکو مگر روایت کیا انہوں نے پیارے رسول اللہ ﷺ سے۔

(۱۳۸۲) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانِ وَعَسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُترے ضجنان اور عسفان کے درمیان، کہا مشرکوں نے

لِهٰؤُلَاءِ صَلٰوةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَاَبْنَائِهِمْ وَهِيَ الْعَصْرُ فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ فَتَمِيْلُوْا عَلَيْهِمْ

کہ ان کیلئے ایک نماز ہے جو زیادہ محبوب ہے انہیں اپنے باپ دادا اور بیٹوں سے اور وہ نمازِ عصر ہے تو اکٹھا کرلو اپنی طاقت کو تو ٹوٹ پڑو ان پر

مَيْلَةً وَاحِدَةً وَاَنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّقَسِّمَ اَصْحَابَهٗ شَطْرَيْنِ

ایک دم اور بیشک حضرت جبریل حاضر ہوئے پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو عرض کیا پیارے نبی سے کہ بانٹ دیں اپنے اصحاب کو دو گروپوں میں

فَيُصَلِّيْ بِهِمْ وَتَقُوْمُ طَائِفَةٌ اُخْرىٰ وَرَاءَهُمْ وَالْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ فَتَكُوْنَ لَهُمْ رَكْعَةً

تو نماز پڑھائی ان کو اور محاذ پر ڈٹا رہے دوسرا گروہ انکے پیچھے اور لئے رہیں اپنے بچاؤ کا سامان اور اپنے ہتھیار تو ہوگی انکی ایک رکعت

وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَانِ (رواه الترمذی والنسائی)

اور پیارے رسول اللہ ﷺ کی دو رکعتیں ہوں گی۔

﴿باب صلوٰۃ العیدین﴾ ترجمہ: نمازِ عیدین کا باب

(۱۳۸۳) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحىٰ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَيْءٍ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ تشریف لیجاتے تھے عید رمضاں اور عید قرباں کو عیدگاہ کی طرف تو سب سے پہلی چیز

1410 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू सईदी खुज़री से मरवी कि बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ़ लेजाते थे बक़राईद के दिन और ईदुल फ़ित्र के दिन तो शुरू फ़रमाते नमाज़ से जब पढ़ लेते अपनी नमाज़ तो खड़े हो जाते फिर मुतावज्जे होते लोगों की तरफ़, हालाँकेह वो बैठे होते अपने नमाज़ पढ़ने की जगह पर, फिर अगर होती प्यारे रसूल की कोई ज़रूरत लश्कर भेजने की तो लोगों से उसका ज़िक्र फ़रमाते, या होती उनको कोई ज़रूरत उसके अलावा तो हुक्म फ़रमाते उनको उसका, और प्यारे रसूल फ़रमाते थे कि सदक़ा करो! ख़ैरात करो! सदक़ा करो! और ज़्यादा होती थीं जो सदक़ा करती थीं औरतें, फिर प्यारे रसूल वापस तशरीफ़ लाते, तो चलता रहा यही दस्तूर, यहाँ तक कि मरवान बिन हकम का ज़माना आ गया तो मैं निकला मरवान की कमर में हाथ डालकर यहाँ तक कि हम आ गए ईदगाह तो अचानक देखा कि हज़रते कसीर इब्ने सलत ने बनाया है मिम्बर गारे और ईंट से, तो अचानक मरवान खींचने लगा मुझ को अपने हाथ से, गोया कि वो खींच रहा है मिम्बर की तरफ़ और मैं खींच रहा हूँ मरवान को नमाज़ की तरफ़, फिर जब देखी मैंने यह हरकत उसकी तो मैंने कहा कि कहाँ गया शुरू करना नामज़ से? तो मरवान ने कहा नहीं ऐ अबू सईद! छोड़ दिया गया वो जो तुम जानते हो, मैंने कहा हरगिज़ नहीं! क़सम उस ज़ात की मेरी जान जिसके दस्ते कुदरत में है कि नहीं ला सकते हो बेहतर

راضی ہوں۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد آپکے قول مبارک کو تمام حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اقوال مبارکہ پر ترجیح دیتے تھے۔

(۱۳۸۱) نمازِ خوف کتاب وسنت سے ثابت ہے۔ اس پر تمام امت کا اجماع ہے کہ نماز خوف قیامت تک باقی ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے چار مواقع پر نماز خوف ادا فرمائی ہے (۱) ذاتِ رقاع میں (۲) بطن نخل میں (۳) عسفان میں (۴) ذی قرد میں۔ صرف ان چار مقامات پر آپ ﷺ سے نماز خوف پڑھنا منقول ہے۔ آپ ﷺ کی حیات ظاہری کے بعد بھی نماز خوف پڑھنے کا ثبوت موجود ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ، سیدنا ابوموسیٰ اشعری، سیدنا حضرت حذیفہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بعد وصال نبی نماز خوف ادا فرمائی ہیں۔ جب جہاد کے دوران یہ خوف ہو کہ اگر پورا لشکر بیک وقت نماز میں مشغول ہوگا تو دشمن اس موقع کا فائدہ اٹھا کر مسلمانوں پر چڑھائی کریگا اور مسلمانوں پر حملہ کر کے جانی مالی نقصان پہونچائیگا تو اس صورت میں "نماز خوف" ادا کیجائیگی۔ نماز خوف کا سنی حنفی طریقہ یہ ہے کہ اسلامی لشکر کے دو حصے کئے جائیں فوج کے ایک حصے کو تو دشمن کے مقابلے کھڑا کیا جائے اور ایک حصہ امام کی اقتداء میں ایک رکعت نماز پڑھے اور بنا سلام پھیرے دشمن کے مقابل پہونچ جائے اور دوسرا فوج کا حصہ آئے اور امام کی اقتداء میں ایک رکعت پڑھے امام سلام پھیر دے اور یہ دوسرا گروپ بھی بنا سلام پھیرے پھر دشمن کے مقابلے میں ڈٹ جائے اور پہلا فوجی نصف لشکر آئے اور اپنی بطریقۂ لاحق دوسری رکعت پڑھکر سلام پھیر دے اور محاذ پر چلا جائے اور دوسرا نصف فوجی لشکر آئے اور بطریقۂ مسبوق اپنی پہلی رکعت پڑھکر نماز پوری کرے۔ یہی سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک ہے اور انکی دلیل یہی حدیث شریف ہے۔ آپ ﷺ نے نہ تو کسی کو بنا جماعت کے الگ تھلگ نماز پڑھنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور نہ دوسری جماعت کرنے کی ترغیب دی اور نہ ہی دوسرے امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی تلقین فرمائی تاکہ تمام فوجی حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھنے کا فیض و شرف پالیں۔ جماعت کی اہمیت اس درجے ہے کہ ایسے نازک موقع پر بھی جماعت کو ترک نہ فرمایا گیا۔ آجکل تو غفلت کا یہ عالم ہے کہ بنا عذر شرعی جماعت چھوڑ دیتے ہیں۔ نفل نماز پڑھنے والے کی اقتداء میں نماز فرض جائز نہیں ہے ورنہ آپ ﷺ دوسری جماعت کو دوبارہ نماز پڑھادیتے پہلی جماعت کو فرض کی نیت سے دوسری جماعت کو نفل کی نیت سے۔ اس پابندی سے جماعت کے واجب ہونے کا بھی ثبوت ہوا کہ نماز فرض کیلئے جماعت واجب ہے نہ کہ صرف سنت۔ اگر اسلامی پورا لشکر خوف و جنگ کے ماحول میں ایک ساتھ نماز پڑھ لے تو اس میں نظام جنگ درہم برہم ہو کر رہ جائیگا اور لشکر اسلام کو نقصان پہونچنے کا خطرہ و اندیشہ ہے اور جنگ و خوف کے بادل بھی گھنے ہوں اور مذکورہ طریقے سے بھی نماز پڑھنا دشوار ہو تو حضرات نمازیان کرام نماز کو قضا نہ کرینگے بلکہ بھاگتے دوڑتے، چلتے پھرتے، پیدل یا سواری پر جسطرح ممکن ہو نماز پڑھیں نماز کو قضا نہ کریں اگر ہو سکے تو قبلہ رو ہو جائیں اگر یہ بھی مشکل ہو تو جسطرف بھی منہ ہو نماز ادا کریں۔ مگر نماز کو جماعت کے وقت ہی میں ادا کریں نماز کو قضا نہ کریں۔ جنگ خندق کے موقع پر آپ ﷺ کا پانچ نمازوں کو قضا فرما دینا اس خوف کی وجہ سے نہ تھا کیونکہ وہاں اس وقت دشمن فوج موجود ہی نہ تھی بلکہ وقت تنگ تھا اور کھدائی کا کام زیادہ تھا نماز کا وقت بھی کھدائی کے کام میں لگ گیا۔ جنگ میں نمازیوں کو صرف اپنی جان کا خوف و خطرہ ہوتا ہے اور جنگ خندق کے موقع پر پورا مدینہ شریف خطرے میں تھا اسلئے نمازیوں کی حفاظت کے انتظام کو مقدم فرمایا کہ نمازی ہونگے تو نماز ہوگی۔ کسی بھی صحابی کا وہ قول جو عقل سے وراء ہو وہ حدیث مرفوع کے حکم میں ہوتا ہے کہ یہ تفصیلات اور تمام شقیں ان صحابی نے آپ ﷺ سے سنکر ہی بیان فرمائی ہونگی۔ نجد اونچی زمین کو کہتے ہیں۔ نجد عرب کے ایک صوبے کا بھی نام ہے۔ جسکا بلند حصہ ہتار اور یمن تک پھیلا ہوا ہے اور اسکا نشیبی علاقہ عراق و شام جاملتا ہے۔ اس حدیث شریف میں نجد عراق مراد ہے نجد یمن مراد نہیں ہے۔

يَبْدَأُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ

کہ شروع فرماتے جس کو، نماز تھی، پھر فارغ ہوتے پیارے نبی تو کھڑے ہوتے لوگوں کے سامنے اور لوگ بیٹھے ہوئے ہوتے اپنی صفوں میں

فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَامُرُهُمْ وَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا

تو نصیحت فرماتے پیارے نبی انکو اور وصیت فرماتے پیارے نبی ان کو اور احکام عطا فرماتے ان کو، اور اگر ارادہ فرماتے پیارے نبی یہ کہ چھانٹیں لشکر کو

قَطَعَهُ اَوْيَامُرُ بِشَيْءٍ اَمَرَبِهٖ ثُمَّ يَنْصَرِفُ (رواہ البخاری والمسلم)

تو چھانٹتے لشکر کو، یا حکم فرمانا چاہتے کسی چیز کا تو حکم فرماتے اسکا پھر واپس تشریف لاتے۔

(۱۳۸۴) حدیث شریف: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْعِيْدَيْنِ

ترجمہ: حضرت جابر ابن سمرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے نماز پڑھی پیارے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدین کی

غَيْرَمَرَّةٍ وَلَامَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ (رواہ مسلم)

ایک دو بار نہیں (بلکہ بہت بار) بغیر اذان اور بنا اقامت کے۔

(۱۳۸۵) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ (رواہ البخاری)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نماز پڑھتے تھے عیدین کی خطبے سے پہلے۔

(۱۳۸۶) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ نے نماز پڑھی عید رمضان کے دن دو رکعتیں، نہ نماز پڑھی ان دو رکعتوں سے پہلے اور نہ ان دو رکعتوں کے بعد۔

(۱۳۸۷) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ اَبَابَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا

ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک حضرت ابو بکر تشریف لائے ان کے پاس اور حضرت عائشہ کے پاس

جَارِيَتَانِ فِيْ اَيَّامِ مِنٰى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ تُغَنِّيَانِ بِمَاتَقَاوَلَتِ

دو بچیاں تھیں، منیٰ میں حاضر ہونے کے دنوں میں اور کہ دف بجا رہی تھیں اور گا رہی تھیں اور ایک روایت میں ہے کہ گیت گا رہی تھیں جو بنائے تھے

उससे जो मैं जानता हूँ, यह बात तीन बार फ़रमाई, फिर आप वापस तशरीफ़ लाए।

1411 हदीस शरीफ़:– कुर्बानी फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दो बकरों की जो चितकबरे और सींग वाले थे, ज़िब्ह फ़रमाया अपने दस्ते मुबारक से और पढ़ी बिस्मिल्लाह और अल्लाहुअकबर, फ़रमाया हज़रते उनस ने कि मैंने देखा प्यारे रसूल को कि रखने वाले थे प्यारे रसूल अपने क़दमे पाक को बकरों की करवटों पर और फ़रमाते बिस्मिल्लाहे अल्लाहुअकबर।

1412 हदीस शरीफ़:– हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हुक्म फ़रमाया, सींगों वाले बकरे का जो चले सियाही में और बैठे सियाही में और देखे सियाही में, तो लाया गया प्यारे रसूल की ख़िदमते अक्दस में ताकि कुर्बानी फ़रमाएँ प्यारे रसूल उसकी, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि ऐ आयशा छुरी लाओ! फिर फ़रमाया तेज़ करो इसको पत्थर पर, तो मैंने ऐसा ही किया, फिर प्यारे रसूल ने छुरी ली और बकरा पकड़ा, फिर लिटाया उसको फिर ज़िब्ह फ़रमाया उसको तो फ़रमाया अल्लाह कुबूल फ़रमा तू हज़रत मोहम्मद की तरफ़ से और हज़रत मोहम्मद की आल की तरफ़ से और हज़रत मोहम्मद की उम्मत की तरफ़ से, फिर चाश्त के वक़्त खिलाया उसको।

1413 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो तआला अलैहे वसल्लम ने कि मत ज़िब्ह

(۱۳۸۲) ضجنان مکۂ مکرمہ کے قریب ایک پہاڑ کا نام ہے اور اس پہاڑ کی وجہ سے اس میدان کو بھی ضجنان کہتے ہیں جس میدان میں یہ ضجنان پہاڑ ہے اور عسفان مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منورہ کے درمیان ایک مقام ہے جو مکۂ مکرمہ سے دو منزل فاصلے پر واقع ہے۔ پہلے حُجاجِ کرام اسی راستے سے مدینۂ منورہ جاتے تھے۔'' مسلمان نمازِ عصر کے مقابلے میں مرنا پسند کرتے ہیں نماز عصر چھوڑنا انہیں گوارا نہیں ہے''۔ یہ راز کی بات انہیں منافقین نے ہی بتائی ہوگی کیونکہ مسلمان نما لوگ ہی مسلمانوں کے راز و بھید کفار و مشرکین تک پہونچاتے ہیں اور آستین کے سانپ ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کا چاہئے کہ وہ منافقین سے چوکنا رہیں۔ اس حدیث شریف میں بھی وہی طریقہ مذکور ہے جو گزشتہ حدیث شریف میں آپ نے ملاحظہ فرمالیا یہی طریقہ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اختیار فرمایا ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد

اور یہ طریقۂ نماز حضرت جبریل امین علیہ السلام کا بتایا ہوا ہے اور حضرت جبریل امین اپنی طرف سے کچھ نہ بتائینگے بلکہ وہی بتائینگے اور انہیں حکم ربی ملا ہوگا۔

(۱۳۸۳) عید کو عید اسلئے کہتے ہیں کہ یہ ہر سال اپنے وقت میں فرحت و سرور اور خوشی و شادمانی لیکر آتی ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان مبارک جیسی عظیم الشان نعمت سے نوازا اور پورے ماہ کے روزے رکھنے کی سعادت و کرامت کی توفیق بخشی۔ گویا کہ عید الفطر رمضان مبارک کے روزوں کا شکرانہ ہے اور عید قرباں سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور سیدنا حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہما السلام کی کامیابی کے شکرانے اور نعمت حج ملنے کے شکرانے کے طور پر ہے۔ عید اب ہر خوشی کے اجتماع کو کہدیتے ہیں جیسے عید میلاد النبی ﷺ عید معراج النبی ﷺ۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) کہا عیسیٰ نے جو بیٹے ہیں مریم کے اے اللہ ہمارے مالک اتار دے تو ہم پر دسترخوان آسمان سے ہو جائیگی ہمارے لئے عید ہمارے اگلوں کیلئے اور ہمارے پچھلوں کیلئے اور نشانی تیری طرف سے اور رزق عطا فرما تو ہمکو اور تو بہترین رزق دینے والا ہے۔ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۳۰۲) حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے جو دعاء کی وہ اس آیت کریمہ میں مذکور ہے۔ حضرت عیسیٰ نے دعاء میں یہ بھی عرض کیا کہ ہم اسکے نزول کے دن کو عید بنائیں۔ اسکی تعظیم کریں خوشیاں منائیں تیری عبادت کریں شکر بجالائیں اس سے معلوم ہوا جس دن اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہو اس دن کو یوم عید کے طور پر منانا اور خوشیاں کرنا عبادتیں کرنا شکر الٰہی بجالانا طریقۂ صالحین ہے اور کچھ شک نہیں کہ حضور انور ﷺ کی تشریف آوری اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ اور رحمت کبریٰ ہے اس لئے حضور انور ﷺ کی ولادت طیبہ کے دن کو عید میلاد النبی الکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے طور پر منانا اور میلاد شریف پڑھکر شکر الٰہی بجالانا اظہار فرح و سرور کرنا مستحسن و محمود ہے اور اللہ تعالیٰ کے محبوب و مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔ عید میلاد النبی منانا نبی کی سنت سے ثابت ہے کیونکہ حضور انور ﷺ کی ولادت پاک مائدہ سے بڑی اور بہت بڑی نعمت ہے۔ نعمتوں کی تاریخیں منانا انہیں متبرک دن کہنا جائز بلکہ سنت نبی ہے اور تاریخ، دن مقرر کرنا بھی سنت نبی ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پر ۲ھ ماہ شعبان المعظم میں رمضان شریف کے روزے فرض ہوئے تو پہلی نماز عید رمضاں ادا فرمائی پھر نماز عید قرباں ادا فرمائی۔ نماز عید کے شرائط جمعہ کے طرح ہیں۔ البتہ خطبۂ جمعہ شرط ہے اور خطبۂ عید سنت ہے۔ خطبۂ جمعہ نماز جمعہ سے پہلے ہے اور خطبۂ عید نماز عید کے بعد ہے۔ آپ ﷺ نے عید الفطر کبھی نہ چھوڑی۔ عید قرباں حج کے دوران چھوڑ دی۔ چونکہ حج کرنے والے پر نماز عید قرباں نہیں ہے۔ عید گاہ آپ ﷺ کے عہد مبارک میں شہر سے باہر جگہ تھی جو آپ ﷺ کے حجرۂ پاک سے ایک ہزار قدم کے فاصلے پر تھی۔ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ'' آجکل لوگ نماز عید مسجد نبوی شریف میں ہی پڑھتے ہیں'' (اشعۃ اللمعات شریف) یہ بات کہ نماز عید اہل مدینہ مسجد نبوی شریف ہی میں پڑھتے ہیں تقریباً پانچ سو سال پہلے کی ہے۔ آپ ﷺ نے خطبۂ عید منبر پر نہ دیا کیونکہ اس زمانے میں نہ تو عید گاہ میں منبر بنا تھا اور نہ مسجد نبوی شریف سے عید گاہ پہونچایا گیا تھا۔ اسی لئے حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ عید گاہ

الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ وَالنَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهٖ فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْبَكْرٍ

حضرات انصار نے جنگ بعاث کے دن اور پیارے نبی علیہ السلام اوڑھے ہوئے تھے اپنے کپڑے کو تو جھڑکا اُن دونوں بچیوں کو حضرت ابوبکر نے

فَكَشَفَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَنْ وَّجْهِهٖ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ

تو کھولا پیارے نبی علیہ السلام نے اپنے چہرۂ انور کو پھر فرمایا پیارے نبی نے کہ چھوڑ دو ان بچیوں کو اے ابوبکر! اسلئے کہ یہ ان کی عید کے دن ہیں

وَفِیْ رِوَايَةٍ يَااَبَابَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَهٰذَا عِيْدُنَا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ اے ابوبکر! بیشک ہر قوم کیلئے ایک عید ہے اور یہ ہماری عید ہے۔

(۱۳۸۸) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَايَغْدُوْا يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَاكُلَ تَمَرَاتٍ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ علیہ السلام صبح کو نہ جاتے تھے عید الفطر کے دن یہاں تک کہ تناول فرماتے کھجوریں،

وَيَاكُلُ هُنَّ وِتْرًا (رواہ البخاری)

اور تناول فرماتے تھے ان کو بے جوڑ۔

(۱۳۸۹) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ (رواہ البخاری)

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، جب ہوتا عید کا دن تو بدل دیتے تھے راستے کو۔

(۱۳۹۰) حدیث شریف: خَطَبَنَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَانَبْدَأُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا

ترجمہ: خطبہ دیا ہمکو پیارے نبی علیہ السلام قربانی کے دن تو فرمایا پیارے نبی نے کہ سب سے پہلے وہ شروع فرمائینگے ہم جسکو آجکے دن

هٰذَا اَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ

یہ ہے کہ ہم نمازِ عید قرباں پڑھینگے، پھر ہم واپس ہونگے تو قربانی فرمائینگے ہم، تو جس نے کیا یہ عمل تو پالیا اس نے ہماری سنت کو اور جس نے ذبح کیا

قَبْلَ اَنْ نُصَلِّيَ فَاِنَّمَا هُوَشَاةُ لَحْمٍ عَجَّلَهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

قبل اس کے کہ ہم نمازِ عید ادا فرمائیں تو وہ ایک بکری ہے گوشت کی تو اس نے جلد تیار کر لی اپنے گھر والوں کیلئے نہیں ہے قربانی میں سے کچھ۔

करो मगर पूरी उम्र का, मगर जबकि दुश्वार हो तुम पर तो ज़िब्ह करो तुम भेड़ का छे महीने का बच्चा।

1414 हदीस शरीफ़:– हज़रते उकबा इब्ने आमिर से मरवी कि बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अता फ़रमाई उनको बकरियाँ कि तक़सीम फ़रमा दें उनको, प्यारे नबी के सहाबा में कुर्बानी के लिये, तो बकरी का एक 6 माह का बच्चा बच गया तो उसका ज़िक्र किया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि कुर्बानी कर लो उसकी तुम और एक रिवायत में है कि मैंने कहा या रसूलुल्लाह! पहुँचा है मुझ को 6 माह का बच्चा, तो फ़रमाया कि कुर्बानी कर लो तुम उसकी।

1415 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ज़िब्ह फ़रमाते थे और नहर फ़रमाते थे ईदगाह में।

1416 हदीस शरीफ़:– बेशके प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि गाय सात की तरफ़ से है और ऊँट सात की तरफ़ से है।

1417 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब आए अशरा ए कुर्बानी और इरादा करे कोई तुम में का यह कि कुर्बानी करे तो न छुए अपने बालों को और अपनी खाल को बिल्कुल, और एक रिवायत में है कि न ले अपने बाल को और न काटे अपने नाखुन को

کا منبر بدعت حسنہ ہے۔لہٰذا تمام وہابی بتائیں کہ وہ خطبۂ عید منبر پر پڑھتے ہیں یا زمین پر۔اگر منبر پر تو بدعتی ہوئے اب وہ تمام احادیث کریمہ اپنے اوپر بھی لاگو کریں جنکا وظیفہ وہ دن رات بے جا طور پر ہمارے خلاف جپتے ہیں۔بدعت کے موضوع پر فقیر قدیری کی کتاب'' بدعت کی حقیقت'' ملاحظہ فرمائیں۔عیدگاہ میں منبر بنانا جائز ہے مگر شہر سے اٹھا کر لیجانا ممنوع و مکروہ ہے (فتح القدیر) نماز عید اور خطبۂ عید سے فارغ ہوجانے کے بعد آپ ﷺ عیدگاہ ہی میں لشکر اسلامی ترتیب دیتے اور مجاہدین اسلام کی بھرتی فرماتے اور لشکر اسلام کی روانگی کی تاریخیں بھی مقرر فرماتے۔مسجدیں اور عیدگاہیں عبادت اور اسلامی سیاست کے مراکز تھے وہیں سے نمازی بنتے تھے اور وہیں سے غازی بھی بنتے تھے۔نماز عید واجب ہے۔انہیں پر جن پر جمعہ واجب ہے۔

(۱۳۸۴) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے پیارے زمانے میں نماز عید کیلئے نہ اذان ہوتی تھی اور نہ اقامت جسطرح نماز پنجگانہ اور جمعہ کیلئے ہوتی ہے۔نماز عید سے پہلے الصلوٰۃ جامعۃ پکارنا جائز ہے (عالمگیری، درمختار) نیز نماز عید کی اطلاع کیلئے بندوق کی گولیوں اور توپ کے گولوں یا طبل و ڈھول کے ذریعہ اعلان کر دیا جائے تو یہ بھی درست ہے اور جب یہ سب کچھ اطلاع کیلئے جائز ہے تو پھر اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنے کے استحباب میں کس ایمان والے کو شبہ ہو سکتا ہے۔

(۱۳۸۵) سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین و سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا عمل بھی یہی تھا کہ آپ پہلے نماز عید پڑھتے اور بعد میں خطبہ پڑھتے مگر مذکورہ حدیث شریف میں خلیفۂ اول اور خلیفۂ دوم کا ذکر اسلئے ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا'' پیروی کرو تم جن کی میری ظاہری حیات کے بعد وہ ابوبکر و عمر ہیں'' یہ خلافت کی ترتیب کی بھی دلیل ہے۔سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں جب مدینۂ منورہ کا حاکم مروان تھا تو اس نے دیکھا کہ بعد نماز لوگ خطبہ نہیں سنتے اور چلے جاتے ہیں تو اس نے عید کا خطبہ جمعہ کے خطبے کی طرح پہلے کر دیا اس پر حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سخت اعتراضات فرمائے اور سنت کا بول بالا ہوا اور ہے اور قیامت تک رہیگا۔

(۱۳۸۶) نماز عید سے پہلے نفل نماز مکروہ ہے اس دن نماز اشراق والے نماز اشراق نہ پڑھیں۔عورت اگر نماز اشراق پڑھنا چاہے تو عید کی نماز ہوجانیکے بعد اپنے گھر میں نماز اشراق پڑھے۔نماز عید کے بعد عیدگاہ میں نفل نماز مکروہ ہے گھر میں پڑھ سکتا ہے۔البتہ اگر کسی کی نماز فجر قضا ہوگئی ہے تو وہ گھر میں قضا نماز ادا کرے نہ کہ عیدگاہ میں۔قضا نماز عیدگاہ میں پڑھنا منع ہے تاکہ لوگوں پر اپنا عیب ظاہر نہ ہو۔

(۱۳۸۷) ''منیٰ میں حاضر ہونے کے دنوں میں'' یہ عید قرباں اور ایام تشریق ہیں اور ان دنوں میں حضرات حجاج کرام مقام منیٰ میں رہتے ہیں۔وہ دونوں بچیاں حضرات انصار کی تھیں ایک بچی سیدنا حضرت حسان ابن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھی اور دوسری کسی اور کی اور یہ دونوں بچیاں چھوٹی تھیں۔وہ دونوں بچیاں گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں اور ایک معنیٰ یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ وہ بچیاں ناچ رہی تھیں۔خوشی کے مواقع پر دف بجانا جائز ہے جیسے شادی بیاہ اور ولیمہ ختنہ و عقیقہ کے مواقع پر اور بعض حضرات نے فرمایا کہ وہ بچیاں تالیاں بھی بجا رہی تھیں۔یہ بچیاں جو کلام گا رہی تھیں وہ جنگ بعاث کے بارے میں بہادری اور شجاعت کے مضامین پر مشتمل تھا۔''بعاث'' مدینۂ منورہ کے قریب بنی قریظہ کے علاقے میں ایک قلعہ کا نام تھا اور اسی قلعہ کی وجہ سے اس جگہ کا نام بھی یہی ہو گیا تھا یہاں اوج و خزرج دو قبیلوں کے درمیان ایک خونریز معرکہ ہو چکا تھا جو ایک سو بیس برس جاری رہا تھا۔پھر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی محبت بھری تعلیم نے انہیں شیر و شکر بنا دیا تھا۔شعر:

جہاں لغزشیں تھیں شباب پر جہاں دشمنی تھی عروج پر
وہاں الفتوں کے دیئے جلے وہ سبق نبی نے پڑھا دیا (یا نبی)

اس حقیقت کا ذکر قرآن کریم میں اسطرح ہے۔ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اور مضبوط پکڑلو تم رسی کو اللہ کی اور یاد کرو تم اللہ کی نعمت کو جو تم پر ہے جب تم تھے دشمن تو الفت ڈالدی تمہارے دلوں میں پھر ہوگئے تم اسکے کرم سے بھائی بھائی اور تم کنارے پر تھے دوزخ

(۱۳۹۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرٰى

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے قربانی کی قبل نماز تو چاہیے کہ قربانی کرے اس کی جگہ دوسری

وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلٰى اِسْمِ اللّٰهِ (رواہ البخاری والمسلم)

اور جس نے قربانی کی یہاں تک کہ نماز پڑھی ہم نے تو چاہیے کہ ذبح کرے وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر۔

(۱۳۹۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ جس نے ذبح کیا نماز عید قرباں سے پہلے تو بس ذبح کرتا ہے وہ اپنی ذات کیلئے

وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ (رواہ البخاری والمسلم)

اور جس نے ذبح کیا نماز عید قرباں کے بعد تو پوری ہوگئی اس کی عبادت اور پالیا اس نے مسلمانوں کا طریقہ۔

(۱۳۹۳) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى (رواہ البخاری)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح فرماتے تھے اور نحر فرماتے تھے عیدگاہ میں۔

(۱۳۹۴) حدیث شریف: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ

ترجمہ: تشریف لائے پیارے نبی ﷺ مدینے شریف میں اور مدینے شریف والوں کیلئے دو دن تھے کھیل کود کرتے تھے

فِيْهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوْا كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِى الْجَاهِلِيَّةِ

ان دونوں دنوں میں تو فرمایا پیارے نبی نے یہ دو دن کیا ہیں؟ تو اہل مدینہ شریف نے عرض کیا ہم کھیل کود کیا کرتے تھے ان دونوں میں زمانہ جاہلیت میں

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِّنْهُمَا يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ (رواہ ابوداؤد)

تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بیشک بدل دیا ہے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے ان دنوں کو اس سے اچھے دنوں سے عید قرباں کا دن اور عید الفطر کا دن۔

(۱۳۹۵) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ نہیں تشریف لیجاتے تھے عید الفطر کے دن یہاں تک کہ تناول فرماتے اور نہیں تناول فرماتے

और एक रिवायत में है कि जो देखे चाँद जुलहिज्जा का और इरादा करे कुर्बानी का तो न ले अपने बाल से और न अपने नाखुन से।

1418 हदीस शरीफः– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं हैं ऐसे कोई अय्याम अमले सालेहा कि ज़्यादा महबूब हों अल्लाह तआला की बारगाह में उन दिनों से, अर्ज़ किया हज़राते सहाबा ने या रसूलुल्लाह! और न जिहाद अल्लाह के रास्ते में? फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने कि और न जिहाद अल्लाह तआला के रास्ते में, मगर ऐसा शख़्स जो निकला अपनी जान लेकर और अपना माल लेकर और न वापस लाया उसमें से कुछ।

1419 हदीस शरीफः– ज़िब्ह फरमाए प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कुर्बानी के दिन दो बकरे सींग वाले, दोनों चित कबरे, दोनों ख़स्सी, फिर जब लिटाया किब्ला रुख़ दोनों को तो फरमाया प्यारे नबी नेः इन्नी वज्जहतो वजहिया लिल्लज़ी फतरस्समावाति वलअरदा अला मिल्लते इबराहीमा हनीफ़व्वमाअना मिनल मुशरिकीन, इन्ना सलाती वनुसुकी व महयाया व ममाती लिल्लाहे रब्बिल आलमीन, ला शरीक लहो वबिज़ालिका उमिरतो वअना मिनल मुसलिमीन, अल्लाहुम्मा मिनका व लका अन मोहम्मदिव्व उम्मातिही बिस्मिल्लाहि अल्लाहो अकबर। फिर ज़िब्ह फरमाया प्यारे नबी ने, ज़िब्ह

کے گڑھے کے تو بچالیا اس نے تمکو اس سے اسی طرح بیان فرماتا ہے اللہ تمہارے لئے اپنی آیتوں کو تا کہ تم راہ راست پر آجاؤ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۵۴) ان اشعار میں جو بچیاں گا رہی تھیں ان میں شجاعت و بہادری کا ذکر تھا اور ایسے اشعار دینی امور میں معاونت کرتے ہیں اور راہ خدا میں لڑنے مرنے کیلئے ابھارتے ہیں اور ایمان والوں کو کفار کے ساتھ جہاد و قتال میں رغبت حاصل ہوتی ہے۔ یہ اشعار فواحش و منکرات کے مضامین پر مشتمل نہ تھے۔ آجکل کے فحش گانے قطعاً حرام ہیں اور یہ بات یوں بھی سمجھ میں آتی ہے کہ اگر بچیوں کے اشعار فواحش و منکرات پر مشتمل ہوتے تو آپ ﷺ انکو کیوں روا رکھتے اور کیوں سماعت فرماتے۔ وہ بچیاں پیشہ ور گانے والی نہ تھیں۔ سیدنا امیر المومنین حضرت صدیق اکبر نے یا تو یہ سمجھا کہ یہ گیت ناجائز ہیں بچیوں کو جھڑک دیا یا اسلئے کہ آپ ﷺ آرام فرمارہے ہیں اور یہ گا بجارہی ہیں آپ ﷺ کے آرام میں خلل واقع ہوگا۔ آپ ﷺ نے حضرت صدیق اکبر کو یہ بتادیا کہ یہ گانا بجانا ہماری مرضی و اجازت سے ہورہا ہے ناجائز نہیں ہے کہ اس میں خوشی کا اظہار ہے۔ خوشی کے مواقع پر اچھے کلام و مضامین پر مشتمل بچیوں کا گیت گانا اور ناچنا بجانا جائز ہے۔ مگر آجکل کے گیت فواحش و منکرات بے حیائیوں اور عریانیوں پر مشتمل ہیں ناجائز ہیں چونکہ یہ گندے گیت مقدمات زنا ہیں۔ ہر قوم اپنی اپنی عیدوں پر خوشی مناتی ہے تو ہم بھی خوشی منائیں۔ کفار کی عیدوں (تہواروں) کا احترام کرنا اس دن انکے تہوار میں شرکت کی غرض سے کپڑے بدلنا خوشی کرنا کفر ہے اور اپنی عیدوں پر خوشیاں منانا سنت ہے۔ دف، تاشہ اعلان نکاح کیلئے بجانا جائز ہے۔ دین اسلام میں گانا بجانا مطلقاً منع نہیں ہے بلکہ لہو ولعب کھیل تماشے کے طور پر گانا بجانا ناجائز ہے۔ سیدنا حضرت امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سماع کئی قسم پر ہے (۱) حرام محض کہ وہ جوانوں میں شہوت دنیا پیدا کرتی ہے اور صفات بد کو ہوا دیتی ہے (۲) مکروہ اس شخص کیلئے جو اکثر اوقات میں لہو ولعب کے طور پر اسکا عادی ہو (۳) مباح اسکے لئے کہ وہ اس میں کوئی خاص شغف نہ رکھتا ہو اور اچھی آواز سے محظوظ ہوتا ہو (۴) مندوب و مستحب اسکے لئے ہے جس پر اللہ تعالیٰ کی محبت کا غلبہ ہو اور صفات نیک کو ابھارتی ہو۔ سماع کسے کہتے ہیں۔ سیدنا حضرت امام عبدالغنی نابلسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "غنا کے مضامین میں زہد ہو یا غزلیں، معیّن ہوں یا غیر معیّن، نغمہ ہو یا نہو، صرف غنا ہو یا ساز، دف ہو یا دیگر مزامیر، دف میں جھانجھ ہو یا سادی دف ہو، شادی ہو یا ولیمہ، عید ہو یا کسی کا استقبال، ذکر و تہلیل کے ساتھ یا درود شریف کے ساتھ، اکیلا اپنے گھر میں ہو یا مسجد میں، اہل علم صلحاء کا مجمع ہو یا دوسروں کا، با مقصد ہو یا بے مقصد، لوگوں کو خاص وقت میں جمع کر کے ہو یا غیر معیّن وقت میں، مردوں کیلئے ہو یا عورتوں کیلئے یا ان میں سے کسی ایک کیلئے ان سبکا نام "سماع" ہے اور شرع میں سبکا حکم ایک ہی ہے اور لفظ سماع جب بولا جاتا ہے تو یہی مراد ہوتی ہے (ایضاح الدلالات فی سماع الآلات) محفل سماع میں اگر ایک بھی اہل موجود ہے تو باقی کیلئے بھی سماع جائز ہو جاتا ہے سیدنا حضرت امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ منقول ہے کہ "اگر عام گناہ گار شیخ کی محفل میں ہو تو اسکو بھی سماع جائز ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ حضرات مشائخ کرام ایسے لوگ ہیں جنکے پاس بیٹھنے والے بدبخت نہیں ہوتے" (شمائل الاتقیاء) سیدنا حضرت علامہ خیر الدین رملی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "رہا سادات صوفیاء کا سماع تو وہ اس اختلاف سے الگ تھلگ ہے بلکہ مباح کے درجے سے بڑھکر مستحب کے رتبے میں داخل ہے جیسا کہ بہت سے محققین نے اسکی تصریح فرمائی ہے (فتاوۂ خیریہ) سیدنا حضرت شیخ عزار الدین عبدالسلام سے پوچھا گیا سماع کے مسئلے سے متعلق جو کہ اس زمانے میں محافل میں ہوتا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ جس سماع سے اچھے احوال خوش زن ہوتے ہیں اور یاد آخرت ہوتی ہے تو وہ سماع مستحب ہے (فتاوۂ خیریہ) جب اخوان معرفت و تصوف اور اہل وجد اور مناسب وقت و جگہ میں جمع ہوں تو عارف کامل اور صوفی کیلئے سماع واجب ہے جیسا کہ جاہل کو عالم کے پاس منازل دین کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے سفر کرنا واجب ہے اور سماع مستحب ہے مریدین کیلئے (وظائف اشرفی قلمی نسخہ) سیدنا حضرت شیخ جمال الدین طوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "راگ اہل معرفت کو واجب ہے اور مریدوں کو مستحب" (تحفۃ الفقیر فی

اباحۃ السماع والمز امیر) محفل سماع میں اگر دینی جذبات پیدا ہوں تو محفل سماع جائز اور اگر محفل سماع میں گندے خیالات اور برے جذبات جنم لیں تو سماع ناجائز ہے۔ مطلقاً آلات غنا اور سماع کو ناجائز کہنا زیاتی ہے چونکہ طبلہ اور ستار تو سیدنا حضرت امیر خسرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایجاد ہیں۔ محفل سماع کے جواز کیلئے یہ بھی کیا کم ہے کہ آج بھی اکثر سنی خانقاہوں میں اور اکثر سنی مشائخ محافل سماع میں شریک ہوتے ہیں۔ محفل سماع کو مطلقاً حرام بتانا یہ اکثر مشائخ کی عظمتوں سے کھلواڑ کرنا ہے اور وہابیوں کا طریقہ ہے۔

(۱۳۸۸) حدیث شریف میں ہے کہ تین یا پانچ یا سات یا اس سے کم وبیش کھجوریں تناول فرماتے تھے اور بے جوڑ یعنی طاق عدد کو اور بھی دوسرے کاموں میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پسند فرماتے تھے۔ یہ کھانا اسلئے ہے تاکہ رمضان مبارک کے طریقے کی تبدیلی ہو جائے۔ کہ مسلمان عیدگاہ کو جائے تو کچھ کھا کر جائے۔ ادائے سنت کیلئے چھوہارے استعمال کرنا چاہئیں۔ سویاں کہ عام طور پر ان میں چھوہارے ہوتے ہیں اسلئے عید رمضاں میں اسکا استعمال کرتے ہیں۔ عید کے دن مُردوں کی اروح اپنے اپنے مکانوں پر آتی ہیں اور ایصال ثواب کا مطالبہ کرتی ہیں اسلئے مسلمان اس دن فاتحہ کا بھی اہتمام کرتے ہیں جو بہر حال اچھا ہے کہ زندہ کھالیں اور مُردوں کی ارواح کو ایصال ثواب بھی ہو جائے'' آم کے آم گٹھلیوں کے دام''۔ شعر:

آج یہ کام اہل وفا کیجئے
قبر والوں سے بھی رابطہ کیجئے
اہل ایماں کی ارواح آئینگی آج
عید کے دن سبھی فاتحہ کیجئے (یا نبی)

ایصال ثواب کی تفصیلات کیلئے فقیر قدیری کی کتابیں'' اسلام میں ایصال ثواب'' اور'' ثبوت ایصال ثواب'' ملاحظہ فرمائیں۔

(۱۳۸۹) عید کی نماز کیلئے پیدل جانا سنت ہے۔ ایک راستے سے جانا اور دوسرے سے آنا یہ بھی سنت ہے۔ راستے بدلنے میں بھی حکمتیں ہیں (۱) تاکہ دونوں راستوں کو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے قدوم میمنت لزوم سے برکت وعزت حاصل ہو (۲) دونوں راستوں کے باشندے آپ ﷺ کی دید کا فیض پائیں اور ڈبل عید ہو جائے۔ شعر:

تمہاری ہمیں جس گھڑی دید ہوگی
ہماری تو بس اس گھڑی عید ہوگی (یا نبی)

(۳) دونوں راستوں کے رہنے والے جن وانس نماز کے گواہ بن جائیں (۴) اسلامی شعائر کی عظمت وشان کا اظہار واعلان ہو (۵) دونوں راستوں پر رہنے بسنے والے کفار ومنافقین آتش حسد میں جلیں بھنیں (۶) دونوں کے راستوں غرباء وفقراء کو صدقات وخیرات سے نوازا جاسکے (۷) دونوں طرف کے مسلمانوں کو سلام سے نوازیں اور انہیں مصافحہ و معانقہ کی سعادت نصیب ہو (۸) دونوں راستوں پر واقع اہل قربت کی قبور پر فاتحہ و ایصال ثواب کا موقع ملے (۹) راستے کی تبدیلی سے بھیڑ بھاڑ بھی کم ہو اور آمد ورفت آسانی سے ہو جائے (۱۰) ہر دو جانب کے ساکنان کو علمی مسائل دریافت کرنے کے مواقع فراہم ہوں (۱۱) مسلمانوں کی کثرت دیکھکر مسلمانوں کا دبدبہ ہو اور کفار ومنافقین خائف ہوں۔ آپ ﷺ کے اس عمل مبارک میں اور کیا کیا حکمتیں تھیں انہیں آپ ﷺ جانیں اور انکا رب جانے۔ انسانی عقل انکے ادراک واحاطے سے عاجز وقاصر ہے۔

(۱۳۹۰) عید قرباں کے دن مقصودی عبادتیں دو ہیں (۱) نماز و خطبہ (۲) قربانی۔ ان میں نماز وخطبہ پہلے ہے اور قربانی بعد میں ہے۔ غیر مقصودی عبادات اور بھی ہیں۔ جیسے غسل کرنا وغیرہ۔ شہر و دیہات جہاں عید قرباں ہوتی ہے وہاں نماز عید قرباں سے پہلے قربانی جائز نہیں ہے۔ وہ چھوٹے چھوٹے گاؤں جہاں پر نماز عید قرباں نہیں ہوسکتی وہاں پو پھٹتے ہی قربانی جائز ہے اور قربانی کرنے والے کا نماز عید پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ شہر میں کسی جگہ نماز کا ہو جانا کافی ہے اگر کہیں کچھ پہلے نماز عید ہوگئی اسکے بعد قربانی کر کے دوسری جگہ نماز عید قرباں پڑھی تو ایسا کرنا جائز ہے۔ نماز عید سے پہلے قربانی ہوتی ہی نہیں ہے بلکہ نماز عید قرباں سے پہلے جس نے قربانی کی تو وہ اس نے اپنے اہل وعیال کیلئے گوشت تیار کیا ہے۔ قربانی بدستور اسکے ذمہ واجب ہے۔

(۱۳۹۱) نمازعید قرباں سے پہلے اسکی قربانی درست نہیں ہے اس قربانی کا اعادہ واجب ہے اور نمازعید قرباں کے بعد جو قربانی کیجائیگی وہ درست ہے اور عبادت میں شمار ہے۔

(۱۳۹۲) نمازعید قرباں سے پہلے جو اس نے ذبح کیا ہے تو وہ حصول گوشت کا ذریعہ ہے یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت یعنی قربانی نہیں ہے جو اس پر واجب ہے۔ نمازعید قرباں سے پہلے کا ذبیحہ یہ عادت ہے اور نمازعید قرباں کے بعد کا ذبیحہ یہ عبادت ہے۔ اگر نماز کے بعد اور خطبے سے پہلے قربانی ہوجائے تو قربانی درست ہوگی۔

(۱۳۹۳) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ عیدگاہ میں قربانی اسلئے فرماتے تھے تاکہ مسلمان آپکو قربانی کرتے ہوئے دیکھیں اور قربانی کا طریقہ سیکھ لیں اور غرباء وفقراء وہاں جمع ہوتے ہیں ان میں گوشت تقسیم کرنے میں آسانی ہو"ذبح" حلقوم وگلے کی رگوں کو چوڑائی میں کاٹنے کو کہتے ہیں۔ ذبح کا طریقہ تو عام طور پر مسلمان جانتے ہیں۔"نحر" کے دو طریقے ہیں (۱) اونٹ کو کھڑا کیا جائے پھر اسکے دونوں اگلے پاؤں کے درمیان گردن کے نیچے نیزہ مارا جائے تاکہ خون بہہ جائے اور اونٹ زمین پر گر جائے (۲) اونٹ کو کھڑا کر کے ایک پاؤں ران سے باندھ دیا جائے پھر تین پھل والا نیزہ گردن کے کنارے پر لگاتے ہیں اور اسے کھینچتے ہوئے سینے تک لیجاتے ہیں اور اس لمبائی میں چیرنے کو نحر کہتے ہیں۔ اونٹ میں نحر سنت ہے اور افضل ہے اگرچہ ذبح بھی جائز ہے۔ بکری گائے وغیرہا میں ذبح سنت ہے۔

(۱۳۹۴) کفار نے زمانۂ جاہلیت میں کھیل کود کیلئے دو دن مقرر کر رکھے تھے غالباً ایک تو یکم جنوری تھا اسکو نوروز کہتے تھے اور دوسرا مہرجان تھا یہ غالباً جولائی کا پہلا دن تھا۔ وہ ان میں عیاشی اور فحاشی کا بازار گرم کرتے تھے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنی امت کو دو دن عطا فرمائے کہ تم بھی دو دن خوشیاں مناؤ مگر عبادت کے ذریعہ خیرات کے ذریعہ۔ آج بھی دیکھا جاتا ہے کہ کفار اپنے اپنے خوشی کے دنوں میں شرابیں پیتے ہیں جوے کھیلتے ہیں اور بے حیائی کے کام کرتے ہیں اور گندے طریقے سے خوشیاں مناتے ہیں۔ اسلام میں ہر کام نہ صرف یہ کہ انسانیت کا ہے بلکہ روحانیت کا ہے۔ سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دس محرم کو خوشیاں منانا یہ خارجیوں کا طریقہ ہے اور رنج وغم کے نام پر سینہ کوبی کرنا یہ رافضیوں کا طریقہ ہے۔ سنی مسلمانوں کو ان دونوں سے بچنا چاہئے (مرقاۃ شریف) روافض نوروز کو خوشی مناتے ہیں اور بہانہ یہ کرتے ہیں کہ اس دن سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے تھے مگر حقیقت میں یہ مجوسیوں کی نقل ہے۔ نوروز کے دن کسی مجوسی کو ایک انڈا بھی تحفے اور ہدیے کے طور پر دیا اس دن کی تعظیم کیلئے تو دینے والا کفر کا مرتکب ہوگا اور اسکے تمام اعمال ضبط ہوسکتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ہمیں کفار کے دو دونوں سے بہتر دن عطا فرمائے۔ عطا فرمانا یہ آپ ﷺ کی شان ہے۔ شعر:

ایمان ترا کفر کی دلدل میں پھنسے گا
سرکار کے بارےمیں جو سوچا نہیں دیتے (یا نبی)

(۱۳۹۵) عید رمضان میں کچھ میٹھی چیز کھا کر نمازعید الفطر کو جانا اور عید قرباں میں نمازعید قرباں سے فارغ ہو کر کھانا سنت ہے۔ بہتر یہ ہے کہ قربانی کا گوشت کھائے میٹھی چیز کھا کر عید الفطر کی نماز کو جائے لہٰذا سویاں، شیر خرمہ کھا لینے سے بھی یہ سنت ادا ہوجائیگی۔ بہتر یہ ہے کہ عید قرباں کے دن مستورات اور بچے بھی نمازعید قرباں سے پہلے کچھ نہ کھائیں۔ حکمت اس میں یہ ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ دونوں عیدوں کے دن پہلے صدقہ ادا فرماتے پھر کچھ تناول فرماتے تھے چونکہ عید الفطر میں صدقۂ فطر نماز سے پہلے ادا کیا جاتا ہے اسلئے آپ ﷺ قبل نمازعید الفطر کچھ کھا پی لیتے تھے اور عید قرباں کے دن بعد نمازعید قرباں صدقہ (قربانی) کیا جاتا ہے اسلئے آپ پہلے نماز ادا فرماتے پھر صدقۂ قربانی پیش فرماتے اور پھر تناول فرماتے۔

(۱۳۹۶) نماز جنازہ میں چار تکبیرات ہوتی ہیں ایسے ہی نمازعید و بقرعید میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ہر رکعت میں چار تکبیرات فرمایا کرتے تھے پہلی رکعت میں بعد ثناء قبل تلاوت ایک تکبیر تحریمہ اور تکبیرات زوائد اور دوسری رکعت میں بعد تین تکبیرات زوائد اور ایک تکبیر رکوع فرماتے یہی سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک ہے اور اسی میں آسانی ہے کہ دوران نماز ہاتھ بلند کرنا عام چلن کے خلاف ہے لہٰذا کم تعداد والی حدیث پر عمل کرنا اولیٰ ہوگا۔ نیز جب تین تکبیروں

يَوْمَ الْاَضْحىٰ حَتّىٰ يُصَلِّيَ۔ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی)

عیدقرباں کے دن یہاں تک کہ نماز عیدقرباں ادا فرمالیتے۔

(۱۳۹۶) حدیث شریف: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَئَلْتُ اَبَامُوْسىٰ وَحُذَيْفَةَ

ترجمہ: حضرت سعید ابن عاص سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے پوچھا حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت حذیفہ ابن یمان سے

كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِى الْاَضْحىٰ وَالْفِطْرِ فَقَالَ اَبُوْمُوْسىٰ كَانَ يُكَبِّرُ

کہ کیسے تکبیر فرماتے تھے پیارے رسول اللہ ﷺ نماز عیدقرباں میں اور نماز عیدالفطر میں؟ تو فرمایا حضرت ابوموسیٰ اشعری نے کہ تکبیر فرماتے تھے پیارے رسول

اَرْبَعًا تَكْبِيْرَهٗ عَلَى الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ صَدَقَ۔ (رواہ ابوداؤد)

چار جیسے پیارے نبی کی چار تکبیریں جنازے پر تھیں، تو فرمایا حضرت حذیفہ ابن یمان نے کہ سچ فرمایا حضرت ابوموسیٰ اشعری نے۔

(۱۳۹۷) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نُوْوِلَ يَوْمَ الْعِيْدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ کو پیش کیا گیا عید کے دن کمان تو خطبہ دیا پیارے نبی نے اس پر۔

(۱۳۹۸) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ عَلىٰ عَنَزَتِهٖ اِعْتِمَادًا (رواہ الشافعی)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ جب خطبہ دیتے تھے تو ٹیک لگاتے تھے اپنے نیزۂ مبارک پر ٹیک۔

(۱۳۹۹) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلٰوةَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا میں حاضر ہوا نماز کو پیارے نبی ﷺ کے ساتھ عید کے دن

فَبَدَءَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَامَ

تو شروع فرمائی پیارے نبی نے نماز خطبے سے پہلے، بغیر اذان اور بنا اقامت کے، پھر جب نماز پوری فرمالی پیارے نبی نے تو کھڑے ہوئے پیارے نبی

مُتَّكِئًا عَلىٰ بِلَالٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنىٰ عَلَيْهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ

ٹیک لگاتے ہوئے حضرت بلال پر تو اللہ تعالیٰ کی حمد فرمائی اور اس کی تعریف وتوصیف فرمائی اور نصیحتیں فرمائیں لوگوں کو اور ثواب وعذاب یاد دلایا

फरमाया अपने दस्ते मुबारक से, और पढ़ी बिस्मिल्लाह और अल्लाहुअकबर, या अल्लाह यह मेरी तरफ से है और उनकी तरफ से जो न कुर्बानी कर सकें मेरी उम्मत में से।

1420 हदीस शरीफः– हज़रत हनश से मरवी उन्होंने फरमाया कि मैंने देखा हज़रते अली को कि कुर्बानी फरमा रहे हैं दो बकरों की तो मैंने अर्ज़ किया उनसे कि यह क्या है? तो फरमाया उन्होंने कि बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ताकीद की मुझे कि कुर्बानी किया करो उनकी तरफ से तो मैं कुर्बानी करता हूँ उनकी तरफ से।

1421 हदीस शरीफः– हज़रते अली से मरवी उन्होंने फरमाया कि हुक्म फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि हम अच्छी तरह देख लें आँख और कान को और यह कि न कुर्बानी करें जिसका ऊपर का या नीचे का कान कटा हुआ हो और न उसकी जिसके कान में बड़ा शिगाफ़ हो और कान फटे की।

1422 हदीस शरीफः– मना फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि हम कुर्बानी करें टूटे सींग और कटे कान वाले जानवर की।

1423 हदीस शरीफः– बेशके प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से पूछा गया कि किन किन

ہی میں بھول چوک ہوجاتی ہے تو پھر پانچ سات میں تو اور بھی زیادہ بھول چوک کی گنجائش ہے۔ سیدنا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں بصرے میں یونہی تکبیرات زوائد کہا کرتا ہوں۔ سیدنا حضرت عبدالرحمن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ ہی عید کی نمازوں کی ہر رکعت میں چار تکبیرات ہی کہا کرتے تھے اور آج اکثر و بیشتر حضور امام اعظم ابوحنیفہ ہی کے مسلک پر عمل ہوتا ہے۔

(۱۳۹۷) جو شہر طاقت کے زور پر فتح کیا گیا ہو وہاں تلوار یا کمان آج کے زمانے میں بندوق ورائفل لیکر خطبہ پڑھنا بہتر ہے اور جو شہر صلح سے حاصل ہوئے ہوں وہاں عصا ہاتھ میں لیکر خطبہ پڑھنا چاہئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خطبے کے دوران تلوار و کمان یا عصا پر ٹیک لگا کر خطبہ نہیں پڑھنا چاہئے انکا یہ کہنا صحیح نہیں ہے چونکہ اسکے جواب میں سنت وارد ہو چکی ہے۔

(۱۳۹۸) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ مدینۂ منورہ میں جمعہ اور عیدین کے خطبات میں عصائے مبارک ہاتھ میں رکھتے تھے۔ کیونکہ یہ شہر مبارک جنگ سے فتح نہیں ہوا تھا۔ خطبے میں عصا ہاتھ میں رکھنا سنت ہے۔

(۱۳۹۹) خطبے کے دوران خطیب کے ہاتھ میں عصا، کمان، نیزہ، تلوار، بندوق ورائفل کچھ نہ کچھ ہونا چاہئے اور اگر ان مذکورہ اشیاء میں سے کچھ نہو تو پھر آدمی کے کندھے پر ہی ہاتھ دھر دیا جائے۔ کسی نمازی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر خطبہ پڑھنا نہ صرف یہ کہ جائز بلکہ سنت ہے۔ جو خواتین اسلام حضرات صحابیات مسجد نبوی شریف کے ایک کونے میں بیٹھی تھیں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے بعد کو ان میں جا کر وعظ شریف فرمایا۔ مردوں کے وعظ شریف میں بشارتیں زیادہ تھیں اور عورتوں کے وعظ میں ڈرانا زیادہ تھا۔ آیت پردہ نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے کہ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ عورتوں کے سامنے رہے اور آیت پردہ آنے کے بعد کی ہے تو آپ مستورات کے قریب اسطرح رہے کہ نہ آپ انکو دیکھ سکے اور نہ وہ آپکو دیکھ سکیں۔ آپ ﷺ سے پردہ کرنا حضرات صحابیات پر فرض نہ تھا کیونکہ آپ ﷺ انکے لئے مثل والد ماجد کے تھے۔

(۱۴۰۰) راستہ بدلنے کی حکمتیں حدیث شریف ۱۳۸۹ کی تشریحات قدیری میں گزریں وہاں ملاحظہ فرمائیں۔ عیدالفطر کے دن امام اور تمام مقتدی عیدگاہ جاتے ہوئے راہ میں آہستہ آواز میں تکبیر تشریق کہیں اور عید قرباں میں بلند آواز سے تکبیر تشریق کہیں۔ لیکن عوام عیدالفطر کے دن بھی بلند آواز سے تکبیر تشریق راستے میں کہیں تو انہیں منع نہ کیا جائے کیونکہ وہ پہلے ہی سے ذکر اللہ میں شغف و رغبت کم رکھتے ہیں۔ کسی نے سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ مسلمان عید قرباں کے زمانے میں بازاروں میں تکبیر تشریق کہتے گھومتے ہیں حضور امام اعظم نے فرمایا مت روکو۔ عرفہ کے دن نویں ذوالحجہ کی فجر سے تیرھویں ذوالحجہ کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو ایک مرتبہ باآواز بلند تکبیر تشریق کہنا واجب ہے اور تین مرتبہ افضل ہے تکبیر تشریق سلام پھیرنے کے بعد فوراً واجب ہے۔ نماز جمعہ اور نماز عید کے بعد بھی تکبیر تشریق کہی جائیگی۔ اگر مقتدی کی ایک یا دو یا تین یا چار رکعتیں چھوٹ گئیں اور صرف قعدے میں شریک ہوا تو ہر شخص اپنی نماز پوری کرنے کے بعد سلام پھیرتے ہی باآواز بلند تکبیر تشریق کہے گا اور وہابیوں کا یہ فلسفہ قابل سماعت اور لائق قبول نہوگا کہ ہماری نمازوں میں خلل آتا ہے۔ خلل کا علاج یہ ہے کہ اپنا دل و دماغ نماز میں لگائیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ اسکی نماز کامل نہیں جسکا دل نماز میں حاضر نہیں۔ تکبیر تشریق یہ ہے: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کیلئے ہر خوبی ہے۔

(۱۴۰۱) اب مدینۂ منورہ میں نماز عید مسجد نبوی شریف میں اور مکۂ مکرمہ میں حرم کعبہ شریف میں پڑھتے ہیں۔ یہ بات پانچ سو سال پہلے سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشعۃ اللمعات شریف میں تحریر فرمائی ہے۔ نماز جنازہ و نماز استغفار وغیرہما بھی حرم شریف میں پڑھنا جائز ہیں۔ دوسری مساجد میں نماز جنازہ مکروہ ہے۔ سیدنا حضرت امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سیدنا ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ

وَحَثَّهُمْ عَلٰی طَاعَةٍ وَمَضٰی اِلَی النِّسَآءِ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ

اور اُبھارا انہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر اور تشریف لے گئے خواتین اسلام کی طرف اور پیارے نبی کیساتھ حضرت بلال بھی تھے، تو حکم فرمایا پیارے نبی نے

بِتَقْوَی اللّٰهِ وَ عَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ (رواہ النسائی)

ان مستوراتِ اسلام کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا اور نصیحتیں فرمائیں اور ثواب وعذاب یاد دلایا۔

(۱۴۰۰) حدیث شریف: كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ فِیْ طَرِيْقٍ رَجَعَ فِیْ غَيْرِهٖ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: پیارے نبی علیہ السلام جب تشریف لے جاتے عید کے دن ایک راستے سے تو واپسی فرماتے دوسرے راستے سے۔

(۱۴۰۱) حدیث شریف: اَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِیْ يَوْمِ عِيْدٍ فَصَلّٰی بِهِمِ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم صَلٰوةَ الْعِيْدِ فِی الْمَسْجِدِ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: پہونچی حضرات صحابہ کو بارش عید کے دن تو پڑھائی انکو پیارے نبی علیہ السلام نے نماز عید مسجد میں۔

(۱۴۰۲) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَتَبَ اِلٰی عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تحریر فرمایا حضرت عمرو ابن حزم کو اور وہ نجران میں تھے

اَنْ عَجِّلِ الْاَضْحٰی وَاَخِّرِ الْفِطْرَ وَذَكِّرِ النَّاسَ (رواہ الشافعی)

کہ جلدی پڑھیں نماز عید قرباں کو اور دیر سے پڑھیں نماز عید الفطر کو اور واعظ کریں لوگوں کو۔

(۱۴۰۳) حدیث شریف: انهم كانوا عند رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من اٰخر النهار فجآء ركب

ترجمہ: بیشک حضرات صحابہ کرام بارگاہ رسول اللہ علیہ السلام میں حاضر تھے، دن کے دوسرے حصے میں، تو کچھ سوار آئے

فشهدوا انهم راوا الهلال بالامس فامرهم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان يفطروا واذا اصبحوا ان يغدوا

تو انہوں نے گواہی دی کہ بیشک انہوں نے چاند دیکھا ہے کل تو حکم فرمایا انکو پیارے نبی علیہ السلام نے یہ کہ افطار کریں اور جب صبح کریں تو چلے جائیں

الی مصلاهم (روا دارقطنی)

اپنی عیدگاہ کو۔

कुर्बानियों से बचना चाहिये? तो इशारा फ़रामाया प्यारे रसूल ने अपने दस्ते मुबारक से तो फ़रमाया. कि चार से! लंगड़े से जिसका लंगड़ा होना ज़ाहिर हो, और काने से कि जिसका काना होना ज़ाहिर हो, बीमार से से जिसका बीमार होना ज़ाहिर हो और लाग़र से कि जो न रखता हो मींग हडडियों में।

1424 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो तआला अलैहे वसल्लम कुर्बानी फ़रमाते थे जो सींग वाला तंदरूस्त होता, जो देखे सियाही में और खाए सियाही में और चले सियाही में।

1425 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम फ़रमाते थे कि बिला शुब्हा भेड़ का 6 माह का बच्चा किफ़ायत करता है उससे कि किफ़ायत करता है जिससे बकरी का एक साल का बच्चा।

1426 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से, फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि क्या ही अच्छी कुर्बानी है भेड़ के 6 माह के बच्चे की।

1427 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं किया इब्ने आदम ने कोई अमल कुर्बानी के दिन जो ज़्यादा महबूब हो अल्लाह की बारगाह में खून बहाने से, बेशक वो कुर्बानी का जानवर ज़रूर आएगा रोज़े क़यामत अपने सींगों के साथ और अपने बालों के साथ और अपने खुरों के साथ, बेशक खून कुबूलियत हासिल करता है दरबारे इलाही में, क़ब्ल इसके कि गिरे ज़मीन पर,

دروازۂ کعبہ شریف کے پاس پڑھی گئی تھی (درالمنثور) معروف عید گاہ میں جو عموماً شہر سے باہر جنگل میں ہوتی تھیں اب وہ عام طور پر شہر میں آگئی ہیں اور جنگل والی بات ختم ہو چکی ہے۔ اس صورت میں نماز عید وہاں پڑھی جائے جہاں امام سنی صحیح العقیدہ ہو۔ یہ نہیں کہ معروف عید گاہ میں خواہ بدعقیدہ امام ہو وہیں بھاگے چلے جائیں۔ بدعقیدہ امام کے پیچھے فضیلت تو کیا ملے گی نماز ہوگی ہی نہیں سنی مسلمان اسکا خاص خیال رکھیں۔

(۱۴۰۲) عید رمضاں میں صدقۂ فطر پہلے دیا جاتا ہے تاکہ پوری طرح صدقۂ فطر ادا کرلیا جائے اور غریبوں کا باقاعدہ بھلا ہو جائے اور عید قرباں میں قربانی بعد نماز عید قرباں ہوتی ہے لہٰذا جلد پڑھ لی تاکہ قربانی کا گوشت جلد کھانے کو ملجائے اور قربانی کرنے والوں اور غریبوں فقیروں مسکینوں کو گوشت جلدی ملجائے۔ یہ ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی امت نوازی اور غرباء پروری۔ نماز عیدین کا وقت طلوع آفتاب کے بیس منٹ بعد سے نصف النہار تک رہتا ہے۔ عید الفطر میں کھاپی کر آئے ہیں جلدی کی ضرورت نہیں اور عید قرباں میں نماز کے بعد جا کر کھانا پینا ہے لہٰذا نماز عید قرباں میں جلدی کو فرمایا۔

(۱۴۰۳) یہ گواہی بعد زوال ہوئی تھی اور انتیسویں رمضان کو مطلع گرد آلود تھا صاف نہ تھا۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ نماز عید کا وقت زوال سے پہلے ہے نہ کہ شام تک اسلئے کہ اگر سورج ڈوبنے تک نماز عید کا وقت ہوتا تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اسی دن نماز عید پڑھا دیتے اگلے دن کیلئے نہ فرماتے۔ عید الفطر کی نماز ایسے عذر کے باعث دوسرے دن ہو سکتی ہے تیسرے دن نہیں ہو سکتی۔ لیکن نماز عید قرباں تین دن تک بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ ۱۰/۱۱/۱۲/ ذوالحجہ کے وقت زوال تک۔

(۱۴۰۴) صدقۂ فطر واجب ہے پوری عمر اسکا وقت ہے ادا نہ کرنے سے ساقط نہو گا جب بھی دیگا ادا ہی ہوگا اگرچہ سنت یہ ہے کہ نماز عید الفطر سے پہلے صدقۂ فطر ادا کر دیا جائے۔ عید الفطر کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہو جاتا ہے۔ صبح صادق سے پہلے اگر کوئی مرگیا یا فقیر ہو گیا تو صدقۂ فطر واجب نہیں اگر صبح صادق طلوع ہونے کے بعد غنی مرگیا یا بچہ پیدا ہوا یا فقیر تھا غنی ہو گیا تو صدقۂ فطر واجب ہے۔ صدقۂ فطر ہر مسلمان آزاد صاحب نصاب پر واجب ہے جسکا نصاب حاجت اصلیہ سے فارغ ہو۔ نابالغ و مجنوں اگر صاحب نصاب ہیں تو ان پر بھی صدقۂ فطر واجب ہے۔ انکا ولی انکے مال سے ادا کرے۔ مَرد پر اپنی طرف سے اور اپنی چھوٹی اولاد کیطرف سے صدقۂ فطر واجب ہے۔ عورت پر اپنے چھوٹے بچوں کیطرف سے صدقۂ فطر دینا واجب نہیں ہے۔ صدقۂ فطر کی مقدار گیہوں یا اسکا آٹا یا ستو نصف صاع۔ کھجور یا منقیٰ یا جو یا اسکا آٹا یا ستو ایک صاع۔ افضل یہ ہے کہ انکی قیمت دے۔ صاع ایک عربی پیمانہ ہے ڈبہ کی طرح جیسے آجکل لیٹر۔ اسکا صحیح وزن چار کلو ۸۲ گرام ہے جسکا نصف ۲ کلو ۴۱ گرام ہے۔ صدقۂ فطر نماز عید رمضان شریف میں بھی ادا کیا جا سکتا ہے بہتر یہ ہے کہ عید کی صبح صادق ہونے کے بعد اور عید گاہ پہونچنے سے پہلے ادا کیا جائے۔ صدقۂ فطر کے مصارف بھی وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں سوائے عامل کے کہ اسکے لئے زکوٰۃ ہے فطرہ نہیں۔ اچھا گیہوں بھاری ہوتا ہے تو وزن بھی زیادہ ہوگا اور اسکا نرخ و در (ریٹ) بھی زیادہ ہوتا ہے لہٰذا جو لوگ حکم خداوندی کے مطابق اچھا فطرہ ادا کرتے ہیں انکی قیمت زیادہ ہوتی ہے جو لوگ راہ خدا میں گھٹیا چیز دیتے ہیں انکے فطرے کی قیمت کم ہوتی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) ہرگز نہ پہونچو گے تم نیکی کو یہاں تک کہ خرچ کرو تم اسمیں سے جسکو محبوب رکھتے ہو تم اور راہ خدا میں خرچ کرو گے کچھ بھی تو بیشک اللہ اسکو خوب جاننے والا ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۵۲)

(۱۴۰۵) نماز فجر ادا فرمانے کے بعد ہی سے آپ تکبیر تشریق پڑھتے رہتے تھے جب تک امام نماز عید پڑھانے کیلئے مصلے پر رونق افروز نہو جاتے۔ یہ حضرات صحابۂ کرام کا والہانہ انداز۔

(۱۴۰۶) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا بھی یہی طریقہ تھا کہ آپ کاشانۂ اقدس سے لیکر مصلے تک تکبیر فرماتے رہتے تھے۔

(۱۴۰۷) حضرات صحابۂ کرام سے لیکر آج تک کے تمام مسلمانوں کا یہی طریقہ ہے کہ وہ عید الفطر کے دن تکبیر تشریق آہستہ کہتے ہیں اور عید قرباں کے دن تکبیر تشریق باآواز بلند کہتے ہیں۔

(۱۴۰۴) حدیث شریف: عن علی قال لایخرج یوم الفطر حتیٰ یطعم ویخرج صدقة الفطر (رواہ الدارقطنی)

ترجمہ: حضرت علی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہ نکلے کوئی عید الفر کے دن یہاں تک کہ کچھ کھالے اور ادا کرے صدقۂ فطر۔

(۱۴۰۵) حدیث شریف: عن ابن عمر انه کان یخرج للعیدین من المسجد فیکبر حتیٰ یاتی المصلی ویکبر حتیٰ یاتی الامام (رواہ الدارقطنی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی بیشک وہ تشریف لاتے تھے نماز عیدین کیلئے مسجد سے تو تکبیر کہتے یہاں تک کہ جاتے عید گاہ کو اور تکبیر کہتے یہاں تک کہ امام آجاتے۔

(۱۴۰۶) حدیث شریف: ان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم کان یکبر یوم الفطر من حین یخرج من بیته حتیٰ یاتی المصلی (رواہ الدارقطنی)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ تکبیر فرماتے تھے عید الفطر کے دن۔ جس وقت تشریف لاتے تھے اپنے دولت سرائے اقدس سے، یہاں تک کہ تشریف لاتے عید گاہ۔

(۱۴۰۷) حدیث شریف: عن ابی عبد الرحمٰن قال کانوا فی التکبیر فی الفطر اشد منهم فی الاضحیٰ۔ (رواہ الدار قطنی)

ترجمہ: حضرت ابوعبدالرحمٰن سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حضرات صحابۂ کرام تکبیر تشریق پڑھنے میں، عید الفطر کے مقابلے میں زیادہ آواز نکالتے تھے عید قرباں میں

(۱۴۰۸) حدیث شریف: ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لایخرج یوم الفطر حتیٰ یطعم وکان لایاکل یوم النحر شیئا حتیٰ یرجع فیاکل من اضحیة (رواہ الدارقطنی)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نہیں نکلتے تھے عید الفطر کے دن یہاں تک کہ تناول فرماتے اور نہیں تناول فرماتے تھے قربانی کے دن کچھ بھی، یہاں تک کہ واپس تشریف لاتے تو تناول فرماتے اپنی قربانی کے گوشت کو۔

तो खुश करो इस कुर्बानी के ज़रिये अपने दिल को।

1428 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं हैं कोई अय्याम जो ज़्यादा महबूब हों अल्लाह के नज़दीक यह कि इबादत की जाए उसकी उनमें अशरा ए जुलहिज्जा से, कि बराबर है अशरा ए जुलहिज्जा के हर दिन का रोज़ा सौ साल के रोज़ों के बराबर, और क़यामे अशरा ए ज़ुलहिज्जाह की हर रात शबे क़द्र की बराबर है।

1429 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रत अब्दुल्लाह इब्ने उमर ने फ़रमाया कि कुर्बानी ईदे क़ुरबाँ के बाद भी दो दिन तक है।

1430 हदीस शरीफ़:– इक़ामत फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मदीना ए मुनव्वरा में दस साल कि कुर्बानी फ़रमाते रहे।

1431 हदीस शरीफ़:– अर्ज़ किया अस्हाबे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने या रसूलुल्लाह! यह कुर्बानियाँ क्या हैं? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि तुम्हारे बाप हज़रते इब्राहीम अलैहिस्सलाम की सुन्नत है! अर्ज़ किया हज़राते सहाबा ने तो हमारे लिये क्या है इस कुर्बानी में या रसूलुल्लाह? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि हर बाल के एवज़ नेकी है! अर्ज़ किया हज़राते सहाबा ने कि ऊन या रसूलुल्लाह ?

(۱۴۰۸) عیدالفطر میں کوئی میٹھی چیز کھا کر عیدگاہ کو تشریف لاتے اور عید قرباں میں کچھ نہ کھا کر عیدگاہ کو تشریف لیجاتے اور عیدگاہ سے واپسی پر قربانی کا گوشت تناول فرماتے اسلئے مسلمان عیدالفطر کو میٹھی عید اور عید قرباں کو نمکین عید کہتے ہیں

(۱۴۰۹) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نماز عیدین کی پہلی رکعت میں سورۂ ق اور دوسر رکعت میں سورۂ قمر تلاوت فرماتے تھے۔ سورۂ ق پارہ ۲۶ میں ہے اور سورۂ قمر پارہ ۲۷ میں ہے۔

(۱۴۱۰) صدقہ وخیرات کا حکم سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے تاکید کیساتھ فرمایا۔ آپکا یہ ارشاد دوران خطبہ پہلے سامنے والوں سے ہوتا پھر داہنے والوں سے پھر بائیں والوں سے ہوتا۔ یا تین بار فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ اپنی دنیا کیلئے خیرات کروا اپنے مُردوں کیلئے خیرات کروا اپنی آخرت کیلئے خیرات کرو۔ یا یہ بھی مطلب ہوسکتا ہے کہ فرض صدقہ زکوٰۃ دو واجب صدقہ فطرہ دو اور نفلی صدقات کرو۔ آپ ﷺ کا ارشاد پاک خواتین اسلام سن چکی تھیں کہ دوزخ میں زیادہ عورتیں ہونگی اسلئے آپکے اس تاکیدی حکم پر عمل کرتے ہوئے عورتیں زیادہ صدقہ خیرات کیا کرتی تھیں۔ مروان ابن حکم ۲ھ میں یا خندق کے سال پیدا ہوا اور آپ ﷺ کی زیارت سے محروم رہا لہٰذا شرف صحابیت سے محروم رہا۔ سیدنا امیرالمومنین حضرت امیر معاویہ بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ اور حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی اور حضرت مولا علی علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کیساتھ نماز پڑھی یہ سب حضرات کرام خطبے سے پہلے نماز عید ادا فرماتے تھے۔ عیدین میں خطبہ پہلے اور نماز بعد کو اس بدعت کا موجد مروان بن حکم ہی تھا یہ بدعت بھی مروان کے ساتھ ہی مرگئی۔ مروان بن حکم نے پہلے تو مسجد نبوی شریف سے منبر رسول پاک عیدگاہ میں لانا شروع کیا جب حضرات صحابۂ کرام نے اس پر سخت تنقید فرمائی اور اعتراضات کئے تو یہ بدعت بھی دم توڑ گئی۔ تو پھر مروان بن حکم نے سیدنا حضرت کثیر ابن صلت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عیدگاہ ہی میں منبر بنوالیا۔ اس سے پہلے عیدگاہ میں منبر نہ تھا۔ عیدگاہ میں منبر بدعت ہے وہ لوگ جو ہر عملی بدعت کو گمراہی قرار دیتے ہیں اور ہر گمراہی کو جہنم کا سیدھا راستہ بتاتے ہیں وہ ذرا اپنی عیدگاہوں کو ٹٹولیں کہ عیدگاہ سے سیدھے کہاں پہونچے۔ حق یہ ہے کہ ہر بدعت اعتقادی گمراہی ہے اور وہ جہنم میں لیکر جائیگی جسکے تمام وہابی مرتکب ہیں۔ بدعت عملی کی بہت سی قسمیں ہیں کبھی واجب ہوتی ہے کبھی مستحب کبھی مباح کبھی مکروہ تنزیہی کبھی مکروہ تحریمی۔ تفصیلات جاننے کیلئے فقیر قدیری کی کتاب'' بدعت کی حقیقت'' ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت کثیر کا نام پہلے قلیل تھا آپ ﷺ نے یہ نام بدل کر کثیر رکھا۔ نام اچھے ہونے چاہئیں۔ سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مروان بن حکم کے درمیان کھینچا تان شروع ہوگئی حضرت ابوسعید نماز کیلئے کھینچتے تھے اور مروان بن حکم خطبے کیلئے۔ حضرت ابوسعید صحابیٔ رسول کا موقف یہ تھا کہ ان معمولی عذروں کی وجہ سے یہ سنت نہیں چھوڑی جاسکتی عام لوگ بیٹھیں یا نہ بیٹھیں خطبہ نماز عید کے بعد ہی رہیگا کیونکہ یہ سنت نبوی بھی ہے اور سنت حضرت خلفاء راشدین بھی۔ مروان ابن حکم کا موقف یہ تھا کہ لوگ نماز عید پڑھ لینے کے بعد خطبے میں کم بیٹھتے ہیں لہٰذا پہلے خطبہ پڑھ لیا جائے تو چاروناچار لوگ خطبے میں بیٹھے ہی رہینگے مسلمان خطبے میں کیوں نہیں ٹھہرتے تھے اسکی وجہ یہ ہے کہ مروان کے خطبے میں اہل ایمان کی شانوں میں ہتک آمیز کلمات استعمال کئے جاتے تھے۔ جسے مومنین ناپسند فرماتے تھے۔ زمانے کی مصلحتوں کی وجہ سے سنتوں کو نہیں چھوڑا جاسکتا یہ ان لوگوں کیلئے درس عبرت ہے جو کہتے ہیں کہ اذان' خطبہ' تکبیر بلکہ نماز بھی مادری زبان میں ہونا چاہئے کیونکہ لوگ عربی نہیں سمجھتے۔ اس حدیث شریف کی صراحت موجود ہوتے ہوئے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ نماز عیدین سے پہلے خطبہ پڑھنا سیدنا امیرالمومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین یا سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایجاد ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو سیدنا ابوسعید خدری یہ سخت اند ار نہ فرماتے۔ یہ کارستانی جو سراسر بدعت سیئہ تھی مروان : ا۔ سنت اور اہل سنت کا بول بالا ہوا اور بدعت واہل بدعت کا منہ کالا ہوا۔

(۱۴۱۱) قربانی اس چیز کا نام ہے جو خاص وقت میں تقرب الٰہی کے طور پر ذبح کیجاتی ہے یعنی قربانی صرف بقرعید کے دنوں میں

(۱۴۰۹) حدیث شریف: ان عمر بن الخطاب سأل بابی واقداللیثی ما کان یقرابه
ترجمہ: بیشک حضرت عمر ابن خطاب نے پوچھا حضرت ابو واقد لیثی سے کہ کیا تلاوت فرماتے تھے
رسول اللہ ﷺ فی الفطر والاضحیٰ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ
پیارے رسول اللہ ﷺ نماز عید رمضان اور نماز عید قرباں میں؟ تو فرمایا حضرت ابو واقد نے پیارے رسول اللہ ﷺ تلاوت فرماتے تھے
بقاف والقرأن المجید واقتربت الساعۃ وانشق القمر۔ (رواہ الدار قطنی)
سورۂ ق والقرأن المجید اور سورۂ اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔

(۱۴۱۰) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَخْرُجُ یَوْمَ الْاَضْحٰی
ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری سے مروی کہ بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ تشریف لیجاتے تھے بقرعید کے دن
وَیَوْمَ الْفِطْرِ فَیَبْدَءُ بِالصَّلٰوۃِ فَاِذَا صَلّٰی صَلٰوتَہٗ قَامَ فَاَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ وَھُمْ جُلُوْسٌ
اور عید الفطر کے دن تو شروع فرماتے نماز سے جب پڑھ لیتے اپنی نماز تو کھڑے ہو جاتے پھر متوجہ ہوتے لوگوں کی طرف، حالانکہ وہ بیٹھے ہوتے
فِیْ مُصَلَّاھُمْ فَاِنْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ بِبَعْثٍ ذَکَرَہٗ لِلنَّاسِ اَوْکَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ بِغَیْرِ ذٰلِکَ
اپنے نماز پڑھنے کی جگہ پر، پھر اگر ہوتی پیارے رسول کو کوئی ضرورت لشکر بھیجنے کی تو لوگوں سے اسکا ذکر فرماتے، یا ہوتی انکو کوئی ضرورت اس کے علاوہ:
اَمَرَھُمْ بِھَا وَکَانَ یَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا وَکَانَ اَکْثَرُ مَنْ یَّتَصَدَّقُ النِّسَآءُ
تو حکم فرماتے انکو اس کا، اور پیارے رسول فرماتے تھے کہ صدقہ کرو! خیرات کرو! صدقہ کرو! اور زیادہ ہوتی تھیں جو صدقہ کرتی تھیں عورتیں،
ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَلَمْ یَزَلْ کَذٰلِکَ حَتّٰی کَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَرْوَانَ حَتّٰی
پھر پیارے رسول واپس تشریف لاتے، تو چلتا رہا یہی دستور، یہاں تک کہ مروان بن حکم کا زمانہ آگیا تو میں نکلا مروان کی کمر میں ہاتھ ڈالکر یہاں تک
اَتَیْنَا الْمُصَلّٰی فَاِذَا کَثِیْرُ بْنُ الصُّلْتِ قَدْبَنَا مِنْبَرًا مِنْ طِیْنٍ وَّلَبِنٍ فَاِذَا مَرْوَانُ یُنَازِعُنِیْ یَدَہٗ
کہ ہم آگئے عیدگاہ تو اچانک دیکھا کہ حضرت کثیر ابن صلت نے بنایا ہے منبر گارے اور اینٹ سے، تو اچانک مروان کھینچنے لگا مجھ کو اپنے ہاتھ سے

फ़रमाया कि ऊन के हर बाल के बदले नेकी है।

1432 हदीस शरीफ़:— प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि न फ़रा है और अतीराह, फ़रमाया रावी ने कि फ़रा वो पहल जना हुवा है कि जन्नती थी मादा कुफ़्फ़ार के लिये कि कफ़्फ़ार ज़िब्ह करते थे उसको अपने बुतों के लिये और अतीराह माहे रजब में।

1433 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मुझ हुक्म फ़रमाया गया है कुर्बानी के दिन ईद मनाने का कि मुक़र्रर फ़रमाया है इस ईद को अल्लाह तआला ने इस उम्मत के लिये, अर्ज़ किया प्यारे रसूल से एक शख़्स ने कि या रसूलुल्लाह आपकी क्या राय है अगर न पाँऊ मैं सिवाए आरयतन दिये हुवे जानवर के जो मादा हो तो क्या मैं कुर्बानी कर दूँ उसकी? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने, नहीं! और बल्कि लो अपने बाल अपने नाखुन और कम करो अपनी मूंछों को और साफ़ करो नाफ़ के नीचे के बाल, यही तुम्हारी पूरी कुर्बानी है अल्लाह तआला के नज़दीक।

(82) बोसा देने और गले मिलने का बाब

1434 हदीस शरीफ़:— हज़रते आयशा सिद्दिक़ा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि आए हज़रते ज़ैद इब्ने हारेसा मदीना ए मुनव्वरा और प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मेरे हुजरे में थे, तो हज़रते ज़ैद

بہ نیت عبادت مخصوص حلال جانور ذبح کرنے کا نام ہے۔ جیسے گائے بیل، اونٹ اونٹنی، بھینس بھینسا، بکرا بکری، دنبہ دنبی، اور بھیڑ نر و مادہ۔ لہٰذا نیل گائے ہرن وغیرہما حلال جانوروں کی قربانی جائز نہیں یونہی مرغا مرغی کبوتر کبوتری وغیرہما کی قربانی جائز نہیں۔ حج کے ذبیحے یا کفارے قربانی نہیں ہیں کیونکہ حجاج مسافر ہوتے ہیں اور مسافر پر قربانی نہیں اسلئے حج کے ذبیحوں کے نام بھی علیحدہ ہیں۔ دمِ قران، دمِ تمتع، دمِ جنایت، ہدی۔ شریعت اسلامیہ میں ان ذبیحوں کو ''اضحیہ'' کہیں نہیں فرمایا گیا۔ یہ تمام جانور حجاج کرام صرف حرم شریف ہی میں ذبح کر سکتے ہیں اور قربانی پوری دنیا میں ہوسکتی ہے بلکہ ہوتی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) تو نماز پڑھیئے آپ مالک کیلئے اپنے اور قربانی فرمایئے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۵۷) ایک ہی آیت کریمہ میں نماز و قربانی کا حکم ہے لہٰذا نماز بھی پوری دنیا میں ہوگی اور قربانی بھی پوری دنیا میں ہوگی۔ بعض نادان کہتے ہیں کہ قربانی صرف مکے میں ہوگی یہ انکے لئے تازیانۂ عبرت ہے۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک قربانی ہر مسلمان آزاد مالدار مقیم پر واجب ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ہمیشہ مدینۂ منورہ میں قربانی فرمائی۔ حدیث شریف: سیدنا حضرت محنق ابن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگ میدان عرفات میں آپ ﷺ کیساتھ تھے ہم نے سنا کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ ہر سال ہر گھر والوں پر قربانی ہے۔ حدیث شریف: آپ ﷺ نے فرمایا جسے مالی کشادگی حاصل ہو اور وہ قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے یہ دونوں احادیث کریمہ ''اشعۃ اللمعات شریف'' میں مذکور ہیں اور اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ قربانی واجب ہے۔ پہلی حدیث شریف کی روشنی میں تو یہ بات واضح طور پر ثابت ہوئی کہ ایسا نہیں ہے کہ جیسے زندگی میں ایک بار حج فرض ہے ایسے ہی ایک آدمی پر ایک مرتبہ قربانی فرض ہے بلکہ ہر مسلمان پر جو قربانی کا اہل ہے اس پر ہر سال قربانی کرنا واجب ہے جیسے ہر سال کے روزے ہر مسلمان پر فرض ہیں یا روزانہ پانچ وقت کی نمازیں ہر مسلمان پر فرض ہیں۔ دوسری حدیث شریف سے یہ بات واضح طور پر سمجھ میں آتی ہے کہ قربانی نہ کرنے والے پر آپ ﷺ سخت ناراض ہوتے ہیں اور قربانی نہ کرنے والوں کو آپ ﷺ نے بشان رحمت بھی سخت وارننگ دی ہے۔ وہ لوگ اپنی کھوپڑیوں کی مرمت کرائیں جو کہتے ہیں کہ قربانی کرنے میں قوم کا بہت روپیہ برباد ہوتا ہے یہ رقم کالجوں، اسکولوں میں خرچ کیجائے۔ عبادت کو بربادی کا ذریعہ بتاتے ہیں یہ بے ایمانی کی بھیانک مثال ہے۔ شادی بیاہ، سنیما بازی، تمباکو، سگریٹ، حقہ کے شوق قوم کو برباد نہیں کرتے۔ ہوسکتا ہے کہ یہ بُش کی اولاد آگے چل کر اسی فلسفے کے تحت حج کو بھی بند کرانے لگیں کہ ایک دعاء مانگنے کیلئے اتنی کثیر رقم خرچ کرنا انگریزی دانائی کے خلاف ہے ان نادانوں کا منشا یہ ہے کہ ہم نے نیاز و فاتحہ میلاد شریف و اعراس پر تو بزعم خود ہاتھ صاف کر دیا ہے جو مسنون و مستحب تھے اب فرائض و واجبات پر بھی ہاتھ صاف کر لیا جائے مگر انکا یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکے گا نہ نیاز و فاتحہ میلاد شریف و اعراس بند ہوسکے اور نہو سکیں گے اور نہ ہی قربانی، حج بند ہوسکیں گے۔ دین و سنیت کا چراغ ہمیشہ روشن رہے گا۔ مروان بن حکم کی کوشش بیجا کہ خطبہ پہلے اور نماز عید بعد میں ہوسفل نہوسکی تو یہ چُھٹ بھئیے اپنی اس سعیٔ مردود میں کیسے کامیاب ہوسکیں گے۔ آپ ﷺ ایک قربانی اپنی طرف سے اور ایک قربانی اپنی پیاری امت کیطرف سے فرمایا کرتے تھے۔ ایک قربانی کا پوری امت کیطرف سے کافی ہونا یہ آپ ﷺ کی خصوصیت ہے آج کوئی استاد اپنے تمام شاگردوں یا شیخ اپنے تمام مریدوں کیطرف سے ایک قربانی نہیں کرسکتا۔ جانور کو قبلہ رو بائیں پہلو پر لٹا کر اور اپنا داہنا قدم اسکے دائیں شانے پر رکھکر بائیں ہاتھ سے اسکا سر پکڑ کر دائیں ہاتھ سے تیز چھری چلائی جائے۔ چھری جانور کو لٹا کر اسکے سامنے تیز نہ کیجائے چھری پھیرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہنا فرض ہے اور اللہ اکبر کہنا مستحب ہے۔ وقت ذبح درود شریف پڑھنا مکروہ ہے کہ یہ وقت خوں ریزی کا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرے اور کسی وجہ سے خود ذبح نہ کرسکے دوسرے سے ذبح کرائے تب بھی قربانی کا سامنے ہونا بہتر ہے۔

(۱۴۱۲) ''چلنا، بیٹھنا، دیکھنا سیاہی میں'' اسکا مطلب یہ ہے کہ اسکے پاؤں اسکے سُرین (چوتڑ) اور آنکھیں سیاہ ہوں۔ باقی جسم پر

كَأَنَّهُ يُجَرِّنِي نَحْوَ الْمِنْبَرِ وَأَنَا أَجُرُّهُ نَحْوَ الصَّلوٰةِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ مِنْهُ قُلْتُ أَيْنَ

گویا کہ وہ کھینچ رہا ہے مجھ کو منبر کی طرف اور میں کھینچ رہا ہوں مروان کو نماز کی طرف، پھر جب دیکھی میں نے یہ حرکت اسکی تو میں نے کہا کہ کہاں گیا

الْاِبْتِدَاءُ بِالصَّلوٰةِ فَقَالَ لَا يَا أَبَا سَعِيْدٍ قَدْ تُرِكَ مَا تَعْلَمُ قُلْتُ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ

شروع کرنا نماز سے؟ تو مروان نے کہا نہیں اے ابو سعید! چھوڑ دیا گیا وہ جو تم جانتے ہو، میں نے کہا ہرگز نہیں! قسم ہے اس ذات کی میری جان جسکے دست قدرت میں ہے

لَا تَأْتُوْنِي بِخَيْرٍ مِمَّا أَعْلَمُ ثَلٰثَ مِرَارٍ ثُمَّ انْصَرَفَ (رواه مسلم)

کہ نہیں لا سکتے ہو بہتر اُس سے جو میں جانتا ہوں، یہ بات تین بار فرمائی، پھر آپ واپس تشریف لائے۔

(۱۴۱۱) حدیث شریف: ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ

ترجمہ: قربانی فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے دو بکروں کی جو چت کبرے اور سینگ والے تھے، ذبح فرمایا اپنے دست مبارک سے

وَسَمّٰى وَكَبَّرَ قَالَ رَأَيْتُهٗ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا

اور پڑھی بسم اللہ اور اللہ اکبر۔ فرمایا حضرت انس نے کہ میں نے دیکھا پیارے رسول کو کہ رکھنے والے تھے پیارے رسول اپنے قدم پاک کو

وَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ۔ (رواه البخاری والمسلم)

بکروں کی کروٹوں پر اور فرماتے بسم اللہ اللہ اکبر۔

(۱۴۱۲) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ

ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا سینگوں والے بکرے کا جو چلے سیاہی میں

وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهٖ لِيُضَحِّيَ بِهٖ قَالَ

اور بیٹھے سیاہی میں اور دیکھے سیاہی میں، تو لایا گیا پیارے رسول کی خدمت اقدس میں تاکہ قربانی فرمائیں پیارے رسول اسکی، فرمایا پیارے رسول نے

يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اِشْحَذِيْهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهٗ ثُمَّ ذَبَحَهٗ

کہ اے عائشہ چھری لاؤ! پھر فرمایا تیز کرو اس کو پتھر پر، تو میں نے ایسا ہی کیا، پھر پیارے رسول نے چھری لی اور بکرا پکڑا، پھر لٹایا اسکو پھر ذبح فرمایا اسکو

हाज़िर आए और खटखटाया दरवाज़ा, तो रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम खुड़े हुवे उनकी तरफ़ जाने को नंगे बदन कि घसीट रहे थे अपने कपड़े को, अल्लाह की क़सम कि नहीं देखा मैंने उनको नंगे बदन इससे पहले और न इसके बाद, तो गले लगाया उन्होंने हज़रते ज़ैद को और बोसा दिया उनको।

1435 हदीस शरीफ़:– चूमा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हज़रते इब्ने अली को और प्यारे रसूल की पास हज़रते इक़रा इब्ने हाबिस भी थे तो कहा हज़रते इक़रा ने कि मेरे दस बेटे हैं कि नहीं चूमा मैंने उनमें से किसी को, तो देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उनकी तरफ़, फिर फ़रमाया जो शफ़क़्क़त नहीं करता वो रहमत नहीं किया जाता।

1436 हदीस शरीफ़:– हज़रते उसैद इब्ने हुज़ैर कि वो एक शख़्स थे अनसार में से उनसे मरवी उन्होंने फ़रमाया कि उस वक़्त बातें करते थे उसैद लोगों से और था उनके मिज़ाज में मिज़ाह, हमारे दर्मियान हँसाते थे लोगों को, तो टोका उनको प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उनमें लकड़ी लगाकर, तो कहा हज़रते उसैद ने कि बदला दीजिये मुझ को, फ़रमाया कि बदला लेलो, कहा हज़रते उसैद ने कि आपके बदने अक़्दस पर कुरता है और मेरे जिस्म पर कुरता न था तो उठाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अपना कुरता तो चुपट गए वो और बोसा देने लग वो उनके पहलू को, कहा हज़रते उसैद

کالے سفید دھبے ہوں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنی آل اطہار اور پیاری امت کو اس ثواب میں شریک فرمایا۔ فرائض و واجبات کا ثواب بھی دوسروں کو بخشا جاتا ہے اور بخشنے والے کے اپنے ثواب میں کوئی کمی بھی نہ آئیگی۔ اس بات پر نظر رہے کہ بکری سامنے ہے اور آپ ﷺ اسکا ثواب اپنی آل اطہار اور اپنی پیاری امت کو بخش رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ کھانا سامنے رکھ کر ایصال ثواب کرنا نہ صرف یہ کہ جائز بلکہ سنت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ کھانا چاشت کے وقت اپنی آل و امت کو کھلایا۔ یہ آپ ﷺ کی شان رحمت ہے کہ اپنی عبادات کے ثواب میں اپنی امت کو بھی شریک فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کا ایک سجدہ ہم جیسے بیشمار گنہگاروں کا بیڑا پار لگائیگا۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنی طرف سے قربانی کیساتھ ساتھ آپ ﷺ کی طرف سے بھی قربانی کیا کرے۔ فقیر قدیری تقریباً چالیس سال سے آپ ﷺ کیطرف سے بکرے کی قربانی کرتا ہے اور اپنے دیگر بزرگوں کی طرف سے بھی۔ ذہن نشیں رہے کہ آپ ﷺ نے اپنی آل کا ذکر الگ اور پہلے فرمایا اور اپنی پیاری امت کا ذکر بعد میں فرمایا جبکہ امت میں آل بھی داخل ہے۔ اس سے بھی آل رسول کی عظمت و فضیلت و بزرگی و برتری کا پتہ چلتا ہے۔

(۱۴۱۳) اونٹ پانچ سال کا کہ اونٹ پانچ سال کا ہونے کے بعد دوندتا ہے۔ گائے بھینس دو سال کی کہ گائے بھینس وغیرہ جب دو سال کے ہوتے ہیں تو دوندتے ہیں۔ بکرا ایک سال کا اور بکرا، دنبہ جب ایک سال کے ہوجاتے ہیں تو دوندتے ہیں اور دنبہ و بھیڑ چھ مہینے کی ایسی ہو کہ ایک سال کی بکریوں مل جائے تو چھ ماہہ بھیڑ کی قربانی جائز ہے۔ نیز ایک سال کی بکری کی قربانی چھ ماہہ بھیڑ سے افضل ہے۔ سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا افضل قربانی اونٹ کی ہے پھر گائے وغیرہ کی پھر بکری وغیرہ کی پھر بھیڑ کی۔

(۱۴۱۴) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی شان صدقات و خیرات اتنی بلند و بالا تھی کہ آپ قربانی کیلئے جانور حضرات صحابۂ کرام میں تقسیم فرماتے تھے۔ یہ اُمراء کو تعلیم ہے کہ اُمراء کو چاہئے کہ وہ قربانی کے جانور لیکر مسلمانوں پر تقسیم کردیں تاکہ وہ لوگ قربانی کریں اور یہ طریقہ جائز ہے۔ چھ مہینے کی بکری کی قربانی صرف حضرت عقبہ کیلئے جائز تھی اور کسی کیلئے جائز نہیں کیونکہ یہ بھی خاص حکم حضرت عقبہ کیلئے تھا۔ اس موقع پر سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ پیارے نبی ﷺ کو یہ حق حاصل ہے کہ بعض احکام بعض اشخاص کیلئے خاص فرمادیں کیونکہ جملہ احکام دین آپ ﷺ کے سپرد فرمادئے گئے ہیں۔ آپ جسکو چاہیں حکم فرمادیں کیونکہ آپ ﷺ بعطائے الٰہی مالک احکام ہیں۔ شعر:

حکم مصطفیٰ تیرے تابع خلق ساری ہے
دو جہاں میں اے آقا حکم تیرا جاری ہے (یا حبیب)

(۱۴۱۵) عیدگاہ میں قربانی کرنے کا فلسفہ یہ تھا کہ تاکہ تمام لوگ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو قربانی کرتے ہوئے دیکھیں اور پریکٹکلی طور پر مسلمانوں کو قربانی کا طریقہ معلوم ہوجائے۔ یہ عیدگاہ مدینۂ منورہ کی تھی نہ کہ مکۂ مکرمہ کی۔ آپ ﷺ نے مکۂ معظمہ میں نہ کبھی نمازِ عید قرباں پڑھی اور نہ عید کی قربانی فرمائی۔ وہ لوگ اپنی حماقتوں پر نظر ثانی کریں جو کہتے ہیں کہ قربانی تو صرف مکہ مکرمہ میں ہے۔ نحر کرنا اونٹ کیساتھ خاص ہے اور ذبح کرنا عام ہے۔ اونٹ کا نحر کرنا اسکے ذبح کرنے سے افضل ہے۔ نحر کبھی ذبح کے معنیٰ میں بھی آتا ہے

(۱۴۱۶) گائے بیل، بھینس بھینسا، اونٹ اونٹنی کی قربانی میں سات افراد شریک ہوسکتے ہیں۔ بشرطیکہ کوئی حصہ دار گوشت اور تجارت گوشت کیلئے نہ شریک ہوا ہو۔ تمام کے تمام قربانی کرنے والے ہوں یا بعض قربانی کرنے والے اور بعض عقیقہ کرنے والے۔ قربانی کے جانور میں عقیقہ ہوسکتا ہے۔

(۱۴۱۷) کھال کو کاٹنا کسی عذر کی وجہ سے یا بنا عذر کے۔ جو اُمراء و اغنیاء واجباً اور جو غرباء و فقراء نفلاً قربانی کا ارادہ کرے وہ بقرعید کا چاند دیکھنے سے قربانی کرنے تک بال، ناخن اور مردار کھال وغیرہ نہ خود کاٹے اور نہ دوسروں سے کٹوائے تاکہ حاجیوں سے کچھ مشابہت ہوجائے۔ اچھوں کی مشابہت بھی اچھی ہوتی ہے۔ کہ حضرت صحابۂ کرام احرام کی حالت میں حجامت نہیں بنا سکتے تاکہ قربانی ہر بال ہر ناخن کا فدیہ بن جائے اور بال و ناخن نہ کٹوانے کا حکم استحبابی ہے نہ کہ وجوبی۔ لہٰذا قربانی کرنے والے کو حجامت نہ بنوانا بہتر ہے

ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰى بِهٖ (رواہ مسلم)

تو فرمایا اللہ قبول فرما تو حضرت محمد کی طرف سے اور حضرت محمد کی آل کی طرف سے اور حضرت محمد کی امت کی طرف سے پھر قربانی کی اس کی۔

(۱۲۱۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَّعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ مت ذبح کرو مگر مسنہ یعنی دو برس کا مگر یہ کہ دشوار ہو تم پر تو ذبح کرو تم بھیڑ کا چھ مہینے کا بچہ۔

(۱۲۱۴) حدیث شریف: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَّقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهٖ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهٗ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ

ترجمہ: حضرت عقبہ ابن عامر سے مروی ہے کہ بیشک پیارے نبی ﷺ نے عطا فرمائیں ان کو بکریاں کہ تقسیم فرما دیں ان کو پیارے نبی کے صحابہ میں قربانی کیلئے تو ایک چھ مہینے کا بچہ بچ گیا تو ذکر کیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے تو فرمایا پیارے رسول نے کہ قربانی کرو اس کی تم

وَفِيْ رِوَايَةٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَنِيْ جَذَعٌ قَالَ ضَحِّ بِهٖ (رواہ البخاری والمسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ میرے حصے میں بچہ آیا تو فرمایا کہ قربانی کرو تم اس کی۔

(۱۲۱۵) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى (رواہ البخاری)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ ذبح فرماتے تھے اور نحر فرماتے تھے عیدگاہ میں۔

(۱۲۱۶) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَّالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ (رواہ مسلم)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ گائے سات کی طرف سے ہے اور اونٹ سات کی طرف سے۔

(۱۲۱۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَاَرَادَ بَعْضُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب آئے عشرہ قربانی اور ارادہ کرے کوئی تم میں کہ قربانی کرے

ने कि बस इरादा था मेरा यही या रसूलुल्लाह।

1437 हदीस शरीफ़– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मुलाक़ात फ़रमाई हज़रते जाफ़र इब्ने अबू तालिब से, तो गले लगा लिया उनको और बोसा दिया उनको दोनों आँखों के दर्मियान।

1438 हदीस शरीफ़– हज़रते जाफ़र इब्ने अबू तालिब से मरवी कि उन्होंने जश से उनके वापस आने के वाक़िए के बारे में, हज़रते जाफ़र ने फ़रमाया कि निकले हम जश से यहाँ तक कि आ गए मदीना ए मुनव्वरा तो मुलाक़ात फ़रमाई मुझ से प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो मुआनक़ा फ़रमाया मुझसे फिर फ़रमाया कि अटकल से नहीं मालूम मुझे कि फ़तहे ख़ैबर की ख़ुशी ज़्यादा है या जाफ़र के आने की, और आना हुआ हज़रते जाफ़र का फ़तहे ख़ैबर के दिन।

1439 हदीस शरीफ़– हज़रते ज़ारा से मरवी जो अब्द क़ैस के वफ़्द में थे उन्होंने फ़रमाया कि जब हम आए मदीने शरीफ़ तो जब हम जल्दी करने लगे अपनी सवारियों से उतरने में तो हम चूमने लगे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के मुबारक हाथ और पाए अक़्दस।

1440 हदीस शरीफ़– हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नहीं देखा मैंने किसी को जो ज़्यादा मुशाबे हो तरीक़े और रविश में और अच्छी आदतों में और एक रिवायत में है कि बात करने में और कलाम

لازم وواجب نہیں بلکہ جو مسلمان قربانی نہ کر سکیں انکے لئے بھی بہتر یہ ہے کہ وہ اس عشرۂ ذوالحجہ میں حجامت نہ بنوائیں بقرعید کے دن بعد نماز حجامت بنوائیں تو ثواب ملیگا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر اور سیدنا امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما قربانی نہیں فرمایا کرتے تھے تاکہ لوگ قربانی کو واجب نہ سمجھ لیں یہ بھی غیر تحقیقی بات ہے۔ ان حضرات کا قربانی نہ کرنا کہیں ثابت نہیں ہے (مرقاۃ شریف)

(۱۴۱۸) ذوالحجہ کے پہلے دن میں اللہ تعالیٰ کو بندوں کے اعمال صالحہ بہت پیارے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بہت زیادہ ثواب عطا فرماتا ہے کیونکہ یہ زمانہ حج کا ہے اور اسی عشرے میں یوم عرفہ بھی ہے جو تمام دنوں سے بہتر ہے۔ اسی طرح رمضان مبارک کی آخری دس راتیں کہ ان میں نیکیاں بہت قبول ہوتی ہیں کیونکہ اس میں اعتکاف کا زمانہ ہے اور اس میں لیلۃ القدر بھی ہے۔ دن تو بقرعید کے پہلے عشرے کے افضل ہیں اور راتیں رمضان شریف کے آخری عشرے کی افضل ہیں۔ افضل دنوں اور افضل راتوں میں عبادتیں بھی افضل ہوتی ہیں۔ اسی لئے شبِ معراج النبی ﷺ شبِ میلاد النبی ﷺ شبِ برأت میں عبادتیں ریاضتیں افضل ہیں۔ یہ راتیں افضل ہیں۔ ذوالحجہ کے پہلے عشرے کے تھوڑے اور آسان اعمال صالحہ دوسرے زمانے کے کفار کیساتھ جہاد کرنے سے افضل ہیں۔ اس عشرے میں اگر کفار سے جہاد کیا جائے تو اسکی فضیلت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

(۱۴۱۹) یہ قربانی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے مدینۂ منورہ میں فرمائی تھی کیونکہ حج مبارک کے موقع پر مکۂ مکرمہ میں تو آپ ﷺ نے ۱۰۰ اونٹ ذبح فرمائے تھے۔ نہ کہ دو بکرے۔ سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکۂ مکرمہ کی دوسری قربانیاں دیکھی نہیں چونکہ آپ انصاری ہیں مدینۂ منورہ میں آپ ﷺ کے پیارے حالات ومعاملات ملاحظہ فرماتے تھے۔ یہ حدیث شریف بھی ان لوگوں کیلئے جائے عبرت ہے جو یہ کہتے ہیں کہ قربانی صرف مکۂ مکرمہ میں کرنا چاہئے اور کہیں دوسری جگہ نہ کرنا چاہئے۔ اس زمانے میں وہابیوں کیطرف سے ایک شرارت یہ بھی ہوتی ہے کہ بذریعۂ تحریر وتقریر یہ واویلا کیا جاتا ہے کہ خصّی بکرے کی قربانی درست نہیں ہے۔ یہ کپورے خور برادری انڈوے کی قربانی کو اہمیت دیتے ہیں اللہ ورسول کی محبت میں نہیں بلکہ کپوروں کی محبت میں۔ شعر:

انہیں کو بارھویں اور گیارھویں نہیں جچتی
خدا گواہ ہے جن کا دھرم کپوری ہے (یانبی)

جب آپ ﷺ نے خصّی بکروں کی قربانیاں فرمائی ہیں اور پھر خصّی کی قربانی کو ناجائز غیر درست بتانا یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ وہابیوں کو آپ ﷺ سے سخت عداوت ودشمنی ہے۔ کوئی سچا عاشق نبی سنت نبی کو ناجائز نہیں کہے گا۔ خصّی بیل اور خصّی بھینسے جسے ہمارے محاورے میں "بدھیا" بھی کہتے ہیں اسکی بھی قربانی درست ہے۔ وہابی فرقے کی ذہنی اُپج یہ ہے کہ خصّی بکرے میں نقصان آجاتا ہے اور خصّی جانور عیب دار ہوجاتا ہے اور عیب دار جانور کی قربانی درست نہیں ہے۔ جواب میں فقیر قدیری عرض کرتا ہے کہ یہ نہ تو نقصان ہے اور نہ عیب بلکہ یہ تو کمال وخوبی ہے کہ خصّی جانور کا گوشت لذیذ وعمدہ ہوتا ہے اور قیمت بھی گراں وزیادہ ہوتی ہے۔ نیز سینگ کان ناک ٹانگ تو دکھائی دیتے ہیں انکا عیب بھی دکھائی دیتا ہے مگر خصّی ہونا ایک ایسا امر ہے کہ کوئی صاحب ذوق ہی اپنی تسلی وتشفیٔ روحانی کیلئے اس مقام پر غور کرے تو پتہ چلے گا کہ یہ خصّی ہے ورنہ عام طور پر خصّی ہونا دکھائی نہیں دیتا۔ بکرے تیاری اور خوبصورتی ہی بتادیتی ہے کہ یہ خصّی ہے۔ ۱۹۷۲ء کی بات ہے کہ عشرۂ ذوالحجہ میں بعد نماز مغرب ایک صاحب تخت والی مسجد محلہ کسرول مراد آباد شریف میں آئے اور ٹھپے دار پیشانی سوکھا پھیکا چہرہ اور اس نے فقیر قدیری سے سوال کیا تمام نمازی بھی موجود تھے کہ "حضور! عیب دار کی قربانی درست نہیں ہے تو پھر خصّی کی قربانی کیسے درست ہوگی؟ فقیر قدیری نے عرض کیا کہ آپکے دھرم میں ختنہ ہوتی ہے کہ نہیں تو وہابی بولا بے شک ہوتی ہے تو فقیر قدیری نے کہا کہ قربانی کرنے والا بھی عیب دار ہوتا ہے بلکہ ہر مسلمان عیب دار ہوگیا۔ وہابی ہکا بکا رہ گیا۔ پھر فقیر قدیری نے مذکورہ دلائل کی روشنی میں اسے مزید مطمئن کیا۔ جب آپ ﷺ نے خصّی بکروں کی قربانی فرمائی ہے تو انکی ذات گرامی "شارع" ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اعلان نبوت سے پہلے اور بعد میں شرک وکفر اور تمام

فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَبُشْرِهٖ شَيْئًا وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يَاخُذَنَّ شَعْرًا وَّلَا يَقْلِمَنَّ ظُفْرًا وَفِي رِوَايَةٍ

تو نہ چھوئے اپنے بالوں کو اور اپنی کھال کو بالکل، اور ایک روایت میں ہے کہ نہ لے اپنے بال کو اور نہ کاٹے اپنے ناخن کو اور ایک روایت میں ہے کہ

مَنْ رَأٰى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَاخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ (رواہ مسلم)

جو دیکھے چاند ذوالحجہ کا اور ارادہ کرے قربانی کا تو نہ لے اپنے بال سے اور نہ اپنے ناخن سے۔

(۱۴۱۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهِنَّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں ہیں ایسے کوئی ایام عمل صالح کہ زیادہ محبوب ہوں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں

مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشْرِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ

ان دنوں سے، عرض کیا حضرات صحابہ نے یارسول اللہ! اور نہ جہاد اللہ کے راستے میں؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ اور نہ جہاد

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ (رواہ البخاری)

اللہ تعالیٰ کے راستے میں، مگر ایسا شخص جو نکلا اپنی جان لیکر اور اپنا مال لیکر اور نہ واپس لایا اس میں سے کچھ بھی۔

(۱۴۱۹) حدیث شریف: ذَبَحَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ

ترجمہ: ذبح فرمائے پیارے نبی ﷺ نے قربانی کے دن دو بکرے سینگ والے چتکبرے خصی،

فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا

پھر جب لٹایا قبلہ رو دونوں کو تو فرمایا پیارے نبی نے: انی وجہت وجہی للذی فطر السمٰوٰت والارض علیٰ ملت ابراھیم حنیفا

وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ

وما انا من المشرکین ان صلوتی ونسکی وم حیای ومماتی للہ رب العالمین لاشریک لہ وبذلک

اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ بِيَدِهٖ

امرت وانا من المسلمین اللھم منک ولک عن محمد وامتہ بسم اللہ اللہ اکبر پھر ذبح فرمایا پیارے نبی نے ذبح فرمایا اپنے دست مبارک سے

करते थे, प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के फ़ात्मा से, जब आतीं फ़ात्मा उनके पास तो खड़े हो जाते उनके लिये, फिर लेते उनके हाथ को चूमते उनके हाथ को और बिठाते उनको अपनी जगह और जब तशरीफ़ लाते प्यारे रसूल फ़ात्मा के पास तो फ़ात्मा खड़ी हो जातीं प्यारे नबी के लिये तो लेतीं फ़ात्मा उनका हाथ तो चूमतीं और बिठातीं फ़ात्मा उनको अपनी जगह।

1441 हदीस शरीफ़:– हज़रते बरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं आया हज़रते अबू बक्र के हमराह पहले उनके से जो मदीना शरीफ़ आए, अचानक देखा कि हज़रते अबू बक्र की बेटी हज़रते आयशा लेटी हुई हैं कि हो गया उनको बुख़ार, तो आए उनके पास हज़रते अबू बक्र, तो फ़रमाया तुम कैसी हो तुम ऐ बेटी और चूम लिया उनके रुख़सार को।

1442 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को एक बच्चा दिया गया तो बोसा दिया प्यारे नबी ने उसको, तो फ़रमाया ख़बरदार! बेशक यह बच्चे बख़ील व बुज़दिल बनाने वाले हैं और यह बच्चे अल्लाह तआला की खुशबूदार फ़स्ल से हैं।

(83) सूरज गिरेहन और चाँद गिरेहन की नमाज़ का बाब

1443 हदीस शरीफ़:– आवाज़ बुलंद फ़रमाई प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सूरज गिरेहन की

وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّىْ وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِىْ (رواہ ابوداؤد واحمد)

اور پڑھی بسم اللہ اور اللہ اکبر یا اللہ یہ میری طرف سے ہے اور ان کی طرف سے جو نہ قربانی کر سکیں میری امت میں سے۔

(۱۴۲۰) حدیث شریف: عَنْ حَنَشٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّىْ بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ

ترجمہ: حضرت حنش سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا حضرت علی کو کہ قربانی فرما رہے ہیں دو بکروں کی تو میں نے عرض کیا

لَهٗ مَا هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَوْصَانِىْ اَنْ اُضَحِّىَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّىْ عَنْهُ (رواہ ابوداؤد)

ان سے کہ یہ کیا ہے؟ تو فرمایا انہوں نے کہ بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے تاکید کی مجھے کہ قربانی کیا کروں انکی طرف سے تو میں قربانی کرتا ہوں انکی طرف سے۔

(۱۴۲۱) حدیث شریف: عَنْ عَلِىٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ

ترجمہ: حضرت علی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حکم فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ ہم اچھی طرح دیکھ لیں آنکھ اور کان کو

وَاَنْ لَا نُضَحِّىَ بِمُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ وَّلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی)

اور یہ کہ نہ قربانی کریں جس کا اوپر کا یا نیچے کا کان کٹا ہوا ہو اور نہ اسکی جس کے کان میں بڑا شگاف ہو اور کان پھٹے کی۔

(۱۴۲۲) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَنْ نُضَحِّىَ بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ (رواہ ابن ماجۃ)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ ہم قربانی کریں ٹوٹے سینگ اور کٹے کان والے جانور کی۔

(۱۴۲۳) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم سُئِلَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا فَاَشَارَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کن کن قربانیوں سے بچنا چاہیے؟ تو اشارہ فرمایا پیارے رسول نے

بِيَدِهٖ فَقَالَ اَرْبَعًا اَلْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا

اپنے دست مبارک سے تو فرمایا کہ چار سے! لنگڑے سے کہ جسکا لنگڑا پن ظاہر ہو، اور کانے سے کہ جس کا کانا ہونا ظاہر ہو، بیمار سے جس کا بیمار ہونا ظاہر ہو

وَالْعَجْفَاءُ الَّتِىْ لَا تُنْقِىْ (رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والدارمی)

اور لاغر سے کہ جو نہ رکھتا ہو مینگ ہڈیوں میں۔

नमाज़ में अपने कुरआने करीम के पढ़ने में।

1444 हदीस शरीफ़:— हज़रत अबू मूसा अशअरी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि सूरज गिरेहन हुवा तो प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम खड़े हुवे तेज़ी से इस तरह डरे गोया कि क़यामत आ गई, तो तशरीफ़ लाए प्यारे नबी मस्जिद में तो नमाज़ अदा फ़रमाई बहुत दराज़ रूकू सजदों और क़याम के साथ, कि नहीं देखा मैं ने उनको कभी कि करते हों उसको, और फ़रमाया उन्होंने कि यह निशानियाँ हैं जो भेजता है अल्लाह तआला नहीं होतीं यह निशानियाँ किसी की मौत की वजह और न किसी ज़िंदगी की वजह से और लेकिन डराता है अल्लाह तआला इन निशानियों के ज़रिये अपने बंदों को, तो जब देखो तुम कुछ भी इन निशानियों में से तो तेज़ी से आओ अल्लाह के ज़िक्र की तरफ़ और उससे दुआ माँगने की तरफ़ और उससे मगफ़रत माँगने की तरफ़।

1445 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नमाज़ अदा फ़रमाई जिस वक़्त कि सूरज गिरेहन हुवा, हमारी नमाज़ की तरह, रूकु फ़रमाते और सजदा फ़रमाते।

1446 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ़ लाए एक दिल लपक झपक मस्जिद की तरफ़ और सूरज गहना हुवा था तो प्यारे नबी ने नमाज़ अदा फ़रमाई यहाँ तक कि सूरज

(۱۴۲۴) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يُضَحِّيْ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيْلٍ يَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ وَيَاكُلُ فِيْ سَوَادٍ وَيَمْشِيْ فِيْ سَوَادٍ۔ (رواه الترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجة)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قربانی فرماتے تھے جو سینگ والا تندرست ہوتا، جو دیکھے سیاہی میں اور کھائے سیاہی میں اور چلے سیاہی میں۔

(۱۴۲۵) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ الْجِذْعَ يُوَفِّيْ مِمَّا يوفى منه الثنى۔ (رواه ابوداود والنسائی وابن ماجة)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلى الله عليه وسلم فرماتے تھے کہ بلا شبہ بھیڑ کا چھ ماہ کا بچہ کفایت کرتا ہے اس سے کہ کفایت کرتا ہے جس سے بکری کا ایک سالہ بچہ۔

(۱۴۲۶) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ نِعْمَتِ الْاُضْحِيَةُ الْجَذْعُ مِنَ الضَّانِ۔ (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ صلى الله عليه وسلم سے، فرماتے ہیں پیارے رسول کہ کیا ہی اچھی قربانی ہے بھیڑ کے چھ ماہ کے بچے کی۔

(۱۴۲۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَاعَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهُ لَيَاتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا۔ (رواه الترمذی وابن ماجة)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلى الله عليه وسلم نے کہ نہیں کیا ابن آدم نے کوئی عمل قربانی کے دن جو زیادہ محبوب ہو اللہ کی بارگاہ میں خون بہانے سے، بیشک وہ قربانی کا جانور ضرور آئیگا روز قیامت اپنے سینگوں کیساتھ اور اپنے بالوں کیساتھ اور اپنے کھروں کیساتھ بیشک خون قبولیت حاصل کرتا ہے دربار الٰہی میں، قبل اسکے کہ گرے زمین پر، تو خوش کرو اس قربانی کے ذریعہ اپنے دل کو۔

गिरेहन खुल गया, फिर फ़रमाया प्यारे नबी ने कि बेशक जाहिलियत वाले कहते थे कि बेशक सूरज चाँद नहीं गहता मगर ज़मीन के बड़ों में से किसी बड़े की मौत की वजह से, हालाँकेह सूरज व चाँद नहीं गहते किसी की मौत की वजह से और न किसी की ज़िंदगी की वजह से लेकिन यह दोनों मख़लूक़ हैं अल्लाह की मख़लूक़ में से, हादसा फ़रमाता है अल्लाह तआला अपनी मख़लूक़ में जो चाहे, तो उन दोनों में जिसे भी गिरेहन लग जाए तो तुम नमाज़ पढ़ो यहाँ तक कि सूरज खुल जाए या अल्लाह तआला कोई और रास्ता ज़ाहिर फ़रमा दे।

(84) सजदा ए शुक्र का बाब

1447 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि जब पहुँचती प्यारे नबी को कोई बातम खुशी की या आप खुश होते किसी वजह से तो ज़मीन पर सजदा रेज़ होते, शुक्र करते हुवे अल्लाह तआला का।

1448 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने देखा एक शख़्स को बोनों (कोताह क़दों) में से तो सजदा रेज़ हो गए प्यारे नबी।

1449 हदीस शरीफ़:– हज़रते सईद इब्ने अबी वक़ास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम चले प्यारे

گناہوں سے محفوظ رکھا۔ مگر ان وہابیوں نے تو آپ ﷺ کے گناہوں کی ایک فہرست تیار کرر کھی ہے جبکہ آپ ﷺ گناہ کر ہی نہیں سکتے کیونکہ آپ ﷺ معصوم ہیں۔ آپ ﷺ اعلان نبوت سے پہلے اول عمر مبارک ہی سے زاہد و عابد تھے۔ کسی عبادت میں کسی دوسرے نبی کی اتباع نہ فرمائی بلکہ دین ابراہیمی کی وہ عبادتیں فرماتے تھے جو دین اسلام کی اسلامی عبادات کے مطابق تھیں۔ چنانچہ جب پہلی وحی آئی تو آپ ﷺ غار حرا شریف میں مصروف اعتکاف و عبادت تھے۔ آپ ﷺ تمام مسلمانوں میں سب سے پہلے مسلمان ہیں۔ مذکورہ دعاء قربانی میں آیت کریمہ ہے جس میں لفظ نُسُک ہے جسکے معنیٰ قربانی کے ہیں اسی لئے آپ ﷺ نے قربانی کے خطبے میں اسکو تلاوت فرمایا۔ ان لوگوں کو اس سے درس لینا چاہئے جو کہتے ہیں کہ قرآن کریم میں قربانی کا ثبوت نہیں ہے۔ اسکی تفسیر یہ آیت کریمہ ہے (ترجمہ) تو نماز پڑھئے آپ مالک کیلئے اپنے اور قربانی فرمایئے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۵۷۴) کفار و مشرکین بتوں کے نام پر قربانی کرتے تھے مومنین و مسلمین اللہ تعالیٰ کے نام پر قربانی کرتے ہیں۔ آپ ﷺ امت کے غریبوں کیطرف سے قربانی فرمایا کرتے تھے۔ اب امت کے امیروں کو چاہئے کہ وہ آپ ﷺ کیطرف سے بھی قربانی کیا کریں۔ قربانی کرنا واجب ہے اور مالی عبادات میں نیابت جائز ہے۔

(۱۴۲۰) ''یہ کیا ہے'' کہ آپ دو بکرے کرر ہے ہیں جبکہ ایک بکرے کی قربانی کافی ہے۔ میت کیطرف سے قربانی کرنا جائز ہے۔ اگر قربانی میت کی طرف سے ہو تو تمام گوشت خیرات کر دیا جائے اور اگر وارث اپنی جانب سے ثواب کی خاطر میت کیطرف سے قربانی کرے تو خود بھی کھائے اور فقراء و امراء سبکو کھلائے۔ جو قربانی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے نام سے ہو تو اسے تو بہترین تبرک سمجھ کر کھائیں۔ بہت ہی خوش نصیب ہیں وہ امتی جو آپ ﷺ کے نام سے بھی قربانی کرتے ہیں۔

(۱۴۲۱) قربانی کے جانور کے تمام اعضاء میں ظاہری کوئی ایسا عیب نہو جو اسکے حسن میں کمی پیدا کردے یا جسم میں نقصان جسکی وجہ سے قربانی درست نہو جیسے اندھا' کانا' لنگڑا' دُم کٹا' بہت لاغر و کمزور کہ انکی قربانی نہ کیجائے۔ بہتر تو یہ ہے کہ بے عیب جانور خریدا جائے کہ تھوڑا بھی عیب نہو۔ کتنا عیبیلا جانور قربانی میں چل سکتا ہے اسکی تفصیلات ''انتخاب شریعت'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱۴۲۲) اگر کان کا اکثر حصہ سلامت ہے اور آدھے سے کم حصہ چرا پھٹا یا کٹا ہے تو اسکی قربانی جائز ہے اور یہی حکم سینگ کا بھی ہے کیونکہ اس سے جانور کے حسن میں کمی نہیں آتی۔ منڈے جسکے پیدائشی سینگ نہوں یا جسکے پیدائشی کان چھوٹے چھوٹے ہوں اس جانور کی قربانی درست ہے۔ جس جانور کے سینگوں کا چھلکا یعنی اوپر کا خول اتر گیا ہو اور مینگ یعنی گودا باقی و سالم ہو اسکی قربانی جائز ہے۔

(۱۴۲۳) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے قربانی کے جانور کے یہ چار اصول بیان فرمادئے جس میں بہت سے فروعی عیوب خود بخود آگئے۔ لنگڑا وہ جو قربان گاہ تک نہ جاسکے کہ اس سے کم ہو تو قربانی ہوسکتی ہے۔ کانا وہ جسکی ایک آنکھ کی روشنی بالکل چلی گئی ہو اگر آنکھ میں تھوڑا سا عیب ہے تو قربانی ہوسکتی ہے۔ بیمار وہ جو کھانا پینا چھوڑ دے اور لاغر اور ہڈیوں میں گودا نہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ جانور کھڑا بھی نہو سکے۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر قربانی کے جانور میں اندرونی عیوب ہوں جو محسوس نہوں وہ قربانی کیلئے مضر نہیں ہے۔ وہ دیوانہ جانور جسکی دیوانگی ظاہر ہو اسکی قربانی نہ کیجائے۔

(۱۴۲۴) ایسا بکرا دیکھنے میں بہت ہی حسین ہوتا ہے اور اسکے کھانے میں بھی لذت ہوتی ہے۔ جسے آنکھیں قبول کریں اسے آنتیں بھی قبول کرتی ہیں۔ حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ موٹے اور سرگیں آنکھوں والے بکرے کی قربانی افضل ہے۔ مذکورہ اوصاف خصّی بکرے ہی میں عام طور پر ملتے ہیں اور قربانی میں گوشت زیادہ دیکھو چربی زیادہ نہ دیکھو ایک موٹے بکرے کی قربانی دو دبلے بکروں کی قربانی سے افضل ہے۔ سیاہی میں کھاتے دیکھے اور چلنے کا مطلب یہ ہے کہ اسکا پورا منہ کالا ہو اور اسکے پاؤں بھی کالے ہوں۔

(۱۴۲۵) بھیڑ اور دنبہ کا چھ ماہہ بچہ جو موٹا ہو اور ایک سالہ بکریوں میں مل جائے تو اسکی قربانی جائز ہے۔

(۱۴۲۶) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے چھ ماہہ دنبے یا

(۱۴۲۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَامِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ اَنْ یُّتَعَبَّدَ لَہٗ فِیْھَا مِنْ عَشْرِ ذِی الْحِجَّۃِ یَعْدِلُ صِیَامُ کُلِّ یَوْمٍ مِّنْھَا بِصِیَامِ سَنَۃٍ وَقِیَامُ کُلِّ لَیْلَۃٍ مِّنْھَا بِقِیَامِ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں ہیں کوئی ایام جو زیادہ محبوب ہوں اللہ کی نزدیک یہ کہ عبادت کیجائے اسکی ان میں عشرۂ ذوالحجہ سے کہ برابر ہے عشرۂ ذوالحجہ کے ہردن کا روزہ سوسال کے روزوں کی برابر، اور قیام عشرۂ ذوالحجہ کی ہررات کا شب قدر کے قیام کی برابر ہے۔

(۱۴۲۹) حدیث شریف: اَنَّ اِبْنَ عُمَرَ قَالَ اَلْاَضْحیٰ یَوْمَانِ بَعْدَ یَوْمِ الْاَضْحیٰ (رواہ مالک)

ترجمہ: بیشک حضرت عبداللہ ابن عمر نے فرمایا کہ قربانی عید قرباں کے بعد بھی دودن تک ہے۔

(۱۴۳۰) حدیث شریف: اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرَ سِنِیْنَ یُضَحِّ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: اقامت فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے مدینۂ منورہ میں دس سال کہ قربانی فرماتے رہے۔

(۱۴۳۱) حدیث شریف: قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَاھٰذِہِ الْاَضَاحِیُّ قَالَ سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالُوْا فَمَالَنَا فِیْھَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَۃٌ۔ (رواہ احمد)

ترجمہ: عرض کیا اصحاب رسول اللہ ﷺ نے یارسول اللہ! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے! عرض کیا صحابہ نے، تو ہمارے لئے کیا ہے اس قربانی میں یارسول اللہ؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ ہر بال کے عوض نیکی ہے! عرض کیا حضرات صحابہ نے کہ اون یارسول اللہ؟ فرمایا کہ اون کے ہر بال کے بدلے نیکی ہے۔

(۱۴۳۲) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَافَرَعَ وَلَاعَتِیْرَۃَ قَالَ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ نِتَاجٍ کَانَ یُنْتَجُ لَھُمْ کَانُوْا یَذْبَحُوْنَہٗ لِطَوَاغِیْتِھِمْ وَالْعَتِیْرَۃُ فِیْ رَجَبٍ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہ فرع ہے اور نہ عتیرہ، فرمایا راوی نے کہ فرع وہ پہلا جنا ہوا ہے کہ جنتی تھی مادہ کفار کیلئے کہ کفار ذبح کرتے تھے اسکو اپنے بتوں کیلئے اور عتیرہ ماہِ رجب میں۔

रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ मक्का ए मुकर्रमा से, इरादा रखते थे हम मदीना ए मुनव्वरा का, फिर जब हम थे क़रीब कोहे अज़ूज़ा के तो प्यारे नबी उतरे और दस्ते दुआ दराज़ फ़रमाए तो दुआ माँगी अल्लाह तआला से थोड़ी देर फिर सजदा रेज़ हुवे प्यारे नबी तो ठहरे रहे बहुत देर, फिर सजदे से उठे प्यारे नबी, फिर दस्ते दुआ दराज़ फ़रमाये थोड़ी देर, फिर सजदा रेज़ हुवे फिर ठहरे रहे बहुत देर, फिर सजदे से उठे फिर दस्ते दुआ दराज़ फ़रमाये थोड़ी देर, फिर सजदा रेज़ हुवे, फ़रमाया प्यारे रसूल ने बेशक मैंन सवाल किया अपने मालिक से और मैंने शफ़ाअत फ़रमाई अपनी उम्मत के लिये तो अता फ़रमाई मुझको एक तिहाई उम्मत, फिर मैं सजदा रेज़ हुवा अपने रब की बारगाह में में शुक्र करते हुवे फिर उठाया मैंने अपना सर तो मैंने माँगा अपने मालिक से अपनी उम्मत के लिये तो अता फ़रमाई मुझको तिहाई उम्मत दूसरी, फिर मैंने सजदा रेज़ी फ़रमाई अपने मालिक के लिये शुक्र करते हुवे फिर उठाया मैंने अपने सर को फिर मैंने सवाल किया अपने मालिक से उम्मत के लिये, तो अता फ़रमाई मुझ को आख़री तिहाई भी तो मैं सजदा रेज़ हो गया अपने रब के लिये शुक्रगुज़ारी करते हुवे।

(85) बारिष माँगने का बाब

1450 हदीस शरीफ़:– तरशरीफ़ ले गए प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम लोगों के साथ

بھیڑ کے بچے کی قربانی کی اجازت اسلئے ارشاد فرمائی تاکہ چھ ماہہ بچے کی قربانی کے بارے میں کسی مسلمان کیلئے شک وشبہ نہو۔ تمام حضرات صحابۂ کرام وحضرات فقہاء کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ چھ ماہہ دنبہ اور بھیڑ کے بچے کی قربانی جائز ہے مگر یہ دھیان رہے کہ بکرے کے چھ ماہہ بچے کی قربانی جائز نہیں چاہے کتنا ہی فربہ کیوں نہو اسکو ایک سال کا ہونا ضروری ہے۔

(۱۴۲۷) قربانی میں مقصود اللہ تعالیٰ کی راہ میں خون بہانا ہے گوشت کھایا جائے یا نہ کھا جائے۔ قربانی کے دنوں میں اگر کوئی قربانی کی قیمت ادا کردے یا بہت سا گوشت خیرات کردے تو قربانی ادا نہوگی اور واجب اسکے ذمہ رہے گا کیونکہ قربانی سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی نقل ہے انہوں نے خون بہایا تھا گوشت یا پیسے خیرات نہ کئے تھے۔ نقل وہی درست ہوتی ہے جو اصل کے مطابق ہو۔ اسلام سے پہلے قربانی کا گوشت کھانا حرام تھا اسے غیبی آگ جلا جاتی تھی مگر قربانی حکم تھا۔ اب وہ لوگ اپنی بدعقلی پر ماتم کریں جو کہتے ہیں کہ اتنی قربانیاں نہ کرو جنکا گوشت نہ کھایا جاسکے۔ قربانی کرنے خون بہانے میں ایک فلسفہ یہ بھی ہے کہ مسلمان بکھرا ہوا خون دیکھے تڑپتا ہوا لاشہ دیکھے لڑکھڑاتے ہوئے ہاتھ پاؤں دیکھے تاکہ اسکا دل مضبوط ہوجائے اور کبھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں مرنے اور مارنے کا وقت آجائے اور میدان کارزار گرم ہوتو بکھرا ہوا خون دیکھ کر لاشوں کے ڈھیر دیکھ کر اور تڑپتے ہوئے ہاتھ پاؤں دیکھ کر اسکے پائے ثبات میں لغزش نہ آجائے۔ گھبراہٹ نہونے لگے۔ قربانی ایمان والوں کے دلوں کو مضبوط کرنے کا بھی ذریعہ ہے۔ قربانی کی مخالفت کسی بھی بہانے کی جائے یہ بے ایمانی اور دین اسلام کے ساتھ انگریزی سازش ہے قربانی کے جانور کے سینگ، بال، کھر قربانی کرنے والے کے نیکیوں کے پلے میں رکھے جائینگے جس سے نیکیوں کا پلا بھاری ہوجائیگا قربانی کا جانور قربانی کرنے والے کیلئے پُل صراط پر سواری بنے گا جس سے وہ بآسانی پُل صراط سے گزر یگا اور قربانی کے جانور کا ہر عضو قربانی کرنے والے کے ہر عضو کا فدیہ بنے گا۔ دیگر اعمال تو کرنے کے بعد قبول ہوتے ہیں اور قربانی ایسا عمل ہے جو کرنے سے پہلے ہی شرف قبولیت سے نوازا جاتا ہے۔ قربانی خوش دلی سے کرنا چاہئے نہ کہ تنگ دلی سے۔ ہر جگہ عقلی گھوڑے نہیں دوڑائے جاتے۔ مصرع:

عقل قرباں کیجئے پیارے نبی کے سامنے

(۱۴۲۸) بندۂ مومن کو اتنا ثواب عطا فرمانا اللہ تعالیٰ کے کرم سے بعید نہیں ہے کہ یہ امت محبوب ہے کہ یارسول اللہ۔ شعر:

پیار ہم سے جو کر رہا ہے خدا
درحقیقت یہ پیار تم سے ہے (یانبی)

نیز ان دنوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فرزند ارجمند حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی پیش کی تھی اور حضرات حجاج کرام بھی اسی زمانے میں حج مبارک کرتے ہیں اچھوں کی نسبت سے زمین وزمان اچھے بن جاتے ہیں۔ کبھی کبھی عشرہ ۹ دن کو بھی کہدیتے ہیں جیسے رمضان مبارک کا آخری عشرہ کبھی کبھی ۹ دن کا بھی ہوتا ہے۔ لہٰذا دس ذوالحجہ کا دن عشرے سے خارج ہے کیونکہ دس ذوالحجہ کو روزہ رکھنا حرام ہے۔

(۱۴۲۹) دس ذوالحجہ کو بعد نماز عید قرباں شہر میں اور دیہات میں جہاں نماز عید قرباں نہیں ہوتی وہاں بعد فجر قربانی کا شروع وقت ہے اور قربانی کا آخری وقت بارہ ذوالحجہ کو غروب آفتاب سے پہلے پہلے ہے۔ شہر و دیہات کے وقت قربانی کی ابتدا الگ الگ ہے مگر انتہا ایک ہی ہے۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی مسلک ہے جو اس حدیث شریف کی روشنی میں ہے۔

(۱۴۳۰) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ہر سال قربانی فرماتے رہے کہ قربانی واجب ہے اور ہر سال قربانی واجب ہے۔ اگر قربانی واجب نہ ہوتی تو کبھی بیان جواز کیلئے قربانی ترک بھی فرماتے۔ قربانی صرف مکۂ مکرمہ میں ہے یہ کذب خالص اور انگریزی سازش کا آئینہ دار ہے اور کفر نوازی کی بھدی مثال ہے۔ قربانی ۲ھ سے شروع ہوئی۔

(۱۴۳۱) قربانی کی ابتداء تو جنتی دنبے سے ہوئی اور حضرت ابراہیم اس قربانی کو باقی تمام عمر کرتے رہے۔ حضرات صحابۂ کرام کے ذہن میں یہ بات آئی کہ اونٹ کے بال تو بہت زیادہ ہوتے ہیں اتنی نیکیاں قربانی کی کیسے مل سکیں گی تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی

(۱۴۳۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ أُمِرْتُ بِیَوْمِ الْاَضْحٰی عِیْدًا جَعَلَہُ اللّٰہُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ مجھ کو حکم فرمایا گیا ہے قربانی کے دن عید منانے کا کہ مقرر فرمایا ہے اس عید کو اللہ تعالیٰ نے

لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ قَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَءَیْتَ اِنْ لَّمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِیْحَۃً

اس امت کیلئے عرض کیا پیارے رسول سے ایک شخص نے کہ یا رسول اللہ آپ کی کیا رائے ہے اگر نہ پاؤں میں سوائے مانگے ہوئے جانور کے

اُنْثٰی اَفَاُضَحِّیْ بِھَا قَالَ لَا وَلٰکِنْ خُذْ مِنْ شَعْرِکَ وَاَظْفَارِکَ وَتَقُصُّ شَارِبَکَ

جو مادہ ہو تو کیا میں قربانی کروں اس کی؟ تو فرمایا پیارے رسول نے نہیں! اور لیکن کٹوا لو اپنے بال اپنے ناخن اور کم کرو اپنی مونچھوں کو

وَتَحْلِقُ عَانَتَکَ فَذٰلِکَ تَمَامُ اُضْحِیَتِکَ عِنْدَ اللّٰہِ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

اور صاف کرو ناف کے نیچے کے بال، یہی تمہاری پوری قربانی ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک۔

﴿باب المعانقۃ والتقبیل ترجمہ: بوسہ دینے اور گلے ملنے کا باب﴾

(۱۴۳۴) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَدِمَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَۃَ الْمَدِیْنَۃَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ آئے حضرت زید ابن حارثہ مدینہ منورہ اور پیارے رسول اللہ ﷺ

فِیْ بَیْتِیْ فَاَتَاہُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عُرْیَانًا یَجُرُّ ثَوْبَہٗ

میرے حجرہ میں تھے تو حضرت زید حاضر آئے اور کھٹکھٹایا دروازہ تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے ان کی طرف بالکل ننگے بدن کہ کھینچ رہے تھے اپنے کپڑے کو

وَاللّٰہِ مَارَاَیْتُہٗ عُرْیَانًا قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ فَاعْتَنَقَہٗ وَقَبَّلَہٗ (رواہ الترمذی)

اللہ کی قسم کہ نہیں دیکھا میں نے انکو ننگے بدن اس سے پہلے اور نہ اسکے بعد تو گلے لگایا انہوں نے حضرت زید کو اور بوسہ دیا انکو۔

(۱۴۳۵) حدیث شریف: قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَعِنْدَہُ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ

ترجمہ: چوما پیارے رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن ابن علی کو اور پیارے رسول کے پاس حضرت اقرع ابن حابس بھی تھے

فَقَالَ الْاَقْرَعُ اِنَّ لِیْ عَشَرَۃً مِنَ الْوَلَدِ مَاقَبَّلْتُ مِنْھُمْ اَحَدًا فَنَظَرَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ثُمَّ قَالَ

تو کہا حضرت اقرع نے کہ میرے دس بیٹے ہیں کہ نہیں چوما میں نے ان میں سے کسی کو تو دیکھا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف پھر فرمایا

ईदगाह को कि बारिश माँगें तो नमाज़ पढ़ाई उनको दो रकअतें, आवाज़ बुलंद फरमाते हैं उन दोनों रकअतों की तिलावत में और रूख फरमाया किब्ले को कि दुआ माँग रहे थे और बुलंद फरमाया अपने दोनों हाथों को और उलट पलट फरमाई अपनी चादरे मुबारक जिस वक़्त रूख़ फरमाया किब्ले की तरफ।

1451 हदीस शरीफः– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नहीं बुलंद फरमाते थे अपने दस्तहा ए करम को किसी भी दुआ में मगर बारिश माँगने में, बिला शुब्हा प्यारे नबी बुलंद फरमाते यहाँ तक कि दिखाई देने लगती आप की दोनों बग़लों की सफेदी।

1452 हदीस शरीफः– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बारिश माँगने की दुआ फरमाई तो इशारा फ़रमाया अपने दोनों हथेलियों की पुश्त से आसमान की तरफ।

1453 हदीस शरीफः– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब देखते बारिश को तो फरमाते या अल्लाह! खूब बरसने वाली और नफ़ा देने वाली बारिश बरसा।

1454 हदीस शरीफः– हज़रते उनस से मरवी उन्होंने फरमाया कि पहुँच गई हम को बारिश, इस हाल में कि हम प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ थे, फरमाया हज़रते उनस ने कि हटा दिया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अपने कपड़े को यहाँ तक कि पहुँच गई प्यारे नबी के

ﷺ نے فرمایا وہ دینے والا بڑا کریم ہے اور لینے والی امتِ کریم ہے اور اپنے کرم سے اپنے رسول کریم کی امت کو اس سے بھی زیادہ عطا فرمائے تو اسے کون روک سکتا ہے۔ اس حدیث شریف سے بھی یہ بات واضح طور پر سمجھ میں آتی ہے کہ قربانی کیجائیگی جب ہی بالوں کی برابر ثواب ملیگا اور نوٹ دیدیئے یا گوشت خرید کر دیدیا تو بال کے برابر ثواب والی بات کیسے ہوگی۔

(۱۴۳۲) عتیرہ وہ مذبوح جانور ہے جسکو کفار عرب ماہِ رجب میں اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے۔ شروع اسلام میں مسلمان بھی ماہ رجب میں اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کرتے تھے جسے رجبیہ بھی کہتے تھے۔ ماہ ذوالحجہ کی قربانی واجب ہونے سے عتیرہ کی سنیت منسوخ ہوگئی اباحت ابھی باقی ہے کہ جس ماہ میں جس دن چاہیں اللہ تعالیٰ کے نام پر اللہ تعالیٰ کیلئے جانور ذبح کریں چاہے گیارھویں شریف کا مہینہ ہو چاہے بارھویں شریف کا مہینہ۔ اسلام میں فرع بالکل حرام ہے کیونکہ فرع کو تو کفار بتوں ہی کیلئے ذبح کرتے تھے اور عتیرہ کو کفار بتوں کیلئے اور مسلمان اللہ تعالیٰ کیلئے ذبح فرماتے تھے۔ کفار عتیرہ کا خون اپنے بتوں پر چھڑکتے اور ملتے تھے۔ فرع اسلام میں کبھی نہوا۔ **حدیث شریف:** کسی شخص نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے عتیرہ کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس مہینے میں چاہو اللہ تعالیٰ کیلئے ذبح کرو اور اللہ تعالیٰ کیلئے کھلاؤ۔ سیدنا حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماہ رجب میں جانور ذبح فرماتے تھے۔ اسکا صاف مطلب یہ ہے عتیرہ کی سنیت ووجوب منسوخ ہے اباحت اب بھی باقی ہے۔

(۱۴۳۳) عید منانے کا مطلب یہ ہے کہ عید کے دن لوگ حسب توفیق اچھے سے اچھا لباس پہنیں۔ نہائیں دھوئیں، خوشبو ملیں پھر نماز عید پڑھیں اور خوشیاں منائیں آپسمیں معانقہ ومصافحہ کریں ایک دوسرے کو مبارک باد دیں۔ قبرستانوں، آستانوں پر جاکر اور اپنے گھروں پر فاتحہ کا اہتمام کریں اعزاء اقرباء احباء کے گھروں پر جائیں اور بقرعید میں قربانیاں کریں۔ یہ عید منانا تمام امت کیلئے ہے۔ سوائے نماز عید کے کہ وہ چھوٹے چھوٹے گاؤں والوں پر نہیں ہے مگر اس میں خوشیاں منا سکتے ہیں۔ غریب مسلمان اگر غربت کے باعث بقرعید کو قربانی نہ کرسکے تو بعد نماز عید حجامت بنوالے تو یہی تمام کام اسکی طرف سے قربانی متصور ہونگے اور اجر وثواب میں قربانی کا درجہ رکھیں گے اور قربانی کا ثواب پائینگے۔ قربانی صرف امیروں پر ہے غریبوں پر نہیں ہے۔ عاریۃً دیا ہوا جانور وہ ہوتا ہے جو کچھ دنوں کیلئے کسی کو عاریۃً دیدیا جائے تاکہ وہ اسے چارہ بھی کھلائے اور اسکے دودھ واون سے فائدہ بھی اٹھائے پھر بعد ضرورت مالک کو واپس بھی کردے چونکہ یہ صحابی خود بھی غریب تھے اور جانور بھی دوسرے کا تھا اسلئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے انہیں قربانی سے منع فرمادیا۔

(۱۴۳۴) معانقہ کہتے ہیں گلے ملنے اور بغلگیر ہونے کو۔ معانقہ بھی مصافحہ کی طرح سنت رسول ہے اور اس سے اظہار خلوص ومحبت بھی ہوتا ہے اور محبت کی زیادتی بھی۔ جب کوئی سفر سے آئے، بعد نماز جمعہ کی ملاقات کے وقت، عیدین کی نماز کے بعد، جب حاجی حج وزیارت کو جائے یا حج وزیارت سے واپس آئے، ان مواقع پر خصوصیت کیساتھ معانقہ کرنا چاہئے ویسے بھی عام طور پر معانقہ کرنا اچھا ہے باعث خیر وبرکت ہے اور وجہ محبت والفت ہے۔ معانقہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے گلے اور چہرے کو دوسرے مومن بھائی کے گلے کی دائیں جانب لگائیں اور اپنے سینے کو اسکے سینے سے لگائیں اور ہاتھ آپسمیں ایک دوسرے کی کمر پر رکھیں اور ہلکا سا دبائیں اتنا نہ دبائیں کہ دوسرے کو تکلیف پہونچے۔ نماز عیدین وجمعہ میں امام سے معانقہ کرنے میں تو اسکا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ ایک امام کو سینکڑوں اور ہزاروں سے مصافحہ کرنا رہتا ہے اگر زیادہ دبایا تو امام کی تو حالت پتلی ہوجائیگی۔ پھر اسی طرح دوسری جانب کریں اور پھر اسی طرح پہلی طرف کریں۔ اسی طرح تین مرتبہ کرنا سنت ہے۔ حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ ایک طرف بھی گلے اور سینے مل لینے سے معانقہ کی سنت ادا ہوجاتی ہے۔ بوسہ دینا بھی اسلام میں محبوب ومستحب اور سنت ہے۔ سلام، مصافحہ، معانقہ کے بعد گلے یا ہاتھ یا رخسار کو بوسہ دینا۔ بوسہ صرف اظہار شفقت اور فرط محبت کیلئے دیا جائے تاکہ دلوں میں محبت کا طوفان اٹھے۔ بوسے کی صورت میں جذبات کو نفسانی

مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ۔ (رواه البخاری والمسلم)

جو شفقت نہیں کرتا وہ رحمت نہیں کیا جاتا۔

(۱۴۳۶) حدیث شریف: عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ بَيْنَمَا

ترجمہ: حضرت اسید ابن حضیر کہ وہ ایک شخص تھے انصار میں سے ان سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اس وقت

هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمُ وَكَانَ فِيْهِ مِزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فِي خَاصِرَتِهِ

باتیں کرتے تھے اُسید لوگوں سے اور تھا ان کے مزاج میں مزاح، ہمارے درمیان ہنساتے تھے لوگوں کو، تو ٹوکا ان کو پیارے نبی ﷺ نے ان میں

بِعُوْدٍ فَقَالَ اَصْبِرْنِيْ قَالَ اَصْطَبِرْ قَالَ اِنَّ عَلَيْكَ قَمِيْصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيْصٌ

لکڑی لگا کر، تو کہا حضرت اُسید نے کہ بدلہ دیجئے مجھ کو، فرمایا کہ بدلہ لیلو، کہا حضرت اُسید نے کہ آپکے بدن اقدس پر کرتہ ہے اور میرے جسم پر کرتا نہ تھا

فَرَفَعَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَنْ قَمِيْصِهٖ فَاحْتَضَنَهٗ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهٗ قَالَ اِنَّمَا اَرَدْتُ هٰذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔ (رواه ابوداؤد)

تو اُٹھایا پیارے نبی ﷺ نے اپنا کرتہ تو چپٹ گئے وہ اور بوسہ دینے لگے وہ انکے پہلو کو، کہا حضرت اُسید نے کہ بس ارادہ تھا میرا یہی یارسول اللہ!

(۱۴۳۷) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَالْتَزَمَهٗ وَقَبَّلَ مَابَيْنَ عَيْنَيْهِ (رواه ابوداؤد)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے ملاقات فرمائی حضرت جعفر ابن ابو طالب سے تو گلے لگالیا انکو اور بوسہ دیا انکو دونوں آنکھوں کے درمیان۔

(۱۴۳۸) حدیث شریف: عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فِيْ قِصَّةِ رُجُوْعِهٖ مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ

ترجمہ: حضرت جعفر ابن ابو طالب سے مروی کہ سرزمین حبشہ سے انکے واپس آنے کے واقعہ کے بارےمیں،

قَالَ فَخَرَجْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا الْمَدِيْنَةَ فَتَلَقَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَاعْتَنَقَنِيْ

حضرت جعفر نے فرمایا کہ نکلے ہم حبشے سے یہانتک کہ آگئے ہم مدینہ منورہ تو ملاقات فرمائی مجھ سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے تو معانقہ فرمایا مجھ سے

ثُمَّ قَالَ مَا اَدْرِيْ اَنَا بِفَتْحِ خَيْبَرَ اَفْرَحُ اَوْ بِقُدُوْمِ جَعْفَرٍ وَوَافَقَ ذٰلِكَ فَتْحَ خَيْبَرَ (رواه فی شرح السنة)

پھر فرمایا کہ اٹکل سے نہیں معلوم مجھے کہ فتح خیبر کی خوشی زیادہ ہے یا جعفر کے آنے کی، اور آنا ہوا حضرت جعفر کا فتح خیبر کے دن۔

जिस्मे अतहर को कुछ बारिश, तो अर्ज़ किया हमने या रसूलुल्लाह! क्यों किया आपने यह? फ़रमाया प्यारे नबी ने इसलिये कि यह बारिश नई नई आई है अपने रब की बारगाह से।

1455 हदीस शरीफ़:— तशरीफ़ ले गए प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ईदगाह को तो पानी की दुआ माँगी प्यारे रसूल ने और उलट पलट फ़रमाया अपनी चादरे मुबारक को कि जिस वक़्त रूख़ फ़रमाया क़िब्ले को तो डाल लिया प्यारे रसूल ने चादर का किनारा दाहिना अपने बाँए कँधे शरीफ़ पर और डाल लिया अपने चादर का बायाँ किनारा अपने दाहिने कँधे शरीफ़ पर, फिर दुआ की अल्लाह तआला से।

1456 हदीस शरीफ़:— बारिश की दुआ माँगी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने और प्यारे रसूल पर काला कम्बल शरीफ़ था, तो इरादा फ़रमाया प्यारे रसूल ने यह कि ले लें उसे निचले हिस्से को तो बना दें उसको ऊपरी हिस्सा, फिर जब भारी महसूस हुवा कम्बल शरीफ़ तो बदल लिया उसको अपने कँधों पर।

1457 हदीस शरीफ़:— हज़रते अमीर (आज़ाद करदा गुलाम अबुल लेहम) से मरवी बेशक उन्होंने देखा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि बारिश की दुआ माँग रहे हैं अहजाज़े ज़ैद के पास खड़े होकर, कि दुआ फ़रमा रहे हैं और बारिश माँग रहे हैं और बुलंद फ़रमाने वाले हैं प्यारे नबी अपने हाथों को अपने चहरे के सामने, ऊँचा नहीं फ़रमाते थे अपने दोनों हाथों को अपने सर से।

خواہشات سے مبرا رکھنا ضروری ہے۔ بوسے کی پانچ قسمیں ہیں (۱) بوسۂ رحمت۔ جیسے بڑوں کا بچوں کو بوسہ دینا والدین کا اپنی اولاد کو چومنا (۲) بوسۂ عقیدت وسعادت۔ جیسے اولاد کا اپنے والدین' اساتذہ' شیوخ کی پیشانی کو چومنا یا انکے ہاتھ پاؤں چومنا (۳) بوسۂ شہوت۔ جیسے شوہر کا اپنی بیوی کا بوسہ لینا (۴) بوسۂ تحیت۔ آپس میں مسلمانوں کا ایک دوسرے کو بوسہ دینا (۵) بوسۂ مودت۔ جیسے دوست کا دوست کو بوسہ دینا (درمختار) مذکورہ بالا حدیث شریف میں معانقہ بھی موجود ہے اور بوسۂ رحمت ہے۔

(۱۴۳۵) یہ بوسۂ شفقت تھا جو نانا جان نے اپنے چہیتے نواسے کو دیا۔ اپنی اولاد پر شفقت کرنا رحمت الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ اپنی اولاد اپنے بھانجے' بھتیجے وغیرہ کو بوسہ دینا یہ بھی انداز شفقت ہے اور رحمت الٰہی کو متوجہ کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

(۱۴۳۶) سیدنا حضرت اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدلہ سنج اور مزاحی مزاج کے مالک تھے اور اپنی انہیں مزاحی اداؤں سے لوگوں کو ہنساتے تھے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے بھی از راہ مزاح وخوش خلقی انکے ساتھ کچھ ایسا ہی معاملہ فرمایا تا کہ امت مسلمہ کو سبق ملے کہ خوش طبعی کرنا ہنسنا ہنسانا اور ایسی مزاح آمیز باتوں کا سننا مباح ہے اگر اس میں کوئی ایسی بات نہو جو از روئے شرع شریف ممنوع ہو۔ اس حدیث شریف میں حضرت اسید کی اس سعادت کو بیان فرمایا گیا ہے کہ انہوں نے جسم نبی سے اپنے جسم کو مَس کر کے اور آپ ﷺ کے بدن اطہر کو چوم کر اپنی عقیدت مندی اور نیاز کیشی کے نقوش تاریخ کے دامن پر مرتسم فرما دئیے ہیں۔

(۱۴۳۷) معانقہ کرنا سنت ہے اور یہ بوسۂ شفقت ہے جو سنت ہے اور یہ حضرت جعفر کی سعادت ہے کہ انہیں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنے لب ہائے مبارک مَس کر کے نوازا۔ انکے قدموں کے بوسے تو عرش اعظم نے لئے ہیں۔ شعر:

عرش اعظم نے چومیں ہوں جس کے قدم کوئی تاریخ میں ایسا انسان ہے؟
عرش اعظم نے چومیں ہیں جسکے قدم لامکاں میں خدا کا وہ مہمان ہے

(۱۴۳۸) اس حدیث شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنی امت کو تعلیم دی۔ سفر کے بعد اپنے بزرگوں سے ملاقات کرنا اور ان سے مصافحہ کرنا' معانقہ کرنا سنت نبوی ہے اور آپ ﷺ نے اسے موقعۂ خوشی سے تعبیر فرمایا۔ اس سے یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ خوشی کے وقت مصافحہ کرنا معانقہ کرنا سنت میں داخل ہے۔

(۱۴۳۹) دیندار' بزرگ و معظم شخصیت کے ہاتھ پاؤں چومنا درست ہے۔ حدیث شریف سے ثابت ہے۔ اشعار:

اپنے آقا کا دست کرم چومئے
چومئے مصطفیٰ کے قدم چومئے
دست و پابوسی مسنون ہے دوستو
سب بزرگوں کے دست وقدم چومئے (یا نبی)

مگر یہ سعادت بھی صرف اہل سنت کو حاصل ہے۔ اہل بدعت اس سعادت سے محروم ہیں۔ اس حدیث شریف سے وہابیت کے نزلہ زکام کا علاج بھی بخوبی ہو گیا کہ پابوسی اور ہے' سجدہ اور ہے۔ حالانکہ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے پیارے پیارے پائے اقدس کو چوما ہوگا تو سر بھی لازماً جھکا ہوگا۔ کون بدنصیب ہوگا جو ان صحابی پر نبی پرستی کا الزام لگائیگا اور اگر نبی پرستی کا الزام لگائیگا تو سیدھا جہنم میں جائیگا۔ چومنے اور پوجنے' سجدے اور بوسے میں زمین وآسمان کا انتر ہے۔ تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیے مداری شریف کا باب تقبیل القبور اور فقیر قدیری کی کتاب' "مسائل انتخاب عرف قبر کو سجدہ یا بوسہ" اچھی طرح مسلمان یاد رکھیں محض سر جھکانے سے سجدۂ عبادت نہو گا جب تک نیت سجدہ نہو سجدۂ شرعی نہو گا۔ شعر:

ہزاروں بار سر جھک جائے لیکن یہ حقیقت ہے
نہ ہو جب نیت سجدے کی سجدہ ہو نہیں سکتا (یا نبی)

(۱۴۴۰) سیدتنا خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ عظمت وشان سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرما رہی ہیں۔ اس سے بخوبی سمجھا جا سکتا ہے کہ حضرت عائشہ حضرت فاطمہ کو کتنا چاہتی تھیں اور کس درجہ حضرت فاطمہ سے محبت وانسیت رکھتی تھیں اسلئے کہ صاحبزادئ رسول تھیں۔ از راہ شفقت باپ بیٹی کے ہاتھ چوم سکتا ہے اور اسکے ہاتھ یا پیشانی کو بوسہ دے سکتا ہے اور از راہ عقیدت وسعادت ایک بیٹی اپنے

(۱۴۳۹) حدیث شریف: عَنْ زَارِعٍ وَكَانَ فِي وَفْدِ عَبْدِالْقَيْسِ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ

ترجمہ: حضرت زارع سے مروی جو عبد قیس کے وفد میں تھے انہوں نے فرمایا کہ جب ہم آئے مدینے شریف

فَجَعَلْنَا فَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا فَنُقَبِّلُ يَدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرِجْلَهُ (رواہ ابوداؤد)

توجب ہم جلدی کرنے لگے اپنی سواریوں سے اُترنے میں تو ہم چومنے لگے پیارے رسول اللہ ﷺ کے مبارک ہاتھ اور پائے اقدس۔

(۱۴۴۰) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَارَأَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا

ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو جو زیادہ مشابہ ہو طریقے اور روش میں اور اچھی عادتوں میں

وَفِي رِوَايَةٍ حَدِيْثًا وَكَلَامًا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فَاطِمَةَ كَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ

اور ایک روایت میں ہے کہ بات کرنے میں اور کلام کرنے میں، پیارے رسول اللہ ﷺ کے فاطمہ سے، جب آتیں فاطمہ انکے پاس

قَامَ اِلَيْهَا فَاَخَذَ بِيَدِهَا فَتَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا

تو کھڑے ہو جاتے ان کیلئے، پھر لیتے انکے ہاتھ کو تو چومتے انکے ہاتھ کو اور بٹھاتے انکو اپنی جگہ اور جب تشریف لاتے پیارے رسول فاطمہ کے پاس

قَامَتْ اِلَيْهِ فَاَخَذَتْ بِيَدِهِ فَتَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا۔ (رواہ ابوداؤد)

تو فاطمہ کھڑی ہو جاتیں پیارے نبی کیلئے تو لیتیں فاطمہ انکا ہاتھ تو چومتیں اسکو اور بٹھاتیں فاطمہ انکو اپنی جگہ۔

(۱۴۴۱) حدیث شریف: عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ اَوَّلَ مَاقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا عَائِشَةُ

ترجمہ: حضرت براء سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں آیا حضرت ابوبکر کے ہمراہ پہلے اُن میں سے جو مدینہ شریف آئے، ناگہاں دیکھا کہ

اِبْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ اَصَابَهَا حُمًّى فَاَتَاهَا اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ اَنْتِ يَابُنَيَّةُ وَقَبَّلَ خَدَّهَا۔ (رواہ ابوداود)

حضرت ابوبکر کی بیٹی حضرت عائشہ لیٹی ہوئی ہیں کہ ہو گیا ہے انکو بخار تو آئے انکے پاس حضرت ابوبکر تو فرمایا تم کیسی ہو تم اے بیٹی اور چوم لیا انکے رخسار کو۔

(۱۴۴۲) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُتِيَ بِصَبِيٍّ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ مَا اِنَّهُمْ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ کو ایک بچہ دیا گیا تو بوسہ دیا پیارے نبی نے اسکو، تو فرمایا خبردار! بیشک یہ بچے بخیل و بزدل بنانے والے ہیں

1458 हदीस शरीफ़:– तशरीफ़ ले गए प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम बारिश की दुआ फ़रमाने के लिये, लिबासे फ़ाख़रा को छोड़ कर, पैकरे इजज़ो इंकसार बनकर डरते हुवे, गिरया व ज़ारी फ़रमाते हुवे।

1459 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब बारिश की दुआ फ़रमाते तो फ़रमाते : अल्लाहुम्म असके इबादका व बहीमतक वनशिर रहमतका व अहयी बलदकल मययिता।

1460 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं ने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि हाथ बुलंद फ़रमा रहे हैं तो दुआ फ़रमाई: अल्लाहुम्मा असकिना गैसन मुगीसन मरीअन मरीअन नाफ़िअन गैरा दाररिन आजिलन गैरा आजिल" फ़रमाया हज़रते जाबिर रज़ियल्लाहो तआला अन्हो ने तो फ़ौरन हर तरफ़ बरसने वाली बारिश बादलों से बरसने लगी।

1461 हदीस शरीफ़:– शिकायत की लोगों ने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में बारिश के रूक जाने की, तो हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूल ने मिम्बर शरीफ़ का तो बिछा दिया गया प्यारे रसूल के लिये ईदगाह में और वादा फ़रमाया प्यारे रसूल ने एक दिन का कि निकले लोग उसमें, फ़रमाया हज़रते आयशा ने कि तशरीफ़ ले गए प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब चमका सूरज का किनारा तो रोनक़ अफ़रोज़ हुवे प्यारे रसूल मिम्बर शरीफ़ पर तो अल्लाह तआला की बड़ाई बयान फ़रमाई

باپ اور ایک بیٹا اپنی ماں کے ہاتھ اور پیشانی چوم سکتا ہے بلکہ چومنا چاہئے کہ سنت ہے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی معلوم ہوگیا کہ قیام محبت اور قیام تعظیم بھی جائز ہے۔ حضرت فاطمہ کا قیام تعظیمی تھا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا انکے لئے قیام برائے شفقت تھا۔

(۱۴۴۱) سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے والد گرامی امیر لمومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر برائے تعظیم کھڑی نہو سکیں اسکی وجہ بیماری تھی۔ آج بھی اگر کوئی تعظیم کیلئے کھڑا نہو اور ہٹا کٹا ہو تو سمجھ لو کہ ''بیمار'' ہے۔ حضرت عائشہ کو جسمانی بخار تھا اور ہٹے کٹے کو بے ایمانی کا بخار ہے اور یہ مریض و بیمار بدعقیدگی کا ہے۔ سیدنا حضرت ابوبکر نے اپنی پیاری بیٹی کے رخسار پر بوسہ دیکر اپنی شفقت و محبت کا اظہار فرمایا اور سنت نبوی پر عمل پیرا ہونے کا اعلان فرمایا۔ اگر بچی ننھی منھی ہو تو اسکے رخصار پر بھی بوسہ دیا جاسکتا ہے۔

(۱۴۴۲) انسان اپنی اولاد پر خوب خرچ کرتا ہے اور دوسروں پر خرچ کرنے سے کتراتا ہے اور اولاد کی خاطر بزدلی کا مظاہرہ کرتا ہے اور جنگ وجہاد میں جانے سے پہلو تہی کرتا ہے کہ کہیں مارا نہ جاؤں اور اولاد بے یار مددگار رہ جائے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے پہلے تو اولاد کا فتنہ ہونا بیان فرمایا۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اور جان لو تم بس تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہے اور اللہ کہ اسکی بارگاہ میں ثواب ہے بہت بڑا (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۲۲) ریحان سے مراد یا تو رزق ونعمت ہے یا پھر خوشبو اور دونوں کو ملا کر کہا جائے کہ خوشبودار میوہ ہے کہ آدمی اولاد کو چومتا بھی ہے اور سونگھتا بھی ہے۔ پھول کی طرح اولاد کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے اس حدیث شریف کے ذریعہ بچوں سے محبت کرنے اور انہیں چومنے کی ترغیب مرحمت فرمائی ہے ۔ آپ ﷺ اپنی پیاری بیٹی خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کرتے تھے میرے پاس میرے دونوں بیٹے (حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو بلاؤ پھر دونوں کو سونگھتے تھے اور اپنے آپ سے لپٹاتے تھے (ترمذی شریف) شعر:

پھول جیسا تھا جسم شہ کر بلا سونگھتے تھے اسے سرور انبیاء
ایسی خوشبو مہکتی تھی اس جسم سے ہیچ جس سے گلاب اور نسرین ہے

(۱۴۴۳) چاند گرہن کی نماز میں بلند آواز سے تلاوت اسلئے فرمائی کہ چاند گرہن کی نماز رات میں ہوتی ہے لہٰذا جہر مناسب ہے اور سورج گرہن کی نماز دن میں ہوتی ہے اسکو آہستہ پڑھنا بہتر ہے۔

(۱۴۴۴) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو سورج گرہن پر قیامت کا سا خوف ہونا سورج گرہن کی اہمیت بتانا مقصود ہے۔ ورنہ آپ ﷺ بخوبی جانتے تھے کہ ابھی قیامت نہیں آئیگی کیونکہ آپ ﷺ نے خود ہی بہت سی علامات قیامت ارشاد فرمائی ہیں جنکا ظہور وصدور باقی ہے۔ مثلاً جب تک آپ ﷺ دھرتی کی سینے پر جلوہ افروز رہیں گے قیامت قائم نہوگی اور جو وعدے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے فرمائے ہیں وہ بھی ابھی پورے نہیں ہوئے ہیں مثلاً پوری دنیا میں دین محمد جاری وساری ہوگا اور دنیا کے چپے چپے پر نظام مصطفیٰ قائم ہوگا۔ اس حدیث شریف کو بہانہ بنا کر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس سے پتہ چلا کہ آپ ﷺ قیامت سے بے خبر تھے۔ خسوف وکسوف یعنی چاند گرہن اور سورج گرہن اس بات کی علامت ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے حالت بدلنے اور نعمتیں چھین لینے عذاب نازل فرمانے اور مصیبت وبلا مسلط کرنے پر قادر ہے۔ آپ ﷺ نے اس نماز کی ہر رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے ادا فرمائے۔ اس حدیث شریف کے راوی سیدنا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بچے نہ تھے۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس جو بچے تھے اور سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ جو عورت ہیں ان پر حضرت ابوموسیٰ اشعری کی روایت راجح ہے اور یہ حدیث سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دلیل ہے۔ آپ ﷺ نے سورج گرہن اور چاند گرہن دونوں کی نمازیں ادا فرمائی ہیں ۵ھ میں چاند گرہن ہوا تھا جُمادی الاخریٰ میں۔ نماز کسوف سورج گرہن کی نماز باجماعت ہوگی اور چاند گرہن کی نماز علیحدہ علیحدہ ہوگی۔ یہ دونوں نمازیں سنت ہیں اور دو دو رکعت ہیں۔ تمام نمازوں کیطرح پڑھی جائینگی یعنی قیام وقومہ رکوع وسجود وقعدہ حسب معمول ہونگے البتہ قیام ورکوع وغیرہما دراز ہونگے۔ سیدنا حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ ﷺ کی ذوالحجہ ۸ھ میں ولادت طیبہ مدینۂ منورہ میں ہوئی اور تقریباً ڈیڑھ سال عمر

وَاِنَّهُمْ لِمَنْ رَيْحَانِ اللّٰهِ (رواه فى شرح السنة)

اور یہ بچے اللہ تعالیٰ کی خوشبودار فضل سے ہیں۔

﴿باب صلوٰة الخسوف والكسوف ترجمہ: سورج گرہن اور چاند گرہن کی نماز کا باب﴾

(۱۴۴۳) حدیث شریف: جَهَرَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ بِقِرَاءَتِهٖ (رواه البخارى والمسلم)

ترجمہ: آواز بلند فرمائی پیارے نبی ﷺ نے سورج گرہن کی نماز میں اپنے قرآن کریم کے پڑھنے میں۔

(۱۴۴۴) حدیث شریف: عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَزِعًا يَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى بِاَطْوَالِ قِيَامٍ وَرُكُوْعٍ وَسُجُوْدٍ مَارَاَيْتُهٗ قَطُّ يَفْعَلُهٗ وَقَالَ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ الَّتِىْ يُرْسِلُ اللّٰهُ لَاتَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَالِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنْ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا عِبَادَهٗ فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِهٖ وَدُعَائِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ (رواه البخارى والمسلم)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری سے مروی انہوں نے فرمایا کہ سورج گرہن ہوا تو پیارے نبی ﷺ کھڑے ہوئے تیزی سے اس طرح ڈرے گویا کہ قیامت آگئی، تو تشریف لائے پیارے نبی مسجد میں تو نماز ادا فرمائی بہت دراز رکوع سجدوں اور قیام کیساتھ، کہ نہیں دیکھا میں انکو کبھی کہ کرتے ہوں اسکو، اور فرمایا انہوں نے کہ یہ نشانیاں ہیں جو بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ نہیں ہوتیں یہ نشانیاں کسی کی موت کی وجہ اور نہ کسی زندگی کی وجہ سے اور لیکن ڈراتا ہے اللہ تعالیٰ ان نشانیوں کے ذریعہ اپنے بندوں کو، تو جب دیکھو تم کچھ بھی ان نشانیوں میں سے تو تیزی سے آؤ اللہ کے ذکر کی طرف اور اس سے دعاء مانگنے کی طرف اور اس سے مغفرت مانگنے کی طرف۔

(۱۴۴۵) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم صَلّٰى حِيْنَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلٰوتِنَا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ (رواه النسائى)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے نماز ادا فرمائی جس وقت کہ سورج گرہن ہوا ہماری نماز کی طرح، رکوع فرماتے اور سجدہ فرماتے۔

(۱۴۴۶) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم خَرَجَ يَوْمًا مُسْتَعْجِلًا اِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ تشریف لائے ایک دن لپک جھپک مسجد کی طرف اور سورج گہنا ہوا تھا

और अल्लाह तआला की खूबियाँ बयान फ़रमाईं, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि तुम ने शिकायत की है अपने शहर की क़हत की और बारिश में देर होने की, अपने मुनासिब वक़्त से रूक जाने की, हुक्म फ़रमाया है अल्लाह तआला ने यह कि दुआ माँगो तुम अल्लाह तआला से और वादा फ़रमाया है अल्लाह तआला ने तुम से यह कि कुबूल फ़रमाएगा वो तुम्हारी, फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने हर खूबी अल्लाह तआला के लिये है जो मालिक है तमाम जहाँनों का, जो बेहद महरबान बेइन्तेहा रहम वाला है, मालिक है रोज़े जज़ा का, नहीं है कोई माबूद सिवाए अल्लाह तआला के, करता है जिसका इरादा फ़रमाता है, या अल्लाह तआला! तो अल्लाह है, नहीं है कोई माबूद सिवाए तेरे, तू ग़नी है और हम फ़क़ीर हैं, नाज़िल फ़रमा हम पर बारिश और बना दे तू उसको जो उतारे हमारे लिये कुव्वत और मतलूब तक पहुँचने का ज़रिया, फिर बुलंद फ़रमाया प्यारे रसूल ने अपने मुबारक हाथों को तो न छोड़ा बुलंद करना यहाँ तक कि ज़ाहिर होने लगी आप के मुबारक बग़लों की सफ़ेदी, फिर फेर दी प्यारे रसूल ने लोगों की तरफ़ अपनी पुश्ते मुबारक और उलट दी या पलट दी अपनी चादर मुबारक और प्यारे रसूल बुलंद फ़रमाने वाले थे अपने दस्तहाए मुबारका को, फिर मुतावज्जो हुवे लोगों पर और उतरे मिम्बर शरीफ़ से तो दो रकअतें अदा फ़रमाईं तो पैदा फ़रमा दिया अल्लाह तआला बादल ने बादल तो वो गरजने लगा और चमकने लगा, फिर बरसने लगा

پائی اور منگل کو بارہ ربیع الاول شریف یا جمادی الاولیٰ شریف ۱۰ھ میں وصال شریف ہوا۔ اسی دن سورج کو گرہن لگا تھا۔ لہٰذا فلاسفہ کا یہ قول باطل ہے کہ سورج گرہن چاند کی بالکل آخری تاریخوں میں لگ سکتا ہے دنیا بھر کے مشرکین اس گرہن سے متعلق اول جلول خیالات رکھتے ہیں کہ کسی برے آدمی کی پیدائش یا اچھے آدمی کی وفات پر گرہن لگتا ہے اور بعض کا خیال ہے کہ چاند و سورج پہلے انسان تھے انہوں نے کچھ لوگوں سے قرض لیا تھا اور ادا نہ کیا انہیں اس کی سزا میں گرہن لگتا ہے بعض مشرکین ان لوگوں کو گرہن کے موقع پر روپیہ پیسہ دیتے ہیں کہ قرضہ چکتا کر رہے ہیں اور یہ مانگنے والے بھی یہی کہتے ہیں کہ سورج مہاراج کا قرض چکاؤ۔ اسلام ان لغویات سے الگ تھلگ ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔ قہر خداوندی کے ظہور کا وقت ہے۔ سورج گرہن چاند گرہن قیامت کو یاد دلاتے ہیں۔ گرہن کے موقع پر نماز پڑھی جائے اور دعاء و استغفار میں مصروف رہا جائے اور صدقات وخیرات کئے جائیں نیاز وفاتحہ لنگر وغیرہ کیا جائے۔

(۱۴۴۵) جس طرح سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور نماز نفل ادا فرماتے تھے کہ ایک رکعت میں ایک رکوع اور دو سجدے ایسے ہی نماز سورج گرہن بھی آپ نے ادا فرمائی کہ نہ رکوعوں کی تعداد بڑھائی اور نہ سجدوں کی۔ یہی مسلک سیدنا حضور امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔

(۱۴۴۶) مشرکین کے عقیدے کے مطابق جس دن کوئی برا آدمی دنیا سے جاتا ہے تو گرہن ہوتا ہے اور اسی دن سیدنا حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ ﷺ کا وصال شریف ہوا تو انکے اس فرضی عقیدے سے بھی عظمت رسول ظاہر ہوتی ہے کہ جب اولاد اتنی بڑی ہے تو والد ماجد کی عظمتوں کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ شدید بارش، شدید ہوا (آندھی) یا زلزلوں کا آنا کسی کے مرنے اور جینے کی وجہ سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے قہر وقدرت کے مظہر ہیں۔ اسی طرح چاند و سورج کا گرہن ہونا یہ کسی کے مرنے جینے کا نتیجہ نہیں بلکہ ظہور قدرت وقہر باری تعالیٰ ہے۔ ’’واقعہ ظاہر ہو جائے‘‘ یعنی وقت نصف النہار آجائے یا سورج غروب ہونے کا وقت آجائے یا چاند کے گہنے کے وقت میں سویرا ہو جائے تو نماز خسوف چھوڑ دو کیونکہ ان اوقات میں نماز منع ہے اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ قیامت آجائے کیونکہ قیامت آنے کے وقت تو دنیا میں کوئی مسلمان نہیں ہوگا۔ پھر نماز کیسی اور ذکر اللہ کیسا۔

(۱۴۴۷) کسی دنیاوی یا دینوی خوش کن خبر سنکر سجدہ کرنا اسے سجدۂ شکر کہتے ہیں اور یہ سجدۂ شکر سنت ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ابوجہل کے قتل پر اور سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر نے مسیلمۂ کذاب کے قتل پر اور سیدنا امیر المومنین حضرت علی مشکل کشا نے ذوالثدیہ خارجی کے قتل کی خبر سنکر سجدۂ شکر ادا کیا۔ سیدنا حضرت کعب بن مالک کو جنگ تبوک میں شریک نہ ہونے کی غلطی پر توبہ قبول ہونے کی بشارت ملی تو آپ نے سجدۂ شکر ادا کیا۔

(۱۴۴۸) حدیث شریف میں ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ایک اپاہج کو دیکھ کر سجدہ فرمایا۔ حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے ایک بگڑی شکل والے کو دیکھ کر سجدہ فرمایا۔ یہ بات سنت میں سے ہے کہ جب کسی کو آفت زدہ اور مصیبت میں دیکھے تو اللہ تعالیٰ سے عافیت ومعافی مانگے اور یہ دعاء پڑھے **الحمد لله الذی عافانی مماابتلاك به وفضلنی علیٰ کثیر ممن خلق تفضیل**۔ اسیدنا حضرت شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دنیا میں پھنسے ایک آدمی کو دیکھا تو سجدہ کیا اور یہی مذکورہ دعاء پڑھی۔ یہ دعاء ہر دینی ودنیوی مصیبت زدہ کو دیکھکر پڑھی جائے تو انشاء المولیٰ القدیر پڑھنے والا اس مصیبت سے محفوظ و مامون رہے گا۔ جب کسی کو ظاہری بیماری یا بدصورتی میں مبتلا دیکھے تو مذکورہ دعاء آہستہ پڑھے کہ وہ سن نہ سکے تا کہ وہ شکستہ دل نہو اور اگر کسی فاسق وفاجر بدکار کو دیکھے تو مذکورہ دعاء بلند آواز سے پڑھے تا کہ اسے عبرت ونصیحت ہو اور فسق وفجور اور بدکاری سے باز آئے۔

(۱۴۴۹) ’’کوہِ عزوراء‘‘ یہ مقام جحفہ میں ہے بظاہر یہاں زمین سخت، پتھریلی ہے اور پانی یہاں بہت کم ہے۔ بذریعۂ وحی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو معلوم تھا کہ یہ وادی برکتوں والی ہے یہاں دعاء کیجائے۔ لہٰذا آپ ﷺ دعاء کیلئے اترے۔ یہ تمام سجدے شکریہ کے طور پر تھے۔ دعائیں تو آپ ﷺ نے بیٹھ کر مانگی

فَصَلّٰی حَتّٰی نَجَلَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَايَنْخَسِفَانِ

تو پیارے نبی نے نماز ادا فرمائی یہاں تک کہ سورج کھل گیا، پھر فرمایا پیارے نبی نے کہ بیشک جاہلیت والے کہتے تھے کہ بیشک سورج چاند نہیں گہنا

اِلَّالِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِنْ عُظَمَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَاِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَايَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَالِحَيٰوتِهٖ

مگر زمین کے بڑوں میں سے کسی بڑے کی موت کی وجہ سے، حالانکہ سورج و چاند نہیں گہتے کسی کی موت کی وجہ سے اور نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے

وَلٰكِنَّهُمَا خَلِيْقَتَانِ مِنْ خَلْقِهٖ يُحَدِّثُ اللّٰهُ فِيْ خَلْقِهٖ مَاشَآءَ فَاَيُّهُمَا انْخَسَفَ فَصَلُّوْا

لیکن یہ دونوں مخلوق ہیں اللہ کی مخلوق میں سے، حادثہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں جو چاہے، تو ان دونوں میں جسے بھی گرہن لگ جائے تو تم نماز پڑھو

حَتّٰی يَنْجَلِيَ اَوْيُحْدِثَ اللّٰهُ اَمْرًا۔ (رواہ النسائی)

یہاں تک کہ سورج کھل جائے یا اللہ تعالیٰ کوئی اور راستہ ظاہر فرمادے۔

﴿باب سجود الشكر ترجمہ: سجدۂ شکر کا باب﴾

(۱۴۴۷) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا جَآءَهٗ اَمْرٌ سُرُوْرًا اَوْيُسَرُّبِهٖ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ کہ جب پہونچتی پیارے نبی کو کوئی بات خوشی کی یا آپ خوش ہوتے کسی وجہ سے

خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى (رواہ ابوداؤد والترمذی)

تو زمین پر سجدہ ریز ہوتے شکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا۔

(۱۴۴۸) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم رَاٰى رَجُلًا مِنَ النُّغَاشِيْنَ فَخَرَّ سَاجِدًا (رواہ الدارقطنی)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے دیکھا ایک شخص کو بونوں (کوتاہ قدوں) میں سے تو سجدہ ریز ہوگئے پیارے نبی۔

(۱۴۴۹) حدیث شریف: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ مَكَّةَ

ترجمہ: حضرت سعید ابن ابی وقاص سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم چلے پیارے رسول اللہ ﷺ کیساتھ مکہ مکرمہ سے،

نُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ فَلَمَّا كُنَّا قَرِيْبًا مِنْ عَزْوَزَاءَ نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً

ارادہ رکھتے تھے ہم مدینہ منورہ کا، پھر جب ہم تھے قریب کوہ عزوزاء کے تو پیارے نبی اُترے اور دست دعاء دراز فرمائے تو دعاء مانگی اللہ تعالیٰ سے تھوڑی دیر

अल्लाह तआला के हुक्म से, तो नहीं आ पाए थे प्यारे रसूल अपनी मस्जिद शरीफ़ यहाँ तक कि बह निकले नदी नाले, जब देखा प्यारे रसूल ने उनकी लपक झपक को पनाहगाहों की तरफ़ तो मुस्कुराए यहाँ तक कि ज़ाहिर हो गए दंदाने मुबारक, तो फ़रमाया मैं गवाही देता हूँ बेशक अल्लाह तआला हर चाहे हुवे पर कुदरत रखने वाला है और बेशक मैं अल्लाह का महबूब बंदा हूँ और बरगुज़ीदा रसूल हूँ।

1462 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते उमर इब्ने ख़त्ताब कि जब लोग केहत का शिकार होते तो बारिश की दुआ फ़रमाते, हज़रते अब्बास इब्ने मुत्तलिब के वसीले से हज़रते उमर ने अर्ज़ किया या अल्लाह! बेशक हम वसीला पकड़ते थे तेरी बारगाह में अपनी नबी का तो सैराब फ़रमाता था तू हम को, और बेशक अब हम वसीला पकड़ते हैं तेरी बारगाह में अपने प्यारे नबी के चचा का कि हमें सैराब फ़रमा तू! तो सैराब करे जाते थे हज़राते सहाबा।

1463 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते थे प्यारे रसूल कि ले गए एक नबी अंबिया में से लोगों को कि बारिश की दुआ फ़रमाएँ तो अचानक वो एक च्यूँटी पर गुज़रे जो उठाने वाली थी अपने अगले पाँव को आसमान की तरफ़ तो अल्लाह की नबी ने फ़रमाया वापस चला! कि कुबूल हो गई

تھیں۔ دعاء میں ہاتھ اٹھانا سنت ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی امت کے گناہوں کی معافی، انکی عیوب پوشی بلندیٔ مراتب خسف ومسخ سے حفاظت وغیرہ کیلئے دعائیں مانگی جن میں امم سابقہ گرفتار ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ نے ترتیب وار تمام امت محمدی کی بخشش کا وعدہ فرمالیا (۱) جماعت ابرار ہے جو بے حساب وکتاب جنتی ہیں پہلی دعاء کے صدقے میں (۲) مخلوط اعمال والے کہ کچھ ڈانٹ ڈپٹ اور جھڑک وعتاب کے بعد جنت میں جائینگے دوسری دعاء کے وسیلے سے (۳) فساق وفجار وبدکار کچھ عذاب یا معافی پاکر جنت میں جائینگے یہ تیسری دعاء کے فیضان سے۔ آپ ﷺ کا کوئی امتی ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیگا۔ اس دنیا میں بھی امت محمدیہ کا بول بالا ہے اور کل آخرت میں بھی امت محمدیہ کا بول بالا ہوگا۔ شعر:

خدا نے کیا ہے ہمارے نبی کا یہاں بول بالا وہاں بول بالا
نبی نے کیا ہے ہر اک امتی کا یہاں بول بالا وہاں بول بالا

آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے ایسے محبوب اعظم ہیں کہ باصرار بصد ناز اپنی امت کو بخشوالیتے ہیں۔ ہم سنی مسلمانوں کو آپ ﷺ کی اس محبوبیت پر ناز ہے۔ اشعار:

ہیں نبی کی ملک میں دوجہاں یہ زمیں زماں وہ فلک جناں
جو خدا کا ہے وہ نبی کا ہے یہ محب حبیب کی بات ہے
جسے چاہا رب سے ملا دیا جسے چاہا جتنا دلا دیا
بخدا خدا سے حضور کی تو بہت قریب کی بات ہے (یا نبی)

(۱۴۵۰) استسقاء اصطلاح شرع میں اس دعاء کو کہتے ہیں جو وقت ضرورت بارش مانگنے کیلئے کیجائے۔ اسکی تین صورتیں ہیں (۱) جنگل یا میدان میں جاکر نماز باجماعت پڑھنا نماز کے بعد خطبہ اور خطبے کے بعد دعاء مانگنا۔ نوافل پڑھکر مل کر دعاء مانگنا (۲) صرف بارش کی دعاء مانگنا (۳) چادر کو مخصوص انداز سے الٹ پلٹ کرنا۔ یہ تینوں طریقے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے ثابت ہیں۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کا انکار فرمایا ہے کہ استسقاء صرف نماز ہی سے ہوتا ہے بلکہ فرمایا کہ دوسرے دو طریقوں سے بھی استسقاء ہوتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورۂ ق اور دوسری رکعت میں سورۂ غاشیہ پڑھی جائے۔ پھر خطبہ ہو پھر قبلہ رخ ہوا جائے اور دعاء مانگی جائے۔ قبلہ رو ہوتے وقت اپنی چادر کو الٹ دیا جائے یا اللہ تعالیٰ جیسے چادر کا رخ بدلدیا ہے ایسے تو موسم کا رخ بدل دے اور خشکی کو تری سے اور پیاس کو سیرابی سے تبدیل فرمادے۔ یہ تمام باتیں سنت تو ہیں مگر سنت مؤکدہ نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے کبھی نماز استسقاء ادا فرمائی ہے اور کبھی دعاء استسقاء پر اکتفا فرمایا ہے اسی لئے حضرت امام اعظم نے نماز استسقاء کے سنت مؤکدہ ہونے کا انکار فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کی چادر مبارک جسے عشاق رسول "کالی کملی" کہتے ہیں۔ یہ چار گز لمبی اور دوگز ایک بالشت چوڑی تھی آپ نے اسکے دائیں پلّو کو بائیں طرف فرمایا اور بائیں پلّو کو دائیں طرف فرمایا اور اسکے اندر کے رخ کو باہر فرمایا اور باہر کے رخ کو اندر فرمایا۔ اسکی بھی کیفیت یہ ہے کہ بندہ اپنے داہنے ہاتھ سے چادر کے بائیں جانب کے نیچے والے کنارے اور بائیں ہاتھ سے چادر کے دائیں جانب والے نیچے کے کنارے کو پکڑ کر اپنے دونوں ہاتھ پشت کے نیچے گھمائے۔ یہاں تک کہ داہنے ہاتھ سے اس نے چادر کا جو کنارا پکڑ رکھا تھا وہ داہنے کندھے پر آجائے اور جو کنارا بائیں ہاتھ سے پکڑ رکھا تھا اسے بائیں کندھے کے اوپر لے آئے۔

(۱۴۵۱) اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ دعاء استسقاء میں اتنے زیادہ ہاتھوں کو بلند فرماتے تھے اگر آپ کے جسم اطہر پر پیراہن شریف نہوتی تو آپکی مبارک دونوں بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ ضرورت جس قدر زیادہ ہو ہاتھ بھی اتنے ہی زیادہ بلند کئے جائیں۔ سر سے اونچے ہاتھ اٹھائے جائیں

(۱۴۵۲) ہتھیلی زمین کیطرف ہوں جسمیں اشارا ہو کہ یاالٰہی بادلوں کا پیٹ زمین کیطرف کردے تاکہ وہ اپنا پانی زمین پر بہادے بلکہ رحمت مانگنے کیلئے ہتھیلیاں آسمان کیطرف کریں اور بلا وآفت ٹالنے کیلئے ہتھیلیاں زمین کیطرف کریں چونکہ دعاء استسقاء میں قحط وسوکھا جو ایک بلاء وآفت ہے اسے ٹالنے کی درخواست ہوتی ہے اسلئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اس انداز سے دعاء مانگی۔

(۱۴۵۳) بونداباندی سے کام نہ چلے گا کہ اس قدر سے زمین کی

ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا

پھر سجدہ ریز ہوئے پیارے نبی تو ٹھہرے رہے بہت دیر، پھر سجدے سے اُٹھے پیارے نبی، پھر دست دعاء دراز فرمائے تھوڑی دیر، پھر سجدہ ریز ہوئے

فَمَكَثَ طَوِيلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا قَالَ إِنِّي سَئَلْتُ

پھر ٹھہرے رہے بہت دیر، پھر سجدے سے اُٹھے پھر دست دعاء دراز فرمائے تھوڑی دیر، پھر سجدہ ریز ہوئے، فرمایا پیارے رسول نے کہ بیشک میں نے سوال کیا

رَبِّي وَشَفَعْتُ لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي ثُلُثَ أُمَّتِي فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا

اپنے مالک سے اور میں نے شفاعت فرمائی اپنی امت کیلئے تو عطا فرمائی مجھ کو ایک تہائی امت، پھر میں سجدہ ریز ہوا اپنے رب کی بارگاہ میں شکر کرتے ہوئے

ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَئَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي ثُلُثَ أُمَّتِي فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي

پھر اُٹھایا میں نے اپنا سر تو میں نے مانگا اپنے مالک سے اپنی امت کیلئے تو عطا فرمائی مجھ کو تہائی امت دوسری، پھر میں نے سجدہ ریزی فرمائی اپنے مالک کیلئے

شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَئَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي الثُّلُثَ الْآخَرَ

شکر کرتے ہوئے پھر اُٹھایا میں نے اپنے سر کو پھر میں نے سوال کیا اپنے مالک سے امت کیلئے، تو عطا فرمائی مجھ کو آخری تہائی بھی

فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا. (رواہ احمد وابوداؤد)

تو میں سجدہ ریز ہوگیا اپنے رب کیلئے شکر گزاری کرتے ہوئے۔

﴿باب الاستسقاء ترجمہ: بارش مانگنے کا باب﴾

(۱۴۵۰) حدیث شریف: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِي فَصَلّٰى بِهِمْ

ترجمہ: تشریف لے گئے پیارے رسول اللہ ﷺ لوگوں کیساتھ عید گاہ کو کہ بارش مانگیں تو نماز پڑھائیں ان کو

رَكْعَتَيْنِ جَهْرًا فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوا وَرَفَعَ يَدَيْهِ

دو رکعتیں، آواز بلند فرماتے ہیں ان دونوں رکعتوں کی تلاوت میں اور رخ فرمایا قبلے کو کہ دعاء مانگ رہے تھے اور بلند فرمایا اپنے دونوں ہاتھوں کو

وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ. (رواہ البخار والمسلم)

اور اُلٹ پلٹ فرمائی اپنی چادر مبارک جس وقت رخ فرمایا قبلے کی طرف۔

तुम्हारी दुआ इस च्यूँटी की वजाह से।

1464 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मदद फ़रमाया गया मैं पुरवाई हवा से और हलाक फ़रमाई गई क़ौमे आद पछादिया हवा से।

1465 हदीस शरीफ़:– हज़रते आयशा सिद्दिक़ा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नहीं देखा मैंने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को हँसते हुवे कि देख लेती मैं प्यार रसूल के तालू शरीफ़ को, बस प्यारे रसूल मुस्कुराया करते थे, फिर जब देखते थे बादल या हवा तो पहचान लिया जाता उनके चहरे में ख़ौफ़ का असर।

1466 हदीस शरीफ़:– हज़रते आयशा सिद्दिक़ा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि जब तेज़ चलती हवा तो फ़रमाते या अल्लाह! बेशक मैं सवाल करता हूँ तुझ से हवा की भलाई का और उसकी भलाई का जो हवा में है और उसकी भलाई का जो हवा लेकर भेजी गई है और मैं पनाह चाहता हूँ तेरी हवा की बुराई से उसकी जो हवा में है और बुराई से उसकी जो हवा लेकर भेजी गई है, और जब अब्र आलूद होता आसमान तो बदल जाता प्यारे नबी का रंग, तशरीफ़ लेजाते, अंदर रोनक़ अफ़रोज़ होते, आगे होते पीछे होते, फिर जब बारिश हो चुकती और यह हालत दूर हो जाती प्यारे नबी से, तो हम जान

(۱۴۵۱) حدیث شریف: کَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَایَرْفَعُ یَدَیْہِ فِیْ شَیْءٍ مِنْ دُعَائِہٖ اِلَّا فِی الْاِسْتِسْقَاءِ

ترجمہ: پیارے نبی علیہ السلام نہیں بلند فرماتے تھے اپنے دستہائے کرم کو کسی بھی دعاء میں مگر بارش مانگنے میں،

فَاِنَّہٗ یَرْفَعُ حَتّٰی یُرَیٰ بَیَاضُ اِبْطَیْہِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

بلا شبہ پیارے نبی بلند فرماتے یہاں تک کہ دکھائی دینے لگتی آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی۔

(۱۴۵۲) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اِسْتَسْقٰی فَاَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ اِلَى السَّمَآءِ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی علیہ السلام نے بارش مانگنے کی دعاء فرمائی تو اشارہ فرمایا اپنے دونوں ہتھیلیوں کی پشت سے آسمان کی طرف

(۱۴۵۳) حدیث شریف: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا رَأَی الْمَطَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا (رواہ البخاری)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ علیہ السلام جب دیکھتے بارش کو تو فرماتے یا اللہ! خوب برس نے والی اور نفع دینے والی بارش برسا۔

(۱۴۵۴) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَطَرٌ

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پہونچ گئی ہم کو بارش، اس حال میں کہ ہم پیارے رسول اللہ علیہ السلام کیساتھ تھے

قَالَ فَحَسَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثَوْبَہٗ حَتّٰی اَصَابَہٗ مِنَ الْمَطَرِ فَقُلْنَا

فرمایا حضرت انس نے کہ ہٹادیا پیارے رسول اللہ علیہ السلام نے اپنے کپڑے کو یہاں تک کہ پہونچ گئی پیارے نبی کے جسم اطہر کو کچھ بارش، تو عرض کیا ہم نے

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا قَالَ لِاَنَّہٗ حَدِیْثُ عَهْدٍ بِرَبِّہٖ۔ (رواہ مسلم)

یارسول اللہ! کیوں کیا آپ نے یہ؟ فرمایا پیارے نبی نے اسلئے کہ یہ بارش نئی نئی آئی ہے اپنے رب کی بارگاہ سے۔

(۱۴۵۵) حدیث شریف: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَاءَہٗ

ترجمہ: تشریف لے گئے پیارے رسول اللہ علیہ السلام عیدگاہ کو تو پانی کی دعاء مانگی پیارے رسول نے اور اُلٹ پلٹ فرمایا اپنی چادر مبارک کو

حِیْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَيْمَنَ عَلٰی عَاتِقِهِ الْاَيْسَرِ وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَيْسَرَ

کہ جس وقت رخ فرمایا قبلے کو تو ڈال لیا پیارے رسول نے چادر کا کنارہ داہنا اپنے بائیں کندھے شریف پر اور ڈال لیا اپنی چادر کا بایاں کنارہ

लिया करते उस कैफ़ियत को, तो फ़रमाया हज़रते आयशा ने कि मैंने पूछा प्यारे नबी से, तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि ए आयशा ऐसा न हो जैसा कि कहा था क़ौमे आद ने, "फिर जब देखा उन्होंने अज़ाब को, बादल के सामने आता हुवा वादियों की तरफ़ अपनी, तो कहने लगे कि यह बादल बरसने वाले हैं हम पर बल्कि वो वही हैं कि जल्दी कर रहे थे तुम जिसकी, हवा कि इसमें अज़ाब है दर्दनाक", एक रिवायत में है कि जब प्यारे नबी देखते बारिश को तो फ़रमाते या अल्लाह! बारिश नाज़िल फ़रमा।

1467 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कुंजियाँ ग़ैब की पाँच हैं, फिर कुरआने करीम तिलावत फ़रमाया: "बेशक अल्लाह कि उसके पास है इलम क़यामत का और नाज़िल फ़रमाता है बारिश को और जानता है जो कुछ रहमों में है और नहीं जानती अटकल से कोई जान कि क्या कमाएगी कल को और नहीं जानती अटकल से कोई जान कि किस ज़मीन में मरेगी, बेशक अल्लाह ख़ूब जानने वाला ख़बर देने वाला है।

1468 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं है क़हतसाली यह कि बारिश न बरसे, लेकिन क़हत साली यह है कि बारिश बरसे और जम कर बरसे और न उगाए ज़मीन से कुछ भी।

عَلٰی عَاتِقِهِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ دَعَااللّٰهَ (رواہ ابوداؤد)

اپنے داہنے کندھے شریف پر، پھر دعاء کی اللہ تعالیٰ سے۔

(۱۴۵۶) حدیث شریف: اِسْتَسْقٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَیْهِ خَمِیْصَةٌ لَهٗ سَوْدَاءُ فَاَرَادَ

ترجمہ: بارش کی دعاء مانگی پیارے رسول اللہ ﷺ نے اور پیارے رسول پر کالا کمبل شریف تھا، تو ارادہ فرمایا پیارے رسول نے

اَنْ یَّاخُذَ اَسْفَلَهَا فَیَجْعَلَهٗ اَعْلَاهَا فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَلَّبَهَا عَلٰی عَاتِقِهٖ۔ (رواہ احمد وابوداؤد)

یہ کہ لے لیں اسکے نچلے حصے کو تو بنادیں اسکو اوپری حصہ، پھر جب بھاری محسوس ہوا کمبل شریف تو بدل لیا اسکو اپنے کندھوں پر۔

(۱۴۵۷) حدیث شریف: عَنْ عُمَیْرٍ مَوْلٰی اٰبِی اللَّحْمِ اَنَّهٗ رَأَی النَّبِیَّ ﷺ یَسْتَسْقِیْ

ترجمہ: حضرت عمیر آزاد کردہ غلام ابواللحم سے مروی بیشک انہوں نے دیکھا پیارے نبی ﷺ کو کہ بارش کی دعاء مانگ رہے ہیں

عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّیْتِ قَرِیْبًا مِنَ الزَّوْرَاءِ قَائِمًا یَدْعُوْا یَسْتَسْقِیْ رَافِعًا یَدَیْهِ قِبَلَ وَجْهِهٖ

احجارِ زید کے پاس کھڑے ہوکر، کہ دعاء فرمارہے ہیں اور بارش مانگ رہے ہیں اور بلند فرمانیوالے ہیں پیارے نبی اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرے کے سامنے

لَایُجَاوِزُ بِهِمَا رَأْسَهٗ۔ (رواہ ابوداؤد و الترمذی والنسائی)

اونچا نہیں فرماتے تھے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے سر سے۔

(۱۴۵۸) حدیث شریف: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَعْنِیْ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا

ترجمہ: تشریف لے گئے پیارے رسول اللہ ﷺ یعنی بارش کی دعاء فرمانے کیلئے، لباس فاخرہ کو چھوڑ کر، پیکر عجز وانکسار بنکر

مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا۔ (رواہ الترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجة)

ڈرتے ہوئے، گریہ وزاری فرماتے ہوئے۔

(۱۴۵۹) حدیث شریف: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا اسْتَسْقٰی قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِیْمَتَكَ

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بارش کی دعاء فرماتے تو فرماتے: اللھم اسق عبادك وبهيمتك

1469 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से, फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि हवा अल्लाह तआला की तरफ़ से लाती है रहमत भी और अज़ाब भी, तो गाली न दो हवा को और माँगो अल्लाह तआला से हवा की भलाई को और पनाह माँगो तुम अल्लाह तआला से हवा की बुराई से।

1470 हदीस शरीफ़:– बेशक एक शख़्स ने लानत की हवा को, प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के पास, तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि मत लानत करो हवा को इसलिये कि हवा हुक्म दी हुई है और जो लानत करेगा ऐसी चीज़ को जो नहीं है उस लानत की मुस्तहिक़ तो लौटेगी लानत लानत करने वाले पर।

1471 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने गाली न दो हवा को, तो जब तुम देखो उस चीज़ को जिसको तुम नापसंद करते हो तो कहो या अल्लाह! बेशक मैं सवाल करता हूँ तुझ से हवा की भलाई का, और भलाई का उसकी जो उसमें है और भलाई का उसकी कि हुक्म फ़रमाया गया है उसे जिसका, और पनाह माँगते हैं हम तेरी उस हवा के शर से और उस शर से जो उस हवा में है और उस शर से जिसका उसे हुक्म फ़रमाया गया है।

1472 हदीस शरीफ़:– नहीं चली ऐसी हवा कभी कि बैठ गए प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम अपने

سیرابی وشادابی نہیں ہوتی خوب برسے اور اتنا بھی نہ برسے کہ نقصان ہونے لگے اور سیلاب آجائے۔خوب بخشے اور نفع بخش برسے۔

(۱۴۵۴) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنا پیراہن شریف اور عمامۂ شریف اتارا اور اپنا سر اقدس سینہ مبارک کھولا تا کہ ان پر بارش کے قطرات بہہ جائیں کہ یہ پانی ابھی ابھی عالم قدس سے آیا ہے جس میں اس عالم کے اجزاء ابھی نہیں ملے ہیں اور دنیا کی ہوائیں ابھی اس پر اثر انداز نہیں ہوئی ہیں لہٰذا یہ پانی برکت والا ہے اس سے برکت حاصل کرنا چاہئے۔حضرات صوفیاء کرام و مشائخ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نقوش وتعویزات بارش کے پانی سے دھلوا کر پلواتے ہیں وہ بھی اس حدیث شریف کی روشنی میں ہے۔ بارش کے وقت دعاء مانگنا سنت ہے۔جب بارش عالم قدس سے آتی ہے اور اس سے برکت حاصل کیجاتی ہے اس سے اس بات کا بھی اشارا ملا کہ جب حجاج کرام و زائرین عظام حج وزیارت سے فارغ ہوکر آئیں تو انکے ہاتھ پاؤں چومے جائیں اور انکے بدن سے کپڑے مَس کر کے رکھے جائیں یہ بھی مقدس مقام سے آرہے ہیں۔

(۱۴۵۵) اس حدیث شریف میں چادر کا الٹنا پلٹنا مذکور ہے اور دعاء کا مانگنا۔ نماز کا ذکر نہیں ہے۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے استقاء کیلئے نماز نہیں پڑھی۔لہٰذا استقاء میں نماز شرط یا سنت مؤکدہ نہیں ہے۔صرف دعاء بھی استقاء کیلئے کافی ہے۔ یہ حدیث شریف سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دلیل ہے۔

(۱۴۵۶) چادر پلٹنا صرف امام کا کام ہے مقتدی اپنی چادروں کو نہ پلٹیں گے کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے یہ کام خود تو فرمایا مگر حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم نہ فرمایا۔نماز استقاء میں دوسرے خطبے کے بعد قبلہ رو ہوتے وقت دعاء کیلئے چادر الٹنا چاہئے اور دعاء استقاء میں جب دعاء کرے تو دعاء میں یہ عمل کرے۔

(۱۴۵۷) بارش کی سخت ضرورت ہوتی تو دعاء میں سر سے اونچے ہاتھ فرماتے اور معمولی ضرورت ہوتی تو سر سے نیچے دعاء میں ہاتھ رکھتے تھے۔جیسا موقع ویسا عمل۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اس موقع پر بھی نماز استقاء نہ پڑھی بلکہ دعاء استقاء پر ہی اکتفا فرمایا۔(مسلک امام اعظم زندہ باد)

(۱۴۵۸) نماز استقاء یا دعاء استقاء کیلئے نکلیں تو لباس فقیرانہ ہو الفاظ عاجزانہ ہوں انداز منکسرانہ ہو دل یادالہٰی میں مصروف ہو آنکھیں برس رہی ہوں۔معلوم ہو کہ بھکاری بھیک لینے شہنشاہ حقیقی کے دربار میں جارہے ہیں۔جب اس انداز سے درکریم پر حاضر ہونگے اور دست دعاء دراز کرینگے تو ضرور دراجابت وا ہوگا کرم کی بارش ہوگی۔شعر:

یہ ناممکن کہ باران کرم موقوف ہوجائے
خلوص دل سے کرتے بھی ہو سجدہ یا نہیں کرتے (یانبی)

(۱۴۵۹) جانور بھی اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں مگر انکو الگ بیان فرمایا کیونکہ جانور بے گناہ ہوتے ہیں۔ہم گناہگاروں پر انکی بے گناہی سے رحمتیں اترتی ہیں اور ہمارے گناہوں سے انہیں تکلیف ہوتی ہے اسی لئے خصوصیت کے ساتھ انکا ذکر الگ فرمایا گیا۔ رحمت پھیلانے سے مراد جنگلوں کو ہرا بھرا کرنا ہے۔ایسی بارش برسادے کہ زمین جل تھل ہوجائے کنویں پانی سے بھر جائیں تالاب لبریز ہوجائیں دریا موجیں مارنے لگیں۔

(۱۴۶۰) یہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی شان محبوبیت کہ ابھی بارش ہو، دیر نہ لگے۔مرے محبوب ابھی لو دیر کا کیا کام ہے۔سب کچھ تو تمہارا ہے۔تمہارے لئے ہے یہ ساری کائنات تمہارے دم قدم سے ہے۔شعر:

دم قدم سے آپکے حضور
صحرا لالہ زار ہوگئے (یانبی)

(۱۴۶۱) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ذات گرامی دادرس، فریاد رس اور مشکل کشا حاجت روا ہے اسی لئے حضرات صحابۂ کرام نے قحط کی شکایت آپ ﷺ سے کی۔آپ ﷺ نے انکی سفارش فرمادی اور بگڑی بن گئی۔حضرات صحابۂ کرام آپ ﷺ کو دربار خداوندی میں اپنا بڑا وسیلہ جانتے مانتے تھے۔ہمارے اعمال کی مقبولیت یقینی نہیں مگر آپ ﷺ تو خود مقبول ہیں اسی لئے مسلمان آپ ﷺ کو "رسول مقبول" کہتے ہیں۔مشکلات میں حضرات صحابۂ کرام بارگاہ رسول میں حاضر ہوتے تھے حالانکہ انہیں قرآن کریم کی

وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ. (رواه مالك وابوداؤد)

وانشر رحمتك واحي بلدك الميت.

(۱۴۶۰) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَءَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يُوَاتِئُ

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ ہاتھ بلند فرمارہے ہیں

فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ قَالَ

تو دعا فرمائی: اللهم اسقنا غيثا مغيثا مريئا مريعا نافعا غير ضار عاجلا غير آجل ۔فرمایا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

فَاُطْبِقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ (رواه ابوداؤد)

تو فوراً ہر طرف برسنے والی بارش بادلوں سے برسنے لگی۔

(۱۴۶۱) حدیث شریف: شَكَا النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قُحُوْطَ الْمَطَرِ فَاَمَرَ

ترجمہ: شکایت کی لوگوں نے پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں بارش کے رُک جانے کی، تو حکم فرمایا پیارے رسول نے

بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهٗ فِى الْمُصَلّٰى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ قَالَتْ عَائِشَةُ

منبر شریف کا تو بچھادیا گیا پیارے رسول کیلئے عیدگاہ میں اور وعدہ فرمایا پیارے رسول نے ایک دن کا کہ نکلے لوگ اسمیں، فرمایا حضرت عائشہ نے

فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ

کہ تشریف لے گئے پیارے رسول ﷺ جب چمکا سورج کا کنارہ تو رونق افروز ہوئے پیارے رسول منبر شریف پر تو اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان فرمائی

وَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِيْخَارَ الْمَطَرِ

اور اللہ تعالیٰ کی خوبیاں بیان فرمائیں، فرمایا پیارے رسول نے کہ تم نے شکایت کی ہے اپنے شہر کے قحط کی اور بارش میں دیر ہونے کی،

عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهٖ عَنْكُمْ وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ

اپنے مناسب وقت سے رُک جانیکی، حکم فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ کہ دعاء مانگو تم اللہ تعالیٰ سے اور وعدہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے تم سے یہ کہ قبول فرمائیگا وہ تمہاری

घुटनों के बल और फ़रमाया या अल्लाह! बना दे इस हवा को रहमत और न बना तू इस हवा को अज़ाब, या अल्लाह! बनादे इस हवा को रियाह और न बना तू इस हवा का रीह, फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास ने कि किताब में है अल्लाह तआला की "बेशक हम ने भेजी उन पर हवा तेज़ चलने वाली ऐसे दिन में कि नहूसत उसकी हमेशा रही, उखाड़ देती लोगों को ऐसे जैसे वो तने हैं खजूर के उखड़े हुवे।" "जब भेजी हमने उनपर आँधी सूखी कि नहीं छोड़ती किसी चीज़ को कि गुज़री जिस पर मगर बना दिया हमने उसको गली सड़ी चीज़ के चूरे की तरह।" "और भेजा हमने हवाओं को जो बादलों को पानी से भरने वाली हैं, तो नाज़िल फ़रमाया हमने आसमान से पानी तो पिलाया हमने तुम को वो पानी, और नहीं हो तुम उसके ख़ज़ाने रखने वाले।" "और उसकी निशानियों में से है यह कि भेजता है हवाओं को खुशख़बरी देने वाली, इसलिये कि चखा दे तुम को रहमत में से अपनी और इसलिये कि चलती है कश्ती हुक्म से उसके और इसलिये कि तलाश करो तुम फ़ज़्ल से उसके ताकि तुम शुक्रगुज़ारी करो।

1473 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो तआला अलैहे वसल्लम जब देखते थे बादल आसमान पर यानी बादल को तो छोड़ देते अपने काम काज को और उसकी तरफ़ मुतावज्जे होते और फ़रमाते या अल्लाह! मैं पनाह माँगता हूँ तेरी इसके शर से जो बादल में है, फिर अगर खोल देता अल्लाह तआला

اس آیت کریمہ کا بھرپور علم تھا کہ" اور فرمایا مالک نے تمہارے دعاء کرو تم مجھ سے۔ میں قبول فرماؤں گا تمہاری" (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۱۱۶۲) وہ لوگ جو حضرات انبیاء کرام و اولیاء عظام کے منکرین ہیں وہ اس حدیث شریف سے عبرت حاصل کریں۔ کہ صرف اعمال صالحہ ہی وسیلہ نہیں ہیں بلکہ حضرات صالحین کرام بھی وسیلہ ہیں۔ اپنے اعمال پر اترانے والو! اپنے اعمال کو حضرات انبیاء کرام و اولیاء عظام سے زیادہ مقبول نہ سمجھو۔ حضرات صحابۂ کرام کے اعمال صالحہ کے سامنے تمہارے نمائشی اعمال کی کیا بساط ہے اور اعمال صالحہ کے مثالی پیکر بھی خود کو آپ ﷺ سے بے نیاز نہ سمجھتے تھے۔ آپ ﷺ بطور عجز و انکسار بشان عبدیت اپنے لئے جو کلمات بھی ارشاد فرمائیں انکی مرضی ہے لیکن اگر کوئی امتی آپ ﷺ کو فقیر کہے گا تو کافر ہو جائیگا (عالمگیری) آپ ﷺ کو مفلس و قلاش کہنا یہ ایمان کے دیوالئے ہونے کا ثبوت ہے۔ آپ ﷺ غنی بھی ہیں اور داتا بھی۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اور نہیں برا لگا انہیں مگر یہ کہ غنی کر دیا انکو اللہ نے اور اسکے رسول نے اپنے کرم سے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۴۶۶) اللہ تعالیٰ سے مانگنا بندے کی شان ہے۔ سب اسکے فقیر محتاج ہیں مگر یہ کہنا کہ" جسکا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں" یہ نری بے ایمانی ہے ایسا لکھنے والا بھی بے ایمان اور اسکا حمایتی بھی بے ایمان۔ آپ ﷺ ہمیشہ مسکرایا کرتے تھے تبسم ریزیاں فرماتے تھے۔ آپ ﷺ مسکراتے تو دندان مبارک سے نور جھڑتا تھا۔ شعر:

مسکرائے نبی نور جھڑنے لگا
مسکرانا بھی آپ کا معجزہ (یاحبیب)

سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حجرۂ مبارکہ دندان مبارک کی روشنی سے روشن و منور ہو گیا۔ شعر:

جناب عائشہ کی سوزن گم گشتہ ملتی ہے
ہے نور افزا جناب مصطفےٰ کا مسکرا دینا (یانبی)

بلکہ سچائی یہ ہے کہ۔ شعر:

مصطفےٰ نے مسکرا دیا
تارے شرمسار ہو گئے (یانبی)

کبھی آپ نے نہ ٹھٹھا مارانہ قہقہہ لگایا۔ اس موقع پر بھی آپ ﷺ کے پیارے لبوں پر تبسم رقصاں تھا کہ میرے دیوانے بارش مانگ رہے تھے اب آئی تو بھاگ رہے ہیں اور بارش سے بچنے کی جگہ تلاش کر رہے ہیں۔ یہ بارش بھی آپ ﷺ کا معجزہ تھی۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا اعلان فرمانیکے بعد یہ فرمانا کہ میں اس قدرت والے کا بندۂ محبوب اور رسول برگزیدہ ہوں اسکا مزہ اہل ایمان ہی جانتے ہیں۔ شعر:

جسے چاہا رب سے ملا دیا جسے چاہا جتنا دلا دیا
بخدا خدا سے حضور کی تو بہت قریب کی بات ہے (یانبی)

(۱۴۶۲) سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسلئے وسیلہ بناتے تھے تاکہ قیامت تک کے مسلمانوں کا معلوم ہو جائے کہ وسیلہ صرف نبی ہی نہیں ہوتا بلکہ نبی والے بھی وسیلہ ہوتے ہیں۔ انکی برکت سے بھی رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور انکے وسیلے سے بھی دعائیں مستجاب ہوتی ہیں۔ یہ دونوں بزرگ اپنی اپنی جگہ جلیل القدر بزرگ ہیں ایک نے وسیلہ بنایا اور دوسرے وسیلہ بنے۔ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عباس کو جب وسیلہ بنایا جاتا تو حضرت عباس دربار الٰہی میں عرض کرتے یا اللہ تعالیٰ اس قوم نے تیرے پیارے نبی ﷺ کی نسبت سے میرا دامن تھام لیا ہے میرا وسیلہ پکڑا ہے یا اللہ تعالیٰ مجھے رسوا نہ فرمانا مجھے قوم کے سامنے شرمندہ نہ فرمانا تو بارش فوراً برسنا شروع ہو جاتی (اشعۃ اللمعات شریف) دعاء بالوسیلہ کرنے والے بھی جلیل القدر صحابی اور وسیلہ بننے والے بھی جلیل القدر صحابی وسیلہ بنکر دربار الٰہی میں بارش کرانے والے بھی صحابی۔ مگر وہابی وسیلے کا منکر ہے" ڈائرکٹ" کے چکر میں ہے۔ آخر کیوں؟ اسکا سیدھا سادہ جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں سے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کیلئے وسیلہ تلاش کرو اب جو ایمان والا ہوگا وہ وسیلے کا قائل بھی ہوگا اور وسیلے پر عامل بھی ہوگا اور جو ایمان سے خالی و عاری ہوگا وہ وسیلے کا انکاری ہوگا۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اے ایمان والو! ڈرو تم اللہ سے اور تلاش کرو تم اسکی بارگاہ کیلئے ذریعہ اور جہاد کرو تم اسکے راستے میں تاکہ تم فلاح پاؤ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۲۷۲) کانے

ثُمَّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ لَآ اِلٰهَ

پھر فرمایا پیارے رسول نے ہر خوبی اللہ تعالیٰ کیلئے ہے جو مالک ہے تمام جہانوں کا، جو بیحد مہربان بے انتہا رحم والا ہے، مالک ہے روز جزا کا نہیں ہے کوئی معبود

اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ

سوائے اللہ تعالیٰ کے، کرتا ہے جسکا ارادہ فرماتا ہے، یا اللہ تعالیٰ! تو اللہ ہے، نہیں ہے کوئی معبود سوائے تیرے، تو غنی ہے اور ہم فقیر ہیں، نازل فرما ہم پہ بارش

وَاجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَتْرُكِ الرَّفْعَ

اور بنا دے تو اسکو جو اُتارے ہمارے لئے قوت اور مطلوب تک پہونچنے کا ذریعہ، پھر بلند فرمایا پیارے رسول نے اپنے مبارک ہاتھوں کو تو نہ چھوڑا بلند کرنا

حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَقَلَّبَ اَوْحَوَّلَ

یہاں تک کہ ظاہر ہونے لگی آپ کے مبارک بغلوں کی سفیدی، پھر پھیر دی پیارے رسول نے لوگوں کی طرف اپنی پشت مبارک اور اُلٹ دی یا پلٹ دی

رِدَآءَهٗ وَهُوَ رَافِعٌ يَّدَيْهِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

اپنی چادر مبارک اور پیارے رسول بلند فرمانیوالے تھے اپنے دستہائے مبارکہ کو، پھر متوجہ ہوئے لوگوں پر اور اُترے منبر شریف سے تو دو رکعتیں ادا فرمائیں

فَاَنْشَاَ اللّٰهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَلَمْ يَاْتِ مَسْجِدَهٗ

تو پیدا فرمادیا اللہ تعالیٰ نے بادل تو وہ گرجنے لگا اور چمکنے لگا، پھر برسنے لگا اللہ تعالیٰ کے حکم سے، تو نہیں آپائے تھے پیارے رسول اپنی مسجد شریف

حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ فَلَمَّا رَاٰى سُرْعَتَهُمْ اِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ

یہانتک کہ بہہ نکلے ندی نالے، جب دیکھا پیارے رسول نے انکی لپک جھپک کو پناہ گاہوں کی طرف تو مسکرائے یہانتک کہ ظاہر ہو گئے دندانِ مبارک

فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّاَنِّيْ عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ (رواہ ابوداؤد)

تو فرمایا میں گواہی دیتا ہوں بیشک اللہ تعالیٰ ہر چاہے ہوئے پر قدرت رکھنے والا ہے اور بیشک میں اللہ کا محبوب بندہ اور اسکا برگزیدہ رسول ہوں۔

(۱۴۶۲) حدیث شریف: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ اِذَا قُحِطُوْا اِسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ

ترجمہ: بیشک حضرت عمر ابن خطاب کہ جب لوگ قحط کا شکار ہوتے تو بارش کی دعاء فرماتے، حضرت عباس ابن مطلب کے وسیلے سے

बादल को तो खूबियाँ बयान फ़रमाते प्यारे नबी अल्लाह तआला की और अगर बारशि होती तो फ़रमाते या अल्लाह! नफ़ा देने वाली बारिश बना दे।

1474 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब समाअत फ़रमाते गरज और कड़क की आवाज़ तो फ़रमाते या अल्लाह! न क़त्ल फ़रमा तू हम को अपने ग़ज़ब से और न हलाक फ़रमा तू अपने अज़ाब से और सलामती अता फ़रमा तू हमको उससे पहले।

1475 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने जुबेर से मरवी कि बेशक जब वो सुनते गरज को तो छोड़ देते थे बातचीत को और फ़रमाते "और पाकी बयान करती है गरज उसकी खूबियों के साथर फ़रिश्ते भी उसके ख़ौफ़ से।"

(87) बीमार पुरसी और बीमारी के सवाब का बाब

1476 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्याारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने खाना खिलाओ तुम भूके को, और अयादत करो तुम मरीज़ की और छुड़ाओ तुम बेगुनाह क़ैदी को।

1477 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो तआला अलैहे वसल्लम ने कि मुसलमान के हक़ मुसलमान पर 5 हैं: सलाम का जवाब देना और मरीज़ की अयादत करना ओर जनाज़े के साथ साथ

فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ

حضرت عمر نے عرض کیا یا اللہ! بیشک ہم وسیلہ پکڑتے تھے تیری بارگاہ میں اپنے نبی کا تو سیراب فرماتا تھا تو ہم کو، اور بیشک اب ہم وسیلہ پکڑتے ہیں

اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا فَيُسْقَوْا۔ (رواہ البخاری)

تیری بارگاہ میں اپنے پیارے نبی کے چچا کا کہ ہمیں سیراب فرما تو! تو سیراب کرے جاتے تھے حضرات صحابہ۔

(۱۴۶۳) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے رسول

خَرَجَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِيْ فَاِذَا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَافِعَةٍ بَعْضَ قَوَائِمِهَا اِلَى السَّمَآءِ

کہ لے گئے ایک نبی انبیاء میں سے لوگوں کو کہ بارش کی دعاء فرمائیں تو اچانک وہ ایسی چیونٹی پر گزرے جو اُٹھانے والی تھی اپنے اگلے پاؤں کو آسمان کی طرف

فَقَالَ ارْجِعُوْا فَقَدِ اسْتُجِيْبَ لَكُمْ مِنْ اَجْلِ هٰذِهِ النَّمْلَةِ۔ (رواہ دار قطنی)

تو اللہ کے نبی نے فرمایا واپس چلو! کہ قبول ہوگئی تمہاری دعاء اس چیونٹی کی وجہ سے۔

﴿ باب الریاح والسحب ترجمہ: بادلوں اور ہواؤں کا باب ﴾

(۱۴۶۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے مدد فرمایا گیا میں پُروائی ہوا سے اور ہلاک فرمائی گئی قوم عاد پچھوا دیا ہوا سے۔

(۱۴۶۵) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَاحِكًا

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہیں دیکھا میں نے پیارے رسول اللہ ﷺ کو ہنستے ہوئے

حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ فَكَانَ اِذَا رَاٰى غَيْمًا اَوْ رِيْحًا عُرِفَ فِيْ وَجْهِهٖ۔ (رواہ البخار والمسلم)

کہ دیکھ لیتی میں پیارے رسول کے تالو شریف کو، بس پیارے رسول مسکرایا کرتے تھے، پھر جب دیکھتے تھے بادل یا ہوا تو پہچان لیا جاتا انکے چہرے میں خوف کا اثر۔

(۱۴۶۶) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ قَالَ اَللّٰهُمَّ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے نبی ﷺ کہ جب تیز چلتی ہوا تو فرماتے یا اللہ تعالیٰ!

चलना और दावत कुबूल करना और छींकने वाले की छींक का जवाब देना।

1478 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मुसलमान के हक़ मुसलमान पर 6 हैं, अर्ज़ किया गया कि वो क्या हैं या रसूलुल्लाह? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि जब तुम मुलाक़ात करो तो सलाम करो उसको और जब वो दावत दे तुम को तो कुबूल करो और जब नसीहत तलब करे तुम से तो नसीहत करो उसको और जब छींके तो अल्हम्दो लिल्लाह कहो औरी जब बीमार हो जाए तो अयादत करो उसकी और जब मर जाए तो चलो तुम उसके साथ साथ।

1479 हदीस शरीफ़:– हज़रते बरा इब्ने आज़िब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हुक्म फ़रमाया हमको प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने 7 चीज़ों का, और मना फ़रमाया हमको 7 चीज़ों से, हुक्म फ़रमाया हमको बीमार की अयादत का और जनाज़े के साथ साथ चलने का और छींकने वाले को जवाब देने का और सलाम का जवाब देने का और दावत देने वाली की दावत कुबूल करने का, क़सम वाले को बरी करने का मज़लूम की मदद करने का और मना फ़रमाया हम को सोने की अँगूठी से, बारीक रेशमीन कपड़ों से मोटे रेशमीन कपड़ों से, सूम मिले हुवे रेशमीन कपड़ों, सुर्ख़ गदीले से, क़सई पहनने से, चाँदी के बरतनों से और एक रिवायत में है चाँदी में पीने से इसलिये कि जो पियेगा चाँदी

إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ

بیشک میں سوال کرتا ہوں تجھ سے ہوا کی بھلائی کا اور اسکی بھلائی کا جو ہوا میں ہے اور اس کی بھلائی کا جو ہوا لیکر بھیجی گئی ہے اور میں پناہ چاہتا ہوں تیری

مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَإِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ

ہوا کی بُرائی سے اور بُرائی سے اسکی جو ہوا میں ہے اور بُرائی سے اسکی جو ہوا لیکر بھیجی گئی ہے اور جب ابر آلود ہوتا آسمان تو بدل جاتا پیارے نبی کا رنگ،

وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا مُطِرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ فَعَرَفْتُ

تشریف لیجاتے اندر رونق افروز ہوتے، آگے ہوتے پیچھے ہوتے، پھر جب بارش ہو چکتی اور یہ حالت دور ہو جاتی پیارے نبی سے، تو ہم جان لیا کرتے

ذٰلِكَ عَائِشَةُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَعَلَّهُ يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ فَلَمَّا

اس کیفیت کو، تو فرمایا حضرت عائشہ نے کہ میں نے پوچھا پیارے نبی سے تو فرمایا پیارے نبی نے کہ اے عائشہ ایسا نہ ہو جیسا کہ کہا تھا قوم عاد نے، پھر جب

رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهِ

دیکھا انہوں نے عذاب کو، بادل سامنے آتا ہوا وادیوں کی طرف اپنی، تو کہنے لگے کہ یہ بادل برسنے والے ہیں ہم پر بلکہ وہ وہی ہے کہ جلدی کر رہے تھے تم جسکی

رِيحٌ فِيهَا عَذَابٌ أَلِيمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ وَيَقُولُ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ رَحْمَةً. (رواہ البخاری والمسلم)

ہوا کہ اس میں عذاب ہے دردناک، ایک روایت میں ہے کہ جب پیارے نبی دیکھتے بارش کو تو فرماتے یا اللہ! بارش نازل فرما۔

(۱۴۶۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کنجیاں غیب کی پانچ ہیں، پھر قرآن کریم تلاوت فرمایا: بیشک اللہ کہ اس کے پاس ہے

عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا

علم قیامت کا اور نازل فرماتا ہے بارش کو اور جانتا ہے جو کچھ رحموں میں ہے اور نہیں جانتی اٹکل سے کوئی جان کہ کیا کمائے گی کل کو

وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ. (رواہ البخاری)

اور نہیں جانتی اٹکل سے کوئی جان کہ کس زمین میں مَرے گی، بیشک اللہ خوب جاننے والا خبر دینے والا ہے۔

के बरतनों में तो नहीं पियेगा वो चाँदी के बरतनों में आख़िर में।

1480 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक अल्लाह तआला फ़रमाएगा क़यामत के दिन ऐ इब्ने आदम! मैं बीमार हुवा तो न मिज़ाज पुर्सी की तूने मेरी? बंदा अर्ज़ करेगा मैं कैसे मिज़ाज पुर्सी करता तेरी कि तू तो तमाम जहाँनों का मालिक है, अल्लाह तआला फ़रमाएगा कि तुझे पता नहीं है कि बेशक मेरा फ़लाँ बंदा बीमार हुवा तो तूने उसकी मिज़ाज पुर्सी न की, क्या तुझे पता नहीं कि अगर तो अयादत करता उसकी तो ज़रूर पाता तू मेरी रहमत उसके पास ऐ आदम के बेटे! मैंने खाना माँगा तुझ से तो नहीं खिलाया तूने मुझको, बंदा अर्ज़ करेगा ऐ मेरे मालिक! मैं कैसे खिलाता तुझको हालाँकि तू तो जहाँनो का पालने वाला है, अल्लाह तआला फ़रमाएगा कि क्या तुझे पता नहीं कि बेशक खाना माँगा तुझ से मेरे फ़लाँ बंदे ने तो तूने नहीं खिलाया मेरे उस बंदे को, क्या तुझे पता नहीं कि अगर खिलाता तू मेरे उस बंदे को ज़रूर पाता तू उसका सवाब मेरी बारगाह में, ऐ आदम के पूत! मैंने पानी माँगा तुझसे तो नहीं पिलाया पानी तूने मुझको, अर्ज़ करेगा आदम का पूत, ऐ मेरे पालनहार कैसे मैं पानी पिलाता तुझको हालाँकि तू पालने वाला है तमाम जहाँनों को, फ़रमाएगा अल्लाह तआला कि पानी माँगा तुझ से मेरे फ़लाँ बंदे ने तो नहीं पिलाया तूने उसको, अगर बेशक तू पिलाता उसको तो पाता तू उसका सवाब मेरे पास।

دجال کی اولاد کا یہ کانا استدلال بھی کانا ہی ہے کہ اس حدیث شریف سے تو یہ بات معلوم ہوئی کہ زندہ بزرگوں کا وسیلہ لینا جائز ہے مگر مُردہ بزرگوں کا وسیلہ لینا جائز نہیں کیونکہ حضرت عمر نے آپ ﷺ کے وصال شریف کے بعد آپکا وسیلہ چھوڑ دیا۔ فقیر قدیری عرض کرتا ہے کہ مذکورہ حدیث شریف میں چھوڑنے کا کہیں کوئی لفظ ہے ہی نہیں یہ ہوا محل وہابیت کی پیداوار ہے حضرت عمر نے یہ فرمایا ہی نہیں کہ اب ہم آپ ﷺ کا وسیلہ چھوڑ کر آپ ﷺ کے پیارے چچا جان کو وسیلہ بنا رہے ہیں۔ مصرع

یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

کانے دجال کی اولاد خوب سمجھ لے کہ۔ مصرع

جو شاخ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہوگا

آپ ﷺ کی عالم ظاہر میں جلوہ گری سے پہلے اہل کتاب آپ ﷺ کے وسیلے سے جنگوں میں فتحیاب ہوتے تھے۔ سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ امیر مومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قحط کے زمانے میں سیدنا حضرت یزید ابن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے سے بارش کی دعاء فرماتے تھے اور ان سے بھی کہتے تھے کہ وہ بھی دست دعاء دراز فرمائیں تو فوراً ماً جھم رم جھم شروع ہو جاتی۔

(۱۴۶۳) یہ نبی سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام تھے آپ نے دیکھا کہ چیونٹی اگلے دونوں پاؤں جو ہاتھوں کے قائم مقام ہیں انہیں اٹھائے ہوئے دربار الٰہی میں عرض رساں ہے کہ یا اللہ تو نے ہمیں پیدا فرمایا ہے ہمیں روزی بھی عطا فرما ورنہ ہم ہلاک ہو جائینگے ہم بھی تیری مخلوق ہیں۔ انسانوں کے گناہوں کی وجہ سے تو ہمیں برباد نہ کر۔ نماز و دعاء استسقاء کے موقع پر جانوروں کو بھی اس حدیث شریف کی روشنی میں ساتھ لیجانا چاہیئے۔ معلوم ہوا کہ اگر بندے کسی بلا میں مبتلا ہوتے ہیں تو یہ انکے اعمال بد کا نتیجہ ہے۔

(۱۴۶۴) ''باد صبا'' پروائی ہوا جو مشرق سے مغرب کو چلے اور ''دبور'' اس ہوا کو کہتے ہیں جو مغرب سے مشرق کو چلے اسکو باد صرصر بھی کہتے ہیں۔ قبلہ رو کھڑے ہوں تو جو داہنی طرف سے ہوا آئے وہ باد شمال ہے اور جو بائیں طرف سے آئے وہ باد جنوب ہے۔ باد صبا یہ ہوا کچھ تیز ہوتی ہے اکثر بارش لاتی ہے۔ باد صرصر یہ ہوا گرم اور خشک ہوتی ہے زمین کو خشک کرتی ہے اور اکثر بادلوں کو پھاڑ دیتی ہے بارش کو دور کرتی ہے۔ ہواؤں کے کام بھی مختلف ہیں۔ غزوۂ خندق جسے جنگ اُحزاب بھی کہتے ہیں اس موقع پر جب کفار و مشرکین عرب نے مدینۂ طیبہ کا محاصر کرلیا تھا تو ایک رات پُروائی ہوا چلی اور خوب تیز چلی جس سے کفار کے خیمے اکھڑ گئے دیگچیاں ٹوٹ گئیں جانور بھاگ گئے اور انکے منہ مٹی اور ریت سے اَٹ گئے۔ بھبھوت ملے بھوت معلوم ہونے لگے اور تمام بے ایمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے اخر کار سکو سر پر پیر رکھکر بھاگنا پڑا' اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے صدقے میں ساکنان مدینہ شریف کو امن ملی اور سیدنا حضرت ہود علیہ السلام کی قوم پچھا دیا ہوا یعنی باد صرصر سے ہلاک ہوئی اس حدیث شریف میں ان دونوں واقعات کیطرف اشارہ ہے۔ جنگ احزاب کا واقعہ سورۂ احزاب پارہ ۲۱ میں مذکور ہے اور حضرت ہود کی قوم کی تباہی و ہلاکت کا واقعہ قرآن کریم میں کئی جگہ مذکور ہے۔ ہوا' بادل' پانی مومنوں کیلئے رحمت اور کفار کیلئے زحمت بن جاتے ہیں۔ دریائے نیل کا پانی سبطیوں کیلئے رحمت اور قبطیوں کیلئے عذاب وزحمت بنا۔

(۱۴۶۵) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ جب گھرے بادل اور تیز ہوا دیکھتے تو آپکے چہرۂ پاک سے آثار خوف نمایاں ہونے لگتے کہ کہیں ایسا نہو کہ آندھی یا سخت بارش سے لوگوں کو نقصان پہونچے۔ آپ ﷺ ہمیشہ جلال حق کے شہود سے خائف وغمناک رہتے تھے۔ جب بادلوں کو دیکھتے تو زیادہ فکر مند ہوتے جتنا اللہ تعالیٰ کا قرب زیادہ اتنا ہی اللہ تعالیٰ کا خوف زیادہ۔

(۱۴۶۶) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہ خوف تعلیم امت کیلئے تھا کہ بندۂ مومن کو گھنے بادل اور تیز ہوا کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے قہر وغضب سے ڈرتا رہنا چاہیے۔ بادل کبھی باعث رحمت ہوتا ہے تو کبھی باعث زحمت بھی۔ قوم عاد پر بادل عذاب الٰہی بنکر چھایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا خوف اور ہیبت قوت ایمانی کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر بے اطمنانی کفار کا طریقہ ہے کہ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو جھوٹا جاننا ماننا سخت کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ سے امید

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

(۱۴۶۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَتِ السَّنَةُ بِاَنْ لَّاتُمْطَرُوْا وَلٰكِنَّ السَّنَةَ اَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَاتُنْبِتُ الْاَرْضُ شَيْئًا. (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے قحط سالی یہ کہ بارش نہ برسے، لیکن قحط سالی یہ ہے کہ بارش برسے اور جم کر برسے اور نہ اُگائے زمین سے کچھ بھی۔

(۱۴۶۹) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَلرِّيْحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ تَاتِيْ بِالرَّحْمَةِ وَبِالْعَذَابِ فَلَاتَسُبُّوْهَا وَسَلُوا اللّٰهَ مِنْ خَيْرِهَا وَعُوْذُوْا بِهٖ مِنْ شَرِّهَا (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے، فرماتے ہیں پیارے رسول کہ ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف سے لاتی ہے رحمت بھی اور عذاب بھی، تو گالی نہ دو ہوا کو اور مانگو تم اللہ تعالیٰ سے ہوا کی بھلائی کو، اور پناہ مانگو تم اللہ تعالیٰ سے ہوا کی بُرائی سے۔

(۱۴۷۰) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيْحَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَاتَلْعَنُوا الرِّيْحَ فَاِنَّهَا مَامُوْرَةٌ وَاِنَّهٗ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهٗ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: بیشک ایک شخص نے لعنت کی ہوا کو، پیارے نبی ﷺ کے پاس، تو فرمایا پیارے نبی نے کہ مت لعنت کرو ہوا کو اسلئے کہ ہوا حکم دی ہوئی ہے اور جو لعنت کرے گا کسی ایسی چیز کو جو نہیں ہے اُس لعنت کی مستحق تو لوٹے گی لعنت اس لعنت کرنے والے پر۔

(۱۴۷۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَاتَسُبُّوا الرِّيْحَ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مَاتَكْرَهُوْنَ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَافِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے گالی نہ دو ہوا کو تو جب تم دیکھو اُس چیز کو جس کو تم ناپسند کرتے ہو تو کہو یا اللہ! بیشک میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس ہوا کی بھلائی کا، اور بھلائی کا اس کی جو اس ہوا میں ہے اور بھلائی کا اسکی کہ حکم فرمایا گیا ہے اِسے جس کا،

1481 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक मुसलमान जब अयादत करता है अपने भाई मुसलमान की तो रहता है जन्नत के बाग़ में यहाँ तक कि वापस आजाए।

1482 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ़ लाए एक ऐराबी के पास कि मिज़ाज पुर्सी फ़रमा रहे हैं और जब भी तशरीफ़ लाते प्यारे नबी किसी मरीज़ के पास तो मिज़ाज पुर्सी फ़रमाते उसकी तो फ़रमाते कोई डर नहीं सफ़ाई है, अगर चाहे अल्लाह तआला, तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि इसमें क़ोई डर नहीं है सफ़ाई है अगर चाहे अल्लाह तआला, ऐराबी ने कहा हरगिज़ नहीं, बुख़ार है जोश मार रहा है बहुत बूढ़े पर, ज़ियारत करादेगा इसको क़बरों की तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अच्छा ऐसे ही।

1483 हदीस शरीफ़:– हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम, जब बीमार होता हम में से कोई आदमी तो फेरते थे उस पर आपना दाहिना दस्ते मुबारक, फिर फ़रमाते, दूर फ़रमा दे बीमारी को ऐ लोगों के मालिक! और शिफ़ा अता फ़रमा दे, तू शिफ़ा देने वाला है, नहीं है कोई शिफ़ा सिवाए तेरी शिफ़ा के, ऐसी शिफ़ा कि न छोड़े कोई बीमारी।

1484 हदीस शरीफ़:– जब दर्द महसूस करता इन्सान कुछ किसी जगह या होता उसको फ़ूड़ा या

رکھنا ایمان کا رکن ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) آپ فرمائیے اے میرے غلامو جنہوں نے ظلم کرلیا ہے جانوں پر اپنی نہ مایوس ہوں رحمت سے اللہ کی بے شک اللہ معاف فرمادیتا ہے تمام گناہوں کو بے شک وہی بہت بخشنے والا بے انتہا رحم والا ہے (بصیرۃ الایمان اقاوۂ قادری سینی ص ۱۱۳۰) حدیث شریف میں آپ ﷺ نے فرمایا ایمان خوف اور امید کے درمیان ہے (بخاری شریف) اللہ تعالیٰ سے بے خوف ہوجانا یہ بھی کفر ہے۔ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ سے بہت کا خوف ہوتا تھا یہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین نہ ہونے کی وجہ سے نہ تھا بعض نادانوں کا ایسا بھی خیال ہے کہ آپ ﷺ اسلئے ڈرتے لرزتے تھے کہ کہیں اللہ تعالیٰ کا عذاب مجھے نہ گھیر لے اور آپ ﷺ کو وعدۂ رب پر اطمینان نہ تھا یہ نادانوں کی محض نادانی ہے۔ ان پر کسی عذاب کا کیا خطرہ ہوسکتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا (ترجمہ) اور نہیں ہے اللہ کی یہ شان کہ عذاب دے انکو حالانکہ آپ ان میں جلوہ فرما ہیں (بصیرۃ الایمان اقاوۂ قادری سینی ص ۳۳۲) آپ ﷺ کی جلوہ گری کی برکت سے تو کفار پر بھی آسمان سے کھلا عذاب نہ آئیگا تو پھر خود ان پر کیسے آئیگا۔ آپ ﷺ کے یہ تمام پیارے انداز برائے تعلیم تھے۔

(۱۳۶۷) شان نزول: یہ آیت کریمہ حارث بن عمرو کے بارے میں نازل ہوئی۔ جس نے حضور انور ﷺ کی خدمت پاک میں حاضر ہوکر قیامت کا وقت دریافت کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ میں نے کھیتی بوئی ہے آپ خبر دیجئے کہ مینہ کب آئیگا؟ اور میری بیوی حاملہ ہے مجھے خبر دیجئے کہ اسکے پیٹ میں لڑکی ہے یا لڑکا؟ مجھے یہ تو معلوم ہے کہ کل گزشتہ میں نے کیا کیا ہے اب آپ مجھے خبر دیجئے کہ کل آئندہ میں کیا کرونگا اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ کہاں پیدا ہوا تھا اب مجھے آپ یہ خبر دیجئے کہ کہاں مرونگا؟ اسکے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ درایت، عقل وحساب اٹکل واندازے سے جاننے کو کہتے ہیں۔ علوم خمسہ (پانچ علوم) ہیں جو حساب عقل، اٹکل واندازے سے معلوم نہیں ہوسکتے۔ صرف وحی الٰہی سے ہی معلوم ہوسکتے ہیں۔ چونکہ اس قسم کی وحی کی عام اشاعت کی اجازت نہیں لہٰذا عوام کو یہ باتیں نہیں بتائی جاسکیں۔ لہٰذا یہ آیت کریمہ شان نزول کے عین مطابق ہے کوئی مخالفت نہیں۔ اس آیت کریمہ کے آخر میں ہے کہ بے شک اللہ خوب جاننے والا خبر دینے والا ہے۔ اس قرآنی جملے کی تفسیر فرماتے ہوئے سیدنا حضرت ملا احمد جیون جونپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اور تم یہ بھی کہہ سکتے ہو ان پانچ باتوں کو اگرچہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا لیکن جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء اور محبوبوں میں سے جسکو چاہے سکھائے اس ارشاد پاک کے قرینے سے کہ بیشک اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا خبر دینے والا ہے۔ یہاں خبیر مخبر کے معنیٰ میں ہے (تفسیر احمدی شریف ص ۵۰۵) تفسیر احمدی شریف کے حوالے سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء اور محبوبوں میں سے جسے چاہے یہ علوم خمسہ عطا فرمادے۔ اس آیت کریمہ میں جن پانچ چیزوں کے علم کی خصوصیت اللہ تبارک وتعالیٰ کیساتھ بیان فرمائی گئی ہے۔ انہیں پانچ چیزوں کے بارے میں قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: (ترجمہ) جاننے والا ہر غیب کا تو نہیں اطلاع دیتا اپنے غیب پر کسی کو سوائے ان کے جو پسندیدہ رسول ہیں (بصیرۃ الایمان پارہ ۲۹) اللہ تعالیٰ کے بن بتائے ان چیزوں کا علم کسی کو نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں میں سے جسے چاہے بتائے اور اپنے پسندیدہ رسولوں کو بتانے کی خبر خود پارہ ۲۹ میں دیدی ہے۔ علم غیب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ حضرات انبیاء کرام واولیاء عظام کو علم غیب اللہ تعالیٰ کے بتانے سے بطریق معجزہ وکرامت عطا ہوتا ہے اور عطا فرمانا یہ اس اختصاص کے منافی نہیں۔ بہت سی آیات کریمہ واحادیث کریمہ اسپر دلالت کرتی ہیں کہ حضرات انبیاء کرام واولیاء کرام کو اللہ تعالیٰ نے علوم خمسہ بتائے۔ اور حضرات انبیاء کرام واولیاء عظام نے ان کی خبریں عطا فرمائیں۔ ملک الموت ہر شخص کی موت کی جگہ کو جانتے ہیں۔ حضرت سارہ و حضرت مریم کو حضرت جبرئیل نے فرزند کی خوشخبری دی۔ حضرت زکریا کو حضرت یحیٰ کی بشارت دی۔ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے حضرت جبرئیل کو بھی معلوم تھا۔ حضور انور ﷺ نے امام عالیمقام حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت کی خبر دی کہ میری بیٹی فاطمہ کے یہاں لڑکا پیدا ہوگا تو حضرت امام حسین کی ولادت باسعادت ہوئی (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵۷۲) حضور انور ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا کہ کل جھنڈا ایسے شخص کو دونگا جسکے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا

فرمائیگا وہ اللہ ورسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ ورسول اس سے محبت فرماتے ہیں (مشکوٰۃ شریف ۵۶۳) جنگ بدر کے ایک دن پہلے حضور انور ﷺ نے فرمایا یہ جگہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے اپنے دست مبارک اس جگہ پر رکھ کر بتا دیا راوی نے فرمایا کہ وہ مرنے والا کافر دست مبارک سے بتائی ہوئی جگہ سے ہٹ نہ سکا (مواہب لدنیہ شریف جلد اصفحہ ۷۹) اور اولیاء کرام سے بھی ان علوم خمسہ کا ظہور صدور ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حکیم الملت حضرت علامہ سید ولی شکوہ صاحب مداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکنپور شریف نے فقیر قدیری کی خلافت کا اعلان عرس مداری مکنپور شریف میں فرمایا، فقیر قدیری اس سال حاضر نہ تھا آپ نے اعلان فرمایا کہ اگلے سال وہ ہوں گے تو ہم نہ ہونگے ہمارا یہ خلافت نامہ اور عمامہ شریف بطور امانت حفاظت سے رکھا جائے اور آئندہ سال جب وہ عرس میں آئیں تو انھیں یہ خلافت نامہ اور دستار خلافت سے نوازا جائے وہ ہمارے آخری خلیفہ ہیں، چنانچہ چند ماہ بعد آپکا وصال شریف ہوا اور آئندہ سال فقیر قدیری عرس مدار العالمین مکنپور شریف میں حاضر ہوا تو اس سند خلافت اور دستار خلافت سے نوازا گیا جو بطور امانت محفوظ تھی۔ سیدنا حضور قبلہ عالم حضرت علامہ سید محمد عبدالرشید میاں قبلہ نبیرۂ سیدنا حضور اللہ ھو میاں پیلی بھیت شریف نے فقیر قدیری کے خلف خامس کی ولادت کی خبر اس وقت دی جب وہ ۳ ماہ کے شکم مادر میں تھے اور آپ نے تحریری اجازت و خلافت وبیعت سے بھی نوازا۔ تین ماہ ہندوستان رہ کر پاکستان تشریف لے گئے ٹھیک چھ ماہ کے بعد فقیر قدیری کے ہاں سید محمد المآب حسین قدیری اشرفی مداری خلیفۂ حضور قبلہ عالم کی ولادت ہوئی۔ آپ ہی نے ولادت سے چھ ماہ قبل یہ نام تجویز فرمایا جو آج بھی اسی خلافت نامے میں تحریر ہے اور اس خلافت کا اعلان باقاعدہ عرس قدیری پیلی بھیت شریف میں ہوا تھا اور لوگوں کی نظریں لگی ہوئی تھیں کہ حضور قبلۂ عالم کا فرمان درست ہوگا۔ منافقین قطعاً اس سے بے خبر ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء اپنے محبوبوں کو علوم خمسہ کی خبر دیتا ہے اور وہ بتعلیم الٰہی علوم خمسہ جانتے ہیں: علوم خمسہ (۱) قیامت کب آئیگی (۲) بارش کب ہوگی (۳) ماں کے پیٹ میں کیا ہے۔ (۴) کل کون کیا کریگا (۵) کون کہاں مریگا۔

(۱۴۶۸) کسی بندے کو یہ نہ کہنا چاہئے کہ رزق، برکت اور زمین سے فصلیں اُگانا یہ بارش کا اپنا کام ہے بلکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم وقدرت سے ہوتا ہے۔ بہت ممکن ہے کہ بارش ہو اور زمین سے کچھ نہ اُگے اور قحط سالی کا دور دورہ ہو۔ سخت قحط سالی یہ ہے کہ بارش کے باوجود پیداوار نہو کہ آس کے بعد یاس سخت ہوتی ہے اور اس سے بھی سخت قحط سالی یہ ہے کہ پیداوار بھی خوب ہو اور مہنگائی بھی خوب ہو۔ آجکل دنیا میں یہی قحط پڑا ہوا ہے کہ پیداوار بھی خوب ہے بازار میں کسی چیز کی کمی نہیں مگر مہنگائی، گرانی بھی آسمان سے باتیں کر رہی ہے۔ گزشتہ دور کی ارزانیاں خواب سی لگتی ہیں۔ پیداوار نہ ہونے کی بھی کئی شکلیں ہیں (۱) زمین کچھ اُگائے ہی نہیں (۲) زمین اُگائے تو مگر تباہ وبرباد ہو جائے جل جائے سڑ جائے گھن جائے (۳) درخت اور پودے تو ہوں مگر پھل نہ لگے۔

(۱۴۶۹) عام طور پر یہ ہوا رحمت الٰہی لیکر آتی ہے۔ ایمان والوں پر رحمت اور کفار پر عذاب۔ اگر ہوا سے کوئی نقصان پہونچے تو ہوا کو گالیاں نہ دو کیونکہ وہ حکم الٰہی سے ہی سب کچھ لاتی ہے۔ ہوا غافلوں کیلئے تازیانۂ عبرت بھی بنتی ہے اور کافروں کی گوشمالی کرتی ہے اور یہ بھی انداز رحمت ہی ہے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جب ہوا رحمت ہے تو عذاب کیوں لاتی ہے۔ بندے کو چاہئے کہ قضاء قدر کا پابندر ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی رہے۔ اگر چہ قضاء وقدر تکلیف کا باعث بنی ہو۔ لیکن بندہ اپنے رب سے بہتری اور بھلائی مانگتا رہے۔ اللہ تعالیٰ مالک وحاکم اور مختار ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو چاہتا ہے دیتا ہے۔ ہوائیں آٹھ ہیں چار رحمت کی (۱) ناشرات (۲) ذاریات (۳) مرسلات (۴) مبشرات اور چار ہوائیں عذاب کی ہیں (۱) عاصف (۲) قاصف (۳) صرصر (۴) عقیم۔ عاصف وقاصف سمندروں میں عذاب کی ہوائیں ہیں اور صرصر وعقیم یہ خشکی میں عذاب کی ہوائیں ہیں (مرقاۃ شریف)

(۱۴۷۰) ہوا لعنت کی مستحق نہیں ہے۔ اب جو اس پر لعنت کریگا تو وہ لعنت خود اس پر پڑیگی۔ جانوروں پر لعنت کرنا یا زمانے کو برا کہنا ناجائز ہے۔ یزید پلید پر لعنت کرنا جائز ہی نہیں بلکہ کار ثواب ہے اور عشق آل رسول کا روشن ثبوت ہے کیونکہ یزید دشمن آل رسول تھا۔ اشعار:

ہر یزیدی کا واللہ ہے انجام بد سب نے ملکر کیا کتنا یہ کام بد
ہے رضا جسکی شاہ عرب کی رضا ان پہ ظلم وستم خوئے قتین ہے
تو نے سوچا کبھی اپنا انجام بھی کتنا گندہ کیا تو نے یہ کام بھی
اہل ایماں کی ہر سمت سے آجتک تجھ پہ لعنت ملامت ہے نفرین ہے
ہے لبوں پر مرے نعرۂ یا حسین اس سے ملتا ہے واللہ مرے دل کو چین
انتخاب قدیری حسینی ہوں میں عشق آل محمد مرا دین ہے

(۱۴۷۱) ہوا کو گالی دینے سے کوئی فائدہ تو ہے نہیں بلکہ نقصان ہے کہ دامن گناہوں سے آلودہ ہو جائیگا اور تم خود مجرم و گناہگار ہو جاؤ گے اور مذکورہ دعاء پڑھ لوگے تو امن وشانتی بھی نصیب ہوگی اور نامۂ اعمال بھی ثواب سے مزین ہوگا اور کوئی نقصان بھی دامن گیر نہوگا۔ سیدنا حضرت امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لعنت کے اسباب کُل تین ہیں (۱) کفر (۲) بدعت اعتقادی (۳) فسق اعتقادی۔ ہوا میں ان تینوں اسباب میں سے ایک بھی سبب لعنت موجود نہیں ہے تو پھر ہوا پر لعنت کیسی۔

(۱۴۷۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ دونوں پنڈلیوں کو بچھا کر رانوں پر کھڑے ہوکر یہ دعاء فرماتے تھے۔ اسطرح کا بیٹھنا عجز وانکسار کا اظہار ہے۔ خصوصی دعاؤں کے وقت ایسا انداز نشست قبولیت کا ذریعہ ہے۔ قرآن کریم میں بھی ریح عذاب کی ہوا کو فرمایا گیا ہے اور ریاح رحمت کی ہوا کو۔ اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس ہوا کو ریح نہ بنا بلکہ ریاح بنا۔ البتہ قرآن کریم میں بھی ریح کو رحمت کی ہوا فرمایا گیا ہے جبکہ کسی صفت کے ساتھ لفظ ریح مذکور ہے ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اور چل رہی ہے وہ انکو لیکر اچھی ہوا کے ساتھ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۹۲)۔

(۱۴۷۳) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ غیر ضروری کام کاج چھوڑ دیتے جیسے کھانا پینا کسی سے بات چیت کرنا ایسا نہیں کہ ضروری عبادات چھوڑ دیتے ہوں۔ دعاء کے وقت تمام الجھنوں سے الگ تھلگ رہنا اور دل کا دنیا کے مشاغل ومصروفیات سے فارغ ہونا مفید دعاء ہے اگر چہ مشغولیت ومصروفیت میں بھی دعاء کرنا اچھا ہے۔ آپ ﷺ بادل کے پھٹ جانے اور آسمان کے صاف ہوجانے پر بارش نہونے پر نہیں بلکہ مصیبت نہ اترنے میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء فرماتے اور اگر برس نے لگتا تو پھر اس بارش کیلئے بارش رحمت ہونے کی دعاء فرماتے۔

(۱۴۷۴) ''رعد'' اس فرشتے کا نام ہے جو بادلوں پر مقرر ہے۔ اور صاعقہ اسکا کوڑا ہے جس سے وہ بادلوں کو ہانکتا چلاتا ہے۔ کبھی اس کوڑے کی آواز سنی جاتی ہے۔ رعد فرشتہ اس وقت تسبیح کرتا ہے اور یہ آواز اسکی تسبیح کی ہوتی ہے۔ اسکی اس آواز سے سارے فرشتے تسبیح میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ بندوں کو بھی چاہئے کہ اس وقت تسبیح میں مشغول ہوجائیں اور تمام کام وکلام بند کرکے ذکر الٰہی میں مشغول ومصروف ہوجائیں۔ صاعقہ کے معنیٰ ہیں بے ہوش کرنے والی کیونکہ اس گرج سے کبھی کبھی لوگ بے ہوش ہوجاتے ہیں اسلئے اس گرج کو صاعقہ کہا جاتا ہے۔

(۱۴۷۵) سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جو بندۂ مومن وقت گرج اس آیت کریمہ کو پڑھ لے تو وہ اس گرج سے ہلاک وبے ہوش نہوگا۔ اگر ہلاک ہوجائے تو اسکا ''خون بہا'' میرے ذمہ ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے فرمان عالیشان پر اتنا زبردست اعتماد ویقین تھا۔

(۱۴۷۶) اس حدیث شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے تین باتوں کا حکم فرمایا ہے (۱) بھوکا اگر حد اضطرار کو نہ پہونچا ہو تو اسے کھانا کھلانا سنت ہے اور اگر حد اضطرار کو پہنچ چکا ہو کہ بھوک سے مر رہا ہے تو کھانا کھلانا فرض ہے۔ بھوک سے انسان و جانور سبھی مراد ہیں۔ بعض گناہگار پیاسے کتے کو پانی پلانے میں بخشے گئے (۲) عیادت کہ بیمار پُرسی کیجائے یہ بھی سنت ہے یہ جب ہے کہ بیماری عادی ہو اور اسکی خبر گیری کرنے والا ہو اور اگر اچانک غیر عادی بیماری لاحق ہوجائے تو بیمار پُرسی واجب ہے یا اسکا کوئی تیماردار نہو تب بھی بیمار کی خبر گیری رکھنا واجب ہے (۳) یہاں بے گناہ قیدی سے غلام یا مقروض مراد ہے اور چھڑانے سے مراد اسے آزاد کرنا یا اسکا قرضہ ادا کرکے اسے قرض سے چھٹکارا دلانا ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ جو مسلمان کفار کے ہاتھوں ظلماً قید کر لئے گئے ہیں انہیں کوشش کرکے اثر رسوخ روپیہ پیسہ کے ذریعہ قید وبند سے آزاد

وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَافِيْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ۔ (رواہ الترمذی)

اور پناہ مانگتے ہیں ہم تیری اس ہوا کے شر سے اور اس شر سے جو اس ہوا میں ہے اور اس شر سے جس کا اسے حکم فرمایا گیا ہے۔

(۱۴۷۲) حدیث شریف: مَاهَبَّتْ رِيْحٌ قَطُّ اِلَّا جَثَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا

ترجمہ: نہیں چلی ایسی ہوا کبھی کہ بیٹھ گئے پیارے نبی ﷺ اپنے گھٹنوں کے بل اور فرمایا یا اللہ! بنادے اس ہوا کو

رَحْمَةً وَلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَلَا تَجْعَلْهَا رِيْحًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ كِتَابِ

رحمت اور نہ بنا تو اس ہوا کو عذاب، یا اللہ بنادے اس ہوا کو ریاح اور نہ بنا تو اس ہوا کو ریح، فرمایا حضرت عبداللہ ابن عباس نے کہ کتاب میں ہے

اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّا اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ. تَنْزِعُ النَّاسَ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ

اللہ تعالیٰ کی "بیشک ہم نے بھیجی اُن پر ہوا تیز چلنے والی ایسے دن میں کہ نحوست اس کی ہمیشہ رہی، اُکھاڑ دیتی لوگوں کو ایسے جیسے وہ تنے ہیں کھجور کے

مُّنْقَعِرٍ. وَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ.

اُکھڑے ہوئے"۔ "جب بھیجی ہم نے اُن پر آندھی سوکھی کہ نہیں چھوڑتی کسی چیز کو کہ گزری جس پر مگر بنادیا ہم نے اس کو گلی سڑی چیز کے چورے کی طرح"۔

وَاَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ وَمَا اَنْتُمْ لَهٗ

"اور بھیجا ہم نے ہواؤں کو جو بادلوں کو پانی سے بھرنے والی ہیں، تو نازل فرمایا ہم نے آسمان سے پانی تو پلایا ہم نے تم کو وہ پانی، اور نہیں ہو تم اسکے

بِخٰزِنِيْنَ. وَمِنْ آيَاتِهٖ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِنْ رَّحْمَتِهٖ

خزانے رکھنے والے"۔ "اور اسکی نشانیوں میں سے ہے یہ کہ بھیجتا ہے ہواؤں کو خوشخبری دینے والی اسلئے کہ چکھادے تم کو رحمت میں سے اپنی

وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ. (رواہ الشافعی والبیقی)

اور اسلئے کہ چلتی ہے کشتی حکم سے اسکے اور اسلئے کہ تلاش کرو تم فضل سے اسکے تاکہ تم شکر گزاری کرو۔

(۱۴۷۳) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَبْصَرْنَا شَيْئًا مِنَ السَّمَاءِ تَعْنِي السَّحَابَ

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دیکھتے تھے بادل آسمان پر یعنی بادل کو

ज़ख़्म तो फ़रमाते प्यारे नबी सल्लल्लाहो तआला अलैहे वसल्लम अपनी उंगली के ज़रिये अल्लाह तआला के नाम की मदद से, हमारी ज़मीन की मिटटी और हमारे बअज़ का थूक शिफ़ा देता है हमारे बीमार को, हमारे मालिक के हुक्म से।

1485 हदीस शरीफ़:— प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब बीमार होते तो खुद अपने ऊपर दम फ़रमाते सूरा ऐ फ़लक़ और सूरा ऐ नास और फेरते अपने जिस्मे मुबारक पर अपना दस्ते पाक, जब लाहक़ हुई प्यारे नबी को वो बीमारी जिसमें विसाल शरीफ़ हुवा तो दम फ़रमाती थी मैं प्यारे नबी पर सूरा ए फ़लक़ और सूरा ऐ नास, जो प्यारे नबी दम फ़रमाते थे और फ़ेरती थी प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम का दस्ते मुबारक और मुस्लिम शरीफ़ की रिवायत में है कि जब कोई बीमार होता प्यारे नबी के घर वालों में से तो प्यारे नबी दम फ़रमाते उस पर सूरा ऐ फ़लक़ और सूरा ऐ नास।

1486 हदीस शरीफ़:— हज़रते उस्मान इब्ने अबुल आस से मरवी कि बेशक उन्होंने शिकायत की बारगाहे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम में दर्द की कि हज़रते उस्मान थे जिसको अपने बदन में, तो फ़रमाया उनसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने रखो अपना हाथ जिस जगह के दर्द होता है तुम्हारे बदन में और पढ़ते बिस्मिल्लाह तीब बार और पढ़ते सात मरतबा "आउज़ो बिइज़ज़तिल्लाहे

کرانا۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ چوروں، ڈاکوؤں، بدمعاشوں، زانیوں کو جیل سے نکال کر آزاد کر دو کہ قید و بند کے زمانے کی بھی کسر پوری کر دیں۔

(۱۴۷۷) پانچ حقوق کی تعداد حصر کیلئے نہیں بلکہ اہتمام کیلئے ہے۔ یہ تمام حقوق فرض کفایہ اور کبھی فرض عین ہیں۔ یہ اسلامی حقوق ہیں مسلمان فاسق ہو یا متقی انکا برتاؤ سبکے ساتھ کیا جائیگا۔ بے ایمان کا ان پانچوں حقوق میں کوئی حق نہیں ہے (۱) سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا فرض کفایہ ہے کہ اگر محفل میں ایک نے بھی جواب دیدیا تو سبکے سر سے اتر گیا اور اگر کسی نے نہ دیا تو سب گناہ گار ہوئے۔ سلام کرنا سنت ہے اور ثواب سلام کرنے کا زیادہ ہے یہ ان سنتوں میں سے ہے جسکا ثواب فرض سے زیادہ ہے (شامی و مرقاۃ شریف) سلام یہ سلامتی کا پیغام بھی ہے اور سلامتی کی دعاء بھی۔ سلام سے محبت اخوت بھائی چارگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ سلام واقف و ناقف سبکو کرنا چاہئے۔ اگر یہ معلوم ہو جائے کہ یہ بدعقیدہ ہے تو ہرگز سلام نہ کیا جائے۔ سلام کرنے میں بخل سے کام نہیں لینا چاہئے۔ کہیں جائیں تو قبل کلام سلام کریں یعنی سلام پہلے اور گفتگو بعد میں اگر کسی کو خط لکھیں تو پہلے سلام لکھیں۔ جب خط آئے تو خط میں سلام پڑھتے ہی زبان سے خط کا جواب دیں اور کہیں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہ یہ جواب بھی واجب ہے۔ تین وقت سلام کرنا سنت ہے۔ گھر میں آنے کی اجازت چاہتے وقت، ملاقات کے وقت، رخصت کے وقت۔ آنے والا بیٹھنے والے کو سلام کرے۔ اگر کسی سے راہ میں ملاقات ہو تو پیچھے سے ملنے والا آگے والے کو سلام کرے اور اگر آنے والا سامنے سے آ رہا ہے تو چھوٹا بڑے کو تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔ اگر دونوں گروپ میں فرق نہو تو جو چاہے سلام کرے گروپ میں سے ایک کا سلام یا جوابِ سلام سبکی طرف سے ہوگا (۲) مریض کی عیادت (۳) جنازے کیساتھ عام حالات میں جانا سنت ہے لیکن جب جنازہ اٹھانے والے نہوں نہلانے کفنانے والے نہوں قبر کھودنے والے نہوں تو یہ تمام کام فرض ہو جاتے ہیں (۴) دعوت قبول کرنا دعوت میں شرکت کرنا خور و نوش کیلئے یا وہاں کام کاج کرنے اور انتظامات میں ہاتھ بٹانے کیلئے جانا سنت ہے اور کبھی فرض لیکن خاص دستر خوان پر ناجائز کام ہوں مثلاً شراب کا دور چل رہا ہو یا گندے ناچ گانے کا پروگرام ہو تو ایسی دعوت میں شرکت ناجائز ہے (۵) چھینکنے والا الحمدللہ کہے سننے والے سب یا ایک ہی جواب کہدے یرحمک اللہ پھر چھینکنے والا اس جواب دینے والے کے جواب میں کہے یھدیکم اللہ ویصلح بالکم اگر چھینکنے والا الحمدللہ نہ کہے یا اسے زکام ہے کہ بار بار چھینکتا ہے تو پھر جواب دینا ضروری نہیں ہے۔ بعد کے دونوں جوابات دعاؤں پر مشتمل ہیں۔ چھینک اگر بیماری سے نہو تو چھینک دماغ کی صفائی کا ذریعہ ہے۔ سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا ہوتے ہی سب سے پہلے چھینک آئی تھی۔ اس شکریہ پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا چاہئے۔

(۱۴۷۸) پانچ حقوق کا بیان ہو چکا ہے چھٹی بات اس حدیث شریف میں بیان فرمائی گئی کہ جب کوئی نصیحت طلب کرے یعنی اچھا مشورہ مانگے تو اسے اچھا مشورہ دو اگر شرعی مسئلہ دریافت کرے اور تمہیں معلوم ہو تو ضرور بتا دو اور اگر کوئی نصیحت کی بات سننے کی خواہش ظاہر کرے تو پھر اس شخص کو نصیحت کرنا واجب ہے

(۱۴۷۹) پہلی سات چیزیں جنکے کرنے کا حکم سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ان میں سے پانچ کا بیان گزر چکا ہے۔ (۶) قسم والے کو بری کرنے کا حکم۔ یعنی اگر کوئی شخص آئندہ کے متعلق کسی ایسے کام کی قسم کھالے جسکو تم کر سکتے ہو تو اسکو ضرور کرو تا کہ اسکی قسم پوری ہو جائے اور اس قسم کھانے والے پر کفارہ واجب نہو۔ مثلاً کوئی شخص کہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم جب تک تم فلاں کام نہ کرلو میں تمہیں چھوڑونگا نہیں یا اللہ تعالیٰ کی قسم کل تم ضرور میرے پاس آؤ گے یا اگر تم فلاں کام نہ کرو تو میری بیوی کو طلاق تو ان سب صورتوں میں وہ کام ضرور کرلو جو قسم کھانے والے نے بیان کئے ہیں بشرطیکہ وہ کام ناجائز نہوں (۷) وہ مظلوم خواہ مسلمان ہو یا کافر ذمی ہو یا مستامن جہاں تک ہو سکے انکی ضرور مدد کیجائے۔ سات چیزیں وہ ہیں جن سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے (۱) سونے کی انگوٹھی (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) یہ پانچوں ریشمین کپڑے ہیں۔ ریشمین کپڑے مرد استعمال نہ کریں۔ نام کچھ بھی سہی ریشم پہننا ریشم کا استعمال مرد کو حرام ہے نام کے بدلنے سے کچھ نہیں ہوتا جیسے ایصال ثواب کا نام تیجہ، دسواں، چالیسواں، چھمائی، برسی، عرس،

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

تَرَكَ عَمَلَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَافِيْهِ فَاِنْ كَشَفَهُ

تو چھوڑ دیتے اپنے کام کاج کو اور اسکی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری اسکے شر سے جو بادل میں ہے، پھر اگر کھولدیتا اللہ تعالیٰ بادل کو

حَمِدَاللّٰهَ وَاِنْ مَطَرَتْ قَالَ اَللّٰهُمَّ سَقْيًا نَافِعًا۔ (رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجۃ)

توخوبیاں بیان فرماتے پیارے نبی اللہ تعالیٰ کی اور اگر بارش ہوتی تو فرماتے یا اللہ! نفع دینے والی بارش بنادے۔

(۱۴۷۴) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اَللّٰهُمَّ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سماعت فرماتے گرج اور کڑک کی آواز تو فرماتے یا اللہ تعالیٰ!

لَاتَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَاتُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ۔ (رواہ احمد والترمذی)

نہ قتل فرماتو ہم کو اپنے غضب سے اور نہ ہلاک فرماتو اپنے عذاب سے اور سلامتی عطا فرماتو ہم کو اس سے پہلے۔

(۱۴۷۵) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ كَانَ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيْثَ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن زبیر سے مروی کہ بیشک جب وہ سنتے گرج کو تو چھوڑ دیتے تھے بات چیت کو

وَقَالَ سُبْحٰنَ الَّذِیْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ (رواہ مالك)

اور فرماتے "اور پاکی بیان کرتی ہے گرج اسکی خوبیوں کے ساتھ اور فرشتے بھی اس کے خوف سے"۔

باب عیادۃ المریض وثواب المرض ترجمہ: بیمارپرسی اور بیماری کے ثواب کا باب

(۱۴۷۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِیَ (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھلاؤ تم بھوکے کو! اور عیادت کرو تم مریض کی اور چھڑاؤ تم بے گناہ قیدی کو۔

(۱۴۷۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّالسَّلَامِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ مسلمان کے حق مسلمان پر پانچ ہیں: سلام کا جواب دینا

وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور مریض کی عیادت کرنا اور جنازے کے ساتھ ساتھ چلنا اور دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا۔

वकुदरतिही मिन शररे मा उजिदा व उहाज़िरो" फ़रमाया हज़रते उस्मान ने कि मैंने अमल किया तो दूर फ़रमा दी अल्लाह तआला ने उसे जो थी बीमारी मेरे साथ।

1487 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते जिबरील हाज़िर हुवे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमते पाक में तो अर्ज़ किया एक प्यारे मोहम्मद मुस्तफ़ा आप बीमार हो गए हैं? तो फ़रमाया प्यारे नबी ने हाँ, पढ़ा हज़रते जिबरील ने: बिस्मिल्लाहे अरकीका मिन कुल्ले शैइन यूज़ीका मिन शररे कुल्ले नफ़सिन अव ईना हासिदिन अल्लाहो यशफ़ीका बिस्मिल्लाहे अरकीका।

1488 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तावीज़ फ़रमाते थे हज़रते इमामे हसन और हज़रते इमामे हुसैन को कि "उईज़ो कमा बिकलामातिल्लाहित्ताममते मिन कुल्ले शैतानिन वहाममतिन वमिन कुल्ले अइनिन लिउममतिन" और फ़रमाते हैं प्यारे नबी बेशक तुम्हारे जददे करीम हज़रते इब्राहीम तावीज़ फ़रमाते थे हज़रते इस्माईल को और हज़रते इस्हाक़ को।

1489 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसके साथ इरादा फ़रमाता है अल्लाह तआला भलाई का तो मुसीबत में डाल देता है उसको।

1490 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया नहीं पहुँचता

(۱۴۷۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيْلَ مَاهُنَّ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے مسلمان کے حق مسلمان پر چھ ہیں، عرض کیا گیا کہ وہ کیا ہیں

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ

یارسول اللہ؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ جب تم ملاقات کروتو سلام کرو اسکو اور جب وہ دعوت دے تم کو تو قبول کرو اور جب نصیحت طلب کرے تم سے

فَانْصَحْ لَهٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

تو نصیحت کرو اسکو اور جب چھینکے تو الحمد للہ کہو اور جب بیمار ہو جائے تو عیادت کرو اسکی اور جب مرجائے تو چلو تم اسکے ساتھ ساتھ۔

(۱۴۷۹) حدیث شریف: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِسَبْعٍ وَنَهَانَا

ترجمہ: حضرت براء ابن عازب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حکم فرمایا ہم کو پیارے نبی ﷺ نے سات چیزوں کا، اور منع فرمایا

عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ

ہم کو سات چیزوں سے، حکم فرمایا ہم کو بیمار کی عیادت کا اور جنازے کے ساتھ ساتھ چلنے کا اور چھینک والے کو جواب دینے کا اور سلام کے جواب دینے کا

وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَنَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيْرِ

اور دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنے کا، قسم والے کو بری کرنے کا مظلوم کی مدد کرنے کا اور منع فرمایا ہم کو سونے کی انگوٹھی سے، باریک ریشمین کپڑوں سے

وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّيِّ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ

موٹے ریشمین کپڑوں سے، سوت ملے ہوئے ریشمین کپڑوں سے، سرخ گدیلے سے، قسّی پہننے سے، چاندی کے برتنوں سے اور ایک روایت میں ہے

وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَاِنَّهٗ مَنْ شَرِبَ فِيْهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيْهَا فِي الْاٰخِرَةِ (رواہ البخاری والمسلم)

چاندی میں پینے سے اسلئے کہ جو پئے گا چاندی کے برتنوں میں تو نہیں پئے گا وہ چاندی کے برتنوں میں آخرت میں۔

(۱۴۸۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا ابْنَ اٰدَمَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ فرمائے گا قیامت کے دن اے ابن آدم!

मुसलमाना को कोई रंज और न दुख न कोई फ़िक्र और न सदमा और न तकलीफ़ और न ग़म यहाँ तक कि काँटा जो चुभता है उसको, मगर मिटा देता है अल्लाह तआला उसकी बरकत से उसके गुनाहों को।

1491 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं हाज़िर हुवा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में और प्यारे नबी को बुख़ार था, मैंने छुवा प्यारे नबी को अपने हाथ से तो मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह बेशक आपको सख़्त बुख़ार आता है, तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हा बेशक मुझे बुख़ार आता है जैसा कि बुख़ार आता है दूसरों को तुम में से, हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद ने कहा कि मैंने अर्ज़ किया यह इसलिये है कि आपका अज्र भी डबल है तो फ़रमाया प्यारे नबी ने हाँ, फिर फ़रमाया प्यारे नबी ने कोई ऐसा मुसलमान नहीं है कि पहुँचती है उसको तकलीफ़ बीमार की या उसके अलावा की मगर झाड़ देता है अल्लाह तआला उस तकलीफ़ के ज़रिये से उसके गुनाहों को जैसा कि झाड़ देता है पेड़ अपने पत्तों को।

1492 हदीस शरीफ़:– हज़रते आयशा सिद्दिक़ा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने नहीं देखा किसी को कि जिस पर दर्द व तकलीफ़ की हालत ज़्यादा सख़्त हो प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से।

1493 हदीस शरीफ़:– हज़रते आयशा सिद्दिक़ा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि विसाल फ़रमाया प्यारे नबी

مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِیْ قَالَ یَارَبِّیْ کَیْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ

میں بیمار ہوا تو تو نہ مزاج پرسی کی تو نے میری؟ بندہ عرض کریگا کہ میں کیسے مزاج پرسی کرتا تیری کہ تو تو تمام جہانوں کا مالک ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا

اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْعُدْتَّهٗ لَوَجَدْتَّنِیْ عِنْدَهٗ

کہ تجھے پتہ نہیں ہے کہ بیشک میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تو تو نے اسکی مزاج پرسی نہ کی؟ کیا تجھے پتہ نہیں کہ اگر تو عیادت کرتا اسکی تو ضرور پاتا تو میری رحمت اسکے پاس

یَا اِبْنَ اٰدَمَ اِسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ قَالَ یَارَبِّ کَیْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ

اے آدم کے بیٹے! میں نے کھانا مانگا تجھ سے تو نہیں کھلایا تو نے مجھ کو؟ بندہ عرض کریگا اے میرے مالک! میں کیسے کھلاتا تجھ کو حالانکہ تو تو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے

قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهٗ اِسْتَطْعَمَكَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ

اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ کیا تجھے پتہ نہیں کہ بیشک کھانا مانگا تجھ سے میرے فلاں بندے نے تو تو نے نہیں کھلایا میرے اس بندے کو! کیا تجھے پتہ نہیں

اَنَّكَ لَوْاَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ یَا اِبْنَ اٰدَمَ اِسْتَسْقَیْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ

کہ اگر کھلاتا تو میرے اس بندے کو تو ضرور پاتا تو اسکا ثواب میری بارگاہ میں! اے آدم کے پوت! میں نے پانی مانگا تجھ سے تو نہیں پلایا پانی تو نے مجھ کو؟

قَالَ یَارَبِّ کَیْفَ اَسْقِیْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ قَالَ اِسْتَسْقَاكَ

عرض کریگا آدم کا پوت اے میرے پالنہار کیسے میں پانی پلاتا تجھ کو حالانکہ تو پالنے والا ہے تمام جہانوں کو، فرمائیگا اللہ تعالیٰ کہ پانی مانگا تجھ سے

عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ اَمَا اَنَّكَ لَوْسَقَیْتَهٗ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

میرے فلاں بندے نے تو نہیں پلایا پانی تو نے اُس کو، اگر بیشک تو پلاتا اسکو تو پاتا تو اسکا ثواب میرے پاس۔

(۱۴۸۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ یَزَلْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک مسلمان جب عیادت کرتا ہے اپنے بھائی مسلمان کی تو رہتا ہے

فِیْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰی یَرْجِعَ (رواہ البخاری والمسلم)

جنت کے باغ میں یہاں تک کہ واپس آجائے۔

सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मेरे सीने और गले के दर्मियान तो नहीं नापसंद करती हूँ मैं मौत की सख़्ती किसी के लिये कभी प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के बाद।

1494 हदीस शरीफ़:– फ़रमया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मोमिन की मिसाल नो ब नो सजदे की है जिसे झुकाती हैं हवाएँ, गिरा देती हैं वो उस सब्ज़े को एक बार और सीधा कर देती हैं दूसरी बार यहाँ तक कि आजाती है. उसको मौत और मिसाल मुनाफ़ि की सनूबर के मज़बूत दरख़्त की तरह है कि नहीं पहुँचती उसको कोई चीज़ यहाँ तक होता हे उसका उखड़ना यकबारगी।

1495 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मोमिन की मिसाल खेती की मिसाल की तरह है कि हमेशा झुलाती रहती है उसको हवा और हमेशा मोमिन कि पहुँचती है उसको मुसीबत और मुनाफ़िक़ की मिसाल सनूबर के पेड़ की सी है कि नहीं जुंबिश करता जबतक कि काट न दिया जाए।

1496 हदीस शरीफ़:– तशरीफ़ लाए प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हज़रते उम्मे साइब के पास तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने क्या हुवा तुम्हें कि काँप रही हो? तो अर्ज़ किया हज़रते उम्मे साइब ने कि बुख़ार है कि न बरकत दे अल्लाह तआला इसमें, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि

گیارھویں، بارھویں، چودھویں، سترھویں اٹھائیسویں وغیرہم۔
سونا چاندی پہننے کی حرمت مردوں کیلئے ہے سوائے ایک چاندی کی انگوٹھی کے کہ مرد کو چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ کی پہننا جائز ہے عورتوں کیلئے سونا چاندی پہننا سب جائز ہے لیکن سونا چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا عورتوں مردوں سب کیلئے ناجائز وحرام ہے۔ چاندی کے برتنوں کا ذکر فرمایا گیا سونے کے برتنوں کا ذکر نہ فرمایا گیا جبکہ سونے کے برتنوں کا بھی وہی حکم ہے۔ جو چاندی کے برتنوں کا حکم ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ عام عادت چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی ہے یا یہ وجہ کہ جب چاندی کے برتن قیمت میں سونے سے ادنیٰ ہیں اور جب ان ادنیٰ میں کھانا پینا منع ہے تو سونے کے برتنوں میں کھانا پینا بطریقۂ اولیٰ منع ہوگا۔

(۱۴۸۰) اللہ تعالیٰ بیماری، بھوک، پیاس سب سے پاک ومنزہ ہے۔ اگر کوئی بندہ مریض کی عیادت کرتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت وخوشنودی نصیب ہوتی ہے اور اگر کوئی کسی بھوکے پیاسے کو کھانا کھلاتا یا پانی پلاتا ہے تو اسکو اجروثواب ملتا ہے۔ اس اسلوب بیان سے معلوم ہوا کہ بھوکے پیاسے کو کھلانے پلانے سے بیمار کی مزاج پرسی کرنا افضل ہے کیونکہ مومن بیماری کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے اتنا قریب ہوتا ہے کہ اسکے پاس آنا گویا اللہ تعالیٰ کے پاس آنے کے مترادف ہے۔ اور اسکی خدمت کرنا گویا کہ اطاعت رب تعالیٰ ہے بشرطیکہ بیمار صابر وشاکر ہو۔ بیماروں کی مزاج پرسی اعلیٰ عبادت ہے۔ فقراء ومساکین اللہ تعالیٰ کی رحمت ہیں انکے پاس جانے انکی خدمات کرنے سے اللہ تعالیٰ مل جاتا ہے تو ان حضرات فقراء کرام کیا کہنا جنہوں نے اپنا سب کچھ جمال حق پر تیاگ دیا ہے انکی صحبت ومعیت اللہ تعالیٰ سے ملنے کا ذریعۂ زریں ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اے ایمان والو! ڈروتم اللہ سے اور ہوتم سچوں کیساتھ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۸۲) سیدنا حضرت علامہ مولانا جلال الدین رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ شعر:

ہر کہ خواہد ہمنشینی باخدا — اونشیند درحضور اولیا (مثنوی شریف)

(ترجمہ) جو چاہے ہمنشینی ہو اسکو خدا کے ساتھ
رکھے نشست بارگہِ اولیا کے ساتھ (انتخاب قدیری)

جب دنیا کے فقیروں سے اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے تو ان فقیروں سے تو اللہ تعالیٰ ملے گا جو صرف اور صرف درِ کریم کے فقیر ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ فقیروں کو نہ جھڑکیں انکی جتنی ہو سکے خدمتیں کریں۔ شعر:

اسکی رحمت بخدا تجھکو لگالیگی گلے
گر غریبوں کو کلیجے سے لگایا تونے (یاحبیب)

(۱۴۸۱) بیمار کی مزاج پرسی کو جانا گویا کہ جنت میں جانیکے مترادف ہے۔ اس سے بیمار کی مزاج پرسی کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

(۱۴۸۲) یہ اعرابی کافر تھا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اسے صبر وشکر کی تلقین فرمائی مگر اس نے اسے قبول نہ کیا اور راہ ادب ترک کردی۔ حدِ اعتدال سے باہر نکل گیا اور کفران نعمت پر اتر آیا۔ سنگ دل اکھڑ دیہاتی تھا بیماری نے اسے لاچار و مایوس کردیا تھا۔ اس نے بیبا کانہ گفتگو کی جو آپ ﷺ کے مزاج پاک کو ناگوار ہوئی اور آپ نے اظہار غضب وغصہ فرمایا کہ اگر تو رحمت خداوندی سے مایوس ہے تو اچھا ایسے ہی سہی۔ بندۂ مومن کو بیماری میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے اور نہ شاکیانہ الفاظ وانداز اختیار کرنا چاہئے بلکہ صبر وشکر کو اپنا شعار بنانا چاہئے کیونکہ بیماری سے گناہوں کی صفائی بھی ہوتی ہے اور بہت سی بیماریوں سے بچاؤ بھی کہ اخلاطِ ردّیہ اور اجزاءِ کثیفیہ سے بھی بدن کی صفائی اور اصلاح کرنیوالی ہے۔ بعض چھوٹی بیماریاں بڑی بیماریوں سے انسان کو محفوظ کردیتی ہیں۔ "زکام" ۵۵ بیماریوں کو دور رکھتا ہے۔ "خارش" یعنی کھجلی کوڑھ سے محفوظ رکھتی ہے۔ آپ ﷺ کے پیارے اخلاق لائق تقلید واتباع ہیں کہ آپ ﷺ ہر غریب وامیر کے گھر بیمار کی مزاج پرسی کو تشریف لیجاتے چاہے وہ بیمار اپنا ہو کہ بیگانہ۔ شعر:

اپنوں کیلئے رحمت غیروں کیلئے رحمت
اس پیکر رحمت کی رحمت بھی نمونہ ہے (یاحبیب)

(۱۴۸۳) دعاء جب بھی مانگی جائے کامل نعمت کی مانگی جائے۔ یا اللہ ایسی شفا دے کہ جو بیماری بھی دور کردے اور کمزوری بھی دور کردے۔ بیمار پر ہاتھ پھیرنا سنت ہے تا کہ دعاء کلام کی برکت کیساتھ ساتھ ہاتھ کی برکت بھی نصیب ہوجائے۔ شافی شفاء دینے

(۱۴۸۲) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ عَلٰی اِعْرَابِیٍّ یَعُوْدُهٗ وَکَانَ اِذَا دَخَلَ عَلٰی مَرِیْضٍ یَعُوْدُهٗ قَالَ لَابَاسَ طَهُوْرٌ اِنْشَآءَ اللّٰهُ فَقَالَ لَهٗ لَابَاسَ طَهُوْرٌ اِنْشَآءَ اللّٰهُ قَالَ کَلَّا بَلْ حُمّٰی تَفُوْرُ عَلٰی شَیْخٍ کَبِیْرٍ تُزِیْرُهُ الْقُبُوْرُ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَعَمْ اِذًا۔ (رواه البخاری والمسلم)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی علیہ السلام تشریف لائے ایک اعرابی کے پاس کہ مزاج پُرسی فرمارہے ہیں اور جب بھی تشریف لاتے پیارے نبی کسی مریض کے پاس تو مزاج پُرسی فرماتے اسکی تو فرماتے کوئی ڈرنہیں صفائی ہے، اگر چاہے اللہ تعالیٰ، تو فرمایا پیارے نبی نے کہ اس کو کوئی ڈر نہیں ہے صفائی ہے اگر چاہے اللہ تعالیٰ، اعرابی نے کہا ہرگز نہیں، بخار ہے جوش ماررہا ہے بہت بوڑھے پر، زیارت کرادے گا اس کو قبروں کی تو فرمایا پیارے نبی علیہ السلام نے اچھا ایسے ہی۔

(۱۴۸۳) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا شْتَکٰی مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ثُمَّ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَاشِفَاءَ اِلَّاشِفَاءُكَ شِفَاءً لَایُغَادِرُ سَقَمًا۔ (رواه البخاری والمسلم)

ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے رسول اللہ علیہ السلام، جب بیمار ہوتا ہم میں سے کوئی آدمی تو پھیرتے تھے اس پر اپنا داہنا دست مبارک، پھر فرماتے دور فرمادے بیماری کو اے لوگوں کے مالک! اور شفا عطا فرمادے تو شفا دینے والا ہے نہیں ہے کوئی شفا سوائے تیری شفا کے، ایسی شفا کہ نہ چھوڑے کوئی بیماری۔

(۱۴۸۴) حدیث شریف: کَانَ اِذَا اشْتَکَی الْاِنْسَانُ الشَّیْءَ مِنْهُ اَوْکَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْجُرْحٌ قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِاَصْبَعِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِیْقَةِ بَعْضِنَا لِیُشْفٰی سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا (رواه البخاری)

ترجمہ: جب درد محسوس کرتا انسان کچھ کسی جگہ یا ہوتا اس کو پھوڑا یا زخم تو فرماتے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی انگلی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد سے ہماری زمین کی مٹی اور ہمارے بعض کا تھوک شفا دیتا ہے ہمارے بیمار کو ہمارے مالک کے حکم سے۔

मत बुरा कहो बुख़ार को इसलिये कि बुख़ार दूर करता है औलादे आदम की ख़ताओं को जैसा कि दूर करती है भटटी ज़ंग को लोहे से।

1497 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब बीमार हो जाए बंदा या सफ़र करे तो लिखा जाता है उसके लिय मिस्ल उसके जो वो अमल करता इक़ामत और तंदरूस्ती की हालत में।

1498 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ताऊन शहादत है हर मुसलमान की।

1499 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने शोहदा पाँच हैं: ताऊने में मरने वाला और पेट की बीमारी में मरने वाला और डूब कर मरने वाला और दब कर मरने वाला और अल्लाह तआला की राह में में शहीद होने वाला।

1500 हदीस शरीफ़:— हज़रते आयशा सिद्दिक़ा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सवाल किया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से ताऊन के बारे में तो ख़बर दी प्यारे रसूल ने मुझे कि बेशक ताऊन अज़ाब है कि भेजता है इस अज़ाब को जिस पर चाहता है बेशक अल्लाह तआला ने बना दिया

والا۔ اللہ تعالیٰ کا نام شافی یہ قرآن کریم میں مذکور نہیں ہے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری زبان پاک پر اللہ تعالیٰ کا نام پاک ''شافی'' آیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو اس نام سے پکارنا بھی جائز ہے جو قرآن کریم میں صراحتاً مذکور نہ ہو بشرطیکہ اسکے معنیٰ خوب ہوں اور ان معنیٰ کی اصل بھی قرآن کریم میں موجود ہو۔ شافی اللہ تعالیٰ کا نام گو کہ صراحتاً قرآن کریم میں مذکور نہیں ہے مگر اشارۃً موجود ہے کہ اسکی اصل موجود ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے:

(ترجمہ) اور جب بیمار ہو جاتا ہوں تو وہ شفاء عطا فرماتا ہے مجھ کو (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۸۸۸)

(۱۴۸۴) سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اپنی مقدس انگلی پر اپنا لعاب دہن شریف لگا کر اور مدینۂ طیبہ کی خاک شفاء لگا کر اسکا زخم یا پھوڑے پر لیپ فرما دیتے اور فرماتے کہ اللہ تعالیٰ کی نام پاک کی مدد سے ہماری زمین کی مٹی ہمارے کچھ لعاب دہن ملانے سے ہمارے بیمار کو بحکم الٰہی شفاء عطا کرتی ہے۔ شعر:

خاک در آقا سے ملتی ہے شفاء سبکو

بیمار نہیں رہتے بیمار مدینے میں (یا نبی)

بیماری پر جھاڑ پھونک، ٹونکے منتر جائز ہیں بشرطیکہ الفاظ کفریہ نہ ہوں اور کوئی حرام بھی نہو۔ آپ ﷺ کا لعاب شریف شفاء ہے۔ شعر:

یہ بھی نسخہ رہا لاجواب آپ کا

ہر مرض کی شفاء ہے لعاب آپ کا (انتخاب قدیری)

سیدنا تاج الاولیاء قطب زماں حضرت علامہ الحاج سید محمد عبد القدیر میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہزادۂ سیدنا حضور اللہ ہو میاں پیلی بھیت شریف اکثر مریضوں پر لعاب دہن شریف ڈالتے تھے۔ مریض شفاء یاب ہوتے تھے۔ شعر:

لعاب پاک مرشد کو شفاء ہر مرض پایا

لعاب پاک مرشد کی زمانے بھر میں شہرت ہے (یا نبی)

سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اپنے وطن کی خاک میں بھی شفاء ہوتی ہے۔ اگر کوئی پردیس جائے تو اپنے وطن کی پاک وصاف مٹی ساتھ لیجائے اور تھوڑی سی مٹی وہاں کے گھڑے میں ڈالدے تو انشاء اللہ وہاں کا پانی نقصان نہیں دیگا۔ بہت سے لوگ پردیس میں بڑے بڑے کاروبار کرکے چھوڑ آتے ہیں اور اچھی اچھی ملازمتوں کو خیر باد کہہ دیتے ہیں کہ وہاں کا پانی راس نہیں آیا۔ یہ عمل ایسے لوگوں کو بڑے بڑے نقصان سے بچالیگا۔

(۱۴۸۵) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ مذکورہ دونوں صورتیں تلاوت فرما کر اپنے مبارک ہاتھوں پر دم فرمالیتے پھر دست مبارک جسم پاک پر پھیر لیتے تاکہ قرآن کریم اور دستہائے مبارکہ کی برکتوں سے مرض سے چھٹکارا مل جائے۔ بیماری کی جگہ ہاتھ پھیرنا سنت ہے۔ جبکہ کوئی شرعی مانع نہو۔ انسان خود بھی دعائیں پڑھکر اپنے ہاتھوں پر دم کرکے اپنے بدن پر پھیرے جیسا کہ آپ ﷺ نے کرکے دکھایا۔ مرض وفات شریف میں دم اور شفاء کی دعائیں چھوڑ دی تھیں کیونکہ آپکو معلوم تھا کہ یہ بیماری آخری ہے اب وصال شریف ہونا ہے مگر سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آیت شفاء برائے شفاء پڑھتی تھیں اور برکت کیلئے آپ ﷺ کے پیارے ہاتھوں پر دم فرماتیں اور آپکا دست مبارک آپکے بدن پر ملتیں۔

(۱۴۸۶) حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے دکھ درد سب بارگاہ نبوی میں پیش کرتے تھے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سبکا علاج فرماتے تھے۔ جبکہ حقیقی شافی اللہ تعالیٰ ہے۔ اسی طرح اپنی تمام مشکلات ومصائب میں آپ ﷺ کو پکارنا ہرگز ہرگز کفر وشرک نہیں اور نہ ناراضگیٔ رب کا سبب ہے یہ تو اپنے آقائے کریم سے فریاد ہے اور دفعیہ کیلئے عرض ومعروض ہے جیسے مظلوم حاکم سے اور مریض حکیم سے اپنی فریاد وشکایت کرتا ہے۔ اشعار:

رب کا کرم ہے سب کیلئے میرے مصطفیٰ

حلاّل مشکلات ہیں جو چاہو مانگ لو

باب کرم نبی کا کبھی بند ہی نہیں

ہر دم نوازشات ہیں جو چاہو مانگ لو

دنیا ہو عقبیٰ دونوں ہمارے حضور کے

زیر تصرفات ہیں جو چاہو مانگ لو (یا حبیب)

حضرت عثمان ابن عاص صحابیٔ رسول نے آپ ﷺ سے اجازت لیکر دعاء کی۔ معلوم ہوا کہ دعاء جھاڑ پھونک میں اثر انگیزی کیلئے مرشد و

(١٤٨٥) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ جب بیمار ہوتے تو خود اپنے اوپر دم فرماتے سورۂ فلق اور سورۂ ناس اور پھیرتے

عَنْهُ بِيَدِهٖ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَجْعَهُ الَّذِىْ تُوُفِّىَ فِيْهِ كُنْتُ اَنْفِثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ

اپنے جسم مبارک پر اپنا دست پاک، جب لاحق ہوئی پیارے نبی کو وہ بیماری جس میں وصال شریف ہوا تو دم فرماتی تھی میں پیارے نبی پر سورۂ فلق اور سورۂ ناس

الَّتِىْ كَانَ يَنْفِثُ وَاَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَفِىْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَ اِذَا مَرِضَ

جو پیارے نبی دم فرماتے تھے اور پھیرتی تھی میں پیارے نبی ﷺ کا دست مبارک اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ جب کوئی بیمار ہوتا

اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

پیارے نبی کے گھر والوں میں سے تو پیارے نبی دم فرماتے اس پر سورہ فلق اور سورۂ ناس۔

(١٤٨٦) حدیث شریف: عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ اَبِى الْعَاصِ اَنَّهٗ شَكٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت عثمان ابن ابو العاص سے مروی کہ بیشک انہوں نے شکایت کی بارگاہ رسول اللہ ﷺ میں

وَجْعًا يَجِدُهٗ فِىْ جَسَدِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِىْ يَاْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ

درد کی کہ حضرت عثمان پاتے تھے جس کو اپنے بدن میں تو فرمایا ان سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے رکھو اپنا ہاتھ جس جگہ کے درد ہوتا ہے تمہارے بدن میں

وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ قَالَ

اور پڑھتے بسم اللہ تین بار اور پڑھتے سات مرتبہ: اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شرما اجد واحاذر فرمایا حضرت عثمان نے

فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِىْ (رواہ مسلم)

کہ میں نے عمل کیا تو دور فرمادی اللہ تعالیٰ نے اُسے جو تھی بیماری میرے ساتھ۔

(١٤٨٧) حدیث شریف: اَنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِشْتَكَيْتَ

ترجمہ: بیشک حضرت جبریل حاضر ہوئے پیارے نبی ﷺ کی خدمت پاک میں تو عرض کیا اے پیارے محمد مصطفےٰ آپ بیمار ہو گئے ہیں؟

है रहमत ईमान वालों के लिये, नहीं कोई ऐसा कि फेले ताऊन तो ठहरा रहै वो अपने शहर में सब्र करते हुवे और अज्र की ख़ातिर, जानता है कि बेशक उसको पहुँचेगा वोही जो लिख दिया है अल्लाह तआला ने उसके लिये मगर उसके लिये कोई शहीद के जैसा सवाब है।

1501 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि ताऊन एक अज़ाब है जो भेजा गया एक गिरोह पर बनी इसराईल के या उन पर जो तुम से पहले थे तो जब सुनो तुम ताऊन को किसी इलाक़े में तो न जाओ उस इलाक़े में, जब उस इलाक़े में फेल जाए और तुम हो उस इलाक़े में तो न निकलो वहाँ से राहे फ़रार इख़्तियार न करो।

1502 हदीस शरीफ़:– हज़रते उनस से रमवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं, फ़रमाया अल्लाह तआला ने कि जब मैं मुब्तला फ़रमा दूँ अपने किसी बंदे को उसकी दो प्यारी चीज़ों के बारे में फिर वो सब्र करे तो मैं बदला दूँगा उसको उन दो के एवज़ जन्नत यानी उसकी दो आँखें।

1503 हदीस शरीफ़:– हज़रते अली से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि नहीं है कोई मुसलमान कि अयादत करता

شیخ سے اجازت بھی درکار ہے اس عمل میں تاثیر بڑھ جاتی ہے۔ دعائیں گویا کہ کارتوس ہیں اور زبان واجازت رائفل ہیں۔ بغیر رائفل کے شیر مارنے والا کاتوس بلی بھی نہیں مار سکتا۔

(۱۴۸۷) ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اور نہیں اترتے ہم فرشتے مگر حکم سے مالک کے آپکے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۳۸۷) کوئی فرشتہ بنا حکم رب کے دھرتی کے سینے پر نہیں اترتا۔ تو یہ بات بھی یقینی ہے کہ حضرت جبریل امین از خود نہ آئے تھے بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا اور یہ مزاج پُرسی اور جھاڑ پھونک بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی۔ یہ بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی شان محبوبیت کا پتہ دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ انکی مزاج پُرسی فرماتا ہے اور جبریل امین کے ذریعہ ان پر دم کراتا ہے۔ دم ڈلوانا جھاڑ پھونک کرانا جائز ہے۔ جائز منتر اور اسلامی ٹوٹکا بھی درست ہے۔ حسد ونظر ہونا بھی مسلمات سے ہے۔

(۱۴۸۸) كلمات الله التامات سے مراد اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء مبارکہ ہیں یا تمام آسمان سے نازل شدہ کتب جیسے اللہ تعالیٰ کی پناہ لینا ضروری ہے ایسے ہی اللہ تعالیٰ کے اسماء حُسنیٰ کی پناہ لینا ضروری ہے۔ حضرات صوفیاء کرام کی اصطلاح میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کلمۃ اللہ ہیں سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کلیم اللہ ہیں اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کلمات اللہ ہیں۔ آپ ﷺ کی پناہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی پناہ ہے۔ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تو بیماریوں میں آپ ﷺ کے موئے مبارک (بال شریف) اور لباسِ مطہر سے شفاء حاصل کیا کرتے تھے۔ جن اور نظر بد سے بھی انسان بیمار پڑ جاتا ہے۔ سیدنا حضرت اسماعیل اور سیدنا حضرت اسحاق سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہم السلام کی اولاد کی اصل ہیں اسی طرح حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نسلِ مصطفیٰ ﷺ کی اصل ہیں۔

(۱۴۸۹) اگر بندے کی ذات یا اسکے مال پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے اور وہ مصیبت زدہ بندہ صبر کرتا ہے تو اس بندے کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ اجر وثواب کا مستحق بنتا ہے اور گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ انسان صبر سے وہاں پہونچ جاتا ہے جہاں دوسری عبادات سے نہیں پہونچ سکتا۔ مصیبت ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے قہر وغضب ہی کی بنیاد پر نہیں ہوتی کبھی اللہ تعالیٰ کے لطف ومہربانی کی وجہ سے بھی ہوتی ہے۔ جب بندہ صبر وقناعت سے کام لے اور اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی رہے اور اگر بندہ بے صبری کا مظاہرہ کرے تو مصیبت قہر وغضب الٰہی کے باعث ہے۔ مصیبت اس ناپسندیدہ چیز کو کہتے ہیں جو آدمی کی طبیعت کو ناخوش کرے یعنی رنج والم میں ڈالے۔ کربلا شریف کے میدان میں حضور امام عالی مقام شہید اعظم حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مصیبت بھی الطاف خداوندی انعام ایزدی تھی۔ چونکہ آپ نے نہ صرف یہ کہ صبر فرمایا بلکہ نانا جان کی امت کو صبر کرنے کا مزاج دیدیا۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اے ایمان والو! مدد چاہو صبر اور نماز سے۔ بے شک اللہ کی رحمت صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۶۴) شعر:

نبی کے لختِ جگر صبر کی حسیں تاریخ
بیاض عشق میں اپنی بنائے جاتے ہیں (یا نبی)

(۱۴۹۰) صبر کرنے والے مسلمان کی تھوڑی تکلیف بھی اسکے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور بلندیٔ درجات کا ذریعہ بن جاتی ہے تو جس نے مصیبتوں اور تکلیفوں کے پہاڑ جھیلے ہوں اسکی رفعت ومنزلت کون سمجھ سکتا ہے۔ شعر:

ہر ستم سہتے ہیں اور کچھ بھی نہیں کہتے ہیں
فاطمی لعل وگہر صبر ورضا والے ہیں (یا حبیب)

حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں اگر کسی کو عبادت میں لذت نہ آئے اور اس عابد کو اس بات کا غم ہو تو یہ غم بھی گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے۔ عبادت کی لذت پانے والا تو اسلئے بھی عبادت کرتا ہے کہ اسکو عبادت کرنے میں لذت ملتی ہے مگر محرومِ لذت تو خالص اللہ تعالیٰ کیلئے ہی عبادت ہے۔ شعر:

مقصود ہے اطاعت محبوب کبریا
الجھایئے نہ مجھکو عذاب وثواب میں (یا نبی)

مسلمانوں کو جو تکلیف، غم، آزار، مصیبت پہونچے حتیٰ کہ پاؤں میں کانٹا چبھ جائے اس سے مسلمانوں کے صغیرہ گناہ مٹ جاتے

فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْعَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ

تو فرمایا پیارے نبی نے ہاں پڑھا حضرت جبریل نے بسم اللہ ارقیك من كل شيء يوذيك من شر كل نفس اوعين حاسد الله

يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ۔ (رواه مسلم)

يشفيك بسم اللـه ارقيك.

(۱۴۸۸) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ اُعِيْذُ كُمَا

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعویذ فرماتے تھے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کو کہ اعیذ کما

بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ وَيَقُوْلُ اِنَّ اَبَا كُمَا

بكلمٰت اللـه التامة من كل شيطٰن وهامة ومن كل عين لامة اور فرماتے ہیں پیارے نبی بیشک تمہارے جد کریم حضرت ابراہیم

كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ۔ (رواه البخارى)

تعویذ فرماتے تھے حضرت اسماعیل کو اور حضرت اسحاق کو۔

(۱۴۸۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ (رواه البخارى)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے ساتھ ارادہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ بھلائی کا تو مصیبت میں ڈالدیتا ہے اسکو۔

(۱۴۹۰) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا نہیں پہونچتا مسلمان کو کوئی رنج اور نہ دکھ

وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا اَذًى وَلَا غَمٍّ حَتّٰى الشَّوْكَةُ يُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ۔ (رواه البخار)

نہ کوئی فکر اور نہ صدمہ اور نہ تکلیف اور نہ غم یہاں تک کہ کانٹا جو چبھتا ہے اسکو مگر مٹا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی برکت سے اسکے گناہوں کو۔

(۱۴۹۱) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ يُوْعَكُ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں حاضر ہوا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اور پیارے نبی کو بخار تھا

है किसी मुसलमान की सुब्ह को मगर दुआ करते हैं उसके लिये सत्तर हज़ार फ़रिश्ते यहाँ तक कि शाम होती है और नहीं अयादत करता कोई मुसलमान किसी मुसलमान की शाम को मगर दुआ करते हैं उसके लिये सत्तर हज़ार फ़रिश्ते यहाँ तक कि सुबाह होती है और है उस अयादत करने वाले के लिये चुने हुवे मेवों के बाग़ जन्नत में।

1504 हदीस शरीफ़:— हज़रते ज़ैद इब्ने अरक़म से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मेरी मिज़ाज पुर्सी फ़रमाई प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दर्द में कि था दर्द मेरी आँख में।

1505 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने वुज़ू किया तो अच्छी तरह वुज़ू किया और मेरी मिज़ाज पुर्सी की अपने भाई मुसलमान की हुसूले सवाब की ख़ातिर तो दूर फ़रमा दिया जाएगा जहन्नम से साठ साल की मसाफ़त।

1506 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है कोई मुसलमान कि अयादत करता है किसी मुसलमान की तो कहता है सात मरतबा ''अस्अलल्लाहो रब्बिल अरशिल अज़ीम अययशफ़ीका'' मगर शिफ़ा अता फ़रमाता है अल्लाह तआला सिवाए उसके लिये के आ चुका हो उसकी मौत का वक़्त ।

ہیں۔شعر:

اس نے کچھ سوچ کے بخشی ہے یہ غم کی دولت
غم کی توہین نہ کر عظمت غم رہنے دے (مرحوم قمر مرادآبادی)

(۱۴۹۱) غلام اپنے آقا کی مزاج پرسی بھی کرے اور اسکے جسم کو ہاتھ بھی لگائے۔ بخار مرض انبیاء ہے۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا وصال شریف مرض بخار ہی میں ہوا۔حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ ﷺ کی بارگاہ میں بڑے ادب واحترام کے ساتھ گفتگو کیا کرتے تھے۔سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود نے یہ نہیں عرض کیا کہ آپکو دومردوں کی برابر بخار اسلئے ہوتا ہے کہ آپکے گناہ اور آپکی خطاؤں کی لسٹ کچھ لمبی ہوگی بلکہ انداز ادب یہ ہے کہ یارسول اللہ آپکا ثواب بھی ڈبل ہے تو آزمائش بھی ڈبل ہے۔ یارسول اللہ آپکا تو نیکی اجروثواب سے رشتہ ہے گناہ پاپ معاصی سے آپکا کیا تعلق ہے۔ آپکی تکلیف آپکے گناہوں کا کفارہ نہیں چونکہ آپکا دامن پاک گناہوں کی آلودگی سے پاک ہے اسلئے کہ ہر نبی معصوم ہوتا ہے اور آپ سید المعصومین ہیں۔یہاں صحابی اور وہابی کا فرق ماتھے کی آنکھوں سے دیکھا جاسکتا ہے۔ جن چیزوں سے گنہگاروں کے گناہ معاف ہوتے ہیں ان سے نکوکاروں کے درجات بلند ہوتے ہیں۔اگر کسی گناہ گار کی قبر پر پھول ڈالنے سے تخفیف عذاب ہو تو نکوکار کی قبر پر پھول ڈالنے سے اسکے مراتب میں چار چاند لگتے ہیں۔ وہابیوں کا الٹا فلسفہ ہے کہ گناہ گاروں کی قبر پر تو پھول اسلئے ڈالتے ہو کہ عذاب میں تخفیف ہو تو بزرگوں کی قبر پر پھول کیوں ڈالتے ہو کیا وہاں عذاب ہو رہا ہے؟ یہ ہے وہابیوں کی الٹی کھوپڑی۔ خاصان خدا کی قبروں پر پھول ڈالنے سے انکے مراتب بلند ہوتے ہیں اور جب مراتب بلند ہوتے ہیں تو انکا فیضان اور بھی عام و تام ہوتا ہے اور پھر اپنے زائرین و حاضرین پر خوب جم کر برستا ہے۔ اس حدیث شریف میں مسلم سے مراد وہ مسلمان بندے ہیں جو عاصی وخاطی ہیں بے گناہ مسلمان اس میں داخل نہیں جیسے سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفۂ بلافصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ اور نا سمجھ بچے بھی مذکورہ حکم میں داخل نہیں ہیں۔ لفظ مومن و مسلم میں آپ ﷺ بھی داخل وشامل نہیں ہیں۔ یہ الفاظ تو آپ ﷺ کے غلاموں کیلئے ہیں۔آپ ﷺ تو عین ایمان ہیں۔ قرآن کریم میں بھی یاایھاالذین آمنوا میں آپ ﷺ کی امت سے خطاب ہوتا ہے نہ کہ خود آپ ﷺ سے۔

(۱۴۹۲) حدیث شریف: سیدنا حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو بخار ہے اور کمبل شریف کے اوپر سے بخار کی تپش محسوس ہو رہی تھی میں نے گھبرا کر کہا یارسول اللہ اتنا تیز بخار؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا حضرات انبیاء کرام کو ایسا ہی تیز بخار ہوتا ہے۔اس بخار کی وجہ سے آپکے جوہر ذات کی صفائی اور خواص کی قوت ہے۔ اس سے آپکے درجات بلند ہوتے ہیں اور آپکو اجروثواب کے ڈھیر ملتے ہیں اور بھی نہ جانے کتنی حکمتیں اور مصلحتیں مضمر و پوشیدہ ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ جانے یا خود اسکے پیارے نبی ﷺ جانیں۔

(۱۴۹۳) وقت نزع اور وقت وصال سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا جسم اقدس حضرت عائشہ کے جسم اقدس پر تھا کہ آپ ﷺ کی پشت مبارک حضرت عائشہ کے سینے سے اور سر مبارک حضرت عائشہ کے گلے سے لگا ہوا تھا۔ گویا کہ آپ ﷺ حضرت عائشہ پر ٹیک لگائے ہوئے یا یوں کہئے کہ حضرت عائشہ کی گود میں جلوہ گستر تھے اور حضرت عائشہ نے ظاہری زندگی کے آخری لمحات کو بچشم خود انتہائی قریب سے ملاحظہ فرمایا۔ یہ حضرت عائشہ کی قربت ہے۔غار ثور میں یار غار حضور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ شرف ملا کہ آپ ﷺ کا سر اقدس حضرت صدیق اکبر کے زانوئے مبارک پر تھا۔ اور وقت وصال یہ شرف حضرت عائشہ کو بخشا گیا یاد رکھئے کہ قرآن کریم کی رحل بھی عزت والی ہوتی ہے تو جو صاحب قرآن کی رحل ہوں انکی عظمتوں کیا ٹھکانا ہے۔شعر:

وہاں بھی سر ہے گودی میں یہاں بھی سر ہے گودی میں
مقدر دیکھئے اونچا ملا ہے باپ بیٹی کو (انتخاب قدیری)

حضرت عائشہ صدیقہ کا پہلے یہ خیال تھا کہ نزع کی تکلیف گناہوں کی زیادتی سے ہوتی ہے اور موت کی آسانی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے مگر جب سے آپ ﷺ کے وصال شریف کے موقع پر نزع کی شان دیکھی تب سے یہ خیال جاتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے بیماریوں اور تکلیفوں کو

فَمَسَسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيْدًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَجَلْ اِنِّيْ اُوْعَكُ

میں نے چھوا پیارے نبی کو اپنے ہاتھ سے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک آپکو سخت بخار آتا ہے تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے ہاں بیشک مجھے بخار آتا ہے

كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ لِاَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ فَقَالَ اَجَلْ

جیسا کہ بخار آتا ہے دو مردوں کو تم میں سے حضرت عبداللہ ابن مسعود نے کہا کہ میں نے عرض کیا یہ اسلئے ہے کہ آپکا اجر بھی ڈبل ہے تو فرمایا پیارے نبی نے ہاں

ثُمَّ قَالَ مَامِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ اَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ

پھر فرمایا پیارے نبی نے کوئی ایسا مسلمان نہیں ہے کہ پہونچتی ہے اسکو تکلیف بیماری کی یا اسکے علاوہ کی مگر جھاڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس تکلیف کے ذریعہ سے

سَيِّئَاتِهٖ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا (رواہ البخاری والمسلم)

اسکے گناہوں کو جیسا کہ جھاڑ دیتا ہے پیڑ اپنے پتوں کو۔

(۱۴۹۲) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَارَئَيْتُ اَحَدًا اَلْوَجْعُ عَلَيْهِ اَشَدُّ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے نہیں دیکھا کسی کو کہ جس پر درد و تکلیف کی حالت زیادہ سخت ہو

مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (رواہ البخاری والمسلم)

پیارے رسول اللہ ﷺ سے

(۱۴۹۳) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ حَاقِنَتِيْ وَذَاقِنَتِيْ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ وصال فرمایا پیارے نبی ﷺ نے میرے سینے اور میرے گلے کے درمیان

فَلَا اَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ اَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ (رواہ البخاری)

تو نہیں ناپسند کرتی ہوں میں موت کی سختی کسی کیلئے کبھی پیارے نبی ﷺ کے بعد۔

(۱۴۹۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے مومن کی مثال نو بہ نو سجدے کی ہے جسے جھکاتی ہیں

1507 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम सिखाते थे हज़राते सहाबा को बुख़ार और तमाम दर्दों के बारे में कि पढ़ा करें: ''बिस्मिललाहिल कबीर अऊज़ो बिल्लाहिल अज़ीम मिन शररे कुल्ले इरकिन नआरिन व मिन शररे हररिननार।

1508 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू दाउद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि जो बीमार हो तुम में से कुछ भी या शिकायत करे बीमारी की भाई उसका तो चाहिये कि वो दुआ पढ़े: रब्बुनल्लाहललज़ी फिस्समाए तकददसा इसमोका अमरोका फ़िस्समाए वलअरदे कमा रहमतुका फिस्समाए फ़जअल रहमतका फ़िल अरदे इगफ़िरलना हूबना वखतायाना अनता रब्बुततययेबीन अनज़िल रहमतन मिररहमतिका व शिफ़ाअममिन शिफ़ाइका अला हाज़ल वजए'' तो अच्छा होगा वो मरीज़।

1509 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब जाए कोई शख़्स कि मिज़ाज पुर्सी करे मरीज़ की तो चाहिये कि दुआ करे जाने वाले: अल्लाहुम्मशफ़े अबदका यनकउलका अदुववन अव यमशी लका इला जनाज़जिन''।

1510 हदीस शरीफ़:– हज़रते उमय्या से मरवी बेशक उन्होंने सवाल किया हज़रते आयशा से अल्लाह

آپ ﷺ پر اسلئے زیادہ فرمایا تا کہ قیامت تک امت مرحومہ آپکے حالات نزع سنکر تسلی پائے آپ ﷺ کی نزع میں یہ شان آپکے بلند مقام کے مناسب تھی۔آپ ﷺ کی یہ اپنی پسندیدہ حالت تھی آپ ﷺ نے اچانک موت سے پناہ مانگی ہے۔مبارک ہیں وہ رسول جنکی بیماری کی زندگی بھی تبلیغ امت کیلئے ہے اور ذریعۂ رحمت ہے۔

(۱۴۹۴) عام طور پر مسلمان کی زندگی بیماریوں، مصائب، تکالیف سے گھری رہتی ہے۔جن پر وہ صبر وشکر اور توبہ واستغفار کر کے گناہوں سے پاک وصاف ہوتا رہتا ہے اور عام طور پر کفار ومنافقین خوب پھولتے پھلتے ہیں ہٹے کٹے ہوتے ہیں اور انکی زندگیاں آرام وآسائش سے گزرتی ہیں جس سے انکی غفلتوں، سستیوں کا دائرہ بڑھ جاتا ہے اور وہ خواب غفلت میں پڑے رہتے ہیں۔ پھر یکبارگی موت اُچک لیتی ہے اور انہیں توبہ کی توفیق تک نہیں ہوتی یہ قاعدۂ کلیہ نہیں بلکہ اکثریہ ہے کہ کبھی مومن تندرست وتوانا ہوتا ہے اور کافر ومنافق بیمار وپھٹ مارا ہوتا ہے۔کبھی کبھی تو غافل زیادہ غافل ہو کر بے ادب ہو جاتا ہے اور کلمات کفر بکنے لگتا ہے اور بعض تندرست مومن ایک سانس بھی ذکر الٰہی یا دمحبوب الٰہی کے بغیر نہیں لیتے مگر ایسا کم ہے۔

(۱۴۹۵) اس حدیث شریف میں اشارۃً فرمایا گیا کہ مومن خوشی سے مرتا ہے اور کافر ومنافق جبراً موت دیا جاتا ہے۔موت ایسی ہے جیسے ریل یا بس یا ماروتی کار جو دولھا کو سسرال تک پہونچاتی ہے اور پھانسی کے مجرم کو تختۂ دار تک۔مومن کی دنیوی تکالیف آخرت کی راحت کا سبب ہیں۔منافق کی دنیوی راحتیں آخرت کی مصیبتوں کا بھیانک ذریعہ۔یہ قاعدہ بھی اکثریہ ہے۔ورنہ مومن دنیا میں کتنا ہی آرام کرے انشاء المولی القدیر آخرت کے دائمی عذاب سے محفوظ رہیگا اور کافر دنیا میں کتنی ہی مصیبتیں مشکلیں برداشت کرے آخرت میں نجات نہیں پاسکتا ہے۔کافر کی دنیاوی مشقتیں آخرت کیلئے مشقیں ہونگی۔حدیث شریف میں ہے کہ دنیا مومن کیلئے قید خانہ یعنی جیل ہے اور کافر کیلئے جنت ہے یعنی آرام کی جگہ۔حکایت: ایک مصیبت زدہ کافر نے ایک عیش والے مومن سے کہا کہ تمہارے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے دنیا مومن کیلئے جیل ہے اور کافر کیلئے جنت مگر یہاں تم تو جنت میں ہو اور میں جیل میں ہوں۔مومن نے برجستہ جواب دیا کہ تو آخرت میں وہاں کی تکالیف کو دیکھ کر دنیا کی تکالیف کو صغیر جان کر دنیا ہی کو جنت سمجھے گا اور ہم وہاں کی نعمتوں راحتوں کو دیکھ کر یہاں کے عیش کو جیل سمجھیں گے۔مومن دنیا کے عیشوں میں، جی نہیں لگا تا جیل کا اے کلاس ہی کیوں نہو مگر جیل ہے اور کفار دنیا سے جانا نہیں چاہتے کہ قیامت میں کھائی پی سب نکل جائیگی (تفسیر روح البیان شریف)

(۱۴۹۶) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری عادت کریمہ تھی کہ آپ بیماروں کی عیادت مزاج پُرسی فرمایا کرتے تھے اسی سلسلے کی ایک کڑی یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ اپنی صحابیہ حضرت ام سائب کی عیادت اور انہیں تسلی دینے کیلئے انکے گھر جاتے ہیں۔شعر:

برسیں گے صدا رحمت وعرفان ترے گھر
آجائیں جو اک دن شہ ذیشان ترے گھر (یا رسول)

دیگر بیماریاں ایک یا دو عضو کو لاحق ہوتی ہیں مگر بخار سر سے پاؤں تک تمام اعضاء کو ہوتا ہے۔لہٰذا بخار جسم کے تمام گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے۔حدیث شریف: ایک رات کا بخار تمام خطائیں معاف کرادیتا ہے۔سیدنا حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایک رات کا بخار ایک سال کا کفارہ ہے۔سیدنا حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بخار جہنم کی بھٹی ہے اللہ تعالیٰ بخار کی وجہ سے مومن کو جہنم سے بچاتا ہے (کشف الغمہ) سیدنا حضرت اُبی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعاء مانگی تھی کہ یا اللہ مجھے ایسا بخار نصیب کر جو تیری راہ میں چلنے تیرے گھر آنے تیرے نبی کی مسجد شریف تک پہونچنے سے نہ روکے۔چنانچہ آپکو ہمیشہ ہلکا بخار رہتا تھا اسی حالت بخار میں مسجد شریف وغیرہ جایا کرتے تھے (مرقاۃ شریف)

(۱۴۹۷) اگر کوئی بندۂ مومن بیماری کے باعث یا سفر کی وجہ سے نماز تہجد وغیرہ نوافل نہ پڑھ سکے یا جماعت میں حاضر نہ ہو سکے تو اسکو ان تمام نفلی عبادتوں اور مسجد و جماعت کا ثواب مل جائے گا بشرطیکہ بحالت اقامت وصحت ان تمام کا پابند ہو۔اس حدیث شریف کا یہ مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں ہے کہ بیماری یا سفر میں فرائض معاف ہوجاتے ہیں۔وہ تو بہر حال ادا کرنے ہی ہونگے اور اگر رہ

تُفِيئُهَا الرِّيَاحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرَىٰ حَتَّىٰ يَأْتِيَ أَجَلُهُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ

ہوائیں گرادیتی ہیں وہ اس سبزے کو ایک بار اور سیدھا کردیتی ہیں دوسری بار یہاں تک کہ آجاتی ہے اس کی موت اور مثال منافق کی

كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ الَّتِي لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتَّىٰ يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً۔ (رواہ البخاری والمسلم)

سنوبر کے مضبوط درخت کی طرح ہے کہ نہیں پہونچتی اس کو کوئی چیز یہاں تک ہوتا ہے اس کا اُکھڑنا یکبارگی۔

(۱۴۹۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کی مثال کھیتی کی مثال کی طرح ہے کہ ہمیشہ جھلاتی رہتی ہے اسکو ہوا

وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزَةِ لَا تَهْتَزُّ حَتَّىٰ تُسْتَحْصَدَ (رواہ البخاری والمسلم)

اور ہمیشہ مومن کہ پہونچتی ہے اسکو مصیبت اور منافق کی مثال سنوبر کے پیڑ کی سی ہے کہ نہیں جنبش کرتا جبتک کہ کاٹ نہ دیا جائے۔

(۱۴۹۶) حدیث شریف: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَىٰ أُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ مَالَكِ تُزَفْزِفِينَ

ترجمہ: تشریف لائے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سائب کے پاس تو فرمایا پیارے رسول نے کیا ہوا تمہیں کہ کانپ رہی ہو؟

قَالَتِ الْحُمَّىٰ لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمَّىٰ فَإِنَّهَا تُذْهِبُ

تو عرض کیا حضرت ام سائب نے کہ بخار ہے کہ نہ برکت دے اللہ تعالیٰ اس میں فرمایا پیارے رسول نے کہ مت برا کہو بخار کو اسلئے کہ بخار دور کرتا ہے

خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ۔ (رواہ المسلم)

اولاد آدم کی خطاؤں کو جیسا کہ دور کرتی ہے بھٹی زنگ کو لوہے سے۔

(۱۴۹۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ بِمِثْلِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیمار ہوجائے بندہ یا سفر کرے تو لکھا جاتا ہے اس کیلئے مثل اسکے

مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا (رواہ البخاری)

جو وہ عمل کرتا اقامت اور تندرستی کی حالت میں۔

अज़्ज़ावजल के इरशादे मुबारका के बारे में "और अगर ज़ाहिर करोगे तुम उसको जो तुम्हारे दिलों में है या छुपाओगे तुम उसको, हिसाब लेगा तुम से उसका अल्लाह" और अल्लाह तआला के इस इरशादे पाक के बारे में "और जो अमल करेगा बुरा सज़ा दिया जाएगा उसकी" तो फ़रमाया हज़रते आयशा ने कि नहीं पूछा मुझ से इस बारे में किसी ने जब से मैंने दर्याफ़्त किया है प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि यह इताब है अल्लाह तआला का बंदे पर जो पहुँचा उसको बुख़ार या मुसीबत, हत्ता कि जो माल रखा उसको अपनी क़मीस के हाथ (आस्तीन) में फिर कम पएगा उसको तो घबरा जाए उससे यहाँ तक कि बेशक बंदा ज़रूर निकल जाता है अपने गुनाहों से उसकी वजह से ऐसा जैसा कि पीला सोना भटटी से।

1511 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि नहीं पहुँचती बंदे को कोई तकलीफ़ उससे कम या उससे ज़्यादा मगर गुनाह की वजह से और जिसको मुआफ़ फ़रमाता है अल्लाह तआला वो बहुत है और प्यारे नबी ने आयते करीमा तिलावत फ़रमाई "और जब पहुँची तुम्हें कोई मुसीबत तो उस वजह से जो कमाया हाथों ने तुम्हारे और मुआफ़ फ़रमा देता है बहुत सा।

1512 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया बंदा जब

گئے ہوں تو انکی قضا واجب ہوگی۔ بیماری بھی اسی وقت ذریعۂ اجرو ثواب بنے گی جبکہ سخت وشدید ہو۔ یہ نہیں کہ معمولی نزلہ زکام ہو تو مسجد کی حاضری جماعت کی شرکت چھوڑ دیجائے۔

(۱۴۹۸) مرض طاعون ہر مسلمان کی شہادت کی موت کا ذریعہ ہے اگر مسلمان صبر کرے اور وہاں سے نہ بھاگے اور وہیں جام شہادت نوش کرلے تو وہ اجر وثواب میں شہادت کی موت مرنے والے کی طرح ہے۔ مرض طاعون میں مریض کو پھوڑے یا زخم سے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے اسے کوئی نیزے مار رہا ہے سوئیاں چبھو رہا ہے۔ اس مرض میں مریض کو جنات نیزے مارتے ہیں۔ اسلئے اس میں شہادت کا ثواب ہے۔ حدیث شریف: سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا میری امت کی فنا طعن اور طاعون سے ہوگی (مرقاۃ شریف) طاعون ایک عام وبائی بیماری ہے جس سے ہوا میں فساد برپا ہوجاتا ہے۔ جس سے لوگوں کے بدن اور مزاج شکار ہوجاتے ہیں اس میں شدید قسم کا درد بھی محسوس ہوتا ہے جو روح کو بجھا کر رکھدیتا ہے۔ یہ مرض دیکھتے ہی دیکھتے مریض کو موت کی آغوش میں پہونچا دیتا ہے۔ بغلوں میں، کان کے پیچھے کنپٹی پر، ران پر ورم ہوجاتا ہے اور جسم کے یہ نرم مقامات طاعون کے اثرات سے کالے یا سرخ یا سبز پڑجاتے ہیں۔

(۱۴۹۹) (۱) طاعون کے مریض نے صبر سے کام لیا اور اپنی جان، جان آفریں کے سپرد کردی وہاں سے بھاگا بھی نہیں (۲) اس میں پیٹ کی تمام بیماریاں داخل ہیں۔ دستوں کی بیماری، تونس پیاس کی بیماری، اپھارا پیٹ پھول جانے کی بیماری، دردشکم، پیٹ میں سوراخ (پیٹ کا کینسر) (۳) اتفاقیہ طور پر ڈوب کر مرجانیوالا کہ کشتی سے سفر کررہا تھا کشتی ٹوٹ گئی اور یہ ڈوب کر مرگیا یا دریا سے گزر رہا تھا کہ اچانک بھنور میں پھنس گیا یا کنڈا گہرے پانی میں آگیا اور ڈوب گیا۔ اگر کوئی جان بوجھ کر دریا میں ڈوب کر مرجائے تو وہ شہید تو کیا ہوگا حرام موت مریگا (۴) وہ شخص جس پر دیوار یا مکان گر پڑا ہو یا خود اوپر سے گر پڑا ہو بشرطیکہ مرنے کے ارادے سے اس نے چھلانگ نہ لگائی ہو کیونکہ یہ تو حرام موت ہے (۵) وہ مومن جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں دشمنان دین سے جنگ کرتے ہوئے مارا جائے اور جو مومن جنگ کے علاوہ کسی اور جگہ ظلماً مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ یہ دونوں شہید حقیقی ہیں۔ شہید حقیقی وہ ہے جو ظلماً قتل کردیا جائے اور شہید حکمی وہ ہے جسکو شہادت کا ثواب دیا جائے۔ شہید حکمی کی فہرست بہت طویل ہے اتنی طویل ہے اگر دیکھا جائے تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا ہر امتی شہید ہے۔ آپ ﷺ نے حکمی شہید کا اتنا زبردست پھاٹک کھولا ہے کہ ہر مومن مرنے والا کہیں بھی مرے اسے شہادت حکمی نصیب ہوتی ہے اور اسکا دامن ایک نہیں نہ جانے کتنے شہیدوں کے ثوابوں سے لبریز ہوتا ہے۔ اس حدیث شریف میں پانچ شہیدوں کا ذکر صراحتاً ہے مگر تمام احادیث کریمہ کی روشنی میں بزرگان دین نے حکمی شہدائے کرام کی فہرست تیار کی ہے اسکا اختصار مندرجۂ ذیل ہے۔

حکمی شہادت کی فہرست

(۱) طاعون زدہ (۲) ڈوب کے مرنے والا (۳) پیٹ کی بیماری میں مرنے والا (۴) مکان کے نیچے دب کر مرنے والا (۵) راہ حق میں جان دینے والا (۶) ذات الجنب والا۔ یہ بھی اک بیماری ہے کہ آدمی کو سینے اور پسلیوں میں پھنسیاں نمودار ہوتی ہیں اور پسلیوں میں بہت درد ہوتا ہے بخار اور کھانسی رہتی ہے۔ سانس لینے میں تنگی ہوتی ہے دَم گھٹنے لگتا ہے۔ (۷) جل کر مرنے والا (۸) جو عورت کہ مرے پہلے جننے کی تکلیف کے وقت (۹) جو عورت کہ حاملہ مرے (۱۰) جو عورت کہ دودھ پلانے کی مدت میں مرے (۱۱) مرض دق والا (۱۲) جہادی سفر میں سواری سے گر کر مرنے والا (۱۳) سرحد اسلامی کی نگہبانی کرنے والا (۱۴) مسافر کہ سفر میں مرجائے (۱۵) گڑھے میں گر کر مرنے والا (۱۶) جس کو درندے پھاڑ کھائیں (۱۷) مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کئے جانے والا (۱۸) اہل وعیال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کئے جانے والا (۱۹) دین کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کئے جانے والا (۲۰) اپنے خون کی حفاظت میں مارا جانے والا (۲۱) اپنے حق کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جانے والا (۲۲) جہاد کے دوران اپنی موت مرنے والا (۲۳) شہادت کی رغبت رکھنے والا گو کہ اپنے بستر پر مرے (۲۴) بادشاہ کا قیدی ازراہ ظلم کہ قید میں اسکا مرجانا

(۱۴۹۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلطَّاعُوْنُ شَھَادَۃٌ کُلِّ مُسْلِمٍ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے طاعون شہادت ہے ہر مسلمان کی۔

(۱۴۹۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلشُّھَدَاءُ خَمْسَۃٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے شہداء پانچ ہیں طاعون میں مرنے والا اور پیٹ کی بیماری میں مرنے والا

وَالْغَرِیْقُ وَصَاحِبُ الْھَدْمِ وَالشَّھِیْدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (رواہ البخاری والمسلم)

اور ڈوب کر مرنے والا اور دب کر مرنے والا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والا۔

(۱۵۰۰) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَئَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الطَّاعُوْنِ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سوال کیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے بارےمیں

فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ عَذَابٌ یَبْعَثُہُ اللّٰہُ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ وَاِنَّ اللّٰہَ جَعَلَہٗ رَحْمَۃً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ

تو خبر دی پیارے رسول نے مجھے کہ بیشک طاعون عذاب ہے کہ بھیجتا ہے اس عذاب کو جس پر چاہتا ہے بیشک اللہ تعالیٰ نے بنادیا ہے رحمت ایمان والوں کیلئے

لَیْسَ مِنْ اَحَدٍ یَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَیَمْکُثُ فِیْ بَلَدِہٖ صَابِرًا مُحْتَسِبًا یَعْلَمُ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُہٗ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ

نہیں کوئی ایسا کہ پھیلے طاعون تو ٹھہرا رہے وہ اپنے شہر میں صبر کرتے ہوئے اور اجر کی خاطر جانتا ہے کہ بیشک اسکو پہونچے گا وہی جو لکھدیا ہے اللہ تعالیٰ نے

اِلَّا کَانَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِ شَھِیْدٍ (رواہ البخاری والمسلم)

اس کیلئے مگر اس کیلئے کوئی شہید کے جیسا ثواب ہے۔

(۱۵۰۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰی طَائِفَۃٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ طاعون ایک عذاب ہے جو بھیجا گیا ایک گروہ پر

مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَوْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِہٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدُمُوْا عَلَیْہِ

بنی اسرئیل کے یا ان پر جو تم سے پہلے تھے تو جب سنو تم طاعون کو کسی علاقے میں تو نہ جاؤ اس علاقے میں جب اس علاقے میں پھیل جائے

होता है अच्छे रास्ते पर इबादत के फिर बीमार हो जाए तो फ़रमाया जाता है उस फ़रिश्ते से जो मुक़र्रर था उस पर कि लिखे उसके लिये उस अमल की तरह जब वो तुंदरूस्त था यहाँ तक कि मैं उसे तंदरूस्ती दे दूँ या बुला लूँ मैं उसको अपने जवारे रहमत में।

1513 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि जब मुब्तला हो जाए मुसलामन अपने जिस्म की किसी बीमारी में तो फ़रमाया जाता है फ़रिश्ते से कि लिख उसके लिये उसकी वोही नेकी जो करता था फिर अगर शिफ़ा अता फ़रमाता है अल्लाह तआला उसको तो धो देता है उसको और पाक कर देता है उसको और क़ब्ज़ कर ली जाती है रूह तो बख़्श दिया जाता है उसको और रहम फ़रमाता है उस पर।

1514 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने शहदतें 7 हैं, अल्लाह तआला की राह में क़त्ल हो जाने की अलावा ताऊन वाला शहीद है और डूबा हुवा शहीद है और ज़ातुल जनब वाला शहीद है और पेट की बीमारी वाला शहीद है और आग में जलकर मरने वाला शहीद है और जो मरे दब कर इमारत में और जो औरत मरे जनने में शहीद है।

1515 हदीस शरीफ़:– पूछा गया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि लोगों में कौन ज़्यादा सख़्त

(۲۵) جوظلماً زدوکوب کیا جائے اور وہ اسی زمانے میں مرجائے (۲۶) جو توحید ورسالت کی گواہی دیتے ہوئے مرے (۲۷) جو بخار میں مرے (۲۸) جوظلماً حکمراں کے سامنے امر بالمعروف نھی عن المنکر کرنے کی وجہ سے مارا جائے (۲۹) جسکو گھوڑا کچل ڈالے (۳۰) جسکو اونٹ کچل ڈالے (۳۱) جو زہریلے جانور کے کاٹنے سے مرجائے (۳۲) جو عشق کے باوجود پاک دامن رہا اور اپنے عشق کو چھپائے رہا اور مرگیا (۳۳) جسے چکر آنے اُلٹی قے کے درمیان مرنے والا (۳۴) سوتن کے ہوتے ہوئے صبر کرتے ہوئے مرنے والی بیوی (۳۵) ہر روز ۲۵ مرتبہ یہ دعاء پڑھنے والا اگرچہ اپنے بستر پر مرے۔ دعاء یہ ہے اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِی الْمَوْتِ وَفِیْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ (۳۶) جس نے چاشت کی نماز پڑھی ہر ماہ میں تین دن روزے رکھے اور نہ چھوڑی وتر کی نماز سفر میں اور نہ حضر میں (۳۷) فساد امت کے وقت سنت کو مضبوط پکڑنے والا (۳۸) طالب علم کہ طلب علم کے دوران مرے (۳۹) جو دینی تصنیف وتالیف کے دوران مرے (۴۰) مجلس علم میں (۴۱) زندگی بھر لوگوں کی مدارات کرنے والا (۴۲) مسلمانوں کو غلہ فراہم کرتے ہوئے (۴۳) جو اپنے اہل وعیال کیلئے کماتے ہوئے مرجائے (۴۴) جو اپنی لونڈی غلام کیلئے کماتے ہوئے مرجائے (۴۵) راہ خدا میں جو زخمی ہونے کے بعد مرجائے اگرچہ کچھ فائدہ بھی اٹھالے (۴۶) جنبی کہ قبل غسل اسکو مار ڈالیں کافر لڑائی میں (۴۷) جسکو پانی کا پھندہ لگا دم گھٹ کر مرگیا (۴۸) جو مرض موت میں چالیس بار آیت کریمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھے (۴۹) سچا تاجر (۵۰) جو مرجائے شب جمعہ میں (۵۱) اللہ واسطے اذان دینے والا موذن (۵۲) جو روزانہ درود شریف پڑھتا ہے (۵۳) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور سورۂ حشر کی آخری تین آیات کریمہ جو پارہ اٹھائیس سورۂ حشر کے اخیر میں ہیں انکو صبح یا شام کو پڑھتا ہے اور اسی دن مرجائے (۵۴) سونے سے پہلے سورۂ حشر کی تین آخری آیات کریمہ پڑھنے والا اگر اسی شب اپنے بستر ہی پر مرجائے (۵۵) مرگی کے دورے میں مرنے والا (۵۶) حج کے دوران مرنے والا (۵۷) عمرے کے دوران مرنے والا (۵۸) باوضو مرنے والا (۵۹) ماہِ رمضان مبارک میں مرنے والا (۶۰) بیت المقدس میں مرنے والا (۶۱) مکۂ مکرمہ میں مرنے والا (۶۲) مدینۂ منورہ میں مرنے والا (۶۳) سوکھے کے مرض میں مرنے والا (۶۴) مصیبت پر صبر کرتے ہوئے مرنے والا (۶۵) دعاء مقالید السموات والارض جو صبح شام روزانہ پڑھے وہ دعاء یہ پڑھے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَهُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۶۶) یا نوے برس کا ہو کر مرے۔ فقیر قدیری کے والد ماجد حضرت سید محمد الطاف حسین قدیری علیہ الرحمۃ والرضوان کا وصال شریف ۱۹۹۴ء میں ۹۴ سال کی عمر میں ہوا آپکا سن ولادت ۱۹۰۱ء ہے (۶۷) آسیب زدہ (۶۸) جو شخص اس حال میں مرے کہ اسکے والدین اس سے راضی ہوں (۶۹) نیک بخت بیوی مرے اس حال میں کہ اسکا شوہر اس سے راضی ہو (۷۰) حاکم امام عادل قاضی حکم حق کرنے کی وجہ سے (۷۱) جو کمزور مسلمان کی مدد کرے زبان سے (۷۲) جو کمزور مسلمان کی مدد کرے اسے اپنے ہاتھ پاؤں کی مدد سے چلا کر (۷۳) جو جوان لڑکی کنواری مرجائے (طوالع الانوار حاشیۂ درمختار) اس فہرست کو نظر میں رکھئے اور رحمت مصطفیٰ کا ٹھاٹھے مارتا ہوا سمندر دیکھئے کہ وہ کونسا مسلمان جو مذکورہ فہرست کے کسی عنوان سے وابستہ نہو۔ شعر:

پیارے نبی پر ہر صبح وشام
لاکھوں درود اور لاکھوں سلام (یا نبی)

انتباہ: یہ تمام سعادتیں اور شہادتیں صرف اور صرف خوش عقیدہ مسلمانوں کیلئے ہیں، اگر بدعقیدہ کعبے کے اندر یا مسجد نبوی شریف کے اندر بھی مر جائے تو اس کیلئے ان سعادتوں اور شہادتوں میں کوئی حصہ نہیں۔

شہید کے معنیٰ ہیں حاضر وگواہ۔ قیامت میں شہید سرکاری گواہ ہوگا اور روح کے قفس عنصری سے پرواز کرتے ہی بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوجاتا ہے اور اسکی جاں کنی کے وقت رحمت کے فرشتے حاضر رہتے ہیں ان وجوہ کی بنا پر اسے شہید کہتے ہیں۔

وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَافَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور تم ہو اس علاقے میں تو نہ نکلو وہاں سے راہ فرار اختیار نہ کرو۔

(۱۵۰۲) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے نبی ﷺ سے کہ فرماتے ہیں، فرمایا اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے

اِذَا ابْتَلَیْتُ عَبْدِیْ بِحَبِیْبَتَیْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهٗ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ یُرِیْدُ عَیْنَیْهِ (رواہ البخاری)

کہ جب میں مبتلا فرمادوں اپنے کسی بندے کو اسکی دو پیاری چیزوں کے بارےمیں پھر وہ صبر کرے تو میں بدلہ دونگا اسکو ان دو کے عوض جنت یعنی اسکی دو آنکھیں۔

(۱۵۰۳) حدیث شریف: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم یَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت علی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے رسول

مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلّٰی عَلَیْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفُ مَلَكٍ حَتّٰی یُمْسِیَ

کہ نہیں ہے کوئی مسلماں کہ عیادت کرتا ہے کسی مسلمان کی صبح کو مگر دعاء کرتے ہیں اس کیلئے ستر ہزار فرشتے یہاں تک کہ شام ہوتی ہے

وَاِنْ عَادَهٗ عَشِیَّةً اِلَّا صَلّٰی عَلَیْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفُ مَلَكٍ حَتّٰی یُصْبِحَ

اور نہیں عیادت کرتا کوئی مسلمان کسی مسلمان کی شام کو مگر دعاء کرتے ہیں اس کیلئے ستر ہزار فرشتے یہاں تک کہ صبح ہوتی ہے

وَکَانَ لَهٗ خَرِیْفٌ فِی الْجَنَّةِ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد)

اور ہے اس عیادت کرنے والے کیلئے چنے ہوئے میووں کا باغ جنت میں۔

(۱۵۰۴) حدیث شریف: عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ عَادَنِی النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ وَجَعٍ کَانَ بِعَیْنِیْ (رواہ احمد)

ترجمہ: حضرت زید ابن ارقم سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میری مزاج پرسی فرمائی پیارے نبی ﷺ نے درد میں کہ تھا در میری آنکھ میں۔

(۱۵۰۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَعَادَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے وضو کیا تو اچھی طرح وضو کیا اور میری مزاج پرسی کی

है मुसीबत के एतबार से? फ़रमाया प्यारे नबी ने हज़राते अंबिया फिर जो उन से ज़्यादा मुशाबे हो फिर जो उन से ज़्यादा मुशाबे हो, मुब्तला किया जाता है इन्सान अपनी दीनदारी के मुताबिक़, फिर अगर है उसके दीन में सख़्ती तो सख़्त है उसकी आज़माइश और अगर है उसके दीन में नरमी तो आसानी की जाए उस पर हमेशा ऐसा ही होगा यहाँ तक कि वो चलेगा ज़मीन पर कि नहीं होगा उस पर कोई गुनाह।

1516 हदीस शरीफ़:– हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नहीं रश्क करती थी मैं किसी पर आसान मौत की वजा से उसके बाद कि जो मैंने देखी विसाल शरीफ़ की शिददत प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की।

1517 हदीस शरीफ़:– हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को और वो दुनिया से तशरीफ़ ले जाने की हालत में थे प्यारे नबी के पास एक प्याला था और प्यारे नबी दाख़िल फ़रमाते अपने दस्ते मुबारक को उस प्याले में फिर मसह फ़रमाते अपने चहरा ए अनवर का फिर फ़रमाते या अल्लाह! मदद फ़रमा तू मेरी, विसाले महबूब के दर्मियान पेश आने वाली दुश्वारियों और सख़्तियों पर।

1518 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब इरादा फ़रमाता है

(۱۵۰۰) ایک ہی بیماری طاعون مومن کیلئے رحمت اور کافر کیلئے زحمت ہے جو کافر اس مرض میں مریگا وہ عذاب کی موت مریگا۔ مومن صابر خواہ تو بحالت طاعون مرجائے یا بچ جائے جب بھی مریگا درجۂ شہادت پائیگا۔ مرض طاعون میں صبر کرنا شہادت کے اجر و ثواب کا باعث ہے۔ جیسے تاجر قحط کے دوران باہر سے غلہ لاکر فروخت کرے قحط زدہ لوگوں کی مصیبت دور کرے تو یہ تاجر جب بھی مریگا شہید مریگا۔ ایسے طالب علم اور موذن۔

(۱۵۰۱) قرار نہ ہونے کا تعلق مرض طاعون سے ہے کہ اگر اپنی بستی میں طاعون پھیل جائے تو وہاں سے نہ بھاگو اور کہیں دوسری بستی میں پھیل گیا ہے تو وہاں نہ جاؤ اور خود کو ہلاکت سے بچاؤ۔ مگر وہ گھر جو زلزلے کی زد میں آکر کھیل کھیل ہو جائے یا کسی مکان میں آگ لگ جائے یا دیوار پھول گئی ہو ٹیڑھی ہوگئی ہو کہ وہاں رہنے سے ہلاکت کا گمان غالب ہو تو ان مقامات کو چھوڑ کر جایا جاسکتا ہے اسکی اجازت ہے۔ مگر طاعون میں صبر کرنے ہی کا حکم ہے۔ بھاگنے کی اجازت نہیں ہے۔ طاعون پھیلنے والے مقام سے بھاگنے والا گناہ کبیرہ کا مرتکب اور اجر شہید سے محروم ہوگا۔ اگر موت آہی گئی ہے تو بھاگ کر کہاں جائیگا اور کیا کریگا فرشتوں نے تو ہر جگہ دیکھ رکھی ہے۔ حدیث شریف میں مذکور بنی اسرائیل کا گروہ۔ یہ وہی اسرائیلی تھے جن سے فرمایا گیا تھا کہ تم توبہ کیلئے بیت المقدس میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو تو وہ گھسٹتے ہوئے گئے تھے۔ انہیں پر یہ طاعون بھیجا گیا تھا۔ جس سے ۲۴ ہزار اسرائیلی ہلاک ہوگئے تھے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اور جب ہم نے فرمایا کہ داخل ہو جاؤ تم اس بستی میں تو کھاؤ تم اس سے جہاں تم چاہو بے تکلف اور داخل ہو جاؤ تم دروازے میں سر جھکائے اور کہتے ہوئے بخشش، تو ہم بخش دینگے تمہاری خطاؤں کو اور ہم عنقریب زیادہ دینگے نیکی کرنے والوں کو (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۳۲) ۲۴ کا نمبر بھی ذہن میں رہے کہ یہ نمبر بارگاہ خدا اور بارگاہ محبوب خدا کے دشمنوں کیلئے پہلے بھی موزوں تھا اور ابھی بھی۔ کیونکہ '' چوہے کے بھی نمبر ۲۴ ہیں اور گدھ کے نمبر ۲۴ ہیں اور وہابی کے نمبر بھی ۲۴ ہیں۔ چوہا ایمان والوں کے پاکیزہ مال کو کترتا ہے اور وہابی ایمان کو کُترتا ہے، گدھ مُردار کھاتا ہے وہابی جن چیزوں کو حرام بتاتا ہے انہیں چیزوں کو کھاتا ہے۔ گناہوں سے بیماریاں اور عذاب آتے ہی ہیں۔ محبوبوں کے شہروں کی بے ادبی کرنے سے بھی عذاب الٰہی آجاتا ہے بلاء سے فرار نہیں بچاتا بلکہ استغفار بچاتا ہے کہ گناہوں سے توبہ کی جائے اگر کوئی شخص طاعون کی وجہ سے نہیں بلکہ کسی دوسری ضرورت کیلئے باہر جائے تو جائز ہے۔ بھاگنے کی نیت سے نکلنا گناہ ہے۔

(۱۵۰۲) بندے کو ہر حال میں صابر وشاکر رہنا چاہئے۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو نابینا فرمادے تو بندے کو اپنے دل میں کسی غلط خیال کو جگہ نہ دینی چاہئے اور یہی سمجھے کہ یہ نابینائی اللہ تعالیٰ کے غضب وغصے پر مبنی نہیں ہے بلکہ ان اعمال قبیحہ سے حفاظت ہے جنکے دیکھنے سے آدمی گناہگار ہوتا ہے۔ ایسے مواقع پر چاہئے کہ بندہ حضرات انبیاء کرام اور حضرات اولیاء کرام کے حالات زندگی میں غور وفکر کرے جو نابینا ہوکر بھی صابر وشاکر تھے۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی آخری عمر شریف میں نابینا ہوگئے تھے تو ایک شعر پڑھا کرتے تھے جسکا ترجمہ یہ ہے۔ میری آنکھوں کی روشنی جاتی رہی تو کیا ہوا کہ میری زبان اور میرے دل میں تو نور ہدایت ہے۔ ایک بزرگ آخر عمر شریف میں نابینا ہوگئے تو فرمایا کرتے تھے'' جو خلوت مجھے اب نصیب ہے ساری عمر نصیب نہوئی۔

(۱۵۰۳) بیمار کی مزاج پُرسی بظاہر ایک معمولی نیکی معلوم پڑتی ہے مگر یہ بے شمار فرشتوں کی دعائیں ملنے کا خوبصورت ذریعہ ہے اور جنت اور جنت کے میوے اور وہ بھی چیدہ وپسندیدہ میوے ملنے کا شاندار وسیلہ ہے بشرطیکہ یہ مزاج پُرسی دنیاداری اور ریا ونمائش سے پاک ہو اور صرف رضائے الٰہی کیلئے ہو۔

(۱۵۰۴) بیماری سخت ہو یا معمولی بیمار کی عیادت کرنا سنت ہے جیسے آنکھ کان ڈاڑھ کا درد یہ اگرچہ جان لیوا تو نہیں مگر بیماری تو ہے۔ معمولی بیماری میں عیادت کرنا سنت مؤکدہ نہیں جیسے پھوڑا پھنسی' کان ڈاڑھ کا درد۔ جس بیماری میں بیمار باہر چل پھر نہ سکے اس بیماری میں عیادت کرے۔

(۱۵۰۵) عیادت بھی عبادت ہے اور عبادت باوضو ہونا بہتر ہے۔ عام طور پر عیادت میں مریض پر کچھ نہ کچھ دعاء پڑھکر دم کرنا

اَخَاهُ الْمُسْلِمِ مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيْرَةَ سِتِّيْنَ خَرِيْفًا (رواہ ابوداؤد)

اپنے بھائی مسلمان کی حصول ثواب کی خاطر تو دور فرمادیا جائے گا جہنم سے ساٹھ سال کی مسافت۔

(۱۵۰۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مُسْلِمًا فَيَقُوْلُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں ہے کوئی مسلمان کہ عیادت کرتا ہے کسی مسلمان کی تو کہتا ہے

سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْئَلُ اللّٰهَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ اِلَّا شُفِيَ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ قَدْحضر اجله (رواہ ابوداؤد والترمذی)

سات مرتبہ اسئل الله رب العرش العظيم ان يشفيك مگر شفاعطا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ سوائے اسکے کہ آ چکا ہو اس کی موت کا وقت۔

(۱۵۰۷) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰى وَمِنَ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا اَنْ يَّقُوْلُوْا

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ سکھاتے تھے حضرات صحابہ کو بخار اور تمام دردوں کے بارے میں کہ پڑھا کریں:

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ (رواہ الترمذی)

بسم الله الكبير اعوذ بالله العظيم من شر كل عرق نعار ومن شر حر النار۔

(۱۵۰۸) حدیث شریف: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت ابودرداء سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے رسول

مَنِ اشْتَكٰى مِنْكُمْ شَيْئًا اَوِاشْتَكَاهُ اَخٌ لَهٗ فَلْيَقُلْ رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِىْ فِى السَّمَآءِ تَقَدَّسَ اِسْمُكَ

کہ جو بیمار ہو تم میں سے کچھ بھی یا شکایت کرے بیماری کی بھائی اسکا تو چاہئے کہ وہ دعا پڑھے: ربنا الله الذى فى السمآء تقدس اسمك

اَمْرُكَ فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ كَمَا رَحْمَتُكَ فِى السَّمَآءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِى الْاَرْضِ اِغْفِرْلَنَا حُوْبَنَا

امرك فى السمآء والارض كما رحمتك فى السمآء فاجعل رحمتك فى الارض اغفرلنا حوبنا

وَخَطَايَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَآءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجْعِ فَيَبْرَاُ (رواہ ابوداود)

وخطايانا انت رب الطيبين انزل رحمة من رحمتك وشفآء من شفائك علىٰ هٰذا الوجع. تو اچھا ہو گا وہ مریض۔

अल्लाह तआला अपने किसी बंदे के साथ भलाई का तो जल्दी देता है उसको सज़ा दुनिया में और जब इरादा फ़रमाता अपने किसी बंदे के साथ बुराई का तो रोके रखता है उसके गुनाहों को मय सज़ा के यहाँ तक कि पूरी देगा सज़ा उसको क़यामत के दिन।

1519 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक बड़ा सवाब बड़ी बला के साथ मिलता है और बेशक अल्लाह तआला जब महब्बत फ़रमाता है किसी क़ौम से तो आज़माता है उनको फिर जो राज़ी हो गया तो उसके लिये रज़ा है और जो नाराज़ हो गया तो उसके लिये नाराज़गी है।

1520 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि हमेशा रही है बला ईमान वाले और ईमान वाली के साथ उसकी जान और उसके माल और उसकी औलाद में यहाँ तक कि वो मुलाक़ात करता है अल्लाह तआला से और नहीं होता उसके ज़िम्मे कोई गुनाह।

1521 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक बंदा जबकि पहले से तय हो चुका होता है उसके लिये अल्लाह तआला की तरफ़ से कोई मरतबा कि नहीं पहुँच सकता उस मरतबे को अपने अमल से तो आज़माइश फ़रमाता है उसकी अल्लाह तआला उसके जिस्म में या उसके माल में या उसकी औलाद में, फिर सब्र देता उसको उस पर यहाँ तक कि बंदा पहुँच जाता है उस मरतबे

ہوتا ہے اور دعاء بھی باوضو بہتر ہے۔ قربانی' فاتحہ' باوضو کرنا چاہئے بلکہ اور بھی اچھا ہے کہ فاتحہ کا کھانا بھی باوضو پکایا جائے۔ خریف سال کو کہتے ہیں پہلے کسی بھی واقعہ سے سال کا حساب لگایا جاتا تھا۔ جیسے فیل کا سال اور فتح کا سال ایسے ہی خریف کہ اہل عرب کا انگور اتارنے اور کھجور کاٹنے اور انکے غلے تیار ہونے کا موسم خریف سے ہوتا ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم خلیفۂ دوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ســـھ قائم فرمایا ســـھ خلافت فاروقی کی دین ہے۔

(۱۵۰۶) اکثر دعاؤں میں تکرار کی تعداد تین بار ہوتی ہے مگر اس حدیث شریف میں دعاء کو سات بار فرمایا گیا یہ اشارہ ہے کہ بیمار کے ساتوں اعضاء سے بیماری دور ہوجائے۔ بیماری کا دور ہونا اہم ہے اسلئے بھی تعداد تین سے بڑھا کر سات فرمادی گئی۔ اس دعاء کے پڑھنے سے شفاء ظاہری یا شفاء باطنی یا دونوں ہونگی۔ البتہ موت کا کوئی علاج نہیں موت تو آنا ہی ہے موت برحق ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) ہرجان چکھنے والی ہے موت کو (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۱۸۲) البتہ مرگ پر یہ دعاء پڑھی جائے تو انشاء المولی القدیر جاں کنی میں آسانی ہوگی اور ایمان پر خاتمہ نصیب ہوگا شفاء باطنی میسر آئیگی۔

(۱۵۰۷) بخار میں آگ کی سی تپش ہوتی ہے اور اکثر درد رگوں کے جوش اور خون کے دباؤ سے ہوتے ہیں اسلئے خصوصیت کے ساتھ ان دونوں کی تکالیف سے پناہ مانگی۔ مومن کی بیماری بشرط صبر امن وعافیت کا پیغام ہوتی ہے اور باعث اجر وثواب۔

(۱۵۰۸) اللہ تعالیٰ جسم وجسمانیات زمان ومکان سے پاک ہے۔ اللہ تعالیٰ زمین یا آسمان میں ہونے سے پاک ومنزہ ہے لہٰذا عقیدے کی روشنی میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ طیبین پاک مخلوق ان سے مراد اہل آسمان یعنی فرشتے جنہیں تو نے ہر بیماری سے پاک رکھا ہے انکے طفیل وصدقے میں اس بیمار کو شفاء عطا فرمادے۔ نیک و پاک مخلوق کے وسیلے سے دعاء کرنا تعلیم نبوی کے مطابق ہے اور تعلیم قرآن کے بھی مطابق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شان ربوبیت عامہ تمام مخلوق کیلئے ہے کہ جسمانی روزی سبکو عطا فرماتا ہے کھانا پانی وغیرہ اور ربوبیت خاصہ صرف پاک لوگوں کیلئے ہے کہ روحانی روزی' مغفرت عرفان' ایمان صرف پاک مخلوق کیلئے ہے اور یہی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی شان رحمت ہے کہ آپ ﷺ رحمۃ للعلمین بھی ہیں اور مومنین کیلئے رؤف ورحیم ہیں۔

(۱۵۰۹) اے مالک ومولیٰ اگر تو اس مریض کو شفاء دیدیگا تو تیرا یہ شفایاب بندہ تیرے دین کی تقویت کیلئے اور تیرا اور تیرے حبیب پاک کا کلمہ بلند کرنے کیلئے میدان جہاد میں جائیگا اور رضا جوئی کیلئے دشمنوں کو ہلاک وزخمی کریگا اور زبان وقلم کی تلوار سے کفار کے دلوں کو چھلنی کریگا یا اپنے کسی مسلمان بھائی زندہ یا مُردہ کی مدد کریگا کہ بعد موت اسکے جنازے میں شرکت کریگا اور ایصال ثواب کریگا۔ اعمال صالحہ کو وسیلہ بناکر دعاء کرنا یہ بھی سنت ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو شفاء سے نوازے تو اسکی اس نوازش پر شکریہ کے طور پر نیکیاں کرے جیسا کہ صحت مند ہونے پر میلاد شریف نیاز وفاتحہ کیجاتی ہے۔ کفار کو جنگ میں تکلیف دینا کار ثواب ہے جیسا کہ مسلمانوں کو راحت پہونچانا ثواب ہے

(۱۵۱۰) سیدنا حضرت امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوال کا مقصد یہ تھا کہ یہ آیت کریمہ بظاہر معافی کی آیت کریمہ کے خلاف ہیں۔ جب ہر خطا پر سزا ہے اور دل کے خطرات وارادے پر بھی حساب ہے تو معافی کیسی؟۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اچھا ہی کیا جو تم نے یہ سوال کرلیا ابھی تک کسی نے یہ بات نہ پوچھی تھی۔ آپ نے پوچھ لی ورنہ اس آیت کریمہ کی تفسیر مبارکہ میرے ہی ساتھ چلی جاتی۔ جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ اے امیہ تم سمجھ رہی ہو کہ ظاہر وباطن خطا کا حساب قیامت میں ہوگا اور کسی خطا کی معافی نہوگی یہ تمہارا خیال غلط ہے صحیح نہیں ہے بلکہ دنیا میں مومن کو جو معمولی تکلیف پہونچ جاتی ہے وہ اس خطا کو عوض وبدلہ بن جاتی ہے اللہ تعالیٰ اس بندے کی اس خطا کا حساب وعتاب دنیا ہی میں پورا فرمادیتا ہے۔ لہٰذا معافی والی آیات کریمہ میں آخرت کی معافی مراد ہے اور عذاب کی نفی ہے۔ ان مذکورہ آیات کریمہ میں دنیا کی تکالیف مراد اور عتاب کا ثبوت ہے۔ دشمن کو جو سزا دیجاتی ہے وہ عذاب ہے اور دوست جو غلطی سے جرم کربیٹھے اسے جو سزا دیجائے وہ عتاب ہے کہ اس میں بھی کسی نہ کسی انداز

(۱۵۰۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا جَآءَ الرَّجُلُ یَعُوْدُ مَرِیْضًا فَلْیَقُلْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب جائے کوئی شخص کہ مزاج پرسی کرے مریض کی تو چاہیے کہ دعاء کرے جانے والا:

اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَبْدَکَ یَنْکَأُ لَکَ عَدُوًّا اَوْیَمْشِیْ لَکَ اِلٰی جَنَازَۃٍ۔ (رواہ ابوداؤد)

اللھم اشف عبدک ینکألک عدوا یا چلے تیرے لئے کسی جنازے کے ساتھ۔

(۱۵۱۰) حدیث شریف: عَنْ اُمَیَّۃَ اَنَّھَا سَئَلَتْ عَائِشَۃَ عَنْ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

ترجمہ: حضرت امیہ سے مروی بیشک انہوں نے سوال کیا حضرت عائشہ سے اللہ عزوجل کے ارشاد مبارک کے بارےمیں"

وَاِنْ تُبْدُوْا مَافِیْ اَنْفُسِکُمْ اَوْتُخْفُوْہُ یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ وَعَنْ قَوْلِہٖ

اور اگر ظاہر کروگے تم اسکو جو تمہارے دلوں میں ہے یا چھپاؤ گے تم اسکو حساب لیگا تم سے اسکا اللہ" اور اللہ تعالی کے اس ارشاد پاک کے بارےمیں

مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءً یُّجْزَبِہٖ فَقَالَتْ مَاسَأَلَنِیْ عَنْھَا اَحَدٌ مُنْذُمِنْ سَئَلْتُ

"اور جو عمل کرے گا بُرا سزا دیا جائے گا اسکی" تو فرمایا حضرت عائشہ نے کہ نہیں پوچھا مجھ سے اس بارےمیں کسی نے جب سے میں نے دریافت کیا ہے

رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ ھٰذِہٖ مُعَاتَبَۃُ اللّٰہِ الْعَبْدَ بِمَا یُصِیْبُہٗ مِنَ الْحُمّٰی وَالنَّکْبَۃَ حَتّٰی

پیارے رسول اللہ ﷺ سے تو فرمایا پیارے رسول نے کہ یہ عتاب ہے اللہ تعالی کا بندے پر جو پہونچا اسکو بخار یا مصیبت حتیٰ کہ

الْبُضَاعَۃَ یَضَعُھَا فِیْ یَدِ قَمِیْصِہٖ فَیَفْقِدُھَا فَیَفْزَعُ لَھَا حَتّٰی اَنَّ الْعَبْدَ لَیَخْرُجُ بِہٖ مِنْ ذُنُوْبِہٖ

جو مال رکھا اسکو اپنی قمیص کے ہاتھ (آستین) میں پھر گم پائے اس کو تو گھبرا جائے اس سے یہاں تک کہ بیشک بندہ ضرور نکل جاتا ہے اپنے گناہوں سے

کَمَا یَخْرُجُ التِّبْرُ الْاَحْمَرُ مِنَ الْکِیْرِ (رواہ الترمذی)

اس کی وجہ سے ایسا جیسا کہ پیلا سونا بھٹی سے۔

(۱۵۱۱) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَایُصِیْبُ عَبْدًا نَکْبَۃٌ فَمَا فَوْقَھَا اَوْ دُوْنَھَا

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں پہونچتی بندے کو کوئی تکلیف اس سے کم یا اس سے زیادہ

को जो पहले तय हो चुका था उस बंदे के लिये अल्लाह तआला की तरफ से।

1522 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने इस तरह बनाया गया है इन्सान कि उसके इर्द गिर्द 99 बलाएँ हैं अगर बच गया बलाओं से तो पड़ेगा बुढ़ापे में यहाँ तक कि मौत आएगी।

1523 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तमन्नाएँ करेंगे अहले आफ़ियत क़यामत के दिन जब अता फ़रमाया जाएगा अहले बला को सवाब कि काश उनकी खालें काटी गई होतीं दुनिया में क़ैचियों से।

1524 हदीस शरीफ़:– हज़रते आमिर तीर अंदाज़ से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि ज़िक्र फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बीमारियों का तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि बेशक मोमिन जबकि पहुँचती है उसको बीमारी फिर अच्छा फ़रमा देता है उसको अल्लाह तआला उस बीमारी से तो हो जाती है वो बीमारी कफ़्फ़ारा उसके लिये जो गुज़र चुका उसके गुनाहों में से और नसीहत बन जाती है उसके लिये उस बारे में जो आइंदा करेगा और बेशक नुमाइशी मुसलमान जब बीमार होता है फिर अच्छा फ़रमा दिया जाता है तो हो जाता है ऊँट की तरह कि बाँध दिया उसको उसके मालिकों ने फिर छोड़ दिया उसको उसके मालिकों ने तो ऊँट नहीं जानता कि क्यों बाँधा था उसके

سے محبت ہی کارفرما ہوتی ہے اور یہاں گناہوں سے مراد حقوق اللہ کے گناہ صغیرہ ہیں۔ ورنہ شرعی حقوق' بندوں کے حقوق بیماری ومصائب سے معاف نہیں ہوتے کہ مقروض یا بے نمازی بیمار ہوجائے تو قرضہ بھی ادا اور نماز بھی ادا ہوجائے۔

(۱۵۱۱) اس آیت کریمہ میں بندوں سے مراد ہم جیسے گنہگار بندے ہیں کہ ہم کو جو تکلیف ومصیبت پہونچتی ہے وہ ہمارے اعمال بد کا نتیجہ ہوتی ہے۔اس حکم سے بچے اور حضرات انبیاء کرام و رسولان عظام اور بعض حضرات اولیاء کرام الگ ہیں جنہوں نے کبھی گناہ کیا ہی نہیں ہے۔جبکہ تکلیف وبیماری انہیں بھی آتی ہے۔تو ان خاصان خدا کو بیماری انکے مراتب میں اضافے کیلئے ہوتی ہیں اور نہ ہی آریوں کا آواگون کا مسئلہ ثابت ہوگا کہ جون میں گناہ کرکے گیا ہے اسے ان کی جولائی میں سزامل رہی ہے اور نہ ہی اس حدیث شریف سے عصمت انبیاء پر چوٹ کسی جاسکتی ہے کہ وہ بے گناہ ہوتے تو ان پر مصیبت کیوں آتی۔ ایک صاحب کے جوتے کا تسمہ چوہا کاٹ گیا جب انہوں نے دیکھا تو رونے لگے کہ مجھ سے کونسا گناہ سرزد ہوا کہ جسکی یہ سزا مجھے ملی ہے۔

(۱۵۱۲) صحت وتندرستی کے زمانے میں جو اعمال خیر بجالاتا تھا بیماری کی اس حالت میں بھی اسکے لئے تندرستی جیسے اعمال لکھے جاتے ہیں کیونکہ زمانۂ تندرستی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا اعمال صالحہ میں شغف رکھتا تھا اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں رہتا تھا اب اگر بیمار پڑ گیا تو اس بیماری کی وجہ سے اسکی نیکی کا میٹر جام نہوگا بلکہ چلتا ہی رہیگا کہ اگر بندہ بیماری میں وہ اعمال صالحہ نہ کرسکے تو اسکو برابر ثواب پہونچتا رہیگا۔بندہ اگر کسی سخت بیماری کی وجہ سے فرائض ادا نہ کرسکا اور اسی بیماری میں دنیا سے کوچ کر گیا تو انشاء المولی القدیر پکڑ نہوگی کیونکہ صحت وسلامتی اور تندرستی کے زمانے میں وہ فرائض پرسختی سے عمل کرتا تھا۔

(۱۵۱۳) بیمار کو تندرستی کے زمانے کی نیکیوں کیطرح ثواب تو ملتا ہے مگر تندرستی کے زمانے کے گناہوں کا سا عذاب نہیں ہوتا کہ چور اگر بیمار ہوجائے تو بھی چوری کا وبال اسکے نامۂ اعمال کو مزید خراب کرتا رہے بلکہ ہوسکتا ہے کہ یہ بیماری اسکے توبہ کرنے کا ذریعہ بن جائے جس سے اسکے سابقہ گناہوں کی بھی تلافی معافی ہوجائے۔یہ سب بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری امت ہونے کی جلوہ سامانیاں ہیں۔مومن کی بیماری میں گناہوں کی تو بخشش ہوجاتی ہے مگر بدستور نیکیاں لکھی جاتی رہتی ہیں گویا کہ بیماری کیا ہے روحانی غسل ہے یا پراگندہ دل کا صابن ہے۔

(۱۵۱۴) اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہوجانا یہ کامل وحقیقی شہادت ہے اور باقی شہادتیں حکمی ہیں کہ ثواب تو ان میں شہادت حقیقی کا ملتا ہے اور ان حکمی شہداء کا حشر بھی حقیقی شہدا کے ساتھ ہوگا مگر ان حکمی شہادتوں پر شرعی احکام جاری نہ ہونگے۔ان سات میں سے چھ کا تو تفصیلی بیان گزر چکا ہے (۷) وہ حاملہ عورت ولادت کی تکلیف میں یا بچے کو جنتے ہوئے یا میلا نہ نکلنے کی صورت میں یا ولادت کے بعد چالیس دن کے اندر ایام نفاس میں فوت ہوجائے وہ حکماً شہید ہے۔ بعض حضرات محدثین کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ (۷) میں مراد وہ بالغہ لڑکی ہے جو بنا شادی کے مرجائے وہ بھی حکماً شہید ہے۔

(۱۵۱۵) مصیبتوں کو جھیلنے اور برداشت کرنے میں مشابہت رکھنے والے حضرات اولیاء کرام وعلماء عظام ہیں یہ اپنے درجات کے مراتب کے مطابق مصیبتوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور انہیں خندہ پیشانی سے قبول وبرداشت کرتے ہیں اور صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ جو جس درجے کا ہوتا ہے اسکا امتحان بھی ویسا ہی ہوتا ہے بزرگان دین کی سخت آزمائشوں کی چند وجوہ ہیں (۱) انہیں ان آزمائشوں اور مصیبتوں میں ایسی لذت آتی ہے جیسے دوسروں کو نعمتوں میں لذت آتی ہے (۲) انکی یہ تکالیف انکی بندگی کی دلیل ہیں اگر وہ بیمار نہوں تو عقیدت مند انہیں خدا سمجھ بیٹھیں جیسے فرعون کو قبطیوں نے خدا اسلئے سمجھ لیا تھا کہ کبھی بیمار نہ پڑا تھا (۳) انکی مصیبتوں کو دیکھ کر دوسروں کی مصیبتیں آسان ہوجاتی ہیں جیسا کہ کربلا شریف کے واقعات حسنہ سنکر ایمان والوں کو صبر وسکون نصیب ہوتا ہے (۴) یہ حضرات عشق ویقین کی دولت سے سرفراز ہوتے ہیں وہ ان پر بایں عنوان صبر وشکر کرتے ہیں۔شعر:

انہیں کیا جواب دونگا میں غم مآل کرکے
کہ انہوں نے غم دیا ہے مجھے کچھ خیال کرکے (مرحوم قمر مرادآبادی)

اِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَعْفُو اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَكْثَرُ وَقَرَأَ وَمَا اَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيْبَةٍ

مگر گناہ کی وجہ سے اور جس کو معاف فرماتا ہے اللہ تعالیٰ وہ بہت ہے اور پیارے نبی نے آیت کریمہ تلاوت فرمائی" اور جب پہونچی تمہیں کوئی مصیبت

فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ۔ (رواہ الترمذی)

تو اس وجہ سے جو کمایا ہاتھوں نے تمہارے سے اور معاف فرمادیتا ہے بہت سا۔

(۱۵۱۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا كَانَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب ہوتا ہے اچھے راستے پر عبادت کے

ثُمَّ مَرِيْضَ قِيْلَ لِلْمَلَكِ الْمُؤَكَّلِ بِهٖ اُكْتُبْ لَهٗ مِثْلَ عَمَلِهٖ اِذَا كَانَ طَلِيْقًا

پھر بیمار ہوجائے تو فرمایا جاتا ہے اس فرشتے سے جو مقرر تھا اس پر کہ لکھے اس کیلئے اس عمل کی طرح جب وہ تندرس تھا

حَتّٰى اُطْلِقَهٗ اَوْ اَكْفِتَهٗ اِلَيَّ۔ (رواہ فی شرح السنۃ)

یہاں تک کہ میں اسے تندرستی دیدوں یا بلالوں میں اس کو اپنے جوار رحمت میں۔

(۱۵۱۳) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِيْ جَسَدِهٖ قِيْلَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مبتلا ہوجائے مسلمان اپنے جسم کی کسی بیماری میں تو فرمایا جاتا ہے

لِلْمَلَكِ اُكْتُبْ لَهٗ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ فَاِنْ شَفَاهُ غَسَلَهٗ وَطَهَّرَهٗ

فرشتے سے کہ لکھ اس کیلئے اس کی وہی نیکی جو کرتا تھا پھر اگر شفاء عطا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو تو دھو دیتا ہے اس کو اور پاک کردیتا ہے اسکو

وَاِنْ قَبَضَهٗ غُفِرَلَهٗ وَرَحِمَهٗ (رواہ فی شرح السنۃ)

اور قبض کرلی جاتی ہے روح تو بخشدیا جاتا ہے اسکو اور رحم فرماتا ہے اس پر۔

(۱۵۱۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلشَّهَادَةُ سَبْعٌ سِوَى الْقَتْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے شہادتیں سات ہیں، اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہوجانے کے علاوہ

मालिकों ने उसको और क्यों छोड़ दिया उसको उसके मालिकों ने, तो एक खुर्रा बोला या रसूलुल्लाह! बीमारियाँ क्या होती हैं? अल्लाह की क़सम में बीमार नहीं हुवा कभी, तो! फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि उठ खड़ा हो हमारी बारगाह से इसलिये कि नहीं है तू हमारी जमाअत में से।

1525 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब तुम जाओ मरीज़ के पास तो उसका ग़म ग़लत करो उसकी मौत के बारे में, इससे कोई चीज़ वापस तो न होगी और खुश हो जाएगा उसको दिल।

1526 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसको क़त्ल कर दिया उसके पेट ने तो नहीं अज़ाब किया जाएगा वो अपनी क़ब्र में।

1527 हदीस शरीफ़:– एक यहूदी साहबज़ादे ख़िदमत करते थे प्यार नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की तो ख़ादिम बीमार हो गए तो तशरीफ़ लाए प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम उनके पास और मिज़ाज पुर्सी फ़रमाई उसकी और बैठ गए प्यारे नबी उनके पास तो फ़रमाया प्यारे नबी ने उन यहूदी साहबज़ादे से कि इस्लाम कुबूल कर लो तो देखा साहबज़ादे ने अपनी यहूदी बाप की तरफ़ और वो उसके पास था तो यहूदी बाप ने कहा हुक्म मान अबुल क़ासिम हज़रत मोहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम का

اَلْمَطْعُوْنَ شَهِيْدٌ وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتَ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ وَالْمَبْطُوْنَ شَهِيْدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِيْقِ شَهِيْدٌ

طاعون والا شہید ہے اور ڈوبا ہوا شہید ہے اور ذات الجنب والا شہید ہے اور پیٹ کی بیماری والا شہید ہے اور آگ میں جل کر مرنے والا شہید ہے

وَالَّذِيْ يَمُوْتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيْدٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوْتُ بِجَمْعٍ شَهِيْدٌ (رواه مالك وابوداؤد والنسائی)

اور جو مرے دب کر عمارت میں اور جو عورت مرے جننے میں شہید ہے۔

(۱۵۱۵) حدیث شریف: سُئِلَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وسلم اَیُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْاَنْبِيَاءُ

ترجمہ: پوچھا گیا پیارے نبی ﷺ سے کہ لوگوں میں کون زیادہ سخت ہے مصیبت کے اعتبار سے؟ فرمایا پیارے نبی نے حضرات انبیاء

ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ يُبْتَلَ الرَّجُلُ عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ فَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ صُلْبًا

پھر جو ان سے زیادہ مشابہ ہو پھر جو ان سے زیادہ مشابہ ہو، مبتلا کیا جاتا ہے انسان اپنی دینداری کے مطابق، پھر اگر ہے اسکے دین میں سختی

اِشْتَدَّ بَلَاءُهٗ وَاِنْ كَانَ فِيْ دِيْنِهٖ رِقَّةٌ وَهُوِّنَ عَلَيْهِ فَمَا زَالَ كَذَالِكَ

تو سخت ہے اس کی آزمائش اور اگر ہے اس کے دین میں نرمی تو آسانی کی جائے اس پر ہمیشہ ایسا ہی ہوگا

حَتّٰى يَمْشِيْ عَلٰى اَرْضٍ مَالَهٗ ذَنْبٌ۔ (رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی)

یہاں تک کہ وہ چلے گا زمین پر کہ نہیں ہوگا اس پر کوئی گناہ۔

(۱۵۱۶) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا اَغْبُطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِيْ

ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہیں رشک کرتی تھی میں کسی پر آسان موت کی وجہ سے اس کے بعد

رَءَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (رواه الترمذی والنسائی)

کہ جو میں نے دیکھی وصال شریف کی شدت پیارے رسول اللہ ﷺ کی۔

(۱۵۱۷) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی الله علیه وسلم وَهُوَ بِالْمَوْتِ

ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے نبی ﷺ کو اور وہ دنیا سے تشریف لیجانے کی حالت میں تھے

तो वो यहूदी साहबज़ादे ईमान ले आए, प्यारे नबी वापस तशरीफ़ लाए और प्यारे नबी फ़रमा रहे थे हर खूबी अल्लाह तआला के लिये जिसने बचा लिया एक यहूदी बच्चे को आग से।

1528 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने अयादत की मरीज़ की तो पुकारता है पुकारने वाला आसमान से कि तू अच्छा है तेरा चलना अच्छा है और तूने बना लिया जन्नत में मकाम।

1529 हदीस शरीफ़:— बेशक हज़रते अली से मरवी आए वो प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के पास प्यारे नबी के उस दर्द में जिसमें विसाल शरीफ़ हुवा प्यारे नबी का, तो लोगों ने कहा ऐ अबुलहसन! प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सुबह किस तरह फ़रमाई? तो हज़रते अली ने फ़रमाया सुबह फ़रमाई प्यारे नबी ने बिहमदिल्लाहे तआला बहुत अच्छी हालत में।

1530 हदीस शरीफ़:— हज़रते अता इब्ने अबू रूबाह से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया मुझसे हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास ने कि क्या न दिखाऊँ मैं आपको ऐसी औरत जो जन्नत वालियों में से है? मैंने कहा हाँ, फ़रमाया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास ने कि यह काली औरत जो आई थी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में, तो उसने अर्ज़ किया था या रसूलुल्लाह मैं मिरगी में मुब्तला

وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ

پیارے نبی کے پاس ایک پیالہ تھا اور پیارے نبی داخل فرماتے اپنے دست مبارک کو اس پیالے میں پھر مسح فرماتے اپنے چہرۂ انور کا پھر فرماتے یا اللہ!

اَعِنِّيْ عَلٰى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْسَكَرَاتِ الْمَوْتِ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ)

مدد فرما تو میری، وصال محبوب کے درمیان پیش آنے والی دشواریوں اور سختیوں پر۔

(۱۵۱۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب ارادہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا تو جلدی دیتا ہے

لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ اَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتّٰى يُوَافِيْهِ بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (رواہ الترمذی)

اسکو سزا دنیا میں اور جب ارادہ فرماتا ہے اپنے کسی بندے کیساتھ بُرائی کا تو روکے رکھتا ہے اسکے گناہوں کو مع سزا کے یہانتک کہ پوری دیگا سزا اس کو قیامت کے دن۔

(۱۵۱۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَاَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ بیشک بڑا ثواب بڑی بلا کے ساتھ ملتا ہے اور بیشک اللہ عزوجل

اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا اِبْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ)

جب محبت فرماتا ہے کسی قوم سے تو آزماتا ہے ان کو پھر جو راضی ہوگیا تو اس کیلئے رضا ہے اور جو ناراض ہوگیا تو اس کیلئے ناراضگی ہے۔

(۱۵۲۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ اَوِ الْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ ہمیشہ رہتی ہے بلا ایمان والے اور ایمان والی کے ساتھ اس کی جان

وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَتِهِ (رواہ الترمذی)

اور اسکے مال اور اسکی اولاد میں یہاں تک کہ وہ ملاقات کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے اور نہیں ہوتا اس کے ذمہ کوئی گناہ۔

(۱۵۲۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک بندہ جبکہ پہلے سے طے ہو چکا ہوتا ہے اس کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مرتبہ

हो जाती हूँ और बेपर्दगी हो जाती है तो दुआ फ़रमा दें आप अल्लाह तआला से, तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने के अगर तुम चाहो तो सब्र कर लो, तुम्हारे लिये जन्नत है और अगर तुम चाहो तो मैं दुआ फ़रमा दूँ तुम्हारे लिये अल्लाह तआला से कि तुम्हें शिफ़ाए कामेला अता फ़रमाए तो उन्होंने अर्ज़ किया कि मैं सब्र करूँगी, फिर कहा कि मैं बेपरदा हो जाती हूँ तो आप दुआ फ़रमा दें अल्लाह से उसकी कि मैं बेपरदा न होऊँ तो दुआ फ़रमाई प्यारे नबी ने उनके लिये।

1531 हदीस शरीफ़:– बेशक एक शख़्स कि आई उनको मौत प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के ज़ाहिरी ज़माने में तो एक शख़्स ने कहा कि मुबारक हो इस मरने वाले को कि मर गए और न मुब्तला हुवे किसी बीमारी में तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने, अफ़सोस कि नहीं ख़बर है तुझको अगर अल्लाह तआला मुब्तला फ़रमा देता इसे किसी मर्ज़ में तो मिटा देता इससे इसके गुनाहों को।

1532 हदीस शरीफ़:– हज़रते शददाद इब्ने औस और हज़रते ज़ाबेही से मरवी वो तशरीफ़ ले गए एक मरीज़ के पास और अयादत फ़रमाई दोनों ने उस मरीज़ की तो दोनों ने फ़रमाया उस मरीज़ से कैसी सुबह की तुम ने? तो मरीज़ नें कहा कि सुबह की मैंने अल्लाह तआला की नेमत में तो

بڑے طلبہ کا امتحان بھی بڑا ہوتا ہے اور پھر عہدہ بھی ملتا ہے اور چھوٹے طلبہ کا امتحان چھوٹا ہوتا ہے اور انعام بھی حسب امتحان ہوتا ہے۔ ان حضرات کی امتحان میں کامیابی یقینی ہوتی ہے کیونکہ انکا ایمان ویقین مضبوط ہوتا ہے۔ شعر:

کامیابی ترا مقدر ہے

تیری واحد ڈگر مدینہ ہے (یا نبی)

(۱۵۱۶) دوسرے کی بھلائی اپنے لئے چاہنا یہ غبط ورشک کہلاتا ہے اور کسی کی نعمت پر جلنا کڑھنا اور اسکا زوال چاہنا حسد وجلن ہے۔ رشک کبھی اچھا ہوتا ہے کبھی برا مگر حسد ہمیشہ برا ہی ہوتا ہے۔ اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہ کسی مرنے والی کی موت کو آسان دیکھ کر یہ آرزو فرماتی تھیں کہ میری بھی زندگی کا آخری سفر اتنی ہی آسانی سے ہو اور حضرت عائشہ یہ خیال فرماتی تھیں کہ نزع کی آسانی مرنے والے کے مقبول ہونے کی علامت ہے مگر جب میں نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے آخری سفر کے آخری لمحات دیکھے اور وصال مولیٰ کی شدت دیکھی تو پھر اسکے بعد میں نے کسی کی آسان موت پر رشک نہ کیا اور آسان موت کی تمنا نہ کی اور مجھے اس امر کا یقین کامل ہوگیا کہ خیریت موت کی سختی میں ہے اور جاں کنی کی سختی یہ اچھی چیز ہے بری نہیں ہے۔

(۱۵۱۷) انتظار کی گھڑیاں بہت ہی سخت ہوتی ہیں۔ سیدنا حضرت محمد البکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دربار الٰہی میں حاضری کا شوق اور آپکی طبیعت مبارکہ کا یہ تقاضہ آپکو عالم بالا کی طرف لیجانے کے درپے تھا اسلئے آپ انتہائی جلدی اور اضطراب میں تھے۔ آپکے عشق کا تقاضہ تھا کہ روح جلد سے جلد نکلے اور پوری عجلت وسرعت کے ساتھ مقام قرب میں پہونچ جائے۔ شوق ملاقات کی شدت نے آپکے لوازمات طبعی کو اور مزاج شریف کی بشری حیثیت پر دباؤ ڈالا اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا دربار حق میں پہونچنے کا شوق اور قوی ہوگیا۔ اسی حالت عشق وانتظار میں آپ پر مذکورہ کیفیت طاری ہوگئی کہ بخار کی تپش دور فرمانے کیلئے یہ عمل فرماتے یوں بھی دنیا سے سفر کرتے وقت گرمی زیادہ ہی محسوس ہوتی ہے اسلئے اکثر اس مواقع پر جانے والے کو پسینہ آہی جاتا ہے اور پیاس کا احساس ہونے لگتا ہے۔ اسلئے دنیا سے کوچ کرنیوالے کے منہ میں آب زمزم شریف یا سادہ پانی بھی ڈالا جاتا ہے۔ سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا آپ ﷺ حکومت الٰہیہ کے متولی ونگراں اور منتظم ہیں اور دربار ایزدی سے آپ اس حکومت کے چلانے کیلئے مقرر تھے اور کون ومکان کے تمام احکام آپ ﷺ کے سپرد فرمادئے گئے تھے۔ کسی کا بھی دائرۂ حکومت آپ سے وسیع نہیں ہوسکتا۔ تمام جہان آپ ﷺ کے دائرۂ حکومت میں ہیں اور حکام کی عادت جاری وساری ہے کہ جب وہ سلطان اعظم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا ارادہ کرتے ہیں تو انہیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس پریشان کرتا ہے کہ اپنے منصب ومقام کے مطابق اپنے ذمہ داریاں پوری ہوئیں کہ نہیں اور جب ایسی ذمہ دار ہستی احکم الحاکمین کے دربار میں جائے تو اسے اپنی ذمہ داریوں کا احساس زیادہ ہیبت وخوف میں مبتلا کردیگا۔ دنیا سے تشریف لیجاتے وقت آپ ﷺ کو اپنے عظیم مرتبے کی ذمہ داریوں کا احساس اور ہیبت الٰہیہ کے غلبے کی وجہ سے یہ کیفیت رونما ہوئی (اشعۃ اللمعات شریف) اس شدت سفر کی اور بھی بہت سی وجوہ بیان کی گئی ہیں مگر یہ حق ہے کہ یہ محبوب ومحب کے راز ونیاز ہیں انہیں یہی زیادہ جاننے والے ہیں۔ ع

مقام مصطفےٰ کی رفعتوں کو بس خدا جانے

(۱۵۱۸) دنیا کا عذاب آسان ہے بمقابلۂ آخرت کے اور دنیا میں رہنے کی لذت بھی تھوڑی ہے کیسے نہ کیسے گزرہی جاتی ہے۔ مومن صالح کے گناہوں پر دنیا میں پکڑ ہوجانا اللہ تعالیٰ کی رحمت کی علامت ہے۔ سرکشی وبدعملی کے باوجود عیش وعشرت آرام وراحت کا ملنا اللہ تعالیٰ کے غضب وغصہ کی علامت ہے کہ تمام گناہوں کی سزا آخرت میں دیجائیگی۔ کسی مومن صالح کو بلاؤں آفتوں میں گرفتار دیکھ کر یہ نہ سمجھو کہ یہ بُرا آدمی ہے۔ بلکہ نیکیوں پر بڑی مصیبتیں بڑے درجات ملنے کا ذریعہ ہیں۔ اگر کسی کافر پر بڑی بلا آجائے تو اسکا درجہ بڑا ہوجائیگا ایسا ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ یہ تمام درجات وانعامات ایمان والوں کیلئے ہیں کیونکہ مُردے کو بہترین دوائیں دینا بے سود ہے۔ جڑ کٹے درخت کو پانی دینا بیکار ہے۔ کافر اگر عمر بھر بھی مصیبت میں

لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهٖ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ فِىْ جَسَدِهٖ اَوْفِىْ مَالِهٖ اَوْفِىْ وَلَدِهٖ ثُمَّ صَبَّرَهٗ

کہ نہیں پہونچ سکتا اس مرتبے کو اپنے عمل سے تو آزمائش فرماتا ہے اسکی اللہ تعالیٰ اسکے جسم میں یا اس کے مال میں یا اس کی اولاد میں، پھر صبر دیتا ہے اسکو

عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يُبْلِغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِىْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ (رواہ احمد وابوداؤد)

اس پر یہاں تک کہ بندہ پہونچ جاتا ہے اس مرتبے کو جو پہلے طے ہو چکا تھا اس بندے کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

(۱۵۲۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مثلُ ابن اٰدم وَاِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعٌ وَتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اس طرح بنایا گیا ہے انسان کہ اس کے اردگرد ننانوے بلائیں ہیں

اِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِى الْهَرَمِ حَتّٰى يَمُوْتَ (رواہ الترمذی)

اگر بچ گیا ان بلاؤں سے تو پڑے گا بڑھاپے میں یہاں تک کہ موت آئے گی۔

(۱۵۲۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِيْنَ يُعْطٰى

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے تمنائیں کریں گے اہل عافیت قیامت کے دن جب عطا فرمایا جائے گا

اَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابِ لَوْاَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِى الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيْضِ (رواہ الترمذی)

اہل بلا کو ثواب کہ کاش انکی کھالیں کاٹی گئیں ہوتیں دنیا میں قینچیوں سے۔

(۱۵۲۴) حدیث شریف: عَنْ عَامِرِ الرَّامِ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْاَسْقَامَ فَقَالَ

ترجمہ: حضرت عامر تیرانداز سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ذکر فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیماریوں کا تو فرمایا پیارے رسول نے

اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَصَابَهُ السَّقَمُ ثُمَّ عَافَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا

کہ بیشک مومن جبکہ پہونچتی ہے اس کو بیماری پھر اچھا فرمادیتا ہے اسکو اللہ عز وجل اس بیماری سے تو ہوجاتی ہے وہ بیماری کفارہ اس کیلئے جو

مَضٰى مِنْ ذُنُوْبِهٖ وَمَوْعِظَةً لَهٗ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُ وَاِنَّ الْمُنَافِقَ اِذَا مَرِضَ ثُمَّ اُعْفِىَ

گزر چکا اسکے گناہوں میں سے اور نصیحت بن جاتی ہے اس کیلئے جو اس بارے میں آئندہ کریگا اور بیشک نمائشی مسلمان جب بیمار ہوتا ہے پھر اچھا فرمادیا جاتا ہے

फ़रमाया हज़रते शददाद इब्ने औस ने कि ख़ुशख़बरी लो गुनाहों के मिट जाने की और ख़ताओं के झड़ जाने की, बेशक मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं कि बेशक अल्लाह तआला फ़रमाता है कि जब मैं मुब्तला फ़रमाता हूँ किसी बंदे को अपने बंदों में से जो ईमान रखने वाला है, तो खूबियाँ बयान कीं उस बंदा ए मोमिन ने मेरी उस पर कि मैं ने मुब्तला फ़रमा दिया उसको, इसलिये कि वो उठता है पाक व साफ़ अपने उस बिस्तर से उस दिन की तरह कि जना था उसको उसकी माँ ने गुनाहों से और फ़रमाता है रब तबारक व तआला कि मैंने क़ैद फ़रमाया अपने बंदे को और मैंने मुब्तिला फ़रमाया उसको तो जारी करो उसके लिये उसको जो जज़ा देते थे तुम उसको जिस वक़्त वो सेहत मंद था।

1533 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो मिज़ाज पुर्सी करे किसी बीमार की तो वो ग़ौते लगाता रहता है रहमत में यहाँ तक कि बैठ जाए फिर जब बैठ जाता है तो ग़र्क़ हो जाता है रहमत में।

1535 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जब पहुँचे तुम में किसी को बुख़ार तो बेशक बुख़ार टुकड़ा है आग का तो चाहिये कि बुझा दे बुख़ार को अपने आप

رہے تو یہ ٹیسٹنگ پروگرام ہے اور انجام کار جہنمی ہے اور اگر مومن صالح زندگی بھر آرام وراحت میں رہے تو جنتی ہے البتہ تکلیف والے مومن وصالح کی تکلیف ومصیبت سے اسکے درجات ومراتب بڑھیں گے بشرطیکہ اس تکلیف پر صابر وشاکر رہے۔

(۱۵۱۹) بندے کی رضا وخوشنودی اور اس کا غصہ اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی اور ناراضگی اور اسکی محبت ودشمنی کا سبب وعلامت ہے۔ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایک دوسرے سے دریافت فرمایا کرتے تھے یہ کیسے پتہ چلے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے راضی ہے یا ناراض تو اسکا جواب دیا جاتا کہ اگر بندہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندے سے راضی ہے اور اگر بندہ اللہ تعالیٰ سے ناراض ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندے سے ناراض ہے۔ رضا و ناراضگی یہ دل کے کام ہیں۔ لہٰذا تکلیف ومصیبت میں واویلا کرنا ہائے ہائے کرنا اور اسکے منع کرنے کی کوشش کرنا یا مریض کا حکیم کے پاس جانا یا مظلوم کا حاکم سے دادرس چاہنا بندے کی ناراضگی کی علامت نہیں ہیں۔ ناراضی یہ ہے کہ بندہ دل سے سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ظلم فرمایا ہے میں اس آفت وبلا کا مستحق نہ تھا۔ حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ بندے کی رضا اللہ تعالیٰ کی رضا کے بعد ہے۔ پہلے اللہ تعالیٰ بندے سے راضی ہوتا ہے تو پھر بندہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوکر اعمال صالحہ کی توفیق پاتا ہے۔ پہلے وہ ہمیں یاد فرماتا ہے اور بعد میں ہم اسے یاد کرتے ہیں۔ پھر ہماری یاد کے بعد بھی اللہ تعالیٰ ہمیں یاد فرماتا ہے۔

(۱۵۲۰) آلام وامراض، مصائب وتکالیف کی صورت میں اسکے جان ومال واولاد میں نقصان ہوتا رہتا ہے۔ یہ تمام امور گناہوں کا کفارہ اور خطاؤں کے مٹنے کا سبب بنتے ہیں۔ جیسے نمازی پاک وصاف ہوکر مسجد میں جاتا ہے ایسے ہی مومن بلاؤں مصیبتوں کے پانی کے ذریعہ گناہوں کی نجاستوں سے پاک وصاف ہوکر مسجد قدس میں حاضری دیکر نماز قرب ادا کرتا ہے۔ یہ قانون ہم جیسے گنہگاروں، خطاکاروں کیلئے ہے حضرات انبیاء کرام واولیاء کرام اور چھوٹے چھوٹے بچے اس قانون سے الگ تھلگ ہیں۔ ان پر اگر کوئی مصیبت آئے تو اسکی وجہ اور ہے۔ نظر میں رہے کہ قانون وقدرت میں فرق ہے۔

(۱۵۲۱) بندۂ مومن بلاؤں اور مصیبتوں پر صبر کرنے سے اس مقام ومرتبے پر پہونچ جاتا ہے جس تک طاعت وعبادات سے نہیں پہونچ سکتا۔ سیدنا حضرت ابوعبداللہ محمد ابن علی حکیم ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں بیمار ہوگیا تھا اور جب شفایاب ہوا تو میں نے اندازہ لگایا کہ اس بیماری میں اللہ تعالیٰ نے میری کتنی اصلاح فرمائی۔ دونوں جہان کی عبادات جو اس مدت بیماری ہوسکتی تھیں اسکے درمیان فرق کا اندازہ لگایا تو میں اپنے آپ سے کہنے لگا اگر مجھے اختیار دیا جاتا اس بیماری اور دونوں جہان کی عبادات کے درمیان جو اس عرصے میں ہوسکتی ہیں کہ میں ان دونوں میں سے کس کو اختیار کروں بیماری کو کہ عبادت دوجہاں کو۔ تو میرا عزم صحیح، یقین ثابت اور میری بصیرت کا فیصلہ یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے پسند فرمایا ہے وہ شرف واجر کے لحاظ سے بہت بڑا اور انجام کے اعتبار زیادہ فائدہ مند ہے اور وہ بیماری جو اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف وکرم سے میرے لئے تجویز فرمائی ہے وہ ایسی عبادت وبندگی تھی جو ریا ونمائش کے شائبے سے بھی پاک تھی اور مجھ پہ یہ راز بھی منکشف ہوگیا کہ بلا ومصیبت کو صحت وتندرستی پر کیوں فوقیت دی گئی ہے۔ مصیبت پر صبر کی توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے نہ کہ اپنی جرأت و ہمت سے اور صبر اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ درجات عالیہ اعمال سے ملتے ہیں۔ بخشش اللہ تعالیٰ کے کرم سے ملتی ہے۔ جنت کا داخلہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہوگا اور جنت کے ارفع و اعلیٰ مقامات اعمال صالحہ سے۔ کبھی دوسروں کے اعمال صالحہ بھی اپنے کام آجاتے ہیں۔ صابر مومن کی چھوٹی اولاد اپنے والدین کے ساتھ رہیگی اگرچہ کوئی عمل صالح نہ کرسکی ہو۔ ماں باپ کے اعمال صالحہ کی وجہ سے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اور جو ایمان لائے اور پیروی کی انکی نسل نے انکی ایمان کے ساتھ تو ملا دینگے ہم انکے ساتھ نسل کو انکی اور نہ کم کرینگے انکا عمل سے انکے کچھ بھی ہر شخص جو کچھ کمایا ہے اس نے اسکا پابند ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۳۰۶) انشاء المولی القدیر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے اعمال صالحہ اور سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صبر میں ہم عشاق وخدام کا بھی حصہ ہے۔ سخی کے مال میں فقیروں کا حصہ

كَانَ كَالْبَعِيْرِ عَقَلَهُ اَهْلُهُ ثُمَّ اَرْسَلُوْهُ فَلَمْ يَدْرِ لِمَا عَقَلُوْهُ

تو ہو جاتا ہے اونٹ کی طرح کہ باندھ دیا اسکو اس کے مالکوں نے پھر چھوڑ دیا اسکو اسکے مالکوں نے تو اونٹ نہیں جانتا کہ کیوں باندھا تھا اسکے مالکوں نے اسکو

وَلِمَ اَرْسَلُوْهُ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْاَسْقَامُ وَاللّٰهِ مَامَرِضْتُ قَطُّ فَقَالَ

اور کیوں چھوڑ دیا اس کو اسکے مالکوں نے، تو ایک کھڑا ابولا یا رسول اللہ بیماریاں کیا ہوتی ہیں؟ اللہ کی قسم میں بیمار نہیں ہوا کبھی، تو فرمایا پیارے رسول نے

قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا. (رواه ابوداؤد)

کہ اُٹھ کھڑا ہو ہماری بارگاہ سے اس لئے کہ نہیں ہے تو ہماری جماعت میں سے۔

(۱۵۲۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيْضِ فَنَفِّسُوْا لَهٗ فِىْ اَجَلِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب جاؤ تم مریض کے پاس تو اسکا غم غلط کر و اس کی موت کے بارے میں

فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَيَطِيْبُ بِنَفْسِهٖ (رواه الترمذى وابن ماجة)

اس سے کوئی چیز واپس تو نہ ہوگی اور خوش ہو جائے گا اسکا دل۔

(۱۵۲۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ قَتَلَهٗ بَطْنُهٗ لَمْ يُعَذَّبْ فِىْ قَبْرِهٖ (رواه احمد والترمذى)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس کو قتل کر دیا اس کے پیٹ نے تو نہیں عذاب کیا جائے گا وہ اپنی قبر میں

(۱۵۲۷) حدیث شریف: كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدِمُ النَّبِىَّ صلى الله عليه وسلم فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِىُّ صلى الله عليه وسلم

ترجمہ: ایک یہودی صاحبزادے خدمت کرتے تھے پیارے نبی ﷺ کی تو خادم بیمار ہو گئے تو تشریف لائے پیارے نبی ﷺ انکے پاس

يَعُوْدُهٗ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ اَسْلِمْ فَنَظَرَ

اور مزاج پُرسی فرمائی ان کی اور بیٹھ گئے پیارے نبی انکے پاس تو فرمایا پیارے نبی نے ان یہودی صاحبزادے سے کہ اسلام قبول کرلو تو دیکھا صاحبزادے نے

اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ فَقَالَ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَاَسْلَمَ

اپنی یہودی باپ کی طرف اور وہ اسکے پاس تھا تو یہودی باپ نے کہا حکم مان لے ابوالقاسم حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کا تو وہ یہودی صاحبزادے ایمان لے آئے

से पानी के ज़रिये कि ग़ौता लगाए जारी नहर में कि मुँह करे उसके बहाओ की तरफ़ फिर कहे ''बिस्मिल्लाहे अल्लाहुम्मा अशफ़े अबदका वसदिक रसूलका'' बाद नमाज़े फ़जर सूरज निकलने से पहले और लगाए उसमें 3 ग़ौते 3 दिन फिर अगर न अच्छा हो 3 दिन में तो 5 दिन फिर अगर न अच्छा हो 5 दिन में तो 7 दिन, फिर अगर न अच्छा हो 7 दिन में तो 9 दिन में तो यह अच्छा होना न बढ़ सकेगा 9 दिन से अल्लाह तआला के हुक्म से।

1536 हदीस शरीफ़:– ज़िक्र किया गया बुख़ार का बारगाह में प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की, तो गाली दी बुख़ार को एक शख़्स ने, तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मत गाली दो बुख़ार को इसलिये कि बुख़ार साफ़ करता है गुनाहों को जैसा कि साफ़ करती है आग लोहे के ज़ंग को।

1537 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मिज़ाज पुर्सी फ़रमाई किसी मरीज़ की तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने तुम्हें खुशख़बरी हो या तो इसलिये कि अल्लाह तआला फ़रमाता है कि बुख़ार मेरी आग है, मुसल्लत फ़रमाता हूँ मैं इसको अपने बंदा ए मोमिन पर दुनिया में ताकि हो जाए उसका बदला आग से क़यामत के दिन।

ہوتا ہی ہے۔ان سرکاروں کے اعمال میں ہم وفاداروں کا حصہ ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اور مالوں میں انکے' حق تھا مانگنے والوں کا اور نہ مانگنے والوں کا (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۱۲۹۶) انسانوں کے درجات پہلے ہی سے طے ہو چکے ہیں جہاں ہر حال میں پہونچنا ہی ہے قیامت کے دن اسکا ظہور ہوگا۔

(۱۵۲۲) ننانوے سے خاص عدد مراد نہیں ہے بلکہ بلاؤں کی کثرت مراد ہے کہ انسان کے اسبابِ موت بے شمار ہیں۔اگر وہ ان اسباب موت آفات وبلیات سے بچ بھی جائے تو بڑھاپے کا آنا تو لازمی وضروری ہے۔شعر:

وہ تری جوانی ہے جائے اور نہیں آئے
وہ ترا بڑھاپا ہے آئے اور نہیں جائے (انتخاب قدیری)

آدمی کی اولاد آفتوں کے گھیرے میں ہے ان سے خلاصی پانا مشکل امر ہے اور اگر ان سے بچ ہی نکلے تو بڑھاپے کی عمر میں جا پہونچتا ہے جو درد بے دوا ہے کہ اسکے بعد موت یقینی ہے مَرے بغیر چارہ نہیں اور بڑھاپا انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار کر ہی دم لیگا۔ تقدیر تدبیر سے نہیں بدلتی۔ اگر تقدیر میں آفات ہیں تو انسان اپنی تگ ودَو سے نہیں بچ سکتا۔

(۱۵۲۳) دنیا کے مصیبت زدہ لوگوں کا اجر وثواب دیکھ کر یہ دنیا کے آرام وراحت کے دلدادہ کہیں گے کہ کاش ہم دنیا میں انتہائی سخت مصیبتوں اور بیماریوں میں مبتلا ہوتے کہ ہمارے آپریشن پر آپریشن ہوتے اور خوب ہماری کھالیں چیری پھاڑی جاتیں تو آج ہمیں بھی اجر وثواب کے کوہِ ہمالہ ملتے۔

(۱۵۲۴) ایمان والا جانتا ہے کہ اسے بیمار فرمانے میں بیشمار حکمتیں مصلحتیں ہیں اور تادیب وتہذیب مقصود ہے اور عافیت و تندرستی شکر گزاری اور نعمتوں کی قدر دانی ہوتی ہے اور مومن بیماری میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ یہی آخری بیماری ہو اور اسکے بعد آخری سفر مقدر ہو اسلئے مومن کو بیماری سے شفاء کیساتھ ساتھ مغفرت بھی نصیب ہوتی ہے اور منافق یعنی نمائشی مسلمان یہ خواب غفلت میں پڑا ہوتا ہے اور یہ گمان فاسد رکھتا ہے کہ فلاں وجہ سے بیمار ہوا تھا اور فلاں دوا سے میں اچھا ہو گیا اسباب ہی کو سب کچھ سمجھتا ہے اور مسبب الاسباب سے آنکھیں چُراتا ہے۔تو نہ توبہ کرتا ہے اور نہ اپنے گناہوں کی لمبی لسٹ پر غور وغوض۔ اسکی مثال جانور کی سی ہے جیسے اسے کوئی معقول سدھ بدھ نہیں ہے یہ بھی عشق وعقل، علم ویقین سے کورا ہے۔ یہ شخص منافق کُھرّا تھا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو معلوم تھا اسلئے سختی سے اسے جواب مرحمت فرمادیا۔ ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ جسے دنیا میں دوزخی کو دیکھنا ہو وہ اس کُھرّے کو دیکھ لے۔ آپ ﷺ رحمۃ للعالمین بشان رحمۃ للعالمینی صرف بیمار نہ ہونے پر اس طرح سختی سے نہ فرماتے۔ آپ ﷺ خوب جانتے ہیں کہ کون اپنا ہے کون بیگانہ۔ کون خوش عقیدہ ہے کون بد عقیدہ کون سنی ہے کون وہابی آپ ﷺ کو سب کے انجام ومآل کی بھر پور خبر ہے کہ اس کُھرّے کے بُرے انجام کی خبر عنایت فرمائی۔ کفار پر سختی کرنا یہی اخلاق رسول ہے اور یہی رحمت رسول ہے اور یہ اصول شریعت رسول ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو ساتھ ہیں انکے سخت ہیں بے ایمانوں پر نرم دل ہیں آپس میں (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۱۲۷۴) ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اے غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے جہاد فرمائیے آپ بے ایمانوں سے اور منافقین سے اور سختی فرمائیے ان پر اور ٹھکانہ انکا جہنم ہے اور برا ہے ٹھکانہ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۴۶۶) شعر:

ہیں مسلماں بھائی بھائی رحم آپسمیں کریں
حکم ہم کو ہے اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ کا (یانبی)

سانپ کا پھن کچلنا ہی وجہ رحمت ہے اور نہ کچلنا ہی باعث زحمت ہے کہ پتہ نہیں کب کام دکھادے۔ آپ ﷺ نے ان کفار کے ساتھ نرمی کا برتاؤ فرمایا جنکے ایمان لانے کی آپ ﷺ کو امید تھی۔ اسلام اور حضور بانی اسلام ﷺ کو زیادہ تر نقصان واذیت انہیں منافقوں نمائشی مسلمانوں نے پہونچایا ہے۔ اشعار:

دھوکے میں نہ آجائے کہیں قوم مسلماں
ہے جبہ ودستار میں ملبوس منافق
انگریز کے خدام کی صورت پہ ہے پھٹکار
ہونے لگا اب دور سے محسوس منافق

فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ (رواہ البخاری)

پیارے نبی ﷺ اس کے پاس سے نکلے اور پیارے نبی فرما رہے تھے ہر طرح کی اللہ تعالیٰ کیلئے جس نے بچا لیا اس یہودی بچے کو آگ سے۔

(۱۵۲۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عَادَ مَرِيضًا نَادَى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے عیادت کی مریض کی تو پکارتا ہے پکارنے والا آسمان سے

طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا. (رواہ ابن ماجۃ)

کہ تو اچھا ہے تیرا چلنا اچھا ہے اور تو نے بنالیا جنت میں مقام۔

(۱۵۲۹) حدیث شریف: إِنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي وَجَعِهِ الَّذِي

ترجمہ: وہاں حضرت علی سے مروی آئے وہ پیارے نبی ﷺ کے پاس پیارے نبی کے اس درد میں

تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ

جس میں وصال شریف ہوا پیارے نبی کا، تو لوگوں نے کہا اے ابوالحسن! پیارے رسول اللہ ﷺ نے صبح کس طرح فرمائی؟ تو حضرت علی نے فرمایا

أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا. (رواہ البخاری)

صبح فرمائی پیارے نبی نے بحمد اللہ تعالیٰ بہت اچھی حالت میں۔

(۱۵۳۰) حدیث شریف: عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ

ترجمہ: حضرت عطاء ابن ابو رباح سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا مجھ سے حضرت عبداللہ ابن عباس نے کہ کیا نہ دکھادوں میں آپ کو

امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَىٰ قَالَ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم

ایسی عورت جو جنت والیوں میں سے ہے؟ میں نے کہا ہاں فرمایا حضرت عبداللہ ابن عباس نے کہ یہ کالی عورت جو آئی تھی پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں

فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ فَقَالَ

تو اس نے عرض کیا تھا یارسول اللہ میں مرگی میں مبتلا ہو جاتی ہوں اور بے پردگی ہو جاتی ہے تو دعا فرمادیں آپ اللہ تعالیٰ سے، تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے

1538 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो तआला अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि बेशक रब तआला फ़रमाता है मेरी इज़्ज़त की क़सम मेरे जलाल की क़सम न निकालूँगा मैं दुनिया से कि इरादा फ़रमाऊँगा कि बख़्शिश दूँ मैं उसको यहाँ तक कि निकाल दूँगा मैं हर गुनाह को उसकी गरदन से बीमारी की वजह से जो उसके बदन में है और रिज़्क़ में तंगी होने से।

1540 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब जाओ तुम किसी मरीज़ के पास तो कहो उससे कि दुआ करे वो तुम्हारे लिये इसलिये कि मरीज़ की दुआ फ़रिश्तों की दुआ की तरह है।

1541 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि सुन्नत है कम बैठना कम शोर करना मिज़ाज पुर्सी में मरीज़ के नज़दीक और फ़रमाया कि फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब ज़्यादा हो गईं आवाज़ें हज़राते सहाबा ए किराम की और उनके इख़्तिलाफ़े राय की कि उठ जाओ मेरे पास से।

1542 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अयादत का वक़्त ऊँटनी के दोहने के बीच के वक़्फ़े की बराबर है, एक रिवायत में है कि बेहतरीन अयादत जल्द उठ जाना है।

ہشیار خبر دار ذرا قوم مسلماں
انگریز و یہودی کا ہے جاسوس منافق (یا نبی)

(۱۵۲۵) مریض کے پاس جا کر اسکی ڈھارس بندھائی جائے کہ انشاء المولی القدیر جلد شفاء ہوگی، عمر دراز ہوگی، کوئی فکر و غم کی بات نہیں ہے۔ بعض اطباء مریض کی اخیر وقت تک ہمت بندھانے والی باتیں کرتے ہیں یہ اس حدیث شریف پر عمل ہے۔ اسے دھوکے کا نام نہیں دیا جاسکتا بلکہ یہ تسکین و تسلی کی باتیں ہیں اور اگر نیت خراب ہو کہ دودھ لیا جائے اب تو جا ہی رہا ہے میٹھی میٹھی باتیں بنا کر کچھ روپے اور اینٹھ لئے جائیں یہ تو دھوکہ ہی ہے۔ مریض کے پاس مایوس کن، ہمت توڑنے والی اور ڈرانے والی باتیں کہ موت نے گھر دیکھ لیا ہے اب تو بچے گا نہیں، ایسا نہیں کرنا چاہئیں جس سے مریض کی ہمت ٹوٹ جاتی ہے۔ نڈھال ہونے لگتا ہے مایوسیاں اسے گھیر لیتی ہیں اور تکالیف کے آتش کدے میں جھلنے لگتا ہے۔ مسلمان سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری تعلیمات کو اپنائیں اور اپنا نامۂ اعمال جگمگائیں۔ دل خوش کرنے کا یہ بھی طریقہ ہے کہ مرنے والے مریض کو وضوء مسواک کرادینا خوشبو لگا دینا مستحب ہے کہ اس سے جاں کنی آسان ہوجاتی ہے بلکہ اگر وقت و حالات ہوں تو اس وقت غسل بھی کرادیں اچھا لباس بھی پہنا دیں اور اگر ممکن ہو تو دو رکعت نفل نماز وداع کی نیت سے پڑھوادیں۔ یہ تمام باتیں سیدنا حضرت سلمان فارسی سیدنا حضرت خبیب اور سیدتنا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے منقول ہیں کہ انہوں نے قبل وفات یہ اعمال حسنہ کئے۔

(۱۵۲۶) پیٹ کے کسی بھی مرض میں مرنے والا عذاب قبر سے محفوظ ہوجاتا ہے کیونکہ وہ اپنے اس مرض میں پہلے ہی کافی تکالیف برداشت کر چکا ہے۔

(۱۵۲۷) ان صاحبزادے کا نام نامی اسم گرامی سیدنا حضرت عبدالقدوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ یہ اپنی خوشی سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے۔ اس خدمت نے انہیں مخدوم بنادیا۔ کفار کے بچے بحالت کفر اگر اہل ایمان کی صحبت یا خدمت اختیار کریں تو انہیں منع نہیں کرنا چاہئے کہ فیض صحبت برکت خدمت سے انہیں دولت ایمان نصیب ہوجاتی ہے۔ کافر سے خدمت لینا جائز ہے اور اسکے قبول اسلام کی امید رکھتے ہوئے اسکے دل کو لبھانے کیلئے اسکی عیادت و مزاج پرسی بھی جائز ہے۔ بیمار کی مزاج پرسی کے وقت بیمار کے سرہانے بیٹھنا سنت ہے۔ اپنا رشتہ دار یا پڑوسی اگر کافر ہے تو قبول ایمان کی امید پر اسکی عیادت و مزاج پرسی جائز ہے۔ کافر بچے کو ایمان کی تبلیغ و تلقین کرنا بھی درست ہے۔ کافر بچے کا ایمان قبول ہے جبکہ وہ کافر بچہ سمجھدار ہو۔ آپ ﷺ اپنے خدام کو بھولتے نہیں مرتے وقت بھی انکی امداد فرماتے ہیں۔ جب کافر خادم کو نہ بھولے اور نوازا تو ہم غلاموں کو کیسے فراموش فرمادینگے اور ہماری کیوں نہ دستگیری فرمائینگے۔ بزرگان دین فرماتے ہیں کہ اب بھی آپ ﷺ اپنے خصوصی خدام کو انکے مرتے وقت کلمہ شریف پڑھانے تشریف لاتے ہیں۔ شعر:

اس واسطے اب مجھکو مرنے کی تمنا ہے
وہ آکے دم آخر دامن کی ہوا دیں گے (یا نبی)

تاریخ کے دامن میں ایسے بھی خوش نصیب ہیں جنہوں نے قبل وصال شریف آپ ﷺ کی زیارت کی اور پھر اسکی اطلاع بذریعۂ کشف یا بذریعۂ خواب مرحمت فرمائی۔ یا بستر مرگ پر کھڑے ہوئے قیام تعظیمی بجالائے اور حاضرین سے بھی قیام تعظیمی کرو کہ آپ ﷺ کی جلوہ گری ہے۔ شعر:

میں نزع کی کلفت کا کیوں خوف کروں ہمدم
تسکین کو ہاتھ اپنا سینے پہ وہ دھر دینگے (یا نبی)

فقیر قدیری کی بھی بارگاہ نبوی میں دست بستہ عرض ہے۔ شعر:

تمنائے دل مضطر یہ کم سے کم نکل جائے
جمال مصطفیٰ ہو سامنے اور دم نکل جائے (یا نبی)

نزع میں غرغرہ سے پہلے تک اور بچے کا ایمان بھی معتبر ہے۔ اگر کفار و مشرکین کے بچے ناسمجھی میں مرجائیں کہ انہیں برے بھلے کی تمیز نہو تو وہ بھی جہنمی نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ بنا قصور کسی کو جہنم میں نہ ڈالیگا لیکن کفار و مشرکین کے باشعور بچے اگر اسی حالت میں مرجائیں تو جہنمی ہیں۔ مذکورہ صاحبزادے چونکہ ہشیار تھے اگر بغیر ایمان لائے مرجاتے تو دوزخ ہی ٹھکانہ ہوتا لہٰذا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی

اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّعَافِيَكِ فَقَالَتْ اَصْبِرُ فَقَالَتْ

کہ اگر تم چاہو تو صبر کرلو تمہارے لئے جنت ہے اور اگر تم چاہو تو میں دعاء فرمادوں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے کہ تمہیں شفاء کاملہ عطا فرمائے تو انہوں نے عرض کیا

اِنِّىْ اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَّا اَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا (رواہ البخاری والمسلم)

کہ میں صبر کرونگی پھر کہا کہ میں بے پردہ ہوجاتی ہوں تو آپ دعاء فرمادیں اللہ سے اسکی کہ میں بے پردہ نہوں تو دعاء فرمائی پیارے نبی نے ان کیلئے۔

(۱۵۳۱) حدیث شریف: اِنَّ رَجُلًا جَاءَهُ الْمَوْتُ فِىْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ رَجُلٌ

ترجمہ: بیشک ایک شخص کہ آئی ان کو موت پیارے رسول اللہ ﷺ کے ظاہری زمانے میں تو ایک شخص نے کہا

هَنِيْئًا لَهُ مَاتَ وَلَمْ يُبْتَلَ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَيْحَكَ مَايُدْرِيْكَ

کہ مبارک ہو اس مرنے والے کو کہ مر گئے اور نہ مبتلا ہوئے کسی بیماری میں تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے، افسوس کہ نہیں خبر ہے تجھ کو

لَوْاَنَّ اللّٰهَ اِبْتَلَاهُ بِمَرَضٍ فَكَفَّرَعَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهٖ (رواہ مالک)

اگر اللہ تعالیٰ مبتلا فرمادیتا اسے کسی مرض میں تو مٹادیتا اس سے اس کے گناہوں کو۔

(۱۵۳۲) حدیث شریف: عَنْ شَدَّادِ ابْنِ اَوْسٍ وَالصُّنَابِحِىِّ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى رَجُلٍ مَرِيْضٍ

ترجمہ: حضرت شداد ابن اوس اور حضرت صنابحی سے مروی وہ تشریف لے گئے ایک مریض کے پاس

يَعُوْدَانِهٖ فَقَالَ لَهُ كَيْفَ اَصْبَحْتَ قَالَ اَصْبَحْتُ بِنِعْمَةٍ

اور عیادت فرمائی دونوں نے اس مریض کی تو دونوں نے فرمایا اس مریض سے کیسی صبح کی تم نے؟ تو مریض نے کہا کہ صبح کی میں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت میں

قَالَ شَدَّادٌ اَبْشِرْ بِكَفَّارَاتِ السَّيِّئَاتِ وَحَطِّ الْخَطَايَا فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم

تو فرمایا حضرت شداد ابن اوس نے کہ خوشخبری لو گناہوں کے مٹ جانے کی اور خطاؤں کے جھڑ جانے کی، بیشک میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے

يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ اِذَا اَنَا ابْتَلَيْتُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِىْ مُؤْمِنًا

کہ فرماتے ہیں کہ بیشک اللہ عز وجل فرماتا ہے کہ جب میں مبتلا فرماتا ہوں کسی بندے کو اپنے بندوں میں سے جو ایمان رکھنے والا ہے

1543 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अयादत फ़रमाई एक शख़्स की तो फ़रमाया प्यारे नबी ने उससे कि क्या चाहता है तेरा दिल तो मरीज़ ने कहा कि मेरा दिल चाहता है गेहूँ की रोटी को, फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो शख़्स कि हो उसके पास गेहूँ की रोटी तो भेज दे अपने भाई के पास, फिर फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि ज़ब दिल चाहता है तुम्हारे किसी मरीज़ का किसी चीज़ को तो चाहिये कि खिला दे उसको।

1544 हदीस शरीफ़:– वफ़ात हुई एक शख़्स की मदीना ए मुनव्वरा में जो पैदा वहीं हुवे थे तो नमाज़ पढ़ी उन पर प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो फ़रमाया प्यारे नबी न काश यह फ़ौत होने वाला मरता अपने बीमार होने की जगह के अलावा, तो अर्ज़ किया हज़राते सहाबा ए किराम ने, ऐसा क्यों या रसूलुल्लाह? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि आदमी जब मरता है अपनी पैदाइश की जगह के अलावा तो नापी जाती है उसके लिये उसकी पैदाइश की जगह से उसके निशाने क़दम की आख़री हद तक जन्नत में।

1545 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो तआला अलैहे वसल्लम ने सफ़र की मौत शहादत है।

1546 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो तआला अलैहे वसल्लम ने जो मरा

علیہ السلام نے ایمان کی دعوت دی انہوں نے دعوت ایمان قبول کی اور مشرف بہ ایمان ہوکر دنیا سے تشریف لیگئے اور آپ علیہ السلام کا یہ فرمان عالیشان صدفی صدحق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان صاحبزادے کو دوزخ کی آگ سے بچالیا۔ ابوالقاسم یہ آپ علیہ السلام کی کنیت شریف ہے۔ یہود اکثر وبیشتر اسی کنیت سے آپ علیہ السلام کا ذکر کیا کرتے تھے اور آپکے اسم گرامی سے آپکا ذکر بہت کم کیا کرتے تھے اور یہ جذبہ تھا کہ اگر ہم نام لینگے تو لوگ ہم سے پوچھیں گے کہ یہ تو جانی مانی پہچانی شخصیت کا نام نامی ہے۔ ان پر ایمان لانے میں پس وپیش کیسا۔ اس الزام سے بچنے کیلئے نام نہ لیتے بلکہ کنیت کا استعمال کرتے تاکہ یہودیوں کو توریت شریف کا پیغام یاد نہ آجائے۔

(۱۵۲۸) مریض کی عیادت کرنا کار خیر ہے۔ پکارنیوالا یہ فرشتہ ہوتا ہے۔ یہ تمام خوش خبریاں اسکے لئے ہیں جو صرف اور صرف رضائے الٰہی خوشنودئ محبوب الٰہی کیلئے مریض کی مزاج پُرسی کرے۔ عیادت کیلئے پیدل جانا افضل ہے۔

(۱۵۲۹) ظاہری صحت یابی نہ بھی سہی باطنی صحت یابی تو بدستور ہے بلکہ ترقی پذیر ہے۔ عبادت کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بیمار کا حال آنے والے سے دریافت کرلیا جائے۔ بیمار کا حال اگر اطمنان بخش نہ بھی ہو تب بھی اچھے الفاظ ہی بیمار کے بارے میں منہ سے نکالیں جائیں کہ اس میں فال نیک بھی ہے اور رحمت الٰہی کی امید بھی اور اگر کوئی مزاج پُرسی کرنے والے سے بیمار کے بارے میں دریافت کرے تو بھی بیمار کے بارے میں اچھے الفاظ کے ساتھ جواب دیا جائے۔ یہ ہے باب العلم کی تعلیم حسن۔

(۱۵۳۰) یہ بی بی سیدتنا حضرت سعیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ سیدتنا ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کنگی چوٹی، مانگ پٹی کی خدمات انجام دیتی تھیں اور انکی حیاء دینداری کا یہ عالم تھا کہ بارگاہ رسالت میں عرض کرتی ہیں کہ یارسول اللہ مرگی کے دورے میں بیہوش ہوجاتی ہیں ہوسکتا ہے کہ اس بے ہوشی کے عالم میں دوپٹہ وغیرہ سرک جاتا ہو اور بے پردگی ہوجاتی ہو آپ دعاء فرمادیں۔ غیرت ایمانی کا عروج دیکھو کہ بے ہوشی میں بے پردگی نہ ہو اسکی دعاء کیلئے عرض رساں ہیں اور بیماری پر صبر کیلئے آمادہ ہیں اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ السلام نے انکی اس حیاداری کی لاج رکھی اور دعاء فرمادی۔ اس دعاء نبوی کے بعد حضرت سعیرہ کو مرگی کے دورے میں بے پردگی کی شکایت نہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک فرشتہ مقرر فرمادیا ہوگا جو انکے پردے کی حفاظت کرے۔ مصائب و بیماری میں صبر کرنا دعاء نہ کرنا کار ثواب ہے۔ اسکا نام خودکشی نہیں ہے۔ خصوصاً آج کی خواتین اسلام اس غیرت بھرے سبق کو دل کی گہرائیوں میں جگہ دیں۔ شعر:

یوں نہ نکلا کرو بے پردہ سرِ راہ کبھی
کچھ تو سرمایہ رکھو عفت وعصمت کیلئے　(یانبی)

جبکہ یہ راز منکشف ہوجائے کہ یہ بیماری ومصیبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان وآزمائش ہے۔ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نار نمرود میں جاتے وقت اور سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میدان کربلا شریف میں یزید پلید کی ظلم وبربریت کی آندھی کے موقع پر مصیبت دور ہونے کی دعاء نہ فرمائی۔ عام حالات میں دوا بھی سنت ہے اور دعاء بھی۔ آپ علیہ السلام بیماری کی حالت میں عام طور پر دوا استعمال فرماتے تھے اور دعاؤں کا بھی۔ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مرض وصال شریف میں دوا کا استعمال نہ فرمایا۔ مرن برت رکھ کر جان دیدینا یہ خودکشی ہے، حرام موت ہے اور مشرکوں کی پیروی ہے۔ کھانا پانی دوا نہیں بلکہ مدار زندگی ہے

(۱۵۳۱) عام طور پر بیماری مومن کیلئے رحمت ہے اگر مومن بیماری پر صبر وشکر کرے اور شکوہ وگلہ نہ کرے کیونکہ مرض وصبر کی برکت سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا ہے اور بندہ بیماری کی حالت میں توبہ تلّہ کرکے گناہوں کی آلودگیوں سے ایک حد تک پاک وصاف ہوجاتا ہے لہٰذا بیمار ہوکر مرنا بہتر ہے۔ اگرچہ مومن صالح کیلئے اچانک مرنا بھی رحمت ہے۔

(۱۵۳۲) اللہ والوں کی یہ شان ہوتی ہے کہ وہ مصیبت کو بھی نعمت سمجھتے ہیں کہ یہ بھی تو عطیۂ رب ہے۔ بیماری میں بندۂ صالح اللہ تعالیٰ سے غافل نہیں ہوتا بلکہ اسکی یاد اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ مصیبت میں گرفتار ہوں مگر معصیت سے آزاد ہوں۔ اللہ والے معصیت پر

فَحَمِدَ نِی عَلٰی مَا ابْتَلَیْتُهٗ فَاِنَّهٗ یَقُوْمُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ كَیَوْمِ

تو خوبیاں بیان کیں اس بندۂ مومن نے میری اس پر کہ میں نے مبتلا فرمادیا اسکو، اسلئے کہ وہ اٹھتا ہے پاک صاف اپنے اس بستر سے اس دن کی طرح

وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ مِنَ الْخَطَایَا وَیَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَنَا قَیَّدْتُ عَبْدِیْ وَابْتَلَیْتُهٗ فَاَجْرُوْا

کہ جنا تھا اسکو اسکی ماں نے گناہوں سے اور فرماتا ہے رب تبارک وتعالیٰ کہ میں نے قید فرمایا اپنے بندے کو اور میں نے مبتلا فرمایا اسکو تو جاری کرو

لَهٗ مَاكُنْتُمْ تُجْزُوْنَ لَهٗ وَهُوَ صَحِیْحٌ (رواه احمد)

اس کیلئے اس کو جو جزا دیتے تھے تم اسکو جس وقت وہ صحت مند تھا۔

(۱۵۳۳) حدیث شریف: قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم اِذَا كَثُرَتْ ذُنُوْبُ الْعَبْدِ

ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے رسول اللہ ﷺ جب زیادہ ہوجاتے ہیں گناہ بندے کے

وَلَمْ یَكُنْ لَهٗ مَایُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالْحُزْنِ لِیُكَفِّرَهَا عَنْهُ (رواه احمد)

اور نہیں ہے اس کیلئے کوئی وہ جو مٹادے اس کے گناہوں کو عمل میں سے تو مبتلا فرمادیتا اس کو غم میں تاکہ مٹادے گناہوں کو اس سے۔

(۱۵۳۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عَادَ مَرِیْضًا لَمْ یَزَلْ یَخُوْضُ الرَّحْمَةَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو مزاج پرسی کرے کسی بیمار کی تو وہ غوطے لگاتا رہتا ہے رحمت میں

حَتّٰی یَجْلِسَ فَاِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِیْهَا (رواه مالك واحمد)

یہاں تک کہ بیٹھ جائے پھر جب بیٹھ جاتا ہے تو غرق ہوجاتا ہے رحمت میں۔

(۱۵۳۵) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمُ الْحُمّٰی فَاِنَّ الْحُمّٰی

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب پہونچے تم میں کسی کو بخار تو بیشک بخار

قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْیُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ فَلْیَسْتَنْقِعْ فِیْ نَهْرٍ جَارٍ وَلْیَسْتَقْبِلْ جَرْیَتَهٗ فَیَقُوْلُ

ٹکڑا ہے آگ کا تو چاہیے کہ بجھادے بخار کو اپنے آپ سے پانی کے ذریعے کہ غوطہ لگائے جاری نہر میں کہ منھ کرے اسکے بہاؤ کی طرف پھر کہے

बीमार होकर वो मरा शहीद होकर और बचा लिया गया अज़ाबे क़ब्र से और सुबह दी जाती है और शाम दी जाती है उसको रोज़ी जन्नत से।

1547 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया बेशक झगड़ते हैं शहीद होने वाले और वफ़ात पाने वाले अपने बिस्तरों पर अपने रब तआला की बारगाह में जो इन्तेक़ाल कर गए ताऊन में कि कहते हैं शुहदा कि हमारे भाई हैं क़त्ल किये गए जैसा कि क़त्ल किय गए हम और कहते हैं बिस्तर पर इन्तेक़ाल करने वाले हमारे भाई है कि इन्तेक़ाल किया उन्होंने अपने बिस्तरों पर हमारे इन्तेक़ाल करने की तरह तो फ़रमाता है हमारा मालिक, देखो तुम उनके ज़ख्मों की तरफ़, तो अगर मुशाबे हों उनके ज़ख्म क़त्लशुदा लोगों के ज़ख्मों की तरह तो वो मक़तूलीन में से हैं और उन्हीं के साथ साथ है, तो जब देखे उनके ज़ख्म मुशाबे हैं शोहदा के ज़ख्मों के।

1548 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया भागने वाला ताऊन से जिहाद से भागने वाले की तरह है और सब्र करने वाला ताऊन में उसके लिये सवाब है शहीद का।

(88) मौत की आरज़ू और उसकी याद का बाब

1549 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने न आरज़ू करे कोई तुम

مصیبت کو ترجیح دیتے ہیں۔ سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام نے جیل جانا پسند فرمایا مگر زلیخا کی بات نہ مانی۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) فرمایا یوسف نے اے میرے مالک قید خانہ پسند ہے مجھے اس سے کہ بلاتی ہے وہ مجھ کو جسکی طرف اور اگر نہ پھیرے تو مجھ سے مکاریوں کو انکی تو مائل ہو جاؤنگا انکی طرف اور ہو جاؤنگا میں نادانوں میں سے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۵۵۶) اس حدیث شریف میں ایمان والوں کیلئے تعلیم ہے کہ وہ بیماری میں ہائے ہائے اور واویلا کرنے کی بجائے یاد الٰہی یا محبوب الٰہی میں مصروف و مشغول رہیں اور اچھے کلمات سے زبان کو آراستہ رکھیں صبر و شکر کو شیوہ بنائیں اور اس پر اللہ تعالیٰ کی خوب خوبیاں بیان کریں کیونکہ صابر و شاکر بیمار کیلئے اسکی بیماری میں بہت سے کفارے اکٹھا ہو جاتے ہیں (۱) بیماری (۲) صبر (۳) شکر (۴) توبہ (۵) موت کی تیاری (۶) نفرت دنیا (۷) وحشت قبر۔ یہ تمام باتیں گناہوں کے کفارے ہیں جو ایک مومن صالح کو بیماری کی حالت میں نصیب ہوتے ہیں۔ مریض کے گناہوں کے مٹنے سے مراد گناہ صغیرہ کا مٹنا ہے۔ حقوق شریعت ہوں کہ حقوق العباد وہ بغیر ادا کئے معاف نہیں ہوتے۔ بیمار کو چاہئے کہ قرض، مظالم، حقوق العباد اور فرائض و واجبات حقوق شریعت ادا کر کے اپنے آپ کو ریڈی رکھے کیونکہ پتہ نہیں کہ دم کس دم نکل جائے۔ بندۂ مومن جب اپنی بیماری میں صبر و شکر کا مظاہرہ کرتا ہے تو اعلان خداوندی ہوتا ہے کہ اے فرشتو! میرے بیمار بندے کے نامۂ اعمال میں وہ تمام نیکیاں لکھدو جو صحت و تندرستی کے زمانے میں کرتا تھا اور اب بیماری کے سبب نہ کر سکا۔ بندۂ ضعیف کی اللہ تعالیٰ کیطرف سے گویا کہ پنشن ہے۔ دنیا کی پنشن کم ہوتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کیطرف سے یہ پنشن بھی پوری تنخواہ کی طرح ہوتی ہے ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اے لوگو! تم محتاج ہو اللہ کے اور اللہ! وہ بے پرواہ ہر خوبی والا ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۰۶۲)

(۱۵۳۳) حدیث شریف: اللہ تعالیٰ غمگین دل کو پسند فرماتا ہے۔ حالت رنج و غم میں درود شریف پڑھنا رنج و غم کے دور کرنے کیلئے اکسیر ہے۔ اکثر رنج و غم گناہوں کی وجہ سے آتے ہیں اور درود شریف کی برکت سے گناہ مٹتے ہیں تو انکے متعلقات رنج و غم بھی رخصت ہو جاتے ہیں۔ شعر:

پیارے نبی پر ہر صبح و شام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پڑھتے ہیں ملکر سارے غلام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام (بانی)

(۱۵۳۴) مریض کی مزاج پرسی کی غرض سے جب کوئی اپنے گھر سے قدم نکالتا ہے تو مریض کے پاس پہونچنے تک دریائے رحمت میں غوطہ زنی کرتا ہے اور جب عیادت کرنے کیلئے بیٹھ جاتا ہے تو رحمتوں کے دریا میں مکمل طور پر ڈوب جاتا ہے اور رحمت اسے ہر طرف سے گھیر لیتی ہے اور وہ رحمت کے پانی میں نہا کر گناہوں کی آلودگیوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے۔

(۱۵۳۵) اہل عرب کو اکثر صفراوی بخار آتے ہیں جس میں غسل مفید ہوتا تھا اور ہمارے ملک میں اکثر وہ بخار آتے ہیں جن میں غسل کرنا نقصان دیتا ہے اور اس بخار میں نہانے سے نمونیہ کا خطرہ ہوتا ہے۔ کبھی ہمارے ملک والوں کو بھی ایسا بخار ہو جاتا ہے کہ جس میں پانی کا استعمال فائدہ دیتا ہے۔ بعض اطبا ایسے بخار میں سر پر برف بھی رکھواتے ہیں۔ مگر حدیث شریف میں مذکور غسل یہ معلوم ہو جانے پر کیا جائے کہ یہ بخار صفراوی ہے۔ ایسا نہو کہ اپنی مرضی سے اور حدیث شریف کا منشا و مطلب سمجھے بغیر نہانا شروع کردے اور نمونیہ ڈبل نمونیہ ہو جائے اور موت کی آغوش میں پہونچا دے۔ حکیم و ڈاکٹر کے مشورے کے بغیر بخار میں نہانے یا نہ نہانے کا فیصلہ نہ کیا جائے۔

(۱۵۳۶) بیماری بھی ایک طرح اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور اللہ تعالیٰ کی نہ محسوس ہونے والی مہربانیوں میں سے ایک مہربانی ہے جس طرح نعمت ملنے پر شکر کرنا لازم ہے اسی طرح بلا و مصیبت میں شکر ادا کرنا مومن کی شان ہے۔ کیونکہ بندہ ضعیف و ناتواں ہے اسلئے شکر کی جگہ صبرٌ جمیل فرمایا گیا۔ دیگر بیماریاں مخصوص اعضاء کے گناہوں کو دور کرتی ہیں مگر بخار ایسی بیماری ہے کہ رگ رگ میں سرایت کرتی ہے اور تمام اعضاء کے گناہوں کو مٹاتی ہے۔ گویا کہ بخار بھی نعمت الٰہی ہے اور بخار کو برا کہنا سخت جرم ہے کہ یہ کفران نعمت کی ایک شکل ہے۔

(۱۵۳۷) اللہ تعالیٰ کی آگ رحمت و مہربانی کی آگ ہے اور یہ مومنوں کیلئے خاص ہے۔ جو گناہ کو جلائے وہ آگ رحمت ہی رحمت

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلْيَغْمِسْ فِيْهِ

بسم اللہ اللھم اشف عبدك وصدق رسولك بعد نماز فجر سورج نکلنے سے پہلے اور لگائے اس میں

ثَلٰثَ غَمَسَاتٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ ثَلٰثٍ فَخَمْسٌ فَاِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ خَمْسٍ فَسَبْعٌ

تین غوطے تین دن پھر اگر نہ اچھا ہو تین دن میں تو پانچ دن پھر اگر نہ اچھا ہو پانچ دن میں تو سات دن

فَاِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ سَبْعٍ فَتِسْعٌ فَاِنَّهَا لَاتَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِاِذْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ (رواه الترمذی)

پھر اگر نہ اچھا ہو سات دن میں تو نو دن میں تو یہ اچھا ہونا نہ بڑھ سکے گا نو دن سے اللہ عزوجل کے حکم سے۔

(۱۵۳۶) حدیث شریف: ذُكِرَتِ الْحُمّٰى عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَبَّهَا رَجُلٌ فَقَالَ

ترجمہ: ذکر کیا گیا بخار کا بارگاہ میں پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو گالی دی بخار کو ایک شخص نے تو فرمایا

النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم لَاتَسُبَّهَا فَاِنَّهَا تَنْفِي الذُّنُوْبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خُبْثَ الْحَدِيْدِ (رواه ابن ماجة)

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مت گالی دو بخار کو اسلئے کہ بخار صاف کرتا ہے گناہوں کو جیسا کہ صاف کرتی ہے آگ لوہے کے زنگ کو۔

(۱۵۳۷) حدیث شریف: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَادَ مَرِيْضًا فَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزاج پرسی فرمائی کسی مریض کی تو فرمایا پیارے رسول نے تمہیں خوشخبری ہو یا تو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ

يَقُوْلُ هِيَ نَارِيْ اُسَلِّطُهَا عَلٰى عَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لِتَكُوْنَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (رواه احمد)

فرماتا ہے کہ بخار میری آگ ہے مسلط فرماتا ہوں میں اسکو اپنے بندۂ مومن پر دنیا میں تا کہ ہو جائے اسکا بدلہ آگ سے قیامت کے دن۔

(۱۵۳۸) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک رب سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے

وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَااُخْرِجُ اَحَدًا مِنَ الدُّنْيَا اُرِيْدُ اَغْفِرَلَهُ حَتّٰى اَسْتَوْفِيْ كُلَّ خَطِيْئَةٍ

میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم نہ نکالوں گا میں دنیا سے کہ ارادہ فرماؤں گا کہ بخش دوں میں اس کو یہاں تک کہ نکال دوں گا میں ہر گناہ کو

में का मौत की अगर निकोकार है तो इसलिये कि शायद यह कि बढ़ा ले नेकियाँ और अगर बदकार है तो शायद वो यह कि तौबा करे।

1550 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने न तमन्ना करे कोई तुम में का मौत की और न दुआ माँगे मौत की इससे पहले कि मौत आए उसको इसलिये कि वो जब मरेगा तो ख़त्म हो जाएँगी उसकी उम्मीदें और बेशक यही है कि नहीं बढ़ाती है मोमिन को उसकी उम्र मगर भलाई।

1551 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तमन्ना करे कोई तुम में का मौत की मुसीबत की वजह से कि पहुँची है उसको, फिर अगर करना पड़ ही जाए तो चाहिये कि कहे या अल्लाह तआला ज़िंदा रख तू मुझको उस वक़्त तक कि हो ज़िंदा रहना बेहतर मेरे लिये और वफ़ात देदे तू मुझको जब तक हो वफ़ात बेहतर मेरे लिये।

1552 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो पसंद करे अल्लाह तआला से मिलने को तो अल्लाह तआला पसंद फ़रमाता है उससे मिलने को और नापसंद करे अल्लाह तआला से मिलने को तो नापसंद फ़रमाता है अल्लाह तआला उससे मिलने को तो अर्ज़ किया हज़रते आयशा ने या प्यारे नबी की बअज़ अज़वाजे मुतहहारात ने कि हम नापसंद करते हैं मौत को, फ़रमाया

ہے۔ عشق ومحبت کی آگ، خوف خدا کی آگ یہ بھی آگ ہیں جو ماسویٰ اللہ کو پھونک کر فانی فی اللہ باقی باللہ کر دیتی ہیں۔ سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مومن کامل کی آگ بخار ہے جو کھال کو جلاتا ہے اور دل کو محفوظ رکھتا ہے۔

(۱۵۳۸) بیمار مومن صالح جو صبر وشکر کی دولت سے مالا مال ہو اس سے قبل کی بیماری میں جو گناہ سرزد ہوئے ہوتے ہیں اسکی سزا بھی دنیا ہی میں بیماری اور تنگدستی کی شکل میں دے دیتا ہوں اس طرح وہ عذاب آخرت سے بچ جاتا ہے اور اہل نجات میں سے ہو جاتا ہے۔ فقر وبیماری اور آلام ومصائب گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں کبھی فقر بھی امیری سے بہتر ہے۔ **حدیث شریف:** فقیر امیروں سے پانچسو سال پہلے جنت میں جائینگے مگر یہ سبقت اسی وقت ہوگی کہ فقیر فقر وغربت تنگدستی وعُسرت میں صابر وشاکر اور قانع رہے اور گناہوں سے الگ تھلگ رہے۔

(۱۵۳۹) محبت آمیز لہجے میں ٹائٹ کرنے والے یہ سمجھے کہ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیماری سے تنگ آکر رو رہے ہیں اور یہ بات اتنے جلیل القدر کے منصب وشان کے خلاف ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباس کے جواب کے تیور یہ ہیں کہ بیماری کو تو میں مبارک جان کر اسکی آمد سے خوش ہوں۔ لیکن ضعف وناتوانی اپنی جسمانی کمزوریوں کے باعث اپنے بڑھاپے کے زمانے میں زیادہ عبادت وریاضت نہ کرسکا اسلئے رو رہا ہوں کہ اب بیماری کی حالت میں بھی کم ہی عبادت وریاضت کا ثواب ملیگا۔ بڑھاپے میں زیادہ کرتا تو آج بڑھاپے میں بیماری کے دوران زیادہ ہی ثواب کا مستحق ہوتا۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر شریف ستر سال سے زائد تھی آپکا ۳۲ھ میں وصال شریف ہوا۔

(۱۵۴۰) بیمار بیماری کی وجہ سے یادالٰہی ذکر محبوب الٰہی میں لگا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرب پا چکا ہوتا ہے اور بشری تقاضہ کھانا پینے سے بھی الگ تھلگ سا ہو جاتا ہے اور یادرب ذکر محبوب رب سے باطن کی صفائی حاصل ہو جاتی ہے اور اسکی توجہات بھی اپنے مالک ومولیٰ کی طرف ہوتی ہیں گویا کہ وہ فرشتوں کی طرح ہے اور قبولیت میں بیمار کی دعاء جلد باب اجابت تک پہونچ جاتی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) یا وہ جو سنت ہے مجبور کی جب پکارے وہ اسکو اور دور فرما دیتا ہے برائی کو اور بنا دیتا ہے تمکو وارث زمین کا کیا کوئی معبود ہے اللہ کیساتھ کم ہی سوچتے ہو تم (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۹۱۸)

(۱۵۴۱) مریض کے پاس کم بیٹھنا تو اسلئے کہ مزاج پُرسی کی وجہ سے تیمارداری کرنے والی اور گھر کی خواتین کو تیمارداری اور پردے کے اہتمام میں دشواری ہوگی اور مریض بھی بے تکلف بات چیت نہ کرسکے گا اور اپنی ضروریات کو نہ کہہ سکے گا۔ یہ حکم بھی ان لوگوں کیلئے ہے جو صرف مزاج پُرسی کیلئے جائیں اگر تیمارداری کیلئے جائیں تو پھر دیر تک بھی مریض کے پاس ٹھہر سکتے ہیں۔ بیمار کے پاس شور کرنا اور بلند آواز کرنا منع ہے کہ آواز بلند کرنے اور شور کرنے سے مریض کو تکلیف ہوگی۔ مذکورہ حدیث شریف کا بعد والا حصہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے وصال شریف سے چار دن پہلے یعنی جمرات کا ہے کہ حضرات صحابۂ کرام کا شانۂ نبوت پر حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ قلم کاغذ لاؤ میں تمہیں کچھ لکھدوں تاکہ تم میرے بعد بہک نہ سکو۔ بعض حضرات صحابۂ کرام نے سمجھا کہ یہ حکم ہے آپ ﷺ کا اور اسکی اطاعت واجب ہے۔ بعض حضرات صحابۂ کرام نے خیال فرمایا کہ یہ مشورہ ہے آپ ﷺ کا ورنہ آپ ﷺ دین کے تبلیغی احکام تمام پہونچا چکے ہیں اور یہ جو کچھ قلم کاغذ کے تعلق سے فرمایا ہے یہ اپنی پیاری امت پر شفقت ورحمت ہے۔ مرض میں شدت ہے لہٰذا آپ ﷺ کو لکھنے کی تکلیف نہ دیجائے۔ اس اختلاف رائے کی بناپر آوازیں ملکر اونچی ہوگئیں تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''اٹھ جاؤ میرے پاس سے'' یہ تو تھا اہل سنت کا نظریہ جو آپ نے ملاحظہ فرمایا مگر اس واقعہ سے متعلق دو اور نظرئے وجود میں آئے ایک خارجی نظریہ دوسرا رافضی نظریہ۔ ایک نے حضرات صحابۂ کرام کی شان میں گستاخیوں کا سلسلہ شروع کیا تو دوسرے خاندان رسول کو سب وشتم کا نشانہ بنایا اور دونوں اپنی اپنی ضلالت میں حیران وپریشان ہیں اور اپنا ایمان تیاگ چکے ہیں۔ خارجیوں نے تو یہ کہا کہ آپ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق اکبر کے حق میں خلافت نامہ لکھنا چاہتے تھے۔ رافضیوں نے کہا کہ آپ ﷺ حضرت علی مرتضیٰ کے حق میں خلافت نامہ تحریر فرمانا چاہتے جو حضرت فاروق اعظم نے لکھنے نہ دیا! حضرات صحابۂ

فِیْ عُنُقِهٖ بِسُقْمٍ فِیْ بَدَنِهٖ وَاقْتَارٍ فِیْ رِزْقِهٖ (رواہ رزین)

اس کی گردن سے بیماری کی وجہ سے جو اس کے بدن میں ہے اور رزق میں تنگی ہونے سے۔

(۱۵۳۹) حدیث شریف: مَرِضَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَعُدْنَاهُ فَجَعَلَ يَبْكِیْ فَعُوْتِبَ

ترجمہ: بیمار ہوئے حضرت عبداللہ ابن مسعود تو ہم نے مزاج پرسی کی ان کی تو وہ رونے لگے تو محبت آمیز لہجے میں وہ ٹائٹ گئے گئے

فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَبْكِیْ لِاَجْلِ الْمَرَضِ لِاَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ

تو انہوں نے فرمایا بیشک میں نہیں روتا ہوں بیماری کی وجہ سے کیونکہ میں نے سنا ہے پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے رسول

الْمَرَضُ كَفَّارَةٌ وَاِنَّمَا اَبْكِیْ اَنَّهٗ اَصَابَنِیْ عَلٰى حَالِ فَتْرَةٍ وَلَمْ يُصِبْنِیْ فِیْ حَالِ اِجْتِهَادٍ لِاَنَّهٗ يُكْتَبُ

کہ بیماری کفارہ ہے اور بس میں رو رہا ہوں کہ بیماری پہونچی ہے مجھے بڑھاپے کی حالت میں اور نہ پہونچی بیماری قوت کے زمانے میں اسلئے کہ لکھا جاتا ہے

لِلْعَبْدِ مِنَ الْاَجْرِ اِذَا مَرِضَ مَا كَانَ يُكْتَبُ لَهٗ قَبْلَ اَنْ يَمْرِضَ فَمَنَعَهٗ مِنْهُ الْمَرَضُ (رواہ رزین)

بندے کیلئے اجر جب بیمار ہوتا ہے اس کا کہ لکھا جاتا ہے اس بندے کیلئے اس سے پہلے کہ وہ بیمار تھا تو روک دیا اس بندے کو اس عمل سے بیماری نے۔

(۱۵۴۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مَرِيْضٍ فَمُرْهُ يَدْعُوْلَكَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب جاؤ تم کسی مریض کے پاس تو کہو اس سے کہ دعا کرے وہ تمہارے لئے

فَاِنَّ دُعَاءَهٗ كَدُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ (رواہ ابن ماجۃ)

اسلئے کہ مریض کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے۔

(۱۵۴۱) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ تَخْفِيْفُ الْجُلُوْسِ وَقِلَّةُ الصَّخَبِ

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ سنت ہے کم بیٹھنا کم شور کرنا

فِی الْعِيَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيْضِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لَمَّا كَثُرَ لَغَطُهُمْ

مزاج پرسی میں مریض کے نزدیک اور فرمایا کہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب زیادہ ہوگئیں آوازیں حضرات صحابۂ کرام کی

यह मुराद नहीं जो तुम ने समझा और लेकिन मोमिन कि जब मौत आती है उसको तो बशारत दी जाती है अल्लाह तआला की रज़ा की और उसकी तरफ़ से इज़्ज़त की तो नहीं होती कोई शय ज़्यादा पसंदीदा उसको उससे जो उसके आगे है तो पसंद करने लगता है अल्लाह तआला से मिलने को और पसंद फ़रमाता है अल्लाह तआला उससे मिलने को और बेशक काफ़िर जब आती है मौत तो बशारत दी जाती है अल्लाह तआला के अज़ाब की और अल्लाह तआला की तरफ़ से सज़ा की तो नहीं होती कोई चीज़ ज़्यादा नापसंदीदा उसको उससे जो उसके आगे है तो नापसंद करने लगता है अल्लाह तआला से मिलने को और नापसंद फ़रमाता है अल्लाह तआला उससे मिलने को और हज़रते आयशा की एक रिवायत में है कि मौत अल्लाह तआला से मिलने के पहले है।

1553 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के पास से गुज़रा एक जनाज़ा तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने, उसने राहत हासिल की या राहत हासिल की गई उससे, तो हज़राते सहाबा ए किराम ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह "राहत हासिल करने वाला और उससे राहत हासिल की गई" इसका क्या मतलब है? फ़रमाया प्यारे रसूल ने बंदा ए मोमिन आराम हासिल कर लेता है दुनिया की तकलीफ़ और उसकी अज़ियतों से अल्लाह की रहमत में और बदकार बंदा कि आराम पाते हैं उससे बंदे, शहर, दरख़्त, जानवर।

کرام نے بارگاہ رسالت میں آوازیں اونچی کیں اس سے وہ معاذ اللہ تعالیٰ وہ تمام صحابۂ کرام مرتد ہوگئے اور انکی تمام نیکیاں برباد ہوگئیں! یہ دونوں نظریۂ غلط وباطل ہیں۔ چند وجوہ سے (۱) سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علیٰ مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کرتے وقت مجمع عام میں فرمایا کہ آپ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق اکبر سے راضی تھے کہ میرے موجود ہوتے ہوئے امامت کے مصلّے پر انہیں کھڑا کیا۔شعر:

عمر،عثماں،علی نے دست صدیقی پہ بیعت کی

یہ تینوں مقتدی ہیں مقتدا صدیق اکبر ہیں (یانبی)

(۲) جب آپ ﷺ نے پوری قوم کے ٹھیکیداروں کے دباؤں میں آکر حق نہ چھپایا تو چند غلاموں کے کہنے پر حق کو کیسے چھپاتے (۳) اس واقعہ کے چار دن بعد وصال شریف ہوا اگر کوئی ایسا ہی اہم مسئلہ تھا تو بقیہ چار دنوں میں تحریر فرمادیا جاتا (۴) سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ناجائز خلیفہ اور زبردستی خلافت کی کرسی حاصل کرنے والے یزید پلید کی بیعت نہ فرمائی، سر دیدیا مگر ناپاک ہاتھوں میں اپنا پاک ہاتھ نہ دیا۔سیدنا سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔شعر:

شاہ است حسین بادشاہ است حسین

دین است حسین دیں پناہ است حسین

سر داد نہ داد دست در دست یزید

حقا کہ بنائے لا الہ است حسین (کلام سحر طراز)

(ترجمہ)

دین ہیں آپ اور دیں پناہ آپ ہیں بادشاہ یا شہ کربلا آپ ہیں

سر دیا اور فاسق کی بیعت نہ کی ناشر کلمۂ طیبہ آپ ہیں (یانبی)

جب شہزادوں نے ناجائز خلیفہ کی بیعت نہ کی تو سیدنا حضرت علی ناجائز خلیفہ کی بیعت کیسے کر سکتے تھے؟ اگر خلافت صدیقی ناجائز ہوتی۔سیدنا حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی کی پوزیشن اس معاملے میں کلیر کرنے کیلئے فرمایا کہ اگر آپ چاہیں تو میں حضرت صدیق اکبر کے مقابلے میں آپ کیلئے لشکر سے جنگل کے جنگل بھردوں تو حضرت علی نے حضرت ابوسفیان کو ڈانٹ دیا (مرقاۃ شریف) (۵) یہ شور وغل تو سبکی گفتگو سے بنا تو اب حضرت علی اور حضرت عباس بھی اس طاغوتی حکم میں آجائینگے جو صحابہ کیلئے ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ تمام خانوادۂ نبوت کے افراد اہل بیت عظام آل پاک سبھی صحابۂ کرام میں داخل ہیں (۶) نہ ہی اللہ تعالیٰ نے ان تمام حضرات پر عتاب فرمایا اور نہ ہی آپ ﷺ نے (۷) آپ ﷺ کے سامنے آواز بلند ہونا منع نہیں ہے۔حضرات صحابۂ کرام تلبیہ اور تکبیر تشریق میں اور نماز کے بعد کلمۂ طیبہ میں آواز بلند کرتے ہی تھے۔دوران وعظ شریف نعرے لگاتے ہی تھے۔البتہ وہ بلند آواز ممنوع ہے جس سے آپ ﷺ کی آواز دب جائے۔بارگاہ نبوی میں سبکی آوازیں پست ہی تھیں ملکر شور کی شکل اختیار کرلیتی تھیں۔آل رسول اصحاب رسول دونوں کی اہل سنت تعظیم وتکریم کرتے ہیں۔شعر:

کچھ مخالف آل کے ہیں اور کچھ اصحاب کے

دین میں دونوں ہی نے گڑبڑ گھوٹالہ کردیا (یارسول)

(۱۵۴۲) جب اونٹنی کو دوہا جاتا ہے تو ایک بار دوھ لینے کے بعد تھنوں کو ملتے ہیں یا بچے کو تھنوں پر چھوڑتے ہیں تاکہ وہ تھنوں میں رہا سہا باقی دودھ بھی اتار لے۔ اس درمیانی وقفے کا ذکر حدیث شریف میں ہے اور یہ عرصہ چند منٹ کا ہوتا ہے اس مثال سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا مقصد یہ ہے کہ بیمار کے پاس زیادہ نہ بیٹھا جائے کہ بیمار کو عیادت کرنے والے کے زیادہ بیٹھنے کی وجہ سے کوفت، تکلیف اور پریشانی کا خوف ہے۔اگر کوئی بیمار کا دوست ہے کہ اسکے بیٹھنے سے اور باتیں کرنے سے مریض کا دل بہلتا ہے اور مریض کو اچھا لگتا ہے تو اسکا حکم وہ نہیں ہے جو اوپر عیادت کے بارے میں ہے کیونکہ دوست کا دیر تک بیٹھنا یہ عیادت نہیں ہے بلکہ صحبت ومجلس ہے (لطیفہ) ایک شخص ایک بیمار کی عیادت کو گیا اور اٹھنے کا نام نہ لیا کافی دیر تک گپیں جھاڑتا رہا بعد میں مریض سے بولا کہ آپکو تکلیف کیا ہے تو بیمار بولا کہ سردست تو یہی تکلیف ہے کہ آپ جانے کا نام تک نہیں لے رہے ہیں۔

(۱۵۴۳) اس حدیث شریف کے دو مطلب ہیں (۱) یہ کہ بیمار کا

وَاخْتِلَافُهُمْ قُوْمُوْا عَنِّیْ (رواہ رزین)

اور انکے اختلاف رائے کی کہ اٹھ جاؤ میرے پاس سے۔

(۱۵۴۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اَلْعِیَادَۃُ فُوَاقَ نَاقَۃٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے عیادت کا وقت اونٹنی کے دوہنے کے بیچ کے وقفے کی برابر ہے

وَفِیْ رِوَایَۃٍ اَفْضَلُ الْعِیَادَۃِ سُرْعَۃُ الْقِیَامِ۔ (رواہ البیہقی)

ایک روایت میں ہے کہ بہترین عیادت جلد اٹھ جانا ہے۔

(۱۵۴۳) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ لَہٗ مَاتَشْتَھِیْ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے عیادت فرمائی ایک شخص کی تو فرمایا پیارے نبی نے اس سے کہ کیا چاہتا ہے تیرا دل

قَالَ اَشْتَھِیْ خُبْزَ بُرٍّ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ خُبْزُ بُرٍّ فَلْیَبْعَثْ اِلٰی اَخِیْہِ

تو مریض نے کہا کہ میرا دل چاہتا ہے گیہوں کی روٹی کو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ جو شخص کہ ہو اسکے پاس گیہوں کی روٹی تو بھیج دے اپنے بھائی کے پاس

ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا اشْتَھٰی مَرِیْضُ اَحَدِکُمْ شَیْئًا فَلْیُطْعِمْہُ (رواہ ابن ماجۃ)

پھر فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ جب دل چاہے تمہارے کسی مریض کا کسی چیز کو تو چاہیے کہ کھلادے اسکو۔

(۱۵۴۴) حدیث شریف: تُوُفِّیَ رَجُلٌ بِالْمَدِیْنَۃِ مِمَّنْ وُلِدَ بِھَا فَصَلّٰی عَلَیْہِ النَّبِیُّ ﷺ

ترجمہ: وفات ہوئی ایک شخص کی مدینۂ منورہ میں جو پیدا وہیں ہوئے تھے تو نماز پڑھی ان پر پیارے نبی ﷺ نے

فَقَالَ یَالَیْتَہٗ مَاتَ بِغَیْرِ مَوْلِدِہٖ قَالُوْا وَلِمَ ذَاکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ

تو فرمایا پیارے نبی نے کاش یہ فوت ہونے والا مرتا اپنے پیدا ہونے کی جگہ کے علاوہ تو عرض کیا حضرات صحابۂ کرام نے ایسا کیوں یارسول اللہ فرمایا پیارے نبی نے

اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا مَاتَ بِغَیْرِ مَوْلِدِہٖ قِیْسَ لَہٗ مِنْ مَوْلِدِہٖ اِلٰی مُنْقَطَعِ اَثَرِہٖ فِی الْجَنَّۃِ (رواہ النسائی وابن ماجۃ)

کہ آدمی جب مرتا ہے اپنی پیدائش کی جگہ کے علاوہ تو ناپی جاتی ہے اس کیلئے اس کی پیدائش کی جگہ سے اس کے نشان قدم کی آخری حد تک جنت میں۔

1554 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि पकड़ा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मेरे कंधे को तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने रह दुनिया में, गोया कि तू मुसाफ़िरे बेवतन है और हज़रते अब्दुल्लाह फ़रमाते थे कि जब तुम शाम पालो तो मत इन्तेज़ार करो तुम सुबह का और जब सुबह पालो तो मत इन्तेज़ार करो शाम का और कुछ लेलो अपनी सेहत से बीमारी के लिये और अपनी ज़िंदगी से अपनी मौत के लिये।

1556 हदीस शरीफ़:– हज़रते मुआज़ इब्ने जबल से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि अगर तुम चाहो तो बता दूँ मैं तुम को कि सबसे पहले क्या फ़रमाएगा अल्लाह तआला ईमान वालों से क़यामत के दिन? और सबसे पहले क्या अर्ज़ करेंगे ईमान वाले अल्लाह तआला से? हमने कहा हाँ या रसूलुल्लाह, फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने कि अल्लाह तआला फ़रमाएगा ईमान वालों से क्या तुम पसंद करते थे मुझसे मिलने को? तो कहेंगे ईमान वाले, हाँ ऐ मालिक हमारे, तो अल्लाह तआला फ़रमाएगा क्यों? तो अर्ज़ करेंगे ईमान वाले कि हम उम्मीद रखते थे तुझसे मुआफ़ी की और तुझसे मग़फ़रत की, तो फ़रमाएगा अल्लाह तआला वाजिब हो गई है तुम्हारे लिये मेरी मग़फ़रत।

1557 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कसरत से किया

دل جس چیز کی سچی خواہش کرے وہ اسکو کھلا دینا یہ صحت کی نشانی ہے اور اسی چیز کا مناسب مقدار میں کھالینا نقصان دہ نہیں ہوتا۔ خواہش سچی ہو جھوٹی نہیں۔ جھوٹی خواہش نقصان دہ ہوتی ہے۔ سچی اور جھوٹی خواہش کا فرق طبیب حاذق کر سکتا ہے۔ مطلوب چیز وافر مقدار میں بھی نہ دیجائے اور اسکا ضرر و نقصان واضح بھی نہو۔ حدیث شریف میں ہے کہ بیماروں کو زبردستی کھانا پینا نہ دو کہ اللہ تعالیٰ انہیں کھلاتا پلاتا ہے جب بیمار مایوس ہوجائے اور اسکی زندگی کی امید ختم ہو جائے تو پھر اسے پرہیز نہ کراؤ بلکہ جو بھی جائز چیز مانگے دیدو تاکہ دنیا سے ترستا ہوا نہ جائے (واقعہ) فقیر قدیری کے والد ماجد حضرت سید محمد الطاف حسین علیہ الرحمۃ والرضوان نے اپنا یہ واقعہ خود سنایا کہ میں نوجوانی میں سخت بیمار ہوگیا اور زندگی کی امید منقطع ہوگئی حکیموں و طبیبوں نے بھی جواب دیدیا۔ دس محرم عاشورے کا دن تھا میرے والد ماجد نے اپنے چھوٹے بھائی (میرے چچا) سے کہا کہ بھیا آج دس محرم ہے حسینی سبیل کا شربت پلادو۔ لہٰذا انہوں نے یہ سوچ کر شربت پلادیا کہ مرنا تو ہے ہی اب کیوں حسرت لیکر دنیا سے جائیں۔ انہوں نے ایک کلڑ (مٹی کا بھولوا) بھر کر لائے اور پلادیا والد ماجد نے پھر مانگا انہیں ایک اور لاکر پلادیا والد ماجد منگاتے رہے چچا صاحب لاکر پلاتے رہے اسطرح دس محرم شریف کو سبیل حسینی کے دس کلڑ پی لئے اور چادر تان کر لیٹ گئے شام کو ایک پیشاب ہوا اور تمام بیماری پیشاب کی راہ نکل گئی اور دن بہ دن روبہ صحت ہوتے چلے گئے آج کچھ کل کچھ۔ یہ واقعہ غالباً چودہ برس کی عمر کا تھا اسکے بعد ۸۰ سال بقید حیات رہے اور ۹۴ سال کی عمر ہوئی ۱۹۰۱ میں ولادت اور ۱۹۹۴ میں وصال شریف ہوا' اور اس عمر میں بھی آپ ضعیف نہ تھے اور تمام بال بھی سفید نہ تھے۔ بزرگوں کے تبرکات میں بھی شفاء ہے نذر و نیاز کا مال بھی اپنے اندر شفاء رکھتا ہے۔ ۸۰ سال تک مسلسل آپ دس محرم عاشورے کو زبردست حسینی سبیل کا اہتمام فرماتے اور خوب شربت پلاتے اسکے بعد سے فقیر قدیری اس شربت کا اہتمام کرتا ہے۔

(۱۵۴۴) جائے پیدائش کی موت، مدنی اور غیر مدنی میں فرق کرنے کیلئے ہے کہ مسافرت کی موت وطن کی موت سے افضل ہے۔ تمام حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مدینۂ منورہ میں انتقال کرنا مکۂ مکرمہ میں انتقال کرنے سے افضل ہے۔ شعر:

نگاہِ شوق سجدہ ریز ہو در بار آقا ہو
اسی عالم بس مولیٰ ہمارا دم نکل جائے (یا نبی)

اور انتقال کرنے والے کی قبر اتنی کشادہ فرمادی جاتی ہے جیسے ولادت گاہ انتقال گاہ کا فاصلہ اور اسکے سارے میدان میں جنت کے باغات ہوتے ہیں۔ اس جگہ قبر کا ذکر ہے۔ ورنہ جنت میں کم سے کم جنتی ملکیت ساری روئے زمین سے زیادہ ہوگی۔ کچھ نادانوں کو اپنی قبر کی کشادگی کا یقین نہیں ہے وہ خود ہی اپنی قبر کشادہ رکھنے کی فکر رکھتے ہیں۔ مذکورہ حدیث شریف کا ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس انتقال کرنے والے کو جنت میں اس عمل کے بدلے جنت میں اتنا وسیع مکان ملیگا اگرچہ اور بھی محلات اور زمین اسکی ملک میں ہونگی۔ ایک مطلب یہ بھی ہے کہ انتقال کرنے والے کی قبر سے لیکر اسکی جائے پیدائش تک ایک کھلا دروازہ اسکے لئے جنت کی طرف کھولدیا جاتا ہے۔

(۱۵۴۵) سفر دو قسم کا ہے جسم کا سفر اور دل کا سفر۔ حدیث شریف: رہ دنیا میں مسافر ورہ گزر کیطرح اور گن اپنے آپکو اہل قبور میں سے۔ جو ظاہری طور پر دیس میں انتقال کرے وہ بھی شہید ہے اور جو دیس میں رہ کر بھی پردیسی کی طرح رہا کہ اس نے دنیا میں دل نہ لگایا اور موتو! قبل ان تموتوا کے مزے لیتا رہا وہ بھی شہید ہے۔

(۱۵۴۶) جو مومن کسی بھی مرض میں مرجائے تو وہ شہید ہے اور وہ ان نعمتوں کا مستحق ہوگا اور اسے ہمیشہ جنت سے رزق و روزی ملتی رہیگی اور عذاب قبر سے بھی محفوظ رہیگا۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اور انکے لئے رزق ہے انکا اس میں صبح وشام (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۷۳۶) اس حدیث پاک نے تو شہادت کی فہرست کو اتنا طویل اور تفصیلی کردیا ہے کہ شاید ہی کوئی مومن ہوگا جو شہید نہو اور بے حساب وکتاب جنت میں نہ جائے۔

(۱۵۴۷) مومنین کے انتقال کرنے کے بعد اس سے ملاقات کرنے گزشتہ مومنین کی ارواح آتی ہیں اور جس مقام ومنصب کا یہ

(۱۵۴۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَوْتُ غُرْبَۃٍ شَہَادَۃٌ (رواہ ابن ماجۃ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سفر کی موت شہادت ہے۔

(۱۵۴۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ مَاتَ مَرِیْضًا مَاتَ شَہِیْدًا اَوْوُقِیَ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ وَغُدِیَ وَرِیْحَ عَلَیْہِ بِرِزْقِہٖ مِنَ الْجَنَّۃِ (رواہ ابن ماجۃ والبیہقی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو مرا بیمار ہوکر وہ مرا شہید ہوکر اور بچالیا گیا عذاب قبر سے اور صبح دی جاتی ہے اور شام دی جاتی ہے اس کو روزی جنت سے۔

(۱۵۴۷) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ یَخْتَصِمُ الشُّہَدَاءُ وَالْمُتَوَفُّوْنَ عَلٰی فُرُشِہِمْ اِلٰی رَبِّنَا عَزَّوَجَلَّ فِی الَّذِیْنَ یَتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ فَیَقُوْلُ الشُّہَدَآءُ اِخْوَانُنَا قُتِلُوْا کَمَا قُتِلْنَا فَیَقُوْلُ الْمُتَوَفُّوْنَ اِخْوَانُنَا مَاتُوْ عَلٰی فُرُشِہِمْ کَمَا مُتْنَا فَیَقُوْلُ رَبُّنَا اُنْظُرُوْا اِلٰی جَرَاحَتِہِمْ فَاِنْ اُشْبِہَتْ جَرَاحِہِمْ جَرَاحَ الْمَقْتُوْلِیْنَ فَاِنَّہُمْ مِنْہُمْ وَمَعَہُمْ فَاِذَا اَجْرَاحُہُمْ قَدْ اَشْبَہَتْ جَرَاحَہُمْ (رواہ احمد والنسائی)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک جھگڑتے ہیں شہید ہونے والے اور وفات پانے والے اپنے بستروں پر اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں جو انتقال کر گئے طاعون میں کہ کہتے ہیں شہداء کہ ہمارے بھائی ہیں قتل کئے گئے جیسا کہ قتل کئے گئے ہم اور کہتے ہیں بستر پر انتقال کرنے والے ہمارے بھائی ہیں کہ انتقال کیا ہے انہوں نے اپنے بستروں پر ہمارے انتقال کرنے کی طرح تو فرماتا ہے ہمارا مالک دیکھو تم ان کے زخموں کی طرف، تو اگر مشابے ہوں انکے زخم قتل شدہ لوگوں کے زخموں کی طرح تو وہ مقتولین میں سے ہیں اور انہیں کے ساتھ ساتھ ہیں تو جب دیکھا انکے زخم مشابے ہیں شہداء کے زخموں کے۔

(۱۵۴۸) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ کَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھاگنے والا طاعون سے، جہاد سے بھاگنے والے کی طرح ہے

ज़िक्र लज़्ज़ात को ख़त्म करने वाली मौत का।

1558 हदीस शरीफ़:– बेशक अल्लाह तआला के प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया एक दिन अपने सहाबा ए किराम से, हया करो अल्लाह तआला से जैसा कि हया करने का हक़ है, हज़राते सहाबा ए किराम ने अर्ज़ किया बेशक हम हया करते हैं अल्लाह तआला से या नबियल्लाह! और हर खूबी अल्लाह तआला के लिये है, फ़रमाया प्यारे नबी ने ऐसे नहीं बल्कि जो हया करे अल्लाह तआला से जैसा कि हया का हक़ है तो वो हिफ़ाज़त करे सर की और जो सर में महफ़ूज़ है और हिफ़ाज़त करे पेट की और जो कुछ उसमें हैं और चाहिये कि याद रखे मौत को और ख़ाक में रिल मिल जाने को और जो इरादा करता है आख़ेरत का तो छोड़ देता है दुनया की ज़ीनत को तो जिसने यह किया तो उसने हया की अल्लाह तआला से जैसा हया करने का हक़ है।

1559 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो तआला अलैहे वसल्लम ने ईमान वाले का तोहफ़ा मौत है।

1560 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मोमिने कामिल मरता है पेशानी के पसीने के साथ।

انتقال کرنے والا ہوتا ہے اسی گریڈ کی ارواح اپنے ساتھ لیجاتی ہیں۔ ولی کی روح اولیاء کی ارواح کیساتھ ۔شہید کی روح ارواح شہداء کے ساتھ، اور یہ روحیں اپنے ہم جنسوں کے ساتھ قیامت تک اور بعد قیامت جنت میں ایک دوسرے کے ساتھ رہینگی ۔ مرض طاعون میں مرنے والوں کے زخموں کو شہداء کے زخموں پر قیاس کیا جائیگا اور طاعون میں مرنے والوں کو اس قیاس پر عمل پیرا ہوتے ہوئے شہداء کیساتھ رکھا جائیگا ۔ اس حدیث شریف سے اشارۃً معلوم ہوا کہ بعد موت بھی قیاس ہوگا۔ اسلام کی چار دلیلیں ہیں: (۱) قرآن کریم (۲) احادیث کریمہ (۳) اجماع امت (۴) قیاس۔ قیاس اسلام کی چار دلیلوں میں سے ایک ہے

(۱۵۴۸) طاعون سے بھاگنے والا گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہے۔ جس طرح جنگ وجہاد کے میدان سے بھاگنے والا گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص طاعون سے بھاگے اور بھاگتے میں طاعون میں ہی مر بھی جائے تو اسے کوئی ثواب نہ ملے گا۔ جیسے بزدل مجاہد میدان جنگ سے بھاگے اور بھاگتے میں مارا جائے تو اسکو بھی شہید کا ثواب نہیں ہے اور اگر طاعون میں صبر کرنے والا کسی اور بیماری میں بھی مرجائے تو شہید کا ثواب پائیگا۔

(۱۵۴۹) موت کی آرزو کرنا اچھا بھی ہے اور بُرا بھی۔ اگر موت کی آرزو لقائے الٰہی اور دیدار محبوب الٰہی کے شوق میں ہو یا دنیاوی فتنوں سے بچنے کیلئے ہو تو اچھا ہے اور اگر موت کی آرزو دنیوی تکالیف، بیماری محتاجی وغیرہ سے گھبرا کر موت کی تمنا کرے تو تمنا بُری اور بہت بُری ہے۔ موت کو یاد کرنا بہترین عبادت ہے جبکہ اسکے ساتھ موت کی تیاری بھی ہو کہ اعمال صالحہ کا خوگر ہو ورنہ اعمال صالحہ کے بغیر موت کو صرف زبانی یاد کرنا کچھ نہیں بلکہ ہوسکتا ہے کہ یہ زبانی جمع خرچ دل کی سختی اور سیاہ بختی کا سبب بن جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی یاد دلِ غافل سے ۔ زندگی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور مومن کی زندگی بہر حال اچھی ہے کیوں کہ اعمال صالحہ زندگی ہی میں ہوسکتے ہیں۔ دنیاوی تکالیف سے گھبرا کر موت نہ مانگے کیونکہ اس میں کفران نعمت بھی ہے اور بے صبری بھی اور اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی مصیبت پر اظہار ناراضگی بھی۔ البتہ دینی خطرات کے مواقع پر موت کی آرزو بھی جائز ہے اور موت کی دعاء بھی۔

(۱۵۵۰) حدیث شریف: دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ یعنی زندگی بیج بونے کا زمانہ ہے اور بعد موت فصل کاٹنے کا زمانہ ہے۔ بدکار اگر توبہ کرے گا تو زندگی میں۔ نکوکار نیکیوں کا بازار گرم کرے گا تو زندگی میں۔ بعض حضرات اپنی قبور میں نماز پڑھتے ہیں تلاوت قرآن کریم کرتے ہیں یہ ثواب کیلئے نہیں بلکہ حصول لذت روحانی کیلئے ہے جیسا کہ فرشتوں کے اعمال پر ثواب نہیں ہے۔ مُردوں کو ایصال ثواب کرنا درست ہے کہ دنیوی زندگی کے عمل پر ثواب ملتا ہے جو مُردوں کی ارواح کو بخشا جاتا ہے۔

(۱۵۵۱) اس حدیث شریف میں بڑے ہی پیارے انداز میں موت کی دعاء مانگنے کی تعلیم مرحمت فرمائی گئی ہے کہ اس خیر وشر میں دین ودنیا کی خیر وشر شامل ہے کہ موت کی تمنا کر بھی لی مگر قاعدے قرینے اور سلیقے سے۔ یہ کہنا جائز ہے کہ الٰہی مجھے شہادت کی موت دے، الٰہی مجھ کو مدینے شریف میں موت دے۔ شعر:

حیات انکی ہے موت انکی آرزو انکی
جو چاہتے ہیں کہ مرجائیں ہم مدینے میں (یا نبی)

سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعاء فرمائی تھی کہ الٰہی مجھے حصہ دے شہادت کا اپنی راہ میں اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے شہر مبارک میں شہادت نصیب فرما۔ سیدتنا ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا یہ کیسے ہوسکے گا؟ تو حضرت فاروق اعظم نے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ ایسے ہی ہوگا۔ چنانچہ دس سال چھ ماہ چار دن کارِ خلافت انجام دیا اور نماز فجر کے موقع پر ابولولو فیروز پارسی نے گھات لگا کر چھ وار کئے اور یہ سب کچھ نماز کی حالت میں آپ ﷺ کے پیارے مصلّے پر، مسجد نبوی شریف میں ہوا، اور اس نے فوراً خودکشی کر لی۔ حضرت فاروق اعظم کی دعاء مستجاب ہوئی کیونکہ آپ مستجاب الدعوات تھے اور کیوں نہ ہوتے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مانتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انکی مانتا ہے۔ سیدنا حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے موت کی آرزو کی طاعون میں۔

(۱۵۵۲) لقائے الٰہی سے مراد موت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کا واحد ذریعہ موت ہے۔ منہ سے موت مانگنا منع ہے مگر موت کو پسند

وَالصَّابِرُ فِيهِ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ (رواہ احمد)

اور صبر کرنے والا طاعون میں اس کیلئے ثواب ہے شہید کا۔

﴿باب تمنی الموت وذکرہ ترجمہ: موت کی آرزو اور اسکی یاد کا باب﴾

(۱۵۴۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَتَمَنَّىٰ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اَمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے کوئی تم میں کا موت کی اگر نکوکار ہے تو اسلئے کہ شاید یہ کہ

اَنْ يَزْدَادَ خَيْرًا وَاَمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهُ اَنْ يَسْتَعْتِبَ (رواہ البخاری)

بڑھالے نیکیاں اور اگر بدکار ہے تو شاید وہ یہ کہ توبہ کرے۔

(۱۵۵۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَتَمَنَّىٰ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تمنا کرے کوئی تم میں کا موت کی اور نہ دعا مانگے موت کی

مِنْ قَبْلِ اَنْ يَاْتِيَهُ اَنَّهُ اِذَا مَاتَ اِنْقَطَعَ اَمَلُهُ وَاِنَّهُ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُهُ اِلَّا خَيْرًا (رواہ مسلم)

اس سے پہلے کہ موت آئے اسکو اسلئے کہ وہ جب مرے گا تو ختم ہو جائیں گی اس کی امیدیں اور بیشک یہی ہے کہ نہیں بڑھاتی ہے مومن کو اسکی عمر مگر بھلائی۔

(۱۵۵۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تمنا کرے کوئی تم میں کا موت کی مصیبت کی وجہ سے کہ پہونچی ہے اس کو

فَاِنْ كَانَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ

پھر اگر کرنا پڑ ہی جائے تو چاہیئے کہ کہے یا اللہ تعالیٰ زندہ رکھ تو مجھ کو اس وقت تک کہ ہو زندہ رہنا بہتر میرے لئے اور وفات دیدے تو مجھ کو

اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ (رواہ البخاری والمسلم)

جب تک ہو وفات بہتر میرے لئے۔

(۱۵۵۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پسند کرے اللہ تعالیٰ سے ملنے کو تو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اس سے ملنے کو

1561 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो तआला अलैहे वसल्लम ने अचानक मरना ग़ज़ब की पकड़ है।

1562 हदीस शरीफ़:– तशरीफ़ लाए प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम एक जवान के पास और वो मौत की हालत में था तो फ़रमाया कि कैसा पाता है तू अपने आपको? जवान ने कहा उम्मीद रखता हूँ अल्लाह से या रसूलुल्लाह और बेशक मैं ख़ौफ़ कर रहा हूँ अपने गुनाहों से, तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जमा नहीं होतीं यह दोनों बातें किसी बंदे के दिल में इस जैसे मौक़े पर, मगर अता फ़रमा देता है उसको अल्लाह तआला जिसकी वो उम्मीद रखता है अल्लाह से और अमन देदेता है उसको जिससे ख़ौफ़ कर रहा है।

1563 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मत आरज़ू करो मौत की इसलिये कि उस पहाड़ की वहशत सख़्त है और बेशक खुशबख़्ती से है यह कि दराज़ हो उम्र बंदे की कि नसीब फ़रमाए उसको अल्लाह तआला अपनी बारगाह में हाज़िरी।

1564 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू उमामा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम बैठे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो प्यारे रसूल ने नसीहत फ़रमाई हमको और नरम फ़रमा

کرنا اچھا ہے۔ موت کو پسند کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں دل نہ لگے اور آخرت کی تیاری میں لگا رہے۔ ایسے بندے کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے اور اسکی زندگی بھی اللہ تعالیٰ کو پیاری ہے اور موت بھی۔ ہرایک کی زندگی اللہ تعالیٰ کے ارادے سے ہے مگر مومن کی موت اللہ تعالیٰ کے ارادے سے بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا سے بھی۔ ارادے اور رضا میں فرق ہے۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا موت کو ناپسند فرمانا جاں کنی کی سختی وشدت کی وجہ سے تھا نہ کہ اسلئے کہ دنیا اور اسکی لذت ہمیں پیاری وپسندیدہ ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری ازواج مطہرات خصوصاً حضرت عائشہ صدیقہ نے دنیا کی لذتیں دیکھی ہی کہاں تھیں۔ عسرت وغربت فقروفاقہ جیسی زندگی گزاری۔ سادگی زندگی کا ٹریڈ رہا۔ ۱۸ سال کی عمر شریف میں بیوگی کی چادر اوڑھ لی ایک پائی میراث نہ ملی اور ۳۵ سال کی عمر شریف دینداری تقویٰ وپرہیزگاری میں گزاردی۔ خاصان خدا کو جانکنی کے وقت جمال مصطفیٰ دکھایا جاتا ہے اس وقت مرنیوالے کو کیسی خوشی ہوتی ہے یہ بیان سے باہر ہے۔ پھر مرنیوالے کو جاں کنی کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی روح خود بخود شوق دیدار وپابوسی میں جسم سے نکل آتی ہے۔ شعر:

جب دم واپسی ہو یہ ہے آرزو
تم رہو روبرو یا نبی یا نبی　(انتخاب قدیری)

بے ایمان کو مرنے کے وقت تین مصیبتیں جھیلنا پڑتی ہیں (۱) دنیا اور اسکی لذت چھوٹنے کا غم (۲) آگے آنے والی مصیبتوں کا خوف (۳) جاں کنی کے وقت شدت وسختی۔ مومن کی موت عید وخوشی ہے کافر کی موت مصیبت وحسرت۔ اسلئے حضرات اولیاء کرام کے یوم وصال کو ''عرس'' کہتے ہیں یعنی خوشی کا دن۔ شعر:

وہ نزع کی ہو قبر کی محشر کی پُل کی ہو
تھیں جتنی مشکلیں انہیں آساں بنادیا　(یاحبیب)

''موت اللہ تعالیٰ کے ملنے سے پہلے ہے'' موت کے وقت کی پسند وناپسند اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے پہلے ہی کی پسندیدگی وناپسندیدگی ہے۔ کیونکہ موت اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا مقدمہ اور وسیلہ ہے۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات الگ معاملہ ہے اور موت الگ چیز ہے۔

(۱۵۵۳) سیدنا حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں موت کو پسند فرماتا ہوں اللہ تعالیٰ سے ملنے کیلئے۔ بیماری کو پسند فرماتا ہوں خطائیں مٹانے کیلئے اور فقیری کو پسند فرماتا ہوں تواضع اور انکسار پیدا کرنے کیلئے۔ بندۂ مومن وصالح موت کے ذریعہ دنیا اور اہل دنیا کی اذیتوں اور آزار سے بچکر اللہ تعالیٰ کی رحمت میں پہونچ جاتا ہے اور تشریعی، تکوینی احکام سے بھی چھوٹ جاتا ہے اور بدکار کی موت سے مخلوق خدا راحت کا سانس لیتی ہے کہ بدکاری کی وجہ سے بارشیں نہیں ہوتیں، سیلاب آتے ہیں۔ زلزلے آتے ہیں۔ زمین میں لڑائیاں ہوتی ہیں۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے شہر ویران و برباد ہوتے ہیں۔ جانوروں اور درختوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ مومن صالح کی موت پر آسمان وزمین روتے ہیں کفار پر نہیں روتے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) تو نہ رویا ان پر آسمان اور زمین اور نہ تھے وہ مہلت دئے ہوئے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۲۲۶) اور بدکار کے مرنے پر سب خوش ہوتے ہیں کہ انکی بدکاریوں سے سب مصیبت میں تھے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) ظاہر ہوا بگاڑ خشکی اور تری میں اس وجہ سے جو کمایا ہاتھوں نے لوگوں کے تاکہ چکھائے انکو کچھ اسکا جو عمل کئے انہوں نے تاکہ باز آجائیں (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۹۸۲) مسافر کسی منزل اور وہاں کی زیب وزینت سے دل نہیں لگاتا کیونکہ اسے اس مقام کو چھوڑنا ہی ہے اور آگے جانا ہے اسی طرح بندۂ مومن کو دنیا اور اسباب دنیا سے جی نہیں لگانا چاہئے کیونکہ مرتے وقت دنیا اور اسباب دنیا کی محبت پریشان کریگی اور بزرگان دین کا یہ فرمانا وطن کی محبت ایمان میں سے ہے تو یہاں وطن سے یا تو جنت مراد ہے یا پھر مدینۂ منورہ کہ یہ دونوں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ہی کے گھر اور وطن ہیں۔ اسی لئے مدینہ شریف اور خلد بریں مومنوں کا وطن اصلی ہے اور وطن کی محبت ایمان کا رکن ہے۔ شعر:

نہ مرنا یاد آتا ہے نہ جینا یاد آتا ہے
میں عاشق ہوں مدینے کا مدینہ یاد آتا ہے　(یانبی)

ہر بندے کو چاہئے کہ زندگی کے لمحات کو غنیمت شمار کرے اور انہیں

وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَوْبَعْضُ اَزْوَاجِهٖ

اور جو ناپسند کرے اللہ تعالیٰ سے ملنے کو تو ناپسند فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ملنے کو تو عرض کیا حضرت عائشہ نے یا پیارے نبی کی بعض ازواج مطہرات نے

اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ

کہ ہم نہ پسند کرتے ہیں موت کو فرمایا یہ مراد نہیں جو تم نے سمجھا اور لیکن مومن کہ جب موت آتی ہے اسکو تو بشارت دی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کی رضا کی

وَكَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهُ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَ

اور اس کی طرف سے عزت کی تو نہیں ہوتی کوئی شئی زیادہ پسندیدہ اس کو اس سے جو اس کے آگے ہے تو پسند کرنے لگتا ہے اللہ تعالیٰ سے ملنے کو اور

اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حَضَرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهٖ

پسند فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ملنے کو اور بیشک کافر جب آتی ہے موت تو بشارت دیجاتی ہے اللہ تعالیٰ کے عذاب کی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا کی

فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهُ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ

تو نہیں ہوتی کوئی چیز زیادہ ناپسندیدہ اس کو اس سے جو اسکے آگے ہے تو ناپسند کرنے لگتا ہے اللہ تعالیٰ سے ملنے کو اور ناپسند فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ملنے کو

وَفِيْ رِوَايَةِ عَائِشَةَ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ (رواہ البخاری والمسلم)

اور حضرت عائشہ کی ایک روایت میں ہے کہ موت اللہ تعالیٰ سے ملنے کے پہلے ہے۔

(۱۵۵۳) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيْحٌ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا ایک جنازہ تو فرمایا پیارے رسول نے اس نے راحت حاصل کی

اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ

یا راحت حاصل کی گئی اس سے تو حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ راحت حاصل کرنیوالا اور اس سے راحت حاصل کی گئی اس کا کیا مطلب ہے

فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَاَذَاهَا اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ

فرمایا پیارے رسول نے بندۂ مومن آرام حاصل کرلیتا ہے دنیا کی تکلیفوں اور اس کی اذیتوں سے اللہ کی رحمت میں اور بدکار بندہ

दिया हमारे दिलों को, हज़रते सअद इब्ने उबी वक़ास रोए और खूब रोए और फ़रमाने लगे काश मैं मर गया होता तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने एक सअद! क्या मेरे पास आरजू करते हो मौत की तो लौटाया इस जुमले को तीन बार, फिर फ़रमाया प्यारे नबी ने ऐ सअ़द! अगर तुम पैदा किये गए जन्नत के लिये तो न दराज़ हो तुम्हारी उम्र और अच्छे हों तुम्हारे अमल तो वो बेहतर है तुम्हारे लिये।

1465 हदीस शरीफ़:– हज़रते हारेसा इब्ने मुज़रब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं गया हज़रते खुबाब के पास और दाग़ लगाए गए थे वो 7, हज़रते सअद ने फ़रमाया कि अगर न सुना होता मैंने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते है प्यारे रसूल न आरजू करे कोई तुम में का मौत की तो मैं ज़रूर तमन्ना करता मौत की और बिला शुबह मैंने देखा है खुद को प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ कि नहीं मालिक था मैं एक दिरहम का और बेशक मेरे घर के कोने में उस वक़्त चालीस हज़ार दिरहम हैं, फ़रमाया हज़रते हारसा ने कि बेशक लाया गया कफ़न हज़रते खुबाब का तो जब देखा हज़रते खुबाब ने कफ़न को तो रोए और फ़रमाया हज़रते खुबाब ने लेकिन हज़रते अमीरे हम्ज़ा कि नहीं पा सके वो कफ़न को मगर एक चादर धारीदार जो डाली जाती उनके सर पर तो खुल जाते आपके दोनों क़दम शरीफ़ और जब डाली जाती उनके क़दम शरीफ़ पर तो खुल जाता उनका सरे अक़्दस,

موت کیلئے توشہ تیار کرنے میں وقف کرے۔شعر:

چراغ نور ایمان وعمل تو ساتھ لیتا جا

وہاں جانا ہے جس جا پر اندھیرا ہی اندھیرا ہے (یا نبی)

(۱۵۵۴) سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ اپنے نفس سے خطاب فرماتے تھے کہ زندگی کی لمبی امیدیں نہ باندھنا چاہئیں ہر نماز کو آخری نماز بلکہ ہر سانس کو آخری سانس سمجھنا چاہئے۔ تندرستی اور زندگی کو غنیمت جانو یہ نہ سمجھو کہ یہ بہار کے دن ہمیشہ رہینگے۔ جتنا ہو سکے نیکیاں کما لی جائیں۔ ورنہ جب موسم خزاں آئیگا تو بیماری وموت کے زمانے میں کچھ نہ بن پڑیگا۔شعر:

ارے ناداں اگر یہ زندگی بے بندگی ہوگی

تجھے مرقد میں محشر میں بڑی شرمندگی ہوگی (یا نبی)

(۱۵۵۵) خاصان خدا فرماتے ہیں خوش بختی کی علامت یہ ہے کہ زندگی میں خوف خدا کی جلوہ گری ہو اور جب پروانۂ اجل آئے تو امید کا نشان ظاہر ہو۔ اللہ تعالیٰ سے گمانِ نیک کا مطلب یہ ہے کہ نیک اعمال میں زندگی بھر شغف رکھے۔ اعمال بد کیساتھ آرزوئیں لگائے بیٹھا رہنا ٹھنڈے لوہے کو کاٹنا ہے۔ نیک عمل کریں پھر امید وابستہ کریں۔ نیکیوں کے ساتھ امیدوار رہنا حق ہے مگر بدکاریوں کے ساتھ بارگاہ الٰہی سے امید رکھنا خود کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔ اس حدیث شریف کی روشنی میں کہا جاتا ہے کہ خوف کی عبادت سے امید کی عبادت بہتر ہے۔

(۱۵۵۶) امیدوار گناہ گار حاکم سے ملنا چاہتا ہے اور با امید مجرم حاکم سے بھاگتا ہے۔ بندۂ مومن کا یہ چاہنا کہ میری اپنے رب سے ملاقات ہو جائے یہ اس حقیقت کا پتہ دیتا ہے کہ رب بھی اپنے اس بندے سے ملنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو نوازنے کا عادی ہے اور بندہ لینے پر حریص ہوتا ہے۔ اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو یہ بھی معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کل قیامت میں مومن بندوں سے پہلا سوال کیا فرمائیگا اور مومن بندے کیا جواب دینگے۔ قیامت میں کیا ہوگا آپ ﷺ سب جانتے ہیں۔ بے ایمان ہیں وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کو اپنے انجام و مآل کی خبر نہیں!۔ انہیں کل گزشتہ کی بھی خبر ہے اور کل آئندہ کی بھی خبر ہے۔ تب ہی تو قیامت کی باتوں کی خبریں مرحمت فرما رہے ہیں۔

(۱۵۵۷) موت کو یاد کرنے سے غفلت دور ہو جاتی ہے اور دنیا سے شغف رکھنے سے باز رہتا ہے اور اطاعت الٰہی واطاعت واتباع محبوب الٰہی میں سرگرم رہتا ہے۔ ہر شخص کی موت اسکی دنیاوی کھانے پینے وغیرہ کی لذتوں کو فنا کر دیتی ہے۔ البتہ مومن مُردوں کی ارواح زندوں کی تلاوت، ذکر کی لذت محسوس کرتی ہیں، زیارت قبر کرنے والوں سے انہیں اُنس ہوتا ہے برزخی لذتیں پاتا ہے جو دنیا کی لذتوں سے اعلیٰ وبالا ہیں۔ ایصال ثواب یہ روحانی لذتیں ہیں ارواح مومنین ان سے محظوظ ہوتی ہیں۔ حدیث شریف بالا میں جسمانی لذتیں مراد ہیں جو دنیاوی ہیں۔ یہ فرق نظر میں رہے۔ جو روزانہ موت کو یاد کر لیا کرے اسکے لئے بھی درجۂ شہادت ہے۔

(۱۵۵۸) اس خطاب پاک میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام پر رکھکر تمام امت کو سنایا اور پیغام دیا ہے۔ اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ حضرات صحابۂ کرام کو اللہ تعالیٰ سے پوری پوری غیرت وحیاء نہ تھی۔ یہ دشمنان صحابہ کا خیال خام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ سے فرمایا۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اے غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے آپ ڈرتے رہیں اللہ سے اور نہ کہنا مانیں کافروں کا اور منافقوں کا بے شک اللہ ہے بہت علم والا بڑی حکمت والا (بصیرۃ الایمان افادۂ قادر معینی ص ۱۰۱۰) کیا کوئی بد بخت یہ کہے گا کہ آپ ﷺ خوف خدا سے خالی تھے اور کفار ومنافقین کی فرمانبرداری کرتے تھے؟۔ ہرگز ہرگز نہیں بلکہ یہ آپ ﷺ پر رکھ کر امت محمدیہ کو سنایا یا سمجھایا جا رہا ہے۔ اگر دشمنان نبی یہ کہیں کہ حضور اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے تھے اور کفار ومنافقین کی اطاعت واتباع کرتے تھے تو یہ نری جہالت، سفاہت وضلالت ہے۔ حضرات صحابۂ کرام کا جواب نہ تو ریاء ونمائش ہے اور نہ تعلّی وشیخی بلکہ توفیق الٰہی کیلئے بطور شکریہ ہے اور آپ ﷺ کے سامنے اپنا حال اپنی کیفیت ظاہر کرنا ریاء نہیں ہے کہ وہ ویسے بھی سب کچھ جانتے ہیں۔شعر:

وہ خطرات دل ہوں کہ افکار ذہنی

نبی پر ہیں سب آشکار اللہ اللہ (یا نبی)

پوری حیاء اور ایسی حیا کرنا جیسا کہ حیاء کرنے کا حق ہے وہ یہ ہے کہ

یَسْتَرِیْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کہ آرام پاتے ہیں اس سے بندے، شہر، درخت، جانور۔

(۱۵۵۴) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْكِبِیْ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پکڑا پیارے رسول اللہ ﷺ نے میرے کندھے کو

فَقَالَ كُنْ فِی الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِيْلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ

تو فرمایا پیارے رسول نے رہ دنیا میں گویا کہ تو مسافر بے وطن ہے اور حضرت عبداللہ فرماتے تھے کہ جب تم شام پالو تو مت انتظار کرو تم صبح کا

وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيٰوتِكَ لِمَوْتِكَ (رواہ البخاری)

اور جب صبح پالو تو مت انتظار کرو شام کا اور کچھ لیلو اپنی صحت سے بیماری کیلئے اور اپنی زندگی سے اپنی موت کیلئے۔

(۱۵۵۵) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهٖ

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے پیارے رسول کے وصال شریف سے

بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ (رواہ مسلم)

تین دن پہلے فرماتے ہیں پیارے رسول کہ نہ مرے کوئی تم میں کا کہ اچھا رکھے گمان اللہ تعالیٰ کے بارے میں۔

(۱۵۵٦) حدیث شریف: عَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَاْتُكُمْ

ترجمہ: حضرت معاذ ابن جبل سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ اگر تم چاہو تو بتادوں میں تم کو

مَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُوْنَ لَهٗ قُلْنَا نَعَمْ

کہ سب سے پہلے کیا فرمائے گا اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے قیامت کے دن اور سب سے پہلے کیا عرض کریں گے ایمان والے اللہ تعالیٰ سے ہم نے کہا ہاں

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَائِیْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا

یارسول اللہ فرمایا پیارے رسول نے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ایمان والوں سے کیا تم پسند کرتے تھے مجھ سے ملنے کو تو کہیں گے ایمان والے ہاں اے مالک ہمارے

यहाँ तक कि डाली गई चादर उनके सरे अक़्दस पर और डाली गई उनके क़दम शरीफ़ पर घास।

1466 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो तआला अलैहे वसल्लम ने तलक़ीन करो अपने मुर्दों को कलमा ए तय्येबा की।

1467 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब तुम जाओ मरीज़ के पास या मय्यत के पास तो अच्छे बोल बोलो इसलिये कि फ़रिश्ते आमीन कहते हैं उस पर जो तुम कहते हो।

(89) मरने वाले के पास क्या कहा जाये इसका बाब

1568 हदीस शरीफ़:– हज़रते उम्मे सलमा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं है किोई ऐसा मुसलमान कि पहुँचे उसको परीशानी तो कहे वो उसको हुक्म फ़रमाया है उसको अल्लाह तआला ने जिसका "बेशक हम अल्लाह के लिये हैं और बेशक हम उसी की तरफ़ लौटने वाले हैं या अल्लाह तआला अज्र अता फ़रमा तू मुझको मेरी मुसीबत में और बदल दे मेरे लिये उससे मगर बदला देता है अल्लाह तआला उसके लिये बेहतर उससे फिर जब हज़रते अबू सलमा का विसाल हुवा तो मैंन कहा मुसलमानों में कौन ज़्यादा अच्छा है? हज़रते अबू सलमा से वो पहले घर वाले थे जिन्होंने हिजरत की प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की तरफ़, फिर मैंने मज़कूरा

فَيَقُوْلُ لِمَ فَيَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ فَيَقُوْلُ قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِيْ (رواہ فی شرح السنۃ)

تو اللہ فرمائیگا کیوں؟ تو عرض کرینگے ایمان والے کہ ہم امید رکھتے تھے تجھ سے معافی کی اور تجھ سے مغفرت کی تو فرمائیگا اللہ واجب ہوگئی ہے تمہارے لئے میری مغفرت۔

(۱۵۵۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَكْثِرُوْا ذِكْرَهَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ۔ (رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے کیا کرو ذکر لذات کو ختم کرنے والی موت کا۔

(۱۵۵۸) حدیث شریف: اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِاَصْحَابِهٖ اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن اپنے صحابۂ کرام سے حیا کرو اللہ تعالیٰ سے

حَقَّ الْحَيَاءِ قَالُوْا اِنَّا نَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ

جیسا کہ حیا کرنے کا حق ہے، حضرات صحابۂ کرام نے عرض کیا بیشک، ہم حیا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے یا نبی اللہ اور ہر خوبی اللہ تعالیٰ کیلئے ہے فرمایا ایسے نہیں

وَلٰكِنَّ مَنِ اسْتَحْيٰ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا دَعٰى وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى

بلکہ جو حیا کرے اللہ تعالیٰ سے جیسا کہ حیا کا حق ہے تو وہ حفاظت کرے سر کی اور جو سر میں محفوظ ہے اور حفاظت کرے پیٹ کی اور جو کچھ اس میں ہے

وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ

اور چاہیئے کہ یاد رکھے موت کو اور خاک میں رل مل جانے کو اور جو ارادہ کرتا ہے آخرت کا تو چھوڑ دیتا ہے دنیا کی زینت کو تو جس نے یہ کیا

فَقَدِ اسْتَحْيٰ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ (رواہ احمد والترمذی)

تو اس نے حیا کی اللہ تعالیٰ سے جیسا حیا کرنے کا حق ہے۔

(۱۵۵۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ (رواہ البیہقی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایمان والے کا تحفہ موت ہے۔

(۱۵۶۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ (رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنِ کامل مرتا ہے پیشانی کے پسینے کے ساتھ۔

दुआ पढ़ ली तो बदला दिया अल्लाह तआला ने मुझको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से।

1569 हदीस शरीफ़:– तशरीफ़ लाए प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हज़रते अबू सलमा की मय्यत पर कि खुली रह गईं थीं उनकी आँखें तो बंद फ़रमाया प्यारे नबी ने उनको फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने बेशक रूह जब क़ब्ज़ कर ली जाती है तो पीछे पीछे जाती है नज़र तो रोने लगे कुछ लोग उनके घर वालों में से तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने मत दुआ करो तुम अपनी जानों पर मगर भलाई की क्योंकि फ़रिश्ते आमीन कहते हैं उस पर जो तुम कहते हो फिर दुआ फ़रमाई प्यारे रसूल ने या अल्लाह! बख़्श दे तो अबू सलमा को और बुलंद फ़रमा दे उनके मरतबे को, हिदायत याफ़्ता बंदों में बुलंद फ़रमा, और मुंतज़िम व निगराँ हो जा तू उनके बाद वालों में जो बाक़ी बचे हुवे हैं और बख़्श दे तो हम को और उनको ऐ तमाम जहाँनों के मालिक और कुशादगी फ़रमा दे उनके लिये उनकी क़ब्र में और रोशनी भर दे उनके लिये क़ब्र में।

1570 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम का जब विसाल शरीफ़ हुवा तो उढ़ाई गई धारीदार चादर जो हिबरा शहर की बनी हुई थी।

1571 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो शख़्स कि होगा उसका आख़ेरी कलाम कलमा ए तय्येबा तो जाएगा वोह जन्नत में।

(۱۵۶۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَوْتُ الْفَجَاءَةِ اَخْذَةُ الْاَسِفِ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اچانک مرنا غضب کی پکڑ ہے

(۱۵۶۲) حدیث شریف: دَخَلَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی شَابٍّ وَّھُوَ فِی الْمَوْتِ فَقَالَ کَیْفَ تَجِدُکَ

ترجمہ: تشریف لائے پیارے نبی ﷺ ایک جوان کے پاس اور وہ موت کی حالت میں تھا تو فرمایا کہ کیسا پاتا ہے تو اپنے آپ کو؟

قَالَ اَرْجُو اللّٰہَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَخَافُ ذُنُوْبِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَجْتَمِعَانِ

جوان نے کہا امید رکھتا ہوں اللہ سے یا رسول اللہ اور بیشک میں خوف کر رہا ہوں اپنے گناہوں سے تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جمع نہیں ہوتیں یہ دونوں باتیں

فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ فِیْ مِثْلِ ھٰذَا الْمَوْطِنِ اِلَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ مَا یَرْجُوْ وَاٰمَنَہٗ مِمَّا یَخَافُ۔ (رواہ الترمذی وابن ماجة)

کسی بندے کے دل میں اس جیسے موقع پر مگر عطا فرما دیتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ جسکی وہ امید رکھتا ہے اللہ سے اور امن دیدیتا ہے اسکو جس سے خوف کر رہا ہے۔

(۱۵۶۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَاِنَّ ھَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِیْدٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے مت آرزو کرو موت کی اسلئے کہ اس پہاڑ کی وحشت سخت ہے

وَاِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ یَّطُوْلَ عُمْرُ الْعَبْدِ وَیَرْزُقَہُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ الْاِنَابَةَ (رواہ احمد)

اور بیشک خوش بختی سے ہے یہ کہ دراز ہو عمر بندے کی کہ نصیب فرمائے اس کو اللہ عزوجل اپنی بارگاہ میں حاضری۔

(۱۵۶۴) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ جَلَسْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَکَّرَنَا

ترجمہ: حضرت ابوامامہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم بیٹھے پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تو پیارے رسول نے نصیحت فرمائی ہم کو

وَرَقَّقَنَا فَبَکٰی سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَاَکْثَرَ الْبُکَاءَ فَقَالَ یَالَیْتَنِیْ مِتُّ فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم

اور نرم فرما دیا ہمارے دلوں کو حضرت سعد ابن ابی وقاص روئے اور خوب روئے اور فرمانے لگے کاش میں مرگیا ہوتا تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے

یَا سَعْدُ اَعِنْدِیْ تَتَمَنَّی الْمَوْتَ فَرَدَّدَ ذٰلِکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ یَاسَعْدُ اِنْ کُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّةِ

اے سعد! کیا میرے پاس آرزو کرتے ہو موت کی تو لوٹایا اس جملے کو تین بار پھر فرمایا پیارے نبی نے اے سعد اگر تم پیدا کئے گئے جنت کیلئے

1572 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने प्ढ़ो सूरा यासीन शरीफ़ अपने मरने वालों पर।

1573 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने चूमा हज़रते उस्मान इब्ने मज़ऊन को और वोह विसाल शुदा थे और प्यारे नबी रो रहे थे यहाँ तक कि बह बए आँसू प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के हज़रते उस्माने के चहरा ए पाक पर।

1574 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते अबू बक्र ने चूमा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को हालाँकि वोह विसाल फ़रमा चुके थे।

1575 हदीस शरीफ़:– हज़रते तलहा इब्ने बरा बीमार हो गए तो तशरीफ़ फ़रमा हुवे उनके पास प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कि अयादत फ़रमाते हैं उनकी तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि मैं देख रहा हूँ तलहा को कि ज़ाहिर हो गई है उसकी मौत तो ख़बर दे देना तुम मुझको उसकी और जल्दी करना इसलिये कि नहीं है मुनासबि मुसलमान मय्यत को रोके रखना अपने घर वालों के दर्मियान।

1576 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तलक़ीन करो अपने मुर्दों को "लाइलाहा इल्ललाहुल हलीमुल करीम सुबहानल्लाहे रब्बिल अरशिल अज़ीम अलहमदो लिलहे

سر کو غیر خدا کے سامنے جھکنے سے بچائے۔ دماغ کی دنیا کو ریا، تکبر سرکشی سے بچائے جن کا سر جامع ہے، انکی بھی نگہداشت رکھے کہ زبان، آنکھ، کان، ناک کو بھی ناجائز بولنے دیکھنے چکھنے سننے سوچنے سمجھنے سے بچائے، پیٹ کو حرام اور شبہ حرام کے لقمے سے بچائے اور اپنی شرمگاہ کی بھی حفاظت کرے، دل کو بری خواہشات سے محفوظ رکھے اور دل کو معرفت الٰہی اور محبت نبوی کا گہوارہ بنائے اور غیر کی یاد سے الگ تھلگ رہے۔ خیال غیر سے بے تعلق رہے اور یاد کرے کہ جسم کی ہڈیاں خاک و برادہ نہ ہو جائیں۔ جو شخص دنیا کو فانی جانتا مانتا ہے تو وہ دنیا میں زہد و قناعت اور بے رغبتی کا راستہ اختیار کرتا ہے اور دنیاوی لذات و شہوات کو خیرباد کہتا ہے۔ دنیا کی زیب و زینت سے کنارہ کش ہو جاتا ہے کہ دنیا کی حرام زینت و آرائش سے اجتناب کرتا ہے اور حلال زینت و آرائش میں پھنستا نہیں۔ دنیا کی زینت وہ ہے جو محض دنیا کیلئے کیجائے لہٰذا عید کے دن اچھا لباس، جمعہ کا غسل و خوشبو، سرمہ وغیرہ اور آپ ﷺ کے پیارے آستانے کی حاضری پر لباس فاخرہ زیب تن کرنا یہ سب دینی زینت و آرائش ہیں۔ دنیا کی زینت بری ہے اور دنیا میں دینی زینت کرنا اچھا ہے۔ اس دوسری زینت کو اللہ تعالیٰ نے اللہ والی زینت فرمایا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اے پیارے نبی آپ فرمائیے کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو پیدا فرمائی اس نے اپنے بندوں کیلئے اور پاکیزہ رزق میں سے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۳۶۳) ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اے آدم کی اولاد مزین کرو اپنے آپ کو ہر نماز کے وقت (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۳۶۳) سیدنا حضرت شیخ علی المتقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سالک کا اللہ تعالیٰ سے قرب اسکے غیر سے دور ہونا ہے اور اللہ تعالیٰ سے وصل اسکے غیر سے لاتعلق ہونا ہے۔ سالک جتنا غیر سے دور ہوتا جاتا ہے اللہ تعالیٰ سے قریب ہوتا جاتا ہے اور غیر سے جتنا کٹتا چلا جاتا ہے اللہ تعالیٰ سے وصل زیادہ سے زیادہ ہوتا چلا جاتا ہے اور بندے میں اللہ تعالیٰ کے جلوے نظر آنے لگتے ہیں۔ شعر:

مظہر کبریا ہیں مرے مصطفیٰ مظہر مصطفیٰ ہیں تمام اولیاء
اولیاء کی ہے یہ شان جود و عطا اپنے مانگے ہوئے سے سوا پاؤ گے

ایک یہ حقیقت بھی نظر میں رہے کہ دینی اصطلاح میں "غیر اللہ" بتوں یعنی دشمنان خدا کو کہتے ہیں اور "اہل اللہ" خاصان خدا مقربین خدا کو کہتے ہیں۔ اگر یہ فرق نظر میں رہا تو کوئی نادان بتوں والی آیات کریمہ اولیاء کرام پر چسپاں کر کے گمراہ نہ کر سکے گا۔

(۱۵۵۹) مومن کیلئے موت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحفہ ہے کیونکہ موت اللہ تعالیٰ سے ملنے اور جنت میں پہونچنے کا ذریعہ ہے موت کافر کیلئے جہنم کا ٹکٹ ہے۔ موت کافر کیلئے مصیبت ہے کیونکہ کافر کی محبوبہ دنیا ہے اور موت اس محب دنیا سے محبوبۂ دنیا کو چھڑاتی ہے۔ اور موت ایمان والے کیلئے تحفۂ محبت ہے کہ مومن کا محبوب حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور موت مومن کو محبوب سے ملاتی ہے۔ حدیث شریف۔ موت ایک پُل ہے جو حبیب کو حبیب سے ملاتی ہے۔

(۱۵۶۰) مومن کامل کے مرنے کے وقت اسکی پیشانی پر پسینہ آجاتا ہے اگر موسم سرما ہو یہ پسینہ اچھے خاتمے کی علامت ہے۔ جانکنی کی شدت زیادہ ہوتی ہے تاکہ سارے گناہ معاف ہو جائیں اور درجات بلند ہوں اور موت کی تمام شدت و مشقت پسینے کی راہ نکل جاتی ہے اسے پتہ بھی نہیں چلتا۔

(۱۵۶۱) ہارٹ فیل ہو جانا۔ بیٹھے بیٹھے لڑھک جانا۔ سوتے سوتے رہ جانا نہ اپنی کہنا نہ دوسرے کی سننا اچانک مرجانا اللہ تعالیٰ کے قہر و غضب کی علامت ہے۔ کیونکہ اس میں بندے کو توبہ و اعمال صالحہ کا موقع نہیں ملتا کہ وہ آخرت اور موت کی بروقت بھی کوئی تیاری کر سکے اور یہ حکم کافر کیلئے ہے اور اس مومن کیلئے ہے جسکا کردار و کیرکٹر صالح نہو گویا کہ اچانک مرجانا اچھوں کیلئے اچھا اور بُروں کیلئے بُرا ہے۔ مومن صالح کسی وقت اپنے خالق و مالک سے غافل نہیں رہتا۔ سیدنا حضرت سلیمان و سیدنا حضرت یعقوب علیہما السلام کا وصال شریف اچانک ہوا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا مومنین کاملین کیلئے اچانک موت رحمت ہے اور کافر کیلئے مصیبت کی پکڑ ہے کہ مومن اس اچانک موت میں بیماریوں کی تکلیف سے بچ جاتا ہے۔ ہمارے مراد آباد شریف میں ایک بدعقیدہ مولوی اسٹیج پر بیٹھے بیٹھے لُڑھک گیا اس سے کہا گیا کہ تقریر کرو! بولا کہ کل کرونگا اور کہکر لقمۂ اجل ہوگیا۔

فَمَا طَالَ عُمْرُكَ وَحَسُنَ مِنْ عَمَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ (رواہ احمد)

تو نہ دراز ہو تمہاری عمر اور اچھے ہوں تمہارے عمل تو وہ بہتر ہے تمہارے لئے۔

(۱۵۶۵) حدیث شریف: عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَىٰ خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوَىٰ

ترجمہ: حضرت حارثہ ابن مضرب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں گیا حضرت خباب کے پاس اور داغ لگائے گئے تھے وہ

سَبْعًا فَقَالَ لَوْلَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم يَقُوْلُ لَا يَتَمَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ

سات، حضرت سعد نے فرمایا کہ اگر نہ سنا ہوتا میں نے پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے رسول نہ آرزو کرے کوئی تم میں کا موت کی

لَتَمَنَّيْتُهُ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مَا اَمْلِكُ دِرْهَمًا وَاِنَّ فِيْ جَانِبِ بَيْتِيْ

تو میں ضرور تمنا کرتا موت کی اور بلاشبہ میں نے دیکھا ہے خود کو پیارے رسول اللہ ﷺ کیساتھ کہ نہیں مالک تھا میں ایک درہم کا اور بیشک میرے گھر کے کونے میں

اَلْآنَ لَاَرْبَعِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ ثُمَّ اُتِيَ بِكَفَنِهٖ فَلَمَّا رَاٰهُ بَكٰى وَقَالَ

اس وقت چالیس ہزار درہم ہیں، فرمایا حضرت حارثہ نے کہ بیشک لایا گیا کفن حضرت خباب کا تو جب دیکھا حضرت خباب نے کفن کو تو روئے اور فرمایا حضرت خباب نے

لٰكِنْ حَمْزَةُ لَمْ يُوْجَدْ لَهٗ كَفَنٌ اِلَّا بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ اِذَا جُعِلَتْ عَلٰى رَأْسِهٖ قَلَصَتْ عَنْ قَدَمَيْهِ وَاِذَا جُعِلَتْ

لیکن حضرت امیر حمزہ کہ نہیں پاسکے وہ کفن کو مگر ایک چادر دھاری دار جو ڈالی جاتی انکے سر پر تو کھل جاتے آپکے دونوں قدم شریف اور جب ڈالی جاتی

عَلٰى قَدَمَيْهِ قَلَصَتْ عَنْ رَأْسِهٖ حَتّٰى مُدَّتْ عَلٰى رَأْسِهٖ وَجُعِلَ عَلٰى قَدَمَيْهِ الْاِذْخِرُ (رواہ احمد)

انکے قدم شریف پر تو کھل جاتا ان کا سر اقدس یہاں تک کہ ڈالی گئی چادر ان کے سر اقدس پر اور ڈالی گئی انکے قدم شریف پر گھاس۔

﴿باب ما يقال عند من حضره الموت ترجمہ: مرنیوالے کے پاس کیا کہا جائے اسکا باب﴾

(۱۵۶۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلقین کروا اپنے مُردوں کو کلمۂ طیبہ کی۔

(۱۵۶۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ اَوِ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب تم جاؤ مریض کے پاس یا میت کے پاس تو اچھے بول بولو

रब्बिल आलमीन'' की, हज़राते सहाबाए किराम ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह कैसी है ज़िंदों के लिये? फ़रमाया प्यारे नबी ने अच्छी और बहुत अच्छी है।

1577 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मय्यत कि आते हैं उसके पास फ़रिश्ते फिर जब होता है आदमी नेक तो कहते हैं फ़रिश्ते निकल ऐ पाक रूह कि थी तू पाक जिस्म में निकल क़ाबिले तारीफ़ और खुश हो ख़ैरयत से और पाक रिज़्क़ से ग़ज़ब न फ़रमाने वाले रब से, तो कहते रहते हैं उससे यहाँ तक कि निकल आती है रूह, फिर जब ले जाया जाता है उसको आसमान की तरफ़ तो खोल दिया जाता है आसमान उसके लिये तो कहा जाता है, यह कौन है? फ़रिश्ते कहते हैं कि फ़लाँ है तो कहा जाता है खुशआमदीद ऐ पाक रूह, जो थी पाक बदन में दाख़िल हो जा क़ाबिले तारीफ़ और खुश हो ख़ैरयत से और पाक रिज़्क़ से और ग़ज़ब न फ़रमाने वाले रब से तो कहते ही रहते हैं उस से यहाँ तक कि पहुँच जाती है रूह आसमान तक जिसमें अल्लाह तआला का जलवा है, फिर जब होता है आदमी बुरा तो कहते हैं फ़रिश्ते कि निकल ऐ ख़बीस जान कि थी तू नापाक बदन में, निकल तू क़ाबिले मलामत और बशारत पकड़ तू खोलते पानी और पीप की और दूसरे हमशक्ल अज़ाबों की, तो कहते रहते हैं उस से यह यहाँ तक कि निकलती है फिर धकेला

(۱۵۶۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نزع کے عالم میں سرہالیں تشریف لاتے ہیں اور اپنے امتی کی مزاج پُرسی فرماتے ہیں کہ خوش ہے یا غمگین، مطمئن ہے یا پریشان' آس میں ہے یا یاس میں' اللہ تعالیٰ کا خوف ہے یا امید۔ اللہ تعالیٰ مومن کامل کو اپنے فضل وکرم سے نوازتا ہے۔ گناہوں پر گرفت اور سزا سے بچاتا ہے جس سے کہ وہ ڈر رہا تھا۔ جب امید کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہو اور خوف کا تعلق گناہوں سے ہو تو اس میں امید کا غلبہ اور قوت ظاہر ہوتی ہے یا خوف کا تعلق گناہوں سے ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے فرمایا۔ امتی کے نزع کے وقت اب بھی آپ ﷺ جلوہ افروز ہوتے ہیں اپنے جاں نثار کو کلمہ پڑھاتے ہیں جیسا کہ بارہا کا تجربہ ومشاہدہ ہے۔

(۱۵۶۳) موت کی آرزو سے روکنا اس وقت ہے جبکہ بے صبری اور تنگ دلی کی وجہ سے ہو اور موت کی آرزو وشوقِ لقائے حق اور عالم آخرت کی محبت سے ہو تو کیا کہنا۔ دنیوی تکالیف سے گھبرا کر موت نہ مانگو کیونکہ موت کی شدت ان تکالیف سے بہت زیادہ ہے۔ کیا بارش سے بھاگ کر پرنالے کے نیچے کھڑا ہونا چاہتے ہو۔ لمبی عمر اگر گناہوں میں گزرے تو لمبی عمر عذاب الٰہی ہے جیسے شیطان کی لمبی عمر۔ اور اگر لمبی عمر عبادت وریاضت میں گزرے تو رحمت الٰہی ہے جیسے سیدنا مدار العالمین حضور سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار حلبی ثم مکنپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ۵۹۶ سال کی عمر شریف۔ اور پھر پوری زندگی عبادت ریاضت اور دین کی تبلیغ واشاعت سے آراستہ تھی۔ اللہ تعالیٰ یہ دوسری والی عمر نصیب فرمائے۔ آمین

بجاہ سیدناسیدالمرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

(۱۵۶۴) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے موت کے خوفناک حالات واقعات ارشاد فرمائے تو دل کی دنیا میں ہلچل پیدا فرمادی اور خوف آخرت سے انکی آنکھیں برسنے لگیں زبان مصطفیٰ میں ایسا اثر تھا جس نے حضرات صحابۂ کرام کے ایمان تازہ دماغ روشن اور دلوں کو نرم فرمادیا اور آپ ﷺ کی زبان پاک کی یہ تاثیر صبح قیامت تک رہیگی۔ موت کی آرزو ممنوع ومکروہ ہے اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اور موت کی آرزو میری حیات ظاہری میں اور میرے نزدیک ہوتے ہوئے؟۔ میری صحبت کی برکتیں اور میری زیارت کا جو فیض تمہیں اب حاصل ہے اگر تمہیں بعد موت برائے مراتب ودرجات مل بھی جائیں وہ تمام درجات اس ایک لمحے کی صحبت وزیارت پر قربان جو تمہیں اب نصیب ہیں۔ کسی اہل دل سے پوچھا گیا کہ مومن کیلئے زندگی بہتر ہے کہ موت تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ ﷺ کی ظاہری حیات مبارکہ میں زندگی بہتر تھی کہ صحبت وزیارت میسر تھی اور آپکی حیات ظاہری کے بعد موت بہتر ہے کہ بعد موت زیارت رسول ہوگی۔ شعر:

لحد میں دوست آتے ہیں نہ رشتے دار آتے ہیں
وہاں کوئی نہیں آتا مرے سرکار آتے ہیں (یارسول)

اگر کوئی انسان دوزخی ہے اپنے گندے اعمال یا اپنے عقائد خبیثہ کی وجہ سے تو اسکا موت مانگنا بے سود ہے کہ انجام کار جہنم ہی میں جانا ہے اور اگر کوئی انسان جنتی ہے تو اسکا موت مانگنا مضر ہے کیونکہ اسکی عمر جتنی لمبی ہوگی اعمال صالحہ کا ذخیرہ اتنا ہی زیادہ ہوگا جس سے جنت میں درجات ومراتب بڑھیں گے۔ آپ ﷺ کا حضرت سعد سے فرمانا ''اگر تم پیدا کئے گئے ہو جنت کیلئے'' یہ شک وشبہ یا بے علمی وبے خبری کیلئے نہیں ہے کیونکہ حضرت سعد عشرہ مبشرہ میں سے ہیں یعنی وہ دس خوش حضرات صحابۂ کرام جنکو آپ ﷺ نے جنتی ہونے کی خوش خبری دنیا میں خود عطا فرمائی ہے۔ انکا جنتی ہونا ایسا ہی یقینی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ایک ہونا یقینی ہے ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اور تم ہی سربلند ہوگے اگر ہو تم ایمان والے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۶۴) نہ تو حضرات صحابۂ کرام کا ایمان مشکوک ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ انکے ایمان سے بے خبر ہے۔ تو اب اسکا مطلب یہ ہوا کہ تمہارا ایمان کامل ہے اور تم سربلند ہو اسی طرح حدیث شریف کا مطلب ہے کہ تم جنت کیلئے پیدا کئے گئے ہو اور تمہاری دراز عمر ہی بہتر ہے۔

(۱۵۶۵) سیدنا حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم اطہر پر زخم تھے اور اچھے ہونے میں نہ آتے تھے۔ سات جگہ گرم لوہے سے داغے جاچکے تھے موت کی تمنا کرنا چاہتے تھے مگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا فرمان عالیشان اس آرزو کرنے پر مانع تھا۔ ایسا زخم جو ٹھیک ہونے میں نہ آئے اسکا آخری علاج یہی ہے کہ جب

فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَاتَقُوْلُوْنَ (رواہ مسلم)

اسلئے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں اس پر جو تم کہتے ہو۔

(۱۵۶۸) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَامِنْ مُسْلِمٍ تُصِيْبُهٗ

ترجمہ: حضرت ام سلمہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں ہے کوئی ایسا مسلمان کہ پہونچے اس کو

مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهٖ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ

تو کہے وہ اس کو حکم فرمایا ہے اسکو اللہ تعالیٰ نے جس کا "بیشک ہم اللہ کیلئے ہیں اور بیشک ہم اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں یا اللہ تعالیٰ اجر عطا فرما تو مجھ کو

فِیْ مُصِيْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهٗ خَيْرًا مِّنْهَا فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْسَلَمَةَ

میری مصیبت میں اور بدل دے میرے لئے اس سے مگر بدلہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے بہتر اس سے پھر جب حضرت ابوسلمہ کا وصال شریف ہوا

قُلْتُ اَیُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ مِّنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

تو میں نے کہا مسلمانوں میں کون زیادہ اچھا ہے حضرت ابوسلمہ سے وہ پہلے گھر والے تھے جنہوں نے ہجرت کی پیارے رسول اللہ ﷺ کی طرف

ثُمَّ اِنِّیْ قُلْتُهَا فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ (رواہ مسلم)

پھر میں نے مذکورہ دعاء پڑھ لی تو بدلہ دیا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پیارے رسول اللہ ﷺ سے۔

(۱۵۶۹) حدیث شریف: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی اَبِیْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ

ترجمہ: تشریف لائے پیارے رسول اللہ ﷺ حضرت ابوسلمہ کی میر پر کہ کھلی رہ گئیں تھیں انکی آنکھیں تو بند فرمایا پیارے نبی نے انکو

ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ

پھر فرمایا پیارے رسول نے بیشک روح جب قبض کرلی جاتی ہے تو پیچھے پیچھے جاتی ہے نظر تو رونے لگے کچھ لوگ انکے گھر والوں میں سے

فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَاتَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ

تو فرمایا پیارے رسول نے مت دعاء کرو تم اپنی جانوں پر مگر بھلائی کی کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہیں اس پر جو تم کہتے ہو پھر دعاء فرمائی پیارے رسول نے یا اللہ

जाता है उसको आसमान की तरफ़ तो खुलवाया जाता है उसके लिये आसमान तो फ़रमाया जाता है, यह कौन है? तो कहा जाता है कि फ़लाँ है तो कहा जाता है, नहीं है खुशआमदीद ख़बीस जान के लिये कि थी ख़बीस बदन में, वापस हो जाओ ज़लील होकर इसलिये कि नहीं खोले जाएँगे तेरे लिये आसमान के दरवाज़े, फिर भगा दिया जाता है आसमान से फिर लौटती है क़ब्र की तरफ़।

1578 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जब निकलती है मोमिन की रूह तो मुलाक़ात करते हैं उस से दो फ़रिश्ते और बुलंदी पर ले जाते हैं रूह को, फ़रमाया हज़रते हम्माद ने तो ज़िक्र फ़रमाया प्यारे नबी ने उसकी उम्दा खुशबू का और ज़िक्र फ़रमाया मुश्क का, फ़रमाया प्यारे रसूल ने और कहते हैं आसमाने वाले पाक रूह आती है ज़मीन की तरफ़ से, रहमत फ़रमाए अल्लाह तआला तुझ पर और जिस्म पर कि आबाद रखती थी तू जिसको फिर ले जाते है उसको उसके मालिक की बारगाह में फिर तुम ले जाओ उसको आख़ेरी वक़्त तक के लिये फ़रमाया अल्लाह तआला ने, और बेशक काफ़िर जब निकलती है उसकी रूह फ़रमाया हज़रते हम्माद ने कि फ़रमाया प्यारे रसूल ने उसकी बदबू का और ज़िक्र फ़रमाया प्यारे रसूल ने लानत का और कहते हैं आसमान वाले कि गंदी रूह आती है ज़मीन की तरफ़ से तो कहा जाएगा घसीटो उसको आख़री वक़्त

کوئی دوا کارگر نہ ہو تو گرم لوہے سے داغا جائے۔ جیسا کہ آج کینسر والے مریض کے مقام کینسر کی سنکائی کی جاتی ہے۔ حضرات صحابہ کرام نے فقر وفاقہ کی زندگی بسر کی۔ اکثر صحابہ کرام عہد نبوی عہد صدیقی میں غربت میں بسر کرتے تھے۔ عہد فاروقی اور عہد عثمانی میں زبردست فتوحات ہوئیں اور حضرات صحابہ کرام دولت مند وغنی ہوئے۔ حضرت خباب بھی پہلے غریب تھے اور اب دولت سرائے اقدس کے ایک کونے میں چالیس ہزار درم پڑے ہیں۔ انہیں احساس ہوا کہ یہ مالداری اعمال صالحہ کا بدلہ نہوگئی ہو اور دولت کی ریل پیل میں خاتمہ متاثر نہ ہوجائے۔ اپنا قیمتی کفن دیکھ کر سید الشہداء سیدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت اور آپکا کفن یاد آگیا۔ مردے کو اچھا کفن دینا جائز ہے۔ مرد کیلئے کفن سنت تین کپڑے ہیں لفافہ' ازار' قمیص عورت کیلئے پانچ کپڑے کفن سنت ہیں تین تو یہی چوتھی اوڑھنی پانچویں سینہ بند۔ کفن کفایت مرد کیلئے دو کپڑے ہیں لفافہ اور ازار عورت کیلئے تین لفافہ' ازار' اوڑھنی یا لفافہ' قمیص' اوڑھنی۔ کفن ضرورت مرد وعورت کیلئے یہ ہے جو میسر آجائے کم از کم اتنا ہو کہ مُردے کا تمام بدن چُھپ جائے۔ مگر حضرت امیر حمزہ جو سید الشہداء ہیں اور آپ ﷺ کے جاں نثار چچا جان ہیں اور مجھ سے افضل ہیں انہیں نہ تو کفن سنت ملا اور نہ کفن کفایت اور کفن ضرورت بھی پورا نہ مل سکا۔ کیا اچھا ہوتا کہ میں بھی انہیں کی طرح دفن ہوتا۔ فقیر صابر' غنی شاکر سے افضل ہے کیونکہ حضرت خباب اپنے غنا پر افسوس فرما رہے ہیں اور حضرت امیر حمزہ کے فقر کی تمنا فرمارہے ہیں۔

(۱۵۶۶) جب کسی شخص پر علامات موت ظاہر ہوجائیں یا مرچکا ہو اسکے پاس کیا الفاظ کہے جائیں یا کیا دعائیں پڑھی جائیں۔ علامات موت یہ ہیں۔ مریض کی کنپٹی کا دھنس جانا (۲) ناک ٹیڑھی ہوجانا (۳) پاؤوں کا بے جان ہوجانا اگر انہیں کھڑا کیا جائے تو کھڑے نہ رہ سکیں گر جائیں (۴) فوطوں کی کھال کا دراز ہوجانا۔ مرنے والے کے سامنے کلمہ طیبہ پڑھنا قبل موت یا بعد موت یہ مستحب ہے۔ اسکو کلمہ پڑھنے کو نہ کہے کہ خدانخواستہ انکار نہ کر بیٹھے اور حدیث شریف میں بھی یہی ہے کہ مُردے کو کلمہ سکھاؤ کیونکہ تلقین سکھانے سمجھانے کو کہتے ہیں۔ موتیٰ کے حقیقی معنیٰ یہی ہیں کہ جو مرچکا ہو مجازاً موتیٰ قریب موت کو بھی کہدیتے ہیں حدیث شریف۔ جسکا آخری کلام طیبہ ہوگا وہ جنتی ہے۔ اگر مومن بوقت موت کلمہ طیبہ نہ پڑھ سکے جیسے بے ہوش یا شہید تو وہ ایمان پر ہی مرا کہ زندگی میں ایمان والا تھا۔ اگر نزع کی غشی میں کسی کے منہ سے خدانخواستہ کلمہ کفر نکلا تب بھی وہ مومن ہی ہے۔ اسکا کفن دفن نماز جنازہ نیاز وفاتحہ سب کام ہوں گے کیونکہ غشی کی حالت کا ارتداد معتبر نہیں ہے (شامی) موتیٰ کے حقیقی معنیٰ مراد ہوں تو مطلب یہ ہوگا بعد دفن میت کو کلمہ طیبہ کی تلقین کرو یا قبر کے سرہانے اذان کہدو کیونکہ یہ وقت امتحان قبر کا ہے۔ اذان میں نکیرین کے تمام سوالات کے جوابات کی تلقین بھی ہے اور میت کیلئے تسکین بھی ہے اور شیاطین کو بھگانے کا ذریعہ بھی اور اگر خدانخواستہ قبر میں آگ ہے تو وہ بھی ٹھنڈی ہوگی۔ اذان قبر اور تلقین قبر کو الگ الگ باب میں بیان کیا ہے۔

(۱۵۶۷) مرض موت میں مریض کے پاس دنیاوی باتیں نہ کیجائیں بلکہ اپنے لئے دعاء خیر کرو مریض قریب موت کیلئے شفاء وصحت کی دعاء اور میت کیلئے دعاء مغفرت کرو۔ اخیر وقت تک بھی دعاء شفاء کرسکتے ہیں کیونکہ مریض ومیت کے پاس بیٹھنے والے لوگوں کی باتوں پر ملک الموت حضرت عزرائیل اور انکے ساتھ آنے والے فرشتے ہر بات پر آمین کہتے ہیں۔

(۱۵۶۸) یہ دعاء گمشدہ چیز اور فوت شدہ کیلئے پڑھنا مجرب ہے کیونکہ جس گمی ہوئی چیز کے ملنے کی امید ہو تو **راجعون** دعاء پڑھی جائے ورنہ پوری دعاء پڑھی جائے **اناللہ** سے لیکر **خیرا منہا** تک جس پر مایوسی ہوچکی ہو مگر یہ ضروری ہے کہ زبان پر الفاظ دعاء ہوں اور دل میں صبر۔ سیدنا حضرت ابومسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ اولیت گھربار چھوڑنے میں تھی ورنہ اولیت مطلقہ تو حضرات خلفاء راشدین کو حاصل ہے اور ان میں بھی سب سے اول وافضل سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی ہے۔ اس دعاء کی برکت سے سیدتنا ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پہلے شوہر حضرت ابومسلم سے بہتر شوہر مل گئے اور ایسے شوہر مل گئے کہ کروروں ابومسلم جن پر قربان۔ حضرت ابومسلم'

حضرت ام سلمہ کے پہلے شوہر تھے۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے رضائی بھائی بھی تھے اور پھوپی زاد بھائی بھی۔ حضرت ابو مسلم اور حضرت ام سلمہ نے پہلے مدینہ شریف سے حبشہ شریف کی طرف ہجرت فرمائی۔ پھر حبشہ شریف سے مدینہ شریف کیطرف ہجرت فرمائی۔مع گھربار ہجرت فرمانے والوں میں حضرت ابو مسلم اول ہیں۔

(۱۵۶۹) مرنے والے کی روح نکلنے کے ساتھ اسکا نور نگاہ بھی چلا جاتا ہے اور مرنے والے کی آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں کہ وہ روح کو دیکھتی رہ جاتی ہیں۔آنکھوں کو بند کر دینا چاہئے تا کہ ڈراؤنی نہ لگنے لگے۔اگر منہ کھلا رہ جائے تو اسے بھی بند کر دیا جائے اور ایک کپڑا ٹھوڑی کے نیچے سے لیکر سر پر باندھ دیا جائے۔میت پر آواز سے رونا اور اچھی باتیں زبان سے نکالنا منع نہیں ہے۔ البتہ ہاتھ پاؤں پیٹنا، سر پر مارنا، سینہ کوبی کرنا، اچھلنا کودنا اور بے جا کلمات زبان پر لانا منع ہے۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنے لئے میت کیلئے اور تمام مسلمانوں کیلئے مغفرت اور ہر طرح کی دعاء بھی مرحمت فرمادی۔

(۱۵۷۰) حبرہ ملک یمن کا ایک شہر ہے جہاں کی دھاری دار چادریں شاندار ہوتی ہیں اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو یہ چادریں بہت پسند تھیں۔اسی قیمتی اور شاندار چادر کا آپکو کفن دیا گیا۔میت کو جہاں تک ہو سکے اچھا ہی کفن دینا چاہئے بلکہ زندگی میں جس کپڑے کو پسند کرتا تھا اسی کپڑے میں کفن دینا بہتر ہے۔

(۱۵۷۱) مومن اگر چہ زندگی میں بھی کلمہ پڑھتا رہا ہے لیکن مرتے وقت بھی کلمہ پڑھنا چاہئے کہ اس کلمہ شریف کے پڑھنے سے مغفرت و بخشش ہوگی۔مرنے والے کو کلمے کی تلقین اس حدیث شریف پر عمل ہے۔اس حدیث شریف میں تلقین کا اشارا پایا جاتا ہے۔حدیث شریف میں ہے کہ کلمہ شریف پڑھکر سوؤ۔حدیث شریف میں ہے کہ جسکا اول کلام کلمۂ طیبہ ہوگا اسکے گناہوں کی معافی ہوگی لہٰذا والدین کی کوشش ہونی چاہئے کہ جب بچہ بولنا شروع کرے تو سب سے پہلے اسے کلمۂ طیبہ سکھایا جائے۔یہاں لاالٰہ الااللہ سے پورا کلمۂ طیبہ مراد ہے لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہ جزبول کر کل مراد ہے۔تھوڑا بول کر پورا مراد ہے جیسے کہتے ہیں کہ پہلی رکعت میں ثناء فاتحہ اور قل یا پڑھی جائے۔تو پوری ثناء، پوری سورۂ فاتحہ اور پوری سورۂ کافرون مراد ہوگی۔اسکو اچھی طرح ذہن میں رکھیں۔

(۱۵۷۲) جانکنی کے وقت سورۂ یٰسین پڑھا جانا تا کہ جانکنی آسان ہو بعد موت مرنے والے کے گھر پر پڑھی جائے یا پھر اسکی قبر پر پڑھی جائے (اشعۃ اللمعات شریف) قرآن کریم کی ہر سورت میں کوئی خاص فائدہ مضمر ہوتا ہے سورۂ یٰسین شریف میں مشکلات کا حل اور آسان کرنے کی تاثیر ہے۔بعض نادان نزع کے وقت جانکنی کے وقت سورۂ یٰسین پڑھنے کو نہ صرف یہ کہ منع کرتے ہیں بلکہ الٹی کھوپڑی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس مبارک عمل کا مذاق اڑاتے ہیں کہ سورۂ یٰسین شریف کیا روح نکالنے اور موت کا ٹیبلیٹ ہے۔اچھی بات کو بگاڑنا یہ نادانوں کا پرانا وطیرہ ہے جبکہ سورۂ یٰسین شریف کا پڑھنا مشکل کو آسان کرنے کیلئے ہے۔ایسے تثویب (صلوٰۃ) کو کہتے ہیں کہ جب صلوٰۃ ہوگی تو اذان بے کار ہو جائیگی یہ بھی الٹی کھوپڑی کا مظاہرہ ہے کیونکہ صلوٰۃ ہونے سے اذان یاد آتی ہے کہ اذان ہو چکی ہے نماز تیار ہے۔تثویب کے مسئلے کو تفصیل سے پڑھنے کیلئے مداری شریف کا باب التثویب اور فقیر قدیری کی کتاب "نوافل انتخاب عرف اذان و اقامت کے درمیان تثویب" کا مطالعہ فرمائیں۔

(۱۵۷۳) سیدنا حضرت عثمان ابن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ پہلے مہاجر ہیں جنکا مدینۂ طیبہ میں وصال شریف ہوا، اور جنت البقیع میں سب سے پہلے آپکی تدفین عمل میں آئی۔اسکے بعد جنت البقیع نے قبرستان کی شکل اختیار کی۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے بنفس نفیس ایک بھاری پتھر اٹھا کر آپکی قبر کے سرہانے رکھا اور آپ ﷺ کی حیات ظاہری کے بعد ہی آپکا عظیم الشان مقبرہ تعمیر فرمایا گیا (لمعات) حضرت عثمان ابن مظعون آپ ﷺ کے رضاعی بھائی بھی ہیں۔آپ دونوں ہجرتوں سے مشرف بھی ہیں۔اسلام سے پہلے بھی کبھی شراب نہ پی۔عابد و زاہد تہجد گزار تھے۔آپ ﷺ نے غسل سے پہلے حضرت عثمان ابن مظعون کو بوسہ دیا۔میت پاک ہوتی ہے۔یہ حدیث شریف ان لوگوں کیلئے جائے عبرت ہے جو چومنے کو پوجنا اور بوسے کو سجدہ کہتے ہیں۔اسلام میں چومنا اور بوسہ دینا الگ حکم رکھتا ہے اور پوجنا اور سجدہ کرنا یہ الگ حکم رکھتا ہے۔

چومنے کو پوجنا اور پوجنے کو چومنا۔ سجدے کو بوسہ اور بوسے کو سجدہ بتانا نری جہالت وسفاہت وضلالت کھلی بے ایمانی ہے۔ شعر:

قبر مومن کو سنی نے چوما اگر
نجدیو! کیسے یہ پوجنا ہو گیا
چومنا اور ہے پوجنا اور ہے
چومنا کیسے پھر پوجنا ہو گیا (یا نبی)

(۱۵۷۴) ان حدیثوں سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ میت کو تعظیم اور شفقت کے طور پر چومنا صد فیصد نہ صرف یہ کہ درست وجائز ہے بلکہ سنت رسول بھی ہے اور سنت صحابہ بھی۔ اب وہ لوگ اپنی لنگڑی لولی اندھی دلیل کا کیا کرینگے جو کہتے ہیں'' کہ سر تو جھکتا ہی ہے'' سیدنا حضرت عثمان ابن مظعون کی میت کو چومتے وقت سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا سر لازماً جھکا ہو گا اور آپ ﷺ کے جنازۂ مبارکہ کو بوسہ دیتے وقت حضرت صدیق اکبر کا سر بھی یقیناً جھکا ہو گا۔ معلوم ہوا کہ چومنے میں سر کا جھکنا سجدۂ شرعی نہیں ہے اور نہ اسے عبادت وپوجا کا نام دیا جاسکتا ہے۔ اس موضوع پر مداری شریف کا باب تقبیل القبور اور فقیر قدیری کی کتاب'' مسائل انتخاب عرف قبر کو سجدہ یا بوسہ'' ملاحظہ فرمائیں۔ انتقال کے بعد شوہر بیوی کو اور بیوی شوہر کو بوسہ نہیں دے سکتی۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنا منہ آپ ﷺ کی پیشانی پر رکھ کر روتے اور پیشانی چومتے اور فرماتے کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپکی ظاہری حیات طیبہ بھی اچھی اور بعد وصال باطنی حیات طیبہ بھی اچھی (ابن ابی شیبہ)

(۱۵۷۵) عام لوگوں کی نعش کو جلد سے جلد دفن کر دینے میں بہتری ہے۔ بلاوجہ شرعی دیر لگانا ناجائز ہے کیونکہ اس نعش کے پھولنے پھٹنے اور سڑنے کا اندیشہ ہے مگر اس حکم سے خاصان خدا مستثنیٰ ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی تدفین شریف وصال شریف کے تین دن کے بعد عمل میں آئی۔ سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام کی تدفین وصال شریف سے چھ ماہ یا ایک سال کے بعد عمل میں آئی۔ پیلی بھیت شریف میں سیدنا تاج الفقراء غوث الاغواث حضور حاجی شاہجی محمد شیر میاں قطب پیلی بھیت شریف کے سجادہ نشین حضرت الحاج نوشے میاں شیری علیہ الرحمۃ کا وصال ۳۱ دسمبر ۲۰۰۳ء بروز بدھ صبح ساڑھے نو بجے ہوا' اور ۲ جنوری جمعہ کو بعد مغرب تدفین عمل میں آئی۔ ابھی چند سال قبل بارگاہ شیری کا ایک گستاخ مولوی مرا اور اسکا لاشہ تین دن رکھا گیا لاشہ سڑ گیا تو تیسرے دن بدبو کا یہ عالم تھا کہ پہلی صف میں سے لوگ مارے بدبو کے نکل نکل کر بھاگ رہے تھے۔ اسی طرح ضلع مؤ کے ایک گاؤں میں سیدنا تاج العرفاء غوث زماں حضرت علامہ سید محمد عبدالبصیر میاں عرف سیدنا حضور اللہ ہو میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیلی بھیت شریف کی بارگاہ کے ایک گستاخ نے دم توڑا تو اسکی لاش بھی سڑ گئی اعلان تھا کہ جمعہ کو بعد نماز جمعہ نماز جنازہ پڑھی جائیگی پھر دبایا جائیگا مگر اعلان کے خلاف جمعہ کی صبح کو چپکے چپاتے نماز پڑھ کر اسے بھی گاڑ دیا تاکہ اور بدبو نہ پھیلے۔ سیدنا حضور اشرف المشائخ امام اہل سنت حضرت علامہ مفتی شاہ سید محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی عرف حضور سرکار کلاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھوچھہ شریف کا وصال شریف ہوا' اور آپکی تدفین تیسرے دن عمل میں آئی اور اخیر وقت تک عشاق وخدام زیارت ودیدار کی سعادت حاصل کرتے رہے۔ عام لوگوں کو جلدی دفن کر دینے میں بہتری ہے۔ خاصان خدا گلنے سڑنے اور بدبو پھیلانے سے مبرا ہیں۔

(۱۵۷۶) یہ دعاء زندوں کیلئے بھی بہت اچھی ہے کہ بطور وظیفہ پڑھ کر اجر وثواب کمائیں۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہر حال میں نفع بخش ہے۔ مُردے اور زندے دونوں کیلئے شفائے قلب اور جلائے روح کا سبب ہے اور ان صفات ومعانی کا مرنے والے کے ذہن میں حاضر کرنا ذوق وحیات جاودانی کا ذریعہ ہے۔ مذکورہ دعاء مرنے والے کے آخری لمحات میں اسکے سامنے بھی پڑھی جائے اور بعد انتقال بھی۔ اسکے گھر پر یا اسکی قبر کے پاس۔

(۱۵۷۷) ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام اور انکے ساتھی فرشتے مومن کے پاس رحمت کے فرشتے استقبال کیلئے اور کافر کے پاس عذاب کے فرشتے گرفتاری کیلئے آتے ہیں۔ روح طیب سے مراد اچھے عقائد اور بدن طیب سے اچھے اعمال مراد ہیں۔ جانِ خبیث سے گندے عقائد اور بدن خبیث سے گندے اعمال مراد ہیں۔ بدعقیدہ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ

بخش دے تو ابو سلمہ کو اور بلند فرما دے انکے مرتبے کو ہدایت یافتہ بندوں میں بلند فرما اور منتظم ونگراں ہو جا تو انکے بعد والوں میں جو باقی بچے ہوئے ہیں

وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ (رواہ مسلم)

اور بخش دے تو ہم کو اور ان کو اے تمام جہانوں کے مالک اور کشادگی فرما دے ان کیلئے ان کی قبر میں اور روشنی بھر دے ان کیلئے قبر میں۔

(۱۵۷۰) حدیث شریف: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِیْنَ تُوُفِّیَ سُجِّیَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ کا جب وصال شریف ہوا تو اڑھائی گئی دھاری دار چادر جو حبرہ شہر کی بنی ہوئی تھی۔

(۱۵۷۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کہ ہوگا اس کا آخری کلام کلمہ طیبہ تو جائیگا وہ جنت میں۔

(۱۵۷۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِقْرَءُوْا سُوْرَةَ یٰسٓ عَلٰی مَوْتَاکُمْ (رواہ احمد وابوداود وابن ماجۃ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے پڑھو تم سورۂ یٰسین شریف اپنے مرنے والوں پر۔

(۱۵۷۳) حدیث شریف: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَیِّتٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے چوما حضرت عثمان ابن مظعون کو اور وہ وصال شدہ تھے

وَهُوَ یَبْکِیْ حَتّٰی سَالَ دُمُوْعُ النَّبِیِّ ﷺ عَلٰی وَجْهِ عُثْمَانَ (رواہ الترمذی وابوداود)

اور پیارے نبی رو رہے تھے یہاں تک کہ بہہ گئے آنسو پیارے نبی ﷺ کے حضرت عثمان کے چہرۂ پاک پر۔

(۱۵۷۴) حدیث شریف: اِنَّ اَبَابَکْرٍ قَبَّلَ النَّبِیَّ ﷺ وَهُوَ مَیِّتٌ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ)

ترجمہ: بیشک حضرت ابوبکر نے چوما پیارے نبی ﷺ کو حالانکہ وہ وصال فرما چکے تھے۔

(۱۵۷۵) حدیث شریف: اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِیُّ ﷺ یَعُوْدُهٗ

ترجمہ: حضرت طلحہ ابن براء بیمار ہو گئے تو تشریف فرما ہوئے انکے پاس پیارے نبی ﷺ کہ عیادت فرماتے ہیں انکی

तक के लिये, फ़रमाया हज़रते अबू हुरैरा ने तो चादर रखी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो थी आप पर अपनी नाक पर उसी तरह।

1579 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब हाज़िर किया जाता है मोमिन, तो आते हैं रहमत के फ़रिश्ते सफ़ेद रेशम के साथ, तो कहते हैं कि निकल ऐ रूह! तू राज़ी और राज़ी है तुझ से अल्लाह तआला, अल्लाह तआला की राहत की तरफ़ और पाक रोज़ी की तरफ़ और ग़ज़ब न फ़रमाने वाले रब की तरफ़, तो निकलती है रूह बेहतरीन मुश्क की खुश्बू की तरह, यहाँ तक कि देते रहते हैं उस रूह को बअज़ फ़रिश्ते बअज़ को यहाँ तक कि लाते हैं उसको आसमान के दरवाज़ों तक तो आसमान वाले कहते हैं कि क्या ही यह अच्छी खुशबू है जो आई है तुम्हरे पास ज़मीन की तरफ़ से फिर लाते हैं उस रूह को ईमान वालों की रूहों के पास तो वो ज़्यादा खुश होती हैं उससे जैसे कि तुम में का कोई अपनी गुमशुदा से कि वो आ जाए उसके पास तो सवाल करते हैं उस रूह से कि फलाँ कया करता है? फलाँ क्या करता है? फिर कहते हैं कि छोड़ो उसे यह तो दुनिया के ग़म में था तो कहता था कि वोह तो मर गया है, क्या तुम्हरे पास न आया तो कहते हैं कि लेजाया गया उसको उमेमहाविया, और बेशक काफ़िर जब हाज़िर किया जाता है तो आते हैं उसके पास

فَقَالَ اِنِّیْ لَا اُرٰی طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ بِهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِیْ بِهٖ وَعَجِّلُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِیْ

تو فرمایا پیارے نبی نے کہ میں دیکھ رہا ہوں طلحہ کو کہ ظاہر ہوگئی ہے اس کی موت تو خبر دینا تم مجھ کو اس کی اور جلدی کرنا اسلئے کہ نہیں ہے مناسب

لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَهْلِهٖ (رواہ ابوداؤد)

مسلمان میت کو روکے رکھنا اپنے گھر والوں کے درمیان۔

(۱۵۷۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلقین کرو اپنے مُردوں کو لآ الٰـه الا الـلـه الحليم

الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ

الكريم سبحان الله رب العرش العظيم الحمد لله رب العلمين کی، حضرات صحابۂ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ کیسی ہے

لِلْاَحْيَآءِ قَالَ اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ (رواہ ابن ماجة)

زندوں کیلئے؟ فرمایا پیارے نبی نے اچھی ہے اور بہت اچھی ہے۔

(۱۵۷۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میت کہ آتے ہیں اس کے پاس فرشتے پھر جب ہوتا ہے آدمی نیک

قَالُوْا اُخْرُجِیْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِی الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اُخْرُجِیْ حَمِيْدَةً وَاَبْشِرِیْ بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ

تو کہتے ہیں فرشتے نکل اے پاک روح کہ تھی تو پاک جسم میں نکل قابل تعریف اور خوش ہو خیریت سے اور پاک رزق سے

وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَآءِ فَيُفْتَحُ

غضب نہ فرمانیوالے رب سے تو کہتے رہتے ہیں اس سے یہاں تک کہ نکل آتی ہے روح، پھر جب لیجایا جاتا ہے اس کو آسمان کی طرف تو کھولدیا جاتا ہے آسمان

لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَيُقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِی الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اُدْخُلِیْ حَمِيْدَةً

اس کیلئے تو کہا جاتا ہے یہ کون ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ فلاں ہے تو کہا جاتا ہے خوش آمدید اے پاک روح جو تھی پاک بدن میں داخل ہو جا قابل تعریف

फ़रिशते अज़ाब के टाट के साथ तो कहते हैं फ़रिशते निकल ऐ रूह, तू नाराज़ थी और रब तुझ पर नाराज़ था अल्लाह के अज़ाब की तरफ़ तो निकलेगी रूह मुरदार की सख़्त बदबू की तरह यहाँ तक कि लाएँगे फ़रिश्ते उसको ज़मीन के दरवाज़े तक, तो कहेंगे ज़मीन के फ़रिशते कि यह कैसी सख़्त बदबू है, यहाँ तक कि लाएँगे उसको कुफ़्फ़ार की अरवाह में।

1580 हदीस शरीफ़:– हज़रते बराअ इब्ने आज़िब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम गए प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ एक शख़्स के जनाज़े में जो अन्सार में से थे तो हम पहुँचे क़ब्र तक जो अभी तय्यार ने थी तो बैठ गए प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और हम सहाबा बैठ गए प्यारे नबी के चारों तरफ़ गोया कि हमारे सरों पर परिंदे हैं और प्यारे रसूल के दस्ते मुबारक में छड़ी थी कि कुरेद रहे थ उस छड़ी से ज़मीन में तो बुलंद फ़रमाया प्यारे रसूल ने अपने सरे अक़्दस को फिर फ़रमाया कि पनाह माँगो अल्लह की क़ब्र के अज़ाब से, दो मरतबा फ़रमाया या तीन मरतबा फ़रमाया, फिर फ़रमाया बेशक बंदा ए मोमिन जब होता है दुनिया से रिश्ता तोड़ने में और आख़ेरत की तरफ़ मुतावज्जे होने में, उतरते हैं उसकी तरफ़ आसमान से फ़रिशते सफ़ेद चहरों वाले, गोयाकि उनके चहरे सूरज हैं, उनके साथ कफ़न है जन्नत के कफ़नों में से और ख़ुश्बू होती जन्नत की ख़ुश्बू में से यहाँ तक कि बैठ जाते हैं फ़रिशते मय्यत के पास ताहददे नज़र फिर आते हैं हज़रते

وَاَبْشِرِیْ بِرَوْحٍ وَرَیْحَانٍ وَرَبٍّ غَیْرِ غَضْبَانَ فَلَاتَزَالُ یُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰی تَنْتَهِیَ اِلَی السَّمَآءِ

اور خوش ہو خیریت سے اور پاک رزق سے اور غضب نہ فرمانیوالے رب سے تو کہتے ہی رہتے ہیں اس سے یہانتک کہ پہونچ جاتی ہے روح آسمان تک

الَّتِیْ فِیْهَا اللّٰهُ فَاِذَا کَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ قَالَ اُخْرُجِیْ اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِیْثَةُ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الْخَبِیْثِ

جس میں اللہ تعالیٰ کا جلوہ ہے، پھر جب ہوتا ہے آدمی برا تو کہتے ہیں فرشتے کہ نکل اے خبیث جان تھی تو ناپاک بدن میں

اُخْرُجِیْ ذَمِیْمَةً وَاَبْشِرِیْ بِحَمِیْمٍ وَغَسَّاقٍ وَاٰخَرُ مِنْ شَکْلِهٖ اَزْوَاجٌ فَمَاتَزَالُ یُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰی تَخْرُجَ

نکل تو قابل ملامت اور بشارت پکڑ تو کھولتے پانی اور پیپ کی اور دوسرے ہمشکل عذابوں کی تو کہتے رہتے ہیں اس سے یہ یہاں تک کہ نکلتی ہے

ثُمَّ یُعْرَجُ بِهَا اِلَی السَّمَآءِ فَیُفْتَحُ لَهَا فَیُقَالُ مَنْ هٰذَا فَیُقَالُ فُلَانٌ فَیُقَالُ

پھر دھکیلا جاتا ہے اس کو آسمان کی طرف تو کھلوایا جاتا ہے اس کیلئے آسمان تو فرمایا جاتا ہے یہ کون ہے تو کہا جاتا ہے کہ فلاں ہے تو کہا جاتا ہے

لَامَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِیْثَةِ کَانَتْ فِی الْجَسَدِ الْخَبِیْثِ اِرْجِعِیْ ذَمِیْمَةً فَاِنَّهَا لَاتُفْتَحُ لَكِ

نہیں ہے خوش آمدید خبیث جان کیلئے کہ تھی خبیث بدن میں، واپس ہوجا ذلیل ہوکر اسلئے کہ نہیں کھولے جائیں گے تیرے لئے

اَبْوَابُ السَّمَآءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَآءِ ثُمَّ تَصِیْرُ اِلَی الْقَبْرِ (رواہ ابن ماجة)

آسمان کے دروازے پھر بھگا دیا جاتا ہے آسمان سے پھر لوٹتی ہے قبر کی طرف۔

(۱۵۷۸) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَکَانِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب نکلتی ہے مومن کی روح تو ملاقات کرتے ہیں اس سے دو فرشتے

یُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَکَرَ مِنْ طِیْبِ رِیْحِهَا وَذَکَرَ الْمِسْكَ قَالَ

اور بلندی پر لیجاتے ہیں روح کو فرمایا حضرت حماد نے تو ذکر فرمایا پیارے نبی نے اس کی عمدہ خوشبو کا اور ذکر فرمایا مشک کا فرمایا پیارے رسول نے

وَیَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ طَیِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكِ وَعَلٰی جَسَدٍ کُنْتِ تَعْمُرِیْنَهٗ

اور کہتے ہیں آسمان والے پاک روح آتی ہے زمین کی طرف سے رحمت فرمائے اللہ تعالیٰ تجھ پر اور جسم پر کہ آباد رکھتی تو جس کو

मलाकुलमौत अलैहिस्सलाम यहाँ तक कि बैठ जाते मरने वाले के सरहाने तो कहते हैं ऐ पाक रूह निकल तू बख़्शिश की तरफ़ जो अल्लाह तआला की जानिब से है और उसकी खुशनूदी की तरफ़, फ़रमाया प्यारे रसूल ने तो निकलती है रूह कि बेह रही है है जैसे कि बेहता है मुश्क का क़तरा तो ले लेते हैं उसको मलाकुलमौत उस रूह को तो जब ले लेते हैं वो रूह को तो नहीं छोड़ते रूह को मलाकुलमौत के हाथ में पलक झपकने की बराबर फ़रिशते और डालते हैं रूह को फ़रिशते उसके कफ़न में और उस खुशबू में और निकलती है उस रूह से ऐसी नफ़ीस खुशबू जो न पाई रूए ज़मीन पर तो बुलंद करते हैं फ़रिश्ते उस रूह को तो नहीं गुज़रते फ़रिश्ते यअनी उस रूह के साथ फ़रिश्तों की जमाअत पर मगर वो फ़रिशतों की जमाअत कहती है क्या ही अच्छी रूह है, तो फ़रिशते कहते हैं कि फ़लाँ का बेटा फ़लाँ है उसके नामों में से सबसे अच्छा नाम लेकर पुकारा जाता था जिस अच्छे नाम से दुनिया में, यहाँ तक कि पहुँचते हैं रूह के साथ आसमाने दुनिया तक तो खुलवाते है उसके लिये तो खोल दिया जाता है उसके लिये तो पहुँचाते हैं उसको हर आसमान के मुक़र्रब फ़रिशते उस आसमान की तरफ़ जो उससे मिला हुवा है, यहाँ तक कि पहुँचा देते हैं फ़रिशते सातवें आसमान तक तो फ़रमाता है अल्लाह तआला कि लिखो फ़रिशतो! तो बंदे का दफ़्तर इल्लिय्यीन में और लौटा दो इसको ज़मीन की तरफ़ इसलिये कि मैंने उसी से पैदा फ़रमाया है उनको और उसी में लौटाउँगा मैं उनको और उसी से निकालुँगा मैं

اگر اچھے عمل کرے صدقہ خیرات کرے تب بھی اسکا جسم گندا ہی ہے کہ کتا و خنزیر سمندر میں نہانے سے بھی گندہ رہتا ہے۔ نیک اعمال خوش عقیدگی کے بغیر بے سود ہیں قابل قبول نہیں۔ مومن صالح کی روح بشارتیں سنکر خود ہی فرط مسرت سے باہر آجاتی ہے کہ۔ ع

دوست نے دوست کو بلایا ہے

مومن صالح کا ہر آسمان پر استقبال ہوتا ہے فرشتے ہر انسان کا نام بھی جانتے ہیں اور انکے کام بھی جانتے ہیں ورنہ انکو صرف نام بتانا بے سود ہوتا۔ کافر کو اصل عذاب تو بعد قیامت جہنم میں ہوگا۔ البتہ دوزخ کی لو اور لپٹ دھواں قبر میں پہونچتا رہیگا گویا کہ یہ ٹیسٹنگ پروگرام ہوگا اور اسی میں چھٹی کا دودھ یاد آجائیگا۔ بے ایمانوں کیلئے آسمانوں کے دروازے نہیں کھولے جائینگے اور انتہائی ذلت کے ساتھ بیرنگ واپس کردیا جائیگا۔ اس حدیث شریف میں قبر سے مراد مقام سجین ہے اور سجین ساتویں زمین کے نیچے اک مقام ہے جو ابلیس اور اسکے لشکر کے رہنے کی جگہ ہے۔ یہ ایک دفتر ہے جہاں دوزخیوں کے ناموں کا اندراج ہے۔ کافر کی ارواح بھی اسی جگہ رکھی جاتی ہیں۔ بُروں کے اعمال نامے اور انکی روحیں بری جگہ رکھی جاتی ہیں۔ اس قید و بند کے بعد بھی ان روحوں کا تعلق اپنے جسم کے اصلی اجزاء سے باقی رہتا ہے۔ کفار جلا بھی دئے جائینگے جب بھی کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اللہ تعالیٰ کیلئے سب آسان ہے کہ اسکے اجزاء اصلیہ کو پھر جمع فرمادے۔ مومن مُردوں کی روحوں سے جو خوشبو پھوٹتی ہے وہ فرشتوں کو تو محسوس ہوتی ہی ہے مگر کبھی کبھی انسانوں کو بھی محسوس ہوتی ہے۔ بزرگان دین فرماتے ہیں کہ اگر خوشبو آئے تو سمجھ لو کہ کسی پاک روح کا گزر ہو رہا ہے۔ تو اہل ایمان کو درود شریف پڑھنا چاہئے۔ فقیر قدیری کو یہ خوشبو محسوس کرنے کا اکثر اتفاق ہوا ہے۔ بے ایمان مرتا ہے تو بدبو پھیلتی ہے۔ چنانچہ ایک موقع پر منہ سونگھ کر شیر نے بارگاہ رسالت کے گستاخ کو پہچان لیا تھا۔

(۱۵۷۸) غیر نبی پر براہ راست درود شریف پڑھنا ہمارے لئے منع ہے ہم کسی غیر نبی کو ﷺ نہیں کہہ سکتے۔ فرشتوں کا یہ درود شریف پڑھنا مومن کی روح پر یہ انکی خصوصیت ہے جیسے اس حدیث شریف میں۔ غیر نبی پر نبی کے تابع کر کے درود شریف پڑھنا جائز ہے۔ سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی حدیث شریف میں ہے ''بے شک وہ درود شریف پڑھتے تھے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پر اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیق اکبر و سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر'' (نسیم الریاض) موت اور قیامت کے درمیانی عرصے کا نام برزخ ہے۔ اس عرصے میں روحیں مختلف مقامات پر رہتی ہیں۔ کوئی روح جنت میں کوئی اعلیٰ علیین میں کوئی چاہ زمزم کوئی آپ ﷺ کی حضوری میں۔ اس حدیث شریف کی عبارت ان سب مقامات کو شامل ہے مگر روح کہیں بھی ہو اپنے جسم اور اپنی قبر سے تعلق ضرور رکھتی ہے۔ اسلئے قبر پر جا کر سلام بھی کرتے ہیں اور فاتحہ بھی پڑھتے ہیں۔ ہر انسان کیلئے ''اجل'' بھی دو ہیں۔ پہلی اجل، دوسری اجل۔ پہلی اجل تو موت ہے اور دوسری اجل قیامت ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) وہی جس نے پیدا فرمایا تمکو مٹی سے پھر حکم فرمایا وقت کا اور وقت مقررہ ہے اسکے نزدیک۔ پھر تم شک کررہے ہو (بصیرۃ الایمان افادہٗ قادری معینی ص۳۰۴) اجل کا ترجمہ وقت ہے۔ آپ ﷺ نے اس فرمان کے وقت اپنی چادر نور کا ایک کونہ اپنی ناک شریف پر رکھ لیا کیونکہ اس وقت آپ ﷺ کی ناک شریف نے کسی کافر کی روح کی بدبو محسوس فرمائی تھی۔ کبھی خاصان خدا دور کی چیز کی خوشبو یا بدبو محسوس فرمالیتے ہیں۔ سیدنا حضرت یعقوب علیہ السلام نے کنعان میں رونق افروز ہوتے ہوئے مصر سے روانہ ہونے والی سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص شریف کی خوشبو محسوس فرمائی تھی اور فرمایا تھا۔ ارشاد رب قدیر ہے! (ترجمہ) تو فرمایا والد نے انکے بے شک میں ضرور پاتا ہوں خوشبو یوسف کی اگر نہ کہو تم مجھے بہکا ہوا (بصیرۃ الایمان افادہٗ قادری معینی ص۵۷۴) مومن کی روح پاک کو پہنانے کیلئے جنت کا لباس لاتے ہیں۔ گویا کہ مومن کی روح کا کفن جنتی ہوتا ہے اور مومن کے جسم کا کفن دنیاوی ہوتا ہے۔ اس حدیث شریف نے اشارہ دیا کہ مومن کامل مومن صالح کے ساتھ لفظ پاک کا استعمال درست ہے جیسے مدار پاک، غوث پاک، خواجۂ پاک، صابر پاک، مخدوم پاک، مجدد پاک، وغیرہ ہم کہ مومن کی روح کو روح پاک فرمایا گیا۔ اور منافقین و مشرکین تمام بے ایمانوں کو خبیث کہنا درست

فَيُنْطَلَقُ بِهٖ اِلٰى رَبِّهٖ ثُمَّ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهٗ قَالَ

پھر لیجاتے ہیں اس کو اسکے مالک کی بارگاہ میں پھر تم لیجاؤ اس کو آخری وقت تک کیلئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور بیشک کافر جب نکلتی ہے اس کی روح فرمایا

حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُوْلُ اَهْلُ السَّمَآءِ رُوْحٌ خَبِيْثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ

حضرت حماد نے کہ فرمایا پیارے رسول نے اسکی بدبو کا اور ذکر فرمایا پیارے رسول نے لعنت کا اور کہتے ہیں آسمان والے کہ گندی روح آئی ہے زمین کی طرف سے

فَيُقَالُ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى اٰخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهٖ هٰكَذَا (رواہ مسلم)

تو کہا جائیگا گھسیٹو اس کو آخری وقت تک کیلئے، فرمایا حضرت ابو ہریرہ نے تو چادر رکھی پیارے رسول اللہ ﷺ نے جوتھی آپ پر اپنی ناک پر اسی طرح۔

(۱۵۷۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا حَضَرَ الْمُؤْمِنُ اَتَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب حاضر کیا جاتا ہے مومن تو آتے ہیں رحمت کے فرشتے

بِحَرِيْرَةٍ بَيْضَاءَ فَيَقُوْلُوْنَ اُخْرُجِيْ رَاضِيَةً مَّرْضِيًّا عَنْكِ اِلٰى رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانٍ وَ

سفید ریشم کے ساتھ تو کہتے ہیں کہ نکل اے روح! تو راضی اور راضی ہے تجھ سے اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کی راحت کی طرف اور پاک روزی کی طرف اور

رَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَتَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رِيْحِ الْمِسْكِ حَتّٰى اَنَّهٗ لَيُنَاوِلُهٗ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى

غضب نہ فرمانیوالے رب کی طرف تو نکلتی ہے روح، بہترین مشک کی خوشبو کی طرح یہانتک کہ دیتے رہتے ہیں اس روح کو بعض فرشتے بعض کو یہانتک کہ

يَاْتُوْا بِهٖ اَبْوَابَ السَّمَآءِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيْحَ الَّتِيْ جَاءَتْكُمْ مِنَ الْاَرْضِ فَيَاْتُوْنَ

لاتے ہیں اس کو آسمان کے دروازوں تک تو آسمان والے کہتے ہیں کہ کیا ہی یہ اچھی خوشبو ہے جو آئی ہے تمہارے پاس زمین کی طرف سے پھر لاتے ہیں

بِهٖ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَلَهُمْ اَشَدُّ فَرَحًا بِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ بِغَائِبِهٖ يَقْدَمُ عَلَيْهِ فَيَسْاَلُوْنَهٗ

اس روح کو ایمان والوں کی روحوں کے پاس تو وہ زیادہ خوش ہوتی ہیں اس سے جیسے کہ تم میں کا کوئی اپنی گمشدہ سے کہ وہ آجائے اسکے پاس تو سوال کرتے ہیں اس روح سے

مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ فَيَقُوْلُوْنَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ فِيْ غَمِّ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ قَدْمَاتَ

کہ فلاں کیا کرتا ہے فلاں کیا کرتا ہے؟ پھر کہتے ہیں کہ چھوڑو اسے یہ تو دنیا کے غم میں تھا تو کہتا تھا کہ وہ تو مر گیا ہے

उनको दूसरी मरतबा, प्यारे रसूल ने फ़रमाया तो लौटा दी जाती है उसकी रूह उसके जिस्म में तो आते हैं दो फ़रिशते फिर बिठाते हैं उसको तो कहते हैं उससे कि तेरा रब कौन है? तो वोह कहता है कि मेरा रब अल्लाह तआला है तो वोह दोनों फ़रिशते कहते हैं कि तेरा दीन क्या है? तो कहता है मेरा दीन इस्लाम है, फिर दोनों फ़रिशते कहते हैं उससे, यह शख़्स कौन है? जो भेजे गए तुममें, तो वो कहता है, यह प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हैं तो फ़रिशते कहते हैं उससे कि किसने बताया तुझ को, तो कहता है वोह मैंने पढ़ा अल्लाह की किताब को, तो ईमान लाया मैं उस पर और तस्दीक़ की मैंने तो पुकारता है पुकारने वाला आसमान से, यह कि सच्चा है मेरा बंदा तो बिछाओ बिछोना इसके लिये जन्नत का और लिबास पहनाओ इसको जन्नत का और खोल दो इसके लिये दरवाज़ा जन्नत की तरफ़, फ़रमाया प्यारे रसूल ने तो आती है उसके पास जन्नत की राहत और ख़ुश्बू जन्नत की तो फ़राख़ी कर दी जाती है उसके लिये उसकी क़ब्र में उसकी हददे नज़र तक फ़रमाया प्यारे रसूल ने और आता है उसके पास एक अच्छे चहरे वाला आदमी और अच्छे कपड़े वाला अच्छी ख़ुश्बू वाला तो कहता है ख़ुश हो उससे जो मसरूर करेगी तुझको यह तेरा वोह दिन है ज़िसका तू वादा दिया गया था, तो कहता है बंदा उस आदमी से, तू कौन है? कि तेरा चहरा तो ऐसा चहरा है जो भलाई लाता है तो वोह आदमी कहता है कि मैं नेक अमल हूँ, तो बंदा कहता है ऐ मेरे रब! क़यामत क़ायम फ़रमाने वाले ऐ मेरे रब

اَمَا اَتَاكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ قَدْ ذُهِبَ بِىْ اِلٰى اُمِّهِ الْهَاوِيَةِ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا احْتُضِرَ اَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ

کیا تمہارے پاس نہ آیا تو کہتے ہیں کہ لیجایا گیا اسکو ام ہاویہ، اور بیشک کافر جب حاضر کیا جاتا ہے تو آتے ہیں اس کے پاس فرشتے عذاب کے ٹاٹ کیساتھ

فَيَقُوْلُوْنَ اُخْرُجِىْ سَاخِطَةً مَسْخُوْطًا عَلَيْكِ اِلٰى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَتَخْرُجُ كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ حَتّٰى

تو کہتے ہیں فرشتے نکل اے روح تو ناراض تھی اور رب تجھ پر ناراض تھا اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرف تو نکلے گی روح مُردار کی سخت بدبو کی طرح یہاں تک کہ

يَاْتُوْنَ بِهٖ اِلٰى بَابِ الْاَرْضِ فَيَقُوْلُوْنَ مَااَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيْحُ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْكُفَّارِ (رواہ احمد والنسائی)

لائیں گے فرشتے اس کو زمین کے دروازے تک تو کہیں گے زمین کے فرشتے کہ یہ کیسی سخت بدبو ہے یہاں تک کہ لائیں گے اسکو کفار کی ارواح میں۔

(۱۵۸۰) حدیث شریف: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِىْ جَنَازَةِ رَجُلٍ

ترجمہ: حضرت براء ابن عازب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم گئے پیارے نبی ﷺ کیساتھ ایک شخص کے جنازے میں

مِنَ الْاَنْصَارِىْ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَجَلَسْنَا حَوْلَهٗ

جو انصار میں سے تھے تو ہم پہونچے قبر تک جو ابھی تیار نہ تھی تو بیٹھ گئے پیارے رسول اللہ ﷺ اور ہم صحابہ بیٹھ گئے پیارے نبی کے چاروں طرف

كَاَنَّ عَلٰى رُؤُسِنَا الطَّيْرُ وَفِىْ يَدِهٖ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِى الْاَرْضِ فَرَفَعَ

گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے ہیں اور پیارے رسول کے دست مبارک میں چھڑی تھی کہ کرید رہے تھے اس چھڑی سے زمین میں تو بلند فرمایا پیارے رسول نے

رَاْسَهٗ فَقَالَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ اَوْثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ

اپنے سر اقدس کو پھر فرمایا کہ پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے دو مرتبہ فرمایا یا تین مرتبہ فرمایا پھر فرمایا بیشک بندۂ مومن

اِذَا كَانَ فِىْ اِنْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ مِنَ السَّمَآءِ بِيْضُ الْوُجُوْهِ

جب ہوتا ہے دنیا سے رشتہ توڑنے میں اور آخرت کی طرف متوجہ ہونے میں اُترتے ہیں اسکی طرف آسمان سے فرشتے سفید چہروں والے

كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ مِنْ اَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحُنُوْطٌ مِنْ حُنُوْطِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسُوْا

گویا کہ انکے چہرے سورج ہیں انکے ساتھ کفن ہے جنت کے کفنوں میں سے اور خوشبو ہوتی ہے جنت کی خوشبو میں سے یہاں تک کہ بیٹھ جاتے ہیں فرشتے

क़यामत क़ाइम फ़रमा दे यहाँ तक कि लौट जाऊँ मैं अपने अहले व अयाल और मालो मनाल में, फ़रमाया प्यारे रसूल ने और बंदा ए काफिर जब होता है दुनिया को छोड़ने में और आख़ेरत की मुतावज्जे होने में तो उतरते हैं उसकी तरफ़ आसमान से फ़रिशते सियाह चहरे वाले उनके साथ टाट होते हैं तो बैठ जाते हैं उसके पास हददे नज़र तक फिर आते हैं हज़रते मलकुलमौत, यहाँ तक कि बैठ जाते हैं उसके सर के पास तो कहते हैं निकल तो अल्लाह तआला की नारज़गी की तरफ़, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि छुपती फिरती है रूह उसके बदन में तो खींचता है फ़रिशता रूह, जैसे खींचते हैं गरम सलाई को भीगी ऊन से, फिर उसे पकड़ लेते हैं फिर जब ले लते हैं तो नहीं छोड़ते उसको मलाकुलमौत के हाथ मैं पलक झपकने की बराबर, यहाँ तक कि डाल देते हैं उस रूहे काफ़िर को उस टाट में और निकलती है उस रूह से मुरदार की सख़्त बदबू की तरह, जो न पाई जाए रूए ज़मीन पर, धकेलते हुवे ले जाते हैं उसको, तो नहीं गुज़रते हैं फ़रिशते रूह को लेकर फ़रिशतों की किसी भी जमाअत पर मगर वोह कहते हैं, यह कौन गंदी जान है? तो फ़रिशते कहते हैं यह फलाँ का बेटा फलाँ है इसके नामों में से सबसे बुरे नाम से जो लि जाता था दुनया में, यहाँ तक कि पहुँचा दिया जाता है उस रूह को आसमाने दुनिया की तरफ़ तो खुलवाया जाता है उसके लिये तो नहीं खोला जाता उसके लिये फिर तिलावत फ़रमाया कुरआने करीम, प्यरे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने "बेशक जिन्होंने झुटलाया हमारी आयतों

مِنْهُ مَدَّالْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اُخْرُجِيْ

میت کے پاس تاحد نظر پھر آتے ہیں حضرت ملک الموت علیہ السلام یہاں تک کہ بیٹھ جاتے مرنیوالے کے سرہانے تو کہتے ہیں اے پاک روح نکل تو

اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ قَالَ فَتَخْرُجُ تَسِيْلُ كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَاءِ

بخشش کی طرف جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور اسکی خوشنودی کی طرف فرمایا پیارے رسول نے تو نکلتی ہے روح کہ بہہ رہی ہے جیسے بہتا ہے قطرہ مشک سے

فَيَاخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَاْخُذُوْهَا وَيَجْعَلُوْهَا

تو لے لیتے ہیں ملک الموت اس روح کو تو جب لے لیتے ہیں وہ روح کو تو نہیں چھوڑتے ہیں روح کو حضرت ملک الموت کے ہاتھ میں پلک جھپکنے کی برابر

فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَفِيْ ذٰلِكَ الْحُنُوْطِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَاَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ

یہاں تک کہ لے لیتے ہیں فرشتے اور ڈالتے ہیں روح کو اس کفن میں اور اس خوشبو میں اور نکلتی ہے اس روح سے ایسی نفیس خوشبو جو نہ پائی روئے زمین پر

قَالَ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ يَعْنِيْ بِهَا عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ

تو بلند کرتے ہیں فرشتے اس روح کو تو نہیں گزرتے فرشتے یعنی اس روح کیساتھ فرشتوں کی جماعت پر گروہ فرشتوں کی جماعت کہتی ہے کیا ہی اچھی روح ہے

فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَحْسَنِ اَسْمَائِهِ الَّتِيْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَهٗ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يَنْتَهُوْا

تو فرشتے کہتے ہیں کہ فلاں کا بیٹا فلاں ہے اسکے ناموں میں سے سب سے اچھا نام لیکر پکارا جاتا تھا جس اچھے نام سے دنیا میں یہانتک کہ پہونچتے ہیں

بِهَا اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُوْنَ لَهٗ فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيُشَيِّعُهٗ مِنْ كُلِّ سَمَآءٍ مُقَرَّبُوْهَا اِلَى السَّمَآءِ

روح کیساتھ آسمان دنیا تک تو کھلواتے ہیں اس کیلئے تو کھول دیا جاتا ہے اس کیلئے تو پہونچاتے ہیں اسکو ہر آسمان کے مقرب فرشتے اس آسمان کی طرف

الَّتِيْ تَلِيْهَا حَتّٰى يَنْتَهِيْ بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُكْتُبُوْا كِتَابَ عَبْدِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ

جو اس سے ملا ہوا ہے یہاں تک کہ پہونچادیتے ہیں فرشتے ساتویں آسمان تک تو فرماتا ہے اللہ عز وجل کہ لکھو فرشتو بندے کا دفتر علیین میں

وَاَعِيْدُوْهُ اِلَى الْاَرْضِ فَاِنِّيْ مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيْهَا اُعِيْدُهُمْ وَمِنْهَا اُخْرِجُهُمْ تَارَةً اُخْرٰى

اور لوٹادو اس کو زمین کی طرف اس لئے کہ میں نے اسی سے پیدا فرمایا ہے ان کو اور اسی میں لوٹاؤں گا میں انکو اور اسی سے نکالوں گا میں انکو دوسری مرتبہ

को और सरकशी की उनसे तो नहीं खोले जाएँगे उनके लिये दरवाज़े आसमान के और न दाख़िल होंगे वोह जन्नत में, यहाँ तक कि दाख़िल हो जाए रस्सा सूराख़ में सूई के" फिर फ़रमाता है अल्लाह तआला लिखो तुम ऐ फ़रिशतो! इसका आमाल नामा निचली ज़मीन सिज्जीन में, फिर पटक दी जाती है उसकी जान फिर तिलावत फ़रमाया कुरआने करीमे प्यारे रसूल ने"और जो शिर्क करेगा अल्ला के साथ तो गोया कि वोह गिर पड़ा आसमान से, फिर उचक लिया उसको परिंदे ने या उड़ा कर फेंक दिया उसको हवा ने किसी दूर दराज़ मक़ाम पर" तो लौटाई जाती उसकी जान उसके बदन में और आते हैं उसके पास दो फ़रिशते फिर बिठाते हैं उसको तो दोनों फ़रिशते कहते हैं उससे तेरा रब कौन है? तो वोह कहता है हाए हाए मैं नहीं जानता, फिर कहते हैं वोह दोनों फ़रिशते कि तेरा दीन क्या है? ते वो कहता है कि अफ़सोस अफ़सोस मैं नहीं जानता, फिर वो दोनों फ़रिशते कहते हैं उससे यह शख़्स कौन हैं? जो भेजे गए थे तुम में, तो वोह कहता है हाए हाए मैं नहीं जानता, तो पुकारता है एक पुकारने वाला आसमान से कि यह झूटा है तो बिछा दो बिछोना इसके लिये आग का और खोल दो इसके लिये दरवाज़ा आग की तरफ़ फिर आती है उसके पास दोज़ख़ की तपिश और लू, और तंग होती है उसपर उसकी क़ब्र यहाँ तक कि इधर की उधर हो जाती हैं क़ब्र में उसकी पसलियाँ और आता है उसके पास एक आदमी बदशक्ल बुरे कपड़ों में सख़्त बदबूदार तो कहता है कि ख़बर ले उसकी जो बुरी लगे यह वोह तेरा दिन

ہے کہ انکی روح کو روح خبیث (گندی روح) فرمایا گیا۔

(۱۵۷۹) مومن کی روح خوشبودار ہوتی ہے مگر اس خوشبو کے ظہور کا وقت یہ ہے۔ سیدنا حضرت سلیمان جزولی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ''صاحب دلائل الخیرات شریف'' کی قبر سے بہت عرصے سے خوشبو مہکتی تھی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے جسم پاک' لباس شریف' پسینۂ مبارک کی خوشبو سے راستے اور گلیاں مہکتی تھیں۔ یہ اسی روحانی خوشبو کا ظہور تھا۔ شعر:

وصف بھی مہکتے ہیں ذات بھی مہکتی ہے
جس گلی سے وہ گزرے وہ گلی مہکتی ہے
شاہ کے پسینے کو آب نور کہتے ہیں
بونداس پسینے کی عطر سی مہکتی ہے
فاطمی گلوں کو خود مصطفیٰ نے سونگھا ہے
مصطفیٰ مہکتے تھے آل بھی مہکتی ہے
مصطفیٰ کی سیرت کے رنگ میں رنگ گئے ہیں جو
ان تمام لوگوں کی زندگی مہکتی ہے
مصطفیٰ کی باتیں بھی جنکے دل میں اتری ہیں
انکے دل کی دنیا تو آج بھی مہکتی ہے
اس مہک کا کیا کہنا جس نے سبکو مہکایا
زندگی مہکتی ہے بندگی مہکتی ہے
جسم بھی مہک والا روح بھی مہک والی
جسم بھی مہکتا ہے روح بھی مہکتی ہے
مصطفیٰ کی باتوں سے عطر سا برستا ہے
گفتگو مہکتی ہے سانس بھی مہکتی ہے
انتخاب آئی ہے جو مہک مدینے سے
اس مہک سے یہ تیری شاعری مہکتی ہے

جسطرح جنازے کو کندھا بدلتے ہوئے لیجاتے ہیں ایسے ہی فرشتے یکے بعد دیگرے اسکی روح کو آسمان کی طرف لیکر جاتے ہیں تاکہ روح پاک کی عظمت و رفعت کا اظہار ہو اور اس اعزاز کے ساتھ لیجا کر انہیں مومنین کی ارواح سے ملاتے ہیں اور ایک دوسرے سے مل کر خوش ہوتی ہیں اور یہ روحیں آنے والی روح سے انکے حالات دریافت کرتی ہیں جن سے انکی آشنائی اور محبت و دوستی تھی۔ اور ارواح مومنین کہتی ہیں کہ سوال جواب ختم کرواسے آرام کرنے دو ابھی دنیا کے قید خانے سے اور شدت نزع سے چھوٹ کر آیا ہے۔ ارواح مومنین کے یہ سوالات اشتیاق کے باعث ہوتے ہیں ورنہ مومنین کی ارواح اپنے دنیا میں رہنے والوں سے باخبر رہتی ہیں۔ مومنین کی ارواح عید و بقر عید' شب جمعہ' عاشورہ' شب برأت اپنے گھروں پر آکر ایصال ثواب کا مطالبہ کرتی ہیں۔ اسی لئے ان مواقع پر مسلمان نیاز و فاتحہ ایصال ثواب کا اہتمام کرتے ہیں۔ ارواح مومنین زیارت کرنے والوں کو پہچانتی ہیں اور قبرستان پر سے گزرنے والوں سے دعاء کی درخواست کرتی ہیں۔ انہیں روحوں میں سے کوئی روح کسی کے بارےمیں پوچھتی ہے تو یہ جانے والی روح پاک کہتی ہے کہ وہ تو کافر مر کر اپنی اماں'' ہاویہ'' میں گیا۔ قران کریم میں جہنم کی آگ کو بے ایمانوں کی اماں فرمایا گیا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) تو ٹھکانہ اسکا ہاویہ ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۵۶۸) ہاویہ یہ جہنم کا ایک طبقہ ہے یہاں عذاب بہت سخت ہے جس سے جہنم کے دوسرے طبقات پناہ مانگتے ہیں۔ ہاویہ میں بعض کفار رہیں گے انہیں کا ریزرویشن ہے (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۱۵۶۷) برزخی زندگی میں کفار سجین میں محصور و مقید رہتے ہیں اور ابلیس اور اسکے لشکر کا ہیڈ آفس بھی یہی ہے۔ ارواح کفار سجین میں گرفتار ہیں کوئی پرسان حال نہیں خاموش' اداس' مایوس' بے حس و حرکت' نگاہیں جھکی جھکی۔ یہ کفار آپ ﷺ کی مجلس میں بھی ایسے بیٹھتے تھے جیسے مکھی مار اور شکاری بیٹھتے ہیں۔

(۱۵۸۰) اہلسنت کے نزدیک روح ایک شئی لطیف ہے جو بدن میں ایسے سرایت کئے ہوئے ہے جیسے گلاب کے پھول میں خوشبو۔ سکرات موت روح نکلنے سے پہلے کا وقت ہے، مومن کو سکرات موت تو لاحق ہوتی ہے مگر روح کا نکلنا آسانی سے ہوتا ہے۔ روح کا آسانی سے نکلنا جسم کی تڑپ کے خلاف نہیں کیونکہ جسم روح کا عاشق ہے اسکے نکلنے پر تڑپتا ہے۔ علیین اس مقام کا نام ہے جہاں نکوکاروں کے نام اور نامۂ اعمال لکھے جاتے ہیں۔ آسمان پر آنا جانا تمام گفتگو آن کی آن میں ہو جاتی ہے کیونکہ روح کی رفتار بجلی کی رفتار

قَالَ فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِیْ جَسَدِهٖ فَیَاْتِیْهِ مَلَكَانِ فَیُجْلِسَانِهٖ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ

پیارے رسول نے فرمایا تو لوٹا دی جاتی ہے اسکی روح اسکے جسم میں تو آتے ہیں دو فرشتے پھر بٹھاتے ہیں اسکو تو کہتے ہیں اس سے کہ تیرا رب کون ہے

فَیَقُوْلُ رَبِّیَ اللّٰهُ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَادِیْنُكَ فَیَقُوْلُ دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ مَاهٰذَا الرَّجُلُ

تو وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے تو وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے تو کہتا ہے میرا دین اسلام ہے پھر دونوں فرشتے کہتے ہیں اس سے یہ شخص کون ہیں

الَّذِیْ بُعِثَ فِیْكُمْ فَیَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَیَقُوْلَانِ لَهٗ وَمَاعَلَّمَكَ فَیَقُوْلُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ

جو بھیجے گئے تھے تم میں تو وہ کہتا ہے یہ پیارے رسول اللہ ﷺ ہیں تو فرشتے کہتے ہیں اس سے کہ کس نے بتایا تجھ کو تو کہتا ہے وہ میں نے پڑھا اللہ کی کتاب کو

فَاٰمَنْتُ بِهٖ وَصَدَّقْتُ فَیُنَادِیْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِیْ فَافْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَاَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ

تو ایمان لایا میں اس پر اور تصدیق کی میں نے تو پکارتا ہے پکارنے والا آسمان سے یہ کہ سچا ہے میرا بندہ تو بچھاؤ بچھونا اس کیلئے جنت کا اور لباس پہناؤ اس کو جنت کا

وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَیَاْتِیْهِ مِنْ رَّوْحِهَا وَطِیْبِهَا فَیُفْسَحُ لَهٗ

اور کھولدو اس کیلئے دروازہ جنت کی طرف فرمایا پیارے رسول نے تو آتی ہے اسکے پاس جنت کی راحت اور خوشبو جنت کی تو فراخی کر دیجاتی ہے اس کیلئے

فِیْ قَبْرِهٖ مَدَّ بَصَرِهٖ وَقَالَ وَیَاْتِیْهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّیَابِ طیب الریح فَیَقُوْلُ اَبْشِرْ

اسکی قبر میں اسکی حد نظر تک فرمایا پیارے رسول نے اور آتا ہے اسکے پاس ایک اچھے چہرے والا آدمی اور اچھے کپڑے والا اچھی خوشبو والا تو کہتا ہے خوش ہو

بِالَّذِیْ یَسُرُّكَ هٰذَا یَوْمُكَ الَّذِیْ كُنْتَ تُوْعَدُ فَیَقُوْلُ لَهٗ مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ یَجِیْءُ بِالْخَیْرِ

اس سے جو مسرور کرے گی تجھ کو یہ تیرا وہ دن ہے جس کا تو وعدہ دیا گیا تھا تو کہتا ہے بندہ اس آدمی سے تو کون ہے کہ تیرا چہرہ تو ایسا چہرہ ہے جو بھلائی لاتا ہے

فَیَقُوْلُ اَنَاعَمَلُكَ الصَّالِحُ فَیَقُوْلُ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَةَ حَتّٰی اَرْجِعَ

تو وہ آدمی کہتا ہے کہ میں نیک عمل ہوں تو بندہ کہتا ہے اے میرے رب قیامت قائم فرمانے والے اے میرے رب قیامت قائم فرما دے یہانتک کہ لوٹ جاؤں میں

اِلٰی اَهْلِیْ وَمَالِیْ قَالَ وَاِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ اِذَا كَانَ فِیْ اِنْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْیَا وَاِقْبَالٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَیْهِ

اپنے اہل وعیال اور مال ومنال میں فرمایا پیارے رسول نے اور بندہ کافر جب ہوتا ہے دنیا کو چھوڑنے میں اور آخرت کی طرف متوجہ ہونے میں تو اترتے ہیں اسکی طرف

है जिसका तू वादा दिया गया था तो कहता है मुरदा तू कौन है? तेरा चहरा ऐसा चहरा है कि बुराई लाता है तो वो आदमी कहता है कि मैं तेरा गंदा अमल हूँ, तो कहेगा मुरदा ऐ मेरे रब! न कायम फरमा तू क़यामत और एक रिवायत में इसी के मिस्ल है और ज़्यादा फरमाया कि जब निकलती है मोमिन की रूह तो तमाम फ़रिशते जो आसमान व ज़मीन के दर्मियान में हैं और तमाम फ़रिशते आसमान के दरूद भेजते हैं मोमिन की रूह पर और खोल दिये जाते हैं उस मोमिन की रूह के लिये दरवाज़े आसमान के और नहीं हैं दरवाज़े वाले मगर दुआ करते हैं अल्लाह तआला से कि बुलंद की जाए उसकी रूह उनकी जानिब से और खींची जाती उसकी जान यअनी काफ़िर की उसकी रगों के साथ तो फटकार बरसाता है हर फ़रिशता जो आसमान व ज़मीन के दर्मियान है और हर फ़रिशता जो आसमान में है और बंद फ़रमा दिये जाते हैं आसमान के दरवाज़े, नहीं हैं दरवाज़े वाले मगर वोह दुआ क़रते हैं अल्लाह तआला से कि न धकेली जाए उस काफ़िर की रूह हमारी तरफ़।

1581 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुर्रहमान इब्ने कअब से मरवी वोह रिवायत फ़रमाते हैं अपने वालिदे माजिद से, उन्होंने फ़रमाया कि जब हुवा हज़रते कअब का विसाल शरीफ़ तो आई उनके पास हज़रते उम्मे बशर बिन्ते बराअ इब्ने मआरूर तो उन्होंने कहा कि ऐ अब्दुर्रहमान के वालिद माजिद! अगर मुलाक़ात करें आप फ़लाँ से तो बोल देना उसको मेरी तरफ़ से सलाम, तो हज़रते कअब बिन मालिक ने फ़रमाया कि बख़्श दे

سے لاکھوں گنا تیز ہے۔ حالت خواب میں روح ساتوں آسمان سے گزر کر عرش اعظم کے نیچے سجدہ کر کے لوٹ آتی ہے اوراس میں ایک سیکنڈ نہیں لگتا۔ جب ہماری روح کی رفتار کا یہ عالم ہے تو روح کائنات کی رفتار کو کون سمجھ سکتا ہے۔ ان کی رفتار کو اپنی رفتار پر قیاس کرنا کھلی نادانی وگمراہی ہے۔ پھر یہ کہ انسان کی خود اپنی نظر کی رفتار ایک لحہ بھی نہیں لگتا کہ آسمان تک پہونچ جاتی ہے تو جب ہمارے نور عین کی رفتار کا یہ عالم ہے تو عین نور کی رفتار کا عالم کیا ہوگا۔ مومن قبر میں کامیابی کے بعد جنت میں نہیں پہونچتا بلکہ جنت کو دیکھتا ہے وہاں کی خوشبوئیں ٹھنڈی ہوائیں محسوس کرتا ہے۔ مگر حضرات شہدائے کرام کی ارواح جنت میں پہونچ جاتی ہیں بعد قیامت جنت میں جسموں کا داخلہ ہوگا۔ قبر کی فراخی نگاہ کی حد تک ہوگی اور قبر میں بصارت، بصیرت کی برابر ہوگی۔ وہاں بصارتیں مختلف ہونگی لہٰذا قبروں کی کشادگیاں بھی مختلف ہونگی۔ انسانی اعمال انسانی شکل میں مردے سامنے ہوں گے اچھے اعمال کئے تو اچھے انسان کے روپ میں ہونگے اور برے اعمال کئے تو برے آدمی کے روپ میں ہونگے۔ کسی فرشتے کا کالی شکل میں تشریف لانا یہ اسکی نورانیت کے خلاف نہیں۔ دیکھو آنکھوں کی پتلی کالی ہے مگر نور ہے نور والی ہے اور نور بکھیرنے والی ہے۔ قبر کا تنگ ہونا کفار کا عذاب کا ہے اور قبر کا فراخ وکشادہ ہونا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ قبر کافر کو دباتی ہے تو پسلیاں چٹ پٹ ہو جاتی ہیں اور قبر مومن کو دباتی ہے تو اسطرح جیسے ماں اپنے بچے کو اپنی گود میں دباتی ہے اگر چہ بچہ گھبراتا ہے مگر یہ دبانا از راہ پیار ومحبت ہے۔ مومن کے مرنے اور اسکے اچھے خاتمہ کو تمام فرشتے دیکھتے اور جانتے ہیں۔ خواہ وہ آسمانی فرشتے ہوں یا زمین وآسمان کے درمیان والے۔ جب فرشتے جانتے ہیں تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ تو ہر صفت ہر خوبی ہر کمال میں ساری مخلوق میں افضل واعلیٰ ہیں ساری مخلوق میں سب سے زیادہ علم والے ہیں بلکہ جسکا جو بھی علم ہے وہ آپ ﷺ کے بحر علمی کا قطرہ ہے۔ شعر:

علوم دو جہاں کو انتخاب قادری ہم تو
نبی کے بحر علمی کا بس اک قطرہ سمجھتے ہیں (یا نبی)

تو یقیناً آپ ﷺ تمام مخلوق کے آغاز وانجام سب سے باخبر ہیں۔ آپ ﷺ قیامت میں مومنوں کے ایمان بلکہ مراتب ایمان کی گواہی عنایت فرمائینگے اور ایمان والوں کی شفاعت فرمائینگے یہ تمام کام بنا علم کے کیسے ہوسکتے ہیں۔ آسمانوں میں آنے جانے کے الگ الگ دروازے ہیں جنکی فرشتوں کو خبر ہے۔ غازیوں کا دروازہ' نمازیوں کا دروازہ' روزے داروں کا دروازہ' حضرات صحابۂ کرام کا دروازہ' بعض دروازے سے رزق اترتا ہے' بعض دروازے سے فرشتے' بعض دروازے سے مرنے والوں کی روحیں اور ایک خاص دروازہ بھی ہے جس سے آپ ﷺ معراج شریف کیلئے تشریف لیگئے۔ وہ پہلے بھی کسی کیلئے نہ کھلا تھا اور نہ پھر کسی کیلئے بعد میں کھلے گا یہی وجہ ہے کہ جبریل امین شب معراج جب اس دروازے پر پہونچے تو اس دروازے کے دربان فرشتے نے پوچھا کہ تم کون ہو تمہارے ساتھ کون ہیں۔ اگر یہ عام دروازہ ہوتا تو اس سوال کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔ مگر پھر بھی ہر دروازے پر فرشتوں کا دعاء کرنا اظہار اشتیاق کیلئے ہے نہ کہ بے خبری وبے علمی کی وجہ سے۔ آپ ﷺ نے منافقین کے گرو عبداللہ ابن اُبی کو اسکے مرنے کے بعد اپنی قمیص مبارک پہنائی' نماز جنازہ بھی پڑھائی اگر چہ آپ ﷺ بخوبی جانتے تھے کہ عبداللہ ابن اُبی جہنمی ہے مگر آپ ﷺ کو یہ بھی معلوم تھا کہ اسکی نماز جنازہ پڑھانے سے ایک ہزار کفار دولت ایمانی سے سرشار ہوں گے تو آپ نے نماز جنازہ پڑھادی۔ نیز اس وقت تک منافقین کی نماز جنازہ پڑھنا ممنوع بھی نہ ہوا تھا۔

(۱۵۸۱) فلاں سے مراد سیدنا حضرت بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جنکا حضرت ام بشر کی زندگی میں وصال ہوگیا تھا جسکا انہیں بڑا صدمہ تھا۔ مدینۂ منورہ میں جو بھی وصال فرمایا یہ حضرت ام بشر اپنے بیٹے حضرت بشر کو سلام کہلا کر بھیجا کرتی تھیں اور اس سلسلے کی کڑی سیدنا حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آنا بھی ہے کہ اپنے بیٹے کو انکے ذریعے بھی سلام کہلادوں کیونکہ آپ انکے پاس ضرور جاؤ گے ان سے ضرور ملوگے اور انکے ساتھ رہوگے۔ بعد موت اپنی حالت میں گرفتار ہونا اور کسی کی خبر نہ ہونا یہ کفار کیلئے ہے۔ آپکی مشغولیت ومصروفیت تو موت سے ختم ہوگی اور آرام وراحت کے موسم بہار کا آغاز ہوگا جنت کی بہاروں میں موج ومستی مارینگے'

مِنَ السَّمَآءِ مَلَآئِكَةٌ سُوْدُ الْوُجُوْهِ مَعَهُمُ الْمُسُوْحُ فَيَجْلِسُوْنَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى

آسمان سے فرشتے سیاہ چہرے والے انکے ساتھ ٹاٹ ہوتے ہیں تو بیٹھ جاتے ہیں اسکے پاس حد نظر تک پھر آتے ہیں حضرت ملک الموت یہاں تک کہ

يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ اُخْرُجِيْ اِلٰى سَخَطٍ مِنَ اللّٰهِ قَالَ فَتَفَرَّقُ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَنْتَزِعُهَا

بیٹھ جاتے ہیں اسکے سر کے پاس نکل تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی طرف فرمایا پیارے رسول نے کہ چھپتی پھرتی ہے روح اسکے بدن میں تو کھینچتا ہے فرشتہ روح

كَمَا يُنْزَعُ السَّفُّوْدُ مِنَ الصُّوْفِ الْمَبْلُوْلِ فَيَاْخُذُهَا فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى

جیسے کھینچتے ہیں گرم سلائی کو بھیگی اون سے پھر اسے پکڑ لیتے ہین پھر جب لے لیتے ہیں تو نہیں چھوڑتے اسکو ملک الموت کے ہاتھ میں پلک جھپکنے کی برابر یہاں تک کہ

يَجْعَلُوْهَا فِيْ تِلْكَ الْمُسُوْحِ وَتَخْرُجُ مِنْهَا كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَيَصْعَدُوْنَ

ڈال دیتے ہیں اس روح کافر کو اس ٹاٹ میں اور نکلتی ہے اس روح سے مُردار کی سخت بدبو کی طرح جو نہ پائی جائے روئے زمین پر دھکیلتے ہوئے لیجاتے ہیں

بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ بِهَا عَلٰى مَلَاٍ مِنَ الْمَلَآئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الْخَبِيْثُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ

اسکو تو نہیں گزرتے ہیں فرشتے روح کو لیکر فرشتوں کی کسی بھی جماعت پر مگر وہ کہتے ہیں یہ کون گندی جان ہے تو فرشتے کہتے ہیں یہ فلاں کا بیٹا فلاں ہے

بِاَقْبَحِ اَسْمَآئِهِ الَّتِيْ كَانَ يُسَمّٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يَنْتَهِيَ بِهٖ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيُسْتَفْتَحُ لَهٗ

اسکے ناموں میں سے سب سے برے نام سے جو لیا جاتا تھا دنیا میں یہاں تک کہ پہونچا دیا جاتا ہے اس روح کو آسمان دنیا کی طرف تو کھلوایا جاتا ہے اس کیلئے

فَلَا يُفْتَحُ لَهٗ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا

تو نہیں کھولا جاتا اس کیلئے پھر تلاوت فرمایا قرآن کریم پیارے رسول اللہ ﷺ نے "بیشک جنھوں نے جھٹلا دیا ہماری آیتوں کو اور سرکشی کی ان سے

لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ فَيَقُوْلُ

تو نہیں کھولے جائینگے ان کیلئے دروازے آسمان کے اور نہ داخل ہونگے وہ جنت میں یہانتک کہ داخل ہو جائے رسہ سوراخ میں سوئی کے" پھر فرماتا ہے

اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اُكْتُبُوْا كِتَابَهٗ فِيْ سِجِّيْنٍ فِي الْاَرْضِ السُّفْلٰى فَتُطْرَحُ رُوْحُهٗ طَرْحًا ثُمَّ قَرَاَ

اللہ عزوجل لکھو تم اے فرشتو اس کا اعمال نامہ نچلی زمین سجین میں پھر پھینک دیجاتی ہے اسکی جان پھر تلاوت فرمایا قرآن کریم پیارے رسول نے

अल्लाह तआला आपको ऐ बशर की वालेदा माजदा हम ज़्यादा मशगूल होंगे उन चीज़ों से तो कहा हज़रते उम्मे बशर ने, ऐ अब्दुर्रहमान के वालिद माजिद! क्या न सुना आपने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि प्यारे रसूल फ़रमाते हैं कि बेशक ईमान वालों की रूहें सब्ज़ परिंदों में खाएँगी जन्नत के पेड़ों से, फ़रमाया हज़रते कअब ने हाँ, तो हज़रते उम्मे बशर ने फ़रमाया कि वो यही हैं।

1582 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि मोमिन की रूह एक परिंदा है जो खाती है जन्नत के दरख़्तों में से, यहाँ तक कि लौटाएगा उसको अल्लाह तआला उस के जिस्म में जिस दिन उठाएगा उसको।

1584 हदीस शरीफ़:– हज़रते उम्मे अतिय्या से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि तशरीफ़ लाए हमारे पस प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और हम गुस्ल दे रहे थे प्यारे रसूल की बेटी को तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि गुस्ल दो इनको 3 बार या 5 बार या ज़्यादा इससे अगर तुम मुनासिब समझो उसको और पानी और बेरी से और डाल दो बअद में काफ़ूर या कुछ काफ़ूर में से, फिर जब तुम फ़ारिग़ हो जाओ तो इत्तिला देदो, फिर जब हम फ़ारिग़ हुवे तो हमने प्यारे रसूल को इत्तिला दी तो अता फ़रमाया हम को अपना तहबंद शरीफ़ फिर फ़रमाया कि जिस्म से लगा दो बेटी के इस तंहबंद शरीफ़ को और

وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْتَهْوِىْ بِهِ الرِّيْحُ فِىْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ

''اور جو شرک کرے گا اللہ کے ساتھ تو گویا کہ وہ گر پڑا آسمان سے پھر اچک لیا اس کو پرندے نے یا اُڑا کر پھینک دیا اسکو ہوا نے کسی دور دراز مقام پر''

فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِىْ جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ

تو لوٹائی جاتی اسکی جان اس کے بدن میں اور آتے ہیں اسکے پاس دو فرشتے پھر بٹھاتے اہیں اسکو تو دونوں فرشتے کہتے ہیں اس سے تیرا رب کون ہے

فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَاۤ اَدْرِىْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَادِيْنُكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَاۤ اَدْرِىْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ

تو وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا پھر کہتے ہیں وہ دونوں فرشتے کہ تیرا دین کیا ہے تو وہ کہتا ہے کہ افسوس افسوس میں نہیں جانتا پھر وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں اس سے

مَاهٰذَا الرَّجُلُ الَّذِىْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَاۤ اَدْرِىْ فَيُنَادِىْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ اَنْ كَذَبَ فَافْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ

یہ شخص کون ہیں جو بھیجے گئے تھے تم میں تو وہ کہتا ہے ہاہاہ میں نہیں جانتا تو پکارتا ہے ایک پکارنے والا آسمان سے کہ یہ جھوٹا ہے تو بچھادو بچھونا اس کیلئے آگ کا

وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ فَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ

اور کھولدو اس کیلئے دروازہ آگ کی طرف پھر آتی ہے اسکے پاس دوزخ کی تپش اور لُو اور تنگ ہوتی ہے اس پر اسکی قبر یہاں تک کہ اِدھر کی اُدھر ہو جاتی ہیں

فِيْهِ اَضْلَاعُهٗ وَيَاْتِيْهِ رَجُلٌ قَبِيْحُ الْوَجْهِ قَبِيْحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيْحِ فَيَقُوْلُ اِبْشِرْ بِالَّذِىْ يَسُوْءُكَ هٰذَا يَوْمُكَ

قبر میں اسکی پسلیاں اور آتا ہے اسکے پاس ایک آدمی بدشکل بُرے کپڑوں میں سخت بدبودار تو کہتا ہے کہ خبر لے اسکی جو بری لگے یہ وہ تیرا دن ہے

الَّذِىْ كُنْتَ تُوْعَدُ فَيَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِىْءُ بِالشَّرِّ فَيَقُوْلُ اَنَاعَمَلُكَ الْخَبِيْثُ فَيَقُوْلُ رَبِّ

جسکا تو وعدہ دیا گیا تھا تو کہتا ہے مُردہ تو کون ہے تیرا چہرہ ایسا چہرہ ہے کہ برائی لاتا ہے تو وہ آدمی کہتا ہے کہ میں تیرا گندا عمل ہوں تو کہے گا مردہ اے رب

لَاتُقِمِ السَّاعَةَ وَفِىْ رِوَايَةٍ نَحْوَهٗ وَزَادَ فِيْهِ اِذَا خَرَجَ رُوْحُهٗ صَلّٰى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

نہ قائم فرما تو قیامت اور ایک روایت میں اسی کے مثل ہے اور زیادہ فرمایا کہ جب نکلتی ہے مومن کی روح تو تمام فرشتے جو آسمان وزمین کے درمیان میں ہیں

وَكُلُّ مَلَكٍ فِى السَّمَآءِ وَفُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَآءِ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ بَابٍ

اور تمام فرشتے آسمان کے درود بھیجتے ہیں مومن کی روح پر اور کھولدئے جاتے ہیں اس مومن کی روح کیلئے دروازے آسمان کے اور نہیں ہیں دروازے والے

एक रिवायत में है कि गुस्ल दो उनको ताक़ मरतबा, 3 या 5 या 7 मरतबा और शुरूआत करो दाहिनी तरफ़ से उनके और आज़ा ए वुज़ू से उनके और फ़रमाया हज़रते उम्मे अतिय्या ने तो तक़सीम कर दिये हमने उनके बाल तीन हिस्सों पर फ़िर डाल दिया हमने उनको उनके पीछे।

1585 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कफ़न दिये गए तीन कपड़ों में जो यमनी थो सफ़ेद थे धुले हुवे थे सूती थे, नहीं थी उनमें क़मीस न शुमार था उनमें अमामा।

1586 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब कफ़न दे कोई तुम में का अपने भाई को तो चाहिये कि अच्छा दे कफ़न उसको।

1587 हदीस शरीफ़:– बेशक एक शख़्स प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ थे तो रौंद डाला उनको उनकी ऊँटनी ने हालाँकि वोह अहराम बाँधे हुवे थे तो विसाल हो गया उनका तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि गुस्ल दो इनको पानी से और बेरी से और कफ़न दो इनको इनके दो कपड़ों में और मलो इनके ख़ुश्बू और न ढको इनके सर को इसलिये कि उठाए जाएँगे वो क़यामत के दिन तलबिया पढ़ते हुवे।

1588 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि पहनो तुम अपने

اِلَّا وَهُمْ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ اَنْ يُّعْرَجَ بِرُوْحِهٖ مِنْ قِبَلِهِمْ وَتُنْزَعُ نَفْسُهٗ يَعْنِىْ الْكَافِرَ مَعَ الْعُرُوْقِ

مگر وہ دعاء کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے کہ بلند کی جائے اسکی روح ان کی جانب سے اور کھینچی جاتی ہے اسکی جان یعنی کافر کی اس کی رگوں کیساتھ

فَيَلْعَنُهٗ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِى السَّمَآءِ وَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ

تو پھٹکار برساتا ہے ہر فرشتہ جو آسمان و زمین کے درمیان ہے اور ہر فرشتہ جو آسمان میں ہے اور بند فرمادئے جاتے ہیں آسمان کے دروازے

لَيْسَ مِنْ اَهْلِ بَابٍ اِلَّا وَهُمْ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ اَنْ لَّا يُعْرَجَ رُوْحُهٗ مِنْ قِبَلِهِمْ (رواه احمد)

نہیں ہیں دروازے والے مگر وہ دعاء کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے کہ نہ دھکیلی جائے اس کافر کی روح ان کی طرف۔

(۱۵۸۱) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن ابن کعب سے مروی وہ روایت فرماتے ہیں اپنے والد ماجد سے انہوں نے فرمایا کہ جب

حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ اَتَتْهُ اُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ فَقَالَتْ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ

ہوا حضرت کعب کا وصال شریف تو آئیں ان کے پاس حضرت ام بشر بنت براء ابن معرور تو انہوں نے کہا کہ اے عبدالرحمن کے والد ماجد

اِنْ لَقِيْتَ فُلَانًا فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّى السَّلَامَ فَقَالَ غَفَرَاللّٰهُ لَكِ يَا اُمَّ بِشْرٍ

اگر ملاقات کریں آپ فلاں سے تو بول دینا اسکو میری طرف سے سلام تو حضرت کعب بن مالک نے فرمایا کہ بخش دے اللہ تعالیٰ آپکو اے بشر کی والدہ ماجدہ

نَحْنُ اَشْغَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم

ہم زیادہ مشغول ہوں گے ان چیزوں سے تو کہا حضرت ام بشر نے اے عبدالرحمن کے والد ماجد کیا نہ سنا آپ نے پیارے رسول اللہ ﷺ سے

يَقُوْلُ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِىْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ

کہ پیارے رسول فرماتے ہیں کہ بیشک ایمان والوں کی روحیں سبز پرندوں میں کھائیں گی جنت کے پیڑوں سے

قَالَ بَلٰى قَالَتْ فَهُوَ ذٰلِكَ (رواه ابن ماجة والبيهقى)

فرمایا حضرت کعب نے ہاں تو حضرت ام بشر نے فرمایا کہ وہ یہی ہے۔

सफ़ेद कपड़ों में से, इसलिये कि यह बेहतरीन हैं तुम्हारे कपड़ों में और कफ़न दो उसी में अपने मरने वाले को और तुम्हारे सुरमों में सबसे अच्छा सुरमा असमद है कि वोह असमद उगाता है बाल और तेज़ करता है निगाह को।

1589 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मत गुलू करो तुम कफ़न में इसलिये कि कफ़न छीन लिया जाता है बहुत जल्द।

1590 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बेहतरीन कफ़न यमनी चादर व तेहबंद है और बेहतरीन कुरबानी सींगों वाला दुंबा है।

1591 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हज़राते शोहदाए उहद के बारे में कि उतार लिये जाएँ उनसे लोहा पोस्तीन और यह कि दफ़न किये जाएँ अपने खून के साथ और अपने कपड़ों के साथ।

1592 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते अब्दुर्रहमान इब्ने औफ़ को लाया गया खाना और थे वोह रोज़ेदार तो फ़रमाया कि शहीद फ़रमा दिये गए हज़रते मुसअब बिन जुबेर और वोह बेहतर थे मुझसे तो कफ़न दिया गया ऐसी चादर में कि अगर ढक दिया जाता उनका सरे मुबारक तो ज़ाहिर हो जाते उनके पाए

کیف وسرور کا موسم برپا ہوگا' فرحت وشادمانی کا دور دورہ ہوگا۔ روح کیلئے فنا نہیں ہے۔ جنتیں اور وہاں کی تمام نعمتیں پیدا ہو چکی ہیں۔

(۱۵۸۲) بعد موت مومن کی روح کو سبز پرندے کے قالب میں بطور حفاظت اور برائے حفاظت رکھا جاتا ہے جیسے زیورات و جواہرات صندوق والماری میں رکھے جاتے ہیں۔ اور جنتی پھل اور میوے کھاتے ہیں اور مستاتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ حضرات شہدائے کرام کی ارواح مقدسہ جنت کے اور میوے ہر وقت کھاتے رہتے ہیں اور دوسرے مومنین کی ارواح صبح وشام کھاتی ہیں۔ مرنے کے بعد مومن کا جسم بھی روح کی طرح لطیف ہو جاتا ہے۔ مومن بعد وصال جہاں چاہتا ہے عالم کی سیر کرتا ہے۔ شب معراج سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا جسم بھی روح کی طرح ہو گیا تھا اور حضرات اولیاء کرام کیلئے تمام زمین سمیٹ دیجاتی ہے وہ بیک وقت ہر جگہ موجود ہو سکتے ہیں جسکا مشاہدہ اور تجربہ بھی ہے۔ یہ کرامات تو انکی اس دنیا میں دیکھی جاتی ہیں۔ بعد وصال شریف تو اس کمال میں اور بھی چار چاند لگ جاتے ہیں۔ روح جنتی پرندوں کے قالب میں برائے حفاظت بطور امانت رہنا اور ہے اور بلی چوہا کتا بن کے دوبارہ دنیا میں آنا یہ اور ہے اسکو آواگون کہتے ہیں، یا مومن کی روح کا سبز پرندہ بن جانا یہ ایسا ہے جیسے فرشتوں کا انسانی شکل میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونا۔ تو شکل انسانی میں ہو جانے سے فرشتہ انسان نہیں ہو جاتا ایسے ہی ارواح مومنین پرندوں کی شکل میں ہوں جانور نہیں ہو جاتیں بدستور روح ہی رہتی ہیں۔

(۱۵۸۳) صحابی کے آخری لمحات میں تابعی کی فرمائش کتنی خوبصورت ہے کہ قبر میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی جلوہ گری ہوگی تو جہاں سوالات و جوابات ہونگے وہیں میرا سلام بھی عرض کر دینا کہ ایک نادیدہ عاشق نے آپکو عقیدت واحترام سے آراستہ نذرانہ سلام پیش کیا ہے۔ سوالات قبر کے علاوہ دوسرے عرض ومعروض بارگاہ رسالت میں کیئے جاسکتے ہیں۔ اسی لئے فقیر قدیری نے بارگاہ رحمت مآب میں بہت پہلے ایک عریضہ بصورت گیت پیش کیا ہے۔ بند:

انتخاب قدیری کی صبح ومسا التجا آپ سے ہے حبیب خدا
قبر میں آپ جب آئیں یا مصطفیٰ دست بستہ کروں میں قیام
ہو لبوں پر درود وسلام (یا نبی)

اسکا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم برزخ میں آپ ﷺ کے ساتھ ہی رہو گے، مجھے بھی یاد کر لینا اور آپ ﷺ کو میرا سلام پیش کر دینا۔ حضرات صحابہ کرام اور تابعین عظام کا عشق بے مثال ہے۔ اگر آج عشاق مصطفیٰ کسی دنیا سے جانیوالے کے ذریعہ آپ ﷺ کو سلام پیش کرائیں تو دشمنان رسول کے پیٹ میں مروڑ شروع ہو جائیگی اور مشین نجد سے بدعت وشرک کے گولے داغے جانے لگیں گے۔ مگر حق یہی ہے کہ عشاق وخدام کی سوچ اونچی اور عشق میں رچی بسی ہوتی ہے اور منافقین کی سوچ انتہائی گھٹیا' بوگس اور دشمنی سے آلودہ ہوتی ہے۔ صحابی کے ذریعہ تابعی تو باقاعدہ سلام کہلوا رہے ہیں مگر وہابی تو اس چکر میں ہے کہ'' آپ ﷺ مر کر مٹی میں مل گئے'' معاذ اللہ تعالیٰ

(۱۵۸۴) مومن میت کا غسل فرض کفایہ ہے یہ غسل نجاست نہیں بلکہ غسل جنابت ہے۔ مومن کی نیند وضو توڑتی ہے مومن کی موت غسل توڑتی ہے۔ حدیث شریف: سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ مومن نہیں نجس ہوتا زندگی میں اور مرنے کی حالت میں۔ شعر:

کافر کے مقدر میں ہے ہونا ناپاک
مومن کبھی ناپاک نہیں ہو سکتا (انتخاب قدیری)

البتہ جانور اور کافر کی موت اسکو نجس کر دیتی ہے۔ شہید کی موت شہید میں حدث پیدا نہیں کرتی جیسے نبی کی نیند وضو نہیں توڑتی۔ زندہ انسان کو حدث لاحق ہونے کی صورت میں صرف وضو کرنے پر اکتفا فرمایا گیا کیونکہ بار بار غسل کرنا ایک پریشان کن مسئلہ ومرحلہ تھا۔ میت میں چونکہ یہ بات نہیں ہے وہ تو ایک بار غسل میں ہمیشہ کیلئے نمٹارا و چھٹکارا ہو جائیگا۔ کفن تین قسم کے ہیں: (۱) کفن سنت۔ مرد کیلئے تین کپڑے لفافہ' ازار' قمیص۔ عورت کیلئے پانچ کپڑے اوڑھنی' سینہ بند کا اضافہ (۲) کفن کفایت: مرد کیلئے دو کپڑے لفافہ' ازار۔ عورت کیلئے تین کپڑے لفافہ' ازار' اوڑھنی یا لفافہ' قمیص' اوڑھنی (۳) کفن ضرورت: مرد وعورت کیلئے جتنا کپڑا میسر آ جائے کم از کم اتنا تو ہو جس سے تمام بدن ڈھک جائے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی لاڈلی اور چہیتی بیٹی سیدتنا حضرت زینب رضی اللہ

(۱۵۸۲) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ تَعْلَقُ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی روح ایک پرندہ ہے جو کھاتا ہے

فِیْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يُرْجِعَهُ اللّٰهُ فِیْ جَسَدِهٖ يَوْمَ يَبْعَثُهٗ (رواہ مالک والنسائی والبیہقی)

جنت کے درختوں میں سے یہاں تک کہ لوٹائے گا اسکو اللہ تعالیٰ اس کے جسم میں جس دن اٹھائے گا اس کو۔

(۱۵۸۳) حدیث شریف: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ

ترجمہ: حضرت محمد ابن منکدر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں گیا حضرت جابر ابن عبد اللہ کے پاس حالانکہ ان کا

يَمُوْتُ فَقُلْتُ اِقْرَأْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلسَّلَامُ (رواہ ابن ماجۃ)

وصال شریف ہو رہا تھا تو میں نے کہا کہ کہنا پیارے رسول اللہ ﷺ کو سلام۔

﴿ باب غسل المیت و تکفینه ترجمہ: میت کو غسل اور اس کو کفن دینے کا باب ﴾

(۱۵۸۴) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نُغَسِّلُ

ترجمہ: حضرت ام عطیہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تشریف لائے ہمارے پاس پیارے رسول اللہ ﷺ اور ہم غسل دے رہے تھے

اِبْنَتَهٗ فَقَالَ اِغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ

پیارے رسول کی بیٹی کو تو فرمایا پیارے رسول نے کہ غسل دو ان کو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس سے اگر تم مناسب سمجھو اس کو اور پانی اور بیری سے

وَاجْعَلْنَ فِی الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ

اور ڈالدو بعد میں کافور یا کچھ کافور میں سے، پھر جب تم فارغ ہو جاؤ تو اطلاع دیدو، پھر جب ہم فارغ ہوئے تو ہم نے پیارے رسول کو اطلاع دی

فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَفِیْ رِوَايَةٍ اِغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا

تو عطا فرمایا ہم کو اپنا تہبند شریف پھر فرمایا کہ جسم سے لگادو بیٹی کے اس تہبند شریف کو، اور ایک روایت میں ہے کہ غسل دو انکو طاق مرتبہ، تین یا پانچ

اَوْ سَبْعًا وَابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَقَالَتْ فَضَفَرْنَا

یا سات مرتبہ اور شروعات کرو داہنی طرف سے انکے اور اعضائے وضو سے انکے اور فرمایا حضرت ام عطیہ نے تو تقسیم کردئے ہم نے

अक़्दस और ढक दिये जाते उनके पाए अक़्दस तो ज़ाहिर हो जाता उनका सरे मुबारक, मुझे ख़्याल है कि फ़रमाया और जब शहीद किये गए हज़रते अमीरे हम्ज़ा हालाँकि वो मुझ से बेहतर थे, फिर फैलाई गई हमारे लिये दुनिया जितनी फेलाई गई या फ़रमाया कि दिया गया हमको दुनिया से जितना कि दिया गया, और बेशक ख़ौफ़ किया हमने यह कि हो जाऐं हमारी नेकियाँ कि जल्द दे दी गई हमको फिर रोने लग यहाँ तक कि खाना छोड़ दिया।

1593 हदीस शरीफ़:– तशरीफ़ लाए प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम अब्दुल्लाह इब्ने उबाई के पास, इसके बाद कि वो डाल दिया गया था अपने गढ़े में तो हुक्म फ़रमाया प्यारे नबी ने उसके लिये तो निकाला गया तो रखा प्यारे नबी ने उसको अपने प्यारे ज़ानुवों पर तो डाला प्यारे रसूल ने उसके मुँह में अपना लुआबे देहन शरीफ़ और पहनाई उसको अपनी क़मीसे मुबारक, हज़रते जाबिर ने फ़रमाया कि पहनाई थी अब्दुल्लाह इब्ने उबाई ने हज़रते अब्बास को क़मीस।

(90) जनाज़े के साथ चलने और जनाज़े पर नमाज़ पढ़ने का बाब

1594 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जल्दी करो जनाज़े में इसलिये कि अगर है वो नेक तो भलाई है कि ले जा रहे तुम उसको भलाई की तरफ़ और अगर है वोह

تعالیٰ عنہا کے غسل کا واقعہ ہے اور یہ آپ ﷺ کی سب سے بڑی بیٹی تھیں اور سیدنا حضرت ابوالعاص ابن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجۂ محترمہ تھیں۔ حضرت زینب کا وصال شریف ۸ھ میں ہوا۔ بیری کے پتے پانی میں جوش دیکر اسکے پانی سے غسل میت کرانا چاہئے کہ اسے طہارت ونظافت اچھی طرح حاصل ہوتی ہے۔ میل کچیل خوب کٹتا ہے۔ جوئیں بھی صاف ہوجاتی ہیں اور میت کا بدن جلد بگڑتا بھی نہیں ہے۔ تین بار میت کو غسل دینا سنت ہے اور سات بار تک جائز ہے اور سات بار سے زیادہ مکروہ ہے بیری کا پانی پہلی بار میں سنت ہے باقی بار میں جائز ہے۔ غسل میت میں کلی اور ناک میں پانی نہیں ہے مگر تر روئی کی پھریری یا تر کپڑا دانتوں پر ہونٹوں پر اور نتھنوں پر پھیر دینا درست ہے۔ غسل میں آخری بار جو پانی بہایا جائے اس میں کافور ملا ہوا ہو کیونکہ یہ بہترین خوشبو ہے اس سے کیڑے مکوڑے جسم کے قریب نہیں آتے اور بعد غسل کافور کو خوشبوؤں کیساتھ بھی ملایا جائے۔ اگر کافور نہ ملے تو پھر دوسری خوشبو کا استعمال کیا جائے۔ حدیث شریف: آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کیا میت کو مشک ملنا جائز ہے تو آپ ﷺ نے اسکے جواب میں فرمایا کہ تمہاری خوشبوؤں میں سب سے اچھی خوشبو ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی پیاری بیٹی کو کفن کے علاوہ بطور تبرک اپنا تہبند شریف عطافرمایا کہ اسکو میری بیٹی کے کفن سے ملا ہوا رکھو اوپر سے کفن رہے۔ حضرت زینب کی رگوں میں خون مصطفےٰ ہے انہیں تو ساری برکتیں ایٹومیٹک حاصل ہیں یہ تہبند شریف کا عطیہ تعلیم امت کیلئے تھا کہ صالحین کے لباس وآثار اور انکے تبرکات سے بعد انتقال بھی برکت حاصل کرنا مستحب ہے جیسا کہ زندگی میں خاصان خدا کے تبرکات سے برکت حاصل کرنا مستحب ہے کہ کوئی بدلگام اسکو شرک و بدعت نہ قرار دیدے۔ اس حدیث شریف سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔ بزرگوں کے تبرکات سے قبر کی مشکلیں آسان ہوتی ہیں کہ بزرگوں کے استعمال شدہ کپڑے ناخن شریف بال شریف تبرک ہوتے ہیں۔ جن سے دنیاو آخرت قبروحشر کی مشکلات حل ہوتی ہیں۔ سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص کی برکت سے سیدنا حضرت یعقوب علیہ السلام کی آنکھیں روشن ہوگئی تھیں۔ سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ اور سیدنا حضرت عمرو ابن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما و دیگر صحابۂ کرام نے آپ ﷺ کے ناخن مبارک، بال شریف، تہبند شریف اپنے ساتھ قبر میں لیجانے کیلئے محفوظ فرمارکھے تھے۔ بزرگان دین کے تبرکات اور قرآنی آیات کریمہ اور دعائیں کاغذ یا کپڑے وغیرہ پر لکھ کر میت کے ساتھ قبر میں دفن کرنا درست ہے بلکہ سنت ہے۔ اسی طرح مومن کی قبر میں شجرہ شریف رکھنا بھی جائز ہے کہ وہ بھی از قسم تبرک ہے۔ فقیر قدیری نے وصیت کردی ہے کہ وہ جبہ شریف جو ولئ کامل حضرت مولانا شاہ ولی محمد قدیری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ آپ ﷺ نے مجھ فقیر قدیری کو عطافرمایا ہے وہ کفن کے اوپر سے پہنادیا جائے اور عمامہ شریف جو تاج الاولیاء حضرت علامہ سید محمد عبدالقدیر میاں پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافت عطافرماتے وقت حضرت مولانا ولی محمد قدیری کے زیب سر فرمایا تھا اور ۱۹۶۵ء میں پہلے عرس قدیری بریلی شریف میں وہی عمامہ شریف حضرت مولانا ولی محمد قدیری نے خلافت سے نوازتے وقت مجھ فقیر قدیری کے زیب سر فرمایا وہ عمامہ تکفین کے بعد زیب سر کردیا جائے انکی برکتیں ذریعۂ نجات ہونگی۔ فقیر قدیری حضرت مولانا ولی محمد شاہ صاحب قدیری بریلوی کا خلیفۂ اول ہے۔ بعض نادانوں کے پیٹوں میں اس حدیث شریف کے خلاف درد ہونا شروع ہوا، اور انہوں نے اپنی ذہنی اُپج حدیث شریف کے مقابلے میں ٹھونسی کہ جب میت پھولے پھٹے گی تو ان تبرکات کی بے حرمتی ہوگی۔ پہلا جواب تو یہی ہے کہ یہ بکواس ہے اور حدیث شریف کی کھلی مخالفت ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ یا قرآن کریم یا احادیث کریمہ کی دعائیں پانی پر دم کر کے مریضوں کو پانی پلایا جاتا ہے اور آب زمزم شریف بھی مومنین برائے برکت پیتے ہی ہیں حالانکہ پانی پیٹ میں پہونچکر کیا بنتا ہے تو کیا اپنی اپج وہاں بھی فِٹ کرینگے۔ حدیث شریف کے مقابلے اور مخالفت میں اپنی کھوپڑی اور وہ بھی بے ایمان کھوپڑی فِٹ کرنا خبث باطنی کی دلیل ہے۔ کیا ان تبرکات کی حفاظت قدرت خداوندی سے بعید ہے۔ سیدتنا حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ عمل کہ آپ نے تمام بال پیچھے فرمادئے یہ آپ نے اپنی رائے سے کیا ہوگا کہ عموماً عورتیں سر

شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ فَاَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا (رواہ البخاری والمسلم)

انکے بال تین حصوں پر پھر ڈالدیا ہم نے انکو انکے پیچھے۔

(۱۵۸۵) حدیث شریف: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كُفِّنَ فِیْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ يَّمَانِيَةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَةٍ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیئے گئے تین کپڑوں میں جو یمنی تھے سفید تھے دھلے ہوئے تھے

مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

سوتی تھے، نہیں تھی ان میں قمیص نہ شمار تھا ان میں عمامہ۔

(۱۵۸۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهٗ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کفن دے کوئی تم میں کا اپنے بھائی کو تو چاہیئے کہ اچھا دے کفن اسکو

(۱۵۸۷) حدیث شریف: اِنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ

ترجمہ: بیشک ایک شخص پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو روند ڈالا ان کو انکی اونٹنی نے حالانکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے

فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه وسلم اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِیْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ

تو وصال ہوگیا انکا تو فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غسل دو انکو پانی سے اور بیری سے اور کفن دو ان کو انکے دو کپڑوں میں اور نہ ملوا انکے خوشبو

وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور نہ ڈھکو انکے سر کو اسلئے کہ اُٹھائے جائیں گے وہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے۔

(۱۵۸۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہنو تم اپنے سفید کپڑوں میں سے، اسلئے کہ یہ بہترین ہیں تمہارے کپڑوں میں

وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ وَمِنْ خَيْرِ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهٗ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَيَجْلُوا الْبَصَرَ (رواہ ابوداؤد والترمذی)

اور کفن دو اسی میں اپنے مرنے والے کو اور تمہارے سرموں میں سب سے اچھا سرمہ اثمد ہے اسلئے کہ وہ اُگاتا ہے بال اور تیز کرتا ہے نگاہ کو۔

उसके अलावा तो वोह बुराई कि उतार रहे हो तुम उसको अपनी गरदनों से।

1595 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब रख दिया जाता है जनाज़ा फिर उठाते हैं लोग उसको अपनी गरदनों पर, तो फिर अगर है वोह नेक मय्यत तो कहती है मुझे आगे ले चलो और अगकर होती है मय्यत बद तो कहती है अपने घर वालों से, हाए कहाँ ले जा रहे हो उसको, सुनता है उसकी आवाज़ को हर कोई सिवाए इन्सान के और अगर सुनता इन्सान तो बेहोश हो जाता।

1596 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब देखो तुम जनाज़े को तो खड़े हो जाओ, तो चले जनाज़े के पीछे तो न बैठे यहाँ तक कि जनाज़ा रख दिया जाए।

1597 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो चले मुसलमान के जानज़े के साथ ईमान और सवाब की ख़ातिर और रहे जानज़े के साथ यहाँ तक कि नमाज़ पढ़ ले जनाज़े पर और फ़ारिग़ हो जाए उसके दफ़न से तो बेशक वो लौटेगा अज्र के दो क़ैरात (डबल हिस्सा) लेकर हर हिस्सा उहद पहाड़ की बराबर है, और जिसने नमाज़ पढ़ी उसपर फिर लौटा पहले इससे कि दफ़न किया जाए तो बेशक वोह लौटा एक क़रात (सिंगल हिस्सा) लेकर।

کے بالوں کے تین حصے کرتی ہیں اور انکو ایک دوسرے میں بل دیکر چوٹی بناتی ہیں اور وہ سارے بال پیٹھ پر رہتے ہیں مگر عورت کی میت کے بارہمیں سنت یہ ہے کہ بال کے دو حصے کئے جائیں ایک حصہ دائیں طرف سے اور دوسرا بائیں طرف سے سینے پر ڈالا جائے۔ تمام بالوں کا پیچھے رہنا مسنون نہیں ہے۔

(۱۵۸۵) ریشمین کفن سنت کے خلاف ہے اور مردوں کیلئے حرام ہے۔ اس حدیث شریف میں قمیص سے مراد وہ قمیص ہے جو عام طور پر زندگی میں پہنی جاتی ہے کفن والی قمیص مراد نہیں ہے کیونکہ کفن میں تو کفن والی قمیص سنت ہے۔ غسل کے وقت وہ قمیص مبارک اتار لی گئی تھی جو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ قبل وصال شریف زیب تن فرمائے ہوئے تھے اور ان تین کپڑوں میں عمامے کا شمار نہ تھا بلکہ وہ ان تین کپڑوں کے علاوہ تھا۔ حضرات علماء کرام واولیاء عظام مشائخ ذوی احترام کو کفن کیساتھ ساتھ عمامہ شریف دینا مستحب ہے۔

(۱۵۸۶) اچھے کفن سے مراد بہت بھاری بھرکم بیش قیمت وہ کپڑا جو فضول خرچی کرنے والے ریاء وتکبر کرنیوالے استعمال کرتے ہیں نہیں ہے بلکہ جیسے کپڑے مرنے والا جمعہ کو پہنتا تھا ایسے کپڑوں میں کفن دیا جائے نہ کہ جیسے کپڑے عید وشادی میں پہنے جاتے ہیں گویا کہ کفن درمیانی ہونا چاہئے۔ اچھے کفن سے مراد پاک وصاف، سفید نیا ہو کہ دھلے ہوا درمیانی انداز کا کپڑا ہو۔ حدیث شریف میں ہے کہ مُردوں کو اچھا کفن دو کیونکہ وہ آپسمیں ملتے ہیں تو اچھے کفن سے خوش ہوتے ہیں۔

(۱۵۸۷) احرام کے کپڑوں میں تدفین یہ ان صحابی کی خصوصیت تھی۔ ہر احرام والے کا یہ حکم نہیں ہے۔ اسے دوسرے مُردوں ہی کی طرح کفن دیکر دفن کیا جائیگا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے مذکورہ صحابی کو ان دو کپڑوں میں جو وہ بطور احرام پہنے ہوئے تھے جو کفنانے کا حکم فرمایا یہ ضرورت ومجبوری کے تحت تھا کیونکہ دوسرا کپڑا نہ تھا۔ آپ ﷺ نے یہ حکم تمام مُردوں کیلئے نہ دیا کہ حالت احرام میں ہر مرنے والے کے ساتھ تم یہی طریقہ اپنانا۔

(۱۵۸۸) یہ حکم استحبابی ہے کہ زندوں اور مُردوں دونوں کیلئے سفید کپڑا مستحب ہے۔ عورت کیلئے ریشمی سوتی سرخ پیلا ہر رنگ کا کفن جائز ہے۔ اگر چہ بہتر سفید وسوتی ہے۔ مرد وعورت دونوں کو زندگی میں سیاہ کپڑا پہننا بھی مستحب ہے۔ بلکہ سلسلۂ عالیہ قدیریہ کا تو ٹریڈ ہی سیاہ لباس ہے اور حضرات ملنگان سلسلۂ عالیہ مداریہ بھی سیاہ لباس زیب تن فرماتے ہیں۔ اس حدیث شریف میں سرمہ زندوں کیلئے ہے کیونکہ مُردے کے سرمہ لگانا سنت نہیں ہے۔ "اثمد اصفہانی" سادہ سرمہ ہے جو پتھر کا بنا ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ہر شب کو سوتے وقت ہر آنکھ میں تین تین سلائی سرمہ لگاتے تھے کہ اس سے پلک کے بال بڑھتے ہیں اور روشنی بھی بڑھتی ہے۔ سوتے وقت سرمہ لگانا سنت ہے۔

(۱۵۸۹) کفن میں اسراف وفضول خرچی ممنوع ہے۔ انتہائی قیمتی اور بھاری بھرکم کفن نہ دیا جائے کہ یہ بھی اسراف ہے اور بیکار بھی ہے کہ بوسیدہ وخراب ہو جاتا ہے۔ مُردے کو درمیانی کفن دینا چاہئے اس لباس میں جس میں وہ عام طور پر اپنے دوستوں سے ملنے جاتا تھا۔ اچھا کفن دیا جائے مگر انتہائی گراں نہ دیا جائے۔

(۱۵۹۰) کفن میں اگر یمنی حُلّہ ہو تو بہتر ہے سیدنا اعلیٰ حضرت علی حسین اشرفی میاں کچھوچھوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے لئے یمنی حُلّہ اور طائف شریف کا شہد آب زمزم شریف اور مدینہ شریف کی خاک شفاء شریف لاکر محفوظ فرمایا تھا اور وصیت فرمائی تھی کہ نزع کے وقت یہ شہد پاک وپانی مطہر وخاک شفاء شریف ملا کر میرے منہ میں ڈالا جائے اور اس حُلّۂ یمنی میں مجھے کفنایا جائے۔

(۱۵۹۱) شہید کا حکم یہی ہے کہ اس سے ہتھیار، زرہ، چمڑے کے کپڑے وغیرہ اتار لئے جائیں اور شہید کو پہنے ہوئے کپڑوں میں مع خاک وخون دفن کر دیا جائے۔ البتہ کفن کی کمی کو پورا کر دیا جائے۔ شہید اگر صرف کرتہ پاجامہ پہنے ہوئے ہے تو اسے چادر اور دیدی جائے۔ شہید کیلئے غسل نہیں ہے مگر شہید کی نماز جنازہ پڑھی جائیگی۔

(۱۵۹۲) سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نفلی روزہ تھا اور کھانا پر تکلف تھا جو آپکی خدمت میں لایا گیا تھا۔ عمدہ کھانا دیکھ کر سیدنا حضرت عبدالرحمٰن، سیدنا حضرت مصعب اور سیدنا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت اور بے کسی کو یاد کر کے رونے لگے اور یہ آپکا عجز وانکسار تھا کہ دونوں حضرات کیلئے فرما رہے ہیں کہ یہ مجھ سے بہت اچھے ہیں جبکہ حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف

(۱۵۸۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاتَغَالُوْا فِی الْکَفَنِ فَاِنَّہٗ یُسْلَبُ سَلْبًا سَرِیْعًا (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے مت غلو کرو تم کفن میں اسلئے کہ کفن چھین لیا جاتا ہے، بہت جلد۔

(۱۵۹۰) حدیث شریف: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ خَیْرُ الْکَفَنِ الْحُلَّۃُ وَخَیْرُ الْاُضْحِیَۃِ الْکَبْشُ الْاَقْرَنُ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بہترین کفن یمنی چادر وتہبند ہے اور بہترین قربانی سینگوں والا دنبہ ہے۔

(۱۵۹۱) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَتْلٰی اُحُدٍ اَنْ یُّنْزَعَ عَنْھُمُ الْحَدِیْدُ وَالْجُلُوْدُ وَاَنْ یُّدْفَنُوْا بِدِمَائِھِمْ وَثِیَابِھِمْ (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حکم فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے حضرات شہداء احد کے بارےمیں کہ اُتار لئے جائیں ان سے لوہا پوستین اور یہ کہ دفن کئے جائیں اپنے خون کیساتھ اور اپنے کپڑوں کیساتھ۔

(۱۵۹۲) حدیث شریف: اَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ ابْنَ عَوْفٍ اُتِیَ بِطَعَامٍ وَکَانَ صَائِمًا فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَھُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ کُفِّنَ فِیْ بُرْدَۃٍ اِنْ غُطِّیَ رَأْسُہٗ بَدَتْ رِجْلَاہُ وَاِنْ غُطِّیَ رِجْلَاہُ بَدَا رَأْسُہٗ وَاُرَاہُ قَالَ وَقُتِلَ حَمْزَۃُ وَھُوَ خَیْرٌ مِّنِّیْ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْیَا مَابُسِطَ اَوْقَالَ اُعْطِیْنَا مِنَ الدُّنْیَا مَااُعْطِیْنَا وَلَقَدْ خَشِیْنَا

ترجمہ: بیشک حضرت عبد الرحمن ابن عوف کو لایا گیا کھانا اور تھے وہ روزہ دار تو فرمایا کہ شہید فرمادئے گئے حضرت مصعب بن زبیر اور وہ بہتر تھے مجھ سے تو کفن دیا گیا ایسی چادر میں کہ اگر ڈھک دیا جاتا انکا سر مبارک تو ظاہر ہوجاتے انکے پائے اقدس اور ڈھک دئے جاتے انکے پائے اقدس تو ظاہر ہوجاتا انکا سر مبارک، مجھے خیال ہے کہ فرمایا اور جب شہید کئے گئے حضرت امیر حمزہ حالانکہ وہ مجھ سے بہتر تھے پھر پھیلائی گئی ہمارے لئے دنیا جتنی پھیلائی گئی یا فرمایا کہ دیا گیا ہم کو دنیا سے جتنا کہ دیا گیا، اور بیشک خوف کیا ہم نے

1598 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ख़बर दी लोगों को नजाशी की, जिस दिन विसाल हुवा, और तशरीफ़ ले गए प्यारे नबी हज़राते सहाबा ए किराम के साथ ईदगाह, तो सफ़ बंदी फ़रमाई उनकी और तकबीर फ़रमाईं 4 तकबीरात।

1599 हदीस शरीफ़:– हज़रते समुरा इब्ने जुंदब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने नमाज़े जनाज़ा पढ़ी पीछे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के एक औरत पर कि इन्तेक़ाल हुवा था उसका अपने निफ़ास में तो खड़े हुवे प्यारे रसूल जनाज़े के बीच में।

1600 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने गुज़र फरमाया एक कब्र पर जिस में दफ़न किया गया था रात में तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कब दफ़न किया गया है ये? तो हज़राते सहाबा ने अर्ज़ किया कि आज रात, प्यारे रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया क्यों तुम ने मुझे इत्तेला न दी? हज़राते सहाबा ने अर्ज़ किया कि हम ने दफ़न किया उनको रात की तारीकी में तो नापसन्द किया हम ने इस बात को कि आप को जगाया जाए, तो प्यारे नबी खड़े हुये और हम ने सफ़ बन्दी की प्यारे नबी के पीछे तो प्यारे नबी ने कब्र पर नमाज़ पढ़ी।

1601 हदीस शरीफ़:– बेशक एक काली औरत मस्जिद में झाड़ू देती थी या एक जवान तो गुम पाया

عشرۂ مبشرہ میں سے ہیں اور یہ دونوں شہدائے کرام عشرۂ مبشرہ میں سے نہیں ہیں اور حضرات عشرۂ مبشرہ تمام صحابہ سے افضل ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف مالداری میں مشہور تھے اور یہ مال بھی حلال وطیب تھا جو غنیمت اور تجارتوں سے حاصل ہوا تھا اور یہ اس مال سے دینی خدمات کیا کرتے تھے۔ شعر:

کی ہے اصحاب حبیب کبریا نے عمر بھر

جان و مال اولاد سے خدمت رسول اللہ کی (یا نبی)

مگر ان خدمات جلیلہ کے باوجود خوف خدا کی فروانی کا یہ عالم ہے کہ اب بھی یہ فرما رہے ہیں کہ ایسا نہو کہ یہ مال بھی ہماری نیکیوں کا عوض وبدلہ ہو اور جلدی دنیا میں دیدیا گیا ہے اور یہ فرما کر آپکی آنکھوں کا ساغر چلک گیا اور دن بھر کے روزے دار تھے کھانا پینا چھوڑ دیا اور آپکو یاد آگیا ارشاد رب قدیر: (ترجمہ) اور جو کہ چاہتا ہے جلد والی تو جلد دیتے ہیں ہم اسکو دنیا میں جو ہم چاہتے ہیں جسے ہم چاہیں۔ پھر بنایا ہم نے انکے لئے جہنم، گریگا مذمت کیا ہوا، دھکے دیا ہوا (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۶۶۸)

(۱۵۹۳) عبداللہ ابن اُبی رئیس المنافقین تھا۔ سیدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے چچا جان ہیں جس دن حضرت عباس کو جنگ بدر کے میدان سے گرفتار کر کے مدینۂ منورہ لایا گیا۔ آپ اس وقت برہنہ تھے آپکے دراز قد ہونے کی وجہ سے کسی کی قمیص آپکے جسم پر نہ آتی تھی۔ عبداللہ ابن ابی لمبا تڑنگا تھا اس نے اپنی قمیص حضرت عباس کو پہنادی۔ اس رئیس المنافقین کا بدلہ چکانے کیلئے آپ ﷺ نے اپنی قمیص مبارک اسے پہنادی تاکہ ایک مومن پر ایک منافق کا کوئی احسان نہ رہے۔ منافقین کے بارےمیں پہلے آپ ﷺ کو یہ اختیار دیا گیا تھا اور یہ واقعہ بھی اس زمانے کا ہے ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) آپ مغفرت مانگیں انکے لئے یا نہ مغفرت مانگیں انکے لئے، اگر مغفرت مانگیں آپ انکے لئے ستر مرتبہ تو بھی نہیں مغفرت فرمائیگا اللہ انکی یہ اسلئے کہ انہوں نے کفر کیا اللہ کیساتھ اور اسکے رسول کیساتھ اور اللہ نہیں ہدایت دیتا ان لوگوں کو جو نافرمان ہیں (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۶۸) اور بعد میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اور نہ نماز پڑھئے آپ کسی پر ان میں سے۔ مرجائیں کبھی، اور نہ کھڑے ہوں آپ اسکی قبر پر اور بے شک انہوں نے کفر کیا اللہ کیساتھ اور اسکے رسول کیساتھ اور مرگئے وہ حالانکہ وہ نافرمان تھے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۶۸) اسکے بعد آپ ﷺ نے کسی منافق کی نماز جنازہ نہ پڑھی اور نہ کسی کیلئے دعاء مغفرت فرمائی۔ آپ ﷺ نے عبداللہ ابن اُبی کے ساتھ جو یہ سلوک فرمایا یہ اسلئے نہیں کہ آپ ﷺ کو اسکے منافق و بے ایمان ہونے کی خبر نہ تھی جیسا کہ آج بھی اسکی برادری کے منافق لوگوں کا خیال فاسد ہے۔ ایک بات تو یہ کہ پہلے اسکا اختیار تھا۔ تو آپ نے اس اختیار کا فائدہ اٹھایا اور آپکے اس کردار رفیع کا یہ فائدہ ہوا کہ آپ ﷺ کا پیارا اخلاق دیکھ کر عبداللہ ابن ابی کی برادری کے ایک ہزار لوگ مشرف بہ ایمان واسلام ہوئے۔ سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اس خبیث کے بیٹے تھے اور خود صحابی، مومن کامل، عاشق صادق تھے انہوں نے باپ کے دیہانت کی آپ ﷺ کو خبر دی اور اپیل کی کہ میرے باپ کی نماز جنازہ پڑھادیں تو آپ ﷺ اپنے خصوصی اختیار کو کام میں لائے اور اسکے بیٹے جو صحابی تھے انکی دلداری و دلجوئی بھی مقصود تھی اور اس میں تبلیغ کا راز بھی مضمر تھا۔ میت کو برکتوں سے نوازنے کیلئے لعاب ڈالنا اور بزرگوں کے کپڑے دینا سنت ہے۔ بادل کہیں برسے فائدہ ہر زمین کو نہیں پہونچتا۔ ضرورت شرعیہ کی بنا پر دفن کے بعد بھی قبر کو کھود کر مُردے کو نکالا جاسکتا ہے۔

مُردے کے غسل کا طریقہ

جس چار پائی یا تخت وتختہ پر نہلایا جائے اسے تین یا پانچ یا سات مرتبہ ''اگر'' یا ''لوبان'' وغیرہ کی دھونی دیں اور ناف سے لیکر گھٹنے تک ایک کپڑا اڈالکر اسکے تمام کپڑے اتاریں کہ بے پردگی نہونے پائے۔ پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ پر پاک کپڑا لپیٹ کر پہلے استنجاء کرائے پھر نماز کا ساوضو کرائے یعنی پہلے منہ پر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھلائے پھر سر کا مسح کریں پھر دونوں پاؤں دھوئے جائیں۔ مُردے کے غسل میں گٹوں تک ہاتھ دھونا کلی کرنا ناک میں پانی دینا نہیں ہے البتہ روئی یا کپڑا بھگو کر دانتوں ہونٹوں مسوڑوں اور نتھنوں پر پھیر دیا جائے۔ داڑھی کے بال ہوں تو ''گل خیرو'' سے

اَنْ تَکُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ یَبْکِیْ حَتّٰی تَرَکَ الطَّعَامَ۔ (رواہ البخاری)

یہ کہ ہوجائیں ہماری نیکیاں کہ جلد دیدی گئیں ہم کو پھر رونے لگے یہاں تک کہ کھانا چھوڑ دیا۔

(۱۵۹۳) حدیث شریف: اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَبْدَاللّٰہِ بْنَ اُبَیٍّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ حُفْرَتَہٗ

ترجمہ: تشریف لائے پیارے رسول اللہ ﷺ عبداللہ ابن اُبی کے پاس، اسکے بعد کہ وہ ڈال دیا گیا تھا اپنے گڑھے میں

فَاَمَرَبِہٖ فَاُخْرِجَ فَوَضَعَہٗ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ فَنَفَثَ فِیْہِ مِنْ رِیْقِہٖ

توحکم فرمایا پیارے نبی نے اس کیلئے تو نکالا گیا تو رکھا پیارے نبی نے اسکو اپنے پیارے زانوں پر تو ڈالا پیارے رسول نے اسکے منہ میں اپنا لعاب دہن شریف

وَاَلْبَسَہٗ قَمِیْصَہٗ قَالَ وَکَانَ کَسَا عَبَّاسًا قَمِیْصًا (رواہ البخاری والمسلم)

اور پہنائی اس کو اپنی قمیص مبارک، حضرت جابر نے فرمایا کہ پہنائی تھی عبداللہ ابن اُبی نے حضرت عباس کو قمیص۔

﴿ باب المشی بالجنازۃ والصلوٰۃ علیہا ﴾

﴿ ترجمہ: جنازے کیساتھ چلنے اور جنازے پر نماز پڑھنے کا باب ﴾

(۱۵۹۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَۃِ فَاِنْ تَکُ صَالِحَۃً فَخَیْرٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جلدی کرو جنازے میں اسلئے کہ اگر ہے وہ نیک تو بھلائی ہے

تُقَدِّمُوْنَہَا اِلَیْہِ وَاِنْ تَکُ سِوٰی ذٰلِکَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَہٗ عَنْ رِقَابِکُمْ (رواہ البخاری والمسلم)

کہ لیجارہے تم اسکو بھلائی کی طرف اور اگر ہے وہ اسکے علاوہ تو وہ بُرائی کہ اُتار رہے تم اسکو اپنی گردنوں سے۔

(۱۵۹۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَۃُ فَاحْتَمَلَہَا الرِّجَالُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب رکھدیا جاتا ہے جنازہ پھر اُٹھاتے ہیں لوگ اس کو

عَلٰی اَعْنَاقِہِمْ فَاِنْ کَانَتْ صَالِحَۃً قَالَتْ قَدِّمُوْنِیْ وَاِنْ کَانَتْ غَیْرَ صَالِحَۃٍ قَالَتْ لِاَہْلِہَا

اپنی گردنوں پر، تو پھر اگر ہے وہ نیک میت تو کہتی ہے مجھے آگے لے چلو اور اگر ہوتی ہے میت بد تو کہتی ہے اپنے گھر والوں سے

उनको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो दरयाफ़्त फरमाया उन औरत या उन जवान के बारे में तो हज़राते सहाबा ने कहा कि विसाल हो गया, तो फ़रमाया क्यों इत्तेला न दी मुझको? तो अर्ज़ किया कि छोटा समझा उन औरत को या उन जवान का मुआमला, तो फ़रमाया कि निशांदही करो तुम मुझे उन की कब्र पर तो निशांदही की हज़राते सहाबा ने उन की कब्र की, तो उनकी कब्र पर नमाज़े जनाज़ा अदा फ़रमायी फिर फ़रमाया ये कब्रें भरी हुई हैं तारीकियों से कब्र वालों पर और बैशक अल्लाह रौशन फ़रमा देता है कब्रों को मय्यतों के लिये मेरे नमाज़े जनाज़ा पढ़ लेने से उन पर।

1602 हदीस शरीफ़:– हज़रते कुरैब से मरवी जो हज़रते अब्दुल्लाह बिन अब्बास के मौला हैं वह रिवायत करते हैं हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से कि विसाल फरमाया उनके बेटे ने कदीद में असफ़ान में तो हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास ने फ़रमाया कि ऐ कुरैब! देखो के कितने इकट्ठा हो गये उस जनाज़े के लिए लोग? फरमाया हज़रते कुरैब ने कि में निकला तो लोग जमा हो चुके थे जनाज़े के लिए तो में ने खबर दी हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास को तो फ़रमाया तुम तो कहते हो कि वे चालीस हैं? हज़रते कुरैब ने कहा जी हाँ! तो हज़रते इब्ने अब्बास ने फ़रमाया कि लाओ मय्यत को इसलिये कि मैं ने सुना है प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को, फरमाते हैं प्यारे रसूल कि नहीं है ऐसा कोई मर्दे मुसलिम की इन्तेक़ाल

دھوئیں۔ یہ اگر نہ ہو تو کسی اسلامی کارخانے کا بنا ہوا صابن ہو اس سے ورنہ خالی پانی سے۔ پھر بائیں کروٹ لٹائیں سر سے پاؤں تک بیری کا پانی بہائیں کہ تختے تک پہونچ جائے۔ پھر داہنی کروٹ لٹائیں اور سر سے پیر تک بیری کا پانی بہائیں کہ تختے تک پہونچ جائے اور پھر آہستگی سے ٹیک لگا کر بٹھائیں اور آہستہ آہستہ نیچے کے پیٹ پر ہاتھ پھیریں اگر کچھ نکلے تو اسکو دھوڈالیں۔ دوبارہ وضو غسل کی ضرورت نہیں اور پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور ملا ہوا پانی بہادیں۔ پھر بدن کو آہستہ آہستہ کسی پاک کپڑے سے پونچھ دیں۔ ایک مرتبہ پورے بدن پر پانی بہانا فرض ہے اور تین مرتبہ سنت ہے۔ نہلاتے وقت پردے کا پورا اہتمام کیا جائے۔ نہلاتے وقت مردے کو ایسے لٹائیں جیسے قبر میں لٹاتے ہیں۔ یا جو طریقہ آسان ہو۔ نہلانے والا معتمد شخص ہو کہ پوری طرح غسل کرائے اور کوئی اچھی بات دیکھے تو لوگوں میں اظہار کرے اور اگر کوئی ایسی ویسی بات دیکھے تو اسکو چھپالے۔ اگر کوئی بدعقیدہ ہے اور اسکے نہلانے میں کوئی خراب بات نظر آئے کہ بدبو آگئی' صورت بگڑ گئی تو نہ چھپائے بلکہ ظاہر کرے تا کہ لوگوں کو عبرت و نصیحت ہو۔ نہلانے والے کے پاس خوشبو کا اہتمام بھی کیا جائے۔

(۱۵۹۴) جنازے کیساتھ پیدل اور سوار ہو کر دونوں طرح جانا جائز ہے۔ سوار جنازے کے پیچھے رہے پیدل آگے پیچھے دائیں بائیں ہر طرف چل سکتا ہے مگر پیدل جانا اور پیچھے رہنا افضل ہے۔ میت کو سواری پر لیجانا بھی جائز ہے جبکہ قبرستان بہت دور ہو جیسے ممبئی۔ ورنہ سنت یہی ہے کہ چار مسلمان اپنے کندھوں پر اٹھا کر اس طرح لیجائیں کہ میت کا سر آگے ہو اور پاؤں پیچھے۔ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے جو بعض مسلمانوں کے پڑھ لینے سے سبکے سر سے اتر جاتا ہے۔ نماز جنازہ کی تین شرطیں ہیں: (۱) میت کا مسلمان ہونا (۲) میت کا پاک ہونا (۳) میت کا نمازیوں کے سامنے ہونا۔ بدعقیدہ بے ایمان کی نماز جنازہ نہیں۔ غائب جنازے کی نماز جنازہ درست نہیں ہے۔ سواری پر رکھے ہوئے یا نمازی کے پیچھے رکھے ہوئے جنازے پر نماز جنازہ درست نہیں ہے۔ میت کو عام رفتار سے زیادہ اور دوڑنے سے کم تیز تیز قبرستان لیجانا چاہئے۔ البتہ اگر میت کے پھول پھٹ جانے کا اندیشہ ہو تو دوڑتے ہوئے میت کو قبرستان لیجائیں۔ نیک و بد دونوں کے جنازے کو تیز ہی لیجانا چاہئے۔ نیک کو اسلئے کہ اسکا آئندہ کا گھر اس گھر سے بہتر ہے اسے اس بہتر گھر میں جلد پہونچا دو۔ بد کو اسلئے کہ وہ رحمت سے دور ہے تم سے بھی جتنی جلد دور ہو جائے اچھا ہی ہے۔ بُرے کی صحبت مرنے کے بعد بھی اچھی نہیں چہ جائیکہ اس زندگی میں اسکی صحبت اختیار کیجائے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اور نہ بیٹھیں آپ یاد آنے کے بعد ان لوگوں کے ساتھ جو ظلم ڈھانیوالے ہیں (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۳۲۲)

(۱۵۹۵) مُردہ مذکورہ گفتگو بزبان قال کرتا ہے کیونکہ اسے نزع ہی میں آئندہ کا حال کہ کیا ہونے والا ہے پتہ چل جاتا ہے اب اسے یہاں ٹھہرنا وبال معلوم ہوتا ہے۔ اسلئے کہتا ہے جلد پہونچاؤ۔ اس وقت مردے کے جسم میں جان پڑ چکی ہوتی ہے اور بعد موت مردہ بولتا بھی ہے سنتا بھی ہے۔ حدیث شریف: مردہ جنازے کے شرکاء کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے۔ حدیث شریف۔ میت اپنے نہلانے والے' اٹھانے والے' کفن دینے والے' قبر میں اتارنے والے سبکو پہچانتی ہے (مرقاۃ شریف) میت کی اس آواز کو انسانوں کے علاوہ جانور' فرشتے' پتھر' درخت سب سنتے ہیں (۱) انسان اسلئے نہیں سن پاتا کہ اس آواز کو برداشت نہیں کرسکتا (۲) مومن کا اس آواز پر ایمان بالغیب رہے اگر میت کی اس آواز کو سن لیگا تو ایمان بالغیب کی سعادت سے محروم ہوگا۔

(۱۵۹۶) جب تم جنازہ کو گھر سے باہر لاتا ہوا دیکھو یا جب تمہاری نگاہ جنازے پر پڑے اور تم بیٹھے ہوئے تھے تو تم دیکھتے ہی کھڑے ہو جاؤ۔ جنازے کو خوش آمدید کہنے کیلئے جنازے کی تعظیم و تکریم کیلئے اور اس کے ایمان کی تعظیم و تکریم کیلئے یا خوف و دہشت کے اظہار کیلئے کھڑے ہو جاؤ۔ میت کو کندھوں سے اتارنے سے پہلے بیٹھ جانا مکروہ ہے جنازہ رکھنے کے بعد دفن سے پہلے بیٹھنا جائز ہے ابتدائے اسلام میں مکروہ تھا۔

(۱۵۹۷) جلوس جنازہ میں کافر و بدعقیدہ کا شریک ہونا باعث ثواب نہیں کیوں کہ کسی بھی نیک عمل پر ثواب ایمان سے ملتا ہے۔ ریا، نمائش اور قومی نظریئے کیساتھ یا کسی امیر کو خوش کرنے کیلئے

یٰوَیْلَهَا اَیْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا یَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ (رواہ البخاری)

ہائے کہاں لیجارہے ہو اس کو، سنتا ہے اسکی آواز کو ہر کوئی سوائے انسان کے، اور اگر سنتا انسان تو بیہوش ہو جاتا۔

(۱۵۹۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب دیکھو تم جنازے کو تو کھڑے ہو جاؤ، تو جو چلے جنازے کے پیچھے

فَلَا یَقْعُدْ حَتّٰی تُوْضَعَ (رواہ البخاری والمسلم)

تو نہ بیٹھے یہاں تک کہ جنازہ رکھ دیا جائے۔

(۱۵۹۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو چلے مسلمان کے جنازے کیساتھ ایمان اور ثواب کی خاطر

وَكَانَ مَعَهٗ حَتّٰی یُصَلّٰی عَلَیْهَا وَیَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ یَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِیْرَاطَیْنِ

اور ہے جنازے کیساتھ یہانتک کہ نماز پڑھ لے جنازے پر اور فارغ ہو جائے اسکے دفن سے تو بیشک وہ لوٹے گا اجر کے دو قیراط (ڈبل حصہ) لیکر

كُلُّ قِیْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ تُدْفَنَ فَاِنَّهٗ یَرْجِعُ بِقِیْرَاطٍ (رواہ البخاری والمسلم)

ہر حصہ اُحد پہاڑ کی برابر ہے، اور جس نے نماز پڑھی اس پر پھر لوٹا پہلے اس سے کہ دفن کیا جائے تو بیشک وہ لوٹا ایک قیراط (سنگل حصہ) لیکر۔

(۱۵۹۸) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَعَی لِلنَّاسِ النَّجَاشِیَّ الْیَوْمَ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی لوگوں کو نجاشی کی، جس دن وصال ہوا،

وَ خَرَجَ بِهِمْ اِلَی الْمُصَلّٰی فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِیْرَاتٍ (رواہ البخاری والمسلم)

اور تشریف لے گئے پیارے نبی حضرات صحابہ کیساتھ عیدگاہ، تو صف بندی فرمائی انکی اور تکبیر فرمائیں چار تکبیرات۔

(۱۵۹۹) حدیث شریف: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّیْتُ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت سمرہ ابن جندب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے نماز جنازہ پڑھی پیچھے پیارے رسول اللہ ﷺ کے

करता है कि खड़े हुये हैं उस की नमाज़े जनाज़ा पर चालीस मर्द कि नहीं शरीक करते हैं अल्लाह ताआला के साथ किसी को मगर शफ़ाअत कुबूल फ़रमाता है उन की अल्लाह उस मय्यत के बारे में।

1603 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होनें फरमाया कि नहीं है कोई मय्यत के नमाज़ पढ़ती है उस पर एक जमाअत मुसलमानों में से जो सौ को पहुँचें तो सब उसकी शफ़ाअत करते हैं मगर शफ़ाअत कबूल होती है उसके बारे में।

1604 हदीस शरीफ़:– गुज़रे लोग जनाज़े के साथ तो लोगों ने अच्छी तारीफ़ की जनाज़े पर तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने के वाजिब हो गई, फिर गुज़रे लोग दूसरे जनाज़े के साथ तो उन्होंनें बुरी तारीफ़ की जनाज़े पर तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि वाजिब हो गई. तो अर्ज़ किया हज़रते उमर ने कि क्या वाजिब हो गई? तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि अच्छी तारीफ़ की तुमने जिस पर तो वाजिब हो गई उस के लिए जन्नत और ये बुरी तारीफ़ की तुम ने जिस पर तो वाजिब हो गई उस पर दौज़ख, तुम ग़वाह हो अल्लाह ताआला के ज़मीन में, और एक रिवायत में है कि ईमान वाले ग़वाह हैं अल्लाह ताआला के ज़मीन में।

1605 हदीस शरीफ़:– हज़रते उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो

جنازے کی شرکت پر ثواب نہیں ہے۔ جیسا کہ آج کل دیکھا جا رہا ہے کہ غریب کے جنازے میں لوگ کم ہوتے ہیں کبھی تو جنازہ اٹھانے والوں کے بھی لالے پڑ جاتے ہیں اور امیر کے جنازے میں شرکاء جلوس جنازہ کا اژدھام ہوتا ہے اور سرگرم نظر آتے ہیں اور نماز میں بھی بے خود کھڑے ہوجاتے ہیں۔

(۱۵۹۸) سیّدنا حضرت اصحمہ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک حبشہ کے بادشاہ اور عیسائی تھے پھر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پر ایمان لائے۔ حضرات صحابۂ کرام نے ملک حبشہ کیطرف ہجرت فرمائی۔ حضرت اصحمہ نجاشی نے حضرات صحابۂ کرام کی بڑی خدمات فرمائیں اور حضرات صحابۂ کرام کو امن بھی دی۔ مدینہ شریف وحبشہ شریف میں ایک ماہ مسافت کا فاصلہ ہے اور سوا چودہ سو سال پہلے نہ فون تھا اور نہ وائرلس اور نہ انٹرنیٹ مگر آپ ﷺ نے اپنی دوررس نگاہوں سے ملاحظہ فرمالیا کہ شاہ حبشہ کا وصال ہوگیا۔ یہ واقعہ ۹ھ کا ہے۔ شعر:

عرش پیش نظر فرش پیش نظر بلکہ ہر شے پہ نور خدا کی نظر
کس کو دیکھا ہے نظروں نے سرکار کی کیمیا بن کی مصطفیٰ کی نظر

پنجوقتہ نماز کی مسجد میں نماز جنازہ منع ہے میت مسجد میں ہو یا نہو۔ بعض جہلاء جنازے کو مسجد کے باہر رکھ کر مسجد میں ہی نماز جنازہ پڑھا دیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے مسجد نبوی شریف میں نماز جنازہ نہ پڑھی بلکہ انھیں بستی سے باہر عیدگاہ لے گئے۔ شرعی عذر ہو جیسے بارش تو مسجد پنجگانہ میں نماز جنازہ بلا کراہت درست ہے۔ اس حدیث شریف کی بنا پر بعض حضرات نماز جنازہ غائبانہ کے جواز کے قائل ہیں مگر اس حدیث شریف سے انکا استدلال کمزور ہے اس کی چند وجوہ ہیں: (۱) نماز غائبانہ صرف آپ ﷺ نے پڑھی کسی صحابی نے کبھی نہ پڑھی (۲) آپ ﷺ کے وصال شریف کے وقت غزوات میں تھے یا دوسرے شہیدوں میں انہوں نے آپ ﷺ کی نماز جنازہ غائبانہ نہ پڑھی (۳) آپ ﷺ نے بھی نماز جنازہ غائبانہ عام طور پر نہ پڑھی۔ بارہا حضرات صحابۂ کرام کے وصالوں اور شہادتوں کی خبریں موصول ہوتی رہیں (۴) آپ ﷺ نے نماز جنازہ غائبانہ پڑھی تو یہ آپ کی خصوصیت ہے

(۵) حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے ان جنازوں کو آپ ﷺ کے سامنے کردیا چنانچہ سیّدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا "کہ حضرت نجاشی کی چارپائی آپ ﷺ کے سامنے رکھ دی گئی تھی یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ان کو دیکھا اور ان پر نماز پڑھی۔ کیونکہ میت کا امام کے آگے ہونا نماز جنازہ کیلئے کافی ہے۔ مقتدی جنازے کو دیکھیں یا نہ دیکھیں آپ ﷺ عام صحابی کی نماز جنازہ پڑھاتے تھے۔ اگر کوئی صحابی رات کو دفن کردئے جاتے اور صبح کو آپ ﷺ کو اطلاع دیجاتی تو ان کی قبر پر جاکر نماز جنازہ پڑھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھے ہر ایک صحابی کی موت کی خبر دیا کرو۔ میرا نماز پڑھانا انکے لئے رحمت ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد

تمام حضرات ائمۂ کرام کا اس پر اتفاق ہے کہ نماز جنازہ کی تکبیریں کل چار ہیں اور یہی آپ ﷺ کا آخری عمل ہے۔ سیّدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیّدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ میں، سیّدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیّدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ میں۔ سیّدنا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیّدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ میں۔ سیّدنا حضرت امام الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیّدنا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ میں چار چار ہی تکبیرات فرمائیں۔ فرشتوں نے جب سیّدنا حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ پڑھی تو نماز جنازہ میں چار تکبیرات کہیں۔

(۱۵۹۹) درمیان یعنی جنازے کے سینے کے مقابل پیارے نبی ﷺ نے کھڑے ہوکر نماز جنازہ پڑھائی اور یہ اس لئے کہ سینے میں دل ہے اور دل میں ایمان اور جان ایمان ہے۔ شعر:

انوار محمد کا انمول خزینہ ہے
سینے میں مرے دل ہے اور دل میں مدینہ ہے (یانبی)

حدیث شریف: سیّدنا حضرت ابو غالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیّدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز

عَلیٰ اِمْرَأَۃٍ مَاتَتْ فِیْ نِفَاسِھَا فَقَامَ وَسْطَھَا (رواہ البخاری والمسلم)

ایک عورت پر کہ انتقال ہوا تھا اپنے نفاس میں تو کھڑے ہوئے پیارے رسول جنازے کے بیچ میں۔

(۱۶۰۰) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَیْلًا فَقَالَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے گزر فرمایا ایک قبر پر جس میں دفن کیا گیا تھا رات میں تو فرمایا پیارے رسول نے

مَتیٰ دُفِنَ ھٰذَا قَالُوا الْبَارِحَۃَ قَالَ اَفَلَا اٰذَنْتُمُوْنِیْ قَالُوْا

کب دفن کیا گیا ہے یہ؟ تو حضرات صحابہ نے عرض کیا کہ آج رات، فرمایا پیارے رسول نے کیوں تم نے مجھے اطلاع نہ دی؟ حضرات صحابہ نے عرض کیا

دَفَنَّاہُ فِیْ ظُلْمَۃِ اللَّیْلِ فَکَرِھْنَا اَنْ نُّوْقِظَکَ فَقَامَ

کہ ہم نے دفن کیا انکو رات کی تاریکی میں تو ناپسند کیا ہم نے اس بات کو کہ آپ کو جگایا جائے، تو پیارے نبی کھڑے ہوئے

فَصَفَفْنَا خَلْفَہٗ فَصَلّٰی عَلَیْہِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور ہم نے صف بندی کی پیارے نبی کے پیچھے تو پیارے نبی نے قبر پر نماز پڑھی۔

(۱۶۰۱) حدیث شریف: اَنَّ اِمْرَأَۃً سَوْدَاءَ کَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْشَبَابٌ فَفَقَدَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ

ترجمہ: بیشک ایک کالی عورت مسجد میں جھاڑو دیتی تھی یا ایک جوان تو گم پایا ان کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے

فَسَأَلَ عَنْھَا اَوْعَنْہُ فَقَالُوْا مَاتَ قَالَ اَفَلَا کُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِیْ قَالَ فَکَاَنَّھُمْ صَغَّرُوْا

تو دریافت فرمایا ان عورت یا ان جوان کے بارےمیں تو صحابہ نے کہا کہ وصال ہوگیا، تو فرمایا کیوں نہ اطلاع دی مجھ کو؟ تو عرض کیا کہ چھوٹا سمجھا

اَمْرَھَا اَوْاَمْرَہٗ فَقَالَ دُلُّوْنِیْ عَلیٰ قَبْرِہٖ فَدَلُّوْہُ فَصَلّٰی عَلَیْھَا

ان عورت کو یا ان جوان کا معاملہ، تو فرمایا کہ نشاندہی کرو تم مجھے ان کی قبر پر تو نشاندہی کی حضرات صحابہ نے ان کی قبر کی، تو انکی قبر پر نماز جنازہ ادا فرمائی

ثُمَّ قَالَ اِنَّ ھٰذِہِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَۃٌ ظُلْمَۃً عَلیٰ اَھْلِھَا وَاِنَّ اللّٰہَ یُنَوِّرُھَا لَھُمْ بِصَلوٰتِیْ عَلَیْھِمْ (رواہ البخاری والمسلم)

پھر فرمایا یہ قبریں بھری ہوئی ہیں تاریکیوں سے قبر والوں پر اور بیشک اللہ روشن فرمادیتا ہے قبروں کو میتوں کیلئے میرے نماز جنازہ پڑھ لینے سے ان پر۔

अलैहे वसल्लम ने जो मुसलमान कि गवाही दें उसकी चार लोग भलाई की तो दाखिल फ़रमायेगा उसको अल्लाह ताआला जन्नत में, हम ने कहा कि और तीन? फ़रमाया तीन भी, हम ने कहा और दो? फ़रमाया दो भी, फिर न पूछा हम ने उन से एक के बारे में।

1606 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मत बुरा कहो मुर्दों को इसलिए कि वह पहुंच चुके हैं उसको जो उन्होंने आगे भेजा है।

1607 हदीस शरीफ़:– लाया गया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में एक घौड़ा बेज़ीन का तो सवार हुए प्यारे नबी उस पर उस वक़्त जब वापसी फ़रमायी हज़रते इब्ने दहदाह के जनाज़े से और हम पैदल चल रहे थे उनके इरद,गिरद।

1608 हदीस शरीफ़:– हज़रते सालिम से मरवी वह रिवायत फ़रमाते हैं अपने वालिद हज़रते इब्ने उमर से कि उन्होनें फ़रमाया कि मैं ने देखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को और हज़रते अबु बक्र को और और हज़रते उमर को कि चलते थे जनाज़े के आगे आगे।

1609 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जनाज़े के पीछे रहा जाता है न कि पीछे रखा जाता है, नहीं है वह जनाज़े के साथ जो जनाज़े के आगे रहे।

جنازہ پڑھی تو آپ میت کے سینے کے مقابل کھڑے ہوئے۔ حدیث شریف میں لفظ وسط ہے جو سینے پر صادق آتا ہے کہ سینے سے اوپر ہاتھ اور سر ہے اور سینے کے نیچے پیٹ اور پاؤں ہیں درمیان مین سینہ ہے۔ مسلک امام اعظم زندہ باد۔

(۱۶۰۰) مدفون صحابی کا نام سیّدنا حضرت طلحہ بن براء بن عمیر علوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو انصار کی حلیف ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اس جنازۂ مبارکہ میں یہ دعاء پڑھی تھی "یہ طلحہ ہیں تو ان سے راضی اور یہ تجھ سے راضی۔ رات میں دفن کرنا جائز ہے دفن میں جلدی کرنا چاہئے رات میں دفن ممکن ہو تو صبح کا انتظار نہ کیا جائے۔ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ ﷺ کے انتظار میں صبح تک جنازے کو نہ رکھا بلکہ انتظار کئے بغیر خود نماز جنازہ پڑھ کر رات ہی میں دفن کردیا۔ قبر کے پاس جا کر نماز پڑھنا جائز ہے جب کہ غالب گمان ہو کہ میت محفوظ ہوگی۔ آپ ﷺ پوری امت کے ولی ہیں ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) "غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے زیادہ مالک وقریب ہیں مومنوں سے جانوں سے بھی ان کی (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۰۱۰) اگر ولی کے علاوہ اور لوگ جنازہ پڑھ لیں تو ولی کو حق ہے کہ دوبارہ نماز جنازہ پڑھ لے۔ حضرات صحابۂ کرام نے حضرت طلحہ کی نماز جنازہ پڑھ لی تھی پھر بھی آپ ﷺ نے دوبارہ پڑھی اور صحابۂ کرام نے پیارے نبی کے تابع ہو کر دوبارہ پڑھ لی۔ جب سیّدنا حضرت ام سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال شریف ہوا تو آپ ﷺ مدینۂ منورہ سے باہر تشریف فرما تھے آپ ﷺ نے ایک ماہ کے بعد ان کی قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔ حضرات شہدائے احد کے مزارات مبارکہ پر آپ ﷺ نے آٹھ سال کے بعد نماز جنازہ پڑھی۔

(۱۶۰۱) وصال فرمانے والے صحابی کا اسم گرامی سیّدنا حضرت سوداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اور جواب عرض کرنے والے سیّدنا امیر المومنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ مسجد کی خدمت بیکار نہیں جاتی۔ جو خانۂ دل کی صفائی چاہتا ہو خانۂ خدا کی صفائی کرے۔ اسلام میں کوئی مومن حقیر و ذلیل نہیں ہے کہ مومنوں کو ان کی غربت کی وجہ سے ان کو حقیر و ذلیل سمجھ کر اسکی موت کی بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو خبر نہ دی جائے مگر غمخوار امت نے ان غریب صحابی کی قبر پر پہونچ کر ان کی خبر گیری فرمائی اور انکی نماز جنازہ پڑھ کر ان کو دونوں جہان کی نعمتوں سے مزید نوازا۔ طبلہ وستار کے موجد تحفۂ نظامی بارگاہِ ایزدی سیّدنا حضرت امیر خسرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ شعر:

کشتہ کہ عشق دارد نہ گزارد بزیں سال
بجنازہ گرنہ آئی بمزار خواہی آمد

قبریں بذات خود تیرہ وتاریک ہیں مگر نور والے پیا کے دم قدم اور آپکی نماز جنازہ پڑھنے سے ایمان والوں کی قبریں روشن ومنور ہو جاتی ہیں۔ جو اعمال قبر میں روشنی کا ذریعہ جیسے مسجد میں روشنی کرنا وغیرہ یہ سب بھی آپ ﷺ کی دعاؤں کی نورانیت وبرکت ہے۔ شعر:

اگر مصطفٰے نور والے نہ ہوتے
کہیں دو جہاں میں اجالے نہ ہوتے　(یاحبیب)

آپ ﷺ کی یہ دعائیں قیامت تک جاری وساری ہیں۔ ورنہ تمام قبریں اندھیری کوٹھریاں ہوتیں۔ شعر:

قبر میں تنگی وتاریکی وتنہائی تھی
وحشت قبر مٹانے کیلئے آپ آئے　(یانبی)

سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس حدیث شریف میں لفظ صلوٰۃ دعاء کے معنیٰ میں ہے گویا کہ قبر پر فاتحہ پڑھنے آپ ﷺ تشریف لیگئے۔ قبر پر بعد دفن فاتحہ پڑھنا سنت ہے۔ نماز جنازہ کے بعد دوبارہ نماز جنازہ اسی صورت میں پڑھی جاسکتی ہے کہ جب تک ولی نے نماز جنازہ نہ پڑھی ہو۔ ولی کے نماز جنازہ پڑھ لینے کے بعد کسی کو نماز جنازہ پڑھنے کا حق نہیں ہے۔ ورنہ تا قیامت مسلمان آپ ﷺ کی تربت انور پر نماز جنازہ پڑھتے رہتے۔ آپ ﷺ پر دو روز مسلسل نمازیں ہوتی رہیں مگر جب سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفۂ بلافصل جو خلیفۃ المسلمین اور آپ ﷺ کے ولی تھے آپ نے نماز پڑھ لی تو پھر کسی صحابی نے نہ پڑھی۔

(۱۶۰۲) غدیر اور عفان یہ دونوں مدینۂ منورہ اور مکۂ مکرمہ کے درمیان دو مقامات ہیں۔ عفان غدیر کی نسبت سے مکہ شریف سے

(۱۶۰۲) حدیث شریف: عَنْ کُرَیْبٍ مَوْلَا ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ

ترجمہ: حضرت کریب سے مروی جو حضرت عبداللہ ابن عباس کے مولیٰ ہیں وہ روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ ابن عباس سے

اَنَّهٗ مَاتَ لَهٗ اِبْنٌ بِقَدِیْدٍ اَوْبِعُسْفَانَ فَقَالَ یَا کُرَیْبُ اُنْظُرْ مَااجْتَمَعَ لَهٗ مِنَ النَّاسِ

کہ وصال فرمایا انکے بیٹے نے قدید میں یا عسفان میں تو حضرت عبداللہ ابن عباس نے فرمایا کہ اے کریب! دیکھو کہ کتنے اکٹھا ہوگئے اس جنازے کیلئے لوگ؟

قَالَ فَخَرَجْتُ فَاِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ تَقُوْلُ هُمْ اَرْبَعُوْنَ

فرمایا حضرت کریب نے کہ میں نکلا تو لوگ جمع ہوچکے تھے جنازے کیلئے تو میں نے خبر دی حضرت عبداللہ ابن عباس کو تو فرمایا تم کہتے ہو کہ وہ چالیس ہیں؟

قَالَ نَعَمْ قَالَ اَخْرِجُوْهُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یَقُوْلُ

حضرت کریب نے کہا جی ہاں! تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ لاؤ میت کو اسلئے کہ میں نے سنا ہے پیارے رسول اللہ ﷺ کو، فرماتے ہیں پیارے رسول

مَامِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ فَیَقُوْمُ عَلٰی جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَایُشْرِکُوْنَ بِاللّٰهِ شَیْئًا

کہ نہیں ہے ایسا کوئی مردِ مسلم کی انتقال کرتا ہے کہ کھڑے ہوتے ہیں اس کی نماز جنازہ پر چالیس مرد کہ نہیں شریک کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کیساتھ کسی کو

اِلَّاشَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِیْهِ۔ (رواہ البخاری)

مگر شفاعت قبول فرماتا ہے ان کی اللہ اس میت کے بارے میں۔

(۱۶۰۳) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَامِنْ مَیِّتٍ تُصَلِّیْ عَلَیْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہیں ہے کوئی میت کہ نماز پڑھتی ہے اس پر ایک جماعت مسلمانوں میں سے

یَبْلُغُوْنَ مِائَةً کُلُّهُمْ یَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّاشُفِّعُوْا فِیْهِ۔ (رواہ مسلم)

جو سو کو پہونچے تو سبکے سب اسکی شفاعت کرتے ہیں مگر شفاعت قبول ہوتی ہے اسکے بارے میں۔

(۱۶۰۴) حدیث شریف: مَرُّ بِجَنَازَةٍ فَاَثْنُوْا عَلَیْهَا خَیْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صلی الله علیه وسلم وَجَبَتْ

ترجمہ: گزرے لوگ جنازے کیساتھ تو لوگوں نے اچھی تعریف کی جنازے پر تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کہ واجب ہوگئی

1610 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो चला जनाज़े के पीछे पीछे और उठाया जनाज़े को तीन बार तो पूरा कर दिया उस ने जो उस पर था मय्यत का हक़।

1611 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने उठाया जनाज़ा हज़रते सअद इब्ने मआज़ का दो लकड़ियों के दरमियान।

1612 हदीस शरीफ़:– हज़रते सौबान से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम गये प्यारे नबी रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ एक जनाज़े में तो तो देखा लोगों को सवार, तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि क्या तुम हया नहीं करते कि बेशक अल्लाह ताआला के फरिशते तो पैदल हैं और तुम जानवरों की पीठों पर।

1613 हदीस शरीफ़:–फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब तुम नमाज़ पढ़ो मय्यत पर तो खुलूसे दिल से दुआ करो मय्यत के लिए।

1614 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते अली ने नमाज़ पढ़ी जनाज़े पर, उसके बाद दुआ मांगी उसके लिए।

1615 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब नमाज़ पढ़ते थे जनाज़े पर तो फ़रमातेः अल्लाहुम्मगफ़िर लिहय्यिना व मय्यतिना व शाहिदना व गाइबना व सगीरना व कबीरना व ज़करिना वउनसाना अल्लाहुम्मा मन अहससतहू मिन्ना फ़अहयिही अलल इस्लाम व मन तवफ़्फ़ैतहो अलल ईमान।

زیادہ قریب ہے۔ جس نماز جنازہ میں چالیس نکوکار جمع ہوں ان میں کوئی نہ کوئی ولی ضرور ہوتا ہے جسکی دعاء قبول ہوتی ہے اور اسکی برکت سے دوسروں کی بھی دعاء قبول ہوتی ہے۔ یہ ولی تشریعی کا ذکر ہے ولی تکوینی کا نہیں کیونکہ ولی تکوینی کی تعداد مقرر ہے کہ ہر زمانے میں اتنے ابدال' اغواث اور ایک قطب عالم ہونگے۔ بدکاروں کی بھیڑ کی یہ فضیلت نہیں ہے کہ سینما ہالوں میں اور سرکسوں میں تو بھیڑ بھاڑ خوب ہوتی ہے۔ مسلمانوں کا نماز جنازہ پڑھنا اور مرنیوالے کیلئے دعاء کرنا بڑا اثر رکھتا ہے۔

(۱۶۰۳) اس حدیث شریف میں ۱۰۰ نمازیوں کا ذکر ہے اور اس سے پہلی والی حدیث شریف میں چالیس نمازیوں کا ذکر ہے چالیس کی تعداد کم سے کم ہے جنکی شفاعت ودعاء میت کے بارے میں قبول ہوتی ہے اور ۱۰۰ کی تعداد یہ زیادہ سے زیادہ تعداد ہے۔ کم سے تعدا چالیس میں اللہ تعالیٰ کی وسعت رحمت کی اطلاع ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو عنایت فرمائی ہے۔ یا یہ کہ پہلے سو نمازیوں پر یہ انعام ہو بعد میں کرم بڑھا تعداد گھٹی اور مومنوں کی نماز جنازہ پر شفاعت کی قبولیت کا اعلان فرمایا گیا۔

(۱۶۰۴) مومنین سے وہ حضرات مراد ہیں جو صاحب صدق وتقویٰ اور اہل خیر وصلاح ہیں اور ان میں کسی نفسانی خواہشات کا دخل نہو ایسے لوگوں کی گواہی اس مردے کے جنتی ہونے کی علامت ہے۔ اگر فساق وفجار کسی غرض ومنفعت دنیاوی سے کسی فاسق وفاجر کی زبردستی کی تعریفیں ہانکیں یا کسی نیک وصالح مومن کی مذمت وبرائی کریں جو اس مومن صالح میں نہوں تو فساق وفجار کی گواہی کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ پہلا جنازہ مومن کا تھا دوسرا جنازہ ایک بڑے منافق' بے دین' بدخُلق اور موذی کا تھا۔ مومن مُردوں کو برا کہنا برا ہے اور منافق' بے ایمان مُردے کو برا کہنا کار خیر ہے۔ مومنین صالحین کی زبان سے جو نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتا ہے اور وہی ہوتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اور اسی طرح بنایا ہم نے تمکو شاندار امت تاکہ ہو جاؤ تم گواہ لوگوں پر (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۶۲) جسے عام مسلمان قدرتی طور پر اللہ کا ولی کہیں وہ واقعی اللہ تعالیٰ کا ولی ہے جیسے حضور مدار پاک حضور غوث پاک حضور خواجۂ پاک حضور نظام پاک حضور مخدوم پاک حضور مجدد پاک سرہندی حضور شاہجی میاں حضور اللہ میاں وغیرہم۔ کسی مومن کی ولایت کیلئے قرآنی آیت ہی ضروری نہیں بلکہ زبان خلق نقارۂ خدا ہے جس کام کو مومنین صالحین اچھا اور ثواب جانیں وہ واقعی کار ثواب اور اچھا ہی ہے لہٰذا گیارھویں شریف بارھویں شریف اعراس بزرگان دین ختم خواجگان یہ سب کار اجر وثواب ہیں انہیں عام مومنین صالحین کار اجر وثواب جانتے ہیں۔ روافض' حضرات صحابۂ کرام کو' خوارج' حضرات اہل بیت عظام کو، بدعقیدہ لوگ' خوش عقیدہ حضرات علماء ذوی احترام کو برا کہتے ہیں انکی بکواس اس گواہی میں داخل نہیں ''تم گواہ ہو'' اس میں قیامت تک کے تمام مومنین صالحین داخل وشامل ہیں کہ جو کچھ انکے منہ سے قدرتی طور پر نکلتا ہے اس میں نفسانیت بغض وکینہ کو دخل نہیں ہوتا۔

(۱۶۰۵) اگر حضرات صحابۂ کرام ایک مسلمان کی گواہی کے بارےمیں بھی سوال کر لیتے تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ایک مسلمان کی گواہی پر بھی جنتی قرار دیدیتے چونکہ رب تعالیٰ ان سے راضی یہ رب تعالیٰ سے راضی۔ جو بھی آپ ﷺ کی زبان فیض ترجمان سے صادر ہوتا وہی منظور خدا ہوتا ہے۔ بارگاہ ایزدی میں آپ ﷺ محبّ ومحبوب ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اور بلاشبہ عنقریب عطا فرمائیگا آپکو مالک آپ کا تو آپ راضی ہو جائینگے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۰۴۶) یہ حدیث شریف ہی امید افزا ہے۔ آپ ﷺ کی شان رحمت تو دیکھو کہ اس عدد میں شر کا ذکر نہ فرمایا صرف خیر کا ذکر فرمایا کہ ایک یا دو آدمیوں کے بُرا کہنے سے کوئی مومن جہنمی نہو گا انکے جنتی کہنے سے جنتی ضرور ہو جائے۔

(۱۶۰۶) مومن مُردوں کو بُرا نہیں کہنا چاہئے کہ انہوں نے اپنے اعمال کی جزا پالی۔ اگر انکے اعمال نیک ہیں تو انہیں برائی سے یاد کرنا درست نہیں ہے اور اگر انکے اعمال برے ہیں تو ہو سکتا ہے کہ انکی بخشش ہو چکی ہو اور اگر بالفرض بخشش نہ بھی ہوئی ہو تو محتاط یہ ہے کہ انہیں برائی سے یاد کرنا ایک لغو ولایعنی کام میں مشغول ہونیکے مترادف ہے۔

(۱۶۰۷) جنازہ لیجاتے وقت سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ گھوڑے پر سوار نہوئے اسکی وجہ یہ تھی کہ فرشتے بھی جنازے کے

ثُمَّ مَرُّوْا بِاُخْرٰی فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ

پھر گزرے لوگ دوسرے جنازے کیساتھ تو انہوں نے بُری تعریف کی جنازے پر تو فرمایا پیارے نبی نے کہ واجب ہوگئی، تو عرض کیا حضرت عمر نے

مَاوَجَبَتْ فَقَالَ هٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا اَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ

کہ کیا واجب ہوگئی؟ تو فرمایا پیارے نبی نے کہ اچھی تعریف کی تم نے جس پر تو واجب ہوگئی اس کیلئے جنت اور یہ بُری تعریف کی تم نے جس پر تو واجب ہوگئی

لَهُ النَّارُ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ وَفِیْ رِوَايَةٍ الْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ (رواہ البخاری والمسلم)

اس پر دوزخ، تم گواہ ہو اللہ تعالیٰ کے زمین میں، اور ایک روایت میں ہے کہ ایمان والے گواہ ہیں اللہ تعالیٰ کے زمین میں۔

(۱۶۰۵) حدیث شریف: عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ

ترجمہ: حضرت عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان کہ گواہی دیں اسکی چار لوگ بھلائی کی

اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلٰثَةٌ قَالَ وَثَلٰثَةٌ قُلْنَا وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ۔ (رواہ البخاری)

تو داخل فرمائیگا اسکو اللہ تعالیٰ جنت میں، ہم نے کہا کہ اور تین؟ فرمایا تین بھی، ہم نے کہا اور دو؟ فرمایا دو بھی، پھر نہ پوچھا ہم نے ان سے ایک کے بارے میں۔

(۱۶۰۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاتَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت بُرا کہو مُردوں کو اسلئے کہ وہ پہونچ چکے ہیں اسکو جو انہوں نے آگے بھیجا ہے۔

(۱۶۰۷) حدیث شریف: اُتِیَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِفَرَسٍ مَعْرُوْرٍ فَرَكِبَهُ حِيْنَ انْصَرَفَ

ترجمہ: لایا گیا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ مین ایک گھوڑا بے زین کا تو سوار ہوئے پیارے نبی اس پر اس وقت جب واپسی فرمائی

مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِیْ حَوْلَهُ (رواہ مسلم)

حضرت ابن دحداح کے جنازے سے اور ہم پیدل چل رہے تھے انکے اردگرد۔

(۱۶۰۸) حدیث شریف: عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت سالم سے مروی وہ روایت فرماتے ہیں اپنے والد حضرت ابن عمر سے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

1616 हदीस शरीफ़:—फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि याद करो अपने मुर्दों को अच्छाईयों से और मत बयान करो उन की बुराईयों को।

1617 हदीस शरीफ़:— हज़रते उबादा इब्ने सामत से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब चलते किसी जनाज़े के साथ तो न बैठते यहाँ तक कि रख दिया जाता जनाज़ा लहद में तो पैश हुआ प्यारे रसूल की बारगाह में एक यहुद का पादरी तो उस ने अर्ज़ किया प्यारे रसूल से कि ऐसा ही हम भी करते हैं या मुहम्मद! तो हज़रते उबादा ने फ़रमाया कि बैठ गऐ प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम और फ़रमाया कि मुखालेफ़त करो यहुदियों की।

1618 हदीस शरीफ़:— बेशक हज़रते हसन इब्ने अली बैठे हुए थे तो गुज़रा आप के सामने से एक जनाज़ा तो खड़े हो गए लोग यहाँ तक कि गुज़र गया जनाज़ा तो फरमाया इमामे हसन ने कि बस गुज़रा एक जनाज़ा यहुदी का और थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम एक रास्ते में बैठे हुये तो नापसन्द फ़रमाया इसको कि उंचा हो प्यारे नबी के सरे अक्दस से जनाज़ा यहुदी का तो खड़े हो प्यारे रसूल।

1619 हदीस शरीफ़:—हज़रते मालिक इब्ने हुबैरा से मरवी उन्होनें फरमाया कि मैं ने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फरमाते हैं कि नहीं है ऐसा कोई मुसलमान जो मरता है कि नमाज़ पढ़ती

ساتھ پیدل چل رہے تھے اسلئے سوار ہونا مناسب نہ تھا البتہ جنازے سے واپسی پر آپ ﷺ سوار ہو گئے

(۱۶۰۸) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ عمل بیان جواز کیلئے تھا کہ جنازے کے آگے چلنا بھی جائز ہے اگر چہ افضل یہی ہے کہ جنازے کے پیچھے پیچھے چلا جائے تا کہ جنازے پر نظر رہے، عبرت بھی ہو۔ بوقت ضرورت مدد کرنے میں آسانی بھی ہو۔

(۱۶۰۹) اس حدیث شریف میں جنازے کے پیچھے چلنے کی تاکید ہے۔ پھر تاکید پر تاکید ہے کہ جنازہ پیچھے نہیں رکھا جاتا اور تیسری تاکید ہے کہ وہ شخص جنازے کیساتھ ہی نہیں جو جنازے کے آگے آگے چلتا ہے اور اسے جنازے میں شرکت کا ثواب بھی نہیں ملتا ہے۔ گزشتہ حدیث شریف میں خصوصی حضرات کا خصوصی عمل شریف تھا اور یہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا عمومی حکم ہے۔

مسلک امام اعظم زندہ باد

(۱۶۱۰) جنازے کے ساتھ جانا یہ اسلامی حق ہے اور عبادت ہے۔ یہ پورا پورا حق اس وقت ادا ہوگا جب جنازے کو کندھا بھی دے۔ کندھا دینے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے داہنے سرہانے کندھا دے پھر دس قدم چلے پھر تھوڑا آرام لے پھر بائیں پائنتی کندھا دے پھر دس قدم چلے تھوڑا آرام لے پھر بائیں سرہانے کندھا دے پھر دس قدم چلے تھوڑ آرام لے پھر بائیں پائنتی کندھا دے دس قدم چلے اور یہ چالیس قدم پورے ہو گئے۔ حدیث شریف۔ جو چالیس قدم جنازے کیساتھ چلے اسکے چالیس کبیرہ گناہ مٹائے دئے جاتے ہیں۔ **حدیث شریف:** جو جنازے کے چاروں پایوں کو کندھا دے اللہ تعالیٰ یقیناً اسکی مغفرت فرمائیگا (عالمگیری) اور اس سے زیادہ کندھا دے تو اسکی خوشی اور بھی اجر و ثواب پائیگا۔

(۱۶۱۱) اگر جگہ تنگ ہو اور چار آدمی جنازہ اٹھائیں تو دشواری ہو گی تو ایسی صورت میں آگے ایک آدمی بھی رہ سکتا ہے۔ حدیث شریف میں ایسے ہی موقع کا ذکر ہے اور اگر جگہ تنگ نہ ہو تو پھر جنازہ اٹھانے میں بھی اور چلنے میں چار آدمیوں کا جنازے کو اٹھانا افضل ہے۔

(۱۶۱۲) جنازے کے ساتھ پیدل چلنا چاہئے البتہ اگر کوئی شرعی عذر ہے جیسے لنگڑا یا بیمار تو وہ سواری پر بھی جا سکتا ہے۔ پہلے جو حدیث شریف گزری وہ معذور کیلئے تھی۔ فرشتوں سے مراد رحمت و عذاب کے فرشتے ہیں جو مومن و کافر میت کیساتھ ہوتے ہیں اور کاتبین و حافظین فرشتے تو ہر انسان کیساتھ رہتے ہی ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی چشمان غیب بین وہ دیکھ لیتی ہیں جنکو حضرات صحابۂ کرام کی نظریں بھی نہیں دیکھ پاتیں۔ اس حدیث شریف میں تعلیم ہے کہ تعظیم کیلئے نظر کے سامنے ہونا اور دیکھنا ضروری نہیں ہے۔ حضرات صحابۂ کرام نے فرشتوں کو نہ دیکھا مگر تعظیم کا حکم آپ ﷺ نے دیا۔ ذکر خیر اور محافل میلاد شریف میں تعظیم رسول کی نیت سے کھڑا ہونا اچھا اور بہت اچھا ہے کہ بہت سے بزرگان دین نے آپ ﷺ کو محافل میلاد شریف میں جلوہ گر ہوتے دیکھا ہے۔

(۱۶۱۳) اس حدیث شریف کے دو مطلب ہو سکتے ہیں (۱) یہ کہ نماز جنازہ میں خالص دعاء ہی کرو تلاوت قرآن کریم نہ کرو۔ حمد و ثناء مبارکہ اور درود شریف تو دعاء کے مقدمات میں سے ہیں۔ تلاوت قرآن کریم نماز جنازہ میں ناجائز ہے اور یہی سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک حق ہے (۲) یہ کہ جب تم نماز جنازہ پڑھ لو تو میت کیلئے خلوص دل سے دعاء مانگو یہ بعد نماز جنازہ دعاء کا ثبوت ہے۔ بعد نماز جنازہ میت کیلئے دعاء کرنا سنت رسول بھی ہے اور سنت صحابہ بھی۔ سیدنا حضرت اصحمہ نجاشی شاہ حبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی اور بعد میں دعاء فرمائی۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جنازے پر پہونچے تو نماز جنازہ ہو چکی تھی تو آپ نے حاضرین سے فرمایا کہ نماز تم تو پڑھ چکے ہو اب میرے ساتھ ملکر دعاء مانگ لو۔

(۱۶۱۴) اس حدیث شریف میں بالکل وضاحت موجود ہے کہ ''باب العلم'' نے ''ابوالعلم'' کی تعلیمات پر عمل فرمایا اور نماز جنازہ کے بعد بھی میت کیلئے دعاء فرمائی اب اگر کہیں ممانعت اس دعاء کی ہو گی تو اسکے دوسرے سبب ہونگے (۱) دعاء زیادہ لمبی نہ ہو کہ جنازے کی تدفین میں تاخیر ہو (۲) دعاء بعد نماز صف بستہ حالت میں نہ ہو کہ بعد میں آنیوالا یہ نہ سمجھے کہ نماز ہو رہی ہے اور وہ جماعت میں شریک ہو جائے لہٰذا نماز جنازہ کا سلام پھیرنے کے بعد اگر بیٹھ کر یا صفیں

وَاَبَابَکْرٍ وَعُمَرَ یَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَۃِ (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ)

کو اور حضرت ابوبکر کو اور حضرت عمر کو کہ چلتے تھے جنازے کے آگے آگے۔

(۱۶۰۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْجَنَازَۃُ مَتْبُوْعَۃٌ وَلَا تُتْبَعُ لَیْسَ مَعَھَا مِنْ تَقَدَّمَھَا (رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازے کے پیچھے رہا جاتا ہے نہ کہ پیچھے رکھا جاتا ہے نہیں ہے وہ جنازے کیساتھ جو جنازے کے آگے رہے۔

(۱۶۱۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ تَبِعَ جَنَازَۃً وَحَمَلَھَا ثَلٰثَ مِرَارٍ فَقَدْ قَضٰی مَا عَلَیْہِ مِنْ حَقِّھَا (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو چلا جنازے کے پیچھے پیچھے اور اُٹھایا جنازے کو تین بار تو پورا کر دیا اس نے جو اس پر تھا میت کا حق۔

(۱۶۱۱) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم حَمَلَ جَنَازَۃَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَیْنَ الْعَمُوْدَیْنِ (رواہ فی شرح السنۃ)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُٹھایا جنازہ حضرت سعد ابن معاذ کا دو لکڑیوں کے درمیان۔

(۱۶۱۲) حدیث شریف: عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ جَنَازَۃٍ فَرَاٰی نَاسًا رُکْبَانًا قَالَ اَلَا تَسْتَحْیُوْنَ اَنَّ مَلٰئِکَۃَ اللّٰہِ عَلٰی اَقْدَامِھِمْ وَاَنْتُمْ عَلٰی ظُھُوْرِ الدَّوَابِّ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ)

ترجمہ: حضرت ثوبان سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم گئے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازے میں تو دیکھا لوگوں کو سوار تو فرمایا پیارے نبی نے کہ کیا حیا نہیں کرتے کہ بیشک اللہ تعالیٰ کے فرشتے تو پیدل ہیں اور تم جانوروں کی پیٹھوں پر۔

(۱۶۱۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمَیِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَہُ الدُّعَاءَ (رواہ ابوداود وابن ماجۃ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم نماز پڑھو میت پر تو خلوص دل سے دعاء کرو میت کیلئے۔

हैं उस पर तीन सफें मुसलमानों की मगर वाजिब फ़रमा देता है अल्लाह ताआला, तो थे हज़रते मालिक कि जब कम होते जनाज़े वाले तो बांट देते उनको तीन सफों में इस हदीस की वजह से।

1620 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि बच्चे की नमाज़ पढ़ी जाए उस पर न वो वारिस बने और न उस का कोई वारिस बने यहाँ तक के चीखे़।

1621 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ये के खड़ा हो इमाम किसी चीज़ पर और लोग उस के पीछे यानि नीचे हों उस से।

1622 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कसरत से पढ़ा करो जनाज़े में कलमा ए तय्येबा।

(91) मय्यत को दफ्न करने का बाब

1623 हदीस शरीफ़:–हज़रते सअद इब्ने अबी वक़ास ने फ़रमाया अपने उस मर्ज़ में जिसमें आप का विसाल शरीफ़ हुआ कि खोदना मेरे लिए बग़ली कब्र और खड़ी करना मेरे पास क़च्ची ईटें जैसा के लगाई गई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के पास।

1624 हदीस शरीफ़:–बिछाया गया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की कब्र शरीफ़

(۱۶۱۴) حدیث شریف: اَنَّ عَلِیًّا صَلیٰ عَلیٰ جَنَازَۃٍ بَعْدَ مَاصَلّٰی عَلَیْہِ (رواہ البیھقی)

ترجمہ: بیشک حضرت علی نے نماز پڑھی جنازے پر، اسکے بعد دعا، مانگی اس کیلئے۔

(۱۶۱۵) حدیث شریف: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا صَلیٰ عَلَی الْجَنَازَۃِ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تھے جنازے پر تو فرماتے: اللھم اغفر لحینا

وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ

ومیتنا وشاھدنا وغائبنا وصغیرنا وکبیرنا وذکرنا وانثانا اللھم من احییتہ منا فاحیہ علی الاسلام

وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ لَاتَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَاتَفْتِنَّا بَعْدَہٗ (رواہ احمد وابوداود والترمذی وابن ماجۃ)

ومن توفیتہ منا فتوفہ علی الایمان اللھم لاتحرمنا اجرہ ولاتفتنا بعدہ۔

(۱۶۱۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ وَکُفُّوْا مَسَاوِیَھُمْ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ یادکرواپنے مُردوں کواچھائیوں سے اورمت بیان کروان کی بُرائیوں کو۔

(۱۶۱۷) حدیث شریف: عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا تَبِعَ جَنَازَۃً

ترجمہ: حضرت عبادہ ابن صامت سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے رسول اللہ ﷺ جب چلتے کسی جنازے کیساتھ

لَمْ یَقْعُدْ حَتّٰی تُوْضَعَ فِی اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَہٗ حِبْرٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ فَقَالَ لَہٗ اِنَّا ھٰکَذَا

تو نہ بیٹھتے یہانتک کہ رکھدیا جاتا جنازہ لحد میں تو پیش ہوا پیارے رسول کی بارگاہ میں ایک یہود کا پادری تو اس نے عرض کیا پیارے رسول سے کہ ایسا ہی

نَصْنَعُ یَا مُحَمَّدُ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَالَ خَالِفُوْھُمْ۔ (رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ)

ہم بھی کرتے ہیں یا محمد! تو حضرت عبادہ نے فرمایا کہ بیٹھ گئے پیارے رسول اللہ ﷺ اور فرمایا کہ مخالفت کرو یہودیوں کی۔

(۱۶۱۸) حدیث شریف: اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ کَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَیْہِ بِجَنَازَۃٍ فَقَامَ النَّاسُ

ترجمہ: بیشک حضرت حسن ابن علی بیٹھے ہوئے تھے تو گزرا آپ کے سامنے سے ایک جنازہ تو کھڑے ہوگئے لوگ

में सूर्ख धारी वाला कमबंल।

1625 हदीस शरीफ़:—हज़रते सुफ़ियान तमार से मरवी के बेशक उन्होंने देखा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की कब्र शरीफ़ को ऊंट के कोहान की तरह।

1626 हदीस शरीफ़:—हज़रते अबुहय्याज असदी से मरवी उन्होंने फ़रमाया के फ़रमाया मुझ से हज़रते अली ने के न भेजूं तुम्हें उस काम पर कि भेजा था मुझ को जिस काम पर प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ये कि न छोड़ूं में एक मूर्ती को मगर नेस्तो नाबूद कर दों उसको और न ऊंचीं कब्र को मगर बराबर कर दो तुम उसको।

1627 हदीस शरीफ़:—हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया के मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ये के रंगाई पुताई की जाये क़ब्र में और ये के बनाई जाये ईमारत क़ब्र पर और ये के बैठा जाये क़ब्र पर।

1628 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मत बैठो क़बरों पर और न नमाज़ पढ़ो उनकी मरफ़।

1629 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यह कि बैठना तुममें

حَتّٰى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى طَرِيْقِهَا

یہاں تک کہ گزر گیا جنازہ تو فرمایا امام حسن نے کہ بس گزارا ایک جنازہ یہودی کا اور تھے پیارے رسول اللہ ﷺ ایک راستے میں

جَالِسًا وَكَرِهَ اَنْ تَعْلُوَ رَأْسَهٗ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَامَ۔ (رواہ النسائی)

بیٹھے ہوئے تو ناپسند فرمایا اسکو کہ اونچا ہو پیارے نبی کے سر اقدس سے جنازہ یہودی کا تو کھڑے ہوگئے پیارے رسول۔

(۱۶۱۹) حدیث شریف: عَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت مالک ابن ہبیرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہیں

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اَوْجَبَ فَكَانَ مَالِكٌ اِذَا

کہ نہیں ہے ایسا کوئی مسلمان جو مرتا ہے کہ نماز پڑھتی ہیں اس پر تین صفیں مسلمانوں کی مگر واجب فرما دیتا ہے اللہ تعالیٰ، تو تھے حضرت مالک کہ جب

اسْتَقَلَّ اَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّاَهُمْ ثَلٰثَةَ صُفُوْفٍ لِهٰذَا الْحَدِيْثِ (رواہ ابوداؤد)

کم ہوتے جنازے والے تو بانٹ دیتے انکو تین صفوں میں اس حدیث کی وجہ سے۔

(۱۶۲۰) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ بچہ کہ نہ نماز پڑھی جائے اسپر اور نہ وہ وارث بنے اور نہ اسکا کوئی وارث بنے یہاں تک کہ چیخے

(۱۶۲۱) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّقُوْمَ الْاِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَالنَّاسُ

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کہ کھڑا ہو امام کسی چیز پر اور لوگ

خَلْفَهٗ يَعْنِيْ اَسْفَلَ مِنْهُ۔ (رواہ الدار قطنی)

اس کے پیچھے یعنی نیچے ہوں اس سے۔

(۱۶۲۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكْثِرُوْا فِي الْجَنَازَةِ قَوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (رواہ فی الجامع الصغیر)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کثرت سے پڑھا کرو جنازے میں کلمہ طیبہ۔

से किसी का अंगारे पर कि जला दे अंगारा उसके कपड़ों को फिर पहुंचे उसकी खाल तक बेहतर है उसके लिये क़ब्र पर बैठने से।

1630 हदीस शरीफ़:– थे मदीना ए मुनव्वरा में दो शख़्स उन दोनों में का एक बग़ली क़ब्र खोदता था और दूसरा बग़ली क़ब्र नहीं खोदता था तो फ़रमाया हज़राते सहाबा ने कि जो इन दोनों में का आये पहले करे वो अपना काम तो आया वो जो बगली क़ब्र खोदता था तो बगली क़ब्र खोदी गई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के लिये।

1631 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि लहद हमारे लिये है और शक़ (संदूकी क़ब्र) हमारे अलावा के लिये हैं।

1632 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया ओहद के दिन कि क़ब्र खोदो और कुशादा करो और गहरी करो और अच्छी बनाओ और दफ़्न करो दो दो और तीन तीन एक क़ब्र में और मुकद्दम रखो ज़्यादा कुरआन जानने वाले को।

1633 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जब था ओहद का दिन तो लायीं मेरी फूपी साहिबा मेरे वालिद को ताकि दफ़्न करें उनको अपने क़ब्रिस्तान में तो ऐलान फ़रमाया प्यारे

توڑ کر دعاء مانگی جائے تو بلا کراہت جائز ہی نہیں بلکہ سنت ہے۔

(۱۶۱۵) یہ دعاء وہی ہے جو عام طور پر بالغ و نابالغہ کے نماز جنازہ میں تیسری تکبیر کے بعد پڑھی جاتی ہے۔ اسلام، ایمان و اعمالِ صالحہ سبکو شامل ہے تو زندگی کیلئے اسلام کی دعاء مانگی اور ایمان عقائد حقہ کا نام ہے تو موت ایمان پر مانگی چونکہ اعمال زندگی میں ہوتے ہیں مرنے کے بعد نہیں ہوتے مگر موت کے وقت تصدیق قلبی چاہئے برائے ایمان۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلام اور ایمان میں تھوڑا فرق ہے کہ اسلام ظاہری اعمال کا نام ہے اور ایمان تصدیق قلبی کا۔ نیز غائب کے مقابلے میں لفظ شاہد آیا ہے جسکے معنیٰ حاضر ہیں اور قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو شاہد فرمایا ہے تو وہاں بھی اسکا ترجمہ حاضر ہوا۔

(۱۶۱۶) یہ حکم مسلمانوں، نکوکار لوگوں اور ان لوگوں کیساتھ خاص ہے جنکا فسق وظلم ظاہر نہو۔ یعنی مسلمان بھائی کی بعد موت اچھائیاں تو بیان کرو مگر برائیاں بیان نہ کرو۔ مومن کی اچھائیاں بیان کرنے سے رحمتیں اترتی ہیں اور مومن مُردے کی برائیوں سے بچنا چاہئے کہ مُردے کی غیبت زندے کی غیبت سے زیادہ سخت ہے کیونکہ زندہ سے تو معافی مانگی جاسکتی ہے اور مردے سے معافی نہیں مانگی جاسکتی۔ اسی لئے حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ اگر مُردہ نہلانے والے پر مردے کی کوئی اچھائی ظاہر ہو تو اسے ظاہر کرے مثلاً خوشبو آئے یا اسکے چہرے سے نور پھوٹے اور اگر کوئی بُری بات دیکھے بدبو یا چہرے کا بگڑنا تو اسکو صیغۂ راز میں رکھے اور کسی سے ذکر نہ کرے۔ کیونکہ ایک دن اسے بھی مرنا ہے۔ بے دین و بدعقیدہ کی برائی ضرور کرے تاکہ لوگ بے دینی و بدعقیدگی سے بچیں۔ آج تک یزید پلید اور حجاج ظالم کی برائیاں بیان کیجاتی ہیں۔ یزید پلید کافر ہے اور حجاج فاسق ہے۔ اُسکا کفر اِسکا فسق ظاہر کروتا کہ لوگ کفر وفسق کی لعنت سے بچیں۔ شعر:

ہے رسوائے زمانہ وہ یزید نابکار ابتک
مکین قلب مومن ہیں حسین باوقار ابتک　(یا نبی)

(۱۶۱۷) بے ایمانوں کی مشابہت سے بچنا ایمان والوں کیلئے ضروری ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے دفن سے پہلے کھڑا رہنا اسلئے چھوڑا کہ یہ یہود کا ٹریڈ ہے حکم اسلامی کے مقابلے میں یہود ونصاریٰ کی مشابہت کرنا بڑا جرم ہے۔ وہ لوگ عبرت پکڑیں جو اپنی وضع قطع، صورت وسیرت یہود ونصاریٰ کی سی رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر اقبال نے بھی اسی کا رونا رویا ہے۔ شعر:

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں یہود
تم مسلمان ہو تمہیں دیکھ کے شرمائیں ہنود

(۱۶۱۸) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہ کھڑا ہونا تعظیم کیلئے نہ تھا بلکہ توہین یہود کیلئے تھا۔ بہ نیت توہین اب بھی کسی بھی کافر و بدعقیدہ کے جنازے کیلئے کھڑا ہوا جاسکتا ہے۔

(۱۶۱۹) یہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی شان رحمت ہے کہ صفوں میں نمازیوں کی تعداد بیان نہ فرمائی اگر دو دو مسلمانوں کی بھی تین صفیں نماز جنازہ میں شریک ہوں تب بھی میت کی بخشش ہوجائیگی۔ یہ آپ ﷺ کے کرم کا دریا بہہ رہا ہے۔ شعر:

مائل بہ کرم رہتے ہیں سرکار ہمیشہ
امت سے کیا کرتے ہیں وہ پیار ہمیشہ　(یا حبیب)

(۱۶۲۰) چیخنے کا مطلب یہ ہے کہ بچے کی زندگی کا نشان ظاہر ہو۔ اگر بچہ زندہ پیدا ہوا بعد میں مرگیا خواہ ایک ہی سانس لیا ہو تو اسکی نماز جنازہ ہوگی اسکا نام بھی رکھا جائیگا اسکا باقاعدہ دفن کفن ہوگا اور اس پر میراث کے احکام بھی جاری ہونگے اور اگر بچہ مُردہ پیدا ہوا تو وہ گرے ہوئے حمل کیطرح ہے جس پر کوئی مذکورہ حکم شرعی جاری نہوگا بلکہ صرف ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر گڑھے میں دبا دیا جائیگا۔

(۱۶۲۱) امام اور مقتدیوں کی سطح زمین ایک ہونا چاہئے خواہ نماز پنجگانہ ہو یا نماز جنازہ۔ میت بھی مثل امام کے ہوتی ہے لہٰذا وہ بھی اونچی جگہ نہو۔ اگر جنازہ سواری پر یا لوگوں کے ہاتھوں میں ہو تو نماز جنازہ جائز نہیں میت کا تنہا اور اونچا ہونا یا الگ جگہ میں ہونا نماز کیلئے مانع ہے۔

(۱۶۲۲) جنازے کے ساتھ کلمۂ طیبہ پڑھنا یا اور کوئی ذکر کرنا میلاد شریف، درود وسلام، نعت خوانی، یا ذکر اللہ ہر طرح جائز ہے خواہ بلند آواز سے یا آہستہ آواز سے۔

(۱۶۲۳) دفن کے معنیٰ چھپانے کے ہیں مگر اب میت کو قبرستان میں یا مال کو زمین میں گاڑ دینے کا نام دفن ہے۔ اسی لئے گڑے

﴿ باب دفن الميت ترجمہ: میت کو دفن کرنے کا باب ﴾

(۱۶۲۳) حدیث شریف: أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي هَلَكَ فِيهِ

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص نے فرمایا اپنے اس مرض میں جس میں آپ کا وصال شریف ہوا

اَلْحِدُوا لِي لَحْدًا وَانْصِبُوا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ (رواہ مسلم)

کہ کھودنا میرے لئے لحد قبر اور کھڑی کرنا میرے پاس کچی اینٹیں جیسا کہ کیا گیا پیارے رسول اللہ ﷺ کے پاس۔

(۱۶۲۴) حدیث شریف: جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ (رواہ مسلم)

ترجمہ: بچھایا گیا پیارے رسول اللہ ﷺ کی قبر شریف میں سرخ دھاری والا کمبل۔

(۱۶۲۵) حدیث شریف: عَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ مُسَنَّمًا (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت سفیان تمار سے مروی کہ بیشک انہوں نے دیکھا پیارے نبی ﷺ کی قبر شریف کو اونٹ کے کوہان کی طرح

(۱۶۲۶) حدیث شریف: عَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَلِيٌّ أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي

ترجمہ: حضرت ابو ہیاج اسدی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا مجھ سے حضرت علی نے کیا نہ بھیجوں میں تجھے اس کام پر کہ بھیجا تھا مجھ کو

عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ (رواہ مسلم)

جس کام پر پیارے رسول اللہ ﷺ نے یہ کہ نہ چھوڑو تصویروں میں سے کوئی تصویر مگر یہ کہ مٹا دو اسکو اور نہ اونچی قبر کو مگر برابر کر دو اسکو۔

(۱۶۲۷) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے یہ کہ چونا گچ کی جائے قبریں

وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ (رواہ مسلم)

اور یہ کہ بنائی جائے عمارت قبر پر اور یہ کہ بیٹھا جائے قبر پر۔

(۱۶۲۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ مت بیٹھو قبروں پر اور نماز نہ پڑھو ان کی طرف۔

रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की तरफ से ऐलान करने वाले ने के लौटाओ शोहदा को उनकी शहादतगाहों की तरफ।

1634 हदीस शरीफ़– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम दाखिल हुये एक कब्र में रात को तो जलाया गया प्यारे नबी के लिये चिराग फिर लिया प्यारे नबी ने मय्यत को किबले की जानिब से और फरमाया रहम फरमाये तुझ पर अल्लाह तआला कि बेशक तू था बहुत रोने वाला तिलावत करने वाला कुरआने करीम की।

1635 हदीस शरीफ़– बेशक प्यारे नबी जब दाखिल फरमाते मय्यत को कब्र में तो फरमाते "बिस्मिल्लाहे व बिल्लाहे व अला मिल्लते रसूलिल्लाहे" और एक रिवायत में है कि "व अला सुन्नते रसूलिल्लाहे"।

1636 हदीस शरीफ़– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मिट्टी डाली मय्यत पर तीन लपें अपने दोनों मुबारक हाथों से और बेशक प्यारे नबी ने छिड़काव फरमाया अपने बेटे हज़रते इब्राहीम की कब्रे अनवर पर और बिछाये कब्र पर कंकर।

1637 हदीस शरीफ़– मना फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यह कि रंगाई पुताई की जाये कब्रें और यह कि लिखा जाये कब्रों पर और यह कि चला जाये कब्रों पर।

1638 हदीस शरीफ़– छिड़काव किया गया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की कब्रे अनवर पर

ہوئے مال کو دفینہ کہتے ہیں سب سے پہلے مرنے والا انسان اور دفن ہونے والا انسان ہابیل تھا۔ قبریں دو طرح کی ہوتی ہیں (۱) لحد، جس کو بغلی قبر کہتے ہیں (۲) شق، جس کو صندوقی قبر کہتے ہیں۔ دونوں طرح کی قبریں جائز ہیں مگر لحد افضل ہے۔ لحد کا طریقہ یہ کہ پہلے زمین کو سیدھا کھودا جائے پھر قبلے کی جانب میت کے جسم کے مطابق گھر کرلیا جائے اس میں میت کو رکھ کر اس گھر کے منہ کو کچھ انیٹوں سے یا پتھر سے بند کردیا جائے۔ لحد میں پکی اینٹ اور لکڑی لگانا مکروہ ہے کیونکہ ان میں آگ کا اثر ہے ایک آگ سے پکائی گئی ہے اور ایک سے ایک جلتی ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی قبر انور میں نو کچی اینٹیں لگائی گئیں تھیں کیونکہ مدینے شریف کی اینٹیں بھی بڑی ہوتی ہیں۔ آپ ﷺ کی قبر شریف ایک بالشت زمین سے اونچی رکھی گئی تھی۔

(۱۶۲۴) قبر میں کپڑے کا بچھایا جانا یہ بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی خصوصیات میں سے ہے۔ کسی اور کیلئے قبر میں کچھ بچھانا جائز نہیں ہے کیونکہ زمین آپ ﷺ کا جسم نہیں کھا سکتی اور نہ انکے کفن و بستر کو۔ اس میں مال کی بربادی نہیں ہے۔ حدیث شریف: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرمادیا ہے یہ کہ کھائے حضرات انبیاء کرام کے اجسام مبارکہ کو۔

(۱۶۲۵) جیسا کہ اونٹ کی پشت ہوتی ہے۔ بعد وصال شریف سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا حجرہ شریف عام طور پر کھلتا تھا اور پیارے صحابہ آپ ﷺ کی قبر انور شریف کی زیارت کیا کرتے تھے۔ تمام دیکھنے والوں نے یہی دیکھا کہ قبر شریف اونٹ کے کوہان کی طرح ہے جو کھوٹی نہیں ہے اور سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک یہی ہے کہ قبر اونٹ کے کوہان کیطرح بنانا سنت ہے اور افضل ہے۔ قبر کی اونچائی ایک بالشت ہونا چاہیئے۔

(۱۶۲۶) قبروں کے مجسمے اور ضرورت سے زیادہ اونچی قبریں یہود و نصاریٰ کی ہوتی ہیں کہ مینار کی طرح کھڑی رہتی ہیں اور ان پر مورتیوں کا بھی چلن ہے۔ کسی پر سیدتنا حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مورتی اور کسی پر سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مورتی فٹ ہوتی ہے اور کوئی یونہی ضرورت سے زیادہ اونچی ہوتی ہے۔ اس حدیث شریف میں بھی یہود و نصاریٰ کی قبریں ہی مراد ہیں۔ بعض لوگ اس حدیث شریف کو مسلمانوں کی قبور پر چسپاں کرکے اور اس حدیث شریف کو آڑ بنا کر حرمین طیبین میں حضرات صحابۂ کرام اور اہلبیت عظام کی قبروں کو مسمار کرڈالا اور مدینے شریف کے قبرستان میں بلڈوزر چلوا کر پورا قبرستان برابر کردیا۔ بڑے بڑے صحابۂ کرام کی قبور شریف جو پختہ تھیں انکا نام و نشان تک ختم کردیا جیسے سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ام المومنین حضرت حضرت عائشہ صدیقہ اور خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مزارات مقدسہ۔ اور ان نجدی سعودی حکمرانوں نے فرضی مقامات پر ان حضرات کے ناموں کی پلیٹیں لگا کر مسلمانوں کو دھوکہ دیا ہے مگر ستم بالائے ستم کہ اس علاقے میں یہود و نصاریٰ کی تیل کمپنیاں ہیں ان فوت شدہ انگریزوں کی اونچی اونچی قبریں موجود ہیں اور انہیں کی حکومت میں بنی ہیں اور انہیں ہاتھ تک نہ لگایا جنکے لئے حدیث شریف میں حکم تھا بلکہ ''حدیث شریف: نکال دو یہود و نصاریٰ کو عرب کے خطے سے'' کی بھی جم کر مخالفت کررہے ہیں کہ پورے عرب شریف کی عظمت کو یہود و نصاریٰ سے برباد کررکھا ہے۔ اور بھی چند وجوہ ہیں جن سے یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ اس حدیث شریف میں مسلمانوں کی قبور مراد نہیں بلکہ یہود و نصاریٰ کی قبورِ بے نور مراد ہیں (۱) زمانۂ نبوی میں مسلمانوں کی قبور شریف کے زیادہ بلند ہونے کا سوال ہی کیسے پیدا ہوتا ہے کہ حضرات صحابۂ کرام کا کفن دفن سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی موجودگی میں اور آپکی اجازت سے ہوتا تھا (۲) مسلمانوں کی قبور شریف کا مورتیوں سے کیا رشتہ (۳) عام طور پر یہود و نصاریٰ کی قبریں ہی ایریل کی طرح اونچی ہوتی ہیں (۴) مسلمانوں کی قبور کو زمین کے برابر نہیں کیا جاسکتا کیونکہ قبر کی ایک بالشت اونچائی سنت ہے اور اس حدیث شریف میں قبروں کو زمین کے برابر کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے (۵) بخاری شریف کی حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے مشرکین کی قبور کو اُکھاڑنے کا حکم فرمایا تو وہ اکھاڑ دی گئیں۔ اسی کام پر سیدنا امیر المومنین

حضرت علی مرتضیٰ کی ڈیوٹی لگی تھی (٦) فتح الباری شرح بخاری میں اسی حدیث شریف پر عنوان قائم کیا گیا ہے کہ مشرکین جاہلیت کی قبروں کو اکھاڑا جاسکتا ہے۔ یعنی انکے علاوہ حضرات انبیاء کرام اور انکے متبعین کی قبروں کو نہیں اکھاڑا جاسکتا کہ ان قبور کو اکھاڑنے سے انکی توہین ہے (٧) اسی کتاب فتح الباری شرح بخاری میں مذکورہ عبارت کے کچھ بعد میں ہے کہ مملوکہ مقبرے میں تصرف جائز ہے اور پرانی قبروں کو اکھاڑ دینا جائز ہے بشرطیکہ وہ قبریں حرمت والی نہوں (٨) مسلمان کی زیادہ اونچی قبر بنانا منع ہے لیکن اگر بن گئی ہو تو اسے گرانا ناجائز ہے کہ اس میں قبر اور صاحب قبر کی توہین ہے (٩) مسلمان کی قبر سے تکیہ لگانا منع ہے تو ظاہر ہے کہ یہ تکیہ اس صورت میں لگایا جاسکتا ہے کہ قبر کچھ اونچی ہو۔ اگر جب تکیہ لگانا ہی قبر مسلم پر منع ہے تو پھر پھاوڑا اور کدال چلانا کیسے روا ہوگا (١٠) سیدنا حضرت خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم زمانہ عثمانی میں تھے اور ہم میں سے بڑا ابھار وہ ہوتا جو سیدنا حضرت عثمان ابن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر کو پھلانگ لیتا (بخاری شریف) جبکہ حضرت عثمان ابن مظعون کی یہ قبر شریف تو آپ ﷺ نے بنائی تھی (١١) آپ ﷺ نے حضرت عثمان ابن مظعون کی قبر کے سرہانے ایک اونچا پتھر خود اپنے دست کرم سے لگایا۔ مسلمانوں کی قبروں کو زمین کے برابر کرنے سے بہت سی احادیث کریمہ کی مخالفت لازم آئیگی اور ایسی مشکلات درپیش ہوں گی جن کو حل کرنا مشکل ہوگا۔ بہر حال انگریزوں کے نمک خواروں کا مزاج ہے کہ وہ بت والی آیتوں کو مزارات اولیاء کرام پر فٹ کرتے ہیں اور یہود و نصاریٰ کے بارے میں احادیث کریمہ کو اہل ایمان کی قبور پر چسپاں کرکے اپنے بدعقیدگی کے جذبۂ مردود کیلئے سامانِ تسکین فراہم کرتے ہیں۔

(١٦٢٧) اس حدیث شریف میں تین باتوں کا حکم ہے کہ قبر پر نہ بیٹھا جائے قبر پر عمارت نہ بنائی جائے قبر میں رنگائی پتائی نہ کیجائے۔ حدیث شریف کا یہ انداز بتا رہا ہے کہ قبر پر رنگائی پتائی ممنوع نہیں ہے۔ قبر میں تین چیزیں ہیں قبر کا اندرونی حصہ، قبر کا بیرونی حصہ، قبر کے اردگرد چبوترہ جسکو بھی عرف عام میں قبر کہدیا جاتا ہے۔ ہر اک کا حکم ملاحظہ فرمائیں (١) قبر کا اندرونی حصہ جو میت کے جسم سے ملا ہوا ہوتا ہے اسکو پختہ کرنا وہاں لکڑی لگانا یا پکی اینٹیں لگانا مطلقاً ممنوع ہے اور اگر کسی مجبوری کے وقت میت کو تابوت یا صندوق میں رکھ کر دفن کرنا پڑے تب بھی تابوت و صندوق کے اندرونی حصے پر کہگل کردیجائے یعنی مٹی لیس دیجائے (٢) قبر کا بیرونی حصہ جو عام طور پر نظر آتا ہے عوام کی قبروں کا پختہ کرنا منع ہے حضرات علماء کرام و اولیاء عظام و مشائخ ذوی احترام کی قبور پُر نور کو پختہ کرنا جائز ہے کہ یہ قبور کی حرمت و تعظیم کا باعث ہے اور اس پر ہمیشہ مسلمانوں کا عمل رہا ہے اور خود سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے حضرت عثمان ابن مظعون کی قبر شریف پر اپنے مبارک ہاتھوں سے پتھر لگایا ہے (٣) قبر کے اردگرد چبوترہ پختہ ہو اور تعویذِ قبر کچا ہو یہ مطلقاً جائز ہے۔ قبر نبوی، قبر صدیقی، قبر فاروقی پر عہد صحابہ ہی میں سرخ بجری بچھادی گئی تھی یعنی یہ قبور پُر نور بالکل کچی نہ رکھی گئی تھیں۔ حدیث شریف میں دوسری بات یہ فرمائی گئی کہ قبر پر عمارت نہ بنائی جائے۔ اسکا سیدھا سادہ مطلب یہ ہے کہ قبر پر نہ تو کوئی دیوار بنائی جائے کہ قبر دیوار میں آجائے یہ حرام ہے اس میں قبر اور صاحب قبر کی توہین ہے۔ قبر کے اردگرد دیوار بنانا یا عمارت بنانا یا قبہ و گنبد بنانا تو عوام کی قبور پر منع ہے کہ بے فائدہ ہے۔ حضرات علماء و اولیاء کی قبور پر بنانا جائز ہے تاکہ اسکے سائے میں حاضرین و زائرین فاتحہ قل شریف وغیرہ بآسانی و بآرام کرسکیں چنانچہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی قبر انور پر تو عمارت اول ہی سے ہے اور جب ولید ابن عبدالملک کے زمانے میں اسکی دیوار گرگئی تو آپ ﷺ کے اس حجرۂ پاک کی دیوار جس میں قبر انور ہے خود حضرات صحابۂ کرام نے بنائی تھی۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زینب بنت جحش کی قبر شریف پر سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بھائی سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر شریف پر اور سیدنا حضرت محمد ابن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر شریف پر قبے بنائے (خلاصۃ الوفاء، منتقیٰ شرح موطا) سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مشہور علماء و مشائخ کی قبور پر قبے بنانا

جائز ہیں (مرقاۃ شریف) سیدنا حضرت اسماعیل حقی حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا'' بنانا قبوں کا قبروں پر حضرات علماء کرام واولیاء عظام وصلحاء ذوی احترام کی جائز کام ہے۔ جبکہ ہو ارادہ اس سے تعظیم عام لوگوں کی نگاہوں میں تاکہ نہ حقیر جانیں لوگ اس قبر والے کو (تفسیر روح البیان پارہ ۱۰ ارکوع ۹) حدیث پاک میں تیسری بات ارشاد فرمائی گئی کہ قبر پر نہ بیٹھا جائے۔ یعنی سیدھے قبر پر ہی چڑھ جائے یہ حرام ہے کیونکہ اس میں قبر کی توہین ہے اور صاحب قبر کی بھی توہین ہے اور اسکی اذیت وتکلیف بھی۔ لیکن قبر کے پاس بیٹھنا قرآن خوانی فاتحہ خوانی کیلئے یا وہاں کے انتظام وانصرام کیلئے جیسے درگاہوں میں مجاورین ہوتے ہیں یہ قبروں پر بیٹھنا نہیں ہے بلکہ قبروں کیلئے بیٹھنا ہے قبروں کے پاس بیٹھنا ہے جو بلاشبہ جائز و مستحسن ہے۔ چنانچہ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کی قبر شریف کی پہلی مجاورہ تھیں اور لوگ آپ سے حجرہ کھلوا کر قبر انور کی زیارت کرتے تھے۔ سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر شریف پر انکی بیوی صاحبہ نے قبہ بنایا اور وہاں ایک سال تک مجاورہ بنکے بیٹھیں اور آپ ﷺ کے آستانہ عالیہ پر بہت سے مجاور رہتے ہیں جنھیں اغوات کہتے ہیں جنکا ایک چیف ہوتا ہے اسے شیخ الاغوات کہتے ہیں۔ یا یہ معنیٰ ہیں کہ عام قبروں پر پیشاب پاخانہ نہ کرو (مرقاۃ شریف)

(۱۶۲۸) قبر کے سامنے بنا آڑ نماز پڑھنا حرام ہے اور اگر قبر نمازی کے دائیں بائیں ہو یا قبر سامنے ہی ہو مگر نمازی اور قبر کے درمیان دیوار وغیرہ کی آڑ ہو تو بلا کراہت نماز جائز ہے۔ بزرگان دین کے مزارات متبرکہ کے پاس برکت کیلئے مسجدیں بنانا اور ان مسجدوں میں حصول برکت کیلئے نمازیں پڑھنا سنت حضرات انبیاء کرام اور سنت حضرات صحابۂ کرام ہے۔ مسلمانوں نے حضرات اصحاب کہف کے بارے میں مشاورت کی کہ ہم حضرات اصحاب کہف کے غار پر مسجد تعمیر کرینگے ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) ضرور ہم بنائینگے انکے پاس ایک مسجد (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۲۰۲) آپ ﷺ کی قبر انور کے اردگرد مسجد نبوی شریف ہے جہاں ہر مومن کو سجدے کی تمنا ہے یونہی عام طور پر بزرگان دین کے آستانوں کے قریب مساجد مبارکہ ہیں۔ دیکھو مکنپور شریف اجمیر شریف کلیر شریف کچھوچھہ شریف پہلی بھیت شریف وغیرہم۔ قبر پر بھی کھڑا ہونا بیٹھنا حرام ہے۔

(۱۶۲۹) قبر پر بیٹھنے والوں کیلئے سخت وعید ہے کہ مومن کی قبر پر بیٹھنا اس پر چلنا اسکو روندنا آگ پر بیٹھنے سے بدتر ہے کہ اس سے کپڑے اور جسم جلیں گے اور اس سے ایمان برباد ہوگا۔ قبر کے پاس بیٹھنا جائز ہے جیسے قبر پر اگربتی سلگانا منع ہے مگر قبر کے پاس اگربتی سلگانا جائز ہے۔ قبر پر چراغ جلانا منع ہے قبر کے پاس چراغ جلانا جائز ہے۔

(۱۶۳۰) لحد بنانے میں ماہر سیدنا حضرت ابوطلحہ انصاری تھے اور قبر (صندوقی) بنانے میں ماہر سیدنا حضرت ابوعبیدہ ابن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ حضرات صحابۂ کرام کے درمیان یہ ایک سوال تھا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کیلئے لحد بنوائی جائے کہ قبر۔ تو یہ فارمولہ تجویز ہوا کہ حدیث شریف میں دو صحابی ہیں ایک لحد کھودنے میں ماہر ہیں دوسرے قبر کھودنے میں اب جو پہلے آجائیں انکے ذمہ کام کردیا جائے۔ حسن اتفاق کہ پہلے ماہر لحد حضرت ابوطلحہ انصاری تشریف لے آئے لہٰذا لحد تیار ہوئی۔ پہلے تو یہ ذہن میں رہے کہ دونوں حضرات قبر و لحد کھودنے کا پیشہ نہیں کرتے تھے بلکہ خدمت خلق کے طور پر وہ ایسا کرتے تھے۔ ہر مسلمان کو کفن سینا' قبر کھودنا سیکھنا چاہئے۔ نہیں معلوم کہ موت کب اور کہاں آجائے۔ تمام حضرات صحابۂ کرام قبر کھودنا جانتے تھے مگر مذکورہ دو حضرات اس کام میں ماہر تھے۔

(۱۶۳۱) اس حدیث شریف کے کئی مطالب ہیں (۱) ہماری قبر لحد ہوگی ہمارے علاوہ بعض امتیوں کی قبریں صندوقی ہونگی (۲) ہم گروہ انبیاء کی قبریں لحد ہونگی ہمارے علاوہ امتوں کیلئے شق بھی ہے (۳) ہم مدینہ شریف والوں کیلئے لحد ہے کیونکہ مدینہ شریف کی مٹی مضبوط و پختہ ہے مدینہ شریف کے علاوہ دوسرے مقامات جہاں کی مٹی نرم ہو شق مناسب ہے (۴) اپنے لئے لحد کا اعلان فرمانا اور اپنے علاوہ کیلئے شق بنانے کی خبر دینا یہ بھی علم غیب مصطفےٰ ہے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا معجزہ ہے۔ اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ مسلمانوں کی قبریں لحد ہونگی اور یہود و نصاریٰ کی صندوقی۔ تو پھر لحد اور صندوقی قبر میں افضلیت کی بات نہ ہوگی بلکہ صندوقی قبر

(۱۶۲۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بیٹھنا تم میں سے کسی کا انگارے پر کہ جلادے انگارا

ثِيَابَهٗ فَتَخْلُصَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ. (رواہ مسلم)

اس کے کپڑوں کو پھر پہونچے اس کی کھال تک، بہتر ہے اس کیلئے قبر پر بیٹھنے سے۔

(۱۶۳۰) حدیث شریف: كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا يَلْحِدُ وَالْاٰخِرُ لَا يَلْحِدُ فَقَالُوْا

ترجمہ: تھے مدینہ منورہ میں دو شخص، ان دونوں میں کا ایک بغلی قبر کھودتا تھا اور دوسرا بغلی قبر نہیں کھودتا تھا تو فرمایا حضرات صحابہ نے

اَيُّهُمَا جَآءَ اَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَهٗ فَجَاءَ الَّذِيْ يَلْحِدُ فَلَحَدَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم. (رواہ فی شرح السنۃ)

کہ جوان دونوں میں کا آئے پہلے تو کرے وہ اپنا کام، تو آیا وہ جو بغلی قبر کھودتا تھا تو بغلی قبر کھودی گئی پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے۔

(۱۶۳۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا (رواہ الترمذی وابوداود)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لحد ہمارے لئے ہے اور شق (صندوقی قبر) ہمارے علاوہ کیلئے ہے۔

(۱۶۳۲) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يَوْمَ اُحُدٍ اِحْفِرُوْا وَاَوْسِعُوْا وَاَعْمِقُوْا وَاَحْسِنُوْا

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احد کے دن کہ قبر کھودو اور کشادہ کرو اور گہری کرو اور اچھی بناؤ

وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلٰثَةَ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ وَّقَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا. (رواہ الترمذی وابوداود)

اور دفن کرو دو دو اور تین تین، ایک قبر میں، اور مقدم رکھو زیادہ قرآن جاننے والے کو۔

(۱۶۳۳) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ جَآءَتْ عَمَّتِيْ بِاَبِيْ لِتَدْفِنَهٗ

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جب تھا اُحد کا دن تو لائیں میری پھوپھی صاحبہ میرے والد کو تا کہ دفن کریں انکو

فِيْ مَقَابِرِنَا فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رُدُّوا الْقَتْلٰى اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ (رواہ احمد والترمذی)

اپنے قبرستان میں تو اعلان فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کرنیوالے نے کہ لوٹاؤ شہداء کوانکی شہادت گاہوں کی طرف۔

और थे जिन्होंने छिड़का पानी मशकीज़े से प्यारे नवी की क़ब्र अनवर पर हज़रते विलाल इब्ने रुवाह, छिड़कना शुरु किया क़ब्र के सिरहाने की तरफ़ से यहाँ तक कि पहुंच गाये पांयती की तरफ़।

1639 हदीस शरीफ़:– हज़रते मुत्तलिब इब्ने अब्दुल वदाआ से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जब विसाल फ़रमाया हज़रते उस्मान इब्ने मज़ऊन ने तो लाया गया उनका ज़नाज़ा फिर दफ़न किया गया, हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने एक शख़्स को कि लायें प्यारे नबी के पास एक पत्थर तो न उठा सके वो उसको तो खड़े हुये उसके उठाने को प्यारे रसूल तो चढ़ाया प्यारे नवी ने अपनी आस्तीनों को, फ़रमाया हज़रते मुत्तलिव ने कि कहा उसने जिसने खवर दी मुझको प्यारे रसूलुल्लाह के बारे में गोया कि मैं देख रहा हूँ प्यारे रसूलुल्लाह के मुबारक बाजुओं की सफ़ेदी को अभी इसी वक्त, प्यारे नवी ने चढ़ायी आस्तीनें फिर उठा लाये उस पत्थर को फिर रखा उसको हज़रते उस्मान के सिरहाने और फ़रमाया कि मैं निशान लगा रहा हूँ इस पत्थर के ज़रीये अपने भाई की क़ब्र को और दफ़न फ़रमाऊँगा मैं इस क़ब्र के पास उनको जो विसाल फ़रमायेंगे मेरे घर वालों में से।

1640 हदीस शरीफ़:– हज़रते कासिम इब्ने मौहम्मद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं हाज़िर हुआ हज़रते आयशा के पास तो मैंने कहा ऐ मेरी वालेदा माजेदा खोल दीजिये आप मेरे लिये प्यारे नवी

ممنوع ہوگی حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ اگر صندوقی قبر منع ہوتی تو صحابی رسول حضرت ابوعبیدہ قبر کھودنے میں ماہر نہوتے۔ حضرت ابوعبیدہ کا قبر تیار کرنا آپ ﷺ کی مرضی پر ہی ہوگا۔ پھر یہ کہ حضرات صحابۂ کرام کا یہ فیصلہ کہ جو پہلے آئے وہ ہی کام شروع کردے اسکا مطلب یہ ہے کہ حضرات صحابۂ کرام صندوقی قبر کو ممنوع نہیں جانتے تھے۔ مسلمانوں کیلئے بغلی قبر یعنی لحد بنانا بہتر و افضل ہے اور صندوقی قبر بھی جائز ہے۔

(۱۶۳۲) قبر اتنی چوڑی رکھی جائے کہ مُردے کا جسم قبر میں اتارتے ہوئے پھنسے نہیں اور قبر کی گہرائی مُردے کے قد کی برابر ہو یا کھڑے ہونے کی صورت میں سینے تک کی برابر گہرائی ہو۔ قبر کو اندر سے بھی صاف ستھری رکھو کہ خس وخاشاک، کنکر کانٹا قبر میں نہو اور اوپر سے بھی اچھی طرح ہموار کیجائے اور قبر میں اتارتے وقت بہت ہی سنجیدگی واحتیاط کیساتھ کہ مُردے کو تکلیف نہو یہ تمام باتیں قبر کو اچھا بنانے میں داخل ہیں۔ ضرورت کے وقت ایک کپڑے میں ایک قبر میں کئی کئی مُردے دفن کئے جاسکتے ہیں بلاضرورت نہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہ فرمان عالیشان بھی اسی وقت کیلئے تھا کہ کپڑا کم تھا تو ایک ایک چادر میں کئی کئی شہید دفنائے گئے۔

(۱۶۳۳) خواہ مخواہ میت کو دوسری جگہ منتقل کرنا منع ہے۔ جس بستی میں انتقال ہو وہیں اسی بستی میں دفن کیا جائے۔ البتہ اگر کوئی صحیح وجہ ہو تو مُردے کو دوسری آبادی میں منتقل کیا جاسکتا ہے یہ جائز ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی یہ ممانعت اور پھر یہ فرمانا کہ واپس لاؤ یہ حضرات شہدائے اُحُد کے ساتھ خاص ہے تاکہ تمام حضرات شہدائے اُحُد ایک جگہ رہیں زائرین کو انکی زیارت کرنے میں آسانی ہو اور وہ شہدائے کرام بھی اس میدان جہاد کی برکتوں سے لطف اندوز ہوں کیونکہ احد پہاڑ محبوب رسول ہے۔ تو محبوب کے پاس دفن ہونا بھی محبوب ہے۔ سیدنا حضرت جابر نے چھ ماہ کے بعد اپنے والد ماجد کی نعش میدان احد سے منتقل فرما کر جنت البقیع میں دفن فرمائی یہ کام بھی کسی شرعی ضرورت کی بنا پر ہوا، اور آپ ﷺ نے بھی حضرت جابر کو اس عمل سے منع نہیں فرمایا۔ میت کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بعد دفن منتقل کرنے میں خطرہ ہو کہ دور لیجانا ہے اور نعش سڑ جائیگی تو لاش کو دوسری جگہ اتنی دور لیجانا منع ہے لیکن اگر اس قسم کے خطرات موجود نہوں تو کسی فائدۂ صحیحہ کیلئے میت کو منتقل کرنا بعد دفن بھی جائز ہے۔ سیدنا حضرت سعد ابن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنازہ انکے محل سے جو مدینہ شریف سے تقریباً اکلومیٹر پر تھا مدینہ شریف لایا گیا۔ بعد دفن میت کو قبر سے اکھاڑنا سخت منع ہے اسی لئے بعض حضرات صحابۂ کرام کفار کی زمین میں دفن ہوئے تو انہیں وہاں ہی رہنے دیا گیا انکے اجسام کو قبر کھود کر دوسری جگہ منتقل نہ فرمایا گیا۔ میت کو اگر بے غسل ونماز بھی دفن کردیا گیا ہو تو اسے قبر سے نکالنا منع ہے۔ لہٰذا روافض جو مُردے امانت کرکے دفن کرتے ہیں ناجائز ہے۔ قبر کو اکھاڑنے کی چند صورتیں ہیں (۱) یہ کہ مُردہ کسی غیر کی زمین میں بغیر مالک کی اجازت کے دفن کردیا گیا ہو تو مالک اپنی زمین کو خالی کراسکتا ہے اور قبر کی جگہ کھیتی باڑی کاشتکاری بھی کرسکتا ہے کہ مردہ زمین کے اندر ہے اور ظاہر زمین سے مُردے کا کوئی تعلق نہیں ہے (۲) گر دفن کے وقت قبر میں کوئی قیمتی چیز رہ گئی مٹی دینے کے بعد یاد آئی تو قبر کھودنے کی اجازت ہے (۳) عورت کی میت کو کسی وارث نے مع زیور دفن کردیا اور اس وقت بعض ورثاء موجود نہ تھے تو ان ورثاء کو بھی قبر کھودنے کی اجازت ہے (۴) زمین شفعہ میں لے لی گئی (۵) غصب کئے ہوئے کپڑے کا کفن دیا گیا تو مالک مُردے کو نکلوا سکتا ہے۔

(۱۶۳۴) جنازے کو قبر کی دائیں جانب رکھا جائے۔ میت کا سر قبر کے سرہانے کیطرف ہو اور میت کے پاؤں قبر کی پائنتی کیطرف ہوں اور میت کو اسطرح اٹھا کر قبر میں رکھا جائے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہی طریقہ تھا۔ میت کو قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارنا یہی سنت رسول ہے اور یہی مسلک امام اعظم ہے۔ اگر کہیں کوئی مجبوری ہو کہ سمت قبلہ میں دیوار حائل ہو یا پیڑ حائل ہو تو میت کو پائنتی کی جانب سے بھی اتارا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ حجرۂ عائشہ صدیقہ میں اتنی کشادگی نہ تھی کہ قبلہ کی جانب سے آپ ﷺ کو قبر میں اتارا جاتا کیونکہ آپ کی قبر انور حجرۂ عائشہ میں حجرے کی دیوار سے بالکل متصل ہے۔ آپ ﷺ کا عمل شریف یہی تھا کہ آپ جنازے کو قبلہ کی جانب سے قبر میں اتارتے تھے۔ رات میں میت کو دفن کیلئے یا

(۱۶۳۴) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ قَبْرًا لَیْلًا فَاُسْرِجَ لَهٗ بِسِرَاجٍ فَاَخَذَ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی علیہ السلام داخل ہوئے ایک قبر میں رات کو تو جلایا گیا پیارے نبی کیلئے چراغ پھر لیا پیارے نبی نے

مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَاَوَّاهًا تَلَّاءً لِلْقُرْاٰنِ (رواہ الترمذی)

میت کو قبلے کی جانب سے اور فرمایا رحم فرمائے تجھ پر اللہ تعالیٰ کہ بیشک تو تھا بہت رونے والا، تلاوت کرنیوالا قرآن کریم کی۔

(۱۶۳۵) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ اِذَا اَدْخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی علیہ السلام جب داخل فرماتے میت کو قبر میں تو فرماتے: بسم اللہ وباللہ

وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ (رواہ احمد والترمذی وابن ماجة)

وعلیٰ ملة رسول اللہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ: وعلیٰ سنة رسول اللہ۔

(۱۶۳۶) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم حَثٰى عَلَى الْمَيِّتِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا

ترجمہ: بیشک پیارے نبی علیہ السلام نے مٹی ڈالی میت پر تین لپیں اپنے دونوں مبارک ہاتھوں سے

وَاَنَّهٗ رَشَّ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهٖ اِبْرَاهِيْمَ وَوَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبَاءَ۔ (رواہ فی شرح السنة)

اور بیشک پیارے نبی نے چھڑکاؤ فرمایا اپنے بیٹے حضرت ابراہیم کی قبر انور پر اور بچھائے قبر پر کنکر۔

(۱۶۳۷) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهَا وَاَنْ تُوْطَاَ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ السلام نے یہ کہ رنگائی پتائی کی جائیں قبریں اور یہ کہ لکھا جائے قبروں پر اور یہ کہ چلا جائے قبروں پر۔

(۱۶۳۸) حدیث شریف: رُشَّ قَبْرُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَكَانَ الَّذِیْ رَشَّ الْمَاءَ عَلٰى قَبْرِهٖ

ترجمہ: چھڑکاؤ کیا گیا پیارے نبی علیہ السلام کی قبر انور پر اور تھے جنہوں نے چھڑکا پانی مشکیزے سے پیارے نبی کی قبر انور پر،

بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ بِقِرْبَةٍ بَدَاَ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى رِجْلَيْهِ (رواہ البیہقی)

حضرت بلال ابن رباح، چھڑکنا شروع کیا قبر کے سرہانے کی طرف سے یہاں تک کہ پہونچ گئے پائنتی تک۔

सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की क़ब्र शरीफ़ और प्यारे नबी के दोनों साथियों की कुबूरे पुरनूर, तो हज़रते आयशा ने खोल दीं मेरे लिये तीनों कुबूरे पुरनूर जो कि न बहुत ऊँची थीं और न ज़मीन के बराबर थीं, बिछी हुई थीं मैदान की सुर्ख बजरी।

1641 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि मय्यत की हड्डियां तोड़ना हड्डियों को तोड़ने की तरह है जिंदों की।

1642 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम मौजूद थे कि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की प्यारी बेटी दफ़्न की जा रही थीं और प्यारे रसूलुल्लाह बैठे हुये थे क़ब्र के पास तो मैंने देखा प्यारे रसूल की दोनों आंखों को कि आंसू बहा रही हैं तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि तुममें कोई ऐसा है जिसने न सोहबत की हो आज रात? तो अर्ज़ किया हज़रते अबू तलहा ने कि मैं हूँ, तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने उतरो तुम मेरी बेटी की क़ब्र में तो उतरे वो उनकी क़ब्र में।

1643 हदीस शरीफ़:– हज़रते अमर इब्ने आस से मरवी उन्होंने फ़रमाया अपने बेटे से और वो सकराते मौत में थे कि जब मेरा इंतकाल हो जाये तो न चले मेरे साथ कोई नौहा करने वाली और न आग, फिर जब दफ़्न कर चुको तुम मुझे तो डालना मुझ पर मिट्टी आहिस्ता आहिस्ता फिर खड़े रहना तुम मेरी क़ब्र

آپ ﷺ کیلئے قبرستان میں چراغ جلایا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قبر پر آگ لیجانا منع ہے مگر چراغ جلانا منع نہیں ہے بلکہ جائز ہے کیونکہ چراغ کا مقصد قبرستان یا قبر پر روشنی کرنا ہے۔ تاریکی پسند لوگ قبرستان میں چراغ جلانے اور روشنی کرنے کو آگ آگ کہکر اپنے دل و دماغ کی اندھیریوں کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اسی طرح قبر کے پاس یا بزرگان دین کے مزارات مقدسہ کے پاس اگر بتی اور لوبان جلانے کو بھی آگ کہکر منع کرتے ہیں یہ انکے بدبودار ذہن و مزاج کی عکاسی کرتا ہے۔ حقیقت حال یہ ہے کہ مشرکین اپنی ارتھیوں کے ساتھ آگ لیجاتے ہیں۔ آگ کی پوجا پاٹ کرتے ہیں اور میت کو اگنی دکھا کر جلاتے ہیں کریا کرم کرتے ہیں اسلام نے اس پر بینڈ لگایا ہے۔ مگر نادانوں نے اس مفہوم کو اگر بتی' لوبان اور چراغوں پر فٹ کر کے قبرستان کی روشنی اور خوشبو پر ہاتھ صاف کرنے کی سازش رچائی۔ فقیر قدیری نے شہر سورت' گجرات کے علاقے میٹھی کھاڑی کے قبرستان میں دیکھا جب اپنے ایک مرید کی تدفین کے سلسلے میں گیا کہ وہاں قبرستان کے دروازے پر جہاں جوتیاں اتاری جاتی ہیں اور بہت سی جوتیاں وہاں رکھی تھیں اور ان جوتیوں کے پاس اگر بتی سلگا رکھی تھیں۔ فقیر قدیری نے کہا کہ قبر والوں سے تو ان سے جوتیوں کا مقدر اونچا ہے سب ہنسنے لگے۔ پھر میں نے پوچھا کہ یہ کیا بیماری ہے؟ تو مجھے میرے مریدوں نے بتایا کہ جو لوگ جمعہ کی اذان ثانی مسجد میں نہ کہلوا کر جوتیوں کے پاس کہلوانے کے ٹھیکیدار ہیں انہوں نے یہ حرکت کر رکھی ہے کہ قبر کے پاس اگر بتیاں نہیں سلگاتے بلکہ قبرستان کے باہر جوتیوں کے پاس اگر بتیاں سلگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قبرستان میں اگر بتیاں سلگانا ناجائز ہے۔ فقیر قدیری نے کہا کہ پوری دنیا میں تمام بزرگان دین کے آستانوں پر قبر کے پاس چراغ بھی جلتے ہیں اور اگر بتیاں بھی سلگتی ہیں تو کیا آج تک کسی کو یہ معلوم نہوا کہ یہ کام ناجائز ہے یہ چودھویں صدی کے وہابیوں کو معلوم ہوا ہے!۔ بزرگوں کے مزارات شریفہ کے پاس اگر بتی' لوبان جلانا جائز ہے تا کہ میت کو فرحت ہو اور زائرین کو راحت۔ اسی لئے میت کے کفن کو دھونی دیجاتی ہے اور یہ سنت ہے۔ وہابی اسے بھی کفن کو آگ دکھانا کہیں گے؟۔ ضرورت کے وقت قبر پر بھی چراغ جلانا جائز ہے۔ سیدنا حضرت علامہ محمد اسماعیل حقی حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا" ایسے ہی جلانا قندیلوں کا اور چراغوں کا حضرات اولیاء کرام و صلحاء عظام کی قبروں کے پاس حضرات اولیاء کرام کی بزرگی جتانے کیلئے تو ارادہ اس میں نیک ارادہ ہے اور نذر ماننا تیل کی اور چراغ کی اولیاء کیلئے کہ جلائیگا انکی قبروں کے نزدیک انکی تعظیم کیلئے اور انکی محبت ہے ان میں جائز ہیں نہیں زیب دیتا روکنا اس سے (تفسیر روح البیان پارہ ۱۰) قبروں کے پاس چراغ جلانا قندیلیں روشن کرنا حضرات اولیاء کرام کی عظمت و بزرگی ظاہر کرنے کیلئے صد فیصد درست ہے اور کار ثواب ہے۔ عام مسلمانوں کی قبور پر ضرورتاً اور حضرات خاصان خدا کی قبور پر اظہار عظمت کیلئے چراغ روشن کرنا جائز ہے۔ مدینہ شریف میں گو کہ نجدی حکومت ہے مگر آپ ﷺ کی قبر شریف پر آج بھی روشنی کا زبردست انتظام و اہتمام ہے۔ یہ جنازۂ مبارکہ آپ ﷺ نے قبر میں اتارا یہ سیدنا حضرت عبداللہ ذوالبجادین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا۔ آپ ﷺ انکو قبر میں اتار بھی رہے ہیں اور دعائیں بھی عنایت فرما رہے ہیں اور ان سے خطاب بھی فرما رہے ہیں۔ بعد وفات مُردوں کی تعریفیں کرنا انکے لئے دعائیں کرنا سنت ہے مُردے سنتے بھی ہیں زندہ انہیں سلام کرتے ہی ہیں۔ مُردوں کا سننا ان سے بات چیت کرنا قرآن کریم اور احادیث کریمہ سے ثابت ہے۔

(۱۶۳۵) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ جب جب بھی میت کو قبر میں اتارتے تھے تو مذکورہ کلمات بار بار ارشاد فرماتے تھے اور جب حضرات صحابۂ کرام قبر میں اتارتے تو جب بھی یہ مذکورہ کلمات ارشاد فرماتے رہتے تھے۔ جب بھی میت کو قبر میں اتارا جائے تمام ہی شرکاء جنازہ کو مذکورہ کلمات طیبات پڑھنا چاہئیں۔ ان کلمات طیبات کا ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ کی نام کی مدد سے' اللہ تعالیٰ کی مدد سے' پیارے رسول اللہ کے دین پر اور پیارے رسول کی سنت پر۔

(۱۶۳۶) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پہلا لپ مٹی کا ڈالتے تو تلاوت فرماتے منھا خلقنا کم دوسرا لپ مٹی کا ڈالتے تو تلاوت فرماتے وفیھا نعید کم اور جب تیسرا لپ مٹی کا ڈالتے تو تلاوت فرماتے ومنھا نخرجکم تارۃً اخریٰ۔ میت کو تین لپ

(۱۶۳۹) حدیث شریف: عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِیْ وَدَاعَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ

ترجمہ: حضرت مطلب ابن ابو وداعہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جب وصال فرمایا حضرت عثمان ابن مظعون نے

اُخْرِجَ بِجَنَازَتِهٖ فَدُفِنَ اَمَرَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلاً اَنْ یَّاتِیَهٗ بِحَجَرٍ فَلَمْ یَسْتَطِعْ حَمْلَهَا

تو لایا گیا ان کا جنازہ پھر دفن کیا گیا، حکم فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کہ لائیں پیارے نبی کے پاس ایک پتھر تو نہ اُٹھا سکے وہ اسکو

فَقَامَ اِلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَیْهِ قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ

تو کھڑے ہوئے اسکے اُٹھانے کو پیارے رسول اللہ ﷺ، تو چڑھایا پیارے نبی نے اپنی آستینوں کو، فرمایا حضرت مطلب نے کہ کہا اس نے

الَّذِیْ یُخْبِرُنِیْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَیَاضِ ذِرَاعَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

جس نے خبر دی مجھ کو پیارے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں پیارے رسول اللہ ﷺ کی مبارک بازوؤں کی سفیدی کو،

حِیْنَ حَسَرَ عَنْهُمَا ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهٖ وَقَالَ اُعَلِّمُ

ابھی اسی وقت، پیارے نبی نے چڑھائی آستینیں پھر اُٹھالائے اس پتھر کو پھر رکھا اسکو حضرت عثمان کے سرہانے اور فرمایا کہ میں نشان لگا رہا ہوں

بِهَا قَبْرَ اَخِیْ وَ اُدْفِنُ اِلَیْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِیْ۔ (رواہ ابوداؤد)

اس پتھر کے ذریعے اپنے بھائی کی قبر کو اور دفن فرماؤں گا میں اس قبر کے پاس انکو جو وصال فرمائیں گے میرے گھر والوں میں سے۔

(۱۶۴۰) حدیث شریف: عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ فَقُلْتُ یَا اُمَّاهُ

ترجمہ: حضرت قاسم ابن محمد سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں حاضر ہوا حضرت عائشہ کے پاس تو میں نے کہا اے میری والدہ ماجدہ!

اِكْشِفِیْ لِیْ عَنْ قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَیْهِ فَكَشَفَتْ

کھول دیجئے آپ میرے لئے پیارے نبی ﷺ کی قبر شریف اور پیارے نبی کے دونوں ساتھیوں کی قبور پُرنور، تو حضرت عائشہ نے کھولدیں

لِیْ عَنْ ثَلٰثَةِ قُبُوْرٍ وَلَا مُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ۔ (رواہ ابوداؤد)

میرے لئے تینوں قبور پُرنور، جو کہ نہ بہت اونچی تھیں اور نہ زمین کے برابر تھیں، بچھی ہوئی تھی میدان کی سرخ بجری۔

के इर्द गिर्द इस क़द्र कि जितनी देर में ज़िब्ह किया जाये ऊंट और तक्सीम कर दिया जाये गोश्त उसका ताकि मैं सुकून हासिल करुँ तुमसे और मैं जान लूँ कि मैं क्या जवाब दूँ अपने मालिक के भेजे हुये फरिशतों को।

1644 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं कि जब इंतकाल करे कोई तुममें का तो न रोके रखे उसको और जल्दी ले जाओ उसको उसकी क़ब्र की तरफ़ और चाहिये कि पढ़ा जाये उसके पास सूरा ए बक़र का शुरू और उसके पावों के करीब सूरा ए बक़र का आखिर।

1645 हदीस शरीफ़:- जब विसाल शरीफ़ फ़रमाया हज़रते अब्दुर्रहमान इब्ने अबू बक्र ने हब्शा में, वो एक मकाम है, तो उठा कर लाया गया जनाज़ा मक्का शरीफ़ तो दफ़्न किया उसको फिर जब हज़रते आयशा तशरीफ़ लायीं तो तशरीफ़ ले गयीं हज़रते अब्दुर्रहमान इब्ने अबू बक्र की क़ब्रे अनवर पर तो फ़रमाया हज़रते आयशा ने कि हम थे दो वज़ीरों की तरह जज़ीमा के, ज़माना ए दराज़ तक, यहाँ तक कि कहा गया हरगिज़ न बिछड़ेंगे, फिर जब बिछड़े तो मैं और मालिक लम्बी मुद्दत तक साथ रहने के वाबजूद न गुज़ारी एक रात भी साथ में फिर हज़रते आयशा ने फ़रमाया अल्लाह तआला की कसम अगर मैं मौजूद होती आपके पास तो नहीं दफ़्न होते आप मगर वहीं जहाँ आपने

مٹی دینا بھی سنت ہے اور یہ آیت کریمہ اسی ترتیب سے پڑھنا بھی سنت ہے۔ خواب میں ایک شخص سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا تو اس شخص نے کہا کہ تولی گئیں میری نیکیاں تو غالب آئیں برائیاں نیکیوں پر ایک تھیلی گری نیکیوں کے پلّے میں بس بھاری ہوگیا نیکیوں والا پلّہ پھر کھولا میں نے اس تھیلی کو تو اس میں وہی مٹھی بھر مٹی ہے جو کہ ڈالی تھی میں نے ایک مسلمان کی قبر میں دفن کے بعد۔ قبر پر ٹھنڈا پانی چھڑکنا سنت ہے اور اس میں نیک فال ہے کہ اللہ تعالیٰ میت کو پاک اور قبر کو ٹھنڈا رکھے۔ قبر کو بالکل کچا رکھنا ضروری نہیں ہے۔ اس پر بجری کنکریٹ ڈال سکتے ہیں۔

(۱۶۳۷) قبروں کو اندر سے پختہ نہ کیا جائے اور قبر کی اندر سے رنگائی پتائی نہ کیجائے چونکہ یہ آرائش اور ٹیپ ٹاپ بے ضرورت ہے اور بیرونی حصے پر تو خود سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے پتھر بھی لگایا ہے اور ابھی آپ نے پڑھا کہ آپ ﷺ نے اپنے نور نظر حضرت ابراہیم کی قبر شریف پر کنکر بچھائے اور حضرت عثمان ابن مظعون کی قبر کے سرہانے پتھر بھی نصب فرمایا۔ عام قبور پر لکھی ہوئی تختیاں لگانا جہاں احتیاط نہو سکے منع ہے کیونکہ اسمیں بے ادبی کا قوی احتمال ہے۔ کبھی لوگ بھی کود پھاند کر گزر جاتے ہیں اور جانور بھی گزرتے ہیں کوئی جانور بھی پیشاب کرسکتا ہے اور چھینٹیں بھی تختی تک پہونچ سکتی ہیں۔ البتہ اگر یہ احتمال نہ ہو یا خاصان خدا کے مزارات مقدسہ جہاں انکی بے ادبی کا عام طور پر احتمال نہیں ہوتا وہاں تو لکھی ہوئی تختیوں کا لگانا درست ہے۔ قبر کے تعویز پر میت کا نام اور تاریخ وفات لکھنا سنت ہے اور یہ تمام گفتگو قبر کے تعویز پر لکھنے سے متعلق ہے اگر قبر کے سرہانے پتھر کھڑا کیا جائے اور اس پر لکھا ہو تو کسی قسم کی کراہت کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ جس قبرستان میں نئے راستے نکال لئے جاتے ہیں ان میں نہ چلے نہ ننگے پاؤں نہ جوتے پہنکر کیونکہ اسمیں مسلمانوں کی قبروں کی توہین ہے۔

(۱۶۳۸) بعد دفن قبر پر پانی چھڑکنا سنت ہے اگر چہ بارش کی وجہ سے مٹی گیلی ہی کیوں نہو۔

(۱۶۳۹) جو کام دوسرے طاقتور نہ کرسکیں وہ کام سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ انجام دے لیتے ہیں۔ شعر:

یہ طاقت وقوت ہے سرکار دوعالم کی
سب جھوٹے خداؤں کو کعبے سے نکالا ہے (یانبی)

قبر کو پتھر، کنکر، کنکریٹ سے پختہ کرسکتے ہیں البتہ پکی اینٹ اور چونے کے گج سے بچنا چاہئے کہ دونوں آگ کے ذریعہ تیار ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ نے حضرت عثمان ابن مظعون کو اپنا بھائی فرمایا چونکہ سیدنا حضرت عثمان ابن مظعون آپ ﷺ کے رضاعی (دودھ شریک) بھائی تھے مگر کبھی حضرت عثمان نے آپ ﷺ کو بھائی نہ کہا۔ صحابی سے وہابی سبق سیکھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اب اپنے گھر والوں کو بھی یہیں دفن کرونگا لہٰذا اپنے بیٹے حضرت ابراہیم اور اپنی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہیں دفن فرمایا۔ معلوم ہوا کہ اہلبیت رسول (رسول کے گھر والے) صرف حضرت مولا علی، حضرت فاطمہ زہرا، حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہی نہ تھے بلکہ تمام اہل خانہ اہلبیت رسول ہیں۔ یہ رافضیوں کیلئے جائے عبرت ہے۔

(۱۶۴۰) سیدنا حضرت قاسم، سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں مگر حضرت عائشۂ صدیقہ کو پھوپی جان کہکر نہ پکارا بلکہ اماں جان کہکر پکارا۔ اس میں بھی تعلیم ہے کہ عام رشتہ داروں کو نبی کی ازواج مطہرات سے رشتہ داری نہیں بلکہ غلامی ظاہر کرنا چاہئے۔ اسمیں دارین کی سعادت ہے۔ آستانۂ نبوت کے حجرے کی چابی حضرت عائشۂ صدیقہ کے پاس رہتی تھی اور آپ ہی پہلی مجاورہ تھیں اور جسے دربار شریف کھلوانا ہوتا تو وہ حضرت عائشۂ صدیقہ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوکر عرض ومعروض کرکے حجرہ شریف کھلواتا اور زیارت سے مشرف ہوتا۔ قبر پر مجاور رہنا سنت ہے۔ اور وہاں قبر کا انتظام کرنا چابی رکھنا سب سنت صحابہ ہے۔ حضرت قاسم جوں حجرہ شریف میں داخل ہوئے تو آپ نے تین قبور پرنور کو دیکھا۔ ایک قبر نبوی، دوسری قبر صدیقی، تیسری قبر فاروقی۔ شعر:

حجرۂ عائشہ جو کھولا گیا
چاند کے پاس دو ستارے ہیں (یارسول)

قبر کی زیارت کرنا سنت ہے۔ ان تینوں قبور مبارکہ پر پہلے ہی سے سرخ بجری بچھی ہوئی تھی۔ یہ قبور مبارکہ شروع ہی سے بالکل کچی نہ تھیں۔ تمام زیارت کرنے والوں نے قبور مبارکہ پر سرخ بجری ہی دیکھی ہے۔

(۱۶۴۱) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ کَسْرُ عَظْمِ الْمَیِّتِ کَکَسْرِہٖ حَیًّا۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میت کی ہڈیا توڑنا ہڈیوں کو توڑنے کی طرح ہے زندوں کی۔

(۱۶۴۲) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ شَھِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُدْفَنُ

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم موجود تھے کہ پیارے رسول اللہ ﷺ کی پیاری بیٹی دفن کی جارہی تھیں

وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم جَالِسٌ عَلَی الْقَبْرِ فَرَأَیْتُ عَیْنَیْہِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ

اور پیارے رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے قبر کے پاس تو میں نے دیکھا پیارے رسول کی دونوں آنکھوں کو کہ آنسو بہارہی ہیں تو فرمایا پیارے رسول نے

ھَلْ فِیْکُمْ مِنْ اَحَدٍ لَمْ یُقَارِفُ اللَّیْلَۃَ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَۃَ اَنَا قَالَ فَانْزِلْ

کہ تم میں کوئی ایسا ہے جس نے نہ صحبت کی ہو آج رات؟ تو عرض کیا حضرت ابوطلحہ نے کہ میں ہوں، تو فرمایا پیارے رسول نے کہ اُترو تم

فِیْ قَبْرِھَا فَنَزَلَ فِیْ قَبْرِھَا (رواہ البخاری)

میری بیٹی کی قبر میں تو اُترے وہ انکی قبر میں۔

(۱۶۴۳) حدیث شریف: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِاِبْنِہٖ وَھُوَ فِیْ سِیَاقِ الْمَوْتِ اِذَا اَنَا مِتُّ

ترجمہ: حضرت عمرو ابن عاص سے مروی انہوں نے فرمایا اپنے بیٹے سے اور وہ سکرات موت میں تھے کہ جب میرا انتقال ہو جائے

فَلَا تَصْحَبْنِیْ نَائِحَۃٌ وَلَا نَارٌ فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِیْ فَشُنُّوْا عَلَیَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ اَقِیْمُوْا حَوْلَ قَبْرِیْ

تو نہ چلے میرے ساتھ کوئی نوحہ کرنے والی اور نہ آگ، پھر جب دفن کر چکو تم مجھے تو ڈالنا مجھ پر مٹی آہستہ آہستہ پھر کھڑے رہنا تم میری قبر کے اِردگرد،

قَدْرَمَا یُنْحَرُ جُزُوْرٌ وَیُقَسَّمُ لَحْمُھَا حَتّٰی اَسْتَاْنِسَ بِکُمْ وَاَعْلَمَ

اس قدر کہ جتنی دیر میں ذبح کیا جائے اونٹ اور تقسیم کردیا جائے گوشت اسکا تاکہ میں سکون حاصل کروں تم سے اور میں جان لوں

مَاذَا اُرَاجِعُ بِہٖ رُسُلَ رَبِّیْ۔ (رواہ مسلم)

کہ میں کیا جواب دوں اپنے مالک کے بھیجے ہوئے فرشتوں کو۔

विसाल फ़रमाया अगर मैं उस वक्त मौजूद हेती तो न ज्यारत करती आपकी।

1646 हदीस शरीफ़:— हज़रते उमर इब्ने हज़्म से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि देखा मुझको प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तकिया लगाये हुये एक क़ब्र पर तो फ़रमाया मत तक्लीफ़ दो तुम इस क़ब्र वाले को या मत तक्लीफ़ दो इसको।

1647 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नमाज़ पढ़ी जनाज़े पर फिर क़ब्र के पास तशरीफ़ फ़रमा हुये तो मिट्टी डाली क़ब्र पर सिरहाने की जानिब से तीन लपें।

(92) क़ब्र पर तल्क़ीन करने और अज़ान देने का बाब

1648 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब इन्तेकाल करे कोई तुम्हारे भाईयों में से फिर बराबर कर चुको तुम मिट्टी उसकी क़ब्र पर तो चाहिये कि खड़ा हो कोई तुममें का उसकी क़ब्र के सिरहाने फिर कहे या फ़लाँ बिन फ़लाँ तो सुनेगा उसको और जवाब न देगा फिर कहेगा फ़लाँ बिन फ़लाँ तो बेशक वो सीधा हो बैठेगा फिर कहेगा या फ़लाँ बिन फ़लाँ तो बेशक वो क़ब्र वाला कहेगा हमें राह दिखा, रहम फ़रमाये तुझ पर अल्लाह तआला और लेकिन तुम समझ न सकोगे फिर चाहिये कि कहे कि याद कर वो बात कि निकला था तू जिस पर दुनिया से गवाही उस बात की कि नहीं

(۱۶۴۱) جس طرح مسلمان کی ہڈیاں پسلیاں توڑنا حرام ہے ایسے ہی مسلمان میت کی بھی ہڈیاں پسلیاں توڑنا حرام ہے۔ سیدنا حضرت ابن ابی شیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت فرمائی ہے کہ مومن کو بعد موت ایذا دینا ایسا ہی ہے جیسے زندگی میں اسے ستانا سیدنا حضرت ابن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ان تمام باتوں سے میت کو تکلیف پہونچتی ہے جن سے زندہ کو تکلیف پہونچتی ہے۔ مردے کو ان تمام چیزوں سے لذت محسوس ہوتی ہے جس سے زندہ انسان لذت پاتا ہے۔ سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جن چیزوں سے مومن زندگی میں راحت پاتا تھا انہیں چیزوں سے بعد موت بھی راحت پاتا ہے۔ لہٰذا مومن میت کے پاس تلاوت قرآن کریم، درود وسلام اور خوشبو رکھنا بہتر ہے نیز یہ کہ مسلمان میت کا پوسٹ مارٹم کرنا کرانا اسے مردہ گھر میں رکھ کر اسکی کھال اتارنا دھجیاں بکھیر دینا اور عرصۂ دراز تک دفن نہ کرنا سخت ممنوع ہے کیونکہ اس میں میت کی حقارت وتوہین ہے مگر ضروریات شرعیہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔

(۱۶۴۲) یہ جنازۂ مبارکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری بیٹی سیدتنا ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تھا جو امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجۂ محترمہ تھیں۔ آپ ﷺ اور حضرت عثمان غنی کو کوئی عذر رہا ہوگا اسلئے آپ دونوں حضرات قبر میں نہ اترے کیونکہ عورت کی میت کو باپ، بیٹا، بھائی، شوہر قبر میں اتارے۔ اس سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ بوقت ضرورت نیک اجنبی شخص بھی عورت کی میت کو کفن کے اوپر سے ہاتھ لگا سکتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ قبل تدفین صفائی کیلئے حضرت ابو طلحہ قبر میں اترے ہوں۔ میت پر آنسو بہانا سنت ہے۔

(۱۶۴۳) زمانۂ جاہلیت میں دستور تھا کہ میت کے ساتھ سینہ پیٹنے والی عورتیں بھی جاتی تھیں اور آگ بھی جاتی تھی۔ آپ نے لوگوں کو مسئلہ سنانے کیلئے یہ ہدایت فرمائی۔ ورنہ آپکے صاحبزادے خود بھی صحابی ہیں وہ یہ غلط رسم کیسے ادا کرتے۔ میت پر تھوڑی تھوڑی مٹی ڈالنا چاہیئے یکبارگی ساری مٹی دفن کے وقت قبر میں نہیں دھکیلنی چاہیئے میت کو ایسے کاموں سے اذیت ہوتی ہے۔ بعد دفن قبر کے پاس حلقہ باندھ کر کھڑے ہونا سنت ہے۔ میت حاضرین کو جانتی پہچانتی ہے اور انکی موجودگی سے اسکی وحشت قبر دور ہوتی ہے اور امن وسکون حاصل ہوتا ہے۔ حاضرین دیر تک قبر کے پاس رہیں میت کو بعد دفن تلقین کریں کلمۂ طیبہ سنا کر یا اذان سنا کر میت کو سوالات نکیرین کے جوابات بتانا سنت سے ثابت ہے۔ قبر میں فرشتوں کا آنا حق ہے انکا سوالات کرنا حق ہے اور سوالات کے جوابات دینا حق ہے۔

(۱۶۴۴) بلا ضرورت شرعیہ میت کے دفن کرنے میں دیر نہ لگانا چاہیئے اس سے گھر والوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے اور میت کے پھولنے پھٹنے کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔ اس حکم سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور سلاطین اسلامیہ علیحدہ ہیں۔ بادشاہ اسلام کی تدفین خلیفہ مقرر ہونے کے بعد ہوگی۔ آپ ﷺ کی تدفین وصال شریف کے تیسرے دن ہوئی۔ میت کا یہ روکے رکھنا ضرورت شرعیہ ہے جیسے سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام کی تدفین چھ ماہ یا ایک سال کے بعد عمل میں آئی تکمیل تعمیر مسجد کیلئے۔ دفن سے فارغ ہونیکے بعد قبر کے سرہانے **آلٓمٓ** سے **مفلحون** تک اور قبر کی پائنتی **آمن الرسول** سے **علی القوم الکفرین** تک پڑھا جائے جیسے نزع کے وقت سورۂ یٰسین پڑھنے سے جانکنی میں آسانی ہوتی ہے ایسے ہی بعد دفن یہ مذکورہ آیات کریمہ مذکورہ طریقے سے پڑھنے سے قبر کی مشکلات حل ہوجاتی ہیں۔ سیدنا حضرت امام احمد ابن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب بھی قبرستان جاؤ تو سورۂ اخلاص، سورۂ فلق، سورۂ ناس اور سورۂ فاتحہ پڑھکر قبر والوں کیلئے ایصال ثواب کرو (مرقاۃ شریف) جب حضرات انصار کبار میں کوئی وصال فرماتا تو وہ حضرات عرصۂ دراز تک قبر پر آتے جاتے رہتے اور وہاں قرآن خوانی کرتے رہتے (مرقاۃ شریف) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا جو قبرستان جائے وہ وہاں سورۂ تکاثر، سورۂ اخلاص اور سورۂ فاتحہ پڑھے پھر یہ کہے کہ یا اللہ میں نے جو کچھ پڑھا اسکا ثواب ان قبور والے مومنین کو پہونچے تو وہ تمام مومنین قیامت میں اس فاتحہ وایصال ثواب کرنے والی کی شفاعت کرینگے (فوائد زنجانی) سیدنا حضرت امام نووی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ زیارت قبور کرنے والے کو چاہیئے کہ کچھ قرآن کریم کی تلاوت کرے پھر انکے

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

(۱۶۴۴) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے نبی علیہ السلام سے کہ فرماتے ہیں

اِذَا مَاتَ اَحَدُکُمْ فَلَا تَحْبِسُوْہُ وَاَسْرِعُوْا بِہٖ اِلٰی قَبْرِہٖ وَلْیُقْرَأْ عِنْدَ رَاْسِہٖ فَاتِحَۃُ الْبَقَرَۃِ

کہ جب انتقال کرے کوئی تم میں کا تو نہ روکے رکھے اسکو اور جلدی لیجاؤ اسکو اسکی قبر کی طرف اور چاہیئے کہ پڑھا جائے اسکے سر کے پاس سورۂ بقر کا شروع

وَعِنْدَ رِجْلَیْہِ بِخَاتِمَۃِ الْبَقَرَۃِ۔ (رواہ البیہقی)

اور اسکے پاؤں کے قریب سورۂ بقر کا اخیر۔

(۱۶۴۵) حدیث شریف: لَمَّا تُوُفِّیَ عَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ بِالْحُبْشِیْ وَھُوَ مَوْضِعٌ

ترجمہ: جب وصال شریف فرمایا حضرت عبد الرحمن ابن ابو بکر نے حبشہ میں، وہ ایک مقام ہے

فَحُمِلَ اِلٰی مَکَّۃَ فَدُفِنَ بِھَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَۃُ اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ

تو اُٹھا کر لایا گیا جنازہ مکہ شریف تو دفن کیا اسکو، پھر جب حضرت عائشہ تشریف لائیں تو تشریف لے گئیں حضرت عبدالرحمن ابن ابو بکر کی قبر انور پر

فَقَالَتْ وَکُنَّا کَنَدْمَانَیْ جَزِیْمَۃَ حِقْبَۃً مِنَ الدَّھْرِ حَتّٰی قِیْلَ لَنْ یَّتَصَدَّعَا فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا

تو فرمایا حضرت عائشہ نے کہ ہم تھے دو وزیروں کی طرح جزیمہ کے زمانہ دراز تک یہاں تک کہ کہا گیا ہرگز نہ بچھڑیں گے، پھر جب بچھڑے

کَاَنِّیْ وَمَالِکًا لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَیْلَۃً مَعًا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰہِ لَوْحَضَرْتُکَ

تو میں اور مالک لمبی مدت تک ساتھ رہنے کے باوجود نہ گزاری ایک رات بھی ساتھ میں، پھر حضرت عائشہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی قسم اگر میں موجود ہوتی

مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَیْثُ مُتَّ وَلَوْ شَھِدْتُکَ مَا زُرْتُکَ۔ (رواہ البخاری)

آپکے پاس تو نہیں دفن ہوتے آپ مگر وہیں جہاں آپنے وصال فرمایا، اگر میں اس وقت موجود ہوتی تو نہ زیارت کرتی آپکی۔

(۱۶۴۶) حدیث شریف: عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَاٰنِیَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم مُتَّکِئًا عَلٰی قَبْرٍ فَقَالَ

ترجمہ: حضرت عمرو ابن حزم سے مروی انہوں نے فرمایا کہ دیکھا مجھ کو پیارے نبی علیہ السلام نے تکیہ لگائے ہوئے ایک قبر پر تو فرمایا

है कोई माबूद सिवाये अल्लाह तआला के और बेशक हज़रत मौहममद मुस्तफा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम अल्लाह तआला के बंदा ए खास और उसके प्यारे रसूल हैं और बेशक तूने पसंद किया अल्लाह तआला को परवरदीगार और इस्लाम को दीन और कुरान करीम को पेशवा तो बेशक मुन्कर और नकीर पकड़ेंगे हर एक दोनों में से हाथ अपने साथी का और कहेंगे चलो हम क्या बैठें इसके पास जिसको सिखा चुके उसकी हुज्जत, एक शख्स ने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह तो अगर न पहचानी जाये उसकी माँ? फ़रमाया प्यारे रसूल ने तो निस्बत कर दे उसको उसकी माँ हज़रते हव्वा की तरफ़ कि या फलाँ इब्ने हव्वा।

1649 हदीस शरीफ़:— जब ठीकठाक हो जाये मय्यत पर उसकी क़ब्र और वापस हो जायें लोग वहाँ से तो मुस्तहब है यह कि कहा जाये मय्यत से उसकी क़ब्र के पास ऐ फलाँ पढ़ कलमा ए तय्यबा तीन मर्तबा ऐ फ़लाँ कि मेरा मालिक अल्लाह तआला है और मेरा दीन इस्लाम है और मेरे प्यारे नबी मौहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हैं।

1650 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सिखाओ तुम अपने मुर्दों को कलमा ए तय्यबा।

1651 हदीस शरीफ़:— जब दफ़्न किये गये हज़रते सअद इब्ने मआज़ और ठीकठाक कर दी गई क़ब्र

لئے دعاء کرے (شرح مہذب) سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قبر کے پاس بیٹھ کر قرآن کریم کی تلاوت کرنا افضل ہے۔ ایک بزرگ ایصال ثواب کے مخالف تھے انکو بعد وصال خواب میں دیکھا کہ فرمارہے ہیں کہ ہم نے دنیا میں یہ فتویٰ دیا تھا کہ قرآن کریم کا ثواب میت کو نہیں پہونچتا مگر اس عالم برزخ میں پہونچ کر جو مشاہدہ و پریٹیکل ہوا وہ اپنے فتوے کے خلاف ہے اور وہ یہ ہے کہ میت کو قرآن خوانی کا ثواب پہونچتا ہے اور قبر کے پاس قرآن کریم پڑھنا مکروہ نہیں ہے (روض الریاحین، اشعۃ اللمعات)

(۱۶۴۵) سیدنا حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ام المومنین سیدتنا حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حقیقی بھائی تھے دونوں کی والدہ سیدتنا حضرت ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ ''حُبشی'' مکہ مکرمہ کے نزدیک ایک منزل کے فاصلے پر نشیبی مقام کا نام ہے۔ حضرت ام المومنین جب حج مبارک کیلئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئیں تو راستے میں بھائی کی قبرانور پڑی تو اُتر گئیں اور بھائی کی قبرانور کی زیارت فرمائی اور مرثیہ کے طور پر دو شعر پڑھے جنکا ترجمہ حدیث شریف کے ضمن میں موجود ہے۔ بلاوجہ شرعی میت کو دوسرے مقام پر منتقل کرنا ٹھیک نہیں ہے کیونکہ جائے انتقال سے میت کو منتقل نہ کرنا سنت اور افضل ہے۔ ازواج مطہرات عدت گزارنے والی عورتوں کیطرح ہیں جنکے لئے گھروں میں رہنا لازمی وضروری ہوتا ہے۔ صرف ضروری امور کیلئے ہی گھر سے باہر تشریف لیجاسکتی ہیں جیسے حج مبارک۔ اسلئے آپ زیارت کے ارادے سے تشریف نہیں لے گئیں تھیں بلکہ راستے میں قبر پڑی تو بھائی کی قبرانور کی زیارت بھی فرمالی۔

(۱۶۴۶) جب قبر سے تکیہ لگانے کو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے تو پھر بقیہ بدتمیزیاں کیسے جائز ہونگی۔ آجکل مسلمانوں نے قبرستانوں کو کرکٹ کی فیلڈ بنا رکھا ہے وہ اس حدیث شریف سے عبرت پکڑیں۔ میت کی روح ان حرکات کو بُرا جانتی ہے اور اسے تکلیف ہوتی ہے کیونکہ اس حرکت سے قبر اور صاحب قبر دونوں کی حقارت واہانت ہے۔ عام قبرستانوں اور قبروں کا ادب ولحاظ رکھنا لازم ہے اور بزرگان دین کے آستانوں پر تو ہاتھ باندھ کر سر جھکا کر کھڑے ہونا چاہئے۔ آپ ﷺ کے روضۂ پاک پر نماز کی طرح ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونے کا حکم کتب فقہ میں مذکور ہے۔ ''اور کھڑا ہو جیسے کہ کھڑا ہوتا ہے نماز میں اور نقشہ جمائے انکی صورت کریمہ کا گویا کہ آپ ﷺ خوابیدہ ہیں اپنی لحد پاک میں تو جانتے ہیں اسکو اور ساعت فرماتے ہیں اسکی بات کو'' (عالمگیری) ''جائز ہے غیر خدا کی عظمت کرنا کھڑے ہوکر، مصافحہ کرکے اور جھک کر'' (عالمگیری) ''قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے کا کھڑا ہونا اسکے لئے جو آرہا ہے تعظیم کیلئے مکروہ نہیں ہے۔ جبکہ وہ آنے والا مستحق ہو تعظیم کا'' (شامی) ''جائز ہے بلکہ مستحب ہے کھڑا ہونا برائے تعظیم آنے والے کیلئے۔ جائز ہے کھڑا ہونا قاریٔ قرآن کو عالم دین کے سامنے'' (درمختار)

(۱۶۴۷) دفن کے وقت ہر مسلمان تین لپ مٹی قبر میں ڈالے یہی سنت ہے اور یہ دعاء پڑھے: منها خلقناكم و فيها نعيدكم و منها نخرجكم تارةً اخرىٰ۔

(۱۶۴۸) سیدنا حضرت امام محدث ابن الصلاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ علماء شام اس حدیث شریف پر عمل پیرا ہیں اور سیدنا حضرت امام ابوبکر ابن ولی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اہل مدینہ شریف کا اس پر عمل ہے۔ بالغ کی میت کو بعد دفن تلقین کرنا مستحب ہے۔ کسی مجبوری کے بغیر تلقین کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔ تلقین کا مقصد میت کو منکر نکیر کے سوالات کے جوابات یاد لانا ہیں اور یہ مومن کی خیر خواہی ہے اور مومن کی خیر خواہی بلاشبہ کار خیر ہے۔ سیدنا حضرت ابوامامہ صحابیٔ رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے لئے تلقین کی وصیت فرمائی (شرح الصدور) تلقین کیلئے تو نیک وصالح افراد کو مقرر کرنا چاہئے اگر رشتہ داروں میں سے ہوں تو اچھا ہے ورنہ غیر رشتہ دار بھی تلقین کرسکتے ہیں۔

(۱۶۴۹) تلقین میت کو قبر میں جائز ہے اہلسنت کے نزدیک، اسلئے کہ اللہ تعالیٰ زندہ فرماتا ہے اسکو قبر میں (جوہرہ نیرہ) بیشک ہر جاندار اولاد حضرت آدم سے بے شک وہ سوال کیا جاتا ہے قبر میں۔ اہلسنت کے اجماع کے ساتھ۔ لیکن چھوٹا بچہ کہ تلقین کرتا ہے اسکو فرشتہ۔ تو کہتا ہے فرشتہ اس بچے سے من ربك پھر کہے گا فرشتہ اس بچے سے کہ کہہ دے اللہ تعالیٰ میرا مالک ہے۔ پھر کہے گا فرشتہ اس بچے سے مادينك پھر کہے گا فرشتہ اس بچے سے کہ کہہ دے دینی

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

لَاتُؤْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ اَوْلَاتُؤْذِهٖ. (رواہ احمد)

مت تکلیف دو تم اس قبر والے کو یا مت تکلیف دو تم اس کو۔

(۱۶۴۷) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ ثُمَّ اَتَى الْقَبْرَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی جنازے پر پھر قبر کے پاس تشریف فرما ہوئے

فَحَثٰى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ ثَلٰثًا (رواہ ابن ماجة)

تو مٹی ڈالی قبر پر سرہانے کی جانب سے تین لپیں۔

﴿ بَابُ التَّلْقِيْنِ وَالْاَذَانِ عَلَى الْقَبْرِ ترجمہ: قبر پر تلقین کرنے اور اذان دینے کا باب ﴾

(۱۶۴۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَاتَ اَحَدٌ مِنْ اِخْوَانِكُمْ فَسَوَّيْتُمُ التُّرَابَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب انتقال کرے کوئی تمہارے بھائیوں میں سے پھر برابر کر چکو تم مٹی

عَلَيْهِ فَلْيَقُمْ اَحَدُكُمْ عَلٰى رَأْسِ قَبْرِهٖ ثُمَّ يَقُلْ يَافُلَانُ بْنُ فُلَانَةَ فَاِنَّهٗ يَسْمَعُهٗ وَلَايُجِيْبُ ثُمَّ يَقُوْلُ يَافُلَانُ بْنُ فُلَانَةَ

اسکی قبر پر تو چاہیے کہ کھڑا ہو کوئی تم میں کا اسکی قبر کے سرہانے پھر کہے یا فلاں بن فلاں تو سنے گا اس کو اور جواب نہ دے گا، پھر کہے گا یا فلاں بن فلانہ

فَاِنَّهٗ يَسْتَوِىْ قَاعِدًا ثُمَّ يَقُوْلُ يَافُلَانُ بْنُ فُلَانَةَ فَاِنَّهٗ يَقُوْلُ اَرْشِدْنَا رَحِمَكَ اللّٰهُ وَلٰكِنْ لَاتَشْعُرُوْنَ

تو بیشک وہ سیدھا ہو بیٹھے گا پھر کہے گا یا فلاں بن فلانہ تو بیشک وہ قبر والا کہے گا ہمیں راہ دکھا رحم فرمائے تجھ پر اللہ تعالیٰ اور لیکن تم سمجھ نہ سکو گے،

فَلْيَقُلْ اُذْكُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا

پھر چاہیے کہ کہے کہ یاد کر وہ بات کہ نکلا تھا تو جس پر دنیا سے، گواہی اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور بیشک حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِنَّكَ رَضِيْتَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا فَاِنَّ مُنْكَرًا وَّنَكِيْرًا

اللہ تعالیٰ کے بندۂ خاص اور اسکے پیارے رسول ہیں اور بیشک تو نے پسند کیا اللہ تعالیٰ کو پروردگار اور اسلام کو دین اور قرآن کریم کو پیشوا تو بیشک منکر اور نکیر

يَاْخُذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِيَدِ صَاحِبِهٖ وَيَقُوْلُ اَنْطَلِقْ بِنَا مَا نَقْعُدُ عِنْدَ مَنْ لُقِّنَ حُجَّتَهٗ فَقَالَ رَجُلٌ

پکڑیں گے ہر ایک دونوں میں سے ہاتھ اپنے ساتھی کا اور کہیں گے چلو ہم کیا بیٹھیں اس کے پاس جس کو سکھا چکے اس کی حجت، ایک شخص نے عرض کیا

उनकी तो तस्बीह फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने और तस्बीह फ़रमाई हज़राते सहाबा ने प्यारे नबी के साथ, फिर तक्बीर फ़रमाई प्यारे नबी ने फिर तक्बीर फ़रमाई हज़राते सहाबा ने, फिर हज़राते सहाबा ने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह! क्यों तस्बीह फ़रमा रहे हैं और ज़्यादा एक रिवायत में है कि फिर क्यों तक्बीर फ़रमा रहे हैं आप? फ़रमाया प्यारे नबी ने कि तंग हो गयी थी उस नेक मर्द पर उसकी क़ब्र यहाँ तक कि कुशादगी अता फ़रमाई अल्लाह तआला ने उसको।

1652 हदीस शरीफ़:– हज़रते जाबिर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से वो फ़रमाते हैं कि बेशक शैतान जब सुनता है नमाज़ की अज़ान को तो भाग जाता है यहाँ तक कि पहुंच जाता है मुकामे रौहा तक, रावी ने फ़रमाया कि रौहा मदीने शरीफ़ से छत्तीस मील दूर है।

(93) मय्यत पर रोने का बाब

1653 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि वो गये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ हज़रते अबू सैफ़ लोहार, और थे वो रज़ाई वालिद हज़रते इब्राहीम के, प्यारे रसूलुल्लाह ने हज़रते इब्राहीम को चूमा और सूंघा उनको फिर हम गये उसक बाद उनके पास और हज़रते इब्राहीम अपनी जान जाने आफरीं के सुर्पुद फ़रमा रहे थे तो प्यारे रसूलुल्लाह की दोनों आंखें बहने लगीं

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنْ لَمْ يَعْرِفْ اُمَّهٗ قَالَ فَلْيَنْسِبْهُ اِلٰى اُمِّهٖ حَوَّاءَ يَافُلَانَ ابْنَ حَوَّاءَ (رواہ الطبرانی)

یارسول اللہ! تو اگر نہ پہچانی جائے اسکی ماں؟ فرمایا پیارے رسول نے نسبت کردے اس کو اسکی ماں حضرت حواء کی طرف کہ یافلاں ابن حواء۔

(۱۶۴۹) حدیث شریف: اِذَا سُوِّیَ عَلٰى قَبْرِهٖ وَانْصَرَفَ النَّاسُ عَنْهُ كَانَ يُسْتَحَبُّ

ترجمہ: جب ٹھیک ٹھاک ہوجائے میت پر اسکی قبر اور واپس ہوجائیں لوگ وہاں سے تو مستحب

اَنْ يُقَالَ لِلْمَيِّتِ عِنْدَ قَبْرِهٖ يَا فُلَانُ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثَلَاثُ مَرَّاتٍ يَافُلَانُ قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ

یہ کہ کہا جائے میت سے اس کی قبر کے پاس اے فلاں پڑھ کلمۂ طیبہ تین مرتبہ، اے فلاں کہہ! میرا مالک اللہ تعالیٰ ہے

وَدِيْنِيَ الْاِسْلَامُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ فی سنن امام سعید بن منصور و شرح احیاء العلوم للزبیدی)

میرا دین اسلام ہے اور میرے پیارے نبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۱۶۵۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھاؤ تم اپنے مُردوں کو کلمۂ طیبہ۔

(۱۶۵۱) حدیث شریف: لَمَّا دُفِنَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَسُوِّیَ عَلَيْهِ سَبَّحَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: جب دفن کئے گئے حضرت سعد ابن معاذ اور ٹھیک ٹھاک کردی گئی قبر انکی تو تسبیح فرمائی پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَسَبَّحَ النَّاسُ مَعَهٗ طَوِيْلًا ثُمَّ كَبَّرَ وَكَبَّرَ النَّاسُ ثُمَّ قَالُوْا

اور تسبیح فرمائی حضرات صحابہ نے پیارے نبی کیساتھ، پھر تکبیر فرمائی پیارے نبی نے، پھر تکبیر فرمائی حضرات صحابہ نے، پھر حضرات صحابہ نے عرض کیا

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ سَبَّحْتَ (زَادَفِيْ رِوَايَةٍ) ثُمَّ كَبَّرْتَ قَالَ لَقَدْ تَضَايَقَ عَلٰى هٰذَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ

یارسول اللہ کیوں تسبیح فرمارہے ہیں اور زیادہ ہے ایک روایت میں کہ پھر کیوں تکبیر فرمارہے ہیں آپ؟ فرمایا پیارے نبی نے کہ تنگ ہوگئی تھی اس نیک مرد پر

قَبْرُهٗ حَتّٰى فَرَّجَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔ (رواہ احمد والطبرانی والبیہقی)

اس کی قبر یہاں تک کہ کشادگی عطا فرمائی اللہ تعالیٰ نے اسکو۔

तो अर्ज़ किया हज़रते अब्दुर्रहमान इब्ने औफ ने कि आप भी य रसूलुल्लाह तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि ऐ इब्ने औफ़! बेशक यह आंसूं रहमत हैं फिर बहाये आंसू दोबारा तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने बेशक आंखे बहती हैं और दिल गमगीन होता है और नहीं कहेंगे हम मगर वो जिनको पसंद फ़रमाता है हमारा मालिक और बेशक हम तुम्हारी जुदाई में ऐ इबाहीम ज़रुर गमग़ीन हैं।

1654 हदीस शरीफ़:– पैगाम भेजा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की प्यारी बेटी ने प्यारे नबी के पास कि बेशक मेरे बेटे की रुह क़ब्ज़ होने वाली है तो आप तशरीफ़ लायें हमारे पास तो पैगाम भेजा प्यारे नबी ने कि सलाम फ़रमाते हैं और फ़रमाते हैं कि बेशक अल्लाह ही का है जो वो ले ले और उसी का है जो वो अता फ़रमाये और सबकी उसके यहाँ एक मुद्दत हक़ है तो चाहिये कि तुम सब्र करो और चाहिये कि तालिबे सवाब बनो, फिर पैगाम भेजा उन्होनें प्यारे नबी की तरफ़ कि कसम देती थीं प्यारे नबी को क़ि ज़रुर तशरीफ़ फ़रमा हों अपनी प्यारी बेटी के पास तो उठ खड़े हुये प्यारे नबी और उनके हमराह हज़रते उबादा और हज़रते मआज़ इब्ने जबल और हज़रते उबई इब्ने कअब और हज़रते ज़ैद इब्ने साबित और कुछ सहाबा भी थे, उठाकर लाया गया बच्चा प्यारे नबी की खिदमते आली में और उनकी जान निकल रही थी तो बहने लगी प्यारे नबी की चश्माने रहमत तो अर्ज़ किया हज़रते सअद ने कि या रसूलुल्लाह यह क्या है? फ़रमाया प्यारे

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

(۱۶۵۲) حدیث شریف: عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ اِنَّ الشَّیْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوۃِ

ترجمہ: حضرت جابر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے نبی علیہ السلام سے وہ فرماتے ہیں کہ بیشک شیطان جب سنتا ہے نماز کی اذان کو

ذَهَبَ حَتّٰی یَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ قَالَ الرَّاوِیُ وَالرَّوْحَاءُ مِنَ الْمَدِیْنَةِ عَلٰی سِتَّةٍ وَّثَلٰثِیْنَ مِیْلًا۔ (رواه مسلم)

تو بھاگ جاتا ہے یہاں تک کہ پہونچ جاتا ہے مقام روحاء تک، راوی نے فرمایا کہ روحاء مدینے شریف سے چھتیس ۳۶ میل ہے۔

﴿باب البكاء علی المیت ترجمہ: میت پررونے کا باب﴾

(۱۶۵۳) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰی اَبِیْ سَیْفِ الْقَیْنِ

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ وہ گئے پیارے رسول اللہ علیہ السلام کے ساتھ حضرت ابوسیف لوہار

وَكَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاهِیْمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِبْرَاهِیْمَ فَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَیْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ

اور تھے وہ رضائی والد حضرت ابراہیم کے، پیارے رسول اللہ علیہ السلام نے حضرت ابراہیم کو چوما اور سونگھا انکو، پھر گئے ہم اسکے بعد انکے پاس

وَاِبْرَاهِیْمُ یَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ عَیْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ

اور حضرت ابراہیم اپنی جان، جان آفریں کے سپرد فرمارہے تھے، تو پیارے رسول اللہ علیہ السلام کی دونوں آنکھیں بہنے لگیں تو عرض کیا حضرت عبدالرحمن ابن عوف نے

وَاَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ یَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰی فَقَالَ

کہ آپ بھی یارسول اللہ؟ تو فرمایا پیارے رسول نے کہ اے ابن عوف بیشک یہ آنسوں رحمت ہیں، پھر بہائے آنسوں دوبارہ، تو فرمایا پیارے رسول نے

اِنَّ الْعَیْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ یَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی رَبُّنَا

بیشک آنکھیں بہتی ہیں اور دل غمگین ہوتا ہے اور نہیں کہیں گے ہم مگر وہ جس کو پسند فرماتا ہے ہمارا مالک

وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ یَا اِبْرَاهِیْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ۔ (رواه البخاری والمسلم)

اور بیشک ہم تمہاری جدائی میں اے ابراہیم ضرور غمگین ہیں۔

(۱۶۵۴) حدیث شریف: اَرْسَلَتْ اِبْنَةُ النَّبِیِّ صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اَنَّ اِبْنًا لِیْ قُبِضَ

ترجمہ: پیغام بھیجا پیارے نبی علیہ السلام کی پیاری بیٹی نے پیارے نبی کے پاس کہ بیشک میرے بیٹے کی روح قبض ہونے والی ہے

नबी ने कि यह रहमत बरस रही है, रखा है इस रहमत को अल्लाह तआला ने अपने बंदों के दिलों में तो बस रहमत फ़रमाता है अल्लाह तआला अपने उन बंदों पर जो रहम वाले हैं।

1655 हदीस शरीफ़:– मुब्तला हो गये हज़रते सअद इब्ने उबादा अपनी किसी बीमारी में तो तशरीफ़ लाये उनके पास प्यारे नबी कि प्यारे नबी अयादत फ़रमा रहे हैं उनकी, हज़रते अब्दुर्रहमान इब्ने औफ़ और हज़रते सअद इब्ने अबी विकास और हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद के साथ तो जब जलवगर हुये उनके पास तो पाया हज़रते सअद इब्ने उबादा को ग़शी की हालत में तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि इंतेकाल हो गया है, हज़राते सहाबा ने अर्ज़ किया नहीं या रसूलुल्लाह, तो रोये प्यारे नबी फिर जब देखा लोगों ने प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के रोने को तो लोग भी रोने लगे तो फ़रमाया प्यारे नबी ने क्या तुम सुनते नहीं कि वेशक अल्लाह तआला नहीं अज़ाब देता आंख के आसूंओं के साथ न दिल के गम के साथ लेकिन अज़ाब देता है उससे और इशारा फ़रमाया प्यारे नबी ने अपनी जुबान की तरफ़, या रहम फ़रमाता है, और बेशक मय्यत को तक्लीफ़ होती है उसके घरवालों के रोने पीटने से।

1656 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है हममें से जिसने गाल पीटे गिरेबान फाड़े और चीख पुकार की ज़माना ए जाहिलियत की चीख पुकार जैसी।

الاسلام میرا دین اسلام ہے۔ پھر کہے گا فرشتہ اس بچے سے من نبیك تیرا نبی کون ہے؟ تو کہے گا فرشتہ اس بچے سے کہ کہہ دے میرے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ ہیں (جوہرہ نیرہ) بالغ میت کو تلقین تو اعزاء اقرباء احباء کرینگے لیکن نابالغی میں مرجانیوالے بچوں کی تلقین کا اہتمام اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے کہ فرشتے بچوں کو انکی قبور میں تلقین کرنے پر مامور ہیں۔ اس سے تلقین کی عظمت واہمیت کو بخوبی سمجھا جاسکتا ہے۔

(۱۶۵۰) موتیٰ کے ایک تو یہ معنیٰ ہیں کہ موت کے قریب ہو یہ مجازی معنیٰ ہیں اور حقیقی معنیٰ یہ ہیں جو مر چکا ہو۔ مجازی معنیٰ کی صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ نزع وسکرات کے وقت مرنیوالے کے سامنے کلمہ شریف پڑھا جائے اور اسے اس انداز سے کلمہ شریف سکھایا جائے۔ حقیقی معنیٰ کی صورت میں کیا مطلب ہوگا فقہ کی زبان میں پڑھیے۔ ''لیکن اہلسنت کے نزدیک تو حدیث'' سکھاؤ تم اپنے مُردوں کو'' اپنے حقیقی معنیٰ پر محمول ہے اور روایت کیا گیا ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے کہ حکم فرمایا آپ ﷺ نے تلقین کا دفن کے بعد یا فلاں ابن فلاں اس اپنے دین کو یاد کر کہ تو تھا جس پر (شامی) اسکے بعد یہ بھی پڑھیے کہ تلقین کو منع کرنے والوں کو نصیحت بھی فرمائی گئی ہے۔ حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نصیحت اہلسنت قبول کرتے ہیں اور اس پر عمل کر کے دونوں جہان کی دولتوں نعمتوں سے بہرہ ورہوتے ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) آپ نصیحت فرمایئے اسلئے کہ نصیحت فائدہ دیتی ہے ایمان والوں کو (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۳۰۴) وہ نصیحت فقہاء کرام بھی انہیں کے قلم سے پڑھ لیں۔ ''بس نہ روکے تلقین سے دفن کے بعد اسلئے کہ نہیں ہے کوئی نقصان تلقین میں بلکہ اس میں فائدہ ہے کیونکہ سکون پاتی ہے ذکر خدا سے اس بنا پر جو وارد ہوا ہے احادیث کریمہ میں (شامی) دنیاوی زندگی کے اختتام پر انسانوں کیلئے دو بہت ہی خطرناک وقت ہیں ایک تو نزع کا وقت۔ دوسرا دفن کے بعد کا وقت۔ اگر نزع کے وقت ایمان سلامت رہا تو خیریت اور اگر خدانخواستہ خاتمہ ایمان پر نصیب نہوا تو زندگی بھر کا کرا کرایا دھرا کا دھرا رہ جائیگا اور اگر بعد دفن قبر کے امتحان میں کامیاب ہوگیا تو مژدۂ دائمی ہے اور اگر خدانخواستہ قبر میں ناکامی ہوئی تو آئندہ کی تمام زندگی برباد ہوجائیگی۔ دنیا میں ایک سال فیل ہوگئے تو اگلے سال امتحان دیدیا جائیگا مگر قبر کا امتحان تو آخری امتحان ہے۔ اسلئے زندوں کو چاہئے کہ ان دونوں وقتوں میں مرنیوالے کی امداد کریں مرتے وقت کلمۂ طیبہ شریف پڑھکر سنائیں اور بعد دفن کلمۂ طیبہ شریف اور وہ کلمات جو احادیث کریمہ میں مذکور ہوئے انکی آواز میت کو سنائی جائے۔ نزع میں تو ایمان والا کلمۂ طیبہ سنکر پڑھکر دنیا سے جائے اور قبر میں کلمات تلقین سنکر امتحان قبر میں کامیاب ہو۔ قبر پر اذان بھی از قسم تلقین ہے۔ مسلمان میت کو قبر میں دفن کرنے کے بعد قبر کے پاس اذان دینا اہلسنت کے نزدیک جائز ہے اور اسکی تائید وحمایت سے کتب فقہ کا دامن پُر ہے۔ حضرات فقہاء کرام نے فرمایا کہ دس جگہ اذان کہنا سنت ہے۔'' اذان سنت ہے نماز کے علاوہ بھی جیسا کہ (۱) اذان بچے کے کانوں میں (۲) غمزدہ کے کانوں میں (۳) مرگی والے کے کانوں میں (۴) غصہ والے کے کانوں میں (۵) خراب عادت والے کے سامنے (۶) خراب عادت والے جانور کے سامنے (۷) لشکر کے مڈبھڑ کے وقت (۸) آگ لگنے کے وقت (۹) میت کو قبر میں اتارنے کے وقت قیاس کرتے ہوئے اسکے پہلی بار دنیا میں آنے پر۔ لیکن اس اذان کے سنت ہونے کا انکار فرمایا ہے علامہ ابن حجر نے شرح حباب میں (۱۰) جنات کی سرکشی کے وقت (شامی) حضرت علامہ ابن حجر کا یہ اختلاف قبر پر اذان سنت ہونے اور سنت نہونے کے بارے میں ہے۔ اذان کے جائز اور مستحب ہونے کے بارے میں نہیں ہے۔ دفن کے بعد قبر کے پاس بیٹھا رہنا اور وہاں تکبیر وتسبیح پڑھنا بھی احادیث کریمہ سے ثابت ہے۔

(۱۶۵۱) سیدنا حضرت علامہ طیبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حدیث شریف کی شرح میں فرماتے ہیں'' برابر میں تکبیر کہتا رہا اور تم بھی تکبیر کہتے رہے اور برابر میں تسبیح کہتا رہا اور تم بھی تسبیح کہتے رہے یہاں تک کہ کشادہ فرمایا قبر کو اللہ تعالیٰ نے'' (شرح مشکوٰۃ شریف) اگر تکبیر کہنے سے مراد صرف اللہ اکبر اللہ اکبر ہے تو یہی کلمہ اذان میں چھ بار ہے تو بلاشبہ بقیہ کلمات کی زیادتی نہ تو مضر ہے اور نہ

ہی ممنوع ہے۔ تو قبر پر اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا سنت تو اذان بھی سنت ہے۔ یا تکبیر کہنے سے مراد ہی اذان ہو جیسا کہ محاورہ ہے کہ تکبیر کہد و تو پوری اذان ہی کہی جاتی ہے اس صورت میں تو قبر پر اذان عین سنت قرار پائیگی۔ اسی لئے حضرات فقہاء احناف نے دفن کے بعد قبر پر اذان دینے کو سنت فرمایا ہے۔

(۱۶۵۲) اس حدیث شریف کی کچھ تشریحات تو حدیث شریف نمبر ۲۷۷ میں ملاحظہ فرمائیں یہاں تو صرف اتنا بتانا ہے کہ اذان کی آواز سن کر شیطان تقریباً ۵۵ کلو میٹر بھاگ جاتا ہے۔ اب دوسری روایت بھی ملاحظہ فرمائیں۔ سیّدنا حضرت امام محمد بن علی حکیم ترمذی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیّدنا حضرت امام سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ جب مردے سے سوال کیا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے تو ظاہر ہوتا ہے اس کے لئے شیطان تو اشارہ کرتا ہے اپنی ذات کی طرف کہ بیشک میں ہوں تیرا رب اس لئے حدیث شریف میں آیا ہے کہ دعاء مانگو میت کیلئے اس کے ثابت قدم رہنے کی جس وقت کہ وہ سوال کیا جائے (نوادر الاصول شریف) اس روایت کی شرح فرماتے ہوئے سیّدنا امام ترمذی فرماتے ہیں اور تائید ہوتی ہے اس کی ان حدیثوں سے کہ پڑھنا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا میت کو دفن کرتے وقت، یا اللہ بچا تو اس میت کو شیطان سے۔ تو اگر نہ ہوتا شیطان کا وہاں دخل تو کیوں دعاء فرماتے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اسکی یعنی شیطان کے دخل سے بچنے کی (نوادر الاصول شریف) حدیث شریف اور روایت مبارکہ اور اس کی تشریح سے معلوم ہوا کہ قبر میں شیطان ظاہر ہوتا ہے اور اس کے بھگانے کا بہترین طریقہ ہے کہ قبر کے پاس اذان دے دیجائے اور قبر کے پاس یہ اذان دینا سنت ہے۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے تو یہ اذان کہیں دیکھی نہیں پڑھی نہیں تو یہ ان کی نابینائی اور ان پڑھ ہونے کی تو دلیل ہو سکتی ہے مگر قبر پر اذان ناجائز و مکروہ ہونے کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ ہم نے ''شامی'' کے حوالہ سے بتایا کہ قبر پر اذان دینا سنت ہے اور یہ فقہ کی کتاب ہر دار الافتاء کی زینت ہے۔ بعض لوگ کہدیتے ہیں کہ یہ اذان چند سالوں سے وجود میں آئی ہے ان کے اس خیال خام کا علاج بھی پڑھ لیجئے۔ سیّدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ''اور مرنے والا بھی اس وقت عزیز و اقارب سے جدا ہو کر تیرہ و تاریک مکان میں اکیلا پہنچتا ہے سخت وحشت ہے اور وحشت میں حواس باختہ ہو کر امتحان مین ناکامی کا خطرہ ہے اذان سے دل کو اطمنان ہوگا۔ جواب درست دیگا (مدارج النبوت شریف ص ۶۲) سیّدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانچ سو سال پہلے کے بزرگ ہیں کہ وہ وحشت مٹانے اور سوالات کے جوابات درست دینے کیلئے اذان کو قبر پر درست فرما رہے ہیں۔ سیّدنا حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ''حضرات مشائخ کرام کا عمل ہے کہ اذان قبر پر دفن کے بعد کہتے ہیں'' (ملفوظات عزیزی) سیّدنا حضرت عبدالعزیز محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو سو سال پہلے کے بزرگ ہیں اور وہ بھی قبر پر اذان دینے کو اپنے بزرگوں کا طریقہ و عمل فرما رہے ہیں۔ اسکے بعد یہ کہنا کہ قبر پر اذان دینا چودھویں صدی کی ایجاد ہے۔ یہ دھوکہ ہی دھوکہ ہے۔ قبر پر اذان دینا فرض و واجب نہیں ہے مگر اس کے مستحب ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ اگر قبر پر اذان دی جائے تو اسکی مخالفت ہرگز نہ کیجائے اور اگر کہیں نہ کہی جائے تو اسے وہابیت کا سرٹیفکٹ بھی نہ تھمایا جائے۔ مستحب کو مستحب کے درجے ہی میں رکھا جائے۔

(۱۶۵۳) میت پر آواز سے اور آنسوؤں سے رونا جائز ہے اور مردے کے بعض فضائل بیان کرنا بھی درست ہے جیسا کہ سیدنا خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی میت پر روتے ہوئے فرمایا تھا کہ ابا جان آپ جنت میں چلے گئے، وحی کا آنا بند ہو گیا وغیرہ۔ میت پر سر پیٹنا، سینہ کوبی کرنا، بال نوچنا، اچھلنا کودنا، مرنے والے کے جھوٹے اوصاف بیان کرنا یہ سب نوحہ میں داخل ہے اور حرام ہے۔ سیّدنا حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ ﷺ نے سولہ ماہ آٹھ دن کی عمر شریف پائی۔ آپ کی رضاعی والدہ صاحبہ سیّدتنا حضرت خولہ بنت منذر انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جو سیّدنا حضرت ابو سیف لوہار رضی اللہ تعالیٰ کی بیوی ہیں۔ آپ اپنے نور نظر کو دیکھنے کیلئے حضرت ابو سیف لوہار کے ہاں تشریف لیجایا کرتے تھے اور اپنے لخت جگر کو

گود میں لیکر انہیں چوما کرتے اور سونگھا کرتے۔ بچوں کو چومنا سونگھنا سنت ہے اور محبت و رحمت کی علامت ہے۔ نادان لوگ یہاں بھی کہیں اپنا فیصلہ نہ سنا دیں کہ سر تو جھکے ہی ہے لہٰذا یہ بچے کو سجدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نادانوں کو دولت ایمان دے اور دانا بنا دے۔ حضرت ابراہیم کے وصال کے وقت سرکار کی چشمان کرم نے آنسو بہائے سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سوال کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میت پر آپ بھی رو رہے ہیں اور یہ گمان کرتے تھے کہ میت پر رونا بے صبری کی علامت ہے اور حضرات انبیاء کرام بے صبری کی صفت سے پاک ہیں۔ اسلئے انہیں اچنبھا ہوا' اور انہوں نے سوالیہ نشان قائم کیا۔ حالانکہ یہ رونا اظہار کرم اور بیان محبت کیلئے تھا اور یہ رونا جائز ہے اور صبر و شکر کے الفاظ کہنا بھی جائز ہے۔ جزع فزع کے وقت رونا پیٹنا خلاف شرع حرکات کرنا منع ہیں۔ میت کو مخاطب کرکے کلام کرنا بھی جائز ہے۔ بچہ اپنی زندگی میں نہ گفتگو کرتا ہو مگر بعد وفات سمجھتا بھی ہے اور بات بھی کرتا ہے۔

(۱۶۵۴) شہزادیٔ رسول سیدتنا حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو سیّدنا حضرت ابوالعاص ابن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی تھیں اور یہ بچے سیّدنا حضرت علی ابن ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے جو قریب بلوغ دنیا سے تشریف لیگئے۔ آپ ﷺ کسی اہم دینی کام میں مشغول تھے آپ نے انہیں صبر و شکر کی تعلیم دی کہ میں بھی پہونچنے والا ہوں۔ اگر کسی انسان پر نزع کی کیفیت ہو تو اس کے متعلقین کو تسلی دینا اور تعزیت کرنا جائز ہے۔ اطباء فرماتے ہیں کہ میت پر بالکل نہ رونے سے بیماری پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔ آنسو بہنے سے دل کی گرمی نکل جاتی ہے۔ اس لئے میت کے متعلقین کو رونے سے نہ روکا جائے بلکہ صبر کی تلقین کی جائے تاکہ رونا اَن لمٹ نہو جائے اعزاء و اقرباء کے موت کے موقع پر نہ رونا سختی دل کی علامت ہے اور اعزاء و اقرباء کی میت پر آنسو بہانا دل کی نرمی کی علامت ہے۔ جسے بندوں پر رحم نہیں آتا اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم نہیں فرماتا۔ شعر:

کریں گے کرم جو بھی اہل زمیں پر
کرم ہو گا واللہ رب کا انہیں پر (انتخاب قدیری)

آج کل بعض جہلاء میت پر رونے کو سختی کیساتھ منع کرتے ہیں وہ ان احادیث کریمہ سے سبق لیں۔

(۱۶۵۵) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہ فرمانا کہ ”انتقال ہوگیا ہے“ یہاں لاعلمی کی بنا پر نہیں تھا بلکہ لوگ انہیں چاروں طرف سے گھیرے کھڑے تھے اور ان پر چادر ڈالی تھی تو جلالی انداز میں عتابانہ فرمایا کہ انتقال ہوگیا ہے جو ایسے گھیرے بیٹھے ہو؟ اور شور مچا رہے ہو!۔ ایسے وقت میں شور نہیں مچانا چاہئے کہ چاہے سخت بیماری ہو یا نزع کا وقت کہ اس سے بیمار کو اور نزع والے کو تکلیف ہوتی ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ گھر والوں کے رونے دھونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے ورنہ یہ لازم آئیگا کہ ”کرے کوئی بھرے کوئی“۔ بعض لوگوں کی ڈیوٹی ہے کہ وہ موقع کی تلاش میں رہتے ہیں کہ کوئی بھی اونا پونا موقع ملے تو وہ عظمت رسول کے کھلواڑ کریں ایسے بدنصیب لوگ یہاں بھی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کو علم غیب ہوتا تو وہ کیوں پوچھتے کہ انتقال ہوگیا ہے؟۔ اگر وہ بصیرۃ العرفان کا بغور مطالعہ کرلیں تو ان کا سارا نشہ اتر جائیگا۔ بلی کو خواب میں چھیچڑے نظر آتے ہیں۔ قرآن کریم کی صراحت کے بعد احادیث کریمہ کی وضاحت کے بعد بھی ”پتہ لگا“ کہ فارمولے پر عمل کرنا اور بے موقع استدلال کرنا یہ خبث باطنی کا ثبوت ہے آپ ﷺ نے تو بدر کے میدان میں ایک دن پہلے ہی فرما دیا تھا کہ فلاں فلاں کافر فلاں فلاں جگہ فلاں فلاں وقت قتل ہوگا اور مریگا۔ کم از کم ان نادانوں کو اپنی برادری کے ان افراد کے قتل اور مقام قتل ہی سے سبق لے لینا چاہئے تھا کہ آپ ﷺ کو ہر خبر کی خبر ہے۔

(۱۶۵۶) وہ لوگ عبرت پکڑ لیں جو منہ پیٹتے ہیں سینہ پیٹتے ہیں کپڑے پھاڑتے ہیں بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہیں یہ تمام کام حرام ہیں اور ایسے ہی سینہ کوبی اور بکواس کرنے والے گلے پھاڑ پھاڑ کر ڈراؤنے انداز میں ”ہو ہو“ کرنے والے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی جماعت سے خارج ہیں۔ ماتم کرنا حرام، سینہ کوبی حرام، جھوٹے مرثیے پڑھنا حرام، نوحہ گری حرام ہے۔ مسلمانوں کو صبر کی تعلیم ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) ”اور اے پیارے نبی آپ بشارت دیدیجئے صبر کرنے والوں کو کہ جب پہونچتی ہے ان کو کوئی مصیبت کہنے لگے وہ بیشک ہم اللہ کیلئے ہیں اور

فَاْتِنَا فَاَرْسَلَ یُقْرِئُ السَّلَامَ وَیَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى

تو آپ تشریف لائیں ہمارے پاس تو پیغام بھیجا پیارے نبی نے کہ سلام فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ بیشک اللہ ہی کا ہے جو وہ لے لے اور اُسی کا ہے جو وہ عطا فرمائے

وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ

اور سبکی اسکے ہاں ایک مدت حق ہے تو چاہیئے کہ تم صبر کرو اور چاہیئے کہ طالب ثواب بنو، پھر پیغام بھیجا انہوں نے پیارے نبی کی طرف کہ قسم دیتی تھیں

عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمَعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَ

پیارے نبی کو کہ ضرور تشریف فرما ہوں اپنی پیاری بیٹی کے پاس، تو اُٹھ کھڑے ہوئے پیارے نبی اور انکے ہمراہ حضرت عبادہ اور معاذ ابن جبل اور

اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ ابْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الصَّبِیُّ وَنَفْسُهٗ تَتَقَعْقَعُ

حضرت اُبی ابن کعب اور حضرت زید ابن ثابت اور کچھ صحابہ بھی تھے، اُٹھا کر لایا گیا بچہ پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں اور انکی جان نکل رہی تھی

فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا فَقَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ

تو بہنے لگیں پیارے نبی کی چشمان رحمت، تو عرض کیا حضرت سعد نے کہ یارسول اللہ یہ کیا ہے؟ فرمایا پیارے نبی نے کہ یہ رحمت برس رہی ہے

جَعَلَهَا اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ فَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ (رواہ البخاری والمسلم)

رکھا ہے اس رحمت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں، تو بس رحمت فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے اُن بندوں پر جو رحم والے ہیں۔

(١٦٥٥) حدیث شریف: اِشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهٗ فَاَتَاهُ النَّبِیُّ ﷺ

بیمار ہوگئے حضرت سعد ابن عبادہ اپنی کسی بیماری میں تو تشریف لائے انکے پاس پیارے نبی ﷺ

يَعُوْدُهٗ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَلَمَّا

کہ پیارے نبی عیادت فرمارہے ہیں انکی، حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف اور حضرت سعد ابن ابی وقاص اور حضرت عبداللہ ابن مسعود کے ساتھ، تو جب

دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهٗ فِیْ غَاشِيَةٍ فَقَالَ قَدْ قُضِیَ قَالُوْا لَا

جلوہ گر ہوئے انکے پاس تو پایا حضرت سعد ابن عبادہ کو غشی کی حالت میں تو فرمایا پیارے نبی نے کہ انتقال ہوگیا ہے، حضرات صحابہ نے عرض کیا نہیں

1657 हदीस शरीफ़:– गशी तारी हो गयी हज़रते अबू मूसा पर तो आयीं उनकी बीवी हज़रते उम्मे अब्दुल्लाह कि रो रही थीं बआवाज़े बुलन्द फिर आराम हुआ तो फ़रमाया हज़रते अबू मूसा ने क्या तुम नहीं जानतीं, हदीस शरीफ़ सुनाते थे वो हज़रते उम्मे अब्दुल्लाह को कि बेशक प्यारे रसूलुल्लाह ने फ़रमाया कि मैं बेज़ार हूँ उससे जिसने खोपड़ी मुडायी, चीखा चिल्लाया और कपड़े फाड़े।

1658 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि चार हैं मेरी उम्मत में जाहिलियत की बातें कि जिन्हें लोग न छोड़ेंगे, अपने बाप दादा पर इतराना और दूसरे के बाप दादा में ऐब लगाना और बारिश मांगना तारों से और नौहा करने वाली और फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि नैहा करने वाली जब तक तौबा न करे अपनी मौत से पहले कि खड़ी की जायेगी क़यामत के दिन इस हालत में कि उसके ऊपर लिबास होगा राल का और खुजली की कमीज़ होगी।

1659 हदीस शरीफ़:– गुज़र फ़रमाया प्यारे नबी ने एक औरत पर कि रो रही थी एक क़ब्र के पास तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि डर तू अल्लाह तआला से और सब्र कर, कहा उस औरत ने कि आप तशरीफ़ ले जायें मेरे पास से इसलिये कि आपको नहीं पहुंची मेरी जैसी मुसीबत और न पहचाना उस औरत ने प्यारे नबी को, बाद में कहा गया उस औरत से बेशक वो प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम थे तो वो हाज़िर हुई

بیشک ہم اُسی کی طرف لوٹنے والے ہیں (بصیرۃ الایمان افادہٗ قادری معینی ص ٦٤) اس لئے حضرات شہداء کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اہل بیت اطہار نے پوری زندگی اس قسم کی حرکات نہیں کیں صبر وسکون کو سینے سے لگائے رکھا اور قرآن کریم اور احادیث کریمہ پر عمل کیا۔ ماتم ڈھول والا بھی حرام ہے مگر ڈھول کے ذریعہ اعلان واطلاع کرنا جائز ہے۔ محرم شریف میں عاشقان حسینی جو ڈھول بجاتے ہیں وہ ماتم نہیں ہے بلکہ وہ اعلان واطلاع ہے بعض نادان غلطی سے اس کو بھی ماتم کہہ دیتے ہیں۔ تفصیلات کیلئے دیکھئے فقیر قدیری کی کتاب ''تعزیہ شریف کا شرعی حکم''۔

(١٦٥٧) موت کے موقع پر سر منڈانا یہ بھی حرام ہے کپڑے پھاڑنا یہ بھی حرام ہے اور رونے میں چیخنا چلانا یہ بھی حرام ہے۔ حضرات صحابۂ کرام ایسے نازک وقت میں بھی تبلیغ دین متین کا فریضہ انجام دیتے ہیں اور اپنے گھر والوں کی اصلاح سے نہیں چوکتے تھے۔ یہ ہے عظمت صحابہ۔ دشمنان صحابہ اسی منحوس جذبے سے زیادہ ڈرامہ کرتے ہیں تا کہ حضرات صحابہ کرام کی تعلیمات کا مذاق اڑایا جا سکے حالانکہ انکی یہ تعلیم آپ ﷺ کی پیاری تعلیم ہے۔ گویا کہ صحابۂ کرام کی مخالفت آپ ﷺ کی مخالفت ہے اور آپ ﷺ کی مخالفت اللہ تعالیٰ کی مخالفت ہے۔ اور اسکے رسول اعلیٰ کی مخالفت کا انجام جہنم ہے۔ دشمنان صحابہ اپنا مقام پہچانیں۔

(١٦٥٨) (١) حسب۔ اپنے باپ دادا کی جھوٹی تعریفیں کرنا اور ڈینگیں مارنا اور انہیں گن گن کر بیان کرنا اور خود کا ان پر فخر وناز کرنا ''پدرم سلطان بودٗ'' باپ دادا پر بیجا اترانے کو حسب پر فخر کرنا کہتے ہیں (٢) اپنی اور اپنے باپ دادا کی چڑھانا اور دوسرے کے باپ دادا کی اُتارنا اور ان میں عیب نکالنا اپنی عظمت بیان کرنا اور دوسروں کی تحقیر کرنا یہ نسب میں طعن ہے اور یہ دونوں ہی معیوب و مذموم ہیں۔ مسلمان کے کسی نسب کو ذلیل جاننا یا انہیں کمین کہنا حرام ہے۔ ذیل، رزیل، کمین۔ یہ تینوں الفاظ ہم معنیٰ ہیں۔ تمام مسلمان شریف ہیں۔ اگر چہ حضرات سادات کرام سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی نسبت کی وجہ سے اشرف ہیں کہ انکی رگوں میں خون رسول پاک ہے۔ اگر چہ حضرات سادات کرام کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ کسی مسلمان کو رذیل کہیں تو کسی ایرے غیرے کو کوئی حق نہیں پہونچتا کہ وہ چار قوموں کو شرافت کی سند دے اور باقی تمام اقوام مسلمہ کو ذلیل کا سرٹیفکٹ تھمائے۔ ''مسئلہ: مومن کو رذیل کہنا جائز نہیں خواہ وہ کتنا ہی محتاج و نادار ہو یا وہ کسی نسب کا ہو (تفسیر خزائن العرفان شریف سورۂ شعراء آیت ١٠٦ بحوالہ تفسیر مدارک شریف) مسلمانوں کو حضرات سادات کرام کا احترام کرنا چاہئے حضرات انبیاء کرام کا نسب رحمت ہے جب ہم اپنے پیر زادگان اور استاد زادگان کا احترام واکرام کرتے ہیں تو نبی زادگان تو اس سے زیادہ کہیں زیادہ کے مستحق ہیں کہ انکی تعظیم وتوقیر کی جائے۔ کفار کے مقابلے میں اپنے حسب ونسب پر فخر کرنا یہ سنت بھی ہے اور عبادت بھی اس میں اسلام کی تعظیم وتکریم اور کفر کی توہین وتحقیر ہے۔ آپ ﷺ نے جنگ حنین میں کفار سے فرمایا تھا کہ ''جانتے نہیں ہو کہ میں عبدالمطلب کا لال ہوں'' اس موضوع پر فقیر قدیری کی کتاب ''معیار شرافت و رذالت'' ملاحظہ فرمائیں۔ جس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ ایمان والوں کو رزیل کہنا یہ کفار کا طریقہ ہے۔ (٣) ستاروں کے اپنی منزلوں میں داخل ہونے کو بارش آنا سمجھنا اور بارش ہونے یا نہونے میں تاروں کو مؤثر ماننا اور تاروں سے غیبی خبریں معلوم کرنے کے عقیدے کی مخالفت اور اس پر ڈانٹ پھٹکار ہے۔ (٢) علم نجوم باطل ہے علم توقیت حق ہے لیکن تاروں سے اوقات معلوم کرنا اور راستوں اور سمتوں کا پتہ چلانا درست ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) ''اور تاروں کے ذریعے وہ راستے جان لیتے ہیں (بصیرۃ الایمان افادہٗ قادری معینی ص ٦٣٢) (٤) مرنیوالے کے سچے واقعات بیان کرنے کو نُدبہ کہتے ہیں اور مرنے والے کے جھوٹے حالات واوصاف بیان کر کے رونے کو نوحہ کہتے ہیں۔ نُدبہ جائز ہے نوحہ حرام ہے سیّدتنا خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ ﷺ کے وصال شریف پر ندبہ فرمایا نوحہ نہیں تھا۔ جیسے کھجلی والا دنیا میں کھجا کھجا کے اپنے جسم سے خون نکال لیتا ہے اور کپڑے پھاڑ لیتا ہے ایسے ہی یہ نوحہ کرنے والے دنیا میں اپنے ڈرامائی انداز میں خون نکال لیتے ہیں۔ کبھی زنجیر کا ماتم اور کبھی چھریوں اور تلواروں سے ماتم۔ انھیں میدان حشر میں بھی یہی عذاب دیا جائیگا کہ بھرے

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكَى النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بَكَوْا فَقَالَ

یارسول اللہ! تو روئے پیارے نبی ﷺ، پھر جب دیکھا لوگوں نے پیارے نبی ﷺ کے رونے کو تو لوگ بھی رونے لگے، تو فرمایا پیارے نبی نے

اَلَاتَسْمَعُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ لَايُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ لايحزن القلب ولكن يعذب بهٰذا واشار

کیا تم سنتے نہیں کہ بیشک اللہ تعالیٰ نہیں عذاب دیتا آنکھ کے آنسوؤں کے ساتھ اور نہ دل کے غم کیساتھ لیکن عذاب دیتا ہے اس سے اور اشارہ فرمایا

اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْيَرْحَمُ وَاِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ (رواه البخاری والمسلم)

پیارے نبی نے اپنی زبان کی طرف، یا رحم فرماتا ہے اور بیشک میت کو تکلیف ہوتی ہے اسکے گھر والوں کے رونے پیٹنے سے۔

(۱۶۵۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہے ہم میں سے جس نے گال پیٹے

وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعٰى بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ۔ (رواه البخاری والمسلم)

اور گریبان پھاڑے اور چیخ وپکار کی زمانہ جاہلیت کی چیخ وپکار جیسی۔

(۱۶۵۷) حدیث شریف: اُغْمِيَ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى فَاَقْبَلَتْ امْرَاَتُهٗ اُمُّ عَبْدِاللّٰه تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ

ترجمہ: غشی طاری ہوگئی حضرت ابو موسیٰ پر تو آئیں ان کی بیوی حضرت ام عبد اللہ کہ رو رہی تھیں باآواز بلند،

ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمِيْ وَكَانَ يُحَدِّثُهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم

پھر آرام ہوا تو فرمایا حضرت ابو موسیٰ نے کیا تم نہیں جانتیں کہ حدیث شریف سناتے تھے وہ حضرت ام عبد اللہ کو کہ بیشک کہ پیارے رسول اللہ ﷺ

قَالَ اَنَا بَرِيْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ۔ (رواه البخاری والمسلم)

نے فرمایا کہ میں بیزار ہوں اس سے جس نے کھوپڑی منڈائی اور چیخا چلایا اور کپڑے پھاڑے۔

(۱۶۵۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ چار ہیں میری امت میں جاہلیت کی باتیں

प्यारे नबी के बाबे करम पर तो न पाया प्यारे नबी के दरवाज़े पर दरबानों को तो अर्ज़ किया उस औरत ने कि मैंने आपको पहचाना नहीं तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि बस सब्र शुरु सदमे के वक़्त है।

1660 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं मरते किसी मुसलमान के तीन बच्चे कि फिर दाखिल हो वो मुसलामन आग.में मगर कसम पूरी करने को।

1661 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने औरतों से अंसार की कि न मरे हों तुममें से किसी के तीन बच्चे कि वो सब्र करे उस पर मगर दाखिल होगी वो औरत जन्नत में तो कहा एक औरत ने उन अंसारी औरतों में से कि या दो मरे हों या रसूलुल्लाह? फ़रमाया या दो मरे हों।

1662 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि अल्लाह तआला फ़रमाता है कि न रहे मेरा कोई बंदा मोमिन कि है मेरी बारगाह में जज़ा जबकि ले लूँ उसके खालिस दोस्त को अहले दुनिया में से फिर चाहा उसने सवाब तो सिर्फ़ जन्नत है।

1663 हदीस शरीफ़:– लानत फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नैहा करने वाली को और ब रज़ा व रगबत नैहा सुनने वाली को।

1664 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अजीब शान है मोमिन की

محشر میں کھاتے رہیں۔ نوحہ پڑھنے والوں نوحہ کرنے والوں کو اس سے عبرت پکڑنا چاہیۓ۔ رال میں آگ بھی لگ جاتی ہے اور یہ بدن کو چپک بھی جاتی ہے جو چھڑائے سے نہیں چھوٹتی اور اس میں گرمی، سوزش، جلن بھی بلا کی ہوتی ہے۔

(۱۶۵۹) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو اُن عورت کا نہ پہچاننا بھی شدت غم اور سخت صدمے کی وجہ سے تھا۔ ہوسکتا ہے کہ یہ عورت کہیں باہر کی ہوں چونکہ مدینہ شریف کی خواتین تو آپ کو بخوبی جانتی پہچانتی تھیں اور اگر مدینہ شریف کی رہنے والی بھی ہوں تو شدت غم نے انہیں مدہوش کرڈالا تھا اور صدمۂ جانکاہ، شدت غم میں مدہوش تھیں اور آپ ﷺ کو نہ پہچان سکیں۔ انکے یہ کلمات کفریہ تھے اسمیں آپ ﷺ کی توہین ہے مگر چونکہ غم کی مدہوشی میں بغیر پہچانے مذکورہ الفاظ منہ سے نکل گئے اس لئے وہ اسلام سے خارج نہوئیں۔ حضرات فقہائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا اگر جاں کنی کی شدت وسختی میں مرنے والے کی زبان سے کوئی کلمۂ کفر سنا جائے تو اسے کافر نہ کہا جائیگا اس کی نماز جنازہ ہوگی اس کا دفن بھی ہوگا کہ مدہوشی کے کفر کا اعتبار نہیں ہے۔ جب وہ عورت معافی مانگنے دربار رسالت میں آئیں تو انکے ذہن میں یہ بات آئی کہ بادشاہوں اور اُمراء کے دروازوں پر تو پہرہ دار ہوتے ہیں گیٹ مین ہوتے ہیں ان تک پہونچنے میں بڑی دشواری پیش آتی ہے تو یہ تو سلطان السلاطین امیر الامراء کا دربارِ پر وقار ہے یہاں تو اور بھی زیادہ دربان ہونگے اور آپ ﷺ کی بارگاہ تک رسائی میں بڑے پاپڑ بیلنے ہونگے مگر شعر:

دربار محمد کی ہر شان نرالی ہے
آداب تھے شاہانہ ماحول فقیرانہ (مرحوم قمر مرادآبادی)

شروع صدمے کے وقت اس میں جوش ہوتا ہے اس وقت جوش پر قابو پانا اور ہوش وحواس برقرار رکھنا بڑے حوصلے اور بڑی بہادری کا کام ہے کیونکہ وقت گزرنے کیساتھ ساتھ صدمہ کم ہو ہی جاتا ہے اور صبر آ ہی جاتا ہے اس حدیث شریف میں صبر سے مراد کامل صبر ہے جس پر بہت ثواب ہے۔ آپ ﷺ نے اُن عورت سے اپنی بے ادبی اور نہ قبر کے پاس رونے پیٹنے سے منع فرمایا کیوں کہ معذور تھی آپ ﷺ نے آئندہ کیلئے نصیحت فرمادی۔

(۱۶۶۰) ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) ''اور نہیں ہے تم میں سے مگر پہونچنے والا اس پر۔ اور ہے مالک کا آپکے وعدہ پکا (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۷۳۸) اس حدیث شریف میں مذکورہ آیت کریمہ کی طرف اشارہ ہے کہ ہر ایک کا دوزخ سے گزر ہونا ہے۔ میدان حشر سے جنت کو جاتے ہوئے جہنم راستے میں پڑتا ہے کہ مذکورہ صابر بھی جہنم سے گزریگا مگر قسم پوری کرنے کیلئے نہ کہ عذاب بھگتنے کیلئے اور یہ جہنم میں جانا خواہ ایک آن کیلئے ہو جیسے کوندنے والی بجلی یہ عام محاورہ بھی ہے کہ میں نے تو فلاں کام قسم پوری کرنے کو کیا ہے اس سے کم سے کم کام کو بیان کرنا مقصود ہوتا ہے۔ جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں وہ دوزخ میں داخل نہوگا بلکہ اتنی دیر کیلئے کہ وہ وعدۂ الٰہی پورا ہو جائے کہ جہنم میں جانا ہے خواہ معائنہ اور مشاہدے کیلئے ہی سہی یا ایک لمحہ کیلئے ہی سہی۔ سیدنا حضور قبلۂ عالم حضرت علامہ الحاج سید محمد عبد الرشید میاں قبلہ مدظلہ العالی سجادہ نشیں دربار سیدنا حضور اللہ ہو میاں پیلی بھیت شریف سے وہاں کے جیلر صاحب مرید ہوئے تو انہوں نے حضور قبلۂ عالم کی دعوت کی تو بعدِ دعوت حضور قبلۂ عالم کو جیل کا معائنہ کرایا، آپ نے بعدِ معائنہ سجدۂ شکر ادا فرمایا کہ یا خدا! تو نے جیل بھی بھیجا ہے تو عزت کیساتھ بھیجا ہے، قیدی کی حیثیت سے نہیں معائنہ کار کی حیثیت سے۔

(۱۶۶۱) اور ایک حدیث شریف میں ہے کہ تینوں بچے نہ پہونچے ہوں بلوغ کو۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے انصاری عورت کے جواب میں یہ فرما کر ''یا دو مرے ہوں'' اپنی شان اختیار کا اعلان واظہار فرمایا ہے کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو بااختیار تقسیم فرمانے والے ہیں اگر آپ ﷺ دو پر نہیں فرمادیتے تو پھر تین ہی بچوں کے مرنے پر یہ بشارت ہوتی۔ شعر:

جس کو حلال کردیا آقا نے ہے حلال
جس کو نبی حرام کہیں وہ حرام ہے (یارسول)

ایک روایت میں ہے کہ تین بچے وہ ہیں جو بلوغ کو نہ پہونچے ہوں جوان اولاد کے مرنے اور صبر کرنے پر بھی بڑا اجر وثواب ہے مگر چھوٹے بچوں کے مرنے پر صبر کرنے کا اجر وثواب بھی بڑا ہے اور

لَا یَتْرُکُوْنَھُنَّ اَلْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّیَاحَۃُ وَ قَالَ

جنہیں لوگ نہ چھوڑینگے۔ اپنے باپ دادا پر اترانا اور دوسروں کے باپ دادا میں عیب لگانا اور بارش مانگنا تاروں سے اور نوحہ کرنیوالی اور فرمایا پیارے رسول نے

اَلنَّائِحَۃُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِھَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَعَلَیْھَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ (رواہ مسلم)

کہ نوحہ کرنیوالی جب تک توبہ نہ کرے اپنی موت سے پہلے کہ کھڑی کیجائیگی قیامت کے دن اس حالت میں کہ اسکے اوپر لباس ہوگا رال کا اور کھجلی کی قمیص ہوگی۔

(۱۶۵۹) حدیث شریف: مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَۃٍ تَبْکِیْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اِتَّقِی اللّٰہَ

ترجمہ: گزر فرمایا پیارے نبی ﷺ نے ایک عورت پر کہ رو رہی تھی ایک قبر کے پاس تو فرمایا پیارے نبی نے کہ ڈر تو اللہ تعالیٰ سے

وَاصْبِرِیْ قَالَتْ اِلَیْکَ عَنِّیْ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِیْبَتِیْ وَلَمْ تَعْرِفْہُ

اور صبر کر، کہا اُس عورت نے کہ آپ تشریف لیجائیں میرے پاس سے اسلئے کہ آپ کو نہیں پہونچی میری جیسی مصیبت اور نہ پہچانا اس عورت نے پیارے نبی کو

فَقِیْلَ لَھَا اِنَّہُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَتَتْ بَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَہٗ بَوَّابِیْنَ

بعد میں کہا گیا اُس عورت سے بیشک وہ پیارے نبی ﷺ تھے تو وہ حاضر ہوئی پیارے نبی ﷺ کے باب کرم پر تو نہ پایا پیارے نبی کے دروازے پر دربانوں کو

فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْکَ فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی۔ (رواہ البخاری والمسلم)

تو عرض کیا اُس عورت نے کہ میں نے آپ کو پہچانا نہیں تو فرمایا پیارے نبی نے کہ بس صبر' شروع صدمے کے وقت ہے۔

(۱۶۶۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلٰثَۃٌ مِّنَ الْوُلْدِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ نہیں مرتے کسی مسلمان کے تین بچے

فَیَلِجُ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّۃَ الْقَسَمِ (رواہ البخاری والمسلم)

کہ پھر داخل ہو وہ مسلمان آگ میں مگر قسم پوری کرنے کو۔

(۱۶۶۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِنِسْوَۃٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَا یَمُوْتُ لِاِحْدٰکُنَّ ثَلٰثَۃٌ مِّنَ الْوُلْدِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے انصار کی کہ نہ مرے ہوں تم میں سے کسی کے تین بچے

अगर पहुंचे उसको भलाई तो खुबियां बयान करता है अल्लाह तआला की और शुक्र अदा करता है, और अगर पहुंचे उसको मुसीबत तो खुबियां बयान करे अल्लाह की और सब्र करे और मोमिन सवाब दिया जाता है अपने हर काम में यहाँ तक निवाले में यहाँ तक कि उठाकर देता है उस निवाले को अपनी बीवी के मुँह में।

1665 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है कोई मोमिन मगर उसके लिये दो दरवाज़े हैं, एक दरवाज़ा कि चढ़ते हैं उस दरवाज़े से अमल उसके और एक दरवाज़ा कि उतरता है उस दरवाज़े के रिज़्क उसका फिर जब मर जाता है तो दोनों दरवाज़े उस पर रोते हैं तो यही फ़रमान है अल्लाह तआला का तो न रोया उन कुफ्फार पर आसमान पर और ज़मीन और न थे वो मोहलत दिये हुये।

1666 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो शख्स कि हों उसके लिये आगे जाकर फ़ील्ड बनाने वाले मेरी उम्मत में से तो दाख़िल फ़रमायेगा उसको अल्लाह तआला दोनों की वजह से जन्नत में, तो अर्ज़ किया हज़रते आयशा ने कि जिसके लिये हो आगे जाकर एक ही फ़ील्ड बनाने वाला आपकी उम्मत मे से? फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने कि जिसका हो आगे जाकर एक ही फ़ील्ड बनाने वाला तो ऐ तौफ़ीक़ याफ़्ता, तो अर्ज़ किया हज़रते आयशा ने कि जो शख्स कि न हो उसके लिये कोई आगे जाकर फ़ील्ड बनाने वाला आपकी उम्मत में से? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि मैं आगे जाकर

فَتَحْتَسِبُهُ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتْ اِمْرَأَةٌ مِنْهُنَّ اَوِاثْنَانِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَوِاثْنَانِ۔ (رواہ مسلم)

کہ وہ صبر کرے اُس پر مگر داخل ہوگی وہ عورت جنت میں، تو کہا ایک عورت نے ان انصاری عورتوں میں سے کہ یا دو مرے ہوں یارسول اللہ؟ فرمایا یا دو مرے ہوں۔

(۱۶۶۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ اللّٰهُ مَالِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ رہے میرا کوئی بندۂ مومن کہ ہے میری بارگاہ میں جزا

اِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ اِلَّا الْجَنَّةُ۔ (رواہ البخاری)

جب کہ لے لوں اس کے خالص دوست کو اہل دنیا میں سے، پھر چاہا اس نے ثواب تو صرف جنت ہے۔

(۱۶۶۳) حدیث شریف: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلنَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ۔ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: لعنت فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے والی کو اور برضاء و رغبت نوحہ سننے والی کو۔

(۱۶۶۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَجَبٌ لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَاللّٰهَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے عجیب شان ہے مومن کی اگر پہونچے اسکو بھلائی تو خوبیاں بیان کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی

وَشَكَرَ وَاِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ حَمِدَاللّٰهَ وَصَبَرَ وَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِي كُلِّ اَمْرِهِ

اور شکر ادا کرتا ہے اور اگر پہونچے اسکو مصیبت تو خوبیاں بیان کرے اللہ کی اور صبر کرے اور مومن ثواب دیا جاتا ہے۔ اپنے ہر کام میں

حَتّٰى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ اِمْرَأَتِهٖ۔ (رواہ البیہقی)

یہاں تک کہ نوالے میں، یہاں تک کہ اُٹھا کر دیتا ہے اُس نوالے کو اپنی بیوی کے منہ میں۔

(۱۶۶۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَامِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَلَهُ بَابَانِ بَابٌ يَصْعَدُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں ہے کوئی مومن مگر اس کیلئے دو دروازے ہیں، ایک دروازہ کہ چڑھتے ہیں

مِنْهُ عَمَلُهُ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ فَاِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ

اُس دروازے سے عمل انکے اور ایک دروازہ کہ اُترتا ہے اس دروازے سے رزق اس کا، پھر جب مر جاتا ہے تو دونوں دروازے اس پر روتے ہیں

फ़ील्ड बनाने वाला हूँ अपनी उम्मत की, हरगिज़ नहीं पहुंचेंगे वो मेरी जैसी मुसीबत को।

1667 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब मर जाता है बच्चा बंदे का तो फ़रमाता है अल्लाह तआला अपने फरिशतों से क्या तुमने कब्ज़ कर लिया बच्चा मेरे बंदे का तो फरिशते कहते हैं हाँ, तो फ़रमाा है अल्लाह तआला कि क्या कब्ज़ कर लिया तुमने उसके दिल का फ़ल? तो फ़रिशते कहते हैं हाँ, फिर फ़रमाता है अल्लाह तआला कि क्या कहता था मेरा बंदा? तो फरिश्ते कहते हैं कि खुबियां बयान कीं बंदें ने तेरी और "इन्ना लिल्लाहे व इन्ना इलैहे राजेऊन" पढ़ा तो फ़रमाता है अल्लाह तआला कि बनाओ मेरे बंदे के लिये महल जन्नत में और नाम रखो तुम उसका बैतुल हम्द।

1668 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिसने तअज़ियत की मुसीबत ज़दा की तो उसके लिये सवाब है मुसीबत ज़दा की तरह।

1669 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जिसने तअज़ियत की उस औरत से जिसका बच्चा फ़ौत हो गया तो उढ़ाई जाएगी उसे धारी दार चार जन्नत में।

1670 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने जाफ़र से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जब आई हज़रते जाफ़र इब्ने अबू तालिब के विसाल की ख़बर तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि बनाओ जाफ़र

فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَمَابَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ۔ (رواہ الترمذی)

تو یہی فرمان ہے اللہ تعالیٰ کا، تو نہ رویا ان کفار پر آسمان پر اور زمین اور نہ تھے وہ مہلت دئے ہوئے۔

(۱۶۶۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِیْ اَدْخَلَهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کہ ہوں اس کیلئے آگے جا کر فیلڈ بنانے والے میری امت میں سے تو داخل فرمائیگا اسکو

اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ

اللہ تعالیٰ اُن دونوں کی وجہ سے جنت میں، تو عرض کیا حضرت عائشہ نے کہ جس کیلئے ہو آگے جا کر ایک ہی فیلڈ بنانے والا آپ کی امت میں سے؟

قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ يَامُوَفَّقَةُ فَقَالَتْ فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ فَرَطٌ

فرمایا پیارے رسول نے کہ جسکا ہو آگے جا کر ایک ہی فیلڈ بنانیوالا اے توفیق یافتہ! تو عرض کیا حضرت عائشہ نے کہ جو شخص کہ نہو اس کیلئے کوئی آگے جا کر فیلڈ بنانیوالا

مِنْ اُمَّتِكَ قَالَ فَاَنَا فَرَطُ اُمَّتِیْ لَنْ يُّصَابُوْا بِمِثْلِیْ۔ (رواہ الترمذی)

آپکی امت میں سے؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ میں آگے جا کر فیلڈ بنانیوالا ہوں اپنی امت کی، ہرگز نہیں پہونچیں گے وہ میری جیسی مصیبت کو۔

(۱۶۶۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلٰٓئِكَتِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب مر جاتا ہے بچہ بندے کا تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے

قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ

کیا تم نے قبض کر لیا بچہ میرے بندے کا؟ تو فرشتے کہتے ہیں ہاں، تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کیا قبض کر لیا تم نے اسکے دل کا پھل؟ تو فرشتے کہتے ہیں

نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِیْ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ

ہاں! پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کیا کہتا تھا میرا بندہ؟ تو فرشتے کہتے ہیں کہ خوبیاں بیان کیں بندے نے تیری اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا،

فَيَقُوْلُ اللّٰهُ اِبْنُوْا لِعَبْدِیْ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ۔ (رواہ احمد والترمذی)

پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ بناؤ میرے بندے کیلئے محل جنت میں اور نام رکھو تم اس کا بیت الحمد۔

के घर वालों के लिये खाना कि ख़बर आई है उनको वोह जो बाज़ रखेगी उनको खाना खाने से।

1671 हदीस शरीफ़:– हज़रते आसिम इब्ने कुलैब से मरवी, वोह रिवायत फ़रमाते हैं अपने वालिद से, वोह रिवायत करते हैं एक अन्सारी सहाबी से फ़रमाया हज़रते आसिम ने कि गए हम प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ एक जनाज़े में तो देखा मैंने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को और प्यारे रसूल क़ब्र के पास समझा रहे हैं क़ब्र खोदने वाले को, इरशाद फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि कुशादा करो उसके पाँवों की जानिब से और उसके सर की जानिब से, फिर जब उन्होंने वापसी फ़रमाई तो उनके सामने हाज़िर हुवा एक दावत देने वाला मरने वाले की बीवी की तरफ़ से तो प्यारे रसूल ने दावत कुबूल फ़रमाई और हम प्यारे रसूल के साथ थे तो लाया गया खाना तो हाथ लगाया उसको प्यारे रसूल ने, फिर हाथ लगाया हज़राते सहाबा ने तो सब खाने लगे, तो देखा हमने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की तरफ़ कि घुमा रहे हैं निवाले को अपने दहने मुबारक में फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि मैं पाता हूँ बकरी के गोश्त को कि ली गई है बकरी उसके मालिक की इजाज़त के बग़ैर, तो कहला भेजा सहाबिया औरत ने कि या रसूलुल्लाह! मैंने भेजा था बाज़ारे नक़ी में और नक़ी एक ऐसी जगह है कि बेची जाती हैं उसमें बकरियाँ कि ख़रीदे वो मेरे लिये एक बकरी तो बकरी न पाई गई, फिर

انکی شفاعت بھی ملے گی کیونکہ انکی جدائی کا زخم سخت ہے مگر شیر خوار بچے کی ماں کو جب اسکی چھاتیوں میں دودھ زور کرتا ہے اور پینے والا بچہ نہیں ہوتا تو وہ وقت ماں کیلئے بڑا کٹھن اور صبر آزما ہوتا ہے۔

(۱۶۶۲) خالص دوست وہ ہوتا ہے جس کی دوستی میں تکلف اور بناوٹ نام کو بھی نہو جیسے بچہ جو اہل دنیا سے ہے اور اہل آخرت۔ یہ حدیث شریف ہر پیارے کو شامل ہے۔ ماں باپ، بیوی یہاں تک کہ صحت وتندرستی جو رخصت ہو جائے جس پر اسکی جزا جنت پائیگا۔ صبر بڑی عبادت ہے۔

(۱۶۶۳) غیبت کرنا اور غیبت کو برضاء ورغبت سننا دونوں گناہ ہیں یہی حال نوحہ کا ہے اپنے گناہوں پر نوحہ کرنا یہ عین عبادت ہے۔ سیّدنا حضرت نوح علیہ السلام خوف خدا سے اتنا روتے تھے کہ آپ کا لقب ہی ''نوح'' ہو گیا اور آپ اسی لقب شریف سے مشہور ہو گئے۔ جبکہ آپ کا اسم گرامی ''یشکرُ'' ہے اس نوحہ کی حقیقت یہ ہے کہ انسان بے گناہ ہو کر بھی خود کو گنہگار کہے اور روئے یہ بظاہر تو جھوٹ لگتا ہے مگر عبادت ہے۔ سیّدنا امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں اللہ تعالیٰ نے کہیں اَتقیٰ بہت زیادہ اللہ تعالےٰ سے ڈرنے والے فرمایا اور کہیں اولو الفضل فرمایا ہے مگر خود شان صدیقی یہ ہے کہ آپ رو رو کر فرمایا کرتے تھے الٰہی میرا کیا بنے گا میرے پاس تو کوئی نیکی نہیں ہے۔ احادیث کریمہ میں عام طور پر'' نوحہ کرنے والی'' فرمایا گیا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ اس کام میں عورتیں ہی زیادہ ماہر ہوتی ہیں اور یہ کام خوب دکھاتی ہیں یا پھر نوحہ گروں کی ٹولی مراد ہے یا نوحہ کرنے والے کی ذات مراد ہے۔ اس صورت میں مرد وعورت دونوں کو یہ شامل ہو جاتا ہے۔

(۱۶۶۴) بندۂ مومن انعامات پر بھی صبر کرے اور مصائب و صدمات پر بھی۔ اسمیں مومن اللہ تعالیٰ کی صفات جمالیہ وجلالیہ کا مشاہدہ کرتا ہے اور بندۂ مومن مختلف حادثات وحالات دیکھ کر عرفان کی دولت سے مالا مال ہو اور جب بندے کو اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل ہو تو بندۂ مومن پر اللہ تعالیٰ کا شکر واجب ہو جاتا ہے اور بندہ صبر وشکر ہر دو منزلوں سے گزر کر اجر وثواب کا مستحق بن جاتا ہے۔ اس حدیث شریف میں اشارہ ہے کہ آدھا ایمان صبر ہے اور آدھا ایمان شکر ہے اور شکر کو صبر پر اسلئے مقدم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں زیادہ ہیں اور تکلیفیں کم ہیں لہٰذا شکر کے مواقع زیادہ میسر آتے ہیں اور صبر کے مواقع کم نصیب ہوتے ہیں ورنہ صبر کرنا شکر کرنے سے افضل ہے۔ حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ صبر تین قسم کا ہے (۱) نیکی پر صبر کرنا (۲) گناہ پر صبر کرنا (۳) مصیبت میں صبر کرنا۔ شوہر اپنی بیوی کو کما کر کھلاتا ہو ادائے سنت کی نیت سے کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا بیشک تجھ پر تیری بیوی کا حق ہے۔ نیت خیر سے مباح کام ثواب ہو جاتے ہیں اور عادت عبادت بن جاتی ہے۔ عالم دین کا سونا بھی عبادت ہے کہ سوئیگا تو تازہ دم ہو کر دینی، علمی خدمات انجام دیگا۔

(۱۶۶۵) زمین وآسمان کا رونا اپنے ظاہری معنیٰ پر ہے۔ جس دروازے سے اعمال اوپر جاتے تھے وہ دروازہ تو اسلئے روتا ہے کہ وہ نیک اعمال کی گزرگاہ ہونے کا شرف رکھتا تھا اور رزق والا دروازہ اسلئے روتا ہے کہ رزق بندے کے اعمال صالحہ میں مدد ومددگار تھا۔ تو دونوں دروازے اپنی اپنی سعادتوں سے محرومی پر اور ان نعمتوں کے فقدان پر روتے ہیں۔ قرآن کریم نے کفار کے رونے پر زمین وآسمان کے رونے کی نفی فرمائی ہے تو اسکے مقابلے میں مسلمانوں پر زمین وآسمان کا رونا معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مومن کے مرنے پر یہ دروازے روتے ہیں اور کافر کے مرنے پر خوش ہوتے ہیں۔ آسمان کے دروازوں کا اندازہ کون لگا سکتا ہے کہ ہر اک انسان کیلئے دو دروازے ہیں۔ روزی آنے کا اور اعمال جانے کا اور کافر کے اعمال والا دروازہ بند رہتا ہے کہ کافر کی کوئی نیکی قبول نہیں اور مومن کی نیکیاں اس دروازے سے جاتی ہیں اور علیین میں لکھی جاتی ہیں۔

(۱۶۶۶) '' آگے جا کر فیلڈ بنانے والا'' یہ لفظ ''فرط'' کا ترجمہ ہے۔ فرط اس فرد یا جماعت کو کہتے ہیں جو قافلے سے آگے پہونچکر قافلے کیلئے تمام چیزوں کا بندوبست کرے۔ اس حدیث شریف سے مراد چھوٹے بچے ہیں جو نابالغی میں فوت ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے صابر والدین کے جنت میں جانے کا سبب بنیں گے اور شفاعت کرینگے اور اپنے والدین کی جنت میں جانے کی فیلڈ بناتے ہیں۔ نابالغی میں بچوں کا مرجانا بھی ماں باپ کیلئے رحمت اور دخول

(۱۶۶۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ السلام نے کہ جس نے تعزیت کی مصیبت زدہ کی تو اس کیلئے ثواب ہے مصیبت زدہ کی طرح۔

(۱۶۶۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ عَزّٰى ثَكْلٰى كُسِىَ بُرْدًا فِى الْجَنَّةِ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ السلام نے کہ جس نے تعزیت کی اُس عورت سے جسکا بچہ فوت ہوگیا تو اُڑھائی جائیگی اُسے دھاری دار چادر جنت میں۔

(۱۶۷۰) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرَ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْىُ جَعْفَرَ قَالَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن جعفر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جب آئی حضرت جعفر ابن ابوطالب کے وصال کی خبر تو فرمایا پیارے نبی علیہ السلام نے

اِصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرَ طَعَامًا فَقَدْ اَتَاهُمْ مَا يُشْغِلُهُمْ۔ (رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ)

کہ بناؤ جعفر کے گھر والوں کیلئے کھانا کہ خبر آئی ہے ان کو وہ جو باز رکھے گی انکو کھانا کھانے سے

(۱۶۷۱) حدیث شریف: عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِىِّ

ترجمہ: حضرت عاصم ابن کلیب سے مروی وہ روایت فرماتے ہیں اپنے والد سے وہ روایت کرتے ہیں ایک انصاری صحابی سے

قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِىْ جَنَازَةٍ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ

فرمایا حضرت عاصم نے کہ گئے ہم پیارے رسول اللہ علیہ السلام کیساتھ ایک جنازے میں تو دیکھا میں نے پیارے رسول اللہ علیہ السلام کو اور پیارے رسول

عَلَى الْقَبْرِ يُوْصِى الْحَافِرَ يَقُوْلُ اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَاْسِهٖ

قبر کے پاس سمجھا رہے ہیں قبر کھودنے والے کو، ارشاد فرماتے ہیں پیارے رسول کہ کشادہ کرو اسکے پاؤں کی جانب سے اور اسکے سر کی جانب سے،

فَلَمَّا رَجَعَ اِسْتَقْبَلَهٗ دَاعِىْ اِمْرَاَتِهٖ فَاَجَابَ

پھر جب انہوں نے واپسی فرمائی تو انکے سامنے حاضر ہوا ایک دعوت دینے والا مرنیوالے کی بیوی کی طرف سے تو پیارے رسول نے دعوت قبول فرمائی

وَنَحْنُ مَعَهٗ فَجِئَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَهٗ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمُ فَاَكَلُوْا فَنَظَرْنَا

اور ہم پیارے رسول کے ساتھ تھے تو لایا گیا کھانا تو ہاتھ لگایا اسکو پیارے رسول نے، پھر ہاتھ لگایا حضرات صحابہ نے تو سب کھانے لگے، تو دیکھا ہم نے

मैंने भेजा अपने पड़ोसी के पास कि जिसने ख़रीदी थी बकरी कि भेज दे बकरी को मेरे लिये उसकी क़ीमत के साथ, तो बकरी के मालिक को न पाया तो भेजा मैंने उसकी बीवी के पास कि भेज दो बकरी को मेरे पास, तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि खिला दो यह खाना क़ैदियों को।

1672 हदीस शरीफ़:– हज़रते मुग़ीरा इब्ने शाबा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि फ़रमाते हैं जो शख़्स कि नौहा किया जाए उस पर बेशक वोह अज़ाब दिया जाएगा उसकी वजह से जो नौहा किया जाता है उस पर, क़यामत के दिन।

1673 हदीस शरीफ़:– हज़रते नौमान इब्ने बशीर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि ग़शी तारी हो गई हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने रवाहा पर तो शुरू कर दिया उनकी बहन उमराह ने रोना, हाए मेरे पहाड़, हाए एसे हाए वैसे, शुमार करती थीं उनकी खूबियाँ तो फ़रमाया जिस वक़्त इफ़ाक़ा हुवा कि नहीं कहा तूने कुछ भी मगर कहा गया मुझसे तुम ऐसे ही हो और न ज़्यादा फ़रमाया। एक रिवायत में हैं कि जब विसाल फ़रमाया तो न रोईं उन पर।

1674 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू मूसा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं नहीं है कोई मय्यत कि मरती है तो खड़ा होता उनका रोने पीटने वाला तो कहता है कि हाए मेरो पहाड़ हाए मेरा सरदार और उसके मिस्ल मगर मुक़र्रर फ़रमाता है अल्लाह तआला

جنت کا سبب ہے۔ اس حدیث شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنی پیاری زوجہ اور ہم سبکی ماں سیدتنا حضرت عائشہ صدیقہ کو" توفیق بالغہ" کے ایوارڈ سے نوازا ہے۔ یہ ایوارڈ سیدتنا حضرت عائشہ صدیقہ کے فضائل و کمالات کا جامع ہے۔ سیدتنا حضرت عائشہ صدیقہ کو بارگاہ نبوی میں یہ مقام علمی حاصل تھا کہ آپ علم شریعت واحکام شریعت کے بارےمیں سوالات کرتی رہتی تھیں یہ مقام دوسری ازواج مطہرات کو حاصل نہ تھا۔ آپ ﷺ نے انہیں ایوارڈ سے نوازا تو آپ نے اگلا سوال بھی کر دیا کہ یارسول اللہ! کہ جسکا کوئی بچہ فوت نہوا ہو تو؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسکی کارسازی اور اسکی فیلڈ سازی کیلئے تو میں پیش رو ہوں۔ شعر:

قطرہ مانگا تو دریا عطا کر دیا

ہم نے ساقی کی دریادلی دیکھ لی (یارسول)

چونکہ بچے کی موت پر ماں باپ کو جدائی کا صدمہ جھیلنا پڑتا ہے اور میری امت میری ظاہری جدائی پر عظیم صدمے سے دوچار ہوگی کیونکہ میں تو محبوب اعظم ہوں تو میری ظاہری جدائی کے صدمے کی طرح کوئی صدمہ بھی نہیں ہوسکتا۔ اس عنوان میں بھی آپ ﷺ کی بے مثلیت کے جلوے نظر آرہے ہیں۔ جن حضرات صحابۂ کرام نے آپ ﷺ کی ظاہری جدائی دیکھی ہے اور ان پر جو مصیبت گزری ہے وہ تو وہی جان سکتے ہیں۔ آج بھی حضرات حجاج کرام کا مدینۂ منورہ سے رخصت ہوتے وقت جو حال ہوتا ہے اسے وہ عشاق ہی جانتے ہیں۔ جب گنبد خضریٰ کی ظاہری جدائی آنکھوں کو نم کرتی ہے اور مغموم کرتی ہے تو خود صاحب گنبد خضریٰ کی ظاہری جدائی نے کیسا عالم برپا کیا ہوگا۔

(۱۶۶۷) کسی بیوقوف کی رگ حماقت نہ پھڑکے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے دریافت فرمارہا ہے" اس سے پتہ چلا کہ اللہ تعالیٰ کو بھی علم غیب نہیں ہے"۔ ان عقل وعلم کے یتیموں کو اتنا سمجھ لینا چاہئے کہ معلوم کرنے کا مقصد علم حاصل کرنا نہیں ہے بلکہ فرشتوں کو گواہ بنانا مقصود اور ان سے انسان کی عظمت کا بیان کرانا مقصود ہے اللہ تعالیٰ تو علیم وخبیر ہے۔ شعر:

الٰہی تجھ کو خبیر وعلیم کہتے ہیں

تجھے بصیر وقدیر وحکیم کہتے ہیں (یا نبی)

اگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے کسی فرشتے یا کسی صحابی سے کچھ دریافت فرمالیا تو یہ بھی آپ ﷺ کے لاعلم وبے خبر ہونے کی دلیل نہیں ہے اس میں کوئی دوسری حکمت مضمر ہوتی ہے مگر نادان ایسے مواقع پر یہی ایک وظیفہ جپتے ہیں کہ" اس سے پتہ چلا کہ حضور کو علم غیب نہیں" انہیں اس حدیث شریف سے اپنی رسول دشمنی کا علاج کرانا چاہئے۔

(۱۶۶۸) صبر کی تلقین کرے اور غم زدہ کو تسلی دے اور تعزیت کے الفاظ پیارے پیارے سمجھانے والے ہوں اور انہیں کربلا والوں کی بھوک و پیاس اور کربلا شریف میں ہونے والی شہادتیں یاد دلائی جائیں تو مصیبت میں تسلی ہوگی۔

(۱۶۶۹) مرنیوالے بچے کے تمام رشتہ دارونکی تعزیت یونہی تسلی دینا بہتر ہے مگر بچے کی ماں کو تسلی دینا بہت بڑا ثواب ہے چونکہ نو ماہ پیٹ میں رکھنے اور پھر جننے اور دودھ پلانے کی وجہ سے اسے اپنے بچے کے مرنے کا زیادہ احساس ہوتا ہے

(۱۶۷۰) سیّدنا حضرت جعفر ابن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیّدنا امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھائی ہیں آپ جنگ موتہ میں شہید ہوئے۔ موتہ تبوک کے پاس ایک مقام ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنے اہلبیت کو کھانا بنانے کا حکم فرمایا۔ مرنے والے کے یہاں رشتہ داروں، پڑوسیوں، دوستوں کو کھانا بھیجنا سنت ہے اور اسکو عرف عام میں بھتّی کا کھانا کہتے ہیں۔ کھانا لیجانے والا خود بھی مرنے والے کے یہاں کھائے اور میت کے گھر والوں کو ساتھ کھلائے اور نہ کھائیں تو سمجھا سمجھا کر خوشامد کر کے کھلائے۔ یہ کھانا اس دن بھیجا جائے جس دن موت ہو یا اسکی موت کی خبر آئے۔ یعنی پہلے دن بھیجا جائے کہ اس دن اہل میت کو وقت نہیں ملتا۔ اس کھانے میں میت کے گھر والوں کے علاوہ دوسرے مسلمان بھی کھا سکتے ہیں اور جو لوگ میت کے تجہیز وتکفین میں مصروف ہوں وہ بھی کھا سکتے ہیں اہل میت سے دعوت طلب کرنا منع ہے اور اہل میت کے یہاں دعوت کھانا سنت ہے۔

(۱۶۷۱) دفن کے بعد واپسی پر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ان صحابیہ کی دعوت قبول فرمائی اور آپکے ساتھ حضرات صحابۂ کرام نے بھی اس دعوت میں شرکت فرمائی اور کھانا تناول فرمایا مگر گوشت چونکہ ایسی بکری کا تھا جو مالک کی اجازت کے بغیر حاصل کی

اِلَیٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَلُوْكُ لُقْمَةً فِیْ فِیْهِ ثُمَّ قَالَ اَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ

پیارے رسول اللہ ﷺ کی طرف کہ گھمار ہے ہیں نوالے کو اپنے دہن مبارک میں پھر فرمایا پیارے رسول نے کہ میں پاتا ہوں بکری کے گوشت کو

اُخِذَتْ بِغَیْرِ اِذْنِ اَهْلِهَا فَاَرْسَلَتِ الْمَرْاَةُ تَقُوْلُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَرْسَلْتُ اِلَی النَّقِیْعِ

کہ لی گئی ہے بکری اسکے مالک کی اجازت کے بغیر، تو کہلا بھیجا صحابیہ عورت نے کہ یارسول اللہ! میں نے بھیجا تھا بازار نقیع میں

وَهُوَ مَوْضِعٌ یُبَاعُ فِیْهِ الْغَنَمُ لِیَشْتَرِیَ لِیْ شَاةً فَلَمْ تُوْجَدْ فَاَرْسَلْتُ اِلَیٰ جَارٍ

اور نقیع اک ایسی جگہ ہے کہ بیچی جاتی ہیں اسمیں بکریاں کہ خریدے وہ میرے لئے ایک بکری تو بکری نہ پائی گئی، پھر میں نے بھیجا اپنے پڑوسی کے پاس

لِیْ قَدِ اشْتَرَیٰ شَاةً اَنْ یُرْسِلَ بِهَا اِلَیَّ بِثَمَنِهَا فَلَمْ یُوْجَدْ فَاَرْسَلْتُ اِلَی امْرَاَتِهٖ فَاَرْسَلَتْ

کہ جس نے خریدی تھی بکری کہ بھیجدے بکری کو میرے لئے اسکی قیمت کیساتھ، تو بکری کے مالک کو نہ پایا تو بھیجا میں نے اس کی بیوی کے پاس کہ بھیج دو

اِلَیَّ بِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَطْعِمِیْ هٰذَا الطَّعَامَ الْاُسْرَیٰ (رواہ ابوداؤد والبیہقی)

بکری کو میرے پاس، تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ کھلا دو یہ کھانا قیدیوں کو۔

(۱۶۷۲) حدیث شریف: عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت مغیرہ ابن شعبہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ فرماتے ہیں

مَنْ یُّنَحْ عَلَیْهِ فَاِنَّهٗ یُعَذَّبُ بِمَا یُنَحُ عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (رواہ البخاری والمسلم)

جو شخص کہ نوحہ کیا جائے اس پر تو بیشک وہ عذاب دیا جائے گا اسکی وجہ سے جو نوحہ کیا جاتا ہے اس پر قیامت کے دن۔

(۱۶۷۳) حدیث شریف: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ اُغْمِیَ عَلیٰ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ

ترجمہ: حضرت نعمان ابن بشیر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ غشی طاری ہوگئی حضرت عبداللہ ابن رواحہ پر

فَجَعَلَتْ اُخْتُهٗ عُمْرَةُ تَبْكِیْ وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا وَاكَذَا تُعَدِّدُ عَلَیْهِ فَقَالَ حِیْنَ اَفَاقَ مَاقُلْتِ شَیْئًا

تو شروع کر دیا انکی بہن عمرہ نے رونا، ہائے میرے پہاڑ ہائے ایسے ہائے ویسے، شمار کرتیں تھی انکی خوبیاں تو فرمایا جس وقت افاقہ ہوا کہ نہیں کہا تو نے کچھ بھی

उस पर दो फ़रिश्ते जो झंझोड़ते हैं उसको और दोनों फ़रिश्ते कहते हैं क्या तू ऐसा ही था।

1675 हदीस शरीफ़:– विसाल फ़रमाया एक मय्यत ने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की औलाद में से तो जमा हुई औरतें तो रोने लगीं उनपर तो खड़े हुवे हज़रते उमर तो मना फ़रमाने लगे उनको और डाँटने लगे उनको, तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि छोड़ दो इनको ऐ अमर! बेशक आँख बहने वाली है और दिल मुसीबतज़दा है और वाक़ेए ग़म अभी अभी का है।

1676 हदीस शरीफ़:– विसाल फ़रमाया हज़रते ज़ैनब ने जो बेटी है प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की तो रोई औरतें तो मारने लगे उनको हज़रते उमर अपने कोड़े से, तो हटा दिया हज़रते सलमा को प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अपने दस्ते मुबारक से और फ़रमाया प्यारे रसूल ने छोड़ दो ऐ उमर! फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने, बचो शैतान की आवाज़ से फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने वेशक जो भी हुवा आँख और दिल से तो वोह अल्लाह तआला की जानिब से है और रहमत है और जो कुछ हाथ से और जुबान से है तो वा शैतान की तरफ़ से है।

1677 हदीस शरीफ़:– विसाल फ़रमाया हज़रते हसन मुसन्ना ने जो बेटे है हज़रते हसन इब्ने अली के तो लगाये किये रखा उनकी बीवी ने क़ुब्बा उनकी क़ब्र शीरफ़ पर एक साल, फिर उठा लिया तो मैंने सुना

گئی تھی اسلئے اس کھانے کو اندر نہ فرمایا یعنی نگلا نہیں اور جنگی کفار قیدیوں کو کھلا دیا گیا۔ اس حدیث شریف سے چند مسائل معلوم ہوئے۔ (۱) اہل میت کیلئے جائز ہے کہ وہ دعوت دے کھانے کی (۲) اہل میت کی دعوت قبول کرنا سنت ہے (۳) اہل میت کے گھر کھانا کھانا سنت رسول بھی ہے اور سنت صحابہ بھی۔ اہل میت سے دعوت مانگنا، دعوت کا مطالبہ کرنا منع ہے کہ وہ آپ کے مطالبے پورے کرے یا کہ تجہیز و تکفین کا انتظام کرے اور یوں بھی غمگین ہے۔ دعوت لینا یہ خوشی کے موقع پر ہوتا ہے۔ اہل میت کے یہاں کھانا یا تو رشتہ داروں پڑوسیوں اور دوستوں نے بھیجا ہوگا اگر یہ صورت ہے تو یہ کھانا اہل میت جس کو چاہیں کھلائیں اور ہر کوئی کھا سکتا ہے اور یہ کھانا اہل میت نے میت کے مال سے تیار کرایا ہو تو اس میں چند صورتیں ہیں (۱) اگر بعض وارث نا بالغ ہوں (۲) بعض وارث غائب ہوں ان دونوں صورتوں میں دعوت دینا دعوت کھانا دونوں حرام ہیں کہ اس میں یتیم کا مال کھانا ہے اور غائب کا مال اس کی اجازت کے بغیر کھانا ہے (۳) لوگ دعوت کرنے پر مجبور کریں کہ میت کی روٹی کر (۴) اہل میت رسم و رواج کو پورا کرنے کیلئے اور شرم و ندامت سے بچنے کیلئے کھانا کریں ان دو صورتوں میں کھانا مکروہ ہے۔ اگر یہ مذکورہ چاروں صورتیں نہوں مثلاً وارث میت نے اپنی طرف سے یا بالغ ورثاء نے کھانا پکایا اور کھلایا تو بلا کراہت جائز ہے تیجے، دسویں، چالیسویں کے کھانے کو عام مسلمانوں کیلئے منع کرنا اس حدیث شریف کے صریح خلاف ہے۔ ممنوع دعوت کا مطالبہ و ڈیمانڈ ہے۔ آپ ﷺ کی شان ہے کہ لقمہ منہ میں رکھتے ہی جان لیا کہ یہ گوشت ایسی بکری کا ہے جو مالک کی اجازت کے بغیر ذبح کر لی گئی ہے یہ نہ فرمایا کہ حرام جانور کا ہے یا مُردار بکری کا ہے۔ اس واقعہ سے یہ بات بھی نکھر کر سامنے آتی ہے کہ پردے میں رہنے والی چیزوں کی بھی آپ ﷺ کو خبر ہے اور گوشت کی اس کیفیت کو آپ ﷺ کی مبارک زبان نے محسوس فرمالیا۔ یہ شان اور یہ روحانیت ہے آپ ﷺ کی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ حلق شریف اور شکم مبارک کو حرام و مکروہ تو کیا مشتبہ اور غیر احتیاطی غذاؤں سے محفوظ فرما دیا تھا۔ ایک حدیث شریف میں ہے

آپ ﷺ نے اپنی پوری حیات طیبہ میں بچپن میں بھی کبھی بتوں کے نام پر ذبح کئے ہوئے جانور کا گوشت تناول نہ فرمایا۔ کفار کی مشترکہ کمائیاں مومن کیلئے حلال ہیں۔ مشترکہ مال والے کی دعوت کھالینا جائز ہے۔ جیسے پیارے نبی کا اپنے چچا ابو طالب کے ہاں سیّدنا حضرت موسیٰ علی السلام کا فرعون کے ہاں پرورش پانا درست تھا۔ اس طرح کفار کے تحائف و ہدایا قبول کرنا بھی سنت ہے۔

(۱۶۷۲) یہ حکم اس صورت میں ہے کہ میت نے نوحہ گری، سینہ کوبی کی وصیت کر دی ہو یا پھر وہ اس سے راضی ہو کہ وہ خود بھی اس مرض کا گرفتار اپنی زندگی میں تھا۔ یہ زمانہ جاہلیت کا طریقہ ہے جو آج بھی جاہلوں میں جاری ہے۔ اچھی طرح ذہن نشیں رہے کہ اس حدیث شریف سے ہرگز ہرگز یہ لازم نہیں آتا کہ سیّدنا حضرت امام عالی مقام شہید اعظم حضرت امام حسین اور دیگر شہداء کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی مبتلائے عذاب ہوں کہ ان پر رافضی خوب نوحہ گری اور سینہ کوبی کرتے ہیں اسلئے کہ نہ تو ان حضرات شہداء کربلا نے اس کی فرمائش فرمائی تھی اور نہ وہ ان خرافات اور واہیات کاموں سے راضی تھے۔

(۱۶۷۳) سیدنا حضرت عبداللہ ابن رواحہ کا اس موقع پر وصال نہوا بلکہ جنگ میں آپکو جام شہادت ملا۔ فرشتے کا حضرت عبداللہ ابن رواحہ سے پوچھنا اسلئے تھا کہ آپ ہوش میں اگر اپنی ہمشیرہ کو فرشتے کا یہ سوال سنائیں جس سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی بات کی تصدیق بھی ہو جائے اور ہمشیرہ اور تمام دنیا کے مسلمانوں کو پیغام بھی ہو جائے کہ وہ نوحہ گری سے خود کو الگ رکھیں۔ اسکا یہ اثر ہوا کہ جب آپ نے جام شہادت نوش فرمایا تو آپ کی ہمشیرہ نے آپکی میت پر نہ نوحہ کیا نہ سینہ کوبی کی اور نہ واویلا کیا۔

(۱۶۷۴) جو مرنے والا اس نوحہ گری اور سینہ کوبی کی وصیت کر گیا ہو یا پھر وہ اس سے راضی تھا تو اس مرنے والے کو اس نوحہ گری سینہ کوبی کی وجہ سے عذاب ہوگا۔

(۱۶۷۵) سیّدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس وقت تک رونے اور نوحے میں فرق معلوم نہو سکا تھا اسلئے آپ نے انتہائی سختی سے رشتہ داروں کو رونے ہی سے منع فرما دیا اور ڈانٹ پلائی۔ مگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے

اَلَاقِیْلَ لِیْ اَنْتَ کَذَالِكَ زَادَ فِیْ رِوَایَۃٍ فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَیْہِ۔ (رواہ البخاری)

مگر کہا گیا مجھ سے تم ایسے ہی ہو اور نہ زیادہ فرمایا۔ ایک روایت میں ہے کہ جب وصال فرمایا تو نہ روئیں ان پر۔

(۱۶۷۴) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ مَامِنْ مَیِّتٍ

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہیں نہیں ہے کوئی میت

فَیَقُوْمُ بَاکِیْہِمْ فَیَقُوْلُ وَاجَبَلَاہُ وَاسَیِّدَاہُ وَنَحْوَ ذٰلِكَ اِلَّا وَکَّلَ اللّٰہُ بِہٖ مَلَکَیْنِ

کہ مرتی ہے تو کھڑا ہوتا ہے انکا رونے پیٹنے والا تو کہتا ہے کہ ہائے میرا پہاڑ ہائے میرا سردار اور اسکے مثل مگر مقرر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دو فرشتے

یَلْھَزَانِہٖ وَیَقُوْلَانِ اَھٰکَذَا کُنْتَ۔ (رواہ الترمذی)

جو جھجھوڑتے ہیں اسکو اور دونوں فرشتے کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا۔

(۱۶۷۵) حدیث شریف: مَاتَ مَیِّتٌ مِنْ اٰلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاجْتَمَعَ النِّسَآءُ یَبْکِیْنَ عَلَیْہِ

ترجمہ: وصال فرمایا ایک میت نے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے تو جمع ہوئیں عورتیں تو رونے لگیں ان پر

فَقَامَ عُمَرُ یَنْھٰھُنَّ وَیَطْرُدُھُنَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم دَعْھُنَّ یَاعُمَرُ فَاِنَّ الْعَیْنَ دَامِعَۃٌ

تو کھڑے ہوئے حضرت عمر تو منع فرمانے لگے انکو اور ڈانٹنے لگے ان کو تو فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھوڑ دو انکو اے عمر! بیشک آنکھ بہنے والی ہے

وَالْقَلْبَ مُصَابٌ وَالْعَھْدَ قَرِیْبٌ (رواہ احمد والنسائی)

اور دل مصیبت زدہ ہے اور واقعۂ غم ابھی ابھی کا ہے۔

(۱۶۷۶) حدیث شریف: مَاتَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَبَکَتِ النِّسَآءُ فَجَعَلَ عُمَرُ

ترجمہ: وصال فرمایا حضرت زینب نے جو بیٹی ہیں پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو روئیں عورتیں تو مارنے لگے انکو حضرت عمر

یَضْرِبُھُنَّ بِسَوْطِہٖ فَاَخَّرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بِیَدِہٖ وَقَالَ مَھْلًا یَاعُمَرُ ثُمَّ قَالَ

اپنے کوڑے سے تو ہٹا دیا حضرت سلمہ کو پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اور فرمایا پیارے رسول نے چھوڑ دو اے عمر! پھر فرمایا پیارے رسول نے

एक पुकारने वाले को कि कहता है, क्या पा लिया तुमने उसको जिसको खोया था तुमने तो जवाब दिया उसको दूसरे पुकारने वाले ने बल्कि मायूस हो गए वो फिर चले गए वो।

1678 हदीस शरीफ़:– हज़रते उमर इब्ने हुसैन और अबू बरज़ा से मरवी दोनों ने फ़रमाया कि हम गए प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के साथ एक जनाज़े में तो देखा लोगों को कि फेंक दिया अपनी चादरों को और चल रहे हैं एक क़मीस में तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि क्या जाहिलियत के काम इख़्तियार करते हो या जाहिलियत के तौर तरीक़ों से मुशाबहत पैदा करते हो, मैंने इरादा फ़रमाया था यह कि दुआ करूँ मैं तुम पर ऐसी दुआ कि वापस हो तुम अपनी सूरतों के अलावा सूरतों में, रावी ने फ़रमाया कि ले लीं उन्होंने चादरें और फिर न दोहराया उन्होंने कभी उसको।

1679 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने चलने से ऐसे जनाज़े के साथ कि जनाज़े के साथ नौहा करने वाली हो।

1680 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी कि कहा उनसे एक शख़्स ने कि मर गया मेरा लड़का और मैं ग़मज़दा हूँ उस पर तो क्या आपने सुना है अपने दोस्त से कि रहमतें हों उन पर जो खुश कर दे हमारे दिलों को हमारे मरने वालों के बारे में, फ़रमाया हज़रते अबू हुरैराह ने हाँ मैं ने सुना प्यारे ख़लील

حضرت عمر کی اصلاح فرمائی کہ نوحے اور رونے میں فرق ہے۔ نوحہ منع ہے اور رونا نہ صرف یہ کہ جائز بلکہ سنت ہے۔ انھیں رونے دو منع نہ کرو کیونکہ ابھی ابھی کا واقعہ ہے غم تازہ ہے زخم ہرا ہے وقت گزرنے کیساتھ ساتھ صبر بھی آ ہی جائیگا۔ جنازۂ مبارکہ سیدتنا حضرت زینب بنت رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تھا۔ اس حدیث شریف میں حضرت زینب کو آل رسول میں شمار فرمایا ہے۔ معلوم ہوا کہ آل رسول میں تمام اولاد بھی داخل ہیں۔

(۱۶۷۶) سیّدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابھی کوڑے سے مارا نہ تھا بلکہ مارنا چاہتے تھے جس سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روک دیا۔ اگر طاقت ہو تو برائی کو طاقت سے روک دینا چاہئے۔ ورنہ زبان سے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے برا جانے۔ دل پسیج جائے آنکھیں برس پڑیں تو یہ قدرتی بات ہے بندے کے قبضۂ واختیار کی بات نہیں ہے۔ یہ رقت دل بارش چشم رحمت ہے اور زبان سے بکواس بکنا اور ہاتھ سے ماتم کرنا شیطانی عمل ہے۔ خواہ ڈھول پیٹا جائے یا سینہ پیٹا جائے یہ کام بندہ اپنے اختیار اور شیطان کے بہکانے سے کرتا ہے۔ ماتم کرنے والے شیطان کے شاگرد ہیں، ہر اچھے اور برے کام کا خلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے مگر نسبت کرنے میں ادب چاہئے اچھے کام کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا چاہئے اور برے کام کو شیطان کی طرف یا اپنی طرف منسوب کرنا چاہئے۔

(۱۶۷۷) سیّدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ قبہ احباب کے جمع ہونے کیلئے تھا تاکہ ان کی قبر پر آنے والے آرام راحت، تلاوت قرآن کریم اور ذکر و تسبیح، درود فاتحہ کریں۔ یہ قبہ شریف یونہی عبث و بیکار نہ تھا اور نہ ہی ناجائز تھا کہ حضرات اہل بیت اطہار ایسا کام کبھی نہ کرتے اور جبکہ حضرات صحابۂ کرام بھی موجود تھے اگر مزار شریف پر قبہ بنانا ناجائز ہوتا تو حضرات صحابۂ کرام اس کی ہر ممکن مخالفت فرماتے (مرقاۃ شریف) اور یہ قبہ بھی ایک دو دن نہیں رہا بلکہ ایک سال نسب رہا۔ سیّدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سیّدنا حضرت حسن مثنیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ صاحبہ ایک سال تک اس قبے میں جلوہ افروز رہیں اور اپنے شوہر محترم کی قبر پر مجاورت فرمائی (اشعۃ اللمعات شریف) ہوسکتا ہے کہ قبے شریف کے دو حصے فرمالئے ہوں ایک میں خود رہی ہوں اور ایک میں احباب جمع ہو کر فاتحہ وایصال ثواب کا اہتمام کرتے ہوں۔ ایک سال تک قبہ شریف میں رہ کر جانے کا مطلب یہ ہوا کہ پہلا عرس فرما کر اس قبے شریف سے گئیں۔ بزرگان دین کے مزارات مقدسہ پر زائرین وحاضرین کی آسانی و آرام کیلئے گنبد یا عمارت بنانا جائز ہے۔ وہاں مجاور بن کر رہنا بھی جائز ہے کہ یہ دونوں کام اہلبیت نبوت نے فرمائے اور حضرات صحابۂ کرام کی موجودگی میں ہوئے اور کسی نے بھی مخالفت نہ فرمائی اور یہ دونوں سنت صحابہ اور سنت اہلبیت ہیں اور آج بھی تمام جلیل القدر بزرگان دین کے آستانوں پر گنبد شریف موجود ہیں۔ پیلی بھیت شریف، کچھوچھہ شریف، کلیر شریف، دہلی شریف، اجمیر شریف، بغداد شریف، مکنپور شریف، کربلائے معلیٰ نجف شریف، مدینہ شریف وغیرہم۔ یہاں سے لیکر وہاں تک پوری دنیا میں یہ قبوں کی تعمیر بتا رہی ہے کہ مزارات پر قبوں اور گنبد کی تعمیر اسلام اور اہل اسلام میں محبوب ومطلوب ومندوب رہی ہیں۔ سیدنا حضرت علامہ محمد اسماعیل حقی حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ''حضرات علماء کرام اور اولیاء عظام اور صلحاء ذوی احترام کی قبروں پر گنبد بنانا جائز ہے۔ جبکہ اس سے ارادہ ہو عام لوگوں کی نگاہوں میں عظمت پیدا کرنیکا، تاکہ نہ حقیر جانیں عام لوگ اس قبر والے کو (تفسیر روح البیان شریف) سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا'' جائز فرمایا ہے گذشتہ فقہائے کرام نے گنبد و عمارت بنانا حضرات مشائخ کرام وعلمائے کرام کی قبور پر تاکہ زیارت کریں لوگ انکی اور آرام و راحت حاصل کریں لوگ وہاں بیٹھ کر (مرقاۃ شریف) نہیں ہے مکروہ عمارت وگنبد بنانا جبکہ ہو میت حضرات مشائخ وعلماء وسادات کرام کی (شامی) پکارنے والے ہاتف غیبی تھے جس میں بتایا گیا کہ کسی کی موت پر بہت غم کرنا گھر بار چھوڑ کر جنگل میں بیٹھ جانا مردے کو واپس نہیں لاتا۔ یہ ندائے ہاتف غیبی لوگوں کے سنانے کیلئے ہے نہ کہ اہل بیت نبوت کو ڈانٹنے ڈپٹنے کیلئے کیونکہ اہل بیت نبوت نے کوئی ناجائز کام نہ کیا تھا اسلئے اس ندا و پکار میں نہ تو ڈانٹ ڈپٹ ہے اور نہ اس

اِيَّاكُنَّ وَنَعِيقَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَالَ اِنَّهُ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَمِنَ الْقَلْبِ فَمِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ

بچو شیطان کی آواز سے پھر فرمایا پیارے رسول نے بیشک جو بھی ہوا آنکھ اور دل سے تو وہ اللہ عز و جل کی جانب سے ہے

وَمِنَ الرَّحْمَةِ وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطَانِ (رواه احمد)

اور رحمت ہے اور جو کچھ ہاتھ سے اور زبان سے ہے تو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔

(۱۶۷۷) حدیث شریف: لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ ابْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتْ اِمْرَأَتُهُ الْقُبَّةَ

ترجمہ: وصال فرمایا حضرت حسن مثنیٰ نے جو بیٹے ہیں حسن ابن علی کے تو نسب کئے رکھا انکی بیوی نے قبہ

عَلٰی قَبْرِهٖ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ فَسَمِعُتُ صَائِحًا يَقُوْلُ اَلاَهْلُ وَجَدُوْا مَافَقَدُوْا فَاَجَابَهٗ

انکی قبر شریف پر ایک سال پھر اُٹھالیا تو میں نے سنا ایک پکارنے والے کو کہ کہتا ہے کیا پالیا تم نے اسکو جس کو کھویا تھا تم نے تو جواب دیا اسکو

اٰخَرُ بَلْ يَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا. (رواه البخاری)

دوسرے پکارنے والے نے بلکہ مایوس ہوگئے وہ پھر چلے گئے وہ۔

(۱۶۷۸) حدیث شریف: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَاَبِيْ بَرْزَةَ قَالاَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت عمران ابن حصین اور ابو برزہ سے مروی دونوں نے فرمایا کہ ہم گئے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ

فِيْ جَنَازَةٍ فَرَأٰى قَوْمًا قَدْ طَرَحُوْا اَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُوْنَ فِيْ قُمُيْصٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک جنازے میں تو دیکھا لوگوں کو کہ پھینک دیا اپنی چادروں کو اور چل رہے ہیں ایک قمیص میں تو فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَاخُذُوْنَ اَوْبِصَنِيْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُوْنَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً

کہ کیا جاہلیت کے کام اختیار کرتے ہو یا جاہلیت کے طور طریقوں سے مشابہت پیدا کرتے ہو، میں نے ارادہ فرمایا تھا یہ کہ دعاء کروں میں تم پر ایسی دعاء

تَرْجِعُوْنَ فِيْ غَيْرِ صُوَرِكُمْ قَالَ فَاَخَذُوْا اَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُوْدُوْا كَذٰلِكَ. (رواه ابن ماجة)

کہ واپس ہو تم اپنی صورتوں کے علاوہ صورتوں میں، راوی نے فرمایا کہ لے لیں انہوں نے چادریں اور پھر نہ اعادہ کیا انہوں نے کبھی اس کا۔

सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि उन्होंने फ़रमाया मुसलमानों के छोटे बच्चे जन्नत की चिड़ियाँ हैं कि मिलेगा कोई उनमें से अपने माँ बाप से तो पकड़ ले गा उसके दामन के पल्लू को, तो न छोड़े गा उसको यहाँ तक कि दाख़िल कर लेगा उसको जन्नत में।

1681 हदीस शरीफ़:– हाज़िर हुई एक औरत प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो अर्ज़ किया उन्होंने या रसूलुल्लाह! ले गए लोग आपकी अहादीसे मुबारका तो मुक़र्रर फ़रमा दीजिये हमारे लिये अपनी तरफ़ से कोई दिन हम आपकी ख़िदमते आली में हाज़िर हो जाया करें, उस दिन में, और आप तालीम दें हमको उसमें से जो तालीम दी है आपको अल्लाह तआला ने तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने जमा हो जाया करो तुम फ़लाँ फ़लाँ दिन फ़लाँ फ़लाँ मक़ाम पर, तो जमा हो गईं वो तो तशरीफ़ फ़रमा हुवे उनके पास प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तो तालीत दी उनको उसमें से जो तालीम दी प्यारे रसूल को अल्लाह तआला ने फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने, नहीं है तुम में से कोई औरत जो भेज दे अपने आगे अपने बच्चों में से 3 मगर वो होंगे उसके लिये आड़ आग से तो अर्ज़ किया एक औरत ने उनमें से या रसूलुल्लाह फिर लौटाया उस औरत ने उस मक़ाम को दो मरतबा और प्यारे रसूल ने फ़रमाया 2 भी 2 भी 2 भी।

فعل پر حرام ہونے کا کوئی فتویٰ و حکم ہے۔

(۱۶۷۸) جاہلیت کے زمانے کا دستور تھا کہ جب میت کو دفن کرنے کیلئے جاتے تو جنازے کے شرکاء اپنی چادریں راہ میں پھینک جاتے اور جب واپس ہوتے تو اٹھالیتے وہ ان کپڑوں کو پھینکنے میں اظہار غم سمجھتے تھے۔ کپڑوں کے ذریعہ غم ظاہر کرنا جاہلوں کا طریقہ ہے۔آج بھی کچھ مصنوعی غمگین اظہار غم کیلئے کالے کپڑے پہنتے ہیں اور کالی پٹیاں بازووں پر باندھتے ہیں کسی موت پر یا عشرۂ محرم شریف میں اور اسے اظہار غم سمجھتے ہیں یہ حرام ہیں اور کار جہالت ہے۔ رنج و غم کا رشتہ دل سے نہ کہ کالے کپڑوں سے۔ سلسلۂ عالیہ رشیدیہ قدیریہ بصیریہ شیریہ میں سیاہ لباس زیب تن کیا جاتا ہے اور یہ عام طور پر پہنا جاتا ہے اور یہ سنت رسول بھی ہے اور سنت پیر بھی۔اس جذبے سے آراستہ ہو کر فقیر قدیری بھی سیاہ لباس زیب تن کرتا ہے۔ایک مرتبہ سیاہ لباس پہننے کے دوران عشرۂ محرم آ گیا ایک وکیل صاحب کے ہاں گیا تو وکیل صاحب نے کہا کہ آج تو حضور بھی سیاہ لباس زیب تن فرمائے ہوئے ہیں؟ فقیر قدیری نے فوراً جواب دیا کہ یہ سیاہ لباس دس دن والا نہیں بلکہ سال بھر والا ہے۔ وکیل صاحب مسکرائے اور خاموش ہو گئے۔ کپڑوں کے ذریعہ اظہار غم کرنا یہ بھی عملی نوحہ ہے اور اس پر سخت سزا کا اعلان فرمایا کہ میں نے ارادہ فرما لیا تھا کہ صورت مسخ ہونے کی دعاء فرماؤں، صورت مسخ ہونے کی شکل یہ ہوتی ہے کہ انہیں بندر یا سور کی شکل میں کر دیا جاتا ہے۔ جو مسلمان کپڑوں کے ذریعہ اظہار غم کریگا وہ رسول کو ناراض کریگا اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی سخت سزا کا خود کو مستحق بنانے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ کپڑوں کے ذریعہ اظہار غم کرنا یہ فیشنی غم، ماڈرن غم ہے۔ نہ کہ حقیقی و اصلی غم۔ اصلی غم حسین، حقیقی غم حسین، تو عبادت ہے۔ شعر:

حسینی غم میں جو آنسو بہائے جاتے ہیں
مجھے یقیں ہے وہ گوہر بنائے جاتے ہیں (یا حبیب)

(۱۶۷۹) اگر جنازے کے ساتھ رونے پیٹنے والی ڈرامہ باز عورت ہو تو اس جنازے میں شرکت نہ کی جائے اور اگر یہ عورت جنازے سے دور یہ ڈرامہ کر رہی ہو تو حضرات علماء کرام مشائخ عظام، بزرگان دین تو اس میں شرکت نہ فرمائیں عوام شرکت کر سکتے ہیں۔ جیسے کہ دعوت ولیمہ میں اگر دستر خوان پر ناچ گانا ہو تو وہاں کوئی بھی نہ جائے اور اگر وہاں سے کچھ دور ہے تو حضرات علماء کرام مشائخ عظام و بزرگان دین نہ جائیں تا کہ صاحب خانہ کو اس بد عملی سے توبہ کی توفیق ہو اس صورت میں عوام جا سکتے ہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ فقیر قدیری کا اس پر بچپن سے عمل ہے کہ جہاں ولیمہ وغیرہ کے کھانوں کے موقعوں پر فلمی ریکارڈنگ ہوتی ہے تو فقیر پہلے تو اسے بند کراتا ہے پھر کھانا کھاتا ہے۔

(۱۶۸۰) جنت کی چڑیا جیسے چڑیا دنیا میں بے روک ٹوک فضا میں اڑتی گھومتی پھرتی ہے کہ ”میں چمن میں چاہے جہاں رہوں مراحق ہے فصل بہار پر“ اسطرح مسلمانوں کے چھوٹے بچے بہشت میں بے روک ٹوک اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر گھومتے ٹہلتے پھرینگے جہاں چاہینگے جائینگے اور جس کام میں بھی چاہینگے دخل دینگے جس طرح دنیا میں بچوں کی عادت ہوتی ہے۔ حضرات صحابۂ کرام قرآن کریم اور احادیث کریمہ کے ذکر سے دل کو سامان سکون و تسلی فراہم کرتے تھے اور ان کے مضطرب دل ان کے ذکر سے چین و سکون پاتے تھے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) ”اور جو ایمان لائے اور سکون پاتے ہیں دل ان کے ذکر سے اللہ کے، خبردار! ذکر سے اللہ کے سکون پاتے دل (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۵۹۲) اضطراب و بے چینی دور کرنے اور غم غلط کرنے کا بہترین ذریعہ ذکر خدا ذکر محبوب خدا ہے مگر افسوس صد افسوس کہ آج رنج و غم دور کرنے کیلئے باجے گاجے اور کھیل کود تماشے کو ذریعہ بنا رکھا ہے وہ لوگ اس حدیث شریف سے عبرت حاصل کریں جو غم غلط کرنے کیلئے ناجائز رنگ رلیاں مناتے ہیں۔

(۱۶۸۱) وعظ و نصیحت کیلئے دن مقرر کرنا سنت ہے۔ لہٰذا میلاد شریف، گیارھویں شریف، اعراس مبارکہ کے لئے دن مقرر کرنا جائز و درست ہے ان تمام محافل و مجالس میں بھی تبلیغ دینی ہی ہوتی ہے۔ تبلیغ کیلئے دن تاریخ مقرر کرنا بھی دین ہے صرف عورتوں کو وعظ سنانا بھی جائز ہے بشرطیکہ غیر محرم خواتین پردے میں ہوں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے کسی عورت پر پردہ فرض نہ

(۱۶۷۹) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُتَّبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ۔ (رواہ احمد وابن ماجۃ)

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے چلنے سے ایسے جنازے کے ساتھ کہ جنازے کے ساتھ نوحہ کرنے والی ہو۔

(۱۶۸۰) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهٗ مَاتَ ابْنٌ لِّیْ فَوَجَدْتُّ عَلَیْهِ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی کہ کہا ان سے ایک شخص نے کہ مرگیا میرا لڑکا اور میں غمزدہ ہوں اس پر

هَلْ سَمِعْتَ مِنْ خَلِیْلِكَ صَلَوَاتُ عَلَیْهِ شَیْئًا یُطَیِّبُ بِاَنْفُسِنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُهٗ

تو کیا آپ نے سنا ہے اپنے دوست سے رحمتیں ہوں ان پر جو خوش کردے ہمارے دلوں کو ہمارے مردوں کے بارے میں، فرمایا حضرت ابو ہریرہ نے ہاں میں نے سنا ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قَالَ صِغَارُهُمْ دَعَامِیْصُ الْجَنَّةِ یَلْقٰى اَحَدُهُمْ اَبَاهُ فَیَاْخُذُ

پیارے خلیل ﷺ سے کہ انہوں نے فرمایا مسلمانوں کے چھوٹے بچے جنت کی چڑیاں ہیں کہ ملے گا کوئی ان میں سے اپنے ماں باپ سے تو پکڑ لے

بِنَاحِیَتِهٖ ثَوْبَهٗ فَلَا یُفَارِقُهٗ حَتّٰى یُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ۔ (رواہ مسلم)

گا اس کے دامن کے پلو کو تو نہ چھوڑے گا اسکو یہاں تک کہ داخل کرے گا اس کو جنت میں۔

(۱۶۸۱) حدیث شریف: جَاءَتْ اِمْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ

ترجمہ: حاضر ہوئی ایک عورت پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تو عرض کیا انہوں نے یارسول اللہ! لے گئے لوگ

بِحَدِیْثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ یَوْمًا نَاتِیْكَ فِیْهِ تُعَلِّمُنَا

آپ کی احادیث مبارکہ تو مقرر فرمادیجئے ہمارے لئے اپنی طرف سے کوئی دن ہم آپ کی خدمت عالی میں حاضر ہو جایا کریں اس دن میں اور آپ تعلیم دیں ہم کو

مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِیْ یَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِیْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ

اس میں سے جو تعلیم دی ہے آپ کو اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا پیارے رسول اللہ نے جمع ہو جایا کرو تم فلاں فلاں دن فلاں فلاں مقام پر تو جمع ہوگئیں وہ

فَاَتَاهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ

تو تشریف فرما ہوئے انکے پاس پیارے رسول اللہ ﷺ تو تعلیم دی انکو اس میں سے جو تعلیم دی پیارے رسول کو اللہ تعالیٰ نے پھر فرمایا پیارے رسول نے

1682 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐसे दो मुसलमान नहीं कि फ़ौत हो जाएँ उन दोनों के तीन बच्चे मगर दाख़िल फ़रमा देगा दोनों को अल्लाह जन्नत में अपने फ़ज़्लो रहमत से उन दोनों (वालदैन) को तो अर्ज़ किया लोगों ने या रसूलुल्लाह या दो बच्चे, फ़रमाया दो बच्चे, अर्ज़ किया लोगों ने एक बच्चा फिर फ़रमाया क़सम उसकी जिसके क़ब्ज़े में मेरी जान है बेशक कच्चा बच्चा खींचेगा अपनी माँ को अपनी नारो से जन्नत की तरफ़, जबकि माँ सवाब की चाहने वाली हो।

1683 हदीस शरीफः– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने आगे भेजे तीन बच्चे कि न पहुँचे थे बुलूग़ को तो होंगे वो मज़बूत क़िला आग से तो फ़रमाया हज़रते अबूज़र ने, मैंने आगे भेज दिये हैं दो बच्चे, फ़रमाया प्यारे रसूल ने दो भी अर्ज़ किया हज़रते उबई इब्ने कअब ने जो अबुल मुंज़र हैं और क़ारियों के सरदार हैं कि मैंने आगे भेज दिया है एक बच्चा फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि एक भी।

1684 हदीस शरीफः– बेशक एक शख़्स आया करते थे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ख़िदमते आली में और उनके साथ उनका बच्चा तो फ़रमाया उनसे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने, क्या तुम महब्बत करते हो इस बच्चे से तो उन्होंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह महब्बत फ़रमाए आपसे अल्लाह तआला उतनी जितनी मैं महब्बत करता हूँ इस बच्चे से, फिर गुम पाया उस

تھا کیونکہ آپ ﷺ امت کیلئے مثل والد ماجد کے ہیں۔ معلوم ہوا کہ مبلغ کبھی بلا کر اور کبھی خود پہونچ کر بھی تبلیغ کرے۔ استاد کے پاس جا کر علم سیکھنا افضل ہے اگر چہ یہ بھی درست ہے کہ استاد شاگرد کے گھر جا کر درس دے جس جگہ استاد شاگردوں کو درس دے وہ جگہ مدرسہ ہوتی ہے۔ یہ حدیث شریف مدارس دینیہ کی بھی اصل ہے یہ بھی آپ ﷺ کے با اختیار قاسم ہونے کی دلیل ہے کہ آپ نے تین کے بارےمیں نہ فرمایا تھا کہ جس عورت کے تین بچے نابالغی میں فوت ہو جائیں تو وہ اسے آگ میں جانے سے روکنے کے سبب ہونگے مگر ایک سائلہ کے سوال پر آپ نے دو کیلئے بھی اسی انعام کا اعلان فرما دیا۔ شعر:

کل نعمتوں کا قاسم اُسے حق نے کر دیا

محتاج سب ہیں اسکے وہ مختار عام ہے (یارسول)

(۱۶۸۲) جو والدین اپنے بچوں کے مرنے پر نوحہ گری سینہ کوبی نہ کریں اور صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں تو وہ مذکورہ اجر کے مستحق ہونگے۔

''نارہ'' جیسے عام طور پر ''نال'' کہتے ہیں جو ناف میں لمبا سا ہوتا ہے جسکو دائی کاٹتی ہے اگر چہ وہ بعد میں پھینک دیا جاتا ہے مگر قیامت کے دن وہ نال اس بچے کیساتھ ہوگا اور وہ مثل رسی کے ہوگا اور وہ اس رسی کے ذریعہ والدین کو کھینچ کر جنت میں لیجائے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت میں اجزاء بدن کو جمع فرما دیگا۔ یہاں تک کہ وہ کھال بھی جو ختنہ میں کاٹ دیجاتی ہے۔ اگر چہ بچہ والدین کو جنت میں لیجائیگا مگر والدہ کا ذکر اسلئے فرمایا گیا کہ والدہ کو صدمہ زیادہ ہوتا ہے اور صبر کم ہوتا ہے۔

(۱۶۸۳) والدین کیلئے بشارت ہے کہ اگر انکے ایک یا دو تین بچے نابالغی میں فوت ہو گئے تو وہ بچے اپنے والدین کیلئے مضبوط و محفوظ قلعہ ثابت ہونگے جیسے دنیا میں محفوظ و مضبوط قلعہ میں چور ڈاکو باہری آفتیں طوفانی ہوائیں اور سیلابی پانی نہیں پہونچ پاتا ہے اسی طرح ان غمزدہ والدین تک دوزخ کی آگ اور وہاں کے سانپ بچھو دیگر عتاب نہ پہونچ پائیں گے، ان فوت شدہ نابالغ بچوں کے سبب سے۔ سیّدنا حضرت اُبی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابو المنذر رہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری بارگاہ سے انھیں دو خطاب عطا ہوئے (۱) سیّد القراء (۲) سیّد الانصار اور سیّدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو سید المسلمین کے خطاب سے نوازا۔ ہر خطاب آپ کیلئے موزوں ہے اور آپ کی شایانِ شان ہے آپ پر سجتا ہے۔ ان بارگاہوں سے خطابات بھی سچے اور صحیح ملتے ہیں۔ اسی طرح فقیر قدیری کو بزرگوں نے بہت سے خطابات سے نوازا ہے۔ شعر:

میری ذات انکے فیض سے

مجمع صفات ہو گئی (یانبی)

(۱۶۸۴) غلبۂ غم نے انھیں صحیح جواب دینے سے معذور رکھا اور اپنی زیادتی محبت کو اسطرح ظاہر کیا۔ ورنہ جتنی محبت اللہ تعالےٰ اپنے حبیب اعلیٰ ﷺ سے فرماتا ہے اتنی محبت کوئی بھی کسی سے بھی نہیں کر سکتا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب اکبر ہیں یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پیارے غلام بھی اللہ تعالیٰ کے محبوب ہو جاتے ہیں۔ شعر:

اپنا کے جسے بن جاتے ہیں واللہ سبھی محبوب خدا

دربار خدا میں اس پیارے کردار کا عالم کیا ہوگا (یانبی)

ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) ''اے پیارے نبی آپ فرما دیجئے اگر محبت کرتے ہو تم اللہ سے تو میری غلامی کرو محبوب بنائے گا تم کو اللہ اور بخش دیگا تمہارے گناہوں کو اور اللہ بہت بخشنے والا بے انتہا رحم فرمانیوالا ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۳۴) اس حدیث شریف میں مقدار محبت مراد ہے نہ کہ نوعیت محبت کیونکہ والدین کو اولاد سے محبت ولادت کے باعث خونی محبت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس محبت سے پاک منزہ ہے اس کی محبت رحم و کرم کی محبت ہے نہ کہ رشتہ داری اور قرابت کی۔ مرنے والا بچہ پہلے ہی شفاعت کرا چکا ہوگا اور اس بچے کی یہ شان ہوگی کہ جنت کے دروازے پر جس سے والدین جانے والے ہونگے یہ کھلوا کر کھڑا استقبال انتظار کر رہا ہوگا۔ یہ تمام کاروبار قیامت میں ہوگا مگر آپ ﷺ یہ تمام حالات و تفصیلات اسی دنیا میں ارشاد فرما رہے ہیں۔ یہ ان لوگوں کے منہ پر طمانچہ ہے جو یہ لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کو خبر نہیں کہ کل کیا ہوگا!۔ آپ ﷺ کو اپنی پوری امت کے انجام و مآل کی خبر ہے کہ کون کہاں ہوگا اور اس کا مقام و درجہ کیا ہوگا اور کون کون کس کس دروازے سے جنت میں

مَامِنكُنَّ اِمْرَأَةٌ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وُلْدِهَا ثَلٰثَةٌ اِلَّاكَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ اِمْرَأَةٌ مِنْهُنَّ

نہیں ہے تم میں سے کوئی عورت جو بھیج دے اپنے آگے اپنے بچوں میں سے تین مگر وہ ہوں گے اس کیلئے آڑ آگ سے تو عرض کیا ایک عورت نے ان میں سے

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِاثْنَيْنِ فَاَعَادتها مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ (رواہ البخاری)

یارسول اللہ پھر لوٹایا اس عورت نے اس مقام کو دو مرتبہ اور پیارے رسول نے فرمایا دو بھی دو بھی دو بھی۔

(۱۶۸۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَامِنْ مُسْلِمَيْنِ يُتَوَفّٰى لَهُمَا ثَلٰثَةٌ اِلَّا اَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایسے دو مسلمان نہیں کہ فوت ہو جائیں ان دونوں کے تین بچے مگر داخل فرمادیگا ان دونوں کو اللہ

الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمَا فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِاثْنَانِ قَالَ اَوِاثْنَانِ قَالُوْا

جنت میں اپنے فضل رحمت سے ان دونوں (والدین) کو تو عرض کیا لوگوں نے یارسول اللہ یا دو بچے فرمایا یا دو بچے عرض کیا لوگوں نے

وَاحِدٌ قَالَ اَوْوَاحِدٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ اِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ اُمَّهٗ بِسَرَرِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ اِذَا احْتَسَبَتْهُ (رواہ احمد)

ایک بچہ پھر فرمایا قسم اسکی جسکے قبضے میں میری جان ہے بیشک کچا بچہ کھینچے گا اپنی ماں کو اپنی نارو سے جنت کی طرف جبکہ ماں ثواب کی چاہنے والی ہو۔

(۱۶۸۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً مِنَ الْوُلْدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس نے آگے بھیجے تین بچے کہ نہ پہونچے تھے بلوغ کو

كَانُوْالَهٗ حِصْنًا حَصِيْنًا مِنَ النَّارِ فَقَالَ اَبُوْذَرٍّ قَدَّمْتُ اِثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ قَالَ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ

تو ہوں گے وہ مضبوط قلعہ آگ سے تو فرمایا حضرت ابوذر نے میں نے آگے بھیج دئے ہیں دو بچے فرمایا پیارے رسول نے دو بھی عرض کیا حضرت ابی ابن کعب نے

اَبُوالْمُنْذِرِ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا (رواہ الترمذی وابن ماجة)

جو ابوالمنذ رہیں اور قاریوں کے سردار ہیں کہ میں نے آگے بھیج دیا ہے ایک بچہ فرمایا پیارے رسول نے کہ ایک بھی۔

(۱۶۸۴) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَاْتِى النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَعَهٗ اِبْنٌ لَهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: بیشک ایک شخص آیا کرتے تھے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالی میں اور انکے ساتھ انکا بچہ تو فرمایا ان سے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

बच्चे को प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि क्या हुवा फ़लाँ बच्चे का? तो अर्ज़ किया हज़राते सहाबा ने या रसूलुल्लाह बच्चा मर गया तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने क्या तुम पसंद नहीं करते कि न जाओ तुम जन्नत के दरवाज़ों में से किसी दरवाज़े पर, मगर पाओ तुम उस बच्चे को कि इन्तेज़ार कर रहा है वो बच्चा तुम्हारा, तो अर्ज़ किया एक शख़्स ने या रसूलुल्लाह यह इन्आम उसके लिये ख़ास है या हम सब के लिये? फ़रमाया प्यारे रसूल ने बल्कि तुम सब के लिये।

1685 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक कच्चा बच्चा अलबत्ता झगड़ेगा अपने रब तआला से जब दाख़िल फ़रमाएगा रब तआला उसके वालदैन को आग में तो फ़रमाया जाएगा ऐ झगड़ने वाले कच्चे बच्चे अपने रब से कि ले जा अपने वालदैन को जन्नत में कि खींचेगा वो अपने वालदैन को आपने "नाल" से यहाँ तक कि दाख़िल कर देगा उन दोनों को जन्नत में।

1686 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो तआला अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया, फ़रमाता है अल्लाह तबारक व तआला , ऐ आदम के बेटे! अगर तू सब्र कर ले और हुसूले सवाब कर पहले सदमे पर तो न राज़ी होंगा मैं तेरे लिये सवाब से सिवाए जन्नत के।

جائیگا۔ وہ لوگ اپنے دھرم کا ماتم کریں جو یہ بکواس کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کو اپنے بھی انجام کی خبر نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے قیامت میں کیا معاملہ فرمائیگا۔ جب مومنوں کے بچے مومنوں کی شفاعت کریں گے تو مومنوں کے آقا و مولا تو شفاعت کبریٰ کے مالک ہیں آپ تو دروازۂ شفاعت کھولینگے۔ شعر:

عرصۂ حشر کی سختیوں کے لئے
مصطفیٰ کی شفاعت بڑی چیز ہے (یا نبی)

سیّدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ بچہ جنت کے ہر دروازے پر بیک وقت موجود و منتظر ملے گا چنانچہ حضرات اولیائے کرام بھی ایک وقت میں چند مقامات پر موجود ہو سکتے ہیں اور یہ ناممکن ہے کہ اجسام مثالی لاکھوں ہو سکتے ہیں اور یہ ناممکن نہیں۔ آئینہ خانے میں یا ٹیلی ویژن پر ایک شخص کے عربوں کھربوں عکس بیک وقت ہوتے ہیں یہ تقریب ذہن کیلئے ایک مثال ہے۔

(۱۶۸۵) یہ جھگڑا مقابلے کا نہو گا بلکہ ناز والا ہوگا یہ سب محبت کی جلوہ سامانیاں ہیں اس بچے کو جھگڑالو فرمانا یہ بھی کرم کا اظہار ہے۔ کچا بچہ اسے کہتے ہیں جو چھ ماہ پورے ہونے سے پہلے شکم مادر سے خارج ہو جائے۔ جیسے محب محبوب کو گلے میں باہیں ڈال کر ساتھ لیجاتا ہے ایسے ہی کچا بچہ اپنے نال میں لپیٹ کر اپنے والدین کو اپنے ساتھ جنت میں لے جائے گا۔

(۱۶۸۶) صبر ہر وقت اچھا ہے مگر نئے صدمے پر بہت اچھا کہ اس وقت گھاؤ تازہ لگا ہوتا ہے۔ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔

(۱۶۸۷) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرنا یاد رکھنا اور شکر کرنا ثواب ہے اور اسکی بھیجی ہوئی مصیبتوں کو بھول جانا ثواب ہے۔ خوشی کی یاد گاریں منانا سنت ہے اور غم کی یادگاریں قائم کرنا رونے پیٹنے کیلئے حرام ہیں۔ ماہ ربیع الاول شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ولادت طیبہ بھی ہے اور وصال شریف بھی مگر اس ماہ مبارکہ میں عید میلاد النبی ﷺ منائی جاتی ہے نہ کہ غمِ وفات۔ اس ماہ مبارک کو "بارہ وفات" کہنا ناجائز ہے۔ اس سے وہ مسلمان عبرت حاصل کریں جو ماہ ربیع الاول شریف کو بارہ وفات کا مہینہ اور جلوس عید میلاد النبی ﷺ کو بارہ وفات کا جلوس کہتے ہیں اور اپنے نامۂ اعمال کو گناہوں سے آلودہ کرتے ہیں۔ البتہ ایصال ثواب اور انکے کارناموں کو اجاگر کرنے کیلئے تاریخ وفات منانا جائز ہے کہ ایصال ثواب کرنے اور انکا ذکر کرنے اور سننے کیلئے مجلس منعقد کرنا ثواب ہے اور ان محافل و مجالس کا اعلان کرنا بھی باعث ثواب ہے۔ نیک کام کا اعلان بھی کار نیک ہے اور ذریعۂ اجر و ثواب ہے۔ ماہ محرم شریف میں سیدنا شہید اعظم امام عالیمقام حضور امام حسین ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی یادگار قائم کرنا' ایصال ثواب کرنا' انکا ذکر سننا اور اسکے لئے محفلیں مجلسیں منعقد کرنا ثواب ہے اور اگر ذکر شہادت سنکر رونا آجائے تو علامت عشق ہے چونکہ ذکر شہادت جبریل امین سے سنکر آپ ﷺ نے بھی آنسو بہائے تھے مگر رونے پیٹنے اور ڈرامے بازی کیلئے ہی مجلسیں منعقد کرنا حرام ہیں کہ غم کیلئے مجلس تین دن تک منعقد کر سکتے ہیں۔ پروگرام کیساتھ ہو ہو کرنا اور ہے اور عشق و محبت میں رونا آجائے آنسو نکل آئیں یہ اور بات ہے۔ شعر:

جنہیں محبت ہے مصطفیٰ سے انہیں محبت حسین سے ہے
غم حسینی میں انکے آنسو ٹپک رہے تھے ٹپک رہے ہیں (یا نبی)

مصیبت اگر چہ پرانی ہو چکی ہو مگر تکلیف تو نئی ہوتی ہے بیان موت وشہادت سنکر تو جیسے پرانی نعمت پر نئے شکر پر نیا ثواب ملتا ہے ایسے ہی پرانی مصیبت کے نئے صبر پر بھی نیا ثواب ملتا ہے۔

(۱۶۸۸) **انا للہ وانا الیہ راجعون** کا پڑھنا صرف موت یا کسی بڑی مصیبت پر ہی نہیں ہے بلکہ ہر مصیبت و تکلیف کے وقت اسکو پڑھنا چاہئے۔ وہ مصیبت و تکلیف کتنی ہی معمولی کیوں نہو۔ حدیث شریف: سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے چراغ گل ہو جانے پر **انا للہ وانا الیہ راجعون** پڑھی۔

(۱۶۸۹) برد باری اور عقل نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ مصیبت و صدمہ اور غم و اندوہ کی وجہ سے مدہوش ہونگے مگر پھر بھی دامن صبر انکے ہاتھوں میں ہوگا اور وہ اجر و ثواب کے خواستگار ہونگے۔ یا یہ کہ وہ لوگ اُمّی ہونگے کہ کتابوں کے ذریعہ برد باری وعقل حاصل نہ کر سکے ہونگے مگر قدرتی طور پر انہیں صبر و شکر نصیب ہوگا اس حدیث شریف میں کسبی علم و عقل کی نفی ہے نہ کہ وہبی کی۔ انہیں علم لدنی کی طرح حلم و عقل بھی لدنی عطا فرمائی جائیگی۔

اَتُحِبُّهٗ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَبَّكَ اللّٰهُ كَمَا اُحِبُّهٗ فَفَقَدَهٗ

کیا تم محبت کرتے ہو اس بچے سے تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ محبت فرمائے آپ سے اللہ تعالیٰ اتنی جتنی میں محبت کرتا ہوں اس بچے سے پھر گم پایا اس بچے کو

النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ مَافَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

پیارے نبی ﷺ نے تو فرمایا پیارے نبی نے کہ کیا ہوا فلاں کے بچے کا تو عرض کیا حضرات صحابہ نے یا رسول اللہ بچہ مر گیا تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

اَمَاتُحِبُّ اَنْ لَاتَاتِیَ بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَّهٗ یَنْتَظِرُكَ فَقَالَ رَجُلٌ

کیا تم پسند نہیں کرتے نہ جاؤ تم جنت کے دروازوں میں سے کسی دروازے پر مگر پاؤ تم اس بچے کو کہ انتظار کر رہا ہے وہ بچہ تمہارا تو عرض کیا ایک شخص نے

یَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَهٗ خَاصَّةً اَمْ لِكُلِّنَا قَالَ بَلْ لِكُلِّكُمْ (رواہ احمد)

یا رسول اللہ یہ انعام اس کیلئے خاص ہے یا ہم سب کیلئے فرمایا پیارے رسول نے بلکہ تم سب کیلئے۔

(۱۶۸۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ السِّقْطَ لَیُرَاغِمُ رَبَّهٗ اِذَا اُدْخِلَ اَبَوَیْهِ النَّارَ فَیُقَالُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک کچا بچہ البتہ جھگڑیگا اپنے رب تعالیٰ سے جب داخل فرمائیگا رب تعالیٰ اسکے والدین کو آگ میں تو فرمایا جائیگا

اَیُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهٗ اَدْخِلْ اَبَوَیْكَ الْجَنَّةَ فَیَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهٖ حَتّٰی یُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ (رواہ ابن ماجۃ)

اے جھگڑنے والے کچے بچے اپنے رب سے کہ لیجا اپنے والدین کو جنت میں کہ کھینچیگا وہ اپنے والدین کو اپنے "نال" سے یہانتک کہ داخل کردیگا ان دونوں کو جنت میں۔

(۱۶۸۶) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِبْنَ اٰدَمَ

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی انہوں نے فرمایا فرماتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اے آدم کے بیٹے

اِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی لَمْ اَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ (رواہ ابن ماجۃ)

اگر تو صبر کرلے اور حصول ثواب کرے پہلے صدمے پر تو نہ راضی ہونگا میں تیرے لئے ثواب سے سوائے جنت کے۔

(۱۶۸۷) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَامِنْ مُّسْلِمٍ وَّلَامُسْلِمَةٍ یُّصَابُ بِمُصِیْبَةٍ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا نہیں ہے کوئی مسلمان مرد اور مسلمان عورت کہ پہونچے کوئی مصیبت

1687 हदीस शरीफ़:– प्यासरे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नहीं है कोई मुसलमान मर्द और मुसलमान औरत कि पहुँचे कोई मुसीबत फिर याद रखता है उस मुसीबत को अगरचेह ज़्यादा ज़माना गुज़र चुका हो तो बयान करे उसके लिये इन्ना लिल्लाहे वइन्ना इलैहे राजिऊन मगर नया सवाब अता फ़रमाता है अल्लाह तआला उसको उस पढ़ने के वक़्त कि अता फ़रमाएगा उसको उस सवाब के मिस्ल जिस दिन पहुँची थी उसको मुसीबत।

1688 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो तआला अलैहे वसल्लम ने जब टूट जाए जूते का तस्मा तुम में से किसी का तो चाहिये कि इन्ना लिल्लाहे वइन्ना इलैहे राजेऊन पढ़े यह भी मुसीबतों में से है।

1689 हदीस शरीफ़:– हज़रते उम्मे दरदा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना हज़रते अबू दरदा से कि वो फ़रमाते हैं कि मैंने सुना हज़रते अबुल क़ासिम सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं कि बेशक अल्लाह तबारक व तआला ने फ़रमाया ऐ ईसा! मैं भेजने वाला हूँ आपके पास एक उम्मत जब पहुँचेगी उनको वो जिसको वो नापसंद करते हैं तो वो सवाब चाहते हैं और सब्र करते हैं और न बुर्दबारी होती है और न समझ बूझ, तो हज़रते ईसा ने अर्ज़ किया ऐ रब तआला कैसे होगा यह कि उन के लिये न तो बुर्दबारी है न अक़्ल है तो फ़रमाया अल्लाह तआला ने अता फ़रमाउँगा उनको अपने हिल्म में से और इल्म में से।

بفضلہ تعالیٰ وبکرم حبیبہ الاعلیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس امت مسلمہ میں اس صفت سے متصف حضرات اولیاء کرام وعلماء عظام صبح قیامت تک موجود رہینگے۔ علم وحلم کتاب پر موقوف نہیں ہے۔ حضرات صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ کسبی علم وعقل فانی ہے اور وہبی علم وعقل باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے مقرب بندوں کو اپنی صفات کا مظہر بناتا ہے۔ شعر:

مظہر کبریا ہیں مرے مصطفےٰ مظہر مصطفےٰ ہیں تمام اولیاء
اولیاء کی ہے یہ شان جودوعطا اپنے مانگنے ہوئے سے سوا پاؤ گے

اس حدیث شریف میں امت سے مراد امت محمدیہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو پچھلی امتوں کے اچھے بُرے سارے حالات بتائے مگر پچھلی امتوں کو امت محمدیہ کے اچھوں کے اچھے حالات سنائے اور بروں کے حالات نہ بتائے یہ بھی اس امت محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا کرم خاص ہے۔ شعر:

اس واسطے امت کی برائی نہ بیاں کی
نازک ہے بہت غیرت سرکار دو عالم (انتخاب قدیری)

(۱۶۹۰) زیارت قبور سنتِ مستحبہ ہے۔ اس سے زائر کو موت یاد آتی ہے۔ دل میں نرمی پیدا ہوتی ہے۔ آخرت کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ فانی دنیا سے بے توجہی حاصل ہوتی ہے۔ زیارت قبور میں زائر کو بھی فائدے ہیں اور میت کو بھی۔ میت کو زائر سے اُنس ہوتا ہے اور اسکے ایصال ثواب سے نفع حاصل ہوتا ہے۔ زائر قبر پر پہونچکر پہلے صاحب قبر کو سلام کرے یہ سنت ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ جنت البقیع شریف تشریف لیجاتے اور اہل بقیع کو سلام فرماتے' جنت البقیع مدینے شریف کا قبرستان ہے۔ قبر کیطرف منہ اور کعبے شریف کی طرف پشت کر کے کھڑا ہو (جیسا کہ خطیب خطبۂ جمعہ میں کرتا ہے) اور کچھ قرآن کریم پڑھ کر صاحب قبر کو ثواب پہونچائے۔ حضرات انبیاء کرام وحضرات رسولان عظام وحضرات اولیاء کرام کی قبور پُر نور سے مدد لینا جائز ہے کہ قبور انبیاء و اولیاء سے تا قیامت فیوض و برکات جاری رہینگے اور انکی ارواح مقدسہ سے فیوض وفتوح حاصل ہوتے رہتے ہیں۔ سیدنا حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سیدنا حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر انور دعاء کی قبولیت کیلئے مجرب واکسیر ہے۔ سیدنا حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جن خاصان خدا سے زندگی میں مدد مانگی جاسکتی ہے ان سے بعد وصال شریف بھی مدد مانگی جاسکتی ہے۔ ایک بزرگ نے فرمایا کہ میں نے چار بزرگوں کو دیکھا ہے کہ وہ اپنی قبور میں سے اسطرح تصرف فرماتے ہیں جسطرح اپنی زندگی میں تصرف فرماتے تھے۔ انہیں چار لوگوں میں سے سیدنا حضرت معروف کرخی اور سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ذوات قدسیہ ہیں اور یہ شان چار میں محصور نہیں ہے یہ تو بزرگ موصوف نے اپنا دیکھا ہوا بیان فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت احمد ابن زروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ظاہری حیات والے بزرگ کی مدد باطنی حیات والے بزرگ کی مدد سے زیادہ قوی ہے۔ مُردے اپنے زائرین کو دیکھتے بھی ہیں اور انکا کلام بھی سنتے ہیں۔ بعد وصال روح کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ اکیلی روح ایسے ایسے اہم کام کر لیتی ہے جو لاکھوں آدمی ملکر نہ کر سکیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر خلیفۂ بلا فصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح مبارک نے سینکڑوں کفار کو آنِ واحد میں تہ تیغ فرمادیا۔ روح جنت میں رہتے ہوئے بھی مشرق ومغرب جنوب وشمال کو دیکھ لیتی ہے۔ خاصان خدا کی ارواح مبارکہ کو دربار حق تعالیٰ میں اس سے بالا مقام و مرتبہ حاصل ہے جو انہیں ظاہری زندگی میں حاصل تھا۔ انہیں کائنات میں تصرف کی طاقت وقوت حاصل ہے۔ حقیقی متصرف تو اللہ تعالیٰ ہی ہے اولیاء کرام کا تصرف یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت وعنایت کی جلوہ سامانیاں ہیں۔ قبر کے سامنے بلا کسی آڑ وحجاب کے نماز پڑھنا حرام ہے مگر قبروں کے پاس مساجد مبارکہ تعمیر کرنا وہاں نماز پڑھنا اور برکت کیلئے دعائیں مانگنا جائز ہے کہ قبر ولی کی برکت سے عبادت کا ثواب بھی کامل ملیگا اور دعاء کی قبولیت بھی جلد ہوگی اور روحِ ولی کے قربت کی سعادت بھی نصیب ہوگی۔ جمعہ کے دن اول وقت میں زیارت قبور بہتر ہے۔ روایت میں ہے کہ اس دن میت کا علم و ادراک اور دنیا کی طرف توجہ بڑھ جاتی ہے۔ ثواب میت کو پہونچتا ہے۔ ''جمعہ کے دن زیارت قبور منع ہے'' یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی۔ ہر شب جمعہ کو ارواحِ مومنین اپنے گھروں پر آتی ہیں اور

فَيَذْكُرُهَا وَإِنْ طَالَ عَهْدُهَا فَيُحْدِثُ لِذٰلِكَ اسْتِرْجَاعًا اِلَّا جَدَّدَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَهُ

پھر یاد رکھتا ہے اس مصیبت کو اگر چہ زیادہ زمانہ گزر چکا ہو تو بیان کرے اس کیلئے انا لله وانا الیه راجعون مگر نیا ثواب عطا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو

عِنْدَ ذٰلِكَ فَاَعْطَاهُ مِثْلَ اَجْرِهَا يَوْمَ اُصِيبَ بِهَا (روه احمد والبیهقی)

اس پڑھنے کے وقت کہ عطا فرمائے گا اسکو اس ثواب کے مثل جس دن پہونچی تھی اسکو مصیبت۔

(۱۶۸۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب ٹوٹ جائے جوتے کا تسمہ تم میں سے کسی کا

فَلْيَسْتَرْجِعْ فَاِنَّهُ مِنَ الْمَصَائِبِ (رواه البیهقی)

تو چاہیئے کہ انا لله وانا الیه راجعون پڑھے کہ یہ بھی مصیبتوں میں سے ہے۔

(۱۶۸۹) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ

ترجمہ: حضرت ام درداء سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا حضرت ابودرداء سے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت ابوالقاسم

صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَالَ يَا عِيسٰى اِنِّي بَاعِثٌ مِنْ بَعْدِكَ اُمَّةً اِذَا اَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّونَ

صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے ہیں کہ بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ میں بھیجنے والا ہوں آپکے پاس ایک امت جب پہونچے گی انکو وہ جسکو وہ ناپسند کرتے ہیں

حَمِدُوا اللّٰهَ وَاِنْ اَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُونَ احْتَسَبُوا وَصَبَرُوا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ فَقَالَ يَا رَبِّ

تو وہ ثواب چاہتے ہیں اور صبر کرتے ہیں اور نہ بُرد باری ہوتی ہے اور نہ سمجھ بوجھ تو حضرت عیسیٰ نے عرض کیا اے رب تعالیٰ

كَيْفَ يَكُونُ هٰذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ قَالَ اُعْطِيهِمْ مِنْ حِلْمِي وَعِلْمِي (رواه البیهقی)

کیسے ہوگا یہ کہ ان کیلئے نہ تو بُردباری ہے نہ عقل ہے تو فرمایا اللہ تعالیٰ نے عطا فرماؤں گا انکو اپنے حلم میں سے اور اپنے علم میں سے۔

﴿باب زیارۃ القبور ترجمہ: قبروں کی زیارت کا باب﴾

(۱۶۹۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے منع فرمایا تھا تم کو قبروں کی زیارت سے اب زیارت کیا کرو

---

(94) क़बरों की ज़्यारत का बाब

1690 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मैंने मना फ़रमाया था तुम को क़बरों की ज़्यारत से अब ज़्यारत किया करो और मैंने मना फ़रमाया था तुम को कुरबानी के गोश्तों से तीन दिन से ज़्यादा रखने को, अब रखो जब तक चाहो और मैंने मना फ़रमाया थाा तुम को नबीज़ (खजूर का शीरा) से सिवाए मशकीज़े के अब पियो तुम तमाम के तमाम बरतनों में और न पियो तुम नशा आवर को।

1691 हदीस शरीफ़:– ज़्यारत फ़रमाई प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अपने वालेदा माजेदा की क़ब्र की तो रोए प्यारे नबी और रूलाया प्यारे नबी ने अपने इर्द गिर्द वालों को, फिर फ़रमाया प्यारे नबी ने मैंने इजाज़त तलब की अपने रब से इस बारे में कि मैं मग़फ़रत तल करूँ अपनी वालेदा माजेदा की तो नहीं इजाज़त अता फ़रमाई गई मुझको और इजाज़त तलब की मैंने अल्लाह तआला से यह कि ज़्यारत फ़रमाऊँ मैं अपनी वालेदा माजेदा की क़ब्र शरीफ़ की तो अता फ़रमा दी गई मुझे इजाज़त तो ज़्यारत किया करो तुम क़बरों की इसलिये कि कुबूर की ज़्यारत मौत की याद दिलाती है।

1692 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम सिखाते थे हज़राते सहाबा को कि जब जाएँ क़ब्रिस्तान "अस्सलामु अलैकुम या अहलददेयारे मिनल मुमिनीना वलमुसलिमीन" पढ़ें।

دیکھتی ہیں کہ میرے گھر والے میرے واسطے صدقہ خیرات نیاز فاتحہ کرتے ہیں کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے شروع اسلام میں مسلمان مرد و عورت دونوں کو زیارت قبور سے روکا تھا اور جب اسلام ان میں راسخ ہوگیا تو یہ ممانعت منسوخ ہوگئی جیسے جب شراب حرام ہوئی تھی تو شراب کے برتنوں کا استعمال بھی ممنوع ہوگیا تھا تاکہ برتن دیکھ کر طبیعت نہ للچانے لگے جب مومنین شراب سے پوری طرح متنفر اور ترکِ شراب کے عادی ہوگئے تو شراب کے برتنوں کی ممانعت منسوخ ہوگئی۔ مستورات کیلئے قبروں پر جانا جائز ہے اور وہ جو حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ قبروں پر جانے والی عورتوں پر لعنت فرماتا ہے یہ حدیث شریف اس اجازت والی حدیث شریف سے پہلے کی ہے کہ زیارت قبور منع تھی۔ اس اجازت میں عورتیں بھی شامل ہیں کہ انہیں بھی زیارت قبور کی اجازت بارگاہ نبوی سے مرحمت فرمادی گئی ہے۔ البتہ بھیڑ بھاڑ کے مواقع پر زیارت قبور کو نہ جائیں۔ مسلمانوں کو زیارت قبور کیلئے سفر کرنا بھی جائز ہے کہ جب ہسپتالوں اور حکیموں کے پاس سفر کرکے جاسکتے ہیں تو مزارات حضرات اولیاء کرام پر بھی سفر کرکے جاسکتے ہیں کہ انکی قبور پُر نور روحانی ہسپتال ہیں۔ اگر قبور پر کہیں ناجائز حرکات بھی کیجائیں تو زیارت قبور نہ چھوڑیجائیگی ہر ممکن طریقے سے ان ناجائز حرکات کو بند کرے اور کرائے۔ آپ ﷺ نے ہجرت سے پہلے بتوں کی وجہ سے کعبہ شریف نہ چھوڑا بلکہ جب موقع ملا تو بُت ہی کعبہ شریف سے نکالدئے۔ آج بھی نکاح وشادی میں ناجائز حرکتیں کرتے ہیں مگر ان حرکات مذمومہ کی وجہ سے نہ تو نکاح بند کئے جاتے ہیں اور نہ وہاں کی شرکت۔ نکاح بھی سنت مطلقہ ہے اور زیارت قبور بھی سنت مطلقہ ہے۔ نکاح اور زیارت قبور دونوں کیلئے سفر کرنا بھی جائز و درست ہے۔ ناجائز حرکات کے وہاں ہونے سے ان میں شرکت ممنوع نہیں۔ ابتدائے اسلام میں عموماً مسلمانوں پر غربت وافلاس کا غلبہ تھا۔ اسلئے قربانی کرنے والوں کو حکم تھا کہ تین دن سے زیادہ تک کیلئے قربانی کے گوشت کو ذخیرہ نہ کیا جائے۔ بلکہ جتنا تین دن تک کھاسکتے ہو رکھ لو باقی اپنے غریب مسلمان بھائیوں کو دیدو۔ پھر جب مسلمانوں کی مالی حیثیت کچھ اچھی ہوئی اور دولت کی فراوانی ہوئی اور عام طور پر مسلمان قربانی کرنے لگے تو تین دن گوشت رکھنے والی بات منسوخ ہوگئی اور مسلمانوں کو اجازت مل گئی کہ اب چاہیں تو سال بھر تک اسٹاک کریں اور سال بھر تک رکھکر کھاتے رہیں۔ مشکیزہ اور غیر مشکیزہ ہر برتن میں شیرۂ کھجور ڈالا جاسکتا ہے اور شراب کے برتنوں کو پاک صاف کرکے ان میں دوسرے جائز مشروبات پئے جاسکتے ہیں۔ کہ شراب میں استعمال کئے جانے والے برتن بعد طہارت دوسرے جائز مشروبات میں استعمال ہوسکتے ہیں۔ شیرۂ کھجور کا مطلب یہ ہے کہ کھجور یا انگور کو کوٹ کر یا پیس کر کچھ وقت پانی میں ڈالدیا جائے کہ اس میں معمولی سی تیزی آجائے پھر اسے پی لیں یہ جائز ہے یہ شربت انگور یا شربت کھجور ہوا اور اگر تیزی زیادہ ہوجائے کہ نشہ آور بن جائے تو یہ شراب ہے اور حرام ہے۔ پتلی نشے والی چیز مطلقاً حرام ہے نشہ دے یا نہ دے لہٰذا جَو، جوار، کھجور، انگور وغیرہا کی شرابیں ایک قطرہ پینا بھی حرام ہے۔ جمی ہوئی نشہ آور چیزیں اگر نشہ دیں تو حرام اور انہیں طرب کیلئے بھی کھانا حرام ہے ورنہ حلال ہے۔ چنانچہ افیون، بھنگ اور چرس وغیرہ دوا کے طور پر استعمال کرسکتے ہیں بشرطیکہ نشہ نہ دیں۔

(۱۶۹۱) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدتنا حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار پُر انوار جو مقامِ ''ابواء'' میں ہے جو مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منورہ کے درمیان پُرانے راستے میں واقع ہے۔ آپ ﷺ کے والد ماجد سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو ولادت نبوی سے پہلے ہی وصال فرماچکے تھے۔ چھ سال تک آپ ﷺ اپنی والدہ ماجدہ کی آغوش میں پرورش پاتے رہے۔ حضرت آمنہ ایک مرتبہ اپنی ننھیال مدینۂ منورہ تشریف لے گئیں اور ساتھ میں آپ ﷺ تھے۔ واپسی میں آپ مقام ابواء میں بیمار ہوئیں اور وہاں ہی آپکا وصال شریف ہوا، اور وہیں تدفین عمل میں آئی۔ اس بیماری میں آپ ﷺ اپنی والدہ ماجدہ کا سر دباتے تھے اور روتے جاتے تھے آپ ﷺ کے پیار بھرے آنسو جب رخ مادر پر جگمگائے تو مادر نور نے آنکھیں کھولیں اور اپنے مقدس دوپٹے سے آپ ﷺ کے گہر اشک سمیٹے اور فرمایا ''دنیا مریگی مگر میں کبھی نہ مرونگی'' کیونکہ میں حیات النبی کی ماں ہوں، مختار دوعالم کی ماں ہوں

یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین یارب العالمین

وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَامْسِكُوْا مَابَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ

اور میں نے منع فرمایا تھا تم کو قربانی کے گوشتوں سے تین دن سے زیادہ رکھنے کو اب رکھو جب تک چاہو اور میں نے منع فرمایا تھا تم کو نبیذ (کھجور کا شیرہ) سے

اِلَّا فِیْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا (رواہ مسلم)

سوائے مشکیزے کے اب پیو تم تمام کے تمام برتنوں میں اور نہ پیو تم نشہ آور کو۔

(۱۶۹۱) حدیث شریف: زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّهٖ فَبَكٰى وَاَبْكٰى مَنْ حَوْلَهٗ

ترجمہ: زیارت فرمائی پیارے نبی ﷺ نے اپنے والدہ ماجدہ کی قبر شریف کی تو روئے پیارے نبی اور رلایا پیارے نبی نے اپنے اردگرد والوں کو

فَقَالَ اِسْتَاْذَنْتُ رَبِّیْ فِیْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِیْ

پھر فرمایا پیارے نبی نے میں نے اجازت طلب کی اپنے رب سے اس بارے میں کہ میں مغفرت طلب کروں اپنی والدہ ماجدہ کی تو نہیں اجازت عطا فرمائی گئی مجھ کو

وَاسْتَاْذَنْتُهٗ فِیْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاُذِنَ لِیْ

اور اجازت طلب کی میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ کہ زیارت فرماؤں میں اپنی والدہ ماجدہ کی قبر شریف کی تو عطا فرمادی گئی مجھے اجازت

فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ (رواہ مسلم)

تو زیارت کیا کرو تم قبروں کی اس لئے کہ قبور کی زیارت موت کی یاددلاتی ہے۔

(۱۶۹۲) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ سکھاتے تھے حضرات صحابہ کو کہ جب جائیں قبرستان السلام علیکم اهل الدیار

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ (رواہ مسلم)

من المؤمنین والمسلمین وانا ان شآء الله بکم للاحقون نسأل الله لنا ولکم العافیة۔

(۱۶۹۳) حدیث شریف: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ

ترجمہ: گزر فرمایا پیارے نبی ﷺ نے کچھ قبروں پر مدینے شریف میں تو متوجہ ہوئے اپنے چہرۂ انور سے پھر فرمایا

1693 हदीस शरीफ़:– गुज़र फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कुछ क़बरों पर मदीने शरीफ़ में तो मुतावज्जे हुवे अपने चहरा ए अनवर से फिर फ़रमाया "अस्सलामु अलैकुम या अहलल कुबूरे यगफ़िरूल्लाहो लना व लकुम अनतुम सलफुना व नहनु बिल असरे"।

1694 हदीस शरीफ़:– हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम का तरीक़ा था जब होती हज़रते आयशा की रात प्यारे रसूल के पास तो आप तशरीफ़ ले जाते आख़िर रात में जन्नतुल बक़ी की तरफ़ तो फ़रमाते "अस्सलामु अलैकुम दारा क़ौमे मूमिनीना वअताकुम मा तूअदूना गदन मुअज्जिलूना व इन्ना इन्शाअल्लहो बिकुम लाहिकूना"।

1695 हदीस शरीफ़:– हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने अर्ज़ किया कि क्या कहा करूँ या रसूलुल्लाह? यअनी ज़्यारते कुबूर में? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कहा करो तुम ऐ आयशा "अस्सलामु अला अहलददियारे मिनल मोमिनीना वलमुसलिमीना वयरहमुल्लाहुल मुसतकदिमीना मिन्ना वलमुसताखिरीना व इन्ना इन्शाअल्लाहो बिकुम ललाहिकून"।

1696 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने ज़्यारत की अपने वालेदैन या उन में से किसी एक की क़ब्र की तो बख़्शिश की जाती है उसकी और लिखा जाएगा वोह निकोकार।

ایسا فرزند ارجمند دنیا کو دیکر دنیا سے جا رہی ہوں کہ جسکے نور سے مشرق ومغرب جنوب وشمال چمکے گا اور پھر میرا چرچا گلی گلی، ڈگر ڈگر، نگر نگر ہوگا۔ اس ولیۂ عظمیٰ کا فرمان پتھر کی لکیر ثابت ہوا۔ حدیث شریف میں مذکور واقعہ صلح حدیبیہ میں ہوا۔ آپ ﷺ ایک ہزار حضرات صحابۂ کبار کے ساتھ جلوہ افروز تھے اور اپنی والدہ ماجدہ کو یاد کرکے روئے کہ اگر آج وہ بھی بقید حیات ظاہری ہوتیں تو اپنے نور نظر کی بہاریں دیکھتیں کہ کیسی ایمان کی فصل بہار اُگ آئی ہے اور انکا کلیجہ بھی ٹھنڈا ہوتا اور وہ مسرور وشاد ماں ہوتی۔ حضرات صحابۂ کرام بھی آپ ﷺ کی اتباع میں اشکوں کے گوہر نچھاور کرنے لگے۔ حضرت آمنہ کا مومن ہونے کا ثبوت متعدد طریقے سے ہے۔ (۱) آپ ﷺ سے لے کر سیدنا حضرت آدم وسیدتنا حضرت حواء علیہما السلام تک تمام ہی آباؤ واجداد اور امہات وجدات ایمان والے ہیں (۲) سب سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر تھے (۳) یہ کہ انکا انتقال زمانۂ فترت میں ہوا کہ انہیں دعوت اسلام نہ پہونچی صرف توحید ہی انکے لئے کافی تھی (۴) آپ ﷺ کے والدین کریمین کو آپ ﷺ کی دعاء سے دوبارہ زندگی ملی پھر آپ ﷺ کے دستہائے مبارکہ پر ایمان لائے۔ بعض حضرات دعاء مغفرت کی اجازت نہ ملنے سے یہ سمجھے کہ حضرت آمنہ مومنہ نہ تھیں یہ سوچ غلط ہے۔ اگر آپ مومنہ نہ ہوتیں تو اجازت زیارت قبر بھی نہ ملتی۔ زیارت قبر کی اجازت ملنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ مومنہ ہیں۔ کافر اور کافرہ کی قبر کی زیارت بھی منع ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اور نہ نماز پڑھئے آپ کسی پر ان میں سے، مر جائیں کبھی اور نہ کھڑے ہوں آپ اسکی قبر پر بے شک انہوں نے کفر کیا اللہ کیساتھ اور اسکے رسول کیساتھ اور مر گئے وہ حالانکہ وہ نافرمان تھے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴٦٨) آپ ﷺ کو دعاء مغفرت سے اسلئے منع فرمایا کہ حضرت آمنہ بے گناہ ہیں انہوں نے احکام شرعیہ کا زمانہ پایا ہی نہیں تو پھر گناہوں کا سرزد ہونا کہاں؟ اور دعاء مغفرت گنہگاروں کیلئے کی جاتی ہے، بچے کی نماز جنازہ میں بچے کیلئے دعاء مغفرت نہیں کی جاتی اور پیارے نبی کیلئے دعاء مغفرت کرنا منع ہے۔ حضرت آمنہ کا ایمان تو قرآن کریم سے ثابت ہے کیونکہ سیّدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعاء فرمائی تھی۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) ''اے ہمارے مالک اور بنا دے تو ہم کو فرماں بردار اپنا اور ہماری اولاد میں سے ایک امت جو فرماں بردار ہو تیری اور بتا دے ہم کو عبادت کے طریقے اور معافی کے دروازے کھولدے ہم پر بیشک تو ہی توبہ قبول فرمانیوالا بے انتہا رحم فرمانیوالا ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ٥٦) اور پھر دعاء فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) ''اے ہمارے مالک بھیج دے ان میں ایک رسول ان ہی میں سے جو تلاوت فرمائیں ان پر تیری آیتوں کو اور سکھائیں انکو کتاب اور دانائی اور خوب پاک فرمادیں ان کو بیشک تو ہی بڑی عزت والا بڑی حکمت والا ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ٥٦) سیّدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعائیں قبول ہوئیں اور حضرت ابراہیم کی اولاد میں ایک جماعت ہمیشہ مومن رہی اور اسی جماعت مومنین میں آپ ﷺ کی جلوہ گری ہے۔ آپ ﷺ کے تمام اباء واجداد امہات وجدات مومنین ومومنات ہیں۔ دنیا سے جانے والوں کو یاد کرکے رونا سنت رسول بھی ہے اور سنت صحابہ بھی۔

(١٦٩٢) قبرستان جاکر پہلے سلام کرنا سنت ہے اور پھر یہ عرض کرنا سنت ہے پھر اہل قبور کیلئے ایصال ثواب کیا جائے اب فاتحہ پڑھی جائے اگر قبر والے آنے جانے والے کو نہ پہچانتے اور اسکا کلام نہ سنتے تو انہیں سلام کرنا ہی جائز نہوتا کیونکہ جو سلام نہ سنتا ہو اور جواب سلام نہ دے سکتا ہو اسکو سلام کرنا جائز نہیں ہے۔ اسلئے سونے والے اور نماز پڑھنے والے کو سلام کرنا جائز نہیں ہے۔ جو الفاظ حدیث شریف مذکور ہیں عوام مسلمین کی قبور پر کہے جائیں اور حضرات اولیاء کرام کے مزارات مبارکہ پر بعد سلام یوں عرض کریں: سلام علیکم بما کسبتم فنعم عقبی الدار۔ سلامتی ہو تم پر اس وجہ سے جو کمایا تم نے تو کیا ہی اچھا ملا آخرت کا مکان اور حضرات شہدائے کرام کے مزارات عالیہ پر بعد سلام یوں عرض کریں: سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار۔ (ترجمہ) سلامتی ہو تم پر اس وجہ سے کہ تم نے صبر کیا تو کیا ہی اچھا ملا آخرت کا مکان (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ٥٨٨)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ (رواہ الترمذی)

السلام علیکم یا اھل القبور یغفر اللہ لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر۔

(۱۶۹۴) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا

ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے رسول اللہ ﷺ کا طریقہ تھا جب ہوتی حضرت عائشہ کی رات

مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ

پیارے رسول کے پاس تو آپ تشریف لیجاتے آخر رات میں جنت البقیع کی طرف تو فرماتے السلام علیکم دار قوم مؤمنین

وَاَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْشَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ (رواہ مسلم)

واتاکم ماتوعدون غدا مؤجلون وانا انشآء اللہ بکم لاحقون اللھم اغفر لاھل بقیع الغرقد۔

(۱۶۹۵) حدیث شریف: عَنْهَا قَالَتْ كَيْفَ اَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَعْنِيْ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے عرض کیا کہ کیا کہا کروں یارسول اللہ یعنی زیارت قبور میں

قَالَ قُوْلِيْ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا

فرمایا کہ پیارے رسول نے کہا کرو تم اے عائشہ السلام علیٰ اھل الدیار من المؤمنین والمسلمین ویرحم اللہ المستقدمین منا

وَالْمُسْتَاخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْشَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ (رواہ مسلم)

والمستاخرین وانا انشآء اللہ بکم للاحقون۔

(۱۶۹۶) حدیث شریف: قَالَ مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَلَهٗ وَكُتِبَ بَرًّا (رواہ البیہقی)

ترجمہ: فرمایا پیارے نبی ﷺ نے جس نے زیارت کی اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی تو بخشش کی جاتی ہے اسکی اور لکھا جائیگا وہ نکوکار۔

(۱۶۹۷) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے روکا تھا تم کو زیارت قبور سے اب زیارت کیا کرو قبروں کی

1697 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया मैंने रोका था तुम को ज़्यारते कुबूर से, अब ज़्यारत किया करो क़बरों की, इसलिये कि क़बरों की ज़्यारत दुनिया में बेरग़बती पैदा करती है और आख़ेरत की याद दिलाती है।

1698 हदीस शरीफ़:– हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं दाख़िल हुई थी अपने उस घर में जिसमें प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जलवा अफ़रोज़ हैं और बेशक मैं रख देती थी अपनी चादरे मुबारका और मैं फ़रमाती थी बस मेरे प्यारे नबी तो मेरे शोहरे मोहतरम हैं और मेरे वालिदे माजिद है फिर जब दफ़न हुवे हज़रते उमर तो अल्लाह तआला की क़सम फिर नहीं दाख़िल होती मैं, मगर इस हालत में कि लिपटी हुई थी मेरी चादर शरीफ़ शर्म व लिहाज़ करते हुवे हज़रते उमर से।

(95) क़बरों को चूमने का बाब

1699 हदीस शरीफ़:– बेशक एक शख़्स हाज़िर हुवे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो अर्ज़ किया उन्होंने या रसूलुल्लाह बेशक मैंने क़सम खाई है कि मैं बोसा दूँगा जन्नत की चौखट को, तो हुक्म फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यह कि चूमो पाँव माँ के और पेशानी बाप की और रिवायत किया जाता है कि बेशक उन्होंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! अगर न हों मेरे वालदैन,

بعض لوگ قبر اور قبرستان میں سلام نہیں کرتے غفلت کی وجہ سے بعض لوگ مصلحتاً جان بوجھ کر سلام نہیں کرتے کہ انکے دھرم کی مٹی پلید ہو جائیگی کہ وہ تو قبروں کو مٹی کا ڈھیر بتاتے ہیں اگر انہوں نے قبر و قبرستان جا کر سلام کیا تو ان کا باطل نظریہ ہی ڈھیر ہو جائیگا۔ مسلمان قبر اور قبرستان پر سلام کرنے کا مزاج بنائیں اس میں خود کو اور قبر والوں کو تو فائدہ ہے ہی، مسلک کی اشاعت بھی ہے۔ اس حدیث شریف میں دیار سے مراد قبور ہیں کیوں کہ قبر میں میتوں کے گھر ہیں اور قبرستان میتوں کے شہر ہیں۔ اس حدیث شریف میں **انشاء اللہ** برکت و رغبت کیلئے ہے یا ایمان پر مرنے کے شک کی وجہ سے ہے یا ایمان پر موت کیلئے۔ یعنی اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہمارا ایمان پر خاتمہ ہوگا اور ہم تم سے ملیں گے اور کفار سے نہ ملیں گے ورنہ موت تو ضرور آنا ہے وہاں انشاء اللہ کہنے کی ضرورت نہیں۔

(۱۶۹۳) سنت طریقہ یہ ہے کہ قبور کی طرف منہ ہو اور قبلہ وکعبہ کی طرف پشت ہو۔ زیارت قبور کھڑے ہو کر کرنا چاہئے۔ والدین کی قبور کو چومنا جائز ہے (عالمگیری و مرقاۃ شریف) قبر والا نگاہوں کے سامنے نہیں ہوتا مگر لفظ **یا** کیساتھ سلام کیا جاتا ہے۔ بعض نادان یہ فریب دیتے ہیں کہ **یا** کیساتھ سلام اسکو کیا جاتا ہے جو نگاہوں کے سامنے ہو انہیں سبق لینا چاہئے

(۱۶۹۴) جنت البقیع مدینۂ منورہ کے قبرستان کا نام ہے۔ بقیع اس زمین کو کہتے ہیں جسمیں درخت خوب ہوں غرقد یہ ایک قسم کا درخت ہے جو یہاں قبرستان بننے سے پہلے کافی تعداد میں تھے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پابندی کیساتھ ہر شب قبرستان تشریف لیجایا کرتے تھے حضرت عائشہ نے اپنی باری کی رات کو اسلئے بیان فرمایا کہ آپکے علم میں اپنی باری کی رات کا علم تھا۔ جنت البقیع میں دفن ہونے والا دعائے رسول کا مستحق ہو جاتا ہے۔

(۱۶۹۵) اس حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کیلئے بھی زیارتِ قبور جائز ہے۔ زیارت قبور کرنے والی عورتوں پر لعنت اجازت سے پہلے کی بات ہے زیارت قبور کرنے والی عورتوں پر لعنت والی حدیث شریف منسوخ ہے کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ کو زیارت قبور سے منع نہ فرمایا بلکہ زیارت قبور کا طریقہ بتایا اور وہاں پڑھی جانے والی دعائیں سکھائیں۔ البتہ ان عورتوں کو مزارات پر جانے سے روکا جائے جو وہاں جا کر ڈرامہ بازی کریں۔ لیکن وہ اسلامی خواتین جو اداب زیارت بجالائیں وہ ایسے اوقات میں زیارت قبور کریں جب وہاں بھیڑ بھاڑ نہو اور اختلاط مرد و زن کا خطرہ نہو۔

(۱۶۹۶) والدین کی قبور کی ہر جمعہ کو زیارت کیجائے اور فاتحہ و ایصال ثواب کیا جائے اور اگر کسی مجبوری سے حاضری نہو سکے تو ہر جمعہ کو ان کیلئے ایصال ثواب کرے۔ ماں باپ کی قبروں کی زیارت کرنے والا گویا اب بھی اپنے ماں باپ کی خدمت میں لگا ہوا ہے۔ جو ثواب انکی زندگی میں تھا وہی ثواب بعد وفات انکی قبروں کی زیارت کا بھی ہے۔ حضرات فقہائے کرام نے فرمایا کہ والدین کے انتقال کے بعد تین کام کئے جاتے ہیں (۱) ہر جمعہ کو انکی قبروں کی زیارت کیجائے اور انکے لئے ایصال ثواب کیا جائے (۲) والدین کا قرض ادا کیا جائے اور انکے وعدے پورے کئے جائیں (۳) والد کے دوستوں اور والدہ کی سہیلیوں کو والدین کے قائم مقام سمجھو اور انکی خدمت کرو (۴) والدین کی قبروں کو بوسہ دیا جائے۔

(۱۶۹۷) جب انجام مرنا ہے تو پھر دنیا سے مضبوط تعلق کس لئے ہے اس جہاں کے علاوہ ایک اور بھی جہان ہے جہاں جانا ہے۔ قبور کی زیارت عبرت و نصیحت کی نگاہ سے کرنا چاہئے لاپرواہی و غفلت سے نہیں ۔ اس حدیث شریف میں بھی صراحت موجود ہے کہ زیارت کی عورت مرد دونوں کیلئے اب مطلقاً اجازت ہے زیارت قبور سے دل بیدار ہوتا ہے نفس مرتا ہے امراء وسلاطین کی ملاقاتوں اور جی حضوریوں سے دل غافل اور نفس موٹا ہوتا ہے۔ زیارت قبور سے مستورات کو کسی دوسری وجہ سے روکا جا سکتا ہے جیسے بھیڑ بھاڑ میں مرد و زن کا اختلاط یا پھر ڈرامے بازی وغیرہا۔

(۱۶۹۸) مومن اپنی قبر میں زندہ ہے اس کا علم موجود و قائم ہے۔ زیارت کے وقت احترام بھی لازم ہے خصوصاً حضرات اولیاء کرام کی زیارت کے وقت جیسا کہ انکی زندگی میں کرتے تھے۔ چونکہ حضرات اولیاء کرام زائرین کے ادب و احترام کے مطابق ان کی زبردست مدد فرماتے ہیں۔ زائرین کو مزارات پر جاتے وقت شرم و

حیاء کا پیکر ہونا چاہیئے۔ قبر والے باہر والوں کو دیکھتے ہیں اور انہیں جانتے پہچانتے ہیں قبر کی مٹی اور تختے تو قبر والوں کیلئے حجاب نہیں ہے مگر زائرین کے جسم کا لباس آڑ بن جاتا ہے لہٰذا زائر قبر والوں کو ننگا دکھائی نہیں دیتا۔ حضرت عائشہ پیارے نبی کے روضۂ انور پر مجاورہ تھیں۔ قبروں پر مجاور بن کر رہنا درست ہے۔ عورت بھی مجاورہ ہوسکتی ہے مگر پورے شرعی ادب واحترام اور پردے کیساتھ۔ مجاورہ عورت تو قبر کی زیارت کرتی ہی رہتی ہے اس سے بھی عورتوں کیلئے زیارت قبور کا جائز ہونا معلوم ہوا۔ منسوخ احادیث کریمہ کو پیش کر کے مستورات کو زیارت قبور سے روکنا یہ آج کی وہابیت ہے۔

(۱۷۹۹) آپ مسلسل پڑھتے آرہے ہیں کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے سیّدنا حضرت عثمان مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس وقت بوسہ دیا جب کہ آپکا وصال شریف ہو چکا تھا (ترمذی شریف، ابوداؤد شریف، ابن ماجہ شریف) اور جب آپ ﷺ نے وصال شریف فرمایا تو سیّدنا امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ کو بوسہ دیا مشرق سے مغرب تک جنوب سے شمال تک دنیا کا ہر مسلمان حاجی حجر اسود کو بوسہ دیتا ہے تمام صحابۂ کرام اور آپ ﷺ نے حجر اسود کو چوما ہے اسلام میں چومنے کا ایک مستقل عنوان ہے مگر اس زمانے میں کچھ ایسے نادان پیدا ہو گئے ہیں کہ انہوں نے بوسے کو سجدہ اور چومنے کو پوجنے کا نام دیدیا ہے اور وہ مسلمان کو اس چومنے کی بنا پر قبر پرست اور قبر پجا اور مشرک کہتے ہیں مگر ان علم وعقل کے یتیموں کو یہ بھی پتہ نہیں کہ مسئلہ صرف استدلالی نہیں ہے بلکہ صراحتاً لکھا ہے۔ پہلے تو یہ دیکھیں کہ خاصان خدا نے مذکورہ احادیث کریمہ سے کیا سمجھا اور کیا جانا۔ چنانچہ سیّدنا امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا" ثابت فرمایا ہے بعض حضرات عرفاء کرام نے حجر اسود کے چومنے سے چومنا قبروں کو حضرات اولیاء کرام کی (توشیخ) سیّدنا حضرت علامہ ابن حجر مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ثابت فرمایا ہے بعض حضرات فقہائے کرام نے ارکان کعبہ چومنے کے جائز ہونے کی وجہ سے ہر اس چیز کے چومنے کو جائز ہونے کی جو حقدار ہے عظمت کا انسان ہو یا غیر انسان۔ نقل کیا گیا ہے۔ سیّدنا حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ

تعالیٰ عنہ سے بیشک ان سے سوال کیا گیا چومنے کے بارے میں آپ ﷺ کے ممبر شریف کو اور پیارے نبی کی قبر شریف کو؟ تو نہ دیکھی حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس چومنے میں کوئی برائی اور نقل کیا ہے سیّدنا حضرت ابوصیف یمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور حضرات علماء مکہ مکرمہ میں سے ایک شافعی عالم ہیں' جواز قرآن شریف چومنے کا اور احادیث کریمہ کے اوراق چومنے کا اور حضرات اولیاء کرام کی قبروں کے چومنے کا (شرح بخاری شریف پ ۲ ص ۱۱۵) نقل کیا گیا ہے سیّدنا حضرت ابوصیف اور سیدنا محب طبری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جواز چومنے کا حضرات اولیاء کرام کی قبروں کا (خلاصۃ العرفاء ص ۶۱) استدلال واستنباط کے ذریعہ بھی قبور صالحین کو بوسہ دینا درست ہے اور مذکورہ حدیث شریف میں تو والدین کی نہ صرف یہ کہ قبور کو بلکہ زمین پر دو لکیریں کھینچ کر اور انہیں قبر تصور کر کے بوسہ دینے کا حکم خود آپ ﷺ نے فرمایا ہے معلوم ہوا کہ چومنا اور ہے اور پوجنا اور ہے بوسہ اور ہے سجدہ اور ہے۔ اشعار:

قبر مومن کو سنی نے چوما اگر
نجدیو! کیسے یہ پوجنا ہو گیا
چومنا اور ہے پوجنا اور ہے
چومنا کیسے پھر پوجنا ہو گیا (یا نبی)

کیسا پتھر پڑ گیا ان نادانوں کی عقلوں پر کہ مکہ مکرمہ میں پتھر کو چومیں اور بوسہ دیں تو نہ پوجنا یاد آئے اور نہ سجدہ مگر جب عشاق مصطفےٰ اہل سنت جب کسی قبر کو بوسہ دیں تو رگ وہابیت پھڑکتی ہے اور مومنوں کو قبر پرست اور قبر پجا کہتے ہیں۔ انہیں بزرگان دین کے ان استدلالات سے اور احادیث کریمہ کی صراحتوں سے سبق لینا چاہیئے اور اپنی چونچوں کو بند رکھنا چاہیئے۔ شعر:

یاد رکھئے حبیب خدا کا سبق
والدہ مشفقہ کے قدم چومئے (یا نبی)

ایک صحابی آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے نذر مانی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو فتح مکۂ مکرمہ سے نوازے تو میں بیت اللہ شریف جاؤنگا اور اسکی چوکھٹ کو بوسہ دونگا آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنی والدہ کے دونوں پاؤں کو بوسہ دیدو تمہاری نذر

پوری ہو جائیگی (عمدۃ القاری شرح بخاری ج ۲، ص ۲۸۲) حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ ﷺ کے دستہائے مبارکہ اور قدوم پاک چوما کرتے تھے (مشکوۃ شریف) سیّدنا حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رکھتے تھے اپنے ہاتھ اس منبر شریف پر جس پر جلوہ گر ہوتے تھے آپ ﷺ خطبہ دینے کیلئے پھر لگاتے اپنے ہاتھ کو اپنے منہ پر یعنی اپنے ہاتھوں کو چومتے تھے (شفاء شریف) اتنے دلائل شرعیہ کے بعد بھی قبر کو چومنے کی وجہ سے یا یوں ہی کسی وجہ سے مسلمانوں کو مشرک و قبر پرست کہنا عقل و علم کیساتھ ساتھ ایمان سے پیدل ہونے کی دلیل ہے۔ کوئی مسلمان کبھی غیر خدا کی پرستش و پوجا نہیں کرسکتا۔ حدیث شریف: فرمایا آپ ﷺ نے بیشک شیخ نجدی مایوس ہو چکا ہے یہ کہ عبادت کریں اس کی نمازی مسلمان اور لیکن نہیں مایوس ہوا ہے انکے درمیان جھگڑا کرانے کیلئے اکسانے اور ابھارنے میں (ترمذی شریف ج ۲، ص ۶۱) سچائی یہ ہے کہ ان نادانوں کو شرک کا ہیضہ ہو گیا ہے کہ یہ موقع بے موقع شرک کا راگ الاپتے رہتے ہیں ان ایمان کے مفلسوں کو تو ابھی یہ بھی پتہ نہیں کہ بوسہ کتنی قسم کا ہوتا ہے۔ بوسے کے اقسام بھی ملاحظہ فرمائیں (۱) بوسۂ رحمت: جیسے باپ کا اپنے چھوٹے بچے کو چومنا (۲) بوسۂ ملاقات: کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو چومے (۳) بوسۂ شفقت: جیسے بچوں کا اپنے والدین کو چومنا (۴) بوسۂ دوست: دوستی کا بوسہ جیسے ایک دوست دوسرے دوست کو چومے (۵) بوسۂ شہوت: جیسے زوجین کا ایک دوسرے کو چومنا (۶) بوسۂ دیانت: جیسے اہل ایمان کا سنگ اسود کو چومنا کعبہ شریف کی چوکھٹ کو چومنا، قرآن کریم کو چومنا (عالمگیری) قبر کا چومنا بھی بوسۂ دیانت یعنی دینداری کے بوسے میں شامل ہے اسکو شرک بتانا نری جہالت ہے۔ پوری دنیا کے سنی عوام و خواص مزارات مقدسہ کو بوسہ دیتے ہیں اور ماں باپ کی قبور کو بوسہ دینے کی تو عام اجازت ہے۔ مزید تفصیلات کیلئے فقیر قدیری کی کتاب ''مسائل انتخاب عرف قبر کو سجدہ یا بوسہ'' ملاحظہ فرمائیں۔

(۱۷۰۰) مالی اور بدنی صدقات کا ثواب مُردوں کو پہونچایا جائے تو وہ ثواب ان کو پہنچتا ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ایصال ثواب کوئی چیز نہیں، انہیں یہ حدیث شریف جھنجھوڑ رہی ہے کہ وہ اپنے اس خیال سے باز آئیں۔

(۱۷۰۱) اہل میت کی طرف سے جو ایصال ثواب کیا جاتا ہے اسکو فرشتے نور کی تھالی میں سجا کر میت کو پیش کرتے ہیں تو وہ اس تحفے اور ہدیہ سے خوش ہوتا ہے اور فرحت و انبساط محسوس کرتا ہے اور جن مُردوں کے گھر والے ایصال ثواب نہیں کرتے انکی ارواح غمگین و رنجیدہ ہوتی ہیں۔ دنیا میں سنی فاتحہ کا مال کھا کر خوش ہوتے ہیں اور قبروں میں ثواب پا کر خوش ہوتے ہیں اور وہابیوں کے مُردے قبر میں رنجیدہ و غمزدہ ہوتے ہیں ایصال ثواب تعلیمات نبوی کے عین مطابق ہے۔

(۱۷۰۲) گنہگار تو اپنے گناہوں کی وجہ سے، خاص نکوکار اور زیادہ نیکیاں کرنے کی آرزو میں، محبوبین اپنے عیال اور رشتہ داروں کی یاد کی وجہ سے محو انتظار ہوتے ہیں جیسے کہ نئی نویلی دلہن اپنی سسرال میں کہ اسکا دل اپنے میکہ میں پڑا رہتا ہے جبکہ اسے سسرال میں کسی قسم کی کوئی کمی بھی نہیں ہے۔ جب کوئی سوغات یا میکے کا کوئی فرد اس کے پاس پہنچتا ہے تو پھر اس کی خوشی از حد ہوتی ہے۔ تازہ میت کو بھی زندوں کے تحفے کا انتظار رہتا ہے اسلئے نئی میت کو روح نکلتے ہی ایصال ثواب کا سلسلہ شروع کر دیا جائے۔ قرآن خوانی کلمہ خوانی شروع ہو جاتی ہے جنازے کیساتھ جوڑا اور کھانا صدقہ دیا جاتا ہے پھر تیجہ دسواں چالیسواں وغیرہ سے میت کو خوش کیا جاتا ہے۔ میت کا دوست وہی ہے جو میت کیلئے ایصال ثواب کرتا ہے اور اس کی مغفرت کیلئے انتظام و اہتمام کرتا ہے۔ تازہ میت کو ایصال ثواب کی زیادہ ضرورت محسوس ہوتی ہے پھر یہ کہ پرانے وطن کا تحفہ ہے جو سرور کا ذریعہ ہے پردیس میں تو دیس کا خطرہ بھی پیارا لگتا ہے۔ دنیا والے اگر چہ تھوڑا ہی ایصال ثواب کریں مگر کریم کا کرم اسے اجر و ثواب کا پہاڑ بنا دیتا ہے۔ یا تو براہِ راست مغفرت کی دعاء ہو یا صدقہ و خیرات کا ایصال ثواب یہ چیزیں بھی مغفرت کا ذریعہ ہیں اس دور میں بعض لوگ از راہِ مکر قرآن کریم کا بے محل استعمال کرکے مسلمانوں کو ایصال ثواب سے روکتے ہیں۔ وہ دو آیات کریمہ یہ ہیں ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اسکے لئے وہی ہے جو کمایا اس نے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۵۶) (ترجمہ) اور نہیں ہے انسان کیلئے مگر وہی جو اس نے کوشش کی (بصیرۃ الایمان افادۂ

فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِی الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ (رواه ابن ماجة)

اسلئے کہ قبروں کی زیارت دنیا میں بے رغبتی پیدا کرتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

(۱۶۹۸) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَدْخُلُ بَيْتِیَ الَّذِیْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں داخل ہوئی تھی اپنے اُس گھر میں جس میں پیارے رسول اللہ ﷺ جلوہ افروز ہیں

وَاِنِّیْ وَاضِعٌ ثَوْبِیْ وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِیْ وَاَبِیْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ

اور بیشک میں رکھدیتی تھی اپنی چادر مبارکہ اور میں فرماتی تھی بس میرے پیارے نبی تو میرے شوہر محترم ہیں اور میرے والد ماجد ہیں پھر جب دفن ہوئے حضرت عمر

مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَادَخَلْتُهٗ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَیَّ ثِيَابِیْ حَيَاءً مِنْ عُمَرَ (رواه احمد)

تو اللہ تعالیٰ کی قسم پھر نہیں داخل ہوتی میں مگر اس حالت میں کہ لپٹی ہوئی تھی مجھ پر میری چادر شریف شرم ولحاظ کرتے ہوئے حضرت عمر سے۔

﴿باب تقبيل القبور ترجمہ: قبروں کو چومنے کا باب﴾

(۱۶۹۹) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ حَلَفْتُ

ترجمہ: بیشک ایک شخص حاضر ہوئے پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تو عرض کیا انہوں نے یارسول اللہ بیشک میں نے قسم کھائی ہے

اَنْ اُقَبِّلَ عُتْبَةَ بَابِ الْجَنَّةِ فَاَمَرَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يُّقَبِّلَ رِجْلَ الْاُمِّ وَجِبْهَةَ الْاَبِ وَيُرْوٰى

کہ میں بوسہ دوں گا جنت کی چوکھٹ کو تو حکم فرمایا پیارے نبی ﷺ نے یہ کہ چومو پاؤں ماں کے اور پیشانی باپ کی اور روایت کیا جاتا ہے

اَنَّهٗ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لِیْ اَبَوَانِ فَقَالَ قَبِّلْ قَبْرَهُمَا قَالَ فَاِنْ لَّمْ اَعْرِفْ

کہ بیشک انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ اگر نہ ہوں میرے والدین؟ تو فرمایا پیارے نبی نے کہ چوم لو والدین کی قبروں کو، انہوں نے عرض کیا نہیں پہچانتا میں

قَبْرَهُمَا قَالَ خُطَّ خَطَّيْنِ وَانْوِ بَانْ اَحَدُهُمَا قَبْرُ الْاُمِّ وَالْاٰخَرِ قَبْرُ الْاَبِ

والدین کی قبروں کو، فرمایا پیارے نبی نے کہ کھینچ لو دو لکیریں اور نیت کرلو کہ ایک ان دونوں میں کی ماں کی قبر ہے اور دوسری باپ کی قبر

فَقَبِّلْهُمَا فَلَا تَحْنِثْ فِیْ يَمِيْنِكَ (رواه فی كفاية الشعبی ومغفرة الغفور)

پھر چوم لو دونوں لکیروں کو تو نہیں حانث ہوگا اپنی قسم کے بارے میں، یعنی قسم پوری ہو جائیگی۔

तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि चूम लो वालदैन की क़बरों को, उन्होने अर्ज़ किया कि नहीं पहचानता मैं वालेदैन की क़बरों को, फ़रमाया प्यारे नबी ने कि खींच लो दो लकीरें और नियत कर लो कि एक उन दोनों में कि माँ की क़ब्र है और दूसरी बाप की क़ब्र, फिर चूम लो दोनों लकीरों को तो हानिस होगा अपनी क़सम के बारे में, यअनी क़सम पूरी हो जाएगी।

(96) सवाब पहुँचाने का बाब

1700 हदीस शरीफ़:— बेशक एक शख़्स ने सुवाल किया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह हम सदक़ा देते हैं अपने मुर्दों की तरफ़ से और हम हज करते हैं उनकी तरफ़ से और हम दुआ करते हैं उनके लिये तो क्या पहुँचता है उनको उनका सवाब? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने हाँ! बेशक उनका सवाब उनको ज़रूर पहुँचता है और वो खुश होते हैं जैसा कि खुश होता है उससे तुममें का थाल से जो हदया देता है उसको।

1701 हदीस शरीफ़:— हज़रते उनस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं नहीं हैं अहले मय्यत में से कोई कि मरे कोई उनमें से मरने वाला तो चाहिये कि सदक़ा दें उसकी तरफ़ से मरने के बाद तो हदया पेश करते हैं उसको हज़रते जिबरील एक थाल में नूर के फिर खड़े

﴿باب ایصال الثواب ترجمہ: ثواب پہونچانے کا باب﴾

(۱۷۰۰) حدیث شریف: اِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اَنَا نَتَصَدَّقُ
ترجمہ: بیشک ایک شخص نے سوال کیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے تو عرض کیا یا رسول اللہ ہم صدقہ دیتے ہیں
عَنْ مَوْتَانَا وَنَحُجُّ عَنْهُمْ وَنَدْعُوْلَهُمْ فَهَلْ يَصِلُ اِلَيْهِمْ ذٰلِكَ فَقَالَ
اپنے مُردوں کی طرف سے اور ہم حج کرتے ہیں انکی طرف سے اور ہم دعاء کرتے ہیں ان کیلئے تو کیا پہونچتا ہے انکو انکا ثواب؟ تو فرمایا پیارے رسول نے
نَعَمْ اِنَّهٗ يَصِلُ اِلَيْهِمْ وَيَفْرَحُوْنَ كَمَا يَفْرَحُ اَحَدُكُمْ بِالطَّبَقِ اِذَا اُهْدٰى اِلَيْهِ۔ (رواہ فی عینی)
ہاں! بیشک ان کا ثواب انکو ضرور پہونچتا ہے اور وہ خوش ہوتے ہیں جیسا کہ خوش ہوتا ہے اس سے تم میں کا تھال سے جو ہدیہ دیتا ہے اس کو۔

(۱۷۰۱) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ مَا اَهْلُ مَيِّتٍ
ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں نہیں ہے اہل میت میں سے کوئی
يَمُوْتُ مِنْهُمْ مَيِّتٌ فَلْيَتَصَدَّقُوْنَ عَنْهُ بَعْدَ مَوْتٍ اِلَّا اَهْدَاهَا جِبْرِيْلُ عَلٰى طَبَقٍ
کہ مرے کوئی ان میں سے مرنے والا تو چاہیئے کہ صدقہ دیں اسکی طرف سے مرنے کے بعد تو ہدیہ پیش کرتے ہیں اس کو حضرت جبریل ایک تھال میں
مِنْ نُوْرٍ ثُمَّ يَقِفُ عَلٰى شَفِيْرِ الْقَبْرِ فَيَقُوْلُ يَاصَاحِبَ الْقَبْرِ الْعَمِيْقِ هٰذِهٖ هَدِيَّةٌ اَهْدَاهَا اِلَيْكَ اَهْلُكَ فَاقْبَلْهَا
نور کے پھر کھڑے ہوتے ہیں قبر کے کنارے پر تو فرماتے ہیں اے گہری قبر والے! یہ تحفہ ہے جو ہدیہ کیا گیا تیری طرف، تیرے گھر والوں نے تو متوجہ ہوتا ہے
فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ فَيَفْرَحُ بِهَا وَيَسْتَبْشِرُ وَيَحْزَنُ جِيْرَانُهُ الَّذِيْنَ لَا يُهْدٰى اِلَيْهِمْ شَئٌ۔ (رواہ الطبرانی)
اسکی طرف تو داخل ہوتا ہے اس پر پھر خوش ہوتا ہے اس سے اور بشارت حاصل کرتا ہے اور غمگین ہوتے ہیں اسکے پڑوسی جنہیں نہیں تحفہ بھیجا گیا کچھ بھی۔

(۱۷۰۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا الْمَيِّتُ فِى الْقَبْرِ اِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں ہے میت قبر میں مگر ڈوبنے والے فریادی کی طرح
يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهٗ مِنْ اَبٍ اَوْاُمٍّ اَوْاَخٍ اَوْ صَدِيْقٍ فَاِذَا الْحَقَتْهُ
کہ منتظر رہتی ہے دعاء کی جو ملتی ہے اسکو باپ کی طرف سے ماں کی طرف سے بھائی کی طرف سے یا دوست کی طرف سے پھر جب ملجاتی ہے اسکو وہ دعاء

होते हैं क़ब्र के कनारे पर तो फ़रमाते हैं ऐ गहरी क़ब्र वाले! यह तोहफ़ा है जो हदया किया गया है तेरी तरफ़, तेरे घर वालों ने, तो मुतावज्जे होता हैं उसकी तरफ़ तो दाख़िल होता है उस पर फिर खुश होता है उससे और बशारत हासिल करता है और ग़मगीन होते हैं उस से पड़ोसी जिन्हें नहीं तोहफ़ा भेजा गया कुछ भी।

1702 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है मय्यत क़ब्र में मगर डूबने वाले फ़रयादी की तरह कि मुन्तज़िर रहती है दुआ की, जो मिलती है उसको बाप की तरफ़ से माँ की तरफ़ से भाई की तरफ़ से या दोस्त की तरफ़ से, फिर जब मिल जाती है उसको वो दुआ तो ज़्यादा महबूब होती है उसको दुनिया से और जो कुछ दुनिया में है और बेशक अल्लाह तआला पहुँचाता है अहले कुबूर को ज़मीन वालों की दुआ में से, पहाड़ की बराबर और ज़िंदों का तोहफ़ा मुर्दों के लिये दुआ मग़फ़रत माँगना है उनके लिये।

1703 हदीस शरीफ़:– हज़रते सअद इब्ने उवादा से मरवी उन्होंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह सअद की माँ का विसाल हो गया तो कौन सा सदक़ा बेहतर है? फ़रमाया प्यारे रसूल ने पानी! तो खुदवाया हज़रते सअद ने कुँवाँ और फ़रमाया कि यह सअद की माँ का कुँवाँ है।

1704 हदीस शरीफ़:– एक शख़्स ने अर्ज़ किया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि मेरी वालेदा

كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَآءِ اَهْلِ الْاَرْضِ

تو زیادہ محبوب ہوتی ہے اس کو دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ پہونچاتا ہے اہل قبور کو زمین والوں کی دعاء میں

اَمْثَالَ الْجِبَالِ وَاِنَّ هَدِيَّةَ الْاَحْيَآءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ۔ (رواہ البیہقی)

پہاڑ کی برابر اور زندوں کا تحفہ مُردوں کیلئے دعاء مغفرت مانگنا ہے ان کیلئے۔

(۱۷۰۳) حدیث شریف: عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ

ترجمہ: حضرت سعد ابن عبادہ سے مروی انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ سعد کی ماں کا وصال ہوگیا

فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ الْمَآءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ هٰذَا لِاُمِّ سَعْدٍ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

توکون ساصدقہ بہتر ہے؟ فرمایا پیارے رسول نے پانی! تو کھدوایا حضرت سعد نے کنواں اور فرمایا کہ یہ سعد کی ماں کا کنواں ہے۔

(۱۷۰۴) حدیث شریف: اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اِنَّ اُمِّىْ اِفْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاَظُنُّهَا

ترجمہ: ایک شخص نے عرض کیا پیارے نبی ﷺ سے کہ میری والدہ صاحبہ اچانک انتقال فرماگئیں، میں سمجھتا ہوں

لَوْتَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اگر وہ کلام فرماتیں تو صدقہ کرتیں تو کیا اس کو ثواب پہونچے گا اگر میں صدقہ دیدوں انکی طرف سے؟ فرمایا پیارے نبی نے ہاں۔

(۱۷۰۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک اللہ عزوجل بلند فرماتا ہے درجے کو اپنے نیک بندے کے

فِى الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ اَنّٰى لِىْ هٰذِهٖ فَيَقُوْلُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ۔ (رواہ احمد)

جنت میں، تو عرض کرتا ہے نیک بندہ اے میرے مالک یہ کہاں سے ملی بلندی تو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ تیرے لئے بچے کے دعاء مغفرت کرنیکے سبب سے۔

(۱۷۰۶) حدیث شریف: اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثُلٰثٍ صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ اَوْ عِلْمٌ

ترجمہ: جب مرجاتا ہے انسان تو کٹ جاتا ہے اس کا عمل مگر تین چیزیں نہیں کٹتیں، صدقۂ جاریہ اور ایسا علم

साहिबा अचानक इन्तेक़ाल फ़रमा गईं, मैं समझता हूँ अगर वो कलाम फ़रमातीं तो सदक़ा करतीं तो क्या उसको सवाब पहुँचेगा अगर मैं सदक़ा दे दूँ उनकी तरफ़ से? फ़रमाया प्यार नबी ने, हाँ।

1705 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक अल्लाह तआला बुलंद फ़रमाता है दरजे को अपने नेक बंदे के जन्नत में, तो अर्ज़ करता है नेक बंदा ऐ मेरे मालिक यह कहाँ से मिली बुलंदी, तो फ़रमाता है अल्लाह तआला तेरे लिये बच्चे की दुआ ए मग़फ़रत करने के सबब से।

1706 हदीस शरीफ़:– जब मरता है इन्सान तो कट जाता है उसका अमल मगर तीन चीज़ें नहीं कटतीं, सदक़ा ए जारिया और ऐसा इल्म कि नफ़ा हासिल होता है जिस से और नेक औलाद जो उसके लिये दुआ करे।

1707 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी के मरी उम्मत नेमतों से मालामाल है दाख़िल होगी क़बरों में अपने गुनाहों के साथ और निकलेगी अपनी क़बरों से इस शान से कि नहीं होगा कोई गुनाह उस पर कि दूर कर दिये जाएँगे उससे गुनाह, मोमिनीन की दुआ ए मग़फ़रत करने के सबब से उसके लिये।

1708 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि जो जाए क़बिुस्तान में, फिर पढ़े सूरा ए यासीन शरीफ़ तो हल्का फ़रमा देगा अल्लाह तआला अज़ाब अहले कुबूर से और होंगी

قادری معینی ص ۱۳۱۸) ان آیات کریمہ میں بدنی اعمال مراد ہیں یعنی کوئی انسان کسی انسان کی طرف سے فرض نمازیں ادا نہیں کرسکتا اپنا فرض اپنے ہی ادا کرنے سے ادا ہوگا اور یہ احادیث کریمہ ایصال ثواب سے متعلق ہیں۔ فرائض و واجبات کا ادا کرنا کچھ اور ہے اور ثواب پہونچانا کچھ اور ہے۔ آیات کریمہ میں ملکیت کی نفی ہے اور ایصال ثواب کی حدیث کریمہ میں بخشش کا ثبوت ہے۔

(۱۷۰۳) انتقال کے بعد میت کو مالی عبادات کا ثواب بخشنا ارشادات نبوی کے عین مطابق ہے۔ پانی کا صدقہ افضل ہے کیوں کہ اس میں دینی اور دنیوی منافع بہت ہیں۔ خصوصاً ان گرم وخشک مقامات پر جہاں پانی کی قلت ہو۔ ایسے مقامات پر آج بھی اہل خیر پانی کی سبلیں لگاتے ہیں۔ اسلئے فاتحہ قل شریف کے موقع پر پانی بھی رکھا جاتا ہے۔ ثواب بخشتے وقت ایصال ثواب کے الفاظ زبان سے ادا کرنا سنت صحابہ ہے کہ یا اللہ تعالیٰ اسکا ثواب فلاں فلاں کو پہونچے۔ آجکل بعض لوگوں پر یہ خبط سوار کیا گیا ہے کہ کہنے کی کیا ضرورت ہے وہ دل میں نیت کرنے سے ہی ایصال ثواب ہو جاتا ہے۔ یہ بات بھی پروگرام کے مطابق کہی جارہی ہے تا کہ عام طور پر مسلمان نیاز و فاتحہ اور ایصال وثواب کو بھول جائیں۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ کسی چیز پر میت کا نام آنے سے وہ چیز حرام نہیں ہوتی کیونکہ حضرت سعد نے اس کنویں کو اپنی والدہ ماجدہ کے نام سے منسوب کیا۔ اور آج بھی یہ کنواں **بئر ام سعد** (سعد کی ماں کا کنواں) کے نام سے مشہور ہے۔ آجکل کچھ لوگ صرف دھوکہ دینے کی نیت سے یہ کہتے ہیں کہ جو بکرا غوث کے نام پر یا جو مرغا مدار کے نام پر پالا جائے وہ حرام ہے کیونکہ اس پر غیر اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور بولا جاتا ہے یہ انکی دھوکے بازی ہے غیر خدا کے نام پر نام رکھ دینے سے کوئی چیز ناجائز نہیں ہوتی ہے اگر ایسا ہوتا تو مسجد نبوی مسجد بلال میں نماز درست نہ ہوتی چونکہ مسجد پر غیر خدا کا نام بولا جارہا ہے۔ اس نسبت سے نماز پر کوئی برا اثر نہیں پڑتا کیونکہ جب نماز کی نیت کیجاتی ہے "واسطے اللہ تعالیٰ کے" کہا جاتا ہے اسی طرح مدار کے مرغے اور غوث کے بکرے پر بھی وقت ذبح اللہ تعالیٰ کا نام پکارا جاتا ہے۔ نسبت مدار وغوث کا مطلب تو صرف اتنا ہے کہ یہ غوث و مدار کے ایصال ثواب کیلئے ہے۔

(۱۷۰۴) اچانک مرجانا بدکاروں اور بدعقیدہ لوگوں کیلئے عذاب ہے کہ انہیں توبہ کا موقع نہیں ملتا اور لڑھک جاتے ہیں۔ مگر ذکر خدا اور ذکر محبوب خدا سے سرشار رہنے والوں کیلئے اچانک وصال فرمانا رحمت ہی رحمت ہے کہ بیماریوں کی مشقت نہیں جھیلنی پڑتی۔ ایصال ثواب کے منکرین کو اپنے ہٹ دھرمی سے توبہ کرنا چاہئے کہ جب ایصال ثواب کیلئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے "ہاں" فرمادی تو ان بدعقیدہ لوگوں کو "ناں" کرنے کی لت کیوں ہے۔ یہ طریقۂ ایصال ثواب تو عہد اول ہی میں طے ہو چکا ہے۔

(۱۷۰۵) بلندئ درجات کا مطلب یہ ہے کہ پہلے تو قبر میں جنت کی معمولی درجے کی کھڑکی کھلی تھی۔ پھر ایصال ثواب کی برکت سے اعلیٰ درجے کی کھڑکی کھل جاتی ہے۔ یا یہ کہ صاحب قبر کو خبر دیجاتی ہے کہ تیرا جنت میں مقام بلند ہورہا ہے۔ یا یہ کہ اگر بندہ گنہگار تھا اور عذاب کی کھڑکیاں کھلی تھیں تو اب ایصال ثواب کی برکت سے جہنم کی کھڑکیاں بند ہو جاتی ہیں عذاب موقوف ہو جاتا ہے اور جنت کی کھڑکیاں قبر میں کھل جاتی ہیں۔ میت کو حیرت ہوتی ہے کہ بغیر کمائے کما کمایا مل رہا ہے کہ میں قبر میں ہوں اعمال کرنے کی طاقت بھی نہیں ہے مگر میرے مراتب و درجات بلند ہورہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عطائیں جو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے صدقے میں ایمان والوں کو نصیب ہیں وہ وہم و گمان سے بھی وراء ہیں۔ جو نیک اولاد اپنے والدین کیلئے ایصال ثواب و استغفار کا اہتمام کرتے ہیں تو یہ صدقۂ جاریہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے جسکے ذریعہ میت کو قبر میں فائدہ پہنچتا ہے۔ مومنین کی شفاعت برحق ہے جسکا فائدہ میت کو پہنچتا ہے تو پھر تاجدار شفاعت کی شفاعت کا کیا کہنا۔ اولاد کو اپنی دعاؤں میں والدین کو یاد رکھنا چاہئے پوت سپوت ہوگا اور نیکو کاروں میں لکھا جائیگا۔ بچہ میں بیٹا بیٹی، پوتا پوتی نواسہ نواسی اخیر تک شامل ہیں اگر چہ کتنی ہی پشتیں کیوں نہ گزر چکی ہوں۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ بچے جو اپنے والدین کیلئے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب نیاز و فاتحہ کا اہتمام کرتے ہیں۔ کتنی بدنصیب ہے وہ اولاد جو آنے بہانے بنا کر اپنے والدین کیلئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کو روکتی ہے۔

يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُوْلَهٗ. (رواه البخاری والمسلم)

نفع حاصل ہوتا ہے جس سے اور نیک اولاد جو اس کیلئے دعاء کرے۔

(۱۷۰۷) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اُمَّتِیْ مَرْحُوْمَةٌ تَدْخُلُ قُبُوْرَهَا بِذُنُوْبِهَا وَتَخْرُجُ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی کہ میری امت نعمتوں سے مالا مال ہے داخل ہوگی قبروں میں اپنے گناہوں کیساتھ اور نکلے گی

مِنْ قُبُوْرِهَا لَاذُنُوْبَ عَلَيْهَا يُمَحَّصُ عَنْهَا بِاسْتِغْفَارِ الْمُؤْمِنِيْنَ لَهَا. (رواه فی شرح الصدور)

اپنی قبروں سے اس شان سے کہ نہیں ہوگا کوئی گناہ اس پر کہ دور کردیئے جائینگے اس سے گناہ مومنین کے دعاء مغفرت کرنیکے سبب سے اس کیلئے۔

(۱۷۰۸) حدیث شریف: اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ فَقَرَأَ يٰسٓ خَفَّفَ اللّٰهُ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو جائے قبرستان میں پھر پڑھے سورہ یٰسین شریف تو ہلکا فرمادیگا اللہ تعالیٰ

عَنْهُمْ وَكَانَ لَهٗ بِعَدَدِ مَنْ فِيْهَا حَسَنَاتٌ. (رواه فی شرح الصدور)

عذاب اہل قبور سے اور ہوں گی اس پڑھنے والے کیلئے اہل قبور کی مقدار کے برابر نیکیاں۔

(۱۷۰۹) حدیث شریف: اَنَّ اِمْرَأَةً جَائَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَحُجُّ

ترجمہ: بیشک ایک عورت آئیں پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تو عرض کیا انہوں نے کہ میں حج کروں

مِنْ اُمِّیْ وَقَدْ مَاتَتْ قَالَ اَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰی اُمِّكِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِهٖ

اپنی والدہ کے طرف سے اور وصال فرماچکی ہیں وہ تو فرمایا پیارے رسول نے کہ کیا رائے ہے تیری کہ اگر ہوتا تیری والدہ پر قرض اور تو ادا کرتی اس کو

اَلَيْسَ كَانَ مَقْبُوْلًا مِنْكِ قَالَتْ بَلٰی فَاَمَرَهَا اَنْ تَحُجَّ. (رواه الطبرانی)

تو کیا نہ ہوتا مقبول تیری طرف سے؟ انہوں نے عرض کیا ہاں! تو حکم فرمایا پیارے رسول نے ان صاحبہ کو یہ کہ حج کریں۔

(۱۷۱۰) حدیث شریف: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُعْتِقُ

ترجمہ: آئے ایک شخص پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں تو عرض کیا یارسول اللہ کیا غلام آزاد کردوں میں

उस पढ़ने वाले के लिये अहले कुबूर की मिक़दार के बराबर नेकियाँ।

1709 हदीस शरीफ़:– बेशक एक औरत आई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो अर्ज़ किया उन्होंने कि मैं हज करूँ अपनी वालेदा के तरफ़ से और विसाल फ़रमा चुकीं हैं वो, तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि क्या राय है तेरी कि अगर होता तेरी वालेदा पर क़र्ज़ और तू अदा करती उसको तो क्या न होता मक़बूल तेरी तरफ़ से? उन्होंने अर्ज़ किया, हाँ! तो हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूल ने उन सहाबिया को यह कि हज करें।

1710 हदीस शरीफ़:– आए एक शख़्स प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ख़िदमते अ'ली में तो अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह, क्या गुलाम आज़ाद कर दूँ मैं अपने वालिदे माजिद की तरफ़ से हालाँकि उनका विसाल हो चुका है तो फ़रमाया प्यारे नबी ने, हाँ।

1711 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी कि बेशक हज़रते सअद इब्ने उबादा कि विसाल हो गया उनकी वालेदा साहिबा का और वो मौजूद न थे उस वक़्त तो उन्होंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह क्या फ़ायदा देगा मेरी वालेदा माजेदा को कुछ, अगर सदक़ा किया करूँ मैं उनकी तरफ़ से? फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने हाँ, हज़रते सअद इब्ने उबादा ने अर्ज़ किया कि बेशक मैं गवाह बनाता हूँ

(۱۷۰۶) صدقہ جاریہ جیسے مدرسہ، مسجد، خانقاہیں پُل وغیرہ بنوا دینا۔ علم جاری جیسے کتابیں لکھنا درس دینا وغیرہما۔ نیک اولاد جو اپنے والدین کیلئے ایصال ثواب کرے دعائے مغفرت کرے۔ نہ کرے تو وہ بدکار اولاد ہے۔

(۱۷۰۷) اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ ثواب میت کو پہنچتا ہے اور اسکو اسکا بھرپور فائدہ پہونچتا ہے۔ اہل سنت کے نزدیک بیشک انسان یہ کہ بخش سکتا ہے ہے اپنے غیر کو جیسے نماز، روزہ، حج، صدقہ اور انکے علاوہ (شرح فقہ اکبر ص ۱۱۸) سیّدنا امیر المومنین حضرت مولیٰ علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو بکریاں ذبح فرماتے تھے ایک ان دونوں میں کی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی طرف سے اور دوسری اپنی طرف سے۔ پوچھا گیا حضرت علی سے تو جواباً فرمایا کہ حکم فرمایا آپ ﷺ نے مجھ کو اسکا یعنی ایک قربانی آپ ﷺ کیلئے (ترمذی شریف ص ۸۴) آپ ﷺ کی تعلیم اور حضرات صحابۂ کرام کی تعلیم و عمل بھی یہی ہے کہ ایصال ثواب کیا جائے۔

(۱۷۰۸) ایصال ثواب کرنے والا بھی مالا مال اور جنکو ایصال ثواب کیا گیا وہ بھی مالا مال۔ چنانچہ سیّدنا حضرت امام حسن وسیّدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما آزاد فرماتے تھے غلاموں کو، سیّدنا حضرت مولا علی کی جانب سے حضرت علی کے وصال شریف کے بعد (شرح الصدور) سیّدنا حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے تھے کہ مردے زیادہ ضرورت مند ہیں دعاؤں کے زندوں کی کھانے پینے کی حاجت سے (شرح الصدور)

(۱۷۰۹) ماں کی روح کو ایصال ثواب کیلئے حج کرنا بھی کار ثواب ہے جیسے قربانی کے ذریعہ ایصال ثواب کرنا درست ہے۔ اس پر اجماع ہے کہ دعاء میت کو فائدہ دیتی ہے (شرح الصدور ص ۱۲۷) بعض بزرگان دین سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے دیکھا اپنے بھائی کو خواب میں انکے انتقال کے بعد تو میں نے کہا کہ پہونچتی ہے تجھ کو زندوں کی دعاء؟ تو اس نے کہا ہاں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم نور کیطرح چمکتا ہے پھر ہم اسکا استعمال کرتے ہیں (شرح الصدور ص ۱۲۸) سیّدنا حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ جب تم داخل ہو قبرستان میں تو پڑھو سورۂ فاتحہ شریف اور سورۂ ناس، سورۂ فلق اور سورۂ اخلاص اور بخشدو تم اسکو قبرستان والوں کو اسلئے کہ وہ پہونچتا ہے انکو (شرح الصدور ص ۱۳۰)

(۱۷۱۰) اسلام میں ایسا کوئی بات نہیں ہے کہ مومن مُردوں کی ارواح کو ایصال ثواب نہ کیا جائے بلکہ اہل ایمان پر اہل ایمان کا حق ہے کہ وہ مرنے والوں کیلئے ایصال ثواب کریں۔ ”بیشک انسان کیلئے جائز ہے کہ بخشدے اپنے عمل کا ثواب اپنے غیر کیلئے۔ نماز ہو یا روزہ، یا صدقہ یا انکے علاوہ اہلسنت و جماعت کے نزدیک“ (ہدایہ ص ۲۷۶)

(۱۷۱۱) ”مخراف باغ“، ہی انہوں نے اپنی والدہ ماجدہ کے ایصال ثواب کیلئے صدقہ فرمادیا۔ یہ ہے اپنے والدین کی ارواح کو خوش کرنے کا طریقہ اور یہ ہیں حضرت صحابۂ کرام جو ایصال ثواب کے رسیا تھے۔ مگر آج بدعقیدہ لوگ ایصال ثواب سے ایسے چڑتے ہیں کہ جیسے کسی نے ”کریلا کہہ دیا“ جب کہ ہر قسم کی مالی و بدنی عبادت کا ثواب میت کی روح کو پہونچایا جا سکتا ہے تو انسان کیلئے جائز ہے یہ کہ بخشدے اپنے عمل کا ثواب اپنے غیر کو اہل سنت و جماعت کے نزدیک نماز ہو یا روزہ، حج ہو یا صدقہ یا تلاوت قرآن کریم ہو، ذکر خیر یا انکے علاوہ نیکیوں کے اقسام میں سے اور پہونچے گا انکا ثواب میت کو اور نفع دیگا مرنے والے کو“ (مراقی الفلاح، طحطاوی ص ۳۶۳)

(۱۷۱۲) اولاد صالحہ جو والدین کیلئے ایصال ثواب کریں وہ بھی صدقہ ہے اور وہ علم جو تصنیفات و تالیفات اور تلامذہ کو چھوڑ گیا یہ بھی صدقۂ جاریہ ہے۔ مخابطہ یہ ہے کہ ہر وہ شخص جس نے عبادت کی مالی اور بخشدیا ثواب اسکا اپنے غیر کو اگرچہ کہ نیت کی ہو اس نے اپنے آپ کی عمل کرتے وقت، اسکے دلائل ظاہر و باہر ہیں (شامی ج ۲، ص ۲۴۲) جس نے غیر کی طرف سے حج کیا بغیر اسکے حکم کے اور بخش دیا اس حج کا ثواب اسی دوسرے کو تو ضرور پہونچے گا ثواب اس دوسرے کی طرف۔ (فتاویٰ سراجیہ ج ۱، ص ۱۹۵)

(۱۷۱۳) اس حدیث شریف میں جہاں ایصال ثواب کا ثبوت ہے وہیں یہ بات بھی ارشاد فرمائی گئی کہ کم قیمت کی اشیاء کا بھی صدقہ کیا جا سکتا ہے اور اسکا ثواب بھی میت کو پہونچے گا۔ ایسا نہیں کہ قیمتی مالی عبادت کا ثواب تو پہونچے گا اور کم قیمت کی اشیاء کا ثواب نہ پہونچے گا ایصال ثواب کرنے والا اور جس کیلئے ایصال

مِنْ اَبِیْ وَقَدْ مَاتَ قَالَ نَعَمْ۔ (رواہ فی شرح الصدور)

ابیٔ والد. ماجد کی طرف سے حالانکہ ان کا وصال ہو چکا ہے تو فرمایا پیارے نبی نے ہاں!۔

(۱۷۱۱) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَۃَ تُوُفِّیَتْ اُمُّہٗ وَھُوَ غَائِبٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی کہ بیشک حضرت سعد ابن عبادہ کہ وصال ہو گیا انکی والدہ صاحبہ کا اور وہ موجود نہ تھے

عَنْھَا فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَیَنْفَعُھَا شَیْءٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ بِہٖ عَنْھَا قَالَ نَعَمْ

اس وقت تو انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا فائدہ دیگا میری والدہ ماجدہ کو کچھ اگر صدقہ کیا کروں میں انکی طرف سے؟ فرمایا پیارے رسول اللہ نے ہاں!

قَالَ فَاِنِّیْ اُشْھِدُکَ عَلٰی اَنَّ حَائِطِیَ الْمِخْرَافِ صَدَقَۃٌ عَلَیْھَا۔ (رواہ البخاری)

حضرت سعد ابن عبادہ نے عرض کیا کہ بیشک میں گواہ بناتا ہوں آپکو یارسول اللہ اس پر کہ میرا ایک باغ ہے مخراف جو ماں کی طرف سے صدقہ ہے۔

(۱۷۱۲) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے نبی ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے نبی

خَیْرُھَا یُخْلِفُ الْمَرْأُ بَعْدَ مَوْتِہٖ وَلَدٌ صَالِحٌ یَدْعُوْلَہٗ وَصَدَقَۃٌ تَجْرِیْ

کہ بہترین وہ ہے جو چھوڑے آدمی اپنے مرنے کے بعد، نیک اولاد جو دعاء کرے اس مرنیوالے کیلئے اور صدقہ جاریہ کہ پہونچے گا

یَبْلُغُ اَجْرُھَا وَعِلْمٌ یُعْمَلُ بِہٖ مِنْ بَعْدِہٖ۔ (رواہ الطبرانی)

مرنیوالے کو اس کا ثواب اور وہ علم کہ جس پر عمل کیا جائے اس مرنے والے کے بعد۔

(۱۷۱۳) حدیث شریف: عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ تُوُفِّیَتْ اُمِّیْ

ترجمہ: حضرت سعد ابن عبادہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ وصال ہو گیا میری والدہ صاحبہ کا

وَلَمْ تُوْصِیْ وَلَمْ تَصَدَّقْ فَھَلْ یَنْفَعُھَا اَنْ تَصَدَّقْتُ قَالَ نَعَمْ وَلَوْ بِکُرَاعِ شَاۃٍ مُحْرَقٍ۔ (رواہ الطبرانی)

اور انہوں نے کوئی وصیت نہ فرمائی اور صدقہ کیا انہوں نے تو کیا فائدہ دیگا انکو اگر میں صدقہ کر دوں؟ فرمایا پیارے رسول نے ہاں! اگرچہ بکری کا جلا ہوا کھر ہو۔

आपको या रसूलुल्लाह उस पर कि मेरा एक बाग़ है मुख़राफ़ जो माँ की तरफ़ से सदक़ा है।

1712 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू क़तादा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं प्यारे नबी कि बेहतरीन वोह है जो छोड़े आदमी अपने मरने के बाद नेक औलाद जो दुआ करे उस मरने वाले के लिये और सदक़ा ए जारिया कि पहुँचेगा मरने वाले को उसका सवाब और वो इल्म कि जिस पर अमल किया जाए उस मरने वाले के बाद।

1713 हदीस शरीफ़:– हज़रते सअद इब्न उबादा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह विसाल हो गया मेरी वालेदा साहिबा का और उन्होंने कोई वसिय्यत ने फ़रमाई और सदक़ा किया उन्होंने, तो क्या फ़ायदा देगा उनको अगर मैं सदक़ा कर दूँ? फ़रमाया प्यारे रसूल ने, हाँ, अगरचे बकरी का जला हुवा खुर हो।

1714 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब सदक़ा दे कोई तुम में का, नफ़्ल सदक़ा, तो बना दे उसको अपने वालेदैन की तरफ़ से, तो होगा वालेदैन के लिये उसका सवाब और नहीं कम करेगा ईसाले सवाब करने वाले के सवाब में से कुछ।

1715 हदीस शरीफ़:– हज़रते मालिक इब्ने दीनार से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं गया केब्रस्तान, जुमे की

ثواب کیا گیا دونوں ہی فائدے میں ہیں۔ انسان کیلئے جائز ہے کہ بخشدے اپنے عمل کا ثواب اپنے غیر کیلئے، اہل سنت و جماعت کے نزدیک برابر ہے جسکو ایصال ثواب کیا گیا ہے زندہ ہو یا مردہ۔ بنا کم کئے ہوئے اسکے ثواب میں سے کچھ (طحطاوی علیٰ مراقی الفلاح ص۳۶۳) زندوں کی دعاء میں مُردوں کیلئے اور زندوں کے صدقات میں یعنی زندوں کا صدقہ کرنا مُردوں کیطرف سے نفع دیگا اُنکو یعنی مردوں کو (شرح عقائد ص۲۴۰)

(۱۷۱۴) جس بات کو حضرات فقہائے کرام اور ائمۂ کرام نے فرمایا ہے تو انکا فرمانا بھی اپنے گھر سے نہیں تھا بلکہ ارشاد نبوی کی روشنی میں تھا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ہی لائن دی ہے کہ فاتحہ کرنیوالے کو فاتحہ کرنے سے کوئی نقصان نہوگا بلکہ آم کے آم گٹھلیوں کے دام والی کہاوت صادق آئیگی کہ مُردوں کو ایصال ثواب بھی ہوگیا اور فاتحہ کرنیوالے کے اجر و ثواب میں کوئی کمی بھی نہ آئی۔ بلکہ ایک مومن کی خیر خواہی کا ثواب مزید۔ ''اور زندوں کے دعاء کرنے میں مُردوں کیلئے اور زندوں کے صدقہ کرنے میں مُردوں کی طرف سے ثواب پہونچانے کی نیت سے تو انکا اس میں بڑا فائدہ ہے خاص کر مُردوں کا اور احادیث کریمہ و آثار مبارکہ اس باب میں بہت ہیں اور نماز جنازہ بھی تو اسی باب سے ہے (تکمیل الایمان ۷۶/۷۷) ایک لغو نظریہ کا رد کردینا بھی ضروری ہے کہ صدقۂ نافلہ کسے کہتے ہیں اور اسکے استعمال کا حق کس کس کو ہے۔ ''صدقہ اسکو کہتے ہیں جو فقراء کو دیا جائے یعنی غالب انواع اسکا فقراء کیلئے ہوتا ہے۔ ورنہ غنی کو دینا بھی ہمارے نزدیک جائز ہے۔ اس پر بھی بلاخوف اجر و ثواب ملیگا (مجمع البحار) خود حدیث شریف میں ہے کہ ''ہر معروف کام کرنے میں ثواب ہے'' اور ظاہر کہ اغنیاء کو کھانا کھلانا معروف ہے منکر نہیں ہے۔ اسی لئے مسلمانوں میں مروج ہے کہ میت کی طرف سے ایصال ثواب کیلئے کھانا پکوا کر فقراء کو کھلاتے اور تقسیم کرتے ہیں اسمیں اغنیاء کو بھی شریک کرلیتے ہیں یہ سب جائز و درست ہے۔

(۱۷۱۵) جنکی قسمت میں نور ہے وہی یہ نوری کاروبار کرتے ہیں کہ اپنے دنیا سے جانیوالے رشتہ داروں کو ایصال ثواب کرکے نوری ماحول برپا کرتے ہیں اور جنت میں اپنا محل بھی بناتے ہیں۔ ایصال ثواب مسلمانوں کی مغفرت کا بھی ذریعہ ہے اور قبروں میں نور بھرنے کا وسیلہ بھی ہے۔ خاص کر شب جمعہ کو فاتحہ، ایصال ثواب کا اہتمام کرنا خوب اور بہت خوب ہے۔'' سیدنا حضرت معمار مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک رات مکۂ مکرمہ کے قبرستان میں گیا اور سوگیا تو میں نے دیکھا قبرستان والوں کو حلقہ در حلقہ، تو میں نے کہا کہ کیا قیامت قائم ہوگئی؟ تو مُردے بولے نہیں بلکہ ایک شخص نے ہمارے بھائیوں میں سے سورۂ اخلاص پڑھی اور بخشد یا اسکا ثواب ہمکو تو ہم تقسیم کررہے ہیں اسکو ایک سال سے'' (مرقاۃ شریف)

(۱۷۱۶) قرآن کریم پڑھ کر ایصال ثواب کرنا اور خاصکر قبر کے پاس یہ عمل کرنا مغفرت کا زرین ذریعہ ہے۔ یہ ان لوگوں کیلئے موت کا گھاٹ ہے جو کہتے ہیں کہ قرآن کریم پڑھ کر ایصال ثواب کرنا منع ہے اور ان لوگوں کیلئے بھی تازیانۂ عبرت ہے کہ مزارات پر جانے کی کیا ضرورت ہے ثواب تو گھر سے پہونچ جائیگا۔ حضرات صحابۂ کرام کا کیا طریقہ تھا کہ وہ مرنے کے بعد برائے ایصال ثواب قرآن خوانی کیا کرتے تھے یا نہیں؟'' حضرات انصار کرام رضی اللہ عنہم جب کسی کا انتقال ہوجاتا تو جاتے اسکی قبر کے پاس اور قرآن خوانی کرتے'' (مرقاۃ شریف) سیدنا حضرت امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ نے فرمایا'' بیشک مسلمان ہر زمانے میں جمع ہوتے ہیں اور قرآن خوانی کرتے ہیں اپنے مُردوں کیلئے بلا کسی کے انکار کے تو ہوگیا یہ اجماع (شرح الصدور) جس پر امت مسلمہ کا اجماع ہوجائے اسکو بدعت کہا جائے یہ خالص جہالت وضلالت ہے

(۱۷۱۷) قرآن خوانی اور وہ بھی قبر کے پاس کرنا عین تعلیمات نبوی کے مطابق ہے اور جسکے لئے ایصال ثواب کیا جائیگا وہ کل قیامت میں فاتحہ کرنیوالے کی شفاعت وسفارش فرمائیگا۔ فاتحہ سے ایک اعزاز یہ بھی مل جاتا ہے کہ جسکے لئے فاتحہ کیجائے وہ بھی بھرے محشر میں شفاعت کرنے کی سعادت کا مستحق ہوگا۔

(۱۷۱۸) ظاہر ہے کہ ہر مسلمان فاتحہ میں ایک پیٹنٹ جملہ'' کُل مومنین کُل مومنات کُل مسلمین کُل مسلمات''، ضرور کہتا ہے تو جب مسلمان اپنے دنیا سے جانیوالے مسلمان بھائیوں کیلئے ایصال ثواب کرتا ہے تو ہر مُردے کے ثواب کی برابر اسے اکیلے فاتحہ

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

(۱۷۱۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا تَصَدَّقَ اَحَدُکُمْ بِصَدَقَۃٍ قَطْعاً فَیَجْعَلُھَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب صدقہ دے کوئی تم میں کا نفل صدقہ تو بنادے اس کو

عَنْ اَبَوَیْہِ فَیَکُوْنُ لَھُمَا اَجْرُھَا وَلَایَنْقُصُ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْئاً۔ (رواہ احمد)

اپنے والدین کی طرف سے تو ہوگا والدین کیلئے اس کا ثواب اور نہیں کم کرے گا ایصال ثواب کرنیوالے کے ثواب میں سے کچھ۔

(۱۷۱۵) حدیث شریف: عَنْ بِنْ دِیْنَارٍ قَالَ دَخَلْتُ الْمَقْبَرَۃَ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ فَاِذَا اَنَا بِنُوْدٍ

ترجمہ: حضرت مالک ابن دینار سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں گیا قبرستان جمعہ کی رات کو تو اچانک میں نے ایک تیز روشنی پائی

مُشْرِقٍ فِیْھَا فَقُلْتُ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ نَرٰی اَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ غَفَرَ لِاَھْلِ الْمَقَابِرِ فَاِذَا اَنَا بِھَاقِفٍ یَھْتِفُ

قبرستان میں تو میں نے کلمہ طیبہ پڑھا کہ بیشک اللہ عزوجل نے مغفرت فرمادی ہے قبرستان والوں کی، کہ اچانک وہ ایک پکارنیوالا ہے جو پکار رہا ہے

مِنَ الْبُعْدِ وَھُوَ یَقُوْلُ یَامَالِكُ بْنُ دِیْنَارٍ ھٰذِہٖ ھَدِیَّۃُ الْمُؤْمِنِیْنَ اِلٰی اِخْوَانِھِمْ مِنْ اَھْلِ الْمَقَابِرِ قُلْتُ بِالَّذِیْ

دور سے اور وہ پکارنے والا کہتا ہے کہ اے مالک ابن دینار یہ مومنین کا تحفہ ہے اپنے قبرستان والے بھائیوں کیلئے، میں نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی

اَنْطَقَكَ اَلَا اَخْبَرْتَنِیْ مَاھُوَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَامَ فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ

جس نے بولنے کی طاقت دی تجھ کو کیوں نہیں بتاتا مجھکو کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ تو اس پکارنیوالے نے کہا ایک شخص ایمان والوں میں سے کھڑا ہوا اس رات میں

وَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَقَرَأَ فِیْھِمَا فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ وَقُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ

اور اس نے کامل وضو کیا اور نماز پڑھی دو رکعت اور پڑھی اس میں سورۂ فاتحہ اور سورہ کافرون اور سورۂ اخلاص

وَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ قَدْوَھَبْتُ ثَوَابَھَا لِاَھْلِ الْمَقَابِرِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَدْخَلَ اللّٰہُ عَلَیْنَا الضِّیَاءَ وَالنُّوْرَ

اور کہا اس نے یا اللہ تعالیٰ میں نے بخشا اس کا ثواب قبرستان والے مومنوں کیلئے تو بھر دیا اللہ تعالیٰ نے ہم پر روشنی اور اُجالا

وَالْفُتْحَ وَالسُّرُوْرَ فِی الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قَالَ مَالِكٌ فَلَمْ اَزَلْ اَقْرَؤُھُمَا فِیْ کُلِّ لَیْلَۃِ جُمُعَۃٍ

اور وسعت و سرور مشرق و مغرب میں، فرمایا حضرت مالک ابن دینار نے تو ہمیشہ پڑھتا رہا میں دو رکعتوں کو ہر شب جمعہ میں

रात को तो अचानक मैंने एक तेज़ रोशनी पाई क़ब्रिस्तान में, तो मैंने कलमा ए तय्येबा पढ़ा कि बेशक अल्लाह तआला ने मग़फ़रत फ़रमा दी है क़ब्रिस्तान वालों की, कि अचानक वो एक पुकारने वाला है जो पुकार रहा है दूर से और वो पुकारने वाला कहता है कि ऐ मालिक इब्ने दीनार यह मोमिनीन का तोहफ़ा है अपने क़ब्रिस्तान वाले भाइयों के लिये, मैंने कहा कि क़सम है उस ज़ात की जिसने बोलने की ताक़त दी तुझको, क्यों नहीं बताता मुझको कि यह क्या माजरा है? तो उस पुकारने वाले ने कहा एक शख़्स ईमान वालों में से खड़ा हुवा इस रात में और उसने कामिल वुज़ू किया और नमाज़ पढ़ी दो रकअत और पढ़ी उसमें सूरा ए फ़ातेहा और सूरा ए काफ़ेरून और सूरा ए इख़लास और कहा उसने या अल्लाह तआला मैं ने बख़्शा इसका सवाब क़ब्रिस्तान वाले मोमिनों के लिये तो भर दिया अल्लाह तआला ने हम पर रोशनी और उजाला और वुसअत व सुरूर मशरिक़ व मग़रिब में, फ़रमाया हज़रते मालिक इब्ने दीनार ने तो हमेशा पढ़ता रहा मैं दो रकअतों को हर शबे जुमे में तो देखा मैंने प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को अपने ख़्वाब में कि फ़रमा रहे हैं प्यारे नबी मुझसे ऐ मालिक इब्ने दीनार मग़फ़रत फ़रमा दी है अल्लाह तआला ने तेरी उस नूर के मुताबिक़ जिसका तूने तोहफ़ा दिया मेरी उम्मत को और तेरे लिये भी उसका सवाब है और फिर फ़रमाया प्यारे नबी ने मुझ से और बनाया है अल्लाह तआला ने तेरे लिये घर जन्नत में, कहा जाता है जिसको "मुनीफ़",

فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمُ فِىْ مَنَامِىْ يَقُوْلُ لِىْ يَامَالِكُ بْنُ دِيْنَارٍ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ

تو دیکھا میں نے پیارے نبی ﷺ کو اپنے خواب میں کہ فرمارہے ہیں پیارے نبی مجھ سے اے مالک ابن دینار مغفرت فرمادی ہے اللہ تعالیٰ نے

لَكَ بِعَدَدِ النُّوْرِ الَّذِىْ اَهْدَيْتَهُ اِلٰى اُمَّتِىْ وَلَكَ ثَوَابُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ لِىْ وَبَنَى اللّٰهُ

تیری اس نور کی مقدار کیمطابق جسکا تو نے تحفہ دیا میری امت کو اور تیرے لئے بھی اُس کا ثواب اور پھر فرمایا پیارے نبی نے مجھ سے اور بنایا ہے اللہ تعالیٰ نے

لَكَ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ فِىْ قَصْرٍ يُقَالُ لَهَا الْمُنِيْفُ قُلْتُ مَا الْمُنِيْفُ قَالَ الْمُطِلُّ عَلٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ (رواہ فی شرح الصدور)

تیرے لئے گھر جنت میں کہا جاتا ہے جس کو "منیف"، میں نے عرض کیا کہ منیف کیا ہے؟ فرمایا پیارے نبی نے یہ کرم بالائے کرم ہے اہل جنت پر۔

(۱۷۱۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ زَارَ قَبْرَ وَالِدَيْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے زیارت کی اپنے والدین یا ان دونوں میں کسی ایک کی قبر کی

فَقَرَءَ عِنْدَهَا وَعِنْدَهُمَا يٰسٓ غُفِرَلَهُ۔ (رواہ فی عمدۃ القاری)

پھر تلاوت کی اسکے پاس یا انکے پاس سورۂ یٰسین شریف تو بخشد یا جائیگا اسکو۔

(۱۷۱۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ دَخَلَ الْمَقَابِرَ ثُمَّ قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جو جائے قبرستان پھر پڑھے سورۂ فاتحہ

وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَاَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ثُمَّ قَالَ اِنِّىْ جَعَلْتُ ثَوَابَ مَاقَرَأْتُ مِنْ كَلَامِكَ لِاَهْلِ الْمَقَابِرِ

اور سورۂ اخلاص اور سورۂ تکاثر پھر کہے کہ میں نے بخش دیا ثواب اسکا جو میں نے پڑھا تیرے کلام سے قبرستان والے

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ كَانُوْا اَشْفَعَاءَ لَهُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى۔ (رواہ فی المرقات)

مومنوں کیلئے تو ہوں گے وہ شفاعت کرنے والے اس ایصال ثواب کرنے والے کیلئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں۔

(۱۷۱۸) حدیث شریف: اِنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ مَنْ مَرَّ عَلَى الْمَقَابِرِ فَقَرَءَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو گزرے قبرستان سے پھر پڑھے سورۂ اخلاص

मैंने अर्ज़ किया कि मुनीफ़ क्या है? फ़रमाया प्यारे नबी ने यह करम बालाए करम है अहले जन्नत पर।

1716 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने ज़्यारत की अपने वालदैन या उन दोनों में किसी एक क़ब्र की, फिर तिलावत की उसके पास या उनके पास सूरा ए यासीन शरीफ़ तो बख़्श दिया जाएगा उसको।

1717 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो तआला अलैहे वसल्लम ने कि जो जाए क़ब्रिस्तान फिर पढ़े सूरा ए फ़ातेहा और सूरा ए इख़लास और सूरा ए तकासुर, फिर कहे कि मैंने बख़्श दिया सवाब इसका जो मैंन पढ़ा तेरे कलाम से क़ब्रिस्तान वाले मोमिनों के लिये तो होंगे वो शफ़ाअत करने वाले उस ईसाले सवाब करने वाले के लिये अल्लाह तआला की बारगाह में।

1718 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो तआला अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जो गुज़रे क़ब्रिस्तान से फिर पढ़े सूरा ए इख़लास ग्यारह मरतबा फिर बख़्श दे उसका सवाब मुर्दों को तो अता होगा सवाब मुर्दों के सवाब के बराबर।

1720 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम का फ़रमाने आली शान है कि जिसने पढ़ा कलमा ए तय्येबा एक लाख मरतबा और बख़्श दिया सवाब मय्यत को तो बख़्श देगा अल्लाह तआला उस

اَحَدَ عَشَرَ مَرَّۃً ثُمَّ وَهَبَ اَجْرَهَا الْاَمْوَاتَ اَعْطٰی لِاَجْرٍ بِعَدَدِ الْاَمْوَاتِ۔ (رواہ الدار قطنی)

گیارہ مرتبہ پھر بخش دے اسکا ثواب مُردوں کو تو عطا ہوگا ثواب مُردوں کے ثواب کی برابر۔

(۱۷۱۹) حدیث شریف: قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ قَالَ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَرَّۃٍ غُفِرَ۔ (رواہ فی شرح الشفاء)

ترجمہ: فرمایا پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جس نے کلمہ طیبہ ستر ہزار مرتبہ تو وہ بخشا گیا۔

(۱۷۲۰) حدیث شریف: قَوْلُهٗ علیہ الصلوٰۃ والسلام قَالَ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِائَۃَ اَلْفُ مَرَّۃٍ وَجَعَلَ الثَّوَابَ

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ جس نے پڑھا کلمہ طیبہ ایک لاکھ مرتبہ اور بخش دیا ثواب

لِلْمَیِّتِ غَفَرَ اللّٰهُ لِذٰلِكَ لِلْمَیِّتِ وَاِنْ كَانَ مُوْجِبًا لِلْعُقُوْبَۃِ۔ (رواہ فی ملفوظات حضرت سید جلال الدین مخدوم جهانیان)

میت کو تو بخش دیگا اللہ تعالیٰ اس کلمے کے ایصال ثواب کی وجہ سے میت کو اور اگرچہ ہو وہ میت سزا کے لائق۔

(۱۷۲۱) حدیث شریف: كَانَ يَوْمُ الثَّالِثُ مِنْ وَفَاتِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم جَاءَ اَبُوْ ذَرٍّ

ترجمہ: تیسرا دن تھا حضرت ابراہیم ابن سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کا، حاضر ہوئے حضرت ابوذر

عِنْدَ النَّبِیِّ بِتَمْرَۃٍ یَابِسَۃٍ وَلَبَنٍ فِیْهِ خُبْزٌ مِنْ شَعِیْرٍ فَوَضَعَهَا عِنْدَ النَّبِیِّ فَقَرَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

خشک کھجوریں دودھ اس میں جو کی روٹی لیکر تو رکھا ان سب کو پیارے نبی کے سامنے تو تلاوت فرمائی پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اَلْفَاتِحَۃَ وَسُوْرَۃَ الْاِخْلَاصِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلٰی اَنْ قَالَ رَفَعَ یَدَیْهِ لِلدُّعَاءِ وَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ

سورہ فاتحہ اور سورہ اخلاص تین مرتبہ یہانتک کہ اُٹھائے پیارے نبی نے اپنے دونوں ہاتھ دعاء کیلئے پھر پھیرا اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرہ پاک پر

فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَبَا ذَرٍّ اَنْ یُّقَسِّمَهَا بَیْنَ النَّاسِ اَیْضًا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

پھر حکم فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر کو یہ کہ تقسیم کردیں اس تبرک کو لوگوں میں اور یہ بھی فرمایا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَهَبْتُ ثَوَابَ هٰذِهٖ لِاِبْنِیْ اِبْرَاهِیْمَ۔ (رواہ فی فتاوی الاوزجندی و هدیۃ الحرمین)

اور میں نے بخشا ثواب اسکا اپنے بیٹے ابراہیم کو۔

कलमे के ईसाले सवाब की वजह से मय्यत को और अगरचे हो वो मय्यत सज़ा के लाइक़।

1721 हदीस शरीफ़:– तीसरा दिन था हज़रते इब्राहीम इब्ने सय्यदना हज़रत मोहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के विसाल शरीफ़ का, हाज़िर हुवे हज़रते अबू ज़र, खुश्क खजूरें दूध उसमें जौ कि रोटी लेकर, तो रखा उन सब को प्यारे नबी के सामने तो तिलावत फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सूर ए फ़ातेहा और सूरा ए इख़लास तीन मरतबा यहाँ तक कि उठाए प्यारे नबी ने अपने दोनों हाथ दुआ के लिये फिर फेरा अपने दोनों हाथों को अपने चहरा ए पाक पर फिर हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हज़रते अबू ज़र को यह कि तक़सीम कर दें उस तबुर्रक को लोगों में और यह भी फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने और मैंने बख़्शा सवाब इसका अपने बेटे इब्राहीम को।

1722 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जब था जंगे तबूक का दिन तो पहुँची हज़राते सहाबा को भूक तो हज़रते उमर ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! मँगाइये उन हज़रात से उनके बचे हुवे तोशे, फिर दुआ फ़रमाइये अल्लाह तआला से उनके लिये उस तोशे पर बरकत की, फ़रमाया प्यारे रसूल ने ठीक है, फिर दस्तरख़्वान मँगाया, फिर दुआ फ़रमाई फिर मँगाए उनके बचे हुवे तोशे तो कोई एक मुटठी

پڑھنے والے کو ثواب ملیگا ذرا اندازہ لگایئے کہ اس فاتحہ پڑھنے والے کے اجروثواب کا کیا ٹھکانہ ہے۔ مومن کی خیر خواہی بے پناہ اجروثواب کا باعث ہے اور ایصال ثواب وفاتحہ بھی اپنے مومن بھائیوں کی زبردست خیر خواہی ہے۔ فاتحہ سے وہی روکے گا جو ایمان والوں کا خیر خواہ نہو بلکہ بدخواہ ہو۔ چنانچہ حضرات فقہاء کرام نے بھی احادیث کریمہ کی روشنی میں یہی تحریر فرمایا ہے'' اور قرآن خوانی کرے جو اسے آسان ہو' سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کا پہلا رکوع اور آیۃ الکرسی اور سورۂ بقرہ کا آخری رکوع اور سورۂ یٰسین اور سورۂ ملک اور سورۂ تکاثر اور سورۂ اخلاص بارہ مرتبہ یا گیارہ مرتبہ یا سات مرتبہ یا تین مرتبہ پھر کہے اے اللہ تعالیٰ پہونچا تو اسکے ثواب کو جو قرآن خوانی کی ہم نے فلاں یا ان لوگوں کی ارواح کو'' (ردالمحتار) ایصال ثواب یعنی فاتحہ میں کچھ مخصوص سورتیں یا مخصوص آیات کریمہ جو آسان ہوانکا پڑھ لینا جائز ہے۔ جیسا کہ ہمارے زمانے میں ''قُل شریف'' ہوتا ہے مذکورہ حوالوں کی روشنی میں یہ طریقہ بھی محبوب ومندوب ومطلوب ہے۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے فرزندار جمند سیدنا حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وصیت نامہ تحریر فرمایا۔ جسکا یہ پیراگراف موضوع سے متعلق ہے ملاحظہ فرمایئے'' تیرھویں بات یہ ہے کہ ہر روز قرآن کریم کی تلاوت کی پابندی کرو اور اسکا ثواب بخشا کرو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور اپنے والدین اور اپنے استاذ اور تمام مسلمانوں کو'' (جامع الاصول فی الاولیاء وانواعہم) سیدنا حضور امام اعظم کا بھی مسلک معلوم ہوگیا کہ قرآن خوانی کرکے ایصال ثواب درست ہے اور حضور امام اعظم نے اپنے شاگرد رشید حضرت امام ابویوسف رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی ہے اسکو بھی ملاحظہ فرمالیں۔'' ہمیشہ موت کو یاد کیا کرو اور اپنے استاذ جن سے تم نے حاصل کیا ہے علم انکے لئے دعاء مغفرت کیا کرو اور ہمیشہ قرآن خوانی کیا کرو اور کثرت سے قبروں کی زیارت کیا کرو اور بزرگان دین کی زیارت کیا کرو اور مقامات مقدسہ کی زیارت کیا کرو'' (الاشباہ والنظائر)

مسلک امام اعظم زندہ باد

(۱۷۱۹) کلمۂ طیبہ کا اس بڑی تعداد میں پڑھا جانا یہ مغفرت کا زرین ذریعہ ہے اگر خود اپنے لئے پڑھے تو خود کی مغفرت اور اگر دوسروں کو بخشدے تو خود کی بھی مغفرت اور جسکو بخشا اسکی بھی مغفرت اور مومن بھائی کی خیر خواہی کا ثواب سونے پر سہاگہ۔

(۱۷۲۰) سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ دوستوں سے فرمائیں ستر ستر ہزار مرتبہ کلمۂ طیبہ پڑھ کر حضرت خواجہ صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دونوں بھائیوں کی روح کو بخشیں اور انکی ہمشیرہ صاحبہ حضرت امّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بخشیں ستر ہزار مرتبہ کلمہ شریف پڑھ کر اور ہر ایک کی روح کو ستر ہزار مرتبہ کلمہ شریف کا ثواب بخشیں اور ستر ہزار مرتبہ پڑھ کر دوسرے کی روح کو بخشیں کیونکہ دوستوں سے ہی دعاء کا سوال کیا جاتا ہے (مکتوبات شریف ج۲، ص۲۷) معلوم ہوا کہ مرنے والوں کیلئے فاتحہ وایصال ثواب خصوصاً کلمہ شریف پڑھ کر ایصال ثواب کرنا دوستوں کا طریقہ ہے۔ دشمن اس کلمہ شریف کے پڑھنے اور ایصال ثواب کرنے سے کترائیگا اور اینترے پینترے دکھا کر اس ایصال ثواب کے خلاف محاذ آرائی کریگا سچائی یہ ہے کہ فاتحہ اور ایصال ثواب کے مخالفین ومنکرین مُردوں اور زندوں دونوں کے دشمن ہیں اسی کلمہ شریف پڑھنے کو مسلمانوں کے عرف میں ''تیجہ'' کہتے ہیں۔ سیّدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تحریر فرماتے ہیں کہ'' سیّدنا شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ انہیں حدیث پہونچی ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے کہ بیشک آپ ﷺ نے فرمایا جس نے پڑھا ستر ہزار مرتبہ کلمۂ طیبہ تو بخشدیگا اللہ تعالیٰ اسکو اور جس کیلئے پڑھا جائے اسکی بھی مغفرت ہوجائیگی۔ تو میں نے یاد کیا **لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ** ﷺ پڑھنے کو اس تعداد میں جو روایت فرمایا گیا ہے بنا اسکے کہ نہیں نیت کی تھی میں نے کسی کی خاص کر۔ تو حاضر ہوا میں ایک کھانے پر اپنے بعض دوستوں کیساتھ اور ان میں ایک جوان تھا جو کشف میں مشہور تھا کہ اچانک کھانے کے درمیان رونے لگا تو میں نے پوچھا اس سے رونے کا سبب تو وہ جوان بولا کہ دیکھتا ہوں میں اپنی ماں کو عذاب میں تو بخشدیا میں نے دل ہی دل میں انکو کلمہ طیبہ کا ثواب تو وہ جوان ہنسنے لگا تو بولا جوان میں دیکھ رہا ہوں اپنی ماں کو

(۱۷۲۲) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَصَابَ النَّاسِ مَجَاعَةٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جب تھا جنگ تبوک کا دن تو پہونچی حضرات صحابہ کو بھوک

فَقَالَ عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُهُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ

تو حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ! منگایئے ان حضرات سے انکے بچے ہوئے توشے پھر دعاء فرمایئے اللہ تعالیٰ سے ان کیلئے اس توشے پر برکت کی

فَقَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِنَطْعٍ فَبَسَطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْئُ بِكَفِّ ذُرَةٍ

فرمایا پیارے رسول نے ٹھیک ہے، پھر دسترخوان منگایا تو بچھادیا دسترخوان، پھر دعاء فرمائی پھر منگائے انکے بچے ہوئے توشے تو کوئی ایک مٹھی جولائے

وَيَجِيْئُ الْاٰخِرُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَجِيْئُ الْاٰخِرُ بِكِسْرَةٍ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطْعِ شَيْئٌ يَسِيْرٌ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

اور دوسرے ایک مٹھی چھوہارے لائے اور تیسرے روٹی کا ٹکڑا یہاں تک کہ جمع ہوگئی دسترخوان پر تھوڑی چیز تو دعاء فرمائی پیارے رسول اللہ ﷺ نے

بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا فِیْ اَوْعِيَتِكُمْ وَاَخَذُوْ فِیْ اَوْعِيَتِهِمْ حَتّٰى مَاتَرَكُوْا فِی الْعُسْكَرِ وَعَاءً اِلَّا مَلَاُوْهُ

برکت کی پھر فرمایا پیارے نبی نے کہ لیلو اپنے برتنوں میں تو لے لیا حضرات صحابہ نے اپنے برتنوں میں یہاں تک کہ نہ چھوڑا لشکر میں کوئی برتن مگر اسکو بھر لیا

قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا وَفَضَلَتْ فُضْلَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمایا حضرت ابو ہریرہ نے کہ پھر کھایا حضرات صحابہ نے یہاں تک کہ سیر ہوگئے اور بچ گیا کافی کھانا تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا يَلْقَى اللّٰهَ

میں گواہی دیتا ہوں اس کی کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور بیشک میں اللہ تعالیٰ کا پیارا رسول ہوں، نہیں ملاقات کرے گا اللہ تعالیٰ سے

بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ شَاكٍّ فَيُحْجَبُ عَنِ الْجَنَّةِ (رواہ مسلم)

ان دونوں گواہیوں کیساتھ کوئی بندہ جوشک کرنیوالا نہ ہو کہ پھر روکا جائے وہ جنت سے۔

(۱۷۲۳) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ عُرُوْسًا بِزَيْنَبَ فَعَمَدَتْ

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تھے پیارے نبی ﷺ حضرت زینب کے نکاح کے موقع پر تو ارادہ فرمایا

जौ लाए और दूसरे एक मुटठी छुवाहरे लाए और तीसरे रोटी का टुकड़ा, यहाँ तक कि जमा हो गई दुस्तरख़्वान पर थोड़ी चीज़ तो दुआ फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बरकत की, फिर फ़रमाया प्यारे नबी ने कि ले लो अपने बरतनों में तो ले लिया हज़राते सहाबा ने अपने बरतनों में यहाँ तक कि न छोड़ा लश्कर में कोई बरतन मगर उसको भर लिया, फ़रमाया हज़रते अबू हुरैरा ने कि फिर खाया हज़राते सहाबा ने यहाँ तक कि सैर हो गए और बच गया काफ़ी खाना तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मैं गवाही देता हूँ इसकी कि नहीं कोई माबूद सिवाए अल्लाह तआला के और बेशक मैं अल्लाह तआला का प्यारा रसूल हूँ, नहीं मुलाकात करेगा अल्लाह तआला से इन दोनों गवाहियों के साथ कोई बंदा जो शक करने वाला न हो कि फिर रोका जाए वो जन्नत से।

1723 हदीस शरीफ़:– हज़रते उनस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि थे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हज़रते ज़ैनब के निकाह के मौक़े पर तो इरादा फ़रमाया मेरी वालेदा साहिबा हज़रते उम्मे सलैम ने छुवहारे और घी और पनीर का तो बना लिया उन्होंने हलवा तो उसे एक बड़े प्याले में डाल दिया फिर फ़रमाया ऐ उनस ले जाओ इसे बारगाहे आली में प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की, फिर अर्ज़ करो कि भेजा है यह नज़राना व तोहफ़ा हलवा आपको मेरी वालेदा माजेदा ने और सलाम पेश करती हैं और अर्ज़

اب اچھے ٹھکانے میں تو فرمایا حضرت شیخ اکبر نے کہ پہچان لی میں نے صحت حدیث شریف کی انکے کشف سے اور انکے کشف کی صحت حدیث شریف کی صحت سے (مرقاۃ شریف ج ۲ ص ۱۴۱۳)

(۱۷۲۱) اس حدیث شریف میں تین باتوں کا علم بخوبی ہوگیا (۱) تیسرے دن فاتحہ کرنا سنت ہے اور یہی بزرگان دین اور عامۃ المسلمین کا طریقہ ہے اور بلا روک ٹوک ایمان والوں میں یہ طریقہ جاری ہے اور تیسرے دن فاتحہ و ایصال ثواب کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جناب سیّدنا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جب وصال شریف ہوا تو آپکا تیجہ شریف ہوا۔ تیسرے دن آدمیوں کا اتنا زبردست ہجوم تھا کہ حساب سے باہر۔ ۸۱ قرآن کریم کا ختم ہونا شمار میں آیا اس سے زیادہ پڑھے ہونگے اور کلمہ شریف کا تو کوئی شمار ہی نہیں ہے (ملفوظات عزیزی ص ۸۰)۔ (۲) کھانا سامنے رکھ کر قرآن کریم پڑھنا اور دعا کرنا یہ بھی سنت ہے حالانکہ دشمنان فاتحہ کا یہ بھی اعتراض ہے کہ کھانا سامنے رکھ کر دعاء فاتحہ نہیں کرنا چاہیے یہ اعتراض بھی ''خواہ مخواہ'' کے فنڈ کا مال ہے، چونکہ کھانا سامنے رکھ کر قرآن کریم پڑھنا روزمرہ کا معمول ہے جب بھی کوئی مسلمان کھانا کھاتا ہے تو پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی پڑھتا ہے اور کھانا سامنے ہی رکھا ہوتا ہے اور کوئی نادان پلیٹ یا کھانا اٹھا کر پیچھے رکھ کر بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھتا۔ اس روزمرہ کی سنت سے بھی پتہ چلتا ہے کہ کھانا سامنے رکھ کر قرآن کریم پڑھنا سنت تو ہے مگر بدعت نہیں ہے۔ سنت کو بدعت بتانا الٹی کھوپڑی والوں کا کام ہوتا ہے (۳) یہ کہ فاتحہ کا کھانا تیجے کے چنے سب لوگ کھا سکتے ہیں چونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنے نور نظر لخت جگر سیدنا حضرت ابراہیم کی فاتحہ کی شیرینی تمام صحابہ میں تقسیم فرمائی۔ بعض لوگ اس فاتحہ کے مال کو ''دعوتِ میت'' کہہ کر حکم لگاتے ہیں کہ اس کے کھانے سے دل مردہ ہو جاتا ہے اور تیجے کے چنے کھانے سے دل کالا ہوتا ہے یہ کالے دل والے اس حدیث شریف پر غور کریں۔ وہ کھانا وہ ہے جو بطور دعوت مانگا جائے۔ مانگ کر دعوت کھانا یہ غلط ہے۔ اگر اہل میت خود ہی دعوت دیں تو بلا شبہ یہ کھانا درست ہے۔ گزشتہ باب میں آپ حدیث شریف پڑھ چکے ہیں کہ آپ ﷺ نے بیوہ صحابیہ کی بعدِ دفن دعوت قبول فرمائی اور شرکت فرمائی آپکے ساتھ آپکے صحابۂ کرام بھی تھے یہ بات اور ہے کہ فقراء کو دیں تو بہت اچھا ہے۔ یہ بھی دھیان میں رہے کہ اگر ایک کی روح کو ایصال ثواب کیا جائیگا تو اسکو اتنے ہی کا ثواب پہونچے گا اور اگر کل مومنین و مومنات کو ایصال ثواب کیا جائے تو بھی سب کو اتنا ہی اتنا ثواب پہونچے گا، بٹ کر تقسیم ہو کر نہیں یعنی ایک کلو شیرینی پر ثواب کیا ایک کو بخشا تو ایک ہی کو ایک کلو شیرینی کا ثواب پہونچے گا اور اگر کل مسلمانوں کو بخشا تو ہر ایک کو بھی ایک ایک کلو ہی شیرینی کا ثواب پہونچے گا۔ فتویٰ یہ ہے کہ سب کو پور پورا ہی ثواب ملے گا اور یہی اللہ تعالیٰ کے وسیع فضل کے لائق ہے (ردالمختار ج ۱ ص ۲۴۵) سیّدنا امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ '' اگر ایک کی روحانیت کو صدقہ کر کے تمام مومنین کو شریک کرلے تو سکو پہونچے گا اور جسکی نیت سے دیا گیا ہے اس میں کچھ کمی بھی نہوگی۔ بیشک میرا مالک وسیع رحمت والا ہے (مکتوبات شریف ج ۳ ص ۵۴) فاتحہ ایصال ثواب کو لازم جاننا چاہئے، یہ بھی خاصان خدا کا فیصلہ ہے۔ چنانچہ حضرت مجدد پاک سرہندی نے فرمایا اور صدقہ ودعاء (فاتحہ ایصال ثواب) کو لازم قرار دیا ہے کہ تمہارے مرحومین بڑے احسان کرنے والے تھے اب تم پہ لازم ہے کہ احسان کا بدلہ احسان سے دو اور دعا، صدقے سے ہر وقت انکی مدد کرو اسلئے کہ میت ڈوبنے والے کے مثل انتظار کرتی ہے اور اپنے رشتہ دار، احباب، بھائی یار دوست کی دعاؤں کا جو اسے پہونچتی ہیں (مکتوبات شریف ج ۱ ص ۱۰) سیّدنا حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ''مرنے کے بعد فاسق مومن کو مسلمانوں کے طریقے پر غسل دیں اور استغفار، فاتحہ و درود اور صدقات و خیرات اسکے لئے لازمی چیزوں میں سے شمار کریں (تفسیر عزیزی ص ۱۸۲) نیاز و فاتحہ ایک لازمی چیز ہے جسکو مسلمان پوری پابندی سے کرتے ہیں اور کرنا بھی چاہئے کہ یہ ایک اپنے بھائی کی مدد ہے۔

(۱۷۲۲) تبوک حجاز وشام کے درمیان خیبر سے لگ بھگ سات سو کلومیٹر جانب عمان ایک بستی ہے اور خیبر مدینہ شریف سے تقریباً

اَمِّیْ اُمُّ سُلَیْمٍ اِلٰی تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَاَقِطٍ فَصَنَعَتْ حَیْسًا فَجَعَلَتْهُ فِیْ تَوْرٍ فَقَالَتْ یَااَنَسُ اِذْهَبْ بِهٰذَا

میری والدہ صاحبہ حضرت ام سلیم نے چھوہارے اور گھی اور پنیر کا تو بنالیا انہوں نے حلوہ اُسے ایک بڑے پیالے میں ڈالدیا پھر فرمایا اے انس لیجاؤ اسے

اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهٰذَا اِلَیْكَ اُمِّیْ وَهِیَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ

بارگاہ عالی میں پیارے رسول اللہ ﷺ کی پھر عرض کرو کہ بھیجا ہے یہ نذرانہ وتحفہ حلوہ آپ کو میری والدہ ماجدہ نے اور سلام پیش کرتی ہیں اور عرض کرتی ہیں

اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِیْلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اِذْهَبْ

بیشک یہ تھوڑا سا حلوہ وتحفہ آپ کیلئے ہماری طرف سے یارسول اللہ، تو میں گیا، پھر میں نے عرض کیا تو فرمایا پیارے رسول نے کہ رکھدو اسکو، پھر فرمایا جاؤ انس

فَادْعُ لِیْ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ لِیْ مَنْ لَقِیْتَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰی

کہ بلاؤ فلاں اور فلاں اور فلاں آدمیوں کو، نام لیا پیارے رسول نے انکا اور بلاؤ تم میرے پاس انکو جن سے تم ملو، تو میں نے بلایا انکو جن جن کا نام لیا تھا پیارے رسول نے

وَمَنْ لَقِیْتُ فَرَجَعْتُ فَاِذَا الْبَیْتُ غَاصٌّ بِاَهْلِهٖ قِیْلَ لِاَنَسٍ عَدَدُكُمْ كَمْ كَانُوْا قَالَ

اور انکو جن جنکو میں ملا پھر میں واپس آیا تو اچانک گھر بھرا ہوا تھا حاضرین سے، کہا گیا حضرت انس سے کہ گنتی میں کتنے لوگ تھے؟ حضرت انس نے فرمایا

زُهَاءَ ثَلٰثِمِائَةٍ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَضَعَ یَدَهٗ عَلٰی تِلْكَ الْحَیْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ

کہ تقریبا تین سو، تو دیکھا میں نے پیارے نبی ﷺ کو کہ رکھا پیارے نبی نے اپنا دست کرم اس حلوے پر اور پڑھا جو کچھ اللہ تعالی نے چاہا پھر

جَعَلَ یَدْعُوْ عَشَرَةً یَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَیَقُوْلُ لَهُمْ اُذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْیَاْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا یَلِیْهِ

بلانے لگے پیارے رسول دس دس کو کہ کھاتے تھے حلوے میں سے اور فرماتے تھے پیارے رسول ان سے کہ بسم اللہ کرو اور چاہیئے کہ کھائے ہر شخص اپنے سامنے سے

قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتّٰی اَكَلُوْا كُلُّهُمْ قَالَ

فرمایا حضرت انس نے کہ کھایا انہوں نے یہانتک کہ شکم سیر ہو گئے جاتا تھا ایک گروپ اور آتا تھا دوسرا گروپ یہانتک کہ کھالیا سب کے سب نے فرمایا پیارے رسول نے

لِیْ یَااَنَسُ اِرْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا اَدْرِیْ حِیْنَ وُضِعَتْ كَانَ اَكْثَرَ اَمْ حِیْنَ رُفِعَتْ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

مجھ سے اے انس اُٹھالو! میں نے اُٹھالیا تو میں نہیں جانتا کہ جس وقت میں نے پیش کیا تھا جب زیادہ تھا یا جس وقت اُٹھایا گیا۔

करती हैं, बेशक यह थोड़ा सा हलवा व तोहफ़ा आपके लिये हमारी तरफ़ से या रसूलुल्लाह, तो मैं गया, फिर मैंने अर्ज़ किया तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि रख दो इसको, फिर फ़रमाया जाओ उनस कि बुलाओ फ़लाँ और फ़लाँ और फ़लाँ आदमियों को, नाम लिया प्यारे रसूल ने उनका और बुलाओ तुम मेरे पास उनको जिन से तुम मिलो, तो मैंने बुलाया उनको जिन जिन का नाम लिया था प्यारे रसूल ने और उनको जिन जिन को मैं मिला, फिर मैं वापस आया तो अचानक घर भरा हुवा था हाज़िरीन से, कहा गया हज़रते उनस से कि गिनती में कितने लोग थे? हज़रते उनस ने फ़रमाया कि तक़रीबन तीन सौ, तो देखा मैंन प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि रखा प्यारे नबी ने अपना दस्ते करम उस हलवे पर और पढ़ा जो कुछ अल्लाह तआला ने चाहा फिर बुलाने लगे प्यारे रूसल दस दस को कि खाते थे हलवे में से और फ़रमाते थे प्यारे रसूल उनसे कि बिस्मिल्लाह करो और चाहिये कि खाए हर शख़्स अपने सामने से, फ़रमाया हज़रते उनस ने कि खाया उन्होंने बयहाँ तक कि शिकम सैर हो गए, जाता था एक गुरूप और आता था दूसरा गुरूप, यहाँ तक कि खा लिया सबके सब ने फ़रमाया प्यारे रसूल ने मुझ से ऐ उनस उठालो, मैंने उठा लिया तो मैं नहीं जानता कि जिस वक़्त मैंने पेश किया था जब ज़्यादा था या जिस वक़्त उठाया गया।

1724 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं हाज़िर हुआ प्यारे नबी

ڈھائی سو کلو میٹر فاصلے پر ہے یہ جنگ ۹ھ میں ہوئی اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی آخری جنگ ہے۔ آپ ﷺ نے تمام کھانے کا سامان ایک دسترخوان پر اپنے سامنے لگایا اور پھر دعاء فرمائی۔ جبکہ دعاء برکت تو اسوقت بھی ہوسکتی تھی کہ جب وہ ان صحابہؓ کرام کے تھیلوں اور جھولوں میں کھانے کا سامان رکھا تھا۔ آپ ﷺ کا سامان خورد ونوش منگانا اور سامنے دسترخوان پر جمع کر کے رکھوانا آپ ﷺ کے علم غیب کے خطبے پڑھ رہا ہے کہ آپ ﷺ کو علم تھا کہ ایک وقت آئیگا کہ منافقین مسلمانوں کو یہ کہہ کے دھوکہ دینگے کہ کھانا سامنے رکھ کر دعاء مانگنا جائز نہیں ہے ثابت نہیں ہے! لہٰذا آج ہی انکی نکایت اور سنیوں کی حمایت کردیجائے۔ یہ بھی ذہن نشین رہے کہ فاتحہ ودعاء ایک ہی بات ہے۔

(۱۷۲۳) کھانا سامنے رکھ کر قرآن کریم پڑھنا اور دعاء کرنا دونوں سنت ہیں اور کھانا سامنے رکھ کر دعاء کرنے کو بدعت بتانا یہ سنت کی توہین ہے اور سنت کی توہین بے ایمان سے متوقع ہے۔ اب اس آئینے میں وہ لوگ اپنے دھرم کی تھوتھڑی دیکھیں جو کھانا سامنے رکھ کر قرآن کریم پڑھنے اور دعاء کرنے یعنی فاتحہ اور قل شریف کو منع کرنے کا دن ورات منحوس وظیفہ جپتے ہیں۔ قربانی کا جانور سامنے رکھ کر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ دعاء فرماتے تھے کہ یااللہ تعالیٰ اسے میری امت کیطرف سے قبول فرما۔ دعاء قربانی آیات قرآنی پر مشتمل ہے تو قربانی کا جانور سامنے رکھکر قرآن بھی پڑھا گیا اور دعاء بھی کی گئی۔ سمجھدار کیلئے اتنا بھی بہت ہے۔

(۱۷۲۴) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا دعاء برکت فرمانا گویا کہ برکتوں کا سمندر موجزن ہونا ہے۔ ایک وسق سات صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع تقریباً چار کلو ۸۲ گرام کا ہوتا ہے تو ایک وسق کا وزن تقریباً ڈھائی کوئنٹل ہوا جبکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کئی وسق کھجوریں تو صدقہ فرمادیں اور خود بھی خوب کھائیں اور احباب کو بھی خوب کھلائیں گویا کہ ٹنوں خرچ کرلیں مگر توشہ دان جوں کا توں ہے اور وقت دعاء وہ کھجوریں آدھا کلو تھیں۔ شعر:

نوازشات وعنایات ووسعتیں لے کر
حضور آئے زمانے میں برکتیں لے کر (یادلی)

مگر یہ بات پیش نظر رہے کہ آپ ﷺ نے نہ صرف یہ کہ ان کھجوروں کو اپنی نگاہ کرم کے سامنے رکھا بلکہ ان پر اپنا دست کرم بھی رکھا اور پھر کچھ پڑھا اور دعاء فرمائی۔ کھانا سامنے رکھ کر کچھ پڑھنا اور پھر دعاء کرنا یہ سنت نبوی ہے۔ اب سنت نبوی کو بھی بدعت کہنا اسکا صاف و صریح مطلب یہ ہوا کہ منافقوں پر بدعت کا بھوت سوار ہے کہ ہر نیک کام کو بھی بدعت کہہ دیتے ہیں۔ اگر مالیدہ کھیر کسی بزرگ کی فاتحہ کیلئے انکی روح کو ثواب پہنچانے کے ارادے سے پکائیں اور کھلائیں تو کوئی بھی مضائقہ نہیں ہے (فتاویٰ عزیزیہ ص ۱۴۱) اگر فاتحہ کسی بزرگ کے نام سے دی گئی تو مالداروں کو بھی کھانا جائز ہے (فتاویٰ عزیزیہ ص ۴۱) جو کھانا کہ امامین کریمین حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیلئے تیار کیا جائے اس پر فاتحہ درود وقل پڑھنا تبرک بنادیتا ہے اس تبرک کا کھانا بہت اچھا ہے (فتاویٰ عزیزیہ ص ۷۵) سیدنا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کچھ شیرینی پر عموماً خواجگان چشت کے نام فاتحہ پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے حاجت کی دعاء کریں ہر روز اسی طرح کریں (انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ)

(۱۷۲۵) یعنی اپنی فرض نماز پڑھ کر اپنی ذمہ داری پوری کرو اور نفل نماز پڑھ کر اپنے والدین کیلئے ایصال ثواب کرو۔ رمضان شریف میں اپنے فرض روزے رکھ کر اپنی ذمہ داری پوری کرو اور غیر رمضان مبارک میں علاوہ اُن دونوں کے جن میں روزہ رکھنا منع ہے نفل روزے رکھ کر اپنے ماں باپ کی ارواح کو ایصال ثواب کرو گویا کہ نماز پڑھ کر اور روزے رکھ کر بھی ایصال ثواب کیا جاتا ہے۔

(۱۷۲۶) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ایک قربانی اپنی طرف سے فرمائی اور ایک قربانی اپنی امت کی طرف سے فرمائی۔ ایک قربانی پوری امت کیطرف سے فرما کر آپ ﷺ نے اپنے خصوصی اختیار کا مظاہرہ فرمایا ورنہ ایک آدمی کیطرف سے ایک ہی قربانی ہوتی ہے زندوں اور مردوں کیطرف سے قربانی فرما کر آپ ﷺ نے ایصال ثواب کا درس دیا ہے اسلئے امت محمدیہ آپ ﷺ کی طرف سے بھی قربانی کرتی ہے فقیر قدیری بھی تقریباً چالیس سال سے اس سعادت سے مشرف ہے۔ بزرگان اہل سنت نے اپنی کتابوں میں ایک حدیث شریف تحریر فرمائی ہے وہ بھی ملاحظہ

فرمائیں: ''آپ ﷺ نے اپنے چچا جان سیّد الشہداء حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح پاک کو ایصال ثواب کرنے کیلئے تیسرے دن، دسویں دن، چالیسویں دن، چھٹے مہینے اور سال بھر کے بعد کھانا دیا اور حضرات صحابۂ کرام بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے (حاشیہ خزانۃ الروایات، ریاض القاصد ص ۱۲، انوار ساطعہ ص ۱۴۵) اس حدیث شریف کی روشنی میں خواہ مخواہ والی کج بحثیوں کا اندھیرا تو خود بخود رخصت ہوگیا کہ تیجہ، دسواں، چالیسواں، چھماہی، برسی کرنا یہ حدیث شریف کی روشنی میں بھی پایۂ ثبوت کو پہونچا۔ مگر یہ بات بدستور یاد رکھی جائے کہ اگر ان تاریخوں کا تعین حدیث شریف میں نہ بھی ہوتا تب بھی تاریخوں کا تعین کرنا کوئی جرم نہوتا کیونکہ یہ نیک کام تعین سے ہی ہوتا ہے۔ سینکڑوں سالوں سے جامع مسجد میں جمعہ کی نماز کے اوقات مقرر ہی ہیں جبکہ جمعہ کے چار پانچ گھنٹوں میں کسی بھی وقت جمعہ پڑھا جاسکتا ہے تو یہ مقرر کرلینا اپنی آسانی کی وجہ سے ہے یہ کوئی ناجائز کام نہیں ہے۔

(۱۷۲۷) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سالانہ شہدائے احد کی قبور مبارکہ پر جلوہ افروز ہوتے تھے۔ سالانہ قبور پر آنے اور سالانہ فاتحہ وایصال ثواب کرنے ہی کو عرس شریف کہتے ہیں۔

(۱۷۲۸) عہد نبوی، عہد صدیقی، عہد فاروقی، عہد عثمانی میں سالانہ فاتحہ کا اہتمام ہوتا رہا ہے، اسی سالانہ فاتحہ کا نام عرس شریف ہے۔ صاحبزادئ رسول ﷺ نے مزارات شہداء احد پر جلوہ گر ہوکر یہ پیغام عنایت فرمایا کہ مزارات مبارکہ پر شرعی اہتمام کیساتھ عورتوں کی حاضری سنت فاطمی ہے ان احادیث کریمہ میں سال سے مراد وہی جنگ احد کا واقعہ ہے کہ جب ان حضرات کا یوم شہادت آتا تو اس میں آپ ﷺ جلوہ گر ہوتے اور انکے لئے ایصال ثواب فرماتے۔ جو جو والد محترم کو کرتے دیکھا وہی صاحبزادئ محترمہ نے عمل کیا اور وہ طریقہ حضرات خلفائے راشدین نے اختیار فرمایا۔ احادیث کریمہ کے بعد اب خاصان خدا کا فیصلہ بھی ملاحظہ فرمایئے: سیّدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ دن جس میں یہ بارگاہ الٰہی میں پہونچے اور اسکے دربار اقدس میں تو امید کیجاتی ہے اس دن میں خیر وبرکت کی اور نورانیت کی زیادہ، اور بھرپور تمام دنوں سے، اور فیصلے کے طور پر فرماتے ہیں بس وہ یوم عرس متاخرین کے مستحسن فرمائے ہوئے میں سے ہے'' (ما ثبت من السنہ۔ ص ۱۷۴) میں کہتا ہوں کہ یہ روایت کہ ہو عرس ۹ ربیع الثانی شریف کو اور یہ تاریخ عرس رہی ہے کہ پایا ہے ہم نے جس پر سیّدنا الشیخ الامام العارف العامل الشیخ عبدالوہاب القادری المکی قدس سرہٗ کو جو پابندی فرماتے تھے سیّدنا حضرت غوث اعظم پیر پیراں میر میراں شیخ سیّد عبدالقادر محی الدین جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یوم عرس میں اور اعتماد اس روایت پر ہے یا اس روایت پر جس پر دیکھا اپنے شیخ سیّدنا علی متقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دو دن کے علاوہ دوسرے مشائخ کرام اور مشہور ہو گیا ہمارے شہروں میں یہ یوم عرس گیارہ تاریخ کو اور یہی جانا پہچانا ہوا ہے ہمارے اہل ہند مشائخ کے نزدیک (ما ثبت من السنہ۔ ص ۱۷۳) عرس تمام ہی بزرگان دین کا طریقہ ہے۔

(۱۷۲۹) خواتین اسلام کیلئے زیارت قبور سنت فاطمی ہے۔ وہاں زیارت کیلئے جانا اور قبر شریف کی مرمت ودرستگی کرنا بھی سنت فاطمی ہے اور قبر کے سرہانے پتھر نصب کرنا جسکو ہمارے محاورے میں ''تکیہ'' کہتے ہیں سنت فاطمی ہے اور وہاں قرآن کریم پڑھنا ایصال ثواب کرنا، دعاء کرنا یہ سنت فاطمی ہے اور مزارات شہداء کرام پر آنسو بہانا بھی سنت فاطمی ہے۔ سالانہ مزارات مبارکہ پر حاضری دینا، سالانہ فاتحہ کا اہتمام کرنا سنت ہے اور اسی کا نام عرس بھی ہے ''سالانہ فاتحہ اگر عام مسلمانوں کی ہو تو اس کو عرف عام میں ''برسی'' کہتے ہیں اور سالانہ فاتحہ اگر کسی خاص بزرگ کی ہو تو اسکو کبھی تاریخی وصال سے موسوم کرتے ہیں جیسے بارھویں شریف، اکیسویں شریف، سترھویں شریف، گیارھویں شریف، چودھویں شریف وغیرہم اور کبھی عرس شریف کہتے ہیں۔ آپ ﷺ کی تدفین مبارکہ کے بعد نو دن تک ازواج مطہرات میں سے ہر ایک نے ایک ایک دن ایصال ثواب نذر ونیاز اور فاتحہ کا انتظام فرمایا اور مسئلہ خلافت طے ہوجانے کے بعد آپ ﷺ کے وصال شریف کے بارھویں دن جب سیّدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسند خلافت پر جلوہ گستر ہوئے یہ خلافت بلا فصل ہے تو ''حضرت ابوبکر نے آپ ﷺ کے روح مبارکہ کو ایصال ثواب کرنے کیلئے اتنا کھانا تیار

کرایا جو تمام مدینہ شریف کے رہنے والوں کو کفایت کرے۔ مدینہ شریف کے ساکنان میں یہ شور ہوا کہ آج کیا معاملہ ہے؟ حضرات صحابۂ کرام نے جواباً فرمایا آج آپ ﷺ کا عرس شریف ہے اور بارھویں شریف کا عرس مشہور ہو گیا (تفسیر زاہدی شریف، مخ المعانی ص۱۱) اسلامی تاریخ کا سب سے پہلا عرس شریف آپ ﷺ کا پیارے صدیق اکبر نے کیا جسکو عام صحابۂ کرام نے عرس شریف کہا۔

(۱۷۳۰) اس حدیث شریف کی شرح میں حضرات شرّاح حدیث شریف نے کیا کیا ارشاد فرمایا ہے آپ تفصیل سے ملاحظہ فرمائیں: سیّدنا حضرت عینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ''تخفیف عذاب کے اسباب میں حضرات علماء کرام کے چند اقوال ہیں حضرت علامہ خطابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تخفیف عذاب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے اثر کی برکت کی وجہ سے ہے اور دعاء تخفیف عذاب کی وجہ سے ہے کہ آپ ﷺ تر شاخ کی تری کا باقی رہنا تخفیف عذاب کی وجہ قرار دیا۔ اسکی وجہ یہ نہیں کہ تر لکڑی میں کوئی ایسی خوبی ہے جو خشک لکڑی میں نہیں ہے۔ سیّدنا حضرت علامہ نووی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرات محدثین کرام فرماتے ہیں کہ یہ اس بات پر محمول ہے کہ آپ ﷺ نے جب تک دونوں شاخیں خشک نہوں اور ان دونوں شخصوں کی تخفیف عذاب کی دعاء و سفارش فرمائی تو خشک ہونے تک انکے آپ ﷺ کی شفاعت تخفیف عذاب کے بارے میں قبول ہوئی اور کہا گیا ہے کہ احتمال یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ اس وقت تک دونوں کے کیلئے دعاء فرماتے ہوں اور ایک قول یہ بھی ہے کہ تخفیف عذاب اس وجہ سے ہو کہ جب تک وہ دونوں شاخیں تر رہینگی تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی رہینگی اور اس تسبیح کی برکت سے عذاب میں تخفیف ہوتی ہے اور خشک لکڑی تسبیح نہیں کرتی اور فرمایا حضرات محدثین عظام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان عالیشان کے بارمیں ''اور نہیں ہے کوئی چیز مگر پاکی بیان کرتی ہے اسکی خوبی کیساتھ اور لیکن تم نہیں سمجھتے انکی تسبیح کو'' اسکے معنیٰ یہ ہیں کہ کوئی زندہ چیز نہیں جو اللہ تعالیٰ کی تسبیح نہ کرتی ہو پھر ہر چیز کی زندگی اسکے مطابق ہوتی ہے، لکڑی کی حیات اس وقت تک ہے جب تک خشک نہو پتھر کی حیات اس وقت تک ہے جب تک کاٹا نہ جائے (عینی شرح بخاری ج۱ ص۸۷۴) سیّدنا حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''کہا گیا ہے کہ تخفیف عذاب کی وجہ یہ ہے کہ کھجور کی شاخیں جب تک تر رہیں گی اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی رہیں گی تو تسبیح کی برکت سے تخفیف عذاب ہوگی اور اس بنا پر یہ برکت درخت وغیرہ ہر اس چیز کو عام ہوگی جس میں تری ہے اسی طرح ہر اس چیز میں جو متبرک ہے جیسے ذکر و تلاوت قرآن کریم میں بدرجۂ اولیٰ یہ برکت ہوگی اور سیّدنا حضرت بریدہ ابن الخصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عمل کو کرنے کی وصیت فرمائی کہ انکی قبر پر دو شاخیں کھجور کی رکھ دیجائیں اسکا بیان اسی کتاب کے باب الجنائز میں آئیگا اور حضرت بریدہ اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ انکی پیروی کیجائے (فتح الباری شرح بخاری ج۱، ص۲۲۳) سیّدنا حضرت علامہ خطیب قسطلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جب تک وہ شاخ تر رہے گی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کریگی اور تسبیح کی برکت سے تخفیف عذاب ہوگی اور اس قت ہر اس چیز کو جس میں تری ہے یہ حکم عام ہوگا خوشبو ہو یا سبزی وغیرہ اور خشک چیز تسبیح نہیں کرتی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''اور نہیں ہے کوئی چیز مگر پاکی بیان کرتی ہے اسکی خوبی کیساتھ''، یعنی نہیں ہے کوئی چیز زندہ مگر وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے اور زندگی ہر چیز کی اسکے مناسب ہوتی ہے تو لکڑی کی زندگی اس وقت تک ہے کہ خشک نہو اور پتھر کی زندگی اس وقت تک ہے کہ اپنی کان سے کاٹ نہ لیا جائے'' (ارشادالباری شرح بخاری ج۱، ص۱۷۳) آپ نے حضرات محدثین کرام کی شروح مبارکہ ملاحظہ فرمائیں اب حضرت فقہائے کرام کے فتوے بھی ملاحظہ فرمائیں: ہر شخص کیلئے مسنون ہے کہ آپ ﷺ کے اتباع میں تر شاخیں کھجور کی قبر پر رکھے اسلئے کہ اصل یہ ہے کہ آپ ﷺ کے افعال مبارکہ کی پیروی کرنا ہے۔ البتہ جب کوئی دلیل خصوصیت کی ہو تو ضرور وہ خاص ہوگا۔ اس جگہ کوئی دلیل تخصیص نہیں ہے۔ تو اس مسئلہ میں آپ ﷺ کی پیروی کرنا مندوب و مستحسن ہوگا (فتاوہ حدیثیہ ص۲۰۰) مستحب فرمایا ہے حضرات فقہائے کرام نے قرآن کریم کا پڑھنا قبر کے پاس اس حدیث شریف کی وجہ سے۔ اسلئے کہ قرآن کریم کی تلاوت شریف تخفیف عذاب میں تر شاخوں کی تسبیح سے اولیٰ ہے اور ذکر کرنا سیّدنا

(۱۷۲۴) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں حاضر ہوا پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں کھجوریں لیکر تو میں نے عرض کیا

یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ فِیْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَالِیْ فِیْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ قَالَ

یارسول اللہ دعاء فرمادیجئے ان کھجوروں میں برکت کی تو دست پاک لگایاان میں پھر دعاء فرمائی میرے لئے ان کھجوروں میں برکت کی، فرمایا پیارے نبی نے

خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِیْ مِزْوَدِكَ كُلَّمَا اَرَدْتَ اَنْ تَاخُذَ مِنْهُ شَیْئاً فَادْخِلْ فِیْهِ یَدَكَ فَخُذْهُ

لو ان کو کہ ڈال لو ان کو اپنے توشہ دان میں جب تم ارادہ کرو یہ کہ لو ان میں سے تو داخل کرو اس توشہ دان میں اپنے ہاتھ کو تو لیلو اس کو

وَلَاتَنْثِرْهُ نَثْراً فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ الثَّمَرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسَقٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَكُنَّا نَاكُلُ مِنْهُ

اور اس کو جھاڑنا مت، تو اُٹھائے میں نے ان کھجوروں میں سے اتنے اتنے وسق اللہ تعالیٰ کی راہ میں پھر ہم بھی کھاتے تھے ان میں سے

وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَایُفَارِقُ حَقْوِیْ حَتّٰی كَانَ یَوْمٌ قُتِلَ عُثْمَانُ فَاِنَّهٗ اِنْقَطَعَ۔ (رواہ الترمذی)

اور کھلاتے بھی تھے اور نہ جدا ہوتے تھے میری کمر سے یہاں تک کہ جب تھا وہ دن کہ شہید کئے گئے حضرت عثمان غنی کہ وہ توشہ دان گر گیا۔

(۱۷۲۵) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ اَبَوَانِ اَبَرُّهُمَا

ترجمہ: بیشک ایک شخص نے سوال کیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے تو عرض کیا میرے والدین ہیں کہ میں بھلائی کرتا تھا انکے ساتھ

حَالَ حَیَاتِهِمَا فَكَیْفَ لِیْ بِبِرِّهِمَا بَعْدَ مَوْتِهِمَا فَقَالَ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ مِنَ الْبِرِّ بَعْدَ الْمَوْتِ

انکی حیات میں تو کیسے کرسکتا ہوں میں ان دونوں کیساتھ بھلائی ان دنوں انتقال کے بعد تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے بیشک بھلائی بعد موت

اَنْ تُصَلِّیَ لَهُمَا مَعَ صَلَاتِكَ وَاَنْ تَصُوْمَ لَهُمَا مَعَ صَوْمِكَ۔ (رواہ الدار قطنی)

یہ ہے کہ نماز پڑھو تم ان کیلئے اپنی نماز کیساتھ اور روزہ رکھو تم اپنے والدین کی طرف سے اپنے روزے کیساتھ۔

(۱۷۲۶) حدیث شریف: ذَبَحَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَوْمَ الذَّبْحِ یكشین اَقْرَنَیْنِ الْمَحْیَنِ مَوْجُوْئَیْنِ

ترجمہ: ذبح فرمائے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے دن دو بکرے سینگ والے خوبصورت خصی

सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में खजूरे लेकर तो मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह दुआ फ़रमा दीजिये इन खजूरों में बरकत की तो दस्ते पाक लगाया उनमें फिर दुआ फ़रमाई मेरे लिये उन खजूरों में बरकत की, फ़रमाया प्यारे नबी ने लो इन को डाल लो अपने तोशेदान में जब तुम इरादा करो यह कि लो इनमें से तो दाख़िल करो इस तोशेदान में अपने हाथ को, ले लो उसको और उसको झाड़ना मत, तो उठाये मैंने उन खजूरों में से इतने इतने वस्क अल्लाह तआला की राह में फिर हम भी खाते थे उनमें से और खिलाते भी थे और न जुदा होते थे मेरी कमर से यहाँ तक कि जब था वो दिन कि शहीद किये गये हज़रते उस्माने ग़नी कि वो तोशेदान गिर गया।

1725 हदीस शरीफ़:– बेशक एक शख्स ने सवाल किया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो अर्ज़ किया मेरे वालदैन हैं कि मैं भलाई करता था उनके साथ उनकी हयात में तो कैसे कर सकता हूँ मैं उन दोनों के साथ भलाई उन दिनों इंतेक़ाल के बाद तो फ़रमाया प्यारे नबी ने बेशक भलाई बादे मौत यह है कि नमाज़ पढ़ो तुम उनके लिये अपनी नमाज़ के साथ और रोज़ा रखो तुम अपने वालदैन की तरफ़ से अपने रोज़े क साथ।

1726 हदीस शरीफ़:– ज़िब्ह फ़रमाये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कुरबानी के दिन दो बक्रे

حضرت امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہ سیّدنا حضرت بریدہ بن خصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ انکی قبر پر دو شاخیں کھجور کی رکھی جائیں تو گویا انہوں نے برکت حاصل کی ایسے فعل سے جو فعل آپ ﷺ کے مثل تھا (مرقاۃ، شرح مشکوٰۃ ج ۱، ص ۲۸۶) اور مکروہ ہے تر گھاس کا کاٹنا قبرستان سے اور اگر خشک ہے تو کوئی حرج نہیں (عالمگیری، فتاویٰ قاضی خاں) مکروہ ہے تر گھاس اور سبزی کا کاٹنا قبرستان سے نہ کہ خشک کا۔ جیسا کہ ''بحر الرائق'' اور ''درر'' اور ''شرح منیہ'' میں ہے اور اسکی وجہ امداد الفتاح'' میں بیان کی گئی ہے کہ گھاس جب تک تر رہتی ہے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے اور اس سے میت کو اُنس حاصل ہوتا ہے اور اسکے ذکر کی وجہ سے رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے اور اسکے مثل ''فتاویٰ خانیہ'' میں ہے (رد المختار ج ۱ ص ۸۴۶) اس ایک عبارت میں پانچ کتب فقہ کا حوالہ بھی موجود ہے۔

سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اس حدیث شریف سے ایک جماعت دلیل پکڑتی ہے قبر پر سبزہ اور پھول اور خوشبو ڈالنے کی (لمعات شریف) سیدنا حضرت ملا علی حنفی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بعض حضرات ائمہ کرام نے ہمارے اصحاب میں سے فتویٰ دیا ہے کہ قبر پر ہار پھول خوشبو ڈالنے کی جو عادت ہے وہ سنت ہے (مرقاۃ شریف) سیدنا حضرت بریدہ ابن خصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی نے فرمایا کہ ایک صحابی نے وصیت فرمائی تھی کہ رکھدیں میری قبر میں دوہری شاخیں تاکہ نجات نصیب ہو (لمعات شریف، جامع الاصول شریف) مومنین کی قبر پر ہار پھول ڈالنا سنت رسول بھی ہے اور سنت صحابہ بھی۔ فقہ کی مشہور کتابوں کے حوالے بھی ملاحظہ فرمالیں: ہمارے بعض متاخرین اصحاب نے سنت ہونے کا فتویٰ دیا ہے کہ خوشبو اور پھول چڑھانے کی جو عادت ہے وہ سنت ہے اس حدیث شریف کی وجہ سے (طحطاوی علی مراقی الفلاح) ایک اور فقہی عبارت ملاحظہ فرمائیں: اس سے بھی اور حدیث شریف سے بھی ان چیزوں (ہار پھول پتی وغیرہا) کے قبور پر رکھنے کو مستحب فرمایا گیا ہے۔ اور قبور پر ہار پھول پتی خوشبو چڑھانے کو قیاس کیا جائیگا اس حدیث شریف پر جسکی عادت پڑگئی ہے ہمارے زمانے میں (شامی) سیدنا حضرت اورنگ زیب عالمگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حیات مبارکہ میں اپنے زیر اہتمام جو فتوے کی کتاب'' فتاوٰی ہندیہ عرف عالمگیری'' ترتیب دلائی تھی اسمیں ہے'' رکھنا پھول اور خوشبو کا قبروں پر اچھا ہے (عالمگیری) ایک حدیث شریف اور بھی ملاحظہ فرمائیں: (ترجمہ) جس شخص نے مسلمان کی قبر پر پھول ڈالے تو اللہ تعالیٰ اس پھول کی تسبیح کی برکت سے اس میت کو بخش دیگا اور لکھے گا پھول ڈالنے والے کیلئے نیکی (شرح برزخ، ذوالفقار حیدریہ، وسیلۃ النجات) پھر یہ کہ اسلام کا ایک قاعدہ یہ بھی ہے جسے خود سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جسے مسلمان اچھا جانیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ تو اس قانون کے مطابق بھی یہ درست ہے مکنپور شریف، اجمیر شریف، دہلی شریف، کلیر شریف، کچھوچھہ شریف، پیلی بھیت شریف، اور تمام اولیاء کرام کے آستانوں پر ہار پھول کا چڑھانا بھی اسکے مفید و مستحب ہونے کا بہترین ثبوت ہے۔ (۶) جب سبزے کے ذکر سے تخفیفِ عذاب قبر ہوتی ہے تو انسان کے ذکر کرنے سے تو بدرجۂ اولیٰ عذاب قبر میں نہ صرف یہ کہ تخفیف عذاب بلکہ عذاب کا دفعیہ ہوگا لہٰذا قبور کے پاس تلاوت قرآن کریم کرنا اور اذان دینا بھی درست ہے۔ البتہ'' ہر فرض سے اہم فرض'' نہیں ہے۔ (۷) ہر خشک تر چیز ذکر الٰہی کرتی ہے مگر سبزے کی تسبیح وذکر سے مُردے کو راحت پہونچتی ہے ایسے ہی بے دین و بد عقیدہ کی تلاوت کا کوئی فائدہ نہیں ہے کہ اس میں کفر کی خشکی ہے۔ مومن کی تلاوت مفید ہے کہ اس میں ایمان کی تری ہے۔ (۸) گنہگاروں کی قبور پر سبزہ ڈالنے سے عذاب ہلکا ہوگا اور بزرگان دین کی قبور پُرنور پر ہار پھول پیش کرنا انکے ثواب میں اضافے اور درجات میں بلندی کا زرین ذریعہ ہوگا۔ حلال جانوروں کا پیشاب بھی نجس ہے جس سے بچنا واجب ہے۔ دیکھو اونٹ کا چرواہا اونٹ کے پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے کی وجہ سے مبتلائے عذاب ہوا۔ (۹) خشک ہونے کا لفظ یہ بتا رہا ہے کہ یہ عذاب قبر ہلکا کرنے کی تاثیر صرف سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے پیارے ہاتھوں کی برکت نہ تھی بلکہ اگر آج ہم بھی مومنین کی قبور پر سبزہ ڈالیں تو بھی یہی تاثیر ہوگی اور مقبور کو فائدہ پہونچے گا۔ (۱۰) بزرگوں کے قبرستان میں قدم رکھنے کی برکت سے وہاں سے

فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفاً

توجب لٹایا انکو تو پڑھا پیارے نبی نے: انی وجهت وجهی للذی فطر السموٰت والارض علیٰ ملة ابراهیم حنیفاً

وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهُ

وما انا من المشركين ان صلاتی ونسکی ومحیای و مماتی لله رب العالمين لاشریك له

وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ أُمَّتِهِ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ۔ (رواه احمد و ابوداؤد)

وبذلك امرت وانا من المسلمين اللهم منك ولك عن محمد امته بسم الله الله اکبر پھر ذبح فرمایا۔

﴿باب العرس ترجمہ: عرس کا باب﴾

(۱۷۲۷) حدیث شریف: إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَأْتِيْ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ بِأُحُدٍ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ حَوْلٍ۔ (رواه ابن ابی شیبة)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تشریف لاتے تھے حضرات شہداء احد کی قبور مبارکہ پر ہر سال کے کنارے پر۔

(۱۷۲۸) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَزُوْرُ الشُّهَدَاءَ بِأُحُدٍ فِيْ كُلِّ حَوْلٍ وَإِذَا بَلَغَ الشِّعْبَ

ترجمہ: پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیارت فرماتے تھے شہداء احد کی ہر سال اور جب پہونچتے شعب کے پاس

رَفَعَ صَوْتَهُ فَيَقُوْلُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ثُمَّ أَبُوْبَكْرٍ كُلَّ حَوْلٍ يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ

تو بلند فرماتے اپنی آواز کو تو فرماتے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار پھر حضرت ابوبکر ہر سال اس کے مثل کرتے

ثُمَّ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ عُثْمَانُ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَأْتِيْهِمْ وَتَدْعُوْ كَانَ سَعْدُ ابْنُ وَقَّاصٍ

پھر حضرت عمر ابن خطاب پھر حضرت عثمان غنی اور تھیں حضرت فاطمہ کہ وہ تشریف لاتیں انکے مزارات پر اور دعاء فرماتیں اور حضرت سعد ابن ابی وقاص بھی

يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُ عَلٰى أَصْحَابِهِ فَيَقُوْلُ أَلَا تُسَلِّمُوْنَ عَلٰى قَوْمٍ يَرُدُّوْنَ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ۔ (رواه البیهقی)

حضرات شہداء احد کو سلام فرماتے پھر فرماتے اپنے ساتھیوں کی طرف۔ متوجہ ہوتے تو فرماتے تم کیوں سلام نہیں کرتے ان لوگوں کو جو جواب سلام دیتے ہیں۔

(۱۷۲۹) حدیث شریف: إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم كَانَتْ تَزُوْرُ قَبْرَ حَمْزَةَ

ترجمہ: بیشک حضرت فاطمہ بنت پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیارت فرماتی تھیں حضرت امیر حمزہ کی قبر شریف کی

सींघ वाले खूबसूरत ख़स्सी तो जब लिटाया उनको तो पढ़ा प्यारे नबी ने "इन्नी वज्जहतो वजहिया लिल्लज़ी फ़तरस समावाते वलअर्दा अला मिल्लते इब्राहीमा हनीफव वमा अना मिनलमुर्शेकीन इन्ना सलाती वनुसुकी वमाहयाया वममाती लिल्लाहे रब्बिल आलामीन लाशरीका लहू वबिज़ालेका उमिरतो वअना मिनल मुस्लेमिन अल्लाहुम्मा मिन्का वलाका अन मौहम्मादिन उम्मतेही बिस्मिल्लाहे अल्लाहो अकबर" फिर जिब्ह फ़रमाया।

(97) उर्स का बाब

1727 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ़ लाते थे हज़रात शौहदाये औहद की कुबूरे मुबारका पर हर साल के कनारे पर।

1728 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ज़्यारत फ़रमाते थे शोहदाये ओहद की हर साल और जब पहुंचते शाअब के पास तो बुलन्द फ़रमाते अपनी आवाज़ को तो फरमाते "सलामनअलैकुम बिमा सबतुम फनेमा उक्बददार" फिर हज़रते अबू बक्र हर साल इसके मिस्ल करते फिर हज़रते उमर इब्ने खत्ताब फिर हज़रते उसमाने ग़नी और थीं हज़रते फातिमा कि वो तशरीफ़ लातीं उनके मज़ारात पर और दुआ फरमातीं और हज़रते साअद इब्ने अबी विकास भी हज़राते शौहदाये औहद को सलाम फ़रमाते फिर फ़रमाते अपने साथियों की तरफ़ मुतवज्जा होते तो फ़रमाते तुम क्यों सलाम नहीं करते इन लोगों को जो जवाबे सलाम देते हैं।

عذاب اٹھ جاتا ہے یا کم ہو جاتا ہے (مرقاۃ شریف) (۱۱) زیارت کرنا صالحین کا قبور کی تخفیف عذابِ قبر کا وسیلہ ہے۔

(۱۷۳۱) اس حدیث شریف کے بعد فقہی عبارات پڑھ لیجئے تا کہ آپ کو حقیقت کا عرفان ملے۔ "گلاب کا پھول اور خوشبودار پھول کا قبر پر رکھنا مستحب ہے" (فتاویٰ عالمگیری) اور رکھنا گلاب کے پھول کا اور خوشبودار پھول کا قبور پر بہتر ہے اس لئے کہ جب وہ پھول تر رہے گا تسبیح کریگا اور ہوگا میت کیلئے اس پھول کی تسبیح کی وجہ سے آرام وسکون (کنز العباد، فتاویٰ غرائب) اسی وجہ سے فتویٰ دیا ہے بعض ائمہ نے جو ہمارے اصحاب متاخرین میں سے ہیں کہ رواج پا گیا ہے کہ خوشبودار پھول اور کھجور کی تر شاخیں رکھتے ہیں وہ سنت ہے اس حدیث کی وجہ سے (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، ج ۱، ص ۳۸۲)

(۱۷۳۲) سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی اور سیدنا حضرت علامہ احمد شہاب الدین مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس حدیث شریف کی شرح میں فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے اس چادر کو اٹھا دیا جو قبر نبوی پر رہتی تھی۔ ظاہر بات ہے کہ یہ چادر تربت انور پر حضرات صحابہ کرام نے چڑھائی ہوگی اور قبر پر چادر چڑھانا سنت صحابۂ کرام ہے۔ گنبدوں کا بنانا قبروں پر حضرات علماء کرام کی اور حضرات اولیاء عظام اور حضرات صلحاء ذوی احترام کی سنت ہے۔ اور رکھنا چادروں کا اور عماموں کا اور کپڑوں کا انکی قبور پرنور پر جائز کام ہیں۔ جبکہ ان سے مقصود انکی تعظیم ہو عوام کی نگاہ میں یہاں تک کہ نہ حقیر جانیں عوام اس قبر والے کو (تفسیر روح البیان شریف پارہ نمبر ۱۰ سورۂ توبہ آیت نمبر ۱۸) سیدنا حضرت علامہ عبدالغنی نابلسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا" چڑھانا چادروں کا اور پگڑیوں کا اور کپڑوں کا قبروں پر جائز ہے (کشف النور) اور لیکن ہم کہتے ہیں کہ اب جبکہ ارادہ کیا جائے اس چادر چڑھانے سے تعظیم کا عوام کی نظروں میں کہ نہ حقیر جانیں صاحب قبر کو بلکہ حاصل ہو خشوع وادب غافلین اور زائرین کو تو یہ چادر چڑھانا قبر پر جائز ہے اسلئے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے (شامی جلد ۵ باب کراہۃ باب اللبس) قبروں پر چادر چڑھانا اظہار عظمت کیلئے جائز ہے اور کار ثواب ہے جس طرح کعبے شریف کا غلاف بھی اظہار عظمت کیلئے ہے اور کار ثواب ہے۔ کوئی نادان یہ نہ

کہے کہ کیا کعبے شریف کو ٹھنڈ لگ رہی ہے؟۔ اس طرح قرآن کریم پر جزدان اور چولی کا اہتمام ہوتا ہے اسلئے نہیں کہ قرآن کریم کو ٹھنڈ لگتی ہے بلکہ اسلئے کہ اس پر کپڑا دیکھ کر ہی سمجھ لیا جائے کہ یہ قرآن کریم ہے۔ کعبہ شریف ہو کہ قرآن کریم یا قبور صلحاء ان پر غلاف' جزدان' چادر اظہار عظمت کیلئے ڈالا چڑھایا جاتا ہے۔ اسی طرح مزارات بزرگان دین کے قریب روشنی کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے کہ مزارات اولیاء کرام کی عظمت کا بھی ظہور ہو اور زائرین رات بے رات کو آئیں تو انہیں بھی کوئی تکلیف نہ ہو۔ مگر تاریکی پسند اسکو بھی پسند نہیں کرتے۔ حضرات فقہاء کرام فرماتے ہیں" قبروں پر چراغ لیجانا بدعت اور مال کا برباد کرنا ہے ایسا ہی ہے" فتویٰ بزازیہ" میں یہ تمام حکم جب ہے جبکہ خالی ہو فائدے سے۔ لیکن اگر کسی قبر کی جگہ مسجد ہو یا قبر راستے پر ہو یا وہاں کوئی بیٹھا ہو یا کسی ولی کی اولیاء میں یا کسی عالم کی محققین میں سے تو انکی تعظیم کرنے کیلئے اور لوگوں کو بتانے کیلئے کہ یہ ولی کی قبر ہے تا کہ وہ برکتے حاصل کریں اس سے اور دعائیں مانگیں قبرِ ولی کے پاس اللہ تعالیٰ تو قبول فرمائی جائینگی انکی دعائیں۔ تو یہ کام چراغ جلانا جائز ہے (حدیقہ ندیہ) اس فقہی عبارت کے بعد ایک تفسیری عبارت بھی ملاحظہ فرما کر دل ونظر کو روشن کرلیں۔" ایسے ہی روشن کرنا قندیلوں کا چراغوں کا حضرات اولیاء کرام وصلحاء عظام کی قبروں کے پاس حضرات اولیاء کرام کی بزرگی ظاہر کرنے کیلئے تو مقصد اس چراغ کا جلانے میں اچھا مقصد ہے لہٰذا جائز اور نذر ماننا تیل اور چراغ کی اولیاء کرام کیلئے کہ جلایگا انکی قبور کے پاس انکی عظمت ظاہر کرنے کیلئے اور محبت میں انکی تو جائز ہے۔ چراغ جلانے سے روکنا بنڈل کام ہے (تفسیر روح البیان شریف پارہ نمبر ۱۰ سورۂ توبہ آیت نمبر ۱۸)

(۱۷۳۳) سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا" مستحب ہے کہ میت کے اس دنیا سے جانے کے بعد سات دن تک اسکی طرف سے صدقہ وخیرات کیا جائے کہ میت کی طرف سے صدقہ کرنا اسے فائدہ دیتا ہے اس مسئلے میں اہل علم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے اور اسکے جواز میں خصوصاً احادیث کریمہ صحیحہ وارد ہیں۔ بعض حضرات فقہاء کرام نے فرمایا ہے کہ

تَرِمَّهُ وَتُصْلِحُهُ وَقَدْ تَعَلَّمَتْهُ بِحَجَرٍ فَتُصَلِّيْ هُنَاكَ وَتَدْعُوْ وَتَبْكِيْ حَتّٰى مَاتَتْ۔ (رواہ فی شرح احیاء العلوم للزبیدی)

اور قبر شریف کی مرمت و درستگی فرماتی تھیں اور علامت بنادی تھی اس قبر شریف پر ایک پتھر کے ذریعہ اور درود و فاتحہ پڑھتیں ایصال ثواب کرتیں اور روتیں۔

﴿بَابُ وَضْعِ الْوَرْدِ عَلَى الْقَبْرِ ترجمہ: قبر پر پھول چڑھانے کا باب﴾

(۱۷۳۰) حدیث شریف: مَرَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِقَبْرَيْنِ فَقَالَ اَنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ

ترجمہ: گزرے پیارے نبی ﷺ دو قبروں سے تو فرمایا پیارے نبی نے بیشک دونوں قبر والے عذاب دیئے جارہے ہیں اور نہیں عذاب دیئے جارہے

فِيْ كَبِيْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً

بڑی چیز کی وجہ سے لیکن ایک ان دونوں میں کا کہ نہیں بچتا تھا پیشاب سے اور لیکن دوسرا چغل خوری کرتا تھا، پھر لی پیارے نبی نے ایک تر شاخ

فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا

تو چیرا اس کو آدھا آدھا پھر گاڑ دیا پیارے نبی نے ہر قبر پر ایک ایک۔ حضرات صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے یہ کیوں کیا؟

فَقَالَ لَعَلَّهُ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔ (رواہ البخاری)

تو فرمایا پیارے نبی نے کہ امید ہے کہ ہلکا کردیا جائے ان دونوں قبر والوں سے عذاب جب تک نہ سوکھیں دونوں شاخیں۔

(۱۷۳۱) حدیث شریف: مَنْ اَلْقَى الْوَرْدَ عَلٰى قَبْرِ مُسْلِمٍ غَفَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِتَسْبِيْحِهٖ لِلْمَيِّتِ

ترجمہ: جس نے ڈالے پھول مسلمان کی قبر پر، بخش دیگا اللہ تعالیٰ اس پھول کی تسبیح کی برکت سے میت کو

وَيَكْتُبُ لِلْمُلْقِيْ حَسَنَةً۔ (رواہ فی شرح برزخ ذوالفقار حیدریہ)

اور لکھے گا پھول ڈالنے والے کیلئے نیکی۔

﴿بَابُ وَضْعِ السِّتْرِ عَلَى الْقَبْرِ ترجمہ: قبر پر چادر چڑھانے کا باب﴾

(۱۷۳۲) حدیث شریف: اَنَّ اِمْرَاَةً قَالَتْ عَائِشَةُ اِكْشِفِيْ لِيْ عَنْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: بیشک ایک صحابیہ نے عرض کیا حضرت عائشہ سے چادر ہٹادیجئے آپ میرے لئے پیارے رسول اللہ ﷺ کی قبر انور سے

1729 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते फ़ातिमा बिन्ते प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ज़्यारत फ़रमाती थीं हज़रते अमीरे हमज़ा की क़ब्र शरीफ़ की और क़ब्र शरीफ़ की मरम्मत व दुरुस्तगी फ़रमाती थीं और आलामत बना दी थी उस क़ब्र शरीफ़ पर एक पत्थर के ज़रीये और दुरुद व फ़ातिहा पढ़ती और ईसाले सवाब करतीं और रोतीं।

(98) क़ब्र पर फूल चढ़ाने का बाब

1730 हदीस शरीफ़:– गुज़रे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम दो क़ब्रों से तो फ़रमाया प्यारे नबी ने बेशक दोनों क़ब्र वाले अज़ाब दिये जा रहे हैं और नहीं अज़ाब दिये जा रहे बड़ी चीज़ की वजह से लेकिन एक इन दोनों में का कि नहीं बचता था पेशाब से और लेकिन दूसरा चूगलखोरी से फिर ली प्यारे नबी ने एक तर शाख तो चीरा उसको आधा आधा फिर गाढ़ दिया प्यारे नबी ने हर क़ब्र पर एक एक, हज़रते सहाबा ए किराम ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! आपने यह क्यों किया? तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि उम्मीद है कि हल्का कर दिया जाये इन दोनों क़ब्र वालों से अज़ाब जब तक न सूखें दोनों शाखें।

1731 हदीस शरीफ़:– जिसने डाले फूल मुसलमान की क़ब्र पर, बख्श देगा अल्लाह तआला उस फूल की तस्बीह की बरकत से मय्यत को और लिखेगा फूल डालने वाले के लिये नेकी।

میت کو صدقہ اور دعاء کا ثواب پہونچتا ہے۔ بعض روایات مبارکہ میں آیا ہے کہ میت کی روح شب جمعہ کو اپنے گھر آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اسکی طرف سے کوئی صدقہ کرتا ہے یا نہیں (اشعۃ اللمعات شریف) (۱) عید رمضاں (۲) عید قرباں (۳) یوم جمعہ (۴) شب جمعہ (۵) یوم عاشورہ (۶) شب برأت۔ ان چھ مواقع پر ارواحِ مومنین اپنے گھروں پر آتی ہیں۔ غالباً اسی وجہ سے ان مواقع پر فاتحہ، ایصال ثواب کا اہتمام کیا جاتا ہے اور کرنا بھی چاہیے۔

(۱۷۳۴) لہٰذا مومنین ہی اس بات کے قائل ہیں کہ ارواح مومنین بعد وصال وانتقال اپنے گھروں پر آتی ہیں اور کفار اسکے منکر ہوتے ہیں چونکہ آنے جانے کا معاملہ ان سے متعلق ہی نہیں ہے انکے یہاں تو ''بند و بندی'' کا معاملہ ہے۔ بعض جاہل اسے ''آواگون'' بتا کر عوام کو بہکاتے ہیں جب یہ جاہل اپنے مذہب سے واقف نہیں تو دوسرے کے مذہب سے کیا جانکار ہونگے کہ آواگون کو بھی نہیں جانتے۔ آواگون صرف روح کے آنے کا نام نہیں ہے بلکہ روح کا دودسرے جسم میں حلول کر کے نئی دنیاوی زندگی پا کر دنیا میں آنے کا نام ہے اور یہ عقیدہ اسلام کے سراسر خلاف ہے اور صرف مومنین کی روحوں کا آنا یہ دین اسلام ہے۔ اس پر ارشادات نبوی اور فرامین بزرگان دین شاہد عدل ہے۔ احادیث کریمہ کے مقابلے میں اپنی من مانی کرنا یہ اپنے ایمان سے کھلواڑ ہے۔ یہ تو عام ارواح مومنین کی شان ہے کہ مذکورہ مقررہ اوقات میں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں لیکن وہ ایمان والے جو خاصان خدا میں شمار ہوتے ہیں انکی ارواح تو جب چاہتی ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔ ''حضرات اولیاء کرام سے بعید نہیں ہے اس حیثیت سے کہ لپیٹ دی گئی زمین انکے لئے اور حاصل ہیں انکو اجسام کسی چند کہ پاؤ گے تم انکو مختلف مقامات پر ایک وقت میں (مرقاۃ شریف) لیکن سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی روح مبارکہ اسکی تو شان ہی نرالی ہے'' ہمارے علماء کرام نے فرمایا کہ کوئی فرق نہیں ہے آپ ﷺ کی ظاہری زندگی اور باطنی زندگی کے درمیان آپ ﷺ کے مشاہدہ فرمانے اور پہچاننے میں اپنی امت مرحومہ کے حالات واقعات اور ارادوں کو اور انکے دلوں کی باتوں کو یہ ظاہر وباہر ہیں آپ ﷺ کیلئے کوئی پوشیدگی نہیں ان میں (مدخل، مواہب لدنیہ شریف) سیدنا حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سلام پیش کرو آپ ﷺ پر جب جاؤ تم مسجدوں میں اسلئے کہ آپ ﷺ مسجدوں میں جلوہ گر ہوتے ہیں (مرقاۃ شریف)'' اگر نہ ہو گھر میں کوئی تو کہو **السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ** (شفاء شریف) اسکی شرح میں سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں'' اسلئے کہ آپ ﷺ کی روح مبارک جلوہ افروز ہے اہل اسلام کے گھروں میں'' (شرح شفاء شریف)

(۱۷۳۵) زکوٰۃ کے لغوی معانی ہیں پاکی اور بڑھنا چونکہ زکوٰۃ ادا کرنے سے نفس انسانی بخل وکنجوسی کے میل وکچیل سے پاک وصاف ہو جاتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں برکت ہوتی ہے اسلئے اسکو زکوٰۃ کہتے ہیں۔ زکوٰۃ فرض ہونے کے شرائط یہ ہیں (۱) مسلمان ہونا (۲) آزاد ہونا (۳) بالغ ہونا (۴) عاقل ہونا (۵) مال کا قرض سے خالی ہونا (۶) مال کا حاجت اصلی سے فارغ ہونا (۷) مال کا نامی ہونا حقیقۃً جیسے سونا چاندی یا تقدیراً جیسے مال تجارت (۸) مال پر سال گزرنا (۹) ملکیت کا کامل ہونا (۱۰) مالک نصاب ہونا۔ زکوٰۃ کا اجمالی حکم ہجرت سے پہلے مکہ مکرمہ میں آیا اور اسکی تفصیلات ۲ھ میں مدینہ منورہ میں بیان فرمائی گئیں۔ زکوٰۃ حضرات انبیاء کرام پر واجب وفرض نہیں ہے۔ زکوٰۃ کو صدقہ بھی کہتے ہیں کہ اس میں زکوٰۃ دینیوالے کے صدق ایمان واخلاص پر دلیل ہے۔ قرآن کریم میں ۸۲ مقامات پر نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ زکوٰۃ کا منکر کافر ہے اور زکوٰۃ کا نہ دینے والا سخت گنہگار ہے جو زکوٰۃ ادا نہ کرے اسے قتل کیا جائے۔ سال پورا ہوتے ہی زکوٰۃ فوراً واجب ہو جاتی ہے۔ بلا عذر شرعی تاخیر سے زکوٰۃ ادا کرنے والا گنہگار مردود الشہادۃ ہے۔ کل چار مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے (۱) سونا چاندی (۲) مال تجارت (۳) جنگل میں چرنے والے جانور (۴) زمینی پیداوار۔ پیداوار کی زکوٰۃ عشر یعنی دسواں حصہ یا خُمس بیسواں حصہ ہے۔ مال تجارت اور سونے چاندی میں چالیسواں حصہ اور جانوروں کی تفصیلات ''انتخاب شریعت'' میں ملاحظہ فرمائیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے سیدنا حضرت

فَكَشَفَتْهُ لَهَا فَبَكَتْ حَتّٰى مَاتَتْ۔ (رواہ فی شفا شریف)

تو ہٹادی حضرت عائشہ نے چادر ان صحابیہ کیلئے تو وہ رونے لگیں یہاں تک وصال شریف ہوگیا۔

﴿باب اتیان الارواح ترجمہ: روحوں کے آنے کا باب﴾

(۱۷۳۳) حدیث شریف: اِذَا كَانَ يَوْمُ الْعِيْدِ اَوْ يَوْمُ جُمُعَةٍ اَوْ يَوْمُ عَاشُوْرَةَ اَوْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنَ الشَّعْبَانِ

ترجمہ: جب ہوتا ہے عید کا دن یا جمعے کا دن یا عاشورے کا دن یا نصف شعبان کی رات

تَأْتِيْ اَرْوَاحُ الْاَمْوَاتِ وَيَقُوْمُوْنَ عَلٰى اَبْوَابِ بُيُوْتِهِمْ فَيَقُوْلُوْنَ هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَذْكُرُنَا

تو آتی ہیں مُردوں کی ارواح اور کھڑی ہوتی ہیں اپنے اپنے گھروں کے دروازوں پر تو کہتی ہیں کیا ہے کوئی جو یاد کرے ہم کو؟

هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَتَرَحَّمُ عَلَيْنَا هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَذْكُرُ غُرْبَتَنَا۔ (رواہ فی خزانۃ الروایات)

کیا ہے کوئی جو مہربانی کرے ہم پر؟ کیا ہے کوئی جو یاد دلائے ہماری غربت کی؟۔

(۱۷۳۴) حدیث شریف: اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ بَرْزَخٍ مِّنَ الْاَرْضِ تَذْهَبُ

ترجمہ: بیشک اہل ایمان کی روحیں زمین کے برزخ میں جاتی ہیں

حَيْثُ شَائَتْ وَنَفْسُ الْكَافِرِ فِيْ سِجِّيْنَ۔ (رواہ فی کتاب الزھد)

اور کافر کی روح سجین میں قید ہے۔

﴿باب الزکوٰۃ ترجمہ: زکوٰۃ کا باب﴾

(۱۷۳۵) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اِنَّكَ تَأْتِيْ قَوْمًا

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا حضرت معاذ کو یمن کی طرف تو فرمایا کہ بیشک تم جا رہے ہو ایک قوم کے پاس

اَهْلَ كِتٰبٍ فَادْعُوْهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

جو اہل کتاب ہے تو دعوت دو تم ان کو گواہی کی یہ کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے اور بیشک پیارے محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں

---

(99) क़ब्र पर चादर चढ़ाने का बाब

1732 हदीस शरीफ़:– बेशक एक सहाबिया ने अर्ज़ किया हज़रते आयशा से कि चादर हटा दीजिये आप मेरे लिये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की क़ब्रे अनवर से तो हटा दी हज़रते आयशा ने चादर उन सहाबिया के लिये तो वो रोनें लगीं यहाँ तक कि विसाल शरीफ़ हो गया।

(100) रूहों के आने का बाब

1733 हदीस शरीफ़:– जब होता है ईद का दिन या जुमे का दिन या आशूरे का दिन या निस्फ़ शाबान की रात तो आती हैं मूर्दो की अरवाह और खड़ी होती हैं अपने अपने घरों के दरवाज़ों पर तो कहती हैं कि क्या है कोई जो याद करे हमको? क्या है कोई जो महरबानी करे हम पर? क्या है कोई जो याद दिलाये हमारी गुरबत की।

1734 हदीस शरीफ़:– बेशक एहले ईमान की रुहें ज़मीन के बरज़ख़ में जाती हैं और काफिर की रुहें सिज्जीन में कैद हैं।

(101) ज़कात का बाब

1735 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने भेजा हज़रते मआज़ को

معاذ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تھا اور آپ ﷺ انہیں مقام ''ثنیۃ الوداع'' تک پہونچانے تشریف لیگئے تھے۔ حضرت معاذ سواری پر تھے اور آپ ﷺ پاپیادہ۔ آپ ﷺ نے رخصت ہوتے وقت ارشاد فرمایا کہ ''اب تم میری قبر پر آؤ گے اور مجھے ظاہری حیات کے ساتھ نہ پاؤ گے اس پر حضرت معاذ بہت روئے'' حضرت معاذ یمن جنگ کرنے نہیں جارہے تھے کہ وہ تو پہلے ہی فتح ہو چکا تھا آپ وہاں بحیثیت حاکم تشریف لیجارہے تھے۔ آپ ﷺ کو مستقبل کی خبر ہے کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے۔ اس حدیث شریف میں تعلیم ہے کہ مبلغین کو اسلامی احکام کی تبلیغ بتدریج کرنا چاہئے اور نرمی کو شیوہ بنانا چاہئے۔ حکام کو چاہئے کہ وہ صرف ملکی انتظامات ہی میں نہ لگے رہیں بلکہ دین کی تبلیغ میں بھی سرگرم عمل رہیں حاکم کو مبلغ بھی ہونا چاہئے۔ حکام اور افسران کو احکام شرعیہ سے واقفیت بھی ضروری ہے کیونکہ جاہل تبلیغ نہیں کرسکتا۔ زکوٰۃ کافر کو نہیں دے سکتے۔ بنا سخت ضرورت کے ایک جگہ کی زکوٰۃ دوسری جگہ منتقل نہ کیجائے۔ ضرورتاً زکوٰۃ کو دوسری جگہ منتقل کرسکتے ہیں جیسے کہ غنی کے اہل قرابت فقراء وغرباء دوسرے شہر میں رہتے ہوں یا دوسری جگہ سخت فقر وتنگدستی ہو یا دوسرے مقامات مقدسہ جہاں ثواب زیادہ ہو جیسے مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منورہ۔ مالدار، صاحب نصاب زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔ زکوٰۃ میں درمیانی مال لیا جائے عمدہ اور بہترین مال نہ لیا جائے البتہ اگر صاحب مال خود ہی اپنی خوشی سے اچھا مال دے تو انکی مرضی۔ آپ ﷺ نے حضرت معاذ کو حکم فرمایا کہ کسی پر ظلم نہ کرنا۔ یہ قیامت تک کے حکمرانوں کو تعلیم دیجارہی ہے کہ حکمراں مالی، بدنی، زبانی کسی قسم کا ظلم نہ کریں۔ حضرات صحابۂ کرام سبکے سب عادل، کرم فرما تھے کوئی ظالم نہ تھا زکوٰۃ ٹیکس کی طرح نہیں ہے بلکہ قوم کے امراء واغنیاء سے لیکر اسی قوم کے فقراء وغرباء کو دیجاتی ہے تاکہ کوئی فقیر وغریب بھوکا پیاسا نہ رہ جائے۔

(۱۷۳۶) اس شروع حدیث شریف میں ''حق'' سے مراد زکوٰۃ ہے۔ یہ عذاب قرآن کریم میں بھی مذکور ہے ارشاد رب قدیر ہے۔ (ترجمہ) اور جو ذخیرہ کرتے ہیں سونے اور چاندی کو اور نہیں خرچ کرتے اسکو اللہ کی راہ میں تو اے پیارے پیارے نبی آپ بشارت دیدیجئے انکو الم دینے والے عذاب کی جس دن تپایا جائیگا اسکو آگ میں دوزخ کی تو داغی جائینگی اس سے پیشانیاں انکی اور کروٹیں انکی اور پیٹھیں انکی۔ یہ وہ مال ہے جسکا ذخیرہ کیا تھا تم نے اپنی جانوں کیلئے تو چکھو تم اسکو جو تم ذخیرہ کرتے تھے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۵۰)

زکوٰۃ نہ دینے والے ذخیرہ اندوز کنجوس کو داغنا قیامت کے دن، دن بھر ہوتا رہیگا۔ عام اہل محشر تو حساب کتاب میں مشغول ہونگے اور یہ سزا بھگت رہا ہوگا۔ بعد قیامت سزا وجزا کا معاملہ الگ ہے اور اس زکوٰۃ ادا نہ کرنیوالے کو قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا محسوس ہوگا اور نکوکاروں پر قیامت کا دن اتنا آسان ہوگا کہ جتنا چار رکعت نماز پڑھنے میں وقت لگتا ہے۔ جانوروں کی زکوٰۃ فرض ہے۔ مگر گھاٹ پر مسافروں اور فقراء کو دودھ دوہ کر پلادینا مستحب ہے اور مستحب چھوڑنے پر عذاب نہیں ہوتا تو اس حدیث شریف میں وہ فقراء ومسافر مراد ہونگے جنکی بھوک کی وجہ سے جان پر بن آئی ہو یا یہ کہ یہ دودھ پلانا پہلے فرض رہا ہو اور بعد میں مستحب ہوگیا ہو جیسے ابتداء اسلام میں قربانی کا گوشت صرف تین دن رکھنا جائز تھا کیونکہ تنگدستی کا زمانہ تھا۔ تو جو شخص جانوروں کی زکوٰۃ نہ دیگا تو اسکا بھیانک عذاب یہ ہوگا کہ وہ جانور اپنے سینگوں سے اسے چھلنی کردینگے اگر سینگوں والے ہوں جیسے بکرا بکری گائے بیل وغیرہ ورنہ اپنے ٹاپوں، کھروں اور سموں سے روند ڈالینگے۔ اگر دنیا میں کسی جانور کے سینگ ٹوٹے ہوئے ہوں یا مڑے ہوئے ہوں یا منڈا ہو تو وہ پہلے تو اسی حالت میں قیامت میں اٹھے گا مگر بعد ان جانوروں کے سینگ لمبے لمبے نوکیلے ہوجائینگے اور عذاب کا ذریعہ بنیں گے۔ عام اہل محشر حساب وکتاب میں ہونگے اور یہ بھیانک عتاب وعذاب میں ہونگے۔ سائمہ گھوڑوں میں بھی زکوٰۃ فرض ہے۔ گھوڑے میں زکوٰۃ کے علاوہ اور بھی پابندیاں ہیں۔ اگر گھوڑے میں زکوٰۃ فرض نہوتی تو جو جواب گدھے اور خچر کے بارے میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے مرحمت فرمایا وہی جواب گھوڑے کے بارے میں بھی ارشاد فرمادیتے کہ انکے بارےمیں کوئی حکم مجھ پر نازل نہیں ہوا۔ پالتو گھوڑا جو تجارت کیلئے نہو وہ کسی کیلئے ثواب کا باعث ہے تو کسی کیلئے عذاب کا ذریعہ اور کسی کیلئے نہ ثواب نہ عذاب۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ

فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوٰةٍ فِى الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ

پھر اگر وہ حکم مان لیں اس میں تو سکھاؤ تم انکو کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے فرض فرمائی ہیں ان پر پانچ نمازیں دن اور رات میں، پھر اگر وہ حکم مان لیں اس میں

فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فُقَرَآئِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لِذٰلِكَ

تو سکھاؤ انکو بیشک اللہ تعالیٰ نے فرض فرمائی ہے ان پر زکوٰۃ کہ لی جائیگی انکے مالداروں سے پھر لوٹائی جائیگی انکے فقیروں پر، پھر اگر وہ حکم مان لیں اسمیں

فَاِيَّاكَ وَكَرَآئِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔ (رواه البخاری والمسلم)

تو بچنا تم ان کے اچھے مالوں سے اور بچنا تم مظلوم کی بددعاء سے اس لئے کہ نہیں ہے دعاء مظلوم کے درمیان اور اللہ کے درمیان کوئی آڑ۔

(۱۷۳۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَامِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّىْ مِنْهَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں ہے کوئی سونے والا اور نہ چاندی والا جو کہ نہ ادا کرے اس میں

حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صُفِّحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ فَاُحْمِىَ عَلَيْهَا فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ

اسکا حق (زکوٰۃ) مگر جب ہوگا روزِ قیامت تو بنائے جائیں گے اس زکوٰۃ نہ دینے والے کیلئے پترے آگ کے پھر تپائے جائیں گے جہنم کی آگ میں

فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَجَبِيْنُهٗ وَظَهْرُهٗ كُلَّمَا رُدَّتْ اُعِيْدَتْ لَهٗ فِىْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ

پھر داغے جائینگے اسکے ذریعہ اسکی کروٹ اور اسکی پیشانی اور اسکی پشت اور جب لوٹائے جائینگے پھر لائے جائینگے اسلئے کہ اس دن میں کہ ہوگی اسکی مقدار

خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

پچاس ہزار سال کی یہانتک کہ فیصلہ کردیا جائیگا بندوں کے درمیان تو دیکھا اپنا راستہ یا تو جنت کی طرف یا تو دوزخ کی طرف، عرض کیا گیا یارسول اللہ

فَالْاِبِلُ قَالَ وَلَا صَاحِبُ لَا يُؤَدِّىْ مِنْهَا حَقَّهَا وَمِنْ حَقِّهَا حَلْبُهَا

تو اونٹ؟ فرمایا پیارے رسول نے اور ایسا کوئی اونٹ والا نہیں جو نہ ادا کرے اسمیں اسکا حق (زکوٰۃ) اور اسکے حق میں سے ہے اسکا دودھ دوہنا بھی

يَوْمَ وِرْدِهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ اَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيْلًا وَّاحِدًا

اور انکو گھاٹ پر لانے کے دن مگر جب ہوگا روز قیامت منہ کے بل ڈالا جائیگا اونٹوں کے سامنے کھلے میدان میں تو نہ کم کریگا اسمیں سے ایک بھی اونٹ کا بچہ

यमन की तरफ़ तो फ़रमाया कि बेशक तुम जा रहे हो एक क़ौम के पास जो एहले किताब है तो दावत दो तुम उनको गवाही की यह कि नहीं है कोई माबूद सिवाये अल्लाह तआला के और बेशक प्यारे मौहम्मद सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम अल्लाह तआला के सच्चे रसूल हैं फिर अगर वो हुक्म मान लें उसमें तो सिखाओ तुम उनको बेशक अल्लाह तआला ने फर्ज़ फ़रमाई हैं उन पर पांच नमाज़ें दिन और रात में फिर अगर वो हुक्म मान लें उसमें तो सिखाओ बेशक अल्लाह तआला ने फर्ज़ फ़रमाई हैं उन पर ज़कात कि ली जायेगी उनके मालदारों से फिर लौटाई जायेगी उनके फ़क़ीरों पर फिर अगर वो हुक्म मान लें उसमें तो बचना तुम उनके अच्छे मालों से और बचना तुम मज़लूम की बददुआ से इसलिये कि नहीं है दुआ ए मज़लूम के दरमियान और अल्लाह के दरमियान कोई आड़।

1736 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है कोई सोने वाला और न चांदी वाला जो कि न अदा करे इसमें उसका हक़ (ज़कात) मगर जब होगा रोज़े क़यामत तो बनाये जायेंगे उस ज़कात न देने वाले के लिये पत्रे आग के फिर तपाये जायेंगे जहन्नम की आग में फिर दागे जायेंगे उसके ज़रीये उसकी करवट उसकी पेशानी और उसकी पुश्त और जब लौटाये जायेंगे फिर लाये जायेंगे इसलिये कि इस दिन में कि होगी उसकी मिक्दार पचास हज़ार साल की यहाँ तक कि

ایک ہی شخص کیلئے اسکی نیت کے اعتبار سے کبھی ثواب کبھی عذاب اور کبھی نہ ثواب نہ عذاب جیسی نیت ویسا ہی اسکا پھل اور یہی حکم اعلیٰ عمارتیں اور اعلیٰ لباس کا ہے۔ اگر کوئی شخص گھوڑا اسلیئے رکھتا ہے کہ لوگوں پر میری فوقیت و برتری ظاہر ہو اور دوسرے مسلمان میرے سامنے حقیر و ذلیل نظر آئیں اور اگر کسی مسلمان سے میری لڑائی ہوجائے تو اس گھوڑے پر سوار ہوکر اس مسلمان بھائی پر حملہ کرونگا۔ یا اس گھوڑے کے ذریعے چوری ڈکیتی کرونگا ایسے لوگوں کیلئے گھوڑا رکھنا سخت عذاب کا باعث ہوگا۔ پہلا "سبیل اللہ" سے مراد اپنی دینی ضروریات کو پورا کرنا ہے کیونکہ مسلمان کا دنیا کمانے تجارت کرنے کیلئے گھوڑا پالنا بھی عبادت ہے۔ اسطرح ضرورت کے وقت اپنے کسی مسلمان بھائی کو چندروز کیلئے عاریۃً گھوڑا دیدیا جائے کہ وہ اپنا کام نکال لے اپنی ضرورت پوری کرلے یا کسی کی گھوڑی پر اپنا یہ گھوڑا چڑھادے بلا معاوضہ کہ یہ بھی اپنے مسلمان بھائی کے کام نکالنے میں داخل ہے۔ نر گوڑا، بھینسا، بیل، بکرا اُجرت لیکر مادہ پر چھوڑنا منع ہے اور وہ اجرت ناجائز ہے۔ گھوڑے کی پیٹھ کا حق تو وہ تھا جو مذکور ہوا اور گھوڑے کی گردن کا حق یہ ہے کہ اگر اجرت کیلئے ہو تو اسکی قیمت میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ دے یعنی ڈھائی فیصد کے حساب سے۔ سائمہ اور تجارتی گھوڑے میں زکوٰۃ ہے جیسے آپ ﷺ نے گھوڑے کی گردن کا "حق" ارشاد فرمایا۔ دوسرے حقوق تو اسکی پیٹھ کے "حق" میں آگئے تھے۔ جس حدیث شریف میں آیا ہے کہ مومن پر غلام اور اسکے گھوڑے میں صدقہ و زکوٰۃ نہیں ہے تو وہاں گھوڑے سے مراد نمازی کا گھوڑا ہے یا وہ گھوڑا ہے جو گھر پر ہی چارہ و گھاس کھاتا ہو۔ صرف گھوڑوں یا گھوڑیوں میں زکوٰۃ نہیں بلکہ مخلوط میں زکوٰۃ ہے اور ہر گھوڑے سے ایک دینار زکوٰۃ دے یا پھر گھوڑے کی قیمت لگا کر ہر ستاون روپے سے چالیسواں حصہ زکوٰۃ نکالدے۔ وہ گھوڑے آج اسکے اور لوگوں کی حاجت کے درمیان آڑ ہیں اور کل قیامت میں اسکے اور آگ کے درمیان آڑ ہونگے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادات میں اللہ تعالیٰ کے بندوں کی خدمت کی نسبت کرنا عبادت کو نقص نہیں کرتا بلکہ اس عبادت میں چار چاند لگادیتا ہے کھانے پینے اور لید و پیشاب کرنے میں ان گھوڑوں کی بقا کا راز مضمر ہے تو جس طرح نیکی کے اسباب جمع کرنا عبادت ایسے ہی نیکی کے اسباب کی حفاظت کرنا بھی عبادت ہے۔ چارہ و گھاس مالک نے گھوڑے کو اپنے مال سے کھلایا اور یہ لید و پیشاب اس سے بنا ہے لہٰذا نیکی متغیر ہونے کے بعد بھی نیکی رہتی ہے۔ یہ گھوڑے اگر کسی کیل و کھونٹی سے بندھے ہوں اور جو بھی حرکت کریں کھائیں پئیں وہ تو نیکیاں ہی ہیں، اگر مالک کے ارادے کے بغیر اسکو توڑ کر بھاگ جائیں اور اس حالت میں زمین پر انکے جتنے قدم پڑینگے یا لید و پیشاب کرینگے تب بھی گھوڑے کے مالک کو ثواب ملیگا۔ ثواب کیلئے نیت ضروری ہے مگر ہر آن نئی نیت کرنا لازم و ضروری نہیں۔ مسجد بنانے والا اگر مر بھی جائے تو اسکی قبر میں ثواب پہونچتا رہے گا بناتے وقت کی نیت قیامت تک کام آئیگی۔ لید و پیشاب کے ذکر فرمانے میں اسطرف اشارہ ہے کہ جب آلۂ جہاد یعنی گھوڑوں کی گندی چیزیں بھی ثواب میں شامل ہوجاتی ہیں تو اصل گھوڑے کے ثواب کا کیا پوچھنا اور مالک کے درجات و مراتب کا کیا کہنا۔ یہ گھوڑا تو اس زمانے کے اعتبار سے مثال ہے، اس زمانے میں گولہ بارود، بندوق، رائفل، توپ و میزائل، راکٹ و بمبار جو جہاد کیلئے ہوں سبکا یہی حکم ہے۔ گدھوں میں زکوٰۃ واجب نہیں بلکہ ایک قاعدہ کلیہ کے تحت ان میں بھی ثواب ہے۔ اگر خچر اور گدھے بھی نیک نیتی سے پالے جائیں تو ان میں بھی ثواب ہے اور اگر بد نیتی سے پالے گئے تو اس میں بھی عذاب اور اگر محض دنیاوی کاروبار کیلئے ہیں تو نہ ثواب نہ عذاب۔ حدیث شریف کے اخیر میں جو دو آیات کریمہ ہیں انکے الفاظ تھوڑے ہیں اور مضامین بھرپور احکام بہت زیادہ اسی لئے تو انہیں "جامعہ" فرمایا گیا اور اپنے مضمون کے اعتبار سے یہ بے مثال آیات کریمہ ہیں اسلیئے "یکتا" فرمایا گیا۔ اگر خچر اور گدھے تجارتی ہوں تو ان میں بھی زکوٰۃ تجارت ہوگی۔

(۱۷۳۷) اس مال سے وہ مال مراد ہے جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور وہ بھی بقدر نصاب ہو جس میں وجوب زکوٰۃ کی تمام شرائط پائی جائیں۔ ہر مال پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی۔ جب سانپ کی عمر زیادہ ہوجاتی ہے تو اسکے پھن پر بال اُگ آتے ہیں اور جب سانپ کی عمر بہت زیادہ ہوجاتی ہے تو اسکا زہر اتنا تیز و تند ہوجاتا

اَتَطَاءُهُ بِاَخْفَافِهَا وَتَعَضُّهُ بِاَفْوَاهِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ اُوْلَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ اُخْرَاهَا

تو روندینگے اسکو یہ اونٹ اپنے کھروں سے اور کاٹینگے اپنے منھ سے، پھر جب گزریگا اس زکوٰۃ دینے والے پر پہلا اونٹ تو واپس آجائیگا اس پر دوسرا اونٹ

فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهُ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا

اس دن کہ ہے اس دن کی مقدار پچاس ہزار سال یہاں تک کہ فیصلہ فرمادیا جائیگا بندوں کے درمیان تو دیکھے گا بندہ اپنا راستہ یا تو جنت کی طرف یا تو

اِلَى النَّارِ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ قَالَ وَلَاصَاحِبُ بَقَرٍ وَّلَاغَنَمٍ لَايُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا

دوزخ کی طرف، عرض کیا گیا یا رسول اللہ! پھر گائیں اور بکریاں؟ فرمایا پیارے رسول نے اور نہ گیوں والا اور نہ بکریوں والا، جو نہ ادا کرے حق اسکا مگر

اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ لَايَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئًا لَيْسَ فِيْهَا عَقْصَاءُ

جب ہوگا روز قیامت تو اوندھا لٹایا جائیگا انکے سامنے کھلے میدان میں کہ نہیں کم ہوگا ان میں سے کوئی چوپایہ اور نہ ہوگا ان میں کوئی آڑے ٹیڑے سینگ والا

وَلَاجَلْحَاءُ وَلَاعَضْبَاءُ تَنْطِحُهُ بِقُرُوْنِهَا وَتَطَاءُهُ بِاَظْلَافِهَا كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ

اور نہ منڈا اور نہ سینگ ٹوٹا ہوا کہ گھونپیں گے اسکو اپنے سینگوں سے اور روندیں گے اپنے کھروں سے جب جب گزریگا اس پر پہلا چوپایہ تو لوٹ آئیگا اسپر

اُوْلَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ اُخْرَاهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهُ

دوسرا چوپایہ یہ اس دن میں کہ ہوگی اس دن کی تعداد پچاس ہزار سال یہاں تک کہ فیصلہ فرمادیا جائے گا بندوں کے درمیان تو دیکھے گا بندہ اپنا راستہ

اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَى النَّارِ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْخَيْلُ قَالَ فَالْخَيْلُ ثَلٰثَةٌ هِيَ لِرَجُلٍ وِّزْرٌ

یا تو جنت کی طرف یا تو دوزخ کی طرف، عرض کیا گیا یا رسول اللہ تو گھوڑا؟ فرمایا پیارے رسول نے کہ گھوڑے تین ہیں، وہ گھوڑا ایک شخص کیلئے گناہ ہے

وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ فَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ وِزْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا

اور وہ گھوڑا دوسرے شخص کیلئے آڑ ہے اور وہ گھوڑا تیسرے شخص کیلئے ثواب ہے، تو ہے، جس کیلئے گھوڑا گناہ تو ایسا شخص ہے جس نے باندھا گھوڑے کو

رِيَاءً وَّفَخْرًا وَنِوَاءً عَلٰى اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ وَاَمَّا الَّتِيْ هِيَ لَهُ سِتْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

دکھاوے شیخی بگھارنے اور اہل اسلام کی عداوت کی خاطر تو گھوڑا اس کیلئے گناہ ہے اور لیکن جس کا گھوڑا اس کیلئے آڑ ہے تو ایسا شخص ہے کہ باندھا گھوڑا

फ़ैसला कर दिया जायेगा बंदों के दरमियान तो देखा अपना रास्ता या तो जन्नत की तरफ़ या तो दोज़ख की तरफ़, अर्ज़ किया गया या रसूलुल्लाह तो ऊंट? फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने और ऐसा कोई ऊंट वाला नहीं जो न अदा करे उसमें उसका हक़ (ज़कात) और उसके हक़ में से है उसका दूध दूहना भी और उनको घाट पर लाने के दिन मगर जब होगा रोज़े क़यामत तो मुँह के बल डाला जायेगा ऊंटों के सामने खुले मैदान में तो न कम करेगा उसमे से एक भी ऊंट का बच्चा तो रौदेंगे उसको यह ऊंट अपने खुरों से और काटेंगे अपने मुँह से फिर जब गुज़रेगा उस ज़कात देने वाले पर पहला ऊंट तो वापस आ जायेगा उस पर दूसरा ऊंट उस दिन कि है उस दिन की मिक्दार पचास हज़ार साल यहाँ तक कि फैसला फ़रमा देगा बंदों के दरमियान तो देखेगा बंदा अपना रास्ता या तो जन्नत की तरफ़ या तो दोज़ख की तरफ़, अर्ज़ किया गया या रसूलुल्लाह फिर गाये और बकरियां? फ़रमाया प्यारे रसूल ने और न गायों वाला और न बकरियों वाला जो न अदा करेगा हक़ उसका मगर जब होगा रोज़े क़यामत तो औंधा लिटाया जायेगा उनके सामने खुले मैदान में कि नहीं कम होगा उनमें से कोई चोपाया और न होगा उनमें कोई आढ़े टेढ़े सींघ वाला और न मुंडा और न सींघ टूटा हुआ कि घोपेंगे उसको अपने सींघों से और रौंधेंगे अपने खुरों से जब जब गुज़रेगा उस पर पहला चौपाया तो लौट आयेगा उस पर दूसरा चौपाया, यह उस दिन में कि

ہے کہ اسکی تیزی کے اثر سے وہ بال اُڑ جاتے ہیں اور انتہائی زہریلے سانپ کو عرف عام میں گنجا سانپ کہا جاتا ہے اسکے زہر کے اثرات یہاں تک ہوتے ہیں کہ اسکی پھنکار سے گھاس تک جل جاتی ہے۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس مال کی زکوٰۃ ادا نہ کیجائیگی وہ مال قیامت میں گنجے سانپ کے روپ میں ہوگا۔کیونکہ یہ کنجوس مکھی چوس پر ایسا ہی بیٹھ گیا تھا کہ جیسے "مایا پہ سانپ" کہ کوئی غریب اسکے مال سے کوئی فائدہ نہ اٹھاسکا لہٰذا قیامت میں وہ مال گنجے سانپ کی شکل میں عذاب الٰہی بنکر گلے کا طوق ہوگا۔قیامت میں مختلف مقامات وحالات سے دوچار ہونا پڑیگا۔کبھی بخیل کا بے زکوٰۃ مال سونا چاندی کے سرخ پتروں کی شکل میں ہوگا اور اس سے داغا جائیگا اور کبھی اسکا مال گنجے سانپ کا روپ دھارن کریگا اور گلے کا ہار بنے گا۔یا یہ کہ کچھ مال پتر بنے گا اور کچھ مال سانپ بنے گا پھر دونوں عذاب بیک وقت ہونگے ڈبل عذاب ہوگا چونکہ جرم بھی ڈبل ہے کہ اپنا فرض ادا نہ کیا اور غرباء وفقراء کے حقوق مارے۔تکلیف پر تکلیف تو ہوگی مگر جان نہ نکلے گی۔آپ ﷺ نے اپنے اس ارشاد پاک کو مذکورہ آیات کریمہ سے مدلل فرمایا۔

(۱۷۳۸) جو کبھی زکوٰۃ نہ دے یا جو کبھی زکوٰۃ دے اور کبھی نہ دے یا جو پوری زکوٰۃ نہ دے تینوں کی یہ مذکورہ سزا ہے کہ دنیا میں گو کہ یہ جانور دبلے پتلے ہونگے وہ قیامت میں فربہ اور موٹے ہونگے جو منڈے و بنڈے ہونگے قیامت میں لمبے لمبے نوکیلے سینگوں والے ہوں گے اور وہ چوپائے اس زکوٰۃ نہ ادا کرنے والے بخیل کو چھٹی کا دودھ یاد دلادینگے قیامت میں انسانوں اور جنوں کی طرح جانور کو بھی زندہ فرمایا جائیگا اور ایک دوسرے کا بدلہ چکانے کیلئے فساق مالکوں کو سزا دینے کیلئے اور متقی مالکوں کی خدمت کیلئے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ قربانی کا جانور اپنے مالک کی پل صراط پر سواری بنے گا بعد قیامت تمام جانور مٹی کے ہوجائیں گے کیوں کہ جنت صرف انسانوں کیلئے بنی ہے اور جہنم انسانوں اور جنوں کیلئے۔ اگر ایک ہی جانور چند مالکوں کی ملکیت میں رہا اور وہ تمام مالکان فساق فجار و بخیل تھے تو ان تمام مالکوں کو اپنے کھروں سے روندیگا اور اگر کوئی چوپایہ پہلے بخیل کی ملکیت رہا بعد میں دوسرے مالک کے پاس قربانی میں ذبح ہوا تو وہی ایک چوپایہ بخیل مالک کو روندیگا اور پھر قربانی والے مالک کی سواری بنے گا۔

(۱۷۳۹) زکوٰۃ ایک تو فقیر وغریب کو دی جاتی ہے دوسرے یہ کہ عادل سلطانِ اسلام زکوٰۃ وصول کرے اور اسکو صحیح مصرف میں خرچ کرے اس زکوٰۃ کو وصول کرنے کیلئے عادل بادشاہ اسلام کی طرف سے ملازم رکھے جاتے ہیں انہیں (۱) مصدق (۲) عادل (۳) ساعی کہتے ہیں۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہمارا یا ہماری ظاہری حیات طیبہ کے بعد اسلامی عادل بادشاہوں کیطرف سے زکوٰۃ وصول کرنے والا آئے تو اسے پوری فراخدلی خندہ پیشانی سے زکوٰۃ دو اور تمام ظاہر مال اسے دکھادو تا کہ وہ با آسانی حساب کر کے زکوٰۃ وصول کرلے زکوٰۃ وصول کرنے والے کو دیکھ کر غمگین نہ ہونا چاہئے اور نہ ہی اس سے اپنا مال چھپانا چاہئے اور نہ ہی ٹال مٹول کرنا چاہئے۔ظاہری مال تو جانور اور پیداوار ہے اور باطنی مال سونا چاندی اور نقدی ہے اسکی زکوٰۃ بھی خوش دلی سے ادا کیجائے اور آنے والے غریب محتاج کو خوش کرکے دیجائے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے کہ اس نے ہمیں زکوٰۃ دینے والا بنایا لینے والا نہیں بنایا۔

(۱۷۴۰) ظاہری مالوں کی زکوٰۃ تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی طرف سے مقرر فرمودہ عاملین وصول فرماتے ہیں اور باطنی مالوں کی زکوٰۃ حضرات صحابہ کرام از راہ عقیدت ومحبت آپ ﷺ کی بارگاہ عالیجاہ میں پیش فرماتے تا کہ ہماری زکوٰۃ وصدقات آپ ﷺ کے پیارے ہاتھوں سے راہ خدا میں خرچ ہوں تا کہ ان مبارک ہاتھوں کی برکت سے قبولیت میں چار چاند لگ جائیں اسی لئے ایصال ثواب میں اہل ایمان پہلے آپ ﷺ کا نام پاک لیتے ہیں تا کہ اس نام کی برکت نصیب ہو اور درود شریف غیر نبی پر مستقلاً پڑھنا امتی کیلئے منع ہے البتہ نبی کے تابع کرکے غیر نبی پر درود شریف پڑھ سکتے ہیں جبکہ نماز میں پڑھتے ہی ہیں **اللھم صلی علیٰ سیّدنا محمد وعلیٰ آل سیّدنا محمد** مگر آپ ﷺ کا یہ درود شریف آپ کی خصوصیات میں سے ہے آپ جس پر چاہیں پڑھ سکتے ہیں یہ آپکا حق ہے کہ جسے چاہیں عطا فرمائیں۔محدثین کرام نے فرمایا کہ یہاں صلوٰۃ لغوی معنیٰ میں ہے یعنی دعاء آپ

لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِيْ ظُهُوْرِهَا وَلَا رِقَابِهَا فَهِيَ لَهٗ سِتْرٌ وَاَمَّا الَّتِيْ

اللہ تعالیٰ کے راستے میں اہل اسلام کیلئے پھر نہ بھولے اللہ تعالیٰ کا حق انکی پشت میں اور نہ انکی گردنوں میں تو وہ گھوڑا اس کیلئے آڑ ہے اور لیکن جسکا گھوڑا

هِيَ لَهٗ اَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ فِيْ مَرْجٍ وَرَوْضَةٍ فَمَا اَكَلَتْ مِنْ ذَالِكَ الْمَرْجِ

اس کیلئے ثواب ہے تو ایسا شخص ہے کہ باندھا اس نے گھوڑا راہِ خدا میں اہل اسلام کیلئے کسی چراگاہ یا باغ میں تو نہیں کھایا گھوڑے نے اس چراگاہ

اَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا كُتِبَ لَهٗ عَدَدَ مَا اَكَلَتْ حَسَنَاتٌ وَكُتِبَ لَهٗ عَدَدَ اَرْوَاثِهَا وَاَبْوَالِهَا حَسَنَاتٌ

اور باغ سے کچھ بھی مگر لکھی جاتی ہے اُس شخص کیلئے اتنی نیکیاں جتنا کہ کھایا گھوڑے نے اور لکھی جاتی ہیں نیکیاں اُتنی جتنا کہ اسکی لید اور پیشاب ہے

وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ اٰثَارِهَا وَاَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ

اور نہیں کاٹتے گھوڑے اپنی رسی کو کہ چڑھ جائیں ایک دو ٹیلوں پر مگر لکھتا ہے نیکیاں اللہ تعالیٰ اس شخص کیلئے اُتنی کہ گھوڑے کے نشان قدم اور اسکے لید کی مقدار کی برابر

وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَا يُرِيْدُ اَنْ يَسْقِيَهَا

اور نہیں گزرتا گھوروں کیساتھ گھوڑے کا مالک کسی نہر پر کہ پی لیا گھوڑے نے اس نہر سے حالانکہ نہ ارادہ رکھتا ہو مالک گھوڑوں کو سیراب کرے

اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْحُمُرِ قَالَ

مگر لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کیلئے نیکیاں اس قدر کہ جتنا گھوڑے نے پانی پیا، عرض کیا گیا یارسول اللہ تو گدھے؟ فرمایا پیارے رسول نے

مَا اُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ فَمَنْ يَّعْمَلْ

کہ نہیں نازل فرمایا گیا گدھوں کے بارےمیں کچھ بھی مگر یہ آیت کریمہ جو یکتا ہے اور سب نیکیوں کی جمع کرنے والی ہے: "پھر جو عمل کرے گا

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔ (رواہ مسلم)

برابر ذرے کے اچھا تو دیکھے گا اسکو اور جو عمل کرے گا برابر ذرے کے بُرا تو دیکھے گا اس کو"

(۱۷۳۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کہ عطا فرمایا اس کو اللہ تعالیٰ نے مال پھر نہ ادا کرے وہ صاحب مال اس مال کی زکوٰۃ

होगी उस दिन की तादाद पचास हज़ार साल यहाँ तक कि फ़ैसला फ़रमा दिया जायेगा बंदों के दरमियान तो देखेगा बंदा अपना रास्ता या तो जन्नत की तरफ़ या तो दोज़ख की तरफ़, अर्ज़ किया गया या रसूलुल्लाह तो घोड़ा? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि घोड़े तीन हैं वो घोड़ा एक शख्स के लिये गुनाह है और वो घोड़ा दूसरे शख्स के लिये आड़ है और वो घोड़ा तीसरे शख्स के लिये सवाब है तो है जिसके लिये घोड़ा तो ऐसा शख्स है जिसने बांधा घोड़े को दिखावे शेखी बघारने और अलहे इस्लाम की अदावत की खातिर तो घोड़ा उसके लिये गुनाह है लेकिन जिसका घोड़ा उसके लिये आड़ है तो ऐसा शख्स है कि बांधा घोड़ा अल्लाह तआला के रास्ते में अहले इस्लाम के लिये फिर न भूले अल्लाह तआला का हक़ उनकी पुश्त में और न उनकी गर्दनों में तो वो घोड़ा उसके लिये आड़ है और लेकिन जिसका घोड़ा उसके लिये सवाब है तो ऐसा शख्स है कि बांधा उसने घोड़ा राहे खुदा में अहले इस्लाम के लिये किसी चरागाह या बाग में तो नहीं खाया घोड़े ने उस चरागाह से बाग से कुछ भी मगर लिखी जाती है उस शख्स के लिये इतनी नेकियां जितना कि खाया घोड़े ने और लिखी जाती हैं नेकियां उतनी जितना कि उसकी लीद और पेशाब है और नहीं काटते घोड़े अपनी रस्सी को कि चढ़ जायें एक दो टीलों पर मगर लिखता है नेकियां अल्लाह तआला उस शख्स के लिये उतनी कि घोड़े के निशाने कदम और उसके लीद की मिक्दार के

ﷺ کا یہ دینا بھی ارشاد رب قدیر کے عین مطابق تھا۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) ''آپ لے لیجئے مالوں میں سے انکی زکوٰۃ۔ خوب پاک فرمایئے آپ انکو اور خوب صاف فرما دیجئے آپ انکو اسکے ذریعہ اور دعاء فرمایئے انکے لئے بیشک دعاء آپکی وجہ سکون ہے انکے لئے اور اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے'' (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۷۴) سنت یہ ہے کہ زکوٰۃ لینے والا زکوٰۃ دینے والے کو دعائیں دے۔ احتیاط یہ ہے کہ زکوٰۃ دینے والا زکوٰۃ دیتے وقت دعاء کیلئے نہ کہے کہ کہیں یہ دعاء کرانا اس صدقہ کا عوض نہ بن جائے، حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے صدقات و خیرات اور زکوٰۃ حاضر کرتے وقت آپ ﷺ سے دعاؤں کی درخواست نہ کرتے تھے۔ یہ الگ بات ہے کہ آپ ﷺ از خود دعاؤں سے نوازتے تھے۔ اشعار:

کرم کی بھیک زمانے کو ہر زمانے میں
وہ صبح و شام وہ لیل و نہار دیتا ہے
در کریم پہ دست سوال چہ معنی
وہ بن ہی مانگے ہمیں بار بار دیتا ہے (یارسول)

سیّدنا حضرت عبداللہ ابن ابی ادفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قسمت پر فخر و ناز فرما رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا فرما رہے ہیں کہ یہ پیاری پیاری دعائیں تو ہمیں بھی اور ہمارے والد ماجد کو بھی مل چکی ہیں جنہیں آپ ﷺ کی براہ راست نام لیکر دعائیں ملی ہوں انکی تقدیر کی بلندیوں کو کیا کہنا۔

(۱۷۴۱) ابن جمیل یہ ایک غریب آدمی تھا اس نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے مالدار ہونے کی دعاء کرائی پھر جب مالدار ہو گیا تو منافق ہو گیا اور زکوٰۃ کا انکار کرنے لگا۔ ابن جمیل کے بارےمیں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) ''اور کچھ ان میں سے وہ ہیں جنہوں نے عہد کیا اللہ سے اگر عطا فرمائیگا وہ ہمیں اپنے کرم سے تو ضرور صدقہ دینگے ہم اور ضرور ہو جائینگے ہم نیک لوگوں میں سے پھر جب عطا فرمایا انکو اپنے کرم سے تو کنجوسی کی انہوں نے اس میں اور منہ پھیرا اور وہ منہ پھیرنے والے تھے۔ پھر سزا دی انکو نفاق کی جو انکے دلوں میں ہے اس دن تک کیلئے کہ ملیں گے وہ اس سے۔ اس وجہ سے جو خلاف کیا انہوں نے اللہ سے جسکا وعدہ کیا تھا انہوں نے اللہ سے اس وجہ سے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔ کیا نہ جانا انہوں نے کہ بیشک اللہ جانتا ہے انکے تمام رازوں کو اور خفیہ مشوروں کو انکے اور بیشک اللہ بہت جاننے والا ہے غیبوں کا (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۶۶) ابن جمیل عہد مرتضوی میں منافقت پر ہی مرا۔ ابن جمیل نے صراحتاً زکوٰۃ کا انکار نہ کیا تھا ورنہ مرتد اور واجب القتل ہوتا۔ بلکہ حیلے بہانے بناتا ٹال مٹول کرتا جس سے اسکی کبیدگی خاطر محسوس ہوئی ابن جمیل نے تو بلا وجہ زکوٰۃ دینے سے آنکھ چرائی اس کا زکوٰۃ نہ دینا محض کفران نعمت کی بنا پر ہے کسی شرعی مجبوری سے نہیں اور حضرت خالد اور حضرت عباس نے شرعی عذر کی وجہ سے زکوٰۃ نہ دی۔ انکی شکایت حضرت عمر نے بارگاہ رسالت میں پیش کی۔ حاکم سے رعایا کی استاد سے شاگرد کی شکایت پس پشت کرنا غیبت نہیں بلکہ اصلاح ہے۔ اس موقع پر یہ بات قابل لحاظ ہے کہ ایک منافق اور دو مومنوں سے ایک ہی عمل سرزد ہوا کہ زکوٰۃ نہیں دی مگر آپ ﷺ نے ملامت صرف ابن جمیل کو فرمائی کہ جس کے دل میں کھوٹ تھا اور دونوں مومنوں کے شرعی عذر ارشاد فرمائے گویا کہ آپ ﷺ دلوں کے حالات اور کیفیات کو خوب جانتے ہیں کہ کون کھوٹا ہے اور کون کھرا ہے۔ کون اپنا ہے کون بیگانا ہے۔ اشعار:

ہر غیب کی کنجی مرے آقا کو عطا کی
محبوب پہ انعام بھی شاہکار خدا ہے
اب کیا ہے جو چھپ جائے نگاہ شہ دیں سے
آقا حرا جب محرم اسرار خدا ہے (یارسول)

اللہ و رسول نے غنی فرما دیا یہ حدیث شریف میں آپ نے ملاحظہ فرمایا یہی بات قرآن کریم میں بھی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) ''نہیں برا لگا انہیں مگر یہ کہ غنی کر دیا انکو اللہ نے اور اسکے رسول نے اپنے کرم سے (بصیر الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۶۶) یعنی یہ کہنا صد فیصد درست ہے کہ اللہ و رسول نے ہمیں دولت دی ہمیں عزت دی وغیرہ وغیرہ۔ ایسے مواقع پر ابن جمیل کے ہم نوالہ ہم پیالہ لوگوں کو شرک بڑی تیزی سے یاد آتا ہے۔ وہ اپنی بے ایمانی کا علاج مذکورہ حدیث شریف اور آیت شریفہ سے کریں۔ سیّدنا حضرت خالد ابن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دریا دلی کا تو یہ عالم تھا کہ انہوں نے اپنا

مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

توشکل دیجائے گی اس کیلئے اس مال کو قیامت کے دن گنجے سانپ کی اور ہونگے دوسیاہ داغ اسکی آنکھوں کے پاس کہ گلے کا طوق ہوگا اسکے قیامت کے دن

ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِىْ شِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا

پھر پکڑیگا منہ کی دونوں سائڈوں کو یعنی جبڑوں کو پھر کہے گا وہ گنجا سانپ کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں، پھر تلاوت فرمائی پیارے نبی نے آیت کریمہ

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ

"اور نہ خیال کریں وہ جو بخل کرتے ہیں اسمیں جو عطا فرمایا ہے انکو اللہ نے اپنے کرم سے کہ وہ بہتر ہے ان کیلئے بلکہ وہ بُرا ہے ان کیلئے جلد ہی ڈالا جائیگا

مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۔ (رواہ البخاری)

طوق بنا کروہ مال بخل کرتے تھے وہ جسمیں قیامت کے دن اور اللہ ہی کیلئے ہے ملکیت آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ اس کی جو تم اعمال کررہے ہو خوب خبر رکھنے والا ہے"۔

(۱۷۳۸) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُوْنُ لَهٗ اِبِلٌ اَوْ بَقَرٌ اَوْ غَنَمٌ

ترجمہ: پیارے نبی علیہ السلام سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہیں ہے کوئی آدمی کہ ہوں اس کیلئے اونٹ یا گائے یا بکری

لَا يُؤَدِّىْ حَقَّهَا اِلَّا اُتِىَ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا يَكُوْنُ وَاَسْمَنَهٗ بِاَخْفَافِهَا

کہ نہ ادا کرتا ہو اسکی زکوٰۃ مگر لایا جائیگا وہ جانور قیامت کے دن اس حالت میں کہ بہت بڑے ہونگے جتنا کہ ہوسکتے ہوں اور بہت موٹے کہ روندیگا اپنے مالک کو اپنے کھروں سے

وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا جَازَتْ اُخْرٰهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ (رواہ البخاری والمسلم)

اور چھیدیں گے اسکو اپنے سینگوں سے، پھر جب گزر جائیگا انمیں کا پچھلا تو لوٹایا جائیگا اس پر انمیں کا پہلا یہاں تک کہ فیصلہ فرمادیا جائیگا لوگوں کے درمیان۔

(۱۷۳۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جب آئے تمہارے پاس صدقات وصول کرنے والا

وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ۔ (رواہ مسلم)

تو واپس ہو تمہارے پاس سے اس حالت میں کہ وہ تم سے خوش ہو۔

बराबर और नहीं गुज़रता घोड़ों के साथ घोड़े का मालिक किसी नहर पर कि पी लिया घोड़े ने उस नहर से हालांकि न इरादा रखता हो मालिक घोड़ों को सैराब करे मगर लिखता है अल्लाह तआला उस शख्स क लिये नेकियां इस कदर कि जितना घोड़े ने पानी पिया, अर्ज़ किया गया या रसूलुल्लाह तो गधे, फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने कि नहीं नाज़िल फ़रमाया गया गधों के बारे में कुछ भी मगर यह आयते करीमा जो यक्ता है और सब नेकियों की जमा करने वाली है "फिर जो अमल करेगा बराबर ज़र्रे के अच्छा तो देखेगा उसको और जो अमल करेगा बराबर ज़र्रे के बुरा तो देखेगा उसको"।

1737 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो शख्स कि अता फ़रमाया उसको अल्लाह तआला ने माल फिर न अदा करे वो साहबे माल इस माल की ज़कात तो शक्ल दी जायेगी उसके लिये इस माल को क़यामत के दिन गंजे सांप की, होंगे दो सियाह दाग उसकी आंखों के पास कि गले का तौक़ होगा उसके क़यामत के दिन फिर पकड़ेगा मुँह की दोनों साइडों को यानी जबड़ों को फिर कहेगा वो गंजा सांप कि मैं तेरा माल हूँ तेरा खज़ाना हूँ फिर तिलावत फ़रमाई प्यारे नबी ने आयते करीमा " और न ख्याल करें वो जो बुख़्ल करते हैं उसमें जो अता फ़रमाया है उनको अल्लाह तआला ने अपने करम से कि वो बेहतर है उनके लिये बल्कि वो बुरा है उनके लिये जल्द ही डाला जायेगा

(۱۷۴۰) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَتَاهُ قَوْمٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن ابواوفیٰ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں جب آتی تھی کوئی قوم

بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی آلِ فُلَانٍ فَاَتَاهُ اَبِیْ صَدَقَتِهٖ

اپنے صدقات لیکر تو پیارے نبی فرماتے یا اللہ تعالیٰ تو رحمت نازل فرما فلاں کی آل پر پھر لاتے پیارے نبی کی بارگاہ میں میرے والد اپنا مال زکوٰۃ

فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی وَفِیْ رِوَایَةٍ اِذَا اَتَی الرَّجُلُ النَّبِیَّ صلی الله علیه وسلم

تو فرمایا پیارے نبی نے یا اللہ تعالیٰ تو رحمت نازل فرما ابی اوفیٰ کی آل پر ایک روایت میں ہے کہ جب لاتا کوئی آدمی پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں

بِصَدَقَتِهٖ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْهِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اپنی زکوٰۃ تو فرماتے پیارے نبی یا اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرما تو اس آدمی پر۔

(۱۷۴۱) حدیث شریف: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عُمَرَ عَلَی الصَّدَقَةِ فَقِیْلَ مَنَعَ اِبْنُ جَمِیْلٍ

ترجمہ: بھیجا پیارے رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر کو صدقہ وصول کرنے پر تو عرض کیا گیا کہ منع کر دیا ابن جمیل

وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا یَنْقِمُ اِبْنُ جَمِیْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِیْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ

حضرت خالد ابن ولید اور حضرت عباس نے تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ نہیں انکار کرتا مگر اسلئے کہ تھا وہ فقیر کہ مالدار بنا دیا اسکو اللہ تعالیٰ نے

وَرَسُوْلُهٗ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتَدَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

اور اسکے پیارے رسول نے اور لیکن خالد ابن ولید کہ تم زیادتی کرتے ہو خالد ابن ولید پر کہ انہوں نے روک رکھا ہے اپنی زرہوں کو کہ وقف کر دیا انہیں راہ خدا میں

وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِیَ عَلَیَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ یَا عُمَرُ اَمَا شَعُرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْهِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور لیکن حضرت عباس کہ زکوٰۃ میرے ذمہ ہے اور مثل اسکے اس کیساتھ ہے پھر فرمایا پیارے رسول نے اے عمر کیا تمہیں خبر نہیں کہ آدمی کا چچا اسکے باپ کی برابر ہے۔

(۱۷۴۲) حدیث شریف: اِسْتَعْمَلَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم رَجُلًا مِنَ الْاَزْدِ یُقَالُ لَهٗ اِبْنُ اللُّتْبِیَّةِ عَلَی الصَّدَقَةِ

ترجمہ: عامل بنایا پیارے نبی ﷺ نے ایک شخص کو قبیلۂ ارز کے کہا جاتا تھا اسکو ابن لتبیہ صدقہ وصول کرنے پر

तौक़ बना कर वो माल बुख़्ल करते थे वो जिसमें क़यामत क दिन और अल्लाह ही के लिये है मिल्कियत आसमानों की और ज़मीन की और अल्लाह उसकी जो तुम आमाल कर रहे हो खूब ख़बर रखने वाला है''।

1738 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नहीं है कोई आदमी कि हों उसके लिये ऊंट या गाय या बकरी कि न अदा करता हो उसकी ज़कात मगर लाया जायेगा वो जानवर क़यामत के दिन इस हालत में कि बहुत बड़े होंगे जितना कि हो सकते हों और बहुत मोटे कि रोंदेगा अपने मालिक को अपने खुरों से और छेदोंगे उसको अपने सींधों से फिर जब गुज़र जायेगा उनमें का पिछला तो लौटाया जायेगा उस पर उनमें का पहला यहाँ तक कि फैसला फ़रमा दिया जायेगा लोगों के दरमियान।

1739 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जब आये तुम्हारे पास सदकात वसूल करने वाला तो वापस हो तुम्हारे पास से इस हालत में कि वो तुम से खुश हो।

1740 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अबू औफ़ा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमत आली में जब आती थी कोई क़ौम अपने सदक़ात लेकर तो प्यारे नबी फ़रमाते या अल्लाह तआला तू रहमत नाज़िल फ़रमा फ़लाँ की आल पर फिर लाते प्यारे नबी की

فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ لِيْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ

پھر جب واپس آئے تو عرض کیا یہ آپکا ہے اور یہ ہدیہ دیا گیا ہے مجھے تو خطبہ دیا پیارے نبی ﷺ نے تو اللہ تعالیٰ کی خوبیاں بیان فرمائیں اور ثنا فرمائی اسکی

ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ اَسْتَعْمِلُ رِجَالًا مِّنْكُمْ عَلٰى اُمُوْرٍ مِّمَّا وَلَّانِيَ اللّٰهُ فَيَاْتِيْ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ

پھر فرمایا کہ حمد وثنا کے بعد کہ بیشک میں بناتا ہوں تم میں سے ان کاموں پر جن کا والی بنایا ہے مجھ کو اللہ تعالیٰ نے تو آتا ہے کوئی انمیں کا تو کہتا ہے یہ مال آپکا ہے

وَهٰذِهٖ هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِيْ فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ اَوْ بَيْتِ اُمِّهٖ فَيَنْظُرُ اَيُهْدٰى لَهٗ اَمْ لَا وَالَّذِيْ

اور یہ مال نذرانہ ہے جو مجھے نذر کیا گیا ہے تو کیوں نہ بیٹھا رہا اپنے ابا کے گھر میں یا اپنی اماں کے گھر میں پھر دیکھتا کہ کیا نذرانہ ملتا ہے اسکو یا نہیں ملتا ہے اسکی قسم جسکے

نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَاْخُذُ اَحَدٌ مِّنْهُ شَيْئًا اِلَّا جَآءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَحْمِلُهٗ عَلٰى رَقَبَتِهٖ اِنْ كَانَ بَعِيْرًا

قبضے میں میری جان ہے کہ نہیں لیگا کوئی شخص اس میں سے کچھ بھی مگر لائے گا اسکو قیامت کے دن کہ لادے ہوگا اسکو اپنی گردن پر اگر اونٹ ہے

لَهٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرًا لَهٗ خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْنَا

تو کھینچتا چلاتا ہوگا اگر گائے ہے تو ڈکراتی ہوگی اور بکری ہوگی تو ممیاتی ہوگی پھر بلند فرمائے پیارے نبی نے اپنے مبارک ہاتھ یہاں تک کہ دیکھی ہم نے

عُفْرَةَ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

پیارے نبی کے بغلوں کی سفیدی، پھر فرمایا پیارے نبی نے یا اللہ تعالیٰ کیا میں نے تبلیغ فرمادی یا اللہ تعالیٰ کیا میں نے تبلیغ فرمادی۔

(۱۷۴۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس کو عامل بنایا ہم نے تم میں سے کسی کام پر پھر چھپایا اس نے ہم سے

مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهٗ كَانَ غُلُوْلًا يَاْتِيْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (رواہ مسلم)

موتی کی برابر یا اسکے اوپر تو ہوگی وہ خیانت کہ لائیگا وہ اس کو قیامت کے دن۔

(۱۷۴۴) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ

ترجمہ: حضرت عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جب نازل ہوئی یہ آیت کریمہ "اور جو ذخیرہ کرتے ہیں سونے کو

बारगाह में मेरे वालिद अपना माले ज़कात तो फ़रमाया प्यारे नबी ने या अल्लाह तआला तू रहमत नाज़िल फ़रमा अबू औफ़ा की आल पर, एक रिवायत में है कि जब लाता कोई आदमी प्यारे नबी की बारगाह में अपनी ज़कात को तो फ़रमाते प्यारे नबी या अल्लाह तआला रहमत नाज़िल फ़रमा तू इस आदमी पर।

1741 हदीस शरीफ़:– भेजा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हज़रते उमर को सदक़ा वुसूल करने पर तो अर्ज़ किया गया कि मना कर दिया इब्ने जमील हज़रते खालिद इब्ने वलीद और हज़रते अब्बास ने तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने कि नहीं इंकार करता मगर इसलिये कि वो था फ़क़ीर कि मालदार बना दिया उसको अल्लाह तआला ने और उसके प्यारे रसूल ने और लेकिन ख़ालिद इब्ने वलीद कि तुम ज़्यादती करते हो ख़ालिद इब्ने वलीद पर कि उन्होंने रोक रखा है अपनी ज़िरहों को कि वक़्फ़ कर दिया उन्होंने राहे खुदा में और लेकिन हज़रते अब्बास की ज़कात मेरे ज़िम्मे है और मिस्ल उसके इसके साथ है फिर फ़रमाया प्यो रसूलुल्लाह ने ऐ उमर! क्या तुम्हें ख़बर नहीं कि आदमी का चचा उसके बाप की बराबर है।

1742 हदीस शरीफ़:– आमिल बनाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने एक शख़्स को क़बीला ए अरज़ के, कहा जाता था उसको इब्ने लुतबय, सदका वसूल करने पर, फिर जब वापस आये तो अर्ज़ किया यह आपका है और यह हदिया दिया गया है मुझे, तो खुतबा दिया प्यारे नबी ने तो अल्लाह तआला की खुबियां

سب کچھ یہاں تک کہ سامان حرب وجنگ بھی نفلی طور پر راہِ خدا میں وقف فرمایا تھا، تو یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ وہ فرض زکوٰۃ ادا نہ فرمائیں ان پر زکوٰۃ فرض ہوگی ہی نہیں بلکہ ان سے زکوٰۃ کا مطالبہ ہی غلط ہے۔ حضرت خالد نے اپنا تمام مال واسباب وقف فرمادیا تھا اور مال وقف میں زکوٰۃ نہیں ہوتی۔ منقول چیزوں کا وقف مطلقاً جائز ہے واقف کا شئ موقوف کو اپنے قبضے میں رکھنا درست ہے جیسا کہ بعض واقفین اپنی زندگی بھر تولیت اپنے لئے مقرر کر لیتے ہیں۔ سیّدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کے چچا جان ہیں آپ ﷺ نے ان سے دوسال کی پیشگی زکوٰۃ وصول فرمائی ایک تو موجودہ سال کی اور آئندہ سال کی اب ان سے زکوٰۃ کا مطالبہ بیجا ہے۔ یا پھر یہ کہ آپ ﷺ نے اپنے چچاجان کی زکوٰۃ کی ادائیگی اپنے ذمۂ کرم پر لیلی اور فرمایا کہ ان سے مت مانگنا۔ مالی عبادتوں میں نیابت جائز ہے کہ ایک دوسرے کی طرف سے ادا کر سکتے ہیں۔ حضرت عباس کے زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ یہی تھی انھیں معلوم تھا کہ میری زکوٰۃ آپ ﷺ خود ہی ادا فرما دینگے کیونکہ چچا بھی والد کی مثل ہوتے ہیں اسلئے انکی خدمت کرنا بھی لازمی وضروری ہے یہ بھی اندازِ تعلیم ہے اے عمر! تم ان پر تقاضہ نہ کرنا اور نہ ملامت کرنا بلکہ میرے اس رشتہ کی وجہ سے ہمیشہ ان کا ادب واحترام کرنا۔

(۱۷۴۲) یہ صحابیٔ رسول ہیں اور انکی امانت داری ودیانت داری کا عروج یہ ہے کہ آپ کا مالِ زکوٰۃ کیساتھ ساتھ وہ نذرانہ وہدایا اور تحائف بھی لیکر دربار رسالت میں حاضر ہوئے حالانکہ چاہتے تو وہ نذرانے وتحائف اپنے گھر رکھ کر جاتے مگر سچی بات عرض کردی کہ یہ مال زکوٰۃ ہے اور یہ مال نذرانہ وتحفہ ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنے خطبۂ عالی میں اپنے والی ہونے کا ذکر فرما کر یہ ذہن دیا کہ صدقات وصول کرنا ہمارے ذمہ ہے اور باقی تمام لوگ ہمارے نائب ہوکر وصولیٔ صدقات کو جاتے ہیں جب ہمیں کو صدقہ لینے والوں سے ہدیہ وتحفہ لینا منع ہے تو باقی تمام عاملوں کو کیونکر جائز ہوگا۔ یہ نذرانہ وتحفہ نہیں بلکہ رشوت ہے۔ کہ آئندہ سال اس نذرانے وتحفے کی آڑ میں صاحب نصاب زکوٰۃ کچھ کم کرنے کی کوشش کرینگے۔ جب عاملین کو پوری اجرت ملتی ہے تو ہدیہ وتحفہ کیا چیز ہے۔

حضرات فقہائے کرام فرماتے ہیں کہ حکام کے نذرانے اور خاص دعوتیں یہ رشوت ہیں۔ حاکم دعوت عام کھاسکتا ہے جیسے دعوت ولیمہ و عقیقہ اور جو نذرانے، دعوتیں، تحائف وڈالیاں حاکم بننے کے بعد شروع ہوں وہ سبکی سب رشوتیں ہیں۔ البتہ جن لوگوں کیساتھ حاکم کا پہلے ہی سے لین دین، کھانا پینا ہوا اور اسکے معزول وریٹائرڈ ہونے کے بعد بھی وہی لین دین اور کھانا پینا ہے تو وہ رشوت نہوگی۔ جیسے اعزاء واحباء کے نیوتے وغیرہ۔ غرضیکہ جو عامل زکوٰۃ میں چوری کرے یا ضیافت کرے یا زکوٰۃ دینے والوں سے رشوت وصول کرے بالواسطہ یا بلا واسطہ، اعلانیہ یا پوشیدہ تو وہ مجرم ہے۔ اس حدیث شریف میں مذکورہ واقعہ کا تعلق چوری سے نہیں ہے کیونکہ ان عامل صاحب نے چوری کی ہی نہیں تھی اس سال ماہِ رمضان میں فقیر قدیری زکوٰۃ تقسیم کررہا تھا سفراء، غرباء فقراء کی بھیڑ لگی ہوئی تھی کہ کانٹھ سے ایک سفیر صاحب آئے اور وہ بطور نذرانہ کچھ چاول لائے فقیر قدیریؔ نے ان سے کہا کہ آپ اپنے چاول لیجایئے چونکہ چاول اس وقت رشوت میں شمار ہونگے۔ انہوں نے کہا کہ میں لے جاؤنگا۔ چونکہ اگر رشوت کے طور پر یا ضیافت وصدقہ کے طور پر کچھ بھی لیگا تو قیامت کے دن وہ اسے اپنی گردن اور پیٹھ پر لادے پھرے گا اور بوجھل ہوگا اور یہ عذاب میدان قیامت میں ہوگا۔

(۱۷۴۳) ''اسکے اُوپر'' یعنی سوئی سے چھوٹی ہو یا بڑی ہو۔ خیانت بڑی ہو یا چھوٹی وہ خیانت ہے اور قیامت میں سزا اور رسوائی کا باعث ہے خصوصاً جو خیانت کہ زکوٰۃ میں کی جائے کیونکہ زکوٰۃ عبادت ہے اور عبادت میں خیانت اس میں اللہ تعالیٰ کا حق مارنا ہے اور فقیروں کو انکے حق سے محروم کرنا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) ''اورنہیں ہے نبی شان کہ خیانت کریں اور جو خیانت کریگا تو آئیگا وہ اسکے ساتھ جو اس نے خیانت کی ہے قیامت کے دن پھر پورا دیا جائیگا ہر جان کو وہ جو اس نے کمایا ہے اور وہ ظلم نہ کئے جائینگے (بصیرۃ الایمان افادہ قادری معینی ص ۱۷۴۴) اب اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمایئے: شان نزول۔ جنگ بدر میں مال غنیمت میں سے ایک چادر یا تلوار گم ہوگئی تھی منافقین نے کہا کہ حضور انور ﷺ نے اپنے لئے رکھ لی ہوگی اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ غلول

وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ. يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا

اور چاندی کو اور نہیں خرچ کرتے اس کو اللہ کی راہ میں تو اے پیارے نبی آپ بشارت دید یجئے انکو الم دینے والے عذاب کی جس دن تپایا جائیگا اس کو

فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَاكَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ

آگ میں دوزخ کی تو داغی جائیں گی اس سے پیشانیاں ان کی اور کروٹیں انکی اور پیٹھیں انکی، یہ ہے وہ جس کو ذخیرہ کیا تھا تم نے اپنی جانوں کیلئے

فَذُوْقُوْا مَاكُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ. كَبُرَ ذَالِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ عُمَرُ اَنَا اُفَرِّجُ عَنْكُمْ فَانْطَلَقَ فَقَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ

تو چکھو تم اس کو جو تم ذخیرہ کرتے تھے" تو بھاری پڑا یہ مسلمانوں پر تو فرمایا حضرت عمر نے میں کھولتا ہوں تنگی کو تم سے تو چلے حضرت عمر تو عرض کیا یا نبی اللہ

اِنَّهُ كَبُرَ عَلٰى اَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكٰوةَ اِلَّا لِيُطَيِّبَ

بیشک یہ کہ بھاری پڑگئی آپکے اصحاب پر یہ آیت کریمہ تو فرمایا پیارے نبی نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے نہیں فرض فرمائی زکوٰۃ مگر اسلئے کہ پاک فرمادے

مَابَقِيَ مِنْ اَمْوَالِكُمْ وَاِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ وَذَكَرَ كَلِمَةً لِتَكُوْنَ

اس کو جو باقی بچا ہے تمہارے مالوں میں سے اور بس فرض فرمائیں اللہ تعالیٰ نے میراثیں اور ذکر فرمائیں کچھ باتیں تا کہ ہو جائے وہ پاک مال،

لِمَنْ بَعْدَكُمْ فَقَالَ فَكَبَّرَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَايَكْنِزُ

تمہارے بعد والوں کیلئے، راوی نے فرمایا کہ حضرت عمر نے نعرۂ تکبیر لگایا پھر پیارے نبی نے فرمایا کہ کیا نہ خبر دیدوں میں تمکو بہترین چیز کی کہ جمع کرے اسکو

الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ اِذَا نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِذَا اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ (رواہ ابوداؤد)

مرد نیک بیوی ہے جب دیکھے اسکو تو خوش کردے اسکو اور جب حکم کرے اسکو تو اطاعت کرے وہ بیوی اسکی اور جب شوہر غائب ہو اس سے تو وہ حفاظت کرے اسکی۔

(۱۷۴۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَيَأْتِيْكُمْ رُكَيْبٌ مُبْغَضُوْنَ فَاِذَا جَآءُوْكُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ عنقریب آئیں گے تمہارے پاس سوار جو ناپسندیدہ ہوں گے تو جب آئیں وہ تمہارے پاس

فَرَحِّبُوْا بِهِمْ وَخَلُّوْا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَاتَبْتَغُوْنَ فَاِنْ عَدَلُوْا فَلِاَنْفُسِهِمْ

تو خوش آمدید کہو تم انکو اور حاضر کروا نکے درمیان اور اسکے درمیان جو وہ مانگتے ہیں پھر اگر وہ عاملین انصاف سے کام لیتے ہیں تو انکے اپنے فائدے کیلئے ہے

बयान फ़रमाई इऔर सना फ़रमाई उसकी फिर फ़रमाया कि हम्द व सना के बाद कि बेशक मैं बनाता हूँ तुममें से उन कामों पर जिनका वाली बनाया है मुझको अ़ल्लाह तआला ने तो आता है कोई उनमें का तो कहता है यह माल आपका है और यह माल और ये माल नज़राना है जो मुझे नज़्र किया गया है तो क्यों न बैठा रहा अपने अब्बा के घर में या अपनी अम्मा के घर में फिर देखता कि क्या नज़राना मिलता है उसको या नहीं मिलता है, उसकी कसम जिसके कब्ज़े मे मेरी जान है कि नहीं लेगा कोई शख़्स उसमें से कुछ भी मगर लायेगा उसको क़यामत के दिन कि लादे होगा उसको अपनी गर्दन पर, अगर ऊंट है तो खींचता चलाता होगा अगर गाय है तो डकराती होगी और बकरी होगी तो मिम्याती होगी फिर बुलन्द फ़रमाये प्यारे नबी ने अपने मुबारक हाथ यहाँ तक कि देखी हमने प्यारे नबी के बगलों की सफ़ेदी फिर फ़रमाया प्यारे नबी ने या अल्लाह तआला क्या मैंने तब्लीग़ फ़रमा दी या अल्लाह तआला क्या मैंने तब्लीग़ फ़रमा दी।

1743 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसको बनाया आमिल हमने तुममें से किसी काम पर फिर छुपाया उसने हमसे मोती की बराबर या उसके ऊपर हो तो होगी वो ख़यानत कि लायेगा वो उसको क़यामत के दिन।

1744 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जब नाज़िल हुई यह आयते करीमा

اس خیانت کو کہتے ہیں جو مال غنیمت میں کی جائے۔ خیانت شان نبوت کے خلاف ہے اور تمام حضرات انبیاء کرام معصوم ہیں ان سے ایسا ممکن ہی نہیں۔ یہ نہ وحی میں خیانت کرتے ہیں اور غیر وحی کی۔ گناہ اور نبوت میں وہی نسبت ہے جو اندھیرے اور اجالے میں۔ تقسیم غیمت کے بغیر ناجائز طریقے سے کچھ بھی لینا سخت جرم ہے۔ نبی پر بدگمانی منافقوں کا کام ہے جو کفر ہے۔ شعر

جو امین ایسے امین ہیں جنھیں کل جہاں نے امیں کہا
وہ تو صرف نجدی خبیث ہے کہ نظر میں جسکی امیں نہیں

حضور انور ﷺ اللہ تعالیٰ کے ایسے پیارے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر سے لوگوں کے اتہامات والزامات اٹھاتا ہے ان کی طرف سے صفائی دیتا ہے جس سے دشمنوں کے ارادے مرجاتے ہیں۔ (تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۱۷۵)

(۱۷۴۴) حضرات صحابۂ کرام نے آیت کنز سے یہ سمجھ لیا کہ مطلقاً ذخیرہ جمع کرنے کا حکم بیان فرمایا گیا ہے کہ سونا چاندی کا جمع کرنا بہر حال حرام ہے اور اس پر وعید بڑی سخت ہے جبکہ بغیر دولت جمع کیے دنیوی کاروبار چلنا مشکل امر ہے۔ تو سیدنا امیر المومنین حضور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس گتھی کو سلجھایا کیونکہ اسلام درمیانی دین ہے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ رحمۃ اللعالمین ہیں اور قرآن کریم میانہ روی کی تعلیم دیتا ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس دین میں مال جمع کرنا ہی مطلقاً حرام ہو جائے پھر جہاد کیسے ہونگے آلات جہاد کیسے خریدے جائینگے اور زکوٰۃ کس چیز کی دیجائیگی یقیناً یہ ہماری سمجھ کا قصور ہے۔ آپ ﷺ نے انکی تسلی وتشفی فرمادی کہ قرآن کریم کی آیت کنز میں وہ مال مراد ہے جو جمع کر کے رکھا جائے اور اسکی زکوٰۃ ادا نہ کیجائے۔ زکوٰۃ نکالنے سے مال اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے جانور سے خون نکل جانے سے گوشت پاک ہو جاتا ہے۔ یا کیلا اور آم وغیرہ پھلوں سے چھلکا الگ کر دینے کے بعد ان کا مغز وگودا کھانے کے قابل ہو جاتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) ''آپ لے لیجئے مالوں میں سے انکے زکوٰۃ، خوب پاک فرمایئے آپ انکو اور خوب صاف فرمادیجئے آپ انکو اسکے ذریعہ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۷۴) اگر مال جمع کرنا مطلقاً حرام ہوتا تو اس میں زکوٰۃ کیوں دیجاتی اور مالک کے مرنے کے بعد بطور وراثت مال کیسے ملتا۔ ان احکام شرعیہ سے معلوم ہو رہا ہے کہ مال کا جمع کرنا عبادت ہے کیونکہ بہت سی عبادتیں مال پر موقوف ہیں اور عبادت جس پر موقوف ہو وہ بھی عبادت ہے۔ زکوٰۃ جب ادا ہو جب مال پر پورا سال گزر جائے کہ مالک کے پاس جمع رہے اور میراث جب تقسیم ہو جب مرتے وقت تک مال مالک کے پاس جمع رہے۔ مسئلہ کے حل ہو جانے پر سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرحت وخوشی ہوئی اور انہوں نے نعرۂ تکبیر بلند فرمایا۔ دینی مسئلے کے معلوم ہونے پر خوش ہونا اور خوشی میں نعرۂ تکبیر لگانا سنت صحابہ ہے مال جمع کرنا اگر چہ جائز ہے مگر اسکو مقصد زندگی نہ بنالیا جائے اس سے بہتر مسلمان کیلئے نیک بیوی ہے کہ صورت بھی اچھی ہو اور سیرت بھی کہ اچھی بیوی کی منفعت مال سے بھی زیادہ ہے کیونکہ سونا چاندی اپنی ملک و قبضے سے نکل کر فائدہ دیتے ہیں اور نیک بیوی اپنے پاس رہ کر فائدہ دیتی ہے۔ سونا چاندی ایک بار فائدہ دیتے ہیں اور بیوی کا فائدہ قیامت تک ہے مثلاً اللہ تعالیٰ اس بیوی سے ایسا بیٹا عطا فرما دے جو زندگی ہی میں اپنی والد ماجد کا وزیر بنے اور بعد انتقال اس کا خلیفہ ہو۔ بیٹا قوت بازو بھی ہوتا ہے بیوی کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ نکاح سے آدمی کا دوتہائی دین محفوظ ومضبوط ہو جاتا ہے اور مرد الٹے ہاتھ پاؤں پھینکنے سے بچ جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے دو جملوں میں عورت کی سیرت بیان فرمادی کہ جب شوہر موجود ہو تو اسکی ہر جائز بات مانے اور جب غائب ہو کہ گھر سے باہر ہو بازار یا سفر میں ہو یا مرجائے تو اسکے مال، عزت واسرار کی حفاظت کرے یعنی بیوی آمنہ بھی ہو اور امینہ بھی اور مامونہ بھی۔

(۱۷۴۵) آئندہ زمانے میں کچھ سخت دل بداخلاق حکام ہونگے تم انکی بداخلاقی کی بنا پر زکوٰۃ کے انکاری نہ ہو جانا کیونکہ تمہاری زکوٰۃ اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہے نہ کہ ان عاملین کیلئے۔ ایک مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عاملین کو دیکھ کر ان پر قہر آلود نگاہیں نہ ڈالو کہ آگئے مال لینے۔ ان سے کبیدہ خاطر نہ ہونا چاہیئے بلکہ انہیں دیکھ کر خوش ہونا چاہیئے کہ ان کے ذریعہ اپنا فریضہ ادا ہوگا اور گھر بیٹھے ادا ہوگا۔ دین دار غنی دیتے وقت فقیر کا احسان مانتے ہیں کہ اسکے ذریعہ ہمارا فرض

وَاِنْ ظَلَمُوْا فَعَلَيْهِمْ وَاَرْضُوْهُمْ فَاِنَّ تَمَامُ زَكٰوتِكُمْ رِضَاهُمْ وَلْيَدْعُوْا لَكُمْ (رواہ ابوداؤد)

اور اگر وہ عاملین ظلم ڈھاتے ہیں تو انہیں پر انکا وبال ہے اور راضی کر وان زکوۃ لینے والوں کو اسلئے کہ تمہاری زکوۃ کا پورا ہونا انکی رضا میں ہے اور چاہیئے کہ دعاء کریں عاملین تمہارے لئے۔

(۱۷۴۶) حدیث شریف: عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَدْجَآءَ اُنَاسٌ يَعْنِىْ مِنَ الْاَعْرَابِ

ترجمہ: حضرت جریر ابن عبد اللہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ آئے کچھ لوگ یعنی دیہاتیوں میں سے

اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله تعلىٰ عليه وسلم فَقَالُوْا اِنَّ نَاسًا مِّنَ الْمُصَدِّقِيْنَ يَاْتُوْنَا فَيَظْلِمُوْنَا

پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تو کہا کہ بیشک کچھ لوگ زکوۃ وصول کرنیوالوں میں سے آتے ہیں ہمارے پاس تو زیادتی کرتے ہیں ہم پر

فَقَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ ظَلَمُوْنَا

تو فرمایا پیارے رسول نے کہ راضی رکھو تم اپنے زکوۃ وصول کرنیوالوں کو انہوں نے کہا یا رسول اللہ اگر چہ وہ زکوۃ وصول کرنیوالے زیادتی فرمائیں ہم پر؟

قَالَ اَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ وَاِنْ ظُلِمْتُمْ۔ (رواہ ابوداؤد)

فرمایا پیارے رسول نے راضی رکھو تم اپنی زکوۃ وصول کرنی والوں کو اگر چہ تم زیادتی کئے جاؤ۔

(۱۷۴۷) حدیث شریف: عَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ قَالَ قُلْنَا اِنَّ اَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ

ترجمہ: حضرت بشیر ابن خصاصیہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک صدقہ وصول فرمانے والے زیادتی فرماتے ہیں

عَلَيْنَا اَفَنَكْتُمُ مِنْ اَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُوْنَ قَالَ لَا (رواہ ابوداؤد)

ہم پر کیا چھپا لیا کریں ہم اپنے مالوں میں سے اتنی مقدار کو جتنی وہ زیادتی فرماتے ہیں فرمایا پیارے نبی نے نہیں۔

(۱۷۴۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِىْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے زکوۃ کا عامل جو حق کیساتھ ہے جہاد کرنے والے کی طرح ہے

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى بَيْتِهٖ (رواہ ابوداؤد)

راہ خدا میں یہاں تک کہ واپس آئے اپنے گھر کو۔

"और जो ज़ख़ीरा करते हैं सोने को और चांदी को और नहीं खर्च करते उसको अल्लाह की राह में तो ऐ प्यारे नबी आप बशारत दे दीजिये उनको अलम देने वाले अज़ाब की जिस दिन तपाया जायेगा उसको आग में दोज़ख की तो दागी जायेंगी उससे पेशानियां उनकी और करवटें उनकी और पीठें उनकी, यह है वो जिसको ज़ख़ीरा किया था तुमने अपनी जानों के लिये तो चखो तुम इसको जो तुम ज़ख़ीरा करते थे" तो भारी पड़ा यह मुसलमानों पर तो फ़रमाया हज़रते उमर ने मैं खोलता हूँ तंगी को तुमसे तो चले हज़रते उमर अर्ज़ किया या नबीयल्लाह बेशक यह कि भारी पड़ गयी आपके असहाब पर यह आयते करीमा, तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि बेशक अल्लाह तआला ने नहीं फ़र्ज़ फ़रमाई ज़कात मगर इसलिये कि पाक फ़रमा दे उसको जो बाकी बचा है तुम्हारे मालों में से और बस फर्ज़ फ़रमायीं अल्लाह तआला ने मिरासें और ज़िक्र फ़रमायीं कुछ बातें ताकि हो जाये वो पाक माल तुम्हारे बाद वालों के लिये, रावी ने फ़रमाया कि हज़रते उमर ने नारा ए तक्बीर लगाया फिर प्यारे नबी ने फ़रमाया कि क्या न खबर दे दूँ मैं तुमको बेहतरीन चीज़ की कि जमा करे उसको मर्द, नेक बीवी है जब देखे उसको तो खुश कर दे उसको और जब हुक्म करे उसको तो इताअत करे वो बीवी उसकी और जब शौहर गायब हो उससे तो वो हिफ़ाज़त करे उसकी।

1745 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि अनकरीब आयेंगे

ادا ہو گیا اس حدیث شریف کا یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں ہے کہ حکام اگر ظاہر بظہور ظلم کریں زکوٰۃ سے زیادہ لیں یا زکوٰۃ کیساتھ رشوت بھی مانگیں اور تم دیدو کیونکہ ظلم پر امداد کرنا بھی ظلم و گناہ ہے بلکہ اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اگر حکام و عاملین کا کوئی فعل تمہیں ظلم لگے مگر حقیقتاً ظلم نہو تو تم اپنی رائے پر عمل نہ کرو انکے حکم پر عمل کرو مثلاً زکوٰۃ میں درمیانی جانور لینا چاہئے ایک جانور کو تم اعلیٰ سمجھتے ہو اور عامل درمیانہ، یا پیداوار کا دسواں حصہ ہو اور تم ایک ڈیڑھ کو سوا کو نٹل سمجھتے ہو اور عامل ایک کو نٹل سمجھتا ہے تو تم عامل کی بات مان لو۔ اب اگر وہ زیادہ لے گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہونگے نہ کہ تم۔ حکام و عاملین کو خوش کرنا اور ان سے دعائیں لینا چاہئیں۔ مستحب ہے کہ زکوٰۃ لینے والا زکوٰۃ دینے والے کو دعاء دے۔

(۱۷۴۶) یہ دیہاتی حضرات پوری طرح مسائل شرعیہ سے واقف نہ تھے اور جدید الاسلام تھے اور مال کی محبت میں بھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان مال لینے والے کو پہلے ہی سے اپنے مال میں زیادتی کرنے والا تصور کرتا ہے۔ مگر زکوٰۃ وصول فرمانے والے حضرات صحابۂ کرام جنہیں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے زکوٰۃ وصول فرمانے کیلئے مقرر فرمایا تھا وہ پوری طرح مسائل شرعیہ سے واقف ہوتے تھے خصوصاً زکوٰۃ وصول کرنے کے مسائل کے تو پی ایچ ڈی ہوتے تھے۔ یہ دیہاتی حضرات اپنے جدید الاسلام ہونے کے باعث یہ سمجھتے تھے کہ عاملین ہم پر زیادتی فرما رہے ہیں مگر آپ ﷺ نے ان حضرات کو یہ حکم فرمایا کہ جسے تم زیادتی سمجھ رہے ہو حقیقت میں وہ زیادتی نہیں ہے تم ان حکام صحابۂ کرام کا حکم مانو انکے فرمان پر عمل کرو اور انہیں راضی کر کے واپس کرو اور ان سے دعائیں لو کیونکہ یہ میرے صحابۂ کرام ہیں ہرگز ہرگز ظالم نہیں ہو سکتے یہ میری صحبت پاک سے فیضیاب ہیں میری درسگاہِ علم و حکمت کے تعلیم یافتہ ہیں اور قرآن کریم نے تمام صحابۂ کرام کے عادل ہونے کی شہادت دی ہے۔ نہ تو اس حدیث شریف میں آپ ﷺ نے حکام کو ظلم ڈھانے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے اور نہ اس حدیث شریف سے حضرات صحابۂ کرام کا ظالم و فاسق ہونا ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی بدنصیب کسی ایک صحابی کو بھی ظالم یا فاسق کہتا ہے تو دل کا کالا ہے۔ آپ ﷺ نے ان دیہاتی حضرات سے ظلم و زیادتی کی تفصیلات دریافت نہ فرمائیں کیونکہ آپ ﷺ پر خوب اچھی طرح روشن تھا کہ میرے صحابۂ کرام ظلم و زیادتی جیسی بُری صفت سے مبرّا ہیں انہیں ظالم کہنا بے ایمانوں کا تبرّا ہے۔ اس سلسلے میں فقیر قدیری کی کتاب ''عظمت صحابۂ کرام'' ملاحظہ فرمائیں۔

(۱۷۴۷) یہ حضرات اپنے گمان میں زیادتی جانتے تھے مگر وہ حقیقت میں شریعت میں زیادتی نہ تھی۔ ان حضرات کا منشاءِ سوال یہ تھا کہ انہیں کچھ مالوں کو چھپانے کی اجازت مل جائے اور پوری زکوٰۃ نہ دینے کا لائسنس مل جائے۔ اگر اجازت مل جاتی تو یہ سلسلہ بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہونچ جاتا کہ دنیا سے زکوٰۃ کا نام ونشان ہی مٹ جاتا۔ اسلئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ مال زکوٰۃ کو چھپاؤ مت۔ اگر وہ زیادہ طلب فرمائیں تو انہیں سے شرعی مسئلہ دریافت کرلیا جائے اور اگر وہ اپنے بتائے ہوئے شرعی مسئلے کے خلاف چلیں تو سپریم کورٹ موجود ہے انکے خلاف وہاں چارہ جوئی کیجا سکتی ہے۔ براہِ راست حکام سے نہ الجھا جائے ان سے مقابلہ سلطان اسلام سے مقابلہ ہوگا اور سلطان اسلام طاقت کا استعمال کرنے کا حق رکھتا ہے وہ طاقت کا استعمال کریگا جس سے خون بہے گا۔ ماحول فساد زدہ ہوگا۔ اگر بالفرض تمہاری نظر میں عاملین کی کوئی زیادتی ہے بھی تو بادشاہ اسلام سے رجوع کرو۔ انصاف ملے گا۔

(۱۷۴۸) مجاہد جب اپنے گھر سے جاتا ہے اور جب لوٹ کر اپنے گھر آتا ہے تو تمام مدت عبادت کا ثواب پاتا ہے ایسے ہی عدل وانصاف کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا بھی ہر وقت و ہر حال میں ثواب پاتا ہے۔ کیونکہ مجاہد تو اسلام پھیلانے کا ذریعہ ہے اور عامل اسلامی قوانین پھیلانے مالداروں کو انکے فریضے سے فارغ کرانے اور غرباء وفقراء کو انکا حق دلانے کا وسیلہ ہیں۔ اگر نیت میں اخلاص وخیر ہو تو دینی خدمات پر تنخواہ لینے پر بھی ثواب میں کمی نہیں آتی کیونکہ ان عاملوں کو اجرت بھی دیجاتی تھی اور ساتھ ہی ساتھ ثواب بھی ملتا تھا۔ جیسے مجاہد کو مال غنیمت بھی ملتا ہے اور اجر و ثواب بھی۔ حضرات خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سوائے سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تینوں

(۱۷۴۹) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاجَلَبَ وَلَاجَنَبَ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہ ایک جگہ مال منگانا ہے اور نہ مال کو دور کردینا ہے

وَلَاتُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلَّافِيْ دُوْرِهِمْ (رواہ ابوداؤد)

اور نہ لئے جائیں انکے صدقات مگر انکے گھروں میں۔

(۱۷۵۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالاً فَلَا زَكوٰةَ فِيْهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جو حاصل کرے مال تو نہیں ہے زکوٰۃ اس میں

حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ (رواہ الترمذی)

یہاں تک کہ گزر جائے اس پر سال۔

(۱۷۵۱) حدیث شریف: اَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهٖ

ترجمہ: بیشک حضرت عباس نے سوال کیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے اپنی زکوٰۃ جلد ادا کرنے کے بارے میں

قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهٗ فِيْ ذَالِكَ (رواہ ابوداود والترمذی وابن ماجۃ والدارمی)

سال پورا ہونے سے پہلے تو اجازت عطا فرمائی پیارے رسول نے اس بارے میں۔

(۱۷۵۲) حدیث شریف: لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهٗ

ترجمہ: جب وصال فرمایا پیارے نبی ﷺ نے اور مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے حضرت ابوبکر پیارے نبی ﷺ کی حیات ظاہری کے بعد

وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِاَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ

اور کافر ہوئے جو کافر ہوئے دیہاتیوں میں سے عرض کیا حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے آپ کیسے جنگ فرمائیں گے لوگوں سے حالانکہ فرمایا ہے

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ

پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ میں حکم دیا گیا ہوں یہ کہ میں جنگ فرماؤں گا لوگوں سے یہاں تک کہ وہ کلمۂ طیبہ پڑھیں تو جس نے کلمۂ طیبہ پڑھا

तुम्हारे पास सवार जो नापसंदीदा होंगे तो जब आयें वो तुम्हारे पास तो खुशआमदीद कहो तुम उनको और हाज़िर करो उनके दरमियान और उसके दरमियान जो वो मांगेते हैं फिर अगर वो आमलीन इंसाफ़ से काम लेते हैं ते उनके अपने फ़ायेद के लिये है और अगर वो आमेलीन जुल्म ढाते हैं तो उन्हीं पर उनका वबाल है और राज़ी करो उन ज़कात लेने वालों को इसलिये कि तुम्हारी ज़कात का पूरा होना उनकी रज़ा में है और चाहिये कि दुआ करें आमेलीन तुम्हारे लिये।

1746 हदीस शरीफ़:– हज़रते जरीर इब्ने अब्दुल्लाह से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि आये कुछ लोग यानि देहातों में से प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तो कहा कि बेशक कुछ लोग ज़कात वसूल करने वालों में से आते हैं हमारे पास तो ज़्यादती करते हैं हम पर तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि राज़ी रखो तुम अपने ज़कात वसूल करने वालों को, उन्होंने कहा या रसूलुल्लाह अगरचे वो ज़कात वसूल करने वाले ज़्यादती फ़रमायें हम पर? फ़रमाया प्यारे रसूल ने राज़ी रखो तुम अपनी ज़कात वसूल करने वालों को अगरचे तुम ज़्यादती किये जाओ।

1747 हदीस शरीफ़:– हज़रते बशीर इब्ने खसासिया से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बेशक सदका वुसूल फ़रमाने वाले ज़्यादती फ़रमाते हैं हम पर क्या छुपा लिया करें हम अपने मालों में से इतनी मिक्दार को

حضرات نے خلافت پر تنخواہیں لی ہیں اور کسی کے ثواب میں کوئی کمی بھی نہ آئی۔ اسی طرح وہ حضرات علماء کرام وائمہ عظام وموذنین ہیں جو تنخواہ لیکر تعلیم دیتے ہیں۔ امامت کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ اذان دیتے ہیں۔ انکی نیتوں میں اخلاص ہے تو تنخواہوں کیساتھ ساتھ اجر وثواب بھی پائینگے۔ شرعی مسئلہ زبانی بتانے پر اجرت لینا حرام ہے مگر فتویٰ لکھنے کی اجرت لینا جائز ہے۔

(۱۷۴۹) نہ تو یہ درست ہے کہ عامل کسی ایک جگہ بیٹھ جائے اور لوگوں سے کہے کہ سب یہیں اپنے اموال لیکر آؤ مجھے دکھاؤ اور پھر حساب سے زکوٰۃ دو کیونکہ اس میں زکوٰۃ دینے والوں کو سخت دشواری ہوگی اور نہ ہی زکوٰۃ دینے والوں کو جائز ہے کہ وہ اپنا مال دور دراز علاقوں میں پہونچادے کہ عامل انہیں شمار کرنے کیلئے دوڑتا پھرے اس میں زکوٰۃ وصول کرنیوالے کو سخت تکلیف ہوگی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے دونوں باتوں سے منع فرمایا۔ بلکہ عامل زکوٰۃ دینے والوں کے باغوں، کھیتوں، ریوڑوں میں جائے اور حساب لگا کر زکوٰۃ وصول کرے۔ یہ ہے آپ ﷺ کی پیاری تعلیم کہ زکوٰۃ کی ادائیگی کا کام بھی ہوجائے اور زکوٰۃ لینے والے اور دینے والے کو تکلیف و دشواری بھی نہو۔

(۱۷۵۰) زکوٰۃ کے واجب ہونے کیلئے کسی مہینے کی قید یا شرط نہیں ہے کہ زکوٰۃ رمضان شریف میں دینا فرض ہے۔ بلکہ جب مال پر سال گزرے گا زکوٰۃ فرض ہوگی۔ مال پر سال گزرنا زکوٰۃ کیلئے شرطِ وجوب ہے۔ اگر کوئی مالک نصاب ہوتے ہی زکوٰۃ دینا شروع کردے اور سال پر حساب کرے یا چند سالوں کی زکوٰۃ ایکدم ادا کردے تو جائز ہے۔ اصل نصاب پر سال گزرنا ضروری ہے، زائد از نصاب مال پر سال گزرنا ضروری نہیں ہے۔ مثلاً اگر کسی کے پاس گیارہ مہینے تک تین ہزار روپے رہے اور بارھویں مہینے میں دس ہزار روپے اور آگئے تو تیرہ ہزار روپے کی زکوٰۃ دیجائیگی اگرچہ بعد والے دس ہزار روپے پر سال نہ گزرا بلکہ ایک ماہ گزرا ہے۔ اصل نصاب جس سے صاحب نصاب بنا ان تین ہزار روپے پر تو سال گزر چکا ہے اگر ہر پائی پیسے پر سال گزرنا شرط قرار دیدیا جاتا تو تجار صاحبان کیلئے قیامت کھڑی ہوجاتی کیونکہ انکے لئے روزانہ کا حساب رکھنا دردسر ہوجاتا۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) نہیں ہے زبردستی دین میں (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۰۶) (ترجمہ) نہیں تکلیف دیتا اللہ کسی جان کو مگر اسکی طاقت بھر (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۲۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے مال کے کمانے کو نہ فرمایا بلکہ حصول مال کو فرمایا کہ کسی بھی جائز ذریعے سے ملا ہو کما کر، وراثت سے یا کسی کے عطیے سے یہی سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک ہے۔

(۱۷۵۱) اگر کسی مسلمان کے پاس بقدر نصاب مال آگیا تو اسکی زکوٰۃ سال گزرنے سے پہلے بھی دے سکتے ہیں کیونکہ سال گزرنا زکوٰۃ کیلئے شرطِ وجوب ہے اسکا سبب مال ہے۔ اسی طرح صدقۂ فطر کہ نماز عید سے پہلے بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔ نماز کیلئے وقت وجوب کا سبب ہے اسلئے نماز وقت سے پہلے نہیں ہوسکتی۔ یہ حدیث شریف سیدنا حضور امام اعظم ودیگر جمہور فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی دلیل ہے۔

(۱۷۵۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے وصال شریف کے بعد قبیلۂ غطفان، قبیلۂ خزارہ، قبیلۂ بنی سلیم وغیرہم کے لوگ وجوب زکوٰۃ کے انکاری ہوگئے اور انہوں نے کہا کہ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) آپ لے لیجئے مالوں میں سے انکے زکوٰۃ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۲۷۴) یعنی زکوٰۃ لینے کا حق صرف آپ ﷺ کو تھا اور اب وہ دنیا سے تشریف لیگئے تو زکوٰۃ بھی رخصت ہوگئی۔ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان قبیلے والوں کو مرتد قرار دیا اور انکے باقی اسلام کی پرواہ نہ فرمائی اور آپ نے ان پر جہاد کی تیاری فرمائی۔ حضرات صحابۂ کرام خصوصاً سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی بارگاہ صدیقی میں عرض کیا کہ خلافت کا شروع زمانہ ہے مخالفین چونچیں کھولینگے۔ ریشہ دوانیاں ہونگی، خلافت کے کام کاج میں رخنہ پڑسکتا ہے لہٰذا ابھی جہاد و جنگ میں توقف فرمانا ہی اچھا ہے مگر حضور صدیق اکبر نے فرمایا اگر تمام لوگ ایک طرف ہوجائیں تو میں اکیلا ہی سب سے لڑونگا۔ یہ ہے طاقت صدیقی، یہ ہے شجاعت صدیقی، یہ ہے ہمت صدیقی۔ آپ ﷺ کا خلیفۂ بلافصل ایسا ہی ہونا چاہئے۔ قرآن کریم نے بطور پیشنگوئی اس طرف اشارہ

عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ

تو محفوظ کرلیا اس نے مجھ سے اپنا مال اور اپنی جان مگر حق اسلام کے ماتحت اور اسکا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے پھر فرمایا حضرت ابوبکر نے

وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْمَنَعُوْنِیْ

اللہ تعالیٰ کی قسم میں ضرور جنگ فرماؤں گا اس سے جس نے فرق کیا نماز اور روزے کے درمیان کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے اگر انہوں نے منع کیا مجھ کو

عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ

ایک بکری کے بچے کو جو وہ دیتے تھے پیارے رسول اللہ ﷺ کو تو ضرور جنگ فرماؤں گا میں ان کے منع کرنے پر بکری کے بچے کو فرمایا حضرت عمر نے

فَوَاللّٰهِ مَاهُوَ اِلَّا رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اِنَّهُ الْحَقُّ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

کہ اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں ہے کچھ مگر دیکھا میں نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے کھولدیا سینہ حضرت ابوبکر کا جہاد کیلئے تو میں نے پہچان لیا بیشک یہ جہاد حق ہے۔

(۱۷۵۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ ہوگا خزانہ تم میں کے ہر ایک کا قیامت کے دن گنجا سانپ

اَقْرَعَ يَفِرُّمِنْهُ صَاحِبُهٗ وَهُوَيَطْلُبُهٗ حَتّٰى يُلْقِمَهٗ اَصَابِعَهٗ (رواہ احمد)

کہ بھاگے گا اس سے اس مال کا مالک اور وہ مال اسے ڈھونڈیگا یہاں تک کہ چباڑالیگا اسکی انگلیوں کو۔

(۱۷۵۴) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ رَجُلٍ لَايُؤَدِّیْ زَكٰوةَ مَالِهٖ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہیں ہے کوئی شخص کہ نہ ادا کرے اپنے مال کی زکوٰۃ

اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِیْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَايَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ

مگر لٹکائے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت سانپ بنا کر پھر تلاوت فرمائی پیارے نبی نے ہم پر اسکی دلیل کتاب اللہ سے ""اور نہ خیال کریں وہ جو

يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَابَخِلُوْا بِهٖ

بخل کرتے ہیں اسمیں جو عطا فرمایا ہے انکو اللہ نے اپنے کرم سے کہ وہ بہتر ہے ان کیلئے بلکہ وہ برا ہے ان کیلئے جلد ہی ڈالا جائیگا طوق بنا کر وہ مال بخل کرتے تھے وہ جسمیں

जितनी वो ज़्यादती फ़रमाते हैं? फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने, नहीं!।

1748 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलूल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ज़कात का आमिल जो हक़ के साथ है जिहाद करने वाले की तरह है राहे खुदा में यहाँ तक कि वापस आये अपने घर को।

1749 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि न एक जगह माल मगाना है और न माल को दूर करना है और न लिये जायेंगे उनके सदक़ात मगर उनके घरों में।

1750 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो हासिल करे माल तो नहीं है ज़कात उसमें यहाँ तक कि गुज़रे उस पर साल।

1751 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते अब्बास ने सवाल किया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से अपनी ज़कात जल्द अदा करने के बारें में साल पूरा होने से पहले तो इजाज़त अता फ़रमाई प्यारे रसूल ने इस बारे में।

1752 हदीस शरीफ़:– जब विसाल फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने और मसनदे ख़िलाफ़त पर जलवा अफ़रोज़ हुये हज़रते अबू बक्र प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की हयाते ज़ाहिरी के बाद और काफ़िर हुये जो काफ़िर हुये देहातियों में से, अर्ज़ किया हज़रते उमर ने हज़रते अबू

بھی فرمادیا تھا۔ارشادرب قدیر ہے: (ترجمہ) اے ایمان والو! کون ہے جو مرتد ہوگا تم میں سے اپنے دین سے پھر عنقریب لائیگا اللہ ایسے لوگ کہ محبت فرمائیگا اللہ ان سے اور وہ محبت کرینگے اس سے، نرمی کرتے ہوئے ایمانوالوں پر، سختی کرتے ہوئے بے ایمانوں پر اور وہ جہاد کرینگے اللہ کی راہ میں اور نہ خوف کرینگے وہ ملامت کا ملامت کرنے والے کی، یہ اللہ کا کام ہے دیتا ہے اسکو جسکو چاہتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا خوب جاننے والا ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۲۸۰) اب اس آیت کریمہ کی تفسیر بھی ملاحظہ فرمائیں تاکہ ایمان وعرفان کی بصیرت ملے۔

مرتدین سے جہاد کرنے والے کون ہونگے اسمیں بہت سے اقوال ہیں۔ سیدنا امیر المومنین علی مرتضی اور سیدنا حضرت حسن وسیدنا حضرت قتادہ نے فرمایا کہ یہ لوگ سیدنا امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر اور انکے اصحاب ہیں۔ جنہوں نے حضور انور ﷺ کی حیات ظاہری کے بعد مرتد ہونے اور زکوۃ سے منکر ہونے والوں سے جہاد فرمایا۔ یہ آیت کریمہ حضرت صدیق اکبر اور آپکی خلافت و حقانیت کا واضح طور پر اعلان کررہی ہے کیونکہ مرتدین سے جہاد آپ ہی نے اپنے زمانۂ خلافت میں فرمایا۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم، سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کفار و مشرکین سے جہاد فرمایا اور سیدنا امیر المومنین حضرت علی مرتضی نے باغیوں سے جنگ فرمائی۔ مرتدین سے جہاد صرف حضرت صدیق اکبر نے فرمایا۔ حضور انور ﷺ کے زمانے میں مرتدین سے کوئی جہاد نہیں ہوا البتہ مرتدین قتل کئے گئے۔ یہ صدیقی جماعت ہی ہے جو مرتدین کی سرکوبی کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر و منتخب ہوئی۔ یہ جماعت صدیقی اللہ تعالیٰ کو پیاری ہے اور اللہ تعالیٰ اسے پیارا ہے۔ عہد صدیقی میں بہت سے لوگ ''مسیلمۂ کذاب'' کو نبی مان کر مرتد ہوگئے۔ پہلے مرتدین مذکورہ قبیلے والوں پر حضور صدیق اکبر نے لشکر کشی فرمائی ہی تھی کہ وہ توبہ کر گئے مگر یہ دوسرے مرتدین جو جعلی نبی کے چکر میں آگئے تھے ان سے بہت گھمسان کا رن ہوا۔ بہت سے حضرات قراء کرام وحضرات حفاظ عظام نے جام شہادت نوش فرمایا۔ اس پر قرآن کریم کو جمع کرنے کا احساس بیدار ہوا اور حضور صدیق اکبر نے قرآن کریم کو جمع فرمایا اس واقعہ کی قرآن کریم نے اسطرح خبر دی۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) آپ فرمائیے ان سے جو پیچھے رہ گئے تھے گنواروں میں سے جلدی بلائے جاؤ گے ایسے لوگوں کی طرف جو سخت لڑائی والے ہیں۔ تم جہاد کروگے ان سے یا اسلام لائینگے وہ۔ پھر اگر تم حکم مانو گے تو عطا فرمائیگا تمکو اللہ تعالیٰ بدلہ اچھا اور اگر تم پھر گئے جیسا کہ پھر گئے تھے تم پہلے تو عذاب دیگا تمکو عذاب الم دینے والا (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۲۷۰) یہ گنوار مخاطبین مختلف قبائل کے لوگ تھے ان میں سے بعض ایسے تھے کہ جنکے تائب ہونے کی امید تھی بعض ایسے تھے جو نفاق میں بہت سخت و پختہ تھے انھیں آزمائش میں ڈالنا مطلوب تھا تاکہ تائب اور غیر تائب میں فرق ہوجائے اسلئے حکم ہوا کہ اے پیارے نبی آپ ان سے فرمائیے۔ قوم سے مراد بنی حنیفہ یمامہ کے رہنے والے مسیلمۂ کذاب کی قوم ہے جو مرتد ہوگئی تھی۔ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں ان سے سخت جنگ ہوئی۔ کافی صحابہ کرام شہید ہوئے اور بہت سے حفاظ صحابہ کرام شہید ہوئے تب قرآن کریم جمع کیا گیا تاکہ کتابی شکل میں آجائے۔ اس جنگ میں مسیلمۂ کذاب مارا گیا اور اس آیت کریمہ کی تفسیر میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ قوم سے مراد اہل فارس وروم ہیں جن سے جنگ فرمانے کیلئے سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعوت دی۔ یہ آیت کریمہ حضور صدیق اکبر حضور فاروق اعظم کی خلافت کی شاندار و جاندار دلیل ہے ان حضرات کی اطاعت پر جنت کا وعدہ دیا گیا اور ان حضرات کی مخالفت پر جہنم کی وعید دی گئی ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی پہلے تو منکرین زکوۃ پر جہاد کے مخالف تھے اور انکی دلیل اس حدیث شریف کے ظاہری الفاظ تھے کہ کلمہ گو پر جہاد کیسا؟ آپ ﷺ نے ظاہری کلمہ گو منافقین سے جہاد نہ فرمایا تو مانعین زکوۃ تو دل سے کلمہ پڑھ رہے ہیں اور زکوۃ کے علاوہ وہ تمام فرائض کے معتقد ہیں تو اے صدیق اکبر آپ ان پر کیسے جہاد فرماسکتے ہیں؟ سیدنا حضور صدیق اکبر نے انتہائی مختصر اور جامع جواب مرحمت فرماکر حضرت

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللّٰهُ بِمَاتَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ۔ (رواه الترمذى والنسائى وابن ماجة)

قیامت کے دن اور اللہ ہی کیلئے ہے ملکیت آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ اس کی جو تم اعمال کر رہے ہو خوب خبر رکھنے والا ہے"۔

(۱۷۵۵) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ

ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے رسول

مَاخَالَطَتِ الزَّكٰوةُ مَالًا قَطُّ اِلَّا اَهْلَكَتْهُ (رواه المشكوٰة)

کہ نہیں ملتی زکوٰۃ کسی مال میں کبھی مگر ہلاک کر دیتی ہے اسکو۔

﴿ باب مايجب فيه الزكوٰة ترجمہ: جسمیں واجب ہوتی ہے زکوٰۃ اس کا باب ﴾

(۱۷۵۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہیں پانچ وسق سے کم چھوہاروں میں زکوٰۃ

وَلَيْسَ فِيْمَادُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِنَ الْوَرَقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَادُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ (رواه البخارى والمسلم)

اور نہیں ہے پانچ اوقیہ چاندی میں زکوٰۃ اور نہیں ہے پانچ اونٹوں میں سے کم میں زکوٰۃ۔

(۱۷۵۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِيْ عَبْدِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں ہے فرض مسلمانوں پر زکوٰۃ اس کے خدمتی غلام پر

وَلَافِيْ فَرَسِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ لَيْسَ فِيْ عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ اِلَّاصَدَقَةُ الْفِطْرِ (رواه البخارى والمسلم)

اور نہ اپنی سواری کے گھوڑے پر اور ایک روایت میں ہے کہ نہیں ہے اس کے خدمتی غلام میں زکوٰۃ مگر صدقۂ فطر ہے۔

(۱۷۵۸) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَابَكْرٍ كَتَبَ لَهٗ هٰذَاالْكِتٰبَ لَمَّا وَجَّهَهٗ اِلَى الْبَحْرَيْنِ

ترجمہ: حضرت انس سے مروی کہ بیشک حضرت ابو بکر نے لکھ کر دیا انکو یہ امیری فرمان جبکہ بھیجا انکو بحرین کی طرف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

اللہ کے نام کی مدد سے شروع جو بیحد مہربان بے انتہا رحم والا ہے یہ فرض زکوٰۃ کا بیان ہے جس کو فرض فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر

बक्र से आप कैसे जंग फ़रमायेंगे लोगों से हालांकि फ़रमाया है प्यारे रसूल ने कि मैं हुक्म दिया गया हूँ यह कि मैं जंग फ़रमाऊंगा लोगों से यहाँ तक कि वो कलमा ए तय्यबा पढ़ें तो जिसने कलमा ए तय्यबा पढ़ा तो महफ़ूज़ कर लिया उसने मुझसे अपना माल और अपनी जान मगर हक्के इस्लाम के मातहत और उसका हिसाब अल्लाह तआला के ज़िम्मा ए करम पर है फिर फ़रमाया हज़रते अब बक्र ने अल्लाह तआला की कसम मैं ज़रुर जंग फ़रमाऊँगा उससे जिसने फ़र्क़ किया नमाज़ और रोज़े के दरमियान क्योंकि ज़कात माल का हक़ है और उनहोंने मना किया मुझको एक बकरी के बच्चे को जो वो देते थे प्यारे रसूलुल्लाह को तो ज़रुर जंग फ़रमाऊँगा मैं उनके मना करने पर बकरी के बच्चे को, फ़रमाया हज़रते उमर ने कि अल्लाह तआला की कसम नहीं है कुछ मगर देखा मैंने कि बेशक अल्लाह तआला ने खोल दिया सीना हज़रते अबू बक्र का जिहाद के लिये तो मैंने पहचान लिया बेशक यह जिहाद हक़ है।

1753 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि होगा खज़ाना तुममें के हर एक का कयामत के दिन गंजा सांप कि भागेगा उससे उस माल का मालिक और वो माल उसे ढूंडेगा यहाँ तक कि चबा डालेगा उसकी उंगलियों को।

1754 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नहीं है कोई

عمر فاروق اعظم کو مطمئن فرما دیا۔ اس جواب صدیقی کا خلاصہ یہ ہے کہ اے عمر تم نے اپنی حدیث شریف میں یہ لفظ نہ دیکھا الا بحقہ یعنی کلمہ گو کو بھی 'حق اسلام'' کی وجہ سے قتل کیا جا سکتا ہے۔ نماز بھی حق اسلام ہے اور زکوٰۃ بھی حق اسلام ہے۔ جو ان دونوں میں فرق کریگا کہ نماز کو مانے اور زکوٰۃ کا انکار کرے وہ یقیناً اس بات کا مستحق ہے کہ اس سے جنگ کیجائے۔ رہے منافقین' انکے متعلق آپ ﷺ نے اسی حدیث شریف میں فرمادیا حسابھم علی اللہ یعنی ہم دل سے بحث نہ کرینگے جو کوئی بظاہر اسلام کے تمام ارکان کا اقرار کرے ہم اس پر جہاد نہ کرینگے دل میں اسکے کچھ بھی ہو۔ اس وقت کے منافقین کسی رکن اسلامی کے زبان سے منکر نہ تھے۔ حضور صدیق اکبر نے فرمایا اے عمر! وجوب زکوٰۃ کا انکار تو بڑی بات ہے وہ لوگ اگر ظاہری مال یعنی پیداوار اور جانوروں کی زکوٰۃ ہمارے بیت المال میں داخل نہ کرینگے تب بھی تو وہ سرکوبی کے مستحق ہیں کیونکہ اس میں بھی ایک سنت نبوی کا دیدہ و دانستہ انکار ہے۔ اگر کوئی قوم اذان دینا چھوڑ دے تو سلطان اسلام ان سے بھی جنگ کریگا کیونکہ اس میں شعار اسلامی کا بند کرنا ہے (مرقاۃ شریف) موجودہ زمانے میں چونکہ عموماً حکام فاسق اور بادشاہ لاپرواہ ہو گئے ہیں جن سے امید نہیں کہ وہ زکوٰۃ کو اسکے صحیح مصرف میں خرچ کرینگے لہٰذا اب انہیں زکوٰۃ نہ دیجائے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں لوگوں کا حال بدل گیا تھا اسلئے آپ نے زکوٰۃ وصول کرنے میں سختی نہ فرمائی۔ بلکہ مال والے اپنی زکوٰۃ خود دینے لگے اور کسی بھی صحابی نے آپکے اس عمل خیر پر اعتراض و انکار نہ کیا (مرقاۃ شریف) وجوب زکوٰۃ کا انکار کفر ہے ایسے منکرین پر اسلامی جہاد ہوگا اور اس زمانے میں خلیفۃ المسلمین کو زکوٰۃ نہ دینا بغاوت کے مترادف تھی جس پر انکے خلاف تادیبی کارروائی کرنا اور حتیٰ کہ جنگ کرنا بھی درست تھا۔ حاکم کو جبراً مومنین سے زکوٰۃ وصول نہیں کرنا چاہئے۔ البتہ منکرین زکوٰۃ سے پوری سختی کے ساتھ حاصل کیجائیگی۔ لا الٰہ الا اللہ سے پورا کلمۂ طیبہ یعنی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ مراد ہے۔ اسلئے کہ اس بات پر پوری امت کا اجماع ہے کہ صرف لا الٰہ الا اللہ کہنا دین اسلام میں معتبر نہیں ہے۔ سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم نے سیدنا حضرت صدیق اکبر کا ارشاد سنکر فوراً اپنی رائے سے رجوع فرما لیا اور برملا اعلان فرمادیا کہ جو حضور صدیق اکبر نے فیصلہ فرمایا ہے جنگ و جہاد کا وہی فیصلہ حق و صواب ہے۔ سیدنا حضور صدیق اکبر حضرات انبیاء کرام کے بعد تمام مخلوقات میں سب سے بڑے عالم و علامہ اور بڑے دانا و مفکر تھے۔ انہیں کے علم پر آپ ﷺ کی تدفین حجرۂ عائشہ میں ہوئی۔ انہیں کے علم آپ ﷺ کا چھوڑا ہوا مال وقف بنا۔ ان ہی کے علم پر اس جہاد کی تیاری ہوئی اگر آج تھوڑی نرمی برت لیتے تو فرائض اسلامی کے انکار کا پھاٹک کھل جاتا۔ اسی لئے آپ ﷺ نے اپنے وصال شریف سے پہلے آپکی جانشینی اور خلافت کا بایں انداز اعلان فرمادیا کہ آپکو نماز میں امام منتخب فرمایا۔ حضور صدیق اکبر کی سیاسی بصیرت سے حجاز مقدس بلکہ عرب شریف میں امن و امان بحال ہوا اور فاروقی فتوحات کیلئے میدان ہموار ہوا۔ ایک شعار اسلامی کا انکار بھی ایسا ہی کفر ہے جیسے تمام ارکان اسلامی کا انکار۔ کلمہ گو مرتدین پر بھی جہاد کیا جائیگا۔

(۱۷۵۳) زکوٰۃ ہاتھ سے ادا کیجاتی اور اس بخیل کا ہاتھ اس سعادت سے محروم رہا اسلئے وہ مال سانپ کی صورت اختیار کرکے اسکے ہاتھ کو چبائیگا۔

(۱۷۵۴) پہلے تو یہ مال جسکی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی جو سانپ بنکر زکوٰۃ نہ دینے والے کے پیچھے دوڑے گا اور اس زکوٰۃ نہ دینے والے کو بھرے محشر میں نچائے گا اور یہ بخیل بھاگتا پھریگا۔ پھر یہ اس کنجوس مکھی چوس کو پکڑ لیگا اور پھر گلے کا طوق بنکر لپٹ جائیگا ڈستا رہے گا اور اسکی انگلیاں چباتا رہے گا۔ یہ سانپ گلے میں اسلئے لٹکایا جائیگا تاکہ یہ بخیل اسے دیکھتا رہے اور لرزتا رہے کانپتا رہے ڈرتا رہے۔ یہ بھی عذاب ہی ہے اور اہل محشر پہچان لیں کہ یہ ہے زکوٰۃ نہ دینے کا بھیانک انجام۔ حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا ہے کہ بخل صرف مال ہی میں نہیں ہوتا بلکہ مال' کمال' اعمال' احوال' افضال سب میں ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا کرم ان سبکو شامل ہے۔ علماء کرام و صوفیاء عظام کو چاہئے کہ علم ہدایت کو عام فرمائیں ورنہ انکی پکڑ مالی بخیلوں سے زیادہ ہوگی۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ)

وَالَّتِیْ اَمَرَاللّٰہُ بِھَا رَسُوْلَہٗ فَمَنْ سُئِلَھَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلٰی وَجْھِھَا فَلْیُعْطِھَا

اور جس کا حکم فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول کو تو مانگی جائے زکوٰۃ جب مسلمانوں سے امیری فرمان کے مطابق تو چاہیئے کہ ادا کردے زکوٰۃ

وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَھَا فَلَا یُعْطِ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِیْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَمَادُوْنَھَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ کُلِّ خَمْسٍ شَاۃٌ

اور جس سے مطالبہ کیا جائے اس سے زیادہ کا تو نہ زیادہ دے چوبیس اونٹوں میں چوبیس سے کم اونٹوں میں تو ایک سالہ بکری ہے ہر پانچ اونٹوں میں

فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ اِلٰی خَمْسٍ وَّثَلٰثِیْنَ فَفِیْھَا بِنْتُ مَخَاضٍ اُنْثٰی فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلٰثِیْنَ اِلٰی خَمْسٍ وَّاَرْبَعِیْنَ

تو پھر جب پہونچیں اونٹ پچیس سے پینتیس کو تو ان میں دوسالہ اونٹنی ہے پھر جب پہونچیں اونٹ چھتیس سے پینتالیس تک

فَفِیْھَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اُنْثٰی فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّاَرْبَعِیْنَ اِلٰی سِتِّیْنَ فَفِیْھَا حِقَّۃٌ طَرُوْقَۃُ الْجَمَلِ

تو اسمیں دوسالہ مادہ اونٹنی ہے، پھر جب پہونچے چھیالیس سے ساٹھ تک تو اسکی زکوٰۃ میں چار سالی اونٹنی ہے جو اونٹ کے کودنے کے لائق ہو

فَاِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَۃً وَّسِتِّیْنَ اِلٰی خَمْسٍ وَّسَبْعِیْنَ فَفِیْھَا جَذَعَۃٌ فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّسَبْعِیْنَ اِلٰی تِسْعِیْنَ فَفِیْھَا

پھر جب پہونچے اونٹ اکسٹھ سے پچھتر تک تو انکی زکوٰۃ میں ایک پانچ سالہ اونٹنی ہے پھر جب پہونچیں اونٹ چھہتر سے نوے تک تو انکی زکوٰۃ میں

بِنْتَا لَبُوْنٍ فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰی وَّتِسْعِیْنَ اِلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَۃٍ فَفِیْھَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ

دوسالہ دواونٹنیاں ہیں پھر جب پہونچیں اونٹ اکیانوے سے ایکسوبیس تک تو اسکی زکوٰۃ میں چار سالہ دواونٹنیاں ہیں کہ وہ دونوں اونٹنیاں اونٹ کے کودنے کے قابل ہوں

فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَۃٍ فَفِیْ کُلِّ اَرْبَعِیْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَّفِیْ کُلِّ خَمْسِیْنَ حِقَّۃٌ وَّمَنْ لَّمْ یَکُنْ مَعَہٗ

پھر جب زیادہ اونٹ ہوں ایکسوبیس سے تو ہر چالیس اونٹوں میں ایک دوسالہ اونٹنی ہے اور ہر پچاس میں چار سالہ اونٹنی ہے اور جو شخص کہ نہ ہوا سکے پاس

اِلَّا اَرْبَعٌ مِّنَ الْاِبِلِ فَلَیْسَ فِیْھَا صَدَقَۃٌ اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ رَبُّھَا فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِیْھَا شَاۃٌ وَّ

مگر چار ہی اونٹ تو نہیں ہے فرض ان میں زکوٰۃ مگر یہ کہ چاہے ان کا مالک پھر جب پہونچے اونٹ پانچ کو تو ان پانچ اونٹوں میں ہے زکوٰۃ ایک بکری اور

مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَہٗ مِنَ الْاِبِلِ صَدَقَۃُ الْجَذَعَۃِ وَلَیْسَتْ عِنْدَہٗ جَذَعَۃٌ وَّعِنْدَہٗ حِقَّۃٌ فَاِنَّھَا تُقْبَلُ مِنْہُ الْحِقَّۃُ

جس کے اونٹوں کی زکوٰۃ پہونچے پانچ سالہ اونٹنی تک اور اسکے پاس پانچ سالہ اونٹنی نہ ہو تو اس سے چار سالہ اونٹنی ہی لے لی جائے

शख़्स कि न अदा करे अपने माल की ज़कात मगर लटकायेगा अल्लहा तआला रोज़े कयामत सांप बनाकर फिर तिलावत फरमाई प्यारे नबी ने हम पर इसकी दलील किताबुल्लाह से "और न ख्याल करें वो जो बुख़्ल करते हैं उसमें जो अता फ़रमाया है उनको अल्लाह ने अपने करम से कि वो बेहतर है उनके लिये बल्कि वो बुरा है उनके लिये, जल्द ही डाला जायेगा तोक़ बनाकर वो माल कि बुख़्ल करते थे वो जिसका कयामत के दिन और अल्लाह ही के लिये है मिलकियत आसमानों की और ज़मीन की और अल्लाह उसका जो तुम आमाल कर रहे हो खूब खबर रखने वाला है"।

1755 हदीस शरीफ़:– हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि नहीं मिलती ज़कात किसी माल में कभी मगर हलाक कर देती है इसको।

(102) जिसमें वाजिब होती है ज़कात उसका बाब

1756 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है पांच वस्क से कम छुआरों में ज़कात और नहीं है पांच औक़िया चांदी में ज़कात और नहीं है पांच ऊंटों में से कम में ज़कात।

1757 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं है फ़र्ज़ मुसलमानों

بیشک جو چھپاتے ہیں اسکو جو نازل فرمایا اللہ نے کتاب سے اور بیچ دیتے ہیں اسکو تھوڑی قیمت میں۔ یہی ہیں جو نہیں بھرتے اپنے پیٹوں میں مگر آگ اور نہیں کلام فرمائیگا ان سے اللہ قیامت کے دن اور نہ پاک فرمائیگا انکو اور انکے لئے عذاب ہے الم دینے والا (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۲۷) اس آیت کریمہ کی تفسیر بھی ملاحظہ فرمائیے:

شانِ نزول: یہود کے علماء و رؤساء یہ امید رکھتے تھے کہ نبی آخر الزماں بنی اسرائیل میں سے مبعوث ہوں گے جب انہوں نے یہ دیکھا کہ وہ تو بنی اسمٰعیل میں سے مبعوث ہوئے ہیں تو انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ لوگ توریت وانجیل میں حضورِ انور علیہ السلام کے فضائل مبارکہ ونعوت متبرکہ دیکھ کر آپ کی طرف مائل ہو جائینگے اور انکے نذرانے وتحائف سب بند ہو جائینگے حکومت جاتی رہے گی انہیں حسد ہوا اور توریت شریف وانجیل شریف سے حضورِ انور علیہ السلام کے فضائل چھپانے لگے اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ چھپانا کئی طرح سے ہوتا ہے کتاب کے مضمون سے کسی کو مطلع نہ ہونے دیا جائے نہ کسی کو پڑھ کر سنایا جائے نہ دکھایا جائے یا غلط تاویلیں کر کے معنیٰ بدلنے کی کوشش کی جائے اور کتاب کے اصل معنیٰ پر پردہ ڈالا جائے۔ یہ کفار دنیا کے مال ومتاع کی لالچ میں آیاتِ توریت کو چھپاتے ہیں یہ ہے تھوڑی قیمت میں خریدنا۔ یہ حرام غذائیں انہیں دوزخ میں پہنچائینگی یا یہ کہ یہ غذائیں خود آگ کی شکل میں نمودار ہونگی جسے یہ دوزخی کھائینگے اور ان پر ایک عذابِ الٰہی یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ ان سے کلامِ محبت نہ فرمائیگا بلکہ کلام برائے تحدید وتخویف و تذلیل فرمائیگا یا یہ کہ اللہ تعالیٰ ان سے بلاواسطہ کلام نہ فرمائیگا بذریعہ ملائکہ عذاب ہوگا یہ تینوں عذاب ان چھپانے والے کافروں کیلئے خاص ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان سے بچائیگا اور ان سے کلام محبت ورحمت فرمائیگا اور انکے گناہ بھی معاف فرمائیگا اور انہیں دردناک عذاب بھی نہ دیگا۔

(۱۷۵۵) مال میں زکوٰۃ کے مل جانے کی دو صورتیں ہیں (۱) صاحب نصاب جس پر خود زکوٰۃ فرض ہے اور وہ فقیر بنکر زکوٰۃ لے اور اپنے مال میں ملا کر اپنا مال بڑھائے (۲) آدمی زکوٰۃ نہ نکالے اور جو مال زکوٰۃ میں نکلتا تھا وہ اپنے ہی مال میں رکھ لے۔ اسی طرح مال کے ہلاک ہونے کی بھی دو صورتیں ہیں (۱) زکوٰۃ کے مل جانے کی وجہ سے تمام مال کی برکت ختم ہو جائے اور کچھ دنوں میں مال کی دھول اڑ جائے (۲) تمام مال اگر چہ رہے مگر اس سے فائدہ اٹھانا جائز نہ ہو کیونکہ حرام اور حرام سے مخلوط چیز ناقابل استعمال ہے۔ مال کی زکوٰۃ مالک کے ذمہ ہوتی ہے چاہے تو اسی مال میں سے دیدیا دوسرے مال میں سے یا اس مال کی قیمت دیدے۔ یہاں تک کہ سونا چاندی کی زکوٰۃ میں خود سونا چاندی یا اسکی قیمت یا اس قیمت کی روٹیاں یا کوئی جانور یا کپڑا صابن وغیرہ دے سکتا ہے۔ کیونکہ زکوٰۃ کا مقصد ومنشا فقیر وغریب کو رزق پہونچانا اور اسکی حاجت روائی کرنا ہے۔ یہی سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک ہے۔

(۱۷۵۶) ایک وسق چھ من تیس سیر کا ہوتا ہے اور پانچ وسق تقریباً سولہا من تیس سیر کے ہوئے اور موجودہ تول سے ایک وسق دو کوئنٹل چالیس کلو کے لگ بھگ ہوا تو پانچ وسق بارہ کوئنٹل کے لگ بھگ ہوا۔ یعنی مذکورہ وزن کے چھوہاروں میں زکوٰۃ ہے اس سے کم وزن میں چھوہاروں میں زکوٰۃ نہیں اس حدیث شریف کا تعلق پیداوار کی زکوٰۃ سے نہیں ہے کیونکہ پیداوار تو جتنی بھی ہوگی کم یا زیادہ اس پر زکوٰۃ ہے چاہے مذکورہ وزن سے کم چھوہارے پیدا ہوئے ہوں چونکہ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اے ایمان والو! خرچ کرو تم پاکیزہ میں سے جو تم نے کمایا ہے اور اس میں سے جو نکالا ہم نے تمہارے لئے زمین سے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۱۲) اور اس پر بہت سی احادیث کریمہ بھی شاہد عدل ہیں۔ اس حدیث شریف کا تعلق ان کھجوروں سے ہے جو تجار کے پاس مال تجارت کے طور پر ہوں تو زکوٰۃ تجارت پانچ وسق سے کم پر نہیں ہے۔ کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ السلام کے زمانۂ پاک میں ایک وسق کھجور کی قیمت چالیس درہم تھی تو پانچ وسق کی قیمت دو سو درہم ہوئی چاندی کا نصاب دو سو درہم ہی ہے۔ سیدنا حضور امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی مسلک ہے۔ ان پھلوں اور سبزیوں میں بھی زکوٰۃ ہے جو سال بھر رہ سکیں یا نہ رہ سکیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ زکوٰۃ ہر اس مال میں ہے جو اللہ تعالیٰ نے زمین سے نکالا ہے۔ مسلک امام

وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهٗ اَوْعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ

اور اسکے ساتھ دو بکریاں اگر بکریاں میسر نہ ہوں تو بیس درہم اور پہونچ چکی ہو جسکے اونٹوں کی زکوٰۃ چار سالہ اونٹنی کو اور اسکے پاس چار سالہ اونٹنی ہے نہیں

وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْشَاتَيْنِ

بلکہ پانچ سالہ ہے تو اس سے پانچ سالہ اونٹنی ہی وصول کرلی جائے اور دے اسکو زکوٰۃ وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں

وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ اِلَّا بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَيُعْطِيْ شَاتَيْنِ

اور جسکے اونٹوں کی زکوٰۃ چار سالہ اونٹنی کو پہونچے اور اسکے پاس دو سالہ اونٹنی ہے تو اس سے دو سالہ اونٹنی ہی وصول کیجائے اور مالک دو بکریاں

اَوْعِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَةُ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِنْدَهٗ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَ

یا بیس درہم بھی دے اور جس کی زکوٰۃ دو سالہ اونٹنی کو پہونچے مگر مالک کے پاس چار سالہ اونٹنی ہے تو اس سے چار سالہ اونٹنی ہی وصول کرلی جائے اور

يُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْشَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهٗ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ وَعِنْدَهٗ

اس مالک کو زکوٰۃ وصول کرنے والا بیس درہم دے یا دو بکریاں دے اور جسکی زکوٰۃ پہونچی دو سالہ اونٹنی کو اور دو سالہ اونٹنی اسکے پاس نہ ہو بلکہ اسکے پاس

بِنْتُ مَخَاضٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَيُعْطِيْ مَعَهَا عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْشَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهٗ

ایک سالہ اونٹنی ہو تو اس سے ایک سالہ اونٹنی ہی قبول کرلی جائے اور اسکے ساتھ مالک بیس درہم یا دو بکریاں دے اور جس کی زکوٰۃ پہونچی

بِنْتَ مَخَاضٍ وَّلَيْسَتْ عِنْدَهٗ وَعِنْدَهٗ بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ

ایک سالہ اونٹنی کو اور اسکے پاس ایک سالہ نہ ہو بلکہ اسکے پاس دو سالہ ہو تو اس سے وہی وصول کرلیجائے اور مالک کو زکوٰۃ وصول کرنے والا بیس درہم یا

شَاتَيْنِ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ عِنْدَهٗ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلٰى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهٗ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهٗ شَيْءٌ وَ

دو بکریاں دے اور اگر مالک کے پاس ایک سالہ اونٹنی نہ ہو بلکہ اسکے پاس ایک سالہ اونٹ ہو تو اس سے وہی لے لیا جائے اور اسکے ساتھ اور کچھ نہیں اور

فِيْ صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِيْ سَائِمَتِهَا اِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ شَاةٌ فَاِذَا زَادَتْ

بکریوں کی زکوٰۃ میں جنگل میں چرنے والی بکریوں میں چالیس میں ایک سو بیس بکریوں تک ایک بکری زکوٰۃ کی واجب ہے پھر جب زیادہ ہو جائیں

पर ज़कात उसके खिदमती गुलाम पर और न अपनी सवारी के घोड़े पर और एक रिवायत में है कि नहीं है उसके खिदमती गुलाम में ज़कात मगर सदक़ा ए फित्र है।

1758 हदीस शरीफः– हज़रते अनस से मरवी कि बेशक हज़रते अबू बक्र ने लिख कर दिया उनको यह अमीरी फ़रमान जबकि भेजा उनको भहरैन की तरफ़ "अल्लाह के नाम की मदद से शुरु जो बेहद मेहरबान बेइन्तेहा रहम वाला है, यह फ़र्ज़ ज़कात का बयान है जिसको फ़र्ज़ फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मुसलमानों पर और जिसका हुक्म फ़रमाया अल्लाह तआला ने अपने प्यारे रसूल को तो मांगी जाये ज़कात जब मुसलमानों से अमीरी फ़रमान के मुताबिक तो चाहिये कि अदा करदे ज़कात और जिससे मुतालबा किया जाये इससे ज़्यादा का तो न ज्यादा दे चौबीस ऊंटों में और चौबीस से कम ऊंटों में तो एक साला बकरी है हर पांच ऊंटों में तो फिर जब पहुंचें ऊंट पच्चीस से पैंतीस को तो उनमें दो साला ऊंटनी है फिर जब पहुंचें ऊंट छत्तीस से पैतालीस तक तो उसमें दो साला मादा ऊंटनी है फिर जब पहुंचें छियालीस से साठ तक तो उसकी ज़कात में चार साला ऊंटनी है जो ऊंट के कूदने के लायक हो फिर जब पहुंचे ऊंट इक्सठ से पिछत्तर तक तो उनकी ज़कात में एक पाच साला ऊंटनी है फिर जब पहुंचें ऊंट छियत्तर से नब्बे तक तो उनकी ज़कात में दो साला दो ऊंटनियां हैं फिर जब पहुंचे ऊंट

اعظم زندہ باد۔ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے پانچ اوقیہ کے دوسو درہم ہوئے اور اسکا وزن باون تولے چھ ماشے ہوا۔ یہ چاندی کا نصاب ہے۔ درہم کی قیمت کا اعتبار نہیں وزن کا لحاظ ہے۔ پانچ اونٹوں میں ایک بکری کی زکوٰۃ واجب ہے جبکہ وہ اونٹ سائمہ ہوں یعنی سال کے اکثر حصہ میں جنگل میں چرتے ہوں مالک پر انکے چارے کا خرچ نہ ہو۔

(۱۷۵۷) مسلمان کی قید یہ بتارہی ہے کہ کفار پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔ اسی لئے کافر کے مسلمان ہوجانے پر نہ تو زمانہ کفر کی زکوٰۃ دیتا ہے اور نہ نمازیں قضا کرتا ہے۔ البتہ کفار کو عبادات نہ کرنے کی سزا ضرور ملے گی۔ دوزخی کہیں گے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) کہیں گے وہ نہیں تھے ہم نمازیوں میں سے (بصیرۃ الایمان افادۃ قادری معینی ص۱۴۶۴) تجارتی گھوڑوں اور غلاموں میں زکوٰۃ واجب ہے۔ جو گھوڑے سواری اور تجارت دونوں کیلئے نہ ہوں انکی مادہ میں زکوٰۃ ہے کہ مالک ہر گھوڑی پر ایک اشرفی کی زکوٰۃ دے یا اسکی قیمت کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ دے۔ خدمت کے غلام کا فطرہ مالک پر واجب ہے۔ اسکی زکوٰۃ نہیں۔ نوکروں چاکروں کا فطرہ آقا پر نہیں ہے کیونکہ یہ اسکے غلام نہیں ہیں۔

(۱۷۵۸) سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے دور خلافت میں ''بحرین'' کا حاکم بنا کر بھیجا تو انہیں زکوٰۃ وصول کرنے کے قوانین بھی لکھ کر مرحمت فرمائے۔ اب بحرین ایک ملک ہے جو بصرہ سے قریب ہے چونکہ یہ دو دریاؤں کے درمیان واقع ہے اسلئے اسکا نام ''بحرین'' ہے۔ زکوٰۃ کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور اسکی تفصیلات سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے مرحمت فرمائی ہیں اور کسی بھی حکم پر اسکی تفصیلات جانے بغیر عمل نہیں ہوسکتا۔ زکوٰۃ کا حکم قبل ہجرت نازل ہوا چونکہ زکوٰۃ کا ذکر و حکم مکی آیات کریمہ میں موجود ہے۔ لیکن زکوٰۃ دینا بعد ہجرت فرض ہوا اور زکوٰۃ کی ادائیگی کی تفصیلات سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے بعد ہجرت ارشاد فرمائیں۔ اس فرمان صدیقی کا مطلب و منشا یہ تھا یہ جو کچھ میں تحریر کر رہا ہوں وہ اپنے اجتہاد یا قرآن کریم و احادیث کریمہ سے استدلال و استنباط کر کے نہیں لکھ رہا ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کا صریح حکم ہے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے صریح بیان فرمودہ تفصیلات سے لکھ رہا ہوں۔ حضور صدیق اکبر کے اس فرمان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فرض کرنے اور حرام کرنے کی نسبت سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے کرنا سنت صدیقی ہے۔ یہ کہنا صد فیصد درست ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے نماز و روزہ فرض فرمایا اور شراب و دغا کو حرام فرمایا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی حیثیت صرف قانون داں کی نہیں بلکہ قانون ساز کی بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حرام فرمودہ کو حلال کرنے اور اللہ تعالیٰ کے حلال فرمودہ کو حرام کرنے کی بھی انہیں اتھارٹی ہے۔ بھیڑیں اور دنبے بکریوں کے حکم میں ہیں۔ سائمہ اس بکری کو کہتے ہیں جو سال کا اکثر حصہ جنگل کی قدرتی پیداوار کھا کر پلتی ہے اور سائمہ میں زکوٰۃ ہے اور اگر سال کا زیادہ حصہ گھر کے چارے پر گزارے تو اسے علوفہ کہتے ہیں اور علوفہ میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ البتہ اگر یہ بھی تجارتی بکریاں ہیں تو ان میں بھی تجارتی زکوٰۃ ہے گھر پر چریں یا جنگل میں اور اگر بکریوں کے دودھ کی تجارت کرتا ہے نہ کہ عین بکری ہی کی تو ان میں تجارت کی زکوٰۃ نہیں ہے۔ بکری کا نصاب چالیس ہے خواہ بکریاں ہوں یا بکرے۔ خالص بکروں میں زکوٰۃ نہیں کیوں کہ ان میں نسل نہیں چلتی۔ بوڑھی بکری میں بیمار بکری بھی داخل ہے اور کانی میں ہر وہ عیب دار بکری داخل ہے جس عیب سے اس بکری کی قیمت گھٹ جائے۔ اگر مالک کے پاس جوان وصحیح سالم بکریاں ہوں تو جوان وصحیح سالم بکری ہی زکوٰۃ میں لی جائے گی۔ زکوٰۃ وصول کرنیوالا عام طور پر زکوٰۃ میں بکرا وصول نہ کرے گا اگر زکوٰۃ وصول کرنیوالا یہ سمجھتا ہے کہ فقراء وغرباء کا بھلا بکرا وصول کرنے میں ہے تو بکرا بھی زکوٰۃ میں لے سکتا ہے کیوں کہ زکوٰۃ وصول کرنیوالا فقیروں غریبوں کا وکیل ہوتا ہے۔ غریبوں وفقیروں کی بھلائی کا وکیل کو لحاظ وخیال رکھنا ہی چاہئے۔ کبھی بکرا بکری میں قیمت سے زیادہ ہوتا ہے خصی بکرا تو بکری سے قیمت میں عموماً زیادہ ہی ہوتا ہے۔ عامل کیلئے یہ بات جائز نہیں کہ چند شخصوں کا تھوڑا تھوڑا مال ملا کر نصاب بنالے اور زکوٰۃ وصول کرے اور نہ یہ طریقہ جائز ہے کہ

عَلٰی عِشْرِیْنَ وَمِائَۃٍ اِلٰی مِائَتَیْنِ فَفِیْهَا شَاتَانِ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی مِائَتَیْنِ اِلٰی ثَلٰثِ مِائَۃٍ فَفِیْهَا ثَلٰثُ شِیَاہٍ

ایک سو بیس سے دو سو تک تو ان میں زکوٰۃ کی دو بکریاں ہیں پھر جب زیادہ ہو جائیں دو سو سے تین سو تک تو انکی زکوٰۃ میں تین بکریاں ہیں

فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی ثَلٰثِ مِائَۃٍ فَفِیْ کُلِّ مِائَۃٍ شَاۃٌ فَاِذَا کَانَتْ سَائِمَۃُ الرَّجُلِ نَاقِصَۃً مِّنْ اَرْبَعِیْنَ شَاۃً وَّاحِدَۃً فَلَیْسَ

پھر جب زیادہ ہو جائیں تین سو پر تو ہر سیکڑے میں ایک بکری ہے پھر اگر ہوں جنگل میں چرنے والی بکریاں کسی کی کم چالیس سے ایک بکری بھی تو نہیں ہے

فِیْهَا صَدَقَۃٌ اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ رَبُّهَا وَلَا تُخْرَجُ فِی الصَّدَقَۃِ هَرِمَۃٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَّلَا تَیْسٌ اِلَّا مَاشَآءَ الْمُصَدِّقُ

ان میں زکوٰۃ مگر یہ کہ ان کا مالک چاہے، نہ دی جائے زکوٰۃ میں بوڑھی اور کانی اور نہ بکرا مگر یہ کہ چاہے زکوٰۃ وصول کرنے والا

وَلَا یُجْمَعُ بَیْنَ مُتَفَرِّقٍ وَّلَا یُفَرَّقُ بَیْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْیَۃَ الصَّدَقَۃِ وَمَا کَانَ مِنْ خَلِیْطَیْنِ فَاِنَّهُمَا

نہ تو متفرق مال کو جمع کیا جائے اور نہ جمع مال کو متفرق کیا جائے زکوٰۃ کے ڈر سے اور وہ جو نصاب دو شریکوں کے درمیان ہو تو وہ دونوں

یَتَرَاجَعَانِ بَیْنَهُمَا بِالسَّوِیَّۃِ وَفِی الرِّقَّۃِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ اِلَّا تِسْعِیْنَ وَمِائَۃٍ

آپس میں ایک دوسرے سے برابر برابر لے لیں اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور اگر صرف ایکسو نوے درہم ہوں

فَلَیْسَ فِیْهَا شَیْءٌ اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ رَبُّهَا۔ (رواہ البخاری)

تو ان میں کچھ زکوٰۃ واجب نہیں مگر یہ کہ مالک چاہے تو دیدے۔

(۱۷۵۹) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُیُوْنُ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا اس زمین میں کہ سیراب کیا آسمان نے اور چشموں نے

اَوْ کَانَ عَثَرِیًّا الْعُشْرُ وَمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔ (رواہ البخاری)

یا ہو زمین تر تو اسمیں پیداوار کا دسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور جسے سینچا گیا کھینچ کر تو دسویں حصے کا آدھا ہے۔

(۱۷۶۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعَجْمَآءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَّالْبِیْرُ جُبَارٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کا زخم پہونچانا معاف ہے کنویں میں گر کر مر جانا معاف ہے

इक्यानवे से एक सौ बीस तक तो इनकी ज़कात में चार साला दो ऊंटनियां हैं कि वो दोनों ऊंटनियां ऊंट के कूदने के काबिल हों फिर जब ज्यादा ऊंट हों एक सौ बीस से तो हर चालीस ऊंट में एक दो साला ऊंटनी है और हर पचास में चार साला ऊंटनी है और जो शख्स कि न हो उसके पास मगर चार ही ऊंट तो नहीं है फ़र्ज़ उनमें ज़कात मगर यह कि चाहे उनका मालिक, फिर जब पहुंचे ऊंट पांच तो इन पांच ऊंटों में है ज़कात एक बकरी और जिसके ऊंटों की ज़कात पहुंचे पांच साला ऊंटनी तक और उसके पास पांच साला ऊंटनी न हो तो उससे चार साला ऊंटनी ही ले ली जाये और इसके साथ दो बकरियां, अगर बकरियां मयस्सर न हों तो बीस दिरहम और पहुंच चुकी हो जिसके ऊंटों की ज़कात चार साला ऊंटनी को और उसके पास चार साला ऊंटनी है नहीं बल्कि पांच साला है तो उससे पांच साला ऊंटनी ही वसूल कर ली जाये और दे इसको ज़कात वसूल करने वाला बीस दिरहम या दो बकरियां और जिसके ऊंटों की ज़कात चार साला ऊंटनी को पहुंचे और उसके पास दो साला ऊंटनी है तो उससे दो साला ऊंटनी ही वसूल की जाये और मालिक दो बकरियां या बीस दिरहम भी दे और जिसकी ज़कात दो साला ऊंटनी को पहुंचे मगर मालिक के पास चार साला ऊंटनी है तो उससे चार साला ऊंटनी ही वसूल कर ली जाये और इस मालिक को ज़कात वसूल करने वाला बीस दिरहम दे या दो बकरियां दे और जिसकी ज़कात

ایک شخص کے مال کو متفرق کر دے مثلاً کسی کے پاس ایک سو بیس بکریاں ہیں جن میں صرف ایک بکری زکوٰۃ واجب ہے عامل انھیں چالیس چالیس کے تین نصاب بنا کر بکریاں زکوٰۃ کی وصول کرے۔ اس کی ایک دوسری شکل یہ ہے کہ بکریوں کا مالک تمام زکوٰۃ کو کم کرنے یا بچنے کیلئے متفرق مال جمع نہ کرے مثلاً دو اشخاص کے پاس چالیس چالیس بکریاں ہیں جن میں ایک بکری زکوٰۃ کی واجب ہے مگر عامل کے سامنے یہ دونوں تھوڑی دیر کیلئے شرکت توڑ دیں اور الگ الگ بیس بیس بکریاں دکھا کر زکوٰۃ سے بچ جائیں اور اس حکم کا تعلق مالک و عامل دونوں سے ہو تو یہ مطلب ہوتا ہے کہ مالک تو زکوٰۃ سے بچنے یا زکوٰۃ کم کرنے کیلئے مجتمع کو متفرق نہ کرے اور عامل زکوٰۃ بڑھ جانے یا واجب کرنے کیلئے متفرق کو جمع نہ کرے۔ خوف صدقہ دونوں کو شامل ہے کیوں کہ مالک کو زکوٰۃ واجب ہونے یا زکوٰۃ بڑھ جانے کا خوف ہوتا ہے اور عامل کو زکوٰۃ واجب نہ رہنے یا زکوٰۃ گھٹ جانے کا خوف رہتا ہے اگر ایک مال کے دو مشترکہ مالک ہوں اور ان پر شرعی حساب کے کے مطابق زکوٰۃ واجب ہو جائے تو زکوٰۃ مشترکہ دے دیں اور بعد میں آپس میں حساب کر لیں۔ مثلاً دو شخصوں کی دو سو بکریوں کی زکوٰۃ دو بکریاں ہیں تو چالیس بکریوں والے کے ذمہ ایک بکری زکوٰۃ کی آئے گی اور ایک سو والے کے ذمہ بھی ایک بکری آئے گی ایسا نہیں کہ اگر دو بکریوں کی قیمت دو سو روپے مان لیجائے تو چالیس بکریوں والا چالیس روپے زکوٰۃ میں لگائے گا بلکہ دونوں ہی ایک ایک بکری زکوٰۃ میں دیں گے۔ چاندی سونے کی زکوٰۃ وزن پر ہوتی ہے نہ کہ قیمت پر اور اس کا ادنیٰ نصاب دو سو درہم ہے یعنی ساڑھے باون تولہ چاندی کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے یعنی سو روپے پر ڈھائی روپے ہزار روپے پر پچیس روپے۔

(۱۷۵۹) جس زمین میں کی پیداوار پر سینچائی اور سیرابی پر مالک کا روپیہ پیسہ خرچ ہو وہ سینچائی کنویں سے ہو یا دریا یا بورنگ سے اس کی زکوٰۃ پیداوار کا دسواں حصہ ہے اسکو عربی میں ''عشر'' کہتے ہیں اور اگر مالک کا پانی سے سیرابی پر کچھ خرچ نہ ہو تو پیداوار کا بیسواں حصہ زکوٰۃ ہے اسکو عربی میں ''خمس'' کہتے ہیں۔

(۱۷۶۰) اگر کسی کا جانور گھوڑا، گائے، بھینس وغیرہ بدک کر مالک سے چھوٹ جائے اور کسی کو زخمی کر دے تو مالک پر اس زخم کا قصاص یا تاوان نہ پڑے گا کیوں کہ اس میں مالک کا قصور نہیں ہے البتہ اگر مالک کی غفلت یا مالک ہی کے نقص سے اس کے جانور نے کسی کو زخمی کر دیا یا جانی نقصان پہنچایا یا مالی نقصان کیا تو مالک ذمہ دار ہے جیسے کوئی اپنا کٹکھنا کتا دن میں کھلا چھوڑ دے اور وہ کسی کو زخمی کر دے یا کسی کا جانور مار دے اگر کوئی شخص کسی کے کنویں یا کان میں گر کر مر جائے تو کنویں اور کان والے پر ضمان نہیں ہے کہ وہ بے قصور ہے البتہ اگر کسی نے سر راہ کنواں کھدوایا اور اس میں کوئی گر کر مر جائے تو اب یہ کنویں کا مالک ذمہ دار ہوگا کیوں کہ وہ مجرم ہے کہ راستے میں کنواں کھدوا دیا ہے اگر کسی کی زمین میں سونے چاندی یا کسی دھات کی کان نکل آئے تو وہ پانچواں حصہ حکومت اسلامیہ کو دیگا۔ اور باقی چار حصے اپنے خرچ میں لائے گا کان سے نکلنے والی چیزیں تین قسم کی ہوتی ہیں (۱) وہ چیزیں جو گل جاتی ہیں جیسے سونا چاندی لوہا اور دیگر دھاتیں (۲) وہ چیزیں جو پتلی و رقیق ہوتی ہیں جیسے پانی، تیل، تارکول وغیرہ (۳) وہ چیزیں جو خشک ہوتی ہیں جو نہ گلتی ہیں اور نہ بہتی ہیں جیسے چونا ہر قسم کے پتھر وغیرہا۔ سیّدنا حضور امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک صرف دھاتوں میں خُمس واجب ہے۔

(۱۷۶۱) اس حدیث شریف میں گھوڑے اور غلام کو مثال کے طور پر بیان فرمایا گیا ہے۔ حاجت میں گھرے ہوئے کسی بھی مال پر زکوٰۃ نہیں ہے اور ''چیزوں کی زکوٰۃ میں نے معاف فرمادی ہے۔ پیارے نبی ﷺ احکام شرعیہ کے مالک و مختار ہیں اگر چاہتے تو فرض فرما دیتے یہ تو ان کا کرم ہے کہ حاجت اصلیہ میں گھرے ہوئے مالوں کی زکوٰۃ کو معاف فرما دیا ہے۔ چاندی کا نصاب دو سو درہم چاندی یعنی ساڑھے باون تولہ چاندی ہے اس سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پھر دو سو درہم چاندی کے بعد انتالیس درہم تک معافی ہے پھر چالیس درہم پر ایک درہم چاندی کی زکوٰۃ ہے چاندی سونے کی زکوٰۃ میں دونوں نصابوں کے درمیان نصاب کے پانچویں حصے سے کم معاف رہتا ہے اور پانچویں حصے پر زکوٰۃ بڑھتی

وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور کان میں گر کر مر جانا معاف ہے اور کان میں پانچواں حصہ زکوٰۃ ہے۔

(۱۷۶۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْعَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ میں نے زکوٰۃ معاف فرمادی ہے سواری کے گھوڑے اور خدمت کے غلام میں

فَهَاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ وَلَيْسَ فِيْ تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ

کہ ادا کرو تم زکوٰۃ چاندی کی ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم اور نہیں ہے ایک سو نوے میں کچھ بھی، تو جب پہونچ جائیں

مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ (رواہ الترمذی وابوداؤد)

دوسو کو تو اس میں پانچ درہم ہیں۔

(۱۷۶۲) حدیث شریف: عَنْ مَعَاذٍ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا وَجَّهَهُ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهُ اَنْ يَّاْخُذَ

ترجمہ: حضرت معاذ سے مروی بیشک پیارے نبی ﷺ نے جب بھیجا انکو یمن کی طرف تو حکم فرمایا انکو کہ وصول کریں

مِنَ الْبَقَرَةِ مِنْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ تَبِيْعًا اَوْتَبِيْعَةً وَّمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی والدارمی)

ہر تیس گایوں میں سے ایک سالہ بچھڑا یا بچھیا اور ہر چالیس گایوں میں دوسالہ۔

(۱۷۶۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمُعْتَدِیْ فِی الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا (رواہ ابوداود والترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے زیادتی کرنے والا زکوٰۃ میں زکوٰۃ نہ دینے والے کی طرح ہے۔

(۱۷۶۴) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْ حَبٍّ وَّلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے تجارتی دانوں اور کھجوروں میں زکوٰۃ

حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ (رواہ النسائی)

یہاں تک کہ پہونچیں لگ بھگ بارہ کوئنٹل کو۔

पहुंची दो साला ऊंटनी को और दो साला ऊंटनी उसके पास न हो बल्कि उसके पास एक साला ऊंटनी हो तो इससे एक साला ऊंटनी ही कबूल कर ली जाये और इसके साथ मालिक बीस दिरहम दे या दो बकरियां दे और जिसकी ज़कात पहुंची एक साला ऊंटनी को और उसके पास एक साला न हो बल्कि उसके पास दो साला हो तो उससे वोही वसूल कर ली जाये और मालिक को ज़कात वसूल करने वाला बीस दिरहम या दो बकरियां दे और अगर मालिक के पास एक साला ऊंटनी न हो उसके पास एक साला ऊंट हो तो उससे वोही ले लिया जाये और उसके साथ और कुछ नहीं और बकरियों की ज़कात में जंगल में चरने वाली बकरियों में चालीस में एक सौ बीस बकरियों तक एक बकरी ज़कात की वाजिब है फिर जब ज़्यादा हो जायें एक सौ बीस से दो सौ तक तो उनमें ज़कात की दो बकरियां हैं फिर जब ज़्यादा हो जायें दो सौ से तीन सौ तक तो उनकी ज़कात में तीन बकरियां हैं फिर जब ज़्यादा हो जायें तीन सौ पर तो हर सैकड़े में एक बकरी है फिर अगर हों जंगल में चरने वाली बकरियां कम से कम चालीस से एक बकरी भी तो नहीं है उनमें ज़कात मगर यह कि उनका मालिक चाहे न दी जाये ज़कात में बूढ़ी और कानी और न बकरा मगर यह कि चाहे ज़कात वसूल करने वाला न तो मुताफ़र्रिक माल को जमा किया जाये और न जमा माल को मुताफ़र्रिक किया जाये ज़कात के डर से और वो जो निसाब दो शरीकों के दरमियान हो तो वो दोनों

ہے چنانچہ ساڑھے سات تولہ سونے کے بعد ڈیڑھ تولہ سے کم میں معافی ہوگی اور ڈیڑھ تولہ سونے پر زکوٰۃ بڑھے گی ایسے ہی چاندی میں ساڑھے باون تولے تک معافی ہے اور ساڑھے دس تولے چاندی پر زکوٰۃ بڑھے گی۔

(۱۷۶۲) پیارے نبی ﷺ نے سیّدنا حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا اس زمانے میں اسلامی حکام لوگوں سے ظاہری حال یعنی جانوروں اور زمینوں کی زکوٰۃ بھی وصول فرماتے تھے جو بعد میں اپنے مصارف میں انتہائی احتیاط سے خرچ فرمایا کرتے تھے اس لئے پیارے نبی نے حضرت معاذ کو یہ تلقین فرمائی۔ عرب میں بھینس نہیں ہوتی اس لئے اس کا ذکر نہ فرمایا اور بھینس کی زکوٰۃ بھی گائے کی طرح ہے۔ گائے بھینس کا نصاب تیس ہے تیس گایوں اور بھینسوں میں ایک بچھڑا یا بچھیا واجب ہے پھر انتالیس گائے اور بھینسوں میں ایک سالہ تو بچھڑے یا بچھیں ہیں اور ستر گائے اور بھینسوں میں ایک سالہ ایک بچھڑا یا بچھیا اور ایک دو سالہ بچھیا یا بچھڑا ہے۔ غرضیکہ تیس گائے بھینسوں پر ایک سالہ اور ہر چالیس گائے اور بھینسوں پر دو سالہ بچھڑا یا بچھیا واجب ہوگی۔

(۱۷۶۳) اس حدیث شریف کے دو مطلب ہیں (۱) جو عامل زکوٰۃ وصول کرنے میں زیادتی کرے کہ زیادہ مال لے یا بہترین مال لے وہ ایسا ہی گنہگار ہے جیسے زکوٰۃ نہ دینے والا (۲) جو مالک زکوٰۃ ادا کرنے میں زیادتی کا مرتکب ہو کہ کم زکوٰۃ دینے کی کوشش کرے یا ناقص مال زکوٰۃ میں بھڑونے کی تگ ودو کرے یا ٹال مٹول سے کام لے وہ ایسا ہی گناہگار ہے جیسے زکوٰۃ نہ دینے والا۔ حضرات فقہائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا ہے کہ زکوٰۃ خوشدلی سے ادا کرو اسے عبادت سمجھو ٹیکس کا درجہ نہ دو۔ مستحق کو دو، جان بوجھ کر غیر مستحق کو نہ دو۔ زکوٰۃ دے کر زکوٰۃ لینے والے پر احسان نہ جتاؤ۔ اپنے عزیز فقیر کو زکوٰۃ دو تو کبھی اس کو زکوٰۃ کا طعنہ نہ دو بلکہ کبھی اس زکوٰۃ کا ذکر بھی نہ کرو کہ ان حرکات سے صدقات باطل ہو جاتے ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) ”اے ایمان والو! مت برباد کرو اپنے خیرات کو احسان جتا کر اور تکلیف پہنچا کر (بصیرۃ الایمان افادہ قاری معینی ص ۱۱۰)

(۱۷۶۴) سیّدنا حضور امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک زمین کی تمام پیداوار میں زکوٰۃ ہے۔ کم ہو یا زیادہ۔ تجارتی گیہوں چاول کھجور وغیرہ میں مذکورہ وزن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

(۱۷۶۵) اس حدیث شریف کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ زکوٰۃ صرف انہیں چار چیزوں میں ہے بلکہ جو چیز بھی زمین سے اُگے وہ کھانے کی ہو یا نہ کھانے کی۔ ان چار چیزوں کا ذکر تو اسلئے فرمایا گیا ہے کہ یہ چاروں چیزیں وہاں زیادہ ہوتی ہیں اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پیداوار میں مطلقاً زکوٰۃ ہے پیداوار کم ہو یا زیادہ۔ یہ حدیث شریف بھی مسلک امام اعظم کی مؤید ہے۔

(۱۷۶۶) جب انگور و کھجور کی فصل تیار ہو تو ایک تجربہ کار شخص اندازہ لگائے کہ انگور اور کھجوریں جب خشک ہوں گی تو ان کا وزن کتنا ہوگا۔ جب خشک ہو جائیں تو دسواں یا بیسواں حصہ زکوٰۃ دے کل پیداوار کی۔ چونکہ خیبر شریف ۷ھ میں فتح ہو چکا تھا جہاں کھجور کے باغات کی کثرت ہے وہاں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے سیدنا حضرت عبداللہ ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا کہ وہ فصل کا اندازہ لگائیں اور طائف شریف بعد میں فتح ہوا جہاں انگور کے باغات کثرت سے ہیں۔ اسلئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے انگور کی زکوٰۃ کو کھجور کی زکوٰۃ سے تشبیہ دی۔

(۱۷۶۷) یہ حکم خراج سے متعلق ہے۔ کیونکہ فتح خیبر شریف کے بعد یہ حکم وہاں کے حکام کو فرمایا گیا تھا خیبر شریف کے یہودیوں سے پیداوار کا نصف خراج وصول کرتے تھے۔ کیونکہ ان لوگوں سے اسی پر صلح ہوئی تھی کہ پیداوار کا آدھا حصہ تمہارا ہوگا اور آدھا مسلمانوں کا ہوگا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے شان رحمۃ للعالمینی کا مظاہرہ فرمایا اور از راہ کرم حکم دیا کہ کچھ کر کے لو تاکہ ہماری طرف انکا حق نہ آجائے ہمارا حق انکی طرف رہ جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ شعر:

اپنے ہوں کہ بیگانے ہے پیار انہیں سب پر
یہ عظمت سیرت ہے سرکار دو عالم کی (یادلی)

(۱۷۶۸) سیدنا حضرت عبداللہ ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندازہ لگانے میں ماہر تھے تو آپ ان یہود خیبر سے فرمادیا کرتے تھے کہ

(۱۷۶۵) حدیث شریف: عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

ترجمہ: حضرت موسیٰ ابن طلحہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہمارے پاس تحریر ہے حضرت معاذ ابن جبل کی کہ مروی ہے

عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِنَّمَا أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ (رواہ فی شرح السنة)

پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بیشک فرمایا پیارے نبی نے بس حکم فرمایا انہیں کہ لیں زکوٰۃ گیہوں کی اور جو کی اور کشمش کی اور کھجور کی۔

(۱۷۶۶) حدیث شریف: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فِي زَكوٰةِ الْكُرُومِ أَنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا تُخْرَصُ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انگور کی زکوٰۃ کے بارے میں کہ انگور کا اندازہ لگا لیا جائے جیسا کہ اندازہ لگایا جاتا ہے

النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدَّى زَكوٰتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكوٰةُ النَّخْلِ تَمْرًا (رواہ الترمذی وابوداؤد)

کھجور کا پھر ادا کی جائے اس کی زکوٰۃ کشمش سے جیسا کہ ادا کی جاتی ہے زکوٰۃ کھجور کی چھوہاروں سے۔

(۱۷۶۷) حدیث شریف: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُولُ إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب اندازہ لگاؤ تم تو لیلو دو تہائی

وَدَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ۔ (رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی)

اور چھوڑ دو تم ایک تہائی پھر اگر نہ چھوڑو تم ایک تہائی تو چھوڑ دو تم چوتھائی۔

(۱۷۶۸) حدیث شریف: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ رَوَاحَةَ إِلَى يَهُودَ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھیجتے تھے حضرت عبد اللہ ابن رواحہ کو یہود خیبر کی طرف

فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِينَ يَطِيبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ۔ (رواہ ابوداؤد)

تو اندازہ فرماتے تھے وہ کھجوروں کا جس وقت کہ پک جائیں اس سے پہلے کہ کھایا جائے اس سے۔

(۱۷۶۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْعَسَلِ فِي كُلِّ عَشَرَةِ أَزُقٍّ زِقٌّ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد کے بارے میں کہ ہر دس مشک میں ایک مشک ہے۔

आपस में एक दूसरे से बराबर ले लें और चांदी में चालीसवां हिस्सा ज़कात है और अगर सिर्फ़ एक सौ नब्बे दिरहम हों तो उनमें कुछ ज़कात वाजिब नहीं मगर यह कि मालिक चाहे तो दे दे।

1759 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया उस ज़मीन में कि सैराब किया आसमान ने और चश्मों ने या हो ज़मीन तर तो उसमें पैदावार का दसवां हिस्सा ज़कात है और जिसे सींचा गया खींच कर तो दसवें हिस्से का आधा है।

1760 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जानवरों का ज़ख़्म पहुंचाना मुआफ़ है कुएं में गिरकर मर जाना मुआफ़ है और कान में गिर कर मर जाना मुआफ़ है और कान में पांचवां हिस्सा ज़कात है।

1761 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मैंने ज़कात मुआफ़ फ़रमा दी सवारी के घोड़े और खिदमत के गुलाम में कि अदा करो तुम ज़कात चांदी की हर चालीस दिरहम में से एक दिरहम और नहीं है एक सौ नब्बे में कुछ भी तो जब पहुंच जाये दो सौ को तो उसमें पांच दिरहम हैं।

1762 हदीस शरीफ़:– हज़रते मआज़ से मरवी बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब भेजा उनको यमन की तरफ़ तो हुक्म फ़रमाया उनको कि वसूल करें हर तीस गायों में से एक साला

اتنے پھل ہیں یا تو آدھے پھل تم لیلو اور باغ ہمیں چھوڑ دو یا آدھے پھل ہمیں دیدو اور باغ تمہارا۔ اس فیصلے اور عدل پر یہود بہت خوش ہوتے تھے اور کہتے تھے یہ وہ عدل وانصاف ہے جسکی وجہ سے آسمان وزمین قائم ہیں۔ مسلمانوں کے عدل وانصاف کے کفار بھی قائل تھے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم بھی پوری دنیا کو عدل وانصاف سے بھردیں اور پھر اقوام عالم قوم مسلم کے عدل وانصاف کا دم بھریں۔

(۱۷۶۹) سیدنا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفی تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک شہد میں زکوٰۃ ہے اور وہ دس لیٹر میں ایک لیٹر ہے۔ خواہ وہ شہد پہاڑ ہی میں کیوں نہ پیدا ہو۔

(۱۷۷۰) چونکہ مستورات پر عام طور پر دنیا کی محبت سوار رہتی ہے اور وہ پورے اخلاص کے ساتھ زکوٰۃ دینے سے کتراتی ہیں اپنے زیورات سے جبکہ پہننے کے چاندی سونے کے زیورات میں بھی زکوٰۃ ہے یہی فرمان رسول اعظم ہے اور یہی مسلک امام اعظم ہے۔

(۱۷۷۱) ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اور جو ذخیرہ کرتے ہیں سونے کو اور چاندی کو اور نہیں خرچ کرتے اسکو اللہ کی راہ میں تو اے پیارے نبی آپ بشارت دیدیجئے انکو الم دینوالے عذاب کی (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۵۰) اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں سونے چاندی میں تجارت کی قید نہیں لگائی اسلئے بھی پہننے کا زیور بھی اس حکم قرآنی میں داخل ہے۔ سونے چاندی کے استعمالی زیورات پر بھی زکوٰۃ فرض ہے جبکہ انکا وزن نصاب کو پہونچ جائے۔ یہ سونے چاندی کے کنگن پہننے کے تھے تجارتی نہ تھے وزنی تھے کہ ساڑھے سات تولے انکا وزن تھا اسلئے ان خواتین اسلام سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے دریافت فرمایا۔ تو جواباً فقیر قدیری عرض کریگا کہ یہ سوال فرمانا آئندہ حکم کی تمہید کے طور پر ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا (ترجمہ) اور کیا ہے یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں اے موسیٰ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۷۴۶) اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے دریافت فرمایا لاعلمی کی وجہ سے نہیں بلکہ آئندہ کلام کی تمہید کیلئے۔ اس انداز سوال سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی بے علمی یا کم علمی ثابت نہیں کیجاسکتی ورنہ بات آگے بھی پہونچ جائیگی جو خود وہابیوں کے بھی خلاف ہوگی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ تو اپنے ہر امتی کے ہر عمل سے واقف وباخبر ہیں چنانچہ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقۂ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں سوال پیش کیا کہ یارسول اللہ آپکے کسی امتی کے اعمال آسمان کے تاروں کی برابر ہیں؟ تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا عمر فاروق اعظم کے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو اپنے ہر امتی کے اعمال بلکہ انکے ٹوٹل کی بھی ٹوٹلی خبر ہے۔ شعر:

نبی کی ذات انور پر سبھی حالات روشن ہیں
سبھی افکار روشن سبکے کل جذبات روشن ہیں　(یادلی)

اس حدیث شریف میں صدقے سے فرض زکوٰۃ مراد ہے نفلی خیرات نہیں۔ چونکہ نفلی خیرات نہ کرنے پر سزا یا وعید نہیں ہوتی۔

(۱۷۷۲) سوال کا مقصد یہ تھا کہ قرآن کریم میں جو سونا چاندی کے ذخیرہ کرنے کی مذمت و وعید آئی ہے یہ میرے پہننے کے کنگن اس ذخیرہ کرنے میں آتے ہیں؟ تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا جب مال حد نصاب کو پہونچ جائے اور زکوٰۃ دیدی جائے تو وہ قرآن کریم کی اس وعید میں داخل نہیں جو ذخیرہ کرنے سے متعلق ہے بنا زکوٰۃ ادا کئے۔ سیدتنا ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ سمجھا تھا کہ جیسے پہننے کے کپڑوں میں زکوٰۃ نہیں تو ہوسکتا ہے کہ پہننے کے زیورات میں بھی زکوٰۃ نہ ہو جبکہ کپڑا ضروریات زندگی میں سے ہے اور زیور آرائش وزیبائش کی چیز ہے ضروریات کی چیز نہیں۔ اس حدیث شریف سے بھی یہی حکم دریافت ہوا کہ استعمالی زیورات پر بھی زکوٰۃ فرض ہے جبکہ وہ زیورات نصاب کو پہونچے ہوں۔

(۱۷۷۳) سونے اور چاندی میں تو بہر صورت زکوٰۃ ہے تجارت کیلئے ہو یا پہننے کیلئے یا کسی اور مقصد کیلئے اگر وہ نصاب کو پہونچیں۔ مگر ان دونوں کے علاوہ دوسرے تمام اموال میں زکوٰۃ جب واجب ہوگی کہ وہ تجارت کیلئے ہوں۔ زمین، غلہ، جانور، کپڑے وغیرہا یہ تمام اموال اس قاعدۂ کلیہ میں داخل ہیں۔ سائمہ (جنگل میں چرنے والے جانور) کی زکوٰۃ اور ہے، تجارت والے جانور کی زکوٰۃ کچھ اور۔ سائمہ کی زکوٰۃ کی تفصیلات تو حدیث ۱۴۲۸ میں

(۱۷۷۰) حدیث شریف: عَنْ زَيْنَبَ اِمْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت زینب زوجۂ حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی انہوں نے فرمایا کہ خطاب فرمایا ہم کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے

فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (رواه الترمذی)

تو فرمایا پیارے رسول نے اے خواتین اسلام! زکوٰۃ دو اور اگرچہ اپنے زیورات ہی سے ہو اسلئے کہ تم زیادہ ہو اہل جہنم، قیامت کے دن۔

(۱۷۷۱) حدیث شریف: اِنَّ اِمْرَأَتَيْنِ اَتَتَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَفِىْ اَيْدِيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ

ترجمہ: بیشک دو مستورات حاضر ہوئیں پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں اور ان دونوں کے ہاتھوں میں کنگن تھے سونے کے

فَقَالَ لَهُمَا اَتُؤَدِّيَانِ زَكٰوتَهٗ قَالَتَا لَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو فرمایا پیارے رسول نے ان دونوں خواتین سے کیا تم زکوٰۃ ادا کرتی ہو ان سونے کے کنگنوں کی؟ دونوں نے عرض کیا نہیں، تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

اَتُحِبَّانِ اَنْ يُّسَوِّرَكُمَا اللّٰهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَّارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَاَدِّيَا زَكٰوتَهٗ (رواه الترمذی)

کیا تم پسند کرتی ہو یہ کہ کنگن پہنائے تم دونوں کو اللہ تعالیٰ آگ کے کنگن! دونوں نے کہا نہیں! فرمایا پیارے رسول نے کہ ادا کیا کرو تم دونوں ان سونے کے کنگنوں کی زکوٰۃ۔

(۱۷۷۲) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَلْبَسُ اَوْضَاحًا مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ: حضرت ام سلمہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں پہنتی تھی سونے کے کنگن تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ

اَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ اَنْ تُؤَدِّيَ زَكٰوتَهٗ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ (رواه مالك وابوداؤد)

کیا یہ ذخیرہ کرنا ہے؟ تو فرمایا پیارے رسول نے کہ جو پہونچ جائے اس حد کو کہ ادا کی جائے اسکی زکوٰۃ تو تم زکوٰۃ دیتی رہو تو نہیں ہے وہ ذخیرہ۔

(۱۷۷۳) حدیث شریف: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَاْمُرُنَا

ترجمہ: حضرت سمرہ ابن جندب سے مروی پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے تھے ہم کو

اَنْ نُّخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِىْ نُعِدُّ لِلْبَيْعِ (رواه ابوداؤد)

یہ کہ ہم نکالیں زکوٰۃ اس میں سے جو تیار کرتے تھے تجارت کیلئے۔

बछड़ा या बछिया और हर चालीस गायों में दो साला।

1763 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ज़्यादती करने वाला ज़कात में ज़कात न देने वाले की तरह है।

1764 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि नहीं है तिजारती दानों और खजूरों में ज़कात यहाँ तक कि पहुंचे लगभग बारह कून्टल को।

1765 हदीस शरीफ़:– हज़रते मूसा इब्ने तल्हा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हमारे पास तहरीर है हज़रते मआज़ इब्ने जबल की कि मरवी है प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से बेशक फ़रमाया प्यारे नबी ने बस हुक्म फ़रमाया उन्हें कि लें ज़कात गेहूँ की और जौ की और किशमिश की और खुजूर की।

1766 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि अंगूर की ज़कात के बारे में कि अंगूर का अंदाज़ा लगा लिया जाये जैसा कि अंदाज़ा लगाया जाता है खुजूर का फिर अदा की जाये उसकी ज़कात किशमिश से जैसा कि अदा की जाती है ज़कात खजूर की छुआरों से।

1767 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम फ़रमाते थे कि जब अंदाज़ा लगाओ तुम तो ले लो दो तिहाई और छोड़ दो एक तिहाई फिर अगर न छोड़ो तुम एक तिहाई तो छोड़ दो तुम चौथाई।

گزریں۔ مگر تجارتی اونٹوں میں زکوٰۃ اگر قیمت دوسو درہم تک پونچ جائے تو چالیسواں حصہ ہے۔ اسی طرح پیداوار کی زکوٰۃ اور ہے مگر دانہ اور پھلوں کی زکوٰۃ کچھ اور ہے۔ پیداوار کی زکوٰۃ کا بیان تو بار بار گزر چکا کہ عشر وخُمس یعنی دسواں یا بیسواں حصہ۔ مگر ان تجارتی پھلوں، دانوں کی زکوٰۃ چالیسواں حصہ ہے۔ جبکہ انکی قیمت دوسو درہم کو پہونچے۔ اس حدیث شریف میں تجارتی مال کی زکوٰۃ کا بیان ہے۔

(۱۷۷۴) کان سے نکلنے والے معدینات کی زکوٰۃ میں بھی خُمس یعنی بیسواں حصہ ہے مگر یہ سیدنا حضرت بلال ابن حارث مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خصوصیت ہے کہ پیارے رسول نے انہیں کانیں بھی جاگیر میں عطا فرمادیں اور زکوٰۃ میں بھی تخفیف فرمادی کہ تم خمس یعنی بیسواں حصہ نہ دیکر چالیسواں حصہ ہی دینا۔ یہ بھی اختیارات رسول کی جلوہ گری ہے۔ اور یہ حضرت بلال ہی کی خصوصیت ہے سب کیلئے کان کی پیداوار پر خمس (بیسواں) حصہ ہی ہے اور رہے گا اور حضرت بلال کیلئے قانون میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور رہے گا۔

(۱۷۷۵) زکوٰۃ واجب ہونے کیلئے مال کا بقدر نصاب ہونا شرط ہے۔ اونٹ کا نصاب پانچ، گائے کا نصاب تیس اور بکری کا نصاب چالیس ہے، دو گایوں میں نصاب پورا نہ ہوا تو زکوٰۃ بھی فرض نہیں ہے۔

(۱۷۷۶) صدقۂ فطر اصطلاح شریعت میں یہ ہے کہ عید کے دن مالدار پر رمضان مبارک کا صدقہ واجب ہے صاع یہ عرب شریف کا ایک پیمانہ ہے ڈبہ کی طرح یا آجکل کے لیٹر کی طرح جس میں دودھ یا دانے بھر کر فروخت ہوتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ کے زمانے میں "صاع حجازی" یعنی صاع صدقۂ فطر میں معتبر ہے۔ اس صاع میں جو وزن آتا ہے وہ ۴کلو نوے (۹۰) گرام ہے۔ فطرے میں اگر جو یا چھوہارے دے تو ایک شخص کی طرف سے چار کلو نوے گرام دے اور اگر گیہوں دے تو آدھا صاع دو کلو ۴۵ گرام دے۔ صاع میں اگر عمدہ والے گیہوں بھرے جائیں گے تو وزن زیادہ ہوگا چونکہ عمدہ گیہوں بھاری ہوتا ہے اور اس کی قیمت یعنی در بھی زیادہ ہوتا ہے جن لوگوں نے صاع میں اچھے والے گیہوں بھرے انکا وزن زیادہ ہوا اور جنہوں نے معمولی بھرے ان کا وزم کم ہوا اور جنہوں نے بالکل ہی گھٹیا گیہوں صاع میں بھرے تو ان کا وزن تو بالکل ہی کم ہو گیا۔ راہ خدا میں اچھا مال خرچ کرنا چاہئے۔ اسی کا قرآن کریم میں حکم ہے ہم اہلسنت اللہ تعالیٰ کی راہ میں فطرہ پیش کرتے ہیں اور ہمارے فطرے کی قیمت زیادہ ہوتی ہے اور جو لوگ سستا فطرہ دیتے ہیں ان کا صدقۂ فطر گھٹیا ہوتا ہے۔ اس کی قدرے تفصیل "تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۱۵۳، ملاحظہ فرمائیں۔ صدقۂ فطر عبادت ہونے کے تین رخ ہیں (۱) صدقۂ فطر بدنی عبادت ہے اور بدنی عبادت روزوں کی تکمیل کیلئے ہے۔ اسی لئے غلام پر بھی واجب ہوا جیسے نماز روزہ وغیرہما۔ غلام پر بھی فرض ہے۔ (۲) صدقۂ فطر عبادت ہے کہ مال کے ذریعہ ادا کیا جاتا ہے اس لئے غلام کا فطرہ مولیٰ پر واجب ہے نہ کہ خود غلام پر (۳) صدقۂ فطر مالی ٹیکس کی حیثیت رکھتا ہے جیسے پیداوار کا خراج اسلئے یہ نابالغ بچوں پر بھی واجب ہے مگر بچے کا فطرہ والد کے ذمہ ہے۔ البتہ اگر بچہ خود غنی ہو تو صدقہ فطر اسکے مال سے دیا جائے۔ بہتر یہ ہے کہ صدقہ فطر نماز عید فطر سے پہلے عید کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے ادا کرے۔ اگر نماز عید سے پہلے دیا جب بھی جائز ہے اور نماز عید کے بعد دیا جب بھی جائز ہے مگر عید کے دن نماز عید سے پہلے دینا مستحب وافضل ہے تاکہ فقراء وغرباء اور انکے بچے بھی اغنیاء اور ان کے بچوں کے ساتھ برابر کی عید منائیں اور غرباء اور انکے بچوں کی جیبیں بھی گرم ہوں۔

(۱۷۷۷) گندم کے علاوہ دوسرے غلوں میں جیسے جوار، باجرہ، مکی وغیرہم میں صدقہ فطر ایک صاع یعنی ۴کلو ۹۰ گرام ہے کیوں کہ گندم کا صدقۂ فطر آدھا صاع یعنی دو کلو ۴۵ گرام ہوتا ہے نہ کہ ایک صاع۔ چونکہ حدیث شریف میں صراحت موجود ہے کہ گیہوں میں صدقۂ فطر آدھا صاع ۲ کلو ۴۵ گرام ہے۔ اس زمانۂ پاک میں حجاز مقدس میں جوار کا زیادہ استعمال ہوتا تھا۔ اختیار ہے کہ صدقۂ فطر ان میں سے کسی بھی چیز سے دے۔ اگر روپے پیسے دے یا کپڑا صابن وغیرہ دے تو دو کلو ۴۵ گرام گیہوں کی قیمت کا اعتبار کیا جائے کہ اس قیمت کی یہ اشیاء دے۔

(۱۷۷۸) عید فطر کے دن پہلے بھی صدقۂ فطر ادا کیا جا سکتا ہے۔ گندم یعنی گیہوں کا صدقہ ے فطر آدھا صاع یعنی دو کلو ۴۵ گرام فی

(۱۷۷۴) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَقْطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے جاگیر عطا فرمائی حضرت بلال ابن حارث مزنی کو قبیلے کی کانیں

وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرْعِ فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَاتُؤْخَذُ مِنْهَا اِلَّا الزَّكٰوةُ اِلَى الْيَوْمِ (رواہ ابوداؤد)

اور وہ کانیں مقام فرع کے کنارے پر ہیں تو یہ کانیں کہ نہیں لی جاتی ہے ان کانوں میں سے مگر زکوٰۃ آج تک۔

(۱۷۷۵) حدیث شریف: عَنْ طَاؤُسٍ اَنَّ مَعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اُتِيَ بِوَقْصِ الْبَقَرِ

ترجمہ: حضرت طاؤس ابن معاذ سے مروی کہ بیشک حضرت معاذ ابن جبل کے پاس لائی گئیں نصاب سے کم گائیں

فَقَالَ لَمْ يَاْمُرْنِيْ فِيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ۔ (رواہ الدارقطنی)

تو حضرت معاذ نے فرمایا نہیں حکم فرمایا مجھ کو اس بارے میں پیارے نبی ﷺ نے کسی چیز کا۔

﴿باب صدقۃ الفطر ترجمہ: صدقۂ فطر کا باب﴾

(۱۷۷۶) حدیث شریف: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا

ترجمہ: مقرر فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر ایک صاع چھوہارے یا ایک صاع

مِنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَبِهَا

جو ہر غلام آزاد مرد و عورت چھوٹے بڑے پر مسلمانوں میں سے اور حکم فرمایا پیارے رسول نے اس کا

اَنْ نُؤَدِّيَ قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

یہ کہ ادا کردیا جائے لوگوں کے نماز عید کو نکلنے سے پہلے۔

(۱۷۷۷) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم نکالتے تھے صدقۂ فطر ایک صاع کھانے کی چیزوں میں سے

اَوْصَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْصَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِنْ اَقِطٍ اَوْصَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ (رواہ البخاری والمسلم)

یا تو ایک صاع جو یا ایک صاع چھوہارے یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش۔

1768 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम भेजते थे हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने रवाहा को यहूदे खैबर की तरफ़ तो अंदाज़ा फ़रमाते थे वो खुजूरों का जिस वक़्त कि पक जायें उससे पहले कि खाया जाये उस से।

1769 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने शहद के बारे में कि हर दस मुश्क में एक मुश्क है।

1770 हदीस शरीफ़:– हज़रते ज़ैनब ज़ौजा हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि खिताब फ़रमाया हमको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने ऐ ख्वातीने इस्लाम! ज़कात दो अगरचे अपने ज़ेवरात ही से हो इसलिये कि तुम ज़्यादा हो ऐहले जहन्नम, कयामत के दिन।

1771 हदीस शरीफ़:– बेशक दो मस्तूरात हाज़िर हुईं प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में और उन दोनों के हाथों में कंगन थे सोने के तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने उन दोनों ख्वातीन से क्या तुम ज़कात अदा करती हो इन सोने के कंगनों की? दोनों ने अर्ज़ किया नहीं, तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने क्या तुम पसंद करती हो कि पहनाये अल्लाह तआला तुम दोनों को आग के कंगन, दोनों ने कहा नहीं, फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने कि अदा किया करो तुम दोनों इन सोने के कंगनों की ज़कात।

کس ہے یہی مسلک سیدنا امام اعظم ہے۔غلام کا فطرہ مولیٰ اور بچے کا فطرہ والد ادا کریگا۔اگر بچے کے پاس خود اپنا مال نہ ہو اور اگر بچے کے پاس اپنا مال ہے تو صدقۂ فطر بچے کے مال سے ادا کرے۔

(۱۷۷۹) فطرہ واجب ہونے کی دو حکمتیں ہیں (۱) روزے داروں کے روزے میں جو کمی بیہودہ گندی باتوں اور کاموں سے واقع ہو جاتی ہے مثلاً بلا وجہ لڑتا پھرتا ہے کبھی غیبت کر لیتا ہے فلمی گانے سنتا ہے گالیاں بکتا ہے تو صدقۂ فطر کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کمی کو بندے کی اس کی تقصیرات کو معاف کر کے روزوں کو قابل قبول بنا دیتا ہے (۲) غرباء فقراء محتاجوں کی روزی روٹی کا انتظام ہو جاتا ہے۔بچوں پر اگر چہ روزہ فرض نہیں ہے پہلی حکمت وہاں موجود نہیں ہے مگر دوسری حکمت تو موجود ہے کہ غریبوں کا کام چل جاتا ہے۔دار قطنی شریف کی روایت میں اتنا زیادہ بھی ہے کہ جو کوئی صدقۂ فطر نماز عید سے پہلے ادا کرے تو وہ صدقۂ مقبولہ ہے۔اور جو کوئی بعد نماز عید صدقۂ فطر ادا کرے تو وہ صدقات میں سے ایک صدقہ ہے۔

(۱۷۸۰) مدینۂ منورہ میں کسی خاص اعلان کی ضرورت نہ تھی چونکہ وہاں تو خود مبلغ اعظم پیارے نبی ﷺ جلوہ افروز تھے اور مدینہ شریف کے مسلمانوں کو صحبت نبوی کا شرف ہر وقت نصیب ہوتا تھا آپ تو پیغامات و اعلانات مسجد نبوی کے منبر شریف سے سنتے ہی رہتے تھے۔مکۂ مکرمہ کے اکثر مسلمان نو مسلم تھے اور ہر وقت صحبت سے دور بھی اس لئے وہاں اعلان کرنے کی ضرورت محسوس فرمائی گئی۔ایک صاع چار کلو کا ہوتا ہے لہٰذا دو مد کا آدھا صاع ہوا۔۲ کلو ۴۵ گرام گندم یعنی گیہوں سے صدقۂ فطر فی کس آدھا صاع۔۲ مد۔ دو کلو ۴۵ گرام گیہوں یا ستو ادا کرنا ہر مسلمان غنی پر واجب ہے۔ صدقۂ فطر بغیر غناء کے واجب نہیں ہے۔ ہر صاحب نصاب غنی مسلمان ہے اس حدیث شریف میں گیہوں کا وزن الگ بیان فرما اور باقی غلوں کا وزن الگ بیان فرمایا گیا۔

(۱۷۸۱) مسلمانا غنی یعنی صاحب نصاب پر صدقۂ فطر واجب ہے مگر فقیر پر صدقۂ فطر واجب نہیں ہے اگر دے گا تو نفلی صدقہ ہوگا۔ اگر فقیر و غریب پر بھی صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہو جائے تو صدقۂ فطر لینے والا کون ہوگا؟ یہ تو اصول اسلام کے خلاف ہوگا

صدقہ دینے والا بھی وہی ہوا اور صدقہ لینے والا بھی وہی۔غنی صدقۂ واجبہ کے طور پر فقیر صدقۂ نافلہ کے طور پر اگر صدقۂ فطر دیگا تو اللہ تعالیٰ فقیروں کو اس سے زیادہ دیگا یہ بشارت غنی کیلئے بھی ہے لیکن فقیر کا اس بشارت میں ذکر کرنا اس کی تسلی اور ڈھارس بندھانے کیلئے۔آج بھی اغنیاء کیساتھ ساتھ بعض غرباء بھی صدقۂ فطر ادا کرتے ہیں اگر چہ غرباء پر واجب نہیں ہے مگر ان کا یہ عمل محمود و مسعود ضرور ہے۔

(۱۷۸۲) صدقہ کی دو قسمیں ہیں۔صدقۂ واجبہ اور صدقۂ نافلہ۔ صدقۂ واجبہ جیسے فطرہ وغیرہا۔صدقۂ نافلہ جیسے ہر وہ خیرات جیسے نیاز و فاتحہ و ایصال ثواب وغیرہا۔صدقۂ واجبہ کے مصارف آٹھ ہیں۔ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) ''بس صدقات واجبہ مفلسوں کیلئے ہیں اور محتاجوں کیلئے ہیں اور جو وصول کرنے والے ہیں اس کو اور الفت دئے جائیں جس کے دل اور غلام آزاد کرانے میں اور قرض داروں کیلئے اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کیلئے لاگو ہیں اللہ کی جانب سے اور اللہ خوب جاننے والا بڑی حکمت والا ہے۔(بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۵۸۔)

اب اس آیت کریمہ کی تفسیر بھی ملاحظہ فرمائیں:

اس آیتِ کریمہ میں صدقات سے مراد زکوٰۃ ہے اور زکوٰۃ کے مستحق یہ صرف آٹھ قسم کو لوگ ہیں (۱) فقراء جنکے پاس نصاب سے کم مال ہو۔فقیر کہ جب تک اس کے پاس ایک وقت کیلئے کچھ ہو تو اس کو ہاتھ پھیلانا جلال نہیں حدیث شریف میں ہے اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے (۲) مسکین جس کے پاس کچھ نہ ہو وہ سوال کر سکتا ہے (۳) عاملین جو حکومتِ اسلامی کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے مقرر کئے گئے ہوں اور بطور تنخواہ بادشاہ یا خلیفہ یا امام یا امیر انہیں اتنی تنخواہ دے جو انکے اور انکے متعلقین کیلئے کافی ہو انہیں زکوٰۃ میں سے تنخواہ ادا کی جائے گی اگر چہ عاملین غنی ہوں بشرطیکہ سیّد و ہاشمی نہ ہوں حضراتِ ساداتِ کرام اگر عامل ہوں تو انہیں زکوٰۃ میں سے تنخواہ نہ دی جائے بلکہ دوسرے غیر زکوٰتی مال میں سے دی جائے (۴) مؤلفۃ القلوب جو اسلام میں کمزور ہوں یعنی وہ نو مسلم جن کے دلوں میں ابھی ایمان پوری طرح جاگزیں نہیں ہوا ہے لیکن وہ کفار جن کے ایمان لانے کی امید ہو یا وہ کفار جن سے فتنے کا سخت

(۱۷۷۸) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِیْ اٰخِرِ رَمْضَانَ اَخْرِجُوْا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رمضان مبارک کے اخیر میں نکالو تم صدقہ اپنے روزوں کا

فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم هٰذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْشَعِيْرٍ اَوْنِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ

کہ لازم فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ صدقۂ فطر ایک صاع کھجور یا جو یا آدھا صاع گیہوں

عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْمَمْلُوْكٍ ذَكَرٍ اَوْاُنْثٰى صَغِيْرٍ اَوْكَبِيْرٍ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

ہر آزاد اور غلام اور مرد اور عورت اور چھوٹے اور بڑے پر ہے۔

(۱۷۷۹) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم زَكٰوةَ الْفِطْرِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ لازم فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر

طُهْرَ الصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِّلْمَسَاكِيْنِ۔ (رواہ ابوداؤد)

کہ روزوں کو پاک کرنے کیلئے بیہودہ کلام اور بُری بات سے اور کھانے دینے کیلئے محتاجوں کو۔

(۱۷۸۰) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم بَعَثَ مُنَادِيًا فِیْ فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک پکارنے والے کو مکہ شریف کی مبارک گلیوں میں کہ خبردار صدقۂ فطر واجب ہے

عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْاُنْثٰى حُرٍّ اَوْعَبْدٍ صَغِيْرٍ اَوْكَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْسِوَاهُ اَوْصَاعٌ مِنْ طَعَامٍ (رواہ الترمذی)

ہر مسلمان مرد اور عورت اور آزاد اور غلام اور چھوٹے اور بڑے پر، دو مُد گیہوں کے، یا گیہوں کے علاوہ ایک صاع دوسرے دانوں میں سے۔

(۱۷۸۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم صَاعٌ مِّنْ بُرٍّ اَوْقَمْحٍ عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ صَغِيْرٍ اَوْكَبِيْرٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع گندم وگیہوں ہر دو کی طرف سے چھوٹے ہوں یا بڑے

حُرٍّ اَوْعَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْاُنْثٰى اَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيْهِ اللّٰهُ وَاَمَّا فَقِيْرُكُمْ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ اَكْثَرَ مِمَّا اَعْطَاهُ (رواہ ابوداؤد)

آزاد ہوں یا غلام مرد ہوں یا عورت لیکن تمہارا مالدار تو پاک فرمادیگا اسکو اللہ تعالیٰ اور لیکن تمہارا فقیر کہ لوٹا تا اسکو اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ جسکو اس نے دیا ہے۔

1772 हदीस शरीफ़:– हज़रते उम्मे सलमा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं पहनती थी सोने के कंगन तो मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह क्या यह ज़खीरा करना है? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि जो पहुंच जाये उस हद को कि अदा की जाये उसकी ज़कात तो तुम ज़कात देती रहो तो नहीं है वो ज़खीरा।

1773 हदीस शरीफ़:– हज़रते समुरा इब्ने जुनजुब से मरवी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हुक्म फ़रमाते थे हमको यह कि हम निकालें ज़कात उसमें से जो तैयार करते थे वो तिजारत के लिये।

1774 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जागीर अता फरमाई हज़रते विलाल इब्ने हारिस मुज़नी को कबीले की कानें और वो कानें मक़ामे फुरा के किनारे पर हैं तो यह कानें कि नहीं ली जाती है इन कानों में से मगर ज़कात आज तक।

1775 हदीस शरीफ़:– हज़रते ताउस इब्ने मआज़ से मरवी कि बेशक हज़रते मआज़ इब्ने जबल के पास लायी गई निसाब से कम गायें तो हज़रते मआज़ ने फ़रमाया नहीं हुक्म फ़रमाया मुझको इस बारे में नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने किसी चीज़ का।

(103) सदक़ा ए फ़ित्र का बाब

1776 हदीस शरीफ़:– मुकर्रर फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सदकाये फ़ित्र एक साअ

اندیشہ ہوان کے تالیفِ قلب کیلئے ان کو زکوٰۃ دینا۔ یہ اب منع ہے اس پر حضراتِ صحابۂ کرام کا اجماع ہو چکا ہے جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا فرمایا تو اسکی حاجت ہی نہ رہی۔ یہ اجماع عہدِ صدیقی میں ہوا (۵) رقاب گردنیں آزاد کرانے میں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جن غلاموں کو ان کے مالکوں نے ایک مال کی مقدار مقرر کر دی ہو کہ اس قدر وہ ادا کریں تو آزاد ہیں وہ غلام بھی زکوٰۃ کے مستحق ہیں انکو آزاد کرانے کیلئے مالِ زکوٰۃ دیا جائے یا غلاموں کو خرید کر آزاد یا قیدیوں کا فدیہ دے کر انہیں رہا کرایا جائے (۶) غارمین قرضدار جو بغیر کسی گناہ کے مبتلائے قرض ہوئے ہوں اور اتنا مال نہ رکھتے ہوں جس سے قرض ادا ہو سکے انہیں قرض کے ادا کرنے میں مالِ زکوٰۃ سے مدد دی جائے جو کوئی لاٹری، سٹے، جوئے ودیگر جرائم کی وجہ سے قرضدار ہوا ہو اسے زکوٰۃ نہ دی جائے۔ جو کسی حادثے کی وجہ سے مقروض ہو گیا ہو یا کسی کی ضمانت وغیرہ کے بارے میں دب گیا ہو ایسے مقروض مومن کی زکوٰۃ کے مال سے امداد کی جائے گی (۷) فی سبیل اللہ۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں یعنی مجاہدین اور نادار حاجیوں کو مالِ زکوٰۃ دیا جائے بے سامان غازی کو سامانِ جنگ فراہم کرنے کیلئے زکوٰۃ دی جائے (۸) ابنِ سبیل۔ مسافر۔ مسافر سے وہ مراد ہے جس کے پاس بحالتِ سفر مال نہ ہو کہ تنگ دست ہو گیا مگر گھر پر غنی ہے اس کے پاس مال ہے تو اس سفر کی ناداری میں اسے زکوٰۃ دی جائے۔ زکوٰۃ کے مصرف صرف آٹھ ہیں انہیں کو زکوٰۃ دی جائے اور انہیں مالک بنایا جائے بنا مالک بنائے زکوٰۃ ادا نہ ہو گی یہی احناف کا مسلک ہے۔ مسجد، خانقاہ، مردے کے کفن دفن میں زکوٰۃ نہ دی جائے۔ زکوٰۃ دینے والے کو یہ بھی جائز ہے کہ وہ ان تمام اقسام کے لوگوں کو زکوٰۃ دے اور یہ بھی جائز ہے کہ ان میں سے کسی ایک ہی قسم کے لوگوں کو دے۔ مردے کے قرض ادا کرنے میں بھی زکوٰۃ نہ دی جائے گی۔ زکوٰۃ نہ اپنے اصول کو دی جائے گی اور نہ اپنی فروع کو نہ بیوی شوہر کو اور نہ شوہر بیوی کو۔ مدارسِ عربیہ سنیہ جہاں غریب و نادار طلبہ علومِ دین حاصل کرتے ہیں ان مدارس میں زکوٰۃ دینا جائز ہے کیونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہیں اور ان کے راستے میں فرشتے پر بچھاتے ہیں۔

فقیر کو اتنا مالِ زکوٰۃ دینا مستحب ہے کہ اس روز اپنی ضرورت کا سوال نہ کرتا پھرے زکوٰۃ صرف مومن کو دینا چاہئے کافر کو مالِ زکوٰۃ دینا ناجائز ہے تمام بدعقیدہ لوگوں کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے اس سے نیکی برباد گناہ لازم آتا ہے۔ فاسق کے مقابلے میں متقی کو، جاہل کے مقابلے عالم کو زکوٰۃ دینا افضل ہے حیلۂ شرعی مالِ زکوٰۃ کا کسی غریب کو مالک بنا دینا پھر اس مالِ زکوٰۃ کو دیگر قومی مصارف میں لایا جا سکتا ہے۔ زکوٰۃ کے بقیہ تفصیلی مسائل فقیر قدیری کی کتاب انتخابِ شریعت میں ملاحظہ فرمائیں۔ (تفسیر قدیری بدیری مع فوائد رشیدیہ ص ۴۵۹، ۴۶۱)

صدقۂ واجبہ کن کو نہیں دینا چاہئے مختصر طور پر آپ نے پڑھ لیا (۱) کافر (۲) غنی مسلمان (۳) بنو ہاشم (۴) اپنی اولاد (۵) خود جن کی اولاد ہے (۶) شوہر بیوی کو (۷) بیوی شوہر کو (۸) بدعقیدہ لوگوں کو۔ صدقہ اس مال کو کہتے ہیں جو محض ثواب کیلئے کسی کو دیا جائے اور ہدیہ اس مال کو کہتے ہیں جو کسی کے احترام و رضا کیلئے اسے دیا جائے۔ صدقہ میں دوسرے پر مہربانی ہے اور ہدیہ میں تعظیم ومحبت۔ کافر ذمی کو صدقہ واجبہ نہیں دے سکتا۔ صدقۂ نافلہ دے سکتے ہیں اگر چہ وہ بھی مسلمان فقیر کو دینا بہتر ہے۔ ہدیے کی تین قسمیں ہیں (۱) نذرانہ جو چھوٹا بڑے کو دے (۲) عطیہ جو بڑا چھوٹے کو دے (۳) تحفہ جو برابر والے کو دیا جائے۔ راہ میں پڑی ہوئی کھجور ہو سکتا ہے کہ زکوٰۃ کی ہو جو مالک کے ہاتھ سے گر گئی ہو اسلئے پیارے نبی نے اس کو تناول نہ فرمایا پیارے نبی کا یہ فرمان لاعلمی کے سبب سے نہیں بلکہ تعلیم امت کیلئے ہے کہ بنا تحقیق راہ میں پڑی ہوئی چیز کا استعمال نہ کیا جائے۔ صدقۂ واجبہ وصدقہ نافلہ پیارے نبی ﷺ پر دونوں حرام تھے اور صدقۂ واجبہ آپ کی اولاد پر تا قیامت حرام ہے کیوں کہ صدقات واجبہ مال کا میل کچیل ہے ان ستھروں کیلئے کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ راہ میں گری پڑی چیز اگر معمولی ہو کہ جس کی تلاش مالک نہ کریگا تو نہ تو اسکے مالک کو ڈھونڈنا ضروری ہے اور نہ اس کو سنبھالے رکھنے کی ضرورت ہے اور نہ اس کے اعلان کی ضرورت بلکہ اس کو فوراً اپنے استعمال میں لانا جائز ہے۔ گری پڑی اشیاء کے بارے میں احادیث کریمہ میں اور فقہ میں جو احکام وارد

﴿باب من لا تحل له الصدقة ترجمہ: جنکے لئے زکوٰۃ حلال نہیں ان کا باب﴾

(۱۷۸۲) حدیث شریف: مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَۃٍ فِی الطَّرِیْقِ فَقَالَ لَوْلَا اَنِّیْ اَخَافُ

ترجمہ: گزرے پیارے نبی ﷺ ایک کھجور پر جو راستے میں پڑی تھی تو فرمایا پیارے نبی نے اگر نہ ہوتا مجھے خوف

اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الصَّدَقَۃِ لَاَکَلْتُہَا (رواہ البخاری والمسلم)

یہ کہ زکوٰۃ کی ہوگی تو میں کھالیتا اس کھجور کو۔

(۱۷۸۳) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ تَمْرَۃً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَۃِ فَجَعَلَہَا فِیْ فِیْہِ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ لی حضرت حسن ابن علی نے ایک کھجور جو صدقہ کے تھی کہ رکھ لیا اس کو اپنے منھ میں

فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ کَخْ کَخْ لِیَطْرَحْہَا ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعَرْتَ اِنَّا لَا نَاکُلُ الصَّدَقَۃَ (رواہ البخاری والمسلم)

تو فرمایا پیارے نبی ﷺ نے تھو کو تھو کو تا کہ حضرت حسن اس کھجور کو منھ سے نکال کر پھینک دیں، پھر فرمایا پیارے نبی نے کہ کیا تمہیں خبر نہیں کہ بیشک ہم نہیں کھاتے صدقہ۔

(۱۷۸۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ ہٰذِہِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا ہِیَ اَوْسَاخُ النَّاسِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیشک یہ صدقات یہ لوگوں کے میل کچیل ہیں

وَاِنَّہَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ (رواہ مسلم)

اور یہ نہیں حلال ہیں پیارے محمد ﷺ کیلئے اور پیارے محمد ﷺ کی پیاری آل کیلئے۔

(۱۷۸۵) حدیث شریف: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِطَعَامٍ سَاَلَ عَنْہُ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ کے حضور جب لایا جاتا تھا کھانا تو دریافت فرماتے پیارے رسول اس کھانا لانے والے سے

اَہَدِیَّۃٌ اَمْ صَدَقَۃٌ فَاِنْ قِیْلَ صَدَقَۃٌ قَالَ لِاَصْحَابِہٖ کُلُوْا وَلَمْ یَاکُلْ

کیا ہے ہدیہ ہے یا صدقہ؟ تو اگر عرض کیا جاتا کہ یہ صدقہ ہے تو فرماتے پیارے رسول اپنے اصحاب کرام سے کہ کھالیجئے اور خود تناول نہ فرماتے

وَاِنْ قِیْلَ ہَدِیَّۃٌ ضَرَبَ بِیَدِہٖ فَاَکَلَ مَعَہُمْ (رواہ البخاری والمسلم)

اور عرض کیا جاتا کہ ہدیہ ہے تو بڑھاتے اپنا دست کرم تو تناول فرماتے پیارے رسول حضرات صحابہ کیساتھ۔

छुआरे या एक साअ जौ हर गुलाम आज़ाद मर्द व औरत छोटे और बड़े पर मुसलमानों में से और हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने इसका कि यह कि अदा कर दिया जाये लोगों के नमाज़े ईद को निकलने से पहले।

1777 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू सईद खुज़री से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम निकालते थे सदका ए फ़ित्र एक साअ खाने की चीज़ों में से या तो एक साअ जौ या एक साअ छुआरे या एक साअ पनीर या एक साअ किशमिश।

1778 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि रमज़ाने मुबारक के आखिर में निकालो तुम सदका अपने रोज़ों का कि लाज़िम फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यह सदका ए फ़ित्र एक साअ खजूर या जौ या आधा साअ गेहूँ हर आज़ाद और गुलाम और हर मर्द व औरत और छोटे और बड़े पर है।

1779 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि लाज़िम फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सदका ए फ़ित्र कि रोज़ों को पाक करने के लिये बेहूदा कलाम और बुरी बात से और खाना देने के लिये मौहताजों को।

1780 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने भेजा एक पुकारने वाले को मक्का

ہیں وہ قیمتی اشیاء سے متعلق ہیں کہ جن کی مالک تلاش کرے قیمتی اور معمولی کا فرق اور اس کے تفصیلی مسائل ''فتاوۂ قدیریہ'' اور ''انتخاب شریعت'' میں ملاحظہ فرمائیں۔ فتوے اور تقوے میں فرق ہے۔ فتویٰ محرمات سے بچنے کا نام ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ شبہات سے بھی بچے۔ شبہ اور وہم میں بھی فرق ہے وہم کا شریعت میں اعتبار نہیں ہے۔ کپڑے کا تھان بازار میں فروخت ہوتا ہے ان میں وہم کرنا کہ یہ گندے پانی سے دھوئے گئے ہوں گے یہ تقویٰ نہیں ہے بلکہ وہم ہے۔ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کفار و مشرکین کے لباس پاتے تھے انہیں بے تکلف استعمال فرماتے تھے۔ پیارے نبی ﷺ نے کفار بادشاہوں کے ہدیئے قبول فرمائے ہیں اور استعمال بھی فرمائے ہیں۔

(۱۷۸۳) پیارے نبی ﷺ اور آپ کی پیاری اولاد کو زکوٰۃ دینا حرام ہے جمع کا صیغہ ارشاد فرما کر ''ہم نہیں کھاتے صدقہ'' قیامت تک کی اپنی اولاد کو شامل فرما لیا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس زمانے کا حکم تھا اب سادات کرام زکوٰۃ لے سکتے ہیں یا سادات کرام کی زکوٰۃ غریب سادات کرام لے سکتے ہیں یہ تمام اقوال مرجوح ہیں۔ بنو ہاشم سے مراد پانچ ہیں (۱) آل عباس (۲) آل جعفر (۳) آل عقیل (۴) آل حارث بن عبدالمطلب (۵) آل رسول۔ ابولہب کی مسلمان اولاد اگرچہ بنو ہاشم ہے مگر یہ زکوٰۃ لے سکتی ہے کیوں کہ زکوٰۃ کی حرمت کرامت وعزت کیلئے ہے ابولہب پوری زندگی پیارے نبی کو تکالیف واذیتیں دیتا رہا اس لئے وہ اور اس کی اولاد اس عظمت کی مستحق نہ ہوئی (لمعات شریف) اس حدیث شریف میں یہ درس بھی موجود ہے کہ اپنی ناسمجھ اولاد کو بھی ناجائز کام نہ کرنے دے کیوں کہ سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت کمسن تھے شرعی احکام کے مکلّف نہ تھے مگر پیارے نبی نے انہیں زکوٰۃ کا چھوہارہ نہ کھانے دیا اور اگلوا دیا۔ حضرات فقہائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ ناسمجھ بچوں کو ریشمین کپڑے، سونا چاندی کا زیور پہننا حرام ہے بلکہ احتیاط تو یہ ہے کہ انہیں شروع ہی سے اسلامی رنگ میں رکھا جائے۔ کوٹ، پتلون، نیکر، انگریزی بال۔ وغیرہ سے بھی بچایا جائے۔ اسلامی لباس پہنایا جائے اسلامی ادائیں سکھائی جائیں فقیر قدیری کا اس پر بھرپور عمل ہے۔

(۱۷۸۴) زکوٰۃ و فطرہ نکل جانے سے مومنوں کے مال اور قلوب اور ان کی عبادات پاک وصاف ہو جاتے ہیں جیسے میل کچیل کے نکل جانے سے جسم اور کپڑے پاک وصاف ہو جاتے ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) ''آپ لیجئے مالوں میں سے انکے زکوٰۃ خوب پاک فرمایئے آپ ان کو اور خوب صاف فرما دیجئے آپ ان کو اس کے ذریعہ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۷۴) پیارے نبی اور پیارے نبی کی پیاری اولاد (حضرات سادات کرام) کو زکوٰۃ لینا حرام ہے۔ کہ یہ مال میل ہے اور پیارے نبی بھی ستھرے اور اولاد پاک بھی ستھری۔ اب یہ کسی کا میل کیوں قبول فرمائیں اس سے بھی غیرت نبوی کا اظہار ہوتا ہے کہ صبح قیامت تک کوئی کافر، مشرک منافق امت محمدیہ کو یہ طعنہ نہ دے سکے گا کہ پیغمبر اسلام نے کوز کوٰۃ و فطرے کے بہانے اولاد نوازی کی ہے اور اپنی اولاد کا پیٹ بھرنے کا سامان کیا ہے۔ ہمیشہ ہمیش کیلئے ان گستاخوں کے مونہوں پر تالا لگا دیا گیا ہے کہ دنیا بھر کے غریب مسلمان زکوٰۃ و فطرہ کھائیں گے مگر میں اور میری اولاد نہیں کھائیں گے اور زکوٰۃ کی کھجور کے ذریعہ اس کا پریکٹیکل بھی کرا دیا۔

(۱۷۸۵) مالدار حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے صدقات واجبہ و نافلہ پیارے نبی ﷺ کے حضور حاضر کیا کرتے تا کہ آپ ﷺ اپنے دست کرم سے مستحقین میں تقسیم فرما دیں تا کہ آپ کے مبارک ہاتھوں کی برکت سے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آپ ﷺ ان صدقات کو غرباء میں تقسیم فرما دیتے جیسے حضرات اصحاب صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اور بعض حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہدیہ و نذرانہ لایا کرتے۔ جو آپ ﷺ کیلئے ہوتا۔ چونکہ دو قسم کے مال بارگاہِ نبوی میں پیش ہوتے تھے اسلئے اگر مال لانے والا خود ہی وضاحت کر دیتا تو وضاحت کے مطابق اسکے مصرف میں وہ مال استعمال ہوتا اور اگر وضاحت نہ کرتا تو پھر خود آپ ﷺ دریافت فرما لیتے۔ اگر وہ مال ہدیہ و نذرانہ ہوتا تو خود بھی استعمال فرماتے اور اگر وہ آنے والا مال صدقہ ہوتا تو خود استعمال نہ فرماتے۔ یہاں حضرات صحابۂ کرام سے مراد فقراء وغرباء صحابہ ہیں جو صدقۂ واجبہ لے سکتے ہیں سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی

(۱۷۸۶) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِىْ بَرِيْرَةَ ثَلٰثُ سُنَنٍ اِحْدَى السُّنَنِ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حضرت بریرہ میں تین حکم ہیں، ایک حکم ان حکموں میں کا

اَنَّهَا عُتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِىْ زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

یہ ہے کہ آزاد کی گئیں تو اختیار دی گئیں وہ اپنے شوہر کے بارےمیں اور فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ آزاد کرنے کا حکم اس کیلئے جس نے آزاد کیا

وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالْبُرْمَةُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ خُبْزٌ وَّاُدْمٌ مِّنْ اُدْمِ الْبَيْتِ

اور تشریف لائے پیارے رسول اللہ ﷺ کے ہانڈی اُبل رہی تھی گوشت سے تو پیش کیا پیارے نبی کی بارگاہ میں روٹی اور سالن گھر کے سالنوں میں سے

فَقَالَ اَلَمْ اَرَ بُرْمَةً فِيْهَا لَحْمٌ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ

تو فرمایا پیارے رسول نے کیا نہیں دیکھ رہا ہوں میں ہانڈی کو کہ اس میں گوشت ہے؟ عرض کیا اہل خانہ نے ہاں! اور لیکن یہ گوشت کہ صدقہ کیا گیا ہے اسکو

عَلٰى بَرِيْرَةَ وَاَنْتَ لَاتَاكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

حضرت بریرہ پر اور آپ یا رسول اللہ نہیں کھاتے صدقہ، تو فرمایا پیارے رسول نے وہ گوشت ان پر صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

(۱۷۸۷) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا (رواہ البخاری)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ قبول فرماتے تھے ہدیہ اور نعم البدل بھی عطا فرماتے تھے اس پر۔

(۱۷۸۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اگر دعوت کی جائے میری بکری کے پائے کی تو میں قبول فرمالوں گا

وَلَوْ اُهْدِىَ اِلَىَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ (رواہ البخاری)

اور اگر دست کا ہدیہ پیش کیا جائے تو میں قبول فرمالوں گا۔

(۱۷۸۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِىْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں ہے مسکین وہ جو چکر لگاتا پھرے لوگوں پر

शरीफ़ की मुबारक गलियों में कि खबरदार! सदक़ा ए फ़ित्र वाजिब है हर मुसलमाल मर्द और औरत और आज़ाद और गुलाम और छोटे और बड़े पर दो मुद गेहूँ के या गेहूँ के अलावा एक साअ दूसरे दानों में से।
1781 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने एक साअ गन्दुम व गेहूँ हर दो की तरफ से छोटे हों या बड़े, आज़ाद हों या गुलाम या गुलाम मर्द हों या औरत लेकिन तुम्हारा मालदार तो पाक फ़रमा देगा उसको अल्लाह तआला और लेकिन तुम्हारा फकीर कि लौटाता है उसको अल्लाह तआला उससे ज्यादा जिसको उसने दिया है।

(104) जिनके लिये जकात हलाल नहीं उनका बाब

1782 हदीस शरीफ़:– गुज़रे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम एक खजूर पर जो रास्ते में पड़ी थी तो फ़रमाया प्यारे नबी ने अगर न होता मुझे खौफ़ यह कि ज़कात की होगी तो मैं खा लेता इस खजूर को।
1783 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि ली हज़रते हसन इब्ने अली ने एक खजूर जो सदके की थी कि रख लिया उसको अपने मुहँ तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने थूको थूको ताके हज़रते हसन उस खजूर को मुहँ से निकाल कर फेंक दें फिर फ़रमाया प्यारे नबी ने कि क्या तुम्हें खबर नहीं कि बेशक हम नहीं खाते सदक़ा।

ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دیگر مالدار صحابۂ کرام مراد نہیں۔ ہدیے اور نذرانے کا کھانا خود بھی تناول فرماتے اور اپنے ساتھ اپنے صحابہ کو بھی شریک فرماتے۔ غنی اور سیّد کو صدقۂ نفل لینا کھانا جائز ہے وہ صدقۂ نافلہ انکے لئے ہدیہ و نذرانہ بن جاتا ہے مگر آپ ﷺ صدقہ نفل بھی نہ لیتے تھے کیوں کہ اس میں صدقہ لینے والے پر رحم و کرم فرمانا ہے جس کا ثواب اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہے تو ساری کائنات تو آپ ﷺ کے رحم و کرم کی خواستگار ہے چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو شان رحمۃ اللعالمینی عطا فرمائی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے "اور نہ بھیجا ہم نے آپ کو مگر رحمت تمام جہانوں کے لئے" (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۷۷۲) آپ ﷺ پر کون رحم و کرم و مہربانی کرسکتا ہے۔ صدقۂ جاریہ جیسے کنویں کا پانی، مسجد و قبرستان کی زمین کا حکم دوسرا ہے کہ ہر غنی و فقیر بلکہ خود صدقہ کرنے والا واقف بھی اسکو استعمال کرسکتا ہے۔ صدقۂ جاریہ آپ ﷺ کے لئے مباح تھا۔

(۱۷۸۶) سیّدتنا حضرت بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صحابیہ ہیں۔ سیّدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی ہیں۔ حضرت بریرہ کے ذریعہ تین مسئلے معلوم ہوئے (۱) آزادی کے بعد نکاح سابق کا اختیار۔ حضرت بریرہ شادی شدہ تھیں ان کے شوہر بھی ان کی آزادی کے وقت آزاد ہو چکے تھے۔ جب آزاد ہوئیں تو پیارے رسول ﷺ نے انہیں اختیار دیا کہ چاہیں تو نکاح باقی رکھیں چاہیں تو سابقہ نکاح فسخ کردیں۔ حضرت بریرہ نے آزاد ہونے کے بعد شوہر کو قبول نہ فرمایا۔ عورت کو آزادی کے بعد اختیار ملتا ہے کہ وہ اپنے سابق شوہر کے نکاح میں رہے یا نہ رہے شوہر خواہ غلام ہو یا آزاد (۲) ولاء آزاد کرنے والے کیلئے ہے حضرت بریرہ ایک یہودی کی لونڈی تھیں جس نے آپ کو مکاتب کر رکھا تھا کہ اتنا مال دو تو تم آزاد ہو۔ حضرت بریرہ اتنا مال دینے سے عاجز تھیں تو آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے عرض کیا تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ اتنا مال میں عطا فرماتی ہوں اپنے یہودی مالک سے کہو کہ وہ تمہیں میرے ہاتھ بیچ دے پھر میں تم کو آزاد فرماؤں گی۔ حضرت بریرہ نے یہ بات اپنے مالک یہودی کو پہونچائی اس نے منظور کیا مگر ایک شرط کیساتھ کہ تمہاری ولاء یعنی آزاد کرنے کا حق اور وراثت کا حق ہمکو رہے گا۔ یہ مسئلہ پیارے نبی ﷺ کے حضور پیش کیا گیا تو پیارے رسول ﷺ نے فرمایا کہ ولاء آزاد کرنے والے کا حق ہے۔ اے عائشہ تم انہیں خرید کر آزاد کردو اور ولاء کا حق تمہیں ملے گا۔ ولاء کا اثر یہ ہوتا ہے کہ اگر آزاد کردہ غلام لا وارث فوت ہو جائے تو میراث آزاد کرنے والے کو ملتی ہے اور اگر آزاد کرنیوالا لا وارث فوت ہو جائے تو میراث آزاد کردہ غلام کو ملتی ہے (۳) مسئلہ تملیک معلوم ہوا کہ ایک ملکیت بدلنے سے حکم بدل جاتا ہے۔ حضرت بریرہ کی ہانڈی میں صدقے کا گوشت پک رہا تھا پیارے رسول نے طلب فرمایا حضرت بریرہ کے گھر والوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صدقے کا گوشت ہے تو پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ گوشت بریرہ تک تو صدقہ تھا مگر جب ان کی ملک میں آ گیا تو ملکیت بدل گئی تھی اب اس گوشت کا حکم بھی بدل گیا اب یہ صدقے کا گوشت نہ رہا یہ اصل مال ہو گیا اب اس میں سے ہمیں کھلایا جائے گا تو یہ ہمارے لئے ہدیہ و نذرانہ ہوگا۔ گوشت کا صدقہ ہونا حضرت بریرہ پر ختم ہو گیا۔ بنو ہاشم کا آزاد کردہ غلام بھی زکوٰۃ نہیں لے سکتا مگر دوسروں کا غلام زکوٰۃ لے سکتا ہے کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ قرشیہ ہیں ہاشمیہ نہیں ہیں اسلئے حضرت بریرہ کو صدقہ لینا جائز ہو گیا، اپنی بیوی یا اپنی بیوی کی لونڈی یا اپنی اولاد سے کچھ مانگنا جس میں ذلت و حقارت نہ ہو پیارے رسول ﷺ کیلئے بھی جائز تھا چہ جائیکہ اور کوئی۔ جس سوال کے بارےمیں ممانعت آئی ہے وہ وہی سوال ہے جس میں ذلت و حقارت ہو پیارے رسول ﷺ نے حضرت بریرہ سے گوشت طلب فرمایا فقیر کو زکوٰۃ دی گئی اس نے زکوٰۃ پر قبضہ کرنے کے بعد کسی غنی یا خود زکوٰۃ دینے والے یا سیّد کی دعوت کی یا وہ پیسہ کسی مسجد یا سرائے یا کنویں پر خیرات کرکے لگادی تو جائز ہے کہ اس پیسے سے زکوٰۃ تو فقیر پر ختم ہو گئی اب تو یہ اصلی مال ہو گیا اب فقیر کی طرف سے یہ ہدیہ ہے اس کی تملیک کے ذریعہ زکوٰۃ و فطرہ کی رقم مدارس عربیہ سنیہ میں لگائی جاتی ہے جو تعلیمات نبوی کے مطابق ہے۔ سیّدنا حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جو پیارے نبی ﷺ نے اپنا صدقہ دیا ہوا گھوڑا فقیر سے خریدنے کو منع

تَرُدُّ اللُّقْمَةَ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَايَجِدُ غِنًى يُّغْنِيْهِ

کہ دیدیں ایک لقمہ یا دو لقمے اور ایک چھوہارا یا دو چھوہارے اور لیکن مسکین وہ ہے جو نہ پائے مالداری کو کہ بے پرواہ کردے اس کو لوگوں سے

وَلَايُفْطَنُ بِهٖ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَلَايَقُوْمُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور اس کو محتاج پہچانا بھی نہیں جاتا کہ صدقہ دیدیا جائے اس کو اور نہ اٹھتا ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔

(۱۷۹۰) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا

ترجمہ: حضرت ابو رافع سے مروی کہ بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک شخص کو

مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِاَبِيْ رَافِعٍ اِصْحَبْنِيْ كَيْمَا تُصِيْبُ مِنْهَا

بنی مخزوم کے صدقہ وصول کرنے پر تو ان مخزومی نے کہا حضرت ابو رافع اسلم سے کہ تم بھی چلو میرے ساتھ کہ تم بھی کچھ پالو اس میں سے

فَقَالَ لَاحَتّٰى اٰتِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَهٗ فَانْطَلَقَ

تو حضرت ابو رافع اسلم نے فرمایا نہیں، یہاں تک کہ میں حاضر ہو جاؤ پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پھر میں ان سے پوچھ لوں تو وہ چلے

اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَاَلَهٗ فَقَالَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَاتَحِلُّ لَنَا وَاِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (رواہ الترمذی)

پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ کی طرف تو پوچھا پیارے نبی سے تو فرمایا پیارے نبی نے کہ بیشک صدقہ نہیں ہے حلال ہمارے لئے اور بیشک قوم کا غلام انہیں میں سے۔

(۱۷۹۱) حدیث شریف: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَجُلَانِ اَنَّهُمَا

ترجمہ: حضرت عبید اللہ ابن عدی ابن خیار سے مروی انہوں نے فرمایا کہ خبر دی مجھے دو شخصوں نے کہ وہ دونوں

اَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَسَاَلَاهُ

حاضر ہوئے پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں اور پیارے نبی حجۃ الوداع میں تھے اور پیارے نبی صدقہ تقسیم فرما رہے تھے تو مانگا ان دونوں نے پیارے نبی سے

مِنْهَا فَرَفَعَ فِيْنَا النَّظَرَ وَخَفَضَهٗ فَرَاٰنَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ

صدقہ تو بلند فرمائی پیارے نبی نے ہم پر نظر انور پھر نظر انور جھکا دی تو پیارے نبی نے دیکھا ہم دونوں کو تندرست وتوانا تو فرمایا پیارے نبی نے

1784 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक यह सदकात यह लोगों के मैल कुचैल हैं और यह नहीं हलाल हैं प्यारे मोहम्मद सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के लिये और प्यारे मोहम्मद की प्यारी आल के लिये।

1785 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के हुजूर जब लाया जाता था खाना तो दरयाफ़्त फ़रमाते प्यारे रसूल उस खाना लाने वाले से क्या है यह हदिया या सदक़ा तो अगर अर्ज़ किया जाता कि यह सदक़ा है तो फ़रमाते प्यारे रसूल अपने असहाबे किराम से कि खा लीजिये और खुद तनावुल न फ़रमाते और अर्ज़ किया जाता कि हदिया है यह तो बढ़ाते अपना दस्ते करम तो तनावुल फरमाते प्यारे रसूल हज़राते सहाबा के साथ।

1786 हदीस शरीफ़:– हज़रते आयशा ए सिदिका से मरवी उन्होंने फ़रमाया हज़रते बरीरा में तीन हुक्म हैं एक हुक्म उन हुक्मों में का यह कि आज़ाद की गयीं तो इख्तेयार दे दी गयीं वो अपने शौहर के बारे में और फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने आज़ाद करने का हुक्म उसके लिये जिसने आज़ाद किया है और तशरीफ़ लाये प्यारे रसूलुल्लाह कि हांडी उबल रही थी गोश्त से तो पेश किया प्यारे नबी की बारगाह में रोटी और सालन घर के सालनों में से तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने क्या नहीं देख

فرمایا تھا اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ آپکو وہ صدقے والا گھوڑا اسلئے رعایۃً دینا چاہتا تھا کہ آپنے اسے صدقہ میں دیا تھا یہ رعایت کرانا ممنوع تھا۔

(۱۷۸۷) پیارے نبی ﷺ کی یہ شان کریمی ہے کہ اگر کوئی پیارے نبی کو ہدیہ و نذرانہ پیش کرتا تو پیارے نبی ﷺ اس ہدیہ و نذرانہ پیش کرنے والے کو اپنی شایان شان عطیہ مرحمت فرماتے ابھی جو عشاق پیارے نبی ﷺ کے حضور درود وسلام، نذر ونیاز ہدیہ ونذرانہ ثواب پیش کرتے ہیں پیارے نبی ﷺ انہیں دین ودنیا میں اس کا شاندار جاندار انعم البدل عطا فرماتے ہیں اور عطا فرماتے رہیں گے۔اشعار:

محبوب خدا ہیں وہ بھلا کیا نہیں دیتے
دنیا نہیں دیتے کہ عقبیٰ نہیں دیتے
وہ قاسم نعمت ہیں وہی دیتے ہیں سب کچھ
ان کا ہے خدا بندے کو وہ کیا نہیں دیتے
ایمان ترا کفر کی دلدل میں پھنسے گا
سرکار کے بارے میں جو سوچا نہیں دیتے
سب کچھ ہمیں دیتے ہیں قدیری شہ بطحا
وہ کیا ہے جو سرکار مدینہ نہیں دیتے (یا حبیب)

پیارے نبی ﷺ عطیات کثیرہ وافرہ کا سلسلہ تا قیامت بھی جاری رہے گا۔شعر:

میرے دل ونظر کے مسیحا تمہیں تو ہو
دنیا تمہیں ہو اور مرا عقبیٰ تمہیں تو ہو (یا ولی)

(۱۷۸۸) پیارے رسول غریبوں کی معمولی دعوت بھی قبول فرماتے تھے اور حقیر ہدیے اور نذرانے بھی قبول فرماتے تھے اور ان معمولی نذرانے و ہدیے اور غریبوں کی دعوتیں قبول فرمانے میں کوئی عار یا سبکی محسوس نہ فرماتے تھے۔اس میں تمام بادشاہوں، مالداروں کو تعلیم ہے کہ وہ اپنے غریب رشتہ داروں، اپنے نوکروں، ملازموں کے معمولی وحقیر نذرانوں و ہدیوں کو نظر حقارت سے دیکھ کر نہ ٹھکرائیں بلکہ انکے اخلاص کی قدر کریں۔ اس میں ہم غریبوں کی ہمت افزائی ہے۔ جتنا بھی ممکن ہو پیارے رسول ﷺ کی بارگاہ بیکس پناہ میں مال واعمال، درود وسلام، نذر ونیاز کے ذریعہ ثواب کا ہدیہ پیش کرتے رہیں۔اور پیارے نبی کے کرم عمیم پر یقین رکھیں۔شعر:

ازل سے بھر رہا ہے جھولیاں جو سارے عالم کی
مجھے وہ قلزم جود وعطا معلوم ہوتا ہے (یا نبی)

(۱۷۸۹) جس کی مسکینیت پر اجر وثواب ہے اور جو مسکین صابروں کے زمرے میں داخل ہے وہ یہ بھکاری فقیر نہیں جنہیں در در مانگنے کھانے کا چسکا ہے۔ بلکہ یہ مانگنے کھانے کے عادی تو عام حالات میں اس مانگنے کھانے پر گناہگار ہوں گے کہ جب دوڑ بھاگ اور تگ ودو بھیک مانگنے میں کرسکتا ہے تو وہ کمانے میں بھی کر سکتا ہے البتہ وہ صابروں کے زمرے میں وہ مسکین داخل ہے جو حاجت مند ہو مگر پھر بھی اپنی حاجت کو کسی پر ظاہر نہ کرے اور اپنی احتیاج، فقر وضرورت کو چھپانے کی کوشش کرے اسی مسکینیت کی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تعریف فرمائی ہے ارشاد رب قدیر ہے:''ان فقیروں کیلئے جو قید کردئے گئے اللہ کی راہ میں نہیں طاقت رکھتے وہ چلنے پھرنے کی زمین میں۔گمان کرتے ہیں ان کو ناواقف مالدار سوال سے بچنے کی وجہ سے۔آپ پہچان لیں ان کو ان کی علامت سے۔نہیں سوال کرتے وہ لوگوں سے گڑگڑا کر۔اور جو کچھ خرچ کرتے ہو تم خیرات میں سے تو بیشک اللہ اسکو خوب جاننے والا ہے'' (بصیرۃ الایمان افادہ قادری معینی ص ۱۱۴) اب اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:

شان نزول: یہ آیت کریمہ حضرات اہل صفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے بارے میں نازل ہوئی ان حضرات کی تعداد چار سو کے قریب تھی یہ ہجرت کرکے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تھے، یہاں نہ انکا مکان تھا نہ قبیلہ وکنبہ نہ ان حضرات نے شادی فرمائی تھی ان کے تمام اوقات عبادت میں صرف ہوتے تھے رات میں قرآن کریم سیکھنا اور دن میں جہاد کے کام میں رہنا۔آیت کریمہ میں ان کے بعض اوصاف کا بیان ہے۔صدقات واجبہ صرف فقیر ہی کو دیں نہ کہ امیر کو نفلی صدقہ فقیر کو دینا بہتر ہے اور صدقہ جاریہ میں سب برابر ہیں جیسے کہ کنویں کا پانی قبرستان، مسجد وغیرہ۔ بھکاری کے مقابلے میں اس فقیر کو دینا افضل ہے جو مانگنے سے شرمائے حضور انور ﷺ فرماتے ہیں اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔حضرات

اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَيْتُكُمَا وَلَاحَظَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ. (رواه ابوداؤد)

اگر تم چاہو تو عطا فرمادوں میں تم کو مگر اس صدقے میں نہ کوئی حصہ مالدار کا ہے اور نہ اس تندرست کا جو کمائی کرسکتا ہے۔

(۱۷۹۲) حدیث شریف: عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِي قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت زیاد ابن حارث سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں حاضر ہوا پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں

فَبَايَعْتُهُ فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَعْطِنِي

تو میں نے بیعت کی پیارے نبی کی پھر بیان کی ایک طویل حدیث شریف کہ آیا پیارے نبی کی بارگاہ میں ایک شخص تو اس نے عرض کیا کہ عطا فرمایئے مجھ کو

مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ

صدقے میں سے تو فرمایا اس شخص سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک اللہ تعالیٰ نے نہیں کفایت فرمائی نبی اور غیر نبی کے حکم پر صدقات کے بارے میں

حَتّٰى حَكَمَ فِيهَا هُوَ فَجَزَّاَهَا ثَمَانِيَةَ اَجْزَاءٍ فَاِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْاَجْزَاءِ اَعْطَيْتُكَ (رواه ابوداؤد)

یہاں تک کہ خود حکم فرمایا صدقات کے بارے میں کہ زکوٰۃ کے آٹھ مصارف ہیں تو اگر تم ان مصارف میں سے ہو تو عطا فرمادوں میں تم کو۔

(۱۷۹۳) حدیث شریف: عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَبَنًا فَاَعْجَبَهُ

ترجمہ: حضرت زید ابن اسلم سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نوش فرمایا حضرت عمر ابن خطاب نے دودھ تو پسند آیا انہیں دودھ

فَسَاَلَ الَّذِي سَقَاهُ مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ وَرَدَ عَلٰى مَاءٍ

تو دریافت فرمایا حضرت عمر نے اس سے جس نے پلایا تھا دودھ کہ یہ دودھ کہاں سے آیا تو بتایا اس دودھ پلانیوالے نے حضرت عمر کو کہ وہ گیا تھا ایک گھاٹ پر

قَدْ سَمَّاهُ فَاِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُونَ فَحَلَبُوا مِنْ اَلْبَانِهَا

نام لیا اس نے اس گھاٹ کا، تو جانور تھے وہاں صدقے کے جانور اور وہ اونٹ والے پانی پلاتے تھے تو دودھ لیا انہوں نے اپنی اونٹنیوں کو

فَجَعَلْنَا فِي سِقَائِي فَهُوَ هٰذَا فَاَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَ. (رواه مالك والبيهقى)

تو وہ دودھ ڈال لیا ہم نے اپنے مشکیزوں میں تو یہ وہ دودھ ہے، تو داخل فرمایا حضرت عمر نے اپنا ہاتھ اپنے منہ میں پھر قے فرمادی۔

रहा हूँ मैं हांडी को कि उसमें गोश्त है? अर्ज़ किया अहले खाना ने हां और लेकिन यह गोश्त कि सदक़ा किया गया है इसको हज़रते बरीरा पर और आप या रसूलुल्लाह नहीं खाते सदक़ा तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने वो गोश्त उन पर सदक़ा है और हमारे लिये हदिया है।

1787 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कुबूल फ़रमाते थे हदिया और नेमल बदल भी अता फ़रमाते थे उस पर।

1788 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अगर दावत की जाये मेरी बकरी के पाये की तो मैं कुबूल फ़रमा लूँगा और अगर दस्त का हद्रिया पेश किया जाये तो मैं कुबूल फ़रमा लूँगा।

1789 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है मिस्कीन वो जो चक्कर लगाता फिरे लोगों पर कि दे दें एक लुक्मा या दो लुक्मे और एक छुआरा या दो छुआरे लेकिन मिस्कीन वो है जो न पाये मालदारी को कि बेपरवाह कर दे उसको लोगों से और उसको मौहताज पहचाना भी नहीं जाता कि सदक़ा दे दिया जाये उसको और न उठता है कि लोगों से सवाल करे।

1790 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू राफ़े से मरवी कि बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने भेजा एक शख़्स को बनी मख़ज़ूम के, सदक़ा वुसूल करने पर, तो इन मख़ज़ूमी ने कहा हज़रते अबू राफ़े

اصحاب صُفّہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں رکے ہوئے تھے۔اس میں غریب طلبہ اور حضرات علماء بھی داخل ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں رکے ہوئے ہیں محنت مزدوری کسب معاش نہیں کرسکتے۔ایسے حضرات علماء وطلبہ جنہوں نے اپنے آپ کو دینی خدمات کے لئے وقف کردیا ہے ان کا خرچہ مسلمانوں کے ذمہ ہے جیسے حضرات اصحاب صُفّہ۔ اگر یہ کمائی میں لگ جائیں تو دینی کام بند ہوجائیں گے اسی لئے امامت، تعلیم علم دین پر اجرت لینا جائز ہے سیدنا حضرت عثمان غنی کے علاوہ اور تمام حضرات خلفاء راشدین نے خلافت پر تنخواہ لی۔ خلافت بھی دینی خدمت ہے۔حضرات اصحاب صُفّہ کسی سے کوئی سوال نہیں فرماتے تھے جس سے جہلاء نے یہ سمجھا کہ مالدار جماعت ہے، تو یہ انکا عجز وانکسار ہے چہروں پر ضعف ونقاہت کے آثار بھوک سے چہروں کے رنگ زرد پڑ گئے ہیں یہ علامتیں غیر اختیاری ہیں۔جو ان کے فقروفاقہ کا پتہ دیتی ہیں۔(تفسیر قدیری بدیری مع فوائد رشیدیہ ص ۱۱۷)

جس مسکینیت کی دعاء پیارے نبی ﷺ نے مانگی ہے وہ مسکینیتِ دل ہے۔کہ دل میں عجز وانکسار ہونا غرور وتکبر نہ ہونا۔مسکینیت دل والا اگر مالدار بھی ہو تو مبارک مسکین ہے۔اور جس فقر ومسکینیت سے احادیث کریمہ میں پناہ مانگی گئی ہے وہ ایسی تنگدستی مفلوک الحالی ہے جو فتنہ میں مبتلاء کردے۔

(۱۷۹۰) سیدنا حضرت مخذومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ فرمایا کہ میرے ساتھ چلو جو اجرت ملے گی اس میں آپ کا بھی حصہ رہے گا جس سے تمہارا بھی کام چلے گا۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ میں اجرت دیکر اپنی طرف سے آپ کو کچھ ہدیۃً دیدونگا چونکہ یہ تو تملیک کی شکل ہوجائے گی جو بلا شبہ درست ہے اور حضرت ابورافع اسلم کا پیارے نبی ﷺ سے پوچھنا بھی مسئلہ پوچھنا نہ تھا بلکہ جانے کی اجازت کے بارے میں پوچھنا تھا۔حضرت ابورافع اسلم اگرچہ جسماً آزاد ہوچکے تھے مگر دل و روح تو ہمیشہ کیلئے غلام ہوچکے تھے۔ پیارے نبی ﷺ سے بنا پوچھے جنبش وحرکت نہ فرماتے تھے۔ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے ابو رافع تم ہمارے غلام رہ چکے ہو گوکہ اب آزاد ہو اور ہم ہیں بنو ہاشم میں سے چونکہ بنو ہاشم زکوٰۃ کے عامل بن کر بھی اس مال زکوٰۃ سے اپنی اجرت ومزدوری نہیں لے سکتے لہٰذا تم بھی مال زکوٰۃ سے اجرت ومزدوری نہیں لے سکتے۔بنو ہاشم کے غلاموں کو زکوٰۃ لینا جائز نہیں خواہ وہ ان کی ملک میں ہوں یا آزاد ہوں اور مال زکوٰۃ سے بنو ہاشم غلام خواہ آزاد ہوا اجرت بھی نہیں لے سکتے۔بنو ہاشم خصوصاً حضرات سادات کرام کی شان اسلام میں ارفع واعلیٰ ہے کہ مالدار عامل زکوٰۃ سے اجرت لے سکتا ہے مگر یہ حضرات سادات کرام تو کیا ان کا زر خرید غلام خواہ آزاد بھی کردیا جائے اب بھی مال زکوٰۃ سے اجرت نہیں لے سکتا۔حضرات سادات کرام کو زکوٰۃ لینا ہرگز ہرگز جائز نہیں ہے۔عظمت وشان والوں کی نسبت سے ادنیٰ بھی شان والے بن جاتے ہیں۔اگرچہ سیّد کا غلام کسی خاندان کسی قبیلے کا ہو وہ بھی زکوٰۃ نہیں لے سکتا۔ بلکہ مال زکوٰۃ سے اپنا حق المحنت بھی وصول نہیں کر سکتا وہ لوگ جو نسبت کی عظمت کے منکر ہیں وہ نسبت کا فیضان دیکھیں کہ اچھوں کی نسبت بھی اچھی ہوتی ہے، غلام کو امام بنا دیتی ہے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دکھاتی ہے اس میں حدیث شریف میں اختیارات رسول کے جلوے بھی واضح طور پر دیکھے جاسکتے ہیں۔ پیارے نبی ﷺ احکام قرآنیہ کو عام وخاص فرماسکتے ہیں۔قرآن کریم نے مطلقاً ''عالمین'' فرمایا ہے مگر پیارے نبی نے اس سے اپنی اولاد اپنے غلاموں کو الگ فرمالیا۔قرآن کریم نے مصارف زکوٰۃ میں سیّد وغیر سیّد کا کوئی فرق بیان نہ فرمایا مگر پیارے نبی ﷺ نے اپنی آل کو مال زکوٰۃ لینے کھانے سے الگ تھلگ فرمالیا۔حضرات انبیاء صادقین نے نبوت کو ذریعہ معاش نہ قرار دیا۔مگر قادیان کے مصنوعی نبی نے اپنی فرضی نبوت کی آڑ میں خوب دھن کمایا اور اپنی اولاد کی بھی فیلڈ بنا گیا ''بہشتی مقبرے'' کی قبریں بیچ کر مزے اڑانا نعوذ باللہ منہ۔ پیارے نبی ﷺ نے تاقیامت اپنی اولاد کو زکوٰۃ سے دور اور زکوٰۃ کی آمدنی سے محروم فرمادیا۔اپنی اولاد کبار سادات کرام کو حکم فرمایا کہ زکوٰۃ دو اگر غریب ہو تو زکوٰۃ مت دو۔

(۱۷۹۱) حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہ دستور وطریقہ تھا کہ وہ اپنی زکوٰۃ وصدقات وخیرات پیارے نبی ﷺ کے دستہائے مبارکہ سے تقسیم کراتے تھے تاکہ مزید قبولیت کا یقین میسر

﴿ باب لا تحل له المسئلة و من تحل له ﴾

﴿ ترجمہ: نہیں حلال ہے کس کو مانگنا اور کس کو حلال ہے' کا باب ﴾

(۱۷۹۴) حدیث شریف: عَنْ قُبَيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَاَتَيْتُ

ترجمہ: حضرت قبیصہ ابن مخارق سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے بوجھ اٹھایا ایک بوجھل کا تو میں حاضر ہوا

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقَالَ اَقِمْ حَتّٰى تَاْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَامُرَلَكَ

پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں اس سلسلے میں تو فرمایا پیارے رسول نے ٹھہرو! یہاں تک کہ آجائے ہمارے پاس صدقہ تو ہم حکم فرمادینگے تمہارے لئے

بِهَا ثُمَّ قَالَ قُبَيْصَةَ اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلٰثَةٍ رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ

صدقے کا، پھر فرمایا پیارے رسول نے اے قبیصہ نہیں حلال ہے مانگنا سوائے تین کے کسی کو، ایک وہ جو بوجھل ہوگیا کسی بوجھل کی وجہ سے تو حلال ہے اس کیلئے

الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ اَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اِجْتَاحَتْ مَالَهُ

مانگنا یہاں تک کہ پہونچے وہ اس بوجھ کو پھر رک جائے مانگنے سے، دوسرا ایک وہ شخص ہے کہ پہونچ گئی اسکو کوئی آفت کہ برباد کردیا اس نے اسکا مال

فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى يُصِيْبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْقَالَ سَدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٌ

تو حلال ہے اس کیلئے مانگنا یہاں تک کہ پہونچے وہ زندگی کے گزر اوقات کو یا فرمایا پیارے رسول نے کہ پہونچے زندگی کی درستگی کو، ایک شخص وہ ہے کہ

اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُوْمَ ثَلٰثَةٌ مِنْ ذَوِى الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهٖ لَقَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْئَلَةُ حَتّٰى

پہونچا اس کو فاقہ یہاں تک کہ کھڑے ہوں تین عقل والے اسکے سماج سے کہ بلاشبہ پہونچا ہے فلاں شخص کو فاقہ تو حلال ہے اس کیلئے مانگنا یہاں تک کہ

يُصِيْبُ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ اَوْقَالَ سَدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَاسِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْئَلَةِ يَاقُبَيْصَةُ سُحْتٌ يَاْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا (رواہ مسلم)

پہونچ جائے وہ زندگی کے گزر اوقات کو یا زندگی کی درستگی کو، تو ان کے علاوہ کو مانگنا اے قبیصہ حرام ہے، کھاتا ہے زکوٰۃ کو زکوٰۃ کا مانگنے والا احرام۔

(۱۷۹۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو مانگے لوگوں سے ان کے مال کہ بڑھائے مال کو تو بس

असलम से कि तुम भी चलो मेरे साथ कि तुम भी कुछ पालो उसमें से तो हज़रते अबू राफ़े असलम ने फ़रमाया नहीं यहाँ तक कि मैं हाज़िर हो जाऊँ प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के हुजूर फिर मैं उनसे पूछ लूँ तो वो चले प्यारे नबी की बारगाह की तरफ़ तो पूछा प्यारे नबी से तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि बेशक सदक़ा नहीं है हलाल हमारे लिये और बेशक कौम का गुलाम उन्हीं मे सें।

1791 हदीस शरीफ़:– हज़रते उबैदुल्लाह इब्ने अदी इब्ने ख़य्यार से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि खबर दी मुझे दो शख्सों ने कि वो दोनों हाज़िर हुये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में और प्यारे नबी हज्जतुल विदा में थे और प्यारे नबी सदक़ा तक्सीम फ़रमा रहे थे तो मांगा उन दोनों ने प्यारे नबी से सदक़ा तो बुलन्द फरमाई प्यारे नबी ने हमपर नज़रे अनवर फिर नज़रे अनवर झुका दी तो प्यारे नबी ने देखा हम दोनों को तन्दुरुस्त व तवाना तो फ़रमाया प्यारे नबी ने अगर तुम चाहो तो अता फरमा दूँ मैं तुमको इस सदके में से मगा इस सदक़े में न कोई हिस्सा मालदार का है और न उस तन्दरुस्त का जो कमाई कर सकता है।

1792 हदीस शरीफ़:– हज़रते ज़ियाद इब्ने हारिस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं हाज़िर हुआ प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमते आली में तो मैंने बैअत की प्यारे नबी की फिर बयान की एक तवील हदीस शरीफ़ कि आया प्यारे नबी की बारगाह में एक शख्स तो उसने अर्ज़ किया कि अता फ़रमाइये

ہو اور دست رسول ﷺ کی برکتوں سے بہرہ ور ہوں اس حدیث شریف میں تقوے کی تعلیم ہے کہ تم دونوں صحابہ اگر چہ فقیر ہو مگر تندرست و توانا اور کمانے کے قابل ہو اس لئے یہ مال زکوٰۃ لینا تمہارے لائق نہیں۔ اگر یہ صدقہ لینا ان فقیر صحابہ کو حرام ہوتا تو پیارے نبی ﷺ یہ نہ فرماتے کہ اگر تم چاہو تو میں دے دوں یہ انداز کلام بتا رہا ہے کہ دینا جائز تو ہے مگر بہتر نہیں ہے۔ اس میں تعلیم ہے کہ مسلمان جہاں تک ہو محنت کرے اور دست سوال دراز نہ کرے چنانچہ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اسلام نے بھیک مانگنا نہیں سکھایا ہے کسی فقیر کو اسلام نے حکم نہیں دیا ہے کہ وہ بھیک مانگے بلکہ اغنیاء کو حکم دیا ہے کہ وہ زکوٰۃ دیں۔ ابھی آپ نے پڑھا کہ پیارے نبی ﷺ نے اس مسکین کی تعریف فرمائی ہے کہ جو حاجت مند ہونے کے بعد بھی اپنی ضرورت و حاجت کو چھپائے اور کسی کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائے۔

(۱۷۹۲) یہ بیعت اسلام تھی پیارے نبی ﷺ کسی کو مسلمان کرتے تو دین پر جمے رہنے ڈٹے رہنے کی دعاء فرماتے۔ یہ بیعت کبھی تو تقوے اور کبھی دوسرے امور پر بھی ہوتی تھی۔ ارشاد رب قدیر ہے: ''اے غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے جب آئیں انکی بارگاہ میں ایمان کی بیعت کریں وہ آپ سے اس وعدے پر نہ شریک کریں گے اللہ کے ساتھ کسی کو اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی اور نہ قتل کریں گی بچوں کو اپنے۔ اور نہ باندھیں گی کوئی بہتان کہ گڑھ لیں گی اسکو درمیان ہاتھوں کے اپنے اور پاؤں کے اپنے اور نہ نافرمانی کریں گے آپ کی کسی نیک کام میں تو بیعت فرمالیں آپ ان کو اور مغفرت مانگیں انکے لئے بیشک اللہ بہت بخشنے والا بے انتہاء رحم والا ہے'' (بصیرۃ الایمان افادہٗ قادری معینی ص ۱۳۸۸) آجکل حضرات مرشدین کرام کے ہاتھوں پر جو بیعت ہوتی ہے وہ بیعت توبہ یا تقوے کی ہوتی ہے پیارے نبی ﷺ پر زکوٰۃ فرض نہ تھی حضرات صحابہٗ کرام اپنی اپنی زکوٰۃ حصول برکت کیلئے پیارے نبی ﷺ کے دست پاک سے تقسیم کراتے تھے یہاں یہی مال زکوٰۃ مراد ہے اللہ تعالیٰ نے براہ راست خود جس تفصیل سے زکوٰۃ کے مصارف کا بیان فرمایا ہے اتنی تفصیل سے دوسرے احکام نہ بیان فرمائے۔ حتیٰ کے روزہ و زکوٰۃ کا بھی اجمالی ذکر فرمایا ہے۔ مصارف زکوٰۃ کے سلسلے میں پیارے نبی ﷺ کے بیان پر بھی کفایت نہ فرمائی۔ حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ایسے پیارے اور ایسے محبوب ہیں کہ ارشاد رب قدیر ہے: ''اور بلاشبہ عنقریب عطا فرمائے گا آپ کو مالک آپ کا تو آپ راضی ہو جائیں گے'' (بصیرۃ الایمان افادہٗ قادری معینی ص ۱۵۴۶) حدیث شریف: کل کے کل تلاش کرتے ہیں میری رضا اور میں تلاش فرماتا ہوں آپ کی رضا اے محمد ﷺ (خصائص کبریٰ شریف) شعر:

کبھی فتر ضیٰ کبھی اطلب رضاک حبیب
ہر اک طرح سے نبی کو مرے منایا گیا (یا حبیب)

اور پیارے نبی ﷺ کے وفاداروں جانثاروں کے لئے فرمایا گیا۔ ارشاد رب قدیر ہے: ''راضی ہوا اللہ ان سے اور وہ راضی ہوئے اللہ سے'' (بصیرۃ الایمان افادہٗ قادری معینی ص ۱۳۷۲) اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے آٹھ مصارف ارشاد فرمائے ہیں اور تم ان میں نہیں ہو لہٰذا تم زکوٰۃ نہیں لے سکتے پیارے نبی ﷺ کا یہ فرمانا کہ ''اگر تم ان مصارف میں سے ہو'' یہ نبی کے لاعلم و بے خبر ہونے کی دلیل نہیں ہے بلکہ یہ گفتگو عتابانہ ہے۔ سیّدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کچھ تم گھروں میں کھاتے ہو بچاتے ہو میں تمہیں بتا سکتا ہوں۔ پیارے نبی ﷺ نے مدفون مردوں کے حالات بیان فرمائے کہ ان دو قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے کہ ایک چغلیاں کرتا تھا اور دوسرا پیشاب کی چھینٹوں سے خود کو نہیں بچاتا تھا۔ مال زکوٰۃ تمام مصارف میں تقسیم کرنا ضروری نہیں ایک مصرف میں بھی پوری زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔

(۱۷۹۳) سیّدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شبہ ہوا کہ شاید دودھ دینے والوں کو دودھ دینے کا اختیار نہ ہو یا لینے والا لینے کا مستحق نہ ہو اس شبہ کی بنیاد پر آپ نے احتیاطاً اس دودھ کی قے فرمادی۔ یہ حضرت عمر فاروق اعظم کا تقویٰ ہے آپ نے شبہ کے مال سے بھی اپنے آپ کو بچایا۔ اس میں مسلمانوں کیلئے درس عبرت ہے مسلمان سیرت فاروقی کو اپنائیں اور تقوے و طہارت کے خوگر بنیں۔

(۱۷۹۴) (۱) ''حمالہ'' یعنی بوجھل وہ شخص ہے کہ دو گروپ قرض

يَسْئَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ اَوْلِيَسْتَكْثِرْ (رواہ مسلم)

مانگتا ہے وہ انگارہ اب چاہے انگارے کم کرے یا انگارے زیادہ کرے۔

(۱۷۹۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَايَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مانگتا رہتا ہے لوگوں سے یہاں تک کہ

يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ. (رواہ البخاری والمسلم)

آئے گا قیامت کے دن کہ نہیں ہوگی اسکے چہرے پر گوشت کی بوٹی۔

(۱۷۹۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاتُلْحِفُوْا فِی الْمَسْئَلَةِ فَوَاللّٰهِ لَايَسْاَلُنِيْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت اصرار کرو مانگنے میں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم نہیں سوال کرے گا مجھ سے کوئی تم میں کا

شَيْئًا فَتُخْرِجُ لَهٗ مَسْئَلَتُهٗ مِنِّيْ شَيْئًا وَّاَنَالَهٗ كَارِهٌ فَيُبَارِكُ لَهٗ فِيْمَا اَعْطَيْتُهٗ (رواہ مسلم)

کچھ بھی کہ نکال سکیگا کچھ بھی اس کیلئے اسکا مانگنا مجھ سے حالانکہ میں اسکے اس عمل سے ناخوش ہوں کہ برکت دیجائے اسکو اس مال میں جو میں دوں اسکو۔

(۱۷۹۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ لے کوئی تم میں کا اپنی رسی پھر لائے لکڑی کا گٹھر

عَلٰى ظَهْرِهٖ فَيَبِيْعُهَا فَيَكُفُّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّسْأَلَ النَّاسَ اَعْطَوْهُ اَوْمَنَعُوْهُ (رواہ البخاری)

اپنی پشت پر پھر بیچے اسکو تو بچائیگا اللہ تعالیٰ اس لکڑی کے گٹھر کی وجہ سے اسکی آبرو بہتر ہے اس کیلئے اس سے کہ بھیک مانگے لوگوں سے دیدیں اسکو یا منع کردیں اسکو۔

(۱۷۹۹) حدیث شریف: عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ

ترجمہ: حضرت حکیم ابن حزام سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے مانگا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو عطا فرمایا پیارے رسول نے مجھکو، پھر

سَاَلْتُهٗ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَاحَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ

میں نے مانگا پیارے رسول سے تو عطا فرمایا پیارے رسول نے مجھے، پھر فرمایا پیارے رسول نے مجھ سے اے حکیم! بیشک یہ مال خوشنما اور خوش ذائقہ ہے

मुझको सदके में से तो फ़रमाया उस शख्स से प्यारे रसूलुल्लाह ने बेशक अल्लाह तआला ने नहीं किफायत फरमाई नबी और गैर नबी के हुक्म पर सदक़ात के बारे में यहाँ तक कि खुद हुक्म फ़रमाया सदक़ात के बारे में कि ज़कात के आठ मसारिफ़ हैं अगर तुम उन मसारिफ़ में से हो तो अता फरमा दूँ मैं तुमको।

1793 हदीस शरीफ़:– हज़रते ज़ैद इब्ने असलम से मरवी उन्होंने ने फ़रमाया कि नोश फ़रमाया हज़रते उमर इब्ने खत्ताब ने दूध तो पसंद आया उन्हें दूध तो दरयाफ़्त फ़रमाया हज़रते उमर ने उससे जिसने पिलाया था दूध कि यह दूध कहाँ से आया? तो बताया उस दूध पिलाने वाले ने हज़रते उमर को कि वो गया था एक घाट पर नाम लिया उसने उस घाट का तो जानवर थे वहाँ सदके के जानवर और वो ऊंट वाले पानी पिलाते थे तो दूह लिया उन्होंने अपनी ऊंटनियों को तो वो दूध डाल दिया हमने अपने मुश्कीज़ों में तो यह वो दूध है तो दाख़िल फ़रमाया हज़रते उमर ने अपना हाथ अपने मुहँ में फिर कै (उलटी) फ़रमा दी।

(105) नहीं हलाल है किसको मांगना और किसको हलाल है का बाब

1794 हदीस शरीफ़:– हज़रते कुबैसा इब्ने मुखरिक़ से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने बोझ उठाया एक बोझल का तो मैं हाज़िर हुआ प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में इस सिलसिले में तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने ठहरो! यहाँ तक कि आ जाये हमारे पास सदक़ा तो हम हुक्म

یا قتل کی وجہ سے لڑنے لگے اور کوئی دفع شر اور دونوں میں صلح کرانے کیلئے مقروض کا قرض یا مقتول کی دیت اپنے ذمہ لے لے بس ضامن کو بوجھل کہتے ہیں۔ جو شخص ضامن بن گیا تو اس کو قرض کی ادائیگی یا مقتول کی دیت ادا کرنے کیلئے زکوٰۃ لینا جائز ہے۔ اے قمیصہ تم نے جو ضمانت لی ہے صدقے کا مال آجائے تو زرِ ضمانت کے بقدر تمہیں دیدیا جائیگا۔ ضامن اگر مالدار بھی ہو تو صدقہ و زکوٰۃ مانگ سکتا ہے کیوں کہ یہ مانگنا اپنے لئے نہیں ہے بلکہ اس مقروض فقیر کیلئے مانگنا ہے جس کا یہ مالدار ضامن بن گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کے آٹھ مصارف میں سے ایک مصرف ''غارمین'' قرض داروں بھی بیان فرمایا ہے وہ یہی قرض دار و مقروض ہیں (۲) جو شخص کہ غنی تھا کہ آفت ناگہانی نے اس کا حال برباد کر دیا اگرچہ تندرست ہے کمانے پر قادر ہے مگر کمانے تک کیا کھائے تو وہ اس وقت تک مانگ کر پیٹ کا کام چلا سکتا ہے جب گزر اوقات کے لائق کما لے تو مانگنے سے باز آجائے (۳) فقیر محتاج ہے کہ فاقوں پر نوبت ہے تو اتنا مال حاصل کرنے کیلئے مانگنا جائز ہے کہ فقر و فاقہ رک کر زندگی درست ہو جائے اور دو روٹی کا کام چلنے لگے۔ یہ گواہی بھی اس لئے ہے کہ جس کے متعلق شبہ ہو کہ یہ غنی ہے اور بلاضرورت مانگ رہا ہے تو آس پاس کے لوگوں سے گواہی لے لیجائے کہ واقف حال تین لوگ جنہیں غریبی و امیری، حاجت و غناء کی پہچان ہو وہ بتادیں کہ یہ واقعی فقر و فاقہ میں گرفتار ہے۔ ہجرت سے پہلے اہل مدینہ قرض لینے اور سوال کرنے میں عار نہیں سمجھتے تھے ان باتوں کے وہ عادی تھے پیارے نبی ﷺ نے انکی یہ پرانی لت چھڑانے کیلئے سوال پر پابندیاں لگائیں۔ اور مقروض کی نماز جنازہ خود نہ پڑھائی دوسرے سے پڑھا کر اظہار بیزاری فرمایا تاکہ لوگ عبرت پکڑیں اور جہاں تک ہو سکے قرض لینے سے بچیں۔ مانگنا جائز ہونے کی تمام صورتیں ان تین صورتوں میں شامل و داخل ہیں۔ مثلاً بے دست و پا (اپاہج) دینی طالب علم جو حصول علم میں بے پناہ مصروف ہو اور اغنیاء اس طرف متوجہ بھی نہ ہوتے ہوں یا وہ خانقاہوں کے مجاورین جنہوں نے خود کو ریاضت و مجاہدے کیلئے وقف کر دیا ہو تو وہ بھی اپنے کھانے پینے کیلئے سوال کر سکتا ہے۔ یہ اور ان جیسی تمام صورتیں مذکورہ تین صورتوں میں آجاتی ہیں اللہ تعالیٰ نیتوں سے باخبر ہے مانگنے کیلئے مجاور نہ بنا جائے۔

(۱۷۹۵) بنا ضرورت و حاجت کے بھیک مانگنا یا ضرورت کے لائق مال ہوتے ہوئے مال بڑھانے کی لالچ میں بھیک مانگتا پھرتا ہو تو وہ بظاہر تو مال جمع کر رہا ہے مگر بباطن وہ جہنم کے شعلے و شرارے اکھٹا کر رہا ہے چونکہ یہ مال دوزخ میں جانے کا بھیانک سبب ہے اس لئے اس کا انکار فرمایا آج کل کے وہ پیشہ ور بھکاری جو بھیک مانگنے کو خاندانی طریقہ سمجھتے ہیں یا دولت بٹورنے کا چسکا پڑ گیا ہے وہ اس حدیث شریف سے عبرت و نصیحت لیں۔ اس گناہ میں وہ اغنیاء بھی شریک ہوں گے جو ان ہٹے کٹے مسٹنڈوں، پیشہ ور بھکاریوں کو بھیک دیتے ہیں۔ اس کا ایک برا اثر یہ ہے کہ نمبر دو کے بھکاری اصل مستحق کی محرومی کے سبب بن جاتے ہیں مستحق غیر مستحق دیکھ بھال کر زکوٰۃ دینا چاہئے کہ اگر مستحق ہے تو دیا جائے اور غیر مستحق ہے تو بھگا دیا جائے۔

(۱۷۹۶) بلاضرورت پیشہ اور عادت اور ذخیرہ اندوزی کیلئے بھی مانگنے والا میدان محشر میں ایسے آئے گا کہ اسکے چہرے کی ہڈیوں پر صرف کھال ہوگی گوشت کا نام تک نہ ہوگا سُتا سُتا یا چہرہ ہوگا بدرو و کریہ المنظر ہوگا دیکھتے ہی اہل محشر پہچان لیں گے کہ یہ ہے غریبوں فقیروں محتاجوں کا حق مارنے والا۔ اس کے چہرے ہی سے ذلت و خواری کے آثار نمایاں ہوں گے۔ بھیک مانگنا چھپا نہیں ہوتا اس لئے میدان محشر میں اس کا یہ عیب چھپایا نہ جائے گا پھر بھی دوسری امتوں سے اس کی پردہ پوشی فرمائی جائے گی۔ خواہ مخواہ بھیک مانگنے والا مسلمانوں کے درمیان رسوا ہوگا۔ سیّدنا حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعاء فرمایا کرتے تھے یا اللہ تعالیٰ جس طرح تو نے میرے چہرے کو غیر کے سجدے سے بچایا ہے اسی طرح میرے منہ کو دوسرے سے مانگنے کی لعنت سے بچا۔

(۱۷۹۷) اڑیل فقیر کہ کوئی دینا نہ چاہے جب بھی یہ نہ ٹلے اور اڑا رہے۔ مانگنا ایک عیب ہے اور اس پر اڑا رہنا دس گنا عیب ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: ''وہ نہیں سوال کرتے وہ لوگوں سے گڑگڑا کر (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۱۴) اگر کوئی ضدی اڑیل بھکاری اگر ضد واڑ سے بھیک وصول کرے تو اس بھیک میں سخت

فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ

تو جو لیگا اسکو لاپرواہی سے نفس کی تو برکت دیجائے گی اس کو اس مال میں اور جو لے گا نفس کے لالچ سے تو نہیں برکت دیجائے اسکو اس مال میں

وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

اور ہوگا وہ مانگنے والا اسکی طرح کہ کھائے اور شکم سیر نہو اور اوپر والا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے، حضرت حکیم نے کہا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ

وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاءُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا (رواہ البخاری والمسلم)

اس کی قسم جس نے بھیجا ہے آپکو حق کیساتھ نہ مانگوں گا کسی سے آپ کے سوا کچھ یہاں تک کہ جدا ہو جاؤں میں دنیا سے۔

(۱۸۰۰) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور پیارے نبی منبر شریف پر جلوہ افروز تھے اور پیارے نبی ذکر فرمارہے تھے

الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْئَلَةِ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ (رواہ البخاری والمسلم)

صدقے کا اور باز رہنے کا مانگنے سے کہ اوپر والا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے، نیچے والا ہاتھ وہ مانگنے والا ہے۔

(۱۸۰۱) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اِنَّ اُنَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوْا

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیشک کچھ لوگ انصار میں سے مانگا انہوں نے

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا

پیارے رسول اللہ ﷺ سے تو عطا فرمایا پیارے رسول نے انکو پھر مانگا تو عطا فرمایا پیارے رسول نے انہیں یہاں تک کہ نمٹ گیا وہ مال جو

عِنْدَهٗ فَقَالَ مَا يَكُوْنُ عِنْدِيْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ يَّسْتَعِفَّ

پیارے رسول کی بارگاہ میں موجود تھا پھر فرمایا پیارے رسول نے جو کچھ ہوگا مال میرے پاس تو نہ بچا رکھوں گا میں اس کو تم سے اور جو مانگنے سے بچے گا

يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَّتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِيَ اَحَدٌ

تو بچادیگا اس کو اللہ تعالیٰ اور جو مالداری چاہے گا تو مالدار بنادے گا اس کو اللہ تعالیٰ اور جو صبر کرے گا تو صبر دیگا اسکو اللہ تعالیٰ اور نہیں بخشی گئی کسی کو

फ़रमा देंगे तुम्हारे लिये सदक़े का फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने ऐ क़ुबैसा! नहीं हलाल है मांगना सिवाये तीन के कि किसी को, एक वो जो बोझल हो गया किसी बोझल की वजह से तो हलाल है उसके लिये मांगना यहाँ तक कि पहुंचे वो उस बोझ को फिर रुक जाये मांगने से दूसरा वा एक शख़्स है कि पहुंच गयी उसको कोई आफ़त कि बरबाद कर दिया उसने उसका माल तो हलाल है उसके लिये मांगना यहाँ तक कि पहुंचे वो जिंगदी के गुज़र अवकात को या फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि पहुंचे ज़िंदगी की दुरस्तगी को, एक शख़्स वो है कि पहुंचा उसको फ़ाक़ा यहाँ तक कि खड़े हों तीन अक्ल वाले उसके समाज से कि बिला शुबह पहुंचा है फलां शख़्स को फ़ाक़ा तो हलाल है उसके लिये मांगना यहाँ तक कि वो पहुंच जाये ज़िंदगी के गुज़र अवकात को या ज़िंदगी की दुरस्तगी को या इनके अलावा को मांगना ऐ क़ुबैसा हराम है, खाता है ज़कात को ज़कात का मांगने वाला हराम।

1795 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो मांगे लोगों से उनके माल कि बढ़ाये माल को तो बस मांगता है वो अंगारा अब चाहे अंगारे कम करे या अंगारे ज़्यादा करे।

1796 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो शख़्स मांगता रहता है लोगों से यहाँ तक कि आयेगा क़यामत के दिन कि नहीं होगी उसके चेहरे पर गोश्त की बोटी

بے برکتی ہوتی ہے یہ بھی ذہن میں رہے کہ بھکاریوں کی ضد اور اڑ الگ چیز ہے۔ اور چندہ کرنے والوں کا لحاظ اور بات ہے بھکاری کی ضد حرام ہے مگر لحاظ کا یہ حکم نہیں ہے کیوں کہ مساجد مبارکہ اور مدارس عالیہ کا چندہ اگر مالدار کرتا ہے تو چندہ زیادہ ہوتا ہے یہ لحاظ ہی کی کارفرمائی ہے پھر اپنے لئے بھیک مانگنا اور دینی کاموں کے لئے چندہ کرنا دونوں کے احکام میں بھی فرق ہے۔

(۱۷۹۸) معمولی سے معمولی کام کرنا، محنت و مشقت کر کے روزی کمانا روٹی کھانا بہتر ہے اس سے عزت نہیں جاتی مگر بھیک مانگنا بُرا ہے کہ اس سے سماج میں عزت جاتی رہتی ہے لوگوں کی نگاہوں سے وقار گر جاتا ہے اور بھیک والے مال میں برکت بھی نہیں ہوتی۔ اگر کبھی کسی امیر و کبیر پر وقت پڑ جائے تو معمولی کام کرنے اور محنت و مشقت کرنے سے نہ کترائے اور نہ گھبرائے نہ شرم و عار محسوس کرے یہ تو حضرات انبیاء کرام کی سنت کریمہ ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے تو معمولی سے معمولی کام کو بھی شرف بخشا ہے بعض بعض بھکاری بھیک مانگنے میں بڑے پاپڑ بیلتے ہیں اگر مزدوری کریں یا پھل فروٹ ہی بیچ لیں تو محنت بھی کم پڑے اور آبرو سے کھائیں بھی۔ جنگل کے خودرو درخت مباح ہیں جوان پر قبضہ کر کے کاٹ لے وہی اس کا مالک ہے جیسے جنگلی جانوروں کا شکار یا عام کنوؤں کا پانی کیوں کہ یہ لکڑی کو جنگل سے کاٹ کر رسی میں باندھ کر پیٹھ پر لاد کر لانے والا اس لکڑی کا مالک نہ ہوتا تو اس کا بیچنا کیسے جائز ہوتا اور پیارے نبی ﷺ اس کو کار خیر کیوں فرماتے۔

(۱۷۹۹) سیّدنا حضرت حکیم اب حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش بھی خانۂ کعبہ شریف میں ہوئی۔ آپ سیّدتنا ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھتیجے ہیں۔ ایک سو بیس سال کی عمر شریف ہوئی آدھی جاہلیت میں آدھی عمر اسلام میں گزری۔ بات وہی ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ مانگنے کو عیب نہ سمجھتے تھے بلا ضرورت بھی دست سوال دراز کر لیتے تھے۔ نو مسلم حضرات حسب عادت سابقہ شروع اسلام میں مانگ لیتے تھے پھر پیارے نبی ﷺ انہیں کچھ عطا فرماتے پھر نہ مانگنے کیلئے ارشاد فرماتے۔ پیارے نبی ﷺ نے پوری امت کو ضابطہ دیا کہ اوپر والا ہاتھ جو بھیک دیتا ہے وہ نیچے والے ہاتھ سے جو بھیک لیتا ہے بہتر ہے۔ بھیک مانگنا کمال نہیں مگر صبر و قناعت کمال ہے۔ دست سوال اسی وقت دراز کیا جائے جب پانی سر سے اونچا ہو جائے۔

(۱۸۰۰) پیارے نبی ﷺ اپنے خطاب نایاب میں مالداروں کو صدقہ دینے کی ترغیب عنایت فرما رہے تھے اور ناداروں کو صبر و قناعت کی تعلیم مرحمت فرما رہے تھے۔

(۱۸۰۱) مذکورہ بالا حدیث شریف بھی اس حدیث قدسی کی شرح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''کہ میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوں'' اس کا کامل ظہور تو آخرت میں ہوگا لیکن اگر بندہ معافی کی امید کرتا ہوا مر جائے تو انشاء المولی القدیر اسے معافی ملے گی۔ اکثر دنیا میں بھی ایسا ہوتا ہے جو قرض نہ لینے یا نہ مانگنے کا پورا پکا ارادہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر کرے تو اللہ تعالیٰ اسے قرض اور بھیک مانگنے سے بچا لیتا ہے اور جو یہ کوشش کرتا ہے کہ مجھے دنیا والوں سے لاپرواہی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک حد تک لاپرواہ فرما دیتا ہے صابر و قانع کو چاہئے کہ وہ کمانے میں لگا رہے اور اخراجات میں اعتدال پسندی کا مظاہرہ کرے اور فضول خرچی نہ کرے اور اپنے سے اوپر والوں کی حیثیت کا مقابلہ نہ کرے تو انشاء اللہ کامیابی ملے گی اللہ پاک سچا ہے اور اسکے پیارے رسول سچے ہیں انکے وعدے سچے ہیں۔

(۱۸۰۲) صبر بھی اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور بہترین عطا ہے اللہ تعالیٰ نے صبر کا ذکر نماز سے پہلے فرمایا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے ''اے ایمان والو! مدد چاہو صبر سے اور نماز سے بیشک اللہ کی رحمت صبر کرنیوالوں کیساتھ ہے'' (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۶۴) صبر کے ذریعہ انسان بڑی بڑی مشکلات پر قابو پا لیتا ہے اور بڑے بڑے درجات و مقامات حاصل کر لیتا ہے صبر ہی کی جلوہ فرمائیاں ہیں کہ سیّدنا حضور امام عالیمقام حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیّد الشہداء شہید اعظم ہیں۔ شعر:

ہر ستم سہتے ہیں اور کچھ بھی نہیں کہتے ہیں
یہ فاطمی لعل و گہر صبر و رضا والے ہیں (یاحبیب)

پیارے نبی ﷺ کی نظر کیمیا اثر نے سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہ صرف غنی بنا دیا بلکہ غنی تر غنی گر بنا دیا تھا کہ مانگنا

عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَّاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ. (رواہ البخاری والمسلم)

کوئی عطا کہ وہ بہتر اور زیادہ وسعت والی ہو صبر سے۔

(۱۸۰۲) حدیث شریف: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يُعْطِيْنِی الْعَطَاءَ

ترجمہ: حضرت عمر ابن خطاب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے نبی ﷺ مجھے نواز رہے تھے عطا سے

فَاَقُوْلُ اَعْطِهٖ اَفْقَرَ اِلَيْهِ مِنِّیْ فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهٖ

تو میں کہہ رہا تھا کہ آپ عطا فرمادیں اسکو جو زیادہ فقیر ہے مجھ سے تو فرمایا پیارے نبی نے اے عمر لیلو اسکو اور پھر اسکو اپنا مال بنالو اور صدقہ کردو اسکو

فَمَا جَآءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَالَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ (رواہ البخاری والمسلم)

کہ جو آئے تمہارے پاس اس مال میں سے بغیر لالچ وخواہش اور بگیر مانگے تو لیلو اس کو اور جو ایسے نہ ملے تو مت اس کے پیچھے لگا اپنے آپ کو۔

(۱۸۰۳) حدیث شریف: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ اُعْطِیَ لَهٗ شَيْئًا بِغَيْرِ مَسْئَلَةٍ فَلْيَأْخُذْهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دیا گیا اس کو کچھ بنا مانگے تو چاہیئے کہ لے لے اس کو

فَاِنَّهَا رِزْقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی (رواہ فی جواھر الھدایة)

اسلئے کہ یہ روزی عطا فرمائی ہے اسکو اللہ تعالیٰ نے۔

(۱۸۰۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَسَائِلُ كُدُوْحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ فَمَنْ شَآءَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ مانگنا کھروچ ہے کہ کھرچتا ہے مانگنے کے ذریعہ آدمی اپنے چہرے کو تو جو چاہے کہ

اَبْقٰی عَلٰی وَجْهِهٖ وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهٗ اِلَّا اَنْ يَّسْاَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ اَوْفِیْ اَمْرٍ لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا (رواہ ابوداؤد)

باقی رکھے کھروچ اپنے چہرے پر اور جو چاہے چھوڑ دے مانگنے کو مگر یہ کہ سوال کرے آدمی بادشاہ سے یا ایسے معاملے میں مانگے کہ نہ پائے اس سے چھٹکارا۔

(۱۸۰۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَهٗ مَا يُغْنِيْهِ جَآءَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو مانگے لوگوں سے اور اسکے پاس اتنا ہے جو اُسے مانگنے سے بے نیاز کردے تو آئیگا

1797 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मत इसरार करो मांगने में कि अल्लाह तआला की कसम नहीं सवाल करेगा मुझसे कोई तुममें का कुछ भी कि निकाल सकेगा कुछ भी उसके लिये उसका मांगना मुझसे हालांकि मैं उसके इस अमल से नाखुश हूँ कि बरकत दी जाये उसको उस माल में जो मैं दूँ उसको।

1798 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि न ले कोई तुममें का अपनी रस्सी कि लाये लकड़ी का गठठर अपनी पुश्त पर फिर बेचे उसको तो बचायेगा अल्लाह तआला उस लकड़ी के गठठर की वजह से उसकी आबरु बेहतर है उसके लिये उससे कि भीख मांगे लोागें से, दे दें उसको या मना कर दें उसको।

1799 हदीस शरीफ़:– हज़रते हकीम इब्ने हिज़ाम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने मांगा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो अता फ़रमाया प्यारे रसूल ने मुझको, फिर मैंने मांगा प्यारे रसूल से तो अता फ़रमाया प्यारे रसूल ने मुझे फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने मुझसे ऐ हकीम बेशक यह माल खुशनुमा और खुशज़ायेका है तो जो लेगा उसको लापरवाही से नफ़्स की तो बरकत दी जायेगी उसको उस माल में और जो लेगा नफ़्स के लालच से तो नहीं बरकत दी जायेगी उसको उस माल में और होगा वो मांगने

تو درکنار بن مانگے آنے والی دولت کو بھی ایثار فرماتے ہیں اور دوسرے فقراء وغرباء کی ضروریات کو اپنے آپ کی ضروریات پر ترجیح دیتے ہیں۔ اپنے دورِ خلافت میں جب حضرت عمر فاروق اعظم فارس وروم کے خزانے مدینہ شریف لائے تو اس وقت بھی حضرت عمر فاروق اعظم ایک ہی قمیص دھودھو کر زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ شعر:

حضرت فاروق اعظم خلق کہتی ہے جنہیں
ہیں وہ آئینہ محمد کے حسیں کردار کا　(یا نبی)

تعلیم نبوی ہے کہ جو بن مانگے ملے بنا لالچ کے ملے وہ تو عطیۂ رب ہے اسے نہ لینا اس عطیے کی بے قدری کے مترادف ہے دنیا والوں سے استغنا اچھا ہے اور اللہ ورسول کا ہمیشہ محتاج رہنا اچھا۔ حضرات مشائخ کرام ومرشدین عظام معمولی نذرانے بھی قبول فرمالیتے ہیں۔ پیارے رسول ﷺ نے کیسا پیار بھرا راستہ عطا فرمادیا کہ مال لیکر صدقہ کردو تمہیں لینے کا ثواب بھی ملے گا اور پھر راہِ خدا میں دینے کا ثواب بھی ملے گا۔ آم کے آم گٹھلیوں کے دام کی کہاوت صادق آتی ہے۔

(۱۸۰۳) گویا کہ بنا مانگے جو عطا ہو اسے لے لینا بھی عبادت ہے کہ عطیۂ خداوندی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی شان رزاقیت کا مظاہرہ فرمایا ہے۔

(۱۸۰۴) منہ کی کھروچوں سے مراد ذلت کا اثر ہے کہ جس طرح منہ کے زخم دور سے ہی صاف دکھائی پڑتے ہیں ایسے ہی بھکاری اپنی چہرے کی بے رونقی کی وجہ سے دور ہی سے پہچان لیا جاتا ہے کہ بھکاری کے چہرے پر بجائے وقار کے ذلت کے آثار ہوتے ہیں (۱) بادشاہ وقت کے حضور حاضر ہو کر مستحق کا اپنے لئے وظیفہ مقرر کرانا یہ تو بھیک ہی نہیں ہے بلکہ حق کا مطالبہ ہے اور یہ مطالبہ بھی اس وقت کرے جس وقت اس کو یقین ہو کہ حکومت کے خزانے میں حلال مال ہے اگر تمام یا اکثر مال حرام ہو تو شاہی خزانے سے وظیفہ بھی نہ لے (۲) سخت ضرورت کے وقت جب اسے مانگنا جائز ہو تو کچھ مانگ لینا۔ یہ حالت اضطرار کا حکم ہے اگر کپڑوں کی طرف سے اضطرار ہو تو کپڑے مانگے اور کھانے کی طرف سے اضطرار ہو تو کھانا یا کھانے کے لئے روپیہ پیسہ مانگے۔

(۱۸۰۵) اگر کوئی شخص اتنا مال رکھتا ہے کہ وہ آج کی اپنی کھانے پینے کی ضروریات رفع کرسکتا ہے تو اسکو سوال کرنا بھیک مانگنا حرام ہے یہ تو فقہی حکم ہے اور بلاضرورت بھیک مانگنے پر وعید یہ ہے کہ اس کے چہرے پر آثار ذلت ہوں گے۔ ضروریات چونکہ مختلف ہوتی ہیں (۱) اکیلا شخص ہے (۲) چھوٹا پریوار ہے (۳) بڑا پریوار ہے تو پھر سزا بھی اس انداز کی ہوگی اگر اکیلے شخص نے بلاضرورت شرعی بھیک مانگی تو اس کا عذاب الگ، اگر کسی نے معمولی پریوار کیلئے بلا ضرورت شرعی بھیک مانگی تو اسکا عذاب علیحدہ، اگر کسی نے بڑے پریوار کیلئے بلا ضرورت شرعی بھیک مانگی تو اسکے لئے عذاب جداگانہ۔ یہ تین وعیدیں تین قسم کے بھکاریوں کیلئے ہیں اسی طرح مقدار نصاب ہوگا چونکہ سوال نہ کرنے کے نصاب بھی تین ہیں (۱) ایک دن کا کھانا پینا (۲) تقریباً پانچ سو ستر روپے (۳) تقریباً اڑسٹھ ۶۸ روپے۔ اگر کسی کے پاس ایک دن کے کھانے پینے کا ہے یا اس کے پاس باون روپے یا ۶۸ روپے ہیں تو اسے سوال کرنا حرام ہے اس حدیث شریف میں اڑسٹھ روپے والا نصاب مذکور ہے۔ جیسی حالت ویسا ہی نسخہ۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بتدریج علاج فرمایا گیا ہو چونکہ اہل عرب مانگنے کے عادی تھے اور ایک دم یہ عادت چھوٹی تو پیارے نبی ﷺ نے قسط وار اور حصہ وار عادت کو چھڑایا کہ پہلے ۶۸ روپے والوں کو روکا جائے پھر ۵۲ روپے والوں کو روکا پھر ایک دن کے کھانے پینے کی طاقت رکھنے والوں کو سوال سے روکا۔

(۱۸۰۶) جس کے پاس ایک دن کے کھانے کا ہو اسکے لئے سوال حرام ہے کیوں کہ وہ غنی ہے غنی کو بلاضرورت شرعیہ سوال کرنا بھیک مانگنا حرام ہے کیوں کہ سخت عذاب کی وعید آئی ہے آگ بڑھانے سے آگ کی تیزی، بھڑک، شعلے وشرارے بڑھانا ہے۔ "ایک دن کا کھانا" یہ ہر شخص کے حالات کے مطابق ہے اگر اکیلا ہے اور چھوٹا پریوار ہے تو اور بڑا پریوار ہے تو اور۔ اسی حرمتِ سوال سے آفت زدہ، مقروض، ضامن یا جس کا مال تباہ ہوگیا ہے یہ لوگ مستثنیٰ ہیں کہ انکے لئے سوال کرنا جائز ہے اگرچہ ایک دن کے کھانے کا موجود بھی ہو۔

(۱۸۰۷) ارشاد رب قدیر ہے "نہیں سوال کرتے وہ لوگوں سے گڑگڑا کر" (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۱۴) اس گڑگڑانے میں زیادتی یعنی بے ضرورت شرعی مانگنا بھی داخل ہے۔ اوقیہ چالیس

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَسْئَلَتُهٗ فِيْ وَجْهِهٖ خُمُوْشٌ اَوْخُدُوْشٌ اَوْكُدُوْحٌ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَايُغْنِيْهِ

قیامت کے دن اسکا مانگنا اسکے چہرے پر کھروچ یا خارش یا زخم ہوں گے، عرض کیا گیا یارسول اللہ وہ کتنا ہے جو اُسے بے نیاز کردے بھیک مانگنے سے؟

قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْقِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ. (رواه ابوداؤد والترمذى والنسائى وابن ماجة والدارمى)

فرمایا پیارے رسول نے پچاس درہم ہیں یا اسکی قیمت کا سونا۔

(۱۸۰۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ سَاَلَ وَعِنْدَهٗ مَايُغْنِيْهِ فَاِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے مانگا اور اسکے پاس اتنا مال ہے کہ وہ اُسے بے پرواہ کردے تو بس وہ بڑھاتا ہے

مِنَ النَّارِ قَالَ النُّفَيْلِيُّ وَهُوَ اَحَدُ رُوَاتِهٖ فِيْ مَوْضِعٍ اٰخَرَ وَمَا الْغِنَى الَّذِيْ لَايَنْبَغِيْ

آگ کو، فرمایا حضرت نفیلی نے جو حدیث کے راویوں میں سے ایک ہیں ایک دوسری جگہ پر کہ وہ نصابِ غناء کیا ہے جسکے ہوتے ہوئے نہیں زیب دیتا

مَعَهُ الْمَسْئَلَةُ قَالَ قَدْرَمَا يُغَدِّيْهِ وَيُعَشِّيْهِ وَقَالَ فِيْ مَوَاضِعٍ اُخَرَ

اس کے ساتھ مانگنا؟ فرمایا پیارے رسول نے اس کے بقدر کہ صبح کو کھائے اسکو اور شام کو کھائے اسکو اور فرمایا دوسری جگہ حضرت نفیلی نے دوسری جگہ

اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ شَبْعُ يَوْمٍ اَوْلَيْلَةٍ وَّيَوْمٍ (رواه ابوداؤد)

یہ کہ ہو مانگنے والے کیلئے پیٹ بھرائی ایک دن کیلئے یا ایک دن ایک رات کیلئے۔

(۱۸۰۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ سَاَلَ مِنْكُمْ وَلَهٗ اُوْقِيَّةٌ اَوْعِدْلُهَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو مانگے تم میں سے اور اسکے پاس پانچ سو چالیس روپے ہیں یا اس کے برابر

فَقَدْ سَاَلَ اِلْحَافًا. (رواه مالك وابوداؤد والنسائى)

تو مانگا ہے اس نے زیادتی کرکے۔

(۱۸۰۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَاتَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَّلَالِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک مانگنا نہیں حلال ہے غنی کیلئے اور نہ درست اعضاء والے کیلئے

वाला उसकी तरह कि खाये और शिकमसैर न हो और ऊपर वाला हाथ बेहतर है नीचे वाले हाथ से, हज़रते हकीम ने कहा कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह उसकी कसम जिसने भेजा है आपको हक़ के साथ न मांगूँगा किसी से आपके सिवा कुछ यहाँ तक कि जुदा हो जाऊँ मैं दुनिया से।

1800 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया और प्यारे नबी मिम्बर शरीफ़ पर जलवा अफरोज़ थे और प्यारे नबी ज़िक्र फ़रमा रहे थे सदक़े का और बअज़ रहने का मांगने से कि ऊपर वाला हाथ बेहतर है नीचे वाले हाथ से, नीचे वाला हाथ, वो मांगने वाला है।

1801 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू सईद ख़ुदरी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बेशक कुछ लोग अंसार में से कि मांगा उन्होंने प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से तो अता फ़रमाया प्यारे रसूल ने उनको फिर मांगा तो अता फ़रमाया प्यारे रसूल ने उन्हें यहाँ तक कि निपट गया वो माल जो प्यारे रसूल की बारगाह में मौजूद था फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने जो कुछ होगा माल मेरे पास तो न बचा रखूँगा मैं उसको तुमसे और जो मांगने से बचेगा तो बचा देगा उसको अल्लाह तआला और जो मालदारी चाहेगा तो मालदार बना देगा उसको अल्लाह तआला और जो सब्र करेगा तो सब्र देगा उसको अल्लाह तआला और नहीं बख़्शी गई किसी को कोई अता कि बेहतर और ज़्यादा वुअसत वाली हो सब्र से।

درہم کا ہوتا ہے آجکل ایک درہم ساڑھے تیرہ روپے ہندی کا ہے۔

(۱۸۰۸) وہ سالم الاعضاء جو خاک نشیں ہو جائے کہ کہیں کاروبار نہ کر سکے نہ کمانے کیلئے سفر کر سکے اور ایسا قرضدار کہ قرض خواہ اسکے گھر کے چکر لگا رہے ہوں اور اس کی آبرو کے درپے ہوں وہ منہ چھپائے گھر میں قرض سے دبا پڑا ہو تو ان دونوں صورتوں میں وہ سالم الاعضاء تندرست و توانا بھی اپنی ان مصیبتوں کو دور کرنے کیلئے دست سوال دراز کر سکتا ہے پیارے رسول ﷺ کا یہ فرمانا کہ چاہئے سوال کم کرے چاہے زیادہ کرے یہ اختیار نہیں دیا گیا بلکہ اظہار غضب فرمایا گیا ہے۔

(۱۸۰۹) اس حدیث شریف میں پیارے نبی ﷺ کی تعمیری صورت کو بہت ہی واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے یہ بھی ہو سکتا تھا کہ انہیں انصاری صاحب کو کچھ دیدیا جاتا اور وہ چند روز میں کھا پی کر برابر کر کے پھر دست سوال دراز کرتے۔ مگر پیارے نبی ﷺ نے انکی اور ان کی نسلوں کی زندگی سدھار دی۔ فقیر کو کچھ مال دے دینا آسان ہے مگر اسکی فقیری کو امیری میں بدل دینا مشکل ہے پیارے نبی ﷺ نے یہ کام کتنی خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ ایک کمبل گدے اور لحاف کے طور پر استعمال کرنے والے غریبوں کو تخت و تاج کا مالک بنا دیا۔ پیارے نبی ﷺ نے یہاں صرف فرمان سے کام نہ لیا بلکہ عملی طور پر بھی درس دیا کہ صرف کہہ دینے سے بھرپور اصلاح نہیں ہوتی بلکہ نمونہ بن کر دکھانا بھی پڑتا ہے۔ یہ تعلیم ہے کہ حضرات مبلغین دین متین صرف وعظ و تقریر پر قناعت نہ کریں بلکہ اپنے کردار اور عمل سے بھی تبلیغ کریں پیارے نبی ﷺ نے ان انصاری صاحب سے کمبل و پیالا منگانے اور انکی نیلامی فرمائی اور نیلامی میں بار بار بولی بھی لگائی گئی۔ نیلام کرنا بولی لگانا سنت ہے۔ حدیث شریف میں دوسرے کے بھاؤ پر بھاؤ چڑھانے کی جو ممانعت آئی ہے وہ صورت یہ ہے کہ جہاں بیچنے والا اور خریدنے والا راضی ہو چکا ہو اور اس پر روپے پیسے بڑھا کر انکا سودا بگاڑ دے۔ مذکورہ حدیث شریف میں یہ صورت نہیں ہے بلکہ یہاں تو ابھی بیچا اور خریدا راضی ہی نہ ہوئے ہوتے ہیں یہاں تو بیچا ہی بھاؤ بڑھانے کا مطالبہ فرما رہے ہیں۔ زبان سے ایجاب و قبول نہ بھی کریں صرف پیسے کے لین دین سے بھی بیع ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ آج کل عام طور پر مروج ہے۔ پیارے نبی ﷺ نے ایجاب و قبول نہ فرمایا بلکہ لے دے کے بیع فرما دی۔ پیارے نبی ﷺ نے ایک درہم تو بیوی بچوں کے کھانے پینے کے سامان خریدنے کو دیا کہ فقیر نادار پر بھی بیوی بچوں کا خرچ واجب ہے پیارے نبی ﷺ نے یہ نہ فرمایا کہ اپنی بیوی سے بھی کمائی کرا کے کمانا صرف مرد پر لازم ہے نہ کہ بیوی پر پیارے نبی ﷺ نے کلہاڑی صرف مرد کو عطا فرمائی دو کلہاڑیاں خرید کر شوہر و بیوی کو عطا نہ فرمائیں وہ لوگ نصیحت حاصل کریں جو گھر کی عورتوں سے کمائی کرانے کے خوگر ہو گئے ہیں بیوی سے محنت و مزدوری کرواتے ہیں بلکہ آجکل تو لڑکیوں کو اسی لئے پڑھایا لکھایا جاتا ہے کہ یہ بی.اے.، ایم.اے.اور دیگر ڈگریاں حاصل کر کے ملازمتیں کریں خوب کمائیں یہ تمام کفار و مشرکین کے نظریات ہیں جو مسلمانوں نے اپنائے ہیں اور وہ تعلیم بچوں کو دلوانا چھڑوا دی ہے جسکا ہونا لازمی و ضروری تھا دینی تعلیم سے گھر کا گھر کورا ہے۔ کفار و مشرکین ایسے مواقع پر شوشہ چھوڑتے ہیں کہ اسلام نے عورتوں کو کچھ نہیں دیا انکے خورد و نوش کا کوئی انتظام نہیں کیا اگر لکھ پڑھ لیں گی تو کم از کم اپنے پیروں پر کھڑی ہو کر اپنی گزر اوقات تو کر سکیں گی اس قسم کی ایک شعبدے بازی نئی دہلی میں ہوئی اور اس انداز کی ایک خبر اخبارات میں چھپی جسکا جواب میرے فرزند اکبر شیر بیشۂ اہلسنت علامہ حافظ قاری الحاج سیّد محمد انتساب حسین قدیری اشرفی مداری سلمہ البصیر ایڈیٹر ندائے اہلسنت ویکلی (ہندی) مرادآباد شریف نے بہت ہی شاندار جاندار مختصر اور جامع برجستہ لکھا وہ اس موقع پر نذر ناظرین ہے:

اسلام اور مسلمانوں کے دشمن کس بھیس میں آ کر اور کب کوئی اسلام دشمن شوشہ چھوڑ جائیں اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ گزشتہ دنوں جامعہ ملیہ اسلامیہ میں ''مسلم خواتین کی اقتصادی حیثیت'' کے عنوان پر ایک سمینار کا انعقاد ہوا اور اس سمینار میں کھل کر اسلامی قوانین کا مذاق اُڑایا گیا۔ خواتین کے قومی کمیشن کی چیرپرسن پورنیما اڈوانی نے ایک بار پھر وہی راگ الاپا جو کہ فرقہ پرست پارٹیاں عام طور پر مسلمانوں کے خلاف کہتی ہیں کہ اسلام میں عورت کو بہت مظلوم بنایا

اِلَّا لِذِیْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَاَلَ النَّاسَ لِیُثْرِیَ بِهٖ مَالَهٗ

مگر اس فقیر کیلئے جو زمین پر گرا پڑا ہے یا اس مقروض کو جو دبا ہوا قرض کے بوجھ میں اور جس نے مانگا لوگوں سے کہ بڑھائے مانگ کر اپنے مال کو

كَانَ خُمُوْشًا فِیْ وَجْهِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَرَضْفًا يَاْكُلُهٗ مِنْ جَهَنَّمَ

تو ہوگا یہ بلا ضرورت لالچ کے طور پر سوال کرنا، کھرنچیں ہونگی اُسکے چہرے پر قیامت کے دن اور شعلہ جہنم کا کھائے گا اسکو

فَمَنْ شَآءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَآءَ فَلْيُكْثِرْ (رواہ الترمذی)

تو جو چاہے مانگنا کم کرے اور جو چاہے تو مانگنا زیادہ کرے۔

(۱۸۰۹) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَتَی النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْاَلُهٗ فَقَالَ

ترجمہ: بیشک ایک شخص انصار میں سے حاضر ہوئے پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں کہ پیارے نبی سے مانگیں تو فرمایا پیارے نبی نے

اَمَا فِیْ بَيْتِكَ شَیْءٌ فَقَالَ بَلٰی حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَهٗ وَنَبْسُطُ بَعْضَهٗ وَقَعْبٌ

کیا تمہارے گھر میں کچھ ہے؟ تو عرض کیا انہوں نے کہ ہاں کمبل ہے ہم اُوڑھتے ہی اس کا بعض حصہ اور ہم بچھاتے ہیں اسکا بعض حصہ اور ایک پیالہ ہے

نَشْرَبُ فِيْهِ مِنَ الْمَآءِ قَالَ ائْتِنِیْ بِهِمَا فَاَتَاهُ بِهِمَا فَاَخَذَهُمَا

پیتے ہیں ہم اسمیں پانی، فرمایا پیارے نبی نے لاؤ میرے پاس ان دونوں کو تو وہ شخص لائے پیارے نبی کے حضور ان دونوں کو تو لیا ان دونوں - کمبل اور پیالے کو

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِیْ هٰذَيْنِ قَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُهُمَا

پیارے رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک میں اور فرمایا پیارے رسول نے کون خریدیگا ان دونوں کمبل و پیالے کو تو ایک شخص نے کہا میں لونگا ان دونوں کو

بِدِرْهَمٍ قَالَ مَنْ يَّزِيْدُ عَلٰی دِرْهَمٍ مَّرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا قَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ

ایک درہم میں، فرمایا پیارے رسول نے کون زیادہ کریگا ایک درہم پر، دو یا تین مرتبہ فرمایا تو دوسرے شخص نے کہا کہ میں لونگا انکو دو درہموں میں

فَاَعْطَاهُمَا اِيَّاهُ فَاَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ فَاَعْطَاهُمَا الْاَنْصَارِیَّ وَقَالَ اشْتَرِ بِاَحَدِهِمَا

تو عطا فرمایا ان کمبل و پیالے کو اس دوسرے شخص کو پھر لئے دو درہم تو عطا فرمائے دونوں درہم ان انصاری شخص کو اور فرمایا کہ خریدو ان درہموں میں سے ایک سے

1802 हदीस शरीफ़:– हज़रते उमर इब्ने खत्ताब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मुझे नवाज़ रहे थे अता से तो मैं कह रहा था कि आप अता फ़रमा दें उसको जो ज़्यादा फ़क़ीर है मुझसे तो फ़रमाया प्यारे नबी ने ऐ उमर! ले लो इसको और फिर इसको अपना माल बना लो और सदक़ा कर दो इसको कि जो आये तुम्होर पास इस माल में से बगैर लालच व ख्वाहिश और बगैर मांगे तो ले लो इसको और जो ऐसे न मिले तो मत उसके पीछे लगा अपने आपको।

1803 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो शख़्स कि दिया गया उसको कुछ बिना मांगे तो चाहिये कि ले ले उसको इसलिये कि यह रोज़ी अता फ़रमाई है उसको अल्लाह तआला ने।

1804 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मांगना खरोंच है कि खरोंचता है मांगने के ज़रीये आदमी अपने चेहरे को तो जो चाहे बाकी रखे खरोंच अपने चेहरे पर और जो चाहे छोड़ दे मांगने को मगर यह कि सवाल करे आदमी बादशाह से या ऐसे मुआमले में मांगे कि न पाये उससे छुटकारा।

1805 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो मांगे लोगों से और उसके पास उतना है जो उसे मांगने से बेनियाज़ कर दे तो आयेगा क़यामत के दिन उसका मांगना उसके

گیا ہے اور اسلام کے قوانین ایسے ہیں جن میں عورت کو کچھ بھی حقوق نہیں دیئے گئے ہیں لہٰذا اسلامی قوانین میں ترمیم کی جائے۔ لیکن مس یا مسز (نامعلوم) پورنیما اڈوانی نے یہ نہیں بتایا کہ آخر وہ کونسے قوانینِ اسلامی ہیں جن سے عورتوں پر ظلم ہورہا ہے۔ اس کے علاوہ پورنیما جی اور ان جیسی تمام اسلام دشمن طاقتوں کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے کہ اسلام انسانوں کے ذریعہ دنیا میں بنایا گیا کوئی قانون نہیں ہے جس میں روزانہ ترمیم کی جاسکے اور نہ ہی یہ کسی خاص علاقے یا خاص زمانے کیلئے ہے بلکہ یہ دنیا کے ہر انسان کیلئے یکساں اور ہر زمانے کیلئے ہے۔ جہاں تک سوال ہے اس بات کا کہ اسلام نے عورتوں کو کیا دیا ہے تو جتنا تحفظ اور جتنی عزت اسلام نے عورتوں کو دی ہے دنیا کے کسی قانون نے وہ عزت وعظمت اور تحفظ عورت کو نہیں دیا۔ پورنیما جی! آپ کے یہاں جب شادی ہوتی ہے تو جم کر جہیز دیا جاتا ہے اور ساتھ میں ایک موٹی رقم نقد بھی دیجاتی ہے اس کے بغیر آپکے یہاں شادی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اور سارا دباؤ لڑکی اور لڑکی کے گھر والوں پر رہتا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ کچھ علاقوں میں تو لڑکے کی پڑھائی لکھائی اور اسکی شادی میں خرچ ہونے والا تمام روپیہ بھی لڑکی کے گھر والوں کو اُٹھانا پڑتا ہے لیکن اتنا کچھ خرچ کرنے کے بعد بھی آپ کے یہاں ایسا کوئی قانون نہیں ہے جس سے لڑکی کو کوئی سیفٹی مل سکے۔ لیکن اسلام نے مہر کی شکل میں عورت کو ایسا زبردست تحفظ فراہم کیا ہے کہ کوئی بھی شخص اپنی بیوی کو طلاق دینے سے پہلے سو مرتبہ سوچتا ہے۔ اس کے علاوہ جتنا جہیز ہوتا ہے اسکی مالکہ لڑکی ہوتی ہے۔ جتنا زیور اور بری لڑکے کی طرف سے چڑھائی جاتی ہے اور جتنا زیور ایک ماں باپ اپنی بیٹی کو دیتے ہیں اس سب کی مالکہ لڑکی ہوتی ہے۔ شوہر مرجائے تو اسکے مال میں بیوی کا حصہ، باپ مرجائے تو اسکے مال میں بیٹی کا حصہ، اس کے بعد بھی اگر کسی مسلمان عورت کا کوئی ذریعۂ آمدنی نہیں ہے تو اسکے لئے اسلام نے زکوٰۃ، فطرہ چرم قربانی کا اعلیٰ نظام رکھا ہے۔ کیا ہے دنیا میں ایسا کوئی قانون جس نے عورت کو اتنی عزت اور تحفظ سے نوازا ہے۔ اور اگر آپ برابری کی بات کریں کہ اسلام میں عورت کو شوہر کے برابر حقوق نہیں دیئے گئے ہیں تو اس میں بھی اسلام کی دور اندیشی ہے کیونکہ ایک ملک میں دو بادشاہ نہیں ہوسکتے، ایک ملک کے دو راشٹر پتی نہیں ہوسکتے۔ اور اگر کہیں ایک ملک میں دو بادشاہ یا دو راشٹر پتی ہوجائیں تو اس ملک کا کیا حال ہوگا کبھی اس کی ٹرائی کرکے دیکھ لینا پتہ چل جائے گا کہ کیا حال ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک گھر میں دو حاکم نہیں ہوسکتے اسلام نے مرد کو حاکم اور عورت کو محکوم بنایا ہے تاکہ ایک گھر کشتی کا اکھاڑہ نہ بنکر خوشیوں بھرا چمن بن جائے۔ مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ ایسے لوگوں کے بہکائے میں ہرگز نہ آئیں جو اپنے آپکو مسلمان یا مسلمانوں کا خیر خواہ کہکر اسلام کے خلاف مسلمانوں میں انتشار پیدا کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ اسلام اور مسلمانوں کے خیر خواہ نہیں بلکہ اسلام دشمن طاقتوں کے ایجنٹ ہیں اور مسلمانوں میں انتشار برپا کرنے کی ڈیوٹی پر مامور ہیں۔ (ہفت روزہ ندائے اہلسنت (اُردو) ۱۳ر فروری ۲۰۰۴ء)

پیارے نبی ﷺ نے کاروباری تجارتی مشورہ بھی دیا اور خود بھی عملی طور پر ان انصاری صاحب کا تعاون فرمایا پہلے تو کمبل اور پیالہ خود ہی اپنی زبان فیض ترجمان سے نیلام فرمایا۔ پھر اپنے دست کرم سے اس کلہاڑی میں لکڑی کا دستہ ڈالا۔ اور ان انصاری صاحب کو ذہن و مزاج دیا کہ جب عرش اعظم کا مسند نشیں بوریا نشیں خاک نشیں ہوسکتا ہے اور جب اپنے ہاتھوں اتنا کام کرسکتا ہے تو پھر دھرتی کے سینے پر اور تاریخ کے دامن میں کون ہے جو محنت و مشقت اور کاروبار و تجارت اور گھریلو کام کاج نہیں کرسکتا۔ جنگل کی لکڑیاں جنگلی شکاری جانوروں کی طرح عام مباح ہیں۔ جو پہلے قبضہ کرے وہ اسکا مالک ہے وہ اسے اپنے استعمال میں بھی لاسکتا ہے اور بیچ سکتا ہے۔ ''ہرگز نہ دیکھوں میں تمہیں پندرہ دنوں تک'' اس جملے میں پیارے نبی ﷺ کے اختیارات وتصرفات جھلک رہے ہیں کے پیارے نبی ﷺ نے ان انصاری صحابی سے پندرہ دنوں کی نماز باجماعت معاف فرمادی اور نماز جمعہ بھی معاف فرمادی کہ پندرہ دنوں میں جمعہ بھی ضرور آیا ہے اسی دوران مسجد نبوی شریف میں آنا بھی ممنوع قرار پایا کیوں کہ پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ''پندرہ دنوں تک میں تمہیں نہ دیکھوں'' اب اگر وہ مسجد نبوی شریف میں حاضر ہوتے تو اس ممانعت کے مرتکب ہوتے انہوں نے پندرہ یوم تک کی نمازیں جنگل میں پڑھیں

طَعَامًا فَانْبَذْهُ اِلٰی اَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْاٰخَرِ قَدُوْمًا فَأْتِنِیْ بِهٖ فَاَتَاهُ بِهٖ فَشَدَّ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُوْدًا بِیَدِهٖ

کھانے پینے کا سامان اور رکھدو اپنے اہل وعیال کیلئے اور خرید و دوسرے درہم سے کلہاڑی اور لگایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے دستہ اپنے ہاتھ سے

ثُمَّ قَالَ اِذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا اَرَیَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ یَوْمًا فَذَهَبَ الرَّجُلُ یَحْتَطِبُ

پھر فرمایا پیارے رسول نے جاؤ پھر لکڑی کاٹو اور بیچو اور ہرگز نہ دیکھوں میں تم کو پندرہ دنوں تک، پھر چلے گئے وہ انصاری صاحب، لکڑیاں کاٹتے رہے

وَیَبِیْعُ فَجَآءَهٗ وَقَدْ اَصَابَ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرٰی بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَّبِبَعْضِهَا

اور بیچتے رہے، پھر حاضر ہوئے بارگاہ نبوی میں اور کما چکے تھے وہ انصاری صاحب دس درہم تو خریدا انہوں نے بعض درہموں سے کپڑا اور بعض درہموں سے

طَعَامًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا خَیْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَجِیْئَ الْمَسْئَلَةُ نُكْتَةً فِیْ وَجْهِكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

کھانے کا سامان تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ یہ بہت اچھا ہے تمہارے لئے اس مانگنے سے کہ آئے یہ مانگنا داغ بنکر تمہارے چہرے پر روزِ قیامت

اِنَّ الْمَسْئَلَةَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِثَلٰثَةٍ لِذِیْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ اَوْ لِذِیْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ اَوْ لِذِیْ دَمٍ مُوْجِعٍ (رواہ ابوداؤد)

بیشک مانگنا نہیں لائق ہے مگر تین کے، کمر توڑ فقیری یا رُسوا کرنے والا قرض یا تکلیف دہ قتل وخون۔

(١٨١٠) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَاَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کہ پہونچے اسکو فاقہ اور پیش کرے اس فقر وفاقہ کو لوگوں پر تو نہ بند ہوگا

فَاقَتُهٗ وَمَنْ اَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ اَوْشَكَ اللّٰهُ لَهٗ بِالْغِنَآءِ اِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ اَوْ غِنًی اٰجِلٍ (رواہ ابوداؤد والترمذی)

اسکا فاقہ اور جس نے پیش کیا فقر وفاقہ کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تو قریب فرمادے گا اللہ تعالیٰ اس کو غناء کے یا جلد موت سے یا آئندہ غناء سے۔

(١٨١١) حدیث شریف: اَنَّ الْفِرَاسِیَّ قَالَ قلت لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَسْئَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ: بیشک حضرت فراسی نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ میں مانگ سکتا ہوں یارسول اللہ؟

فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَا وَاِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَسَلِ الصَّالِحِیْنَ۔ (رواہ ابوداؤد والنسائی)

فرمایا پیارے نبی ﷺ نے نہیں! اور اگر ہو جائے تجھے مانگنا ضروری تو نکوکاروں سے مانگ۔

चेहरे पर खरोंच या खारिश या ज़ख्म होंगे, अर्ज़ किया गया य रसूलुल्लाह वो कितना है जो उसे बेनियाज़ कर दे भीख मांगने से? फ़रमाया प्यारे रसूल ने पचास दिरहम या उसकी क़ीमत का सोना।

1806 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने मांगा और उसके पास इतना माल है कि वो उसे बेपरवाह कर दे तो बस वो बढ़ाता है आग को, फ़रमाया हज़रते नुफ़ैली ने जो हदीस के राविंयों में से एक हैं एक दूसरी जगह पर कि वो निसाब गिना क्या है जिसके होते हुये नहीं ज़ेब देता उसके साथ मांगना? फ़रमाया प्यारे रसूल ने उसके बकद्र कि सुबह को खाये उसको और शाम को खाये उसको और फ़रमाया दूसरी जगह हज़रते नुफ़ैली ने दूसरी जगह यह कि हो मांगने वाले के लिये पेट भराई या एक दिन एक रात के लिये।

1807 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो मांगे तुमसे और उसके पास पांच सौ चालीस रुपये हैं या उसके बराबर तो मांगा है उसने ज़्यादती करके।

1808 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक मांगना नहीं हलाल है ग़नी के लिये और न दुरुस्त आज़ा वालों के लिये मगर उस फ़कीर के लिये जो ज़मीन पर गिरा पड़ा है या उस मकरुज़ को जो दबा हुआ है कर्ज़ के बोझ में और जिसने मांगा लोगों से कि बढ़ाये

رات کی نمازیں گھر پر ادا کیں۔ یہ خصوصیت بھی پندرہ دن کیلئے ان انصاری صحابی کی تھی اب کسی تاجر یا مزدور کو یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کاروبار میں مشغول ہو کر نماز کی جماعت ترک کرے۔ حلال پیشہ کتنا بھی معمولی ہو وہ بھیک مانگنے سے افضل و بہتر ہے کہ اس میں دنیا و آخرت کی عزت و سرخروئی ہے۔ مسلمان اپنے پیارے نبی ﷺ کی پیاری تعلیم کو بھول گئے اور بھیک مانگنے کو پیشہ بنا رکھا ہے اور بعض تو بھیک ہی اس لئے مانگتے ہیں کہ یہ ان کا خاندانی پیشہ ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ بھیک مانگنے سے بچیں اور بھیک دینے کے قابل بنیں۔ کمر توڑ فقیری میں فاقہ اور فقیر کی معذوری یعنی بے دست و پا ہونا دونوں صورتوں میں شامل ہیں۔ اور وہ مقروض جو قرض کے بوجھ تلے دبا ہوا اور قرض خواہ آبروریزی کیلئے تیار ہو۔ تکلیف دہ خون وقتل سے مراد یہ ہے کہ ایک قاتل قتل وخون کے جرم میں ماخوذ ہو جسکی دیت اسپر لازم ہو چکی ہو اسکے نہ تو مال ہے اور نہ اہل قرابت تو یہ تینوں معذور و مجبور بقدر ضرورت سوال کر سکتے ہیں ایسا نہیں کہ لائسنس مل گیا کہ اب دھکا دھک مانگے جاؤ ایسا ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ یہ پابندیاں بھی بھیک مانگنے کیلئے ہیں زکوٰۃ لینے کیلئے نہیں۔

(۱۸۱۰) جو لوگ بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اپنی غربت کا رونا لوگوں کے آگے روتے ہیں اور انہیں اپنا حاجت روا سمجھ کر دست سوال دراز کرتے ہیں تو اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ اسکو مانگنے کھانے کی عادت پڑ جاتی ہے پھر نہ تو اس مانگے ہوئے مال میں برکت ہوگی اور نہ سماج میں عزت ہوگی اور ہمیشہ فقیر ہی رہے گا۔ فاقہ کش لوگ اپنی فاقہ کشی کو چھپائیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فراخی کی دعائیں مانگیں۔ شعر:

دعاء کر دعاء کر خدا سے دعاء کر
مگر مصطفٰے کو وسیلہ بنا کر (یا نبی)

حلال پیشے کے ذریعہ کسب و کمائی کی کوشش میں لگا رہے تو اللہ تعالیٰ اسے مانگنے کی ذلت سے محفوظ فرمائے گا اگر اسکی قسمت میں دولت و ثروت نہیں ہے تو اسے ایمان پر خاتمہ مرحمت فرمائے گا اور جنت کی نعمتوں سے نوازے گا۔ اور دولت و ثروت مقدر میں ہے تو جلدی یا دیر سے دولت و ثروت اسے عطا کریگا کہ اس کی کمائی میں برکت دیگا۔ مومن مر کر دنیاوی مال سے بے پرواہ و بے نیاز ہو جاتا ہے مگر انکے ایصال ثواب کا منتظر رہتا ہے۔

(۱۸۱۱) اس حدیث شریف میں توکل وصبر کی تعلیم ہے کہ جہاں تک بھی ہو سکے بھیک مانگنے سے بچا جائے اور لوگوں کو سخت مجبوری، معذوری، لاچاری ہو کہ مانگنا شرعاً درست ہو تو بھی بدکاروں سے نہ مانگو بلکہ نکوکاروں سے مانگو کیوں کہ نیک لوگوں کے مال حلال طیب و پاک ہوتے ہیں۔ اور اس میں برکت ہوتی ہے جو تمہیں بھی نصیب ہو جائے گی اور وہ تمہیں حقارت کی نظر سے بھی نہ دیکھیں گے۔ اور لعنت ملامت بھی نہ کریں گے دھتکاریں اور پھٹکاریں اور جھڑکیں گے بھی نہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ تمہارے غنی ہونے کی دعاء بھی کریں جس سے تمہارا افلاس دور ہو جائے۔ یہ حکم بھکاریوں کی طرح بھیک مانگنے کا ہے مگر برکات حاصل کرنے کیلئے خاصان خدا سے تبرکات مانگنا عین سعادت ہے۔ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پیارے نبی ﷺ سے آپ کے موئے مبارک (بال شریف) تہبند شریف، فضالہ شریف مانگا ہے اور آپنے عطا فرمایا ہے اور تبرک کے طور پر اپنی اپنی قبور میں رکھ کر اسے رحمت و برکت نور و سرور کا ذریعہ بنایا ہے۔ امیر المومنین سیّدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وصیت فرمائی تھی کہ جب میرا وصال ہو جائے تو پیارے نبی ﷺ کا کرتۂ مبارکہ، موئے مبارک ناخن مبارک کو میرے کفن میں ایسے رکھنا کہ میں اس کی برکتیں ظاہری طور پر بھی محسوس کرتا رہو اور میرے لئے یہ تبرکات نفع بخش ہوں گے (الاستیعاب جلد۱، ص۲۲۲) فقیر قدیری کی بھی یہ وصیت ہے کہ وہ جبہ شریف جو ولی الاولیاء حضرت مولانا ولی محمد شاہ صاحب قدیری بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے ذریعہ پیارے نبی ﷺ نے فقیر قدیری کو عطا فرمایا ہے کفن کے اوپر سے پہنا دیا جائے اور وہ عمامہ شریف جو میرے پیرو مرشد تاج الاولیاء قطب زماں حضرت علامہ الحاج شاہ سیّد محمد عبدالقدیر میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلی بھیت شریف کا ہے اسے زیب سر کر دیا جائے قبر میں نور و سرور رحمت و برکت کیلئے سرمایہ ہے۔ اور ذریعہ نجات۔ خاصان خدا کے مزارات کی چادریں، ہار پھول یہ سب بھی تبرکات میں داخل و شامل ہیں

(۱۸۱۲) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اِسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ

ترجمہ: حضرت ابن ساعدی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ عامل بنایا مجھ کو حضرت عمر نے صدقے پر پھر جب میں فارغ ہوا

مِنْهَا وَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَلِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ

صدقہ وصولی سے تو میں نے ادا کر دیا اُس وصول شدہ صدقے کو حضرت عمر کی بارگاہ میں تو حکم فرمایا حضرت عمر نے میرے لئے حق المحنت کا تو میں نے عرض کیا

اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَاَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ قَالَ خُذْ مَا اُعْطِيْتَ فَاِنِّيْ قَدْ عَمِلْتُ

کہ میں نے کام کیا ہے اللہ تعالیٰ کیلئے اور میرا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے، فرمایا حضرت عمر نے کہ لیلو جو تمکو دیا جائے اسلئے کہ میں نے بھی یہ عمل کیا تھا

عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ

پیارے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ پاک میں تو پیارے رسول نے مجھے بھی حق المحنت سے نوازا تھا، تو میں نے بھی عرض کیا تھا تمہارے کہنے کی طرح

فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ اَنْ تَسْاَلَهُ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ۔ (رواہ ابوداؤد)

تو فرمایا تھا مجھ سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ جب عطا فرمایا جائے تمہیں کچھ بنا مانگے تو کھالو کچھ اور صدقہ کر دو۔

(۱۸۱۳) حدیث شریف: عَنْ عَلِيٍّ اِنَّهُ سَمِعَ يَوْمَ عَرَفَةَ رَجُلًا يَسْاَلُ النَّاسَ فَقَالَ

ترجمہ: حضرت علی سے مروی بیشک انہوں نے سنا عرفے کے دن ایک شخص کو کہ بھیک مانگ رہا ہے لوگوں سے تو فرمایا حضرت علی نے

اَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذَا الْمَكَانِ تَسْاَلُ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ فَخَفَقَهُ بِالدُّرَّةِ۔ (رواہ رزین)

کیا اس دن میں اور اس مقام پر مانگتا ہے غیر اللہ سے! تو مارا حضرت علی نے اسکو کوڑے سے۔

(۱۸۱۴) حدیث شریف: عَنْ عُمَرَ قَالَ تَعَلَّمُنَّ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَاِنَّ الْاِيَاسَ غِنًى

ترجمہ: حضرت عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جان رکھو اے لوگو! بیشک لالچ فقیری ہے اور نا امید ہونا غنا ہے

وَاِنَّ الْمَرْأَ اِذَا يَئِسَ عَنْ شَيْءٍ اِسْتَغْنٰى عَنْهُ (رواہ رزین)

بیشک آدمی جب مایوس ہو جاتا ہے کسی چیز کے بارے میں تو لا پرواہ ہو جاتا ہے اس چیز کے بارے میں۔

मांगकर अपने माल को तो होगा यह बिला ज़रुरत लालच के तौर पर सवाल करना, होंगी खरोंचें उसके चेहरे पर कयामत के दिन और शोला जहन्नम का खायेगा उसको तो जो चाहे मांगना कम करे और जो चाहे तो मांगना ज़्यादा करे।

1809 हदीस शरीफ़:– बेशक एक शख्स अंसार में से हाज़िर हुये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमते आली में कि प्यारे नबी से मांगें तो फ़रमाया प्यारे नबी ने क्या तुम्हारे घर में कुछ है? तो अर्ज़ किया उन्होंने हां कम्बल है हम ओढ़ते हैं उसका बअज़ हिस्सा और हम बिछाते हैं उसका बअज़ हिस्सा और एक प्याला है पीते हैं हम उसमें पानी, फ़रमाया प्यारे नबी ने लाओ मेरे पास उन दोनों को तो वो शख्स लाये प्यारे नबी के हुज़ूर उन दोनों को तो लिया उन दोनों कम्बल और प्याले को प्यारे रसूल ने अपने दस्ते मुबारक में और फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि कौन ख़रीदेगा इन दोनों कम्बल व प्याले को तो एक शख्स ने कहा मैं लूंगा इन दोनों को एक दिरहम में फ़रमाया प्यारे रसूल ने कौन ज़्यादा करेगा एक दिरहम पर? दो या तीन मर्तबा फ़रमाया तो दूसरे शख्स ने कहा मैं लूंगा उनको दो दिरहमों में तो अता फ़रमाया इन कम्बल व प्याले को उस दूसरे शख्स को फिर लिये दो दिरहम तो अता फ़रमाये दोनों दिरहम उन अंसारी शख्स को और फ़रमाया कि खरीदो इन दिरहमों में एक से खाने पीने का सामान और रख दो अपने अहलो

بزرگان دین کی نذر و نیاز کا کھانا بھی تبرکات میں داخل و شامل ہے جیسے عید بقرعید کی سویاں، گیارھویں بارھویں کا پلاؤ، حسینی شربت و کھچڑا، مدار کا مرغا، غوث کا بکرا، چشتی دلیہ یہ سب بھی تبرکات ہیں۔ اوران سے بھی برکت حاصل کی جاتی ہے۔ لنگر کا کھانا بھی تبرک ہے بڑے بڑے بادشاہوں نے لنگر کا کھانا مانگ مانگ کر کھایا ہے۔ اجمیر شریف میں دربار غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چھوٹی بڑی دیگ کا تبرک امراء، اغنیار، فقراء، غرباء علماء فقہا، صوفیاء اولیاء، سب ہی تبرک سمجھ کر کھاتے تھے کھاتے ہیں اور کھاتے رہیں گے۔

(۱۸۱۲) بغیر مانگے جو حق الحنت مل رہا ہے اسے نہ لینا اللہ تعالیٰ کی نعمت سے بے رغبتی کے مترادف ہے جو اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے لہٰذا لے لینا چاہئے۔ نیک اعمال کی اجرت لینا جائز ہے۔ حضرات علماء کرام اور مفتیان ذوی احترام قاضیان اعلیٰ مقام یہاں تک کہ خود حضرات خلفائے ذوی شان کو تنخواہ بیت المال سے دیجائے گی۔ سیّدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ حضرات خلفائے ثلثہ نے بیت المال سے خلافت کی تنخواہ وصول فرمائی ہے۔ جب دینی خدمات کرنیوالوں کی نیات بخیر ہوں تو تنخواہ لینے سے انکا ثواب کم نہ ہوگا صرف تنخواہ کیلئے دینی کام نہ کرے تنخواہ تو گزارے کیلئے وصول و قبول کرے اصل مقصد خدمات دینیہ ہیں۔ دینی کام کے صلہ میں غنی بھی اجرت لے سکتا ہے صرف فقیر ہی کو یہ اجازت نہیں ہے۔ غنی تنخواہ وصول کرنیکے بعد خود بھی کھا سکتا ہے اوراس سے خیرات بھی کرسکتا ہے۔ سلطان اسلام پر واجب ہے کہ ایسے حضرات علماء کرام و مفتیان عظام کی تنخواہیں مقرر کرے جنہوں نے اپنے آپ کو دینی خدمات کیلئے وقف کردیا ہے۔

(۱۸۱۳) بھیک مانگنے کو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر جگہ اور ہر وقت اور ہر دن میں بُرا جانا ہے۔ لیکن مبارک دنوں میں اور مقدس مقامات پر غیر اللہ یعنی عام لوگوں سے بھیک مانگنا بہت زیادہ بُرا ہے۔ فقیر قدیری کی معلومات میں قرآن کریم اور احادیث کریمہ میں کہیں بھی حضرات بزرگان دین سے مانگنے کو منع نہیں فرمایا گیا ہے اور اس جگہ بھی غیر اللہ سے مراد دنیا کے لوگ ہیں اور عام بھکاریوں کیلئے حکم ہے۔ اس حدیث شریف کی وجہ سے بزرگان دین سے مانگنے کی نفی نہیں کی جاسکتی۔ مسجدوں میں جمعہ کے دن بندوں سے نمازیوں سے بھیک مانگنا بہت بُرا ہے مسجد عبادت کیلئے ہے بھیک مانگنے کیلئے نہیں۔ اسلام اگر بھکاریوں کو مقامات متبرکہ پر بھیک مانگنے کی پرمیشن دے دیتا تو یہ عبادت بھی نہ کرنے دیتے۔ اور مسجدوں میں بازاروں اور کچہریوں اور آڑھتوں کے مناظر پیش کرتے۔ حضرات صوفیائے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی جگہ میں غیر اللہ سے بھیک مانگنا رحمت کے دروزے بند کر دیتا ہے۔ اسکو یوں سمجھ لیجئے کہ دربار خواجہ میں کھڑا ہے اور کسی مالدار کو دیکھ کر دربار خواجہ کو چھوڑ کر مالدار کو چپک جائے یا کسی شاہی دربار میں کھڑے ہو کر کسی معمولی آدمی سے اپنی گزارشات کرنے لگے تو یہ دربار شاہی کی ہتک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے محبوبوں سے مانگنا اور انکا عطا فرمانا حق ہے۔ یہی تعلیم اس حدیث شریف میں موجود ہے کہ باب العلم نے ایسے شخص کو کوڑے لگائے جو دربار خدا میں کھڑے ہو کر بندۂ خدا غیر خدا کی طرف متوجہ ہے اوراس سے بھیک مانگ رہا ہے دنیا والے کو چھوڑ کر دنیا والوں کے آگے ہاتھ پھیلا رہا ہے مگر یہ ہاتھ پھیلانا نہ کفر تھا نہ شرک نہ اس قسم کا کوئی اشارا ہے کہ صرف غیر اللہ سے مانگنے کی وجہ سے کسی نے اس مسلمان کو مشرک کہا ہو کہ تو نے غیر اللہ سے کیوں مانگا بلکہ یہاں یہ بات ہے کہ میدان عرفات میں پہونچ کر دنیا والوں سے بھیک کیوں مانگ رہا ہے اس نکتے پر بھرپور نظر رہے۔

(۱۸۱۴) طمع لالچ یا تو خود محتاجگی ہے یا پھر محتاجگی کا ذریعہ ہے اور ناامید ہونا تونگری و مالداری کی علامت ہے اور طمع کا مفہوم یہ ہے کہ نظر رکھنا کسی ایسے مال پر جس کے ملنے میں شک وشبہ ہو کہ ملتا ہے کہ نہیں۔ اوراگر کسی پر آپ کا حق لازم ہے یا کسی کی محبت ونوازش سے یقیں ہو کہ کسی غیر کے دینے کا تو وہ طمع نہیں ہے۔ مایوسی ایک قسم کی راحت ہے۔ کسی نے سیّدنا حضرت ابوالحسن شاذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا علم کیمیا کے بارےمیں تو آپ نے فرمایا مخلوق سے امید توڑ دو اور تقدیر الٰہی پر شاکر رہو یہ سب سے بڑی کیمیا ہے۔

(۱۸۱۵) کہ بھیک مانگنے والا صابر و شاکر رہنے والا بندہ مومن بغیر عذاب کے جنت میں داخل ہوگا۔ اس حدیث شریف میں خاتمہ بالخیر کی بشارت بھی ہے بھیک نہ مانگنے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے

(۱۸۱۵) حدیث شریف: عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ یَّکْفُلُ لِیْ اَنْ لَّا یَسْأَلَ النَّاسَ
ترجمہ: حضرت ثوبان سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو ضمانت دے مجھکو اسکی کہ نہ بھیک مانگے گا لوگوں سے
شَیْئًا فَاَتَکَفَّلُ لَہٗ بِالْجَنَّۃِ فَقَالَ ثَوْبَانُ اَنَافَکَانَ لَایَسْأَلُ اَحَدًا شَیْئًا (رواہ ابوداود والنسائی)
کچھ بھی تو میں ضمانت دوں گا اس کو جنت کی، تو عرض کیا حضرت ثوبان نے کہ میں تو نہیں مانگتا تھا کسی سے کچھ بھی۔

(۱۸۱۶) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَھُوَیَشْتَرِطُ
ترجمہ: حضرت ابوذر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بلایا مجھ کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے اور پیارے رسول شرط کا حکم فرمارہے تھے مجھ کو
عَلَیَّ اَنْ لَّا تَسْأَلَ النَّاسَ شَیْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَاسَوْطَكَ اِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتّٰی تَنْزِلَ
یہ کہ نہ مانگوں بھیک میں لوگوں سے کچھ بھی، میں نے عرض کیا اچھا، فرمایا پیارے رسول نے نہ مانگنا کوڑا اگر چہ گر جائے تم سے یہاں تک کہ اُترنا
اِلَیْہِ فَتَأْخُذَہٗ۔ (رواہ احمد)
اس کی طرف پھر اُٹھالینا خود اس کو۔

﴿ باب الانفاق و کراھۃ الامساک ترجمہ: خرچ کرنے اور روکے رکھنے کی بُرائی کا باب ﴾

(۱۸۱۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْکَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَھَبًا لَسَرَّنِیْ اَنْ لَّا یَمُرَّ
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اگر ہوتا میرے پاس اُحد کی برابر سونا تو اچھا لگتا مجھ کو یہ کہ نہ گزریں
عَلَیَّ ثَلٰثُ لَیَالٍ وَعِنْدِیْ مِنْہُ شَیْءٌ اِلَّاشَیْءٌ اُرْصِدُہٗ لِدَیْنٍ (رواہ البخاری)
مجھ پر تین راتیں اور میرے پاس اس سونے میں سے کچھ بھی ہو سوائے اتنی چیز کے کہ رکھوں میں اس کو قرض ادا کرنے کیلئے۔

(۱۸۱۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَامِنْ یَوْمٍ یُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْہِ اِلَّا مَلَکَانِ
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں ہے ایسا کوئی دن کہ صبح کرتے ہیں بندے اس دن میں مگر دو فرشتے
یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُھُمَا اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَیَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا (رواہ البخاری والمسلم)
اُترتے ہیں تو کہتا ہے ان دونوں میں کا یا اللہ تعالیٰ عطا فرما تو سخی کا اچھا بدلہ اور کہتا ہے دوسرا ان دونوں میں کا یا اللہ تعالیٰ دیدے تو بخیل کو بربادی۔

अयाल के लिये और खरीदो दूसरे दिरहम से कुल्हाड़ी और लगाया प्यारे रसूलुल्लाह ने दस्ता अपने हाथ से फिर फ़रमाया प्यारे रसूल ने जाओ फिर लकड़ी काटो और बेचो और हरगिज़ न देखूँ मैं तुमको पन्द्रह दिनों तक फिर चले गये वो अंसारी और लकड़ियाँ काटते रहे और बेचते रहे फिर हाज़िर हुये बारगाहे नबवी में और कमा चुके थे वो अंसारी साहब दस दिरहम तो खरीदा उन्होंने बअज़ दिरहमों से कपड़ा और बअज़ दिरहमों से खाने का सामान तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने कि यह बहुत अच्छा है तुम्हारे लिये उस मांगने से कि आये यह मांगना दाग बनकर तुम्हारे चेहरे पर रोज़े कयामत बेशक मांगना नहीं लायक है मगर तीन के कमर तोड़ फ़कीरी या रुसवा करने वाला कर्ज़ या तकलीफ़ देह कत्ल व खून।

1810 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो शख्स कि पहुंचे उसको फ़ाका और पेश करे उसको फ़क्र व फाके को लोगों पर तो न बंद होगा उसका फ़ाका और जिसने पेश किया फ़क्र व फ़ाके को अल्लाह तआला की बारगाह में तो करीब फ़रमा देगा अल्लाह तआला उसको ग़िना के या जल्द मौत से या आइंदा ग़िना से।

1811 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते फिरासी ने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि मैं मांग सकता हूँ या रसूलुल्लाह? फ़रमाया प्यारे नबी ने और अगर हो जाये तुझे

پیارے نبی ﷺ کو جنت کا مالک و مختار بنایا ہے کہ پیارے نبی ﷺ مالک جنت بھی ہیں اور قسیم جنت بھی۔ اگر اختیار نہ ہوتا تو جنت کی یہ ضمانت کیسی؟ بھیک مانگنے سے اجتناب کرنیوالا پیارے نبی ﷺ کی امان وضمان میں ہوتا ہے اور اس پر شیخ نجدی شیطان لعین کا کوئی داؤ نہیں چلتا۔ اور نہ ہی اس پر نفس امارہ قابو پائے۔ جسے دامن رسول ﷺ نصیب ہوجائے۔ اس کا کائی کیا بگاڑ سکتا ہے۔ شعر:

ڈر نہیں ہے مرقد کا خوف کب ہے محشر کا
دامن محمد جب عاصیوں کا ڈیرا ہے (یا نبی)

پیارے نبی ﷺ کے تصرفات و اختیارات اور آپ کا امان وضمان قیامت تک جاری رہیگا کیوں کہ پیارے نبی ﷺ کی یہ بشارت صرف حضرات صحابۂ کرام کیلئے نہیں ہے بلکہ بھیک مانگنے سے بچنے والے اپنے ہر امتی کیلئے ہے۔ پیارے نبی ﷺ کی یہ امان وضمان باذن الرحمٰن ہیں اور برحق ہیں۔ ایک نبی کا تو نام ہی ذوالکفل ہے کیوں کہ وہ اپنی امت کیلئے جنت کے کفیل وضامن ہوں گے۔ سیّدنا حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے خود عمل کر کے دکھایا اور پھر باقی امت کو اس کی تعلیم دی۔ یہ ہے عظمت صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

(۱۸۱۶) پیارے نبی ﷺ نے حضرت ابوذر سے اس عمل پر بیعت لی۔ اور یہ حکم بھی انہیں کے ساتھ خاص ہے ورنہ گرا ہوا کوڑا کسی سے اٹھوالینا ناجائز نہیں ہے پیارے نبی ﷺ کو یہ اختیار **من جانب اللہ** حاصل ہے کہ وہ جسکے لئے چاہیں جائز کو ناجائز فرمادیں اور جسکے لئے چاہیں ناجائز کو جائز فرمادیں۔ چنانچہ سیّدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے حالت جنابت میں مسجد سے گزرنا جائز فرمایا اور سیّدنا خاتون جنت فاطمۂ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی موجودگی میں سیّدنا امیر المومنین حضرت مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے دوسرا نکاح ناجائز فرمادیا۔

(۱۸۱۷) اس باب میں انفاق یعنی خرچ کرنے سے مراد فرائض سے زیادہ نفافل میں خرچ کرنا ہے کیوں کہ زکوٰۃ نکالنے اور راہ خدا میں خرچ کرنے کا تفصیلی بیان ہو چکا ہے قرض کا ادا کرنا یہ صدقۂ نافلہ پر مقدم ہے۔ یہ حدیث شریف انکے لئے تازیانہ عبرت ہے جو صدقہ خیرات خوب کرتے ہیں اور قرض ادا کرنے کی فکر نہیں کرتے یا وہ لوگ جو ایک سے ایک عمارت بناتے ہیں اور لوگوں کے حقوق ادا کرنے کا انہیں خیال تک نہیں آتا۔ مقروض پہلے قرض ادا کرے نفلی صدقہ نہ دے بلکہ پہلے فرض ادا کرے۔ اس باب سخاوت کی خوبیاں اور بخل کی برائیاں بیان ہوئی ہیں۔ (۱) سخی وہ ہے جو اپنے مال سے خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے (۲) جوادوہ ہے جو خود نہ کھائے اوروں کو کھلائے (۳) ممسک وہ ہے جو خود نہ کھائے اور نہ کسی اور کو کھلائے جوڑ کر رکھے اور جوڑ کر چلا جائے (۴) بخیل وہ ہے جو اپنا مال خود کھائے دوسروں کا حق نہ دے۔ اللہ تعالیٰ کو جوّاد کہتے ہیں۔ حدیث شریف: عظیم الشان سخاوت وہی کرسکتا ہے جسکے اہل خانہ بھی صابر وشاکر ہوں ورنہ اہل خانہ کو بھوکا رکھ کر نفلی خیرات نہ کرو۔ سیّدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سب کچھ خیرات فرمادیا کیوں کہ ان کے اہل خانہ صابرین کے سردار تھے۔ اس حدیث پاک میں ایسے ہی عظیم الشان صابرین وشاکرین کا ذکر پاک ہے اور جس حدیث شریف میں یہ فرمایا گیا ہے کہ تم پر تمہاری بیوی کا بھی حق ہے اور تمہاری اولاد کا بھی تو وہاں عام مسلمانوں کیلئے قانون کا ذکر ہے پیارے نبی ﷺ کا یہ فرمانا کہ اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہوتا یہ ظاہر کے اعتبار سے اور ایک مثال بتانے اور سمجھانے کے بطور ہے ورنہ پیارے رسول ﷺ کی تو یہ شان ہے خود ارشاد فرمایا حدیث شریف: اگر میں چاہوں تو چلا کریں میرے ساتھ سونے کے پہاڑ (شرح السنہ، مشکوٰۃ شریف ص ۵۲۱) کسی نادان کی رگ نہ پھڑکے کہ "جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک ومختار نہیں"۔

(۱۸۱۸) سخی کو فرشتے دعائیں دیتے ہیں اور بخیل وکنجوس کو بد دعائیں اور فرشتوں کی دعائیں مقبول ہیں۔ بخیل کا مال حکیم ڈاکٹر اور وکیل کھاتے ہیں یا پھر نالائق اولاد برباد کرتی ہے۔ اس حدیث شریف میں دو لفظ استعمال ہوئے ہیں (۱) خلف کہ مطلقاً عوض وبدلے کو کہتے ہیں کہ دینوی ہو یا اخروی حسّی ہو یا معنوی (۲) تلف کہ دنیوی اور حسّی بربادی کو کہا جاتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اور وہ جو خرچ کیا تم نے کچھ بھی تو وہ بدلہ دیگا اسکا اور وہ سب سے اچھا رزق دینے والا ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۰۵۴)

(۱۸۱۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْفِقِیْ وَلَاتُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰہُ عَلَیْكَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب خرچ کرو اور مت گنو ورنہ شمار فرمائے گا اللہ تعالیٰ بھی تم پر

وَلَاتُوْعِیْ فَیُوْعِیَ اللّٰہُ عَلَیْكِ اِرْضَخِیْ مَااسْتَطَعْتِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور نہ بچا کر رکھو ورنہ بچا کر رکھے گا اللہ تم سے بھی، خرچ کرو جتنا تم سے ہو سکے۔

(۱۸۲۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْفِقْ یَاابْنَ اٰدَمَ اُنْفِقْ عَلَیْكَ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ خرچ کرائے آدم کے بیٹے میں خرچ فرماؤں گا تجھ پر۔

(۱۸۲۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَاابْنَ اٰدَمَ اِنْ تَبْذِلَ الْفَضْلَ خَیْرٌلَّكَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے آدم کے بیٹے اگر خرچ کر دے تو بچا ہوا مال تو بہتر ہے تیرے لئے

وَاِنْ تُمْسِکْهُ شَرٌّلَّكَ وَلَاتُلَامُ عَلٰی کَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ (رواہ مسلم)

اور اگر تو روکے رکھے اسکو تو برا ہے تیرے لئے اور نہیں ملامت کیا جائے گا تو بقدر ضرورت پر اور شروع کر اس سے جس کا خرچ تیرے ذمہ ہوتا ہے۔

(۱۸۲۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَثَلُ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ کَمَثَلِ رَجُلَیْنِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہاوت سخی و بخیل کی ان دو شخصوں کی طرح ہے

عَلَیْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ قَدِاضْطُرَّتْ اَیْدِیْهِمَا اِلٰی ثَدْیِهِمَا وَتَرَاقِیْهِمَا فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ کُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ

جن پر لوہے کی دو زرہیں ہوں کہ باندھ دئے ہوں انکے دونوں ہاتھوں کو انکے پستانوں اور انکے گلوں سے اور جب سخی سخاوت کرنے لگے

اِنْبَسَطَتْ عَنْهُ وَجَعَلَ الْبَخِیْلُ کُلَّمَاهَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ وَاَخَذَتْ کُلُّ حَلْقَةٍ بِمَکَانِهَا (رواہ البخاری والمسلم)

تو پھیل جائے زرہ اس سے اور جب بخیل خیرات کرنے کا ارادہ بھی کرنے لگے تو زرہ اور تنگ ہو جائے اور پکڑ لیتی ہے ہر کڑی اپنی جگہ کو۔

(۱۸۲۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاتَّقُوا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم ظلم ڈھانے سے کیونکہ ظلم ڈھانا قیامت کے دن تاریکیوں کا سبب ہوگا اور بچو تم

मांगना ज़रुरी तो नेकोकारों से मांग।

1812 हदीस शरीफ़:– हज़रते इब्ने सायेदी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि आमिल बनाया मुझको हज़रते उमर ने सदके पर फिर जब मैं फारिग हुआ सदका वसूली से तो मैंने अदा कर दिया उस वसूल शुदा सदके को हज़रते उमर की बारगाह में तो हुक्म फ़रमाया हज़रते उमर ने मेरे लिये 'हक्कुल मेहनत' का तो मैंने अर्ज़ किया कि मैंने काम किया है अल्लाह तआला के लिये और मेरा अज्र अल्लाह तआला के ज़िम्मा ए करम पर है फ़रमाया हज़रते उमर ने कि ले लो जो तुमको दिया जाये इसलिये कि मैंने भी यह अमल किया था प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के ज़माना ए पाक में तो प्यारे रसूलुल्लाह ने मुझे भी 'हक्कुल मेहनत' से नवाज़ा था तो मैंने भी अर्ज़ किया था तुम्हारे कहने की तरह तो फ़रमाया था मुझसे प्यारे रसूलुल्लाह ने कि जब अता फ़रमाया जाये तुम्हें कुछ बिना मांगे तो खा लो कुछ और सदका कर दो।

1813 हदीस शरीफ़:– हज़रते अली से मरवी बेशक उन्होंने सुना अरफ़े के दिन एक शख्स को कि भीख मांग रहा है लोगों से तो फ़रमाया हज़रते अली ने क्या इस दिन में और इस मकाम पर मांगता है गैरुल्लाह से? तो मारा हज़रते अली ने उसको कोड़े से।

1814 हदीस शरीफ़:– हज़रते उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जान रखो ऐ लोगो! बेशक लाल

(۱۸۱۹) نفلی صدقے کا حساب نہ لگاؤ ورنہ شیطان دل میں بخل پیدا کر دیگا۔ راہ خدا میں بے حساب خرچ کرو تو بارگاہ خدا سے تمہیں اتنا ملے گا کہ تم حساب نہیں لگا سکتیں اسکا یہ مطلب نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حساب سے باہر ہوگا۔ عورت اپنے مال سے مطلقاً اور اپنے شوہر کے مال سے بقدر اجازت خیرات کر سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اخلاص کی قدر ہوتی ہے وہاں مقدار نہیں دیکھی جاتی۔ یہ نہ خیال کرو کہ اتنی تھوڑی اور معمولی چیز اتنی بڑی بارگاہ میں کیا پیش کیجائے اور بڑی چیز کے انتظار میں چھوٹی خیرات سے ہاتھ نہ روکا جائے۔ جو چیز کھانے پینے سے بچ جائے اور اسکے خراب ہوجانے کا خطرہ ہو تو خراب ہونے سے پہلے کسی کو دیدو کہ برباد نہ جائے۔

(۱۸۲۰) انسان فانی مال راہ خدا میں خرچ کریگا تو اللہ تعالیٰ اس مال سے بھی کہیں زیادہ عطا فرمائیگا اور باقی رہنے والا ثواب بھی۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) جو کچھ تمہارے پاس ہے ختم ہوجائیگا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے باقی رہنے والا ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۶۵۲) جس فانی چیز کو اللہ تعالیٰ قبول فرمالے وہ بھی باقی ہوجاتی ہے۔ صدقہ سے تقدیر بدل جاتی ہے۔ بدنصیب خوش نصیب ہوجاتے ہیں۔

(۱۸۲۱) ضرورت سے بچا ہوا مال خیرات کر دینا خود اپنے لئے مفید ہے کہ اس سے اسکا اپنا کوئی کام نہ رُکے گا اور دنیا و آخرت میں نعم البدل عطا ہوگا اور مال کو روکے رکھنا اسے برباد کر دیگا یا تو گل سڑ جائیگی یا پھر چور ڈاکو لیجائینگے اور خود محروم رہ جائیگا۔ یا پھر چھوڑ کر دنیا سے چلا جائیگا۔ نیا کپڑا پاؤ تو پُرانا کپڑا خیرات کردو۔ نیا جوتا پاؤ تو پُرانا جوتا خیرات کردو۔ گھر کا کوڑا بھی نکل جائیگا اور غریب کا بھلا بھی ہوجائیگا البتہ بقدر ضرورت مال گھر میں رکھا جائے کہ کل بھیک کا پیالہ ہاتھ میں نہ آجائے۔ جو مال آج تو ضرورت سے زیادہ معلوم ہو رہا ہے مگر کل اسکی ضرورت پیش آئیگی تو اس مال کو جمع رکھو۔ خیرات میں بھی پہلے اعزاء و اقرباء کا خیال رکھا جائے پھر اجنبیوں کو خیرات دیجائے۔ اعزاء کو دینے میں صدقے کا بھی ثواب ہے اور صلہ رحمی کا بھی ثواب ہے۔

(۱۸۲۲) سخی جب سخاوت کا ارداہ کرتا ہے تو سخاوت اس پر آسان کر دیجاتی ہے اور بخیل اگر سخاوت کا ارادہ بھی کرے تو سخاوت اس پر دشوار ہوتی ہے۔ بخیل جب سخاوت کا ارادہ کرتا ہے تو اسکے ارادے پر اسکی ہچکچاہٹ غالب آجاتی ہے اور وہ خیرات کرنے سے باز رہ جاتا ہے اور سخی کو خیرات کرنے میں اگر ہچکچاہٹ ہو بھی تو اسکا ارادہ سخاوت وخیرات پر غالب آجاتا ہے اور اسے اس غلبے پر ثواب ملتا ہے۔ پھر سخاوت وخیرات کرتے کرتے نفسِ امارہ اتنا دب جاتا ہے کہ اسکو خیرات وسخاوت کرنے میں ہچکچاہٹ پیدا ہی نہیں ہوتی اور پھر انسان کھلے صدقات وخیرات کرنے لگتا ہے۔ ہر عبادت کا یہی حال ہے کہ پہلے نفسِ امارہ بریک لگاتا ہے مگر جب اسکی نہ مانی جائے تو پھر بریک بازی چھوڑ دیتا ہے جیسے کہ ایک شیر خوار بچہ جو دودھ چھڑاتے وقت اپنی ماں کو پریشان کرتا ہے مگر جب ماں بچے کی شنوائی نہیں کرتی اور اسکے تقاضے سے بے پرواہ ہوجاتی ہے تو بچہ بھی مایوس ہوکر دودھ مانگنا چھوڑ دیتا ہے۔ سخی کیلئے ایک اسٹیج یہ بھی آتی ہے کہ صدقہ وخیرات کرنے سے اسکا سینہ چوڑا ہوتا ہے اور وہ خوش ہوتا ہے اور بخیل کا تو صدقہ خیرات کے نام سے دل تنگ ہوتا ہے اور وہ آنے بہانے سے صدقات وخیرات سے جی چُراتا ہے اور کہتا ہے کہ بدعت ہے' اسراف ہے' ثابت نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔

(۱۸۲۳) ظلم کے لغوی معنیٰ ہیں کسی چیز کو اسکے غیر جگہ میں رکھدینا۔ کسی انسان کو ستانا ایذاء دینا یہ بھی ظلم ہے اور یہ حدیث شریف تمام اقسام کے ظلم کو شامل ہے۔ کسی کا حق مارنا یہ بھی ظلم ہے۔ گناہ کرنا یہ بھی اپنی جان پر ظلم ہے۔ ظالم قیامت میں پُل صراط پر اندھیریوں اور تاریکیوں میں گھرا ہوگا۔ یہ اسکا ظلم قیامت میں اندھیری اور تاریکی بنکر ظالم کے آگے آگے چلے گا اور یہ اس تاریکی میں ٹاک ٹیاں مارتا ہوگا اور لڑھکتا پڑھکتا ہوگا اور سخی اور صدقہ وخیرات کرنے والے کا عمل صالح اور ایمان ویقین روشنی بنکر اسکے آگے آگے ہونگے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اے ایمان والو! توبہ کرو تم بارگاہ میں اللہ کی توبہ سچی پکی۔ قریب ہے مالک تمہارا یہ کہ مٹادے تم سے گناہوں کو تمہارے۔ اور داخل فرمائیگا تمکو باغات میں کہ بہتی ہیں نیچے اسکے نہریں۔ جس دن نہ رسوا فرمائیگا اللہ غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے کو اور جو ایمان لائے انکے ساتھ۔ نور انکا دوڑ رہا ہوگا سامنے انکے۔ اور داہنے انکے۔

الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلٰى اَنْ سَفَكُوْا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ (رواه مسلم)

کنجوسی سے اسلئے کہ کنجوسی نے ہلاک کردیا انکو جو تھے تم سے پہلے، اُبھارا انکو کنجوسی نے یہ کہ بہایا انہوں نے اپنے خون کو اور حلال کرلیا انہوں نے حرام کو اپنے لئے۔

(۱۸۲۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَصَدَّقُوْا فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کرو کہ آئے گا تم پر ایک ایسا زمانہ کہ چلے گا آدمی

بِصَدَقَتِهٖ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ لَوْجِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْيَوْمَ

اپنا صدقہ لیکر تو نہ پائے گا ایسے شخص کو کہ قبول کرلے صدقے کو، کہے گا آدمی کہ اگر آپ لاتے اس صدقے کو کل تو ضرور قبول کرلیتا میں اس صدقے کو لیکن آج

فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا۔ (رواه البخاری والمسلم)

کہ نہیں ہے کوئی ضرورت مجھ کو اس صدقے کی۔

(۱۸۲۵) حدیث شریف: قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَعْظَمُ اَجْرًا قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ

ترجمہ: عرض کیا ایک شخص نے یارسول اللہ! کونسا صدقہ بڑا ہے ثواب کے اعتبار سے؟ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

وَاَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَاْمَلُ الْغِنٰى وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى

یہ کہ صدقہ کرو تم اور تم ٹھیک ٹھاک ہو کہ خوف کرتے ہو فقیری کا اور امید رکھتے ہو امیری کی اور نہ اتنی دیر لگاؤ کہ

اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ۔ (رواه البخاری والمسلم)

جب پہونچ جائے جان گلے کو تو تم کہو کہ فلاں کیلئے اتنا ہے اور فلاں کیلئے اتنا ہے حالانکہ وہ مال ہو ہی چکا ہے فلاں کا۔

(۱۸۲۶) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اِنْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ جَالِسٌ

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں پہونچا پیارے نبی ﷺ کی پیاری بارگاہ میں اور پیارے نبی بیٹھے تھے

فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَاٰنِيْ قَالَ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ

کعبے شریف کے سائے میں پھر جب دیکھا پیارے نبی نے مجھ کو فرمایا پیارے نبی نیکہ لوگ گھاٹے میں ہیں رب کعبہ کی قسم، میں نے عرض کیا

फ़क़ीरी है और ना उम्मीद होना ग़िना है बेशक आदमी जब मायूस हो जाता है किसी चीज़ के बारे में तो लापरवाह हो जाता है उस चीज़ के बारे में।

1815 हदीस शरीफ़:— हज़रते सौबान से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो ज़मानत दे मुझको इसकी कि न भीख मांगेगा लोगों से कुछ भी तो मैं ज़मानत दूँगा उसको जन्नत की, तो अर्ज़ किया हज़रते सौबान ने मैं तो नहीं मांगता था किसी से कुछ भी।

1816 हदीस शरीफ़:— हज़रते अबू ज़र से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बुलाया मुझको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने और प्यारे रसूल शर्त का हुक्म फ़रमा रहे थे मुझको यह कि न मांगूँ भीख मैं लोगों से कुछ भी, मैंने अर्ज़ किया अच्छा, फ़रमाया प्यारे रसूल ने न मांगना कुड़ा अगरचे गिर जाये तुमसे यहाँ तक कि उतरना उसकी तरफ़ फिर उठा लेना खुद उसको।

(106) खर्च करने और रोके रखने की बुराई का बाब

1817 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अगर होता मेरे पास ओहद की बराबर सोना तो अच्छा लगता मुझको यह कि न गुज़रें मुझपर तीन रातें और मेरे पास उस सोने में से कुछ भी हो सिवाये उतनी चीज़ कि रखूँ मैं उसको कर्ज़ अदा करने के लिये।

اور کہیں گے اے مالک ہمارے پورا فرمادے ہمارے لئے نور کو ہمارے اور بخشدے ہمکو بے شک تو ہر چاہے ہوئے پر قدرت رکھنے والا ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۱۴۱۶) جو ظالم انسان دنیا میں حق وناحق کے درمیان فرق نہ کرسکا اور یہ گناہ ہے اور گناہ ظلم ہے اور قیامت میں تاریکیوں کا بھیانک سبب ہوگا۔ اسلئے اندھیرے میں بھٹکتا ہوگا۔ شُح یہ بخل کی بدترین قسم ہے کہ اسکے معنیٰ ہیں اپنا مال نہ دینا اور دوسرے کے مال پر ناجائز قبضہ کرلینا۔ شح: بخل، ظلم، حرص کا مجموعہ ہے۔ اسلئے یہ فتنوں کا مجموعہ ہے (۱) فساد (۲) خوں ریزی (۳) قطع رحم (۴) حلال جاننا حرام کو۔ اگر کوئی شخص کسی کا حق نہ دے بلکہ انکا حق چھیننا چاہے تو فساد وخوں ریزی کا بازار گرم ہونا یقینی ہے۔ کیونکہ مالوں کا خرچ کرنا اور مسلمان بھائیوں کی خبرگیری کرنا یہ محبت کا ذریعۂ حسین ہے۔ اس سے مسلمان بھائیوں سے میل ملاپ بڑھتا ہے اور بخل سے ترک تعلقات اور انقطاع معاملات ہوتا ہے اور دوری پیدا ہوتی ہے اور اس سے عداوت، نفرت، کدورت کا ماحول برپا ہوتا ہے۔ جسکے نتیجے میں لڑائی، دشمنی خونریزی کا دور دورہ ہوتا ہے اور اپنے ہی دشمن بھائیوں عورتوں اور اولاد کی آبروریزی کا ارتکاب اور انکے اموال وجائیداد کی بربادی کا اکتساب ہوتا ہے اور یہ حرام تھا مگر جھگڑے کے دوران انکو حلال جانتا ہے اور یہ صریح ظلم وزیادتی اور پاپ ہے۔

(۱۸۲۴) یہ قرب قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے کہ سیدنا حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں یہ حالت ہوگی کہ کوئی زکوٰۃ وخیرات لینے والا نہ ہوگا۔ یا تو اسلئے کہ زمین نے اپنے خزانے اگل دئے ہونگے دولت کی ریل پیل ہوگی اور ہر شخص مالدار ہوگا اور آسانی سے کوئی زکوٰۃ لینے والا نہ ہوگا۔ اس حدیث پاک کا انداز یہ بتارہا ہے کہ اس وقت بھی فقیر ومسکین ملینگے مگر تلاش بسیار کے بعد۔ کیونکہ اگر فقیر بالکل ہی نہ ہوتے تو مالداروں پر زکوٰۃ ہی فرض نہ رہتی۔ جیسے کہ ایک شخص کے اعضائے وضوایسے زخمی ہوں کہ جن پر نہ تو پانی پہونچ سکے اور نہ تیمم کا ہاتھ پھیرا جاسکے تو ایسے شخص پر وضو اور تیمم دونوں معاف ہیں۔ فقراء کا ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ ان فقراء کے ذریعہ ہم فرائض سے سبکدوش ہوتے ہیں یا پھر یہ کہ دل غنی ہونگے اور مال دنیا کی طرف انکی رغبت نہ ہوگی اور آخرت کی طرف راغب ہونگے اور تارک الدنیا عابد وزاہد صابر وشاکر اور قانع ہونگے جو زکوٰۃ وصدقات لینا پسند ہی نہ کرینگے۔

(۱۸۲۵) صحابیٔ رسول کا یہ سوال سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے صدقۂ نفلی کے بارے میں ہے چونکہ صدقۂ نفلی کے اقسام بہت ہیں اور اسکے حالات بھی مختلف ہوتے ہیں کہ کس وقت کونسی خیرات کونسا صدقہ افضل ہے کہ کنواں کھدوانا، مسجد ومدرسہ، خانقاہ، سرائے بنوانا، کھانا کھلانا، پانی پلانا، کپڑے پہنانا وغیرہ وغیرہ صدقہ خیرات تندرستی وصحت کے زمانے میں افضل ہے کیونکہ اس وقت اسے خود بھی مال کی ضرورت ہوتی ہے اور اسکے بہت سے ذاتی مسائل ہوتے ہیں جن میں اسے مال کی ضرورت پڑتی ہے اور ایسے وقت میں اپنی ضرورت پر غریب کی ضرورت کو ترجیح دینا بڑی ہمت کی بات ہے اور اس ہمت وایثار کی دربار ایزدی میں بڑی قدر ہے اور شیطان بھی اسی وقت دھوکہ دیتا ہے کہ تیرے سامنے اخراجات کی ایک بڑی فہرست ہے۔ صدقات وخیرات مت کر۔ مرض الموت میں بیمار کے مال میں وارثوں کا حق ہوجاتا ہے۔ حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ بیمار صرف تہائی مال کی وصیت کرسکتا ہے۔ مرض الموت میں صدقات وخیرات کا ثواب بہت کم ہے کیونکہ اب اسے اس مال کی ضرورت نہ رہی۔ تندرستی وزندگی کو غنیمت جانے اور جو ہوسکے نیکیاں کرے۔ شعر:

ارے ناداں اگر یہ زندگی بے بندگی ہوگی
تجھے مرقد میں محشر میں بڑی شرمندگی ہوگی (یا نبی)

(۱۸۲۶) سیدنا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی وہ تھی جس نے امیری کو لات مار کر فقیری کو گلے لگایا تھا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے یہ ہمت افزا کلام انکی عزت افزائی کیلئے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر خسارے میں تم نہیں ہو بلکہ خسارے میں وہ مالدار لوگ ہیں جو دولت کو کلیجے سے لگائے رہتے ہیں اور صدقات وخیرات سے کتراتے ہیں۔ نیاز وفاتحہ کیلئے حیلے بہانے تراشتے ہیں اور ننانوے کے پھیر میں رہتے ہیں اور جو مالدار سخاوت کا دم بھرتے ہیں صدقات وخیرات خوب کرتے ہیں اور

فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ مَنْ هُمْ قَالَ هُمُ الْاَكْثَرُوْنَ اَمْوَالاً اِلاَّ مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا
قربان آپ پر میرے ماں باپ وہ کون ہیں؟ فرمایا پیارے نبی نے وہ کثرت رکھنے والے ہیں مالوں کی سوائے اسکے کہ جس نے خرچ کیا ایسے اور ایسے
وَهٰكَذَا مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَلِيْلٌ مَّاهُمْ۔ (رواہ البخاری والمسلم)
اور ایسے۔ اپنے آگے اپنے پیچھے اپنے دائیں اپنے بائیں اور تھوڑے ہی ہیں وہ لوگ۔

(۱۸۲۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سخی قریب ہے اللہ تعالیٰ سے قریب ہے جنت سے
قَرِيْبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِنَ النَّاسِ
قریب ہے لوگوں سے، دور ہے آگ سے، اور بخیل دور ہے اللہ تعالیٰ سے اور دور ہے جنت سے دور ہے لوگوں سے
قَرِيْبٌ مِنَ النَّارِ وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ (رواہ الترمذی)
قریب ہے آگ سے اور جاہل سخی زیادہ محبوب ہے اللہ تعالیٰ کو کنجوس عبادت گزار سے۔

(۱۸۲۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاَنْ يَّتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِيْ حَيٰوتِهٖ بِدِرْهَمٍ
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ کہ آدمی صدقہ کرتا ہے اپنی زندگی میں ایک درہم
خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهٖ۔ (رواہ ابوداؤد)
تو بہتر ہے اس کیلئے صدقہ کرنے سے سو درہم کے اپنی موت کے وقت۔

(۱۸۲۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَثَلُ الَّذِيْ يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهٖ اَوْيُعْتِقُ
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ مثال اسکی جو خیرات کرتا ہے اپنی موت کے وقت یا غلام آزاد کرے
كَالَّذِيْ يُهْدِيْ اِذَا شَبِعَ۔ (رواہ احمد والنسائی والدارمی والترمذی)
اسکی سی ہے جو ہدیہ دیتا ہے جب پیٹ بھر جائے۔

1818 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं है ऐसा कोई दिन कि सुबह करते हैं बदें उस दिन में मगर दो फ़रिशते उतरते हैं तो कहता है एक उन दोनों में का या अल्लाह तआला अता फ़रमा तू सख़ी कां अच्छा बदला और कहता है दूसरा उन दोनों में का या अल्लाह तआला दे दे तू बख़ील को र्बबादी।

1819 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने खूब खर्च करो और मत गिनो वरना शुमार फ़रमायेगा अल्लाह तआला भी तुम पर और न बचाकर रखो वरना बचाकर रखेगा अल्लाह तआला तुमसे भी, खर्च करो जितना तुमसे हो सके।

1820 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि खर्च कर ऐ आदम के बेटे! मैं खर्च फ़रमाऊँगा तुझ पर।

1821 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐ आदम के बेटे अगर खर्च कर दे तू बचा हुआ माल तो बेहतर है तेरे लिये और अगर तू रोके रखे उसको तो बुरा है तेरे लिये और नहीं मलामत किया जायेगा तू बकद्रे ज़रुरत पर और शुरु कर उससे जिसका खर्च तेरे ज़िम्मे होता है।

1822 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि कहावत सखी

ہاتھ بھر بھر کر خرچ کرتے ہیں وہ خسارے میں نہیں رہتے اور ہر قسم کے صدقات وخیرات ہر وقت ہر جگہ ہر حال میں کرتے ہیں۔ اپنے وطن میں بھی خرچ کرے اور حرمین شریفین میں بھی خرچ کرتے ہیں اور بزرگان دین کے آستانوں پر بھی خرچ کرتے ہیں۔ جہاں بھی مسلمانوں کو یا اسلام کو مال کی ضرورت ہو وہاں اپنا مال پہونچاتے ہیں۔ ایسی توفیق والے سخی تو دھرتی کے سینے پر بہت ہی تھوڑے ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اور تھوڑے ہیں بندوں میں سے میرے شکر گزار (بصیرۃ الایمان افادۂ قاردری معینی ص ۱۰۴۴) عام طور پر مالداروں کا مال فضول خرچی کی نذر ہو جاتا ہے۔ بدکاریوں اور عیاشیوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ زر دے تو عثمانی جذبہ بھی دے۔ اس حدیث شریف میں فقیری کی طرف رغبت بھی ہے اور۔ شعر:

والله بڑی شان ہے عثمان غنی کی

قربان ترے نام پر عثمان کا زر ہے (انتخاب قدیری)

(۱۸۲۷) مال کی سخاوت حسن مآل کا ذریعہ ہے کہ انجام بخیر کا ذریعہ ہوگا۔ سخی سے مخلوق خدا بھی راضی رہتی ہے اور خدا بھی راضی رہتا ہے۔ کسی عالم سے پوچھا کہ سخاوت بہتر ہے کہ شجاعت عالم نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ جسے سخاوت عطا فرمادے اسے شجاعت دکھانے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔ لوگ خود بخود اسکے سامنے لجاجت کا مظاہرہ کرینگے۔ صدقہ غضب وغصے کی آگ کو ٹھنڈا کرتا ہے اسلئے سخی دوزخ کی آگ سے دور اور بہت دور ہے۔ اس حدیث شریف میں عابدِ عالم مراد ہے کہ جو شخص عالم بھی ہو اور عابد بھی مگر کنجوس مکھی چوس ہو کہ نہ زکوٰۃ دے نہ خیرات وصدقات کرے وہ عالم عابد یقیناً سخی جاہل سے بدتر ہوگا کہ وہ عالم عابد بے عمل ہے حق اللہ اور حق العباد میں گرفتار ہے۔ لاکھوں اور کروروں کا بینک بیلنس ہے اور اب بھی زکوٰۃ وصدقات بٹورتا پھر رہا ہے اور لاکھوں زکوٰۃ کے نکالنے ہیں اور ایک پیسہ نکالنے کو تیار نہیں۔ لطیفہ۔ ایک مولوی کے پاس ایک کرور روپیہ تھا اس سے اسکے چاہنے والوں نے پوچھا کہ مہاراج آپ زکوٰۃ کیوں نہیں دیتے تو مولوی نے سچا جواب دیا کہ مال زکوٰۃ میں زکوٰۃ نہیں ہوتی۔ بخل بہت سی برائیوں کو جنم دیتا ہے۔ سخاوت بہت سی خوبیوں کا بیج ہے۔ غیر سخی عابد بھی کامل نہیں ہے کیونکہ بدنی عبادت پر قناعت کئے ہوئے ہے اور مالی عبادت سے آنکھ مچولی کرتا ہے کہ اچھا ہے کہ کچھ خرچ نہ ہو۔

(۱۸۲۸) زندگی سے مراد تندرستی کی زندگی ہے اور موت کے وقت سے مراد مرض الموت ہے کہ جب موت کے فرشتے نظر آنے لگیں 'موت دکھائی دینے لگے زندگی کی اُمید ٹوٹ جائے۔ تندرستی کے زمانے میں تھوڑا سا مال خیرات کرنا مرنے کے وقت بہت سا مال خیرات کرنے سے بہتر ہے۔ کیونکہ تندرستی میں صدقات وخیرات نفس پر جہاد بھی ہے۔ مرتے وقت خیرات وصدقات میں جہاد بھی نہیں ہے کہ یہ تو جا ہی رہا ہے اب اسکا کیا نقصان ہے بلکہ اپنے ورثاء کو نقصان بھی پہونچا رہا ہے۔

(۱۸۲۹) اگر ہدیہ لینے والا غنی بھی ہو اور دینے والے کے اس طرز عمل سے واقف وخبردار ہو تو وہ اسکی قدر نہیں کرتا اور وہ سمجھ لیتا ہے کہ اس نے اپنے آپکو مجھ پر مقدم رکھا ہے کہ بچی کچی چیز برباد ہو جائیگی لہٰذا فلاں کو بھیجدی جائے۔ اللہ تعالیٰ غنی بھی ہے اور ہماری نیتوں سے باخبر بھی۔ صدقات اسکی بارگاہ عالی جاہ میں ہدیہ ہیں اگر انکی بارگاہ ایزدی میں قدر چاہتے ہو تو تندرستی کے زمانے میں بھیجو کہ وہاں اخلاص دیکھا جاتا ہے۔ صدقہ دینا' غلام آزاد کرنا حالت صحت میں افضل ہے جیسا کہ سخاوت فاقہ مستی کے ماحول میں افضل ہے کہ خود بھی بھوکا ہے مگر پہلے دوسرے بھوکے کو کھلائے۔

(۱۸۳۰) مومن کامل میں یہ دونوں عادتیں ہمیشہ نہیں رہتیں کبھی اتفاقاً مومن کامل سے کنجوسی یا بدخلقی کا مظاہرہ ہو جائے تو وہ اس پر قائم نہیں رہتا بلکہ وہ پشیمان ہو جاتا ہے۔ مومن نہ بخیل ہوتا ہے اور نہ بدخلق۔ جس دل میں ایمان کامل جاگزیں ہو تو اس دل سے یہ دونوں عیب نکل جاتے ہیں۔ بدخلقی اور ہے غصہ اور ہے۔ اللہ تعالیٰ کیلئے غصہ کرنا عبادت ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) محمد رسول ہیں اللہ کے اور جو ساتھ ہیں انکے سخت ہیں بے ایمانوں پر نرم دل ہیں آپس میں (بصیرۃ الایمان افادۂ قاردی معینی ص ۱۲۷۴) بدخلقی سے مراد خلاف شرع باتیں اور حرکتیں کرنا۔

(۱۸۳۱) جو ان عیبوں پر مرجائے وہ جنتی نہیں کیونکہ وہ منافق

(۱۸۳۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم خَصْلَتَانِ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو عادتیں نہیں جمع ہوتیں کامل ایمان والے میں، کنجوسی اور بد خلقی

(۱۸۳۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ خِبٌّ وَّلَا بَخِیْلٌ وَّلَا مَنَّانٌ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں داخل ہوگا جنت میں مکار اور کنجوس اور نہ طعنہ زنی کرنے والا۔

(۱۸۳۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم شَرُّ مَا فِی الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے زیادہ بُری عادتیں جو ہوتی ہیں آدمی میں کنجوسی گھبراہٹ والی بزدلی ڈرنے والی۔

(۱۸۳۳) حدیث شریف: اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قُلْنَ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَیُّنَا

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج مطہرات نے عرض کیا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہم میں سے کون

اَسْرَعُ بِكَ لُحُوْقًا قَالَ اَطْوَلُكُنَّ یَدًا فَاَخَذُوْا قَصَبَۃً یَذْرَعُوْنَهَا وَكَانَتْ

زیادہ جلدی آپ سے ملنے والی ہے؟ فرمایا پیارے نبی نے جو تم میں زیادہ لمبے ہاتھوں والی ہے، تو لیا انہوں نے بانس تو ناپنے لگیں ہاتھ اور تھیں

سَوْدَۃُ اَطْوَلُهُنَّ یَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ اِنَّمَا كَانَ طُوْلُ یَدِهَا الصَّدَقَۃَ وَكَانَتْ اَسْرَعَنَا لُحُوْقًا

حضرت سودہ زیادہ لمبے ہاتھ والی تو جانا ہم نے بعد میں کہ تھا ان کے ہاتھ کی درازی سے مُراد صدقہ اور تھیں ہم میں سب سے جلدی پہلے ملنے والی

بِهٖ زَیْنَبُ وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَۃَ۔ (رواہ البخاری)

پیارے نبی سے حضرت زینب، حضرت زینب محبوب رکھتی تھیں صدقے کو۔

(۱۸۳۴) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَۃٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ

ترجمہ: بیشک فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہا ایک آدمی نے ضرور دونگا میں صدقہ تو نکلا وہ آدمی صدقہ لیکر

فَوَضَعَهَا فِیْ یَدِ سَارِقٍ فَاَصْبَحُوْا یَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّیْلَۃَ عَلٰی سَارِقٍ فَقَالَ

تو رکھدیا صدقہ چور کے ہاتھ میں تو صبح کو لوگ چرچا کرنے لگے کہ صدقہ دیا گیا رات چور کو تو اُس آدمی نے

व बखील की उन दो शख्सों की तरह है जिन पर लोहे की दो ज़िरहें हों कि बांध दिये हों उनके दोनों हाथों को उनके पिस्तानों और उनके गलों से और जब सख़ी सख़ावत करने लगे तो फिसल जाये ज़िरह उससे और जब बखील खैरात करने का इरादा भी करने लगे तो ज़िरह और तंग हो जाये और पकड़ लेती है हर कड़ी अपनी जगह को।

1823 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बचो तुम जुल्म ढाने से क्योंकि जुल्म ढाना कयामत के दिन तारीकियों का सबब होगा और बचो तुम कंजूसी से इसलिये कि कंजूसी ने हलाक कर दिया उनको जो थे तुमसे पहले उभारा उनको कंजूसी ने यह कि बहाया उन्होंने अपने खून को और हलाल कर लिया उन्होंने हराम को अपने लिये।

1824 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सदक़ा करो कि आयेगा तुम पर एक ऐसा ज़माना कि चलेगा आदमी अपना सदक़ा लेकर तो न पायेगा ऐसे शख्स को कि कुबूल करे ले सदक़े को, कहेगा आदमी कि अगर आप लाते इस सदक़े को कल तो ज़रुर कुबूल कर लेता मैं इस सदक़े को लेकिन आज कि नहीं है कोई ज़रुरत मुझको इस सदक़े की।

1825 हदीस शरीफ़:– अर्ज़ किया एक शख्स ने या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कौन सा

ہے۔ مومن میں اولاً تو یہ عیب ہوتے ہی نہیں اگر ہوں بھی تو اللہ تعالیٰ اسے ان عیوب سے توبہ کرنے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔ یا یہ کہ ایسا عیب دار شخص جنت میں پہلے نہ جائیگا بلکہ عذاب بھگتنے کے بعد داخلِ جنت ہوگا۔ احسان جتانا بعض صورتوں میں عبادت ہے جبکہ اس احسان جتانے سے مخاطب کی اصلاح مقصود ہو۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ)

(۱۸۳۲) بُری بزدلی یہ ہے کہ جو انسان کو کفار کے ساتھ جہاد کرنے سے اور اچھے اعمال کرنے سے روکے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اس میں مرد کا ذکر اسلئے فرمایا کہ یہ دونوں عیوب عورتوں میں' اتنے بُرے نہیں جتنا کہ مردوں میں بُرنے ہیں کہ مرد میں سخاوت اور بہادری ہونا فطری امر ہے۔

(۱۸۳۳) حضرات ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی یہ خطائے اجتہادی تھی کہ انہوں نے لمبے ہاتھ سے جسمانی ہاتھ سمجھا اور اپنے ہاتھ ناپنا شروع فرما دیا۔ جسمانی ہاتھ تو سیدتنا ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا لمبا تھا مگر دستِ سخا سیدتنا ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا دراز تھا۔ ازواج مطہرات کا نان ونفقہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے ذمۂ کرم پر تھا وہ ظاہری زندگیٔ مبارک ہو کہ باطنی زندگیٔ مبارک' کیونکہ وہ بعد وصال نبوی بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے نکاح میں ہیں کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ حیات النبی ہیں۔ سیدتنا حضرت زینب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری بیوی ہیں آپکا وصال شریف ۱۲ھ میں ہوا۔ سیدتنا حضرت سودہ کا وصال شریف ۲۴ھ میں ہوا۔ اور سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال شریف ۵۷ھ میں ہوا۔ اس حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو علم غیب ہے کہ کون کب مریگا اور موت کس حال میں ہوگی اور زندگی کس انداز سے گزرے گی اور مرنے کے بعد کس کا مقام کہاں ہوگا۔ ازواج مطہرات کا یہ عقیدہ تھا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو پانچوں علوم غیبیہ عطا ہوئے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے موت کے وقت کو بھی جانتے تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ کون نیک بخت ہے اور کون بد بخت ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سکے درجۂ ایمان اور مرتبۂ تقویٰ وطہارت سے بھی آگاہ تھے کہ بعد موت کس کا درجہ کیا ہوگا اور کون کہاں رہیگا۔ ان ازواج مطہرات کے سامنے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے صبح وشام تھے اور انہوں نے بارہا دیکھا اور سنا تھا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ غیب کی خبریں دیتے ہی رہتے ہیں۔ اے ازواج مطہرات آخری سانس تک تمہاری زندگی تقوے اور پرہیز گاری پر ہی گزرے گی اور بعد وصال بھی تمہیں میرے ہی ساتھ رہنے کا شرف نصیب ہوگا۔ مگر میرے پاس سب سے پہلے وہ پہونچے گی جو سخاوت میں آگے ہوگی۔ مومن کامل انتقال کے بعد بارگاہ نبوی میں پہونچ جاتا ہے۔ وصال نبوی قیامت یا بعد قیامت پر موقوف نہیں ہے۔ جو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے بعد انتقال جلد ملنا چاہے دیگر اعمال صالحہ کیساتھ ساتھ صدقات وخیرات خوب کرے۔ کیسے نادان شقی ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو اپنے انجام ومآل کی خبر نہیں کہ قیامت میں خدا انکے ساتھ کیا معاملہ فرمائیگا۔ جبکہ سچائی یہ ہے کہ انہیں تو یہ بھی معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کس کس کے ساتھ کیا کیا معاملہ فرمائیگا۔

(۱۸۳۴) یہ آدمی بنی اسرائیل کا ایک شخص تھا جس نے نفلی صدقہ ادا کیا تھا۔ تو اس نے رات کے اندھیرے میں وہ صدقہ فقیر سمجھ کر ایک چور کو دیدیا لوگوں پر یہ بات کھل گئی کہ رات ایک چور کو صدقے کا مال دیدیا گیا۔ یہ فرشتوں کی اطلاع پر پتہ چلا یا خود چور کے بتانے سے۔ اب اسرائیلی نے سوچا کہ میرا گزشتہ صدقہ تو بے کار و بے سود رہا اور صدقہ ادا نہ ہوا تو اس نے دوسری شب پھر صدقہ ادا کیا تو اس دوسری رات میں صدقہ زانیہ کو پہونچ گیا اور یہ بھی عوام کو پتہ چل گیا کہ رات ایک زانیہ کو صدقہ دیا گیا پھر اس اسرائیلی کا احساس بیدار ہوا کہ دوسری رات والا صدقہ بھی رائیگاں گیا کہ زانیہ نے میرا صدقہ ہڑپ لیا اس نے پھر صدقہ ادا کرنے کا ارادہ کیا اور پھر تیسری شب نکلا تو صدقہ غنی کے ہتّھے لگ گیا اور اسرائیلی پھر کفِ افسوس ملتا رہ گیا اور صبح کو پھر عوام میں اسکا بھی چرچا ہوا کہ رات صدقہ مالدار

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَعَلٰى سَارِقٍ لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ

کہا یا اللہ تعالیٰ تیرے ہی لئے ہر خوبی ہے چور کو صدقہ دینے پر اب پھر صدقہ کروں گا میں تو نکلا اپنا صدقہ لیکر تو رکھ دیا اس نے صدقہ زانیہ کے ہاتھ میں

فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى زَانِيَةٍ

پھر صبح کو لوگ چرچا کرنے لگے کہ صدقہ دیا گیا رات زانیہ کو تو کہا اُس آدمی نے یا اللہ تعالیٰ تیرے ہی لئے ہر خوبی ہے زانیہ کو صدقہ دینے پر

لَاَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهٖ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ اللَّيْلَةَ

اب پھر صدقہ کرونگا میں، پھر نکلا وہ آدمی اپنا صدقہ لیکر تو رکھ دیا اس آدمی نے صدقہ مالدار کے ہاتھ میں پھر صبح کو لوگ چرچا کرنے لگے کہ رات

تَصَدَّقَ عَلٰى غَنِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ وَزَانِيَةٍ وَغَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيْلَ لَهٗ

صدقہ دیا گیا مالدار کو تو اس آدمی نے کہا یا اللہ تعالیٰ تیرے ہی لئے ہر خوبی ہے کہ صدقہ دیا گیا چور کو اور زانیہ کو اور مالدار کو تو کہا گیا اس آدمی سے

اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهٖ وَاَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا

کہ لیکن تیرا صدقہ چور کو تو شاید کہ وہ بچا رہے چور چوری سے اور لیکن زانیہ تو شاید کہ زانیہ بچی رہے زناء سے

وَاَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهٗ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ. (رواہ البخاری والمسلم)

اور لیکن مالدار کہ شاید وہ عبرت حاصل کرے پھر خرچ کرے اس میں سے جو عطا فرمایا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے۔

(۱۸۳۵) حدیث شریف: عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اس درمیان کہ ایک شخص کسی علاقے کے جنگل میں تھا کہ سنی اس نے آواز

فِيْ سَحَابَةٍ اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَهٗ فِيْ حَرَّةٍ فَاِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ

بادل میں کہ سیراب کر فلاں کے باغ کو پھر چلا ایک طرف کو یہ بادل تو برسایا اس نے اپنا پانی ایک پتھریلی زمین پر تو اسی وقت ایک نالی نے ان نالیوں میں سے

قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهٗ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِيْ حَدِيْقَتِهٖ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمَسْحَاتِهٖ

جمع کر لیا پانی تمام کا تمام تو پیچھے پیچھے چلدیا یہ شخص پانی کے کہ وہاں ایک شخص کھڑا ہے اپنے باغ میں کہ پھیر رہا ہے پانی کو اپنے بیلچے سے

सदक़ा बड़ा है सवाब के ऐतबार से? फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने यह कि सदक़ा करो तुम और तुम ठीक ठाक हो कि खौफ़ करते हो फ़क़ीरी का और उम्मीद रखते हो अमीरी की और न इतनी देर लगाओ कि जब पहुंच जाये जान गले को तो तुम कहो फलां के लिये इतना है और फलां के लिये इतना है हालांकि वो माल हो ही चुका है फलां का।

1826 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू ज़र गिफ़ारी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं पहुंचा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की प्यारी बारगाह में और प्यारे नबी बैठे थे काबे शरीफ़ के साये में फिर जब देखा प्यारे नबी ने मुझको फ़रमाया प्यारे नबी ने कि लोग घाटे में हैं, रब्बे काबा की कसम, मैंने अर्ज़ किया कुरबान आप पर मेरे माँ–बाप वो कौन हैं? फ़रमाया प्यारे नबी ने वो कसरत रखने वाले हैं मालों की सिवाये इसके कि जिसने ख़र्च किया ऐसे ऐसे और ऐसे अपने आगे अपने पीछे अपने दायें अपने बायें, और थोड़े ही हैं वो लोग।

1827 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सख़ी क़रीब है अल्लाह तआला से, करीब है जन्नत से, करीब है लोगों से, दूर है आग से, और बख़ील दूर है अल्लाह तआला से और दूर है जन्नत से और दूर है लोगों से और करीब है आग से और जाहिल सख़ी ज़्यादा महबूब है अल्लाह तआला को कंजूस इबादत गुज़ार से।

اڑا لے گیا۔ اسرائیلی کا ان تینوں شب کے صدقے کے بارے میں حمد الٰہی بجالانا بطور شکر برائے تعجب تھا کہ وہ دل تنگ نہ ہوا بلکہ حمد الٰہی بجالایا اللہ تعالیٰ کا شکر ہی ادا کیا اور تعجب کے طور پر کہا کہ مقبولان دربار الٰہی مصیبت پر شکر وحمد ہی ادا کرتے ہیں۔ مسلسل تین دن صدقات وخیرات کرنے کے بعد بھی کامیاب نہ ہوسکا اور صدقہ غیر مصرف میں پہونچ گیا۔ اب کیا کروں کہ صدقہ ٹھیک ہاتھوں میں پہونچے اور مستحقین صدقات اس سے فیضیاب ہوسکیں کہ تین شب کی خیرات تو بیکار ہوگئی۔ تو اسے خوش خبری دی گئی کہ تیرے تینوں راتوں کے صدقات بیکار نہ گئے کہ چور کیلئے چوری اور زانیہ کیلئے زنا سے بچنے کا ذریعہ بن جائیگا اور مالدار کیلئے سخاوت کی تبلیغ کا ذریعہ بن گیا۔ صدقۂ نافلہ فساق وفجار کو دینے سے بھی ادا ہوجاتا ہے اور اگر مالدار کو بھی دیدیا تب بھی ادا ہوجاتا ہے۔ اگر زکوٰۃ غلطی سے غیر مصرف میں خرچ کردیجائے مثلاً کسی کو فقیر سمجھ کر زکوٰۃ دی پھر معلوم ہوا کہ وہ شخص مالدار ہے جسکو زکوٰۃ دی گئی ہے تو زکوٰۃ بھی ادا ہوجائیگی۔ اسکا دوبارہ دینا واجب نہیں۔ لینے والے نے مال زکوٰۃ اگر غلطی سے لے لیا حالانکہ وہ اس زکوٰۃ کا مستحق نہ تھا تو حلال ہے اور جان بوجھ کر لیا تو حرام ہے۔ **حدیث شریف:** سیدنا حضرت معن ابن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میرے والد گرامی نے صدقہ کے کچھ دینار مسجد میں رکھے میں نے اٹھالئے یہ واقعہ بارگاہ نبوی میں پیش ہوا تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا اے یزید تمہارے لئے تمہاری نیت اور اے معن جو تم نے لیا وہ تمہارا ہے (فتح القدیر، مرقاۃ شریف)

(۱۸۳۵) بادلوں پر ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جسکے حکم سے بادل آتے جاتے ہیں برستے ہیں اور کھل جاتے ہیں۔ گرج فرشتوں کی آواز ہی ہوتی ہے جو بادلوں کو حکم جاری کرتا ہے۔ یہ شخص ولی ہوسکتا ہے جس نے گرج کو سنکر سمجھ لیا کہ کیا احکام جاری ہورہے ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ان دو شخصوں کے نام ارشاد نہ فرمائے کہ انکے نام لینے کی ضرورت نہ تھی۔ نام نہ لینا اسلئے نہیں تھا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو انکے ناموں کا علم نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام بھی بتائے اور تمام چیزیں دکھائیں بھی۔ جب حضرت آدم کو سب چیزیں دکھائی بھی گئیں اور نام بھی بتائے گئے تو پھر محبوب اعظم سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے کیا چھپایا گیا ہوگا۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اور سکھائے اللہ نے آدم کو نام تمام چیزوں کے پھر رکھا انکو فرشتوں کے سامنے تو فرمایا اللہ نے تو بتاؤ تم مجھے نام ان چیزوں کے اگر ہو تم سچے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۲۴) علم سے کورے ایمان سے عاری ہی اس قسم کی باتیں کرتے ہیں کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو فلاں چیز کا علم نہیں اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو عطائے الٰہی سے بھی علم غیب نہیں۔ آنے والے شخص نے باغ والے شخص سے پوچھا وہ کونسا نیک عمل ہے کہ بادلوں میں تیرا ذکر ہے۔ تو باغ والے شخص نے کہا کہ میرے باغ میں جو پیداوار ہوتی ہے تو میں اس پیداوار کے تین حصے کرتا ہوں ایک حصہ خیرات کردیتا ہوں اور ایک حصہ اپنے اور اپنے اہل وعیال کیلئے رکھتا ہوں اور ایک حصہ پھر باغ کیلئے رکھ لیتا ہوں۔ چھپی نیکیاں معلوم کرنا تاکہ اس نیکی پر عمل کیا جائے جائز ہی نہیں بلکہ بہتر ہے اور عیب جوئی منع ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اے ایمان والو! بچو تم بہت سے گمانوں سے بیشک بعض گمان گناہ ہوتا ہے اور نہ تلاش کرو عیوب اور نہ غیبت کرے بعض تمہارا بعض کی۔ کیا پسند کرتا ہے کوئی تم میں کا یہ کہ کھائے گوشت مَرے بھائی کا اپنے تو ناپسند کروگے تم اسکو۔ اور ڈرو تم اللہ سے بے شک اللہ بہت توبہ قبول فرمانے والا بے انتہا رحم والا ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۲۸۲) اپنی چھپی ہوئی نیکیاں کسی پر ظاہر کرنا کہ وہ بھی اس پر عمل کرے یہ ریاء ونمائش اور دکھاوا نہیں ہے بلکہ تبلیغ ہے اور کار ثواب ہے۔ یہ کبر وفخر نہیں ہے بلکہ ذکر وشکر ہے۔

(۱۸۳۶) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا امتحان لیتا ہے۔ کبھی شفا دیکر کبھی مال دیکر اور کبھی کچھ طلب فرماکر اور یہ امتحان اللہ تعالیٰ اپنے علم کیلئے نہیں بلکہ مخلوق کے سامنے مثال قائم فرمانے کیلئے تاکہ لوگوں کو عبرت ونصیحت ہو کہ اللہ والے ہر حال میں صبر کو وطیرہ شکر کو شیوہ بناتے ہیں۔ یہ فرشتہ یا تو حکیم وطبیب کی شکل میں ہوگا یا مستجاب الدعوات ولی کی صورت میں اسی لئے کوڑھی، گنجے اور اندھے گروپ

فَقَالَ لَهُ يَاعَبْدَاللّٰهِ مَااسْمُكَ قَالَ فُلَانُ الْاِسْمَ الَّذِىْ سَمِعَ فِى السَّحَابَةِ

تو کہااس آنیوالے شخص نے اس باغ میں کھڑے شخص سے اے اللہ تعالیٰ کے بندے تیرا کیا نام ہے؟ تواس شخص نے کہا کہ فلاں جونام کہ سناتھا بادل میں

فَقَالَ لَهُ يَاعَبْدَاللّٰهِ لِمَا تَسْأَلُنِىْ عَنْ اِسْمِىْ فَقَالَ اِنِّىْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِى السَّحَابِ

تو کہااس باغ میں کھڑے شخص نے اس آنیوالے شخص سے کہ اے بندۂ خدا کیوں پوچھتا ہے تو مجھ سے میرانام تو کہااس شخص نے بیشک میں نے سنی آواز بادل میں

الَّذِىْ هٰذَا مَاءُهُ وَيَقُوْلُ اِسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاِسْمِكَ فَمَاتَصْنَعُ فِيْهَا قَالَ اَمَّا اِذَا قُلْتَ هٰذَا فَاِنِّىْ

یہ پانی جس بادل کا ہے اوروہ کہہ رہا ہے سیراب کرفلاں کے باغ کوتیرانام لیکرتو تو کیانیکی کرتا ہے اسمیں؟ توباغ والے نے کہا کہ جب تو یہ کہہ رہا ہے تو بیشک میں

اَنْظُرُ اِلٰى مَايَخْرُجُ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَاٰكُلُ اَنَاوَعِيَالِىْ ثُلُثًا وَاَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهُ (رواہ مسلم)

غور کرتا ہوں اسمیں جونکلتا ہے اس باغ سے تو صدقہ کرتا ہوں اسکا ایک تہائی اور کھا تا ہوں میں اور میرے اہل خانہ تہائی اور اسکا تہائی اسی میں پھرخرچ کرتا ہوں۔

(۱۸۳۶) حدیث شریف: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِىَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ اِنَّ ثَلٰثَةً مِنْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی بیشک انہوں نے سنا پیارے نبی ﷺ سے فرماتے ہیں پیارے نبی بیشک تین تھے بنی اسرائیل میں سے

اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰى فَاَرَادَاللّٰهُ اَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًافَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَىُّ شَىْءٍ

کوڑھی اور گنجا اور اندھا تو ارادہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہ کہ امتحان فرمائے انکا تو بھیجا انکی طرف ایک فرشتہ تو آیا فرشتہ کوڑھی کے پاس تو کہا کہ کونسی چیز

اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّى الَّذِىْ قَدْ قَذِرَنِىَ النَّاسُ قَالَ

زیادہ پسند ہے تجھکو؟ تو کوڑھی بولا اچھارنگ اوراچھی کھال اور دور ہوجائے مجھ سے وہ بیماری جسکی وجہ سے گھن کرتے ہیں مجھ سے لوگ، فرمایا پیارے نبی نے

فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ اُعْطِىَ لَوْنًاحَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَاَىُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ

تو ہاتھ پھیرا اس پرتو دور ہوگئی اس کوڑھی سے اسکی بیماری اور عطا فرمایا اچھا رنگ اور اچھی کھال اور کہا فرشتے نے کونسا مال زیادہ پسند ہے تجھے؟

قَالَ الْاِبِلُ اَوْقَالَ الْبَقَرُشَكَّ اِسْحٰقُ اِلَّااِنَّ الْاَبْرَصَ وَالْاَقْرَعَ قَالَ اَحَدُهُمَا الْاِبِلُ

تو کوڑھی بولا کہ اونٹ یا فرمایا پیارے نبی نے گائے، حضرت اسحاق راوی نے شک فرمایا ہے، مگر بیشک کوڑھی اور گنجے میں سے ایک نے اونٹ

1828 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यह कि आदमी सदक़ा करता है अपनी ज़िंदगी में एक दिरहम तो बेहतर है उसके लिये सदक़ा करने से सौ दिरहम, अपनी मौत के वक़्त।

1829 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मिसाल उसकी जो ख़ैरात करता है अपनी मौत के वक्त या गुलाम आज़ाद करे, उसकी ऐसी है जो हदिया देता है जब पेट भर जाये।

1830 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दो आदतें नहीं जमा होतीं कामिल ईमान वाले में, बदखुलकी और कंजूसी।

1831 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं दाखिल होगा जन्नत में मक्कार और कंजूस और न तानाज़नी करने वाला।

1832 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सबसे ज़्यादा बुरी आदतें जो होती हैं आदमी में कंजूसी घबराहट वाली बुज़दिली डरने वालीं

1833 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बअज़ अज़वाजे़ मुताहरात ने अर्ज़ किया प्यारे नबी से कि हममें से कौन ज़्यादा जल्दी आपसे मिलने वाली हैं? फ़रमाया प्यारे नबी ने जो तुममें ज़्यादा लम्बे हाथों वाली है, तो लिया उन्होंने बांस तो नापने लगीं हाथ और थीं हज़रते सौदा ज़्यादा लम्बे

نے دعاء یا دوا کی خواہش کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کے ہاتھ پھیرنے سے بیماریاں دور ہوتی ہیں آلام ومصائب کا قلعہ قمع ہوتا ہے۔ بلکہ مقبولوں کے ہاتھ پاؤں کے دھوون سے شفاملتی ہے۔ آب زمزم شریف سیدنا حضرت اسماعیل علیہ السلام کے قدموں کا دھوون ہے جو صبح قیامت تک کیلئے شفاء ہے۔ سیدنا حضرت ایوب علیہ السلام کے پائے اقدس کا غسالہ شفا تھا۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) مارئیے پاؤں سے اپنے یہ نہانے کیلئے ٹھنڈا چشمہ اور پینے کا (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۱۱۸) اب اس آیت کریمہ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:

سیدنا حضرت ایوب علیہ السلام نے حکم الٰہی کے مطابق زمین پر اپنا پاؤں مارا اور اس سے آب شیریں کا چشمہ ظاہر ہوا آپ نے اس چشمے سے آب شیریں پیا بھی اور غسل بھی فرمایا اور تمام ظاہری و باطنی امراض اور تکلیفیں دور ہوگئیں۔ شیطان میں بیمار کرنے کی قوت ہے جیسے بعض کھانوں میں بیمار کرنے کی تاثیر ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں میں بعطائے الٰہی شفا دینے کی طاقت ہے سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ ارشاد باری ہے: (ترجمہ) میں اچھا کرتا ہوں اندھے کو اور کوڑھی کو (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی پارہ۳ ص ۱۳۸) ان نوری حضرات کی طاقت وقوت ناری مخلوق کی طاقت وقوت سے زیادہ ہے۔ بزرگوں کے پاؤں کا دھوون بھی شفاء ہے اسی لئے اسکو وسیلہ شفا بنایا گیا۔ اطباء کہتے ہیں کہ اب بھی خارش (کھجلی) میں ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا مفید ہے جو اس آیت کریمہ سے ثابت ہے۔ بزرگوں کا تکلیف کی جگہ ہاتھ رکھ کر فیض دینا جائز ہے اور عمل سلب امراض جائز ہے یعنی چھو کر بیماری دور کر دینا درست ہے فرشتے نے جو اونٹنی اور گائے بکری تینوں کو دیں کہیں خرید کر نہ لایا تھا۔ فرشتے سے دست غیب میں جو مال ملے وہ حلال ہے۔ جنّات کا لایا ہوا مال حلال نہیں کہ وہ اکثر دوسروں کا مال چوری کر کے لاتے ہیں۔ فرشتے نے مال بھی دیا اور مقبول دعاء بھی دی اور اس دعاء سے مال میں برکت بھی خوب ہوئی۔ شعر:

یہ انکا کرم ہے کہ کرم کر کے دعاء دیں
لے بھیک ترا سارے زمانے میں بھلا ہو (یاولی)

(۱) ابرص یعنی کوڑھی (۲) گنجا (۳) اندھا۔ ان تینوں پر ہاتھ پھیرتے ہی انکا سارا مرض وعیب ختم ہوگیا اور اس میں گھنٹوں کی بات نہیں بلکہ آناً فاناً یہ امراض دور ہوئے کوڑھی کا کوڑھ ختم ہوگیا۔ آج بھی سیدنا حضور اللہ ہو میاں پیلی بھیتی کے جد کریم سیدنا حضرت شاہ سید گل بابا میاں تورڈھیر شریف کے آستانے کی خاک پاک جزامیوں کوڑھیوں برصیوں کیلئے تیر بہدف شفاء ہے۔ سیدنا تاج الشرفاء حضور قبلۂ عالم حضرت علامہ مولانا الحاج سید محمد عبدالرشید میاں اور سیدنا تاج الفقہاء حضور سراج عالم حضرت علامہ قاضی سید محمد عبدالاحد میاں مدظلہما یہ خاک پاک بھارت میں لاتے ہیں اور بلا قیمت جزام کے مریضوں کو عطا فرماتے ہیں اور جزامی جزام وکوڑھ سے شفاء پاتے ہیں۔ جس طرح یہ نہیں کہا جاسکتا کہ فرشتے کے چھولینے سے گنج بھی ختم ایک دم بال کیسے اُگ آئے اور بڑھ بھی گئے دوسروں کے بالوں سے خوشنما بھی تھے کیونکہ یہ کراماتی بال تھے۔ اسی طرح خاصان خدا حضرات اولیاء کرام کی کرامتوں کا بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ جب فرشتوں میں یہ کرامت وکمال ہوسکتا ہے تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری امت کے پیارے اولیاء کبار کے فیوض وبرکات اور کمالات وکرامات کی رفعتوں کا تو کہنا ہی کیا ہے اور وہ ذات گرامی کہ خود فرشتے جسکے نور کے صدقے میں بنے ہیں انکا ہر کمال بے مثال ہے۔ سچائی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے دافع البلاء ہوتے ہیں۔ اسی لئے درود تاج شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو **دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والسحر والالم** فرمایا گیا ہے۔ حدیث شریف میں مذکور اندھا اس اندھے سے اچھا اور بہت اچھا تھا جس اندھے نے یہ لکھا ہے کہ درود تاج شریف میں شرکیہ الفاظ مذکور ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے اندھوں برصیوں اور گنجوں سے امت مسلمہ کو محفوظ فرمائے آمین بجاہِ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

فرشتے شکل انسانی میں آسکتے ہیں مگر وہ فرشتے ہی ہوتے ہیں کوئی بے وقوف فرشتوں کو شکل انسانی میں دیکھکر "اپنے جیسا بشر" نہ سمجھے۔ مغالطہ دیکر امتحان لینا جائز ہے کہ یہ دھوکہ نہیں ہے بلکہ امتحان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ بندے سے بھی مدد طلب کرنا جائز ہے۔

وَقَالَ الْاٰخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَاُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَآءَ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا قَالَ

کہا تھا اور دوسرے نے گائے اور فرمایا کہ اسے گیا بھن اونٹنی دیدی گئی، پھر فرشتے نے کہا کہ برکت دے اللہ تجھ کو اس اونٹنی میں، فرمایا پیارے نبی نے

فَاَتَى الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ وَيُذْهَبُ عَنِّيْ هٰذَا الَّذِيْ

کہ پھر آیا وہ فرشتہ گنجے کے پاس پھر کہا فرشتے نے کونسی چیز زیادہ پسند ہے تجھ کو؟ تو گنجا بولا بال! اور دور ہو جائے مجھ سے یہ بیماری کہ جس کی وجہ سے

قَدْ قَذِرَنِيَ النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَالَ وَاُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا

گھن کرتے ہیں مجھ سے لوگ، فرمایا پیارے نبی نے تو ہاتھ پھیرا فرشتے نے اس پر تو دور ہوگئی بیماری اس سے، فرمایا پیارے نبی نے دیدیے گئے اچھے بال

قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَاُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا

کہا فرشتے نے کونسا مال زیادہ پسند ہے تجھے؟ تو گنجا بولا گائے! تو دیدی گئی گیا بھن گائے اور کہا فرشتے نے برکت دے اللہ تعالیٰ تجھ کو اس گائے میں،

قَالَ فَاَتَى الْاَعْمٰى فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ اَنْ يَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَاُبْصِرَ

فرمایا پیارے نبی نے پھر آیا فرشتہ اندھے کے پاس تو کہا کونسی چیز زیادہ پسند ہے تجھے؟ اندھا بولا کہ لوٹا دے اللہ تعالیٰ مجھے میری بینائی کہ دیکھوں میں

بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ

اسکے ذریعے لوگوں کو، فرمایا پیارے نبی نے تو ہاتھ پھیرا فرشتے نے اس پر تو لوٹا دی اللہ تعالیٰ نے اسکو اسکی بینائی، فرشتے نے کہا کہ کونسا مال زیادہ پسند ہے تجھ کو؟

قَالَ الْغَنَمُ فَاُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا فَاُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْاِبِلِ

تو کہا اندھے نے بکریاں، تو عطا فرمادی گئی گیا بھن بکری، پھر دونوں جانوروں نے بچے دیے اور یہ بھی بیاہی تو ہو گیا اسکے پاس ایک جنگل اونٹوں کا

وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ اِنَّهُ اَتَى الْاَبْرَصَ فِيْ صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ

اور اسکے پاس گایوں کا جنگل اور اسکے پاس بکریوں کا جنگل، فرمایا پیارے نبی نے پھر بیشک فرشتہ آیا کوڑھی کے پاس اپنی اُسی شکل صورت میں تو کہا

رَجُلٌ مِسْكِيْنٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِيْ سَفَرِيْ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ

کہ مسکین شخص ہوں کہ جاتے رہے میرے اسبابِ سفر، میری حالتِ سفر میں کہ نہیں پہونچ سکتا میں اپنے گھر آج بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد کے اور تیری مدد کے

हाथ वाली तो जाना हमने बाद में कि था उनके हाथ की दराज़ी से मुराद सदक़ा और थीं हममें सबसे जल्दी पहले मिलने वाली प्यारे नबी से हज़रते ज़ैनब, हज़रते ज़ैनब महबूब रखती थीं सदके को।

1834 हदीस शरीफ़:– बेशक फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह स़ल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि कहा एक आदमी ने ज़रुर दूंगा मैं सदक़ा तो निकला वो आदमी सदक़ा देकर तो रख दिया सदक़ा चोर के हाथ में तो सुबह को लोग चर्चा करने लगे कि सदक़ा दिया गया रात चोर को तो उस आदमी ने कहा या अल्लाह तआला तेरे ही लिये हर खूबी है चोर को सदक़ा देने पर अब फिर सदक़ा करूँगा मैं तो निकला अपना सदक़ा लेकर तो रख लिया उसने सदक़ा ज़ानिया के हाथ में फिर सुबह को लोग चर्चा करने लगे कि सदक़ा दिया गया रात ज़ानिया को तो कहा उस आदमी ने या अल्लाह तआला तेरे ही लिये हर खूबी है ज़ानिया को सदक़ा देने पर अब फिर सदक़ा करूँगा मैं, फिर निकला वो आदमी अपना सदक़ा लेकर तो रख दिया उस आदमी ने सदक़ा मालदार के हाथ में फिर सुबह को लोग चर्चा करने लगे कि रात सदक़ा दिया गया मालदार को तो उस आदमी ने कहा या अल्लाह तआला तेरे लिये ही हर खूबी है कि सदक़ा दिया गया चोर को और ज़ानिया को और मालदार को तो कहा गया उस आदमी से कि लेकिन तेरा सदक़ा चोर को तो शायद कि वो बचा रहे चोर चोरी से और लेकिन ज़ानिया तो शायद ज़ानिया बची रहे ज़िना से और लेकिन मालदार कि

جیسا کہ حدیث شریف میں مذکور ہے۔ خود اللہ تعالیٰ نے بھی ارشاد فرمایا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) مگر یہ کہ غنی کر دیا انکو اللہ نے اور اسکے رسول نے اپنے کرم سے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۶۶) اس حدیث شریف میں تعلیم ہے کہ انسان اپنے گزشتہ بُرے وقت کو بھی یاد رکھے اور دولت وثروت، عیش وعشرت میں پڑ کر اپنے محسنوں کو نہ بھول جائے جیسا کہ اس حدیث شریف میں ہے کہ کوڑھی اور گنجے نے محسن کشی کی بدترین مثال قائم کی اور اندھے شخص نے احسان مندی کا ریکارڈ قائم کر دیا۔ کوڑھی اچھا ہو گیا تھا فرشتے کی دوسری دعاء سے پھر کوڑھی ہو گیا۔ گنجا پھر گنجا ہو گیا۔ فقیروں کے بھیس میں کبھی مقبولان بارگاہ خدا بھی آجاتے ہیں اسلئے کبھی کسی سائل کو جھڑکنا نہ چاہئے۔ بصارت مل جانے والے کو بصیرت بھی مل گئی کہ اس نے اپنا سارا مال اس فرشتے کے سامنے رکھدیا جو فقیر کا روپ دھار کے آیا تھا کہ چاہے جتنا لیلے یہ سخاوت تو ہے ہی مگر شاندار سخاوت ہے۔ امتحان میں پاس، فیل ہونا یہ ہے کہ کوڑھی پھر کوڑھی ہو گیا گنجا پھر گنجا ہو گیا مال بھی گیا اور صحت بھی رخصت اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں اضافہ۔ اور بصارت پانے والا بصیرت بھی پا گیا اور مال بھی باقی رہا اور بینائی بھی قائم رہی اور رضاء خدا کا اضافہ اپنی جگہ۔ نیکی کا ارادہ بھی نیکی ہے کہ صدقہ دینے کا اس نے ارادہ ہی کیا صدقہ دیا نہیں مگر انعامات کی بوچھار اپنی جگہ۔

(۱۸۳۷) اگر گھر میں کچھ بھی کھانے پینے کا سامان نہ ہو اور نقدی بھی نہ ہو اور سائل دروازے پر ہو تو صاحب خانہ کا کیا کردار ہونا چاہیے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے تعلیم عنایت فرمائی کہ دروازے پر آئے سائل کو کچھ نہ کچھ دیدیا جائے وہ چاہے معمولی سے معمولی اور حقیر سے حقیر چیز ہی کیوں نہ ہو یہ ضروری نہیں کہ کوئی اعلیٰ چیز ہو تب ہی خیرات کیجائے۔ بحالت مجبوری سائل کو منع کرنا پڑے تو یہ ناجائز بھی نہیں ہے۔ ضرورت مند کو جہاں تک ممکن ہو کچھ نہ کچھ دیدینا ہی چاہئے اور پیشہ ور فقیروں کو منع کر دینا جائز وضروری ہے تاکہ ضرورت مند محروم نہ رہ جائیں۔

(۱۸۳۸) سوال کرتے وقت سائل کو چاہئے کہ صاحب خانہ کو دعائیں دے۔ صاحب خانہ کو پیار آہی جائیگا اور بھیک مل ہی جائیگی۔ اپنی حالت زار کا رونا نہیں رونا چاہئے اور نہ ہی غزلیں اور قصیدے پڑھ کر بھیک مانگنا چاہئے۔ بھیک مانگنے کی غرض سے آیات مبارکہ پڑھنا سخت ممنوع ہے (شامی) سائل کو بھیک دینا چاہئے اور اگر مجبوری ہے تو سائل کو دھتکارنا پھٹکانا جھڑکنا نہیں چاہئے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور جو مانگنے والا ہے تو اسکو نہ جھڑکئے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۵۴۶) بلکہ اگر فقیر کو کچھ دینے کی پوزیشن میں نہیں ہیں تو کہدے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں برکت دے یا کہدے کہ اللہ تعالیٰ غنی وکریم ہے یا یہ کہدے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس مانگنے سے بے پرواہ کردے یا یہ کہدے کہ معاف کیجئے جیسا کہ ہندوستان میں کہا بھی جاتا ہے۔ اگر کوئی بھکاری اتنا کہدینے پر بھی اڑا رہے اور ضد کرے تو اسے صاف صاف منع کردے کہ اب وہ سائل و بھکاری نہیں بلکہ ضدی واڑیل ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے حضرت ام سلمہ سے دریافت فرمایا کہ کیا گھر میں کھانے کو کچھ ہے۔ یہاں بھی نادانوں کی رگِ حماقت پھڑکے گی کہ اگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو ڈھکی چھپی باتوں کا علم ہے تو پھر کیوں دریافت فرمایا۔ تو یہ اگلے سوال کی تمہید کے طور پر ہے اور اس میں بھی تعلیم امت ہے کہ جا کر رکھی چیز کو ایک دم نہ کھا لیا جائے بلکہ اہل خانہ سے معلومات کیجائے تاکہ کسی کی امانت پر ہاتھ صاف نہ ہو جائے۔ یہ تعلیم وتبلیغ کیلئے دریافت فرمایا لاعلمی کیلئے نہیں۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو دوسرے کے گھروں کے کھانے کو جانتے تھے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اور میں خبر دیتا ہوں تمکو اسکی جو تم کھاتے ہو اور جو تم ذخیرہ کرتے ہو اپنے گھروں میں (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۳۸)۔ شعر:

علوم دو جہاں کو انتخاب قادری ہم تو
نبی کے بحر علمی کا بس اک قطرہ سمجھتے ہیں (یا نبی)

جب سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علم کا یہ عالم ہے تو اعلم الخلق کے علم وسیع کا کیا عالم ہوگا۔ پھر اسی حدیث شریف کے اخیر میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنے علم غیب کا اظہار و اعلان فرمایا کہ آپ سائل کو منع کرتے وقت بظاہر وہاں موجود بھی نہ تھے مگر آپ نے اس پورے واقعہ کی خبر دی اور گوشت کے پتھر

اَسَالُكَ بِالَّذِیْ اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِیْرًا اَتَبَلَّغُ بِهٖ فِیْ سَفَرِیْ

اور سوال کرتا ہوں میں اسکے نام پر جسنے عطا فرمایا تجھ کو اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مال اونٹ تا کہ پہنچ جاؤں میں اپنے ٹھکانے اس امداد کی وجہ سے اپنے اس سفر میں

فَقَالَ الْحُقُوْقُ كَثِیْرَةٌ فَقَالَ اِنَّهٗ كَاَنِّیْ اَعْرِفُكَ اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ یَقْذِرُكَ النَّاسُ فَقِیْرًا فَاَعْطَاكَ اللّٰهُ مَالاً

تو کوڑھی بولا کہ حقوق بہت ہیں، فرشتے نے کہا بیشک میں تجھے پہچانتا ہوں کیا تو کوڑھی نہ تھا گھن کرتے تھے لوگ تجھ فقیر سے پھر عطا فرمایا تجھ کو اللہ تعالیٰ نے مال

فَقَالَ اِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَیَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰی مَاكُنْتَ

تو کوڑھی بولا کہ بس میں تو وارث ہوں اس مال کا پُشت در پُشت سے، تو فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہو تو کردے اللہ تعالیٰ تجھ کو ویسا ہی جیسا تو تھا

قَالَ وَاَتَی الْاَقْرَعَ فِیْ صُوْرَتِهٖ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ مَاقَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَیْهِ

فرمایا پیارے نبی نے اور آیا فرشتہ گنجے کے پاس اپنی اُسی شکل میں تو کہا اس نے ان سے اُسی کے مثل جو کہا تھا اس نے کوڑھی سے اور جواب دیا گنجے نے فرشتے کو

مِثْلَ مَا رَدَّ عَلٰی هٰذَا فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَیَّرَكَ اللّٰهُ اِلٰی مَاكُنْتَ قَالَ وَاَتَی الْاَعْمٰی

اُسی کے مثل جو جواب دیا تھا کوڑھی نے فرشتے کو تو فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ تجھے ویسا ہی کردے جیسا تو تھا، فرمایا پیارے نبی نے اور آیا فرشتہ اندھے کے پاس

فِیْ صُوْرَتِهٖ وَهَیْئَتِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِیْنٌ وَابْنُ سَبِیْلٍ اِنْقَطَعَتْ بِیَ الْحِبَالُ فِیْ سَفَرِیْ فَلَا بَلَاغَ لِیَ الْیَوْمَ

اپنی اُسی شکل وصورت میں تو کہا میں مسکین شخص کو کہ ختم ہوگئے ہیں میرے اسبابِ سفر میرے سفر میں کہ نہیں پہونچ سکتا میں آج اپنی منزل تک

اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ اَسْئَالُكَ بِالَّذِیْ رَدَّ عَلَیْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ

سوائے تیری مدد کے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے، میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اسکے نام پر جس نے لوٹائی تجھ پر تیری بینائی ایک بکری کا کہ پہونچ جاؤں میں اپنے مقام

بِهَا فِیْ سَفَرِیْ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اَعْمٰی فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَیَّ بَصَرِیْ فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ

پر اسکے ذریعے سے اپنے اس سفر میں، تو کہا اس نے میں اندھا تھا تو لوٹائی مجھے اللہ تعالیٰ نے میری بینائی تو لے لے جو تیرا من چاہے اور چھوڑ دے

مَا شِئْتَ فَوَاللّٰهِ لَا اَجْهَدُكَ الْیَوْمَ بِشَیْءٍ اَخَذْتَهٗ لِلّٰهِ فَقَالَ اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا اُبْتُلِیْتُمْ

جو تیرا دل چاہے نہیں چوں چوں کرونگا میں آج تجھ سے کسی چیز کے بارے میں جو لیگا تو اللہ تعالیٰ کیلئے، پھر فرشتے نے کہا رکھ لے اپنا مال! بس امتحان لیا گیا تھا تمہارا

शायद वो इबरत हासिल करे फिर खर्च करे उसमें से जो अता फ़रमाया है उसको अल्लाह तआला ने।

1835 हदीस शरीफ़:— प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि इस दरमियान एक शख्स किसी इलाके के जंगल में था कि सुनी उसने आवाज़ बादल में कि सैराब कर फलां के बाग को, फिर चला एक तरफ़ को यह बादल तो बरसाया उसने अपना पानी एक पथरीली ज़मीन पर तो उसी वक्त एक नाली ने उन नालियों में से जमा कर लिया पानी तमाम का तमाम तो पीछे पीछे चल दिया यह शख्स पानी के कि वहाँ एक शख्स खड़ा है अपने बाग में कि फेर रहा है पानी को अपने बेलचे से और कहा उस आने वाले शख्स ने उस बाग में खड़े शख्स से कि ऐ अल्लाह तआला के बंदे तेरा क्या नाम है? तो उस शख्स ने कहा कि फलां, जो नाम कि सुना था बादल में, तो कहा उस बाग में खड़े शख्स ने उस आने वाले शख्स से कि ऐ बंदा ए खुदा क्यों पूछता है तू मुझसे मेरा नाम तो कहा उस शख्स ने बेशक मैंने सुनी आवाज़ बादल में यह पानी जिस बादल का है और वो कह रहा है सैराब कर फलां के बाग को तेरा नाम लेकर तो तू क्या नेकी करता है इसमें तो बाग वाले ने कहा जब तू यह कह रहा है तो बेशक मैं गौर करता हूँ इसमें जो निकलता है इस बाग से तो सदका करता हूँ उसका एक तिहाई और खाता हूँ मैं और मेरे अहले खाना तिहाई और उसका तिहाई इसी में फिर खर्च करता हूँ।

ہو جانے کی خبر دی اور اس حقیقت کا انکشاف فرمادیا کہ بظاہر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ دولت سرائے اقدس میں جلوہ افروز نہ بھی ہوں مگر انہیں خبر سب کچھ کی رہتی ہے۔ کہاں کیا ہو رہا ہے کون کیا کہہ رہا ہے وہ نگاہِ سرورِ کونین سے پوشیدہ نہیں۔ اہل خانہ نے بھکاری کے آنے اور اسے بھیک نہ دینے کا واقعہ بیان نہ کیا تھا'' مگر ہر خبر کی ہمیں خبر'' کا مظاہرہ فرمایا۔ صدقۂ نافلہ نہ دینا کوئی گناہ نہ تھا مگر بڑوں کی بات بڑی ہوتی ہے انکو اسی بات پر تنبیہ فرمائی گئی کہ یہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری فیاض چوکھٹ ہے یہاں سے کوئی محروم نہ جانا چاہئے۔ اہل خانہ کی تعلیم کیلئے گوشت پتھر ہو گیا۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے عین ممکن ہے۔ پچھلی امتوں میں کتنے بندر بن گئے یا سور بن گئے۔ اگر گوشت پتھر بن جائے تو کونسی قباحت و تعذّر رہے۔

(۱۸۳۹) اس حدیث شریف کے دو مطلب ہو سکتے ہیں (۱) یہ کہ وہ بھکاری بدتر بھکاریوں میں سے ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر ہر کس و ناکس سے بھیک مانگتا پھرتا ہے اور اسے کہیں ملتا ہے اور کہیں نہیں ملتا۔ اللہ تعالیٰ کے نام پاک کو بھیک مانگنے کا ذریعہ نہ بناؤ (۲) یہ کہ وہ شخص بدترین انسان ہے جس سے سائل اللہ تعالیٰ کے نام پر مانگے اور اسکا دل اللہ تعالیٰ کا نام پاک سنکر بھی نہ پسیجے اور بھکاری کو کچھ نہ دے۔ اس دوسری صورت میں بھکاری سے وہی بھکاری مراد ہونگے جو سخت اضطرار و مجبوری کے باعث اللہ تعالیٰ کے نام کو واسطہ بنا کر اپنی جان بچانے کیلئے مانگ رہا ہو اور یہ صاحب خانہ غنی جان بوجھ کر اسے بھیک نہ دے یہ سخت دلی کی بات ہے اسی لئے بدتر ہے۔ یہ حکم پیشہ ور بھکاریوں سے متعلق نہیں ہے۔ پیشہ ور بھکاریوں کو تو دینا انہیں اس گھٹیا پیشہ باقی رکھنے پر مدد کرنے کے مترادف ہے۔

(۱۸۴۰) لاٹھی رکھنا سنت ہے اور لاٹھی کی لمبائی کندھے تک ہونا چاہئے۔ آج مسلمان اس سنت سے بھی بے اعتنائی برت رہے ہیں جبکہ اسکے بہت فوائد ہیں۔ یہ ایک مستقل ہتھیار ہے۔ درندہ یا موذی جانور اسکے ہوتے ہوئے قریب نہ آئیگا۔ وقت ضرورت اس سے ٹیک اور سہارا بھی لیا جا سکتا ہے۔ راجستھان کے ایک سفر کے دوران جنگل میں بس خراب ہو گئی اور گرمی شدت کی تھی دور دور تک آبادی نہ تھی کافی فاصلے پر ایک ''رہٹ'' نظر آیا اسکی طرف سب مسافر چلے جب وہاں پہونچے تو کنویں میں پانی تو تھا مگر پانی نکالنے کا کوئی بندوبست نہیں تھا۔ اس وقت فقیر قدیری نے اپنا لوٹا اپنی کالی کملی کے ایک پلو میں باندھا اور کالی کملی کے ایک پلو کو اپنی چھڑی میں باندھا اور کنویں سے پانی نکالا اور تمام مسافر سیراب ہوئے۔ سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو لاکھ دینار چھوڑے تھے اور سیدنا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تارک الدنیا عابد و زاہد تھے اور انکا موقف بھی فقر و قناعت کا تھا۔ سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موجودگی میں سیدنا حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسئلہ دریافت فرمایا کہ سیدنا حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بہت سا مال چھوڑ کر وصال فرمایا ہے آیا یہ مال جمع کرنا اور اپنے اہل و عیال کیلئے چھوڑ جانا ازروئے شرع شریف کیسا ہے؟ سیدنا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقر و قناعت اور تارک دنیا والی احادیث پر عمل پیرا تھے۔ اسلئے انکی موجودگی میں یہ مسئلہ پوچھا گیا کہ وہ تقوے اور فتوے کا فرق سمجھ لیں کہ مال کا جمع کرنا بعد وصال چھوڑ جانا درست ہے جبکہ اس مال سے زکوٰۃ' فطرہ' قربانی' حقوق العباد ادا کئے جاتے رہیں۔ یہ ذخیرہ کرنے میں داخل نہیں ہے جسکی قرآن کریم میں بُرائی آئی ہے۔ سیدنا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سیدنا حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لاٹھی مارنا بحالت جذب تھا اور یہ آپکی بزرگانہ ادا تھی جس سے حضرات صحابۂ کرام ناراض نہ ہوئے تھے جیسے آج بھی محلے کے نوجوان محلے کی بزرگ کی سختی پر ناراض نہیں ہوتے ہیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قصاص کا حکم نہ فرمایا اور نہ ہی سیدنا حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے برا مانا اور یہ بھی ممکن ہے کہ آپکی یہ تادیبی کارروائی ہو کہ تم کہتے ہو کہ مال جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ مالدار سخی محتاجوں سے پانچسو سال کے بعد جنت میں جائینگے۔ حساب و کتاب میں دیر لگے گی۔ مال جمع کرنے میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے جبکہ اس مال سے فرائض و واجبات ادا کر دئے جائیں۔ لیکن سیدنا اعلیٰ

فَقَدْ رُضِیَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلٰی صَاحِبَیْكَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

تو راضی ہو گیا اللہ تعالیٰ تجھ سے اور ناراض ہے اللہ تعالیٰ تیرے دونوں ساتھیوں سے۔

(۱۸۳۷) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ بُجَیْدٍ قَالَتْ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمِسْكِیْنَ لَیَقِفُ

ترجمہ: حضرت ام بجید سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ بیشک محتاج کھڑا ہوتا ہے

عَلٰی بَابِیْ حَتّٰی اَسْتَحْیِیْ فَلَا اَجِدُ فِیْ بَیْتِیْ مَا اَدْفَعُ فِیْ یَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

میرے دروازے پر یہاں تک کہ میں شرماتی ہوں کہ نہیں پاتی میں اپنے گھر میں وہ کچھ بھی جو دیدوں میں اس محتاج کے ہاتھ میں تو فرمایا پیارے رسول اللہ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِدْفَعِیْ فِیْ یَدِهٖ وَلَوْ ظِلْفًا مُحَرَّقًا۔ (رواہ احمد وابوداؤد والترمذی)

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ دیدیا کرو فقیر کے ہاتھ میں اگر چہ جلی ہوئی کھری ہو۔

(۱۸۳۸) حدیث شریف: عَنْ مَوْلًی لِعُثْمَانَ قَالَ اُهْدِیَ لِاُمِّ سَلَمَةَ بَضْعَةٌ مِنْ لَحْمٍ

ترجمہ: حضرت عثمان غنی کے آزاد کردہ غلام سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہدیہ بھیجا گیا حضرت ام سلمہ کو گوشت کا پارچہ

وَكَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُعْجِبُهُ اللَّحْمُ فَقَالَتْ لِلْخَادِمِ ضَعِیْهِ فِی الْبَیْتِ لَعَلَّ النَّبِیَّ ﷺ یَاْكُلُهٗ

اور پسند آتا تھا پیارے نبی ﷺ کو گوشت، فرمایا حضرت ام سلمہ نے خادمہ سے کہ رکھدو اس کو گھر میں شاید کہ تناول فرمائیں پیارے نبی ﷺ اسکو

فَوَضَعَتْهُ فِیْ كُوَّةِ الْبَیْتِ وَجَآءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَی الْبَابِ فَقَالَ تَصَدَّقُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِیْكُمْ

تو رکھدیا خادمہ نے اس کو گھر کے طاق میں اور ایک مانگنے والا آیا تو کھڑا ہوا دروازے پر تو سائل نے صدا لگائی کہ صدقہ دو برکت دے اللہ تعالیٰ تمہیں

فَقَالُوْا بَارَكَ اللّٰهُ فِیْكَ فَذَهَبَ السَّائِلُ فَدَخَلَ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ یَا اُمَّ سَلَمَةَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَیْءٌ

تو گھر والوں نے فرمایا برکت دے اللہ تعالیٰ تم کو تو چلا گیا مانگنے والا، پھر تشریف لائے پیارے نبی ﷺ تو فرمایا اے ام سلمہ! کیا تمہارے پاس کچھ ہے

اَطْعَمُهٗ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَتْ لِلْخَادِمِ اِذْهَبِیْ فَاْتِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِذٰلِكَ اللَّحْمِ

کہ میں تناول فرماؤں اسکو؟ تو حضرت ام سلمہ نے عرض کیا ہاں ہے، فرمایا حضرت ام سلمہ نے خادمہ سے کہ جاؤ لاؤ پیارے نبی ﷺ کے پاس گوشت

1836 **हदीस शरीफ़:**– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी बेशक उन्होंने सुना प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से, फ़रमाते हैं प्यारे नबी बेशक तीन थे बनी इस्राईल में से कोढ़ी और गंजा और अंधा तो इरादा फ़रमाया अल्लाह तआला ने यह कि इम्तेहान फ़रमाये उनका तो भेजा उनकी तरफ़ एक फ़रिशता तो आया फ़रिशता कोढ़ी के पास तो कहा कि कौन सी चीज़ ज़्यादा पसंद है तुझको? तो कोढ़ी बोला अच्छा रंग और अच्छी खाल और दूर हो जाये मुझसे वो बीमारी जिसकी वजह से घिन करते हैं मुझसे लोग, फ़रमाया प्यारे नबी ने तो हाथ फेरा उस पर तो दूर हो गयी उस कोढ़ही से उसकी बीमारी और अता फ़रमाया अच्छा रंग और अच्छी खाल और कहा फ़रिशते ने कौन सा माल ज़्यादा पसंद है तुझे तो कोढ़ही बोला कि ऊंट या फ़रमाया प्यारे नबी ने गाय, हज़रते इस्हाक रावी ने शक फ़रमाया है मगर बेशक कोढ़ी और गंजे में से एक ने ऊंट कहा था दूसरे ने गाय और फ़रमाया उसे गयाभन ऊंटनी दे दी गई फिर फ़रिशते ने कहा कि बरकत दे अल्लाह तुझको इस ऊंटनी में फ़रमाया प्यारे नबी ने कि फिर आया वो फ़रिशता गंजे के पास फिर कहा फ़रिशते ने कौन सी चीज़ ज़्यादा पसंद है तुझको तो गंजा बोला बाल और दूर हो जाये मुझसे यह बीमारी कि जिसकी वजह से घिन्न करते है मुझसे लोग फ़रमाया प्यारे नबी ने तो हाथ फेरा फ़रिशते ने उस पर तो दूर हो गयी बीमारी उस से फ़रमाया प्यारे नबी ने दे दिये गये अच्छे बाल कहा

فَذَهَبَتْ فَلَمْ تَجِدْ فِي الْكُوَّةِ اِلَّا قِطْعَةَ مَرْوَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو خادمہ گئیں تو نہ پایا طاق میں مگر پتھر کا ٹکڑا تو فرمایا پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

فَاِنَّ ذَالِكَ اللَّحْمِ عَادَ مَرْوَةً لِمَالَمْ تُعْطُوْهُ السَّائِلَ (رواہ البیهقی)

اس لئے یہ گوشت پتھر میں بدل گیا کہ نہ دیا تم نے یہ گوشت مانگنے والے کو۔

(۱۸۳۹) حدیث شریف: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ مَنْزِلًا قِيْلَ نَعَمْ

ترجمہ: فرمایا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتادوں میں تم لوگوں میں بدتر درجے والے کو؟ تو عرض کیا گیا ہاں،

قَالَ الَّذِيْ يَسْئَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِيْ بِهٖ۔ (رواہ احمد)

فرمایا پیارے نبی نے کہ جس سے مانگے اللہ تعالیٰ کے نام پر اور نہ دے اسکو

(۱۸۴۰) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهٗ اِسْتَأْذَنَ عَلٰى عُثْمَانَ فَاَذِنَ لَهٗ

ترجمہ: حضرت ابوذر سے مروی بیک انہوں نے اجازت طلب کی حضرت عثمان غنی کی خدمت میں حاضری کی تو اجازت ہوگئی ان کو

وَبِيَدِهٖ عَصَاهُ فَقَالَ عُثْمَانُ يَا كَعْبُ اِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ مَالًا

اور انکے دست مبارک میں انکی لاٹھی تھی تو فرمایا حضرت عثمان غنی نے اے کعب احبار بیشک حضرت عبدالرحمن ابن عوف کا وصال شریف ہوا تو انہوں نے چھوڑا مال

فَمَا تَرٰى فِيْهِ فَقَالَ اِنْ كَانَ يَصِلُ فِيْهِ حَقَّ اللّٰهِ فَلَا بَأْسَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ اَبُوْذَرٍّ

تو کیا رائے ہے تمہاری اس بارے میں تو فرمایا حضرت کعب نے اگر ادا کرتے ہوں اس مال میں اللہ تعالیٰ کا حق تو نہیں ہے کوئی خوف ان پر تو اٹھائی حضرت ابوذر نے

عَصَاهُ فَضَرَبَ كَعْبًا وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ مَا اُحِبُّ لَوْ اَنَّ لِيْ هٰذَا الْجَبَلَ

اپنے لاٹھی پھر ماری حضرت کعب کو اور فرمایا کہ میں نے سنا ہے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہیں پیارے رسول کہ مجھے پسند نہیں ہے کہ اگر ہو میرے پاس پہاڑ

ذَهَبًا اُنْفِقُهٗ وَيَتَقَبَّلُ مِنِّيْ اَذَرُ خَلْفِيْ مِنْهُ سِتَّ اَوَاقِيَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ

سونے کا جسے میں راہ خدا میں خرچ فرمادوں اور قبول ہوجائے میری طرف سے اور چھوڑ دوں میں اپنے بعد چھ اوقیاء (دوسو چالیس درہم) قسم دیتا ہوں میں تم کو

फ़रिशते ने कौन साल माल ज़्यादा पसंद है तुझे तो गंजा बोला गाय तो दे दी गई ग्याभन गाय और कहा फ़रिशते ने बरकत दे अल्लाह तआला तुझको इस गाय में, फ़रमाया प्यारे नबी ने फिर आया फ़रिशता अंधे के पास तो कहा कौन सी चीज़ ज़्यादा पसंद है तुझे अंधा बोला कि लौटा दे अल्लाह तआला मुझे मेरी बीनाई कि देखूँ मैं उसके ज़रिये लोगों को, फ़रमाया प्यारे नबी ने तो हाथ फेरा फ़रिशते ने उस पर तो लौटा दी अल्लाह तआला ने उसको उसकी बीनाई फ़रिशते ने कहा कौन सा माल ज़्यादा पसंद है तुझको तो कहा अंधे ने बकरियां तो अता फ़रमा दी गयीं ग्याभन बकरियां फिर दोनों जानवरों ने बच्चे दिये और यह भी बीयाही तो हो गया उसके पास एक जंगल ऊंटों का और उसके पास गायों का जंगल और उसके पास बकरियों का जंगल, फ़रमाया प्यारे नबी ने फिर बेशक फ़रिशता आया कोढ़ी के पास अपनी उसी शक्ल व सूरत में तो कहा कि मिस्कीन शख़्स हूँ कि जाते रहे मेरे अस्बाबे सफ़र मेरी हालते सफ़र में कि नहीं पहुंच सकता मैं अपने घर आज बगैर अल्लाह तआला की मदद के और तेरी मदद के और सवाल करता हूँ मैं उसके नाम से जिसने अता फ़रमाया तुझको अच्छा रंग और अच्छी खाल और माल ऊंट ताकि पहुंच जाऊं मैं अपने ठिकाने इस इमदाद की वजह से अपने इस सफ़र में तो कोढ़ी बोला कि हुकूक़ बहुत हैं, फ़रिशते ने कहा बेशक मैं तुझे पहचानता हूँ क्या तू कोढ़ही न था घिन्न करते थे लोग तुझ फक़ीर से

یَا عُثْمَانُ اَسَمِعْتَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ نَعَمْ (رواہ احمد)

کو حضرت عثمان غنی کیا سنا تم نے اس کو پیارے رسول سے تین مرتبہ فرمایا حضرت عثمان غنی نے فرمایا ہاں۔

(۱۸۴۱) حدیث شریف: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ الْعَصْرَ

ترجمہ: حضرت عقبہ ابن حارث سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے نماز ادا کی اقتداء میں پیارے نبی ﷺ کی مدینہ منورہ میں نماز عصر

فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ اِلٰى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهٖ

تو سلام پھیرا پیارے نبی ﷺ نے پھر تشریف لیگئے پیارے نبی تیزی سے تو پھلانگتے پیارے نبی. لوگوں کی گردنیں اپنی ازواج مطہرات کے حجروں کی طرف

فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهٖ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَاٰى اَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوْا مِنْ سُرْعَتِهٖ

تو گھبرا گئے لوگ پیارے نبی کے تیز جانے سے پھر واپس جلوہ گر ہو گئے کہ دیکھا پیارے نبی نے کہ لوگوں نے تعجب کیا پیارے نبی کے تیز آنے جانے سے

قَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ اَنْ يَحْبِسَنِيْ فَاَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ (رواہ البخاری)

تو فرمایا پیارے نبی نے کہ مجھے یاد آ گئی ایک چیز سونے کی جو ہمارے پاس تھی کہ میں نے ناپسند فرمایا کہ وہ مجھے مشغول کرے تو میں نے حکم فرمایا اسکے بانٹ دینے کا۔

(۱۸۴۲) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عِنْدِيْ فِيْ مَرَضِهٖ

ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی بیشک انہوں نے فرمایا کہ تھے پیارے رسول اللہ ﷺ کی میرے پاس انکے مرض شریف کے زمانے میں

سِتَّةُ دَنَانِيْرَ اَوْ سَبْعَةٌ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اُفَرِّقَهَا فَشَغَلَنِيْ وَجَعُ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ

چھ دینار یا سات دینار تو حکم فرمایا مجھ کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے یہ کہ بانٹ دوں میں اس کو پھر مشغول کر دیا مجھ کو پیارے نبی ﷺ کے مرض شریف نے

ثُمَّ سَاَلَنِيْ عَنْهَا مَا فَعَلَتِ السِّتَّةُ وَالسَّبْعَةُ قُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَانَ شَغَلَنِيْ

پھر دریافت فرمایا پیارے نبی نے مجھ سے ان سات دیناروں کے بارے میں کہ کیا کیا تم نے اے عائشہ چھ یا سات دیناروں کا تو میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کی قسم مشغول رکھا تھا مجھکو

وَجَعُكَ فَدَعَا بِهَا ثُمَّ وَضَعَهَا فِيْ كَفِّهٖ فَقَالَ مَا ظَنُّ نَبِيِّ اللّٰهِ

آپکے مرض شریف نے تو آپنے طلب فرمایا ان دیناروں کو پھر رکھا ان کو ہاتھ میں پھر فرمایا پیارے نبی نے کہ کیا خیال ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی کا

फिर अता फ़रमाया तुझको अल्लाह तआला ने माल तो कोढ़ी बोला बस मैं तो वारिस हूँ इस माल का पुश्त दर पुश्त से तो फ़रिशते ने कहा अगर तू झूठा हो तो कर दे अल्लाह तआला तुझको वैसा ही जैसा तू था फ़रमाया प्यारे नबी ने और आया फ़रिशता गंजे के पास अपनी उसी शक्ल में तो कहा उसने उनसे उसी के मिस्ल जो कहा था उसने कोढ़ी से और जवाब दिया गंजे ने फ़रिशते को उसी के मिस्ल जो जवाब दिया था कोढ़ी ने फ़रिशते को तो फ़रिशते ने कहा अगर तू झूठा हो तो अल्लाह तआला तुझे वैसा ही कर दे जैसा तू था, फ़रमाया प्यारे नबी ने और आया फ़रिशता अंधे के पास अपनी उसी शक्ल व सूरत में तो कहा मैं मिस्कीन शख़्स हूँ कि खत्म हो गये हैं मेरे अस्बाबे सफर मेरे सफर में कि नहीं पहुंच सकता मैं आज अपनी मन्ज़िल तक सिवाये तेरी मदद के और अल्लाह तआला की मदद के, मैं सवाल करता हूँ तुझसे उसके नाम पर जिसने लौटाई तुझ पर तेरी बीनाई एक बकरी का कि पहुंच जाऊँ मैं अपने मकाम पर उसके ज़रीये से अपने इस सफर में, तो कहा उसने मैं अंधा था तो लौटाई मुझे अल्लाह तआला ने मेरी बीनाई तो ले ले जो तेरा मन चाहे और छोड़ दे जो तेरा दिल चाहे नहीं चूँ चरा करूँगा मैं आज तुझसे किसी चीज़ के बारे में जो लेगा तू अल्लाह तआला के लिये फिर फ़रिशते ने कहा रख ले अपना माल बस इम्तेहान लिया गया था तुम्हारा तो राज़ी हो गया अल्लाह तआला तुझसे और नाराज़ है अल्लाह तआला तेरे दोनों साथियों से।

حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہ فرمان عالیشان کہ تمام مال خیرات کردینا کچھ نہ رکھنا اور جمع نہ کرنا۔ اس صورت میں مال جمع کرنا خلاف سنت ہے۔ مگر یہ شاندار سخاوت سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی خصوصیات میں سے ہے۔ کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سید المتوکلین ہیں اور جن جن پر اس صفت کا سایہ ہوا وہ بھی متوکل، قانع، فقیر، صابر و شاکر ہوگیا۔ سیدنا حضرت عثمان غنی نے حدیث شریف سماعت فرما کر اسکے حدیث شریف ہونے کا اقرار تو فرمایا مگر یہ نہ فرمایا کہ یہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ عام مسلمانوں کو اسکا حکم نہ فرمایا تا کہ محفل مناظرہ گرم نہ ہوجائے۔ بہرحال مال جمع کرنا بھی دین ہے چونکہ اس سے بہت سے دینی فرائض و ضروریات ادا ہوتے ہیں۔ متوکلین کا معاملہ کچھ اور ہے حضرات صحابۂ کرام کی ذوات قدسیہ مثل گلدستے کے ہیں کہ ہر پھول کا رنگ الگ الگ ہے اور ہر پھول کی خوشبو جداگانہ ہے۔

(۱۸۴۱) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سلام پھیرتے ہی بنا دعاء مانگے سرعت کیساتھ دولت سرائے اقدس تشریف لیگئے کیونکہ ابھی نماز کے بعد کی دعاء باقی تھی۔ بلا وجہ دعاء کے بغیر نماز کی جگہ سے چلا جانا اچھا نہیں ہے۔ ضرورتاً مسجد میں لوگوں کو پھلانگنا درست ہے جیسے کہ اگر امام کا وضو ٹوٹ جائے۔ بلا ضرورت نمازیوں کی گردنیں پھلانگنا منع ہے۔ یہ سونے کا پترا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اپنی ملکیت تھا اور فوری ضروت سے زیادہ تھا تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو اسکا گھر میں رکھنا پسند نہ آیا۔ فوراً خیرات کرنے کا حکم فرمادیا۔ دولت کا ہونا مشغولیت کا سبب ہوتا ہے یا تو اسکی وجہ سے نماز میں دھیان بٹے گا کہ کیسے سنبھالیں کہاں رکھیں یا پھر اللہ تعالیٰ کے قرب خاص میں حارج ہوگا۔ ماسوی اللہ تعالیٰ کی طرف التفات مقربین کو بھی مشغول کرسکتا ہے۔ یہ زہد و قناعت اور ترک دنیا کی انتہا ہے کہ جو چیز یار کی آڑ بنے اسے دور کردو۔ سیدنا حضرت ادھم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے اپنے بیٹے کے مرنے کی دعاء فرمائی کہ اسکو چومنے کی وجہ سے میں ایک آن کیلئے غافل ہوگیا۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ صدقات کو انکے مصارف پر جلد پہونچانا چاہئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہ عمل شریف امت کیلئے تعلیم و تبلیغ ہے۔

(۱۸۴۲) اس حدیث شریف کا مقصد یہ ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی شان عالی کے لائق نہیں ہے کہ گھر میں کچھ مملوک مال چھوڑ کر دنیا سے تشریف لیجائیں۔ دل میں جلوۂ رب اور گھر میں اللہ تعالیٰ کا پیارا نام کافی ہے۔ یہ حدیث شریف دشمنان صحابہ کے منہ پر زوردار طمانچہ ہے جو کہتے ہیں کہ سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی میراث تقسیم نہ فرما کر ظلم فرمایا ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے مال چھوڑا ہی کیا تھا جو رہنے کا مکان تھا وہ بھی وقف ہوگیا کہ اس میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی قبر شریف بنادی گئی۔ یہ واقعہ حدیث شریف تو ہے مگر سنت نہیں ہے۔ سنت وہ واقعات ہیں کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فتح خیبر کے بعد حضرات ازواج مطہرات کو ایک سال کا خرچ عنایت فرمایا کرتے تھے۔ بعض حضرات صحابۂ کرام کو تو سب کچھ بلکہ آدھے مال کی خیرات کرنے کو منع فرمایا اور تہائی مال کی خیرات کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور فرمایا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے کہ اس سے کم خیرات کرنا بہتر ہے۔ اپنے وارثوں کو غنی کر کے جاؤ۔ حدیث شریف اور سنت کریمہ میں فرق ہے۔

(۱۸۴۳) سیدنا حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انتہائی تقوے اور ترک دنیا کی تعلیم دیجارہی ہے کہ اے بلال! میں تمہیں جس مرتبۂ کمال پہونچانا چاہتا ہوں وہ اسی وقت حاصل ہوگا جب تم توکل کی اعلیٰ منزل میں جلوہ گستر نظر آؤ۔ تا کہ دولت کے حساب و کتاب میں دیر نہ لگے اور میدان قیامت کی گرمی میں زیادہ نہ ٹھہرنا پڑے۔ دوزخ کا بخار دیکھنے کا مطلب یہ ہے۔ یہ بات بھی اس وقت کی ہے کہ سیدنا حضرت بلال اکیلے تھے اہل و عیال نہ رکھتے تھے آپکے ذمہ کسی کے حقوق نہ تھے تو اکیلے دم کیلئے مال جمع کرنے کی فکر لگانا شان توکل پر بٹہ ہے مال کا جمع کرنا ناجائز نہیں ہے۔ اگر مال جمع کرنا ناجائز ہوتا تو زکوٰۃ، فطرہ کس پر فرض واجب ہوتا؟ جو اسلام کا ایک رکن ہے اور زکوٰۃ جب ہی فرض ہوتی ہے جب مسلمان کے پاس ایک سال تک بقدر نصاب مال جمع رہے۔

لَوْلَقِیَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَھٰذِہٖ عِنْدَہٗ (رواہ احمد)

کہ اگر ملے اللہ کا نبی اللہ عزوجل سے اور یہ دینار اسکے ساتھ ہوں۔

(۱۸۴۳) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰی بِلَالٍ وَعِنْدَہٗ صُبْرَۃٌ مِّنْ تَمْرٍ فَقَالَ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ تشریف فرما ہوئے حضرت بلال کے پاس اور انکے پاس ایک ڈھیر تھا کھجوروں کا تو فرمایا پیارے نبی نے

مَاھٰذَا یَابِلَالُ قَالَ شَیْءٌ اِدَّخَرْتُہٗ لِغَدٍ فَقَالَ اَمَاتَخْشٰی اَنْ تَرٰی لَہٗ

یہ کیا ہے بلال عرض کیا حضرت بلال نے یہ کچھ جو کہ میں نے جمع کر رکھا ہے کل کیلئے تو فرمایا پیارے نبی نے کیا خوف نہیں کرتے اس بات کا کہ دیکھے اسکے ذریعے

غَدًا بُخَارًا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَنْفِقْ بِلَالُ وَلَاتَخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا (رواہ البیہقی)

کل بخار کو دوزخ کی آگ میں قیامت کے دن خرچ کردوائے بلال اور مت خوف کرو عرش والے سے غربت وافلاس کا۔

(۱۸۴۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلسَّخَآءُ شَجَرَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ فَمَنْ کَانَ سَخِیًّا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے سخاوت ایک درخت ہے جنت میں تو جو ہے سخی

اَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْھَا فَلَمْ یَتْرُکْہُ الْغُصْنُ حَتّٰی یُدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ وَالشُّحُّ شَجَرَۃٌ فِی النَّارِ فَمَنْ کَانَ

کہ پکڑلی اس نے شاخ جنت کی تو نہیں چھوڑے گی اس کو شاخ یہاں تک کہ داخل کرے گی اس سخی کو جنت میں اور بخل ایک پیڑ ہے آگ میں جو ہوا

شَحِیْحًا اَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْھَا فَلَمْ یَتْرُکْہُ الْغُصْنُ حَتّٰی یُدْخِلَہُ النَّارَ (رواہ البیہقی)

بخیل تو پکڑی اس بخیل نے شاخ اس آگ کے پیڑ کی تو نہیں چھوڑے گی اس کو شاخ آگ کی یہاں تک کہ اس کو داخل کردے گی آگ میں۔

(۱۸۴۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بَادِرُوْا بِالصَّدَقَۃِ فَاِنَّ الْبَلَاءَ لَایَتَخَطَّاھَا (رواہ رزین)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جلدی کرو صدقہ دینے میں اسلئے کہ بلانہیں بڑھتی صدقہ دینے سے۔

﴿باب فضل الصدقۃ ترجمہ: صدقے کی فضیلت کا باب﴾

(۱۸۴۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَۃٍ مِّنْ کَسْبٍ طَیِّبٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو صدقہ کرے کھجور کی برابر پاکیزہ کمائی سے

1837 हदीस शरीफ़:– हज़रते उम्मे बुजैद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलल्लाह बेशक मोहताज खड़ा होता है मेरे दरवाज़े पर यहाँ तक कि मैं शरमाती हूँ कि नहीं पाती मैं अपने घर में वो कुछ भी जो दे दूँ मैं उस मोहताज के हाथ में, तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि दे दिया करो फ़कीर के हाथ में अगरचे जली हुई खुरी हो।

1838 हदीस शरीफ़:– हज़रते उस्माने ग़नी के आज़ाद कर्दा गुलाम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हदिया भेजा गया हज़रते उम्मे सलमा को गोश्त का पारचा और पसंद आता था प्यारे नबी को गोश्त, फ़रमाया हज़रते उम्मे सलमा ने खादेमा से कि रख दो इसको घर में शायद कि तनावुल फ़रमायें प्यारे नबी इसको तो रख दिया खादेमा ने उसको घर के ताक़ में और एक मांगने वाला आया तो खड़ा हुआ दरवाज़े पर तो साइल ने सदा लगाई कि सदक़ा दो बरकत दे अल्लाह तआला तुम्हें तो घर वालों ने फ़रमाया बरकत दे अल्लाह तआला तुमको, तो चला गया मांगने वाला फिर तशरीफ़ लाये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तो फ़रमाया ऐ उम्मे सलमा क्या तुम्हारे पास कुछ है? कि मैं तनावुल फ़रमाऊँ उसको, तो हज़रते उम्मे सलमा ने अर्ज़ किया हाँ है, फ़रमाया हज़रते उम्मे सलमा ने खादमा से कि जाओ लाओ प्यारे नबी के पास गोश्त तो खादमा गयीं तो न पाया ताक़ में मगर पत्थर का टुकड़ा तो फ़रमाया प्यारे नबी ने

(۱۸۴۴) سخاوت کی جڑ جنت میں ہے اور اسکی شاخیں دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ سخاوت کی قسمیں بہت ہیں اسلیئے فرمایا کہ اسکی شاخیں بہت پھیلی ہوئی ہیں۔ جیسا کہ شجرۂ کلمۂ طیبہ کی جڑ قلوب مومنین میں ہے اور اسکی شاخیں آسمان میں ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) کیا آپ نے نہ دیکھا کہ کیسی بیان فرمائی اللہ نے مثال کلمۂ طیبہ کی۔ جیسے درخت پاکیزہ کہ جڑ اسکی قائم ہے اور شاخیں اسکی آسمان میں ہیں۔ دیتا ہے پھل اپنے، ہر وقت حکم سے اپنے مالک کے۔ اور بیان فرماتا ہے اللہ مثالیں لوگوں کیلیئے تاکہ وہ نصیحت قبول کریں (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۶۰۲) اس آیت کریمہ میں بھی تمثیل ہے اور اس حدیث شریف میں بھی تمثیل ہے۔ شریعت میں سخاوت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ انسان فرض وواجب صدقات ادا کرے۔ طریقت میں سخاوت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ صرف فرائض و واجبات جیسے زکوٰۃ وفطرہ وغیرہما پر قناعت نہ کرے بلکہ نفلی صدقات کا بھی اہتمام کرے جیسے مسجدیں، مدرسے، خانقاہیں پُل کنویں اور نیاز وفاتحہ اور اعراس مبارکہ وغیرہما اور اصحاب حقیقت ومعرفت میں سخاوت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنی ضروریات پر دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دے۔

(۱۸۴۵) جب کسی قسم کی جانی مالی بلا ووباء آئے تو جلد صدقہ دینا شروع کر دینا چاہیئے باقی تمام تدابیر وعلاج بعد میں کرنا چاہیئں۔ اِن صدقات کی برکتوں سے اگلی تدبیریں بھی کامیاب ہونگی۔ جیسے قرآن خوانی، میلاد شریف، ستر ہویں شریف، گیارھویں شریف، ختم خواجگان، ختم غوثیہ، ختم مداری شریف، ختم آیت کریمہ، نعت و مناقب خوانی۔ صدقہ کی طرح ذکر اللہ بھی دافع بلاء ہے اور ان مذکورہ محافل میں ذکر بھی ہوتا ہے اور صدقہ بھی۔ بالفاظ دگر مالی عبادت بھی اور بدنی عبادت بھی۔ بعض حضرات اُرد یا تیل صدقہ کرتے ہیں اور بعض حضرات بیمار کا ہاتھ جانور پر لگوا کر اسے ذبح کر کے خیرات کر دیتے ہیں ان تمام صدقات کی اصل یہ حدیث شریف ہے چونکہ یہاں صدقہ مطلق فرمایا گیا ہے صدقے میں کسی قسم کی کوئی قید نہیں ہے اور ہر حال میں ہمیشہ صدقہ کرتے رہنا چاہیئے چونکہ ہر وقت آفت وبلا آنے کا خوف وخطرہ ہے کہ پانی سے پہلے پُل بنالیا جائے کہ بلا و بیماری سے پہلے ہی صدقات وخیرات کرتے رہیں جیسا کہ مسلمانوں کا طریقہ ہے کہ ہمیشہ ہی محافل ایصال ثواب کرتے رہتے ہیں تاکہ آفات وبلیّات دور رہیں۔ اسکا ثبوت اس حدیث شریف سے بھی ہوتا ہے۔ صدقے کی برکت سے آنے والی آفات وبلیات آتی نہیں جو آگئیں ہیں وہ دور ہو جاتی ہیں۔

(۱۸۴۶) عرب شریف میں کھجور معمولی چیز ہے کہ معمولی چیز بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اخلاص کے ساتھ صدقہ وخیرات کرے بشرطیکہ کمائی حلال ہو تو وہ صدقہ بڑھتا ہی رہتا ہے۔ اگرچہ ایک کھجور کی برابر ہو وزن میں یا قیمت میں۔ صدقات وخیرات حلال کمائی سے کیجائیں تب ہی قبول ہونگے۔ حج بھی پاکیزہ کمائی سے کرے۔ آجکل لوگ حج کو جاتے ہیں مگر اسکا لحاظ نہیں رکھتے کہ یہ پیسہ کیسا ہے۔ چنانچہ ایک کرایہ دار نے مالک مکان سے پگڑی لی اور پگڑی لیکر حج کو گیا۔ یہ بھی کوئی حج ہے" مال مخلوط" ایسا مال جس میں پاک وناپاک دونوں مال ہوں اس مال مخلوط سے اجرت ومزدوری، صدقہ ودعوت لینا جائز ہے۔ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے ہاں اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ابوطالب کے ہاں پرورش پائی جنکا مال" مال مخلوط" تھا اگر اس مال پر" مالِ حرام" کے احکام جاری ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان پاکیزہ ہستیوں کو انکے ہاں پرورش نہ ہونے دیتا۔" مالِ حرام" دو قسم کا ہوتا ہے ایک وہ جو انسان ملکیت میں آتا ہی نہیں ہے جیسے زنا کی اجرت، سود کا پیسہ اور بیعِ باطل کے معاوضے تمام فاسد بیعوں کی قیمت، ناچنے گانے اور داڑھی منڈانے کی اجرت یہ سب ایسے حرام ہیں کہ کسی قبضے میں پہونچنے پر بھی حرام ہی رہیگا کیونکہ پہلا شخص ہی مالک نہ بن سکا تو اب دوسرا اسکا مالک کیسے بنے گا جسکو یہ مال دیا گیا ہے۔ لیکن وہ مال حرام جو دوسرے کے ہاتھ میں پہونچکر اسکے لئے حلال ہو جائیگا۔ جیسے کسی کے پاس مال حرام یا مال مشکوک ہے اور وہ دوسرے سے لیکر حج کو جائے یا صدقہ ادا کر دے اور اپنے مال حرام یا مال مشکوک سے قرض ادا کر دے کیونکہ ملکیت بدل جانے سے حکم بدل جاتا ہے۔ چنانچہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے سیدتنا حضرت بریرہ سے فرمایا صدقے کے گوشت کے بارے میں کہ" یہ صدقے کا گوشت

لَايَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا

اور نہیں قبول فرماتا اللہ تعالیٰ مگر پاکیزہ کو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اسکو کمال پسندیدگی کیساتھ پھر پالتا ہے اللہ تعالیٰ اس صدقے کو صدقہ دینے والے کیلئے

كَمَا يُرَبِّىْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ (رواہ البخاری والمسلم)

جیسا کہ پالتا ہے کوئی تم میں کا اپنے بچھڑے کو یہاں تک کہ ہو جاتا ہے وہ صدقہ پہاڑ کی طرح۔

(۱۸۴۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَانَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَازَادَ اللّٰهُ عَبْداً بِعَفْوٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں کم کرتی خیرات مال میں سے اور نہیں بڑھاتا اللہ تعالیٰ بندے کی معافی کی وجہ سے

اَلَّا عِزًّا وَمَاتَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ (رواہ مسلم)

مگر عزت اور نہیں انکساری کرتا ہے اللہ تعالیٰ کیلئے کوئی مگر بلند فرماتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ۔

(۱۸۴۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْاَشْيَآءِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے خرچ کیا جوڑا کسی چیز کا چیزوں میں سے

فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دُعِىَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِىَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو بلایا جائے گا جنت کے دروازاں سے اور جنت کے دروازے ہیں جو نماز والوں میں سے ہوگا بلایا جائے گا ''باب نماز'' سے

وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِىَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِىَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ

اور جو ہوگا اہل جہاد سے بلایا جائے گا ''باب جہاد'' سے اور جو ہوگا صدقات و خیرات کرنے والوں میں سے تو بلایا جائے گا ''باب صدقہ'' سے

وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِىَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَاعَلٰى مَنْ دُعِىَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ

اور جو ہوگا روزہ رکھنے والوں میں سے بلایا جائے گا وہ ''باب ریان'' تو عرض کیا حضرت ابوبکر نے کہ اس شخص کیلئے لازم تو نہیں کہ بلایا جائے ان تمام دروازوں سے

فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَاَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ (رواہ البخاری والمسلم)

تو کیا بلایا جائے گا کوئی ان تمام کے تمام دروزوں سے فرمایا پیارے نبی نے ہاں اور میں امید فرماتا ہوں کہ ہیں آپ ان میں سے۔

इसलिये यह गोश्त पत्थर में बदल गया कि न दिया तुमने यह गोश्त मांगने वाले को।

1839 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि क्या न बता दूँ मैं तुम लोगों में बदतर दर्जे वाले को? तो अर्ज़ किया गया हाँ, फ़रमाया प्यारे नबी ने जिससे मांगे अल्लाह तआला के नाम पर और न दे उसको।

1840 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू ज़र से मरवी यह कि उन्होंने इजाज़त तलब की हज़रते उस्माने ग़नी की खिदमत में हाज़िरी की तो इजाज़त हो गयी उनको और उनके दस्ते मुबारक में उनकी लाठी थी तो फ़रमाया हज़रते उस्माने ग़नी ने ऐ कअबे एहबार बेशक हज़रते अब्दुर्रहमान इब्ने औफ़ का विसाल शरीफ़ हुआ तो उन्होंने छोड़ा माल तो क्या राये है तुम्हारी इस बारे में? तो फ़रमाया हज़रते कअब ने अगर अदा करते हों इस माल में अल्लाह तआला का हक़ तो नहीं है कोई खौफ़ उन पर तो उठायी हज़रते अबू ज़र ने अपनी लाठी फिर मारी हज़रते कअब को और फ़रमाया मैंने सुना है प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से फ़रमाते है प्यारे रसूल कि मुझे पसंद नहीं है कि अगर हो मेरे पास पहाड़ सोने का जिसे मैं राहे खुदा में खर्च फ़रमा दूँ और कुबूल हो जाये मेरी तरफ़ से और छोड़ दूँ मैं अपने बाद छः औकिया (दो सौ चालीस दिरहम) कसम देता हूँ मैं तुमको हज़रते उस्माने ग़नी क्या सुना तुमने उसको प्यारे रसूल से,

بریرہ کیلئے صدقہ ہے ہمارے لئے ہدیہ ونذرانہ ہے''۔ صدقہ دربار رحمت میں بڑھتا ہی رہتا ہے اور اتنا بھاری ہوجاتا ہے کہ میدان قیامت میں سارے گناہوں پر غالب آجائیگا۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) مٹاتا ہے اللہ سود کو اور بڑھاتا ہے صدقات کو اور اللہ نہیں پسند فرماتا کسی ناشکرے گنہگار کو (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۱۶)

(۱۸۴۷) صدقات وخیرات' فطرہ وزکوٰۃ میں اگرچہ بظاہر تو کمی معلوم پڑتی ہے مگر حقیقت میں یہ تمام مال میں اضافے اور برکتوں کا سبب ہیں۔ آفات وبلیات دفع ہوتی ہیں اور دارین میں اجر وثواب اور نعم البدل عطا ہوتا ہے اور جو شخص کسی قصوروار کو معاف کردیتا ہے باوجودیکہ بدلہ لینے کی قدرت وصلاحیت رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کونین میں اسکی عزت کو فروغ دیتا ہے اور خوب عزت سے نوازتا ہے اور جو عاجزی وانکساری کرتا ہے حصول قرب باری کیلئے تو اسے بلندیاں نصیب ہوتی ہیں دونوں جہان میں۔ انکساری خودداری کے ساتھ بہتر ہے اسکا انجام بلندئ درجات ہے مگر انکساری بے غیرتی کے ساتھ انکساری نہیں بلکہ احساس کمتری وپستی ہے۔ جہاد کے دوران کفار کے مقابلے میں فخر کرنا عبادت ہے اور مسلمان بھائی کے سامنے جھکنا ثواب ہے۔ شعر:

ہیں مسلماں بھائی بھائی رحم آپسمیں کریں
حکم ہم کو ہے **اشداء علی الکفار** کا (یانبی)

(۱۸۴۸) ''جوڑا کسی چیز کا'' جیسے دو درہم' دو رپے' دو غلام' دو گھوڑے' دو کپڑے' دو روٹیاں وغیرہا۔ ایک ہی جنس کی دو چیزیں۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جوڑے سے مراد بار بار صدقہ دینا ہو یا دن رات صدقہ دینا ہو یا اعلانیہ اور خفیہ صدقہ دینا ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ صدقہ سے مراد تمام اعمال صالحہ ہوں جیسے دو روزے' دو رکعت نماز وغیرہ کیونکہ فقیر کیلئے نفلی نماز وروزہ ایسے ہیں جیسے امیر کیلئے مالی صدقات وخیرات۔ جس شخص پر جس عبادت کا غلبہ ہوگا وہ جنت کے اسی دروازے سے پکارا جائیگا اور اسی دروازے سے داخل ہوگا۔ عبادت کے غلبے سے مراد نوافل کی زیادتی ہے۔ جنت کے ایک ہی دروازے سے بلایا جانا کافی ہے مگر ہر دروازے سے پکارا جانا اس میں بندے کی عزت وپذیرائی کا اظہار واعلان ہوگا کہ ہر دروازۂ جنت کے دربان کی یہ آرزو ہوگی کہ جنتی ہمارے والے گیٹ سے جنت میں جائے اور ہمیں شرف خدمت میسر ہو۔ جو امتی تمام عبادات میں اول نمبر ہوگا وہ ان تمام دروازوں سے بلایا اور پکارا جائیگا کہ اسکے نام کی دھوم مچ جائیگی۔ اس حدیث شریف میں جنت کے چار گیٹوں کا ذکر ہے۔ جنت میں اور بھی گیٹ ہیں جنکا ذکر دوسری روایات مبارکہ میں آیا ہے مثلاً نماز چاشت زیادہ پڑھنے والوں کیلئے ''باب الضحیٰ'' اور زیادہ توبہ کرنے والوں کیلئے'' باب التوبہ'' آیا ہے اور اسکے علاوہ بھی ابواب جنت ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے سیدنا حضور صدیق اکبر کیلئے بشارت عظمیٰ ارشاد فرمائی کہ ''میں امید کرتا ہوں یہ کہ تم ان میں سے ہو'' سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہ ارشاد گرامی اس حقیقت کو بے نقاب کررہا ہے کہ یہ تمام خوبیاں یہ تمام کمالات ذات صدیق اکبر میں بدرجۂ اتم موجود ہیں اور حضور صدیق اکبر علم وعمل میں بعد حضرات انبیاء کرام ساری مخلوق میں افضل واعلیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں **اتقیٰ** فرمایا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اور عنقریب زیادہ دور رکھا جائیگا اس سے زیادہ تقوے والا (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۵۴۲) یہ آیت کریمہ سورۂ لیل پارہ ۳۰ کی ہے اور یہ پوری سورۂ مبارکہ سیدنا حضور صدیق اکبر کی شان میں نازل ہوئی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے آپ ہی کو مرض وصال شریف میں امام کا منصب عطا فرمایا۔ امام بڑے ہی کو بنایا جاتا ہے۔ حضور صدیق اکبر عام نیکیوں میں بھی تمام امت سے بڑھکر ہیں بلکہ بعض نیکیاں تو حضور صدیق اکبر کو اللہ تعالیٰ نے ایسی عطا فرمائی ہیں جن میں آپکا کوئی شریک وسہیم نہیں ہے۔ مثلاً اپنے کندھے پر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو کاشانۂ اقدس سے غار ثور تک لیجانا اور اپنے زانوں پر سلانا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی خاطر اپنے آپکو سانپ سے ڈسوانا۔ سیدنا حضور صدیق اکبر کا نسب شریف (۱) عبداللہ ابن عثمان ابوقحافہ (۲) ابن عامر (۳) ابن عمرو (۴) ابن کعب (۵) ابن سعد (۶) ابن تیمیم (۷) ابن مرّہ (۸) بن کعب (۹) بن لوئی (۱۰) بن غالب القرشی ہے اور ۷ نمبر میں آپکا نسب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے مل جاتا ہے۔ حضور

(۱۸۴۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کس نے صبح کی تم میں سے آج روزے کی حالت میں عرض کیا حضرت ابوبکر نے

اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيْنًا

میں نے فرمایا پیارے رسول نے کون چلا تم میں سے آج جنازے کیساتھ عرض کیا حضرت ابوبکر نے میں فرمایا پیارے رسول نے کس نے کھانا کھلایا تم میں سے محتاج کو

قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيْضًا قَالَ اَبُوْبَكْرٍ اَنَا

عرض کیا حضرت ابوبکر نے میں نے فرمایا پیارے رسول نے کس نے عیادت کی تم میں سے آج بیمار کی تو عرض کیا حضرت ابوبکر نے میں نے

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا اجْتَمَعْنَ فِيْ امْرِءٍ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ (رواہ مسلم)

تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں جمع ہوتیں مذکورہ خصلتیں کسی شخص میں مگر داخل ہوتا ہے وہ جنت میں۔

(۱۸۵۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَانِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَاتَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اے مسلمان عورتوں مت حقیر سمجھو اپنی پڑوسن کے ہدیے کو

وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ (رواہ البخاری والمسلم)

اگرچہ بکری کا کھر ہو۔

(۱۸۵۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر نیکی صدقہ ہے۔

(۱۸۵۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاتَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہرگز نہ حقیر جانو کسی نیکی کو

وَلَوْ اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ (رواہ مسلم)

اور اگرچہ ملاقات کرے تو اپنے بھائی سے خوش روئی کیساتھ۔

तीन मर्तबा फ़रमाया, हज़रते उस्मान ग़नी ने फ़रमाया हाँ।

1841 हदीस शरीफ़:– हज़रते उक़्बा इब्ने हारिस से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने नमाज़ अदा की इक्तेदा में प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की मदीना ए मुनव्वरा में नमाज़े असर तो सलाम फेरा प्यारे नबी ने फिर तशरीफ़ ले गये प्यारे नबी तेज़ी से तो फलांगते प्यारे नबी लोगों की गर्दनें अपनी अज़वाजे मुताहेरात के हुजरों की तरफ़, तो घबरा गये लोग प्यारे नबी के तेज़ जाने से फिर वापस जलवागर हो गये कि देखा प्यारे नबी ने कि लोगों ने ताअज्जुब किया प्यारे नबी के तेज़ आने जाने से तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि मुझे याद आ गयी एक चीज़ सोने की जो हमारे पास थी कि मैंने नापसंद फ़रमाया कि वो मुझे मशगूल करे तो मैंने हुक्म फ़रमाया उसके बांट देने का।

1842 हदीस शरीफ़:– हज़रते आयशा से मरवी बेशक उन्होंने फ़रमाया कि थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मेरे पास उनके मर्ज़ शरीफ़ के ज़माने में छः दीनार या सात दीनार तो हुक्म फ़रमाया मुझको प्यारे रसूलुल्लाह ने यह कि बांट दूँ मैं उनको, फिर मशगूल कर दिया मुझको प्यारे नबी के मर्ज़ शरीफ़ ने फिर दरयाफ़्त फ़रमाया प्यारे नबी ने मुझसे उन सात दीनारों के बारे में कि क्या किया तुमने ऐ आयशा छः या सात दीनारों का तो मैंने अर्ज़ किया अल्लाह तआला की कसम मशगूल रखा

صدیق اکبر کی کنیت ابو بکر ہے اور بارگاہ رسالت سے عطا فرمودہ خطابات والقاب ''صدیق اکبر اور عتیق'' ہیں۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپکی تبلیغ سے مشرف بہ اسلام وایمان ہوئے۔ آپکی چار پشت صحابی ہیں۔ والدین صحابی' خود صحابی' تمام اولاد صحابی' پوتے نواسے صحابی' تمام گھر والے صحابی اور بیٹی تو جانِ آبروئے جنت ہیں ساری امت کی مادر مشفقہ ہیں۔ اول المسلمین بھی ہیں اور اول خلیفۃ المسلمین بھی ہیں۔ اسلام لانیوالے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ہیں اور اسلام بھرپور پھیلانے والے پیارے صدیق اکبر ہیں۔ فتوحات فاروقی کی داغ بیل ڈالنے والی بھی آپ ہی کی ذات گرامی ہے۔ آپ مکہ مکرمہ میں واقعہ فیل سے دوسو پونے پانچ ماہ بعد پیدا ہوئے اور ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ کو منگل کی رات کو بعد نماز مغرب وصال فرمایا۔ آپکی اہلیہ سیدتنا حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپکو غسل دیا۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ دوسال کچھ ماہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے عمر میں کم تھے اور وہی مدت بعد وصال نبوی پوری فرمائی اور ۶۳ سال کی عمر شریف میں وصال فرما کر گنبد خضریٰ کی چھاؤں میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے وصال محبوب کی لذتوں سے ہم آغوش ہوئے۔ حضرات صحابہ کرام کا یہ عقیدہ تھا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ہر شخص کے دنیوی واخروی حال و مآل سے واقف وباخبر ہیں بلکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ یہ بھی جانتے ہیں کہ کون جنت میں کہاں جائیگا اور کس دروازے سے جائیگا اسی لئے حضور صدیق اکبر نے دریافت کیا کہ کیا کوئی ایسا بھی ہے جو ان تمام جنت کے دروازوں سے بلایا جائیگا۔ اسکو خوب اچھی طرح ذہن نشیں فرمالیں کہ کریموں کا امید دلانا یقین کیلئے ہوتا ہے اسکی نظیر قرآن کریم میں بھی موجود ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: **لعلکم ترحمون** (پارہ ۹ سورۂ اعراف آیت ۲۰۴) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی امت میں ایسے حضرات بہت ہونگے کہ جنت کے ہر دروازے سے جنکو بلایا جائیگا اور اس مقدس جماعت کے سید و سردار 'امیر و سالار حضور صدیق اکبر ہونگے۔

(۱۸۴۹) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا جماعت صحابہ کرام سے سوال فرمانا لاعلمی اور بے خبری کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ عظمت وفضیلت صدیقی کو حضرات صحابہ کرام پر ظاہر فرمانے کیلئے ہے تاکہ حضرات صحابہ کرام یہ جان لیں کہ صدیق اکبر کتنے بڑے عبادت گزار نکوکار ہیں اور ہر شخص آپکی عظمت ورفعت کا دل سے معترف ہوجائے۔ ورنہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ تو سب کچھ جانتے تھے سب کچھ جانتے ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) بیشک بھیجا ہم نے تمہاری طرف عظیم الشان رسول جو حاضر وناظر وگواہ ہیں تم پر (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۴۵۶) شیخ کا اپنے مریدوں سے حالات کی تفتیش کرنا' استاد کا شاگرد سے خفیہ حالات معلوم کرنا سنت سے ثابت ہے۔ امتی کا نبی سے' مرید کا پیر سے' شاگرد کا استاد سے اپنی خفیہ نیکیاں بیان کرنا ریاء ونمائش نہیں ہے بلکہ انکی دعائیں لیکر انہیں قابل قبولیت بنانا ہے۔ سیدنا حضور صدیق اکبر جماعت صحابہ میں سب سے بڑے عابد وزاہد ہیں۔ سیدنا حضور صدیق اکبر قرآن کریم اور احادیث کریمہ کے اعلان و شہادت سے جنتی ہیں۔ بارگاہ صدیقی کا گستاخ قرآن کریم اور احادیث کریمہ کا منکر اور جہنم کی ڈاٹ ہے۔ ''میں'' اکڑفوں اور پھوں پھاں کے طور پر بولنا منع ہے۔ مگر عجز ونیاز اور واقعہ کی خبر دینے کے طور پر خواہ وہ اپنی فضیلت ہی ہو جائز و درست ہے۔

(۱۸۵۰) اس حدیث شریف کے دو مطلب ہیں۔ اگر تم مالدار ہو اور تمہاری پڑوسن مالدار ہے اور وہ اپنی محبت سے کوئی معمولی چیز ہدیے اور تحفے کے بطور بھیجے تو اسے خوشی سے لے لو نہ تو واپس کرو اور نہ حقیر سمجھو۔ اللہ تعالیٰ بندے کا اخلاص والا ایک پیسہ بھی قبول فرمالیتا ہے۔ (۲) کہ کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو معمولی ہدیہ وتحفہ بھیجنے سے نہ ہچکچائے جو بھی میسر ہو تحفے اور ہدیے کے طور پر پڑوسن کو بھیجے کیونکہ تحفے' ہدیے سے محبت کی پینگیں بڑھتی ہیں اور ماحول میں پیار پھیلتا پھلتا پھولتا ہے۔ اکثر مستورات ہی میں یہ عادت ہوتی ہے کہ عیوب و نقائص 'تحائف میں تلاش کرتی اور طعنہ زنی کرتی ہیں اور واپس بھی کردیتی ہیں اسلئے خصوصیت کیساتھ انہیں خطاب فرمایا۔ بکری کا کھر اگرچہ تحفہ اور ہدیے کے طور پر نہیں بھیجا جاتا اور نہ ہی اس میں صدقہ وتحفہ بننے کی

(۱۸۵۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ قَالَ
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ہر مسلمان پر صدقہ ہے عرض کیا حضرات صحابہ نے کہ اگر چہ نہ پائے تو؟ فرمایا پیارے رسول نے
فَلْيَعْمَلْ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَوْلَمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُعِيْنُ
کہ کام کرے اپنے ہاتھ سے کہ نفع اُٹھائے اپنے آپ اور صدقہ کرے پھر اگر نہ طاقت رکھے یا نہ کر سکے تو فرمایا پیارے رسول نے مدد کرے
ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْهُ قَالَ فَيَامُرُ بِالْخَيْرِ قَالُوْا
کی ضرورت مند مظلوم کی حضرات صحابہ نے عرض کیا پھر اگر اس کو بھی نہ کر سکے تو فرمایا پیارے رسول نے تو حکم دے بھلائی کا عرض کیا حضرات صحابہ نے
فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهٗ لَهٗ صَدَقَةٌ۔ (رواه البخاری والمسلم)
پھر اگر یہ بھی نہ کر پائے تو فرمایا پیارے رسول نے کہ روکے اپنے آپ کو برائی سے کیونکہ خود کو برائی سے روکنا یہ بھی اس کیلئے صدقہ ہے۔

(۱۸۵۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر جوڑ انسان کا کہ اس پر صدقہ ہے ہر دن
تَطْلُعُ فِيْهِ الشَّمْسُ يَعْدِلُ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَيُعِيْنُ الرَّجُلَ عَلٰى دَآبَّةٍ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا
کہ چمکے جس میں سورج کہ انصاف کردے دو کے درمیان صدقہ ہے اور مدد کردے آدمی کی گھوڑے پر کہ سوار کرادے گھوڑے پر
اَوْيَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهٗ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَخْطُوْهَا اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ
یا چڑھادے گھوڑے پر اس کا سامان صدقہ ہے اور اچھی بات صدقہ ہے ہر قدم کہ اٹھاتا ہے اس کو نماز کی طرف صدقہ ہے
وَيُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ (رواه البخاری والمسلم)
اور ہٹاتا ہے تکلیف دینے والی چیز کو راستے سے صدقہ ہے۔

(۱۸۵۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خُلِقَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیدا فرمایا گیا ہر انسا اولادِ آدم میں سے

था मुझको आपके मर्ज़ शरीफ़ ने तो आपने तलब फ़रमाया उन दीनारों को फिर रखा उनको हाथ में फिर फ़रमाया प्यारे नबी ने कि क्या ख़्याल है अल्लाह तआला के प्यारे नबी का कि अगर मिले अल्लाह का नबी अल्लाह तआला से और यह दीनार उसके साथ हों।

1843 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ़ फ़रमा हुये हज़रते बिलाल के पास और उनके पास एक ढेर था खजूरों का तो फ़रमाया प्यारे नबी ने यह क्या है बिलाल? अर्ज़ किया हज़रते बिलाल ने है कुछ जो कि मैंने जमा कर रखा था कल के लिये तो फ़रमाया प्यारे नबी ने क्या खौफ़ नहीं करते इस बात का कि देखें उसके ज़रीये कल बुखार को दोज़ख की आग में कयामत के दिन, खर्च कर दो ऐ बिलाल और खौफ मत करा अर्श वाले से गुरबत व इफ्लास का।

1844 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सखावत एक दरख्त है जन्नत में तो ज़ो है सखी कि पकड़ ली उसने शाख जन्नत की तो नहीं छोड़ेगी उसको शाख यहाँ तक कि वो दाखिल करेगी उस सख़ी को जन्नत में और बुख़्ल एक पेड़ है आग का जो हुआ बख़ील तो पकड़ी उस बख़ील ने शाख उस आग के पेड़ की तो नहीं छोड़ेगी उसको शाख आग की यहाँ तक कि उसको दखिल कर देगी आग में।

صلاحیت ہے اسکو مبالغۃً ارشاد فرمایا کہ کتنی ہی حقیر اور تھوڑی چیز ہو، بے قیمت ہو تب بھی تحائف و ہدیہ بھیجنے سے جی نہ چُرائے۔

(۱۸۵۱) جو بھی قول و فعل نیکی و بھلائی ہیں کہ خوشنودئی خدا اور خوشنودئی محبوب خدا کیلئے ہیں۔ اگر چہ کتنے ہی معمولی کیوں نہ ہوں وہ سب صدقات ہیں گویا کہ صدقہ صرف مال ہی سے نہیں ہوتا بلکہ ہر معمولی نیکی اگر اخلاص سے کیجائے تو اس پر صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔ مسلمان بھائی سے میٹھی میٹھی، بھولی بھولی، پیاری پیاری، نرم باتیں کرنا یہ بھی صدقات میں شامل ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے کرم کی ایسا برکھا برسائی ہے کہ غریب سے غریب بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرا نامۂ اعمال صدقات کے ثواب سے کیسے آراستہ ہوگا کہ میں صدقہ دینے پر قادر نہیں ہوں۔

(۱۸۵۲) مسلمان بھائی سے خندہ وکشادہ پیشانی کے ساتھ ملنا یہ اپنے بھائی کو خوش کرنا ہے اور ایک بھائی کا دل خوش کرنا بلاشبہ کارِ ثواب ہے۔ مسلمان بھائی کے دل کو جائز طور پر خوش کرنا عبادت کا درجہ رکھتا ہے۔ نیکی کو حقیر و معمولی جان کر نہ چھوڑا جائے کہ کبھی ایک گھونٹ پانی جان بچالیتا ہے اور کسی گناہ کو حقیر و معمولی جان کر نہ کیا جائے کہ چھوٹی سی چنگاری پورے گھر کو جلا کر راکھ کر سکتی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) پھر جو عمل کریگا برابر ذرّے کے اچھا تو دیکھے گا اسکو اور جو عمل کریگا برابر ذرّے کے برا تو دیکھے گا اسکو (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۵۶۴)۔

(۱۸۵۳) مال کمانا یہ بھی عبادت ہے کہ اسکی وجہ سے انسان بہت سے گناہوں سے بچ جاتا ہے جیسے چوری ڈکیتی اور بہت سی بھلائیاں جمع کر لیتا ہے۔ ناکارہ و نکما آدمی اپنا وقت مختلف قسم کے گناہوں میں خرچ کرنے لگتا ہے۔ نفس کو نیک کاموں میں لگائے رکھنا چاہئے تاکہ برائیوں میں نہ الجھادے اور پھنسادے۔ ہاتھ پاؤں کی مدد جیسے راہ بھولے ہوئے کو راہ بتادینا۔ پردہ نشیں بیوگان کے باہر کے کام اللہ واسطے کر دینا یہ بھی عبادت ہے کارِ ثواب اور صدقہ ہے۔ زبان سے جیسے تبلیغ و ارشاد کا کام کہ زبان کی نوک ہلتی ہے اور ثواب کثیر دامن میں آجاتا ہے۔ تبلیغ کیلئے احکام شرعیہ کا جاننا ضروری ہے کیونکہ بغیر جانے دوسروں کو تبلیغ کیسے کر سکے گا ورنہ نیم حکیم خطرۂ جان اور نیم ملاّ خطرۂ ایمان کی کہاوت سچی ہوجائیگی۔ تبلیغ کیلئے ''مولانا'' ہونا شرط نہیں جسے جو مسئلہ یاد ہو وہ دوسرے تک پہونچا دے۔ برائی سے خو کو دو طرح روکا جاسکتا ہے (۱) فساد کے زمانے میں گوشہ و خلوت نشیں ہو جائے کہ نماز کے اوقات میں مسجد آجائے باقی اوقات گھر یا جنگل میں گزار دے (۲) بری مجلسوں میں جائے ہدایت وارشاد کیلئے اور دوسروں کو برائی سے روکنے کیلئے کہ یہ بڑا جہاد ہے۔ جیسے نیکیاں نہ کرنا گناہ ہے ایسے گناہ نہ کرنا بھی ثواب ہے۔

(۱۸۵۴) بدنِ انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ اگر چہ ہمارا ہر رونگٹا ہر سانس اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے لیکن بدنِ انسان کا ہر جوڑ اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں حکمتوں کا خزینہ و مظہر ہے۔ اسلئے اسکا شکر ادا کرنا چاہئے کہ کم از کم ہر جوڑ کے عوض روزانہ ایک نفلی نیکی ضرور کرے۔ یہ ہر بندے پر اخلاقاً اور دیانۃً لازم ہے۔ تین سو ساٹھ نفلی نیکیاں کم از کم کرنا ہر دن اخلاقی فریضہ ہے۔ سورج کا ذکر اس بات کی طرف مشیر ہے کہ سورج کی روشنی سبکے لئے ہے تو شکریہ بھی ہر شخص پر لازم ہے۔ بندگان خدا کے ساتھ اچھے معاملات و معمولات یہ سب صدقات ہیں۔ غرباء و فقراء سے نرم کلامی۔ مریض کی عیادت کیلئے جانا۔ علم کیلئے جانا سفر کرنا بزرگان دین کی زیارت کرنے کیلئے جانا۔ انکے آستانوں کی زیارت کیلئے جانا یہ بھی کارِ ثواب، عبادت اور صدقہ ہے۔

(۱۸۵۵) ہر اس چیز کا راستے سے ہٹانا عبادت و صدقہ ہے جو انسان کی تکلیف کا باعث ہو۔ حدیث شریف میں انسان کا لفظ اسلئے آیا ہے کہ جنّات اور فرشتے اس سے نکل جاتے ہیں کہ نہ تو وہاں اتنے جوڑ ہیں اور نہ ہی انکے یہ احکام ہیں۔ یہ تمام جوڑ ہاتھ کی انگلیوں کے پوروں سے لیکر پاؤں کے ناخنوں تک ہیں۔ اگر ان میں ایک جوڑ بھی خراب ہوجائے یا کھسک جائے تو جینا دشوار ہو جائے۔ قدرت نے ایسی چول سے چول ملائی ہے اور ایسا لعاب ولوشن رکھا ہے کہ ہڈی نہ گھستی ہے اور نہ خراب ہوتی ہے۔ اگر مومن دو رکعت اشراق کی نماز پڑھ لے تو اس دن کے اسکے تمام جوڑوں کا شکریہ ادا ہوگیا۔ نادان لوگ خواہ مخواہ نفلی صدقات کے پیچھے پڑے ہیں اور انکو بند کرانے کے منصوبے بناتے رہتے ہیں اور اپنی عاقبت

عَلٰی سِتِّیْنَ وَثَلٰثَ مِائَةِ مَفْصَلٍ فَمَنْ كَبَّرَاللّٰهَ وَحَمِدَاللّٰهَ وَحَلَّلَ اللّٰهَ وَسَبَّحَ

تین سو ساٹھ جوڑوں پر تو جو کبریائی بیان کرے اللہ تعالیٰ کی اور گویا بیان کرے اللہ تعالیٰ کی اور وحدانیت بیان کرے اللہ تعالیٰ کی اور پاکی بیان کرے

اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَاللّٰهَ وَعَزَلَ حَجَرًا عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْشَوْكَةً اَوْعَظْمًا اَوْاَمَرَ بِمَعْرُوْفٍ اَوْنَهٰى عَنْ مُنْكَرٍ

اللہ تعالیٰ کی اور معافی مانگے اللہ تعالیٰ سے اور ہٹادے پتھر کو لوگوں سے راستے کے یا کانٹے کو یا ہڈی کو یا حکم دے نیکی کا یا منع کرے برائی سے

عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّيْنَ وَالثَّلٰثِ مِائَةٍ فَاِنَّهٗ يَمْشِىْ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ (رواہ مسلم)

ان تین سو ساٹھ کی گنتی کے مطابق تو وہ چلے گا اس دن کی طرح کہ دور رکھے گا اپنے آپ کو آگ سے۔

(۱۸۵۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ بِكُلِّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةً

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک ہر تسبیح میں صدقہ ہے اور ہر تکبیر میں صدقہ ہے

وَكُلِّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةً وَكُلِّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةً وَاَمْرٍبِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةً وَنَهْىٍ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةً

ہر حمد میں صدقہ ہے اور کلمہ شریف پڑھنے میں صدقہ ہے اور نیکی کا حکم دینے میں صدقہ ہے اور برائی سے منع کرنے میں صدقہ ہے

وَفِىْ بُضْعِ اَحَدِكُمْ صَدَقَةً قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَاتِىْ اَحَدُنَا شَهْوَتَهٗ وَيَكُوْنَ لَهٗ فِيْهَا اَجْرٌ

اور تم میں سے ہر ایک کی حلال محبت میں صدقہ ہے عرض کیا حضرات صحابہ نے کیا پوری کرے کوئی ہم میں کا اپنی شہوت کو تو ہوگا اس کیلئے اس میں ثواب؟

قَالَ اَرَءَيْتُمْ لَوْوَضَعَهَا فِىْ حَرَامٍ كَانَ فِيْهِ وِزْرٌ فَكَذٰلِكَ اِذَا وَضَعَهَا

فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کیا رائے ہے تمہاری اگر خرچ کرتا ہے یہ اپنی شہوت کو حرام میں تو آیا ہوتا اس حرام کام پر گناہ تو ایسے ہی جب خرچ کیا

فِى الْحَلَالِ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ (رواہ مسلم)

اس نے اپنی شہوت کو حلال کام میں تو ہوگا اس کیلئے ثواب۔

(۱۸۵۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِىُّ مِنْحَةً

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بہت اچھا صدقہ ہے عاریۃ دینا بہت دودھ والی اونٹنی کا اور عاریۃ دینا

1845 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जल्दी करो सदक़ा देने में इसलिये कि बला नहीं बढ़ती सदक़ा देने से।

(107) सदके की फ़ज़ीलत का बाब

1846 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो सदक़ा करे खजूर की बराबर पाकीज़ा कमाई से और नहीं कुबूल फ़रमाता अल्लाह तआला मगर पाकीज़ा को इसलिये कि अल्लाह तआला कुबूल फ़रमाता है कमाले पसंदीदगी क साथ फिर पालता है अल्लाह तआला उस सदके को सदक़ा देने वाले के लिये जैसा के पालता है कोई तुममें का अपने बछड़े को यहाँ तक कि हो जाता है वो सदक़ा पहाड़ की तरह।

1847 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं कम करती खैरात माल में से और नहीं बढ़ाता अल्लाह तआला बंदे की मुआफी की वजह से मगर इज्ज़त और नहीं इन्केसारी करता है अल्लाह तआला के लिये कोई मगर बुलन्द फ़रमाता है अल्लाह तआला उसको।

1848 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने खर्चा किया जोड़ा किसी चीज़ का चीजों में से अल्लाह तआला की राह में तो बुलाया जायेगा जन्नत के दरवाजों से और जन्नत

کو مزید کالا کرتے ہیں۔

(۱۸۵۶) سبحان اللہ ' اللہ اکبر ' الحمد للہ ' لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ الفاظ مبارکہ ذکر اللہ کی نیت سے کہے یا کسی حاجت کیلئے بطور وظیفہ پڑھے یا تعجب خیز بات سنکر یہ کلمات طیبات زبان پر جاری ہوں یا خوشخبری پا کر بہر حال وبہر صورت اجر وثواب ملیگا۔ اللہ تعالیٰ کا نام لینا عبادت ہے۔ اگر کوئی شخص برائے تبرید (ٹھنڈک حاصل کرنے کیلئے) اعضائے وضو دھوئے تب بھی وضو ہو جائیگا اور اس وضو سے نماز جائز ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا نام پاک زبان کا وضو ہے۔ جماع بذات خود عبادت نہیں مگر چونکہ اسکے ضمن میں زوجین کی عفت یعنی حرام سے بچنا' حق زوجیت کی ادائیگی اور نیک اولاد کی طلب ہے اور یہ تمام چیزیں عبادات میں شامل ہیں۔ اسلئے صحبت حلال عبادت وثواب اور صدقہ ہے کہ اس میں شہوت کو حلال کام میں خرچ کرنا ہے۔ جیسے عید مبارک کے دن یا رمضان شریف کی سحریوں میں کھانا پینا بذات خود ثواب نہیں ہے بلکہ ان اوقات میں کھانا عبادت ہے۔

(۱۸۵۷) عرب میں یہ عام رواج تھا کہ غریبوں مسکینوں کو چند روز کیلئے عاریۃً دودھ کا جانور دیدیا کرتے تھے کہ وہ اسکے دودھ سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں۔ زمانۂ جاہلیت میں اس جانور کا خرچ اس غریب کے ذمہ ہوتا تھا۔ مدت عاریت گزر جانے پر وہ دودھ والا جانور اسکے مالک کو واپس کر دیا جاتا تھا۔ اس جانور کا ہر وقت کا دودھ صدقہ شمار ہوگا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اس عمل کی تعریف فرمائی ہے کہ یہ صدقہ خوب ہے۔

(۱۸۵۸) عرب کا مزاج تھا کہ باغوالے مسافروں کو ایک دو پھل توڑنے سے منع نہ کرتے تھے۔ لہٰذا اجازت عرفی کی وجہ سے دو چار دانے منہ میں ڈال لیتے تھے۔ کبھی جانور کھیت سے گزرتے تو ہریالی دیکھ کر ایک آدھ منہ مار لیتے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ان سب کو مالک کے حق میں صدقہ قرار دیا ہے کہ کبھی بنا نیت کے بھی ثواب مل جاتا ہے۔ ایک حدیث شریف میں یہ بھی آیا ہے کہ ''اور جو اس باغ یا کھیت سے چرا لیا جائے وہ بھی مالک کیلئے صدقہ ہے''۔ مگر یہ نہیں کہ پورا باغ ہی یا کھیت ہی صاف کر دیا جائے۔ اس تھوڑے سے نقصان کو برداشت کرنے پر ثواب ملیگا جیسا کہ کانٹا چبھ جانے پر ثواب ملتا ہے۔

(۱۸۵۹) موزے کو ڈول بنایا اور اپنے دوپٹے سے رسی کا کام لیا اور کنویں سے پانی نکال کر اس کتے کو پلا دیا اور اسکی زندگی بچالی۔ تر کلیجے والے سے ہر جانور مراد ہے سوائے ان جانوروں کے جو موذی ہیں انسان کو تکلیف ہی پہونچاتے ہیں جیسے بچھو' سانپ' شیر' بھالو' چیتا وغیرہا کہ انکو تو مار دینا ہی کار ثواب ہے۔ گناہِ کبیرہ بنا توبہ بھی معاف ہو سکتے ہیں یہی اہلسنت کا مذہب ہے۔ کبھی کبھی معمولی نیکی بڑے بڑے گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ بعض خاصان خدا اپنے ہاں لنگر کے ساتھ ساتھ چرندوں اور پرندوں کے دانے پانی اور چارے کا انتظام واہتمام فرماتے ہیں۔ دعوت کھانا اہل تقویٰ کو کھلائیں مگر حاجت وضرورت کے موقع پر کھانا سب کو کھلا سکتے ہیں۔

(۱۸۶۰) پالتو جانوروں کا بھی حق ہے کہ اسے کھانا پانی دیا جائے۔ جانوروں پر ظلم ڈھانا یہ بھی گناہ ہے۔ جانوروں پر ظلم انسان کے ظلم سے بدتر ہے کیونکہ انسان تو اپنی زبان سے اپنا دکھ درد دوسرے سے کہہ سکتا ہے بے زبان جانور کس سے کہے۔ کبھی کبھی گناہِ صغیرہ پر بھی عذاب ہو جاتا ہے کبیرہ گناہوں سے بچے یا نہ بچے۔ اس حدیث شریف سے یہ مسئلہ بھی نکالا گیا ہے کہ گناہ صغیرہ پابندی کیساتھ کرنے سے گناہ کبیرہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس عورت کا بلی کو ایک دن کھانے پینے کو نہ دینا گناہ صغیرہ تھا مگر مسلسل کھانے پینے کو نہ دینے سے وہ گناہ صغیرہ گناہ کبیرہ ہو گیا۔ اسکی صراحت قرآن کریم میں بھی موجود ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اور نہ اڑے رہے وہ اس پر جو انہوں نے کیا اور وہ جان رہے ہیں (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۶۴) حضرات انبیاء کرام علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کی دوربین نگاہیں قیامت کے بعد ہونیوالے واقعات کو بھی دیکھ لیتی ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اس عورت کو شب معراج جہنم میں جلتے دیکھا۔ شعر:

وہ قبل قیامت ہوں کہ ہوں بعد قیامت
حالات خلائق کے سبھی پیش نظر ہیں (یادلی)

(۱۸۶۱) درخت کی وہ شاخ اور درخت سے ٹوٹ کر بیچ راستے

وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُوْا بِإِنَاءٍ وَتَرُوْحُ بِاٰخَرَ (رواہ البخاری والمسلم)

بہت دودھ دینے والی بکری کا کہ صبح کو دیتی ہے برتن بھر کر اور شام کو دیتی ہے دوسرا بھر کر۔

(۱۸۵۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَامِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْيَزْرَعُ زَرْعًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ایسا کوئی مسلمان نہیں ہے جو باغ لگائے یا کھیت بوئے

فَيَاكُلُ مِنْهُ اِنْسَانٌ اَوْطَيْرًا اَوْبَهِيْمَةٌ اِلَّاكَانَتْ لَهٗ صَدَقَةٌ (رواہ البخاری والمسلم)

پھر کھالے اس سے انسان یا پرندہ یا چرندہ مگر ہو جاتا ہے اس مالک کیلئے صدقہ۔

(۱۸۵۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم غُفِرَ لِاِمْرَاَةٍ مُوْمِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلٰى رَأْسِ رَكِيٍّ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے مغفرت فرمادی گئی اس زانیہ عورت کی کہ جو گزری ایک کتے پر کنویں کے کنارے

يَلْهَثُ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَهٗ

ہانپ رہا تھا قریب تھا کہ ہلاک کر دے اسکو پیاس تو اس زانیہ عورت نے اُتارا اپنا موزہ پھر باندھا اسے اپنے اس موزے کو اپنے دوپٹے میں تو نکالا اس عورت نے کتے کیلئے

مِنَ الْمَآءِ فَغُفِرَلَهَا بِذَالِكَ قِيْلَ اِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ اَجْرًا قَالَ فِيْ كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ (رواہ البخاری والمسلم)

پانی کو تو بخش دیا گیا اسے اس عمل کی وجہ سے عرض کیا گیا ہمارے لئے جانوروں میں ثواب ہے؟ فرمایا پیارے رسول نے ہر تر کلیجے والے میں ثواب ہے۔

(۱۸۶۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِيْ هِرَّةٍ اَمْسَكَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے عذاب دی گئی ایک عورت بلی کے بارے میں کہ باندھے رکھا تھا اس عورت نے بلی کو یہاں تک کہ مرگئی بلی

مِنَ الْجُوْعِ فَلَمْ تَكُنْ تُطْعِمُهَا وَلَاتُرْسِلُهَا فَتَاكُلَ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ (رواہ البخاری والمسلم)

بھوک سے نہ کھانا دیتی تھی وہ عورت اسکو اور نہ چھوڑتی تھی اسکو کہ کھالیتی زمین کے کیڑے مکوروں کو۔

(۱۸۶۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلٰى ظَهْرِ طَرِيْقٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ گزرا ایک شخص ایک ایسی شاخ درخت پر جو سرراہ تھی

के दरवाज़े हैं, जो नमाज़ वालों में से होगा, बुलाया जायेगा बाबे नमाज़ से और जो होगा अहले जिहाद से बुलाया जायेगा बाबे जिहाद से और जो होगा सदक़ात व खैरात करने वालों मे से, बुलाया जायेगा बाबे सदक़ा से और जो होगा रोज़ा रखने वालों में से, बुलाया जायेगा वो बाबे रय्यान से तो अर्ज़ किया हज़रते अबू बक्र ने कि उस शख्स के लिये लाज़िम तो नहीं उन तमाम दरवाजों से तो क्या बुलाया जायेगा कोई उन तमाम के तमाम दरवाज़ों से? फ़रमाया प्यारे बनी ने हाँ और मैं उम्मीद फ़रमाता हूँ कि हैं आप उनमें से।

1849 **हदीस शरीफ़:–** फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि किसने सुबह की तुममें से आज रोज़े की हालत में? अर्ज़ किया हज़रते अबू बक्र ने मैंने, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कौन चला तुममें से आज जनाज़े के साथ? अर्ज़ किया हज़रते अबू बक्र ने मैंने, फ़रमाया प्यारे रसूल ने किसने खाना खिलाया तुममें से मोहताज को? अर्ज़ किया मैंने फ़रमाया प्यारे रसूल ने किसने अयादत की तुममें से आज बीमार की? तो अर्ज़ किया हज़रते अबू बक्र ने मैंने, तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने नहीं जमा होती मज़कूरा खसलतें किसी शख्स में मगर दाखिल होता है वो जन्नत में।

1850 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐ मुसलमान औरतों! मत हक़ीर समझो अपनी पड़ोसन के हदिये को अगरचे बकरी का खुर हो।

میں گرگئی یا تو خار والی تھی کہ مسلمانوں کو کانٹا چبھ جانے کا خطرہ تھا یا پھر اتنی موٹی تھی کہ جس سے راہ گیر ٹھوکر کھا سکتے تھے۔ تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانے میں مسلمانوں کی خیر خواہی کی نیت کرے نہ کہ کفار و مشرکین کی خدمت کی۔ اس شخص نے راہ سے موذی چیز کو ہٹانے کی صرف نیت ہی کی تھی کہ اس نیت خیر پر ہی بخشا گیا کیونکہ نیکی کا ارادہ بھی نیکی ہے۔ مسلمانوں کی خیر خواہی بھی صدقہ ہے۔

(۱۸۶۲) وہ درخت کہ جسکی شاخیں راستے میں پھیل گئی تھیں اور لوگوں کو آمد و رفت میں تکلیف ہو رہی تھی، جام لگ جاتا تھا تو اس شخص نے اس درخت ہی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا کہ نہ ہو گا بانس نہ بجے گی بانسری۔ اس پیڑ کے کٹ جانے سے لوگوں نے راحت کی سانس لی۔ موذی چیز کو راستے سے ہٹا دینا اور ختم کر دینا جائز ہے۔ اگر چہ دوسرے کی ملکیت ہی کیوں نہ ہو۔ پاگل کتا جو کسی کا پالتو بھی ہو، سرکس والوں کا شیر یا چیتا یا بھالو کہ بھاگا ہوا ہو یا سپیروں کا سانپ جو چھوٹ کر بھاگ نکلے انکا مار دینا جائز ہے۔ راستے میں کھودا ہوا کنواں بھی پاٹ دیا جائے اس میں مالک کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اس پیڑ کے کاٹنے والے شخص کو جنت میں گھومتے ٹہلتے دیکھا شب معراج یا پھر نماز کسوف میں جب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو جنت پیش کی گئی یا عام حالات میں۔ جہنم والے ہوں کہ جنت والے سب نگاہ رسول میں ہیں۔ شعر:

وہ دوزخی ہوں کہ ہوں جنتی خدا کی قسم
ہر ایک رہتا ہے انکی نگاہ میں ہر دم (یاولی)

(۱۸۶۳) مسلمانوں کی خدمات بھی صدقات ہیں اور دخول جنت کا ذریعہ ہیں۔ مسلمانوں کو ایک دوسرے کی خدمات کے جذبے سے آراستہ ہونا چاہئے۔

(۱۸۶۴) ''میں نے بغور دیکھا'' سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی کتاب رخ میں وہ علامات تلاش کیں جو نبی آخر الزماں کے بارے میں اپنی کتاب توریت مقدس میں مذکور ہیں۔ تو وہ تمام علامات ایک ایک کر کے کتاب رخِ مصطفیٰ میں چمک رہی تھیں۔ بال برابر بھی فرق نہ تھا۔ تب ہی میں نے یقین کر لیا کہ یہ نبیٔ آخر الزماں ہیں اور آپکا دعویٰ نبوت برحق ہے اور آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول اور خاتم النبین ہیں۔ مکۂ مکرمہ سے ہجرت فرما کر جب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ مدینۂ منورہ پہونچے اور آپکی پیاری زبان سے جو گفتگو سنی اس میں چار باتوں کا حکم فرمایا (۱) سلام کو رواج دو۔ اسلام سے پہلے ملاقات کے وقت سلام کا رواج نہ تھا کوئی گڈ مارننگ کہتا کوئی بندگی کہتا کوئی کورنش کہتا جیسے بھارت میں نمستے وغیرہا۔ اسلام نے سلام سکھایا اس میں ایک دوسرے کی سلامتی کی دعاء ہے جو خیر خواہی کے مترادف ہے اور اس سے بھائی چارگی، میل ملاپ، محبت و خلاص کی پینگیں بڑھتی ہیں اور محبت کا ماحول گرم ہوتا ہے۔ جسکو سلام کیا جائے اور وہ قریب ہے تو زبان سے سلام کر لینا کافی ہے اور سلام اتنی آواز سے کیا جائے کہ وہ شخص سلام کی آواز سن لے جسکو سلام کیا جا رہا ہے اور اگر وہ شخص جسکو سلام کیا جا رہا ہے دور ہے تو زبان سے آہستہ سلام کرے اور ہاتھ کا اشارا کرے تا کہ وہ دور والا شخص اشارا دیکھ کر سمجھ جائے کہ مجھے سلام کیا جا رہا ہے۔ دور والے کو چیخ کر سلام کرنا جیسا کہ کھیت و باغ رکھانے والے آواز نکالتے ہیں متانت و سنجیدگی کے خلاف ہے۔ اہلسنت مسلمان آپسمیں ایک دوسرے کو بھی خوب سلام کرتے ہیں اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پر بھی خوب درود و سلام پڑھتے ہیں۔ (۲) کھانا کھلاؤ۔ یعنی مہمانوں فقیروں کو یتیموں کو اعزاء و اقرباء و احباء کو بیوی بچوں کو۔ اہلسنت مسلمان مختلف عنوانات سے کھانا کھلاتے ہی رہتے ہیں کبھی تیجے دسویں چالیسویں چھمائی برسی کے نام سے تو کبھی چھٹی گیارھویں بارھویں چودھویں سترھویں اکیسویں چھبیسویں کے نام پر تو کبھی اعراس مبارکہ کے نام پر تو کبھی عقیقہ و ولیمہ کے نام پر۔ اس حدیث شریف کی روشنی میں لنگر کی عظمت کو بھی سمجھا جا سکتا ہے (۳) رشتہ داروں کے حقوق ادا کئے جائیں اور انکے ساتھ حسن سلوک روا رکھا جائے انکا خیال کیا جائے۔ امراض و تکلیف میں دادرسی کیجائے، خوشیوں میں انکے ساتھ رہا جائے۔ تفصیلات فتاویٰ قدیریہ اور انتخاب شریعت میں ملاحظہ فرمائیں (۴) نماز پنجگانہ پر ہی قناعت نہ کیجائے بلکہ نوافل بھی پڑھے جائیں۔ جب عام طور پر لوگ میٹھی نیند سو رہے ہوں تو تم

فَقَالَ لَاُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ لَايُؤْذِيْهِمْ فَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ (رواہ البخاری والمسلم)

تو اس نے کہا کہ ہٹادوں گا میں اسکو مسلمانوں کے راستے سے کہ نہ تکلیف دے مسلمانوں کو تو وہ شخص داخل فرمایا گیا جنت میں۔

(۱۸۶۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ بلاشبہ میں نے دیکھا ہے ایک شخص کو کہ ٹہل رہا ہے جنت میں

فِيْ شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيْقِ كَانَتْ تُؤْذِى النَّاسَ (رواہ مسلم)

اس پیڑ کے سبب سے کہ کاٹ دیا تھا اس درخت کو سرراہ کہ تکلیف دیتا تھا لوگوں کو۔

(۱۸۶۳) حدیث شریف: عَنْ اَبِىْ بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَانَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِىْ شَيْئًا اَنْتَفِعُ بِهٖ

ترجمہ: حضرت ابو برزہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ سکھا دیجئے مجھ کو کوئی ایسی چیز کہ نفع اٹھاؤں میں اس چیز سے

قَالَ اَعْزِلِ الْاَذٰى عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ (رواہ مسلم)

فرمایا پیارے نبی نے کہ ہٹادو تکلیف دہ چیز کو مسلمانوں کے راستے سے۔

(۱۸۶۴) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَدِيْنَةَ

ترجمہ: حضرت ابو یوسف عبداللہ ابن سلام سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جب تشریف لائے پیارے رسول اللہ ﷺ مدینہ شریف

جِئْتُ فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهٗ عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهٗ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ اَوَّلَ مَا

تو میں حاضر ہوا پھر جب میں نے بغور دیکھا پیارے نبی کے چہرۂ نورانی کو تو میں نے پہچان لیا کہ نہیں ہے یہ چہرہ کسی جھوٹے کا چہرہ تھا پہلا وہ جو

قَالَ يَآاَيُّهَاالنَّاسُ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْاَرْحَامَ وَصَلُّوْا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ

فرمایا پیارے نبی نے کہ اے لوگو! پھیلاؤ تم سلام کو اور کھلاؤ کھانا اور ملاؤ رشتوں کو اور نماز پڑھو رات میں اس حالت میں کہ لوگ

نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ (رواہ الترمذی وابن ماجة والدارمی)

سو رہے ہوں داخل ہو جاؤ گے جنت میں سلامتی کیساتھ۔

1851 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हर नेकी सदक़ा है।

1852 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हरगिज़ न हक़ीर जानो किसी नेकी को अगरचे मुलाकात करे तू अपने भाई से खुशरूई के साथ।

1853 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हर मुसलमान पर सदक़ा है, अर्ज़ किया हज़राते सहाबा ने कि अगरचे न पाये तो? फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने कि काम करे अपने हाथ से कि नफ़ा उठाये अपने आप और सदक़ा करे फिर अगर न ताकत रखे या न कर सके तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने मदद करे किसी ज़रुरतमंद मज़लूम की, हज़राते सहाबा ने अर्ज़ किया फिर अगर इसको भी न कर सके तो? फ़रमाया प्यारे रसूल ने तो हुक्म दे भलाई का, अर्ज़ किया हज़राते सहाबा ने फिर अगर यह भी न कर पाये? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि रोके अपने आप को बुराई से क्योंकि खुद को बुराई से रोकना यह भी उसके लिये सदक़ा है।

1854 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हर जोड़ा इन्सान का कि उस पर सदक़ा है, हर दिन कि चमके जिसमें सूरज कि इंसाफ कर दे दो के दरमियान सदक़ा है, और मदद करे आदमी की घोड़े पर कि सवार करा दे घोड़े पर या चढ़ा दे घोड़े पर उसका सामान सदक़ा है,

اٹھ کر نماز تہجد پڑھ لیا کرو۔ اگر ایک مسلمان سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ان چاروں باتوں پر عمل پیرا ہوجائے تو عذاب قیامت سے سلامت رہوگے اور جنت میں بخیر وعافیت پہونچنا نصیب ہوگا جہاں اللہ تعالیٰ اور ملائک کی طرف سے سلام ملا کرینگے۔ اس حدیث شریف میں نماز کا ذکر تو ہے مگر حج وزکوٰۃ، روزہ وجہاد کا ذکر نہیں ہے کیونکہ اس وقت تک انکے احکام نہ آئے تھے۔

(۱۸۶۵) اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہر قسم کی عبادات شامل ہیں۔ روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد یہ بھی عبادات ہی ہیں بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہ الاعلیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر سنی مسلمان صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتا ہے نہ تو اسکے غیر کی عبادت کرتا ہے اور نہ لائق عبادت سمجھتا ہے۔ وہ لوگ پرلے درجہ کے نادان ہیں جو کہتے ہیں کہ مسلمان قبر پرست، پیر پرست، تعزیہ پرست ہیں۔ مسلمانوں کو غیر خدا کی عبادت کرنے والا بتانا اپنے ابوجہل ہونے کے اعلان کے مترادف ہے۔ ترمذی شریف ج ۲ ص ۱۶ کی حدیث پاک میں ہے کہ شیطان بھی مایوس ہوچکا ہے کہ مسلمان غیر خدا کی عبادت کرے۔

(۱۸۶۶) صدقات وخیرات کرنے والے کی یہ زندگی بھی اچھی ہوتی ہے اور وہ اخروی زندگی بھی حسین پاتا ہے۔ نیاز فاتحہ، صدقات وخیرات کرنے والے پر اول تو مصیبت آتی ہی نہیں اور اگر امتحان کے طور پر کوئی مصیبت آ بھی جائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے سکینہ یعنی قلبی سکون عطا ہوتا ہے۔ اور وہ صبر وشکر کرتا ہے اور اس مصیبت پر بھی اسے مزید اجر وثواب ملتا ہے۔ اسکی مصیبت معصیت لیکر نہیں بلکہ مغفرت لیکر آتی ہے مغفرت والی مصیبت اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر آنے والی مصیبت رحمت ومغفرت والی تھی جیسا کہ کربلا شریف کے میدان میں سیدنا حضور امام عالیمقام شہید اعظم حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپکے دیگر رفقاء پر جو مصیبت آئی تھی وہ بھی رحمت والی مصیبت تھی۔ مصیبت کی یہ دو قسمیں ہیں جو ذہن میں رہیں تمام اعتراضات اس موضوع پر خود کفن پوش ہونگے۔ موت کی برائی یہ ہے کہ انجام بخیر نہ ہو کہ غفلت کی اچانک موت ہوجائے یا موت کے وقت ایسی علامات کا ظہور ہو جو بعد موت بدنامی کا باعث ہو ایسی سخت بیماری جو بے صبری پیدا کرکے ذکر خدا سے غافل کردے۔ غرضیکہ سخی وفیاض بندہ ان تمام برائیوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سچا ہے اور اسکے پیارے نبی ﷺ سچے ہیں۔

(۱۸۶۷) صدقہ حقیقی مال سے ہوتا ہے اور صدقہ حکمی اعمال سے بھی۔ کسی مسلمان سے خوش روئی اور خندہ پیشانی سے ملنا اس مسلمان کی خوشنودی کا سبب ہے اور مسلمانوں کا خوش کرنا کار ثواب ہے لہٰذا یہ عمل بھی صدقہ ہے۔ کنویں پر جمع افراد کے برتنوں میں اپنے ڈول سے پانی ڈالدینا یہ بھی انکی راحت وخوشی کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا یہ پانی کا برتن میں ڈالدینا یہ بھی صدقہ ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ مسلمان بھائی کے ساتھ معمولی سے معمولی بھلائی کرنا کار ثواب اور عبادت اور خوشنودئ خدا خوشنودئ محبوب خدا ﷺ کا زرین وسیلہ ہے۔

(۱۸۶۸) یہ تبسم ریزی وہ ہے جس سے آنے والے کا دل خوش ہو یہ تبسم ومسکراہٹ کا ثواب ہے اور تبسم ریزی برائے تمسخر ہو کہ جس سے آنے والے کو خفت ہو تو یہ گناہ ہے۔ کسی بھولے بھٹکے کو راستہ بتادینا، کوئی مسئلہ بتادینا جس میں نہ کوئی محنت ومشقت ہے مگر اجر وثواب سے نامۂ اعمال مالامال ہے۔ یہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی شان رحمۃ اللعالمینی کے جلوے ہیں۔ کمزور نظر والے یا نابینا کو ہاتھ پکڑکر جہاں جانا چاہتا ہے وہاں پہونچادے یا اسکا ہاتھ بٹادے کہ اسکے کام کاج کردے یہ سب بھی ثواب کے کام ہیں۔ کمزور نظر اور نابینا افراد کی خدمت یہ آنکھ جیسی نعمت کا شکر یہ ہے۔ ہر نعمت کا شکر جداگانہ ہوتا ہے اور شکر پر نعمتوں کی زیادتی واضافے کا اعلان قرآن کریم میں مذکور ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اور یاد فرمایئے جب اعلان فرمایا مالک نے تمہارے اگر شکر کروگے تم تو ضرور میں زیادہ دونگا تمکو اور اگر ناشکری کروگے تم تو بیشک میرا عذاب بہت سخت ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۵۹۸) مومن کی خیر خواہی ثواب، مومن کی بدخواہی عذاب ہے۔ مسلمانوں کو فائدہ پہونچانا ثواب ایسے ہی انہیں تکلیف سے بچانا بھی ثواب ہے۔ کسی اچھے بھلے آدمی کو بدمعاش وغنڈے کے شر سے بچالینا ثواب ہے۔ اگر کوئی شریف النفس بے خبری ولاعلمی کی وجہ سے کسی خبیث النفس سے رشتہ کرنا چاہتا ہے تو

(۱۸۶۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ عبادت کرو تم رحمٰن کی اور کھلاؤ تم کھانا

وَاَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ (رواه الترمذی وابن ماجة)

اور پھیلاؤ تم سلام کو داخل ہو جاؤ گے تم جنت میں سلامتی کے ساتھ۔

(۱۸۶۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیشک صدقہ بجھا دیتا ہے اللہ تعالیٰ کے غضب کو

وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ (رواه الترمذی)

اور دور کرتا ہے موت کی برائی کو۔

(۱۸۶۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بھلائی صدقہ ہے اور بیشک بھلائی میں سے یہ بھی ہے

اَنْ تَلْقٰى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِىْ اِنَاءِ اَخِيْكَ (رواه الترمذی)

کہ ملاقات کرے تو اپنے بھائی سے خوش روئی سے اور یہ کہ ڈال دے تو اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں۔

(۱۸۶۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَبَسُّمُكَ فِىْ وَجْهِ اَخِيْكَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُكَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرا مسکرا دینا اپنے بھائی کے روبرو صدقہ ہے اور تیرا حکم دینا

بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِىْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ

نیکی کا صدقہ ہے اور تیرا برائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور راستہ دکھانا کسی آدمی کو بھول جانے والی زمین میں تیرے لئے صدقہ ہے

وَنَصْرُكَ الرَّجُلَ الرَّدِئَ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ

تیرا امداد کرنا کسی ایسے آدمی کی جو کمزور نظر والا ہے تیرے لئے صدقہ ہے اور ہٹا دینا تیرا پتھر اور کانٹے کو اور ہڈی کو راستے سے تیرے لئے صدقہ ہے

और अच्छी बात सदक़ा है, हर कदम कि उठाता है उसको नमाज़ की तरफ सदक़ा है, और हटाता है तक्लीफ़ देने वाली चीज़ को रास्ते से सदक़ा है।

1855 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने पैदा फ़रमाया गया हर इन्सान औलादे आदम में से तीन सौ साठ जोड़ों पर तो जो किबरियाई बयान करे अल्लाह तआला की और खूबियाँ बयान करे अल्लाह तआला की और वेहदानियत बयान करे अल्लाह तआला की और पाकी बयान करे अल्लाह तआला की और मुआफ़ी मांगे अल्लाह तआला से और हटा दे पत्थर को लोगों के रास्ते से या कांटे को या हड्डी को या हुक्म दे नेकी का या मना करे बुराई से उन तीन सौ साठ की गिनती के मुताबिक तो वो चलेगा उस दिन की तरह कि दूर रखेगा अपने आपको आग से।

1856 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक हर तस्बीह में सदक़ा है और हर तक्बीर में सदक़ा है हर हम्द में सदक़ा है और कलमा शरीफ़ पढ़ने में सदक़ा है और नेकी का हुक्म देने में सदक़ा है और बुराई से मना करने में सदक़ा है और तुममें से हर एक की मेहनत में सदक़ा है, अर्ज़ किया हज़राते सहाबा ने कि क्या पूरी करे कोई हममें का अपनी शेहवत को तो होगा उसके लिये उसमें सवाब? फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने क्या राय है तुम्हारी अगर खर्च करता है यह अपनी

اسے اس رشتہ سے بچالینا بھی کارِ ثواب ہے۔

(۱۸۶۹) کسی بھی ننگے کو کپڑے پہنانا بشرطیکہ پہنے والا اور پہنانے والا ہر دو مسلمان ہوں خواہ ایک کپڑا پہنائے یا تمام کپڑے پہنائے تو وہ اس بشارت کا مستحق ہوگا۔ جنت میں اہل جنت کا لباس سبز ہوگا۔ ارشادِ رب قدیر ہے: (ترجمہ) یہی ہیں جنکے لئے باغات ہیں ہمیشہ رہنے والے' جاری ہیں جنکے نیچے نہریں۔ پہنائے جائینگے اس میں کنگن سونے کے۔ اور پہنیں گے کپڑے سبز ریشمین اور پوت کے تکیہ لگائے ہوئے اس میں اپنی اپنی مسہریوں پر۔ کیا ہی اچھا ثواب ہے اور اچھی آرامگاہ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۷۰۶)۔

مومن کی حاجت روائی اللہ تعالیٰ کو بہت پیاری ہے۔ کھانا' پینا' پوشاک ولباس انسان کی حاجت عامہ ہیں انکا صدقہ وخیرات بہت ہی مقبول ومحبوب ہیں۔ جنت میں کھلے مشروبات بھی ہونگے کہ پانی' دودھ' شہد کی نہریں رواں ہونگی۔ ارشادِ رب قدیر ہے (ترجمہ) اس میں چشمہ ہے جاری (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۵۲۶) اور شرابِ طہور یعنی پاک وصاف شراب کی سیل یعنی سر بہ مہر بوتلیں بھی ہیں۔ ارشادِ رب قدیر ہے: (ترجمہ) پلائے جائینگے شراب مُہر کی ہوئی۔ مُہر اسکی مُشک کی ہے اور اسکے بارے میں ضرور للچائینگے للچانے والے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۵۰۶)

(۱۸۷۰) زکوٰۃ کے علاوہ بھی مال میں صدقات ہیں (۱) بعض تو فرض ہیں جیسے نذرِ شرعی کا ہونا' بشرط استطاعت حج کرنا (۲) اور بعض صدقات واجب ہیں جیسے فطرہ وقربانی (۳) بعض صدقات نفل ہیں جیسے بھکاریوں کو بھیک دینا' ضرورت مندوں کو قرض دینا' وقت ضرورت ڈول' ہانڈی' پیالہ وغیرہ بطور رعایت دینا پڑوسیوں کو آگ' نمک' پانی وغیرھا دینا' نیاز وفاتحہ کرنا۔

(۱۸۷۱) اس حدیث شریف میں مناسب نہ ہونے سے مراد اخلاقاً منع نہ کرنا ہے کہ یہ خلاف مروت ہے اور یہ بھی خلاف مروت اس صورت میں ہے کہ جبکہ ان چیزوں کی اسکو خود ضرورت نہ ہو۔ اگر خود اسے ہی پانی کی ضرورت ہے تو دوسرے کو نہ دینا خلاف مروت بھی نہیں ہے اور نہ کسی گناہ یا اخلاقی جرم کا مرتکب ہوگا۔ یہی حال نمک کا ہوگا۔ آخری جملہ اپنے اندر بڑی تفصیلات رکھتا ہے کہ ہر وہ اچھا کام کرنا جو کرنیوالے کے حق میں ہو اس تفصیل کو بھی اسطرح کہا جاسکتا ہے کہ جو نیکی بھی بن پڑے کر گزرو۔ اس روشنی میں تمام معمولات اہلسنت کو دیکھا جاسکتا ہے۔ یہ حدیث شریف اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ جو اچھا کام مسلمانوں کے حق میں بھی اچھا ہو کئے جاؤ۔ شیطانی بچڑوں کا بالکل خیال نہ کرو کہ تیسرا دن مقرر کیوں کیا فلاں تاریخ مقرر کیوں کی۔ یہ بچر بازی شیطان کی کارستانیاں ہیں کہ وہ حیلے بہانے بنا کر سمجھا کر نیک کاموں سے مسلمانوں کو روکتا ہے۔

(۱۸۷۲) کسی بنجر زمین کو قابل کاشت بنانا لوگوں کے کھانے کے انتظام کے مترادف ہے اور یہ بلاشبہ کارِ ثواب ہے۔ حکومتیں بھی ایسی بنجر زمینوں کو اپنے عوام کو مفت دیدیتی ہیں بلکہ انکا لگان وٹیکس بھی معاف کردیتی ہیں اور کبھی کبھی تو مالی امداد بھی فراہم کرتی ہیں۔ یہ ثواب بنانیت ثواب کے حصول کی مثال ہے۔ مگر یہ ثواب اس صورت میں مل سکے گا جبکہ جانور کے کھیت میں کھالینے پر صبر وشکر کیا جائے۔

(۱۸۷۳) کسی کو دودھ کا جانور عاریتہً دیدینا کہ وہ اسکے دودھ سے اپنی گزراوقات کرے مقررہ وقت پر واپسی بھی کردے اور جانور کے کھانے پینے کی ذمہ داری بھی دودھ پینے والے پر ہوگی۔ حاجت مند کو کچھ روپیہ قرض دیدینا یا نابینا وناواقف کو راستہ دکھادینا اور بتادینا اسکا ثواب غلام آزاد کرنے کی برابر ہے۔ جب قرض دینے کا ثواب اتنا ہے تو خیرات دینے کا ثواب کتنا ہوگا۔ اسکا حساب اپنی عقل سے لگالیجئے۔ حدیث شریف میں ہے کہ قیامت میں نیکیوں کا ثواب بقدرِ عقل ہوگا۔ کبھی کبھی معمولی نیکی کا ثواب بڑے سے بڑے کام سے بڑھ جاتا ہے پیاسے کو ایک گھونٹ پانی پلا کر اسکی جان بچالینے کا ثواب ہزاروں روپے خیرات کرنے سے زیادہ ہے۔

(۱۸۷۴) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے سلام کا جواب اسلئے مرحمت نہ فرمایا کہ سلام غلط تھا۔ صحیح سلام کا جواب دینا واجب ہے اور غلط سلام کی اصلاح کرنا ضروری ہے۔ بعض لوگ ابا سلام' اماں سلام' بھیا سلام یا آداب عرض یا تسلیمات عرض کہتے ہیں ان میں سے کسی بھی سلام کا جواب دینا واجب نہیں ہے۔ بلکہ انہیں صحیح سلام سکھانا چاہیے۔ "علیک السلام" یہ مُردوں کا آپس کا سلام ہے

وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِىْ دَلْوِاَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ۔ (رواہ الترمذی)

اور تیرا اُنڈیل دینا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں تیرے لئے صدقہ ہے۔

(۱۸۶۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَامُسْلِمًا ثَوْبًا عَلٰى عُرْيٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو مسلمان کہ کپڑا پہنادے کسی مسلمان کو جو ننگا ہے

كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَامُسْلِمٍ اَطْعَمَ مُسْلِمًا عَلٰى جُوْعٍ اَطْعَمَهُ اللّٰهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ

تو پہنائیگا اسکو اللہ تعالیٰ جنت کے سبز لباسوں میں سے، جو مسلمان کھلائیگا کسی مسلمان کو بھوک کی حالت میں تو کھلائے اسکو اللہ تعالیٰ جنت کے پھلوں میں سے

وَاَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقٰى مُسْلِمًا عَلٰى ظَمَاءٍ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ (رواہ ابوداؤد والترمذی)

اور جو مسلمان کہ پلائے گا کسی مسلمان کو پیاس کی حالت میں تو پلائے گا اس کو اللہ تعالیٰ وہ شراب جو سیل شدہ ہے۔

(۱۸۷۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ فِى الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ ثُمَّ تَلَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ مال میں حق ہیں زکوٰۃ کے علاوہ بھی پھر تلاوت فرمائی پیارے رسول نے آیت کریمہ:

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

''نہیں ہے نیکی یہ کہ پھیر لو تم اپنے چہروں کو پورب کی اور پچھم کی جناب اور لیکن نیکی ہے جو ایمان لایا اللہ پر اور آخری دن پر

وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَلْكِتَابِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسَاكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ

اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور نبیوں پر اور دیا مال اللہ کی محبت میں رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور مسافروں کو

وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصَّابِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ

اور منگتوں کو اور قیدیوں غلاموں کو اور قائم رکھا نماز کو اور ادا کیا زکوٰۃ کو اور پورا کرنیوالے ہیں اپنے عہد کو جب انہوں نے عہد کیا اور صبر کرنیوالے ہیں برے وقت میں

وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ۔ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی)

اور تکلیف میں اور بوقت جہاد یہی ہیں جنہوں نے سچائی سے کام لیا اور یہی ہیں وہ جو پرہیز گار ہیں۔

शेहवत को हराम में तो आया होता उस हराम काम पर गुनाह तो ऐसे ही जब खर्च किया उसने अपनी शेहवत को हलाल काम में तो होगा उसके तिये सवाब।

1857 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बहुत अच्छा सदक़ा है आरयतन देना बहुत दूध वाली ऊंटनी का और आरयतन देना बहुत दूध देने वाली बकरी का कि सुबह को देती है बर्तन भर कर और शाम को देती है दूसरा भरकर।

1858 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐसा कोई मुसलमान नहीं है जो बाग लगाये या खेत बोये फिर खा ले उससे इन्सान या परिन्दा या चरिन्दा मगर हो जाता है उस मालिक के लिये सदक़ा।

1859 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मग्फ़िरत फ़रमा दी गई उस ज़ानिया औरत की कि जो गुज़री एक कुत्ते पर कुयें के किनारे हाँप रहा था, करीब था कि हलाक कर दे उसको प्यास तो उस ज़ानिया औरत ने उतारा अपना मोज़ा और फिर बांधा उसने अपने उस मोज़े को अपने दुपट्टे में तो निकाला उस औरत ने कुत्ते के लिये पानी को तो बख़्श दिया गया उसे इस अमल की वजह से, अर्ज़ किया गया हमारे लिये जानवरों में सवाब है? फ़रमाया प्यारे रसूल ने हर तर कलेजे वाले में सवाब है।

اور السلام علیکم یا اھل القبور یہ زندوں کا مُردوں کو سلام ہے اور یہی سلام سنت ہے اور جب تم آپس میں ایک دوسرے سے ملو تو السلام علیکم کہو اور جب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے ملاقات کرو تو کہو الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول الله' الصلوٰۃ والسلام علیك یانبی الله 'الصلوٰۃ والسلام علیك یاحبیب الله کیونکہ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) بے شک اللہ اور تمام فرشتے اسکے درود بھیجتے ہیں بھیجتے رہینگے غیب کی خبریں رکھنے والے دینے والے پر۔اے ایمان والو خوب درود بھیجو تم ان پر اور خوب سلام بھیجو تم سلام کے طریقے سے (بصیرۃ الایمان افادہٗ قادری معینی ص۱۰۳۶) میں اللہ تعالیٰ کا ایسا پیارا رسول ہوں کہ میری دعاء سے اللہ تعالیٰ لوگوں کی مصیبتیں ٹالتا ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی یہ دعائیں بھی معجزات ہیں۔شعر:

میرے آقا کی معجز بیانی ہے یہ
جنبشِ لب ہوئی، ہو گیا معجزہ
شان اعجاز محبوب رب دیکھئے
جو کیا معجزہ جو کہا معجزہ (یاحبیب)

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اپنے حاضر وغائب غلاموں کے دُکھ درد سے خبردار ہیں اور انکے لئے دعائیں فرماتے رہتے ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) یقیناً تشریف لائے ہیں تمہارے پاس ایک رسول تمہیں میں سے گراں ہے ان پر وہ جو تکلیف پہونچے تمکو بہت چاہنے والے ہیں تمہارے بھلے کے۔ ایمان والوں کے ساتھ بہت مہربان بے انتہا رحم والے (بصیرۃ الایمان افادہٗ قادری معینی ص۴۸۴) مسلمان کو فحش گوئی' مغلظات' ماں بہن والی گالیوں سے اجتناب کرنا لازمی وضروری ہے۔کسی نیکی کو حقیر نہیں جاننا چاہئے۔اگر اللہ تعالیٰ تھوڑی یا معمولی نیکی کی توفیق دے تو اسکو بھی کر لینا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کا زیادہ شکر ادا کرنا چاہئے کہ یہ موقع بھی غنیمت ہے کہ کبھی تھوڑی ومعمولی نیکی بھی نجات کا ذریعہ بن جاتی ہے اور شکر کی توفیق سے آئندہ بڑی نیکیاں کرنے کی راہ استوار ہو جاتی ہے اور بڑی بڑی نیکیاں کرنے کی توفیق کے دروازے کھل جاتے ہیں اور بڑی بڑی نیکیوں سے نامۂ اعمال آراستہ ہو جاتا ہے۔

وہ لوگ درس عبرت لیں جو نیک کاموں سے بھی جی چراتے ہیں اور فرقہ بندی کی ڈفلی بجاتے ہیں اور اسطرح بہکاتے ہیں کہ یہ کام فرض تو ہے نہیں واجب تو ہے نہیں سنت تو ہے نہیں۔یہ شرارت انگیز سوچ ہے۔نیک کام کرنے کیلئے اسکا فرض وواجب اور سنت ہونا ضروری نہیں ہے بلکہ مستحب ومباح کام سے بڑی بڑی مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔یہ حدیث شریف نیاز وفاتحہ کے منکروں کیلئے تازیانۂ عبرت ہے۔مَردوں کو ٹخنوں کے نیچے پائجامہ یا لنگی پہننا بطریقۂ تکبر حرام ہے اور لاپرواہی کے طور پر خلاف اولیٰ ہے۔پائجامہ یا تہبند کو ٹخنوں سے اوپر رکھا جائے اور مستورات کا پائجامہ یا تہبند ٹخنوں سے نیچا رہنا چاہئے۔مَردوں کو جھاڑو چھاپ پائجامہ یا لنگی نہیں پہننا چاہئے کہ حدیث شریف میں اسکی سخت وعیدیں آئی ہیں۔حدیث شریف: مومن کا تہبند آدھی پنڈلیوں تک ہے اسکے اور ٹخنوں کے درمیان میں ہو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے اور جو اس سے نیچے ہو آگ میں ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیگا جو تہبند کو از راہ تکبر گھسیٹے۔(ابوداؤد شریف) حدیث شریف: ایک شخص اترانے کے طور پر تہبند گھسیٹ رہا تھا زمین میں دھنسا دیا گیا۔اب وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہی چلا جائیگا (بخاری شریف) ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنا چاہئے جو جھاڑو چھاپ پائجامہ' لنگی' شلوار' پتلون پہنتے ہیں۔سیدنا حضور قبلۂ عالم حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبدالرشید میاں مدظلہ النورانی نبیرۂ سیدنا حضور اللہ ھو میاں پیلی بھیت شریف سنت رسول کے مطابق ہی تہبند استعمال فرماتے ہیں اور فقیر قدیری کا بھی یہی معمول ہے کہ پائجامہ ولنگی ٹخنے اور نصف ساق کے درمیان تک ہی رہتی ہے۔یہ حسن اخلاق کی تعلیم ہے کہ اگر کوئی تمہارے عیوب کا پردہ چاک کرے تو تم پردہ دری کی پالیسی نہ اپناؤ بلکہ پردہ پوشی کو شعار بناؤ مگر یہ حسن اخلاق اپنی ذاتی معاملات میں ہے۔اگر کوئی بدعقیدہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور اسکے پیارے رسول ﷺ کو عیب لگائے تو اسکے تمام عیوب کا پردہ چاک کر دینا سنت الٰہیہ ہے۔ ولید ابن مغیرہ نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کی اور آپکو مجنون (دیوانہ) کہد یا تو اللہ تعالیٰ نے جو کہ ستارِ عیوب ہے ولید بن مغیرہ کی تمام

(۱۸۷۱) حدیث شریف: عَنْ بُهَيْسَةَ عَنْ اَبِيْهَا قَالَتْ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالشَّيْءُ

ترجمہ: حضرت بہیسہ سے مروی وہ روایت فرماتی ہیں اپنے والد سے، فرمایا حضرت بہیسہ نے کہ عرض کیا انکے والد نے یارسول اللہ کون سی چیز ہے

الَّذِيْ لَايَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمَآءُ قَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ مَاالشَّيْءُ الَّذِيْ لَايَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ

کہ نہیں مناسب ہوتا اسکا منع کرنا فرمایا پیارے رسول نے پانی پھر عرض کیا یارسول اللہ کونسی چیز ہے کہ نہیں مناسب ہوتا اسکا منع کرنا فرمایا پیارے رسول نے نمک پھر عرض کیا

يَانَبِيَّ اللّٰهِ مَاالشَّيْءُ الَّذِيْ لَايَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ اِنْ تَفْعَلِ الْخَيْرَ خَيْرٌلَّكَ (رواہ ابوداود)

یانبی اللہ کہ کونسی چیز ہے کہ نہیں مناسب ہے اسکا منع کرنا تو فرمایا پیارے نبی نے یہ کہ کرے تو ہر وہ اچھا کام جو تیرے لئے بہتر ہے۔

(۱۸۷۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مَنْ اَحْىٰ اَرْضًا مَيْتَةً فَلَهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو قابل کاشت کرے بنجر زمین کو تو اس بنجر زمین کو قابل کاشت بنانیوالے کیلئے

فِيْهَا اَجْرٌ وَ مَا اَكَلَتُ الْعَافِيَةُ مِنْهُ فَهُوَلَهٗ صَدَقَةٌ (رواہ الدارمی)

اس کام میں ثواب ہے اور جو چرلیا جانور نے اس کھیتی سے تو وہ کھایا ہوا اس کیلئے صدقہ ہے۔

(۱۸۷۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ مَنَحَ مَنْحَةَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْهَدىٰ زُقَاقًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کہ عاریۃ دے دودھ والا جانور یا چاندی قرض دے یا راستہ بتادے راہ بھولے ہوئے کو

كَانَ لَهٗ مِثْلَ عِتْقِ رَقَبَةٍ (رواہ الترمذی)

تو ہے اس کیلئے ثواب غلام آزاد کرنے کی طرح۔

(۱۸۷۴) حدیث شریف: عَنْ اَبِيْ جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَرَأَيْتُ رَجُلاً

ترجمہ: حضرت ابوجری جابر ابن سلیم سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں آیا مدینہ شریف میں تو میں نے دیکھا ایک مرد خدا کو

يَصْدُرُالنَّاسُ عَنْ رَائِهٖ لَايَقُوْلُ شَيْئًا اِلَّاصَدَرُوْا عَنْهُ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا هٰذَا

کہ کام کرتے ہیں لوگ انکی رائے گرامی سے کہ نہیں فرماتے ہیں کچھ مگر عمل کرتے ہیں لوگ اس پر میں نے کہا یہ کون ہیں لوگوں نے کہا کہ یہ

1860 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अज़ाब दी गई एक औरत विल्ली के बारे में कि बांधे रखा था उस औरत ने बिल्ली को यहाँ तक कि मर गई बिल्ली भूख से न खाना देती थी वो औरत उसको और न छोड़ती थी उसको कि खा लेती ज़मीन के कीड़े मकोड़ों को।

1861 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने गुज़रा एक शख़्स एक ऐसी शाखे दरख़्त पर जो सरे राह थी तो उसने कहा हटा दूंगा मैं इसको मुसलमानों के रास्ते से कि न तक्लीफ़ दे मुसलामनों को तो वो शख़्स दाखिल फ़रमाया गया जन्नत में।

1862 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बिला शुबा मैंने देखा है एक शख़्स को कि टहल रहा है जन्नत में उस पेड़ के सबब कि काट दिया था उस दरख़्त को सरे राह कि तक्लीफ़ देता था लोगों को।

1863 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू बरज़ा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया या नबीयल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम सिखा दीजिये मुझको कोई ऐसी चीज़ कि नफ़ा उठाऊँ मैं उस चीज़ से, फ़रमाया प्यारे नबी ने कि हटा दो तक्लीफ़ देने वाली चीज़ को मुसलमानों के रास्ते थे।

1864 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू यूसुफ़ अब्दुल्लाह इब्ने सलाम से मरवी उन्होंने फ़रमाया जब तशरीफ़ लाये

پول کھول کر رکھدی اور اسکے دس عیوب کا اعلان واظہار فرمادیا۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) (۱) اور نہ مانیئے کسی بڑے قسم کھانیوالے (۲) ذلیل کی (۳) بڑے بے وقار (۴) بڑا طعنہ باز (۵) بڑا چغل خور (۶) بہت روکنے والا بھلائی سے (۷) بڑا حد سے نکلنے والا (۸) بڑا پاپی (۹) سخت بدمزاج (۱۰) اسکے بعد حرامی (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۱۴۲۶)۔ اپنے دشمن کو معافی دینا کمال ہے اور دین کے دشمن سے بدلہ لینا بلکہ منہ توڑ جواب دینا کمال ہے کہ آگے کو حوصلہ پست ہوجائے۔ ذاتی معاملات میں کسی کے عیوب کھولنا سخت جرم ہے مگر دینی معاملات میں تو خود مسلمان کے عیوب کھولنا عبادت ہے جیسے چوروزانی کی نشاندہی تاکہ ماحول بدعملی سے محفوظ ہوجائے اور برائیوں کا سدباب ہوجائے حضرات محدثین کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم راویان احادیث کریمہ کے عیوب ونقائص بیان فرماتے ہیں برائے غیبت وعیب زنی نہیں بلکہ احادیث کریمہ کے درجات مقرر فرمانے کیلئے کہ فلاں راویٔ حدیث شریف میں فلاں عیب ہے اور انکی بیاں کردہ حدیث شریف کا یہ درجہ ہے۔ راوی کے ضعف ہی سے ایک حدیث شریف کا نام ''ضعیف حدیث شریف'' ہے کہ ضعیف حدیث شریف فضائل اعمال میں کام آئیگی۔ احکام میں کام نہ دیگی۔

(۱۸۷۵) یہ بکری ازواج پاک اہلبیت نے ذبح فرمائی تھی خرچ کے لائق گوشت روک لیا باقی سبکا سب خیرات فرمادیا۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تو سامنے کی بات فرمائی کہ شانہ بچا ہے باقی سب راہ خدا میں خرچ ہوگیا مگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ''اشارات عارفانہ'' کے طور پر فرمایا کہ جو گوشت راہ خدا میں خرچ کردیا وہ باقی و لازوال ہوگیا اور جو اپنے خرچ کیلئے محفوظ کرلیا گیا وہ کھاپی کر ہضم ہوکر فنا جاتا ہے۔ یہی ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) جو کچھ تمہارے پاس ہے ختم ہوجائیگا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے باقی رہنے والا ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۴۵۲)۔

(۱۸۷۶) اگر کوئی مسلمان کسی فقیر محتاج کو قمیص یا تہبند و پائجامہ یا چادر وغیرہم کچھ بھی پہنادے اور وہ کپڑا جب تک اس فقیر کے جسم پر رہے گا تب تک اللہ تعالیٰ اس کپڑا پہنانے والے کو آفات دنیوی سے محفوظ فرماتا ہے کیونکہ صدقہ آفتوں سے بچانے میں تریاق ہے۔ یا پھر کپڑا پہنانے والے کی اللہ تعالیٰ عیب پوشی فرماتا ہے۔ یہ تو فقیر کو کپڑا پہنانے کا دنیوی فائدہ ہے اخروی فائدے تو اور بھی زیادہ ہیں۔ جس قدر صدقے کی بقا ہوگی اسی قدر اسکے فائدوں کی بقا ہوگی لہٰذا صدقات جاریہ افضل واعلیٰ ہیں۔

(۱۸۷۷) عمومی محبت تو اللہ تعالیٰ اپنے ہر بندے سے فرماتا ہے اور خصوصی محبت مومنوں سے فرماتا ہے اور مومنوں میں بھی بعض مومنوں سے امتیازی محبت فرماتا ہے۔ حضرات صحابۂ کرام سے یہ تیسری والی محبت فرماتا ہے کیونکہ یہ جماعت سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی دیکھنے والی اور صحبت کی برکتوں سے مالامال ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خصوصی محبت کی یہ علامت ہے کہ محبوب بندے کو اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرماتا ہے اور گناہوں سے بچاتا ہے۔ آخر رات کی تلاوت ونماز بڑی فضیلت رکھتی ہے کہ سر پر تاج محبوبیت رکھتی ہے کیونکہ اس میں ریا کا شائبہ نہیں ہوتا۔ اس بشارت میں حفظ قرآن کریم کے وہ طلبہ بھی شامل ہیں جو آخر رات میں قرآن کریم یاد کرتے ہیں۔ یہ حدیث شریف صدقۂ نافلہ کے باب میں مذکور ہے لہٰذا صدقۂ نفل چھپا کردینا افضل ہے اور صدقۂ فرض جیسے زکوٰۃ ظاہر کرکے دینا افضل ہے تاکہ دوسروں کو بھی ترغیب وتبلیغ ہو اور زکوٰۃ نہ دینے کی تہمت سے بھی خلاصی ہوجائے۔ ایسے ہی چندہ وغیرہ بھی ظاہر کرکے دینا بہتر ہے تاکہ لوگوں کو اس طرف رغبت ہو۔ مختلف حالات کے مختلف احکام ہیں۔ جیسا موقع ویسا ہی حکم۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اگر ظاہر کرکے دو خیرات تو اچھا ہے یہ۔ اور اگر چھپا لو تم اسکو اور دو تم اسکو فقیروں کو تو وہ بہتر ہے تمہارے لئے اور مٹادیگا تم سے تمہارے گناہوں کو اور اللہ اس سے جو تم کررہے ہو خبردار ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۱۱۴) اگر افواج میدان چھوڑ بھاگے اور یہ مسلمان فوجی اکیلا دشمنان اسلام کے مقابلے میں ڈٹا رہے اور موت سے آنکھیں ملاتا رہے اور جام شہادت پی لے تو یہ خصوصی محبت خداوندی کا مستحق ہوجاتا ہے چونکہ دین کی خاطر مرجانا بھی عبادت ہے۔ اسلیئے نمازی اللہ تعالیٰ کا بڑا محبوب بندہ ہوتا

رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ قَالَ لَاتَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ

اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ہیں حضرت ابو جری نے عرض کیا علیک السلام یارسول اللہ دو مرتبہ تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہ کہو علیک السلام

عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ قُلْتُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِیْ

کہ علیک السلام مُردوں کا سلام ہے کہو السلام علیک میں نے عرض کیا آپ اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ہیں تو فرمایا پیارے رسول نے کہ میں اللہ تعالیٰ ایسا رسول ہوں کہ

اِنْ اَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ وَاِنْ اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ

کہ اگر ہو نچے تمہیں کوئی تکلیف پھر میں دعاء فرمادوں تو اللہ تعالیٰ دور فرمادیگا اس تکلیف کو تم سے اور اگر پہو نچے تمہیں قحط سالی پھر میں دعاء فرمادوں اللہ تعالیٰ سے

اَنْبَتَهَا لَكَ وَاِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ قَفْرٍ اَوْفَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ

تو ہرا ابھرا فرمادیگا زمین کو تمہارے لئے اور جب تم ہو کسی چٹیل میدان میں یا جنگل میں اور گم ہو جائے تمہاری سواری پھر میں دعاء فرمادوں اللہ تعالیٰ سے

رَدَّهَا عَلَيْكَ قُلْتُ اِعْهَدْ اِلَيَّ قَالَ لَاتَسُبَّنَّ اَحَدًا قَالَ

تو واپس فرمادیگا اس کھوئی ہوئی سواری کو تمہیں، میں نے عرض کیا کہ نصیحت فرمایئے مجھے فرمایا پیارے رسول نے کہ نہ گالی دینا کسی کو فرمایا حضرت جری نے

فَمَاسَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَاعَبْدًا وَلَا بَعِيْرًا وَلَاشَاةً قَالَ وَلَاتَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَاَنْ تُكَلِّمَ

پھر نہیں گالی دی میں نے اسکے بعد کسی آزاد یا غلام کو اور نہ اونٹ کو اور نہ بکری کو اور فرمایا پیارے رسول نے کہ حقیر نہ جاننا کسی بھی نیکی کو اور اگر تم بات کرو

اَخَاكَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ وَجْهُكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَارْفَعْ اِزَارَكَ اِلٰى نِصْفِ السَّاقِ

اپنے بھائی سے کہ تم خوشی ظاہر کرنے والے ہو اس کی طرف اپنے چہرے سے بیشک یہ بھی نیکی ہے اور اونچا کرا اپنے تہبند و پیجامے کو آدھی پنڈلی تک

فَاِنْ اَبَيْتَ فَاِلَى الْكَعْبَيْنِ وَاِيَّاكَ وَاِسْبَالَ الْاِزَارِ فَاِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ لَايُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ وَاِنِ امْرُءٌ

اور اگر نہ مانو تو ٹخنوں تک اور بچنا تم لنگی و پیجامے کو نیچا رکھنے سے اسلئے کہ پیجامے لنگی کو نیچا رکھنا تکبر ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ نہیں پسند فرماتا تکبر کو اور کوئی آدمی

شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ فَلَاتُعَيِّرْهُ بِمَاتَعْلَمُ فِيْهِ فَاِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ (رواہ ابوداؤد)

گالی دے تجھے یا عار دلائے تجھ کو جس کو جانتا ہے وہ تجھ میں تو نہ عار دلاؤ تم اسکو اس بارے میں جو تم جانتے ہو اس میں ہے کہ اس کا وبال اس پر ہے۔

प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मदीना शरीफ़ तो मैं हाज़िर हुआ फिर जब मैंने बग़ौर देखा प्यारे नबी के चेहरा ए नूरानी को तो मैंने पहचान लिया कि नहीं है यह चेहरा किसी झूठे का चेहरा, था पहला वो जो फ़रमाया प्यारे रसूल ने ऐ लोगो! फैलाओ तुम सलाम को और खिलाओ खाना और मिलाओ रिश्तों को और नमाज़ पढ़ो रात में इस हालत में कि लोग सो रहे हों, दाखिल हो जाओगे जन्नत में सलामती के साथ।

1865 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने इबादत करो तुम रहमान की और खिलाओ तुम खाना और फैलाओ तुम सलाम को, दाखिल हो जाओगे तुम जन्नत में सलामती के साथ।

1866 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक सदक़ा बुझा देता है अल्लाह तआला के गज़ब को और दूर करता है मौत की बुराई को।

1867 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हर भलाई सदक़ा है और बेशक भलाई में से यह भी है कि मुलाकात करे तो अपने भाई से खुशरूई के साथ और यह कि डाल दे अपने डोल से अपने भाई के बर्तन में।

1868 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तेरा मुस्कुरा देना अपने भाई के रुबरु सदक़ा है और तेरा हुक्म देना नेकी का सदक़ा है और तेरा बुराई से मना करना सदक़ा है और रास्ता

ہے۔ حقیقت میں یہ تینوں بندے مجاہد ہی ہیں۔ آخر رات میں اٹھکر قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا نفس امارہ سے جہاد کررہا ہے۔ صدقہ کرنیوالا اپنے مال کے ذریعہ جہاد کررہا ہے اور نفس امارہ سے جنگ کر رہا ہے۔ میدان جنگ میں دشمنان دین کے مقابلے میں ڈٹنے والا تو ظاہر ظہور مجاہد ہے کہ اپنی جان کی بازی لگائے ہوئے ہے۔

(۱۸۷۸) اللہ تعالیٰ مذکورہ تین قسم کے حضرات سے امتیازی محبت فرماتا ہے اور تین قسم کے لوگوں پر امتیازی ناراضگی فرماتا ہے ورنہ تمام ہی کفار وفساق سے اللہ تعالیٰ ناراض ہی ہے۔ اگر چہ رشتہ دار فقیروں کو دینا افضل ہے اور دُگنے ثواب کا باعث ہے مگر اس مقام پر اس مالدار سخی کا اجنبی فقیر کو خیرات دینا اسلئے افضلیت واکملیت کو پہونچا کہ اس وقت سوائے خلوص وللہیت اور رضائے الٰہی کے اس مالدار کو کچھ ملحوظ نہ تھا بلکہ فقیر کی ممنونیت وغیرہ کا بھی لحاظ نہ تھا۔ صدقہ اتنی رازداری سے دیا کہ خود فقیر کو بھی پتہ نہ چلا کہ صدقہ کس نے دیا ہے یا تو اس نے منہ پھیر لیا یا پھر اندھیرے میں دیا۔ اس مالدار نے صدقہ بھی دیا اور قوم کی مخالفت کی اور فقیر کی ٹوٹی آس بھی پوری کردی اسلئے یہ محبوب خدا ہوگیا۔ عرب میں زیادہ تر سفر رات کو ہوتے تھے اور تکان دور کرنے کیلئے مسافر آخر رات میں آرام کرتے تھے۔ اس موقع پر نماز تہجد پڑھنے والے نے تین بہادریوں کا مظاہرہ کیا اسلئے محبوب خدا ہوگیا۔ (۱) ایسی حالت میں نیند پر نماز کو ترجیح دی (۲) سبکو سوتا دیکھکر بھی نہ سونا کہ عابدوں کے ماحول میں عبادت کرنا آسان مگر غافلوں کے بیچ ذاکر وشاغل رہنا مشکل ہوتا ہے (۳) اور پھر نماز تہجد کا اہتمام۔ اکیلے شخص نے فن سپہ گری کے ایسے جوہر دکھائے کہ دشمنوں کے چھکے چھڑادئے۔ شعر:

باطل کے کربلا میں چھکے چھڑادئے ہیں

ہر دل میں دین حق کے غنچے کھلادئے ہیں (یارسول)

اور پھر اس اکیلے مرد مجاہد کی جرأت وہمت دیکھ کر بھاگنے والوں کو عزم وحوصلہ ملا اور انہیں پلٹنے اور میدانِ کارزار میں جمنے اور ڈٹنے کی ہمت نصیب ہوئی جیسا کہ جنگ حنین میں ہوا کہ اس دن غازیانِ اسلام کے قدم اکھڑ گئے تھے مگر پیکر شجاعت سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ میدان میں جمے رہے تو آپکے عزم وحوصلے سے لشکر اسلام کو نیا حوصلہ وہمت عطا ہوئی حضرات صحابۂ کرام میدان میں جم کر لڑے اور میدان سر کرلیا۔ بڑھاپے میں موت قریب نظر آتی ہے قوت شہوانی کمزور ہوجاتی ہے اور بوڑھا بہ تکلف ہی صحبت کرپاتا ہے اسلئے اسکا زنا کرنا انتہائی گندے اور بدکردار ہونے کی دلیل ہے کہ نہ موت کا خوف اور نہ اللہ تعالیٰ کا خوف اور نہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی شرم۔ ہر تکبر اگر چہ برا ہے مگر فقیر کا تکبر اور بھی برا ہے کہ تکبر کے اسباب نہ ہوتے ہوئے بھی محض شیطان کے اغواء اور دھوکے سے خود کو بڑا جان رہا ہے۔ اس فقیر متکبرین میں وہ جاہل متکبرین بھی داخل ہیں جو حضرات علماء کرام کو حقیر سمجھیں کیونکہ یہ علم کے فقیر ہیں۔ تکبر اور استغناء میں فرق ہے مسلمانوں کو اپنے آپ سے حقیر جاننا تکبر ہے اور خود کو ان سے بے نیاز سمجھنا اور صرف اللہ ورسول ہی کا خود کو محتاج سمجھنا یہ استغناء ہے اور مومن کا کمال ہے۔ کفار اور متکبروں کے مقابلے میں تکبر کرنا عبادت ہے۔ سیدنا حضرت بشیر ابن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا کہ مجھے کچھ نصیحت فرمایئے۔ حضرت مولا علی نے فرمایا کہ امیروں کا فقیروں پر مہربانی کرنا بہت اچھا ہے مگر فقیروں کا اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرکے امیروں سے تکبر کرنا اس سے بھی بہت اچھا ہے۔ ''ظالم مالدار'' کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کرتا ہے اور مخلوق کو فائدہ پہونچانے کی بجائے انکوستاتا ہے چونکہ مالداروں کے جرائم سخت ہوتے ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ ان سے سخت ناراض ہے۔

(۱۸۷۹) زمینا سطرح ہلی جس طرح جہاز پانی پر ہلتا ہے۔ پہاڑوں کی میخیں جب زمین پر گاڑی گئیں تو زمین ٹھہر گئی زمین کا پہاڑوں سے ٹھہرنا محض ظاہری سبب ہے ورنہ حکم کُن کا ظہور ہے۔ پہاڑ کی جڑیں دور دور تک زمین میں پھیلی ہوتی ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اور ٹھونک دیں زمین میں کیلیں یہ کہ نہ حرکت دے تمکو اور نہریں اور راستے بنائے تا کہ تم راہ پاسکو (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۶۳۲) فرشتوں کو تعجب اسلئے ہوا کہ اتنی بڑی زمین کو پہاڑوں نے کیسے ساکن کردیا کہ اسے ہلنے نہیں دیتے جبکہ پہاڑ زمین سے زیادہ وزنی نہیں۔ یہ اسطرح سے جیسے جہاز کا سامان جہاز

(۱۸۷۵) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَابَقِيَ مِنْهَا

ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی بیشک اہلبیت نے ذبح فرمائی ایک بکری تو فرمایا پیارے نبی علیہ السلام نے کیا بچا ہے اس میں سے

قَالَتْ مَابَقِيَ مِنْهَا اِلَّاكَتِفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَكَتِفِهَا (رواہ الترمذی)

تو عرض کیا حضرت عائشہ نے نہیں باقی بچا اس سے سوائے اس کے شانے کے فرمایا پیارے نبی نے باقی بچ گیا سبکا سب سوائے اسکے شانے کے۔

(۱۸۷۶) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ مَامِنْ مُسْلِمٍ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ علیہ السلام سے کہ فرماتے ہیں کہ نہیں ہے کوئی مسلمان

كَسَا مُسْلِمًا ثَوْبًا اِلَّا كَانَ فِيْ حِفْظٍ مِنَ اللّٰهِ مَادَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خِرْقَةٌ (رواہ احمد والترمذی)

کہ پہنائے کسی مسلمان کو کپڑا مگر ہوگا وہ کپڑا پہنانے والا اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں جب تک کہ رہے گا اس پر اس کپڑے کا ایک چھتڑا۔

(۱۸۷۷) حدیث شریف: قَالَ ثَلٰثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْا كِتَابَ اللّٰهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ السلام نے کہ تین ہیں کہ محبت فرماتا ہے ان سے اللہ تعالیٰ ایسا شخص جو اٹھ کر رات کو تلاوت کرے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو

وَرَجُلٌ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا اُرَاهُ قَالَ مِنْ شِمَالِهٖ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ

اور ایسا شخص کہ نکالے خیرات اپنے داہنے سے اور چھپائے صدقے کو اپنے بائیں ہاتھ سے اور ایسا شخص جو تھا کسی لشکر میں

فَانْهَزَمَ اَصْحَابُهٗ فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ (رواہ الترمذی)

تو بھاگ گئے اس کے ساتھی تو یہ سامنے ڈٹا رہا دشمن کے۔

(۱۸۷۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلٰثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ وَثَلٰثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ السلام نے تین ہیں کہ محبت فرماتا ہے جن سے اللہ تعالیٰ کہ ناراض ہوتا ہے ان سے اللہ تعالیٰ

فَاَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ فَرَجُلٌ اَتٰى قَوْمًا فَسَاَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْاَلْهُمْ

لیکن جن سے محبت فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ایک شخص تو وہ ہے جو پہونچا لوگوں کے پاس تو مانگا اس نے ان سے اللہ تعالیٰ کے نام پر اور نہ مانگا ان سے اس نے

दिखाना किसी आदमी को भूल जाने वाली ज़मीन में तेरे लिये सदक़ा है, तेरा मदद करना किसी ऐसे आदमी की जो कमज़ोर नज़र वाला है तेरे लिये सदक़ा है, और हटा देना तेरा पत्थर और कांटे को और हड्डी को रास्ते से तेरे लिये सदक़ा है, और तेरा डाल देना अपने ड़ोल से अपने भाई के डोल में तेरे लिये सदक़ा है।

1869 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो मुसलमान कि कपड़ा पहना दे किसी मुसलमान को जो नंगा है तो पहनायेगा उसको अल्लाह तआला जन्नत के सब्ज़ लिबासों मे से, जो मुसलमान खिलायेगा किसी मुसालमान को भूख की हालत में तो खिलायेगा उसको अल्लाह तआला जन्नत के फलों में से, और जो मुसलमान कि पिलायेगा किसी मुसलमान को प्यास की हालत में तो पिलायेगा उसको अल्लाह तआला वो शराब जो सील शुहा है।

1870 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि माल में हक़ हैं ज़कात के अलावा भी, फिर तिलावत फ़रमाई प्यारे रसूलुल्लाह ने आयते करीमा: ''नहीं है नेकी यह कि फेर लो तुम अपने चेहरों को पूरब की और पच्छिम की जानिब ओर लेकिन नेकी है जो इमान लाया अल्लाह पर और आखिरी दिन पर और फ़रिशतों पर और किताब पर और नबियों पर और दिया माल अल्लाह की महब्बत में रिश्तेदारों को और यतीमों को और मोहताजों को और मुसाफ़िरों को और मंगतों

لِقَرَابَةٍ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوْهُ فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِاَعْيَانِهِمْ فَاَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهٖ

رشتہ داری کی وجہ سے تو منع کر دیا لوگوں نے اسکو تو پیچھے ہٹا ایک شخص انکے درمیان سے پھر دیدیا اسنے اس مانگنے والے چھپ کر کہ نہیں جانتا اسکے دینے کو

اِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِيْ اَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوْا اِلَيْهِمْ حَتّٰى اِذَا كَانَ النَّوْمُ اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهٖ

سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اسکے جس کو دیا گیا ہے اور جو لوگ کہ چلے رات بھر یہاں تک کہ ہوگئی نیند زیادہ پیاری اس سے جو برابری کرے نیند کی

فَوَضَعُوْا رُءُوْسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ وَيَتْلُوْا اٰيَاتِيْ وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَلَقِيَ الْعَدُوَّ

پھر رکھدیا انہوں نے اپنے سروں کو تو کھڑا ہوا وہ شخص میری خوشامد کرنے لگا اور تلاوت کیں میری آیات کریمہ: "اور وہ شخص جو تھا کسی لشکر کہ جنگ کی دشمن سے

فَهَزَمُوْا فَاَقْبَلَ بِصَدْرِهٖ حَتّٰى يُقْتَلَ اَوْ يُفْتَحَ لَهٗ وَالثَّلٰثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ

تو بھاگ گئے فوجی تو یہ شخص سینہ سپر رہا یہاں تک کہ قتل کر دیا گیا یا فتح دیدی گئی اس کی وجہ سے اور تین کہ جن سے سخت ناراض ہوتا ہے اللہ تعالیٰ

اَلشَّيْخُ الزَّانِيْ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّلُوْمُ (رواہ الترمذی والنسائی)

بوڑھا زانی اور فقیر متکبر اور ظلم ڈھانے والا مالدار"۔

(۱۸۷۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ فَخَلَقَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین کو تو زمین ہلنے لگی تو پیدا فرمایا اللہ تعالیٰ نے

الْجِبَالَ فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجِبَتِ الْمَلٰئِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ

پہاڑوں کو پھر گاڑ دیا پہاڑوں کو زمین پر تو تعجب کیا فرشتوں نے پہاڑوں کی سختی سے تو عرض کیا فرشتوں نے اے پروردگار کیا تیری مخلوق میں کوئی چیز زیادہ سخت ہے پہاڑوں سے

فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعَمْ اَلنَّارُ

فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہاں لوہا پھر عرض کیا فرشتوں نے اے پروردگار کیا تیری مخلوق میں کوئی چیز زیادہ سخت ہے لوہے سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہاں آگ

فَقَالُوْا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعَمْ اَلْمَاءُ فَقَالُوْا

پھر عرض کیا فرشتوں نے اے پروردگار کیا تیری مخلوق میں کوئی چیز زیادہ سخت ہے آگ سے تو فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے ہاں پانی پھر عرض کیا فرشتوں نے

को और कैदियों को गुलामों को और क़ायम रखा नमाज़ को और अदा किया ज़कात को और पूरा करने वाले हैं अपने अहद को जो उन्होंने अहद किया और सब्र करने वाले हैं बुरे वक्त में और तक्लीफ़ में और बवक्ते जिहाद, यही हैं जिन्होंने सच्चाई से काम लिया और यही हैं वो जो परहेज़गार हैं।

1871 हदीस शरीफ़:– हज़रते बोहैसा से मरवी वो रिवायत फ़रमाती हैं अपने वालिद से, फ़रमाया हज़रते बोहैसा ने कि अर्ज़ किया उनके वालिद ने या रसूलल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम कौन सी चीज़ है कि नहीं मुनासिब होता उसका मना करना? फ़रमाया प्यारे रसूल ने पानी? फिर अर्ज़ किया या रसूलल्लाह कौन सी चीज़ है कि नहीं मुनासिब होता उसका मना करना? फ़रमाया प्यारे रसूल ने नमक फिर अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह कौन सी चीज़ है कि नहीं मुनासिब है उसका मना करना? तो फ़रमाया प्यारे नबी ने यह कि करे तू हर अच्छा वो काम जो तेरे लिये बेहतर है।

1872 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो काबिले काश्त करे बंजर ज़मीन को तो उस बंजर ज़मीन को काबिल काश्त बनाने वाले के लिये उस काम में सवाब है और जो चर लिया जानवर ने उस खेती से तो वो खाया हुआ उसके लिये सदक़ा है।

1873 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो शख्स कि

يَارَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْئٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَآءِ قَالَ نَعَمُ الرِّيْحُ فَقَالُوْا يَارَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْئٌ

اے پروردگار کیا تیری مخلوق میں کوئی چیز زیادہ سخت ہے پانی سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہاں ہوا پھر عرض کیا فرشتوں نے اے پروردگار کیا تیری مخلوق میں کوئی چیز

أَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ قَالَ نَعَمْ إِبْنُ اٰدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهٖ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهٖ (رواہ الترمذی)

زیادہ سخت ہے ہوا سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہاں آدم کا بیٹا جو صدقہ دے اپنے داہنے ہاتھ سے کہ چھپالے اس صدقہ دینے کو اپنے بائیں ہاتھ سے۔

(۱۸۸۰) حدیث شریف: عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ

ترجمہ: حضرت ابوذر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہیں ہے کوئی مسلمان بندہ کہ خرچ کرتا ہے

مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهٗ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوْهُ إِلٰى

ہر مال سے جو اسکا ہے دو جوڑے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مگر استقبال کریں گے اس کا جنت کے دربان سبکے سب بلائیں گے اسکو اسکی طرف

مَا عِنْدَهٗ قُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ إِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبَعِيْرَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً فَبَقَرَتَيْنِ۔ (رواہ النسائی)

جو اسکے نزدیک ہے میں نے عرض کیا یہ کیسے؟ فرمایا پیارے رسول نے اگر ہوں اونٹ تو دو اونٹ ہیں اور اگر گائے ہیں تو دو گائے۔

(۱۸۸۱) حدیث شریف: عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت مرثد ابن عبداللہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بیان فرمایا مجھ سے پیارے رسول اللہ ﷺ کے بعض اصحاب کرام نے

أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ إِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَدَقَتُهٗ۔ (رواہ احمد)

کہ بیشک انہوں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے رسول کہ بیشک مومن کا سایہ قیامت کے دن اسکا صدقہ ہے۔

(۱۸۸۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ وَسَّعَ عَلٰى عِيَالِهٖ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو فراخی کرے اپنے بال بچوں پر خرچ کرنے میں دسویں محرم کو

وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهٖ قَالَ سُفْيَانُ إِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَا كَذٰلِكَ (رواہ رزین)

تو فراخی فرمائے گا اللہ تعالیٰ اس پر اس کو پورے سال حضرت سفیان نے فرمایا بیشک ہم نے اسکا تجربہ فرمایا تو پایا ہم نے اس کو ایسا ہی۔

आरयतन दे दे दूध वाला जानवर या चांदी कर्ज़ दे या रास्ता बता दे राह भूले हुये को तो है उसके लिये सवाब गुलाम को आज़ाद करने की तरह।

1874 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू जुरी जाबिर इब्ने सुलैम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं आया मदीने शरीफ़ में तो मैंने देखा एक मर्दे खुदा को कि काम करते हैं लोग उनकी राए गिरामी से कि नहीं फ़रमाते हैं कुछ मगर अमल करते हैं लोग उस पर, मैंने कहा यह कौन हैं? लोगों ने कहा कि यह अल्लाह तआला के प्यारे रसूल हैं, हज़रते अबू जुरी से अर्ज़ किया "अलैकस्सलाम या रसूलल्लाह" दो मर्तबा, तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने न कहो अलैकस्सलाम कि अलैकस्सलाम मुर्दों का सलाम है कहो "अस्सालामो अलैक" मैंने अर्ज़ किया आप अल्लाह तआला के प्यारे रसूल हैं? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि मैं अल्लाह तआला का ऐसा रसूल हूँ कि अगर पहुंचे तुम्हें कोई तक्लीफ़ फिर मैं दुआ फ़रमा दूँ तो अल्लाह तआला दूर फ़रमादेगा उस तक्लीफ़ को तुमसे और अगर पहुंचे तुम्हे क़हतसाली फिर मैं दुआ फ़रमा दूँ अल्लाह तआला से तो हरा भरा फ़रमा देगा ज़मीन को तुम्हारे लिये और जब तुम हो किसी चटयल मैदान में या जंगल में और गुम हो जाये तुम्हारी सवारी फिर मैं दुआ फ़रमा दूँ अल्लाह तआला से तो वापस फ़रमा देगा उस खोई हुई सवारी को तुम्हें, मैंने अर्ज़ किया कि नसीहत फ़रमाईये मुझे, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि न गाली

سے کہیں ہلکا ہوتا ہے مگر جہاز کو ہلنے نہیں دیتا یہی حال پہاڑوں کا ہے۔فرشتوں کو خیال ہوا کہ پہاڑوں سے زیادہ سخت اور کونسی چیز ہوسکتی ہے کہ جنہوں نے زمین پر قابو پالیا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لوہا پہاڑ کو توڑ دیتا ہے اور پہاڑ لوہے کو نہیں توڑتا اور آگ لوہے کو نرم کردیتی ہے بلکہ گلا کر پگھلا دیتی ہے اور پانی آگ کو سرد کردیتا ہے بجھادیتا ہے اور اگر برتن میں ہو تو جلا بھی دیتی ہے۔ہوا پانی سے لدے اور بھرے بادلوں کو اُڑائے پھرتی ہے اور سمندروں میں تلاطم وہیجان برپا کردیتی ہے گویا کہ ہر سیر کو سوا سیر ہے۔مگر ان سب پر وہ مالدار بھاری ہے جو سرکش نفس کو تابعدار بنالیتا ہے۔نفس بخل سکھاتا ہے اور پھر اگر سخاوت کی بھی جائے تو پھر ریاء نمود کی سجھاتا ہے۔یہ خفیہ سخاوت کرنے والے نفس کی دونوں خواہشات کو دفن کردیتا ہے اور نفس کی آگ کو سرد کردیتا ہے لہٰذا خفیہ صدقہ وخیرات ان تمام آگ پانی ہوا وغیرہ پر بھاری ہے کہ رضائے رب کا سبب زریں ہے اور یہ سب سے بھاری بھر کم ہے۔دل کی ڈانواڈول دنیا میں بھی قرار نگاہِ رسول اور کرم رسول کے پہاڑوں سے ہی آسکتا ہے۔

(۱۸۸۰) اپنا مال وہاں خرچ کرے جہاں رضائے رب ملے جیسے حج مبارک، جہاد مبارک اور طلب علم وغیرہما میں۔تو جنت کے ہر دروازے سے اسکا بلاوا ہوگا اور یہ اظہار عزت کیلئے ہوگا اور یہ اس جماعت میں ہونگے جسکے سردار اعلیٰ سیدنا امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہونگے۔ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) جس دن ہم بلائیں گے تمام انسانوں کو انکے پیشوا کے ساتھ (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۶۸۴) '' جو اسکے نزدیک ہے'' سے مراد جنت اور اسکی نعمتیں ہیں یا جنت کے دروازے۔ جوڑے یعنی ایک جنس کی دو نوعیتیں مراد نہیں جیسا کہ روٹی' پانی' جوتا کپڑا۔بلکہ ایک نوع کی دو فردیں مراد ہیں جیسے نقدی خیرات کرو تو دو روپے ہوں' کپڑے خیرات کرو تو دو کپڑے ہوں۔

(۱۸۸۱) اہل ایمان کے صدقات وخیرات جیسے اللہ واسطے مسافر خانے تعمیر کرانا' مسجدیں بنانا' باغات لگانا کل قیامت کے شجر سایہ دار کی شکل میں ظاہر ہونگے جنکے سایے میں مالدار سخی ہونگے اور قیامت میں شدت کی گرمی سے محفوظ ہونگے کیونکہ اس نے دنیا میں فقراء وغرباء کو اپنے سایۂ کرم میں جگہ دی تھی۔جیسے سائبان یا گھنا درخت دنیا میں سخت گرمی ودھوپ سے بچاتا ہے اسی طرح صدقات وخیرات تپش محشر میں بلا کی گرمی سے نجات وراحت اور آرام وسکون کا ذریعہ ہونگے۔دنیا کے اعمال قیامت میں مختلف روپ دھار کر موجود ہونگے بخیل کا مال گنجے سانپ کے روپ میں' سخی کا مال سایہ دار درخت کے روپ میں۔آج بھی ان چیزوں کو ہم خواب میں مختلف صورتوں میں دیکھ لیتے ہیں۔

(۱۸۸۲) آج یوم عاشوراء یعنی ۱۰ محرم الحرام شریف ۱۴۲۵ھ بروز منگل ہے اور صبح کے دس بجے ہیں کہ یہ حدیث شریف نقل کیجارہی ہے اور اس پر تبصرہ تحریر ہو رہا ہے۔محرم شریف کی دس تاریخ کو خود تو روزہ رکھو مگر بچوں کو مزدوروں کو نوکروں کو فقراء وغرباء کو خوب کھلاؤ پلاؤ۔عاشورے کے ان مختلف اقسام کے کھانے تیار کرے تو انشاء المولی القدیر سال بھر تک ان مکانوں میں برکت ہوگی۔ مسلمان دس محرم شریف کو حلیم (کھچڑا) بناتے ہیں کیونکہ اس میں ہر قسم کا اناج ورزق ہوتا ہے۔گیہوں' چاول' دالیں' جو' گوشت' مصالحہ جات وغیرہ۔انشاء المولی القدیر ان حلیم پکانے والوں کے یہاں سال بھر برکتوں کی ریل پیل رہیگی۔سیدنا حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تجربہ بھی بیان فرمارہے ہیں کہ ایسا ہوا ہے کہ عاشورے کے دن جو کھانے پکائے گئے اور بال بچوں کو جو کھانے کھلائے گئے تو سال بھر تک ان کھانوں میں برکت بھی نظر آئی۔خاصان خدا کے تجربے سے حدیث شریف کو تقویت پہونچتی ہے۔دس محرم شریف کو کھچڑا بنانا یہ سیدنا حضرت نوح علیہ السلام اور آپکے صحابۂ کرام کی سنت ہے۔حدیث شریف: بیشک سیدنا حضرت نوح علیہ السلام جب ٹھہر گئی انکی کشتی عاشورے کے دن تو فرمایا حضرت نوح علیہ السلام نے کہ جمع کرو وہ جو تمہارے پاس ہے توشے میں سے۔تو لایا کوئی ایک مٹھی باجرا' اور کوئی ایک مٹھی جو اور کوئی ایک مٹھی گیہوں اور کوئی باقلا اور کوئی مسور تو فرمایا حضرت نوح نے پکاؤ ان سبکو تو رہو گے تم سلامتی کے ساتھ تو اسی دن سے مسلمان کھچڑا بنانے لگے (نزہۃ المجالس ج۱ ص۲۳۷) عاشورے کے دن اچھا کھانا بنانا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی تعلیم ہے اور

(۱۸۸۳) حدیث شریف: قَالَ اَبُوْذَرٍ یَانَبِیَّ اللّٰہِ اَرَأَیْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِیَ قَالَ

ترجمہ: حضرت ابوذر نے عرض کیا یا نبی اللہ گیارائے گرامی ہے آپ کی صدقے کے بارے میں کہ یہ صدقہ کیا ہے؟ فرمایا پیارے نبی نے

اَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ وَعِنْدَاللّٰہِ الْمَزِیْدُ (رواہ احمد)

دوگنا چوگنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اورزیادہ ہے۔

﴿باب افضل الصدقة ترجمہ: بہترین صدقے کا باب﴾

(۱۸۸۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَاکَانَ عَنْ ظَھْرِ غِنًی وَّابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ (رواہ البخاری)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صدقہ وہ ہے جوقوت غنا سے ہواور شروع کروان سے جن کی تم پرورش کرتے ہو۔

(۱۸۸۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰی اَھْلِہٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خرچ کرتا ہے مسلمان کچھ خرچ اپنے اہل خانہ پر

وَھُوَ یَحْتَسِبُھَا کَانَتْ لَہٗ صَدَقَةٌ (رواہ البخاری والمسلم)

اور وہ نیت کرتا ہے ثواب کی اُس خرچ سے تو ہوگا اہل خانہ پر خرچ کرنا اس کیلئے صدقہ۔

(۱۸۸۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم دِیْنَارٌ اَنْفَقْتَہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدِیْنَارٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اشرفی کہ خرچ کرتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور ایک اشرفی

اَنْفَقْتَہٗ فِیْ رَقَبَةٍ وَدِیْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِہٖ عَلٰی مِسْکِیْنٍ وَدِیْنَارٌ اَنْفَقْتَہٗ عَلٰی اَھْلِكَ اَعْظَمُھَا

کہ خرچ کرتا ہے تو اسکو غلام آزاد کرنے میں اور ایک اشرفی کہ خرچ کرتا ہے تو محتاج پر اور ایک اشرفی کہ خرچ کرتا ہے تو اپنے گھر والوں پر تو زیادہ ہے

اَجْرًا اَلَّذِیْ اَنْفَقْتَہٗ عَلٰی اَھْلِكَ (رواہ مسلم)

ثواب کے اعتبار سے وہ جو تو نے خرچ کیا اپنے گھر والوں پر۔

(۱۸۸۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَفْضَلُ دِیْنَارٍ یُّنْفِقُہُ الرَّجُلُ دِیْنَارٌ یُّنْفِقُہٗ عَلٰی عِیَالِہٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین اشرفی کہ خرچ کرتا ہے اس کو آدمی وہ اشرفی ہے کہ جو خرچ کرتا ہے اپنے گھر والوں پر

देना किसी को, फ़रमाया हज़रते जुरी ने फिर नहीं गाली दी मैंने उसके बाद किसी आज़ाद या गुलाम को और न ऊंट को और न बकरी को और फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि हक़ीर न जानना किसी भी नेकी को और अगर तुम बात करो अपने भाई से तो तुम खुशी ज़ाहिर करने वाले हो उसकी तरफ़ अपने चेहरे से बेशक यह भी नेकी है और ऊंचा कर अपने तहबंद व पैजामे को आधी पिंडली तक और अगर न मानो तो टखनों तक और बचना तुम लुंगी व पाजामे को नीचा रखने से इसलिये कि पाजामे लुंगी को नीचा रखना तकब्बुर है और बेशक अल्लाह तआला नहीं पसंद फ़रमाता तकब्बुर को और कोई आदमी गाली दे तुझे या आर दिलाये तुझको जिसको जानता है वो तुझमें तो न आर दिलाओ तुम उसको इस बारे में जो तुम जानते हो उसमें है कि उसका वबाल उसी पर है।

1875 हदीस शरीफ़:– हज़रते आयशा से मरवी बेशक अहैलेबैत ने ज़िबह फ़रमाई एक बकरी तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने क्या बचा है उसमें से ते अर्ज़ किया हज़रते आयशा ने नहीं बाकी बचा उससे सिवाये उसके शाने के, फ़रमाया प्यारे नबी ने बाकी बच गया सबका सब सिवाये उसके शाने के।

1876 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह से कि फ़रमाते है नहीं है कोई मुसलामन कि पहनाये किसी मुसलमान को कपड़ा मगर होगा वो कपड़ा

عاشورے کے دن کھچڑا بنانا حضرت نوح کی سنت ہے۔ یوم عاشوراء کو کھچڑا بنانا کوئی نئی بات نہیں ہے۔ حضرت نوح کے زمانے سے آج تک مومنوں کا طریقہ ہے اور اس میں سلامتی ہے۔ اس یوم عاشوراء کو جہاں اور بہت سی فضیلتیں حاصل ہیں وہیں اس دن کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ اس دن سیدنا شہید اعظم حضور امام عالیمقام حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی ہے۔ سیدنا حضور غوث اعظم دستگیر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے ''یوم عاشوراء کی ایک اور فضیلت یہ ہے کہ اسی دن حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی (غنیۃ الطالبین اردو مطبوعہ کراچی)۔ ہزاروں سال پہلے سے یوم عاشوراء کو حلیم پکانے کی ریت چلی آرہی ہے مگر نادانوں کا ''وظیفۂ بدعت'' بھی بدستور چلا آرہا ہے۔ اس موقع پر یہ حدیث شریف بھی بیان کردینا خوب اور بہت خوب ہوگا کہ **حدیث شریف**: سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے بے شک انہوں نے کعبہ شریف کا دروازہ پکڑکر فرمایا کہ میں نے سنا ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے کہ فرماتے ہیں پیارے نبی خبردار! میرے اہل بیت (اہل خانہ) کی مثال تم میں حضرت نوح کی کشتی کی طرح ہے جو اس میں سوار ہوگیا نجات پاگیا اور جو پیچھے ہٹ گیا ہلاک ہوگیا (مشکوۃ شریف) اس حدیث شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنے اہل بیت (اہل خانہ) کو ''کشتیٔ نوح'' سے تشبیہ دی ہے اور حضرت نوح کی کشتی ہی میں سب سے پہلے کھچڑا بنایا گیا اور تب ہی سے مسلمان کھچڑا بناتے ہیں ہوسکتا ہے کہ اسی قرینے کے باعث مسلمان عاشورے کو کھچڑا بنا کر ایصال ثواب کرتے ہیں کہ اس تاریخ میں کربلا کے میدان میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے گھر والوں کا عظیم و حسین کارواں تاراج کیا گیا تھا۔ جس طرح غلامان نوح نے کھچڑا پکایا اور سلامت رہے آج غلامان حسین کھچڑا پکا کر ایصال ثواب کرکے سلامتی کی ڈگر پر ہیں۔ دس محرم کو کھچڑا پکانا اور کھانا یہ سبکا کام نہیں یہ اہل ایمان کا کام ہے۔ عاشورے کے دن اور بھی بہت سے اعمال صالحہ کرنے چاہئیں جیسے غسل کرنا، سرمہ لگانا، روزہ رکھنا اور دیگر عبادات میں مشغول ہونا خصوصاً سیدنا حضور امام حسین و دیگر شہداء کربلا کی شہادتوں کو خراج عقیدت پیش کرنا جگہ جگہ محافل ذکر شہادت منعقد کرنا اور شربت کی سبیل لگانا، حلیم بنانا، قرآن خوانی نعت و منقبت خوانی کا اہتمام کرنا، برائے تشہیر حسینی تعزیہ شریف بنانا اور برائے اعلان حسینی ڈھول بجانا۔ تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں فقیر قدیری کی کتاب ''تعزیہ شریف کا شرعی حکم'' ''اور شہید اعظم''۔

(۱۸۸۳) صدقہ کی برکتیں دنیا میں تو سب کچھ ہیں ہی مگر قیامت میں اللہ تعالیٰ جو اضافے فرمائیگا وہ ہمارے حساب کی آگے کی بات ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) مٹاتا ہے اللہ سود کو اور بڑھاتا ہے صدقات کو (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۱۶) تجربات بھی اسکے گواہ ہیں کہ صدقات دینے سے مال میں اضافے ہوتے ہیں۔ صدقے کا ثواب دس سے سات سو گُنا تک ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ جو اضافے فرمائیگا وہ اپنی جگہ ہیں ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور اللہ بڑھاتا ہے جسکے لئے چاہتا ہے اور اللہ بڑی وسعت والا خوب جاننے والا ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۱۰)۔

(۱۸۸۴) یوں تو صدقہ دینا بہر حال ہی اچھا ہے مگر کبھی حالات کے پیش نظر بہت اچھا ہوجاتا ہے جیسے تندرستی کی حالت میں خیرات کرنا مرتے وقت کی خیرات سے بہتر ہے۔ متقی و پرہیزگار کو خیرات دینا فاسق کو دینے سے بہتر ہے۔ جس چیز کی تنگی ہو اس وقت اسکا صدقہ دینا بہتر ہے کہ جہاں پانی کی تنگی ہو وہاں کنواں کھدوا دینا بہتر ہے۔ صدقہ دینے والا صدقہ دیکر خود بھی غنی رہے۔ ایسا نہ ہو کہ تمام مال صدقہ کردے اور دوسرے دن بھیک کا پیالہ ہاتھ میں آجائے۔ صدقہ دیکر خود بھکاری نہ بن جاؤ۔ یہ مال کا غنا ہے اور دل کا غنا یہ ہے کہ سب کچھ راہ خدا میں دیکر بھی لوگوں سے بے نیاز رہے جیسے سیدنا امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ سب کچھ دربار رسول میں پیش کردیا اور گھر میں کچھ نہ رکھا۔ جب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اے ابوبکر گھر پر کیا چھوڑا ہے عرض کیا حضرت ابوبکر نے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو۔ اس پر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے حضرت ابوبکر کی سراہنا فرمائی۔ عام مسلمان تمام مال خرچ نہ کریں بلکہ کل کیلئے اپنے

وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ عَلٰی دَآبَّتِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ عَلٰی اَصْحَابِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ (رواہ مسلم)

اوروہ اشرفی کہ خرچ کرتا ہے اسکوا سپنے گھوڑے پر جواللہ کے واسطے ہےاوروہ اشرفی کہ خرچ کرتا ہے اسکواپنے دوستوں پر جوراہ خدامیں ہے۔

(۱۸۸۸) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلِیْ اَجْرٌ اِنْ اَنْفَقَ

ترجمہ: حضرت ام سلمہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا میرے لئے ثواب ہے اگر میں خرچ کروں

عَلٰی بَنِیْ اَبِیْ سَلَمَةَ اِنَّمَا هُمْ بُنَیَّ فَقَالَ اَنْفِقِیْ عَلَیْهِمْ فَلَكِ اَجْرُ مَااَنْفَقْتِ عَلَیْهِمْ (رواہ البخاری والمسلم)

حضرت ابوسلمہ کے بچوں پر گویا کہ وہ بھی میرے ہی بیٹے ہیں تو فرمایا پیارے رسول نے خرچ کروتم ان پرتو تمہارے لئے ثواب ہے اسکا جوتم خرچ کروگی ان پر۔

(۱۸۸۹) حدیث شریف: عَنْ زَیْنَبَ اِمْرَأَةِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت زینب زوجہ حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

تَصَدَّقْنَ یَامَعْشَرَالنِّسَآءِ وَلَوْمِنْ حُلِیِّکُنَّ قَالَتْ فَرَجَعْتُ اِلٰی عَبْدِاللّٰهِ فَقُلْتُ اِنَّكَ رَجُلٌ خَفِیْفُ

صدقہ کرواے جماعت خواتین اگر چہ تمہارے زیور سے ہوفرمایا حضرت زینب نے کہ میں لوٹی حضرت عبداللہ کے پاس تو میں نے کہا آپ تنگ دست شخص ہیں

ذَاتِ الْیَدِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله تعلیٰ علیه وسلم قَدْ اَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ فَاْتِهٖ فَاسْئَلْهُ

اور بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے، ہم کوصدقے کا تو آپ پیارے رسول کی بارگاہ میں حاضر ہوں پھرآپ پیارے رسول سے دریافت کریں

فَاِنْ کَانَ ذٰلِكَ یُجْزِیٔ عَنِّیْ وَاِلَّاصَرَفْتُهَا اِلٰی غَیْرِکُمْ قَالَتْ فَقَالَ لِیْ

تواگر ہے یہ صدقہ کہ کفایت کرے میری طرف سے ورنہ خرچ کردوں گی میں اس صدقے کوتمہارے علاوہ پر فرمایا حضرت زینب نے کہ فرمایا مجھ سے

عَبْدُاللّٰهِ بَلْ اِئْتِیْهِ اَنْتِ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فَاِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِیْ

حضرت عبداللہ نے بلکہ تمہیں جاؤ پیارے رسول کے پاس فرمایا حضرت زینب نے تو میں چلی کہ اس وقت ایک بی بی حضرت انصار میں سے

بِبَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَاجَتِیْ حَاجَتُهَا قَالَتْ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ اُلْقِیَتْ عَلَیْهِ

پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر ہیں میری حاجت کی طرح اسکی حاجت بھی تھی فرمایا حضرت زینب نے کہ پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ دی گئی تھی انکو

पहनाने वाला अल्लाह तआला की हिफाज़त में जब तक रहेगा कि उस पर उस कपड़े का एक चीथड़ा।
1877 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि तीन हैं कि महब्बत फ़रमाता है उन से अल्लाह तआला, ऐसा शख्स जो उठकर रात को तिलावत करे अल्लाह तआला की किताब को और ऐसा शख्स कि निकाले खैरात अपने दाहने हाथ से और छुपाये सदके को अपने बायें हाथ से और ऐसा शख्स जो था किसी लश्कर में तो भाग गये उसके साथी तो यह सामने डटा रहा दुश्मन के।
1878 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि तीन हैं कि महब्बत फ़रमाता है जिनसे अल्लाह तआला कि नाराज़ होता है उनसे अल्लाह तआला लेकिन जिनसे महब्बत फ़रमाता है अल्लाह तआला एक शख्स तो वो है जो पहुंचा लोगों के पास तो मांगा उसने उन से अल्लाह तआला के नाम पर और न मांगा उन से उसने रिश्तेदारी की वजह से तो मना कर दिया लोगों ने उसको तो पीछे हटा एक शख्स उनके दरमियान से फिर दे दिया उसने उस मांगने वाले को छुपकर कि नहीं जानता उसके देने वाले को सिवाये अल्लाह तआला के और उसके जिसको दिया गया है और जो लोग कि चले रात भर यहाँ तक कि हो गई नींद ज़्यादा प्यारी उससे जो बराबरी करे नींद की फिर रख दिया उन्होंने अपने सरों को तो खड़ा हुआ वो शख्स मेरी खुशामद करने लगा और तिलावत की आयते करीमा

اہل وعیال کیلئے کچھ بچا بھی رکھیں اور حضرات متوکلین اپنا کل مال بھی راہ خدا میں خرچ کر سکتے ہیں۔ اپنا مال پہلے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا چاہئے پھر غریب رشتہ داروں پر۔ کیونکہ مومن کو ان سب خرچوں میں صدقے کا ثواب ملتا ہے۔ اسی لئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ان خرچوں کو صدقات میں شمار فرمایا ہے۔ رشتہ داروں کو صدقہ دینے میں صدقہ کا بھی ثواب ہے اور رشتہ داری کا حق ادا کرنے کا ثواب بھی۔

(۱۸۸۵) اہل خانہ سے مراد بیوی، بچے اور تمام اعزاء ہیں۔ ثواب کی نیت کا مطلب یہ ہے کہ یہ خرچ واخراجات سنت رسول سمجھ کر کرے نہ کہ نمائش کیلئے۔ حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ سنت کی نیت سے تو خود اپنا کھانا پینا سونا ہنسنا رونا بلکہ جینا مرنا سب عبادت ہے۔ نیت کا فیضان عالیشان ہے۔ دنیا کے دکھانے کیلئے اپنی ناموری کیلئے تو نماز پڑھنا بھی عبادت وثواب نہیں ہے بلکہ ایسی نماز منہ پر ماردی جائیگی۔ بیاہ شادی یا دوسری تقریبات میں اگر غرباء کو دستور دنیا کے مطابق حقوق دئے جاتے ہیں اگر وہ نمود ونمائش کیلئے ہیں تو ثواب نہیں اور اگر ان رسمی حقوق کی ادائیگی میں نیت بخیر ہو تو یہ ''حق دینا'' بھی کار ثواب ہے۔ دار ومدار نیت پر ہے اسی لئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے نیت ثواب کی قید لگائی۔

(۱۸۸۶) اس حدیث شریف میں ''اللہ تعالیٰ کی راہ سے مراد'' وہ مقامات ہیں جہاں کسی بندے کی رضا مطلوب ومقصود نہیں ہوتی۔ گردن آزاد کرنے سے مراد غلام کی آزادی، مقروض کو قرض سے آزاد کرنا کسی مصیبت زدہ کو مصیبت سے چھڑانا وغیرہا داخل ہیں۔ ''گھر والوں پر خرچ کرنا'' تمام صدقات وخیرات سے اسلئے افضل و بہتر ہے کہ وہ صدقات وخیرات نفل تھیں اور یہ خرچ فرض ہے۔ عام طور پر فرض نفل سے بہتر ہوتا ہے۔ یا اسلئے کہ اس خرچ کرنے میں صدقہ بھی ہے اور صلۂ رحمی بھی ہے اور دو نیکیاں ایک نیکی سے افضل ہیں۔ نیاز فاتحہ کے موقع پر حضرات سادات کرام کا خصوصی خیال رکھنا چاہئے کہ اس میں خیرات کی ادائیگی بھی ہے اور اولاد رسول کے حق کی ادائیگی بھی۔ اولاد رسول کا احترام ایمان کی علامت ہے۔

(۱۸۸۷) وہ گھوڑا جو جہاد کیلئے پالا ہے اس پر خرچ کرنا اور اس دوست پر خرچ کرنا جو راہ خدا میں ہو یعنی جہاد شریف یا حج مبارک کے سفر میں ساتھی ہو ان پر خرچ کرنا ڈبل ثواب ہے کہ ساتھی سلوک اور حاجی یا غازی کی امداد یہ تین خرچے دوسرے خرچوں سے تو افضل ہیں مگر ان تینوں میں کونسا خرچ افضل ہے تو ان میں افضلیت کی ترتیب موقع ومحل اور حسب ضرورت ہوگی۔ اگر جہاد کی سخت ضرورت ہے تو غازیان اسلام پر خرچ کرنا افضل ہوگا اور اگر گھر والوں کو ضرورت وحاجت زیادہ ہے تو گھر والوں پر خرچ کرنا افضل قرار پائیگا۔

(۱۸۸۸) حضرت ام سلمہ کے پہلے شوہر کا نام سیدنا حضرت عبداللہ ابن عبدالاسد رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا اور کنیت ابوسلمہ تھی۔ انکے وصال شریف کے بعد حضرت ام سلمہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی زوجیت سے مشرف ہوئیں۔ حضرت ابوسلمہ کی کچھ اولاد پہلی بیوی سے تھی۔ عمر، زینب اور کچھ اولاد خود حضرت ام سلمہ سے تھی محمد اور درہ۔ اس حدیث شریف میں حضرت ابوسلمہ کی تمام اولاد مراد ہے۔ یہ بچے یتیم بھی ہیں اور عزیز ترین بھی۔ ان پر خرچ کرنا یتیم کو پالنا بھی ہے اور اعزہ کا حق ادا کرنا بھی اور اپنے مرحوم ومغفور شوہر کی روح پر فتوح کو خوش کرنا بھی۔

(۱۸۸۹) زکوٰۃ تو نہ شوہر بیوی کو دے سکتا ہے اور نہ بیوی شوہر کو یہی مسلک امام اعظم ہے۔ یہ حدیث شریف نفلی صدقے سے متعلق ہے۔ سیدتنا حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا سوال یہ تھا کہ اگر میرا صدقہ دینا اپنے شوہر محترم کو درست ہو تب تو میں اپنے شوہر محترم اور اپنے شوہر کی دوسری بیوی کی اولاد کو دیدوں جنکی میں ہی پرورش کرتی ہوں اور اگر اپنے شوہر محترم اور انکی دوسری بیوی کی اولاد کو صدقہ دینا درست نہ ہو تو پھر دوسرے غرباء کو دیدوں۔ غنی عورت کا شوہر اور غنی شوہر کی بیوی ایک دوسرے کے غنی ہونے سے غنی نہیں مانے جائینگے جیسے غنی کی بالغ اولاد والد کے غنا سے غنی نہیں ہوتی۔ سیدتنا حضرت زینب غنیّہ تھیں اور انکے شوہر محترم سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسکین تھے۔ شوہر اپنی بیوی سے باہر کے نیک کام بھی کرا سکتا ہے جبکہ پردے کا پورا اہتمام ہو۔ خود نہ پوچھنا دوسرے سے دریافت کرا لینا درست ہے جبکہ خود معلوم کرنے میں کوئی شرعی مجبوری ہو۔ سیدنا امیر المومنین حضرت

الْمَهَابَةُ فَقَالَتْ فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ اِئْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہیبت تو فرمایا حضرت زینب نے تو آئے ہمارے پاس حضرت بلال تو ہم نے کہا ان سے آپ جائیں پیارے رسول اللہ ﷺ کے پاس

فَاَخْبِرْهُ اَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْئَالَانِكَ اَتَجْزِئُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى اَزْوَاجِهِمَا

تو خبر دیں آپ پیارے رسول کو بیشک دو عورتیں دروازے پر حاضر ہیں جو آپ سے پوچھتی ہیں کہ کیا کفایت کریگا صدقہ انکی طرف سے اپنے اپنے شوہروں کو

وَعَلٰى اَيْتَامٍ فِىْ حُجُوْرِهِمَا وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ قَالَتْ فَدَخَلَ بِلَالٌ

اور ان یتیموں پر جو انکی پرورش میں ہوں اور نہ خبر دینا پیارے رسول کو کہ کون ہیں ہم فرمایا حضرت زینب نے کہ حاضر ہوئے حضرت بلال

عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هُمَا

پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالی میں تو پوچھا پیارے رسول سے تو فرمایا ان سے پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ کون ہیں دونوں؟

قَالَ امْرَأَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَزَيْنَبُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَىُّ الزَّيَانِبِ قَالَ

حضرت بلال نے عرض کیا ایک بی بی صاحبہ تو انصاری ہیں اور ایک حضرت زینب ہیں فرمایا پیارے رسول نے زینبوں میں کونسی؟ عرض کیا حضرت بلال نے

اِمْرَأَةُ عَبْدِاللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَهُمَا اَجْرَانِ اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرُ الصَّدَقَةِ (رواہ البخاری والمسلم)

حضرت عبداللہ کی بیوی تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کیلئے ڈبل ثواب ہے رشتہ داری کا ثواب اور صدقے کا ثواب۔

(۱۸۹۰) حدیث شریف: عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّهَا اَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً فِىْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت میمونہ بنت حارث سے مروی بیشک انہوں نے آزاد فرمائی ایک لونڈی پیارے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ پاک میں

فَذَكَرَتْ ذَالِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَوْ اَعْطَيْتِهَا اَخْوَالَكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ (رواہ البخاری والمسلم)

تو میں نے ذکر کیا اس کا پیارے رسول اللہ ﷺ سے تو فرمایا پیارے رسول نے کہ اگر تم دیدیتیں اپنے ماموؤں کو تو بہت بڑا ثواب تھا تمہارے لئے۔

(۱۸۹۱) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِىْ جَارَيْنِ فَاِلٰى اَيِّهِمَا اُهْدِىْ

ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میرے دو پڑوسی ہیں ان دونوں میں سے کس کو ہدیہ دیا کروں؟

और वो शख़्स जो था किसी लश्कर में जंग की दुश्मन से तो भाग गये फौजी तो यह शख़्स सीना सिपर रहा यहाँ तक कि क़त्ल कर दिया गया या फतेह दे दी गई उसकी वजह से, और तीन के सख़्त नाराज़ होता है अल्लाह तआला बूढ़ा ज़ानी, फ़क़ीरे मुताकब्बिर और ज़ुल्म ढाने वाला मालदार।

1879 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब पैदा फ़रमाया अल्लाह तआला ने ज़मीन को तो ज़मीन हिलने लगी तो पैदा फ़रमाया अल्लाह तआला ने पहाड़ों को फिर गाड़ दिया पहाड़ों को ज़मीन पर तो तअज्जुब किया फ़रिशतों ने पहाड़ों की सख़्ती से तो अर्ज़ किया फ़रिशतों ने ऐ परवरदिगार! क्या तेरी मखलूक में कोई चीज़ ज़्यादा सख़्त है पहाड़ों से? फ़रमाया अल्लाह तआला ने हाँ लोहा, फिर अर्ज़ किया फ़रिशतों नें ऐ परवरदीगार! क्या तेरी मखलूक में कोई चीज़ ज़्यादा सख़्त है लोहे से? फ़रमाया अल्लाह तआला ने हाँ आग, फिर अर्ज़ किया फ़रिशतों ने ऐ परवरदीगार! क्या तेरी मखलूक में कोई चीज़ ज़्यादा सख़्त है आग से? तो फ़रमाया अल्लाह तआला ने हाँ पानी, फिर अर्ज़ किया फ़रिशतों ने ऐ परवरदीगार! क्या तेरी मखलूक में कोई चीज़ ज़्यादा सख़्त है पानी से? फ़रमाया अल्लाह तआला ने हाँ हवा, फिर अर्ज़ किया फ़रिशतों ने ऐ परवरदीगार! क्या तेरी मखलूक में कोई चीज़ ज़्यादा सख़्त है हवा से? फ़रमाया अल्लाह तआला ने हाँ आदम का बेटा, जो सदक़ा दे अपने दाहने हाथ से कि छुपा ले उस सदक़ा देने को अपने बायें हाथ से।

مولا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مذی کا مسئلہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے خود دریافت نہ کیا بلکہ سیدنا حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ دریافت فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو ایسی آن بان شان اور رعب و ہیبت وجلال سے نوازا تھا جسکی وجہ سے ہر آدمی بغیر اجازت لئے خدمت پاک میں حاضر نہ ہوتا۔ عرض ومعروض کی آسانی سے ہمت نہ کرتا اور حاضرین ایسے خاموش ومؤدب بیٹھتے جیسے کہ انکے سروں پر پرندے ہیں۔ حالانکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ انتہائی خلیق وشفیق، رحیم وکریم تھے اسی لئے دونوں بیبیاں دروازے پر ہی کھڑی رہ گئیں اور بارگاہ رسالت مآب میں باریاب نہ ہوئیں۔ تنہا سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خبر کو قابل قبول لائق عمل سمجھا۔ دینی باتوں میں ایک کی خبر بھی معتبر ہوتی ہے۔ گواہی قائم کرنے کی ضرورت نہیں۔ مطلع گرد آلود ہو تو رمضان مبارک کے چاند میں ایک کی گواہی معتبر ہے۔ محدثین کے نزدیک بھی احادیث کریمہ میں خبر واحد معتبر ہے۔ سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پہلی بیوی کو یتیم کہنا مجازاً ہے ہمارے عرف میں بھی ایسا ہی ہے ورنہ انسان وہ یتیم ہوتا ہے جسکا باپ مرجائے اور جانور وہ یتیم ہوتا ہے جسکی ماں مرجائے۔ "اور خبر دینا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو کہ ہم کون ہیں" تاکہ حاضرین کے درمیان ہمارا نام نہ لیا جائے اور ہمارے مالدار ہونے کی نمائش نہ ہوجائے اور ہمارا یہ دریافت کرنا کہیں ریا ونمود نہ بن جائے۔ لیکن سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے دریافت فرما ہی لیا تو سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں حضرات خواتین کو بتادیا کیونکہ اب سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نام بتانا فرض ہوگیا کہ حکم رسول ﷺ ہے کہ بتاؤ۔ اگرچہ ان مستورات عالیہ نے منع کردیا تھا مگر امتی کے مقابلے میں پیارے رسول ﷺ کا حکم مقدم وراجح ہے۔ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دوسری بی بی صاحبہ کا نام معلوم نہ تھا ورنہ وہ بھی بتادیتے۔ مدینۂ منورہ میں بہت سی خواتین اسلام حضرات صحابیات کے نام زینب تھے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے حضرت بلال سے فرمایا واضح طور پر بتاؤ کہ کونسی زینب تو سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا حضرت عبداللہ کی بیوی۔ اگرچہ عبداللہ نام کے حضرات صحابۂ کرام بھی بہت تھے مثلاً حضرت عبداللہ ابن عمر، حضرت عبداللہ ابن عباس، حضرت عبداللہ ابن زبیر، حضرت عبداللہ ابن عمرو وغیرہم۔ مگر عبداللہ کے نام سے حضرت عبداللہ ابن مسعود زیادہ مشہور تھے چونکہ آپ زبردست فقیہ تھے۔ علمِ فقہ کی وجہ سے فقط عبداللہ کہنے سے ذہن آپکی طرف جاتا تھا۔ جیسے تاریخ کے دامن میں لاکھوں "مولانا" ہیں مگر "مولانا فرماتے ہیں" بولتے ہی سیدنا جلال الملت والدین حضرت مولانا روم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف جاتا ہے۔ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن مسعود نہ فرمایا اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے یہ نہ دریافت فرمایا کہ کونسے عبداللہ اس حقیقت کی طرف مشیر ہے کہ حضرت عبداللہ ابن مسعود فقط عبداللہ سے یہی پہچانے جاتے تھے۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکثر فقہیات میں سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیرو ہیں۔ مگر سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے فقیہ کا اپنا کوئی پانچواں مسلک نہیں ہے۔

(۱۸۹۰) کیونکہ تمہارے ماموں کو خادم کی زیادہ ضرورت تھی۔ آزاد کرنے میں تو ایک ثواب ہے صدقہ کرنے کا اور اگر ماموں کو دے دیتیں تو ڈبل ثواب کی مستحق ہوتیں صدقہ دینے کا بھی ثواب ملتا اور صلۂ رحمی کا بھی۔ صلۂ رحمی، غلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔

(۱۸۹۱) پڑوسیوں کو ہدیہ دینا سنت ہے کیونکہ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ پڑوس کا قرب دروازے سے ہوتا ہے نہ کہ چھت اور دیوار سے۔ اگر ایک دیوار یا چھت ملی ہو مگر دروازہ دور ہو اور دوسرے کی چھت نہ ملی ہو اور نہ دیوار مگر دروازہ قریب ہو تو زیادہ قریب والا یہ دوسرا ہی ہوگا کیونکہ دروازے ہی کی وجہ سے روابط، تعلقات و معاملات زیادہ رہتے ہیں۔ ایک دوسرے کے دردوغم، راحت وخوشی میں شریک رہتے ہیں۔ اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے سب کو دو مگر زیادہ قریب والے کو ترجیح دو۔

(۱۸۹۲) خیال لذت کا نہ کرے بلکہ پانی ڈالکر شوربہ بڑھادے اور پڑوسیوں کو بانٹے۔ شوربہ گوشت کا ہو یا کسی اور چیز کا لذت پر

قَالَ اِلیٰ اَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا (رواہ البخاری)

فرمایا پیارے رسول نے مجھ سے دونوں میں سے زیادہ قریب ہو دروازے کے اعتبار سے۔

(۱۸۹۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَآءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب پکاؤ شوربہ تو زیادہ کرو اس کا پانی تا کہ خیال رکھ سکو اپنے پڑوسی کا۔

(۱۸۹۳) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کونسا صدقہ زیادہ فضیلت والا ہے؟ فرمایا پیارے رسول نے

جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ (رواہ ابوداؤد)

غریب کی مشقت اور شروع کرو اس سے جس کی پرورش کرتے ہو۔

(۱۸۹۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَهِیَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے محتاج پر صدقہ کرنا ایک صدقہ ہے اور صدقہ کرنا

عَلیٰ ذِی الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ (رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی)

رشتے دار پر دو صدقے ہیں ایک تو صدقہ اور دوسرے صلہ رحمی۔

(۱۸۹۵) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ عِنْدِیْ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حاضر ہوا ایک شخص پیارے نبی ﷺ کی خدمت پاک میں تو کہا اس نے میرے پاس

دِيْنَارٌ فَقَالَ اَنْفِقْهُ عَلیٰ نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلیٰ وَلَدِكَ

ایک اشرفی ہے فرمایا پیارے نبی نے کی خرچ کرو اسکو اپنے اوپر اس نے کہا میرے پاس ایک دوسری بھی ہے فرمایا پیارے نبی نے کہ خرچ کرو اسکو اپنے بچوں پر

قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْفِقْهُ عَلیٰ اَهْلِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ

اس نے کہا کہ میرے پاس ایک دوسری بھی ہے فرمایا پیارے نبی نے کہ خرچ کردو اس کو اپنے گھر والوں پر اس نے کہا ایک دوسری بھی ہے

1880 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू ज़र से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि नहीं है कोई मुसलमान बंदा कि खर्च करता है हर माल से जो उसका है दो जोड़े अल्लाह की राह में मगर इस्तक़बाल करेंगे उसका जन्नत के दरबान सबके सब, बुलायेंगे उसको उसकी तरफ़ जो उसके नज़दीक है, मैंने अर्ज़ किया यह कैसे? फ़रमाया प्यारे रसूल ने अगर हों ऊंट तो दो ऊंट हैं और अगर गाये हैं तो दो गाये हैं।
1881 हदीस शरीफ़:– हज़रते मरसद इब्ने अब्दुल्लाह से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बयान फ़रमाया मुझसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के बअज़ असहाबे किराम ने कि बेशक उन्होंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह से कि फ़रमाते हैं प्यारे रसूल कि बेशक मोमिन का साया क़यामत के दिन उसका सदक़ा है।
1882 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो फ़राख़ी करे अपने बाल बच्चों पर खर्च करने में दसवीं मौहर्रम को तो फ़राख़ी फ़रमायेगा अल्लाह तआला उस पर उसको पूरे साल, हज़रते सुफ़ियान ने फ़रमाया बेशक हमने इस का तर्जुबा फ़रमाया तो पाया हमने इसको ऐसा ही।
1883 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबूज़र ने अर्ज़ किया या नबीयल्लाह! क्या राय गिरामी है आपकी सदक़े के बारे में कि यह सदक़ा क्या है? फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने दोगुना चौगुना है और अल्लाह तआला की बारगाह में और ज़्यादा है।

الفت و محبت کو ترجیح دینا چاہئے شوربہ میں پانی بڑھے گا تو لذت تو کم ہوجائیگی مگر پڑوسیوں کی محبت تو بڑھ جائیگی۔

(۱۸۹۳) غریب محنت کش مزدوری کر کے پھر اس میں سے صدقہ خیرات کرے تو اسکا بڑا درجہ ہے۔ بعض لحاظ سے غنی کی خیرات افضل ہے اور بعض لحاظ سے فقیر کی خیرات افضل ہے۔ اگر ہاتھ کا فقیر دل کا غنی تھوڑی خیرات کرے تو صرف ہاتھ کے غنی کی بہت سی خیرات سے افضل ہے۔

(۱۸۹۴) پہلے اپنے بیوی بچوں کا پیٹ بھرو اور تن ڈھکو کہ انہیں بھوکہ رکھکر خیرات نہ کرو۔ یہ حدیث شریف بھی صدقہ نافلہ سے متعلق ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ زکوٰۃ پہلے اپنے بیوی بچوں کو دو پھر دوسروں کو دو کیونکہ اپنی زکوٰۃ اپنی بیوی اور اپنے بچوں کو نہیں لگتی۔

(۱۸۹۵) سائل کا مقصد سوال یہ ہے کہ اگر میرے پاس ایک اشرفی ہو تو کیا کروں اور اگر دو اشرفیاں ہوں تو انکو کسطرح خرچ کروں اگر تین اشرفیاں ہوں تو کس طرح خرچ کروں تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے بہت ہی شاندار ترتیب ارشاد فرمائی کہ پہلے تو خود اپنا ہی حق ہے اپنی زندگی سلامت تو تمام حقوق ادا ہونگے اپنے بعد اپنے اہل خانہ بیوی بچے ہیں کہ انکی ذمہ داری مرد پر ہے۔ اولاد کا حق بیوی کے حق پر مقدم ہے کیونکہ بیوی عاقلہ بالغہ ہوتی ہے بوقت ضرورت کما کر گزراوقات کرسکتی ہے مگر چھوٹے بچے باپ کے محتاج ہوتے ہیں کمانے کے لائق نہیں ہوتے۔ بیوی کا خرچ طلاق دینے سے ختم ہوجاتا ہے مگر اولاد کا خرچ باپ کے ذمہ لازم کہ بچے اسکی ولدیت سے نہیں نکل سکتے۔ بعد طلاق بیوی دوسرے شوہر کے نکاح میں جاکر اس سے خرچ لے سکتی ہے۔ چھوٹی اولاد نہ تو دوسرے شخص کو باپ بنا سکتی ہے اور نہ اس سے خرچ لے سکے۔ اس حدیث شریف میں اولاد سے فقیر اولاد مراد ہے۔ اگر بیٹا غنی و بالغ ہو تو تو بیوی اس بیٹے پر مقدم ہوگی۔ چونکہ سائل والدین بقید حیات نہ تھے اسلئے والدین کے خرچ و اخراجات کا ذکر نہ ہوا۔ خدمت گزار انسان ہو یا جانور جیسے گھوڑا وغیرہ ان سبکا خرچ مالک کے ذمہ ہے۔ ''تم جانو'' تمہیں اختیار ہے کہ اس بچی ہوئی اشرفی کو حفاظت سے رکھ لو کہ وقت ضرورت کام آئے یا پڑوسی اور دیگر اعزاء و اقرباء پر خرچ کرو یا کسی اچھی جگہ مسجد، مدرسہ، خانقاہ، پُل، کنویں میں لگادو۔

(۱۸۹۶) ''گھوڑے کی لگام روکنے والا'' سے مراد یہ ہے کہ ہر وقت جہاد فی سبیل اللہ کیلئے خود کو تیار رکھے۔ اعلان جہاد کا منتظر رہے۔ چونکہ اس زمانے میں گھوڑا میدان کارزار کا بہترین سامان تھا اسکے ذریعہ حملے بھی ہوتے اور دفاع بھی ہوتا۔ اسلئے اسکا ذکر فرمایا گیا۔ آج کے زمانے میں بکتر بند گاڑیاں، ہیلی کاپٹر، جنگی طیارے اور ٹینک کی تیاری اس معنیٰ میں ہوگی۔ ان میں سے سب کچھ جہاد کی تیاری کیلئے کرے۔ ہر مسلمان کو ہمیشہ اپنے آپکو مسلح رکھنا چاہئے اور اس بات کا منتظر رہنا چاہئے کہ کب دشمنان خدا و رسول سے مقابلہ کرنا پڑ جائے اور میدان جہاد گرم ہوجائے۔ اہل عرب جانوروں کو لیکر جنگل میں جابستے تھے اور وہیں اپنے جانوروں میں رہتے انکی دیکھ ریکھ بھی کرتے اور انہیں سے اپنی گزراوقات بھی کرتے اور زکوٰۃ بھی ادا کرتے۔ بستی سے بچکر جنگل میں آجانے سے بہت سی برائیوں سے چھٹکارا مل جاتا جیسے چوری، زنا، غیبت، چغل خوری وغیرہا کیونکہ لوگوں سے اختلاط بہت سے گناہوں کا ذریعہ ہے۔ حدیث شریف کے آخری جملے کے دو مطلب ہوسکتے ہیں (۱) وہ شخص بدترین ہے جس سے نام خدا پر مانگا جائے اور وہ کچھ نہ دے (۲) وہ شخص بدترین ہے جو لوگوں سے اللہ تعالیٰ کے نام پر مانگے اور لوگ اسے کچھ نہ دیں۔ کہ یہ بھکاری ایک پیسے کیلئے اللہ تعالیٰ کا نام ہر کس و ناکس کے سامنے لیکر نام خدا کی توہین کرتا ہے۔

(۱۸۹۷) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری تعلیم یہ ہے کہ اگر کوئی ضرورت مند دروازے پر آئے اگر کوئی معمولی چیز ہی بن پڑے تو اسے دیدو جہاں تک ممکن ہو سائل کو دھتکارا نہ جائے اور محروم نہ کیا جائے۔ پیشہ ور سائلوں کا یہ حکم نہیں ہے یا جو شرعاً بھیک کے مستحق نہ ہوں وہ بھی اس حکم میں داخل نہیں۔

(۱۸۹۸) جو شخص تمہاری سختی یا کسی دوسرے کی سختی سے تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے تو اسے پناہ دیدو اگر تم اسے مارنا چاہتے ہو معاف کردو اور اگر کوئی دوسرا اس پر سختی کرنا چاہتا ہے اور تم اسے سختی کرنے سے روک سکتے ہو تو روک دو۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا یہ فرمان ذاتی معاملات میں ہے۔ قوم یا دین کے مجرم کو ہرگز

(108) बेहतरीन सदक़े का बाब

1884 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेहतरीन सदक़ा वो है जो कुव्वते ग़ना से हो और शुरु करो उनसे जिनकी तुम परवरिश करते हो।

1885 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब ख़र्च करता है मुसलामन कुछ ख़र्च, अपने अहलेखाना पे और वो नियत करता है सवाब की उस खर्च से तो होगा एहलेखाना पे खर्च करना उसके लिये सदक़ा।

1886 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने एक अशरफ़ी कि खर्च करता है तू उसको अल्लाह तआला की राह में और एक अशरफ़ी कि खर्च करता है तू उसको गुलाम आज़ाद करने में और एक अशरफ़ी कि खर्च करता है तो मोहताज पर और एक अशरफ़ी कि खर्च करता है तो अपने घर वालों पर तो ज़्यादा है सवाब के ऐतबार से जो तूने खर्च किया अपने घर वालों पर।

1887 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेहतरीन अशरफ़ी कि खर्च करता है उसको आदमी वो अशरफ़ी है जो खर्च करता है अपने घरवालों पर और वो अशरफ़ी कि खर्च करता है उसको अपने घोड़े पर जो अल्लाह के वास्ते है और वो अशरफ़ी कि खर्च करता है उसको अपने दोस्तों पर जो राहे खुदा में हैं।

1888 हदीस शरीफ़:– हज़रते उम्मे सलमा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह क्या मेरे लिये सवाब है अगर मैं खर्च करूँ हज़रते अबू सलमा के बच्चों पर गोया कि वो भी मेरे ही बेटे हैं तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने खर्च करो तुम उन पर तो तुम्हारे लिये सवाब है उसका जो तुम खर्च करोगी उन पर।

1889 हदीस शरीफ़:– हज़रते ज़ैनब ज़ौजा हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सदक़ा करो ऐ जमाअते ख्वातीन! अगरचे तुम्हारे ज़ेवर से हो, फ़रमाया हज़रते ज़ैनब ने कि मैं लौटी हज़रते अब्दुल्लाह के पास तो मैंने कहा आप तंग दस्त शख्स हैं और बेशक प्यारे रसूलुल्लाह ने हुक्म फ़रमाया है हमको सदक़े का तो आप प्यारे रसूल की बारगाह में हाज़िर हों फिर आप प्यारे रसूल से दरयाफ़्त करें तो अगर है यह सदक़ा कि किफ़ायत करे मेरी तरफ़ से वरना खर्चा कर दूँगी मैं इस सदक़े को तुम्हारे अलावा पर, फ़रमाया हज़रते ज़ैनब ने कि फ़रमाया मुझसे हज़रते अब्दुल्लाह ने बल्कि तुम्ही जाओ प्यारे रसूल के पास, फ़रमाया हज़रते ज़ैनब ने तो मैं चली कि उस वक़्त एक बीबी हज़रते अंसार में से प्यारे रसूलुल्लाह के दरवाज़े पर हैं मेरी हाजत की तरह उसकी हाजत भी थी, फ़रमाया हज़रते ज़ैनब ने कि प्यारे रसूलुल्लाह कि दी गई थी उनको हैबत, तो फ़रमाया हज़रते ज़ैनब ने तो आये हमारे पास हज़रते बिलाल तो हमने कहा उनसे आप जायें प्यारे रसूलुल्लाह के पास तो खबर दें आप प्यारे रसूल को कि बेशक दो औरतें दरवाज़े पर हाज़िर हैं जो आपसे पूछती हैं कि क्या किफ़ायत करेगा सदक़ा उनकी तरफ़ से अपने अपने शौहरों को और उन यतीमों पर जो उनकी परवरिश में हों और न खबर देना प्यारे रसूल को कि कौन हैं हम, फ़रमाया हज़रते ज़ैनब ने कि हाज़िर हुये हज़रते बिलाल प्यारे रसूलुल्लाह की खिदमते आली में तो पूछा प्यारे रसूल ने तो फ़रमाया उनसे प्यारे रसूलुल्लाह ने कि कौन हैं दोनों? हज़रते बिलाल ने अर्ज़ किया एक बीबी साहिबा तो अंसारी हैं और एक हज़रते ज़ैनब हैं, फ़रमाया प्यारे रसूल ने ज़ैनबों में से कौन सी? अर्ज़ किया हज़रते बिलाल ने हज़रते अब्दुल्लाह की बीवी, तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने उन दोनों के लिये डबल सवाब है रिश्तेदारी का सवाब और सदक़े का सवाब।

1890 हदीस शरीफ़:– हज़रते मैमूना बिन्ते हारिस से मरवी बेशक उन्होंने आज़ाद फ़रमाई एक लौंडी प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के ज़माना ए पाक में तो मैंने ज़िक्र किया उसका प्यारे रसूलुल्लाह से तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने अगर तुम दे देतीं अपने मामुओं को तो बहुत बड़ा सवाब था तुम्हारे लिये।

1891 हदीस शरीफ़:– हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मेरे दो पड़ोसी हैं इन दोनों में से किसको हदिया दिया करूँ? फ़रमाया प्यारे रसूल ने मुझसे कि

نہ معاف کر سکتے ہیں اور نہ پناہ دے سکتے ہیں۔ اگر چہ وہ کیسی ہی پناہ کیوں نہ مانگے تاکہ امن وانصاف اور دین اسلام کے کام میں خلل واقع نہ ہو۔ ایسی دعوت کو بھی قبول کر لینا چاہئے جو ممنوعات شرعیہ سے خالی ہو۔ جیسے ولیمہ وعقیقہ میں ناچ گانا خاص کھانے کی جگہ پر ہو۔ اس میں تیجے دسویں وغیرہ نیاز وفاتحہ سب ہی شامل ہیں کہ اگر کوئی تیجے دسویں نیاز وفاتحہ کی دعوت دے تو قبول کرلو اور تیجے دسویں کا کھانا کھائیں۔ اعزاء واغنیاء بھی تیجے دسویں نیاز وفاتحہ کا کھانا کھاسکتے ہیں چونکہ صدقۂ نافلہ ہے۔ نیز تیجے کے چنے بھی ہر فقیر وامیر رشتہ دار وغیرہ سب کھاسکتے ہیں اس میں شرعاً کوئی قباحت وممانعت نہیں ہے یہ بھی صدقۂ نافلہ ہے۔ بھلائی کا بدلہ بھلائی سے دینا چاہئے۔ اگر کوئی تمہارے ساتھ قولی بھلائی کرے تو تم بھی اسکے ساتھ قولی بھلائی کرو اور اگر کوئی تمہارے ساتھ فعلی بھلائی یا مالی بھلائی کرے تو تم بھی اسکے ساتھ ایسی ہی بھلائی کرو۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) کیا ہے بدلہ نیکی کا سوائے نیکی کے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۳۳۸)۔ (ترجمہ) اور احسان کر جیسا کہ احسان فرمایا اللہ نے تجھ پر (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۹۴۶)۔ اور یہ حکم بھی ہم جیسے کم ہمت لوگوں کیلئے ہے ہمت والے تو اپنے دشمنوں کو بھی برائی کا بدلہ بھلائی سے اور ظلم کا بدلہ معافی سے دیتے ہیں۔ شعر:

جفاؤں کے بدلے دعائیں عطا کیں
یہ ہے آپ کا انتقام اللہ اللہ (یانبی)

دعوت کھاکر، عطیہ پاکر دعوت وعطیہ دینے والے کو دعائیں دو کہ **جزاك الله یابارك الله یااللهم اطعم من اطعمنا واسق من سقانا** (تراجم) اللہ تعالیٰ آپکو جزا دے، اللہ تعالیٰ برکت دے، یا اللہ تعالیٰ خوب کھلا تو اسکو جس نے کھلا یا ہمکو اور پلا تو اسکو جس نے پلایا ہمکو۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جب کوئی بھکاری دعاء دیتا تو پہلے آپ اس بھکاری کو دعاؤں سے نوازتیں پھر بھیک عطا فرماتیں۔ عرض کیا گیا کہ آپ بھیک سے پہلے دعائیں کیوں دیتی ہیں؟ حضرت عائشہ نے فرمایا تاکہ میرا صدقہ عوض سے بچا رہے۔ حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے ہم پر اتنے احسانات ہیں جنکا شمار وحصار نہیں لہٰذا ہر مسلمان کو مرتے دم تک درود وسلام پڑھتے رہنا چاہئے۔ اشعار:

خدا نے نعمتیں اس پر تمام کردی ہیں
انعام یافتہ آیا درود پاک پڑھو
سناسنا کے ہمیں لوریاں ہدایت کی
ہمارا بخت جگایا درود پاک پڑھو
نبی کے نام کا پیتے اور پلتے ہیں
نبی کے نام کا کھایا درود پاک پڑھو (یاحبیب)

(۱۸۹۹) اللہ تعالیٰ کے پاک واسطے اور وسیلے سے جنت ہی مانگی جائے اور جنت ہر کس وناکس سے نہیں مانگی جاسکتی جنت یا تو خالق جنت سے مانگی جائے یا مالک جنت سے یا پھر ان سے جو جنت میں سردار ہونگے یا ان سے جو جنت کے مختار ہیں باذن اللہ تعالیٰ۔ خالق جنت جل جلالہ وعم نوالہ سے جنت مانگو: **اللهم انا نسئلك بوجهك الكريم ان تدخلنا الجنة** (ترجمہ) یا اللہ تعالیٰ بیشک ہم مانگتے تجھ سے تیری ذات کریم کے وسیلے سے یہ کہ داخل فرمادے تو ہمکو جنت میں۔ مالک جنت سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے جنت مانگو جیسے سیدنا حضرت ربیعہ ابن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مانگی: **اسئلك مرافقتك فی الجنة** (ترجمہ) میں مانگتا ہوں آپ سے آپکی خدمت میں رہنا جنت میں۔ شعر:

خالق خلد ہیں ہم مالک جنت تم ہو
جسکو چاہو مرے محبوب اسے جنت دیدو (یاولی)

اسی حدیث شریف کی روشنی میں عشاق رسول فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے اللہ تعالیٰ کا محبوب اعظم مانگو۔ شعر:

شمس مانگو نہ قمر مانگو نہ تارا مانگو
رب سے مانگو تو فقط رب کا پیارا مانگو (یانبی)

اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ سے اللہ تعالیٰ کو مانگو۔ شعر:

کیا نہ دوگے ہمیں خدا کی قسم
جب کہ ہم کو خدا دیا تم نے (یاحبیب)

سیدنا حضرت ربیعہ ابن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے خود انہیں کو مانگا مگر چونکہ

یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین یا رب العالمین

قَالَ اَنْفِقْهُ عَلٰی خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِیْ اٰخَرُ قَالَ اَنْتَ اَعْلَمُ (رواہ ابوداود والنسائی)

فرمایا پیارے نبی نے کہ خرچ کردو اپنے خدمت گزار پر اس نے کہا کہ میرے پاس ایک دوسری بھی ہے فرمایا پیارے نبی نے کہ تم جانو۔

(۱۸۹۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُّمْسِكٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کیا نہ خبردوں میں تم کو لوگوں میں سے بہترین کی کہ وہ شخص ہے جو روکنے والا ہے

بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالَّذِیْ يَتْلُوْهُ رَجُلٌ مُّعْتَزِلٌ فِیْ غُنَيْمَةٍ لَهٗ يُؤَدِّیْ

اپنے گھوڑے کی لگام کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں کیا نہ خبردوں میں اسکی برابر سرابر ہو نذکورہ شخص کے کہ وہ شخص ہے جو گھرا ہوا ہے اپنی بکریوں میں ادا کرتا ہے

حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يُّسْاَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِیْ بِهٖ (رواہ الترمذی والنسائی والدارمی)

اللہ تعالیٰ کا حق اپنی بکریوں میں کیا نہ خبردوں میں تم کو بدترین کی لوگوں میں سے؟ وہ شخص ہے کہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ نے نام پر اور نہیں دیتا ہے اس کو۔

(۱۸۹۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُّحْرَقٍ (رواہ مالک)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے لوٹاؤ منگتا کو اگرچہ جلی ہوئی کھر ہی کے ساتھ۔

(۱۸۹۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَاَلَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو پناہ لے تم سے اللہ تعالیٰ کی تو پناہ دیدو تم اسکو اور جو سوال کرے

بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ

اللہ تعالیٰ کے نام پر تو دیدو اس کو اور جو دعوت دے تم کو تو قبول کرلو اس کی دعوت کو اور جو کرے تمہارے ساتھ بھلائی تو تم بھی بدلہ دیدو اس کو

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْهُ فَادْعُوْا لَهٗ حَتّٰی تَرَوْا اَنْ قَدْ كَافَاْتُمُوْهُ (رواہ احمد وابوداود والنسائی)

پھر اگر نہ پاؤ وہ چیز کہ بدلہ دے سکو تم اسکو تو دعائیں دیدو تم اسکو یہاں تک کہ تم سمجھ لو کہ بدلہ دیدیا ہے تم نے اسکا۔

(۱۸۹۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُسْاَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّةُ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہ مانگا جائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالے مگر جنت کو۔

दोनों में से जो ज़्यादा करीब हो दरवाज़े के ऐतबार से।

1892 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब पकाओ शोरबा तो ज़्यादा करो उसका पानी ताकि ख्याल रख सको अपने पड़ोसी का।

1893 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह कौन सा सदका ज़्यादा फज़ीलत वाला है? फरमाया प्यारे रसूल ने गरीब की मशक़्क़त और शुरु करो उससे जिसकी परवरिश करते हो।

1894 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मौहताज पर सदका करना एक सदका है और सदका करना रिश्तेदार पर दो सदके हैं, एक तो सदका और दूसरा सिला ए रहमी।

1895 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हाज़िर हुआ एक शख्स प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ख़िदमते पाक में तो कहा उसने मेरे पास एक अशरफी है, फ़रमाया प्यारे नबी ने कि खर्च करो उसको अपने ऊपर, उसने कहा मेरे पास एक दूसरी भी है, फरमाया प्यारे नबी ने कि खर्च करो उसको अपने बच्चों पर, उसने कहा मेरे पास एक दूसरी भी है, फरमाया प्यारे नबी ने कि खर्च कर दो उसको अपने घर वालों पर, उसने कहा एक दूसरी भी है, फरमाया प्यारे नबी ने खर्च कर दो अपने खिदमत गुज़ार पर, उसने कहा मेरे पास एक दूसरी भी है, फ़रमाया प्यारे नबी ने कि तुम जानो।

آپ جنت میں ملیں گے اسلیئے جنت بھی مانگ لی سیدنا حضرت ربیعہ ابن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ جنت میں قرب ومعیت اور خدمت گزاری مانگتا ہوں جو جنت میں ہوگی۔ شعر:

رہے گا قرب محبوب خدا بس اسلیئے مولا
دعاءِ انتخاب قادری ہے ہمکو جنت دے (یا نبی)

(۱۹۰۰) اس بیرحاء باغ میں ایک کنواں تھا جسکا پانی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو بہت ہی محبوب ومرغوب تھا۔ اسی لئے وہ حضرات صحابۂ کرام جو اس بات سے باخبر ہیں وہ اس کنویں کا پانی ضرور پیتے ہیں اور دارین کی برکتوں سے مالا مال ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ راہ خدا میں پسندیدہ اور اچھی چیز خرچ کیجائے مگر آج کل لوگ فطرے میں گھٹیا گیہوں نکال کر فخر محسوس کرتے ہیں۔ گھٹیا گیہوں کا وزن بھی کم ہوتا ہے اور نرخ ودر بھی کم ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہلسنت کے فطرے کی قیمت زیادہ ہوتی ہے اور دوسرے لوگوں کے فطرے کی قیمت کم ہوتی ہے۔ چونکہ ان لوگوں کو قبولیت یا اللہ تعالیٰ کی محبوبیت سے تو کوئی غرض ہے نہیں یہ تو ایمان والوں کی شان ہے۔ انہیں تو بس کورم پورا کرنا ہے۔ بقیہ تفصیلات مذکورہ آیت کریمہ کی، "تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۱۵۳" میں ملاحظہ فرمائیں۔ کس کو کونسا مال نفع بخش اور کونسا مال نقصان دہ ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو سب خبر ہے کس عمل کا انجام ومآل کیا ہے سب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی نظر میں ہے کونسا عمل کس درجے میں قبول ہے یہ بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے علم غیب میں ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے حکم پر انہوں نے وہ باغ اپنے اعزاء واقرباء پر تقسیم فرمادیا اور سبکو اپنے اپنے حصے کا مالک بنادیا۔ تاکہ صدقہ اور صلۂ رحمی کا ثواب ملتا رہے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانۂ امارت وحکومت میں سیدنا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رشتہ داروں سے وہ باغ خرید لیا تھا اور وہاں اپنی عمارتیں بنوائی تھیں۔ سیدنا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ باغ وقف نہ فرمایا تھا بلکہ اپنے رشتہ داروں کو مالک بنادیا تھا جب ہی تو ان رشتہ داروں نے فروخت کیا ورنہ وقف کا مال فروخت کیسے ہوتا۔ شاعر

دربار رسالت حضرت حسان ابن ثابت اور حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھی اس باغ بیرحاء سے حصہ ملا تھا۔

(۱۹۰۱) بھوکے پیٹ میں جانور انسان اور کفار ومسلمان سب داخل ہیں۔ مگر اس سے خونخوار، درندے، موذی جانور جیسے شیر، چیتا، بھالو، بھیڑیا، سانپ، بچھو وغیرہ الگ ہیں۔ بزرگان دین کے یہاں جو لنگر جاری رہتا ہے اور سب کھاتے ہیں وہ اس حدیث شریف کی روشنی میں ہے۔ بعض بزرگوں کے ہاں تو جانوروں کے بھی کھانے کا اہتمام ہوتا ہے کبوتروں، چیلوں، چڑیوں کو کھانا دانا دیا جاتا ہے۔ بعض اہل دل مدینۂ منورہ کے کبوتروں کو بذریعۂ حجاج وزائرین دانہ بھیجتے ہیں یا انکو پیسہ دیتے ہیں کہ اسکا دانہ خرید کر مدینہ شریف کے کبوتروں کو پیش کردیا جائے۔

(۱۹۰۲) اس باب میں خازن، منیجر، نوکر چاکر کا بھی ذکر ہوگا۔ کیونکہ مال خرچ عام طور پر بیویاں کرتی ہیں ہر شخص کو خازن ومنیجر کہاں میسر ہوتے ہیں اسلیئے وہاں بیویوں کا ذکر ہے۔ عادتاً جن چیزوں کے خرچ کرنے اور صدقہ وخیرات کرنے سے شوہر ناراض نہیں ہوتا وہ چیزیں بنا اجازت کے بھی خرچ کیجاسکتی اور صدقہ وخیرات کیجاسکتی ہیں جیسے پھٹا پرانا کپڑا جوتا وغیرہا اور کھانے میں عام روٹی سالن چاول داخل ہیں۔ البتہ شوہر نے اگر حلوہ یا اور کوئی قیمتی مربّہ ومعجون وغیرہ بنائی ہے تو اسے بنا اجازت بیوی یا خازن ومنیجر خرچ نہیں کرسکتے اور جو معمولی مال خرچ کیا جائے تو اس میں بھی نیت ثواب ہو نہ کہ بربادی کی نیت۔ اس حدیث شریف میں اصل ثواب میں برابری ہے اگرچہ مقدار ثواب میں فرق ہے۔ کھانے والے کا ثواب دینے والے کے ثواب سے زیادہ ہوگا۔

(۱۹۰۳) اگر شوہر نے صراحتاً تو خیرات کی اجازت نہ دی ہو مگر عرفاً اجازت ہو کہ عورت کو معلوم ہے کہ اتنا خرچ کرنے سے شوہر ناراض نہ ہوگا تو اس عورت کو اس خرچے پر مرد کے ثواب سے آدھا ثواب ملے گا۔ کیونکہ کھانے میں محنت زیادہ ہوتی ہے اور ثواب بقدر محنت ومشقت ملتا ہے۔

(۱۹۰۴) مالداروں، بادشاہوں کے ہاں کیشیر (خازن) اور مہتمم وناظم (منیجر) بھی ملازم ہوتے ہیں جنکے پاس شاہ وامیر کی دولت و

(۱۹۰۰) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَبُوْطَلْحَۃَ اَکْثَرُالْاَنْصَارِ بِالْمَدِیْنَۃِ مَالًا مِنْ نَّخْلٍ

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تھے حضرت ابوطلحہ کثرت رکھنے والے انصار مدینہ شریف میں مال رکھنے والے کھجوروں کا

وَکَانَ اَحَبَّ اَمْوَالِہٖ اِلَیْہِ بَیْرُ حَآءَ وَکَانَتْ مُسْتَقْبِلَۃَ الْمَسْجِدِ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَدْخُلُھَا

اور تھا زیادہ پسندیدہ اپنے باغات میں انکو بیرحا' باغ جو تھا سامنے مسجد نبوی شریف کے اور تشریف لاتے تھے پیارے رسول اللہ ﷺ اس باغ میں

وَیَشْرَبُ مِنْ مَّآءٍ فِیْھَا طَیِّبٍ قَالَ اَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی

اور نوش فرماتے تھے پانی اس باغ میں جو بہت ہی اچھا تھا فرمایا حضرت انس نے پھر نازل ہوئی یہ آیت کریمہ "ہرگز نہ پہونچو گے تم نیکی کو یہاں تک کہ

تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَامَ اَبُوْطَلْحَۃَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی

خرچ کرو تم اس میں سے جس کو محبوب رکھتے ہو تم" تو کھڑے ہوئے حضرت ابوطلحہ پیارے رسول کی پیاری بارگاہ میں تو عرض کیا یا رسول اللہ بیشک اللہ تعالیٰ

یَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَاِنَّ اَحَبَّ مَالِیْ اِلَیَّ بَیْرُ حَآءَ وَاِنَّھَا

فرماتا ہے "ہرگز نہ پہونچو گے تم نیکی کو یہاں تک کہ خرچ کرو تم اس میں سے جس کو محبوب رکھتے ہو تم" اور بیشک مجھے بہت محبوب مال بیرحا ہے بیشک بیرحا باغ

صَدَقَۃٌ لِّلّٰہِ تَعَالٰی اَرْجُوْا بِرَّھَا وَذُخْرَھَا عِنْدَ اللّٰہِ فَضَعْھَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ

صدقہ ہے اللہ تعالیٰ کیلئے اور میں امید کرتا ہوں کہ اس کی نیکی اور اسکے ذخیرہ ہونے کی اللہ تعالیٰ کی جناب پاک میں تو آپ خرچ فرمادیں اس باغ بیرحا کو یا رسول اللہ

حَیْثُ اَرَاکَ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بَخٍ بَخٍ ذٰلِکَ مَالٌ رَابِحٌ وَقَدْ سَمِعْتُ

وہاں جہاں رائے قائم فرمائے آپکی اللہ تعالیٰ تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے شاہ باش شاہ باش یہ مال نفع دینے والا ہے اور میں نے ساعت فرمالیا ہے

مَاقُلْتَ وَاِنِّیْ اَرٰی اَنْ تَجْعَلَھَا فِی الْاَقْرَبِیْنَ فَقَالَ اَبُوْطَلْحَۃَ اَفْعَلُ

جو تم نے عرض کیا ہے اور بیشک میں رائے رکھتا ہوں کہ تقسیم کردو اس بیرحا باغ کو اپنے رشتے داروں میں تو عرض کیا حضرت ابوطلحہ نے میں یہی کرتا ہوں

یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَسَّمَھَا اَبُوْطَلْحَۃَ فِیْ اَقَارِبِہٖ وَبَنِیْ عَمِّہٖ (رواہ البخاری والمسلم)

یا رسول اللہ تو تقسیم فرمادیا اس بیرحا باغ کو حضرت ابوطلحہ نے اپنے رشتے داروں میں اور اپنے چچا کے بیٹوں میں۔

1896 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने क्या न खबर दूँ मैं तुमको लोगों में से बेहतरीन की कि वो शख़्स है जो रोकने वाला है अपने घोड़े की लगाम को अल्लाह तआला की राह में, क्या न खबर दूँ उसकी बराबर सराबर हो मज़कूरा शख़्स कि वो शख़्स है जो घिरा हुआ है अपनी बकरियों में, अदा करता है अल्लाह तआला का हक़ अपनी बकरियों में, क्या न खबर दूँ मैं तुमको बदतरीन की लोगों में से वो शख़्स है कि मांगता है अल्लाह तआला के नाम पर और नहीं देता उसको।

1897 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने लौटाओ मंगता को अगरचे जली हुई खुर ही के साथ।

1898 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो पनाह ले तुमसे अल्लाह तआला की तो पनाह दे दो उसको और जो सवाल करे अल्लाह के नाम पर तो तुम दे दो उसको और जो दावत दे तुमको तो कुबूल कर लो उसकी दावत को और जो करे तुम्हारे साथ भलाई तो तुम भी बदला दे दो उसको फिर अगर न पाओ वो चीज़ कि बदला दे सको तुम उसको तो दुआएं दे दो तुम उसको यहाँ तक कि तुम समझ लो कि बदला दे दिया तुमने उसका।

1899 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने न मांगा जाये अल्लाह

فنڈ جمع رہتا ہے اور اسکے لین دین کی ذمہ داری انکے سر ہوتی ہے۔ یہی آمد وخرچ کا حساب کتاب رکھتے ہیں۔ یہ خازن و منیجر مسلمان بھی ہوتے ہیں اور کفار بھی۔ لیکن مذکورہ اجر کا تعلق صرف مسلمان خازن سے ہے۔ کیونکہ کافر کسی بھی نیکی کے اجر وثواب کا مستحق نہیں ہوتا۔ ثواب قبولیت پر ملتا ہے اور قبولیت کیلئے اسلام شرط ہے۔ جہاں تک ہوسکے مسلمان ہی کو خازن و منیجر اور حساب نویس رکھے۔ کلیدی جگہوں پر مسلمانوں ہی کو رکھنا چاہئے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اے ایمان والو! نہ بناؤ تم راز دار اپنوں کے سوا۔ نہ کسر اٹھا رکھیں گے وہ تمہاری برائی میں۔ اور چاہتے ہیں کہ تم تکلیف میں پڑے رہو۔ ظاہر ہوگئی بغاوت انکی باتوں سے اور جو چھپاتے ہیں وہ اپنے سینوں میں وہ اس سے بھی زیادہ بڑا ہے۔ ہم نے بیان فرمادی ہیں تمہارے لئے آیتیں۔ اگر تم عقل رکھتے ہو (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۶۰) کفار کو اپنا راز داں نہ بنایا جائے اور اپنے یہاں خصوصی عہدوں پر مسلمان حساب داں کو مقرر کرنا تعلیمات اسلامی کے عین مطابق ہے تاکہ افشاءِ راز نہ ہوسکے اور بڑے نقصان کا پیش خیمہ ثابت نہ ہو۔ اگر مسلمان امین خازن میں چار اوصاف جمع ہوجائیں تو مالک کی طرح وہ بھی اجر وثواب کا مستحق ہوگا (۱) مالک کے حکم سے صدقہ دے (۲) پورا پورا صدقہ دے اس میں کمی نہ کرے (۳) خوش دلی سے دے۔ جلن اور کڑھن محسوس نہ کرے کہ مال دوسرے کا اور تکلیف اسے ہو (۴) مصرف نہ بدلے کہ جہاں صدقہ دینے کو کہا ہے وہاں ہی دے اگر مسجد کیلئے کہا ہے تو مسجد میں دے اور اگر خانقاہ میں دینے کو کہا ہے تو خانقاہ میں دے۔ وصیت کے متعلق قرآن کریم میں ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) تو جس نے بدل دیا وصیت کو اسکے بعد کہ سن لیا اس نے اسکو تو بس اسکا گناہ ان پر ہے جو بدل دینگے وصیت کو بیشک اللہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے۔

(۱۹۰۵) کوئی بیوی شوہر کی اجازت کے بغیر صدقہ خیرات نہ کرے۔ وہ اجازت خواہ صریحی ہو یا عرفی ہو۔ جیسے عام طور پر بیویوں کو شوہروں کی طرف سے روٹی کا ٹکڑا، معمولی چیز خیرات کرنے یا مہماں نوازی کرنے کی اجازت ہوتی ہے اور خرچ واخراجات سے شوہر راضی رہتا ہے بلکہ خوش ہوتا ہے کہ میری اہلیہ بہت ہی سلیقہ مند و مہماں نواز ہے۔ جب عورت شوہر کی اجازت و مرضی کے بغیر معمولی چیز تک خرچ نہیں کرسکتی تو کھانا تو بہترین مال ہے جس پر زندگی کا انحصار و دار و مدار ہے تو کھانے جیسی چیز بنا شوہر کی اجازت کے کیسے صدقہ خیرات کرسکتی ہے۔ بہر حال صراحتاً یا عرفاً شوہر کی اجازت درکار ہے اور اس میں گھر انتشار کا شکار ہونے سے بچ جائیگا۔

(۱۹۰۶) لڑکی کا خرچ شادی سے پہلے والد کے ذمہ ہے۔ شادی کے بعد شوہر کے ذمہ ہے۔ صاحب اولاد ہونے کے بعد بیٹے پر ہر طرح کی خدمت لازم ہے مگر پھر بھی خرچ شوہر ہی کے ذمہ رہے گا۔ پکے ہوئے کھانے جیسے شوربہ وغیرہ یا دودھ یا ایسے پھل فروٹ جو زیادہ دیر نہیں رہ سکتے انہیں خود بھی کھاؤ اور ہدیہ وتحفہ کے طور پر دوسروں کو بھی دو۔ ایسی چیزوں میں ہر وقت علیحدہ اجازت کی ضرورت نہیں کہ جب تک اجازت ملے یہ مذکورہ اشیاء سڑ، گل، بُس جائیں اور ان چیزوں کو تحفۃً دینے کی عرفاً اجازت ہوتی ہے اور یہ حدیث شریف والد' شوہر' اولاد سبکے ایسے مال سے متعلق ہے۔ عورت باپ کے مال سے' ماں اولاد کے مال سے' بیوی شوہر کے مال سے بنا صریح اجازت کے اس قسم کی چیزوں کا صدقہ و ہدیہ سب کچھ کرسکتی ہے۔ لیکن جو کھانے اور پھل وغیرہ خشک ہوتے ہیں اور دیر تک ٹھہر سکتے ہیں ان میں صریح اجازت کی ضرورت ہے۔

(۱۹۰۷) بعض لوگ اب بھی گوشت سکھا کر رکھتے ہیں اور مہینوں استعمال کرتے ہیں۔ محتاج کو یہ گوشت کا پارچہ دینا کسی نیت فاسد سے نہ تھا بلکہ محض ثواب کی غرض سے تھا۔ کیونکہ غلاموں کو عادۃً اسکی اجازت ہوتی ہے۔ اگر سیدنا حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نیت فاسد ہوتی تو اس واقعہ کو چھپاتے اور بارگاہ نبوی میں شکایت پیش نہ کرتے اور اس شکایت کا مقصد بھی یہی تھا کہ میں تو مالک کے مال سے محتاج کو صدقہ دیکر مالک کا فائدہ کررہا ہوں اور وہ مارتے ہیں سزا دیتے ہیں۔ تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے سیدنا حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تفہیم فرمائی کہ تم اس غلام کو کیوں مارتے ہو تم اسکے دئے ہوئے پر راضی ہوجاؤ تو تم بھی اجر وثواب کے مستحق بن جاؤ۔ اسکا یہ مقصد ہرگز ہرگز نہیں ہے کہ غلام کو مالک کے مال میں بنا اجازتِ مالک اسکے مال میں تصرف کرنے کی مطلقاً

اجازت مرحمت فرمادی ہے۔ چونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ غلام کی نیک نیتی پر باخبر تھے اسلئے سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک اچھی بات کی ہدایت فرمائی کہ اس ثواب کو غنیمت سمجھیں اور عفوودرگزری کو شعار بنائیں۔ اگر مالک غلام کو بے قصور بھی ماردے تو مالک پر قصاص نہیں ہے۔ اگر باپ بیٹے کو استاد شاگرد کو غلط فہمی کی بنا پر بلا وجہ بھی ماردے تو قصاص نہیں ہے۔ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنا قصور سیدنا حضرت ہارون علیہ السلام کی داڑھی اور سر کے بال پکڑ لئے اور اصل واقعہ اور۔ حضرت ہارون کی بے قصوری پر مطلع ہونے کے بعد سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سیدنا حضرت ہارون علیہ السلام کیلئے دعاء تو فرمائی مگر قصاص نہ دیا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے خود کو سیدنا حضرت عکاشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے پیش فرمادیا یہ تعلیم عدل کیلئے ہے جو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی شان کے لائق ہے نہ کہ بیان قانون کیلئے۔ اس حدیث شریف میں لفظ ''مولیٰ'' دو معانی میں استعمال ہوا ہے (۱) مولیٰ بمعنیٰ غلام (۲) مولیٰ بمعنیٰ مالک و آقا (۳) مولیٰ بمعنیٰ دوست۔ مولیٰ کے تینوں معانی ہیں اسکا خوب خیال رکھیں۔

(۱۹۰۸) صدقہ واپس لینے کی تین صورتیں ہیں (۱) صدقہ دیکر واپس لے لینا یہ صورت بالکل ناجائز ہے (۲) صدقہ دینے کے بعد بطور میراث پھر صدقہ کا لوٹ آنا یہ واپسی کی صورت بالکل جائز ہے (۳) صدقہ دیکر پھر اسے خرید لینا اس تیسری صورت میں کچھ تفصیلات ہیں۔ اپنے دئے ہوئے صدقے کا خرید لینا مکروہ تنزیہی ہے اور وجہ کراہت بھی یہ ہے کہ اس موقع پر صدقہ لینے والا' صدقہ دینے والے کی اس مہربانی کا خیال کرتے ہوئے اسے کم قیمت میں بیچ دیگا اور یہ قیمت کی کمی بھی صدقہ کی واپسی کی صورت ہے۔ مثلاً ۱۰۰ روپے کا مال اس نے ۸۰ روپے میں صدقہ دینے والے کو بیچ دیا تو گویا کہ صدقہ دینے والے نے ۲۰ روپے صدقہ کردینے کے بعد واپس لے لئے۔ یہ اعتراض نہیں کیا جاسکتا کہ ملک کے بدلنے سے احکام بدل جاتے ہیں اسکا جواب اس مثال سے سمجھئے کہ اگر تم نے اپنے پڑوسی فقیر کو صدقہ دیا اور اس نے اس مال کا کھانا پکا کر تمہاری

دعوت کی یہ اگر اس مال امداد کے شکرانے اور شکریئے کے طور پر ہے تو یہ دعوت ناجائز ہے اور اگر یونہی عام دعوت دی تھی جس میں تمہیں بھی بلایا گیا تو اس دعوت کے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ مثال میں'' کتے کی قے چاٹنا'' بیان فرمانے سے یہ بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ اپنی قے چاٹ لینے سے کتے کا پیٹ تو بھر ہی جائیگا مگر یہ کام گھناؤنا ہے۔ ایسے اپنا صدقہ خرید لینے سے ملکیت تو ثابت ہوجائیگی اگر چہ یہ کام بہت برا ہے۔ لہٰذا صدقہ دیکر اسے خرید لینا مکروہ تنزیہی ہی ہوگا۔ ایسے ہی تشبیہ ہبہ واپس لینے والے پر بھی دی گئی ہے حالانکہ ہبہ کی واپسی بالاتفاق جائز ہے اگر چہ مکروہ ہے۔

(۱۹۰۹) دیا ہوا صدقہ میراث کے طور پر واپس مل جائے تو یہ واپسی کی شکل درست ہے۔ غریب والدین کو نفلی صدقہ دیا جاسکتا ہے۔ صدقۂ فرض و واجب نہیں دیا جاسکتا۔ روزہ خالص بدنی عبادت ہے لہٰذا یہ دوسری کی طرف نہیں کیجاسکتی۔ اس میں نیابت جائز نہیں ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) اور نہیں ہے انسان کیلئے مگر وہی جو اس نے کوشش کی (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ۱۳۱۸) ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) نہیں تکلیف دیتا اللہ کسی جان کو مگر اسکی طاقت بھر۔ اسکے لئے جزا ہے اسکی جو اس نے اچھے کام کئے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ۱۲۲)۔ ان آیات کریمہ نے بتایا کہ بدنی عبادت میں نیابت نہیں ہوسکتی نہ کوئی کسی کی طرف سے نماز پڑھ سکتا ہے نہ کہ روزے رکھ سکتا ہے۔ بلکہ روزوں کا کفارہ وفدیہ دینا مراد ہے یعنی تم اپنی والدہ صاحبہ کے روزوں کا فدیہ دیدو یہ بھی حکماً روزہ ہی ہے۔ اگر والدہ مرحومہ پر حج فرض تھا تو انکی طرف سے حج کردو۔ قریب الغناء بیمار یا بوڑھے کی طرف سے اور میت کی طرف سے حج بدل کرنا جائز ہے۔ کیونکہ حج مبارک خالص بدنی عبادت نہیں ہے بلکہ مالی عبادت اور بدنی عبادت کا مجموعہ ہے۔ جو سخت مجبوری ومعذوری کی حالت میں دوسرے کے ادا کرنے سے ادا ہوسکتا ہے۔ یہ تفصیلات بھی پیش نظر رہیں کہ عبادات تین قسم کی ہیں (۱) محض بدنی عبادت کہ اس میں نیابت مطلقاً ناجائز ہے جیسے روزہ ونماز (۲) محض مالی عبادت کہ اس میں نیابت مطلقاً جائز ہے جیسے زکوٰۃ وصدقۂ فطرہ وغیرہما (۳) مالی عبادت اور بدنی عبادت کا

مجموعہ کہ اس میں دائمی عذر میں نیابت جائز ہے ورنہ ناجائز ہے۔

(۱۹۱۰) صوم یعنی روزے کے معنیٰ شریعت میں صبح صادق سے غروب آفتاب تک بہ نیت عبادت قصداً جماع وصحبت اور پیٹ اور دماغ میں کچھ بھی داخل کرنے سے باز رہنے کے ہیں اور عورت کا حیض ونفاس سے خالی ہونا بھی شرط ہے۔ روزے کا منشا نفس امارہ کا زور توڑنا ہے تاکہ گناہوں کی خواہش کم ہوجائے دل کی صفائی ہوجاتی ہے کدورتوں سے۔ اور رغبت ہے اچھے کاموں اور اچھی باتوں کی طرف اور بلند درجات نصیب ہوتے ہیں اور فقراء و مساکین کی موافقت کرنا اور فقراء ومساکین کے تئیں اپنے دل کو نرم بنانا ہے۔ سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام نے قحط کے زمانے میں بھرپور کھانا تناول نہ فرمایا کہ کہیں بھوکوں اور فاقہ مستوں کا خیال نہ رہے۔ تبدیلیٔ قبلہ کے ایک ماہ بعد ہجرت سے اٹھارویں مہینے دس شعبان المعظم ۲ھ کو روزے فرض ہوئے۔ ابتداً روزِ عاشورہ دسویں محرم کا روزہ فرض تھا جو اب نفل ہے۔ عاشورے کے روزے کی فرضیت منسوخ ہوئی۔ پھر ماہ رمضان مبارک کے روزے فرض ہوئے اور اس میں مومنوں کو اختیار تھا کہ چاہیں تو روزہ رکھیں اور چاہیں تو روزے کے بدلے فدیہ ادا کریں۔ فدیہ آدھا صاع گیہوں (۲ کلو پینتالیس گرام) یا ایک صاع جو (۴ کلو ۹۰ گرام) پھر یہ فدیہ دینے کا اختیار منسوخ ہوگیا اور روزہ رکھنا ہی لازم وضروری اور فرض فرمادیا گیا۔ روزہ گناہگاروں کے گناہ معاف کراتا ہے نکو کاروں کے درجات بڑھاتا ہے اور ابرار کا قرب الٰہی زیادہ کرتا ہے۔ ماہ رمضان مبارک اللہ تعالیٰ کی رحمت، ضمان، امان، نور لیکر آتا ہے۔ ماہ رمضان مبارک میں وہ سب کچھ ہوتا ہے جو مذکورہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے۔ جنت کے آسمان کے رحمت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتیں روزے دار بندوں پر اترتی ہیں۔ جنت کے دروازے کھلتے ہیں تو حوروغلمان کو خبر ہوجاتی ہے کہ ماہ رمضان شریف آگیا اور یہ جماعت روزے داروں کیلئے دعاؤں میں مشغول ہوجاتی ہے۔ دوزخ کے گیٹ لاک ہوجاتے ہیں۔ اس ماہ مبارک میں کفار کی قبور میں بھی دوزخ کی گرمی وحرارت نہیں پہونچتی۔ یہ جو مشہور ہے کہ رمضان مبارک میں عذاب قبر نہیں ہوتا اسکا یہی مطلب ہے اور شیخ نجدی اپنی خصوصی ذریات کے ساتھ قید کردیا جاتا ہے۔ ماہ رمضان مبارک میں اگر کوئی شرارت ومعصیت کرتا ہے تو وہ شیطان کے ورغلانے سے نہیں بلکہ نفس امارہ کی شرارت سے۔

(۱۹۱۱) جنت کے آٹھ طبقات ہیں۔ ہر طبقے کا ایک الگ دروازہ ہے۔ یا جنت کی پہلی دیوار میں آٹھ دروازے ہیں تاکہ نیک لوگ اس دروازے سے جنت میں داخل ہوں جس عبادت سے زیادہ شغف رکھتے ہوں۔ روزے داروں کیلئے باب ریان ہے۔ ریان کے معنیٰ ہیں تروتازگی، سرسبزی وشادابی وسیرابی۔ چونکہ روزے دار بحالت روزہ بھوکے پیاسے رہتے تھے لہٰذا انکے داخلے کیلئے وہ دروازۂ جنت تجویز ہوا جہاں پانی کی نہریں کثرت سے اور بے شمار پھل فروٹ، سبزی وہریالی اور سیرابی ہے۔ اسکی شان ہمارے گمان وبیان سے اوپر کی بات ہے۔ انشاء المولی القدیر جائیں گے تو دیکھیں گے۔ اگر روزہ کھانے والے مسلمان رحمت رب اور رحمت محبوب رب سے بخشدئے بھی جائیں تو انہیں باب ریان سے داخلہ نصیب نہ ہوگا اور وہ اس اعزاز سے محروم ہی رہینگے۔ کیونکہ یہ دروازہ تو روزے داروں کیلئے مخصوص ہے۔

(۱۹۱۲) کفار کو اپنے برت کا کوئی ثواب نہیں اور دیگر کفار ومشرکین ومنافقین کو اپنے دھارمک روزوں کا کوئی ثواب نہیں ملے گا کیونکہ ایمان سے محروم ہیں اور اگر کوئی شخص بیماری کے علاج کیلئے روزہ رکھے تو اسے روزے کا ثواب نہیں کہ اس روزے میں ''طلب ثواب'' کی نیت نہیں ہے۔ رمضان کی راتوں کی عبادت سے مراد نماز تراویح ہے جو صرف رمضان مبارک ہی میں پڑھی جاتی ہے نماز تراویح کی تفصیلات ''باب التراویح'' میں ملاحظہ فرمائیں۔ رمضان مبارک میں روزوں کی برکت سے گناہ صغیرہ معاف ہوجاتے ہیں اور نماز تراویح کی برکت سے گناہ کبیرہ ہلکے پڑجاتے ہیں اور شب قدر کی عبادات کی برکتوں سے مومنوں کے درجات بڑھ جاتے ہیں۔

(۱۹۱۳) (۱) قانونی طور پر ایک نیکی کا ثواب کم سے کم دس گنا تک ہے جبکہ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور جو لائے ایک نیکی تو اسکے لئے دس ہیں اس جیسی اور جو لائے ایک برائی تو نہ بدلہ

(۱۹۰۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا (رواہ البیہقی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بہترین صدقہ یہ ہے کہ پیٹ بھر دے ایک بھوکے پیٹ کا۔

﴿باب صدقة المرأة من مال الزوج﴾

﴿ترجمہ: شوہر کے مال سے بیوی کے خیرات کرنے کا باب﴾

(۱۹۰۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب خرچ کرے عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے بربادی کیلئے نہ ہو

كَانَ لَهَا اَجْرُهَا بِمَا اَنْفَقَتْ وَلِزَوْجِهَا اَجْرُهٗ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ

تو ہوگا اس کیلئے اس خرچ کرنے کا ثواب اور اس کے شوہر کیلئے اسکا ثواب ہوگا اسے کمانے کا اور خزانچی کو بھی اس کے برابر

لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ اَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

نہیں کم کرے گا اس کا بعض بعض کے ثواب کو کچھ بھی۔

(۱۹۰۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب خرچ کرے بیوی اپنے شوہر کی کمائی سے

مِنْ غَيْرِ اَمْرِهٖ فَلَهَا نِصْفُ اَجْرِهٖ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

بغیر اسکے حکم کے تو بیوی کیلئے شوہر کے ثواب کا آدھا ہے۔

(۱۹۰۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْاَمِيْنُ الَّذِيْ يُعْطِيْ مَا اُمِرَ بِهٖ كَامِلًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے امانت دار مسلمان خازن دیدے اس چیز کو کہ حکم دیا جائے جس کا پورا پورا

مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهٗ فَيَدْفَعُهٗ اِلَى الَّذِيْ اُمِرَ لَهٗ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ (رواہ البخاری والمسلم)

بغیر کمی کئے ہوئے خوشی خوشی اپنے دل سے تو دیدے اسے جسے دینے کا حکم دیا گیا اس کو صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہوگا۔

तआला की ज़ात के हवाले से मगर जन्नत को।

1900 हदीस शरीफ़:— हज़रते अनस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि थे हज़रते अबू तलहा कसरत रखने वाले अंसारे मदीने शरीफ़ में माल रखने वाले खजूरों का और ज़्यादा पसंदीदा था अपने बागात में उनको बैराहा बाग, जो था सामने मस्जिदे नबवी शरीफ़ के और तशरीफ़ लाते थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम उस बाग में और नोश फ़रमाते थे पानी उस बाग में जो बहुत ही अच्छा था फ़रमाया हज़रते अनस ने फिर नाज़िल हुई यह आयाते करीमा "हरगिज़ न पहुंचोगे तुम नेकी को यहाँ तक कि खर्च करो तुम उसमें से जिसको महबूब रखते हो तुम" तो खड़े हो गये हज़रते अबू तलहा प्यारे रसूल की प्यारी बारगाह में तो अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! बेशक अल्लाह तआला फ़रमाता है हरगिज़ न पहुंचोगे तुम नेकी को कि खर्च करो तुम उसमें से जिसको महबूब रखते हो तुम और बेशक मुझे महबूब माल बैरहा है और बेशक बैरहा बाग सदक़ा है अल्लाह तआला के लिये और मैं उम्मीद करता हूँ कि उसकी नेकी और उसके ज़खीरा होने की अल्लाह तआला की जनाबे पाक में तो आप खर्च फ़रमा दें उस बाग बैरहा को या रसूलुल्लाह वहाँ जहाँ राये क़ायम फ़रमाये आपकी अल्लाह तआला, तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने शाबाश शाबाश यह माल नफ़ा देने वाला है और मैंने समाअत फ़रमा लिया है जो तुमने अर्ज़ किया है और बेशक

دیا جائیگا مگر اسکی برابر اور وہ ظلم نہ کئے جائینگے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۳۵۲) اور قانونی طور پر ایک نیکی کا ثواب زیادہ زیادہ سات سوگنا تک ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اور بھی بڑھائے جیسا کہ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) مثال انکی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں اس دانے کی مثال کی طرح ہے جس نے اُگائیں سات بالیں۔ ہر بال میں سو دانے۔ اور اللہ بڑھاتا ہے جسکے لئے چاہتا ہے۔ اور اللہ بڑی وسعت والا خوب جاننے والا ہے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۱۰)۔ یہ زیادتی حسب اخلاص ہوگی۔ کبھی ثواب میں بڑھوتری جائے عبادت کی برکتوں سے بھی ہوتی ہے۔ جیسے مدینۂ منورہ میں ایک نیکی کا ثواب پچاس ہزار اور مکۂ مکرمہ میں ایک لاکھ نیکیوں کی برابر ہے (۲) اگرتمام عبادات اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہیں مگر خصوصیت کیساتھ روزے کیلئے فرمایا کہ روزہ خاص میرے لئے ہے۔ اسکی چند وجوہ ہیں کہ دوسری عبادات میں اطاعت غالب ہے اور روزے میں عشق غالب ہے اور روزے دار میں تمام علامات عشق جمع ہوجاتی ہیں۔ علامات عشق چھ ہیں (۱) آہِ سرد بھرنا (۲) رنگ کا زرد ہوجانا (۳) آنکھ کا نم ہونا (۴) کم سونا (۵) کم کھانا (۶) کم بولنا۔ اطاعت گزار کا عوض ثواب ہے اور عاشق کا عوض لقائے یار ہے۔ نیز دوسری عبادت میں ریا ہوسکتی ہے۔ کیونکہ انکی کوئی نہ کوئی صورت ہوتی ہے اور ان میں کچھ نہ کچھ کرنا ہوتا ہے مگر روزے میں ریا و نمائش نہیں ہوسکتی۔ کہ نہ تو اسکی کوئی صورت و شکل ہے اور نہ کچھ کیا جاتا ہے جو نظر آئے۔ جو اندر باہر نہ کھائے پئے وہ یقیناً پیکر اخلاص ہے۔ ریا کار کھا پی کر بھی روزہ ظاہر کرسکتا ہے۔ کل میدان قیامت میں دوسری عبادات اہل حقوق چھین سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ قرض خواہ تین پیسے کے عوض قرض دار سے سات سو نمازے لیگا (شامی) مگر روزہ کسی حق والے کے حق کا عوض نہیں بنے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ روزہ تو خاص میرے لئے ہے یہ کسی کو نہ ملیگا۔ کفار و مشرکین دوسری عبادات بتوں کیلئے بھی کرلیتے ہیں جیسے قربانی 'سجدہ' حج وخیرات وغیرہا مگر کوئی کافر ومشرک کسی بت کیلئے روزہ نہیں رکھتا اور اگر فاسٹ یا برت رکھتے بھی ہیں تو نفس کی صفائی کیلئے تاکہ اس صفائی سے بتوں کا قرب حاصل

ہوجائے۔ روزہ براہ راست بتوں کیلئے نہیں ہوتا (۳) روزے کا ثواب مقرر نہیں ہے بے حد و بیشمار ہے۔ دیگر عبادات کا بدلہ فرشتوں کے ذریعہ ملیگا مگر روزے کی جزا میں بذات خود عطا فرماؤنگا۔ دیگر عبادات کی جزا میں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ملیں گی مگر روزے کی جزا میں خود نعمتوں والا اللہ تعالیٰ ملے گا۔ دیگر عبادتوں والا عابد ہے مگر روزے دار عابد بھی ہے اور عاشق بھی۔ روزے میں نفس کُشی بھی ہے اور نقصان بدن بھی۔ اور بھوک وپیاس میں صبر بھی (۴) روزے میں اپنی خواہشات کو ترک کردیتا ہے۔ ان چیزوں کو چھوڑ دیتا ہے جو بحالت روزہ منع ہیں جیسے جماع طعام وغیرہا (۵) روزے دار کو افطار کے وقت ایک روحانی خوشی ہوتی ہے کہ اسکی عبادت ادا ہوگئی روزہ پورا ہوگیا۔ رضائے رب نصیب ہوئی۔ سینے میں نور دل میں سرور ہوا۔ دوسرے جسمانی فرحت بھی ملی کہ سخت پیاس کے بعد بہترین مشروبات کا استعمال فرحت بخش ہے اور تیز بھوک میں کھانا اور لذیذ لگتا ہے یہ تو اس دنیا میں خوشی ہے۔ انشاء المولی القدیر مرتے وقت اور روزِ قیامت جب دربار ایزدی میں حاضری ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی مہربانیاں دیکھ کر روزے دار کو جو خوشی ہوگی وہ تو بیان سے باہر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ دنیا میں تو جو میں نے فرمایا تو نے اس پر جی جان سے عمل کیا اب جو تو کہے گا تو از راہ کرم میں وہ پورا فرماؤنگا (۶) دانتوں کے میل کچیل یا دانتوں کی بیماری کی وجہ سے منہ میں جو بدبو ہو وہ تو مسواک و منجن اور دواؤں سے جائیگی اور معدہ خالی ہونے کی وجہ سے منہ میں جو بدبو آتی ہے وہ معدہ کے پُر ہونے پر جائیگی۔ روزے میں مسواک کرنا ہر وقت جائز ہے۔ اسکی مثال یوں سمجھ لیجئے کہ ایک ماں کہے کہ میرے بچے کا پسینہ مجھے گلاب سے پیارا ہے تو اسکا مطلب ہرگز یہ نہ ہوگا کہ اس بچے کو نہلایا نہ جائے اور اس پسینے کو دھویا نہ جائے۔ بلکہ بچے کو نہلایا بھی جائیگا اور پسینہ دھویا بھی جائیگا۔ لہٰذا یہ فرمان عالیشان کہ روزے دار کی منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی اچھی اور بہت اچھی ہے اسکو لازم نہیں کرتا کہ روزے دار مسواک نہ کرے اور منہ کی اس بو کو زائل نہ کرے (۷) روزے ڈھال ہیں یعنی دنیا میں نفس امارہ اور شیطان کے شر سے بچاتے ہیں

मैं राये रखता हूँ कि तक़्सीम कर दो उस बैरहा बाग को अपने रिश्तेदारों में, तो अर्ज़ किया हज़रते अबू तलहा ने मैं यही करता हूँ या रसूलुल्लाह तो तक़्सीम फ़रमा दिया उस बैरहा बाग को हज़रते अबू तलहा ने अपने रिश्तेदारों में और अपने चचा के बेटों में।

1901 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेहतरीन सदक़ा यह है कि पेट भर दे एक भूखे पेट का।

(109) शौहर के माल से बीवी के ख़ैरात करने का बाब

1902 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब खर्च करे औरत अपने घर के खाने में से कि बर्बादी के लिये न हो तो होगा उसके लिये इस खर्च करने का सवाब और उसके शौहर के लिये उसका सवाब होगा उसे कमाने का और खज़ांची को भी उसके बराबर, नहीं कम करेगा उसका बअज़ बअज़ के सवाब को कुछ भी।

1903 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब खर्च करे बीवी अपने शौहर की कमाई से बगैर उसके हुक्म के तो बीवी के लिये शौहर के सवाब का आधा है।

1904 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अमानतदार मुसलमान ख़ाज़िन दे दे उस चीज़ को कि हुक्म दिया जाये जिसका पूरा पूरा बगैर कमी किये हुये खुशी खुशी अपने दिल से तो दे देगा उसे जिसे देने का हुक्म दिया गया उसको सदक़ा देने वालों में से एक होगा।

1905 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू उमामा से मरवी उन्होंने फ़रमाया मैंने सुना प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से, फ़रमाते हैं अपने खुतबे में हज्जातुल विदा के साल कि न खर्च करे कोई औरत अपने शौहर के घर से बिना अपने शौहर की इजाज़त के, अर्ज़ किया गया या रसूलुल्लाह! खर्च करे खाना भी? फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने यह तो हमारे मालों में बेहतरीन माल है।

1906 हदीस शरीफ़:– जब बैअत फ़रमाया प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ख्वातीन हज़रात को तो खड़ी हुई एक दराज़ क़ामत साहिबा जो कबिला ए मुज़र की औरतों में से थीं उन्होंने अर्ज़ किया या नबीयल्लाह! हम सब अपने बाप दादा और अपनी औलाद अपने शौहरों पर बोझ हैं तो क्या हलाल है हमारे लिये उनके मालों में से? फ़रमाया प्यारे नबी ने तरोताज़ा खाना कि खाओ और तोहफ़े में दे दो तुम उसको।

1907 हदीस शरीफ़:– हज़रते उमैर से मरवी जो हज़रते अबू लहम अब्दुल्लाह के गुलाम हैं उन्होंने फ़रमाया कि हुक्म दिया मुझको मेरे मालिक ने यह कि सुखाऊँ मैं गोश्त को तो आ गया मेरे पास एक मौहताज तो खिला दिया मैंने उसको उस गोश्त में से कि पता चल गया इसका मेरे मालिक को तो मारा मेरे मालिक ने मुझे तो मैं हाज़िर हुआ प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमते आली में तो मैंने बयान किया यह वाक्या प्यारे रसूल से तो प्यारे रसूल ने इन हज़रते अब्दुल्लाह को तलब फ़रमाया तो इरशाद फ़रमाया क्यों मारा तुमने उनको? तो अर्ज़ किया हज़रते अब्दुल्लाह ने कि दे देते हैं मेरा खाना बिना इस बात के कि मैं हुक्म दूँ इसको, तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि सवाब तुम दोनों के दरमियान है।

1908 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने खत्ताब से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने सवार किया घोड़े पर अल्लाह तआला की राह में तो बर्बाद कर दिया उसने घोड़े को कि था वो घोड़ा जिसके पास तो मैंने इरादा किया कि मैं खरीद लूँ उस घोड़े को और मैंने ख़्याल किया कि बेशक वो बेच देगा उस घोड़े को सस्ता, तो मैंने दरयाफ़्त किया प्यारे नबी से तो फ़रमाया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि मत खरीदो तुम उसको और न वापिस लो अपने सदक़े को और अगरचे वो दे उस घोड़े को तुम्हें एक दिरहम में क्योंकि अपने सदक़ो को वापस लेने वाला उस कुत्ते की तरह है जो चाटता है अपनी कै (उलटी) को और एक रिवायत में है कि न वापस ले अपने सदक़े को इसलिये कि वापस लेने वाला अपने सदक़े को उसकी तरह है जो दोबारा खा ले अपनी कै को।

1909 हदीस शरीफ़:– हज़रते बुरीदा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैं बैठा हुआ था प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमते पाक में तो हाज़िर हुई बारगाहे नबवी में एक औरत तो उसने कहा या रसूलुल्लाह मैंने

اور برزخ میں عذاب قبر سے اور میدان قیامت میں مشکلات قیامت سے اور بعد قیامت دوزخ کی آگ سے بچاتے ہیں

(۸) جنگ وجدال کا شور ہو یا گالی گلوچ کا' باقاعدہ جنگ ہو کہ لڑائی جھگڑا تو ایک روزے دار مومن کو کہہ دینا چاہئے کہ میں روزے دار ہوں تو انشاء المولی القدیر زیادتی پر اتارو کے مان مرجائینگے۔ جذبات ظلم ٹھنڈے پڑجائینگے اور وہ شرمندہ ہوجائیگا اور یہ بھی مطلب ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی حفظ وامان اور ضمان میں ہوں مجھ سے لڑنا گویا کہ اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کرنا ہے اور یہ خطاب دل دل میں روزے دار خود اپنے آپ سے بھی کرے کہ میں روے دار ہوں۔ میرے منہ سے کوئی بیجا بات نہ نکلے اور نہ میرے اعضاء وجوارح سے کسی ایسی حرکت کا ظہور وصدور ہو۔ شریعت میں روزہ دماغ وشکم وشرمگاہ کا ہوتا ہے مگر اہل طریقت کے ہاں تمام اعضاء کا روزہ ہوتا ہے کہ ہر ہر عضو کو معاصی کے ارتکاب سے بچایا جائے۔ اس حدیث شریف کے آخری جملے میں اسی روزے کی تعلیم وترغیب ہے۔ وقت ضرورت اپنی پوشیدہ عبادات کا ظاہر کرنا جائز ہے بشرطیکہ فخر وریاء کے طور پر نہ ہو۔

(۱۹۱۴) گروگھنٹال ''ابلیس'' تو ایک ہی ہے اور اسکے چیلے بہت قسم کے ہیں اور انکے نام بھی الگ الگ ہیں اور کام بھی الگ الگ۔ یہ سبکے سب گرو چیلے ایک ماہ کیلئے بندی بنادئے جاتے ہیں۔ بندی ہونا یہ دیو کے چیلوں کا مقدر ہونا ہے۔ دیو کے معنیٰ بھی شیطان کے ہیں۔ اسلئے حدیث شریف میں جمع کا لفظ ''شیاطین'' آیا ہے۔ دیگر گیارہ مہینوں میں جنت ودوزخ کے دروزے کبھی کھلتے ہیں اور کبھی بند ہوتے ہیں۔ مگر رمضان شریف میں پورے ماہ جنت کے دروازے کھلے اور جہنم کے دروازے بند رہتے ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے روضۂ اطہر کا در مبارک گیارہ مہینوں میں تو شب جمعہ کو کھلتا ہے مگر رمضان شریف میں پورے مہینے کھلا رہتا ہے کہ ہم عشاق کی جنت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو' سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی طرف متوجہ ہو۔ اے طالب خیر! جنت کی طرف آ' مسجد کی طرف آ' عبادات کی طرف آ۔ کیونکہ اب عمل قلیل پر جزائے کثیر ملیگی۔ رحمتوں کا موسم بہار آگیا' نیکیوں کا سیزن آگیا۔ بندے جم کر ڈٹ کر کمائی کریں۔ شعر:

چراغ نور ایمان وعمل تو ساتھ لیتا جا
وہاں جانا ہے جس جا پر اندھیرا ہی اندھیرا ہے (یانبی)

اے طالب شر! گناہوں سے باز آ' غیر اللہ کی طرف بھاگنے سے باز آ' رمضان مبارک کی بے حرمتی سے باز آ' ماہ رمضان مہمان رحمٰن ہے اسکا ادب واحترام اور عظمت واہتمام کر اور اللہ ورسول کی طرف پوری لگن کامل تڑپ کے ساتھ متوجہ ہو۔ اس صدائے روحانی کا یہ اثر ہوتا ہے کہ اس ماہ مبارک میں بے نمازی' نمازی' بخیل' سخی بن جاتے ہیں۔ بچے ومستورات تک روزے رکھنے پر کمربستہ ہوتے ہیں بعض بچوں کو والدین منع بھی کرتے ہیں کہ ابھی بچے ہو' کمسن ہو' نابالغ ہو' ابھی روزہ تم پر فرض بھی نہیں ہے مگر روزے کی محبت انہیں روزہ رکھنے پر مجبور کردیتی ہے اور وہ بضد روزہ رکھ لیتے ہیں حالانکہ روزہ نماز کے مقابلے میں دشوار وکٹھن ہے۔ روزے میں سستی ونقاہت ہوتی ہے مگر مسجدیں بھری رہتی ہیں اور راتیں ذکر وعبادت سے آراستہ رہتی ہیں۔ پورے ماہ رمضان مبارک میں افطار کے وقت عفو وغفران کے بے شمار گوہر لٹائے جاتے ہیں۔ وہ بدکار وگنہگار جو گیارہ ماہ گنہگاریوں بدکاریوں کا شکار رہنے کی وجہ سے مستحق نار ہوچکے تھے روزوں کی برکت سے اللہ تعالیٰ جو غفار وستار ہے اپنے بندوں پر رحمت ومغفرت بار ہے کہ روزہ دار بندہ شرمسار ہے اگرچہ گنہگار ہے مگر روزے دار ہے اسے مژدۂ بخشش ہے۔

(۱۹۱۵) برکت کے معنیٰ ہیں وہ اجر وخیر جو آکر نہ جائے۔ ماہ رمضان مبارک میں حسّی اور غیبی برکتیں ہوتی ہیں اسلئے اس ماہ رمضان شریف کا نام ماہ مبارک بھی ہے اس ماہ مبارک میں مومنوں کے رزق میں برکت ہوتی ہے اور ایک نیکی کا ثواب ستر گنا یا اس سے بھی زیادہ۔ اس ماہ مبارک کی آمد پر خوش ہونا اور مبارک باد دینا سنت ہے اور جسکی آمد پر خوشی ہوتی ہے اسکے جانے کا غم فطری امر ہے۔ نکاح ہونے پر عورت کو خوشی ہوتی ہے اور نکاح جانے پر غم ہوتا ہے اور عورت پر غم کرنا شرعاً لازم وضروری ہے۔ اسی لئے اکثر مسلمان جمعۃ الوداع کو مغموم اور باچشم نم ہوتے ہیں اور حضرات ائمۂ کرام اپنے اپنے خطبوں میں الوداع الوداع یا شہر

(۱۹۰۵) حدیث شریف: عَنْ اَبِی اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ

ترجمہ: حضرت ابوامامہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا پیارے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے ہیں اپنے خطبے میں

عَامَ حَجَّةِ الْوِدَاعِ لَاتُنْفِقُ اِمْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

حجۃ الوداع کے سال نہ خرچ کرے کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے بنا اپنے شوہر کی اجازت کے عرض کیا گیا یارسول اللہ

وَلَاالطَّعَامَ قَالَ ذٰلِكَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا (رواہ الترمذی)

خرچ کرے کھانا بھی فرمایا پیارے رسول نے یہ تو ہمارے مالوں میں بہترین مال ہے۔

(۱۹۰۶) حدیث شریف: لَمَّا بَايَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم النِّسَآءَ قَامَتْ اِمْرَاَةٌ جَلِيْلَةٌ

ترجمہ: جب بیعت فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے خواتین حضرات کو تو کھڑی ہوئیں ایک دراز قامت صاحبہ

كَاَنَّهَا مِنْ نِسَآءِ مُضَرَ فَقَالَتْ يَانَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّا كُلٌّ عَلٰى اٰبَآئِنَا وَاَبْنَائِنَا وَاَزْوَاجِنَا فَمَا يَحِلُّ لَنَا

جو قبیلہ مضر کی عورتوں میں سے تھیں انہوں نے عرض کیا یا نبی اللہ ہم سب اپنے باپ دادا اپنی اولاد اپنے شوہروں پر بوجھ ہیں تو کیا حلال ہے ہمارے لئے

مِنْ اَمْوَالِهِمْ قَالَ الرَّطْبُ تَاْكُلْنَهٗ وَتُهْدِيْنَهٗ۔ (رواہ ابوداؤد)

انکے مالوں میں سے؟ فرمایا پیارے نبی نے تر وتازہ کھانا کہ کھاؤ تم اس کو اور تحفہ دیدو تم اسکو۔

(۱۹۰۷) حدیث شریف: عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اَبِى اللَّحْمِ قَالَ اَمَرَنِىْ مَوْلَاىَ اَنْ اُقَدِّدَ لَحْمًا

ترجمہ: حضرت عمیر سے مروی جو حضرت ابواللحم عبداللہ کے غلام ہیں انہوں نے فرمایا کہ حکم دیا مجھ کو میرے مالک نے یہ کہ سکھاؤں میں گوشت کو

فَجَآءَنِىْ مِسْكِيْنٌ فَاَطْعَمْتُهٗ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذَالِكَ مَوْلَاىَ فَضَرَبَنِىْ فَاَتَيْتُ

تو آگیا میرے پاس ایک محتاج تو کھلا دیا میں نے اسکو اس گوشت میں سے کہ پتہ چل گیا اس کا میرے مالک کو تو مارا مالک نے مجھے تو میں حاضر ہوا

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لَهٗ فَدَعَاهُ فَقَالَ

پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالی میں تو میں نے بیان کیا یہ واقعہ پیارے رسول سے تو پیارے رسول نے ان حضرت عبداللہ کو طلب فرمایا تو ارشاد فرمایا

सदक़े में दी थी अपनी वालेदा को एक लौंडी और बेशक वो मेरी माँ इन्तेकाल कर गई तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि साबित हो गया तुम्हारा सवाब और लौटा दिया उस लौंडी को तुम्हें मीरास में तो उस औरत ने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह बेशक थे उस मेरी माँ पर एक महीने के रोज़े तो मैं रखूँ रोज़े अपनी उस माँ की तरफ़? से फ़रमाया प्यारे रसूल ने रोज़े रख तू अपनी माँ की तरफ़ से, उस औरत ने अर्ज़ किया और बेशक नहीं हज किया मेरी माँ ने कभी तो क्या मैं हज कर दूँ? फ़रमाया प्यारे रसूल ने हाँ हाँ हज करो तुम अपनी माँ की तरफ़ से।

(110) रोज़े का बाब

1910 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब आता है रमज़ान शरीफ़ तो खोल दिये जाते हैं दरवाज़े आसमान के और एक रिवायत में है कि खोल दिये जाते हैं दरवाज़े जन्नत के और बंद कर दिये जाते हैं दरवाज़े जहन्नम के और ज़न्जीरों में जकड़ दिये जाते हैं शेयातीन और एक रिवायत में है कि खोल दिये जाते हैं दरवाज़े रहमत के।

1911 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जन्नत के आठ दरवाज़े हैं उन्हीं में से उक दरवाज़ा है कि नाम रखा जाता है उसका रय्यान, नहीं दाखिल होंगे बाबे रय्यान से मगर रोज़ेदार।

1912 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने रोज़ा रखा रमज़ान

لِمَ ضَرَبْتَهُ قَالَ يُعْطِي طَعَامِي بِغَيْرِ اَنْ اٰمُرَهُ فَقَالَ الْاَجْرُ بَيْنَكُمَا (رواہ مسلم)

کیوں مارا تم نے ان کو؟ تو عرض کیا حضرت عبداللہ نے کہ دیدیتے ہیں میرا کھانا بنا اس بات کے کہ میں حکم دوں اسکا تو فرمایا پیارے رسول نے کہ ثواب تم دونوں کے درمیان ہے۔

(۱۹۰۸) حدیث شریف: عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

ترجمہ: حضرت عمر ابن خطاب سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے سوار کیا گھوڑے پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں

فَاَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ اَنَّهُ يَبِيْعُهُ

تو برباد کر دیا اس نے گھوڑے کو کہ تھا وہ گھوڑا جسکے پاس تو میں نے ارادہ کیا کہ میں خرید لوں اس گھوڑے کو اور میں نے خیال کیا کہ بیشک وہ بیچ دیگا اس گھوڑے کو

بِرُخْصٍ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَاِنْ اَعْطَاكَهُ

سستا تو میں نے دریافت کیا پیارے نبی ﷺ سے تو فرمایا پیارے نبی نے کہ مت خریدو تم اسکو اور نہ واپس لو اپنے صدقے کو اور اگر چہ وہ دے اس گھوڑے کو تمہیں

بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِي قَيْئِهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

ایک درہم میں کیونکہ اپنے صدقے کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو چاٹتا ہے اپنی قے کو اور ایک روایت میں ہے کہ نہ واپس لے اپنے صدقے کو

فَاِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اسلئے کہ واپس لینے والا اپنے صدقے کو اس کی مانند ہے جو دوبارا کھالے اپنی قے کو۔

(۱۹۰۹) حدیث شریف: عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذْ اَتَتْهُ امْرَاَةٌ

ترجمہ: حضرت بریدہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں تھا بیٹھا ہوا پیارے نبی ﷺ کی خدمت پاک میں تو حاضر ہوئی بارگاہ نبوی میں ایک عورت

فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلٰى اُمِّي بِجَارِيَةٍ وَاِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ

تو اس نے کہا یا رسول اللہ میں نے صدقے میں دی تھی اپنی والدہ کو ایک لونڈی اور بیشک وہ میری ماں انتقال کر گئی تو فرمایا پیارے نبی نے ثابت ہو گیا

اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ

تمہارا ثواب اور لوٹا دیا اس لونڈی کو تمہیں میراث میں تو اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ بیشک تھے اس میری ماں پر ایک مہینے کے روزے

शरीफ़ का ईमान की वजह से और सवाब तलब करने के लिये तो बख़्श दिये जायेंगे उसके वो गुनाह जो पहले हो चुके हैं उसके गुनाहों में से और जिसने इबादत की रातों में रमज़ान शरीफ़ की ईमान की खातिर और सवाब तलब करने के लिये तो बख़्श दिये जायेंगे उसके वो गुनाह जो पहले हो चुके हैं उसके गुनाहों में से और जिसने इबादत की शबे क़द्र में ईमान की वजह से और सवाब तलब करने के लिये तो बख़्श दिये जायेंगे उसके गुनाह जो पहले हो चुके हैं उसके गुनाहों में से।

1913 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हर नेक अमल औलादे आदम का बढ़ाया जाता है दस गुने से सात सौ गुने तक, फ़रमाया अल्लाह तआला ने मगर रोज़ा तो बेशक वो खास मेरे लिये है और मैं ही उसका सवाब अता फ़रमाऊँगा और रोज़े का बदला कि मैं खुद हो जाऊँगा, और रोज़दार छोड़ता है अपनी शेहवत को अपने खाने पीने को मेरी खातिर, रोज़ेदार के लिये दो खुशियां हैं, एक खुशी तो रोज़ा इफ़्तार के वक़्त और एक खुशी अपने रब से मिलने के वक़्त और बिला शुबा रोज़ेदार के मुँह की बू अच्छी है अल्लाह तआला के नज़दीक मुश्क की खुशबू से और रोज़े ढाल हैं और जब हो रोज़े का दिन तुममें से किसी का तो न बुरी बातें कहे और न शोर मचाये फिर अगर कोई गाली गलौच करे उस रोज़ेदार से या जंग करे तो चाहिये कि कह दे मैं रोज़ेदार मर्दे मोमिन हूँ।

فَاَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ صُوْمِيْ عَنْهَا قَالَتْ

تو میں رکھوں روزے اپنی اس ماں کی طرف سے فرمایا پیارے رسول نے روزے رکھ تو اپنی ماں کی طرف سے اس عورت نے عرض کیا

اِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَحُجُّ قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا (رواہ مسلم)

اور بیشک نہیں حج کیا میری ماں نے کبھی تو کیا میں حج کردوں فرمایا پیارے رسول نے ہاں ہاں حج کرو تم اپنی ماں کی طرف سے۔

﴿ باب الصوم ترجمہ: روزے کا باب ﴾

(۱۹۱۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب آتا ہے رمضان شریف تو کھول دئے جاتے ہیں دروازے آسمان کے

وَفِيْ رِوَايَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ

اور ایک روایت میں ہے کہ کھول دئے جاتے ہیں دروازے جنت کے اور بند کردئے جاتے ہیں دروازے جہنم کے اور زنجیروں میں جکڑ دئے جاتے ہیں شیاطین

وَفِيْ رِوَايَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ (رواہ البخاری والمسلم)

اور ایک روایت میں کہ کھولدئے جاتے ہیں دروازے رحمت کے۔

(۱۹۱۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ يُسَمّٰى

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جنت کے آٹھ دروازے ہیں انہیں میں سے ایک دروازہ ہے نام رکھا جاتا ہے اسکا

الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ (رواہ البخاری والمسلم)

ریان۔ نہیں داخل ہوں گے باب ریان سے مگر روزے دار۔

(۱۹۱۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے روزہ رکھا رمضان شریف کا ایمان کی وجہ سے اور ثواب طلب کرنے کیلئے

غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ

تو بخش دئے جائیں اس کے وہ گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں اسکے گناہوں میں سے اور جس نے عبادت کی راتوں میں رمضان شریف

1914 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब होती है पहली रात माहे रमज़ान शरीफ़ की तो कैद किये जाते हैं शयातीन और सरकश जिन ओर बंद कर दिये जाते हैं दरवाज़े दोज़ख के तो नहीं खोला जाता उनमें का कोई दरवाज़ा और खोल दिये जाते हैं जन्नत के दरवाज़े तो नहीं बंद किया जाता उनमें का कोई दरवाज़ा और पुकारता है पुकारने वाला ऐ तालिबे खैर! मुतावज्जे हो और ऐ तालिबे शर! बाज़ आ, और अल्लाह तआला की तरफ़ से आज़ाद कर्दा हैं आग से और यह पुकारना हर रात में होता है।

1915 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने आ गया तुम्हारे पास रमज़ान शरीफ़ बरकत वाला महीना, फ़र्ज़ फ़रमाये अल्लाह तआला ने तुम पर रमज़ान शरीफ़ के रोज़े और खोल दिये जाते हैं इस माहे रमज़ान शरीफ़ में आसमान क दरवाज़े और बंद कर दिये जाते हैं इस माहे रमज़ान शरीफ़ में दोज़ख के दरवाज़े और क़ैद कर दिये जाते हैं मरदूद शयातीन अल्लाह तआला की तरफ़ से, एक रात है जो बेहतर है हज़ार महीनों से जो महरुम रहा उसकी भलाई से तो वो महरुम ही रहा।

1916 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया रोज़े और कुरआन शफ़ाअत करेंगे दोनों बंदे की, अर्ज़ करेंगे रोज़े ऐ मालिक! बेशक मैंने रोके रखा उसको खाने पीने और जिमा वगैरह से दिन में तो शफ़ाअत कुबूल फ़रमा तू मेरी इसके बारे में और कहेगा कुरआने करीम कि

رمضان کی تکرار فرما کر اظہار غم فرماتے ہیں۔ تا کہ مسلمان باقی اوقات ولمحات کوغنیمت جان کر نیکیوں میں اور زیادہ کوشش کر سکیں۔ ہر مسلمان عاقل بالغ پر روزہ ہی فرض ہے۔ روزے کی طاقت رکھنے والا فدیہ دیکر روزے سے دستبردار نہیں ہوسکتا۔ ارشاد رب قدیر ہے: (ترجمہ) پھر جو پائے تم میں سے ماہ رمضان تو ضرور روزے رکھے اسکے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۷۶)۔ حائضہ عورت نماز کی قضا نہیں کرتی مگر روزوں کی قضا کرتی ہے۔ عام شیاطین تو اللہ تعالیٰ کی مقرر فرمودہ عام جیلوں میں بند کردئے جاتے ہیں مگر شیاطین کے بوس تو زنجیروں میں جکڑے بھی جاتے ہیں۔ شب قدر ہر ماہ رمضان شریف میں ہوتی ہے شب قدر کے فضائل ومسائل ''بصیرۃ الایمان تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ ص ۱۵۵۹ کے نمبر ا سے اور ص نمبر ۱۵۶۱ کے نمبر ۵ تک ملاحظہ فرمائیں۔ اکثر اقوال کے مطابق یہ ستائیسویں شب مبارکہ ہے۔ حضرات عرفاء نے اشارات عارفانہ سے نوازا ہے کہ قرآن کریم کی سورۂ قدر میں لفظ لیلۃ القدر تین جگہ آیا ہے اور اس میں نو حروف ہیں اور جب نو کو تین سے ضرب کرینگے تو ۲۷ کا عدد حاصل ہوگا۔ ایسے ہی سورۂ قدر میں لفظ ھِیَ ستائیسواں کلمہ ہے اور یہ ضمیر بھی لیلۃ القدر کی لوٹ رہی ہے۔ یہ دو اشارے بھی اسی کے غماز ہیں کہ شب قدر ستائیسویں شب ہے۔ اللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم جل مجدہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم۔ شب قدر سے محرومی یہ ہے کہ رات گناہوں میں گزاری جائے اور بلا عذر شرعی نماز عشاء نماز فجر باجماعت نہ پڑھی تو ایسا شخص اس رات کی برکتوں سے محروم رہا۔ جو موسم بہار میں کمائی نہ کرسکے وہ بقیہ دنوں میں کیا خاک کمائے گا۔

(۱۹۱۶) روزے دار بندے اور نماز تراویح پڑھنے والے نمازی اگر گناہگار ہیں تو انکی مغفرت کی سفارش کرینگے اور اگر نکو کار بندے ہیں کہ انکے نامۂ اعمال گناہوں کی آلودگی سے پاک ہیں اور جنت میں انکے درجات کی بلندی کی دعاء کرینگے۔ قرآن کریم اور رمضان مبارک کی برکتوں سے تمام ہی ایمان والے فائدہ اٹھائینگے۔ قرآن کریم کا نزول رمضان شریف میں ہوا ہے اور مسلمان تلاوت قرآن کریم رمضان شریف ہی میں زیادہ کرتے ہیں۔ دن کو روزہ رات کو نماز تراویح، تلاوت قرآن کریم ہوتی ہے۔ اسی لئے ان دونوں کو جمع فرمایا گیا۔ بفضلہٖ تعالیٰ وبکرم حبیبہ الاعلیٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم فقیر قدیری کا گھر بھی وہ گھر ہے جس مین ماہ رمضان شریف میں روزانہ سات قرآن کریم سے زیادہ ختم ہوتے ہیں ایک قرآن کریم سے زیادہ تو فقیر قدیری اور ایک قرآن کریم سے زیادہ عزیزی شیر بیشۂ اہلسنت علامہ حافظ قاری سید محمد انتساب حسین قدیری اشرفی مداری، اور ایک قرآن کریم سے زیادہ عزیزی فخر اہلسنت علامہ حافظ قاری سید محمد مستجاب حسین قدیری اشرفی مداری اور ایک قرآن کریم سے زیادہ عزیزی بدر اہلسنت علامہ حافظ قاری سید محمد انشعاب حسین قدیری اشرفی مداری اور ایک قرآن کریم سے زیادہ صدر اہلسنت عزیزی علامہ حافظ قاری سید محمد المآب حسین قدیری اشرفی مداری سلمہم اور فقیر قدیری کی اہلیہ اور بہو بیٹیاں اور پوتیاں بھی ایک قرآن کریم سے زیادہ تلاوت کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر گھر کو اسی طرح تلاوت قرآن کریم سے آراستہ وپیراستہ فرمائے آمین بجاہ سیدنا سیدالمرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم وعلیٰ آلہ واصحابہ واحبابہ اجمعین۔

افطار کے بعد طبیعت میں کسل آجاتا ہے اور دل آرام کو چاہتا ہے اور روزے دار چاہتا ہے کہ بستر پر دراز ہوجائے لیکن اذان عشاء سنتے ہی قرآن کریم کی محبت میں نماز تراویح میں قرآن کریم سننے کی خاطر فوراً چارپائی چھوڑ دیتا ہے لہٰذا ہم دونوں کی شفاعت اس بندے حق میں قبول فرما۔ اس حدیث شریف میں قرآن پڑھنے والوں سے مراد نماز تراویح پڑھنے والے ہیں نماز تہجد والے ہی مراد نہیں ہیں۔ تراویح سے متعلق مزید تفصیلات ''باب التراویح'' میں ملاحظہ فرمائیں۔ نیز رمضان مبارک نے تو اے رب کہا مگر قرآن کریم نے اے رب نہ کہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام 'غیر مخلوق' غیر حادث یعنی قدیم ہے۔ روزوں کی شفاعت سے گناہ معاف ہونگے اور قرآن کریم کی شفاعت سے درجات بلند ہونگے یا روزوں کی شفاعت سے غضب الٰہی کی آگ ٹھنڈی ہوگی اور قرآن کریم کی شفاعت سے رحمت الٰہی کی بادصرصر چلے گی۔ روزے اور قرآن کریم بلکہ تمام اعمال قیامت میں شکلوں اور صورتوں میں

اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ

کی ایمان کی خاطر اور ثواب طلب کرنے کیلئے تو بخش دئے جائیں اگےاس کے وہ گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں اس کے گناہوں میں سے اور جس نے عبادت کی

لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (رواہ البخاری والمسلم)

شب قدر میں ایمان کی وجہ سے اور ثواب طلب کرنے کیلئے تو بخشدئے جائیں اس کے گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں اسکے گناہوں میں سے۔

(۱۹۱۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضٰعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ہر نیک عمل اولادِ آدم کا بڑھایا جاتا ہے دس گنے سے

اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ

سات سو گنے تک فرمایا اللہ تعالیٰ نے مگر روزہ تو بیشک وہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اسکا ثواب عطا فرماؤں گا اور روزے کا بدلہ کہ میں خود ہو جاؤں گا

يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِيْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَآءِ رَبِّهٖ

روزہ دار چھوڑتا ہے اپنی شہوت کو اپنے کھانے پینے کو میری خاطر روزے دار کیلئے دو خوشیاں ہیں ایک کوشی تو روزہ افطار کے وقت اور ایک خوشی اپنے رب سے ملنے کے وقت

وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ

اور بلاشبہ روزے دار کے منہ کی بو اچھی ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے اور روزے ڈھال ہیں اور جب ہو روزے کا دن تم میں سے کسی کا

فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرُؤٌ صَائِمٌ (رواہ البخاری والمسلم)

تو نہ بری باتیں کہے اور نہ شور مچائے پھر اگر کوئی گالی گلوچ کرے اس روزہ دار سے یا جنگ کرے تو چاہیئے کہ کہدے میں روزے دار مرد مومن ہوں۔

(۱۹۱۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب ہوتی ہے پہلی رات ماہ رمضان شریف کی تو قید کئے جاتے ہیں

الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ

شیاطین اور سرکش جن اور بند کردئے جاتے ہیں دروازے دوزخ کے تو نہیں کھولا جاتا ان میں کا کوئی دروازہ اور کھولدئے جاتے ہیں جنت کے دروازے

रोका मैंने इसको नींद से रात को तो शफ़ाअत कुबूल फ़रमा मेरी इस कुरआन शरीफ़ पढ़ने वाले के बारे में तो अल्लाह तआला दोनों की शफ़ाअत कबुल फ़रमायेगा।

1917 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस इब्ने मालिक से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि रमज़ाने मुबारक आया तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक यह माहे मुबारक जो आ गया तुम्हारे पास उसमें एक रात है जो बेहतर है हज़ार महीनों से जो महरुम रह गया उस रात से तो वो महरुम रह गया तमाम भलाई से और महरुम रह गया उस रात की भलाई से मगर पूरा महरुम।

1918 हदीस शरीफ़:– हज़रते सलामने फ़ारसी से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि खिताब फ़रमाया हमें प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने माहे शाबान के आखिरी दिन में तो फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने ऐ लोगो! साया फ़िगन हो राह है तुम-पर अज़मत वाला महीना बरकत वाला महीना और ऐसा महीना जिसमें एक रात है जो बेहतर है हज़ार महीनों से, बना दिये हैं अल्लाह तआला ने इसके रोज़े फर्ज़ और इसकी रात का क़याम नफ़्ल और जो कुर्बे इलाही हासिल करे इस माह में किसी अच्छी आदत से तो होगा उसकी तरह जिसने अदा किया फर्ज़ रमज़ाने मुबारक के अलावा दूसरे दिनों में और जिसने अदा किया फर्ज़ को इस माहे मुबारक में तो होगा उस शख्स की तरह जिसने अदा किये सत्तर फराइज़, और यह माहे सब्र है और सब्र

نمودار ہونگے۔ جیسے اس دنیا میں ہم واقعات کو خواب میں مختلف شکلوں میں دیکھ لیتے ہیں۔

(۱۹۱۷) ایک سخی تو وہ ہے جو خود آ کر دیتا ہے اور ایک سخی وہ ہے جو اپنے پاس بلا کر دیتا ہے۔ بادل خود آ کر پانی دیتا ہے اور کنواں اپنے پاس بلا کر پانی دیتا ہے۔ رمضان مبارک ایسا سخی ہے جو تمہارے پاس آ کر عفو وغفران کے خزانے عطا فرماتا ہے۔ یہ ایک رات تراسی سال چار ماہ سے بہتر ہے اگر یہ مدت شب قدر سے خالی ہو جو رحمتوں کے اس سیزن میں بھی کمائی نہ کر سکے وہ بقیہ دنوں میں کیا کمائے گا۔

(۱۹۱۸) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ۲۹ شعبان معظم کو رمضان شریف کی آمد اور اسکی عظمت وفضیلت سے متعلق یہ خطبہ ارشاد فرمایا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مجلس مبارک میں وعظ شریف بیان فرمایا اس میں حقائق ومعارف اور رحمتوں برکتوں کا وہ دریا بہایا ہے کہ اگر تمام زندگی اسکی تشریح کیجائے تو زندگی دم توڑ دیگی مگر اس خطبۂ نبوی کی تشریح مکمل نہ ہو سکے گی تاہم بیس باتیں جو بہت ہی واضح انداز میں ارشاد فرمائیں ہیں انکو قدرے تشریح کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں۔

پہلی بات: سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنے خطبۂ مبارکہ میں یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ اے لوگو! رمضان شریف کا مہینہ آ رہا ہے بلکہ ارشاد نبوی یہ ہے کہ اے لوگوں تم پر عظمت وبرکت والا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے گویا کہ جس طرح چھت یا درخت بندے پر سایہ فگن ہو کر یعنی اپنا سایہ ڈالکر بندے کو اپنے سائے میں لے کر سورج کی تپش اور کرنوں سے بچا لیتے ہیں بالکل اسی طرح رمضان مبارک روزے دار مومن بندوں کے حق میں سایہ دار درخت کی طرح ہے جس طرح دنیا میں سورج کی گرمی سے امان مل جاتی ہے اسی طرح روزے کے سائے میں کل میدان قیامت کی جھلسا دینے والی گرمی میں امان نصیب ہوگی۔

دوسری بات: رمضان شریف کے چھ نام ہیں (۱) ماہ رمضان (۲) ماہ مبارک (۳) ماہ مواسات (۴) ماہ صبر (۵) ماہ عظیم (۶) ماہ وسعت رزق۔ اس خطبۂ نبوی میں رمضان شریف کے چار نام تو واضح طور پر آتے ہیں اور نمبر ایک جو مشہور ہے وہ غالباً اسی لئے بیان نہیں فرمایا کہ اسے تو سب جانتے ہی ہیں نمبر چھ اپنے معنیٰ اور مفہوم کے اعتبار سے موجود ہے کہ اس ماہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے اس سے نمبر چھ والا نام ماہ وسعت رزق ظاہر ہے اور ہر نام اپنے اندر معنویت رکھتا ہے۔

تیسری بات: اس مقدس مہینے میں ایک مقدس رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر وافضل ہے۔ ایک ہزار مہینوں میں تقریباً تیس ہزار راتیں اور تیس ہزار دن ہوتے ہیں۔ اسکا مطلب یہ ہوا کہ لیلۃ القدر تیس ہزار راتوں اور تیس ہزار دنوں سے افضل ہے۔ اسکا آسان سا مطلب یہ ہوا کہ اگر مومن بندہ چاہے تو اس ایک رات میں قرب الٰہی کی اتنی مسافت طے کر سکتا ہے جتنا کہ دوسری تیس ہزار راتوں میں عبادت وریاضت کر کے حاصل نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ آجکل ہوائی جہاز یا راکٹ کے ذریعہ ایک لاکھ میل کا سفر تھوڑی دیر میں طے کیا جا سکتا ہے جبکہ ایک لاکھ میل اگر بیل گاڑی سے چلے تو کافی وقت لگے گا۔ بس یہ رات قرب الٰہی کیلئے راکٹ اور ہوائی جہاز کی حیثیت رکھتی ہے۔ معلوم ہوا کہ قرب خداوندی کے سفر کی رفتار شب قدر میں اتنی تیز کر دی جاتی ہے کہ جو منزل مقصود دوسری تیس ہزار راتوں اور تیس ہزار دنوں میں حاصل نہیں ہوتی وہ شب قدر میں بآسانی ایک رات میں حاصل ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ لیلۃ القدر کو تلاش کریں اور اسکے انوار وتجلیات اور فیوض وبرکات سے مالا مال ہوں۔

چوتھی بات: رمضان شریف کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض فرما دئے ہیں۔ یعنی اگر معذور ہے تو روزے معاف ہیں اسکی بھی دو صورتیں ہیں اگر عذر چلا جائے تو پھر روزہ رکھنا لازم وضروری ہے جیسا کہ عورت کو حیض آیا تو روزہ نہ رکھے گی مگر بعد میں قضا کریگی اسی طرح کسی کمزور نے روزے کی طاقت نہ پا کر فدیہ دیدیا بعد میں روزہ رکھنے کی طاقت آ گئی تو بعد میں روزہ رکھنا ہوگا۔ دوسری صورت یہ کہ بدستور معذور ومجبور ہے تو روزہ معاف اسکی جگہ فدیہ دیدے یا توبہ واستغفار کرے اسکے مسائل تفصیل کے ساتھ جاننے کیلئے ملاحظہ فرمائیں کتاب ''انتخاب شریعت'' بہر حال اگر شرعی معذوری ومجبوری نہ ہو تو روزہ رکھنا ہی ہوگا۔

فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِيْ مُنَادِيًا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ

تو نہیں بند کیا جاتا ان میں کا کوئی دروازہ اور پکارتا ہے پکارنے والا اے طالب خیر متوجہ ہو اور اے طالب شر باز آ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزاد کردہ ہیں

مِنَ النَّارِ وَذَالِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ)

آگ سے اور یہ پکارنا ہر رات میں ہوتا ہے۔

(۱۹۱۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے آ گیا تمہارے پاس رمضان شریف برکت والا مہینہ، فرض فرمائے اللہ تعالیٰ نے

عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيْهِ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَتُغْلَقُ فِيْهِ

تم پر رمضان شریف کے روزے کھولدیے جاتے ہیں اس ماہ رمضان شریف میں آسمان کے دروازے اور بند کردیے جاتے ہیں اس ماہ رمضان شریف میں

اَبْوَابُ الْجَحِيْمِ وَتُغَلُّ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ لِلّٰهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ

دوزخ کے دروازے اور قید کردیے جاتے ہیں مردود شیاطین اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک رات ہے جو بہتر ہے

مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ (رواہ احمد والنسائی)

ہزار مہینوں سے جو محروم رہا اسکی بھلائی سے تو وہ محروم ہی رہا۔

(۱۹۱۶) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزے اور قرآن شفاعت کریں گے دونوں بندے کی عرض کریں گے

الصِّيَامُ اَيْ رَبِّ اِنِّيْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ

روزے اے مالک بیشک میں نے روکا رکھا اس کو کھانے پینے اور جماع وغیرہ سے دن میں تو شفاعت قبول فرما تو میری اس کے بارےمیں اور کہے گا

الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ (رواہ البیہقی)

قرآن کریم روکا میں نے اسکو نیند سے رات کو تو شفاعت قبول فرما میری اس قرآن شریف پڑھنے والے کے بارےمیں تو اللہ تعالیٰ دونوں کی شفاعت قبول فرمائیگا۔

कि उसका सवाब जन्नत है और गम ख़्वारी का महीना है और ऐसा महीना है कि ज़्यादा फ़रमा दिया जाता है इस माहे मुबारक में रिज़्क़ ईमान वाले का, जिसने इफ़्तार कराया इस माहे मुबारक में किसी रोज़ेदार को तो होगा यह इफ़्तार कराना उसके लिये ज़रीया ए मगफ़ेरत उसके गुनाहों के लिये, और आज़ाद फ़रमा दी जायेगी उसकी गर्दन आग से और होगा इफ़्तार कराने बाले केलिये रोज़ा इफ़्तार करने वाले के सवाब की तरह उसके बगैर कि कम हो रोज़ा इफ़्तार करने वाले के सवाब में से कुछ भी, हमने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह! नहीं है हममें से सब ऐसे कि हम पायें वो कि हम इफ़्तार करायें उससे रोज़ेदार को, तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने यह सवाब उसके लिये है जिसने इफ़्तार कराया रोज़ेदार को एक घूंट दूध या एक खजूर या एक घूंट पानी से और जिसने भर पेट खिलाया रोज़ेदार को तो सैराब फ़रमायेगा उस भर पेट खिलाने वाले को अल्लाह तआला मेरे हौज़े कौसर के उस मशरुब से कि न प्यास लगेगी यहाँ तक कि दाखिल हो जायेगा जन्नत में और वो महीना कि उसका शुरु रहमत है इसका दरमियान मगफ़ेरत है और इसका आखिर आज़ादी है आग से और जो हल्का काम लेगा अपने गुलाम से इस माहे मुबारक में तो बख़्श देगा अल्लाह तआला उस मालिक को जो गुलाम से हल्का काम लेता है और आज़ाद फ़रमा देगा उसको आग से।

1919 हदीस शरीफ़:— प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब आता था माहे रमज़ान शरीफ़ तो

پانچویں بات: سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رات کی عبادت (نماز تراویح) کو نفل فرمادیا ہے۔ یعنی فرض نہیں ہے کیونکہ نماز تراویح دوسرے مہینوں میں نہیں پڑھی جاتی یہ صرف رمضان شریف میں زیادہ کردی جاتی ہے اور نفل کے معنیٰ بھی زیادتی کے ہیں گویا کہ دوسرے مہینوں کے اعتبار سے نفل یہ زیادہ عبادت ہے اسکا یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں کہ نماز تراویح سنت نہیں بلکہ نفل ہیں۔ اس خطبۂ نبوی میں لفظ نفل 'سنت کے مقابلے میں نہیں بلکہ فرض کے مقابلے میں ہے۔ نماز تراویح فرض نہیں بلکہ سنت مؤکدہ ہے اور بیس رکعت نماز تراویح سنت مؤکدہ ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ بیس رکعت نماز تراویح اور تین رکعت وتر پڑھا کرتے تھے اور حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تمام مسلمانوں کا بھی یہی معمول ہے۔ مزید تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں باب التراویح۔

چھٹی بات: اس خطبۂ نبوی میں مومن بندوں کو یہ بشارت عظمیٰ دی گئی ہے کہ ماہ رمضان مبارک ایسا عظیم الشان ہے کہ اس میں نفلی عبادتیں دوسرے مہینے کی فرض عبادتوں کے برابر ہیں اور اس مہینے کی فرض عبادت دوسرے مہینے کے ستر فرضوں کے برابر ہے۔ چنانچہ اگر کسی خوش نصیب کو رمضان مبارک کی سعادت مکۂ مکرمہ میں نصیب ہوجائے تو اسکی نیکیوں کا یہ عالم ہوگا کہ اگر ایک فرض ادا کرلے تو ستر لاکھ فرائض کا ثواب ملے گا کیونکہ مکۂ مکرمہ میں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ ہے تو رمضان شریف میں ستر لاکھ ملنا یقینی ہے اور اسی حساب سے رمضان شریف میں مدینۂ منورہ میں ایک فرض کا ثواب ۳۵ لاکھ ہوگا اور زیادتی رمضان شریف کے عام دنوں میں ہے اور اگر شب قدر مکۂ مکرمہ یا مدینۂ منورہ میں نصیب ہو تو اجر وثواب کا کیا عالم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ جانے یا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ جانیں

ساتویں بات: یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ خطبۂ نبوی کے اس جملے میں اشارہ کیا گیا کہ گیارہ مہینے تو ایسے ہیں کہ کھاؤ پیؤ آرام کرو اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ لیکن رمضان شریف کا مہینہ ایسا مہینہ ہے کہ دن بھر نہ کھاؤ نہ پیو اور نہ رات کو پورا آرام کرو اور صبر سے کام لو اور صبر کا شرعی مفہوم بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی رضا وخوشنودی کیلئے اپنے نفس کی خواہشات کو دبایا جائے اور تلخیوں' مصیبتوں' پریشانیوں کو برداشت کیا جائے۔ چنانچہ ہر روزہ دار بخوبی جانتا ہے کہ روزے میں صبر و تحمل کے کیسے جلوے نظر آتے ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اس صبر وتحمل کی جزا کا بھی اعلان فرمادیا کہ اسکی جزا جنت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سبکو صابر وشاکر بنادے۔ آمین۔ بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم والہ واصحابہ اجمعین۔

آٹھویں بات: یہ مہینہ غریبوں کی غمخواری کا ہے۔ یہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی شان اعجاز ہے کہ آپ نے فرمایا کہ یہ مہینہ غریبوں کی غمخواری کا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ مسلمان قدرتی طور پر اس ماہ مبارک میں غرباء نوازی کے جذبے سے سرشار نظر آتے ہیں۔ کوئی اعزاء واقرباء کی دعوت کررہا ہے کوئی یتیموں' مسکینوں کو کھانا کھلا رہا ہے کوئی کپڑے تقسیم کررہا ہے کوئی نقد روپیہ پیسہ بانٹ رہا ہے۔ غرباء کی غربت خوشحالی سے بدل رہی ہے مساکین و یتامیٰ مگن نظر آرہے ہیں۔ رانڈ بیواؤں کے چہروں سے افلاس دور ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام غریبوں سے ہمدردی کی توفیق بخشے خصوصاً رمضان مبارک میں۔ آمین۔ بجاہ سیدنا سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم والہ واصحابہ اجمعین۔

نویں بات: اس ماہ مبارک میں مومن کا رزق بڑھادیا جاتا ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے اس فرمان عالیشان کا مشاہدہ ہر سال ہر روزہ دار کو ہوتا ہے کہ گیارہ مہینے میں روزہ دار کو اللہ تعالیٰ کی وہ نعمتیں نہیں ملتیں جو رمضان مبارک میں مل جاتی ہیں اور جتنا اچھا اور جتنا فراغت کے ساتھ ماہ رمضان مبارک میں کھانے کو ملتا ہے دوسرے مہینوں میں نہیں ملتا۔ یہ تو رزق حسی وجسمانی ہوا۔ اس ماہ مبارک میں رزق روحانی ومعنوی بھی بڑھ جاتا ہے چنانچہ اس ماہ مبارک میں روزے داروں کی ارواح کو اس درجہ روحانی غذا ملتی ہے کہ ہر روزے دار اپنے اندر روحانیت کی چمک محسوس کرنے لگتا ہے دلکی دنیا جگمگانے لگتی ہے قدرتی طور پر اس ماہ مبارک میں دل پر اثر ہوتا ہے جو دوسرے مہینوں میں نہیں ہوتا۔

دسویں بات: جو روزے دار کو افطار کرائیگا اسکے گناہوں کی مغفرت ہوگی۔

گیارھویں بات: جو روزے دار کو افطار کرائے اسکی گردن جہنم سے آزاد کردی جائیگی۔

بارھویں بات: روزہ افطار کرانے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا روزہ رکھنے اور افطار کرنے والے کو ملے گا۔

تیرھویں بات: اور روزے دار کے اجر و ثواب میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی۔ دس سے لیکر تیرہ تک کی باتوں میں افطار کرانے والے کو تین فائدے ہیں (۱) گناہوں کی بخشش ہوجائیگی (۲) دوزخ سے برأت و چھٹکارا نصیب ہوگا (۳) ایک روزے دار کے برابر ثواب ملے گا۔ لیکن کوئی افطار کرانے والا ہرگز ہرگز یہ خیال نہ کرے کہ اس سے فرض ادا ہوجائیگا۔ فرض تو روزہ رکھنے ہی سے ادا ہوگا یہ تو صرف اجر و ثواب کی بات ہے کہ اگر کوئی مومن بندہ کسی روزہ دار کو افطار کرائیگا تو اسکو روزے دار کی برابر اجر و ثواب ملیگا یعنی اسے روزہ رکھنے کا جتنا ثواب ملا ہے اتنا ہی ثواب اس افطار کرانے والے کو ملے گا۔ لہٰذا کوئی شخص اس حدیث شریف کو بہانہ بنا کر اور کسی روزے دار کو افطار کراکے روزے سے بے نیازی حاصل نہیں کرسکتا۔ چنانچہ عام مسلمانوں میں رائج ہے کہ وہ مساجد مبارکہ میں افطاری کا سامان بھیجتے ہیں اور غریب روزہ دار نمازی اس افطاری کے سامان سے روزہ افطار تے ہیں اور ہمارے علاقے میں تو رمضان مبارک میں تو باقاعدہ افطار کی دعوتیں ہوتی ہیں اور محافل افطار کا اہتمام کرتے ہیں اور عام طور پر مسلمان ان محافل افطار میں شریک ہوتے ہیں اور اس حدیث شریف کی روشنی میں یہ بہت بڑی سعادت ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اس طریقۂ کار کو اپنائیں اور عام مسلمان روزے داروں کو افطار کراکے بے پناہ اجر و ثواب کے مستحق ہوں۔ بعض روزہ خور بھی افطاری خوری کیلئے پہونچ جاتے ہیں اور میزبان کو اس اجر و ثواب سے محروم کردیتے ہیں جو انکی جگہ روزے دار کے ذریعہ ملتا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ افطار کرانے والے کو اتنا ثواب ملیگا جتنا افطار کرنے والے کو اور اسکے اجر و ثواب میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی کیونکہ ارشاد رب قدیر ہے واللہ الغنی وانتم الفقراء (ترجمہ) اور اللہ بے نیاز ہے اور تم سب محتاج۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی کا ظہور ہوتا ہے۔ اسی طرح مسئلۂ ایصال ثواب ہے کہ اگر کوئی کسی کے نام ایصال ثواب کریگا تو ایک کو ثواب پہونچے گا اور اگر پانچ کو ایصال ثواب کریگا تو پانچ کو بھی اتنا ہی اتنا ثواب پہونچے گا ایسا نہیں کہ تقسیم ہوکر حصہ وار پہونچے گا۔ اگر آپ نے ازل سے لیکر ابد تک کے تمام مسلمانوں کو ایصال ثواب کیا تو سبکو اتنا ہی اتنا ثواب ملیگا جتنا کہ ایک کو ایصال ثواب کرنے میں پہونچتا۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی شان غنا نمایاں ہوتی ہے اپنی دنیا میں بھی آپ غور فرمائیں تو یہ بات آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں مثلاً علم اس سے کتنے ہی لوگ فائدہ اٹھائیں تو اس میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔ مادی و جسمانی چیزیں گھٹ بڑھ سکتی ہیں مگر روحانی و نورانی قاعدہ ایسا نہیں ہے اسکا معاملہ نرالا اور انوکھا ہے۔ اسی طرح ایک چراغ سے آپ چاہے جتنے چراغ روشن کرلیں اس پہلے چراغ کی روشنی میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔

چودھویں بات:) حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ جسکے پاس اتنا مال نہ ہو کہ وہ روزہ دار کو افطار کرائے تو؟ غالباً حضرات صحابۂ کرام یہ سمجھے ہونگے کہ افطار کرانے سے مراد پیٹ بھر کھانا کھلانا ہے اسی لئے اس سوال کی ضرورت پیش آئی لہٰذا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا یہ اجر و ثواب پیٹ بھر کھانا کھلانے کا نہیں بلکہ ایک گھونٹ دودھ یا ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی سے افطار کرانے کا ہے۔ اب کونسا گھر ہے کہ جس میں ایک گھونٹ پانی نہ ہو۔ خیال فرمائیں کہ ایک گھونٹ پانی اور رحمتوں کا دریا بہایا جارہا ہے اور اجر و ثواب کا ٹھاٹیں مارتا ہوا سمندر موجزن ہے اور اگر چند افراد نے ملکر کسی روزے دار کو افطار کرایا مثلاً ایک گلاس بیس پیسے کا تھا یا ایک کھجور بیس پیسے کی تھی اور بیس آدمیوں نے ایک پیسہ دیکر اجتماعی طور پر ایک گلاس پانی خریدا یا ایک کھجور خریدی اور روزے دار کو افطار کرادیا تو بیسوں آدمیوں کو ایک ایک روزے کا ثواب ملیگا ایسا نہیں کہ ایک روزے کا ثواب بیس افراد پر تقسیم ہو۔

پندرھویں بات: سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کھانا کھلایا تو اللہ تعالیٰ میرے حوض کوثر

سے ایسا پلائیگا کہ جنت میں داخل ہوجائیگا مگر پیاس نہ لگے گی جبکہ میدان محشر میں پیاس کا یہ عالم ہوگا کہ ہر زباں پر العطش العطش یعنی پیاس پیاس کا نعرہ ہوگا ایسے عالم میں پیاس کا بالکل ختم ہوجانا کیسی نعمت عظمیٰ ہوگی اسکا اندازہ ہر ذی عقل کرسکتا ہے۔ یہ بھی خیال رہے کہ میدان قیامت میں پیاس لگے گی بھوک نہیں لگے گی۔ لہٰذا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ روزے دار کو پیٹ بھر کھلانے والے کو اللہ تعالیٰ میرے حوض کوثر سے پلائیگا حالانکہ کھلانے کا بدلہ کھلانا ہونا چاہئے تھا پلانے کی بات کیوں۔ ظاہر ہے کہ میدان قیامت میں بھوک نہیں ہوگی تو کھلانے کی بات غیر اہم ہوگی اور پیاس لگے گی اور نہ صرف یہ کہ لگے گی بلکہ پیاس سے برا حال ہوگا تو ایسے عالم میں پلانے کی بات اہم ہے۔ یہ بھی خیال رہے کہ حوض کوثر جنت میں ہے تو میدان قیامت میں حوض کوثر سے کیسے پلایا جائیگا۔ اسکی شکل یہ ہوگی کہ حوض کوثر سے ایک نہر نکالی جائیگی جو میدان محشر تک پہونچائی جائیگی۔ مسلمان میدان محشر میں اس نہر کوثر سے سیراب ہوکر قیامت کی پیاس سے رہائی وخلاصی حاصل کرینگے۔ یہ بھی ذہن نشیں رہے کہ جنت میں نہ بھوک ہوگی نہ پیاس۔ بلکہ جنت میں خور ونوش کھانے پینے کا سلسلہ صرف لذت کیلئے ہوگا بھوک و پیاس رفع کرنے کیلئے نہیں۔ چنانچہ جنت میں میوے پھل فروٹ ہونگے نہ کہ مکّا، جوار، باجرہ۔ کیونکہ میوے پھل فروٹ بھوک ختم کرنے کیلئے نہیں ہوتے بلکہ لذت کیلئے ہوتے ہیں اور غلّہ بھوک دور کرنے کیلئے اور جنت میں بھوک کا نام نہ ہوگا تو غلّے کی کیا ضرورت۔

سولھویں بات: سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ میرے حوض کوثر سے پلائیگا۔ میرے حوض کوثر کو بار بار پڑھئے اور جھومئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انا اعطینك الكوثر (ترجمہ) اے محبوب بے شک ہم نے عطا فرمایا آپکو کوثر (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۵۷،۲۴)۔ محبوب فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میرے حوض کوثر سے پلائیگا۔ پلانے والا اللہ تعالیٰ حوض کوثر والے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ۔ شعر:

وہ ہیں رب کے رب ہے انکا
جگ میں جو ہے سب ہے انکا (یا حبیب)

وہ ذرا اپنی بدنصیبی پر نظر ثانی کریں جنکا عقیدہ یہ ہے کہ "جسکا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک ومختار نہیں" حالانکہ قرآن کریم اور احادیث کریمہ کی روشنی میں عقیدہ یہ ہونا چاہئے۔ شعر:

قبضہ سب پہ اذن رب سے
کل تھا ان کا اب ہے ان کا (یا حبیب)

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ باذن الٰہی مالک کل ہیں۔

سترھویں بات: رمضان شریف کا پہلا عشرہ، پہلے دس دن رحمت ہیں۔

اٹھارھویں بات: رمضان مبارک کا دوسرا عشرہ، گیارہ سے لیکر بیس تک دس دن مغفرت ہیں۔

انیسویں بات: رمضان شریف کا تیسرا عشرہ، اکیس سے لیکر انتیس یا تیس تک نو یا دس دن جہنم سے آزادی کے ہیں۔ رمضان شریف کے تین عشرے ہوتے ہیں پہلے عشرے میں اللہ تعالیٰ اپنے روزہ دار، اطاعت شعار بندوں پر خصوصی رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ جس سے انہیں روزہ اور تراویح کی ہمت ہوتی ہے اور آئندہ ملنے والی نعمتوں کی صلاحیت پیدا ہوجاتی ہے اور دوسرے عشرے میں تمام صغیرہ گناہ معاف کردئے جاتے ہیں اور تیسرے عشرے میں جہنم سے نجات یعنی جنتی بنادیا جاتا ہے اور پروانۂ جنت نصیب ہوجاتا ہے۔ خطبۂ نبوی کے اس حصہ کا ایک مفہوم ومطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مسلمانوں کے تین طبقے ہیں ایک طبقہ تو وہ ہے جو ہمیشہ گناہوں سے بچتا رہتا ہے اور بشری تقاضے سے کوئی خطا ہوگئی تو فوراً اشک ندامت بہاتے ہیں توبہ واستغفار کرتے ہیں تو ایسے مخلص اور نیک بندوں پر تو روز اول ہی سے رحمت برسنے لگتی ہے اور یہ اس بارش رحمت میں خوب نہاتے ہیں۔ دوسرا طبقہ ان مسلمانوں کا ہے جو درمیانی حالت رکھتے ہیں نہ تو بالکل متقی وپرہیز گار ہیں اور نہ بالکل بدکار وحرام کار ہیں تو ایسے لوگ رمضان شریف میں روزے رکھ کر توبہ واستغفار کرکے اعمال حسنہ کرکے اپنے حالات اچھے بنالیتے ہیں اور اس قابل ہوجاتے ہیں کہ دوسرے عشرے میں انکو مژدۂ مغفرت سنادیا جاتا ہے اور انکی معافی وبخشش کا فیصلہ ہوجاتا ہے۔ مسلمانوں کا تیسرا طبقہ وہ ہے جو بالکل گیا گزرا ہے اور انکا حال ابتر ہے اپنی بداعمالیوں اور غلط روی سے انہوں نے خود کو جہنم کا ایندھن

(۱۹۱۷) حدیث شریف: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ

ترجمہ: حضرت انس ابن مالک سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رمضان مبارک آیا تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک

هٰذَا الشَّهْرُ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ

یہ ماہ مبارک جو آ گیا ہے تمہارے پاس اس میں ایک رات ہے جو بہتر ہے ہزار مہینوں سے جو محروم رہ گیا اس رات سے تو وہ محروم رہ گیا تمام بھلائی سے

وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلَّا كُلُّ مَحْرُوْمٍ (رواه ابن ماجة)

اور نہیں محروم رہتا اس رات کی بھلائی سے مگر پورا محروم۔

(۱۹۱۸) حدیث شریف: عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اٰخِرِ يَوْمٍ شَعْبَانَ

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ خطاب فرمایا ہمیں پیارے رسول اللہ ﷺ نے ماہ شعبان معظم کے کے آخری دن میں

فَقَالَ يَااَيُّهَاالنَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ

تو فرمایا پیارے رسول اللہ نے اے لوگو سایہ فگن ہو رہا ہے تم پر عظمت والا مہینہ برکت والا مہینہ ایسا مہینہ کہ جس میں ایک رات ہے جو بہتر ہے ہزار مہینوں سے

جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ

بنادیے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض اور اسکی رات کا قیام نفل اور جو قرب الٰہی حاصل کرے اس ماہ میں کسی اچھی عادت سے تو ہوگا

كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ

اسکی طرح جس نے ادا کیا فرض رمضان مبارک کے علاوہ دوسرے دنوں میں اور جس نے ادا کیا فرض کو اس ماہ مبارک میں تو ہوگا

كَمَنْ اَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ

اس شخص کی طرح جسنے ادا کیے ستر فرائض اور یہ ماہ صبر ہے اور صبر کہ اسکا ثواب جنت ہے اور غمخواری کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے کہ زیادہ فرما دیا جاتا ہے

فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ

اس ماہ مبارک میں رزق ایمان والے کا جسنے افطار کرایا اس ماہ مبارک میں کسی روزے دار کو تو ہوگا یہ افطار کرانا اس کیلئے ذریعہ مغفرت اسکے گناہوں کیلئے

छोड़ देते थे हर कैदी को और अता फ़रमाते थे हर मंगते को।

1920 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया बेशक जन्नत सजाई जाती है रमज़ान शरीफ़ के लिये शुरु साल से आने वाले साल तक, प्यारे नबी ने फ़रमाया जब पहला दिन होता है रमज़ान शरीफ़ का तो चलती है एक हवा अर्श के नीचे जन्नत के पत्तों से आंख वाली हूरों पर तो अर्ज़ करती हैं हूरें ऐ रब! बना दे तू हमारे लिये अपने बंदों में से शौहर कि ठंडी हों उनसे हमारी आंखें और ठंडी हों उनकी आंखें हमसे।

1921 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी कि बेशक प्यारे नबी ने फ़रमाया कि बख़शिश होती है प्यारे नबी की उम्मत की रमज़ान शरीफ़ की आखिरी रात में, अर्ज़ किया गया या रसूलुल्लाह क्या वो रात शबे कद्र है? तो फ़रमाया प्यारे नबी ने नहीं लेकिन मज़दूरी पूरी दी जाती है मज़दूर को जब निपट जाता है उसका काम।

(III) चांद देखने का बाब

1922 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने न रोज़ा रखो यहाँ तक कि रमज़ान शरीफ़ का चांद देख लो और न इफ़्तार करो यहाँ तक कि ईदुल फितर का चांद देख लो, फिर अगर ढक दिया जाये चांद तुम पर तो अंदाज़ा लगा लो तुम इस महीने का।

بنالیا ہے اور وہ دوزخ میں جلنے کے قابل ہو گئے ہیں مگر انہوں نے رمضان شریف کے پہلے اور دوسرے عشرے میں روزے رکھ کر بداعمالی کو ترک کر کے توبہ واستغفار کر کے اپنی حالت سدھار لیتے ہیں تو اخیر عشرے میں انکی جہنم سے رہائی کا فیصلہ فرمادیا جاتا ہے۔ گویا کہ رمضان شریف کے تینوں عشرے مسلمانوں کے تینوں طبقوں کیلئے بالترتیب انعامات واکرامات کے خزانے لیکر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان خزانوں کے حصول کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بیسویں بات: سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنے خطبۂ پاک میں یہ فرمائی کہ جو رمضان شریف میں اپنے غلام (خادم یا ماتحت) سے کام کم لیگا تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیگا اور اسکو جہنم سے آزاد فرمائیگا۔ اس ماہ میں ہر افسر کو اپنے نوکر ہر آقا کو اپنے غلام اور ہر مالک اپنے چاکر کے بارے میں کیا برتاؤ کرنا چاہئے اس حدیث شریف میں اسکے لئے درس عبرت ہے کہ اپنے خدام سے اس ماہ مبارک میں کام کم لیا جائے تا کہ روزے کی حالت میں انہیں تکلیف نہ ہو اور روزہ ان پر بار نہ ہو جائے چنانچہ اسلامی بادشاہت میں رمضان شریف کے مہینے میں عام تعطیلات ہوتی تھیں اور ہر محکمے میں چھٹیاں رہتی تھیں جیسا کہ آجکل موسم گرما میں کچہریاں وغیرہ عام طور پر بند رہتی ہیں اور آج بھی مدارس اسلامیہ میں تعطیلات کلاں (بڑی چھٹیاں) رمضان شریف ہی میں ہوتی ہیں تا کہ مدرسین وطلبہ پوری فراغت ورخصت کے ساتھ روزے رکھ سکیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ تعلیمات نبوی پر عمل کریں اور رمضان شریف میں اپنے نوکروں، خادموں، ملازموں سے کام کم لیں اور تنخواہ پوری بلکہ کچھ زیادہ دیں تا کہ دونوں جہاں کی نعمتوں سے مالا مال ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سبکو عمل کی توفیق بخشے آمین۔

(۱۹۱۹) یہاں قیدی کو آزاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جو حق اللہ یا حق العباد میں گرفتار ہوتا تو آپ حق اللہ یا حق العباد ادا کر دیتے یا ادا کرا دیتے اور اسے قید سے آزاد فرمادیتے تھے۔ یہ ہے رمضان مبارک کا فیضان کہ مجرموں کو بھی فائدہ پہونچ گیا۔ رمضان شریف میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ہر مانگنے والے کو عطا فرماتے۔ یوں تو آپ ہمیشہ ہی عنایت ونوازش فرماتے تھے اور کبھی کوئی سائل آپکے دروازے سے خالی نہ جاتا تھا اور جاتا بھی کیسے ارشاد رب قدیر ہے واما السائل فلا تنھر (ترجمہ) تو جو مانگنے والا ہے تو اسکو نہ جھڑکئے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۵۴۶)۔ جو بھی در پاک پر آجائے اسے کچھ نہ کچھ دیدو۔ شعر:

سائل نے جو مانگا ہے واللہ وہ پایا ہے
دربار محمد میں انکار نہیں دیکھا (یانبی)

یہ بھی ذہن میں رہے کہ امیروں کے یہاں دنیا کی دولت مانگی جاتی ہے مگر دربار نبوی میں دو جہاں کی دولتیں مانگی جاتی ہیں اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کسی کو نہ جھڑکتے ہیں نہ منع فرماتے ہیں کوئی خالی ہاتھ واپس نہیں آتا بلکہ عطا کا یہ عالم ہوتا ہے۔ شعر:

نبی غیب داں نے پہلے ہی بھر دی مری جھولی
ابھی کہنے نہ پایا تھا مری جھولی بھی خالی ہے (یانبی)

بلکہ جس نے جو مانگا عطا فرمادیا مال مانگا مال دیدیا، کمال مانگا کمال دیدیا، جنت مانگی جنت دیدی اور یہ مانگنا آپکی حیات ظاہری ہی سے متعلق نہیں تھا بلکہ آج بھی قرآن کریم کا وہی فیصلہ ہے کہ اے محبوب آپ کسی سائل کو نہ جھڑکیں کسی منگتے کو اپنے دروازے سے ناکام ونامراد واپس نہ فرمائیں جود وسخا نوازش وعطا تو عادت کریمہ ہے مگر رمضان شریف میں آپکی سخاوت وعنایت کا سمندر اور زیادہ جوش میں ہوتا اور زیادہ موجیں مارتا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ رمضان مبارک میں منگتوں کو خوب دینا چاہئے کیونکہ سنت نبوی ہے۔ اشعار:

پیتی ہے خلق جسکا پیالا تمہیں تو ہو
کھاتی ہے خلق جسکا نوالا تمہیں تو ہو
منگتوں کی بھیڑ ہے در بازل پہ روز وشب
جس نے کسی سے بھی نہ کہا لا تمہیں تو ہو (یاحبیب)

(۱۹۲۰) اس حدیث پاک میں رمضان مبارک کی عظمت وشان بیان فرمائی گئی ہے کہ جب ماہ رمضان شریف رخصت ہوتا ہے اور عید کا چاند نظر آجاتا ہے تو اسی دن سے اگلے رمضان شریف کے اعزاز واکرام اور اہتمام میں فرشتے جنت کو سجانے اور سنوارنے کی خدمات پر مامور ہو جاتے ہیں اور سال بھر سجاتے رہتے ہیں۔ آپ غور فرمائیں کہ جنت تو خود ہی سجی سجائی ہے اور اسے اور زیادہ آراستہ

وَعُتِقَ رَقَبَتُهُ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْتَقِصَ

اور آزاد فرما دیجائے گی اس کی گردن آگ سے اور ہوگا افطار کرانے والے کیلئے روزہ افطار کرنیوالے کے ثواب کی طرح اسکے بغیر کہ کم ہو

مِنْ اَجْرِهِ شَيْءٌ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَانُفَطِّرُ

روزہ افطار کرنیوالے کے ثواب میں سے کچھ بھی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ نہیں ہے ہم میں سے سب ایسے کہ ہم پائیں وہ کہ ہم افطار کرائیں

بِهِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْطِى اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مُذْقَةِ لَبَنٍ اَوْتَمْرَةٍ

اس سے روزے دار کو تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے یہ ثواب اس کیلئے ہے جس نے افطار کرایا روزے دار کو ایک گھونٹ دودھ یا ایک کھجور

اَوْشَرْبَةٍ مِنْ مَآءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِىْ شَرْبَةً

یا ایک گھونٹ پانی سے اور جس نے بھر پیٹ کھلایا روزے دار کو تو سیراب فرمائیگا اس بھر پیٹ کھلانیوالے کو اللہ تعالیٰ میرے حوض کوثر کے اس مشروب سے

لَايَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهرٌ اَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ

نہ پیاس لگے گی یہاں تک کہ دخل ہوجائیگا جنت میں اور وہ مہینہ کہ اسکا شروع رحمت ہے اسکا درمیان مغفرت ہے اور اسکا آخر آزادی ہے آگ سے

وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْكِهٖ فِيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ وَاَعْتَقَهٗ مِنَ النَّارِ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

اور جو ہلکا لیگا کام اپنے غلام سے اس ماہ مبارک میں تو بخش دیگا اللہ تعالیٰ اس مالک کو جو غلام سے ہلکا کام لیتا ہے اور آزاد فرمادیگا اس کو آگ سے۔

(۱۹۱۹) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذْ دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ اُطْلِقَ كُلَّ اَسِيْرٍ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب آتا تھا ماہ رمضان شریف تو چھوڑ دیتے تھے ہر قیدی کو

وَاُعْطِىَ كُلَّ سَائِلٍ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

اور عطا فرماتے تھے ہر منگتے کو۔

(۱۹۲۰) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے بیشک جنت سجائی جاتی ہے رمضان شریف کیلئے شروع سال سے

1923 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने महीना उन्तीस रातों का है तो रोज़ा न रखो यहाँ तक कि देख लो तुम चांद को फिर अगर ढक जाये चांद तुम पर तो पूरी करो तादाद तीस तक।

1924 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने रोज़ा रखो रमज़ान शरीफ का चांद देखकर और ईदुल फितर मनाओ ईदुल फितर का चांद देखकर फिर अगर ढक जाये चांद तुम पर तो पूरी करो गिनती माहे शाबाने मौअज्ज़म की, तीस दिन।

1925 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक हम जमाअत अहैले मक्का लिखकर हिसाब नहीं लगाते कि महीना इतना है और उतना है और इतना है और बंद फ़रमा दिया अंगूठे को तीसरी बार में फिर फ़रमाया कि महीना इतना है और इतना है और इनता है यानि पूरे तीस दिन का यानि कभी उन्तीस का और कभी तीस का।

1926 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ईद के दो महीने कभी कम नहीं होते रमज़ान शरीफ़ और जुलहिज्जा।

1927 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने न पहले रखे कोई तुममें का रमज़ान शरीफ़ का रोज़ा एक दिन या दो दिन मगर यह कि आदतन रोज़ा रखा था तो रोज़ा रख ले उस दिन।

کیا جائے سنوارا جائے سجانے اور سنوارنے والے بھی ملائکہ کرام ہوں تو جنت کے حسن میں کیسے چار چاند لگ جاتے ہونگے، جنت کا حسن اسکا بانکپن، اسکی آرائش وزیبائش ہمارے عقل وفہم سے دور کی بات ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے صدقے اور طفیل میں جب جنت میں جائینگے تو جنت کو دیکھیں گے کہ جنت کیسی ہے اور کیسی سجی سنوری ہے۔ مسلمان ماہ مبارک میں مسجدوں کو پُتواتے ہیں (چُونا، قلعی کراتے ہیں) جھنڈیاں لگاتے ہیں، روشنی کرتے ہیں، مسجدوں کو سجاتے ہیں رمضان مبارک میں یہ اہتمام کرنا اس حدیث شریف کی روشنی میں محبوب ومطلوب ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ رمضان شریف میں اپنی مساجد مبارکہ کو خصوصیت کیساتھ مزین کریں اور سجاوٹ کا خوب اہتمام کریں اور خوب روشنی کریں۔ اللہ تعالیٰ رمضان شریف کے اہتمام میں تمام جنت کو فرشتوں کے ذریعہ سجاتا ہے ہم اپنی مسجدوں کو سجائیں۔ روزے داروں کی منہ کی بو جنت کے درختوں اور پھولوں سے معطر ہوکر حوروں تک پہونچتی ہے اور وہ خوشبو انہیں ان روزے داروں پہ فریفتہ کردیتی ہے۔ چنانچہ یہ حوریں دربار خداوندی میں عرض کرتی ہیں کہ اے مولیٰ تو ہمیں انکی زوجیت میں رہنا نصیب فرما تاکہ یہ تو ہمارے حسن وجمال سے محظوظ ہوں اور ہم انکی عظمت وشان سے مستفیض ہوں۔ سبحان اللہ کیا برکت رمضان مبارک ہے کہ اس ماہ مبارک اور روزوں کی برکت سے جنت کی حوریں ہماری بیویاں بننے کی تمنا کریں، ہمارے نکاح میں آنے کی آرزو کریں اور دربار الٰہی میں اس تمنا اور اس آرزو کا اظہار بھی کردیا۔

(۱۹۲۱) رمضان مبارک کی انتیسویں یا تیسویں شب کو رمضان شریف کے روزے داروں کی بخشش ومغفرت کا اعلان فرشتوں کے مجمع میں کیا جاتا ہے کہ ان مومن روزے دار بندوں کے روزے، نماز تراویح، اعتکاف شب قدر کی عبادتیں صدقات وخیرات اور زکوٰۃ سبکو شرف قبولیت عطا فرمایا گیا۔ یہی رات ہوتی ہے جس میں بندے اپنا کام پورا کرلیتے ہیں اور بخشش ومغفرت کی مزدوری نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ، سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے طفیل ایسی مقبول شب جس میں مغفرت فرمائے ہم سبکو نصیب فرمائے آمین۔

(۱۹۲۲) پہلی شب سے تیسری شب تک کے چاند کو ہلال کہتے ہیں اور ۱۳ تک کی راتوں کے چاند کو قمر کہا جاتا ہے اور چودھویں رات کے چاند کو بدر کہتے ہیں اور آخری راتوں کے چاند کو محاق کہتے ہیں۔ بہت سی اسلامی عبادات چاند پر موقوف ہیں اسلئے ہر ماہ چاند دیکھنا چاہئے خصوصاً پانچ مہینوں کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے (۱) شعبان معظم (۲) رمضان مبارک (۳) شوال مکرم (۴) ذو قعدہ (۵) ذوالحجہ۔ کا چاند تو ضرور دیکھنا چاہئے۔ کہ ان سے روزے، عید، قربانی وغیرہا متعلق ہیں۔ یوم شک میں نہ روزہ رکھو اور نہ عید مناؤ۔ ۳۰ شعبان معظم کو روزہ نہ رکھو کہ شاید کل چاند ہوگیا ہو اور ۳۰ رمضان مبارک کو عید نہ کرو اس شبہ پر کہ شاید کل عید کا چاند ہوگیا ہو بلکہ جب رمضان شریف یا عید الفطر کا یقینی طور پر علم ہوجائے تب روزہ رکھو اور عید کرو۔ اسی لئے حضرات فقہاء کرام نے فرمایا کہ یوم شک میں روزہ رکھنا ممنوع ہے۔ اگر ۲۹ شعبان کو ابر وغبار ہو مطلع صاف نہ ہو تو تیس دن پورے کرو۔ قمری مہینہ ۲۹ دن سے کم کا نہیں ہوتا اور تیس دن سے زیادہ کا نہیں ہوتا۔ علم ہیئت کے اعتبار سے مسلسل چار چاند تیس کے ہوسکتے ہیں اور مسلسل تین چاند انتیس کے ہوسکتے ہیں اور یہ بھی شرعی بات نہیں ہے اگر چار مہینے ۲۹ کے ثابت ہوں تو مانے جائینگے۔

(۱۹۲۳) اسلامی مہینہ ۲۹ کا بھی ہوتا ہے لیکن چاند نظر نہ آئے تو ۳۰ کا ہوگا۔ رویت ہلال میں دیکھنے کا اعتبار ہے۔ جنتری، حساب کا اعتبار نہیں۔ یونہی ٹلیفون، تار، ریڈیو، ٹی وی اور خبر کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ چاند کے ثبوت کے یہ طریقے ہیں (۱) عینی شہادت۔ کہ چاند دیکھنے والے کی گواہی۔ رمضان مبارک کے چاند کیلئے ایک ہی مسلمان عاقل، بالغ غیر فاسق کا مجرد بیان کافی ہے کہ میں نے اس رمضان مبارک کا چاند فلاں دن کی شام کو دیکھا۔ چاند دیکھنے والا مستور الحال ہو۔ مستور الحال اس مسلمان کو کہتے ہیں جسکا ظاہر شرعی ہو اور باطن معلوم نہ ہو (۲) شہادت پر شہادت۔ گواہوں نے چاند خود تو نہ دیکھا ہو بلکہ دیکھنے والوں نے انکے سامنے گواہی دی اور اپنی گواہی پر انہیں گواہ بنایا اور انہوں نے اس گواہی کی گواہی دی اور یہ طریقہ وہاں استعمال ہوگا جہاں اصل گواہان حاضری سے معذور ہوں اور اسکا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اصل گواہ، اس گواہ سے کہے کہ میری

اِلٰی حَوْلٍ قَابِلٍ قَالَ فَاِذَا کَانَ اَوَّلُ یَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ ھَبَّتْ رِیْحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّۃِ عَلَی الْحُوْرِ الْعِیْنِ

آنے والے سال تک فرمایا پیارے نبی جب پہلا دن ہوتا ہے رمضان شریف کا تو چلتی ہے ایک ہوا عرش کے نیچے جنت کے پتوں سے آنکھ والی حوروں پر

فَیَقُلْنَ یَارَبِّ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِکَ اَزْوَاجًا تُقِرُّبِھِمْ اَعْیُنَنَا وَتُقِرُّ اَعْیُنَھُمْ بِنَا (رواہ البیھقی فی شعب الایمان)

تو عرض کرتی ہیں حوریں اے رب بنادے تو ہمارے لئے اپنے بندوں میں سے شوہر کہ ٹھنڈی ہوں ان سے ہماری آنکھیں اور ٹھنڈی ہوں انکی آنکھیں ہم سے۔

(۱۹۲۱) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ یُغْفَرُ لِاُمَّتِہٖ فِیْ اٰخِرِ لَیْلَۃٍ مِنْ رَمَضَانَ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی بیشک کہ بیشک پیارے نبی نے فرمایا کہ بخشش ہوتی ہے پیارے نبی کی امت کی رمضان شریف کی آخری رات میں

قِیْلَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَھِیَ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ قَالَ لَاوَلٰکِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا یُوَفّٰی اَجْرُہٗ اِذَا قَضٰی عَمَلَہٗ (رواہ احمد)

عرض کیا گیا یارسول اللہ کیا وہ رات شب قدر ہے تو فرمایا پیارے نبی نے نہیں لیکن مزدور بس پوری دیجاتی ہے مزدوری جب نمٹ جاتا ہے اسکا کام۔

﴿باب رویت الہلال ترجمہ: چاند دیکھنے کا باب﴾

(۱۹۲۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَاتَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوُا الْھِلَالَ وَلَاتُفْطِرُوْا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھو یہاں تک کہ رمضان شریف کا چاند دیکھ لو اور نہ افطار کرو

حَتّٰی تَرَوْہٗ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَہٗ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

یہاں تک کہ عید الفطر کا چاند دیکھ لو پھر اگر ڈھک دیا جائے چاند تم پر تو اندازہ لگالو تم اس مہینے کا۔

(۱۹۲۳) حدیث شریف: قَالَ اَلشَّھْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَیْلَۃً فَلَاتَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْہٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ مہینہ انتیس راتوں کا ہے تو روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ دیکھ لو تم چاند کو

فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاَکْمِلُوا الْعِدَّۃَ ثَلٰثِیْنَ (رواہ البخاری والمسلم)

پھر اگر ڈھک جائے چاند تم پر تو پوری کرو تعداد تیس تک۔

(۱۹۲۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِہٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِہٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھو رمضان شریف کا چاند دیکھ کر اور عید الفطر مناؤ عید الفطر کا چاند دیکھ کر

1928 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब आधा हो जाये शाबाने मौअज्ज़म का महीना तो रोज़ा न रखो।

1929 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने गिनती करो माहे शाबाने मौअज्ज़म के चांद की माहे रमज़ान शरीफ़ के लिये।

1930 हदीस शरीफ़:— हज़रते उम्मे सलमा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नहीं देखा मैंने प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि रोज़ा रखते हों दो महीनों के लगातार सिवाये माहे शाबाने मौअज्ज़म के और माहे रमज़ाने मुबारक के।

1931 हदीस शरीफ़:— जिसने रोज़ा रखा उस दिन कि शक करता है जिस दिन में तो उसने नाफ़रमानी की सय्यदना हज़रते अबुल कासिम सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की।

1932 हदीस शरीफ़:— आये एक देहाती प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमते आली में तो उन्होंने अर्ज़ किया बेशक मैंने देखा है चांद, मुराद लेते थे वो रमज़ान शरीफ का चांद तो फ़रमाया प्यारे नबी ने क्या तुम गवाही देते हो उसकी कि नहीं है कोई माबूद सिवाये अल्लाह तआला के, उन देहाती ने अर्ज़ किया हाँ, फ़रमाया प्यारे नबी ने क्या तुम गवाही देते हो बेशक हज़रत मौहम्मद मुस्तफ़ा

اس گواہی پر گواہ ہو جاؤ کہ میں گواہی دیتا ہوں فلاں مہینے فلاں سال فلاں چاند فلاں دن کی شام کو میں نے دیکھا ہے اور اس گواہی پر گواہ یہ گواہی دیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ فلاں ابن فلاں نے مجھے اپنی اس گواہی پر گواہ بنایا ہے کہ فلاں ابن فلاں نے فلاں سال فلاں مہینے فلاں کا چاند فلاں دن کی شام کو دیکھا ہے اور فلاں ابن فلاں نے مجھ سے کہا ہے کہ میری اس گواہی پر گواہ ہو جا (۳) حاکم شرعی کے حکم شرعی پر شہادت بروجہ شرعی ہونا۔ دوسرے کسی اسلامی شہر میں حاکم اسلامی یا قاضئ شرع کے سامنے چاند دیکھنے کی شہادتیں گزریں اور اس حاکم اسلام یا قاضئ شرع نے چاند کے ثبوت کا حکم دیدیا ہو۔ دو گواہان عادل اس گواہی اور حکم کے وقت مجلس قضا میں موجود ہوں اور اس شہر میں گواہی دیں یہاں کے حاکم اسلامی اور قاضئ شرع کے سامنے اور کہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے سامنے فلاں حاکم کے سامنے فلاں چاند کے بارے میں فلاں دن کی شام کو ہونے کی گواہیاں دی ہیں اور حاکم یا قاضئ موصوف نے ان گواہیوں پر فلاں دن کی فلاں شام کے چاند کے ثبوت کا حکم کیا ہے (۴) کتاب القاضی الی القاضی یعنی قاضی کی تحریر دوسرے قاضی کو۔ قاضئ شرع جسے بادشاہ اسلام نے مقدمات کے فیصلوں کیلئے مقرر کیا ہے اسکے سامنے شرعی گواہی گزری اور اس قاضی نے دوسرے شہر کے قاضئ شرع کے نام تحریر لکھی کہ میرے روبرو اس مضمون پر شرعی گواہی قائم ہوئی ہے اور اس تحریر میں اپنا اور جسکو یہ تحریر لکھی ہے اسکا پورا نام ونشان و پتہ لکھے جس سے پوری طرح امتیاز ہو جائے اور وہ تحریر دو عادل گواہوں کے سپرد کردے کہ میری یہ تحریر فلاں شہر کے فلاں قاضی کے نام ہے تو وہ اس تحریر کو بہ احتیاط وحفاظت اس قاضی کے پاس لائے اور شہادت پیش کیجائے کہ آپکے نام یہ تحریر فلاں شہر کے فلاں قاضی نے ہمکو دی ہے اور ہمیں گواہ بنایا ہے اور یہ تحریر اسی کی ہے اب اگر یہ قاضی اس گواہی کو اپنے مذہب کے مطابق کافی ووافی سمجھے تو اس پر عمل کرسکتا ہے (۵) استفاضہ۔ جس اسلامی شہر میں حاکم اسلام یا قاضئ شرع ہو کہ چاند سے متعلق احکام اسی کے یہاں سے جاری ہوتے ہیں اور خود عالم اور ان احکام میں علم پر عامل وقائم ہو۔ یا کسی عالم دین محقق پر اعتماد کا ملتزم وملازم ہے۔ یا جہاں قاضئ شرع نہیں تو مفتئ اسلام مرجع عوام اور احکام کی تابعداری کرنے والے ہوں کہ احکام روزہ وعیدین اسی مفتئ شرع کے فتوے سے نافذ ہوتے ہیں۔ کہ عوام بطور خود عید رمضان مقرر نہیں کرتے۔ وہاں سے متعدد جماعتیں آئیں اور سب بیک زبان اپنے علم سے خبر دیں کہ وہاں فلاں دن چاند ہونے کی وجہ سے روزہ ہوا یا عید ہوئی افواہیں استفاضہ میں داخل نہیں ایسے ہی ایک دو کا بیان کرنا استفاضہ نہیں بلکہ وہاں کی متعدد جماعتیں درکار ہیں (۶) تیس کی گنتی کا پورا ہونا۔ جب مہینے کے تیس دن پورے ہو جائیں تو اگلے متصل مہینے کا چاند خود ہی ثابت ہو جائیگا۔ کیونکہ کوئی مہینہ تیس دن سے زیادہ کا نہیں ہوتا (۷) شہر سے متصل دیہات والوں کیلئے ڈھنڈورہ۔ مثلاً توپوں، بندوقوں کے فیر، ڈھول تاشہ، نقارہ وغیرہم۔ یہ ڈھنڈورہ بھی ثبوت ہلال کیلئے اسی وقت کافی ہوگا جبکہ اسلامی شہر میں حاکم شرع معتمد کے حکم سے انتیسویں کی شام کو چاند کے ثبوت شرعی کیلئے ڈھنڈورہ کیا جاتا ہو۔ بشرطیکہ کسی دوسرے قسم کے ڈھنڈورہ کا اندیشہ نہ ہو جیسے بیاہ شادی اور کسی بڑے آدمی کے استقبال کیلئے۔ اگر مطلع صاف نہ ہو اور چاند کا ثبوت نہ ہو تو ماہ رمضان مبارک کی ۳۰ کی گنتی پوری کرنا فرض ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور یہ اسلئے کہ تم پوری کرلو گنتی اور یہ اسلئے کہ تم بڑائی بیان کرو اللہ کی اس پر کہ اس نے ہدایت فرمائی تمکو اور تاکہ تم شکر گزاری کرو (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۶۷)۔ اگر علم توقیت والا اپنے حساب وجنتری سے روزہ رکھے یا عید کرلے تو سخت گنہگار ہوگا کیونکہ شریعت میں چاند دیکھنے کا اعتبار ہے اور اگر کوئی حساب پر عید کرائے تو سخت فاسق ہوگا اور اگر اسی حساب پر روزے توڑوادئے تو سب پر کفارہ واجب ہوگا اور اگر اس حساب پر عمل کو واجب جان کر روزہ رکھنے کو یا عید کرنے کو واجب جانے تو کافر ہو جائیگا۔ کیونکہ وہ قرآن کریم کا بھی منکر ہوا اور احادیث متواترہ کا بھی۔

(۱۹۲۴) چاند کہیں بھی ہو جائے تمام مسلمانوں پر روزہ فرض ہو جائیگا بشرطیکہ انہیں چاند ہونے کا شرعی ثبوت پہونچ جائے۔ ۳۰ رمضان شریف کو بعد عصر چاند نظر آنے لگا تو روزہ نہ توڑا جائیگا۔ یہ روزہ پورا ہی کیا جائیگا کہ یہ عید کا چاند ہے۔ چاند دیکھنا عید الفطر

فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلٰثِيْنَ (رواہ البخاری والمسلم)

پھر اگر ڈھک جائے چاند تم پر تو پوری کرو گنتی ماہ شعبان معظم کی تیس دن۔

(۱۹۲۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بیشک ہم جماعت اہل مکہ لکھ کر حساب نہیں لگاتے مہینہ اتنا ہے اور اتنا ہے

وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِى الثَّالِثَةِ ثُمَّ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِىْ تَمَامَ الثَّلَاثِيْنَ

اور اتنا ہے اور بند فرمادیا انگوٹھے کو تیسری بار میں پھر فرمایا کہ مہینہ اتنا ہے اور اتنا ہے اور اتنا ہے یعنی پورے تیس دن کا

يَعْنِىْ مَرَّةً تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلٰثِيْنَ (رواہ البخاری والمسلم)

یعنی کبھی انتیس کا اور کبھی تیس کا۔

(۱۹۲۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے عید کے دو مہینے کبھی کم نہیں ہوتے رمضان شریف اور ذوالحجہ۔

(۱۹۲۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَتَقَدَّمَنَّ اَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ اَوْ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے نہ پہلے رکھے کوئی تم میں کا رمضان شریف کا روزہ ایک دن یا

يَوْمَيْنِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ (رواہ البخاری والمسلم)

دو دن مگر یہ کہ عادتاً روزہ رکھا تھا تو روزہ رکھ لے اس دن۔

(۱۹۲۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ فَلَا تَصُوْمُوْا (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب آدھا ہو جائے شعبان معظم کا مہینہ تو روزہ نہ رکھو۔

(۱۹۲۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے گنتی کرو ماہ شعبان معظم کی چاند کی ماہ رمضان شریف کیلئے۔

सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम अल्लाह तआला के बुरगुज़ीदा रसूल है, उन देहाती ने अर्ज़ किया हाँ, फ़रमाया प्यारे नबी ने ऐ बिलाल ऐलान कर दो लोगों में यह कि रोज़ा रखें कल।

1933 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि कोशिश की देखने की लोगों ने चांद को तो ख़बर दी मैंने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि बेशक मैंने देखा है चांद तो रोज़ा रखा प्यारे रसूल ने और हुक्म फ़रमाया प्यारे रसूल ने लोगों को रमज़ान शरीफ़ के रोज़े का।

1934 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम माहे शाबाने मोअज्ज़म की इतनी निगेहदाश्त फ़रमाते जितनी निगेहदाश्त न फ़रमाते थे उसके अलावा किसी महीने की फिर रोज़ा रखते रमज़ाने मुबारक का चांद देखकर फिर अगर ढक दिया जाता प्यारे रसूल पर फिर शुमार फ़रमाते तीस दिन।

(112) सहरी खाने का बाब

1935 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सहरी खाओ इसलिये कि सहरी खाने में बरकत है।

1936 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़र्क़ हमारे रोज़ों में और ऐहले किताब के रोज़ों के दरमियान सहरी के चंद लुक्मे लेने का है।

منانے کیلئے ہے نہ کہ روزہ توڑ دینے کیلئے۔

(۱۹۲۵) مکہ شریف کا ایک نام ''امّ القریٰ'' بھی ہے لہٰذا امّی کے معنیٰ اہل مکہ یا مکی یا حجازی ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے فیض صحبت سے حضرات صحابۂ کرام کو ایسا عالم واعلم بنادیا تھا کہ جہان بھر کے علماء انکی شاگردی کریں۔ قیامت تک کے تمام مسلمان انہیں صحابۂ کرام کے تابع ہیں۔ امی کے ایک معنیٰ یہ بھی ہیں کہ جس نے دنیا میں کسی سے نہ پڑھا ہو۔ امی کے معنیٰ بے علم ولاعلم کے نہیں۔ کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ امی ہیں تو اسکے معنیٰ یہ ہیں کہ آپ نے دنیا میں کسی سے نہ پڑھا، دھرتی کے سینے پر تاریخ کے دامن میں ساری مخلوق میں کوئی آپکا استاد ومعلم نہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پیدائشی، مادرزاد عالم، اعلم 'علام' عارف ہیں۔ رویت ہلال کے معاملے میں حساب، جنتری 'چاند کی رفتار کا قیاس' چاند کا چھوٹا بڑا ہونا' ۲۸ کو چاند نظر نہ آنا وغیرہ کچھ بھی معتبر نہیں ہے صرف رویت کا اعتبار ہے۔ اگر ۲۹ کو رویت نہ ہو تو ۳۰ دن پورے کرنا لازم وضروری ہیں۔ یہ ہاتھ کے اشاروں کا حساب ہے کہ ایک مرتبہ دونوں ہاتھ کے پنجوں سے اشارہ فرمایا ۱۰ ہوگئے' دوسری مرتبہ دکھایا ۲۰ ہوگئے اور تیسری مرتبہ دکھایا تو تی ۳۰ ہوگئے اور اگر انگوٹھا دبالیا تو ۲۹ ہوگئے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے پاک اشاروں پر جان ودل قربان۔ دو اشاروں میں ہزاروں مسائل حل فرمادئے۔ اس اشارہ فرمانے سے اشارۃً یہ بھی معلوم ہوگیا کہ حدود وقصاص کے علاوہ باقی اکثر احکام شرعیہ میں اشارہ بھی معتبر ہے۔ اگر کوئی اپنی بیوی کو تین انگلیاں دکھا کر کہے کہ تجھے اتنی طلاقیں تو تین طاقیں واقع ہونگی۔ اگر کوئی حاکم کے سامنے دسوں انگلیاں دکھا کر کہے کہ مجھ پر فلاں کے اتنے روپے قرض ہیں تو دس روپے کا اقرار مانا جائیگا۔ اگر کسی عورت کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ تیرا نکاح اس عورت سے کرتا ہوں اور اس نے اشارے سے قبول کرلیا تو نکاح ہوجائیگا۔ گونگا اشارے سے نکاح بھی کرسکتا ہے اور طلاق بھی دے سکتا ہے۔

(۱۹۲۶) ایک ماہ رمضان سے تو عید الفطر متصل ہے یا عید الفطر کا پیش خیمہ رمضان شریف ہوتا ہے اسے تو اسلئے عید فرمادیا گیا اور دوسرے ماہ میں تو عید قرباں ہوتی ہی ہے۔ ماہ رمضان وماہ عید قرباں انتیس کے ہوں یا تیس کے ثواب عمل برابر ہی ملے گا۔ یعنی انتیس کا ثواب تیس کے برابر ملے گا۔

(۱۹۲۷) رمضان مبارک سے ایک دو دن سے پہلے سے روزے نہ رکھے جائیں تا کہ نفل اور فرض روزوں میں اختلاط نہ ہوجائے۔ جیسا کہ فرض نماز سے ملا کر نفل نماز نہ پڑھی جائے۔ بلکہ وقفہ کرکے جگہ تبدیل کرکے پڑھی جائے۔ یا اسلئے نہ ملا کر روزے رکھے کہ عوام کو رمضان شریف کا چاند ہونے کا شبہ نہ ہوجائے کہ عام لوگ یہ سمجھیں کہ شاید اس نے رمضان شریف کا چاند دیکھکر روزے رکھنا شروع کیا ہے۔ عوام کیلئے یہ ممانعت بھی تنزیہی ہے۔ اگر حضرات علماء کرام روزہ رکھ لیں اور کسی پر ظاہر نہ فرمائیں تو کراہت تنزیہی بھی نہیں ہے۔ قضا ونذر کے روزے ان دنوں میں رکھنا بلا کراہت جائز ہیں اگر کسی مسلمان کی عادت ہے کہ ہر پیر یا ہر جمعرات یا ہر جمعہ کو روزہ رکھا کرتا ہے اور اتفاقاً انتیسویں شعبان اسی دن آئی تو بلا کراہت اسے یہ نفلی روزہ رکھ لینا جائز ہے۔ کیونکہ یہ روزہ ''یوم الشک'' کا نہیں بلکہ اپنی عادت کے دن کا ہے۔ کسی خاص دن میں ہمیشہ روزہ رکھنا یا نوافل پڑھنا یا خیرات کرنا جائز ہے یہ تعیین اور مقرر کرنا ناجائز وحرام نہیں ہے اور نہ مکروہ۔ بلکہ کسی نیک کام کو مقرر کرلینا اور اس پر پابندی کرنا اسلام میں محبوب ومطلوب ہے۔ لہٰذا ہر ماہ پابندی کے ساتھ بارھویں شریف 'گیارھویں شریف 'سترھویں شریف' چودھویں شریف کرنا' یا پابندی کے نوافل پڑھنا' ختم قرآن کریم کرنا' صدقات وخیرات کرنا محض جائز ہی نہیں بلکہ باعث اجر وثواب ہے۔ وہ لوگ عبرت ونصیحت لیں جو یہ کہتے ہیں کہ نفلی عبادت میں مقرر کرنا حرام ومکروہ ہے۔ جبکہ انہوں نے خود اپنے اجتماعات کیلئے دن مقرر کر رکھے ہیں۔

(۱۹۲۸) یہ ممانعت تنزیہی ہے اور ان لوگوں کیلئے ہے جو شعبان معظم کے آخر میں روزے رکھکر رمضان شریف کے روزے رکھنے پر قادر ہوں یا رمضان شریف کے روزوں میں مشقت بڑھ جائے۔ یا یہ ممانعت ان کیلئے ہے جو شروع شعبان میں تو نہ رکھیں اور پندرہ شعبان کے بعد مسلسل روزے رکھنا شروع کردیں۔ یہ ممانعت تو

(۱۹۳۰) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَارَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ (رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة)

ترجمہ: حضرت ام سلمہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہیں دیکھا میں نے پیارے نبی ﷺ کو کہ روزے رکھتے ہوں دومہینوں کے پے در پے سوائے ماہ شعبانِ معظم کے اور ماہِ رمضان کے۔

(۱۹۳۱) حدیث شریف: مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِىْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصَىٰ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ (رواه ابوداود)

ترجمہ: جس نے روزہ رکھا اس دن کہ شک کرتا ہے جس دن میں تو اس نے نافرمانی کی سیدنا حضرت ابوالقاسم ﷺ کی۔

(۱۹۳۲) حدیث شریف: جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنِّىْ رَأَيْتُ الْهِلَالَ يَعْنِىْ هِلَالَ رَمَضَانَ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَابِلَالُ اَذِّنْ فِى النَّاسِ اَنْ يَّصُوْمُوْا غَدًا (رواه ابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی)

ترجمہ: آئے ایک دیہاتی پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں تو انہوں نے عرض کیا کہ بیشک میں نے دیکھا ہے چاند مُراد لیتے تھے وہ رمضان شریف کا چاند تو فرمایا پیارے نبی نے کہ کیا تم گواہی دیتے ہو اسکی کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے؟ ان دیہاتی نے عرض کیا ہاں فرمایا پیارے نبی نے کیا تم گواہی دیتے ہو بیشک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول ہیں ان دیہاتی نے عرض کیا ہاں فرمایا پیارے نبی نے اے بلال اعلان کردو لوگوں میں یہ کہ روزہ رکھیں کل۔

(۱۹۳۳) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ تَرَاءَ النَّاسُ الْهِلَالَ فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّىْ رَأَيْتُهٗ فَصَامَ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهٖ (رواه ابوداود والدارمی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ کوشش کی دیکھنے کی لوگوں نے چاند کو تو خبر دی میں نے پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ بیشک میں نے دیکھا ہے چاند تو روزہ رکھا پیارے رسول نے اور حکم فرمایا پیارے رسول نے لوگوں کو رمضان شریف کے روزے کا۔

1937 हदीस शरीफ़:– हज़रते अरबाज़ इब्ने सारिया से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि बुलाया मुझको प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने सहरी के लिये रमज़ान शरीफ़ में तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने आओ बरकत वाले नाश्ते की तरफ़ इसलिये कि सहरी में बरकत है।

1938 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अच्छी सहरी ईमान वाले की, छुआरे हैं।

(113) रोज़ा खोलने का बाब

1939 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि रहेंगे लोग भलाई पर जब तक जल्दी करते रहेंगे इफ़्तार में।

1940 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब आये रात इधर से और चला जाये दिन उधर से और डूब जाये सूरज तो इफ़्तार कर ले रोज़ेदार।

1941 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने विसाल करने से रोज़े में तो अर्ज़ किया प्यारे रसूल से किसी शख़्स ने आप तो विसाल फ़रमाते हैं या रसूलुल्लाह? तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कौन है तुममें मेरी तरह कि खिलाता है मुझको मेरा रब और पिलाता है मुझको।

تنزیہی ہے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا پورے ماہ شعبان معظم کے روزے رکھنا بیان جواز کیلئے تھا۔

(۱۹۲۹) شعبان معظم کا چاند پوری تحقیق واحتیاط سے دیکھواور اسکے دن گنتے رہو تاکہ رمضان شریف کے چاند کی رویت میں آسانی ہو۔اسی لئے حضرات فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ شعبان معظم کا چاند دیکھنا بھی ضروری ہے ماہ رمضان مبارک کیلئے۔

(۱۹۳۰) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ بیان جواز کیلئے شعبان بھر روزے رکھتے تھے۔ممانعت تنزیہی بھی ان لوگوں کیلئے ہے جو شعبان معظم میں روزے رکھکر رمضان مبارک میں روزے رکھنے کی سکت نہ پائیں یا مشقت زیادہ ہوجائے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ان اعذار سے مبرّا تھے۔

(۱۹۳۱) اس نافرمانی کی تین صورتیں ہیں (۱) تمام ماہ شعبان معظم میں روزے نہ رکھے صرف شک کے دن بلاوجہ نفل روزہ رکھے (۲) شک کے دن رمضان مبارک کی نیت سے فرض روزہ رکھے (۳) اس روزے میں متردد نیت کرے اگر آج یکم رمضان مبارک ہے تو یہ روزہ فرض ہے اور اگر تیس شعبان معظم ہے تو یہ روزہ نفل ہے۔یہ تینوں صورتیں منع ہیں۔اس میں دوسری صورت زیادہ بری ہے کہ اس میں اہل کتاب سے مشابہت ہے۔سیدنا حضور امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ شوال مکرم کے چھ روزوں کا رمضان شریف سے ملاکر رکھنا عوام کیلئے ناپسند فرماتے تھے۔بہتر یہ ہے کہ یہ روزے متفرق رکھے جائیں۔اگر کسی نے مسلسل عید کے بعد چھ دن روزے رکھ لئے جب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

(۱۹۳۲) بصورت ابروغبار وہ مسلمان کہ مستور الحال ہو یعنی اسکا ظاہری حال تو شریعت کے مطابق ہے مگر باطن کا حال معلوم نہیں۔اسکی گواہی رمضان شریف کے چاند کے بارے میں معتبر ہے۔ابروغبار میں رمضان شریف کے چاند کے بارے میں لفظ شہادت کا ذکر کرنا بھی ضروری نہیں ہے بلکہ اتنا کہدینا بھی کافی ہے کہ میں نے اپنی آنکھ سے اس رمضان شریف کا چاند آج یا کل گزشتہ یا فلاں دن شام کو دیکھا ہے۔عہد نبوی میں فرقے نہ بنے تھے صرف کلمۂ طیبہ پڑھنا ہی مسلمان ہونے کیلئے کافی تھا۔کلمۂ طیبہ پڑھ لینا تمام عقائد اسلامیہ کو مان لینے کی دلیل تھا اسی لئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے کلمۂ شہادت کا اقرار کرایا۔رمضان شریف کے چاند میں مسلمان کی شہادت معتبر ہے نہ کہ کافر کی۔کسی کے جواب میں ہاں کہدینا بھی اقرار ہے۔اس سے نکاح وطلاق کے بہت سے مسائل نکلتے ہیں جیسے کسی نے پوچھا کہ کیا تو نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے تو اس نے کہا ہاں تو طلاق ہوگئی۔البتہ حدود وقصاص میں اقرار کے صریح الفاظ بولنا ضروری ہیں وہاں لفظ ہاں بولنا کافی نہیں ہے کیونکہ حدود وقصاص شبہات سے ختم ہوجاتے ہیں۔تمام فرقہ ہائے باطلہ کا کلمہ پڑھ لینا کافی نہیں ہے۔زمانۂ نبوی میں منافقین کا زبان سے کلمہ پڑھ لینا انکے اسلام وایمان کیلئے کافی نہ تھا۔تمام حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم عادل ہیں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے زبان سے اقرار کرا کر انکے اعمال واحوال کی تحقیق نہ فرمائی۔رمضان شریف کے روزے کی نیت رات سے کرنا ضروری نہیں دن میں بھی ہوسکتی ہے لیکن رات میں نیت کرلینا بہتر ہے ضحوۂ کبریٰ شروع ہونے سے نیت ہوجانی چاہئے۔اگر سورج خط نصف النہار شرعی پر پہونچ گیا تب نیت کی تو روزہ نہ ہوا۔۲۹ شعبان معظم کو اگر مطلع صاف نہ تھا لوگوں نے دیکھنے کی کوشش کی چاند نظر نہ آیا صرف میں نے دیکھ لیا اور میرے کہنے پر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے روزہ رکھنے کا حکم صادر فرمادیا۔مطلع صاف نہ ہوتو رمضان شریف کے چاند کی ایک مسلمان کی شہادت کافی ہے اگرچہ لفظ شہادت نہ کہے اور اگر مطلع صاف ہوتو بڑی جماعت کی گواہی سے چاند کا ثبوت ہوگا اور جماعت سے مراد اتنے لوگ ہیں کہ جنکی گواہی پر قاضی کو چاند ہونے کا غالب گمان ہوجائے تو اتنے لوگوں کی گواہی پر چاند ہونے کا حکم دیگا۔بعض حضرات فقہاء کرام نے فرمایا کہ جماعت سے مراد ایک محلے کے لوگ ہیں اور سیدنا حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جماعت سے مراد پچاس مرد ہیں۔عید کے چاند میں اگر مطلع صاف نہ ہوتو دو مسلمانوں کی گواہی ضروری ہے اور اگر مطلع صاف ہوتو بڑی جماعت کی گواہی سے چاند کا ثبوت ہوگا۔رمضان شریف کے چاند پر احکام شرع مرتب ہوتے ہیں تو رمضان شریف کے چاند میں بصورت ابرو

(۱۹۳۴) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَالَايَتَحَفَّظُ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ ماہ شعبان معظم کی اتنی نگہداشت فرماتے جتنی نگہداشت نہ فرماتے تھے

مِنْ غَيْرِهٖ ثُمَّ يَصُوْمُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ (رواہ ابوداؤد)

اسکے علاوہ کسی مہینے کی پھر روزہ رکھتے رمضان مبارک کا چاند دیکھ کر پھر اگر ڈھک دیا جاتا پیارے رسول پر پھر شمار فرماتے تیس دن پھر روزہ رکھتے۔

﴿باب السحور ترجمہ: سحری کھانے کا باب﴾

(۱۹۳۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِى السَّحُوْرِ بَرَكَةً (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے سحری کھاؤ اسلئے کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

(۱۹۳۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصْلُ مَابَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتٰبِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرق ہمارے روزوں اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان

اُكْلَةُ السَّحَرِ (رواہ مسلم)

سحری کے چند لقمے لینے کا ہے۔

(۱۹۳۷) حدیث شریف: عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ دَعَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى السَّحُوْرِ

ترجمہ: حضرت عرباض ابن ساریہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ بلایا مجھ کو پیارے رسول اللہ ﷺ نے سحری کیلئے

فِىْ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلُمَّ اِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ فَاِنَّ فِى السُّحُوْرِ بَرَكَةً (رواہ ابوداؤد والنسائی)

رمضان شریف میں تو فرمایا پیارے رسول نے آؤ برکت والے ناشتے کی طرف اسلئے کہ سحری میں برکت ہے۔

(۱۹۳۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِعْمَ سُحُوْرُ الْمُؤْمِنِ اَلتَّمْرُ (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اچھی سحری ایمان والے کی چھوہارے ہیں۔

1942 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने न नियत करे जो रोज़े की फजर से पहले तो नहीं हैं उसके रोज़े।

1943 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब सुने अज़ान कोई तुममें का और बर्तन उसके हाथ में हो तो न रखे बर्तन को कि पूरी करे अपनी ज़रुरत को उस बर्तन से।

1944 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि फ़रमाया अल्लाह तआला ने ज़्यादा महबूब मेरे बंदों में से मुझे वो हैं जो जल्दी करने वाले हैं इफ़्तार में।

1945 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब इफ़्तार करे कोई तुममें का तो चाहिये कि इफ़्तार करे छुआरे पर इसलिये कि यह बरकत है फिर अगर न पाये छुआरा तो चाहिये कि इफ़्तार करे पानी पर क्योंकि पानी पाक करने वाला है।

1946 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम इफ़्तार फरमाते थे नमाज़े मग़िरब पढ़ने से पहले चंद खजूरों पर फिर अगर न होतीं खजूरें तो छुआरों पर फिर अगर न होते छुआरे तो चंद घूंट पानी पर इफ़्तार फरमाते।

1947 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो इफ़्तार कराये रोज़ेदार को या गाज़ी को सामाने जिहाद दे तो उसको उसकी तरह सवाब है।

غبار ایک کی گواہی کافی ہے۔ مگر عید کے چاند سے بندوں کے حقوق وابستہ ہیں لہٰذا بصورت ابروغبار ثبوت رویت کیلئے دو کی گواہی ضروری ہوئی۔ جس عادل شخص نے رمضان شریف کا چاند دیکھا اس پر واجب ہے کہ اسی رات میں شہادت ادا کرے اور اگر ایسی آبادی ہے جہاں کوئی شرعی حاکم وقاضی یا مفتی وسنی عالم نہیں ہے کہ جسکے پاس گواہی دیجائے تو اہل بستی کو جمع کر کے شہادت ادا کرے اور اگر یہ گواہی دینے والا عادل ہے تو لوگوں پر روزہ رکھنا لازم ہے۔ عادل اس مسلمان کو کہتے ہیں جو کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو اور صغیرہ گناہوں پر اصرار نہ کرتا ہو اور ایسا کام نہ کرتا ہو جو مروت کے خلاف ہو جیسے بازار میں کھانا وغیرہ۔

(۱۹۳۳) ایک مسلمان عادل کا رمضان شریف کے چاند کو دیکھ لینا کافی ہے اور اس میں لفظ شہادت کا ذکر ہونا بھی ضروری نہیں ہے۔ یہ اس شکل میں جبکہ مطلع گرد آلود یا ابر آلود ہو۔

(۱۹۳۴) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ شعبان معظم کا چاند بڑے اہتمام کے ساتھ دیکھا کرتے اور شعبان معظم میں پورے مہینے گنتی کا اہتمام فرماتے کیونکہ ماہ شعبان معظم پر ماہ رمضان مبارک کا دارومدار ہے۔ ماہ ذوالحجہ کے چاند پر بھی اگرچہ حج مبارک کا دارومدار ہے مگر حج مبارک ہر سال ہر مسلمان پر فرض نہیں ہے اور ہر سال ہر مسلمان کرتا بھی نہیں ہے اور نماز عید وقربانی دس دن کے بعد بھی ہوتی ہے جس میں چاند کا پتہ لگ ہی جاتا ہے۔ رمضان شریف کا چاند ہوتے ہی ہر شخص روزے رکھتا ہے لہٰذا اس چاند کا اہتمام زیادہ ہونا چاہئے۔ اگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ خود بھی چاند نہ دیکھ پاتے اور نہ شرعی ثبوت پاتے تو شعبان معظم کے تیس دن پورے فرماتے۔

(۱۹۳۵) روزے کیلئے سحری کھانا نہ تو فرض ہے اور نہ واجب۔ اسلئے یہ حکم استحبابی ہے۔ صبح سے پہلے کے وقت کو وقت سحر کہتے ہیں اور سحر کے وقت کھانے پینے کو سحری کہتے ہیں۔ سحری کا وقت آدھی رات کو شروع ہو جاتا ہے مگر سنت یہ ہے کہ رات کے آخری چھٹے میں کھائی جائے۔ سحری کھانا مبارک ہے اور اسکے کھانے کے استعمال میں برکتیں ہیں۔ سحری کھانے سے روزے میں مدد ملتی ہے اور سحری کھانے سے مسلمانوں اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق ہو جاتا ہے۔ جن کا تعلق عبادات سے ہو جاتا ہے وہ بھی مبارک ہو جاتے ہیں۔ سحری مبارک یعنی برکت والی ہوگئی کیونکہ سحری کو نسبت روزے سے ہے۔ اسی طرح جنکو حضرات انبیاء کرام واولیاء عظام سے نسبت ہو جاتی ہے وہ بھی مبارک ہو جاتے ہیں۔ شب قدر مبارک ہے ماہ رمضان مبارک ہے کیونکہ انہیں عبادتوں سے تعلق و نسبت ہے۔ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو خود اپنے بارے میں ارشاد فرمایا تھا۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور بنایا اس نے مجھے مبارک (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۲۳۰)۔

(۱۹۳۶) اہل کتاب کے یہاں سونے کے بعد رات کو کھانا حرام ہو جاتا ہے اور اسلام میں اب پو پھٹنے تک کھانا پینا حلال فرما دیا گیا ہے۔ سحری کھانے میں اللہ تعالیٰ کی دعوت قبول کرنا ہے اور اسکی اس نعمت کا شکر یہ۔ سحری تھوڑی کھانا بہتر ہے۔ اناڑی کی بندوق کی طرح نہ بھری جائے کہ دوپہر تک کھٹی ڈکاریں آتی رہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ سحری کھاؤ اگرچہ ایک گھونٹ پانی ہی پیو تاکہ یہود ونصاریٰ کی مخالفت ہو جائے۔ اسلام کے دشمنوں کی مخالفت کرنا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری تعلیم ہے۔

(۱۹۳۷) اگر کھانے کے وقت کوئی مہمان آجائے تو اسکو بھی کھانے پر بلا لینا سنت ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے سیدنا حضرت عرباض رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ''آؤ برکت والے کھانے کی طرف''۔ سحری میں دنیوی اخروی برکتیں ہیں اور روزے میں بھی مدد ملتی ہے۔

(۱۹۳۸) سحری میں حسب خواہش کچھ کھانا کھا کر آخر میں چھوہارے بھی کھالئے جائیں۔ تاکہ روزے کی ابتداء بھی چھوہاروں سے ہو اور انتہا بھی کہ افطار بھی کھجور یا چھوہارے سے کیا جائے۔ سحری کھانا بھی سنت اور چھوہارے کھانا بھی سنت۔ دو سنتوں کے اجتماع سے روزہ بھی نور علیٰ نور ہو جائیگا۔ یا پھر اس سے یہ مراد ہے کہ سحری میں کھانا کھانے کے بعد میٹھی چیز استعمال کیجائے جیسا کہ ہمارے ملک میں سحری میں کھانے کے ساتھ کچھ نہ کچھ میٹھا بھی ضرور ہوتا ہے۔ کہیں ڈبل روٹی، کہیں کھجلا پھینی، کہیں سویاں

﴿باب افطار الصوم ترجمہ: روزہ کھولنے کا باب﴾

(۱۹۳۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَایَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَاعَجَّلُوا الْفِطْرَ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رہیں گے لوگ بھلائی پر جب تک جلدی کرتے رہیں گے افطار میں۔

(۱۹۴۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَقْبَلَ اللَّیْلُ مَنْ ھٰھُنَا وَاَدْبَرَالنَّھَارُ مِنْ ھٰھُنَا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آئے رات اِدھر سے اور چلا جائے دن اُدھر سے

وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ (رواہ البخاری والمسلم)

اور ڈوب جائے سورج تو افطار کرلے روزہ دار۔

(۱۹۴۱) حدیث شریف: نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْوِصَالِ فِی الصَّوْمِ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اِنَّکَ

ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کرنے سے روزے میں تو عرض کیا پیارے رسول سے کسی شخص نے آپ تو

تُوَاصِلُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ وَاَیُّکُمْ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ (رواہ البخاری والمسلم)

وصال فرماتے ہیں یارسول اللہ تو فرمایا پیارے رسول نے کون ہے تم میں میری طرح کہ کھلاتا ہے مجھ کو میرا رب اور پلاتا ہے مجھ کو۔

(۱۹۴۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ لَّمْ یَجْمِعِ الصِّیَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نیت کرے جو روزے کی فجر سے پہلے

فَلَا صِیَامَ لَہٗ (رواہ الترمذی وابوداود والنسائی والدارمی)

تونہیں اسکے روزے۔

(۱۹۴۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ اَحَدُکُمْ وَالْاِنَاءُ فِیْ یَدِہٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنے اذان کوئی تم میں کا اور برتن اسکے ہاتھ میں ہو

1948 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब इफ़्तार फ़रमाते थे तो फ़रमाते चली गई प्यास और तर हो गयीं रगें और साबित हो गया सवाब इंशा अल्लाहो तआला।

1949 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम जब रोज़ा इफ़्तार फ़रमा लेते तो फ़रमाते बेशक या अल्लाह तआला तेरे ही लिये मैंने रोज़ा रखा और तेरे ही रिज्क़ पर मैंने इफ़्तार किया।

1950 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हर रोज़ेदार के लिये एक दुआ है तो जब इरादा करे यह कि कुबूल की जाये वो दुआ तो चाहिये कि कहे हर रात इफ़्तार के वक़्त "ऐ बख़्शिश को वुस्त देने वाले मगफ़रत फ़रमा तू मेरी"।

1951 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हमेशा रहेगा दीन गालिब जब तक जल्दी करेंगे लोग इफ़्तार में इसलिये कि यहूद व नसारा देर करते हैं इफ़्तार में।

1952 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू अतय्या से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हाज़िर हुआ मैं और हज़रते मस्रूक़ हज़रते आयशा की ख़िदमते पाक में तो अर्ज़ किया हमने ऐ उम्मुल मोमेनीन दो शख़्स हैं हज़रते मौहम्मद मुस्तफा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के असहाब में से एक उन दोनों में का जल्दी करता है इफ़्तार में और जल्दी करता है नमाज़ में और दूसरा देर करता है इफ़्तार में और देर करता है नमाज़ में

اور کہیں کھیر۔ایک مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے کہ سحری میں چند کھجوروں یا چھوہاروں پر قناعت کیجائے کہ چند چھوہارے کھاکر پانی پی لیاجائے تا کہ بدہضمی نہ ہونے پائے۔

(۱۹۳۹) افطار میں جلدی کرنے کی دوصورتیں ہیں (۱) افطار نماز مغرب سے پہلے کیا جائے کہ نماز پہلے پڑھ لی جائے اور افطار بعد نماز مغرب کیاجائے (۲) سورج غروب ہونے کا یقین ہو جانے پر افطار کرلیا جائے پھر دیر نہ لگائی جائے۔افطار کے اوقات تین ہیں (۱) وقت مستحب تو یہ ہے کہ سورج غروب ہوتے ہی فوراً افطار کرلیاجائے (۲) وقت مباح یعنی تارے گتھنے سے کچھ پہلے تک (۳) مکروہ اتنی دیر لگانا کہ تارے گتھ جائیں۔اس کراہت کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت یہودی افطار کرتے ہیں اور یہ یہود سے مشابہت ہے۔مغرب کی نماز پہلے پڑھنا اور بعد میں افطار کرنا یہ حدیث شریف کے خلاف ورزی ہے۔جلدی افطار کرنے میں اپنی عجز وبندگی کا اظہار بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی اجازت کا جلدی قبول کرنا بھی ہے۔سنت رسول افطار میں جلدی کرنا ہے۔سنت رسول ہی صراط مستقیم یعنی سیدھا راستہ ہے اور اسکی مخالفت ٹیڑھا راستہ یعنی گمراہی ہے۔ہمیشہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور پیارے صحابہ افطار میں جلدی فرماتے اور سحری میں دیر فرماتے۔نفس کشی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنت میں ہے اور ساتھ ہی ساتھ رافضیوں کی بھی مخالفت ہے۔بدعقیدہ لوگوں کی مخالفت بھی کارثواب ہے۔حدیث شریف کے مقابلے میں رافضیوں کا استدلال باطل ہے۔

(۱۹۴۰) پہلے ادھر سے جانب مغرب مراد ہے اور دوسرے ادھر سے جانب مشرق مراد ہے۔کیونکہ مغرب کی طرف سیاہی پہلے نمودار ہوتی ہے اور سورج کا آخری کنارہ بعد میں ڈوبتا ہے۔اسی لئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے رات کے آنے کا ذکر پہلے فرمایا دن کے جانے سے مراد سورج کا آخری کنارہ ڈوب جانا ہے نہ کہ سرخی کا غائب ہوجانا۔کیونکہ سرخی غائب ہوجانے پر تو سیدنا حضرت امام ابویوسف وسیدنا حضرت امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک وقت عشاء آجاتا ہے''اور ڈوب جائے سورج''اس جملے نے دن جانے کی شرح فرمادی۔یعنی دن چھپتے ہی روزہ افطار کرو اب نفس کشی کے بہانے وہمیات کی پیروی نہ کرو اب خواہ مخواہ دن ہونے کا شبہ کرنا شک نہیں بلکہ وہم ہے۔

(۱۹۴۱) صوم وصال اسکو کہتے ہیں کہ ایک سے زیادہ روزے رکھے اور انکے درمیان میں افطار نہ کرے۔اسکو منع فرمایا گیا اسلئے کہ اس ممانعت میں بہت سی حکمتیں ہیں۔صوم وصال سے جسم لاغر وکمزور ہوجاتا ہے۔دوسری عبادات متاثر ہوتی ہیں۔جوگیوں سادھوؤں سے مشابہت ہوجاتی ہے۔صوم وصال عام اولیاء کرام اور عوام کیلئے مکروہ تحریمی ہے۔مگر خاص حضرات اولیاء کرام کیلئے جائز ہے جو صوم وصال رکھنے پر قادر ہوں جیسے سیدنا مدار العالمین حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار مکنپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی کہ آپ نے پانچسوستر سال کچھ نہ کھایا پیا۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ مسلسل روزے پر روزے رکھتے اور کئی کئی دن پے درپے صول وصال رکھتے اور آپکو کسی قسم کی کوئی نقاہت وکمزوری نہ ہوتی۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے عام امت مسلمہ کو صوم وصال سے از راہ شفقت ومحبت' رافت ورحمت منع فرمایا۔بعض حضرات صحابۂ کرام نے صوم وصال رکھا ہے مثلاً سیدنا حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ اور بعض حضرات تابعین عظام نے بھی صوم وصال کا اہتمام فرمایا ہے جیسے سیدنا حضرت عبداللہ ابن ابی یعمر اور سیدنا حضرت عامر ابن عبداللہ ابن زبیر سیدنا حضرت ابراہیم تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔سائل کو شبہ اسلئے ہوا کہ صوم وصال تو سنت ہے یہ منع کیوں ہے تو سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقۂ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے لوگوں کو منع فرمایا صوم وصال رکھنے سے ان پر انتہائی رحمت وشفقت کی وجہ سے کہ نہ پڑ جائے امت مرحومہ مشقت میں۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ''کون ہے تم میں میری طرح''یعنی تم میں میری طرح کوئی نہیں۔جب حضرات صحابۂ کرام سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی مثل نہ ہو سکے تو پھر دھرتی کے سینے پر اب کون ہے جو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی مثل ہو سکے۔کسی کا کیا منہ ہے جو آپکی ہمسری کا

فَلَايَضَعْهُ يَقْضِىَ حَاجَتَهُ مِنْهُ (رواہ ابوداؤد)

تو دھر کھے برتن کو کہ پوری کرے اپنی ضرورت کو اس برتن سے۔

(۱۹۴۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَحَبُّ عِبَادِىْ اِلَىَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا (رواہ الترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے زیادہ محبوب میرے بندوں میں سے مجھے وہ ہیں جو جلدی کرنیوالے ہیں افطار میں۔

(۱۹۴۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنَّهٗ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب افطار کرے کوئی تم میں کا تو چاہیے کہ افطار کرے چھوہارے پر اسلئے کہ یہ

بَرَكَةٌ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ (رواہ احمد والترمذی)

برکت ہے پھر اگر نہ پائے چھوہارہ تو چاہیے کہ افطار کرے پانی پر کیونکہ پانی پاک کرنیوالا ہے۔

(۱۹۴۶) حدیث شریف: كَانَ النَّبِىُّ ﷺ يُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّىَ عَلٰى رُطَبَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ افطار فرماتے تھے نماز مغرب پڑھنے سے پہلے چند کھجوروں پر پھر اگر نہ ہوتیں

رُطَبَاتٍ فَتُمَيْرَاتٍ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ (رواہ الترمذی وابوداود)

کھجوریں تو چھوہاروں پر پھر اگر نہ ہوتے چھوہارے تو چند گھونٹ پانی پر افطار فرماتے۔

(۱۹۴۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْجَهَّزَ غَازِيًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ (رواہ البیہقی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو افطار کرائے روزہ دار کو یا غازی کو سامان جہاد دے تو اس کو اسکی طرح ثواب ہے۔

(۱۹۴۸) حدیث شریف: كَانَ النَّبِىُّ ﷺ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ جب افطار فرماتے تھے تو فرماتے چلی گئی پیاس اور تر ہوگئیں رگیں

وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ (رواہ ابوداؤد)

اور ثابت ہوگیا ثواب انشاء اللہ تعالیٰ۔

फ़रमाया हज़रते आयशा ने कि दोनों में का कौन देरी करता है इफ़्तार में और कौन देर करता है नमाज़ में? तो हमनें अर्ज़ किया हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने मसऊद हैं, फ़रमाया हज़रते आयशा ने ऐसा ही किया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने और दूसरे देर करने वाले शख़्स हज़रते अबू मूसा अशअरी हैं।

(114) रोज़े को पाक व साफ़ रखने का बाब

1953 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो न छोड़े बुरी बात और बुरे काम रोज़े में तो नहीं है अल्लाह तआला को कोई परवाह उस बारे में यह कि छोड़ दे अपना खाना और अपना पीना।

1954 हदीस शरीफ़:— हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम बोसा भी लेते थे और बदन से बदन को चुपटाते भी थे हालांकि प्यारे नबी रोज़ेदार होते, प्यारे रसूल ज़्यादा कुदरत रखते थे तुमसे अपनी ख़्वाहिशे नफ़सानी पर।

1955 हदीस शरीफ़:— प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को पा लेती थी कभी कभार फजर रमज़ान शरीफ़ में हालांकि प्यारे नबी जुनुबी होती बिना ऐहतलाम के फिर गुस्ल फ़रमाते प्यारे रसूल और रोज़ा रखते।

1956 हदीस शरीफ़:— बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम फ़स्द ली हालांकि प्यारे नबी ऐहराम में थे और फ़स्द ली हालांकि प्यारे नबी रोज़ेदार थे।

دعویٰ کر سکے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے بارے میں ایمانی عقیدہ یہ ہونا چاہیئے۔ شعر:

یکتا نے تمکو یکتا کیا کائنات میں
جسکی نہیں مثال وہ یکتا تمہیں تو ہو (یادلی)

ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اے پیارے نبی آپ فرمائیے بس میں ظاہری شکل وصورت میں ایک انسان ہوں مثل تمہارے۔ وحی کیجاتی ہے میری طرف (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۲۴۷) اس آیت کریمہ میں محض خالص بشریت میں تشبیہ ہے جسمیں الوہیت کا خلط ملط نہ ہو کہ میں نہ خدا ہوں نہ خدا کا بیٹا اور نہ خدا کا شریک وساتھی۔ میری بشریت سے نبوت کا خلط ہوا۔ لہٰذا یہ حدیث شریف اس آیت کریمہ کے خلاف نہیں ہے۔ تمام جہان کے حضرات اولیاء کرام ایک صحابی کے مثل نہیں ہوسکتے جبکہ صحابی وہ ہے جس نے ایمانی نگاہ سے ایک آن کیلئے چہرۂ رسول دیکھا اور ایمان پر خاتمہ نصیب ہوا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ذات تو بہت ہی ارفع واعلیٰ ہے۔ شعر:

کتنا بالا کتنا بالا کتنا بالا کر دیا
زیر پائے ناز انکے عرش اعلیٰ کر دیا (یارسول)

یہ کونسا کھانا ہے جو اللہ تعالیٰ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو کھلاتا ہے اور اس سے کیا مراد ہے (۱) قوت برداشت (۲) روحانی غذائیں (۳) باطنی فیضان (۴) روحانی لذات (۵) بھوک و پیاس کا نہ ہونا (۶) ظاہری کھانا پینا۔ یہ تمام غذائیں ہیں سیدنا اعلیٰ پیارے رسول ﷺ کی۔ عام انسان اپنی راتیں اپنے بیوی بچوں میں گزارتا ہے مگر سیدنا اعلیٰ پیارے رسول ﷺ کی رات اللہ تعالیٰ کے حضور گزرتی ہے۔ سیدنا اعلیٰ پیارے رسول ﷺ خود نہیں کھاتے بلکہ اللہ تعالیٰ کھلاتا پلاتا ہے یہ ہے ناز برداریٔ محبوب۔ شعر:

اُٹھائے ناز جن کے کبریا وہ نازنیں آئے
ہماری انجمن میں عرش کے مسند نشیں آئے (یادلی)

جنتی رزق سے نہ تو روزہ ٹوٹے اور نہ روزے کا تسلسل متاثر ہو۔ جنت کے میوے پھل فروٹ، کوثر وسلسبیل وتسنیم وغیرہا کے مشروبات۔ کوئی شخص کتنے ہی بلند مرتبے پر پہونچ جائے مگر سیدنا اعلیٰ پیارے رسول ﷺ کی مثل نہیں ہوسکتا۔ اگر سیدنا اعلیٰ پیارے رسول ﷺ بہ نیت عبادت کھانا پینا چھوڑ دیں اور ہفتوں نہ کھائیں تو بھی نقاہت وکمزوری لاحق نہ ہوگی اور اگر بطور عادت کریمہ کھانا پینا ملاحظہ نہ فرمائیں تو ضعف ونقاہت ظاہر ہوگی پہلی صورت میں ظہور نورانیت ہے اور اس دوسری صورت میں ظہور بشریت ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول اللہ ﷺ نور بھی ہیں اور بشر بھی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول اللہ ﷺ کے نور ہونے کا انکار بھی کفر ہے اور بشر ہونے کا انکار بھی کفر ہے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول اللہ ﷺ کو اپنے جیسا بشر کہنا بھی کفر ہے۔ شعر:

یہی موقف رہا ہے انتخاب اسلاف کا اپنے
نبی کو اپنے ہم جیسا بشر کہنا یہ گالی ہے (یانبی)

دنیا میں بھی خاص حضرات کو جنتی میوے مل جاتے ہیں۔ سیدنا حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جنتی میوے کھانا قرآن کریم سے ثابت ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) تو پایا انکے پاس کھانے پینے کا سامان۔ فرمایا زکریا نے اے مریم کہاں سے آیا تیرے پاس یہ کہا مریم نے یہ اللہ کی طرف سے آیا ہے۔ بے شک اللہ رزق دیتا ہے جسکو چاہتا ہے بے حساب (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۳۴) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول اللہ ﷺ کا ہر کام ہمارے لئے سنت نہیں ہے بلکہ وہی کام سنت ہے جو ہمارے لئے لائق عمل ہو۔ ۹ بیویاں نکاح میں جمع فرمانا ہمارے لئے نہ تو سنت ہیں اور نہ لائق عمل۔ سنت وحدیث میں یہی فرق ہے۔

(۱۹۴۲) یہ حکم رسول ان روزوں کے بارے میں ہے جو فرض تو ہو مگر مقرر نہ ہو جیسے رمضان شریف کے روزوں کی قضا، یا مطلق نذر کا روزہ۔ ان روزوں کی نیت رات ہی سے کرنا چاہئے صبح صادق سے پہلے پہلے تاکہ دن کا ہر حصہ روزے کی نیت کے ساتھ گزرے۔ نفلی روزہ اور معین فرض روزے کی نیت دن میں ضحوۂ کبریٰ سے پہلے پہلے ہوسکتی ہے۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ کبھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ میرے پاس صبح کو تشریف لاتے تو فرماتے کہ کچھ کھانے کو ہے میں عرض کرتی کہ کچھ نہیں تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ فرماتے

تو اچھا ہمارا روزہ ہے۔ روایات مبارکہ میں ہے کہ ایک مرتبہ صبح کو رمضان شریف کے چاند ہونے کی خبر ملی تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا جس نے ابھی کچھ نہ کھایا پیا ہو وہ روزہ رکھ لے۔ نفلی روزے اور معین فرض روزے کا حکم یہ ہے جو ابھی ذکر کیا گیا۔ اور وہ فرض روزہ جو معین نہ ہو جیسے رمضان شریف کے روزوں کی قضا یا مطلق نذر کا روزہ تو اسکا حکم یہ ہے کہ اسکی نیت رات ہی میں صبح صادق سے پہلے کیجائے۔ اس فرق کو نظر میں رکھئے۔

(۱۹۴۳) افطار کے وقت اذان مغرب ہوتی رہے تو تم روزہ افطارتے رہو یعنی کھاتے پیتے رہو اور افطار سے فارغ ہو کر نماز مغرب کو آؤ۔ اذان کی آواز سنکر افطاری کا کھانا پینا نہ چھوڑ دو۔ ایسے ہی سحری کے وقت اگر اذان جو قبل از وقت ہو جائے کہ پو ابھی نہیں پھٹی، مؤذن نے غلطی سے پہلے ہی اذان دیدی ہے تو اذان فجر سنتے ہوئے بھی کھاتے رہو۔ اس حدیث شریف سے یہ لازم نہیں آتا کہ فجر کی اذان صحیح وقت پر ہو پھر بھی کھاتے رہو۔ عام طور پر رمضان مبارک میں اذان مغرب کے چند منٹ کے بعد ہی نماز مغرب ہوتی ہے تا کہ لوگ افطار کر کے نماز مغرب پالیں جبکہ غیر رمضان شریف میں گیارہ مہینے اذان مغرب کے فوراً بعد نماز مغرب ہو جاتی ہے۔

(۱۹۴۴) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیجاہ سے افطار میں جلدی کرنے والوں کو محبوبیت کا ایوارڈ اسلیئے ملا کہ انہوں نے اللہ ورسول کی بات مانی اور اہل کتاب وروافض کی مخالفت کی۔ گویا کہ اہل کتاب وروافض اللہ ورسول کے ناپسندیدہ ہیں کیونکہ یہ دونوں روزہ دیر سے افطارتے ہیں اور مسلمانان اہلسنت اللہ تعالیٰ کے محبوب وبرگزیدہ بندے ہیں کیونکہ روزہ جلد افطار لیتے ہیں کہ سورج غروب ہوا اور افطار شروع۔ سورج ڈوب جانے کے بعد دیر نہیں لگاتے۔ افطار میں جلدی کرنا سنت رسول بھی ہے اور سنت صحابہ بھی۔ بلکہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی بھی سنت ہے اور جلدی افطار کرنے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی طرف جلدی کرنا ہے اور اپنی حاجت کا اظہار ہے۔ فرمان خدا فرمان محبوب خدا کے خلاف کھوکھلا استدلال قابل قبول نہیں ہو سکتا۔

(۱۹۴۵) کھجور و چھوہارے سے افطار کرنا سنت رسول بھی ہے اور سنت صحابہ بھی۔ خالی پیٹ میٹھی چیز کھانا تندرستی اور نظر کیلئے مفید ہے۔ کھجور و چھوہارے سے افطار دینی و دنیوی برکتوں کا ذریعہ ہے کہ یہ محبوب بندوں کی غذا بھی ہے۔ پانی جیسے جسم کو پاک کرنے والا ہے ایسے ہی دل و دماغ کو بھی پاک وصاف کرنے والا ہے۔ پانی میں حرام ہونے کا احتمال بھی کم ہوتا ہے۔ کنویں کا پانی جنگل کا شکار اصل میں مباح ہے۔ دوسری چیزوں میں احتمال ہے کہ حرام کمائی سے حاصل کی گئی ہوں۔ روزہ حلال سے افطار کرنا چاہئے۔ مسلمان کفار ومشرکین کی افطار پارٹیوں سے مکمل اجتناب کریں۔

(۱۹۴۶) تعلیم رسول یہ ہے کہ افطار پہلے کرے اور نماز مغرب بعد میں ادا کیجائے۔ نماز مغرب کے بعد افطار کرنا سنت کے خلاف ہے اگر کسی صحابی نے بعد مغرب افطار فرمایا ہے تو وہ یا تو بیان جواز کیلئے ہے کہ کوئی قبل نماز مغرب افطار کو فرض نہ سمجھ لے یا قبل نماز مغرب افطار کا سامان موجود نہ ہوگا یا یہ مطلب ہے کہ افطار تو قبل نماز مغرب ہی فرماتے اور کھانا بعد نماز مغرب تناول فرماتے تھے۔ بعد نماز مغرب افطار جائز تو ہے مگر خلاف سنت ہے۔ افطار تین یا پانچ کھجوروں یا چھوہاروں سے کرے۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ تین کھجوروں سے افطار کو پسند فرماتے تھے یا ایسی چیز سے افطار فرماتے جسے آگ سے نہ تیار کیا گیا ہو۔ افطار میں اس ترتیب کا لحاظ رکھا جائے کہ افطار کھجور سے کیا جائے اور اگر کبھی نہ ملے تو چھوہاروں سے افطار کیا جائے اور اگر یہ بھی دستیاب نہ ہوں تو پانی سے افطار کیا جائے۔ یہ بھی اعجاز نبوی ہے کہ پوری دنیا میں ماہ رمضان شریف میں کھجوریں وافر مقدار میں اور کم نرخوں پر بآسانی مل جاتی ہیں۔ روٹی، بریانی، پکوڑیاں سموسے، دال موٹ وغیرہ سے افطار نہ کرنا چاہئے کہ یہ آگ سے بنائی جاتی ہیں۔ جب آگ سے بنی ہوئی اشیاء سے روزہ نہ افطارنا چاہئے تو خود آگ سے روزہ افطارنا تو بہت ہی برا ہے بعض لوگ بیڑی سگریٹ یا چائے سے روزہ افطارتے ہیں انہیں اس سے پرہیز کرنا چاہئے بیڑی سگریٹ تو ویسے بھی بدبودار چیز ہے۔ ایک تو آگ دوسرے بدبو گویا کہ کریلا اور نیم چڑھا۔ بعض لوگ بیڑی سگریٹ کے ایسے لتی ہوتے ہیں کہ حقہ پیتے پیتے ہی دنیا سے سفر بھی کر لیتے ہیں مرجاتے ہیں مگر بیڑی سگریٹ حقہ نہیں چھوڑتے اور اللہ تعالیٰ کی

بارگاہ عالیجاہ میں بدبودار سڑا ہوا منہ لیکر جاتے ہیں۔

(۱۹۴۷) روزے دار کو افطار کرنا اور غازی کو سامان جہاد فراہم کرنا یہ دونوں کام نیکی پر مدد کرنا ہیں۔ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور مدد کرو آپسمیں نیکی اور پرہیزگاری پر اور مت مدد کرو تم گناہ اور ظلم پر اور ڈرو تم اللہ سے بیشک اللہ سختی فرمانیوالا ہے سزامیں (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۲۵۶) روزے دار نفس امارہ اور شیخ نجدی شیطان لعین سے جہاد کرتا ہے اسلئے اسکا ذکر غازی کیساتھ فرمایا۔روزہ افطار کرانے سے روزے کا ثواب تو مل جائیگا مگر اس سے اسکے ذمہ سے روزہ ساقط نہ ہوگا وہ تو رکھنے ہی سے ادا ہوگا۔ثواب مل جانا اور ہے اور فرض ادا ہونا اور ہے۔مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ روزے داروں کو افطار کرا کے اجر عظیم حاصل کریں اور روزہ خوروں سے اپیل ہے کہ وہ افطاری میں شریک ہوکر روزے داروں کے حق پر ڈاکہ نہ ڈالیں اور افطار کرانے والے کے اجر و ثواب پر بھی ہاتھ صاف نہ کریں۔

(۱۹۴۸) اس میں اللہ تعالیٰ کا خوب شکر بھی ہے اور عبادات و مشقت پر ترغیب بھی کہ مشقت عبادات تو تھوڑی ہے اور تھوڑی دیر کیلئے ہے کہ افطار کرتے ہی رخصت ہوجاتی ہے مگر اس تھوڑی و عارضی تکلیف و مشقت پر اللہ تعالیٰ جو اجر و ثواب عطا فرماتا ہے وہ کثیر بھی ہے اور پائیدار بھی۔انشاء الله تعالیٰ یا تو برکت کیلئے فرمایا یا ہماری تعلیم کیلئے کہ مسلمانوں کو اپنے ہر نیک کام میں برائے برکت انشاء الله تعالیٰ کہہ لینا چاہئے۔

(۱۹۴۹) مذکورہ دعاء افطار کے بعد کی ہے۔قبل افطار یہ دعاء پڑھتے رہنا چاہئے یاواسع المغفرة اغفرلي۔اور جب افطار کا وقت ہوتو بسم الله الرحمٰن الرحيم پڑھکر افطار کیا جائے اور بعد افطار مذکورہ دعاء پڑھی جائے۔افطار سے پہلے اور افطار کے بعد دعاء مانگنا سنت ہے"اور تیرے ہی رزق پر میں نے افطار کرلیا" دعاء کے یہ الفاظ بھی یہی بتارہے ہیں کہ یہ دعاء بعد افطار کی ہے کہ افطار کرلینے کے بعد کہیجارہی ہے اور اعلان کیا جارہا ہے کہ میں نے افطار کرلیا۔افطار کے بعد دعاء حدیث شریف میں تو مختصر ہے مگر عام طور پر جو دعاء پڑھی جاتی ہے وہ اس سے طویل ہے۔اس میں کچھ الفاظ زیادہ ہیں جو بدعت حسنہ ہیں۔الفاظ دعاء میں زیادتی جائز ہے۔بعض عشاق کرام درود ابراہیمی میں لفظ محمد سے پہلے سیدنا بڑھادیتے ہیں بعض بعض حجاج کرام تلبیہ میں زیادتی کرتے ہیں اور یہ عبارت بڑھاتے ہیں۔ان عبدك وابن عبديك واقف بين يديك حاله لايخفىٰ عليك۔اس اضافے اور زیادتی میں کوئی حرج نہیں ہے وہ لوگ ایک بار پھر اپنی حماقتوں کا ماتم کریں جو ہر بدعت کو گمراہی کہکر نیک کاموں کو بند کرانے کا ٹھیکہ لئے بیٹھے ہیں اور بڑی دیدہ دلیری سے ہر بدعت کو گمراہی قرار دیکر جہنم کے ریزرویشن کے چکر میں رہتے ہیں اور بے محل حدیث شریف پڑھکر خود کو اور دوسروں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اہلسنت خوب اچھی طرح یاد رکھیں کہ جس حدیث شریف میں آیا ہے"ہر بدعت گمراہی ہے" وہاں بدعت سے بدعت اعتقادی مراد ہے بدعت عملی ہرگز ہرگز مراد نہیں اور اگر بدعت عملی بھی مراد ہو تو پھر خود ان دشمنان دین کا کریا کرم بھی اپنے ہی ہاتھوں ہوجائیگا اور یہ خود بھی بدعت عملی سے بچ نہیں سکتے۔خود افطار والی لمبی چوڑی دعاء جو بدعت ہے اور تمام ہی اہل بدعت اسکے خوگر اور عامل ہیں وہ اپنا انجام بیان کردیں کہ جہنم کے کونسے طبقے میں ریزرویشن ہوا۔ بدعت کی تفصیلات جاننے کیلئے فقیر قدیری کی کتاب"بدعت کی حقیقت" ملاحظہ فرمائیں۔وظائف کے الفاظ بالکل نہ بدلے جائیں کیونکہ وہ کسی خاص اثر کیلئے ہوتے ہیں اور یہ اثر منقولہ الفاظ ہی سے وابستہ ہوتا ہے۔دعائیں تو محض ثواب کیلئے ہیں یہاں تو جتنے الفاظ زیادہ اتنا ثواب زیادہ۔

(۱۹۵۰) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنی امت کو یہ مژدۂ جانفزا سنایا کہ ہر روزے دار کو ایک ایسی دعاء کی قبولیت کا شرف ملتا ہے کہ وہ مانگے تو اسے دیجاتی ہے مگر اس اہم دعاء کو دنیاوی معاملات اور ہلکی پھلکی طلب پر نہ گنوایا جائے بلکہ بندے کو چاہئے کہ ہر رات افطار کے وقت اپنے اللہ تعالیٰ سے اپنی مغفرت کی دعاء مانگے چونکہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کی بھلائی ہے۔صرف دنیا مانگنا دانائی کے خلاف ہے کیونکہ دنیا چند روزہ ہے۔بہر حال روزے داروں کو چاہئے کہ افطار کے وقت فضول باتیں نہ کریں بلکہ دعاء میں مشغول و مصروف رہیں اور اپنی مغفرت کی درخواست اللہ تعالیٰ

(۱۹۴۹) حدیث شریف: اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ جب روزہ افطار فرمالیتے تو فرماتے: یا اللہ تعالیٰ تیرے ہی لئے میں نے روزہ رکھا

وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ (رواہ ابوداؤد)

اور تیرے ہی رزق پر میں نے افطار کیا۔

(۱۹۵۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنَّ لِکُلِّ صَائِمٍ دَعْوَۃٍ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ تُقْبَلَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر روزہ دار کیلئے ایک دعاء ہے تو جب ارادہ کرے یہ کہ قبول کی جائے وہ دعاء

فَلْیَقُلْ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ عِنْدَ فِطْرِہٖ یَاوَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ اِغْفِرْلِیْ (رواہ فی المستطرف)

تو چاہیئے کہ کہے ہر رات افطار کے وقت: اے بخشش کو وسعت دینے والے مغفرت فرما تو میری۔

(۱۹۵۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَایَزَالُ الدِّیْنُ ظَاھِرًا مَاعَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ رہے گا دین غالب جب تک جلدی کریں لوگ افطار میں

لِاَنَّ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی یُؤَخِّرُوْنَ (رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ)

اسلئے کہ یہود ونصاریٰ دیر کرتے ہیں افطار میں۔

(۱۹۵۲) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ عَطِیَّۃَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٍ عَلٰی عَائِشَۃَ فَقُلْنَا

ترجمہ: حضرت ابوعطیہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ حاضر ہوا میں اور حضرت مسروق حضرت عائشہ کی خدمت پاک میں تو عرض کیا ہم نے

یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ اَحَدُھُمَا یُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَیُعَجِّلُ الصَّلٰوۃَ

اے ام المومنین دو شخص ہیں حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک ان دونوں میں کا جلدی کرتا ہے افطار میں اور جلدی کرتا ہے نماز میں

وَالْاٰخِرُ یُؤَخِّرُ الْاَفْطَارَ وَیُؤَخِّرُ الصَّلٰوۃَ قَالَتْ اَیُّھُمَا یُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَیُعَجِّلُ الصَّلٰوۃَ

اور دوسرا دیر کرتے ہیں افطار میں اور دیر کرتے ہیں نماز میں فرمایا حضرت عائشہ نے کہ دو شخص میں کا کون دیری کرتا ہے افطار میں اور کون دیر کرتا ہے نماز میں

1957 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो शख्स भूल गया हालांकि वो रोज़ेदार है फिर खा लिया या पी लिया तो चाहिये कि पूरा करे अपने रोज़े को, बस खिलाया उसको अल्लाह तआला ने और पिलाया उसको उसी ने।

1958 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू हुरैरा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि इस दौरान कि हम बैठे थे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में तब आये बारगाहे नबवी में एक शख्स अर्ज़ किया उन्होंने या रसूलुल्लाह मैं हलाक हो गया, फ़रमाया प्यारे नबी ने क्या हुआ तुम्हें? अर्ज़ किया मैं चढ़ पड़ा अपनी बीवी पर हालांकि मैं रोज़ेदार था, तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने क्या पाते हो तुम गुलाम कि आज़ाद कर दो उसको, अर्ज़ किया नहीं, फ़रमाया प्यारे नबी ने क्या तुम ताकत रखते हो यह कि रोज़े रखो दो महीने के लगातार, अर्ज़ किया नहीं, फरमाया प्यारे नबी ने क्या तुम पाते हो खाना खिलाना साठ मोहताजों को, अर्ज़ किया नहीं, फ़रमाया प्यारे नबी ने बैठ जाइये फिर ठहरे रहे प्यारे नबी इस दरमियान कि हम उसी हालत पर थे कि लाया गया प्यारे नबी की खिदमते आली में एक बड़ा टोकरा कि उसमें खजूरें थीं और गर्क बड़े टोकरे को कहते हैं, फ़रमाया प्यारे नबी ने कहाँ हैं मसअला पूछने वाले? अर्ज़ किया साइल ने मैं हूँ, फ़रमाया प्यारे नबी ने ले लो यह फिर सदका अदा करो, तो अर्ज़ किया उस मर्दे मोमिन ने क्या अपने से ज़्यादा फ़कीर पर सदका कर दूँ या रसूलुल्लाह? तो अल्लाह तआला की कसम

کے دربار پاک میں پیش کریں۔ قبل افطار مذکورہ دعاء پڑھیں اور جب افطار کا وقت ہوجائے تو تسمیہ پڑھکر افطار کریں اور پھر دعاء افطار پڑھیں۔ دعاء افطار یہ ہے اللهم لك صمت وبك آمنت وعليك توكلت وعلىٰ رزقك افطرت۔

(۱۹۵۱) سورج ڈوب جانے کے بعد مسلمانوں کا جلد از جلد روزہ افطار کرنا دین کے غلبے کا سبب ہے۔ سنتوں اور مستحبات کی پابندی مسلمانوں کی شوکت اور دین کے ظہور و دبدبہ کا باعث ہے جیسے ماہ ربیع الاول شریف میں جلوس عید میلاد النبی ﷺ اور ماہ محرم شریف میں جلوس تعزیہ شریف۔ پھر فرائض و واجبات کا کیا کہنا۔ مسلمان اذان کیلئے لڑتے ہیں غلبۂ اسلام کو قائم رکھنے کیلئے ایسے ہی تثویب بعد اذان اور بعد نماز درود وسلام کیلئے لڑتے ہیں سنیت کے غلبے کو قائم رکھنے کیلئے۔ وقت ہوجانے کے بعد روزہ دیر سے افطار کرنا یہ کفار کا طریقہ ہے۔ اور انکی ادائیں نہ اپنائیگا مگر کفار کا ذہنی غلام۔ یہود و نصاریٰ کی یہ ادا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری ادا کے مقابلے میں رافضیوں کو پسند آئی ہے اور وہ یہود و نصاریٰ کی دُم پکڑے ہوئے ہیں۔ اسلام کی دوستی و غلبہ تمام کفار کی مخالفت سے وابستہ ہے۔ ان سے مشابہت میں دین کی کمزوری ہے۔ افسوس ہے ان مسلمانوں کی حالت زار پر جو محض عیسائیوں کی مشابہت کیلئے داڑھیاں منڈاتے ہیں' کھڑے ہوکر پیشاب کرتے ہیں اور ننگے سر گھومتے پھرتے ہیں حالانکہ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اے ایمان والو! مت بناؤ تم یہود کو اور عیسائی کو دوست انکے بعض دوست ہیں بعض کے۔ اور جو دوستی کریگا ان سے تم میں سے تو بے شک وہ انہیں میں سے ہے۔ بے شک اللہ نہیں ہدایت دیتا ظلم ڈھانے والے لوگوں کو (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۲۸۰)۔ ان لوگوں کیلئے جائے عبرت ہے جو یہود و نصاریٰ کی اتباع کے جذبے سے دُھت ہوکر اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی مخالفت میں بے رگھے ہوکر دیر سے روزہ افطار کرنے کو دین سمجھ بیٹھے ہیں۔ سورج ڈوبتے ہی افطار کر لینا ہی دین ہے اور سنت ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) پھر پورے کرو تم روزے رات تک (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۷۶) روزہ رات تک پورا کرو رات میں پورا نہ کرو۔ اگر اللہ تعالیٰ اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو رات میں روزہ پورا کرنا مطلوب ہوتا تو قرآن کریم میں الی اللیل (رات تک) نہ ہوتا بلکہ فی اللیل (رات میں) ہوتا۔ اللہ تعالیٰ دشمنان عقل وعلم کو عقل سلیم اور علم مفید عطا فرمائے۔ آمین۔

(۱۹۵۲) جلدی اور دیر سے کیا مراد ہے پہلے یہ سمجھ لیجئے۔ جلدی سے مراد سورج کا کنارہ چھپتے ہی بالکل متصل فوراً افطار فرمائے اور دیر سے مراد چند منٹ کی احتیاطاً دیر لگانا ہے نہ کہ رات ہوجانے کا انتظار کرنا اور تارے گُتھ جانے تک تاخیر کرنا کیونکہ یہ تو یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے اور حضرات صحابۂ کرام یہود و نصاریٰ کی پیروی کریں یہ تو ایسا ہی ہے جیسے کھٹل کے سر پر سینگ۔ لہٰذا ہر دو صحابی کا عمل دین پر ہے ایک کا عمل عزیمت پر ہے دوسرے کا عمل رخصت پر۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیدنا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمل کو سنت مستحبہ کے مطابق و موافق ارشاد فرمایا اور تھوڑی سی تاخیر کو مستحب قرار دیا۔ اور جب سیدنا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم ہوا ہوگا کہ افطار میں جلدی کرنا ہی سنت ہے تو انہوں نے بھی اپنے عمل میں تبدیلی فرمالی ہوگی۔ حضرات صحابۂ کرام سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے جاں نثار ہیں ان سے یہ توقع نہیں کیجا سکتی کہ معلوم ہونے کے بعد بھی انہوں نے سنت کے خلاف عمل کیا ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ سیدنا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی عذر کے سبب افطار میں تھوڑی سی دیر کی ہو۔ اس حدیث شریف سے بھی یہود و نصاریٰ کے دُم چھلّوں کو کوئی فائدہ نہ پہونچ سکے گا۔ ہوسکتا ہے کہ ان رافضیوں کو سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مخالفت ہی نے یہود و نصاریٰ کی چوکھٹ کی دھول چٹائی ہو اور یہ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مخالفت میں کہ انہوں نے جلدی افطار کرنے پر مہر تصدیق ثبت فرمائی ہے اب ان رافضیوں پر سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مخالفت لازم تھی مگر یہ انہیں خیال نہ رہا کہ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مخالفت میں مخالفت رسول اور مخالفت خدا بھی دامن

قُلْنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو ہم نے عرض کیا حضرت عبد اللہ ابن مسعود ہیں فرمایا حضرت عائشہ نے ایسا ہی کیا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

وَالْاٰخَرُ اَبُوْمُوْسٰى (رواہ مسلم)

اور دوسرے دیر کرنے والے شخص حضرت ابوموسیٰ اشعری ہیں۔

﴿ بَابُ تَنْزِيْهُ الصَّوْمِ ترجمہ: روزے کو پاک وصاف رکھنے کا باب ﴾

(۱۹۵۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو نہ چھوڑے بری بات اور برے کام روزے میں

لَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِىْ اَنْ يَدَعَ طُعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ (رواہ البخاری)

تو نہیں ہے اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ اس بارے میں یہ کہ چھوڑ دے اپنا کھانا اور اپنا پینا۔

(۱۹۵۴) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَ يُبَاشِرُ

ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے رسول اللہ ﷺ بوسہ بھی لیتے تھے اور بدن سے بدن کو چمٹاتے بھی تھے

وَهُوَصَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاَرَبِّهٖ (رواہ البخاری والمسلم)

حالانکہ پیارے نبی روزہ دار ہوتے، پیارے رسول زیادہ قدرت رکھتے تھے تم سے اپنی خواہش نفسانی پر۔

(۱۹۵۵) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِىْ رَمَضَانَ وَهُوَجُنُبٌ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ کو پالیتی تھی کبھی کبھار فجر رمضان شریف میں حالانکہ پیارے نبی جنبی ہوتے

مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُوْمُ. (رواہ البخاری والمسلم)

بنا احتلام کے پھر غسل فرماتے پیارے رسول اور روزہ رکھتے۔

मदीना ए तय्यबा की दोहदों के दरमियान 'और इरादा करते थे वो दो पहाड़ियों के दरमियान का' कोई घर वाला ज़्यादा फ़क़ीर मेरे घर वालों से नहीं है तो हंस पड़े प्यारे नबी यहाँ तक कि ज़ाहिर हो गये प्यारे नबी के दन्दाने मुबारक फिर फ़रमाया प्यारे नबी ने कि खिला दे इस सदक़े को अपने घर वालों को।

1959 हदीस शरीफ़:– हज़रते आयशा से मरवी बेशक प्यारे नबी बोसा लेते थे उनका हालांकि प्यारे नबी रोज़ादार होते और चूसते प्यारे नबी उनकी ज़ुबाने पाक को।

1960 हदीस शरीफ़:– बेशक एक शख्स ने मसअला दरयाफ़्त किया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से रोज़दार के बोसो किनार के बारे में तो इजाज़त फ़रमाई प्यारे नबी ने उन्हें और आये प्यारे नबी के पास दूसरे शख्स तो उन्होंने वोही मसअला पूछा तो उनको मना फ़रमा दिया इस बात से, तो जिनको इजाज़त मरहमत फ़रमाई थी वो बूढ़े थे और जिनको मना फ़रमाया प्यारे नबी ने वो जवान थे।

1961 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो शख्स कि आये उसको कै हालंकि वो रोज़ेदार है तो नहीं है उस पर कज़ा और जो कै करे जानबूझ कर तो वो कज़ा करे।

1962 हदीस शरीफ़:– हज़रते मादान इब्ने तलहा से मरवी कि बेशक हज़रते अबू दरदा ने हदीस बयान फ़रमाई उनसे कि बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कै फ़रमाई तो इफ़्तार फ़रमा

گیر ہوگئی اور یہ مخالفت روز دار وگیر جہنم میں جاگیر بنادیگی اور تمام دادا گیری دھری کی دھری رہ جائیگی۔

(۱۹۵۳) ''روزے کو پاک وصاف رکھنا'' ان چیزوں سے جن سے روزہ ٹوٹ جائے یا روزہ مکروہ ہوجائے یا روزے کا ثواب کم ہوجائے۔ یہ بہت ضروری امر ہے۔ اس حدیث شریف میں بری بات سے ہر ناجائز گفتگو مراد ہے جیسے جھوٹ' بہتان' غیبت' چغلی' تہمت' گالی گلوچ' لعن طعن وغیرہا جن سے بچنا فرض ہے اور برے کام سے مراد ہر ناجائز کام ہے وہ آنکھ' ناک' کان کا ہو یا ہاتھ پاؤں وغیرہ کا۔ برے کام اور بری باتیں ہر حال میں بری ہیں مگر روزے کی حالت میں اور بھی بری۔ کہ روزے کی حالت میں انکے ارتکاب سے روزے کی بے حرمتی اور ماہ رمضان مبارک کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ ہر جگہ ایک گناہ کا عذاب ایک مگر مکۂ مکرمہ میں ایک گناہ کا عذاب بھی ایک لاکھ ہے کیونکہ اس ارض مقدس کی بے ادبی ہے۔ اللہ تعالیٰ حاجت وضرورت سے پاک ہے اسی لئے حدیث شریف میں حاجت کا ترجمہ پرواہ کیا گیا ہے۔ قرآن کریم اور احادیث کریمہ کا ترجمہ اعتقادیات کی روشنی میں ہوتا ہے۔ اگر خدانخواستہ روزہ قبول نہ ہو تو پھر گویا کہ وہ فاقہ ہے روزہ شرعاً تو ہوجائیگا مگر فیضان روزہ نصیب نہ ہوگا۔

(۱۹۵۴) اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو بڑی طاقت وقوت عطا فرمائی تھی اور آپکو اپنے جذبات و خواہشات پر مکمل کنٹرول حاصل تھا۔ باوجود بوس وکنار کے آپ صحبت ومجامعت نہ فرماتے جبکہ بوس ومساس بدن کے بعد مجامعت سے رکنا مشکل ہوتا ہے۔ اس حدیث شریف میں تعلیم ہے کہ اگر روزے دار اپنے جذبات وخواہشات پر پورا پورا قابو رکھتا ہو بیماری و بڑھاپے کے ضعف کی وجہ سے یا تقوے و پرہیزگاری کی وجہ سے تو وہ بحالت روزہ اپنی بیوی سے بوس وکنار لمس ومساس کرسکتا ہے اور جو روزے دار اپنے نفس پر قابو نہ رکھتا ہو وہ ہرگز ہرگز بوس وکنار نہ کرے۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ پوشیدہ مسائل بیان فرمانا شریعت بتانے اور سمجھانے کیلئے ہے۔ اسے بے غیرتی کہنا بے غیرتوں کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ پوشیدہ مسائل قرآن کریم میں بیان فرمائے ہیں۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور جو شرمگاہوں کی اپنی حفاظت کرنے والے ہیں (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۸۱۶)۔ اطباء پوشیدہ امراض میں تمام باتیں کھلی کھلی پوچھتے ہیں اور پرائیوٹ لائف انکے سامنے بیان بھی کیجاتی ہے۔ نہ تو یہ اطباء کی بے حیائی ہے اور نہ مریضوں کی بے غیرتی۔ اگر کوئی اس پر بے غیرتی کا اطاق کرے تو پاگل ہے اور سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں ایسی بازاری انداز میں بکواس کرنا تو دل کی سیاہی کی غمازہے۔

(۱۹۵۵) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ بعد نماز تہجد حضرات ازواج مطہرات سے مجامعت ومقاربت فرماتے اور فوراً غسل نہ فرماتے بلکہ نماز فجر کے وقت پو پھٹنے کے بعد۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پر نماز تہجد بھی فرض تھی اور آپ نماز تہجد کی بھی بھرپور پابندی فرماتے تھے۔ حضرات انبیاء کرام کو احتلام نہیں ہوتا نہ شیطانی اثرات سے کہ ابلیس عورت کی شکل میں خواب میں آتا ہے اور نہ منی کی زیادتی کی وجہ سے اور نہ تکان کے باعث۔ شعر:

ان کو نبی رسول خدا نے بنا دیا
پاکیزہ ہستیوں سے بعید احتلام ہے (یارسول)

بلکہ فیضان نبوت کے اثر سے جو بیبیاں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے نکاح شریف میں آنے والی تھیں وہ بھی احتلام سے محفوظ تھیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ جنبی ہوتے تھے تو اپنی ازواج مطہرات کی مجامعت ومقاربت سے ہوتے تھے نہ کہ احتلام سے کہ وہاں تو احتلام کا امکان ہی نہیں ہے۔ روزے کے بعض حصے میں جنبی رہنا روزے کو فاسد نہیں کرتا روزہ خواہ فرض ہو یا نفل۔ سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے فرمایا کرتے تھے کہ جو جنابت میں سویرا پالے اسکا روزہ نہیں مگر مذکورہ بالا حدیث شریف سنکر انہوں نے رجوع فرمالیا۔ اور فرماتے کہ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ام المومنین سیدتنا حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مجھ سے زیادہ جانتی ہیں۔ رمضان شریف میں رات بھر صحبت کرنے کی اجازت عطا فرمائی گئی ہے تو پو پھٹنے تک صحبت جائز ہوئی تو یقیناً غسل پو پھٹنے پر ہی ہوگا۔ ارشاد رب قدیر ہے

(۱۹۵۶) حدیث شریف: اِنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَّاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: بیشک پیارے نبی ﷺ نے فصد لی حالانکہ پیارے نبی احرام میں تھے اور فصد لی حالانکہ پیارے نبی روزہ دار تھے۔

(۱۹۵۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ نَسِیَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَوْشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو شخص بھول گیا حالانکہ وہ روزہ دار ہے پھر کھالیا یا پی لیا تو چاہیئے کہ پورا کرے اپنے روزے کو بس کھلایا اس کو اللہ تعالیٰ نے اور پلایا اس کو اسی نے۔

(۱۹۵۸) حدیث شریف: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذْجَآءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ مَالَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى اِمْرَأَتِیْ وَاَنَاصَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَجِدُ اِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ اِجْلِسْ وَمَكَثَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ اُتِیَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ قَالَ اَنَا قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اس دوران کہ ہم بیٹھے تھے پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں تب آئے بارگاہ نبوی میں ایک شخص عرض کیا انہوں نے یارسول اللہ میں ہلاک ہوگیا فرمایا پیارے نبی نے ہاہوا تمہیں عرض کیا میں چڑھ پڑا اپنی بیوی پر حالانکہ میں روزے دار تھا تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کیا پاتے ہو تم غلام کہ آزاد کردو اسکو عرض کیا نہیں فرمایا پیارے نبی نے کیا تم طاقت رکھتے ہو یہ کہ روزے رکھو دو مہینے کے پے در پے عرض کیا نہیں فرمایا پیارے نبی نے کیا تم پاتے ہو کھانا کھلانا ساٹھ محتاجوں کو عرض کیا نہیں فرمایا پیارے نبی نے بیٹھ جایئے پھر ٹھہرے رہے پیارے نبی ﷺ اس درمیان کہ ہم اسی حالت پر تھے کہ لایا گیا پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں ایک بڑا ٹوکرا کہ اس میں کھجوریں تھیں اور عرق بڑے ٹوکرے کو کہتے ہیں فرمایا پیارے نبی نے کہاں ہیں مسئلہ پوچھنے والے عرض کیا سائل نے میں ہوں فرمایا پیارے نبی نے لیلو یہ پھر صدقہ ادا کردو

लिया, हज़रते मादान ने फ़रमाया कि मैने मुलाकात की हज़रते सौबान से दमिश्क़ की मस्जिद में तो मैंने कहा हज़रते अबू दरदा ने हदीस शरीफ़ बयान फ़रमाई मुझसे कि बेशक प्यारे रसूलुल्लाह ने कै फ़रमाई तो रोज़ा भी इफ़्तार फ़रमा लिया तो हज़रते सोबान ने फ़रमाया कि सच फ़रमाया हजरते अबू दरदा ने और मैंने पानी उन्ड़ेला प्यारे नबी के लिये उनके वूज़ु का पानी।

1963 हदीस शरीफ़:– हज़रते आमिर इब्ने रबिया से मरवी कि मैंने देखा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि मैं शुमार नहीं कर सकता इस कद्र कि मिस्वाक फ़रमाते थे प्यारे नबी हालांकि वो रोज़ेदार होते।

1964 हदीस शरीफ़:– एक शख्स आये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बारगाह में अर्ज़ किया कि मेरी आंखे दुखती हैं तो क्या मैं सफ़रमा लगा सकता हूँ हालंकि मैं रोज़ेदार हूँ? फ़रमाया प्यारे नवी ने हाँ! लगा सकते हो।

1965 हदीस शरीफ़:– प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के बअज़ असहाबे पाक से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने देखा प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को मकामे अज्र में कि बहा रहे थे अपने सरे अक्दस पर पानी हालांकि प्यारे नबी रोज़ेदार थे प्यास की वजह से या गर्मी की वजह से।

1966 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने इफ़्तार किया एक

(ترجمہ) حلال کردیا گیا تمہارے لئے راتوں میں روزوں کی ۔ ہم بستری کیلئے جانا اپنی بیویوں کی طرف ۔ وہ پوشاک ہیں تمہاری اور تم پوشاک ہو انکی (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۶۷) روزے دار کو روزے میں احتلام ہوجائے تو روزے میں کوئی نقصان نہیں۔

(۱۹۵۶) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے بحالت احرام بھی پچھنے لگوائے ہیں اور روزے کی حالت میں بھی پچھنے لگوائے ہیں۔ پچھنے لگوانے سے نہ احرام خراب ہوا اور نہ روزہ فاسد ہو مگر احرام میں یہ ضروری ہے کہ کوئی بال نہ اکھڑے ورنہ کفارہ واجب ہوگا۔ فصد کھلوانے سے نہ تو روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ مکروہ ہوتا ہے یہی مسلک امام اعظم ہے اور یہی حدیث شریف مسلک امام اعظم کی مضبوط دلیل ہے ۔فصد کھولنے والا اور کھلوانے والا دونوں کے روزے باقی رہتے ہیں۔

(۱۹۵۷) یہ حکم فرض ونفل تمام روزوں کیلئے ہے کہ ان میں بھول کر کھا پی لینے سے روزہ نہیں جاتا۔ بھول یہ ہے کہ روزہ یاد نہ ہو اور اگر کھانا پینا ارادۃً ہو تو اس میں نہ تو قضا ہے اور نہ کفارہ۔ خطا یہ ہے کہ روزہ یاد ہو مگر بغیر ارادہ پانی حلق سے اتر جائے جیسے کلی یا غرارہ کرتے وقت اس صورت میں قضا ہے کفارہ نہیں۔ عمد یہ ہے کہ روزہ بھی یاد ہو اور کھانا پینا بھی ارادۃً ہو اس صورت میں ماہ رمضان شریف میں قضا بھی ہے اور کفارہ بھی۔ جماع کا بھی وہی حکم ہے جو کھانے پینے کا ہے۔ اگر روزے دار بھول کر صحبت کرے تو روزہ نہ جائیگا۔ نفل روزہ شروع کردینے سے فرض ہوجاتا ہے اسکا پورا کرنا فرض ہے۔ یہ بھول بھی رحمت ہے اور اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے کہ میرا بندہ کھا پی بھی لے اور اسکا روزہ بھی ہوجائے ۔ ہماری بھول چوک، ہماری غفلت وکمزوری کی وجہ سے ہوتی ہے اسپر معافی دینا اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے

(۱۹۵۸) بارگاہ رسالت میں حاضر ہونے والے یہ شخص سیدنا حضرت مسلم ابن صخر انصاری بیاضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے انہوں نے روزے کی حالت میں زبردستی اپنی بیوی سے صحبت کرلی۔ اپنی غلطی کا احساس فرمایا اور حاضر بارگاہ رسالت ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! اسلامی قانون شکنی ہوگئی اور میں نے اپنی بیوی کو بھی اس جرم میں مبتلا کردیا کہ وہ بھی روزے دار تھیں اور میں زبردستی انکی مرضی کے بغیر صحبت کر بیٹھا۔ اسی لئے انہوں نے ہلاکت کی نسبت اپنی طرف کی یہ نہ فرمایا کہ ہم دونوں ہلاک ہوگئے ۔ ماہ رمضان مبارک میں روزے کی حالت میں قصداً دن میں صحبت مجامعت کرلینے سے روزے کی قضا بھی واجب ہے اور کفارہ بھی ۔ جان بوجھ کر کھا پی لینے سے بھی کفارہ واجب ہوجاتا ہے کیونکہ کفارے کا سبب رمضان میں روزہ توڑنا ہے۔ روزہ جیسے جماع وہمبستری سے ٹوٹ جاتا ہے ایسے ہی کھانے پینے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر عورت سے زبردستی جماع کرلیا جائے تو عورت پر کفارہ نہیں بلکہ صرف مرد پر ہی کفارہ ہوگا ۔ کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے کفارے میں صرف مرد ہی سے خطاب فرمایا ہے۔ کفارے میں وہی ترتیب معتبر ہے جو حدیث شریف میں مذکور ہے کہ اگر غلام آزاد کرسکتا ہو تو غلام آزاد کرے اگر غلام نہ پائے تو لگاتار دو ماہ روزے رکھے اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو ساٹھ محتاجوں کو بھر پیٹ کھانا کھلائے اور اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو ایسے فقیر ومحتاج پر کفارہ واجب نہیں بلکہ صرف توبہ کرلے۔ حدیث شریف: ایک شخص نے رمضان شریف کے دن میں روزے کی حالت میں جان بوجھ کر کھالیا تھا تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے انکو بھی غلام آزاد کرنے کا حکم فرمایا تھا (دار قطنی شریف) حدیث شریف: ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے روزہ توڑ دیا ہے تو اسے بھی کفارے کا حکم فرمایا گیا (دار قطنی شریف) روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہونے کی چند شکلیں ہیں (۱) بڑھاپے سے (۲) بیماری سے (۳) غلبۂ شہوت۔ بارگاہ رسالت میں کھجوروں کا جو بڑا ٹوکرا آیا یہ کھجوریں صدقے کی تھیں اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی خدمت پاک میں خیرات کرنے کیلئے پیش کی گئیں تھیں۔ کفارے میں اگر پکا ہوا دے تو ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کھلائے اور اگر کچا دے تو دو کلو پینتالیس گرام گیہوں فی کس یا چار کلو نوے گرام جو دے۔ یہ بھی حیلۂ شرعی کی شکل ہے کہ پہلے تو ان صدقے کی کھجوروں کے تم مالک بن جاؤ اور پھر مالک ہو کر اپنی طرف سے کفارے میں دیدو کیونکہ مِلک بدلنے سے حکم بدل جاتا ہے حیلۂ شرعی درست ہے ۔ احادیث کریمہ سے

فَقَالَ الرَّجُلُ اَعَلٰی اَفْقَرَ مِنِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَوَاللّٰہِ مَا بَیْنَ لَابَیْتَہَا

تو عرض کیا ان مرد مومن نے کیا اپنے سے زیادہ فقیر پر صدقہ کردوں یارسول اللہ؟ تو اللہ تعالیٰ کی قسم مدینۂ طیبہ کی دونوں حدوں کے درمیان

یُرِیْدُ الْحِرَّتَیْنِ اَہْلُ بَیْتٍ اَفْقَرُ مِنْ اَہْلِ بَیْتِیْ فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اورارادہ کرتے تھے وہ دو پہاڑیوں کے درمیان کا کوئی گھر والا زیادہ فقیر میرے گھر والوں سے نہیں ہے تو ہنس پڑے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حَتّٰی بَدَتْ اَنْیَابُہٗ ثُمَّ قَالَ اَطْعِمْہُ اَہْلَکَ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

یہاں تک کہ ظاہر ہوگئے پیارے نبی کے دندان مبارک پھر فرمایا پیارے نبی نے کہ کھلادے اس صدقے کو اپنے گھر والے کو۔

(۱۹۵۹) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُقَبِّلُہَا وَہُمَ صَائِمٌ وَیَمَصُّ لِسَانَہَا (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی بیشک پیارے نبی ﷺ بوسہ لیتے تھے انکا حالانکہ پیارے نبی روزہ دار ہوتے اور چوستے پیارے نبی انکی زبان پاک کو۔

(۱۹۶۰) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَہٗ

ترجمہ: بیشک ایک شخص نے مسئلہ دریافت کیا پیارے نبی ﷺ سے روزے دار کے بوس وکنار کے متعلق تو اجازت عطا فرمائی پیارے نبی نے انہیں

وَاَتَاہُ اٰخَرُ فَسَأَلَہٗ فَنَہَاہُ فَاِذَا الَّذِیْ رَخَّصَ لَہٗ

اور آئے پیارے نبی کے پاس دوسرے شخص تو انہوں نے وہی مسئلہ پوچھا تو انکو منع فرمادیا اس بات سے تو جن کو اجازت مرحمت فرمائی تھی

شَیْخٌ وَاِذَا الَّذِیْ نَہَاہُ شَابٌّ (رواہ ابوداؤد)

وہ بوڑھے تھے اور جن کو منع فرمایا پیارے نبی نے وہ جوان تھے۔

(۱۹۶۱) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ ذَرَعَہُ الْقَیْءُ وَہُوَ صَائِمٌ فَلَیْسَ عَلَیْہِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو شخص آئے اس کو قے حالانکہ وہ روزے دار ہے تو نہیں ہے اس پر

قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمَدًا فَلْیَقْضِ (رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی)

قضا اور جو قے کرے جان بوجھ کر تو وہ قضا کرے۔

दिन रमज़ान में बिना इजाज़ते शरई के और बीमारी के तो नहीं पूरती करेगा उसकी उम्र भर का रोज़ा रखना अगरचे रोज़े रखे उम्र भर।

1967 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बहुत से रोज़ेदार हैं कि नहीं है उनके रोज़ों से सिवाये प्यास के और बहुत शब बेदार हैं कि नहीं हैं उन शब बेदारों के लिये उनकी शब बेदारी से सिवाये रतजगे के।

1968 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने तीन चीज़ें हैं कि नहीं तोड़ती रोज़े को रोज़ेदार के, पछना लगवाना और कै का आ जाना और ऐहतलाम होना।

1969 हदीस शरीफ़:– मसला दरयाफ्त किया गया हज़रते अनस इब्ने मालिक से कि न पसंद फ़रमाते थे आप पिछना लगवाने को रोज़ेदार के लिये प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के प्यारे ज़माने में हज़रते अनस ने फ़रमाया नहीं बल्कि कमज़ोरी होने की वजह से नापसंद फ़रमाते थे।

1970 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने उमर पछना लगवाते थे हालांकि वो रोज़ेदार होते फ़िर छोड़ दिया रोज़े की हालत में पछना लगवाना फिर पछना लगवाते थे रात में।

1971 हदीस शरीफ़:– हज़रते अता से मरवी उन्होंने फ़रमाया अगर रोज़ेदार कुल्ली करे फिर उगल दे उसको जो रोज़ेदार के मुँह में पानी है तो नहीं नुक़सान देगा रोज़ेदार को यह कि निगल जाये अपने थूक

ثابت ہے۔ فقیر کو مال زکوٰۃ دیا اور فقیر مالک ہوگیا تو اب وہ مال زکوٰۃ نہیں ہے بلکہ اصلی مال ہے۔ اب فقیر اس مال کو ہر جگہ خرچ کر سکتا ہے مسجد میں بھی لگا سکتا ہے اور حضرات سادات کرام کو بھی نذر و ہدیہ پیش کر سکتا ہے۔ کفارہ فقراء غربا محتاجوں کو دینا چاہئے مگر یا رسول اللہ! مدینہ منورہ کی حدود مبارکہ میں مجھ سے زیادہ تو کوئی محتاج بھی نہیں ہے تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اپنے خداداد اختیارات کا مظاہرہ فرمایا کہ کوئی کفارہ اپنے اصول و فروع کو دینا درست نہیں ہے جیسا کہ زکوٰۃ مگر اس کفارے کی کھجوروں کو تم خود بھی کھاؤ اور اپنے اہلبیت یعنی اہل خانہ کو بھی کھلا دو تمہارا کفارہ ادا ہو جائیگا۔ کہ مجرم کیلئے اسکے اس کفارے کو انعام بنا دیا۔ شعر:

اختیار نبوت بڑی چیز ہے

اقتدار رسالت بڑی چیز ہے (یا نبی)

بعض کا خیال ہے کہ یہ کھجوریں جو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سیدنا حضرت مسلم ابن صخر کو عطا فرمائی تھیں یہ کفارہ نہ تھا کیونکہ وہ محتاج و فقیر تھے اور فقیر پر مالی کفارہ واجب نہیں ہوتا بلکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا مقصد یہ تھا کہ ابھی تو یہ کھجوریں تم کھالو اپنے اہل و عیال کھلا دو۔ پھر جب کبھی تمہارے پاس مال آئے تو کفارہ ادا کر دینا۔ یہ بات عقل و علم کی کسوٹی پر پوری نہیں اترتی اور اس ایک اعتراض کے پانچ جوابات تو سردست ملاحظہ فرمائیے۔ جواب نمبر (۱) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ”پھر صدقہ ادا کردو“ جب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے خود فرمادیا کہ ان کھجوروں کے ذریعہ صدقہ (کفارہ) ادا کردو پھر کیسے کہا جاسکتا ہے کہ یہ کفارہ نہ تھا۔ اگر فقیر کو بقدر کفارہ دیدیا جائے تو وہ مالی کفارہ ضرور ادا کرے اس موقع پر ایسا ہی ہوا ہے۔ جواب نمبر (۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے یہ نہ فرمایا کہ آئندہ تم کفارہ دیدینا۔ جب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے آئندہ دینے کو فرمایا ہی نہیں تو یہ قید اپنی اضافہ کردہ ہے یہ فرمان نبوی نہیں۔ جواب نمبر (۳) دوسری روایات مبارکہ میں یہ بھی ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ یہ صدقہ تمہیں ہی کافی ہوگا دوسرے کو کافی نہ ہوگا (ہدایہ) اگر آئندہ کفارہ دلوانا منظور ہوتا تو یہ خصوصیت کیوں ارشاد فرمائی جاتی کہ یہ صدقہ تمہیں کو کافی ہے دوسرے کو کافی نہیں۔ جواب نمبر (۴) ایک حدیث شریف کے اخیر میں ہے کہ ”اللہ تعالیٰ نے تیرا کفارہ ادا فرمایا (دارقطنی شریف) اب آئندہ کفارہ دینے کی بات کہاں رہی کتنی صاف صراحت و وضاحت موجود ہے۔ جواب نمبر (۵) حضرات محدثین کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس انداز صدقہ کو سیدنا حضرت مسلم ابن صخر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خصوصیت میں شمار فرمایا ہے تو پھر کفارہ ادا نہ ہونا چہ معنیٰ دارد۔ حقیقت یہ ہے کہ اس انداز میں اختیارات نبوی کے جلوے ماتھے کی آنکھوں سے دیکھے جاسکتے ہیں۔ شعر:

واہ کیا خوب کرم ہے شہ طیبہ تیرا

لا تو سنتا ہی نہیں ہے کبھی منگتا تیرا (یا رسول)

(۱۹۵۹) رمضان مبارک کے اس واقعہ کو بیان فرمانے کا مقصد یہ ہے کہ روزے دار اگر اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے تو وہ روزے دار اپنی بیوی کا بوسہ بھی لے سکتا ہے اور اسکی زبان بھی چوس سکتا ہے بشرطیکہ ایک دوسرے کا تھوک ایک دوسرے کے منہ میں داخل ہو کر حلق میں نہ جائے بلکہ تھوک دے۔ یہ دینی مسئلہ ہے اگر وہ نہ بتائیں تو کون بتاتا اور امت محمدیہ کو کردار رسول کا اجالا کیسے ملتا۔

(۱۹۶۰) بوڑھے اور جوان کے درمیان فرق کر کے مسئلہ بتانے میں یہ حکمت تھی کہ بوڑھا یا بیمار' کمزور یا متقی جو بوس و کنار کے باوجود اپنے نفس پر قابو رکھے یا پورک ہی نمٹ چکے ہوں تو اسے تو بوس و کنار کی اپنی بیوی سے بحالت روزہ اجازت ہے اور جو شخص کہ بوس و کنار کے بعد قوت برداشت نہ رکھے کہ روزہ توڑ بیٹھے تو اسکو بحالت روزہ اپنی بیوی سے بوس و کنار بھی منع ہے۔

(۱۹۶۱) اگر کوئی شخص روزہ یاد ہوتے ہوئے جان بوجھ کر قے کرے تو روزہ جاتا رہے گا کیونکہ قے کا کچھ غیر محسوس حصہ حلق میں واپس لوٹ جاتا ہے جیسے نیند وضو توڑ دیتی ہے کہ اس میں ریح اکثر نکل جاتی ہے مگر احساس نہیں ہوتا۔ جان بوجھ کر قے کردینے سے صرف قضا واجب ہوگی کفارہ واجب نہ ہوگا۔

(۱۹۶۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے کسی شرعی عذر کے باعث روزے میں جان بوجھ کر قے فرمائی تو اس قے کو

(۱۹۶۲) حدیث شریف: عَنْ مَعْدَانِ بْنِ طَلْحَةَ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

ترجمہ: حضرت معدان ابن طلحہ سے مروی کہ بیشک حضرت ابودرداء نے حدیث بیان فرمائی ان سے کہ بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے

قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ اَنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ

قے فرمائی تو روزہ افطار فرمالیا حضرت معدان نے فرمایا کہ میں نے ملاقات کی حضرت ثوبان سے دمشق کی مسجد میں تو میں نے کہا کہ حضرت ابودرداء نے

حَدَّثَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ

حدیث شریف بیان فرمائی ہے مجھ سے کہ بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے قے فرمائی تو روزہ بھی افطار فرمالیا تو حضرت ثوبان نے فرمایا

صَدَقَ وَاَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوْءَهُ. (رواہ ابوداؤد والترمذی والدارمی)

کہ سچ فرمایا حضرت ابودرداء نے اور میں نے پانی ڈالا تھا پیارے نبی ﷺ کیلئے انکے وضو کا پانی۔

(۱۹۶۳) حدیث شریف: عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: حضرت عامر ابن ربیعہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو

مَا لَا اُحْصِيْ يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ. (رواہ الترمذی وابوداؤد)

کہ میں شمار نہیں کرسکتا اس قدر کہ میں شمار نہیں کرسکتا کہ مسواک فرماتے تھے پیارے نبی حالانکہ وہ روزے دار ہوتے۔

(۱۹۶۴) حدیث شریف: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اشْتَكَيْتُ عَيْنِيْ اَفَاَكْتَحِلُ

ترجمہ: ایک شخص آئے پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ میری آنکھیں دکھتی ہیں تو کیا میں سرمہ لگا سکتا ہوں

وَاَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ. (رواہ الترمذی)

حالانکہ میں روزے دار ہوں فرمایا پیارے نبی نے ہاں لگا سکتے ہو۔

(۱۹۶۵) حدیث شریف: عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ کے بعض اصحاب پاک سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے پیارے نبی ﷺ کو

को और जो तरी बाकी रह गई है रोज़ेदार के मुँह में और न चबाये गोंद को फिर अगर निगल गया गोंद वाला थूक तो मैं नहीं कहता कि उसने रोज़ा इफ़्तार कर लिया मगर मना किया जाता है इससे।

(115) मुसाफ़िर के रोज़े का बाब

1972 हदीस शरीफ़:– बेशक हज़रते हमज़ा इब्ने अमर से मरवी उन्होंने अर्ज़ किया प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से कि मैं रोज़ा रखूँ सफर में और थे वो बहुत रोज़ा रखने वाले, फरमाया प्यारे नबी ने अगर चाहो तो रोज़ा रखो अगर चाहो तो इफ़्तार करो।

1973 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू सईद खुज़री से मरवी उन्होंने फरमाया कि हमने जिहाद किया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के मइय्यत में सोलह दिन गुज़र गये थे रमज़ान शरीफ़ के महीने के तो हममें से बअज़ ने रोज़ा रखा और हममें से बअज़ ने इफ़्तार किया तो न ऐब लगाया रोज़ा रखने वाले ने रोज़ा न रखने वाले को और न ऐब लगाया रोज़ा न रखने वाले ने रोज़ा रखने वाले को।

1974 हदीस शरीफ़:– थे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम एक सफर में तो देखा प्यारे रसूल ने एक भीड़ को और एक शख्स है कि साया किया गया है उन पर तो फरमाया प्यारे रसूल ने यह क्या है? हज़रते साहाबा ने अर्ज़ किया रोज़ादार है, तो फरमाया प्यारे रसूल ने नहीं है भलाई रोज़ा रखना ऐसे सफर में।

روزے کیلئے مفطر قرار دیا جسکے بعد کھانا وغیرہ ملاحظہ فرمالیا۔ سیدنا حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے غلام ہیں انہوں نے سیدنا حضرت ابوداؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصدیق فرماتے ہوئے مزید ارشاد فرمایا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے قَے کو ناقضِ وضو بھی قرار دیا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے وضو فرمایا اور میں نے وضو کیلئے پانی پیش کرنے کی خدمت انجام دی۔ یہی مسلک امام اعظم ہے جو اس حدیث شریف کے عین مطابق ہے۔ مسلک امام اعظم زندہ باد

(۱۹۶۳) روزے کی حالت میں ہر وقت ہر قسم کی مسواک کرنا بلا کراہت جائز ہے۔ زوال سے پہلے کرے یا بعد زوال۔ مسواک خشک ہو یا تر۔ یہی مسلک امام اعظم ہے۔ یہ حدیث شریف اس حدیث شریف کے خلاف بھی نہیں ہے جسمیں مذکور ہے کہ روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پیاری ہے اور روزے دار کے منہ کی بو دانتوں کی صفائی نہ کرنے کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ معدے کے خالی ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے اور یہ بو مسواک سے جاتی بھی نہیں ہے جسکا عام طور پر تجربہ ومشاہدہ بھی ہے۔ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کوہ طور والا واقعہ تو وہ حضرت موسیٰ کی خصوصیات میں سے ہے کہ آپ نے روزے کی حالت میں مسواک فرمائی تھی پھر توریت شریف لینے کیلئے بارگاہ ایزدی میں حاضری دی تو ارشاد رب قدیر ہوا کہ دس روزے رکھو تاکہ پھر وہی مہک پیدا ہو جو مسواک سے جاتی رہی۔ **حدیث شریف:** سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ روزے دار کا بہترین مشغلہ مسواک ہے (دار قطنی)۔ **حدیث شریف:** سیدنا حضرت عبدالرحمن ابن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدنا حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا کیا میں روزے میں مسواک کرسکتا ہوں؟ سیدنا حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہاں کرسکتے ہو۔ پھر دریافت فرمایا سیدنا حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دن کے کس حصے میں تو حضرت معاذ نے فرمایا دن کے ہر حصے میں۔ روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو ایسی پیاری ہے جیسے غازی کے قدموں کا گرد وغبار۔ اگر غازی ویسے ہی اپنے قدموں پر خاک ڈال لے تو ثواب نہیں ملتا اور اگر قدموں کی دھول جھاڑ دے تو ثواب گھٹتا نہیں ایسے ہی اگر روزے دار اگر یہ تکلیف منہ میں بو پیدا کرے تو ثواب نہیں ملتا اور اگر مسواک کر کے بو ختم یا کم کر دے تو ثواب گھٹتا نہیں۔ حضرات صحابۂ کرام بھی عام طور پر روزے کی حالت میں مسواک فرمایا کرتے تھے۔

(۱۹۶۴) روزے دار کو سرمہ لگانا' آنکھ میں دواڈالنا دوا خشک ہو یا تلی اگرچہ چکنی ہو ہر وقت جائز ہے۔ سونے سے پہلے بھی اور سونے کے بعد بھی۔ اگر دوا کا رنگ یا مزہ حلق میں محسوس ہو جب بھی روزے کو مضر نہیں۔ کیونکہ آنکھ میں دواڈالنا ضرورت بھی ہے اور یہ دوا انتہائی کم مقدار میں ہوتی ہے۔ یہی مسلک امام اعظم ہے۔

(۱۹۶۵) مقام عرج یہ مکۂ مکرمہ اور مدینۂ منورہ کے درمیان ایک مقام ومنزل ہے اور مدینے شریف کے ایک محلے کا نام بھی ہے۔ یہاں دونوں احتمال ہیں کہ واقعہ سفر کا ہو یا گھر کا۔ روزے کی حالت میں نہانا روزے کیلئے مضر نہیں ہے۔ مسامات کے ذریعہ جو پانی یا تیل وغیرہ جسم میں پہونچ جائے وہ بھی روزے پر اثرانداز نہیں ہوتا۔ لہٰذا روزے دار کا نہانا' پانی مین غوطہ لگانا' جسم پر تیل کی مالش کرنا کرانا' پانی سے تر کپڑا جسم پر لپیٹنا روزے دار کیلئے مضر نہیں ہیں۔ ٹیکے گودنے سے بھی روزہ نہیں جاتا جیسے سانپ' بچھو' بھڑ کے کاٹنے سے روزہ نہیں جاتا۔ روزے کی حالت میں کوئی شخص انجکشن نہ لگوائے کیونکہ انجکشن کی دوا رقیق وتر ہوتی ہے اور عادۃً دماغ و معدے میں پہونچتی ہے ایسی ہر دوا کا استعمال بقول سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزے کو توڑ دیتی ہے۔ آجکل تو ایسے ایسے انجکشن ایجاد ہو چکے ہیں کہ ایک لگا لیا جائے تو شام تک بھوک ہی نہ لگے اور روزے کا احساس تک نہ ہو۔ اس صورت میں تو روزے کا مقصد ہی فوت ہو جائیگا۔ روزے کی حالت میں انجکشن لگوانا مفسدِ صوم ہے۔ مسلمان اس مسئلے کا خاص خیال رکھیں۔ زیادہ نہانا روزے میں مکروہ اس صورت میں ہے جبکہ زیادہ نہانے سے مقصود اظہار گھبراہٹ ونمائش ہو۔

(۱۹۶۶) بلاوجہ رمضان شریف کے ایک روزے کو چھوڑنے کی قضا تو ایک روزے سے شرعاً ہو جائیگی مگر وہ ثواب ودرجہ نہ پا سکے گا

بِالعَرْجِ يَصُبُّ عَلٰى رَأسِهِ الْمَآءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ اَوْمِنَ الْحَرِّ (رواه مالك وابوداؤد)

مقام عرج میں کہ بہار ہے تھے اپنے سرِ اقدس پر پانی حالانکہ پیارے نبی روزے دار تھے پیاس کی وجہ سے یا گرمی کی وجہ سے۔

(۱۹۶۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے افطار کیا ایک دن رمضان میں بنا اجازت شرعی کے

وَلَامَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَاِنْ صَامَهٗ (رواه احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجة والدارمی)

اور بیماری کے تو نہیں پورتی کرے گا اسکی عمر بھر کا روزہ رکھنا اگرچہ روزے رکھے عمر بھر۔

(۱۹۶۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صِيَامِهٖ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے بہت سے روزے دار ہیں کہ نہیں ہے ان کے روزوں سے

اِلَّا الظَّمَاُوكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ قِيَامِهٖ اِلَّاالسَّهْرِ (رواه الدارمی)

سوائے پیاس کے اور بہت شب بیدار ہیں کہ نہیں ہے ان شب بیداروں کیلئے انکی شب بیداری سے سوائے رت جگے کے۔

(۱۹۶۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثٌ لَايُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ الْحُجَامَةُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے تین چیزیں ہیں کہ نہیں توڑتیں روزے کو روزے دار کے پچھنا لگوانا

وَالْقَىْءُ وَالْاِحْتِلَامُ (رواه الترمذی)

اور قے کا آجانا اور احتلام ہونا۔

(۱۹۶۹) حدیث شریف: سُئِلَ اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ كُنْتُمْ تَكْرَهُوْنَ الْحُجَامَةَ لِلصَّائِمِ

ترجمہ: مسئلہ دریافت کیا گیا حضرت انس ابن مالک سے کہ ناپسند فرماتے تھے آپ پچھنا لگوانے کو روزے دار کیلئے

عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَااِلَّامِنْ اَجْلِ الضُّعْفِ. (رواه البخاری)

پیارے رسول اللہ ﷺ کے پیارے زمانے میں؟ حضرت انس نے فرمایا نہیں بلکہ کمزوری ہونے کی وجہ سے ناپسند فرماتے تھے۔

1975 हदीस शरीफ़:– हज़रते अनस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि हम थे प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की मइय्यत में एक सफ़र में तो बअज़ हममें से रोज़ेदार थे और बअज़ हममें से गैर रोज़ेदार थे तो हम उतरे एक मन्ज़िल पर गरम दिन में तो रोज़ा रखने वाले तो ज़मीन पर दराज़ हो गये और रोज़ा न रखने वाले खड़े रहे तो उन रोज़ा न रखने वालों ने खेमे गाड़े और पानी पिलाया सवारियों को तो फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने ले गये रोज़ा न रखने वाले आज सवाब।

1976 हदीस शरीफ़:– तशरीफ़ ले गये प्यारे रसूल सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मदीना ए मुनव्वरा से मक्का ए मोअज्ज़मा तो रोज़े रखते रहे यहाँ तक कि पहुंचे मकामे उसफ़ान फिर तलब फ़रमाया पानी तो उठाया पानी को अपने हाथ में ताकि देखें प्यारे रसूल को लोग फिर रोजा न रखें यहाँ तक कि जलवागर हो गये मक्का ए मुकर्रमा में और यह वाक्या सफ़रे रमज़ान शरीफ़ में था, हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास फ़रमाते थे कि रोज़े रखे हैं प्यारे रसल ने और रोज़े नहीं रखे हैं तो जो चाहे रोज़े रखे और जो चाहे रोज़े न रखे।

1977 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने बेशक अल्लाह तआला ने मौक़ूफ़ फ़रमा दी मुसाफ़िर से आधी नमाज़ और रोज़ा मुसाफ़िर से और दूध पिलाने वाली औरत से और हामेला औरत से।

1978 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो शख़्स कि उसके पास हो सवारी

جو ماہ رمضان شریف میں روزہ رکھنے سے ملتا۔ فرض ادا ہو جانا اور ہے 'درجہ و مراتب پانا اور ہے۔ شرعی اجازت یہ ہے جیسے سفر شرعی' یا عورت کا حمل' یا بچہ کو دودھ پلانا وغیرہا۔ وقت پر عبادت کر لینا بہتر ہے۔

(۱۹۶۷) یہ وہ روزے دار ہیں کہ جو روزے کی حالت میں گالی گلوچ 'جھوٹ وغیبت' چغلی و بہتان' فلمی گانوں وغیرہا گناہوں سے نہیں بچتے۔ یہ لوگ بھوک و پیاس کی تکلیف تو اٹھاتے ہیں مگر روزے کے فیضان سے محروم رہتے ہیں اور کامل ثواب گنوا دیتے ہیں۔ گو کہ فرض تو ادا ہو جائیگا مگر فیض کامل نہ پا سکے گا۔ ادا اور چیز ہے اور قبولیت اور چیز ہے۔ جو لوگ رات کو عبادت کرتے ہیں نماز تہجد پڑھتے ہیں مگر حضور قلب کی نعمت سے محروم ہیں۔ تو وہ رت جگا تو کر لیتے ہیں رات کو جاگنے کی محنت و مشقت تو برداشت کرتے ہیں مگر اسکا پورا پورا فیض و ثواب حاصل نہیں کر پاتے۔ عبادات میں اخلاص' سنن و مستحبات کا لحاظ' ممنوعات و مکروہات سے مکمل اجتناب ضروری ہے تمام برائیاں چھوڑ کر عبادت کی جائے تا کہ عبادات کا فیض بھرپور ملے دلوں میں اجالوں کی ریل پیل ہو۔ اس حدیث شریف کا یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں کہ جو عبادات کر رہا ہے وہ وہ چھوڑ دو بلکہ یہ منشاء ہے کہ اپنی عبادات کے نقصانات کو پورا کرو اور عبادات کو آداب اہتمام کیساتھ ادا کرو اور نفس لئارہ اور شیطان لعین جیسے دشمنوں کو شکست فاش دو۔

(۱۹۶۸) اس قے سے وہی قے مراد ہے جو خود بخود آ جائے۔ اگر قے جان بوجھ کر کیجائے تو روزہ ٹوٹ جائیگا۔

(۱۹۶۹) از روئے شرع شریف تو روزے کی حالت میں فصد کو ناپسند نہیں کرتے تھے مگر کیونکہ فصد کھلوانے سے خون کافی نکل جاتا ہے اور فصد کھلوانے والا عموماً نقاہت و کمزوری محسوس کرتا ہے تو روزے کے پورا کرنے میں تکلیف زیادہ ہوگی اسلئے روزے کی حالت میں فصد کھلوانے کو بہتر نہ جانتے تھے۔

(۱۹۷۰) سیدنا حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی جوانی اور طاقت کے زمانے میں تو بحالت روزہ بھی فصد کھلوا لیتے تھے۔ اس وقت آپکو ضعف و کمزوری کا اندیشہ نہ تھا۔ پھر بڑھاپے میں ضعف و کمزوری اور احتیاط کی بنا پر فصد کھلوانا ترک فرما دیا کہ کہیں روزہ پورا کرنے میں دشواری نہ ہو۔

(۱۹۷۱) روزے دار کو کلی کر کے تھوک نگلنا جائز ہے اگر چہ اس میں پانی کی ٹھنڈک اور پانی کا اثر رہ گیا ہو۔ چونکہ اتنے اثر سے بچنا مشکل ہے۔ جس چیز سے روزے دار کا بچنا مشکل ہو اس سے روزہ نہیں جاتا اگر گرد و غبار' دھواں' مکھی مچھر' اور آٹے کی مشین کا اڑتا ہوا آٹا' کلی کی پانی کی تری روزے دار کے حلق میں چلی جائے تو اس سے روزہ نہیں جائیگا۔ ''علک''، یعنی مصطگی ملک عرب کا ایک گوند ہے جسے دانتوں کی صفائی مضبوطی کیلئے چبایا جاتا ہے۔ روزے کی حالت میں گوند و مصطگی وغیرہا چبا کر تھوک دینا مکروہ ہے کیونکہ اندیشہ ہے کہ گوند کے کچے اجزا حلق میں اتر جائیں۔ گویا کہ اس عمل میں روزے کو افطار سے قریب کر دینا ہے اور جو شخص انہیں چبا کر اچھی طرح تھوک دے پھر تھوک نگلے تو اگر چہ گوند کے کچھ نا معلوم ذرات حلق میں اتر بھی جائیں روزہ توڑ دیگا۔ مسئلہ: درزی نے رنگین دھاگہ دانت سے کاٹا جس سے اسکا تھوک رنگین ہو گیا تو اگر دھاگہ کی طرح تھوک تیز رنگین ہو گیا تو اس تھوک کا نگلنا روزہ توڑ دیگا اور اگر تھوک ہلکا سا رنگین ہو گیا تو روزہ نہیں توڑیگا۔ مسئلہ: عورتوں کیلئے لکڑی کی مسواک مکروہ ہے کیونکہ انکے مسوڑھے کمزور ہوتے ہیں انکے لئے علک یعنی مصطگی' سکڑا' انگی' موٹا کپڑا مسواک کے قائم مقام ہے۔ مسئلہ: مردوں کیلئے مسی اور سکڑا ملنا مکروہ ہے کہ اس میں عورتوں سے مشابہت ہے۔

(۱۹۷۲) شرعاً مسافر وہ ہے جو اپنی بستی سے بیانوے کلومیٹر کے ارادے سے نکلے جب تک وہ گھر لوٹ نہ آئے یا کسی جگہ پندرہ یوم ٹھہرنے کی نیت نہ کرے مسافر ہی رہے گا۔ اس پر چار رکعت والی نماز کا قصر کرنا واجب ہے اور روزے قضا کرنے کی اجازت ہوگی۔ البتہ روزہ رکھ لینا بہتر ہے یہ عام حالات میں ہے۔ بعض حالات میں مسافر پر افطار کر لینا واجب ہے جیسے مسافر غازی کہ جب روزہ رکھنے کی وجہ سے جہاد کرنے کی بجائے دوسروں پر بوجھ بن جائے۔ اگر چہ مسافر کو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار ہے مگر عام حالات میں روزہ رکھ لینا بہتر ہے تا کہ عام مسلمانوں کی موافقت بھی ہو جائے اور بعد رمضان شریف روزے کا قضا کرنا بھاری بھی نہ پڑے۔ اگر چہ مسافر کو روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہے مگر ماہ

(۱۹۷۰) حدیث شریف: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَكَهُ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر نے پچھنا لگواتے تھے حالانکہ وہ روزے دار ہوتے پھر چھوڑ دیا روزے کی حالت میں پچھنا لگوانا

فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ۔ (رواہ البخاری)

پھر پچھنا لگواتے تھے رات میں۔

(۱۹۷۱) حدیث شریف: عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اِنْ مَضْمَضَ ثُمَّ اَفْرَغَ مَافِي فِيهِ مِنَ الْمَآءِ لَايَضِيرُهُ

ترجمہ: حضرت عطاء سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اگر روزے دار کلی کرے پھر اگل دے اس کو جو روزے دار کے منہ میں پانی ہے

اَنْ يَزْدَرِدَ رِيقَهُ وَمَا يَبْقٰى فِي فِيهِ وَلَايَمْضَغُ الْعِلْكَ فَاِنْ اِزْدَرَدَ

تو نہیں ضرر دیگا روزے دار کو یہ کہ نگل جائے اپنے تھوک کو اور جو تری باقی رہ گئی ہے روزے دار کے منہ میں اور نہ چبائے مستگی (گوند) کو پھر اگر نگل گیا

دَرِيقَ الْعِلْكِ لَااَقُولُ اِنَّهُ يُفْطِرُ وَلٰكِنْ يُنْهٰى عَنْهُ۔ (رواہ البخاری)

مستگی والا تھوک تو میں نہیں کہتا کہ اس نے روزہ افطار کرلیا مگر منع کیا جاتا ہے اس سے۔

﴿بَابُ صَوْمِ الْمُسَافِرِ ترجمہ: مسافر کے روزے کا باب﴾

(۱۹۷۲) حدیث شریف: اِنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرِو الْاَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَصُومُ فِي السَّفَرِ

ترجمہ: بیشک حضرت حمزہ ابن عمرو سے مروی انہوں نے عرض کیا پیارے نبی ﷺ سے کہ میں روزہ رکھوں سفر میں

وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ (رواہ البخاری والمسلم)

اور تھے وہ بہت روزے رکھنے والے فرمایا پیارے نبی نے اگر چاہو تو روزہ رکھو اگر چاہو تو افطار کرو۔

(۱۹۷۳) حدیث شریف: عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم نے جہاد کیا پیارے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں

जो आसानी से पहुंचा दे मंजिल तक तो चाहिये कि रोज़ा रखे रमज़ान शरीफ का जहाँ पाये रमज़ान शरीफ़ को।

1979 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ़ ले गये फ़तहे मक्का शरीफ़ के साल मक्का ए मकर्रमा की तरफ़ रमज़ान शरीफ़ में तो रोज़े रखते रहे प्यारे रसूल यहाँ तक कि पहुंच गये प्यारे रसूल मकामे कराहे ग़मीम तक तो हज़रांते सहाबा भी रोज़े से रहे फिर तलब फ़रमाया प्यारे रसूल ने एक प्याला पानी का तो बुलन्द फ़रमाया उस प्याले को यहाँ तक कि देख लिया हज़राते सहाबा ने प्यारे रसूलुल्लाह को फिर पानी नोश फ़रमाया तो अर्ज़ किया गया प्यारे रसूल से इस वाक्ये के बाद बअज़ हज़राते सहाबा ने रोज़ा रख लिया तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने यह चूक जाने वाले हैं यह चूक जाने वाले हैं।

1980 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने रोज़ा रखने वाले माहे रमज़ान के मुशकिल तरीन सफ़र में ऐसा है कि रोज़ा न रखने वाला घर में।

1981 हदीस शरीफ़:– हज़रते हमज़ा इब्ने अमर असलमी से मरवी बेशक उन्होंने अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम बेशक मैं ताकत रखता हूँ अपने आप में रोज़ा रखने की सफ़र में तो क्या मुझ पर गुनाह होगा? फ़रमाया प्यारे रसूल ने वो तो अल्लाह तआला की तरफ़ से इजाज़त है जो उसे कबुल करे तो अच्छा है और जो पसंद करे यह कि रोज़ा रखे तो कोई गुनाह उस पर न होगा।

رمضان مبارک کی بے حرمتی کا اختیار نہیں دیا گیا ہے کہ کھلم کھلا کھائے یا بیڑی سگریٹ حقہ پئے یا پان کھا کر منہ لال کئے پھرے بلکہ چھپ چھپا کر کھائے پئے۔ اسی طرح حیض ونفاس والی عورتیں بھی چھپ چھپا کر کھائیں پئیں۔ افطار کی اجازت کے سلسلے میں تینوں سفروں کا ایک ہی حکم ہے (۱) سفر طاعت جیسے حج مبارک وزیارت شریف کا سفر (۲) سفر اباحت جیسے اعراس مبارکہ کا سفر (۳) سفر معصیت تخریبی جماعت کا سفر۔

(۱۹۷۳) سفر شروع رمضان شریف میں ہو کہ درمیان رمضان شریف میں یا اخیر رمضان شریف میں تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اگر چاہے تو رکھے۔ لیکن روزہ رکھنا ہی بہتر ہے اگر کوئی شرعی ضرورت نہ ہو۔ اس حدیث شریف میں عیب لگانے کی نفی کی بات کہی گئی ہے۔ ترک مستحب پر نہ عیب لگایا جاتا ہے اور نہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ اس غزوے میں اس وقت حالات پُرسکون ہونگے ورنہ بحالت جنگ وجہاد روزہ نہ رکھنا بہتر ہے تا کہ میدان کارزار میں جم کر ڈٹ کر وار بھی کرے اور کاٹ بھی کرے۔ یعنی حملہ ودفاع میں چاق وچوبند رہے اور کفار کو چھٹی کا دودھ یاد دلا سکے۔

(۱۹۷۴) یہ صحابی جو روزے کی حالت میں غش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے انکا نام سیدنا حضرت قیس یا قیصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اور انکی کنیت ابو اسرائیل ہے گرمی سخت تھی، سفر کی حالت تھی غزوۂ تبوک کا موقع تھا، لشکر اسلام میں راشن پانی کی بھی کمی تھی یہ ایک درخت کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے بغیر سحری کا روزہ رکھا تھا حضرات صحابۂ کرام نے انکے زمین پر دراز ہوجانے پر ان پر چادریں تان رکھی تھیں تو ایسے گمبھیر سفر میں روزہ رکھنا بھلائی نہیں ہے بلکہ برائی ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) چاہتا ہے اللہ تمہارے ساتھ آسانی اور نہیں چاہتا تمہارے ساتھ دشواری (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص۷۶)۔ مذکورہ صورت میں اس آیت کریمہ کی خلاف ورزی ہے اور خود کو جوکھم میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ ایسے مشکل سفر میں روزہ نہ رکھنا واجب ہے۔ اگر جہاد میں بھی جنرل حالات ہیں تو اختیار ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فتح مکہ مکرمہ کے سال سفر میں روزے رکھے۔ حضرات صالحین کرام کی خدمت نوافل سے افضل ہے (مرقاۃ شریف)۔ اگر حضرت ابو اسرائیل روزہ نہ رکھتے تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور پیارے صحابہ کی بھر پور خدمت انجام دیتے۔ ایسے سخت ترین حالات سفر میں روزہ رکھ کر خود جلیل القدر صحابۂ کرام کو اپنی خدمت میں لگالیا۔

(۱۹۷۵) روزے دار حضرات صحابۂ کرام ضعف ونقاہت کے سبب منزل پر پہونچکر لیٹ گئے اور کوئی کام کاج نہ کرسکے ورنہ روزہ نہ رکھنے والے حضرات صحابۂ کرام نے وہ تمام ضروری کام کاج انجام دئے جو سفروں میں عموماً اور جہادوں میں خصوصاً کئے جاتے ہیں اور یہ کام بھی کار ثواب ہیں۔ روزے داروں نے تو صرف روزے کا ثواب پایا جسے یہ روزہ نہ رکھنے والے صحابۂ کرام بعد میں روزہ رکھ کر حاصل فرمالینگے مگر ان روزہ نہ رکھنے والے حضرات صحابۂ کرام نے جہاد کی تیاری، لشکر اسلام کی خدمت کر کے جو ثواب کمالیا ہے یہ روزہ رکھنے والے صحابۂ کرام اسکی قضا نہ کرسکیں گے اور یہ ثواب نہ پاسکیں گے۔

(۱۹۷۶) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے جنگ بدر اور فتح مکہ شریف ان دو مواقع پر ہی رمضان شریف میں سفر فرمایا ہے۔ مقام عسفان مکۂ مکرمہ سے مدینہ طیبہ جاتے ہوئے دوسری منزل ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے پانی کا برتن بلند فرما کر یہ تبلیغ فرمائی کہ حالت سفر میں روزہ نہ رکھنا بھی درست ہے اور مسئلہ بھی بتادیا کہ بے روزہ دار مسافر سفر کے دوران راستے میں مسافروں کے بیچ رمضان شریف اعلانیہ بھی کھا پی سکتا ہے۔ سفر میں روزہ نہ رکھنے کی تو اجازت ہے مگر رکھکر توڑ دینے کی اجازت نہیں ہے۔ بعض نادان لوگ سفر کے روزے مطلقاً ناجائز کہتے ہیں اور اپنی اس اپج کو سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منسوب کرتے ہیں وہ سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت بھی آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھیں اور انکا فرمان عالیشان بھی دیکھیں۔ مسلم شریف کی روایت مبارکہ میں یوں ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے پانی نوش فرمایا بعد عصر۔ تا کہ لوگ جان لیں کہ آج سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے روزہ نہیں رکھا اور سفر میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ سیدنا اعلیٰ

لِسِتَّ عَشَرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ

سولہ دن گزر گئے تھے رمضان شریف کے مہینے کے تو ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا اور ہم میں سے بعض نے افطار کیا تو نہ عیب لگایا روزہ رکھنے والے نے

عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ. (رواہ مسلم)

روزہ نہ رکھنے والے کو اور نہ عیب لگایا روزے نہ رکھنے والے نے روزہ رکھنے والے کو۔

(۱۹۷۴) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ سَفَرٍ فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ

ترجمہ: تھے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر مبارک میں تو دیکھا پیارے رسول نے ایک بھیڑ (اژدہام) کو اور ایک شخص ہے کہ سایہ کیا گیا ہے

عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ (رواہ البخاری والمسلم)

ان پر تو فرمایا پیارے رسول نے یہ کیا ہے؟ حضرات صحابہ نے عرض کیا روزہ دار ہیں تو فرمایا پیارے رسول نے نہیں ہے بھلائی روزہ رکھنا ایسے سفر میں۔

(۱۹۷۵) حدیث شریف: عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ

ترجمہ: حضرت انس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہم تھے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک سفر میں تو بعض ہم میں سے روزہ دار تھے

وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ فَسَقَطَ الصَّوَّامُوْنَ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ

بعض ہم میں سے غیر روزہ دار تھے تو ہم اُترے ایک منزل پر گرم دن میں تو روزہ رکھنے والے تو زمین پر دراز ہو گئے اور روزہ نہ رکھنے والے کھڑے رہے

وَضَرَبُوا الْاَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ (رواہ البخاری والمسلم)

تو ان روزہ نہ رکھنے والوں نے خیمے گاڑے اور پانی پلایا سواریوں کو تو فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لے گئے روزہ نہ رکھنے والے آج ثواب۔

(۱۹۷۶) حدیث شریف: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ

ترجمہ: تشریف لے گئے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ تو روزے رکھتے رہے یہاں تک کہ پہونچے مقام عسفان

ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ اِلٰى يَدِهِ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَاَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ

پھر طلب فرمایا پانی تو اٹھایا پانی کو اپنے ہاتھ میں تاکہ دیکھیں پیارے رسول کو لوگ پھر روزے نہ رکھے یہاں تک کہ جلوہ گر ہو گئے مکہ مکرمہ میں

---

(116) रोज़े की क़ज़ा का बाब

1982 हदीस शरीफ़:– हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि होते थे मुझ पर रोज़े रमज़ान शरीफ़ के तो नहीं क़ज़ा रख सकती थी मैं सिवाये माहे शाबान मोअज्ज़म के, फ़रमाया हज़रते इब्ने सईद ने कि हज़रते आयशा मुराद लेती थीं प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लमकी खिदमते आली में मशगूल रहना।

1983 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि दुरस्त नहीं किसी बीवी के लिये यह कि नफ्ल रोज़ा रखे हालांकि उसका शौहर मौजूद व हाज़िर हो मगर शौहर की इजाज़त से और न इजाज़त दे किसी को शौहर के घर में आने की मगर शौहर की इजाज़त से।

1984 हदीस शरीफ़:– हज़रते मुआज़ अदविया से मरवी बेशक उन्होंने अर्ज़ किया हज़रते आयशा से क्या हाल है हैज़ वाली का कि क़ज़ा करती है वो रोज़े को और नहीं क़ज़ा करती वो नमाज़ को? फ़रमाया हज़रते आयशा ने पहुंचता है हमको भी यह आरज़ा तो हुक्म फ़रमाया जाता था हमको रोज़े की क़ज़ा का और नहीं हुक्म फ़रमाया जाता था हमको नमाज़ की क़ज़ा का।

1985 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि जो शख्स मर गया और उसके ज़िम्मे रोज़ा था तो रोज़ा अदा कर ले उसकी तरफ़ से उसका वारिस।

حضرت پیارے نبی ﷺ کا اعلانیہ ماہ رمضان شریف میں پانی نوش فرمانا برائے تبلیغ دین تھا نہ کہ رمضان شریف کی بے حرمتی کیلئے۔

(۱۹۷۷) مسافر پر چار رکعت والی نماز فرض میں قصر کرنا واجب ہے صرف جائز نہیں۔ مذکورہ تینوں شخصوں سے روزہ کا فوری وجوب معاف ہو چکا ہے اگر چاہیں تو روزہ قضا کریں۔ بعد میں روزہ رکھنا ہوگا۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت پر بھی روزے ہی کی قضا واجب ہے۔ فدیہ سے کام نہیں چلے گا۔ ان دونوں عورتوں کو روزہ قضا کرنے کی اجازت بھی اس صورت میں ہے جبکہ روزہ رکھنے سے انہیں اپنے بچے پر خوف ہو۔ مالدار عورت جسکا بچہ دودھ پیتا ہو وہ بچے کیلئے دودھ پلانے والی رکھے اور خود روزہ رکھے۔

(۱۹۷۸) آرام دہ سفر میں روزہ رکھ لینا ہی بہتر ہے قضا کر دینا مناسب نہیں ہے اگر چہ جائز ہے۔ آجکل پلین وٹرین وغیرہما کے سفروں میں بہت آسانیاں ہیں ان میں روزہ رکھنا ہی بہتر ہے۔

(۱۹۷۹) فتح مکہ کیلئے روانگی بھی سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ۲ رمضان مبارک ۸ھ بعد عصر ہوئی اور فتح مکہ شریف رمضان شریف کی ۲۰ تاریخ کو ہوئی مقام "کراع غنیم" مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ہے اور مقام عسفان سے پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور حضرات صحابہ کرام نے مقام کراع غنیم تک تو روزے رکھے اور اسکے بعد روزے نہ رکھے اور اپنے روزے نہ رکھنے کا اظہار پیالے سے پانی نوش فرما کر اور حضرات صحابہ کرام کو دکھا کر فرمایا۔ یہ مطلب ہرگز ہرگز نہیں ہے کہ آج سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے روزہ رکھ کر توڑ دیا۔ بعض حضرات صحابہ کرام نے تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو دیکھ کر آپکے عمل پر عمل کیا اور روزہ نہ رکھا اور بعض حضرات صحابہ کرام نے یہ سوچ کر روزہ رکھ لیا کہ سفر میں روزہ رکھنا بھی جائز ہے۔ مگر انکا دھیان اس طرف نہ گیا کہ اس سفر میں آج سے روزہ نہ رکھنا سنت ہے اور روزہ رکھ لینا اس سفر میں خلاف سنت ہے ان سے اجتہادی چوک ہوگئی۔ چوک یہ ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی موجودگی میں کسی اجتہاد وقیاس کی ضرورت نہ تھی۔ سراپا عمل انکے سامنے ہوں یا پھر مجھ سے دریافت کر لیتے۔ کہ اجتہاد وقیاس تو حدیث شریف نہ مل سکنے کی صورت میں ہوتا ہے آج تو صاحب حدیث شریف جلوہ گستر ہیں۔ حضرات صحابہ کرام فسق سے پاک ہیں۔ اجتہادی چوک پر مجتہد کو ثواب ملتا ہے۔ آج کے دن سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی موجودگی میں روزہ نہ رکھنا سنت ہے کہ ثواب کا دار و مدار تو اتباع رسول پر ہے۔ روزہ نماز بذات خود ثواب کا باعث نہیں بلکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اتباع وغلامی ثواب کا باعث ہے۔ جو عبادت سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی اتباع وغلامی سے خالی ہو جائے وہ گناہ بن جاتی ہے۔ عید کے دن کا روزہ سورج نکلتے ڈوبتے وقت نماز پڑھنا منع ہے ایسے ہی اب اس وقت انکے لئے روزہ رکھنا منع ہو گیا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمانے پر مکہ معظمہ میں رہنا منع ہو گیا تھا۔

(۱۹۸۰) وہ سفر جس میں روزہ رکھنا ہلاکت یا سخت تکلیف کا باعث ہو۔ جیسے سفر جہاد کہ جس میں روزے دار بجائے جہاد کرنے کے اور مجاہدین کی مدد کرنے کے خود مجاہدین پر بوجھ بن جائے۔ ایسے مشکل ترین سفر میں ایسا مسافر روزہ رکھنے سے ویسا ہی گنہگار ہوگا جیسا کہ غیر مسافر گھر میں رہ کر بلا عذر شرعی روزہ نہ رکھنے پر گنہگار ہوتا ہے۔

(۱۹۸۱) عرب شریف میں عام طور پر گرمی کے سفر انتہائی طور پر دشوار ہوتے ہیں اور ان میں روزہ رکھنا سخت تکلیف ومشقت کا باعث ہوتا ہے وہاں پر روزہ نہ رکھنا ہی بہتر ہے۔ یہ حدیث شریف ایسے ہی سفر کی ترجمانی کرتی ہے۔ عام سفروں میں روزہ رکھنا ہی بہتر ہے۔

(۱۹۸۲) سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جو روزے ماہواری یا سخت بیماری کے باعث چھوٹ جاتے تھے تو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ظاہری حیات طیبہ میں رمضان شریف کے روزوں کی قضا دس ماہ بعد ماہ شعبان معظم میں فرمایا کرتی تھیں۔ کیونکہ ماہ شعبان معظم میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اکثر روزے رکھا کرتے تھے اس لئے میں اس ماہ میں فراغت پا لیتی تھی اور قضا روزے رکھ لیا کرتی تھی اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی خدمت طیبہ میں حاضری کیلئے خود کو تیار رکھتی کہ نہ جانے کب شرف قربت سے نوازا جائے۔ اس

وَذٰلِكَ فِیْ رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ

اور یہ واقعہ سفر رمضان شریف میں تھا حضرت عبد اللہ ابن عباس فرماتے تھے کہ روزے رکھے ہیں پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

وَاَفْطَرَ فَمَنْ شَآءَ صَامَ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ. (رواہ البخاری والمسلم)

اور روزے نہیں بھی رکھے ہیں تو جو چاہے روزے رکھے اور جو چاہے روزے نہ رکھے۔

(۱۹۷۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوةِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ نے موقوف فرمادی مسافر سے آدھی نماز

وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ وَالْحُبْلىٰ (رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ)

اور روزہ مسافر سے اور دودھ پلانے والی عورت سے اور حاملہ عورت سے۔

(۱۹۷۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهٗ حَمُوْلَةٌ تَاْوِیْ اِلىٰ شِبَعٍ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کہ ہو اسکے پاس سواری جو آسانی سے پہونچادے منزل تک

فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ اَدْرَكَهٗ (رواہ ابوداؤد)

تو چاہیے کہ روزہ رکھے رمضان شریف کا جہاں پائے رمضان شریف کو۔

(۱۹۷۹) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلىٰ مَكَّةَ فِیْ رَمَضَانَ فَصَامَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ تشریف لیگئے فتح مکہ شریف کے سال مکہ مکرمہ کی طرف رمضان شریف میں تو روزے رکھتے رہے پیارے رسول

حَتّىٰ بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَّاءٍ

یہاں تک کہ پہونچ گئے پیارے رسول مقام کراع غمیم تک تو حضرات صحابہ بھی روزے سے رہے پھر طلب فرمایا پیارے رسول نے ایک پیالہ پانی کا

فَرَفَعَهٗ حَتّىٰ نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِيْلَ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ

تو بلند فرمایا اس پیالے کو یہاںتک کہ دیکھ لیا حضرات صحابہ نے پیارے رسول کو پھر پانی نوش فرمایا تو عرض کیا گیا پیارے رسول سے اس واقعے کے بعد،

1986 हदीस शरीफ़:— हज़रते मालिक से मरवी यह कि उनको यह रिवायत पहुंची है कि हज़रते उमर से दरयाफ़्त किया जाता था कि क्या रोज़ा रख ले या नमाज़ पढ़ दे कोई किसी की तरफ़ से? तो हज़रते उमर फ़रमाते न रखे कोई रोज़ा किसी की तरफ़ से और न नमाज़ पढ़े कोई किसी की तरफ़ से!

(117) हीला ए शरई का बाब

1987 हदीस शरीफ़:— प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि जो शख़्स मर जाये और उसके ज़िम्मे रमज़ान शरीफ़ के रोज़े हों तो चाहिये कि खाना खिलाया जाये उस मय्यत की जानिब से हर दिन के रोज़े की जगह एक मोहताज।

1988 हदीस शरीफ़:— न नमाज़ पड़े कोई किसी की तरफ़ से और न रोज़ा रखे कोई सिकी की तरफ़ से और लेकिन खाना दे उसके बदले हर दिन की जगह दो किलो पच्चीस ग्राम गेहूँ।

(118) नफ़्ली रोज़ों का बाब

1989 हदीस शरीफ़:— हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम रोज़ा रखते थे कि हम कहते थे प्यारे नबी रोज़े रखने न छोड़ेंगे और जब रोज़े न रखते थे यहाँ तक कि हम कहते रोज़े न रखेंगे और नहीं देखा मैंने प्यारे रसूलुल्लाह को कि पूरे महीने के रोज़े रखे हों

لئے اس ماہ میں قضا روزوں کو نہ رکھتی تھی۔ جب فرض روزوں کی قضا نہ فرماتی تھیں تو پھر نفلی روزوں کا سوال ہی کیا پیدا ہوتا ہے۔ شوہر کو یہ حق کہ ایک عورت کی باری کے دن میں دوسری عورت سے صحبت کرے کیونکہ باری صرف رات کے قیام میں ہوتی ہے کہ فلاں بیوی کے حجرے میں رات گزاری جائے نہ کہ صحبت کی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی خدمت دیگر عبادات سے افضل ہے۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے وصال کے بعد اکثر روزے دار رہتی تھیں۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے خبر دینے سے معلوم تھا کہ میں ظاہری حیات نبوی میں وفات نہ پاؤں گی اگر آپکو اپنی وفات کا صحیح علم نہ ہوتا تو ہر دم خطرہ لگا رہتا کہ جانے کب بلاوا آجائے تو آپ روزوں کی قضا میں جلدی فرماتیں۔ جبکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے حج فرض ہونے پر پہلے سال حج نہ فرمایا کیونکہ آپکو اپنی حیات ظاہری کا یقینی علم تھا کہ حج اب نہ سہی تو آئندہ سال سہی۔ حالانکہ ہم پر حج فرض ہوتے ہی حج کر لینا ضروری ہے تاخیر گناہ ہے۔ ایک سال کے رمضان شریف کی قضا دوسرے رمضان شریف آنے سے پہلے پہلے ضرور کر لینا چاہئے۔ شعبان معظم میں تو ضرور کر ہی لے۔

(۱۹۸۳) جب شوہر گھر پر ہو تو اسکی صراحتاً یا عرفاً اجازت کے بغیر بیوی نفلی روزے نہ رکھے نہ نفلی اعتکاف کرے۔ کیونکہ شوہر کو اپنی بیوی سے دن میں صحبت قربت کرنے کا حق ہے۔ اسکا یہ نفلی روزہ یا اعتکاف شوہر کے اس حق کو روک دیگا۔ لہٰذا صاحب حق سے اجازت لینا ضروری ہے۔ اس حکم سے نذر کے روزے منت کے روزے اور رمضان شریف کے علیحدہ ہیں کہ وہ حقِ شرع ہیں۔ اگر کسی بیوی نے شوہر کی اجازت بنا نفلی روزہ رکھ لیا تو وہ اپنی بیوی سے روزہ تڑوا کر صحبت و قربت کر سکتا ہے اور اس روزے کی قضا واجب ہوگی۔ بیوی کو نفل نماز سے منع نہیں فرمایا کہ بنا شوہر کی اجازت کے نفل نماز پڑھ سکتی کیونکہ نماز نفل دو رکعت ہوتی ہے تھوڑی دیر میں ادا ہو جاتی ہے اتنی دیر شوہر صبر و انتظار بھی کر سکتا ہے اس نفلی نماز سے شوہر کا حقِ صحبت بھی نہیں مارا جاتا۔ شوہر کی ناراضگی پر کسی مرد و عورت کو اجنبی ہو یا قرابتی کسی کو گھر میں آنے کی بیوی اجازت نہ دے۔ حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ عنہم نے فرمایا کہ شوہر اپنی بیوی کو اسکے والدین سے ملنے کو نہیں روک سکتا۔ البتہ بیوی کے والدین کو اپنے گھر میں آنے سے روک سکتا ہے۔ بیوی اپنے والدین سے انکے گھر پر جا کر مل سکتی ہے۔ اس حدیث شریف میں لفظ "شاہد" حاضر و موجود کے معنیٰ میں ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو کئی جگہ شاہد فرمایا ہے وہاں بھی حاضر و موجود کے معنیٰ میں ہیں۔ (البصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۰۲۸۔ ص ۱۲۶۲۔ ص ۱۴۵۶)۔

(۱۹۸۴) سیدتنا حضرت معاذہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسکی عقلی حکمت معلوم کرنا چاہتی تھیں کہ جب روزہ و نماز دونوں فرض ہیں تو حیض و نفاس سے روزے کی قضا کیوں نہیں اور نماز کی قضا کیوں ہوتی ہے۔ احکام شرعیہ عقلی حکمتیں معلوم کرنا درست ہے مگر احکام شرعیہ پر اعتراض کرنا گناہ ہے۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حکمت بھرے جواب نے سیدتنا حضرت معاذہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو درس دیا کہ ہمیں حکمتوں سے کیا غرض ہم تو حکم کے تابع ہیں۔ مصرع:

سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

ہمیں طبیب کا نسخہ پینے سے غرض ہے نہ کہ نسخے کے اوزان و ادویہ کو سوچنے میں وقت خراب کرنے سے۔ اگر سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسکی عقلی حکمت بیان فرماتیں کہ روزے کی قضا میں زیادہ تکلیف نہیں کہ پانچ یا زیادہ سے زیادہ دس روزے سال بھر میں رکھنے پڑینگے مگر نمازیں تو ہر ماہ پچاس قضا پڑھنا ہونگی جو مشقت کا سبب ہونگی۔ تو حضرت معاذہ عرض کرتیں کہ مجھے تو نمازیں پڑھنے میں کوئی تکلیف نہ ہوگی تو گفتگو دراز ہوتی۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بڑے ہی حکیمانہ انداز میں آخری درجہ کا جواب دیدیا کہ حکم رسول ایسا ہی ہے۔ اسکے بعد کسی سوال کی گنجائش نہیں بچتی۔

(۱۹۸۵) جس شخص پر رمضان شریف یا نذر کا روزہ تھا اور اسے

اَنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ اُولٰئِكَ الْعُصَاةُ اُولٰئِكَ الْعُصَاةُ (رواه مسلم)

بیشک بعض حضرات صحابہ نے روزہ رکھ لیا ہے تو فرمایا پیارے رسول نے یہ چوک جانے والے ہیں، یہ چوک جانے والے ہیں

(۱۹۸۰) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَائِمُ رَمَضَانَ فِی السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِی الْحَضَرِ (رواه ابن ماجة)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے روزے رکھنے والے ماہ رمضان کے مشکل ترین سفر میں ایسا ہے کہ روزہ نہ رکھنے والا گھر میں۔

(۱۹۸۱) حدیث شریف: عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیِّ اَنَّهٗ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَجِدُ بِیْ قُوَّةً

ترجمہ: حضرت حمزہ ابن عمرو اسلمی سے مروی بیشک انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ بیشک میں طاقت رکھتا ہوں اپنے آپ میں

عَلَى الصِّيَامِ فِی السَّفَرِ فَهَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ قَالَ هِیَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَمَنْ اَخَذَبِهَا فَحَسَنٌ

روزہ رکھنے کی سفر میں تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا؟ فرمایا پیارے رسول نے وہ تو اللہ عزوجل کی طرف سے اجازت ہے جو اسے قبول کرے تو اچھا ہے

وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ۔ (رواه مسلم)

اور جو پسند کرے یہ کہ روزہ رکھے تو کوئی گناہ اس پر نہ ہوگا۔

﴿بَابُ قَضَاءِ الصَّوْمِ ترجمہ: روزے کی قضا کا باب﴾

(۱۹۸۲) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ عَلَیَّ الصَّوْمُ رَمَضَانَ فَمَا اسْتَطِيْعُ اَنْ اَقْضِیَ

ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ ہوتے تھے مجھ پر روزے رمضان شریف کے تو نہیں قضا رکھ سکتی تھی میں

اِلَّا فِیْ شَعْبَانَ قَالَ يَحْیٰ بْنُ سَعِيْدٍ تَعْنِی الشَّغْلَ مِنَ النَّبِیِّ اَوْبِالنَّبِیِّ ﷺ (رواه البخاری والمسلم)

سوائے ماہ شعبان معظم کے، فرمایا حضرت یحیٰ ابن سعید نے کہ حضرت عائشہ مراد لیتی تھیں پیارے نبی ﷺ کی خدمت عالی میں مشغول رہنا۔

(۱۹۸۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے درست نہیں کسی بیوی کیلئے یہ کہ نفل روزہ رکھے حالانکہ اسکا شوہر موجود و حاضر ہو

किसी महीने के कभी सिवाये माहे रमज़ान शरीफ़ के और नहीं देखा मैंने प्यारे रसूल को किसी महीने में ज़्यादा रोज़े रखने वाला बनिस्बत माहे शाबाने मोअज्ज़म के और एक रिवायत में है कि फ़रमाया हज़रते आयशा ने कि रोज़े रखते थे प्यारे रसूल पूरे माहे शाबाने मोअज्ज़म के महीने में और रोज़ा रखते थे माहे शाबाने मोअज्ज़म में मगर थोड़े दिनों के न रखते थे।

1990 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने शकीक से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि मैंने अर्ज़ किया हज़रते आयशा से कि क्या प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम रोज़ा रखते थे किसी महीने के पूरे? फ़रमाया हज़रते आयशा ने मैं नहीं जानती इसको कि रोज़े रखे हों प्यारे नबी ने किसी महीने के पूरे सिवाये रमज़ाने मुबारक के और न रोज़े छोड़े प्यारे नबी ने किसी महीने के मगर रोज़े रखे उस महीने के कुछ यहाँ तक कि तशरीफ़ ले गये अपने रास्ते पर।

1991 हदीस शरीफ़:– हज़रते इमरान इब्ने हुसैन से मरवी वो रिवायत फ़रमाते हैं प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से बेशक प्यारे नबी ने दरयाफ़्त फ़रमाया उनसे या किसी और शख़्स से और हज़रते इमरान सुन रहे थे कि फ़रमाया प्यारे नबी ने एक अबू फ़लाँ क्या तुमने रोज़े रखे माहे शाबान मोअज्ज़म के आखीर के? तो अर्ज़ किया हज़रते इमरान ने नहीं तो फ़रमाया प्यारे नबी ने तो जब रोज़ा रख चुको तो रोज़े रख लेना दो दिन के।

1992 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अफ़ज़ल रोज़े माहे रमज़ान शरीफ़

قضا کرنے کا موقع ملا مگر قضا نہ کیا کہ مر گیا تو اسکا ولی وارث اس مرنے والے کی طرف سے فدیہ دیکر اسکا روزہ ادا کر دے۔ اسلئے کہ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور ان پر جو طاقت نہ رکھتے ہوں روزہ رکھنے کی تو روزے کا فدیہ ہے کھانا کھلانا ایک محتاج کو۔ پھر جو خوشی سے زیادہ کرے خیرات تو وہ بہتر ہے اسکے لئے اور یہ کہ تم روزہ رکھو بہتر ہے تمہارے لئے اگر تم علم رکھتے ہو (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۷) اور میت بھی روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتی لہٰذا حکم قرآنی کے مطابق میت پر جو روزہ رہ گیا ہے وہ فدیے کے ذریعہ ہی ادا کیا جائیگا۔ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بھی یہی ارشادات عالیہ ہیں کہ میت کی طرف سے فدیہ دیکر میت کے روزے ادا کئے جائیں اور روزے نہ رکھے جائیں۔ بدنی عبادات خود ہی کرنا پڑتی ہیں دوسروں سے نہیں کرائی جاتیں۔ جب میت کی طرف سے نمازیں کوئی نہیں پڑھتا تو روزے کیسے رکھ سکتا ہے۔ حالانکہ نماز روزے کے مقابلے میں زیادہ اہم ہے۔

(۱۹۸۶) بدنی عبادات خود بندے ہی کو کرنا ہونگی دوسرے سے نہیں کرا سکتا۔ زندگی میں یا بعد موت کوئی شخص کسی طرف سے محض بدنی عبادات جیسے روزہ و نماز ادا نہیں کر سکتا۔ سیدنا حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے کسی صحابی یا کسی تابعی کے متعلق یہ سنا کہ کسی نے کسی کی طرف سے نماز یا روزہ ادا کر دینے کی اجازت دی ہو یہ تمام گفتگو نماز و روزے میں نیابت کے متعلق ہے۔ لیکن ہر قسم کی عبادات کا ایصالِ ثواب کرنا اہلسنت و جماعت کے نزدیک متفقہ طور پر جائز و ثابت ہے۔

(۱۹۸۷) روزے کی طرح میت کی طرف سے نمازوں کا فدیہ ادا کر دیا جائے ایک روزے کا فدیہ دو کلو پیتالیس گرام گیہوں یا چار کلو نوے گرام جَو ہیں۔ یہی فدیہ ایک نماز کا ہے۔ اِسقاط (حیلۂ شرعی) کے شرعی معنیٰ یہ ہیں کہ میت کے ذمہ جو احکام شرعیہ رہ گئے ہیں انکو اسکے ذمہ سے دور کرنا اور اسقاط (حیلۂ شرعی) کا فائدہ یہ ہے کہ مسلمان سے بہت سے شرعی احکام عمداً، سہواً، خطاءً رہ جاتے ہیں جس کو وہ اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکا اور اب بعد موت وہ انکی سزا میں گرفتار ہے اور اب تو نہ ادا کرنے کی طاقت ہے اور نہ اس سے چھوٹنے کی کوئی راہ۔ شریعت اسلامیہ نے اس بے کسی و بے بسی کی حالت میں اس میت کی امداد کرنے کیلئے کچھ طریقے تجویز فرمائے ہیں اگر میت کے ولی و وارث میت کی طرف سے وہ طریقے اپنا لے تو میت عذاب سے چھوٹ جائیگی۔ اس حیلۂ شرعی کو اسقاط کہتے ہیں۔ بدعقیدہ لوگ جیسے زندہ مسلمانوں کے دشمن ہیں ایسے ہی مسلمان مُردوں کے بھی دشمن ہیں کہ انکو نفع پہونچانے سے مسلمانوں کو روکتے ہیں اور مرنے کے بعد بھی مسلمانوں کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اس حیلۂ شرعی کا ثبوت مذکورہ حدیث شریف سے بھی ہے اور قرآن کریم سے بھی۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور ان پر جو نہ طاقت رکھتے ہوں روزہ رکھنے کی تو روزے کا فدیہ ہے کھانا کھلانا ایک محتاج کو (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۴۷) اس آیت کریمہ کی تفسیر میں سیدنا حضرت ملا احمد جیون رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ''نماز روزے کے مثل ہے بلکہ اس سے بھی اہم۔ نماز کے فدیے کے بارے میں بھی ہم نے حکم فرمایا ہے احتیاطاً اور ہم یقین کرتے ہیں قبول ہونے کی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے (تفسیرات احمدیہ)۔ نماز میں فدیے کا واجب ہونا فدیے کا نماز میں احتیاط کے طور پر ہے (منار) ہر نماز کا فدیہ ایک دن کے روزے کی طرح ہے اور یہی صحیح ہے (شرح وقایہ)۔ ہر ایک فوت شدہ نماز کا فدیہ ایک دن کے روزے کی طرح اعتبار کیا جاتا ہے (شرح الیاس)۔ جو شخص کہ مر گیا اور اس پر قضا ہے رمضان شریف کی تو وصیت کی مرنے والے نے اسکی تو کھلائیگا میت کی طرف سے میت کا ولی وارث ہر دن ایک محتاج کو دو کلو پیتالیس گرام گیہوں یا چار کلو نوے گرام کھجور یا جو اسلئے کہ میت عاجز ہوگئی ہے روزہ ادا کرنے سے اور ایسے ہی جب وصیت کی ہو کھانا دینے کی نماز کے بدلے (فتح القدیر)۔ ان تمام تفسیری و فقہی عبارات سے معلوم ہوا کہ نماز و روزے کا فدیہ دینا جائز ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے قبولیت کا یقین ہے۔

(۱۹۸۸) ایک روزے کا فدیہ جو ہے وہی ایک نماز کا بھی ہے۔ اتنی بات کنفرم ہو جانے کے بعد کہ روزوں کی طرح نماز کا بھی فدیہ ہے اب براہِ راست اسقاط (حیلۂ شرعی) کا ثبوت بھی دیکھتے

اِلاَّ بِاِذْنِہٖ وَلاَتَاْذَنَ فِیْ بَیْتِہٖ اِلاَّ بِاِذْنِہٖ۔ (رواہ مسلم)

مگر شوہر کی اجازت سے اور نہ اجازت دے کسی کو شوہر کے گھر میں آنے کی مگر شوہر کی اجازت سے۔

(۱۹۸۴) حدیث شریف: عَنْ مُعَاذَۃَ الْعَدَوِیَّۃِ اَنَّھَا قَالَتْ لِعَائِشَۃَ مَابَالُ الْحَائِضِ تَقْضِی الصَّوْمَ

ترجمہ: حضرت معاذہ عدویہ سے مروی بیشک انہوں نے عرض کیا حضرت عائشہ سے کہ کیا حال ہے حیض والی کا کہ قضا کرتی وہ روزے کو

وَلاَیَقْضِی الصَّلٰوۃَ قَالَتْ عَائِشَۃُ کَانَ یُصِیْبُنَا ذٰلِکَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلاَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوۃِ (رواہ مسلم)

اورنہیں قضا کرتی ہے وہ نماز کو؟ فرمایا حضرت عائشہ نے پہونچتا ہے ہم کو بھی یہ عارضہ تو حکم فرمایا جاتا تھا ہم کو روزے کی قضا کا اور نہیں حکم فرمایا جاتا تھا ہم کو نماز کی قضا کا۔

(۱۹۸۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ مَاتَ وَعَلَیْہِ صَوْمٌ صَامَ عَنْہُ وَلِیُّہٗ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جو شخص کہ مرگیا اور اسکے ذمہ روزہ تھا تو روزہ ادا کرلے اسکی طرف سے اسکا وارث۔

(۱۹۸۶) حدیث شریف: عَنْ مَالِکٍ بَلَغَہٗ اَنَّ عُمَرَ کَانَ یُسْئَالُ ھَلْ یَصُوْمُ اَحَدٌ اَوْ

ترجمہ: حضرت مالک سے مروی کہ ان کو یہ روایت پہونچی ہے کہ حضرت عمرؓ دریافت کیا جاتا تھا یہ دریافت کیا جاتا تھا کہ کیا روزہ رکھ لے یا

یُصَلِّیْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ فَیَقُوْلُ لاَیَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلاَیُصَلِّیْ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ (رواہ فی المؤطا)

نماز پڑھ دے کوئی کسی کی طرف سے؟ تو حضرت عمر فرماتے نہ رکھے کوئی روزہ کسی طرف سے اور نہ نماز پڑھے کوئی کسی کی طرف سے۔

﴿بَابُ الْاِسْقَاطِ ترجمہ: حیلہ شرعی کا باب﴾

(۱۹۸۷) حدیث شریف: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَیْہِ صِیَامُ شَھْرِ رَمَضَانَ

ترجمہ: پیارے نبی ﷺ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جو شخص مرجائے اور اس کے ذمہ ماہ رمضان شریف کے روزے ہوں

فَلْیُطْعِمْ عَنْہُ مَکَانَ کُلِّ یَوْمٍ مِسْکِیْنٍ۔ (رواہ الترمذی)

تو چاہیئے کہ کھانا کھلایا جائے اس میت کی جانب سے ہر دن کے روزے کی جگہ ایک محتاج۔

के बाद अल्लाह तआला के महीने मुहर्रमुल हराम के हैं और अफज़ल नमाज़ फर्ज़ नमाज़ों के बाद रात की नमाज़ है।

1993 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फरमाया कि नहीं देखा मैंने प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि तलाश फरमाते हों किसी दिन के रोज़ों को फज़ीलत देते हुये उसको दूसरे रोज़ों पर सिवाये उस यौमे आशूरा के और इस महीने के यानि माहे रमज़ान के।

1994 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अब्बास से मरवी उन्होंने फरमाया कि जब रोज़ा रखा प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने यौमे आशूरा का और हुक्म फरमाया आशूरे के रोज़े रखने का तो अर्ज़ किया हज़राते सहाबा ने या रसूलुल्लाह बेशक यह यौमे आशूरा वो दिन है कि ताज़ीम करते हैं जिसकी यहूद व नसारा, तो फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने अगर मैं बक़ैदे हयाते ज़ाहिरी रहा तो आने वाले साल में रोज़ा रखूँगा मैं नवीं मौहर्रमुल हराम का भी।

1995 हदीस शरीफ़:– हज़रते उम्मे फ़ज़्ल बिन्ते हारिस से मरवी कि कुछ लोगों ने आपस में गुफ़्तगू की हज़रते उम्मे फ़ज़्ल के पास अरफ़े के दिन प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के बारे में तो कहा बअज़ ने उनमें से कि प्यारे नबी रोज़ेदार हैं और कहा बअज़ ने उनमें कि नहीं है रोज़ेदार, तो भेजा हज़रते उम्मे फ़ज़्ल ने उनकी खिदमत में दूध का प्याला और प्यारे नबी जलवागर थे अपने ऊंट पर मैदाने अरफ़ात में तो आपने उस दूध को नोश फरमा लिया।

چلیں۔ چنانچہ فقیر قدیری کی ''قدیری لائبریری'' میں جتنی بھی کتب فقہ موجود ہیں سب ہی میں یہ مسئلہ موجود ہے بلکہ بعض کتب میں تو حیلۂ شرعی کی فصل رکھی گئی ہے۔ ''نورالایضاح'' میں ہے ''فصل فی اسقاط الصوم والصلوٰۃ''۔ اسقاط (حیلۂ شرعی) کا صحیح طریقہ حضرات فقہاء کرام نے پوری تفصیلات کیساتھ تحریر فرمایا ہے۔ طریقۂ اسقاط (حیلۂ شرعی کا طریقہ) یہ ہے کہ میت کی عمر معلوم کیجائے اس میں سے نو سال عورت کے اور بارہ سال مرد کے نابالغی کے نکال دواب جتنے سال بچے اس میں حساب لگاؤ کہ کتنی مدت تک وہ بے نمازی رہا یا بے روزہ رہا۔ یا نمازی ہونے کے زمانے میں اسکی کتنی نمازیں باقی رہ گئیں زیادہ سے زیادہ نمازوں اور روزوں کا اندازہ لگالو جتنی نمازیں حاصل ہوں ہر نماز، ہر روزے کے عوض دو کلو پینتالیس گرام گیہوں یا چار کلو نوے گرام جَو خیرات کردو۔ تو ایک دن کی چھ نمازیں ہونگی پانچ فرض نمازیں اور ایک واجب نماز وتر کی۔ ان چھ نمازوں کا فدیہ بارہ کلو دو سو ستر گرام گیہوں ہوئے اور چوبیس کلو پانچسو چالیس گرام جَو ہوئے اور ایک ماہ کی نمازوں کا فدیہ تین سو اڑسٹھ کلو دس گرام ہوا اور جَو کا وزن سات سو چھتیس کلو بیس گرام ہوا۔ یہ غلہ لے یا اسکی قیمت اور اسکا کسی مسکین کو مالک کردے وہ مسکین اس مال کا کسی دوسرے کو مالک کردے یا سابقہ مالک جس نے فدیہ دیا تھا اسکو بطور ہبہ دیدے۔ وہ مالک پھر بطور فدیہ اس مسکین ومحتاج کو دیدے۔ ایسا کرنے سے ایک ماہ کا فدیہ ادا ہوتا رہے گا۔ گویا کہ بارہ مرتبہ ایسا کیا تو ایک سال کی نمازوں کا فدیہ ہوگیا۔ اسطرح جتنے سال کی نمازیں رہ گئی ہیں سبکا فدیہ ادا کردیا جائے۔ نماز کے فدیے سے فارغ ہوکر اسی طرح روزے کا حساب لگا کر انکا فدیہ دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم خاص سے میت کی مغفرت فرمادیگا اور یہ طریقہ اسقاط قدرے الفاظ کے اختلاف واختصار کے ساتھ فقہ کی ان کتابوں میں بھی موجود ہے (۱) نورالایضاح (۲) درمختار (۳) ردالمختار (۴) الاشباہ والنظائر (۵) فتاوٰہ ہندیہ عالمگیری (۶) خلاصۃ الفتاوی (۷) مراقی الفلاح شرح نورالایضاح (۸) بحرالرائق (۹) عینی شرح کنزالدقائق (۱۰) جامع الرموز (۱۱) معتمد ظہیریہ شرح مختصر النقایہ (۱۲) فتاوی قاضی خاں (۱۳) قرائد (۱۴) جواہر القول المختصر۔ وغیرہم۔

(۱۹۸۹) تطوع نفل عبادت کو کہتے ہیں کہ بندہ یہ عبادت اپنی خوشی سے کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض واجب نہیں فرمائی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نفلی روزوں پر ہمیشگی نہ فرماتے تھے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے سوائے ماہ رمضان مبارک کے کسی پورے ماہ کے روزے نہ رکھے۔ دوسرے مہینوں میں بھی روزے رکھتے مگر ماہ شعبان معظم میں روزے زیادہ رکھتے تھے۔ حدیث شریف کا آخری حصہ اپنے سے پہلے جملے کی تفسیر ہے کہ ''پورے شعبان معظم کے مہینے'' سے بھی اکثر مہینہ مراد ہے۔ کیونکہ یہ بھی ہوتا ہے کہ اکثر کیلئے کُل کا لفظ بول دیتے ہیں۔

(۱۹۹۰) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ہر مہینے میں نہ تو پورے مہینے روزے رکھے اور نہ کسی مہینے کو روزوں سے خالی چھوڑا تا کہ ہر ماہ میں کچھ دن روزے رکھنا سنت ہوں۔ آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے وصال شریف فرمایا۔

(۱۹۹۱) یہ صحابی ہر مہینے کے اخیر میں روزے رکھنے کے عادی تھے یا اسکی منت مان چکے تھے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے ماہ شعبان معظم کے اخیر کے روزے کی ممانعت سنکر انہوں نے شعبان معظم کے اخیر میں روزہ نہ رکھا۔ تب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہماری ممانعت ان لوگوں کیلئے ہے جو صرف شعبان معظم کے اخیر میں روزہ رکھیں۔ تم چونکہ ہر ماہ کے اخیر میں دو روزے رکھنے کے عادی ہو یا ان دو روزوں کی منت مان چکے ہو اسلئے تم اب بعد عید فطر دو روزے رکھ لینا۔

(۱۹۹۲) محرم سے مراد عاشورے کا دن ہے نہ کہ پورا ماہ محرم الحرام۔ ورنہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ بجائے ماہ شعبان معظم کے ماہ محرم الحرام کے روزے زیادہ رکھا کرتے چونکہ یوم عاشوراء ماہ محرم الحرام میں واقع ہوا ہے اور یوم عاشوراء میں بڑے بڑے اہم واقعات ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ مثلاً (۱) سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ کی قبولیت (۲) سیدنا حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا جودی پہاڑ پر ٹھہرنا (۳) سیدنا حضرت یعقوب علیہ السلام کا اپنے فرزندار جمند سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام سے ملنا

(۱۹۸۸) حدیث شریف: لَایُصَلِّی اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلَا یَصُوْمُ اَحَدٌ عَنْ اَحَدٍ وَلٰکِنْ یُطْعِمُ

ترجمہ: نہ نماز پڑھے کوئی کسی کی طرف سے اور نہ روزہ رکھے کوئی کسی کی طرف سے اور لیکن کھانا دے

عَنْهُ مَکَانَ کُلِّ یَوْمٍ مُدَّیْنِ مِنْ حِنْطَةٍ (رواہ فی سنن الکبریٰ)

اس کے بدلے ہر دن کی جگہ دو کلو پچیس گرام گیہوں۔

﴿بَابُ صِیَامِ التَّطَوُّعِ ترجمہ: نفلی روزوں کا باب﴾

(۱۹۸۹) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ

ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے رسول اللہ علیہ السلام روزہ رکھتے تھے کہ ہم کہتے تھے کہ

لَایُفْطِرُ وَیُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَصُوْمُ وَمَارَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

پیارے نبی روزے رکھنے نہ چھوڑینگے اور جب روزے نہ رکھتے تھے یہانتک کہ ہم کہتے روزے نہ رکھیں گے اور نہیں دیکھا میں نے پیارے رسول اللہ علیہ السلام کو

اِسْتَکْمَلَ صِیَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَارَأَیْتُهُ فِیْ شَهْرٍ اَکْثَرَ مِنْهُ صِیَامًا

پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں کسی مہینے کے کبھی سوائے ماہ رمضان شریف کے اور نہیں دیکھا میں نے پیارے رسول کو کسی مہینے میں زیادہ روزے رکھنے والا

فِیْ شَعْبَانَ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَتْ کَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ کُلَّهُ

بہ نسبت ماہ شعبان معظم کے اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت عائشہ نے کہ روزے رکھتے تھے پیارے رسول پورے ماہ شعبان معظم کے مہینے میں

وَکَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِیْلًا۔ (رواہ البخاری والمسلم)

اور روزہ رکھتے تھے ماہ شعبان المعظم میں مگر تھوڑے دنوں کے نہ رکھتے تھے۔

(۱۹۹۰) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَکَانَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَصُوْمُ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن شقیق سے مروی انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا حضرت عائشہ سے کہ کیا پیارے نبی علیہ السلام روزے رکھتے تھے

1996 हदीस शरीफ़:– हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि नहीं देखा मैंने प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम को कि रोज़ा रखने वाले हों अशरा जुलहिज्ज में कभी।

1997 हदीस शरीफ़:– बेशक एक सहाबी हाज़िर हुये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की खिदमते पाक में तो अर्ज़ किया उन्होंने आप रोज़े कैसे रखते हैं? तो नाराज़ हुये प्यारे रसूलुल्लाह उसकी बात से फिर जब देखी हज़रते उमर ने प्यारे नबी की नाराज़गी तो अर्ज़ किया हम राज़ी हैं अल्लाह तआला के रब होने से और इस्लाम के दीन होने से और हज़रत मौहम्मद मुस्तफ़ा सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम के नबी होने से और हम पनाह मांगते हैं अल्लाह तआला की नाराज़गी और उसके प्यारे नबी की नाराज़गी से तो हज़रते उमर लौटाते रहे (बार बार कहते रहे) यह कलाम यहाँ तक कि रफ़ा हो गयी नाराज़गी प्यारे नबी की फिर अर्ज़ किया हज़रते उमर ने कि वो शख्स कैसा है जो रोज़ा रखे उम्र भर? फ़रमाया प्यारे नबी ने न उसने रोज़े रखे न इफ़्तार किया या फ़रमाया प्यारे नबी ने न तू रोज़ा रख सका और न इफ़्तार कर सका, अर्ज़ किया हज़रते उमर ने क्या हाल है उस शख्स का जो शख्स रोज़ा रखता है दो दिन और नहीं रोज़ा रखता एक दिन? फ़रमाया प्यारे नबी ने कोई ताकत रखता है इसकी? अर्ज़ किया हज़रते उमर ने कैसा है वो शख्स कि रोज़ा रखता है एक दिन और नहीं रखता है एक दिन? फ़रमाया प्यारे नबी ने यह रोज़ा रचाने का तरीका हज़रते

(۴) سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا فرعون سے نجات پانا اور فرعون کا غرق ہونا (۵) سیدنا حضرت ایوب علیہ السلام کا شفا پانا (۶) سیدنا حضرت یونس علیہ السلام کا مچھلی کے پیٹ سے باہر تشریف لانا (۷) سیدنا حضرت ادریس علیہ السلام آسمانوں پر اٹھا لئے گئے (۸) سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر اٹھالئے گئے (۹) سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت باسعادت ہوئی (۱۰) سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام، خلیل اللہ کے لقب سے مشرف ہوئے (۱۱) نارنمرود گلزار ہوئی (۱۲) سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام کو سلطنت عطا ہوئی (۱۳) سیدنا حضور امام عالیمقام شہید اعظم حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت (۱۴) قیامت قائم ہونا۔ سیدنا حضور غوث اعظم دستگیر بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ''یوم عاشوراء کی ایک اور فضیلت یہ ہے کہ اسی دن سیدنا حضور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت ہوئی (غنیۃ الطالبین اردو)۔ ان واقعات کی وجہ سے پورے ماہ محرم الحرم کو اللہ تعالیٰ کا مہینہ فرمایا گیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا محبوب مہینہ۔ گویا کہ جو اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کا ہوجاتا ہے وہ اللہ والا ہوجاتا ہے۔ یہ قانون بھی معوم ہوا جس دن یا جس مہینے میں کوئی اہم واقعہ یا کام ہوا ہو اس دن اور اس ماہ میں عبادتیں کرنا بہتر ہے۔ لہٰذا ماہ ربیع الاول شریف ربیع الثانی شریف ماہ جمادی الاولیٰ ماہ رجب کی ستائیسویں اور چھٹی شریف افضل تاریخیں ہیں اور ان میں مالی، بدنی عبادات نماز روزہ قرآن خوانی نعت ومناقب خوانی میلاد شریف نذر ونیاز کرنا بہتر ہے۔ حضرات صوفیاء کرام بہت سے اعمال کی زکوٰۃ یوم عاشوراء کو ادا کرتے ہیں۔ یوم عاشوراء ہی کو کشتی نوح میں سب سے پہلا حلیم (کھچڑا) سیدنا حضرت نوح علیہ السلام کے حکم پر بنا اور آپ کے اصحاب نے پکایا اور حضرت نوح علیہ السلام اور آپکے اصحاب نے کھایا۔ کھچڑا پکانا کھانا عاشورے کے دن سنت نوحی ہے۔ اس حدیث شریف میں نماز فرض سے مراد نماز پنجگانہ ہے مع سنن مؤکدہ اور وتر واجب کے اور رات کی نماز سے نماز تہجد مراد ہے۔ فرائض ووتر اور سنن مؤکدہ کے بعد تہجد کی نماز کا درجہ ہے۔ اسلئے کہ اس میں مشقت زیادہ ہے اور دکھاوا بھی نہیں ہے کہ اکثریت میٹھی نیند سو رہی ہے اور یہ محو عبادت ہے۔ حضور قلب بھی بھرپور ہوتا ہے۔ نماز تہجد سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ پر فرض تھی۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور کچھ حصے میں رات کے تو تہجد کی نماز پڑھئے جو زیادہ ہے آپ کیلئے (بصیرۃ الایمان افادہٗ قادری معینی ص ۶۸۴) ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) جدا ہوتی ہیں کروٹیں انکی سونے کی جگہ سے پکارتے ہیں مالک کو اپنے خوف کرتے ہوئے اور امید کرتے ہوئے اور اس میں سے جو ہم نے رزق دیا ہے انکو خرچ کرتے ہیں (بصیرۃ الایمان افادہٗ قادری معینی ص ۱۰۰۴) ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور جو لوگ رات گزارتے ہیں اپنے مالک کیلئے سجدہ کرتے ہوئے اور کھڑے ہوکر (بصیرۃ الایمان افادہٗ قادری معینی ص ۸۷۴) ہر مسلمان کو نماز تہجد کا پابند ہونا چاہئے اسکی بڑی فضیلت ہے۔

(۱۹۹۳) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ یوم عاشوراء کے روزے کا سال بھر انتظار فرماتے اور اسکی جستجو وتلاش میں رہتے اور یہ تلاش اتفاقاً نہ تھی بلکہ یوم عاشوراء کے روزے کی فضیلت کے باعث تھی۔ یوم عاشوراء کی فضیلت کے اسباب تو ابھی بیان ہوچکے ہیں اور ماہ رمضان مبارک کی فضیلت یہ ہے کہ (۱) نزول قرآن کریم کا مہینہ (۲) اس میں شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر (۳) اسکا آخری عشرہ زمانۂ اعتکاف ہے (۴) اس میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے جبریل امین قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے (۵) اس میں دوزخ بند رہتی ہے (۶) جنت کے دروزے کھلے رہتے ہیں (۷) شیخ نجدی مع اسٹاف بندی بنائے جاتے ہیں (۸) آسمان کے دروزے کھولدئے جاتے ہیں (۹) مومن کا رزق بڑھادیا جاتا ہے (۱۰) رحمت کے دروازے کھولدئے جاتے ہیں (۱۱) آسمان کے دروازے کھولدئے جاتے ہیں (۱۲) اول عشرہ رحمت ہے (۱۳) دوسرا عشرہ مغفرت ہے (۱۴) آخری عشرہ جہنم سے چھٹکارے کا ہے۔ اسلئے ماہ رمضان مبارک دوسرے مہینوں سے افضل ہے۔ قریش مکہ عاشورے کا روزہ رکھتے تھے اور ہجرت سے پہلے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا بھی عمل مبارک یہی تھا۔ ہجرت کے بعد اسلام میں یوم عاشوراء کا روزہ فرض ہوگیا۔ پھر

شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ اِلَّا رَمَضَانَ

کسی مہینے کے پورے؟ فرمایا حضرت عائشہ نے میں نہیں جانتی اس کو کہ روزے رکھے ہوں پیارے نبی نے کسی مہینے کے پورے سوائے رمضان مبارک کے

وَلَا اَفْطَرَهُ كُلَّهُ حَتّٰى يَصُوْمَ مِنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ (رواہ مسلم)

اور نہ روزے چھوڑے پیارے نبی نے کسی مہینے کے مگر روزے رکھے اس مہینے کے کچھ یہاں تک کہ تشریف لیگئے اپنے راستے پر۔

(۱۹۹۱) حدیث شریف: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ سَأَلَهُ

ترجمہ: حضرت عمران ابن حصین سے مروی وہ روایت فرماتے ہیں پیارے نبی ﷺ سے بیشک پیارے نبی نے دریافت فرمایا ان سے

اَوْسَاَلَ رَجُلًا وَعِمْرَانُ يَسْمَعُ فَقَالَ يَا اَبَا فُلَانٍ اَمَا صُمْتَ سُرَرِ شَعْبَانَ

یا کسی اور شخص سے اور حضرت عمران سن رہے تھے کہ فرمایا پیارے نبی نے اے ابوفلاں کیا تم نے روزے رکھے شعبان معظم کے اخیر کے؟

قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ۔ (رواہ البخاری والمسلم)

تو عرض کیا حضرت عمران نے نہیں، فرمایا پیارے نبی نے تو جب روزے رکھ چکو تو روزے رکھ لینا دو دن کے۔

(۱۹۹۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے افضل روزے ماہ رمضان شریف کے بعد اللہ تعالیٰ کے مہینے

الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ (رواہ مسلم)

محرم الحرام کے ہیں اور افضل نماز فرض نمازوں کے بعد رات کی نماز ہے۔

(۱۹۹۳) حدیث شریف: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَحَرّٰى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہیں دیکھا میں نے پیارے نبی ﷺ کو کہ تلاش فرماتے ہوں کسی دن کے روزوں کو

عَلٰى غَيْرِهٖ اِلَّا هٰذَا يَوْمَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِيْ شَهْرَ رَمَضَانَ (رواہ البخاری والمسلم)

فضیلت دیتے ہوئے اس کو دوسرے روزوں پر سوائے اس یوم عاشوراء کے اور اس مہینے کے یعنی ماہ رمضان کے۔

दाऊद अलैस्सिलसम का है, हज़रते उमर ने कैसा है वो शख्स कि रोज़ा रखता है एक दिन और नहीं रखता है दो दिन? फ़रमाया प्यारे नबी ने मैं चाहता हूँ ताकत अता फ़रमाई जाये मुझे इसकी, फिर फ़रमाया प्यारे नबी ने तीन रोज़े हर महीने के और माहे रमज़ान शरीफ़ से माहे रमज़ान शरीफ़ तक तो यह रोज़े हैं उम्र भर के, अरफ़े के दिन को रोज़ा मैं यकीन करता हूँ अल्लाह तआला पर यह कि कफ़्फ़ारा बना दे साल भर का जो उस रोज़े से पहले है और साल भर का जो इस रोज़े के बाद है और आशूरा के दिन का रोज़ा मैं यकीन करता हूँ अल्लाह तआला पर यह कि कफ़्फ़ारा बना दे साल भर का जो इस आशूरे के रोज़े से पहले है।

1998 हदीस शरीफ़:– सुवाल किया गया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से पीर के रोज़े के बारे में तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि उसी दिन में तो मेरी विलादत मुबारका हुई है और उसी दिन में नाज़िल फ़रमाया गया कुरआने करीम मुझपर।

1999 हदीस शरीफ़:– हज़रते मआज़ अदविया से मरवी बेशक उन्होंने दरयाफ़्त किया हज़रते आयशा से कि क्या प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम रोज़े रखते थे हर महीने में तीन दिन? फ़रमाया हज़रते आयशा ने हाँ! मैंने अर्ज़ किया महीने के किन दिनों में रोज़े रखते थे प्यारे नबी? फ़रमाया हज़रते आयशा ने कि नहीं परवाह फ़रमाते थे कि महीने के किन दिनों में रोज़ा रखें।

ماہ رمضان شریف کے روزوں کی فرضیت سے یوم عاشورے کے روزے کی فرضیت تو منسوخ ہوگئی مگر سنیت واستحباب اب بھی باقی ہے۔روزہ تو یوم عاشوراء کا افضل ہے اور دن ''یوم عرفہ'' کا افضل ہے کیونکہ یوم عرفہ حج کا دن ہے (مرقاۃ شریف)۔

(۱۹۹۴) ہجرت سے پہلے عاشورے کے روزے کا حکم وجوبی ہے اور بعد ہجرت رمضان شریف کے روزوں کی فرضیت کے بعد عاشورے کے روزے کا حکم استحبابی ہے۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے بعد ہجرت مدینے شریف کے یہودیوں کو روزہ رکھتے پایا اور پھر یہود سے اس عاشورے کے روزے کی وجہ دریافت فرمائی تو یہود نے کہا کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون سے نجات دی کہ اسکو غرق فرمادیا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ''ہم زیادہ حقدار ہیں حضرت موسیٰ کے ساتھ تم سے'' یہ ارشاد فرما کر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے مسلمانوں پر عاشورے کا روزہ فرض فرمادیا۔ پھر روزۂ رمضان شریف کی فرضیت سے عاشورے کے روزے کی فرضیت منسوخ ہوگئی۔استحباباً یوم عاشوراء کا روزہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ خود بھی رکھتے رہے اور حضرات صحابۂ کرام کو بھی حکم فرماتے رہے اور یہ واقعہ جو حدیث شریف میں مذکور ہے ۱۰ھ کا ہے۔حضرات صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ اگر ہم یوم عاشوراء کی تعظیم کرینگے تو یہود سے مشابہت ہوجائیگی اور کفار سے مشابہت حرام ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہم یہود کی مشابہت سے اسطرح بچ جائینگے کہ وہ صرف یوم عاشوراء کا رزہ رکھتے ہیں اور ہم نویں محرم الحرام کا بھی روزہ رکھیں گے تا کہ مشابہت دور ہوجائے اس مشابہت کی وجہ سے نیک کام بند نہ فرمائینگے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اگلے سال تک بقید حیات ظاہری دھرتی کے سینے پر جلوہ گر نہ رہے اور اسی سال بارہ ربیع الاول شریف کو وصال شریف فرمایا۔ حضرات فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ اب سنت یہی ہے کہ ۹۔۱۰ محرم الحرام کے روزے رکھے جائیں۔ یہ سنت قولی تو صراحتاً ہیں اور سنت فعلی ارادۃً ہیں بزرگوں کی یادگاریں قائم کرنا ناجائز نہیں بلکہ اسلامی تعلیم ہے۔ پنجگانہ نمازوں کی رکعتیں، عید قرباں، حج وقربانی یہ تمام ارکان حضرات انبیاء کرام کی یادگاریں ہیں۔لہٰذا اعراس مبارکہ، عید میلاد النبی ﷺ، عید معراج النبی ﷺ یہ تمام مراسم اہلسنت شریعت اسلامیہ میں محبوب ومطلوب ومندوب ہیں۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ باذن وعطاء الٰہی احکام کے مالک ومختار ہیں کہ عاشورے کے روزے کی فرضیت کی کوئی آیت کریمہ نہیں۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے جب چاہا فرض فرمادیا جب چاہا فرضیت منسوخ فرما کر مستحب قرار دیدیا۔شعر:

خدا نے ایسا دیا اختیار آقا کو
جسے وہ چاہیں حلال اور جسے حرام کریں (یا نبی)

کفار سے ہر مشابہت بُری نہیں ہے بلکہ بُری باتوں بُرے کاموں میں تشبہ حرام ہے اور ان کاموں میں تشبہ حرام ہے جسے اسلام نے انکا قومی یا مذہبی نشان قرار دیدیا ہو جیسے ہیٹ، گاندھی کیپ، ٹائی وغیرہا۔تشبہ اور اشتراک میں فرق ہے۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ۱۰ھ تک یوم عاشوراء کا ایک ہی روزہ رکھا اور حضرات صحابۂ کرام پر بھی اس روزے کو حرام نہ فرمایا۔تھوڑا سا بھی فرق کردینے سے تشبہ اٹھ جاتا ہے۔تشبہ کے بہانے عبادات بند نہ کیجائیں۔وہ لوگ عبرت پکڑیں جو میلاد شریف کو کنہیا کے جنم سے اور نیاز وفاتحہ شریف کو کناگتوں سے تشبیہ دیکر حرام کہتے ہیں۔وہ یزیدی بھی دیدۂ عبرت کھولیں جو کہتے ہیں کہ ڈھول تاشہ دف نقارے یزید کے یہاں بجے تھے لہٰذا اعلان حسینی کیلئے ڈھول تاشہ دف اور نقارے بجانا حرام ہے۔نیت بدل جانے سے احکام بدل جاتے ہیں۔یزید اور یزیدیوں کی نیت بد رہی ہوگی اور انہوں نے ڈھول تاشے اور دف ونقارے نیت بد سے بجائے ہونگے۔مگر اہلسنت عاشقان حسینی تو یہ کام برائے تشہیر حسینی کرتے ہیں اور اسی طرح تعزیہ شریف بھی تشہیر حسینی کا بہترین ذریعہ ہے۔تفصیلات کیلئے فقیر قدیری کی کتاب ''تعزیہ شریف کا شرعی حکم'' ملاحظہ فرمائیے۔سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو اپنے وصال شریف کا علم تھا کہ اس سال وصال شریف ہوگا اسی لئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر بقید حیات ظاہری رہے تو نویں محرم الحرام کا روزہ بھی رکھیں گے۔شعر:

(۱۹۹۴) حدیث شریف: عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِذَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جب روزہ رکھا پیارے رسول اللہ ﷺ نے یوم عاشوراء کا

وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ يَوْمٌ يُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَ

اور حکم فرمایا عاشورے کے روزہ رکھنے کا تو عرض کیا حضرات صحابہ نے یارسول اللہ! بیشک یہ یوم عاشوراء وہ دن ہے کہ تعظیم کرتے ہیں جس کی یہود و

النَّصَارٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ (رواہ مسلم)

نصاریٰ، تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ اگر میں بقید حیات ظاہری رہا تو آنے والے سال میں روزہ رکھوں گا میں نویں محرم الحرام کا بھی۔

(۱۹۹۵) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ

ترجمہ: حضرت ام فضل بنت حارث سے مروی کہ کچھ لوگوں نے آپس میں گفتگو کی حضرت ام فضل کے پاس عرفے کے دن

فِيْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَصَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَيْسَ بِصَائِمٍ

پیارے رسول اللہ ﷺ کے روزے کے بارےمیں تو کہا بعض نے انمیں سے کہ پیارے نبی روزے دار ہیں اور کہا بعض نے انمیں کے نہیں ہیں روزے دار

فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَوَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهٖ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهٗ (رواہ البخاری والمسلم)

تو بھیجا حضرت ام فضل نے انکی خدمت میں دودھ کا پیالہ اور پیارے نبی جلوہ گر تھے اپنے اونٹ پر میدان عرفات میں تو آپنے اس دودھ کونوش فرمالیا۔

(۱۹۹۶) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَارَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَائِمًا فِى الْعَشْرِ قَطُّ (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ نہیں دیکھا میں نے پیارے رسول اللہ ﷺ کو کہ روزے رکھنے والے ہوں عشرۂ ذوالحجہ میں کبھی۔

(۱۹۹۷) حدیث شریف: اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ كَيْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ

ترجمہ: بیشک ایک صحابی حاضر ہوئے پیارے نبی ﷺ کی خدمت پاک میں تو عرض کیا انہوں نے کہ آپ روزے کیسے رکھتے ہیں؟ تو ناراض ہوئے

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قَوْلِهٖ فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ غَضَبَهٗ قَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا

پیارے رسول اللہ ﷺ اس کی بات سے پھر جب دیکھی حضرت عمر نے پیارے نبی کی ناراضگی تو عرض کیا ہم راضی ہیں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے سے

2000 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया जिसने रोज़े रखे माहे रमज़ान शरीफ़ के फिर उसके बाद 6 रोज़े रखे शव्वाले मुकर्रम के महीनें में तो है उम्र भर के रोज़ों की तरह।

2001 हदीस शरीफ़:– मना फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने रोज़ा रखने से ईद की दिन और कुरबानी के दिनो में।

2002 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने नहीं जाइज़ है रोज़ा ईदुल फित्र और ईदे कुरबां के दिनों में।

2003 हदीस शरीफ़:– फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने अय्यामे तशरीक खाने और पीने और ज़िकरूल्लाह के दिन हैं।

2004 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने न रोज़ा रखे कोई तुममें का जुमे के दिन मगर यह कि रोज़ा रखे उससे पहले या उसके बाद।

2005 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मत खास करो जुमे की रात को शब बेदारी के लिये दूसरी रातों के और न खास करो जुमे के दिन को रोज़े के लिये दूसरे दिनों के दरमियान मगर यह कि हो जुमे का दिन उस रोज़े में कि रखता ही है रोज़ा उस रोज़ जुमे में कोई तुममें का।

لفظ ''اگر'' نے ہم کو یہ نکتہ دیدیا ہے

دنیا سے کب ہے جانا سرکار جانتے ہیں (انتخاب قدیری)

(۱۹۹۵) یہ واقعہ حجۃ الوداع میں عرفے کے دن میدان عرفات میں پیش آیا۔ سیدتنا حضرت ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام نامی ''لُبابہ'' ہے آپ سیدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ محترمہ ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ السلام کی چچی جان ہیں اور سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس اور سیدنا حضرت فضل ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ صاحبہ ہیں اور سیدتنا ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن ہیں۔ آپ بڑی دانا و بینا تھیں۔ حضرات صحابۂ کرام کے اختلاف کو کس خوبصورتی سے طے فرمادیا۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ السلام کو دودھ مرغوب تھا۔ عرفے کا روزہ غیر حاجی کیلئے سنت ہے حاجی کیلئے سنت نہیں ہے۔ بلکہ ایسے حجاج کرام جو روزہ رکھ کر ارکان حج مبارک ادا نہ کرسکیں تو انکے لئے تو عرفے کا روزہ مکروہ ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ السلام کا اونٹ پر جلوہ افروز ہوتے ہوئے دودھ نوش فرمانا اسی کی تعلیم ہے۔

(۱۹۹۶) سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے دیکھنے کی نفی فرمارہی ہیں نہ کہ اصل روزے کی۔ اگر نفی وثبوت والی احادیث کریمہ میں تعارض ہوتو ثبوت والی احادیث کریمہ کو ترجیح ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ ان احادیث کریمہ کے خلاف نہیں جن میں عشرۂ ذوالحجہ کا ذکر آیا ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ السلام نویں ذوالحجہ کو روزہ رکھتے تھے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ عشرۂ ذوالحجہ کا ہر روزہ ایک سال کے روزوں کی برابر ہے اور اس میں ہر رات کا قیام شب قدر کے قیام کے برابر ہے۔ سیدنا حضرت امام محمد غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رمضان مبارک کے بعد ذوالحجہ کے پہلے عشرے کی عزت ہے۔

(۱۹۹۷) سائل کا انداز سوال غیر مناسب تھا۔ اسلئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ السلام کے چہرۂ پاک پر آثار جلال نمایاں ہوگئے۔ جسے سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھانپ لیا۔ سائل کو چاہئے تھا کہ اپنے بارے میں سوال کرے نہ کہ خود مفتی کے بارے میں سوال کیا جائے۔ انہیں یہ پوچھنا تھا کہ یارسول اللہ میں روزے کس طرح رکھا کروں پھر یہ کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ السلام کبھی زیادہ رزے رکھتے تھے اور کبھی کم روزے رکھتے تھے تو جواب میں دشواری لازمی امر ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ السلام بہت سے اعمال صالحہ کم کیا کرتے تھے تاکہ امت پر دشواری نہو بلکہ امت پر آسانی رہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ السلام تبلیغ اسلام' حقوق ازواج مطہرات 'اور سلطنت اسلامی کے انتظام' مہمانوں کی تواضع و مدارات کے اہتمام میں مشغول رہتے تھے جسکی وجہ سے روزے کم رکھتے تھے مگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ السلام کو تھوڑے اعمال پر ثواب زیادہ ہی عطا ہوتا تھا جو اوروں کو زیادہ اعمال پر بھی نہیں ملتا۔ ہوسکتا ہے کہ وہ سائل سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ السلام کے روزوں کو سنکر انہیں کم خیال کرتے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام مسلمانوں کی آواز ہوکر عرض کیا کہ یارسول اللہ سوالات میں جو نامناسب انداز ہوجاتا ہے اسکی وجہ یہ نہیں ہے کہ ہم آپکے مراتب کا انکار کرتے ہیں بلکہ محض آپکے دربار کے آداب کی ناواقفی کی بنا پر ہے ورنہ۔ شعر:

ہے نذر نبی جان و مال اللہ اللہ

تمام اپنے اہل و عیال اللہ اللہ (یانبی)

سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی علیہ السلام کی ناراضگی پر اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہوجاتا ہے اسلئے حضرت عمر نے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا بھی ذکر فرمایا۔ اللہ و رسول کے غضب سے سوائے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیجاہ کے کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ کی خوشامد و محابت عاجزی و انکساری نے ناراضگی کے ماحول کو رضا و خوشی کے ماحول میں بدلدیا اور آپنے مناسب انداز میں سوالات پیش کئے بارگاہ رحمت سے تسلی و تشفی بخش جوابات کی بوچھار ہونے لگی۔ عاجزی و خوشامد بہت اکسیر ہوتی ہے۔ مسلسل روزے رکھنا ہر کس و ناکس کا کام نہیں ہے۔ زندگی بھر روزہ رکھنے میں وہ پانچ روزے بھی آجائیں گے جنکا رکھنا حرام ہے ایک عید فطر کا اور چار عید قرباں کے ان دنوں میں روزے رکھنا گنہگاری کا سبب ہے۔ عمر بھر روزے رکھنے میں انکے لئے ممانعت

وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ

اور اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے نبی ہونے سے اور ہم پناہ مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ کی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اسکے پیارے نبی کی ناراضگی سے

فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهٗ فَقَالَ عُمَرُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ

تو حضرت عمر لوٹاتے رہے (بار بار کہتے رہے) یہ کلام یہاں تک کہ رفع ہوگئی ناراضگی پیارے نبی کی پھر عرض کیا حضرت عمر نے کہ وہ شخص کیسا ہے جو روزے رکھے

الدَّهْرَ كُلَّهٗ قَالَ لَاصَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْقَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ

عمر بھر؟ فرمایا پیارے نبی نے نہ اس نے روزے رکھے نہ افطار کیا یا فرمایا پیارے نبی نے نہ تو روزہ رکھ سکا اور نہ افطار کر سکا، عرض کیا حضرت عمر نے

كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيْقُ ذٰلِكَ اَحَدٌ قَالَ

کیا حال ہے اس شخص کا جو روزہ رکھتا ہے دو دن اور نہیں روزہ رکھتا ہے ایک دن؟ فرمایا پیارے نبی نے کوئی طاقت رکھتا ہے اسکی؟ عرض کیا حضرت عمر نے

كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوٗدَ قَالَ

کیسا ہے جو شخص کہ روزہ رکھتا ہے ایک دن اور نہیں رکھتا ہے ایک دن فرمایا پیارے نبی نے یہ روزہ رکھنے کا طریقہ حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے عرض کیا حضرت عمر نے

كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُّ اَنِّىْ طُوِّقْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ

کیسا ہے جو شخص کہ روزہ رکھتا ہے ایک دن اور روزہ نہیں رکھتا ہے دو دن؟ فرمایا پیارے نبی نے میں چاہتا ہوں طاقت عطا فرمائی جائے مجھے اسکی پھر فرمایا

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلٰثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ

پیارے نبی ﷺ نے تین روزے ہر مہینے کے اور ماہ رمضان شریف سے ماہ رمضان شریف تک تو یہ روزے ہیں عمر بھر کے، عرفے کے دن کا روزہ

اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِىْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِىْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ

میں یقین کرتا ہوں اللہ تعالیٰ پر یہ کہ کفارہ بنادے سال بھر کا جو اس روزے سے پہلے ہے اور سال بھر کا جو اس روزے کے بعد ہے اور عاشورے کے دن کا روزہ

اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِىْ قَبْلَهٗ (رواہ مسلم)

میں یقین کرتا ہوں اللہ تعالیٰ پر یہ کہ کفارہ بنادے سال بھر کا جو اس عاشورے کے روزے سے پہلے ہے۔

2006 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने रोज़ा रखा एक दिन अल्लाह तआला की राह में तो दूर फ़रमा देगा अल्लाह तआला उसकी ज़ात को आग से सत्तर साल की राह के बराबर।

2007 हदीस शरीफ़:– हज़रते अब्दुल्लाह इब्ने अमर इब्ने आस से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया मुझसे प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐ अब्दुल्लाह! क्या मुझे खबर नहीं है कि बेशक तुम रोज़ा रखते हो दिन में और इबादत करते हो रात में तो मैंने अर्ज़ किया हाँ या रसूलुल्लाह! फ़रमाया प्यारे रसूल ने ऐसे न किया करो रोज़े भी रखो और रोज़े छोड़ भी दिया करो, रात को इबादत भी किया करो और सो जाया भी करो, इस लिये कि तुम्हारे जिस्म का भी तुम पर हक़ है और बेशक तुम्हारी आंखों का भी तुम पर हक़ है और बेशक तुम्हारी शरीके हयात का भी तुम पर हक़ है और तेरे मुलाक़ाती का भी तुझ पर हक़ है कि न रखे उसने रोज़े जिसने रोज़े रखे उम्र भर तीन दिनों के रोज़े हर महीने के उम्र भर के रोज़े हैं रखो तुम हर महीने तीन दिनों के रोज़े और पढ़ा करो एक कुरआने करीम हर महीने, मैंने अर्ज़ किया बेशक मैं ताकत रखता हूँ इससे ज़्यादा की, फ़रमाया प्यारे रसूल ने तुम रोज़े रख लिया करो बेहतेरीन रोज़े हज़रते दाऊद अलैहे सलाम के हैं एक दिन रोज़ा और एक दिन इफ़्तार और पढ़ा करो कुरआने करीम पूरा सात रातों में और न ज़्यादा करो इस पर।

2008 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम रोज़ा रखते थे पीर का और जुमेरात का।

ہے جواس پر قدرت نہ رکھتے ہوں اور مشقت جھیل کر نفس کو ہلاکت میں ڈال کر روزے رکھے اور عمر بھر روزوں کی وجہ سے حق والوں کے حقوق بھی ادا نہ ہو پائیں۔ اگر مذکورہ قباحتیں نہ ہوں تو پھر مسلسل روزہ رکھنا بھی درست ہے۔ سیدنا حضرت ابوطلحہ انصاری سیدنا حضرت حمزہ ابن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہما زمانۂ نبوی ہی میں ان مذکورہ پانچ دنوں کے علاوہ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ان حضرات کے روزہ رکھنے پر مطلع ہونے کے بعد بھی منع نہیں فرمایا۔ حدیث شریف: جو ہمیشہ روزے رکھے اس پر دوزخ ایسی تنگ ہو جائیگی جیسے نوے کا عقد کہ کلمہ شریف کی انگلی کی نوک انگوٹھے کی جڑ میں لگا دیجائے۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چالیس سال مسلسل روزے رکھنا بھی اس ممانعت کے زد پر نہیں کیونکہ وہ قباحتیں یہاں موجود نہ تھیں۔ حضرات صوفیاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا یہ تنبیہ ہے ان روزے داروں کیلئے جو ہمیشہ روزے رکھنے کی وجہ سے روزے کے ایسے عادی ہو جائیں کہ انہیں روزے سے بھوک و پیاس وغیرہا کی تکلیف ہی قطعاً محسوس نہ ہو۔ یہ عمر بھر کے ان روزوں سے متعلق گفتگو تھی جن میں صبح کو سحری اور شام کو افطار ہے۔ ایک وہ کراماتی روزہ ہے جو سیدنا مدار العالمین حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکنپور شریف نے پونے چھ سو سال کا رکھا جس میں نہ سحری ہے اور نہ افطار۔ بس بھارت واسیوں کو دین کی تبلیغ فرمانا۔ شعر:

پڑھانے دین کا کلمہ مدار العالمیں آئے

پلانے جام کوثر کا مدار العالمیں آئے (یارسول)

''دو دن روزہ ایک دن افطار'' یہ روزے بھی عام لوگوں کی پریشانی ودشواری کا باعث ہونگے۔ لوگوں کے کاروبار ٹھپ ہو جائیں گے البتہ اگر یہ قباحت نہ ہو تو پھر اسطرح روزہ رکھنا درست ہوگا۔'' ایک دن روزہ ایک دن افطار'' یہ طریقہ بھی عوام کیلئے مشکلات کا سبب ہوگا یہ تو حضرت داؤد علیہ السلام کی شان تھی جو اسطرح روزہ رکھتے تھے۔ خواص کیلئے داؤدی طرز پر روزے رکھنا بہتر ہے۔ حدیث شریف: سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا بہترین روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے ہیں۔'' ایک دن روزہ دو دن افطار'' یہ روزے میری امت کیلئے بہترین ہیں اگر میں موقع پاتا تو میں یہ روزے رکھ کر اپنی امت کیلئے اس انداز سے روزے رکھنے کو سنت بھی بنا دیتا مگر میرے ذمہ تبلیغ وتعلیم، حقوق ازواج مطہرات اور حکومت وسلطنت کا اہتمام وانصرام مجھے یہ والے روزے رکھنے کی مہلت وموقع نہیں دیتا۔ ورنہ میں یہ والے روزے رکھنے لگوں تو کمزور مسلمان بھی اس سنت پر عمل کر کے اپنے کاروبار، تجارت وغیرہ سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ کوئی نادان اس حدیث شریف سے یہ تأثر دینے کی مذموم کوشش نہ کرے کہ معاذ اللہ تعالیٰ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اتنے کمزور و بے طاقت تھے کہ ان روزوں کی بھی پابندی نہ فرما سکتے تھے۔ یہ تو صرف تعلیم وتبلیغ کی خاطر تھا ورنہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے غلاموں نے ہی یہ سب کچھ کر دکھایا ہے۔ سیدنا حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ تین سال تک پانی نہ پیا اور آپ ہی کے مرید وخلیفہ سیدنا حضور زندہ شاہ مدار مکنپوری کا حال آپ ابھی پڑھ چکے ہیں۔''

ہر ماہ میں تین روزے رکھنا'' تیرھویں چودھویں پندرھویں تاریخ قمری کے روزے رکھ لئے جائیں۔ انہیں ایام بیض کہتے ہیں اور انکے روزوں کو ایام بیض کے روزے کہا جاتا ہے۔ پورے مہینہ رمضان شریف کے روزے رکھ لئے جائیں تو ان سے تمام عمر کے روزوں کا ثواب مل جاتا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) جو لائے ایک نیکی تو اسکے لئے دس ہیں اس جیسی (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۳۵۲) اس قرآنی بشارت کی روشنی میں تین کو دس سے ضرب دیجئے تو تیس ہو گئے لہٰذا ہر مہینے تین روزے رکھ لئے جائیں تو ہر ماہ تیس روزوں کا ثواب مل جائیگا۔ اس حساب سے تمام عمر کے رزوں کا ثواب میسر آجائیگا۔ شعر:

انعام خاص رب کا ہے امت پہ آپ کی

اعمال مختصر کا زیادہ ثواب ہے (یانبی)

یوم عرفہ یعنی ۹ ذوالحجہ کا روزہ اگلے پچھلے دو سال کے صغیرہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور اگر گناہ صغیرہ نہ ہوں تو درجات بلند کر دیتا ہے۔ گناہ کبیرہ بغیر توبہ اور بندے کے حقوق ادا کئے بغیر معاف نہ ہونگے۔ حضرات علماء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ اگلے سال کے گناہ

(۱۹۹۸) حدیث شریف: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيْهِ
ترجمہ: سوال کیا گیا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر (دوشنبہ) کے روزے کے بارے میں تو فرمایا پیارے رسول نے کہ اسی دن میں
وُلِدْتُ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ۔ (رواہ مسلم)
تو میری ولادت مبارکہ ہوئی ہے اور اسی دن میں نازل فرمایا گیا قرآن کریم مجھ پر۔

(۱۹۹۹) حدیث شریف: عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَصُوْمُ
ترجمہ: حضرت معاذہ عدویہ سے مروی بیشک انہوں نے دریافت کیا حضرت عائشہ سے کہ کیا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے
مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ
ہر مہینے میں تین دن؟ فرمایا حضرت عائشہ نے ہاں، میں نے عرض کیا مہینے کے کن دنوں میں روزے رکھتے تھے پیارے نبی؟
قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ مِنْ اَيِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ (رواہ مسلم)
فرمایا حضرت عائشہ نے کہ نہیں پرواہ فرماتے تھے کہ مہینے کے کن دنوں میں روزے رکھیں۔

(۲۰۰۰) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ
ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے روزے رکھے ماہ رمضان شریف کے پھر اس کے بعد روزے رکھے
ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالَ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ (رواہ مسلم)
۶ چھ شوال مکرم کے مہینے میں تو ہے عمر بھر کے روزوں کی طرح۔

(۲۰۰۱) حدیث شریف: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ (رواہ البخاری والمسلم)
ترجمہ: منع فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے سے عید کے دن اور قربانی کے دنوں میں۔

(۲۰۰۲) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا صَوْمَ فِيْ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى (رواہ البخاری والمسلم)
ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز ہے روزہ عید الفطر اور عید قرباں کے دودنوں میں۔

2009 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने कि पेश किये जाते हैं आमाल पीर और जुमेरात को तो मैं महबूब रखता हूँ कि पेश किया जाये मेरा अमल इस हालत में कि मैं रोज़ेदार हूँ।
2010 हदीस शरीफ़:– हज़रते अबू ज़र से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ऐ अबू ज़र जब तुम रोज़े रखो महीने में तीन दिन तो रोज़े रखो तेरहवीं चौदहवीं और पन्द्रहवीं के।
2011 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम रोज़ा रखते थे हर महीने के शुरु में तीन दिन और कम ही इफ़्तार फ़रमाते थे जुमे के दिन।
2012 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम रोज़े रखते थे एक महीने में सनीचर इतवार और पीर के और दूसरे महीने में मंगल बुद्ध और जुमेरात के।
2013 हदीस शरीफ़:– हज़रते उम्मे सलमा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम फ़रमाया करते थे मुझको यह कि मैं रोज़े रखूँ तीन दिनों के हर महीने में पहला उन रोज़ों में का पीर का और जुमेरात का हो।
2014 हदीस शरीफ़:– दरयाफ़्त किया गया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम से उम्र भर के रोज़ों के वारे में तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि बेशक तुम्हारी बीवी का तुम पर हक़ है, रोज़े रखो रमज़ान

مٹانے کا مطلب یہ ہے کہ اسے گناہ سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ یہ حدیث شریف غیر حجاج کیلئے ہے حجاج کرام کو تو عرفات کے میدان میں اس دن روزہ نہ رکھنا ہی بہتر ہے۔ اس حدیث شریف سے پتہ چل رہا ہے کہ یوم عرفہ کا روزہ عاشورے کے روزے سے افضل ہے کیونکہ یوم عرفے کا روزہ تو دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے اور یوم عاشورہ کا روزہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ مگر عاشورے کا دن بعض دوسرے اعتبارات سے عرفے کے دن سے بہتر ہے۔

(۱۹۹۸) سوال کا مقصد یا تو یہ تھا کہ پیر کے دن روزہ رکھنا کیسا ہے اور اسکا ثواب کیا اور کتنا ہے۔ یا یہ کہ یارسول اللہ آپ ہر پیر کو روزہ رکھتے ہیں اس دن کی کیا خصوصیت ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے پیر کے دن کی عظمتوں کو اجاگر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ پیر کے دن کو یہ عظمت وفضیلت ملی ہے کہ اس دن صاحب قرآن کریم اور قرآن کریم دونوں آئے ہیں۔ نزول قرآن کریم کی ابتداء غار حرا میں ۱۷ رمضان مبارک پیر کو سحر کے وقت پہلی وحی شریف اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۔ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ ۔ (ترجمہ) پڑھئے اے پیارے نام سے مالک کے اپنے جس نے پیدا فرمایا ہے۔ پیدا فرمایا انسان کو جمے ہوئے خون سے۔ آپ پڑھئے اور مالک آپکا بڑے کرم والا ہے۔ جس نے لکھنا سکھایا قلم کے ذریعہ۔ سکھایا انسان کامل پیارے نبی کو جو نہ جانتے تھے وہ از خود (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۵۵۴) ان پانچ آیات کریمہ سے ہوئی۔ اس دن روزہ رکھنا بہتر ہے۔ اس حدیث شریف نے بہت سے حقائق کو اجاگر فرمایا ہے (۱) اوقات ومقامات، اشرف واقعات سے اشرف ہوجاتے ہیں جیسے ولادت نبوی اور نزول قرآنی سے پیر کا دن اشرف ہوگیا (مرقاۃ شریف) (۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ولادت کریمہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اسے بڑی نعمتوں میں شمار فرمایا اور اللہ تعالیٰ نے بھی اس نعمت عظمیٰ وکبریٰ پر احسان جتایا۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) بلاشبہ احسان فرمایا ہے اللہ نے ایمان والوں پر جبکہ بھیجا اللہ نے ان میں ایک رسول انہیں میں سے جو تلاوت فرماتے ہیں ان پر اسکی آیتیں اور خوب پاک کرتے ہیں انکو اور سکھاتے ہیں انکو کتاب اور دانائی اور اگرچہ تھے وہ پہلے ضرور کھلی گمراہی میں (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۱۷۴) (۳) جس دن اہم واقعہ یا واقعات رونما ہوں اس دن کو یادگار کے طور پر منانا سنت سے ثابت ہے (۴) یادگاریں کھیل تماشہ نہ ہونا چاہئے (۵) یادگار منانے کا طریقہ یہ ہے کہ اس دن عبادات کا اہتمام ہونا چاہئے وہ عبادات خواہ بدنی ہوں جیسے نماز، روزہ، تلاوت وغیرہا۔ یا عبادات مالی ہوں جیسے صدقات وخیرات، لنگر، قُل شریف، نذر ونیاز وغیرہا (۶) عید میلاد النبی ﷺ وعید معراج النبی ﷺ منانا صد فیصد درست ہے (۷) سیدنا حضور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس حدیث شریف کی روشنی میں پیر کا دن جمعہ سے بھی افضل ہے (۸) سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ شب میلاد شریف شب قدر سے افضل ہے کیونکہ شب قدر میں قرآن کریم نازل ہوا ہے اور شب میلاد شریف میں خود صاحب قرآن کریم جلوہ افروز ہوئے ہیں۔ پیر کے دن اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ بھی اپنے میلاد شریف اور نزول قرآن کا شکرانہ ادا فرمایا کرتے تھے۔

(۱۹۹۹) سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیاری زوجہ ہونے کیساتھ زبردست عالمہ اور فقیہہ اور محدثہ تھیں اسلیئے اکثر مسائل میں انکی طرف رجوع کیا جاتا تھا اور ان سے مسائل دریافت کئے جاتے تھے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے مختلف مہینوں میں مختلف ایام میں تین روزے کم سے کم رکھے ہیں اور اکثر وبیشتر ۱۳۔۱۴۔۱۵ تاریخ قمری کے روزے رکھتے تھے۔ ۱۳۔۱۴۔۱۵ تاریخ کو ایام بیض کہتے ہیں اور انکے روزوں کو ایام بیض کے روزے کہتے ہیں۔ کبھی کبھی ان تاریخوں کے علاوہ دوسری تاریخوں میں بھی روزے رکھ لیا کرتے تھے۔

(۲۰۰۰) ماہ شوال مکرم کے چھ روزے مسلسل رکھے یا متفرق۔

(۲۰۰۳) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ اَیَّامُ اَکْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِکْرِ اللّٰہِ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ نے ایام تشریق کھانے اور پینے اور ذکر اللہ کے دن ہیں۔

(۲۰۰۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَایَصُوْمُ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا اَنْ یَّصُوْمَ قَبْلَہٗ اَوْ یَصُوْمَ بَعْدَہٗ (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ نے نہ روزہ رکھے کوئی تم میں کا جمعے کے دن مگر یہ کہ روزہ رکھے اس سے پہلے یا اس کے بعد۔

(۲۰۰۵) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَاتَخْتَصُّوْا لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ بِقِیَامٍ مِّنْ بَیْنِ اللَّیَالِیْ وَلَاتَخْتَصُّوْا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ بِصِیَامٍ مِّنْ بَیْنِ الْاَیَّامِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ فِیْ صَوْمٍ یَّصُوْمُہٗ اَحَدُکُمْ (رواہ مسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ نے مت خاص کرو جمعے کی رات کو شب بیداری کیلئے دوسری راتوں کے اور نہ خاص کرو روز جمعہ کو روزے کیلئے دوسرے دنوں کے مابین مگر یہ کہ ہو روز جمعہ اس روزے میں کہ رکھتا ہی ہے روزہ اس روز جمعہ میں کوئی تم میں کا۔

(۲۰۰۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَعَّدَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا (رواہ البخاری والمسلم)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ نے جس نے روزہ رکھا ایک دن اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو دور فرمادے گا اللہ تعالیٰ اس کی ذات کو آگ سے ستر سال کی راہ کی برابر۔

(۲۰۰۷) حدیث شریف: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَاعَبْدَاللّٰہِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّکَ تَصُوْمُ النَّھَارَ وَتَقُوْمُ اللَّیْلَ فَقُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو ابن عاص سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا مجھ سے پیارے رسول اللہ علیہ نے اے عبداللہ کیا مجھے خبر نہیں ہے کہ بیشک تم روزہ رکھتے ہو دن میں اور عبادت کرتے ہو رات میں تو میں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ علیہ

शरीफ़ के और जो माह कि मिलता है रमज़ान शरीफ़ से और हर बुद्ध और हर जुमेरात का रोज़ा रखो, उस वक़्त तुमने रोज़े रख लिये उम्र भर के।

2015 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने मना फ़रमाया अरफ़े के दिन के रोज़े से मैदाने अरफ़ात शरीफ़ में।

2016 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने फ़रमाया कि मत रोज़ा रखो सनीचर का मगर इस सूरत में कि फर्ज़ फ़रमा दिया गया हो तुम पर फिर अगर न पाये कोई तुममें का मगर छाल अंगूर की या लकड़ी दरख्त की को चाहिये कि चबा ले उसको।

2017 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जिसने रोज़ा रखा एक दिन अल्लाह तआला की राह में तो बना देगा अल्लाह तआला उस रोज़ा रखने वाले के दरमियान और आग के दरमियान ऐसी खंदक जैसी कि ज़मीन और आसमान के दरमियान है।

2018 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने ठंडी ग़नीमत रोज़े हैं मौसम गर्मा में।

2019 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम मदीना ए तय्यबा तशरीफ़ लाये

سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک یہ چھ روزے متفرق رکھنا افضل ہیں۔ایک روزہ عید الفطر کے دوسرے دن رکھ لے باقی پانچ روزے پورے ماہ شوال المکرّم میں کچھ کچھ فاصلے کے ساتھ رکھ لئے جائیں۔کسی بھی نیک عمل کی جزا کم سے کم دس گنا ہے تو تیس روزے رمضان کے گویا تین سوروزوں کی برابر ہوئے اور چھ روزے ماہ شوال مکرم کے ساٹھ روزوں کی برابر ہوئے یہ ٹوٹلی تعداد تین سو ساٹھ ہوئی اور سال کے تین سو ساٹھ دن ہوئے گویا کہ سال بھر کے روزوں کی طرح ہوگئے۔ عمر بھر کے روزوں کا ثواب دوسرے طریقوں سے بھی حاصل ہوتا ہے۔جیسے مہینے کے تین روزے عمر بھر کے روزوں کی طرح ہیں۔

(۲۰۰۱) یکم شوال '۱۰۔۱۱۔۱۲۔۱۳ ذوالحجہ کہ ان دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے۔ان ایام میں ۹ ذوالحجہ داخل نہیں ہے۔جو شخص ان پانچ دنوں میں روزے کی نذر مان لے تو سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نذر تو صحیح ہے مگر اسکی قضا واجب ہے۔

(۲۰۰۲) عید قرباں سے مراد بھی وہی ایام ہیں۔یعنی ۱۰۔۱۱۔۱۲۔۱۳ ذوالحجہ۔اسکی مزید وضاحت اگلی حدیث شریف میں خود آرہی ہے۔

(۲۰۰۳) تشریق سکھانے دھوپ دکھانے کے زمانے کو کہا جاتا ہے۔اہل عرب شریف ان دونوں میں گوشت سکھانے کا اہتمام نہ فرماتے تھے۔یہ چار دن بندوں کی مہمانی کے ہیں ان دنوں میں اللہ تعالیٰ میزبان ہے اور بندے اسکے مہمان ہیں۔ان دنوں میں روزہ رکھنا اللہ تعالیٰ کی مہمانی قبول کرنے سے انکار کے مترادف ہے۔لہٰذا ان دنوں میں روزے نہ رکھو بلکہ خوب کھاؤ پیو اور خوب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔حدیث شریف: سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ منیٰ کے زمانے میں اعلان کا حکم فرماتے تھے اور حضرات صحابۂ کرام منیٰ کے بازار میں اجتماعی انداز میں اعلان کیا کرتے تھے کہ خبردار! ایام تشریق میں روزے نہ رکھنا یہ دن کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ہیں۔یہ حدیث شریف بہت سے راویوں نے مختلف الفاظ سے روایت فرمائی ہے (طبرانی شریف' دار قطنی شریف)۔اس حدیث شریف میں ذکر اللہ سے مراد خاص طور پر تکبیرات تشریق ہیں جو ہر فرض نماز کے بعد باآواز بلند پکارنا واجب ہے اور ذبح کے وقت بھی تکبیر کہی جاتی ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرْ وغیرہما۔اس حدیث شریف کی روشنی میں دو باتیں خاص طور پر ذہن میں رکھنا چاہئیں کہ نویں ذوالحجہ کی فجر سے تیرھویں ذوالحجہ کی عصر تک تمام نمازیوں کو باآواز بلند تکبیر تشریق پڑھنا واجب ہے۔گویا کہ اس فلسفے کی کھلی تردید فرمائی جارہی ہے کہ ذکر اللہ سے اہل ایمان کی نمازوں میں خلل واقع ہوتا ہے اور اسے شور وغوغا کا نام ہرگز ہرگز نہیں دیا جاسکتا اسلئے کہ جب جماعت کے اکثر لوگ اجتماعی انداز میں باآواز بلند تکبیر تشریق پڑھیں گے تو مسجد گونج اٹھے گی اور کچھ لوگ وہ بھی ہونگے جنکی کچھ رکعات چھوٹ گئی ہونگی اور وہ انہیں پورا کررہے ہونگے۔یہ کہ کسی کو یہ بھی کہنے کا حق نہیں ہے کہ اس بلند آواز سے تکبیر تشریق پڑھنے سے بیماروں کو اذیت ہوتی ہے یا سونے والوں کے سونے میں خلل پڑتا ہے۔بلکہ اگر یوں کہا جائے تو مناسب ہوگا کہ ریہرسل پریکٹس کرائی جارہی ہے کہ اگر کہیں بعد نماز ذکر اللہ کیا جائے تو اسکی بھی عادت رہے۔وہ لوگ اپنے گریبانوں میں جھانکیں اور بعد نماز باآواز بلند کلمۂ طیبہ شریف یا درود وسلام پڑھنے پر اعتراض کرنے سے بچیں۔اسکا پورا بیان'' بعد نماز ذکر اللہ کے باب'' میں ملاحظہ فرمائیں۔'' حضرات صحابۂ کرام سے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اجتماعی انداز میں اعلان کرایا کرتے تھے اس انداز اعلان کو جلوس کا نام تو دیا جاسکتا ہے مگر اسکو شور وغوغا کا نام دینا نادانوں کا کام ہے۔جلوس عید میلاد النبی ﷺ میں سنی مسلمان نعرے لگاتے ہیں اور وہابی اسے شور وغوغا کا نام دیتے ہیں۔جبکہ یہ اعلان اور یہ اندازِ اعلان سنت ہے اور جلوس تعزیہ شریف میں حسینی مسلمان نعرہائے تکبیر ورسالت وشہادت بھی لگاتے ہیں اور بذریعۂ ڈھول تاشہ اعلان بھی کرتے ہیں اسے شور وغل کا نام دینا یہ یزیدیوں کا یزیدی مشغلہ ہے۔اعلان کیلئے دف' تاشہ' نقارہ' ڈھول بجانا جائز ہے۔تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں فقیر قدیری کی کتاب ''تعزیہ شریف کا شرعی حکم''۔

(۲۰۰۴) صرف جمعہ کے روزے کی یہ ممانعت تنزیہی ہے۔گویا کہ اس دن میں بھی روزہ رکھنا جائز ہے اور کراہت تنزیہی کی وجہ بھی

قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا

[illegible]

وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا لَا صَامَ

[illegible]

مَنْ صَامَ الدَّهْرَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ صُمْ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَاقْرَأِ الْقُرْآنَ

[illegible]

فِي كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ أَفْضَلَ الصَّوْمِ

[illegible]

صَوْمَ دَاوُدَ صِيَامَ يَوْمٍ وَإِفْطَارَ يَوْمٍ وَاقْرَأْ فِي كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً وَلَا تَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ (رواه البخاری ومسلم)

[illegible]

(۲۰۰۸) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ۔ (رواه الترمذی والنسائی)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے پیر کا اور جمعرات کا۔

(۲۰۰۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ پیش کئے جاتے ہیں اعمال پیر اور جمعرات کو

فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِيْ وَأَنَا صَائِمٌ۔ (رواه الترمذی)

تو میں محبوب رکھتا ہوں کہ پیش کیا جائے میرا عمل اس حالت میں کہ میں روزہ دار ہوں۔

(۲۰۱۰) حدیث شریف: عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا صُمْتَ

ترجمہ: حضرت ابوذر سے مروی انہوں نے فرمایا کہ فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اے ابوذر! جب تم روزے رکھو

तो पाया यहूद को रोज़ा रखते हुये आशूरे के दिन का तो फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने उन से यह क्या दिन है कि रोज़ा रखते हो तुम जिस में तो उन्होंने बताया यह अज़मत वाला दिन है कि निजात दी अल्लाह तआला ने उस दिन में हज़रते मूसा अलैहिस्सलाम को और उनकी कौम को और डूबो दिया फिरऔन और उसकी कौम को तो रोज़ा रखा उस दिन में हज़रते मूसा ने शुक्र करने का तो हम भी रोज़ा रखते हैं उस दिन में तो फरमाया प्यारे रसूलुल्लाह ने हम ज़्यादा हकदार और ज़्यादा नज़दीकी वाले है हज़रते मूसा के तुमसे फिर रोज़ा रखा यौमे आशूरा का प्यारे रसूलुल्लाह ने और हुक्म फरमाया रोज़ा रखने का।

2020 हदीस शरीफ़– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम रोज़ा रखते थे सनीचर का और इतवार का यह उसमें से है कि अक्सर रोज़ा रखते थे जिन अय्याम में और फरमाते कि बेशक यह दोनों दिन मुशरिकीन की ईद के हैं तो मैं महबूब रखता हूँ यह कि मैं मुखालेफत करूँ उन मुशरिको की।

یہ ہے کہ یہود کے ہاں سنیچر کا دن بہتر ہے اور نصاریٰ کے ہاں اتوار کا دن بہتر ہے۔ یہود سنیچر میں اور نصاریٰ اتوار میں روزہ رکھتے ہیں۔ اگر مسلمان بھی اپنے افضل دن جمعہ میں روزہ رکھیں گے تو ایک گونہ ان سے مشابہت ہو جائیگی لہٰذا دو روزے رکھ کر اس ادنیٰ مشابہت کو بھی ختم کردیا جائے تا کہ صرف جمعہ کے روزے کی کراہت تنزیہی بھی ختم ہو جائے جیسے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے اہل کتاب سے مشابہت ختم کرنے کیلئے عاشورے کے روزے کیلئے فرمایا کہ ۹ یا ۱۱ محرم الحرام کا روزہ ملا کر دو روزے رکھ کر اہل کتاب کی مشابہت ختم کیجائے۔

(۲۰۰۵) جمعہ کی رات ہی میں عبادت کو لازم کرلیا جائے اور باقی راتوں کو غفلت کی نذر کردیا جائے بلکہ جمعہ کی رات کیساتھ ساتھ دوسری راتوں میں بھی عبادات کیا کرو۔ جمعہ کی رات میں عبادت کرنا منع نہیں ہے بلکہ جمعہ ہی کی رات کو عبادت کیجائے اور دوسری راتوں کو عبادات بالکل نہ کیجائیں یہ طریقہ درست نہیں ہے کہ غفلت کی دلیل ہے۔ شب جمعہ زیادہ عظمت وفضیلت والی ہے اندیشہ تھا کہ کہیں مسلمان اس رات کو عبادات کیلئے خاص نہ کرلیں اسلئے شب جمعہ ہی کا نام لیا گیا۔ سیدنا حضور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کوئی فقیہ صرف جمعہ کے دن روزہ رکھنے کو منع نہیں فرماتا بلکہ حضرات فقہاء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ارادۃً جمعہ کا روزہ رکھتے ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ جمعہ کو اکثر و بیشتر روزہ رکھتے تھے۔ البتہ اگر کوئی شخص ایام بیض کے روزے رکھنے کا عادی تھا کہ اسی دوران جمعہ بھی آیا تو جمعہ میں روزہ رکھنا اب خلاف اولیٰ بھی نہوگا۔

(۲۰۰۶) اگر بندۂ مومن خلوص وللّٰہیت سے یا جہاد میں ایک نفلی روزہ رکھے اور اللہ تعالیٰ اس روزے کو قبول فرمالے تو دوزخ کی آگ میں جانا اور جلنا تو دور کی بات ہے وہ دوزخ سے قریب بھی نہ ہوگا اور وہاں کی گرم گرم ہوا بھی نہ پائیگا۔

(۲۰۰۷) ''کیا مجھے خبر نہیں ہے'' یہ استفہام انکاری ہے یعنی ہر خبر کی مجھے خبر ہے کوئی خبر ایسی نہیں کہ مجھے خبر نہ ہو۔ نفلی عبادات اتنی زیادہ نہ کیجائیں کہ عبادت گزار نحیف وناتواں ہو جائے اور فرض عبادات کی ادائیگی میں مشکلات پیدا ہونے لگیں اور لوگوں کے بھی شرعی حقوق کی ادائیگی نہ ہوسکے۔ نفلی عبادات کی وجہ سے فرض عبادات چھوڑنا یا فرض چھوٹنے کے اسباب پر عمل کرنا عقلاً اور شرعاً دونوں طرح درست نہیں اور اس صورت میں تو یہ کراہت بھی تحریمی ہوگی۔ ہمیشہ روزہ رکھنے سے جسم لاغر وکمزور ہو جائیگا قوت مردانہ بھی متاثر ہوگی اور بالکل نہ سونے سے جسمانی کمزوریوں کیساتھ ساتھ نگاہ ونظر کے کمزور ہو جانے کا بھی خطرہ ہے اور ہمیشہ روزہ رکھنے اور شب بیداری کرنے سے کاروبار بھی متاثر ہوگا کمانہ سکوگے اور شریک حیات کیطرف بھی متوجہ نہ ہوسکوگے اور احباء اعزاء اقرباء اور مہمانوں کی نہ تو کوئی تواضع کرسکوگے اور نہ ہی موڈی گفتگو کرسکوگے۔ یہ وہ قباحتیں ہیں جنکی وجہ سے تمام مسلمانوں کو ہمیشہ روزہ رکھنا اور ہمیشہ رت جگا کرنا منع ہے کہ جو تمام حقوق چھوڑ بیٹھیں اور سماج سے بالکل کٹ جائیں۔ یہ بھی رہبانیت ہی کا ایک روپ ہوگا۔ البتہ جنکے لئے ہمیشہ کا روزہ اور رات بھر جاگ کر عبادت وریاضت کرنا مذکورہ حقوق کی ادائیگی میں رکاوٹ نہ بنے انکے لئے ہمیشہ کے روزے رکھنے اور ہمیشہ شب بیداری کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے مگر ایسے عبادت گزار خال خال ہوتے ہیں جیسے حضرات صحابۂ کرام کی روحانی انجمن میں سیدنا حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ اور تابعین میں سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تبع تابعین میں سیدنا حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار مکنپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اگر اس مقام ومنزل پر فائز نہ ہو تو داؤدی روزے رکھے تا کہ نفلی عبادات کیساتھ ساتھ فرائض عبادات میں بھی کمی نہ آئے اور بندوں کے شرعی حقوق کی ادائیگی میں بھی رخنہ اندازی نہ ہوسکے۔ زمانۂ نبوی میں قرآن کریم کی تقسیم منازل اور صورتوں پر تھی۔ رکوع اور پاروں پر نہ تھی۔ پھر زمانۂ عثمانی میں رکوع قائم کئے گئے۔ سیدنا امیر المومنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تراویح کی رکعتوں میں جس قدر قرآن کریم تلاوت فرماتے اسکا نام رکوع رکھا گیا اور قرآن کریم کے حاشئے پر ع کا نشان لگایا گیا۔ تا کہ تراویح کو باقاعدہ رواج دینے والے سیدنا امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس رواج کو تمام دنیا میں پھیلانے والے حضرت عثمان غنی

ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اشارا ہو۔ تراویح میں روزانہ بیس رکعتیں ہوتی تھیں اور ستائیسویں شب مبارکہ کو ختم قرآن کریم ہوتا تھا اسلئے قرآن کریم کے پانچسو چالیس رکوع ہیں۔ عرصہ دراز کے بعد قرآن کریم کے تیس پارے کئے گئے اور یہ جملہ "پڑھا کرو ہر مہینے میں ایک قرآن کریم" یہ تیس پارے بنانے کی اصل ہے۔ تاکہ روزانہ تلاوت کرنے والوں کو آسانی ہو اور وہ اس حدیث شریف پر عمل کرتے ہوئے ہر مہینے میں ایک قرآن کریم ختم کرلیا کرو۔ جیسے ابھی ماضی قریب میں "حافظی قرآن کریم" کے نام سے ایک اچھی کوشش کی گئی کہ قرآن کریم کا ہر صفحہ آیت پر ختم اور آیت سے شروع ہو۔ یہ بھی تمام مسلمانوں کی سہولیت کیلئے ہے خصوصاً حفظ کرنے والوں کیلئے تو بہت ہی مفید ہے۔ یہ تمام بدعات حسنہ ہیں اور تمام بدعات کو گمراہی اور جہنم کا ٹکٹ بتانے والوں کے منہ پر طمانچہ ہے۔ یہ نادان لوگ یہ جانتے ہی نہیں کہ جس حدیث شریف میں ہر بدعت کو گمراہی بتایا گیا ہے وہ عملی بدعات سے متعلق نہیں بلکہ اعتقادی بدعات سے متعلق ہے۔ تفصیلات کیلئے دیکھئے فقیر قدیری کی کتاب "بدعت کی حقیقت"۔ فقیر قدیری نے جو قرآن کریم کا ترجمہ کیا ہے وہ "حافظی قرآن کریم" پر ہی کیا ہے اور غالباً حافظی قرآن کریم پر یہ پہلا ترجمہ ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے نفلی عبادات کو مختصر فرما کر اپنے خداداد اختیارات کا مشاہدہ فرمایا۔ وہیں حضرات صحابۂ کرام کے شوق عبادت ذوق ریاضت کی جوانی بھی دیکھی جا سکتی ہے کہ بارگاہ نبوی میں عرض کرتے ہیں کہ مجھے زیادہ عبادت و ریاضت کی اجازت مرحمت فرمادیجائے۔ بہرحال تلاوت قرآن کریم ہو یا دوسری عبادات نافلہ مومن اپنی طاقت بھر کرسکتا ہے۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین سال مسلسل رات کو ایک رکعت میں پورا قرآن کریم ختم فرماتے تھے۔ نماز عشاء کے وضو سے چالیس سال نماز فجر ادا فرمائی۔ آپ نے جس جگہ وصال شریف فرمایا ہے اس جگہ ستر ہزار قرآن کریم ختم فرمائے ہیں۔ سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلسل تیس سال روزے رکھے اور افطار نہ فرمایا۔ حضور امام اعظم زندہ باد۔ مسلک امام اعظم زندہ باد۔ ایک منزل اگر روز پڑھ لیجائے تو سات دن میں ختم قرآن کریم ہوجائیگا۔ قرآن کریم کی سات منزلیں بھی اس حدیث شریف کی روشنی میں ہیں۔

(۲۰۰۸) پیر کا دن یہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیدائش کا دن ہے اور جمعہ سید الایام ہے اس دن عالم کی پیدائش کی ابتدا ہوئی۔ مسلمانوں کو اپنا ہفتہ یا تو جمعہ مبارکہ سے شروع کرنا چاہئے یا پھر پیر کے دن سے۔ یہودی اپنا ہفتہ سنیچر سے اور نصرانی اتوار سے شروع کرتے ہیں۔ لہذا ان دونوں دشمنان اسلام کی مخالفت کرتے ہوئے ہم اپنے ہفتہ کی شروعات پیر یا جمعہ سے کیا کریں۔ عیسائیوں نے ایسا ماحول بنایا ہے کہ انکے دھارے میں مسلمان بھی بہہ گئے کہ تمام کیلنڈروں میں ہفتہ اتوار ہی سے شروع ہوتا ہے چاہے وہ کسی دار العلوم کا ہو یا جامعہ کا۔ کیلنڈر تو اسلامی لکھا جاتا ہے مگر روش غیر اسلامی ہوتی ہے۔ ان تمام غیر اسلامی اداؤں سے پاک کیلنڈر اگر پوری دنیا میں ملتا ہے تو فقط قدیری اشرفی مداری کیلنڈر ہے جو تقریباً ۲۵ سال سے مسلسل نکل رہا ہے کہ اس میں اتوار نیچے ہوتا ہے اور پیر اوپر یعنی ہفتہ پیر سے شروع ہوتا ہے۔ عام طور پر کیلنڈروں میں انگریزی تاریخ جلی اور اوپر ہوتی ہے اور عربی اسلامی تاریخ چھوٹی نیچے کونے میں ہوتی ہے مگر قدیری اشرفی مداری کیلنڈر میں اسلامی تاریخ انگریزی تاریخ سے جلی بجائے نیچے اور کونے میں ہونے کے اوپر اور برابر دائیں کو ہوتی ہے۔ اس میں کوئی غیر اسلامی تہوار یا کسی غیر مسلم کا جنم دن نہیں ہوتا بلکہ اس میں اسلامی تہواروں اور عید میلاد النبی ﷺ اعراس مبارکہ وغیرہ دینی معاملات ہوتے ہیں۔ مسلمان اس کیلنڈر کو اپنائیں اور اس انداز سے کیلنڈر چھاپ کر اسلامی ماحول بنائیں اور یہودیت ونصرانیت کی اشاعت سے گریز کریں۔

(۲۰۰۹) نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتے بندوں کے ہفتہ بھر کے اعمال پیر اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیجاہ میں پیش کرتے ہیں۔ اعمال کا آسمان کی طرف اٹھانا اور لیجانا تو روزانہ چوبیس گھنٹے میں دومرتبہ ہوتا ہے کہ دن کے اعمال رات کے آنے سے پہلے اور رات کے اعمال دن کے آنے سے پہلے آسمانوں پر پہونچادئے جاتے ہیں مگر ان اعمال کی پیشی بارگاہ ایزدی میں ہفتہ میں دومرتبہ

ہوتی ہے اور سال بھر کے اعمال کی تفصیلی پیشی بارگاہ الٰہی میں شعبان معظم میں ہوتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں سال کا آخری مہینہ ہے اور رمضان مبارک سال کا شروع مہینہ۔ گویا کہ فرشی اسلامی سال ماہ محرم الحرام سے شروع ہوتا ہے اور ماہ ذوالحجہ پر ختم ہوتا ہے اور عرشی سال ماہ رمضان مبارک سے شروع ہوتا ہے اور ماہ شعبان معظم پر ختم ہوتا ہے (مرقاۃ شریف) ایک مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اعمال لکھنے والے فرشتے ہفتے میں دومرتبہ اعمال نامے ان فرشتوں پر پیش کرتے ہیں جو اعمال ناموں میں لکھے اعمال کی نقل اپنے رجسٹروں میں نقل کرتے ہیں (اشعۃ اللمعات شریف)۔ میرا عمل دربار حق میں روزے کی حالت میں پیش ہوتا کہ روزے کی برکت سے بحر رحمت میں طغیانی ہو۔

(۲۰۱۰) ان تینوں دنوں کے مجموعے کو ''ایام بیض'' کہتے ہیں یعنی چمکدار ایام کہ انکی راتیں دودھیا چاندی میں نہائی ہوتی ہیں۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ان تاریخوں میں عموماً روزہ رکھتے تھے۔

(۲۰۱۱) ہر ماہ قمری کی پہلی، دوسری، تیسری، تاریخوں میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کبھی کبھی روزہ رکھتے تھے۔ آپ صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھتے بلکہ ساتھ میں ایک روزہ اور بھی ملاتے چونکہ جمعہ کی نیکی کا ثواب ستر گنا ہے۔ لہٰذا ہر شخص کو جمعہ کے دن روزہ رکھنا جائز ہے اور جس حدیث شریف میں جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت آئی ہے یا تو وہاں کسی عارضہ کی وجہ سے ہے یا پھر وہ ممانعت خلاف اولیٰ کے معنیٰ میں ہے۔ جو جائز ہی کی ایک قسم ہے۔

(۲۰۱۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ہفتے کے تمام دنوں میں روزے تقسیم فرمادئے تھے تاکہ کوئی دن سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے روزوں کی برکت سے محروم نہ رہے۔ ہم لوگ تو دنوں سے برکت حاصل کرتے ہیں اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی عبادات وریاضات سے دن برکتیں پاتے تھے جیسا کہ ہم چاند سے روشنی پاتے ہیں اور چاند سورج سے روشنی پاتا ہے۔

(۲۰۱۳) یہ حکم استحبابی ہے وجوبی نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت ام سلمہ کے یہ روزے نفلی ہوتے تھے۔ یعنی کسی مہینے میں پیر، منگل، بدھ اور کسی مہینے میں جمعرات، جمعہ، ہفتہ کے روزے رکھ لیا کرو۔

(۲۰۱۴) مقصد سوال یہ تھا کہ پانچ ممنوع روزوں کے علاوہ تمام عمر روزہ رکھنے کا شرعی حکم کیا ہے؟ ثواب ہے کہ گناہ، تو جواباً فرمایا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے کہ ان مذکورہ روزوں کے رکھ لینے میں تمہیں تمام عمر روزے رکھنے کا ثواب مل جائیگا اور رمضان شریف سے متصل مہینے سے مراد شعبان معظم کے اکثر مہینے کے روزے یا ماہ شوال مکرم کے چھ روزے ہیں۔ عمر بھر کے روزے بذات خود منع نہیں ہیں بلکہ اگر ضعف ونقاہت اس حد تک پیدا کریں جس سے مسلمانوں کے حقوق کی ادائیگی میں فرق پڑے تو منع ہیں ورنہ نہیں۔ حضرات صحابۂ کرام ومشائخ عظام کا عمر بھر کے روزے رکھنا اس حدیث شریف یا کسی حدیث شریف کے خلاف نہیں۔

(۲۰۱۵) یہ ممانعت بھی تنزیہی ہے تحریمی نہیں ہے۔ نویں ذوالحجہ کو میدان عرفات شریف میں روزہ رکھنے سے وہاں معمولات کی ادائیگی میں خلل آئے یا روزے کی مشقت بڑھ جانے سے اپنے ساتھ والوں سے غیر اخلاقی روش نہ پیش آجائے۔ اگر یہ قباحتیں دامن گیر نہ ہوں تو عرفے کے میدان عرفات میں بھی روزہ رکھنا درست ہے۔ سیدتنا ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بارہا اس دن روزہ رکھا ہے۔ سیدنا حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر موسم سرما میں میدان عرفات میں یوم عرفہ کا دن آئے تو میں روزہ رکھ لیتا ہوں اور اگر موسم گرما میں یہ موقع آئے تو پھر روزہ نہیں رکھتا۔

(۲۰۱۶) صرف عرفے کے دن روزہ نہ رکھا جائے کہ اس میں بھی ایک گونہ مشابہت یہود ہے۔ اگرچہ وہ اس دن روزہ نہیں رکھتے بلکہ کھاتے مستاتے پھرتے ہیں مگر سنیچر کی تعظیم تو کرتے ہی ہیں۔ تمہارے روزے سے اشتباہ تو ان سے ضرور ہوگا اور یہ ممانعت بھی تنزیہی ہے۔ جن احادیث کریمہ میں سنیچر کا روزہ آیا ہے وہ برائے بیان جواز ہے اور اس میں استحباب کا بیان ہے۔ اگر سنیچر کے ساتھ ایک روزہ جمعہ کا ملایا جائے تو نہ مشابہت رہے گی اور نہ ممانعت۔ اس حدیث شریف فرض سے مراد شرعی فرض نہیں ہے بلکہ ضروری کے معنیٰ میں ہے۔ لہٰذا رمضان شریف، قضائے رمضان شریف، نذر شرعی، کفارے اور عاشورے وغیرہا کے روزے اس دن میں رکھنا بلا کراہت جائز ہیں۔ (مرقاۃ شریف)

مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشَرَةَ وَاَرْبَعَ عَشَرَةَ وَخَمْسَ عَشَرَةَ۔ (رواہ الترمذی والنسائی)

مہینے میں تین دن تو روزے رکھو تیرہویں چودہویں پندرہویں کے۔

(۲۰۱۱) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَّقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔ (رواہ الترمذی والنسائی)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے ہر مہینے کے شروع میں تین دن اور کم ہی افطار فرماتے تھے جمعے کے دن۔

(۲۰۱۲) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ اَلثَّلٰثَاءَ وَالْاَرْبَعَاءَ وَالْخَمِيْسَ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے ایک مہینے میں سنیچر اتوار اور پیر کے اور دوسرے مہینے میں منگل اور بدھ اور جمعرات کے۔

(۲۰۱۳) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنِيْ اَنْ اَصُوْمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اَوَّلُهَا الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسُ۔ (رواہ ابوداود والنسائی)

ترجمہ: حضرت ام سلمہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ پیارے رسول اللہ ﷺ حکم فرمایا کرتے تھے مجھ کو یہ کہ میں روزے رکھوں تین دنوں کے ہر مہینے میں، پہلا ان روزوں میں کا پیر کا اور جمعرات کا ہو۔

(۲۰۱۴) حدیث شریف: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ وَكُلَّ اَرْبَعَاءٍ وَخَمِيْسٍ فَاِذَا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ۔ (رواہ ابوداود والترمذی)

ترجمہ: دریافت کیا گیا پیارے رسول اللہ ﷺ سے عمر بھر کے روزوں کے بارے میں تو فرمایا پیارے رسول نے کہ بیشک تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے روزے رکھو رمضان شریف کے اور جو ماہ کہ ملتا ہے رمضان شریف سے اور ہر بدھ اور ہر جمعرات کا روزہ رکھو اس وقت تم نے روزے رکھ لئے عمر بھر کے۔

2021 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हुक्म फ़रमाते थे आशूरे के दिन के रोज़े रखने का और प्यारे रसूल उभारते थे हमको आशूरे का रोज़े रखने पर और हमारी तहकीकात फ़रमाते थे यौमे आशूरा के वक़्त फिर जब रमज़ान शरीफ के रोज़ फ़र्ज़ फ़रमाये गये तो न हुक्म फ़रमाया गया हमको और न रोका हमको यौमे आशूरा के रोज़े से और न तहकीक़ात फ़रमाई प्यारे रसूल ने हमारी यौमे आशूरा के वक़्त।

2022 हदीस शरीफ़:– चार हैं कि नहीं छोड़ते थे जिनको प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम, आशूरे का रोज़ा, जुलहिज्जा के अशरे के रोज़े, तीन दिनों के रोज़े हर महीने के और दो रकातें फजर की नमाज़े फ़र्ज़ से पहले।

2023 हदीस शरीफ़:– प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम नहीं रोज़ा छोड़ते थे अय्यामे बैज़ में न घर में न सफ़र में।

(۲۰۱۷) ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں'' جہاد میں یا حج کے راستے میں 'یا طالب علم دین میں' یا رضائے الٰہی کے حصول کی راہ میں رہکر بھی روزے رکھے تو اس روزے دار اور جہنم کی آگ کے درمیان اتنا فاصلہ ہو جائیگا جیسے زمین و آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔ زمین و آسمان کا فاصلہ پانچسو برس کی مسافت ہے۔ ایک حدیث شریف میں ستر سال کا فاصلہ بھی آیا ہے۔ اخلاص کے فرق سے ثواب میں بھی فرق آ جاتا ہے۔

(۲۰۱۸) موسم سرما کے روزوں میں تکلیف بہت کم ہوتی ہے اور اصل روزے کا ثواب پورا پورا ملتا ہے۔ یہ گفتگو اصل ثواب کے بارے میں ہے ورنہ موسم گرما کے روزوں میں روزوں کا اصل ثواب بھی ملے گا اور زیادہ مشقت کا بھی ثواب ملے گا۔ موسم سرما کے روزے ایسے ہیں جیسے جہاد میں دشمن بغیر مقابلہ کئے میدان سے سر پر پاؤں رکھکر بھاگ کھڑا ہو اور موسم سرما بھی ہو کہ غازی کو بلا تکلیف و مشقت ثواب اور غنیمت دونوں مل جاتے ہیں۔ سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مجھے تین چیزیں بہت پیاری ہیں (۱) اکرام الضیف: مہمان نوازی کرنا (۲) صیام الصیف: موسم گرما میں روزے رکھنا (۳) جہاد بالسیف: تلوار سے کفار کو کاٹنا۔ اس میں باب العلم کے ادبی جواہر پارے بھی دیکھے جا سکتے ہیں کہ نثر میں بھی قافیہ پیمائی فرمائی ہے کہ ضیف' صیف' سیف۔ صیف صد صیف ان پر جو حضرت باب العلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا سیدنا مدینۃ العلم ﷺ کے علم پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔

(۲۰۱۹) ہجرت کے دوسرے سال جب یوم عاشوراء آیا تو آپ نے یہود کو روزہ رکھتے دیکھا کیونکہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ربیع الاول شریف میں مدینۂ طیبہ پہونچے تھے تو ظاہر ہے کہ اس سال کا تو یوم عاشوراء گزر ہی چکا تھا۔ یہود کے ہاں سے اسلامی ماہ و سال کے علاوہ ماہ و سال تھے مگر عاشورے کے دن کو روزہ رکھنے کیلئے انتخاب کر لیا تھا۔ جسمیں چاند کے حساب ہی سے روزہ رکھتے تھے صرف برکت کیلئے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کو یہ بات اسلئے بھی معلوم تھی کہ علماء یہود اسلام لا چکے تھے اور انہوں نے یہ بات آپ ﷺ کے گوش گزار کر دی تھی اور یہ بات آپ ﷺ کو بذریعۂ وحی بھی معلوم ہو چکی تھی۔ اسکی تائید کرانے کیلئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے یہود سے دریافت فرمایا اور اس واقعہ کی خبر یہود کے ہاں متواتر تھی اور متواتر خبریں کفار کی بھی معتبر ہوتی ہیں۔ تواتر خود اپنی جگہ ایک مستقل ثبوت ہے۔ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اصل دین میں سب متفق و متحد ہیں۔ یہود نے تو انکی لائی ہوئی کتاب توریت شریف بدل دی اور اصل دین میں یہودی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مخالف ہو گئے۔ تو جب یہود مخالف ہو کر حضرت موسیٰ کا جشن مناتے ہو تو ہم بھی یہ جشن ضرور منائینگے اور انکی یادگار قائم کرینگے۔ گویا کہ ہم عاشورے کا روزہ یہود کی مشابہت میں نہیں رکھیں گے بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی موافقت میں رکھیں گے اور حضرات انبیاء کرام کی موافقت بڑی چیز ہے۔ سورۂ ص میں جو سجدہ ہے وہ حضرت داؤد علیہ السلام کی موافقت کیلئے ہے نہ کہ داؤدیوں کی مشابہت کیلئے یوں بھی ابتدائے اسلام میں یہود سے مشابہت منع نہ تھی اور بہت سی باتوں میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اہل کتاب کی موافقت فرماتے تھے کہ اسلام کا بھی پہلا قبلہ بیت المقدس تھا۔ اہل کتاب کو لبھانے کیلئے مگر جب انکی ضد' ہٹ دھرمی' بغض و عداوت کُھل گئی تو پھر اسلام میں اہل کتاب کی مخالفت لازم کر دی گئی۔ آپ ﷺ کا یوم عاشورہ کا روزہ رکھنا حضرت موسیٰ کی موافقت کیلئے ہے نہ کہ انکی متابعت کیلئے۔ موافقت اور متابعت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) یہی ہیں جنھیں ہدایت دی اللہ نے۔ تو انکی ہدایت پر چلا۔ آپ فرمائیے نہیں مانگتا میں تم سے قرآنی تعلیم پر کوئی اجرت۔ نہیں ہے یہ مگر نصیحت دنیا بھر کیلئے (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ۳۲۶) ساری دنیا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی پیروکار ہے۔ اس جگہ حضرت موسیٰ کی موافقت کی بات ہے نہ متابعت کی کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے رسول ﷺ آپ تمام حضرات انبیاء کرام کی

(۲۰۱۵) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ۔ (رواہ ابوداود)

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا عرفے کے دن کے روزے سے میدان عرفات شریف میں۔

(۲۰۱۶) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مت روزہ رکھو سنیچر کا مگر اس صورت میں کہ فرض فرمادیا گیا ہو

عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَآءَ عِنَبَةٍ اَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ۔ (رواہ احمد وابوداود والترمذی وابن ماجۃ)

تم پر پھر اگر نہ پائے کوئی تم میں کا مگر چھال انگور کی یا لکڑی درخت کی تو چاہیئے کہ چبالے اسکو۔

(۲۰۱۷) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جس نے روزہ رکھا ایک دن اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو بنادے گا اللہ تعالیٰ

بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔ (رواہ الترمذی)

اس روزے رکھنے والے کے درمیان اور آگ کے درمیان ایسی خندق جیسی کہ زمین وآسمان کے درمیان ہے۔

(۲۰۱۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ اَلصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ۔ (رواہ احمد والترمذی)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ٹھنڈی غنیمت روزے ہیں موسم گرما میں۔

(۲۰۱۹) حدیث شریف: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ

ترجمہ: بیشک پیارے رسول اللہ ﷺ مدینۂ طیبہ تشریف لائے تو پایا یہود کو روزہ رکھتے ہوئے عاشورے کے دن کا

فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ تَصُوْمُوْنَهٗ فَقَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ اَنْجَى اللّٰهُ

تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے ان سے یہ کیا دن ہے کہ روزہ رکھتے ہو تم جس میں؟ تو انہوں نے یہ عظمت والا دن ہے کہ نجات دی اللہ تعالیٰ نے

فِيْهِ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهٗ فَصَامَهٗ مُوْسٰى شُكْرًا

اس دن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور انکی قوم کو اور ڈبودیا فرعون اور اسکی قوم کو تو روزہ رکھا اس دن میں حضرت موسیٰ نے شکر کرنے کا

2024 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने हर चीज़ की ज़कात है और जिस्म की ज़कात है रोज़ा।

2025 हदीस शरीफ़:– बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम रोज़े रखते थे पीर और जुमेरात के तो अर्ज़ किया या रसूलुल्लाह आप रोज़ा रखते हैं पीर और जुमेरात के दिनों का? तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि बेशक बख़्श देता है अल्लाह तआला इन दो दिनों में हर मुसलमान को सिवाये अदावत वालों के, फ़रमाता है अल्लाह तआला कि छोड़ दो इन दोनों को जब तक आपस में सुलह कर लें।

2026 हदीस शरीफ़:– फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जो रोज़ा रखे एक दिन अल्लाह तआला की खुशनूदी को तलाश करने के लिये तो दूर फ़रमा देगा उसको अल्लाह तआला जहन्नम से उस उड़ने वाले कव्वे की दूरी की तरह कि वो बच्चा था यहाँ तक कि मर गया उड़ते उड़ते।

موافقت فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام بحیات ظاہری جلوہ فرما ہوتے تو انہیں میری اتباع کے بغیر چارۂ کار نہ ہوتا۔ اس فرمان نبوی میں اتباع و پیروکاری کا ذکر ہے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ تمام حضرات انبیاء کرام کے موافق ہیں اور تمام حضرات انبیاء کرام آپ ﷺ کے تابع ہیں۔ شروع اسلام میں عاشورے کا روزہ فرض تھا پھر ماہ رمضان مبارک کی فرضیت سے عاشورے کے روزے کی فرضیت منسوخ ہوئی اور اس روزے کی سنیت اب بھی باقی ہے۔ معظم واقعات کی یادگاریں منانا اسلام میں محبوب ومطلوب ہے۔ ان یادگاروں کو محض اسلئے حرام نہ کہا جائے کہ ان میں کفار سے مشابہت کا شائبہ پایا جاتا ہے۔ اسلامی یادگاریں کھیل کود سے نہ منائی جائیں بلکہ عبادات سے منائی جائیں، عبادات خواہ بدنی ہوں یا مالی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے حضرت موسیٰ کے واقعہ کی یادگار میں روزہ رکھا جو عبادت بدنی ہے۔ اللہ والوں کی خوشی میں شرکت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے کچھ ملنے کا بہانہ ہوتا ہے۔ بادشاہوں کے نوکر چاکر شہزادوں کی سالگرہ میں دکھاوے کی خوشی منا کر بھی کچھ پا ہی لیتے ہیں تو عشاق نبی عید میلاد النبی ﷺ، عید معراج النبی ﷺ دل سے مناتے ہیں تو دربار ایزدی سے انعامات پاتے ہیں اور پاتے رہینگے۔

(۲۰۲۰) سنیچر اور اتوار کا روزہ رکھنا یہود ونصاریٰ کی مخالت کرنے کی نیت سے بہت ہی اچھا ہے اور ان دنوں کی تعظیم کی نیت سے روزہ رکھنا سخت منع ہے۔ سنیچر کے روزے کی مخالفت جہاں حدیث شریف میں ہے وہاں یہ دوسری نوعیت مراد تھی اور اس حدیث شریف میں دوسری نوعیت مراد ہے کہ نیت ونوعیت بدلنے سے احکام بدل جاتے ہیں۔ اگر دربار یزیدی میں ڈھول بجا ہو تو وہاں نوعیت ونیت بد تھی اور ماہ محرم الحرام میں عشاق حسینی جو ڈھول بجاتے ہیں تو یہاں نوعیت ونیت بخیر ہے کہ یہاں ڈھول بجانا برائے اعلان حسینی ہوتا ہے تاکہ مسلمانوں میں جاگ پیدا ہو اور وہ نیاز وفاتحہ، ذکر شہادت کی محافل مبارکہ، اور تعزیوں کے اہتمام کیلئے تیار ہوجائیں۔ اعلان کیلئے ڈھول تاشہ نقارہ دف وغیرھم بجانا جائز ہے۔ تفصیلات کیلئے ملاحظہ فرمائیں فقیر قدیری کی کتاب ''تعزیہ شریف کا شرعی حکم''۔ سنیچر میں یہود اتوار میں عیسائی خوب کھاتے پیتے مستاتے ہیں لہٰذا مسلمان انکی مخالفت میں روزہ رکھیں۔ اس حدیث شریف میں یہود ونصاریٰ کو مشرکین فرمایا گیا ہے کیونکہ یہود حضرت عزیر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا مان کر انکی پوجاپاٹ کرتے ہیں اور عیسائی سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا مان کر انکی پوجاپاٹ کرتے ہیں دونوں مشرک ہوئے۔ مسلمانوں کو مشرک کہنا ایمان سے دیوالیہ ہونے کی علامت ہے۔ قرآن کریم میں عموماً شرک کفر کے معنیٰ میں اور مشرک کافر کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) بیشک اللہ نہیں معاف فرمائیگا یہ کہ کفر کیا جائے اسکے ساتھ اور معاف فرمادیگا اسکو جو اس سے کم ہے جسکے لئے چاہے گا۔ اور جو کفر کریگا اللہ کے ساتھ تو گمراہ ہوگیا ہے وہ دور کرنیوالی گمراہی میں (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۲۳۶) ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) بیشک شرک ضرور گناہ ہے بہت بڑا (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۹۹۴) پہلی آیت کریمہ میں کفر شرک ہی کا ترجمہ ہے اور دوسری آیت کریمہ میں شرک سے مراد بھی کفر ہی ہے اور ہوسکتا ہے کہ اس حدیث شریف میں بھی مشرکین سے مراد کافرین ہوں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جہاں سنیچر کے روزے کی ممانعت ہے وہاں تنہا سنیچر کا روزہ رکھنا مشابہت یہود کی وجہ سے منع ہو اور یہاں ایک روزہ اور رکھکر مشابہت یہود کو ختم کرنا مقصود ہو۔

(۲۰۲۱) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے یوم عاشوراء کا روزہ اپنی ظاہری حیات کے اخیر تک رکھا۔ شروع اسلام میں عاشورے کا روزہ فرض تھا اور عاشورے کے روزے کا حکم فرمانا اور عاشوراء آنے پر تحقیقات فرمانا کہ کس نے روزہ رکھا اور کس نے روزہ نہیں رکھا یہ روزۂ عاشوراء کے فرض ہونے کی علامات ہیں۔ حدیث شریف: سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے ایک شخص کے

فَنَحْنُ نَصُوْمُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰى بِمُوْسٰى

تو ہم بھی روزہ رکھتے ہیں اس دن میں تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ ہم زیادہ حقدار زیادہ نزدیکی والے ہیں حضرت موسیٰ کے

مِنْكُمْ فَصَامَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ. (رواہ البخاری والمسلم)

تم سے پھر روزہ رکھا یوم عاشوراء کا پیارے رسول اللہ ﷺ نے اور حکم فرمایا روزہ رکھنے کا۔

(۲۰۲۰) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْاَحَدِ اَكْثَرَ مَا يَصُوْمُ

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ روزہ رکھتے تھے سنیچر کا اور اتوار کا، یہ اس میں سے ہے کہ اکثر روزے رکھتے تھے

مِنَ الْاَيَّامِ وَيَقُوْلُ اِنَّهُمَا يَوْمَا عِيْدٍ لِّلْمُشْرِكِيْنَ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اُخَالِفَهُمْ. (رواہ احمد)

جن ایام میں اور فرماتے کہ بیشک یہ دونوں دن مشرکین کی عید کے ہیں تو میں محبوب رکھتا ہوں یہ کہ میں مخالفت کروں ان مشرکوں کی۔

(۲۰۲۱) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُ بِصِيَامِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَيَحُثُّنَا

ترجمہ: پیارے رسول اللہ ﷺ حکم فرماتے تھے عاشورے کے دن کے روزہ رکھنے کا اور پیارے رسول ابھارتے تھے

عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهٗ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ

ہم کو عاشورے کے روزے رکھنے پر اور ہماری تحقیقات فرماتے تھے یوم عاشوراء کے وقت پھر جب رمضان شریف کے روزے فرض فرمائے گئے

لَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهٗ. (رواہ مسلم)

تو نہ حکم فرمایا ہم کو اور نہ روکا ہم کو یوم عاشوراء کے روزے سے اور نہ تحقیقات فرمائیں پیارے رسول نے ہماری یوم عاشوراء کے وقت۔

(۲۰۲۲) حدیث شریف: اَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ صِيَامُ عَاشُوْرَاءَ وَالْعَشْرِ

ترجمہ: چار ہیں کہ نہیں چھوڑتے تھے جن کو پیارے نبی ﷺ، عاشورے کا روزہ ذوالحجہ کے عشرے کے روزے

وَثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ. (رواہ النسائی)

تین دنوں کے روزے ہر مہینے کے اور دو رکعتیں فجر کی نماز فرض سے پہلے۔

2027 हदीस शरीफ़:— तशरीफ़ लाये प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम हज़रते उम्मे सुलैम के यहाँ तो वो लायीं बारगाहे नबवी में छुआरे और घी तो फ़रमाया प्यारे नबी ने कि लौट दो अपने घी को उसकी मश्क में और अपनी खजूरों को उसके बर्तन में इस लिये कि मैं रोज़ेदार हूँ फिर खड़े हुये प्यारे नबी एक गोशे में घर के तो नमाज़ अदा फ़रमाई अलावा फ़र्ज़ के फिर दुआ फ़रमाई प्यारे नबी ने हज़रते उम्मे सुलैम और उनके अहलेखाना के लिये।

2028 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब दावत दी जाये किसी को तुममें से खाने की और वो हो रोज़ेदार तो चाहिये कि कह दे मैं रोज़दार हूँ।

2029 हदीस शरीफ़:— फ़रमाया प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम ने जब दावत दी जाये तुममें से किसी को तो चाहिये कि कुबूल कर ले फिर अगर रोज़ेदार हो तो चाहिये कि दुआ कर दे और रोज़दार न हो तो चाहिये कि खा ले।

2030 हदीस शरीफ़:— हज़रते उम्मे हानी से मरवी उन्होंने फ़रमाया जब था यौमे फ़तह कि फ़तह

ذریعہ اعلان کرایا کہ جس نے کچھ کھالیا ہو وہ بقیہ دن کچھ نہ کھائے اور جس نے نہ کھایا ہو وہ روزہ رکھ لے کیونکہ آج یوم عاشوراء ہے۔ (بخاری شریف ومسلم شریف) یہ حدیث شریف بھی اس زمانے کی ہے جب عاشورے کا روزہ فرض تھا اور یہ حکم اعلان بھی اسکی علامات ہیں کہ عاشورے کا روزہ اس وقت فرض تھا۔ رمضان شریف کے روزوں کی فرضیت سے یوم عاشوراء کے روزے کی فرضیت منسوخ ہوگئی اب صرف سنیت باقی ہے۔

(۲۰۲۲) (۱) یوم عاشوراء کا روزہ (۲) ماہ ذوالحجہ کے پہلے عشرے کے روزے۔ پہلے عشرے سے مراد شروع کے نو دن ہیں کیونکہ دسویں ذوالحجہ کا روزہ رکھنا حرام ہے۔ عشرے کا لفظ نو پر بھی بول دیا جاتا ہے۔ **حدیث شریف:** رمضان شریف کا پہلا عشرہ رحمت ہے دوسرا درمیانی عشرہ مغفرت ہے اور تیسرا عشرہ یعنی اخیر کے دس یا نو دن جہنم سے چھٹکارے کے ہیں۔ اس حدیث شریف میں رمضان شریف کے اخیر نو یا دس دن کو عشرہ فرمایا گیا ہے لہٰذا نو دن کو عشرہ فرمانا درست ہے۔ یا ایک مفہوم یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دسویں ذوالحجہ کو نماز عید قرباں تک کچھ تناول ونوش نہ فرماتے۔ (۳) ایام بیض کے روزے یا پھر پورے ماہ میں کبھی بھی تین روزے (۴) فجر کی دو سنتیں۔ حضرات علماء کرام نے فرمایا کہ رمضان شریف کے آخری عشرے کی راتیں افضل ہیں کیونکہ اس میں شب قدر ہے اور ماہ ذوالحجہ کے پہلے عشرے کے دن افضل ہیں کیونکہ اس میں یوم عرفہ ہے اور سیدنا حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شب قدر سے شب میلاد مصطفےٰ ﷺ افضل ہے کہ شب قدر میں قرآن نازل ہوا، اور شب میلاد میں صاحب قرآن کی جلوہ گری ہوئی۔

(۲۰۲۳) چاند کی تیرھویں، چودھویں، پندرھویں کو ایام بیض کہا جاتا ہے۔ ان تواریخ کی راتیں تو اسلئے چمکدار ہیں کہ ان راتوں میں چاندنی پوری رات رہتی ہے اور دونوں کو چمکدار اسلئے کہتے ہیں کہ ان دونوں کے روزے دلوں کو روشن کرتے ہیں۔ ان ایام کو ایام بیض کہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جب سیدنا حضرت آدم علیہ السلام جنت سے دنیا میں تشریف لائے تو انکا جسم شریف مائل بہ سیاہی ہوگیا تھا جب سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کے وسیلہ سے توبہ قبول ہوئی تو حضرت آدم کو انہیں تین دنوں کے روزے رکھنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہر روزے سے آپکا تہائی جسم پاک چمکتا گیا اور تین روزوں کے بعد تمام جسم پاک حسب سابق جھلملانے لگا اور سیاہی کافور ہوگئی۔ مہینے کے تین رزے رکھنے کے بارہ طریقے حضرات علماء کرام نے تحریر فرمائے ہیں (۱) ایک تو غیر معین کہ پورے مہینے میں جب چاہیں رکھ لئے جائیں (۲) مہینے کی پہلی دوسری تیسری تاریخ کو روزے رکھ لئے جائیں (۳) سنیچر، اتوار، پیر کو روزے رکھ لئے جائیں (۴) منگل، بدھ، جمعرات روزے رکھ لئے جائیں (۵) ایام بیض میں رکھ لے جائیں (۶) پیر، منگل، بدھ کے روزے رکھے جائیں (۷) جمعرات، جمعہ، سنیچر کے روزے رکھے جائیں (۸) نوچندا پیر اور دو جمعراتوں کے روزے رکھے جائیں (۹) نوچندی جمعرات اور دو پیر کے روزے رکھے جائیں (۱۰) پیر کا جمعرات کا اور پھر پیر کا روزہ رکھا جائے (۱۱) ہر عشرے میں ایک ایک روزہ رکھا جائے (۱۲) اخیر ماہ میں تین روزے رکھ لئے جائیں۔ مہینے کے تین روزوں کے بارے میں یہ بارہ طریقے منقول ہیں سب سے قوی قول ایام بیض کے روزوں کا ہے کُل مسنون روزے پورے سال میں اکیاون ہیں۔ رمضان شریف کے علاوہ گیارہ مہینوں کے تینتیس روزے اور ذوالحجہ کے پہلے عشرے کے نو روزے اور دو روزے یوم عاشوراء کے ایک روزہ پندرھویں شعبان المعظم کا اور چھ روزے شوال المکرم کے جنکو ''شش عید کے روزے'' کہا جاتا ہے۔

(۲۰۲۴) روزے کی برکت سے فالتو موٹاپا گھٹ جاتا ہے یا صاف ہوجاتا ہے اور جسم گناہوں کے نجاست سے پاک ہوجاتا ہے اور جہنم کی آگ سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ زکوٰۃ کی طرح روزہ بھی تینوں کام انجام دیتا ہے۔ زکوٰۃ مالی عبادت ہے اور روزہ بدنی عبادت ہے۔

(۲۰۲۳) حدیث شریف: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا يُفْطِرُ اَيَّامَ الْبِيْضِ فِيْ حَضَرٍ وَّلَا سَفَرٍ۔ (رواہ النسائی)

ترجمہ: پیارے رسول اللہ علیہ نہیں روزہ چھوڑتے تھے ایام بیض میں، نہ گھر میں نہ سفر میں۔

(۲۰۲۴) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِكُلِّ شَيْءٍ زَكٰوةٌ وَّزَكٰوةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ۔ (رواہ ابن ماجۃ)

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ نے کہ ہر چیز کی زکوٰہ ہے اور جسم کی زکوٰۃ ہے روزہ۔

(۲۰۲۵) حدیث شریف: اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَقِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ: بیشک پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے پیر اور جمعرات کے تو عرض کیا گیا یا رسول اللہ

اِنَّكَ تَصُوْمُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَقَالَ اِنَّ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ يَغْفِرُ اللّٰهُ فِيْهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ

آپ روزہ رکھتے ہیں پیر اور جمعرات کے دنوں کا؟ تو فرمایا پیارے نبی نے کہ بیشک بخش دیتا ہے اللہ تعالیٰ ان دو دنوں میں ہر مسلمان کو

اِلَّا ذَا هَاجِرَيْنِ يَقُوْلُ دَعْهُمَا حَتّٰى يَصْطَلِحَا۔ (رواہ احمد وابن ماجۃ)

سوائے عداوت والوں کے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ چھوڑ دو ان دونوں کہ جب تک کہ آپس میں صلح کرلیں۔

(۲۰۲۶) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَامَ يَوْمًا اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ بَعَّدَهُ اللّٰهُ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ علیہ نے جو روزہ رکھے ایک دن اللہ تعالیٰ کی کوشنودی تلاش کرنے کیلئے تو دور فرمادے گا اس کو اللہ تعالیٰ

مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ هَرَمًا۔ (رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان)

جہنم سے اس اُڑنے والے کوّے کی دوری کی طرح کہ وہ بچہ تھا یہاں تک کہ مرگیا اُڑتے اُڑتے۔

(۲۰۲۷) حدیث شریف: دَخَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ فَاَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَّسَمْنٍ فَقَالَ

ترجمہ: تشریف لائے پیارے نبی علیہ حضرت ام سلیم کے ہاں تو وہ لائیں بارگاہ نبوی میں چھوہارے اور گھی تو فرمایا پیارے نبی نے

اَعِيْدُوْا سَمْنَكُمْ فِيْ سِقَائِهٖ وَتَمْرَكُمْ فِيْ وِعَائِهٖ فَاِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ اِلٰى نَاحِيَةٍ

کہ لوٹا دو اپنے گھی کو اسکی مشک میں اور اپنی کھجوروں کو اس کے برتن میں اسلئے کہ میں روزے دار ہوں پھر کھڑے ہوئے پیارے نبی ایک گوشے میں

हुआ मक्का ए मुकर्रमा तो आयीं हज़रते फ़ातेमा तो बैठ गयीं प्यारे रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की बायीं तरफ़ और हज़रते उम्मे हानी प्यारे रसूल की दाहनी तरफ़ तो लायी लौंडी एक बर्तन तो उसमें शर्बत था तो उसने पेश किया प्यारे रसूल को तो नोश फ़रमाया प्यारे रसूल ने उस बर्तन से फ़िर प्यारे रसूल ने दे दिया उम्मे हानी को फिर उन्होंने शर्बत पिया उसी बर्तन से फिर अर्ज़ किया या रसूलल्लाह मैंने इफ़्तार कर लिया हालांकि मैं रोज़ेदार थी तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने उनसे क्या तुम कज़ा कर रही थीं कोई रोज़ा? अर्ज़ किया नहीं, फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि नुक्सान न देगा तुम्हें इफ़्तार कर लेना अगर था रोज़ा नफ़्ली।

2031 हदीस शरीफ़:– हज़रते आयशा से मरवी उन्होंने फ़रमाया कि थी मैं और हज़रते हफ़्सा रोज़ेदार तो पेश किया गया हमारे लिये खाना जिसकी रगबत थी हमको तो खा लिया हमने उसमें से तो अर्ज़ किया हज़रते हफ़्सा ने या रसूलुल्लाह बेशक हम रोज़ेदार थीं तो पेश किया गया हमारे

(۲۰۲۵) پیر اور جمعرات کو مغفرت کے خزانے لٹائے اور برسائے جاتے ہیں کیونکہ پیر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ولادت طیبہ ہوئی ہے اور نزول قرآن کا بھی دن ہے اور جمعرات سیدتنا حضرت آمنہ خاتون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حاملہ ہونے کا دن ہے اور جمعرات کو جمعہ کا پڑوسی ہونے کا بھی شرف ہے۔ بڑوں کی قربت ونسبت بڑی چیز ہے۔ شعر:

جب جگہ مل جائیگی محبوب کے قدموں تلے

تو زمیں ہوکر بھی پیارے آسماں ہوجائے گا

اسلام میں نسبت کا بڑا مرتبہ ہے۔ صحابی رسول سیدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابولہب کو اسکے مرنے کے بعد خواب میں دیکھا تو ابولہب سے اسکا حال دریافت فرمایا بولا کہ سخت عذاب میں گرفتار ہوں مگر پیر کے دن میرا عذاب ہلکا ہوجاتا ہے اور اپنے داہنے ہاتھ کی پہلی انگلی سے مجھے پانی ملتا ہے کیونکہ میں نے اس دن سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں اپنی لونڈی ثُویبہ کو اسی انگلی کے اشارے سے آزاد کردیا تھا اور کہا تھا کہ جا تو آزاد ہے۔ پیر پُرتنویر اور ولادت نبوی کی خوشی کے صدقے میں جب کفار ایک گونہ اللہ تعالیٰ کے کرم کے مستحق ہوگئے تو عشاق نبوی کیوں نہ ان دونوں دنوں کے صدقے میں قیامت تک عفو وغفران کے موتی سمیٹتے رہینگے۔ شعر:

یا نبی تیرے خزانے میں نہیں جنکی کمی

عفو غفران کے وہ لعل وہ گوہر دیدے (یا نبی)

پیر وجمعرات کو مغفرت کی دھوم دھام گویا کہ یہ بھی جشن آمد رسول ہے کہ جمعرات کو رحم مادر میں جلوہ گری اور پیر کو مکہ مکرمہ کی دھرتی پر جلوہ گری۔ شعر:

مغفرت کی ہے برسات چاروں طرف

فیض یہ بھی ہے پیر اور جمعرات کا (انتخاب قدیری)

سیدنا حضرت ملا علی قاری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پیر و جمعرات کے دن ان مسلمانوں کی مغفرت ہوتی ہے جو ان دنوں میں روزہ رکھنے کے عادی ہوں اور سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کی عداوت سے عاری ہوں گویا کہ روزہ رکھ کر عبادت کر کے جشن ولادت رسول ہر ہفتہ منائیں۔ شعر:

مالی عبادتیں ہوں کہ جانی عبادتیں

ہر ہفتہ ان سے جشن ولادت منایئے (انتخاب قدیری)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو! ان کینہ پروروں کو چھوڑ دو یعنی انکے دفتر سے گناہ نہ مٹاؤ یا اے وہ لوگو! جو انکے لئے دعاء مغفرت کرتے ہو انہیں چھوڑ دو انکے لئے دعاء مغفرت نہ کرو تا وقتیکہ آپس میں صلح وصفائی کرلیں۔ اس حدیث شریف میں ''عداوت والوں'' سے مراد دنیاوی عداوت والے ہیں جو جائداد مال وغیرہما کے باعث ہوں۔ دینی عداوتیں تو عبادتیں ہیں ہر مسلمان ہر بے ایمان سے عداوت رکھے۔ مومن، مومن سے ہرگز دنیاوی معاملات میں کینہ وعداوت نہ رکھے کیونکہ آپسمیں کینہ و عداوت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بڑی محرومی کا زینہ ہے۔ سینہ کینے سے پاک رکھو تاکہ اسمیں انوار محمدی کی جلوہ گری ہو۔ اشعار:

مجھکو نہیں پسند جو کینہ پسند ہے

نور نبی ہو جسمیں وہ سینہ پسند ہے

جسمیں نہوں حضور وہاں دیو بند ہے

جسمیں رہیں حضور وہ سینہ پسند ہے (یا نبی)

(۲۰۲۶) ''تلاش خشنودئ خدا'' کی قید اسلئے ہے کہ کوئی عمل خلوص وللہیت کے بنا قابل قبول لائق انعام نہیں ہوتا۔ نہ اسکا کوئی ثواب اور نہ اسکے فیضان وفوائد کا ظہور وصدور ہوتا ہے۔ شعر:

ثمرہ اعمال کا کب ریا سے ملا

ثمرہ اخلاص کا کبریا سے ملا (یا نبی)

ہر مسلمان کو غور کرنا چاہئے کہ جب ایک نفلی روزے کے فیضان کا یہ عالم ہے تو فرض روزے کے فیضان کا کیا عالم ہوگا۔ حدیث شریف: فرمایا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے کہ روزے کا سونا بھی عبادت ہے اور اسکی خاموشی بھی تسبیح ہے اور اسکے عمل میں

مِنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰى غَيْرَ الْمَكْتُوْبَةِ فَدَعَا لِاُمِّ سُلَيْمٍ وَاَهْلِ بَيْتِهَا۔(رواہ البخاری)

گھر کے تو نماز ادا فرمائی علاوہ فرض کے پھر دعاء فرمائی پیارے نبی نے حضرت ام سلیم اور انکے اہل خانہ کیلئے۔

(۲۰۲۸) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دُعِىَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب دعوت دی جائے کسی کو تم میں سے کھانے کی اور ہو وہ روزے دار

فَلْيَقُلْ اِنِّىْ صَائِمٌ۔(رواہ مسلم)

تو چاہیے کہ کہہ دے کہ میں روزے دار ہوں۔

(۲۰۲۹) حدیث شریف: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دُعِىَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَاِنْ كَانَ صَائِمًا

ترجمہ: فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے جب دعوت دی جائے تم میں سے کسی کو تو چاہیے کہ قبول کرلے پھر اگر روزے دار ہو

فَلْيُصَلِّ وَاِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ۔(رواہ مسلم)

تو چاہیے کہ دعاء کردے اور اگر روزے دار نہ ہو تو چاہیے کہ کھالے۔

(۲۰۳۰) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ جَآءَتْ فَاطِمَةُ

ترجمہ: حضرت ام ہانی سے مروی انہوں نے فرمایا کہ جب تھا یوم فتح کہ فتح ہوا مکہ مکرمہ تو آئیں حضرت فاطمہ

فَجَلَسَتْ عَلٰى يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاُمُّ هَانِئٍ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَجَآءَتِ الْوَلِيْدَةُ بِاِنَاءٍ فِيْهِ شَرَابٌ

تو بیٹھ گئیں پیارے رسول اللہ ﷺ کی بائیں طرف اور حضرت ام ہانی پیارے رسول کی داہنی طرف تو لائی لونڈی ایک برتن کہ اس میں شربت تھا

فَنَاوَلَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَهٗ اُمَّ هَانِئٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ

تو اس نے پیش کیا پیارے رسول کو تو نوش فرمایا پیارے رسول نے اس برتن سے پھر پیارے رسول نے دیدیا ام ہانی کو پھر انہوں نے شربت پیا اس برتن سے

فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ اَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ لَهَا اَكُنْتِ تَقْضِيْنَ شَيْئًا

پھر عرض کیا یارسول اللہ میں نے افطار کرلیا حالانکہ میں روزے دار تھی تو فرمایا پیارے رسول نے ان سے کیا تم قضا کررہی تھیں کوئی روزہ؟

قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ اِنْ كَانَ تَطَوُّعًا۔(رواہ ابوداود والترمذی والدارمی)

عرض کیا نہیں، فرمایا پیارے رسول نے کہ نقصان نہ دے گا تمہیں افطار کرلینا اگر تھا روزہ نفلی۔

लिये खाना जिसकी रगबत थी हमको तो खा लिया उसमें से हमने? फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि तुम दोनों रोज़ों की कज़ा करो एक दिन की उसकी जगह। –

2032 हदीस शरीफ़:– हज़रते अम्मारा बिन्ते कअब से मरवी बेशक प्यारे नबी सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम तशरीफ़ लाये उनके पास तां मंगाया उन्होंने प्यारे नबी के लिये खाना तो फ़रमाया प्यारे नबी ने उनसे कि तुम भी खाओ तो अर्ज़ किया हज़रते अम्मारा ने कि बेशक मैं रोज़ेदार हूँ फिर फ़रमाया प्यारे नबी ने बेशक जब रोज़ेदार को कि खाना आ जाये उसके सामने तो दुआ करते हैं

بڑھوتری ہے اور اسکی دعا قبول ہے اور اسکے گناہ بخشے بخشائے ہیں (بیہقی شریف) حدیث شریف: فرمایا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی بنی اسرائیل کے ایک شخص کی طرف کہ خبر دیدے اپنی قوم کو کہ نہیں ہے کوئی بندہ کہ روزہ رکھے ایک دن کا میری خوشنودی حاصل کرنے کیلئے مگر میں اسے جسمانی تندرستی عطا فرماتا ہوں اور بہت ثواب عطا فرماتا ہوں۔ (بیہقی شریف) حدیث شریف: فرمایا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے جو شخص نفل روزہ رکھے کہ نہ مطلع ہو اس پر کوئی تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے جنت سے کم پر راضی نہیں ہوتا (خطیب) حدیث شریف: فرمایا سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک خوان نعمت ہے اس پر ایسی ایسی چیزیں چنی ہوئی ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ ہی کسی دل میں انکا خیال آیا ان دسترخوانوں پر رونق افروز ہونگے صرف اور صرف روزے دار (طبرانی شریف) اس حدیث شریف میں غراب کا ذکر ہے۔ غراب عربی کا لفظ ہے اسکے اردو معنیٰ ہیں کوا اور فارسی معنیٰ ہیں زاغ۔ یہ ایک کالے رنگ کا پرندہ ہوتا ہے جو اکثر بستیوں میں دکھائی دیتا ہے اور یہ کالا کوا یعنی زاغ معروفہ اسکا کھانا حرام ہے۔ بعض پرندا ایسے ہیں کہ جنکا کھانا حرام ہے جیسے زاغ معروفہ یعنی مشہور کالا کوا۔ بعض جانور حلال ہیں جیسے طوطا وغیرہ پرندوں کے حلال حرام ہونے کے بارے میں یہ بات یاد رہے کہ سیدھے پونچھ والے تمام پرندے حلال ہیں سوائے کوے کے اور تیڑھی پونچ والوں میں تمام پرندے حرام ہیں سوائے طوطے کے۔ مگر زاغ معروفہ یعنی مشہور کالا کوا ایسا پرندہ ہے جسکو وہابی دھرم میں نہ صرف یہ کہ حلال جانتے ہیں بلکہ اسکے کھانے کو ثواب جانتے مانتے اور لکھتے ہیں۔ اسی لئے فقیر قدیری نے زاغ معروفہ مشہور کالے کوے کا نام ''مرغ وہابیہ'' رکھا۔ اسکی تفصیلات کیلئے پڑھیں فقیر قدیری کی کتب ''شہید اعظم'، 'میزائل انتخاب'، 'سیفی لطیفی'' وغیرھم۔ اس مرغ وہابیہ کی عمر طبعی ایک ہزار سال ہے اور یہ بہت تیز اڑتا ہے اور یہ بلندی پر نہیں جاتا اسکی تمام قوت اور وقت آگے بڑھنے اور مسافت طے کرنے میں گزرتا ہے۔ ایک نفلی روزے دار کی جہنم سے دوری بتانے کیلئے بطور تمثیل ارشاد ہوا ہے کہ کوے کا بچہ پیدا ہونے کے بعد قوت پرواز آتے ہی اڑنا شروع کردے اور مرتے دم تک اڑتا رہے یعنی ایک ہزار سال تک مسلسل محو پرواز رہے تو اندازہ لگالو کہ وہ کتنی مسافت طے کریگا اور کتنی دور' جا'' لیگا۔ اللہ تعالیٰ اس نفلی روزہ رکھنے والے اور دوزخ کے درمیان اتنا ہی فاصلہ فرمادیگا جتنا مرغ وہابیہ نے پوری عمر میں فاصلہ طے کیا۔ اس سے علم غیب نبی کا بھی پتہ چلا کہ آپ ﷺ کو مرغ وہابیہ کا فاصلہ معلوم ہے اور اس نفلی روزہ رکھنے والے جہنم سے دور ہونے کا فاصلہ بھی معلوم ہے۔ شعر:

علم غیب نبی تیری کیا شان ہے
تجھ میں پوشیدہ ہر لمحہ ہر آن ہے (انتخاب قدیری)

(۲۰۲۷) حضرت ام سلیم کے یہاں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ ازراہ کرم خسروانہ تشریف لائے تھے کوئی باقاعدہ دعوت نہیں تھی۔ خاطر و تواضع کے طور پر حضرت ام سلیم نے گھی اور چھوہارے پیش کئے یہ عرب شریف کا بہترین ناشتہ ہے۔ ملاقاتی اور مہمان کی خاطر تواضع کرنا سنت ہے۔ بنا خاطر و تواضع کی ملاقات مُردوں کی سی ملاقات ہے۔ اس دن آپ ﷺ کا نفلی روزہ تھا۔ اگر حضرت ام سلیم کو معلوم ہوتا تو وہ ناشتہ پیش نہ کرتیں۔ ایک مرتبہ فقیر قدیری اور محسن اہلسنت الحاج حافظ محمد مسلم اشرفی ایکسپوٹر مراد آباد شریف سے چلکر کچھوچھہ شریف برائے زیارت سیدنا تاجدار اہلسنت حضرت علامہ مفتی الحاج شاہ سید محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی المعروف سرکار کلاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور یہ حاضری کا پروگرام اچانک تھا۔ حضرت سرکار کلاں نے زبردست ناشتے کا فوراً انتظام فرمایا اس دن دولت سرائے اقدس پر کوئی خادم اور شہزادگان ذوی شان بھی نہ تھے تمام ناشتہ سے متعلق کام کاج خود حضور سرکار کلاں نے انجام دئے۔ ہم دونوں فدائی چاہتے تھے کہ خود یہ کام انجام دے لیں تو حضور سرکار کلاں نے فرمایا کہ اس وقت

(۲۰۳۱) حدیث شریف: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ تھی میں اور حضرت حفصہ روزے دار تو پیش کیا گیا ہمارے لئے کھانا

اِشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ

جس کی رغبت تھی ہم کو تو کھالیا ہم نے اس میں سے تو عرض کیا حضرت حفصہ نے یارسول اللہ بیشک ہم روزہ دار تھیں تو پیش کیا گیا ہمارے لئے کھانا

اِشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اِقْضِيَا يَوْمًا اٰخَرَ مَكَانَهُ. (رواه الترمذی)

جس کی رغبت تھی ہم کو تو کھالیا اس میں سے ہم نے، فرمایا پیارے رسول نے کہ تم دونوں روزوں کی قضا کرو ایک دن کی دوست دن اس کی جگہ۔

(۲۰۳۲) حدیث شریف: عَنْ اُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَتْ لَهُ

ترجمہ: حضرت عمارہ بنت کعب سے مروی بیشک پیارے نبی ﷺ تشریف لائے ان کے پاس تو منگایا انہوں نے پیارے نبی کیلئے

بِطَعَامٍ فَقَالَ لَهَا كُلِيْ فَقَالَتْ اِنِّيْ صَائِمَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کھانا تو فرمایا پیارے نبی نے ان سے کہ تم بھی کھاؤ تو عرض کیا حضرت عمارہ نے کہ بیشک میں روزے دار ہوں پھر فرمایا پیارے نبی ﷺ نے

اِنَّ الصَّائِمَ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يَفْرُغُوْا. (رواه احمد والترمذی وابن ماجة والدارمی)

بیشک جب روزے دار کو کہ کھانا آجائے اس کے سامنے تو دعاء کرتے ہیں اس کیلئے فرشتے یہاں تک کہ کھانے والے کھانے سے فارغ ہوں۔

(۲۰۳۳) حدیث شریف: دَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَدّٰى

ترجمہ: حاضر ہوئے حضرت بلال پیارے رسول اللہ ﷺ کی خدمت پاک میں اور پیارے رسول ناشتہ فرمارہے تھے

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْغَدَاءَ يَابِلَالُ قَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے کہ ناشتہ کرلو اے بلال! عرض کیا حضرت بلال نے میں روزے دار ہوں یارسول اللہ، تو فرمایا پیارے رسول اللہ ﷺ نے

نَاْكُلُ رِزْقَنَا وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ اَشَعَرْتَ يَابِلَالُ اِنَّ الصَّائِمَ يُسَبِّحُ عِظَامُهُ

ہم کھارہے ہیں اپنا رزق اور بلال کا بہتر رزق جنت میں ہے، کیا خبر ہے تمہیں اے بلال! بیشک روزے دار کہ تسبیح کرتی ہیں اس کی ہڈیاں

وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا اُكِلَ عِنْدَهُ. (رواه البيهقی فی شعب الايمان)

اور دعاء مغفرت کرتے ہیں اس کیلئے فرشتے جب تک کہ کھایا جائے روزے دار کے سامنے۔

उसके लिये फ़रिशते यहाँ तक कि खाने वाले खाने से फारिग़ हों।

2033 हदीस शरीफ़:– हाज़िर हुये हज़रते बिलाल प्यार रसूलुल्लाह सल्लल्लाहो अलैहे वसल्लम की ख़िदमते पाक में और प्यारे रसूल नाश्ता फ़रमा रहे थे तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि नाश्ता कर लो ऐ बिलाल! अर्ज़ किया हज़रते बिलाल ने मैं रोज़ेदार हूँ या रसूलुल्लाह! तो फ़रमाया प्यारे रसूल ने कि हम खा रहे हैं अपना रिज़्क़ और बिलाल का बेहतर रिज़्क़ जन्नत में है, क्या ख़बर है तुम्हें ऐ बिलाल! बेशक रोज़ेदार कि तस्बीह करती हैं उसकी हड्डियाँ और दुआए मगफ़रत करते हैं उसके लिये फ़रिशते जबतक कि खाया जाये रोज़ेदार के सामने।

آپ مہمان ہیں اور میں میزبان ہوں آپ خود کو پہچانئے اور میرے فرائض کو انجام دینے میں آپ مخل نہ ہوں۔ اتباع سنت کی یہ شان حضور سرکار کلاں کا نشان بن چکی تھی۔ مہماں نوازی آپکا طرۂ امتیاز تھا۔ پھر رات کے کھانے میں بھی شاندار اہتمام اور پھر نوازشات کی بہتات و برسات کہ اندرون خانہ سے تمام خورونوش کا سامان لانا اور ہم اپنی جگہ شرمندہ مگر الامر فوق الادب کے تحت نہ چاہتے ہوئے بھی ساکن وساکت رہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے نفلی روزے کا اظہار اسلئے فرمادیا کہ تاکہ حضرت ام سلیم کو ناشتہ قبول نہ فرمانے پر رنج وصدمہ نہ ہو اور امت کو قانون بھی دیدیا کہ اگر نفلی روزہ دار کو یہ پتہ ہو کہ میرے روزے سے گھر والے مطلع ہو کر نہ کھانے سے ناراض نہ ہوں تو روزہ نہ توڑنا افضل ہے اور اگر انکے رنجیدہ ہونے کا اندیشہ ہو تو روزہ توڑ دینا بہتر ہے اور کھا پی لینا چاہئے کہ بعد میں قضا کرلی جائیگی اور اپنی چھپی عبادت کا ہر اظہار ریا و نمائش نہیں ہے۔ گھر میں کھانے پینے کا سامان رکھنا توکل کے خلاف نہیں ہے۔ حضرت ام سلیم کے گھر میں گھی کی مشکیں بھری رکھی تھیں اور چھوہاروں کے ٹوکرے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے گھر کے ایک گوشے میں نماز نفل تو اسلئے ادا فرمائی کہ وہ جگہ متبرک ہوجائے اور یہ جگہ گھر والوں کیلئے جائے نماز بن جائے اور دعاء اسلئے فرمائی تاکہ یہ مسئلہ بھی معلوم ہوجائے کہ اگر روزے دار میزبان کے یہاں کچھ نہ کھائے تو بھی گھر والوں کو دعاء ضرور دے تاکہ مہمان کے نہ کھانے سے میزبان کے دل میں جو تنگی پیدا ہوئی ہو دعاء سے کشادگی میں بدل جائے۔

(۲۰۲۸) یا تو دعوت قبول ہی نہ کرے یا قبول کرے اور پہونچ بھی جائے مگر وہاں کھائے نہیں یا کوئی عذر کردے۔ ایسے موقع پر روزے کا ظاہر کردینا جائز ہے ریا نہیں کہ کہیں میزبان کے دل میں عداوت کی چنگاری نہ سلگنے لگے۔ مسلمان بھائی کا دل خوش کرنا بھی عبادت ہے اسلئے روزے کے اظہار کی اجازت ہے۔

(۲۰۲۹) میزبان کے گھر جاکر نفل نماز پڑھکر یا بنا نماز پڑھے میزبان کیلئے دعاء کرے اور اگر میزبان سے دشمنی کا خوف ہو کہ دعوت قبول نہ کریگا تو وہ بددل ہوگا اور مخالفت پر کمربستہ ہوجائیگا تو نفلی روزہ توڑ دینا چاہئے بعد میں قضا کرلی جائے۔

(۲۰۳۰) سیدتنا حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا، سیدتنا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نند بھی تھیں اور پھوپی بھی اور عمر میں بھی آپ سے بڑی تھیں اسلئے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دائیں طرف بٹھایا۔ عام محافل ومجالس میں بھی اسکا خیال رکھنا چاہئے کہ جو میر محل ہو بڑوں کو اسکی داہنی طرف بیٹھنا چاہئے اور چھوٹوں کو بائیں طرف یہ واقعہ حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کا نہ تھا بلکہ کسی دوسرے کے گھر کا تھا اگر حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کا ہوتا تو وہ میزبانی کی خدمات انجام دیتیں۔ سنت یہ ہے کہ پانی کا برتن پہلے میرے محفل کو پیش کیا جائے پھر اپنی طرف کو دور چلے اگرچہ اس طرف غریب آدمی یا بچہ ہی ہو اور بائیں طرف بڑا یا کوئی مالدار ہی کیوں نہ ہو مگر دور چلے گا داہنی طرف سے۔ اعزاء اقرباء، مرد وعورت ایک دوسرے کا جھوٹا پانی پی سکتے ہیں۔ البتہ اجنبی عورت کا مرد اور اجنبی مرد کا عورت جھوٹا نہیں پئیں۔ عشاق کی باتیں بڑی مزیدار ہوتی ہیں۔ حضرت ام ہانی نے پہلے روزہ توڑا بعد میں مسئلہ دریافت کررہی ہیں۔ انکے مذہب عشق میں آپ ﷺ کا پس خوردہ تبرک پی لینا نفل روزے افضل تھا۔ انکے عشق سے آراستہ دل نے فتویٰ دیا کہ روزے کی قضا وکفارہ ادا کرلیا جائے مگر آپ ﷺ کا یہ تبرک پھر ملا کہ نہ ملا۔ عشق کا فتویٰ بھی نرالا ہوتا ہے، عشق کا مدرسہ ہی الگ ہوتا ہے۔ شعر:

مکتب عشق کا دستور نرالا دیکھا
اسکو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

اگر یہ روزہ نذر یا قضائے رمضان کا ہوتا تب تو اس روزے کا توڑنا منع تھا اور اگر نفلی روزہ تھا تو روزے کا توڑنا جائز تھا اگرچہ اسکی بھی قضا واجب۔ مرید وشاگرد اپنے پیر واستاد کے تبرک کھانے کی خاطر

نفلی روزہ توڑ سکتا ہے دعوت کی طرح یہ بھی روزہ توڑنے کا ایک عذر ہے۔

(۲۰۳۱) ان دونوں ازواج مطہرات کے نفلی روزے تھے قضائے رمضان یا نذر کا فرض روزہ نہ تھا کہ فرض روزہ توڑنے کی ہمت وجسارت تو کوئی عام مسلمان بھی نہیں کرتا چہ جائیکہ ازواج مطہرات پسندیدہ کھانا دیکھ کر ایک اہم عبادت توڑ دیں۔ یہ روزہ ہرگز فرض نہ تھا اسے فرض سمجھنا ان حضرات امہات المومنین کی شان وعظمت کے منافی ہے۔ یہ حضرات امہات المومنین نے یہ سمجھا کہ جب دعوت کیلئے نفلی روزہ توڑ دینا جائز ہے تو آئے ہوئے ہدیہ کیلئے بھی نفل روزہ توڑ دینا بھی جائز ہوگا کہ دونوں صورتیں تقریباً یکساں ہیں۔ یہ ان ازواج مطہرات کی خطاء اجتہادی تھی اور خطاء اجتہادی پر مجتہد کو ثواب ملتا ہے۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر نفلی روزہ شروع کر کے توڑ دیا جائے تو اس روزے کی قضا واجب ہوتی ہے اور جسکی قضا واجب ہو وہ خود بھی واجب ہوتا ہے۔ لہٰذا نفلی روزہ شروع کر دینے سے واجب ہو جاتا ہے جیسا کہ نفلی حج وعمرہ شروع ہو جانے کے بعد واجب ہو جاتا ہے۔ **حدیث شریف:** ایک صحابی نے سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اور حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی دعوت کی۔ جب سب حضرات خورونوش میں مصروف ہوئے تو ایک صحابی الگ بیٹھ گئے اور کہنے لگے کہ میں روزے دار ہوں، سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا روزہ توڑ دو اور اپنے میزبان بھائی کو خوش کرو اور اس روزے کی قضا کرلو (دار قطنی ابوداؤد)

(۲۰۳۲) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے کھانا تناول فرمایا اور سیدنا حضرت عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خورونوش میں شریک نہ ہوئیں۔ روزے دار میزبان غیر روزے دار مہمان کی تواضع کھانے سے کرسکتا ہے۔ البتہ رمضان شریف کے روزہ خوروں اور روزہ چوروں کو کھانا نہ کھلایا جائے اور نہ انکے لئے کھانا پکایا جائے کیونکہ یہ گناہ پر مدد کرنا ہے۔ ارشاد رب قدیر ہے (ترجمہ) اور مت مدد کرو تم گناہ اور ظلم پر (بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی ص ۲۵۶)

اگر مہمان کی ناراضگی کا اندیشہ نہ ہو تو میزبان نفلی روزہ بھی نہ توڑے اور مہمان سے عذر کردے۔ روزے دار میزبان غیر روزے دار مہمان کی تواضع کر کے دو عبادتیں مزید کر رہا ہے ایک تو کھانا کھلانا اور دوسرے مہمان کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھ کر صبر کرنا اسکے لئے اجروثواب بھی زیادہ ہے اور فرشتوں کی دعائیں مزید، اور فرشتوں سے مراد اعمال لکھنے والے اور حفاظت کرنے والے فرشتے ہیں۔

(۲۰۳۳) اگر کھانا کھاتے میں کوئی آجائے تو اسے بھی کھانے کیلئے بلانا سنت ہے مگر دل سے بلائے کورم پورا نہ کرے۔ جھوٹی تواضع نہ کرے اور آنے والا جھوٹ بول کر یہ نہ کہے کہ مجھے خواہش نہیں ہے یا گھر سے کھا کر آیا ہوں تا کہ جھوٹ اور بھوک کا اجتماع نہ ہو جائے۔ بھوک ہے تو کھانے بیٹھ جائے اور کھانا کم ہے تو کہدے بارک اللہ (ترجمہ) برکت دے اللہ تعالیٰ۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ سے اپنی عبادات وریاضات نہیں چھپانا چاہئیں بلکہ ان سے بیان کر دینا چاہیئے تا کہ وہ گواہ بن جائیں۔ یہ اظہار بارگاہ نبوی میں ریا ونمائش کے لئے نہیں ہے۔ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہم تو آج کا اپنا رزق یہیں دنیا میں کھائے لیتے ہیں اور بلال اس کے عوض جنت میں کھائیں گے اور جنت کا کھانا دنیا کے کھانے سے بہتر بھی ہوگا اور زیادہ بھی۔ جس وقت روزے دار کے سامنے کھانا کھایا جا رہا ہو تو اس وقت روزے دار کی ہر ہڈی ہر جوڑ بلکہ رگ رگ تسبیح خداوندی میں مشغول ومصروف ہوتی ہے جس کا خود روزے دار کو پتہ بھی نہیں چلتا مگر سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ اس تسبیح کو سماعت فرماتے ہیں۔ اگرچہ یہ تسبیح روزے دار کے بنا اختیار کے ہے مگر اس پر اجروثواب بیشمار ہے۔ جب سبزے کی تسبیح سے میت کو فائدہ پہونچتا ہے تو خود اس کی اپنی ہڈیوں کی تسبیح کا فائدہ خود روزے دار کو بلکہ اسکے پاس بیٹھنے والوں کو بھی ملتا ہے۔

فہرست ابواب

لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

پیارے نبی پر ہر صبح و شام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پڑھتے ہیں ملکر سارے غلام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پیارے نبی پر ہر صبح وشام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

میرے نبی ہیں عالی مقام سارے ملائک در کے غلام
جاری نبی کا جگ میں نظام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پیارے نبی پر ہر صبح وشام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

کل انبیاء کے تم ہو امام ممنوں تمہارا ہر خاص وعام
خیر الرسل ہیں خیر الانام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پیارے نبی پر ہر صبح وشام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

کتنے فرشتے بہر سلام آتے ہیں در پر ہر صبح وشام
یہ ہے نبی کا اونچا مقام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پیارے نبی پر ہر صبح وشام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

تیرا محمد احمد ہے نام بھیجا ہے تجھ پہ سب نے سلام
بھیجیں گے ہم بھی تجھ پہ مدام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پیارے نبی پر ہر صبح وشام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

محشر کا دن ہے مشکل میں جان سوکھا گلا ہے سوکھی زبان
ہمکو عطا ہو کوثر کا جام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پیارے نبی پر ہر صبح وشام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

کیجے سلامی آقا قبول رحمت کا کیجے سب پر نزول
کہتے ہیں ملکر سب خاص وعام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پیارے نبی پر ہر صبح وشام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

کتنے قدیریؔ تجھ سے غلام پوری لگن سے با احترام
پڑھتے ہیں دل سے کر کے قیام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام
پیارے نبی پر ہر صبح وشام لاکھوں درود اور لاکھوں سلام

یانبی سلام علیک

یانبی سلام علیك یارسول سلام علیك یا حبیب سلام علیك صلوٰۃ اللہ علیك

آپ کی سرکار عالی، ہر ادا ہے بے مثالی
آئے ہیں در پر سوالی، بھیک دو جھولی ہے خالی

یانبی سلام علیك یارسول سلام علیك یا حبیب سلام علیك صلوٰۃ اللہ علیك

اے حبیبِ رب اکبر اے شفیع روز محشر
قاسم تسنیم و کوثر لو خبر محبوب داور

یانبی سلام علیك یارسول سلام علیك یا حبیب سلام علیك صلوٰۃ اللہ علیك

آئے جب حج کا مہینہ، اور چلے میرا سفینہ
پہونچوں جب شہر مدینہ، یہ کہوں میں با قرینہ

یانبی سلام علیك یارسول سلام علیك یا حبیب سلام علیك صلوٰۃ اللہ علیك

ہر مصیبت سے چھڑانا غمزدوں کے کام آنا
قبر میں جلوہ دکھانا حشر میں تم بخشوانا

یانبی سلام علیك یارسول سلام علیك یا حبیب سلام علیك صلوٰۃ اللہ علیك

اک نظر مجھ پر خدارا بے سہاروں کے سہارا
کیجئے للہ اشارا کہہ رہا ہے غم کا مارا

یانبی سلام علیك یارسول سلام علیك یا حبیب سلام علیك صلوٰۃ اللہ علیك

صدقہ دو نوری بدن کا ہر لباس و پیرہن کا
سادگی و بانکپن کا صدقہ دیدو پنجتن کا

یانبی سلام علیك یارسول سلام علیك یا حبیب سلام علیك صلوٰۃ اللہ علیك

واسطہ شیر خدا کا، اور شہید کربلا کا
واسطہ غوث الوریٰ کا، غم نہ ہو روز جزا کا

یانبی سلام علیك یارسول سلام علیك یا حبیب سلام علیك صلوٰۃ اللہ علیك

صدقۂ حسن بصیری صدقۂ قدرِ قدیری
ہو عطا ایسی فقیری ہم کو مل جائے امیری

یانبی سلام علیك یارسول سلام علیك یا حبیب سلام علیك صلوٰۃ اللہ علیك

انتخاب آقا کی مدحت، اصل میں رب کی ہے طاعت
کرتے ہیں تعظیم حضرت، آپ سے جنکو ہے الفت

یانبی سلام علیك یارسول سلام علیك یا حبیب سلام علیك صلوٰۃ اللہ علیك

دعاء قدیری

طفیلِ مصطفیٰ یا رب ہمیں ایماں کی دولت دے
محمد مصطفیٰ شاہِ دوعالم کی محبت دے

خداوند دوعالم ہمکو تو ذوقِ عبادت دے
کریں ہم طاعت سرکار توفیقِ اطاعت دے

ابوبکر وعمر عثماں علی ان سب کے صدقے میں
صداقت دے عدالت دے سخاوت دے شجاعت دے

زمینِ کربلا پر بہنے والے خون کا صدقہ
غلامانِ محمد کو الٰہی فتح و نصرت دے

طفیل غوث و خواجہ ، شیخ احمد ، صابر و شاہجی
صحابہ کی شہیدوں کی ولیوں کی عقیدت دے

طفیلِ اعلیٰ حضرت اشرفی و شاہ سمنانی
شریعت دے طریقت دے ہمیں چشم بصیرت دے

طفیلِ حضرتِ عبد البصیر عبد القدیر آقا
مدار پاک کی کل اولیاء کی ہم کو الفت دے

طفیل حضرت عبد الرشید عبد الاحد آقا
ہمیں رشد و ہدایت دے ہمیں دین و دیانت دے

ولی حق شکوہِ جعفری روشن ضمیر آقا
وسیلے سے خدایا ان کے تو عرفان و حکمت دے

جہاں میں نزع میں مرقد میں محشر اور میزاں پر
طفیل مصطفیٰ یا رب ہر اک جا ہم کو عزت دے

دلوں کو پاک کردے مومنوں کے بغض و کینہ سے
نگاہوں میں مروت اور سینے میں محبت دے

مریضوں کو عطا کردے شفاء کاملہ یا رب
جو ہیں مقروض انکو قرض سے جلدی ہی فرصت دے

خدا اولاد دے اور خوب سیرت پاک طینت دے
عطا کر پاک روزی اور پھر روزی میں برکت دے

خدایا واسطہ تجھ کو شفیع روزِ محشر کا
سرِ محشر شفیع روزِ محشر کی شفاعت دے

خداوندا! امام بو حنیفہ کے وسیلے سے
سبھی گمراہ فرقوں کو صراطِ اہلسنت دے

رہے گا قربِ محبوبِ خدا بس اسلئے مولا
دعاءِ انتخابِ قادری ہے ہم کو جنت دے

رہے گا قربِ محبوبِ خدا بس اسلئے مولا
دعاءِ انتخابِ قادری ہے ایسی شہرت دے

سیدنا امیر اہلسنت مجدّد دین وملّت حضور مناظر اعظم قبلہ کی بعض تصانیف مبارکہ

اے ایمان والو!
انتخاب شریعت
اللہ اور اُس کا رسول
اقسام احادیث
انگوٹھے کا چومنا
اذان واقامت کے درمیان تثویب
انوارِ ثلثہ
آدابِ مجلس فیضانِ قدیری اوّل
آدابِ مجلس فیضانِ قدیری دوم
احادیث طیبہ
اہمیت زکوٰۃ
اسلام میں ایصالِ ثواب
اذانِ ثانی کا فقہی حکم
آنکھوں دیکھا حال کچھوچھوی
آنکھوں دیکھا حال سنبھلی
ارشاداتِ قدیری
بصیرۃ الایمان
بصیرۃ النحو
بصیرۃ الصرف
بصیرۃ المنطق
بصیرۃ القرآن
بصیرۃ الادب
بعثت نبوی
بدعت کی حقیقت
بصیرۃ العرفان
پیغمبر اسلام

تفسیر قدیری
تشریحات قدیری
تعزیہ شریف کا شرعی حکم
تکبیر میں بیٹھنا
تاریخ عید قرباں
تفصیلی خط اوّل
تفصیلی خط دوم
تفصیلی خط سوم
ثبوت ایصالِ ثواب
حاشیہ گلزار دبستاں
حاشیہ کریما
حیات حضور مدار العالمین
حیات حضور اللہ ہو میاں
حیات حضور تاج الاولیاء
دیوبندی خیالات باطلہ
دلائل انتخاب
دہلوی اور بریلوی
سیف لطیفی
سرکار اللہ ہو میاں نمبر
شہید اعظم
شمائل انتخاب اوّل
شمائل انتخاب دوم
شمائل انتخاب سوم
شمائل انتخاب چہارم
شمائل انتخاب پنجم
شمائل انتخاب ششم

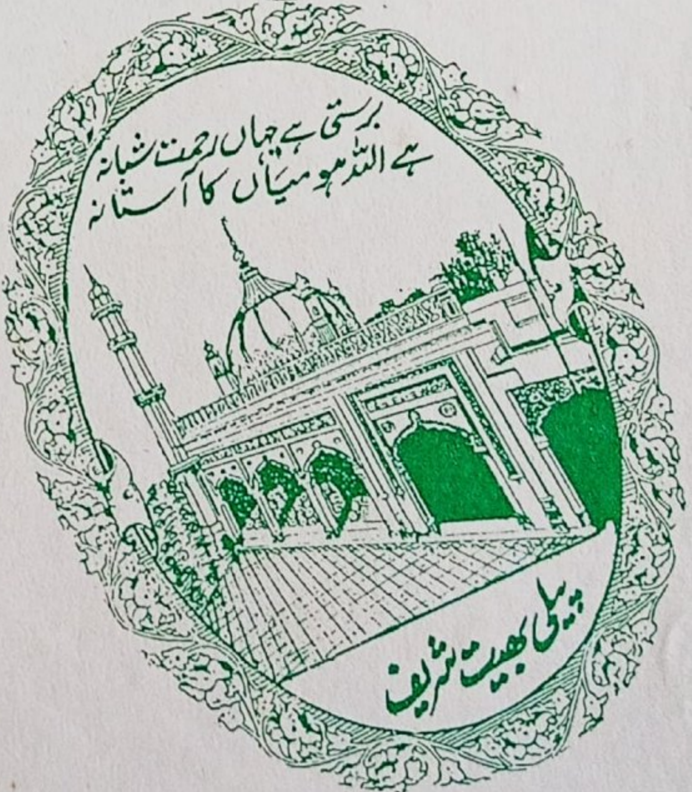
شمائل انتخاب ہفتم
ریڈیائی تقریریں
صابری بلبل نمبر
فضائل توحید ورسالت
فضائل طہارت ونماز
فضائل دُعاء
فضائل حج مبارک
فضائل زیارتِ مدینہ شریف
فضائل شعبان
فضائل درود وسلام
فضائل رمضان شریف
فضائل قرآن کریم
فضائل احادیث مبارکہ
فضائل زوجین
فضائل والدین
فضائل اولاد
فتاویٰ قدیریہ
فضائل ومسائل رمضان شریف
قرآنی دُعائیں
قدیری خطبۂ علمی
قرآنی تراجم کا مقابلہ
قبر پر اذان
قبر کو سجدہ یا بوسہ
قدیری ادب اوّل تا پنجم
کیلنڈر ۱۹۹۰ء تا ۲۰۰۷ء
مداری شریف

منازل انتخاب
مسنون دُعائیں
مومن ومنافق کا مکالمہ
مناظرۂ لنڈھورہ
میزائل انتخاب
مناظرۂ کلکتہ
مناظرۂ انچولی
مناظرۂ کچنار
معیار شرافت ورزالت
مخزن اسرار قدیری
نماز قدیری کلاں
نماز قدیری خورد
نقش قدیری مرادآبادی
نقش قدیری اندوری
نقش قدیری سورتی
نقش قدیری پیلی بھیتی
نماز کے نام پر دھوکہ
نگارشات قدیری
وہابی دھرم میں جھوٹ کا مقام
یا نبی
یا حبیب
یا رسول
یا ولی
یا شفیع


انتخاب قادری وجبیں کو مری
شاہ جی کا در محترم ہے میرا
پیلی بھیت شریف


نام اشرف ہے اور ان کا اشرف نسب
ذات ان کی عنایاتِ رب کا سبب
کچھوچھہ شریف


یہ آستان قادری ہے مرکز ارادت
ہزاروں آتے ہیں احوال دل سنانے کو
پیلی بھیت شریف


برستی ہے جہاں رحمت شبانہ
ہے اللہ مو میاں کا آستانہ
پیلی بھیت شریف

مجھکو ایسا لگا کہ مدینے میں ہوں

جب سے نظارہ مکنپور کا

مکنپور شریف

سراج امت شہ ائمہ امام اعظم ابو حنیفہ

کوفہ شریف

انوار مدینہ سے تو ورثے سے سنوارا ہے

خواجہ تیرے سلاطین مظہر اکا پیارا ہے

اجمیر شریف

آپ کا فیض جاری ہے سو

از سما تا سمک غوث اعظم

بغداد شریف



سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیے

www.MadaariMedia.com

